CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1899

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

L.39 ओ३म् REG. NO.

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

[illegible]

قیمت بہر صورت بہ پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا

[illegible]

دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ کشتہ نقرہ کے کھانے سے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ [illegible] دور ہوجاتا ہے [illegible] پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ [illegible] کو بالخاصیت مفید ہے دبلا آدمی فربہ ہو جاتے ہیں [illegible] جگر [illegible] دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے [illegible] اور ہر قسم کی امراض متعلقہ مستورات کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ [illegible] حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے [illegible] قیمت فی تولہ [illegible] روغن مسیحا [illegible] العلاج [illegible] ہیں [illegible] کے لئے نہایت مفید ہے۔ [illegible]

ہو جاتی ہے [illegible] دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر [illegible] آتشک کے دور ہو جاتا ہے قیمت فی خوراک [illegible] دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں [illegible] جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو وید کی پرانی طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ المشتہر (حکیم [illegible] گجرات پنجاب)

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم [illegible] تازہ جڑی بوٹیاں [illegible] اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور [illegible] ہیں [illegible] اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کی [illegible] شہر کی [illegible] سے مہنگی نہیں بلکہ [illegible]

[illegible] کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندھت و صوبت [illegible] کی تھیلیوں میں بند ملتا ہے۔ چندر ہو کس ٹانک یہ لاثانی دوائی [illegible] طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف [illegible] بے اعتدالیوں [illegible] ہوتی ہے۔ تقویت [illegible] معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ اس کے خاص اصول ہیں [illegible] خوف بے چینی خوابی احتلام [illegible] چہرہ کی زردی اور [illegible] کا رفع کرنا اس کے معمولی کام۔ مزید براں [illegible] قیمت [illegible] تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف [illegible] ایک روپیہ چار آنہ۔ سفوف مجرب جریان [illegible] کرتی ہے۔ قیمت فی بکس (۲۰ تولہ) [illegible] کلیان انجن [illegible] خارش [illegible] جالا [illegible] جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔ نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کیجاتی ہے۔ المشتہر [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

[illegible] سنگھ صاحب بہادر کے سی آئی ای [illegible]

اعلان

دی ... کمپنی لمیٹڈ دہلی

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لندن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے جہ معدودہ سنہ ۱۸۸۲ء کے مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء کو ہوئی تھی یہہ کمپنی حصہ داری ہے جس کے حصہ داران کی محدود ذمہ داری ہے یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۲ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۲ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہوگا۔

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ ۱۰ روپیہ نقد فی حصہ داخل کرنے ہونگے اور بقیہ روپیہ بااقساط ماہواری حصہ ادا کرنا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست نامنظور ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا۔

ڈائرکٹران (۱) بابو نرپت سنگھ صاحب تعلقہ دار مشہور علاقہ پڑاہرہ ضلع [illegible] (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ لال سالگ رام صاحب رئیس دہلی (۳) ساہو [illegible] لال صاحب آنریری مجسٹریٹ [illegible] ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار رئیس دہلی (۵) کنور [illegible] کرشن صاحب جاگیردار رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی سکندر آباد ضلع بلند شہر (۶) بابو [illegible] بہاری لال صاحب ایم اے ایل ایل [illegible] وکیل آگرہ (۷) لالہ دوارکا پرشاد صاحب وکیل [illegible] ریاست جیند دہلی (۸) ناظم [illegible] رائے صاحب وکیل غازی آباد

شعبہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری پنڈت بھگوان داس سابق ملازم سرشتہ [illegible] براہ [illegible] پنڈت گوبند پرشاد [illegible] دہلی

جائنٹ سکرٹری پنڈت چندو لال سابق ڈائرکٹر [illegible] کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

مینیجنگ ڈائرکٹر کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندر آباد [illegible] ... پنجاب و دہلی۔ یہہ کمپنی جیسا کہ قواعد [illegible] ایک قسم کا [illegible] و سوت [illegible] و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی۔ ایک [illegible] قطعہ زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون سنہ ۱۸۹۵ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے [illegible] بہت [illegible] ہوگا۔ چونکہ [illegible] حصص [illegible] ہیں۔ لہذا خریداران حصص [illegible] کمپنی [illegible] کی [illegible] کریں۔

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

جلد ۱ | مطبوعہ ۲۱ جیٹھ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۲ جون سنہ ۱۸۹۹ء (بروز جمعہ) جلندھر شہر (پنجاب) | نمبر

سنسار کی گتی

مرگ انبوہ جشنے دارد

انسانوں کو دکھ ادکھ میں اس جہان میں شانتی آجاتی ہے - ورنہ انسان دکھوں میں ایسا جکڑا ہوا ہے کہ شانتی اُس کے نزدیک نہ پھٹکنی چاہئے تھی - ایک آدمی کا لڑکا مرتا ہے - اُس کے لیئے جہاں اندھیرا ہو جاتا ہے - لیکن جبکہ دوسرے والدین اپنے بچوں کے لیئے ودلاپ کرتے ہوئے اُسے نظر آتے ہیں - اُسے خود ہی شانتی مل جاتی ہے - جہاں کہیں انسانوں کی یکساں حالت ہے وہاں بڑے سے بڑے دکھ میں بھی اُنہیں شانت سا دیکھا جاتا ہے - لیکن جونہی کہ اُن کی حالت دوسروں سے علیحدہ ہوئی تونہی اُن کا دکھ ناقابل برداشت ہو جاتا ہے - اب اسی اصول کو اپنی دیسی ریاستوں کی حالت پر لگا ئیے - جب کبھی کسی دیسی ریاست کی رعایا اپنے حکمران سے منحرف ہو کر علاقہ سرکار برطانیہ میں آنا چاہتی ہے تو ہمارے بعض سودیش بھگت سمجھ نہیں سکتے کہ کیوں اُن عام لوگوں کو اپنی دیسی چیز سے پیار نہیں - وے لوگ کہا کرتے ہیں کہ اس سے پہلے سلطنت مغلیہ کے وقت میں کبھی بھی ہندو راجوں کی رعایا مغلیہ سلطنت کے زیر حکومت آنے کے لیئے رضامند نہیں ہوا کرتی تھی - اور اسسے نتیجہ نکالتے ہیں کہ اسوقت سودیش بھگتی کم ہو گئی ہے - لیکن یہہ ہمارے مصنوعی دیش بھگتوں کی کم سمجھی ہے - ورنہ اس تبدیلی کی وجہہ کچھہ اور ہی ہے - سلطنت مغلیہ کے وقت ہندو راجوں سے زیادہ ظلم مغل کر لیتے تھے اور اسلیئے ہندو رعایا کڑاہی میں سے کود کر آگ میں بھسم ہونے کے لئے گر نا گوارا نہیں کرتی تھی - اور اسوقت بھی دیسی ریاستوں میں ایک سے دوسری میں کوئی شخص جانا نہیں چاہتا - لیکن سلطنت برطانیہ میں دیسی ریاستوں کی نسبت کچھہ فرق ہے اور اسی لئے مرگ انبوہ جشنے دارد

کا مسئلہ اس جگہہ لوگوں کو شانتی نہیں دیسکتا - مثال کے لیئے ہم اس جگہہ ایک تازہ واقعہ پیش کرتے ہیں -

ایک سیاح نے جودھ پور سے گزرتے ہوئے ایک امر واقع بچشم خود ملاحظہ کیا جسے وہ جنتوں کا متوں لکھتے ہیں -

اُن کا بیان ہے کہ جودھ پور کی ریاست میں وشنوی مت کے لوگ مدت سے رہتے ہیں - اُن کے گاؤں کے آس پاس راج سے شکار کی ہمیشہ سے ممانعت رہی ہے - کیونکہ یہہ لوگ ماس سے بڑی بھاری نفرت کرتے ہیں لیکن مہاراجہ سر کرنل پرتاپ سنگھ نے اُن کے علاقہ میں باوجود اُن لوگوں کے عرض معروض کرنے کے بھی شکار کھیلا - معلوم ہوا ہے کہ بعض وشنوی خودکشی کے لئے طیار ہو گئے تھے - مہاراجہ کرنل پرتاپ سنگھ اسوقت اول درجہ کے دیش بھگت سمجھے جاتے ہیں - جب دیش بھگت مہاراجوں کا یہہ عمل ہے تو معمولی راجوں کی رعایا کا تو خدا ہی حافظ ہے - اس کے مقابلے میں سلطنت برطانیہ کے عہدہ داران کو مجبوراً رعایا کے حقوق کا لحاظ کرنا پڑتا ہے - اور گو چند ایک جاہل یا کم سمجھہ گورے ناجائز طور پر قانون کے برخلاف چلکر ہندوستانیوں کو تنگ کریں تاہم گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران ہر ایک رعایا و سلطنت برطانیہ کے حقوق کی عزت کرنیکو طیار ہیں - اس میں شبہہ نہیں کہ انگریز لوگ ہماری ضروریات کو ایسی خوبی سے نہیں سمجھہ سکتے - جیسا کہ ہمارے دیسی بھائی سمجھہ سکتے ہیں - لیکن صرف علم سے کچھہ بھی نتیجہ نہیں نکلتا جب تک کہ اُسپر عمل نہ ہو - اگر ہمارے ہندوستانی فرماں روا اپنی واقفیت کو بجا طور پر استعمال کرنا سیکھیں تو اُسکا اثر گورنمنٹ ہند کی رعایا پر بھی اچھا پڑ سکتا ہے - اور دونوں کی حالت سدھر سکتی ہے - وگرنہ یاد رکھیں کہ اگر وے لوگ اسی طرح پر اپنے فرائض سے پہلو تہی کرتے رہے - تو وے صرف اپنی رعایا کو ہی نقصان نہ پہونچائیں گے - بلکہ خود بھی کسی مصرف کے نہ رہینگے -

انگلستان میں مذہب کا زور

انگریزی مصنفوں کی تصانیف کو پڑھکر اور اُن کا میلان طبع دہریہ پن کی طرف دیکھکر ہمارے اکثر نوجوان ویدم اور برہم ودیا کو وہم یا خیال تبلایا کرتے ہیں لیکن اُنہیں معلوم نہیں ہے کہ انگلستان کے دہریہ لوگ جو کچھہ لکھتے ہیں عیسائیوں کے فرضی خدا کے برخلاف لکھتے ہیں ورنہ اگر اُپنشدوں اور ویدوں کے پر برہم کی تعریف اُنکو معلوم ہو تو وے کبھی بھی دہریہ نہ بنیں - لیکن باوجود اس دہریہ پن کے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان میں ابتک مذہب کا بڑا زور ہے - چنانچہ جو اخبار ریں کہ اتوار کے دن جاری کی گئی تھیں اُن میں سے ڈیلی میل نے تو پیر اتوار کا پرچہ بند کر دیا ہے - بڑے بڑے مدبران سلطنت نے اپنی رائے برخلاف دی ہے اور یقین ہے کہ باقی دو تین اخبار بھی اپنے اتوار کے پرچے بند کر دیں گے - اتوار کی تعطیل کی بنیاد ایک ضعیف الاعتقادی پر ہے اور اس کی اندھی پیروی تبلا رہی ہے کہ ولایت انگلستان میں اب تک عقل کا پورا راجیہ نہیں آیا -

ٹرنسوال میں بغاوت کے آثار

ریاست ٹرنسوال افریقہ کی ایک خود مختار جمہوری سلطنت ہے - اُسکی پارلیمنٹ کا پریسیڈنٹ اس وقت پال کروگر ہے - اُسجگہہ انگریزوں کے بھی کارخانے ہیں - انگریزوں کی شکایت ہے کہ ہمارے ساتھہ ٹھیک برتاؤ نہیں ہوتا - اصلاح کی ضرورت ہے - اسلیئے تین برسوں کا عرصہ گذرا کہ ڈاکٹر جیمسن نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا تھا مگر اُن کو ناکامیابی ہوئی اور سلطنت برطانیہ نے اُن کے عمل سے اتفاق ظاہر نہ کیا - ڈاکٹر جیمسن اور اُن کے ہمراہیوں کو سزا بھی ہوئی تھی اب پھر سات انگریز بغاوت کا جھنڈا بلند کرتے پکڑے گئے ہیں - ایک طرف تو یہہ حال ہے - اور دوسری طرف سلطنت برطانیہ کا وکیل پال کروگر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے ساتھ رعایا برطانیہ کی شکایتوں کی نسبت بات چیت کرنے کو گیا ہے۔ ہماری رائے میں ہندوستان سے بڑھکر اور کسی جگہہ کی رعایا بھی بے شر نہیں ہے۔ پھر کیا وجہہ ہے کہ آئے دن ہمارے حاکم ہندوستانی رعایا پر بے اعتباری ظاہر کرتے ہیں۔ وجہہ صرف یہہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ یہہ لوگ خود برداشت کرنے کے عادی نہیں ہیں اسلئے اُن کی سمجھہ میں نہیں آتا کہ اسقدر برداشت کیونکر ہو سکتی ہے۔ لیکن وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ اگر ہندوستانیوں کو کوئی آدمی تنگ نہ کرے تو اُن سے بڑھکر بے پروا جماعت دُنیا کے تختہ پر نہ ملیگی۔

ہندوستانی پھوٹ کی شکایت

گذشتہ محرم کی نسبت جو رپورٹیں اخباروں میں نکل رہی ہیں اُن سے پھر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کا باہمی رشتۂ اتحاد کسیقدر مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ اگر یہہ باہمی برتاؤ محض نمائشی نہیں ہے اور اس کے اندر کچھہ سچائی ہے تو اس سے بڑھکر بہتری کے کوئی آثار نہیں ہیں۔ لیکن چونکہ اس نئی دوستی کی بُنیاد بُت پرستی پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے ہمیں کچھہ زیادہ امید ثبات کی نہیں معلوم ہوتی۔ مسلمانوں میں تازیہ داری اور ہندوؤں کی رام لیلا دونوں کی بُنیاد بُت پرستی پر ہے۔ پس ذراسی چنگاری سے اس دوستی کے کافور ہونے کا اندیشہ ہے۔ لیکن کچھہ ہی ہو پھر بھی باہمی لڑائی جھگڑے کا خاتمہ اچھا ہی ہے۔ کیونکہ اچھے کاموں کے لئے دونوں کو فرصت ملتی ہے یہاں اس دوستی کے آثار لوگوں کو خوش کر رہے ہیں۔ وہاں ٹریبون لاہور کا نوحہ ہماری سمجھہ میں نہیں آتا۔ ۳۰ مئی کے لاہور ٹریبیونوں میں ایک خاص مضمون میں مختلف جماعتوں کو ایک دوسرے کی برخلاف کرنے والوں کو کوسا ہوا ہے۔ یہہ حملہ ظاہراً سکھوں کی اُس جماعت پر کیا گیا ہے جو کہ اپنے آپ کو ہندو نہیں مانتے۔ ہماری رائے میں ان نئے بابو سنگھوں کو اپنے برخلاف کرنے کا اس سے بڑھکر اور کوئی طریقہ نہیں ہے کہ اُنہیں ہندوؤں سے علیحدہ ہونے کے لئے کوسا جاوے۔ ان نئے خالصوں کا خیال خواہ کیسا ہی ہو تاہم ٹریبون کے بنگالی ایڈیٹر کی نیک نیتی پر کبھی بھی اعتبار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اُس نے آریہ سماج کیساتھہ اپنے برتاؤ سے جس طرفداری اور بیجا پکش پات کا ثبوت دیا ہے اُس کو دیکھکر کوئی بھی انصاف پسند آدمی اُس کو بے لاگ نہیں کہہ سکتا۔

ملکہ معظمہ کی سالگرہ

۲۴ مئی کو ساری سلطنت برطانیہ میں جشن ہوئے اور عیسائی مسلمان۔ ہندو وغیرہ سب نے ملکہ کی درازی عمر کے لئے دعائیں مانگیں۔ پولیٹیکل طور پر تو ہر ایک مذہب والے نے اپنا فرض سمجھا کہ دُعا مانگے۔ لیکن کیا واقعی ایک آدمی کی دعا دوسرے کی عمر کی درازی میں مدد دے سکتی ہے جو ہر ایک نے اپنے کرموں کا پھل بُھگتنا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ ملکہ معظمہ سی رحمدل قیصرہ تب ہی ہمارے سر پر رہیں گی جبکہ ہمارے کرم اس لائق ہوں گے اور ساتھہ ہی اسکے ہمارا وشواس ہے کہ ہر ایک نے خواہ بادشاہ ہو خواہ فقیر اُسیقدر عمر بُھگتنی ہے جس قدر کہ اُسے کرمانوسار ملی ہے۔

صلح عام کی کانفرنس

قیصر روس کی بلائی ہوئی کنفرنس نے کام کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یوروپ کی ریاستوں کے جھگڑوں کو باہمی ثالثی سے فیصلہ کرنے اور وقت جنگ کیلئے انسانیت سے بھرے ہوئے قواعد تو بنانے قبول ہوگئے لیکن لشکروں میں کمی کرنا جو کہ اس کنفرنس کا اصلی مُدعا تھا۔ پورا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ عذر یہہ پیش کیا جاتا ہے کہ جب زار روس خود فوج کم نہیں کرتا تو دوسرے کیونکر کریں۔ لیکن یہی جواب زار روس بھی دے سکتا ہے۔ البتہ ایک کام زار روس اچھا کرنے لگا ہے۔ اس سے پیشتر جب کسی پر خفگی ہوتی تو بیچارے کو سائبیریا کے لق و دق جنگل میں بھیجا جاتا تھا۔ اب زار نے فرمان جاری کیا ہے اور اس قاعدہ کو بند کیا جاوے۔ بہرصورت اس کنفرنس سے اگر فوجیں فی الحال کم نہ بھی ہوئیں تو بھی اسقدر تو معلوم ہو گیا کہ بڑی سے بڑی جنگجو سلطنتیں بھی عام رائے کی وقعت کرنا سیکھہ گئی ہیں۔ ہندوستان کے لئے وہ دن بہت دُور ہے۔ جبکہ عام رائے کی کچھہ وقعت ہوگی۔

پھر گئی اور یہہ کیسی میرے اللہ تیری

طاعون کا زور گھٹتا جاتا ہے اور اس خبر کو سُنکر لوگوں کے دل کھلنے لگے تھے کہ کراچی سے ہیضہ (کالرا) کے پھیل جانے کی خبر آئی یکلخت دو دو سو موتیں ہونے لگیں۔ طاعون بھلا تیز رفتاری میں اس کم بخت کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایشور اپنا فضل کرے۔

مذہبی رسوم میں شان وشوکت

اس وقت ولایت انگلستان میں جو بحث مذہبی رسوم پر چھڑ رہی ہے وہ کسیقدر ہمارے لئے بھی مفید ہو سکتی ہے۔ ایک طرف تو ہر ایک قسم کی رسوم شان وشوکت کو پوپیزم کے نام سے پکارا جاتا ہے اور دوسری طرف سے یہہ کہا جاتا ہے کہ شان وشوکت سے مذہبی رسوم کا بڑا اعلیٰ اثر پڑا کرتا ہے۔ اس میں شُبہہ نہیں ہے کہ یوروپ ممالک میں مصنوعی شان وشوکت کا اثر شاید پڑتا ہو۔ لیکن اس شان وشوکت کا اثر بھی مصنوعی ہی ہوتا ہوگا۔ ہمارے دیش میں قدرت نے ایسے خوبصورت اور عظیم اور گمبھیر نظارے بنا رکھے ہیں کہ مصنوعی ذرایعہ کی ایشور میں دھیان لگانے کے لئے ضرورت ہی نہیں پڑتی +

ضروری التماس

کسی سابقہ پرچہ میں ہم لکھہ چکے ہیں کہ ایک ضمیمہ چار صفحہ کا مستقل طور پر پرچارک کے ہمراہ بلا اضافہ قیمت کے نکلا کریگا مگر خریدار صاحبان کو بھی چاہیئے کہ اسکی ترقی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپدیش پُشپاولی

ساتواں گلدستہ

श्रवणायापि बहुभिर्यो न लभ्यः शृण्वन्तोऽपि बहवो यन्न विद्युः। आश्चर्योऽस्य वक्ता कुशलोऽस्य लब्धाऽऽश्चर्यो ज्ञाता कुशलानुशिष्टः॥

"بہت انسانوں کو جو سُننے کو ہی نہیں ملتا۔ سُنتے ہوئے بھی بہت لوگ جسے نہیں جانتے۔ اُس کا کہنے والا کوئی برلا ہی ہے۔ پھر اُس کا پانے والا بھی کوئی ہی بہمہ صفت موصوف برہم گیانی ہوتا ہے۔ اور ایسے برہم گیانی سے اُپدیش پاکر کوئی برلا ہی اُس کو جانتا ہے۔"

دُنیا کی معمولی سے معمولی چیز کو حاصل کرنے کے لئے پہلے ادہیکاری بننے کی ضرورت ہے۔ پھر شانتی دہام کی ابھلاشا رکھنے والی کے لئے تو لازمی ہے کہ وہ پہلا قدم آگے رکھنے سے پیشتر ہی اپنے آپ کو اُس راستے کا ادہیکاری بنا لیوے۔ لیکن کیا انسان۔ سانسارک وشئوں میں پھنسا ہوا کمزور انسان۔ کبھی بھی اپنے فرائض کو سمجھتا ہے؟ ہرگز نہیں! اسیلئے تو باوجود اُس اننت شکتی کی ہر جگہہ موجودگی کے بھی وہ اُسے انوبھو نہیں کر سکتا۔ اِس دُنیا میں کتنے انسان ہیں جنہیں پرماتما کا گُنانوَاد سُننے کو ملتا ہے؟ تم اِس پرشن پر حیران ہو جاتے ہو۔ تم شاید اُن ہزاروں۔ لاکھوں۔ نہیں نہیں! کروڑوں۔ مردوں اور عورتوں کا خیال کرتے ہو۔ جو کہ بتخانوں۔ مسجدوں۔ گرجاگھروں۔ مٹھوں۔ دہرم سالوں۔ سماج مندروں وغیرہ میں ہر روز جمع ہو کر پرمیشور کے مختلف ناموں کو سُنتے ہیں۔ لیکن اگر تم ذرا سی غور کرو تو تمہاری حیرانی دور ہو جاتی ہے۔ پوجاری۔ مُلّا۔ پادری۔ پنڈت بھائی اور برہمو۔ آریہ وغیرہ پرچارک کے چہرے کی طرف غور سے دیکھو باہر سے اُس کے اندر گُھسنے کی کوشش کرو۔ تمہیں صاف معلوم ہو جائیگا کہ واعظ کو خود معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا بک رہا ہے۔ اُس عقلِ کُل اور علمِ کُل کا کہنے والا اِن کروڑوں پرچارکوں میں سے شاید ہی کوئی نکلے۔ پھر جب اُسکا کہنے والا ملنا کٹھن ہے۔ تو کیا یہہ سچ نہیں ہے کہ اس سنسار میں کثرت سے ایسے آدمی موجود ہیں جنہیں اپنی ساری زندگی میں سچے پریم سے پرمیشور کا نام سننا ہی نصیب نہیں ہوا۔ پھر اُن سُننے والوں میں کتنے ہیں۔ جنہوں نے اُس پرماتما کو ملنے کی کوشش کی ہے اور کوشش ہو بھی کیسے سکتی ہے جبکہ اُس پربھو کی مہما کو ہی انوبھو نہیں کیا۔

پرمیشور کو ملنے کی پریرنا نہایت ہی اعلیٰ کرموں کا پھل ہوا کرتا ہے۔ اِس پریرنا کے لئے بعض اوقات بڑے بڑے مہا یودہا ری ترستے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ انسان پھر بھی سیدہے راستہ سے گمراہ ہو کر۔ جھوٹھا جوش اپنے اندر داخل کرکے یہہ امید رکھتا ہو کہ مونکش بغیر اسکی گتی ہو سکیگی۔

انسانی جیون زبانِ حال سے پُکار پُکار کر کہہ رہا ہے کہ اُسے پرماتما سے ملنے کی بڑی زبردست خواہش ہے منشوں کی عالمگیر اشانتی صاف ظاہر کر رہی ہے کہ شانتی دہام میں پہونچنے کے لئے اُن کے اندر بڑی زبردست حرکت ہو رہی ہے لیکن افسوس کہ انسان اپنی قدرتی خواہشوں کو زبردستی سے دباتا ہوا نہ صرف دوسروں کو بلکہ اپنے آپ کو دہوکہ دے رہا ہے۔ اور نہیں سمجھتا کہ خواہ اپنے آپ کو کتنا ہی دہوکے میں ڈال لیوے۔ اُس مہان چیتن شکتی کو ہرگز دہوکہ نہیں دے سکتا جو کہ تمام دُنیا کے جیو آتماؤں کو اُن کے کرموں کا پھل دے رہی ہے۔ جیو آتما کیلئے پرم آتما سے ملنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہی اُس کا منزلِ مقصود ہے۔ لیکن کیا پرماتما سے ملنا ممکن ہے؟ اس سوال کا جواب بیچاری دُنیاوی عقل کیا دے سکتی ہے۔ اس سوال کا جواب وہی دے سکتے ہیں جو کہ پرماتما کو مل چکے ہوں۔ جنہوں نے کہ حبلہ سادہنوں کے ذریعہ سے اپنے من اور آتما کو پاک کرکے پرماتما کا درشن کیا ہو اور جب ایسے مہاتماؤں سے میل ہو تو اُنکی ست سنگ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بغیر پرماتما کا درشن کئے کوئی شخص بھی اُس کو جان نہیں سکتا۔

لیکن کیا اِس کتھن سے یہہ مراد ہے۔ کہ پرماتما کا درشن کرکے یوگی پُرش اُس کا انت لے سکتے ہیں۔ جبکہ وہ بے انت ہے تو اُس کا درشن کرنیوالا اُسکا انت کیو[نکر] سکتا ہے اسیلئے تو شاستر کہتا ہے کہ جو لوگ یہہ سمجھتے ہیں کہ اُنہوں نے پرماتما کو جان لیا۔ اُنہوں نے ہرگز اُسے نہیں جانا اور سچ مچ اُسے اُنہیں نے جانا جنہوں نے یہہ سمجھا کہ وے اُس کا انت نہیں لے سکتے۔ اِس وقت سنسار میں لاکھوں انسان پرمیشور کے نام کا پرچار کر رہے ہیں اور کروڑوں شروتا گن نِتّ اُس کے پوتر نام کا پیغام پہونچانے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ لیکن کیا اِن لاکھوں اُپدیشکوں میں سے دس بھی ایسے خیال میں آسکتے ہیں جنہوں نے کہ پرمیشور کے درشن کئے ہیں؟ جس زمانہ اور جس مُلک میں کہ اس قسم کا درشن کرنے والا ایک بھی برہم گیانی موجود ہوتا ہے اُس زمانہ اور اُس مُلک کی کایا پلٹا کہاکر خود اُس کی موجودگی کی گواہی دیتی ہے۔ وہ انسان کو اُن کے سچے پِتا کا سچّا پیغام سُناکر اُن کی طبیعتوں کو اُسکی طرف پریرتا ہے۔ اس پریرنا کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ انسان اُس کی آواز کو واقعی سُنتے ہیں۔ سُنکر وے سادھنوں دوارا خود درشن کے لائق بنتے ہیں۔ اور جب ایسے ایشور کا درشن کرنے والوں کا دائرہ فراخ ہو جاتا ہے۔ تب برہم ودیا رفتہ رفتہ ساری سنسار میں پھیل جاتی ہے۔ پریہ پاٹھک گن! اگر تمہارے اندر اب تک پریرنا نہیں ہوئی۔ اگر تم نے ظاہری آڈمبر میں پھنس کر اب تک شانتی دہام میں پہونچنے کی ضرورت کو انوبھو نہیں کیا۔ تو بہت جلد خبردار ہو جاؤ۔ دکھلاوے کے شروتا بننے میں ہی اپنے فرض کی ادائیگی مت سمجھ بیٹھو۔ پربھو کے لیش کا کیرتن چاروں اور ہو رہا ہے۔ چرند اور پرند۔ برکش اور باٹکا۔ سورج اور چندر۔ تارا گن اور نکشتر۔ غرضیکہ نر۔ ناری۔ بال۔ برِدہ سب کی ہستی ملکر زبانِ حال سے اُس مہان پربھو کا نام سُنا رہی ہے۔ آؤ! ہم سب ملکر بیرونی کانوں کو بند کرکے۔ اپنے اندرونی کانوں کو کھولکر۔ اُس پربھو کے لیش کیرتن کو سُنیں۔ ع۔ اندر کے پٹ تب کھلیں جب باہر کے پٹ دے پھر جب ہم اُس امرت برسانے والی آواز کو سُنیں گے جو کہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ست دہرم پرچارک

ہندو قوم کی نئی تعریف

نمبر (۵)

ہم لکہہ چکے ہیں کہ ہمارے پاس ایک ایسا امر واقع موجود ہے جس کے ظاہر کرنے سے ثابت ہو جاوے گا۔ کہ پَورانک پنڈت ہمیشہ سے یہی مانتے ہیں کہ ہندو شبد یون بہاشا کا ہے نہ کہ سنسکرت کا۔ لیکن قبل اس کے کہ ہم اس امر واقع کو ظاہر کریں۔ تمہیداً یہہ تفتیش کرنا ضروری ہے کہ دہرم کے بارے میں پورانک لوگ کس کی سمتی کو ٹہیک مانتے ہیں۔ اس سے کوئی بہی پَورانک انکار نہیں کرسکتا کہ اسوقت دہرم کے بارے میں کاشی کے پنڈتوں کی بیوستہا پرمانک مانی جاتی ہے اور اس سے بہی کسی پَورانک کو انکار نہیں ہوسکتا کہ دہرم ونشہ میں سر و شرومنی سوامی وشودہانند جی مہاراج کی رائے سمجہی جاتی رہی ہے۔ گو اس وقت ہمیں افسوس سے لکہنا پڑتا ہے۔ کہ سوامی وشودہانند جی کا دیہانت ہوگیا ہے۔ لیکن اس میں کون کلام کرسکتا ہے کہ جب تک سوامی موصوف زندہ تہے کوئی بیوستہا بہی پرمانک نہیں مانی جاتی تہی جس پر کہ اُن کے دستخط نہ ہوتے تہے۔ اُن کے ساتہہ پنڈت راجا رام شاستری جی بہی ویسے ہی مانیہ تہے جنکے چیلے بال شاستری جی کہ دہرم شاستر اور ویاکرن کے ادوتیہ پنڈت سمجہے جاتے تہے۔ اب اگر ان پرانک ودوانوں کے ساتہہ بیسیوں دیگر پنڈتوں کی سمتی مل جاوے تو اس میں کیا شبہہ ہوسکتا ہے کہ جو رائے یہہ لوگ ظاہر کریں وہ پَورانک ہندوؤں کے لئے بسر و چشم پذیرائی کے قابل ہونی چاہئے۔ لالہ ٹہاکر داس تو درکنار تمام بہارت ورش کے پَورانک ودوان بہی اِن کی رائے کے مقابلہ میں کچہہ وقعت نہیں رکہتے۔

اِس ضروری تمہید کے بعد ہم اب اصل مطلب کیطرف رجوع ہوتے ہیں۔ سال شاکے شالباہن سمت ۱۷۹۲ میں جبکہ بکرم کا سمت ۱۹۲۷ تہا۔ شریمان راجہ ٹہاکر سنگہ جی نے کاشی کے پنڈتوں سے اس بارے میں بیوستہا مانگی تہی کہ آیا ہمارے دہرم کے انوسار ہمارا نام ہندو ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں جو بیوستہا پتر کہ سوامی وشودہانند جی نے کاشی کے دیگر ۵۰ پنڈتوں کے دستخط کرا کر راجہ صاحب کے حوالہ کیا وہ حسب ذیل ہے۔

کاشی کے ویوستہا پتر کی نقل

معہ ترجمہ سنسکرت عبارت

श्री हंसाय नमः

संमति यमथौं विशुद्धानंद स-
रस्वति स्वामिना ॥

(ترجمہ) شری ہنس کو نمسکار ہو۔ وشودہانند سرسوتی سوامی کی سمتی اس میں ہے۔

शाके युग मन वाश्व चन्द्र मिलि-
ते मासे शुभे आश्विने काश्यां श्री
वर तीर्थराजनि कय दा मत्य शुक्ले
तरे ॥ पक्षे वै मिति राम आय-
ति ति थौ चन्द्रस्य वारे स्थिते ।
नी ता ठाकुर सिंह राज तिल-
के हो य वरैः परिहृतैः
॥ ॥ ॥ ॥ ॥ ॥

(ترجمہ) ساون کے شکل پکش میں بدہ وار کو کاشی شری تیرتہ سرشٹہ میں پنڈت لوگ شری راج تلک ٹہاکر سنگہ جی کے نزدیک یہہ سمتی پتر لیگئے۔

پرشن واکیہ (سوال)

شریمد بہاگوت ایکادش سکندہ ستر ہویں ادہیاے میں لکہا ہے کہ ست یگ میں کیول ہنس ورن سب کوئی کہاتے تہے۔ اور تریتا میں ہسوکت چار ورن و چار آشرم کا دیوہار ہوتا تہا۔ اس کارن ورن آشرمی کہاتے۔ پرنتو اب سب کوئی ہندو نام کرکے کہیات کرتے ہیں سو ہندو شبد کا چرچا کوئی شاستر میں نہیں ملتا۔ اِس ہیتو ہم یہہ جاننے چاہتے ہیں کہ ہندو کہانا اُچت کہ انوچت ہے۔

اوتر واکیہ (جواب)

ورن آشرمی دکہش بود ہکہ جو ہندو شبد ہے سو یون سنکیت ہے ورن آشرمی بودہک جو ہندو شبد یہہ بہی یون سنکیت ہے۔ اس کارن ہندو کہانا سرو تہا انوچت ہے۔ یہہ نرنے شری کاشی دہرمیہ ٹہیرہی نیم تلے شری مہاراجا دہیراج شری کاشی راج مہاراج سنرکشت دہرم سبہا میں سد لوگوں نے کیا۔

(اسکے نیچے حسب ذیل ۵۰ پنڈت سمتی دینے والوں کے دستخط ہیں)

(۱) شری وشوناتہہ شرما (۲) شری گرہ مئی شرما (۳) شری پیارے شرما (۴) شری ڈنگی شرما (۵) شری رام شرن شرما (۶) شری ہرش ناتہہ شرما (۷) شری ابو ناتہہ شرما (۸) شری سرن مئی شرما۔ (۹) شری ہری ہردت شرما۔ (یہہ مہاتما اجینیاسی ہیں اور منشیا نند کے نام سے مشہور ہیں) (۱۰) شری مہتاب نارائن شرما (۱۱) شری مہا نوشرما (۱۲) شری آدی ناتہہ شرما (۱۳) شری نندی پت شرما (۱۴) شری شیام لعل شرما (۱۵) شری جیہو ناتہہ شرما (۱۶) شری ہری ہر شرما (۱۷) شری کانہو دیدی وسنتی رام شرما (۱۸) شری نارائن شرما (۱۹) شری رادہا موہن شرما (۲۰) شری نوین نارائن شرما (۲۱) شری کالکا پرساد شرما (۲۲) شری کیلاش شرما (۲۳) شری منموہن شرما (۲۴) شری سوبنس شرما (۲۵) شری گوود شرما۔ (۲۶) شری رگہونندن شرما (۲۷) شری بجید شرما (۲۸) شری گیرتی ناتہہ شرما (۲۹) شری لعل شرما (۳۰) شری ودوار کا ناتہہ شرما (۳۱) شری راجا رام شاستری (۳۲) شری بال شاستری (۳۳) شری شکیا رام بہٹ (۳۴) شری

باپو دیو شاستری (۳۵) شری چندر شیکہر شرما۔ (۳۶) شری وبو دت شرما (۳۷) شری گہنشام شرما (۳۸) شری رما پتی شرما (۳۹) شری شیاما چرن شرما (۴۰) شری جاگیشور شرما (۴۱) شری امبکا دت شرما (۴۲) شری چنڈی دت شرما (۴۳) شری درگا پرساد شرما (۴۴) شری گوسوامی پنڈت رگہوناتہ پرساد شرما۔ (۴۵) شری باپ شاستری۔

(ان کے بعد چہیا لیسویں رائے پنڈت درگا دت شرما کی تہی جنہوں نے کہ اپنی رائے کے ساتہہ دو شلوک اور درج کئے تہے ⁂

हिंदू शब्दो हि यवने ष्वर्थेषु
जन बोधक: । अतो न हिंसित
व्य: बोध्यतां सकला जना:
॥१॥ पापिनो पापी यवन
संकेत कृत वाचर: । नोच्चि
त स्वीकृतोऽस्माभि हिंदू
शब्दमि तोरितम् ॥२॥

کافر کو ہندو کہت۔ یوں سنو بہاشا ماہی
تاتے ہندو نام یہہ۔ اُچت کہیو ناہی

یہہ سمتی کاشی کے مجلہ پرستہ پنڈتوں نے سمت ۱۹۲۶ شاکے شالباہن مطابق سمت ۱۹۲۶ بکرمی مطابق ۱۸۶۹ء عیسوی میں دی تہی۔ اور یہہ جو فہرست دی گئی ہے اس میں ۴۵ کل نام شامل ہیں جن کی سنسکرت دانی میں فضیلت کے پورانک دنیا میں ڈنکے بج چکے ہیں۔ باباشاستری شکہا رام بہٹ۔ راجا رام شاستری۔ بال شاستری تارا چرن ترک النکار وغیرہ کے نام دیکہکر کون سا پورانک ودوان ہے جو کہ اس سمتی پتر کے آگے اپنا سر نہ جہکا دیگا۔ اور پہر یہہ سمتی پتر کسی غفلت کے زمانہ میں نہیں لکہا گیا تہا۔ بلکہ اُس وقت لکہا گیا تہا جب کہ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج اپنے سنگہ ناد سے سارے بہارت ورش کو جگا چکے تہے۔ اور کاشی کے نامی پرسدہ پنڈتوں کیتہ

جن میں اس ویوستہا پتر پر سمتی کرنے والے قریباً کل پنڈت شامل تہے۔ ایک بڑا شاستراتہ بہی کر چکے تہے یہہ مشہور شاستراتہ کاتک سدی ۱۲ دواوشی سمت ۱۹۲۶ بکرمی کو ہوا۔ اور ہندو شبد ویوستہا پتر سمت ۱۹۲۶ میں دیا گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس ویوستہا پتر کے ۱۳ برس بعد تک برابر مہرشی دیانند ہندو شبد کا کہنڈن کرتے رہے لیکن کسی کاشی کے پنڈت نے بہی اپنی رائے بدلنے کا خیال تک ظاہر نہیں کیا۔ اور اس سے بہی بڑہکر یہہ کہ مرتے وقت تک (یعنی ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء تک) بہی سوامی وشودہانند نے اپنے خیالات کی کسی تبدیلی کا ذکر نہیں کیا۔ اب کیا ان زبردست واقعات کی موجودگی میں ہندو شبد کو سنسکرت زبان سے نکلا ہوا ثابت کرنے کی کوشش اگر کوئی کرے تو اس کی حالت واقعی قابل رحم نہیں ہے۔

آریہ سماجک خبریں

ریاست کوٹہا راجپوتانہ ۱۴ مئی سنہ ۹۹ء کو آریہ سماج میں ایک بڑا بہاری ہون ہوا ۱۵ کو جناب راجہ صاحب کہناڑی کے مکان پر ہونا تہا جو ہوا ہوگا۔ یہاں کا ڈیبیٹنگ کلب رونق پر ہے پادری بانز صاحب معہ اور بہت سے عیسائیوں کے علاوہ مسلمان بہی اکثر شامل ہوتے ہیں۔

لالہ چوکہانند پریزیڈنٹ آریہ سماج ونڈوٹ نے مبلغ للعہ روپیہ آمدنی آٹا فنڈ بمد کنیا ناتہ آلہ جلندہر ہمارے پاس ارسال کیا۔

لالہ رام بلاس شرما پردہان آریہ سماج شاہ آباد ضلع ہردوئی نے مبلغ عہ روپیہ بوجہہ دان کنیا مہاودیالہ کے لئے ہمارے ارسال کیا۔

بٹہنڈہ آریہ سماج میں پنڈت پورنانند جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے ۲۰ و ۲۱ مئی سنہ ۹۹ء کو ویدک دہرم کا پرچار کیا۔

لالہ شب چرن لال اگروال ویش ساکن بسولی ضلع بدایوں تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے بہائی لالہ کشن سوروپ کا بواہ اور ان کا خود اپنا یگیوپویت سنسکار بمقام بسولی متصل ریلوے سٹیشن آصف پور ۵ جون کو ہوگا۔ اس لئے ذیل کے پنڈت صاحبان جہاں کہیں ہوں اس موقعہ پر ضرور تشریف لاویں۔ پنڈت گنپتی شرما۔ پنڈت نند کشور جی۔ پنڈت پراگ دت جی۔ پنڈت کمند رام جی۔

سکہر آریہ سماج کے منتری مہاشے لکہتے ہیں کہ ۵ مئی کے اجلاس میں اُن کی انتر نگ سبہا نے بہی لالہ جے چند جی کی بیوقت موت پر افسوس کا اظہار کیا۔

لودہیانہ آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں اچہی رونق ہوتی ہے۔ کارروائی باقاعدہ ہوتی ہے۔ سالانہ جلسہ کی تاریخ ۲۹ دسمبر مقرر ہوکر لالہ امیر چند داسانجہہ نے ابہی سے عہ روپیہ گورو کل کے لئے بہیجدیا ہے اور ساتہہ ہی وعدہ کیا ہے کہ اپنے لڑکے کو جسکی اس وقت عمر ۴ سال کی ہے گورو کل میں اُس کے کہلنے پر داخل کر دیں گے۔

ہلاہر آریہ سماج میں چوہدری خوب چند نے اپنے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا اور ویدپرچار فنڈ کو دان دیا نیز پنڈت بدہا رام صاحب کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا ۲ روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دان ملا۔

پنڈت ہیرا راج جی اپدیشک آریہ سماج ملتان نے علی پور ضلع مظفر گڈہہ میں دو ویاکہیان دیئے جن کا اثر بہت عمدہ پڑا۔ اور ۲۳ مئی کو خیر پور تشریف لیگئے۔

لالہ ہردواری مل حصار سے لکہتے ہیں کہ اُن کا دوست سری پت نامی جنم کا گوڑ براہمن ساکن قصبہ مہم ضلع رہتک مڈل پاس شدہ عمر ۲۲ سال جو آگرا کے میڈیکل کالج میں تعلیم پاتا تہا کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی بہائی کو پتہ لگے تو اُن کو خبر کرے۔

پنڈت بہگوان دین جی مالک آریہ بہاسکر پریس مراد آباد نے شت تہہ براہمن کے چہاپنے کا ارادہ

کیا ہے۔ کل لاگت کا اندازہ تین ہزار روپیہ کیا گیا ہے جس سے ایک ہزار کتاب چھپ جاوے گی۔ سرمایہ سو سو روپیہ کے تیس حصوں سے وصول کرکے کام شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ اس حساب سے فی کتاب ۳ روپیہ لاگت آوے گی۔ اور اگر ۵ روپیہ فی کتاب قیمت رکھی گئی تو حصہ داران کو منافع بھی اچھا ملجاوے گا۔ آریہ پرشوں کو ضرور اس نیک کام میں سہایتا کرنی چاہئے۔ اس وقت ستیارتھ پرکاش کی کتاب قریبًا نایاب ہے۔ کیونکہ جو ملتی ہے اسکی قیمت بہت ہی زیادہ ہے۔

آریہ سماج جگراؤں کا انتخاب سالانہ واسطے ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کے حسب ذیل ہوا۔ بخشی گومتی پرشاد جی پردہان۔ بابو رام پرساد جی و بابو کالیچرن جی اُپ پردہان۔ منشی بابو لال جی منتری۔ رام چند جی اُپ منتری۔ سہایتا رام سنگھ جی خزانچی۔ بابو شو چرن داس جی پستکادھیکش۔ پنڈت رام کرشن اسسٹنٹ پستکادھیکش۔ بابو کدار ناتھ جی و بابو لچھمن سنگھ جی ممبران آریہ پرتی ندہی۔ منشی بدری دت جی و منشی کرپا رام جی ممبران انترنگ سبہا۔ اور کنور رام رتن سنگھ جی انترنگ سبہا کے آنریری ممبر منتخب ہوئے۔

راولپنڈی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے اُپدیشک پنڈت دولت رام جی شرما کا راولپنڈی میں تشریف آگمن ہوکر سماج کے مکان واقع سرائے چوہدری شیر سنگھ میں ۱۰ مئی سے ۱۴ تک متواتر چار منوہر ویاکھیان ہوئے۔ حاضری تسلی بخش ہوتی رہی اور حسب معمول پنڈت جی کے اُپدیشوں کا عمدہ اثر پڑا تاریخ ۱۲ کی شام کو پنڈت جی روانہ بجانب کوہ مری ہوئے۔ راولپنڈی سماج کی انترنگ سبہا کیواسطے گروکلوں کی طرف سے حسب ذیل مہاشے پرتی ندہی منتخب ہوکر نامزد ہوئے۔ (۱) ماسٹر تارا چند صاحب ساہو۔ چودہری گیان سنگھ صاحب لالہ ریلو رام صاحب۔ لالہ ... صاحب۔

مانس پرچارکوں نے جو یہاں سردار چڑہت سنگھ صاحب کی زمین پر (سماج مندر کی طرح) قبضہ کرنا چاہا تھا یا قبضہ کے لئے فتنہ کا رسانیاں اب تک کرتے رہے ہیں۔ اس سینہ زوری اور افرت کا ردوائی کو بعض اخبار آریہ سماج راولپنڈی سے ناحق منسوب کررہے ہیں۔ حالانکہ یہہ بالکل غلط ہے۔ آریہ سماج راولپنڈی بالکل الگ ہے۔ ہاں اس کے مندر کو چند آدمیوں نے چالاکی اور زبردستی سے دبا لیا ہوا ہے جنہوں نے اب سردار صاحب کی زمین پر ہاتھ پہیرنا چاہا ہے۔ آریہ سماج ایسے ناشائستہ اور انیائے یُکت کاموں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مانس پرچارک دل کی کرپا سے گاؤں اور قصبوں میں آریہ سماج کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے۔ چنانچہ شمال کے قصبہ ... آباد کو دیکھ لیجیے۔ کہ اب عرصہ سے ہفتہ وار جلسے نہیں ہوتے اور مکان سماج بند رہتا ہے۔ جو چند آدمی ممبر تھے وہ سب اب مانس میں پہر پرورت ہوگئے۔ شہر والے ایسے آدمیوں اور سماج کو کیوں نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ آریہ پرش و جامیان دین ایسی جگہہ ضرور ست دہرم کا پرچار کریں۔ اور کراویں ❊

لالہ بنارسی داس سابق سکرٹری آریہ سماج جگراؤں نے اپنے برادر خورد کے فرزند ارجمند کے نام کرن سنسکار پر تمام ممبران آریہ سماج کو پریتی بہوجن دیا۔ آریہ بہائی بڑے پریم سے بہجن گاتے ہوئے سماج مندر سے لالہ صاحب موصوف کے گہر پر تشریف لے گئے۔ اور وہاں ہون وغیرہ تمام رسومات سنسکار ویدک ریتی سے کی گئیں۔ بہجن اور وید منتروں کے اُچارن نے بڑے آنند کا سمہ باندہا۔ مبلغ عہ لوکل سماج کو دان دئے گئے ❊

ملکہ معظمہ کی سالگرہ پر جو خاص جلسے کئے گئے انکی رپورٹیں اکثر آریہ سماجوں نے بہیجی ہیں جن کے علیحدہ علیحدہ درج کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مضمون تقریبًا ایک ہی ہے ❊

تازہ خبریں

لاہور کے کوچہ باویاں میں ایک ویدک پتری پاٹھ شالا قائم ہوا تھا یعنی ۱۲ اپریل کو کہولی گئی تہی۔ اسکی منتری لالہ دیوی دیال صاحب لکھتے ہیں۔ کہ بالفعل ایک ادہیاپکا اور ایک ... لڑکیاں ہیں۔ اور دہرم کی شکشا کے ساتھ سینا پرونا وغیرہ سکہایا جاتا ہے ایسی ہی عورتیں ماہوار امتحان لیتی ہیں۔ چنانچہ ۱۶ مئی سنہ ۹۹ء کو پہلا امتحان ہوا جس میں لڑکیوں کو رومال۔ پستکیں۔ سوئی و دہاگا۔ مٹہائی وغیرہ کا انعام بھی بانٹا گیا۔ امتحان اور انعام کے بعد سترلوں نے ایشور کا بہجن کیرتن بھی کیا۔ حاضری عمومًا ۲۵ سے ۳۰ تک رہتی ہے۔ منتری مہاشہ چندہ ماہوار کا وعدہ کرنے والوں اور یکمشت دان دینے والوں کی فہرست بھی بھیجتے ہیں۔ جو بباعث عدم گنجایش درج نہیں ہوسکتی۔ لیکن میزان چندہ ماہواری کی للعہ اور چندہ یکمشت کی ۱۱۱ روپیہ ہے۔ منتری مہاشہ نے علاوہ چندہ ماہوار کے اپنا مکان پاٹھ شالا کے لئے بلا کرایہ دیا ہے۔

ملکہ معظمہ مہارانی وکٹوریہ کے اسّی برسوں کی عمر ہونے پر ۲۴ مئی کے دن گرجاؤں۔ مندروں اور مسجدوں وغیرہ میں اُن کی درازی عمر کے لئے دُعائیں مانگی گئیں۔ چاروں طرف سے ایسی دُعاؤں اور شادیانوں کے جلسوں کی خبریں آرہی ہیں۔ ایسا اظہار نمک حلالی سلطنت کے استقلال کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ بعض اوقات دکہلاوے سے بڑہتا بڑہتا انسان خود متاثر ہوجاتا ہے۔ ہم سب اپنے دُنیاوی بادشاہوں کے نمک حلال رعایا بنکر دُنیاوی ترقی کی بُنیاد ڈالتے ہیں۔ کیا ضروری نہیں ہے کہ روحانی ترقی کے لئے ہم سب اپنے روحانی بادشاہ کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نمک حلال رعایا بن جاویں۔ جس کے لئے کہ کسی
دکھلاوے کی ضرورت نہیں ہے۔
سُنا گیا کہ اس موقع پر ایک ہندو بیرسٹر صاحب
نے اپنے ہم پیشہ بھائیوں کو جمع کر کے ملکہ معظمہ کی صحت
کا جام سب نے پیا۔ کہیں ملکہ کا جام صحت پیتے ہوئے
اپنی صحت پر تو کلہاڑا نہیں مارا۔
انگلستان میں سال گذشتہ میں دو کروڑ
روپیہ کے قریب پہلے سال کی نسبت زیادہ بذریعہ
شراب کے محصول کے وصول ہوا۔ جب تک عیسائی
مذہب کی جگہ ویدک دھرم نہیں لیتا تب تک
شراب خوری کو دور کرنا نہایت مشکل معلوم دیتا ہے۔
سنگاپور میں ایک انگریز بہادر نے ایک مسلمان
دیسی عورت سے نکاح کرنا تھا۔ آپ کو رخصت نہ ملی
اپنی ٹوپی بھیجکر اُس کے ذریعہ سے بیاہ کر لیا۔ اس پر اخبار
نویس حیران ہیں۔ لیکن کیا اُنہیں معلوم نہیں کہ پنجاب
میں ریتان کی رسوم پر (جو کہ عورت کے گر ہونے کے
بعد دوسری دفعہ ادا کی جاتی ہے) اگر خاوند موجود نہ ہو تو
تو کل پروہت سے عورت کی گانٹھ جوڑ دیتے ہیں
مثنا رتا مذہبی رسوم ادا کرنے کا رواج جو ہندوؤں
میں ہے شاید ہی کسی مذہب کے پیروؤں میں ہوگا۔
بڑے بڑے آدمی سب روزانہ پوجا پاٹھ بھی معرفت
برہمنوں کے اُجرت پر کراتے ہیں۔ جب تک ایک
برہمن پر دشواس نہ ہو اور اُسے سرو دیا پک
نہ سمجھا جاوے تب تک اس قسم کے رواج دور
نہیں ہوں گے۔
لالہ دیوی راج سکرٹری کنتری شادی فنڈ ہوشیارپور
خبر دیتے ہیں کہ ماہ جیٹھ سمت ۵۹ میں اُنہوں نے [illegible]
تنبول تقسیم کیا۔ حالانکہ کل [illegible] چندہ اُس مہینے
فنڈ میں آیا تھا۔
بیکانیر راجیہ میں آریہ بھاشا کے پرچار کی بابت جو خبر درج
ہوئی تھی وہ کسیقدر مشتبہ معلوم ہوتی ہے۔
ونکیٹیشور بھی لکھتا ہے کہ کاشی ناگری پرچارنی
سبھا کے جواب میں دیوان بیکانیر نے لکھا ہے کہ
بیکانیر کی کچہریوں میں ہندی بھاشا پرچلت نہیں ہے
لیکن ساتھ ہی ایک دوسرے پتر میں چھپا ہے کہ
آہستہ آہستہ ہندی کا پرچار ہوتا جاتا ہے۔
شہر قاہرہ (مصر) میں یکم مئی کو ایک خاص
میلہ شمس النسیم نامی ہوتا ہے جبکہ کل مصری اپنے اپنے
مکانوں سے باہر ہو کر میدان میں جشن مناتے اور تفریح
اڑاتے ہیں۔ اس روز کے سوائے قاہرہ کے باشندے
کبھی بھی دیہات کی سیر نہیں کرتے۔
نواب محسن الملک نے ایک ماہ کے دورے
میں سید احمد میموریل فنڈ کے لئے پچاس ہزار روپیہ
اکٹھا کیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں مذہبی
پاس نہیں ہے!
اخبار الحکم مرزا قادیانی کا آرگن ہے۔ واقعی
کے ایڈیٹر دیل کہیں مرزا صاحب کے الہاموں کی
تاریخوں میں جو کمی بیشی ہو جاتی رہتی ہے۔ اُس کی
وجہ بتلائی ہے۔ وجہ کیا ہے؟ "الہامات الٰہیہ
میں کبھی کبھی بعض مخفی اسرار اور اسباب ایسے
بھی ہوتے ہیں جو اکثر مصالح اپنے اندر رکھتے ہیں
اور مدت معینہ کو کم و بیش کر دیتے ہیں" پھر الہام
کیا ہوا۔ اگر ملہم کو بھی اُن مخفی اسراروں کا پتہ
نہ لگا۔ اسی نمبر میں مرزا صاحب نے وعدہ کیا ہے
کہ وہ ایک کتاب میں دکھلائیں گے کہ اُنہوں نے آ کر
کیا کیا۔ مسلمانوں کی شکایت کرتے ہیں کہ کیوں اُن کو
پیغامبر نہیں مانتے۔ بھلا مرزا صاحب ہی انصاف
کریں کہ جب دنیاوی طاقتوں سے ڈر کر اُنہوں نے
اپنے الہام شایع کرنے سے باز رہنے کے لئے اقرارنامے
لکھکر دے دیئے تو پھر اُن پر کون اعتبار کر سکتا ہے۔
حیدرآباد دکن کے گیان گوسائیں کی نو لاکھ
۹۰ ہزار روپیوں کی چوری ہو گئی جو کل کی کل
برآمد ہو گئی ہے۔ پولیس کو لاکھ روپیہ انعام ملا۔ یہ
سوا نو لاکھ کی چوری کے مستغیث سنیاسی کہلاتے
ہیں۔ اسی قسم کے سنیاسیوں نے آشرموں کا
ستیاناس کر دیا ہے۔
پنجاب میں ۷۶، ۳۰ گئو ہیں۔
عیسائیوں نے ہندوستان میں بھی مذہبی اتوار
کے مدرسے جاری کئے ہوئے ہیں۔ جن میں گذشتہ
سال ۲۰۷ ۲۹۷ طالب علم تعلیم پاتے تھے۔ ہم سوال
کرتے ہیں کہ آریہ سماجوں نے کیا کوئی انتظام کیا ہے۔
کہ اُن کی دھارمک کتابوں کی تعلیم کسی حد تک ہوا کرے۔
کس قدر نوجوان ستیارتھ پرکاش ہفتہ میں ایک
بار پڑھتی ہے؟
جاپان کے بودھ اب عیسائی پوشوں سے گھبرا گئے
ہیں۔ اُس وقت عیسائی پادریوں کی کوششوں کو کسیقدر
محدود کرنے کے لئے بودھ پوجاریوں کی طرف سے
جد و جہد ہو رہی ہے۔ جاپان کے بڑے بودھ گرو
نے ایک ہزار روپیہ کلمبو (لنکا) کی بودھ سوسائٹی
کو بھیجکر اُنہیں زیادہ کوشش کرنے کی ترغیب دی ہے۔
لنڈن اور پیرس میں بھی طاعون کا شبہ
ہے اس قدر آبادی میں اگر طاعون پہونچ گیا تو غضب
ہو جاوے گا۔ لیکن یہ امید نہیں کہ ڈاکٹر یا
پولیس والے لوگوں کو خراب کر سکیں۔
امریکا میں عورتوں کو ہنسی سکھانے کے لئے
بھی ایک سکول کھلا ہے۔ دولت کی افراط۔ وقت
کی افراط پھر امریکہ کی عورتیں اگر اس طرح کے چہل
نہ کریں تو اور کون کرے۔ کہیں اُن کی دیکھا دیکھی
کلکتہ یا بمبئی میں ایسا مدرسہ نہ کھل جاوے۔ اگر
تقلید پرست ہندوستانیوں نے کہیں ایسا مدرسہ
کھلوا دیا تو مردوں کو روٹی کے ہاتھوں سے [illegible] پڑیگی۔
[illegible] احمد صاحب جو اہر کپور تھلہ [illegible]
جوبلی ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ کو پانچ ہزار روپیہ چندہ دیا۔
جیکب آباد میں گرمی ۱۲۰ درجہ پر پہونچ چکی ہے۔
لوگ ہندوستانی [illegible] کی شکایت کرتے ہیں۔
پنجاب کے گئو کے ساہوکار خصوصاً بڑی نفرت
کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن یہ خبر ہی نہیں
کہ یورپ میں یہودی لوگ اب تک وہم کو جو گئو
کرتے ہیں۔ غیر کچھ بھی ہو سود خواری اس وقت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حد سے بڑھ رہی ہے۔ اور جب تک کہ سوجی کی حد نہیں لگائی جاویگی غریب کسانوں کا خدا ہی حافظ ہے۔

انگلستان کے رومن کیتھولک عیسائیوں کے سر کردہ پادری ڈاکٹر ہارنڈ نے یہہ رائے دی ہے۔ کہ انجیل کے روسے جنگ کی ممانعت نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ دہنی گال پر تہپڑ لگانے والے کو روبرو بائیں گال کر دینے کا مسئلہ عیسائی پادریوں کے کام سے تعلق رکہتا ہے۔ سلطنتوں اور دنیاداری دیگر کاروبار سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ کیا خوب! خوب تفسیر گہڑی گئی۔ لیکن سوال یہہ ہے کہ کیا عیسائی پادری اپنے واعظ میں ہی اسپر عمل کرتے ہیں یا نہیں۔ ہم نے بیسیوں پادری دیکہے جو بحث سے تنگ آکر پولیس کی دہمکی دیتے اور بعض اوقات بیہودگی پر اتر آتے۔ علاوہ ہر کا قصہ پورا نہیں ہوا۔ جبکہ ایک ریورنڈ نے ایک دیسی عیسائی پر حملہ کرکے اُس سے سخت مارکہائی تہی۔ اصل بات یہہ ہے کہ ہاتہی کے دکہانے کے دانت اور ہوتے ہیں۔

جنرل اُدفیلی بائن میں ابہی تک امن نہیں ہوا۔ ہنوز جنگی انتظام ہے۔

بنگال۔ ممالک مغربی و شمالی و پنجاب کے کئی شہروں میں بڑی سخت بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے۔ لیکن اب گرمی سخت پڑنے لگ گئی ہے۔

راجپوتانہ میں اب تک قحط زدگان میں سے چار ہزار کی پرورش ہو رہی ہے۔

ملکہ معظمہ کی سالگرہ پر جہاں سب نے خوشیاں منائیں وہاں پونا کے مجسٹریٹ ضلع نے وہاں کے روسا کو بُلاکر دہمکی آمیز نصیحتیں دیں۔

شاہ جرمن کے خاندان میں مدت سے یہہ قاعدہ چلا آیا ہے کہ شاہی خاندان کے ہر ایک ممبر کو کچہہ کچہہ ہنر یا حرفت کا کام سکہاتے ہیں۔ موجودہ شاہ کا باپ جلد بندی عمدہ جانتا تہا۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

خدمت عام کا سلسلہ

چونکہ گذشتہ پرچہ میں آپ نے مسٹر فرانسیس کی بدچلنی کا تازہ ثبوت لکہا ہے۔ اس واسطے میں نے اُن کے اخبار کی خریداری سے توبہ کی ہے۔ ایشور سے پرارتہنا ہے۔ کہ وہ اُن کو ہدایت دیویں۔

۲۔ ہندو شادی فنڈ گورداسپور نے فروری میں جلسہ کیا۔ کوئی رپورٹ کسی صاحب نے آج تک شائع نہیں کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈائرکٹر صاحبان اُسکو کسی دوسری لایق کمیٹی کو دینے کو طیار ہیں۔ جناب لالہ منشی رام صاحب فخر پنجاب کیوں نہ آکر غریب لوگوں کے روپیہ کا چارج لیویں۔ اور اگر شادی فنڈ نہیں چل سکتا ہے تو آپ اپنے اہتمام سے غریب لوگوں کو روپیہ تقسیم کر دیں۔ جس کا روپیہ ہے۔ اُن سب کو دیدیں۔ غرض ان غریب لوگوں کے مال کو دہرم اور توجہہ سے کام میں لانا آپ لوگوں پر فرض ہے۔ آپ کوئی پانچ صاحب طیار کریں۔ میں لالہ کشن داس صاحب اسسٹنٹ منیجر ریلوے کو لکہا تہا۔ کچہہ جواب نہیں ملتا۔ غالباً وہ صاحب کچہہ کارروائی نہیں کرنا چاہتے۔

گورداسپور کی کمیٹی کسی پانچ صاحبان کی کمیٹی کو دینے کو طیار ہیں۔ وہ لوگ کچہہ توجہہ نہیں کرنا چاہتے۔ روپیہ عام کا اور وہ بے پروائی سے خرچ اور کم ہوتا جاتا ہے۔ ضرور یہہ دہرم کارج آپ صاحبان کریں یا کسی دوسرے کو توجہہ دلا دیں یا پربندہ کریں۔

مذہب میں نقل غم

تہوڑا عرصہ ہوا ایک پادری صاحب نے ایک دولتمند کو جس کی جوان لڑکی مر گئی تہی۔ خبر دی کہ آپ کی لڑکی دوزخ میں ہے۔ بڑی تکلیف میں ہے۔ آپ اگر دس ہزار روپیہ دیں تو وہاں سے خلاصی دلائی جاوے۔ انہوں نے روپیہ ادا کر دیا۔ چند روز بعد پہر آپ کو خبر دی کہ آپ کی لڑکی کا ایک نوجوان مرد دوزخی سے بڑا پیار تہا وہ از حد منتظر ہے کہ وہ بہی وہاں سے نجات پاوے۔ اُس کے واسطے دس ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ وہ بہی اُس عقل کی ندی نے ادا کر دیا۔ کچہہ عرصہ بعد اس کو خبر دی کہ وہ آدمی بہی آزاد ہو گیا ہے۔ اب اُس جوڑہ کا ارادہ شادی کرنے کا ہے۔ آپ خرچ دلویں۔ بہت روپیہ دیا۔ ۹ ماہ بعد آپ نے خبر دی کہ اُس عورت کو بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ خرچ زچہ خانہ ہونا چاہئے۔ غرض اس طرح بچوں کی پرورش کے نام سے کئی دفعہ روپیہ وصول کیا۔ ایک روز اُسے خاندان کا خیال ہوا کہ اُس پادری سے پوچہا جاوے کہ کیسے یہہ روپیہ وہاں روانہ کرتا ہے۔ اُس سے دریافت کرنے پر وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکا۔

دولتمند نے کورٹ میں نالش کر دی۔ اب پادری صاحب حوالات میں فوت ہو گئے ہیں دعویٰ اُن کے خاندان پر جاری ہے۔

(از انڈین مسنجر)

اسی قسم کی دوسری کہانی

ایک موضع ضلع امرتسر میں ماہ اپریل گذشتہ میں واقع ہوئی ہے۔ عام مشہور ہے۔

ایک برہمن کو بسبب موسم گرما ایک (سیڑہی) مکان پر چڑہنے کے واسطے درکار تہی۔ آپ نے تجویز کی کہ غریب ترکہان سے مفت لینی چاہئے اب راستہ میں ایک غریب ترکہان ملاقی ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس سے کہا بابا تم کچھہ اور اس معلوم دیتے ہو۔ ذرا ہاتھہ تو دکھلاؤ۔ ہاتھہ دیکھکر کہا کہ تمہارا لگن چندرما کا خراب ہے۔ اس کا جلدی علاج کرو۔ اس نے علاج دریافت کیا۔ آپنے کہہ دیا کہ توت کی لکڑی کی ایک گیارہ ڈنڈوں کی سیڑھی بناؤ کسی برہمن کو جس کے نام کے آگے جی ہو اُس کو دیدو۔ منگل کے دن رات کو اس کو دو کسی سے بات مت کرو۔ مزہ یہہ تہا کہ جو برہمن آپ کا فرزند تہا اسکا نام جی تہا پس اسکو دلایا اسطرح غریب کو دہوکہا دیا۔

راقم رام رکہا مل دفتر گڑہ

پرنامی مت

میرے پیارے بہائی مہتہ جمنا داس صاحب جی نمستے مدت ہوئی آپ نے کوئی جواب نہ دیا شاید بوجہہ کثرت کاروبار دُنیاوی کے آپ کو فرصت نہیں ملتی۔ سرِ دست آپ کی اچھیا انکا موشتی بیٹھ رہنا مجھے بھی بیٹھے بیٹھے ایک خیال پیدا ہوا ہے جو کہ نویدن کرتا ہوں۔ کُل جمع سروپ میں جو لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہے اور پرنامی صاحبان اکثر کُل جمع سروپ کا پاٹھہ کرتے ہیں جو کہ آپ کا دہرم پُستک ہے کیا یہہ وہ کلمہ نہیں جو اہل اسلام پڑہتے ہیں۔ مگر میں نہیں جانتا کہ آپ کو پرنام کہنا جایز ہے بلکہ میرے خیال میں بقول اہل اسلام آپ کو سلام علیک کہنا چاہئے۔ مگر میں تو آپ کو نمستے ہی کہوں گا۔ اور کوئی کہے یا نہ کہے نیز اہل اسلام اُس شخص کو اپنا سا ہی تصور کرتے ہیں جو کلمہ پڑہنے والا ہو دریں صورت کیا پرنامیان اہل اسلام کیساتہ شریک نہ متصور ہوں گے۔ ہاں البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ اہل اسلام برملا کلمہ پڑہتے ہیں مگر پرنامیان کُل جمع سروپ کا پاٹھہ کرتے ہوئے دہیمی آواز سے کلمہ کو یاد کرتے ہیں۔ کہ کوئی دوسرا نہ سُنے اور پرچنکہ اہل اسلام کے ساتھہ کسی اہل ہنود یا آریہ کا ملکر کہانا پینا جایز نہیں تو کیا پرنامیوں کے ساتھہ جنکا عقیدہ قرآن پر ہے ملکر کہانا پینا دہرم ہے اور اس بارے میں دیگر آریہ صاحبان بہی وچار کریں گے۔ نیز چوپائی ہائے ذیل مندرجہ کُل جمع سروپ سے بہی محمدی طریقہ ہونیکی صداقت ہوتی ہے۔

راس لیلا کہیل کے۔ ہم کہیلے جان کے پار۔ جاگنی لیلا جاگ کے۔ جان جیہو کرتار۔ سری مہامت کہے ایہہ مومنوں۔ تمہارا گہر اسلام۔ کہیل دیکہہ پیچہے پہرو۔ جاگ اُٹہو گہر و دھام۔ الله محمد مہدی بیٹہے۔ الله پورن منورتہہ کام * سری مہامت کہے ارواحیں عرش سے۔ جو کوئی آئی ہو اُدتر۔ سو ان سُروپ کے چرن پکڑے چلیے اپنے گہر۔

(۱) بہلا مہاشے جی اُس کا کہیلنا تو سری کرشن جی کی نسبت اہل ہنود بہی بہت سے مانتے ہیں۔ مگر یہاں پرنامی کس سے مُراد لیتے ہیں (۲) آپ کا اصلی گہر تو اسلام ٹہیرا مگر ہند و گہر کہاں گیا پہر آپ کو ہمارا ہندو کہنا محض بیجا ہے۔ (۳) جب اسلام گہر چلو گے تو کس سروپ کے چرن لوگے آیا کاٹ کر یا اُن کے چرنوں کا آسرا لیکر روانہ ہو گے۔ (۴) دہام یعنی (بہشت) میں مومن پہونچیں گے تو اہل اسلام کے عقیدہ کے موافق مومنوں کو حوض کوثر تالاب اور دودہ کی نہریں اور میوہ جات اور سکہیاں یعنی (حوریں) ضرور نصیب ہونگی بیشک پربیشتر مومنوں کو نصیب آہے اور اُن کو مبارک ہوں مگر مومنہ کو کتنے مرد اور دیگر اشیاء حصہ میں آوینگی یا کہ بیچاری مومنہ دہام جانے سے محروم ہی رہینگی۔ (۵) سری مہامت سے مُراد آپ بڑی مت کی دہنی لیتے ہیں۔ مگر جہاں تک غور کیا جاوے سری محمد سے مُراد ہے۔ کیونکہ مہاراجہ چہتر سال سے حضرت علی کا ہونا مانا گیا ہے۔ تو پہر سری مہامت سے سری محمد کے ہونے میں کیا شبہہ رہتا ہے۔ نیز سندہیا آرتی میں یہہ جو لکہا ہے کہ مہا بڑہت کلمہ بید چار۔ بشن بانی بولت بے جے کار۔ آٹے کہٹ درشن شاستر بیدی۔ بہتر فرقے کے اتہر بیدی۔ آٹے سکل قیدی اور بے قیدی * وہ کون مہا ہے جو چار وید پڑہتا ہے۔ اور یہہ چاروں وید وہی ہیں جن کو آریہ سماج ایشوریہ گیان مانتا ہے اور جس کو ماننے کے لئے ساری دُنیا کو اُپدیش کرتا ہے۔ یا کہ پرنامیوں کے وید جُدا ہیں اور اُن کا نام کیا ہے اور پرنامی مت بہتر فرقہ میں شامل ہے یا جُدا۔ ایک اور رشتہ یہہ لیلا مندرجہ کُل جمع سروپ سُنئے۔

کبہی بدہ کے مانہی حیوان۔ کبہی جڑہ دیوانساق۔ بیچہے مرعبا کے ہوئے کاڈہے۔ سب میں مورتی محمد پہچان (۱) سو تم اجہوں نہ سمجھے۔ میں کر لکہا محمد معشوق۔ ایہہ سنحق سمن تم مومنوں۔ ہائے ہائے ہوئے نہیں ٹوک ٹوک (۲) بشری ملکی حقی۔ لکہی ایہہ محمد تین صورت۔ ایک اول دو آخر۔ سو واسطے تم اُمت (۳) بہائی صاحب یہاں تو نکہا صاف ہے کچھہ باقی نکالنے کی ضرورت نہیں۔ آپ خود دانا ہیں بلکہ مجھ جیسے کئی درجہ فہمیدہ ہیں۔ کیا اب آپ انکار کر سکتے ہیں۔ کہ کلمہ اور محمد صاحب سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ تو کیا بلکہ آپ کے گورو صاحبان بہی اس امر سے انکار نہیں کریں گے۔ نیز سُنا جاتا ہے کہ کئی صاحب پرنامی واسطے شاستراتہہ کے مصمم ارادہ کر رہے ہیں۔ سو اگر یہہ بات سچ ہے تو دہن بہاگ ہیں۔ ہمارے پرنامی مت (بہجونیتہہ) والے بہی خرگوش خفتہ کی طرح جاگ اُٹہے۔ مگر اُن کو چاہیئے کہ وہ یکایک غفلت کی نیند سے جاگے ہیں۔ ابہی اُنکی آنکہیں چوندہیائی ہوئی ہیں۔ ذرا ہاتہہ منہہ دہوکر تعصب کو دُور کر کے آلس تیاگ لیں اور ایکانت میں بیٹہہ کر پہلے اپنے پرنامی مت کا اصول قایم کر لیں اور پہر شاستراتہہ کا نام لیں کیونکہ ایسے بہری سبہا میں شرم نہ اُٹہانی پڑے یا کہیں قرآن کی ساری حقیقت نہ ظاہر ہو جاوے۔ اگر اُن کا اصول پہلے ہی سے قایم ہے تو پہر اُس کو ظاہر کریں۔ تاکہ عوام الناس

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کو معلوم ہو جاوے گیا۔ وہ پرنامی جو اپنے تائیں گورو ہونے کا دعوی کرتے ہیں اور ان کے بزرگ بھی گورو بن بیٹھے ہیں۔ کیا وہ بھی اپنے دہرم کے اصول سے واقف نہیں۔ اور اگر ناواقف ہیں تو پہر وے گورو ہونیکا دعوی چھوڑیں اور سچے ویدک دہرم کی شرن میں آ جاویں جیسا کہ بانی سبانی پرنامی مت نے ویدوں کو ہی جا بجا تسلیم کیا ہے۔ صرف تسلیم ہی نہیں بلکہ ویدوں کا سہارا لیکر اپنا گرنتھ مرتب کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ سری پران ناتھ بانی مبانی نے جس کو آپ و دیگر پرنامی امام مہدی بدھ جی نینہ کلنکی اوتار مانتے ہیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ایک عجیب پیرایہ سے گرنتھ کو رچا اور دہرم کی رکشا کی بلکہ صدہا جانیں بے گناہ خون ہونے سے بچالیں چونکہ وہ کہتری سورما تہا اہل اسلام کا ظلم نہ سہار سکا۔ اور سوچ بچار کو کام میں لایا۔ جیسا کہ کل جمع سروپ میں ایک موقع پر صاف تحریر ہے کہ بہارت کہنڈ میں ہندو دہرم سب سے اُتم ہے اور کوئی مرد میدان نہ تہا جو اس وقت دہرم کی رکشا کرے۔ کیونکہ چاروں طرف اسُروں نے شور مچا دیا ہے بلکہ یہاں تک کہ دوارکا وغیرہ تیرتھ گائی ماری گئیں اور ہندوؤں کے سر کاٹ کر خلقت کو اسپر دوڑایا گیا۔ یہہ سختی کوئی ذرا سی نہ تہی بلکہ زلزلہ آیا ہوا تہا۔ ایسے موقع پر سری پران ناتہہ نے دہرم کی پالنا کی ہے۔ سچ پوچہو تو بہارت کہنڈ میں ایسے وقت میں اس سے بڑہکر اور کون دانا ہوگا۔ بقولیکہ سانپ بہی مرے اور لاٹہی بہی بچے۔ سوائس جوانمرد نے ایسا کر دکہایا۔ اگر پرنامیوں سے کوئی پوچہے کہ آپنے کتنے بہائیوں کو دہرم سے گرتے ہوئے بچایا۔ کوئی اُپدیش کیا۔ جواب ندارد۔ البتہ سری کرشن جی کو جنم سالی لہالی دیکر بال بہوگ صدہا لگائے ہوں گے۔ اور بہت سے بہائیوں کی چاندی چونا کری ہوگی۔ اتنی کوئی تہوڑی سی ہمت تو نہیں اور اب بہت سے ہمارے پرنامی بہائی بہرم کے جال

میں پڑے ہوتے ہیں اور حیران ہو رہے ہیں کہ کلمہ اور محمد صاحب سے ہمارا کیا تعلق ہے بلکہ بہت سے پرنامی ایسے ہیں جنہوں نے کل جمع سروپ کو نہ دیکہا نہ سُنا نہ پڑہا۔ جیسا کہ ہمارے بہائی صاحب ہیں۔ جنہوں نے آریہ سماج کے ایک لایق پنڈت پر اعتراض تو کر دیا۔ مگر اپنا گہر نہ سنبہالا اور نہ کسی پرنامی گورو سے حقیقت دریافت کی۔ دراصل بات یہہ ہے کہ جب سے بہارت کہنڈ میں نا اتفاقی کا بیج بویا گیا تب سے لکہو کہا۔ مذاہب قایم ہو گئے۔ اور ہر ایک نے اپنے اپنے نام پر مذہب چلا دیا۔ اور ایک دن ایسا ہوا کہ اُن کے پیرو کار گورو بن کر ٹکے سدہ کرنے لگے اور نا حال کر رہے ہیں۔ مگر ہمارے بہائی غور و فکر کو بالائے طاق رکہہ کر لکیر کے فقیر بن رہے ہیں۔ جیسا کہ وہ مہاتما جو ایک دن آریہ سماج کے پیشوا بنے ہوئے تہے۔ بلکہ ایک صاحب تو ایسے بہادر نکلے کہ اپنی ساری لایف آریہ سماج کے نام ارپن کر دی آج وہ دن ہے کہ آپ آریہ سماج کے دہن کے مالک بن رہے ہیں اور قبضہ موروثی جمائے بیٹہے ہیں اور ماس کے پرچار کا یہاں تک خیال ہے کہ شاید رات کو بہی خواب آتے ہوں گے۔ کہ ہائے ماس ہائے ماس۔ بلکہ یہاں تک سُنا جاتا ہے کہ آپ ایسے سنگدل ہو گئے ہیں۔ کہ ایسے جانوروں کے مارنے کی آگیا دیتے ہیں۔ جس سے اہل ہنود کے روبرو نام لینے سے بہی نفرت ہو معلوم نہیں ہوتا کہ کارن کیا ہے۔ شاید یہہ خیال ہو کہ پڑہے لکہے بہت ہو گئے ہیں اور سرکاری ملازمت نہیں ملتی۔ ماس ہاری بنکر کوئی بوچڑوں کا کام کرے گا یا کوئی ماس کی دوکان لگا بیٹہیگا۔ بہائیو دہرماتما ایسے ہی چاہئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وام کسطرح پہیل گیا۔ حالانکہ اسوقت چشم دید معاملہ ہے۔ کہ وہی لیڈر جو آریہ سماج میں تن من دہن سے کام کرنے والے اور رشی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے پودے لگانے ہوئے کو ترقی دینے والے تہے آج آریہ سماج کی بیخ کنی کے لیے تیار ہیں

اور قوم قوم پکار رہے ہیں اور لائف دینے والے وہ صاحب ہیں جو پہلی دفعہ آریہ سماج منٹگمری میں تشریف لے گئے تہے اور آریہ بہائی و دیگر اہل ہنود بڑی دہوم دہام سے اسٹیشن پر سے لائے تہے اور فقط درشن ہی کے مشتاق نہ تہے بلکہ کہتے تہے کہ کوئی اپنا وہ آیا ہے مگر جب سے کہلم کہلا ماس کا پرچار کیا اور اپنی جدا سبہا قایم کر لی تب سے وہ صاحب اپنی شان کو سمجہالیں کہ انہوں نے دہرم میں کسقدر ترقی کی ہے۔ کہ وہی منٹگمری ہے جہاں آریہ صاحبان عزت کے ساتہہ لائیں اور پہر آپ دوبارہ تشریف لے جاویں اور کسیکو خبر تک نہ ہو بلکہ لوفڑی کی طرح چہپ کر کسی صاحب کے مکان میں ڈیرہ کر لیں۔ ہاں البتہ کئی بہولے سے بہائی ایسے مہاتماؤں کی پنجہ میں آ جاتے ہیں۔ مگر کیا کریں غرض بہی ایک عجیب چیز ہے ایک اور صاحب ہیں۔ جنہوں نے اپنی نصف زندگی دان کی ہوئی تہی۔ یہہ صاحب وہی ہیں جنہوں نے دہرم ویر شہید پنڈت لیکہرام صاحب آریہ مسافر سُرگباشی کی بیوہ اور ماتا صاحبہ کو خرچ خوراک نہ دینے کی بابت شریمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے نام پر دوش لگایا۔ مگر لالہ صاحب اُس ماتا کی آخیری چٹہی کو آریہ گزٹ میں شایع نہ کر سکے۔ کہ جس سے سارا پول کہل جاتا شاید دل میں کچہہ شرم آئی ہوگی۔ مگر نہیں آپ کسی پکے گورو کے چیلے ہیں۔ بہلا صاحب ایسے مہاتما کی بات کا کون اعتبار کرے۔ جنہوں نے نصف زندگی دی ہے۔ مثل مشہور ہے۔ نیم حکیم خطرۂ جان۔ نیم مُلا خطرۂ ایمان اور اپنے آپکو آریہ نامزد کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ تو آریہ سماج کے اصولوں کو مانتے ہیں اور نہ پیروی کرتے ہیں۔ سچ پوچہو تو نہ ہندو نہ آریہ ایسا ہی کئی صاحب جو پہلے پرنامی کے پکے معتقد تہے۔ اور ماس شراب سے قطعی پرہیز تہا آج وہ بہی ماس کا کہانا تو درکنار رہا اپنے ہاتہہ سے جانوروں کا ذبح کرنا بہی پاپ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہیں سمجھتے۔ نہ معلوم وے اپنے آپ کو پیر نامی ظاہر کرتے ہیں یا کچھ اور بھائی صاحب آپ پر یہہ شعر صادق آتا ہے۔ **بیت**

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادہر کے رہے نہ اُدہر کے ہوئے

کیونکہ آپ کا دہرم بھی ایک پیوندی درخت ہے یعنی ایک علم فقہ کے لحاظ سے محمدی اور سمریکرشن کے ماننے سے ہندو کہنا جائز ہے بس آپ خود دانا ہیں۔ آپ ہی ثالث بن کر اپنے دل میں فیصلہ کر لیویں۔ لیجئے صاحب نمستے پہر کبہی موقعہ ملے گا تو بات چیت ہوگی۔ آپ کا داس ہنستہ جھنڈا رام

{ عرضی نویس درجہ اول از لائل پور

گوسائیں پرسرام پھر کیوں مسلمان ہوگیا

آریہ اخباروں کے پڑھنے والوں سے یہہ امر مخفی نہ ہوگا کہ کوئی آٹھ نو ماہ گذرے ہیں کہ آریہ اخباروں میں ایک شخص مسمی پرسرام کے جو بارہ برس سے مسلمان تہا شدہ ہونے پر خوشی منائی گئی تہی۔ لیکن آریہ سماج وزیر آباد کے سالانہ جلسہ پر ایک ذراسی بہنک میرے کان میں پڑی۔ کہ پرسرام پھر مسلمان ہوگیا ہے۔ گو یہہ امر اُس وقت دریافت نہیں ہوا تہا۔ لیکن کچھہ دنوں بعد یہہ بات پایۂ تصدیق کو پہونچ گئی کہ پرسرام درحقیقت مسلمان ہوگیا ہے۔ اس کے مسلمان ہونے کا کارن جو کچھہ مجھے معلوم ہوا ہے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ پہلا سبب یہہ ہے کہ اسکو آریہ پرتی ندہی سبہا کی طرف سے مبلغ چھہ روپیہ بطور وظیفہ کے دئے جاتے تہے جن سے کہ اُس کا گذارہ چلنا مشکل بلکہ محال امر تہا۔ دوسرا سبب یہہ ہے۔ کہ آریہ سماج کی طرف سے کافی توجہہ نہیں ہوئی مجھے ٹہیک یاد ہے کہ جب وہ آریہ سماج لاہور میں شدہ ہوا تہا تو اُس نے صاف لفظوں میں کہدیا تہا کہ میں ویدک دہرم کے لئے اسلام کو چہوڑتا ہوں ہندو دہرم کے لئے نہیں۔ اور ایسا ہی لالہ کدارناتھ سابق سکرٹری سماج نے فرمایا تہا۔ جبکہ انہوں نے اس کو سالانہ جلسہ پر لوگوں سے انٹروڈیوس کرایا تہا۔ جب وہ محمدی مذہب کو چہوڑ کر آریہ دہرم میں داخل ہوا تہا تو کیا آریہ سماج کا فرض نہ تہا کہ اُس کی واجبی خبرداری کرے۔ اور اُس کی دلدہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ جبکہ اُسکے والدین اس کو ملانے سے انکاری تہے۔ اور چہوئی ہوئی چیز کو کہانا پاپ سمجھتے تہے۔ لیکن بڑے شوک سے پرگٹ کرنا پڑتا ہے کہ اس کی نسبت بالکل بے توجہی سے کام لیا گیا۔ اُسے گوجرانوالہ میں کسی ہندو محلہ میں رہنے کے لئے مکان نہیں دلایا گیا بلکہ وہ ایک مسلمان محلہ میں رہا۔ کسی سماجک ممبر کی استری اُس کی استری کے پاس نہیں گئی۔ پہلے تو وہ بیچاری اپنے لڑکے سے دل بہلا لیا کرتی تہی۔ لیکن لڑکے کے مر جانے سے بالکل تنہا اور اداس ہوگئی۔ مینے ایک معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ خاص پردہان آریہ پرتی ندہی سبہا کے جو کہ دہرم کا سنٹر ہونا چاہئے۔ نہ کہ زر اور پوزیشن کا جیسا کہ دیانند کالج مینجنگ کمیٹی کے پردہان کا حال ہے گھر میں جب وہ گئی تو اس کی استری کو اُسی کے برتن میں پانی دیا گیا۔ ؏ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ دیکھئے دوسرا شخص مسمی کرپا رام جو اس کے ساتھہ ہی شدہ ہوا تہا ابہی تک اپنے دہرم پر قائم ہے۔ گو اگر ویسا ہی سلوک جیسا کہ ایک وزیر آبادی مہاشے نے جو ڈاکخانوں کے انسپکٹر ہیں اپنی پتری کی شادی پر کیا تہا۔ دیگر سماجی بہائی بہی کرتے تو وہ بھی کبہی کے دہرم سے گر گئے ہوتے جہانتک میں جانتا ہوں اس نے یہہ نہیں کہا تہا کہ میں آریہ سماج کے لئے ہی شدہ ہوتا ہوں۔ سبب یہہ ہے کہ وزیر آباد کی سماجک ممبروں نے اسکو بہائیوں کی طرح سمجہا اور ہر کام میں مدد کی۔ بعض بہائی سوال کریں گے کہ ابجی جانے بہی دو اگر اس کا دہرم پر پکا وشواس ہوتا تو کبہی پتت نہ ہوتا۔ میں ان بہائیوں سے پوچہتا ہوں کہ کیا ایک مریض جو ابہی ابہی شفایاب ہوا ہے رگ مقوی اور زبردست غذا کو برداشت کر سکتا کبہی نہیں بلکہ فوراً اسہال اور تپش کا شکار ہوگا۔ ایسا ہی حال اس کا تہا میں کہتا ہوں ابہی تو وہ اسلام کی بیماری سے کلیتاً شفایاب بہی نہیں ہوا تہا کہ اس کو ایک ایسی زبردست غذا دی گئی جس کا وہ متحمل نہ ہوسکا۔ ہاں اگر وہ تندرست ہو جاتا تو خواہ کیسی سخت سے سخت غذا دی جاتی اُس کو موافق آجاتی بہائیو! کیا جب کوئی اور مسلمان شدہ ہونے لگیگا تو وہ اُس کو نہ سمجہائے گا کہ آریہ سماج نے مجھے شدہ کر کے میری یہہ گت بنائی ہے اور اس طرح ذلیل اور خوار کر کے نکال دیتے ہیں۔ تو کبہی آریہ سماج کے پاس تک بہی نہ پھٹکیو نہیں تو تو بہی ایسا ہی ذلیل ہوگا۔ اے آریہ کہلانے کے فخر کے دعویدارو! پرسرام کا پہر مسلمان ہو جانا زبان حال سے کہہ رہا ہے۔ کہ تم اپنے سدہانتوں پر جیسا کہ چاہئے عمل نہیں کرتے۔ کیا ہی آریہ سماج دنیا کو ویدک مارگ پر لانے کا دعوے کرتی ہے۔ ایک معمولی مسلمان بہی ہضم نہیں ہوسکا۔ بہائیو۔ اٹہو اور اپنے فرض کو سمجہو اور خبردار ہو جاؤ۔ آخر میں یہہ عرض کر دینا مناسب سمجہتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب اس کی تردید کریں تو میں سنکر بہت خوش ہونگا۔

{ آریہ دہرم کا ایک ادنےٰ سیوک
{ ایک ودیارتھی از وزیر آباد

اطلاع

خریدار صاحبان سے التماس ہے کہ اپنا اپنا چندہ سالم روانہ بہت جلد بعنایت فرماویں۔ المشتہر مینجر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تندرستی ہزار نعمت ہے

دُنیا کے سارے کام تندرستی کے محتاج ہیں۔ زندگی کے تمام بکھیڑے۔ نوکری۔ دولت۔ عزت۔ غرضیکہ آخرت تک کے سب کاروبار کا انحصار تندرستی پر ہے۔ مگر ہم پھر بھی نہیں سنبھلتے۔ ایسے مست ہیں۔ کہ کان رکھتے ہوئے نہیں سُنتے۔ آنکھیں ہیں مگر دیکھتا نہیں مترو سنبھلو۔ ویرج کی رکشا کرو۔ ہم اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مار رہے ہیں۔ کیا کوئی بستر بیماری پر پڑ کر موت کو خیر مقدم کہنا پسند کرتا ہے۔ نہیں۔ پھر کیوں خوش و خرم و بامُراد تندرست ہونے کے لئے برہمچریہ پالن نہیں کرتے۔ تندرست ہی ہر قسم کی نیکی۔ سخاوت۔ عبادت الٰہی کر کے زندگی کا سچا آنند حاصل کر سکتا ہے۔ دُنیا کی ساری نعمتیں شان و شوکت جاہ و جلال دولت و اقبال عزت و حشمت ثروت اور حکومت ایک تندرستی کے بغیر ہیچ ہیں۔ "ہزار نعمت اور اقبال تندرستی ہے" اس کی قیمت وچار و۔ بیمار شہنشاہ کے مقابل میں تندرست مزدور زیادہ خوش ہے۔ یہ بیش قیمت نعمت (تندرستی) ویرج ضایع ہونے سے دور ہو جائیگی۔ کبھی خواب میں بھی خوشی نہ دیکھنی نصیب ہوگی۔ پس بھائیو آیندہ کبھی بھی ناجائز وسایل سے ویرج ضایع نہ کرنا۔ اُٹھتے اُٹھتے آنسو رونا پڑیگا۔ افسوس کا ہاتھ ملنا ہوگا۔ اگر اس امولک ہیرے کی قدر نہ کروگے۔ "گنجے بدین دشوار بدست آید۔ چرا عزیز ندارید" اگر خواہش ہے کہ عزت قایم ہو۔ جسم بحال رہے۔ عقل تیز اور آنکھ روشن رہے۔ تو قیمتی لعل (ویرج) ضایع کرنے سے پرہیز کرو "شہوت آتش است از وے پرہیز" خبردار ہو جاؤ سوچو توسہی۔ آج جو ایک انوکھی بیماری والی نسل دیکھ رہے ہو۔ یہ کیوں۔ تعجب آتا ہے کہ آنکھیں دیکھنے میں بھلی چنگی۔ مگر نور کا نام نہیں۔ عینک کے بغیر نہ پڑھ لکھ سکتے ہیں نہ ہی کوئی اور کام کر سکتے ہیں۔ ان حالات کو جان کر بھی ہم ہمت نہیں کرتے۔ جب معمولی آدمیوں نے ہمت کی تو ہمیشہ کے لئے اپنے نام صفحہ ہستی پر چھوڑ گئے۔ مسیح کی ہمت کا ثمرہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ بُدھ نے ہمت کی دُنیا کی ایک تہائی اپنے پیرو کئے۔ حضرت محمد نے ہمت کی تو میں کی قومیں اپنے پیچھے لگا لیں۔ کیا آپ ایسے نامرد ہیں کہ ویرج کی رکشا کرنے کیلئے ہمیشہ کوشش کریں۔ اور ناکامیاب رہیں۔ آپ ضرور کامیاب ہونگے۔ سچے دل کر ہمت کیجئے۔ خدا آپکی مدد کریگا۔ "ہمت مردان مدد خدا۔" ویرج کی رکشا کریں بزرگوں کے نقش قدم نہ چلکر آج بدن کی مضبوطی اور چستی کی کمزوری۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ وغیرہ بیماریوں کا شکار بن رہے ہیں اور سسک سسک کر "منش جنم کو بیفایدہ گنوا رہے ہیں"؟ اِس حالت میں دینی اور دُنیاوی کوئی ترقی بھی ہم نہیں کر سکتے۔ اب ہمت در کار ہے۔ وقت تندرستی کو لئے جا رہا ہے۔ پھر ہاتھ آنا مشکل ہے۔ یاد رکھو "تیر از کمان جستہ و وقت از دست رفتہ باز نمے آید" ! تھوڑا غور سے دیکھو۔ کہاں چہرے کی بشاشت روح کی تازگی آنکھوں کی روشنی دل کی فرحت۔ کہاں آج دبے ہوئے پژمردہ چہرے بے رونق آنکھیں بے نور۔ دل بے ہمت۔ ہاتھ بے قوت۔ کیوں ہر طرف بیماری پکار رہے۔ اگر آج سے ہی ویرج کی رکشا شروع کر دو تو اسّی فیصدی بیماریاں دور ہو سکتی ہیں۔ دواتیوں کے خرچ سے بچوگے۔ آتمک اور سماجک ہر طرح کی اُنتی کر سکوگے۔ آہا۔ تندرستی کیا میٹھا پھل ہے جو برہمچریہ پالن کرنے سے ملتا ہے۔ پس ناظرین آپ کو بھی سوچنا مناسب ہے۔

آریہ دھرم کا سیوک کاشی

(ناتھ آریہ)

پنجاب و ممالک مغربی و شمالی ہندو مسلمان میچوئل ریلیف فنڈ

یہ فنڈ صدر مقام فیروزپور میں زیر اہتمام ڈاکٹر احسان علی کھولا گیا ہے۔

(۱) لالہ بہاری لال صاحب بینکر مالک انڈین ہارس ٹرام کمپنی ڈیٹھانکوٹ دہرم سالہ (ٹانگہ ایجنسی) چھاؤنی فیروزپور پریزیڈنٹ (۲) رائے صاحب لالہ منہرداس صاحب ریٹائرڈ سب انجنیر و بانی یتیم خانہ چھاؤنی فیروزپور و لائف ممبر ودیشن کانفرنس۔ وائس پریزیڈنٹ (۳) لالہ جگن ناتھ صاحب آنریری مجسٹریٹ و سابق پریزیڈنٹ میونسپل بورڈ شہر فیروزپور ...... (۴) لالہ بدری پرشاد صاحب بینکر چھاؤنی فیروزپور ...... (۵) لالہ ہرجی رام صاحب پلیڈر (چیف کورٹ پنجاب) فیروزپور (۶) لالہ رام انند صاحب رئیس اعظم شہر فیروزپور .... (۷) چودہری شیو سہائے صاحب منیجر و مالک کولڈ میری پریس چھاؤنی فیروزپور (۸) لالہ جیٹھومل صاحب بینکر و ڈسپنسر و پراپرائٹر چھاؤنی فیروزپور ۔ ہر مرد و ہر بیوہ جو کسی خورد سالہ بچہ کی ماں ہو اس فنڈ کے ممبر ہو سکتی ہیں۔ فیس داخلہ عہ رسوم اسٹامپ سار ٹیفکیٹ ۱؍ سالانہ چندہ ۵ ؍ اور شرح چندہ امدادی ماہ بحساب ذیل معین سمجھنا چاہئے۔

۱۸ برس سے ۲۴ برس کی عمر کے ممبر سے ..... ۶ ؍ ماہوار

۲۵ برس سے ۳۴ برس کی عمر کے ممبر سے ۸ ؍ ماہوار

۳۵ برس سے ۴۴ برس کی عمر کے ممبر سے ۱۰ ؍ ماہوار

۴۵ برس سے ۵۵ برس کی عمر کے ممبر سے عہ ماہوار

جسقدر امدادی چندہ ہوگا۔ وہ کل کا کل اسی ماہ کے ممبر یا ممبران متوفی کے ورثا میں بحصہ رسدی قدامت ممبری کے نسبت سے تقسیم ہوتا رہیگا۔ اور زر عطیہ کی حد ۱۵۰ روپیہ سے زیادہ سے زیادہ دو ہزار روپیہ تک پہونچتی ہے اگر کوئی ممبر ۳۰ سال فرایض ممبری کے پورا کردیگا وہ اپنی زندگی میں ہی زر عطیہ پا سکتا ہے۔ زیادہ حالات سکرٹری فنڈ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ المشتہر

ہردوارام جائینٹ سکرٹری پنجاب و ممالک مغربی و شمالی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ برادری

آریہ جاتی کی ضرورت اور اُسکے قایم کرنیپر وچار

از ماسٹر آتمارام جی امرتسری

نمبر (۴)

گذشتہ اشاعت سے آگے

ہندو پارسی یہودی عیسائی مسلمان چمار چنڈال بہیل وغیرہ سب کو آریہ سماج دہرم کی دعوت دے رہا ہے - اگر کل کو کوئی جنم کا عیسائی یا مسلمان یا بہیل آریہ سماج کا بہاسد بنا تو وہ جس برادری کو چھوڑ کر آئیگا اُس کی بجائے آپ کس برادری میں اُس کے لڑکے لڑکیوں کی شادی کا پربندہ کرینگے - کیا کوئی ہندو برادری اُس کو اپنی برادری کا ممبر سمجھکر اُس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا رشتہ کریگی - ہرگز نہیں - صرف آریہ برادری ہی ہوسکتی ہے جو کہ اُس کے لڑکے لڑکی کے بیاہ کا پربندہ کرے ۔ شریمان پنڈت گورودت جی کے اِن الفاظ سے کہ میں اپنے لڑکے کو بیرِسٹر کروں گا - کہ امریکہ کی آریہ شدہ لیڈی سے شادی کرے - آریہ برادری کی تائید صاف ظاہر ہو رہی ہے - پنڈت لیکہرام جی نے ایک دفعہ امرتسر سماج کے سالانہ اُتسو پر اُس کانفرنس میں جس میں کہ آریہ برادری کا سوال پیش ہو رہا تہا سب کے سامنے کہا تہا کہ " اگر میری شادی نہ ہوئی ہوتی تو میں عرب میں جا کر کسی مسلمان عورت کو آریہ بناتا اور پھر اُس سے شادی کرتا " بارہا آریہ سماج کے جلسوں پر یہہ سوال اُٹھتا رہا اور بارہا اسکو ملتوی کیا گیا - بعض آریہ بہائی یہہ کہتے ہوئے سُنائی دیتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ برہمو لوگوں کی طرح ایک علیحدہ فرقہ بن جاؤ - بیشک آریہ لوگ بہی برہمو لوگوں کی طرح فرقہ بن جاتے - اگر اُنہیں وید کا سہارا نہوتا - برہمو لوگ بُت پرستی کا اتنا زبردست کہنڈن نہیں کرتے جتنا کہ آریہ لوگ کرتے ہیں - اور برہمو لوگوں کی کبہی بہی ہندو مخالفت نہیں کرتے جتنی کہ آریہ سماج کی کرتے ہیں - کیونکہ پورانک لوگ جانتے ہیں کہ برہمو لوگ من گھڑت اصولوں پر چلنا چاہتے ہیں - اسلئے ہمارا اِن سے کوئی تعلق نہیں - لیکن آریہ لوگ ویدوں کے سہارے سورتی پوجا کی تردید کرتے ہیں - اسلئے اِن سے کشمکش ضرور کرنی چاہئے ۔ کیا سورتی پوجا مرتک شرادھ - جل ستہل روپی تیرتھ - اوتار - اور پُرانوں کا نہ ماننا چھوٹی سی باتیں ہیں - لیکن چونکہ آریہ سماج اِن باتوں کو ویدوں کے پرمان سے رد کرتا ہے - اس لئے پورانک لوگ آریوں سے شاستر ارتھ کرنا نہیں چھوڑ سکتے ۔ یہہ عجیب تماشہ ہے - کہ آریہ سماج کے ممبر یا سبہاسد یہہ کہنے کی تو دلیری کریں کہ ہم پُرانوں کو بالکل نہیں مانتے - لیکن اُس کے ساتھ پُرانوں کی پیدائش ہندو برادری کے آگے سر جہکائیں ۔ اگر آریہ برادری بن گئی تو بہی پورانک لوگوں سے وہ رشتہ جو آریوں کا شاستر آرتھ وغیرہ کرنے کا ہے برابر جاری رہیگا - اگر پورانک ویدوں کا الہامی ماننا چھوڑ دیں یا اگر آریہ لوگ برہمو لوگوں کیطرح ویدوں کو ایک معمولی کتاب کہنے لگ جائیں تب تو بیشک احتمال ہی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ آریہ لوگوں کا ایک فرقہ بشکل جزیرہ بن جائے - لیکن آریہ ہرگز ویدوں کو برہمو لوگوں کی طرح ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتے اور پورانک لوگ بہی ویدوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا بند نہیں کرتے پھر جب تک ایک مشترکہ جائداد ہے تو یہہ سمجھنا کہ دونوں وارث ایک دوسرے کو تلانجلی دے بیٹھیں گے - محال ہے - بلکہ یقین پڑتا ہے کہ آریہ برادری ہونے کی صورت میں کچھ مُدت کے بعد پورانک لوگ آریہ سماج کی طرف زیادہ جہکیں گے - ایک دن تہا کہ سوامی جی نے یہہ آوازہ بلند کیا تہا کہ وید پڑہنے سُننے کا سب کو ادہکار ہے - گو پہلے ہندو دہرم سبہا آریہ سماج کو کوستی رہی لیکن آخرکار خود اُنہوں نے اس اصول کو قبول کیا - آج ہندوستان دہرم سبہا کے جلسوں میں وہی لوگ سبہا سب کو اوچیہ سور سے وید منتر ارتھ سہت سناتے ہیں - ہاں اگر پورانک سبہا کہیں ویدوں کا ماننا چھوڑ دے - تب تو یہہ اندیشہ ہے - اور اگر نہیں چھوڑتی تو ممکن نہیں کہ وہ رشتہ شاستر ارتھ وغیرہ کا جو کہ اب آریہ سماج اور پورانک سبہا کا قایم ہے - کبہی ٹوٹے بلکہ اور بہی مضبوط ہو جائیگا ۔ اگر آریہ سماج ویدوں کو خیرباد کہہ دے تو پہر بیشک یہہ برہمو لوگوں کیطرح ایک فرقہ بن جائے جس میں کہ کبہی کوئی پورانک داخل نہ ہو سکے - اس لئے جو سجن یہہ اعتراض پیش کرتے ہیں - وہ ظاہری طور پر آریہ سماج اور برہمو سماج کے کئی اصولوں کو یکساں سمجھ کر ایسا نتیجہ نکال بیٹھتے ہیں - لیکن وہ یہہ خیال میں نہیں لاتے کہ آریہ سماج اور برہمو سماج میں زمین و آسمان کا فرق ہے - آریہ سماج کی جان وید ہیں جبکہ برہمو سماج کی جان شخصی رائے یا من گھڑت اصول ہیں - وہ سخت مخالفت ہوگی؟ یہہ بہی دلیل اکثر پیش کی جاتی ہے لیکن آریہ سماج کا اتہاس بتلاتا ہے کہ مخالفت ہی آریہ سماج کی طاقت کا نشان ہے - مکھی کے مارنے کے لئے کوئی توپ خانہ لیکر دہاوا نہیں کرتا - اگر آریہ برادری کے قایم ہونے پر پورانک لوگ زیادہ مخالفت کریں گے - تو سمجھنا چاہئے کہ بلاشُبہہ آریہ برادری آریہ سماج کی طاقت کا ایک عظیم الشان سپہ سالار ہے کہ جسکی مخالفت کرنے کے لئے ہندو برادریاں اور ہندو دہرم سبہا کا کل میگزین کام میں لگ جائے گا ۔

آریہ جاتی کے قایم ہونے سے جو دریڑھتا کہ آریہ لوگوں میں پیدا ہوگی وہ آیندہ سماجک ترقی کے لئے ایک

نہایت مضبوط ستون کا کام دیگی۔ اِسوقت آریہ سماج کے بعض ممبروں کی حالت ایک بھیڑ کی سی ہو رہی ہے آج اگر آریہ سماج میں ہیں تو کل ہندو دہرم سبھا میں پرسوں تھیاسوفیکل سوسائیٹی میں اترسوں قومی سبھاؤں میں۔ درڑھتا اور دہیرتا ہم سے کوسوں بھاگ رہی ہے۔ اور راضی نامہ کے اصول پر کام کرنیکو جی چاہتا ہے۔ لیکن آریوں کی طرح کام کرنے سے ڈرتے ہیں۔ آریہ جاتی بلاشبہہ درڑھتا کا سبق پڑہیگی کیونکہ اس میں راضی نامہ کے اصول کام نہیں کریں گے۔ بلکہ دہرم کے سچے اٹل اکھنڈ نیم ‌‌٭

آریہ برادری کی قایمی کے متعلق کئی لوگ کہیں گے۔ کہ یہہ پیش از وقت ہے۔ لیکن بہت سجن کہہ رہے ہیں کہ اِس کا وقت ٹل گیا۔ کئی آریہ سجن مثل لالہ گرچند جی امرت سری کے اب مایوس ہوکر آریہ سماج سے کنارہ کش صرف اس وجہہ سے ہو بیٹھے ہیں کہ آریہ برادری قایم ہو چکی "جواب تک قایم نہیں ہوئی تو آئیندہ بھی قایم نہیں ہوگی۔ اس لئے آریہ سماج کا سبھاسد رہنا بھی درست نہیں"۔ میرے خیال میں اِس کی قایمی کو پیش از وقت کہنا درست نہیں ہے کیونکہ لالہ جیرنجی لال جی کی بڑودہ میں اِس کے متعلق کوششیں ظاہر کر رہی ہیں کہ لوگ اِس کی ضرورت کو انوبھو کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ کہ اِس خیال سے آریہ سماج کو ہی چھوڑ بیٹھے ہیں کہ آریہ برادری کبھی قائم نہ ہوگی۔ وہ بھی شائد جلد مایوس ہوگئے ہیں۔ اگر مان بھی لیا جاوے کہ ایک موسم فصل کا گزر گیا ہے۔ تو دوسری فصل کے لئے کسان کو بیج بونا اور جتن سے اُس کی رکشا کرنی چاہئے۔ ایک فصل اگر ماری گئی یا ژالہ باری کی وجہہ سے خراب ہوگئی۔ تو دوسری فصل کے لئے چوکنا رہنا کرنا چاہئے ٭ قانونی کارروائی بھی اس کے راہ میں ایک اُلجھن ہے جس کو کہ ہم نظرانداز نہیں کرسکتے لیکن دِقتوں کا سامنا مرد ہی کیا کرتے ہیں۔ اگر آریہ پرش سنجیدگی اور بہادری سے کام کا آغاز کریں تو میرے خیال میں جبکہ پنڈت منشی رام سے قانون دان اُن دِقتوں کو حل کرنے کے لئے کمربند ہونے پر مستعد ہیں تو عجب نہیں کہ یہہ دقتیں بھی رفع ہوجائیں اور رستہ بالکل صاف ہوجائے۔ "جب دِقتیں بالکل رفع ہو جاویں گی ہم تب آریہ برادری میں داخل ہوں گے"! بعض لوگ ایسا بھی کہا کرتے ہیں۔ یہہ تو وہ بات ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ جب مجھے تیرنا آجائیگا۔ تب پانی میں پاؤں ڈالونگا جب تک پانی میں پاؤں نہ رکھوگے۔ اور ہاتھہ پاؤں نہ مارو گے تیرنا کب آئیگا۔ خواہ دِقت کسی قسم کی ہو وہ رفع ہوسکتی ہے۔ بشرطیکہ ہم کام کرنے کے لئے مستعد ہوجائیں ٭ "کیا آریہ برادری میں ہر ایک سبھاسد کو ضرور داخل ہونا پڑیگا"! بعض سجن یہہ بھی پرشن کیا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اِس معاملہ میں جبر کرنا درست نہ ہوگا۔ جو آریہ سبھاسد یا ممبر اِس کی سخت ضرورت محسوس کر رہے ہیں وہ خوشی سے داخل ہوں۔ دوسرے اُن کی مثال دیکھہ کر خود ہی کشش کئے جائیں گے ٭ اور یہہ ضروری نہیں کہ کُل کے کُل آریہ سبھاسد یکدم ہی اِس میں شامل ہوجاویں۔ جوں جوں آریہ مہاشے اِس کی اوتمتا کے قایل ہوں گے تیوں تیوں وہ خودبخود اس کی آکرشن سے آکرشت ہوکر داخل ہونے جاینگے ٭

حکیم اور ڈاکٹر سب کے سب بتلاتے ہیں کہ کُل بیماریاں بدہضمی سے شروع ہوتی ہیں۔ اور بدہضمی کا کارن ہمیشہ بدپرہیزی یا کوتھہ ہوا کرتا ہے جب تک آریہ پرشاوں کو ویدوں کی صحت بخش خوراک ملتی رہی تب تک اُن کا ہاضمہ درست رہا۔ لیکن جب سے ویدوں کی جگہہ پُرانوں نے لے لی تب سے آریہ لوگوں کی بیماری کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ پُرانوں کی تعلیم کا پہلا اثر بھارت باسیوں پر یہہ ہوا کہ سب کا ہاضمہ بگڑ گیا۔ مندا گنی کی شکایت چاروں طرف شروع ہوگئی۔ ہضم کرنا اور پچانا تو دور رہا۔ لیکن خوراک کے نام سے ہی قے آنے لگیں۔ کہاں تو آریوں کا وہ ہاضمہ تہا کہ دنیا بھر کے انسانوں کو اپنے دہرم میں شامل کرکے جذب کرجاتے تھے اور اُن کو اپنے بھائی برادر بنا لیتے تھے۔ کہاں آج یہہ حالت ہوئی ہے۔ کہ لوگ خوراک کا نام سُنکر قے کر رہے ہیں۔ پورانک لوگ جب سُنتے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں منش ماتر شامل ہو سکتے ہیں تو اُن کو سُنتے ہی گھرنا دوپی قے شروع ہو جاتی ہے۔ ہندوستان دہرم سبھا اِس مندا گنی یا بدہضمی کی مرض میں سخت مبتلا ہے وہ کیونکر اپنے اندر کسی مسلمان یا عیسائی کو جذب کرسکتی ہے جبکہ اُسکو مسلمان اور عیسائی کے نام سے قے آنے لگتی ہے۔

وہ سُنہری زمانہ تندرستی کا کہاں گیا جبکہ آریہ گورو کلیں ایک ویشیا پُتر کو بھی براہمن۔ کشتری کے ساتھہ گوروکل میں تعلیم دینے کے لئے استقبال کرتی تہیں اور نہ رنجیش ہوکر اُس کو بنتہہ رشی کی پدوی دینے کو طیار تہیں۔ کہاں آج یہہ زمانہ کہ جنم کے مسلمان اور عیسائی جو کہ دراصل آریہ لوگوں کی سنتان ہیں اُن کو دوبارہ اپنے میں داخل کرنے سے کہ آریہ سنتان قے کر رہی ہے۔ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے بتلایا کہ کل نوع انسان کے بزرگ ہمارے ہی رشی مہرشی تہے سب لوگ دراصل ایک ہی آریہ جاتی کے ٹکڑے ہیں لیکن گُن کرم کے اُنسار کوئی دسیو کوئی چنڈال کوئی شاچ بن رہا ہے۔ لیکن جس گُن کرم کے نہ ہونے کی باعث یہہ لوگ آریہ سے دسیو اور چنڈال بن گئے ہیں اُنہی گُن کرم کے ہونے پر دسیو سے آریہ چنڈال سے رشی بن سکتے ہیں ٭ سوامی جی کے ست اُپدیش نے پورانک بدہضمی کو دور کرنا شروع کیا ہے۔ آریہ سنتان اِس مرض سے شفا پا رہی ہے۔ اور لیجئے مرض کے دور ہونیکا مبارک نشان کہ یہہ بھوکہہ کا لگنا بتا رہی ہے۔ اِسکی مندا گنی دور ہوکر شعلہ زن آگ کی صورت میں ہضم کرنے کو طیار ہے۔ خوراک درکار ہے کہ جس کو یہہ پچا کر اپنے اندر جذب کر دکہائے اور طاقت ور و توانا بن جائے۔ اِس تندرستی کا اس سے بڑہکر کیا مبارک نشان ہوسکتا ہے۔ کہ آریہ برادری اپنے اندر جذب کرنیکی شکتی محسوس کرتی ہوئی منش ماتر کو ایک تن بنانیکی تجویز کر رہی ہے ٭ یہہ کُہلے ہاتھوں صدہا کے بچھڑے ہوئے بھائیوں کا استقبال کر رہی ہے۔ [illegible]

دہرم کا کہ جو کل بہائیوں کے واسطے صدیوں سے بند تہا اب کہولا گیا ہے - آریہ سماج ہر ایک انسان کو اپنا سبہاسد بنانے کے لئے ہر وقت طیار ہے - اور آریہ برادری ان سبہاسدوں کو اپنا بہائی بنانا چاہتی ہے - بیشتر اسکے کہ میں اس مختصر سے مضمون کو ختم کروں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند موٹے موٹے قواعد بہی ظاہر کر دوں جو کہ آریہ جاتی کے لیے ہونے ضروری ہیں ؛ میری رائے میں جو شخص کہ اس آریہ جاتی میں داخل ہو اُسے ضرور آریہ سماج کا سبہاسد یا ممبر ہونا چاہئے - اور جو اصحاب کہ اس میں شامل ہوں اُن کے لیے کوئی بیرونی چینہ (نشان) مقرر کرنیکی ضرورت نہیں - کیونکہ منو جی مہاراج کا وچن ہے - کہ

न लिंगं धर्म्म कारणम्

(دیکہو ستیارتہ پرکاش ۵ سمولاس - صفحہ ۱۱۹)

ارتہ - چینہ دہارن کرنا دہرم کا کارن نہیں " البتہ ضرورت ہے کہ ایک پرتگیا پتر پر شامل ہونے والے پُرش سنتری کے دستخط کرائے جائیں - یا یہہ کہ جس وقت بہائی کے پُرش سنتری اوپستہت ہوں اُس وقت اُن کے سامنے ہون یگ کر کے شامل ہونیوالے زبانی پرتگیا کریں - اور کوئی بیاہا ہوا پُرش بغیر اپنی دہرم پتنی کے شامل نہ ہو سکے ؛ پہلی پرتگیا آتم اُنتی سمبندہی ہونی چاہئے - مثلاً " میں ودکال سندہیا کیا کروں گا گی ؛ سوامی جی ستیارتہ پرکاش میں لکہتے ہیں - کہ گوشتخواروں اور شرابیوں کے ہاتہہ کا کہانا پینا نہیں چاہئے - اس لیے ضروری ہے کہ کوئی گوشتخوار اور شرابی اس برادری میں داخل نہ ہو - تاکہ کل کسی آریہ بہائی کو کسی آریہ بہائی کے ہاتہہ سے بہوجن کرنے میں اعتراض پیدا نہ ہو - اس لئے دوسری پرتگیا شریرک اُنتی سمبندہی اس قسم کی ہونی چاہئے کہ " میں کسی قسم کے مانس - انڈہ اور شراب کا کبہی سیون نہیں کروں گا گی " تیسری پرتگیا جاتی سمبندہی ہونی چاہئے - مثلاً " میں ویدوکت سولہ سنسکاروں کے کرنے کا پابند رہوں گا گی) اور آخری پرتگیا یہہ ہونی ضروری ہے کہ " اگر میں

کوئی پرتگیا بہنگ کروں تو میں اُس ڈنڈ کی بہاگی ہوں گی - جو کہ آریہ جاتی میرے لئے تجویز کرے " ؛

۱۸ فروری ۱۸۹۹ء { آریہ سجنوں کا شبہہ چنتک
آتما رام از امرتسر

فہرست چندہ

جمع شدہ بر موقعہ سالانہ جلسہ آریہ سماج
کرنال بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۸۹۹ء

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

نمبر	نام چندہ دہندگان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰۶	لالہ کشوری لال	عا	.	.	.	.	عا
۱۰۷	جیمل مالی	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۰۸	اتما رام میٹ	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۰۹	دونی چند	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۱۰	دہنو مالی	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۱۱	بابو تہورام نارکلرک سمندون ...	ے	.	.	.	.	ے
۱۱۲	پنڈت بالمکند پنسال نویس مونگ	عا	.	.	.	.	عا
۱۱۳	لالہ خزان سنگہ مستری	عا	.	.	.	.	عا
۱۱۴	پنڈت درگا رام میٹ	عا	.	.	.	.	عا
۱۱۵	کلا میٹ	عہ ۲ر	.	.	.	.	عہ ۲ر
۱۱۶	بہورا خان	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۱۷	جیمل خاں میٹ	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۱۸	عبد المجید مستری	للعہ	.	.	.	.	للعہ
۱۱۹	رام دیال مستری	ے	.	.	.	.	ے
۱۲۰	موتی رام	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۲۱	وزیر خان چوکیدار	۲ر	.	.	.	.	۲ر
۱۲۲	علاؤ الدین پنسال نویس ماجرہ	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۲۳	دہومن بیلدار	عہ	.	.	.	.	عہ

نمبر	نام چندہ دہندگان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲۴	رام چندر برہمن مونگ	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۲۵	محمد بخش مستری انجمن	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۲۶	کولا نمبردار مونگ	عا	.	.	.	.	عا
۱۲۷	لالہ جیے لال مہاجن مونگ ..	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۲۸	روڑا ٹھیکہ دار	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۲۹	پانچو ٹھیکہ دار	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۳۰	آسا ٹھیکہ دار	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۳۱	رام پرساد ٹھیکہ دار	۸ر	.	.	.	.	۸ر
۱۳۲	کنہٹی ٹھیکہ دار	۸ر	.	.	.	.	۸ر
۱۳۳	بدھی ٹھیکہ دار	۸ر	.	.	.	.	۸ر
۱۳۴	منگل ٹھیکہ دار	۸ر	.	.	.	.	۸ر
۱۳۵	چودھری ولی محمد نمبردار مونگ	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۳۶	گھیسٹا ٹھیکہ دار	عا	.	.	.	.	عا
۱۳۷	پنڈت شادی رام	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۳۸	محبوب خان	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۳۹	جواہرا	۱۲ر	.	.	.	.	۱۲ر
۱۴۰	ماموں خان میٹ	۱۲ر	.	.	.	.	۱۲ر
۱۴۱	غلام حسین	۸ر	.	.	.	.	۸ر
۱۴۲	لالہ ہرنام داس	عا	.	.	.	.	عا
	میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

براے تقسیم ٹریکٹ - تمغہ براے پنڈت ہرنام سنگہ
[illegible]

گورو کل - ویانند ہائی سکول درگا پرساد
[illegible]

آپ کا داس

بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہار

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم - گبرون - دری کھیس - دھوتی - سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کرائی جاتی ہیں - ہمدردان ملک کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں - علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی - جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاوے گا - صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے - عدم واپسی نمونہ پر ۲ھ چارج ہوں گے - مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا - **المشتہر**

(جیرا داس منہرا داس پوری پروپرائیٹران آریہ کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

نئی کتابیں موجود مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

پرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو حصہ اول اردو	۲
ترجمہ اردو ویوہار بھانو	۲
ترجمہ اردو سورگ میں سبجکٹ کمیٹی	۱
گورو کل اور اس کے مخالف	۱
اظہار صداقت	۱
لیکچر انگریزی لالہ بدریداس ایم - اے - دربارہ تعلیم نسواں	۲

المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے - ریٹ بہت کم - **المشتہر** (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

ایک کنیا کی ضرورت

میرے ایک قریبی رشتہ دار نوجوان کے لئے ایک کنیا کی ضرورت ہے - لڑکے کی عمر ۲۵ سال کی ہے با روزگار ہے - آمدنی پچاس روپیہ ماہوار ہے - لڑکی کی عمر ۱۲ سال سے کم نہ ہو ہماری ذات چوپڑہ ہے - کافی ہو کہ لڑکی کے والدین کی ذات کھتری ہو مفصل حالات مجھ راقم سے معلوم ہو سکتے ہیں - پتہ ذیل پر درخواست کریں ۔ **المشتہر** رلا رام پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بمقام گوجرانوالہ

ضرورت ہے

ایک کنیا قوم براہمن خاندانی بعمر ۱۲ سال گوت سامن نانکے ہوشن کے لئے ایک براہمن لڑکا کی ضرورت ہے جس کی عمر ۲۰ یا ۲۲ سال کے اندر ہو - مڈل پاس انٹرنس میں پڑھتا ہو - درخواستیں بمقام جلال پور جٹاں لالہ شیو رام اسٹام فروش منصفی کے نام آنی چاہئیں -

اخبار ڈاکٹر ہنجر

یہ اخبار پندرہ روزہ لاہور سے شائع ہوتا ہے جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں - قیمت سالانہ معہ محصولڈاک تین روپیہ (ﷲ)

نئی طرز اور نیا نمونہ

ہمارے کنٹھ سفری - یہ ہوں کنٹھ ایسے بنوائے گئے ہیں جو کہ اکٹھے ہو سکتے ہیں جب دل ہوں کر نیکر چاہا کھول لیا ہمراہ ایک سروبہ اور ایک چمٹا ہے - تیسر بھی لطف یہ کہ ساتھ ایک صندوقچی ہے جس میں یہ بند رہتا ہے - بیچ میں ہی آپ ہوں سامگری رکھ سکتے ہیں - قیمت ۱۰ علاوہ محصول ڈاک - **المشتہر** منیجر مطبع

بدھوا بواہ کی ضرورت

ایک معزز خاندان کا ممبر اہلکار جس کی عمر ۳۶ سال تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار - فارسی انگریزی خواندہ جسکی سابقہ بیوی سورگباش ہو چکی ہے - شادی کرنا چاہتا ہے ذات وہاں ارور بنس کسی بدھوا برادری ارور بنس سے جسکی عمر ۲۰ سال سے زیادہ ہو - لیڈی اگر ہیا ولیور ڈیرہ غازی خان ...

ملتان کے علاقہ سے ہو گی تو زیادہ اچھا ہوگا - اُن کی اولاد بھی ہے اسواسطے ایسی سوشیل اور رحم دل ہونی چاہئے کہ جو اُن کے بچوں کی بھی پرورش پیار کرے - درخواستیں بنام لالہ رام رکھا انسپکٹر ڈاکخانہ جات کوئٹہ آویں۔

اشتہار

میرے ایک مستر پنڈت سری پت سائن ہمم عمر ۲۲ سال طالبعلم میڈیکل کالج آگرہ - آریہ خیالات اُپدیش کا شوق رکھتا ہے کچھ عرصہ سے کہیں چلا گیا - اس کے جانے سے اس کی ماتا پتا کو بہت کشٹ ہو رہا ہے جس صاحب کو کہیں ملے وہ مجھکو پتہ دیویں - علاوہ اس کے دو روپیہ ویدپرچار فنڈ میں دان دئے جاویں گے - **المشتہر** کنہیا لال بھگوت اہلوالیہ سررشتہ دار منصفی جمخی داودری ۔

برہمی بوٹی

اتی اُتم شانتی داک برہمی بوٹی کی پیکٹ اس کمیٹی سے جو کہ گورنمنٹ کی طرف سے بوٹیوں کی پیکٹ کا کام کر رہی ہے لیا ہے اب جسے بنظر رفاہ عام آخیر جون ۱۹۱۵ء تک بجائے ۱۰ روپیہ کے ۸ روپیہ قیمت مقرر کر دی ہے - مطبع ست دھرم پرچارک میں بھی یہ بوٹی مل سکتی ہے ۔ **المشتہر** ہیرا آنند دیوی چند از دھرم سال

تصحیح

۲۳ ربیاکھ کے اخبار میں جو حلیہ رام پرساد ولد پنڈت دیال کا شائع ہوا ہے - اس میں عمر ۲۲ سال درج ہو گئی ہے اصل میں عمر ۱۲ سال ہے اور سر دو داغ دبل گوشت اُبھرا ہوا ہے - جنہیں سے ایک داغ تو بائیں طرف پیشانی پر اور دوسرا داہنی آنکھ پر ۔ **المشتہر** دگنیش داس سکرٹری آریہ سماج کوئٹہ)

نقاشی

اس کارخانہ میں کام نقاشی بہت اچھا ہوتا ہے - جس قسم کا نمونہ بھیجا جاویگا اسی طرح کا تیار کیا جاویگا - درخواستیں بنام منیجر مطبع ست دھرم پرچارک آویں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مصنفہ انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں اور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند جالا پڑوال غبار۔ پھولا سبل۔ ککرے ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی بہنا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دواؤں کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ چھ سال ہر کہ کو ہے مبلغ ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ ۔ مقوی سرمہ فی تولہ ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اپنا کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہیئے۔ المشتہر ہیرا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار ہیرا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان کے سبب کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں اسلئے ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ٹی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار ہیرا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسمات ... سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خود و خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھیں ہمیشہ سے سرخ اور متورم رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے پانی نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس مریضہ مذکور نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ امراض مذکورہ کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار ہیرا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا ہے مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برنڈل گرگ ... ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وہ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی

بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار ہیرا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اسے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیری کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن ... وہ پروفیسر ... کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی مندرجہ بالا سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۵ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر ہیرا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل اور لاہور سرپرستی شری سوامی ابنیشورانند سرسوتی و برمہچاری نتیانند جی مہاراج

آیورویدک کے عجیب وغریب چمتکار

آریہ ورت کے لئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک۔ مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پرانی۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب جی ویدھ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں

موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم۔ بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گنبھیر بھیراں (خنازیر) آتشک۔ سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا چوتھیا۔ اور پرانا بخار۔ خون کی خرابی کے امراض دہات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ حکما اور ڈاکٹروں میں سے بعض امراض کو بالکل لاعلاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (Operation) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کے ساتھ اور بدوں تکلیف اسپر لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر ان امراض کا نمود نہیں ہوتا۔

شرائط کا فیصلہ باہمی خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سرٹیفکیٹوں کی نقل کے لئے مفصل ذیل کے پتہ پر کارڈ لکھئے۔

چیدہ سرٹیفکیٹ ۱

(۱) "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے تیار کرنے کا کوئی قاعدہ کا انتظام نہیں ہے ... ایک قاعدہ کا مستقل انتظام ہوتا ہے ... ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب ... اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے ... اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ بڑی اعلیٰ لیاقت ... جلد نہایت شہرت حاصل کر لینگے" (اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی)

(۲) [illegible] ... تحفہ ہند مجربہ نسخوں میں ... اور دوسری دوائیوں کے استعمال سے ... مرض بالکل جاتا رہا ... صاحب وغیرہ ... پتہ ذیل پر ... [illegible]

(۳) [illegible]

[illegible]

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار رو پنچھو والی لاہور

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

L.39 ओ३म् REG. No.

قیمت بہر صورت بہ پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیوپی ایبل ارسال ہوگا ❊

ستدھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیوپی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ اسکو کھانیسے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخصوص مفید ہے دبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے۔ یہہ ماشہ سے کم بھیجی جائیگی۔ قیمت فی تولہ (عنہ روپیہ)

روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ بجلوق رسُست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطرخواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے۔ فیتولہ للعہ۔ **دوای آتشک** خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر تنے و دست و منہہ آنیکے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ عہ **دوای سوزاک** خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بیدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔

المشتہر (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

۲۹/۱۰ ہون سامگری ۳۰/۱۱

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریان مانیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے۔

نرخ ۹ سیر عہ ۲/۱ سیر ۱/۴ سیر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے **سگندھت دھوپ** نرخ عہ سیر ۱/۲ سیر کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ **چندرودیہ موکس ٹانک** یہہ لاثانی دوای شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور امداد دیتی ہے۔ تقویت باہ دماغ۔ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ۔ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت رخوف ہے چین خرابی احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا دفع کرنا اس کے منصبی کام۔ مزید براں یہہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل۔ حفظ اور مزید منی قیمت فی بکس ۲۱ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (للعہ)

سفوف مجرب جریان میلان منی کہنہ دماغ کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۰ تولہ کیواسطے عما)

کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال جملہ امراض آنکھہ کے لئے مفید ہے۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔

نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

المشتہر ہربھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اعلان

دی سٹیٹ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بہ سرپرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر کے. سی. آئی. ای اجودھیا لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کی مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگئی ہے جس سے ذمہ واری حصہ واران کی محدود ہوگئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنی تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سرمایہ - کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۶۰ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہوگا

طریقہ ادائیگی - ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے۔ اور پندرہ ۱۵ روپیہ باقساط ۵ ماہواری حصہ دار کو ادا کرنا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (۱) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار نیتھور علاقہ بریلی فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ لال سنگھ لال صاحبان رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار و رئیس بریلی۔ (۵) کنور گرود ر کرشن صاحب جاگیردار رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندرآباد ضلع بلند شہر (۶) بابو اودہ بہاری لال صاحب ایم. اے. ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوار کا پرساد صاحب وکیل منجانب سرکار مہاراج والئے ریاست جیند دہلی۔ (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد *

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری - پنڈت بھگوانداس سابق ملازم مسرز والکرٹ برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر پنڈت چندر لال سابق ڈائرکٹر گنیش ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر - کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندر آباد وکیل عدالت ہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی * یہ کمپنی جیسا کہ قواعد یادداشت میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ وسوت و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی۔ ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۸۹۸ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جسکی بعد کارخانہ بھی بہت جلد شروع ہوگا چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں لہذا خریداران حصص سے التماس ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے منیجنگ ڈائرکٹر سے دریافت کرو۔

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۲۸ جیٹھ سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۹ جون ۱۸۹۹ء (بروز جمعہ) جلندھر شہر (پنجاب) | نمبر ۹

سنسار کی گتی

تپ دق کا نیا علاج

مثل مشہور ہے کہ جیسا راجا تیسا پرجا جس طرح انسانی راجا کی پیروی اُس کی پرجا کرتی ہے۔ اسیطرح پر جس "عجیب الخلقت حالت" کا نام تہذیب ہے اور جسے دوسری الفاظ میں زمانہ کا دستور العمل کہہ سکتے ہیں اُنکی تبدیلی پر انسانوں کی صحت کی حالت بھی تبدیل ہوتی جاتی ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ اس سرزمین کے عام آدمی تپ دق کے نام سے ناواقف تھے۔ لیکن آج ہر ایک مڈل کا طالب علم تپ دق کا شکار نظر آرہا ہے۔ جب روگ عام ہوگیا تو کب ممکن تھا کہ اُس کے طبیب نہ نظر آتے نت نئی دریافتیں ہوتی ہیں۔ تاکہ اِس خطرناک مرض کو دفع کیا جاوے اور جو ڈاکٹر یا حکیم نئی دریافت لاتا ہے۔ وہ ساتھ ہی پہلے پہل اپنے نسخہ کے عجیب چمتکار دکھاتا ہے۔ لیکن تہذیب پیشتر سے بھی زیادہ تر ترقی کرتی ہے اور آخر کار ہر ایک حکیم کی دسترس سے پرے اِس مرض کو کرتی جاتی ہے۔ حال میں ملک اٹلی کے پروفیسر سروِلو صاحب نے ایک نیا گیس طیار کیا ہے۔ جس کی بھاپ لینے سے کہ مرض تپ دق کا مریض چنگا ہو جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ زیادہ تر حالتوں میں یہہ نیا نسخہ کامیاب ہوا ہے اور کہ پروفیسر صاحب نے ایک امیر کی مدد سے ایک خاص ہسپتال کی بنیاد رکھنے کے سامان مہیا کرلئے ہیں۔ اس میں شبہہ نہیں کہ سنسار کے دُکھہ کو دور کرنے کا جسقدر یتن کیا جاوے (عام اس سے کہ وہ دُکھہ روحانی ہو یا جسمانی) اُتنا ہی تھوڑا ہے۔ لیکن جب تک کہ اِس مرض کی بنیاد کو دُور نہیں کیا جاتا تب تک اِن عارضی کوششوں سے کیا ہو سکتا ہے اس مرض کے کیڑے کہیں باہر سے نہیں آتے بلکہ مٹی کے تیل اور شب بیداریوں کی اندر موجود رہتے ہیں۔ پرمیشور نے سورج دیکھنے کو بنایا اور رات سونے کے لئے دی۔ مگر ہم لوگوں نے پرمیشور کے قانون کو بدل کر اس سورگ دہام کو اپنے لئے نرک دہام بنا لیا ۔

کیا اندہے کو اندھا راستہ دکھا سکتا ہے

اُپنشد میں رشی فرماتے ہیں کہ اندہے کو اندھا راستہ نہیں دکھلا سکتا لیکن آج کل ہر ایک اندھا دوسرے اندہے کو راستہ دکھانے میں لگا ہوا ہے۔ سلطان روم کے ظلم وستم کی کہانیوں سے انگریزی اخبار جہاں ایک طرف پُر ہوتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف بعض انصاف پسند یہہ بھی ظاہر کردیتے ہیں کہ انگریزی اور دیگر یوروپین اخباروں کا واویلا خود غرضی پر مبنی ہے۔ عیسائی ریاستوں کی نظروں میں ایک غیر عیسائی قوم کی یوروپ میں موجودگی خار کی طرح کھٹکتی ہے اور اسلئے اس واویلا کا مطلب یہہ ہے کہ کسیطرح اس سلطنت کے حصّے بخرے کرلئے جاویں۔ عیسائی بادشاہ اور وزیر تو اس کام میں لگے ہی ہوئے تھے۔ لیکن اب عیسائی پادریوں کی بھی اسطرف توجہ ہوئی ہے۔ چنانچہ ولایت کی نئی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض پادریوں نے مذہبی ویدی پر سے سلطان کی روح کی خوب خبر لی ہے اور مزہ یہہ کہ سلطان کو خبر دی گئی ہے کہ اُس کی روح کے لئے دُعائیں پڑہی جاتی ہیں جس کے لئے شائد سلطان معظم شکریہ کی تار خبر بھی بھیج چُکے ہیں۔ ہم حیران ہوتے ہیں جبکہ عیسائی پادریوں سے متعصب فرقہ کو کسی کے حق میں دعا کرتے دیکھتے ہیں۔ لیکن جبکہ ایسی دعائیں کرنے والے انگریز پادری ہوں تو سمجھہ لینا چاہئے کہ جس قوم کی خیر کلمات دعائیہ کہے جاتے ہیں۔ اُس کی عمر پوری ہوچکی۔ انگریز عیسائی پادریوں نے دہرم کو پالیٹکس (راج نیتی) کے تابع کرکے دہرم کا ستیاناش کردیا ہے۔

یہہ رحم ہے یا خود غرضی

حضرت انسان اپنی خود غرضی کو ہزاروں غلافوں کے نیچے دبائے رکھتے ہیں۔ اس وقت یوروپ کی قوموں میں ہمدردی حیوانات کی بڑی سوسائٹیاں بنائی جاتی ہیں اور اُسی اصول پر جہاں جہاں یوروپ کی قومیں حکمران ہیں قوانین بناتی ہیں۔ چنانچہ حال میں ہی کراچیوں کے جانوروں کی نسبت جو قانون کہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے بنایا ہے اُسکے مطالعہ سے ایک ناواقف شخص کو یقین ہوسکتا ہے کہ آجکل جو جیو رکشا ہورہی ہے وہ شاید ہی کسی زمانہ میں ہوتی ہو۔ لیکن جب آپ اصلیّت دریافت کریں گے تو معلوم ہوگا کہ یہہ کل اُنتظام اس لئے ہیں کہ انسان ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بہت جلد پہونچ سکے جانوروں کو اچھا کہانا اسلئے کھلایا جاتا ہے کہ اُن کا گوشت کھانے میں مزیدار بن جاوے۔ خاص جگہوں میں شکار کے لئے اِس لئے ممانعت ہے کہ بڑے آدمیوں کو اعلیٰ شکار مل سکے۔ اگر حیوان اپنی زبان انسان کو سمجھا سکتے تو صاف کہہ دیتے کہ اس ہمدردی سے ہم باز آئے۔ بلّی بخشے چوہا لنڈورا ہی جیئیگا۔

دُنیاوی خطابات اور اندر کی ناپاکی

ملکہ معظمہ کی سالگرہ بھی ایک موقع ہے۔ جبکہ سرکار برطانیہ کی طرف سے لوگوں کو خطابات عطا کئے جاتے ہیں۔ انگریزی اخبارات ظاہر کررہے ہیں کہ لارڈ کرزن نے امسال خطابات کی تقسیم میں کارگذاریوں کا زیادہ لحاظ رکھا ہے۔ خواہ کچہہ ہی ہو دُنیاوی خطابات محض نمایشی کاموں کے صلے میں ملتے ہیں۔ اور ملتے رہیں گے۔ کیونکہ انسانوں کے پاس دوسرے انسانوں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کچھ دلوں کے حالات معلوم کرنے کا کوئی آلہ موجود نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ دُنیاوی خطابات کے لیے اسقدر جدّو جہد کیجاتی ہے۔ اور اُن کا قیام زیادہ سے زیادہ چالیس پچاس برسوں تک رہ سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ انسان اپنے سچّے مالک۔ اپنے سچّے بادشاہ اپنے سچّے سلطان اور اپنے سچّے باپ سے خطاب حاصل کرنے کی فکر نہیں کرتے جس خطاب کا ہمارے ساتھ نہ صرف کروڑوں - اربوں برسوں تک رہ سکتا ہے۔ ہم نہیں کہتے کہ دُنیاوی خطابات بُرے ہیں۔ اگر کسی واقعی پروپکار کے کام کے صلے میں کوئی خطاب ملا ہے تو وہ مبارک ہے۔ لیکن پھر بھی چندروزہ ہے۔ ہم کیوں نہ ایسے خطاب کے حصول کے لیے کوشش کریں۔ جو کہ مدت تک ہمارا ساتھ دیگر۔

نیکی اور بدی میں مصنوعی تمیز

پرمیشور کی طرف سے نیکی اور بدی کی تمیز کے لیے ہمیں بڑی اچھی کسوٹی ملی ہوئی ہے۔ ایک ایشور کا گیان یعنی وید اور دوسرا ایشوریہ کرم یعنی سرشٹی کرم دونوں ظاہر صاف طور پر بتلا دیتے ہیں کہ نیک کیا ہے اور بد کیا ہے۔ پرمیشور کی آگیا کا پالن کرنا نیکی اور اُس کی حکم سے انحراف کرنا بدی یا گناہ ہے لیکن انسان نے نیکی اور بدی کے لیے مصنوعی کسوٹی گھڑلی ہے۔ وہی فعل جو ایک قوم کے لیے نیکی کا اثر ڈالتا ہے۔ دوسری کے لئے بدی کا حکم رکھتا ہے۔ سردار کچنر نے مہدی کو شکست دیکر سوڈان فتح کیا انگریزوں کے لئے یہہ فعل نیکی کا حکم رکھتا ہے۔ لیکن سوڈانیوں کے لئے یہی فعل بڑی بھاری بدی ہے ملکہ معظمہ سردار کچنر کے لئے تیس ہزار پونڈ انعام تجویز فرماتی ہیں اور پارلیمنٹ سے اُسکی منظوری کی درخواست کرتی ہیں۔ لیکن دوسری طرف لبرل فرقہ والے اعتراض کرتے ہیں کہ چونکہ مہدی کی قبر کھودکر اس کی لاش کی بےحرمتی کی گئی ہے۔ اسلئے کچنر کا کام بہادرانہ نہیں ہے اور وہ کسی انعام کا مستحق نہیں ہے۔ ایک ہی خیال کیسے مختلف نتیجے پیدا کر رہا ہے۔ انسانوں کا قایم کیا ہوا اخلاق کبھی بھی دُنیا سے شور و شر دُور نہیں ہونے دیگا۔ اگر دُنیا کی قوموں کو شانتی کی خواہش ہے تو اُنہیں ایشوریہ دھرم یعنی قدرتی اخلاق کی پیروی کرنی چاہیئے۔

منطق برائے دلیل نہ برائے عمل

دُنیاوی کاموں کی ۳/۴ سے زیادہ حالتوں میں منطق کا کچھ دخل نہیں ہوتا۔ اس میں شُبہہ نہیں کہ مذہبی واعظوں پولیٹیکل لکچراروں اور سوشئیل ریفارمروں کی تقریروں کا تو منطق زیور بن جاتا ہے۔ لیکن عمل کیوقت اُسی تقریباً نکے سب جواب دیتی ہیں شری مہادیو گوبند رانڑے جج ہائی کورٹ بمبئی نے مدت سے یہہ تحریک کر رکھی تھی کہ پبلک امتحانوں میں امیدوار جس مضمون میں فیل ہو جاوے اُس کا اُسی مضمون میں پھر امتحان لیا جاوے۔ رانڑے جی نے بڑی واضح دلیلوں سے ثابت کر دیا تھا کہ موجودہ طریقہ امتحانوں کا بالکل بے اصول ہے ایک بی۔اے کا طالب علم ایک سال محض ریاضی میں فیل ہوکر ممکن ہے کہ دوسرے سال ریاضی میں پاس ہوکر انگریزی میں فیل ہو جاوے۔ بڑی تحریک ہوئی۔ پرنسپلوں اور پروفیسروں سے دریافت ہوا۔ اور آخرکار رائے یہہ قایم ہوئی کہ شری رانڑے جی کی تجویز نامنظور ہو۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ولایت انگلستان میں ایسا ہی قاعدہ ہے۔ نہ معلوم وہ کون سا منطق ہے جو یہہ بتلاتا ہے۔ کہ جو سختی انگلینڈ میں روا نہیں رکھی گئی۔ جہاں موجودہ یونیورسٹی سسٹم کو قایم ہوئے ایک ہزار برس کے قریب گذر چکا وہ سختی ہندوستان کے لایق ہے۔

مذہبی جوش آخرکار پھوٹ ہی نکلتا ہے

انڈین نیشنل کانگریس کا لنڈن میں ارگن انڈیا اخبار ہے۔ اس کے ایڈیٹر ایک صاحب انگریز ہیں۔ ہندوستان کی بہبودی کے لئے کام کرنا چونکہ اس پرچہ کا خاص مقصد ہے۔ اس لئے اسکے ایڈیٹر عمومًا ہندوستانی مضامین پر لکھتے ہیں۔ اور ہندوستانی ہندو و مسلمان سب پر ہی نظر عنایت رکھنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن کب تک؟ جب تک کہ اُنکو مذہب کی دیومالا میں فرق نہ آوے۔ لیکن جونہی کہ اُن کی مذہبی لٹریچر پر حرف آیا فورًا ہی وہ بھول جاتے ہیں کہ وہ ہندوستان کے وکیل ہیں۔ ۵ مئی کے انڈیا میں ایڈیٹر صاحب نے سید امیر علی صاحب کی کتاب "مختصر تواریخ عربی مسلمانان" (سیرسینز) پر ریویو لکھا ہے۔ سید صاحب نے عیسائیوں کے مذہبی جنگوں اور پلسٹین پر چڑھائیوں کا ذکر کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ عیسائیوں نے اُن جنگوں میں بڑی خونخوار سپرٹ کا ثبوت دیا تھا۔ انڈیا کے عیسائی ایڈیٹر کو برداشت کی تاب کہاں۔ ملیں سید امیر علی کی نیت پر مختلف قسموں کے اتہام لگائے گئے ہیں۔

اخبار نویسی کی حالت

ہمارے دیش میں اخبار نویسی کی عجیب حالت ہے۔ انگریزوں کی اخباروں کو اگر نظر انداز کر دیں۔ تو ہمارے دیش کے ہی آدمی جو انگریزی زبان میں اخبار نویسی کرتے ہیں۔ اردو اور آریہ بھاشا کی اخباروں کو۔ ورنیکولر پریس کے نام سے نامزد کرکے بڑی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اُن کا اپنا عمل ایسا گندہ ہے کہ ناگفتہ بہ۔ ٹربیون لاہور پنجاب میں پنجابیوں کا آرگن سمجھا جاتا ہے اُس کے اخلاق کا حال اس سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ ایسے منصفوں۔ تحصیلداروں اور مجسٹریٹوں کی بعض اوقات تعریف چھپتی ہے جو کہ مشہور رشوت خوار۔ شراب نوش اور بدچلن رہی ہیں۔ ایک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اُپدیش پُشپاولی

آٹھواں گلدستہ

वेदा हमे त पुरुष महान्त-
न् आदित्य वर्णं तमसः पर
स्तात ॥ तमेव विदित्वात
मृत्यु मेति नान्यः पंथा वि
द्यते ऽ नाय: ॥

یہہ سنسار دُکھوں کا مُول نظر آرہا ہے - دن رات انسان کو دُکھ ہی دُکھ ستا رہے ہیں - وہ بالکل اِن دُکھوں سے چھوٹنے کے لئے اِدہر اُودہر ہاتھ پیر مار رہا ہے - لیکن دُکھوں کا کچھہ ایسا زور پڑ گیا ہے - کہ ایک سے چھوٹتے ہی دوسرا گھیر لیتا ہے - انسان جائے تو کدہر جائے اور پھر اِن کُل دکھوں کی سردار یعنی موت کیسی ڈراونی معلوم دیتی ہے ؟ اُس کے مُنہہ سے چھوٹنے کے لیے - انسان سب سے زیادہ جدّوجہد کرتا ہے - لیکن برہما سے لیکر چیونٹی تک کوئی بھی موت کے مُنہہ سے بچتا دکھائی نہیں دیتا - جس نے جنم لیا ہے وہ مریگا ضرور - یہہ یقینی بات ہے - پھر کریں تو کیا کریں ! کیا کمزور انسان اِسی طرح سِسک سِسک کر مر جائیگا ؟ کیا اس کے لئے کوئی چھٹکارے کی صورت نہیں ہے ؟ اگر چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہوتی تو انسان کے اندر اِن دُکھوں سے چھوٹنے کی زبردست خواہش کیوں پیدا ہوتی - جس نے اس کے اندر یہہ خواہش ڈالی ہے - ہم کیوں نہ وشواس کریں کہ وہی اِس خواہش کو پورا کرے گا - اس لئے ہمیں چاہئے کہ دُکھوں کو دور کرنے کی خواہش سے پہلے یہہ دریافت کریں کہ دُکھوں کی بُنیاد کیا ہے - دہرم شاستر اور ہمارا اپنا تجربہ جواب دیتے ہیں - کہ سارے دُکھوں کا مُول اودیا ہے - اندہیرا ہی سب کلیشوں کا پیدا کرنے والا ہے اور روشنی کے نکلتے ہی تمام تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں - معمولی سے معمولی مادّی نظارا بھی اس سچائی کو پایۂ ثبوت تک پہونچانے کے لئے کافی ہے - پھر اگر دُکھوں کو دور کرنا ہے تو اندہکار کا ناش کرنا چاہئے - لیکن کیا ہم لوگ اندہیرے کے ناش کرنے کی کوشش کرتے بھی ہیں ؟ ظاہرا تو یہی دکھائی دیتا ہے کہ سب انسان اندہیرے کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - لیکن اگر واستو میں وچار اجاوے - تو ہم سب اُلٹے مارگ پر چل رہے ہیں - پھر سُکھ کے درشن کیسے نصیب ہو سکتے ہیں ؟ جہاں جو چیز موجود نہو وہاں سے اُس چیز کی خواہش کرنا نادانی ہے - ہم روپیہ میں - مکان میں - طرح بہ طرح کے لذیذ کھانوں میں - فاخرہ پوشاکوں میں - اچھی شکلوں اور خوشنما آوازوں میں روشنی کی تلاش کرتے ہیں - لیکن یہہ سب چیزیں چونکہ اندہیری پرکرتی (علّتِ مادّی) سے بنی ہیں - اس لئے اندہیرے کو کیونکر دور کر سکتی ہیں - مادّی چیزوں سے نراشتر ہو کر ہم چیتن انسانوں کی شرن لیتے ہیں - ہم اُن سے روشنی کے خواستگار ہوتے ہیں - لیکن ایشور کے ہدایت نہیں ہے - پرکاش اُن کا سوابھاوک گن نہیں - آنند کو وے بھی دوسری جگہہ سے لابہہ کرتے ہیں - خود آنند سوروپ نہیں ہیں اس لئے انسانوں کی شرن پکڑ کر ہم جیئوں کی تنّوں اندہکار کے اندر بلبلایا کرتے ہیں - پھر کیا کریں ! کدہر جائیں ! آہ ! ہماری حالت کیسی دردناک ہے ! ہمارے لئے کوئی سہارا نہیں ہے ! خبردار اے انسان ! اب کفر کا کلمہ مُنہہ سے مت نکال ! دیکھہ تیرے اندر ہی روشنی کا چمتکار دکھائی دیتا ہے - اور ایک میٹھی آواز کہتی ہوئی سُنائی دیتی ہے - "تو مجھے جان کیونکہ میں اندہیرے سے علیحدہ پرکاش سوروپ ہوں - سورج کو میں نے روشنی دی - بڑے روشن داغوں کے اندر میں نے پرکاش ڈالا - موت سے مت ڈر کیونکہ اسکو منہہ سے گذر کر ہی تو مجھے پاسکتا ہے " پھر کیا ہے - آنکھیں کھُل جاتی ہیں - یہہ بیرونی آنکھیں نہیں کیونکہ اِن کے تو کھلتے ہوئے بھی ویسی ہی دیا کلتا رہتی ہے بلکہ اندر کے پٹ کھُل جاتے ہیں - اُسوقت انسان پر گہرا وشواس اپنا عمل کرتا ہے - اور وہ بے اختیار پُکار اُٹھتا ہے - "جانتا ہوں میں اُس مہان پُرش کو جو کہ تمام اندہیروں سے علیحدہ پرکاش سوروپ ہے - اُسی کے درشن سے موت کے پار اُتر سکتے ہیں - اور کوئی راستہ نہیں ہے"

سچ مچ اور کوئی راستہ نہیں ہے لیکن یہاں کمزور انسان چلاّ اُٹھتا ہے - "تم تو سب کو فقیر بنانا چاہتے ہو - پھر دُنیا کے کام کون کریگا اور اندریوں کو اُن کا جائز بھوگ بھی کیسے ملیگا - اور اگر دُنیا کے بھوگ غیر ضروری ہیں تو پرمیشور نے اُنہیں پیدا کیوں کیا" اے اوشواسی جنو تمہیں کیا جواب دیا جاوے - ایک درشٹانت سُنو - ایک راجا دیش دیشانتروں کے سیر کو گیا - اُسکی پانچ رانیاں تھیں - کچھہ عرصہ کے بعد تحفہ تحایف بیشمار لیکر اپنے وطن کو واپس آیا اور پانچوں رانیوں کو جمع کر کے کُل سامان اُن کے روبرو بچھا دیا - اور اُنہیں اجازت دی کہ جو جو چیز اُن کے پسند آوے اُٹھا لیں - کسی نے کچھہ اور کسی نے کچھہ پسند کیا اور اُٹھوا کر اپنے محلوں کو بھیج دیا - لیکن جو سب سے چھوٹی رانی تھی اُس نے کچھہ نہ اُٹھایا - راجا نے آگیا کی کہ تم بھی جو جی چاہے اُٹھا لو - رانی آگے بڑھی اور ہاتھہ جوڑ کر بولی کہ مجھے ان چیزوں میں سے کچھہ نہیں چاہئے - مجھے شریمانوں کی ضرورت ہے - راجا اُس چھوٹی رانی کے ہمراہ ہو لیا - اُسوقت تو باقی چاروں رانیاں اُس کی عقل پر بہت ہنسیں لیکن جب صبح ہوتے ہی معلوم ہوا کہ راجا کا کُل سامان اُسکی رانی کے گھر پہونچ گیا -

کوشش کرو تاکہ اُسکے پرکاش سے تمہارا دل منوّر ہو جاوے - اور سنسار کے دُکھوں سے چھوٹ - موت کے سر پر بھی لات مار کر تم اُسکے پرم دہام میں پہونچ سکو ۔ اوم شم

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ست دہرم پرچارک

ہندو قوم کی نئی تعریف

نمبر (۶)

یہاں تک ہم نے محض لفظ ہندو کی پڑتال کرکے ثابت کر دیا ہے کہ ہندو لفظ سنسکرت زبان کا نہیں ہے یہہ خطاب ہمارے بزرگوں کو مسلمانوں نے اُسوقت دیا تہا جبکہ اُنہوں نے آریہ ورت پر چڑہائیاں شروع کر دی تہیں۔ اس لئے گو عام طور پر اس ملک کا نام ہندوستان مشہور ہو گیا ہے اور اس لئے یہاں کے باشندوں کو (بلا لحاظ اسکے کہ وہ مسلمان ہیں یا عیسائی جینی ہیں یا پورانک) ہندوستانی کہا جاتا ہے۔ تاہم آریوں کی سنتان کو ہندو نام سویکار کرنے میں ضرور سنشے کرنی چاہئیے۔

اب ہم لالہ ٹہاکرداس صاحب کے قایم کئے ہوئے "ہندو دہرم کے سات عالمگیر اصولوں" کو اسجگہ نقل کرکے دیکہنا چاہتے ہیں کہ آیا لالہ صاحب کے دعوی کے مطابق درحقیقت اُن کے یہہ من گہڑت اصول فی زمانہ ہندوپن کے نشان بہی سمجہے جاتے ہیں یا نہیں۔

"ہندو دہرم کے عالمگیر اصول

۱- ویدوں کو ست سناتن ہندو دہرم کا ماخذ ماننا

۲- آستکتا- (اسپر لالہ صاحب نے ایک نٹ نوٹ دیا ہے) ایشر کا انادی پن- پن پاپ اور اُن کے نتایج سورگ- نرک کا ماننا آستکتا کہلاتا ہے۔

۳- اواگون کو مانکر موکش کی خواہش رکہنا۔

۴- برن آشرم کو ہندو قوم کا بہوشن سمجہنا۔

۵- مُردوں کو آگ میں جلانا۔

۶- گئو رکشا کو پرم دہرم ماننا۔

۷- جہوت چہات کو اپنا ہر وقت عمل بناکر لوتڑا رکہنا جو ہندو دہرم کا اعلیٰ انگ ہے۔"

لالہ ٹہاکرداس صاحب اپنے ان سات دعوؤں کو ہندو دہرم کے عالمگیر اصول تبلاتے ہیں۔ ہم اس جگہہ لالہ صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے کس مُستند گرنتہہ میں یہہ ساتوں ہندو دہرم کے عالمگیر اصول بیان کئے گئے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ ہم ساتہہ ہی یہہ بہی سوال کر سکتے ہیں کہ الفاظ ہندو اور دہرم کا باہمی میل کس مُستند گرنتہہ میں دکہایا گیا ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ ہم اس قسم کے سوال کریں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے لالہ ٹہاکرداس صاحب کی ہی تحریر سے تبلا دیویں کہ آیا لالہ صاحب ان اصولوں میں سے کسی ایک کے نہ ماننے والے کو بہی ہندو کہنے کے لئے طیار ہیں یا نہیں۔ آپ فرماتے ہیں "کسی دہارمک سوسائیٹی کے دہرم کے اصول وہ ہوتے ہیں جو اُسکی جبڑ ہوں۔ اور جن کے نہ ماننے یا جن پر عامل نہ ہونے سے ایک آدمی اُس سوسائیٹی کا ممبر نہ رہ سکے" پس صاف ثابت ہو گیا کہ لالہ ٹہاکرداس کے تبلائے ہوئے "سات عالمگیر اصولوں" میں سے کسی ایک کے نہ ماننے یا اُس پر عامل نہ ہونے سے انسان ہندو سوسائیٹی کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ ہم لالہ ٹہاکرداس کے اس بیان کو مدنظر رکہتے ہوئے اب اُن کے ساتوں عالمگیر اصولوں کی کسوٹی پر ہر ایک اُس فرقہ یا جماعت کو رکہنا چاہتے ہیں جنہیں اسوقت ہندو کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اور نتیجہ اپنے ناظرین پر چہوڑتے ہیں۔

اور اس رائے کے قایم کرنے میں کہ آیا کون کون سی جماعت کے لوگ اسوقت ہندو کہلاتے ہیں۔ ہم پہلے لالہ ٹہاکرداس جی سے ہی مدد لیں گے۔ سوامی وویکانند کی تعریف کرتے ہوئے لالہ ٹہاکرداس جی سوامی صاحب موصوف کے لیکچر کا اسبارے میں حوالہ دیتے ہیں۔ کہ ہندو کون ہیں۔ لالہ ٹہاکرداس صاحب لکہتے ہیں۔ (صفحہ ۴۴) "انہوں نے فرمایا تہا کہ اندرونی اختلاف اعتقاد مذہبی سے قوم کے عام حدود یا یکجہتی کو کچہہ نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ کوئی فرقہ اپنے ایسے اختلافات کو رکہتا ہوا خواہ اپنا نام آریہ۔ برہمو سکہہ۔ ویدانتی۔ جینی وغیرہ کچہہ بہی رکہہ لیوے اِلّا جب تک کہ وہ عام طور پر ہندوؤں کے عالمگیر اصول مانتا ہے وہ ہندو قوم کا ہی ممبر ہے"۔

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آریہ[1]۔ برہمو[2] سکہہ[3]۔ ویدانتی[4] جینی[5] تو کم از کم ہندوؤں کے زمرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم ان کے علاوہ ہر ایک فرقہ اور جماعت کو جو کہ آریہ ورت میں اسوقت بودوباش رکہتی ہے۔ لالہ ٹہاکرداس کے عالمگیر اصولوں کی کسوٹی پر رکہکر اُن سے پوچہیں گے۔ کہ آیا لالہ صاحب اُن کو ہندو قوم یا ہندو دہرم یا ہندو سوسائیٹی کا ممبر ماننے کے لئے طیار ہیں یا نہیں۔

آپکا پہلا اصول یہہ ہے کہ ویدوں کو ست سناتن ہندو دہرم کے ماخذ مانا جاوے۔ لیکن آریہ لوگ تو وید کو سناتن آریہ دہرم کا ماخذ مانتے ہیں نہ کہ ہندو پورانک مذہب کو سناتن سمجہتے ہیں۔ پہر آپکی تعریف کے اندر آریہ لوگ کیونکر شامل ہو سکتے ہیں اور اسجگہہ ہم لالہ ٹہاکرداس صاحب کی ایک حکمت عملی کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں جس سے معلوم ہو جاویگا کہ لالہ صاحب نے لفظ ہندو پر فریفتہ ہو کر اسوقت کے ہندو نام دہاریوں کے مانے ہوئے اصولوں پر بہی پانی پہیر دیا ہے۔ لالہ صاحب نے ویدوں کو ایشوریہ گیان ماننا لازمی نہیں رکہا بلکہ ویدوں کو ہندو دہرم کی ماخذ ماننا ہی ہندو بنے رہنے کے لئے کافی خیال کیا ہے اگر یہی ٹہیک ہے تو آپ کے حساب سے عیسائی اور مسلمان بہی اس اصول کی پیروی میں ہندو ہیں۔ کیونکہ وے بہی مانتے ہیں کہ ہندوؤں کا مذہب ویدوں سے نکلا ہے۔ گو ویدوں کی نسبت اُن کی رائے بہت ہی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خراب ہے۔ نہ صرف مسلمان اور عیسائی بلکہ پارسی بودھ وغیرہ سب کے سب اس بات کے قائل ہیں کہ ہندوؤں کا موجودہ مذہب ویدوں سے ہی نکلا ہے۔ پس یہہ ہندو دہرم کا کوئی عالمگیر اصول نہ ہوا۔ لیکن آپ کہیں گے کہ گو یہہ سب لوگ ہندو مذہب کا مخرج ویدوں کو مانتے ہیں تاہم ہندو دہرم کو تو ست سناتن نہیں مانتے۔ ہاں یہہ ٹھیک ہے اور اس لئے آپ کا پہلا عالمگیر اصول صرف اسقدر باقی رہ جاتا ہے کہ "ہندو دہرم کو ست سناتن ماننا" اب کرپا کرکے جینیوں۔ برہمکوں۔ سکھوں۔ بودھوں اور دیگر بہت سے مت آولمبیوں سے (جنہیں کہ آپ ہندو سوسائیٹی کے دائرے کے اندر لانا چاہتے ہیں) پوچھیئے کہ آیا وے موجودہ ہندو دہرم کو ستیہ یا سناتن سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔ تو آپ کو صاف معلوم ہو جاوے گا کہ وے آپ کی اس رائے کے ساتھہ ہرگز متفق نہیں ہیں۔ پس بلحاظ آپ کے پہلے اصول کے کل برہمو۔ جینی۔ بودھ اور سکھہ تو ہندو سوسائیٹی سے خارج ہو گئے۔ اور آریہ پہلے سے ہی اس لحاظ سے ہندو نہیں۔ پس ہندوازم محض پورانک مت والوں تک ہی محدود رہ جاتی ہے۔ لیکن آپ شاید یہہ عذر کریں کہ چونکہ آپ نے بابا نانک اور اُنکے جانشین گوروں کے کلاموں سے ثابت کر دکھایا ہے کہ وے ہندو دہرم کے نام کا وِرد کرتے تھے اسلئے سکھہ صاحبان اصول نمبر ا کے لحاظ سے ہندو سوسائیٹی کے ممبر ہیں تو ہم یہہ جواب دیں گے کہ گرو صاحبان ضرور ہندو ہوں گے اگر وے ہندو دہرم کی پرشنسا کرتے تھے۔ لیکن اُن کے پیرو ہندو نہیں کیونکہ وے اس وقت اپنے لئے (ایک جدا) الہام مانتے اور ہندو دہرم کو ستیہ سناتن لکھنے کے لئے طیار نہیں ہیں۔

آپ کا **دوسرا اصول** آستکتا یعنی جیو ایشر کا انادی پن۔ پُن پاپ اور اُن کے نتائج سورگ نرک کا ماننا

منو جی فرماتے ہیں کہ وید کی نندا (ہجو) کرنے والے یعنی وید کو ایشوریہ گیان نہ ماننے والے کو ناستک کہتے ہیں۔ ناستک اور باغی کے ایک ہی معنے ہیں۔ جسطرح پر کہ دُنیاوی بادشاہ کے احکام سے منحرف انسان باغی کہلاتا ہے۔ اسی طرح پر سارے جہان کے مالک پرمیشور کے احکام وید اقدس سے منحرف انسان کو ناستک کہتے ہیں۔ لیکن لالہ ٹھاکرداس صاحب نے جس طرح پر کہ وید کی نسبت اپنے خیالات سارے ہندوؤں سے نرالے ظاہر کئے ہیں اُسی طرح پر لفظ آستک کے معنے بھی بدل دئے ہیں۔ سنسکرت زبان کی اصطلاح میں آستک کہتے تو اُس کو ہیں جو کہ وید کے **ایشوریہ گیان** ہونیکا قایل ہو۔ لیکن ہم لالہ ٹھاکرداس صاحب کی خاطر سے اس وقت یہی مانے لیتے ہیں۔ کہ آستک سے مُراد جیو۔ ایشور کو انادی ماننا اور پاپ پُن و سورگ۔ نرک کے قایل ہونا ہی ہے۔ لیکن پھر سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا صرف جیو اور ایشور کو ہی انادی ماننے سے چھٹکارا ہوگا۔ یا کسی اور اعتقاد کی بھی ضرورت ہے۔ آریہ لوگ تو جیو آتما اور پرمیشور دونوں کو انادی اننت مانتے ہیں۔ اور ساتھہ ہی پرکرتی کو بھی انادی مانتے ہیں۔ لیکن نوین ویدانتی لوگ چھہ انادی مانتے ہیں۔ جن میں سے صرف برہمہ کو انادی اننت اور باقی پانچ کو انادی سانت مانتے ہیں۔ کیا آپ کی تعریف کے مطابق نوین ویدانتی ہندو سوسائیٹی کے ممبر رہ سکیں گے۔ اور اگر وے نہ رہے تو آپ کے بڑے بڑے پنڈت اور سادہو جو کہ عموماً نوین ویدانتی ہیں کس زمرہ میں شمار کئے جاویں گے۔ پھر جینی اور بودھ تو نرایشور وادی ہیں۔ وے ہندو کیسے رہ سکتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ تمام روڑہ اپنتھی جو ایشور سے منکر ہیں ہندو سوسائیٹی کے زمرہ سے خارج ہونے چاہئیں۔ لیکن روڑہ اپنتھی باوجود آپ کے من گھڑت اصولوں کے خوب دندناتے اور ہندوؤں کو لوٹ لوٹ کر کھاتے ہیں۔ پس علاوہ جینیوں۔ بودھوں۔ سکھوں اور برہموؤں کے آپ تمام روڑہ اپنتھیوں کو ہندو سوسائیٹی سے خارج کر دیجئے۔ پھر رادہا سوامی مت کے جو دس پانچ ہزار پیرو ہیں اُن کو بھی ہندو سوسائیٹی سے خارج کرنا پڑے گا۔ کیونکہ وے نہ تو وید کی عزت کرتے ہیں اور نہ ہی ایشور کو انادی مانتے بلکہ ایشور۔ برہمہ پر برہمہ وغیرہ سب سے پرے رادہا سوامی پد کو سمجھتے ہیں۔

ان کے علاوہ ہندو نام دھاریوں میں اور بھی اکثر فرقے ہیں جو کہ ایشور کو ہی نہیں مانتے۔ لیکن باوجود آپ کے اِس اصول کے وے اب تک ہندو سوسائیٹی میں شامل ہیں اور آئندہ برابر رہینگے۔

آپکا **تیسرا اصول** یہہ ہے کہ آواگون کو مان کر موکش کی خواہش رکھنا۔ لیکن کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ انگریزی پڑھکر اس وقت ہزاروں ہندو ایسے ہیں جو کہ آواگون کے مسئلہ کو رد کرتے اور اُس کے قایل نہیں ہیں۔ پھر کیا اُن کو اسوقت تک کسی نے ہندو سوسائیٹی سے خارج کرنے کا سوال پیش کیا ہے۔ اور کیا غیر قوموں کے لوگ۔ جو نہ صرف آواگون کے ہی قایل ہیں۔ بلکہ آپ کے قرار دادہ باقی اصولوں کو بھی مانتے ہیں۔ ہندو سوسائیٹی میں داخل کئے گئے۔ آپ کے اصولوں کو ماننے والا مسز اینی بیسنٹ اور کرنل السکاٹ سے بڑھ کر کون ہوگا۔ کیا اُن کے ساتھہ آپ لوگوں نے کھان پان کا بیوہار شروع کر دیا ہے۔ لیکن ہم بھول گئے۔ آپ نے تو اِس بارے میں کوئی صاف رائے ہی ظاہر نہیں کی کہ آیا کوئی غیر ہندو آپ کے اصولوں پر کاربند ہو کر ہندو سوسائیٹی میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(باقی آئندہ)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جوابِ جاہلاں باشد خموشی

ہم جسقدر جھگڑے کی تحریروں سے بچتے ہیں اُسیقدر لالہ ہنسراج اور لالہ لاجپت رائے زیادہ شیر ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنے اور دہوکہ میں ڈالنے کے لئے جھوٹھی افواہیں ہماری نسبت اڑا کرا پنا مطلب سادھنا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے یہہ نوٹس دیتے ہیں کہ چونکہ لالہ ہنسراج کو اپنے نام سے مضامین لکھنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ اور جھوٹھی خبریں اپنے چیلے چانٹوں سے لکھواتے ہیں۔ اس لئے ہم اُن کے جھوٹھے شخصی حملوں کا جواب دینا اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ اور اگر پبلک ایسی بدھو ہے کہ ہمارے جواب نہ دینے سے نتیجہ ہمارے برخلاف نکالتی ہے تو ہم ایسی پبلک کی پرشنسا حاصل کرنیکی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم نے بیسیوں مرتبہ ان لوگوں کی تحریروں کو جھوٹھا ثابت کیا ہے۔ لیکن بعض بھولے بھائی پھر بھی یہی لکھہ بھیجتے ہیں کہ ابکی مرتبہ پھر جواب دینا چاہئے۔ ورنہ نتیجہ برخلاف نکلے گا۔

آریہ گزٹ میں جو لیکھہ حال میں ہمارے برخلاف نکلا ہے اور جس میں ہمارا جنیو اُتارنا اور پنڈت شبدت رام سے بات چیت ہونا درج ہے وہ ایک سرے سے دوسرے تک سفید جھوٹھ ہے۔ جب سے ہم آریہ سماج کے ممبر ہیں یعنی مارچ ۱۸۸۵ء سے ہم ایک دن کے لئے بھی یگیوپویت کے بغیر نہیں رہے۔ اور نہ کوئی آریہ پُرش کبھی بھی یگیوپویت کے برخلاف ہوا ہے۔ خالصہ وغیرہ سے ہماری سازش تو درکنار ہم اُن میں سے کسی سے ملے بھی نہیں۔ سکھوں کے گوروؤں کو ہم نہ اوتار مانتے اور نہ سکھوں کی خوشامد کرتے۔ لالہ ہنسراج و لالہ لاجپت رائے جی نے ہی اُن سے سازش کرنی چاہی تھی۔ شُدھی سبھا میں یہہ شریک ہوئے۔ جلندہر دہرم سبھا سے انہوں نے سازش گانٹھی۔ سوامی دیانند سے بھی بڑھکر سکھوں کے گرو گوبند سنگھ کو انہوں نے پدوی دی لیکن باوجود اس کے سکھہ اور ہندو انہیں کوستے اور انہیں سے ناراض رہے۔ اس کی وجہہ سکھہ اور ہندوؤں سے پوچھنی چاہئے۔ ہم لوگ اُن کا کھنڈن کرتے ہیں۔ لیکن دہوکہ نہیں دیتے۔ اس لئے ہمیں نیک نیت مخالف سمجھکر وے لوگ بدتہذیبی سے یاد نہیں کرتے۔

پنڈت شبدت رام جی سے ایسی کبھی بات چیت نہیں ہوئی۔ لیکن یہہ کیا لالہ ہنسراج کا کوئی نیا شعبدہ ہے۔ جو لوگ اخبار پڑھتے ہیں۔ وہ ان کے پرانے انگریزی اور اُردو آرگن کی فائلیں ملاحظہ کریں۔ اِن کو معلوم ہوگا۔ کہ یہہ لوگ پہلے بھی ہمیں یگیوپویت کا دشمن لکھہ چکے۔ اور اس وجہہ سے لوگوں میں شرمندہ ہو چکے ہیں۔ وزیر آباد میں انہوں نے دو آدمیوں کو یہہ کہکر بہکایا کہ لالہ منشی رام نے یگیوپویت توڑ ڈالا ہے۔ ایک محقق بھی پاس تہا وہ اُسیوقت اُنکو ہمارے پاس لے آیا۔ ہمارا یگیوپویت دیکھکر وہ دونوں مہاشے لالہ ہنسراج سے متنفر ہوگئے۔ جھنگ میں اِن لوگوں نے بزدلوں کی طرح ایسے ہی نوٹس لگائے تھے جن میں رائزادہ بھگت رام پر بھی گو ماس بھکشن کا دوش لگایا تہا۔ لیکن جب چیلنج کیا گیا۔ تو ایک بھی ذمہ داری لینے کو کھڑا نہ ہوا۔

یہہ کل تعلیم رائے مولراج صاحب کی ہے۔ ہمیں خوب یاد ہے کہ جب سنہ ۹۲ء کے دسمبر میں جلندہر آریہ سماج کے جلسے کی خاتمہ پر ہم رائے مولراج ایم اے۔ لالہ لالچند ایم اے۔ لالہ لاجپت رائے اور بابو بیچا رام چٹرجی ایک ہی کمرہ میں سفر کرتے ہوئے جلندہر سے لودھیانہ جا رہے تھے تو رائے مولراج سے ہماری حسب ذیل گفتگو ہوئی تھی۔

رائے صاحب۔ آپ کیوں پرائیوٹ کیرکٹر پر اخبار میں حملہ کرتے ہیں۔

ہم۔ رائے صاحب جو آریہ سنسکاروں میں اور ویدک کارروائی کرتا ہے۔ اُس کا وہ کیرکٹر کا حصہ پرائیوٹ نہیں۔ آریہ کیا اور پرائیوٹ کیرکٹر کیا۔ اگر کمزور بھائیوں کو خبردار نہ کیا جاوے تو وہ اور بھی زیادہ گر جاویں۔

رائے صاحب تمہیں آج تک کوئی گورو نہیں ملا۔ اسلئے تم لوگوں کی پگڑیاں اُتارتے ہو۔ اچھا اگر تمہارے مقابلہ میں تمہاری نسبت ایک کے جواب میں چار جھوٹھی تہمتیں لگا کر اخباروں میں شایع کرائی جاویں تو پھر کیا پتہ لگے۔ کہ جھوٹھہ کیا ہے اور سچ کیا ہے۔ ہم نے اس کے جواب میں رائے صاحب کو اُن کی کمینہ خیالی کے لئے شرمندہ کرنا چاہا۔ لیکن

شرم چہ کتیست کہ پیش مرداں آید۔

اب رائے صاحب کی تعلیم کی پوری پیروی ہو رہی ہے۔ ہم اپنے بھائیوں کو خصوصًا اور جنرل پبلک کو عمومًا اطلاع دیتے ہیں کہ ہم اِن لوگوں کی جھوٹھی اور گندی تحریروں کے جواب میں اپنا سمہ دئیرتھہ گنوانا نہیں چاہتے۔ ہمارا جو عقیدہ ہے اُسپر عمل کرنے کے لئے ہمیشہ طیار رہتے ہیں۔ اور اس لئے جدن آریہ سماج کے کسی سدہانت کے ساتھہ ہمارا اختلاف ہوگا ہم اُسیدن سماج کی ممبری سے علیحدہ ہو جانے والے آدمی ہیں۔ پس آئیندہ کے لئے ہم اس قسم کی جھوٹھی اور گندی تحریروں کا جواب نہ دیں گے۔ البتہ دلیلوں اور سچے سوالوں کے جواب کے لئے ہر وقت ہماری زبان اور ہمارا قلم طیار رہتا ہے۔ اور ویدک دہرم کی رکشا میں ہمارا جس قدر پُرشارتھہ لگ سکے ہم اُسے مبارک سمجھتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرشنوتر

(الف)

ایک طالب حق حسب ذیل سوالات بھیجکر لکھتے ہیں کہ انکو حقیر نہ سمجھا جاوے۔ بلکہ ان کے جواب دئے جاویں۔ سوال (۱) کنوئیں کا پانی استعمال کرنا جایز ہے یا نہیں۔ جواب (۱) کنوئیں کے پانی کے نا جائیز ہونے کی کوئی وجہہ نہیں ہے۔ اگر بلحاظ صحت کے پوچھا جاوے تو بعض کنوؤں کا پانی مضر صحت ہونے کی وجہہ سے قابل ترک کرنے کے ہوسکتا ہے۔ سوال (۲) داتن صبح کے وقت ایک دفعہ کرنی چاہئے۔ یا صبح و شام دو دفعہ۔ جواب (۲) صبح داتن کرنا لازمی ہے۔ اُس کے بعد جب جب کچھہ کھایا جاوے تب تب مُنہہ اور دانتوں کو صاف رکھنے کے لیے اچھی طرح کُلا کرنا چاہئے۔ پھر دوسری دفعہ داتن کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر کوئی شخص ضرورت محسوس کرتا ہے تو دوسری دفعہ بھی داتن کرے تو کوئی ہرج نہیں۔ سوال (۳) برہمچریہ کے ٹوٹ جانے کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پرمیشور جی نے کون سی اوشدھی بتلائی ہے۔ جواب (۳) برہمچریہ کے ٹوٹنے سے جو کمی ہوتی ہے وہ برہمچریہ کے پھر دھارن کرنے سے ہی پوری ہوسکتی ہے۔ اگر ایک جنم میں نہیں تو دوسرے جنم میں۔ لیکن اگر اسی جنم میں کوئی شخص اس کمی کو پورا کرنا چاہے تو اُسے اپنی حالت تبدیل کرنا چاہئے۔ پھر علاج ہوسکتا ہے تمثیل کے لئے ایک شاستر واکیہ پیش کیا جاتا ہے۔ سنسکار ودھی میں مہرشی دیانند نے شاستر انوسار براہمن کے لڑکے کا ویدارمبھ سنسکار آٹھویں برس ہونا لازمی کہکر یہہ لکھا ہے۔ کہ اگر کسی وجہہ سے نہ ہوسکے تو سولھویں برس تک ہوسکتا ہے گویا سولھویں برس سے ۳۲ برس کی عمر تک برہمچریہ دھارن کرے۔ آیطرح اگر کوئی آدمی برہمچریہ کو توڑ چکا ہے۔ اور اُس کی عمر پچیس برسوں کی ہو چکی ہے۔ اور اب تک بیواہ نہیں کیا تو اُس وقت سے پچاس برس کی عمر تک اُس کمی کو جسمانی اور روحانی دونوں پہلوؤں میں پوری کرسکتا ہے۔ اس سے زیادہ خاص سوال پر جواب دیا جاوے گا۔

جواب (۴) سرہانہ استعمال کی عادت پڑ جانے کی وجہہ سے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسوقت ڈاکٹر بھی ماننے لگ گئے ہیں۔ کہ سخت چیز پر سونا بہتر ہے۔ پس صرف سرہانے کی طرف تخت یا چارپائی کا سرا اونچا رہے۔ تو ہلنے کی ضرورت رہتی ہے۔ سرہانہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سوال (۵) روٹی گھی لگا کر کھانی چاہئے یا بغیر اس کے۔ جواب (۵) روٹی گھی لگا کر کھانی چاہئے۔ کیونکہ گھی ہیں پاچک شکتی ہے۔ جب گھی ہضم کرنے کی طاقت نہ رہے تب البتہ خشک روٹی کی ضرورت پڑتی ہے۔ سوال (۶) مالا پھیرنا من کو قابو کرسکتا ہے یا نہیں۔ جواب (۶) مالا جپنا بذاتہ کچھہ بھی مفید نہیں ہے۔ اور مالا کے ساتھہ صرف اوم یا کوئی اور پرمیشور کا صفاتی نام جپنا بھی مفید نہیں۔ جب تک کہ اُس کے ارتھہ پر نہ وچار کیا جاوے۔ اور جب ارتھہ پر وچار کرنا شروع کیا تو مالا کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ اُس وچار میں مالا ایک طرح سے مارج ہوتی ہے۔ پس جاپ میں مالا کو ذریعہ بنانا بے سود ہے ❖

ضرورت ہے

[illegible]

ریویو

ادبھت سوپن یعنی خواب عجیب و غریب از نتایج طبع بابو پی۔ آر ورما۔ بزبان اُردو ایک بارہ صفحوں کا ٹریکٹ ہے جس میں کہ پی آر ورما نے ایک خواب کے پیرایہ میں بھارت ورش کے زوال کا حال دکھلاتے ہوئے بتلایا ہے کہ ودیا شانتی اور ویش ہت سے ہی بھارت ورش پُنر ہبوت ہوسکتا ہے۔ قیمت ار فی جلد بلحاظ حجم و ضخامت زیادہ ہے۔ درخواست خریداری بنام پی۔ آر ورما منیجر جنرل ایجنسی مشہیر میرٹھہ کے نام بھیجئے۔

چشمہ صحت ماہواری آٹھہ صفحوں کا اُردو رسالہ جلندھر سے لالہ دُنی چند صاحب میڈیکل پریکٹیشنر نے نکالنا شروع کیا ہے ماہ مئی کا دوسرا نمبر ہمارے پاس آیا ہے جس میں شاریرک۔ مانسک اور آتمک اُنتی کا بھنڈار کھولدینے کا وعدہ ہے اور رفتہ رفتہ ہوش دوا تک پہونچانے کا دعویٰ۔ ہماری رائے میں اگر دُنی چند صاحب اپنی دوکان مشہور کرنا چاہتے ہیں۔ تو دوسری بات ہے ورنہ اُن کے رسالہ کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے اعلیٰ درجہ کے طبی اور صحت کے متعلق رسالہ جات اس وقت بھی موجود ہیں۔ جو بلا کافی مدد کے سسک رہے ہیں لیکن باایںہمہ ہم چشمہ صحت کو مبارک باد کہتے ہیں۔ قیمت سالانہ عہ روپیہ ہے ❖

کنہیا کیرتن نام سے ایک سلسلہ گوردھن داس جی کراچی نواسی نے شروع کیا ہوا ہے۔ اُسکے چوتھے پرسنگ کا نام سورگ درشن دکھایا گیا ہے۔ اس میں امریکہ کے چکاگو نگر کی مذہبی کنفرنس کا ذکر کرتے ہوئے جو جو مختلف مذہب کے وکیل اس میں شامل تھے اُن کی ایک فرضی کمیٹی ہمالہ

پرنت پرمیشور کی ان سب سورگ کے ہنے کراے گئے ہیں۔ ہندوؤں کے دکیل سوامی دویکانند بنائے گئے ہیں ہندو مسلمان۔عیسائی۔بودھ۔وغیرہ جب سب اپنے اپنے سورگ کا ذکر کر چکے تو مسٹر پرتاپ چندر موزمدار نے آتما کے پرماتما سے میل کو سورگ قرار دیا۔جسپر نارد مُنی۔بابا نانک وغیرہ نے بہی ساکشی دی یہہ کتاب پربہو صاحب کی لکہی ہوئی ہے۔افسوس کہ آریوں کا کوئی دکیل اس فرضی کمیٹی میں شامل نہ کیا گیا ورنہ وہ بتلاتا کہ سورگ تو اُس حالت کو کہتے ہیں جس پر سکہہ وشیش ہو۔پرماتما سے آتما کا میل ہونا مکتی ہے جس کے سادھن کہ سوائے ویدک دہرم کے دوسروں کو معلوم نہیں۔اور موکش کا معاج سورگ کو خیال کی نسبت بہت ہی اعلیٰ ہے۔کتاب ملنے کا پتہ ہے۔مسٹر گوبردہن داس معرفت ایچ جے رستم جی اینڈ کو۔کراچی قیمت درج نہیں ہے۔

آریہ سماجک خبریں

لالہ جے چندر جی کی بیوقت موت پر بہیرا آریہ سماج نے بہی اظہار افسوس وہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا۔

منتری آدیہ سماج بڑا پنڈ ضلع گورداسپور کی تحریر سے معلوم ہوا کہ وہ آریہ سماج جو کچہہ عرصہ سے سوگیا تہا اب پہر جاگ اُٹہا ہے اور ۱۸ مئی سے باقاعدہ ہفتہ وار جلسے شروع ہوگئے ہیں منتری مہاشے (پرسرام جی) نے باوجود اپنے والد کی موجودگی کے پورانک مذہب کے کھنڈن پر لیکچر دے کر لوگوں کو متاثر کیا۔اس علاقہ میں مواضعات سکہو چک۔چہمال وغیرہ میں پرچار کی بڑی سخت ضرورت بتلائی جاتی ہے۔اور آریہ پرتی ندہی سبہا سے درخواست کی گئی ہے کہ اس طرف ایک لائق پنڈت بہیجا جاوے۔جو کہ شاستراتہ کر سکے۔

سال آئندہ کے لئے آریہ سماج بڑا پنڈ ضلع گورداسپور کے ادہکاریان کا انتخاب حسب ذیل ہوا لالہ بہیراج پردہان۔لالہ چہجو رام اُپ پردہان۔لالہ پرسرام منتری لالہ منگا رام اُپ منتری۔لالہ بہولا رام پستکادہیکش۔لالہ بیلی رام خزانچی۔

پنڈ دادن خان آریہ سماج کے ادہکاریوں کا انتخاب سال آئندہ کے لئے حسب ذیل ہوا۔لالہ نتہو رام بی۔اے پردہان۔لالہ رام چند اُپ پردہان لالہ نانک چند منتری۔لالہ دیوی داس خزانچی۔لالہ رام لُبہایا اُپ منتری۔اُپ منتری جی کے پُتر کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔چار پنڈتوں نے وید پاٹھ کیا۔عہ روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان ملا۔

آریہ سماج کھانگڈہ ضلع مظفر گڈہ میں بڑے اُتساہ سے دہرم کا کام ہو رہا ہے۔چہوٹے لڑکوں کا بہی ایک آریہ سماج ہے۔

مکیریاں کا آریہ سماج کچہہ مدت سے سویا ہوا معلوم ہوتا تہا۔اب منتری مہاشہ کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۶ اور ۲۷ مارچ کو سماج موصوف نے اپنا سالانہ جلسہ آریہ بہائیوں کو اطلاع دئیے بناہی کرلیا۔اس جلسہ پر شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی طرف سے صرف حکیم سنت رام پرچارک شریک ہوئے تہے۔اپیل لوکل سماج کے سائبان اور پُستکوں وغیرہ کے لئے کیا گیا۔جس کے لئے عہ نقد ہوا اور عہ روپیوں کا وعدہ ہوا۔اس کے علاوہ عہ اور فنڈوں کے لئے بہی جمع ہوئے۔جن میں سے وید پرچار فنڈ کے حصے عہ آیا۔منتری مہاشہ آئندہ سال وید پرچار اور گورو کل وغیرہ کے لئے معقول چندہ جمع کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

میلہ بیساکہی گذشتہ پر۔مکیریاں آریہ سماج کے ممبروں نے بڑے زور شور سے پرچار کیا تین محمدی صاحبان سے مباحثے ہوئے جن میں سے سرشٹی اُتپتی وشے پر جو مباحثہ مولوی فضل الدین صاحب کے ہمراہ ہوا وہ بڑا ہی موثر تہا مسلمان مولوی صاحب کو ماننا پڑا کہ سرشٹی اُتپتی وشے میں قرآن کچہہ نہیں بتلا سکتا۔ویدک دہرم کی بزرگی لوگوں کے دلوں پر منقوش ہوگئی۔

مکیریاں آریہ سماج نے بہی لالہ جے چندر کی موت پر اظہار افسوس اور ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا۔

حکیم پرمیشر داس جی پردہان آریہ سماج مکیریاں کے چہوٹے پُتر ہری متر کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا اور اُس سے بڑے پُتر بہومتر کا یگیوپویت و ویدارنبہ سنسکار ٹہیک ودہی سے ہوا۔آچاریہ پنڈت کاشی رام جی تہے جو دینانگر میں ادہیاپک ہیں۔چیلا گورو کے ساتہہ چلا گیا۔وقت روانگی پر جو اُپدیش بتانے دیا بڑا موثر تہا۔حکیم جی نے عہ روپیہ مختلف آریہ سماجک فنڈوں کو دان دیا اور ممبران آریہ سماج کو پہتی بہوجن آگے علاوہ۔

مکیریاں آریہ سماج کے لالہ بہولا ناتہہ کی پُتری کا مونڈن سنسکار بہی ویدک ریتی سے ہوا۔عہ سماج فنڈ کو دان ملا۔

لالہ اودہو رام جی سب پوسٹ ماسٹر حافظ آباد کے دو پُتروں کا یگیوپویت سنسکار بہر رجن کو ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ودیا رتہی وشنو متر جی ویدک پاٹہشالا گوجرانوالہ سے اور ماسٹر لچہمن داس جی رام نگر سے تشریف لائے تہے۔سنسکار کے علاوہ لیکچر بہی ہوئے اور نگر کیرتن بڑا موثر ہوا جس کے درمیان لچہمن داس جی نے چار اور ودیارتہی وشنو متر جی نے دو ودیا کہیان دئے لالہ اودہو رام جی نے علاوہ اپنے کل مہمانوں کی خاطرداری کرنے کے عہ مختلف ضرورتوں کے لئے دان کئے۔

لالہ دینا ناتہہ صاحب آریہ سلے رام نگر نے چار بورڈروں کے جا کر موضع سلو کی تحصیل وزیر آباد پر ویدک دہرم کا پرچار کیا۔عورتوں کے پرشنوں کے بہی اُتر دئے۔نگر کیرتن خوب ہوا۔لالہ سونہال جی پٹواری ویدک دہرم کے بڑے پریمی ہیں۔بوقت واپسی ایک اور گاؤں میں ٹہر کر بہجن گائے۔اگر

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

دہرم ہی سب اَنتی ہے

دانا نے کیا خوب کہا ہے کہ "علم از بہر دین پروردن است نہ برائے دنیا خوردن" لیکن افسوس زمانے کی چالیں عجیب ہی نرالی ہیں۔ جو کام نہ کرنا چاہئے وہی کرتے ہیں۔ کوئی عالم باعمل کیوں نہیں ہو سکتا ہے تو راستی اور پاکیزگی کیوں ہماری روحانی ترقی کا موجب بننے کیواسطے نصیب نہیں ہوتی تو نوع انسان میں اتفاق محبت۔ خیر خواہی عام اور اخلاق حسنہ کا کیوں ظہور نہیں ہوتا تو ہماری زندگی کی صعوبتیں اور تکلیفیں کیوں مٹتی یا نجات کے سُکھ کی بجائے راتدن ہمیں پرلے درجے کا دکھی بنا رہی ہیں؟ وجہ یہی ہے کہ کل خوبیوں اور بھلائیوں کا منبع بیچے سکھوں کا واسطہ بنانیوالا رہبر۔ علم ہی ٹھیک طرح پر استعمال نہیں کیا جاتا۔ دانا کے قول کا ذرا بھی خیال نہیں کیا جاتا۔ اسکا ٹھیک طور پر استعمال یہی تہا۔ کہ اس سے دین کو پالیں دہرم کی رکشا کا صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔ اس کے اُلٹ جو استعمال اس کا نہیں ہونا چاہئے وہی ہوتا ہے۔ یعنی جوں جوں اسوقت تعلیم کی اشاعت ہوتی ہے پڑھے لکھے آدمی دُنیا کو کہانیکی کوشش کر رہے ہیں۔ علم سے عقل کو بڑہا کر اُسے عزت ناموری دولت اور ثروت کمانیکی مشین بنا لیتے ہیں۔ اور اس کل کے ذریعے سے زیادہ کمائی حاصل کرنے کی چاٹ لگا کر دن بدن علم کے منشا سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ اس امر کی خاص مثال پیش کرنیکی ضرورت نہیں۔ کیونکہ رواج اور فیشن ہی ایسا چل رہا ہے۔ اور سوائے خاص قلیل تعداد کے یہ مرض عام میں پھیل کر زہریلی تاثیریں دکھا رہی ہے۔ اور خلایق عام کی محبت اور میل جول باہمی کو دور کر کے ملک میں ہر قسم کی بُرائی پھیلا رہی ہے میں اس امر کا الزام اُن بھائیوں پر دہرتا ہوں جو کہ موجودہ سکولوں اور کالجوں سے تعلیم پاکر یونیورسٹی کی ڈگریاں حاصل کر کے دہرم کرم کو چھوڑ قومی نشے میں مخمور ہو قوم۔ قوم۔ ہائے قوم کہکر گلے پھاڑتے ہیں۔ بڑے زور شور سے لیکچر بازی کرتے ہیں۔ اخباروں کے کالم کے کالم سیاہ کر دیتے ہیں۔ اے قومی خادموں! اے قومی دلدادو! اگر قوم سے کچھ بھی سچی محبت ہے۔ اگر قوم کو ترقی کے مسند پر بٹھانا دلی خواہش ہے۔ تو یہ خالی پکار اور واویلا چھوڑ دو۔ کیونکہ اسطرح آپ قوم کے تنزل کا باعث بن رہے ہو۔ نشچہ جانئے جب تک کسی قوم میں دہرم کی طاقت ست کا بل نہیں وہ کس طرح ترقی کر سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بس مترو۔ پارنل کی مثال یاد کرکے سدا چاری بنو۔ دہرم کے وردھ کوئی کام نہ کرو۔ اگر ادہرم کر کے قومی ترقی منظور ہے۔ تو آپ کی سخت بھول ہے۔ کیونکہ دانا کا مقولہ ہے۔

ہر کہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

نیز دہرم رکشا کیا ہوا رکشا کرتا ہے اور مارا ہوا مار دیتا ہے۔ جیسے مصری مصری کہنے سے مُنہہ میٹھا نہیں ہوتا۔ ایسے ہی خالی قوم قوم پُکارنے سے ترقی کی امید رکھنا تجاہل عارفانہ ہے۔ اگر قوم کے پیرو دہرم کی رکشا کریں گے تو خود بخود قوم عروج پکڑے گی۔ قوم کی عملی کارروائی دوسری قوموں کو اس کی طرف جُھکائیگی۔ پولیٹکل چالوں سے قومی ترقی ہرگز نہیں ہوتی۔ ایشور وہ دن جلد لاوے۔ کہ میرے گریجوئیٹ بھائی اپنے جیون کو دہارمک بنا کر ملکی قومی اور اخلاقی اصلاح کا باعث ہوں اور دانا کے مقولہ پہ وچار کر کے قوم کی ترقی کے وسائل سوچنے والے مہیا ہوں۔

راقم

قوم کا جان نثار وشبھ چنتک خیر خواہ ناتھ آریہ رام نگر

گائے کا دودہ

بڑے بہید ہے کہ ایک عرصہ دراز سے میں سلسلہ وار آپ کا پتر نہ دیکھ سکا۔ اگرچہ آپ اپنی اودارستیتا کے کارن برابر پتر مجھکو ارسال فرماتے رہے جس کا میں مشکور رہوں۔ اس درمیان میں خوش قسمتی سے چند ہفتوں کے پرچے مجھکو سلسلہ وار دیکھنے کو ملے۔ اور گائے وبھینس وغیرہ جانوروں کے دودہ کا استعمال انسان کے لئے جایز ہے یا نہیں یہ بحث میری نظر سے گذری۔ اس بارہ میں میں اپنی رائے ناقص پیش کرتا ہوں شاید پرشن کرتا مہاشے کو تسلی ہو کیونکہ اگرچہ پرشن کرتا مہاشے کو سنتوش دینا میری طاقت سے باہر ہے تاہم مجھے اس تحریر کے بھیجنے کی اس لئے ضرورت ہے کہ پرچارک میں ایسی بحث چھڑ جانے سے اور جو مہاشے گن شنکا میں پڑ گئے ہوں انکو سمادھان ملنا واجب ہے۔ بڑے پروک پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اب آریہ سماج کے لئے ایسی بحثوں کا وقت نہیں ہے۔ اس بات کو دیکھکر نہایت خوشی ہوئی۔ کہ پرچارک نے اپنا ڈھنگ بالکل ہی تبدیل کر دیا ہے اور جو کہ ماس کے جھگڑوں سے لبالب ہونے کی وجہ سے پرچارک دیکھنے کو بھی دل راغب نہیں ہوتا تہا۔ برخلاف اُس کے اب ایک ایک نقطہ پڑہنے کے لئے کانشنس مجبور کرتا ہے۔ مگر تاہم ایسی چھیڑ چھاڑ بھی میرے خیال میں اگر بالکل فضول نہیں۔ تو عوام کے لئے بہت کم مفید ہے۔ اخباروں کے کالمس نہایت ضروری مذہبی و اخلاقی معلومات کے لئے محفوظ رکھے جانا واجبات سے ہے۔ "گائے وغیرہ کا دودہ انسان کے لئے جایز ہے یا نہیں؟" یہ پرشن اگر کسی محمدی یا عیسائی بھائی نے کیا ہوتا تو اُس کا اوتر دینا ہماری ڈیوٹی تہی۔ مگر تعجب ہے کہ آریہ مہاشے اور لاہور ایسے ستہان کے نواسیوں کی طرف سے ایسے پرشن شایع ہوں۔ میں پرارتھنا کرتا ہوں

کہ جن مہاشیوں کو ایسے شکوک ہوا کریں وہ کسی آریہ پنڈت سے ملکر یا خط وکتابت کرکے اپنی شنکائیں رفع کرلیا کریں۔ (ابھی پنڈت بھیم سین جی شرما وغیرہ چند ایسے اشخاص بھی موجود ہیں جنہوں نے شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا عرصہ تک ست سنگ کیا ہے۔ اور مذہبی قانون سے بہت کچھ واقفیت رکھتے ہیں) اور اخباروں میں اپنی شنکائیں شایع کراکر پاٹھکوں کا وقت نہ ضایع کیا کریں۔

آریہ سماج کا مقصد ابھی تک جسقدر مجھے معلوم ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ ویدک زمانے (جس کو ہندو لوگ ست جگ تریتا کہتے ہیں) میں جیسی کچھہ رسم و رواج اور شایستگی تھی اوسی کو از سر نو قایم کرنے کی یتھا سمبھو کوشش کرنا اور اس بات کا اتہاس سے پتہ لگانا اور ان زمانوں میں شایستگی کس قسم کی تھی اگر یہی بات ہے (اور یقیناً سوامی جی کی تعلیم تھی) تو میں نہیں سمجھتا کہ اس پرشن کو کہ "گائے وغیرہ کا دودھ انسان کے لئے جایز ہے یا ناجایز" کیونکر جگہہ مل سکتی ہے جبکہ اس سے پرشن کرتا مہاشے کو بھی انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ نہایت قدیم زمانہ سے دودھ گھی کا استعمال دنیا میں جاری ہے اور ویدک رشیوں نے نہ صرف جایز ہی قرار دیا تھا بلکہ صرف دودھ پر بسر اوقات کرنیوالے منی لوگ افضل شمار کئے جاتے تھے پرانوں کو دیکھئے شری وششٹ رشی نے باوجود حد درجہ کی ذلت و خرابیوں کے بھی وشوامتر کو اپنی کام دھینو نامی گائے نہ دی۔ پس کوئی وجہہ نہیں ہے کہ آریہ سماج اپنے سوکرت منتوں کے لحاظ سے یہہ نہ مان لیوے کہ چونکہ ویدک زمانہ میں گائے وغیرہ کا دودھ پوتر سمجھا گیا تھا اور شرتیوں و سمرتیوں میں آگیا ابھی موجود ہے۔ پس گائے وغیرہ کا دودھ انسان کے لئے جایز ہی نہیں بلکہ نعمت (امرت) ہے جسکا کہ زیادہ حصہ ایشور کی کرپا سے آریہ ورت ہی کے حصہ میں پڑا ہے اور اس سے میری یہہ منشا نہیں ہے کہ زمانہ گذشتہ کی کسی بات کی پیروی بلا سوچے سمجھے کرنے کی تعلیم آریہ سماج دیتی ہو۔ بلکہ ہم کو دعویٰ ہے کہ ویدک رشیوں نے جن باتوں کا پرچار کیا تھا وہ خوب سوچ کے کیا تھا۔ اور فی زمانہ ہم سنسار کی وہ حالت نہیں دیکھتے کہ کوئی دماغ ان کے طریقوں کو باعث گمراہی ثابت کرسکے۔ بابو دیوی داس صاحب آریہ نے ابھی تک یہہ نہ بتلایا کہ باوجود دنیا کے ابتدا سے ہی دودھ گھی کا استعمال جاری رہنے کے بھی کیا خرابیاں واقع ہوئی ہیں۔ اور اگر گائے بھینس وغیرہ کا دودھ ہم بالکل استعمال نہ کرتے تو ہمارا یا اُن کا کیا اوپکار ہوا ہوتا آپ سب زور اس بات پر دیتے ہیں کہ قدرتی طور پر انسان کو جانوروں کا دودھ پینے کا ادھکار نہیں ہے۔ پس یہہ ایک ظلم ہے۔ پرنتو پرشن کرتا مہاشے سے میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ اس بات پر کیوں نہیں دھیان دیتے کہ کروڑوں برس سے ہر ایک نیک نیت دہرماتما۔ بدھی مان۔ ودیا مان اور رفارمر لوگوں (رشی منی) نے جانوروں کا دودھ جایز قرار دیا ہے۔ اس کی کوئی وجہہ بھی ہے یا نہیں۔ میں اس بارہ میں صرف اسقدر کہنا چاہتا ہوں کہ قدرت نے ایک یہہ بھی قاعدہ مقرر کیا ہے۔ کہ ایک دوسری کی مدد ہر ایک کیا کریں جیسا کہ شری کرشن جی مہاراج بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں۔

परस्परम् भावयन्तः श्रेयः परमवाप्स्यथ ॥

ارتھ "تم اُن کی اور وے تمہاری مدد کرتے ہوئے دونوں پرم کلیان حاصل کرو" اور اس اصول کے موافق انسان جانوروں کو ایک قسم کا آرام دیکر اگر دوسرے قسم کا فایدہ حاصل کرے تو ظلم یا پاپ کا بھاگی ہرگز نہیں ہوسکتا۔ سوائے اس کے اگر پالے ہوئے دودھ دینے والے جانور کا دودھ نہ لیا جاوے۔ تو اول اگر اُسکا بچہ کل پی لیوے تو وہ بچہ بیمار ہوجاوے۔ دوسرے اگر بچہ کل نہ پی جاوے تو دودھ کے نہ نکلنے سے گائے وغیرہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس جگہہ پر ضرور یہہ سوال ہوگا کہ جنگلوں میں گائے وغیرہ کا دودھ کون نکالتا ہے۔ اس کا جواب یہہ ہے کہ اول تو جنگلی دودھ دینے والے جانور اس قدر عمدہ غذا بجز گھاس کے نہیں پاتے ہیں۔ کہ بہت زیادہ دودھ پیدا ہو اور جس سے اُن کو تکلیف پہونچے اور دوسرے اُن کے بچے ہر وقت اُن کے ساتھ جنگل میں سیر کیا کرتے ہیں جس سے قوت ہاضمہ اُن کی بہ نسبت پالتو جانوروں کے بچوں کے بہت بڑھ جاتی ہے جس سے کہ وہ جسقدر دودھ پیدا ہوتا ہے سب ہضم کرجاتے ہیں۔ قطع نظر اس کے آریوں کے پانچ روزمرہ کے فرایض یعنی مہایگیوں میں ایک بلی ویشودیو یگیہ کیا جاتا ہے جس میں کتا۔ بلی۔ گائے۔ کوا وغیرہ جانوروں اور چنڈال پتت وغیرہ محتاجوں کو کچھہ حصہ دینے اور دس منتروں سے اگنی میں دس آہوتیاں دینے کے بعد بھوجن کرنے کی خاص ہدایت ہے۔ یہہ یگیہ انہیں ایسے پاپوں کی نورتی کی غرض سے کیا جانا قرار پایا ہے۔ کہ جو پاپ انسان بدرجہ مجبوری کرتا ہے اور صاف الفاظ میں یوں سمجھئے کہ بالغرض گھی دودھ کا استعمال چھوڑکر آپ اپنے خیال میں پاپ سے بچ جاینگے مگر اُن چھوٹے جیووں کی مرتیو آپ کس طرح پہ روک سکیں گے۔ جو پانی پینے یا سانس لینے میں مرتے ہیں۔ اور غلہ کے بونے جوتنے اور کاٹنے وغیرہ میں جو اس کے اندر کے ہزاروں جیووں کا ناش ہوا کرتا ہے یا مچھروں وغیرہ کے مارنے کا جو پاپ ہوا کرتا ہے۔ بس ان تمام ایسے پاپوں کے لئے (جو قدرت مجبور کراتی ہے) پرتیو پکار کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

طور پر اس پانچویں بلی ولیشو دیو یگیہ کے کرنے کا نیم ہمارے لئے پرماتمانے پرچارت کیا ہے۔ اور اگر بالفرض جانوروں سے مدد لینا ظلم کے خیال سے بند کر دیا جاوے تو (انسان بلا مدد جانوروں کے اپنا نرواہ کر سکتا ہے) یہہ سوال کیونکر حل ہوگا۔ گائے بھینس بیل گھوڑا اونٹ ہاتھی وغیرہ جانوروں کو اگر علیحدہ کر دیا جاوے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ کیونکر انسان کو وہ آرام و آسائش میسر ہو سکے گی۔ جو اس وقت موجود ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اگر بیل سے کام نہ لیا جاوے۔ تو کھیت کا تردد نہیں ہو سکتا اور غلہ کا پیدا کرنا ایک امر محال ہو جاوے گا۔ کیونکہ اگر دودھ لینا ظلم ہے تو جانوروں کو مار کر اُن سے خدمت لینا بھی ظلم ہی ہے۔ پرشن کرتا مہاشے نے ایک پرمان بھی وید مقدس کا پیش کیا ہے۔

मा गृधः कस्य स्विद्धनम्

"مت لے کسی دوسرے کا دھن" بس اگر اسکے یہہ معنے سمجھے جاویں کہ کسی شرط پر بھی ہم کو کسی دوسری چیز لینے کا مجاز نہیں ہے۔ تو اس کا مطلب یہہ ہوگا کہ دوکاندار سے قیمت دیکر بھی ہم کو کسی چیز کے خریدنے کا ادھکار نہیں ہے۔ اور اگر یہہ اصول عمل میں لایا جاوے تو شاید منش کا جیون ہی غیر ممکن ہو جاوے۔ اس لئے اس منتر سے صرف یہہ مطلب ہے کہ دوسرے کا دھن مت لو۔ یعنی چوری نہ کرو اور اگر ہم آپس میں دھن کی محض تبدیلی ہی کریں تو ہرگز پاپ یا ظلم نہیں ہے۔ پس گائے وغیرہ کا دودھ لینا۔ اور جانوروں سے خدمت کرانا پاپ یا ظلم نہیں ہے جیسا کہ میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ کیونکہ ہم اگرچہ سنسار کے کسی حصہ کا کچھہ نقصان کرتے بھی ہوں تاہم گائے کے دودھ گھی وغیرہ سے ہون و بلی و شیو وغیرہ سنسار کے اپکار کے کرموں کو کرتے ہوئے اس سے کہیں زیادہ فایدہ پہونچاتے ہیں۔

اور اگر پرشن کرتا مہاشے کو وید یا منوسمرتی وغیرہ کے پرمان ہی سے تسکین ہو سکتی ہو تو اور زیادہ لکھنا فضول ہے۔ اور اس وشے میں جسقدر پرمان چاہیں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کہ دودھ گھی جانیہ ہی نہیں بلکہ ستوگنی بھوجن (دماغی طاقت اور نیک نیتی کو ترقی دینے والی غذا) میں افضل درجہ کا کہا گیا ہے اور ایک بھی واکیہ میں دودھ گھی کے نشیدہ کا (کہ دودھ نہ کھانا چاہئے) نہیں مل سکتا۔ چونکہ بابو دیوی داس صاحب آریہ نے وید کا پرمان پیش کیا ہے۔ پس یقین ہے کہ اگر ویدوں میں دودھ گھی کھانے کی اجازت کا منتر بتلایا جاوے تو شاید آپ کو سنتوش ہو سکے۔ اس لئے ایک وید کا منتر لکھکر میں اس تحریر کو ختم کرتا ہوں کیونکہ ویدوں کے پرمان سے زیادہ میں اور کچھہ نہیں کہہ سکتا۔

एतद्वाउ स्वादीयो यदधि गवम् क्षीरम् वा मांसं वा तदेव नाश्नीयात्

(جب کوئی اتتھی آیا ہو تو کیسے اُس کی خاطر کرنا چاہئے۔ یہہ ذکر اوپر سے ہے)

ارتھ یہہ جو سوادت گھی اور دودھ وغیرہ ہیں ان کو کھلاوے اور وہ جو مانس یا جو اُس کے مانند چیزیں ہیں اُن کو نہ کھلاوے۔

راقم گوری شنکر ساکن سرومن نگر ضلع ہردوئی۔

پرسرام کیساتھ برتاؤ

آپ کے اخبار مورخہ ۲ جون میں ایک وزیرآبادی ددیارتھی کی طرف سے جو کہ اپنے آپ کو آریہ دھرم کا ایک ادنیٰ سیوک ظاہر کرتا ہے۔ میری نسبت یہہ درج کیا ہے کہ پرسرام کی ستری کو پانی اُسی کے برتن میں دیا گیا۔ جہاں تک مجھکو یاد پڑتا ہے۔ پرسرام کی ستری کبھی ہمارے گھر میں ستریوں کے پاس نہیں گئی۔ اور نہ کبھی میں نے اُس کو خود پانی دیا نہ کسی اور کو اُس کو پانی دیتے دیکھا۔ یہہ غلط خیال ہے کہ ہم نے اسکی ستری سے کسی قسم کا پرہیز کیا۔ یہہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ وہ جنم کا مسلمان کہ جس کو پنڈت لیکھرام جی نے شدھ کیا تھا۔ دو دن تک ہمارے چوکے میں روٹی کھاتا رہا۔ میری پتنی خود اُس کو روٹی دیتی رہیں۔

راقم
نیازمند رلارام از گوجرانوالہ۔

۹/۱۱ ضرورت ۱۹/۱۱

کنیا کی عمر ۱۳ سالہ خوشیل دہارمک قدرے ہندی بھاشا جانتی ہے۔ ایک ایسے یوگ بر کی ضرورت ہے جس کی عمر بیس برس کے درمیان ہو۔ گوت چوپڑہ اور پوری نہ ہوں۔ تعلیم یافتہ وجہ معاش عمدہ رکھتا ہو۔ صحت بدنی بھی اچھی ہو فرقہ کھتریوں کی دختر بڑائی چھوٹائی کے تنگ خیالات کا نہ ہو۔ تمام خط و کتابت بنام لالہ رام ناتھہ چوپڑہ لودھانہ ہونی چاہئے۔

۹/۱۱ ضرورت ۹/۱۱

میرے ایک راجپوت دوست عمر ۲۵ سال لوکل فنڈ کلرک ضلع ملتان بمشاہرہ ۲۵ ماہوار ایک کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جس کی عمر چودہ سال سے کم نہ ہو۔ شادی ویدوکت ریتی سے ہوگی۔ اگر کنیا قوم راجپوت سے ہو تو اچھا ہے۔ ورنہ کچھہ مضایقہ نہیں ہے۔

المشتہر
کاشی رام پرشین ٹیچر ہائی سکول
(جہاونی ملتان)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرنامی مت

پاٹھک گن! ابہی تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ایک شخص جوکہ پرنامی مت کا درڑھ وشواسی ہے۔ کہتا سُنا گیا ہے کہ ہمارا قرآن شریف اور محمد صاحب سے کوئی تعلق نہیں۔ اورنگ زیب بادشاہ نے اس بہارت کہنڈ میں ہندؤں پر کسی قسم کا ظلم وستم نہیں کیا ہے۔ واہ رے تعصب اور ہٹ دہرمی! ہاں اس میں سیوکوں کا کوئی قصور نہیں۔ جو کچہہ گورؤوں نے اُن کے کان میں پہونک دیا ہے۔ یا جو کچہہ اُن سے سُن لیا ہے وہ بیچارے اُسی کو سچ مان کر اور شری پران ناتہہ کو امام مہدی کا اوتار مان کر پرستش کر رہے ہیں۔ الا سری کرشن جی کو بہی مانتے ہیں۔ یہہ معلوم نہیں ہوتا کہ پرنامیوں کے کسقدر اوتار ہیں۔ کیونکہ یہہ فرقہ قرآن کی آیتوں کو چہپا کر اصلیت لوگوں پر ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ کیا خوب ہوتا کہ اگر پرنامی مت کے گرو اپنی شکم پُری کا لالچ چہوڑ کر تعصب اور ہٹ دہرمی کو بالائے طاق رکہکر اپنے مذہب کا کہُلم کہُلا اُپدیش کرتے۔ پہر کیا ممکن تہا کہ ہمارے سجن مِتر اس دہرم کی اصلیت سے آگاہ نہ ہوتے۔ افسوس ہے تعلیمیافتہ پرنامیوں پر جو پرنامی مت کی کتاب کل جمع سروپ اور بیتک یعنی لطایف کو نہیں پڑہتے اور نہ سنتے ہیں بلکہ لکیر کے فقیر بن رہے ہیں۔ اور اپنے اصلی دہرم سے واقفی پیدا نہیں کرتے۔ چنانچہ چوپائی ہا متفرق طور پر از کل جمع سروپ پیش کرتا ہوں کہ جس سے ثابت ہوجاوے کہ آیا پرنامی قرآن شریف اور محمد صاحب کے پیرو کار ہیں یا کسی اور کے۔ اولاد کہی یاقیس کی۔ جاں کہے بہائی شام حام۔ ان سبہوں سے پیدا سب دُنی یہہ لکہا بیچ اللہ کلام۔ (۱) ابہی تینوں بہائیوں کی پہچان۔

اِن دُنی ہوسی حق علیین۔ ایک دین ہوسی سبہے۔ جب لیا بوجہہ سب دل میں۔ (۲) ایہہ سپارے دوسرے۔ اِن بدہ لکہیا بیان۔ بیچ ہوا کے بل نال۔ چودہ طبق جہوٹے ان۔ (۳) نام سبہوں جُدے جُدے۔ معنے سبہوں کے ایک۔ ایہہ ست گورہادی بتاں۔ کیونکر پاویں یہ بیک۔ (۴) یار محمد نور کہا۔ نور پار تجلے نور عرض کری واسطے اُمت۔ پہونچے صاحب حضور (۵) نوے ہزار حرف کہے۔ یوں کر کیا حکم۔ تیس ہزار ظاہر کرو۔ آخر باقی کہوسیں ہم۔ (٦) سو ظاہر سمجہے نہیں۔ ایہہ جو لے کہڑے شریعت۔ اور مدعا بلندی گجہہ رکہا۔ سو کہول سی بیچ آخرت (۷) کوئی صاحب آخر آوسی۔ کیا محمد سے قول۔ بہشت دروازے قایم۔ ویسی سبہوں کو کہول (۸) قاضی ہوئیکے بیٹہسی۔ حساب ہوسی سبہن۔ پل میں پرے کرکے۔ اوٹہائی لیسی تت کہن۔ (۹) اولیا انبیا غوث قطب۔ سب آئے بیچے اُمت۔ روحیں پیغمبر فرشتے۔ سب ہے آخرت۔ (۱۰) بنی اسرائیل ذکریا۔ عیسےٰ یوسف اسمٰعیل۔ وقت بدلا داؤد۔ ایہہ ہوا ظاہر نور جمال۔ (۱۱) اسحاق علی ادریس۔ ابوخلیفہ سلیمان۔ ملک ہوا نبوت کا۔ مارو یا شیطان (۱۲) روحیں بارہ ہزار بٹہائیکے۔ حق ہانسی کون کہلاوت۔ سو کیوں چہوڑیں روحیں قدم۔ جال کے اصل حق نسبت (۱۳) کہا حقین الست بربکم۔ کہیں روحیں بلے نہ بہولیں ہم۔ کری مصلحت روحوں بزرگ۔ جن پر ہانسی کری حق (۱۴) انجیریں پال کو بستار۔ سو مومنوں کتاب کری بچار۔ نوح کشتی کہی تین طبق۔ جن آخر کو چڑہسی خلق۔ (۱۵) اور سورہ انہوں نوح کی کہی جن وارث آدم کی لئی۔ یہہ کشتی ہادی ہدایت۔ سو ئی چڑہسی جنہوں لئی نصیحت (۱٦) پہر ایہہ دُنیا پیدا بہئی۔ سو شام حام یا قیس سو کہی۔ شام سوئی بہو کچہیو برارب۔ رہبہ خلق کشتی چڑہائے

گروہ تن۔ ایہہ ہے گروہ عرش مومن۔ (۱۷) روحیں گروہ فرشتے۔ کن واسطے آئے اوتر۔ کن کن کہے سے کہیں پیدا کیا۔ ایہہ کُن کن خاطر (۱۸) کن قول کیا بیچ عرش کے۔ کہیے ارواح جو مومن۔ پڑہی بید کتیب کو۔ کہولی نہ حقیقت کن۔ (۱۹) (س۱) کیا ساری دُنیا کی پیدایش یافیس و شام حام سے ہوئی ہے۔ اس کا ثبوت بجز اللہ کلام یعنی قرآن شریف کے اور کسی کتاب سے ملتا ہے یا نہیں کیا سری دیوچند اور سری پران ناتہہ کو بہی یاقیس وغیرہ کی اولاد سمجہنا چاہئے۔ یا کسی اور سے۔ (س۲) ست گورہادی محمد صاحب ہیں۔ یا سری پران ناتہہ پیغمبر ہوا ہیں اگر بل نہیں تو محمد صاحب میں کیا طاقت تہی جو ایک لڑکا بہی پیدا نہ کرسکا۔ (س۳) جس وقت محمد صاحب خدا کے پاس آسمان پر پہونچے تو اُس وقت سری پران ناتہہ کہاں تہا۔ (س۴) کیا وجہہ ہے۔ کہ اہل اسلام کے پیغمبروں کے نام درج کئے ہیں۔ جو بروز آخرت جمع ہوں گے۔ اور آریہ ورت کے رشی مُنی دیوگی جن و راجا مہاراجا کے نام پیغام لکہے کیا وہ خدا کی حاضری سے مُعاف کئے گئے ہیں۔ اگر معاف ہیں تو اُن کا حساب کتاب کون لیگا اور کب (س۵) آخرت کا روز ہونے سے پہلے خدا کس کام میں مصروف ہے اور نیک و بد روحیں اس وقت کہاں بندگی ہوئی ہیں۔ (س٦) منجملہ نوے ہزار حرف کے تیس ہزار حرف محمد صاحب نے ظاہر کئے یا کہ سری پران ناتہہ نے اور کیا وجہہ ہے کہ خدا نے پورا ایک لاکہہ حرف تیار نہ کیا۔ (س۷) بموجب شریعت اہل اسلام میں طریقہ سنت جایز ہے۔ مگر کیا سبب ہے کہ پرنامی عمل نہیں کرتے (س۸) خدا نے جن روحوں کے ساتہہ ہنسی کی ہے ان کا نام کیا ہے اور اگر خدا ہنسی کرنے والا ہے تو اُس کی بات پر اعتبار کون کر سکتا ہے۔ نیز روحیں بڑی چہوٹی بہی ہوا کرتی ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُن کا طُول و عرض کس قدر ہے (صفحہ ۹)
حضرت نوح اور کشتی کا جو بہت سا ذکر درج
ہے کیا بائبل جو عیسائیوں کی مذہبی کتاب ہے۔
اُس سے نقل نہیں کیا گیا۔ دیکھو (بائبل صفحہ ۱۱
و ۱۲ باب ۷ و ۸) (صفحہ ۱۰) یہہ جو لکھا ہے کہ
کُن کہنے سے دُنیا پیدا ہوئی بھلا کوئی بتا سکتا
ہے کہ خدا نے کُن کس کو کہا اور بغیر موجودگی مادہ
کے اتنا بڑا ہیولا پیدا ہو گیا۔ یہہ قرآن کی منزل
پہلی سیپارہ پہلا آیت ۱۰ کا ترجمہ نہیں ہے۔
اگر سچ مان بھی لیا جاوے تو اوپر کی بات غلط
ہو جاوے گی۔ جو کہ بائقیں وغیرہ سے دُنیا کی
پیدایش کا ہونا لکھا گیا ہے۔ اب پرنامی بھائیو!
تم خود انصاف کرو کہ کل جمع سروپ کی کونسی
بات سچی ہے اور کونسی جھوٹی۔ ہاں کوئی عقل
کا اندھا اور گانٹھہ کا پورا تمہاری باتوں کو
قبول کرے تو کرے۔ پرنتو سوچ بچار کرنے والا
کبھی یقین نہیں کرے گا۔ (صفحہ ۱۱) کیا بد کتیب
سے کچھ ظاہر نہیں ہوتا جو کہ سارے علوم کا خزانہ
ہے۔ حالانکہ بانی مبانی پرنامی مت سنسکرت
زبان ہی سے ناواقف تھا۔ جو کہ بیدوں کے نام
سے بھی واقف نہ تھا۔ پس جو شخص نام تک
نہیں جانتا وہ اُس کے معنوں کو کس طرح سمجھ
سکتا ہے (صفحہ ۱۲) جو تعریف کہ ہر ایک انگ کی
کل جمع سروپ میں لکھی ہے کیا وہ پرمیشور ہے
اگر وہی ہے تو پرنامیوں کو مبارک حالانکہ قرآن
میں ایسا کوئی نمونہ نہیں لکھا گیا الّا پرنامی مور
مُکٹ طلائی کو بھی پرمیشور کا نمونہ مان کر بھوگ
وغیرہ لگاتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کی جوتی کی
نوک کے نیچے مور مُکٹ کی شکل طلائی سے بنی
ہوئی تھی۔ کیا ایسا پرمیشور ایک طرف تو پرنامی
ہنڈولا میں رکھہ کر بھوگ لگا دیں۔ اور
دوسری طرف پرمیشور کی یہہ دُردشا ہو تو
موکش پانے والے کی کیا گتی ہو گی۔ اِس لئے

پرنامیوں کی سیوا میں التماس ہے کہ کوئی پرمیشور
کا نمونہ بدلیں تاکہ بے حُرمتی نہ ہووے۔ جبکہ
پرنامی پہلے دستار بندی کر کے بھوگ لگاتے
تھے اب طلائی رکھے مور مکٹ کو بھوگ لگاتے
ہیں۔ گویا پرمیشور کا نمونہ بدلنا اُن کے اختیار
میں ہے۔ نیز بادشاہ اورنگ زیب کی بابت
معتبر تواریخوں سے شہادت ملتی ہے کہ اُس نے
اس مُلک میں کمال ظلم مچا رکھا تھا بلکہ کل جمع
سروپ سے اس امر کی شہادت ملتی ہے
کہ ہندو پریشان ہو کر جنگلوں میں بھاگ گئے
کیونکہ جبراً مسلمان کئے جاتے تھے اور پرنامیوں
کا یہہ خیال کہ اورنگ زیب معلوم کرنا چاہتا تھا
کہ امام مہدی اوتار جو ہوتا ہے وہ مجھے آکر روکے
گا۔ ہزاروں جانیں تباہ ہو گئیں۔ لاکھوں
دہرم چھوڑ کر مسلمان ہو گئے۔ مگر اورنگ زیب
کا تجربہ ہو رہا تھا واہ رے عقل! اور سری
پران ناتہہ کو جو کہ قوم کا کہتری تھا جس نے
حکمت عملی سے دہرم کی رکشا کی۔ اُس کو امام مہدی
ماننا۔ نیز بعض پرنامی جو اپنے تئیں چودہری
اور پنچ کے نام سے مشہور کرتے ہیں لڑکیوں
کا روپیہ ایک عجیب طریقہ سے حاصل کرتے ہیں۔
یعنی پہلے ناطہ پُن کا کرنا اور بعد میں بہت سا
روپیہ بطور قرضہ لے لینا اور جب میعاد قرضہ
گذر جاوے تو پھر شادی کرنا۔ بعضے حضرت تو
پہلے ہی بالمقطع لے لیتے ہیں۔ بعضے نصف پہلے و
نصف بوقت شادی اور عموماً داماد بھی ایسے
ڈھونڈھتے ہیں جو شرابی اور کبابی ہوں
خواہ بدھو بیچاری بچی کا مُنہہ دیکھنے کو ترستی
رہے مگر اپنے ٹکے ضرور رسیدہ ہو جاویں۔ کیا
یہہ دہرم ہے۔ حیف صد حیف ایسے لوگوں پر

بیت

زر لے کے لڑکیوں کی شادی مناتے ہیں۔ اور
پھر شاہ بن کے بھائیوں میں مُنہہ دکھاتے ہیں۔
صرف زر کی خاطر لڑکیوں کو رُلاتے ہیں۔ اور پھر
اپنے تئیں سب سے اعلیٰ بتاتے ہیں۔ ہوتے ہیں
جہاں میں نیچوں میں شمار۔ سچ پوچھئے تو اُنکو
پڑے سو جوتوں کی مار۔ داماد اُن کے کتنے
ہوں گے جو رو نہیں لونڈی زر خرید ہے۔ مگر آجکل
اس میں مُفت خوروں کی کوشش مزید ہے۔
کرتے ہیں کام دلالی دختر فروشوں کی۔ بھلا کب
ہو ایسے سیاہ رُو منشوں کی۔ کیا خوب ہوتا اگر
وہ نیلام کرتے۔ دام بڑھتے اور خریدار بڑھتے۔

اگر ہماری گورنمنٹ عادل بادشاہ ایسے
شریفوں کی خفیہ تحقیقات کرے تو یقین ہے
کہ کوئی نہ کوئی ضرور بندوبست ہو جاوے حیف
کہ ایسے صاحب اپنی کنیاؤں کی دردناک آہ سے
بھی نہیں ڈرتے اور ہمارے سترگن اِس سندھیا
آرتی سے جو کہ روزمرّہ پرنامی کرتے ہیں۔ بہت
کچھہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ خصوصاً آج کل کئی
پرنامی اصلیت دہرم سے واقف ہو کر بیزار
ہو رہے ہیں۔ کہیں دیویوں کی بھینٹ چڑھاتے
ہیں کہیں نانک پنتھی میں پاؤں جماتے ہیں۔
ان کو چاہئے کہ ذرا سوچ سمجھہ کر پیر ٹکاویں
پھر کہیں پھسل نہ جاویں۔

سندھیا آرتی

پورن برہم برہم سے تیا ما۔ انند اکھنڈ اپارا۔
آرے آرے بھائی۔ شیو سنکادک آدک اچہت۔
سیس نہ پاوے پارا۔ اگم جان کے نگم کہاوے۔
کہوج کہوج کے پچہارا۔ جالی سول دہنی انگنا
اپنی۔ سو گھر آئے ہمارے۔ سری ٹھکرانی
جی سکھیاں۔ سو دہا لینے سنگ پدہارے۔ ترگن
پھانس کے پھند پڑے۔ سو دہنی پھند انروارے۔
واری واری جاؤں میں اپنے پیا جی کی۔ سوبھا
کہے نہ آوے۔ سنگاسن آسن بٹھا روں۔
سری چھتر سال گن گاوے۔ آرتی کروں مارا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

والاجی نے کیری۔ مارے ہیٹرت پر کہہ نہ ماوے۔
اگرٹاتال مردنگ جہانجھ جنتر باجے۔ سکھیاں نرت
کریں اور گاویں ۔ ماراوالاجی نے اوپر سُندر
بدن سُہاویں۔ سوہہالوں ہیں پار سب
سکھیاں کہیں۔ ماداوالاجی اوپر تن من
جاؤں وار ۔ سُندر سروپ جُگل ووا ذ پر۔
سری ہہامت جاؤں وار۔ پرتہم ہہوم سوبہا
ات بہاری۔ بیٹھے سنگاسن سری جُگل بہاری۔
سنگاسن کنچن من موہے۔ نرکہہ ہرکہہ سکھیاں
من موہے۔ سکھیاں سے سوبہاات سُندر
چوسٹہہ تہم تکیہ کے اندر۔ بستر بہو کھن تیجا
ات زور۔ تاں پہر بیٹھے سری جُگل کشور۔
سری جُگل کشور سوبہا کن بدہ گا داں سری
ہہامت جُگل میں واری واری جاداں ۔

نوٹ پرنامیاں سیوکوں کی اولاد مثل اپنے
لڑکا لڑکی کے سمجھتے ہیں پہر کیا وجہ ہے کہ اپنے
سیوکوں کے گہر شادی کرنا جائز سمجہا ہوا ہے۔
اس سے عام لوگ کیا سمجہیں گے۔ کہ پرنامی گرو
کس کے ساتھہ شادی کرتے ہیں نیز جب ایک
دین کا ہونا پرنامیوں کو معلوم ہے تو پہر دوسری
قوموں کے ساتھہ شادی کرنے سے کیوں پرہیز کرتے
ہیں ۔ **آپ کا سیوک** مہتہ جہنڈا رام
عرضی نویس درجہ اول ازلایل پور۔

بر کے لیئے بدہو کی ضرورت !!
ایک صاحب قوم براہمن سارد عمر تخمیناً ۲۷
سال پرچارک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب
صاحب جائداد کسی براہمن قوم کی لڑکی سے
شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب خواہشمند
ہوں پتہ ذیل پر درخواست کریں ۔

المشتہر
ڈاکٹر پنڈت گنگا رام دوا آیورمیڈیکل ہال
(جالندہر شہر)

تفصیل رقومات

جو دفتر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب میں یکم
اپریل سے ۳۰ اپریل تک وصول ہوئیں

وید پرچار فنڈ

منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان معرفت لالہ وزیر چند جی	[illegible]
لالہ خوشحال رام ممبر آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان معرفت لالہ وزیر چند جی	[illegible]
لالہ پربہو دیال ویرووال ضلع امرتسر معرفت پنڈت پورن آنند جی	[illegible]
منتری آریہ سماج کرنال معرفت لالہ منشی رام جی	[illegible]
منتری آریہ سماج روپڑ معرفت لالہ منشی رام جی	[illegible]
ایضاً .... وزیر آباد	[illegible]
لالہ ہیرانند پردہان آریہ سماج شرقپور	[illegible]
پنڈت پربہو دیال (چند آدمیوں سے جمع کیا گیا)	[illegible]
لالہ سندر داس چوپڑہ ٹہیکہ دار لائلپور خانیوال ریلوے گوجرہ	[illegible]
لالہ مکہن لال ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدرسہ جات حصار ڈویژن	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج پنڈدادن خان (دسیلا گتہاس)	[illegible]
سردار سوجیت سنگہ پردہان آریہ سماج جہنگ	[illegible]
ایضاً ایضاً پانچ جن سادی	[illegible]
لالہ دیسراج سکرٹری آریہ سماج بہیرہ معرفت سادہو پرمانند	[illegible]
پنڈت گوپال چند پریزیڈنٹ آریہ سماج	

بہیرہ معرفت سادہو پرمانند	[illegible]
پنڈت کپور چند لاہور	[illegible]
لالہ گوری شنکر اسٹیشن ماسٹر کہنڈیاں	[illegible]
لالہ خوشحال چند پردہان آریہ سماج سیالکوٹ	[illegible]
لالہ ٹہاکر داس والیس پریزیڈنٹ آریہ سماج جلال آباد (ضلع امرتسر)	[illegible]
میاں رام سنگہ پٹواری نہر چونیاں (ضلع لاہور)	[illegible]

گورو کل فنڈ

سکرٹری آریہ سماج کرنال معرفت لالہ منشی رام جی	[illegible]
ایضاً .... روپڑ	[illegible]
ایضاً .... وزیر آباد	[illegible]
لالہ ہیرانند پردہان آریہ سماج شرقپور	[illegible]
لالہ خوشالی رام اسٹیشن ماسٹر پہل ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان	[illegible]
سردار سوجیت سنگہ پردہان آریہ سماج جہنگ	[illegible]
بہرانا دیوی چند سکرٹری آریہ سماج دہرم سالہ ضلع کانگڑہ	[illegible]
لالہ دیسراج منتری آریہ سماج بہیرہ معرفت سادہو پرمانند	[illegible]
لالہ خوشحال چند والیس پریزیڈنٹ آریہ سماج سیالکوٹ	[illegible]

چار آنہ مشن فنڈ

منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان معرفت لالہ وزیر چند جی	[illegible]
منتری آریہ سماج کرنال معرفت لالہ منشی رام جی	[illegible]

وشانس فنڈ

لالہ لبہو رام منتری آریہ سماج لودہیانہ	[illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدک پاٹھ شالہ و آشرم گوجرانوالہ

منتری آریہ سماج وزیر آباد........	صہ/

پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ

منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان معرفت لالہ وزیر چند جی........	صہ
منتری آریہ سماج رام نگر معرفت لالہ وزیر چند جی	عہ
ایضاً کرنال معرفت لالہ منشی رام جی	ماصہ
ایضاً.... روپڑ ایضاً.... ایضاً	عما
ایضاً.... وزیر آباد.... ایضاً....	عصہ
لالہ لاجپت رائے پلیڈر لاہور معرفت لالہ کاشی رام چوپڑہ........	عصہ
پنڈت پربھو دیال (چند صاحبان سے جمع کیا گیا)........	عمہ/
لالہ سندر داس چوپڑہ ٹھیکہ دار لائل پور خانیوال ریلوے (گوجرہ)........	عہ/
لالہ خوشحال چند وائس پریزیڈنٹ آریہ سماج سیالکوٹ........	عما

ڈیپازٹس (امانت)

اناتھ آلہ جلندھر

پنڈت پربھو دیال (چند آدمیوں سے جمع کیا گیا)........	عہ
لالہ دیسراج منتری آریہ سماج بھیرہ معرفت سادھو پرمانند........	۸/

فیروز پور یتیم خانہ

میاں رام سنگھ پٹواری نہر چونیاں ضلع لاہور........	عہ

کنیا مہاودیالہ جلندھر

منتری آریہ سماج وزیر آباد........	صہ ۱۲/

لالہ خوشالی رام اسٹیشن ماسٹر بہل (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان)........	عہ/
پنڈت پربھو دیال (چند آدمیوں سے جمع کیا گیا)........	للعہ/
لالہ سندر داس چوپڑہ ٹھیکہ دار لائل پور خانیوال ریلوے (گوجرہ)	عہ/
لالہ لکھمن لال ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدرسہ جات حصار ڈویزن........	ے/
بھراتا دیوی چند منتری آریہ سماج دہرم سالہ........	۸/
لالہ دیسراج منتری آریہ سماج بھیرہ معرفت سادھو پرمانند........	۸/
لالہ ہیم راج سکرٹری آریہ سماج شرق پور........	۸/

اناتھ آلہ اجمیر

لالہ دیسراج سکرٹری آریہ سماج بھیرہ معرفت سادھو پرمانند........	۸/

دیانند ہائی سکول لاہور

منتری آریہ سماج وزیر آباد........	للعہ

ذیل کی رقومات ماہ مئی ۹۹ء میں وصول ہوئیں

وید پرچار فنڈ

پنڈت گنگا رام سکرٹری آریہ سماج مظفر گڈھ........	صہ ۳ پیہ
لالہ کیشو رام سکرٹری آریہ سماج حیدر آباد سندھ........	للعہ/
لالہ گینتی لال پریزیڈنٹ آریہ سماج کہٹرہ افغاناں معرفت پنڈت گردہاری لال...	صہ/

(باقی آئندہ ہفتہ)

اشتہار

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاوے گا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۲/ چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا۔

المشتہر

جیرامداس متھراداس پوری پیرو پرائٹران آریز کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

نئی کتابیں موجودہ مطبع ستیہ دہرم پرچارک جلندھر

پورانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو! حصہ اول اردو	۲/
ترجمہ اُردو دیوہار بہانو........	۲/
ترجمہ اُردو سورگ میں سبجکٹ کمیٹی....	۱/
گوروکل اور اُس کے مخالف........	۱/
اظہار صداقت........	۱/
لیکچر انگریزی لالہ بدری داس ایم۔اے دربارہ تعلیم نسوان........	۲/

المشتہر منیجر مطبع ستیہ دہرم پرچارک

(جلندھر شہر۔)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہندو ہوٹل بیروں دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کیواسطے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے۔ ریٹ مقرر ہ ۔ المشتہر مالک ہندو ہوٹل لاہور

ایک کنیا کی ضرورت

میرے ایک قریبی رشتہ دار نوجوان کے لئے ایک کنیا کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی عمر ۲۰ سال کی ہے بارروزگار ہے آمدنی پچاس روپیہ ماہوار ہے لڑکی کی عمر ۱۲ سال سے کم نہ ہو۔ ہماری ذات چوپڑے ہے۔ کافی ہو کہ لڑکی کے والدین کی ذات کھتری ہو۔ مفصل حالات مجھہ راقم سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ المشتہر رلارام پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب مقام گوجرانوالہ

اخبار بھجا

یہہ اخبار پندرہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں قیمت سالانہ معہ محصولڈاک (۲)

نئی طرز اور نیا نمونہ

ہون کنڈ سفری۔ یہہ ہون کنڈ ایسے بنوائے گئے ہیں جو کہ اکٹھے ہو سکتے ہیں جب دل ہون کرنیکو چاہا کھول لیا۔ ہمراہ ایک سرویہ اور ایک چمٹا ہے تیسرے بھی لطف یہہ کہ ساتھ ایک صندوقچی ہے جس میں یہہ بند رہتا ہے۔ بیچ میں ہی آپ ہون سامگری رکھہ سکتے ہیں۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک۔ المشتہر منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

نوٹس

میرے ایک دوست اعلی خاندان جن کا نام لالہ منشی رام کھتری بجہ نانکے بہتہ کھتری ناناکے ننکے اور کھتری باپ کے ناتکے سنگر کھتری اپنی شادی

وید وکت کرنا چاہتے ہیں۔ عمر ۲۲ سال صحیح البدن خوبصورت ہے۔ ملازم پٹواری نیک چالچلن ہیں۔ آریہ خیالات والی کنیا سے جس کی آیو ۱۳ یا ۱۴ سال ہو کرنا چاہتے ہیں۔ باقی حالات مجھہ سے دریافت کریں۔ المشتہر گنڈا رام سکرٹری آریہ سماج دوسوہہ

نوٹس

ہرخاص وعام کو واضح ہووے کہ مہنت سنت داس چیلہ مہنت سرکھہ داس قوم سادھ اوداسی ساکن چوہلہ پرگنہ ترن تارن ضلع امرتسر نے مسمی ہردتا رام ولد جیون رام قوم برہمن ساکن چوہلہ مذکور کو قریباً عرصہ ایک سال سے اپنا مختار عام مقرر کیا ہوا تھا۔ اب مہنت صاحب مذکور مسمی ہردتا رام ولد جیون رام مذکور کو اپنا مختار عام رکھنا منظور نہیں کرتے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہرخاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مہنت صاحب مذکور نے مسمی ہردتا رام ولد جیون رام مذکور کو عہدہ مختار عام سے یکم جون ۱۹۰۹ء سے موقوف کردیا ہے کوئی شخص ہردتا رام ولد جیون رام مذکور سے بہ حیثیت مختار عام مہنت صاحب مذکور کوئی کارروائی کرنے کا مجاز نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا۔ تو مہنت صاحب اس کے پابند نہیں ہوں گے۔ اور قانوناً ناجائز اور کالعدم سمجھے جاویں گے۔ المشتہر

مہنت سنت داس چیلہ مہنت سرکھہ داس قوم سادھ اوداسی ساکن موضع چوہلہ پرگنہ ترن تارن ضلع امرتسر معرفت بابو شادی رام وکیل امرتسر (پنجاب)

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

میں ہر قسم کی کتابیں چھپ سکتی اور چھپتی ہیں۔ دیگر کارخانوں سے لکھائی چھپائی بہت اچھی ہوتی ہے۔ درخواستیں بنام منیجر مطبع آنی چاہئیں۔

پنجاب و ممالک مغربی وشمالی ہندو مسلمان میچوئل ریلیف فنڈ

یہہ فنڈ صدر مقام فیروزپور میں زیر اہتمام ڈائرکٹران ذیل کھولا گیا ہے۔

(۱) لالہ بہاری لال صاحب بنکر مالک انڈین ہارس ٹراک کمپنی (پٹھانکوٹ و دہرم سالہ تانگا ایجنسی) چھاؤنی فیروزپور سپرنٹنڈنٹ (۲) رائے صاحب لالہ بسنت داس صاحب ریٹائرڈ سب انجنیئر و بانی یتیم خانہ چھاؤنی فیروزپور و لائف ممبر ویش کانفرنس وایس پریذیڈنٹ (۳) لالہ جگن ناتھہ صاحب آنریری مجسٹریٹ و سابق پریذیڈنٹ میونسپل بورڈ شہر فیروزپور ..... (۴) لالہ بدری پرساد صاحب بنکر چھاؤنی فیروزپور ...... (۵) لالہ ہرجی رام صاحب پلیڈر (چیف کورٹ پنجاب) فیروزپور (۶) لالہ رامانند صاحب رئیس اعظم شہر فیروزپور ..... (۷) چوہدری شیو سہائے صاحب منیجر و مالک گولڈ سمیری پریس چھاؤنی فیروزپور (۸) لالہ جیٹھو مل صاحب بنکر و ہاؤس پیہ دہرا ٹیہر چھاؤنی فیروزپور۔ ہر مرد و ہر بیوہ جو کسی خوردسالہ بچہ کی ماں ہو اس فنڈ کے ممبر ہوسکتے ہیں۔ فیس داخلہ عہ رسوم اسٹامپ سرٹیفکیٹ ۹ سالانہ چندہ عہ اور شرح چندہ امدادی ماہ بماہ حسب ذیل معین سمجھنا چاہئے۔

۱۸ برس سے	۲۴	برس کی	عمر کے	ممبر سے	۶ ماہوار
۲۵ "	۳۴	"	"	"	۸ "
۳۵ "	۴۴	"	"	"	۱۰ "
۴۵ "	۵۵	"	"	"	عہ "

جسقدر امدادی چندہ ہوگا وفات کل کا کل اسی ماہ کے ممبر یا ممبران متوفی کے ورثا میں بحصہ رسدی قدامت ممبری کی نسبت سے تقسیم ہوتا رہیگا۔ اور زرعطیہ کی حد ۱۵۰ روپیہ سے زیادہ سے زیادہ دو ہزار روپیہ تک پہونچتی ہے اگر کوئی ممبر ۳۰ سال فرائض ممبری کے پورا کردیگا وہ اپنی زندگی میں ہی زرعطیہ پاسکتا ہے۔ زیادہ حالات سکرٹری فنڈ سے معلوم ہوسکتے ہیں۔

المشتہر

ہردارام جائنٹ سکرٹری پنجاب و ممالک مغربی و شمالی ہندو مسلمان میچوئل ریلیف فنڈ صدر مقام فیروزپور (پنجاب)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب :-

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - جیل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی بہنا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے - مبلغ عہ سمیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے - **المشتہر** پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے :-	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے بہت پانی جانا - دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئی نہیں ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے - **راقم** ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے جسکا تجربہ بھی ایک زیر علاج مریضہ مسمات اتم دیوی بعمرہ ۱۸ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد دانے نکلے ہوتے تھے اور پڑوال پڑنے سے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آ گیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی - اور وہ ان اشیا کو جو اس سے ۲ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۲۰ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی **راقم** خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے - **راقم** ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے **راقم** خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈنٹری کالج لاہور :

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے پانچ ستمبر ۹۵ء میں جمع کیا گیا ہے -

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوامی تجارت) راولپنڈی اینڈ لائل پور و لاہور بسرپرستی شری سوامی وشیشوانند سرسوتی و برہمچاری نتیانند جی مہاراج

آیوروید کے عجیب و غریب چمتکار

آریہ ورت کیلئے آیورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پالہ مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پرانی - پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال بھیجنے پر ارسال کی جاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند، جالا، پھولا، ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم، بھگندر، بواسیر، ناسور، گمبھیر بحران (خنازیر) آتشک، سوزاک، پھلبہری (سفید داغ) و سر گنٹھیا۔ تپیا - چوتھا۔ اور پرانا سے پرانی خون کی خرابی کے امراض و بات کی امراض۔

خاص قابل غور

نوٹ یہ امراض قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ بہت سے حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتوےٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا صرف ادویات سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا ( ) اپریشن کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ۔ بلا تکلیف اپریشن یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا۔ **شرائط** کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکیٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ لکھیے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنا ہوتا ہے۔ ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے۔"

(۲) بابو جیراج سنگھ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں کہ کلیان انجن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا۔ واقعی یہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک میرے دوست کو چھ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل بھیج دیں۔

(۳) بابو دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ وید کی طیار کردہ چند ادویات کے استعمال سے معلوم ہوئی ہیں۔ آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار تھا بڑے بڑے لائق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی۔ علاوہ ازیں اس اوشدھالیہ کا شی جودھیکا بخار کے رفع کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے۔ میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات سے کئی درجہ بڑھ کر مجرب ہے۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور۔

مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

L39 ओ३म् REG.No.

सिद्धस्य चक्षुषा समीक्षा

قیمت بہرصورت بہ پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئیے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار وبلیوپی ایبل ارسال ہوگا۔

ستدھرم پرچارک

جلد ۱۱ ہفت وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ اسکی کہانیسے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے دُبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے روغن مسیحا کو حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہو۔ یہ ماشہ سے کم نہ بھیجی جائیگی۔ قیمت فی تولہ (عــہ روپیہ)

روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ہیں۔ مخلوق وسست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی پیدا ہو جاتی ہے۔ فیتولہ للعہ۔ **دوای آتشک** خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر تے و دست و منہ آنیکے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ عہ **دوای سوزاک** خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔

المشتہر (حکیم تارا چند گجرات پنجاب)

ہون سامگری

۳۶ / ۱۱ — ۲۹ / ۱۰

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شری مان ماننیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے۔

نرخ ۹ سیر عہ ۲۰ رہے (؟) کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے

سگندھت دھوپ نرخ عہ سیر ۲۰ رہے کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ **چندر پرکاس ٹانک** یہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور عادی ہوتی ہے۔ تقویت باہ دماغ۔ معدہ۔ جگر گردہ۔ مثانہ۔ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت۔ خوف بے چین خرابی احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام۔ مزید براں یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل۔ حفظ اور مزید ہمتی قیمت فی بکس ۲۱ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (للعہ)

سفوف مجرب جریان سیلان منی کہنہ و رقت کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس (۲۰ تولہ کیواسطے عہ)

کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔

نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

المشتہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

۱۹/۱۰ ۲۰/۱۱

اعلان

دی سٹیٹ مڑ کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نرائن سنگھ صاحب بہادر کے سی آئی ای اجودھیا ممبر لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند معدہ ۱۸۸۲ء کو مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۹ دسمبر ۱۸۹۹ء کو ہوچکی ہے جس سے ذمہ داری حصہ داران کی محدود ہوگئی ہے۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سرمایہ - کمپنی ہذا کا سرمایہ ۲ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۲ ہزار حصص پر منقسم ہوگا - اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی - اور کمپنی کو بھی ازدیادی سرمایہ کا اختیار ہوگا۔

طریقہ ادائیگی - ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے - اور پندرہ روپیہ باقساط ماہواری حصہ دار کو ادا کرنا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی - اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (۱) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلقدار نانپارہ علاقہ بہرائچ فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالا مل سنگم لال صاحبان رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار رئیس بریلی۔ (۵) کنور گرود کرشن صاحب جاگیردار رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندر آباد ضلع بلندشہر (۶) بابو اودہ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ - (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سر مہاراج والئے ریاست جیند دہلی - (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹیری - پنڈت بھگوان داس سابق ملازم سر زوالکرٹا براورس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر - پنڈت چندو لال سابق ڈائرکٹر گنیش مڑ کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر - کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندر آباد وکیل عدالت ہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔ یہ کمپنی جیسا کہ قواعد یادداشت میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ و سوتی و ریشمی و اونی وغیرہ ذخیرہ تیار کریگی ایک وسیع قطع زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۹۰۰ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جسکے بعد کارخانہ بافی بہت جلد شروع ہوگا چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہوچکے ہیں لہذا خریداران حصص سے التجا ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں۔ کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے - شرائط کیواسطے منیجنگ ڈائرکٹر سے دریافت کرو۔

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ ‖ مطبوعہ ۱۴ ہاڑ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۱۶ جون سنہ ۱۸۹۹ع جلندہر شہر (پنجاب) ‖ نمبر ۱

سنسار کی گتی

شانتی میں اشانتی

جو یورپین سلطنتوں کی کانفرنس کہ صلح عام کے لئے زار روس کی پریرنا سے بیٹھی تھی اُس کی نسبت اب یہہ افواہیں اُڑ رہی ہیں کہ صلح عام میں کامیاب ہونا تو درکنار اگر یہہ کانفرنس ان سلطنتوں کو باہمی جنگ کے لئے آمادہ کئے بغیر اُٹھہ کھڑی ہو تو غنیمت ہے۔ یوروپ کی ظاہرا نمائشی شانتی کے اندر بڑی بھاری اشانتی کام کر رہی ہے۔ اِس اشانتی کو ہم محض ریاستوں کے برتاؤ میں ہی نہیں دیکھتے۔ بلکہ تجارت۔ صنعت وحرفت علمی جستجو غرضیکہ ہر ایک یوروپین کاموں کے اندر ہم نمائشی شانتی کے اندر اشانتی کو دیکھتے ہیں۔ جو لوگ کہ آریہ ستان کو گرجانے کے کارن اُنہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے اُن کے آریہ بزرگوں کو بھی ناچیز سمجھتے اور اُنہیں وحشی کا خطاب دیتے ہیں۔ ہم اُن کو وہم سے جگانے کے لئے اُن کی توجہہ بھارت کے اُس حصہ کیطرف کھینچتے ہیں جہاں کہ بالوں سے بیدہے ہوئے شریر والے بھیشم پتامہ کا ذکر ہے۔ کہاں یدہ کی اشانتی۔ کہاں جسم کے روم روم کے اندر تیر پروئے ہوئے اور کہاں اسی بالوں کی سیجیا پر لیٹے ہوئے بھیشم پتامہ کا شانتی کا اُپدیش۔ اشانتی میں شانتی اسیکو کہتے ہیں۔ کیا دُنیا کے دیگر حصّوں کے اتہاس میں کوئی بھی نظارہ اِس کا مقابلہ کرسکتا ہے؟ اور اِس کشتری راجرشی کا مقابلہ دوسرے مذہبوں کے پیشواؤں کے ساتہہ کیجئے۔ مسیح سولی پر چڑھتے ہوئے گھبراتا ہے۔ اس زہر کے پیالے کے ٹل جانے کے لئے پرارتھنا کرتا ہے اور آخر کار جب پھانسی ملتی ہے تو اسقدر گھبرا جاتا ہے کہ اپنے باپ کے پیار کو بھولکر اُس پر بیوفائی کا دوش لگاتا ہے۔ کسی پیغمبر کی جان نکالنے کے لئے اُس کی محبوبہ جورو کی مسواک کی ضرورت پڑتی ہے۔ یوروپ کے دہرم کے اندر بھی اشانتی ہی اشانتی کا زور دکھائی دیتا ہے۔ خواہ آریہ ستان نے خود گر کر اور ویدک دہرم سے انحراف کرکے اس دہرم کو بدنام کر دیا ہے۔ لیکن اس میں شبہہ نہیں ہے کہ یوروپ کا تمام جدّوجہد نکمّا ہے اور شانتی قایم نہیں کرسکتا۔ شانتی اُسی وقت آوے گی جبکہ تمام دُنیا ویدک اصولوں کی پیروی شروع کردے گی۔

جاپان مینیا

اونگھتے ہوئے بھارت نواسیوں کو کبھی کبھی کوئی خیال جگا دیا کرتا ہے۔ کانگریس نے اِسے کچھہ دن جگایا اور اب بھی فصلی بٹیروں کی طرح ہر دسمبر میں۔ پولٹیکل کانگریس سوشیل کانفرنس۔ دیش کانفرنس۔ کایستھہ کانفرنس کورمی کانفرنس وغیرہ وغیرہ بیسیوں کانفرنسیں اِنہیں جگاتی رہتی ہیں لیکن ان کی عادت جبینہ گاؤں کے کُتے کی طرح ہے جو اگر کسی آہٹ سے جاگ پڑتا ہے تو ایک دو مرتبہ بھونک کے پھر سوجاتا ہے۔ آج کل اِن کو جاپان کا دیوانہ پن ہوگیا ہے۔ وکیل جاپان نے ہندوستانی طالبعلموں کے لئے کرایہ وغیرہ بھی کم کر دیا ہے۔ وہاں کا خرچ بھی کم ہے۔ لاہور سے کسی حالت میں زیادہ نہیں۔ اب چاروں طرف سے جاپان ہی جاپان کی آواز آرہی ہے۔ سُنا جاتا ہے کہ بہت سے طالب علم طیار ہیں۔ لیکن کیا چھکے سے چلدیتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ سپیچیں ہوتی ہیں دیش اُنتی کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے ناظرین کو یقین دلاتے ہیں کہ جب ایک دو طالب علم بھی واپس آئے اور گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے اُن کے ساتہہ جیسا کہ وہ اُمید کرتے ہیں سلوک نہ ہوا۔ تو ہمارے بھائی جاپان کو بھول جاوینگے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا جاپان کا شور مچانے والوں نے کبھی یہہ بھی سوچا ہے کہ آیا انگریزی گورنمنٹ جاپان کے پڑھے ہوؤں کو کامیابی حاصل کرنے کے لئے سہولتیں دے گی یا نہیں۔ اگر نہیں دیگی تو آپ کا یہہ شور و شر کس مصرف کا ہے۔ کام کرنے والے شور نہیں کیا کرتے۔ بہت سی اُمیدیں مت اُٹھاؤ تاکہ اُن کے بیٹھہ جانے پر اُنتا ہی اُلٹا اثر نہ پڑے۔ ع عقلمنداں را اشارہ کافیست۔

مصنوعی اخلاق کا ایک اور نمونہ

ہم نے لکہا تہا کہ مصنوعی اخلاق کے لحاظ سے جو ایک جگہہ نیکی ہے وہ دوسری جگہہ بدی بن جاتی ہے آخر کار سردار کچنر سوڈان کے فتح کرنے والوں کو ۳۰ ہزار پونڈ دئیے جانے کا سوال پارلیمنٹ انگلستان میں پیش ہوا۔ مسٹر جان مارلے نے اِسلئے مخالفت کی کہ سردار کچنر نے مہندی کی قبر کھود وا کر اُسکی مُردے کی خرابی کرنے میں بڑی بیرحمی دکھلائی ہے۔ لیکن جبکہ لبرل پارٹی کے راہبر سر کیمبل بینرمین نے ہی اس تجویز کی تائید کی تو بیچارے جان مارلے کی کیا پیش جاسکتی تہی۔ گورنمنٹ وقت کی طرف سے مسٹر بالفور نے جواب دیا کہ بلحاظ کل حالات کے سردار لارڈ کچنر نے مہندی کی لاش کو بیعزت کرنا ہی اعلیٰ درجے کا اپنا فرض سمجھا۔ یہہ رائے کا معاملہ ہے۔ اس میں دلیل کو دخل نہیں ہے۔ جب سردار کچنر نے فرض سمجھا تو پھر کلام کو گنجائش کہاں۔

ہمارے ملک کی صحت

طاعون میں تو اب بہت کمی ہوتی جاتی ہے۔ کراچی میں ہیضہ بھی اب بہت کم ہوگیا ہے۔ بیس سے کم وارداتیں اب ہوتی ہیں۔ جلندہر کے علاقہ میں طاعون اب تک سسک رہا ہے۔ البتہ دیہرہ دون سے ہیضہ کی خبریں آرہی ہیں کوہ منصوری

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پہر مسمر داراپوب خان کا پوتا ہیضہ کا ہی شکار
ہوا - لیکن اتنے بڑے ملک میں بیماریوں کا پہوٹ
نکلنا کچھہ تعجبات سے نہیں ہے - جب ساتہہ ہی
اس کے خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملک میں جہاں
ہوں کی مفید رسم دور ہو گئی وہاں ساتہہ ہی
قوانین صحت کی پابندی بہی لوگ لازمی نہیں سمجھتے
جس طرح ہر کہ مذہبوں کے مشنری گہومتے ہیں -

اسی طرح ہماری رائے میں حفظان صحت کے
مشنری بہی گہومنے چاہئیں - لیکن شرط یہہ
ہے کہ جن قوانین کا پرچار کریں اُن کے خود بہی
عامل ہوں - ہم سمجھتے ہیں کہ آریہ سماج کے اُپدیشک
حفظان صحت کا عملی پرچار بڑی عمدگی سے کر سکتے
ہیں - لیکن افسوس کہ وے لوگ بہی اپنے فرض کو
نہیں سمجھتے ورنہ کیا ممکن تہا کہ آریہ اُپدیشک خود
ہوں ورزش وغیرہ نہ کرتے ہوں گے دوسروں کو بہی گمراہ کریں -

اور یہہ تمہارے راہبر ہیں

راجا رامپال سنگہ والئے ریاست
کالا کنکر علاقہ اودہ کانگریس کے لیڈروں میں سے
گنے جاتے ہیں - آپ نے مقام پرتاب گڑھ میں ایک
یتیم خانہ کا بنیادی پتہر رکہا ہے جو کہ ہندوستانی
یتیموں کے لئے کہولا گیا ہے - لیکن اُس کا انتظام
کس کے سپرد ہے ؟ الہ آباد کے بشپ پادری
کے - یہہ کیوں ؟ اس لئے کہ سنہ ۱۸۹۶ء کے قحط پر
انہیں نے اس طرف لوگوں کو متوجہ کیا تہا اور
۱۷ بیگہہ زمین بہی گورنمنٹ سے لیدی تہی - اب
عمارت کے لئے سترہ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے -
وہ کہاں سے آیا ؟ ہندوستانی رئیسوں کی پاکٹ
سے - اور خرچ کے لئے اب پچاس ہزار روپیوں کا
سرمایہ اور چاہئے - منجملہ اس کے شرفا و راجگان
اودہ نے اُسیوقت ۳۳ ہزار روپیہ جمع کر دیا -
اور یہہ کل سرمایہ اور ہندوستانی لڑکے لڑکیاں بشپ
الہ آباد کے سپرد ہونگے - تاکہ ہندوستان کے ہی
روپئے سے ہندوستانی لڑکوں کو آرام سے

علیسائی بنا دیں - واہ ری کانگریس جس کے ایسے
بچہ کلیاں ممبر ہیں - کانگریس قوم قوم کے نعروں سے
گونج اٹہا کرتی ہے اور متحد ہندوستانی قوم کی
اپیل پر بڑا اظہار خوشی ہوا کرتا ہے - اے
ہندوستان کے باشندو اگر ترقی کے معراج پر
پہونچنا چاہتے ہو اور یہہ ہیں تمہارے راہبر !

خالصہ کالج کونسل میں بکہیڑا

خالصہ کالج کونسل میں اسوقت
بڑا بکہیڑا اوٹہا ہوا ہے ایک فریق جو لاہور پارٹی
کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے اور جس کے ممبر کہ خالصہ
کالج کے اصلی بنیاد رکہنے والے ہیں وہ تو بہائی
جواہر سنگہ کو سکرٹری رکہنا چاہتے ہیں - اور
دوسری جو کہ امرتسر پارٹی ہے - لیکن واقعی
جس کے محرک کہ رائے مولراج بہی گر گئے ہیں
چاہتی ہے کہ سکرٹری بدل جاوے اور انتظام
لاہور پارٹی کے ہاتہہ سے چہن جاوے - ہم نہیں
سمجھتے کہ جب بنیاد ڈالنے والے بن کر دیانند
کالج سے دیگر سب مددگاروں کو علیحدہ کر کے خود
انہوں نے جابرانہ قبضہ رکہنا اخلاق سمجھا تو بہائی
جواہر سنگہ کی پارٹی کو اُسی اصول پر خالصہ کالج
پر کیوں قابض نہیں ہونے دیتے - ہمیں اس جہگڑے
کا مفصل حال معلوم نہیں ہے اور نہ ہی ہم اسمیں
کچھہ دخل دینا چاہتے ہیں - لیکن دونوں فریقوں
کو اسقدر ضرور سمجھا دیں گے کہ جو کچھہ کرو غور سوچ
وچار کر کرو - کالج ڈھنڈوں کے بہکائے ہوئے کچھہ
نہ کرو - کیونکہ اُن کا مقصد ہر ایک لڑائی میں سے
کچھہ نہ کچھہ حاصل کرنے کا ہوتا ہے ⁂

پورانک دُنیا میں غضب کی تبدیلی

آج کل پورانک دہرم بہائی
محض نام کے لئے رہ گئیں
ہیں ورنہ اُن کے اندر سے
پورانک تعلیم برابر دور ہوتی جاتی ہے - کوئی زمانہ تہا
کہ شودروں کے ساتہہ وید منتر پڑہنا پاپ سمجہا
جاتا تہا - اب برہما عیسائیوں اور مسلمانوں تک کے

مجمع میں وید منتروں کا اُچارن مہا منڈل کے جلسوں
میں ہوتا ہے - پہلے اصلاح کا نام کوئی نہیں لیتا تہا
اب براہمنوں میں اصلاح کا خیال ہونے لگا - یہاں
تک یہہ تبدیلی واقع ہوئی ہے کہ اخبار وینکٹیشور
بمبئی کا پورانک ایڈیٹر آج کل کے سادہوؤں کی
کرتوتوں سے تنگ آ کر اُنکی تعلیم اور اصلاح کے لئے
ایک خاص انسٹیٹیوشن کی ضرورت سمجھتا ہے اُسکا
خیال ہے کہ اگر کاشی میں ایسی پاٹہ شالا کہل جاوے
تو بڑا اُپکار ہو سکے - لیکن کیا ہمارے ہمعصر کو معلوم
نہیں ہے کہ کاشی میں صدہا پاٹہ شالائیں ہیں -
جن میں ودیارتہیوں کو بہوجن بہی ملتا ہے لیکن
باوجود اس کے موجودہ سادہوؤں سے بہت کم
اُن کی طرف توجہہ کرتے ہیں - جب تک کہ ان سادہوؤں
کو مجبور کرنے والی کوئی طاقت نہ ہو تب تک اِنسے
یہہ اُمید رکہنا کہ تعلیم حاصل کرنے میں محنت
برداشت کریں گے عبث ہے - جب ہمارا ہمعصر مانتا
ہے کہ اِن میں سے زیادہ تر محض عیش اور لڑنے
اور گرہستہہ بُدہ سے بچنے کے لئے سر مُنڈا کر
بہگواں بانا دہارن کر لیتے ہیں تو پہر کب ممکن ہے
کہ ایسے آدمی برضا و رغبت تعلیم کے دُکہہ اُٹہانے کے
لئے طیار ہوں - ہماری رائے میں جب تک کہ گرہستی
لوگ مضبوط دل نہیں ہوتے اور جب تک کہ اندہکاری
(غیر مستحق) کو دان دینے سے وے لوگ انکار نہیں کرتے
تب تک ہر ایک چوتہائی بہارت باشی بہیک
مانگ کر کہاتے ہی نظر آئیں گے ⁂

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک
و رہائش موجود ہے - ریٹ مقررہ -
المشتہر مالک ہندو ہوٹل لاہور ⁂

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپدیش پُشپاولی

نواں گلدستہ

नायमात्मा प्रवचनेन ल
भ्यो न मेधया न बहुना श्रुते
न। यमेवैष वृणुते तेन ल
भ्यस्तस्यैष आत्मा वृणुते त-
नूं स्वाम्॥

ہم نے بڑی بڑی تقریریں کیں۔ فصاحت اور بلاغت کے دریا بہا دئے لیکن من چنچل اُسی طرح اشانت اِدہر اُدہر گھومتا پھرا۔ ہم نے شاستروں کو پڑھ کر بے تحاشا اپنی بُدھی کو روشن کیا۔ ہر ایک چیز سے اِسے واقفیت دلائی۔ مادّی دُنیا کے اندرونی سے اندرونی راز کو دریافت کرنے کے قابل اِسے بنایا۔ لیکن من کی ترپتی نہ ہوئی ہم بڑے پریمی سشرو تا بنے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ کوئی تقریر بھی ہم نے سُنے بغیر نہ چھوڑی۔ اپنے کانوں کو ہر وقت کُھلے رکھا۔ سنسار کی ایک ایک آواز میں ہم نے نغمہ تلاش کیا۔ ویدوں اور اپنشدوں کی وِدیا کھیائیں بھی بڑے پریم سے شروَن کیں۔ لیکن باوجود اِن تمام کوششوں کے بھی من کو شانتی نہ ملی اور نہ ملتی کیونکہ جب پرماتما ہی وہ ہم کو بھول گیا شانتی کی تلاش میں دن رات لگے رہتے تو پھر بھلا ہم اُسے کس طرح پا سکتے تھے۔ جبکہ وہ تقریر کے احاطے سے ہی باہر ہے۔ کلام کی جب اُس تک پہونچ ہی نہیں ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ ہم محض اپنی زبان کی طاقتوں کو نشو ونما دینے سے اُس تک رسائی پیدا کر سکیں۔ پھر محض سُننے سے بھی ہم اُس تک کب پہونچ سکتے ہیں جبکہ قوت سامعہ کی اُس تک پہونچ ہی نہیں ہے۔ عقل سے بھی وہ پرماتما بہت ہی دور ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ ہم اُسے اپنی عقل کے دائرے کے اندر لا سکیں۔ تو پھر کیا ہم اُس شانتی کے بھنڈار۔ پرم پوجیہ۔ جگت پتا کو حاصل ہی نہیں کر سکتے۔ ایسا کٹھور۔ جگر کو پھاڑنے والا کلام مت کہو۔ کیا ہماری جنم جنمانتروں کی کوششیں سب نشپھل ہی جائیں گی؟ کیا شانتی لابھ کے لئے جس دیو آسُر سنگرام میں ہم پھنسے رہے ہیں وہ نِرارتھک ہی تھا؟ کیا وہ کل اُمیدیں جو کہ انسان نے صدیوں کی جدّ وجہد کے اندر بھی نہیں چھوڑیں محض سراب کی تاثیر رکھتی ہیں؟ کیا سچ مچ اُس زبردست دشوار کی کچھ چِنتا وہی نہیں ہے۔ جو کہ ہمیں اب تک یقین دلاتا رہا ہے کہ یہہ سانسارک دُکھہ اور سانسارک اشانتی ایک دن اوشیہ دور ہوگی؟ آہ! مت کہو کہ یہہ سب جھوٹھہ ہے کیونکہ اِنہیں کی بدولت تو زندگی قابل برداشت بن رہی ہے۔ ورنہ اس سنسار کے دُکھہ اور کلیش تو انسانی زندگی کا بڑا اڈرونا نقشہ کھینچ رہے ہیں اور اگر یہہ آشا بھی ٹوٹ جاوے اور ہم شانتی دھام سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاویں تو ہمارے اِس جینے کے لئے بھی کوئی وجہہ باقی نہیں رہتی۔

ایسی کشمکش کی حالت میں جبکہ تمام سنسار تیرہ وتار نظر آتا ہے۔ جبکہ کسی طرف سے بھی ڈھارس بندھانیوالی آواز سُنائی دیتی۔ ہمارے اندر بھی ایک روشنی اُٹھتی ہے جو کہ ہماری آتما کو باہر سے اندر کی طرف کھینچکر اپنی خوبصورتی میں محو کر لیتی ہے اُس وقت جیو آتما کو معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کی اُسے تلاش ہے جس پرماتما اور شانتی کیلئے کہ وہ جنگل وبیابان بھٹکتی اور دار الامان مارا مارا پھرتا ہے۔ وہ باہر نہیں بلکہ اُس کے اندر موجود ہے۔ پھر اُس کے لئے یہہ راز کھل جاتا ہے کہ کیوں بانی (زبان) اُس کو اُس روشنی تک نہیں پہونچا سکتی تھی۔ بانی باہر کیطرف لیجانیوالی ہے اور سانتہ ہی جڑ ہے۔ پھر کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ اُس روشنی تک پہونچا سکے جو کہ چیتن ہے اور آتما کے بھی اندر دیا پک ہے۔ اسیطرح پر کان بھی باہر لیجانے والے ہیں اور اُسیجگہہ مدد دیسکتے ہیں اندر کُن سے بھی کچھ مدد نہیں مل سکتی۔ یہاں تک کہ عقل بھی سوائے اس کے کہ مادّی دُنیاوی چیزوں کی ماہیت کو بتلا سکے اس روشنی کے دیکھنے اور دکھلانے کے قابل نہیں ہے بس یہہ بڑی کوششیں بالکل فضول ہیں جنہیں کہ ہم روزمرہ لگے ہوئے پربھو کی تلاش کرتے ہیں۔ ہماری وہی حالت ہے۔ کہ

بغل میں لڑکا اور شہر میں ڈھنڈورا

جب یار کی تصویر دل کے اندر ہی موجود ہے تو باہر اُس کی تلاش میں سرگردان پھرنے سے کیا کبھی بھی تسکین ہو سکتی ہے۔ اسی لئے رشی فرماتے ہیں کہ "یہہ پرم آتما تقریر کے اعلیٰ اوصاف کے استعمال سے نہیں ملتا۔ نہ بہت سُننے اور نہ بڑی بھاری دُنیاوی عقل سے ہی ملتا ہے"۔ پھر کسطرح ملتا ہے؟ رشی جواب دیتے ہیں کہ "جو اُسے قبول کرتا ہے اُسیکو وہ ملتا ہے اور اُسیکے لئے وہ اپنے اصلی سوروپ کو ظاہر کرتا ہے"۔ ہاں قبول کرنے سے وہ پرماتما ملتا ہے۔ تم اُسے ہزار ڈھونڈھتے پھرو۔ اور لاکھوں کوششیں اُسکو حاصل کرنیکے لئے کرو۔ لیکن جبتک کہ تم اُسے قبول نہیں کرتے تب تک تم اُسکے سچے درشن نہیں کر سکتے۔ کیا کروڑوں مسلمان جو روز مسجدوں میں سجدہ ہو گھٹنے ٹیک کر اُسکی عبادت کرتے ہیں۔ کیا کروڑوں ہندو جو علی الصباح ہی لاکھوں گھنٹوں کی آواز سے اُسکی پرستش کی منادی کرتے ہیں۔ کیا کروڑوں عیسائی جو ساتویں روز گرجا گھر میں ٹوپی اوتار کر آسمانی باپ سے دُعائیں مانگتے ہیں کیا سینکڑوں برہمو سماجی جو ہر اتوار کو اپنے مندروں میں ہری کیرتن کرتے ہیں۔ کیا ہزاروں آریہ سماجی جو دونوں کال سندھیا میں اُسکا آواہن کرتے ہیں کیا اِنمیں سے کوئی بھی اُسے قبول نہیں کرتا ہے؟ اس دردناک سوال کا ہم کیا جواب دیں! جاؤ اِن سب کے دُنیاوی بیوہاروں کو دیکھو۔ تب تمہیں یقین ہو جائیگا کہ ان میں بہت کم ایسے ہیں (شاید لاکھوں میں ایک) جنہوں نے کہ پرمیشور کو اپنے ازلی ابدی پتا کو۔ قبول کیا ہے اور جنہوں نے واقعی اُسکو قبول کیا ہے جنہوں نے سچ مچ اُس پر پورن وشواش کیا ہے اُن کے لئے زندگی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ست دہرم پرچارک

ہندو قوم کی نئی تعریف

نمبر (۷)

آپ کا چوتھا اصول یہہ ہے کہ ورن آشرم دہرم کو ہندو قوم کا لچھن سمجھنا چاہیئے - اول تو اس وقت ورن آشرم دہرم کی تعریف میں بڑا جھگڑا ہے - پورانک ہندو لوگ ورنوں کی تقسیم بلحاظ جنم کے کرتے ہیں - اور برخلاف اُس کے آریہ لوگ اس تقسیم کی بنیاد گُن کرم اور سوبہاؤ پر رکھتے ہیں - لیکن خیر اگر آپ اس بحث کو نظر انداز کرکے آریوں کو بھی اپنی ہندو قوم میں شامل سمجھیں تو بھلا یہہ تو بتلائیے کہ سوامی وِدیکانند والے جینی - بودہ - اور برہمو کیونکر آریہ رہ سکتے ہیں - کیا یہہ سب ورن آشرم دہرم کو ہندو قوم کا لچھن سمجھتے ہیں؟ اور جو سکھہ کہ اسوقت یگیوپویت اوتروانا اور سوڈہنس کہانا فخر سمجھتے ہیں - وے کیونکر ہندو کہے جا سکتے ہیں - اور آشرم دہرم کو اسوقت کون مانتا ہے - اگر سچ مچ برہمچریہ - گرہستھ - وان پرستھ اور سنیاس کو ہی ہندو دہرم کا لچھن سمجھا جاتا تو کب ممکن تھا کہ نانک پنتھی - دادو پنتھی - نرملے - کبیر پنتھی رام سنیہی - وشنوی - چیترا امی طریب داسی - وغیرہ وغیرہ ہزاروں پنتھائی آشرم دہرم کا ترسکار کرکے ہندوؤں سے پوجا لیتے اور انہیں ویدک دہرم سے گمراہ کرتے پھرتے - پس اگر ورن آشرم دہرم کو ہندو قوم کا لچھن آپ قرار دیتے ہیں - تو تمام پنتھائی جن کی تعداد کہ دو اڑہائی کروڑ سے ہرگز کم نہیں ہے سب کے سب ہندو سوسائیٹی سے خارج کئے جانے چاہئیں - لیکن اس وقت اُن پنتھائیوں کے مقابلے میں آپ کی آواز کو سنتا کون ہے -

آپکا پانچواں اصول ہے مُردوں کو آگ میں جلانا ابھی کل کی بات ہے کہ تمام وشنوی مردوں کو دفناتے تھے اور باوجود اس کے ہندو بنے ہوئے تھے لیکن کیا محض ایک رسم کے عام طور پر رایج ہونے میں کہیں ایک قوم بن سکتی ہے یا ایک دہرم قایم ہو سکتا ہے اگر ایسا ہی مان لیا جاوے تو چونکہ تمام ایشیا کے لوگ فرش پر ہاتھہ سے روٹی کہاتے ہیں اور تمام یوروپ اور امریکہ کے لوگ میز پر چھری کانٹے سے - اسلئے دونوں کو دو دہرموں میں تقسیم کیا جا سکتا - لیکن ہم دیکھتے ہیں - کہ باوجود اس بڑی تفریق کے بھی ایشیا میں کئی قومیں اور کئی مذاہب موجود ہیں - اسوقت دیگر قوموں میں بھی مردہ جلانے کی رسم رایج ہوتی جاتی ہے - کیا آپ اُن لوگوں کو ہندو سوسائیٹی کے اندر داخل کرنے کے لئے طیار ہونگے؟ اگر نہیں تو محض مُردہ جلانیکی رسم کا ایک ہونا ہندوؤں کی قومیت قایم کرنے کے لئے کافی نہیں -

آپکا چھٹا اصول یہہ ہے کہ گئو رکشا کو پرم دہرم مانا جاوے - واضح رہے کہ لالہ ٹہاکر داس صاحب نے اسجگہہ بھی اپنا ہی من گھڑت اصول پیش کیا ہے مہابھارت میں لکھا ہے کہ

अहिंसा परमो धर्म:

اہنسا یعنی کسی جاندار کو تکلیف نہ دینا ہی پرم دہرم ہے - نہ یہہ کہ صرف گئو کی رکشا کرنا پرم دہرم ہے لیکن اگر ہم آپ کا اصول ہی مان لیویں تب بھی جب آپ کی رائے میں دہرم کے اصول وہ ہیں جنکی خلاف ورزی سے ایک آدمی اُس دہارمک سوسائیٹی کا ممبر نہیں رہتا تو آپ برہموؤں کو کیونکر اپنی سوسائیٹی کا ممبر رکھہ سکتے ہیں - وے لوگ گئو رکشا کو پرم دہرم نہیں سمجھتے - پہر آپ ہزاروں - لاکھوں پیر نامی رشمشی وغیرہ متوں کے پیروؤں کو کیونکر ہندو کہتے ہیں - جو کہ گو خسک محمد اور علی وغیرہ کو اپنے پیغمبر مانکر اسوقت مسلمان پیروں کے غلام بنے ہوئے ہیں سوائے ان کے ہزاروں - لاکھوں برہمن گودان لیکر گئو کو بوچڑوں کے حوالہ کر دیتے ہیں - لیکن ہم نہیں دیکھتے کہ آپ کے عالمگیر اصولوں نے ان لوگوں کی حیثیت میں ذرا بھی فرق ڈالا ہو بنا برآن آپ کا یہہ اصول بھی واقعی عالمگیر نہیں ٹھہرتا -

آپکا ساتواں اور سب سے آخری اصول - چھوت چھات ہے جسے کہ آپ ہندو دہرم کا اعلیٰ انگ بیان کرتے ہیں - گو آپنے اس اصول کی کوئی واضح طور پر تشریح نہیں کی - لیکن آپ کی مُراد اس سے یہہ معلوم ہوتی ہے کہ جو شخص کسی غیر ہندو کے ہاتھہ کا کہا لیوے وہ ہندو نہیں رہ سکتا - کیونکہ آپنے جگہہ بہ جگہہ اس قسم کے تواہ سکھوں کے آخری گرو گوبند سنگھ جی کے پیش کئے ہیں جن میں ہدایت ہے کہ کوئی خالصہ بھی مسلمان کے ہاتھہ سے لیکر کہا ؤ پیوے - اگر آپ لشیم اونند دلیش کے کاشی - پرباگ - مرزاپور وغیرہ شہروں میں چلے جاویں - جوکہ ہندو ازم کے گڑھہ سمجھے جاتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہاں کے پنڈتوں کی رائے میں جس فرش پر کہ مسلمان بیٹھا ہو اُس فرش پر پانی پی لینے تک سے ہندو پن بھاگ جاتا ہے - ہندو دہرم کچا تاگا ایک عام ضرب المثل ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو دہرم کی بُنیاد محض چھوت چھات کے اوپر ہی ہے ورنہ وید - ایشور - آواگون - پاپ پُن وغیرہ کے عقیدوں پر ہرگز فی زمانہ کسی قسم کا زور نہیں دیا جاتا - ہم اوپر ثابت کرچکے ہیں کہ آپ کے پہلے چھہ عالمگیر اصولوں کی کوئی بھی ہندو پروا نہیں کرتا اور اُن کی خلاف ورزی کی وجہہ سے کوئی بھی ہندو آپ کی نوایجاد قوم سے خارج نہیں کیا جاتا - اب باقی آپکا صرف یہہ آخری اصول رہ جاتا ہے - اس اصول پر عموماً ہندو نام دہاری بہت کچھہ اترایا کرتے ہیں - ہندو برادریاں اسی کی دہمکی دیا کرتی ہیں - اور آئے دن ہر ایک مصلح کے سامنے اسی چھوت چھات کا بہوت کہڑا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا جاتا ہے۔ لیکن ہم اپنے ناظرین کو دکھلانا چاہتے ہیں کہ یہہ اصول بھی ہرگز ہندوؤں کا فیصلہ کرنے والا نہیں ہے۔ محض ایک دہوکھے کی ٹٹی کھڑی کی گئی ہے ورنہ اگر اس اصول کی کسوٹی پر زمانۂ حال کے ہندوؤں کے عمل پرکھے جاویں تو ایک ہندو بھی مشکل سے سولہ کے ورکا نکلے گا۔ لالہ ٹھاکرداس صاحب لکھہ چکے ہیں کہ ان عالمگیر اصولوں کو جو شخص توڑتا ہے وہ ہندو قوم کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ ہم لالہ صاحب کے اول چھہ اصولوں کی کسوٹی پر پرکھہ کر قریباً چار کروڑ ہندوؤں کی نسبت ثابت کرچکے ہیں کہ وہ ہندو قوم کے ممبر کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ اب ہم لالہ ٹھاکرداس صاحب کے قایم کردہ آخری اصول کے مطابق پڑتال کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کس قدر ہندو اسوقت آریہ ورت میں ایسے موجود ہیں۔ جو کہ ہندو سوسائٹی سے خارج ہونے کے لایق نہیں ہیں۔

(۱) احاطہ پنجاب میں پہلے کشمیر کو لیجئے۔ کشمیری پنڈت صاحب کی روٹی پنڈتانی جی مسلمان کی لاٹھی کیا ہتہ باندہ دیتی ہیں۔ وہ لیجا کر پنڈت جی کے آگے کر دیتا ہے اور پنڈت جی اُسے نوش جان کرتے ہیں۔ کیا کل کشمیری پنڈتان جو ریاست کشمیر میں بودوباش رکہتے ہیں۔ آپ کی ہندو قوم سے خارج کئے جانیکے قابل نہیں ہیں؟

(۲) ستلج کے پور لے پار۔ مالوہ دیش میں تمام ہندو (کھتری۔ براہمن بنئے۔ جٹ) مسلمان دہیوروں سے پانی بھرواتے ہیں۔ مٹی کے گھڑے پر ڈھکنا رکھا رہتا ہے مسلمان دہیور پہلے ڈھکن الگ کرکے چمڑے کی مشک میں سے پانی گھڑے کے اندر چھوڑتا ہے اور گھڑے کو پھر ڈھانپ کر چلا آتا ہے۔

(۳) علاقہ روہیلکھنڈ (جس میں بریلی۔ بدایوں۔ شاہجہانپور۔ پیلی بہیت مراد آباد وغیرہ کے اضلاع شامل ہیں) اور میرٹھہ وغیرہ میں مسلمان کے فرش پر بیٹھے ہوئے ہندو بنئے۔ کھتری تو درکنار براہمنوں تک نہ صرف پانی ہی بے تکلف پی لیتے بلکہ مٹھائی۔ پوری۔ کچوری تک کہا لینے میں کچھہ عیب نہیں سمجھتے۔

(۴) پنجاب میں عام طور پر مسلمانوں کے ارہٹ اور چرس کا پانی ہندو لوگ پی لیتے ہیں۔

(۵) ہندوستان کے کئی اطراف میں ریوڑی۔ بتاشہ وغیرہ مسلمان بناتے ہیں۔ جسے ہندو لوگ برابر استعمال میں لاتے ہیں۔

(۶) اسوقت کوئی شہر نہیں جس میں انگریزی ادویات کی دوکانیں نہ ہوں۔ بمبئی۔ لاہور وغیرہ کا تو ذکر ہی کیا۔ جہاں پر پچاس ساٹھہ۔ ستر دوکانیں کسی گنتی میں ہی نہیں ہیں۔ اس وقت قصبوں اور گاؤں تک میڈیکل ہال کھلے ہوئے ہیں۔ اُن کے نام البتہ دیسی ہوتے ہیں۔ نہیں! نہیں! ہم بھول گئے۔ بلکہ آریہ نام بھی ہوتے ہیں۔ دیانند میڈیکل ہال۔ آریہ میڈیکل ہال۔ جین میڈیکل ہال۔ ہندو میڈیکل ہال۔ سرین میڈیکل ہال شیتل میڈیکل ہال۔ کہاں تک نام گنائیں۔ شاید ہی کوئی سنسکرت زبان کا مروج لفظ بچا ہو جو کہ میڈیکل ہال کیساتھہ نہ جوڑا گیا ہو۔ لیکن کیا اس بیان سنی کے گننے کے تبدیل سے انگریزی ادویات کی حیثیت میں کچھہ فرق آگیا یہہ سب ادویات اُن عیسائیوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ جنہیں کہ ہندو لوگ ملیچھ وغیرہ ناموں سے نامزد کرتے ہیں اور جن کے ہاتھہ کا چھوا ہوا پانی پینا بھی پاپ سمجھتے ہیں۔ پھر بتلائیے تو سہی کہ اِن قومی دوکانوں کی لاکھوں روپیوں کی دوائیاں اگر ہندوؤں کے پیٹ میں نہیں تو اور کہاں جاتی ہیں۔

(۷) سرکاری ہسپتال جگہہ جگہہ کھلے ہوئے ہیں اور اگر اس وقت حساب کیا جاوے تو کل ہندوؤں کا [illegible] حصہ کم ازکم ضرور کسی نہ کسی وقت سرکاری ہسپتال کا علاج کراچکا ہوگا۔ ان ہسپتالوں میں کم ازکم نصف کمپونڈر مسلمان ہوتے ہیں۔ ہم لالہ ٹھاکرداس جی سے یہہ سوال کرتے ہیں کہ آیا ان ہسپتالوں سے علاج کرنے والے براہمنوں۔ کھتریوں۔ راجپوتوں۔ بنیوں۔ کلاسوں وغیرہ کو کسی نے بھی ہندو قوم سے خارج کیا ہے۔

(۸) سب سے بڑی بات تو ہم بھول ہی گئے۔ کروڑوں روپیوں کی انگریزی شراب لنڈن اور پیرس وغیرہ سے ہرسال اس دیش میں آتی ہے۔ عموماً تمام تعلیمیافتہ اور دولتمند ہندو آجکل انگریزی شراب پیتے ہیں۔ ہم نے ایک دن بغرض تفریح طبع جلندہر شہر کے انگریزی شراب پینے والے ہندوؤں کی فہرست بنائی تہی۔ ممکن ہے کہ ہم کچھہ نام لکہنے بہول ہی گئے ہوں۔ لیکن باوجود اس کے ہماری فہرست میں ۵۰ نام تہے۔ جلندہر شہر کی کل آبادی اس وقت ہمیں یاد نہیں۔ لیکن چالیس ہزار سے زیادہ نہ ہوگی انمیں سے اگر پچیس ہزار ہندو سمجھے جاویں تو ہندوؤں میں تین فیصدی انگریزی شراب پینے والے ہوئے۔ دیگر شہروں میں شاید اوسط اس سے بہت زیادہ ہو لیکن اسی تعداد کو اوسط مانکر اگر حساب کیا جاوے تو ایک کروڑ سے کم ہندو انگریزی شراب کے پیگ اوڑانے والے نہ نکلیں گے۔ اب سوال یہہ ہے کہ کیا ان شرابوں کو کشید کرنے والے متہرا کے پنڈے ہیں یا کسر چوبار کے شکل۔ آپ لوگ سب جانتے ہیں۔ نچلے درجے کے بہت ہی غلیظ عیسائی ان شرابوں کو کہینچتے ہیں۔ پہر یہہ ایک کروڑ ہندو کیوں نہیں قوم سے علیحدہ کیا جاتا۔

(۹) اسوقت سوڈا واٹر اور برف کے بغیر کوئی ہندو بات نہیں کرتا۔ بڑی بڑی ٹیکا لگانے والے اور لمبی دہوتیاں پہننے والے برابر سوڈا لیمونیڈ کا گلاس اُڑاتے ہیں۔ یہہ سوڈا اور برف کہاں سے آتا ہے۔ کل پنجاب میں سے صرف لاہور میں دو دوکانیں ہیں جہاں ہندو کاریگر پانی بہرتے ہیں۔ اور سب جگہوں میں مسلمان کام کرتے ہیں اب آپ ہی فرمائیے کہ کیا لڑکے لڑکیاں۔ عورتیں تک برف سوڈا آجکل نہیں پیتیں۔ ہمیں یاد ہے کہ جب موسم بگڑ جانے کا جلندہر میں گذشتہ سالوں میں اندیشہ ہوا کرتا تہا تو مسلمانوں کی کہینچے ہوئے سوڈا واٹر کا استعمال جلندہر کی براہمنیاں تک کرتی تہیں۔

یہاں تک تو ہم نے صرف معمولی موٹی مثالیں پیش کی ہیں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ملاحظہ کیا جاوے تو لاکھوں ہندو انگریزوں اور مسلمانوں کے ساتھ خفیہ کھاتے ہوئے دکھائی دیں گے - لاکھوں رنڈی باز مسلمانی رنڈیوں کا جوٹھا کھاتے ہوئے نظر آویں گے - کہاں تک بیان کرتے چلے جاویں - اگر لالہ ٹھاکر داس صاحب کے اس آخری عالمگیر اصول کو نافذ کیا جاوے تو شاید لالہ صاحب خود پچاس سو آدمیوں کو اپنے ہمراہ لیکر ہندو قوم - یا ہندو دھرم یا ہندو سوسائٹی کی چٹائی بچھا رکھیں لیکن ہندو قوم کے نخوت اپنے فرد سے بہرے ہوئے دعویٰ ہرگز قائم نہیں رہ سکتے -

اب ہم لالہ ٹھاکر داس صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے اپنی عقل کے باورختار مرکب کو دھار رنگ میدان میں بگٹٹ دوڑاتے ہوئے اپنی "سیاسی طبیعت" سے "اندرونی اختلافات فرقوں کے مقامات نااتفاقی" کو آپ نے پبلک میں ظاہر کیا ہے یا کسی اور نے - اور کیا ہندو قوم کے مختلف فرقوں کے واحد اصول قائم کرکے انہیں اتفاق ڈالنے کی بجائے آپ نے ہندو قوم کے دائرے کو اس قدر تنگ نہیں کر دیا - کہ آپ کی تعریف کے مطابق لنکا ٹوکے باشندوں کی تعداد کے آدمی بھی ہندو نہیں کہلا سکتے ؟

ع

"ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا"

(باقی آیندہ)

ضرورت

میرے ایک قریبی رشتہ دار نوجوان کے لئے ایک کنیا کی ضرورت ہے - لڑکے کی عمر پچیس سال کی ہے با روزگار ہے آمدنی پچاس روپیہ ماہوار - لڑکی کی عمر ۱۷ سال سے کم نہو ہماری ذات چوپڑہ ہے کافی ہوگا لڑکی کے والدین کی ذات کھتری ہو - مفصل حالات مجھ سے معلوم ہو سکتے ہیں -

المشتہر رلا رام پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (مقام گوجرانوالہ)

ایڈیٹوریل نوٹس

تمہارا جیون ہی اپدیش ہو

آج کل آریہ ورت دیش میں جس قدر اپدیشک نظر آ رہے ہیں انہیں دیکھ کر ایک اجنبی شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس دیش کا اُدّھار کب کا ہو گیا ہوگا - لیکن جونہی کہ وہ اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کا استعمال شروع کرتا ہے تونہی وہ حیرت سے ایک ہی سور کا دردناک نعرہ تمام ملک میں سے اُٹھتا ہوا سنتا ہے اور اُس کی آنکھوں کے آگے ایک ہی بھیانک چتر سارے دیش کا کھنچ جاتا ہے - وہ حیران ہو کر وجہ دریافت کرتا ہے - لیکن وجہ اسے معلوم نہیں ہوتی - ہر ایک ٹولی بڑے شد و مد سے شراب کی برائیوں کا پرچار کر رہا ہے - لیکن پھر حیرانی ہے کہ روز بروز دیسی شراب کا ٹھیکہ بڑھتا جاتا ہے اور انگریزی شراب کا چالان دوگنا ہوتا جاتا ہے - بیبھچار کے برخلاف رقت دلانے والے لیکچر ہوتے - لیکن بیبھچار دن بدن بڑھ رہا ہے - جن جن برائیوں کے برخلاف روزمرہ لیکچر ہو رہے ہیں وہی برائیاں ترقی پر ہیں - عقل حیران ہو جاتی ہے کہ ماجرا کیا ہے - لیکن شراب کے برخلاف واعظ کرنے والے نوجوان کے پیچھے چلے جاؤ - شام ہوتے ہی شراب کا دور چلنے لگتا ہے یوں تو پرچارک کے ساتھ ہو لو - گھر اور باہر دونوں جگہ بیبھچار میں اُسے ننگا دیکھو گے - جو لوگ مکاری کے برخلاف گھنٹوں تک تقریریں کر سکتے ہیں انہیں اول درجہ کا مکار پاؤ گے - غرضیکہ اس دیش کے باشندوں کے عقیدوں کو عمل کے ساتھ متفق نہیں پاؤ گے - جب یہ حالت ہے تو پھر برائیاں کیسے دور ہو سکتی ہیں -

ع

"چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

جب ہر ایک شخص بدی لیاقت والا پرچارک بنا ہوا ہے اور جب ہر ایک شخص اپنا پہلا فرض پرچار کو سمجھتا ہے تو اپنا اُپکار کیسے ہو سکے - کل آریہ ورت کے عموماً اور پنجاب دیش کے خصوصاً تمام نوجوان پرچار کی دھن میں مست - دیش کو اُنتی کی شکر پر چڑھانے کے لئے دن رات پرچار کرتے اور اسی لئے اُن کو اپنے اُپکار اور اپنی اُنتی کا موقع نہیں ملتا - لیکن یہاں یہی تو مشکل ہے - تم تو میرے اُپکار کے لئے کوشش کرتے ہو مجھے اپدیش دینے کے لئے اپنے آتما کو بھول جاتے ہو - لیکن مجھے بھی تو تمہارا اپدیش سننا اور اس پر عمل کرنے کی فرصت نہیں ہے - کیونکہ میں نے بھی تو دوسروں کا اُپکار کرنا ہے - جب سب ہی اپدیشک ہوں تو سننے کون اور اُن اپدیشوں پر عمل کون کرے - اے ہمارے نوجوان بھائیو ! اس لئے تم دوسروں کا فکر نہ کرو - اپنے آتما کو پوتر کرو - جب تم خود پوتر ہو جاؤ گے تو تمہارا جیون خود اپدیش کرے گا - اور وہ اپدیش ہوگا بھی مؤثر

نئی روشنی کا نیا ڈھکوسلا

لیکن نئی روشنی کی گود میں پلا ہوا جنٹلمین جواب دیتا ہے "ہمارے نج کے چلن سے تمہیں کیا مطلب - ہم اپدیش تو اچھا دیتے ہیں" اسی قسم کا جواب وہ ایک نئی روشنی والوں نے ہمیں ہی دیا تھا جبکہ ہم نے اپنے گمراہ بھائی گوجرال فری میسن کے خطرناک دام سے لوگوں کو بچانے کی کوشش کی تھی - اُن کا دعویٰ تھا - کہ ہم نے پبلک کا بڑا نقصان کیا ہے کیونکہ اگر گوجرال کا اپدیش اچھا ہے تو کیوں اُس کا جیون اُسے اپدیش دینے سے روکے - ہمیں افسوس ہے کہ ایسے لوگ اپنی روشنی کے جسم کو بھی بھول جاتے ہیں اگر ہر ایک بدمعاش آدمی کو پرچار کرنے کا ادھکار ہے تو ہم دریافت کرتے ہیں کہ بیبھچار کا دشمن ثابت ہو جانے پر ملک آئرلینڈ کا سلطان لی مک

یہی مسٹر پارنل کیوں پولیٹیکل کاموں کے بھی نااہل سمجھا جانے لگ گیا تھا اور کیوں تمام انگریزی قبیلہ ملک اُس کی عزت کرنے سے پہلو تہی کرتے تھے۔ ویسی قسم کے خیالات رکھنے والے بھائی اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں کہ ایک شرابی شراب کے برخلاف ہو کر لوگوں کو شراب پینے کی طرف زیادہ رغبت دلاتا ہے۔ جیسا لوگ پرچارکوں کو انہیں برائیوں کا شکار پاتے ہیں جن کے برخلاف کہ وہ پرچار کرتے ہیں تو پھر برائی عام لوگوں کی نظروں میں برائی نہیں رہتی۔ اس وقت جو پورانک ہندوؤں میں برائی سے نفرت نہیں ہے تو اس لیے کہ اُن برائیوں کو پورانوں نے رشیوں اور دیوتوں کے گلے مڑھ کر انسانوں کی نظروں میں سے اُنکی بدصورتی کو دور کر دیا ہے۔

دانا دشمن سے نادان دوست بدتر ہے۔

سوامی ہنس سوروپ صاحب ایک انگریزی فارسی پڑھے ہوئے تعلیم یافتہ جوان بھگویں بھیس میں چکر لگا رہے ہیں۔ آپ پہلے آریہ سماج کے برخلاف کچھ نہیں کہا کرتے تھے۔ بلکہ پورانک سبھاؤں میں آریہ سماج کے خیالات سے فائدہ اُٹھا کر بڑے مؤثر دیا کھیان دیتے تھے۔ لیکن اتفاق سے ایک اخبار میں یہہ چھپ گیا کہ سوامی صاحب جنم کے کایستھ ہیں۔ اس پر سوامی صاحب آگ بگولہ ہو گئے اور اُسی دن سے مہرشی دیانند کو گالیاں دینے کا مشن اختیار کر لیا۔ آریہ سماجی لوگ سوامی صاحب کی اس حرکت سے یقین کر بیٹھے کہ یہہ ضرور کایستھ ہیں۔ سوامی صاحب پنڈت گوپی ناتھ لاہوری کے دوست ہیں۔ پنڈت صاحب نے سوامی صاحب کی سرخروئی کے لیے ایک چتر بانکی پور سے منگا کر اپنے سناتن دھرم گزٹ میں شائع کیا ہے جس سے کہ انہیں براہمن زادہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن نادان دوست بجائے فائدہ کے نقصان ہی پہونچاتا ہے۔ ہم تو یہی جانتے تھے کہ محض آریہ سماجیوں کو ہی شک ہے کہ سوامی ہنس سوروپ کایستھ نژاد ہیں۔ لیکن پنڈت گوپی ناتھ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ بعض "سناتن دھرمی" بھی ایسا ہی شک کرتے تھے۔ یہہ تو ایک ہوئی۔ لیکن بانکی پور کے نامہ نگار نے شک کو اور بھی مضبوط کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ سوامی صاحب ہیں تو براہمن زادے لیکن اُنکے باپ کا ایک کایستھ کے ساتھ سانجھا تھا۔ براہمن دیوتا کے مرتے وقت کوئی خویش و اقربا نہ تھے۔ اس لیے اپنے کایستھ بھائی وال کے سپرد بیٹے کو بھی کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اُنہیں کایستھ سمجھتے ہیں۔ نامہ نگار صاحب اب شک کرنیوالوں سے سوال کرتے ہیں کہ اگر ہنس سوروپ جی کایستھ ہیں تو وہ لوگ اُن کے باپ وغیرہ کا نام بتلا دیں۔ یہہ عجیب منطق ہے۔ بھائی صاحب آپ نے خود ثابت کر دیا کہ سوامی صاحب بچپن سے ہی کایستھ کے یہاں پلے ہیں۔ پس یہہ تو ظاہر ہے کہ وہ اپنے ہوش سنبھالنے کے پیشتر سے ہی کایستھ کے یہاں پلے۔ اب یہہ ثابت کرنا آپ کا فرض ہے۔ کہ وہ کس براہمن کے لڑکے تھے۔ سو آپ اُن کے باپ کا نام تک نہیں بتلاتے۔ پھر کون یقین کر سکتا ہے کہ ہنس سوروپ صاحب کسی براہمن کے لڑکے تھے۔ لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ سوامی ہنس سوروپ صاحب کے کایستھ نژاد ثابت ہو جانے سے آپ کی کیا ہانی ہے۔ اگر آپ کہیں کہ سوائے براہمن کے آپ کسی کو سنیاس کا ادھیکار نہیں سمجھتے تو کرپا کر کے بتلائیے کہ جن سوامی وویکانند کے لیکچروں کا ترجمہ آپ بطور پورانک دھرم کی سپورٹ کے اپنے گزٹ میں چھاپتے رہے ہیں وہ جنم کے کون ہیں؟ ہر صورت پنڈت گوپی ناتھ نے اس وقت نادان دوست بن کر لوگوں کے شبہہ کو کسی قدر زیادہ پختہ کر دینے میں مدد دی ہے لیکن ہم پھر بھی کوئی فرق نہیں سمجھتے ہیں سوامی صاحب کے اپنے گُن۔ کرم اور سوبھاؤ کو دیکھنا چاہیے۔ نہ کہ اُن کے والدین کی ذات کو۔ اور اس لیے ہم سوامی صاحب سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اگر وے واقعی سنیاس آشرم کو بٹا نہیں لگانا چاہتے۔ تو مہرشی دیانند اور آریہ سماج کو گالی دینا چھوڑ دیں۔ اور بجائے اِس کے معقول طور پر بحث مباحثہ کیا کریں۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر سوامی صاحب ہمارے اُس چیلنج کو قبول کرتے جو کہ ہم نے اُن سے شاستراتھ کے لیے یکم جنوری سنہ ۹۹ء کو بھیجا تھا۔

پورانک سفید جھوٹھ

جگن ناتھ مراد آبادی نے آریہ سماج کے برخلاف بہت سے لچر و پوچ اعتراضات جبڑ کر کئی ٹریکٹ لکھے ہیں جن کے جواب کہ پنڈت کرپا رام اور دیگر آریہ لوگ دے چکے ہیں۔ وہی جگنناتھ اب پنڈت گوپی ناتھ صاحب کے گزٹ میں ایک خط چھپواتا ہے جس کا عنوان ہے "آریہ مسافر لیکھرام کی شرمناک دروغ گوئیاں" لیکن ایک تحریر پر صرف یہی اعتراض کرتا ہے کہ ملیکش اور لون لفظ کے معنے پنڈت لیکھرام نہیں جانتے تھے۔ اسلیے صرف ایک ہی امر رہ جاتا ہے جس کی بناء پر کہ جگنناتھ نے اوپر کی پھکڑ بازی سے بھری ہوئی سرخی دی ہے۔ اعتراض یہہ ہے کہ پنڈت لیکھرام نے اپنے رسالہ "پوران کسنے بنائے" میں بھاگوت کے حوالے سے یہہ غلط لکھا ہے کہ اُنھیں نارد کے وشنو کے پاس جاکر ملیکشوں کے مہادیو کا مندر توڑ دینے کی شکایت ہے وغیرہ۔ اس پر جگن ناتھ بڑی ڈینگ مارتا ہے کہ بھاگوت میں یہہ کہانی نہیں ہے۔ اور اسی کی بناء پر آریوں کو شرم سے ڈوب مرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اور جگنناتھ ہی اس تحریر کو پنڈت لیکھرام کی "جھوٹھی بکواس" ظاہر کرتا ہے۔

اگر درحقیقت پنڈت لیکھرام نے بھاگوت کا ہی حوالہ دیا ہوتا تب تو ہم بھی اُن کی غلطی کو قبول کرتے اور جگنناتھ کی گالیوں کو سر ماتھے پر رکھتے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

لیکن وہاں عبارت کیا ہے؟ جگنناتھ صاحب! اور پنڈت گوپی ناتھ صاحب! ذرا آنکھوں کو تعصب کی غلاظت سے صاف کر کے پڑھیئے۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر نے لکھا ہے۔ وہ ثبوت نمبر ہفتم۔ پدم پوران کے اُتر کھنڈ مہا بھاگوت مہاتم کے اول ادھیائے کے ۲۸ شلوک سے ۳۲ شلوک تک لکھا ہے کہ نارد جی ویاکل اور سنتاپ وغیرہ وغیرہ منشی جگنناتھ صاحب! اب بتلاؤ کس کو شرم کے مارے ڈوب مرنا چاہیئے؟ شرمناک دروغ نویسی کس نے کی؟

ہمیں جگنناتھ کی بے شرمی پر تو کوئی تعجب نہیں لیکن پنڈت گوپی ناتھ صاحب کی ناواقفی پر بڑا افسوس ہے جب اپنے مذہب کے لٹریچر سے اسقدر بھی واقفیت نہیں ہے کہ ایسے صریح واقعوں کی پڑتال کر سکیں تو مذہبی رسالہ چلانے کی دھن کو چھوڑ دینا چاہیئے +

آریہ سماجک خبریں

کھیر پور تحصیل علی پور (ضلع مظفر گڈھ) میں پنڈت ہیمراج جی اُپدیشک ۲۳ کو پدھارے۔ ۲۴ مئی سے ۲۹ مئی تک برابر دھرم اپدیش دیتے رہے تعداد حاضرین ۶۰ سے ۱۰۰ تک ہوتی رہی۔ اس چھوٹے سے گاؤں میں اسوقت تیس سے زیادہ درجن آریہ ہیں۔ اور اُسیقدر ہمدرد ہیں۔ پورانکوں نے بڑی گہبن ڈالنے چاہے۔ علی پور کے گدی نشین مہنت نے بہتیرا گہبن ڈلوانا چاہا لیکن علی پور کے آریہ بھائی بھی کھیر پور جا پہنچے اور اُن میں سے پنڈت گردھاری لال صاحب نے خوب ویاکھیان دیا۔ لاہور وغیرہ پورانک منڈل والوں کو تار خبریں بھی دی گئیں۔ لیکن جب کوئی مقابلہ پر نہ آیا۔ تو اب کھیر پور کے دو آریہ بھائیوں پر ایک ہندو کی طرف سے فوجداری کی جھوٹی عرضی ڈلوا دی گئی ہے۔ ہم نے اِن میں سے کئی بھائیوں کو مظفر گڈھ کے جلسہ پر دیکھا تھا بڑے پکّے وشواسی آریہ ہیں۔ ہم اپنے کھیر پور کے بھائیوں کو یہی صلاح دیتے ہیں کہ گالی کا جواب گالی میں ہرگز نہ دیویں بلکہ ہر ایک تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے ادھرم کا مقابلہ کریں اور یقین رکھیں کہ ستیہ کی ہی جے ہوگی۔

قصبہ لون میانی میں بھی سادھو کیشوانند جی جا پہونچے ہمارے دنار رک بھائی ملک جوالا سہائے جی نے مورتی پوجا وغیرہ مضامین ویدوں سے نکالنے کے لئے سادھو جی کو چیلنج دیا اور پھر اگر ممبران کو بلوا کر اُن کے لکچر کرائے۔ جن میں سے پنڈت گوکل چند۔ ماسٹر موہن لال صاحب بی۔ اے۔ بابو بھگت رام ساہنی و حکیم رام رکھا مل صاحبان نے ویدک دھرم کی بزرگی ظاہر کرتے ہوئے سادھو جی کے ویاکھیانوں کی خوب قلعی کھولی۔ پرچار ہنوز جاری ہے۔

آریہ سماج جلندھر شہر کی طرف سے سوموار و منگل وار تاریخ ۵ و ۶ جون کو چونک سوداں میں لالہ وزیر چند اور لالہ منشی رام نے دھرم اپدیش دئے۔ جنہیں انسانوں کی دھرم اروچی کی وجہہ بیان کرنے کے بعد پاکیزگی حاصل کرنے کے ذرایع بتلائے گئے۔ لالہ منشی رام کا ویاکھیان پنجابی زبان میں تھا اوسط حاضری ۳۰۰ تھی ایک پریمی بھائی تی بھی آئے ہوئے تھے جنہوں نے ہری کیرتن سے لوگوں کو پرسن کیا۔

ایک کھتریوں کے ہتیشی رائے بریلی سے ایک بواہ سنسکار کے ویدوکت رِیتی سے ہونے کی خبر بڑی تفصیل کے ساتھ بھیجتے ہیں جس میں نہ تو ور۔ کنیا کی عمر درج ہے اور نہ غور سے پڑھنے پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ سوائے نوگرہوں کی پوجا نہ ہونے کے اور کیا کارروائی ہوئی عورتوں کا علیحدہ تنی کرھائی کی رسم ادا کرنی بھی لکھا ہے۔ البتہ ایک بات ہے کہ پشچم اُتر دیش کے کھتریوں میں شاید یہہ پہلی مثال ہے کہ اویدک ریتوں سے کسیقدر پرہیز کیا گیا ہے جس کے لئے ہم اس بواہ کے فریقین کو مبارکباد دیتے ہیں۔

آریہ سماج جگادھری کے لالہ شیبدیال خزانچی کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ اور عه روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان ملے۔ نتھو رام ہنر ازسنی اپنے پتر اُتپتی کی خوشی میں دو روپیہ کنیا پاٹھشالا جلندھر اور عه روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دئے لالہ جے چند کی مرتیو پر شوک میٹنگ کر کے اظہار افسوس کیا گیا۔ تاریخ ۲۵ مئی کو پنڈت دلو جی دیالو جی اُپدیشک تشریف لائے۔ اور پانچ ویاکھیان متواتر ہوئے حاضری ۷۰۰ - ۸۰۰ کے قریب ہوتی رہی اثر بہت اُتم ہوا۔ پہلا ویاکھیان سُکھ کی پراپتی کس طرح ہو سکتی ہے۔ دوسرا۔ دھرم کیا ہے۔ تیسرا۔ سندھیا وشے میں۔ چوتھا ستری شکشا پر اور پانچویں روز ایک خاص ادھکاریوں کا جلسہ ہو کر اُن کو اُپدیش کیا گیا۔ اثر بہت اُتم ہوا۔

لالہ تارا چند جی ممبر آریہ سماج دہلی کے پتا کا دیہانت ہوا۔ داہ کرم لالہ کندن لال جی و لالہ تریتی سہائے جی نے سنسکار ودھی کے مطابق کرایا۔ لالہ صاحب نے ایکسو روپیہ سماج فنڈ اور ایک روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کو دان کیا۔

۱۴ مئی سنہ ۹۹ء بروز اتوار لالہ ہیرداس جی مہاشہ آریہ سماج دہلی کی دھرم پتنی کا دیہانت ہوا واہ کرم سنسکار ودھی کے مطابق کندن لال جی و پنڈت تریتی سہائے جی و پنڈت گنگا سہائے جی نے کرایا۔ لالہ ہیرداس جی پتر لالہ رام چھپال جی آریہ سماج دہلی کے ممبر ہیں۔ پنڈ دان کرنا ٹہایا باندھنا سوگ رہنے وغیرہ کوئی اویدک کارروائی نہیں کی۔ لالہ ہیرداس جی اور اُن کے پتر کو جو تکلیف اس موقع پر پہونچی ہے بیان سے باہر ہے۔ پرماتما مرتک کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔ لالہ صاحب نے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پانچ روپیہ سماج کو دان دیا اور ریشٹوں کو ایک ایک روپیہ اور طلائی چھلا دان کیا ۔

بہت بڑے ہی افسوس سے معلوم ہوا ہے کہ لالہ تہارو مل خزانچی آریہ سماج بہنگ گھیانہ کے لڑکے کا دیہانت عین عالم شباب میں ہوا۔ عزیز کی شادی کی تیاریاں بڑی دہوم دہام سے ہو رہی تہیں جو کہ پوران ویدک ریتی سے ہونی تہی - مگر مرتیو نے یہہ شادی پہلے کردی - بیشک لالہ تہارو مل کو اس عمر میں بڑا ہی صدمہ پہونچا ہے ۔ ایشور آنکو شانتی پردان کریں۔

تازہ خبریں اور رائیں

شکر خدا بجا لانا چاہئے - کہ کراچی میں ہیضہ کم ہوتا جاتا ہے اب ہر روز ۲ بیش اور ۳ بمش کے درمیان موتیں ہوتی ہیں۔

سیتا پور کے ایک بیرسٹر صاحب نے اخبار پائونیر میں شکایت کی تہی کہ اُن کے یہاں کے مجسٹریٹ پولیس کے کورٹ انسپکٹر کو اپنے پاس کرسی بیٹہنے کے لئے دیکر گواہوں پر پولیس کا ناجایز دباؤ ڈلوا دیتے ہیں اسپر مسٹر نندی بیرسٹر گورکہپور نے بہی لکہا - اور پہر بہت سے مراسلے شایع کئے جنکا خلاصہ مطلب یہہ تہا کہ سول سرجنوں - انگریزوں اور دیگر سرکاری نوکروں کو بہی بحیثیت گواہ پیش ہونے پر کرسی دینا عدالت کی عزت کو کم کرتی ہے - انگریزوں کی یہی بڑی تعریف سمجہی جاتی ہے کہ گو پولیٹیکل اغراض کے لئے وہ کیسی ہی پالسیاں چلیں - لیکن انصاف میں اُن کے یہاں راؤ رنگ برابر ہے - افسوس کہ انگریزوں کی سلطنت کے اس اعلیٰ وصف کو اگر گرانے کے ذریعہ ہوتے ہیں تو دیسی مجسٹریٹ اور جج - ہم نہیں سمجہتے کہ جب ایک اعلیٰ اصول کو حقیر بنانے والے اپنے ہی بہائی ہوں۔ تو شکایت کس سے کی جاوے ۔

پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے پنڈت لیکہرام کی نسبت لکہا ہے کہ "اُن کی علمیت بہی اُردو فارسی شُد بُد سے زیادہ نہ تہی"؟ ہم منشی محبوب عالم سے درخواست کرتے ہیں - کہ پنڈت صاحب کی کسی کتاب کا جواب لکہنے کی جرأت کریں - پہر اُنہیں معلوم ہو جاویگا - کہ پنڈت جی کی لیاقت کیسی تہی افسوس کہ اپنی واعظ کی سفارش کرتے ہوئے تعصب کے مارے بے محل پنڈت لیکہرام پر حملہ کرنے سے منشی محبوب عالم سے مشہور بے تعصب مسلمان بہی نہ بچ سکے - پہر متعصب مسلمان تو نہ معلوم کیا ستم ڈہاتے ہونگے ۔

مہاراجہ صاحب کپورتہلہ صحت کے لئے کشمیر تشریف لیجانے والے ہیں لیکن فرانس کے فراق میں بہلا صحت کب ٹہیک ہونے لگی ہے ۔

لاہور کے اخبار بڑے شوق سے یہہ خبر شایع کر رہے ہیں کہ ایک مسلمان امیر آدمی کے برخلاف دو یوریشین بہنوں نے دعویٰ دائر کیا ہے کہ اُسنے دونوں کے ساتہہ بیاہ کا اقرار کرکے - بدمعاشی کی اور اب گذارہ نہیں دیتا - ہم نہیں سمجہتے کہ جب ہندوستانیوں کی ہزاروں آپسکی مرد و عورت کی بدمعاشیوں کی فہرست اخباروں میں نہیں نکلتی تو اس خاص خبر کے شایع کرنے سے کیا مطلب ہے - بدمعاشی خواہ کسی فرقہ اور کسی جماعت میں نمودار ہو قابل افسوس ہے اور ایسلئے کچہہ عرصہ کے لئے بیہودہ پٹیریاٹیزم کی پُکار کو بند کرکے انسانوں کے اخلاق درست کرنے کی طرف رجوع ہونیکی ضرورت ہے ۔

کیمبرج کے کنگس کالج میں ایک خاص وظیفہ روسی زبان سکہانے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اخباروں میں خواہ کچہہ ہی ظاہر کیا جاوے اس میں شُبہہ نہیں ہے کہ روس سے انگریز لوگ برابر خایف رہتے ہیں اور اُس کے اقرار و قول پر اعتبار کرنے کے لئے طیار نہیں معلوم ہوتے۔ جیوں جیوں تہذیب ترقی کرتی جاتی ہے۔

تیوں تیوں گناہ مہذب ہوتا جاتا ہے - مُلک ہسپانیہ میں دو خوبصورت عورتیں تہیں ایک نے اپنی نسبت زیادہ تر خوبصورت سے حسد کرکے ایک دستانوں کا جوڑا اپنی رقیب لڑکی کو بہیجدیا۔ دستانوں میں زہر تہا جس کے اثر سے بیچاری خوبصورت لڑکی مرگئی - تہذیب تب مفید ہو سکتی ہے جب دہرم اُس کا سہایک ہو۔

دیسی عیسائی اب اپنے آپ کو ولایتی سمجہنے لگ گئے ہیں - افسوس کہ مذہب کو پالٹیکس کا غلام بنایا جا رہا ہے۔

خالصہ سنگہہ کے ایک داس رائے دیتے ہیں کہ آئیندہ کے لئے خالصہ کالج کے ہر ایک سکہہ ممبر سے یہہ اقرار کرانا چاہیے کہ وہ دس گوروں کے بتلائے ہوئے اور خصوصاً آخری گورو کے درست کئے ہوئے دہرم کو مانتا ہے - سکہی کو خاص الہام ہر ایک مذہب سے جُدا مانتا ہے - آج کل کے گوروں کو مسند مانتا ہے وغیرہ - سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ جب غیر سکہوں یعنی انگریزوں سے یہہ اقرار نہ کرایا جاوے گا - تو سکہوں کو کیسے مجبور کیا جاوے گا - کہ اس قسم کا اقرار کریں - بات تو تب ہے جب سر ولیم راٹگن صاحب کو بہی جب کالج کونسل میں بٹہنا ملے جبکہ وہ اس اقرارنامہ پر دستخط کر دیں۔

بنگال کی تجارت کوئلہ بہت بڑہتی جاتی ہے۔

ہندوستان کی چاء کی ملک امریکہ میں قدر گہٹتی جاتی ہے۔

لارڈ کرزن نے لاہور کی بادشاہی مسجد کی ایک لیمپ اور ایک رحل نذر کیا ہے - ہم منتظر ہیں کہ لارڈ موصوف کب ہندؤں - سکہوں - جینیوں وغیرہ کے مذہبی مقاموں کے لئے مناسب نذریں پیش کرتے ہیں۔

نیشنل انڈین ایسوسی ایشن ایک جماعت ہے جس کا کام یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ ستری شکشا کو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مدد دے۔ کہا جاتا ہے کہ کبھی زمانہ مدرسوں کو مدد ہی ملتی ہے۔ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ بہی سنٹری شکشا کی ترقی چاہتی ہے۔ لیکن کنیا مہاودیالہ جلندھر کو ان تحریکوں جن سے کسی نے بہی کبھی نہیں پوچھا۔ کیا اسلئے یہہ کام زیادہ تر متعصب عیسائیوں کے ہاتھ میں ہی۔ ہمارا تجربہ ہے کہ کنیا مہاودیالہ کی چھٹی جماعت کی لڑکی مڈل پاس شدہ کی نسبت آریہ بہاشا کی عبارت زیادہ تر عمدگی سے لکھ سکتی ہے۔ ہم لوگوں کو بیرونی مدد سے نراش ہوکر خود کوشش کرنا چاہیئے۔

پنڈت گوپی ناتھ کے گزٹ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ کرشن جی نے کسی بدنیتی سے چیر ہرن نہیں کیا بلکہ اس لئے گوپیوں کو سزا دی کہ اُنہوں نے ننگی ہوکر جل میں کیوں پرویش کیا۔ اور کہتا ہے کہ ہندو شاستروں کی آگیا ہے کہ جل میں ننگی نہانے والی عورتوں کو بہی سزا ملنی چاہیئے۔ کیا پنڈت صاحب لاہور کی برہنہ غسل کرنے والی ہندنیوں کو یہہ دنڈ دینا اپنے ذمہ لیں گے۔ چونکہ یہہ زمانہ تجربہ کا ہے۔ اس لئے پنڈت صاحب اگر چیر ہرن لیلا کریں تو معلوم ہو سکتا ہے کہ پہلے انس لوگ پورانک شاستروں کی ایسی پیروی کرنے والے کو کیا سمجھتے ہیں۔

امریکہ کے مشہور شہر شکاگو میں اس وقت تجربہ ہو رہا ہے کہ سر پنش کے کارخانہ کے فضلات سے ربڑ طیار کیجاوے۔ مادی ترقی کا تو یہہ زمانہ ہی ہے۔ امریکہ کے اضلاع کار نوال۔ بوہا۔ اور چیلی وغیرہ کے باشندوں کے بال سبز ہو جاتے ہیں۔

جاپان جانے والے ہندوستانی طلبا کے واسطے کرایہ آمد رفت بمبئی و یاکوہاما سے نہایت کم کر دیا گیا ہے۔ درجہ دوم مالعہ بجائے مالعہ اور درجہ سوئم لعہ بجائے مالعہ خوراک وغیرہ کا خرچ ایک طالب علم کا عہ ماہوار سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور فیس کا خرچ للعہ روپیہ ماہوار سے نہیں بڑہتا۔ اس حساب سے بجائے لاہور کے

جاپان میں تعلیم ہندوستانیوں کے لئے بہی سستی ہے۔ **ایک** طالب علم خبر دیتا ہے کہ سنگرور ریاست کے سکول سے ۱۲ لڑکے امتحان انٹرنس بیجا گئے تھے۔ ایک کے سب ریاضی میں فیل ہو گئے۔ ساتہہ ہی لکھتا ہے کہ ریاضی کا ماسٹر خود انٹرنس فیل ہے۔ اور اس سال پرائیوٹ طور پر امتحان میں شامل ہوا تہا۔ لیکن زیر تجویز رہکر بہی فیل ہو گیا۔ تب تو اسکا ایک شاگرد رشید ہی اس سے بڑہکر رہا جو پاس ہو گیا۔

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔)

لالہ خوشحال چند صاحب ممبر آریہ سماج ہوشیارپور۔ ست دھرم پرچارک کے کالموں میں لکہنے سے کبہی شانتی نہیں ہو سکتی بلکہ جہگڑوں کی بحث پھر شروع ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں نے کوششیں کی ہیں اُن سے پوچھیئے اور اگر آپ کچہہ کر سکتے ہیں تو کیجیئے۔ اور اس سوال کو پرچارک کے کالموں میں چہیڑنے سے معاف رکہیئے۔

ایک آریہ۔ ایشور کی دیا سے اس پرچہ کی طرح اب سب پرچے باقاعدہ شکروار کو یہاں سے روانہ ہوا کریں گے۔ (منیجر)

غزل

از نتائج طبع پریسیڈنٹ آریہ سماج گڑھی عبداللہ خان

ایشور کو پوجتا ہے جو انسان ہو وہی
ہے مادہ پرست جو حیوان ہے وہی

ویدوں کو مانتا ہے جو ہشیار ہے بشر
جو وید کے خلاف ہے۔ نادان ہے وہی

جو مانتا قدیم نہیں آتما دھرم کو
دنیا میں ہے۔ علوم سے انجان ہے وہی۔

پنڈت کی یادگار کا چندہ ہے ناتمام
جو اگلے سال میں بہی تہا ارمان ہے وہی

فرما گئے تھے ہم سے دم واپسیں جو آپ
اب تک خیال آپ کا ہر آن ہے وہی

کچہہ لیکہرام فنڈ کو امداد جلد کیجیئے۔
جو دھرم اُنتی میں لگے دان ہے وہی۔

کیا ہم سے پوچھتے ہو فدا چِنہ دھرم کے
جو لکہا منو نے ہے پرمان ہے وہی۔

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

مندرجہ عنوان مصرعہ بالکل میری حالت کے مطابق ہے اور جنوں جنوں میں آج کے واقعات پر غور سے نظر ڈالتا ہوں اپنی بیوقوفی پر سخت افسوس کرتا ہوں۔ لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ تاہم میں گذشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط کے مسئلہ پر عمل کرتا ہوں۔ کیونکہ آئندہ کے احتیاط کے سوا اور ہو ہی کیا سکتا ہے۔ پچھلے کی تلافی اب کیونکر ہو۔ پیارے ناظرین میں کوئی عرصہ قریباً سات سال سے یعنی جبکہ بہارت سیوک نے جنم لیا تہا اُس کے چند ماہ بعد کا اُس کا خریدار ہوں۔ میں نے دس سے زیادہ اس کے خریدار بنائے دسیوں روپیوں کی لالہ گوجرمل کی اپنی بنائی ہوئی اور ان کے مطبع کی چہاپی ہوئیں کتابیں خرید کیں اور کرائیں۔ لیکن یہہ کیوں۔ صرف اس دہوکہ میں کہ لالہ گوجرمل جیسے تحریر کے دیش ہتیشی اور دہرم کارجوں میں ایجیٹیشن کرنے والے معلوم ہوتے ہیں۔ ویسے ہی سچ مچ عمل بھی کرتے ہیں۔ لیکن ہائے افسوس۔ وائے افسوس۔ لالہ گوجرمل صرف ایک تھیٹریکل کمپنی کے ایکٹر کی مانند نکلے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہ جو ہر شچندر جیسے دہرماتما ست وادی کا پارٹ ادا کرنے کے لئے پلیٹ فارم پر کھڑا ہو کر لوگوں کو رولا رولا دیتا ہے۔ لیکن خود کچھہ متاثر نہیں ہوتا۔ بلکہ کپڑے جو اُس پارٹ کے ادا کرنے کے لئے اُس نے پہنے ہوئے ہوتے ہیں اُتار کر پھر اپنی چنڈال چوکڑی میں شامل ہو کر وہ وہ کو کرم کرتا ہے۔ جو تمام پیشہ ور ایکٹر کیا کرتے ہیں ۔ شروع شروع میں جب مائیڈور شریمان لالہ منشی رام جی نے اُن کی قلعی کہولنی شروع کی تو میں خیال کرتا رہا۔ کہ اب بھی لالہ گوجرمل لالہ منشی رام جی کی بزرگانہ نصیحت سے فایدہ اُٹھاتے ہیں۔ لیکن بجائے فائدہ اُٹھانے کے وہ بدچلنی میں ترقی کرنے لگے۔ چونکہ میں لالہ گوجرمل کو ہمیشہ سے ایک شریف اور دیش بھگت سمجھتا رہا تھا۔ اس لئے بیک اتنے عرصہ کی کاغذی ملاقات کو ترک نہ کر سکتا تہا۔ اور جی ہی جی میں کڑہتا رہتا۔ کیونکہ جہاں ایک طرف میں لالہ گوجرمل کے ساتہہ فوراً قطع تعلق نہیں کرنا چاہتا تہا۔ وہاں دوسری طرف شریمان لالہ منشی رام جی کی بے غرضانہ سچی اور چونکا دینے والی تحاریر کو پتھر کی لکیر سمجھتا تہا عجیب خلجان میں تہا کہ کیا فیصلہ کروں کہ اتنے میں ست دہرم پرچارک مورخہ ۳۱ بیساکھہ سمت ۵۶ میں "مسٹر جی ایم فرانسیس کے لئے "تازہ سرٹیفکیٹ" کے ہیڈنگ کے ساتہہ بزرگوار لالہ منشی رام صاحب نے لالہ گوجرمل کی بداعمالیوں کا آخری اور مکمل ثبوت بحوالہ فیصلہ رائے سربرام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول بمقام جالندہر۔ میرے جیسے دہوکے میں آئی ہوئی پبلک کی آگاہی کے لئے چہاپ دیا۔ لالہ گوجرمل۔ اس میں کچہہ شک نہیں۔ کہ آپ نے سادہ لوحوں کو خوب ہی اپنے دام میں پہنسائے رکہا۔ دہرم دہرم اور دیش بہگتی کی پکار مچا کر لوگوں کے جذبات کو اپیل کرنا اپنا مشن مقرر کر لیا تہا۔

(۱) آپ اپنے کو آریہ سماج کے سچے ممبر ظاہر کرتے رہے۔

(۲) آپ اپنے کو تہیو سوفیکل سوسائیٹی کے برگزیدہ ممبر اور سچے عالم ظاہر کرتے رہے۔

(۳) آپ نے اپنے کو دوآبہ سناتن فنڈ بنا کر دیش بھگت کا خطاب حاصل کیا۔

(۴) آپ نے طاعون سہایک فنڈ (جو صرف میری تجویز پر قایم کی گئی تہی) کہول کر اپنے کو سچا دیش ہتیشی ظاہر کیا۔

وغیرہ وغیرہ پیرائے میں اپنا مطلب سیدہا کرتے رہے آپ یاد رکھئے کہ آپ نے سوسائٹی کو بڑا بہاری داغ لگایا ہے۔ اور آپ نے اعتبار کا خون کیا ہے۔

بقول شریمان لالہ منشی رام جی کے جو لوگ آپ کو دامی درمی یا قلمی امداد دیتے رہتے ہیں کہ جن کی وجہہ سے آپ کا اخبار بارونق اور اچہی حیثیت میں نکلتا رہا ہے۔ گویا کہ آپ کی بدچلنیوں کے لئے سامان مہیا کرتے رہے ہیں۔ بیشک آپ کے ساتہہ ہی پاپ کے بہاگی ہیں۔ اُن میں سے ایک میں بھی ہوں نہ صرف اس لئے کہ خود ہی آپ کو مدد دیتا رہا۔ بلکہ اس لئے کہ اپنے کئی معزز دوستوں اور بزرگوں کو بھی اپنے ساتہہ آپ کے جال میں پہنسایا خیر جو کچہہ میں کر چکا ہوں اُس کا پہل تو بہر حال مجھے بہوگنا پڑے ہی گا۔ کیونکہ اُسکی تلافی اب ہو نہیں سکتی۔ آئیندہ کے لئے بہی میرا نوٹس سمجھئے کہ مجھے اپنا اخبار بہیجکر کلنکت نہ کیجئے۔ خادم ہند جو آپ نے بلا دریافت میرے نام جاری کر دیا تہا اُسے بہی بند کر دیجئے۔ گو کہ میں نے بہارت سیوک کی سالانہ قیمت پیشگی ادا کر دی ہوئی ہے۔

چونکہ آپ نے میرے مندرجہ ذیل دوستوں اور بزرگوں کے نام اخبار بہارت سیوک میرے لکہنے پر جاری کیا تہا۔ اس لئے مجھے حق حاصل ہے کہ میں اپنے ساتہہ اپنے دوستوں اور بزرگوں کو بہی اس پاپ سے بچاؤں جس سے کہ میں خود بچنا چاہتا ہوں۔ نظر بریں آپ کرپا کر کے مندرجہ ذیل چند اصحاب کے نام بھی اپنے اخبار بشرطیکہ اب تک جاری ہوں۔ بند کر دیں۔ باقی صاحبان کے نام وغیرہ بعد میں لکہوں گا۔

(۱) شری یُت بابو دولال جی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات میولنڈ ڈویژن آبو روڈ۔

(۲) لالہ شیودیال سنگہ جی صاحب پوسٹماسٹر سانبہر۔ راجپوتانہ۔

(۳) بابو رام جی داس جی پرمننٹ وے سب انسپکٹر آر۔ ایم آر (سابقہ بہرتپور) گوڑگانوہ۔

(۴) لالہ خوشی رام جی ورما جو تیجہ ساہوکار کوٹ نکہ ڈاکخانہ پنڈی بہٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔

(۵) لالہ پیارے لال جی صاحب سررشتہ دار ریلوے پولیس باندی کوئی۔ راجپوتانہ۔

(۶) بابو چھجو سنگہ صاحب کلرک لوکو فورمین آفس باندی کوئی۔ راجپوتانہ۔

(۷) بابو آسانند جی صاحب کلرک لوکو آفس اجمیر۔ راجپوتانہ۔

(۸) لالہ برکت رام صاحب ورما نیچہ سارجنٹ ٹھگی ڈکیتی۔ اجمیر۔ راجپوتانہ۔

مریضان طاعون سہایک فنڈ میں جو مختصر سی رقوم میں نے آپ کو بھیجی تہیں کرپا کر کے وہ کنیا مہاودیالہ کو دیکر لالہ دیو راج کی رسید بھجوا دیں۔ کیونکہ جہاں تک میرا علم ہے۔ آپ نے مریضان طاعون کی بہتری کے لئے استعمال نہیں کیا۔ بلکہ لازم ہے کہ جن جن دیگر اصحاب نے بھی اس فنڈ میں امداد دی ہے۔ یا تو اصل اُن کے پاس واپس کر دیں یا اُنکی رائے کے موافق خرچ کریں۔

واقعی یہہ بالکل ٹہیک ہے کہ ہمارے ہاں پبلک اوپنین پر بالکل توجہ نہیں۔ ورنہ ایسے ہتہکنڈے کرنے والوں کی وہ گت ہو کہ یاد رکہیں۔ اور آئیندہ کے لئے پشچاتاپ کر کے ناک رگڑیں۔ کیا اب بہی بزرگوار لالہ رام رکہا مل جی انسپکٹر ڈاکخانجات

بلوچستان وڈاکٹر گنگا رام صاحب - پریم سیوک صاحب لالہ دینا ناتھ جی حافظ آبادی - لالہ خوشحالی رام جی سٹیشن ماسٹر بہل وغیرہ وغیرہ صاحبان اپنی اپنی آخری رائے ظاہر نہیں کرینگے۔

آخیر میں میں خود اور اپنے اور بزرگوں کی طرف سے منشی جان لالہ منشی رام جی کا دھنیاباد کرتا ہوں کہ اُنہوں نے ہم سب کو اندھے کنوئیں میں گرتے ہوئے بچا لیا۔ اور ریپلک ان جنرل پر بڑا بھاری احسان کیا۔

امرت سر سے بھی ایک اسی ٹائپ کے جنٹلمین کی خبر سُنی گئی ہے۔ جیسے کہ لالہ گوجرمل نکلے۔ کیا بزرگوار لالہ صاحب کافی تحقیقات کے بعد پبلک کو اُن سے بھی بچانے کا بیڑا اُٹھاوینگے ۰

راقم ہیرانند ورما نیچہ ہیڈ کلرک امپیریئل پوسٹ آفس جموں۔ خریدار رہبارت سیوک نمبر ۲۶۷ ....

کلو

اگرچہ دہرم پرچار کے متعلق آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب بہت کچھ کر رہی ہے۔ تاہم دوسرے مت والوں کے مقابلہ میں یہہ بہت ہی تھوڑا ہے جس کا کارن کیول دھن کی نیونتا ہے۔ ایشور کرے کہ ہم میں دہرم بھاؤ جلدی بڑھے جس سے کہ ہم ادھک دھن دان سے اوکت سبھا کی سہایتا کریں کہ دیش ودیش نگروں میں ویدک دہرم کے نادکو لوگوں تک پہونچا دیں۔

آج کل کلو میں ضلع کانگڑہ کے پادری صاحب اپنے کرسچین دہرم پرچار کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ خیمہ وغیرہ سامان دور تک ہے ساتھ اُن کے ، کئی پرچارک ہیں جنہوں نے بھگوے بھیس میں موہنی صورت بنا کر دیش کو اپنے دہرم میں آکرشت کرنے کی آس لگی ہوئی ہے۔ سیدھے سادھے لوگ پادری صاحب اور اُنکے پرچارکوں کے سرل سوبھاؤ کی بڑی پرشنسا کرتے ہیں اور پورانک لیلا کے مقابلہ میں اُن کے دہرم کو بہتر سمجھتے ہیں۔ جس کا کارن یہہ ہے۔ کہ یہہ پادری صاحب بڑے سرل سوبھاؤ سے اُن کے ساتھ وارتالاب کرتے ہیں اور ساتھ ہی انہوں نے میجک لالٹین معہ سامان اپنے ساتھ رکھی ہوئی ہے جن گاؤں میں قیام کرتے ہیں زمینداروں کو رات کے وقت تصویریں دکھاتے ہیں۔ اول تو تصویریں دیش بدیش کی ادبھت چیزوں کی دکھاتی ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ کرسچن مت کے متعلق تصویریں مثلاً ولایت کا سنٹ پالز کیتھیڈرل گرجہ آدم اور حوا کی ننگی تصویر معہ باغ کے۔ حوا آدم کی تصویر اُس وقت کی جبکہ سانپ (شیطان) کے بہکانے سے وہ ممنوعہ درخت پھل کھاتے ہیں اور اُن کو علم ہوتا ہے کہ ہم ننگے ہیں۔ پھر عیسیٰ مسیح کا قبر سے لازر کو زندہ جگانا۔ اُس کا صلیب پر سولی چڑھنا۔ پھر چوتھے روز مسیح کا زندہ اُٹھنا اور مثل بگلوں کے آکاش میں اُڑکر سورگ لوک کو چلے جانا۔ اتیادی پورانک لیلا میں نشچہ رکھنے والے اور سب باتیں تو مان جاتے ہیں۔ مگر تو عیسیٰ مسیح کا خدا کا بیٹا ہونا اُنہیں شک میں ڈال دیتا ہے۔ وجہہ نا معلوم کہ کیوں جبکہ پورانوں میں اس قسم کے سینکڑوں گپ ٹپک بھرے پڑے ہیں وہ نیز اُس کی ولادت حلال ہونے پر بھی شک کرتے ہیں جبکہ اُس کی ماں بیاہی ہوئی نہیں تھی۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ چند ایک ہمارے اُپدیشک ایسے ہیں۔ جو بڑی ہی کھٹو بانی سے دوسرے کے من کو موہت کرنے کی بجائے اُلٹا اُنہیں متنفر کر دیتے ہیں۔ اور ذرا سی بات پر لڑ پڑتے ہیں ایسے اُپدیشکوں کے پرچار سے بجائے لابھہ کے ہانی ہوتی ہے۔ اس لئے انت میں دھنے پورک میں اُن سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ کرپا کر کے مدھر بانی اور نمرتا سے اس دہرم گیہ یعنی اپدیش میں تت پر رہیں۔ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب بھی اس طرف دھیان دیوے ۰

آپ کا شبھ چنتک اس نارست رنجیر از کلو۔

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

آریہ گزٹ مورخہ یکم جون ۱۸۹۹ء کے دیکھنے سے منشوں کے بہروپیہ پن پر بڑی ہنسی آتی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے سوامی دیانند کی عظمت کو خاک میں ملانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ جنہوں نے اپنی زبان کے چسکے کے لئے اُن کی رائے پر اپنی رائے کو فوقیت دی جنہوں نے اُن کی سچی عزت کرنے والوں کو گرودم پھیلانے والا بتلایا اور الزام لگاتے ہوئے آریہ سماج روپی کلپ برکش کو برباد کرنے کے لئے مانس کا خفیہ پرچار کیا۔ اور کلپت سوانح عمری لکھہ اُس مہرشی کے جیون کو اپنی خیال کے بموجب ڈھالا۔ اُس کو ایسی بازیتلا یا خوفناک اُس کو آدیتہ کی پدوی سے گرا کر معمولی آدمی جتلا وہ آج اُس کی سمادہی پیسج کے لئے جانے کی دوہائی مچاتے ہیں۔ اور سیاپے کی نائن کی مانند اُسکی عظمت کے لئے آنسو بہاتے ہیں اور شوک پرگٹ کرتے ہیں کیوں نہ کریں اس میں بھی مطلب ہے یار لوگوں کا کوئی کام خالی از مطلب نہیں ہوتا۔ لیجئے معمہ حل کرتا ہوں۔ یہہ تو آپکے ناظرین پر پرگٹ ہی ہے کہ جملہ مانس پرچارک آریہ سماج اجمیر جیسے مانس بردوہی سماج کو اشبھ چنتک ہیں۔ اور دل میں سخت ناراض۔ جس کا ظاہرا ثبوت یہہ ہے کہ جب یہہ اجمیر میں آئے تو نہ انہوں نے کسی آریہ پُرش کو اطلاع دی اور نہ ہی ملے اپنے دائرہ کو پانچ چار مانس پرچارکوں تک ہی محدود رکھا۔ جن سے کہ اِن کا خفیہ بیوپار ہے شاید یہہ۔ یہہ سمجھتے ہوں گے کہ ہم بڑے آدمی ہیں۔ جس کو غرض ہوگی ہم سے آکر ملیگا

لیکن شاید ان کو یہہ معلوم نہیں کہ راجپوتانہ میں پنجاب کی حیثیت کے آدمی بڑے نہیں گنے جاتے۔ شاید پنجاب میں گنے جاتے ہوں۔ اسی وجہہ سے آپ لوگوں کے دماغ بہک رہے ہیں۔ اسی راجپوتانہ کے آدمی ایک غریب آریہ کے بہی داس ہیں۔ لیکن جو گہمنڈ رہے اُسکی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔ اسی وجہہ سے کوئی آدمی ان سے نہیں ملا۔ اب ان حضرات نے سوچا کہ آریہ سماج اجمیر پر الزام کیا لگا دیں۔ پنجاب کی سماجوں کی انکو تعلیم دیا تہا لہ کا دشمن بتلا نہیں سکتے۔ کیونکہ انہوں نے بڑا اسکول اناتہہ آلہ بورڈنگ وغیرہ کہول رکہا ہے۔ لیکن دار تو خالی نہیں جانا چاہئے۔ یہہ تو آپ کے ناظرین کو معلوم ہی ہوگا کہ سوامی دیانند کتنے گہرت چندن اور کاشٹ میں جلائے گئے تہے۔ کہ اُنکی ہڈیوں کا نام ونشان بہی باقی نہیں رہا تہا جو کچہہ بہسم تہی وہ زیادہ تر لکڑیوں وغیرہ کی تہی پر دیکارنی سبہا نے عام ہندؤں کی غلط افواہ کو روکنے کیلئے اسکو ندی آدی میں پہنیکوا دیا کیونکہ یہاں کوئی ندی نہیں ہے اور سنیاسی آشرم اسجگہہ بننے والا تہا وہاں گاڑ دیا۔ آریہ سماج اجمیر اُن دنوں برائے نام تہا۔ اگر ان دنوں کی طرح سرسبز حالت میں ہوتا تو پر دیکارنی کے سبہا سدوں کو سمجہانے کی کوشش کرتا۔ خیر جو کچہہ کیا پردیکارنی نے کیا۔ آریہ سماج اجمیر اپنا فرض برابر ادا کرتا رہا۔ اس نے دوسرے سال ہی مجوزہ آشرم کے لئے نقشہ واسٹیمیٹ پردیکارنی میں پیش کردئے لیکن وہاں پنجابی بہائیوں کو اجمیر کی ترقی کب منظور تہی وہ تو سب کچہہ اپنے ماتحت لاہور میں گہسیٹ کرلیجانا چاہتے تہے اسلئے ان سب کو ردی میں ڈالدیا۔ اس لئے جو کچہہ قصور ہے آپ کی پارٹی کا ہے۔ رہا اجمیر سماج پر یہہ الزام کہ اس نے اس جگہہ کو صاف کیوں نہ رکہا سو جنا بجے باغ کی دیوار نہیں ہے اور سطح

یہہ بہی بڑواہٹ۔ اسپر البتہ نہ جوکا لگایا جاتا ہے نہ پہول چڑہائے جاتے ہیں اور نہ اجمیر سماج ان کی ضرورت سمجہتا ہے۔ غلاظت کے ڈہیر شاید اڈیٹر صاحب کی لطافت میں داخل ہیں یا معمولی بات پر شور وشر پیدا کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی ہیڈنگ آرٹیکل کے لئے نہیں ملا ہوگا۔ جو آپ نے اپنے تین چار ورقوں کو ساتہہ جانے والے آریہ سماج کے سبہا سد لکہا ہے سو آپ جو چاہیں سو لکہیں اُس کو آریہ سماج مجسم سمجہیں جو کچہہ آپ ہیں وہی ہیں۔ انت میں ہماری یہہ صلاح ہے کہ ان ہتہکنڈوں سے باز آؤ اور نیک کام میں مصروف ہو جاؤ ؛

راقمہ رام بلاس از اجمیر

پرنامیوں کی دوراندیشی

قصبہ کمالیہ ضلع منٹگمری میں ایک پرنامی مومن نے جو اپنے تئیں گورو کہلانیکا دعویٰ رکہتا ہے ایک لڑکے کا ناطہ جو کہ ایک شریف خاندان کے گہر میں تخمیناً پندرہ سولہ سال سے کیا ہوا تہا بلاوجہہ کافی توڑ دیا ہے۔ ہائے افسوس ایسے لوگوں پر جو کہ اپنے تئیں لوگوں کے گرو اور ایک پوتر سوسائیٹی کے رُکن کہلاتے ہیں۔ بہلا بہائیو جہاں گوروں کا یہہ چال ہو وہاں سیوکوں کی کیا گتی ہوگی۔ پنجابی مثل مشہور ہے (ڈاچی ترتی توڑا پینتالی) شاید پرنامیوں کی دہرم پستکوں میں یہہ رواج کہیں درج ہوگا۔ نیز سُنا جاتا ہے کہ برادری والوں نے اتفاق کرکے بجز چند اشخاص اُس کو اپنے سے خارج کردیا ہے اگر یہہ امر واقعی درست ہے تو خوب ہمت کی ہے نہ تو اگر پرنامیان پراچین رسم کے بموجب ناطہ وشادی کا رواج جاری رکہتے تو آج یہہ خفت نہ اُٹہانی پڑتی اور دُنیا میں یہہ بد خبر نہ سُنائی دیتی۔ اسلئے پرنامیان و دیگر صاحبان کی سیوا میں التماس ہے کہ وے آئیندہ وید انکول کارروائی کیا کریں تاکہ بعد میں شرمساری نہ اٹہانی پڑے۔ سچ بات تو یہہ ہے کہ بہائیوں کا آریہ سماج میں داخل ہونا جرم اور ادہرم مگر ایسی کارروائی کرنا داخل دہرم سمجہنا چاہئے جو باعث بربادی ہے ؛

آپ کا سیوک ایک آریہ۔

کیا حیوانی دودھ کا استعمال انسان کیلئے جائز ہے؟

از لالہ جیمنی بی۔ اے

نمبر اوّل

مقدمہ۔ اس عنوان کے چند مضامین ست دہرم پرچارک کی گذشتہ اشاعات میں چند صاحبان کی قلم سے نکل چکے ہیں۔ اصل میں اس کے محرک لالہ دیویداس جی سابق اکونٹنٹ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ہیں۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے انہوں نے نیک نیتی سے اپنے شکوک کو رفع کرنے کے لئے یہہ سوال کئی اصحاب کے آگے پیش کیا ہے مگر تشفی جواب نہ پاکر وہ اب تک یہہ مضمون بحث طلب سمجہتے ہیں۔ اسلئے ہم نے اُن کی درخواست کو پورا کرنے کے لئے اس مضمون پر اپنے خیالات کو قلمبند کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اگرچہ موجودہ حالات سے ہم کو اسقدر فرصت نہ تہی مگر تاہم اس مضمون کو ضروری سمجہکر ہم بہت مختصر اور مجمل طور پر اس مضمون پر مناظرہ کریں گے۔ اور اس کے متعلق ایک مفصل کتاب کو لکہنے کا ارادہ آئیندہ وقت پر چہوڑتے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دیباچہ۔ ناظرین سے مخفی نہ ہوگا کہ ویدک مت جیسے عالمگیر اور راست مذہب کی تقلید سے دور ہوکر جسقدر مت متانتر دنیا میں پرچلت ہوئے اُن سبکا مول کارن ویدک سدھانتوں سے عدم واقفیت یا دوسرے معنوں میں اودیا ہے چنانچہ اس کی تائید مسٹر ... اپنی کتاب "Age of ...
...ism" میں فرماتے ہیں جب منشوں نے اپنی کم عقلی وکم علمی کے باعث کسی قدرتی نظارہ کو دیکھا تو اُسے اپنے وہمی خیالات کے پل باندھنے شروع کئے اور اُس قدرتی نظارہ کو اپنے فسانہ یا وہمی داستان کا مرکز بنا کر اس پر مذہبی فسانے (mythology) طیار کئے چنانچہ اگلی کے ان پڑھ اور علم ہوگول ودیا سے ناواقف اشخاص نے جب کوہ آتش سے آگ کے شعلے نکلتے دیکھے تو حیرت زدہ ہوگئے۔ کئی اُس کو خدا ماننے لگ گئے۔ کئی دیوتا الغرض اُس پر یہہ روایت عائد کی گئی کہ ایک دفعہ Giant اور Jupiter میں عداوت ہوگئی ہردو نے اپنی اپنی فوجیں صف آراستہ کیں اور باہم خوب جنگ ہوا۔ آخرکار جوپیٹر غالب آیا۔ اور Giant جو آگ سے پیدا ہوا تھا۔ اور جس کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے تھے۔ مغلوب ہوا اور ٹکرے ٹکرے ہوکر کوہ آتش میں آگرا۔ چنانچہ یہہ شعلے اب تک اُس کے جسم سے نکل رہے ہیں" اسیطرح ملک یونان ومصر وہندوستان جو کسی زمانہ میں علم فلسفہ۔ حکمت۔ طبعیات۔ وعنصرات میں دُنیا کی چوٹی پر پہونچے ہوئے تھے جب اودیا کے چکر میں آئے تو ان ملکوں کے آدمیوں نے بھی پہاڑ۔ سمندر۔ سیارات وغیرہ عنصرات تو ادیر عجیب عجیب myths طیار کیں جو کہ آج کل علم طبعیات کے فروغ کے آگے ٹمٹما رہی ہیں۔

اسقدر تمہید لکھنے سے ہمارا مطلب یہہ تھا کہ انسان جب کسی اصول یا علمی بات کو سمجھ نہیں سکتا تو اُس کو خدا کا اصول یا قدرت کا اصول گردانتا ہے۔ ایسی اودیا کے کارن لوگوں نے شیش کے معنی سانپ کرکے اور اوکش کے معنے بیل کرکے زمین کو سانپ اور بیل پر سوار کیا۔ پس لالہ دیویداس کا بھی ایسا خیال ویدک سدھانتوں سے کم واقفیت پر مبنی ہے۔

تمہید کو چھوڑکر ہم اصلی معنوں کی طرف نگاہ ڈالتے ہیں۔ اول آریہ سماج کے ممبر کو کوئی شک ہو تو وہ کیا کرے۔

اس نئی روشنی کے زمانہ میں ہر ایک منش جب کوئی شک پیدا کرتا ہے تو اُس کا جواب "دلیل" سے مانگتا ہے۔ اور جب تک اُس کو معقول "دلیل" سے قائل نہ کیا جاوے وہ رشیوں کے پرمانوں اور یوگیوں کے واکوں اور منیوں کے بچنوں کو ذرا بھی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا مگر شری ویاس جی مہاراج اپنے ویدانت سوتر میں یوں فرماتے ہیں کہ جو پُرش کیول دلیل (یکتی) کا سہارا لیتے ہیں وہ کبھی منورتھ کو سدھ نہیں کرسکتے۔ کیونکہ ایک شخص کی دلیل سے دوسرے کی دلیل بڑھ کر ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی اور بڑھ کر اُس سے دلیل کرنے والا نکل آوے۔ پس دلیل کو ماننے والا ہمیشہ ڈانواڈول رہے گا۔ اور کبھی منزل مقصود کو نہیں پہونچ سکے گا۔ (اسیطرح اگر آپ جے ایس مل اور ہملٹن کی فلاسفی کو پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں ہر ایک کی دلیل ایسی زبردست ہے کہ سادھارن منش کی بدھی اور یکتی وہاں مفلوج ہوجاتی ہے اور جب تک دوسرے کی دلیل نہ پڑھے قبل الذکر کا معتقد ومعترف ہوجاتا ہے) تو کیا پھر ہم کو دلیل سے کام نہ لینا چاہئے؟ اس پر ویاس جی مہاراج فرماتے ہیں کہ نہیں۔ دلیل اُس پُرش کی مانو جو دلیلوں کا دلیل ہے۔ جو دلیل کا

کنندہ اور چشمہ ہے یعنی پرماتما کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں کرسکتا (س) اُس (یکتی) کیا ہے (ت) اُس کی دلیل وید ہے پس آریہ پرشوں کا فرض ہے کہ اگر کسی مسئلہ پر شک ہو تو وید سے نوارن کریں۔ اسی لئے منو مہاراج فرماتے ہیں کہ اگر کہیں پُران وسمرتی میں اختلاف ہو تو سمرتی کو ترجیح دی جاوے لیکن جب سمرتی اور شرتی (وید) میں اختلاف ہو تو وید کو ترجیح دی جاوے گی۔ کیونکہ وید پرمانک ہیں۔ پس جو شخص کہ ویدوں کو ایشور گیان مانتا ہے وہ اپنے اعتراض کی سپر کو روپی کتاب کے آگے گرا دیگا۔ جیسے کہ ہمارا وکٹوریہ کے راجدھانی میں رہنے والے پرش قانونی مسئلہ پر شک رکھنے یا جواب دہی کرنے کے لئے سوائے قانونی کتب مروجہ گورنمنٹ زمانہ کے قانون کے سوا کسی اور قانون کو پیش نہیں کرسکتے۔ ویسے ہی ایشور پرست لوگ سوائے وید کے اور کسی پستک کو اپنے شک کے حوالہ میں پیش نہیں کرسکتے۔ اس لئے لالہ جی کے لئے جو آریہ سماج کا ممبر ہے۔ ہم سب سے مقدم وضروری امر یہہ سمجھتے ہیں کہ وید کو اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے پیش کیا جاوے لیکن چونکہ لالہ دیویداس اس وقت جہاں تک کرتا ہے قانون قدرت کا (اپنی رائے میں) بڑا بھاری ثبوت رکھتا ہے اور دلیل بھی پیش کرتا ہے اس لئے ہم لاچار لالہ دیوی داس کی تشفی اکمل ذریعہ سے کرنے کے لئے مفصل ذیل طریقے سے بحث کریں گے۔

(اول) آیا ویدوں میں گائے وغیرہ کے دودھ پینے کی آگیا ہے۔

(دوم) قدرتی اصول ہم کو کیا سکھلاتا ہے۔

(سوم) دلیل (منطق) کے ذریعہ سے آیا حیوانی دودھ کا استعمال انسان کے لئے ٹھیک ہے یا نہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(چہارم) ویدک ودّیا (میڈیکل سائنس) یعنی علم حکمت کہاں تک دودھ کی اجازت دیتا ہے۔

(اول) آیا ویدوں میں گائے آدی جانوروں کے دودھ کے استعمال کی آگیا ہے۔

مضمون کے پہلے حصے کو ہم چار چھوٹے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ بباعث قلت وقت وکم فرصتی وبخوف طوالت مضمون ہم صرف دس دس پرمان اپنے ثبوت کیلئے پیش کرینگے۔ اگرچہ ہم ہر ایک نقطہ کے ثابت کرنے کے لیے پچاس پچاس پرمان دے سکتے ہیں۔

(باقی آیندہ)

ذیل کی رقومات

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر میں ماہ مئی ۱۸۹۹ء میں وصول ہوئیں۔

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

وید پرچار فنڈ

پنڈت رام رتن جی نے جمع کیے	صہ
لالہ گنیش داس سکرٹری آریہ سماج جلالپور جٹاں	للعہ ۱۲
سکرٹری آریہ سماج فورٹ سنڈیمن	صہ
بابو ہمت سنگھ سنگار لویا (ضلع بنوں) نے اپنے دوستوں سے جمع کیے	[illegible] ۱۰
لالہ منشی رام ہاسپٹل اسسٹنٹ جے پور پورانی بستی معرفت لالہ شہزادہ رام جی	صہ
سکرٹری آریہ سماج ملتان شہر (حصہ چندہ جمع شدہ بر موقع اُتسو	صما [illegible]
لالہ کرم چند آریہ سماج دہرم سالہ (بابت تنخواہ اپدیشک ۳ ماہ جو ضلع کانگڑہ میں اُپدیش کرے گا۔ ...	للعہ [illegible]
لالہ منشی رام جی (چندہ اُتسو دینا نگر آریہ سماج)	ما [illegible] ۱۲

گورو کل

لالہ منشی رام ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹھہ دیواٹر	صہ
سکرٹری آریہ سماج جلال آباد (ضلع امرتسر) معرفت لالہ جسونت رائے ...	[illegible]
لالہ منشی رام جی (چندہ اتسو دینا نگر آریہ سماج)	للعہ

دشانس

لالہ کیشو رام سکرٹری آریہ سماج حیدرآباد سندھ	[illegible]
لالہ جوکہانند پریزیڈنٹ آریہ سماج ڈنڈوٹ	[illegible]

چار آنہ مشن فنڈ

لالہ جوکہانند پریزیڈنٹ آریہ سماج ڈنڈوٹ	[illegible]

اناتھ آلہ جلندہر

لالہ گوردا س تالواڑ (بھاسو) بر ہما	[illegible]

یتیم خانہ لاہور

لالہ گورداس تالواڑ (بہاسو) بر ہما	[illegible]

یتیم خانہ فیروزپور

لالہ گورداس تالوار (بہاسو) برہما	[illegible]

یتیم خانہ بریلی

لالہ گورداس تالواڑ (بہاسو) برہما	[illegible]
میزان زرامانت	للعہ ۱۴
میزان کل	۸۶۵-۶-۹½

اشتہار

اخبار رہنمائے بچرہیہ اخبار ہفتہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید

اور خبریں ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ معہ محصول (عہ)

نئی طرز اور نیا نمونہ

ہون کنڈ سفری۔ یہہ ہون کنڈ ایسے بنوائے گئے ہیں جو کہ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ جب دل ہون کرنے کو چاہا کھول لیا ہمراہ ایک سروہ اور ایک چمٹا ہے لطف یہی ہے کہ ساتھ ایک صندوقچی ہے جس میں یہہ بند رہتا ہے۔ بیچ میں ہی آپ ہون سامگری رکھ سکتے ہیں قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

منیجر بکڈپو ست دہرم پرچارک جلندہر شہر۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری۔ کھیس۔ دھوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاوے گا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کیے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ ۶ ر چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ریلوے پی ایبل پارسل روانہ کیا جاوے گا۔

المشتہر

جیرا داس متھراداس پوری پروپرائٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بر کیلئے بدھو کی ضرورت

$\frac{12}{11}$ $\frac{9}{11}$

ایک صاحب قوم برہمن سارد عمر تخمیناً ۲۲ سال پرچارک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب صاحب جائیداد کسی برہمن قوم کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو

صاحب خواہشمند ہوں وہ پتہ ذیل پر درخواست کرکے راقم سے مفصل حالات معلوم کرسکتے ہیں۔

المشتہر

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام ودیا ہسپتال ہال جالندھر شہر

نئی کتابیں موجود ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

پورانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو۔ اصلاح اردو	۲ آنہ
ترجمہ اردو ریوہا دیہا نو........	۲
ترجمہ اردو سوامی جی سے کٹ کمیٹی....	۱
گورو کل اور اس کے مخالف........	۱
اظہار صداقت..............	۱
لیکچر انگریزی لالہ بدری داس ایم اے در بارہ تعلیم نسواں........	۲

المشتہر منیجر مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر شہر

جنرل فیملی ریلیف فنڈ راولپنڈی

اس فنڈ میں ہر ایک شخص مرد و عورت بغیر لحاظ مذہب جس کی عمر ۶۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور صحت جسمانی بہت عمدہ ہو۔ داخل ہوکر ایک روپیہ یا آٹھ آنہ حسب مرضی خود دیکر دو طریقوں سے اپنی زندگی میں ہی و بعد وفات اپنے وارثان کے کافی گذارے کے لئے معقول امداد حاصل کرسکتا ہے۔ قواعد نہایت سہل اور مفید عام ہیں۔ جوکہ ۱ر کے ٹکٹ آنے پر مرسل ہوں گے۔ ایجنٹوں کی بہت ضرورت ہے۔ جن کو معقول کمیشن دی جاوے گی۔

ہر ایک قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر بنام

المشتہر

بابو جیون لعل سیٹھی جنرل سکرٹری جنرل فیملی ریلیف فنڈ راولپنڈی

اشتہار

ہم خرما و ہم ثواب

ویدک پرارتھنا پستک مصنفہ بہشتی سوامی دیانند سرسوتی جو مہاراج مول منتر سنسکرت اور ودیا کیا اردو و اکشروں میں طبع ہوکر طیار ہے۔ الیشوریہ آریہ لوگ جن کا سنسکرت میں کم پرشرم ہے۔ اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت بھی بہت کم۔ صرف آٹھ پیسہ ڈبل۔ اور وہ بھی آریہ مندر رکھنے کے لئے وقف۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ عہ سے زیادہ خریدار کو کمیشن بحساب عہ سینکڑہ دیجاوے گی۔ ایک دو کاپی کو خریدار اول ٹکٹ ڈاک بھیجدیں۔ پتہ ملنے کا۔

نگم پرکاش پریس مسجد مدرسہ دہلی۔ اور آریہ سماج ریواڑی ضلع گورگانوہ

المشتہر متصدی لال سکرٹری آریہ سماج (ریواڑی)

بدھوا ایواہ کی ضرورت

ایک لڑکے کو جسکی عمر ۲۲ سال پیشہ دوکانداری صحت جسمانی عمدہ خاندان نہایت اچھا کھانے پینے کا ذریعہ معقول ایک ایسی بال بدھوا عورت سے شادی کرنی منظور ہے جسکی عمر ۱۶ سال سے زیادہ اور ۱۲ سال سے کم نہ ہو۔ لڑکا قوم سے ویش سرا وگی ہے اور گوت سنگل ہے جسکو یہہ رشتہ کرنا منظور ہو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ المشتہر شتاب رائے ممبر آریہ سماج ایلم پرگنہ کاندھلہ ضلع مظفر نگر

پنجاب و ممالک مغربی و شمالی ہندو مسلمان میچول ریلیف فنڈ

فنڈ ہذا بمقام فیروز پور زیر اہتمام ڈائرکٹران ذیل کھولا گیا ہے۔

(۱) لالہ بہاری لال صاحب بنکر مالک انڈین ہارس ڈاک کمپنی و ٹھیکہ دار لوکل و ہیڈ سالہ تانگہ ایجنسی چھاؤنی فیروز پور پریزیڈنٹ (۲) رائے صاحب لالہ متھرا داس صاحب ریٹائرڈ سب انجنیر و بانی یتیم خانہ چھاؤنی فیروز پور و لائف ممبر ویش کانفرنس وائس پریزیڈنٹ (۳) لالہ جگن ناتھ صاحب آنریری مجسٹریٹ سابق پریزیڈنٹ میونسپل بورڈ شہر فیروز پور.... (۴) لالہ بدری پرساد صاحب بنکر چھاؤنی فیروز پور (۵) لالہ ہرجی رام صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب فیروز پور (۶) لالہ رامانند صاحب رئیس اعظم شہر فیروز پور۔ (۷) چوہدری شیو سہائے صاحب منیجر و مالک گولڈ سمری پریس چھاؤنی فیروز پور (۸) لالہ جیٹھو مل صاحب بنکر و ہاؤس پروپرائیٹر چھاؤنی فیروز پور۔ ہر مرد و ہر بیوہ جو کسی خورد سالہ بچہ کی ماں ہو اس فنڈ کے ممبر ہو سکتے ہیں فیس داخلہ معہ رسوم اسٹامپ سرٹیفکیٹ ۸ر سالانہ چندہ ۴ر اور شرح چندہ امدادی ماہوار حسب تفصیل ذیل سمجھا جائیگا۔

۱۵ برس سے	۲۴	برس کی عمر کے ممبر سے			۱ر ماہوار
۱۵	”	۳۴	”	”	۱ر ”
۳۵	”	۴۴	”	”	۱ر ”
۴۵	”	۵۵	”	”	۱ر ”

جسقدر امدادی چندہ ہوگا وہ کل کا کل اسی ماہ کے ممبر یا ممبران متوفی کے ورثا میں بحصہ رسدی قدامت ممبری کے نسبت سے تقسیم ہوتا رہیگا اور زندہ [illegible] عطیہ کی مد ۱۵۰ روپیہ سے زیادہ سے زیادہ ۱۰۰۰ روپیہ تک پہنچتی ہے اگر کوئی ممبر ۲۰ سال فوت نہ ہو [illegible] ممبری ہے [illegible] زندگی میں ہی زر عطیہ [illegible] زیادہ حالات [illegible]

المشتہر [illegible] سکرٹری [illegible] پنجاب و ممالک مغربی و شمالی ہندو مسلمان میچول ریلیف فنڈ بمقام فیروز پور پنجاب

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

REG. No. L. 39

قیمت پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا۔

دھرم پرچارک

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے۔

سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

دو قول جو ہوش کے ... بے نظیر ... کیمیائی ہے کشتہ ... دل دماغ۔ جگر گردہ ... کا ... اور بینائی ... آتا ہی ... چہرہ کی رنگت ... شروع ہو جاتی ہے تمام کمزوری ... آدمی تھوڑے عرصہ میں ... سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا دور ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور جسم کی امراض متعلقہ ... کے لئے اکسیر اعظم ... کا مکمل علاج ہے۔ ... دانشمندوں کے ... قیمت فی ... اس ... الاعلاج ... جھوٹی ...

فی تولہ ... دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا ... ہو گیا ہو ... دوست ... دوائی سوزاک کی خواہ نیا ہو یا پرانا کسی حصہ جریان ... ہوگی ... دور ہو جاتے ... کسی قسم یا پرانی بیماری کا علاج ... کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ... مطالعہ کیا ... المشتہر (حکیم ... گجرات پنجاب)

ہون سامگری

... اور ... بوٹیوں اور ... کا ملاپ ... اور ... ہے ... سامگری بہت زیادہ ...

... کی ہتھیلیوں ہیں بند ملتی ہے۔

سکنجبین ... ملتا ہے۔ چند خوراک ... شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف ... ہوتی ہے۔ ... معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ۔ اس کے خاص اصول ہیں ... خوف ... خرابی ... کام ... اعلیٰ درجہ کی ... دل ... قیمت فی ... ایک روپیہ ...

سفوف مجرب ... کرتی ہے قیمت فی ... کے واسطے ...

کامیاب انجن ...

... امراض ... قیمت ... کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

المشتہر ... ہر ... پنساری ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اعلان

دی سینٹ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نرائن سنگھ صاحب بہادر کے سی آئی اجودھیا لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار متصل دی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی۔

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ کمپنی ۱۸۸۲ء ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کے مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۵ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہو گئی ہے جس سے ذمہ داری حصہ داران کی محدود ہو گئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہو گا۔

سرمایہ } کمپنی ہذا کا سرمایہ چھ لاکھ روپیہ ہو گا۔ چھ ہزار حصص پر منقسم ہو گا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہو گی۔ اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہو گا۔

طریقہ ادائیگی } ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے اور پندرہ روپیہ باقاعدہ دس روپیہ ماہواری حصہ ادا کرنا ہو گا۔

قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہو گی۔ اگر درخواست منظور نہ ہو گی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا۔

ڈائرکٹران } (۱) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلقدار لکھنؤ علاقہ بھرچ فیض آباد (۲) لالہ دولت رام سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ ملک سنگم لال صاحب رئیس بریلی (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار رئیس بریلی (۵) بابو گوبند کرشن صاحب جاگیردار رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی دریبہ سکندر آباد ضلع بلند شہر (۶) بابو دوارکا پرشاد صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ (۷) لالہ دوارکا پرشاد صاحب وکیل بیجانبہ سپرنٹنڈنٹ مہاراجہ والیٔ ریاست جیند دہلی (۸) ناظم الکہینا ... صاحب وکیل غازی آباد۔

ہنڈہ واران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری } پنڈت بھون درشن سابق ملازم سررشتہ انکریٹ بہادر مس پنڈت گوبند پرشاد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر } پنڈت چندو لال سابق ڈائرکٹر جگن ناتھ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

مینجنگ ڈائرکٹر } کنور بلدیو کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندر آباد و وکیل عدالتہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔

یہ کمپنی جیسا کہ قواعد یادداشت میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ سوتی ریشمی اونی وغیرہ وغیرہ تیار کرے گی۔

ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشاء ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۸۹۵ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونیوالی ہے جسکے بعد کارخانہ پارچہ بافی بہت جلد شروع ہو گا چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں لہذا خریداران حصص سے التماس ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں۔ کمپنی کو واسطے جمیع انتظامات کی ضرورت ہو شرائط کیواسطے مینجنگ ڈائرکٹر سے۔

بقیہ امورات دریافت طلب مینجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

جلد ۱۱ | مطبوعہ یکم بیساکھ سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۱۲ اپریل سنہ ۹۹ء جلندہر شہر پنجاب | نمبر ۱

ओ३म्

رگوید

जातवेदसे सुनवाम सोममरातीयतो नि दहाति वेदः । स नः पर्षदति दुर्गाणि विश्वा नावेव सिन्धुं दुरितात्यग्निः ॥

"ہم لوگ اُس پرماتما کی آگیا پالن کے لیے اپنی تمام اُتم سامگری کا جو ہر پیش کرتے ہیں جو کہ دشمنوں کی شروتوں کا ناش کرتا ہے وہ روشنی کل جگدیشور ہم لوگوں کو جملہ گناہوں اور بڑے دُکھوں سے اسطرح پار کرتا ہے۔ جس طرح کہ ملاح کشتی کو سمندر کے پار کر دیتا ہے۔"

میری آتما روپی نوکا سنسار روپی اگاد سمندر میں پھنس رہی ہے۔ کام۔ کرودہ۔ لوبھ۔ موہ۔ اور اہنکار کی لہریں اُسے اِدہر اُدہر گھما رہی ہیں۔ عجیب چکر میں اوکا پڑی ہوئی ہے۔ اے انسانی کشتیوں کے ناخدا! تمہارے بنا اور کون اس ناؤکا کو پار لگا سکتا ہے۔ پرم پتا! جہاں کی کشمکش میں پھنسکر۔ اندریوں کو وشیوں کا غلام بناتے ہوئے۔ من کو اندریوں کے چکر میں گھماتے ہوئے میں نے غلاموں کی غلامی اختیار کی۔ جن اندریوں پر کہ ہے پتا! تم نے مجھے پورا ادہکار دیا تہا۔ بجائے اُنہیں اپنے وش میں رکہنے کے بے اختیار چھوڑ دیا۔ کروناموئے! اب اس نربل آتما کو بچانیوالا تمہارے بنا اور کوئی نہیں ہے۔

جگدیشے! تم ہر وقت مجھے اپنی پریم روپی گود میں لینے کے لیے طیار ہو۔ لیکن میری کیسی مورکہتا ہے کہ میں تمہاری طرف ہاتھہ تک نہیں پسارتا ہے جگت ماتا! مجھے معلوم نہیں ہے کہ میرے کلیان کے کیا سامان ہیں۔ تم جانتی ہو کہ میری لیئے بہتر کیا ہے۔ اسلئے میں تم سے کچھہ مانگ نہیں سکتا۔ صرف یہی پرارتہنا کرتا ہوں کہ میرے لیئے جو کچھہ بہتر ہو وہ کرو۔ اوم شانتیہ۔ شانتیہ۔ شانتیہ۔

ضروری اطلاع

بہت سے گراہک مہاشے غلطی میں پڑے ہوئے ہیں اور برابر خطوط بہیجتے ہیں کہ پرچارک کیوں اسقدر عرصہ تک بند رہا ہے۔ اُنہیں چاہیئے کہ سال گذشتہ کے آخری پرچہ یعنی نمبر ۵۲ کو نکال کر اُس کا تیسرا صفحہ ملاحظہ کریں۔ اُس جگہہ صاف بتلایا گیا ہے کہ چونکہ ۵۲ ہفتے پورے ہو چکے۔ اس لئے گذشتہ سال میں اور کوئی پرچہ نہیں نکل سکتا تہا۔ اس کارخانہ کا سال یکم بیساکہہ سے شروع ہوتا ہے۔ جس کی وجہہ سے بعض اوقات سال کے خاتمہ پر انگریزی تاریخوں کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے ردوبدل کرنا پڑتا ہے۔ یہی وجہہ ہے کہ بجائے شکروار کے سال حال کا پہلا پرچہ بہی بدہ وار کے دن شایع کرنا پڑا ہے۔

آشا ہے کہ گراہک مہاشے آئیندہ ایسے ضروری نوٹسوں کو نظر انداز نہ کیا کریں گے۔

گذشتہ پرچہ میں کاتب کی سہو سے لکھا گیا تہا کہ پہلا پرچہ سال حال کا یکم بیساکہہ کو نکل کر دوسرا پرچہ ۱۰ ارجیٹھہ سمت ۵۶ کو نکلے گا۔ اس کی بجائے یہہ سمجھنا چاہئے کہ دوسرا پرچہ شکروار تاریخ ۱۰ ار بیساکہہ کو شایع ہوگا۔

المشتہر

منیجر مطبع ست دہرم پرچارک

(جلندہر شہر)

پرچارک کی گیارہویں سالگرہ

پیارے پاٹھک گن! آج ست دہرم پرچارک گیارہویں سال کے اندر قدم رکہتا ہے گذشتہ دس برسوں کے عرصہ میں اس کی جو حالت رہی ہے۔ وہ آپ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ جنم دن سے ہی اس نے ستیا ئی کا سہارا لیکر مکاری۔ ریاکاری۔ اور جھوٹھہ کا بیخوف مقابلہ کیا ہے۔ اور سانسارک کشٹ اور کلیشوں کے علاوہ دیوآسُر سنگرام میں اُسروں کے تیز تیکشن بانوں کو سہن کرتے ہوئے اس نے جس استقلال کے ساتھہ کہ ستیہ دہرم کا پرچار کیا ہے اُس کو کیا آپ لوگ کبہی بہول سکتے ہیں!

یہی وجہہ ہے کہ باوجود بعض اوقات مستعدی سے کام کرتے کرتے تہک جانے اور دوڑتے دوڑتے رینگنا شروع کر دینے کے بہی آپ کو اپنے پیارے متر کے ساتھہ ایسا پریم ہو گیا ہے کہ آپ اس کی کمزوریوں اور کمیوں کو بہی نظر انداز کر کے برابر اس کے ساتھہ اپنا پریم جاری رکہتے رہتے ہیں۔ پریم مئے پرمیشور آپ لوگوں کو اس پریم اور وشواس کے لیئے آنند پردان کریں!

آپ لوگوں میں سے بہت سے بہائی پرچارک کے بچپن کی میٹھی میٹھی اور بقول اُن کے ہردیہ کو آکرشت کرنے والی باتوں کو یاد کر کے اسے اُسی اوستہا میں واپس لانے کی کامنا پرگٹ کرتے ہیں۔ لیکن اُن کو یاد رکہنا چاہیئے کہ بچپن کے بعد یوبن (نوجوانی) کا زمانہ ضروری ہے اور اُس زمانہ میں ہر ایک دہارمک منشیہ کو دیوآسُر سنگرام میں شریک ہونیکی وجہہ سے لازمی طور پر رُودر روپ دہارن کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جیوں جیوں منشیہ سمپورنتا کی اوستہا کو پراپت ہوتا

...i Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جاتا ہے تیوں تیوں زیادہ تر مضبوط بنتا ہوا آخر کار آدیتہ کی پدوی کا ادھکاری بنتا ہے - اُس وقت پھر بچپن کی سی سرل حالت ہو جاتی ہے - یہی وجہہ ہے کہ آدیتہ پدوی حاصل کیئے ہوئے سنیاسی کو ایک بچے کے ساتھہ اُپمان دیا کرتے ہیں - پیارے سجنو! ست دھرم پرچارک بھی ترُد راد ستھا سے گذرنے کی کوشش کر رہا ہے - آپ سب ملکر پرمیشور سے پرارتھنا کرو کہ اسکو آدیتہ کی پدوی گرہن کرنے کے لئے ورلڑہ بل ملے -

میں نے گذشتہ سال کے آخری نمبر میں ظاہر کیا تہا کہ نئے سال سے میرا ارادہ اس اخبار کو

نئے ڈھنگ پر

چلانے کا ہے - لیکن ساتہہ ہی اس کے یہہ بھی لکھا گیا تہا کہ جو پُرانے مراسلات پڑے ہیں اُن کو جلد نکال دینے کی کوشش کیجاویگی - تاکہ پُرانے نامہ نگاروں کو شکایت کی گنجایئش نہ رہے - اِس پرتگیا کو پُورا کرنے کے لیئے اِس نمبر میں مراسلات زیادہ تر دیئے گئے ہیں - لیکن آیندہ نمبر سے وہ سلسلہ جو کہ میں سال حال سے قایم کرنا چاہتا ہوں شروع کر دیا جاویگا - وہ سلسلہ کیا ہوگا - یہہ سوال ہے - جس کے جواب میں سب سے پہلے یہہ نویدن کرنا ضروری ہے کہ نئے ڈھنگ سے میری مُراد یہہ ہرگز نہیں ہے کہ اخبار کا وجود ہی بدل جائیگا - بلکہ میرا مطلب صاف یہہ ہے کہ مضامین کی ترتیب اور اُنکی رفتار میں تبدیلی کیجاویگی - مثلاً پرچارک کا شروع زندگی سے ہی یہہ قاعدہ رہا کہ ایک وید منتر کا ارتھہ مع دیاکھیا کے ہر ہفتہ پیش کرے - لیکن تجربے نے مجھے تبلا دیا ہے کہ وید منتروں کی اِن ویاکھیاؤں کو کوئی بھی دلچسپی سے اُپدیش لینے کے لیئے نہیں پڑھتا - اس لیئے آیندہ سے ارادہ کرلیا ہے کہ اس کام کو زیادہ تر محنت کے ساتہہ مستقل صورت میں لانے کا فرض اور وقت کے لیئے چہوڑ کر اس وقت بجائے اس کے ہر ہفتہ

ایک دھرمو پدیش

شروع اخبار میں درج کیا جایا کرے - آریہ ساماجک خبروں کا خلاصہ پیش کرنا تو ایک جزو اعظم اس اخبار کی ذمہ واریوں کا سمجہا جاتا رہا ہے - اب ارادہ یہہ ہے کہ آیندہ سے ہفتہ بہر کی دنیاوی رفتار کا کچا چٹہا اپنے ناظرین کی آگاہی کے لیئے طیار کیا جایا کرے - اس کے سوائے اور جو کچہہ تبدیلی یا ترقی مضامین میں ہوگی وہ آپ لوگ خود ملاحظہ فرمائینگے - اِسجگہہ لکہنے کی کچہہ بھی ضرورت نہیں ہے -

گذشتہ سال میں آریہ ساماجک دُنیا میں جو ہل چل رہی ہے اُس کی نسبت میں اس وقت کچہہ بھی لکہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا ہوں - دُنیاوی ثروت - جاہ و حشمت کا دہرم کے ساتہہ مقابلہ ہے - زمانہ کی رفتار ایک طرف چل رہی ہے - بہیڑیا دھسان خلقت اُس کے پیچہے جا رہی ہے - آریہ سماج منوسمرتی اور مہابہارت کے مصنفوں کے ساتہہ اتفاق کرتا ہوا کہتی ہے - لوبہہ سے یا دُنیاوی خواہشوں کو پورا کرنیکی لالچ سے کبہی بھی دہرم کو تیاگ نہیں سکتا -

دیواسُر سنگرام ہے

دیکہیئے نتیجہ کیا ہوتا ہے - مجھے تو نتیجہ میں کبہی بھی شک نہیں ہوا - ہے دیامئے پرمیشور! مجھے بل دو - کہ میں اپنے من کو قابو کرنے کی کوشش کرتا ہوا راگ اور دویش سے علیحدہ ہو کر آپ کے سچے دہرم کے پرچار کرنے میں تت پر رہوں -

اوم شانتیہ - شانتیہ - شانتیہ -

(منشی رام)

موت کیسی بھیانک دکھائی دیتی ہے -

اور سچ مچ جو جیون کہ ہم سب ویتیت کر رہے ہیں اور جس حالت میں کہ ہم سب گرے ہوئے ہیں اسمیں موت اگر بھیانک نہ نظر آوے تو نہایت ہی تعجب ہو - آریہ پرُشوں نے شوک سے سُنا ہوگا کہ ویدک دہرم کا ورڈہ سیوک - دکھلاوے کے کاموں سے نفرت کرنے والا - آریہ سماج کو دل سے پیار کرنے والا - دہرماتما کام کرنے والوں کی پوری عزت کرنے والا - ویدک آدی ستیہ شاستروں کے پٹھن پاٹھن میں پریا ہو نہ کرنے والا - اپنی قلیل سی تنخواہ میں سے بھی آریہ بہائیوں اور آریہ انسٹیٹیوشنوں کی دل کہولکر مدد کرنے والا - آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے دفتر کی اپنی لگاتار کوششوں سے کایا پلٹنے والا لالہ جے چند ہم سب سے جُدا ہو گیا یہہ رنج اور بھی بڑہ جاتا ہے جب معلوم ہوتا ہے کہ لالہ جے چند کی عمر ابھی صرف ۳۲ برسوں کی تہی اور اُن کی ودہوا پر ایک چہہ سات سالہ لڑکی اور ایک دو سالہ بیٹے کی پرورش اور تعلیم کا بوجھہ آن پڑا ہے - ہمارا سورگباشی بہائی اُن چند نوجوانوں میں سے تہا جن کے جیون کو کہ پنڈت گرودت جی کے ست سنگ نے ایک دم سے پلٹا دیا تہا - سنسکرت پٹھن پاٹھن کا لالہ جے چند کو بڑا شوق تہا - چنانچہ تھوڑے عرصے میں ہی کل مہابہارت کو پڑہ کر اُس میں سے عمدہ عمدہ مضامین کا اقتباس کر کے اُنہوں نے ایک کتاب بنائی تھی جو کہ اب تک دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور میں پڑھائی جاتی ہے - ماسٹر درگا پرساد جی نے جب سام وید چھپوایا تہا تب بھی لالہ جے چند جی نے پروف دیکہنے میں بڑی مدد دی تھی - دس بارہ پمفلٹ تو حال میں ہی اپنے بہائیوں کو مت وادیوں کے جال سے بچانے کے لئے اُنہوں نے شایع کیئے تھے - باوجود اس وسیع مطالعہ کے آریہ پرتی ندہی سبہا کے لئے چہہ سات گھنٹوں تک روز کام کرتا چلا جاتا ہے کہ لالہ جے چند کی موت نے ہم سب سے ایک ایسا ہوش چھین لیا ہے جسکی جگہہ جلد پوری نہیں ہو سکے گی - اپنے

سورگباشی بہائی کی زندگی کے حالات لکہنا اِس نوٹ کا مقصد نہیں ہے۔ اس لئے زیادہ لکہنے سے اجتناب کرکے ہم لالہ جے چندر جی کے پسماندگان کے ساتھہ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب سے تو یدلن کرتے ہیں کہ لالہ جے چندر جی وصیت کو پورا کرنے کے لئے اُن کی لڑکی کو کنیا مہاودیالہ جلندہر میں اور اُن کے بیٹے کو گرُوکل میں پڑہانے کا بوجہہ یہہ معزز سبہا اپنے اوپر لیوئے اور ستم رسیدہ بیوہ کے گذارے میں بہی مدد کرے۔ ساتہہ ہی اُن پرُشوں کا جو کہ لالہ جے چندر کے کیریکٹر کی عزت کرتے ہیں۔ فرض ہے کہ آریہ پرتی ندہی سبہا کو اِس فرض کے پالن کرنے میں مدد دیویں۔ لیکن اسوقت آریہ سماج کے ممبروں کی توجہہ ایک اور امر کی طرف کہینچنا بہی ضروری ہے۔

آریہ پرُشو! تمہیں موت کیوں بہیانک معلوم دیتی ہے؟ اِسلئے کہ تم اپنے فرائض کو نہیں سمجہتے اگر موت ہر وقت یاد رہے اور اُس کے لئے آریہ پُرش ہر وقت طیار رہیں تو کیا ممکن ہے کہ کسی کام کرنے والے کی جگہہ بہی خالی رہ سکے۔ کوچ کا نقارہ بج رہا ہے ایک منٹ بہی اپنا نہیں کہہ سکتے۔ پہر کس دِن کے منتظر بیٹہے ہو۔ اٹہو دہرم دہن سنچے کر لو کیونکہ معلوم نہیں کس وقت کوچ کرنا پڑے ❊

ایک اور دردناک خبر

آریہ سماج کے ممبروں کو یہہ سُنکر بہی بڑا افسوس ہوگا کہ پشاور کے مشہور ڈاکٹر سیتا رام جی جو کہ پنڈت گورودت کے خاص دہرم بہائیوں میں سے تہے اپنے وطن شاہی وال ضلع شاہپور میں اِس جہان کو چہوڑ گئے پرم پتا! تمہارے انتظام میں ہم کون ہیں جو دخل دے سکیں تم جو کچہہ کرتے ہو ہماری بہلائی کے لئے۔ ہماری شکشا کے لئے۔

کاش کہ آریہ سماج کے سبہاسد اِن موتوں سے کچہہ سبق حاصل کریں!

آریہ براوری

نمبر (۲)

از لالہ گنگا رام دہم

آریہ براوری کی قائمی کے متعلق مُدت کے بعد اب پہر کبہی کبہی کوئی دہیمی سی آواز آنے لگی ہے مگر اِس کمزور آواز کو ایسے گروہ میں کون سُنتا ہے جہان بڑی بڑی بد انتظامیاں اور لاپرواہیاں بلکہ بعض حالات میں خودغرضیاں بڑی زور سے اپنا کام کر رہی ہوں۔ مجہے یاد ہے کہ بہت سے سال ہوئے آریہ گزٹ فیروزپور میں میں نے اس بارہ میں کئی دفعہ تحریک کی تہی اور اُنہیں دنوں راولپنڈی کے ایک سالانہ جلسہ کی کانفرنس میں بہی یہہ مضمون پیش ہوا تہا۔ لیکن دُنیادار پرُشوں کی بدولت یہہ سوال وہاں کا وہاں ہی رہ گیا۔ غالباً اسیطرح اور جگہوں پر بہی یہہ خیال اُٹہہ اُٹہہ کر دب گیا ہوگا۔ کسیوقت آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی توجہہ بہی اس طرف مبذول ہونے لگی تہی چنانچہ اسیواسطے تمام سماجوں سے ممبران کی ذات۔ ورن اولاد وغیرہ کے متعلق فہرستیں بہی طلب کی گئی تہیں۔ اس میں کوئی شُبہہ نہیں کہ آریہ سماج میں بعض آپانتہوں کی ہل چل نے تمام نیک ارادوں میں بہت کچہہ اُلجہن اور دیر ڈالدی ہے مگر جب کہ ضروریات کے بہم پہونچانے میں ہم برابر مشغول ہیں تو جن کاموں کے بغیر ہماری سوشل لائف میں بہت ہلچل ہو رہی ہو اُس کا خاطر خواہ انتظام کرنا باوجود دیواسُر سنگرام یا کسی اور مصروفیت کے بہی عین واجبی ہے۔ ہمارے سرکردہ آریہ بہائی آریہ براوری یا آریوں کی اس قسم کی یکجہتی کے ابہاو میں جو جو مصائب اور مشکلات اور طوفان بے تمیزی ہندو براوری کی طرف سے بعض آریہ پرُشوں پر گذر رہے ہیں روز روشن کی طرح اپنی آنکہوں سے دیکہہ رہے ہیں مگر چونکہ اُن کا اپنا کام کسی نہ کسی طرح بخوبی چل رہا ہے اس لئے اس کے انتظام یا اپنے مصیبت زدہ بہائیوں کی امداد پر کچہہ دہیان نہیں دیتے۔ ہاں اس بات کے لئے تو بہرحال طیار ہیں کہ گرما گرم ریمارک جلد چہاپ دیویں کہ فلاں صاحب مُتزلزل اور کمزور نکلے گر گئے اور پوپ لیلا میں پہنسکر اویدک ریتی کرائی اور آریوں کو بدنامی دلوائی۔ وغیرہ وغیرہ یہہ اندہیر نہیں تو کیا ہے۔ کہ اپنی طرف سے اسقدر بے پرواہی کہ کسی انتظام یا ہمدردی کا نام و نشان نہیں۔ لیکن طعن دینے اور نکتہ چینی کرنے پر جہٹ تیار۔ زید آریہ دہرم کی خاطر اپنے رشتہ داروں کی نہیں مانتا تو ناطہ کہو دیتا ہے جاہل براوری میں رسوا ہوتا ہے گہر والوں سے لڑائی بکہیڑا جہیلتا ہے مگر آریہ بہائی اِس اڑے وقت پر اُس کو کیا امداد دیتے ہیں؟ یعنی کیا وہ جو معمولی آریہ ہیں۔ اور کیا وہ جو بلحاظ لیکچر اور سرمن دینے یا بڑے بڑے آریہ عہدہ داری کے مشہور ہیں چہوٹے سے لیکر بڑے تک کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی اُن کا ٹہیک یہہ حال ہے کہ کوئی مرے کوئی جیئے سُتہرا گہول بتاسے پیئے "ہندو براوری کی زبردستی کو ترک دینے کے لئے تو عمدہ ناطہ پیدا کرنے کے بجائے بے محل مایوسی دینے والے سخن زبان مبارک سے نکالے جاتے ہیں کہ اب لڑکیوں کا رواج ہی بند ہونا چاہئے" یہہ رسم ہی ضرر رساں ہے حالانکہ اپنی اپنی اولاد کی سگائیں کرتے ہوئے اِس رسم سے برابر فائدہ اُٹہاتے جاتے ہیں اور یہہ بہی دیکہہ رہے ہیں کہ فرداً فرداً آریہ لوگ اچہے ناطے کی تلاش میں سرگردان

رہتے ہیں اور اشتہارات بہی دیتے رہتے ہیں۔ انسانی ہمدردی اور برادرانہ امداد اور حسن انتظامی جس گروہ میں مفقود ہو اُس کی آیندہ ترقی کیواسطے کیا امید کیجا سکتی ہے جب ایک آدمی اپنے ہمخیالوں کی جمیعت اور اپنے اعتقاد کی پاس خاطر ایسی دلیری کرکے مخالفوں کی مخالفت کے علاوہ اپنے گروہ کی طرف سے یہہ سرد مہری اور بدسلوکی حاصل کرے تو اوروں کو جو جرات اور دلیری پیدا ہوگی وہ ظاہر ہے۔ آریہ برادری سے بعض سرگرم آریہ گن کچھہ اور کارروائی ہی کرنی چاہتے ہیں (یہہ کارروائی کبھی اپنے وقت پر تو بیشک ضروری اور مناسب ہوگی) وہ چاہتے ہیں کہ دیش کال وغیرہ کے وچار نے کے بغیر ہی موجودہ ورن بیوستہا کو جو کسی نہ کسی بگڑی ہوئی صورت میں باقی ہے بجائے باقاعدہ اور بتدریج سدہارنے کے یکدم توڑ پہوڑ کر صاف کر دیا جاوے اور گڑبڑ ہو جائے کرکے آگے سے بھی بدتر حالت میں جا پڑیں (یہہ ایک علیحدہ مضمون جو اکثر زیر بحث آرہا ہے اس لئے یہاں اس پر زیادہ لکھنا غیر ضروری ہے) خیر ایسی ایسی ہی اور مشکلات ہی آریہ برادری کے متعلق ہیں جو خاطر خواہ توجہہ اور انتظام نہ ہونے کے سبب دُکھدائی ہی نہیں بلکہ آریہ سماج کی مجموعی حالت کو سخت صدمہ پہونچانے والی ہو رہی ہیں۔ بمقابلہ نہ ہونے کے کچھہ نہ کچھہ ہونا اچھا ہے۔ اِس قول کے بموجب شکر کا مقام ہے کہ بعض دلوں کو خواہ اپنی ذاتی مشکل پڑنے پر یا کسی اور طرح سے اس کے متعلق کچھہ شوق غالب ہوا ہے۔ چنانچہ ۱۷ اپریل کے ست دہرم پرچارک میں کسی صاحب نے اس بارہ میں عمدہ مضمون لکھے جانے کے لئے انعام بھی مقرر کیا ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی صاحب اُن کے حسب پسند اور آریہ برادری کے لئے کارآمد مضمون جلد لکھہ ڈالیں۔ میری رائے ناقص میں جب تک آشرم بیوستہا ٹھیک نہ ہو اور ویدک خیالات ویدک اعمال اپنا پورا ظہور نہ دکہاویں گو رُوکل وغیرہ نیک تحریکوں کا تسلی بخش نتیجہ حاصل نہ ہوسکیگا آریہ برادری جو اس وقت ضروری ہے اور جو بن سکتی ہے وہ یہی ہے کہ موجودہ ورنوں اور اُنکے حصّوں کو نہ چھیڑا جاوے مگر ہاں ہر ایک ورن میں جو ذاتیں اور سب ذاتیں ہیں ان سب کو فوراً توڑ دیا جاوے اور شاستر مریادا انوسار چند گوتر اور گھر چھوڑ کر اپنے اپنے ورن میں دادستد ناطہ رشتہ شروع کر دیا جاوے (اس سے یہہ لازم نہ آئیگا کہ اپنے ہمعقیدہ براوران سے رشتہ ناطہ نہ کیا جاوے نہیں نہیں جہاں باہمی رضامندی قائم رہے اور کوئی خلل واقع نہ ہو وہاں بےشک اُن سے رشتہ ناطہ بدستور جاری رہنا چاہئے۔ کیونکہ اس میں بذاتہ دہرم کی ترقی اور پرچار مقصود ہے) اس کے واسطے ضروری ہے کہ سب آریہ سماج ایک دوسرے آریہ سماج سے اس قسم کا انتظام کریں کہ اُن کو ناطہ کے خواہشمندوں کے نام وغیرہ معلوم ہوتے رہیں۔ ایک صورت یہہ بھی ہے کہ ایک خود مختار یا آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے ماتحت کمیٹی بنائی جاوے جس کا نام "آریہ وواہ سبھا" رکھا جاوے ہر ایک سماج میں ایک ایک رجسٹر ایسا موجود رہے کہ جس میں ورن[1] ذات نانکے[2] ذات اولاد وغیرہ سب امورات درج رہیں اور ہر ایک ایسے رجسٹر کی نقل آریہ وواہ سبہا کے دفتر میں ایک مکمل رجسٹر پر آجاوے (رجسٹروں کے کون کون سے کالم ہوں اس کمیٹی کے نیم اوپ نیم کیا ہوں گے اور کیا کیا کام ہونگے یہہ ایک علیحدہ مضمون ہے) بہرحال اس بارہ میں اگر سر دست کوئی عمدہ انتظام ہونا مشکل ہو تو پھر بھی کچھہ نہ کچھہ ضرور توجہہ ہونی چاہئے۔ کریا کرکے وہ آریہ لیڈر جو پوپ لیلا اور کمزوری کا الزام لگانے کے لئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ ذرا نگاہ غور سے دیکھیں کہ ہر ایک آریہ کو اپنے وقت پر ہر ایک طرف سے کیا کیا مشکلات سختیاں مخالفتیں۔ دہمکیاں وغیرہ پیش آتی ہیں اور دوسری طرف سے کسقدر مایوسی کم مہری مغایرت وغیرہ بدسلوکیاں رونما ہیں۔ ایسی حالت میں ثابت قدم رہنا بیوقوفی کے نزدیک پہونچا ہوا عام لوگ نہ تصور کریں تو کیا کریں۔ اصل میں یہہ انتظام کوئی مشکل امر نہیں اس میں ذرا بڑے لیڈروں کی توجہہ ہی درکار ہے۔ کیونکہ فرداً ہر ایک کو اپنی لڑکی لڑکا کے واسطے اچھے گھر کی تلاش رہتی ہے اور بارہا عدم دستیابی ناطہ کے شکایتیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ (گنگا رام دہیم)

---

[1] براہمن۔ کشتری آدی[3] کو لیتیہ اروڑ بنس وغیرہ۔ [2] بونجاہی ڈہائی گھر۔ سرین۔ کہوکھران وغیرہ۔

از لالہ گنیش داس ورما

نمبر ۳

ایشور نیم کا اولنگہن ہی سدا دُکھ کا کارن ہوتا ہے۔

اس امر کے ظاہر کرنے کے واسطے کہ قانون قدرت کے مطابق چلنے میں انسان کو سدا سکھہ اور اُن کے برخلاف ہمیشہ دُکھہ ہوتا ہے عیان راچہ بیان کے مسئلہ کے مطابق کسی فلاسفی کو کام میں لانے اور ثبوت پہونچانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

انسانی زندگی کے بقا کے لئے صاف ہوا کی قدرتاً ضرورت ہے اگر کوئی شخص ارادتاً خواہ سہواً گندی ہوا میں رہتا ہے یا ایسی حالت میں بودوباش رکھتا ہے۔ جہاں کہ غرض مطلوبہ کے واسطے کافی ہوا میسر نہیں ہوسکتی تو نتیجہ صاف ہے کہ اُس کی جان کی خیر نہ ہوگی۔ قدرتی غذا انسان کے لئے پہل پہول اناج میوہ جات دودہ وغیرہ ہے اگر کوئی شخص اسکو چھوڑ کر بہوسہ وغیرہ حیوانی چارہ کہاوے تو ضروری ہے کہ

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے

از پالم پور ضلع کانگڑہ

مورخہ ۲۹ ستمبر ۹۹ء

پریہ مہاشہ ایڈیٹر صاحب پرچارک جی۔ نمستے
عجیب تحریر اور اُس کے جو خطوط آپ کے پرچارک
میں شایع ہوئے ہیں ان پڑھ کے سمجھنے پر آمادہ
کرتے ہیں۔ تعبیر معلوم کہ آپ کے ناظرین اس نتیجہ
پر پہونچ گئے ہیں کہ وہ حقیقت عجیب تحریر ہے مگر عجیب
ہرگز نہیں کہلائی جا سکتی۔ میں ایک ہندی
کا شعر نذر کرتا ہوں جو تقریباً یہ کہلائیگا۔
غور کرنے پر آپ کو اس کے پاٹھک گنوں کو
پتہ لگے گا کہ یہ شعر عبارت آرائی کے
لحاظ سے اور بحث سہل کے ارتھوں میں بھی
ایک غزل ہے۔

हय जोगी समझो वे दुरमना
न सेक सिंध न कंचन दुगा
लगे आ में

میں منتظر رہوں گا کہ صاحب پرچارک میں
اس کی دیا کھیا کرسکے یقین ہے کہ بغیر انعام
رکھنے کے ایسی بھی نازک جارگہ ضرور دلچسپی
لیں گے۔ اگر آپ کے ہاں اس کی ٹھیک ارتھ
نہ چھپے تو میں عقب سے ارتھ شایع ہونیکے لیے
ارسال خدمت کردونگا تب ان کی غزل جتلانے
میں وہ آنند جو ایسے وقت حاصل ہوتا ہے نصف
رہجاتا ہے۔ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ ہندی
کی کوتا میں کیسی خوبصورتی بھر رہی ہے۔

آپکا داس
پربھو داس جی۔

آریہ سماج رام نگر کا پہلا سالانہ جلسہ

۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء کو بڑی دہوم دہام سے ہوا
۹ تاریخ کی شام تک مکان کی آرایش وغیرہ اور دیگر
تیاریاں متعلق جلسہ قریباً مکمل ہوگئیں۔ دس تاریخ
صبح ہی سٹیشن جہنانواں پر سماج کی طرف سے
سواری کا انتظام ہوا۔ ۱۲ بجے تک آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت گردہاری لال
صاحب اور لالہ وزیر چند جی اور گوجرانوالہ سے
منشی نراین کشن صاحب معہ بارہ ودیارتھیان کے
آپہونچے۔ علاوہ ان کے اور بھی کئی آریہ بھائی
غیر جگہوں سے نگر کیرتن کے پہلے آموجود ہوئے۔
ٹھیک ۳ بجے نگر کیرتن شروع ہوا۔ ودیارتھی
آشرم گوجرانوالہ اور لائل اینگلو سنسکرت سکول
رام نگر کے ودیارتھی نو منڈلیوں میں تقسیم کئے گئے
گلوں میں پھولوں کے ہار پہنے ہوئے وید منتروں
کا میٹھی سوروں سے پاٹھ و گاین کرتے ہوئے اور
ایشور بھگتی و پریم اور پنڈت لیکھرام جی کے بنیظیر
شہادت کے بھجنوں سے نگر باسیوں کو آنند
دیتے ہوئے ۵ بجے کے قریب جلوس آریہ سماج
مندر کے پاس پہونچا۔ رستے میں الائچی آدی
دوار سب بھائیوں کا ستکار ہوتا رہا۔ لالہ
وزیر چند صاحب کے وجود سے نگر کیرتن میں خاص
رونق رہی۔ مندر کے قریب پہونچکر پبلک کے کہنے
پر لالہ وزیر چند صاحب پھر بھجن گاتے رہے مگر
بہت دیر لگ جانے سے پبلک سے اجازت مانگی
گئی۔ منتری نے سب بھائیوں کا اور پولیس کا
شکریہ ادا کیا۔ مہارانی کے راج کو دعا دی۔ اور
آرتی ہوکر کارروائی سماپت ہوئی۔ اسی عرصہ
میں پنڈت گنگا دت صاحب بھی گوجرانوالہ سے اور اور

بھی آریہ بھائی آپہونچے تھے۔ بھوجن آدی کے بعد
سب صاحبان نے آرام کیا۔ اور صبح نت نیم آدی سے
فارغ ہوکر تمام ممبر و سبھاسد بھائی نگر کیرتن کرتے
ہوئے جلسے کے مکان پر پہونچے۔ جہاں سب سے
اول آریہ پنڈتوں اور ودیارتھیوں نے ایک سُر
ہوکر وید منتروں کا پاٹھ کرتے ہوئے ہون کیا۔ اسی
سمے سے استریاں بھی بڑی تعداد میں آنی شروع
ہوئیں۔ آریہ سکول کے ودیارتھیوں نے ایک بھجن
گایا۔ اور اُپاسنا پنڈت گردہاری لال جی سے
کرائی اور ایک عمدہ اُپدیش دیا۔ پنڈت جی کی ودیا
اور ودیا کہیا شکتی نے سامعین پر بڑا ہی اثر کیا۔ اسکے
بعد پھر سکول اور آشرم کے طلباء نے باری باری
ایک ایک بھجن گایا اور پنڈت گنگا دت صاحب کا
لیکچر شروع ہوا۔ جو بڑی عمدگی کے ساتھ ۱۱ بجے
ختم ہوا۔ پھر ۱۱ بجے تک بھجن ہوتے رہے۔ آریہ بھائی
جائے اوتارہ پر بھجن آدی پڑھتے ہوئے بھوجن
و آرام پانے گئے۔ اسیوقت سیالکوٹ آریہ سماج
کے راگی صاحب جنہیں خاص طور پر بلایا گیا تھا۔
ہارمونیم باجا کے ساتھ پہونچ گئے اور آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت شیو ناتھ مصر جی
بھی آگئے۔ ٹھیک ۱ بجے دوپہر کی کارروائی شروع
ہوئی۔ لالہ وزیر چند صاحب بھجن گاتے رہے۔
ودیارتھی آشرم کے ایک ودیارتھی مہاشے وِدیا
نامی نے سندہی زبان میں جیو ہنسا کے برخلاف ایک
نہایت عمدہ بھجن گایا۔ جس کے ایک ایک فقرہ سے
سامعین پر بھاری اثر پڑا۔ حالانکہ غیر زبان ہونے
سے مطلب کی سمجھ بہت کم آتی تھی۔ اس ودیارتھی
کے حالات سنکر دل میں عجیب ہی خیالات ویدک
دہرم کی آکرشن شکتی کے پیدا ہوتے ہیں اور امید
بندھتی ہے کہ ضرور یہ ودیارتھی اگر آریہ پرتی ندہی
سبھا پنجاب نے خیال رکھا اور زندگی نے وفا دی
تو کسی دن بھاری کام کرکے دکھلائیگا۔ ازاں بعد پنڈت
گردہاری لال صاحب چیئرز کے درمیان پلیٹ فارم پر

کھڑے ہوئے۔ اور بیچ بیچ گیتوں سے بھر زور دلیلوں اور پرمانوں سے ایک نہایت ہی دلچسپ تقریر کی۔ حاضری صبح سے دوچند کے قریب یعنی پانچ سو تک پہونچ گئی۔ سننے والے ہی اُس اثر کو جو پنڈت جی کے لیکچر سے ہوا محسوس کر سکتے ہیں۔ لفظی صورت میں نقشہ کھینچنا کٹھن ہے۔ پھر ودیارتھی گن کے بھجن ہوتے رہے۔ واضح ہو کہ پنڈت جی کے لیکچر کا یہہ سمے تو نہ تھا مگر چونکہ دہرم پرچار کے واسطے پہلے سے اشتہار دیئے اور بار بار عرض کرنے کے باوجود بھی کوئی صاحب کھڑے نہ ہوئے اس واسطے انہیں سمے دیا گیا۔ بھجنوں کے بعد لالہ وساکھی رام ودیارتھی نے آدھا گھنٹہ سندری شکشا پر لیکچر دیا۔ اور پھر بھجن ہو کر لالہ وزیر چند صاحب کا لیکچر شروع کرایا گیا لالہ صاحب نے عمدہ طرح پر کئی ایک عام خرابیوں پر بحث کرتے ہوئے ویدک دہرم کی فضیلت درشائی اس کے بعد آریہ سماج کی رپورٹ سُنائی گئی۔ جسے سب صاحبان نے توجہ سے سُنا اور تسلی بخش پایا۔ پھر بھجن ہو کر پنڈت شیو ناتھ جی کا لیکچر شروع ہوا۔ اس سے پہلے حاضری پانچسو سے بھی زیادہ رہی تھی۔ اس کے علاوہ ستریاں بھی کسی کسی وقت ۱۰۰ کی تعداد تک پہونچ جاتی تہیں مگر پنڈت جی کا ویاکھیان چونکہ دیر سے شروع ہوا۔ اس لیئے حاضری کم رہی۔ تاہم پنڈت جی نے لوک وشئے پر ایسا عمدہ اور مدلل اُپدیش کیا۔ کہ شروتاگن نہایت ہی پرسن ہوئے۔ وقت کے بعد بھی اُپدیش جاری رہا۔ اور موجودہ حاضرین بڑی خواہش سے سُنتے رہے۔ پنڈت جی کی بردوانستہا اور سادہو سُبھاؤ سادہ تقریر کے ساتھ مل کر سب کے دلوں میں بڑا آنند اور جوش پیدا کر رہا تھا۔ آخر بہت دیر ہونے پر لیکچر ختم ہوا مگر سب کی ابھلاشا یہہ ہوئی کہ پنڈت جی کے اُپدیش کے واسطے کل بہت وقت بچایا جاوے اس کے بعد بھجن ہوئے۔ اور کارروائی سماپت کر کے سب بھائی بھجن گاتے ہوئے جاتے اُتارا پر گئے رات کے ½۱۰ بجے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے سادہو پرمانند جی بھی پہونچ گئے۔

بعد میں رات کو بوندا باندی رہی جس سے بہت کچھ اگلے دن کی کارروائی میں وگھن پڑنے کا احتمال ہوا۔ راتوں رات ہی تمام سامان آرایش جس کے آراستہ کرنے میں پہلے پورے دو دن لگے تہے۔ بارش ہوتے ہوتے اُتار کر اکٹھا کیا گیا۔ اور ۱۲ تاریخ کی کارروائی کے واسطے دلوں ہی دلوں میں کئی ایک تجویزیں مکان اور انتظام کے متعلق ہونے لگیں۔ اتنے میں مطلع صاف ہو گیا۔ اور سکول کے ودیارتھیوں اور استادوں نے فوراً ہی مل جل کر کارروائی شروع ہونے کے وقت سے پہلے مکان کو ویسا ہی آراستہ کر کے سب کچھ پہلے دن کی طرح کر دیا۔ یہاں تک کہ شاید کسی کو معلوم بھی نہ ہوا کہ رات بھر کیا تغیر تبدل ہوتا رہا۔ ۱۲ مارچ کی صبح کو سب بھائی ملکر نگر کیرتن کرتے آئے۔ سادہو پرمانند صاحب آگے آگے لیکچر دیتے رہے۔ حاضری معقول رہی۔ جلسہ کے مکان میں پہونچکر ودیارتھی صاحبان و اُپدیشکان نے ہون کرایا۔ اور بھجنوں کے پشچات پنڈت شیوناتھ جی نے سوپر شبدوں میں اُپاسنا کی اور لالہ وزیر چند صاحب نے اُپدیش دیا۔ جسے سب نے بڑی توجہ اور شردہا سے سُنا۔ آپ کے بعد سادہو پرمانند صاحب نے ایک عمدہ بولی گائی۔ جس کی سامعین نے بڑی تعریف کی۔ اب پنڈت شیوناتھ جی کے اُپدیش کا سمے آیا۔ پنڈت جی کا یہہ اُپدیش بڑا موثر تھا۔ سرشٹی اُتپتی آدی وشیوں پر بڑی پُر مغز بحث کرتے ہوئے آپ نے ویدوں کی حقیقت اور آریہ دہرم کی فضیلت کو نہایت خوبی سے لوگوں کے ذہن نشین کرایا۔ بعد میں گوجرانوالہ کے ودیارتھیوں نے بھجن گائے۔ اس سے پہلے ودیارتھی برہم دت جی نے اُوت انوُت سو بیدوں میں بہت وید منتروں کا پاٹھ کر کے پبلک کو ویدک دہرم کی کارروائی اچھی طور پر دکھلائی تھی۔ واقعی آریہ پاٹھ ۹ سال کے ودیارتھی سے ایسی اعلیٰ تعلیم کا نمونہ دیکھنا عجیب ہی اثر ڈال رہا تھا ½۱ بجے دوپہر کی کارروائی بھوجن آدی سے فارغ ہو کر شروع کرائی گئی۔ سب سے اول لالہ کشن شاہ صاحب بھاٹیہ کی انتظار کی گئی۔ جنہوں نے پنڈت شیوناتھ جی کے لیکچر کے وقت کچھ شنکا دور کرنی چاہی تھی۔ مگر وقت کی تنگی کے سبب خود ہی دوپہر پر ملتوی کر دیا تھا۔ آپ کے آنے پر لالہ وزیر چند صاحب نے بھجن اور سادہو پرمانند جی نے لاولی گائی جسکو شروتاگن بڑی شردہا اور پریم سے سُنتے رہے۔

زاں بعد لالہ کشن شاہ صاحب نے تناسخ کے مسئلہ پر کرم اور پھل کا ذکر کرتے ہوئے سوراج اور دہرم راج (جس کا عام ہندو ذکر کیا کرتے ہیں) کی نسبت پرشن کئے۔ پنڈت شیوناتھ جی نے بھلی بھانتی سمادھان کیا۔ پرشن کرتا صاحب نے سب کے سامنے شنکا پورنہ ہو جانے کا شکریہ کے ساتھہ اقرار کیا جس سے بڑا اثر ہوا۔ اس کے بعد ودیانند جی نے پہر پہلے دن والا سندھی بھجن سُنایا۔ پبلک کے بار بار اصرار کرنے پر پھر کھڑے کئے گئے۔ اور ایک وید منتر اور شلوک گا چکنے کے بعد سامعین سے عذر کیا گیا۔ کیونکہ وقت بہت گذر گیا تھا۔ اور پنڈت گردھاری لال جی کو وید پرچار فنڈ کے واسطے اپیل کرنے کو کھڑا کیا گیا۔ ۲ بجے سے ۴ بجے تک پنڈت جی نے بڑی فصاحت اور بلاغت سے مضمون کو نبھایا۔ حاضری ستریں سمیت ملکر ۷۰۰ کے لگ بھگ تھی۔ پنڈت جی نے وید پرچار کے جا تا رہنے اور وید ارتھ کے نہ جاننے سے جس طرح مت متانتر پیدا ہوئے۔ ان سب کی اصلیت اور ۴۰ سال سے پہلے کی حالت کا جبکہ وید پرچار بالکل ہی نہ رہا تھا پورا نقشہ کھینچکر پبلک کے روبرو پیش کیا اور آخیر میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کے جیون چرتر اور مشن پر پُر زور الفاظ میں وہ کیا کہتے ہوئے بھارت نواسیوں سے تن من اور دھن وید پرچار روپی یگیہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں بہینٹ کرنے کے واسطے اپیل کی جسپر مفصلہ ذیل دان اسیوقت ہوا۔ کُل مالیعہ روپیہ ایک چھٹی۔ وید پرچار فنڈ نقد عہ گورو کل عہ چھٹی۔ لیکہرام میموریل فنڈ نقد ۱۱ عہ لوکل آریہ سکول عہ کنیا مہا ودیالہ نقد عہ کنیا اناتھ آلیہ ۱۲ عہ نقد عہ وایک چھٹی۔ اس کے بعد سکول کے ودیارتھیوں نے پنڈت لیکہرام جی کی مرتیو کے متعلق چند اشعار بولے اور لالہ وزیر چند صاحب نے وید پرچار کی نسبت ایک بھجن گایا۔ اُسیوقت سادہو پرمانند صاحب لیکچر دینے کہڑے ہوئے آپ نے بڑے زور سے مت متانتر آدمی کا کہنڈن کیا۔ حاضری نوس ... وقتوں سے بڑہ کر تھی۔ اور لوگ بڑے خیال سے لیکچر سُن رہے تھے مگر اپنی تقریر میں سادہو جی ایسے سخت الفاظ استعمال کرتے تھے کہ کُل سامعین پر بُرا اثر پڑنیکا احتمال تھا اسی لئے کئی دفعہ سادہو جی کو بٹہلا دینے کا خیال کیا گیا۔ پہر حاضرین نے اجازت نہ دی اور سادہو جی لیکچر دیتے رہے۔ سادہو جی کی تقریر اور جوش میرے خیال میں بڑا اچہا کرتا تھا۔ مگر الفاظ جو اُنہوں نے بولے۔ اس سے بعد میں کسیقدر ہانی ہوئی۔ آریہ پرتی ندہی سبہا سے التماس ہے کہ سادہو جی کو نرم الفاظ استعمال کرنے کی ہدایت دیوے۔ کہنڈن منڈن تو سب صاحب کرتے ہاتے اور کسی کو کوئی بات بُری نہ لگی تھی۔ بلکہ سب کے دل میں ویدک دہرم اور آریہ سماج سے ہات پیدا ہو رہا تھا۔ مگر سادہو جی کے لیکچر سے سب میں اور خاصکر سنگہ بہائیوں میں بڑا جوش پہیل گیا۔ الغرض سادہو جی کے لیکچر کے بعد سکرٹری نے جلسہ کے نربگہن سماپت ہونیکی مبارکباد دی۔ اور باہر سے آئے ہوئے بہائیوں۔ اُپدیشکوں۔ اور آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کا شکریہ ادا کیا۔ اور ودیارتھی پرشرم سنگہ گوجرانوالہ نے ایک بہجن گایا جو آسانی پر خوشی ظاہر کرتے مہارانی کے راج اور ممبران کو اُتساہ اور دہرم پر چلنے کے واسطے ایشور سے پرارتھنا کی۔ شانتی پاٹ مبارکباد کا بہجن اور آرتی ہوکر جلسہ سماپت ہوا۔

متفرق امور۔ اول۔ کالج والے بہائی صاحبان نے نہ معلوم ہی بلاشہ کیوں پنڈت آتما رام کو جبکہ کسی کو یہاں خیال بہی نہ تہا بہیجدیا مجہے آپ کی کارروائیوں سے پورا پتہ تہا۔ اور کالج کے کارکنان جو ہر طرح سے دہرم پرچار میں بگہن ڈالا کرتے ہیں۔ ان کا بذات خود تجربہ کر چکا تہا۔ اس لئے پنڈت جی کو سماج مندر میں اُترنے سے منع کیا گیا۔ ورنہ نہ معلوم کیا بلا آتی۔ اُمید ہے آپ آئندہ بہی کرپا ہی رکہینگے۔

دوم ماسٹران۔ ودیارتہیان آریہ سکول اس جلسہ کے متعلق خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے بڑے ہت سے ہر طرح سے دہرم پرچار کے واسطے رات دن کام کیا۔ لالہ گوبند سہائے جی خزانچی۔ لالہ پریم چند صاحب جی پردہان نے جو اپنے منصبی کاموں سے وقت کا بڑا حصہ بچا کر اپنے دہارمک فرائض کو نبہایا۔ وہ بہی بہت قابل تعریف ہیں۔ لالہ دیوان چند چڈہا۔ لالہ دیوی دیال صاحب چڈہا اور گوسائیں برج لال صاحب بہی رات دن لگے رہے۔ اور بہگت دت مل صاحب چپڑاسی آریہ سماج وزیرآباد نے یہاں ایک ہفتہ صرف کرکے کامیابی جلسہ میں لالہ بالمکند صاحب چڈہا کی امداد سے بہاری کام کیا۔ منشی نرائن کشن صاحب نے اس جلسہ کی کارروائی میں گوجرانوالہ بیٹہے بٹہائے وہ کام کیا کہ جس کے واسطے وہ نہایت ہی شکریہ اور دہنیواد کے یوگ ہیں۔ لاہور جیسی راجدہانی کی طرح یہاں اعلیٰ اعلیٰ ودوان اُپدیشک پہونچے۔ جس کے واسطے آریہ پرتی ندہی سبہا کی یہ اُتم کارروائی

متعلق انتظام پرچار کا پہلا ثبوت ملتا ہے۔ پرم آتما آریہ بہائیوں کو سبہا موصوف کو ہر پرکار سے سہایتا دینے کا خیال دلاوے۔

سوم۔ اگرچہ ایک دو ماتم ہو جانے سے قدرے بگہن پڑ گیا اور اس کے علاوہ خاص اصحاب جن کے شامل ہونے کی اُمید تہی۔ نہ آسکے۔ تو بہی رام نگر جیسی کمزور سماج سے ۔ لعہ روپیہ تک کا چندہ ہو جانا بڑی امداد ہے۔ جس کے واسطے دلاور آریہ سماج اور خاصکر بابو بہگوتی پرساد جی کی سہایتا سراہنیہ ہے۔

چہارم جو ممبران سماجک نفاق کو دیکہکر ڈانواں ڈول ہو رہے تہے۔ ان کے ہردے میں اس جلسہ نے خاص اثر کیا۔ اور وہ آیندہ کے لئے آریہ سماج کے اُپدیش کو پورے طور پر سمجہہ گئے۔

پنجم۔ بیرونجات سے ۱۵۰ کے قریب آریہ بہائی آئے۔ مگر اُتارے پر بہوجن پانے والے ۸۵ سے کم رہے۔

ششم سب سے بڑہکر اس جلسہ کا یہہ نتیجہ ہوا کہ ۱۳ تاریخ رات کو انترنگ سبہا میں سماج مندر کی رجسٹری کا سوال پیش ہوا جس پر ہر طرح کا بحث مباحثہ ہوکر ۱۳ تاریخ صبح اتفاق رائے سے نشچہ ہوا کہ مندر کی رجسٹری باضابطہ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے نام کرائی جاوے۔ جس پر اُمید ہے کہ جلد تعمیل ہوگی۔

ہفتم۔ پُستکوں کی بکری کے واسطے لالہ سربدیال صاحب منیجر مطبع کشن چند کمپنی کی معرفت سماج کی طرف سے انتظام کرایا گیا تہا۔

پرم آتما ممبروں کو اُتساہ دیں کہ آیندہ برابر اُتسب سالانہ رچاتے رہیں۔　　اوم شم

آریہ دہرم کا سیوک

لچھمنداس سکرٹری آریہ سماج رام نگر۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کرنال کا ساتواں سالانہ جلسہ

سماج ہذا کا ساتواں وارشک اُتسو بتاریخ ۲۵و۲۶ مارچ ۲۹ء بڑے آنند اور کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے لالہ منشی رام جی۔ پنڈت گردہاری لال جی شاستری۔ پنڈت دیوی دیالو جی۔ پنڈت پورنا نند جی اور ہرنام سنگھ جی تشریف لائے تھے۔ علاوہ ازیں سکندر آباد کی بھجن منڈلی بھی بلائی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے نگر کیرتن شہر کے اکثر بازاروں اور کوچوں میں سے گذر کر بڑی دھوم دھام کے ساتھ سماپت ہوا۔ ۲۵ مارچ کی صبح کو ایک گھنٹہ تک ہون یگیہ ہونیکے پشچات پنڈت پورنا نند جی نے بیراتھا کر اکر کٹھہ اپنشد میں سے ایک منوہر سرمن دیا جس میں نچکیتا کی مثال دیکر لوگوں کو پریہ وستوؤں سے چیت ہٹا کر شریہ وستوؤں کے ساتھ پریم کرنے کی شکشا دی۔ پھر پنڈت ہرنام سنگھ جی کا لیکچر صغیر سنی کی شادی کے نقصان اور برہمچریہ کے فوائد پر ہوا۔ پشچات پنڈت دیوی دیالو جی کا لیکچر ورن آشرم دھرم پر ہوا جس میں اُنہوں نے شاستروں کے بہت سے پرمانوں سے یہہ ثابت کیا کہ جب تک ہمارے ورن آشرم درست نہ ہونگے تب تک ہم کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔

بعد ازاں سہ پہر کی کارروائی ۲ بجے کے قریب بھجنوں سے شروع ہوئی اور لوگوں کو اپنی شنکا نوارن کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ جس پر ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ شہر کرنال نے یہہ پرشن کیا کہ "جبکہ آریہ سماج یہہ مانتا ہے کہ سنسکرت کے پراچین شاستروں وغیرہ میں مخالف لوگوں نے رد و بدل اور تحریف کر دی ہے تو ویدوں میں ایسی تحریف کیوں نہیں مانی گئی اور اس کا کیا ثبوت ہے کہ ویدوں میں ایسی رد و بدل اور تحریف نہیں کی گئی؟"

اس پرشن کا جواب پنڈت پورنا نند جی اور لالہ منشی رام جی نے بڑی وضاحت کے ساتھ دیا اور ایک گھنٹہ تک پرشن اوتر ہوتے رہے مگر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ان جوابوں سے ہماری پوری پوری تسلی نہیں ہوئی۔ چونکہ وقت مقررہ پورا ہو چکا تھا اس لئے قرار پایا کہ آج رات کے ۹ بجے اس مسئلہ پہ پھر وچار کیا جاوے۔ جس کو ڈاکٹر صاحب نے بھی منظور کر لیا۔ بعد ازاں سماج ہذا کی سالانہ رپورٹ سُنانے کے بعد آریہ پتری پاٹھ شالا کرنال کی لڑکیوں نے بھجن اور سندھیا بڑی مدہرتائی سے سُنائے۔ جن کو سُن کر حاضرین بہت خوش ہوئے۔ پھر پاس شدہ لڑکیوں کو انعام تقسیم کرنے کے بعد دسیاپک پتری پاٹھ شالا کی ایک چھ سالہ لڑکی نے (جس نے اکشر اور سندھیا صرف دو تین مہینہ سے شروع کی تھی) کل سندھیا اور پرارتھنا کے منتر بڑی شدھ اُچارن کے ساتھ بزبان سُنائے۔ جن کو سُنکر حاضرین دنگ رہ گئے اور لالہ ہریا لال جی منیجر پتری پاٹھ شالا کرنال اور بابو لکشمی نارائن ٹھیکہ دار نے ایک روپیہ اُس لڑکی کو اپنی خوشی سے دان دیا۔ اس کے بعد پنڈت گردہاری لال جی شاستری کا ویاکھیان ستری شکشا پر ہوا جو بہت مدلل اور عالمانہ تھا۔ جسکے بعد ۲۵ مارچ کے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

رات کے ۹ بجے کانفرنس ہوئی۔ جس میں [illegible] کے بعد ڈاکٹر صاحب والا سوال پیش ہوا۔ اُسکی نسبت لالہ منشی رام جی اور ڈاکٹر صاحب کے مابین باہمی طور پر یہہ فیصلہ قرار پایا کہ چونکہ زبانی مباحثہ میں کافی وقت غور اور وچار کے لئے نہیں ملتا ہے اس لئے بہتر ہے کہ یہہ مباحثہ ست دھرم پرچارک اور کسی مسلمانی اخبار میں وقتاً فوقتاً شایع ہوتا رہے تاکہ بیرونجات کے لوگوں کو بھی فایدہ پہونچے۔ مگر راشٹر ٹھاکر وشٹ صاحب ودھوان نے فرمایا کہ اخباروں کے ذریعہ تو یہہ امر مدتوں میں طے ہوگا۔ اس لئے بہتر ہے کہ حاضرین کی آگاہی اور تسلی کے لئے اس مسئلہ پر ابھی کسیقدر وچار کیا جاوے۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنی عالمانہ دلائل اور وجینتر فیلوسوفی سے ڈاکٹر صاحب اور جملہ حاضرین کو یہہ بخوبی نشچیہ اور یقین کرا دیا کہ چونکہ وید ایک ایسی عجیب وغریب اور مکمل سنسکرت زبان میں تحریر ہوئے ہیں کہ جس زبان میں آج تک کسی کو کوئی کتاب یا سوتر وغیرہ لکھنے کا مادہ بھی پیدا نہیں ہوا۔ اور اُن کی بندش۔ چھند اور سور اور الفاظ وغیرہ ایسے مکمل طور پر رکھے اور گنے ہوئے ہیں کہ ان میں آج تک نہ کسی نے تحریف کی ہے اور نہ کسی مخالف نے تحریف کے ہونے کا دعوےٰ کرنے کی ہی جرات کی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے بھی ان دلائل سے اپنی تسلی ظاہر کر کے ویدوں کی تحریف سے بری ہونے کو تسلیم کیا۔

نوٹ۔ چونکہ اس قسم کا سوال اکثر لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ اس لئے لالہ منشی رام جی کی سیوا میں نویدن ہے کہ اس بحث کو مفصل طور پر اپنے کسی پرچہ اخبار میں درج کر دیویں۔

۲۶ مارچ کی صبح کو ہون یگیہ ہونے کے بعد لالہ منشی رام جی کا منوہر اور دلکش سرمن ہوا جس میں اُنہوں نے یم اور نیموں کی ویاکھیا ایسے سوتروں سے اپنے فاضلانہ طریقہ سے کی کہ حاضرین کے دلوں پر بہت کچھ اثر کر گئی۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لیکچر وِشن اُنتی وشٹے پر پنڈت پورنانند جی کا ہونے کے بعد دوپہر کی کارروائی ختم ہوئی۔ بھوجن سے فارغ ہونے کے بعد ۲ بجے کو ریواڑی بھجنوں سے شروع ہوئی اور سکندرآباد کی بھجن منڈلی بھجن سُنا کر لوگوں کو بڑا آنند ... نے بہت سے کیا۔ ۳ بجے کے قریب پنڈت دیوی دیالو جی کا لیکچر جوتش وشٹے پر ہوا جس میں اُنہوں نے سورج سدھانت گرہ لاگھو اور چند وید منتروں سے یہہ ثابت کیا کہ جوتش میں گنت کا حصّہ تو ٹھیک ہے مگر پھلت کا حصّہ غلط اور سوارتھی لوگوں کا ایزاد کیا ہوا ہے اس پھلت سے کروڑہا آدمی دُکھہ ساگر میں ڈوبے ہوئے برباد ہو گئے ہیں۔ اور کئی جوتشیوں کی مکاری اور فریب کی کہانیاں سُنا کر لوگوں کو یہہ یقین دلایا کہ پھلت جوتش بالکل غلط ہے اور ان پر عمل کرنے سے سراسر نقصان ہوتا ہے۔ بعد ازاں شریمان لالہ منشی رام جی کا عالمانہ لیکچر ویدک دھرم پرچار اور اوس کے فواید پر ہوا۔ جس کے آخیر میں ایک پُرتاثیر اپیل وید پرچار فنڈ وغیرہ کے لئے کی گئی جس کا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ حسب ذیل روپیہ نقد اُسیوقت جمع ہو گیا۔

وید پرچار فنڈ	[illegible]
لیکھرام میموریل فنڈ	[illegible]
آریہ پتری پاٹھشالا کرنال	[illegible]
گروکل	[illegible]
برائے تقسیم ٹریکٹ	[illegible]
کنیا مہاودیالہ جلندھر	[illegible]
کنیا اناتھالہ جلندھر	[illegible]
تمغہ طلائی برائے پنڈت ہرنام سنگھ اُپدیشک	[illegible]
میزان	[illegible]

چونکہ پنڈت ہرنام سنگھ اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ماہ جولائی سنہ ۹۹ء میں علاقہ اندری ضلع کرنال کی ایک ۱۲ سالہ اناتھہ لڑکی کو ایک ساٹھہ سالہ بوڑھے کے ساتھہ بیاہی جانے کے خطرہ سے بڑی دلیری اور جانفشانی کے ساتھہ بلکہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر بچایا تھا۔ اس لئے بابو تیجرام صاحب سب ڈویژنل افسر محکمہ نہر ضلع کرنال نے بڑی فیاضی اور عالی حوصلگی سے یہہ تجویز کی کہ مبلغ [illegible] کا ایک تمغہ طلائی پنڈت جی کو دیا جاوے۔ اس تمغہ کے لئے رائے ٹھاکر دت جی نے بھی [illegible] - بابو بھجو رام جی نے [illegible] اور بابو منشی رام سب اوورسیر موہنک سنگھ نے [illegible] بطور چندہ عطا فرمائے۔ چنانچہ اوس کارگذاری کے صلہ میں بابو تیجرام صاحب نے اس موقعہ پر یہہ تمغہ بڑے پورت اربتھہ کیا تھہ تیار کرایا جو جلسہ کے وقت پنڈت ہرنام سنگھ جی کو دیا گیا۔ جسکی خوشی میں پنڈت جی نے بابو تیجرام صاحب کا شکریہ ادا کیا اور [illegible] روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیئے۔

اس جلسہ میں پنڈت دیوی دیالو جی اور پنڈت پورنانند جی نے چار صاحبان کا یگیوپویت سنسکار کرایا اور مبلغ [illegible] جو دکشنا ملی اُنہوں نے وہ گروکل کے لئے دان دیدی۔

اس جلسہ میں لالہ کشن چند لاہوری اور لالہ لکھپت بہاری لال سکندرآباد سے بہت سی کتابیں فروخت کیلئے لائے تھے جن میں سے مبلغ [illegible] روپیہ کے قریب کتابیں فروخت ہو گئیں۔ اور بیرونجات سے قریباً ۷۰ اصحاب تشریف لائے تھے جنمیں زیادہ تر تعداد گردونواح کے دیہات کے زمینداروں کی تھی۔ جس سے یہہ نتیجہ نکلنا کچھہ مشکل نہیں ہے کہ اب آریہ دھرم کا پرچار انگریزی خواں بابو لوگوں تک ہی محدود نہیں رہا۔ بلکہ وید پرچار فنڈ کی بدولت دیہات کے زمینداروں تک بھی پہونچ گیا ہے۔ جس سے امید ہو سکتی ہے کہ آریہ دھرم کا پرچار اب زیادہ زور شور کے ساتھہ ہوتا جائے گا۔

(آپ کا سیوک)

بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال۔

دودھ صرف بچوں ہی کی خوراک ہے

مہاشے ایڈیٹر صاحب ست دھرم پرچارک۔ نمستے کرا کے مضمون ذیل کو جو بہتی ادنز بجواب مضمون گائے کا دودھ ازجانب لالہ ہنس لال صاحب ضلعدار نہر گنگ مندرجہ اخبار مورخہ ۳۱ مارچ سنہ ۹۹ع صفحہ ۹ و ۱۰ ہے درج اخبار فرما کر ممنون فرماویں۔

لالہ ہنس لعل صاحب نے شروع میں ہی بڑی بھاری غلطی کھائی ہے کہ جس کے نتیجہ میں اُن کو نفس مضمون کے نہ صرف مرکز سے بلکہ دائرہ سے ہی کوسوں دور جا کر اپنے فرضی خیالات کی قلعی باندھ کر حملہ کرنے لگے۔ اور وہ غلطی یہہ ہے کہ میرے اصل سوال کو قطع نظر کر کے میرے اوس جواب کو جو کہ ایک نامعلوم الاسم صاحب کی تحریر کے جواب میں تھا اپنا سوال بنا لیا اور یہاں تک جوش میں آگئے کہ آپنے جامہ سے ہی باہر ہو گئے چنانچہ آپ صفحہ ۹ کے تیسرے کالم میں اپنی تقسیم بندی کے بجواب اعتراض دوم کے جواب میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ انسان اور جانور میں قدرت نے بہت فرق کیا ہے اور اس جواب کو ختم کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ انسان اور جانوروں کو ایک ہی ترازو میں تولنا انسانیت کے خلاف ہے۔ اب یہاں غور کا مقام ہے کہ انسان اور حیوان کو ایک ترازو میں کس نے تولا اور کون انسانیت کے خلاف ہوا۔ جناب من جہاں تک کہ قدرت نے انسان اور حیوان میں ایک قسم کی مشابہتیں دی ہیں وہاں تک تو مشابہت دینے میں کوئی انسانیت کی خلاف نہیں ہو سکتی ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کو ماننے اور منانے والا بعید از انسانیت بیشک ہوسکتا ہے۔ میرے سوال کے کسی انش میں یا میرے جواب کے کسی حصہ میں اب تک کوئی کلام مشابہت افشاں نہیں ہوئی۔ البتہ میں نے کئی انشوں میں مثلاً عوارض کا ہونا اور بچپن میں شیرخواری کے ذریعہ پرورش پانا اور بعد میں نباتات تک ہی محدود رہنا جو کہ سوال موجودہ سے تعلق رکھتے ہیں انسان اور حیوان کی یکساں نسبت ظاہر کی ہے کہ جس کو منوجی مہاراج لکھو کہا برس پیشتر اپنی سمرتی میں ظاہر کر چکے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "آہار ندرا بھے میتھنم چ سامانیم ایتت پشوبھر نرانام" وغیرہ اب خدا نخواستہ لالہ ہربنس لال صاحب شاید منوجی مہاراج کو بھی انسانیت کے خلاف کہنے کو طیار ہونگے۔ جیسا کہ ان کی تحریر میں درج ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو یہہ کلمات کسی ذی عقل آدمی کے نہیں کہلائے جا سکتے۔

القصہ میرا دعویٰ جیسا کہ اس مضمون کی پیشانی پر درج ہے یہہ ہے کہ دودھ صرف بچوں ہی کی خوراک قدرت نے بنائی ہے اور بچوں ہی کو ملتا ہے کسی انیہ کو نہیں ملتا۔ حیرانی کی بات سب سے بڑھ کر یہہ ہے کہ ہمارے لکھے پڑھے بھائی اور نہ صرف انگریزی یا فارسی کے ماہر بلکہ سنسکرت کے گیاتا اور وکتا ہوکر بھی اس سادہ سے سادہ سرشٹی نیم کو بھی نہ سمجھتے ہوئے (شاید سمجھتے ہوئے) یہہ ماننے کو طیار نہیں ہیں۔ کہ ہم پشوؤں پر ظلم ستانی کرتے ہیں اور ان کے بچوں کو ان کے قدرتی بھاگ سے محروم رکھکر پاپ کے بھاگی ہوتے ہیں۔ یہاں پر زیادہ واضح کرنے کے لیے کہ دودھ پر بچپن کے بعد کسی شیرخوار کا خواہ وہ انسان تو جائے خود فرشتہ ہی کیوں نہ ہو۔ قدرتاً کوئی حق نہیں ہے۔ ایک روزمرہ کی نظیر پیش کرتا ہوں جس پر غور کرنے سے امید قوی

...ہوں لہذا اگر کسی انسان میں مچلا پن نہیں ہے تو وہ فوراً مان جائیگا کہ بیشک وہ حیوانوں کا دودھ استعمال کرنے میں تغلب بیجا و تصرف بیجا کے مجرم بنتے ہیں جس کی کہ سزا اگر کوئی دودھ حاکم ہوتا تو یہاں ہی دیدیتا ورنہ ایشور سے تو کسی صورت میں بچ نہیں سکتے۔ اور دوسری نظیر یہہ ہے کہ ہر ایک انسان اور حیوان بچپن میں (یعنی) اپنی ماتا کے دودھ پر پرورش پاتے ہیں۔ اگر بعد میں بھی قدرتاً یہہ منظور ہوتا کہ انسان یا اور کوئی حیوان دودھ کے استعمال کو جاری رکھے تو اسی منبع سے ہی یعنی اس کی ماتا کے ستنوں سے ہی کیوں نہ میسر ہو چونکہ ایسا نہیں ہوتا یہہ پہلا ثبوت ہے کہ قدرت بعد کے استعمال کو منع کرتی ہے۔ جب انسان یا حیوان کا دوسرا بچہ پیدا ہوتا ہے تو از سر نو دوسرے بچے کے لئے دودھ بھی پیدا ہوتا ہے نہ کہ پہلے بچے کے واسطے کہ جو ایک بار اپنا حصہ لے چکا ہے اگر وہ پہلا بچہ دوبارہ اپنی ماتا کے پاس جاوے۔ اور یہہ کوشش کرے کہ میں اس نئے دودھ میں سے کچھ حصہ لوں۔ تو ماتا اس کو مارتی اور دور بھگاتی ہے یہہ دوسرا ثبوت ہے کہ قدرتاً دودھ بعد میں منع ہے اگر گائے کی بھی شروع میں لاتیں نہ باندھی جاویں۔ اور خوشامد وغیرہ نہ کیجاوے تو گائے بھی اپنے بچے کا دودھ انسان کو دینے میں کبھی از خود راضی نہیں ہوتی۔ یہہ تیسرا ثبوت قدرتاً بعد کے منع میں ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اگر انسان اپنی اندر کی آنکھوں سے دیکھنے لگے تو سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ ورنہ مشاہدات میں آکر باہر کی آنکھوں سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔

اب لالہ ہربنس لال کے کئی ایک لفاظہ کا جواب بعجز برائے غور پیش کرتا ہوں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ انسان کے چند ایک کام دودھ کے بغیر انجام نہیں ہو سکتے۔ لہذا قدرت نے ان کو حیوان کے دودھ کا محتاج بنایا ہے یہاں میرا صرف اتنا سوال ہے کہ اگر ایسے انسان کے ذہنی کاموں کے سرانجام ہونے میں دہن کی ضرورت پڑے اور وہ دہن اس کے پاس نہ ہو تو کیا وہ کسی اپنے دولتمند پڑوسی کی حسب خواہش دست درازی کرے؟ دلیل اول میں آپ لکھتے ہیں کہ انسان کی دماغی طاقت گھی اور دودھ کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی یہاں دودھ اور گھی کے ساتھ کوئی تشریح نہیں دیا کہ آیا انسانی یا حیوانی اگر حیوانی کی مراد ہے تو بیل کی دماغی طاقت آپ کی دماغی طاقت سے بدرجہا بہتر ہونی چاہئے۔ کیونکہ اس کی قدرتی خوراک ہے اور آپ کی مصنوعی جہاں تک کہ دیکھا سنا جاتا ہے تو ایک کند ذہن آدمی کو بیل سے نسبت دیا کرتے ہیں۔ دلیل دوم میں آپ ہون یگیہ کا بغیر گھی کے ہونا ناممکن بتاتے ہیں۔ یہاں بھی گھی کا وششیش معدوم ہے۔ شاید یہہ بھی گائے کے گھی سے مراد ہوگی۔ مانا کہ ہون سامگری میں تین قسم کی چیزیں مثلاً روگ ناشک پشٹی کارک اور سگندھی کا ملا ہوتی ہیں اور ان میں کسی سنگدھ پدارتھ کی بھی ضرورت ہے کیونکہ بغیر سنگدھتا کے اگنی کا پرویش مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہہ کہاں سے فرض کر لیا ہے کہ پارتھو سامگری کے ساتھ پاشوک سنگدھتا ہی ہو اور پارتھو نہ ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسی پاشوک سنگدھتا سے ہی قدم بقدم ترقی ہوکر پشوؤں کے بلیدان تک نوبت پہونچی ہوگی۔ جناب من ہون یگیہ پروپکار ارتھ کیا جاتا ہے اور پروپکار میں پاپ کا لیش ماتر نہیں ہونا چاہئے۔ لہذا گھی بھی پارتھو ہونا چاہئے۔ نہ کہ پاشوک ✦ آگے آپ چشم دید نظارہ پیش کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ بچے کے پیدا ہونے کے ماہ ڈیڑھ ماہ بعد ۲ دو سیر دودھ پر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرورش ہوتی ہے افسوس کہ ابتدا ء سے مقدار بنانے
ہیں کہاں تک کشتی کی۔ آدھ سیر ہی مان کر یہہ ظاہر
ہوتا ہے کہ ڈیڑہ ماہ کے بعد کچھہ جنگل کی گھاس
بھی ضرورت کے انکول کہاتا ہوگا۔ آدھ سیر بتلانے
میں بھی غلطی موجود ہے۔ کیونکہ اگر بچے کے آزاد
ہونے میں آزمایش کی گئی ہے تو دودہ بدرجہا
پیدا ہوتا ہے اور اگر ماں سے الگ رکہکر آزمایش
کی گئی ہے تو مادہ نے مارے مفارقت بچہ کے
دودہ کم اوتارا ہے۔ کیونکہ یہہ قاعدہ کی بات
ہے کہ اگر گائے کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ
بھی تبدیل کیا جاوے تو دودہ میں کمی آجاتی
ہے۔ آپ سچتے ہیں کہ ہم گائے کی خدمت کر کے
چھہ یا آٹھہ یا دس سیر تک دودہ بڑہا لیتے
ہیں۔ میری عرض ہے کہ اگر آپ میں یہہ شکتی
موجود ہے تو آپ کسی بے بچہ گائے میں تو دودہ
پیدا کر ئے جو کہ امر محال ہے۔ آپ یوں مان
جائیے کہ آپ دودہ کو ستی بنا کر مقدار بڑہا
دیتے ہیں۔ طوالت کے ڈر سے مضمون یہاں
ختم کرتا ہوں اور ساتھہ ہی پرارتھنا کرتا ہوں
کہ "سوار تھی دوشٹم نہ پشیتی" سوارتھہ کو
دور رکہکر دوبارہ قدرت کو مطالعہ فرماویں اور
یہہ نشچے رکہیں کہ حقیقت کے سامنے بناوٹ
کچھہ وقعت نہیں رکہتی۔

راقم دیو بداس (آریہ)

آریہ ماچارک خبریں

چہال ضلع امرتسر سے لالہ بہانا رام صاحب
اگروال اپنے لڑکے کی تولید کی خوشی میں کنیا مہاودیالہ
کو کچھہ امداد دینے کا وعدہ کیا تہا۔ افسوس کہ وہ
لڑکا ۱۲ اپریل کو زندہ رہکر متنبو کو پراپت ہوا لالہ صاحب
اس وعدہ کو کسی اور موقعہ پر پورا کرنے کے لئے کوشش
کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

بھیرہ آریہ سماج کے ممبروں نے بتقریب ایام
ہولی نگر کیرتن کیا اور واپس آکر سماج مندر
میں چند اصحاب نے عمدہ عمدہ لیکچر دئے۔ اتی
آنند ہوا۔

**تردید۔ سناتن دہرم گزٹ لاہور کا
سفید جہوٹھہ** سناتن دہرم گزٹ مورخہ
۲۴ فروری ۱۹۵۵ء میں چھپا ہوا ہے کہ
"تہانہ دار صاحب علی پور نے پردہان آریہ سماج
لوکل کو بلوایا اور پردہان جی سماج سے انکاری
ہوئے" کیا عجیب جہوٹھہ ہے۔ پردہان جی تو
اُن دنوں سخت بیمار تھے اور ڈاکٹر صاحب
ہر وقت اُن کے پاس موجود رہتے تہے۔ معلوم
نہیں کہ ایڈیٹر سناتن دہرم گزٹ نے کہاں پر
اُن کی تہانہ دار صاحب سے ملاقات کرائی۔
افسوس ایسی اخباروں پر۔

تصحیح } بحوالہ ریویو کتب مطبوعہ مطبع ست دہرم
پرچارک اخبار ۱۳ جیٹ سمت ۱۹۵۵
کالم ۲ و ۳ کل کتابوں کے مصنف غلطی سے منشی
درگا سہائے صاحب گرداور قانونگو سہارنپور
چھپ گئے ہیں۔ اصل میں لالہ درگا پرساد صاحب
تہذیب ہندی کے مصنف ہیں۔ باقی رسالہ جات
ریویو شدہ کے مصنف منشی درگا سہائے صاحب
وکیل سرور جہان آبادی ہیں۔

ضرورت ہے

ایک نوجوان تعلیم یافتہ فارسی انگریزی خواندہ
تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار ذات بہالوں
پنجابی کہتری اپنی برادری میں شادی کرنا
چاہتا ہے۔ ساکنہ ڈیرہ غازیخاں کا ہے۔
لڑکی عمر ۱۳ سال سے کم نہ ہو۔ اگر خواندہ ہو تو
زہے قسمت۔ لڑکا خوبصورت اور چال چلن عمدہ
ہے۔ المشتاق رام رکہا انسپکٹر از مقام کوئٹہ
ڈاکخانہ

اشتہارات

آرین کلاتھہ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔
دری۔ کہیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کرائے
جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ
بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات
طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو
صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں
گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویگی جو صاحب جس نمونہ
کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر تیار کر دیا جاویگا
صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون
بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے عدم واپسی نمونہ پر
۲ آنہ چارج ہونگے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل روانہ
ہوگا۔ المشتہر جیرام داس مشتہر داس پوری
پروپرائیٹران آرین کلاتھہ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ضرورت ہے

ایک کنیا قوم برہمن خاندانی بعمر ۱۲ سال گوت سانن
نانکے بہوشن کیلئے ایک ایسے خاندانی برہمن لڑکا کا
ضرورت ہے جس کی عمر ۲۰ و ۲۲ سال کے اندر ہو۔ مڈل
پاس انٹرنس میں پڑہتا ہو۔ والدین آسودہ حال
ہوں۔ درخواستیں بمقام جلال پور جٹاں لالہ شیورام
اسٹام فروش منصفی کے نام آنی چاہیں۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام
خوراک و رہایش موجود ہے ریٹ مقررہ۔

المشتہر
ہندو ہوٹل، (لاہور)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اخبار ہار بنجر

یہہ اخبار ہفتہ وار روزنہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جسمیں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ مرگو ید اور خبریں ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک (سے)

ضرورت

آریہ سماج لاہور کے لیئے پچاس روپیہ ماہوار تک تنخواہ پر ایک ایسا سنسکرت کا ودوان پنڈت درکار ہے جو ویدک سدہانتوں کو جیسا کہ شری سوامی دیانند جی نے بیان کیئے ہیں مانتا ہو اور عموماً آریہ گرنتہوں کو پڑہہ پڑہا سکے۔ اور شاستر ارتہہ کرنے اور کرانے کی بہی لیاقت رکھتا ہو۔ اور آریہ سدہانتوں پر دیا کہیان ہندی بہاشا میں بخوبی دے سکتا ہو۔ سنسکرت زبان میں لیکچر دینے والے کو ترجیح دی جاویگی۔ ویدک سنسکاروں کے لیے تیار رہو۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر
سکرٹری آریہ سماج وچہو والی لاہور۔

ضرورت

میرے ایک قریبی رشتہ دار نوجوان کے لیے کنیا کی ضرورت ہے لڑکے کی عمر ۲۵ سال ہے بارو زگار ہے آمدنی صہ روپیہ ماہوار۔ لڑکی کی عمر ۱۲ سال سے کم نہ ہو۔ ہماری ذات چوپڑے ہے کافی ہوگہ لڑکی کے والدین کی ذات کہتری ہو مفصل حالات مجہہ سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

المشتہر رلا رام پردہان آریہ پرتیندہی سبہا پنجاب مقام گوجرانوالہ۔

ضرورت

ہمکو کتابوں کی کتابت کے لیے ایک عمدہ اعلیٰ خوشخط کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بعد ملاحظہ نمونہ ہو سکتا ہے۔

المشتہر
منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر۔

اشتہار

دی دہلی اینڈ نورودرن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹڈ سرپرستی جناب لارڈ ہارڈنگ صاحب وائسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے تیار کیا ہے وہ عوام سے چہپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچہا مال نکالنے کے لیئے اس کمپنی میں وقتاً ولایت کے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گئی ہیں اور پچہلے سال بہی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں۔ جس سے مال اس وقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے۔ چونکہ آج کل بہت لوگ گہٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کر کرکے فروخت کر رہے ہیں اور لوگوں کو دہوکہ دے رہے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں اور یہہ جتلاتے ہیں کہ وہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کر کے لیویں اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل کا اور بوری کے منہہ پر کمپنی کی مُہر لگی ہوئی دیکہہ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخنامے کمپنی کو درخواست کرنے سے روانہ کیئے جا سکتے ہیں۔

المشتہر
مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نورودرن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

رسالہ آریہ میگزین

یہہ رسالہ ماہواری ۴۸ صفحہ پر آٹہہ ماہ سے مخالفان ویدک دہرم کے جواب دینے کے لیئے جاری ہے۔ جس کے آٹہہ نمبر نکل چکے ہیں قیمت سالانہ ہے مارچ کے آخیر تک خریدار بننے والوں کو سنو سمرتی معہ اردو ترجمہ مفت بہینٹ ہوگی چونکہ ان رسالوں میں کتابوں کے جواب مسلسل آتے ہیں اس واسطے پچہلے نمبروں کے بغیر پورا مطلب نہیں ملیگا۔

رسالہ معلم اور نیچرل فلاسفی

یہہ رسالہ چہہ شاستروں کا اردو ترجمہ چہاپنے کے واسطے ۴۸ صفحہ ماہواری کا نکالا گیا ہے اور نیائے درشن کا ترجمہ شروع ہوا ہے۔ قیمت سالانہ عہ نمونہ کا پرچہ ۲ جو لوگ فروری کے آخیر تک خریدار بنیں گے ان کو سانکہہ درشن معہ اردو ترجمہ قیمتی ایک (عہ) روپیہ مفت دیا جاویگا۔

ویدک میگزین

یہہ رسالہ ۴۸ صفحہ ماہواری کا جس میں اپنشد کا اُردو ترجمہ آریہ اُدیش رتن مالا اور آریہ سدہانتوں کی تشریح ہوگی اور معقول منقول تحقیقات کے جاننے کے واسطے نکلا ہے۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹہہ آنہ (عہ)

سانکہہ درشن معہ اُردو ترجمہ

پنڈت کرپا رام شرما جگراؤنی کا کیا ہوا اُردو ترجمہ معہ اصل سانکہہ کے قیمت عہ اور ہندی ترجمہ قیمت ۱۲ درخواست سکرٹری آریہ سماج سکندر آباد ضلع بلند شہر کے پتہ سے آنی چاہیئے یا منیجر ویدک دہرم پریس سکندر آباد کے پتہ پر۔

المشتہر
منیجر ویدک دہرم پریس سکندر آباد

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چھند ارچک ادھیا ۲ دشتی ۱ منتر ۱۰)

(۴۲۴) اندر (راجا) بیشمار طاقت حاصل کرنے کے لئے۔ (सहस्रवाहे)
اس سوم اوشدھی سے (कद्रुवः) پچوڑے ہوئے سوم رس کو
پیتا ہے۔ اور اس سے قوت مردی حاصل کرتا ہے۔ (سام وید چھند
ارچک ادھیا ۲ دشتی ۲ منتر ۷)

(۴۲۵) اے اگنی (گیان شیل) دیش کے سوامی (راجا) تو سنشیوں
یا پرچار کا سوامی (वष्पति) نگھنٹو ۲-۳) اور ماناہاری
راکشسوں کا (रक्षसः) ناش کرنے والا ہے (तपान)
(سام وید چھند ارچک ادھیا ۱ دشتی ۴ منتر ۵)

(۴۲۶) ہے اگنی (پرماتمن) تو ہنسا کرنے والے راکشسوں (यातुधानान्)
نگھنٹو ۲-۱۹) کو شیگھر نشٹ کرنے والا ہے۔ ماناہاری راکشس
سنگرام (جنگ) میں فتح نہیں پا سکتے وہ مانس بھکشن کرنے
والے راکشس (कयादः) تیری دیوی بجر (قہر ناگہانی)
سے نہ بچیں۔ (سام وید چھند ارچک ادھیا ۱۔ دشتی ۸
منتر ۸)

(۴۲۷) ہے اگنی (پرماتمن!) تو ہنسک راکشسوں کے (यातुधानस्य)
نگھنٹو ۲-۱۹) طاقت کو اپنے تیج یا ستیہ کرودھ سے (रक्षसः) کے
بل کو نشٹ کر۔ (سام وید چھند ارچک ادھیا ۱۔ دشتی ۱۰
منتر ۵)

(۴۲۸) اے پرجا کے سوامی (پرمیشور یا راجا!) تو چھل کپٹ اور مکر
کرنے والے (मायिनः) ماناہاری راکشسوں (रक्षसः)
کو اپنے تیج سے بھسم کر (तपसा दह) سام وید چھند ارچک
ادھیا ۱ دشتی ۱۲ منتر ۱۰)

(۳۷۷) سوہن کرنے کے پدارتھ سوم آدی کا رس۔ اَنّ (अन्नानि) منتھن کا
ساوھن (करम्भः) ستو یا سفوف (सक्तवः) (परिवापः)
دودھ (पयः) دہی (दधि) دودھ اور مٹھا ملایا ہوا (आमिक्षा:)
اَنّ سے بنے ہوئے اُتم پدارتھ (वाजिनम्) اور مدھ (شہد) ہیں۔
(یجروید ۱۹-۲۱)

(۳۷۸) جہاں اُتم اَنّ آدی سے یجت یگیہ کرنے والے ودوان اَنّ سے اُتم سوم
یکت یگیہ کو بڑھاتے ہیں۔ (یجروید ۱۹-۲۲)

(۳۷۹) اس یگیہ کے ناش رہت سوروپ کو جانو جیہ بالکل یا پانی سے نہیں
ہوتا۔ اور اس میں توچا۔ مانس اور بھونا ہوا سوکھا اَنّ ہوم کرنے کے
یوگیہ نہیں ہے (یجروید ۱۹-۹۲)

(۳۸۰) منشیوں سے پرستت کیا گیا یگیہ ستھان کا نرمان کرنے والا نربھو
سشریر کا پات نہ کرنے والا گائے اور بیلوں سے کھیتی کرنے والا
مدھر آدی رس سے پرگٹ کرتا ہوا سورن آدی پدارتھوں سے یکت
ودوان یگیہ کرتا ہے۔ (یجروید ۲۰-۳۷)

(۳۸۱) جو کھانے کے یوگیہ ہویہ۔ مدھ (شہد) اور گھی سے یگیہ کرتا ہوا
جو بھوجن کھاتا ہے وہ روگ رہت ہوتا ہے۔ (یجروید ۲۰-۴۵)

(۳۸۲) پشوؤں کو اَنّ آدی سے دھارن کرتے ہوئے یگیہ میں سب اور
پرسنتا کریں۔ (یجروید ۲۰-۶۹)

(۳۸۳) اے یگیہ کرنے والے دان شیل (होता) پرتھوی یا اَنّ کے ستھان
میں (इडस्पदे) ایندھن آدی سے یگیہ کر۔ گیہوں اور بیروں سے
اوشدھی کو ملاوے اور مدھ۔ دودھ۔ اَنّ۔ رس والے سوم۔ گھی۔
پراپت ہوں۔ گھی کا ہوم کر۔ (یجروید ۲۱-۲۹)

(۳۸۴) جل کے ساتھ سوم (اوشدھیاں) دودھ گھی اور شہد پراپت ہوں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

(۳۰۵) اے یگیہ کرنے والو بکری وغیرہ (अगस्य) سے حاصل ہونیوالے (ककुभ:) یعنی یوگیہ پدارتھ کے (हविषा:) چکنا بھاگ۔ (मेद:) یعنی گھی دودھ وغیرہ کو کھاؤ۔ (अत्ताम:) جن کا پہلا انّ جو ہے (यवसप्रथमानाम) جو کھانے میں پہلے پہونچے ہوئے ہیں (घासे अज्राणाम) جن میں آنند کا اُتم سنچار ہے۔ کچھے انّ کے پیدا کرنے اُپاڑتے ہوئے (पुतामत: उत्सादत:) اُتم وِدوانوں کے دیوہار کو اچھے ویدیہ (अपिबन) کریں۔ (करत:) یعنی اگنی کھانے یوگیہ پدارتھوں کا سیون کریں۔
(یجروید ۲۱-۴۳)

(۳۰۶) وِدوان لوگ (देव:) اُتم نسپتی کے ہَوِی (بھوجن) (हवि:) (जुषताम:) کا سیون کریں۔ (वनस्पति:) نسپتے (हवि) نسپتی (پھل پھار) ہی کو (वनस्पतिम) سب اور سے پراپت ہوں یعنی کھاویں اور انّ ہی سے ہون کریں۔
(یجروید ۲۱-۴۶)

(۳۰۷) اے رشی اور رشی پُتر یہ یجمان آج تجھکو سویکار کرے یہ وِدوان میرے انّ اور پانی کو سویکار کرے۔
(یجروید ۲۱-۱۶)

(۳۰۸) اُتم جل اوشدھی (انّ آدی) ونسپتی (وٹ آدی) کے لئے سواہا یعنی یگیہ کرنی چاہئے۔ (یجروید ۲۲-۲۹)

(۳۰۹) ہم پُتر شیشیہ آدی انّ اور جل کو پراپت ہونے کے سوبھاؤ والی گیانی پتا آدی کو انّ اور جل (स्वधा:) گھنٹو ۱-۱۲-۲۱۱-۲۰۰) دیتے اور ستکار کرتے ہیں اور انّ کو چاہنے والے پتامہ اور پرپتامہ

(سام وید چھند ارچک ادھیائے ا دشتی ۹ منتر ۴)

(۴۱۷) اے منشیہ یگیہ کرنے سے تیرے لئے بہت سا دھن اور گیہوں وغیرہ اناج (वाजा) پیدا ہوتا ہے۔ (سام وید چھند ارچک ادھیائے ا دشتی ۹ منتر ۶)

(۴۱۸) پرکاشمان دویہ اگنی میں بہت سارے پرُوڈاش آدی انّ (वय:) گھنٹو ۲-۷) کو چڑھاؤ۔ (سام وید چھند ارچک ادھیائے ا دشتی ۹ منتر ۸)

(۴۱۹) ہے اگنی (پرمیشور!) ہم گائے آدی پشوؤں والے (गोमत:) اور انّ کے (ईशान:) سوامی (वाजस्य) ہوں ہمارے لئے کثرت سے دھن یا انّ (श्रव:) دے۔ (سام وید چھند ارچک ادھیائے ا دشتی ۱۱ منتر ۳)

(۴۲۰) ہے اگنی (پرمیشور) ہمیں ایسا انّ (द्युम्नम) گھنٹو ۲-۷) پراپت کیجئے جو بدھی کو بگاڑنے والے منشیہ کو بخشش کرنے والے کرودھ کو دبا دیوے۔ (سام وید چھند ارچک ادھیائے ا دشتی ۱ منتر ۷)

(۴۲۱) اے اندر! سنسار میں سب منشیہ گؤ آدی پشوؤں کی رکشا کرنے والے (गोसखा) ہوں (स्यात) (سام وید چھند ارچک ادھیائے ۲ دشتی ۱ منتر ۸)

(۴۲۲) اے سوم رس کے بنانے والو! (सोतार:) تم آنند بہادری اور دلیری کے لئے اتی اُتم سوم کو پراپت کرو۔ (سام وید چھند ارچک ادھیائے ۲ دشتی ۱ منتر ۹)

(۴۲۳) اے وسو (گیانی!) ہم یہ تیار کیا ہوا انّ (सुतम:) گھنٹو ۲-۷) تیرے لئے دیتے ہیں تم اس سوم کو پیو۔ (سام وید

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کو اَنّ جل وغیرہ ستکار کرتے ہیں۔ ہے پتروِ! ہمارے انّ جل کو بھوجن کیجئے۔ (یجروید ۱۹-۳۶)

(۳۹۰) اے آسن پر بیٹھے ہوئے گیانی پتروِ! ہم آپ کے لئے کرشن آدی کریا سے انّ بھوجن کے یوگیہ پدارتھوں کا سنسکار کرتے ان کو آپ سیون کیجئے۔ (یجروید ۱۹-۵۵)

(۳۹۱) ہمارے پتر مارگ (سفر) سے وِدیہ یا لڑوں میں آویں اور اس یگیہ (گرہاشرم یا پاٹھ شالا) میں انّ آدی سے آنند کو پراپت ہو کر ہم کو اُپدیش کریں۔ (یجروید ۱۹-۵۸)

(۳۹۲) اے اگن وِدّیا میں نپُن پتروِ! اس ستھان میں آؤ اور اُتم سِدھ کئے ہوئے انّ کو بھوگ کرو (یجروید ۱۹-۵۹)

(۳۹۳) اے کوی وِدوان! تو سُگندھ آدی یکت کھانے کے یوگیہ پدارتھ پراپت کر کے پتروں کو دیا کر وہ پتر لوگ ان انّ آدی کا بھوگ کیا کریں۔ اے وِدوان! تو کھانے کے یوگیہ انّ کو بھوجن کیا کر۔ (یجروید ۱۹-۶۶)

(۳۹۴) جو وِدوان پتر یہاں ہیں اور جو یہاں نہیں ہیں جن کو جانتے ہیں اور جن کو نہیں جانتے ان کو جان اور ان کی سیوا ستکار انّ آدی سے کر (یجروید ۱۹-۶۷)

(۳۹۵) پتروں کے لئے یہہ نمہ (نمسکار یا اُتم سنسکار یکت انّ) پراپت ہو۔ (یجروید ۱۹-۶۸)

(۳۹۶) اے وِدّیا کی اِچھا کرنے والے پتروِ! تم بھوجن کرنے یوگیہ اُتم پدارتھوں کی کامنا کرتے ہوئے ہم پتروں کو پراپت ہو۔ (یجروید ۱۹-۷۰)

(۳۹۷) میں بُلایا ہوا گرہستھی سندر پرشوں کے بنائے ہوئے

(۴۱۰) اے پرمیشور آپ جو دھیرہ کھیت کی پیداوار کو سیراب اور پشٹ کیجئے۔ (سام وید چھند آرچک ادھیائے ا دشتی ۵ منتر ۸)

(۴۱۱) اگنی (سورج) ہمارے اناج کا نگھنٹو ۲-۷ (वाजस्य) اونچا بڑھانے والا (ऊर्ध्वः सानता) ہو ہم گھی آدی سے (प्रजिभिः) ہوم کرتے ہیں (سام وید چھند آرچک ادھیائے ا دشتی ۶ منتر ۳)

(۴۱۲) یہہ اگنی (گرہستھی پرش) گئو آدی پشوؤں کا پالنے والا ہے (सुवीर्यस्य) سندر ویریہ اور سوبھاگیہ (गोमतः) (सौभागस्य) کا سوامی ہے (ईशे) (سام وید چھند آرچک ادھیائے ا دشتی ۶ منتر ۶)

(۴۱۳) اے منشو! گارہپتیہ اگنی میں گھرت آدی سے (हविषा) ہوم کرو۔ گیان شیل رِتوجون کا انّ سے (नमसा) ستکار کرو۔ (سام وید چھند آرچک ادھیائے ا دشتی ۷ منتر ۱)

(۴۱۴) ہمیشہ ہون کرنے والے کے لئے گئو آدی اور سب کاموں کو سِدھ کرنے والا انّ (इड) نگھنٹو ۲-۷ پراپت ہوتا ہے (سام وید چھند آرچک ادھیائے ا دشتی ۸ منتر ۴)

(۴۱۵) یہہ اگنی اکاش کو پراپت ہونے والا منشیوں کے شریر کا رکشک سب کو دھارن کرنے والا انّوں (वयांसि) نگھنٹو ۲-۷ اور دھنوں کا دینے والا ہے۔ (سام وید چھند آرچک ادھیائے ا دشتی ۸ منتر ۵)

(۴۱۶) ہے اگنی (پرمیشور) تو جل کا برسانے والا ہے تو منتر کے سمان انّ یا کھیتی (प्रव:) نگھنٹو ۲-۷ کو توت بخشتا اور بڑھاتا ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمیپ میں لاتے ہوئے اگنی کا بھوجن کرتا ہوں۔

(یجروید ۲۰-۳۵)

(۳۹۸) اے دودھ والو! آپ اس اگنی کو اور جو اور گئو کے دودھ سے ملے ہوئے اگنی کو کھلائیے۔ (یجروید ۲۳-۸)

(۳۹۹) اتینت شدھی کو دھارن کرنے والے پران دو پاسیں پرورت ہزاروں شسم۔ دم۔ تپ آدی نیموں سے سشوبھت ہو۔ اچھے ترپتی دینے والے (सखम) اگنی کو (:...) تیرے پاس پہونچاتا ہوں۔ اے بل یکت یوگی تو سرشٹھ یوگ کو دھارن کر۔

(یجروید ۷-۷)

(۴۰۰) اگنی اُنتی کے ساتھ بڑھنے والے ہزاروں پدارتھوں کو دھارن کرنے والے اُتم بُدھی۔ دودھ آدی پدارتھوں سے (पयसा) بڑی بانی (महीम् गाम्) کو پری پورن کرتی ہے اُس کو میں گرہن کرتا ہوں۔ (یجروید ۱۷-۴۸)

ج اب سام وید کے منتر لکھے جاتے ہیں۔

(۴۰۱) اے اگنی (ودوان گیانی) تو ماناہاری راکشسوں یا دکھ دینے والے بیرانیوں کو (यातुधानाम्) شیگھر نشٹ کرتا ہے۔ راکشس (रक्षांसि:) تجھکو سنگراموں میں نہیں جیت سکتے۔ اس لئے تو مانس بھکشک راکشسوں کو بھسم کر وہ تیرے دیوی بجر (بیمی یگیہ) سے نہ بچیں (سام وید چھند ارچک ادھیا ۱۔ دشتی ۸ منتر ۹)

(۴۰۲) اے اگنی (پرمیشور!) ہم کو اُتم آتوں (पनीयसे वाजाय) اور دھن کے مارگ پر قایم کریں ہم اُتم اگنی ہی کو سیون کریں۔

(سام چھند ارچک ادھیا ۱۔ دشتی ۹ منتر ۱)

(۴۰۳) اے اگنی ودوان! تیرے لئے (नमः) پراپت ہو (سام وید ارچک ادھیا ۱۔ دشتی ۲۔ منتر ۱)

(۴۰۴) اے اگنی (ودوان!) تو گئو کے دودھ یا سوم آدی کے پینے کے لئے (गोपीथाय) یگیہ میں بلایا جاتا ہے۔ سام وید چھند ارچک ادھیا ۱ دشتی ۲۔ منتر ۶)

(۴۰۵) اے اگنی (پرماتمن!) آپ ہماری رکشا کریں اے اجرامر! یو (یشو) آپ پاپی ظالم (अंहसः) ہنسا کرنے والے راکشسوں کو (रिषतः) اتینت وگیوان استروں سے بھسم کر۔ (سام وید چھند ارچک ادھیا ۱۔ دشتی ۳۔ منتر ۴)

(۴۰۶) پرجولت اگنی کو روشن کرو اور اوس میں اگنی کا ہوم کرو۔ (मरद्वाज) (سام وید چھند ارچک ادھیا ۱ دشتی ۴ منتر ۳)

(۴۰۷) گئو وغیرہ پشوؤں کے (गोनाम्) سمرہ کی (उर्वम्) رکشا کر۔ (दयन्तः) (سام وید چھند ارچک ادھیا ۱۔ دشتی ۴ منتر ۴)

(۴۰۸) میں (پرمیشور) تم یگیہ کرنے والوں کے لئے اگنی کے دیئے یا اُتپن کرنے والے (ऊर्जः نگھنٹو ۲-۷) اگنی کا اُپدیش کرتا ہوں۔ (سام وید چھند ارچک ادھیا ۱ دشتی ۵ منتر ۱)

(۴۰۹) اے اگنی (پرمیشور) ہمارے لئے اناج کے اُبجانے والے (वयोवृधं) اُتم جل کو (रयिम्) نگھنٹو ۱-۱۲) دو (रास्व) (سام وید چھند ارچک ادھیا ۱ دشتی ۹ منتر ۹)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسر و ڈاکٹروں الہام سنگھ اور ڈاکٹر (گلاسگو) یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لئے ۔۔۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑبال ۔ ناخونہ ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سُرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے ۔۔۔ کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں ۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ۔ بچے ۔ دیگر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ ملاو ۔ مفید ہے ۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ قیمت فی تولہ جو سلائی پر کے لئے کافی ہے صرف عہ ۔ ممیرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ قسم ۔ ۔۔۔ روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ ۵ روپیہ ۔ ممیری سُرمہ فی تولہ عہ ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۔

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے ۔ یہ قسم کے منفصلہ ذیل امراض کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے ۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا ۔ دھند ۔ سوزش ۔ چشم ۔ جکڑ ۔ آنکھ آنا ۔ کھجلی جلن اور کمزوری نظر ۔ ناخنہ ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سبب کا گرنا ۔ چونکہ اس سُرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے ۔ منفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہئے ۔ اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سُرمہ ضروری مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر ۔ ڈی ۔ ایم سانگلی صاحب بہادر ایم ۔ بی ۔ ایم ۔ ایس ۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۔ (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسمات اتم دیوی عمرہ ۴۰ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے ۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خوردہ خوردہ دانے نکلے ہوئے تھے ۔ اور پڑبال

[illegible] تھی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں اور ان سے گندہ سا مواد نکلتا تھا ۔ اس کی بینائی میں اسقدر فرق آ گیا تھا کہ [illegible] نگاہ نہیں پڑ سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس [illegible] فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی ۔ مریضہ کو میں نے ۳۰ روز تک سُرمہ کا استعمال کرایا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پا گئی ۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور ۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔ (۳) میں نے ممیرے کے سُرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا ۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند ۔ غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس ۔ رائے بہادر ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔ (۴) میں اے ۔ ایم (؟) بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے

ممیرے کا سُرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سُرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے ۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈسپنسری کالج لاہور ۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سُرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۹ء میں جمع کیا گیا ہے ۔

المشتہر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب آیورویدک اوشدھالہ (دوا خانہ) راولپنڈی ایڈلاپل پو لسپر سرپرستی شری سوامی وشیشورانند سرستی (مہاتما) جی مہاراج

آیوروید کے عجیب وغریب چمتکار

آریہ ورت کی ادویات آیورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک۔ مجرب نہ دوا شہ ... ازل سے ہے۔ ہر قسم کی پرانی۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال ... بیان کیا جاتا ہے مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑا مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں

موتیا بند۔ چھالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم۔ بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گنٹھیر۔ ہنجیراں (خنازیر) آتشک۔ سوزاک۔ پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپ۔ چوتھیا اور پرانا بخار۔ خون کی خرابی کے امراض وبات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں میں سے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی سب امراض کا بغیر اوزار صرف دوا ہی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند ککروں کا (Operation) کرتے ہیں۔ گو نہایت کامیابی اور صفائی کے ساتھ اور بدوں تکلیف اس پر لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر ان امراض کا شبہ نہیں ہوتا۔

شرائط کا فیصلہ باہمی خط وکتابت سے ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دوسو زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکیٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل پتہ پر کارڈ بھیجئے۔

احبار ناگری پنجاب ... کی پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے چلانے کی ضرورت ... حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی ویدک حکمت کا علم ابھی اس طریقہ پر ... ویدک علم ابھی اب پیدا ہو گیا ہے ... لالہ کاشی رام صاحب چوپڑا نے اعلیٰ قابلیت ... حکمت کا کام شروع کیا ہے ... اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل ... [illegible]

مینیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالہ (دوا خانہ) راولپنڈی

مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر میں بابو منشی رام پبلشر و مینیجر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

L.39 ओ३म् REG.NO.

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت بہر صورت بد پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا۔

ستدھرم پرچارک

جلد ۱۱ ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں **کشتہ نقرہ** اسکے کہانے سے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل دیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ وہات کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چہہ ماشہ سے کم نہ بھیجی جائیگی۔ قیمت فی تولہ (دس روپیہ) دس روپیہ **روغن مسیحا** مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مجلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی پیدا

ہو جاتی ہے۔ فیتولہ عہ **دوائی آتشک** خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ ہی ہو گیا ہو تو بغیر نسے و دست و منہہ آنے کے دور ہو جاتا ہے قیمت فی خوراک ایکہفتہ عہ **دوائی سوزاک** خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بیدک پرانی طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ **المشتہر** (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

۳۹/۱۰ ہون سامگری ۳۸/۱۱

نہایت توجہہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں و سگندہت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان مانیہ ور پنڈت بھیم سین کی ثنکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونیکی باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے نرخ ۹

سیر عہ ۸ رہر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ **سگندہت و موب** نرخ عہ سیر ۸ رہر کی پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ **چندرموکس ٹانک** یہہ لاثانی دوائی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے۔ تقویت باہ دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ اس کے خاص اصول میں درج گشت۔ خوف بے چینی خوابی اختلام تسلسل بول۔ چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام۔ مزید براں یہہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل۔ حفظ اور مزید منی قیمت فی بکس ۲/ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عہ) ایک روپیہ چار آنہ۔ **سفوف مجرب جریان** سیلان منی کہنہ دہات کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس (۲۰ تولہ) کے واسطے (عسا) **کلیان انجن** واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش دہند جالا پڑوال جملہ امراض آنکھہ کے لئے مفید ہے نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔ **نوٹ** دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کیجاتی ہے۔ **المشتہر** بھگوان بنساری شہر راولپنڈی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۳۰/۱۱ ۱۹/۱۰

[illegible] سنگھ صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ [illegible]

اعلان

دی سٹیٹ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کے مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہو گئی ہے۔ جس سے ذمہ واری حصہ داران کی محدود ہو گئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار رہوگا۔

طریقہ ادائگی۔ ہمراہ درخواست خریداری نقد فی حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے اور پندرہ باقساط عہ ماہواری حصہ ادا کرنا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا۔

ڈائرکٹران (۱) ایم نرنا بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار نشہور علاقہ بڑہر۔ فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھہ مالک کوٹھی موسومہ لالہ لال سنگھم لال صاحب رئیس بریلی (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لاجی مل صاحب ساہوکار رئیس بریلی۔ (۵) کنور گرودہ کرشن صاحب جاگیر دار و رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندر آباد ضلع بلند شہر (۶) بابو ودہ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سری مہاراج والئے ریاست جیند دہلی (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوان داس سابق ملازم مسرز والکرٹ برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر۔ پنڈت چندو لال سابق ڈائرکٹر گنیش فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیر دار سکندر آباد و وکیل عدالتہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب و دہلی۔ یہہ کمپنی جیسا کہ قواعد یادداشت میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ و سوت و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی۔ ایک وسیع قطع زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۸۹۶ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ جس کے بعد کارخانہ بافی بہت جلد شروع ہوگا۔ چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں۔ لہذا خریداران حصص سے التجا ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے منیجنگ ڈائرکٹر سے دریافت کریں۔

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں:۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۱۰ اربساکھ سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۲۱ر اپریل سنہ ۹۹ع جلندہر شہر (پنجاب) | نمبر ۲

سنسار کی گتی

جزیرہ انگلستان اور براعظم یورپ میں اسوقت موسم سرما کی بہار نظر آ رہی ہے۔ ان ممالک میں موسم کبھی یکساں نہیں رہتا۔

مدراس کی آئیندہ پراونشل کانفرنس کے پریسیڈنٹ مسٹر ٹی مادہو رائو صاحب بیرسٹر مقرر ہوئے ہیں۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے کہ اپنے ایک دوست کی بیوی کو ورغلایا تہا اور اب اُسی کے ساتھہ بیاہ کئے بیٹھے ہیں۔ جہاں راج نیتی کو دہرم سے علیحدہ کیا جاوے وہاں سچی ترقی کی امید نہیں ہو سکتی۔

پیرس میں ایک ایسی کل ایجاد ہوئی ہے جس کے ذریعہ سے پچاس فیٹ کی اونچائی تک اشتہارات بلا مدد سیڑہیوں کے چسپاں کئے جا سکیں گے۔

مہاراجہ صاحب بہادر والئے بیکانیر نے اپنی ریاست کے کل کاروبار میں دیوناگری بہاشا کا پرچار کر دیا ہے۔ جب تک کہ ایک دیش کی بہاشا ایک نہ ہو تب تک وہاں کے باشندوں کو قوم کے نام سے نامزد کرنا عبث ہے۔ دیوناگری کل بہارت ورش کی زبان ہو سکتی ہے۔ بنگالی۔ گجراتی۔ مہاراشٹر وغیرہ ہر ایک زبان سے اس کا تعلق ہے اسلئے دیوناگری کو دیش بہاشا بنانے میں جو قدم آگے بڑہایا جاوے وہ غنیمت ہے۔

ایک تجارتی اخبار رائے دیتا ہے کہ اگر پندرہ سو روپیوں تک کی آمدنی والوں پر انکم ٹیکس نہ لگایا جاوے تو جہاں خزانہ سرکاری کا نقصان برائے نام ہوگا وہاں غریبوں کو بڑا آرام ملجاوے گا۔

مسٹر دہرم پال صاحب بودہ مذہب کے پرچارک کلکتہ میں ایک بودہ مٹھہ کہولنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

حال کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مُلک امریکہ میں عورتوں کے درمیان دیوانہ پن کی مرض بڑہتی جاتی ہے۔ اِس کی وجہہ اُس مصنوعی زندگی کے اثر کو بتلایا جاتا ہے جو کہ دن بدن امریکہ میں ترقی پر ہے۔ ایک دانا کا خیال ہے کہ چونکہ متوسط درجہ کی عورتیں امریکہ میں گہر کے اندر زیادہ رہتیں اور قہوہ پینے کی زیادہ تر عادی ہیں۔ اس لیئے اپنی دولتمند بہنوں کا حال پڑہکر اُنہیں سودا ہو جاتا ہے۔ اس میں شبہہ نہیں کہ مصنوعی زندگی بسر کرنے کے بد نتائج کا سامنا یورپ اور امریکہ کو اس وقت کرنا پڑا ہے اور اگر بہارت ورش میں بہی سنجیدہ آدمیوں نے روکنے کی کوشش نہ کی تو مصنوعی زندگی اس مُلک کے باشندوں کو کسی قابل نہیں چہوڑے گی۔

مُلک آریہ ورت میں آئے دن قحط کا درشن ہوتا رہتا ہے جس آبادی کو کہ حد مناسب کے اندر رکہنے کا کام درمیانی زمانہ میں وباء اور خونخوار جنگ وجدل کیا کرتے تہے اُس آبادی کو گھٹانے میں آج کل کے قحط بہی کچہہ کم کام نہیں کر رہے۔ گذشتہ قحط سے تنگ آکر گورنمنٹ مُلک نے ایک خاص کمیشن تحقیقات کے لیئے مقرر کیا تہا۔ تاکہ آئیندہ کے لیئے قحط کا مقابلہ کرنے کے سامان معلوم ہو جاویں۔ اس کمیشن کی رپورٹ نہایت ہی دلچسپ ہے۔ اہالیان کمیشن کی رائے ہندوستانیوں کی توجہہ کے لایق ہے۔ اُن کا خیال ہے کہ ریل وغیرہ کی وجہہ سے اب ہندوستانیوں میں بڑی سالوں کے لیئے غلہ جمع رکہنے کا رواج بند ہوتا جاتا ہے۔ جس سے اُن کے خیال میں غربا کو زیادہ تر قحط کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ کاش کہ رالی برادران کے ہاتہہ بکنے والے بنئے مہاجن اب بہی کچہہ سبق سیکہیں۔ اس مُلک کے کسان اسقدر دور اندیش نہیں ہیں کہ اپنے بہلے کے لیئے خود سوچ سکیں اور جو سوچ سکتے ہیں وہ اُن غریبوں کو غلہ بیچنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ پہر آئیندہ کے لئے سامان کہاں سے آوے۔

سر مونیئر ولیمس ولایت کے مشہور سنسکرت دان کا انتقال ہو گیا۔ آپ عیسائی دین کی بہتری کے لیئے سنسکرت کا مطالعہ کیا کرتے تھے اور اسی لئے سنسکرت زبان کی کتابوں سے ایسے ہی خیالات اخذ کیا کرتے تہے جو کہ مسیحی بائبل کو بزرگ ثابت کرنیمیں مدد دیں۔

یکم بیساکھ سمت ۱۹۵۶ کو ٹہیک دو سو برس پورے ہوتے ہیں۔ جبکہ خالصہ کے گورو گوبند سنگھ صاحب نے خالصہ پنتہہ کا آغاز کیا تہا۔ اُس دن کو مبارک سمجہکر لاہور اور دیگر جگہوں کے خالصہ صاحبان نے اُس دن خاص جلسہ کیا۔ نگر کیرتن کیئے گئے۔ لیکچر ہوئے اور گورو گوبند سنگھ کے نقش قدم پر چلنے کے لیئے اپلیں ہوئیں۔ جہاں ایک طرف خالصہ پنتہہ کے آرگن "دی خالصہ" نے بُت پرست مُردہ پرست اور ضعیف الاعتقاد ہندوں سے علیحدہ ہونے کے لیئے اپنے خالصہ بہائیوں کو پریرا۔ وہاں اخبار ٹریبون لاہور نے گورو گوبند سنگھ کو ہندو دہرم کی رکشا کرنے والا قرار دیا۔ سچے دونوں معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اپنے اپنے مطلب کے لیئے ذرہ تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہیں۔ گورو گوبند سنگھ صاحب نے بُت پرست ہندو مذہب کے لیئے قربانی نہیں کی تہی بلکہ اُس خالصہ دہرم کے لیئے جسے کہ وہ ہندو اور مسلمان دونوں متوں سے نیارا بتلاتے تہے۔ اِس لئے ٹریبون کا یہہ کہنا کہ خالصہ ہندو ہیں اور کہ سکہوں کے گرؤں نے بُت پرست ہندؤں کے لئے کام کیا غلط ہے۔ لیکن دوسری طرف خالصہ کا خیال بہی ٹہیک نہیں ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کو ہندؤں کے ساتہہ کچہہ بہی تعلق

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہ تہا۔ اگر ہندو اور مسلمان دونوں اُن کے لئے برابر تہے تو گورو صاحب نے دیوی کا ہون کیوں کرایا کسی مسلمان پیغمبر یا پیر کی شرن کیوں نہ لی لیکن ہماری رائے میں خالصہ کی غلطی قابل نظر انداز کرنے کے ہے کیونکہ اُن کے بہائیوں کو ہندو ازم نے ایسا نگل لیا ہے کہ جسقدر احتیاط وہ اپنے آپکو ہندوؤں سے علیحدہ رکہنے کی کریں۔ اُسی قدر تہوڑی ہے۔

خبر آئی ہے کہ رنگوں میں ایک انگریزی پلٹن کے بارہ گوروں نے ایک دیسی برمی عورت کے ساتہہ زنا بالجبر کیا۔ جن میں سے ایک گرفتار ہے۔ اس قسم کی وحشیانہ اور شیطنت سے بہری ہوئی حرکتوں کی خبر گوروں کی پلٹنوں سے اکثر آتی رہتی ہیں۔ ہم عیسائی ملکی فوج کے سپاہیوں اور عہدہ داروں سے استدعا کرتے ہیں کہ بجائے غریب ہندوؤں کو اپنے دام میں پہنسانے کے ایسے گوروں کو شیطان کی بادشاہت سے نکالنے کی کوشش کیا کریں۔

ہندوستان میں جو شکر تری باہر سے آتی ہے اس پر محصول لگایا گیا ہے۔ اسپر تمام دُنیا میں شور مچ گیا ہے۔ انگریزوں میں سے ایک جماعت تو یہہ کہتی ہے کہ اس سے ہندوستانیوں کا کچہہ فایدہ نہیں کیونکہ باہر کی کہانڈ یہاں کم بکتی ہے اور اُس کے آنے سے محض اینگلو انڈین کھانڈ والوں کو نقصان پہونچتا تہا۔ پس اُنہیں کا فایدہ ہوا نہ کہ ہندوستانیوں کا۔ برخلاف اس کے دوسرا فریق کہتا ہے کہ اس سے ہندوستان کی محنت اور کاریگری کو فایدہ پہونچیگا۔ ان کی حکمت عملیاں یہی جانیں۔ غریب ہندوستانیوں کی سمجہہ سے باہر ہیں۔

ہندوستان کے لوگ یہہ سُنکر حیران ہونگے کہ ملکہ معظمہ ہماری قیصرہ کو بہی معمولی آدمیوں کی طرح بعض جگہوں کا کرایہ دینا پڑتا ہے۔ لیکن یہہ حیرت کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ولایت انگلستان میں کل زمین جایداد رعایا کی ہے کسی حصہ زمین کی ملکیت بہی بادشاہ یا گورنمنٹ وقت کو نہیں پہونچتی۔

پراچین آریوں نے وئدک یعنی طبابت میں بڑی بہاری ترقی کی تہی۔ چرک اور سشرت کی نسبت جو نئی معلومات ہوئی ہیں اُنکو دیکہکر یوروپین ڈاکٹری بہی حیرت میں پڑ گئی ہے۔ حال میں سر ڈنشا مانک جی پیٹٹ پارسیوں کے سرکردہ رئیس نے گجراتی بہاشا میں ایک گرنتہہ آریوں کی طبابت کی مدد سے لکہا ہے۔ جس کی بڑی تعریف ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سر ڈنشا کی طیار کی ہوئی بخار کی دوائی کونین کی نسبت زیادہ تر مفید سمجہی جاتی ہے۔

ڈاکٹر برٹن صاحب نے ایک اُرٹن کہٹولا ایجاد کیا ہے جس پر کہ وہ بحیرہ اٹلانٹک کا سیر دو دن میں کرنے کا ارادہ رکہتے ہیں۔ لیکن ابہی تک وہ صرف آزمایشی طور پر ایک مختصر سی کل بنا کر تجربہ کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک ایسی کل لگی ہوئی ہے جس سے کہ اوپر یا نیچے لیجانے میں سہولیت ہوگی۔ دیکہئیے ڈاکٹر صاحب کب اپنی کل کو عمل میں لانے کے قابل بناتے ہیں۔

دیہرہ دون کے سکول متعلقہ محکمہ جنگلات کو قایم ہوئے ۱۱ برس ہو چکے ہیں اس عرصہ میں یہاں سے بہت سے نوجوان پڑہکر اچہے اچہے عہدوں پر لگ گئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ آجتک ہندوستان کے ہزاروں۔ لاکہوں بڑے بڑے زمینداروں میں سے ایک نے بہی اپنی اولاد میں سے کسی کو یہاں تعلیم کے لئے نہیں بہیجا۔ ہماری رائے میں وے بڑے بڑے زمیندار جنکے پاس بہت سی زمین ناکارہ پڑی ہے اس سکول سے شکشا لیکر عمدہ درخت لگوا کر اپنی زمینوں سے بہت سی آمدنی نکال سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے دیش میں باوجود بہتر خیالات کی اشاعت کے بہی ابتک عملاً سوائے نوکری کے ہر ایک کام میں پڑنے کو لکہنے پڑہنے کی ہتک سمجہی جاتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یوروپ کی برائیوں سے ہمارے نوجوان پرہیزگار رہتے ہوئے یوروپ کے پرشارتہہ سے اعلیٰ سبق لیتے رہا کریں۔

فصل ربیع کی حالت بہت اچہی ہے لیکن یہہ روزمرہ کی بیموقع بوندا باندی اور بادلوں کی یورش کچہہ ڈرا رہی ہے۔ پرمیشور اپنا فضل کرے۔

دہلی کے کچہہ معزز آدمیوں نے بنارس ہندو کالج کی تحریک سے محرک ہو کر ایک ہندو کالج دہلی میں قایم کرنے کا ارادہ کیا تہا۔ کہا جاتا ہے کہ اُس مجوزہ کالج کے پرنسپل ریورنڈ الننٹ صاحب پادری ہونگے۔ تب تو ہندو مذہب (جو کچہہ کہ اس لفظ سے مراد ہے) کی خوب ترقی ہوگی۔ کیونکہ ہندو ازم کی خوبیاں ایک عیسائی پادری ظاہر کرے گا۔

معلوم ہوا کہ پٹیالہ میں چار عیسائی مردوں اور ایک عیسائی عورت نے دین اسلام کو قبول کیا ہے۔

لاہور میں ایک بہنگی ایک بیاہتا عورت کے عشق میں مبتلا ہوا۔ عورت معلوم ہوتا ہے پاکدامن تہی اسکی طرف متوجہہ نہ ہوئی۔ بہنگی نے غصہ میں آکر عورت کو چہری سے مار ڈالا۔ اے کام! تو بڑا ہی بلی ہے اسی لئے تجہہ سے بچنے کے لئے ہمارے پراچین رشیوں نے بڑے بڑے سادہن بتلائے تہے۔

طاعون کا زور بدستور چلا جاتا ہے۔ بمبئی بہت کچہہ اُجڑ چکا۔ لیکن اب تک ایک سو سے زیادہ وارداتوں کی روز رپورٹ ہوتی ہے۔ کراچی میں بہی اوسطاً ۵۰ آدمی نئے روز بیمار ہوجاتے ہیں۔ ضلع جلندہر میں بہی پانچ چار نئے بیمار ہوہی رہتے ہیں۔

ہردوار اور امرتسر کے بیساکہی میلے کی وجہہ سے بیاس اور لودہیانہ کے درمیانی سٹیشنوں پر سوائے دوسرے درجے کے اور کوئی ٹکٹ نہیں ملتا ہے۔ لیکن باوجود

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اپدیش پشپاولی

پہلا گلدستہ

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षम् परिषस्वजाते। तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभिचाकशीति ॥

سنسار روپی برکش میں دو پکشیوں کا نواس ہے۔ اِس برکش کی کوئی جگہہ اُن سے خالی نہیں۔ دونوں اُڑنے والے۔ دونوں ایک دوسرے کے متر اور سدیو ایک ساتھ رہنے والے ہیں۔ اُن میں سے ایک (جیوآتما) فعل مختار (کام کرنے میں آزاد) اپنے کرموں کا پھل بھوگتا ہے اور دوسرا (پرم آتما) کرم پھل کے بھوگ سے بری کرموں کا شاہد ہوکر (جیوآتما کو) بھلے اور بُرے کرموں کا پھل دیتا ہے۔

یہہ مادّی جہان جڑ ہے۔ اِس کے اندر گیان کا نام نہیں۔ نہ اِس میں گیان حاصل کرنے کی طاقت ہے۔ پس اِس کا کوئی بھی اصول اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے ہے نہ صرف مادّی جہان بلکہ اس کی علّتِ مادّی بھی محض ناکارہ ہے۔ اگر اِس کو استعمال میں لانیوالی کوئی طاقت موجود نہ ہو۔ پھر اِس جہان میں نانا روپ کیونکر دکھائی دیتے ہیں؟ یہہ روز مرّہ کی تبدیلیاں کون کرتا ہے؟ شیتل وایو کس کی پریرنا سے چلتا ہے؟ سندر جیہہ جل کس شکتی کے بل سے بہتا ہے؟ مدھر پہلا پھول کس کارساز کی عقل بے خطا کا نتیجہ ہیں؟ عقلِ سلیم جواب دیتی ہے کہ اِن سب تبدیلیوں اور حرکتوں کے اندر ایک ایسی حرکت کام کر رہی ہے جوکہ عقلِ کلّ اور محیطِ کلّ ہے۔ جوکہ نہ صرف سارے جہان کے اندر ہی ہر جگہہ اور ہر زمانہ میں موجود ہے۔ بلکہ کلّ جہان کو محیط کئے ہوئے انسانی عقل کے خیال سے بھی باہر ہے۔ اِس وہاں چیتن شکتی کو پرم آتما کہتے ہیں۔

اِس جہان میں مادّی وجودوں کے علاوہ بیشمار چیتن وجود موجود ہیں۔ جن میں سے کوئی انسان کا جامہ پہنے ہوئے ہے اور کوئی حیوان کے قالب میں چکر لگا رہا ہے۔ اِن محدود وجودوں کو جیوآتما یا الپ آتما کہا جاتا ہے۔ اِن کے مقابلہ میں سارے جگت کے مہا آتما کا نام پرم آتما رکھا گیا ہے۔

جیوآتما کرم کرنے میں آزاد ہے۔ پرم آتما کی طرف سے اُسے صرف ہدایت نامہ ملتا ہے۔ جس ہدایت نامہ کو اندر جذب کرنے کے لئے کہ بُدھی روپی آلہ اُسے دیا گیا ہے۔ جس طرح پر کہ انسانی گورنمنٹ قانون بنا کر انسانوں کو کام کرنے میں آزاد چھوڑ دیتی ہے۔ اسیطرح آتمک گورنمنٹ کے سرتاج پرم آتما نے بھی اپنے قانون کا اظہار کر دیا۔ اور جیوآتما کو آزاد چھوڑ دیا۔ لیکن جس طرح پر کہ انسانی گورنمنٹ قانون پر چلنے والوں کی مددگار رہتی ہے۔ اور قانون کی نافرمانی کرنے والوں کو سزا دیتی ہے۔ اسی طرح پرم آتما بھی اُن پرشوں کی مدد کرتا ہے جوکہ اُس کے ہدایت نامہ پر چلتے ہیں اور اُن پرشوں کو نیا لونسار دنڈ دیتا ہے۔ جوکہ اُس کے ہدایت نامہ کو توڑتے ہیں۔ لیکن اس دنڈ میں بھی پرم آتما نے اپنی اپار دیا سے جیوآتما کا سدھار ہی مدِ نظر رکھا ہے۔ پس انسان اپنا پرارَبدھ خود بناتا ہے۔

انسان کا پرارَبدھ اور کچھہ نہیں ہے۔ سوائے اُس کے جوکہ اپنے اعمال کے مطابق اُس نے خود بنا لیا ہے۔ کرموں کے پھلوں سے وہ ہرگز بچ نہیں سکتا۔

अवश्यमेव भोक्तव्यं कृत कर्म शुभाशुभम् ॥

بُرے ہوں یا بھلے کئے ہوئے کرموں کا پھل بھوگنا ہی پڑتا ہے۔ یہہ پرم آتما کا اٹل نیم ہے۔ اور مادّی جگت محض پرارَبدھ بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اِس لئے مادّہ ہماری منزلِ مقصود نہیں ہوسکتی۔ ہم سب آتما ہیں پرم آتما کے آدھین ہیں۔ ہمارے کرموں کا پھل دینے والا وہ ہے اِس لئے ہمارا تعلق مادّی دُنیا سے وہیں تک ہونا چاہئے جہاں تک کہ وہ ہمیں منزلِ مقصود (پرم آتما) کی طرف لیجانے میں مدد دے سکے۔ پریہ بندھو گن! دُکھہ باہر سے نہیں آتا۔ بلکہ ہم اپنے اعمال سے اُسے اندر ہی پیدا کر لیتے ہیں۔ آؤ! مادّی دُنیا کے اندر نہ پھنس جاؤ مبادا دم (دو یہ پنکھڑیوں والے پکھیرو کو وہ اپنے اندر ہی نہ بند کر لیوے۔ کیونکہ جڑ کے ساتھہ جُڑنے سے تمام حرکت بند ہوجاتی ہے۔ چلو! مہاں چیتن پربھو کی شرن چلیں جوکہ ہمیں کل بندھنوں سے چھڑا کر امرت دھام میں پہونچا سکتے اور ہمیں شکتی دیسکتے ہیں کہ ہم آزادانہ برہمانڈ میں بچریں۔

اوم شم!

اطلاع ضروری

آریہ سماج ملتان شہر کا سالانہ جلسہ بجائے ۲۲ و ۲۳ اپریل کے ۲۹ اور ۳۰ اپریل ۹۹ء کو ہوگا۔

ست دہرم پرچارک

آریہ کنیا اناتھ آلئے جلندہر

ہمارے ناظرین بھولے نہیں ہوں گے کہ جب مُلک متوسط کے قحط زدگان کے لیے اپیل ہوا تہا اور جبکہ ہمارے دیش کے اخبار روزمرہ اُن بیکسوں کے درد انگیز آہ و نالہ سے پُر دکہائی دیتے تھے۔ اُن دنوں جلندہر شہر کے رؤسا نے بھی اپنے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے سفارش کرا کر رائیزادہ ہنسراج صاحب کو جبلپور واسطے لانے یتیموں کے روانہ کیا تہا۔ رائیزادہ صاحب موصوف جہاں ۳۵ کے قریب لڑکے ہمراہ لائے وہاں بیس پچیس لڑکیاں بھی ہمراہ لائے تھے۔ لڑکے تو لوگوں نے آپس میں تقسیم کر لیے اور ہم اپنی واقفیت سے کہہ سکتے ہیں کہ جس آرام سے یہاں کے لائے ہوئے لڑکے اس وقت گذران کرتے ہیں وہ اُن لڑکوں کو نصیب نہیں ہے جو کہ یتیم خانوں کے اندر رکھے گئے ہیں۔ لیکن لڑکیوں کی ذمہ واری بڑی نازک تھی۔ بدقسمتی سے سارے سنسار میں ستری جاتی پر عرصہ دراز سے اتیاچار ہوتا رہا ہے۔ اور اسلیے یہہ حالت کچھ ایسی کمزور ہو گئی ہے کہ اپنے اخلاق اور اپنے دہرم کی رکشا کرنا اُن کے لیے مشکل ہو گیا ہے۔ پہر ہمارے دیش میں تو ستری جاتی کی وہ دُرگتی ہو گئی ہے کہ لا ماں اسعولی سفر میں ہماری ستری مطمئن نہیں رہ سکتی۔ کہ آیا اُس کی عفت بچیگی یا نہیں۔ انہیں اور ایسی ہی دیگر وجوہات نے جلندہر کے شریف لوگوں کی کمیٹی کو مجبور کیا کہ وہ ان لڑکیوں کو اُن لوگوں کے حوالے کرنے سے پرہیز کریں جو کہ انہیں پالنے وغیرہ کے لیے لینے کے خواہشمند تھے۔ جو دو چار لڑکیاں لاہور اور امرتسر آئی تہیں وہ بھی اسی جگہہ آ گئیں اور آخر کار ایک

پبلک کنیا اناتھ آلئے

کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس کے انتظام کے لیئے کہ ایک کمیٹی معززین شہر کی مقرر ہوئی۔ لیکن تجربہ سے دیکہا گیا کہ جس طرح دیگر نیک کاموں میں صوبہ پنجاب میں آریہ سماج ہی پیشقدمی کیا کرتا ہے۔ اسیطرح پر اس کام میں بھی آریہ سماجیوں کی ہی طرف سے پیشقدمی ہوئی اور زیادہ تر مدد آریہ سماجوں سے ہی آتی رہی۔ پس کمیٹی نے اس اناتھ آلئے کو آریہ سماج جلندہر کے سپرد کر دینا مناسب سمجہا۔ چنانچہ جلندہر آریہ سماج نے اس انسٹیٹیوشن کا چارج بھی لے لیا۔ اور اب اس کا نام

آریہ کنیا اناتھ آلئے

ہے۔ جس دن سے کہ یہہ انسٹیٹیوشن آریہ سماج جلندہر کے سپرد ہوا ہے اُسی دن سے ہم نے اس بات پر زور دے رکہا ہے کہ اس کے قواعد بہت جلد سوچ سمجہکر طیار کیئے جاویں اور اس انسٹیٹیوشن کو مستقل کرنے کی کوشش کیجاوے۔ ہمارے بعض سہیاری بہائی ہماری اس غیر معمولی دلچسپی کو سمجھے نہیں ہونگے مگر ہم اُن کی آگاہی کے لیئے اور ساتہہ ہی اس کے پبلک کے روبرو اس اناتھ آلئے کی خصوصیت رکہنے کے لیئے اس وقت مناسب سمجہتے ہیں کہ اپنے خیالات صاف طور پر ظاہر کریں۔

اس وقت علاوہ اُن دو چار تحریکوں کے جو کہ محض وِدہواؤں کی حالت کو درست کرنے اور اُن کو نیک زندگی گذران کرنے میں مدد دینے کی غرض سے وِدہوا آشرم وغیرہ ناموں سے جاری کی گئی ہیں ہمارے دیش میں کوئی بھی ایسا آشرم یا پبلک گھر موجود نہیں ہے جہاں کہ یتیمہ لڑکیاں لڑکوں سے علیحدہ پرورش پاتی ہوں۔ قطع نظر عیسائی اناتھ آلئوں کے جن کا کہ اس جگہہ کوئی ذکر ہی نہیں ہے اور جن سے کہ بجائے فائدہ کے بڑا بہاری نقصان ہمارے دہرم کو پہونچ رہا ہے۔ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کے ہاتھوں میں جو یتیم خانے ہیں اُن میں بھی لڑکے اور لڑکیاں دونوں اکٹھے رہتے۔ اور اُن کا سب انتظام اکٹھا ہی ہوتا ہے۔ ہمیں اس جگہہ اس امر سے کوئی بحث نہیں ہے کہ آیا لڑکے اور لڑکیوں کی اکٹھی پرورش ہونی ٹھیک ہے یا کہ علیحدہ علیحدہ کیونکہ جن بچّوں کے والدین زندہ ہیں اور جو بچے کہ اپنے والدین کی نگرانی میں پرورش پاتے ہیں اُن میں اور یتیم بچّوں میں بڑا بہاری فرق ہے۔ تجربے نے بتلایا ہے کہ جو لڑکیاں آج کل یتیم خانوں میں پرورش پاتی ہیں اُن کے اخلاق ایسے نہیں ہوتے جیسے کہ ہونے چاہئیں۔ جس کی وجہہ صرف یہہ معلوم ہوتی ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں کا انتظام اکٹھا ہونے سے بڑے بہاری نقص واقع ہوتے ہیں۔ جن کا کہ اسجگہہ ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پس پہلی خصوصیت اس یتیم خانہ کی یہہ ہے کہ اس جگہہ پر

لڑکیاں لڑکوں سے علیحدہ

پرورش پاتی ہیں اور ہمارے پراچین شاستروں کے مطابق اُن کو سولہ برسوں کی عمر تک لڑکوں سے علیحدہ رکہا جا سکتا ہے۔ یہہ خصوصیت ہی کم نہ تھی لیکن ساتہہ ہی اس کے اس یتیم خانہ میں ایک یہہ بڑی بہاری خوبی ہے کہ پورانی پُورانک براداریوں کی تفریق کو ہٹا کر لڑکیوں کی

ورن بیوستہا گُن۔ کرم انوسار

ٹھیک کیجا سکتی ہے۔ اس وقت یتیم خانہ میں ۲۲۔ لڑکیاں ہیں۔ جنمیں زیادہ تر تعداد اُن کی ہے جو کہ جبلپور سے آئی تہیں۔ جن لوگوں نے اِن لڑکیوں کو اُس وقت دیکہا تہا وہ اِس وقت ہرگز پہچان نہ سکیں گے کہ یہہ وہی لڑکیاں ہیں۔ اُن کے رنگ۔ اُن کے طور و طریقہ اور اُن کی گفتار اور رفتار میں حیرت انگیز فرق دکہائی دیتا ہے۔ انہیں بعض سے امید کیجا سکتی ہے کہ وے اعلیٰ درجے کی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ادہیا پکا یا پرچار کا بن سکیں اگر اُن پر کافی محنت کیجاوے - اِن دو خوبیوں کے علاوہ اور بہت سی خوبیاں اِس اناتھ آلے میں ہیں جن کے بیان کرنے کی اِس وقت گنجایش نہیں ہے - کیونکہ ہمیں اِس وقت یہہ دکھلانا ہے کہ باوجود اِسقدر خوبیوں کے

اناتھ آلے کا خرچ

اِس نسبتاً بہت ہی کم ہے ہم نے ابھی اخبار "تیسٹ" میں مسٹر پران کشن دت کے یتیم خانہ کا حال پڑھا ہے جس میں اوسط خرچ سال اوّل پیچھے فی کس درج ہے - برخلاف اِس کے آریہ کنیا اناتھ آلے جلندھر کا خرچ فی کس تین روپیہ سے زیادہ کبھی بھی نہیں پڑا - اِس کی وجہ کیا ہے! اناتھ آلے میں صبح جاؤ تو وجہ صاف معلوم ہو جاتی ہے آپ جاکر دیکھوگے کہ اناتھ

اپنا بھوجن خود بناتی ہیں

اور کل پربندہ آپ ہی کرتی ہیں - ایسے طریقہ پر کام کرتے ہیں جہاں کوئی چیز ضایع نہیں جاتی دوار ساتھ ہی لڑکیوں کو اپنی آئیندہ زندگی کے لئے بڑا عجیب سبق ملتا ہے - اب دیکھنا یہہ ہے کہ آیا باوجود اِس کم خرچی اور خوش نظمی کے اِس اناتھ آلے کو کس قدر مدد ملی ہے - افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کچھہ بھی نہیں - اِس میں شُبہ نہیں کہ ماہوار خرچ جیسی نہ کسی طرح سے چل ہی جاتا ہے لیکن کیا اِس سے کنیا اناتھ آلے کو استقلال ہو سکتا ہے - آج کمیٹی وان بند ہو جاوے تو معمولی گذارہ مشکل سے چل سکتا ہے - پھر مکان کرایہ کا اور وہ بھی جیسا ملجاوے - ہمارا ارادہ اِس وقت اناتھ آلے کے ماہوار خرچ کے لئے مستقل فنڈ کی ضرورت بتلانا نہیں ہے - بلکہ اِس کام کو کسی دوسرے وقت پر چھوڑ کر ہم محض اِس قدر بتلانا چاہتے ہیں کہ جو جو نیک نتایج کہ اِس اناتھ آلے سے برآمد ہو سکتے ہیں - اُن میں کبھی بھی کامیابی نہیں ہو سکتی جب تک کہ یتیم خانہ کا

مکان اپنے ڈھنگ پر

کل ضروریات کا لحاظ رکھکر بنایا جاوے - ہماری رائے ہے اگر آریہ مندر کے پاس کی اراضی آریہ سماج جلندھر اناتھ آلے کے مکان کے ارپن کر دیوے اور یتیموں کے ساتھ ہمدردی کرنے والے دھارمک پُرش چار ہزار روپیہ جمع کر دیویں تو ہماری آشا پورن ہو سکتی ہے - کیا یہہ کوئی بڑی بات ہے! بنگال میں مسٹر پران کرشن دت کے یتیم خانہ کے لئے جہاں یتیموں کی تعداد پچاس تھی ۱۳۱۵۰ نقد جمع ہو چکا ہے اور زیادہ ہوتا جاتا ہے - بریلی کے یتیم خانہ کے لئے ہزاروں روپیہ جمع ہو چکے - مکان کا کچھہ حصّہ بن بھی چُکا - یتیم خانہ فیروزپور کا اپنا مکان ہے - لیکن جو جلندھر کا آریہ کنیا اناتھ آلے کہ صرف ۲۲ - اناتھوں کی پرورش ہی نہیں کرتا بلکہ اُن کو اعلےٰ دھارمک دیویاں بنانے کا یتن کر رہا ہے وہ کب اپنا فرض ٹھیک طور پر ادا کر سکتا ہے جب کہ اُس کی کوششوں کے روبرو کرایہ کے مکانات رکاوٹیں ڈال رہے ہوں - کنیا اناتھ آلے کے نئے قواعد عنقریب آریہ سماج جلندھر کی انترنگ سبھا میں پیش ہونے والے ہیں - ہم اُس معزز سبھا کے سبھاسدوں سے نویدن کرتے ہیں کہ اپنے روبرو اعلیٰ آدرش رکھکر نیموں کو منظور کریں تاکہ اپنے اُدیشیہ کی پاکیزگی ہمیں اوپر چلنے میں مدد دے سکے -

ظفروال آریہ سماج

ظفروال آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۹ و ۳۰ ماہ اپریل کو ہوگا - آریہ بھائیوں کو اسمیں زیادہ تعداد میں جانا چاہئے - کیونکہ سُنا گیا ہے کہ مخالفت سخت ہے -

آریہ جنتری

حجم ۱۴۰ صفحہ کاغذ و چھپائی عمدہ جو کہ ایک ہزار چھپی تھی - اور جس کا ایڈیشن قریباً ۲۲ یوم میں ہی ختم ہو گیا تھا - ایک صاحب کے پاس جس نے بہت سی جلدیں منگوائی تھیں ۰۰ جلدیں پڑی ہیں - وہ ہم اپنے شایقین کی خاطر اپنے پُستکالیہ میں منگوائی ہیں - قیمت اصل ۴ محصول ڈاک ۱ کل ۵ جبھو اسے چار سال ہو سکتی ہے بذریعہ ویلیو پے ایبل جن اصحاب کو ضرورت ہو منگوا سکتے ہیں - آپ یہہ خیال کریں کہ سال سے قریباً ۴ ماہ گذر چکے ہیں اب اس جنتری کی کیا ضرورت ہے - نہیں نہیں اِس جنتری میں ایک ایسا ذخیرہ بھرا ہوا ہے جو ہمیشہ کے لئے کار آمد ہے -

المشتہر اسسٹنٹ مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

تخفیف قیمت

لالہ جیون داس جی نے آئیندہ کے لئے مندرجہ ذیل کتب کی قیمت گھٹا کر بتفصیل ذیل کردی ہے -

ورکس پنڈت گورو دت انگریزی بجائے ۱۲ کے ۸

اُردو پنج مہایگیہ ودھی بجائے ۱ کے .... ا

ہندی ایضاً بجائے ۱ کے .... ا

ستیارتھ پرکاش اردو دس سمولاس بجائے ۸ کے ۶

ایضاً گیارہواں سمولاس بجائے ۴ کے ۳

کام نقاشی

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایڈیٹوریل نوٹس

آگ پر چلنا بھی ایک تھا ناٹک ہے

کاشی میں آگ پر چلنے کا شعبدہ ایک ہندو گوسائیں کی طرف سے دوبارہ دکہلایا گیا اور اسیطرح دیگر جگہوں میں بھی یہہ شعبدے دکہلائے گئے۔ تھیوسافیکل سوسائیٹی کے بعض شعبدہ پرست یوروپین ممبروں نے اخبار پایونیر میں بڑے بڑے لمبے چوڑے مضامین بھی بھیجے۔ لیکن اس قسم کی خبروں میں ایک بڑی بھاری کمزوری ہوا کرتی ہے جس کو عموماً اخباروں کو پڑہنے والے نظر انداز کر دیتے ہیں اور وہ یہہ ہے کہ جو لوگ ایسے شعبدوں کے مخالف ہوتے ہیں اُنہیں شعبدہ کو امتحان کی کسوٹی پر رکھنے کا پورا موقع نہیں دیا جاتا اور شور یہہ مچایا جاتا ہے کہ چونکہ شعبدہ کی کوئی تردید نہیں ہوئی اس لئے شعبدہ سچا تھا۔ یہی حال آگ پر چلنے کے شعبدہ کا سمجھنا چاہئے۔ اگر کاشی نگر میں کوئی مضبوط دل آریہ اُس موقع پر موجود ہوتا جبکہ شعبدہ دکھلایا گیا تھا اور ساتھہ ہی اگر اُسے متعصب ہجوم امتحان کرنے کا موقع دیتا تو اُس کارروائی کا دوسرا پہلو بھی نظر آجاتا۔

اِس شعبدہ کے متعلق ایک خاص امر قابل غور ہے جس پر کبھی توجہہ نہیں ہوئی کہ کاشی کے گوسائیں جی مہاراج کا دعوے تھا کہ اُن کے منتروں کے اثر سے آگ کی داہ شکتی (جلانے کی طاقت) نشٹ ہوجاتی ہے۔ لیکن ہمیں پہلے سے معلوم ہے کہ بعض مسلمان فقیر بھی ایسا ہی شعبدہ دکہلاتے ہیں اور اُس کی کامیابی کے لئے اپنے کلمہ شریف کی طاقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ لیکن دونوں مذاہب کے اصول ایک دوسرے سے مختلف ہونے کی وجہہ سے نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ اس کارروائی میں منتروں یا کلمہ کا کوئی دخل نہیں ہے بلکہ کوئی اور ہی اصول کام کر رہا ہے۔ اس بحث کے تعلق میں ڈیرہ اسمٰعیلخان کا تازہ واقعہ بڑا ہی دلچسپ ہے جس کا مفصل حال کہ آریہ پتر کا مطبوعہ ۱۵ اپریل ۹۹ء میں چھپ چکا ہے۔ ڈیرہ میں ایک سید صاحب تشریف لائے جو اپنے آپ کو متوطن مُلک برما بتلاتے تھے اُنکا دعوے تھا کہ کلمہ شریف کی برکت سے وہ آگ پر سے خود گذریں گے اور دوسروں کو بھی صحیح و سالم چلاویں گے۔ اسپر لالہ بیلی رام ایم اے پلیڈر سکرٹری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان بھی تماشہ دیکھنے گئے۔ جب اُنہوں نے کلمہ پڑہکر سید صاحب کو آتے جاتے دیکہا اور چار پانچ مسلمان بھی کلمہ پڑہ کر گذر گئے تو لالہ بیلی رام نے اس مسافت کو طے کرنے کے لئے خود آمادگی ظاہر کی۔ لیکن صاف کہدیا کہ وہ بلامدد کلمہ کے ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ سید صاحب اس پر بگڑے اور کہنے لگے کہ تمہاری سلامتی کے ہم ذمہ وار نہ ہوں گے۔ ہماری بہادر بھائی نے یہہ شرائط قبول کریں اور بے خطر ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلے گئے اسیطرح واپس بھی چلے آئے تب تو سید صاحب نے دیکہا کہ راز کُھل گیا چنانچہ اپنے چیلوں سے آگ پر پانی چھڑکوا دیا تاکہ راز زیادہ تر نہ کُھل جاوے اِس شعبدہ کی اصلیت لالہ بیلی رام جی یوں بتلاتے ہیں۔ "میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ جو لکڑی آگ بنانے میں استعمال کی گئی تھی وہ ادنی قسم کی تھی جس کے کوئلوں سے زیادہ گرمی نہیں نکلتی۔ پھر کئی گھنٹوں تک وہ جلتی رہی جس کی وجہہ سے کہ بہت سی راکھہ کوئلوں کے نیچے اور اوپر جمع ہوگئی تھی۔ جو کہ ایک غلاف کا کام دے رہی تھی۔ اس کے علاوہ اُس شخص (سید) نے کوئلوں کی سطح کو برابر کر دیا تھا جسکی وجہہ سے کہ پیروں پر زیادہ زور نہیں پڑتا تھا۔ اور سب سے آخری بات یہہ تھی کہ جس تیز رفتاری سے اُس پر چلا جاتا ہے اُس سے معاملہ بالکل آسان ہوجاتا تھا۔ میں یہہ بھی لکہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک مسلمان صاحب (جو کلمہ پڑہ چکے تھے) بدقسمتی سے کسیقدر آہستگی سے چلے اور اپنے پیر جلا لئے۔ اِن سب امور کا حاضرین جلسہ پر بڑا صحت بخش اثر ہوا۔ اور سید صاحب نے پھر اِس نمایش کو حسب وعدہ دکہلانے سے اجتناب ہی کیا۔"

ہم اپنے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس خبر کو اچھی طرح سے مشتہر کریں اور اگر کسی بھائی کو ضعیف الاعتقادیوں کا شکار ہوتے دیکہیں تو اُسے بچانے کی کوشش کریں۔ اور خاتمہ پر ہم اپنے نوجوان بہادر عزیز بھائی بیلی رام جی کو مبارکباد کہتے ہیں جنہوں نے کہ ایک مکاری کی شیش محل کو توڑنے میں کامیابی حاصل کی۔

سوامی آتمانند سرسوتی جی۔

کچھہ عرصہ ہوا کہ ہم نے بڑے شوک سے سماچار پتروں میں دیکہا تھا کہ سوامی آتمانند جی سخت بیمار ہیں۔ غالباً سوامی جی کی طبیعت کو کچھہ افاقہ ہوگا۔ لیکن اجمیر آریہ سماج کے ممبروں کو چاہئے کہ اُن کی طبیعت کے حالات سے آریہ پبلک کو آگاہ کرتے رہیں۔ سوامی آتمانند جی مہرشی کے ساتھہ دیش دیشانتروں میں گھومتے رہے ہیں۔ اور مہرشی کے مرنے کے بعد اُنہوں نے اُس زمانہ میں پچاسوں آریہ سماج قایم کئے۔ جسوقت کہ اسوقت کے لایق لیکچراروں کو کوئی جانتا بھی نہ تھا گو سوامی جی اپنی ہر دلعزیز طبیعت کی وجہہ سے بعض اوقات خاص کمزوری بھی دکہلا دیتے تھے۔ لیکن جب ہمارا خیال الشورانند وغیرہ کی طرف جاتا ہے تو ہم سوامی آتمانند جی کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ اجمیر آریہ سماج کے ممبران سوامی جی کی سیوا میں کوئی دقیقہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُٹھا نہ رکھیں گے۔

ایک معقول سوال

ایک بھائی بڑا معقول سوال کرتے ہیں۔

"کیا ویدک ریتی کے وواہ سے یہی مُراد ہے کہ نوگرہ کی پوجا نہ ہوئی یا اور کوئی اصلاح بھی کی گئی ہے" ہماری رائے میں محض نوگرہ کی پوجا نہ کرنیکی وجہہ سے وواہ ویدک نہیں کہلا سکتا بلکہ اس کے ساتھ ور کنیا کی آیو اُن کے گُن۔ کرم سوبھاؤ کا ملنا فضول خرچی کا بند کرنا وغیرہ کا بھی لحاظ ضروری ہے پس آئیندہ ہمارے کارسپانڈنٹ ویدک وواہ کی اصلاحوں کا ذرا مفصل ذکر کیا کریں تو بہت اچھا ہو۔

ریویو

ستیہ وویک ۔ مؤلفہ منشی چمن وششیہ تلہر نو کہی - بزبان ہندی - مہرشی سوامی دیانند جی کی تصانیف میں سے ۱۰۵ باتیں چھانٹ کر لکھی ہیں یہہ تصنیف کا ڈھنگ ہمیں پسند نہیں ہے - مہرشی کی رائے کے لئے اُن کی کل عبارت پڑھی جانی چاہئے ورنہ غلط فہمی کا احتمال رہتا ہے۔

فیمیل ایجوکیشن اینڈ کنیا مہا ودیالہ جالندہر (تعلیم نسواں اور کنیا مہا ودیالہ جلندہر) بزبان انگریزی۔ مصنفہ لالہ بدریداس ایم۔ اے پلیڈر و سکرٹری کنیا مہا ودیالہ کمیٹیہ سبھا جلندہر شہر قیمت فی جلد ۲ / یہہ وہ لیکچر ہے جو کہ لالہ بدریداس جی نے جلندہر آریہ سماج کے گیارہویں سالانہ جلسہ پر پڑھا تہا - ہمیں اس بات کے ظاہر کرنے سے نہایت خوشی معلوم ہوتی ہے کہ اُس لیکچر کے وقت لالہ بدریداس کو انٹروڈیوس کرتے ہوئے ہم نے جو آشائیں ظاہر کی تہیں بہت حد تک اُن سے پوری ہوتی ہوئی معلوم دیتی ہیں۔ اس لیکچر میں معترضوں کے جواب بڑی خوبی سے دئے گئے ہیں - زباندانی کے لحاظ سے بھی یہہ پمفلٹ عمدہ لٹریچر میں شمار کئے جانے کے لایق ہے - درخواست خریداری منیجر ست دہرم پرچارک کے نام بھیجئے۔

لوکل

کنیا مہا ودیالہ جلندہر کا جلسہ تقسیم انعام ۲ اپریل کو بڑی کامیابی سے ہوا - صبح ہون کے بعد پنڈت رام بھجدت بی۔ اے پلیڈر امرتسر نے ایشور پرارتھنا کے بعد ایک بڑا موثر اپدیش دیا - نیز مہا ودیالہ کی کنیاؤں نے بھجن گائے اور کچہہ کھیلیں دکھلائیں سہ پہر کی کارروائی میں پہلے بارش اور ژالہ باری کی وجہہ سے کچہہ بے لطفی سی ہوتی نظر آتی تہی لیکن چار بجے کے قریب بارش تہم گئی - آن کی آن میں ودیالہ کے مہمانوں نے ہی جگہہ صاف کر کے دربان وغیرہ کا فرش کر دیا - سردار اُمراؤ سنگہ صاحب مجیٹھیہ جو معہ سردارنی صاحبہ کے تشریف لائے ہوئے تہے تقسیم انعام کے لئے صدر انجمن قرار پائے - لاہور سے بابو اناش چندر موزمدار سادھارن براہمہ سماج کے بہوشن بھی شریک جلسہ تہے جن کے ساتھہ اُن کی دہرم پتنی اور اُنکی پُتری بھی سوشوبھت تہیں - ہر سبہیہ استریاں کُرسیوں پر براجمان تہیں سردارنی صاحبہ نے اپنے ہاتہہ سے انعام تقسیم کیا - سردار امراؤ سنگہ صاحب نے خاتمہ پر ایک مختصر سی تقریر انگریزی زبان میں پڑھی جس میں کہ اُنہوں نے پنڈت گورودت سورگباشی کے اس قول کی طرف توجہہ دلا کر کہ سوکشم چیز ستہول کی نسبت زبردست ہوتی ہے - استریوں کی اخلاقی اور روحانی زندگی کو سُدہارنے کے لئے اپیل کی - اسوقت ایک بڑے معزز اور سررشتہ تعلیم کے پورانے گزٹڈ افسر نے لڑکیوں کی تعلیم کا طریقہ وغیرہ دیکہکر اور رپورٹ سُنکر بے اختیار کہدیا کہ ہم تو اس کو معمولی کنیا پاٹھہ شالا سمجھتے تھے - ہمیں نہیں معلوم تہا کہ اسجگہہ اسقدر کامیابی حاصل کی گئی ہے!! اس جلسہ کی کامیابی سے معلوم ہوتا تہا کہ تعلیم یافتہ اصحاب اس انسٹیٹیوشن کے ساتھہ بڑی گہری ہمدردی رکھتے ہیں - ایشور کنیا مہا ودیالیہ کارکنوں کو توفیق دیں کہ وہ دن بدن پبلک کے زیادہ تر وشواس پاتر بنتے جاویں۔

۱۶ اپریل ۹۹ سنہ کو ڈاکٹر پنڈت گنگا رام جی کے نواسہ کا نام کرن و مونڈن سنسکار اُن کے مکان میں ویدک ریتی سے ہوا - لڑکے کا نام سومناتہہ رکھا گیا - ڈاکٹر صاحب نے جملہ حاضرین بھائیوں میں شیرینی تقسیم کی اور علاوہ یگیہ کرانے والے پنڈتوں اور دیگر لواحقان کی بھینٹ کر ۔/۶ روپئہ مختلف آریہ سماجک فنڈوں کو دان دیا - ایشور لڑکے کی عمر پوری سو برس کی کرے۔

اُتسیدن آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں پنڈت شری پت جی نے ایشور پرارتھنا کرائی - اور لالہ منشی رام نے دہرم کی رکشا کی تائید میں سنوسمرتی اور مہابھارت کے پرمان سُنا کر اُن کی ویاکھیا کی۔

میاں نبی بخش راگی اب جلندہر شہر مقیم ہیں۔ جو بھائی اُن کو بلوانا چاہیں وہ اُنہیں خط معرفت لالہ منشی رام مالک مطبع ست دہرم پرچارک بھیجا کریں۔

لوکل سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں میاں نبی بخش سے بھجن کیرتن میں بڑی مدد ملتی رہی۔

طاعون نے ابتک ضلع جلندہر کو نہیں چھوڑا - راہوں کے داخل ہونے کی ایک طرف جہاں خوشی ہوئی تہی وہاں ضلع ہوشیارپور میں قدم شریف پہونچنے کا رنج بھی ہوا۔

دوآبہ ہائی سکول میں دہرم شکشا کا اسوقت بڑا اعلیٰ انتظام ہے - ہر ایک کلاس کو ایک گھنٹہ دہرم شکشا دیجاتی ہے اس سکول کے لڑکے اپنے چال وچلن کے لحاظ سے جلندہر کے سب سکولوں سے اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں۔

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج پٹیالہ میں پنڈت ہرنام سنگھ جی ۹ چیت سے ۱۰ چیت تک تین ویاکھیان برہمچریہ اور ستری شکشا وشئہ پر دئے اور پنڈت آریہ مُنی جی نے ایک ویاکھیان ستیہ کے بل پر دیا۔

لالہ خوشحالی رام جی سٹیشن ماسٹر ہیل نے اپنے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ۱۹ مارچ کو کرایا۔ ۱۰ مارچ کی شام کو نگر کیرتن کیا گیا اور ۱۹ مارچ کو سنسکار کے بعد ویاکھیان ہوا۔ اور قریباً سو روپیہ مختلف جگہوں پر بھیج دیا۔ مختلف خطوں میں دوان ۸ اور پنڈت پربھو دیال جی کو ۵ روپیہ دکشنا میں ملا۔

کرنال آریہ سماج میں بیساکھی کے میلے پر پنڈت پورنانند پنڈت پربھو دیال اور سوامی پرمانند جی نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پرچار کیا۔ کیتھولک کورٹ سنسار کا نوٹس بھی دیا گیا جس کا کوئی جواب آرکسی جی کی طرف سے نہ آیا۔

جلال آباد ضلع شاہجہان پور میں ایک نیا آریہ سماج قائم ہوا ہے۔

لاڑکانہ (علاقہ سندھ) میں پنڈت رام رتن جی کی کوشش سے ایک نیا آریہ سماج قائم ہوا جس کے پردھان ماسٹر ٹولرام مقرر ہوئے ہیں۔

لاہور سے ایک نیا آریہ ساماجک اخبار آریہ ویر نامی نکلنے والا ہے جس کا زیادہ تر کام آریہ سماج کے معترضوں کے جواب دینے کا ہوگا۔ پرچارک اپنے معاصر کے شبھ آگمن پر آشیرواد دیتا ہے کیونکہ اسے زیادہ موقع ویدک دھرم کے اصولوں کے پرچار کرنے کا ملیگا۔

بدوملہی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کا حال لکھتے ہوئے آریہ پتر کا نامہ نگار غلطی کی ہے وید پرچار کے لئے ۲۰ نہیں بلکہ ۱۰ روپیہ ہوئے تھے

ایکھڑ ایہ نہیں بلکہ ۲۰ ۱۰ روپیہ ہوئے تھے

چھینیا آریہ سماج کی بھجن منڈلی نے موضع تھہل کے میلہ بیساکھی پر ویدک دھرم کا پرچار کیا ۳ یا ۴ آدمیوں نے شراب پینے سے پرہیز کا برت دھارن کر کے بوتلیں توڑ دیں۔ قریباً دو ہزار شرو تاگن تھے۔

لالہ امرت رائے جی سب اوور سیئر انہار لائلپور گوگیرا برانچ نے ۵ وید پرچار فنڈ کے لئے اور ۸ روپیہ کنیا مہا ودیالہ کے لئے جمع کر کے بھیجے ہیں اور لکھتے ہیں کہ دانی لوگ اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔

پنڈت ہیمراج جی اُپدیشک آریہ سماج ملتان معہ دو ممبران آریہ سماج ملتان کے کبیر والا آریہ سماج میں پہونچے ۱۰ اپریل کو وہاں ہون نگر کیرتن اور پنڈت جی کا لیکچر ہوا۔ وہاں سے میلہ بیساکھی رام تیرتھ پر ۱۱ اور ۱۲ اپریل کو نگر کیرتن اور لگاتار اُپدیش ہوتے رہے۔ سینکڑوں آدمیوں نے اپنے سنشے دور کئے۔ وہ پر توں نے وگھن بھی ڈالنا چاہا۔ لیکن لوگ بڑے پریم سے اُپدیشوں کو سُنتے رہے۔

دلاور آریہ سماج میں بابو بھگوتی پرساد جی کا خاص جلسہ ۲ اپریل کو کرایا۔ ہون بھجن ہوئے۔ رام نگر کے ماسٹر لچھمن داس جی اور پنڈت شیو ناتھ جی نے ویاکھیان دئے۔ بابو صاحب نے اپنے لڑکے کے پاس ہونے کی خوشی میں ۵ روپیہ اور ایک تھان ماسٹر جی کی نذر کیا جو اُنہوں نے گورو کل کو دیدیا۔ ۱۱ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے بھی جمع ہوئے۔

۴ اپریل کو رام نگر میں ہون ہوا اور پنڈت شیو ناتھ جی نے اُپدیش دیا۔

پنڈت گنگا نند جی ریاست ٹہری سے لکھتے ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشک پنڈت گردھاری لال جی نے ٹہری میں ۹ اپریل کو بمقام راجکیہ پاٹھ شالہ دھرم وشئہ پر ویاکھیان دیا۔ ۱۰ اپریل اور ۱۱ اپریل کو اسی جگہ مولوی میاں حسین کو کنٹر ہوئے تہذیب اور مکتی کے بارے میں سوالوں کے جواب دیئے ۱۲ اپریل کو شری مان مہاراجہ صاحب بہادر والئے ٹہری کے روبرو سبھا میں مولوی صاحب کا مباحثہ ختم ہوا اور مکتی وشئہ پر پنڈت جی کا ایک سارگربھت ویاکھیان ہوا۔ ابھی تک پنڈت جی اسی جگہ براجمان ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پنڈت گنگا نند جی اپنے پتر کو سماپت کرتے ہیں۔

لالہ چیت رام چندر جی کی موت پر پنجاب برہمو سماج نے بھی اپنے ایک جلسہ میں اظہار افسوس کیا ہے۔

جلالپور جٹاں سے پنڈت شیو ناتھ جی ہمارے اُپدیشک کے کام کی بڑی تعریف آئی ہے۔ جہاں کہیں پنڈت جی جاتے ہیں آریہ سماجی تھیوسوفسٹ اُن کے دھرم بھاؤ اور ایشور پریم کی بڑی پرشنسا کرتے ہیں۔ ہم آشا رکھتے ہیں کہ پنڈت جی آریہ سماجیوں کو سداچار کی طرف جلد راغب کریں گے۔

چکراتہ آریہ سماج میں ہولی پر ہون بھجن لیکچر ہوئے چوہڑپور ضلع دہرہ دون نے چکراتہ سماج مندر کے لیے ۲۵ نقد دئے تھے اب ۵۰ روپیہ کا منی آرڈر بھیج دیا ہے۔

کالسی آریہ سماج (ضلع دہرہ دون) کے مندر کیلئے وہاں کے رئیس لالہ لچھمن داس جی نے زمین دی ہے۔

لالہ خوشی رام جی نے ملتان میں اپنا فرض ادا کرنا شروع کر دیا ہے ۹ اپریل کو انہوں نے ملتان آریہ سماج مندر میں ایشور پرارتھنا کرائی۔ پنڈت کشن پیارا جی کا لیکچر اور ہوا پر وگو رکھشا پر دی کے رسالہ کے ٹکڑا بڑا دلچسپ بتلایا جاتا ہے سُننا ہے کہ پنڈت صاحب وہ لیکچر چھاپنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

پالمپور آریہ سماج میں ۲ اپریل کو لالہ جیا رام نے نیم وشئہ پر لیکچر دیا۔

پٹیالہ میں ۱۹ چیت کو پنڈت گنگا پرساد کے مکان پر ہون ہوا اور ستری شکشا پر پنڈت کنج لعل نے ویاکھیان دیا۔

ریواڑی نوادی راؤ گنیشی لعل صاحب نے اپنی برادری کی

کے کیا۔

کرنال آریہ سماج کے سالانہ جلسہ سے واپس آتے ہوئے پنڈت پورنانند۔ پنڈت دیوی دیالو۔ اور پنڈت ہرنام سنگھ نے شاہ آباد میں ویدک دھرم کا پرچار کیا سکندر آباد کی بھجن منڈلی نے نگر کیرتن کیا۔ بڑا عمدہ اثر پڑا۔

ملتان میں ینگ مینز ایسوسی ایشن میں پنڈت ہیرا جی کا لیکچر ہوا۔ ۱۶ اپریل کی صبح کو لالہ گھنیا لال جی ممبر نے سیمنتونین سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ لالہ چمن لال جی کے ماموں کا دیہانت ہو گیا۔ اُن کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔

منتری آریہ سماج خانگڈھ لکھتے ہیں "لالہ آسانند ولد رام چند امروڑہ قوم گلسیہ ہرد کھنا ساکن بجٹی علاقہ پاکپٹن ضلع منٹگمری برنچ پوسٹماسٹر خانگڈھ نے اپنی کنیا کا ناطہ ہمراہ بودھراج ولد دیا رام قوم لابڑہ۔ مشترکہ ذات اروڑہ یعنی اُتراد ہی دکھنا ڈابڑہ کے رشتہ دار سے کیا ہے۔ دیگر برادران کو بھی چاہئے کہ اس تفرقہ کو مٹا دیں اور آپس میں رشتہ وغیرہ کو جاری کریں۔ تاکہ اُترادہی و دکھنا ڈابڑہ قوم میں دُوئیت نہ رہے"۔

سکرٹری آریہ سماج لودھیانہ لکھتے ہیں۔

(۱) جمنا پرساد آریہ سکول لودہانہ کی مینجنگ کمیٹی کا سال حال کے لئے مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

(۱) لالہ راجہ داس صاحب خزانچی پریزیڈنٹ (۲) لالہ امراؤ سنگھ جی رئیس وائس پریزیڈنٹ (۳) لالہ مادہو سروپ صاحب سکرٹری (۴) لالہ ملکھی رام جی۔ (۵) لالہ تلسی رام صاحب وکیل (۶) لالہ لال سنگھ تھاپر ممبران۔

(۲) ۱۶ اپریل ۱۸۹۹ء کو ستیاہک جلسہ میں بھجن وغیرہ کے بعد پنڈت بہاری لعل جی اودھیاپک نے پرارتھنا اور اپاسنا کرائی اور بعد ازاں اُتم اُپدیش دیا۔ اس کے بعد سکرٹری نے اخبار ستہ دھرم پرچارک و اخبار

(۳) آئندہ اتوار ۲۳ اپریل ۱۸۹۹ء سے ستیاہک جلسہ سماج بجائے شام کے صبح ۸½ بجے ہوا کرے گا۔

شرق پور آریہ سماج کے سال آئندہ کیواسطے مندرجہ ذیل ادہکاریان منتخب ہوئے ہیں۔

لالہ چمن لال۔ پردہان۔ لالہ ملکھراج اوپ پردہان لالہ دیوان چند ورمامنتری۔ لالہ دیوی دتامل اُپ منتری۔ لالہ منتصدی لعل کوشادہکش۔ لالہ کشن چند پستکادہکش۔ ماسٹر ہیراج۔ لالہ شو بہامل۔ لالہ موہن لعل پرشٹھت ممبران۔

پنڈت دیوی دیالو اُپدیشک شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۱۲ اپریل کو ماسٹر ہیمراج کے پُتروں کو بمقام شرق پور گیمو پویت سنسکار کرایا۔ ماسٹر جی نے مندرجہ ذیل فنڈوں میں دان دیا۔ وید پرچار فنڈ (عہ) گوروکل (عہ) کنیا مہاودیالہ (۵ر) سنسکار کے وقت ساٹھ آدمیوں کا مجمع تھا۔ بہت اچھا اثر پڑا۔

سکرٹری آریہ سماج کیروالہ لکھتے ہیں۔ "۹ مارچ ۱۸۹۹ء کو سورگباشی پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی مرتیو کا سالانہ جلسہ ہون سے شروع کیا گیا۔ تب شریمان پنڈت پربھو دیال جی اُپدیشک شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے پرارتھنا کرائی اور سورگباشی پنڈت جی کے جیون چرتر اور مشن پر مختصر سا ویاکھیان دیا۔ اور لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے عطیات دان ملا۔ پنڈت پربھو دیال جی ایک ہفتہ کروڑ میں اپدیش کے لئے ٹھہرے اور تین اُپدیش بھی کئے گئے باقی دنوں میں بباعث بارش وغیرہ کے اُپدیش نہ ہو سکا۔ اثر اچھا ہوا۔ حاضری معقول تھی۔

۱۹ مارچ کو بابو خوشالی رام جی سٹیشن ماسٹر بہل نے اپنے پُتر کے نام کرن سنسکار پر آریہ بھائیوں کو مدعو کیا۔ کروڑ سے آٹھ آریہ بھائی شامل سنسکار ہوئے۔ پنڈت پربھو دیال جی نے سنسکار کیا۔ اور بابو صاحب نے مفصلہ ذیل دان دیا۔ پنڈت پربھو دیال جی

[illegible] اور ۲۰ مارچ کو بہل میں نگر کیرتن ہوا۔ اثنائے کیرتن میں پنڈت پربھو دیال جی۔ بابو خوشالی رام جی اور لالہ گنگا رام جی منتری آریہ سماج کروڑ نے بہت مؤثر الفاظ میں بازار میں سنسکاروں کی اصلیت پر ویاکھیان دیا۔ حاضرین بہت ہی محظوظ ہوئے۔ نگر کیرتن ظاہر کرتا ہے کہ بہل نواسیوں کا پریم ہمارے آریہ بھائی بابو خوشالی رام سے بہت اُتم ہے۔

لالہ جے چند رنجی کی بیوقت موت پر ذیل آریہ سماجوں نے اب تک اظہار افسوس کے لئے جلسے کرکے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ آریہ سماج لاہور۔ جلندھر شہر۔ جلندھر چھاؤنی۔ لودھیانہ۔ امرتسر ملتان شہر۔ سمرالہ۔ لائلپور۔ دہلی۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

لالہ لچھمنداس جی فارسٹ رینجر کلو۔ بھائی منگل دیو جی کی ابتدائی زندگی کے حالات سے یہی نتیجہ نکالتے ہیں کہ بھائی جی میں اہنکار زیادہ رہا ہے۔ اور اُن سے اپیل کرتے ہیں کہ بھائی جی اہنکار کو دبانے کا یتن کریں۔

آریہ سماج چھینا کا دوسرا سالانہ جلسہ

بھگا گاؤں دو ہزار آدمیوں کی آبادی کا ریلوے سٹیشن بٹالہ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مورخہ ۲۴ مارچ سے آریہ پرشوں کی آمد آمد شروع ہوئی چنانچہ لاہور۔ امرتسر۔ جلندھر۔ بٹالہ۔ بھاگووال۔ قادیان۔ سری گوبندپور۔ دہاریوال۔ گورداسپور۔ سوجل۔ دینانگر

شکر گڈھ - بیان پور وغیرہ سماجوں سے دو سو کے قریب آریہ بھائی اور دیگر مقامات و دیہات سے تین سو کے قریب پرشوں نے جلسہ کی رونق کو سشوبھت کیا - اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے بابو بیجا رام چیٹرجی - بھگت ریلداس جی - پنڈت بخشیش رام جی - پنڈت گنگا دت جی شاستری - ماسٹر آتما رام جی - پنڈت رام بھجدت جی - حکیم سنت رام جی اُپدیشک صاحبان تشریف لائے - سماج مندر کنا دیزات - رنگا رنگ کے موٹو - نقشہ ریوں - گلکاریوں اور چترکاریوں سے ایسے مزین کیا گیا کہ اجنبی لوگ مکان کی سجاوٹ پر موہت ہو رہے تھے اور کئی بے اختیار کہہ اُٹھتے کہ یہہ تو دہلی کا دربار یہاں آگیا ہے - شام کو نگر کیرتن کیا گیا - اور اُتاری کے خیمہ جات لگائے گئے - ۲۵ مارچ کو صبح کے وقت پہلے ہون کیا گیا - اُس کے بعد بابو بیجا رام چیٹرجی نے اُپاسنا کے بعد نہایت ہی دلکش سرمن دیا - آپ نے بتلایا کہ اندریاں پرماتما تک ہرگز نہیں پہونچ سکتیں - حالانکہ وہ سب اندریوں کو شکتی دے رہا ہے - تپسیا اور کشٹ اُٹھائے بنا پرماتما کبھی پراپت نہیں ہو سکتا - آپنے ورنن کیا کہ آتمک ترقی کے لئے بشواس اور گیان اور پریم کا ہونا ضروری ہے - اور جب تک ہم اپنے تئیں پرماتما میں محو نہیں کرتے - تبھی اُس کا آنند نہیں حاصل کرنا چاہتے کہ اپنا سر شردھا اور اُس کی بھگتی کے لئے جھکا دیں اُس کی محبت کے لئے اور پاتو اُس کی چرنوں میں گرنے اور سیوا کے لئے جھکائیں تبھی نہا آنند کے بھاگی ہوں گے -

آپ کے منوہر اُپدیش سے حاضرین بہت ہی پرسن ہوئے - تت پشچات بھگت ریلداس جی نے ایک مختصر ویاکھیان دیا جس میں آپنے بتلایا کہ جب تک ہم پرماتما کی ہدایت یعنی وید پر عامل نہیں ہوتے تب تک آنند کو نہیں حاصل کر سکتے - پُران اور دوسرے قصے کہانیوں کی پُستکیں کبھی ویدوں کی خوبیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں - ضرورت ہے کہ ایشوری گیان کو اپنے آتماؤں اور دوسرے منشوں میں پھیلاویں -

اس کے بعد پنڈت بخشیش رام جی کا ویاکھیان ہوا - جس میں آپ نے بتلایا کہ ہماری اوستھا پشوؤں سے بھی کمزور ہے - کیونکہ وہ بھی نیم انوسار کارروائی کرتے ہیں - حالانکہ ہم اپنے کسی کام میں نیم کے پابند نہیں رہتے جب تک ہم کرم کانڈ اور گیان کانڈ کو پراپت نہیں ہوتے تب تک ہم پرماتما کو نہیں پہونچ سکتے - دنیاوی آنند تچھ اور ناچیز ہیں اُس آنند کے مقابلہ میں جو پرماتما کے درشن سے پراپت ہوتا ہے - ہمارے لئے ضروری ہے کہ سوتے جاگتے چلتے پھرتے اپنے سے زیادہ ودوانوں کا ست سنگ رکھیں تاکہ من ہمارا ست مارگ پر درڑھ رہے - آپ کے ویاکھیان کے خاتمہ پر بھجن کے بعد صبح کی کارروائی سماپت ہوئی - دوپہر کو ایک بجے سے کارروائی شروع ہوئی دو گھنٹہ کے لئے شاستر ارتھ کا وقت تھا پہلے لالہ بشمبر داس نائب خزانچی گورداسپور نے مانس کے رشہ پر پرشن کئے جن کے جواب ماسٹر آتما رام جی و بھگت ریلداس جی نے دئے - معترض کا دعویٰ تھا کہ گوماں نس نہ صرف ویدوں میں ہے بلکہ گرہ سوتروں و دیگر سب شاستروں میں موجود ہے مگر چونکہ خود سنسکرت سے محض اُمی تھا سوائے جودھپور کے رسالجات کے حوالوں کے اور کچھ نہ بیان کر سکتا تھا - چونکہ دس بارہ مولوی صاحبان گھمن - اور کلیر اور قادیاں سے آئے ہوئے تھے - اسلئے مولوی صاحبان اور پنڈت رام بھجدت صاحب کے درمیان مباحثہ شروع ہوا - مضمون الہام پر بحث تھی - حاضری اسقدر کثرت سے تھی کہ لاہور کا سالانہ جلسہ سبھی کو یاد آرہا تھا طرفین سے دو دو تقریریں ہوئیں مگر وقت دھرم چرچا ختم ہوگیا - اس لئے پنڈت رام بھجدت جی نے کہا کہ چونکہ میرے لیکچر کا وقت ۵ بجے سے ۶ بجے تک ہے اس لئے بابو بیجا رام چیٹرجی کے لیکچر کے بعد میں اپنا لیکچر کا وقت مباحثہ کے لئے خرچ کروں گا - پس بابو بیجا رام جی نے پون گھنٹہ تک الیٰ اُتم ویاکھیان دیا جس میں آریہ سماج کی عظمت اور ویدوں کے افضل ہونے کے کافی ثبوت دئے - اس کے بعد پنڈت رام بھجدت جی نے آدہ گھنٹہ تک ویاکھیان دیا - اور پھر مولوی صاحبان کے ساتھ مباحثہ شروع ہوا پہلی تقریر مولوی صاحبان نے کی جس میں قرآن کے الہامی کتاب ہونے کے لئے سات دلائل دئے - پنڈت رام بھجدت جی نے جواب میں ۱۴ منٹ تک تقریر کی - مولوی صاحبان بیچ میں بول اُٹھے کہ ہم کو اس کی تردید کرنے کی اجازت دی جاوے - چونکہ یہہ نیم درود تھا کہ بیچ میں پنڈت جی کی تقریر بند کی جاتی - اس لئے اُن کو روکا گیا -

اگرچہ مناسب تھا کہ پنڈت جی کی تقریر کی سماپتی کے بعد مولوی صاحبان کو وقت دیا جاتا مگر چونکہ چھ بجنے کے قریب تھے اور رات کو ۸ بجے سے میل ملاپ ہونا تھا اس لئے اُن کو تقریر کا وقت نہ دیا گیا - اور مباحثہ دوسرے روز پر ملتوی کیا گیا - رات کو بھوجن آدی سے فارغ ہو کر آریہ پُرش سماج منڈپ میں اکٹھے ہوئے چنانچہ معنہ جیمنی نے پہلے تقریر کرتے ہوئے بتلایا کہ چونکہ آریہ منڈل گورداسپور لوکل دشٹ ہے اسلئے اس کو چھوڑ کر پہلے آریہ برادری پر وچار ہوگا لیکن تقریر کرنے والے صاحبان کو تقریر کرتے ہوئے ۴ باتیں ملحوظ خاطر رکھنی چاہئیں - (۱) آیا گورنمنٹ کا قانون ہمیں ورن بیوستھا قایم کرنے میں مخل اور حارج ہے یا نہیں - (۲) آیا ہماری اوستھا اس لایق ہے کہ ہم ورن قایم کر سکیں - (۳) آیا ہماری تعداد - اعمال - خیالات اور زمانہ ہمیں ورن قایم کرنے دیتا ہے - (۴) کیا یہہ ممکن تو نہیں کہ آریہ برادری اور آریہ سماج باہم ٹکرا جاویں اور وید پرچار فنڈ کے مشن میں سخت حائل ہو - سردار سوچیت سنگھ صاحب اس جلسہ کے پردھان نیت ہوئے - اس کے بعد لالہ سیتا رام صاحب ایڈووکیٹ جنرل آریہ برادری سبھا - اور ماسٹر آتما رام صاحب نے برادری سبھا کی ضروریات پر زبردست تقریریں کیں - آپنے بتلایا کہ آریہ سماج کی بنیاد ریت پر ہے - جب تک برادری قایم نہ ہوگی آریہ سماج کی ہستی اور زندگی چند روزہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی پہچان ہی اگر برادری قایم نہ ہو۔ ہندو تہذیب کے مطابق میں آریہ سماج بھی دوسرے فرقوں کیطرح تو الہ ہو جاویگی۔ پنڈت بخشیش رام۔ لالہ بخشیت رائے نے بھی مختصر تقریریں کیں پھر سرداری سوچیت سنگھ صاحب کی طبیعت علیل ہو جانی پر سردار کشن سنگھ صاحب پردہان آریہ سماج بہاگووال جلسہ کے میر مجلس مقرر ہوئے۔ جو بہت سی قیل و قال کے ماسٹر آتما رام جی نے فرمایا کہ ہمکو جسٹر کھولنا چاہئے اور جو صاحب برادری میں شامل ہونا چاہیں شریک ہوں۔ مہتہ جیمنی کیطرف سے اعتراض اٹھایا گیا۔ کہ یہہ کام آریہ پرتی ندہی سبہا کے سپرد ہونا چاہئے۔ اور ہمکو ریزولیوشن پاس کر کے سبہا کو التجا کرنی چاہئے کہ اس وشے پر وچار کرے نیز کہ موجودہ اوستہا میں ورنوں کا قایم کرنا مشکل ہے کیونکہ کہشتریوں کے گن۔ دیشیوں کے گن وغیرہ پر عامل ہونا جب تک راج سبہا آریہ سماج کے ماتحت نہ ہو مشکل ہے۔ سردار کشن سنگھ صاحب نے فرمایا کہ مناسب یہہ ہو گا کہ بالفعل برہمن بلحاظ ذات پات برہمنوں میں کہشتری بلحاظ کہشتریوں باون زئی وڈہائی گھر و چار گھر کل کہتریوں میں ناطہ و نسبت کریں اگر ہم نے اسقدر اصلاح بھی کر لی تو سمجھو کہ آریہ سماج کا بڑا بھاری مقصد حل ہو گیا۔ مگر حامیان برادری کی رجسٹر کھول کر گیارہ نام درج رجسٹر کر ہی لئے۔ میری رائے میں حامیان برادری کی طرف سے تعجیل کے ساتھہ کام لیا گیا کیونکہ یہہ مضمون آریہ پرتی ندہی سبہا جو کہ پنجاب کی کل آریہ سماجوں کی ودوان اور تجربہ کار شخصوں کا مجموعہ ہے اس وشے پر وچار کر کے فیصلہ کرتی نہ کہ ایک دو سماجوں کے یا دس بیدو سماجوں کے چند شخصوں کی مرضی پر ایسا گمبہیر اور ضروری وشے چھوڑا جاتا۔ ان آدمیوں نے اپنے نام درج کرائے جن میں ۹ دینانگر کے ممبران ایک بٹالہ بانگر کا اور باقی لاہوری صاحبان تھے چونکہ رات کے ۱۱ بج چکے تھے پہلے کی کارروائی سماپت ہو گئی۔ ۲۴ تاریخ کو ہون آدی کے بعد پنڈت بخشیش رام جی نے اپدیش دیا اور پنڈت گنگا دت جی شاستری نے ویاکہیان دیا۔ ازاں بعد مہتہ جیمنی جائنٹ سکرٹری نے رپورٹ پڑھکر سنائی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ دو سال کے عرصہ میں چھینا سماج نے بلحاظ تعداد ممبران اُتساہ اور پریم بہاؤ غیر معمولی ترقی کی ہے ایک بجے کے بعد صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ دوپہر کو ایک بجے سے

کارروائی شروع ہوئی۔ آج مابین ماسٹر آتما رام جی اور مولوی فتح دین صاحب مباحثہ شروع ہوا۔ فریقین کو دس دس منٹ میں تین تین دفعہ بولنے کا موقعہ دیا گیا۔ آج کا مباحثہ نہایت دلچسپی شانتی اور عمدہ انتظام کیساتھہ ختم ہوا ہم اس مباحثہ پر اپنی رائے ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ پبلک پر خود جو اثر اس مباحثہ سے ہوا وہ ہمارے لئے کافی ثبوت ہے ازاں بعد پنڈت رام بہجدت جی بی اے کا لکچر پنجابی زبان میں ہوا جس سے جاٹ لوگوں پر بہت بھاری اثر پڑا۔ خاتمہ پر کل چندہ کا میزان بہ تفصیل ذیل ہوا۔ وید پرچار فنڈ ۵ کنیا مہاودیالیہ ۲۵ انانتہ آلیہ ۱ ۲ اور آٹھہ پارچات۔ لیکہرام میموریل فنڈ ۲ صدر اور منتفرق فنڈ ۸ ماہ ۴ گل ملا کر گاؤں اور غریب جاٹ زمیندار ان یہہ چندہ بڑی بھاری کامیابی کا نمونہ ہے۔ بعدہ بھجن ہو کر جلسہ کی سماپتی ہوئی۔ جلسہ میں تعداد حاضرین کثرت سے رہی۔ جسقدر آریہ پرش باہر سے آئے تھے جاٹ لوگوں کا پریم اور اُتساہ دیکھکر بہت ہی پرسن ہوئے۔ آخر میں ہم پرماتما کی شکریہ کے بعد باہر سے آئی ہوئی سہائکوں کا شکریہ ادا کر کے نویدن کرتے ہیں کہ اگر خاطر تواضع وغیرہ میں کوئی نقص رہا ہو تو معاف فرماویں۔ آیندہ سال رفع کرنیکی کوشش کیجاویگی۔ راقم سوچیت سنگھ چھینا نواسی پردہان آریہ سماج ہذا۔

اشتہارات

ضرورت

ایک نوجوان تعلیم یافتہ فارسی انگریزی خواندہ تنخواہ پچیس روپیہ ماہوار ذات نجہالوں بونجاہی کہتری اپنی برادری میں شادی کرنا چاہتا ہے۔ سکنہ ڈیرہ غازی خاں کا ہے۔ لڑکی عمر ۱۳ سال سے کم نہ ہو۔ اگر خواندہ ہو تو زہے قسمت۔ لڑکا خوبصورت اور چال چلن عمدہ ہے۔ المشتہر رام رکہا۔ انسپکٹر ڈاکخانجات از مقام کوئٹہ۔

آرین کلاتھہ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری۔ کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بمنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازار بند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویگی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ پہنچنے پر تیار کرایا جاوے گا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۶/ آنہ چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال ہو گا۔ المشتہر جیرام اس متہرا داس پوری ہیڈ و ہیرا پٹران آرین کلاتھہ مینوفیکٹری (بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب)

ضرورت

ایک کنیا قوم برہمن خاندانی بعمر ۱۲ سال گوت بیاس نائیکے بہوشن کے لئے ایک ایسے خاندانی برہمن لڑکا کی ضرورت ہے جس کی عمر بیس و بائیس سال کے اندر ہو۔ مڈل پاس انٹرنس میں پڑھتا ہو۔ والدین آسودہ حال ہوں۔ درخواستیں بمقام جلال پور جٹاں لالہ شیو رام اسٹام فروش منصفی کے نام آنی چاہئیں:۔

ہندو ہوٹل بہیروں دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک ورہایش موجود ہے۔ المشتہر (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اخبار رہنما

یہہ اخبار پندرہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جسمیں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک تین روپیہ (عہ)

ضرورت

آریہ سماج لاہور کے لئے پچاس روپیہ ماہوار تک تنخواہ پر ایک ایسا سنسکرت کا ودوان پنڈت درکار ہے جو ویدک سدھانتوں کو جیساکہ شری سوامی دیانندجی نے بیان کئے ہیں مانتا ہو۔ اور عموماً آریہ گرنتھوں کو پڑھ پڑھا سکتا ہو۔ اور شاستر ارتھہ کرنے اور کرانے کی لیاقت رکھتا ہو۔ اور آریہ سدھانتوں پر وپاکھیان ہندی بھاشا میں بخوبی دے سکتا ہو دسنسکرت زبان میں لیکچر دینے والے کو ترجیح دی جاویگی۔ ویدک سنسکاروں کے لئے بھی تیار۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر سکرٹری آریہ سماج وچھووالی لاہور

ضرورت

میرے ایک قریبی رشتہ دار نوجوان کے لئے کنیا کی ضرورت ہے لڑکے کی عمر ۲۰ سال کی ہے۔ باروزگار ہے آمدنی صہ روپیہ ماہوار ہے۔ لڑکی کی عمر ۱۲ سال سے کم نہ ہو۔ ہماری ذات چوپڑے ہے۔ کافی ہو کہ لڑکی کے والدین کی ذات کھتری ہو۔ مفصل حالات مجھہ سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

المشتہر رلا رام پردھان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب مقام گوجرانوالہ۔

ضرورت

ہم کو کتابوں کی کتابت کے لئے ایک عمدہ اعلےٰ خوشخط کاتب کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بعد ملاحظہ نمونہ ہوسکتا ہے۔

المشتہر

منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر۔

اشتہار

دی دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ والگن صاحب وائسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا۔

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے۔ اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے وہ عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں۔ بلکہ عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت کے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگواکر لگائی گئی ہیں اور پچھلے سال ہی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں جن سے مال اس وقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے۔ چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کر کے فروخت کر رہے ہیں اور لوگوں کو دہوکہ دے رہے ہیں ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کر کے لیویں اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہہ پر کمپنی کی مہر لگی ہوئی دیکھہ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نوردرن اینڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

رسالہ آریہ میگزین

یہہ رسالہ ماہواری ۸۰ صفحہ پر آٹہہ ماہ سے مخالفان ویدک دہرم کے جواب دینے کے لئے جاری ہے جسکے آٹہہ نمبر نکل چکے ہیں۔ قیمت سالانہ (عہ) مارچ کے آخیر تک خریدار بننے والوں کو منوسمرتی معہ اردو ترجمہ مفت بھینٹ ہوگی چونکہ ان رسالوں میں کتابوں کے جواب مسلسل ہیں۔ اس واسطے پچھلے نمبروں کے بغیر پورا مطلب نہیں ملے گا۔

رسالہ علم اورینٹل فلاسفی

یہہ رسالہ چھہ شاستروں کا اردو ترجمہ چھاپنے کے واسطے ۸۰ صفحہ ماہواری کا نکالا گیا ہے اور نیائے درشن کا ترجمہ شروع ہوا ہے۔ قیمت سالانہ عہ نمونہ کا پرچہ ۸ر جو لوگ فروری کے آخیر تک خریدار بنیں گے اُن کو سانکہہ درشن معہ اردو ترجمہ قیمتی ایک روپیہ (۱۰) مفت دیا جاوے گا۔

ویدک میگزین

یہہ رسالہ ۸۰ صفحہ ماہواری کا جس میں اپنشد کا اُردو ترجمہ آریہ اُدیش رتن مالا اور آریہ سدھانتوں کی تشریح ہوگی۔ اور معقول و منقول تحقیقات کے جاننے کے واسطے نکلا ہے۔ قیمت سالانہ عہ

سانکہہ درشن معہ اُردو ترجمہ

پنڈت کرپا رام شرما جگراؤں کا کیا ہوا اُردو ترجمہ معہ اصل سانکہہ کے قیمت عہ اور ہندی ترجمہ قیمت ۱۲ ار ہر ایک درخواست سکرٹری آریہ سماج سکندرآباد ضلع بلندشہر کے پتہ سے آنی چاہئے یا منیجر ویدک دہرم پریس سکندرآباد کے پتہ پر۔

المشتہر

(منیجر ویدک دہرم پریس سکندرآباد)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مشہور انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا سبل سُرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سُرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ [illegible] ممیرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ [illegible] خالص ممیرہ فی ماشہ [illegible] مصری سرمہ فی تولہ [illegible] خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات — اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں اسلئے ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سُرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسمات انتم دیوی بعمر ۱۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑبال پڑتے تھے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُنمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۳ روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس۔ رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سُرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سُرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سند آت میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالیہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل اور لاہور سرپرستی شری سوامی البیشورانند سرسوتی ورہمچاری نتیانند جی مہاراج

آیوروید کے عجیب و غریب چمتکار

آریہ ورت کے لئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک۔ مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پرانی۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں

موتیا بند۔ جٹہ۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم۔ بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گمبھیر بچھیراں (خنازیر) آتشک۔ سوزاک۔ پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا۔ چوتھیا۔ اور پرانا بخار۔ خون کی خرابی کے امراض و بات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں میں سے بعض امراض کی بالکل لاعلاج ہونے کا فتوے دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (Operation) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کے ساتھ اور بدوں تکلیف۔ اسپر لطف یہہ ہے کہ پھر زندگی بھر ان امراض کا نمود نہیں ہوتا۔

شرائط کا فیصلہ باہمی خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکیٹوں کی نقل کے لئے مفصل ذیل کے پتہ پر کارڈ لکھیئے۔

چیدہ سرٹیفکیٹ

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا ہے کیونکہ ابھی تک حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں گو چند ایک ایک قاعدہ کا مستثنا ہوتا ہے۔ ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کر لیں گے" [illegible]

[illegible]

مینیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

L.39 ओ३म् REG. NO.

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت بہر صورت بذریعہ پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئیے ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا۔

دھرم پرچارک

سمت ۱۹۵۶	ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دِن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔	جلد ۱۱

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنیمیں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ کشتہ نقرہ اسکے کہانے سے ضعف دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالکل مفید ہے دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لیے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا۔ حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے چھ ماشہ سے کم نہ بھیجی جائیگی۔ قیمت فی تولہ (عہ) دس روپیہ روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مخلوق وسست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی پیدا

ہو جاتی ہے۔ فیتول للعہ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ ہی ہو گیا ہو تو بغیر منہ آئے درست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ عہ۔ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ فیتول للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک یونانی طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ المشتہر (حکیم تارا چند گجرات پنجاب)

۳۹/۱۰ ہون سامگری ۳۸/۱۱

نہایت توجہ سے موسم انمول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان ماہیدور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونیکے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے نرخ فی

سیر عہ ۵ من ہر سرکی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندھت دھوپ نرخ عہ فی سیر ۵ من ہر کی پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ چندر ہوکس ٹانک یہہ لاثانی دوائی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے احتیاطیوں پر فی الفور ہادی ہوتی ہے۔ تقویت باہ دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت۔ خوف بے چینی خوابی احتلام تسلسل بول۔ چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام ہیں علاوہ ازیں یہہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور ہڈی مفید قیمت فی بکس ۲ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عہ) ایک روپیہ چار آنہ۔ سفوف مجرب جریان میلان منی کہنہ دمات کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس (۲۰ تولہ) کے واسطے (عسہ) کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش دھند جالا پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔ نوٹ بیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کیجاتی ہے۔ المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

[illegible] سنگھ صاحب بہادر کے سی آئی ای [illegible]

۱۹/۱۰ — ۲۰/۱۱

اعلان

دی سٹیٹ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کے مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۸۹۸ء کو ہوگئی ہے۔ جس سے ذمہ داری حصہ داران کی محدود ہوگئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو ہی ابزادی سرمایہ کا اختیار ہوگا۔

طریقہ ادائگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ ۵ روپیہ نقد داخل کرنے ہونگے اور پندرہ باقساط ۵ ماہواری حصہ ادا کرنا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا۔

ڈائرکٹران (۱) بونند بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار نٹھور علاقہ بڑھر فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ للا مل سنگم لال صاحب رئیس بریلی (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مرادآباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار و رئیس بریلی۔ (۵) کنور بدری کرشن صاحب جاگیردار و رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندرآباد ضلع بلند شہر (۶) بابو اودہ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سری مہاراج والی ریاست جیند دہلی (۸) ناظم بکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد ۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوان داس سابق ملازم مسرز والکرٹ برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائینٹ منیجر۔ پنڈت چندولال سابق ڈایرکٹر گنیش فلز کمپنی لمیٹڈ دہلی ۔

منیجنگ ڈایرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندرآباد وکیل عدالتہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔ یہہ کمپنی جیساکہ قواعد یادداشت میں مفصل درج ہے ہرایک قسم کا پارچہ وسوت و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی۔ ایک وسیع قطع زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۸۹۹ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جس کے بعد کارخانہ باقی بہت جلد شروع ہوگا۔ چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہوچکے ہیں۔ لہذا خریداران حصص سے التماس ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرمادیں۔ کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے منیجنگ ڈایرکٹر سے دریافت کریں۔

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈایرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہوسکتے ہیں :۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۱۷ ار بساکہ سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۲۸ ر اپریل سنہ ۹۹ء جلندہر شہر پنجاب | نمبر ۳

ضروری نویدن

کنیا مہاودیالہ کی طرف سے کتابوں کی فروخت کا انتظام اب ہو گیا ہے۔ سنتری شکشا سمبندھی کل کتابیں اُس پُستکالے میں موجود رہتی ہیں۔ اس لئے جو درخواستیں کہ کنیا مہاودیالہ کی خواندگی کی کتابوں کے لئے آتی ہیں وہ لالہ دیوراج جی مینیجر کنیا مہاودیالہ کے پاس بھیجدی جاتی ہیں۔ اگر اس مطبع کے نام بھیجی ہوئی درخواست کے مطابق کتابیں لالہ دیوراج جی۔ یا پستکالیہ کنیا مہاودیالہ جلندہر کیطرف سے پہونچا کریں تو درخواست کنندہ صاحبان اُسکو لے لیا کریں ⁂

المشتہر

مینیجر ست دہرم پرچارک۔ جلندہر شہر ⁂

اخبار کے متعلق ضروری

(۱) اس نمبر سے علاوہ اُس ضمیمہ کے جو کہ کتاب ”ہمارے خانہ زاد دشمن“ کے متعلق نکلتا ہے ایک اور چار صفحوں کا ضمیمہ مستقل طور پر جاری کیا جاتا ہے۔ اپنے خریداروں کی پوری طور پر خدمت کرنے کی غرض سے اب روئے زمین کی خبریں ایک خاص پیرایہ میں نکلنی شروع ہوئی ہیں۔ اسوقت ہندوستانی اخباروں کی حالت ناگفتہ بہ ہے جنکی وجہہ سے پبلک کا مذاق بہت بگڑ گیا ہے۔ اُسکو درست کرنیکے لیے بڑی محنت کی ضرورت ہے ہمنے ارادہ کرلیا ہے کہ اُردو دان پبلک تک اُن خبروں کو ضرور پہونچا دیا کریں۔ جن پر کہ اُن کی ترقی یا تنزل کا انحصار ہے۔ یہہ زائد چار صفحے بہی ہمارے کل خیالات کے اظہار کے لیئے کافی نہیں ہیں۔ تاہم فی الحال اُنہیں پر اکتفا کی جاتی ہے۔

(۲) اس ابزادی سے ہمیں خرچ بہی بہت زیادہ برداشت کرنا پڑے گا۔ گویا اخبار کا حجم اس وقت مقررہ کی نسبت ڈیوڑہا ہو جاویگا جس کے لئے کاغذ۔ کتابت و چہپائی کی مزدوری ویسی ہوگی۔ باوجود خرچ ڈیوڑہا ہو جانے کے ہم آپ سے قیمت زیادہ نہیں مانگتے۔ صرف یہہ عرض ہے کہ اپنا

سالانہ چندہ بابت سمت ۱۹۵٦

پیشگی ادا کر دیجئے۔ اور کم از کم

ایک نیا خریدار

پیدا کر کے اُس سے قیمت پیشگی بہجوا دیجئے۔ پہر دیکہئے کہ ہم کس طرح پر باقاعدہ آپ کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔

(۳) اس وقت کے ہندوستانی اخبارنویسوں نے پالیٹکس (راج نیتی) کی مٹی پلید کر رکھی ہے۔ ہم آپکو یہہ دکہلانیکی کوشش کریں گے کہ سچی راج نیتی کو معمولی عہدوں کی خواہش اور جزوی جماعتی بدمزگی کے ساتھہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ دہرم کا راج نیتی کیساتھہ اس دیش میں سدا سے سمبندہ رہا ہے۔ گویا آریہ ورت کا دہرم یہاں کے باشندوں کے دن رات انگ سنگ رہا کرتا تہا۔ اسوقت دہرم کو راج نیتی اور ساماجک سنستھاؤں سے علیحدہ کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ ہم اس کوشش کو اپنے سودیش نواسی بہائیوں کے حق میں بڑی مضر سمجہتے ہیں۔ اور اس لیئے اپنے بہائیوں کو خبردار کرنا چاہتے ہیں۔

پیارے ناظرین! ہمیں اِن خیالات کو جسقدر وسیع دائیرہ کے اندر پہیلانے میں آپ مدد دیں گے۔ اُسیقدر ہم حوصلہ سے کام کرسکیں گے۔

المشتہر

ایڈیٹر اخبار ست دہرم پرچارک جلندہر شہر ⁂

سنسار کی گتی

سنسار کی گتی بہی وچتر ہے۔ سب چیزیں چل رہی ہیں۔ کوئی نیچے۔ کوئی اوپر۔ کوئی آگے اور کوئی پیچہے کیطرف رُخ کئے ہوئے۔ غرضیکہ سنسار نام ہی گتی کا ہے۔ یوں تو موسم ہر دوسرے مہینے تبدیل ہوتا ہے۔ لیکن سوچ پوچہو تو پل پل کے اندر کچہہ نہ کچہہ تبدیلی ہوتی ہی رہتی ہے۔

بودہ مت

اسوقت بودہ مت بھی جاگنے لگا ہے۔ ویسے تو یورپ اور امریکہ میں بودہ مت کہانا مُدت سے ایک فیشن بن رہا تہا۔ لیکن اسوقت مسٹر دہرم پال کی کوششوں سے اس مت میں واقعی جان ڈالکر آریہ ورت میں پہیلانے کی کوشش کیجا رہی ہے انگریزی میں ایک ماہوار رسالہ مہابودہی نامی نکلتا ہے کلکتہ میں پرچارک طیار کرنے کے لئے ایک مٹھہ اور کالج کے لیئے ورلاکہہ روپیوں کی اپیل ہو رہی ہے کونٹیس کارنارڈو اور مِسِس شیرر دو ولایتی لیڈیاں بھی سوامی وویکانند کی تقلید میں مسٹر دہرم پال نے لاکر لنکا میں ٹہکا دی ہیں۔ ماہ مارچ میں من موہن گر بُدہ گیا کے مہنت کا ایک چیلا بودہ بہکشو بننے کے لیے طیار ہو گیا۔ دوسری طرف ۲۰ ر فروری سنہ ۹۹ء کو مُلک لنکا میں مسٹر گورڈن ڈگلس صاحب ایک یوروپین بُدہ دہرم پر اعتبار لاتے ہی ”بہکشو اسوک“ کے نام سے سر مُنڈا کر پورا پادری بنا دیا گیا۔ یوروپین کی اسوقت ہر ایک مذہب میں قدر ہے۔ ولایت سے خبر آئی ہے کہ اس وقت ایک بودہ انگریز کا بواہ ایک بڑے آدمی کی لڑکی سے ہوا ہے۔ یہہ بواہ مت کے جاگنے کے آثار کہے جاتے ہیں۔ لیکن انگلستان اور امریکہ کے بڑے بڑے آدمیوں کی سرد مہری ظاہر کرتی ہے کہ مسٹر دہرم پال کا کام زیادہ تر نمائشی ہے۔ اصلی نہیں۔

یوروپین قوموں کا جنگ و جدل

یوروپین قومیں اپنے مشن میں برابر لگی ہوئی ہیں۔ مسیح نے سکھایا تھا کہ دشمنی گال پر اگر کوئی تھپڑ مارے تو بائیں بھی اُس کے روبرو کردو۔ اس تعلیم کی تعمیل میں اول دن سے ہی مسیحی لوگ جیسے مستعد رہے ہیں۔ وہ تاریخ والوں سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ جزائر فیلیپائن کو تہذیب سکھانے کیلئے امریکہ کی فوجیں برابر یورش کر رہی ہیں۔ بیچارے کہتے ہیں کہ ہمیں تمہاری تہذیب نہیں چاہیئے۔ لیکن دیوانوں کی بڑ کو کون سُنتا ہے سلطنت ہسپانیہ کا جزیرے کو امریکہ والوں کو سونپ دینا دوسری بات ہے۔ اور مُلک والوں کا ماننا دوسری بات ہے۔ ابھی تک اور فوج کی ضرورت ہے چودہ ہزار قواعد دان فوج اور امریکہ سے روانہ ہوئی ہے۔

مقام کولون مُلک چین میں بھی جنگ و جدل بدستور ہے دونوں طرف سے آدمی کٹ رہے ہیں۔

نئے صلحنامہ کے روسے جو افریقہ کے ممالک کی تقسیم یورپینز قوموں سے کی ہے اُس کے روسے فرانس کے لئے بھی ایک مُلک وادائی نامی مخصوص کیا گیا ہے جو کہ فرانس کے رقبہ سے بڑا ہے۔ لیکن لطف یہہ ہے کہ اُس مُلک والوں کو پتہ بھی نہیں کہ اُس کے حصے بخرے کئے جا رہے ہیں۔ جس دن فرانس کی عیسائی فوج کے گولے برسنے لگیں گے اُسوقت افریقہ والوں کو کہیں خبر ہوگی۔

روس کی نسبت یہہ خبر اُڑ رہی ہے کہ ہندوستان کی طرف آگے بڑھ رہا ہے۔ ایکطرف فوجیں گھٹانے کے منسوبے اور دوسری طرف جنگ کے سامان اِن عیسائی قوموں کی چالیں یہہ ہی سمجھ سکتی ہیں۔

اِس جنگ و جدل کی سپرٹ کے برخلاف اکثر اوقات نیک آدمیوں نے اپنی آوازیں اُٹھائیں لیکن نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سُنتا ہے۔

یوروپین اخبار

یوروپ میں ہر چیز کا خبط موجود ہے ہر ایک خبط کے لئے بڑے بڑے آدمی ملجاتے ہیں۔ اب مسٹر کاٹن صاحب بہادر کے ذریعہ ایک بڑی بھاری شطرنج کی کھیل کا نوٹس دیا گیا ہے جس میں کہ تمام دُنیا کے شطرنجی جمع ہوں گے۔ نہ معلوم کسقدر روپیہ اِسی خبط کی نذر ہو جائیگا۔ خیر صاحبان انگریز جو چاہیں کریں۔ وہ کرسکتے ہیں۔ اپنی گذشتہ کمائیوں پر آدمی جو چاہے کرے۔ اِسوقت بعض گھرانوں میں دولت بہہ کر نکل رہی ہے۔ لیکن افسوس تو یہہ ہے کہ ہمارے دیسی بھائی تقلید میں مارے جاتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ جو خرچ کہ انگریزوں کا ایک چُہل اور تفریح طبع ہے وہ ہمارے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔

انگریزی پارلیمنٹ میں ناچاقی۔

ہندوستان میں بیرونی کپڑا پر محصول لگانے کا ایکٹ پاس ہوا ہی اُس پر مسٹر میکلین صاحب کنسرویٹو اپنی پارٹی سے ناراض ہوگئے ہیں ہندوستان کی مدد میں جو کانگریس کی شاخ ولایت میں ہے وہ بھی اس محصول کے برخلاف ہے۔ لیکن ہمارے رومیش چندر دت کا اب ایک مضمون نکلا ہے جس میں اُنہوں نے اس نئے ٹیکس کی بڑے زور سے تائید کی ہے اب تمام ہندوستانی اخبار بھی یہی راگ الاپنے لگ گئے ہیں۔ اِنہیں جب تک کوئی راستہ دکھانے والا نہ ہو یہہ کوئی رائے ہی ظاہر نہیں کرسکتے۔

ہندوستان میں ریل ہی ریل ہو جاوے گی۔

ہمارے نئے بڑے لاٹ صاحب ریلوں کے حق میں ہیں اِنکو یہہ ایک طرح کا مرض ہے۔ اِن کے آتے ہی کشمیر دربار نے ریل کی طیاریاں کردیں اور اب بیکانیر کیطرف ۶۳ میل ریل بننے کا حکم ہوگیا ہے گویا کوئی ریگستان کا کونہ بھی ریل بغیر نہ رہ جائیگا۔ شملہ کی ریل تو سمجھیے کہ اب بنی۔

طاعون

طاعون کا زور اُسی طرح پر چلا جاتا ہے بمبئی میں بہ نسبت ہفتہ گذشتہ کے اوسط کسیقدر کم ہے۔ کراچی میں بدستور ہے۔ البتہ بنگلور میں خیریت بتلائی جاتی ہے۔ جلندھر کا ضلع ابھی تک پھنسا ہوا ہے غرضیکہ پورے طور پر کوئی بھی ضلع اس وقت تک اِس تہہ و بالائی سے بری نہیں ہوا۔

عیسائی مذہب میں ہل چل:۔

اِس وقت انگلستان کی عیسائیوں میں بڑی ہل چل ہو رہی ہے انگلستان کا چرچ لوتھر کے پروٹسٹینٹ مذہب کی ایک شاخ ہے۔ اس کے بعض پادری پرانے رسوم کو از سر نو تازہ کرنا چاہتے ہیں اور اُن پر عمل بھی کرتے ہیں۔ مثلاً عام آدمیوں کی طرف سے پادریوں کے پاس گناہوں کا اقرار اور اُن سے گناہوں کی معافی چاہنا۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ یہہ رسوم پوپ کے غلام بنانیوالی ہیں۔ خط و کتابت کا اِس معاملے پر زور شور ہے۔

اخباروں کے لئے شہرت حاصل کرنے کا گُر۔

دو ولایت کی اخباروں نے شہرت حاصل کرنیکا نیا ڈھنگ نکالا ہے عیسائیوں کے یہاں جہاں اور کاموں سے اتوار کو پرہیز کرتے ہیں وہاں اخبار بھی نہیں نکالتے۔ اِن اخبار والوں نے اتوار کے لئے خاص نمبر نکالنے کا ارادہ ظاہر کیا اور بذریعہ گشتی خطوط عام طور پر لوگوں کی رائیں مانگیں بس پھر کیا تھا بچہ بچہ ان کے ناموں سے واقف ہوگیا۔ آخرکار لکھہ دیں گے کہ چونکہ عام رائے اس کے برخلاف ہے اس لئے ہم اتوار کا ایڈیشن جاری کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ اشتہار دینے کا طریقہ تو کوئی اِن سے سیکھے۔

محافظان جان و مال

پولیس جان و مال کی محافظ سمجھی جاتی ہے اور لنڈن پولیس کی نسبت لائق آدمیوں کی رائے ہے کہ وہ ایسی ہی ہے۔ لیکن ہندوستان کی پولیس بہت ہی بدنام ہے۔ فی الحال انبالہ کے سشن جج صاحب نے ایک فیصلہ میں رائے دی ہے کہ اگر بعد اقبال کے ملزم کو پھر پولیس کے ہی حوالہ کرنا ہے تو ایسے اقبال کا کچھہ اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔ اقبال کے بعد فوراً ملزم کو پولیس کی حراست سے جدا کرکے حوالات جوڈیشل میں بھیجدینا چاہیئے۔ افسوس ہے کہ اس فیصلہ کی نسبت لکھتے ہوئے اخبار پایونیر نے ہندوستانیوں کو عام طور پر راستی کا دشمن ظاہر کیا ہے گو پایونیر کا یہہ لکھنا ہمیں ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر غور کیجائے تو اس کے لئے وجوہات موجود ہیں۔ پرمیشور ہم سب کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اپدیش پشپاولی

دوسرا گلدستہ

ओ३म् खं ब्रह्म ॥ ॥

جگت پتا سب جگہہ ویاپک ہیں۔ کوئی جگہہ بہی اُن سے خالی نہیں ہے۔ وہ پورب۔ وہ پشچم۔ وہ اُتر۔ وہ دکہن۔ وہ اوپر۔ وہ نیچے۔ ایسی کوئی جگہہ خیال میں نہیں آسکتی جہاں وہ ویاپک نہ ہوں۔ جب روم روم میں وہی پربہو رم رہے ہیں جب سوانس سوانس میں اُنہیں کی شکتی کام کر رہی ہے۔ تو ای میرے موڑہ من! تو کیوں ویاکل ہو رہا ہے۔ شوک کر شانتی دہام تیرے اندر موجود ہو اور تو شانتی کی تلاش میں جنگلوں اور بیابانوں میں بہٹکتا پہرے!

پرم شوک کہ دیا کا سمندر تیرے آتما کے اندر بہہ رہا ہو اور تو دین اپاہج بنا ہوا در در کا بہکہاری بنتا پہرے!

آشچریہ کہ پوترتا کا بہنڈار تیرے انتر آتما میں کہلا ہو اور تو بیرونی چیزوں میں پاکیزگی کی تلاش کرتا پہرے! اور مہان آشچریہ کہ جگت ماتا کی پریم بہری گود تیرے لئے کہلی ہو۔ اور تو آنکہیں موند کر روتا ہی چلا جاوے!!۔

اُٹہہ میرے اودیا گرست من! اُٹہہ اور اپنے مالک کو پہچان کیونکہ وہ ہر جگہہ موجود اور تیرے کرموں کا ساکشی ہے۔

مُلا مسجد میں اُٹہکر علی الصباح ہی اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتا ہے ہر اتوار کو کروڑوں آدمی گرجا گہروں میں آسمانی باپ کی عظمت کے گیت گاتے ہیں۔ لاکہوں مندروں میں روز کروڑوں ہندو پوجا پاٹہہ کرتے اور گہنٹہ گہڑیال بجاتے۔ نرتیہ کرتے اور بہجن گاتے ہیں سینکڑوں برہمو اور ہزاروں آریہ لاکہوں عیسائی اور کروڑوں مسلمان ہر روز اپنے اپنے دہرم گرنتہوں کا پاٹہہ کرتے اور خداوند زمین و زماں کو یاد کرتے ہیں لیکن کیا سنسار سچ کولاہل اور دل چل رور ہو رہا ہے؟ کیا آہ و نالہ کی آواز کچہہ کم ہوئی ہے؟ کیا پاپ روپی دُکہہ سے دُنیا کو نجات ملی ہے؟ افسوس سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ سنسار اُسی طرح دُکہہ ساگر میں بہا جا رہا ہے۔ بابا نانک کا یہہ کتہن کہ

"نانک دُکہیا سب سنسار"

آج ویسا ہی بلکہ اُس سے بہی زیادہ صحیح ہے جیسا کہ اُس وقت صحیح تہا جبکہ بابا نانک جی کا کومل ہردا پاپیوں کے کلیش کو دیکہکر ویاکل ہو رہا تہا یہہ کیوں؟ آشچریہ! کہ کروڑوں آدمی پرماتما کی ہستی کے قایل ہوں۔ اُنہیں سے کروڑوں اُسکی پوجا اور عبادت کا بہی دعویٰ کریں اور پہر سنسار بجائے سورگ دہام بننے کے نرک دہام ہی بنا رہے۔

ہماری تمہاری لئے بیشک آشچریہ کی بات ہے لیکن جو اصلیت کو جانتے ہیں اُن کے لئے یہہ کوئی آشچریہ کی بات نہیں ہے۔ اپنی ہی حالت پر غور کرو۔ اگر تمہارا سانسارک باپ تمہارے سامنے ہو تو پہر خواہ کیسی ہی من لبہانیوالی چیزیں پڑی ہوں خواہ تمہیں کیسی ہی ترغیب کیوں نہ دیجاوے۔ کیا کبہی بہی ممکن ہے کہ تم مدیہ پان۔ مانس بہکشن۔ بہچار۔ اسبہیتا آدمی کا بیوہار کر سکو۔ ہرگز نہیں! پہر اگر ہم پرمیشور کو سچ مچ سروویاپک جانتے ہوں۔ اور اُسے ہر جگہہ دیکہتے بہی ہوں تو کب ممکن ہے کہ ہم کوئی بہی پاپ کرم کر سکیں۔ ایک خدا پرستی اور آستک پن کا دعویٰ کرنیوالا جا رہا ہے۔ دیکہو اُس کے پاس ہی ایک جوان اور خوبصورت عورت جا رہی ہے۔ کام دیو نے ویاکل کر دیا ہے۔ فوراً دست درازی کیلئے طیار ہو جاتا ہے۔ لیکن ابہی تک ہاتہہ آگے نہیں بڑہا کہ ایک دس سالہ لڑکا دکہلائی دیتا ہے۔ بناوٹی خدا پرست کا ہاتہہ وہاں کا وہیں رہجاتا ہے ایسی حالت میں کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ دکہلاوے کے خدا پرست کا ایشور پر وشواس ہے کیا ہم اُسے آستک پن کی پدوی دیسکتے ہیں۔ ایک دس سالہ لڑکے کے برابر بہی جو لوگ جگت پتا کی عزت نہیں کرتے۔ جسکے بہے (خوف) سے اگنی جلاتی ہے۔ جسکے بہے سے سورج روشنی دیتا ہے۔ جسکے بہے سے بجلی ساری جہان کو روشن کر رہی ہے جسکے بہے سے ہوا سانسارک چیزوں کو چلا دیتی ہے اور جسکے بہے سے کہ موت کا بیخطا اصول کام کر رہا ہے۔ اگر اُس مہا شکتیمان کو ہم سروویاپک محسوس کریں تو کیا کبہی ممکن ہے کہ ہم کوئی پاپ کر سکیں؟ دُنیاوی حاکموں کے خوف سے ہم ہر کام کرنے کے پیشتر اپنی ساری دانائی کو اس کوشش میں لگا دیتے ہیں کہ قانون کی بندش سے باہر ہو کر کام کریں۔ لیکن افسوس مہاراجوں کے مہاراج۔ حاکموں کے بہی حاکم پرم آتما کے قانون کی ہم ہرگز پروا نہیں کرتے۔

لیکن اس وقت کے سانسارک پُرشوں کا بہی کیا دوش ہے۔ غلط تعلیم ہمیشہ غلط نتایج پیدا کیا کرتی ہے۔ پرمیشور کے سروویاپک ہونے کی ہمیں تعلیم ہی کب دیجاتی ہے۔ جو عیسائی کہ دُنیا وغیرہ بنانے کے بعد ساتویں دن پرمیشور کے لئے تکان دور کرنے کے واسطے آرام کی ضرورت سمجہتے ہیں۔ جو محمدی کہ اعمال کے حساب کے لئے ایک خاص دن کی ضرورت سمجہتے ہیں۔ جو خدا پرست کہ عبادت کے لئے ایک خاص جگہہ کو متبرک خیال کرتے ہیں وے لفظ سروویاپک کے معنی ہی کیونکر سمجہہ سکتے ہیں۔

تم باریک مسئلوں کو چہوڑو۔ تم لفظوں کے ہیر پہیر کو جواب دیدو۔ نہ دوسروں کو دہوکہہ دو اور نہ خود ہی دہوکے میں پڑو۔ جب تک کہ تمہارا آتما اندہیرے میں چہپکر پاپ کرنے سے اطمینان میں رہتا ہے۔ تب تک ہرگز مت سمجہو کہ تم نے پرماتما کی سروویاپکتا کو محسوس کیا ہے۔

اے آتما کے بہی آتما ہم سب کے انتر آتما آپ اپنے سوروپ کا ہمارے لئے پرکاش کرو۔ تاکہ ہم ایک مرتبہ اندہیرے سے نکل کر پہر سدا روشنی میں ہی سچی ترقی کرتے رہیں۔

اوم شم

منقش

پُرانوںکی ناپاک تعلیم سے بچو!

"پُرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!" اس نام کی ایک ساٹھ صفحے کی کتاب اُردو زبان میں صبح اُمید کے مشہور مصنف کی قلم سے لکھی ہوئی مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر سے شایع ہوئی ہے۔ مصنف نے تمہید میں ظاہر کیا ہے کہ شنکراچاریہ کے زمانہ تک پورانوں کی تعلیم کا وجود نہ تہا۔ میرے خیال میں یہہ بات درست ہے۔ کیونکہ میگس تھنیز کے سفرنامہ میں گو ایک مقام پر پہاڑی قوموں کے اندر وام مارگیوں کے لئے فعلوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن شجاعت۔ ہمت اور برہمچریہ سے پیار وغیرہ کئی خوبیاں عام طور پر بہارت نواسیوں میں تہیں اسکا ذکر ہونے سے انسان کو خواہ مخواہ ماننا پڑتا ہے کہ پُرانوں کی گندی تعلیم بہارت ستان کے اندر اُس وقت پہیلی ہوئی نہ تہی وہ برہمن جنکا کہ وکیل ڈنڈیمس بنکر سکندر اعظم کو کہہ رہا ہے کہ برہمن موت سے نہیں ڈرتے اور زر کا لالچ نہیں کرتے۔ اُس کے برخلاف اس بہوشیہ پُران کے پڑہنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ برہمن اُس اوستہا سے گرکر رسائل میں پہونچ چکے تہے جبکہ یہہ پُران تصنیف ہوا۔ آگے چلکر مصنف نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ ویاس دیو کبہی اس پوران کے مصنف نہیں ہوسکتے" اور نہایت عمدگی سے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہونچایا ہے کہ "اس پُران کی .... تصنیف کے وقت مسلمانوں کی سلطنت کا آغاز شروع ہوچکا تہا"۔ علاوہ اور دلیلوں کے مصنف نے ایک دلیل اس پُران کے نوین ہونے کی یہہ بہی دی ہے کہ اِسمیں انسان کی کم عمری کا ذکر ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ اُس وقت بہارت ستان دہرم کرم سے رہت ہوکر عیاشی کا پتلا بن گیا تہی۔ میگس تھنیز اور آیرین یونانی سیاحوں کی تحریریں بتلاتی ہیں کہ سکندر کے حملے کے وقت بہارت ستان درازعمری کے لئے مشہور تہی۔

اور برہمنوں کی نسبت خصوصیت سے کہا جاتا ہے کہ کوئی برہمن درد شکم۔ درد سر وغیرہ کا شکار نہیں ہوتا تہا اور کانوں اور کشتریوں کی صحت عموماً عمدہ تہی۔ لیکن اس پُران کا یہہ لیکہہ بلاشبہہ ظاہر کرتا ہے کہ اس پُران کی تصنیف کا زمانہ سکندر کے حملے سے پیچہے اور بہت پیچہے (؟) کے بعد کا ہے۔ اِس کتاب کے صفحہ ۱۸ سے لیکر صفحہ ۵۶ تک "بہوشیہ پُران" کی تعلیم کا ایک سچا لیکن نہایت ہی ناپاک اور خوفناک فوٹو کہینچا گیا ہے۔ جسکو پڑہکر بے اختیار دل میں خیال آتا ہے کہ اس پُران کا مصنف کوئی پشاچ شریتی کا منش ہوگا۔ اگر کوئی مجہہ سے سوال کرے کہ تم بہوشیہ پُران کی تعلیم کو کیا نام دیتے ہو تو میں کہونگا چونکہ اور کوئی لفظ مل نہیں سکتا۔ اس لئے اس کو میں پشاچ لیلا کہتا ہوں۔ کتاب زیر ریویو کے صفحہ ۱۰ کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ مردم پرستی کی تعلیم دینے میں اس پُران نے نہایت ناپاک کام کیا ہے اور زناکاری کی راگنی جس بیشرمی اور لتاجت سے الاپی ہے وہ تو پناہ بخدا ہے۔ عورتوں پر ظلم کرنے اور اُنکو شہوت رانی کی کل بنانے میں اس پُران نے بہت زور مارا ہے پردہ کی بیہودہ رسم کی تائید بہی اِسی سے ہوتی ہے (دیکہو صفحہ ۱۸) صفحہ ۱۹ پر لائق مصنف لکہتے ہیں کہ "اگر مرد وں کے متعلق شہوت انگیز باتوں کا پتہ لگانا ہو تو چوبیسواں ادہیاء پڑہ جاؤ" میرے خیال میں جب اس کتاب کا انگریزی ترجمہ ہو تب مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر انگریزی میں اس میں سے بہی ضرور اقتباس دینے چاہئیں تاکہ وہ تھیوسافسٹ جو ان پُرانوں کی لید کو دہلی کے لڈو بناکر لوگوں کو کہلانا چاہتے ہیں اُنکو اس لید کا پتہ تو لگ سکے اور اِس کتاب کا جلد انگریزی ترجمہ ہوا۔ تو تہیاصوفسٹوں کے کان تک اس مضمون کی رسوائی ہونی مشکل ہے کیونکہ مسز بسنٹ اور اُس کے دیگر چیلے چانٹے اُردو دان نہیں ہیں۔ کتاب زیر ریویو کے صفحہ ۲۳ سے وہ مضمون شروع ہوتا ہے جسکو اس پُران کا گہپاڑ شاک ادہیاء کہنا چاہیے۔ مصنف بہوشیہ پُران کی لاعلمی اور بے عقلی کا خاکہ اس ادہیاء کے اندر خوب ہی اُڑایا گیا ہے۔

صفحہ ۶۰ پر شاپ کا ذکر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاپ (بددعا) کا خدا کی درگاہ میں قبول ہونا پرانکوں کا ایک معمولی کہیل ہے۔ اور ایسی آوازے یہاں ہنسی کے تماشے کی طرح جس رشی منی کی عزت اُتارنی ہوتی ہے وہ اُتار دیتے ہیں۔

مہرشی سوامی دیانند نے ستیارتہہ پرکاش میں مہرشی کرشن دیو کی خاص تعریف کی ہے بلکہ گیارہویں سمولاس میں بڑے زور سے لکہا ہے کہ کرشن دیو کا جیون نہایت مبارک جیون تہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے مہرشی کرشن دیو کو بدنام کرنے کے لئے مہابہارت میں جعلی شلوک ملانیوالی نے کوشش کی اور کبہی جہوٹی اور من مانی باتیں پالیسی آمیز لکہکر اُن کے رشی پن کو کلنکت کرنا چاہا ہے۔ لیکن سب سے بڑہکر دویش پُران والوں کو کرشن دیو سے تہا۔ اسلئے اگر کرشن جی دیو شریتی کے منش تہے تو بلاشبہہ اُنکی مخالفت کرنے والے۔ اسُر۔ راکشس یا پشاچ شریتی کے ہونگے۔ یہی نہیں کہ کرشن دیو کے رشی پن کو کلنکت کرنیکی بہوشیہ پُران میں کوشش کیگئی ہے بلکہ مہاتما شوجی کو بہی ایک مسلمانی فقیر کی شکل میں بیان کرنے کے علاوہ شہوت کا پُتلا بتلاتے ہوئے اِس پُران کے کرتانے شرم کو پاس تک نہیں پہٹکنے دیا۔ اور اس سے بڑہکر کرشن جی کے بیٹے کو بدنام کیا گیا ہے اِس پُران کی نوین ہونے کے بارہ میں ایک دلیل اِس کتاب کے پاٹہ کرنے سے یہہ بہی ملتی ہے کہ یہہ پُران تب بنایا گیا ہوگا جبکہ آریہ لوگ دیش ودیشانتروں کے نام تک بہی بہول گئے تہے اور آریہ جغرافیہ کی کتابیں بند کرکے طاقچوں میں رکہی جاچکی تہیں۔ جو کچہہ بہی لیلا یا تیرتہہ کے ستہان وغیرہ ہیں وہ سب کے سب ہندوستان کے اندر ہی بتلائے گئے ہیں۔ صفحہ ۴۸ پر ایک تازہ سچا لیکن نہایت دلچسپ قصہ بہی درج ہے جو کہ پڑہنے سے ہی تعلق رکہتا ہے صفحہ ۵۷ پر جو کچہہ لائق مصنف نے لکہا ہے وہ ہر ایک آریہ پرشن کے غور سے پڑہنے کے قابل ہے۔ درحقیقت اسوقت اگر مندر ان "دیوداسیاں" بن رہا ہے اگر مدراس کے مندروں میں آجکل بہی دیوداسیاں بیسوا بنکر لوگوں کو تیت کررہی ہیں۔ اگر راجپوتانہ میں "بہگتن" ستریاں بدمعاشی کی گردان

سے مل سکتی ہے۔ راقم آتمارام امرت سری۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

کرپا کرکے مفصلہ ذیل ریزولیوشن کو اپنے اموليہ پتر میں چھاپکر مشکور فرماویں۔

(۱) سروسمتی سے نشچے ہوا۔ کہ شریان لالہ جے چندر جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اکال مرتیو پر اس سبھا کو اتی شوک ہے۔ اور اُن کے پریوار کے ساتھ یہہ سبھا اتینت سہانو بہوتی (ہمدردی) پرگٹ کرتی ہے۔ شریان جے چندر جی آریہ سماج اور اِس سبھا کی سیوا بہت اُتساہ کے ساتھ کرتے رہے۔ سو اُن کی یہہ کارروائی اتی پرشنسنیہ ہے۔ اِس ریزولیوشن کی نقل آریہ اخبارات میں چھاپی جاوے اور ان کے پریوار میں بھی بھیجی جاوے۔

(۲) ادہکاریان لیکھرام میموریل کمیٹی حسب ذیل نیت ہوئے لالہ رام کرشن جی وکیل جلندہر پردھان۔ بابو جھجو رام جی کرنال نواسی منتری۔ لالہ کرتا رام جی جائینٹ منتری۔ بابو بنواری لعل جی اُپ منتری۔ رائے ٹھاکر دت جی۔ لالہ منشی رام جی۔ لالہ نراین داس جی بی۔اے۔ وکیل۔ منشی نراین کشن جی۔ پنڈت رام بھجدت جی بی۔اے۔ ممبران۔

(۳) **خاص رعایت**

شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سوانح عمری شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی قیمت للعہ سے گھٹا کر عام لوگوں کیواسطے ہے کردی ہے۔ اور اس تخفیف شدہ قیمت پر کتب فروشوں کو ۲۰ یا ۲۰ جلدوں سے زیادہ خریدنے پر عہ فیصدی کمیشن دینا اور طالب علموں اور سماجوں سے فیجلد عہ لینا منظور کرلیا ہے۔ اسلئے آشا ہے کہ چونکہ بہت تھوڑی کاپئیں باقی رہ گئی ہیں۔ عام شائقین۔ کتب فروش۔ آریہ سماجیں اور طلبا اِس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔

شیودیال ایم۔اے۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (لاہور)۔

رسید رقومات جو آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں ۱۷ دسمبر سنہ ۹۸ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۹۹ء تک موصول ہوئیں:-

وید پرچار فنڈ

سکرٹری آریہ سماج دیپال پور	عہ ۴
لالہ حکم چند بہاسد آریہ سماج سکھر	عا
سکرٹری آریہ سماج جھنگ معرفت لالہ منشی رام جی	۲ لو للعہ
ڈاکٹر گنیش دت سکرٹری آریہ سماج کروڑ	لوعہ
منتری آریہ سماج ہلاہر	عا
منتری آریہ سماج پسرور	معہ
لالہ گنگا رام اوورسیر رخصتی مقیم بہلول پور	۲ ہے
لالہ گنگا رام ورما	ہے
لالہ ملوک جی معرفت منتری آریہ سماج کراچی	صہ
منتری آریہ سماج پشاور	۱ ہے
لالہ چرنجی لال اوورسیر الیسٹ کنال رائپور ضلع سہارنپور	عہ
سردار ہمت سنگھ سگنلر بویا وزیرستان	عا
راجہ کرم سنگھ معرفت سردار لابہ سنگھ آریہ سماج لودہیانہ	۱۰ روپیہ
پرمیشوری داس آریہ سماج لودہیانہ	ہے ۵ روپیہ
پنڈت رامیشور پرساد پریسیڈنٹ آریہ سماج پٹیالہ	عہ
رام اچہپال منتری آریہ سماج راجپورہ	عہ
لالہ رلا رام معرفت سکرٹری آریہ سماج راجپورہ	عہ
لالہ رام سرنداس معرفت منتری آریہ سماج جلال پور جٹاں	عہ
سادہو نتیانند جی نے جمع کیا	للعہ
منتری آریہ سماج کمالیہ	للعہ
منتری آریہ سماج پشاور	صہ
لالہ نیب راج پریسیڈنٹ آریہ سماج مہتم ضلع ڈیرہ غازی خان	صہ
لالہ صاحب دیال ڈیرہ غازی خان	عہ
لالہ میاداس ڈیرہ غازی خان	صہ
لالہ گردہاری لال مظفر گڈہ	عہ
پنڈت ٹھاکرداس ڈیرہ غازی خان	لعہ
منتری آریہ سماج ملتان	للعہ ۱۲ روپیہ
لالہ رادہا کشن بیانانہ ضلع گوڑگانوں	للعہ
سردار نراین سنگھ اوورسیر ڈلہوزی معرفت ڈی اے وی کالج	عا
سکرٹری آریہ سماج رام نگر	معہ
سادہو پرمانند جی نے گوندوال آریہ سماج سے جمع کیا	لہ ۱۵
سکرٹری آریہ سماج بھوانی	ماعہ
سکرٹری آریہ سماج ہوسگڑہ ضلع کرنال	عہ
سکرٹری آریہ سماج پشاور	عا

چار آنہ مشن فنڈ

سکرٹری آریہ سماج دیپال پور	عہ ۲
ڈاکٹر گنیش دت سکرٹری آریہ سماج کروڑ	للعہ
سکرٹری آریہ سماج بسیاں	عا
سکرٹری آریہ سماج ہانسی	عا
سکرٹری آریہ سماج سکھر	للعہ
سکرٹری آریہ سماج ڈیرہ غازی خان	ہے ۶

وشا لنس فنڈ

سکرٹری آریہ سماج روپڑ	صعہ ۱۱
سکرٹری آریہ سماج سبی	صہ
ڈاکٹر گنیش دت آریہ سماج کروڑ	معہ
سکرٹری آریہ سماج بسیاں	عا
سکرٹری آریہ سماج ماہم	عہ ۲
سکرٹری آریہ سماج بینا نگر	ہے ۱۱ روپیہ
سکرٹری آریہ سماج پشاور	معہ ۱
سکرٹری آریہ سماج جلال پور بھٹیاں	عا ۱۲

گوروکل فنڈ

رائے لکھن لال اسسٹنٹ انجینیر ڈیرہ غازی خان	صہ ۵
سکرٹری آریہ سماج پسرور	صہ
بابو چرنجی لال سب اوورسیر الیسٹ کنال رائپور ضلع سہارنپور	معہ ۱۲
بابو گوبند رام تاملی اسٹیشن ماسٹر لال سوہا براہ سمہ سٹہ	للعہ ۱۴
لالہ تارا چند کپور جلال پور جٹاں	عا
گپت دان	ہہ
پنڈت کاشی رام غازی گھاٹ	عا
ملک گنیش داس ڈیرہ غازی خان	عا
سکرٹری آریہ سماج مہتم ضلع ڈیرہ غازیخان	عا
سکرٹری آریہ سماج ملتان	عہ
سکرٹری آریہ سماج رام نگر	صہ
بابو گوکل چند سپروائیزر جیکب آباد	صہ
سیٹھ تیمت رائے شکارپوری ساکن جیکب آباد	صہ
منتری آریہ سماج جلال پور بھٹیاں	عہ

(باقی آئندہ)

ایڈیٹوریل نوٹس

نئی روشنی کی نئی دلیل

مسٹر دہرم پال صاحب آج کل کے نئے فیشن کے بودھ ہیں آپ پورانک ہندؤں کی ہمدردی کھینچنے کے لئے فرماتے ہیں کہ چونکہ بُدھ کو پورانک لوگ نواں اوتار مانتے ہیں جو کہ اُن اوتاروں میں سے آخری ہے جو کہ اب تک ہو چکے ہیں اور چونکہ پُرانے اوتاروں کی نسبت نئے کا حق زیادہ ہے - اس لئے نتیجہ یہہ نکالتے ہیں کہ کل ہندؤں کو بُدھ کا پیرو بنجانا چاہئے - لیکن افسوس کہ اپنے مطلب کے لئے مسٹر دہرم پال صاحب یہہ بھول جاتے ہیں کہ پورانکوں کی رائے میں بُدھ کا اوتار لوگوں کو ویدشاستر کے راستے سے گمراہ کرنے کے لئے ہوا تھا - کیا مسٹر دہرم پال بھی یہہ ماننے کو طیار ہوں گے کہ فی الحقیقت بُدھ دیو کا اوتار دُنیا کو دہرم کرم سے گمراہ کرنے کے لئے ہوا تھا -

انسانی مذاہب بُت پرستی سے نہیں بچ سکتے -

جب ہم پہلے پہل دہلی میں گئے اور جامع مسجد مسلمان منیجر کی مہربانی سے ہمیں اُس عالی شان خانہ خدا کی دیکھنے کا اتفاق ہوا تو ہم یہہ دیکھکر بڑے حیران ہوئے کہ محمد صاحب کے بال وغیرہ مختلف اقسام کے تبرک دکھلا کر بعض مجاور پیسے بٹور رہے ہیں - ہم نے دل میں سوچا کہ اگر محمد صاحب آج اپنی تعلیم کا اثر یہاں آنکر دیکھہ سکیں تو کیسے حیران ہوں - عام طور پر اس وقت یورپ اور امریکہ میں یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ بُدھ مذہب بُت پرست نہیں ہے رسالہ مہابودہی بابت ماہ مارچ ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۱۱۰ کالم ۲ کے خاتمہ پر لکہا ہے کہ ضعیف الاعتقاد لوگوں کا اور بُت پرستی عملوں سے برکت حاصل کرنا بھی من کو شُدھ کرنے کا ایک سادھن ہے جیسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بودھ مذہب کے اصولوں کے مطابق بُت پرستی بھی سیدہے راستے سے گمراہ کرنے کا ایک باعث ہے - اس تحریر سے صاف طور پر یہہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ مسٹر دہرم پال ایڈیٹر رسالہ مہابودھی بُت پرستی کو مذموم سمجھتے ہیں لیکن افسوس کہ یہہ خیال بالکل غلط ہے - وہی دہرم پال صاحب جو مارچ کے رسالہ میں بُت پرستی کو مذموم بتلاتے ہیں - فروری ۱۸۹۹ء کے رسالہ میں بُدھ دیو کے دانت کے لئے جو جڑاؤ ڈبہ دو لاکھہ سے زیادہ کی لاگت کا بنوایا گیا ہے اُسکی بڑی تعریف کرتے ہیں - اُس کے لئے دان دینے والوں کو سچا دانی قرار دیتے ہیں اور اُس کی پوجا کیلئے دیگر پرچار وغیرہ کے ضروری کاموں کو جواب دیکر شہر کلمبو میں خود پہونچ جاتے ہیں - اپنی تقریروں اور تحریروں میں خواہ کچھہ ہی اصول ظاہر کئے جاویں لیکن اس میں شبہہ نہیں ہے کہ آج کل کے مصنوعی خیالات کے روشن دماغ لوگ اپنے عمل کو اپنے یقین کے ساتھہ ملانے کے عادی نہیں ہیں اور جب یہہ حال ہے تو ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ آنند اور شانتی کا راجیہ کیونکر آسکتا ہے -

ہردلعزیزی اسیکا نام ہے

یوروپ کے عالم لوگوں نے ہردلعزیزی کا مسئلہ جس خوبی سے حل کیا ہے اُس کا مقابلہ کسی دیگر قوم کو اندر دکھائی نہیں دیتا اور ان میں بھی خصوصاً انگریزی بولنے والی جماعت نے اس فن میں کمال حاصل کیا ہے - مارچ کے رسالہ مہابودہی میں مسٹر دہرم پال صاحب پروفیسر میکس میولر کی ایک چٹھی شایع کرتے ہیں جس کو پڑھ کر سرسری طور پر ہر ایک آدمی کہہ سکتا ہے کہ پروفیسر صاحب پوری طور پر بُدھ مذہب کے ساتھہ ہی ہمدردی رکھتے ہیں - اگر آپ اُن کی حال کی تصنیف نوین ویدانت وغیرہ کی پڑہیں تو آپ کو اس امر پر یقین کرنے میں کوئی تامل نہ ہوگا - کہ پروفیسر صاحب جیو اور برہمہ کی ایکتا یعنی مسئلہ ہمہ اوست کے قائل ہیں - اگر آپ اُنکی دید اور اُپنشد سمبندھی تحریروں کو پڑھیے گا تو آپ کو شک نہ رہیگا کہ وہ ویدوں کی بڑی بھاری عزت کرنیوالے ہیں - لیکن اگر آپ اُن کے وہ مضامین پڑھیں - جو کہ عیسائی پادریوں کی تسکین کے لئے لکھے گئے ہیں تو کوئی شبہہ نہیں رہتا کہ میکس میولر جو کچھہ کر رہے ہیں محض انجیل اور مسیحیت کی بزرگی کو بڑھانے کے لئے کر رہے ہیں -

ہمارے ناظرین میں سے اکثروں کو یاد ہوگا - کہ تہیاسوفیکل سوسائٹی کے پریسیڈنٹ کرنل الکاٹ صاحب نے جس وقت بمقام ہردوار بہارت دہرم مہامنڈل کے کُھلنے پر لیکچر دیا تہا تو اپنے کپڑوں کے اوپر یگیوپوت دہارن کر لیا تہا - جب اُنہیں کرنل صاحب کو پھر مسلمانوں کی ہمدردی اپنی طرف کھینچنے کی ضرورت ہوئی تو اُنہوں نے مولویوں کا عمامہ سر پر رکھکر مذہب اسلام کی خوبیوں پر لیکچر دئے اور اب رسالہ مہابودہی بابت ماہ فروری ۱۸۹۹ء میں لکہا ہے کہ میڈیم بلیوٹسکی صاحبہ اور کرنل الکاٹ صاحب جزیرہ (لنکا) میں ۱۸۸۰ء میں آئے اور پبلک کے روبرو بودھ مت کو گرہن کرکے تہیوسوفیکل سوسائٹی کا ایک بودھ حصہ زیر راہبری بودھ پادری دہرم رام کے قایم کر گئے - اور آج کرنل الکاٹ صاحب مہاوربادجو ایک پورا مرغا ہر روز دسترخوان پر رکھوانے کے بھی یوگی راج بنے ہوئے ہیں - ہم آریہ ورت کے باشندوں کی سادگی پر حیران ہیں - ہم نہیں سمجھتے کہ جب ایک ہندو یا مسلمان محض زبانی مسیحیت کا اقرار کرنے پر ایک دم سے لاٹ پادری نہیں بنایا جاتا اور جب کہ یورپین لوگ ایک ہندوستانی کو باوجود یورپین لوگوں کی نسبت بدرجہا مذہب عیسوی کی لیاقت زیادہ رکھنے کے بھی اپنے برابر حقوق نہیں دیتے تو کب ممکن ہے کہ وہ لوگ تم سی مفتوح جماعتوں کے عقیدوں کو سچے دل سے قبول کر سکیں - اس لئے آریہ ورت کے مختلف مذاہب کے پیرو! اپنے لئے سچائی کی تلاش خود کرو - تاکہ منزل مقصود کے ملنے میں تمہیں شک نہ رہجائے -

آریہ سماج اور مسٹر دھرم پال

سچ بولنے والی دُنیا میں دُرلبھہ ہیں لیکن اِن سے بھی نایاب سچ کو حُسن کرید...

کرنے اور سوچنے والے انسان ہیں۔ آریہ سماج کے بانی مہرشی دیانند نے سب کو سچ سچ سُنائیں۔ جب تک تو دوسروں کی نکتہ چینی ہوتی رہتی تب تک جو آدمی خوش رہتا وہ اپنی باری آنے پر بگڑ جاتا۔ اس طریق پر عیسائی مسلمان۔ جینی۔ پورانک ہندو۔ براہمو وغیرہ سب کے سب دشمن ہو گئے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ

سچی بات سُداما کہیں۔
سب کے من سے اُتری رہیں۔

یہہ سب مت وادی باوجودیکہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے اور درپردہ ایک دوسرے کی بیخ کنی کو طیار رہیں۔ تاہم پبلک کے سامنے ایک دوسرے کی دوستی کا دم بھرتے ہوئے مصافحہ کرتے اور مکاری کا بیج بوتے ہیں۔ لیکن مہرشی کی پیروی کرتا ہوا آریہ سماج کبھی بھی مصلحت امیز دروغ کو روا نہیں رکھتا اور اس لیے سب اُس کے علانیہ دشمن بن رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے بھی آریہ سماج کی پوزیشن یہی رہنی چاہئے۔ کہ کسی مت وادی کو بھی دہوکے میں نہ رکھے۔

اوپر لکھے ہوئے خیالات کو ہم ایک درشٹانت سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر دھرم پال پانچ مہینے میں کلکتہ آئے اور باہر پرچار کے لیے چلدیے۔ اُسوقت آپ نے اپنے رسالہ میں ایک مضمون لکھا تھا جس میں مختلف موجودہ مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے مہرشی دیانند پر یوں درفشانی کی تھی۔ ”دیانند سرسوتی کی آریہ سماج کے لوگ اُس بڑے فاضل کی تعلیم پر ہی محدود ہیں جس کی تصنیفیں ایک کتاب میں قلمبند ہوئی ہیں جس کا نام ستیارتھ پرکاش ہے جس میں کہ اُس کی اپنی رائے دوسرے مذاہب پر ہے جو کہ اُن کے عقاید کی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ یہہ انسانیت کے ساتھہ جرم ہے کہ لوگوں کو دوسرے مذاہب کے عقاید کی توڑ مروڑ سے اُنہیں گمراہ کیا جاوے۔ اس مذہبی ڈہکوسلہ ساز نے انسان کی بیوقوفی کا فایدہ اُٹھا کر ضعیف الاعتقاد دماغ کی بُنیاد پر اپنے قیاسات کی بندش کی ہے“۔ ہم حیران ہیں کہ جو شخص مہرشی دیانند کے ستیارتھ پرکاش کو بہاوارتھ پرکاش بتلاتا ہے۔ وہ مہرشی کی تحریروں کی نسبت کیونکر رائے دے سکتا ہے اور پہر باوجودیکہ آج تک کسی بودھ یا جینی نے علم اور عقل سے دیانند کا مقابلہ کرنے کی جرأت کی۔ دیانند کے سادہوں کو گمراہ کرنے والا بتلانا کیا دہوکہ دہی نہیں ہے۔ واضح رہے کہ جہاں وِویکانند تک کو سوامی لکہا ہے وہاں مسٹر دھرم پال نے دیانند کو سوامی لکہنا بھی گوارا نہیں کیا۔

اس کے بعد مسٹر دھرم پال لیکچر دیتے ہوئے چلدیے۔ لاہور میں دیانند کالج میں لیکچر دینے کو جگہہ ملی۔ راولپنڈی میں کلچرڈ ہال میں لیکچر دیا۔ اب دیکھئے اپریل نمبر میں کیا لکھتے ہیں ”ہم اپنے پنجاب کے آریہ سماجی بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بڑے خوش ہیں۔ اُس ہمدردی اور مہمان نوازی کے لیے جو کہ اُنہوں نے انیجَ دھرم پال کو اِس کامیاب مشنری دورے میں کی ہے جو کہ اُنہوں نے صوبہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کیا۔ جہاں کہیں کہ وہ گئے۔ پشاور۔ راولپنڈی ایبٹ آباد۔ لاہور۔ آریہ سماجیوں نے اپنی سوسائٹیوں میں اُن کو دعوت دی۔ اُن سے لیکچر دینے کی درخواست کی اور کمال مہربانی دکھلائی جو اُن کی لبرل (فراخدل) تحریک کے شایاں تھی“۔

ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

اب آریہ سماج کی تحریک لبرل بن گئی۔ پہلے محدود تہی۔ لیکن مسٹر دھرم پال یاد رکہیں کہ اِس قسم کی گندم نما جو فروشی سپرٹ کبھی بھی دہارمک تحریکوں کو کامیابی نہیں دلا سکتی آریہ سماج کا یہہ رویہ نہیں ہے کہ کسی شخص کو آج مطعون کرکے کل تھوڑا سا مطلب نکال کر اُس کے سُہاگ کے راگ الاپنے لگے۔ یہہ کلچرڈ صاحبان ہی تہے جنہوں نے آپکے پولیٹیکل لکچروں کے لیے آپ کو جگہہ دی۔ ورنہ اگر آپ ستیہ استیہ کا نرنے کرنے یا دھرم کا وچار کرنے کا ارادہ ظاہر فرماتے ہیں تو آریہ سماج پرتنی پورو آپ سے بات چیت کرنے کو طیار ہوتا۔

ہم اپنے آریہ سماجک بھائیوں سے پرارتہنا کرتے ہیں کہ دیورشی کی سپرٹ کو قایم رکھتے ہوئے ہر ایک طرح کی بازاری نالش اور دہوکہ دہی سے کنارہ رکھتی ہوئی اپنے سِدّہانتوں کا صاف طور پر بخوف پرچار کرنے میں سدا اُنت پر رہیں۔

اُپنشدوں کا ترجمہ بزبان جرمنی۔

پروفیسر ڈیوسن صاحب جرمنی کے رہنے والے ہیں چھہ سات برسوں کا عرصہ ہوا کہ پروفیسر صاحب موصوف آریہ ورت میں تشریف لائے تہے آپ نوین ویدانت کے پیرو اور شنکر اچاریہ کے چیلے معلوم ہوتے تہے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے ۱۸۹۷ء میں ساٹھہ اُپنشدوں کا ترجمہ زبان جرمن میں کرکے شایع کیا تہا۔ کوئی پیڑا رام صاحب اسوقت مُلک جرمن مقام ہیڈلبرگ میں مقیم ہیں۔ اخبار ٹربیون میں اُن کا ایک خط چھپا ہے جس میں وہ پروفیسر ڈیوسن کے اِس ترجمہ کی بڑی تعریف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہہ ترجمہ سب ترجموں کی نسبت اعلیٰ ہے۔ پروفیسر ڈیوسن نے صرف ترجمہ ہی نہیں کیا بلکہ اپنی طرف سے نوٹ وغیرہ بھی دیے ہیں۔ گویا اپنا بھاشیہ لکھا ہے۔ افسوس کہ جنکا کام ہے جنکی ذمہ واری ہے وہ اِس نازک لیکن ضروری کام کو ہاتھہ نہیں لگاتے۔ آریہ سماج کے لیے اُپنشدوں کا صحیح ترجمہ کرکے پیش کرنا۔ اور وید منتروں پر اُن کی بُنیاد کا جتلانا زندگی اور موت کا سوال ہے۔ لیکن یہاں دُھن ہی اور لگی ہوئی ہے اُسے سوارتھہ تیرا ستیاناش ہو جس نے کہ آریہ سماج کو اپنے فرض سے گمراہ کرکے غلط راستہ پر ڈال دیا ہے۔

ریویو

زچہ اور بچہ۔ مصنفہ ڈاکٹر رام نراین صاحب اسسٹنٹ سرجن دہلی قیمت فی جلد ۸/ اس کتاب میں بقول مصنف ”حاملہ عورتوں اور زچہ کی صحت پرسوت کے عارضے اور اُن کے علاج۔ بچّوں کی صحت اور اُنکی بیماریوں کے علاج کا مفصل بیان ہے“۔ ہم نے اِس کتاب کو بڑے شوق سے پڑھا۔ کیونکہ بلحاظ صفائی کاغذ و چھپائی وغیرہ کے

یہہ کتاب نہایت ہی نفیس ہے۔ مضمون بھی بڑی محنت سے طیار کیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن افسوس کہ مصنف صاحب نے دلی میں بیٹھکر بھی اپنے دیش کی عورات کی عادات وغیرہ کو بالکل نظر انداز کرکے اس طرح کی ہدائتیں دی ہیں گویا یہہ کتاب خاص لنڈن کے گہروں کا سنگار بننے کے لئے بنائی گئی ہے۔ حاملہ کے لئے خوراک کی احتیاط کا ذکر کرتے ہوئے لکہا ہے کہ "گوشت۔ انڈے۔ مچھلی دودہ اور نمکین چیزوں کا زیادہ استعمال چاہئیے"؟ پہر لکہا ہے کہ "سب سے اچھی غذا دودہ اور انڈے کی زردی ہے"؟ شراب سے پرہیز کرنے کی حاملہ کو ہدائت دیتے ہوئے لکھتے ہیں "مگر بہت کمزور اور بیمار عورتوں کو کوئی ہلکی قسم کی شراب مثلاً پورٹ وائن اگر تھوڑی سی دیدی جائے تو کچھ ہرج نہیں" ہم نہیں سمجھتے کہ مصنف نے یہہ کتاب کس کے لئے لکھی ہے۔ اگر ہندو عورتوں کے لئے تو گوشت وغیرہ کی ہدایات بالکل ناموزوں ہیں۔ اگر مسلمانیوں کے لئے تو شراب کی نسبت ہدایات کی ضرورت نہ تھی ہمیں نہایت افسوس ہے کہ لکیر کے فقیر بنے ہوئے ایلوپیتھک ڈاکٹر لوگ اب تک مرغی کی ایک ٹانگ کی ہی ہانک لگائے چلے جاتے ہیں اور جن لوگوں کے لئے بلحاظ اپنے دہرم اور اخلاق کے گوشت کہانا متروک ہے اُن کے لئے کسی قسم کی غذائت ہی اُنکی حکمت میں نہیں ہے۔ اس ایک نقص کے علاوہ باقی ہدایات اس کتاب میں بڑی اعلیٰ ہیں۔ البتہ علاج کی نسبت بباعث علم طبابت سے بے بہرہ ہونے کے ہم کوئی رائے قائم نہیں کرسکتے۔ جس محنت سے کہ یہہ کتاب لکھی گئی ہے اور جس قسم کی عمدہ ہدایات کہ اسکے اندر موجود ہیں اُن کی وقعت دوبالا ہوجاتی۔ اگر ماس مدرا سے بالکل بچنے کا طریقہ بھی یہہ گرنتھ بتلا سکتا۔ خریداری کی درخواستیں بنام منیجر امپیریل بک ڈپو دہلی بھیجئے۔

سندہیو پاسنا سنسکرت حروف میں معہ ترجمہ دیوناگری۔ یہہ کتاب پنڈت تلسی رام جی نے بنائی اور آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی و شمالی و اودہ کی آریہ سدہانتک پرچارنی سبہا نے شایع کی ہے۔ قیمت فیجلد ۱/ ۵۰۰ جلدوں کی قیمت صہ/ کاغذ اور چہپائی عمدہ ہے۔

معلم اورینٹل فلاسفی نمبر اول۔ بزبان اردو قیمت فی جلد ۱۲/ رپیاے درشن کے پہلے ادہیایہ کے ۵ سوتروں کا ترجمہ ہے۔ مصنف نے درشن کاروں کے باریک خیالات کو عام فہم کرنے کے لئے سوال وجواب کی صورت میں گویا بہاشیہ کو پیش کرنیکی کوشش کی ہے۔ کاغذ اچھا ہے۔ چہپائی بھی کسیقدر صاف ہے۔ لیکن پروف غور سے دیکھے ہوئے نہیں معلوم ہوتے ورنہ اود یو کی جگہہ ادیب نہ لکھا جاتا۔ اود یعنی لفظ اور کی جگہہ نہ لیتا۔ ہم اپنے متر پنڈت کرپا رام جی سے پرارتہنا کرتے ہیں کہ آیندہ پروف دیکھنے میں زیادہ احتیاط سے کام لیا کریں۔

شرادہ نرنے اردو معہ نوٹ مؤلفہ لالہ گہنیا لعل گہیلوت۔ جو پنڈت کرپا رام جی کے ویدک دہرم پریس میں چہپا ہے۔ ۲۶ چہوٹی تقطیع کے صفحوں کی کتاب ہے۔ اس میں پنڈت کرپا رام جی کے اُس مباحثہ کا خلاصہ ہے جو کہ اُنہوں نے وزیر آباد میں شرادہ وشئہ پر پنڈت گنیش دت جی کے ہمراہ کیا تہا۔ پروفیسر میکس میولر کا خط بھی درج ہے اور آخیر میں لالہ گہنیا لال جی نے منو سمرتی کے حوالجات سے ثابت کیا ہے کہ پندرہ دنوں کے متواتر اسوچ کے مرتکب شرادہ کا کہیں پتہ نہیں لگتا۔ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے۔

دہرم مہا منڈل کی کرشن لیلا تہیٹر ہال کانپور میں۔ بزبان اُردو مصنفہ بابو انند سروپ صاحب ممبر آریہ سماج کانپور۔ قیمت فی جلد ۲/ کانپور میں بہارت پورانک دہرم مہا منڈل کی طرف سے گوسوامی مدہوسودن نے اوتار رہسی میں دو لیکچر دئے تہے۔ جنپر اس رسالہ میں بڑی خوبی سے ریویو کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں اس رسالہ کے مصنف کی دلائل خاص طور پر پڑہنے کے لایق ہیں۔ ہر ایک انصاف پسند آدمی کے لئے ضروری ہے کہ حق وباطل کے تمیز کے لئے اسکا مطالعہ کرے۔ اسی پمفلٹ میں پنڈت دینیال جی کی اُس تعبیر کا امتحان کیا گیا ہے جو کہ وہ چیر ہرن لیلا وغیرہ کی نسبت کیا کرتے ہیں۔ درخواست خریداری بنام بابو ہرنام سنگہ منیجر کانپور گزٹ بہیجئے۔

کتھا بدہی۔ بزبان دیوناگری مصنفہ لالہ دیوراج جی پربندہ کرتا کنیا مہا ودیالہ جلندہر شہر۔ قیمت فیجلد ۲/ جس میں بالک۔ بالکاؤں کو کتھا کہانی سکہلانے اور انکی دوارا شکشا دینے کی بدہی درشائی گئی ہے۔ کل چودہ کتہائیں اس کتاب میں درج ہیں۔ ہر ایک کتھا پہلی بیان کی گئی ہے اور اُس کے بعد اُس کتھا کو لڑکے لڑکیوں کے ذہن نشین کرانے کے لئے چند نمونے کے سوالات دئے گئے ہیں جن سے وہ نتیجہ بچوں کو معلوم ہوجاوے جو کہ ایسی کتہاؤں سے نکالنا چاہئیے۔ کاغذ اور چہپائی اچہی ہے مگر کسی کسی جگہہ پروف کی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ اور اکثر جگہوں میں پنجابی محاورے استعمال کئے گئے ہیں۔ لیکن عام طور پر بہاشا میٹہی اور سرل ہے۔ جیسی کہ لالہ دیوراج جی کی تحریر میں خصوصیت ہے لیکن ایک نقص اس کتاب میں ہے۔ جسے ظاہر کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ سانپوں کا منشیوں کی طرح گیان رکھنا۔ کُتوں کا بولنا۔ کوّوں کا میر فصلی بننا وغیرہ جگہہ بجگہہ درشایا گیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ انگریزی طریقہ کی بیجا تقلید سے کیا فایدہ ہے۔ ہماری رائے میں ایسی کہانیوں سے لڑکیوں کو غلط تعلیم ملتی ہے۔ ہماری لڑکیاں جو پہلے سے ہی کبوتروں وغیرہ کی نسبت یہہ خیال رکھتی ہیں کہ یہہ جانور آدمیوں کی بولی سمجھتے ہیں۔ کس قدر غلط تعلیم کا شکار ہوسکتی ہیں۔ جواب میں کہا جاسکتا ہے کہ ادہیاپکائیں لڑکیوں کو ان کہانیوں کا بعید از قیاس ہونا بتلادیں گی۔ لیکن کتاب میں ایک جگہہ کہانی نمبر ۹ میں اسمبہو باتوں کو جمع کرکے مصنف نے گویا ظاہر کردیا ہے کہ علاوہ اُس کہانی اور سب کہانیوں میں سمبہو باتیں بتلائی گئی ہیں۔ ہماری رائے میں کہانی نمبر ۲ کا مطلب یعنی دُشٹوں کی پوجا ہانی کارک ہے۔ انسانوں کی مثالوں سے ظاہر کیا جاسکتا تہا۔ کہانی نمبر ۹ کے سوا رتہ کے لئے بھی کُتوں اور کوّوں کی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

باہمی بات چیت کرانے کی ضرورت نہ تھی - پارس پتھر کا جو ذکر (ہندی) کہانی میں آیا ہے اُس کی نسبت خاتمہ پر تشریح کر دینے کی ضرورت تھی کہ پارس پتھر اصل میں کوئی چیز نہیں ہے بلکہ یہاں پارس سے مُراد مُہتشیہ جنم سے ہے - ہم امید رکھتے ہیں کہ مصنف ہماری نیک نیت نکتہ چینی سے ناراض نہ ہوں گے بلکہ جس بہاؤ سے ہم نے ریویو لکھا ہے اُسی بہاؤ سے اسے پڑھ کر اپنے آزاد نتیجے پر پہونچیں گے -

اِس نقص کو اگر نظر انداز کر دیا جاوے (اور ہمیں اُمید ہے کہ طبع ثانی میں یہہ نقص دور ہو جاوے گا) تو اسوقت دیوناگری زبان میں کہانیوں کے ذریعہ سے اُتم شکشا دینے والی کوئی بھی کتاب نہیں ہے - لالہ دیوراج جی کو اِس مضمون میں خاص خصوصیت ہے اور اسی لئے اُنکی قلم سے نکلی ہوئی ستری شکشا سمبندھی کتابیں بڑی مفید ہوتی ہیں - درخواست خریداری بنام لیستکا دیکش کنیا مہاودیالہ جلندہر شہر بھیجیے *

آریہ ساماجک خبریں

حیدر آباد دکن کے آریہ سبھاسدوں نے مہاراجہ صاحب گائکوار بڑودہ کی سیوا میں ایک ایڈریس بھیجا ہے جسمیں آریہ اُپدیشکوں کے سنمان کرنے کے لئے مہاراجہ صاحب بہادر کو دھنیہ واد دیا گیا ہے -

ببیال آریہ سماج (ضلع انبالہ) میں پنڈت دلی دیالو اور پنڈت ہرنام سنگھ نے ۱۵ اور ۱۶ اپریل کو بڑی زور شور سے پرچار کیا اور ۱۴ کو میلہ گیا سیوں پر صبح سے شام تک پرچار ہوتا رہا - باوجود مخالفوں کی بگہن ڈالنے والی کوششوں کے لوگ برابر پریم سے اُپدیش سُنتے رہے -

ہم نے خوشی سے سُنا ہے کہ سوامی آتمانند جی مہاراج کی طبیعت اب اچھی ہے - سوامی جی میرٹھہ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں - اور وہاں سے دیہرہ دون جاوینگے -

آریہ سماج اجمیر نے بھی لالہ جے چند رجی کی موت پر اظہار افسوس کے لئے اپنے ایک جلسہ میں ریزولیوشن پاس کئے -

بابو ٹھاکر داس صاحب آر سنل کلرک سابق منتری آریہ سماج کی دہرم پتنی شری متی پرکاشدیوی کا دیہانت ۱۵ اپریل کو ہو گیا - سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - یہہ ورلڈ آریا تہیں اور یتیم خانہ فیروزپور میں ہی تعلیم پائی تہی - ایک پانچ سالہ لڑکی چھوڑ گئی ہیں - پرمیشور بابو ٹھاکر داس جی کو اس کٹھن متوقع پریشانی پر دان کریں -

بھٹنڈا میں آریہ سماج قایم ہو گیا ہے - دہلی جیند اور انبالہ سے ریل کے دفتر اکٹھے ہونے سے اس جگہہ پر رونق ہو گئی ہے - ایشور ان بھائیوں کو بل دیوی - کہ دہرم کے پرچار میں مدد دیتے ہیں - آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے منتری مہاشہ کو اُپدیشک بھیجنا چاہئے -

لالہ جے چند رجی کی موت پر سرسہ آریہ سماج کے ایک خاص جلسہ میں اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس کیا گیا -

آریہ سماج راولپنڈی اور آریہ سماج ڈلہوزی نے بھی لالہ جے چند رجی کی موت پر اظہار افسوس کے ریزولیوشن پاس کئے -

لالہ دینا ناتھہ جی خزانچی صدر اور سبھاسد آریہ سماج راولپنڈی کے پُتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - بھجن وغیرہ ہوئے - اور حاضرین میں شیرینی تقسیم ہوئی - لوکل سماج کو ۱۱ اور سرین سبھا کے یتیم خانہ کو ۱۱ روپیہ دان ملا - اور ۵ روپیہ کا خزانچی صاحب نے لوکل اُپدیشک فنڈ کے لئے وعدہ کیا -

لالہ رام داس پٹواری خریدار اخبار پرچارک نمبر ۱۲۰۱ کے گھر پُتر اُتپن ہوا - اُن کی والدہ اور دہرم پتنی نے مختلف آریہ ساماجک فنڈوں میں دان دیا -

آریہ سماج جہانیا - فعلہ (ضلع گجرات) جلیبہ سیالہ میر - دایرہ دین پناہ - حافظ آباد - شرق گڑہ بلبہ گڑہ - انبالہ چھاؤنی - کوہ شملہ - قادیان (ضلع گورداسپور) پورانا قلعہ (ضلع دہلی) اور پلول نے بھی لالہ جے چند رجی کی موت کے لئے افسوس ظاہر کرنے کی خاطر جلسے کر کے اظہار ہمدردی کیا -

اخبارات ٹربیون لاہور اور تہیسٹ لاہور میں بھی افسوس ظاہر کیا گیا ہے - گوجرانوالہ کے آریہ بھائی بھی ہمدردی میں شریک ہوئے ہیں -

کرنال - بابو تیجرام صاحب سب ڈویژنل افسر کرنال نے مبلغ ۵ روپیہ آریہ سماج کرنال کو مفت آریہ ساماجک ٹریکٹ تقسیم کرنے کے لئے دان کئے -

شاہ آباد (ضلع ہردوئی) - ۳۱ مارچ کو پنڈت رام چرن شرما عرف لالو رام کے پُتر نتی چندر کا یگیوپویت سنسکار ویدوکت ہوا - پرتی ندہی سبھا متعلقہ سے باوجود بُلانے کے کوئی پنڈت نہ آیا - اس لئے لڑکے کے چچا پنڈت رام بلاس جی نے سنسکار کرایا - مختلف ساماجک فنڈات کے لئے مبلغ ۵ روپیہ دان ملا - مخالفت بھی ہوئی مگر پنڈت جی نے کچھ پروا نہ کی -

تازہ خبریں اور رائیں

انگلستان وغیرہ جزایر شراب خواری کے لئے کسی زمانے میں شہرہ آفاق تھے (گو اب بھی کسی سے کم نہیں ہیں) اُس وحشی زمانہ کی رسم کا بقایا ایک خاندان میں ہے کہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو وہ گلاس شراب کے تازہ کشید کرا کے کُھلے مُنہہ چھوڑ دئے جاتے ہیں - اکیسویں سال جب جب لڑکا بالغ ہوتا ہے اُس وقت تک مُنہہ کُھلے گلاس رکھے رہتے ہیں -

پیشاور آریہ سماج کے متعلق جو لڑکوں کا سکول ہے وہ سُنا گیا ہے کہ بند کر دیا گیا - افسوس کہ جن سکولوں کیلئے آریہ سماجوں نے اپنی دہارمک اُنتی کے راستہ میں کانٹے ڈالیں وہ بھی آخر کار بند کرنے پڑتے ہیں -

یکم بیساکھہ سمت ۶۶ کو خالصہ پنتھہ کے دو سو برس پورے ہونے پر ہر ایک جگہہ جلسے ہوئے - لیکن ایک امر ان جلسوں میں ہمیں حیرت میں ڈال رہا ہے - اپنی تقریروں میں اب خالصہ صاحبان یہہ ظاہر کرتے ہیں - کہ گورو صاحبان

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لے اُنہیں سلطنت برطانیہ کے لئے سر کٹانے کو طیار کیا تہا۔ ہم نہیں سمجہتے کہ صاحبان انگریز سے بیدار مغز لوگ سچ مچ ایسے ڈہکوسلے کو یقین کریں گے۔

نوچندی (میرٹھ) کا میلہ جو پہلے محض ناچ تماشے کیلئے ہوتا تہا۔ اب ایک خاصی نمایش کا کام دیتا ہے۔ سُنا ہے کہ امسال بمبئی کی برباوی کی وجہہ سے وہاں سے بہت کم دُکانیں آئیں۔ تاہم رونق کچہہ بڑی نہ تھی۔ آندھی وغیرہ کی وجہہ سے نقصان بہی کچہہ ہوا۔ ہمعصر ٹربیون لاہور کی رائے ہے کہ امرتسر کے میلہ بیساکھی کو بہی پنجاب کی نمایش عام کا میلا بنا دینا چاہیئے۔ صلاح اچہی معلوم ہوتی ہے۔

لنڈن میں ایک بڑے عالی شان گیارہ منزلہ مکان کو آگ لگ گئی۔ مال کا تو بہت نقصان ہوا۔ لیکن انسانی جانوں کی خیریت رہی۔

امسال موسم گرما کی آمد میں غیر معمولی دیر ہوگئی ہے۔ پہاڑوں پر بہت سے شوقین جانے والے غیر معمولی سردی کی وجہہ سے میدان میں رُک رہے ہیں۔

کوہ کلو میں زلزلہ آیا۔ میوہ جات جلد پکتے دکہائی دیتے ہیں۔

خرطوم کی طرف ریل کی سڑک بنتی جاتی ہے اور اُمید ہے کہ نومبر تک خرطوم پہونچ جاویگی۔

انگلستان کے لوگ زار روس کی صلح کُل تجویز کے ساتہہ متفق معلوم نہیں ہوتے۔ پہر دیگر ممالک یوروپ کا تو ذکر ہی کیا ہے جب تک یوروپ کے اندر ویدوں کا رحم سے بہرا ہوا دہرم نہیں پہیلتا۔ فوجوں میں کمی ہونا ایک امر محال ہے۔

مالدہ (بنگال) کے ہندو ناراض ہیں کہ اُن کی کالی کے مندر کے سامنے ایک یوروشئین انجنیر کے مسلمان نوکروں نے مُرغ ذبح کئے۔ ع اُن جہٹکا اُن بسمل کنیا دیا دو دہوں سے بہاگی۔

مسٹر دہرم پال بودہ مختلف جگہوں میں بودہ دہرم اور ساتہہ ساتہہ دیگر سوشیل وغیرہ مضامین پر لیکچر دیتے پہر رہے ہیں۔ لاہور اور راولپنڈی وغیرہ میں کلچرڈ بہائیوں نے اپنی جگہوں میں اِن کے لیکچر کرائے لیکن اِن سے خبردار رہنا چاہئے۔ مسٹر دہرم پال کی ہر ولعزیز سپرٹ کا پول ہم دوسری جگہہ کہولتے ہیں۔

ایک پرتہو پرچہ لکہتا ہے کہ اس وقت تک مذہب اور دہرم کے نام پر یوروپ اور امریکہ کی قومیں لڑائی کو جایز قرار دیتی ہیں تو گرو گوبند سنگہ کی جنگی سپرٹ پر کیوں اعتراض کیا جاوے۔

کابل میں دودہ ایک پیسہ کا سیر پختہ ملتا ہے۔

ایک بنگالی صاحب اخبار ٹربیون میں لکہتے ہیں کہ کابلی لوگ انگریزوں سے بڑی دشمنی رکہتے ہیں لیکن ساتہہ ہی فخر سے لکہتے ہیں کہ اُنہیں دیکہنے کے لئے کابلی بڑے اشتیاق مند معلوم دیتے تہے۔

۲۴ مئی کو ملکہ معظمہ پورے اسی برس کی ہونگی۔ تحریک ہے کہ اُن کی صحت کے لیئے خاص دُعائیں مانگی جاویں۔ ہم نہیں سمجہتے کہ ایک انسان کی صحت کی نسبت دوسرے انسان کی دعا پر میشور کیسے قبول کرسکتے ہیں۔ ہر سب نے اپنے کرموں کا پہل بہگتنا ہے۔

پورٹ سعید جہاں ولایت کے جانے والے جہاز ٹہہرتے ہیں قمار بازی اور بدمعاشیوں کا مرکز ہے۔ اکثر رخصت پر جانیوالے انگریز وہاں بدمعاشی کا شکار ہوتے ہیں۔

نیپال کے اندر چوک میں آگ لگ گئی۔ دربار کا ارادہ پہلے سے ہی اِس کو درست کرانے کا ہو رہا تہا۔

انگلستان اور ہندوستان کے درمیان ڈاک اور تار کا محصول گہٹانے کے لیے کمیٹیاں ہو رہی ہیں۔

سوڈان کی ریل کے پُلوں کا ٹہیکہ بجائے انگلستان کے امریکہ کے ایک کارخانہ کو دیا گیا ہے کیونکہ تیزی میں اُس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ہمت کے سامنے کامیابی ہاتہہ باندہے کہڑی رہتی ہے۔ اگر آریہ ورت کے باشندے ہمت کریں اور کسی چیز میں ترقی کریں تو ممکن نہیں ہے کہ اُنہیں بہی کامیابی نہو۔

ولایت کی کاریگروں کی جماعت نے بہی ایک عورت مسیز چارسی نامی کو اپنا ممبر بنا لیا ہے۔

ملک کینیڈا کی تعریف میں ایک انعامی نظم لکہوائی گئی ۔۰۰ اشخاص نے نظم لکہکر بہیجی۔ اِن سب میں سے ایک عورت مس مچار کی نظم درجہ اول پر نکلی اور اُسی کو انعام ملا۔ کون کہتا ہے کہ دماغی اور روحانی باتوں میں عورتیں مردوں کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔

شراب چہوڑانے کا بہترین طریقہ جرمنی کے اعلیٰ ڈاکٹروں نے یہہ نکالا ہے کہ شرابی سے گوشت خواری بالکل ترک کرائی جاوے۔

لنکا میں تعلیم نسواں میں بڑی ترقی ہو رہی ہے۔ وہاں کی کنیا پاٹہہ شالاؤں کو چلانے والی یوروپین بودہ شہزادیاں ہیں۔ سنگہمت سکول میں ۲۲۰ لڑکیاں پڑہتی ہیں۔ لیکن بودہوں کے اخبار کا خیال ہے کہ یوروپین لیڈیوں کے زیر نگرانی خالص بودہ خیالات کی عورتیں مشکل سے بن سکتی ہیں۔

مہابودہی سوسائیٹی کے رسالہ میں سنٹرل ہندو کالج بنارس کی نسبت لکہا ہے کہ اُس میں سے آزاد خیالات کے ہندو نکلیں گے۔ وینکٹیشور وغیرہ ہندو اخباروں کی بہی رائے ہے کہ یہہ کالج جج رانڈے وویکانند ناتہہ ٹہاکر کیشب چندر سین وغیرہ کے خیالات کے آدمی پیدا کریگا۔

رسالہ مہابودہی کا ایک نامہ نگار رنارچ کے رسالہ میں لکہتا ہے کہ نانک کبیر۔ رادہا سوامی وغیرہ پنتہوں کی تعلیم کُل کی کُل بودہوں کے مذہب سے لی گئی ہے نامہ نگار اپنے آپ کو بہی اِن پنتہوں میں سے ایک کا پیرو بتلاتا ہے (گو خاص طور پر نپنے پنتہہ کا نام ظاہر نہیں کرتا) اور مسٹر دہرم پال سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اِن پنتہوں کا مطالعہ کرکے ایک پمفلٹ میں ثابت کردیں کہ اِن سب کا منبع بُدہ مذہب ہی ہے ہم مسٹر دہرم پال کے پمفلٹ کے منتظر ہیں۔

بُدہ کو مرے ہوئے ۲۴۴۲ برس ہوئے ۲۵ مئی کے دن ۲۴۴۳ واں سال شروع ہوگا۔ ظاہر کیا گیا ہے کہ اُس دن کلکتہ میں بودہوں کا بڑا عالی شان جلسہ کیا جاویگا جسمیں کہ سیام۔ برما۔ اراکان۔ لنکا۔ جاپان وغیرہ سے بہکشو اور دیگر بودہ جمع ہوں گے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پیرس (دمک فرانس) میں جو نمایش فروری ۱۹۰۰ء سے شروع ہوگی۔ اُس میں امریکہ کی طرح مذہبی نمایش نہیں ہوگی۔

کلکتہ میں جو بودھوں کا مٹھ مسٹر دھرم پال قایم کرنا چاہتے ہیں۔ اُس میں بدھ کی ایک تصویر بھی رکھی جاویگی جو امریکہ کے کاریگروں سے طیار کرا کے منگائی جاویگی یوروپین قوموں کے ہر طرح پٹو بارہ ہیں بُت پرستی بھی اُنہیں کچھ نہ کچھ وے ہی رہتی ہے۔

ہمعصر ٹربیون لکھتا ہے کہ جو لڑکی کالکا دیوی کے نام سے مشہور تھی اُس کی نسبت خبر آئی ہے کہ دفعتًا مرگئی۔

امسال امتحان ایم۔ اے میں ۵ اُمیدوار کامیاب ہوئے۔ معلوم گئے کتنے تھے۔ بی۔ اے میں منجملہ ۳۴۰ کے صرف ۸۸ پاس ہوئے۔ گورنمنٹ کالج سے ۱۸ مشن کالج سے ۲۵۔ اور کلچرڈ کالج سے ۱۲۔ افسوس کہ ویدک سنسکرت اور دھارمک تعلیم کو جواب دیکر جن امتحانوں کی پاس کروائی میں کلچرڈ لوگ لگے تھے اُس میں بھی اب شیخی بگھارنے کو جگہہ نہ رہی۔ کاش کہ رائے مولراج اور لالہ ہنسراج پنجاب کے نوجوانوں پر اب بھی رحم کریں۔

مس سُورابجی ایک پارسی شریف ہیں۔ جو بیرسٹری کا امتحان پاس کرچکی ہیں۔ اُنہوں نے الہ آباد ہائی کورٹ میں ایڈوکیٹ بننے کے لیئے درخواست دی یہہ درخواست نامنظور ہوئی۔ غالبًا اس لئے کہ درخواست کنندہ عورت تھی عورتوں کے لیئے اب تک بڑی سخت رُکاوٹیں موجود ہیں۔ لیکن عام رائے کا بہاؤ یوروپ میں جس طرف ہورہا ہے وہ تبلا رہا ہے کہ عورتوں کی راستے سے آہستہ آہستہ سب رُکاوٹیں دور ہوجاینگی یہہ تو ہو ہی جاویگا۔ لیکن یہہ کہنا مشکل ہے کہ یہہ انقلاب عورتوں کے حق میں کیا ثابت ہوگا۔ ہماری رائے میں نتیجہ کا زیادہ تر انحصار عورتوں کی اپنی لیاقت پر ہے۔

ہندوستان میں عام طور پر بھی ستریوں کی حالت میں ترقی ہے۔ جن ممالک مغربی و شمالی میں دختر کشی کا رواج بڑا خطرناک تہا وہاں اب اس میں بہت ہی کمی ہوگئی ہے اور امید قوی ہے کہ جیوں جیوں ستیا علم پہیلتا جائیگا تیوں تیوں ستریاں اپنی واجب عزت حاصل کرتی جائیں گی ؛

مُراسِلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

بابو آتمارام صاحب ویدی۔ اخبار ویدک دھرم مُدت سے بند ہے۔ ست دھرم پرچارک میں جو نوٹس ہے اسمیں اخبار ویدک دھرم کا ذکر نہیں ہے بلکہ مطبع ویدک دھرم کا ذکر ہے۔ پنڈت کرپارام جی اسوقت سکندرآباد ضلع بلندشہر میں ہیں اور وہیں اُن کا پریس چلا گیا ہے۔

(ایڈیٹر)

ضروری اِعلان

شریمان لالہ جے چندر جی مرحوم کے لین دین کا حساب طیار کرنے کے لیئے راقم اور بھگت ریلا رام جی نیت ہوئے ہیں اس لیئے سب مہاشیوں کی سیوا میں پرارتہنا ہے کہ شریمان مرحوم کے ساتھہ جس مہاشہ کا کسی پرکار کا لین دین ہو وہ بہت جلد ذیل کے پتہ پر مفصل لکھہ بھیجیں تاکہ جلد اُن کا حساب تیار ہوسکے۔ نیز مرحوم آریہ بہائی کے تصنیف شدہ ٹریکٹ تقریبًا کُل کے کُل نئے چھپے ہوئے پڑے ہیں۔ اگر کوئی کتب فروش مہاشہ یا کوئی اُپکار چیت سجن بغرض مُفت تقسیم کرنے خریدنا چاہیں وہ بڑی سستی قیمت پر خرید سکتے ہیں۔ ٹریکٹ بہت مفید ہیں۔

راقم

سیتارام بھگت ریلا رام معرفت سیتارام فیول مرچنٹ انارکلی متصل برہمو سماج لاہور۔

سُوسائیٹی کی زندگی کے کون سے علامات ہیں

کوئی قوم کوئی سوسائیٹی کوئی جاتی تب تک زندہ نہیں کہلا سکتی جب تک کہ اس میں زندگی کے ظاہر انشانات نہ پائے جائیں۔ جس سوسائیٹی میں نیکوں کی عزت اور بدوں سے نفرت دھرماتماؤں سے پریم اور پاپیوں کو تاڑنا آپت و ودوانوں کا مان اور بگلا بھگت سوارتھی وشواس گھاتکوں کا ترسکار سوجاتی کی مظلوم بیواؤں اور یتیم بچّوں کی تعلیم اور پرورش آدی کا انتظام اور اپنی جاتی اور دھرم ارتھہ پران ارپن کرنے والوں کی یتھوچت پرشنسا اور اُن کے دھارمک جیون سے سبق حاصل کرنا۔ آپس میں ایک دوسرے کی ہر طرح سہایتا وغیرہ وغیرہ علامات درشٹی گوچر نہیں ہوتے۔ وہ سوسائیٹی درحقیقت ایک بیجان اور مردہ لاش کے برابر ہے۔ دُنیا کی موجودہ ناکمل سوسائیٹیوں کی اوستہا پر نظر ڈالیئے۔ جس جس سوسائیٹی میں مذکورہ بالا علامات جتنے جتنے درجے تک درتمان ہورہے ہیں اُتنے اُتنے درجے تک ہی وہ سوسائیٹی اپنی زندگی کا ثبوت دے رہی ہے۔ موجودالوقت میں عیسائی سوسائیٹی نسبتًا دیگر سوسائیٹیوں سے بڑھ چڑھ کر زندگی کے سانس لے رہی ہے۔ گو بالحاظ مذہبی سدہانتوں کے عیسائی جاتی کس قدر ہی نیچ اوستہا کو کیوں نہ پراپت ہوئی ہوئی ہو۔ مگر اسمیں کلام نہیں کہ عملی طور پر عیسائی سوسائیٹی کے مقابلے میں دیگر سوسائیٹیاں پاسنگ کے برابر بھی نہیں آپسمیں انسانی ہمدردی۔ یتیم عیسائی بچوں کی تعلیم و پرورش۔ عیسائی بیواؤں کے لئے دھرم کے اعلیٰ معراج پر پہونچنے کے وسایل۔ دھارمک ودوانوں کی پرشنسا۔ مذہب کی خاطر جیون دان کرنے والوں کا کیا اُن کی زندگی میں اور کیا اُن کی وفات کے بعد بڑے درجہ کی عزت اور اُن کی کارگذاری کا مختلف ذریعوں سے شکریہ

وغیرہ وغیرہ اوصاف عیسائی سوسائٹی کی بہبودی اور اُنتی کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ اس سے دوسرے درجے پر مسلمانوں کی سوسائٹی ہے جس میں کہ زندگی کی کسیقدر رمق تا ہنوز باقی معلوم دیتی ہے اور بعض بعض زندگی کے علامات ان میں پائے جاتے ہیں۔ مگر سب سے بڑھ کر رساتل کو پہونچی ہوئی ہندو سوسائٹی ہے۔ جو مردہ لاش کی طرح بے حس و حرکت پڑی ہوئی ہے۔ بایںہمہ وچار کا مقام ہے کہ روئے زمین پر ان مذکورہ بالا سوسائٹیوں میں سے کوئی بھی سوسائٹی کیا بلحاظ مذہبی سدھانتوں کے اور کیا بلحاظ ساماجک اوستھاؤں کے ایک سچ مچ کی جیتی جاگتی عالمگیر سوسائٹی کہلانے کا دم بھر سکتی ہے۔

وچار شیل مُنشیہ کو جواب میں یہہ ہی کہنا پڑے گا۔ کہ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ پھر پرشن ہوتا ہے کہ وہ عالمگیر سوسائٹی کون سی جاتی ہو سکتی ہے جس کے اُتر میں ایک راستی پسند انسان بلا دھڑک کہہ سکتا ہے کہ وہ جاتی ایک ماتر ویدوکت دھرم کو ماننے والی آریہ جاتی ہو سکتی ہے جس کی کہ مسمار شدہ عمارت کو ازسر نو تعمیر کرنے کے لئے مہرشی دیانند نے آریہ سماج کی شکل میں بنیاد ڈالدی ہے۔ میں اس سے آریہ جاتی کی ہستی اور اُس کے بل آدی کی بابت بحث کرنا کسی اور موقعہ کے لئے چھوڑ کر آریہ سجنوں کو اُن کے ایک تازہ کرتب پالن کرنے کیطرف توجہہ دلاتا ہوں۔

آریہ متر و! مہرشی دیانند جی کے اُپکار کو سدیو اپنی درشٹی کے آگے رکھتے ہوئے اُن کی اپنی ہاتھ سے ڈالی ہوئی بنیاد کو مکمل کرنے میں کبھی بھی آلسیہ اور غفلت نہ کیجئے۔ مہرشی کے پرلوک سدھارنے کے پشچات کئی ایک پوتر آتماؤں نے مہرشی کے مشن کی تکمیل میں اپنے پران ارپن کئے اور ابھی نامعلوم کہ کسقدر آتماؤں کے بلیدان ہونے کی ضرورت ہے شریمان پنڈت گورودت جی کا دھرم ارتھ پران ارپن کرنا اور دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کا ویدوکت دھرم کے عملی طور پر عالمگیر ہونے کا ثبوت دینے میں تیر و تلوار و خنجر سے پیٹ چاک کرانا اور اُف تک نہ کرنا کیا یہہ وہ ہی بڑی آہوتیاں مہرشی کے رچے ہوئے مہان یگیہ کیلئے کافی ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ان دو بڑی آہوتیوں کے علاوہ کئی چھوٹی چھوٹی آہوتیاں اس یگیہ میں پڑ چکی اور پڑ رہی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ شریمان لالہ جے چندر جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے عین اپنی یووا اوستھا میں اسی دھرم یگیہ میں چُپ چاپ اپنے آپ کو سواہا کر دیا۔

متر ورگو! اس وقت لالہ صاحب مرحوم کی ساماجک زندگی کا برتانت اِس مختصر سے مضمون میں تحریر کرنا میں اپنی طاقت سے بعید اور سلسلہ مضمون سے بے تعلق سمجھتا ہوں اور اس لئے صرف اسقدر لکھنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں کہ شریمان مرحوم کے کانوں میں جس سمے سے کہ مہرشی کے مشن کا سندیسہ پہونچا اُسی وقت سے آپ نے اپنا سارا جیون بلا غرض چُپ چاپ اپنی سامرتھیہ سے بڑھ کر ویدک دھرم کی سیوا کرتے کرتے ارپن کر دیا۔ اگرچہ اکثر آریہ پبلک شریمان جے چندر جی کے کام سے بخوبی واقف ہے مگر میں اپنی ذاتی واقفیت اور اب اُن کی ڈائریوں کو دیکھکر اتنا کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ مرحوم کی آتما نے اپنا سروسو آریہ سماج کے ارپن کر چھوڑا تھا تن من سے کام کرنے کے علاوہ آپ نے جب کبھی کسی آریہ انسٹیٹیوشن میں چندہ دینے کی ضرورت پڑی دل کھولکر اپنی حیثیت سے بڑھکر چندہ دیا۔ اور تھوڑی سی مدت میں بہت سی مفید کتابوں کا مطالعہ کر کے کئی ایک ٹریکٹ اپنے صرف خاص سے چھپوائے اور یہاں تک ہی نہیں بلکہ بعض دوستوں کو زبردست تحریک کر کے کئی ایک ضروری اور مفید ٹریکٹ لکھوا کر اپنے روپئے سے چھپوائے اور ابھی ایک دو ٹریکٹ چھپ ہی رہے تھے کہ آپ پرلوک سدھار گئے۔ آپ نے دھرم پورک جو کچھہ کمایا سچ پوچھئے تو تقریباً کل ویدک دھرم کی سیوا میں صرف کر دیا۔ اُن کو اپنے ننھے بچے اور چھوٹی سی لڑکی اور اپنی پیاری دھرم پتنی کے ساتھہ اتنا پریم نہ تھا جتنا کہ مہرشی دیانند جی کے مشن کے ساتھہ تھا۔ اس لئے جو کچھہ انہوں نے کیا نباہ اور دھرم پورک ٹھیک کیا۔

اس سمے آریہ پبلک شریمان لالہ جے چندر جی کی بے وقت مرتیو پر ہر طرح سے شوک پرگٹ کر رہی ہے اور مجھے پورن آشا ہے۔ کہ شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور مرحوم کے آریہ متر اس وقت اپنی پوتر ذمہ داری سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ اور آریہ جاتی کو ایک جیتی جاگتی سوسائٹی ثابت کرنے میں وہ اپنے کرتو پالن کرنے سے ہرگز بے پرواہ نہیں رہیں گے۔ طوالت مضمون کے خوف سے میں اپنے لیکھہ کو اسیجگہہ سماپت کرتا ہوا انت میں آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں کہ وہ جس پوتر سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُس سوسائٹی کی نازک ذمہ واریوں کو ہر وقت بخوبی سمجھتے رہیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی لاپرواہی سے جہاں ایک طرف خود دھرم پالن کرنے سے پہلو تہی کر کے پاپ کے بھاگی بنیں وہاں دوسری طرف دھرم کی اور اُٹھتی ہوئی آتماؤں کو نراتساہ کرنے کے باعث ہوں۔ لالہ جے چندر جی کے پس ماندگان میں سے خصوصاً اُنکی ایک لڑکی اور لڑکے کو آریہ جاتی کا مفید ممبر بنانے میں آریہ لوگوں کو ہرگز گریز نہ کرنا چاہئے۔ اور جہاں تک جلد ممکن ہو اُن کی تعلیم و پرورش کا انتظام اپنے ذمے لیا جائے۔

آریہ بھائیوں کا متر
سیتا رام ممبر آریہ سماج لاہور

گائے کا دودھ کسکا حق ہے؟

کرپا کر کے اُتر ذیل کو بجواب تحریر لالہ شادی رام مندرجہ اخبار مطبوعہ ۲ مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۲ کالم ۲ درج اخبار فرما کر ممنون فرما دیں۔

لالہ شادی رام جی نے مجمل طور پر صرف اپنے تجربہ روزمرہ کے سہارے پر اوتر دیا ہے۔ لیکن سوال کے مغز کو ابتک نہیں چھوا ہے۔ نیز آپ کا تجربہ بھی بالکل برعکس ہے آپ تحریر فرماتے ہیں کہ گائے بھینس بکری وغیرہ میں

(اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ جن حیوانوں کا دودھ آجکل برتاؤ میں آرہا ہے صرف اُن میں اور باقی کل حیوانوں میں نہیں - اور انسان تو ذکر سے ہی باہر ہے) پرماتما نے بچوں کی خوراک سے زیادہ دودھ پیدا کیا ہے اول تو یہہ یقین کرنا پرماتما کے قانون اور نیائے میں عیب لگانا ہے اگر بغرض محال بحث کے لئے مان بھی لیا جاوے تو سوال پیدا ہوگا کہ وہ فالتو دودھ کس کیواسطے پیدا ہوا - آپ جواب دیں گے کہ انسان کے واسطے - میں کہوں گا نہیں یہہ غلط ہے وہ فالتو دودھ اُس کے بڑے بچہ کے واسطے اور انسان کے واسطے بالکل نہیں - اگر اس جگہہ ذرا غور سے دیکھا جاوے تو یہہ نظارہ ہمیشہ ہمیں دکھائی دیتا ہے - کہ گائے بھینس وغیرہ اُسکے بچے کے علاوہ کہ جس کے ساتھہ دودھ اُتپن ہوا ہے اپنے بڑے بچے کو نہیں پینے دیتی - جبتک منش کو دینے میں راضی ہو - آپ ساتھہ ہی اس کے تحریر فرماتے ہیں کہ بچہ کے سیر ہوجانے کے بعد پس ماندہ دودھ دوہتے ہیں کچھہ دوش نہیں اور وچار وان ایسا کرتے ہیں - سجھہ میرا ونے پوروک پرشن ہے - کہ مہربانی کرکے آپ کچھہ ایسے وچار وانوں کے نام تحریر فرماویں کہ جو اول بچہ کو سیر ہونے دیتے ہیں اور بعد میں خود دوہتے ہیں اگر ایسے بہت پُرش نہ ہوں - تو دو چار ہی سہی اور اگر دو چار بھی نہ ہوں تو کم از کم ایک ہی سہی اور اگر ایک بھی نہ ہو تو آپ فوراً مان لیں کہ یہہ آپ کا تجربہ نہیں تھا - ایک خیال یا خیالی پُلاؤ تھا اور ایسی خیالی باتوں سے کہیں راست باتوں یا قانون قدرت کی تردید ہوسکتی ہے - ہرگز نہیں - جہاں تک مجھے اپنی زندگی کے تجربہ سے معلوم ہے وہ یہہ ہے - کہ کوئی شخص دُنیا میں ایسا نہ ہوگا کہ جس نے اول بچہ کو سیر کرلیا ہو - کیونکہ اگر بچہ کو سیر ہونے دیں تو ہم کو کورا جواب ملتا ہے جس کا کہ تجربہ بچہ کے اتفاقیہ چھوٹ جانے پر ہوتا ہے - اور اُس حالت میں بھی بچہ جبتک کہ تمام دودھ نہ پی لے اور اپنی والدہ سے لاتیں نہ کھالے تب تک اپنی والدہ کے ستنوں کو نہیں چھوڑتا جس کا نتیجہ ہم یہہ نکالتے ہیں کہ بچہ کے لئے تمام دودھ بھی ترپتی دینے والا نہیں ہوتا جبتک کہ فالتو مان لیں آگے آپ لکھتے ہیں کہ جب منش بچہ اور اس کی والدہ کو چارہ دیتا ہے اور اُن کو آرام میں رکھتا ہے تو اُس وقت وہ دودھ کے استعمال سے کوئی پاپ نہیں ہوتا - یہاں سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا چارہ دینا یا آرام دینا دودھ لینے کی خاطر منظور نظر ہوتا ہے یا کہ پروپکار ارتھہ - اگر غرض اول ہے تو اس کا نام سوارتھہ سدہی ہے اور اگر غرض دوم ہے تو دودھ کا لینا ویرتھہ اور پاپ ہے - آپ پاپ کے قسم دریافت فرماتے ہیں کہ جو دودھ کے پینے میں ہوتا ہے - اُس کا اوتر یہہ ہے کہ کسی ایک کو اپنی ماتا کے دودھ پینے میں جیسا کہ ایشور پرماتما نے اپنے نیم اور قانون دوارہ نیت کیا ہے کوئی پاپ نہیں ہے اور اگر کسی انیہ حیوان کا حق اس دہوکہہ سے دبا وے کہ اس کو قدرت نے اپنی خوراک سے زیادہ دیا ہے تو اس میں وہ نہ صرف یہہ کہ بیچارہ غریب بے زبان و بیکس حیوان کو اپنے قدرتی حق سے محروم رکھتا ہے بلکہ ایشور پرماتما کو بھی ساتھہ ہی دہبہ لگاتا ہے کہ اُس نے حیوانوں کو تو دودھ زیادہ دیدیا ہے اور انسان کو کم آپ یاد رکھیں کہ آپ نے اپنی ماتا کا دودھ تمام جتنا کہ آپ کو قدرت نے دیا تھا استعمال کرچکے ہیں اور اب جو وقت کہ آپ کو ہر طرح کے پدارتھہ قدرت نے مہیا ہیں اور دودھ کی کچھہ بھی ضرورت نہیں ہے تو بیچارے حیوانوں کے بچوں کو محروم رکھہ کر اپنے آپ کو دوشت کرتے ہیں اور اُن بچوں کو نشو و نما پانے سے روکتے ہیں کہ جس سے وہ جانور کمزور رہ کر آپ کی کھیتی وغیرہ کا کام کافی طور پر نہیں دے سکتے - اور پھر حیرانی کا مقام ہے کہ کھیتی باڑی بھی اُنہیں حیوانوں سے کرائی جاتی ہے کہ جن کا شروع سے دودھ کہوس لیتے ہیں یہہ پاپ مزید براں ہے آپ کرپا کرکے میرے دعوی کی طرف کہ جو پرچہ مطبوعہ ۸ جنوری صفحہ ٦ کالم ٣ میں درج ہے - پھر متوجہہ ہوں اور یہہ ثابت کرنے کی کوشش کریں کہ شیر خوار جانداروں کو (کہ جنمیں انسان بھی شامل ہے) بچپن کے بعد بھی دودھ کی ضرورت ہے اور اگر ہے تو کل شیر خواروں کو ہونی چاہئے - اور نہ کہ صرف انسان کو کیونکہ بچپن میں سب مساوی طور پر ماتا کے دودھ پر پرورش پاتے ہیں - اور بعد میں نہ قدرتاً ضروری ہے اور نہ ہی مہیا ہوتا ہے - مجھے امید ہے کہ اتنی تحریر سے آپ کافی طور پر سمجھہ جاویں گے ۔ آپ کا ہتیشی

راقم دیوی داس آریہ از لاہور ۔

گائے بھینس بکری آدی کے دودھ کو استعمال کرنا انسانی حق ہے۔

ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۱۰ مارچ سنہ ۹۹ء صفحہ ۸

جواب بسوال لالہ دیوی داس آریہ از لاہور ۔

پریہ ور داس نے تو اپنا نام مضمون کے انت میں جیسا کہ خیال ہے ضرور لکھدیا ہوگا - جس کا لکھنا ایڈیٹر مہاشہ سے رہ گیا ہے آشا ہے کہ کھشما کریں گے - پریہ ور اتہاسوں اور شاستروں کے وچارنے سے یہہ بھلی بھانت معلوم ہوتا ہے کہ گائے بھینس بکری آدی ایسے پشو ہیں جن کا دودھ انسانی حق ہے - کیونکہ اُن کا سارا دودھ کیول اُن کے بچوں کے واسطے نہیں ہوتا - اور اُن کے بچے زیادہ سے زیادہ چار مہینے تک سنسارک پدارتھوں کو پوری طرح استعمال کرنے کے لائق نہیں ہوتے ورنہ اس کے بعد کیول دودھ پر اُن کی زندگی کا رہنا کٹھن بلکہ ناممکن سا ہے - ہر ایک جانتا ہے کہ گائے کم سے کم سال بھر تک دودھ دیتی رہتی ہے اور بارہ بارہ سیر تک گائے کا دودھ دیکھنے میں آیا ہے جس میں سے بچھڑا زیادہ سے زیادہ ایک وقت میں تین سیر تک پی سکتا ہے اور اگر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اس سے ادہک دیا جاوے تو بچھڑے کے روگی یعنی بیمار ہو جانے کا بھی احتمال ہے۔ اس طرح سے بھینس بیس بیس سیر تک اور بکری چار چار سیر تک دودھ دیتی ہیں۔ اور ان کے مقابل میں جو پشو بن میں آزاد پھرا کرتے ہیں اُن کو سوائے جنگل کے معمولی گھاس کے کھل دانہ بیوہ آدک کہ جن میں گھاس سے ادہک بل ہوتا ہے اور جو دودھ کے بڑھانے اور بل دینے کا کارن ہوتے ہیں اُن کو نہیں مل سکتا۔ اور اسی لئے عام طور پر اُن کا دودھ نہیں نکالا جاتا ہے۔ اور ان میں بعض کا دودھ اُن کے بچوں کو کافی بعض کا کم اور بعض کا ادہک ہوتا ہے جو بان پرست رشی مہاتما پراچین سمیہ سے استعمال میں لاتے آئے ہیں اور جہاں تک خیال کیا جاتا ہے انہیں مہاتماؤں کی خاطر گائے آدک پشو بنوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔ نہ معلوم یہہ آپ نے کس طرح خیال کر لیا کہ دانہ بیوہ آدک دودھ نکالنے کی کمزوری کو رفع نہیں کر سکتا۔ پر یہہ در ہاتھ کنگن کو آرسی کی ضرورت کیا ہے۔ اگر آپ نے کبھی گائے کو نہیں پالا یا کسی کو نیم انوسار پالتے نہیں دیکھا تو کرپا کر کے تھوڑی سی تکلیف گوارا فرما کر دہس کو درشن دیجئے۔ اور گائیوں اور بچھڑوں کا ملاحظہ فرما کر پرتیکش پرمان سے تسلی پا کر تیل کی بجائے دودھ گھی کو استعمال میں لا کر آنند سے آیو بتیت کریں۔

(دووم) جہاں تک داس کو معلوم ہے شریان لالہ منشی رام صاحب جی اور میرے اور چند بھائیوں نے کئی موقعہ پر اسبارہ میں آپ کی تسلی کرادی ہے اور آپ مان بھی چکے ہیں۔ اب چونکہ آپ آریہ ہیں۔ وچار ئے کہ آپ بغیر گھی اگنی ہوتر کیسے کر سکیں گے۔ اور بیرتی ون کے اندو شٹ پاپ کس طرح دور کر سکیں گے۔ بنا دودھ۔ گھی۔ دہی آدک کے سنسکار کہ پدارتھ کیسے طیار کر سکیں گے۔ چونکہ آپ نے قدرتی پرمان مانگے ہیں۔ اس لئے قدرت یعنی ایشوریہ پُستک وید کے پرمان گائے بھینس۔ بکری کے دودھ کے استعمال کے واسطے جداجدا منتر ذیل میں ہیں۔ بھینس کے دودھ کے استعمال کے واسطے دیکھو یجروید ادھیائے ۱۲ منتر ۱۰۵۔ بکری کے دودھ کے واسطے دیکھو یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۸۹۔ اور گائے کے دودھ کے واسطے دیکھو یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۹۵۔ نیز ستیارتھ پرکاش کے دسویں سملاس صفحہ ۲۶۷ ملاحظہ کریں۔ جس میں شری ۱۰۸ سوامی دیانند جی مہاراج نے بھلی بھانت دودھ کے واسطے ورنن کر دیا ہے۔

آپ کا داس
(خوشابی رام ورماسٹیشن ماسٹر پہل)۔

(نوٹ) بیمار ہو جانے کے کارن اُتر جلدی نہیں دے سکا۔ معاف فرماویں۔ (خوشابی رام)

ایک دیوی کا دیہانت

۲۰ اپریل سنہ ۹۹ء بر ہسپت وار کی شام کو شریمتی سُہاوا دیوی دہرم پتنی لالہ دولت رام سوداگر کا دیہانت ہو گیا۔ یہہ دیوی رائے پولہومل صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر حال گورنمنٹ پنشنر و سب رجسٹرار کی پتری تہیں۔ رائے صاحب نے اِن کو پتر کی طرح پالا تھا۔ کیونکہ سوائے سورگباشی دیوی کے رائے صاحب کے اور کوئی اولاد نہ تھی اس دیوی کا آریہ سماج سے بڑا پریم تھا۔ اور کنیا مہاودیالہ اور ستری شکشا کے کاموں میں بڑی دلچسپی رکھتی تہی۔ خود اچھی پڑھی لکھی تھی۔ جب کوئی کنیا مہاودیالہ میں کوئی ودوشی ستری آتی اور ستریوں سے ملتی توبات کرنے میں سُہاوہ دیوی ہی آگے ہوتی تہیں۔ رائے صاحب کیلئے بڑھاپے میں یہہ سخت صدمہ ہے۔ ہم پرمیشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ رائے صاحب کو شانتی پردان کریں۔

رائے صاحب نے مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ چند رشتہ داروں نے پورانک سنسکار کیلئے آگرہ کیا۔ تو رائے صاحب نے کہا کہ سُہاوہ دیوی پوری آریا تہی۔ میں جانتا ہوں کہ اگر وہ بول سکتی تو اُن کی یہی درخواست ہوتی کہ اُس کا مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کرایا جاوے۔ پس میں اُسکی وصیت پوری کرنا چاہتا ہوں" رائے صاحب کی اخلاقی دلیری اسوقت قابل تعریف ہے۔ جبکہ وہ آریہ سماج کے ممبر بھی نہیں ہیں۔

ہم لالہ دولت رام جی کے ساتھ بھی کمال ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور ایشور سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی سورگباشی پتنی کے اچرنوں کا خیال کر کے خود دہرم میں دڑھ رہیں۔

سُہاوہ دیوی کو آریہ سماج سے خود پریم نہ تھا بلکہ اپنی ماتا اور اپنی ساس کو بھی آریہ سماج میں رُوچی دلایا کرتی تہیں۔ ایسی دیویوں کا بچھڑنا گو قابل برداشت نہیں۔ لیکن نہ معلوم پرمیشور کی اِس میں بھی کیا حکمت ہے۔ ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ

پربھو تیری منگل اچھیا پورن ہو۔

کنیا مہاودیالہ اور گیہہ حصہ دو آریہ ہائی سکول کا افسوس اور ہمدردی کے اظہار کے لئے بند کیا گیا۔

اشتہارات

نوٹس

ایک نوجوان برہمن باہری۔ جس کو بدنجا ہیوں کیا تھا رشتہ کرنے میں تامل نہیں ہے جو آریہ سماج کا ممبر جسکی عمر ۲۵ سال ہے۔ تعلیم اچھی اور گذارہ معقول ہے۔ ایک ایسی کنیا کے ساتھ بیواہ کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۱۵ یا ۱۶ سال کی ہو۔ پڑھی لکھی ہو۔ مفصل خط وکتابت معرفت منیجر ست دہرم پرچارک ہونی چاہیے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اطلاع عام کیلئے

جوکہ ہم نے اپنے مختار عام مسمی گوبند رام ولد دیوی چند قوم براہمن ساکن کوٹ عیسے خان کو اپنی مختاری سے موقوف کر دیا ہے۔ لہذا بذریعہ اس اشتہار عام اطلاع دیتے ہیں کہ آئیندہ گوبند رام مذکور کو ہماری طرف سے کارروائی مقدمہ وغیرہ کرنے یا کسی اسامی سے روپیہ وصول کرنے کا مجاز نہیں رہا ہے۔ اگر کوئی شخص مختار مذکور کو ہمارا قرضہ ادا کرے گا تو ہم اُس کو ہرگز منظور نہیں کریں گے۔

المشتہر

مائی پرتاب کور والدہ پنڈت مولا رج پلیڈر۔ وشن دیوی بیوہ پنڈت ٹہا کر داس ۔

نیا تحفہ

لیکچر انگریزی جوکہ بموقعہ سالانہ جلسہ آریہ سماج جلندھر شہر لالہ بدری داس صاحب ایم اے نے ستری شکشا پر دیا تھا چھپا چھپایا موجود ہے۔ قیمت فی جلد ۲؍ ہمارے مطبع سے مل سکتا ہے۔

المشتہر مینجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

ضرورت

لڑکا بعمر ۱۵ سالہ پانچویں انٹرینس کلاس میں پڑھتا ہے۔ پکہ آریہ ہے ذات کھتری گوت دہم والد ملازم بمحکمہ ریلوے بمشاہرہ ۶۰ روپیہ ماہوار۔ وطن ایمن آباد۔

المشتہر تارا چند ساوہو ہیڈ ماسٹر نورمل موڈل سکول راولپنڈی

اخبار ہار بنجرہ

یہہ اخبار پندرہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جسمیں

صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ معہ محصولڈاک (۲؍)

ایک اُودھیاپک اور اُودھیاپکہ کی ضرورت

(۱) اودھیاپک سنسکرت عمدہ جانتا ہو۔ اور اپدیش بھی کرسکتا ہو۔ غرضیکہ لایق اور نیک چلن ہو۔

(۲) اودھیاپکہ سنسکرت جانتی ہو اور دستکاری سے بھی واقف ہونی ضروری ہے۔

خط وکتابت سکرٹری ودیا پرچارک سبھا کاندھلہ کے نام ارسال کرنی چاہیے۔

برہوا کی ضرورت

میں ایک برہوا ہے جوکہ قوم براہمن سے ہو شادی کرنا چاہتا ہوں عمر میری ۴۴ سال کی ہے گذارہ تجارت کے ذریعہ سے کافی ہے۔

المشتہر

بدری داس براہمن گوڑ ساکن راجپورہ ریاست پٹیالہ

ضرورت

ایک نوجوان تعلیم یافتہ فارسی انگریزی خواندہ تنخواہ پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار ذات نہالوں پونجاہی کھتری کھتری برادری میں شادی کرنا چاہتا ہے۔ سکنہ ڈیرہ غازی خان کا ہے۔ لڑکی عمر ۱۲ سال سے کم نہ ہو۔ اگر خواندہ ہو تو زہے قسمت۔ لڑکا خوبصورت اور چال چلن عمدہ ہے۔

المشتہر رام رکھا ولد لہرا مل انگنا نجات از مقام کوئیٹہ

ضرورت

ایک کنیا قوم براہمن خاندانی بعمر ۱۲ سال گوت سارسن نانگے ہوشن کے لیے ایک ایسے خاندانی براہمن لڑکا کی ضرورت ہے جس کی عمر بیس یا بائیس سال کے اندر ہو۔ مڈل پاس انٹرنس میں پڑھتا ہو۔ والدین

آسودہ حال ہوں۔ درخواستیں بمقام جلال پور جٹاں لالہ شیورام اسٹام فروش منصفی کے نام آنی چاہئیں۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریاں کھیس۔ دوتہی۔ سوسی۔ وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمارا روان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویگی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاوے گا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر چھ آنہ (۶؍) چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا۔

المشتہر

ہیرا رام داس متھرا داس پوری پروپرائٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ضرورت

میرے ایک قریبی رشتہ دار نوجوان کے لیے ایک کنیا کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی عمر پچیس ۲۵ سال کی ہے۔ با روزگار ہے۔ آمدنی پچاس (۵۰) روپیہ ماہوار ہے۔ لڑکی کی عمر بارہ ۱۲ سال سے کم نہ ہو۔ ہماری ذات چوپڑے ہے۔ کافی ہو کہ لڑکی کے والدین کی ذات کھتری ہو۔ مفصل حالات مجھ راقم سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ جس صاحب کو ضرورت ہو پتہ ذیل پر درخواست کریں۔

المشتہر

ملا رام پردھان آریہ سماج نمبر ہی سبھا پنجاب مقام (گوجراں والہ)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اشتہار

دی دہلی اینڈ نورورن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ والگن صاحب وائیسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے - اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے وہ عوام سے چھپا ہوا نہیں - یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت کے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گئی ہیں - اور پچھلے سال ہی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں جن سے مال اسوقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے - چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کر کر کے فروخت کر رہے - اور لوگوں کو دہوکہہ دے رہے ہیں - ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں کہ اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کرکے لیویں اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہہ پر کمپنی کی مہر لگی ہوئی دیکھہ لیویں - متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر روانہ کئے جاتے ہیں -

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نورورن اینڈ فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

رسالہ آریہ میگزین

یہہ رسالہ ماہواری ۴۸ صفحہ پر آٹھہ ماہ سے مخالفان ویدک دہرم کے جواب دینے کے لئے جاری ہے جسکے آٹھہ نمبر نکل چکے ہیں - قیمت سالانہ (عہ) مارچ کے آخیر تک خریدار بننے والوں کو منوسمرتی معہ اردو ترجمہ مفت بھینٹ ہوگی - چونکہ ان رسالوں میں کتابوں کے جواب مسلسل ہیں - اسواسطے پچھلے نمبروں کے بغیر پورا مطلب نہیں ملے گا -

رسالہ معلم اورینٹل فلاسفی

یہہ رسالہ چھہ شاستروں کا اردو ترجمہ چھاپنے کے واسطے ۴۸ صفحہ ماہواری کا نکالا گیا ہے اور نیائے درشن کا ترجمہ شروع ہوا ہے - قیمت سالانہ عہ نمونہ کا پرچہ ۴ جو لوگ فروری کے آخیر تک خریدار بنیں گے اُن کو سانکھیہ درشن معہ اردو ترجمہ قیمتی ایک روپیہ مفت دیا جاویگا -

ویدک میگزین

یہہ رسالہ ۴۸ صفحہ ماہواری کا جس میں اُپنشد کا اردو ترجمہ آریہ اُودیش رتن مالا اور آریہ سدہانتوں کی تشریح ہوگی - اور معقول و منقول تحقیقات کے جاننے کے واسطے نکلا ہے - قیمت سالانہ عہ

سانکھیہ درشن معہ اُردو ترجمہ

پنڈت کرپارام شرما جگراؤنی کا کیا ہوا اُردو ترجمہ معہ اصل سانکھیہ کے قیمت عہ اور ہندی ترجمہ قیمت ۱۲ ایک درخواست سکرٹری آریہ سماج سکندرآباد ضلع بلندشہر کے پتہ سے ہونی چاہیئے یا منیجر ویدک دہرم پریس سکندرآباد کے پتہ پر -

المشتہر

(منیجر ویدک دہرم پریس سکندرآباد)

اشتہار

میں نے کالج رُڑکی سے امتحان سب اورسیری پاس کیا ہے تین سال ڈگینن اور ڈویژن مرطی نہر جمن شرقی پر سب اورسیر رہا - اب میں وہاں سے ملازمت چھوڑ آیا ہوں - میں ڈرافسمین یا ڈرائنگ ماسٹری چاہتا ہوں - اگر کہیں ضرورت ہو تو مجھے خط و کتابت کریں ۔

المشتہر تارا چند سب اورسیر محلہ کابستیاں پانی پت ۔

نئی کتابیں

بھوشیہ پوران کھنڈن یہہ کتاب عمدہ پیمانہ ۲۰ × ۲۶ کاغذ ۱۰ پونڈ پر چھپوائی گئی ہے حجم ۹۶ صفحہ تصنیف کردہ لالہ منشی رام جی چھپوائی عمدہ اور صاف ہے - قیمت فی جلد ۲ مر

دیوہار بھانو کا اردو ترجمہ قیمت ۲

گوروکل اور اُس کے مخالف یہہ کتاب بہت نادر ہے قیمت ا

نسخہ خبط احمدیہ تیسرا ایڈیشن ۱۲ مر

سوئرگ میں سبجکٹ کمیٹی کا اردو ترجمہ مترجمہ لالہ تیلو مل صاحب اوپ منتری آریہ سماج بلندشہر - قیمت ا

جو صاحب پورانوں کی کپول کلپت اور منتہا کہتاؤں کی پول سے واقف ہونا چاہتے ہیں وہ ضرور ہی ایک دفعہ منگا کر ملاحظہ فرماویں -

آریہ جنتری

یہہ بہت عمدہ جنتری ختم ہو چکی تھی بعد ازاں بہت سے شایقین کی درخواستیں بھی آئیں مگر اُن کو نا اُمید ہی رہنا پڑا - اب ایک جگہہ سے اس کی چند جلدیں دستیاب ہو گئی ہیں - قیمت معہ محصول ڈاک ۵ ۱ر

المشتہر منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دہند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۲ روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۳ روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ ۱۲ آنہ مصری سرمہ فی تولہ ۱ روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے۔	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دہند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جہلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئی نہیں اسلئے ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلاشک وشبہہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسمات اتم دیوی بعمر ۱۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُنمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا ہی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۲ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) مینے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دہند غبار اور کمزوری نظر ہو یہہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گہوس۔ رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ مینے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر وٹرنری کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ سنہ ۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک وشدہالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل اور لاہور سرپرستی شری سوامی انبھوانند سرتی ورہمچاری نتیانند جی مہاراج

آیورویدکے عجیب وغریب چمتکار

آریہ ورت کے لئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک۔ مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پرانی۔ پیچیدہ اور مُہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدہالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں

موتیابند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم۔ بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گمبھیر بجیراں (خنازیر) آتشک۔ سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا پچھ تپا۔ اور پرانا بخار۔ خون کی خرابی کے امراض و دھات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں میں سے بعض امراض کو بالکل لاعلاج ہونے کا فتوےٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کا (Operation) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کے ساتھ اور بدوں تکلیف۔ اسپر لطف یہہ ہے کہ پھر زندگی بھر ان امراض کا نمود نہیں ہوتا۔

شرائط کا فیصلہ باہمی خط وکتابت سے ہو سکتا ہے۔

اوشدہالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکیٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ لکھیئے۔

چیدہ سرٹیفکیٹ

"پنجاب میں ابھی تک انگریزی اخبار پنجابی ۲۳ نومبر راولپنڈی یوں رقمطراز ہے۔ ایورویدک ادویات کے پرچار کی بہت ضرورت ہے۔ ایک قاعدہ کا ابھی تک نیم حکیموں کی طرح لوگ استعمال کرتے ہیں اور حقیقی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ اعلیٰ قابلیت کو حاصل کرکے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ قابلیت سے جلد نہایت شہرت حاصل کر لیں گے۔ (۲) بابو جیرام صاحب ... تحفہ ... مدت سے بیمار تھے ... آرام ... بالکل آرام ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا۔ ... سفید داغ ... پتہ ذیل پر ... صاحب ویلیو ... پارسل بھیجدیں۔ (۳) ... ایک جیرانی ... اسی مجرب الامراض ... صاحب چوپڑہ ویدک ... ادویات

مکانات اور استعمال کرنے سے فوری تجربہ حاصل ہوگا۔ میری راستی میں کوئین وغیرہ ادویات ... ایک جادو کا اثر رکھتی ہے۔ اوشدہالہ لالہ کاشی رام صاحب کے ... انگریزی وڈاکٹری ... کا علاج کیا گیا مگر کچھ فایدہ نہ ہوا ... استعمال سے ... آرام ہوا۔

مینیجر پنجاب ایورویدک اوشدہالہ بازار وچھووالی لاہور

مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

L.39 ओ३म् REG. NO.

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा महे

قیمت ہر صورت بطور پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا۔

دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیوپی ایبل روانہ کیجاتی ہیں **کشتہ** نقرہ اسکے کہانیسے دل و دماغ ۔جگر۔گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سُرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے دُبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں۔ سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ وہات کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا ئے حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم نہ بھیجی جائیگی۔ قیمت فی تولہ (عنا) دس روپیہ **روغن مسیحا** مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مخلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہوجاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی پیدا ہوجاتی ہے۔ فیتولہ للعہ ۔ **دوائی آتشک** خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر نے و دست و منہہ آنے کے دور ہوجاتا ہے قیمت فی خوراک ایکہفتہ عما **دوائی سوزاک** خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اسکے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک پرانی طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ **المشتہر** (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

ہون سامگری ۲۹/۱ ۳۸/۱۱

نہایت توجہہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں سگندہت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شرمان مانیہ ور پنڈت بھیم سین کی ننگ انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونیکے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے نرخ و سیر عہ ۲ ہ ر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ **سگندہت وتوپ** نرخ عہ سیر ۲ ہ ر کی پیکٹوں میں بند ملتا ہے **چنڈ ہوکس ٹانک** یہہ لاثانی دوائی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے۔ تقویت باہ دماغ معدہ۔جگر۔گردہ۔ مثانہ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت۔ خوف بے چین خوابی احتلام تسلسل بول۔ چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام ہیں مزید براں یہہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل ۔ حفظ اور مزید منی قیمت فی بکس ۲ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عہ) ایک روپیہ چار آنہ۔ **سفوف مجرب جریان** سیلان منی کہنہ دہات کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس (۲۰ تولہ) کے واسطے (عما) **کلیان انجن** واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش دھند جالا پڑوال جملہ امراض آنکھہ کے لئے مفید ہے نرخ ایکروپیہ فی تولہ۔ **نوٹ** دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کیجاتی ہے۔ **المشتہر** بھگوان بنساری شہر راولپنڈی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۳۰/۱۱ — ۱۹/۱۰

[illegible] سنگھ صاحب بہادر کے سی آئی ای [illegible]

اعلان

دی سٹیٹ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ء کے مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء کو ہو گئی ہے جس سے ذمہ داری حصہ داران کی محدود ہو گئی یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو ہی افزاوی سرمایہ کا اختیار ہوگا۔

طریقہ ادائگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے اور بقیہ روپیہ باقساط ۵ ماہواری ادا کرنا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا۔

ڈائرکٹران (۱) آنریبل راجہ بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار مشہور علاقہ [illegible] فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ للّا مل سنگم لال صاحب رئیس بریلی (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ ناتھی مل صاحب ساہوکار و رئیس بریلی۔ (۵) کنور [illegible] کرشن صاحب جاگیر دار و رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندر آباد ضلع بلند شہر (۶) بابو [illegible] بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سری مہاراج والی ریاست جیند دہلی (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد ॥

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوان داس سابق ملازم مسرز والکرٹ برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر۔ پنڈت چندو لال سابق ڈائرکٹر گنیش فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

مینیجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیر دار سکندر آباد وکیل عدالتہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔ یہہ کمپنی جیسا کہ قواعد یادداشت میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ و سوت و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی۔ ایک وسیع قطع زمین حسب منشاء ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون سنہ ۹۸ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جس کے بعد کار پارچہ بافی بہت جلد شروع ہوگا۔ چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں۔ لہذا خریداران حصص سے التجا ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے مینیجنگ ڈائرکٹر سے دریافت کریں

بقیہ امورات دریافت طلب مینیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں:-

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۲۲ بیساکھ سمت ۱۹۶۵ بکرمی مطابق ۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء جالندھر شہر (پنجاب) | نمبر ۲۷

سنسار کی گتی

چلا چلی کا سودا ہر جگہہ ہو رہا ہے۔ کہیں شادی ہے کہیں غمی۔ کہیں دُکھہ ہے۔ کہیں سُکھہ۔ غرضیکہ عجیب دھما چوکڑی مچ رہی ہے۔ اس شور و شر میں عقل ٹھکانے رکھکر قدم رکھنا بڑے ہی بدھی مانوں کا کام ہے۔

میونسپل گورنمنٹ

ہمارے حاکموں نے ہمیں اپنے شہروں کی صفائی کے انتظام میں دخل دیکر سیلف گورنمنٹ کے لئے طیار کرنا چاہا۔ اسلئے میونسپل ممبران کے انتخاب کا قاعدہ جاری کیا لیکن کیا ہم لوگوں نے اس سے فایدہ اُٹھایا؟ جواب کے لئے ہر شہر کی میونسپل کمیٹی کے ممبروں کے انتخاب کا قصہ اخبار دیکھیں پڑھیئے۔ جس شرمناک طریقہ سے کہ ممبروں نے منتخب ہونے کے لئے کوششیں کیں۔ جو جو گناہ کہ ممبر بننے کے لئے کئے گئے اُس کا بیان کرنا ضروری نہیں۔ ہمارے ناظرین اُن سے خوب واقف ہیں۔ دوگوں سے آخر وہی ممبر چُنے جن سے کہ اخلاق اور دہرم اور راستی کو کچھہ بھی مدد نہیں مل سکتی۔ جو اخبار نویس کہ ہمیشہ "حقوق۔ حقوق۔ حقوق" کا شور مچایا کرتے ہیں ہم اُن سے پوچھتے ہیں کہ ایسے آدمیوں کے انتخاب سے کیا فایدہ ہوگا۔ ایسے آدمیوں کا انتخاب ہمارے حاکموں کے ہاتھہ میں ہمارے حقوق کے چھیننے کا ایک اعلیٰ اوزار بن جاوے گا۔ پس جھوٹے پولیٹکس کا شور و شر اب چھوڑ دو۔ اور وچار کرو کہ آیا ہمارے سودیشی بھائی ابھی تک اپنے حقوق کو استعمال کرنے کے لایق بھی بنے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں بنے تو اُن کو اس لایق بنانے کی کوشش کرو۔ ہماری مُراد اس سے یہہ نہیں ہے کہ ممبروں کے انتخاب کرنے کے حقوق کو چھوڑ دو۔ بلکہ ہماری مراد یہہ ہے کہ بہ نسبت اُس شور کے جو کہ تم لفظ "حقوق" کی گردان کرتے ہوئے روز مچاتے ہو۔ اپنے بھائیوں کے اخلاق اور دہرم بھاؤ کو درست کرنیکی زیادہ تر کوشش کرو۔ اور یاد رکھو کہ حقوق لینے کی خواہش سے پیشتر اُن کے قابل بننا ضروری ہے۔

غیر معمولی موسم

ابکی مرتبہ موسم بالکل غیر معمولی ہے۔ اس ہفتہ بھی برابر یہی خبریں آرہی ہیں کہ غیر معمولی طور پر موسم گرما کا ہوا ہے۔ بمبئی وغیرہ میں بیوقت بارش کا زور و شور ہے۔ پہاڑوں سے بعض لوگ جاکر واپس چلے آئے۔ پورانک ہندو اسے اپنی پیشگوئی کی تصدیق بتاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھہ ہر ندا آنے والی لڑائی کو تائید میں پیش کرتے ہیں۔ مگر وران ان کا پرماتما کی قدرت پر الزام لگانا عبث ہے۔

یوروپین جنگی شغل

یوروپ کی قومیں اپنا جنگی شغل ہرگز نہیں چھوڑتیں۔ اگر کوئی لڑائی نہ ہو تو فرضی جنگ کرکے مصنوعی جنگ رچے جاتے ہیں۔ بڑی قوموں سے لڑائی نہ ہو تو چھوٹی قوموں کے ساتھہ چھیڑ چھاڑ کرلی جاتی ہے۔ جزائر فیلیپائن میں جنگ بدستور شروع رہا۔ مقام کالم پٹ جہاں کہ ملک والوں کے جنرل کا آخری قیام تھا بعد سخت لڑائی کے امریکہ والوں کے ہاتھہ آگیا۔ بلکہ اُس مقام کے چار میل آگے تک امریکن فوج پہونچ گئی۔ اُس وقت فیلیپائن جنرل اگوینالڈو کے کچھہ فوجی افسر امریکن لشکر میں پہونچے۔ اور جنگ کے التوا کی درخواست کی۔ امریکہ کے کمانڈر انچیف جنرل اوٹس نے صاف کہدیا کہ جب تک کہ تم لوگ ہتھیار نہیں رکھدو گے۔ تب تک تمہارے ساتھہ ہیں کوئی رعایت کرنے کے لئے طیار نہیں ہوں۔ چونکہ فیلیپائنوں نے یہہ شرط نہیں مانی۔ اس لئے ابھی تک زیادہ تر جنگ کا احتمال ہے۔

چین میں اس وقت کوئی شعلہ نہیں اُٹھہ رہا۔ انگریزوں کے ساتھہ جو تھوڑی سی لڑائی ہوئی تھی وہ ختم ہوگئی ہے۔ لیکن ایک نئی بات ہوئی ہے۔ روس اور انگلستان کا باہمی عہد و پیمان ہوگیا ہے جس کی رو سے دونوں نے خاص حدود سے باہر ریل نہ لیجانا منظور کرکے ہر دو طاقتوں کے درمیان کم از کم ایشیا میں لڑائی کا احتمال کم ہوگیا ہے۔

ہندوستان میں ریل

گوتا۔ بارا ریلوے قریباً تیار ہوگئی تھی اور غالباً یکم مئی سے کھل گئی ہوگی۔ بارا سے ریاست کوتا بیس بائیس میل کے فاصلہ پر رہجاتی ہے کوتا بڑے بھاری بیوپار کی جگہہ ہے۔ اب بارا سے کوتا اور وہاں سے نصیر آباد چھاؤنی (جو کہ ایک سو میل سے زیادہ ہے) تک ریل بنانیکا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے۔ جس سے کہ کوتا کی پیداوار باہر لیجانے کے لئے کراچی کے بندر کے ساتھہ سیدھا تعلق ہوسکتا ہے۔ اسوقت تک کوتا۔ بوندی وغیرہ شایستگی اور تہذیب کی سلطنت سے بالکل آزاد دکھائی دیتی ہیں۔ امید ہے کہ جب یہہ نئی ریل کھل گئی تو ویدک دہرم کے پرچار کے لئے دایرہ زیادہ فراخ ہوجاویگا۔ کشمیر کی ریل کی صلاح کچھہ اب ڈھیلی سی سُنی جاتی ہے وجہہ یہہ کہ ریلوے لائن پر ۳ کروڑ خرچ ہوگا۔ اور ریاست کا خزانہ قریباً خالی ہے۔ لیکن حکم حاکم مرگ مفاجات یہہ روپیہ کہیں سے پیدا کرنا ہی ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ یہہ ریل بجائے آگ کے بجلی کے ذریعہ سے چلائی جائیگی۔ انگریزی اخبارات مہاراجہ صاحب کو پھانسنے کے لئے یہہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر اُن کی ریل بنگئی تو اس میں خصوصیت یہہ ہوگی کہ وہ ہندوستان میں بجلی سے چلائی جانیوالی سب سے پہلی ریل ہوگی۔

شملہ والی ریل کی طیاریاں زور شور سے ہورہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہہ شاخ شملہ سے آگے بھی جائیگی گو زیادہ تر ریلوے لائنوں کے کُھلنے سے آمد و رفت کا فایدہ ضرور ہوگا۔ لیکن ہمارے لئے یہہ بھی ایک سوال ہی ہے کہ آیا ریل کے کُھلنے سے بجائے نقصان کے فایدہ زیادہ ہوتا ہے یا کم ◆

اپریل فول

انگریزوں کی تقلید میں جہاں بوٹ۔ بٹن۔ کنگھی۔ پتلون۔ کٹ اور چُرٹ۔

ہم نے گرہن کے دن اہنے تیوہاروں کی بہی نقل شروع کر دی ہے۔ لیکن اُس میں بہی ہم نے اپنی آن کو نہیں چہوڑا۔ انگریزوں کے چرچنا رہتے اُن کے برہمچریہ پالن۔ اُن کی راست بازی کو کیا مجال کہ ہم ہاتہ لگائیں۔ تیوہاروں میں بہی تقلید کی گئی تو اپریل فول کی۔ پاینیر لکہتا ہے کہ بری سال (علاقہ بنگال) میں اس دن بڑے بڑے مسخراپن ہوئے۔ پنجاب میں مذہب کا دم بہرنے والی اخباروں نے بہی اپریل کے مسخراپن میں کسر نہیں چہوڑی۔ بلکہ انگریزوں سے سبقت لیجاتے ہوئے اُس مسخراپن کو پہلے ہفتہ میں ہی ختم نہ کیا بلکہ اسے اپریل کے خاتمہ تک جاری رکہا۔

طاعون

طاعون کی وہی حالت ہے اگر ایک دن کمی ہوتی ہے تو دوسرے دن وہی حالت ہو جاتی ہے بمبئی۔ کراچی۔ اور پونا سطح طاعون کے شکار بنے ہوئے ہیں۔ منٹگمری سے طاعون خارج ہو گیا ہے لیکن ضلع جلندہر ابہی تک گرداب میں پڑا ہوا ہے۔

سلطنت برطانیہ میں ایک تاربرقی سلسلہ

اسوقت تجویز ہو رہی ہے کہ کل ممالک ماتحت برطانیہ میں ایک ہی تاربرقی کا سلسلہ جاری ہو جاوے تا کسی دوسری سلطنت کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ اس وقت بعض جگہہ یہہ سلسلہ دوسری سلطنتوں کے تارگہروں کے ساتہہ ہے۔ یہہ تجویز کی گئی ہے کہ جس جگہہ رستہ میں برٹش گورنمنٹ کا کوئی ملک نہ پڑے وہاں تار سمندر میں چہوڑی جاوے اور یا ہر اس جگہہ نکالی جاوے جہاں کہ برٹش راج ہو۔ اسطرح پر ہندوستان سے باہر جانے آنے والی خبروں کا محصول بہت ہی کم یعنی نصف کے قریب ہو جاوے گا۔

پرائیوٹ کالجوں کی خصوصیت

الہ آباد یونیورسٹی کی طرف سے ایک ورزشی مقابلہ مختلف کالجوں کے درمیان ہوا تہا۔ جسمیں علیگڈہ کالج کے طالب علموں نے کچہہ نا شائستگی کا اظہار کیا۔ اس کی وجہہ سے وہ ورزشی مقابلہ ہی بند کر دیا گیا۔ لاہور میں بہی ایک پرائیوٹ کالج اپنے بدنام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی شور و شر طالب علموں کی طرف سے ہو تو اسی کے گلے مڑہا جاتا ہے۔ کیا پرائیوٹ کالجوں کی یہہ کچہہ خصوصیت ہے؟ ہماری رائے میں پرائیوٹ کالجوں کے منتظمان کو اس طرف جلد متوجہہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایسی بیہودگیوں کو وہ نیشنل سپرٹ کا اظہار سمجہتے ہیں تو نہ صرف طالب علموں کی آئیندہ زندگیوں کے راستے میں وے کانٹے بو رہے ہیں بلکہ اپنی نیشن کو (اگر کوئی ہے) بدنام کر رہے ہیں۔

سوڈان کی کایا پلٹ رہی ہے۔

ابہی کل کی بات ہے کہ سوڈان فتح ہوا۔ اور ۸ مارچ ۱۹۰۶ع سے مقام خرطوم سے سوڈان گزٹ نکلنی شروع ہو گئی ہے۔ کالج کے لئے جسقدر دولت کیلئے اپیل تہی اُس سے کہیں زیادہ جمع ہو گئی ہے۔ اب جہاں کالج کہلا۔ اور پادری پہونچے کہ تہذیب کے شکنجے میں کسے گئے سوڈانیوں سے کسی کو بہی خوف نہیں آوے گا۔

دُنیا میں بہی ہل چل

ولایت میں جو نیا ہی دُنیا میں ہل چل تہی۔ اُس کا فیصلہ انگلستان کی پارلیمنٹ نے کر دیا۔ قرار دیا گیا کہ انگلستان کی چرچ کے جس قدر نوکر پادری ہیں اُن کو اختیار نہیں ہوگا کہ کسیطرح کی تبدیلی رسوم میں کر سکیں اگر وے اُن رسوم کا ادا کرنا ضروری سمجہتے ہیں تو علیحدہ فرقہ بن جاویں۔ جاپان میں اس وقت مذہبی دُنیا میں بڑی ہل چل مچ رہی ہے۔ بودہ پادری کہتے ہیں کہ بودہ مذہب کو راج دہرم قرار دیا جاوے۔ کیونکہ اس سے یورپین قوموں کے عقیدہ اور رفت کی آزادی زیادہ ملجاویگی۔ پس بودہ نقطہ ہیں کہ شاید اُن کے مذہب کو نقصان پہونچے۔ جاپان میں اسوقت بڑی آزادی ہے اور اگر اس وقت ویدک دہرم کے پرچارک اُس جگہہ پہونچ جاویں تو ممکن ہے کہ بڑا نمایاں کام کر کے واپس آویں۔

حیدرآباد میں شیعہ سُنیوں کا ایک مسجد میں تنازعہ ہوا۔ سُنیوں کی شکایت تہی کہ شیعہ لوگ محمد صاحب کے ساتہہ علی کا نام بہی شامل کرتے ہیں یہہ اُنکی ہمت تو پہنچے کوتوال شاید سُنی تہا اُس نے نظام سے حکم حاصل کر لیا کہ علی کا نام شیعہ لوگوں کی دُعا سے اُڑا دیا جاوے۔ ہمارے مُلک کے لوگوں کی یہہ خصوصیت ہے کہ اگر اپنی جماعت کے اصلی خیالات سے پہر جاویں۔ تب بہی اُس کے اندر گہسے رہنے کی کوشش کریں۔ اس لئے اس جگہہ صحیح خیالات کے پہیلانے کی بڑی سخت ضرورت ہے۔

مس سُرابجی لیڈی وکیل

ہفتہ گذشتہ ہم نے بتلایا تہا کہ مس سُرابجی کی درخواست الہ آباد ہائی کورٹ نے نامنظور کی اور اُنہیں اپنے ہائی کورٹ میں وکالت کرنیکی اجازت ندی۔ اب پاینیر میں مس سُرابجی نے اپنا مفصل قصہ لکہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شریفہ عورت نے محض اپنی پردہ نشین بہنوں کے فائدہ کے لئے یہہ محنت برداشت کی تہی۔ جس مستقل مزاجی سے مس سُرابجی نے اپنے حقوق کیلئے کوشش کی اُس کو دیکہہ کر بے اختیار ایسی دلیری کی قدر کرنے کو طبیعت چاہتی ہے واضح رہے کہ دیسی ریاستوں میں اور پولیٹکل ایجنٹوں کی کچہریوں میں مس سُرابجی کو کام کرنے کی اجازتیں مل چکی ہیں۔ لیکن بمبئی ہائی کورٹ نے پہلے اور الہ آباد ہائی کورٹ نے اب اُنکی درخواست نامنظور کر دی ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کی کارروائی خصوصًا قابل افسوس ہے۔ کیونکہ وہاں کے ججوں نے پہلی درخواست پر صاف طور پر لکہدیا تہا کہ اگر مس سُرابجی الہ آباد کا امتحان پاس کر لیںگی تو اُنکی درخواست منظور کی جاویگی۔

انگلستان میں فرقہ اناث کی کوششوں کے ساتہہ مردوں کی کوششیں بہی شامل ہوتی ہیں۔ لیکن نہیں کہ مس سُرابجی یہاں اکیلی لڑ رہی ہیں۔ ہماری رائے یہہ ہے کہ اگر دیگر ممالک میں لیڈی وکیل کا ہونا ناروا بہی ہو تاہم ہمارے مُلک میں اُن کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہزاروں شریف زادیاں اسی لئے دہوکہ بازی کا شکار ہوتی ہیں کہ قانونی صلاح کا رستہ بات نہیں کر سکتیں۔

راولپنڈی کا میلہ

[illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپدیش شاولی

تیسرا گلدستہ

भूतं भवद्‌ भविष्यदिति सर्वमो-
ङ्कार एव। यच्चान्यत्‌ त्रिकालाती
तं तदप्योङ्कार एव॥

تینوں زمانوں کے اندر وہ پھیلا ہوا ہے۔ نہ ماضی۔ نہ مستقبل اور نہ حال۔ غرضیکہ کوئی زمانہ بھی اُس کی موجودگی سے خالی نہیں ہے۔ لیکن کیا وہ پرماتما اِن زمانوں کی حد کے اندر بند ہوا ہے؟ کیا یہہ زمانے اُسے محدود کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! کیونکہ ماضی حال اور مستقبل کی تفریق محض انسان کی محدود عقل کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ ورنہ پرماتما کے لیئے تو کوئی زمانہ کی تفریق ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ نہ صرف ماضی۔ حال اور مستقبل میں ہی موجود ہے بلکہ اِن سے پرے بھی اُسی کی ہستی پھیل رہی ہے وہ ہر زمانہ اور ہر غیر زمانہ میں موجود ہے۔ سچ پوچھو تو اُس کے لیئے کوئی زمانہ ماضی یا زمانہ مستقبل ہے ہی نہیں۔ وہاں سب زمانہ حال ہے۔

پھر ہم کیوں گھبراتے ہیں؟ جب کہ اُسی کا گیان ہر زمانہ میں کام کر رہا ہے جبکہ اُس سے ہمارے اندر سے اندر بہہ (خفیہ سے خفیہ) بہاؤ بھی چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ جبکہ وہ ایک ایک سرشٹ اور وشٹ پاسنا کا ساکشی ہے تو پھر اے کمزور انسان! تو خوف کیوں کہا رہا ہے۔ اور اپنے خیالات کو چھپانے کی کوشش کیوں کر رہا ہے۔ دوسروں کو دہوکہ دیتے دیتے انسان اپنے آپ کو دہوکہ دے بیٹھتا ہے ہم نت اپنے خیالات کو دوسروں سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں دُنیا میں سب سے بڑا عقلمند وہ گنا جاتا ہے جو کہ اپنے خیالات کو دوسروں سے چھپا سکے۔ سب سے بڑا نیتی کا یہہ سمجھا جاتا ہے جو کہ دوسرے انسانوں کو شبہ جال میں پہنا کر انہیں اپنی پالیسی کا شکار بنا سکے۔ لیکن افسوس کہ دوسروں کو دہوکہ دیتے دیتے ہم اپنے آپ کو دہوکہ دے بیٹھتے ہیں۔ اور باوجود یکہ پرماتما کے گیان سے کوئی ستھان اور کوئی زمانہ اور کوئی حالت بھی خالی نہیں ہے تاہم ہم یہہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم اُس کو بھی دھوکہ دے سکیں گے۔ یہہ کیوں؟ اِس لیئے کہ اودّیا نے ہمیں اندھا کر دیا ہے۔

سورج کا اپنے محور پر گھومنا زمین کی روزانہ گردش سے دن رات کا ہونا۔ اور ۳۶۵ دنوں کے اندر ایک چکّر کا پورا ہونا۔ سب سیاروں کا سورج کے گرد ایک ہی سمت کو چکّر لگانا اور باوجود سینکڑوں کروں کی گردش کے اُن کا آپس میں نہ ٹکرانا دیکھتے ہوئے بھی جو انسان کہ پرمیشور کو بھول جاتے ہیں اُن سے بڑھ کر اگیانی کون ہے! اسنسار میں نت باوجود سخت دیوا سُر سنگرام کے اور باوجود اسُروں کی فوج کی بیحد چکیلی طیاری کے راستی کی فتح ہوتی دیکھہ اور سرشٹی ایڑشوں کو باوجود سخت کونیاوی تکالیف کے بھی ہری اچھیا کے آگے سر جُھکاتے ہوئے مگن اولوکن کر کے بھی جو انسان پرماتما کی ہستی کا قایل نہیں ہوتا اُس سے بڑھ کر اندھا کون ہے! لیکن یہہ اودیا ندھکار دور کیونکر ہو؟ ہا! تم کو نت شکشا ملتی ہے اور تم اُس سے کچھ لابھہ ہی نہیں اُٹھاتے۔ تمہاری آنکھیں موجود ہیں۔ لیکن رات اندھیری ہے۔ چاروں طرف سے گھٹا اُٹھہ رہی ہے بادل گرج رہے ہیں۔ تمہاری آنکھیں اُس وقت کس کام کی ہیں۔ لیکن ذرا ٹھہرو۔ بارش ہو چکی بادل پھٹنے شروع ہو گئے۔ سورج بھگوان نے درشن دیئے۔ اب کیا کوئی بھی چیز تم سے چھپی ہو سکتی ہے؟ تمہاری آنکھیں اُس وقت کام دے سکتی ہیں۔

اِسی طرح آتمک جگت کی کتھا ہے۔ تُم ہی روپی نیتر رکھتے ہوئے بھی اودّیا کے بادلوں کی وجہہ سے تمہارے لیئے گھٹا ٹوپ اندھیرا ہو رہا ہے۔ اِن بادلوں نے تمہارے آتما کو دیاکل کر رکھا ہے۔ ہاتھہ پسارا نہیں سوجھتا۔ لیکن کیا جب تک کہ یہہ بادل برس نہ جائیں تب تک کبھی پھٹ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اِس لیئے ضروری ہے کہ تمہارے دل کے اندر زبردست انوتاپ پیدا ہو۔ تاکہ پشچاتاپ اور توبہ کے آنسو بہاتے ہوئے تم اودّیا کے بادلوں کو چھن بھن کر سکو۔ پھر آتمک سورج کا پرکاش ہوگا۔ پھر تم اپنی اصلیت کو سمجھہ سکو گے۔ پھر تمہارے گیان نیتر دیکھنے کے قابل ہوں گے۔ اُس وقت تمہیں معلوم ہوگا کہ اُس پرم پتا کی اورشیہ آنکھہ تمہیں ہر وقت دیکھہ رہی ہے۔ تب تم پورے وشواس سے جگت پتا کے درشن کرو گے۔ اور من بچن اور کرم سے باپ کو تیاگنے کے قابل بن سکو گے۔

اوم شم

اُپدیش منجری

شری سوامی دیانند سرسوتی جی کے ۱۵ اُپدیشوں کا اردو ترجمہ جو کہ اُنہوں نے پونا نگر میں دیئے تھے۔ ہاتھوں ہاتھہ فروخت ہو چکے ہیں۔ اب صرف ۱۵۰ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۸/ جلد خرید یئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر ہوں۔

المشتہر

منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

(پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ست دھرم پرچارک

ہندو قوم کی نئی تعریف

نمبر ۱

انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگریزی خیالات کا تسلط ہم لوگوں پر یہاں تک ہو گیا ہے کہ جو لوگ انگریزی زبان میں اس قدر دسترس بھی نہیں رکھتے کہ صحیح طور پر چار سطریں انگریزی کی لکھ سکیں۔ وے بھی اپنے خیالات کا سلسلہ انگریزی طریقہ پر ہی اٹھاتے ہیں اور گو اپنے خیالات کو جامہ ہندوستانی زبان کا پہناتے ہیں تاہم اُن کے ہر ایک خیال کے رگ و ریشہ میں انگریزیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ ہمارا اس تمہید سے یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ انگریزی زبان یا انگریزی خیالات میں بذاتہ کسی قسم کی خرابی ہے۔ بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ جن الفاظ یا جن خیالات کے اس ملک میں کچھ معنی نہیں نکل سکتے اُن کو اس ملک کے ساتھ جوڑنا اپنی کوشش کو رائیگاں کرنا ہے۔

اپنے بیان کو زیادہ تر واضح کرنے کے لیے ہم صرف دو مثالوں پر اکتفا کریں گے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ہم ریل میں ایک بیرسٹر صاحب کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اثنائے گفتگو میں قوانین صحت کا ذکر چل پڑا۔ دوران بات چیت میں ہم نے اپنے بیرسٹر دوست کو اُبالے ہوئے پانی پینے کے فائدے بتلائے۔ اس پر بیرسٹر صاحب نے فرمایا۔ "آپ یوروپ کے خبط الحواس ڈاکٹروں پر نہ جائیے ایک ڈاکٹر نے اپنا تجربہ لکھ کر بتلایا تھا کہ اُس پر عمل کرنے سے اُسے پانچ سال میں کبھی کوئی بیماری نہیں ہوئی۔ میں نے اُس پر چار مہینوں سے عمل کیا ہے اور کبھی طبیعت اچھی نہیں رہتی"۔ ہم نے بیرسٹر صاحب سے اُس عمل کی نسبت جب دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ڈاکٹر موصوف کا قول تھا کہ چونکہ شراب کھینچتے وقت جسم کی خرابی کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ اس لیے پانی کی جگہ شراب کا استعمال کرتے رہتے ہیں۔ میں نے بھی چار ماہ سے پانی کی جگہ سوائے شراب کے اور کوئی عرق استعمال نہیں کیا۔ لیکن میں برابر بیمار رہتا ہوں۔"

ناظرین پر واضح ہو کہ یہ گفتگو بیرسٹر صاحب سے ستمبر کے مہینے میں ہوئی گویا اپریل کی کسی تاریخ سے بیرسٹر صاحب نے سوائے شراب کے اور کسی عرق کو استعمال نہیں کیا تھا۔ اس پر ہم نے بے اختیار کہہ دیا۔ شعر

بریں عقل و دانش بباید گریست

قطع نظر اس کے کہ مے نوشی ہر حالت میں پاپ ہے۔ ڈاکٹر کو تو سرد ملک کا تجربہ تھا۔ اور آپ نے گرم ملک میں عمل کیا۔ اسی طرح پر ایک صاحب نے کہیں ویجیٹیرین ڈاکٹر الینسن کی کتاب میں پڑھا کہ ٹوپی رکھ کر سورج کی کرنوں کو دماغ پر اثر کرنے سے نہیں روکنا چاہیے۔ آپ فوراً بہادروں کی دھوپ میں ننگے سر جا بیٹھے اور پھر شکایت یہ کرتے ہیں کہ انہیں ڈاکٹر الینسن کے نسخے نے نقصان پہونچایا۔ ان عقل والوں سے کوئی پوچھے کہ ڈاکٹر الینسن بھی تو انگلستان کا اپنا تجربہ بیان کر رہا تھا۔ نہ کہ پنجاب کے میدان کے لیے ہدایات دے رہا تھا۔ ان مثالوں سے ہمارے ناظرین سمجھ سکیں گے۔ کہ جو تجربے اور مشاہدے ایک جگہ ایک نتیجہ پیدا کرتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ وہی دوسری جگہ اُسی قسم کا نتیجہ پیدا کریں۔ جس وقت کہ انگریزوں نے ہندوستان کو فتح کر کے اپنی تعلیم کا پرچار جگہ جگہ کیا اُسی وقت سے انگریزی تواریخ کو پڑھ کر اور اُن کی دیش اور نیشن کی بھگتی کا حال ملاحظہ کر کے اس ملک کے باشندوں نے خود بھی اُن کی تقلید کرنی چاہی۔ نلسن وغیرہ کے جوش کا حال پڑھ کر اُنہیں بھی جوش آیا۔ لیکن افسوس کہ نیشن کے خیال سے اس ملک کے لوگ واقف نہ تھے۔ ہندو دھرم اور محمدی مذہب تو اُن کی سمجھ میں آتے تھے لیکن نیشن کا خیال اُن کے دل میں جاگزیں نہیں ہوتا تھا۔

چنانچہ جو ہندو کہ محمدی مذہب کو اختیار کر لیتے تھے اُنہیں فوراً ہندو دھرم سے خارج کر دیا جاتا تھا لیکن جن ہندو و مسلمانوں نے کوٹ پتلون ہیٹ اور ٹائی کو اختیار کر لیا تھا۔ اور بات بات میں انگریزوں کی تقلید کرنا باعث فخر سمجھنے لگ گئے تھے اُن سے کب ممکن تھا کہ ایسے بڑے زبردست خیال کے لیے اپنی زبان میں لفظ نہ تلاش کریں۔ چنانچہ اُردو میں قوم کا لفظ گھڑا گیا اور دیوناگری میں بھی ہاتھ پیر مارے گئے کسی نے ہندو جاتی کے لیے کام کرنا شروع کیا اور کسی نے کوئی اور شبد گھڑا۔ غرضیکہ اسی طرح پر سینکڑوں آدمیوں نے پیٹریاٹ اور فنا فی القوم کے خطاب خود بخود لے کر قوم کے اُبھارنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ لیکن یہ کسی نے نہ سوچا کہ اگر پوچھا جاوے گا تو قوم کی تعریف کیا کریں گے۔

ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ کہ جو واقعات ایک جگہ ایک اثر پیدا کرتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ وہی واقعات دوسری جگہ بھی وہی اثر پیدا کریں۔ اب جس قوم کے لفظ کو ہی لے لیجیے۔ یوروپ اور امریکہ میں قوم کے معنے سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں قوم کے بھلا کیا معنی کیے جاویں گے۔ ایک انگلش قوم کی ہی مثال لیجیے۔ اس کے اندر ہر وہ شخص شامل سمجھا جاتا ہے۔ جو کہ انگلستان میں پیدا ہوا ہو۔ اور وہاں کے قانون کے مطابق برٹش رعایا کے حقوق حاصل کر چکا ہو۔ لیکن کیا ہندوستان میں پیدا ہونے سے کوئی شخص ہندو قوم کا ممبر کہلا سکتا ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو کروڑوں مسلمان اور لاکھوں عیسائی ہندو قوم سے خارج نہ کیے جاتے۔ اس جگہ ضرورت نہیں ہے کہ ہم مفصل طور پر اپنی طرف سے لفظ قوم پر بحث کریں۔ کیونکہ ہمارے آج کے عنوان سے ہی ظاہر ہے کہ ہم لفظ قوم کی کسی نئی تعریف کی پڑتال کرنا چاہتے ہیں۔

لفظ قوم کی یوں تو نیشنل کانگرس والوں نے بہت سی تشریح کی اور جو کچھ اس تشریح میں کمی رہ گئی تھی اُسے ہمارے مہرشی لاہوری کلچرڈ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی کشتی پھر بھی بھنور میں ہی پھنسی ہوئی تھی۔ کیونکہ "ہندو قوم کی قومیت کو قائم رکھنے کے لئے" اور "ہندو قوم اور ہندو ماتا کے اپنے ادیب سے ماتری بلن (ذبیحہ) کا بار اوتارنے کے لئے" اب ایک نئے صاحب میدان میں آئے ہیں۔ اور اپنی طرف سے ہندو قوم کی ایک نئی تعریف پیش کرتے ہیں۔ اور منجملہ دیگر بھائیوں کے ہم سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ ہم اُن کی تالیف کو "شروع سے آخیر تک بغور مطالعہ فرمانے کی تکلیف کو ہندو قوم کی خاطر گوارا" کریں۔ اور اپنی رائے سے اُنہیں اطلاع دیویں۔ ان نئے ہندو ماتا کے سپوت کا نام لالہ ٹھاکر داس ہے۔ اور آپ "وکیل چیف کورٹ اور میونسپل کمشنر ہوشیارپور رہیں"؟ ہم ہندو قوم کے لئے نہیں (کیونکہ اب تک ہمیں معلوم نہیں ہوا کہ اُس کی تلاش کس جگہ کریں) بلکہ لالہ ٹھاکر داس صاحب کی خاطر سے اُن کی تالیف کی پڑتال کریں گے۔ اور نتیجہ اپنے ناظرین کے روبرو رکھیں گے۔ تاکہ ہر ایک ہوشمند کو اس دقت طلب مشکل سوال کے حل کرنے میں جہاں تک ہو سکے مدد ملے۔

لالہ ٹھاکر داس صاحب کی کتاب کا نام ہے "سکھ ہندو ہیں" یہ کتاب ایک خالصہ بھائی کے ٹریکٹ کے جواب میں لکھی گئی ہے جس کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ خالصہ لوگ ہندو نہیں ہیں۔ اگر لالہ ٹھاکر داس صاحب اپنی تیر اندازیوں کا نشانہ صرف خالصہ صاحبان کو ہی بناتے اور آریہ سماج اور ویدک دھرم پر چوٹیں نہ کرتے۔ تو شاید ہم اُن کے رسالہ کی پڑتال کی زیادہ ضرورت نہ سمجھتے۔ لیکن لالہ صاحب نے خالصہ بھائیوں کے جواب دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ آریہ سماج کی نسبت بھی بہت سی غلط بیانیاں کرکے غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ پس جہاں ہم اس دلچسپ سوال پر بحث کرنے کے لئے طیار ہیں۔ کہ آیا ہمارے خالصہ بھائی ہندو کہے جا سکتے ہیں یا نہیں وہاں ساتھ ہی ہم لالہ ٹھاکر داس صاحب کے اُن دلائل اور حوالہ جات کو بھی نقل آریہ سماج کو ہندو قوم کی ایک شاخ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

لیکن قبل اس کے کہ ہم لالہ ٹھاکر داس صاحب کی تالیف کی پڑتال شروع کریں۔ یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ یہ پہلی ہی مرتبہ نہیں ہے کہ اس قسم کے کار خیر کے لئے لالہ صاحب میدان میں آئے ہیں جب آریہ سماج میں نفاق کا ابھی آغاز ہی ہوا تھا تو لالہ صاحب نے ہی سب سے پہلے نفاق کی آگ بھڑکانے کے لئے چٹھی نمبر ا چھپوا کر کنیا مہا ودیالہ کے خاتمہ کی کوشش کی تھی اور اُس کے بعد پے در پے چٹھی نمبر ۲ و چٹھی نمبر ۳ شایع کرکے جب چاروں طرف شعلے بھڑکا دئے تھے تب آریہ سماج سے کنارہ کشی کر لی تھی۔ وہ وقت تھا جبکہ پالیسی بازوں کے پھندے سے آزاد ہونے کی آریہ سماج کوشش کر رہا تھا۔ پس اسوقت جبکہ خالصہ لوگ ہندو ازم روپی مگرمچھ کے اندر سے نکلنے کی مبارک اور پاک جدوجہد میں لگ رہے ہیں۔ سوائے لالہ ٹھاکر داس کے اور کس آدمی کا حق ہو سکتا تھا کہ سب سے پہلے میدان میں آوے۔ لیکن جس طرح پر کہ آریہ سماج میں چٹھی نمبر ا و نمبر ۲ و نمبر ۳ شایع کرتے وقت لالہ صاحب لاہوری پالیسی بازوں کے نچائے ہوئے ناچتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بھی لالہ صاحب اُنہیں لاہوری شعبدہ بازوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کا کام دے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ دیباچہ میں ہی صفحہ ۲ پر فرماتے ہیں "فرقہ آریہ سماج نے بھی کچھ عرصہ کے لئے اپنے آپ کو ہندوؤں سے الگ قوم ظاہر کرنے اور بنانے کی بے سود سعی جاری کی۔ (معاف کیجئے گا۔ آپ خواب تو نہیں دیکھ رہے۔ آریہ سماج نے ویدک دھرم پھیلانے کی کوشش کی اور کر رہا ہے۔ نہ آریہ سماج نے اپنے آپ کو کوئی قوم ظاہر کیا اور نہ کوئی نئی قوم بنانی چاہی) لیکن جلد ہی اُس کے یہ بات آگئی کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ ہندو قوم کی قومیت سے علیحدہ ہو کر جدا قوم نہیں ہو سکتے۔ آخر کار ہندو قومیت کا تمیز کنندہ وہان کو سر تسلیم خم کرنا پڑا اور ماننا پڑا کہ ہم ہندو ہیں" لالہ ٹھاکر داس نے یہاں بڑی بھاری غلط بیانی کی ہے۔ آریہ سماج نے کبھی نہیں مانا کہ ہم ہندو ہیں۔ بلکہ اُس کا برابر دعویٰ ہے کہ ہم **آریوں کی سنتان** اور **ویدک دھرم** کے انویائی ہیں۔ اس کے آگے لالہ صاحب عدیم الفرصتی کا عذر پیش کرتے ہوئے رسالہ کو لکھنے کی وجہ حسب ذیل بیان کرتے ہیں "الّا بپاس خاطر اپنے چند **لاہوری دوستوں** کے باوجودیکہ میں اپنا علاج کرانے لاہور میں آیا تھا اس نازک کام کو اپنے ذمہ لینا پڑا" کیا یہ آپ کے چند **لاہوری دوست** آریہ سماج کے وہی "دور اندیش اور مدبر اراکین" تو نہیں ہیں جو کہ باوجود اپنے آپ کو آریہ سماجی کہے جانے کے بھی "سر تسلیم خم" کرکے مان بیٹھے ہیں۔ کہ "ہم ہندو ہیں"۔

(باقی آئندہ)

نوٹس

آریہ سماج نوشہرہ کو واسطے تعلیم لڑکیوں کے ایک سنسکرت دان ادھیاپکہ کی ضرورت ہے جو کہ اچھی اُپدیشکہ ہووے۔ تنخواہ با حسب لیاقت مبلغ ۔۔ روپیہ ہوگی۔ درخواستیں پتہ ذیل پر ہونی چاہئیں۔

رام سرن منتری آریہ سماج نوشہرہ۔

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

اس مطبع میں چھپائی کا کام بہت عمدہ بنرخ ارزاں ہوتا ہے۔ درخواستیں بنام اسسٹنٹ مینیجر مطبع مذکور ہونی چاہئیں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایڈیٹوریل نوٹس

تم پوتر ہو

خواہ کسی فرقہ یا جماعت کی حالت کو نظر کی نگاہ سے دیکھو ہمارے دیش میں اس وقت ناپاکی کا راجیہ معلوم ہوتا ہے۔ بچوں سے لیکر بڈھوں تک کی زبانیں تو عموماً ناپاک ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسی گندی گالیاں کہ آپ ہوشیارپور کے بکوٹ پچ وقت سنو گے۔ ویسی ہی بیہودہ گالیاں آپ کو ویسی گلیوں کے گھروں اور ویسی ہی مقام کی کرسیوں پر سے سنائی دیگی۔ جن گالیوں کا پرچار کہ کھتوں زمینداروں میں سمیج سے بہادت دکھلائی دیتا ہے۔ سرداروں خان بہادروں اور رائے بہادروں کی محفلوں میں وہی گالیاں بناوٹ سنگار کے ساتھ پیش کیجاتی ہیں۔ دماغ سے جب ہم عمل کی طرف غور کرتے ہیں تو ہمیں اپنے دیش واسیوں کے جسمانی تمام عملوں کے اندر ناپاکی کام کرتی ہوئی دکھلائی دیتی ہے۔ پھر ہم کیسے یقین کرلیں کہ ناپاک اعمال اور زبان رکھنے والے لوگ پاک خیالات رکھتے ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ایم اے ڈسٹرکٹ جج نے ہم سے بات کرتے ہوئے ظاہر کیا تھا کہ اگر کوئی جوان مرد کسی جوان عورت سے بات کرتا ہو تو سوائے اس کے کچھ سوچ ہی نہیں سکتے کہ دونوں بدکاری کی نیت سے اکٹھے ہوئے ہوں گے۔ یہاں بہن بھائی کے پریم کو کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پتا پتری کے باہمی پریم کی کوئی قدر ہی نہیں کر سکتا۔ اس اپوترتا کے پرچار نے ہمیں گراتے گراتے رساتل کو پہنچا دیا۔ لیکن کیا ہم نے اب بھی ہوش سنبھالا ہے؟ ہرگز نہیں! ہم ابھی ناپاکی کے بہاؤ میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن کیا دکھوں سے چھوٹنا ہر ایک انسان کا پرم پرشارتھ یعنی اعلیٰ اُدیشیہ نہیں ہے؟ اور کیا سوائے پرماتما کے کوئی اور طاقت شدھ سوروپ نہیں ہے؟ جب وہ شدھ سوروپ ہے تو ناپاک من اور ناپاک آتما کو لیکر اس کے دربار میں کیونکر جا سکو گے۔ اس لئے تم پوتر ہو تاکہ پوتر پرماتما کے دھام میں پہنچ سکو۔

فحش کتابیں

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک گندہ اشتہار ہمارے اس تقسیم کے لئے ایک شخص نے بھیجا تھا۔ اُس اشتہار میں بڑی بے شرمی سے شربت وصال اور "مجربات بو علی سینا" نامی کتابوں کی تعریف کی ہوئی تھی۔ گویا اُردو دانوں کو اعلیٰ درجہ کے شہوت پرست بنانے کے سامان جتلائے گئے تھے ہم نے اشتہار کے مصنف کی خدمت میں بڑے پریم سے اپیل کی تھی کہ وہ ایسی گناہ آلودہ کارروائی کو چھوڑ دیوے اور ساتھ ہی اپنے اخبار میں ان اشتہاروں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرکے اُن کے شایع کرنے سے انکار کیا تھا۔ لیکن اس کا اثر شاید کچھ بھی نہ ہوا اب پیسہ اخبار مورخہ ۲۲ اپریل میں چھپا ہے کہ یہ کتابیں لاہور کے کتب فروشوں کے یہاں سے فحش لٹریچر سمجھکر پولیس نے برآمد کی ہیں۔ ہماری رائے میں ایسے لٹریچر کو پھیلانے والوں کو سخت سے سخت ممکن سزا ہونی چاہئے۔ تاکہ آئندہ کے لئے گمراہ کرنے والوں کے حوصلے نہ بڑھ سکیں ٭

کیا ہندوؤں کے پوران فحش نہیں ہیں۔

ہندوؤں کے پورانوں کے عام فہم ہندی میں ترجمے [illegible] سے چھپکر مطبع راجہ نولکشور سے شایع ہو رہے ہیں کیا پولیس والوں نے کبھی اُن کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ ہم افسران پولیس سے استدعا کرتے ہیں کہ نولکشور پریس کے پورانوں کے ترجمے لاہور کے لالہ جیند چینی کی دوکان سے خرید کر پڑھیں اور پھر بتلا دیں کہ آیا شربت وصال کے مصنف سے پورانکوں کی کارروائی اور ممبروں سے پرچار کرتے ہیں کہ اگر اُن کو اپنی سنتان سے پیار ہے اور اگر انہیں لاکھوں تعلیم یافتہ سادھو ہندوؤں اور کروڑوں جاہل ہندو عورتوں کے اخلاق کی کچھ پرواہ ہے تو سر دو کمیٹی سے یہ ظاہر کردیں کہ پوران اُن کے دھرم گرنتھ نہیں ہیں۔ ورنہ وہ دن دور نہیں ہے جبکہ یہ تعلیم ہماری عورتوں کی رہی سہی عصمت کو بھی خاک میں ملا دے گی۔

دھرم میں بازی

ہم قماربازی کے ہر حالت میں برخلاف رہے ہیں خواہ وہ کیسی ہی مہذب شکل کیوں نہ دھارن کرکے ہمارے روبرو پیش ہو۔ جب آریہ سماجوں نے اپنے مندروں کی تعمیر کے لئے لاٹری ڈالنی چاہی تو ہم نے سخت مخالفت کرکے بعض بھائیوں کو دشمن بنا لیا۔ اور جب کہ مورتی پوجا کے سدھ کرنے والے کے لئے نقد انعام مقرر کیا گیا تھا تب بھی ہم نے اپنی آواز ایسی حرکت کے برخلاف اُٹھائی تھی۔ اب کلکتہ کے بابو اُمان کانت دھرم نے پر مورتی پوجا کو ویدوں سے ثابت کرنے والے کے لئے دس ہزار روپیوں کا انعام تجویز کیا ہے۔ اور اسی مضمون کا ایک مفصل اشتہار بھی شایع کیا ہے ہمیں نہایت افسوس ہے کہ ہمارے آریہ بھائی بعض اوقات مخالفوں کی بیہودہ گوئیوں سے تنگ آکر خلاف اصول دلیرہ اختیار کر لیتے ہیں۔ سچائی کے لئے کسی شرط کی ضرورت نہیں ہے۔

پورانک عجیب دلیل

لیکن بھارت متر کلکتہ نے جو دلیل کہ مورتی پوجا کے ثبوت میں پیش کی ہے وہ اس قابل ہے کہ آب زر سے لکھی جا کر ہر ایک مورتی کے مندر میں لٹکائی جاوے۔ بھارت متر کے ایڈیٹر فرماتے ہیں کہ مورتی پوجا کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ کروڑوں کا دان مورتیوں پر ہوتا ہے اور بے شمار مندر مورتیوں کے موجود ہیں۔ اگر مورتی پوجا کی ضرورتی کا بھی ثبوت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قمار بازی ہی لیے سیکھتے ہیں کہ قمار بازی کی نہر بلی اسی سے ظاہر ہے کہ لاکھوں قمار خانہ موجود ہیں اور بادشاہوں تک اس میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ کیا سنسار میں لاکھوں۔ کروڑوں ویشیاؤں کی موجودگی وبھچار کی برتری کو ثابت کر سکتی ہے۔ افسوس ہے۔ ایسی عقل اور ایسی دلیل پر ۔

ٹہری گڈھوال میں ویدک دھرم پرچار

ہمارے ناظرین پہلے سن چکے ہیں کہ ٹہری کے راج میں پنڈت گردھاری لال جی پرچار کرتے گئے تھے۔ اور ۱۲ اپریل تک علاوہ ایک مولوی کے باتیں تناسخ اور نجات پر بحث کرنے کے بڑے مشہور ویاکھیان ہو چکے تھے۔ اب ٹہری کے نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے بعد ۱۳ اور ۱۴ کو پرمیشور اور مورتی پوجا پر ویاکھیان ہوئے۔ نیز نو پرانک پنڈتوں کے جواب دئے گئے۔ پورانکوں نے بہت شور مچایا۔ ۱۵ اپریل کو مہاراجہ صاحب ٹہری کے سنمکھ بھی بڑا اتم ویاکھیان ہوا جس پر مہاراجہ صاحب نے بڑی پرسنتا پرگٹ کری۔ ۱۶ اپریل کو ہون ہو کر آریہ سماج قایم ہوا جس کے ادھکاری وسبھاسد حسب ذیل ہیں:

ڈاکٹر دیال داس جی پردھان۔ پنڈت گنگانند جی منتری۔ بابو جگت چند ٹریژرر۔ پنڈت ہری دت جی پستکادھیکش۔ میگھ چند جی اور گوپال چندر جی سبھاسد ان کے علاوہ تین اور سبھاسد ہیں۔ اسکے پنڈت گنگانند جی بڑے ویدک آریہ پہلے سے موجود ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ان کے پورشارتھ اور ایشور کی کرپا سے یہ چھوٹا سا بیج بڑا سایہ دار درخت بن جاویگا۔ جس کے نیچے ہزاروں دہرم کے پیاسے شانتی لابھ کیا کریں گے ۔

لغو — اسی کا دفتری کام ... [illegible]

ریویو

ناٹڑی پرکیشا مؤلفہ پنڈت گھنشام شرما گوسوامی ملتان نواسی جس میں ناڑی دیکھنے کے لیئے قاعدوں کے علاوہ قارورہ دیکھنے کا قاعدہ بھی دیا ہے۔ اصل سنسکرت شلوک پرمان کیلئے خاتمہ کتاب پر درج ہیں۔ قیمت مجلد ۱ر

ایشاواسیہ اپنشد مترجمہ پنڈت گھنشام شرما گوسوامی ملتان نواسی بزبان ہندی۔ ایشوپنشد کے منتروں کا سرل ہندی میں لفظی ترجمہ۔ خاتمہ پر کچھ ٹپن بھی دیتے ہیں۔ قیمت فی جلد ۱ر

اخبار آریہ بھیر لاہور کا پہلا نمبر آگیا ہے پنڈت رام بھجدت بی۔ اے پلیڈر امرتسر اور لالہ کانشی رام ویدیا لنکار پنجاب ایوروید ک اوشدھالہ لاہور اس پرچہ کے ایڈیٹران لکھے ہیں۔ پہلے نمبر کے مضامین اور ابتدائی وعدے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ پرچہ صحیح خیالات پھیلانے اور آریہ دہرم کے شایع کرنے میں ضرور کامیاب ہوگا۔ اگر ایڈیٹران اپنا کام تندہی سے کرتے رہے۔ ہم اپنے نئے ہمعصر کو مبارکباد دیتے ہیں اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ اسے ستی کی طرف چلنے کی پریرنا ہوتی رہے۔ تقطیع ۲۶x۲۲ کا نصف۔ حجم ۹ صفحہ۔ قیمت بلحاظ مضامین وکاغذ وغیرہ ۲ روپیہ سالانہ سستی ہے درخواست خریداری بنام لالہ متھرا داس ملہوترہ مینیجر آریہ ویر (مہلہ وسوتر منڈل) لاہور ہونی چاہیئے ۔

لوکل

کرنل رینک صاحب بہادر نے ڈپٹی کمشنری کا چارج ۲ مئی ۹۹ء کو مسٹر کنگ صاحب کے سپرد کر دیا۔ کرنل رینک کے برتاؤ سے تمام لوگ خوش تھے۔ خصوصاً ایسی وقت میں جبکہ طاعون نے اب تک اس ضلع کو نہیں پہنچ کر ان کا رحم تیمت تھا۔ کرنل صاحب نے بجر بہ کار ہی تھے۔ بلکہ ان کی طبیعت میں ہندوستانیوں کے ساتھ ہمدردی کا خاص وصف موجود تھا۔ ہم نے آج تک کسی حیثیت میں بھی کسی انگریز یا دیگر حاکم کے ساتھ نہ رابطہ پیدا کیا اور نہ ان سے کچھ چاہا۔ لیکن اس قدر اس وقت ہمیں بھی کہنا پڑتا ہے کہ جہاں ہم کو اپنے پندرہ سولہ سالہ تجربہ میں کبھی کسی ڈپٹی کمشنر کی علیحدگی کا خیال تک نہیں ہوا وہاں کرنل رینک کی علیحدگی کو ہم نے محسوس کیا ہے۔ صاحب بہادر جہاں جائیں گے۔ ہماری ہمدردی ان کے ساتھ جائیگی۔ (ایڈیٹر)

سر کنور ہرنام سنگھ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ہمارے شہر کے ایک رکن ہیں۔ گو عیسائی ہو گئے ہیں تاہم اپنی پوشش اور عادات کو انہوں نے نہیں بدلا۔ صورت سے ایک معمولی ہندوستانی رئیس معلوم ہوتے ہیں لیکن بات چیت کرنے پر ان کے دل ودماغ کا پتہ لگتا ہے۔ ریاست کپورتھلہ کی بدقسمتی تھی کہ ایسا مدبر۔ نیک دیانتدار اور خدا ترس آدمی ریاست کے کام سے علیحدہ ہو گیا۔ آپ کے بڑے صاحبزادے کنور رگھبیر سنگھ بیرسٹری اور بی اے وغیرہ کے امتحانات پاس کرکے آچکے ہیں۔ دو اب تک ولایت انگلستان میں ہیں۔ ایک سول سروس اور دوسرا ڈاکٹری کی طیاری کر رہا ہے۔ سب سے چھوٹا بیٹا ایف۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہوا ہے۔ سر ہرنام سنگھ نے ایک اعلیٰ گرہستھ کی طرح اپنی اولاد کی پرورش کی ہے۔ کاش کہ ہمارے دیش کے رئیس لوگ ان سے عبرت حاصل کریں اور اپنی اولاد کو صحیح تعلیم دینا سیکھیں۔

آریہ سماج کا ہفتہ وار جلسہ بدستور ہوا۔ بہت سے بھائی بوجہ مختلف آریہ سماجوں کے جلسوں کے غیر حاضر تھے۔

دوآبہ ہائی سکول میں سے ۱۰ طالب علم واسطے امتحان انٹرنس کے بھیجے گئے تھے جن میں سے ۸ کامیاب ہوئے اور ۲ زیر تجویز ہیں۔ واضح رہے کہ جس طرح دیگر پرائیوٹ سکول نالایق لڑکوں کو آخر کار پرائیوٹ سٹوڈنٹ

سکول میں کارروائی نہیں ہوتی۔

دوآبہ ہائی سکول میں آج کل دھرم شکشا کا بڑا اعلیٰ انتظام ہے۔ انٹرنس کی جماعت پنجم کو لالہ منشی رام جی ہر روز دھرم شکشا دیتے ہیں جس میں دھرم پالن کرنے کی عملی ہدایتیں ہوتی ہیں۔ دو جماعتوں کو لوکل آریہ سماج کے پنڈت رلا رام جی شکشا دیتے ہیں۔ بھی طرح اور لائق لائق اصحاب دھرم شکشا کا کام کرتے ہیں۔ اس سکول کا بورڈنگ ہاؤس سب سے اعلیٰ سمجھا جاتا ہے اور یہ امر مشہور ہے کہ اخلاق اور نیک چلنی میں اس سکول اور بورڈنگ ہوس کے طلبا بہت اعلیٰ ہیں۔

آریہ سماجک خبریں

منٹگمری آریہ سماج نے بھی لالہ جے چندر جی کی بے وقت موت پر سخت افسوس کا اظہار کیا۔

چکر وِشنہ آریہ سماج میں پنڈت مکند لال اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی وشمالی نے ۱۲ اپریل سے ۱۵ اپریل تک ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ نہایت عمدہ اثر ہوا۔ بابو کیشب چندر صاحب کلرک محکمہ بندوبست ممبر بنے۔

سسوتی ضلع مظفرنگر میں چودھری خوب چند جی نے ۱۹ اور ۲۰ اپریل کو بڑے موثر دو اُپدیش دئیے۔ امید ہے کہ یہاں جلد آریہ سماج قائم ہو جاویگا۔

آریہ سماج ہانسی (ضلع حصار) اور رام نگر (ضلع گوجرانوالہ) نے بھی لالہ جے چند جی کی موت پر اظہار افسوس اور ہمدردی کیا ہے۔

پونا بھگت رام اور سیو ہیشے نے ۱۵ روپیہ پہلے جمع کرکے بھیجے تھے اور اب ۱۵ روپیہ پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے جمع کرکے انہوں نے بھیجا ہے۔

ماسٹر درگا پرشاد جی نے اپنے سکول کے ساتھ ایف۔ اے کی جماعت کھولنے کا اعلان دیدیا ہے اور اُمید

…ہے ۔ ماسٹر جی کا ارادہ ہے کہ ایف۔ اے میں پہلا اشٹک رگوید کا پڑھایا کریں۔ ماسٹر جی پورشارتھی تو غضب کے ہیں اُمید ہے کہ اپنے ارادہ میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

آگرا کے پاس گنگوروں کے میلے میں پنڈت دولت رام مارگ اُپدیشک نے پچیس دھرم پتر ۵۰۰ کی حاضری میں دیا کہا دیا۔

آریہ ورت رانچی کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ اس اخبار کے چلانے کے لئے سال گذشتہ میں تین صد روپیہ کا گھاٹا ہوا۔ افسوس کہ آریہ ساماجک پُرش اپنا ایک ہندی کا آرگن بھی زندہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

ملتان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ختم ہوا۔ ۲۸ کی شام کو نگر کیرتن تھا۔ ۲۹ اور ۳۰ اپریل کو اُپدیش اور لیکچر ہوئے۔ پنڈت دولت رام جی کے اُپدیشوں کو لوگوں نے بڑے پریم سے سُنا۔ پنڈت رام بھجدت بی۔ اے کے دو لیکچروں نے لوگوں کی طبیعتوں کو ہلا دیا۔ ہندو و مسلمان سب متاثر معلوم دیتے تھے۔ وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل پنڈت دولت رام جی نے کیا تھا۔ کل گیارہ سو روپیہ سے زیادہ ہوا۔ جس میں سے صہ نقد کنیا مہاودیالہ کو ملا۔ باقی میں سے صہ یا ۵ روپیہ اور فنڈوں کے لئے اور باقی کُل وید پرچار فنڈ کے لئے۔ تفصیل آئندہ پرچہ میں ہوگی۔ سنتری سماج کا جلسہ یکم مئی کو ہوا جس میں کنیا مہاودیالہ کے لئے اپیل ہونے پر ۵ روپیہ جمع ہوئے۔ بلحاظ حاضری سامعین یہ جلسہ گذشتہ سالوں سے بڑھ چڑھ کر تھا۔ ہم لالہ کانشی رام جی پردھان آریہ سماج ملتان کو اس کامیابی کے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔

مظفرگڈھ آریہ سماج کا جلسہ بھی بڑی کامیابی سے انہیں ایام میں ہوا۔ باہر سے ضلع مظفرگڈھ کے سو سوا سو دیہاتی بھائی آئے تھے۔ بڑا پریم تھا۔ لیکچروں اور اُپدیشوں میں آنند رہا۔ پنڈت گرودھاری لال جی نے وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل کی تو قریباً سام

اور قریباً ۵ صہ کنیا مہاودیالہ جالندھر کے لئے تھا۔

جھنگ میں پنڈت دولت رام جی کے دیا کہیان سے لوگ بہت پرسن ہوئے لالہ سوایا رام جی کے دو پتروں کے یگیوپویت سنسکار پنڈت جی نے کرائے جن میں لالہ سوایا رام نے ۵ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا۔

آریہ سماج لودہیانہ (۱) جمنا پرساد آریہ سکول لودہیانہ تمام ضلع بھر کے مڈل سکولوں میں سے اول رہا۔ اس سکول کے لڑکوں میں سے (جو سب کے سب ہی پاس ہوئے ہیں) ۳ لڑکے اول۔ دوم۔ سوم رہے اور ڈسٹرکٹ کے تینوں وظیفے چار چار روپیہ کے جمنا پرساد آریہ سکول کے طلبا نے حاصل کئے۔ یہ منشی مادہو سروپ صاحب منیجنگ کمیٹی جمنا پرساد آریہ سکول کی دلی توجہ و اُتساہ کا پھل ہے۔

(۲) بتقریب تبدیل مکان جمنا پرساد آریہ سکول لودہانہ ہون کیا گیا۔ ۲۳ اپریل ۹۹ء کو ستیارتھ جلسہ میں جدید پرارتھنا اوپاسنا کے لالہ امراؤ سنگھ جی پہلے آریہ سماج نے سنسکار ودھی میں سے گرہست آشرم پر بڑا اسنوہر اُپدیش دیا۔ اُن کے بعد پنڈت بہاری لال جی اُدہیاپک نے گیتا کی کتھا کی اور منتری سماج نے اخبار سبھا کے وست دھرم پرچارک سے دہارک نوٹس و خبریں پڑھ کر سُنائیں۔

(۳) لالہ پوران چند صاحب بزاز روپڑ نے بھی مبلغ صہ روپیہ اپنے پتر کے جنم پر لودھیانہ سماج کو دان دئے۔ لالہ پورن سنگھ و لالہ گوکل چند ڈینامٹرو نے مبلغ صہ روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیا۔ سماج کی طرف سے دھنیاواد کے یوگیہ ہیں۔

(۴) لالہ گنپتی لعل صاحب سبھاسد شری بستی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بجائے لالہ امراؤ سنگھ جی رئیس سبھاسد آریہ سماج لودھیانہ سبھاسد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب منتخب ہوئے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سری نگر کشمیر - (۱) سری نگر آریہ سماج
نے جلسہ انترنگ سبہا منعقدہ ۲۲ مارچ ۹۹ء
میں یہہ ریزولیوشن پاس کیا کہ ذیل کے چار تہواروں
پر فہرست چندہ بامداد مختلف فنڈات آریہ سماج
کھولی جایا کرے۔

(الف) بیساکھی پر بامداد گورو کل فی کس ۴ر
(ب) راکھی ترپن پر بامداد کنیا مہاودیالہ فی کس ۲ر
(ج) دیوالی پر حسب معمول چار آنہ فنڈ یا کوئی دیگر تجویز مناسب
(د) لوہڑی پر بامداد اناتہ آلہ فی کس ۴ر

یہہ چندہ ہر ایک ممبر سبہا یک سماج کو لازمی اور ضروری دینا چاہئے۔ اور دوسروں سے جو کچھہ وصول ہو لینا چاہئے۔ (نوٹ) مد (ج) کی آمدنی نصف کنیا اناتہ آلہ جلندہر اور نصف یتیم خانہ فیروزپور کو دی جاوے۔

(۲) میلہ بیساکھی پر پرچار - ایشور کی کرپا سے جیوں جیوں سری نگر میں پنجابی صاحبان کی تعداد بڑہتی جاتی ہے تیوں تیوں ہندو تیوہاروں کو بہی ترقی ہوتی جاتی ہے جن میں سے میلہ بیساکھی (جو کہ ہندوؤں میں ایک نوروز مانا جاتا ہے - اور حقیقت میں یہہ درست بہی ہے) سری نگر میں گو امسال بمقابلہ سال گذشتہ بوجہہ بربادی رونق پر نہ تہا۔ مگر موسم کی خرابی کا اندازہ لگا کر کہا جا سکتا ہے کہ اچہا ہجوم تہا۔ یہہ میلہ اُن باغات ... میں ہوتا ہے جنکی وجہہ سے کشمیر مشہور ہے ... ہو گفتہ جانئے کہ بکشمیر در آید۔ گر مرغ کباب ست ... بال و پر آید" سری نگر آریہ سماج نے اوم کا جہنڈا ... نشاط باغ کی بارہ دری کے بالاخانے پر لگایا ... چونکہ نیچے کی جگہہ میں سنگہہ سبہا گرنتہہ صاحب کا دربار لگایا کرتی تہی - مگر امسال نہ معلوم کہ کیوں سنسان ... بعدہٗ ہون و پراتہنا لالہ گوبند سہائے جی بیدوان نے یوگ شاستر کے دو تین سوتروں کی ویاکہیا کر یوگ کے فائدے اور یم نیم کے سادہن بتلائے۔ تت پشچات لالہ گوری شنکر نے اُس خوشی کا ذکر کیا جو کہ ہندو ماتر ... دلوں میں بیساکھی کے دن ہوتی ہے اور اُس خوشی کو ... بعض شراب خوری اور بیہودہ بکواس میں صرف

نہ کرنے - کمر ہمت باندہ اتفاق کی اعصا ہاتہہ میں لیکر دہارمک جستجو کے لئے پرینا کی - اور اُسی وقت فہرست چندہ بامداد گورو کل کہولی گئی - آنا فاناً میں صہ نقد اور وعدہ ہوا - ابہی فہرست جاری ہے پہر جلسہ سماپت ہوا - ٹریکٹ اور رسالجات فروخت اور تقسیم کے واسطے رکہے گئے تہے - قریب ۲۰ ٹریکٹ مفت تقسیم کئے - اور قریب ۸ ر آنہ کے فروخت ہوئے۔

(۳) لالہ دستی رام جی پستکادہکش نے اپنی سگائی ہونے پر ۲۶ ر اپریل ۹۹ء کو ایک ہون ویدک ریتی سے کرایا - آئے ہوئے بہائیوں کا لالہ صاحب نے مٹھائی سے اورستکار کیا - اور اُس خوشی کے موقعہ پر ذیل کا دان دیا - لوکل سماج عہ گورو کل عہ کنیا مہاودیالہ عہ - ایشور ہمارے بہائیوں کو خوشی کے دن دکہاوے - اور وہ پیاری آریہ سماج کو ایسے مواقعات پر ضرور یاد کریں۔ (گوری شنکر منتری)

۲۴ ر اپریل ۹۹ء کو لالہ رام جیمل سبہاسد آریہ سماج بہوانی کے پتر کا چوڑا کرم اور ان پراشن سنسکار اور ۲۵ ر اپریل ۹۹ء کو لالہ کاشی رام سبہاسد آریہ سماج بہوانی کے پتر کا مکہیو پیوٹ سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت دیواکردت جی حصار نواسی نے کرایا۔

جرو زالتوار تاریخ ۳۰ ر اپریل ۹۹ء کو حصار سے پنڈت دیواکردت جی صاحب نے قصبہ چرخی دادری ریاست مہاراجہ صاحب جیند میں جا کر لالہ گہنیا لعل صاحب اہلکار والیہ سر رشتہ دار منصفی دادری کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا - ایک روپیہ کنیا اناتہ آلہ جلندہر اور ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کو دان دیا۔

آگرا ودت ہو کہ آگرا نگر میں سب ودیارتہیوں کے آرام کے لئے ایک ودیارتہی آشرم کُہلا ہے جس میں کہ ودیارتہیوں کے کہان پان کا اور ٹہہرنے کا اتی اُتم پربندہ کیا ہے میڈیکل سٹوڈنٹ اور انیہ ودیارتہی جو یہاں کے رہنے والے ہیں اور جو باہر سے آکر یہاں پڑہتے ہیں اُنکو آگرہ میں اپنے کہانے پینے کا بڑا کشٹ ہوتا تہا

اس کو نوارن کرنے کے لئے اس کمیٹی نے ودیارتہی آشرم میں بہت اچہا پربندہ کیا ہے۔ جو ودیارتہی مہاشئے باہر سے آگرے میں رہیں یا ٹہہریں وہ آنند پوروک اس آشرم میں ٹہہر سکتے ہیں اور جن مہاشوں کو ودیارتہی آشرم کے بارہ میں کچہہ دریافت کرنا ہو یا اس کے نیم منگانے ہوں وہ نیچے لکہے پتہ پر خط و کتابت کریں۔
دولت رام شرما مارگو پدیشک منیجر ودیارتہی آشرم گوڑکی منڈی آگرہ۔

مردان آریہ سماج کا انتخاب بتاریخ ۲۳ ر ماہ اپریل ہوا - اتفاق رائے سے جگن ناتہہ جی پردہان - لالہ چند بہاتیہ سکرٹری - باوا لہنا سنگہہ جی خزانچی - سردار گوپال سنگہہ جی اسسٹنٹ سکرٹری - سردار لال سنگہہ جی - وسردار تارا سنگہہ جی ممبر انترنگ سبہا مقرر ہوئے - نیز سماج مند کی رجسٹری بنام آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ہو گئی۔

لالہ گنپت رائے منتری آریہ سماج جلال آباد ضلع امرتسر لکہتے ہیں۔ "(۱) یکم بیساکہہ سمت ۱۹۵۶ کو گوئیندوال کے میلہ بیساکہی پر حسب تحریک لالہ سنت رام و لالہ لچہمن داس آنرکی ہمارے سماج سے آٹہہ بہائی - اور ویروال سے دو بہائی ویدک دہرم پرچار کے لئے گئے۔ لالہ سنت رام کے مکان میں یگیہ منڈپ کیلوں اور پہولوں سے رچا گیا - سگندت سامگری سے ہون ہوا - ازاں بعد لالہ گور بخش رام کوشادہکش آریہ سماج جلال آباد نے پراتہنا کرائی - حاضری ستری اور پرشوں کی ۷۰ کے قریب تہی - اُتم اُتم بہجن گائے گئے - پہر بازار میں بحاضری ۱۵۰ مہراوپکیان سکہہ کس طرح مل سکتا ہے پر ہوا - پہر لالہ بساکہی رام جی ویروال نواسی نے گورو کل کے لئے اپیل کی - سے نقد چندہ ملا (۲) اُسی دن ہمارے آریہ سماج کے پرشارتہی لالہ گوربخش رائے جی ڈڈہ واقعہ ریاست کپورتہلہ میں ایک وواہ پر بدہارے - وہاں پر اُنہوں نے گورو کل کے لئے بہکشا مانگی جہاں سے صہ روپیہ نقد لائے - اور آریہ سماج جلال آباد کے لئے ایک ممبر کی درخواست ممبری لائے - (۳) ۱۰ ر بیساکہہ سمت ۱۹۵۶ کو لالہ ٹہاکر داس اُپ پردہان کے دو پتروں کا چوڑا کرم سنسکار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پنڈت سسر دیال جی ہیروئیر ایڈیٹر آریہ دھرم رکشک لاہور نے ویدوکت ریتی سے کرایا جس کا اثر عمدہ ہوا۔ لالہ ٹہاکرداس جی نے عہ روپیہ پنڈت جی کو عہ وید پرچارفنڈ اور عہ روپیہ لوکل سماج کو علاوہ لاگ لاگیان دان دیا۔

تازہ خبریں اور رائیں

فرانس اور ریاست سیام کے درمیان باہمی معاہدہ ہوگیا ہے جس کے روسے کہ سیام کی ریاست میں محکمہ عمارت کے کل افسر فرانسیسی ہوں گے۔ اور آیندہ سے سیام کے سکولوں میں بھی فرانسیسی زبان ہی پڑہائی جاوے گی۔ شاید یہہ معاہدہ کسی نئے پولیٹکل فساد کی بنیاد ٹھہرایا جاوے۔

سید احمدی فرقہ کے مسلمانوں کی سالانہ تعلیمی کانفرنس کا اجلاس دسمبر ۱۸۹۹ء میں بمقام کلکتہ کرنیکا خیال ہے۔ نواب محسن الملک سکرٹری علی گڈہ کالج کمیٹی نے دورہ لگا کر اپنے کالج کے حق میں خوب اچھے خیالات پیدا کیے ہیں اور ساتھ ہی ۷۰ نئے بورڈ کالج میں بھجوائے ہیں۔

انگلستانی مسیحی چرچ کے نئے جھگڑے کی متعلق گورنمنٹ ہند نے راضی نامہ کرلیا ہے۔ گرجا میں آیندہ سے وہی دیگر پادری وعظ کرسکیں گے جنہیں کہ حلقہ کا لاٹ پادری اجازت دیوے۔

ولایت انگلستان میں مدرسوں کے اُستادوں کی ایک انجمن ہے جس کا اجلاس ۳ اپریل ۱۸۹۹ء کو شروع ہوا تہا۔ اس میں ۱۷۰۰ دستر ہ سو ڈیلیگیٹ جمع تھے۔ عموماً رائے یہہ تہی کہ مذہبی تعلیم ضرور دی جانی چاہئے۔ اور کہ تعلیم کے کل خرچ کا بوجھہ پبلک فنڈ پر پڑنا چاہئے۔ ہندوستان میں مشکل یہہ ہے کہ ایک طرف تو مذہبوں کا کچھہ ٹہکانا نہیں۔ اور دوسری طرف لوگ پرائیوٹ سکولوں کے کھولنے کے دلدادہ ہورہے ہیں۔ جن میں عموماً خواہ کسی پیرایہ میں ہو خودغرضی کا دخل ہوتا ہے۔

انگریزوں کی بھی عجب ولایت ہے آجکل نئی روشنی والی عورتوں نے نیم مردانہ پوشاک پہننی شروع کردی ہے اور اُسی پوشاک کو پہنکر بائسکل پر عورتیں چڑہتی ہیں اس پوشاک سے ملبس ہوکر ایک لیڈی صاحبہ ایک ہوٹل میں گئیں۔ ہوٹل والی نے انہیں مردانہ کمرے میں داخل کردیا۔ لیڈی واپس آئیں اور اصرار کیا کہ عورتوں کے کمرے میں انہیں کہانا دیا جاوے ہوٹل والے نے انکار کیا۔ لیڈی نے قانونی فیصلہ لینے کی خاطر دعویٰ جڑدیا۔ دعویٰ خارج ہوگیا۔ گویا کوئی بھی لیڈی مردانہ پوشاک پہنکر کسی کو مجبور نہیں کرسکتی۔ کہ خالص عورتوں کی سوسائٹی میں اُسے بیٹھنے کی اجازت دیجاوے لیکن یہہ ولایتی عورتیں اس حق کو بھی نہیں چھوڑنی کی۔ ہم نہیں سمجھتے کہ پوشاک سے کیا فرق آجاتا ہے چین بھوٹان وغیرہ میں مردوں اور عورتوں کی ایک ہی پوشاک ہے

سلہٹ (علاقہ آسام) میں ایک غار کا پتہ لگتا ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ چین میں جانکلتی ہے۔ دیکھئے انگریزوں کی تحقیقات کیا نتیجہ بتلاتی ہے۔

بنگال کی بعض مسلمان جماعتوں میں اس عقیدے کا رواج ہے کہ بکر عید کے دن جو بکرا ذبح کیا جاوے وہ پل صراط سے عبور کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہہ ہندوؤں کی بیترنی ندی والی کہانی کی گرنٹ پوران سے لیکر تقلید کی گئی ہے۔ اسلام کی نسبت حضرت حالی سچ کہتے ہیں کہ ع وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر

بھارت مترکلکتہ شکایت کرتا ہے کہ بھارت دھرم مہامنڈل کی جو شاخ چندہ اکٹھا کرنے کے لئے کلکتہ میں پنڈت دین دیال صاحب قائم کر گئے تھے وہ سست پڑگئی اور کچھہ کام نہیں ہوا۔

کراستھہ ویٹ گرلز ہائی سکول جو کہ لکھنؤ میں پہلے پہل کھولا گیا تہا۔ اب الہ آباد میں راجہ جے کشن داس جی کی کوششوں سے آگیا ہے۔ لکھنؤ میں تعداد کنیاؤں کی ۲۰ یا ۲۵ سے کبھی نہ بڑہی تہی اور وہاں ۲۰ ہزار کے قریب خرچ پڑگیا تہا۔ اب لالہ روشن لعل بیرسٹر فرماتے ہیں کہ اس میں ۵۰ لڑکیاں پڑہتی ہیں۔ اس سکول میں صرف بڑے لوگوں کی لڑکیاں ہی پڑہائی جاتی ہیں۔ پہلے فی بورڈر عہ روپیہ ماہوار خرچ پڑتا تہا۔ اب فی بورڈر محض عہ ماہوار پڑتا ہے جواب بھی کہنا چاہا و دیالہ کے آشرم کی نسبت عہ روپیہ ماہوار زیادہ ہے۔ دھرم شکشا سکول میں نہیں ہوتی بلکہ بورڈنگ ہوس میں پنڈتانی جی اور بیگم صاحبہ ہندوانیوں اور مسلمانیوں کو علیحدہ علیحدہ دھرم شکشا دیتی ہیں۔ یہہ طریقہ دھرم شکشا کا ہمیں تسلی بخش نہیں معلوم دیتا۔

چیکاگو کے ڈاکٹر مرنی صاحب نائیٹروجن گیس کے ذریعہ سے تپ دق کا علاج کرتے ہیں جسمیں کامیابی ہوئی ہے۔

بہار کے ہوئیں بار برابر اہمن اپنا جدا کالج قائم کرنے لگے ہیں۔

ولایت میں کونین کی قیمت دوگنی ہوگئی ہے کیونکہ اس کے درخت سنکونا کی کاشت میں غفلت کردی گئی ہے

علاقہ مالابار میں ایک عجیب نالش ہوئی ہے ایک براہمن قید ہوگیا تہا۔ اب اُسکی برادری دعوی کرتی ہے کہ وہ مندر میں پوجا کے لیے نہ آنے پاوے۔ یہہ نالش اس لیے نہیں کی گئی کہ براہمن نے فلاں پاپ کیا ہے بلکہ اس لیے کہ وہ قید خانہ میں کہان پان میں پرہیز نہ رکھہ سکا۔ پیارا ملک ہندو جہاں رنڈی بازی۔ شراب خوری۔ اغوا عورت۔ خلاف وضع فطری وغیرہ گناہوں کے لیے برادری سے خارج نہیں کرتے وہاں مسلمان کی چہوئی روٹی کہانے سے بیچارے کو پرستش کے حق سے بھی محروم کردیتے ہیں۔

دہلی کے ہندو کالج کے پرنسپل ریورینڈ آلنٹ صاحب نہیں ہوں گے۔ اگر ہمعصر ٹربیون کو یہہ خبر صحیح ملی ہے تو ہم ہندو کالج کے بانیان کو مبارکباد کہتے ہیں۔

موضع اولکہہ ضلع گوجرانوالہ کی ایک عورت کی نسبت اخبارات میں مشہور ہورہا ہے کہ اُس نے چور کو پکڑ لیا۔ غالباً کوئی جٹی یا زمیندار پیشہ کی عورت ہوگی جن میں ابتک حوصلہ باقی ہے ورنہ معززین کی عورتیں تو اعزازاسی میں سمجھتی ہیں کہ ڈر کے مارے مرجائیں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

علاقہ بنگال میں سال گذشتہ کے اندر چاء کے باغوں میں ۳۰% کی زیادتی ہوئی۔ چاء کے باغ عموماً یوروپین لوگوں کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔ افسوس کہ ایسی مفید تجارت میں اس ملک کے باشندے اپنی طاقتوں کو نہیں لگاتے۔

میسور میں آبادی گھٹتی جاتی ہے اس لئے وہاں کی گورنمنٹ نے یہہ سوچا ہے کہ تمام بیاہے ہوئے لاولد جوڑوں پر ایک خاص ٹیکس لگایا گیا ہے کیا گورنمنٹ سوچتی ہے کہ وہاں کے لوگوں نے گورنمنٹ کو نقصان پہونچانے کے لئے بچے پیدا کرنے بند کر دئے ہیں۔ اگر ایسا ہی آبادی بڑہانے کا شوق ہے تو گورنمنٹ کو بانجھہ مرد عورتوں کا علاج کرانے کے لئے کچھہ اپنی جیب سے خرچ کرنا چاہئے۔

جرمنی میں جلانے کے لئے شراب کی بتیاں بنائی گئی ہیں۔

کلکتہ میں ایک بنگالی مہاشہ کی عورت نے اپنے پتی کی بیماری کا خوفناک ہونا سنکر افیون کہالی اور اس طرح اپنے خاوند کے مرنے کے تہوڑی عرصہ پہلے مرگئی۔

لاہور ٹریبون اخبار کی طرزِ تحریر کو دیکھکر بعض لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔ یہہ اخبار ہمیشہ کلیجیٹ کالج کے کارکنوں کی تعریف کے پل باندھتا رہتا ہے اور جس تحریک کے یہہ لوگ برخلاف ہوتے ہیں اُس کو پبلک کی نظروں سے گرانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ لیکن یہہ معاملہ رازداروں کو حیرانی میں نہیں ڈالتا۔ ٹریبون کے ایڈیٹر مہاشہ سے پوچھئے کہ کتنی دفعہ قائمقام انگلش پروفیسر کی حیثیت میں اس کالج میں کام کرچکے ہیں اور اسسٹنٹ ایڈیٹر تو بذات خود کلیجیٹ ہیں۔ یہہ اخبار ہمیشہ اسیطرح کام کرتا ہوا سچائی کو دبانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس صوبہ میں کوئی پبلک اوپینین نہیں ہے ورنہ ایسے پرچہ کے چلانیوالوں کو معلوم ہوجاتا کہ سچائی سے تجاوز کرنے کا نتیجہ کیا ہوا کرتا ہے۔

آریہ سماج کی تقلید میں آہستہ آہستہ پوراٹک دہرم سبہا راہ راست پر آتی جاتی ہے۔ ہنیڈ منڈل کے علاوہ پروانشل منڈل بہی قایم ہوئی اور اب اُپدیشک فنڈ بہی کہولنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ تاکہ اُپدیشک اُن کی سبہا کے ماتحت کام کیا کریں۔ لیکن باینہمہ آریہ سماج کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ ہم گالیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ستیہ کی فتح دیکھکر خوش ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں چیت کے مہینے میں رنگ جی نامی مُبت کو رتہہ پر چڑہا کر اُس کی سواری نکالتے ہیں۔ اب کی مرتبہ اس سواری کے ساتہہ راجا جیتہہ مہاراجہ مہندرآر جی مہاراجا کے صاحبزادے کے موجود تہے جن کے ساتہہ بہرت پور راج کے سوار تہے۔ دوسری طرف سے برہمچاری گوبند دیو کی سواری آئی۔ یہہ برہمچاری جے پور کے مہاراجہ کے گورو ہیں۔ اُن کے ساتہہ جے پور کے سوار تہے۔ برہمچاری نہ بیٹہے بلکہ حملہ کرکے رنگ جی کے رتہہ میں بہنگ ڈالتے ہوئے نکل گئے۔ کئی آدمی گہایل ہوئے کئی کچل گئے۔ پولیس آئی۔ گورہ پلٹن آئی۔ تب کہیں امن قائم ہوا۔ افسوس کہ دہرم کی آڑ میں لوگ مان اپمان کے خیال کی آگ میں جلتے ہوئے ایسی ایسی بیہودہ حرکتوں کے باعث ہوتے ہیں۔

روس میں ایک شخص نے کالے رنگ کے گلاب پیدا کئے ہیں۔

ریاست رامپور کے حکیم فریدالدین نبی صاحب ایک پورا یونانی نسخہ طاعون کے دفعیہ کے لئے لکہتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ۳ ماشہ نیل کنٹہی ۳ گول سیاہ مرچوں کے ساتہہ روز کہاوے اُس کو طاعون کی بیماری نہیں ہوتی اور بیماری ہونے پر اگر مقدار ہر دوا دوگنی کردی جاوے تو بیماری دور ہوجاتی ہے۔

انام کے بادشاہ نے اپنا کل فالتو خزانہ سونا اور چاندی کی شکل میں تبدیل کرکے صندوقوں میں بند کر ایک حوض میں رکہوا دیا ہے۔ جو کہ محل کے اندر بنوایا گیا ہے۔ حوض پانی سے بہرا اور اُس کے اندر خطرناک گہڑیال چہوڑے گئے ہیں اب چور کی کیا مجال کہ کچہہ کر سکے۔ بادشاہ سلامت بہی پاس ہی سوتے ہیں۔ اگر جانوروں کو مار کر خزانہ لوٹنے کی کوشش ہو تو فوراً محافظ دوڑ پڑیں۔

پنجاب کے دو مسلمان بیرسٹر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔

لاہور کے لالہ سوہن چند ودکا ندار نے ایک دہرم سالہ بنوائی ہے۔ جس کے ساتہہ ایک مندر ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک لاکہہ سے زیادہ خرچ آیا ہے۔ مکانات کی آمدنی دہرم سالہ اور مندر کے خرچ پر ہی لگائی جاوے گی۔ کاش کہ اس قسم کے دان کا رُخ کسی اچہی طرف جہک جاوے۔

دیوان ٹیک چند صاحب نے گجرات کی ڈپٹی کمشنری کا چارج لے لیا۔ ہم دیوان صاحب کو مبارکباد کہتے ہیں پنجاب میں یہہ پہلے دیسی سویلین ہیں۔ جنہوں نے عہدہ ڈپٹی کمشنری کا چارج لیا۔

شاہ گنج ضلع فیض آباد کا ایک مسلمان باشندہ ۱۱۰ برس کی عمر کا ہے۔

اجمیر میں مہاراجہ سورت سنگہ رہتے ہیں جو کہ مہارانا اودے پور کے بہائی ہیں۔ آپ کو روپیہ کی ضرورت تہی۔ خزانچی وغیرہ سب کے پاس قرضہ کے لئے گئے۔ اور جائداد رہن رکہنے کو طیار تہے۔ کسی نے روپیہ نہ دیا۔ آخر ننگی تلوار ہاتہہ میں لیکر خزانہ پر جانا چاہتے تہے۔ نوکر کو ساتہہ لیا۔ اور ننگی تلوار کہینچے خزانہ پر جا کہڑے ہوئے نوکر نے دو مٹہیاں بہر کر روپیہ لے لیا۔ اور بگہی میں بیٹہہ گیا۔ مہاراجہ صاحب کوچ بکس پر بیٹہہ گئے۔ افسر خزانہ وغیرہ دوڑے آئے۔ لیکن ننگی تلوار کا سامنا کون کرے۔ آخر رستے میں ہاتہہ میں لئے ہوئے تلوار گرپڑی اور پکڑے گئے۔ کاش کہ یہہ راجپوتی سپرٹ کسی اچہے کام کی طرف لگتی۔

آریہ مسافر میگزین

آریہ مسافر میگزین بابت ماہ مارچ خریداران مہاشوں کی سیوا میں ارسال ہوچکا ہے۔ اپریل کا رسالہ بہی ایک ہفتہ تک روانہ ہوگا۔ رسالہ جگہ کام کی زیادتی کے باعث اتفاقیہ یہہ دیری ہوگئی ہے ہم کوشش کررہے ہیں کہ آئیندہ رسالہ ٹہیک وقت پر نکلا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کرکے خریدار صاحبان اطمینان رکھیں۔

المشتہر منیجر آریہ مسافر میگزین

رسید رقومات

رسید رقومات جو دفتر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب میں ۱۶ دسمبر ۹۸ء سے ۱۲ مارچ ۹۹ء تک وصول ہوئیں

(بقیہ اشاعت سے آگے)

لیکہرام میموریل فنڈ

بابو منتہا سنگہ اوورسیر جناب کنال چہارم ڈویژن آبی بواسطہ لائل پور ضلع جہنگ	عہ
سکرٹری آریہ سماج پسرور	عہ
سکرٹری آریہ سماج پشاور	عہ ۱۴
پنڈت رامیشوری پرشاد پریزیڈنٹ آریہ سماج پٹیالہ	للعہ
سکرٹری آریہ سماج سکہر	للعہ
سکرٹری آریہ سماج پشاور	عہ
سکرٹری آریہ سماج ڈیرہ غازیخان	عہ ۱۲
سکرٹری آریہ سماج ملتان	صہ
سکرٹری آریہ سماج رام نگر	عہ
لالہ گنگا رام اوورسیر یوگنڈہ ریلوے ممباسہ افریقہ	عہ
سکرٹری آریہ سماج بہوسگڑہ ضلع کرنال	عہ
پنڈت رام بلاس شرما خزانچی آریہ سماج شاہ آباد ضلع ہردوئی	عہ

کنیا مہا ودیالہ جالندہر شہر

سکرٹری آریہ سماج پسرور	عہ
بابو چونی لال سب اوورسیر اسسٹنٹ کنال رائے پور ضلع سہارنپور	عہ

یتیم خانہ فیروزپور

چونی لال سب اوورسیر اسسٹنٹ کنال رائے پور ضلع سہارنپور	صہ
سکرٹری آریہ سماج ملتان	عہ

اناتہ آلیہ جالندہر

ڈگوری شنکر سنیاسی ماسٹر محلہ	عہ
[illegible]	

فہرست چندہ

جمع شدہ برموقعہ جلسہ سالانہ آریہ سماج کرنال بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۸۹۹ء

نمبر	نام چندہ دہندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل میزان
۱	رائے ٹھاکر دت صاحب دہون	.	ما	.	.	.	ما
۲	بابو جیو رام جی پردہان	عہ	ما	.	.	.	ماعہ
۳	بابو جیرام صاحب ڈویژنل انسپکٹر	عہ	واسطے	بلیکٹ ماعہ	اور ملبغ		ماعہ
۴	بابو جیرام صاحب عہ	واسطے عطائے تمغہ طلائی برائے پنڈت ہرنام سنگہ صاحب					عہ
۵	رائے ٹھاکر دت صاحب عہ						
۶	بابو جیو رام صاحب لعہ						
۷	بابو منشی رام صاحب اوورسیر لعہ						
۸	لالہ پیارا لال منیجر عشری پاٹہ شالا	عہ	.	عہ	.	.	عہ
۹	لالہ منوہر داس سب اوورسیر	.	عہ	.	.	.	عہ
۱۰	لالہ پیارے لال آڑہتی	صہ	عہ	عہ	.	.	عہ
۱۱	بابو نہال سنگہ جی	.	عہ	.	.	.	عہ
۱۲	ماسٹر ... بتقریب شادی خود	.	عہ	صہ	.	.	عہ
۱۳	ڈاکٹر ... کیتہل	عہ	للعہ	.	.	.	لعہ
۱۴	لالہ راجا رام مہاجن ...	عہ	.	.	.	.	عہ
۱۵	لالہ ... سنگہ	عہ	لعہ	.	.	.	عہ
۱۶	بابو رام ... سب اوورسیر	صہ	سے	.	.	.	لعہ
۱۷	لالہ رامچند پسر لالہ ... لال مہاجن	.	عہ	سے	.	.	عہ
۱۸	لالہ ... وکیل پٹیالہ	عہ	.	.	.	صہ	عہ
۱۹	منشی ... رام ...	عہ	صہ	عہ	.	.	ے
۲۰	لالہ ... رام ... حکیم	للعہ	.	.	.	.	للعہ
۲۱	... لال مستری	عہ	سے	عہ	.	.	عہ
۲۲	لالہ گوپی ناتہ ... مستری	عہ	عہ	عہ	.	.	لعہ
	کل میزان	لعہ	لعہ	لعہ	.	.	عہ

اطلاع

چونکہ یتیم خانہ آریہ سماج چہاؤنی فیروزپور میں حسب ذیل لڑکیاں قابل شادی ہیں لہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جو شخص ہمقوم ان سے شادی کرنا چاہے درخواست اپنی مشروطہ بہ شرائط ذیل بنام سکرٹری یتیم خانہ فیروزپور ۲۰ ماہ مئی تک بہیجدیں۔

شرائط درخواست کنندہ

(۱) عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو (۲) کوئی عضو ناکارہ نہ ہو (۳) مریض نہ ہو (۴) ذریعہ معاش عمدہ ہو (۵) دوسری عورت نہ رکہتا ہو (۶) خواندہ ہو (۷) خارج از برادری نہ ہو (۸) نیک چلن ہو (۹) امور بالا کی تصدیق کسی نزدیک کے سماج کی منتری یا پردہان یا کسی دیگر ذی عزت شخص کی ہو (۱۰) ایک اقرارنامہ حسب تجویز کمیٹی اگر کمیٹی مناسب سمجہے دینا ہوگا۔

اول بی بی گوجری ذات ترکہان عمر ۱۵ سال بہاشا لکہنے پڑہنے میں ہوشیار سلائی پاچات اور سوئی کے ہر ایک کام سے واقف مدرسہ زنانہ یتیم خانہ میں ٹیچرس کا کام کرتی ہے۔ دوم بی بی تابی (شدہ شدہ) اپر پرائمری پاس۔ بہاشا لکہنا پڑہ سکتی ہے۔ سلائی اور سوئی کی دستکاری بہی جانتی ہے عمر ۱۵ سال ہے۔ سوم مسمات ہوری قوم اہیر عمر ۱۳ سال دوسری جماعت کی تعلیم پائی ہے۔ چہارم مسمات گنگی قوم چہینا عمر ۱۳ سال ہے۔ دوسری جماعت میں پڑہتی ہے۔ پنجم مسمات نہالی قوم راجپوت عمر ۱۳ سال حرف شناس ہے۔ ششم مسمات عطاری قوم برہمن عمر ۱۲ سال یہ لڑکی کسیقدر خبط الحواس ہے۔ مگر صحت میں فرق نہیں۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے۔ المشتہر (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گائے آدمی کا دودھ بھی انسانی حق ہے۔

مہاشے **ایڈیٹر** ست دھرم پرچارک جی۔ نمستے

آپکے ۱۸ پھاگن کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان۔ (حیوانوں کا دودھ انسانی حق نہیں) طبع ہوا ہے۔ میں اس مضمون کی بابت سابق اُتر داتا مہاشہ کی طرف سے کچھہ لکھنا یا جواب دینا نہیں چاہتا بلکہ صاحب مضمون کی آخری درخواست کے بموجب قدرتی پہلو پر صرف اس بارہ میں ایک اصولی بحث کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ہمارا حیوانات سے اُپکار اور پرتیوپکار کے خیال سے کوئی قدرتی تعلق ہے یا نہیں۔ پیشتر اس سے کہ نفس مضمون کی بابت کچھہ لکھا جائے۔ میری رائے میں یہہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام قدرت کی بابت بھی کچھہ وچار کم سے کم اِس خاص بارہ میں کیا جائے۔ اس امر سے کسی وچارشیل پُرش کو انکار نہیں ہوسکتا کہ حیوان کا لفظ ایسا عام ہے کہ اس کے دائرہ سے انسان تک باہر نہیں۔ لیکن حیوانات کی بیشمار شکلیں اور خاصیتیں اور ساتھہ ہی اُن کا خاص خاص ممالک میں ہی پیدا ہونا اس امر کا شاہد ہے کہ قدرت کا انتظام کسی مہان دوردرشی طاقت کے الوپ نیم کے موافق چل رہا ہے۔ مثلاً اونٹ کا ریگستان میں ہی پیدا ہونا اُس کے پاؤں کی خاص بناوٹ اور اُس کی پیاس کے روکنے کی طاقت یہہ ایسی خاص باتیں ہیں کہ جن سے قدرت کے کام میں ایک خاص مقصد اور اعلیٰ درجہ کی دوراندیشی پائی جاتی ہے۔ منجملہ ہزارہا ایسی ہی مثالوں کے صرف ایک ہی مثال پر اکتفا کر کے میرا مطلب صرف یہہ درشانے کا ہے کہ نظام قدرت جہاں اٹل اور لاتبدل اصولوں کا پابند ہے وہاں اسکے اندر ضرورت اور موقعہ کے لحاظ سے بظاہر ایک ہی قسم کی چیزوں کے اندر خاص خاص اختلاف بھی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً دودھ والے حیوان تو بیشمار قسم کے ہیں۔ صرف بکری اور گئے ہی کی نسل کو خیال کیجئے کہ یہہ حیوان اگر سرد مُلک میں ہوں گے۔ اُن کے بال بہت گھنے اور لمبے ہوں گے اور گرم مُلک میں اس کے خلاف ہلکے اور چھوٹے اسی طور پر دودھ بھی بعض حیوانات کا بہت کم اور انسان کے پینے کے ناقابل اور بعض کا بہت کثیر اور بالکل اوشدھی روپ ہوتا ہے۔ مختصراً میرا مطلب اس مثال سے بھی وہی ہے۔ کہ قدرت کا انتظام اندھادھند نہیں ہے بلکہ اُس کا ہر نیم اور ہر ایک حرکت نہ صرف ایک دو مقصد ہی پورا کرتی ہے۔ بلکہ اُس سے ایک سلسلہ مقاصد کا پتا پایا جاتا ہے۔ اس کے ضمن میں یہہ امر بھی ضرور قابل توجہ ہے۔ کہ انسان کا کُل حیوانات یا اُن میں سے خاص کے ساتھہ کس قسم کا تعلق ہے۔ اس بارہ میں بھی صرف دو ایک مثالوں ہی سے یہہ دکھلایا چاہتا ہوں کہ جہاں بعض حیوانوں میں انسان کے ساتھہ جبلّی مخالفت پائی جاتی ہے کہ جس کی وجہہ سے اگر اُن کو پالتو بھی بنایا جائے تب بھی نقصان ہی کا اندیشہ رہتا ہے۔ مثلاً شیر۔ بھیڑیا۔ ریچھہ وغیرہ۔ وہاں دوسری طرف کُتا قدرتی طور سے ایک ایسا جانور معلوم ہوتا ہے کہ جو باوجود خونخوار ہونے کے بھی انسان سے نہ صرف مانوس ہی ہوجاتا ہے بلکہ اپنے مالک کی محبت میں جان تک قربان کر ڈالتا ہے۔ گھوڑے کی وفاداری اور محبت بھی ضرب المثل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گو یہہ جانور جنگلی اور وحشی ہیں تاہم اِن کے اندر نہ صرف ترتیب پذیری کا مادہ پایا جاتا ہے بلکہ انسان کے ساتھہ محبت کرنا اور اُس کے کاموں میں نہایت خوشی کے ساتھہ مدد کرنا بھی اس میں قدرتی ہی ہے جو شیر وغیرہ جانوروں میں نہ ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ غرضیکہ قدرتی انتظام سے صرف اس قدر پتہ لگ سکتا ہے کہ کون کون سے حیوانات انسان کے اُپکار اور پرتیوپکار روپی یگیہ میں شریک ہوکر اس کو دھرم۔ ارتھہ۔ کام۔ موکش کی سدھی میں مدد دیسکتے ہیں۔ اس طور پر وچار کرنے سے سمجھہ میں آسکتا ہے کہ جہاں انسان کا تمام جیودھاریوں سے متر تا کا سمبندھ ہے وہاں خاص خاص سے پروارک سمبندھ بھی پایا جاتا ہے۔ خواہ حال کی تہذیب اس پر قہقہہ اڑائے خواہ مُنہہ چڑائے۔ مگر اس امر سے انکار نہیں ہوسکتا کہ جیسا عرب میں گھوڑا۔ اور یورپ جیسے سرد مُلکوں میں کُتا ایک رکن (جزو) خاندانی سمجھا جاتا ہے۔ ویسا ہی بلکہ اُس سے زیادہ تعلق ہمارا گاؤ بھینس آدجانوروں سے ہے۔ اور آریوں میں تو بڑا اور چھوٹا گؤ کو ماتا ہی کہکر پکارتا ہے۔ ہر گرہست میں اب تک بھی گؤ کے واسطے سب سے پہلے روٹی نکال کر رکھہ دی جاتی ہے۔ ہر خوشحال آدمی جس محبت کے ساتھہ گائے کے کھانے پینے کی اب تک بھی خبر لیتا ہے (اگرچہ وہ زیادہ تر خیال دودھ حاصل کرنے کے ہی رہ گیا ہے) اس سے صاف سمجھہ میں آسکتا ہے کہ جب لوگوں کے پاس بجائے جھاڑ فانوس اور دیگر نمائشی سامانوں کے اصلی اور ضروری سامان زیادہ تھا تو گائے وغیرہ اُپکاری پشوؤں کے آرام پہونچانے اور آسودہ رکھنے میں ویسی ہی کوشش کیجاتی ہے کہ جیسا ایک سمجھا گرہست اپنی ماتا آدسمبندھیوں کے پالن پوشن کیا کرتا ہے۔ یہہ تعلق اگرچہ انسان کا پیدا کیا ہوا ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ اس کی بنیاد محض خود غرضی ہی ہے۔ لیکن اس امر پر ذرا دیرگیہ درشٹا سے غور کرنے پر کہ قدرتی حالات کے لحاظ سے ان جانوروں کو انسانی مدد کی ضرورت ہے یا نہیں۔ کم سے کم خود غرضی کا الزام تو ضرور ہی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دور ہو سکتا ہے ... اپکار اور پرتیوپکار قایم رہ
ہے جو کچھ پاپ نہیں بلکہ قدرت کے عین مطابق ہوتی
ہے۔ پرانا کل آگیا پالن کرتا ہے اور بڑا بھاری گن ہے۔
شیر۔ لکڑبگا۔ تیندوا۔ کبھی ایک ایسے درندے ہیں
کہ جن سے ایک بڑھے سے بڑے گائیوں کے جھنڈ کو
بھی حقیقی نقصان کا خوف رہ سکتا ہے اور اُن کا جنگلی
اور وحشی پن بالکل اون کو ان موذی جانوروں
سے امن میں نہیں رکھ سکتا۔ علاوہ اس کے جبتک
انسان ایسا ورکت اور پرتیوپکاری نہ ہو جاوے۔ کہ
گھاس چرنے والے جانوروں کی خاطر اپنے لیے غلہ پیدا
کرنا ہو وے۔ تب تک یہ اپکار ہی ہر موسم اور موقع
پر کافی مقدار میں بہم نہیں پہونچ سکتا۔ اور پھر انسان
تو اپنی عقل سے ایسی کلیں ایجاد کر سکتا ہے کہ جن سے
زمین کھود کر غلہ پیدا کر لے مگر جانور اپنی حفاظت اور
خوراک کے لیے بلا مدد انسان کے کبھی کام نہیں چلا سکتے
اور کبھی آرام و آسایش سے نہیں رہ سکتے۔ غرضیکہ
قدرت نے ان جانوروں کی اور انسان کی ضروریات
کو باہم ایسا وابستہ کیا ہے اور دونوں کے اندر اس
قسم کی قابلیتیں رکھی ہیں کہ جس سے اُپکار اور
پرتیوپکار کا سلسلہ بڑی عمدگی کے ساتھ قایم رہ سکتا
ہے۔ اور اب کوئی وچارشیل اس بات کو نہیں مان
سکتا کہ انسان کا ان جانوروں سے تعلق رکھنا محض
خود غرضی ہے۔ بلکہ یہاں تک تو انسان کی طرف سے
زیادہ اُپکار ظاہر ہوتا ہے۔ اگرچہ حق پسند آدمیوں
کے نزدیک ایسے تعلقات کا وجود ہی کہ جو باہمی
فائدوں پر مبنی ہوں۔ اس بات کی کافی دلیل
ہے کہ فریقین کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کو وہ
سب فائدے پہونچانے میں دریغ نہ کریں۔ کہ جو
اُن کی ذات سے بلا نقصان جان کے پہونچ سکتا ہے
لیکن چونکہ اصولی بحث بہت مجمل ہوتی ہے اور عوام
تفصیل و تشریح کے شایق ہوتے ہیں اس لیے ہفتہ
آئندہ میں بشرطیکہ بھائی دیوی داس جی اُسکی
ضرورت سمجھیں گے تو تھا تفصیلی اس بات کو بھی واضح
کرنے کی کوشش بچائے گی۔ کہ بلکہ حیوانات سے
دودھ میں ہم قدرتاً حصہ دار ہیں ○

راقم { دوارکا پرساد۔ دفتر انگریزی۔ بدایوں۔ } ...

خدمت عام کا سلسلہ

روحانی قصہ

> فخر انساں نہ کر جسم کی تیاری پر
> ایک دن خاک یہ مٹی کی عمارت ہوگی

جسم کی ذات کا غرور بیفایدہ ہے

ایک راجہ کا بیٹا ایک روز جنگل میں شکار کو گیا۔ جنگل میں پھرتے پھرتے سخت پیاس معلوم ہوئی۔ پانی کی تلاش میں بہت پھرا۔ لیکن کہیں نہ پایا۔ خوش قسمتی سے ایک آدمی اسے بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ راجہ کا بیٹا اس کے پاس گیا۔ لیکن وہ آدمی اپنے خیال میں خاموش رہا۔ راجہ کے بیٹے کی طرف کچھ خیال نہ کیا۔ راجہ کا بیٹا منتظر استقبال کا رہا۔ مگر اس آدمی نے بالکل پرواہ نہ کی۔ تب راجہ کا بیٹا گھوڑے سے اُتر کر اُس کے سامنے جا کر بیٹھا اور اپنی زرق و برق پوشاک اور گھوڑے کا ساز و سامان دکھلانا چاہا تاکہ اسپر کچھ رعب قایم ہو۔ لیکن وہاں پرواہ ندارد کا معاملہ درپیش آیا۔ بلکہ اُس شخص نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ اسپر راجہ کے بیٹے کو بڑا غصہ آیا اور اُس سے سبب لاپرواہی کا دریافت کیا اور بڑے غرور سے کہا۔ کہ کیا اے جنگلی تو مجھے پہچانتا نہیں کہ میں کون ہوں آخر نہ کچھ پرواہ کی اور نہ کچھ جواب دیا۔ دوبارہ راجہ کے بیٹے نے یہی جواب پوچھا۔ مگر اُس آدمی سے کچھ جواب نہ پایا۔ آخر چوتھی دفعہ بڑے زور سے کہا کہ کیا تو مجھے بالکل نہیں پہچانتا ہے کہ میں کون ہوں۔ اس پر اُس شخص نے کہا۔ کہ کیوں نہیں پہ خوب پہچانتا ہوں۔ تم کوئی بہت بڑی عجیب چیز نہیں ہو۔ تمہارے جیسے لاکھوں بلکہ کروڑوں اس دنیا میں آئے اور چلدئے۔ جن کا کوئی نام و نشان کچھ باقی نہیں رہا۔ بقول شاعر۔

> عجیب ناداں ہیں جنکو ہے عجب تاج سلطانی
> فلک بالِ ہما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی۔

> نہیں معلوم انہوں نے خاک میں کیا کیا ملا پایا
> کہ چشم نقش پا سے مردم نکلے نہ حیرانی

> نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا
> مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

پس تو کون ہے اور کہاں سے ہے۔ کس حساب میں اور کس قطار میں ہے۔ تم کیا ہے۔ صرف ایک پانی کی بوند ہے باپ کے پیشاب کے راستے رحم مادر میں گیا۔ وہاں نو مہینے تک طرح طرح کی شکلوں میں تبدیل ہوا جہاں سر نیچے اور پاؤں اوپر تھا۔ جیسے توپ میں بارود ہوتا ہے۔ نہایت بدحال دبا ہوا پڑا تھا۔ پھر میں بڑی مشکل سے باہر نکلا۔ تو ایسا کمزور اور ناقص تھا کہ منہ سے ایک مکھی بھی نہیں اُڑا سکتا تھا۔ اور چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کے واسطے ایسا محتاج تھا کہ بیان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ جہاں تجھے ڈالتے تھے وہاں پڑا رہتا تھا اور ادھر اُدھر ہل نہیں سکتا تھا۔ دھوپ میں تھا۔ تو وہاں تھا۔ اور اگر سردی میں تھا تو وہاں تھا۔ ذرہ ذرہ سی ضرورتوں پر دوسرے کا محتاج تھا۔ جب ذرہ چلنے پھرنے کے لایق ہوا تھا۔ تب بھی گر گر پڑتا تھا اور کھانے پینے کی حاجات کے پورا کرنے میں دوسروں کا محتاج تھا۔ جب جوان ہوا تو کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار اس قسم کے دشمنوں کے ہاتھوں میں مثل گیند کے جدھر چاہتے ہیں تجھے پھینکتے ہیں۔ ہمیشہ ادھر سے اُدھر تجھے ڈالتے ہیں۔ اور ہمیشہ چین سے تجھے بیٹھنے نہیں دیتے۔ تم آپ ہی بڑی تکلیف میں ہے

اور لوگوں کو بھی طرح طرح کے رنج و تکلیف میں پہنسا تا ہے
عورت کا تم غلام ہے خواہشات کا تم غلام ہے۔ نفسانیت
اور خود غرضی کے نیچے گر کر تنہا سرگردان ہے۔ زمین وغیرہ
در و دیوار سے بھی تمہاری لڑائی ہے۔ چلتا پھرتا ہے
تب بھی اندہوں کیطرح نہیں دیکھتا کہ کہاں جاتا ہوں اور
نہیں سوچتا کہ کیا کرتا ہے۔ گوشت پوست ہڈی غلاظت
پیپ سے پُر ایک تھیلا ہے۔ جب جوانی کے چند روز گذر
جاوینگے بڑہاپا آئیگا طرح طرح کے دکھ روگ ستاوینگے۔
دانت منہ میں سے اُٹھ کر چل دینگے۔ بعد میں کسیوقت میں
مرجاؤگے تمہارا جسم خاک ہوگا۔ کیڑے مکوڑے اسکو کہا جائینگے
اسطرح تمہارا انجام ہوگا۔ پہر کہیں پتہ تک تمہارا نہیں
ملیگا۔ جیسا کہ تم سے آگے لاکھوں کروڑوں گذر گئے ہیں
اور اُنکا پتہ نہیں ملتا۔ تمہارا بھی اسیطرح حال ہوگا۔ یہاں
تک میں تجھے جانتا ہوں کہ تو یہہ چیز ہے۔ اس سے زیادہ
مجھے معلوم نہیں کہ تو کیا چیز ہے۔ اگر تم اس سے زیادہ چیز ہو
تو مجھے بتلاؤ۔ اسپر راجہ کے بیٹے کا سب غرور جاتا رہا۔
اور نہایت نادم ہوکر چپکے سے اُٹھکر چلا گیا۔ غرض اس
قصے سے یہہ ہے کہ آدمی کا بیٹا سوچ کرے کہ ابھمان
غرور بیفایدہ ہے۔ کیونکہ لوبھ موہ چوری غصہ دغا فریب
بازی۔ بڑائی۔ ان سب سے غرور پیدا ہوتا ہے اور غرور تمام
پاپوں کی جڑ ہے۔ ان بدکرموں سے جو بچے وہ مبارک ہے جنکو
جسم یا جنم ذات یا بڑے اعلیٰ خاندان کا غرور ہے انکو اپنے
دلمیں سوچنا چاہیئے کہ ہمارا ابتدا کیا تھا۔ اور اب انجام
کیا ہے۔ ذات پات کا ابھمان بیفایدہ ہے۔ کیونکہ انمیں
کوئی خوبی نہیں ہے۔ خاندان کا مان بالکل بیفایدہ ہے
کیونکہ اصلیت آدمی کی محض ایک بوند پانی سے ہے۔
جوانی کا مان بھی غلط ہے کیونکہ وہ بھی کوئی تھوڑے
وقت کی مہمان ہے۔ مناسب ہے کہ آدمی کا بیٹا دہرم کاریہ
میں اپنا وقت گذارے۔ نیک لوگوں سے صحبت رکھے۔
مرنج و مرنجان اپنا موٹو بناوے اور ہر وقت
دوسروں کے واسطے مفید بنے ٭ **بیت**
نمرود انکہ از دی بماند بجا۔ پل و مسجد و خان و مہمانسرا۔
راقم رام رکہا انسپکٹر ڈاکخانجات (کوئٹہ)

اشتہارات

نوٹس

ایک نوجوان براہمن باہری جس کو ہو نجا بیوں کے ساتھ رشتہ کرنے میں تامل نہیں ہے۔ جو آریہ سماج کا ممبر جس کی عمر ۲۵ سال ہے۔ تعلیم اچھی اور گذارہ معقول ہے۔ ایک ایسی کنیا کے ساتھ بیاہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر ۱۵ یا ۱۶ سال کی ہو پڑہی لکھی ہو۔ مفصل خط و کتابت معرفت منیجر ستہ دہرم بھارک ہونی چاہئے۔

بدھوا بواہ کی ضرورت

ایک معزز خاندان کا ممبر اہلکار۔ عمر ۳۵ سالہ تنخواہ ۸۰ روپیہ ماہوار۔ فارسی انگریزی خواندہ جس کی سابقہ بیوی سورگ باش ہو چکی ہے۔ شادی کرنا چاہتا ہے ذات ورمانی اروڑبنس۔ کسی بدھوا برادری اروڑ بنس سے جسکی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ لیڈی اگر بہاولپور، ڈیرہ جات یا ملتان کے علاقہ سے ہوگی تو زیادہ اچھا ہوگا۔ اُن کی اولاد بھی ہے اس واسطے ایسی سوشیل اور دہارمک ہونی چاہئے کہ جو اُن کے بچوں کی بھی پرورش پیار سے کرے۔ درخواستیں بنام رام رکہا انسپکٹر ڈاکخانجات کوئٹہ آنی چاہئیں ٭

ضرورت

ایک نوجوان تعلیم یافتہ فارسی انگریزی خواندہ تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار ذات تہالوں بونجاہی کہتری۔ کہتری برادری میں شادی کرنا چاہتا ہے سکنہ ڈیرہ غازی خان کا ہے۔ لڑکی عمر ۱۳ سال سے کم نہ ہو۔ اگر خواندہ ہو تو زہے قسمت۔ لڑکا خوبصورت اور چال چلن اچھا ہے۔ **المشتہر** رام رکہا انسپکٹر ڈاکخانجات از مقام کوئٹہ ٭

ضرورت

ایک کنیا قوم براہمن خاندانی بعمر ۱۶ سال گوت سیان نانکے ہوشن کے لئے ایک ایسے خاندانی براہمن لڑکا کی ضرورت ہے جس کی عمر بیس یا بائیس سال کے اندر ہو۔ مڈل پاس یا انٹرنس میں پڑہتا ہو۔ والدین آسودہ حال ہوں۔ **درخواستیں** بمقام جلالپور جٹاں لالہ شیو رام اسٹام فروش منصفی کے نام آویں۔

اخبار ہارنجر

یہہ اخبار پندرہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے۔ جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱۲

ضرورت

میرے ایک قریبی رشتہ دار نوجوان کے لئے ایک کنیا کی ضرورت ہے لڑکے کی عمر ۲۰ سال کی ہے۔ بارو زگار ہے آمدنی پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ لڑکی کی عمر بارہ سال سے کم نہ ہو۔ ہماری ذات چوبڑے ہے۔ کافی ہو کہ لڑکی کے والدین کی ذات کہتری ہو مفصل حالات مجھہ راقم سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ جس صاحب کو ضرورت ہو پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ **المشتہر** رلا رام پردہان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب مقام دگو جرانوالہ ٭

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری۔ کہیس۔ دوتہی۔ سوسی۔ وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازار بند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچا ئی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جا دیں گی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاوے گا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جا دیں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۲ آنہ چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیوپی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا۔ المشتہر جیرام داس متہرا داس پوری بیوپاریان آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ (ضلع گورداسپور پنجاب)

اشتہار

میں نے کالج رُڑکی سے امتحان سب اورسیری پاس کیا ہے تین سال اِرّگیشن ورکشاپ ڈویژن دہلی نہر جمن شرقی پر سب اورسیر رہا۔ اب میں وہاں سے ملازمت چھوڑ آیا ہوں میں ڈرافٹسمین یا ڈرائنگ ماسٹری چاہتا ہوں۔ اگر کہیں ضرورت ہو تو مجھے خط وکتابت کریں۔ المشتہر تاراچند سب اورسیر محلہ کالستھاں پانی پت۔

آریہ جنتری

یہ بہت عمدہ جنتری ختم ہو چکی تھی۔ بعد ازاں بہت سے شائقین کی درخواستیں بھی آئیں مگر اُن کو ناامید رہنا پڑا۔ اب ایک جگہ سے اس کی چند جلدیں دستیاب ہو گئی ہیں جس صاحب کو ضرورت ہو طلب فرماویں۔ قیمت مع محصول ڈاک ۵/ المشتہر (مینیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر۔)

ضروری اطلاع

چونکہ سال نو شروع ہوئے کو قریباً ایک ماہ گذر چکا ہے۔ اسلئے گذارش ہے کہ اپنا اپنا چندہ بہ پیشگی ارسال فرماویں ورنہ سلسلہ ویلیوپی ایبل عنقریب شروع ہونیوالا ہے۔ المشتہر (مینیجر)

اشتہار

دی دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ منٹو صاحب

وائسرائے اینڈ گورنر جنرل

اوف انڈیا۔

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے وہ عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لیئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت کے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گئی ہیں۔ اور پچھلے سال بھی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں۔ جن سے مال نہایت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے۔ چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کرکے فروخت کر رہے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں۔ اور یہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کرکے لیویں اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہہ پر کمپنی کی مُہر لگی ہوئی دیکھ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر

مسٹر ایم سارگن مینیجر دہلی اینڈ نوردرن اینڈ فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

رسالہ آریہ میگزین

یہ رسالہ ماہواری ۴۰ صفحہ پر آٹھ ماہ سے مخالفان ویدک دہرم کے جواب دینے کے لئے جاری ہے جسکے آٹھ نمبر نکل چکے ہیں۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ (عہ) مارچ کے آخیر تک خریدار بننے والوں کو منوسمرتی معہ اردو ترجمہ مفت بھینٹ ہوگی چونکہ ان رسالوں میں کتابوں کے جواب مسلسل ہیں اس واسطے پچھلے نمبروں کے بغیر پورا مطلب نہیں ملے گا۔

رسالہ علم اورنیٹل فلاسفی

یہ رسالہ چھہ شاستروں کا اردو ترجمہ چھاپنے کے واسطے ۴۸ صفحہ ماہواری کا نکالا گیا ہے اور نیائے درشن کا ترجمہ شروع ہوا ہے۔ قیمت سالانہ (عہ) نمونہ کا پرچہ ۴/ جو لوگ فروری کے آخیر تک خریدار بنیں گے اُن کو سانکھیہ درشن معہ اردو ترجمہ قیمتی ایک روپیہ مفت دیا جاوے گا۔

ویدک میگزین

یہ رسالہ ۴۸ صفحہ ماہواری کا جس میں اُپنشدوں کا اردو ترجمہ آریہ اُدیش رتن مالا اور آریہ سدھانتوں کی تشریح ہوگی اور معقول و منقول تحقیقات کے جاننے کے واسطے نکلا ہے۔ قیمت سالانہ (عہ)

سانکھیہ درشن معہ اردو ترجمہ

پنڈت کرپا رام شرما جگراؤنی کا کیا ہوا اُردو ترجمہ معہ اصل سانکھیہ کے قیمت عہ اور ہندی ترجمہ قیمت ۱۲/ ہر ایک درخواست سکرٹری آریہ سماج سکندرآباد ضلع بلندشہر کے پتہ سے ہونی چاہیئے۔ یا مینیجر ویدک دہرم پریس سکندرآباد کے پتہ پر۔

المشتہر

مینیجر ویدک دہرم پریس سکندرآباد

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ؏ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ؏ خالص ممیرہ فی ماشہ ؏ مصری سرمہ فی تولہ ؏ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئی نہیں اسلئے ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اور میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم مانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسمات اتم دیوی بعمر ۱۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس۔ رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک وشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل اور لاہور سرپرستی شری سوامی نشیشوانند سرسوتی ورہمچاری نتیانند جی مہاراج

آیورویدک کے عجیب وغریب چمتکار

آریہ ورت کے لئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک۔ مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پرانی۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مسندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ کمزوری بصارت ودیگر امراض چشم۔ بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گنبھیر۔ کھیراں (خنازیر) آتشک۔ سوزاک۔ پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا۔ چوتھیا۔ اور پرانا بخار۔ خون کی خرابی کے امراض دہات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں میں سے بعض امراض کو بالکل لاعلاج ہونے کا فتوےٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (Operation) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کے ساتھ اور بدوں تکلیف۔ اسپر لطف یہہ ہے کہ پھر زندگی بھر ان امراض کا نمود نہیں ہوتا۔

شرائط کا فیصلہ باہمی خط وکتابت سے ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سرٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ لکھئے۔

چند سرٹیفکیٹ

ہمارا انگریزی پنجاب کا الیم راولپنڈی یوں رقمطراز ہے "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا ہے کیونکہ ابھی تک حکیم علاج ہی اس طریقے کو استعمال کرتے ہیں اگرچہ کہ ایک قاعدہ کا رستہ شروع ہوتا ہے۔ ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک علمیت کا کام شروع کیا ہے۔ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے" [illegible]

[illegible]

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور۔

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

L.39 ओ३म् REG. NO.
मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت ہر صورت پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا۔

دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں گشتہ نقرہ اسکے کہا جیسے دل و دماغ - جگر - گردہ - مثانہ تضعیف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے - عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے - پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے - روشن سیکائ حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے چند یا مشہ ... جائیگی - قیمت فی تولہ (عہ) دس روپیہ

روغن مسیحا مایوس العلاج اسے درست باب ... ہیں - مخلوق درست ادویوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ ... درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ نتیجہ ... سستی ...

ہو جاتی ہے - فیتوز للعہ دوائی آتشک خواہ کیسا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو - اگر تالو میں سوراخ ہی ہو گیا ہو تو بغیر سنے دوست دشمنہ آنے کے دور ہو جاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ عہ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکی استعمال سے دور ہو جاتے ہیں - فیتول للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک یا یونانی طریق ہو سے علاج کیا جاویگا - المشتہر (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

ہون سامگری ۳۹/۱

نہایت توجہ سے حسب ہیم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھ اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شرمان مانیدور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کی باعث ہر ایک شہر کی بوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیر پا ہے نرخ ۹

سیر عہ ... کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندھت وشیش نرخ عہ سیر ... ڈبوں میں بند ملتا ہے۔ جینڈ ہوکس ٹانک یہ لاثانی دوا دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے - تقویت باہ دماغ معدہ - جگر - گردہ - مثانہ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت - خوف - بے چینی - خوابی احتلام - تسلسل بول - چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام مزید براں یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل - منعظ اور مزید سنی قیمت فی بکس ۲ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف دو روپیہ ایک روپیہ چار آنہ -

سفوف مجرب جریان سیلان منی کہنہ دہانت کو کافور کرتی ہے - قیمت فی بکس (۲۰ تولہ) کے واسطے (عہ)

کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا - خارش دھند جالا پڑوالی جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے نرخ ایک روپیہ فی تولہ - نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کیجاتی ہے -

المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی -

[illegible] نرائن سنگھہ صاحب بہادر کے سی آئی ای [illegible]

اعلان

دی سیٹھ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ع کے مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ع کو ہو گئی ہے۔ جس سے ذمہ داری حصہ داران کی محدود ہو گئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھہ روپیہ ہوگا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہوگا۔

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے اور پندرہ بااقساط ماہواری حصہ ادا کرنا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست نامنظور ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا۔

ڈائرکٹران (۱) بابو نرائن بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار نتھور علاقہ بڑہر۔ فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھہ مالک کوٹھی موسومہ لالہ للتا مل سنگم لال صاحب رئیس دہلی (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لانجی مل صاحب ساہوکار رئیس بریلی۔ (۵) کنور گردور کرشن صاحب جاگیردار رئیس چیرمین میونسپل کمپنی و رئیس سکندرآباد ضلع بلندشہر (۶) بابو اودہ بہاری لال صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سمری مہاراجہ ریاست جیند دہلی (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوان داس سابق ملازم سنٹرل و الکرٹ برادرس بابو گوبند پرساد کیمشن ایجنٹس دہلی۔

جائینٹ منیجر۔ پنڈت چند دلال سابق ڈایرکٹر گنیش فلور کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

مینیجنگ ڈایرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندرآباد و کمشن ایجنٹ حد التہائے مالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔ یہہ کمپنی جیسا کہ قواعد بانگی میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ سوت و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی ایک وسیع قطع زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون سنہ ۱۹۱۵ع خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جس کے بعد کارخانہ بہت جلد شروع ہوگا۔ چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں۔ خریداران حصص سے التجا ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرما کر کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے مینیجنگ ڈایرکٹر سے خط و کتابت فرماویں۔

بقیہ امورات دریافت طلب مینیجنگ ڈایرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں:-

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۳۱ رباکہہ سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۱۲ مئی سنہ ۹۹ء جلندہر شہر (پنجاب) | نمبر ۵

سنسار کی گتی

یہہ جگت کا چکر ہی عجیب ہے۔ ہم نے ہفتہ گذشتہ میں بتلایا تہا کہ لوگ کس طرح کی عجیب عجیب دلائل پیش کیا کرتے ہیں۔ بعض لوگ دعوی کو ہی دلیل بنا دیا کرتے ہیں اور بعض دلیل سے یہہ ثابت کرنے کے لئے طیار ہوا کرتے ہیں کہ دلیل کی کچہہ وقعت نہیں ہے عجیب چکر چل رہا ہے اب انگلستان سے ایک دیچتر گتی کی خبر آئی ہے۔

اتوار کا پرچہ اخبار اور اُس کا مضمون

ہم پہلے تبلا چکے ہیں کہ بعض اخباروں نے یہہ اعلان دیدیا تہا کہ وے اتوار کو تعطیل نہیں کریں گے۔ بلکہ اُس دن بہی اپنا پرچہ نکالا کریں گے۔ ہمارا خیال تہا کہ شاید یہہ عمل محض شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا گیا ہو۔ اب معلوم ہوا کہ بعض اخباروں نے اتوار کا پرچہ شایع کرنا شروع کردیا۔ چنانچہ اُن میں سے ایک پرچہ نے اتوار کے پرچہ میں پادریوں کے اُس جلسہ کا حال لکہا جس میں کہ اتوار کے کام کرنے کے برخلاف دہواں دہار لکچر دئے گئے تہے۔ فراخ دلی اسیکو کہتے ہیں۔

یوروپین قوموں کا معمولی شغل

چین کے مقام کوتون میں اب پہر آرام ہو گیا ہے۔ بندوق بازی موقوف ہو گئی۔ چینی باغی قابو آگئے۔ اب چین کے سرکاری عہدہ دار کہتے ہیں کہ اس حملہ میں خفیہ سوسائیٹوں کا قصور ہے۔ سلطنت چین کا قصور نہیں تہا۔ ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔

جزائر فلپائن میں بدستور جنگ جاری ہے۔ البتہ اصلی باشندگان (جنہیں باغی کہا جاتا ہے) اب تک صلح کے لئے امریکا والوں کی منت خوشامد کرتے ہیں لیکن ساتہہ ہی ساتہہ جنگ بہی جاری ہے۔ امریکن فوج نے جزیرہ والوں کا ناک میں دم کردیا ہے۔ سخت لڑائی کے بعد سکوماس اور سین مرینیٹ دو شہروں پر امریکا والوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ گو امریکہ کو آدمی اور روپیہ کا نقصان بہت برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن آخرکار فتح اِن کی ہی ہوگی۔ کیونکہ جو زیادہ آدمی اور زیادہ جنگی سامان بہم پہونچا سکے۔ آج کل فتح اُس کے ہی نصیب ہوتی ہے۔

ادہر مشرق میں چین کے علاوہ دیگر جگہوں میں بہی کچہہ نہ کچہہ چہیڑ چہاڑ لگی ہی رہتی ہے۔ چنانچہ اسوقت روس کے دانت جزیرہ کوریا پر لگے ہوئے ہیں جو کہ جاپان نے بڑی بہادری کے ساتہہ چین سے لیا تہا کہا جاتا ہے کہ اگر روس کے ساتہہ جاپان کا جنگ جزیرہ کوریا کی مالکیت کے سوال پر شروع ہو گیا تو جاپان کا کوئی بہی مددگار نہ ہوگا۔ یوریپن قوموں کا مقابلہ اس وقت ایشیا اور افریقہ کے باشندوں سے ہونا مشکل ہے۔ پہر ہماری سمجہہ میں نہیں آتا کہ کیوں نہیں یوروپ والے حصے بخرے کرکے اِن بر اعظموں کا صفایا کردیتے۔ ان کا باہمی آپس کا حسد رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ ورنہ یوروپین تہذیب کا بہرا اتری بہاو اب تک کب کا ان ملکوں کا خاتمہ کر بیٹہا ہوتا۔

ہندو دہرم شاستر کی دُرگتی

ہندوؤں کے دہرم شاستر کی بہی انگریزوں کے ہاتہوں سے عجیب دُرگتی ہوئی ہے۔ مغل لوگ بڑے بہدے طریقہ سے کام کرتے تہے۔ اپنی پالیسی کو صاف ظاہر کردیتے تہے اور اس لئے اُن سے لوگ متنفر ہو جاتے تہے لیکن ہماری مہذب گورنمنٹ دوسرے طریقہ سے کام کرتی ہے۔ نام تو ہندوؤں کے دہرم شاستر کا حوالجات تو منوسمرتی اور متاکشرا کے لیکن معنی وہ جو کہ پریوی کونسل فیصلہ کرے منو کا شلوک خواہ کچہہ ہی کہتا ہو۔ سنسکرت دان پنڈت خواہ ویاکرن کے روسے کچہہ ہی معنی کریں۔ اصل معنی وہ ہی سمجہے جاویں گے جو کہ پریوی کونسل قرار دیوے۔ حال میں ہی پایونیر نے تبنیت کی نسبت دو فیصلے پریوی کونسل کے درج کرتے ہوئے ہندو دہرم شاستر کی نسبت معقول بحث کی ہے۔ ہماری رائے میں بجائے یہہ قرار دینے کے کہ ہندو دہرم شاستر یوں کہتا ہے۔ اگر کونسل ہند کی طرف سے قانون پاس ہو جاوے کہ سلطنت برطانیہ کی رائے میں ہندوؤں کے یہہ رسوم ہونے چاہئے تو لاکہوں کروڑوں روپیہ ہندوؤں کا عدالت میں برباد نہ جاوے۔

یوروپ میں خوب صلح ہو رہی ہے۔

ہمارے ناظرین بہولے نہیں ہونگے کہ زار روس نے جو مراسلہ کہ تمام دُنیا میں صلح کے اُصول جاری کرنے کے لئے جاری کیا تہا۔ اُس کے بعد اس صلح کی عملی تدابیر سوچنے کے لئے ایک صلح کی کانفرنس کل یوروپ کی سلطنتوں کے قایمقاموں کی ہولی قرار پائی ہتی۔ اس کانفرنس میں جرمنی کی طرف سے وہ پروفیسر صاحب چُنے گئے ہیں جو کہ جنگ کو تہذیب اور سرسبزی کے لانیکا ذریعہ ثابت کرچکے ہیں۔ ہماری رائے میں یوروپ کی جنگ جو قوموں میں صلح کا پرچار کرنے کی کوشش بالکل بے سود ہے جب تک کہ اُن کے خیالات کو تبدیل کرکے دہرم کیطرف رجوع نہ کیا جاوے۔

ریل اور تار برقی کا زمانہ۔

یہہ زمانہ ہی ریل اور تار برقی کا ہے۔ جہاں یوروپ میں تجربہ ہو رہا ہے کہ بلا تار کے بجلی خبر پہونچانے کا کام کرے جہاں تجویز ہو رہی ہے کہ کل ممالک برطانیہ میں ایک ہی برقی تار گہوم جاوے۔ جہاں کوشش ہو رہی ہے کہ تمام یوروپ ایشیا کے ساتہہ بذریعہ ریل کے جوڑ دیا جاوے۔ وہاں خاصکر ملک ہندوستان میں ریلوی سڑکوں کی ایزادی میں کوشش ہونا کچہہ تعجب خیز نہیں ہے۔ ہمارے نئے وائسرائے کے آتے ہی کشمیر میں ریل کی طیاریاں شروع ہو گئیں۔ گو اسوقت خبریں آرہی ہیں کہ کارروائی میں کچہہ سستی سی نظر آتی ہے۔ لیکن امید نہیں ہے کہ جس بات پر لارڈ کرزن سے مُدبّر کی طرف سے زور دیا جاوے وہ پوری نہ ہو۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ریاست ہائے مالیر کوٹلہ اور جیند کی طرف سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھی ریل ہنکر ٹیالہ والی لاین کے ساتھہ جا ملیگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو آیندہ ۳ برسوں میں دیسی ریاستوں میں ۳ کروڑہ ۰ لاکھہ کی لاگت سے ۱۱۰۰ میل ریل بن جاوے گی۔

شراب خوری میں کمی ناممکن معلوم دیتی ہے۔

جب تک کہ بڑے دن کی شراب مسیح کا لہو سمجھی جاویگی۔ تب تک ممکن نہیں ہے کہ مے خواری کی مکروہ عادت ہمارے ملک سے دور ہو۔ مسکرات سے ٹھیکوں میں دن بدن زیادتی ہوتی چلی جاتی ہے اور سرکاری اخبار لکھا ہی ہیں یہہ دعوے کر رہی ہیں کہ انہوں نے کام بڑا کیا ہے۔ اب اعتبار کریں تو کس کا۔ ورنہ سی کرانیکل میں ایک مضمون نظر پڑا جس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ ملک متوسط میں مسکرات سے سرکاری آمدنی کم ہو گئی ہے۔ ہم بڑے شوق سے مضمون کو پڑہنے لگے اور خوش ہوئے کہ چلا ایک صوبہ تو ایسا نکلا جہاں واقعی مے نوشی کم ہو رہی ہے۔ لیکن جب مضمون کو غور سے پڑہا تو معلوم ہوا کہ قحط کی وجہہ سے صرف گانجا وغیرہ کا خرچ کم ہوا جو کہ غریب لوگوں کے استعمال میں آتے ہیں۔ شراب کے ٹھیکہ میں بدستور زیادتی ہوتی رہی۔ روزمرہ کا مشاہدہ ہمیں بتلا رہا ہے کہ مے خواری میں بجائے تنزل کے ترقی ہو رہی ہے اور یہہ ترقی بند نہیں ہو گی جب تک کہ سچے دہرم کی خوشخبری عام لوگوں تک نہیں پہونچائی جاویگی۔ اور اُس مکاری کی بیخ کنی نہیں کیجاویگی جو کہ دہرم کے نام پر مجلہ بد معاشیوں کی معاون ہے۔

طاعون

طاعون کا زور بمبئی اور کراچی میں بدستور ہے۔ گو عام طور پر اخباروں نے لکھنا شروع کر دیا ہے کہ موسم گرما کی آمد آمد سے طاعون دور ہو جاوے گا لیکن ابھی تک وہی حالت ہے۔ بنگلور میں البتہ خیریت ہے لیکن یہہ روز روز کے شبہات پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ضلع جلندہر میں وہی حالت ہے کوئی نہ کوئی گاؤں چکر میں آ ہی جاتا ہے۔ جلندہر کے سٹیشنوں پر جو تیسرے اور ڈیوڑہا درجہ کے ٹکٹ دینے کی ممانعت ہے وہ سمجھہ میں نہیں آتی اگر ایک آدمی تیسرے درجہ میں جاوے تو باوجود سرٹیفکیٹ کے اُسے ڈاک گاڑی میں سفر کرنا نہیں ملتا۔ اور اگر وہی آدمی دوسرے درجہ کا ٹکٹ لیکر بیٹھہ جاوے تو اُسے کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ تمہارے منہہ میں کتنے دانت ہیں۔ کیا دوسرے درجہ میں داخل ہوتے ہی پلیگ کے کیڑے بھاگ جاتے ہیں۔

ستری سدہار پر مختلف رائیں

جہاں ایک طرف ستریوں کے ادہکار گرہستہ میں قائم کرنے کیلئے بڑی بھاری کوشش ہو رہی ہے وہاں ایسے لوگ بھی یوروپ اور امریکہ میں بھی موجود ہیں جو کہ اُس نمائشی ترقی کو ترقی نہیں کہتے بلکہ اسے کسی اور نام سے ہی پکارتے ہیں اس ستری سدہار کی جد و جہد میں بھارت ورش کی ستریوں کی طرف یوروپ والوں کی توجہ بہت کچھہ کھینچی ہے۔ حال میں ہی کرنل ٹیمپل صاحب سی۔ آئی۔ ای نے جن کا تعلق کہ ہندوستان کے ساتھہ رہ چکا ہے ایک عورتوں کی کمیٹی کے روبرو بمقام لنڈن ایک مضمون میں ہندوستانی عورتوں کی حالت زار کا بڑا ہی خطرناک چتر کھینچا اور ظاہر کیا کہ ہندوستانی عورتیں بڑی ہی قابل رحم زندگی بسر کرتی ہیں۔ اس پر نوٹ کرتے ہوئے بمبئی کے پائونیر میں ہندوستانی عورتوں کی حالت کو یوروپین عورتوں کی حالت سے مقابلہ کر کے نسبتاً اچھا بتلایا گیا ہے۔ اصل بات یہہ ہے کہ دونوں صاحب غلطی پر ہیں۔ گو ہندوستانی عورتوں کی حالت پُراچین سمے کی نسبت بہت گری ہوئی ہے تاہم اُن کے اندر بعض بعض ایسے اوصاف موجود ہیں جن کی وجہہ سے کہ اب تک اُنہیں دیویوں کا خطاب مل رہا ہے۔ لیکن اس میں شبہہ نہیں ہے کہ ان کی یوروپین بہنیں بھی خاص مضامین میں ترقی کے میدان میں اُن سے کہیں بڑھی ہوئی ہیں ہماری رائے میں یوروپین عورتوں سے ہمارے دیش کی عورتوں کو بہت کچھہ سیکھنا ہے۔ لیکن ساتھہ ہی یہہ بھی ایک امر واقع ہے کہ یوروپین عورتیں بھی بعض مضامین میں ہماری عورتوں سے خاص سبق سیکھہ سکتی ہیں۔ اور ہماری خواہش ہے کہ اگر وہ سبق یوروپین عورتیں اب سے ہی سیکھنا شروع کر دیویں تو آنے والی بڑے بڑے خطروں سے وہ محفوظ ہو جاوینگی۔ یہاں گنجایش نہیں کہ اُن سب باتوں کا مفصل بیان کیا جاوے جو کہ یوروپین عورتیں یہاں سے سیکھہ سکتی ہیں۔ لیکن تمثیلاً ایک امر ہم بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یوروپین جو روشنی کی پارٹیوں کا مزہ لوٹنے کے لئے بیدریغ اپنے خاوندوں کو میدان میں چھوڑ کر چلی جاتی ہے۔ لیکن ہندوستانی عورت سخت مصیبت گرمی سردی وغیرہ میں بھی اپنے خاوند کا دامن نہیں چھوڑتی۔ یہہ ایک سبق اگر یوروپین عورتیں اپنی ہندوستانی بہنوں سے سیکھہ لیویں تو جن طلاق وغیرہ کے مقدموں اور ہسپتال وغیرہ کے جھگڑوں کی آئے دن خبریں اخباروں میں دیکھنے میں آتی ہیں وہ کم ہو جاویں۔ اور ہزاروں گھر سورگ دہام بن جاویں۔

تار بابوؤں کا جتہا

آج کل جتہہ بندی سے بڑا کام نکلتا ہے جب کبھی کوئی جماعت بالاتفاق کوئی حق مانگتی ہے تو گورنمنٹ اُس پر خاص توجہہ کرتی ہے۔ یہی وجہہ ہے کہ کبھی سننے میں آتا ہے کہ کلکتہ کے کوچمینوں نے کام چھوڑ دیا۔ کبھی سننا جاتا ہے کہ فلاں جگہہ کے کلرکوں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ اب بمبئی اور پونا کی طرف کے ریلوے تار بابوؤں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ غالباً اس لئے کہ انہیں تنخواہ کی کمی یا کام کی زیادتی کی شکایت ہے۔ لیکن لوہا لوہے کو کاٹے تو کاٹے لوہے کو لکڑی کب کاٹ سکتی ہے۔ پہر تار بابو ہندوستانی ہیں گورنمنٹ نے فوراً فوجی گوروں کو تار کے کام پر تعینات کر دیا۔ جونہی ایک سٹیشن کا تار گہر بابو سے خالی ہوا فوراً ایک بندوق اور ۴۰ کارتوس لئے فوجی گورے نے اُس کی جگہہ سنبھال لی۔ اور تو اور یہہ معلوم نہ ہوا کہ گوری تار کلرکوں کو کارتوس کس لئے دئے گئے۔ شاید اس لئے کہ کہیں فوج کا کام نہ بھول جاویں۔ فرصت کے وقت شکار بھی کر لیا کریں۔

اخبار پانچجنیہ

یہہ اخبار ہفتہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے۔ جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک تین روپیہ (۳ ؎)

ایڈیٹر پُشپاولی

چوتھا گلدستہ

न मिदं लिगतं सहः स पृष्ठ
कएक हूदेक एव । सर्वे अ
स्मिन्देवा एक वृतो भव न्ति ॥

(اتھروو وید)

نہ دو نہ تین نہ چار نہ پانچ۔ نہ چھہ نہ سات نہ آٹھہ اور نہ نو۔ دس ہی نہیں۔ تو پھر ان کے حاصل ضرب خواہ کتنے ہی بڑھاؤ چلے جاؤ اُس پرماتما کا سمجھنا مشکل ہے۔ پرماتما میں اعداد شماری کا کیا کام؟ تو پھر کیا وہ شونیہ ہے؟ کیا وہ کچھ بھی نہیں ہے نہیں نہیں! ایسا مت کہو۔ بلکہ وہ **ایک** ہے۔ سدا ایک ہی لاثانی اور بے مثال ہو۔ اُس کے سوائی اور کوئی خالق نہیں۔ وہی تمام روشن چیزوں کا بھی سہارا ہے۔ جل دیوتا (دُنیا کے روشن اجسام) اُسی کے اندر ایک مرکز پہ آتے ہیں۔

آگ اور پانی۔ سورج اور چاند۔ سمندر کی لہریں اور پہاڑ کی چوٹیاں دیکھکر انسان حیرانی میں ڈوب جاتا ہے۔ ایک طرف سمندر کی لہروں پر جہاز اٹکھیلیاں کرتا چلا رہا ہے دوسری طرف سے سخت طوفان اُس کی رفتار میں رُکاوٹ ڈال رہا ہے۔ لہریں بجائے آگے دھکیلنے کے جہاز کو سخت ٹکریں لگا رہی ہیں۔ قدرتی طاقتوں کا عجیب جنگ ہے۔ ہوا اور پانی کا جنگ۔ پانی اور آگ کا جنگ۔ سورج اور بادل کا جنگ غرضیکہ کوئی حالت بھی جنگ سے خالی نہیں دکھائی دیتی ایسی صورت میں کمزور اور بیہود العقل انسان کی بُدھی چکر میں آجاتی ہو۔ انسان اس دُنیا میں بیشمار طاقتوں کو ایک دوسرے کے مخالف کام کرتا ہوا دیکھتا ہے۔ اور حیران ہوتا ہو کہ کس طاقت کی خوشنودی حاصل کرنیکی کوشش کرے۔ کسی وقت ایک طاقت زبردست ہے تو دوسرے وقت دوسری طاقت زبردست ثابت ہوتی ہے۔ پھر کس کی شرن لی جاوے لیکن کچھہ عرصہ کیلئے سنسار کی جدوجہد سے من کو علیحدہ کرکے یکسو کرو۔ اندریوں کے

تمام دروازوں کو بند کرلو تم کیا دیکھتے ہو کہ اس سنسار کے اندر بیشمار شنشوار چکر (نظام شمسی) دورہ کر رہے ہیں۔ اپنے ہی نظام شمسی کو لے لو۔ سورج اپنے محور پر چکر کاٹ رہا ہے۔ زمین اُس کے گرد گھوم رہی ہے۔ زمین کے گرد چاند پھر رہا ہے اور ایسے ہی اور بڑی سیارے گھوم رہے ہیں جنکے گرد کئی بیشمار چھوٹے سیارے گردش کر رہے ہیں۔ یہہ حالات معلوم کرکے عقل دنگ رہجاتی ہے اور خوف سے لرزہ آجاتا ہے۔ کمزور انسان ڈرتا ہے کہ مبادا لاکھوں گُنا بڑھے چلتے ہوئے سورج کو کرہ سے ٹکر اگر کہیں ہماری دُنیا چور چور نہ ہوجاوے۔ لیکن عقل باریک بین معلوم کرتی ہے کہ یہہ سب چھوٹے بڑے سیارے ایک ہی سمت کو چکر لگا رہے ہیں۔ جن کے درمیان میں کہ اپنی محور پر سورج گھوم رہا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ یہہ سب ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں جس سے بڑی کرہ کا چھوٹے کو کھینچ کر ٹکڑے ٹکڑے کردینا قریبًا ناممکن ہوگیا ہے نہ صرف ان کروں کے اندر ہی بلکہ درمیانی آکاش میں بھی وہی کشش کا اصول کام کرتا ہو۔ اسیطرح کے بیشمار نظام شمسی چکر لگا رہے ہیں اور ایک دوسرے کیساتھ ٹکرانے کا ذرا بھی احتمال نہیں ہے۔

لیکن دور کیوں جائیں۔ اپنے اردگرد ہی مشاہدہ کرنے سے عجیب اندرونی یگانگت باوجود بیرونی بیگانگی کو دکھائی دیتی ہے۔ بارش کے باموقع ہونیکے لیے سخت گرمی کی ضرورت ہے اور اُس کے اثر کو دور کرنے کے لیے موسم سرما لازمی ہے۔ موسموں کی تبدیلی۔ آندھیوں کا چلنا۔ بیماریوں کا زور اور انسانی زندگی میں رکاوٹوں کا حایل ہونا پتہ دیتا ہو کہ ایک ہی مہان شکتی اس ساری جہان کے اندر کام کر رہی ہے۔ پس وہ طاقتیں جو کہ مختلف صورتوں میں مختلف طریقوں پر کام کرتی ہوئی نظر آرہی تھیں آخر کار ایک مہان شکتی کی شرن لیتی ہوئیں اور اُس مرکز پر ایک دوسری کے مطابق ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ پھر یہہ پتہ لگانا مشکل نہیں رہتا کہ آیا وہ شکتی کیسی ہے دُنیا کے اندر جو ترتیب اور انتظام دکھائی دیتا ہے وہی ہمیں یہہ بتلانے کے لئے کافی ہے کہ وہ مہان شکتی چیتن اور سروگیہ (عقل کُل) ہے۔ اور ساری برہمانڈ کو نہایت نوسار چلا رہی ہے۔

جس طرح پر کہ **آگ** ہر ایک چیز کے اندر ویاپک ہوتی ہوئی بھی باوجود ایک ہونے کے جس جس چیز کے ساتھہ اُس کا تعلق ہوتا ہے ویسا ہی روپ دھارن کرلیتی ہے جس طرح پر کہ **ہوا** ہر ایک چیز کے اندر ویاپک ہوتی ہوئی بھی باوجود ایک ہونے کے جس جس چیز کیساتھ اُس کا تعلق ہوتا ہو ویسا ہی روپ دھارن کرلیتی ہے۔ اسیطرح پر وہ پرم آتما گو ایک ہو لیکن چونکہ ہر چیز میں ویاپک ہے۔ اسلئے جس چیز میں ویاپک ہوتا ہو اُسی کی شکل دھارن کرلیتا ہے۔ لیکن کیا اُن چیزوں کا پرم آتما پر کوئی اثر ہوتا ہے جنمیں کہ وہ ویاپک ہو رہا ہو؟ ہرگز نہیں بلکہ جسطرح کہ سورج باوجود تمام دُنیا کی آنکھہ ہونے کے بھی آنکھہ کے دوشوں میں نہیں پھنستا اسیطرح پر وہ پرم آتما تمام جہان کے اندر موجود ہونیکے باوجود بھی سنسار کے دُکھوں میں نہیں پھنستا بلکہ اُن کا محض ساکشی ہوکر جبر اور بیطلب کا پھل دیتا ہو وہ پرماتما ایک ہی ایسا **ایک** کہ جس کے اندر تمام دُنیا کی طاقتیں یگانگت کو حاصل کرتی ہیں۔ اُس ایک پرماتما کی پرستش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایک بے شکل پر کرتی سے اُسی نے گونا گوں جہان کو پیدا کیا اور وہی اُن سب کا سہارا ہے پھر **کیوں** بھٹکتے پھریں؟ کیوں دُنیا کی ایک ایک طاقت کو علیحدہ علیحدہ خوش کرنیکی کوشش کریں؟ اصل محرک کو چھوڑکر کیوں حرکتوں کے پیچھے دوڑتے پھریں؟ اے انسان! کیا تونے **ایک** کو سمجھا ہے اور کیا تونے اُس ایک کی شرن پکڑی ہے؟ اگر پکڑلی ہے تو کیا وجہ ہے کہ بیشمار بُت خانے دُنیا میں دکھائی دیتے ہیں! کیوں لاکھوں مسلمان ہرسال ایک خاص پتھر کو بوسہ دینے جاتے ہیں؟ کیوں لوگ گنگا جل اور آب زمزم کیلئے سفر کی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں! عالیشان محلوں۔ لذیذ کھانوں۔ خوبصورت پوشاکوں اور چمکتے ہوئے جواہرات اور ہیروں پتھروں کے لئے کیوں بھائی بھائی کا گلا کاٹنے کو طیار ہوجاتا ہے! لاکھوں کروڑوں سپاہی کیوں خونخوار ہتھیاروں کو لئے ہوئے اپنے ہمجنسوں کے خون کے پیاسے آٹھہ آٹھہ دس دس روپیوں پر گلے کٹانے کے لئے طیار پھرتے ہیں! یقینًا اے انسان تونے ابتک ایک کی شرن نہیں پکڑی اور تو شرن کیونکر پکڑ سکتا ہے جب تک کہ تونے اُس **ایک** کیساتھہ اپنا تعلق ہی نہیں سمجھا۔

زندگی تھوڑی ہے سفر لمبا ہے اُٹھہ! اور پرم پتا کیساتھہ اپنا تعلق

ست دہرم پرچارک

ہندو قوم کی نئی تعریف

نمبر ۲

لالہ ٹہاکرداس صاحب نے اپنی کتاب کو تین حصّوں میں منقسم کیا ہے۔ اول حصّہ میں اُنہوں نے اُن وجوہات کی پڑتال کی ہے جو کہ خالصہ نے اس امر کے ثبوت میں دی ہیں کہ خالصہ ہندو نہیں ہیں۔ دوسرے حصّہ میں اُن ۱۶۔ امور کا ذکر ہے جنہیں کہ خالصہ نے ہندو دہرم کے اصول قرار دیا ہے۔ اس ذکر میں پہلے تو لالہ ٹہاکرداس صاحب نے اِن سولہوں کے ہندو دہرم کے اصول ہونے سے ہی انکار کیا ہے اور اُنہیں خالصہ بہائی کے فرض کردہ ظاہر کیا ہے۔ لیکن پہر بہی اُن میں سے ایک ایک کی نسبت سکہوں کے گورو صاحبان کے اپنے بچنوں سے یہہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ سکہوں کے گورو صاحبان اُن اصولوں پر خود عامل تہے۔ خاتمہ پر لالہ ٹہاکرداس صاحب نے اپنی طرف سے سات عالمگیر اصوُل ہندو دہرم کے قایم کئے ہیں۔ اور اُن کی خالصہ پنتہہ میں مَوجودگی بیان کرکے خالصہ پنتہہ کو ہندو قوم کی ایک شاخ قرار دیا ہے۔ ہم نے لالہ ٹہاکرداس صاحب کی تحریر کو بڑی غور سے پڑہا اور بہتیری کوشش کی کہ کہیں خیالات کے تسلسل کا پتہ لگے۔ لیکن افسوس کہ ہمیں اکثر جگہوں میں سوائے گہبراہٹ اور میٹہہ کے اور کچہہ بہی نظر نہ آیا۔ خاص خاص جگہوں میں اسقدر کہینچ تان دکہائی دی کہ سوائے لالہ صاحب کے ہر ایک ذی عقل کو ایک سرسری نظر پر بہی دکہائی دئے بغیر نہ رہی۔ چنانچہ ہماری سمجہہ میں نہ آیا کہ جب لالہ صاحب اپنے سکہہ یا خالصہ بہائیوں کو ہندو قوم کی ایک شاخ ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے

تہے تو اُنہوں نے اصُول لکہتے وقت بجائے ہندو قوم کے ہندو دہرم کا لفظ کیوں لکہہ دیا۔ کیا قوم اور دہرم دو مترادف لفظ ہیں اگر دونوں کے ایک ہی معنی ہیں تو نتیجہ کے معنی کیا ہیں۔ اور پہر الفاظ پنتہہ اور قوم میں تمیز کس طرح ہو سکے گی۔ خیر ہم ان خیالات کو یہیں چہوڑ کر اصل مطلب کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔

ہم لالہ ٹہاکرداس کے دعوی کی پڑتال کرتے ہوئے اِس سلسلہ کو بالکل بدل دینا ضروری سمجہتے ہیں۔ کیونکہ جبتک ہندو قوم کی تعریف کا فیصلہ نہ ہو جاوے تب تک یہہ پتہ لگانا مشکل ہوگا۔ کہ آیا لالہ ٹہاکرداس کے اعتراضوں کی کچہہ وقعت بہی ہے یا نہیں۔ اسلئے ہم سب سے پہلے اُن کی کتاب کے اُس حصّہ کی پڑتال کرنا چاہتے ہیں جہاں پر کہ اُنہوں نے

ہندو دہرم اور اُس کے عالمگیر اصولوں پر بحث کی ہے۔ اور اِسجگہہ ہم ایک غلطی کو پہلے سے ہی دور کرنا چاہتے ہیں۔ گو ہمیں لفظ ہندو کے ساتہہ قوم کا لفظ جوڑنے پر اعتراض ہے اور گو ہندو دہرم یا ہندو مذہب کی تشریح اِس وقت ہونا مشکل ہے۔ کیونکہ پورانک لوگوں نے اپنی پیچیدہ تحریروں کے ذریعہ سے اُسے زیادہ تر اُلجہن میں ڈالدیا ہے۔ تاہم اگر ہندو قوم یا ہندو دہرم سے مراد وہ فرقہ ہے جو کہ ویدک دہرم کو بہول کر پورانوں کے جال میں پہنس گیا ہے۔ اور اِس طرح پر اپنے منبع یعنی وید اقدس سے بہت دور جا پڑا ہے۔ تو ہم یہہ کہنے کے لئے طیار نہیں ہیں کہ اس وقت واقعی سکہہ یا خالصہ لوگ ہندو قوم یا ہندو دہرم کی ایک شاخ نہیں ہیں۔ لیکن ایک فرقہ کے اصلی اصُول کا اُس کی گری ہوئی حالت سے اندازہ لگانا ہرگز قرین انصاف نہیں ہو سکتا۔ ہم دلایل اور واقعات سے پہلے کوئی دعوی قائم کرنا نہیں چاہتے اور اس لئے اس سوال کو اب تک کہلا چہوڑ کر کہ آیا سکہہ ہندو ہیں۔ یا نہیں۔ اور کہ آیا خالصہ پنتہہ کی بُنیاد دُشمن خیالات پر ڈالی گئی تہی۔ اپنے قایم کئے ہوئے سلسلہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔

ہم اِس بحث میں ضروری سمجہتے ہیں کہ لالہ ٹہاکرداس صاحب کے اپنے الفاظ پیش کئے جاویں تاکہ جہاں ایک طرف لالہ صاحب کو شکایت کی گنجایش نہ رہے وہاں دوسری طرف ہمارے ناظرین کو بہی معلوم ہو جاویگا کہ ہندو دہرم کے حق میں زبردست سے زبردست دلایل اور واقعات جو پیش کئے جا سکتے ہیں اُن کی وقعت کیا ہے۔ اور اس پڑتال میں جہاں ہم معترض کے بیان کے ساتہہ اُس کا پیارا لفظ ہندو جوڑیں گے۔ وہاں اپنے جواب کے ساتہہ لفظ آریہ لکہیں گے۔

ہندو۔ اس رسالہ میں ہم نے اس کے (ہندو دہرم اور اُس کے اصول) اندراج کی ضرورت اس واسطے محسوس کی ہے کہ بہت سے اصحاب ہندو دہرم کی اصلیت اور اُس کے اصول نہ جانکر ہی ہندو قوم کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اگر اُن کو یہہ معلوم ہو جاوے کہ وہ باوجود اپنے جزوی اختلاف اعتقاد مذہبی کے بہی ہندو رہ سکتے ہیں تو ضرور ہی وہ اپنے اِس اُدہیڑ بُن سے باز آجاویں۔

آریہ۔ ہندو دہرم کی اصلیت کو تو ہم اچہی طرح جانتے ہیں۔ اس کی بُنیاد پورانوں کی بیہودہ کہانیوں پر ہے اور چونکہ پورانوں میں باہمی بڑے بہاری اختلافات ہیں۔ اس لئے ہندو دہرم میں بہی منافین کی موجودگی کچہہ حیرت پیدا نہیں کرتی۔ ایک ہندو کچہہ مانتا ہے۔ دوسرا کچہہ مانتا ہے۔ لیکن جب کہ اُن کے کوئی سِدّہانت ہی نہیں ہیں تو ایک دوسرے کو کیسے کہہ سکتا ہے کہ تو ہندو نہیں ہے۔ باقی رہے اُس کے اصول سو اُن کی تو آپ نے جہاں اُن کا بیان کیا ہے پڑتال کی جاویگی۔ لیکن آپ کا یہہ وعدہ واقعی قابل داد ہے کہ باوجود جزوی اختلافات کے بہی آپ مہربانی سے ہم سب کو ہندو دہرم کے دائرے کے اندر جگہہ دینے کے لئے طیار ہیں۔ کیا یہہ وہی طریقہ نہیں ہے جس پر چلکر کہ پورانک براہمنوں نے پرنامی اور دیگر مسلمانی متوں کے پیرؤں کو اپنی سنگم پوری کا شکار بنا چہوڑا ہے۔ اور جس کی پیروی میں کہ اب تک ہندو بامحض مسلمانوں کی گدیوں کے پروہت بہٹ اور پانڈے بنے ہوئے ہیں؟

(باقی آیندہ)

مسٹر جی۔ ایم فرنیس کیلئے تازہ سرٹیفکیٹ

ہم نے وعدہ کیا تھا کہ جو تازہ سرٹیفکیٹ مسٹر فرنیس کو عدالت کی طرف سے ملا ہے اُسے ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے درج اخبار کریں گے۔ فیصلہ چونکہ زبان انگریزی میں تھا۔ اسلئے اب تک بلا ترجمہ پڑا رہا۔ اس وقت اخبار "سیوک" لاہور نے ہمیں پھر جگا دیا۔ ہمارے نوجوان ہمعصر نے ایک زبردست مضمون میں اپنے ملک میں عام رائے کی عدم موجودگی کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں اُن کا ذکر کیا ہے اور اسی ضمن میں لکھا ہے "تھوڑے ہی روز ہوئے ہمارے ایک نیک نیت بزرگ دوست نے صرف اپنا فرض سمجھکر اپنے اخبار میں ایک برائے نام پبلک آدمی کے چال چلن کی قلعی کھولی تھی۔ اور نہایت تحقیق کے بعد کئی زبردست الزام اُس پر لگائے تھے۔ مگر اُس کا نتیجہ کیا ہوا۔ پبلک کے کان پر جوں تک نہ چلی" ہمارے ہمعصر کو نراش نہیں ہونا چاہئے۔ اپنا فرض ادا کرنا ہمارا کام ہے۔ اُس سے فائدہ اُٹھانا نہ اُٹھانا پبلک کے اختیار میں ہے۔

ترجمہ فیصلہ انگریزی

بعدالت رائے سری رام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول بمقام جلندھر

نمبر شمار	مستغیث	ملزمان	جرم معہ قانون متعلقہ	تاریخ رجوعہ عدالت
۱	قیصر ہند بذریعہ گوجرل فرنیس	۱۔ ویشنو۔ ۲۔ ٹڈی مل۔	دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند نسبت ملزم نمبر ۱ و دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند نسبت ملزم نمبر ۲	۱۶ر جنوری سنہ ۱۸۹۹ء

فیصلہ۔ دونوں ملزم ویشنو اور ٹڈی مل۔ بیٹا اور باپ۔ تجویز کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اول الذکر زیر دفعہ ۳۸۰۔ اور آخر الذکر زیر دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند۔ شہادت استغاثہ سے ظاہر ہے کہ مستغیث گوجرل فرنیس مالک اور منیجر اخبار بھارت سیوک جلندھر شہر کے کرنسی نوٹ قیمتی پندرہ سو ۱۵۰۰ روپیہ اُس کے کوٹ کی رومال کی جیب سے ۲۲ر دسمبر ۹۸ء کی رات کو گم ہو گئے جبکہ مستغیث اپنے مطبع کے ایک کمرہ میں ایک چارپائی پر ایسے وقت سوتا تھا جبکہ ایک سے زیادہ آدمی اُس کمرہ میں موجود تھے۔ ملزم نمبر ۱ کی نسبت (جو کہ مستغیث کا ایک دور کا رشتہ دار اور اُس کے گھر اکثر آتا جاتا ہے) بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اُس چارپائی کے نزدیک ایک موڑھے پر بیٹھا رہا تھا جس پر کہ مستغیث اونگھ رہا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مستغیث کے ہاتھ میں کچھ روپیہ شادی فنڈ کے حساب کا تھا جو کہ اُسے ایک بینک میں لاہور بھیجنا تھا۔ لاہور روانہ کرنے کے انتظام کے لئے مستغیث نے اپنے صندوق آہنی میں سے (جو کہ اُس کے بنچ کے مکان میں رکھا ہوا تھا۔ جو کہ مکان مطبع سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے) نقدی نکالی اور اُس سے ۱۷ر دسمبر ۹۸ء کو کرنسی نوٹ قیمتی پندرہ سو ۱۵۰۰ روپیہ خزانہ سرکاری سے خرید کئے جو کہ اُس نے ایک الماری میں (جو کہ اُس کے مکان مطبع کی دوسری منزل میں رکھی ہوئی ہے) قفل بند کر دئے۔ لیکن حفاظت کے لئے وہ نوٹوں کو ہر شام الماری سے نکال کر اپنے کوٹ کی جیب میں رات کے لئے رکھ لیتا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اُس مکان کی اوپر کی منزل میں جہاں پر کہ الماری پڑی ہوئی تھی۔ کوئی نہیں رہتا اور اس لئے اُس جگہ رات کو نوٹوں کا چھوڑنا محفوظ نہ تھا۔ جس رات نوٹوں کا گم ہونا بیان کیا جاتا ہے اُس رات مستغیث حسب معمول ½۹ بجے رات کو بازار سے اپنے مطبع کے مکان میں واپس آیا اور ملزم نمبر ۱ کو ہمراہ لیکر وہ منزل پر گیا اور الماری سے کرنسی نوٹ نکالے اور دونوں مستغیث اور ملزم نمبر ۱ نیچے کی منزل پر آ گئے۔ جہاں کہ مستغیث ایک چارپائی پر اونگھتا رہا اور ملزم نمبر ۱ نزدیک ہی ایک موڑھے پر بیٹھا رہا۔ اُس وقت واقعی طور پر ایک یا دو دیگر اشخاص اُسی کمرے میں موجود تھے اور یقیناً تمام مے نوشی کر رہے تھے۔ حتی کہ مستغیث کو نیند آ گئی۔ قریب ۱ بجے رات کے مستغیث نے ہوش سنبھالا اور معلوم کیا کہ اُس کے کوٹ کی رومال کی جیب سے نوٹ گم ہو گئے ہیں۔ اور ملزم نمبر ۱ کمرہ میں موجود نہ تھا۔ مستغیث نے اپنے نوکروں کو جگایا اور اُن کے پاس بیان کیا کہ اُسکے نوٹ گم ہو گئے ہیں۔ تب اُنہوں نے بتلایا کہ قریباً ½۱۱ بجے رات کے ملزم نمبر ۱ دودھ لانے کے لئے باہر گیا تھا اور قریباً پون گھنٹے میں واپس آ کر اوپر کی منزل میں سونے کیلئے چلا گیا تھا۔ ملزم نمبر ۱ اُسی وقت اوپر کی منزل سے بلوایا گیا۔ اور اُس سے نوٹوں کی نسبت پوچھا گیا۔ اولاً اُس نے کہا کہ اُسے اُن کی نسبت کچھ معلوم نہیں ہے اور پھر کہا کہ گھر میں ہی کہیں پڑے ہوں گے۔ اور صبح اُنہیں تلاش کیا جاویگا۔ اس کے بعد سب کے سب سو گئے۔ علی الصباح تلاش شروع کی گئی۔ لیکن بے سود اور اس گمشدگی کی رپورٹ آخر کار گیارہ بجے صبح کے کوتوالی میں کی گئی اور پولیس نے تحقیقات شروع کر دی۔ عند الدریافت معلوم ہوا کہ ویشنو کا باپ یعنی ملزم نمبر ۲ شہر میں نہیں ہے۔ پھر ڈپٹی انسپکٹر صاحب نے سارجنٹ نراین سنگھ کو ریلوے سٹیشن پر واسطے انتظار ملزم نمبر ۲ کے تعینات کر دیا۔ جو کہ اُسی دن اُس گاڑی میں واپس آیا جو کہ لاہور کی طرف سے ½۴ بجے شام کے آتی ہے اور پولیس نے پلیٹ فارم پر اُسے گرفتار کیا اور اُس سے [illegible] روپیہ نقد برآمد ہوئے۔ تب ملزم نمبر ۱ نے اقبال کیا کہ اُس نے نوٹ چرائے تھے۔ اور اپنے باپ ملزم نمبر ۲ کو دے دئے تھے۔ پولیس لاہور کو گئی اور ملزم نمبر ۲ کے رشتہ دار [illegible] واس سے دو صد روپیہ اور ملزم نمبر ۱ کی دختر سے [illegible] روپیہ برآمد کیا۔ جو کہ ملزم اُن کے پاس چھوڑ آیا تھا۔ دونوں ملزمان کے بیانات سردار تارا سنگھ تحصیلدار مجسٹریٹ درجہ دوم نے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

قلم بند کئے تھے۔ ملزم نمبر ا نے بیان کیا تھا کہ مستغیث اور ملا وا برہمن (ایک بدمعاش آدمی) دونوں شراب پئے ہوئے باہر سے واپس آئے اور سب کمرہ کے اندر مسماۃ خیراتن کے (جو کہ موضع مسیاں کی ایک کنجری ہے اور مستغیث کے ساتھ بطور آشنا کے گزشتہ تین مہینوں سے رہتی ہے) بیٹھے رہے۔ کہ ملزم مستغیث کے کہنے پر بازار سے کچھ دانے کے لئے باہر چلا گیا۔ اور واپسی پر سب کو کمرہ میں بدمست اور کرنسی نوٹوں کو فرش پر پڑے ہوئے پایا جنہیں کہ اُس نے اوٹھا لیا اور اپنے باپ کے سپرد کر دیا اس منشا سے کہ صبح ہوتے ہی مالک کو واپس دے دوں گا۔ مگر ملزم نمبر ۲ کا بیان تھا کہ وہ اپنی دوکان کے اوپر کے چوبارے میں سویا ہوا تھا کہ آدھی رات کو ملزم نمبر ا اور مستغیث نے اُسے جگایا جس نے کہ اُسے چراغ روشن کرنے کے لئے کہا اور نوٹ قیمتی پندرہ سو ۱۵۰۰ روپیہ اُسے دیا اور اُس سے درخواست کی کہ لاہور یا امرتسر جا کر کسی بنک سے نوٹ بھنا کر روپیہ اُسی جگہ کسی معتبر کے پاس چھوڑ آوے اور ۱۰ یا ۲۰ روپیہ اپنے ہمراہ لے آوے۔ مستغیث نے اُسے کچھ روپیہ نقد واسطے کرایہ ریل کے دے دیا اور اُس نے اُس کی درخواست پوری کر دی۔

میرے روبرو ملزم نمبر ا اپنے پہلے اقبال سے انکار کر کے ملزم نمبر ۲ کے بیان کی تائید کرتا ہے۔ ملزم نمبر ا کی نسبت زیر دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند فرد قرارداد جرم لگائی گئی لیکن چونکہ دیدہ و دانستہ بدنیتی سے مال مسروقہ کے حاصل کرنے کا کوئی ثبوت موجود نہ تھا۔ اس لئے ملزم نمبر ا کے برخلاف فرد قرارداد جرم زیر دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند مرتب نہیں کی جا سکتی تھی۔ لیکن میں نے فرد زیر دفعہ ۴۰۳ تعزیرات ہند یہ دیکھنے کے لئے لگائی کہ آیا اُس دفعہ کے نیچے کوئی جرم ٹھہر سکتا ہے یا نہیں۔

دونوں ملزموں نے جرم سے انکار کیا۔

اول اُنہوں نے ۳ گواہان پیش کئے۔ جو بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے مستغیث اور ملزم نمبر ا دونوں کو آدھی رات کے وقت ملزم نمبر ۲ کی دوکان کے اوپر چوبارہ کے دروازہ کو کھٹکھٹاتے اور اُسے نام لیکر پکارتے اور ملزم نمبر ۲ کو گلی کا دروازہ کھولتے اور ملزم نمبر ا و مستغیث کو چوبارے میں داخل کرتے اور فوراً ہی اُس کے بعد تھوڑی دیر بعد ملزم کو مستغیث اور ملزم نمبر ا کے ساتھ چوبارے سے نیچے جاتے اور گلی میں اُن کے ساتھ داخل ہوتے دیکھا۔ اِن کے علاوہ ایک نگینہ مل گواہ تھا جس کی آمد و رفت مستغیث کے مکان میں ہے اور جو بیان کرتا ہے کہ اُس نے مسماۃ خیراتن کنجری کو مستغیث کے مکان میں اُس رات کو دیکھا جبکہ نوٹوں کا چوری جانا بیان کیا جاتا ہے۔

گو ایک سے زیادہ التوا کئے گئے اور ہر طرح کی کوشش مسماۃ خیراتن کو عدالت کے روبرو لانے کے لئے کی گئی (کیونکہ بلا شبہ وہ ایک ضروری گواہ تھی۔ اس لئے کہ چوری والی رات اُسی کمرہ میں موجود تھی) تاکہ وہ اُن واقعات کو بیان کرے جن کے اندر کہ نوٹ گم ہوئے لیکن وہ کہیں نہ ملی گو اس میں شبہ نہیں ہے کہ وہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۹ء کو مستغیث کے مکان میں موجود تھی جو کہ صحیح نتیجہ مستغیث کے جواب سے نکالا جا سکتا ہے جو کہ اُس نے اس وقت دیا جبکہ ایڈوکیٹ ملزم نے اس بات پر زور دیا کہ میں فوراً مستغیث کے مکان بھیج کر مسماۃ خیراتن کا جواب لکھوں۔ اس میں بالکل شبہ نہیں ہے کہ مستغیث کے پاس کچھ نوٹ ضرور تھے وہ نو وا آبہ شادی فنڈ کے حساب میں لاہور بھیجنا چاہتا تھا۔ جو فنڈ کہ بدقسمتی سے مستغیث کے ہاتھ میں بطور منیجر کے آیا تھا اور جس کی وجہ سے کہ یقیناً مستغیث کا دماغ پھر گیا اور اُسے بہت ہی بُری طرح کی عیاشی کی عادت میں ڈال دیا۔ اُسی وقت دیگر لوکل اخباروں میں شادی فنڈ کے متعلق مستغیث کی بدنظمی اور فنڈ کے روپیہ کو مستغیث کے برباد کرنے کی نسبت شور مچا۔ اس نے مستغیث کو مجبور کیا کہ وہ کچھ روپیہ جس طرح ہو سکے جمع کرے اور چیکے سے لاہور بھیج دینے کے لئے طیار رکھے۔ اب سوال صرف یہ ہے کہ آیا ملزم نمبر ا نے نوٹ چُرائے اور آیا ملزم نمبر ۲ نے اُنہیں مال مسروقہ سمجھ کر صرف کیا۔ ملزم نمبر ا کے برخلاف اُس کا اپنا اقبال موجود ہے۔ جو کہ تحصیلدار نے قلم بند کیا۔ گو میرے سامنے واپس لیا گیا۔ اور اُس کے ساتھ ہی وہ واقعاتی شہادت مستغیث اور اُس کے گواہان کی ہے جو کہ کہتے ہیں کہ ملزم نے مستغیث کو شام کے وقت پندرہ سو کے نوٹ اپنے پاکٹ میں رکھتے ہوئے دیکھا اور مستغیث کی چارپائی کے پاس بیٹھا رہا۔ اور بعد اس کے کہ کمرہ میں بیٹھے ہوئے سب سو گئے یا بیہوش ہو گئے۔ ملزم نے وہ جگہ مستغیث کے لئے دانے لانے کے بہانے سے چھوڑ دی۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ جرم سرقہ کا برخلاف اُس کے ثابت ہے اور اُس کی تردید شہادت صفائی سے نہیں ہوئی جو کہ اس امر کے متعلق کچھ بھی نہیں ہے۔

نسبت نمبر ۲ جیسا کہ اوپر بیان لکھا گیا ہے کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ ملزم نے بدنیتی سے مال مسروقہ جانکر نوٹوں کا قبضہ حاصل کیا۔ صفائی کا بیان ہے کہ نوٹ ملزم نمبر ۲ کے حوالہ مستغیث اور ملزم نمبر ا کی طرف سے کئے گئے تھے اس استدعا پر کہ وہ امرتسر یا لاہور میں بھنائے جا کر زیادہ تر حصہ نقدی کا لاہور میں چھوڑا جاوے اور کچھ حصہ جلندھر لایا جاوے اور کہ ملزم نمبر ۲ نے حسب ہدایت مستغیث کے عمل کیا۔ اور اپنے اس بیان کی تائید میں ملزم نے شہادت پیش کی ہے۔ اس شہادت کو میں کچھ بھی وقعت نہیں دیتا ہوں۔ لیکن بالفرض اگر یہ بھی مان لیا جاوے۔ کہ مستغیث کے بجائے ملزم نمبر ا اس کے باپ کی دوکان پر جانے کی کہانی غلط ہے اور کہ ملزم نمبر ا نے اکیلے ہی نوٹ اپنے باپ کے سپرد کئے پھر بھی کوئی شہادت اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے موجود نہیں ہے کہ ملزم نمبر ۲ جانتا تھا کہ نوٹ مال مسروقہ ہیں برخلاف اس کے واقعات ملزم کے حق میں ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کا بیٹا ملزم نمبر ا مستغیث کا دلی دوست اور ہمیشہ کا ساتھی ہے اور مستغیث بوجہ شور و شر اخبارات بابت بدنظمی و وا بشادی فنڈ کے کچھ دقت میں ہے اور کہ

اس لئے جہاں تک ہو سکے جیسے سے وہ لاہور روپیہ بھیجنے کی خواہشمند ہے گو اُس روپیہ کو جمع کرانے کی جلدی نہیں ہے۔ اگر ملزم کو یہہ علم ہوتا کہ نوٹ اس کے بیٹے نے سرقہ کئے ہیں اور بطور مال مسروقہ کے نہیں بھیجنے کے لئے دئے گئے ہیں تو ممکن نہیں ہے کہ وہ دو سو ہی دن بعد ۵۰ روپیہ نقد لیکر آتا جو کہ اُس کی حیثیت سے باہر تھا۔ اگر یہہ واقعات بھی ملزم کے برخلاف سمجھے جاتے تب بھی وہ ماخوذ نہیں ہو سکتا تھا جب تک اُس کی بدنیتی اور جرم کے علم کی کچھ شہادت موجود نہ ہوتی۔ لیکن اب جبکہ واقعات اُس کے حق میں ہیں اُس پر برخلاف مقدمہ زیر دفعہ ۴۱۱ یا ۴۱۴ تعزیرات ہند قائم نہیں رہ سکتا۔ اور میں حکم دیتا ہوں کہ ملزم مذکور بری کیا جاوے۔

نسبت ملزم نمبر ۱ میں اُسے زیر دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند مجرم قرار دیتا ہوں اور اب دیکھنا یہہ ہے کہ انصاف کے اغراض کے لئے کس سزا کا دیا جانا مناسب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی ہلکی سزا کی ضرورت ہے۔ ملزم کے لئے ترغیب بڑی تھی۔ ملزم کی نسبت اچھی حیثیت کا آدمی بھی اسی ترغیب میں پھنس جاتا۔ مستغیث نہ صرف روپیہ برباد کرنے میں ہی حد درجہ کا غافل تھا بلکہ بلحاظ واقعات مقدمہ وہ پولیس کی مدد کا بھی مستحق نہیں تھا۔ اور اُسکو اپنے تئیں بڑا خوش قسمت سمجھنا اور پولیس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اُس کا نقصان پائی پائی کا پورا ہو گیا۔ وہ آدمی کیا اُمید رکھ سکتا ہے جو کہ ملا وا کے چال چلن رشتہ دار سے کم حیثیت آدمیوں کی جماعت اکٹھی کرتا ہے۔ اور ایک کم حیثیت کنجری جو کہ ایک گانے سے آتی ہے اُسکو شامل کر کے سب میخواری اور شور و شرابہ میں ہر رات کو مشغول ہوتے ہیں اور ڈیڑھ ہزار کی ایک معقول رقم نوٹوں کی صورت میں ایک بدمست آدمی کی جیب میں جو کہ ساری رات بیہوش رہتا ہے کھلی پڑی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا بے پروائی ہو سکتی ہے کہ ایک آدمی جسکو پاس آہنی صندوق موجود ہے ہر رات پندرہ سو کی کثیر رقم نوٹوں کی شکل میں اپنے پاس رکھے اور اُس وقت مشتبہ چال چلن کے آدمیوں کی صحبت میں شراب پیکر بیہوش ہو جاوے۔ ان وجوہات سے نرم سزا کی ضرورت ہے۔

ملزم ایک نوجوان آدمی ۲۵ برس کی عمر کا ہے۔ گو پولیس نے اُسے ۲۲ برس کا لکھا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ بدنی سزا اُس کے لئے ٹھیک مناسب ہوگی۔ میں یہہ حکم دیتا ہوں کہ ملزم کو بیس ضرب بید کی سزا دی جاوے اگر جیل کا حفظان صحت ڈاکٹر یہ کہے کہ وہ اس سزا کے برداشت کرنے کے قابل سمجھا جاوے۔ کرنسی نوٹ کرنسی افسر کو واپس بھیج جاویں۔ مستغیث کا روپیہ اُس کو دیدیا گیا ہے۔

دستخط { سری رام مجسٹریٹ درجہ اول
مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

آخری پکار — اے گوروں کی جھوٹی چھوٹی شرارتوں پر آسمان سر پر اٹھانے والو! اے انگریزوں کو دئے ہوئے حقوق کو حاصل کرنے کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملانے والو! اے تعلیم کی پکار کی اوٹ میں بڑے بڑے کالج کھڑے کرکے قوم کو اُنتی کی شکھر پر لیجانے کا ڈھونگ کرنے والو! اے انگریزوں کی عدالت سے متنفر ہو کر گوروں کالوں کی تمیز پر خون کے آنسو بہانے والو!

یہہ ہماری آخری پکار ہے۔ اس فیصلہ کے ترجمہ کیساتھ ہماری پہلی تحریروں کو پھر پڑھو اور بتلاؤ کہ آیا تمہاری سب کی خاموشی کیا معنی رکھتی ہے۔ کیا یہی نیک نیت اخبار نویسی ہے کہ کرنل سمتھ یا مسٹر جونس کی معمولی بدمزاجی پر تو طوفان بے تمیزی اُٹھایا جاوے اور ایک ہندوستانی کے بڑے سے بڑے گناہوں پر پردہ ڈالا جاوے۔ تم کہا کرتے ہو کہ انگریزی قوم کا اخلاق اپنی قوم کے لئے علیحدہ اور دیگر اقوام کے لئے علیحدہ ہے۔ لیکن کیا تمہیں یہہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی جبکہ صاف ظاہر ہے کہ تمہارا اخباری برتاؤ بھی ہو بہو وہی نہیں جو کہ غیر اقوام کے ساتھ ہے۔ یاد رکھو کہ جن انگریزی حکمت عملیوں کی تم تقلید کرتے ہو انگلستان کو اُس نے بڑا نہیں بنایا بلکہ انگلستان کو اُن ایماندار شریفوں نے بڑا بنایا جنہوں نے کہ انصاف کے لئے اپنے ملک کے مادی نقصان کی بھی کبھی پروا نہیں کی۔

پیارے ناظرین! ہم آپ کی اور مہاشے سیوک کی واقفیت کے لئے اس قدر لکھنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری تحریروں کے پہلے لالہ گوبند لال صرف پیارے سیوک اخبار نکالتے تھے۔ اب خادم الہند دوسرا بھی شروع ہو گیا ہے۔ اُس وقت صرف ہندو شادی فنڈ کے مالک اور مہتمم تھے اور اب مسلم شادی فنڈ بھی کھول دیا ہے۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ آیا ہمارے ملک میں کوئی پبلک اوپینین ہے یا نہیں؟

ایڈیٹوریل نوٹس

سکھ کہاں ہے؟ نئی تہذیب کا چُلا قمیض اور کالر کا عادی ہے۔ اتفاقاً ایسی جگہہ جا پہنچتا ہے جہاں پر کہ نہ دھوبی ہیں، نہ بزاز نہ باربر (حجام) ہے۔ اور نہ ٹیلر (درزی) سب قمیض پرانے ہو جاتے اور کالر پھٹ جاتے ہیں۔ بڑا دکھ مانتا ہے۔ خدا خدا کر کے مہذب دیش میں واپس آتا ہے آتے ہی نئی قمیض اور نیا کالر خرید کر زیب تن کرتا ہے اُس وقت اس جنٹلمین کو کیسی خوشی ہوتی ہے۔ اور وہ بے اختیار پکار اُٹھتا ہے کہ قمیض اور کالر میں ہی سکھ تھا۔ لیکن یہہ جنٹلمین کی بھول ہے۔ ہمارے بھولے بھائی! تم نے غلط نتیجہ نکالا ہے۔ کیا سچ مچ قمیض اور کالر ہی آنند کا باعث تھے؟ اگر یہہ ٹھیک ہے تو دوسرے ہی دن پھر قمیض اور کالر خریدو۔ کیا تمہیں پھر ویسا ہی آنند ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں! یہہ کیوں؟ اسلئے کہ آنند کالر اور قمیض میں نہ تھا۔ بلکہ خواہش کے پورا ہونے میں آنند تھا جب تک کہ قمیض اور کالر کی خواہش تمہارے اندر موجود تھی اُس وقت تک تمہیں کلیش تھا۔ کیونکہ تمہاری اندریوں نے تمہارے من کو باہر کیا ہوا تھا۔ اور من کے ساتھ کھنچا ہوا جیو آتما بھی بیرونی چیزوں میں لپٹ ہو گیا تھا لیکن جیوں ہی کہ خواہش پوری ہوئی اندریوں نے من کو چھوڑ دیا اور من نے جیو آتما کو چھوڑ دیا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جو آتما کے اندر ہوتے ہی پرماتما کی جیوتی کے درشن کرتے جو کہ اندر موجود ہے۔ پس آنند دھام کے سنسرگ سے آنند ہوا نہ کہ مادی چیزوں کی پراپتی سے۔ اسلئے ای بھائیو! اگر تم چاہتے ہو کہ تم سدا دکھوں سے دور رہو تو اپنی خواہشوں کو کم کرو کیونکہ سکھ خواہشوں کے اندر نہیں، بلکہ خواہشوں کے دور ہونے سے ہی سکھ ملتا ہے جو کہ تمہارے اندر ہی موجود ہے۔

اُپدیش کا ادھکار کس کو ہے؟

آج کل کے اُپدیشکوں کی دشا کو دیکھکر ہمعصر آریہ پترکا نے ایک بڑا ہی ضروری مضمون اپنے ۴ مئی ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں درج کیا ہے۔ ہمارے ہمعصر نے یہہ شکایت کرکے کہ آج کل اُپدیش کا کام ایسے لوگ بھی سنبھال لیتے ہیں جنکو اُپدیش کا بالکل ادھکار نہیں ہے ظاہر کیا ہے کہ اُپدیش کا کام آج کل لیکچر بازی ہو گیا ہے۔ ہماری رائے میں اُپدیش دینے کے لیے اُن لوگوں کو ہرگز حوصلہ نہیں کرنا چاہئے جن لوگوں کو ابھی خود اُپدیش لینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے ہمعصر کی رائے بالکل درست ہے کہ پرانے آریہ سماجوں میں بجائے لیکچروں کے اگر دھرم گرنتھوں کا پاٹھ اور اُن کی دیاکھیا کیجاوے تو بہت کچھ فائدہ ہو سکتا ہے۔ لیکچر بازی اور سرمن بازی کی خرابیوں کو دیکھکر ہی ہماری طبیعت کچھ عرصہ سے لیکچروں اور سرمنوں سے ہٹ گئی ہے۔ اور جالندھر شہر میں جب کبھی ہمیں سپتاہک جلسوں میں بولنے کے لیے کہا جاتا ہے تو ہم عموماً دھرم گرنتھوں سے پاٹھ کرکے اُسکی ویکھیا کر دیا کرتے ہیں۔

یہہ سچ ہے کہ لیکچروں اور سرمنوں سے اب پرانے آریہ سماجی کچھ بھی فایدہ نہیں اوٹھا سکتے۔ لیکن ہماری رائے میں آج کل کی بے اثری کا محض یہی باعث نہیں ہے کہ لیکچروں سے لوگ سیر ہو چکے ہیں بلکہ بڑا بھاری باعث یہہ بھی ہے کہ آریہ سماج کے سبھاسد عملی دھارمک زندگی میں بہت پیچھے رہے ہوئے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اُس انسان کے منہ سے سُنا ہوا دھرم گرنتھ کا پاٹھ یا اُس کی اعلیٰ دیاکھیا ہی کیا اثر پیدا کریگی جو کہ خود اُن اُپدیشوں کی پیروی نہیں کرتا۔

قمار بازی کب دور ہوگی۔

جُوّا بازیوں نے ہمیں ایسا غلام بنایا ہے کہ باوجود آنکھیں کھُلنے کے بھی ہم اُسیطرح جُوّا بازیوں کی لہروں میں بہے چلے جاتے ہیں۔ دھرم کے پرچارک لوگوں نے سمجھا کہ قمار بازی پاپ ہے۔ لیکن افسوس کہ دھرم کی آڑ میں قمار بازی نیا روپ دھارن کرکے آتی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ہم نے ایک آریہ بھائی کو مورتی پوجا کے ثبوت کے لیے دس ہزار کا انعام مقرر کرنے کے لئے اڑتے ہاتھوں لیا تھا۔ آج پھر ایک بھائی دو صد روپیہ کے انعام کا اشتہار اُس شخص کے لیے بھیجتے ہیں جو کہ اُنہیں بہوت جن وغیرہ کچھہ دکھا دیوے۔ ہم اپنے بھائیوں سے ونے پوربک نویدن کرتے ہیں کہ اس قسم کے انعام اور شرط پاپ ہیں۔ اور ان سے سبھیہ اور اسبھیہ کو ضرور ہی پرہیز کرنا چاہیے۔

ریویو

ششمنی مت کے پوشیدہ راز۔ مصنفہ سنت پربہودیال مالک اخبار بہرولنز نیز ڈیرہ اسمٰعیل خاں ششمنی مت کے کسیقدر حالات ایک پمفلٹ کی صورت میں شایع کئے ہیں ۱۶ صفحوں کا ٹریکٹ ہے۔ اس مت کے کسیقدر حالات ست دھرم پرچارک میں بھی چھپ چکے ہیں۔ قیمت ٹکٹ ایک آنہ ہے۔

ضرورت!!

ایک نوجوان تعلیم یافتہ فارسی انگریزی خواندہ تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار ذات نیہالوں پونجا ہی کھتری۔ اپنی کھتری برادری میں شادی کرنا چاہتا ہے۔ سکنہ ڈیرہ غازیخاں کا ہے۔ لڑکی کی عمر ۱۳ سال سے کم نہ ہو۔ اگر خواندہ ہو تو زہے قسمت۔ لڑکا خوبصورت اور چال چلن اچھا ہے۔ المشتہر رام رکھا انسپکٹر ڈاکخانجات ازمقام کوئٹہ۔

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج چھاونی کوئٹہ اور جہلم ضلع گورداسپور نے بھی لالہ جگت چندر جی کی بیوقت موت پر اظہار افسوس اور ہمدردی کے لئے ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔

لودھیانہ میں ۲۰ اپریل کی شام کو ماسٹر درگا پرساد جی کا بڑا اثر انگیز لیکچر ہوا۔ تمام صحن حاضرین سے پُر تھا۔ ۲۸ اپریل کو سماج کی ہفتہ وار کارروائی بڑی آنند سے ہوئی۔ ۵ روپیہ ایک جینی نے وید پرچار فنڈ کو دان دیا۔ جو نقد وصول ہوا۔

ریاست کوٹہ کا آریہ سماج اپنا کام کرتا چلا جاتا ہے پورانک سبھا کے ساتھ برابر چرچا رہتی ہے۔ اور ہفتہ وار جلسوں میں دھرم پرچار ہوتا ہے ایک نیا پنڈت رکھا ہے جو ورڈ ہو آریہ ہے۔ ڈاکٹر گورودت جی اس سماج کی جان ہیں۔ اخبار آریہ ویر کے نکل آنے پر بھدر دھند کے ساتھ ہی آریہ دھرم رکشک علیحدہ ہو جاویگا۔ یعنی اخبار بھدر دھند پولیٹکل اغراض کے لیے ہی محدود ہو جاویگا۔ رکشک نے آریہ سماج کی جسقدر سیوا کی اُس کے لئے پنڈت سربدیال جی کا مشکور ہونا چاہیے۔

سرسہ (ضلع جہلم) میں ۲۳ اپریل ۱۹۰۶ء روز اتوار سے ینگ مینز آریہ سماج قایم ہو گیا ہے بابو جیوتی سروپ اور منشی شب نرائن نے خوب تقریریں کیں حاضری ۵۰ کے قریب تھی۔ ہم ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ نوجوان لوگوں کی رُچی ویدک دھرم میں دن بدن بڑھتی رہے۔

جگادھری آریہ سماج میں پنڈت پورنانند جی نے ویدک دھرم کا خوب پرچار کیا۔ منتری کا یگیوپویت سنسکار کرایا۔ جگادھری آریہ سماج کا تعلق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے کرایا۔ چنانچہ چندہ بابت دشانش بھی ساتھ لے آئے ہیں۔ اب پنڈت جی روہتک کی طرف پرچار کیلئے گئے ہیں۔

لالہ آسا رام جی منتری آریہ سماج جگادھری لکھتے ہیں کہ اُن کے پاس پانچ روپیوں کی کتابیں نئی ویدانی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ٹل وغیرہ کی پڑھائی کی ہیں - اگر کوئی نصف قیمت پر
لے تو قیمت جیند سماج میں داخل کردیں گے - ورنہ کسی
یتیم خانہ کے کام آجاویگی - ہماری رائے میں بہتر ہو کہ آپ
کتابوں کو کسی یتیم خانہ کے مینیجر کے نام بھیجدیں - نیز اُن کے
پاس ایک فوٹوگرافی کا کیمرا قیمتی بالکل نیا موجود
ہے - اور ساتھ ہی قریباً ... روپیوں کا اور سامان
ہے جو اُس کے ہمراہ مفت دیتے ہیں اگر کوئی آریہ بھائی خریدنا چاہے۔

آریہ سماج جُنوں نے پنچھی لالہ جے چند جی کی بیوقت
موت پر اظہار افسوس و ہمدردی کے ریزولیوشن پاس کئے۔

جگادھری آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے بدستور
ہوتے ہیں - لالہ شمبھو بال جی خزانچی آریہ سماج نے اپنے
پُتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا اور ... نام
وید پرچار فنڈ کو دان دئے - اور لالہ منوہر رام جی منتری
نے پُتر اُتپتی کی خوشی میں وید پرچار فنڈ اور کنیا
مہاودیالہ کو دو روپیہ دان دیا۔

راولپنڈی آریہ سماج کا انتخاب سال حال کے لئے
حسب ذیل ہوا - لالہ جمنا پرساد جی پردھان - لالہ گنگا
رام وہم اُپ پردھان - لالہ کیول رام سکرٹری - لالہ
سدانند اُپ منتری - لالہ دلسکھ رائے خزانچی - لالہ
دیوان چند لائبریرین - لالہ کرپا رام - لالہ مرلیدھر - لالہ
بھگوان داس پرتنشٹھت ممبران۔

راولپنڈی آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں
حاضری معقول ہوجاتی ہے - گذشتہ ہفتہ میں لالہ گنگا رام
وہم نے ایشور پیار تہنا کرائی اور لالہ سدانند نے لیکچر
گرہستھ دہرم پر دیا۔

آریہ سماج لودہیانہ نے اپنے سالانہ جلسہ کی تاریخیں
۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۹ء ابھی سے مقرر کردی ہیں اور
درخواست کی ہے کہ اور کوئی آریہ سماج اپنا سالانہ
جلسہ ان تاریخوں پر مقرر نہ کرے۔

پنڈت گردہاری لال جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی
سبہا پنجاب کے لیکچر لودہیانہ میں ۵ سے ۹ مئی تک ہوئے
ان لیکچروں کا اہالیان لودہیانہ پر بڑا اثر پڑا ایک
لیکچر میں ... کا نقشہ کھینچا ... دیکھکر ...

بچنے کی ہدایت سُنکر ایک جٹ نے جو مقدمہ کرنے آیا تھا
مقدمہ کے متعلق کاغذات چاک کردئے اور علم روپیہ جو
پاس تھا وید پرچار فنڈ کے لئے دیکر گھر کو واپس چلا گیا
اور شکریہ کرتا رہا - کہ اُپدیشک نے اُسے پاپ سے بچایا۔
بابو رادہا کشن جی کے پُتر اور بھتیجے کا مونڈن سنسکار
ویدوکت ہوا ۵ روپیہ مختلف فنڈوں میں دان دئے۔
لودہیانہ آریہ سکول کے لڑکے سکول شروع ہونے سے
پہلے سندھیا اُپاسنا کرتے ہیں۔

خضر آباد (ضلع انبالہ) میں ایک لاٹ سوامی آئے ہوئے
تھے - مشہور تھا کہ جی جہوڑ کر سنیاس لیا ہے آریہ سماج
کے ممبران لالہ پرسرام و لالہ آسا رام گئے اور آپ سے
دہرم وشئے میں انگریزی میں پرشن کئے - انگریزی تو جانتے
نہ تھے انڈ بنڈ بکنے لگے - اعتراض کرنے پر دونوں آریوں کی
ڈنڈے سے خبر لی - چونکہ یہہ دو تھے اور لاٹ سوامی کے
ہمراہی بہت تھے - اسلئے شاستر ارتھ میں ہار کر آریہ لوگ
شاستر ارتھ کے لئے طیار ہوئے پہلے سادہو کی طرف
سے ٹال مٹول ہوا - لیکن جب وقت دوسرے دن صبح کا
مقرر ہو گیا - تو لاٹ سوامی بلا اطلاع دہیرہ دون
کی طرف چلدئے۔

۴ مئی کو پنڈت شیو ناتھ جی نے لالہ سوھنی آریہ سماج
میں پرچار کیا۔

ہم نے بڑے افسوس سے سنا ہے کہ پنڈت لال سنگھ جی
پردھان آریہ سماج پنڈ دادنخان پرلوک سدھار گئے ہیں
پنڈت لالہ سہائے جی ہمیشہ کٹاس راج کے میلہ بیساکھی
پر پرچارکوں کے لئے خیمہ وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے
اور آریہ سماج کے ایک جوشیلے سبھاسد تھے۔
ایشور اُن کے پس ماندگان کو شانتی پردان کریں۔

ضرورت

ایک کنیا قوم براہمن خاندانی عمر ۱۲ سال گرساسن ناکے
بھوشن کیلئے ایک براہمن لڑکا کی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۰
یا ۲۲ سال کے اندر ہو - مڈل پاس یا انٹرنس میں پڑھتا ہو۔
درخواستیں بمقام جلالپور جٹاں لالہ شیو رام اسٹام فروش منصفی کے
نام آویں۔

تازہ خبریں اور رائیں

اُردو کے مشہور مصنف پنڈت رتن ناتھ جی بوجہ
ناموافقت آب وہوا کے حیدر آباد دکن سے چلے آئے ہیں
اب نینی تال میں ہیں - معلوم ہوا ہے کہ ایک نیا ناول موسوم
بہ "گور غریباں" لکھکر طبع کے لئے دے چکے ہیں "ملک الموت"
بھی قریباً طیار ہے اور "سیر نابالغ" کی طیاریاں ہو رہی
ہیں - پنڈت صاحب کا قلم تو بڑا زبردست ہے لیکن بعض
اوقات مشتبہ خیالات اور مذاق کا بھی معاون ہو جایا کرتا ہے
کیا ہی اچھا ہو اگر پنڈت صاحب اپنے قلم کو زیادہ شائستہ بنا لیں۔

کمار رنجیت سنگھ جی مشہور کرکٹ باز انگلستان گئے
ہیں اور وہاں سے ہندوستان کے مقابلہ کرنے کے لئے ایک
جماعت کرکٹ لانے کا خیال ظاہر کرتے ہیں۔

شملہ میں بیماری انفلوئنزا کا زور ہے - حتی کہ
وائسرائے اور اُن کی ملکہ بھی اِس کے اثر سے نہ بچ سکے۔
قدرتی قوانین کے روبرو بادشاہ اور کسان یکساں ہیں

لڑائی کے وقت جو نامہ نگار ہوتے ہیں اُن کے
زمرہ میں افسران فوجی کو کام کرنے کی اب ممانعت ہوگئی
ہے آئندہ اُسیقدر اور اُسی قسم کی خبریں اخباروں کے
نامہ نگاروں کو ملا کریں گی جو کہ افسر کمان مناسب سمجھے۔
یہہ راج نیتی کی بات ہے اور درست بھی تو ہے - اگر کل
حالات پہلے سے ہی مشتہر ہو جاویں تو آج کل بڑی مشکل
ہے - جبکہ ہر ایک قوم تعلیم یافتہ اور ہر ایک قوم کے مخبر
دیگر ممالک میں موجود رہتے ہیں۔

تہذیب کی ترقی کے ساتھ گناہوں اور جرائم کے اندر
بھی تہذیب کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے - اب جرائم کو بھی سائنس
اور فلاسفی کی پُٹھ ملتی جاتی ہے چنانچہ ایک ڈاک
منشی صاحب رجسٹریوں کے کرنسی نوٹ صاف اُڑا لیتے
تھے - چاقو کو گرم کر اُس سے مہر کو کھول نوٹ نکال اور
سادہ کاغذ لفافہ کے اندر داخل کرکے پھر بجنسہ بند کر دیتے
تھے - معطل ہوئے تحقیقات ہوئی - لیکن صاف بری ہو گئے۔

دوسرے صاحب نے یہہ وطیرا اختیار کیا کہ مال ویلیو پی ایبل کسی فرضی نام سے منگواتے۔ آنے پر مال نکالکر اُتنی ہی وزن کی کوئی اور چیز داخل کر دیتے۔ اور لکہہ دیتے کہ مکتوب الیہ فلاں جگہہ چلا گیا ہے۔ آخر کار پارسل مارا مارا پہرتا ہوا واپس چلا جاتا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ تہذیب اور ترقی علم سے ہرحالت میں مطمئن ہی نہ رہو کیونکہ یہہ ایک دودہارا تلوار ہے۔

لارڈ کرزن صاحب کی نسبت روایت مشہور ہوئی ہے کہ ایک دیسی پولیٹیکل افیسر کو جو کہ دو سال سے موقوف شدہ تہا بعد تحقیقات از سر نو بحال کر دیا اور جس افسر نے کہ اُسے موقوف کیا تہا کل دو سال کی تنخواہ اُس سے دلوائی گئی۔

کلکتہ میں ہومیو پیتہک ڈاکٹر طاعون کے علاج کے تجربہ کر رہے ہیں۔ اس علاج میں چیر پہاڑ سے بالکل کام نہیں لیتے اور دوائیاں بہی بڑی ہی لطیف دیتے ہیں۔ جن کا ذائقہ بہی کچہہ نہیں ہوتا۔ اگر یہہ علاج کامیاب ہوا تو بڑا ہی فائدہ ہوگا۔

ملک آسام میں اب کپتنی یعنی اُڑنے والے جانور نایاب ہو چلے ہیں۔ اُن کے خوبصورت پروں اور اُن کی دلنظیر کلغیوں کو حاصل کرنے کے لئے حضرت انسان نے ان بیکسوں کا شکار کر کرکے بعض اقسام کی چڑیوں کا خاتمہ ہی کر دیا ہے۔ تہذیب کے معنی ہی شاید یہہ ہیں کہ اپنے گن۔ گرہ زیبا وصف بہی نہیں دئے گئے ہیں اُن سے موصوف اپنے تئیں ظاہر کرکے دنیا کو دہوکہ میں ڈالیں۔

بہمبیرا میں آج کل روزگار پیشہ مذہبی آدمیوں کا زور ہے۔ ایک طرف ایک فقیر لوہے کی سیخوں بیٹہے۔ دو روپیہ روز کا سلیقہ اوڑاتے ہیں اور اُن کے ہندو دلوں کی عورتیں لڑکے مانگتی ہیں۔ دوسری طرف جینیوں نے ایک پورانے مندر کی ننگی مورت کی پوجا کیلئے پانچ صد روپیہ اکٹہا کیا اور صہ روپیہ ماہوار کا ایک پوجاری رکہہ دیا۔ تیسری طرف دیوی کے بہگت چہاتیاں کوٹ رہے ہیں۔ اور چوتہی طرف ۳۵ ہیرائیاں کا گروہ ساتہہ لئے ہوئے سادہو کیشو انندجی سکہوں کے گرنتہہ صاحب سے مورتی پوجا ثابت کرنے کے لئے اُٹہہ کہڑے ہوئے ہیں۔ گویا ان دنوں مت وادیوں کی بہمبیرا پر یورش ہو رہی ہے۔

شمالی چین کی ریل پر مقام "شن ہیکوان" تک ایک انگریز چیف انجینئر اور مہاسب کا اختیار رہیگا۔ یہہ فیصلہ کہاں ہوا۔ کیا سلطنت چین کے ساتہہ؟ نہیں یہہ فیصلہ روس اور برطانیہ نے کر لیا۔ خوب!

لنڈن میں پادری ریورینڈ کیلوگ صاحب بائی سکل پر سے ایک گہنٹہ میں گر کر مر گئے۔ دماغی کام کرنے والوں اور سوچنے کے عادی لوگوں کے لئے بائی سکل ایک خطرناک کہیل ہے۔

ریاست سیام میں پہلے زبان فرانسیسی کا ہی رواج تہا۔ اب انگریزی کا رواج اُس کی نسبت بہت بڑہتا جاتا ہے۔ کسی زمانہ میں یوروپ کی زبان فرانسیسی تہی اس وقت انگریزی زبان فرانسیسی کی جگہہ لیتی جاتی ہے اور ہر ایک انگریزی چیز کا ستارہ اوج پر ہے۔ غنیمت ہے کہ دیسی اولوالعزم جماعت کے زیر سایہ ہمیں اپنی ترقی کرنے کا موقع ملا ہے۔ کیا ہی خوب ہو اگر ہم لوگ بجائے اپنی طاقتوں کو بیجا طور پر ضائع کرنے کے اپنی زندگیوں کو اعلیٰ بنانے کی طرف لگیں۔

مصر میں اسوقت ہندوستانی گیہوں کا بیج بہت زیادہ بویا جا رہا ہے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ انگلستان میں اسکا بڑا بہاری نکاس ہو سکتا ہے۔

آخر کار یہ فیصلہ ہوگیا کہ انگریزی فوج کا کمانڈر انچیف شاہی خاندان کا کوئی بہی ممبر نہ ہوگا۔

کلکتہ میں بجلی کی روشنی کا تجربہ شروع ہو گیا ہے سب سے پہلے بنگال کلب کے مکان میں یہہ روشنی کیگئی ہے جس کی وجہہ سے مکان میں بڑی ترقی کیجا سکتی ہے۔

جرمنی کی ملکہ بڑی رحیم سمجہی جاتی ہیں۔ غریبوں کی خبر لیتی اور انہیں مدد دینے کیلئے خود جاتی ہیں۔

بہمبرا میں معزول شاہنشاہ کے ساتہہ آیا ہوا ایک شاہزادہ لاپتا ہے۔ اُس نے ایک مسلمانی کو دہوکہ دیکر اُس سے بیاہ کر لیا اور جب مستور کا ماتس اُس نے اُٹہوایا جاتا تو بہانڈا پہوٹ گیا۔ افسوس کہ سخت سے سخت گناہ میں بہی کام دیو کے بس میں ہو کر لوگ اندہے ہو جاتے ہیں۔

افریقہ کے ایک حصہ کے جرمن گورنر کو ضرورت تہی کہ وہاں کے باشندوں کے ہتہیاروں کی فہرست بنا دے اور اُن پر اپنا ٹہپہ لگا دے۔ احتمال تہا کہ افریقی اس خوف سے کہ مبادا اُن کے ہتہیار چہین لئے جاویں انہیں پیش نہیں کریں گے۔ گورنر صاحب نے کامیابی کا عجیب گر نکالا۔ اعلان دیدیا کہ ہتہیاروں کو ٹیکا کیا جاویگا۔ تاکہ سیدہے چلیں اور نقصان نہ پہونچاویں۔ سب افریقن ہتہیار لے آئے اور اس طرح اُن پر ٹہپے لگائے گئے ہیں۔ گورنر کی اس حکمت عملی کی بڑی تعریف کیگئی ہے لیکن کیا اگر جرمنی کے باشندوں سے ایسا سلوک ہوتا تب بہی گورنر کی تعریف ہی ہوتی؟ یوروپ کا یہہ اصول نفرت کے قابل ہے کہ جو عمل مہذب قوم کے لیئے معیوب وہ نامہذب قوم کے لیئے معیوب نہیں ہے۔ افسوس کہ یوروپ کی اندہی پیروی میں ہمارے دیش کے بعض بناوٹی دیش بہگت یہہ کہتے سُنے جاتے ہیں کہ غیر قوموں کو دہوکہ دینا پاپ نہیں ہے۔

راولپنڈی کے صدر بازار میں ۵ مئی کو آگ لگ گئی جس کے اثر سے بہائی گوارسنگ صاحب ٹہیکہ دار کا احاطہ سب خاک سیاہ ہو گیا اور اُن کا کمسریٹ کا گودام سارا کا سارا برباد ہوگیا۔ ۵ یا ۶ دوکانیں اور بہی جل گئیں اور کل نقصان ایک لاکہہ کے قریب ہوا۔

ملک امریکہ کی ریاست ڈکوٹا میں اب یہہ قانون پاس ہوا ہے کہ راج روگی اور جنونی کو بیاہ کرنے کا اختیار نہ ہونا چاہئے۔ آریوں کے شاستروں میں لاکہوں برسوں سے یہہ اور دیگر ضروری ممانعت موجود ہیں۔

سُنا گیا ہے کہ ملک آسٹریا میں عیسائی لوگ عموماً رومن کیتہولک مذہب کو چہوڑتے جاتے ہیں۔

بنگال باوجود انگریزی تعلیم کے تمام سے پہلے آنیکے بہی اب تک ضعیف الاعتقادیوں اور اوہام کا گہر بنا ہے۔ چنانچہ ایک ٹالا بکے دیوتا جوتک کو خوش کرنے اور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُس سے خزانہ حاصل کرنے کی نیت سے کچھ بنگالیوں نے ایک لڑکے کے پہلے کان کاٹے اور پھر آہستہ آہستہ گلا گھونٹ کر دیوتا پر بلی دان چڑھا دیا۔ سواتنے پر بھی جو لوگ اور ناستکوں کے کل بنگال اب تک سوتی پڑا اور جوانوں کی ناپاک تعلیم سے دلیر کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماج کے لیے اُس طرف بڑا کام ہے۔

پیسہ اخبار لاہور کا روزانہ ایڈیشن بند ہو گیا۔

فصل ربیع کی بنگال سے بڑی اچھی خبریں آ رہی ہیں۔ جالندھر، مغربی وشمالی پنجاب میں بھی فصل اچھی ہوئی ہے۔ شکایت ہے تو راجپوتانہ کو۔ کسی خبر وہاں کے راجوں کو لینی چاہیے۔

جھانسی میں مسٹر گوڈ اور مسٹر رچرڈسن سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ڈاکوؤں کے گروہ کا بڑی ہمت سے خاتمہ کر دیا ہے۔

معلوم ہوا کہ راولپنڈی کے کلکٹر صاحب نے سردار جیون سنگھ صاحب کی کچھ زمین دبالی چاہی تھی جس پر بڑی گڑبڑ ہوئی۔ کلکٹر کی سینہ زوری کا سارے شہر میں چرچا ہے۔

لالہ لاجپت رائے جائنٹ ایڈیٹر آریہ گزٹ لکھتے ہیں کہ جب مضامین اچھے ہاتھ نہیں آتے تو وہ اخبار کو بھرنے کے لیے جھگڑے کے مضمون درج کر دیتے ہیں۔ کیا معقول عذر ہے۔

موضع مضافات کلاں ضلع انبالہ کے ایک گوڑ براہمن نے اپنی بال بدھوا بیوہ (نوح) کا بیاہ ایک گوڑ کے لڑکے کے ہمراہ کر دیا۔ برادری حقہ پانی کی دھمکی دیتی ہے۔ لیکن یہ گوڑ براہمن جواب دیتا ہے کہ جن کی بدھوا لڑکیاں مسلمانوں وغیرہ کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں۔ انکا حقہ پانی بند کرو۔

مظفر آباد میں جب مسلمانوں کی دال نہیں گلتی تو اب چماروں پر آ گرے ہیں۔ پچھلے دنوں سوندھا نامی چماروں کے لڑکے کو مسلمان بنایا۔ لیکن اُس کی برادری نے اڑھائی سو روپیہ چھٹی لیکر اُسے واپس اپنے اندر لے لیا۔

ہمارے نامہ نگار قلعہ سوبھا سنگھ سے لکھتے ہیں کہ موضع نیاں ہریال علاقہ تھانہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ میں کھیڑا نام ایک بت و ستھان دیوی بنا کے دوران میں اپنی زبان کاٹ کر دیدی کا پورا اور بڑی پھرتی بھگت کہلاتا تھا اور دیوی کا ستھان بنا کر گاہے بگاہے دیوی ماتا کو خوش کر کے اسکا مان کرتا تھا اور خود بھگتوں میں اس طرح بڑی اعظم دیوی کے اوتار شمار کیا جاتا تھا۔ واقعہ یہ ہوا کہ سمت کو رات کے وقت بجرم چوری شراب نکالنے کے پکڑا گیا۔ تمام اسباب شراب اور ایک بوتل لبالب بھری ہوئی موقعہ پر پکڑی گئی۔ اور زیر حفاظت پولیس ہو گیا۔ ملزم اقبال کرتا ہے۔ مقدمہ زیر تجویز حکام ہے۔ فیصلہ پر مفصل حالات نویدن کیا جاویگا۔ واہ ری آج کل کی دیویو جو اتنا بھی گیان نہیں رکھتیں کہ ہمارے بھگتوں کا چال چلن کیسا ہے؟

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

سالانہ جلسہ آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کی رپورٹ بہت پرانی ہو گئی ہے اور اخبار کے کالموں میں گنجائش نہیں ہے۔ اسلئے اب شایع ہونا مشکل ہے۔ آئندہ کے لیے سالانہ جلسوں کی رپورٹ دینے والوں سے نویدن ہے کہ مختصر نویسی کا بہت زیادہ خیال کیا کریں۔ لیکچروں اور اپدیشوں کا خلاصہ جس طرح پر دیا جاتا ہے اُس سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایک ہی مضمون بعض اوقات کئی بار دہرایا جاتا ہے۔ البتہ اگر کسی لیکچرار نے کوئی خاص نئی بات بتلائی ہو تو اس کو مناسب اور مختصر طریقہ پر ظاہر کرنا مفید ہو سکتا ہے۔

(۲) بہت سے مضامین آریہ ویر لاہور کو بھیجے گئے ہیں اُن کے اُس اخبار میں شایع ہونیکی نامہ نگار صاحبان اُمید رکھیں۔

(۳) نامہ نگار صاحبان سے عام طور پر التماس ہے کہ اگر ہر ایک نامہ نگار اپنے مضمون کے ساتھ دس سطروں کی تمہید میں مہرشی دیانند کا ظہور اور آریہ سماجوں کے قیام کی تواریخ نہ لکھا کریں تو ممکن ہے کہ اُن کی تحریریں فایدہ پہونچا سکیں۔ کیونکہ تمہید کو دیکھکر ہی بعض لوگ مضمون پڑھنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ سوامی دیانند اور آریہ سماجوں کی نسبت پنڈت لیکھرام سے بڑھکر کوئی کیا بتلا سکتا ہے۔

(ایڈیٹر)

تیاگ

میں لالہ جیچند اس محرر اونیل کا تہ دل سے شکریہ بجالاتا ہوں کہ منشی موصوف نے اپنے صدق دل سے وعدہ کیا کہ آئندہ وہ کبھی مادہ ومانس کا پان و بخشش نہیں کریں گے۔ زیادہ تر شکریہ کے وہ اُس وقت لایق ہوں گے جبکہ تاحیات اس وعدہ کو وفا کریں گے۔ بلکہ ہمارے جانی دشمن بھی اس قسم کی بہت سی شہادتیں دیتے ہیں کہ آریہ زبان کے سچے اور وعدہ کے پورے تھے۔ اب پرمیشور سے یہہ پرارتھنا ہے کہ لالہ موصوف سچے ویدک دھرم کے سیوک بن کر پرچار کریں۔ ناموری حاصل کریں۔ اور اپنی گری ہوئی سنتان و بھائیوں کو سہارا دیں اور اپنے فرض کو ادا کریں۔

راماداس وریا پٹواری حلقہ بہاری خریدار
اخبار ست دھرم پرچارک نمبر ۱۰۰

ضرور توجہ سے پڑھیے

ایک شخص سیہو دیال ذات حجام سکنہ امیٹھہ پرگنہ تحصیل پوکر ضلع سہارنپور جو آریہ سماج کا ہمدرد ہے۔ بیان کرتا ہے کہ اُن کا فرزند رام پرشاد تین سال برابر مشن سکول گجرات پنجاب میں تعلیم پاتا رہا۔ اب عرصہ چھ ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ گجرات سے چلکر وہ لاہور پہونچا اُس سے آگے کچھ پتہ نہیں کہ وہ کدھر چلا گیا۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کا حلیہ آپ کی اخبار میں مشتہر کیا جاوے۔ اگر کوئی شخص اس کا پتہ دیوے تو وہ مبلغ ۵ روپیہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انعام بہی دے گا۔ گجرات میں رہ کر وہ آریہ سماج میں بہی کبہی کبہی جایا کرتا تہا۔ حُلیہ رام پرساد ولد پربہو دیال حسب ذیل ہے۔ گندم رنگ۔ عمر تخمیناً ۲۲ سال پتلا بدن۔ قد تقریباً ۵ فٹ۔ قدرے چیچک رو۔ ایک داغ دنبل پیشانی پر بائیں طرف اور دوسرا دہنی آنکہہ پر۔ گوشت ہر دو دانتوں کا اُبہرا ہوا ہے۔ پربہو دیال اس جگہہ توپخانہ میں باربر (حجام) کا کام کرتا ہے۔ کیا آپ براہ مہربانی اسکو مشتہر فرماکر ممنون فرماوینگے۔ آپکا داس گنیشداس سکرٹری آریہ سماج کوئٹہ ۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

(بجواب تحریر لالہ خوشالی رام اسٹیشن ماسٹر بہل)

لالہ موصوف کا اخبار مطبوعہ ۱۰ بیساکہہ سمت ۵۵ کے ضمیمہ الف پر جو لیکہہ درج ہے وہ میری تحریر کے ایک نقطہ تک کا بہی جواب نہیں ہے۔ بلکہ بہت سا حصہ بے سود طرح پر دہرایا گیا ہے کہ جس کی تردید پہلے ہو چکی ہے۔ تین مہاشیوں نے جواب دینے کا ساہس کیا۔ لیکن آج تک ایک مہاشہ نے بہی یہہ کوشش نہیں کی کہ وہ اس بات کا ثبوت دیں کہ ایشور نے اپنے قدرتی نیم سے شیرخوار یا جرائج فرقہ کو حالت طفلی کے بعد بہی دودہ کی سرنجامی کی۔ ایشور کے نیم سرو دیشی ہوا کرتے ہیں۔ اور منشیہ زاد نیم ایک دیشی ہوا کرتے ہیں۔ ایشوریہ نیموں میں کبہی کوئی نقص واقع نہیں ہوتا اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ اور منشیہ کرت نیموں میں بہی نقص ہوا کرتے ہیں کہ جس سے سنسار کی گنتی میں بہت سا فرق آکر ہانی پہونچنی شروع ہوتی ہے کہ جس کو سدہار نا مہاتماؤں کا کام ہوتا ہے۔ اور اسی واسطے آریہ سماج کا جنم ہوا ہے کہ سنسار کی گنتی کو ایشوریہ اٹل نیموں میں چلایا جاوے کہ جس سے تمام سرشٹی آنند سے اپنا سمے وتیت کرکے دہرم ارتہہ کام و موکش کے بہاگی ہوں۔ سنسار میں فتنہ کہہ یا اپنا تہہ جس سب کی تہہ میں خود غرضی

موجود ہے۔ اگر اس خود غرضی کی جڑ کو کاٹ دیا جاوے تو سب کو اپنا اپنا حق ملنے لگ جاوے کہ جس کے نتیجے میں جسقدر لڑائی بہڑائی جہگڑے فساد جہان میں دکہائی دیتے ہیں سب کے سب نیست و نابود ہو جاویں۔ نہ کوئی کسی کا مال دباوے اور نہ کوئی عدالت میں پہونچکر اپنا آرام و زر و وقت کہو کر دہاڑ کہی ہوویں۔ بلکہ آپسمیں پریم اور پریتی سے زندگی بسر کرکے جیون مکت ہو جاویں۔ ایشور پرماتما نے اسی غرض کو پورا کرنے کے واسطے یجروید کے چالیسویں ادہیاے کے اول منتر میں منشیہ کو آگیا دی ہے۔ کہ "ماگردہا کسیہ سودہنم" کہ جسکی طرف ہم سب آریوں کو خصوصاً اور دیگر ویدک دہرمیوں کو عموماً توجہہ اور شدہ دینی چاہئے اور یہاں یہہ بہی جتلا دینا ضروری ہے کہ کوئی سچا ویدک دہرمی اس وید منتر کے خلاف کوئی ایک دوسرا منتر یا سرشٹی نیم نہیں مان سکتا ہے۔ کیونکہ ویدوں اور سرشٹی کا کرتا ایک ہی پرماتما دیو ہیں۔ ان میں پرسپر وردہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر کوئی وردہ مانے بہی تو وہ ناستک ٹہرتا ہے ✦ لالہ خوشالی رام صاحب نے بجائے اس کے کہ میرے اصول کو کسی اصول کے ذریعہ سے رد کرتے۔ وہی ظلم ستانی کی رام کہانی دوبارہ شروع کردی۔ اُن کو واضح ہو کہ اصولوں کی تردید اصولوں سے کرنی چاہئے۔ اگر اُن کے نزدیک ایسی بات ممکن ہے۔ لیکن معلوم رہے کہ صرف نقلی اصولوں کی تردید ہو سکتی ہے اور قدرتی اصولوں کی نہیں۔ کسی واقعات سے یا پرجلیت ودہار سے کبہی اصول رد نہیں ہو سکتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ گائے بہینس کا دودہ بہت ہوتا ہے۔ کسی کے پاس کسی چیز کی زیادتی ہمیں اس لایق نہیں کرتی کہ ہم اُس سے چہین لیں یہہ ایشوریہ نیم ہے ہم کو اس میں کچہہ دخل نہیں دینا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم گہاس دانہ وغیرہ دیتے ہیں اس واسطے دودہ پر ہمارا حق ہے۔ یہہ تو وہی تمثیل ہے کہ ایک آدمی کو مہمان بناکر اور اسکی خاطر تواضع کرکے اُس کا مال و اسباب

لوٹ لینا۔ کیونکہ ہم نے اُس کو پناہ دی اور خوراک بہی دی۔ آپ فرماتے ہیں کہ شریمان لالہ منشی رام جی اور رام چند اور بہائیوں نے کئی موقعوں پر اسبات میں میری تسلی کردی اور میں مان بہی چکا۔ آگے ایشور جانے کہ کس بارہ میں تسلی کردی۔ اور میں کیا مان گیا۔ اور وہ کونسا پرمان تہا کہ جس نے ایسا اثر اتنی جلدی کردیا کہ میں ظلم کو حق سمجہنے لگ گیا۔ اس کی بابت کچہہ نہیں لکہا۔ یہاں بہی جگہہ خاموشی اختیار کی۔ مہاشہ منشی رام جی کا جو جواب مجہے مل چکا ہے وہ اخبار مورخہ ۱۴ اپریل سمت ۵۵ کے صفحہ ۷ کالم ۳ کے فٹ نوٹ میں درج ہے۔ اُس کو ذرا غور سے ملاحظہ فرما دیں۔ اور دیگر بہائیوں کی نسبت ذرا تشریح سے تحریر فرماویں وہ بہی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کیجاوے گی۔ جیسی آپ کی یہہ اطلاع خام ہے ویسا ہی آپ کا بیان خام ہے۔ اگر ایشور پرماتما کو یہہ منظور ہوتا کہ ہم حالت طفلی کے بعد بہی دودہ استعمال کرتے رہیں تو اُن کے واسطے کچہہ مشکل امر نہ تہا کہ آپ کی ماتا کی چہاتی میں دودہ کو جاری رکہتے۔ یہہ بالکل بیہودہ اور بے دلیل بیان ہے کہ آپکا حصہ حیوانی بچوں کے ساتہہ شامل کردیا گیا ہے۔ اگر ایسا حصہ کہیں آپ کو ملتا بہی تو انسانی بچوں کیساتہہ ملتا۔ نہ کہ حیوانی بچوں کے ساتہہ۔ کیونکہ انسانی دودہ سے انسانی دماغ پرورش پاتا ہے اور حیوانی سے حیوانی۔ ہم کیوں ایسے فعل کے مرتکب ہوں کہ جس کے ذریعہ سے ہم ظالم بن کر بہی حیوانی حاصیت کو پیدا کیں۔ ایشور پرماتما نے ماتا بہومی میں کیا کچہہ کمی چہوڑی ہے کہ ہم حیوانوں کے محتاج بنیں اور یہی حیوان ماتا بہومی سے ادنیٰ درجہ کی خوراک کہاکر حاصل کرتے ہیں۔ تو کیا ہم لوگ باوجود اعلیٰ درجہ کی خوراک اور قسما قسم کے میوجات کہاکر بہی وہ کچہہ حاصل نہیں کر سکتے جو کچہہ کہ حیوان حاصل کرتے ہیں بیشک ہم کو حیوانوں کی نسبت اعلیٰ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اگر ذرا سی بہی غور کیجاوے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ ماتا کا دودہ بچہ کے اندر مقدار میں اسکے بدن

CC0. Gurukul Kangri Collection

کے نشوونما کے واسطے اُس نے خون ہڈی اور چربی وغیرہ کو ابزاد کی اپیشٹی دیتا ہے کہ جس کے روکنے سے ہم یہاں پاپ کے بھاگی بنتے ہیں۔ اور اگر اس دودھ یا گھی کی پرتپال کریں تو چربی کی بہ نسبت حالت سیدہ ہوتی ہے۔ انسان کی خوراک نباتات ہے "تاکہ حیوانی جسم کا کوئی حصہ" یا دس فقط عاقلاں را اشارہ کافی است۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آیندہ کو اگر کوئی مہاشہ ارادہ خامہ فرسائی کا کریں یا ہی تو پہلے اپنے من میں خوب وچار کر لیں کہ ایشور کی آگیا ہے۔ "آتم وت سروبھوتیشو" جیسا ہم اپنی طفلی کا دودھ کسی کو نہیں دیتے تو ہم کو بھی کسی کا نہیں لینا چاہئے۔ آپکا داس

(دیوی داس آریہ از لاہور ۱۲ مئی ۱۹۲۳ء)

آریہ پراوری

از لالہ گنیش داس ورما

نمبر ۳

(بقیہ اشاعت سے آگے)

چونکہ قدرتی پدارتھوں میں قدرتی گن اور اُن کے طریق استعمال میں جائز و ناجائز عمل کے قدرتی نیک و بد نتیجے و اثر ہیں اور ان پدارتھوں کے بھوگنے کے لیے انسان کو ان کے قدرتی سمبندھ سے اور ان کے استعمال میں قدم قدم پر خلاف ورزی سے دکھ اور مطابقت سے سکھ ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری تھا کہ انسان کو دنیا میں سکھ بہت پہنچانے کے لیے قدرتی پدارتھوں کے استعمال کی نسبت کوئی مکمل طریق عمل مرتب کر کے اُن کو اس کی رہنمائی کی جاتی چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جگت پتا پرمیشور نے جو تمام مخلوقات کے راجہ ہیں اپنی پرجا کے سکھ کے ہتو ایشوری نیم ارتھات قانون قدرت کی تشریح کی مکمل کلید وید یعنی ایشوری گیان کا منتشوں سے پرکاش کیا جس کی آگیا

پالن میں انسان کے لیے سکھ اور اس کے برخلاف دکھ کا ہونا قدرتی امر ہے۔ اس امر کے تسلیم کرنے میں انکار نہیں ہو سکتا کہ سرشٹی اتپتی کا عمل اور سنسارک سکھ کا بڑا حصہ اصولی نر اور مادہ کے پرسپر سمبندھ پر منحصر ہے بنابراں نر اور مادہ کا ملاپ ایک قدرتی امر قرار پایا ہے پس ضروری بلکہ نہایت ضروری تھا کہ اس اہم عمل کی بابت جس پر انسانی اور حیوانی نسل کے بقا اور سکھ دکھ کا مدار ہے۔ پوری پوری رہنمائی قدرت کی طرف سے ہوتی۔ چونکہ حیوان تعلیم و تربیت کے حصول کے لیے (سوائے چند ایک معمولی امورات کے) قدرتاً تیار نہیں ہیں اس لئے اُن کے لیے کسی ہدایت و فہمائش کا اظہار غیر ضروری تھا لہذا ملاپ مذکورہ کے بارہ میں قدرتی اصولوں کی تعمیل قدرتی طور پر ہی حیوانوں سے کرائی جاتی ہے یعنی مَیتھن ارتھات وشے بھوگ کی ابھلاشا حیوانوں میں قدرتی ہے۔ اسلئے ملاپ کے لئے وہ قدرتاً تیار ہیں۔ پھر اس ملاپ میں صحیح نتیجے کے لئے جنسیت (جنس کی مساوات) کا لحاظ ضروری ہے۔ سو حیوان کہ ہم جنس باہم جنس پرواز کے قدرتی اصول کے مطابق ہم جنس ہی کو چاہتے ہیں۔ باقی رہی بچہ کی پرورش جو خاص میعاد تک والدین کے ذریعہ ہوتی ہے سو اسکے لئے قدرتی محبت جو محض اسی غرض کے لیے پیدا کی گئی معلوم ہوتی ہے کافی ہے۔ پھر حیوانوں میں یہ ملاپ عموماً عارضی ہوتا ہے صرف بعض بعض جنگلی جانور شاید خاص خاص عرصہ کے لیے مستقل طور پر اکٹھے رہتے ہیں لیکن اُن کے لیے بھی قوت ناطقہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے پرسپر سمباد (گفتگو) کے ابھاو اور بوجہ حیوانی زندگی کے انتظام خانہ داری کی عدم ضرورت کے سبب نر اور مادہ میں گن کرم سبھاؤ کی سمانتا (مساوات) کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ ہاں ضروریات حیوانی کو پورا کرنے کے واسطے جس حد تک ضروری ہوتی ہے اُس حد تک وہ بموجب مذکورہ کے مطابق قدرتی طور پر اپنے لائق جوڑا تلاش کر لیتی ہے۔ مگر حضرت انسان کی کرتوت دیکھئے کہ اور تو اور کئی بعض دفعہ جذبات

نفسانی کے قابو میں آ کر اودیا اور اگیان کے گڑھے میں گر کر ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ جنسیت کی بھی پروا نہیں کرتا۔ چنانچہ سینکڑوں خلاف وضع فطری کے مرتکب ہو کر انسانیت کو کھوتے اور لفظ اشرف المخلوقات کو بحرِ بے شرمی میں ڈبوتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ انسان ہی کا کام ہے کہ کئی دفعہ حیوانوں سے بھی بدتر ہو کر اپنے ہاتھوں اپنی اولاد کو مار دینے میں ذرہ دریغ نہیں کرتا۔ چنانچہ سینکڑوں بچے ولد الحرام ہر روز تلف ہو رہے ہیں۔ کسی مہاتما کا قول ہے۔ کہ

کھانا۔ پینا۔ ڈرنا۔ وشے بھوگ کرنا یہ سب صفات و عمل انسانوں حیوانوں میں یکساں ہیں۔ وہ شے جو کہ انسان کو اشرف المخلوقات بناتی ہے صرف دھرم ہی ہے یعنی محض دھرم ارتھات ایشور کی آگیا پالن (یعنی ایشوری نیم کی تابعداری) ہی ہے (جو کہ محض انسان ہی کے فائدہ کے لیے بنایا گیا ہے)۔ انسان۔ انسان بن سکتا ہے ورنہ حیوان سے بھی بدتر۔ کیونکہ حیوان تو بسبب تقاضائے حیوانیت قدرتاً و جبلتاً اصول قدرتی کا پابند رہتا ہے۔ اور ایشوری آگیا پالنے میں تتپر۔ مثلاً مادہ کو بلا نمو و گرمی (جو مستورات کے ایام حیض سے مساوی ہوتی ہے) عموماً و بحالت حمل خصوصاً حیض سے انکار ہوتا ہے۔ اور نر کو ہر دو صورت ملنے مذکورہ بالا میں قدرتاً اجتناب۔ لیکن حضرت انسان اشرف المخلوقات کی اکثر میں اندھا ہو نہ آگا دیکھتا ہے نہ پیچھا (پنجابی محاورہ بلا سوچ بچار کوئی کام کرنا) نہ وقت کی پابندی نہ دینے کا لحاظ فریق ثانی خواہ مرے خواہ جئے بھلک مار ہی لیتا ہے۔ چنانچہ کئی مستورات اسطرح دو تین دفعہ متواتر حمل کے ضائع ہو جانے سے تمام عمر کے لیے اولاد سے محروم رہ جاتی ہیں۔ لیکن جہاں تک غور کیا جاوے یہ سب کچھ ایشوری نیم کی خلاف ورزی کا ہی نتیجہ ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ نر و مادہ کا باہمی ملاپ اور ملاپ کا نتیجہ ایک قدرتی امر ہے لیکن ساتھ ہی جنسیت کا لحاظ اور دیگر قواعد قدرتی کی پابندی بھی ایک لازمی امر ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک آدمی

نے ودہی پورو ک یعنی جایز طور پر ایک عورت سے تعلق پیدا کرکے اُس کو اپنی شوہری میں لیا اور دوسرے نے بلا لحاظ کسی قاعدہ کے یوں ہی کسی عورت کو اپنے گھر میں ڈال لیا - اب دونوں کا ملاپ بالکل یکساں ہوگا - اور ملاپ کا نتیجہ بھی ایک جیسا ہی ہوگا - اور اولاد بھی بادی النظر میں برابر ایک جیسی ہوگی - یہہ نہیں کہ جائز تعلق سے پیدا ہوئی بیوی کی اولاد انسانی شکل کی ہوگی اور ناجائز سے پیدا شدہ حیوانی شباہت کی - مگر اس مساوات کے ہوتے ہوئے بھی اشخاص اولذکر کا تعلق ایک جایز تعلق کہا جاویگا اور دوسری کا ناجایز اُس کی اولاد حلال تصور ہوگی اور اُسکی حرام - تو اب سوال یہہ ہے کہ ایسی تمیز کیوں پیدا ہوئی - جواب صاف ہے کہ یہہ تعلق چونکہ ودہی پورو ک ہوا ہے اس لئے پہلے کی ستری بیاہتا ستری سمجھی جاویگی - اور دہرم پتنی نام سے موسوم ہوگی - اور اُس کے تعلق سے پیدا شدہ اولاد ایک حلال اولاد تصور کیجاویگی - لیکن اسکے برخلاف تعلق ثانی جو محض بلا طریقہ و بے قاعدہ ہونے کی وجہہ سے ناجایز خیال کیا جاویگا - اور اولاد حرام - تو گویا ایسی دو چیزوں میں سے جو کہ قدرتی طور پر مساوی حیثیت کی تہیں محض باطریقہ و بے طریقہ کے تفاوت سے ہی ایک نیک ہوگی - اور دوسری بد - پس ثابت ہوا کہ ودہی یعنی قاعدہ یا طریقہ سے کام کرنا سکہ یا ایک موجب ہے اور اس کے برخلاف رہی کام دُکہہ کا ایک بن جاتا ہے - امر زیر بحث کے بارہ میں ودہی یعنی طریقہ مقررہ (ایشوری نیم) کو ایشوری گیان میں وواہ سنسکار کے نام سے ظاہر کیا گیا ہے جس کی تعمیل کرنی گرہستیوں کے لئے سکہہ کا کارن ہے - اور اس کے ورودہ چلنا دُکہہ کا باعث - اسی ودہی یا سنسکار کے متعلق ویدوں میں کئی منتر بیان کئے جاتے ہیں - مگر نمونہ کے طور پر رگوید کے دو منتر مندرجہ رگوید آدی بہاش بہومکا صفحہ ۲۱۹ کیطرف بھی ناظرین توجہہ مبذول فرماویں - ان میں پتی پتنی میں باہمی محبت و پریم و دیگر تمام ضروری امورات متعلقہ گرہست آشرم کی بابت پوری پوری ہدایت پرماتما کی جانب سے کی گئی ہے - چونکہ نر و مادہ کے ملاپ میں جنسیت کا

لحاظ قدرتاً ضروری ہے - اس لئے ان منتروں کی ارتہہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پرش سدا ہم جنس یعنی ستری سے ہی سمبندہ کرے پہر اگر یہہ سمبندہ بلا طریقہ بیہودہ طور پر عارضی یا جانوروں کی طرح (حیوانوں کی طرح) غیر مستقل ہوتا تو ستری پرش میں بتہاوت پریم نہ ہونے کی وجہہ سے ایک دوسرے کی حفاظت و خبر گیری کی ذمہ داری نہ ہوتی اور نہ ہی کٹہن وقت میں کوئی کسی کی ہمدردی سہہ سکتا و پرورش کرتا - اور پیدا شدہ اولاد کی پرورش کا بھی کوئی انتظام نہ ہوتا اور بالعموم تمام سنسار میں گڑبڑ اور اشانتی پہیل جاتی - اسلئے قانون قدرت کے بانی سے ضروری ہدایت ہوئی کہ یہہ سمبندہ سدا عمر بہر کے لئے مستقل اور باقاعدہ یعنی ودہی پورو ک ہو - پہر اگر محض ستری پرش کی اچھیا پورو ک خفیہ (پرائیویٹ) طور پر ہی ہو جاتا تو اغلب تہا کہ اُن کو ستری کے ماتا پتا آدی سمبندہیوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً کسی مزاحمت وغیرہ کا کہٹکا دامنگیر رہتا - اور پوری دلجمعی نہ ہونیکی وجہہ سے وہ مطلوبہ سکہہ کو ٹہیک طرح سے نہ بہوگ سکتی اور ممکن تہا کہ اوکت سمبندہ ہی کبھی کسی لالچ تحریک یا دہوکہ میں آکر فی الحقیقت مخل بھی ہو جائے - بنا برآں لازمی ٹہہرا کہ یہہ سمبندہ فریقین کے سمبندہیوں کے علم سے اور اُن کے موجودگی میں قرار پاوے اس پر بھی اگر یہہ مقابلہ بر اور کنبا کے واسطے ودوانوں کے علم تک ہی محدود رہتا تو اغلب تہا کہ اس تعلق سے یہہ علم یعنی ناواقف لوگوں میں مذکورہ تعلق کے لوازمات کے پورا کرنے میں فریقین شرم و حیا کی کسی پاسداری کے متعلق کسی بدمزگی کو محسوس کرتے - اسلئے لازمی ہوا کہ یہہ تعلق جہاں تک ممکن ہو مجمع عام میں پیدا ہوا کرے - تاکہ ہر ایک کے سامنے بار بار اظہار کی ضرورت باقی نہ رہے - ناظرین پر مخفی نہیں ہے کہ اس سنسکار کی تکمیل کے وقت جو وید منتر پڑہے جاتے ہیں اُن کا بہت بڑا حصہ ستری پرش کے مابین باہمی معاہدوں و قول و اقرار پر مبنی ہوتا ہے - اب معاہدہ کی تکمیل کے واسطے دیگر تمام ودوانوں کیلئے تو محض ایشور کا حاضر و ناظر یعنی سرو ویاپک

ہونا کہ ہر ایک امر کا شاہد ہونا یا کم سے کم وہ ناظر ہونا (Friends) ہی کافی ضروری ہے جو ایسی صورت میں کانشنس سے آتما معلوم کر لیتی ہے اور دہرم کی پیرو اولاد پانے والوں کے لئے لوک لاج (عوام سے شرم) اور بصورت بے خیالی راج ڈنڈ یعنی انتظام حاکم الوقت کی ضرورت ہے - تو آخری دو صورتوں میں معاہدہ کے متعلق کسی کی شہادت (ساکہی) کا ہونا ایک امر لازمی ہوتا ہے پہلی ضرورت ہوا کہ سمبندہ زیر بحث و ہر ایک تہا اور لوگوں کے موجودگی میں ظہور پذیر ہوا کرے - پہر چونکہ یہہ تعلق ایک نامعلوم عرصہ کے لئے ہوتا ہے - اور زندگی کا سکہہ و دکہہ ایک دوسرے کی محبت و ہمدردی پر منحصر ہوتا ہے - اور نیز نگہین آرام سکہہ پورو ک آیو (زندگی) بسر کرنے کے لئے ایک دوسرے کی اطاعت و رضامندی ہر کام میں ضروری ہے - اس لئے پرماتما کی طرف سے اُپدیش ہے کہ ستری پرش آپس میں وعدہ کریں کہ میرا چت تیرے چت کے انکول ہو اور ہم اشانتی اور اپریتی پیدا کرنے والی کوئی حرکت کبھی نہ کریں - وغیرہ وغیرہ -

منوجی مہاراج کا واکیہ ہے کہ جس گہر میں ستری پرش آپس میں پریم اور محبت سے رہتے ہیں وہاں سدا سکہہ اور جہاں اس کے برخلاف عمل ہوتا ہے وہاں دُکہہ رہتا ہے پس ضروری ہے کہ عورت خاوند ہمیشہ ایک چت ہو کر رہیں لیکن دو شخصوں کا ایک چت ہونا ممکن نہیں ہے تاوقتیکہ وہ دونوں ایک ہی طبیعت اور ایک ہی خیالات کے نہ ہوں - بنا برآں ایشور کو اُپدیش ضروری ہدایت کرتا ہے کہ سمبندہ کرتا ستری پرش ہمسان گن کرم اور سبہاؤ کے ہونے چاہئیں - اور واقعی پراچین سمے میں اس امر کی بڑی بہاری احتیاط کیجاتی تہی چنانچہ سوئمبر وغیرہ کی رسومات اس امر کی پوری شہادت ہیں - آج کل وواہ کے موقعہ پر جبکہ دُولہا دُلہن ضروری رسومات مروجہ سے فارغ ہو چکتے ہیں اور دُولہا اپنے سسرال کی ستریوں سے پہلی ملاقات کرتا ہے تو اُسوقت علاوہ دیگر دل لگیوں کے ایک بڑی رنگین دل لگی کیجاتی ہے جسکو بہید کے نام سے پکارتے ہیں -

(باقی آئیندہ)

فہرست چندہ

بموقعہ جلسہ سالانہ آریہ سماج کرنال بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۰۱ء

بقیہ اشاعت سے آگے

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
۲۳	لالہ شب دیال داروغہ جیل کرنال	.	ے	.	.	.	ے
۲۴	لالہ بیجا رام کلرک جیل کرنال	صہ	.	.	۸ر	.	چہ
۲۵	لالہ نرسنگھ داس بزاز	عا	عا	.	.	.	للعہ
۲۶	لالہ نرسنگھ داس زمیندار	عہ	.	.	.	.	عہ
۲۷	آریہ سماج شاہ آباد	للعہ	.	عہ	.	.	للعہ
۲۸	آریہ سماج پونڈری	صہ	.	.	.	.	صہ
۲۹	ایضاً سکندر آباد ...	عا	.	.	.	.	عا
۳۰	ایضاً پہوس گڑھ ...	عا	.	.	.	.	عا
۳۱	ایضاً چوسانہ ...	عا	.	.	.	.	عا
۳۲	مردان موضع رینڈل ...	عا	.	.	.	.	عا
۳۳	کپور چند مہاجن کرنال	عا	.	.	.	.	عا
۳۴	منشی کندن لال محرر	.	.	عا	.	.	عا
۳۵	لالہ رور سنگھ سنتری	عہ	.	.	.	.	عہ
۳۶	بابو رام سنگھ	عہ	.	.	.	.	عہ
۳۷	بابو ہزاری لال نقشہ نویس	عہ	.	للعہ	.	.	صہ
۳۸	لالہ رامچند ٹھیکہ دار کرنال ...	.	.	عا	.	.	عا
۳۹	لالہ سالگرام رامچند دوکاندار کرنال	.	.	صہ	.	.	صہ
۴۰	لالہ دیوی داس سرلچند "	.	.	للعہ	.	.	للعہ
۴۱	لالہ جھنڈو مل گوپی ناتھ "	.	.	ے	.	.	ے
۴۲	لالہ کہیم چند "	.	.	عا	.	.	عا
۴۳	لالہ نتھو مل متھرا پرشاد "	.	.	عہ	.	.	عہ
۴۴	لالہ جہومل سری رام "	.	.	عہ	.	.	عہ
۴۵	لالہ جھنڈو لال جیون رام مہاجن کرنال	.	.	صہ	.	.	صہ
۴۶	لالہ گوپی ناتھ بزاز کرنال	.	.	للعہ	.	.	للعہ
۴۷	لالہ ہر نند مہاجن منڈی	.	.	عہ	.	.	عہ

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
۴۸	لالہ ہر داس مہاجن منڈی	.	.	عہ	.	.	عہ
۴۹	گیپت دان	عہ	.	عہ	.	.	عا
۵۰	لالہ برج بہاری لال ہیڈ ماسٹر کرنال	عہ	.	.	.	.	عہ
۵۱	لالہ نہال چند کسیرہ	عہ	.	.	.	.	عہ
۵۲	لالہ دکھن لال دوکاندار	۸ر	.	.	.	.	۸ر
۵۳	بابو شیو دیال	.	عہ	.	.	.	عہ
۵۴	بابو گنگا رام	.	۸ر	.	.	.	۸ر
۵۵	لالہ جواہری لال مہاجن منڈی ...	.	۸ر	.	.	.	۸ر
۵۶	لالہ جواہری لال مہر گودام ...	.	۸ر	.	.	.	۸ر
۵۷	لالہ بھگوتی سوروپ	.	.	عا	.	.	عا
۵۸	لالہ شب لال	عہ	.	.	.	.	عہ
۵۹	پنڈت کنہیا لال ممبر سماج ...	.	.	عہ	.	.	عہ
۶۰	لالہ پرس رام لاڈوہ	عہ	.	.	.	.	عہ
۶۱	بنسی نمبردار رینڈل	عہ	.	.	.	.	عہ
۶۲	لالہ گپت رائے عرضی نویس	عہ	.	.	.	.	عہ
۶۳	لالہ جگل کشور تہانیسر	عہ	.	.	.	.	عہ
۶۴	لالہ گھیٹو مل کھتری	عہ	.	.	.	.	عہ
۶۵	لالہ گوپی ناتھ تالو نگوے	.	.	عہ	.	.	عہ
۶۶	لالہ بنواری لال مہاجن تیجپورہ ...	عہ	.	.	.	.	عہ
۶۷	لالہ بدری داس مہاجن	عہ	.	.	.	.	عہ
۶۸	لالہ منوہر لال تالونگوے	عا	.	.	.	.	عا
۶۹	لالہ ہری چند کمبوہ پورہ	عہ	.	.	.	.	عہ
۷۰	مردان موضع گڑھی	عا	.	.	.	.	عا
۷۱	لالہ لچھمن لال ممبر سماج	عہ	.	.	.	.	عہ
۷۲	مردان گھوگری پور	للعہ	عہ	عہ	.	.	ے
۷۳	ہیرا روڑ کرنال	عہ	.	.	.	.	عہ
۷۴	تلسی روڑ	۸ر	.	.	.	.	۸ر
۷۵	رام سکنہ گنگر	عہ	.	.	.	.	عہ
۷۶	کیول ونہالا روڑ سکنہ گنگر	عا	.	.	.	.	عا

(باقی آیندہ)

اشتہارات

نوٹس

ایک نوجوان برہمن ماہری جسکو یونی بیدیا کے ساتھ رشتہ کرنے میں تامل نہیں ہے۔ جو آریہ سماج کا ممبر جسکی عمرہ ۲۰ سال ہے۔ تعلیم اچھی اور گذارہ معقول ہے۔ ایک ایسی کنیا کے ساتھ بیاہ کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۱۵ یا ۱۶ سال کی ہو۔ پڑھی لکھی ہو۔ مفصل خط و کتابت معرفت منیجر ست دھرم پرچارک ہونی چاہیئے۔

ہیہ ہاہو لواہ کی ضرورت ہے

ایک معزز خاندان کا ممبر لڑکا جسکی عمرہ ۲۰ سال تنخواہ ۰۰ روپیہ ماہوار فارسی انگریزی خواں جسکی سابقہ بیوی سورگ باش ہوچکی ہے۔ شادی کرنا چاہتا ہے۔ ذات ورمانی اروڑہ بنس کی ہو۔ خواہ ادری اروڑہ بنس ہو۔ جسکی عمرہ ۱۲ سال سے زیادہ ہو۔ بڑی اگر بہاولپور ڈیرہ جات یا ملتان کے علاقہ سے ہوگی تو زیادہ اچھا ہوگا۔ انکی اولاد بھی ہو۔ اس واسطے ایسی سوشیل اور دہارمک ہونی چاہیئے کہ جو ان کے بچوں کی بھی پرورش پیار سے کرے۔ درخواستیں بنام رام رکہا انسپکٹر ڈاکخانجات کو ئیٹہ آنی چاہئیں۔

ضرورت

میری ایک قریبی رشتہ دار نوجوان کیلئے ایک کنیا کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی عمرہ ۲۰ سال کی ہے با روزگار ہے۔ آمدنی پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ لڑکی کی عمر ۱۲ سال سے کم نہ ہو۔ رنگت ذات جو بڑی ہے۔ کافی ہو کہ لڑکی کے والدین

کی ذات کہتری ہو۔ مفصل حالات انجمہ راقم سے معلوم
ہو سکتے ہیں۔ جو صاحب خواہشمند ہوں بذریعہ ذیل پتہ درخواست
کریں۔ المشتہر لالہ ... دہان آریہ
پرتی ندہی سبھا پنجاب مقام (گوجرانوالہ)

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

... ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گرنٹن دری
کھیس۔ دوتہی۔ سوسی دغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے
ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس
ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے
پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ
ازیں جو صاحب بٹالہ کے ... یا دیگر کوئی چیز طلب
فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی۔ جو صاحب
جس نمونہ کا کپڑا تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجیں تیار
کرایا جاوے گا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر
نمونہ پارچات کپڑوں بھیجے بیرنگ روانہ کئے جاویں گے
جو واپسی نمونہ پر ... خارج ہوں گے۔ مال ... قدر ... بذریعہ
وی پی ارسال کیا جاوے ؛ المشتہر
... اس پوری پروپرائٹران آرین
کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندو ہوٹل بھیروں دروازہ موچی لاہور

... کے واسطے انتظام خوراک کا ... موجود ہے۔ المشتہر (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

ضرورت ہے

ایک ہائی سکول کے لئے (۱) ایک گریجوئیٹ کی جسے اول
۵۰ روپیہ ماہوار ... ماہ کا کام دیکھکر ... دینی پڑے
... سالانہ امتحان کے بعد ... کر دی جاویں گے۔
اور (۲) ایک ... کے علم کی جسے حسب لیاقت ... سے
... درخواستیں معرفت منیجر ست دھرم پرچارک بھیجیں۔

اشتہار

دی دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز
کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ والکن صاحب
والیسرائے اینڈ گورنر جنرل آف انڈیا

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے اور
جس قسم کا مال ابتک اس کمپنی نے تیار کیا ہے وہ
عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اچھا مال
نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ
اور بہتر ... سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی
گئی ہیں۔ اور پچھلے سال بھی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی
ہیں۔ جن سے مال اس وقت بہت نادر اور ... بہتر
نکل رہا ہے۔ چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی
بڑی تعریفیں کر کے فروخت کر رہے ہیں۔ اور لوگوں
کو دھوکھہ دے رہے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات
سے ہوشیار کرتے ہیں اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے
وقت مال کا مقابلہ کر کے لیویں۔ اور ہماری بوریوں
پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہہ پر
کمپنی کی مہر لگی ہوئی دیکھہ لیویں۔ متفرق قسم کے
نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر روانہ کئے
جاتے ہیں ؛

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نوردرن
اینڈ فلور ملز کمپنی
لمیٹڈ دہلی۔

رسالہ آریہ میگزین

یہہ رسالہ ماہواری ۴۰ صفحہ پر آٹھہ ماہ سے مخالفان
ویدک دھرم کے جواب دینے کے لئے جاری ہے۔ جس کے
آٹھہ نمبر نکل چکے ہیں۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ ہے
مارچ کے آخیر تک خریدار بننے والوں کو ستیارتھ پرکاش کا
اردو ترجمہ مفت بھینٹ ہوگی۔ چونکہ ان رسالوں میں
کتابوں کے جواب مسلسل ہیں۔ اس واسطے پچھلے نمبروں
کے بغیر پورا مطلب نہیں ملے گا۔

رسالہ معلومات فلاسفی

یہہ رسالہ چھہ شاستروں کا اردو ترجمہ چھپا ہے ...
۴۰ صفحہ ماہواری کا نکلا کیا ہے۔ اور نیائے ...
کا ترجمہ شروع ہوا ہے۔ قیمت سالانہ دو روپیہ
نمونہ کا پرچہ ... لوگ ... کے آخیر تک خریدار
بنیں گے ان کو سانکھیہ درشن معہ اردو ترجمہ قیمتی
ایک روپیہ مفت دیا جاوے گا۔

ویدک میگزین

یہہ رسالہ ۴۰ صفحہ ماہواری کا جس میں اپنشدوں
کا اردو ترجمہ آریہ ... کی
کی تشریح ہوگی اور معقول ... تحقیقات کے
کے واسطے نکلا ہے۔ قیمت سالانہ (عہ)

سانکھیہ درشن معہ اردو ترجمہ

پنڈت کرپارام شرما جگراؤنی کا کیا ہوا اردو ترجمہ
معہ اصل سانکھیہ کے قیمت عہ اور ہندی ترجمہ قیمت
۱۲ ... ایک درخواست سکرٹری آریہ سماج سکندر آباد
ضلع بلند شہر کے پتہ سے ہونی چاہئے۔ یا منیجر ویدک
دھرم پریس سکندر آباد کے پتہ پر۔

المشتہر

منیجر ویدک دھرم پریس سکندر آباد

CC0. Gurukul K...

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۱۲/ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۱۰/ خالص ممیرہ فی ماشہ ۵/ معمولی سرمہ فی تولہ ۴/ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات — ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔ — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں اسلئے ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسمات اتم دیوی بعمر ۱۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھنی ہوئی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۳ روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوش۔ رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید نبیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر نظر نری کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۵ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل اور لاہور سرپرستی شری سوامی اشیشوآنند سرسوتی و مہاچاری نتیانند جی مہاراج

آیورویدکے عجیب وغریب چمتکار

آریہ ورت کے لیے آیورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک۔ مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پرانی۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیابند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم۔ بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گمبھیر بجیراں (خنازیر) آتشک۔ سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپ چوتھا۔ اور پرانا بخار۔ خون کی خرابی کے امراض و بات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں میں سے بعض امراض کو بالکل لاعلاج ہونے کا فتوےٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کا (Operation) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کے ساتھ اور بدوں تکلیف آپ پر لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر ان امراض کا نمود نہیں ہوتا۔

شرائط کا فیصلہ باہمی خط وکتابت سے ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سرٹیفکیٹوں کی نقل کے لیے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ لکھیے۔

سرٹیفکیٹ

چند سرٹیفکیٹ

"پنجاب میں ابھی تک ویدک [illegible]" اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ ۱۹۰۶ء کو یہ [illegible] ویدک دوایات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ایک قاعدہ کا [illegible] بہت کم لوگ استعمال کرتے ہیں مگر چونکہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ [illegible] اعلیٰ قابلیت کو حاصل کرکے ویدک علمیت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ بڑی اعلیٰ لیاقت سے [illegible] جلد نہایت شہرت حاصل کر لیں گے" (۲) [illegible] [illegible]

[illegible]

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار چھیوالی لاہور

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

L.39 — ओ३म् — REG. NO.

LUDHIANA P.M. 24 MY 99

قیمت ہر صورت میں پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پے ایبل ارسال ہوگا۔

لودہانہ
بخدمت لالہ دولت ر[illegible]
معرفت لالہ لہورا[illegible]

دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

اور بیڑل جو امراض کے دور کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتی ہیں قیمت ہر یک بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں کشتہ الفرح بطور کہانے سے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے اور بیشاب کا بار بار آنا بند ہوجاتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کے واسطے نہایت مفید ہے دبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکر آنا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے بہتو کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا دماغی محنت کرنیوالوں کے حق میں اکسیر ہے چند روز کے استعمال سے کم ہو جائیگی۔ قیمت فی تولہ (عـہ) روغن مسیحا ابو العلاج اسکی نسبت یا بت [illegible] بہت مفید ہے [illegible] درست ہوجاتی ہے [illegible]

ہوجاتی ہے بفضلہ ہمدردانہ دوائی آزمائش خواہ کتنی ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر لوٹ [illegible] ہی ہوگیا ہو تو بغیر چیرنے و دست و ضمادہ لگانے کے دور ہوجاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ عـہ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔ بفضلہ الله بعض شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بعد کیفیت پرانی طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ المشتہر (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

ہون سامگری ۲ من

نہایت عمدہ موسم الکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان ماہنہ ور جناب ہیم سین کی نسخہ اور مار ایسے کا بنائیں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کی باعث چونکہ شہر کی نوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیر پا ہے

سیہ [illegible] تھیلیاں بند ملتی ہے۔

سگندھت وبوٹی نرخ [illegible] **پنچ ہوکس ٹانک** ہے لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف اسباب سے الشدالیبوس میں فی الفور بادی ہوتی ہے تقویت باہ دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ اس کے خاص اصول ہیں درد کمر۔ خوف۔ بے چینی خوابی احتلام سلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے معمولی کام ہیں اعلیٰ درجہ کی مفرح دل۔ محافظ اور مقوی ہے قیمت فی بکس ۲ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عـہ) ایک روپیہ چار آنہ۔ **سفوف مجرب جریان** سیلان منی کہنہ رات کو کھانا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس (۲۰ تولہ) کے واسطے (عـہ) **کلیان انجن** واسطے نظر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش و دھند جالا پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔ **نوٹ** دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کیجاتی ہے

المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

۳۰/۱۱ ... [illegible] نرائن سنگھ صاحب ... [illegible] ... ۱۹/۱۰

اعلان

دی سیٹلرز کمپنی لمیٹڈ دہلی

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کے مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ہوئی ہے جس سے ذمہ داری حصہ داران کی محدود ہوگئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی اور کمپنی کو بھی ابزادی سرمایہ کا اختیار ہوگا۔

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ ... روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے اور بقیدہ باقساط ... ماہواری ... قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا۔

ڈائرکٹران (۱) بابو نرائن بہادر سنگھ صاحب تعلقدار ... علاقہ بڑھر۔ فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ للتا مل سلطان لال صاحب رئیس بریلی (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس ... ضلع مرادآباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار رئیس بریلی۔ (۵) ... گردھر کرشن صاحب جاگیردار رئیس چیرمین میونسپل کمپنی رئیس سکندرآباد ضلع بلند شہر (۶) بابو دوہ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل آگرہ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سرکار مہاراجہ والئی ریاست جیند دہلی (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوان داس سابق ملازم سنٹرل ... برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر۔ پنڈت ... لال سابق جوائنٹ ایجنٹ گنیش فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس وجاگیردار سکندرآباد وکیل عدالت العالیہ ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔ یہ کمپنی جیسا کہ قواعد یا اشتہار میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ و سوت ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی۔ ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۹۱۰ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جس کے بعد کارخانہ بہت جلد شروع ہوگا۔ چونکہ کثیر التعداد حصص فروخت ہو چکے ہیں لہذا خریداران حصص سے التجا ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد بھیجیں تاکہ کمپنی کو دوسرے فروخت حصص ایجنٹوں کی ضرورت نہ ہو ... نسخہ ... کمیشن ...

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں :-

CC0. Gurukul Kangri Collection

سنسار کی گتی

زمانہ کی رفتار عجیب طور پر بدلتی رہتی ہے۔ کوئی زمانہ تھا۔ کہ چین وغیرہ کے سیاح آریہ ورت میں آ کر یہہ خیالات لیجاتے تھے کہ آریہ لوگ بڑے راستباز اور انصاف پسند ہیں۔ اور آج زمانہ ہے کہ باہر کے لوگ آریہ ورت کے رہنے والوں کو جھوٹے اور دغاباز کہکر پکارتے ہیں۔ ہمیں شبہہ نہیں کہ اس ملک میں اب بھی راستبازی وغیرہ نیک اوصاف موجود ہیں۔ لیکن اس امرواقع میں کسی کو پیش نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہم بہت گر گئے ہیں۔ اس کی وجہہ کیا ہے؟ معمولی آدمی جواب دیتے ہیں کہ زمانہ بدل گیا۔ لیکن زمانہ کوئی ہستی نہیں رکھتا۔ کیونکہ لوگوں کے کرم بدل گئے۔ آریہ لوگ سرشٹوں کی بجائے دشٹ سوبھاو ہو گئے۔ پس جو کچھہ کیا انسانوں نے کیا۔ اور اگر اب بھی انسانوں کے اعمال بدل جائیں تو آریہ ورت کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ اب تو اس ملک کو آریہ ورت پکارتے بھی شرم آتی ہے۔ سرشٹوں کا کام کیا ہے؟ انصاف سے کام کرنا جسکی ہم ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔

ہم کسکو آریہ ورت کہیں

ایک ریل کے پل کی جلد ضرورت تھی۔ روپیہ لگانا سلطنت برطانیہ کے اختیار میں تھا۔ انگلستان کے کاریگر وں نے دس ہزار پونڈ مانگے اور ۲۶ ماہ سے پیشتر بنا کر دینے کے لیے طیار نہ تھے۔ امریکہ کے ایک کارخانہ نے وہی پل ۶ ہزار پونڈ پر ۴۲ دنوں میں دینے کا وعدہ کیا۔ کیا سلطنت برطانیہ نے ذرا بھی لحاظ کیا کہ ہم قوموں کو فائدہ پہونچے؟ ہرگز نہیں بلکہ فوراً امریکن کارخانہ کو ٹھیکہ دیدیا۔ اب کیا ایسے آدمیوں کو آریہ پدوی دی جاوے یا کہ ان براے نام تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو جو کہ دوسری قوموں کو اپنی گری ہوئی سطح پر کھینچنے کے ذریعہ سے ہی اُٹھنا چاہتے ہیں۔

تھوڑا سا مسیحی نسخہ اجگہہ تو استعمال کرو

ایکطرف زار

روس کے مراسلہ کے بُلائے ہوئے تمام ریاستوں کے وکیل صلح عام کی بحث کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ہر ایک قوم اپنی اپنی بحری اور بری فوج کو بڑھا رہی ہے۔ عیسائی پادری افریقہ اور ایشیا میں مسیحی سپرٹ لانے کے لیے بڑے زور سے کام کر رہے ہیں۔ لیکن کیا اسوقت ایشیا اور افریقہ سے بڑھکر مسیحی نسخہ کی یورپ کی سلطنتوں کے لیے ضرورت نہیں ہے۔ پھر مسیحی پادری کہاں ہیں ہم اس موقع پر ولایت کی اخباروں میں افسوس سے پڑھا کہ فوجوں کے زیادہ تر بڑھانے کی صلاح دینے والوں میں بہت سے لاٹ پادری بھی شامل ہیں اسوقت ہر ایک ریاست جنگی جہاز وںکے بڑھانے کی دُھن میں ہے۔

افریقہ کے متعلق واقفیت ضروری ہے

ہماری اسقدر دیسی بھائی افریقہ میں بذریعہ ملازمت وغیرہ کے گئے ہوئے ہیں۔ کہ ہمیں اب مجبوراً وہاں کے حالات میں دلچسپی لینی پڑتی ہے ایک ٹرنسوال کی سلطنت جمہوری ہے جس میں بہت سے ہندوستانی موجود ہیں اور اُن کے ساتھہ اُس ریاست کی طرف سے سلوک بھی اچھا نہیں ہوتا۔ اس وقت مسٹر چیمبرلین وزیر صیغہ بیرونی کی اُس ریاست سے خط وکتابت ہو رہی ہے اور مسٹر چیمبرلین کوشش کر رہے ہیں کہ ہندوستانیوں کو اُسجگہہ انصاف دلایا جاوے۔ ملک اگنڈا میں انگریزوں کا راج ہو گیا ہے اسلئے اصل بادشاہ باغی سمجھا جاتا ہے حال میں اُس کی تمام فوج تباہ کی گئی ہے اور معہ ایک دیگر معزز ہمراہی کے پکڑا گیا ہے۔ افریقہ میں جو انگریز ہوتے ہیں اُن میں سے کثرت سے ایسے ہیں۔ جن کا چال چلن خراب ہو جاتا ہے۔ تہذیب یافتہ قوموں کی حالت عموماً دیکھی گئی ہے کہ جب غیر مہذب قوموں میں جاتے ہیں تو اپنے چال چلن کی کچھہ پروا نہیں کرتے۔ جہانتک خط وکتابت سے پتہ لگتا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ نسبتاً ہندوستانیوں کا چال چلن اُسجگہہ اچھا رہتا ہے لیکن جب حالات ایسے ہیں تو بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی۔ ہماری رائے میں اگر آریہ سماج کی طرف سے کوئی دہارمک سچی آریہ اُپدیشک بھیجا جاوے تو اس وقت ملک افریقہ میں بڑا بھاری کام کر سکتا ہے۔ یہہ کام پروپکارنی سبھا کا تھا جو سوئی پڑی ہے۔

طاعون کی ہفتہ وار رپورٹ

اس وقت کی رپورٹوں کے ملاحظ سے واضح ہوتا ہے کہ بمبئی۔ اور کلکتہ میں دونوں جگہہ طاعون گھٹتا جاتا ہے لیکن کراچی اور حیدرآباد سندہ کی رپورٹیں بہت ہی تشویش میں ڈالنے والی ہیں۔ کراچی کا کالج محض طاعون کیوجہہ سے بند کیا گیا ہے۔ جلندھر کے ضلع میں وہی حالت ہے۔ ع
نہ اُدھر ہرے نہ ساون سوکھے۔ گورنمنٹ پنجاب اُمید کرتی تھی کہ ماہ مئی کے آخیر تک طاعون جلندھر کے ضلع سے بھاگ جاویگا۔ لیکن گورنمنٹ کی رائے نکمی ہے۔ جب تک کہ اُس کے ساتھہ ڈاکٹر اتفاق نہ کریں۔

آزادی اِسکو کہتے ہیں۔

امریکہ کی فوج برابر جزائر فیلی پائین والوں کا ناک میں دم کر رہی ہے۔ لیکن جو نقصان کہ امریکن فوج کو پہونچ رہا ہے وہ بھی کچھہ کم نہیں ہے امریکہ بھی عجیب آزاد ملک ہے۔ ایکطرف سے تو خبر آ رہی ہے کہ باغی لوگ (فیلی پائن کے اصل باشندے) صلح کے لیے منتیں کرتے ہیں۔ اور امریکن جنرل اُوٹس کہتے ہیں کہ جب تک اپنے آپ کو ہماری رعایا نہ مانوگے تب تک صلح کے لیے بات چیت نہ ہوگی اور اُدھر خبر آئی ہے کہ ایک عام جلسہ میں اثناء تقریر کے ایک سپیکر نے پرمیشور سے حسب ذیل دعا مانگی۔ "میں دعا کرتا ہوں کہ جنگوں کا خدا ہمارے سپاہیوں کو جزائر فیلی پائین میں خطرناک اور غرق کرنیوالی شکست نصیب کرے" اور اس پر حاضرین نے اپنا اتفاق بذریعہ تالی بجانیکے ظاہر کیا۔

مسیحی پادریو خبر لو

ہم ہیلز بلا کے ہیں کہ ایک چالیس سالہ برما کی عورت کیساتھہ بارہ گوروں نے زنا بالجبر کر کے اُسے مار ڈالا۔ ان میں سے ایک پکڑا گیا اور وہ بھی چھوٹ گیا۔ اب ہمارے دیش کے اخبار آسمان سر پر اُٹھا رہے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر بارہ آدمی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کر جائے جاکر سزا بھی پا جاویں تو کیا آیندہ پاپ سنسار سے دور ہو جائیگا؟ ہرگز نہیں! کاش کہ وہ پادری صاحبان اور وہ میم اور مس صاحبان جو کہ غریب انجان پنجابی اور ہندوستانی دیہاتیوں کو پہانسنا ہی اپنا دہرم سمجھتے ہیں۔ اپنا زیادہ تر سمے اِس قسم کے گورے شیطانوں کو خدا کی بادشاہت میں لانے میں صرف کیا کریں ہم کہتے ہیں کہ جب تمہارے مذہب کے اس قسم کے وکیل موجود ہیں تو دیسیر تمہارا مذہب ہرگز اثر نہیں کر سکتا۔ لیکن مسیح کے مذہب سے ہرگز ممکن نہیں ہے کہ اس شہوت پرست سپرٹ کو روک سکے۔ یہہ طاقت ویدک دہرم میں ہی ہے۔ جس کے بتلائے ہوئے سادہن کہ کام آدی کے ویگ کو فوراً روک سکتی ہیں۔ ہماری اپیل کو لوگ سمجھیں گے تو دیوانہ کی ہانک۔ لیکن ہم یہہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر بہارت آتما اور آریہ ورت پتا کے ادّہار کی ابھلاشا ہے تو جسقدر طاقتیں راج نیتک وغیرہ کاموں پر خرچ ہو رہی ہیں سب دہرم کے پرچار میں لگا دو۔ اگر کامیابی جلد نہ بھی ہوگی تب بھی یہہ تو تسلی ہوگی کہ ہم سیدہے رستہ پر چل رہے ہیں۔

قومی تفریق ہی دُکھ کا باعث ہے

دُنیا میں ایک عالمگیر دہرم کا پرچار کرنیکی ضرورت کو ہمیشہ ہم اتہا کیوں محسوس کرتے ہیں؟ اِس لئے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ قومی سپرٹ کے اندر بہی خود غرضی بیگانگی نمائش کام کرتی ہے۔ تار بابوؤں نے ذرا اپنے پیٹ کی خاطر ایک ریلوے کمپنی کو دہمکایا۔ اب پائونیر سے مدبر اخبار بھی کہہ رہے ہیں کہ ہندوستانی نمک حرام ہیں سرکار کے بدخواہ ہیں۔ ان پر اعتبار نہ ہونا چاہئے خصوصاً مرہٹہ براہمنوں سے بچنا چاہئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہہ پاگل پن کیوں؟ اسلئے کہ قومی محبت اور قومی ہمدردی کے بد خلق دائرے میں پہنسا ہوا انسان اپنی قوم کے دائرے سے باہر والوں کے لئے نئی تہذیب اخلاق گہڑ لیتا ہے بہلا جب لاکہوں انگریز یا جرمن یا فرانسیس یکلخت کام چہوڑ کر دیتے ہیں تو نمک حرام نہیں بنتے تو بیچارے ۵۰ مرہٹہ براہمن کیونکر نمک حرام بن گئے۔ کیا یہی انگریزی حکومت ایسی کمزور ہے کہ ۵۰ مرہٹہ براہمن اُسے اُلٹ سکتے ہیں! یہہ تفریقیں سوائے دہرم کے اور کوئی دور نہیں کر سکتا۔ اور چونکہ ویدک دہرم بلا واسطہ پرمیشور تک پہونچاتا اور سب سے اول ہے۔ اس لئے اسکے پرچارکوں سے بڑہکر سنسار میں ایک عالمگیر دہرم پہیلانے کا موقع اور کسی مذہب والے کو نہیں ہے۔

پادریوں کی بھی آنکہہ کھلی

کلکتہ میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جس کا کام یہہ ہوگا کہ بنگال۔ اڑیسہ۔ آسام بہار اور ممالک متوسط میں چاء کے باغیچوں اور ریلوے اور دیگر محکموں کے ملازموں کی مذہبی ضروریات کو رفع کرنے کے لئے زاید پادری رکہے۔ اسیطرح پر کیوں نہیں مشنری لوگ خاص طور پر گورے سپاہیوں کے چلن درست کرنے کے لئے خاص طور پر کام کرنا شروع کرتے۔

ایک سچا عیسائی بشپ

کلکتہ کے لاٹ پادری صاحب نے فرمان جاری کیا تہا کہ ہندوستان اور لنکا کے تمام بشپ اور عیسائی پادری ملکہ معظمہ کی انتم سالگرہ پر تمام دیگر مذاہب کے ساتہہ ملکر خدا کی درگاہ میں ملکہ معظمہ کی درازی عمر کے لئے دُعا مانگیں۔ لنکا کے شہر کلمبو کے بشپ صاحب اور اُن کے ماتحت پادریوں نے اسپر اعتراض کیا ہے اور لکہا ہے کہ جب دیگر مذاہب کے ساتہہ ہماری اندرونی یگانگت نہیں ہو سکتی تو بیرونی یگانگت کیلئے ہم کیسے خواہش کر سکتے ہیں گو کلمبو کے بشپ صاحب کی نسبت انگریزوں اور عیسائیوں نے بہی حقارت آمیز کلمات لکہے ہیں۔ لیکن ہم اس اُنیسویں صدی کی پوجا پوجی میں جب کبھی اس قسم کی بہادرانہ دلیرانہ آواز سنتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں۔ آجکل مذہبوں میں مکاری بہت کچہہ گہس آئی ہے۔ اور مذہب کو پولیٹیکل اغراض حاصل کرنیکا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ ہم بہت ہی خوش ہوں گر جب ہم بشپ اف کلمبو کی سپرٹ کے آدمی ہر ایک مذہبی جماعت کے اندر بے خوف پرچار کرتے ہوئے دیکہیں گے۔

نیشنل کانگریس کے پیچہے

انڈین نیشنل کانگریس کے پیچہے پیچہے بہت سی کانفرنسیں ہوتی ہیں ہر ایک صوبہ میں ایک ایک صوبہ کی کانفرنس بہی ہوتی ہے۔ چنانچہ مدراس کی پراونشل کانفرنس مقام کوئمبٹور میں ہونی قرار پائی تہی۔ اور اُس کے میر مجلس مسٹر نارٹن صاحب بیرسٹر قرار پائے تہے جن کے اخلاق اور آچرن کا حال ہم پہلے درج کر چکے ہیں۔ اس کانفرنس میں ۲۲۵ ڈیلیگیٹ تہے مسٹر نارٹن نے بعض ضروری امور میں خصوصاً دربارہ بندوبست دوامی کانگریس کے خیالات سے اختلاف بہی کیا۔ تعلیم صنعت وحرفت کی نسبت اُنہوں نے بتلایا کہ گورنمنٹ سے ہی مدد نہیں مانگنی چاہئے۔ بلکہ خود بہت کچہہ کرنا چاہئے۔ لوکل بورڈ اس بارے میں بہت کچہہ کر سکتے ہیں۔ یہہ تو سب کچہہ ہوا اور مسٹر نارٹن صاحب کی تقریر بہی بڑی فصیح اور موثر بتلائی جاتی ہے۔ لیکن جب تک ہندوستانی اعلیٰ اخلاق کو اپنے اندر جذب کر کے اعلیٰ چال چلن کے آدمی نہیں بنتے۔ تب تک اس قسم کی جادو بیانیاں انکا کیا کر سکتی ہیں۔ مگر ایک نیکدل انگریز کا قول نہیں بہولتا۔ اُس نے کہا کہ جب ہندوستانی لوگ ہم سے اعلیٰ آچرن والے بنجاوینگے تو ہم ایکدم ایک دن نہیں ٹہیر سکینگے۔ پہر ہمارا ایماں کیا کام ہے۔ بس تمام پولیٹیکل چالیں چہوڑ کر اپنے دیش نواسیوں کے آچرنوں کو اعلیٰ بنانے کے لئے کام کرو۔

مورتی پوجا سے کب بچ سکتے ہو؟

کوئی قوم بہی مورتی پوجا سے نہیں بچ سکتی۔ البتہ مورتیوں میں بہید ہوتا ہے۔ ہندوستان میں رام کرشن۔ شیولنگ۔ وغیرہ کی مورتیاں پجتی ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں چاندی سونا۔ پوشاک وغیرہ کی مورتیاں پجتی ہیں۔ حال میں ایک پرانے سکاچ شاعر رابرٹ برنس صاحب کا ایک چار صفحوں کا خط قریباً ۵۵۰ ساڑہے پانسو روپے میں بکا ہے۔ اسیطرح اور خطوط بہی کوئی تین کوئی دو دو کوئی ایکسو روپیہ کو دیگر مشہور آدمیوں کے بکے ہیں۔ اب اگر یہہ مورتی پوجا نہیں تو اور کیا ہے سنسار کی چیزوں سے ناجائز محبت سب کی سب بُت پرستی ہی اور اس لئے منزل

CC0. Gurukul Kangri Collection

ایدیش پشپاولی

پانچواں گلدستہ

य आत्मदा बलदा यस्य विश्व उपासते प्रशिषं यस्य देवाः । यस्य छायामृतं यस्य मृत्युः कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥ (یجروید ادھیاے ۲۵ منتر ۱۳)

انسان دنیا میں کلیشوں سے چھٹکارا کیا چاہتا ہے؟ تین پرکار کے ادھیاتمک (جسمانی۔ روحانی۔ اور مجلسی) دکھوں کا ستایا ہوا انسان شانتی کی تلاش میں صرف جنگل و بیابان کی خاک ہی نہیں چھانتا ہے بلکہ اُس کے اندر بھی بڑے آگے بڑھ کر دیوآشرم کا ادھیکار ہوتا ہے۔ دکھوں سے چھوٹنے کی خواہش اُس کے اندر بڑی مضبوطی سے کام کر رہی ہے اور وہ اس کے لئے یتن بھی کرتا ہے لیکن افسوس کہ پھر بھی دکھ اُسکو ستاتے ہی چلے جاتے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ بعض اوقات وہ بڑی حیرانی سے دیکھتا ہے کہ یتن کرنیکا نتیجہ دکھ میں زیادتی ہوتی ہے۔ یہہ کیوں؟ انسان دکھوں سے چھوٹنا چاہتا اور اُسکے لئے یتن بھی کرے اور پھر دکھ بدستور اُسکو چمٹے رہیں اسمیں ضرور کچھ راز ہے جسکی تحقیقات ضروری ہے۔

یہہ ایک مسلم امر ہے کہ ہر ایک چیز اُسی جگہہ سے برآمد ہوتی ہے جہاں کہ وہ موجود ہو۔ ایک جلتی ہوئی آگ کی بھٹی پر سے کیا ہم کبھی بھی شیتل جل کی امید کر سکتے ہیں؟ سمندر کی لہروں سے یہہ اُمید رکھنا کہ وہ سردی کو دور کر دینگی یا ایک بدبودار نردبان سے امید رکھنا کہ وہاں کی خوشبو سے دماغ معطر ہو جائیگا دیوانہ پن ہے۔ لیکن کیا یہاں یتن نہیں کیا جاتا۔ خوشبو کا متلاشی نردبان کے پاس جا کر ناک سے ہوا اندر کو کھینچتا ہے گویا پرانایام کرتا ہے لیکن کیا اُسکا دماغ معطر ہو جاتا ہے؟ سردی کا متلاشی بھی نمک کی ڈلی تیز کرکے منہہ میں رکھہ لیتا ہے۔ لیکن کیا اُسکا منہہ میٹھا ہو جاتا ہے؟ ہرگز نہیں!

اسیطرح انسان سُکھہ اور شانتی کی تلاش اُس جگہہ کرتے ہیں جہاں پر کہ یہہ دونوں موجود نہیں ہیں۔ مادی دُنیا کے اندر پھنسا ہوا انسان مادی چیزوں سے طاقت مانگتا ہے لیکن جو کہ خود پرماتما کی طاقت کے سہارے سے چل۔ پھر اور گھوم رہے ہوں جن میں پرماتما کی پھیلائی ہوئی حرکت ہی کام کرتی ہو اُن سے اُمید رکھنا کہ وہ جیوآتما کو طاقت دیں گے کیسی نادانی ہے!

جنکے اندر خود طاقت موجود نہیں ہے وہ دوسروں کو طاقت کیا دیں گے۔ تمام مادی چیزیں جڑ ہیں اُنہیں نہ چیتنتا ہے اور نہ آنند۔ اُن کا کارن پرکرتی کیول ست یعنی ہستی ہے۔ اس لئے کارن یعنی سبب سے بڑھکر اُن میں اوصاف آ نہیں سکتے۔ جب پرکرتی چیتن نہیں اور نہ اُس میں آنند ہے تو پھر مادی چیزیں جو کہ اُسی بے شکل پرکرتی کو لیکر پرماتما نے بنائی ہیں۔ کیونکر آنند کا وردھی کر سکتی ہیں۔ لکڑی۔ پتھر۔ سونا۔ چاندی۔ ہیرا۔ مونگا۔ ہستی وغیرہ میں نہ دُکھہ ہے اور نہ سُکھہ اِن سے بڑھکر تو منشیہ ہے جو کہ چیتن ہے۔ جب اِن مادی چیزوں کے اندر آنند موجود نہیں ہے تو پھر وہ انسان کو آنند کیسے دے سکتی ہیں۔ پھر انسان کیا کرے؟ اپنے رویہ کو بدل ڈالے۔ اب تک جڑ مادی چیزوں سے آنند مانگتا رہا۔ انہیں سے میل چاہتا رہا۔ اب ذرہ اُدھر سے منہہ موڑے۔ پھر کیا ہے! دوسری طرف آنند دھام ہے۔ جیوآتما گو الپ ہے۔ تچھ ہے۔ لیکن پھر بھی چیتن ہے۔ عقل رکھتا ہے۔ پھر جڑ سے اُسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ وہ کمزور ہے اسلئے اُسے شکتیمان کی شرن میں آنیکی ضرورت ہے اور پرم آتما اُسے جسمانی اور روحانی دونوں طرحوں کے بل دینے کے لئے طیار ہیں بلکہ پیار سے کی دیر ہے کہ جگت ماتا اپنے پتر کو گود میں لے لیتی ہیں۔ وہاں آنند دھام ہے۔ کوئی کلیش نہیں ستاتا سکھہ ہی سکھہ ہے اسلئے ساری دُنیا اسیکی اُپاسنا کر رہی ہے۔ سورج چاند اُسیکے نزدیک جانا چاہتا ہے۔ چرند اور پرند۔ درخت اور پہاڑ سمندر اور ریگستان غرضیکہ تنکا تنکا زبان حال سے اپنے بنانے والے کے اوصاف کو بیان کر رہا ہے۔ اور کمزور انسان بھی حیرت میں آکر اُسی کا ورد کر رہا ہے۔ اُس سے بچھڑا ہوا بھی اپنے عمل سے اُس کی قدرت کی شہادت دے رہا ہے۔ اُسی کے پاس پہونچنا اور اُسی کے زیر سایہ رہنا امرت ہے۔ کیونکہ اُس کے دھام میں پہونچکر ہی انسان اپنے آپ کو جاننے کے قابل بنتا ہے۔ اُس وقت اُسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کبھی مرنیوالا نہیں۔ اُسے یقین ہو جاتا ہے کہ

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः

ہتھیار مجھکو کاٹ نہیں سکتے۔ آگ مجھے جلا نہیں سکتی۔ میں امرت ہوں۔ اُسی وقت موت کی بھی اصلیت معلوم ہوتی ہے جس موت کے بھیانک درشیہ سے کہ معمولی انسان ڈر جاتے ہیں۔ امرت دھام کا ادھیکاری اُس موت کو بڑے پیار سے بلاتا ہے۔ کیونکہ اُس کے لئے تو جیوآتما کی شریر روپی قید خانے سے رہائی ہی امرت دھام کا رستہ ہے اور اسلئے پرماتما سے بچھڑنا ہی اصلی موت ہے۔

اسلئے عالم لوگ اُسی پرماتما کے اُپدیش کی عزت کرتے ہیں جس پرماتما کا بچھڑنا کہ موت ہے جس کی نزدیکی ہی امرت ہے جس کی سارا جہان زبانِ حال سے اُپاسنا کرتا ہے۔ منشیہ اُسی پرماتما کا اُپدیش ہیں اُسکے دھام تک پہونچا سکتا ہے۔ سورج کو دیکھنے کے لئے کیا کوئی بھی چراغ یا لیمپ کام دے سکتے ہیں۔ سورج کو سورج کی روشنی سے ہی دیکھہ سکتے ہیں۔ اسیطرح اُس آتمک سورج کو دیکھنے کے لئے بھی اُسی کی روشنی کی ضرورت ہے۔ پس تمام ودوان لوگ اُسی کی روشنی کی تلاش کرتے اور اُسی کے سہارے سے چلتے ہیں۔

اِس میں تم کیوں سندیہ کرتے ہو! تمہیں آنکھیں کس نے دیں اور اُنہیں دیکھنے کی طاقت کس نے بخشی؟ پرمیشور نے۔ لیکن کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہاری آنکھوں سے پہلے یہہ بڑا مادی سورج تمہاری آنکھوں کو دکھلانے کیلئے پرمیشور نے بنا رکھا تھا۔ اگر یہہ سورج اپنی کرنوں سے سارے جہان کو روشن نہ کرتا تو تمہاری آنکھیں کس کام

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ست دھرم پرچارک

ہندو قوم کی نئی تعریف

نمبر ۳

ہندو - بعض لوگ اس خیال سے بہی کہ لفظ ہندو ایک حقیر لفظ ہے ہندو قوم کی شرنی سے گر جاتے ہیں۔ یہہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے لفظ ہندو کی تشریح کیجاوے بہت سے صاحبان کا خیال ہے کہ لفظ ہندو دیون بہاشا کا ہے۔ اِسی خیال کو لیکر اُنہوں نے اس لفظ کے معنے کرنیمیں فارسی لغات سے کام لیا ہے۔ اور اس سے نفرت پکڑ کر اپنے آپ کو ہندو ماننے یا کہلانے کو عار سمجھنے لگ گئے ہیں۔

آریہ - ہندو فی الحقیقت یون بہاشا کا لفظ ہے۔ اگر وہاں بہی کسی اور جگہہ سے گیا ہو (جس کا کہ ثبوت نہیں ہے) تب بہی آریہ سماج کا یہہ دعوی رہا ہے اور اب تک ہے کہ لفظ ہندو زبان سنسکرت کے کسی دہاتو سے نہیں بنا اگر بنا ہے تو کیوں نہیں پورانک سبہا کے پنڈتوں میں سے اب تک کسی نے وہ دہاتو پیش کیا۔ آریہ سماج کا دعوی ہے کہ ہندو لفظ کا استعمال اُس وقت سے شروع ہوا ہے جب کہ مسلمانوں کی بادشاہت کے قدم اِس مُلک میں مضبوط جم گئے تہے اور جب تک کہ مسلمانوں کی آمد سے پیشتر کے کسی گرنتہہ میں لفظ ہندو نہ دکہلایا جاوے تب تک اس قسم کے کل دعاوی بے بنیاد سمجہے جاوینگے۔

ہندو - ہمارا بہی بہت سا وقت اس جہالت کی نظر ہو چکا ہے۔ الا تجسس اور تفحص نے ہمکو اس قابل بنا دیا ہے کہ ہم لفظ ہندو کا اپنے اوپر لینے کے لئے نہ صرف طیار ہیں بلکہ فخر کرتے ہیں کہ ہمکو اپنے لئے ہندو کہنے کا حق حاصل ہے۔

آریہ - لالہ ٹہاکر داس صاحب کی اس تحریر کا مطلب صاف یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تک اُنہیں معلوم نہ تہا۔ کہ ہندو ایک بڑا پاک اور بزرگ لفظ ہے۔ جب تک وہ جہالت میں بیٹہے ہوئے آریہ سماج کے ممبر بنے رہے لیکن جونہیں کہ وے تجسس و تفحص کے بعد اپنی جہالت سے آگاہ ہوئے تو فوراً آریہ سماج سے علیحدہ ہو گئے لیکن سنہ ۱۸۹۸ء کے ماہ اگست میں جب لالہ صاحب ہمیں اور پنڈت پورنانند جی کو جی پور کے عجائب خانہ میں ملے تہے تو آریہ سماج سے علیحدہ ہونیکی آپ نے کچہہ اور ہی وجہہ بیان کی تہی۔ پنڈت پورنانند جی نے لالہ صاحب سے دریافت کیا تہا کہ آیا کسی سدہانت پر آپ کو شک ہو گیا ہے لالہ صاحب نے جواب دیا کہ میری اسوقت بہی وہی سدہانت ہیں جبکہ میں ممبری آریہ سماج کے تہے اسپر پنڈت جی نے دریافت کیا کہ پہر آریہ سماج سے علیحدگی کا باعث کیا ہے کسیقدر تامل کے بعد لالہ ٹہاکر داس جی نے فرمایا "میں آریہ سماج کے دونوں دلوں میں صلح کرانا چاہتا تہا جسکے لئے کچہہ شرائط طیار کیں اور ایک ایک نقل لالہ منشی رام اور لالہ ہنسراج کو بہیجدی۔ لالہ منشی رام نے تو وہ شرائط مان لیں لیکن لالہ ہنسراج نے بالکل جواب نہ دیا پس میں نے متنفر ہو کر آریہ سماج سے علیحدگی اختیار کر لی" اِس میں شبہہ نہیں کہ لالہ صاحب نے ضرور شرائط صلح پیش کی تہیں جنکو ہم نے مان ہی لیا تہا لیکن محض لالہ ہنسراج کے نہ جواب دینے سے آریہ سماج سے علیحدگی کوئی لازمی امر نہ تہا چنانچہ ایسا ہی پنڈت پورنانند جی نے بہی آپ سے کہا تہا۔ اب سوال یہہ ہے کہ آیا لالہ ٹہاکر داس جی کو اپنی جہالت سے اگست سنہ ۱۸۹۸ء سے پیشتر آگاہی ہو چکی تہی یا کہ اس کے بعد ہوئی۔ اگر پہلے ہو چکی تہی تو اُسوقت یہی جواب دینا چاہئے تہا خیر کچہہ ہی ہو ہم اپنے ناظرین کو دکہلانا چاہتے ہیں کہ آیا واقعی لالہ صاحب نے کوئی تجسس اور تفحص بہی کیا ہے یا محض خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہونیکی غرض سے ہندو شبد کے دلدادہ بنے ہیں۔

ہندو - ناظرین ہم آپکو وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ لفظ ہندو سنسکرت زبان کا ہے (اس کے بعد لالہ ٹہاکر داس نے یہہ ظاہر کرنے کیلئے کہ ایک ہی لفظ دو مختلف زبانوں میں دو مختلف معنی رکہتا ہے کئی ایک مثالیں دی ہیں جنسے کہ ہمیں اس جگہہ کچہہ مطلب نہیں ہے)۔ ....

اس میں کچہہ کلام نہیں ہے کہ یون بہاشا میں ہندو لفظ کے معنی چور اور غلام وغیرہ کے ہیں۔ الا کیا آپنے کبہی کرنیکی بہی کوشش کی ہے کہ اس لفظ کے معنی سنسکرت کیا ہیں۔ بہی کوشش کے بدون یہہ خیال کر لینا کہ ... معیوب ہیں۔ اصلی اپنی قومیت کا نام ہونے سے ... بڑی بہاری غلطی ہے۔

آریہ - آپ خواہ کتنے ہی وثوق سے کیوں نہ کہیں کہ ... سنسکرت زبان کا ہے۔ لیکن جبتک کہ آپ اس کا ... بتلادیں اور اس کا پرمان پراچین گرنتہوں سے نہ ... یہہ ثابت شدہ امر نہیں سمجہا جا سکتا کہ ہندو سنسکرت کا شبد ہے۔ آپنے یہہ تو مان ہی لیا ہے کہ یون بہاشا میں ہندو لفظ کے معنی چور اور غلام کے ہیں پس جب تک کہ آپ یہہ ثابت نہ کر سکیں کہ ہندو شبد سنسکرت کا ہے تب تک اُس کے یہہ بُرے معنی قائم رہیں گے۔

پہر آپ سوال کرتے ہیں کہ کیا کبہی کسی نے یہہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ سنسکرت لغات میں اس لفظ کے کیا ... بڑی حیرانی کی بات ہے کہ آپ اسقدر عرصہ تک آریہ سماج میں ... اپنے لیکچروں میں ہندو شبد کا کہنڈن بہی کرتے رہے ... دیانند کرت پستکوں کو بہی پڑہتے رہے اور آپ کو اب تک معلوم نہیں ہے کہ آیا اس لفظ کے معنی سنسکرت کوش میں ... کی کوشش کی گئی یا نہیں جبکہ بیسیوں کا عرصہ گذرا سوامی دیانند جی نے اپنی پونا لکچروں والی ویاکہیانوں میں ... شبد پر اعتراضات کئے تہے۔ اُس سے پہلے بہی برابر اعتراضات کرتے رہے اور بڑے بڑے پنڈتوں سے پرمان مانگتے رہے لیکن کیا مجال کہ کوئی پورانک پنڈت بہی جواب دیتا ... اب سنہ ۱۸۹۹ء کے آغاز میں لالہ ٹہاکر داس نے پوچہنے ... کہ آیا اس لفظ کے معنی سنسکرت لغات میں دیکہنے کی کوشش کیگئی ہے یا نہیں صاحبمن! ویدوں کی مستند لغات نرکت کوش میں اس شبد کا نام و نشان نہیں ہے اُس کے ... جسقدر دیگر مستند کوش ہیں یہاں تک کہ امر سنگہ جینی ... بنائے ہوئے امر کوش تک میں اس شبد کا نام و نشان ... ہے۔ اور اس لفظ کا نام و نشان ہوتا بہی کیونکر جب ... ویدوں سے لیکر پورانوں کے زمانہ تک کسی گرنتہہ میں ... بہی ہندو شبد استعمال نہیں کیا گیا۔ لیجئے ہم ان گرنتہوں ...

ایڈیٹوریل نوٹس

ہم تمہیں کبھی نہ بھولیں

ہم نے گیان بڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ دُنیا کا کون علم ہے۔ جو ہم نے نہیں سیکھا۔ وہ کونسی سچائی ہے جس کے سمجھنے کی کہ ہم نے کوشش نہیں کی لیکن کیا باوجود عالم اور فاضل کہلانے کے بھی اس دنیا کی مِتھیا شانتی ملی ہے ہرگز نہیں! ایسے دل آسی طرح ڈانواڈول ہیں۔ اسی طرح بھٹکتا ہے۔ سنکلپوں اور بیاؤں کی خاک چھاننا پڑا۔ یہہ کیوں؟ اسلئے کہ ہم نے گیان کو ہی کر تو یہ سمجھ لیا۔ اور اس سچائی کو بالکل نظر انداز کر دیا کہ علم بلا عمل کے دُکھ دینے والا ہوتا ہے۔ ایک آدمی کے لئے سانپ کی زہر کا علم کس مصرف کا ہے اگر وہ سانپ کی زہر سے بچ نہیں سکتا۔ ایک انسان کیلئے سچائی اور پاکیزگی کے اصول کیا فائدہ پہونچا سکتے ہیں اگر وہ اُن کا علم رکھتا ہوا بھی خود ایک اور سچا نہیں بنتا۔ لیکن کیا سبب ہے کہ تمام نیکیوں کی خوبیاں جاننے کے باوجود ہم اُن پر عمل نہیں کرتے؟ اس لئے کہ ہم بجائے اپنے مالک پر بھروسہ کرنے کے بجائے ان تمام نیکیوں کے منبع اور سہارا پرمیشور پر بھروسہ کرنے کے اپنی طاقت پر بھروسہ کر بیٹھتے ہیں۔ پرمیشور! یہہ تمام علوم ہمارے لئے دُکھدائی ہو رہے ہیں۔ تم نے انہیں ہمارے سُکھ کے لئے دیا تھا۔ ہم اُلٹا ان سے پیڑا پا رہے ہیں۔ پتا! اس لئے ہمیں یہہ ور دو کہ ہم تمہیں کبھی نہ بھولیں۔ تاکہ تم پر ایمان رکھتے ہوئے ہم اپنی گیان اور کرم کو ایک کر سکیں۔

لیپے چلیں کپوت

پُرانی لکیر پر جو لوگ بلا سوچ سمجھے چلتے ہیں انہیں آج کل کی پورانک پرچی بھاشا میں سپوت کہا جاتا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں لکیر کے فقیر کپوت ہیں سپوت نہیں۔ ایک شاعر نے کہا ہے لیپے لیپے گاڑی چلے۔ لیپے چلے کپوت۔ تینوں لیپے نا چلیں۔ سنگھ۔ سورما۔ سپوت ٭

بُزدل کو سپوت کہنا ادھرم ہے۔ سنسکرت یعنی بہادر ہی سپوت پدوی کے مستحق ہیں جو لوگ کہ اپنے پتا پرمیشور کی دیا ہوئی عقل کو استعمال میں نہیں لاتے اُن سے بڑھکر کپوت اور کون ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دُنیاوی بزرگ تو غلطی کر بھی سکتے ہیں۔ لیکن پرماتما کے اصول بے خطا ہوتے ہیں۔ وہاں غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ اصلی سپوت وہی ہے جو کہ پرماتما کے فرمانوں کی پیروی میں سچائی پر اپنا سر دیدیتا ہو۔ اور کیسے کو ہی راحت سمجھتا ہے۔

اس وقت سنسار میں دُکھ کی زیادتی اس لئے ہے کہ کپوتوں کی کثرت ہو گئی ہے۔ انسانی رواجوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے انسان لاکھوں طرحوں کے دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ اور ان زنجیروں کو کاٹنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہہ رواج کی زنجیریں کچھ ہندوستانیوں کو ہی دُکھ نہیں دے رہیں بلکہ یوروپ اور امریکا تک اسکی جبر اثروں سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ گو ہزاروں لوگ کبھی ہمیشہ اس لئے ہوتے ہیں کہ عورتیں بعض انگوں کو کھلا رکھکر سوسائیٹی میں جاتی ہیں۔ لیکن کیا مجال کہ ٹہرا سے بڑا افلاسفر اس رواج کو توڑنے کی کوشش کرے۔ ہماری رائے میں بہ نسبت یوروپ اور امریکا کے ہندوستان میں رواجوں کی زنجیروں کا توڑنا آسان ہے۔ کیونکہ یہاں فیشن کا زبردست راجیہ نہیں ہے۔ لیکن خرابی یہہ ہے کہ جہاں یوروپ میں بڑی آزاد اور مضبوط دل روحوں کی کافی جماعت ملتی ہے وہاں ہمارے ملک میں مضبوط آتماؤں کا بڑا ابھاؤ ہے۔

اناتھاؤں کی مدد کا ایک نیا طریقہ

ہم نے اربیا کے پرچارک میں آریہ کنیا اناتھ آلے جلندھر شہر کی مختصر سی تواریخ دیتے ہوئے ظاہر کیا تھا کہ اس انسٹیٹیوشن کی اُنتی پوری طور پر ہرگز نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کے لئے ایک خاص مکان اپنا نہ بنایا جاوے۔ کرایہ کے مکانات اول تو جلندھر شہر میں اچھے ملتے نہیں اور اگر ملتے بھی ہیں تو اُن میں کل ضروریات کے لئے حسب دلخواہ انتظام نہیں ہو سکتا۔ ہماری اس تحریر پر افسوس کہ کسی بھائی کی توجہ ہی نہ کھنچی۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ اب تک کسی بھائی کی طرف سے بھی مدد کا اقرار نہ ہوتا۔ ہم نے جلندھر شہر آریہ سماج کے ادھکاریوں کی توجہ بھی اُن کی اُس خالی زمین کی طرف کھینچی تھی جو کہ تیکھو لاٹین کی جانب بلا ضرورت پڑی ہوئی ہے۔ ہماری سائے میں اُس زمین پر بڑا عمدہ سندر اناتھ آلے کے لئے صرف چار ہزار کی لاگت پر بن سکتا ہے۔ لیکن جس سرد مہری کی کہ اس قسم کی تجاویز کو عموماً دیکھا جاتا ہے اُس کا خیال ہمیں اس نتیجہ پر پہونچاتا ہے کہ اس طریقہ پر اپیل کرنے سے اس ضروری انسٹیٹیوشن کے لئے شاید پوری مدد نہ مل سکے۔ اس لئے ہم نے ایک تجویز سوچی ہے جو کہ اپنے ناظرین کی صلاح کے لئے پیش کرتے ہیں۔ ہماری رائے ہے کہ اکتوبر کی کسی تاریخ پر جبکہ دو رخصتیں ہوں لاہور شہر میں کنیا اناتھ آلے کی مدد کے لئے ایک خاص بازار کھولا جاوے۔ اُس بازار میں تمام ستری شکشا کے پریمیوں سے بنوا کر عمدہ عمدہ چیزیں منگائی جاویں۔ ہر ایک چیز کی قیمت لاگت سے کم از کم دوگنی رکھی جاوے اور بازار دو ہفتوں تک لاہور شہر میں کھلا رہے اسی موقع پر کنیا اناتھ آلے اور ستری سُدھار کے مضامین پر خاص لیکچروں کا انتظام کیا جاوے اور ستریوں کے سُدھار کے لئے کام کرنے والے اصحاب کو بیرونجات سے بھی دعوت دی جاوے۔ ہمیں امید ہے کہ بہت سے ستری سُدھار کے پریمی مفت چیزیں طیار کرکے بھیجیں گے۔ مثلاً ہمارے آریہ سماج کے بہوشن اور اعلی مصور لالہ چرنجی لعل جی امرتسری۔ بابو مدن لعل فوٹو گرافر وغیرہ۔ ہمیں یہہ بھی امید ہے کہ اگر کوشش کیجاوے اور اس بازار کے مقاصد شریف ہندوستانی عورتوں تک پہونچائے جاویں تو ہماری شریف زادیاں اپنی اپنی دستکاریوں کے نمونے بڑی خوشی سے مفت بھیجدیویں گی۔ پھر جن لوگوں کے لئے بلا وجہہ روپیہ دینا مشکل ہے۔ وے سودا کرکے بڑی خوشی سے مدد دیجاویں گے۔ اگر اس نیک کام کے لئے ہمارے لاہوری بھائیوں میں سے کچھہ بھائی طیار ہوں اور ایک مضبوط سب کمیٹی بنا کر کام

کرنا چاہیں تو ہم ہر طرح سے اُن کی مدد کے لئے طیار ہونگے اور کافی سجنوں کی توجہ کھینچنے پر ہم اِس سکیم کو مکمل کر کے مفصل گذارش کریں گے۔

کیا چھُت کے لئے شُدھی کا دروازہ بند ہے؟

ہماری بہائی نیت قوم کے زوال کی مرثیہ خوانی

کرتے ہوئے اپنے اُن بہائیوں کو شُدھ کر کے واپس لینے کے دلیل کیا کرتے ہیں جو کہ عیسائی یا مسلمان ہو چکے ہیں۔ لیکن کیا اُنہوں نے کبھی یہہ بھی سوچا ہے کہ اِن سے بڑہ کر تعیت سرشتی ہماری دیش میں۔ نہیں! نہیں! ساری دُنیا میں موجود ہے جو کہ نومسلموں وغیرہ کیطرح اپنے عمل سے نہیں بلکہ دوسروں کی ترغیبوں اور شیطنتوں کی وجہہ سے بڑی ہی ہیں اور سے بہا کو پہنچ چکی ہے۔ ہماری مراد اُن بیکس بُرائی کی لہروں میں پھنسی ہوئی اپنی بہنوں سے ہے۔ جنہیں کہ اس بہاؤ میں سے نکالنے کا فرض کوئی بھی اپنے ذمہ نہیں لیتا۔ اِن بیکس اور ظاہر بدکار عورتوں میں سے ایک ایک کی کہانی تمہیں اصلاح کے کام میں بڑی بہاری مدد دے سکتی ہے۔ لیکن مشکل یہہ ہے کہ اِن بیچاریوں کو بچانے کے لئے کام کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ ہم نے یہہ تو کئی مرتبہ سُنا کہ بعض بدمعاش آدمیوں نے بچانے کا بہانہ کر کے اُنہیں دُگنا پاپ ساگر میں ڈبو دیا۔ لیکن سچا سہایک رہنیں کوئی بھی نہیں ملتا ہے۔ ہماری رائے میں اِن بیکسوں کو پاپ ساگر سے نکالنے کا کام بھی آریہ سماج کو ہی اپنے ذمہ لینا چاہئے۔ اور ایسے نیک کام کے لئے ایسی انسانوں کو حوصلہ کرنا چاہئے جنہیں اپنے آتما کے بل پر کچھہ بھروسہ ہو سکے۔ ہمارے پاس گذشتہ چار پانچ برسوں میں کئی مرتبہ بعض دہارمک اور سن رسیدہ آریہ پُرشوں نے اپنے خاص تجربات سُنائے جن سے معلوم ہوا کہ اُپدیش سے ایسی بدکار عورتوں کے ہردے تو بعض اوقات پل ہی جاتے ہیں۔ اور وہ بدکاری کا پیشہ چھوڑ کر نیک بننے کے لئے بھی طیار ہوتی ہیں لیکن چونکہ موجودہ انسٹیٹیوشنوں میں اُن کو داخل کرنا خطرناک ہے اور اُن کے لئے خاص طور پر علیحدہ انتظام نہیں۔ اسلئے بعض پھر دہوئے دل بھی زیادہ تر مایوسی کے ساتھہ پھر اُسی بُرائی کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔

ہماری رائے میں موجودہ کنیا آشرموں۔ اور اناتھہ آلیوں سے علیحدہ کوئی خاص انسٹیٹیوشن ہونا چاہئے جسمیں کہ ایسی عورتوں کو بدکاری سے نفرت دلا کر راہ راست پر لانے کی کوشش کیجا سکے۔ اور موجودہ صورت میں آریہ کنیا اناتھہ آلے جلندہر کے متعلق ہی اگر علیحدہ جگہہ میں انتظام کر کے ایک "دُکھیا بہون" کھولا جاوے تو ایسی دُکھیاریوں کے دُکھہ دُور کرنے کا انتظام ہو نا ممکن ہے۔ اسمیں ایک احتیاط لازمی ہوگا اور وہ یہہ کہ اس آشرم کے منتظم ایسے اشخاص ہوں جو کہ اعلیٰ درجے کا آتمک بل رکھنے والے ہوں۔

ہم آریہ سماج جلندہر شہر کی انترنگ سبہا سے نویدن کرتے ہیں کہ ہماری تجویز پر وچار کرے اور اگر منتری مہاشہ اس رائے کو کسیقدر بھی قابل لحاظ سمجھیں تو انترنگ سبہا میں پیش کر دیں۔

ریویو

کتاب ادیب القواعد ہم نے واسطے ریویو کے سید عنایت شاہ صاحب مدرس اول فارسی دوآبہ ہائی سکول جلندہر کو دی تہی جنہیں کہ فارسی زبان میں تعلیم دینے کا بیس سالوں سے زیادہ کا تجربہ ہے مولوی صاحب نے جو رائے دی ہے وہ بجنسہ درج کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

مژدہ

> للّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
> آمد آخر ز پسِ پردۂ تالیف پدید

کتاب ادیب القواعد اسم بامسمیٰ جو بہ طرز جدید تالیف ہوئی ہے جسکی عبارت نہایت سلیس اور سیدہی سادی ہے۔ جس سے چھوٹی کلاسوں کے طلاب بھی فوائد کثیرہ حاصل کرسکتے ہیں۔ زیادہ تر اس میں یہہ خوبی ہے کہ مؤلف موصوف نے بہ تطبیق قواعد انگریزی ایک ہی جگہہ تحریر کر دیا ہے۔ علم املا و صرف۔ نحو۔ وقف۔ عروض کے مشکل سوالوں کو نہایت سہل اور سریع الفہیم کر دیا ہے۔ جس کے ادا کرنے میں مؤلف احسن القواعد و مخزن الفوائد و صدایق البلاغت و انگلش گرامر نے اجتناب کیا ہے۔ اکثر سوالات علوم مذکورہ کو منظوم کر دیا ہے۔ "تاکہ کم استعداد تلامذہ بہ آسانی تمام متحفظ کرسکیں" طلبا مڈل و انٹرنس و ایف اے۔ بی اے۔ منشی عالم منشی فاضل ہائی پروفیشنسی اردو کے لئے ادیب لبیب ہے۔ کتاب ہذا پُرانی کُتب قواعد فرسودہ کو بار بار مفید ہے۔ میں نے اس کتاب کو بہ نظر تدقیق و تعمیق سراسر پڑہا۔ اسولہ و اجوبہ بے نظیر ہے مجھے پایا مجھ امید کامل ہے کہ مولوی صاحبان و پروفیسران مدارس و بیت العلوم مختلفہ اس کو پڑہ کر اس کی خوبی کی داد دیں گے۔ اور آئیندہ اس کو بجائے جامع القواعد و اینگلو پرشئین گرامر وغیرہ کے اپنے مدارس میں پڑہائیں گے۔ اور اس تحریر کی صداقت پائیں گے۔ اور اگر کوئی طالب علم اس کو بنظر سرسری بھی پڑہیگا تو وہ کبھی یونیورسٹی کے پرچہ پرشئین گرامر میں ناکامیاب نہ ہوگا۔ اس بڑی کتاب کی قیمت بوجہہ کساد بازی زمانہ و عدم شوق اہل علوم صرف (عہ) روپیہ ہے۔

بابو بنارسی لعل صاحب اختیار پوری وکیل عدالت دیوانی مقام آرہ ضلع شاہ آباد سے طلب فرما دیں۔

نوٹس

$\frac{9}{11}$ ۳۲ $\frac{3}{10}$

ایک کنیا قوم براہمن خاندانی بعمر ۱۲ سال گوت ساکن نانکے بہوشن کے لئے ایک براہمن لڑکا کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۲۰ یا ۲۲ سال کے اندر ہو۔ مڈل پاس یا انٹرنس میں پڑہتا ہو۔ درخواستیں بمقام جالندہر چھاؤنی لالہ شیورام اسٹامپ فروش بمنصفی کے نام آویں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

آریہ سماجک خبریں

پالم پور آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے ہر اتوار ۱۰ ½ بجے صبح کے شروع ہوتے ہیں۔

پالم پور آریہ سماج نے بھی لالہ جے چند جی کی بے وقت موت پر اظہار افسوس کیا۔

مشہو ر ہے کہ انس پرچارک لالہ ادھو رام کی نسبت شاہ آباد سے خبر آئی ہے کہ وہاں اُنہوں نے آریہ سماج کے ممبروں میں دویش اگنی پھیلانے کی بڑی کوشش کی۔ انس کا پرچار بھی کیا اور علیحدہ انس سبھا قایم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ایشور کی دیا سے سب خیریت رہی۔

ہم نے بڑے افسوس سے سُنا کہ شاہ آباد (ضلع انبالہ) آریہ سماج کے پردھان لالہ نرائن داس جی کا دیہانت ہو گیا ہے۔ ہمارے سورگباشی بھائی شاہ آباد آریہ سماج کی جان تھے۔ اُن کی جو دھرم میں رُچی تھی اور جو تکالیف کہ انہوں نے دھرم کے لیے برداشت کیں۔ اُنہیں سے ہی اُن کے دھرم بھاؤ کا پتہ لگ سکتا تھا۔ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے تھا۔ ایک سال مرنے کے پہلے وصیت کی تھی جس میں لکھدیا تھا کہ ۵ روپیہ کی سامگری سے سنسکار کیا جاوے اور ۵ روپیہ مندرجہ ذیل میں دان دیئے جاویں۔ پرمیشور شاہ آباد آریہ سماج کے بھائیوں کو اُتساہ دیں کہ وہ اس کمی کو جو ایسے دھرمک بھائی سے بچھڑنے میں واقع ہوگی پوری کرنے کی کوشش کریں۔

سکرٹری آریہ سماج پٹیالہ پنڈت پورنانند جی کے پرچار کی بڑی پرشنسا لکھکر بھیجتے ہیں۔ ۲۱ اپریل کو پٹیالہ سماج مندر میں اُپدیش دیکر پنڈت جی ۲۲ کو موضع نرکھان نرز میں پہنچے جہاں اُسی دن وہاں کھیان دیا۔ اور دوسرے دن منشی رامگوپال کا ہگیوپویت کرایا گیا جس میں لوگوں کے سندیہ ایسے دور ہوئے کہ مستری جی کے پروہت نے اپنا آر کا ستیہ شاستروں کے ادھین کے لیے پنڈت جی کے سپرد کر دیا۔ اس کے بعد ۲۳ کو ٹھٹہ علاقہ بانگڑ میں مستری رامگوپال کے بیاہ کے لیے گئے۔ بیاہ ۲۵ کی رات کو ویدک ریتی سے ہوا۔ اور شہر میں اسقدر اثر پڑا کہ پنڈت جی ۲۶ کو وکھیان کے لیے ٹکائے گئے۔ کئی ستریوں نے بہو کے پہنے کے برت کو جواب دیدیا۔ غرضکہ ویدک دھرم کا خوب پرچار ہوا۔

سکھر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر آریہ اُپدیشکوں کے اُپدیشوں کا ایسا اثر پڑا کہ جلسے کے بعد بھی ایک روز اُنکے لیکچر سناہی بھائیوں نے کرائے اور اسی موقع پر ایک پتت بھی شدھ کیا گیا تھا۔

متھرا آریہ سماج کے ادھکاریوں کا انتخاب سال آئندہ کے لیے حسب ذیل ہوا۔ ٹھاکر کشن لال جی پردھان۔ بابو لچھمن سنگھ اُپ پردھان۔ پنڈت چترپال شرما منتری بابو پرمانند اُپ منتری۔ پنڈت سالگرام خزانچی۔ پنڈت لال جی پرساد پُستکادھکش۔ بابو دھنی دھر داس۔ بابو جگن ناتھ اور ٹھاکر حکم سنگھ ممبران۔

بابو رامیشر پرساد ہیڈ ماسٹر ہائی سکول سلطانپور کی بھانجی کا ودواہ ویدک ریتی سے ۱۰ اپریل ۹۹ کو ہوا۔

آریہ سماج مردان نے بھی لالہ جے چند جی کی بیوقت موت پر افسوس کا ریزولیوشن پاس کیا اور اُن کے پس ماندگان کے گذارہ کے لیے چندہ جمع کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔

یتیم خانہ آریہ سماج بریلی میں کچھ جھگڑا ہو جاتا ہے۔ جھگڑالو آدمی اگر ٹھیک کام نہیں کر سکتے تو کیوں نہیں یتیم خانہ سے علیحدہ ہو جاتے۔ بجائے اس کے کہ یتیموں کا بُرا کریں۔ بہتر ہے کہ فوراً اپنے عروج اور نخوف کو دبا دیں÷

ہندو ہوٹل بیروں دروازہ

موچی لاہور

۳۵/۱۱ ۳۶/۱۰

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے۔ المشتہر (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

تازہ خبریں اور رائیں

خالصہ اخبار انگریزی لکھتا ہے کہ فیروز پور سنگھ سبھا کے جلسہ پر فیصلہ ہوا کہ عورتوں کو بھی ویسا ہی حق پتسمہ کا ہے جیسا کہ مردوں کو۔ قرار پایا کہ عورتوں کو روح اور تلوار کا پتسمہ دیا جاوے۔

ولائیت انگلستان میں دھڑہ بندی کا بڑا زور ہے۔ کنسرویٹو لوگوں نے اپنے ایک اخبار کے چلانے میں ڈیڑھ لاکھ کا گھاٹا اُٹھا کر اُسے اب بند کیا ہے۔ افسوس کہ ہمارے دیش کے لوگ بھی اسی قسم کی ولایتی بُرائیوں کی نقل کرنا سیکھتے ہیں۔ اور پارٹی سپرٹ کی غلامی میں دھرم اور ایمان کو جواب دے بیٹھتے ہیں۔

ایچیسن کالج نے (جس میں امیروں کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں) گیارہ لڑکے امتحان انٹرنس میں بھیجے جن میں سے ۱۰ کامیاب ہوئے۔ اور ایک باقی کا زیر تجویز ہے۔ امتحان پاس کرنے میں ہمارے مُلک کے لڑکے بڑے تیز ہیں۔ امیروں کے لڑکے بھی ایک مرتبہ تو گھوڑا چڑھا ہی لیتے ہیں۔ امتحان کی تو ہندوستانیوں کو پروا نہیں۔ صرف تو یہی خدا کی مار پڑ جاتی ہے۔ یعنی عمل کے وقت ہی وہ رہ جاتے ہیں۔

لاہور میں ڈاکٹروں اور ویدراجوں کی بھرمار ہو گئی ہے۔ ٹریبیون لکھتا ہے۔ کہ لاہور شہر میں جسقدر غلہ کی دوکانیں ہیں اسیقدر ادویات کی ہوں گی۔ لیکن اسپر تعجب کیا ہے۔ اگر انگریزی اندھے ناٹپ کا دم سلامت ہے۔ اور مٹی کے تیل کا راجیہ ہے تو دس برسوں کے بعد ادویات کی دوکانیں آج کی نسبت دُگنی ہو جاویں گی۔

علیگڈہ محمڈن کالج کی رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ بلنسبت مسلمانوں کے ہندو زیادہ تر اس کالج سے پاس ہوئے۔ گھوڑا چڑھا کہ امتحان پاس کرنے میں تو ہندو اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ البتہ سوال یہہ ہے کہ آیا حاصل کئے ہوئے علم کو عمل میں لانے کی بھی ہندوؤں میں طاقت ہے یا نہیں؟

تھیاسوفیکل سوسائیٹی کی بُنیاد رکھنے والی میڈیم بلیوٹسکی صاحبہ کا قد آدم بُت مدراس میں اُن کی موت کے دن عام کو دکھلایا گیا۔ میڈیم صاحبہ مصرانی پوشاک میں دکھلائی گئی ہیں۔

کمار رنجیت سنگہ جی مشہور کرکیٹ باز نے اُس کرکٹ جماعت کے لئے جو کہ وہ انگلستان سے لانا چاہتے ہیں ایک ہزار پونڈ جمع کرنے ہیں۔ اسکے لئے مقام بولٹن میں ایک بازار کمار جی نے کھولا ہے۔ یہہ انگریزی طریقہ روپیہ جمع کرنے کا ہے ایسے بازار میں لاگت سے تگنی چوگنی قیمت رکھی جاتی ہے جو لوگ شوق سے دیتے ہیں۔

جانوروں میں سب سے زیادہ عمر راج ہنس کی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ بعض حالتوں میں یہہ جانور ۳۰۰ برسوں تک پہونچتا ہے۔ یوگی لوگ بھی خاص سادھنوں سے ۳۰۰ برس تک اپنی عمر بڑھا لیتے ہیں۔ شاید اسی لئے اس جالا کا نام راج ہنس پڑا۔ کہ راج ہنس کی عمر کو حاصل کرتا ہے۔

مسز اینی بیسنٹ کی نسبت ایک عیسائی اخبار میں کچھ ہتک آمیز بات چھپی۔ کسی نے مسز بیسنٹ سے دعویٰ کے لئے کہا جواب ملا کہ یہہ شخص شاید کسی کرم کا بدلہ لے رہا ہے۔ میں اُس کے ساتھ نیا حساب نہیں کھولنا چاہتی۔

ٹریبیون لاہور کے ایڈیٹر نے لکھا ہے کہ لاہور کے ایک ہندو باشندہ نے بنارس ہندو کالج کے لئے دس ہزار نقد دے دیا۔ ابھی تک اس شریف آدمی کا نام ظاہر نہیں کیا گیا۔

جو حساب انجنیروں نے لگایا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جموں سے کشمیر کی طرف ریل جائیگی اور یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بجائے لکڑی یا کوئلے کے اگر بجلی سے کام لیا جاوے تو نصف خرچ پڑیگا۔ اگر بجلی کی طاقت لگانے پر نصف خرچ پڑے تو ع ہم خرما وہم ثواب۔ پھر تو ہونا ہی کیا ہے۔

مہا بودھی سوسائیٹی کے لئے اسوقت روپیہ جمع کرنیکی سخت کوشش ہو رہی ہے۔ روپیہ کا کام آخر روپیہ سے ہی ہوتا ہے۔ اب بدھ کا زمانہ نہیں ہے جبکہ ایک بھکشو کے لئے کسی چیز کی بھی ضرورت نہ تھی۔ اسوقت تو ریل۔ بگھی اور شائستگی کے تمام سامانوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہم نے پنڈت آتما رام جینی کو دیکھا تھا۔ آپ کبھی بھی سواری پر نہیں جایا کرتے تھے۔ ہمیشہ پیدل بھرمن کیا کرتے تھے۔

مسٹر دھرم پال نے بودھ مت کا پرچار کرتے ہوئے پنجاب اور راجپوتانہ کے بڑے حصہ کا سفر کر ڈالا۔

مصر کے مسلمانوں کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ بہت کم نماز پڑھنے والے ہیں۔ مذہب کا نام ہی باقی ہے۔

امریکہ کے ممالک متحدہ میں ایک پرانے شہر کے کھنڈرات نکلے ہیں جس کی آبادی کا اندازہ میجر فان ٹین صاحب ایک کروڑ دس لاکھ لگاتے ہیں۔ اور جس کا رقبہ ۳۵ میل مربع کے قریب ظاہر ہوتا ہے۔ اس شہر کی طرز چینی شہروں کی سی بیان کیجاتی ہے چین میں شائستگی آریہ ورت سے گئی۔ پھر کیا شبہہ ہے کہ امریکہ میں بھی تہذیب آریہ ورت سے ہی گئی ہوگی۔

مسٹر نوروجی دادا بھائی البلیس بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ولائت انگلستان کے شہر ہمپٹن کی میونسپلٹی کے ممبر مقرر ہوئے۔ پارسی لوگوں نے گذشتہ چند سالوں میں بڑی عزت حاصل کی ہے۔ اور حق یہہ ہے کہ وے اِن عزتوں کے مستحق بھی ہیں۔

رائے پیٹر ارام صاحب دہون جو آج کل گجرات کے ریفیوانیسمر ہیں۔ اس سے پہلے ڈائرکٹر محکمہ زراعت کے پرسنل اسسٹنٹ تھے۔ سالانہ رپورٹ میں ڈائرکٹر نے اُن کی لیاقت اور محنت کی بڑی تعریف کی ہے۔ اِن کے بھائی رائے ٹھاکر دت جی ہمیشہ خاص مقدمات کی تحقیقات کے لئے تعینات کئے جاتے ہیں۔ دونوں اپنی تنخواہ سے بڑھ کر کام دیتے ہیں۔ آریہ پرشوں کو چاہئے کہ جو کام سمبھالیں اُس میں دیانتداری اور مستعدی سے کام کریں گے۔ !

گن ۔ ! ہار ریلوے کے کھُلنے میں ابھی دیر ہے۔ کیونکہ مہاراجہ گوالیار کے ساتھ جنہوں نے کل روپیہ خرچ کیا ہے۔ شرائط ابھی طے ہونی باقی ہیں۔

ملکہ معظمہ کے سالگرہ کے موقع پر علی گڈھ کالج والے مسلمان صاحبان نظم و نثر پڑھینگے۔ دُعا مانگینگے اور خوشیاں منائینگے۔ کاش کہ دُنیا کے تمام لوگ سال میں کم از کم ایک مرتبہ سچے دل سے۔ نمائشی طور پر نہیں۔ بلکہ واقعی طور پر پرمیشور کا دھنیہ واد دینے کے لئے اپنے دلوں کو پاک کیا کریں۔ دھرم جسکا کام پرمیشور سے ملانا ہے آجکل پولیٹیکل اغراض کھیلنے کا مہرا بنایا جاتا ہے۔

ایک جہاز والے نے بمبئی کے ایک پارسی اور ایک ہندو کو باوجود سرٹیفکیٹ ڈاکٹری کے جہاز میں لیجانے سے انکار کر دیا۔ اور پیشگی کرایہ وصول کرکے اُنہیں چھوڑ کر چلدیا۔ کیا طاعون کے کیڑے دیسیوں کو ہی زیادہ چمٹ جاتے ہیں۔

پینسلوینیا میں جو انگریزوں کو قتل کرنیکی سپرٹ پھیلی ہوئی ہے اُس سے خوف زدہ ہوکر انگریز لوگ تجویز پیش کرتے ہیں کہ اگر ان سرحدیوں کو اس وحشیانہ سپرٹ سے روکنا ہے تو مجرم کی لاش کو جلانے کا حکم پاس کردیا جاوے۔ افسوس کہ ایسے ایسے خونخوار طریقوں سے خونخوار سپرٹ کو روکنے کا خیال اُٹھاتے ہوئے یہہ لوگ مسیح کی سپرٹ کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس قسم کی تحریریں ہمیں بعض اوقات اس نتیجہ پر پہونچاتی ہیں کہ یوروپ وغیرہ میں شاید لاکھ میں ایک سچا عیسائی ہو۔

انگریزوں کے بہروپ خانسامہ بناوٹی سرٹیفکیٹ بناکر نوکری کر لیا کرتے تھے۔ الہ آباد میں دو آدمی پکڑے گئے۔ اور برس برس کی قید سخت پائی ✦

مُرسلہ لالہ رام رکھا مل

اکسریز کا نیا فائدہ ⎰ اُس سے پورانی تحریریں جنکا دھندلے حرف ⎱ نہایت کم نشان باقی ہیں۔ بالکل عمدگی سے پڑھی جاتی ہیں حال میں پندرھویں صدی کی تحریریں پڑھی گئیں۔

جاپان میں تعلیم صنعت و حرفت کے واسطے جانیکو طلباء ہیں۔ وہاں ۵ ماہوار خرچ آتا ہے۔ اور تعلیم انگلینڈ کے برابر ہوتی ہے۔

CCO Gurukul K

کیا سکول یونیورسٹی کے پرنسپل کیپرڈ صاحب جنہوں نے کرشچین
ہے اب معافی گناہ کے مسئلہ پر ایک کتاب میں لکھی
ہیں کہ انواب پوچھنا واہی ہو جو کرنا ہو اُس کو معاف کر سکتا
ہے۔ اب رفتہ رفتہ معافی اور سفارشوں کا خیال کرشچین
لوگوں میں کم ہوتا جاتا ہے

درحقیقت اخلاق اور دہرم ہی سے تعلیم کا پہل ہے۔
اگر طلبا خلیق اور نیک چال چلنیوالے نہ ہوں۔ تو
مخلف تعلیم عبث ہے۔

امریکہ کے نیک دل۔ ایک قصبہ کنساس میں تمام لوگوں
نے شہر کے چودہری کو اختیارات دے دیئے۔ کہ کوئی
عورت گلے میں پھول ڈالکر نکلے تو وہ اُس کو جرمانہ کریں۔
پولیس کے سپاہی انجیل بھی سُنایا کریں۔ کیا معنی کہ چوروں
کے پکڑنے کے علاوہ نیک نصیحت کرنا بھی پولیس کا کام
ہے۔ جو لوگ گرجا مندر میں جانا چاہیں اُن سے ٹراموی
کا کرایہ نہ لیا جاوے۔ غرضیکہ کئی دیگر عمدہ تجاویز
لوگوں کو بھلائی کی طرف لیجانے کی بھی سوچ رہے ہیں۔

انڈین مسینجر کلکتہ کی رائے ہے۔ کہ جب گورنمنٹ
جذامی اور پاگل لوگوں کے واسطے انتظام کرتی ہے تو
کیوں اس کا بھی انتظام نہ کرے۔ کہ غریب لڑکیاں جو
طوائف کے ہاتھ فروخت ہو جاتی ہیں یا کسی طرح اُن کے
قابو میں آجاتی ہیں اُن کو بھی بچایا جاوے اور انکی
حفاظت کے واسطے انتظام کیا جاوے؟

اس وقت ۱۴۰۰۰ عورت کلرک ہیں جنرل پوسٹ
افس لنڈن میں اور ایک صد عنقریب مقرر ہونیوالی ہیں۔

لورپول میں ایک لیڈی مس جانسن نے ۶ ڈاکٹروں
سے تصدیق حاصل کی ہے کہ شراب سب کیواسطے
خراب ہے لیکن ۱۰ سال سے کم عمر والوں کیواسطے زہر
قاتل ہے۔ ہمارے ملک میں تمباکو نوشی بہت ترقی پر
ہے۔ کیوں نہ اس قسم کا سرٹیفکیٹ ڈاکٹروں کا حاصل
کرکے نوجوان کے واسطے مشتہر کیا جاوے۔ افسوس
تمباکو کی نالی سگرٹ اور چرٹ وغیرہ پنجاب میں
زیادہ رواج پذیر ہیں۔ فریاد! فریاد!

فرانس کے بازاروں میں اور بارکوں میں شراب
کے نقصان موٹے حروف میں چھاپ کر لگائے گئے ہیں۔
یہہ عمدہ کام وہاں کی ٹمپرنس سوسائٹی نے کیا ہے۔

امریکہ میں ایک پادری صاحب نے ۱۰۰ میل کے فاصلہ
پر بیٹھکر ٹیلیفون کے ذریعہ شادی کی دُعا پڑھی ہے۔
یہہ امر اب قانون دانوں کے سامنے ہے کہ آیا یہہ شادی
برابر ہے یا نہ۔ امریکہ والے بھی عجیب لوگ ہیں۔

انگریزی فوج کی صحت ۲۱۴۰۰ سپاہیوں یورپینوں سے
جو سرحد کی لڑائی میں سال گذشتہ میں گئے تھے
۱۴۸۱ آدمی بسبب آتشک وغیرہ ناقص بیماریوں
کے میدان میں نہ جاسکے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان لوگوں
میں بد چلنی از حد ہے۔ یہہ سب چکلہ کی امداد کا نتیجہ ہے۔

پنڈت ولیشور چند ودیا ساگر مرحوم کا بت ماہ
گذشتہ میں جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بنگال نے
سنسکرت کالج میں کھولا۔ چونکہ بدقسمتی سے ہم لوگوں
میں کسی امر پر اتفاق نہیں ہوتا۔ پنڈت مرحوم کی
کوئی یادگار ابتک قائم کی گئی ہے اور کوئی بھی مکمل
مفید طرز پر نہیں +

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

بابو آتما رام ویدی (دیشین) یہہ لکھتے ہیں کہ پنڈت
کرپا رام جی نے باوجود ایک درجن خطوط لکھنے کے کسی
کا جواب نہیں دیا۔ ویدی جی نے قیمت سالانہ پیشگی
بھیجی تھی تب سے اخبار ویدک دہرم بھی بند ہے اور
قیمت بھی واپس نہیں آئی۔ پنڈت کرپا رام جی کی
نگاہ اگر اس لیکھ پر پڑے تو کرپا کرکے بابو آتما رام
ویدی کو ضرور جواب بھیجدیویں۔ (ایڈیٹر)

سوال

ودت ہو کہ مجھے ایک متر قوم بانیہ نے مجھسے مفصلہ ذیل
پرشن کیا۔ کہ دونوں برابر ہیں۔ جو وید کو ایشوری
گیان کی پستکیں مانتے ہیں۔ لیکن آپس میں نااتفاقی
کی سیڑھی پر چڑھ رہے ہیں۔ میں اس کا جواب
نہیں دے سکتا براہ مہربانی آپ اس کا جواب دیں۔
اگر جواب دینا نامناسب سمجھیں تو کرپا کرکے ست دہرم
پرچارک کے ایک کونہ میں ان چند الفاظ کو جگہ دیں
تاکہ کوئی اور مہاشہ صاحب جواب سے کرتارتھ کرے۔

آپکا داس { بندہ خوشحال چند ممبر آریہ سماج ہوشیارپور
جگن ناتھ ممبر ینگ مینز آریہ سماج ہوشیارپور }

(نوٹ) جواب کیلئے دیکھو صفحہ ضمیمہ ہذا اسی نمبر کا۔

اصلاح کے متعلق

جہاں آپ نے مہربانی سے نوٹ لکھا ہے کہ جو لوگ ویدک
ریتی سے شادی کرا دیں وہ لوگ مفصل لکھیں کہ کیا کیا
ویدک ریتی کی گئی۔ اور کیا کچھہ خرچ میں کفایت شعاری
کی گئی۔ میں چاہتا ہوں کہ اصطلاح سے آپ ایک نوٹ
بھی لکھیں کہ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے کئے جاتے
وہاں بھی آپ کو کارسپانڈنٹ لوگ خبر دیویں کہ کیا
کچھہ اصلاح کی گئی یعنی اچارج جو فی زمانہ کوئی مستحق
دان کے نہیں پائے جاتے ہیں۔ اُن کو کچھہ نہ دیا گیا اور
بجائے اُن کے غریبوں یتیموں اور بیماروں کو کچھہ دیا گیا
یا یہہ کہ جن کا کوئی آدمی مرا اُن کو سمجھایا گیا کہ کوئی
فضول خرچی مت کرو تو وہ اُن کو فضول خرچی سے
باز رکھا گیا۔ اور مردہ ارتھی پر کوئی بہت قیمتی کپڑا نہ ڈالا
گیا۔ بلکہ معمولی کپڑا اوڑھا گیا۔ اور وہ بھی رقم کسی اچھی
انسٹیٹیوشن کو دی گئی یا بچائی گئی۔ اور علی ہذا القیاس
کریہ کے دن بہت ساری بے ضروری چیزوں پر روپیہ
خرچ کرنے کے بجائے کچھہ روپیہ مستحقوں کو دان دیا
گیا۔ ایسی ایسی اطلاع آنی چاہئے جس سے کہ کچھہ ملک
کا بھلا ہو سکتا ہے۔ سچ تو یہہ ہے کہ مستحقوں کو کچھہ
نہیں دیا جاتا اور غیر مستحق لوگ لوٹ کر کھا رہے ہیں
اُسی خاندان میں اگر کوئی غریب رشتہ دار ہو یا
بیوہ ہو تو کیوں نہیں گپت دان اُس کو دیا جاوے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہہ اچھا ہوگا۔ بجائے اسکے کہ اچاریہ مہاراج کو شراب بھنگ۔ چرس اور سینکڑوں خرابیاں کرنے کے خمیازہ بھی پہونچایا جاوے +

رام دتا انسپکٹر ڈاکخانجات۔

نوٹس

ویداودہارک اینڈ جنرل پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ دہلی کا کام بند کر دیا گیا ہے۔ (۲) مفصلہ ذیل تجاویز کمپنی کے بند کرنے کے متعلق جو کمپنی کے عام جلسہ منعقدہ ۱۲ مارچ ۱۸۹۹ء میں ہوکر دوسرے عام جلسہ منعقدہ ۹ اپریل ۱۸۹۹ء کو منظور ہوئی ہیں واسطے اطلاع عام مشتہر کیجاتی ہیں۔ (۳) بالاتفاق رائے تجویز ہوا کہ چونکہ انسوقت تک پبلک نے تا حال اشر ہی کمپنی کے کام کی قدردانی کی ہے۔ اور ابتک کام کمپنی شروع بھی نہیں ہوا ہے۔ اس لئے یہہ کمپنی بطور خود بغیر اوخال عدالت بند کر دی جاوے۔ (۴) تجویز ہوا کہ لالہ گردھاری لال جی اور لالہ کندن لال جی کمپنی کا کام بند کرنے کے لئے موجودہ ڈائرکٹران کمپنی کے ماتحت بطور لیکویڈیٹر (محاسب) مقرر کئے جاویں۔ (نوٹ) یادداشت شراکت پر دستخط کرنے والوں میں سے صرف لالہ گردھاری لال کندن لال۔ بالا پرساد۔ ہرداس۔ پرسرام و پنڈت تربھی سہائے جی نے اپنے حصص کا روپیہ ادا کیا تھا انہیں صاحبان سے اب تک کے کل اخراجات متعلق کمپنی وضع کئے گئے۔ اور دیگر حصہ داران کا روپیہ پورا پورا واپس کر دیا گیا۔

کندن لال لیکوڈیٹر ویداودہارک کمپنی لمیٹڈ دہلی

ضروری اطلاع

چونکہ کئی ہفتوں سے بباعث نہ طیار ہونے کے مضمون کچھ ضمیمہ "ہانہ ناؤ دشمن" کا شایع نہیں ہوا۔ ناظرین یہہ نہ خیال فرماویں کہ غلطی سے روانہ نہیں ہوتا۔ اسلئے بہت جلد شایع ہوا کریگا اور ہوجاویگا۔ المشتہر مینجر

بس معاف رکھئے

حال میں ایک صاحب نے اخبار آریہ پترکا لاہور میں ایک چٹھی چھپوائی ہے جسمیں یہہ ظاہر کیا ہے کہ اُن کی غیر حاضری میں ایک کتابوں کا پولندہ بصیغہ قیمت طلب پارسل موصول ہوا۔ اُن کے آدمی نے اس خیال سے کہ میرے آقا نے اسے منگوایا ہوگا قیمت دیکر پولندہ لے لیا۔ جب نامہ نگار صاحب نے آکر دیکھا تو حیران ہوئے کہ یہہ بلا طلب کہاں سے آگیا۔ جب کہولا تو اوس میں چند خوبصورت جلدوں کی کتابیں نکلیں جو کلکتہ کی ایک نام نہاد سوسائٹی نے بھیجی تھیں۔ جس کا انگریزی نام

The Society for the Resuscitation of Indian Literature

ہے۔ یعنی آریہ ورت کے علم ادب کو ازسرِ نو زندہ کرنے والی انجمن" اُن چند کتابوں کے نام نامہ نگار صاحب نے یہہ لکھے ہیں "وید۔ پُران۔ درشن۔ اور شنکر اچاریہ" نامہ نگار صاحب نے جو لکھے آریہ معلوم ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے ویدوں کی نسبت جو کچھ لکھا تھا دیکھنا چاہا۔ اور پہلے ہی اسمیں وہ نظر آیا کہ جسے لکھنے میں قلم بھی مارے غصہ کے طیش کہاتا ہے۔ یوروپ کے بعض عیسائی اور متعصب مؤلف تو ویدوں کی نسبت اپنی بے وقعت رائے جیسی ہوتی تھی ظاہر کیا ہی کرتے تھے مگر اس انجمن نے اپنے جن کر وہ زہر اُگلا ہے کہ کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ نامہ نگار صاحب نے آخیر میں یہہ آرزو کی ہے کہ کوئی صاحب عوام کو اس انجمن کی اصلیت سے آگاہ کردیں۔ چونکہ مجھے اس انجمن کے حالات سے بہت کچھ واقفیت ہے۔ اس لئے مختصر طور پر عرض کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ کے ناظرین غور سے ملاحظہ فرماویں گے۔

اسوقت بنگال کی جو وہاں کی اوستھا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ہر ایک بات انتہا کو پہونچی ہے۔ کٹر ہندو پن ہے تو اس درجہ کا کہ قدم رکھنے کو جگہ نہیں۔ اگر آزادی ہے تو اس قدر کہ بالکل مادر پدر آزاد اور ہر ایک بات سے لاپرواہ رہنے کو فخر سمجھا جاتا ہے۔ گو انگریزی تعلیم نے بنگالیوں کی ذہنی طاقتوں کو بہت کچھ نشوونما کر دیا مگر آتمک سماجک اور شاریرک اوستھا قابل رشک نہیں ہے۔ برہمو سماج جسے بڑے بڑے دعوے ہیں بمصداق نام بڑے اور درشن چھوٹے۔ کے ہے۔ بلحاظ وسعت صوبہ آبادی اس کی ہستی نیستی برابر ہے۔ البتہ کلکتہ میں کچھ صورتیں ایسی نظر آتی ہیں جو اپنے آپ کو برہمو سماج کے مختلف فرقوں سے منسوب کرتی ہیں۔ ان کا باہمی اختلاف رائے۔ اور طور وطریق کسیقدر بیچارام چیٹرجی نے آریہ پترکا کے ذریعہ تھوڑے دن ہوئے ظاہر کیا تھا جس سے صاف پایا جاتا تھا کہ برہمو سماج کی بنیاد ریت پر ہے اور اُس کا ہر ایک رکن اسے اپنی شخصی رائے اور شخصی الہام پر مبنی سمجھتا ہے۔ آدی برہمو موحد ہندو ہیں۔ کیشب بابو کے پیروکاروں اور موحد عیسائیوں میں برائے نام فرق ہے اور ساداھارن برہموؤں کا بھی گو میلان طبع زیادہ تر عیسائیوں کی جانب ہے تاہم یہہ کسیقدر اس دیش کی رسم رواج کی جانب بھی جھکتے ہیں۔ بنگال میں برہمو صاحبان نے عام اخلاق کی باتوں میں اپنے فرقوں کو کسیقدر سربرآوردہ کر لیا ہے۔ اور ترقی تعلیم میں بھی ایک حد تک حصہ لیا ہے۔ مگر اپنے قول و فعل کی بہت سی باتوں میں مغایرت کے سبب عوام پر کچھ اپنا اثر نہیں ڈال سکے ہیں۔ جس انجمن کی جانب سے آریہ پترکا کے نامہ نگار صاحب کے نام بلا طلب کتابیں موصول ہوئیں وہ بھی ایک برہمو سوسائٹی ہے اور اس کا براہ راست تعلق کیشب بابو کے پیروکاروں کے ساتھ ہے جنہیں اور عیسائیوں میں کچھ بھی تفاوت نہیں ہے جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں اصل مدعا اس انجمن کا جائیز اور ناجائیز طریق سے ٹکے سیدھے کرنا ہے۔ باقی سب بناوٹ ہے اور دھوکہ کی ٹٹی کھڑی ہے۔ جس کی آڑ میں ناواقف لوگوں کو پھانسا جاتا ہے۔ بظاہر اسے ایک پراوپکاری سبھا بیان کیا جاتا ہے۔ مگر باطن میں

محض چند چلتے پرزوں کی دوکانداری کا ایک سلسلہ ہے اس انجمن کی تعداد میں پانچ اغراض و مقاصد ہیں۔ جنہیں ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔ اگر انہیں سرسری طور پر پڑھا جاوے تو اسکے برہمو سماجی سبھا ہونے میں شک باقی نہیں رہتا۔ مگر ذرہ سوچنے سے اصلی ماہیت خود بخود معلوم ہو جاتی ہے۔

(۱) کمیاب سنسکرت کی کتابیں جو اب تک کہیں شایع نہ ہوئی ہوں اُنہیں شایع کرنے کا کام اپنے ذمہ لینا۔

نوٹ۔ ہر ایک دوکاندار و اہل مطبع ہمیشہ اسی تلاش میں رہتا ہے کہ اُسے نایاب یا مفید سنسکرت کے پُرانے قلمی نسخے ملیں تو انہیں فی الفور چھاپ کر نفع اُٹھاوے۔ مگر اس پیرایہ میں دہوکہ زیادہ ہوتا ہے۔ چالباز دہونگی آدمی تانترک جھوٹ موٹ جنتر اور پُرانے کاغذوں پر کچھ اوٹ پٹانگ سنسکرت کے منتر اور شلوک لکھکر خوب روپیہ پیدا کر لیتے ہیں۔ نیز اس پیرایہ میں بعض منتقی اور خود غرض اپنے خیالات کی لوگوں میں اشاعت کیا کرتے ہیں۔ اور کچھ نسخے لکھکر اور انہیں دھواں وغیرہ دیکر لوگوں میں "پُستک پران" کے حلیہ سے انہیں پرچلت کر دیتے ہیں۔ چنانچہ مختلف صوبوں میں جو آجکل مختلف کتھائیں پڑھی جاتی ہیں وہ انہیں بناوٹی ہستا چینی پُستکوں پر مبنی ہیں۔ (تفصیل بخیال طوالت قلم انداز کیجاتی ہے) اس برھمو سوسائٹی نے ہی مشہور کیا ہے کہ ہمیں فلاں پہاڑ اور فلاں مندر کے کھنڈروں میں سے اس لئے مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔

(۲) جو سنسکرت کی کتابیں چھپ چکی ہیں اُن کی کم قیمت جلدیں شایع کرنا۔

نوٹ۔ معمولی دوکانداری کی بات ہے۔ بلکہ یہہ کام اگر بے اصول اشخاص شروع کریں تو خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ بہت سی سڑی ہوئی اور مخرب اخلاق کتابیں جو گندے خیالات والوں نے کسی زمانہ میں کسیوجہہ سے لکھی تہیں اور وہ چھپ گئی ہیں۔ مگر کم بکری کے سبب دام ان کے زیادہ ہیں۔ اس طرح وہ ہر کسی و ناکس کے ہاتھ نہیں جا پڑتیں۔ اگر وہ کم داموں پر فروخت ہونے لگیں تو وہ لوگوں کو گمراہ اور ناواقف اشخاص کو عقائد باطل میں مبتلا کر سکتی ہیں۔ اور بہت سی خرابیوں کا باعث ہو سکتی ہیں۔

(۳) ہندوستان کے پُرانے علم ادب کی کتابوں کو عام پسند پیرایہ میں شایع کرنا۔

نوٹ۔ اس کی آڑ میں فحش اور بیہودہ کہانیاں جو پڑھے لکھے مسخروں نے زبان سنسکرت میں دل لگی کی طرز لکھی ہیں۔ بیہودہ شایع کرکے روپیہ پیدا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس انجمن نے کئی پورانوں مثلاً شیو پران۔ وشنو پران۔ بہوشیہ پران۔ سری مد بہاگوت۔ اور کئی تنتر گرنتہوں کے ترجمے ایک ڈھنگ سے انگریزی میں شایع کئے ہیں۔

(۴) علوم مشرقی کے عالموں کی ایسی تصانیف شایع کرنا۔ جو کسی زمانہ میں چھپ چکی ہیں اور اب کتب فروشوں سے نہیں ملسکتیں۔

نوٹ۔ علوم مشرقی کے عالموں سے مُراد پروفیسر میکس مولر۔ مسٹر مور۔ ڈاکٹر ولیم ولسن صاحب وغیرہ ہیں چنانچہ اس سوسائٹی نے ان صاحبان کی تصانیف کو جو بوجہہ بیقدری گمنام ہو گئی تہیں از سر نو چہاپنا شروع کیا ہے۔

(۵) سنسکرت کی بڑی بڑی کتابوں کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کرانا۔

نوٹ۔ سنسکرت کی بڑی بڑی کتابوں کے نام سے اس سوسائٹی نے مہابھارت رامائن اور چند ایسی ہی کتابیں بنگالی ہندی وغیرہ زبانوں میں شایع کی ہیں اور ابھی پُران وغیرہ کے ترجموں کا سلسلہ جاری ہے۔

ان اغراض و مقاصد کے ملاحظہ سے صاف عیاں ہے کہ یہہ انجمن کیسی ہے اور کیا کر رہی ہے۔ قریب قریب تمام کتابیں جو اس وقت تک اس سوسائٹی نے شایع کی ہیں اُن کے سرورقوں پر منمتہہ ناتھ بابو کا نام مندرج ہے یہہ بابو صاحب کیشب اکاڈیمی کلکتہ کے رجسٹرار یا پرنسپل ہیں۔ یہہ ظاہر ہے کہ بابو کیشب چندر سین بانی نوبدہان برہمو سماج کی یادگار میں جو تعلیم گاہ کہولی جاوے اُس کا مہتمم سوائے پکے نوبدہانی برہمو کے اور کوئی نہیں ہو سکتا اور یہہ امر تمہید میں اچھی طرح سے واضح کر دیا گیا ہے کہ کیشب بابو کے پیروکاروں اور موحد عیسائیوں میں برائے نام فرق ہے۔ جو کچھ کیشب بابو نے انگلستان جاکر انجیل اور حضرت عیسےٰ مسیح کی نسبت اپنا عقیدہ ظاہر کیا تہا۔ جس کی بنا پر عیسائی لوگ نوبدہانی برہموؤں کو اپنا ایک فریق سمجھتے ہیں۔ اور میرے خیال میں اُن کا ایسا سمجھنا کچھ بیجا نہیں ہے۔ گو قریب قریب تمام کتابیں بظاہر منمتہہ ناتھ بابو کے نام سے یہہ انجمن شایع کرتی ہے۔ مگر دراصل کئی انگریز اور بنگالی منمتہہ بابو کام کرتے ہیں اور معقول رقمیں اُڑا رہے ہیں اور یہہ ایک سلسلہ ہے جسے عام سیدھے سادے آدمی نہیں سمجھ سکتے۔ گزشتہ جاڑوں میں اس انجمن کے ایک بنگالی ایجنٹ صاحب پنجاب میں بھی معہ اپنی کتابوں کے بیچنے کے وارد ہوئے تھے۔ راقم کے پاس بھی ایک خاص ذریعہ سے پہونچے دیر تک اُن سے باتیں ہوتی رہیں۔ آدمی بہت چست و چالاک اور اپنے مطلب کے پکے تھے۔ بڑا وصف انکا یہہ تہا کہ اپنی ہی کہے چلے جاتے تھے دوسرا جب کچھ کہنے یا اعتراض کرنے کو طیار ہوتا تہا تو فوراً بدک جاتے تھے اور اصرار کرنے لگتے تھے کہ آپ کوئی بحث نہ چہیڑیں۔ ہمارے پاس جو مال ہے اُسے دیکھ لیں۔ جو شے پسند آوے لے لیں۔ ورنہ خیر۔ چونکہ آدمی سیاح اور تجارت پیشہ تھے۔ اسلئے جیسا موقعہ دیکھتے تھے ویسی بات کرنے لگ جاتے تھے۔ بڑی کرامات ان کے پاس دکھلانے کو یہہ تھی کہ مہابھارت کا انگریزی ترجمہ حصوں میں یہہ انجمن شایع کر رہی ہے۔ رامائن کا ترجمہ ہو چکا ہے یا کچھ باقی ہے۔ بھگوت گیتا کا ترجمہ کرکے ہم میں فروخت کرتی ہے۔ کئی پُران اور ناٹک ترجمے کرکے چھاپے ہیں اور اسیطرح اتم علم ادب و ھنار علموں کی خاطر یہہ انجمن نکال رکھی ہے۔ جب راقم نے ایجنٹ صاحب سے اصول کی نسبت کچھ کہنا چاہا تو وہ بہت چونکے اور کہنے لگے کہ یہہ اپنا اپنا عقیدہ ہے۔ پُران نہایت نایاب کتابیں ہیں۔ اور ان میں انمول رتن بھرے پڑے ہیں۔ کوئی بھی بات بُری نہیں ہے۔ صرف لوگوں کی سمجھ کا پھیر ہے۔ یا سمجھانے والے اچھے نہیں ملتے۔ بلکہ ایک موقعہ پر یہانتک بڑھ گئے کہ کہنے لگے کہ سوامی دیانند سرسوتی جی بھی پُرانوں کے مداح تھے۔ کیشب بابو کے مکان پر ہم نے

یہہ کہتے تھے کہ عام لوگ پرانوں کو ٹھیک طور پر سمجھ نہیں سکتے۔ ورنہ یہہ بنا کتابیں ہیں۔ یہہ سنکر مجھے بہت عجب معلوم ہوا۔ اور مینے بناوٹی محض لغویات پر بحث کرنی چاہی۔ یہہ دیکھکر وہ بات کو نرمی سے ٹال گئے۔ اور کہنے لگے کہ اصل بات یہہ ہے کہ ہمارا راجپوتانہ ممالک متوسط وسط ہند اور بہار وغیرہ کی جانب لوگ پرانوں وغیرہ کے بہت شایق پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ہم نے انہیں شایع کیا ہے۔ ہمنے اتنا کہدینا کافی سمجھا کہ با اصول انجمنوں کا یہہ کام نہیں ہے۔ کہ لوگوں کے خاص مذاق کے لئے اپنا ایمان بیچدیں۔ یہہ صحیح ہے کہ اسوقت آریہ ورت کے ہر حصہ میں لوگوں کو ست دھرم کی پیاس لگی ہوئی ہے مگر جب انہیں نرمل جل اور امرت نیر نہیں ملتا تو وہ خود غرضوں سے بس گھلے ہوئے پانی کو گراں قیمت پر لیکر پی لیتے ہیں۔ ان ایجنٹ صاحب نے مجھے دو قسم کی چھٹیاں دکہائیں۔ بہت سی چھپی ہوئی تہیں اور یہہ زیادہ تر یوروپ کے ہر حصہ کے اور ہر طبقہ کے عالم اور لایق اشخاص کی تہیں۔ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ ان جھوٹ گواروں کو اس انجمن نے بہگوت گینا۔ مہابھارت اور رامائین کے خاص خاص حصوں کے ترجمے کرکے اور چھاپ کر بہیجدئے۔ وہ انہیں کو دیکھکر اسقدر از خود رفتہ ہوگئے کہ انگریزی کی لغات میں شاید ہی کوئی ایسا تعریف کا لفظ ہوگا جو انہوں نے ان کتابوں کی توصیف میں اظہار کیا ہو۔ خریداری بہی خوب ہوئی۔ دوسری قسم کی چھٹیات اصلی تہیں اور یہہ زیادہ تر دیسی ریاستوں اور امرا رئیسان سے تہیں۔ جنہوں نے بطور امداد اس انجمن کو ہزاروں روپیہ کے عطیات دئے اور سینکڑوں جلدیں خریدیں مہابھارت کے لئے ایک ریاست نے بیس ہزار روپیہ دیا ہے۔ رامائین کے لئے سیٹھ بندرابن کے ایک چھوٹے سے راجہ نے صرف اس خیال سے کہ ہمارے کوئی بزرگ مہاراجہ رامچندر جی کے ساتھ لنکا گئے تھے ایک معقول رقم رامائین کی اشاعت کے لئے اس انجمن کو دی ہے۔ غرضیکہ اس انجمن کا کام خوب چل گیا ہے اور یہہ ہزاروں روپیہ کما رہی ہے اور لوگوں کو مہابھارت میں بہت بیہودہ چیزیں دے رہی ہے۔ میرے خیال میں سمجھدار اصحاب کو کسی شخص یا انجمن کی عملی سرپرستی کرنے سے پہلے ہر پہلو پر غور کرلینا چاہئے۔ ورنہ دانستہ یا نادانستہ اس آریہ ورت کی ادہنتی کے بجائے وہ ادہوگتی کے باعث ہوجاتے ہیں۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کو بہی غور کرنا چاہئے کہ آریہ ورت کی ادہنتی اور ویدک دہرم کے پرچار کے لئے اس کے آگے کتنا کام پڑا ہے۔ اور کتنے اشخاص ایسے کررہے ہیں۔ اس وقت میری نگاہ صرف مطبع ست دہرم پرچارک پر جاتی ہے جس نے کچھہ عرصہ سے "صبح امید" اور پرانوں کے کہنڈن کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ ہونا تو یہہ چاہئے تہا کہ مہینہ دو مہینہ کے اندر دس دس بارہ بارہ ہزار جلدیں ختم ہوجاتیں مگر میرا یہہ خیال ہے کہ شاید ان کتابوں کا ابہی پہلا ایڈیشن ہی باقی ہو۔

آخیر میں میں اس بہارت کے لٹریچر کو از سر نو زندہ اور سر سبز کرنے والی انجمنوں سے التماس کرتا ہوں کہ ہم ان کی ہواخواہی کے شکر گذار ہیں۔ ہمیں ایسی علم ادب سے "بس معاف رکھئے" ہم کورے ہی بہلے۔ وہ اپنا تبرک اپنے ہی پاس رکہیں ۰

الراقم (ایک آریہ)

آریہ سماج مظفر گڈہ کا سالانہ جلسہ

پرماتما جگدیشور جگت پتا کا کوٹان کوٹ دہنیاد ہے کہ اس آریہ سماج کا دہرم اتسو بخیر و خوبی سرانجام کو پہونچا اتسو کی تاریخ ۲۹ و ۳۰ اپریل سنہ ۹۹ء پہلے سے مقرر ہوچکی تہی۔ لالہ منشی رام جی کی کرپا سے ملی بخش راگی جو گان ودیا کا بڑا استاد ہے۔ ۲۸ اپریل کی گاڑی میں آگیا۔ اور اسی گاڑی میں پنڈت دولت رام جی و پنڈت گردہاری لعل جی و پنڈت رام رتن صاحب اور پنڈت پربہودیال صاحب اپدیشکان مشر کمیٹی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب بہی تشریف لے آئے۔ اور اسی وقت دوسری گاڑی میں سیٹھ پربہودیال جی ڈیرہ اسمٰعیل خان سے معہ بہت سے مرٹوز اور سامان متعلق آرایش مندر کے آپہونچے۔ اتسو کے واسطے اول ہی سے لالہ گیلا رام صاحب ہیلتھ آفیسر کا عالی شان مکان سب کمیٹی آرایش مکان نے تجویز کیا ہوا تہا جس کو لالہ گیلا رام صاحب نے بڑی خوشی سے دہرم اتسو کے واسطے سماج کے حوالہ کردیا تہا۔ دوپہر کی گاڑی میں سادہو نتیانند جی اناتھہ بہارت سیوک ڈیرہ غازی خان سے سماج کا شامیانہ لیکر آگئے۔ مکان کی آرایش کا کام سیٹھ پربہودیال اور سادہو جی کی کوشش اور اور نگہشت سے بہت عمدہ طور پر ہوا۔ خانگڈہ سماج کے منتری پنڈت بہگت رام اور دیگر سبہا سدان خانگڈہ سماج عرصہ چار ماہ سے اس اتسو کے واسطے موٹو طیار کررہے تہے۔ ان کی رنگا رنگ کے سنہری و روپہری بیل بوٹوں اور اردو و انگریزی اور سنسکرت سوتر کے منتروں۔ شعروں اور فقروں نے مندر کو ایسا قابل دید بنایا تہا کہ اس بڑی طیاری کو دیکھکر ہی عام لوگوں کو اسی اوسر کی آمنا اور دیکھنے کا خیال پیدا ہوگیا۔ شہر کے دروازہ شمالی پر موٹے سنہری حروف میں آریہ سماج کا جلسہ اور جا بجا اور نہتے جہنڈیوں کی قطار کے اندر لٹکتے ہوئے دیکھکر اور بازار اور چوک میں ہاتی اکہڑوں جہنڈیوں کا ہار اور نہتے کل رہگذروں کو دہرم اتسو کی طرف کہینچ رہی تہی غرضیکہ مندر کی آرایش بہت بڑہ چڑہ کر کی گئی۔ استریوں کے واسطے نشست کا الگ انتظام کیا گیا۔ عام جماعت اور سبہا سیکان کے منشا کے موافق اول ۲۸ اپریل سنہ ۹۹ء ہی کی رات کو اسی مندر میں میاں نبی بخش کے بہجنوں کی چوکی کرائی گئی جس کو سنکر سب لوگ محظوظ ہوئے۔ اگلی صبح بہت سے سبہا سدان معہ انگریزی باجا اور نبی بخش راگی کے ریلوے سٹیشن پر

CCO. Gurukul Kangri Collection

پہونچے۔ لالہ منشی رام جی معہ پنڈت ہیمراج صاحب تشریف لائے اور دوسری طرف سے رامے کا سیانند اس صاحب اور دیگر بہت سے آریہ بھین اس ضلع کے دیہات سے رونق افروز ہوئے۔ سب کو ساتھہ لیکر ریلوے سٹیشن سے کل انبوہ روانہ ہوا۔ اور سرامے کے پاس پہونچکر نگر کیرتن کے واسطے بھجن منڈلیاں بنائی گئیں۔ لالہ منشی رام جی معہ اُپدیشک صاحبان کے وید منتروں کا پاٹھہ کرتے جاتے تھے۔ اور پیچھے پیچھے وہ بھجن منڈلیاں ہری یش کے بھجن گا کر لوگوں کی توجہہ پرماتما کی طرف کھینچ رہی تہیں۔ لالہ منشی رام جی نے کئی جگہہ بازار میں کھڑے ہوکر لیکچر بھی دئے۔ اور لوگوں کو دہرم اُتسو میں آکر دہرم لابھہ کرنے کی پریرنا کی۔ مندر میں پہونچکر ہون اور سوستی واچن شروع ہوا۔ اور کاشی رام یتیم کا جس کی پرورش کا بوجہہ لالہ ہیمراج صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔ اس کے بعد بھجن ہوئے۔ اور پنڈت دولت رام جی نے پرارتھنا کرائی اور ایک بڑا اتوشر اُپدیش دیا۔ پنڈت جی کے اُپدیش کا سار تحریر میں آنا مشکل ہے سُننے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ سُننے والا اگر غور سے سُنے تو ایک دفعہ تو برہم گیان کے لطف کو پا ہی لیتا ہے۔ بعد میں چاہے وہ حالت رہے یا نہ رہے۔ ۱۱ بجے کا وقت ہو گیا تھا۔ بھجن ہوکر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔ بعد دوپہر ۲ بجے سے کارروائی شروع ہوئی۔ لالہ دیوراج صاحب منیجر کنیا مہاودیالہ جلندہر اور کنیا مہاودیالہ کی تین کنیائیں بھی آگئی تہیں۔ اول بھجنوں کے بعد دہرم چرچا کیواسطے کہا گیا۔ کہ جس کسی کو کوئی سنشا آریہ سدہانت کی متعلق ہووے۔ وہ کر سکتا ہے۔ مگر کسی نے سوال نہ کیا۔ اسواسطے پنڈت ہیمراج صاحب اوپدیشک ملتان سماج کا لیکچر شروع ہوا۔ لیکچر خاصہ عمدہ تھا۔ ان پنڈت صاحب کو ابھی تک تحصیل علم کا خیال ہے۔ امید ہے کہ کچھ عرصہ میں اعلیٰ درجہ کے لیکچرار ہو جاویں گے۔ اس کے بعد کنیا مہاودیالہ کی کنیاؤں نے کچھ وید منتر اور دو بھجن سُنائے۔ اور لالہ دیوراج صاحب نے ستری شکشا کے متعلق بہت عمدہ منوہر ویاکھیان دیا جس کو سُن کر

سنت پربھودیال جی نے کنیا مہاودیالہ میں ایک بدہوا کے واسطے ایک سال کے لئے پانچ روپیہ ماہوار وظیفہ دینے کا وعدہ کیا۔ اور لوگوں نے بھی کچھہ کچھہ دان مہاودیالہ کے واسطے دیا۔ اس کے بعد لالہ منشی رام جی کا فاضلانہ لیکچر شروع ہوا۔ آپ نے بتلایا۔ کہ آریہ سماج کیا کرنا چاہتی ہے۔ چاروں ورن کا درشٹانت منش کے شریر پر گھٹا کر اور گذشتہ زمانہ کے برہمن چہتری ویشیوں کے جیون چرتر اور چال ڈھال کو سامنے لا کر ثابت کیا کہ اس قسم کے برہمن چہتری آدک اور برہمچاری۔ گرہست بان پرست اور سنیاسی آریہ سماج پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اُن کے مقابلہ میں زمانہ حال کے ورن آشرم اور ججمان پروہت کے تعلقات کو جب ظاہر کرکے دکھلایا تو سب سامعین کے دل میں نشچیہ ہو گیا کہ واقعی آریہ سماج کا آشا جنک گمبھیر کام بہت ہی بڑا ہے۔ لالہ منشی رام جی نے یہہ بھی فرمایا۔ کہ یہہ جو کئی لوگ کہتے ہیں کہ سب لوگ ایک ہو جاویں۔ یہہ درست نہیں ہے۔ ورن آشرم کی مریادا کے بدوں کچھہ نہیں ہو سکتا۔ اور ورنوں کی تقسیم جیسے اُتم گُن کرم سبہاؤ کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اور طرح پر ممکن نہیں ہے۔ یورپ اور امریکہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم ذات پات کو نہیں مانتے۔ مگر عمل اس کے خلاف ہے۔ اور اُن کے اعلیٰ ذات کے نشان دُنیا کی دولت ہے۔ جس کے پاس دولت ہے وہ سب میں اعلیٰ خیال کیا جاتا ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ یہہ بھی فرمایا کہ آریہ ورت کے زوال کے موجد صرف برہمن نہیں۔ بلکہ کہتری لوگوں نے بھی اس میں بڑا بہاری حصہ لیا ہے جب راجہ لوگ وشیا سکت ہوکر مدہ مانس اور بہیچار میں پھنس گئے۔ تو انہوں نے برہمنوں سے شرم کے مارے کنارہ کرنا چاہا۔ تاکہ انکو نندت کرموں کی بابت وہ انہیں لعن طعن نہ کریں۔ دہرماتما ودوان برہمنوں کی دربار تک رسائی مشکل ہو گئی اور یہ برہمن لوگ بھوک سے مرنے لگے۔ کیونکہ انکے گذارہ کی اور کوئی صورت نہ تھی تب بمشکل کوئی برہمن درباریوں کی منت خوشامد کرکے راجہ تک پہونچا تو حال

دِگر گوں پایا۔ راجہ صاحب بھی شرم کرنے لگے۔ ایسی حالت برہمن ودوانوں نے بھی اسی میں بھلائی دیکھی۔ کہ راجہ صاحب کے منشا کے موافق کل بھوگ ودہی پوروک جائز کردئے جاویں۔ بس پھر کیا تھا۔ نئے نئے شلوک اور شاستر بنا کر سُنائے گئے۔ اور کہا کہ شاستر کی ودہی سے آپ سب کچھہ کر سکتے ہیں۔ اور دہرم میں بھی فرق کوئی نہیں آتا۔ تو کیوں نہ آپ یہہ سب کام ودہی پوروک کیا کریں۔ راجہ لوگوں کو اور کیا درکار تھا۔ پھر تو لگے رات دن گلچھرے اڑانے۔ لالہ منشی رام جی کا لیکچر ۱½ گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک ہوتا رہا۔ اور سب لوگ بڑے پریم سے سُنتے رہے پھر بھجن ہوکر پنڈت رام رتن جی کا لیکچر ہوا۔ جو ایک گھنٹہ ہوتا رہا۔ اِن سب لیکچروں سے لوگوں کو بہت فایدہ ہوا۔ پھر آرتی ہوکر جلسہ برخاست ہوا اور آج کی کارروائی ختم ہوئی۔ اگلے دن بروز اتوار ۳۰ اپریل ۹۹ء کو پھر ریلوے سٹیشن سے آریہ لوگ روانہ ہوئے۔ سرائے کے پاس آکر تین بھجن منڈلیاں بنائی گئیں۔ جو اس ضلع کی دیہات کے آریہ لوگوں کی آریہ دہرم سے پریتی ظاہر کرتی تہیں اور ان کی طرف مظفر گڈھ نواسی لوگ جن کے یہہ اکثر رشتہ دار تھے۔ خاص طور پر توجہہ دیتے تھے۔ آج کا نگر کیرتن بہت دیر تک ادہر کے زیادہ حصہ میں ہوا۔ نگر نواسیوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ کس طرح سے آریہ دہرم ضلع کے دیہات اور بستیوں میں اپنا رستہ بنا رہا ہے۔ آخر سماج مندر میں آکر ہون کیا گیا۔ بھجن ہوکر سادہو نتیانند جی اناتہہ بہارت سیوک کا ویاکھیان اس ضلع کی زبان میں ہوا جس سے اس علاقہ کے رہنے والوں کو بہت سا فایدہ ہوا۔ سادہو جی کا ویاکھیان ایک سوپن النکار باندھکر شروع کیا گیا تھا۔ لوگ اس کو سُنکر بہت پرسن ہوئے۔ پھر بھجن اور آرتی ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔ ۱۱ بجے کے وقت۔ دوپہر کے بعد دو بجے لوگوں کی آمد شروع ہوئی۔ اور بھجن ہوتے رہے۔ ۴ بجے کے قریب لالہ جیمنی بی اے کا منوہر ویاکھیان شروع ہوا۔ جو بہت اُتم تھا۔ ایک گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ لائق لیکچرار نے بتلایا کہ جگیاسو کو عام مکھی کی طرح ہر جگہہ پوتر اپوتر کا وچار نہ کرنا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہو سکے نہ جانا چاہئے۔ بلکہ شہد کی مکھی کی طرح جو اُسی
پھول پر جاتی ہے جس میں کہ اُتم اور شُدھ ہیوں کا رس
شُدھ ہوتا ہے۔ پرماتما کی طرف جھکنا چاہئے۔ یہ لیکچر
بہت عمدہ تھا۔ ہر کوئی تعریف کرتا تھا۔ پھر تھوڑی دیر
تک بھجن ہو کر پنڈت گردھاری لال جی کا لیکچر شروع
ہوا۔ پنڈت جی نے بتلایا کہ ویدوں کے پڑھنے پڑھانے
کا رواج بند ہونے اور پرچار نہ ہونے کے سبب سے اسقدر
مت متانتر ایک دوسرے کے ورودھ اس دیش
میں اُتپن ہو رہے ہیں۔ ویدوں کے پرچار سے یہ
سب خرابی دور ہو سکتی ہے۔ اور پرکار نہیں۔ آخیر میں
وید پرچار فنڈ کے واسطے تھوڑے شبدوں میں اپیل
کی۔ گو اول سے کوئی تجویز اس اپیل کے واسطے نہ تھی۔
تاہم مبلغ ... وید پرچار فنڈ کے واسطے جمع ہو گئے۔
اور مبلغ ... کل والے ملا کے جو سنت پربھو
دیال جی نے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ گنیا تھا وہ بالکل واسطے
چندہ ہوا۔ اور پہلے ... سنت پربھو دیال جی نے
آریہ سماج مظفرگڑھ کو واسطے خرید ایک کاپی یجروید
بھاشیہ کے دان دئے۔ گویا کل تین سو سے زیادہ
چندہ ہو گیا۔ بعد اس کے کاشی رام اناتھ نے جس کا
کل یگیوپویت سنسکار ہوا تھا۔ دیش کی دشا کے متعلق
ایک عمدہ غزل پڑھ کر سنائی۔ وقت بھجن اور آرتی
ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ چونکہ لوگ ابھی تک ترپت
نہ ہوئے تھے اور کچھ سننا چاہتے تھے۔ اس واسطے نوٹس
دیا گیا کہ کل یکم مئی ۹۹ء کو ۵ بجے شام کے بعد بھجن اور
لیکچر ہوں گے۔ نبی بخش راگی اور پنڈت رام رتن و
سادھو نتیا نند جی اُپدیشکان یہیں براجمان رہے۔
اس خبر کو سنکر لوگوں نے خوشی کے نعرے دئے اور جلسہ
کے بخیر و خوبی سماپت ہونے سے کل لوگوں کا شکریہ
سماج کی طرف سے ادا کیا گیا۔ اگلے دن یکم مئی ۹۹ء
کو پانچ بجے سے پھر کارروائی شروع ہوئی۔ بھجن
ہو کر سادھو نتیا نند جی نے ایک لیکچر دیا۔ اس میں مدھ
مانس وغیرہ کا نشیدھ بھی ثابت کیا۔ پولیس کے
ایک کنسٹبل نے جو تلسی رامائن کا پاٹھ کیا کرتا ہے۔ کچھ
سوال کئے جو اُس نے کل کے لیکچر پنڈت گردھاری لعل
جی کو نہ سمجھ کر اپنے خیال میں بھرم سے پیدا کئے تھے۔
اُن کا اُتر پنڈت رام رتن جی نے اچھی طرح سے دیا کہ
وہ سمجھ گیا۔ رات کو ۹ بجے تک بھجن نبی بخش راگی
کے ہوتے رہے۔ نبی بخش کی موجودگی نے ہارمونیم کی
ضرورت کو بھی بھلا دیا۔ یہ شخص سارنگی سے بھجنوں کو
بڑی اچھی طرح سے گاتا ہے۔ جن کو سنکر سب لوگ
خوش ہو جاتے ہیں۔ پھر آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔
اور پرماتما اور سب سجنوں کا جو باہر سے تشریف لائے
اور نگر نواسیوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ یہ جلسہ بڑی
کامیابی سے سماپت ہوا۔ ضلع کے باہر سے علاوہ لیکچرار
و اُپدیشک صاحبان کے بہاولی ملتان سے صرف لالہ
بدن لعل فوٹوگرافر اور ڈیرہ اسمٰعیل خان سے سنت
پربھو دیال صاحب تشریف لائے۔ اِن صاحبان کا
جسقدر دھنیاواد کیا جاوے تھوڑا ہے۔ ملتان سماج
کا اپنا جلسہ اسی تاریخ پر تھا۔ سو وہ مجبور تھے۔ مگر باقی
آریہ سماجوں سے جنکی سیوا میں نمنترن پتر بھی بھیجے
گئے تھے باوجود تاکید کے کوئی آریہ بھائی تشریف نہ
لائے۔ جب ڈیرہ غازیخان جیسے نزدیک شہر سے کوئی
صاحب درشن نہ دے سکیں تو دور والوں پر کیا افسوس
ہو سکتا ہے۔ تاہم پرماتما کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُسکی
کرپا اور انوگرہ سے اُتسو بڑی اُتم ریتی سے
نربگھن سماپت ہوا۔ اور خاص اِس ضلع کے دیہات
سے ایک سو سے زیادہ آریہ بھائی تشریف لے آئے۔
جنمیں سے بابو بالک رام صاحب اپنے پروار سمیت
آئے تھے۔ حاضری ہر دو روز اس شہر کی آبادی کے
لحاظ سے بہت ہوتی رہی۔ ایک ہی وقت میں چھ سو
آدمی تک کی حاضری پائی گئی۔ انت میں پرمیشور
پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ ایسے اُتسو نگر نگر اور گرام
گرام میں سدا ہوتے رہیں جس سے آریہ دھرم کا پرچار
چھوٹے چھوٹے گاؤں اور بستی میں بھی ہونے لگے۔

آپ کا مِتر { گنگا رام منتری
آریہ سماج مظفرگڑھ } اوم شم

آریہ برادری

از لالہ گنیش داس ورما

نمبر ۳

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

ایشور نیم کا اُلنگھن ہی سدا دُکھ کا کارن ہوتا ہے

ناظرین سے کوئی بھی اس رسم موسومہ چھند سے ناواقف
نہ ہوگا۔ اس موقعہ پر دُولہا جسکو پہلے سے سکھا۔ پڑھا کر تیار
کر رکھا ہوتا ہے بڑے بڑے عجیب اور منوہر شبد بولتا ہے
مثلاً چھند پراگے آکھئے تے چھند سے آگے کہتی سس میری
سو رلی کماد گوڈن گئی۔ یہ ایک بالکل سادھارن نمونہ ہے
اس کے علاوہ ایسے ایسے فحش مصرعے بولے جاتے ہیں جنمیں
سسرال کی ہر ایک استری کو خوب لتاڑا جاتا ہے لیکن
وہ بجائے اس کے کہ اپنی بے عزتی بے حرمتی و بے حیائی ہوتے
ہوئے دیکھ سنکر ناراض ہوں اُلٹی خوش ہوتی ہیں۔
جسکو زیادہ گالی گلوچ ہو وہ استری زیادہ پرسن ہوتی
ہے اور اس کے عوض میں دُولہا کی نقدی سے آؤبھگت
کرتی ہے گویا اس کی چترائی کا انعام یا صلہ اُس کو دیا
جاتا ہے۔ خوش ہونے کا کارن یہ ہے کہ جیسا کسی کا
انتشکرن (انتہ کرن) ہو ویسی ہی باتیں اوس کو پسند
آتی ہیں۔ چونکہ آج کل منشوں کے انتہ کرن میں عموماً
اور استری جاتی کے ہردیوں میں خصوصاً دھرم کا ابھاو
ہو کر ادھرم اور دیا اور عیاشی کا راجیہ پھیل رہا ہے۔
اس لئے اُن کو اپنے مطلب کی باتیں زیادہ خوشگوار
آتی اور بھاتی ہیں۔ دھرم کرم کے کچے سوال۔ ایشور بھگتوں
اور دیا رکھ سمجھا کر وہ سوگ (شوک) یعنی ماتم کے نام
سے پکارتی ہیں اور فحش ٹھٹھہ مخول تمسخر بیہودہ بکواس

بہلکر جابازی کو خوشی کیرتن و منگل اچھی ہیں سارے جہالت دواستھے دوائی دے اور قیامت استھیا ناش تو نے ہمارے ورش کا بیڑا غرق کر دیا۔ ناظرین یہہ ہمارے کیوں نہ ہے نوجوانوں کو امرت کی بجائے وِش اور رتن کی بجائے پتھر رکھے جاتے ہیں۔ یہہ چھند جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کسی وقت ایشوری نیم کی تعمیل میں گن کرم سبھاؤ کی سمانتا دیکھنے کے لئے آزمایش کا کام دیتے تھے یعنی ہر وقت سنسکار و دیا کی علمی لیاقت کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے اس سے مختلف علوم کے متعلق پہیلی رچائیں اور شرطیں سمجھی جاتی تھیں اور چونکہ مشرق یا رچا کو چھند کہا جاتا ہے۔ اس لئے ان رسوم کو چھندوں کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا جس کی اب یہہ دشا ہو رہی ہے اور یہی ضروری ہے جب کہ ویسی ہی چیز چونکہ لڑکیاں آج کل اچھی تعلیم پاتی ہیں اور اسی میں بہتر ہو کر کمال حاصل کرتی ہیں۔ اس واسطے لڑکا بھی اسی فن میں تاک تلاش کیا جاتا ہے چنانچہ جو چھندوں میں زیادہ بیہودگی و بے حیائی کا اظہار کرے وہ پاس گنا جاتا ہے اور تعریف کا مستحق ہوتا ہے۔ ع گر ہمیں مکتب است و ایں ملا۔ کار طفلاں تمام خواہد شد۔ جب ایسے لائق بر اور کنیا کا سمبندھ ہو کر گرہست آشرم قائم ہو تو کیوں نہ بھارت پر تباہی آوے اور کیوں سنسار میں اشانتی اور کولاہل نہ مچے۔ اس اشانتی اور کولاہل کے متعلق کیوں کا سوال کرنے والے خوب سمجھیں کہ یہہ سب ایشوریہ نیم یعنی گن کرم سبھاؤ کی سمانتا کے قاعدہ کی خلاف ورزی کا ہی نتیجہ ہے۔ اور اس کے دور ہونے کی کوئی امید نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس قدرتی قاعدہ کی تعمیل میں گن کرم سبھاؤ کی سمانتا نہ ہو۔ جو کہ محض ویدوکت ورن آشرم پر مبنی ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ ورن آشرم کے سدھار کی کوشش کیجاوے آجکل زیادہ تر زور باہری۔ برنجاہی وغیرہ جاتی تفریق پر دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ بجائے ویدوکت چار ورنوں کے چار سو ورن دکھائی دیتے ہیں۔ جن کا شمار ہے ...یوں۔ کوئی کھتری کوئی چھتری کوئی برہمن کوئی مہا برہمن کوئی اشکل کوئی وید وا کوئی دہمی کوئی لوہرانی کوئی بیابانی کوئی سوالی۔ کوئی گوتم کوئی تنوجی کوئی سبہ رتنا کوئی تیری۔ کوئی اٹھرہ کوئی بہاٹیہ کوئی مہاجن کوئی مہتہ کوئی اگروال کوئی پوہیر وال کوئی پوربیہ کوئی بنیا کوئی کائستھ کوئی کانیج اور کوئی نیپال کوئی ورجیلنگ وغیرہ بن رہا ہے۔ پھر طرفہ یہہ کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر لالی خاں بنکر آپ بڑا۔ اوروں کو چھوٹا بتاتا ہے چنانچہ ایک دفعہ دہرم ویر شیریاں پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر نے کسی معترض کے اعتراضوں کا جواب لکھتے ہوئے معترض صاحب سے جو قوم کے کائستھ صاحب ہیں ٹھیک یہی سے سوال کیا کہ دہرم سبھا والے ان کو یعنی قوم کائستھ کو کس ورن میں داخل کرتے ہیں تو اس پر کائستھ لقا نے غصہ میں اور اشتعال میں آکر وہ پھیر دیگا۔ کہ ذکر شہ ناگفتہ بہ ہے۔ یہاں تک شیریاں پنڈت جی کو پرانے کھکھڑوں پر پڑا رہنے والا (ایک خاص تحقیر کا لفظ بھی استعمال کیا) بتایا اور اسپر ہی صبر نہ کرکے شیریاں جی کے جد امجد تک ہاتھ بڑھایا۔ لیکن چاند پر تھوکنے کا مصداق بنے اور عقلمندوں میں اپنے تئیں رسوا بنایا۔ غرضیکہ سب اسیطرح مان بڑائی کے فخر میں ایک دوسرے سے لاٹھم لاٹھی اور جوت پیزار رہتے ہیں۔ لیکن اسی پر بس نہیں پھر ایک ایک ورن میں انیک انیک بھید ہو رہے ہیں نمونہ کے طور پر آپ کھتریوں کو ہی لیجئے ورن کے لحاظ سے تو چاہئے تھا کہ سب کھتری ایک سمان ہوتے۔ لیکن یہاں معاملہ ہی دگرگوں ہے۔ کوئی باہری۔ کوئی تیرہی کوئی پنجاہی کوئی بونجاہی کوئی سرین۔ کوئی کھوکھریں کوئی چار گھری۔ کوئی ڈھائے۔ کوئی پنج کوئی چھ۔ اور ان کے اندر پھر آگے ہتلہ ہکوطی۔ لڑکو پیڑا کی جو اندرونی باریک تقسیم ہے اس کا تو شمار ہی انسانی طاقت سے باہر ہے۔ حاصل کلام یہہ کہ اسر جاتی کے بھید کے چکر میں چلکنا چور ہو کر بر اور کنیا کی گن کرم سبھاؤ کی سمانتا کا دیکھنا تو درکنار سمبندیوں کے عقاید مذہبی اور خیالات کی مساوات کا خیال بھی کافور ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ ایک آریہ کل کے بالک کا سمبندھ ایک اناریہ خاندان کی کنیا سے جبکہ دونوں اپنی اپنی ماتاؤں کی گود میں اور اکثر اوقات شکم میں ہی ہوتے ہیں ہو جاتا ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ بسا اوقات پھیروں کی رسومات بھی بوجہہ نابالغی فریقین کے ان کے والدین کی معرفت ہی ادا کیجاتی ہے یعنی پوپ لیلا کے منتر پوپ جی پڑھتے جاتے ہیں۔ اور قواعد بر کنیا کے والدین سے کرائی جاتی ہے۔ اور جاتکے بٹھو رہنے کا مطلب سیدہ کیا جاتا ہے۔ اسوقت تو بدھائی تہارا راج بدھائیے مجھا نبی مدہائے۔ تجمان ہو جاتا ہے لیکن آفت لڑکے کی جان پر آتی ہے جبکہ وہ بالغ ہو کر گرہست میں عملی طور پر پرویش کرتا ہے۔ یعنی خاوند تو چاہتا ہے کہ گھر میں ایشور اوپاسنا کا پرچار ہو مگر عورت اپنا سارا زور اور پوجن ارتھ صرف تلسی کی پوجا پر ہی لگا دیتی ہے اور جن کی اہلاتا کرتی ہوئی کاتک کے مہینہ میں پراتہ کال ایک نیلا سا بستر اوڑھ کر دریا پر نہانے کو چلی جاتی ہے۔ اور واپس آتے ہی نمونیا کا شکار ہو کر چارپائی پر گرتی اور خاوند کے لئے مہاں پاپ بن جاتی ہے۔ خاوند چاہتا ہے کہ مشکل اور مشقت سے کمایا ہوا دھن بال بچہ کی تعلیم و پرورش تعلیم و تربیت و دہرم کارجوں میں خرچ ہو۔ مگر عورت بے وجہہ دان گنگا اسنان پر منڈلی کی سیر دلشتو دیوی کے درشن دہورت اور پاکھنڈیوں کے درشن پرسن میں لگانے پر اڑتی ہوئی اور لاٹھم لاٹھی اور جوت پیزار میں مصروف رہتی ہے۔ غرضیکہ ایسے گرہستیوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ اور تشریح کی چنداں محتاج بھی نہیں۔ کیونکہ اکثر بلکہ عموماً آریہ مہاشہ خود بھگت رہے ہیں۔ اب اگر سوال ہو کہ کیوں تو جواب وہی ایشوریہ نیم کا اولنگھن ارتھات ورن سنکر اور گن کرم سبھاؤ کی سمانتا کا ابھاؤ ہے۔ اور قانون قدرت کی اس خلاف ورزی کا اثر نہ صرف

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک گرہست پر ہی پڑتا ہے۔ بلکہ یہہ خلاف ورزی مجلسی خشونت اور آریہ سماج کی اُنّتی میں ایک روک عظیم بن رہی ہے۔ عموماً ہر ایک سمجھدار آدمی ویدک سدہانتوں اور آریہ سماج کے اصولوں کو عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھنا اور دل سے چاہتا ہے لیکن مختلف ناطوں میں موجودہ بدانتظامی اور بدمزگی کا خیال ان سب خیالات پر پانی پھیر دیتا ہے۔ جس سے اس وشئے میں گفتگو کیجاوے وہ بچار اور پرشن کے بعد اگلا فوراً مان جاتا ہے اور کھلے الفاظ میں تسلیم کرتا ہے کہ جو کچھہ کہتے ہو۔ ہے تو سب سچ لیکن کیا کیا جاوے ہم بال بچہ والے اور قبیلدار ٹھہرے۔ ہم سے ایسا ہو نہیں سکتا۔ جب پوچھا جاوے کہ یہہ کیا۔ کیا قبیلدار کو دہرم کی ضرورت نہیں ہے۔ اور قبیلداری دہرم سے ناراض ہوتی ہے تو جواب ملتا ہے کہ "گھسہ نیڑے کہ خدا" (گھسہ نزدیک ہے یا خدا) قبیلداری تو ناراض نہیں ہوتی برادری ناراض ہوجاتی ہے آج ہم تمہارے کہنے سے سماج میں جاویں یا ایسی خیالات کا اظہار کریں تو آج ہی شام سے پہلے پہلے حقہ پانی بند ہو جاوے گا۔ گھر والے سمجھ جاویں لڑکی کا ناطہ چھوڑ دیں۔ لڑکے بیاہنے سے رہ جاویں۔ پہلے منہہ کالا کریں تو پیچھے سماج میں جاسکتے ہیں۔ بولو سماج کو رگڑا کر انہے پر لگا دیں یا کیا کریں۔ کسی سماج والے نے تو لڑکی ہم کو تھوڑی ہی دیدینی ہے!! اگر آریہ برادری بنی ہوئی ہو اور سماج کی طرف سے اس بارہ میں کوئی انتظام ہوا ہو آدمی بڑی جرأت سے کہہ سکتا ہے کہ بیشک آریہ سماج لڑکی بھی دینے کو تیار ہے۔ اگر تم خود سچے اور وشواسی سچے آریہ ہو اور اپنے بچوں کو بھی آریہ بناؤ کیونکہ آریہ سماج کی لڑکیاں بھی آریہ ہی ہونگی اور ان کے واسطے بر بھی آریہ ہی مطلوب ہوں گے۔ مگر چونکہ کوئی ایسا انتظام نہیں ہے۔ اس لئے خواہ مخواہ چپ ہونا اور عذر دار کے عذر کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

(باقی آئیندہ)

صفحہ ۱۱ کالم ۳ کے سوال کا جواب

براتر سے مطلب شاید برادر ہے۔ اگر دو بھائی ہیں اور دونوں وید کو ایشوریہ گیان مانتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ان میں نفاق ہے تو باعث غالباً یہہ ہوگا کہ وے دونوں یا ان میں سے ایک وید کو صرف زبانی مانتے ہوں گے اُس پر عمل نہیں کرتے ہوں گے۔ اگر پرشن کرتا اس سے کچھہ اور نتیجہ نکالتا ہے تو صاف معہ وجوہات بیان کرے۔ جواب باصواب دینے کی کوشش کیجاویگی۔

ایڈیٹر

آریہ مسافر میگزین

آریہ مسافر میگزین بابت ماہ اپریل خریداران کی خدمت میں ارسال ہوچکا ہے۔ ماہ مئی کا پرچہ بھی چھپکر تیار ہے۔ دو تین دن تک روانہ ہوگا۔ خریداران تسلی رکھیں۔

المشتہر منیجر آریہ مسافر میگزین جالندھر

اشتہار

نئی طرز اور نیا نمونہ

ہون کنڈ سفری یہہ ہون کنڈ ایسے بنوائے گئے ہیں جو کہ اکٹھے ہوسکتے ہیں۔ جب دل ہون کرنے کو چاہا کھول لیا۔ ہمراہ ایک سروا اور ایک چمٹا ہے تس پر بھی لطف یہہ کہ ساتھ ایک صندوقچی بھی ہے جس میں یہہ بند رہتا ہے۔ بیچ میں ہی آپ ہون سامگری رکھہ سکتے ہیں۔ المشتہر منیجر مطبع ست دہرم پرچارک

نوٹس ایک ٹیچر انٹرنس پاس ۱۵ ماہوار سکول نونہال شہر کرتارپور میں ضرورت ہے درخواستیں نام سکرٹری سکول آنی چاہییں۔

رسالہ آریہ میگزین

یہہ رسالہ ماہواری ۴۰ صفحہ پیر آٹھہ ماہ سے مخالفان ویدک دہرم کے جواب دینے کے لئے جاری ہے جس کے آٹھہ نمبر نکل چکے ہیں۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ ہے مارچ کے آخیر تک خریدار بننے والوں کو منوسمرتی اردو ترجمہ مفت بھینٹ ہوگی۔ چونکہ ان رسالوں میں کتابوں کے جزوے مسلسل ہیں۔ اسواسطے پچھلے نمبروں کے بغیر پورا مطلب نہیں ملیگا۔

رسالہ معلم اورینٹل فلاسفی

یہہ رسالہ چھہ شاستروں کا اردو ترجمہ چھاپنے کے واسطے ۴۸ صفحہ ماہواری کا نکالا گیا ہے اور نیائے درشن کا ترجمہ شروع ہوا ہے۔ قیمت سالانہ ۱۲/ ہے۔ نمونہ کا پرچہ ہر جو لوگ فروری کے آخیر تک خریدار بنیں گے ان کو سانکھیہ درشن معہ اردو ترجمہ قیمتی ایک روپیہ مفت دیا جاوے گا۔

ویدک میگزین

یہہ رسالہ ۴۸ صفحہ ماہواری کا جس میں اُپنشدوں کا اردو ترجمہ آریہ اُدیش رتن مالا اور آریہ مانتوں کی تشریح ہوگی اور معقول و منقول تحقیقات کے جاننے کے واسطے نکلا ہے۔ قیمت سالانہ (۱عہ)

سانکھیہ درشن معہ اردو ترجمہ

پنڈت کرپا رام شرما جگرانوی کا کیا ہوا اردو ترجمہ معہ اصل سانکھیہ کے قیمت ۸/ اور ہندی ترجمہ قیمت ۱۲/ ہر ایک درخواست سکرٹری آریہ سماج سکندرآباد ضلع بلند شہر کے پتہ سے ہونی چاہئیں۔ یا منیجر ویدک پریس سکندرآباد کے پتہ پر۔

المشتہر

منیجر ویدک دہرم پریس سکندرآباد

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں لاہور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم - دھند جالا - پڑبال - غبار - پھولا - سبل - شبکوری - ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ عہ خالص ممیرہ فی ماشہ ... بھری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دینے والوں سے ضرور بچنا چاہئے - المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے -	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے نہایت اکسیر ہے - آنکھوں سے بہت پانی جانا - دھند - سوزش - ... جس کو عرف عام میں آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور ککرے وغیرہ ... باہر اور اندر کی کھجلی کا ... ان سب کا ... مجرب ہے کوئی ... نہیں اس لئے ہر کسی کیلئے ... استعمال مفید ہے - ... میں جہاں لایق ڈاکٹر ... ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے ... میں بخوشی شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض ... میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے - راقم ڈاکٹر ... ایم ... صاحب بہادر ایم بی ایم - بس سند یافتہ یونیورسٹی ... برگ (سکاٹلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ... بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ ... میاں سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے ... اسکا ... مسمات ... ایک ... سال ... مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں

خود میں طور روز دانے نکلتے ہوتے تھے اور پڑبال پڑ گئے تھے اس کی آنکھیں سرمہ سے صحیح اور درست ہو گئی ہیں - نہیں ... کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ صرف چار میں دو گز کا بھی نہیں پہچان سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلہ پر ہوتی تھیں دیکھ نہیں سکتی تھی - مریضہ مذکورہ کو ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کرایا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر برج لال گوپس - رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی

بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر و ڈینٹری کالج لاہور -

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو تعداد میں بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۵ء میں جمع کیا گیا ہے -

المشتہر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لاہور سرپرستی شری سوامی اننتیشورانند سرتی و برہمچاری نتیانند جی

آیورویدک عجیب و غریب چمتکار

آج ورشا کے مطابق ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پایا۔ مجرب دو اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پرانی پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پر پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں

موتیا بند چھلا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم۔ بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گنٹھیر۔ جیبیاں (خنازیر) آتشک۔ سوزاک۔ پھلبہری (سفید داغ) دمہ کسٹیا۔ تپ چوتھیا۔ اور پرانا بخار۔ خون کی خرابی کے امراض و مستورات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ باوجود یکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں میں سے بعض امراض کو بالکل لاعلاج ہونے کا فتوٰی دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (Operation) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کے ساتھ اور بدوں تکلیف اپریشن کے بعد پھر کبھی ان امراض کا نمود نہیں ہوتا۔

شرائط کا فیصلہ باہمی خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔

دیگر امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ چیدہ سرٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصل ذیل کے پتہ پر کارڈ لکھئے۔

چٹھیوں کی نقل

ہمارا پرانی ... پنجاب ... راولپنڈی ... اوشدھالہ کی ادویات سے ... بہت ... ایک قاعدہ ... [illegible]

[illegible]

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا

L.39 ओ३म् REG. NO.

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت بہر صورت بذریعہ پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا۔

دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار سنگر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل و دماغ ۔ جگر ۔ گردہ ۔ مثانہ ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے ہونٹوں کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے ۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالکل مفید ہے دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں ۔ سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے ۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ وہاں کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے ۔ روغن مسیحا نے حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے چنانچہ اس سے کم ہی جائیگی ۔ قیمت فی تولہ (عہ) دس روپیہ روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں ۔ مخلوق دست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی پیدا

ہو جاتی ہے ۔ مقبول عہ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو ۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر پٹے درست دہنہ آنے کے دور ہو جاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ عہ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اسکے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں ۔ فیقوللہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک یا پرانی طریق سے معالجہ کیا جاویگا ۔ المشتہر (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان مانیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کی باعث ہر ایک شہر کی نوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیر پا ہے نرخ

سیر عہ ۵ سیر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندھت دھوپ نرخ عہ سیر ۵ سیر کی پیکٹوں میں بند ملتا ہے ۔ چیندر ہو کس ٹانک یہ لاثانی دوائی دوامی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بیجا استعمال سے پیدا ہوئی کمزوری کو فی الفور دور کرتی ہے ۔ تقویت باہ ۔ دماغ معدہ ۔ جگر ۔ گردہ ۔ مثانہ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت ۔ خوف بے چین خوابی احتلام تسلسل بول ۔ چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام مزید براں یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل ۔ حافظ اور مزید بھی قیمت فی بکس ۲ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عہ) ایک روپیہ چار آنہ۔ سفوف مجرب جریان سیلان منی کہنہ دائمت کو گاڑھا کرتی ہے ۔ قیمت فی بکس (۲ تولہ) کے واسطے (عہ) کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا ۔ خارش دھند جالا پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے نرخ ایک روپیہ فی تولہ ۔ نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کیجاتی ہے۔ المشتہر ہربھگوان پنساری شہر راولپنڈی۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

[illegible] راجہ [illegible] سنگھ صاحب بہادر کے سی آئی ای [illegible]

۳۰ / ۱۱ ۔۔۔ ۱۹ / ۱۰

اعلان

دی سیٹھ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لندن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۷ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۹۱۳ء کے مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۹۱۵ء کو ہو گئی ہے جس سے ذمہ داری حصہ داران کی محدود ہو گئی یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہو گا۔

سرمایہ ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہو گا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہو گا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہو گی۔ اور کمپنی کو بھی اضافی سرمایہ کا اختیار ہو گا۔

طریقہ ادائگی ۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے اور بقیہ روپیہ باقساط ۵ ماہواری حصہ ادا کرنا ہو گا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہو گی۔ اگر درخواست منظور نہ ہو گی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا۔

ڈائرکٹران (۱) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار ننھور علاقہ بڑھر فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی مسوسوسہ لالہ للا مل سلکم لال صاحب رئیس بریلی (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مرادآباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار و رئیس بریلی۔ (۵) کنور گردھر کرشن صاحب جاگیردار و رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندرآباد ضلع بلند شہر (۶) بابو وورہ بہاری لال صاحب رئیس ۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب مسٹری مہاراج ریاست جیند دہلی (۸) ناظم ہتکیپت رائے صاحب وکیل غازی آباد ۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری ۔ پنڈت بھگوان داس سابق ملازم مسٹر رو الگزنڈر برادرس ہائڈ گورنمنٹ پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر ۔ پنڈت چند و لال سابق ڈائرکٹر کٹنگ مل کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر ۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندرآباد وکیل [illegible] ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔ یہ کمپنی جیسا کہ قواعد یادداشت میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ سوتی و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی۔ ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشاء ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۹۱۶ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جس کے بعد کام بہت جلد شروع ہو گا۔ چونکہ کثیر التعداد حصص فروخت ہو چکے ہیں۔ لہذا خریداران حصص سے التجا ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی ضرورت ہے شرائط کے واسطے منیجنگ ڈائرکٹر سے خط و کتابت کریں۔

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۱۴ جیٹھ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۲۶ مئی سنہ ۱۸۹۹ء جلندھر شہر (پنجاب) | نمبر ۷

سنسار کی گتی

رپورٹ بازی اور صحیح تواریخ

صحیح تواریخ کا زمانہ باوجود بعض اعلیٰ طبیعتوں کی جدوجہد کے اب تک دنیا میں آتا دکھائی نہیں دیتا۔ آریوں کے بزرگ صحیح تواریخ کی قدر جانتے تھے اور اسی لئے جہاں تاریخوں اور ناموں کے ظاہر کرنے سے گریز کرتے تھے وہاں ہر ایک زمانہ کی اعلیٰ ودیاؤں کے خزانے ہمارے لئے چھوڑ گئے۔ کچھ تو آگے سے ہی تواریخ کا ستیاناش ہو رہا تھا اور جو رہا سہا بقایا تھا اُس کا اب صفایا ہو رہا ہے۔ آج کل تاریخ دو قسموں کے آدمی لکھتے ہیں۔ یا تو دشمن اور یا دوست۔ دشمن تو چونکہ اصلی حالات نہیں معلوم کر سکتے۔ اس لئے فرضی باتیں بہت لکھ دیتے ہیں۔ اور دوست ہر ایک نقص کو چھپا لیتے ہیں لیکن اس میں لکھنے والوں کی نسبت طریقہ تواریخ نویسی کا قصور زیادہ تر ہے۔ جب تک کہ ناموں اور تاریخوں کا نام ہسٹری رکھا جاویگا تب تک ایسی ہی ہسٹریاں ظہور میں آئیں گی۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر غلط ہسٹری کی بنیاد آج کل کی گورنمنٹ رپورٹیں ڈال رہی ہیں جنہیں بجائے واقعات کے لکھنے والا اپنی لیاقت کو داخل کرتا ہے۔ سُنا گیا ہے کہ ہمارے نئے والیسرائے لارڈ کرزن صاحب اس طریقہ کو درست کرنے والے ہیں۔ خیر یہ تو سلطنت کا کام ہے۔ والیسرائے صاحب جانیں اور اُن کے سکرٹری۔ لیکن گورنمنٹ کی دیکھا دیکھی ہمارے مُلک کی عام ہسٹری غلط بن رہی ہے جس انسٹیٹیوشن کی نسبت کچھ لکھا جاتا ہے وہ اُسکے سکرٹری کی رپورٹ میں سے لیکر لکھا جاتا ہے اور سکرٹری کا کام ہے ہی کہ تمام خرابیوں اور کمزوریوں پر پڑدہ ڈال کر اُس ہیر ویسا۔ پھر اصل حالات کیونکر معلوم ہو سکتے ہیں اور اگر کسی مووُمنٹ کی نسبت مبالغہ آمیز تحریر چھپ جاوے تو اُسے درست کرنا یا اُس کے برخلاف لکھنا تو حقیقت سے بعید سمجھا جاتا ہے۔ ہم تمثیلاً ایک واقعہ پیش کرتے ہیں سنہ ۱۸۹۳ء میں جب کانگریس کا اجلاس لاہور میں ہونیوالا تھا۔ ہم کو درخواست کی گئی کہ ہم کچھ جگہوں میں کانگریس کے اغراض ظاہر کرنیکے لئے لیکچر دیں۔ چونکہ ہماری کانگریس کیساتھ بڑی ہمدردی تھی۔ ہم نے کچھ لیکچر جنکی تعداد یاد نہیں ہے دینے قبول کر لئے۔ پہلا لیکچر امرتسر۔ بابو گھنیا لعل کے تھیٹر ہال میں تجویز ہوا نوٹس شاید ہزار کے قریب بانٹے گئے۔ لیکن جب ہم اُس عالیشان ہال میں لیکچر دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو پچاس سے زیادہ آدمی نہ تھے اور خاتمہ پر ۶۰ آدمی ہو گئے ہونگے جنمیں سے قریباً بیس یا بائیس ہمارے آریہ بھائی تھے۔ جو محض ہمیں ملنے کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ لیکن تیسرے دن اخبار ٹریبیون میں ہمارے لیکچر کی تعریف کیساتھ لکھا ہوا تھا۔ کہ حاضری بہت معقول تھی جس کے معنی یہہ سمجھنے چاہئیں کہ ایک ہزار سے زیادہ مجمع ہوگا۔ ہم نے دبیر شکایت کی کہ ایسی غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے لیکن ہماری شکایت پر کچھ بھی توجہ نہ دی گئی۔ اس کے بعد پہلا ہم نے لیکچر تو کیا دینا تھا۔ لیکن کانگریس کے موقع پر ڈیلیگیٹوں کے ٹکٹ وغیرہ جاری کرنیکا کام کیا۔ اُسجگہہ معلوم ہوا کہ بہت سے مسجدوں کے مُلّا بہانہ کر لائے گئے اور ۵ روپیہ فیس داخلہ اُن سے لئے بغیر اُنہیں ٹکٹ داخلہ دیئے گئے اور اُنہیں مسلمانی جماعت کے وکیل ظاہر کیا گیا۔ اس میں شبہہ نہیں کہ کچھ صاحبان اہل اسلام خاص ہمدردی کی وجہہ سے بھی شریک تھے۔ لیکن زیادہ نمبر ایسوں کا تھا جو محض "ریفرشمنٹ روم" کی محبت کے دام میں پھنسکر آئے تھے۔ اب ہسٹری یہہ بن رہی ہے کہ کانگریس کے ساتھ عام مسلمانوں کی ہمدردی ہے۔ اسیطرح اگر آپ سوشل کانفرنسوں اور برادریوں کے سالانہ اجلاسوں اور رپورٹوں وغیرہ کو ملاحظہ کریں تو معلوم ہوگا۔ کہ انمیں بہت کچھ ایسا بیان ہوتا ہے۔ جسے آجکل کی مہذب زبان میں خواہ مبالغہ کہیں لیکن اصل میں سفید جھوٹ ہوتا ہے اور یہی رپورٹیں انڈیا کی نیشنل ہسٹری بنا رہی ہیں! پرمیشور ایسی ہسٹری سے بچاؤ دیوے لیکن یہہ بھی سنسار کی گتی کا ایک چھنہ ہے۔

قانونی تذبذب کا نتیجہ

قانونی تذبذب کا جلال شہرت اخبار پایونیر اپنے ۱۵ مئی کے پرچہ میں ہائی کورٹوں کے مختلف فیصلوں کی نسبت بحث کرتا ہے اور رائے دیتا ہے کہ جب ایک ہی قانون کے دو ہائی کورٹیں دو مختلف معنی کرتی ہیں تو لوگوں پر انگریزی قانون کا بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ سچ پوچھئے تو قانون والوں یعنی وکلا اور ججوں کی تو ایک ادا ہے۔ لیکن مقدمہ والوں کا سارا جنم برباد ہو جاتا ہے۔ ہماری رائے میں گو خاص انتظام ہونا بھی واجب ہے جس سے کہ ہائی کورٹیں ایسی مختلف تعبیریں نہ کیا کریں لیکن ان لوگوں میں شانتی تب ہی پھیل سکتی ہے جبکہ انسانی قانون کا سہارا چھوڑ کر لوگ پرمیشور کے قانون پر چلنا سیکھیں۔

تمام دنیا کا تار لگ رہا ہے۔

سچ مچ علم دنیا کا تار لگ رہا ہے۔ اسوقت جو بڑی خبریں بلا تار کے بھیجنے کا تجربہ ہوا ہے۔ اُس میں اب زیادہ تر کامیابی ہوتی جاتی ہے۔ موجدوں نے اس میں یہی کامیابی حاصل کی ہے کہ جس جگہہ خبر بھیجنی ہو اُس کے سوائے اور جگہہ خبر نہ پہونچ سکے اور جس جنگی جہاز کو خبر دینی ہو اُسی کی نگاہ خبر پر پڑے اس کے سوائے روز بروز سائنس ترقی کرتی اور نئی ایجادیں کرتی جاتی ہے۔ لیکن افسوس کہ یہہ تمام ترقی یوروپ میں جنگ کے کاموں کی طرف ہی جھکتی ہے۔ ہماری رائے میں یوروپ کی بڑی سے بڑی ایجادیں بھی نکمی ہیں۔ جب تک کہ ان کے اندر ویدک دھرم کے رحم اور یونترتا کی سپرٹ نہ پھونکی جاوے۔

امریکہ کی ہی آخر فتح ہوئی

جزائر فیلی پائین کے ملکی جنرل نے امریکن جنرل اوِٹس کے سپرد اپنی تمام فوج کردی ہے اور اب جنگ کا خاتمہ بتلایا جاتا ہے لیکن اصل خاتمہ تب ہوگا جبکہ جملہ مراتب طے ہو کر رعایا فیلپائن شانتی سے امریکی حکومت کو مان لے گی۔

طاعون

طاعون جہاں دیگر اطراف میں بہت کم ہوتا جاتا ہے وہاں ضلع جلندھر میں بھی بہت ہی گھٹ رہا ہے۔ اور اگر گورنمنٹ رپورٹوں کو نظر انداز کر کے عام لوگوں کا اعتبار کریں تو امسال یعنی سال حال میں ضلع جلندھر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں نہ تو طاعون تہا اور نہ ہے۔ لیکن اس عام اعتبار سے کوئی بہی بہتری کے سامان پیدا نہیں ہو سکتے جانتے۔ جب تک کہ اس عام افواہ کے ساتہہ ڈاکٹروں کا بہی اتفاق نہ ہو جاوے۔ خیر قہر الٰہی تو ہمارے اعمال کے مطابق جو ستم ڈہا رہا ہے۔ وہ ڈہا ہی رہاہے۔ لیکن ساتہہ ہی اس کے طاعون زدہ رقبہ کے لوگ بعض حالتوں میں پولیس اور ڈاکٹروں کی سختی کی بڑی شکایت کرتے ہیں۔ ہمارے پاس بہی اکثر لوگ جلے ہوئے دل سے نکلے ہوئے خطوط لکہہ بہیجتے ہیں۔ لیکن نہ تو اُس میں اپنا نام لکہتے ہیں اور نہ ہی کوئی امر واقع لکہتے ہیں۔ پہر ہم نہیں سمجہتے۔ کہ اگر اسیطرح کے شکایتی خطوط وے ٹربیون وغیرہ اخباروں کے ایڈیٹروں کو لکہتے ہوں گے۔ تو اُس پر اخبار نویس کیا کر سکتے ہیں۔ مبالغہ آمیز غلط خبروں سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔ بعض صحیح امور واقع کو لیکر واقعی نقصوں کی اصلاح کروانا تو ممکن ہے۔ لیکن مبالغہ آمیز آہ و نالہ سے گورنمنٹ محکمہ کی طبیعت کو ہلانا بالکل ناممکن ہے ۔

تجارت میں رشوت ستانی

ولایت انگلستان میں اس وقت ایک قانون پاس ہو نیوالا ہے جس سے تجارت میں جو رشوت ستانی رائج ہے۔ اُس میں رکاوٹ ہو جاویگی۔ اِن رشوتوں کو کمیشن کے نام سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دنیا میں ہزاروں برائیاں ہیں جو صرف اچہے ناموں کے لباس میں ڈہکی ہوئی لوگوں کو دہوکہ دیتی ہیں ۔

ہندو ازم کے نئے مُرید

سنسار کی گتی واقعی سمجہ میں نہیں آتی ایک زمانہ تہا کہ بنگال کے تعلیمیافتہ لوگ آزادی اور تہذیب اسمیں سمجہتے تہے۔ کہ گوماس کہایا جاوے۔ چنانچہ اس حالت کو بابو پرتاپ چندر موزمدار نے کیشب بابو کے جیون چرتر نامی کتاب میں اچہی طرح سے ظاہر کیا ہے۔ پہر زمانہ آیا کہ بنگالی نوجوان کسیقدر سنجیدہ بنے۔ اُس کے بعد زمانہ ایسا پہرا کہ جہاں ہر ایک انگریزی رسم رواج کی پابندی کو دہرم مانا جاتا تہا وہاں ہر ایک انگریزی چال ڈہال سے نفرت ہو گئی۔ ہندوپن کا باجہ بجنے لگا۔ لیکن دل سے نہیں۔ یہہ سب باہر کے ہی ڈہکوسلے ہیں جس وقت کہ اڈرونگی قانون رضامندی کی عمر بجائے ۱۰ کے ۱۲ سال کی گئی۔ اُسوقت "ہمارے پاک شاستروں" کے حوالے دیکر اُس قانون کی مخالفت کرنے ہوئے ایسے حضرات دیکہے گئے۔ جو کہ برس میں چہہ مہینے لنڈن نگر میں گذارتے ہیں۔ ہندو ازم کا شور مچانے والے اسوقت زیادہ تر وہ لوگ ہیں جن میں انگریزی شراب کے علاوہ خفیہ طور سے ہوٹلوں میں کہانے کا رواج بہی جاری ہے۔ حال میں ہی مہاراجہ صاحب بیکانیر نے بمقام شملہ انگریزوں کے کلب گھر میں دعوت قبول کرلی۔ ٹہیک پتہ نہیں کہ اُنہوں نے اُس جگہہ کہانا انگریزوں کے ساتہہ کہایا یا نہیں لیکن اخباروں نے آسمان سر پر اوٹہا لیا ہے۔ لاہور ٹربیون اخبار کا بنگالی ایڈیٹر سب سے بڑہکر ہندو ازم کے لئے آنسو بہاتا ہے۔ اس کے آنسو نکلے بغیر نہیں رہتے۔ جبکہ وہ ایک پیدائشی ہندو ازم کے حامی کو۔ ایک کشتری راجا کو۔ اپنی ذات توڑتے ہوئے دیکہتا ہے۔ یہہ بنگالی بابو اس وقت ہندوؤں کی چہوت چہات کی فلاسفی کا بڑا بہاری دلدادہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کیا اس کو معلوم نہیں ہے کہ آج کل کے بڑے بڑے پوجاری ہندو بہی اکثر تمبرا اور وہسکی کی چسکی لگاتے ہیں۔ کیا اِن شرابوں کو گوڑ برہمن کہتے ہیں۔ جبکہ غیر اقوام کے ساتہہ کہانے پینے کا پرہیز محض اُن کے مدیہ ماس کے سیون پر مبنی ہے تو پہر جو لوگ خود مدیہ ماس کا سیون کرتے ہیں۔ اُن کے لئے پرہیز کرنا اور نہ کرنا ایک برابر ہے۔ یہہ پرہیز البتہ اُن لوگوں کی حالت میں کچہہ معنی رکہتا ہے۔ جو کہ ماس اور شراب سے پرہیز رکہتے ہیں۔ ہماری رائے میں اگر اصول پر چلنا ہے تو ماس اور مدرا کے استعمال کرنے والے ہندو کی نسبت۔ مدیہ ماس کا تیاگی انگریز زیادہ پاک اور صحبت کے لائق ہے۔ ہم ہندوستانی نوجوانوں کو اس قسم کی خطرناک دیش بہگتی سے خبردار کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ جو ستیہ نہیں ہے وہ دہرم نہیں ہو سکتا۔

لڑکوں کیلئے بدنی سزا کا اثر

ڈاکٹر جلنگائیم

ایک انگریز لڑکوں کے لئے سکول ہے اُس کے منتظم نے ایک انگریز لڑکے کو کسی قصور پر بدنی سزا دی۔ لڑکے کے باپ نے اخباروں میں شکایت کی کہ ریورینڈ منتظم نے لڑکے کو بڑی بے رحمی سے مارا ہے۔ اِس پر ... کے لارڈ بشپ سے بہی خط و کتابت ہوئی بحث بڑی دلچسپ بن گئی ہے۔ اکثر لوگوں کا یہہ خیال ہے کہ بدنی سزا سے لڑکوں میں اپنی عزت کا خیال دور ہو جاتا ہے۔ یہ بحث پائونیر اخبار کے ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ ہماری رائے میں سب سے عمدہ دلیل ایک نامہ نگار نے بدنی سزا کے حق میں دی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب ایک لڑکا چوری کرتا ہے تو اُس کی نسبت یہہ خیال کرنا کہ وہ اپنی عزت کا خیال دل میں رکہہ لیتا ہے بالکل غلط ہے۔ جب وہ اپنی نظروں میں معزز رہا ہی نہیں تو سزا بدنی سے بچکر کیا عزت کا خیال رکہہ سکتا ہے۔ اپنے لڑکوں کو سزا دینے کا مطلب ہی یہہ ہے کہ وہ اپنی عزت خود کرنا سیکہیں فارسی والوں کا پورا قول ہے کہ

جور اُستاد بہ ز مہر پدر۔

سنسکرت میں تاڑنا کی بڑی تعریف کی گئی ہے۔ ہماری رائے میں سزا بدنی لڑکوں کو بہت سی برائیوں سے فی زمانہ بچانے کا باعث ہو سکتی ہیں۔ اور اس لئے اس کے برخلاف آواز اوٹہانا طالب علموں کے والدین کے شایاں نہیں ہے۔ ہاں اگر اُستاد بدنیتی سے نہیں بلکہ دشمنی سے سختی کرے تو اُس کے لئے وہی علاج ہے جو کہ ہر ایک محکمہ میں ہوا کرتا ہے ہر ایک جج کو پورا اختیار مقدمہ فیصلہ کرنے کا دیا جاتا ہے۔ لیکن جو اپنے فرائض کو بہول جاوے اُسے علیحدہ بہی کر دیا جاتا ہے۔ اسیطرح یہاں عمل ہو سکتا ہے ۔

اخبار نجا

یہہ اخبار پندرہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جسمیں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں چہپتی ہیں۔ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک تین روپیہ (۳)

اپنشد پشپاولی

چھٹا گلدستہ

पीतोदका जग्धतृणा दुग्धदोहा निरिन्द्रियाः। अनन्दा नाम ते लोकास्तान्स गच्छति ता ददत् ॥

"نندیہ وے لوگ دکھ کی جگہوں کو جاتے ہیں جو کہ اُن گئوں کا دان کرتے ہیں جو کہ پانی پی چکیں جو گھاس چر چکیں۔ جو دودھ دے چکیں اور جن کے اندر کرسنتان اُتپتی کی طاقت باقی نہیں رہی ہے۔" سچ پوچھو تو ہم سب نرک لوک کے ادھیکاری بن رہے ہیں۔ وید اور دیگر ست شاستر شبد شاستر اور سداچار سب کے سب ہمیں یہی شکشا دیتے ہیں کہ ہمیں اپنا دھرم پالن کرنا چاہئے۔ اس دھرم پالن میں بالک اور بردھ۔ جوان اور بوڑھا۔ مرد اور عورت کسی کی بھی تمیز نہیں ہے۔ لیکن افسوس کہ اس نیک ہدایت پر ہمارا عمل بالکل نہیں ہے۔

لڑکپن کھیل کود کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ جوانی میں وشے بھوگ فرض سمجھا جاتا ہے۔ ادھیڑ ہوکر دنیا کے دیگر انتظامی کام پورے کرنے ہوتے ہیں۔ اس زمانہ تک دھرم کا نام لینا پاپ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے آگے دھرم کرنیکی کھلی اجازت دیجاتی ہے۔ لیکن کیا اُس زمانہ میں دھرم دھن کا اکٹھا کرنا ممکن ہے جبکہ اندریاں بالکل جواب دیجاتی ہیں۔ جبکہ آنکھ ٹھیک طور پر دیکھ نہیں سکتی۔ کان سننے سے رہ جاتے ہیں۔ زبان کو ذائقہ معلوم نہیں ہوتا ناک میں خوشبو اور بدبو میں تمیز کرنیکا مادہ نہیں رہتا۔ کیا ایسے زمانہ میں دھرم کرنا ممکن ہے؟ اول تو اس سنسار میں دھرموپدیشک ہی کم رہ گئے ہیں اگر خوش قسمتی سے سچا دھرموپدیشک مل بھی جاوے تو شروتا اچھے نہیں ملتے اور اگر اپدیشک اور شروتا دونوں ٹھیک مل جاویں تو اُن سنیہ اپدیشوں پر عمل کرنیکے راستے میں صدہا رکاوٹیں حائل ہو جاتی ہیں۔ ایک گمراہ نوجوان کو ایکدفعہ دھرموپدیشک نے بلا دیا۔ اُسنے

اس سمکش میں گھر بیٹھی۔ کلکت والس ہمکشن کو اُس نے تیاگ دیا اور صبح و شام برہم یگیہ کرنا آرمبھ کیا۔ اُس کے بزرگ چچا نے بھی یہ حال سُنا بڑے پریم سے اُسے سمجھانے کیلئے آئے۔ بولے "بیٹا! تمہاری عمر تو بھوگ کرنیکی ہے۔ ابھی تو تمہیں کھانا نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اور پوجا پاٹھ ہری کیرتن کے لئے تو بڑھاپے کا زمانہ ہے۔ تمہاری عمر تو کھانے اور مزے اُڑانے کی ہے" بھتیجا مضبوط دل تھا ہرگز نہ ہلا۔ ورنہ کتنے نوجوان ہیں جو محض اپنے بزرگوں کی نصیحت کے باعث دھرم سے گر رہے ہیں۔ بڑھاپے کا زمانہ اور دھرم دھن کا سنچے! یہ پاگل پن کا خیال ہے۔ شاستر کاروں نے اسی لئے کہا ہے۔ کہ

युवैव धर्मशीलः स्यात्

جوانی میں ہی دھرم دھن کو اکٹھا کرو۔ پیارے مترو! جسم کیواسطے سامان اکٹھا کرنیکے لئے تم کسوقت کوشش کرتے ہو؟ بیس سے پچیس تک تمہاری زندگی مکان۔ کپڑہ۔ کھانا وغیرہ جمع کرنے میں لگتی ہے اور یہی تمہارا سب عمدہ زمانہ ہے۔ لیکن یہ جسم کبتک ہے؟ کون نہیں جانتا کہ اس جسم کو ایکدن چھوڑنا ہوگا۔ اور سمبندھی اسکو جلا کر خاک کی ڈھیری کر دینگے۔ لیکن باوجود اس علم کے تم اپنی زندگی کا بہترین حصہ اسکے لئے سامان جمع کرنیمیں لگاتے ہو اور آتما کے لیئے۔ اُس اصول کے لئے جس نے کہ تمہارے ہمراہ ہمیشہ رہنا ہے نہیں! نہیں! اپنے لئے۔ اُس وجود کے لئے جو کہ تم ہو۔ تم وہ زمانہ دیتے ہو جو کہ تمہیں کسی قابل نہیں رکھتا۔ تیاگ ہی مُکتی کا مکھیہ سادھن ہے جبتک تم میں سچا تیاگ نہیں تب تک نجات کے راستہ میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ لیکن کیا تم نے تیاگ کا برت دھارن کیا ہے؟ آہ۔ پیارے بھائیو! اپنے آپ کو دھوکہ میں مت ڈالو جب تک کہ تم اپنے تمام کاموں اپنی تمام اندریوں اور اپنے من کو ایشور ارپن نہیں کر دیتے۔ تب تک تم سچے تیاگی کہلانیکے بھی نہیں ہو سکتے۔ لیکن کیا تمہارا تیاگ۔ تیاگ کہلا سکتا ہے۔ جبکہ اندریوں میں بھوگ کی طاقت ہی نہیں رہی تو تم تیاگ کس بات کا کر سکتے ہو۔ اُسوقت تو تمہارے پاس تیاگ کے لئے کوئی چیز ہی موجود نہیں ہے۔ اسلئے

جوانی کی حالت میں جبکہ تمام اندریاں اپنا اپنا کام کر رہی ہیں تم سب اندریوں کو من سمیت ایشور ارپن کر دو۔

تم یہ سنتے ہی گھبرا جاتے ہوگے "کیا دنیا کی تمام لذتوں کو جواب دیکر جیتے ہی مرجائیں"؟ آہ! پیارے بھائیو! تم بڑی غلطی میں پڑے ہوئے ہو۔ اندریوں کی غلامی میں جو زندگی بسر ہو رہی ہے اُسے تم زندگی کیونکر سمجھ بیٹھے ہو۔ کیا وشیوں کی غلامی کوئی زندگی ہے؟ کیا من کا وشیوں کے ساتھ کھنچا پھرنا کوئی زندگی ہے؟ کیا آتما کا پھر مکھ ہوکر آنند دھام سے علیحدہ ہوتے ہوئے دُکھ اُٹھانا کوئی زندگی ہے؟ افسوس جسکو تم زندگی سمجھتے ہو وہ زندگی نہیں ہے۔ زندگی چیتن میں ہوتی ہے۔ لیکن تمہاری اندریاں تو جڑ ہیں پھر چیتن جیو آتما اگر جڑ اندریوں کا غلام بنا رہے تو کیا وہ زندہ بدست مُردہ نہیں ہے؟

اسلئے پیارے بھائیو! جوانی کی عمر میں ہی اندریوں کو وشیوں کی غلامی سے آزاد کرنے کی کوشش کرو۔ اندریوں کی آزادی تمہارے من کو آزادی بخشنے والی ہوگی اور پھر جب من جیو آتما کو باہر کیطرف نہ کھینچے گا تب جیو آتما تمام غلامیوں سے آزاد اور انتر مکھ ہوکر پرم آتما کے سُکھ ساگر میں غوطہ لگا سکے گا۔

لیکن پرکرتی کی آواز سُنائی دیتی ہے "اگر سب لوگ ایشور پرائن ہو جاویں اگر سب اندریوں کو وش میں کرلیویں۔ اگر ایشور اور دیش دُنیا سے دور ہو جاوے تو پھر سنسار کا چکر کیسے چل سکے"؟ آہ! انسان تو کہاں تک گر گیا ہے جس پرمیشور نے کہ اس گوناگوں جگت کو بنایا جس نے کہ اس جہان۔ ہمارے لئے بیحد انترکش کے اندر ایک ایسا عالمگیر کشش کا قانون جاری کیا۔ جس سے کہ بڑے اور چھوٹے کُرّے اپنے اپنے محور پر گھومتے ہوئے بجائے ہمیں نیست و نابود کرنے کے ہمارے لئے سُکھ کا باعث ہو رہے ہیں جس پربھو نے کہ چاند۔ سورج اور ستاروں سے انترکش کو ایسا شوبھایمان بنایا جس پربھو نے کہ ان سب کو پیدا کرکے دھارن کیا ہوا ہے۔ اے گمراہ انسان! تو کیوں اُس کے انتظام کے چلانے کا فکر کر رہا ہے۔ کیا سورج اور چاند کو تیرے ایشور اور دیش نے قایم رکھا ہوا ہے۔ یاد رکھو کہ جس پربھو نے اس ساری جہان کو پیدا کیا اور اسمیں ترتیب اور انتظام کو داخل کیا اور اس ساری جگت کا سہارا ہے اُسے اپنے جگت کو چلانے کے لئے تمہارے ایشور اور دیش

ست دہرم پرچارک

ہندو قوم کی نئی تعریف

نمبر ۴

ہم لالہ ٹھاکر داس صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ اوپر ذکر کی ہوئی وید وغیرہ کتابوں میں کہیں بھی لفظ ہندو کا آریہ ورت ملک کے باشندوں کے لیے دکھلا دیویں اور اگر نہیں دکھلا سکتے تو اُن کا یہہ دعوی عبث ہے کہ تحقیقات نہیں کی گئی۔ ہم لالہ ٹھاکر داس صاحب کے دعوی کو دیکھکر سمجھے تھے کہ شاید تمام پُرانک وِدوانوں کی کمی کو لالہ صاحب نے پورا کر دیا ہوگا۔ لیکن جب ہم نے اُنکے پرمان کو پڑہا تو عجیب مایوسی ہوئی۔ لیکن مایوسی کی بھی کوئی بات نہیں ہے جب لالہ صاحب زبان سنسکرت سے بالکل بے بہرہ ہیں تو اُن سے کب امید ہو سکتی تھی کہ وہ شاستروں کے پرمان پیش کرتے ہوئے رشیوں اور مُنیوں کی سمتی کا خیال رکہیں۔ گو ہمیں اس جگہہ لالہ ٹھاکر داس صاحب کے پیش کئے ہوئے پرمانوں کی پڑتال کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ اُن میں سے ایک گرنتھہ بھی پراچین کہلانے کا ادہکاری نہیں ہے اور سوائے اسکے ہمارے پاس ایک ایسی سند موجود ہے جس کے مقابلہ میں کہ لالہ ٹھاکر داس صاحب کی رائے کچھہ وقعت نہیں رکھتی۔ تاہم ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اُن کے پیش کئے ہوئے پرمانوں کی سند کی تحقیقات کریں۔ لالہ صاحب نے چار گرنتھوں کے پرمان پیش کئے ہیں۔ (۱) رام کوش میں لفظ ہندو کے معنی (۲) ادبھت دو روپ کوش میں اسی لفظ کے معنی (۳) میرو تنتر پرکاش اور (۴) کالکا پوران۔ گویا دو پرمان تو لغات کے ہیں اور دو پرمان گرنتھوں کے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جاویگا تو معلوم ہوگا کہ اصل میں لغات یعنی کوشوں کے پرمان کوئی علیحدہ پرمان نہیں ہے۔ کیونکہ منتر اور کالکا پوران کی جن عبارتوں کا ترجمہ لالہ صاحب نے دیا ہے اُنہیں کی بنیاد پر ہر دو کوشوں کی تحریر مبنی ہے۔ اب ہم ایک ایک پرمان کی اصلیت علیحدہ علیحدہ ظاہر کر کے بتلاتے ہیں کہ آیا محققوں کی نظروں میں اُنکی کوئی وقعت بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

پرمان اول از ہندو۔ رام کوش (ترجمہ) دُشٹ منشوں کے مارنے والے کو ہندو کہتے ہیں۔ اور جو ناستک شٹ مریاد کو ہٹا دے اُسکو ہندو کہتے ہیں۔ اور ست دہرم کو پالنے والے وِدوان اور ویدوں کے دہرم پر چلنے والے کو ہندو کہتے ہیں۔

آریہ۔ آپ کو پرمان کسی مستند کوش کا دینا چاہئے تہا ہم پہلے لکھہ چکے ہیں کہ نگھنٹو سے لیکر جو کہ ویدک کوش ہے۔ امر کوش تک کسی کوش میں بھی ہندو شبد نہیں آیا ہے سو اُن کا تو آپ نے کوئی پرمان نہ دیا۔ اور رام کوش کا حوالہ دیدیا لیکن ساتھہ ہی یہہ بھی لکھنا چاہئے تہا کہ یہہ رام کوش کب بنا ہے۔ اور کس نے بنایا ہے۔ جبکہ یہہ رام کوش انگریزی زمانہ میں انگریزی ڈکشنریوں کی نقل میں بنا ہے تو اس کے اندر نئے مستعمل الفاظ کی موجودگی کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ لیکن باوجود ان سب کمزوریوں کے بھی ہم پھر رام کوش کے مؤلف سے بذریعہ آپکے وہی سوال کرتے ہیں کہ لفظ ہندو کس دہاتو سے نکلا ہے اور اُس دہاتو کے لحاظ سے اُس کے کیا معنے ہوتے ہیں۔ یوں تو ایکسنئے کوش میں ملکہ اور وائسرائے کے الفاظ لکھے بھی جا سکتے ہیں۔ کیونکہ جب وکٹوریہ پُران بن گیا ہے تو وکٹوریہ بھی سنسکرت کے گرنتھوں کے اندر مستعمل لفظ ہوگا اور اس لئے اگر کسی سنسکرت کے کوش کا مصنف لکھے کہ وکٹوریہ کے معنی ہیں۔ جو ملک برطانیہ کی ملکہ ہو۔ اور جو رحمدل ہو اور اپنی رعایا پر یکساں ورشٹی رکھے وغیرہ تو کیا اس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ لفظ وکٹوریہ سنسکرت کا لفظ ہے۔ اسجگہہ کوش والے نے محض اُن اوصاف کو لیا ہے جو کہ ایک ہندو نامدہاری کیطرف منسوب کئے جاتے ہیں۔

پرمان دوم۔ ہندو۔ ادبھت دو روپ کوش ہندو۔ ہندو۔ یہہ دونوں الفاظ صیغہ تذکیر کے ہیں۔ جو دُشٹوں کو جیتنے والا ہے۔ اور جو سرب ورن ہے اُسکا نام ہندو ہے۔ بشن مہاراج کا نام بھی ہندو ہے۔ راجہ کو بھی ہندو کہتے ہیں۔ جوگی بھی ہندو کہلاتا ہے۔

آریہ۔ کیا خوب! کیا یہی آپ کا قومی لفظ ہے جو راجا کے لئے اور یوگی کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اور پھر سوال یہہ ہے کہ آیا آپ اٹھارہوں پورانوں میں بھی کہیں ہندو شبد یوگی کے لئے مستعمل کیا ہوا دکھلا سکتے ہیں۔ اور وشنو مہاراج کا نام ہندو بھی کہیں پراچین گرنتھوں میں نہیں ہے اور ساتھہ ہی اس کے یہہ کوش بھی پراچین مستند کوشوں میں سے نہیں ہے بلکہ نئے فیشن کی سنسکرت ڈکشنری ہے جس کی سند کو کوئی بھی وِدوان نہیں مان سکتا۔

پرمان سوم۔ میرو تنتر کے پچھلے پرکاش میں وید منتر عربی زبان میں لکھے ہیں اور وہ آٹھہ ہزار منتر ہیں۔ بلکہ کہا ہے کہ اُن کے سدہ کرنے والے پنج خان سات بھیر اور نوشاہ مہابلی ہوئے ہیں۔ اور ہندو دہرم کو ناش کرنے والے چکرورتی راجا ہوئے ہیں۔

آریہ۔ صاف ظاہر ہے کہ یہہ گرنتھہ مسلمانوں کی بادشاہت مستقل طور پر قایم ہونے کے بعد لکھا گیا ہے۔ کرپا کر کے اُن عربی زبان میں لکھے ہوئے وید منتروں کا کوئی نمونہ تو پیش کیا ہوتا تاکہ پتہ لگ سکتا کہ آیا وہ وید منتر ہیں یا کوئی جعلی عبارت۔

ہندو۔ وہ ہے پاپی جو دہرم سے رہت کو دوشت کرے یا جو تپ کر کے پاپوں کو دور کرے اور ہند سے دُشٹ منشوں کو دور کرے اور شستروں سے شترو منگولوں کو نشٹ کرے اُسکو ہندو کہتے ہیں۔

آریہ۔ گویا مہادیو پاربتی کو کہہ رہے ہیں کہ ہندو کے فلاں معنی ہیں اور پنج خان وغیرہ اور عربی کے وید منتروں کی کہانی بھی وہی مہادیو جی سُنا رہے ہیں۔ پُرانوں کے مصنفوں نے مہادیو جی کو اعلیٰ درجہ کا شہوت پرست ظاہر کیا ہے۔ اور اُن کے نام سے منتر گرنتھہ بنائے ہیں جن میں کہ شراب مانس اور بدکاری کی بڑی لفرت انگیز تعلیم درج کی ہے۔ اردو دان بھائی مفصل دیکھنا چاہیں تو ہمارے بھوشیہ پُران کی پڑتال اور سنت پربھو دیال جی کے بنائے ہوئے گپت پرکاش کے دو حصہ جات ملاحظہ کریں جن سے صاف معلوم ہو جاویگا

CC0. Gurukul K

کہ یہہ منتر گرنتھہ وام مارگیوں نے مہادیوجی کا نام بدنام کرنے کے لیے بنائے ہیں۔ ورنہ کیا ممکن ہے کہ مہادیوجی سا یوگی اپنی بیوی سے ہمکلام ہوکر ایسی فحش اور گندی باتوں کا اظہار کرے۔ لالہ ٹہاکرداس صاحب اپنے پہران کی کمزوری کو محسوس کرتے تھے۔ اسی لیے فٹ نوٹ دیکر میرو تنتر کا اعتبار قایم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہندو ۔ میرو تنتر نہایت پورانا گرنتھہ ہے اور شیوجی مہاراج کی طرف سے اپنی پیاری استری پاربتی جی کو مخاطب کرکے کتھن کیا گیا ہے۔

آریہ ۔ آپ نے اس گرنتھہ کے پراچین ہونے کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ برخلاف اس کے عربی کے منتروں کی موجودگی اور پنچ خان کا ذکر ظاہر کررہا ہے۔ کہ یہہ گرنتھہ بہت نیا ہے اور نہ ہی شیوجی کا کہا ہوا ہے کیونکہ "منتر گرنتھہ سب شیوجی کے بنائے ہوئے بیان کئے جاتے ہیں اور جو جو خرافات اور فاحشات اُن میں درج ہیں وہ کبھی بھی ایک خاوند اپنی جورو سے مخاطب ہوکر نہیں کہہ سکتا ہے اور چونکہ شیوجی یوگی تھے اس لئے بہی ممکن نہیں ہے کہ وہ ایسی ناپاک تعلیم دیں کہ شراب مانس وغیرہ میں دوش نہیں اپنی نزدیکی رشتہ داروں سے بدفعلی کرنیمیں پاپ نہیں وغیرہ وغیرہ۔

ہندو ۔ شیوجی مہاراج ہندو دہرم کے اعتقاد کے مطابق ترکال درشی اور سروگیہ مانے جاتے ہیں۔

آریہ ۔ ترکال درشی اور سروگیہ سوائے پرماتما کے اور کوئی نہیں ہے۔ لیکن بالفرض اگر شیوجی کو ترکال درشی بہی مان لیوں تب بہی چونکہ ثابت ہوچکا ہے کہ "منتر گرنتھہ شیوجی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں تو یہہ دلیل بے سود ہے۔

ہندو ۔ اُنہوں نے موجودہ کلجگ کے ورتمان ہونیسے پیشتر پیشگوئی کی ہے کہ ہندو دہرم کو ناش کرنے والے پنچ خان وغیرہ کلجگ میں ہوئے ہیں۔

آریہ ۔ آپ نے عجیب دلیل دی جوکہ اپنا بطلان آپ ہی کرتی ہے۔ کرپاکرکے تاریخ ہندوستان میں سے پنچ خان کا جیون چرتر تو نکال دیجئے۔ اگر پنچ خان کوئی ابتک ہوئے ہی نہیں اور نہ آگے کو ہونے کی امید ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی بادشاہت کا تو ہندوستان سے باہر ہی زوال ہے تو پہر آپ کے شیوجی کی پیشگوئی جہوٹھی ٹہرتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہہ منتر ایک بناوٹی نئی کتاب ہے۔

ہندو ۔ اگر کوئی نئی روشنی والا معترض ہوکہ مندرجہ صدر عبارت میں گذشتہ کا بیان آیا ہے تو اُس کو یہہ سمجہہ لینا چاہیئے کہ یگوں کا سائکل (چکر) سب ہندو لوگوں کو منظور ہے اور ست جگ دواپر تریتا کے بعد کلجگ ہمیشہ سلسلے سے آتا ہے اور ہمیشہ اِن یگوں میں ایسے ہی اچار بیوہار اور واقعات پیش آتے ہیں۔ اس لئے شیوجی مہاراج کا گذشتہ کلجگ کے ماجرے کو بیان کرنا قابل قبول ہے جس حساب سے ہندو شبد نہایت ہی پورانا ثابت ہوتا ہے۔

آریہ ۔ یگوں کا چکر تو ٹہیک ہے لیکن آپ کا یہہ دعویٰ بڑا ودچتر ہے کہ ہر ایک یگوں کے چکر میں یکساں آچار بیوہار ہوتا ہے۔ کیا آپ کی مراد یہہ ہے کہ ہر ایک کلی جُگ میں ویدک دہرم سے بگڑ کر۔ پارسی۔ بودھ۔ یہودی۔ عیسائی مسلمان جینی وغیرہ بنتے ہیں۔ پانچ ہزار برسوں کے قریب ہر ایک کلی یُگ کے گذرنے پر مغلوں سے سلطنت چہین کر انگریزوں کا راج آتا ہے اور پہر ۱۸۹۹ء کے درمیان میں سکہوں میں علیحدہ قوم بننے کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور اُس کی غلطی کو جتلانے اور اُنہیں ہندو ثابت کرنے کے لئے لالہ ٹہاکرداس صاحب قلم اُٹہاتے ہیں۔ ہم سمجہتے ہیں کہ آپ اِس قسم کی سلسلہ جنبانی کی بیہودگی کو خود محسوس کرتے ہوں گے۔ پہر یہہ کیا جواب ہے کہ اگر پیشگوئی نہیں تو ہندو شبد کی موجودگی گذشتہ چہترنگی کے کلی یگ میں ثابت ہوتی ہے۔ شیو جی نے گذشتہ کلی یگ کے نسبت لکہا ہے۔

پرمان چہارم ۔ کالکاپوران ۔ زمانہ بلوان سے کلجگ کے دہرم کو اُنکوں سمیت لقمہ کرجانے اور دیوتوں سے پرتہوی کے چہُپ ہوجانے پر ہندو لوگ بندہیاچل پربت میں گھُس گئے۔

آریہ ۔ پُران اٹہارہ ہیں۔ اُن میں کالکا پُران کا کہیں نام ونشان نہیں ہے۔ اپ پُرانوں میں البتہ کالکا پُران شمار کیگئی ہے۔ لیکن ہندوؤں کے بندہیاچل پربت میں گھسنے کا واقع بطور گذشتہ بیان کیا گیا ہے۔ گویا یہہ اُپ پُران مسلمانوں کی بادشاہت کے مستقل طور پر قایم ہوکر چاروں طرف پہیل جانیکے بعد لکہا گیا ہے۔ پہر اس میں ہندو شبد کی موجودگی کچہہ تعجب پیدا نہیں کرتی۔

ہندو ۔ اور بہی سنسکرت کی کئی پُستکوں مثلاً ہیمنت کوئی اور پارجات ہرن ناٹک وغیرہ میں ہندو شبد کا پریوگ آیا ہے جن کو بخیال طوالت قلم انداز کیا جاتا ہے۔

آریہ ۔ یہاں پرانوں کی قدامت کی بہی حد ہوگئی۔ پارجات ہرن ناٹک اگر پرامانک ہے تو بہائی صاحب دکھوٹسویہ پُران اور رپن ستوترکیوں پرامانک نہیں۔ اُنہیں کی سند پیش کردی ہوتی۔ یوں تو سنسکرت کی سینکڑوں پُستکیں روز نکلتی ہیں جن کا پرمان پیش کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ایک نیا پرمان ہم آپکی طرف سے جلندہر دہرم سبہا کی امداد چہپی ہوئی رپورٹ میں سے نکال کر پیش کرتے ہیں۔ جہاں لکہا ہے۔

"اِندو بنش کی اس پرہوتا ئی
پران جائیں پر دہرم نہ جائی"

یہاں اِندو سے ہندو بنانے کی کوشش کی ہے۔ اب ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ یہہ پرمان کہاں کا ہے۔ ہم ابہی بتلاتے ہیں۔ گوسائیں تلسی داس جی نے اپنی رامائن میں لکہا ہے۔

رگہوکل ریت سدا چل آئی
پران جائیں پر دہرم نہ جائی۔

ہمارے دہرم سبہا کے روشنضمیر سکرٹری نے پہلے پد کی جگہہ "اِندو بنش وغیرہ" جوڑ کر ہندو بنش کی مہما گا کر ہندو شبد کو پراچین ثابت کردیا۔ ٹہیک یہی حالت لالہ ٹہاکرداس صاحب کی کوشش کی ہے۔

یہاں تک تو ہم نے لالہ ٹہاکرداس کے پیش کئے ہوئے پرانوں کی پڑتال کرکے ثابت کردیا کہ اُن کے پرمانوں سے ہندو سنسکرت زبان کا شبد ثابت نہیں ہوتا۔ اب ہم ایک ایسا امر واقع پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ پورانک ودوان بہی سدا سے ہی ہندو شبد کو یون بہاشا کا شبد مانتے آئے ہیں۔ اور صاف ثابت ہوجاویگا کہ ہندو شبد کی حمایت اُس وقت سے شروع ہوئی ہے جب سے کہ رشی سوامی دیانند کی شکشا کے مطابق آریہ سماج نے اس نفرت انگیز نام سے کنارہ کشی کرکے آریہ پدوی کو گرہن کرنے کی

ایڈیٹوریل نوٹس

تم نے سکھوں کی بارش کردی ہے۔

پربھو! تمہارا دھنیہ واد اس کمزور زبان سے کیسے ادا کریں۔ تم نے ہمارے لئے جل - پون اور سُگندھی کا چشمہ بہا دیا۔ کوڑھی اور کنگال کے لئے بھی وہی ہوا چلتی ہے اور وہی پانی بہتا ہے جو کہ ایک تندرست اور امیر آدمی کے لئے۔ تم نے اپنے دان میں کوئی تمیز نہیں کی۔ تمہاری نظروں میں راؤ اور رنک ایک ہی سمان ہیں لیکن ہم اپنے ہی کرموں سے اپنی حالت کو خراب کر لیتے ہیں۔ تم نے ہمارے لئے سکھوں کی بارش کردی ہے لیکن ہم ایسے موڑھ ہیں کہ تمہاری اس بخشش کو استعمال میں لانا تک نہیں جانتے۔ تم نے اس سنسار کو سورگ دھام بنایا۔ لیکن ہم نے اپنے عمل سے اسے نرک دھام بنالیا۔

پربھو! ہمارے ہردے ملین ہیں۔ ہماری بدھی بل ہین ہے۔ کرپا کر کے آپ اپنی انوگرہ سے ہمیں سیدھے مارگ میں لگا دو۔ تاکہ ہم تمام سانسارک رکاوٹوں سے بچتے ہوئے جیون کے اُدیشیہ کو پورن کرسکیں۔

لالچ بُری بلا ہے۔

آریہ شاستر فرمان دیتے ہیں کہ اگر تم نے پچیس برسوں کی عمر تک برہمچریہ آشرم کا پالن کیا ہے تو ۵۰ برسوں کی عمر کے بعد تمہیں ہرگز گرہستھ آشرم میں نہیں رہنا چاہئے۔ تمہیں اُس وقت اپنے حاصل کئے ہوئے تجربہ سے کام لیتے ہوئے پرمیشور کی عبادت میں مشغول ہوجانا چاہئے۔ انگریزی گورنمنٹ نے شاستروں سے بے بہرہ ہونے کے کارن ۵۰ کی حد تو نہ لگائی مگر پھر بھی ۵۵ کی قید لگانی انہیں ضروری معلوم ہوئی۔ لیکن ہم حیرانی سے دیکھتے ہیں کہ ہمارے سودیشی بھائی ۵۵ کے بعد پانچ پانچ برس تک برابر اجازت لیتے چلے جاتے ہیں۔ اور نوکری سے علیحدگی کا نام زبان پر آتے ہی اپنی موت تصور کر لیتے ہیں۔ انگ اپنا کہنا نہیں کرتے جسم کو بھی سخت تکلیف ہے۔ لیکن پھر بھی لالچ اُنہیں علیحدہ ہونے کی اجازت نہیں دیتا یہہ ایک مشہور امر ہے کہ ہندوستانی آدمی پنشن لینے کے بعد بہت کم زندہ رہتے ہیں۔ اور اس کی وجہہ یہہ ہے کہ ہمارے بھائیوں نے روٹی کمانا ہی زندگی کا مقصد سمجھا ہوا ہے۔ کسی ہندوستانی سے اُس کا اُدیشیہ پوچھو تو اُس کے خیالات کی پرواز مکان - کپڑوں اور بچوں کے بیاہ سے آگے نہیں جائیگی۔ لیکن روزی کمانا محض ذریعہ ہے اُدیشیہ کی پورتی کے لئے۔ روپیہ اس لئے نہیں پیدا کرنا چاہئے کہ روپیہ ہی انسان کی منزلِ مقصود ہے بلکہ روپیہ کو محض منزلِ مقصود کی طرف چلنے کے لئے ذریعہ سمجھ کر خرچنا چاہئیے اور ایمانداری سے جو کچھہ پیدا ہوجاوے اُسی پر قناعت کرنا چاہئے۔ جب ہندوستانیوں نے روزی کمانے کو ہی زندگی کا مقصد سمجھا ہوا ہے تو ملازمت سے علیحدہ ہوتے ہی اُن کو بڑا بھاری صدمہ پہونچتا ہے۔ جو کہ اُنہیں بہت جلد سمان بھومی یا گورستان میں پہونچا دیتا ہے ہم نے افسوس سے دیکھا ہے کہ بعض اوقات ملازمت کو قایم رکھنے کے لئے بڑے بڑے معزز دیسی اہلکار جھوٹھہ بول کر اپنی عمر گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب کہ آریہ سماج کے ممبروں کے اندر بھی اس قسم کے انسان موجود ہیں تو سمجھو اور سوچو کہ کس قدر کام ویدک دھرم کے سیوکوں کیلئے اب تک باقی ہے۔

ریویو

مضمون دربارہ نقصانات شادی صغرسنی و فوائد تعلیم نسواں جو بموقع وارشکوتسب ۱۸۹۰ء آریہ سماج لودہیانہ لالہ رامجیداس صاحب خزانچی لودہیانہ نے پڑھا تھا قیمت فی جلد ۱/ مفت تقسیم کرنے والوں کیلئے عہ کی ۱۶ جلدیں۔ خریداری کی درخواستیں بنام لالہ لبھورام منتری سکرٹری آریہ سماج لودہیانہ بھیجنی چاہئیں۔ یہہ لیکچر جس وقت لالہ رامجیداس نے پڑھا تھا ہم نے اسے اُس وقت بھی سُنا تھا۔ اُردو تو زباندانی کا لکھا ہوا ہے ہی لیکن مضمون کو ادا

ایک بڑے دلچسپ پیرایہ میں کیا گیا ہے ہمیں تعجب ہے کہ ایسا عمدہ رسالہ اب تک کیوں پڑا رہا۔ شاید اس لئے کہ ہمارے منتر خزانچی صاحب نے اس کی اشاعت کیطرف توجہہ نہیں دی۔ ہماری رائے میں لڑکوں کی میلوں پر تقسیم کرنے کے لئے یہہ عمدہ کتابوں میں سے ہے۔

آریہ سماجک خبریں

گڑھی عبداللہ خان میں پنڈت لکھنرام جی اُپدیشک پنچم اوتر آریہ پرتی ندھی سبھا نے بڑی مؤثر و یاکھیان دیکر ایک نیا آریہ سماج قایم کیا۔ جس کے گیارہ ادھیکاری اور ممبران بنے اور لعہ سالانہ چندہ لکھا گیا۔

لکھنؤ آریہ سماج کے بوسودھ پیارے ممبر اننت چاند ادکاری بہت بڑا حصہ آریہ مندر لکھنؤ اور اینگلو ویدک کالج ممالک مغربی و شمالی کے لئے دان دیکر وان پرستھہ آشرم میں پرویش کر گئے تھے۔ وان پرستھہ آشرم دھارن کرنے پر لکھنؤ سماج کے ممبروں نے آپ کو ایک ایڈریس دیا تھا جو کہ ۱۳ مئی کے آریہ ورت اخبار میں چھپا ہے۔

مونگھیر میں برہمچاری نتیانندجی مہاراج اور پنڈت رودردت جی نے ویدک دھرم کا پرچار بڑے زور شور سے کیا۔ اُس جگہہ آلارام نے شور مچا رکھا تھا۔ آریوپدیشکوں کے ویاکھیان میں تمام مہذب لوگ آتے اور بڑی ہمدردی اور خوشی ظاہر کرتے ہیں۔

آریہ ورت میں ایک سادھو سوامی نندجی کے پرچار کا حال لکھا ہے کیا کوئی بھاشہ بتلا سکتے ہیں کہ یہہ مہاتما کون ہیں اور انکی عمر اور لیاقت کسقدر ہے۔

مول ویدوں کا چھپنا ویدک یَنترالے اجمیر میں ۱۰ مارچ سنہ ۹۹ء سے شروع ہوگیا ہے۔ پچاس جلدیں سُنہری حروف کی چھپ رہی ہیں۔ سنہری چاروں ویدوں کی قیمت عـہ روپیہ ہوگی۔ جو بھائی لینا چاہیں اب سے نام لکھوا دیویں۔

آریہ سماج جلالی کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳ اپریل کو

CC0, Gurukul Kangri Collection

جانے آنند سے سماپت ہوا۔ آریہ پرتی ندہی سبہا پشچم اوتر دیش کی طرف سے پنڈت بدری دت شرما۔ پنڈت کرپا رام شرما وغیرہ شریک جلسہ ہوئے تہے۔ نگر کیرتن میں سکندرآباد کی بہجن منڈلی نے بڑا اثر پیدا کیا۔ عورتیں چنہوں پہ چڑھی بہجن سنکر آنندت ہوتی تہیں پانچ بہائیوں کے یگیوپویت سنسکار بہی ہوں کے موقع پہ ہوئے۔ وید پرچار فنڈ کے لئے پنڈت کرپا رام جی نے اپیل کی جسکو بعد ۱۰ عہ روپیہ کے قریب ملا۔

راہنیں تارپچوں پر آریہ سماج بسی ضلع بدایوں کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا۔ دہرم سبہا کیا تہی شاسترارتہ کے لئے بڑی الکہا چڑہی ہوئی اور اُن کی خاموشی پر پنڈت نند کشور دیو شرما معہ دیگر پنڈتوں کے دہرم سبہا کے جلسہ میں ہی چلے گئے۔ لیکن پورانک دہرم سبہا والوں نے اُن کے جاتے ہی اپنی سبہا وسرجن کر دی۔ آریہ سماج کے لیکچروں میں خوب رونق رہی۔ اور لوگ پرشنوتر کرکے بہی بڑے پرسن ہوئے اپیل پر للعہ وید پرچار فنڈ اور للعہ روپیہ مندر فنڈ کے لئے چندہ جمع ہوا۔

سنیچر ۱۴ مئی ۹۹ء کو لالہ رام کرشن پردہان آریہ سماج جلندہر۔ لالہ منشی رام اور لالہ وزیر چند جی اُپدیشک بستی شیخ درویش میں وہاں کے آریہ سماج کے بُلانے پر گئے۔ یہہ جگہہ جلندہر شہر سے ایک ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر ہے لالہ منشی رام نے دہرم اُپدیش دیا اور نبی بخش راگی نے بڑے پریم سے بہجن گاکر سُنائے۔ حاضرین نے بڑے پریم کا اظہار کیا۔ پہر اُسی وقت لالہ منشی رام نے بستی شیخ درویش کے آریہ مندر کا قبضہ آریہ پرتی ندہی سبہا کے لئے لیا جس کی رجسٹری کہ پہلے ہی سبہا کے نام ہو چکی ہے۔

اتوار ۱۵ مئی کو آریہ سماج جلندہر شہر میں لالہ وزیر چند اُپدیشک نے بڑا اثر اور موثر اُپدیش دیا جس میں منڈک اُپنشد کے منتروں کی ویاکہیا کرتے ہوئے انہوں نے اودیا کے لکشن بیان کئے اور حاضرین کو سچے آریہ بننے کے لئے پریرنا کی۔

شوک کہ لالہ شیو رام جی اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج پشاور کی ۲۰ برس کی عمر ۵ جیٹھ کو ان کے وطن بہون میں انتقال ہوگیا۔ سنسکار وید وکت ریتی انوسار ہوا۔ شہر کی برادری کے لوگ شمشان بہومی تک تو گئے مگر سنسکار شروع ہونے سے پہلے ہی اپنے اپنے گہروں کو چلدئے۔ مرحوم کچہہ عرصہ سے بعارضہ تپ دق بیمار تہی۔ لالہ شیو رام جی نے بڑی جاں فشانی سے ایک سچے آریہ کی طرح اُن کا علاج معالجہ کیا۔ مگر موت کا کوئی علاج نہیں تین چہوٹے چہوٹے بچے چہوڑگئی ہے۔ ایشور لالہ شیو رام جی اور دیگر سمبندہیوں کو شانتی پردان کریں۔

آریہ سماج اجمیر کا انتخاب سال رواں کے لئے حسب ذیل ہوا۔ منشی پدم چند جی پردہان۔ پنڈت کنول نین جی اُپ پردہان۔ لالہ شیو پرساد سکرٹری لالہ متہرا پرساد اسسٹنٹ سکرٹری۔ لالہ لچہمی نرائن کوشادہیکش۔ بابو راول مل پستکادہیکش۔ لالہ نرائن داس اُپ پستکادہیکش۔ سبہاسد انترنگ سبہا۔ بابو رام بلاس جی۔ بابو مادہو رام جی۔ بابو ہربخش جی۔ بابو گہنیا لعل جی۔ بی اے۔ ڈاکٹر رامچندر جی۔ بابو ہیرالعل جی۔ بابو گہنشام داس جی۔

لالہ متہرا پرساد منتری ینگ مینز آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں لکہتے ہیں کہ اس نگر ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں بہی ایشور کی اپار دیا اور مہاتما جگ بہدر پرشوں کی سہائتا سے ایک ینگ مینز آریہ سماج قایم ہوگئی ہے جس کا ستسنگ جلسہ بدہ وار کی شام کو ہوا کرتا ہے اس کو قائم ہوئے دس بارہ روز ہوگئے ہیں ممبروں کی تعداد ۴۳ کے قریب ہوگئی ہے۔

آریہ سماج کوٹہ ایشور کرپا اور سبہاسدوں کے پرشارتہہ سے اچہی حالت میں ہے۔ ہر روز سماج میں باقاعدہ ہون ہوتا ہے۔ اُس کے بعد پرارتہنا ہوتی ہے صبح ۱۰ بجے تک پٹہن پاٹہن بہی ہوتا ہے۔ کئی ایک بہائیوں نے سنسکرت آرنبہہ کی ہے۔ کئی سنسکرت کا ویاکرن پڑہتے ہیں۔ ایک دو صاحب پنڈت بہگت رام جی سے ساکہہ درشن پڑہتے ہیں۔ شام کو پہر ۷ بجے سے ۹ بجے تک وہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ آئندہ رات کو کتہا بہی ہوا کرتی بُدہ کو ستسنگ سبہا ہوتی ہے تین ہفتے سے برابر اہام پرچرچا ہو رہی ہے۔ اتوار کو بہجن وغیرہ کے بعد پنڈت بہگت رام جی اُپدیشک کتہا کرتے ہیں۔ تین ہفتہ سے استری سماج بہی ہوتا ہے۔ بی بی گوردیوی جی بہجن اور پرارتہنا کرتی ہیں۔

رائیکوٹ۔ پنڈت رام رتن جی پرچارک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے ۱۰ مئی کو لالہ سادہو کشن کی پُتری کا بواہ سنسکار ودہی کے انکول کرایا۔ لالہ صاحب نے حسب ذیل دان دیا۔ وید پرچار فنڈ ملعہ۔ گورکل ۳ عہ کنیا مہاودیالہ ۴ عہ کنیا اناتہہ آلہ ۲ عہ لیکہرام میموریل فنڈ ۲ عہ۔ یتیم خانہ فیروزپور ۲ عہ۔ آریہ سماج رائیکوٹ ۲ عہ۔ بواہ کرنے والے پنڈتوں کو لعہ روپیہ دکشنا میں دیا۔ یہ بواہ بہت اُتم ہوا۔

بسیاں لالہ جنوڑ رام جی سبہاسد آریہ سماج بسیاں کی پُتری کا بواہ بہی پنڈت رام رتن جی نے سنسکار ودہی کے انکول کرایا جس کا پربہاو بہت اچہا ہوا۔ لالہ صاحب نے نمن لکہت دان دیا۔ وید پرچار فنڈ ۲ عہ لیکہرام میموریل فنڈ ۲ عہ آریہ کنیا اناتہہ آلہ جلندہر ۲ عہ۔ آریہ سماج بسیاں ۴ عہ بسیاں میں آریہ سماج کا بندہان ہر ایک بواہ پر ۲ عہ مقرر ہوگیا ہے کئی بواہوں کے روپئے آچکے ہیں۔

جگراواں لالہ بنارسی داس جی سابق منتری آریہ سماج جگراواں کے بہتیجے کا نام کرن سنسکار وید وکت ریتی انوسار ہوا۔ اسی شبہہ اوسر پر لالہ صاحب نے تمام ساماجک بہائیوں کو پریتی بہوجن دیا۔ مبلغ ۲ عہ ووکل سماج کو دان ملا۔

مردان لالہ لال چند سکرٹری آریہ سماج مردان تحریر فرماتے ہیں۔ آج بتاریخ ۱۰ مئی ۹۹ء بروز بُدہ وار پنڈت شیو ناتہہ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے ویدک دہرم کی فضیلت پر ایک منوہر ویاکہیان دیا۔ حاضرین کی تعداد ۳۰۰ تہی۔ پنڈت صاحب کی باریک

بیانی اور سادگی مزاج سے لوگوں کے دلوں پر بہت اثر ہوا۔ دوسرے دن ویدوار بھگتی وشہ پر لیکچر دیا۔ حاضرین کی تعداد ۴۰۰ تھی۔ اِس دقیق مضمون کو پنڈت صاحب نے بذریعہ وید منتروں کے آسان لفظوں میں فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بیان کیا۔ تیسرے دن شنگروار پنڈت صاحب نے یوگ کے آٹھ سادھنوں پر ایک مدلل و دلچسپ ویاکھیان دیا۔ حاضرین کی تعداد ۵۰۰ تھی۔ ہفتے کے دن بباعث آندھی و بارش کے ویاکھیان نہ ہوسکا صرف تالاب پر جیو آتما کے بارے میں چند پرشن اُتر ہوئے۔ جن کو سُنکر لوگ بہت پرسن ہوئے۔ اتوار کے دن پہلے ہون کیا گیا۔ زاں بعد پنڈت جی نے ہون کی خوبیاں بیان کرنے کے بعد سرشٹی اُتپتی پر جو کہ ایک گوڑھ وشہ ہے وید کے پرمانوں سے ایک با دلیل ویاکھیان دیا۔ اور دیگر مذاہب کی کتابوں سے نمونہ مُشتے از خروارے پیش کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ آریہ سماج ہی سائنس کے رُو سے سرشٹی اُتپتی کو مانتی ہے۔ پھر آریہ سماج کے بانی کے مِشن کی خوبیوں کو لوگوں پر عیاں کیا۔ اور فرمایا۔ کہ ایسے برہمچاری پھر گوروکل ہی سے نکل سکتے ہیں جو کہ مُلک کا سُدھار کریں گے اور جن کے قایم کرنے کا بیڑا شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اوٹھایا ہے۔ اِس کے بعد لوگوں نے اِن کا دھنیہ واد کیا۔ سامعین ۷۰۰ سے زیادہ تھے۔ سوموار صبح پنڈت جی بطرف نوشہرہ تشریف لے گئے۔ ۶ر آنہ کرایہ از مردان تا نوشہرہ دیا گیا۔ مبلغ ۳ھ؎ بدیں تفصیل وید پرچار فنڈ ۳ یتیم خانہ فیروزپور ۱ر گوروکل ۳ پنڈت جی کو دئے گئے۔ آشا ہے۔ کہ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا اِسی طرح اِس چھوٹی سی سماج کی بذریعہ اُپدیشکان خبر گیری کرتی رہی تو سماج تھوڑے ہی عرصہ میں رونق پکڑ جاوے گی۔ اُمید کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنڈت جی کو پشاور سے واپس آتے ہوئے یہاں پھر ایک ہفتہ تک قیام کرنیکی اجازت دیگی۔

ہانسی ضلع حصار۔ لالہ پنا لال جی پردھان آریہ سماج ہانسی تحریر فرماتے ہیں۔ ۱۴ مئی ۱۸۹۹ء کی صبح کو پنڈت پورنانند جی بھوانی سے ہانسی تشریف لائے۔ اور ۱۳ و ۱۴ تاریخوں کو مندرجہ ذیل مضمون پر دو لیکچر دئے۔ ورن بیوستھا۔ آریہ سماج کیا تعلیم دیتا ہے اور لیکچر اتی منوہر اور موثر تھے۔ حاضرین جلسہ پہلے روز ۲۵ یا ۳۰ تھے۔ لیکن دوسرے روز حاضری ۷۰-۸۰ آدمیوں کی تھی۔ اتوار کو ستیا ہک جلسہ سماج میں اُنہوں نے اوپاسنا اور کتھا کرائی۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اس سماج کی طرف خاص دھیان دینا چاہیئے کیونکہ یہہ سماج بہت کمزور حالت میں ہے۔

تازہ خبریں اور رائیں

سوامی وشودہانند جی پورانک مت کے مشہور فاضل کا دیہانت کاشی نگر میں ہوگیا ہے۔ آپ مہمان کے بڑے ماہر گنے جاتے تھے۔ اور کئی راجوں کے گرو تھے۔ اسوقت جبکہ سنسکرت کے اعلیٰ ودوانوں کا ابہاو ہے سوامی وشودہانند سے پنڈتوں کا علیحدہ ہونا بڑا ہی نقصان دہ ہے۔

کیا دھرم سبھائیں سنسکرت کی تعلیم بند کرکے انگریزی کے سکول کھول کر امید رکھتے ہیں کہ ورن آشرم دھرم کی رکشا ہوسکیگی؟

مہاراجہ بڑودہ کا دم فی زمانہ اِس مُلک میں غنیمت ہے۔ جنہاں دھرم میں شریمانوں کو مورتی پوجا آدی خرابیوں سے نفرت ہے۔ وہاں صنعت اور حرفت کو ترقی دینے میں بڑی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ حال میں ہی آپ نے رن چھوڑ داس خوشحال داس لوہار کو خاص تعلیم کے لئے سوئٹزرلینڈ میں بھیجا تھا۔ اب مسٹر خوشحال داس بڑے اُستاد بنکر آئے ہیں۔ مہاراجہ صاحب کے جواہر خانہ کے کارکُن ہیں اور اپنے پرائیوٹ کام بھی کرتے ہیں۔ یہہ مہاشہ انگریزی طریقہ پر زیور اور گھڑیاں طیار کرسکتے ہیں۔ کیوں نہ گھڑی کا کارخانہ بڑودہ سے جاری ہو۔

اجمیر میں حسب وصیت پنڈت منا لعل جی آریہ سماج کی طرف سے ایک ناگری ہت کارنی سبھا کھلی ہے۔ جس کا مُدعا ہے کہ دیوناگری بھاشا کو ترقی دی جاوے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہمارے نئے وایسرائے لارڈ کرزن صاحب کا خیال ہے کہ افسران سول کی تبدیلیوں کا زمانہ لمبا کردیا جاوے تاکہ اُن کو خاص ضلعوں سے واقفیت حاصل کرنے کا موقع مل سکے۔

امریکہ کی ولایت میں دولت بہت زیادہ ہے اسلئے وہاں جن جانوروں سے پریم ہوجاوے اُن کے تجہیز و تکفین میں بھی بہت سا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اب اس انتظام کے لئے ایک خاص کمپنی بنائی گئی جو ہر قسم کا سامان اس کے متعلق مہیا کیا کریگی۔

انگلستان کی ولایت میں اب جنیر لواہ میں تنزل ہوتا جاتا ہے۔ اِس لئے نہیں کہ وواہ کے متعلق خیالات کچھ اعلیٰ ہوگئے ہیں۔ بلکہ غالباً اس لئے کہ بواہ میں پابندی سے آزاد رہنا مرد اور عورت دونوں پسند کرتے ہیں۔

اخبار ریویو رپٹی سرونٹ میں ایک خط کسی نامہ نگار کا چھپا ہے۔ جس میں کہ مجیٹھہ ضلع امرت سر میں جو جو کام عیسائی مشنریوں نے کئے ہیں اُنکی بڑی تعریف کیگئی ہے۔ منجملہ اور باتوں کے یہہ بھی درج ہے کہ عیسائیوں کی مشنری پاٹھشالا میں دو سو لڑکیاں پڑھتی ہیں ہمیں نہایت افسوس ہے کہ آریہ سماج کو کافی مدد نہیں ملتی ورنہ ممکن نہ تھا کہ ستری شکشا کا کام عیسائیوں کے ہاتھ میں جاتا۔ علاوہ ازیں نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں کہ زنانہ ہسپتال بڑا کام کر رہا ہے۔ اور اِس سے بھی زیادہ کام کرے اگر ہندو لیڈی ڈاکٹر رکھ لی جاوے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ یوں تو ہم سب جانتے ہیں کہ انگریزی دوائی کو پنڈت نہیں بناتے تاہم ستریوں کو بہلانے کے لئے بظاہر ہندو لیڈی ڈاکٹر رکھنی چاہیئے۔ عجیب زمانہ ہے کہ پوتنا اور دھرم کے نام پر لوگ بخوف مکاری کی تعلیم دے رہی ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جب **لارڈ روزبری** کو زبان کا چسکا زیادہ تہا تو اُن کا باورچی ایکہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا تہا۔ ہندوستانی اکسٹرا اسسٹنٹوں سے تو ولایت کی باورچی مزے میں ہیں۔

امریکہ ہی عجیب دولت مند ملک ہے۔ ایک ریلوے کمپنی نے اپنا کل سامان جو ۷۰ ۴ میل ریل کے متعلق تہا۔ فروخت کرنے کا اعلان دیا۔ آدہ گھنٹہ میں نیلام کے شرائط پڑہے گئے۔ اُس کے بعد جب پہلی بولی کی باری آئی تو ایک صاحب آگے بڑہ کر فرمانے لگے۔ کہ میں چہہ کروڑ ڈالر (قریباً بیس یا اکیس کروڑ روپیہ) دیتا ہوں اس پر چونکہ کسی نے بڑہکر بولی نہ دی۔ اس لئے نیلام اُنہیں کے نام ختم ہوا۔ لیکن افسوس کہ ایسے ایسے امیر لوگ ہی جو بیس کروڑ روپیہ کا سودا ایک منٹ میں کر ڈالتے ہیں۔ دُکھہ سے بری نہیں۔

احتیاطی کیوجہہ سے بعض اوقات لوگ عجیب غلطیاں کر بیٹہتے ہیں ایک انگریزی اخبار نے ایک گرجا کا ذکر لکہتے ہوئے اُسے اپنے بچانے والے کی گرجا ظاہر کیا۔ خبر کو نقل کرتے ہوئے ٹربیون لاہور کے ایڈیٹر نے ہی مسیح کو اپنا بچانے والا مان لیا۔

دہلی کا مجوزہ ہندو کالج ۸ مئی ۹۹ء سے کھل گیا ہے۔ اب تک دو بنگالی مہاشہ انگریزی اور ریاضی کے لئے اور ایک مولوی و ایک پنڈت پڑہانے کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔

دوآبہ ہائی سکول جلندہر شہر میں ۱۶ مئی ۹۹ء کو لالہ بدریداس ایم اے پلیڈر سکرٹری سکول منیجنگ کمیٹی نے برقی طاقتوں کے کرشمے بذریعہ اوزار دکہلاتے ہوئے بڑا مفید لیکچر طالب علموں کے فائدہ کے لئے دیا۔ جس میں بجلی کی اصلیت وغیرہ کا حال عام فہم زبان میں ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی۔ باوجودیکہ آندہی چلتی تہی اور گرد اڑ رہی تہی۔ تاہم حاضری دو سو کے قریب تہی۔ امید ہے کہ لالہ بدریداس جی سائنٹفک مضامین پر خاص لیکچر دیا کریں گے۔

انگلستان کے مشہور شاعر کپلنگ صاحب ولایتی نواب بنائے جاویں گے۔

کلکتہ میں بیماریوں وغیرہ کے موقعوں پر ہندو سنکیرتن پارٹیاں ایشور کا گن انوواد گاتی ہوئی گہوما کرتی تہیں جس سے کہ اُن کا وشواس تہا کہ آفت بہت کچہہ دُور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں نے بہی شروع کر دیا تہا اب حکم جاری ہوا ہے کہ بلا اجازت پولیس کے ایسی سنکیرتن پارٹیاں شہر کی گشت نہ کیا کریں۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

لالہ ہری رام۔ کٹاکش راج کے میلے پر جو پرچار ہوا تہا اُس کا حال پہلے چہپ چکا ہے اب دوہرانے فایدہ نہیں ہے ۔ (ایڈیٹر)

آریہ برادری

از لالہ گینڈا مل ورما

نمبر ۳

گذشتہ اشاعت سے آگے

آریہ سماج میں تو جہاں تک دیکہا جاتا ہے سوائے بچوں کی پہیلیوں یعنی ست دہرم پرچارک کے اشتہاروں کے کہ "ایک دس سالہ کنواری کنیا کے لئے جو کچہہ لکہی پڑہی بہی ہے ایک ایسے اور ایسے بر کی ضرورت ہے" اور کوئی انتظام نظر نہیں آتا اور ایسی کئی اشتہار برسوں سے چہپ رہے ہیں آجتک اُن پر کوئی توجہہ بہی ہوتی ہوئی نظر نہیں آئی۔ اس بد انتظامی اور آریہ برادری کے نہ ہونے سے نہ صرف جدید ممبروں کے پیدا ہونے میں روک ہو رہی ہے۔ بلکہ سیکڑوں سابقہ ممبر آئے دن مشکلات کا سامنا نہ کر سکتے ہوئے ویدک دہرم سے مجبوراً پتت ہو کر آریہ سماج سے ماری شرم کے علیحدہ ہوتے ہوئے دکہائی دیتے ہیں۔ اور جو ممبر ہیں وہ بحالت ملازمت باہر تو ممبر ہی رہتے ہیں اور آریہ بہی مگر وواہ وغیرہ سنسکاروں کے موقعوں پر گہر میں اپنی برادری کے روبرو آریہ یا ماجک خیالات کو خیرباد کہہ کر جوں کے توں ہندو بن جاتے ہیں ان میں سے اکثر تو رخصت سے واپس آکر یا رسومات متعلقہ سے فراغت پاکر پہر چولا بدل لیتے اور نمستے نمستے کا شور مچاتے ہیں اور بعضے آلس میں پڑ کر ہندو کے ہندو ہی بنے رہتے ہیں اور سماج کی طرف بہولے سے بہی پہر کر جہانکتے تک نہیں۔ اگر کوئی پوچہے تو مُنہہ چڑہا کر کہہ دیتے ہیں کہ سماج میں پارٹی فیلنگ ہونے سے ہمارا دل سماج کی طرف سے کہٹا ہو گیا ہے۔ اس لئے ہم جانا پسند نہیں کرتے۔ غرضیکہ انیک طرح کے گہپن اور آتم ہتیا (ضمیر کے برخلاف کہنا) کا کارن صرف یہی امر ہے جس سے کہ لوگوں کا ناک میں دم ہو رہا ہے۔ ضلع سیالکوٹ میں ایک قصبہ ہے۔ وہاں مجہے بحالت ملازمت ایک عرصہ تک رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہاں کے ایک شرما یعنی برہمن آریہ مہاشہ کہیں کوئٹہ کی طرف ملازم ہیں۔ انہیں دنوں وہ اپنی کنیا کا وواہ کرنے کے لئے رخصت لیکر اپنے گہر میں آئے اور علانیہ طور پر بڑی شوق سے ظاہر کیا کہ میں اپنی چہتری کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے کروں گا۔ چنانچہ ایک پنڈت بہی لاہور سے خاص طور پر منگایا گیا۔ اس سے پہلے تو لڑکے کے والدین یعنی آریہ مہاشہ کے سمبندہی بہی قبول کرتے تہے کہ ویدک ریتی سے سنسکار کرایا جاوے۔ ہم کو کوئی عذر نہیں ہے۔ لیکن جب برات آئی اور سنسکار کا سمہ آیا تو شہر میں چونکہ پہلے سے ہی اودہم مچ رہا تہا اور عام ہندوؤں میں عموماً اور برہمن برادری میں خصوصاً ویدک سنسکار کے برخلاف منصوبے ہو رہے تہے۔ اس لئے جب موقعہ آیا تو مخالفوں نے ادہر تو لڑکے والوں کو یہہ حکمہ دیا کہ تم دہرم بھرشٹ نہ کرو اور لڑکی چونکہ ایاں (ایک ہندو رسم) پڑ چکی ہے اس لئے اپنی غرض کو بیاہ دیویں گے۔ تم حوصلہ رکہو اور آریہ ریتی سے صاف انکار کرو اگر بیاہ نہ دیو گے تو ہم اسی ذات کی اپنی لڑکی تم کو بیاہ دیویں گے۔ اور

اُدہر لڑکی کی ماں کو یہہ دہمکی دی کہ تمہارے کو ڑم کہتے ہیں کہ ہم لڑکی نہیں بیاہیں گے - اگر ایسا ہی ہوا تو تمہاری لڑکی گویا رانڈ ہی بیٹھی رہے گی - اور اگر آریوں کی ریت سے بیاہی گئی تو چنڈال ہو گئے نہ کوئی دہرم رہا نہ کرم اور نہ کوئی جُپ ہوگا - لڑکی اسطرح ضایع ہو گی - اور برادری میں حُقہ پانی الگ بند ہوگا - اسپر وہ زنانی اپنی زنانہ کرتوتوں پر اوتر آئی اور کہنے لگی کہ اگر ایسا ہوا تو میں اُسیوقت لڑکی کو ہلاک کردونگی اور خود کوئیں میں کود کر یا زہر کہا کر مرجاؤنگی - آخر مشورہ ہوکر یہاں تک سکہا شاہی ہوئی کہ مخالفوں نے زبردستی اور سینہ زوری سے لڑکی کے پتا مہاشہ کو پکڑ کر ایک کوٹہری میں بند کرکے باہر سے تالا لگا دیا اندر وہ ٹکریں مارتا رہا - اور باہر پوپ لیلا ہوتی رہی اور جو جو پارٹ اس ٹکے لیلا میں پتا کی طرف سے لیا جاتا تہا وہ بہی کنیا کی شری متی ماتا جیو سے ہی لیا جب اس ناٹک کے ختم ہونے پر آریہ مہاشہ کو باہر نکالا گیا تو وہ کبہی تو کہتا تہا کہ میں کوئیں میں کودتا ہوں کبہی کہتا تہا زہر کہا کر مرتا ہوں - لیکن پہچتائے کیا ہوتا تہا جب چڑیا ہی چُگ گئی کہیت - پس وہ بیچارا اپنا سا مُنہ لیکر روتا پیٹتا ہوا برات وغیرہ کو وہیں چہوڑ چہاڑ کر روانہ بجانب کوئٹہ ہوا - معلوم نہیں اب نمستے بہی کہتے ہیں یا نہیں - فرمائے یہہ بیاہ ہوا یا ماتم - پہر اُس قصبہ کے نزدیک ایک گاؤں کے ایک صاحب ممبر - قوم کے زرگر ہیں - اُدہر ہی کہیں ملازم ہیں - اُن کے لڑکے کا بیاہ تہا - آپنے لاہور شرمتی آریہ پرتی ندہی سبہا کے نام کوئٹہ سے ہی ایک ضروری تار دیا کہ ایک پنڈت وواہ سنسکار کے لئے ہمارے گاؤں میں ہمارے پہونچنے سے پہلے فلاں تاریخ تک بہیجدو - چنانچہ ایک پنڈت تاریخ مقررہ پر وہاں آ گیا - انہیں دنوں ایک اُپدیشک مہاشہ بہی ہماری سماج میں آئے ہوئے تہے - وواہ والوں نے لاہور سے آنے والے پنڈت کی انتظار میں بے خبر ہوکر ہماری اِس سماج میں پیغام بہیجا کہ چونکہ لاہور سے

اب تک پنڈت نہیں آیا ہے - اس لئے پنڈت موجودہ سماج کو یہاں بہیجدو - ہم نے بمشورہ پنڈت صاحب اُن کو جواب دیا کہ چونکہ برات تمہاری اسی راستے سے جائیگی - اس لئے پنڈت صاحب یہیں سے ہمراہ ہولینگے - مگر دوسرے دن ہم انتظار میں ہی تہے کہ دولہا صاحب معہ اپنے چند براتیوں کے آنکلے اور اِدہر اُدہر کی دو چار باتیں بنا کر کہنے لگے کہ پنڈت جیو تو لاہور سے ہی آگئے تہے - لیکن چونکہ دولہا کے والد صاحب اب تک نہیں آئے شائد اُن کو رخصت نہیں ملی - یا کوئی اور سبب ہوگیا ہوگا - اس لئے اب پنڈت جیو کی ضرورت نہیں ہے - چنانچہ لاہور سے آئے ہوئے پنڈت کو بہی واپس کردیا گیا ہے - ہم نے کہا کہ اگر وہ نہیں آئے تو کیا مضایقہ ہے بیاہ اُن کا تو نہیں ہوگا - بیاہ تو دولہا کا ہونا ہے - تم پنڈت جیو کو لیجاؤ - اور سنسکار ویدک ریتی سے کراؤ - مگر دولہا اور اُن کے چچا جیو نے کہا کہ چونکہ براتیوں نے ناچ تماشا شراب کباب کا بندوبست کیا ہے - اور سب سامان ہمراہ ہے اور سب کے سب کہانے پینے والے ہیں - اس لئے کوئی بہی ویدک سنسکار پر رضامند نہیں ہے - اور شاید اگلے بہی راضی نہ ہوں گے - ہاں ویسے اگر پنڈت جیو برات میں شامل ہونا چاہیں تو بڑی خوشی سے جا سکتے ہیں - واہ کیا خوب آریہ پرتی ندہی سبہا کے اُپدیشک نہ ہوئے براتیوں کی کمی پورا کرنے کا سامان ہوئے ۰ اب ہمارے آریہ بہائی یعنی دولہا کے والد نے تار تو بڑی خوشی سے دیدی مگر مثل دہی ہوئی کہ بلی تو بنائی مگر میاؤں کون کرے - جب گہر والوں نے اطلاع دی کہ اگر ویدک ریتی وغیرہ کا کوئی گمان رکہتے ہو تو معاف ہی رکہو - یہاں یہہ دم نہیں پڑیگا - چونکہ آریہ مہاشہ ایک سیانی قوم کے آدمی تہے - سانپ اور لاٹہی کی مثل پر عمل کرکے وقت کو بڑی حکمت سے ٹال دیا یعنی اپنے ہم خیالات پُرشوں سے بہی بچے رہے اور کام بہی وہی ہوا جو ہونا تہا - ورنہ دلیری کرنہ سکتے اور پنڈت جیو کو اپنے مُنہہ سے جواب دیتے ہوئے شرم معلوم ہوتی - کیونکہ سُنا ہے کہ پیچہے وہ آگئے

بہی تہے اور برات میں شامل بہی ہو گئے تہے - خیر کچہہ ہی کیوں نہ ہو ان سب قباحتوں کا کارن آریوں کا اناریوں سے سمبندہ کرنا ہی ہے - اگر ہمارے آریہ بہائیوں کا گرہسٹم یعنی سمبندہی بہی ان کے خیالات کے آریہ ہی ہوتے تو سنسکار کے فریقین کی اچہیا پورک ویدک ریتی سے ہونے میں کوئی بہی حیل حجت نہ ہوتی - اور نہ ہی آریہ مہاشہ کو اس موقعہ پر چالبازیوں سے کام لینے کی ضرورت پڑتی اور نہ آریہ پرتی ندہی سبہا کا دہن اسطرح اُپدیشکوں کے بہیجنے میں ضایع ہوتا - آریوں کے اناریہ پُرشوں سے اس اوگیہ سمبندہ ہونے کی وجہہ سے جو جو دقتیں آج کل آریہ پُرشوں کی کامیابی اور سماج کی اُونتی میں سدراہ ہورہی ہیں اُن کی پبلک پبلک گواہ ہے - یہہ ہردو نظیریں میں نے اپنے ذاتی تجربہ سے پیش کی ہیں - مگر ان معمولی پُرشوں کا ذکر تو درکنار بڑے بڑے معزز اور وشواسی آریہ پُرشوں کو بعض موقعوں پر سخت سے سخت مشکلات کا سامنا کرنا یا عام شرمندگی کے سبب سماج سے علیحدہ ہونا پڑتا ہے - ست دہرم پرچارک شاہد ہے کہ ماسٹر مُرلیدہر صاحب جیسے بزرگ آریہ بہی اس مصیبت سے نہ بچ سکے اور آئے دن انیک ذریعہ پرچارک مذکور کی زینت بن رہے ہیں اور بنتے رہیں گے - جب تک کہ آریہ برادری قایم ہوکر رشتہ ناطوں میں یوگیہ سمبندہ کا پورا پورا انتظام نہ ہوگا حالانکہ مجہے ذاتی طور پر اس دقت کا سامنا اب تک نہیں ہوا ہے مگر بنظر ہمدردی آریہ پبلک و ترقی آریہ سماج مجہے عرصہ سے اس امر کی دہن لگ رہی ہے - چنانچہ اس بارہ میں مینے کئی ایک سماجوں میں پرائیویٹ چہٹیاں بہی لکہیں - لیکن اکثر سماجوں نے تو جواب سے ہی جواب رکہا - اور چند ایک نے گول مال جواب سے ہی ٹال دیا - پہر بعد میں آریہ سماج پسرور کی طرف سے جبکہ میں وہاں تہا آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے منتری مہاشہ کے لکہت انوسار مجہے پراوپکارنی کے جلسہ سالانہ میں سماج مذکور کی طرف سے مضمون پیش کرنے کی آگیا ہوئی تو اُس موقعہ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

نیت سمجھ کر بیٹھے اپنی دلی مُراد کے حصول کے خیال سے ایک مضمون بعنوان پروپکارنی سبھا کے سالانہ جلسہ میں آریہ سماج پشاور کی طرف سے مضمون تحریر کیا بھیجی ایک پرتی ست دہرم پرچارک میں چھاپی گئی اس مضمون میں بیٹے تین امور آریہ سماج کی اونتی میں رُکاوٹ پیدا کرنے والے ظاہر کئے تھے منجملہ اُن کے تیسرا امر زیر بحث تھا۔ مگر سنتا تھا کون طوطی کی نقارخانوں میں۔

پروپکارنی توجہیا کہ نتیجہ سے معلوم ہوا پہلے سے ہی لاٹھی لئے پروپکار کے پیچھے پھر رہی تھی مگر پبلک نے بھی آج تک کوئی نوٹس اس بارہ میں نہیں لیا۔ اور نہ ہی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے جس سے خاص اپیل کی گئی تھی۔ اب پھر پرچارک میں اسی امر کے متعلق اثر مصیبت کے شکار کسی آریہ مہاشہ کیطرف سے بھی رونا رویا ہوا پڑھ کر مجھے میری پورانی آرزو نے پھر اُکسایا ہے کہ اپنے واویلا کو پھر تازہ کروں۔ اپنی آریہ پبلک کی سیوا میں عموماً اور آریہ سماج کے سرگردگان و آریہ پرتی ندہی کے کارکنان سے خصوصاً نویدن ہے کہ وہ اس طرف ضروری توجہ مبذول فرماکر آریہ برادری کے قایم کرنے کا کوئی یوگ پربندہ کرکے آریہ پبلک و آریہ سماج کو کرتارتھ کریں۔ ورنہ اس وقت کا آریہ پرشوں کی کامیابی اور آریہ سماج کی اونتی میں سدراہ رہنا ایک قدرتی امر ہے اول تو اُمید نہیں ہے کہ کوئی مہاشہ دھیان بھی اس نویدن پر دیوے۔ اگر کچھ توجہ ہوئی بھی تو شاید اس جواب سے ٹال دیا جاوے گا۔ کہ چونکہ گروکل کھلنے والا ہے اس کی کامیابی پر وہاں آشرم کی درستی ہوکر اس کا انسداد خود ہی ہو جاوے گا۔ بات تو سچ ہے لیکن مثل وہی ہوگی کہ "تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مارگزیدہ مُردہ شود" ناظرین اس میں شک نہیں کہ پیاس لگنے پر کوئیں تو کھودے نہیں جاسکتے لیکن اُن کے کھودے جانے کی انتظار میں ہی پیاسے مرجانا بھی تو عقلمندی نہیں ہے۔ جب تک کوئیں نہ کھودی جاویں ضروری ہے کہ ہم اور وسایل سے اپنی پیاس بجھاویں۔ کسی مفید اور مناسب انتظام کی تدبیر تو کسی لایق اور مُدبّر صاحب کے دماغ اور قلم سے ہی نکلنے کی امید ہوسکتی ہے۔ لیکن شیخ چلی والا خیال ظاہر کرکے اپنی عقل کی کُندی کا ثبوت دینے سے بندہ بھی باز نہیں رہ سکتا۔ خواہ پبلک میں ہنسی ہی اُڑے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب تک کوئی مناسب اور مکمل انتظام نہیں ہوسکتا تب تک شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے زیر اہتمام ایک پمفلٹ رسالہ کی شکل میں ماہواری نکلا کرے۔ جس میں تمام ایسے آریہ بروں بالکوں اور پُرشوں کے نام جنکی شادی مطلوب ہے بقید ولدیت قومیت سکونت پیشہ عمر ودیگر ضروری مدارج کے شایع ہوا کریں جن پرشوں کو اپنی یا اپنے کسی سمبندھی کی شادی کرنا مطلوب ہو وہ اپنا یا اپنے اُس سمبندھی کا نام بقید امورات بالا درج ہونے کے لئے بھیجا کریں اور علاوہ اسکے ویدک سنسکاروں کی عظمت وضرورت و سوشل رسومات شادی غمی کی اصلاح کے متعلق ضروری نوٹ ہدایات و دیگر امورات بھی اس میں شایع ہوا کریں اور عام سنسکاروں کی بابت عموماً۔ آریہ وواہ سنسکاروں کی نسبت خصوصاً تاریخ سنسکار سے ایک معقول عرصہ پیشتر اس میں ایک نوٹس بطور اطلاع کے چھپا کرے تاکہ قریب کے سماج یا سماجوں کے چند ادہکاری اس موقعہ پر سنسکار کرانے والے مہاشہ کی سیوا میں بطور ہمدردی برادرانہ سنسکار کی تکمیل میں امداد ضروری کیا کریں۔ اگر مناسب ہو تو تھوڑا تھوڑا دھن بھی قلیل رقومات میں اس موقعہ پر سنسکار کرانے والے بھراتا کی سیوا میں بطور نذرانہ وامداد کے باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی طرف سے بھینٹ ہونا چاہئے (لینا یا نہ لینا گھر والے کی مرضی پر منحصر رہے گا) تاکہ باہر سے گئے ہوئے بھائیوں کے بھوجن آدی کی زیرباری کا احتمال بھی نہ رہے اور علاوہ ازیں سنسکار کے اخراجات میں بھی معقول مدد ہو جاوے۔ مگر اس نذرانہ کا کوئی باقاعدہ حساب کتاب یا موجودہ رسم تنبول کی طرح لین دین رکھنا ضروری نہیں ہے۔ تاکہ کسی کمزور بھائی کو بروقت ادائیگی دقت پیش نہ آوے اور نہ ہی کسی مواخذہ تک نوبت پہونچے۔ جس بھائی کو امداد کی ضرورت نہ ہو اُن کے لئے نوٹس دینا بھی ضروری نہیں ہے۔ اس انتظام ست دہرم پرچارک کے کالموں کو بھی دیگر ضروری امورات کے شایع کرنے میں کافی فرصت ہو جاوے گی اور کنیاؤں کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت بھی نہ رہیگی اور آریہ پرشوں کو اپنی کنیاؤں کے لئے آریہ لوگوں کو بر تلاش کرنے میں بیحد درجہ کی سہولیت ہوگی۔ آریہ برادری قایم کرنے کے لئے ذاتی تمیز کا لحاظ دور کرنا اگرچہ نہایت ضروری ہے۔ لیکن اس تمیز کے دلدادہ صاحبان اس کو قایم رکھتے ہوئے بھی اس عمل سے آریہ برادری قایم کرسکینگے کیونکہ بروں کے دیگر مدارجوں میں سے ذات بھی ایک مدارج ہوا کرے گا۔ جو جس ذات کا بر چاہیگا تلاش کرسکے گا۔ اس صورت میں آریہ پُرشوں کے آریہ پُرشوں سے ہی سمبندھ ہوکر سنسکار کے موقعہ پر بقول شخصیکہ "میاں بی بی راضی تو کیا کریگا قاضی" فریقین کو جو ہم خیالات ہوں گے بڑا آنند پراپت ہوا کرے گا۔ اور نام نہاد برادری یا بہ الفاظ دیگر مخالفوں کو بھی کوئی موقعہ مخالفت کا نہ ملیگا۔ سوائے عدم شمولیت کے اس کی کچھ پرواہ نہ ہوگی۔ جبکہ اپنے آریہ بھائی موجود ہوا کریں گے۔ اُس وقت آریہ پبلک کو آنند اور شانتی پراپت ہوگی۔ اور آریہ سماج کو دن دونی اور رات چوگنی اُنتی ہوگی۔ ہر ایک سنسکار کی تکمیل پر اُس کا نتیجہ بھی بطور اطلاع پبلک اسی رسالہ میں شایع ہونا چاہئے۔ چونکہ اس رسالہ کی اشاعت کے لئے اخراجات کی زیرباری سے آریہ پرتی ندہی سبھا کو سبکدوش کرنا بھی ضروری ہے۔

اس لئے عام آریہ مہاشہ عموماً اور اپنا یا اپنے سمبندھیوں کا نام درج کرانے والوں کو خصوصاً یتھا شکت چندہ ماہواری اس غرض کے واسطے دینا اُچت ہے۔ یہ رسالہ چونکہ ماہواری ہوگا اگر

ضمیمہ کے طور پر ست دہرم پرچارک کے ساتھہ نکلا کرے تو شاید کفایت سے کام ہو سکے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب آریہ مہاشہ نے حال میں ہی سنسکاری مصیبت کا شکار ہو کر اس بارہ میں مضمون لکھنے کی تحریک ست دہرم پرچارک دوارہ کی ہے اُس نے ۱۰؍ روپیہ انعام بھی اس غرض کے لئے پیش کیا ہے کہ اگر کوئی صاحب اس انعام کو پاوے تو اُسے اوچیت ہے کہ وہ اس رقم کو مذکورہ بالا چندہ میں دیدیوے۔ اور اگر یہہ تجویز شرف منظوری پا جاوے تو آریہ پرتی ندہی سبہا کی طرف سے نوٹس کے شایع ہونے پر میں ۵؍ چندہ بالمقطع اُسوقت ادا کرنیکا وعدہ کرتا ہوں اور علاوہ ازیں بعد میں بہی مدد کے لئے یتہا شکت حاضر ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ ادم شم

نوٹ امید ہے کہ سبہا و مہاشہ بہی اپنی سمتی سے کرتارتہہ کریں گے ؛ آریوں کا سیوک

(گنیش داس ورما چہاونی سیالکوٹ)

آریہ جاتی کی ضرورت اور اُس کے قائیم کرنیپر وچار

از ماسٹر آتمارام جی امرتسری

نمبر (۱)

پچھلے سال گرمی کے موسم میں جبکہ میں ملتان آریہ سماج کے سالانہ اوتسو پر گیا تو جہاں ایک طرف اُس سماج کے دہارمک مہاسدوں کے اوتساہ اور اتسو کی غیر معمولی کامیابی کو دیکھکر پرسن ہوا۔ وہاں دوسری طرف ملتان سے ایک مانسک شوک و چنتا اپنے لئے خرید لایا وہ چنتا ابہی تک پورن ریتی سے دور نہیں ہوئی بلکہ اب تک ایک سنجیدہ سوال کی شکل میں من کے سامنے موجود ہے۔ ضروری ہے کہ میں بتلاؤں کہ وہ چنتا کیونکر اوتپن ہوئی اور اُس چنتا کو نوارن کرنیکی کیا ضرورت ہے؟

آریہ سماج کے سچے بہوشن پنڈت گورودت جی کے پریہ پتر کو وہاں جلسہ کے پہلے دن دیکھنے کا مجھے اوسر ملا۔ اور جب مینے سُنا کہ اس ہونہار بالک کی سگائی ہو چکی ہے اور اب تہوڑے ہی عرصہ کے بعد اسکا بواہ ہونیوالا ہے تو اس خبر کے سُنتے ہی من میں انیک پرکار کے مایوسی سے بہرے ہوئے خیال آئے۔ اور میں دل میں کہنے لگا کہ کرموں کی گتی بہی عجیب ہے۔ کہاں وہ گورودت کہ جو اس لڑکے کی شادی امریکہ دیش میں کرنا چاہتا تہا اور کہاں یہہ خبر کہ اس کی سگائی اپنی ہی ہندو برادری میں ہو گئی ہے۔ بے اختیار میری زبان سے وہاں پر نکل گیا۔ کہ آریہ سماج کے لئے اس سے بڑہ کر شرم کا مقام کوئی نہیں کہ اُس کی جڑ سینچنے والے گورودت کا پریہ پتر بال بواہ کی ملعون زنجیروں میں جکڑا جائے۔ مینے اُس وقت مانیہ ور پنڈت منشی رام جی سے بہی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ لیکن وہ بہی کیا کر سکتے تہے۔ وہ کوئی گورودت کی برادری کے چودہری یا سرپنچ نہیں تہے کہ گورودت کی دہرم پتنی کو خارج کرنے کی دہمکی دیکر اس سگائی کو فسق کرا سکتے۔ بجز برادری کے کوئی بہی طاقت وہاں پر پنڈت جی کی دہرم پتنی کو اس ارادہ سے ہٹا نہیں سکتی تہی ؛

مینے اس مضمون پہ اُس وقت وچار کرنا شروع کیا اور دل میں کہنے لگا کہ تو کیوں ناحق شور کرتا ہے چُپ رہ۔ اگر پنڈت جی کی دہرم پتنی آج اس لڑکے کی سگائی توڑ بہی دے۔ اور ۲۵ برس تک اسکو مجرد بہی رکہے تو آخر پہر بہی لاچار اس لڑکے کا سمبندہ کسی جاہل مطلق پوپ لیلا مجسم ہندو برادری کی لڑکی سے ہی کرنا پڑے گا۔ آریہ برادری یا جاتی آجتک بنی نہیں پہر کیا ہو سکتا ہے۔ بجز خاموشی کوئی چارہ نہیں ؛ لیکن جب آنکھوں کے سامنے پنڈت گورودت جی کے برہمچریہ کے متعلق لیکچروں کا چتر آجاتا ہے اُسوقت عجیب بیقراری پیدا ہو جاتی ہے۔ بقول شخصیکہ سُنسنا جاتا ہی جی اور یہ پیچ لاکہوں کہائے ایک منٹ کے لئے بیقراری دور ہوتی ہے تو پہر پنڈت گورودت جی کے یہہ الفاظ کانوں میں سُنائی دینے لگ جاتے ہیں کہ "اگر میں زندہ رہا تو اپنے لڑکے کا پیدا کروں گا اور کہوں گا کہ تو امریکہ میں سے کسی تعلیم یافتہ لڑکی سے سویمبر بواہ کر کے آئیو" حیرانی سخت حیرانی کا مقام ہے کہ کہاں پنڈت جی کا یہہ آدرش کہ دور دیش میں بواہ کرنا سنسکاری ہے اور منش جاتی برادری ہے اور کہاں یہہ تنگ خیالی کہ لڑکا ابہی ... برس کا بہی نہیں ہوا کہ ہندو برادری اُس کا برہمچریہ نشٹ کرنا چاہتی ہے ؛ سجن جنو اگر پنڈت گورودت کے لڑکے کا آج یہہ حال ہو رہا ہے کہ وہ آریہ جاتی یا آریہ برادری کے ابہاؤ کے کارن منحوس ہندو برادری کی پورانک لیلا کا شکار بن رہا ہے۔ تو کل کو ہماری سنتان کی کیا دشا ہو گی۔ کیا آریہ سماج کا مشن اس طرح برباد ہو جائیگا۔ اور گورودت سے دہرم مورتی کی آتما اگر کہیں آکاش میں بچرتا ہوا اس درشیہ کو دیکہتا ہو گا۔ تو وہ ہم پر اپرسن نہ ہوتا ہو گا۔ اس سے بڑہ کر اور کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ جو گورودت پورانک بندہنوں سے سرو سادہارن کو آزادی دلاتا مر گیا۔ اُسیکا پریہ پتر آج اُن بندہنوں کا شکار ہو رہا ہے۔ اور ہم کچہہ نہیں کر سکتے ؛ اور ہماری حیرانی اور بہی دوبالا ہو جائے گی جب ہمیں پتہ لگے گا کہ ایسے پرسدہ آریہ کا پتر پورانک خیالات کی گود میں پلا ... ایسے ہی بہیانک درشیہ چاروں طرف ہمیں ... ہیں۔ دراصل آریہ سماج کی جڑ مضبوط قائم نہیں ... آجتک ایسا ہی عمل رہا ہے کہ ایک خاندان کا ایک ... تو آریہ سماج کا ممبر بن جاتا ہے لیکن کل خاندان ... اور ہندو کا ہندو ہی بنا رہتا ہے۔ اس ایک آریہ کے مرنے کی دیر ہے کہ پہر اُس کی اولاد ویسی کی ویسی ہی ہندو نکلتی ہے۔ جیسی کہ اپنے باپ کے آریہ ہونے سے ... تہی ؛ لاہور آریہ سماج کے مشہور ممبر لالہ ... بالکرام کا حال لوگوں نے سوامی جی کے جیون چرتر میں پڑہا ہو گا۔

یہہ وہ صاحب ہتے کہ جنہوں نے مہرشی کے ست اُپدیش سے متاثر ہوکر ٹہاکروں کی پوٹلی بازار میں ٹیک دی تہی۔ لیکن جب سے لالہ بالکرام سُرگباس ہوگئے اُسدن سے اُس گہر سے آریہ سماج کا چرچا اُٹہہ گیا۔ گو اُن کے دو پتر ہیں لیکن آریہ سماج میں آنے جانے سے اِن کو کچہہ کام نہیں۔ جس پوپ لیلا کو کہ بہادر بالکرام دہکے دیتا تہا آج دی پورانک لیلا اُن کے مرنے کے بعد اُس گہر میں خیمہ لگائے رونق افروز ہے اور امید نہیں کہ کبہی رخصت ہو ٭

آریہ پرشو سوامی دیانند جی اس سے بڑہکر کیا کرسکتے کہ ایسے کرما سورتی پوجکوں کے اُن ہاتہوں سے جن سے کہ وہ اُن پر روز پہول چڑہاتے تہے۔ مورتیوں کو بازار میں پہنکوا دیں۔ لیکن افسوس ہے تو ہم پر کہ جنہوں نے اُن کے احکام کی پوری پیروی کرنی چہوڑ دی ٭ سوامی جی ستیارتہہ پرکاش کے نیسرے سملاس کے ۵۲ صفحہ پر لکہتے ہیں کہ " اس ناستک کو جاتی، بیگنتی اور دیش سے باہر کردینا چاہیے " اسی سملاس کے صفحہ ۳۷ پر لکہا ہے کہ " اِس میں راج نیم اور جاتی نیم ہونا چاہیے کہ پانچویں وآٹہویں ورش سے آگے کوئی اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو گہر میں نہ رکہہ سکے "

اگر راج نیم ہمارے اختیار سے باہر ہے تو جاتی نیم تو ہمارے اختیار میں ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر ہم آریہ جاتی ہی قایم نہیں کرتے تو جاتی نیم کہاں سے آئیگا ٭ راج نیم کے دوئم درجہ پر جاتی نیم کی ستّا ہوا کرتی ہے۔ کیا آپ ہندو برادریوں کے نیموں کی ستّا سے بے خبر ہیں۔ کیا آپ دیکہتے نہیں کہ اِن ہندو برادریوں کے نیموں کے کارن ہی پنڈت گورودت سے رتنوں کے پتر برادری کے لغو احکام کی خلاف ورزی نہیں کرسکتے۔ آریوں کے پتروں کو جس ڈہب سے یہہ لغو برادریاں نچانا چاہیں نچارہی ہے۔ جب اِن پورانک برادریوں کے نیموں کی اتنی طاقت تو کیا اگر آپ آریہ جاتی یا آریہ برادری بناکر اُس کے نیم باندہو گے تو اُنہیں جان نہ ہوگی۔ کیا اگر آج آریہ برادری قایم ہوتی اور پنڈت گورودت جی مہاپریوار کے اُس کے ممبر ہوچلے ہوتے تو پہر کسی کی کیا مجال تہی کہ اُن کے پتر کو پورے برہمچریہ کرنے سے روکدے۔ کیا آریہ برادری ایسے شخص کے لیے مناسب ڈنڈ تجویز کرکے اُس کے کان نہ کہینچتی۔ لیکن آریہ برادری کا جب ابہاؤ ہو تو پہر کیوں نہ پورانک برادری اپنا جوبن دکہائے اور من مانے حکم چلاکر آریوں کی سوتوں کو دہرم سے گرائے ٭ آریہ سجنو! ذرا ایک منٹ کے لیے سوچو تو سہی کہ کیا ہم ویرتہہ پرشارتہہ تو نہیں کر رہے۔ جن پُرشوں کو آج آپ آریہ بناکر خوش ہوتے ہو اُن کے مرنے کے بعد ہندو برادریاں کل اُن کی سنتان کو پہر پوپ بنالیں گی۔ ریت پر عمارت کیسی ہی مضبوط کیوں نہ بناتے جاؤ آخر کو گرے گی۔ آپ آرین فیملی فنڈ کے لئے جتن کر رہے ہو۔ آپ کو دل میں خیال ہے کہ آریہ بہائیوں کی سنتان کل کو بہوکہی نہ مرے۔ لیکن کیا آپ نے کبہی سوچا ہے کہ آریوں کی سنتان جو اُن کے مرنے کے بعد دہرم سے شونیہ ہوکر روحانی بہوکہہ میں مر رہی اور پورانک گُتہہ سے بیمار ہو رہی ہے اور اُن کی کوئی خبر نہیں لے سکتا۔ آپ آریہ بہائیوں کی سنتان کو نِردہن اوستہا میں دیکہہ نہیں سکتے۔ اگر آج پنڈت گورودت کے لڑکے کے گذارہ کے لیے آریہ پرتی ندہی سبہا جتن نہ کرتی تو شاید اُس کا پرساں کوئی نہ ہوتا۔ لیکن اس نردہنتا سے بچانے کے لیے آپ نے جتن کیا ٭ جہاں مادی دہن سے اُس کو دہنوان کرنے کا آپنے اُپائے سوچا وہاں آتمک دہن سے دہنوان کرنے کا اُپائے کیا۔ آپ بہول گئے۔ آج اگر آریہ جاتی قائم ہوتی تو جو لوگ اس بالک کو آتمک دہن یعنی ودّیا اور برہمچریہ سے محروم رکہنا چاہتے ہیں۔ اُن کی خبر لیتی اور اس لڑکے کو آتمک طور پر نردہن نہ ہونے دیتی۔ اس سے بڑہ کر بہلا کوئی شوک ہوسکتا ہے۔ کہ وہ گورودت کہ جو ودّیا اور دہرم دہن سے مالامال تہا اُسی کا لڑکا ودّیا اور دہرم دہن سے محروم رکہا جائے۔ آپ افسوس سے لیکچروں میں کہا کرتے ہو کہ ہم رشی مُنیوں کی سنتان ہیں۔ اور پہر ایسی موکہہ۔ کیا آپ نے اس لڑکے کو یہہ موقع آریہ برادری قایم نہ کرنے کی وجہہ سے نہیں دیا کہ کل کو یہہ افسوس سے کہے کہ میں گورودت کا لڑکا لیکن برہمچریہ سے جین اور آریہ دہرم سے شونیہ ہوں ٭ آئے دن بزرگ آریہ پُرش اپنی سنتانوں کو چہوڑ کر سورگباش ہو رہے ہیں لیکن ہم اُن کی سنتانوں کی رکشا کے لیے کوئی اُپائے نہیں سوچتے۔ لاہور کے لالہ رتن چند باری کا نام کسکو یاد نہیں۔ ان کی اخلاقی جرات کا کرشمہ آپ دوسال ہوئے کہ دیکہہ چکے ہیں۔ اِنہوں نے اپنے ایک رشتہ دار کی بال بہہ ہوا کنیا کے پُنر بواہ کے لیے عملی جتن کیا تہا۔ لیکن صرف چند ماہ ہی ہوئے ہیں کہ لالہ رتن چند کا دیہانت ہوگیا۔ جہاں اُن کی موت کا سماچار شوک جنک ہے وہاں اُس سے بڑہکر شوک دلانے والی یہہ بات ہے۔ کہ آریہ برادری کے ابہاؤ کے کارن اِن کا مرتک سنسکار پوپ لیلا سے ہوا۔ جہاں ایک طرف لالہ رتن چند کا مرتک سنسکار ہوتا ہے وہاں دوسری طرف ہندو مت اُن کے گہر میں جنم لیتا ہے۔ چند ماہ ہوئے کہ میں نے اخبار میں پڑہا کہ جنڈیالہ میں لالہ سلطانی رام کا دیہانت ہوگیا۔ میرے خیال میں وہاں اگر ساتہہ ہی یہہ بہی لکہا ہوا ہوتا کہ جنڈیالہ میں آریہ سماج کے خیالات کی بہی مرت ہوگئی تو کچہہ مبالغہ نہ ہوتا ٭ کہاں تک اس قسم کی مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا جاؤں ہر روز ایک آدہ مثال ایسی آپ کے سامنے آجاتی ہے۔

بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ اگر آریہ سبہاسد اپنی ستریوں کو پڑہانا شروع کردیں یا سماج کے جلسوں کے موقعوں پر اُن کو اُپدیش سُنانے کے لئے اپنے ساتہہ لایا کریں تو یہہ تمام مشکلات اور بلائیں آریوں کے سر پر سے ٹل سکتی ہیں۔ یہہ بات ایک درجہ تک تو درست ہے۔ یہہ ہوسکتا ہے اور ممکن ہے کہ ہماری ستری ہماری اُپائے سے آریہ خیالات کی بن جائے۔ اور ہمارے کسی کام میں دُکہن کاری ثابت نہ ہو۔ لیکن ستری یا اولاد کا بہی آریہ ہونا ہم کو اس مشکل سے نجات نہیں دلاسکتا فرض کرو کہ ایک آریہ پُرش کی ستری اور اولاد بہی آریہ خیالات کی ہے۔ یہہ پُرش اپنے لڑکے گورودکل

میں بھیجنے کا وچار کر رہا ہے۔ اُس کی ستری اُس کے خیالات کی تائید کر رہی ہے۔ کل کو اس کا لڑکا گروکل میں ۱۰ سال کے لیے چلا گیا۔ اور فرض کرو کہ اٹھارہ سال کے بعد اپنی عمر کے پچیسویں سال میں برہمچاری بن کر واپس آتا ہے اور وہ شادی کرنے کے فکر میں ہے۔ اُس وقت اس لڑکے کو کہاں سے سولہ سال کی کنیا اپنے انکول آریہ خیالات کی ملے گی۔ برادری میں کوئی کنیا آریہ خیالات کی نہیں اور کسی کی عمر بھی بارہ برس سے زیادہ نہیں۔ اُس وقت اگر آریہ لڑکا اپنی ہندو برادری کی کنیا سے بواہ کرتا ہے۔ تو بقول سوامی جی اُس کے گھر میں دیواسُر سنگرام مچے گا۔ کیونکہ خود تو لکھا پڑھا ہے۔ اور بیوی پورانک خیالات کی ہے۔ اگر وہ اپنی ہندو برادری کو چھوڑ دیوے تو دوسری کوئی بھی ہندو برادری والا اُسکو اچھے یوگیہ کنیا ہرگز دینے کو طیار نہیں۔ اگر جھک مار کر اپنی ہی برادری میں جیسی کنیا ملتی ہے اُس سے ہی بواہ کر لینے پر رضی نآ کر لیتا ہے تو عمر کا دُکھ خریدتا ہے۔ اِس سے تو بہتر تھا کہ وہ گوروکل میں نہ جاتا اور اعلیٰ خیالات حاصل نہ کرتا۔ لیکن اگر آریہ برادری قائم ہو جائے۔ تو جہاں آریہ لوگ جاتی ڈنڈ کے کارن ودہرم پالنے کی ہمت سے اپنے لڑکوں کو گوروکل میں بھیجیں گے۔ وہاں وہ اپنی لڑکیوں کو بھی کنیا مہا ودیالہ میں بھیجیں گے۔ پھر اگر ایک گروکل سے واپس آئے ہوئے برہمچاری کو سولہ سالہ کنیا مہا ودیالہ کی لکھی پڑھی آریہ کنیا بواہ کے لیے ملجائے تو اُس کا گرہست آشرم سچ مچ وہ گرہست ہوگا۔ جس کی تعریف منوجی نے کی ہے۔ اور اُس دن سے یہہ خوف کہ آریوں کے مرنے پر اُنکی سنتان پورانک ہو جاتی ہے۔ دور ہوگا۔ یہاں بھی گوروکل اور کنیا مہا ودیالہ کی ضرورت ہے وہاں آریہ جاتی کی بھی ضرورت ہے۔ آریہ جاتی ایک جھنڈا ہوگا جس میں سے کہ لڑکے اور لڑکیاں اِن ودیالیوں میں پڑھنے جایا کریں گی۔ آریہ جاتی اِن دونوں کلپ برکشوں کی جڑ میں جل سینچن کا کام کریگی۔ آریہ جاتی کے بنا گوروکل

اور کنیا مہا ودیالہ سپھل نہیں ہو سکتے۔ گوروکل۔ کنیا مہا ودیالہ اور آریہ جاتی لازم ملزوم ہیں۔

امرتسر میں مجھے ایک دفعہ ایک تعلیم یافتہ دوست نے سنجیدگی سے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کو بھاشا وغیرہ پڑھانی بند کر دی ہے۔ اور اب میں اُس کو کسی پاٹھہ شالا میں نہیں بھیجتا۔ میں نے کہا کہ آپ نے یہہ اچھا نہیں کیا۔ کہنے لگے کہ کیا میں اِس کی آئندہ زندگی خراب کرتا۔ کیونکہ ہماری برادری میں لکھے پڑھے آریہ خیالات کے لڑکے ملتے نہیں جب جاہل سے بیاہنا ہے تو اِس کو پڑھانا لاحاصل ہے جب عداوت ہی بنا کر گرانی ہو تو پہلے سے بنانی ہی کیوں؟ آج کل آریہ برادری کے ابھاؤ کے کارن بڑے بڑے ایم اے۔ بی اے وکیل وغیرہ تعلیم یافتہ اصحاب کا علم سپھل نہیں ہو رہا۔ بیسوں مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ جہاں کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب نے بغیر کسی چون چرا کے اپنی اَن پڑھ بیوی کے عملی ریزولیوشن کی خاموشی سے تائید کی ہے۔ اگر بیوی نے چھہ سالہ لڑکی کی سگائی ایک آٹھہ سالہ لڑکے سے کر دی تو بابو صاحب وہاں دم نہیں مارتے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہاں سے سگائی چھڑا دی تو کل کو بھی ایسا ہی نونہال اپنی برادری میں اور ملے گا۔ اِس سے بہتر تو اِس برادری میں میسر نہیں پھر کیوں بیفائدہ بیوی سے بگاڑیں لیکن اگر اِن تعلیمیافتہ اصحاب کی پیٹھہ ٹھوکنے والی آریہ برادری موجود ہو تو پھر ایسی ذلت سے یہہ ہرگز جاہلوں سے راضی نامہ کرنے کو نہ دوڑیں۔ لیکن بیچارے اُدھر اپنی برادری کو چھوڑیں اور اِدھر کوئی آریہ برادری موجود نہ ہو بغاوت کر کے کدھر پناہ لیں۔ اگر باغیوں کو پہلے سے ہی علم ہو جائے کہ مجھے آخرکار ضرور قید ہونا پڑے گا تو بیچارہ بغاوت کا نام ہی کیوں لے۔ تعلیم یافتہ لوگوں کے دل تو ہندو برادریوں سے باغی ہو چکے ہیں لیکن وہ اِن برادریوں کی سلطنت سے باہر بھاگنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ بھاگ کر کہاں جائیں گے۔ ہم کو پناہ دینے والی کوئی

بھی مہذب اور شائستہ برادری موجود نہیں۔ اس لئے بھوکوں مرنے سے قیدخانہ کی روٹی ہی بہتر ہے۔

لطیفہ" ایک آدمی نے کسی سے پوچھا کہ کیوں ناخواندہ آریہ اکثر مرتک سنسکار کرنے کے موقع پر دلیری کیا کرتے ہیں جبکہ تعلیمیافتہ آریہ چپ چاپ نائی کے آگے سر رکھہ دیتے ہیں۔ ظریف نے کہا کہ ناخواندہ علم نہ رکھنے کی وجہہ سے دور کی بات نہیں سوچ سکتے۔ لیکن لکھے پڑھے دور کی بات سوچتے ہیں۔ ناخواندہ لوگوں کی تو علم کی آنکھہ نہیں۔ اس لئے وہ دیکھہ نہیں سکتے۔ لیکن خواندہ علم کی آنکھہ سے جب دیکھتے ہیں تو اُن کو کوئی اعلیٰ برادری نظر نہیں آتی جہاں جا کر کہ وہ پناہ لیں۔ اس لئے وہ نزدیک ہی حجام کی پناہ لیتے ہیں۔ جس وقت تعلیمیافتہ اصحاب آپس میں ملتے ہیں تو دیش اُنتی اور قومی ترقی کی لمبی چوڑی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ لیکن جب برادری کا خیال سامنے آ جاتا ہے۔ تو سب چُپ ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ چوہوں نے کونسل کی۔ ایک بن چلا بہادر کہنے لگا کہ میں بلی کی مونچھ کھینچ لوں گا۔ دوسرے نے کہا میں اُس کا کان کتر ڈالوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں اُس کا پاؤں پکڑ لوں گا۔ لیکن ایک بڈھے نے کہا کہ میاں اُس کی میاؤں کو کون پکڑے گا۔ میاؤں کا لفظ سُنتے ہی سب چوہے بھاگ گئے۔ لکھے پڑھے جہالت کی بلی کے کان کترنے کے لئے تیار ہیں یہہ اس کی مونچھہ کھینچنا چاہتے ہیں۔ لیکن جس وقت جہالت مجسم برادری کی میاؤں کی آواز آتی ہے اُس وقت بڑے بڑے مُدبّر قوم کو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ کیا ہندو برادری کی یہہ میاؤں کہ ہم تیرے لڑکے کو بیٹی نہیں دیں گے۔ تعلیم یافتہ اصحاب سے ہاتھہ نہیں جوڑاتی؟ آپ چاہے جتنے لیکچر پورانک لیلا کے برخلاف دیجاؤ لیکن ہندو برادری کی ایک ادنیٰ سی دھمکی آپ کے سب لیکچروں کے جواب میں کافی ہے۔ آج کل پورانک مت کی زندہ شکل سوائے [illegible] چھوت چھات اور ذات پات کے کہیں نہیں دکھائی دیتی۔ اگر پورانک [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

گنگا اشنان کرنا پن ہے تو سینکڑوں پورانک ایسے ہیں جو عمر بہر گنگا نہیں جاتے۔ لیکن اُن کو کوئی ہندو پن سے جُدا نہیں سمجھتا۔ اگر رام رام کا نام لینا اُن کا طریقہ عبادت ہے تو لاکھوں آدمی ایسے ہیں جو ایسا نہیں کرتے۔ لیکن پورانک اُن کو کچھہ نہیں کہتے۔ پورانک لوگوں کا زندہ دہرم کسیقدر چھوت چہات کی شکل میں ہے۔ گو پنجاب میں اس دہرم کی شکل بہی مُردہ ہے۔ لیکن ممالک مغربی و شمالی میں اس کا راج ہے۔ وہاں اس کے ہاتہہ کی روٹی نہ کہا و اُس کے ہاتہہ کا پانی نہ پیو۔ یہی کچھہ دہرم ہے۔ لیکن چھوت چہات سے بڑہکر ذات پات کی صورت میں پورانک مت سر چڑہائے ہوئے سب کو ڈانٹ رہا ہے۔ جنم سے ورن کے مستلے نے اپنا جلال ذات پات کے قایم کرنے میں دکہایا ہے۔ اور جب تک کہ ذات پات کے قلعہ کو مسمار نہیں کیا جاتا تب تک پورانک لیلا بند نہیں ہوگی۔ پُرانوں کے مکروہ مسائل کی طرف کبہی لوگ توجہہ نہ دیں اگر ذات پات بنشکل باڑی کا سا ان کی حفاظت نہ کرے۔ پُرانوں کی تعلیم کا لب لباب بُت پرستی اور ذات پات کو سمجہنا چاہئے۔ تنگ دلی۔ دشمنی اور خود غرضی وغیرہ لغو اصولوں کی تعلیم دینے کے لئے پُرانوں نے ذات پات اور قومی سبہاؤں کو گویا اپنا وکیل بنا رکہا ہے۔ جس طرح سے کوئی شخص تنگ دلی اور خود غرضانہ خیالات کو پُرانوں سے جُدا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہندو ذات پات سے تنگ دلی۔ نفاق اور خود غرضی کو کوئی آدمی جُدا نہیں کر سکتا۔ آریہ سماج یا آریہ لوگ کبہی پورانک لیلا کا قلعہ فتح نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ وہ ہندو برادریوں کے زور کو ڈھیلا نہ کر دیں۔ اس لئے پورانک مت کے خوفناک اصولوں سے اپنے کو بچانے کے لئے آریہ پُرشو کیا آپ آریہ جاتی قایم کرکے ہندو برادریوں کا بل نہ توڑوگے۔ اور کب تک ویدک اصولوں۔ ویدک سنسکاروں کو اُن کی خاطر قربان کرتے جاؤگے۔ آریہ برادری کے بغیر اُس کام کی بہی تکمیل نہیں ہو سکتی جس کو کہ سوامی جی نے شروع کیا تہا اور جس کی کہ زبردست منادی کرتے ہوئے پنڈت لیکہرام جی نے شہادت پائی۔ میری مُراد شدہی کے کام سے ہے۔ اس وقت آریہ سماج کہہ رہا ہے کہ جنم کے مسلمان جنم کے عیسائی جنم کے چنڈال جنم کے بہیل جنم کے گونڈ جنم کے سنہتال آریہ سماج کے سبہاسد ہو سکتے ہیں۔ آریہ سماج منادی کر رہا ہے اور وید اقدس کے پرمان سے کہہ رہا ہے کہ آریہ سماج کا دروازہ منش ماتر کے لئے کُھلا ہے۔

(باقی آئندہ)

فہرست چندہ

جمع شُدہ بر موقع سالانہ جلسہ آریہ سماج کرنال بتاریخ ۲۶ مارچ ۹۹ء

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

نمبر	نام چندہ دہندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
۷۴	تلسی رودٹر	ہر	.	.	.	-	ہر
۷۵	پنڈت سوہن لال ٹھیکہ دار	عکا	.	.	.	.	عکا
۷۶	ہرنام مہاجن جہانہ	ہر	.	.	.	.	ہر
۷۷	چودہری داتا رام نمبردار بہوس گڑہ	.	عـہ	.	.	.	عـہ
۷۸	بابو درگا دت اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر	عـہ	.	.	.	.	عـہ
۷۹	لالہ موراج عرضی نویس	عکا	عکا	.	.	.	للعہ
۸۰	پنڈت ہرنام سنگہ اپدیشک	صہ	.	.	.	.	صہ
۸۱	پنڈت دیوی دیالو جی اپدیشک	برائے گوروکل					عـہ
۸۲	پنڈت پورنانند جی اپدیشک	برائے گوروکل					عـہ
۸۳	لالہ وسوندہی رام مہاجن کرنال	.	.	عکا	.	.	عکا
۸۴	فروخت الائچی لالہ کہبول رام	صہ	.	.	.	.	صہ
	دو یار تہی نام نامعلوم	عکا /۱۰	.	.	.	.	عکا /۱۰
۸۵	دہرم پتنی رائے ٹھاکر دت صاحب	.	صـ	.	.	.	صـ
۸۶	پُتری رائے ٹھاکر دت صاحب	.	.	.	صہ	.	صہ
۸۷	دہرم پتنی لالہ کرتا رام صاحب	.	.	عـہ	.	.	عـہ
۸۸	دہرم پتنی لالہ ہزاری لال صاحب	عـہ	.	.	.	.	عـہ
۸۹	استریاں از خانہ بابو جیہو رام جی پردہان	.	.	لعہ	.	.	لعہ
۹۰	اگیا دیوی پاٹھک	.	.	.	.	عکا	عکا
۹۱	ادہیاپکہ آریہ پتری پاٹھشالا کرنال	.	.	عـہ	.	.	عـہ
۹۲	ماتا لالہ کدار ناتھ	.	.	عـہ	.	.	عـہ
۹۳	رادہا دیوی امبالہ	۸/	.	.	.	.	۸/
	دہرم پتنی لالہ شرو ہار رام شاہ آباد	.	.	عـہ	.	.	عـہ
۹۴	پنڈت رامچندر بی اے منتری گوڑ سبہا شملہ بکنہ جگادہری بتقریب شادی پسر خود	.	.	صـ	.	.	صـ
۹۵	لالہ جیہو مل ساہوکار امبالہ چہاؤنی بتقریب شادی پسر خود	.	.	صر	.	.	صـ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
۹۶	سمدہی چوہدری داتا رام نمبردار پیوس گڈھ تقریب شادی دختر	عما	.	عما	عہ دیا منڈ ہائی سکول لاہور		صہ ۸
۹۷	لگیپور پینسٹکار والوں نے دیا......	.	.	عہ	.	.	عہ ۸
	بہ سعی پنڈت دیوی دیالو جی اُپدیشک چندہ وصول شدہ بمقام مونک...	اصہ / ۱ اسر	.	.	.	.	.
۹۸	بابو منشی رام جی سب اورسیر......	ص	.	.	.	.	ص
۹۹	اودمی نمبردار انٹہ......	صہ	.	.	.	.	صہ
۱۰۰	بابو البیل سنگہ تار کلرک مونک	سے	.	.	.	.	سے
۱۰۱	منشی نبی بخش مستری......	صہ	.	.	.	.	صہ ۸
۱۰۲	لالہ ہری چند......	سے ۸	.	.	.	.	سے ۸
۱۰۳	جمعیت سنگہ......	عما	.	.	.	.	عما
۱۰۴	بدہاوا......	عما	.	.	.	.	عما
۱۰۵	لالہ دولت رام......	سے / ۸	.	.	.	.	سے / ۸

نئی کتابیں موجودہ مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر

پورانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو حصہ اول اردو ۲ر- ترجمہ اُردو دیوبہاگوت ۲ر- ترجمہ سورگ میں دیوتوں کی سبجکٹ کمیٹی ۱ر- گورو کل اور اس کے مخالف ۱ر- اظہار صداقت ۱ر- لیکچر انگریزی لالہ بدری داس ایم-اے دربارہ تعلیم نسواں - ۲ر۔ **المشتہر** منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

دوست ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون- دری- کھیس- دوتہی- سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں- ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں- علاوہ ازیں جو صاحب ٹاٹ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے- علاوہ واپسی نمونہ پر ۲ر چارج ہونگے- مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا- **المشتہر** جیرا داس منہرا داس پوری پروپرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندو ہوٹل بھیروں دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک ورہایش موجود ہے۔ **المشتہر** مالک ہندو ہوٹل لاہور

ضرورت

ایک کنیا قوم براہمن خاندانی بعمر ۱۲ سال گوت ساسن ناگر پوش کیلئے ایک براہمن لڑکا کی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۰ یا ۲۲ سال کے اندر ہو- مڈل پاس یا انٹرینس میں بیٹھتا ہو- درخواستیں بمقام جلال پور جٹاں لالہ شیو رام اسٹام فروش منصفی کے نام آویں

اخبار ہاربجر

یہ اخبار پندرہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں- قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک تین روپیہ (سے)

اشتہارات

بواہ کی ضرورت

میرے ایک آریہ دوست جنکی ذات کھوسلہ کہتری ہے اپنی شادی کہتری برادری کی موجودہ حلقہ بندی کو توڑ کر کرانا چاہتے ہیں- خواہ کسی ذات کہتری کی کنیا ہو عمر ۱۶ سال سے کم نہ ہو- انکی صحت بدنی ہر طرح سے عمدہ ہے اور آمدنی بصیغہ ملازمت سرکار ۲۵ ماہوار کی ہے- غرضیکہ اپنا گذارہ آزادی سے اچھی طرح چلا سکتے ہیں- خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔ **المشتہر** (گنگا رام اورسیر ضلع مظفر گڈھ)

بدہوا بواہ کی ضرورت

ایک معزز خاندان کا ممبر اہلکار جسکی عمر ۳۰ سال تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار رشتہ داری انگریزی خواندہ جسکی سابقہ بیوی ... سورگباش ہو چکی ہے- شادی کرنا چاہتا ہے- ذات وطنی اروڑ بنس کسی بدہوا براداری اروڑ بنس سے جسکی عمر ۲۵ سال سے زیادہ ہو- لیڈی اگر بہاول پور ڈیرہ جات یا ملتان کے علاقہ سے ہوگی تو زیادہ اچھا ہوگا- اُن کی اولاد بھی ہے اسواسطے ایسی سوشیل اور ویل مارک ہونی چاہئے کہ جو انکی بچوں کی بھی پرورش پیار سے کرے- درخواستیں بنام لالہ رام رکھا انسپکٹر ڈاکخانجات کوئٹہ آنی چاہئیں

ایک کنیا کی ضرورت

میرے ایک قریبی رشتہ دار نوجوان کے لئے ایک کنیا کی ضرورت ہے- لڑکے کی عمر ۲۰ سال کی ہے بارزگار ہے آمدنی پچاس روپیہ ماہوار ہے- لڑکی کی عمر ۱۲ سال سے کم نہو ہماری ذات چوپڑی ہے- کافی ہو کہ لڑکی کے والدین کی ذات کہتری ہو- مفصل حالات مجھہ راقم سے معلوم ہو سکتے ہیں- جو صاحب خواہشمند ہوں- وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں- **المشتہر** رلا رام پروہان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب مقام (گوجرانوالہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا ککرے پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ سوزش ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑہ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عـہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ســہ خالص ممیرہ فی ماشہ عـہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے۔	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش چشم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان کو بیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اسلئے ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے مضافات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں اسکی ضرورت ہے وہاں ہر کوئی ہمیشہ اسکو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک وشبہ یہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر گوکل چند ایم۔ ... صاحب بہادر ایل۔ ایم۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی ... (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ... بخش اشرف کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ ... میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ... بھی الیہ زیر علاج مریضہ مسمات ... عمر ۱۵ سالہ ... لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے جس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں بہت فرق آگیا تھا کیونکہ میں دیکھا ہی نہیں جاتا تھا اور وہ ان اشیا کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے ۲ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ امراض مذکورہ کو کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر وآنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی

بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر وٹرنری کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک وشدہالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل پور لاہور سبر پرستی شری سوامی نتیشورانند سرتی وبرہمچاری نتیانند جی

آیوروید کے عجیب وغریب چمتکار

آریہ ورت کے لئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک۔ مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پرانی۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدہالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ کمزوری بصارت ودیگر امراض چشم۔ بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گمبھیر۔ کچیراں (خنازیر) آتشک۔ سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا چوتہیا۔ اور پرانا بخار۔ خون کی خرابی کے امراض وبات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ باوجود یکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں میں سے بعض امراض کو بالکل لاعلاج ہونے کا فتوے دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (Operation) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کے ساتھہ اور بدوں تکلیف اسپر لطف یہہ ہے کہ پہر زندگی بہر ان امراض کا نمود نہیں ہوتا۔

شرائط کا فیصلہ باہمی خط وکتابت سے ہوسکتا ہے۔

اوشدہالہ کی تمام امراض کی دوسو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور بعید ساٹیفکیٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ لکھئے۔

پیچیدہ امراض

اخبار انگریزی پنجاب ٹایمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے۔ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے برتنے کا بہت رواج خاص طور پر ہوا۔ کیونکہ ابھی تک یم حکیم ہی اسی طریقہ کو استعمال کرتے ہیں مگر ایک قاعدہ کا شستہ ہوتا ہے۔ ایک وولائتی ویدک حکیم بھی ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب اعلی قابلیت کو حاصل کرکے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلی لیاقت سے جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے" (۲) ... [illegible]

[illegible]

ڈاکٹروں کے علاج ... [illegible]

مینجر پنجاب ایورویدک اوشدہالہ بازار وچھووالی لاہور

مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Harid...

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب ۔

معززانگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ مندرجہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا جبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی بہنا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان یہ دوا ہی کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے ۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے ۔ بیلنغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ۔ **المشتہر** پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ۔	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے ۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے اکسیر ہے ۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا ۔ دھند سوزش چشم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں ۔ جالا اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنسو پیپ کا گرنا ۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے ۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر ... سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے جسکا تجربہ میں نے ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۱۵ سال ساکن لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑے تھے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی ۔ اور وہ اُن اشیاء کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۳۰ روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی ۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا ۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے ۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور ۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے پانچ شہ ۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے ۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لایل پور و لاہور بسرپرستی شری سوامی لشیشوانند سرسوتی و بہ مہتمی پرتیا نند جی مہاراج

آیورویدک کے عجیب و غریب چمتکار

آریہ ورت کیلئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پورانی۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند۔ جالا۔ پھولا ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم بھگندر۔ بواسیر ناسور گمبھیر بجیراں (خنازیر) آتشک سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا۔ چوتھا۔ اور پورانا بخار خون کی خرابی کے امراض و بات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہہ امراض قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتوےٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا ( ) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ اور بدوں تکلیف اسپر لطف یہہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا۔ **شرایط** کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہوسکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ بھیجیے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنا ہوتا ہے۔ ایک دو لایق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کرکے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے"۔

(۲) بابو جیراج سنگ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کلیان انجن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا۔ واقعی یہہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک شیشی اور میرے کو بھیجدیں۔ ماسٹر سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل بھیجدیں۔ (۳) بابو مولوی چند صاحب دفتر ریزیڈنسی صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ وید کی طیار کردہ ہیں ادویات کے استعمال سے معلوم ہوئی۔ آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار تھا برطے بڑے لایق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھہ فایدہ نہ ہوا لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے ایک ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی۔ علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شیجہ رٹیکا بخار وغیرہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے۔ میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے۔ منگانے اور استعمال کرنے سے خود ہی فائیدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور:۔

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

L59 REG. NO.

قیمت بہرصورت بطور پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا ۞

ستدھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنیمیں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔
کشتہ نقرہ اسکے کہانیسے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تہم جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے دُبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے روغن مسیحا کیجا حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے۔ پیہ ماشہ سے کم نہیں بھیجی جائیگی۔ قیمت فی تولہ (عنہ روپیہ)
روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ہیں۔ بجلوق وسست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ و پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے۔ فیتولہ للعہ۔ **دوائی آتشک** خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر تنے و دست و منہہ آنیکے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ عما **دوائی سوزاک** خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بیدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔
المشتہر (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندیت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور رشیوں مانیہ ورپنڈت بہیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیر پا ہے۔
نرخ ۹ سیر عہ ۸ رہر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے **سگندیت دہوپ** نرخ عہ سیر ۸ رہر کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ **چندر ہوکس ٹانک** یہہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کی خلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے۔ تقویت باہ دماغ۔ معدہ۔ جگر گردہ۔ مثانہ۔ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت۔ خوف بے چین خرابی احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام۔ مزید براں یہہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل۔ حفظ اور مزید منی قیمت فی بکس ۲۱ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عہ)
سفوف مجرب جریاں سیلان منی کہنہ و حالت کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فیبکس (۲۰ تولہ کیواسطے عہ)
کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔
نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔
المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

١٩/١٠ ٣٠/١١

اعلان

دی سیٹیٹ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی سری مہاراج آنریبل سرپرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای اجودھیا لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کی مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوگئی ہے جس سے ذمہ واری حصہ داران کی محدود ہوگئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنی تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہوگا

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے۔ اور پندرہ روپیہ باقساط ۱۵ ماہواری حصہ ادا کرنا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (۱) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار نہٹور علاقہ بریلی فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ لال سنگم لال صاحبان رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار رئیس بریلی۔ (۵) کنور گردھر کرشن صاحب جاگیردار رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندرآباد ضلع بلندشہر (۶) بابو اودھ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ مرار کا پرساد صاحب وکیل ہنجانب سرمہاراج والی ریاست جیند دہلی۔ (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوانداس سابق ملازم مسرز والکرٹ برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر پنڈت چندولال سابق ڈائرکٹر گنیش فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

مینجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس دہا گیر و ڈسکندرآباد وکیل عدالت ہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی *

یہ کمپنی جیسا کہ قواعد اغراض میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ سوتی و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشاء ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۸۹۶ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جسکے بعد کارخانہ بھی بہت جلد شروع ہوگا چونکہ کثیر التعداد حصص فروخت ہوچکے ہیں لہذا خریداران حصص سے التجا ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں۔ کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے مینجنگ ڈائرکٹر سے دریافت کرو

بقیہ امورات دریافت طلب مینجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہوسکتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۱۱- ہاڑ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۲۳- جون ۱۸۹۹ء جلندھر شہر (پنجاب) | نمبر ۱۱

سنار کی گتی

شانتی ابھی کوسوں دور ہے

کیا کبھی کمیٹیوں کی تجاویز سے شانتی کا راجیہ آسکتا ہے۔ زار روس نے صلح عام کی کمیٹی بلائی۔ جنگ کے سامان کم کرنیکی صلاح دی لیکن خود اپنی فوج بحری بری بڑھانیکا سلسلہ جاری رکھا اور ساتھ ہی اپنے ماتحتوں پر سخت ظلم روا۔ اسی کمیٹی کی کامیابی کے لئے مسٹر سٹیڈ صاحب نے انگلستان میں بڑا زور دیا اور اُس ملک کا دل بھی شامل ہوا لیکن چین کے کولو اور افریقہ کے اگنڈا نامی علاقوں میں اُسیوقت جنگ جاری تھا اور اسوقت امکانات سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید سرکار برطانیہ و جمہوری سلطنت ٹرانسوال کے درمیان جنگ چھڑ جاوے۔ جزائر فلیپائن والوں کی خبر امریکا والے اب تک لے رہے ہیں۔ جاپان سے روس بڑا خوف کھا رہا ہے اور عیسائی ریاستیں پہلے سے ہی ہاتھ دھو رہی ہیں کہ اگر کوئی جنگ جاپان اور روس کا باہمی ہوا تو کوئی بھی یوروپین طاقت جاپان کو مدد نہیں دے سکتی۔ ابھی لوگوں کے خیالات بدلنے کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ایک پادری صاحب نے ایک گال پر تھپڑ مارنے والے کے روبرو دوسری گال کر دینے والے مسئلے کو ہی ادل بدل کر دیا۔ جنگ کو اب یوروپین قومیں جوہر شرافت کے اظہار کا موقع بتلا رہی ہیں۔ سوائے دھرم کے اور کسی میں یہ پلٹا دینے کی طاقت نہیں ہے۔ پس اگر ان خیالات کو پلٹا دینے کی ضرورت ہے تو ویدک دھرم کو یورپ اور افریقہ کی قوموں میں بڑے زور سے پھیلانا چاہئے۔

دھرم کہاں ہے

مدراس سے خبر آئی ہے کہ مارواڑ اور شنارد قوموں کے اندر باہمی سخت فساد ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے کے گاؤں کو جلانے اور آدمیوں کو مارنے اور زخمی کرنے تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ مسلمانوں میں شیعہ اور سنیوں کا باہمی جنگ مشہور ہے۔ جینیوں اور ہندوؤں کا سخت فساد رتھ جاترا وغیرہ کے موقعوں پر ہو جایا کرتا ہے۔ صرف یہی نہیں کہ پرانے دقیانوسی مذہبی خیالات کے پیروؤں کا یہ حال ہے۔ برہمو سماج کے کتنے فرقے ہو گئے۔ اور اسوقت آریہ سماج بھی اس مرض سے بری نہیں۔ یہ کولاہل جہان میں اس لئے مچ رہا ہے کہ دھرم کی قدر نہیں ہے۔ نیک نیتی کا نام و نشان نہیں ہے۔ لوگ دھرم کی عظمت کے لئے نہیں بلکہ اپنی شخصی عظمت کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور اس طرح پر دھرم کی عزت عوام کی نظروں میں گھٹا کر خاک میں ملا دیتے ہیں۔ پس مت متانتروں کے جھگڑوں کو دیکھ کر سچے وشواسی کو گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ سچے دھرم کی تلاش میں زیادہ تر سرگرم اور اُس کی حفاظت کے لئے مستعد بننا چاہئے۔

دیسی کتیا ولایتی بولی

اسوقت انگریزی پن کا بڑا زور شور ہے۔ مثل مشہور ہے کہ یتھا راجہ تتھا پرجا جیسی حاکموں کی طرز معاشرت ہو ویسی ہی محکوم کی بھی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اپنے سے بہتر کی پیروی کرنیکی کوشش کرنا یہ ایک انسانی خاصہ ہے لیکن افسوس کہ اس اندھا دھند تقلید میں انسان اصلی اُس تقلید کی وجہ کو بھول جاتا ہے۔ مثال کے لئے ہندوستانیوں کی انگریزی تقلید کو لے لیجئے۔ انگریزوں کی تقلید کی طرف ہندوستانیوں کی طبیعت کیوں رجوع ہوتی ہے اسلئے کہ ہندوستان کو فتح کرنے اور مٹھی بھر آدمیوں کے ذریعہ سے اسکا انتظام رکھنے کیوجہ سے انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وے اسوقت ہندوستانیوں کی نسبت اعلیٰ طاقتوں کے انسان ہیں۔ اچھا اب اس امر کی پڑتال کیجئے کہ ہندوستانی لوگ انگریزوں کے کس چیز کی تقلید کرتے ہیں۔ کوئی ناچ سیکھتا ہے۔ کوئی بجائے علی الصباح اُٹھنے کے نو بجے اُٹھنے کی عادت ڈالتا ہے۔ کوئی کُتے پالتا ہے۔ کوئی ہوٹل میں جاتا ہے۔ اور کوئی بوٹوں کا بازار لگاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان حرکتوں نے انگریزوں کو ہندوستان کی حکومت دلائی تھی۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اُنکی کامیابی کے اسباب اُنکی دلیری۔ اُنکی جرأت۔ اُنکی عالی حوصلگی۔ اُنکی راستبازی وغیرہ ہیں۔ ان سب نیک عادتوں کی پیروی نہ کر کے گھوڑے شاہی پیگ بازی وغیرہ کی تقلید کرنا جتلاتا ہے کہ ہم لوگوں نے اب تک تقلید پرستی بھی ٹھیک طور پر نہیں سیکھی۔ ہمارے راجے ناچ۔ سکیٹنگ۔ ٹوسٹ پینا وغیرہ تو سب کچھ سیکھ لیتے ہیں۔ لیکن اپنی رعایا کی دادرسی کسی نے پیرس یا لنڈن جا کر نہ سیکھی۔

جسکی لاٹھی اُسکی بھینس

اسوقت دیسی ریاستوں میں آریہ سماج کو بڑی دقتیں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ تقریباً تین برس گزرے ریاست حیدرآباد دکن میں ایک آریہ اُپدیشک کے ساتھ بُرا برتا جا رہا تھا۔ ریاست کشمیر میں بڑی مشکل سے پرچار کی اجازت ملی تھی۔ خاص جموں میں اب تک مشکل پڑتی ہے۔ اسی طرح پر دیگر ریاستوں کا حال ہے لیکن عیسائی پادریوں کے لئے دیسی ریاستوں میں ریاست انگریزی سے بڑھکر موج ملتی ہے۔ ابھی چرچ آف سکاٹلینڈ کی عام عیسائی جماعت کی طرف سے راجہ صاحب چمبہ کا شکریہ ادا کیا گیا ہے کہ اُنہوں نے ایک نیا گرجا گھر بنوا کر عیسائیوں کی نذر کیا ہے۔ کوٹہ (راجپوتانہ) سی متعصب ریاست میں ہم نے دیکھا کہ عیسائی مشنری بھی ایک اہلکار ریاست سمجھا جاتا ہے اور اُسے ہاتھی۔ بگھی۔ پہرہ۔ اردلی وغیرہ سب ریاست سے مفت ملتا ہے۔ جس جموں میں آریہ سماجیوں کو مُنہ کھولنا نہیں ملتا وہاں پر عیسائی بےخوف عین مندروں کے سامنے مورتی پوجا کا کھنڈن کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ سچ ہے جسکی لاٹھی اُسی کی بھینس۔ لیکن کیا آریہ سماج کو نراش ہونا چاہئے؟ ہرگز نہیں! بلکہ پریم اور وشواس کے ساتھ کام

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کئے جانا چاہئے - دہرم کاریوں کے راستہ میں جسقدر زیادہ رکاوٹیں ہوں اُسی قدر اُنہیں زیادہ کامیابی کی امید ہوتی ہے - کیونکہ رکاوٹ کے مقابلہ میں دہارمک انسان کا ہردا جوش سے بہر جاتا ہے ؛

برسات کی آمد آمد

گزشتہ برسوں کی نسبت برسات اس سال جلد شروع ہوتی دکہائی دیتی ہے - بمبئی - کلکتہ - پونا وغیرہ میں بارش زور شور سے ہو رہی ہے - پہاڑوں پر بہی موسم شروع ہو گیا - اور میدان میں تمام جگہہ آثار اچھی بارش کے نظر آتے ہیں یہہ قبل از وقت بارش گو زیادہ مفید نہیں - تاہم سوائے خاص جگہوں کے اس سے نقصان کا بھی بڑا احتمال نہیں ہے - لیکن ایک خوف ضرور ہے - کراچی میں ہیضہ پہوٹ نکلا تہا - اسوقت آرام ہوتا جاتا ہے - ڈیرہ دون پر بھی ہیضہ نے گو چہاپا مارا تہا - تاہم وہاں بھی کچھ آرام کے ہی آثار دکھائی دیتے تہے - طاعون کا زور بہی کم ہوتا جاتا تہا - لیکن برسات کے قبل از وقت شروع ہونے سے ممکن ہے کہ موسم کچھہ پہر خراب ہو جاوے - مگر انسان کا اسمیں کیا دخل ہے - پرمیشور کی ہما ایرم پار ہے - وہ اپنا فضل و کرم رکہے تب ہی انسان بچ سکتے ہیں -

بولو بہادر بانگلا بالو

بنگالیوں میں سے کہیں ایک حضرت امریکہ پہونچکر لفٹننٹ ہو گئے تھے - اُنکی بہادری کا شور اب تک بنگالی مہاشہ مچائے چلے جاتے ہیں - اور اس بنا پر بہادری کا دعوے کرتے ہیں - ہم نہیں سمجھتے کہ جب واقعی جسمانی دلیری کا وجود بنگالیوں میں ابتک ہے تو وہ کیوں مصنوعی عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں - اب تک اگر دو بنگالی زمینداروں میں تکرار ہوتی ہے - تو سکھوں یا بہوجپوری راجپوتوں کے پہوٹے ہیں - ایک بانگلا مہاشہ نے یہہ لکھا تہا کہ بنگالی بدیں وجہ فوجی نوکری نہیں کرتے کہ وہ آزاد طبع ہیں اور فوج میں ساری آزادی چہین لی جاتی ہے - ہم نہیں سمجھتے کہ اس قسم کے مسخراپن سے کیا مطلب نکلتا ہے - اگر ہمارے بنگالی بھائی اپنی اس بزدلی کو محسوس کرتے ہیں - تو ان حیلہ سازیوں سے

کیا مطلب - اُسے دور کرنیکی کوشش کریں -

میرزائے قادیانی کی چال لاثانی ہے

جب اقرار نامہ سرکار میں داخل کر کے مرزا صاحب زندوں کی نسبت موت وغیرہ کے فتوے لگانے سے روکے گئے تو اب ایک نئی کتاب لکہنا شروع کی ہے جسکا نام ہے "مسیح ہندوستان میں" یہ کتاب شاید روسی سیاح نوٹوویچ کی کتاب پر مبنی ہے کیونکہ اُس کتاب کا جو ترجمہ ہمارے سورگباشی بہائی لالہ جے چندر جی نے نکالا تہا اُسے اکثر غلام احمدیوں نے خریدا ہے - پہلے پہل تو مرزائیوں کے خطوط سے معلوم ہوتا تہا کہ شاید سینکڑوں کاپیاں خرید لینگے مگر آخرکار مرزا صاحب نے سوچ لیا ہوگا - کہ کیوں نہ اس سے کچھہ خود فائدہ اُٹھایا جاوے - اب اُس کتاب کے روسے قرآنی آیت کی میرزائی تعبیر کی سچائی ثابت کرنیکی کوشش کیجاویگی - جہاں لکہا ہے کہ مسیح قدرتی موت مرا نہ کہ سولی دیا گیا - لیکن سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کو یہ الہام اُسوقت کیوں نہ ہوا جبکہ مسٹر نوٹوویچ کی کتاب زبان روسی میں تھی یا انگریزی میں ترجمہ ہو چکی تھی - کیا وجہ ہے کہ یہہ الہام اُسوقت ہوا جبکہ لالہ جے چندر جی نے اسکا اردو ترجمہ معہ اپنے دیباچہ کے چہپوا کر شائع کر دیا - ہم حیران ہیں کہ اسطرح کی مضمون چور آدمی کو لوگ کیونکر ملہم اور رہبر مان لیتے ہیں -

میرزائی اخلاق

قادیانی پیغمبر کے کارنامجات جس اخبار میں چہپتے ہیں - اُس کے ۹ جون کے پرچہ میں پرچارک کے خیالات کو اپنی طرف سے درج کر کے ایڈیٹر نے اُنسے اپنے حق میں نتائج نکالنے کی کوشش کی ہے - ہم اپنے معصروں کو اس سے منع نہیں کرتے کہ وہ ہمارے مضامین کو اپنے اخبارات میں درج کریں لیکن قبل ان خیالات کو اپنے حق میں ثابت کرنے کے یہہ تو ایمانداری ہے کہ اُنہیں پہلے بجنسہ ہمارے اخبار کا حوالہ دیکر درج کیا جاوے تاکہ پڑہنے والوں کو ہمارے دلایل ٹہیک ٹہیک معلوم ہو جایا کریں - ہمارے قادیانی معصر نے ہماری تحریروں کی نسبت بھی اپنے مرشد مرزا صاحب کی تعلیم سے فائدہ اُٹہا کر پولیٹکل چالیں چلنی شروع کی ہیں - لیکن ہم اُنہیں خبردار کرتے ہیں - کہ وہ اس چالبازی میں ہرگز کامیاب

ہونگے - شاید اُلٹا نقصان اُٹھا دیں -

سمرتہہ کو دوش نہیں

کہیں ایک انگریزی ضلع کی کچہری میں ایک کسی فوجداری مقدمہ میں خود تہیں مجسٹریٹ اسکے روز شکار کو چلے گئے - ہم کچہری میں آئے کی ایک گواہ دوسری میم صاحبہ شدت گرمی سے اُنکی خاطر میم صاحبہ مقدمہ لڑانے سے باز آئیں مستغیث کے ساتھہ راضی نامہ کر لیا - تصدیق کے لئے جو میم صاحبہ اندر گئیں تو مجسٹریٹ صاحب رہے - اسپر ایک پانیر اخبار کا نامہ نگار پوچھتا ایک جائنٹ مجسٹریٹ ایسا کر سکتا ہے - اور ساتھہ کیا اسپر لازم نہ تہا کہ میم صاحبہ کے پاس ایک مدعی بہیجتا - ہم اس نامہ نگار کی سادگی پر حیران ہیں بہی نہیں معلوم کہ حاکم سب کچھہ کر سکتا ہے - انگریز حاکموں کی ہی قوم ہے - ہندوستانی حاکم کچہریوں اور کٹہیاں گڑگڑاتے - پان چباتے جوتا دیں دیتے - فریقین مقدمہ کی موجودگی میں مقدمہ ضابطہ دیوانی و اخلاق کرتے اور رہزاروں طرح کی حماقتیں کرتے نظر آتے ہیں - بہائی زبردست کر سکتا ہے - اور انسانی طبیعتیں ہر جگہہ یکساں کہ خوف خدا نہ ہو تو قانون ایسے آدمیوں کا کچھہ کر سکتا - کیا تم نے گسائیں تلسی داس سے نہیں سنا سمرتہہ کو نہیں دوش گسائیں - روی پاوک کی نیائیں ؛

ضروری نوٹس

آریہ سماجہائے پنجاب - سندھ اور بلوچستان کے منتری کی سیوا میں نوٹس ہے کہ چونکہ سبہا کو ایک کے لئے اونکاریاں سال حال کی تیار کرنی ہے اپنے کرکے ہر ایک منتری مہاشے اپنی اپنی سماج کے نام سے جلد بھی ایک ہفتہ کے اندر مطلع فرماوے اکثر سماجوں نے چار آنہ فی ممبر اور دستی نوٹس کے ابہی نہیں بہیجا - منتری مہاشہ سبہا شیو دیال ایم اے منتری آریہ پرتی ندہی سبہا

اپدیش پشپاولی

यस्य ब्रह्म च क्षत्रं च उभे भवत ओदनः। मृत्युर्यस्योपसेचनं क इत्था वेद यत्र सः॥

سارے سنسار کے اندر جو گیان پرواہت ہو رہا ہے وہ کہاں سے آیا؟ ایک سے دوسرا منشیہ گیان حاصل کرتا چلا آیا ہے لیکن سرشٹی کے آدی میں۔ آغاز آفرینش میں منشیہ نے گیان کہاں سے حاصل کیا؟ یہ سوالات ہیں جو ہر ایک طالب حق کے دل میں اٹھتے ہیں۔ جب تک اُن کا جواب نہ ملے انتہ کرن کی شانتی نہیں ہوتی۔ پارسیوں اور یہودیوں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں بودھوں اور جینیوں۔ ہندوؤں اور برہموؤں غرضیکہ ہر ایک نے اپنی بوکبہ تا اور اپنی بدھی انوسار ان پرشنوں کے اُتر دینے کی کوشش کی لیکن سب سے نیا خیال اِس بارے میں جو ظاہر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جملہ گیان کا بھنڈار منشیہ کے اندر ہی موجود ہے وہی نشوونما پا کر ترقی کرتا ہے۔ باہر سے گیان کے آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جملی خیالات مت وادیوں کے اِس بارے میں خواہ پہلے کچھ ہی رہے ہوں لیکن اسوقت یہ سب یکزبان ہو کر اِس خیال کی تائید کرتے ہیں۔ اچھا اگر گیان تو منشیہ کے اندر موجود تم نے مانا اور اس کے نشوونما پانے سے ہی گیان کی اُنتی بھی مانی لیکن کیا یہ بھی بتلاؤ گے کہ اِس گیان نے کیونکر نشوونما پایا۔ کیا گیان خود بخود اُچھل کر ترقی کر گیا؟ نہیں ایسا ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ گیان صفت ہے اور صفت خود بخود ترقی نہیں کر سکتی پس صاف ظاہر ہے کہ تمہارے عقیدہ کے مطابق انسانی جدوجہد گیان کی ترقی کا کارن ہے پہلا انسان تو چیتن ہے۔ جگت کا اپادان کارن یعنی پرکرتی (علت مادی) تو جڑ ہے۔ اسمیں تو جدوجہد کی طاقت نہیں ہے۔ اُسنے کیونکر ترقی کی؟ وہ کیونکر نانا روپ میں تبدیل ہوتی ہوئی نت نئے روپ دھارن کرتی ہے؟ کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ اس تمام مادی تبدیلی کا باعث ایک اصول حرکت ہی ہے۔ پھر بتلاؤ کہ حرکت کس کا گُن ہے۔ کیا جڑ پرکرتی کا گُن حرکت ہے؟ ہرگز نہیں۔ پھر ترقی یا تنزل کس میں ہوتا ہے۔ حرکت میں یا کہ مادہ میں۔ صاف دیکھ رہے ہو کہ مادہ صورت تبدیل کرتا ہے۔ حرکت کا اصول اُسی طرح کام کرتا رہتا ہے۔ پس صاف معلوم ہوا کہ حرکت کہیں باہر سے آئی اور اُس کے اندر کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اب کچھ عرصہ کے لئے پھر گیان کے اصول کی پڑتال کرو۔ کیا تمہیں صاف نہیں دکھائی دیتا کہ گیان کے اندر کوئی بھی تبدیلی واقعہ نہیں ہوتی۔ یہ امر واقع کہ زمین گول ہے۔ گیان کا ایک حصہ ہے۔ کیا اِس گیان نے کبھی ترقی کی ہے۔ زمین کا گول ہونا جُوں کا تُوں ہر ایک زمانہ میں بنا رہا۔ لیکن کوئی حالت تھی کہ میں نہیں جانتا تھا کہ زمین گول ہے۔ اور یہ اِس لئے کہ میرے گیان کی سادھن کوٹی۔ یعنی میرا علم حاصل کرنے کا آلہ جسے بدھی یا عقل کہتے ہیں اِس قابل نہیں تھا کہ میں اِس گیان کو گرہن کر سکوں۔ پس صاف معلوم ہوا کہ گیان منشیہ کا سوابھاوک گُن نہیں ہے۔ اگر سوابھاوک گُن ہوتا تو اسمیں کمی زیادتی نہ ہوتی۔ اِس لئے نتیجہ نکلا کہ جس طرح پرکرتی مادہ کو حرکت دینے والی کریا باہر سے آتی ہے۔ اسی طرح پر بدھی یعنی عقل کو مانجھ کر درست کرنے والا گیان بھی انسان کے اندر باہر سے آتا ہے۔ جب گیان اور کریا۔ علم اور حرکت دونوں ہمارے سوابھاوک نہیں بلکہ باہر سے آتے ہیں۔ تو کیا ہمارے لئے ضروری نہیں ہے کہ ہم اِن دونوں کا منبع معلوم کر لیں۔ رشی گمبھیر شبدوں میں جواب دیتے ہیں بلکہ گیان اور کریا۔ علم اور حرکت۔ دونوں کا منبع وہی برہم پرماتما ہے۔ جس نے کہ سارے برہمانڈ کو بنا کر دھارن کیا ہوا ہے۔ جبوقت سرشٹی کے آغاز کا وقت آتا ہے۔ اپنے سنیوگ نیم کے مطابق **علم اور حرکت کا سمندر** وہ پربھو بہا دیتا ہے۔ اور جبکہ پرلے کا سمے آتا ہے تو وہی جگت پتا اپنے دیوگ نیم کا وستار کر کے سارے علم اور ساری حرکت کو اپنے اندر کھینچ لیتا ہے۔ گیان اور کریا کے بھنڈار پربھو کا انت کون لے سکتا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا ہے یا ویسا ہے۔ منشیہ کا یہ کام نہیں ہے۔ ہمارا یہ ادھکار ہی نہیں ہے۔ لیکن ایک بڑا بھاری ادھکار ہمارا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم پورے وشواس کے ساتھ اُس برہم کو گیان کا بھنڈار یقین کرتے ہوئے اپنی زندگی کی رہنمائی کے لئے اُس سے دستورالعمل مانگیں اور اُس دستورالعمل کو جو کہ ہمیں سرشٹی کی آدی میں دیا گیا ہے بڑے ادب سے قبول کر کے اُسکے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

اے سرشٹی کو پیدا کر کے پالن کرنے والے اور پھر اُسے ستھول سے سوکشم کی طرف لے جانیوالے مہان پتا! آپ ہم سب کو توفیق دیجئے۔ کہ ہم آپکے گیان بھنڈار سے اپنی آتما کی اُنتی کے لئے غذا لیتے ہوئے اپنے جیون کو ایسا پوتر بنا لیویں کہ آپکے دھام میں پہونچکر آپ میں مگن ہونا ہمارے لئے آسان ہو جاوے۔ اوم شم +

ضرورت

کنیا کی عمر ۱۳ سالہ سوشیل دہارمک تدر ہے۔ ہندی بھاشا جانتی ہے۔ ایک ایسے لوکیہ برکی ضرورت ہے جسکی عمر ۱۸ برس کے درمیان ہو۔ گوت چوپڑہ اور بوری نہ ہو تعلیم یافتہ اور وجہ معاش عمدہ رکھتا ہو صحت بدنی بھی اچھی ہو۔ فرقہ کھتریوں کی دختر بڑائی چھوٹائی کا تنگ خیال اسکا نہ ہو۔ تمام خط وکتابت بنام لالہ ... چوپڑہ لودھانہ ہونی چاہئے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ست دہرم پرچارک

تمہیں کب ہوش آئیگا؟

کیا اس وقت بھی ضرورت ہے کہ ہم آریہ پُرشوں کے روبرو وید پرچار فنڈ کے فوائد بیان کریں اور اسکی سہایتا کے لئے اُنہیں دلائل سے قایل کریں!

کوئی زمانہ تہا کہ وید پرچار فنڈ کی تحریک کو جان کے لالے پڑے ہوئے تہے۔ لوگ اس کو وہم اور خیال سمجہتے تہے۔ جس وقت کہ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی طرف سے ہم نے وید پرچار فنڈ کا سکیم بنا کر اسکی تکمیل کے لئے اپیل لکہا تہا اور اُس کے بعد جبکہ رائے ٹہاکر دت جی کی کتاب "ویدک دہرم پرچار" پبلک کے روبرو آئی تہی اُس وقت یہی معلوم ہوتا تہا۔ کہ نئی روشنی کی چمک کے روبرو اس سکیم کو کون پوچہیگا۔ لیکن آج زمانہ نے کیسا پلٹا کہایا ہے۔ پشچم اوتر دیش آریہ پرتی ندہی سبہا نے وید پرچار فنڈ کے سکیم کو سوبکار کیا اور اُسی دن سے اُس کے اندر جان دکہائی دیتی ہے۔ کون انکار کرسکتا ہے۔ کہ وید پرچار فنڈ ایک بڑی زبردست طاقت ثابت ہوئی ہے اور اُس نے پشچم اوتر دیش اور اودہ کے آریہ سماجوں کی کایا پلٹ کر ویدک دہرم کی اُنتی کو اُس طرف بڑی بہاری مدد پہونچائی ہے۔

راجستہان آریہ پرتی ندہی سبہا نے بہی وید پرچار فنڈ کہول دیا۔ یہاں تک کہ نہ ملنے والی بنگال وبہار نے بہی وید پرچار کے مقناطیسی نام سے نئی جان حاصل کی اور ایکمرتبہ سارے بہار کو ہلا دیا۔ لیکن اس کی طاقتوں کا یہیں تک خاتمہ نہیں ہوا۔ ہمارے وہی خانہ زاد دشمن جوکہ وید پرچار فنڈ کی سخت مخالفت کرتے تہے۔ جوکہ انگریزی تعلیم کو ہی اصلی وید پرچار کا ذریعہ سمجہتے تہے جوکہ تنخواہ دار اُپدیشکوں کی مذمت کرتے تہے جوکہ وید پرچار کی نسبت سخت نفرت کا اظہار کرتے تہے۔ آخرکار اُس کی طاقتوں کو لوہا ہو کرنے لگے تنخواہدار اُپدیشکوں کی مذمت کرتے ہوئے بہی اُنہوں نے ایرا غیرا نتہو خیرا ہر طرح کے پچکیاں اُپدیشک بہرتی کرنے شروع کردیئے اور بہ نسبت کالج وغیرہ کے ان تنخواہدار اُپدیشکوں سے آریہ پُرشوں کو بدنام کرنے کا کام زیادہ ہوتا دیکہکر ہمارے خانہ زاد دشمنوں نے اُسی پرچار کے کام کے لئے دوہزار روپیہ سالانہ اپنے کالج فنڈ سے منظور کیا جسپر کہ وے ہمیشہ ہنسی اوڑایا کرتے تہے۔

اس سے بڑہکر وید پرچار کے سکیم کی کیا فتح ہوسکتی ہے کہ اُس کے جسقدر نکتہ چین تہے اُن سبنے عملی طور پر دکہلا دیا کہ پرچار سے بڑہکر دہرم پہیلانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ لیکن افسوس کہ جوں جوں اصولی طور پر وید پرچار فنڈ کی بُنیاد مُستقل ہوتی گئی تیوں تیوں آریہ سماجوں نے اپنے کرتبیہ کو بہلانا شروع کردیا جن بہائیوں کو اپنے دہرم کی تحریک کے اتہاس سے واقفیت رکہنے کی عادت ہو اُن کو معلوم ہے کہ اول سکیم میں یہہ سمجہا گیا تہا کہ صرف پنجاب دیش کے اندر مختلف مت متانتروں کے زہریلے اثروں کو کسیقدر دور کرنے اور ویدک دہرم کو پہیلانے کے لئے چالیس ہزار روپیہ سالانہ سے کم کا بجٹ کافی نہ ہوگا۔ ہم ان کالموں میں وقتاً فوقتاً بتلاتے رہے ہیں کہ صرف مختلف عیسائی مشنوں کی طرف سے ہمارے دہرم کی جڑ اُکہاڑنے کیلئے محض پنجاب دیش میں پندرہ لاکہہ روپیوں سے کم خرچ نہیں کیا جاتا۔ پہر مسلمانوں کی طرف سے جو جد وجہد ہو رہی ہے اور پورانک ہندوؤں کی طرف سے جو سخت مخالفت ہو رہی ہے اُس کا تو حساب ہی کیا ہے۔ ان سب کا مقابلہ کرنے کے لئے چالیس ہزار روپیہ سال کا خرچ کیا کچہہ حقیقت رکہتا ہے۔ ان بیرونی دشمنوں سے کہیں خطرہ کر ہمارے خانہ زاد دشمن ہیں۔ جوکہ اگر کسی آریہ کو اپنے خیالات کا نہیں بنا سکتے تو اُسے آریہ سماج سے متنفر کراکے ناستک وغیرہ بنانے میں دن رات کوشاں ہیں۔ ان کی کوششوں سے بگڑے ہوئے نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے کسقدر کام کی ضرورت ہے۔

اسقدر سخت اور عظیم ضرورتوں کے مقابلہ میں ہم دیکہنا چاہتے ہیں کہ آریہ سماج اپنا کرتویہ کس طرح پالن کررہے ہیں۔ ہم افسوس سے دیکہتے ہیں کہ جیوں جیوں وید پرچار فنڈ کی ضرورت زیادہ تر محسوس ہونے لگی۔ اور جیوں جیوں کہ اُس نے اپنے کرموں سے اپنے بڑے سے بڑے دشمنوں کے سر نیچے کردیئے تیوں تیوں آریہ سماج اپنے کرتویہ کو بہولتے چلے گئے۔ ذرا سوچو تو سہی پہلے سال یعنی سنہ ۱۹۲۴ء میں بلا کسی قسم کی اپیل کے آخیر جولائی سے نومبر تک چار ہزار روپیہ کے قریب جمع ہو گیا تہا۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں نو ہزار کے قریب جمع ہوا۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں گیارہ ہزار تک نوبت پہونچی۔ لیکن سنہ ۱۹۲۷ء میں صرف پانچ ہزار جمع ہوا۔ اُس سال کی نسبت شاید یہہ کہا جاوے کہ چونکہ لیکہرام میموریل فنڈ کے چندہ کا زور تہا اس لئے کم رقم ہوئی۔ مگر کیا سنہ ۱۹۲۸ء کے لئے بہی یہہ عذر پیش ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں! پہر کیا وجہہ ہے کہ سنہ ۱۹۲۹ء میں بہی پانچہزار سے زیادہ روپیہ جمع نہ ہوسکا۔ اور اب سنہ ۱۹۳۰ء میں ابہی تک چار ہزار روپیوں سے زیادہ رقم نہیں بڑھی۔ اس کمی کا وجہہ کیا ہے؟ کیا آریہ سماجوں کے دلوں سے وید پرچار کی عظمت دور ہو گئی ہے؟ ہرگز نہیں! کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کیوں آئے دن آریہ سماجوں کے ادہکاری پرچار کے لئے نئے نئے میدان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کو بتاتے۔ کیوں میلوں وغیرہ کی فہرستیں بہیجکر اُن جگہوں میں پرچارکوں کو بہیجنے کی ضرورت ظاہر کرتے۔ وید پرچار کی عظمت اور اُس کے لئے روپیہ جمع کرنے کی ضرورت کو اصولاً

...ب آمتہ پرش مانتے ہیں۔ لیکن مشکل یہہ ہے۔ کہ ...ن آریہ پرشوں نے اپنے اپنے گہروں کے سوا تنہہ ...واب دیدیا ہے۔ وہاں اپنے اپنے شہر یا گرام کے ...سماج کو ہی اپنا وشیش گہر سمجھکر ایک نئے ...ار تہہ میں اپنے آپ کو بہنا لیا ہے۔ ہر ایک آریہ سماج ...ادہکاری وید پرچار فنڈ کی ضرورت کو تو سب سے ...تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اپنے آریہ سماج کیضرورت ...براول پر رکہتے ہیں۔ اس میں شبہہ نہیں کہ اپیل ...پرچار فنڈ کے لیے ضرور ہوتا ہے۔ لیکن روپیہ ...لوکل تحریکوں کے لیے زیادہ جمع ہوتا ہے۔ ...ی پاٹہ شالاؤں۔ سنسکرت سکولوں۔ سماج ...مندروں۔ لوکل کتب خانوں وغیرہ کے لیے دھن ...کرنے میں جسقدر کوشش ہوتی ہے اگر وہ سارہ ری ...ساری کوشش وید پرچار فنڈ کے لیے بہگتا ...میں لگائی جاوے تو شاید کبہی زمانہ آجاوے ...راجالیس ہزار روپیہ سالانہ والی سکیم بہی پورا ...جاوے۔ ورنہ اگر یہی چال رہی تو وہ ہزاروں ...اور قصبے جو کہ ویدک دہرم روپی امرت کے پیاسے ...محروم ہی رہجاویں گے اور شائد کچہہ عرصہ کے بعد ...کٹہور ہردی ہو جاویں کہ دہرم کی بات ہی سننے ... طیار نہ ہوں۔

...ہی خاص آریہ سماج کا نام نہیں لینا چاہیئے۔ ...ایک آریہ سماج کے ادہکاریوں سے ہمارا نویدن ہے۔ ...ان سے پوچہتے ہیں کہ کیا اس طریقہ پر کام کرنے سے ...کبہی بہی اپنے مشن کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ ...ر صوبے کے ایک ایک کونہ میں ویدک دہونی کو ...پہنچا سکے۔

...پوچہوگے۔" ہم اپنی لوکل ضرورتوں کو کیسے نظر انداز ...یں" لیکن کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جب بڑی آفت ...آن پڑتی ہے تو چہوٹی چہوٹی آفتوں کا کوئی خیال ...بہی نہیں رکہا کرتا۔ وید پرچار فنڈ کی ضرورت بڑی ہے ...اسوقت اُس کی دل کہولکر سہایتا دوگے تو بہت جلد ...زمانہ آجاوے گا۔ جبکہ آپ سے مانگنے کی کچہہ ضرورت نہ رہے گی اور ویدوں کے پرچارک بجائے آپ سے مدد مانگنے کے آپ کی لوکل تحریکوں کو مضبوط کر دیں گے۔

پیارے آریہ بہائیو! آریہ پرتی ندہی سبہا آپ کے ہی آریہ سماجوں کے وکیلوں کا مجموعہ ہے اُنہوں نے جن عہدہ داروں کے سپرد ویدک دہرم کی سیوا کا کام کیا ہے وہ کام کرنے کے لیے حتی المقدور محنت کر رہے ہیں۔ لیکن جو دہن کہ اس کام کے لیے اُنہیں درکار ہے وہ کہاں سے آوے گا۔ اُن کے پاس کوئی خزانہ نہیں۔ کوئی فوج نہیں۔ آپ ہی اُن کے خزانہ اور آپ ہی اُن کی فوج ہو۔ اگر آپ ہی اُنہیں روپیوں سے مدد نہ دوگے تو وہ کام کسطرح کر سکیں گے۔ آپ لوگ روزمرہ اُپدیشکوں کے نہ پہونچنے کی شکائتیں ہمارے پاس درج اخبار کرنیکے لیے بہیجتے ہو اور اس میں سبہا کے پردہان اور منتری کو بڑی ڈانٹ بتلاتے ہو۔ لیکن کیا تم نے کبہی یہہ بہی سوچا ہے کہ جب وید پرچار فنڈ میں روپیہ ہی کافی نہ دوگے تو اُپدیشک کیونکر ہر جگہہ پہونچ سکیں گے۔ آپ اگر سبہا کے دفتر سے دریافت کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جس پنجاب۔ سندہ بلوچستان کے لیے پچاس اُپدیشکوں کے ہر ایک وقت کام کرنے کی ضرورت ہے وہاں صرف پندرہ اُپدیشک کام کر رہے ہیں۔ تحریری پرچار کا کام دہن کے ابہاو سے سبہا کو مجبوراً پرائیوٹ ہاتہوں میں چہوڑنا پڑا ہے۔ ویدک پستکالے دہن ابہاو سے نصف کام ہی نہیں کر رہا۔ مناسب جگہہ اور مکان کے ابہاو سے ویدک دہرم سمبندہی بہت سے کاموں کو ملتوی کرنا سبہا کے لیے امر مجبوری ہو جاتا ہے۔

آپ اس بات کے ماننے سے انکار نہیں کر سکتے کہ ہمیں آریہ سماج کی تحریک اور آریہ پرتی ندہی سبہا کے کام سے بہت کچہہ واقفیت ہے۔ ہم اپنے گذشتہ چودہ سالہ تجربہ سے آپکو بتلا سکتے ہیں کہ جو کام ۱۸۹۵ء اور ۱۸۹۶ء میں آریہ سماج نے کیا تہا وہ اُن سالوں کے آگے پیچہے کبہی نہیں ہوا۔ اور اُنہیں دونوں برسوں میں وید پرچار فنڈ کے لیے سب سے زیادہ روپیہ آیا تہا ویدک دہرم کی سیوا کا جوش اگر کچہہ آدمیوں میں پیدا ہوا تہا تو اسلیئے کہ آپ لوگ بلا استثنیٰ۔ ویدک دہرم کی تن۔ من۔ اور دہن سے سہایتا کرنے میں اُدت نظر آتے تہے اور اس وقت اگر آپ کی سیوا کرنے والوں کے دل کسی قدر سرد نظر آتے ہیں۔ تو اسلیئے کہ آپ لوگوں کی طرف سے وے قدرے نراش ہو بیٹہے ہیں۔ اس لیے آریہ پُرشو!

اپنے کرتویہ کو سمجہو

اور تن من اور دہن سے وید پرچار فنڈ کی سہایتا کرو۔

عیسائی اور مسلمان تمہارے بہائیوں کا برابر شکار کر رہے ہیں۔ جس ہندو جاتی کی رکشا کے لیے کہ گوبند سنگہ جی نے اپنے پران دینے کا دعویٰ کیا تہا اُن کی پیرو اُسی ہندو جاتی کے دشمن بنے ہوئے اُس کی برخلاف جہاد کا جہنڈا بلند کر رہے ہیں۔ عاجز پورانک ہندو بہی تم پر شیر ہو کر تمہارے نگل جانے کے لیے مُنہہ پہیلا رہے ہیں۔ تمہارے خانہ زاد دشمن تمہارے ہی سدہانتوں کا خول اپنے خیالات پر چڑہا کر ویدک دہرم کی تعلیم کو دُنیا کے روبرو غلط شکل میں پیش کر رہے ہیں۔ مقابلے کی اِسے سخت ضرورت۔ اور وید پرچار اِن کل آفتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے طیار۔ پہر افسوس کہ تم اپنے کرتویہ کو نہ سمجہو۔ ہا! تمہیں کب ہوش آئیگا! ✦

اُٹہو! اِس اتیاچار کو دُور کرو

جس وقت ہم نے پورانوں کی ناپاک تعلیم سے اپنے گمراہ بہائیوں کو بچانے کے لیے ایک خاص سلسلہ شروع کیا تہا اور اُس کے دوران میں پہلے ٹریکٹ میں ہی ہوشیہ پُران کی پڑتال کی تہی۔ اُسوقت بہت سے بہائیوں نے داسی دان والی تحریر کو پڑہکر بڑا تعجب ظاہر کیا تہا۔ لیکن ساتہہ ہی اس کے ہماری تحریر نے

اُنہیں کسقدر شانتی دلا دی تھی۔ کیونکہ ہمیں اسوقت یہہ نشچے نہیں تھا کہ اب تک اپنی لڑکیوں کو بُت خانوں میں مُورتیوں پر چڑھانے کا رواج دکشن دیش میں جاری ہے۔ بھوشیہ پُران سے حسب ذیل اقتباس دیتے ہوئے "اِسی پرتھوی سے دیوالے میں جو بھی داسی ارپن کرے اس پرکار جو پُرش داسی دان کرے وہ ودیادھر کرکے سیوت اِیسر لوک میں جاتا ہے۔"

ہم نے لکھا تھا "پیارے ناظرین! یہہ جو خاتمہ پر چار لفظوں میں دیوالے کے لئے داسی دان کا بدھان بھوشیہ پُران کار نے کر دیا ہے۔ اِسی کا نتیجہ ہے کہ احاطہ ہائے مدراس اور بمبئی میں ہزاروں معصوم لڑکیاں ٹھاکر دواروں اور مندروں میں بھیجا چکے کام کے لئے چڑھائی جاتی تھیں۔ اور ناچنے گانے سے گذارا کما کر اپنی عصمت کو نابکار اور ناپاک پوجاریوں کے ارپن کرتی تھیں۔ اور شاید اب تک کر رہی ہیں۔ (مفصل دیکھو فیصلہ ہائے ذیل۔ جلد ۶ بمبئی کرمنیل رپورٹس صفحہ ۶۰ و جلد ۵ مدراس لا رپورٹس صفحہ ۴۱۵۔ و انڈین لا رپورٹس جلد ۱۵ مدراس صفحجات ۴۱ و ۷۵ و ۳۲۳ و انڈین لا رپورٹس جلد ۱۶۔ بمبئی صفحہ ۳۰۷)"

اس عبارت کے لکھتے وقت ہمیں شک تھا کہ آیا اس وقت تک دیو داسیوں کا انسٹیٹیوشن جاری ہے۔ یا نہیں۔ کیونکہ جن مقدمات کا ہم نے حوالہ دیا ہے اُن کو مفصل پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ جب گورنمنٹ وقت کی طرف سے اس طرح پر لڑکی کو فاحشہ چلن کے لئے چڑھانے کے عوض سزا تجویز ہو چکی ہے تو کوئی بھی آیندہ کے لئے اپنی اولاد کو برباد کرنے کا حوصلہ نہ کرے گا۔ لیکن ہمارا یہہ تمام خیال بدل گیا۔ جبکہ ہم نے ۹ جون سنہ ۰۵ء کے ونکٹیشور اخبار میں حسب ذیل مضمون پڑھا۔

کھنڈوبا کے مندر میں کنواری ستریاں

پونا کے نزدیک مقام جیجری میں کھنڈوبا کے نام سے ایک شوالے ہے۔ آس پاس کے لوگ جن میں نیچ ذات کا شمار زیادہ ہے۔ شیو جی کے اپنی کنیائیں بھینٹ کر دیتے ہیں۔ وہاں والے اِن کو مُرلی کہتے ہیں۔ یہہ ستریاں جنم تک کنواری رہتی ہیں۔ ایسی حالت میں اُن کا چلن کس طرح کا ہوگا۔ اِس کا انومان پاٹھک سوئم کر سکتے ہیں۔ حال میں بمبئی کے پادریوں کا اس اور دھیان آکرشت ہوا ہے۔ وے لوگ آئین کے انوسار اس ریتی کو بند کرانا چاہتے ہیں۔ یدی اس پرتھا کے ماننے والے سب نیچ جاتی کے لوگ ہیں۔ اور چاہے آرنبھہ میں اس سے کچھ لابھہ ہوا ہو۔ پرنتو آج کل کے سمے کو دیکھتے ہوئے یہہ ریتی بہت بُری ہے اور نہ اس پرکار کی شاستر میں کہیں آگیا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ پونا کے بُدھیمان لوگ اس کاریہ کے کرنے والوں کو کیوں نہیں سمجھاتے ہیں۔ عیسائی دھرم اور انگریزی ریتی کے انوسار ستریوں کو جیون پرینت کو ماریکا (کنواری) رہنے کا ادھیکار ہے۔ ایسا ہونا اُن لوگوں میں دوشش نہیں۔ پرنتو بھوشن سمجھا جاتا ہے۔ پرنتو یہہ بات بھارت باشیوں کی نیتی کے بالکل وِرُدھ ہے۔ اِس پرانت کے سُدھارک لوگ بدھوا وِواہ اور ستریوں میں سوتنترتا (آزادی) پرورت کرنے کے لئے آکاش پاتال ایک کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ اس بات پر دھیان دیں اُن کے نرارتھک کاموں کی اپیکشا یہہ ادھک آوشیک ہے۔"

اوپر کی تحریر ظاہر کر رہی ہے کہ ونکٹیشور کا باہر سے پُورانک لیکن دل سے اصلاح کا خواہشمند ایڈیٹر اسجگہہ بڑی کشمکش میں پڑا ہوا ہے۔ جس طرح پر کہ بہت اور عمل پانی کے ڈوبنے کے خوف سے وشدھانند سے ودوان تک بھی رشی دیانند کے سدھانتوں کا خفیہ طور پر اقبال کرتے ہوئے بھی اُن کے پرچار کے لئے کمر باندھنے سے ڈرتے تھے۔ اسیطرح پر اپنے اخبار کی اشاعت کے گھٹنے کا خوف ونکٹیشور کے ایڈیٹر کو بھی بیخوف ہو کر بولنے کی اجازت نہیں دیتا۔ شروع میں آپ ایک شاو

وِسچاتے ہیں کہ جب ساری عمر کنواری رہنے کی
عورتیں شوالہ میں آتی ہیں تو اُن کی عصمت
رہ سکتی ہوگی۔ لیکن پھر پورانکوں کے خوف
انگریزی کنواری رہنے کے قاعدہ کے ساتھ
بتلاتے ہیں کہ اُن کو اس لئے عذر ہے کہ
کنواری رہنا بھارت باسیوں کی نیتی کے
انسان کو سیدھی سڑک چھوڑنے سے
دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ ورنہ ونکٹیشور جی
ہیں کہ جہاں سارا جنم برہمچریہ رکھنے وا
اور پُرش دونوں کے لئے شاستروں میں آ
دیا گیا ہے۔ اس کا کیا ارتھ کریں گے۔ اور
کے انوکول سمجھیں گے یا برُدھ۔ اور پھر اگر
کنوارپن ہی اعتراض ہے اور کنوارپن ہما
سنتری کا بھوشن سمجھا جاتا ہے۔ تو عیسائی
کیوں اس رواج کو دور کرانے کی کوشش
ہیں؟ ان وجوہات سے صاف نتیجہ یہی نکل
کہ یہہ کنواری چڑھائی ہوئی بیکس عورتیں
مذہبی فرض سمجھکر بُت کے آگے ناچتی گاتی
اور عام طور پر فاحشہ عورتوں کی طرح پیشہ کماتی
پھر ونکٹیشور کا ایڈیٹر اول تو یہہ لکھتا ہے
شاستروں میں اس کی کہیں بھی آگیا نہیں
پھر خود ہی لکھتا ہے کہ شروع شروع میں
اس سے فایدہ ہو۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اپنی لڑکی
ایک بُت خانہ میں بھیجکر اور بدمعاشی کے
دینے میں کچھ فایدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن معلوم
ہے کہ ونکٹیشور نے یہاں بھی پورانکوں
ہوئے ان کلمات سے اُن کو راضی کرنا چاہا
اور شاستروں کی آگیا کی نسبت صاف
شاستروں میں تو کہیں ایسے بھرشٹ آچار
نہیں ہو سکتی۔ لیکن آپ کے پورانوں میں
صاف آگیا ہے۔ (مفصل دیکھئے ہماری
بھوشیہ پوران کی پڑتال) ہاں! اگر آ
پُرانوں کو اپنے شاستروں کے زمرہ سے خارج

ہیں۔ تو ع چشم ما روشن دلِ ما شاد۔
آخیر میں وینکٹیشور کا لایق ایڈیٹر اپنے پورانک سناتنیوں کے اس مکروہ اخلاق کے لئے نہ شرماتا ہوا ریفارمروں سے اس امر میں اصلاح کرنے کی صرف پر ہی بس نہیں کرتا بلکہ انہیں ڈانٹ بتلاتا ہے۔ اور وہ ہوا بواہ اور ستری سُدہار کے کام کو چھوڑ کر اس اصلاح میں دل وجان سے لگنے کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن افسوس یہہ بھول جاتا ہے کہ جس طرح پر کہ ستری سُدہار کی بابت پورانک لوگ مصلحان کی نصیحتیں سُننے کو طیار نہیں ہیں اُسیطرح پر اس بارے میں بھی مصلحان کی آواز کو کون سُنے گا۔ بلکہ ممکن ہے کہ اگر اصلاح کا دم بھرنے والے اس بارے میں کچھہ بولیں تو کھنڈوبا کے گردونواح کے ہندو لوگ زیادہ تر لڑکیاں شیو جی کی بھینٹ کرنی شروع کردیں اور اس طرح چڑاو گھڑانا تھہ کی مرادیں زیادت زیادہ آنے لگیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ وینکٹیشور کا ایڈیٹر کیوں نہ اس اصلاح کے کام کے لئے خود پونا جاوے اور کیوں نہ اپنے ہندوازم کے ہیرو دوبیانند کو ساتھہ لیجاوے پنڈت دین دیال صاحب جنرل سکرٹری پورانک منڈل کیوں نہ جاکر ان بیکسوں کے والدین کو ایسی بیہودہ حرکت سے روکیں اور کیوں نہ گوپی ناتھہ جی ان مُرلیوں کی بہیاں پکڑ پکڑ سمجھاویں اور بہس گرے ہوئے پیشہ سے اُنہیں باہر نکالیں۔ لیکن ہم بھول گئے۔ چیر ہرن لیلا کے دلدادہ۔ بھاگوت کے مشتاق پورانوں کے بے دام غلام۔ کب پورانک ہدایت سے اختلاف کرسکتے ہیں۔

پیارے ناظرین! وینکٹیشور کی تحریر سے آپ کو صاف معلوم ہوگیا (۱) کہ اب تک پونا کے پاس کھنڈوبا نامی ایک شوالہ ایسا ہے۔ جہاں پر کہ محض نیچ ذات والے ہی نہیں بلکہ کبھی اونچی ذات والے بھی۔ اپنی لڑکیوں کو بُت پر چڑھا دیتے ہیں (۲) کہ ایسی دیوداسیوں کا نام مُرلی رکھا جاتا ہے۔ اور جسطرح کہ اس طرف کی کنجریاں وغیرہ باوجود بیاہ رکھم کرنیکے بھی سدا سُہاگنیں کہلاتی ہیں۔ اُسیطرح یہ مُرلیاں بھی باوجود گھور پاپ کرنے کے کنواریاں ہی سمجھی جاتی ہیں اور (۳) کہ عیسائی پادری لوگ اس بیچار کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کو کیا افسوس ہوا ہوگا۔ جب آپ نے پڑھا کہ وینکٹیشور کا پورانک ایڈیٹر بجائے اپنے بزرگوں کی لگائی ہوئی آگ کو بجھانے کے لئے خود اُدت ہونے اور اپنے دوسرے بھائیوں کو مستعد کرنے کے پونا کے ستری سُدھارک بھائیوں سے اصلاح کی درخواست کرتا ہے۔

اے ہمارے گمراہ ہندو بھائیو! پرمیشور کے لئے ہٹھہ اور تعصب کو چھوڑ کر۔ پکشپات سے مُنہہ موڑ کر۔ ان بیکس ابلاؤں کے دکھہ پر دھیان دھرو۔ اُن کی گری ہوئی حالت کو دیکھو۔ اگر بہنوں کے بھائی۔ ماتاؤں کے پُتر۔ پُتریوں کے پتا او پتنیوں کے پتی ہو تو سوچو کہ اگر تمہاری کوئی سمبندھنی اس حالت میں مُرلی ہو تو تمہاری کیا دشا ہوجاتی۔ دین دیال جی! گوپی ناتھہ جی! جس فصاحت کو کہ آپ بھولے ہندوؤں کو قابو کرنے میں صرف کرتے ہو اس کا تھوڑا استعمال ایک گرے ہوئے گروہ کو پاپ کے بڑے گہرے گڑھے سے نکال سکتا ہے۔ کیا آپ لوگ نہ ہلوگے۔ جب حیدرآباد دکن تک دھاوا مارنے کے لئے طیار رہتے ہو تو پونا کہاں دور ہے۔ راستہ میں ٹھہر کر اپنے ہندو بھائیوں کو پریرت کرنا کہ وے اپنی لڑکیوں کو گھر لیجاویں۔ اُن کے وِواہ کردیں اور آیندہ کے لئے ایسی مکروہ رسم کا خاتمہ کردیویں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

کیا بگڑے بیج دو کے بگاڑے

وشنواسی ہندو اپنا دھرمی چار بھجا والا وشنو کلپنا کرکے اسقدر بل حاصل کرلیتا ہے کہ دو بھجا والوں کی دھمکیوں کے جواب میں بے اختیار بول اُٹھتا ہے۔ ع راکھن ہار بیٹھے بیج چار تو کیا بگڑے۔ بیج دو کے بگاڑے۔ ایمان کا پکا مسلمان دو بھجا والے محمد پر وشواس کرکے (جو کہ اس وقت اُس کی مدد کے لئے موجود بھی نہیں ہے) میدانِ جنگ میں اپنی گردن کٹوا دیتا ہے۔ دیندار عیسائی مسیح کی سفارش پر پورا اعتقاد رکھتا ہوا اُسکی سیوا میں جنگل وبیابان چھان مارتا ہے۔ اپنی قوم کی طاقت پر نازاں انگریز بے خوف افریقہ کے لق ودق میدانوں میں مردم خوار بربروں کا مقابلہ کرتا ہوا اپنا کام کرتا ہے۔ لیکن اے میرے نربل من! بادشاہوں کے بادشاہ۔ مہاراجوں کے ادھیراج۔ عیسیٰ۔ موسیٰ اور محمد کے خالق۔ کرشن۔ برہما اور وشنو کے پالن کرتا۔ اننت بھجاؤں والے وید کے پرکاشک جگت پتا کی شرن آکر بھی کیا تو دو بھجا والوں سے ڈرتا ہی رہیگا! میرے چنچل من تو مت گھبرا کیونکہ جب اسنکھیات بھجاؤں والا تیرا سہایک ہے۔ تو

کیا بگڑے بیج دو کے بگاڑے

سناتن دھرم کے رکشک تم ہی ہو

ویدک دھرم کی اسوقت عجیب حالت ہورہی ہے۔ اسکی کشتی کم نظروں کو بھنور میں پڑی ہوئی نظر آرہی ہے ایکطرف عیسائی مذہب کا سارا زور اِس کو دبانے میں لگ رہا ہے۔ محمدی قلم اور محمدی تلوار دوسری طرف اس کو نیست ونابود کرنے کی عبث کوشش میں مصروف ہے۔ تیسری جانب سے بودہ دھرم پال وغیرہ دیگر مذاہب کے ساتھہ چکنی چپڑی باتیں کرتے ہوئے اِسی کی بیخکنی کی فکر میں لگ رہے ہیں۔ ہندوازم کا اژدر چوتھی طرف سے مُنہہ پھیلائے اسے نگلنے کے لئے آرہا ہے۔ سیکلزم بھی چاروں طرف سے مُنہہ کی کھاکر اسی کی جان کی دشمن بن رہی ہے۔ عیسائی اور مسلمان۔ بودہ اور جینی۔ سکھہ اور ہندو اور اِن کے ہزاروں فرقے باوجود باہمی اختلاف کے بھی اگر کسی بات پر متفق ہوتے ہیں تو اس پر کہ کسی طرح پر ویدک دھرم کو دبایا جاوے۔ یہاں تک تو غیرت تھی بلکہ اسی کی گود میں پلے ہوئے بعض

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وشواس گھاتی بھی ایسے موجود ہیں جوکہ اسکی کشتی کو منجدھار میں بلا جبہ اور تیوار کے چھوڑ دینے کو طیار ہیں۔ اور اسے ڈبونے کے لئے دشمنوں کیساتھ سازشیں کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ پھر کیا ویدوں کا سورج اسقدر جلد است ہونے کے لئے ہی اودے ہوا تھا۔ کیا بادلوں کے سموہ اسقدر جلد اُسے چھپا لیں گے۔ کیا سناتن ویدک دھرم کو دو بھجا والے بھکشز کر جائیں گے؟

اے اوشواس کے گڑھے میں گرے ہوئے اندھو! ذرا نظر اُٹھا کر وید روپی سوریہ کی طرف تو دیکھو۔ اور وید کے پرکاشک پرماتما کی جیوتی میں تو دھیان لگاؤ۔ پھر کیا تمہارا اوشواس دور نہ ہوگا۔ اور کیا تم نہ کہہ اُٹھوگے۔ کہ

سناتن دھرم کے رکشک

ہے پربھو تم ہو۔

خالصہ بہادر ذرا سنبھل کر۔

آج کل خالصہ لوگوں میں ایک نیا فرقہ پیدا ہوا ہے جوکہ ہندؤں کے چنگل سے نکلنا چاہتا ہے۔ اُن کے گرو آیا ہندو تھے یا کیا اس سے ہمیں اسجگہہ بحث نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے یہہ مناسب موقع نہیں ہے۔ لیکن چونکہ خالصہ لوگوں کی یہہ مختصر سی جماعت مورتی پوجا اور شرادھ وغیرہ ضعیف الاعتقادیوں کی چنگل سے نکلنا چاہتی ہے۔ اسلئے ہماری ان کے ساتھہ کمال ہمدردی ہے۔ آریہ سماج نے عام طور پر ان کی کسی قسم کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ اُن کو نیک نیت جدوجہد کرنے والے سمجھکر اُن کے ساتھہ ہمدردی کا ہی اظہار کیا لیکن کلچرڈ ہانس پرچارکوں نے جنکا نام کہ خالصوں کے نئے انگریزی اخبار نے کلچرڈ ہندو رکھا ہے۔ ان کی سخت مخالفت کی۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس مخالفت کا باعث کیا ہے۔ لیکن غالباً وجہہ یہہ ہے کہ اِن نئے خالصوں کے ایک ممبر یعنی بھائی لکشمن سنگھ جی کلچرڈوں کے کسی زمانہ میں گہرے ہمراز رہ چکے ہیں۔

خیر ہمیں اس سے کچھہ مطلب نہ تھا اور ہم ہمیشہ خالصہ صاحبان کے ساتھہ وہی صاف برتاؤ رکھتے رہے ہیں۔ جوکہ دیگر نیک نیت کام کرنے والوں کے ساتھہ ہمارا رہا ہے۔ لیکن کچھہ عرصہ سے کلچرڈ ہندؤں کی مخالفت کرتے کرتے خالصہ صاحبان کے انگریزی آرگن نے ویدوں اور ویدک دھرم کی نسبت بڑے سخت اور تہتک آمیز الفاظ لکھنے شروع کر دئے ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ جن ویدوں پر کہ کلچرڈ ہندو پورے طور پر وشواس بھی نہیں رکھتے اُن کی کلچرڈ ہندوؤں کی مخالفت کی وجہہ سے ہتک کرنا اور جن سوامی دیانند کو کہ کلچرڈ ہندو پبلک کی نظروں سے گرانا چاہتے ہیں۔ اُس دیانند کی نسبت حقیر کلمے لکھنا خالصہ صاحبان نے کس مصلحت پر روا رکھا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ جون کے "خالصہ" سے معلوم ہوا کہ لاہور کی اپنی سبہا میں ستیارتھ پرکاش کے وہ حصے پڑھ چکے ہیں۔ جوکہ اُنکے پنتھہ کی نسبت لکھے گئے ہیں۔ اور اُن پر اظہار ناراضگی کر چکے ہیں۔ چونکہ ہم سوامی دیانند جی کی تحریر کو تعصب اور بے انصافی سے بری سمجھتے ہیں۔ اس لئے خالصہ صاحبان کو خبردار کرتے ہیں۔ کہ محض جہادی سپرٹ کے اظہار سے کچھہ فائدہ نہیں ہے ستیارتھ پرکاش کی جو تحریر وہ اپنے پنتھہ کی نسبت غلط سمجھتے ہیں اُسے واضح طور پر لکھیں۔ پھر اگر اُن کے اعتراض ٹھیک ہوں گے۔ تو ہم اُنہیں تسلیم کرنے کے لئے طیار رہونگے لیکن اگر سوامی دیانند کی تحریر صحیح واقعات پر مبنی ہوئی تو ہم پرمان سمیت اُس کو ثابت کریں گے اور اس ثبوت سے جو نقصان کہ خالصہ دنیا کو پہونچیگا اُسکے "دی خالصہ" کے ایڈیٹر صاحب ہی ذمہ وار رہونگے۔

ہم خالصہ صاحبان کی خدمت میں ایک اور التماس کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کے آرگن اس وقت جہادی سپرٹ کا بڑی تیزی سے اظہار کر رہے ہیں۔ اور چونکہ اس سپرٹ کا اظہار کمزوروں کے برخلاف ہو رہا ہے۔ اسلئے شاید وہ سمجھتے ہوں گے کہ اُن کی یہہ سپرٹ آریہ سماج کو بھی دبا لیگی۔ لیکن یاد رہے کہ جس آریہ سماج کے دہاڑ رنگ پرواہ کو کہ محمدی جہاد اور محمدی تلوار نہیں روک سکی۔ آپ کی مصنوعی جہادی سپرٹ اُسکو کچھہ بھی نقصان نہیں پہونچا سکتی۔

مکتی فوج والوں کا نیا بہشت

اب تک سمجھا جاتا تھا کہ شراب کی نہریں اور مزیدار میوہ جات اور بڑی آنکھوں والی حوریں صرف محمدیوں کے ہی بہشت کی میراث ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ اُن کے ساتھہ مکتی فوج کے عیسائی بھی حصہ دار ہیں۔ چنانچہ جو بہشت کا نقشہ مکتی فوج کے بانی جنرل بوتھہ نے لنکا میں کھینچا۔ وہ حسب ذیل ہے۔ "میرے دوستو! میں ایک بہشت میں اعتقاد رکھتا ہوں جو کہ آسمان کے پرے ہے۔ میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے۔ وہ ایک اچھی جگہہ ہے۔ وہاں سب ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں۔ ہر ایک شخص کو کھانے پینے کے لئے وہاں بہتات سے ملتا ہے میں یہاں شراب سے پرہیزگار ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجھے وہاں بہت سی چمکدار شمپین اور شراب۔ جسے کہ وہاں خواہ کچھہ ہی کہتے ہوں۔ ملیگی۔ وہاں اُن کی ندیاں ہوں گی۔ اور جو لوگ اسجگہہ اپنے ہمجنسوں کے فائدہ کے لئے کام کرتے رہتے ہیں اُنہیں وہاں وہ کثرت سے ملیگی وغیرہ وغیرہ" اسی طرح کے بیہودہ پن سے یہہ بہشتی لیکچر پُر ہے۔ اور اس بیہودہ پن پر فیشن کے غلام ناچتے اور کودتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک کام انگریزی میں ہے۔ اس بکواس کو پڑھنے میں ہمارے دیش کے تعلیم یافتوں کو شرم نہیں معلوم ہوتی۔ لیکن ستیارتھ پرکاش کے پڑھنے سے اُن کی تعلیم یافتگی کو بٹا لگ جاتا ہے۔ انگریزی میں شاید اگر کوک شاستر کا ترجمہ ہو جاوے تو اُس کو بھی یہہ لوگ اعلیٰ اخلاق ہی سمجھیں۔

وینکٹیشور کی وچتر رائے

بمبئی کا وینکٹیشور اخبار ولایت کی آنے والی سنتری سبھا کا ذکر کرتے ہوئے رائے دیتا ہے کہ اگر اس سبھا میں ہندوستان کی طرف سے کسی سنتری کے جانیکی ضرورت

ہو تو کوئی ایسی ستری جانی چاہئے۔ جو کہ یہاں کی ستریوں کے حالات سے خوب واقف ہو اور اُن کی ستی قائمقام ہو۔ ایسی حالت میں اُن کا خیال ہے کہ اگر دیش کی ستریوں کا گورو بنایا جائیگا۔ جیسا کہ ہندوستان کی ستریوں کا گورو سوامی وویکا نند نے بنایا۔ اگر ایسی ستریوں کی کسی قسم کی قائمقام آپ کو چاہئے۔ جیسے کہ وویکا نند کے قائمقام تھے۔ تب تو یہاں بھی لیتا جی بھنڈوانم کی بیٹی آپ کو معلوم نہیں کہ جو وویکا نند جی امریکہ میں مورتی پوجا کے برخلاف رہے وہی واپس آکر مورتی پوجا کے حامی بن گئے۔ لیکن اگر اُن کی پرائیوٹ گفتگو کا اعتبار کرو تو وہ ایسا کہ مورتی پوجا کو نہیں مانتے اگر سوامی وویکا نند کے نمونے والی ستری گئی تو جہاں ولایت میں وہاں کی عورتوں کی ہاں میں ہاں ملا آوے گی۔ وہاں سے جگہ واپس ہوتے ہی چولہ بدل لیگی۔ سوامی وویکا نند کو جو لوگ ہندو دھرم کا پہلوان سمجھتے ہیں۔ کیا اُنہوں نے کبھی غور کیا ہے کہ ڈاکٹر مرونک کے لگائے ہوئے الزام کا جواب سوامی صاحب نے آج تک کیوں نہیں دیا۔

بھارت کی تپتا پتر مالی اور دُکھیاری بہوں

۱۹ مئی کے پرچارک میں ہم نے نہایت گری ہوئی بہنوں کی بہن دشا کا چتر کھینچکر اُن کو اُس ساگر سے نکالنے کے لئے ایک دُکھیاری بہون کی تجویز پیش کی تھی۔ ہمارے اس نوٹ پر سوائے آریہ متر مراد آباد کے اور کسی ہمعصر نے نوٹس نہ لیا لیکن ہمارے پاس تین پرائیوٹ خطوط آئے ہیں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ناظرین میں سے دُکھتروں نے ہماری اس اپیل کو اپنے اندر جذب کر کے دُکھیاریوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہمدردی محسوس کی ہے۔ ان میں سے ایک بھائی نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اُن کے ایک بڑے دھنا ڈھیہ متر بڑی معقول مدد دینے کا وعدہ کرتے ہیں بشرطیکہ یہ کٹھن کام ہماری نگرانی اور ہمارے انتظام کے اندر کھولا جاوے۔ ہم

ہم اپنے پرائیوٹ نامہ نگاروں اور اُن دھنا ڈھیہ مہاشہ کا اس وشواس کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے صرف اسقدر کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اس اہم کام کے مفصل انتظام کے لئے ہمارے پاس اس وقت بالکل سمیہ نہیں ہے۔ لیکن اگر جو جو مہاشہ اس کام کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ وے ہم سے خط و کتابت کریں اور اپنی اپنی حیثیت کے مطابق۔ تن سے۔ من سے اور دھن سے مدد دینے کے لئے طیار ہوں تو ہم فی الحال دو فہرستیں کھول دیں گے۔ ایک اُن صاحبان کی جو دھن کی مدد دینا چاہیں اور ایک اُن سجنوں کی جو اپنے آپ کو اس نازک کام کے لائق سمجھکر اپنی خدمات پیش کریں۔ دھن دینے والے صاحبان صرف اسوقت اپنے وعدے بھیجیں اور دیگر صاحبان اپنی لیاقت اور آچرنوں وغیرہ کے ثبوت بھیجیں۔ جب ہمیں یہ اطمینان ہو جاوے گا۔ کہ اسقدر دھن اکٹھا ہو سکتا ہے جس سے کہ کام جاری ہو سکے (ہماری رائے میں پانچ ہزار روپیہ نقد جمع ہونے سے کسیقدر کام شروع ہو سکتا ہے) اور اُس کام کے ہر ایک انتظام کے لئے مناسب آدمی بھی مل سکتے ہیں۔ تو ہم ہر دو فہرستوں میں سے لائق اور پرچارک صاحبان کا ایک جلسہ بلواویں گے جس میں کل مراتب طے ہو سکیں۔

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج کمالیہ کے خزانچی مہتہ بہادر چند جی کی پُتری کا مونڈن سنسکار اور منتری ٹھاکر جی کے پُتر کا نشکرمن سنسکار مہرشی کرت سنسکار ودھی کے انوسار ہوا۔

قصبہ کالسی ضلع دیہرہ دون میں بھی آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔ پندرہ ممبر ہوئے ہیں۔ سب ممبروں نے پرتگیا کی ہے کہ فی روپیہ ۳ فیروز پور یتیم خانہ کو بھیجا کریں گے۔

رام نگر آریہ سماج اور ودیارتھی سبھا بدستور اچھی طرح کام کرتے ہیں۔ ۹ و ۱۰ جون کو گلاب شاہ کے میلہ پر ہزاروں کا ہجوم ہوا۔ آریہ سماج کیطرف سے خوب زور شور سے پرچار ہوا۔ ۸ لکچر لالہ بھیند رام ہیڈ ماسٹر سکول اور ۸ لکچر لالہ دینا ناتھ آریہ سیوک نے دئے۔ گوہنا کا بھی بڑی خوبی سے کھنڈن ہوا۔ جسے لوگ پریم سے سُنتے رہے۔ میلہ سے ساماجک فنڈوں کے لئے اچھی بھکشا ملی۔

سادھو یوگیندر پال جی گکھڑ میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔

ہم نے بڑے افسوس سے سُنا ہے کہ پنڈت پالی رام جی پردھان آریہ سماج صدر بازار دہلی کا دیہانت ہو گیا۔ یہ مہاشہ اُن ست پرشوں میں سے تھے جنہوں نے کہ شری مہرشی دیانند کے ست سنگ سے لابھ اُٹھایا تھا۔ آپ نے اپنے پُتر رمن جی سے اپنے مرنے سے کچھ عرصہ پہلے پرتگیا کروائی تھی کہ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوگا۔ چنانچہ اُنکے پُتر نے ویسا ہی کیا۔ گوڑ سبھا نے مخالفت بھی کی۔ لیکن پنڈت رمن جی درڑھ رہے۔ ایکسو سے زیادہ آریہ بھائی سنسکار میں شریک ہوئے۔ اور قریباً ایکسو براہمن برادری کے ہونگے۔ سب سامگری اُتم ریتی سے منگائی گئی۔ گیارہ سیر پختہ چندن بیس سیر پختہ گھی۔ سامگری لُعہ روپیہ کی اور عہ کا کپور۔ ودھی پوروک انتیشٹی سنسکار ہوا۔ صدر بازار دہلی کے آریہ سماج سے ہم کمال ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ سب بھائی دھرم میں درڑھ ہونے کے لئے سدیو یتن کرتے رہیں گے۔

لالہ میلا رام جی ممبر آریہ سماج شرق پور نے اپنے نوین گھر کی پرتشٹھا ویدک ریتی سے کرائی ہون کا بڑا اچھا اثر پڑا۔

پنڈت ہنسراج جی پرچارک ضلع مظفر گڈھ میں بڑے اُتساہ سے پرچار کر رہے ہیں۔ خیر پور کے پرچار

کا کچھہ حال ہم پہلے درج کر چکے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ علاوہ ۲۰ نکٹر آریوں کے ۳۰ کے قریب اور آدمی ویدک دہرم کے پریمی ہوگئے ہیں۔ تگانوں میں جہاں دس بکرے روز کٹتے تہے اب ایک بکرا رہ گیا ہے۔ ہولیوں میں جہاں ۰۰ ۵ بوتل شراب کی خرچ ہوتی تھی وہاں اس سال صرف ۲۵ بوتلیں صرف ہوئیں۔ بوڑہوں کے منہ سے بہی منتے کا ہی شبد سنائی دیتا ہے۔ خیرپور اور خانگڈہ کے سوائے پنڈت ہیراج جی نے بیدپور۔ ریورپور وغیرہ میں بہی ویدک دہرم کا پرچار کیا۔

تازہ خبریں اور رائیں

کرنل آلکٹ صاحب تہیوسوفیکل سوسائیٹی کے بانی جنوبی افریقہ میں اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں اُنکے مشن کے ساتہہ بڑی ہمدردی ہے۔

مہاراجہ پٹیالہ نے اپنے چہوٹے بہائی کنور صاحب کو ریاست کے خزانہ کا اہتمام دیدیا ہے۔ اور اس سپردگی کے وقت جو تقریر مہاراجہ صاحب بہادر نے کی تہی اُس سے امید پڑتی ہے کہ شاید آیندہ کے لئے مہاراجہ صاحب اپنی فضولخرچیوں سے باز آجائیں۔ افسوس کہ ہمارے راجے نہایت اعلےٰ موقع کو مفت گنوا رہے ہیں۔ اور یہہ اس لئے کہ انہیں سے کسی کو بہی ایسی شکشا نہیں ملتی۔ جس کہ واقعی دہرم شکشا کہہ سکیں۔

ہندوستان کی بیرونی تجارت کی حالت افسوسناک ہے۔ باہر سے جہاں سالگزشتہ کی نسبت ایک کروڑ کا سامان زیادہ آیا۔ وہاں اس جگہہ سے ۴۸ لاکہہ کا کم باہر گیا۔ جب تک یہ حالت ہے تب تک کیا لاکہوں خاندان ایک وقت کی روٹی سے بہی محتاج نہ رہیں گے۔

خالصہ دیوان لاہور کے سکرٹری نے تماکونوشی کی طرف مینجر ریلوے کی توجہ دلائی ہے۔ واقعی اسوقت ریل پر تماکونوشی پرہیزگاروں کو بڑی تکلیف پہونچاتی ہے۔ گو قانون صاف ہے لیکن کوئی بہی مسافر دوسرے مسافروں سے پوچہنے کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتا۔

خالصوں کا انگریزی آرگن لکہتا ہے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے اور گناہ معاف ہوسکتے ہیں۔ اگر گناہ کی معافی نہ مانی جاوے تو مذہب کوئی چیز نہیں رہتا۔ لیکن کیا خالصہ کے ایڈیٹر صاحب نے کبہی سوچا ہے کہ فطرتی وصف اپنے موصوف سے جدا نہیں ہوا کرتا۔ اگر انسان فطرتی طور پر ناپاک ہے تو اُسکے پاک ہونیکی امید ہرگز نہیں اور آپکی تمام مذہبی ہدایات بے سود ہیں۔ اور گناہوں کے معاف ہونیکا مسئلہ! اسپر آپ کیوں سر مغز کرتے ہیں۔ جب تک کہ آپ دہرم کے مخزن وید کا مخول اڑا رہے ہیں۔ یہہ باریک مسئلے آپکی سمجھہ میں کبہی آسکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کوئی دلیل نہیں دیتے۔

امرتسر میں درشنی دروازے کے پاس سخت آگ لگ گئی جسکی وجہ سے دو لاکہہ کے قریب نقصان ہوا۔ شاید اسوقت تک پانچ جانیں ضایع ہونیکی خبر آچکی ہے۔ آگ کے بجہانے میں ہمارے پورشارتہی آریہ بہائی پنڈت رام بہجدت وکیل نے بڑی مستعدی سے رات بہر کام کرتے رہے۔ سُنا ہے کہ گوردوارے کے تالاب سے پہلے پانی لینے کی اجازت نہیں ملتی تھی۔ پھر ایک صاحب بہادر نے کرنیل جوالا سنگھ کو جگاکر اجازت لی۔

کانپور کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہندو نے تیہوری مہادیو کی پوجا کرنے کے بعد اپنا گلا کاٹکر چڑہانے کی کوشش کی۔ گو گلا بالکل جدا نہیں ہوا تہا۔ تاہم مہادیو کا بہگت مرگیا۔ پنجاب میں جو دیوتا کا

شور مچا تھا۔ اُس سے ایک یہ بُرا نتیجہ نکلتا ہے کہ ان پہیشہ ور دہوکہ بازوں کے دام میں آکر بعض اوقات بہلے نیت آدمی اپنی جان کہو بیٹھتے ہیں۔

ٹربیون میں کالی بابو نے اپنے مربی لالہ لاجپت رائے کی پیروی کرتے ہوئے پہلے تو لکہا ہے کہ جہرشتی دیانند کی جہاں راکہہ دفنائی گئی تھی وہ خراب حالت میں ہے اور پہر سوامی جی کی سمادہ بنانے کے لئے اپیل کی ہے۔ لالہ صاحب تو سمادہ کی مخالفت کرتے رہے تھے۔ آج اپنی مطلب براری کے لئے انہیں کے چیلے سمادہ کے لئے تحریک کرتے ہیں۔ اگر اُسوقت سمادہ بننے دیتے تو لاکہوں روپیہ خرچ کرنے کے لئے راجے مہاراجے تیار تہے۔ لیکن کیا وہ مورتی پوجا کا آدہار نہ ہوتا۔

ٹربیون کے ایڈیٹر گپتا صاحب کو چاہئے کہ کالی بابو کی کسی قدر گوشمالی کردیں تاکہ وہ آریہ سماج کے معاملے میں غلط بیانی نہ کیا کریں۔ ورنہ نتیجہ اچھا نہ نکلیگا۔

مشہور غلام پہلوان امرتسری گہوڑی پر سوار کہیں طلائی پہنے جا رہا تہا۔ ڈاکوؤں نے جا گہیرا اور پہلوان صاحب کے ہاتہہ سے کنٹہا اتروا لیکر چمپت ہوئے۔ اہلِ کوہ نور تعجب کرتا ہے اور قیاس کرتا ہے کہ ڈاکوؤں کی بڑی بہاری جماعت ہوگی جنہے غلام پہلوان پر رعب ڈال لیا۔ ہمارے ہمعصر کی یہہ بہول ہے۔ مقابلہ دل سے علاقہ رکہتا ہے نہ کہ جسمانی طاقت سے۔ ہم نے متہرا میں ایکمرتبہ دیکہا کہ ایک سو کہار سکہہ چہہ سات چوبوں کے جہنڈ کو ہانکتا ہوا چلا جاتا تہا۔ پہلوانوں کی نسبت عام طور پر مشہور ہے کہ کشتی گاہ سے باہر اُنہیں کچہہ بہی حوصلہ نہیں ہوتا۔

رائے سہرام صاحب کی عدالت کے سرٹیفکٹ یافتہ مشہور ایڈیٹر مسٹر جی ایم فرانسیس صاحب اپنے اخبار بہارت سیوک میں شیخ محمد رفیع لاہوری کے میونسپل کمشنری کی خوشی میں دعوت دینے کا ذکر کرتے ہوئے۔ اُس نالش کا ذکر کرنے میں

جوکہ یورپین لیڈیز میم صاحبان نے اپنے بابت ناجائز تعلق کے کی ہوئی ہیں۔ اور پوچھتے ہیں کہ "کیا ہمارے میونسپل کمشنر اب اسی قماش کے ہوا کرینگے" لیکن کیا شیخ صاحب انہیں یہ جواب نہیں دے سکتے کہ ہم نے تو جو کیا وہ بُرا کیا مگر اُسکا میونسپل کمشنری سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن تم نے جو پوتریا اور مُہراپان نوارنی وغیرہ کے سکتری اور بہارت سیوک کے ایڈیٹر بنکر بلی خیراتن کو گھر میں ڈالا ہوا ہے تو کیا ہم تم سے نہیں پوچھ سکتے۔ کہ کیا آئندہ ہمارے اخلاق کے پرچار کرنے والے ایسے ہی ہوا کریں گے جو گھر میں مُسلمانی فاحشہ عورت کو ڈال اور شراب پی کر شراب اور ہارنس اور سیچار کے برخلاف بے دریغ مضامین لکھا کریں گے۔

مسٹر فرینیس کے دیگر کمالات کے ساتھ اب بنگ بازی کا کمال بھی شامل ہوگیا ہے۔ پنڈت گوپی ناتھ نے اپنی "سناتن دہرم گزٹ" کے کاغذ میں تو غضب کی کفایت شعاری کا وصف دکھایا ہی تہا اب مضامین میں بھی وہی حال ہوگیا ہے۔ جس طرح کا غذ پہلے کی نسبت نصف سے بھی کم قیمت کا لگایا جاتا ہے۔ اُسی طرح اب مضامین جب نہیں ملتے تو جگناتھ مرادآبادی کی کتاب سے نقل کیا جاتا ہے۔ پنڈت صاحب کو چاہئے کہ جگناتھ کے مضامین درج کرنے سے پیشتر اُسکے جوابات جو چھپ چکے ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمالیا کریں۔

خدمتِ عام کا سلسلہ

ازلالہ رام رکھا مل جی

کلکتہ میں ماہ گزشتہ میں سوسائٹی مانع بیرحمی حیوانات نے ایک قصاب پر مقدمہ چلایا کہ قتل گاہ میں بکروں کو نہایت بیرحمی سے زور سے گھسیٹ کر لے جاتا تہا۔ اسپر پچاس روپیہ جرمانہ ہوا۔ کیا اِس قسم کے ظلم بے زبان جانوروں پر ہر روز نظر نہیں آتے۔ کیوں نہیں۔ پنجاب میں ہر جگہہ اِس قسم کی سوسائٹی قایم کیجاوے اور اِس قسم کے ظلم بند کرائے جاویں۔

آریہ سماج میں سماکی ضرورت:۔ اِس کتاب میں مصنف نے بڑی محنت کی ہے اور بُہت ہی خوش اہل ہمتی کا معلوم ہوتا ہے۔ مناسب ہے کہ بزرگان آریہ سماج اور ممبر صاحبان۔ آدہ آنہ قیمت و آدہ آنہ محصولڈاک ادا کرکے اسکو ملاحظہ فرماویں اور داد دیویں۔ اِس سے جوان آدمیوں کی دلداری ہوگی:۔

گاہ باشد کہ کودکِ ناداں
بغلط برہدف زند تیرے

اگر ایسی مفید کُتب کے مصنف اپنا نام درج کریں تو لوگ اُس کی قدردانی زیادہ کریں۔ افراط کی بھی حد ہے۔ تفریط کی بھی حد ہے۔

جنگی پکار۔ اخبار مکتی فوج کا رسالہ ہے۔ اُسمیں جو مضمون ہے "متن ہال لنڈن میں مکتی فوج کا جلسہ" قابل ملاحظہ ہے۔ خواہ مذہب کے نام سے یا کسی طرح دیکھا جاوے مکتی فوج کا کام کتنا اعلےٰ ہے۔ آپ اُس کے متعلق اپنے ملک کو ابھاریں کہ وہ بھی مُلک کا بھلا کریں۔ خالص بھلائی عُمدہ شے ہے۔ ایشور اُسکا اجر عظیم دیگے۔

(**نوٹ**) جس قدر دہن کی مددمکتی فوج کو ملتی ہے۔ اگر آریہ سماج کو ملے تو غضب کا کام ہو۔ تاہم موسم سرما میں ہم اپنا سکیم پیش کریں گے۔) ایڈیٹر

چار لڑکیوں نے جن میں سے دو ہندو ہیں کلکتہ میں بی اے کا امتحان تعریف سے پاس کیا ہے۔ آٹھ بنگالی لڑکیوں نے ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ ایک لڑکی بلحاظ لیاقت دوم رہی۔

عیسائیوں میں ذات پات۔ دریس ٹائمس اخبار میں ایک سپاہی نے مضمون لکھا ہے کہ گزشتہ اتوار کو وہ ایک گرجا میں گیا جسمیں سب اعلےٰ درجہ کے صاحب لوگ موجود تھے۔ وہ ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ بہت لوگ اُسکے بعد آئے تنگی جگہہ کے سبب بڑی تکلیف تھی لیکن کسی صاحب یا میم صاحبہ نے پسند نہ کیا کہ اُسکے برابر بیٹھ جاوے۔ اسطرح سے اُنہوں نے بڑی تکلیف اُٹھائی۔

مرسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

وہی ودیارتھی از وزیرآباد۔ آپکے خط میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اور نہ ہی آپ اپنا نام اور پورا پتہ چھاپنے کی اجازت دیتے ہیں۔ نیز آپکی اِس تحریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ لالہ رلا رام جی اسوقت موجود ہی نہ تھے تو پھر آپکے مراسلہ کو درج نہیں کیا جاسکتا۔ آپکے پہلے اور حال کے مراسلہ میں کسقدر پرسپر درودھ بھی ہے۔ جس سے خواہ مخواہ کی بحث بڑھیگی۔ فائدہ کچھ بھی نہ ہوگا۔ اگر پنڈت بھیم رام منتری حال اور لالہ نندلال چوپڑہ منتری سابق ہی اِس معاملہ کو جانتے ہیں تو آپ اپنی سماجی شہادت کیوں پیش کرتے ہیں۔ اُن ہردو صاحبان سے لکھا کر جو کچھ آپ بھیجیں گے ہم چھاپ دینگے:۔ ایڈیٹر

مہرشی دیانند کی کھسیم

شوک ہے کہ لالہ لاجپت رائے جی و منشی راج جی کو جب آریہ سماج اجمیر کے بردہ بکنے کو کچھ نہیں ملا تو "سوامی دیانند کی استہیوں پر غلاظت کے ڈھیر"

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہہ سُرمی دیکھ بہُت کچھہ انڈ بنڈ لکھہ دیا ہے۔ چونکہ شاہپورا دھیش کے پردان کئے ہوئے باغ کا پربندہ اجمیر آریہ سماج نے شنتوع سے میرے سپرد کر رکھا ہے اس کارن اس وشئہ میں جیسا میں جانتا ہوں دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ یہہ لکھنا سروتھا استیہ ہے کہ استھیوں پر غلاظت کے ڈھیر ہیں۔ یدی اُنہوں نے جان بوجھہ کر ایسا نہیں لکھا ہے تو شائد اُنکو سماج کے دشمنوں نے دہوکھا دیا ہے۔ جہاں استھی گاڑی گئی تھیں وہ استھان اُسی پرکار پڑا ہوا ہے جیسی اور زمین ہے۔ پہلے یہاں دوب گھیلے آدمی پڑے رہتے تھے۔ پرنتو جب سے لگاتار مینہ کم برسنے سے سب باغ سوکھہ گئے ہیں یہ استھان بھی نری بھومی ہی رہ گیا ہے۔ سو کال ہونے پر پھر وہ وقت رونق دار ہو جائیگا۔ رہا بھسمی استھان بنوانا سو یہ کام پردھکاری کا تھا اجمیر آریہ سماج نے تو نقشے آدمی سب پیش کردئے تھے۔ انشچے وچار کرنا نہ کرنا پردھکاری کے ہاتھہ تھا۔ جو جو کٹھنائیں اجمیر سماج کو جھیلنی پڑتی ہیں۔ اُنپر کچھہ دھیان نہ دیکر لوگ نہ معلوم کیوں سمبھیا اکشیپ کرتے ہیں۔ اور جہاں جاتے ہیں۔ وہاں مترتا بڑھانے کے بدلے ورودھ پھیلا دیتے ہیں۔

مہاشئو! اب چہوتا ہے ہر کرپا رکھو پنجاب میں جو چاہو سو کرو۔ وشیش کیا لکھوں۔

پرم چند پردھان آریہ سماج اجمیر اور سبھاسد پردھکاری سبھا

ایک صحیح کی درخواست

مجھکو بھی ایک آریہ بھدر پرش سے بہت کرنیکا اوسر ملا ہے اور پہایہ اُنکا دھیان میں آریہ سماج پرتم نیم کی آور آکرشت کر رہا ہوں جس سے کہ مجھکو یہ پیغام ملا ہے۔ کہ آریہ سماج کے بہتیرے سبھاسد تو ایسے ہیں کہ اس

نیم کو ایسا مانتے ہیں کہ "ستیہ ودیا اور ودیا سے جو پدارتھہ جانے جاتے ہیں۔ اُنکا آدی مول پرمیشور ہے" اور بعض اسے اس پرکار مانتے ہیں کہ "سب ستیہ ودیا اور ستیہ ودیا سے ... " چنانچہ آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کی اور سے جو نیم پرکاشت کئے جاتے ہیں انمیں ہی سمتا پرتیت نہیں ہوتی۔ جو نیم آریہ پرتی ندہی سبھا پشچموتر دیش والوہ اور آریہ پرتی ندہی سبھا راجپوتانہ سبھا پنجاب کی اور سے اردو۔ ہندی اور انگریزی میں چھپتے ہیں۔ انمیں "سب ستیہ ودیا اور ستیہ ودیا سے ... " لکھا ہے۔ آریہ مسافر میگزین وصحیح جیون مصنفہ لالہ منشی رام جی نہ سوامی جی مہاراج کے جیون چرتر مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر میں لاہور کے تربانت میں آریہ سماج کے پرتھم نیم کی بابت اس پرکار لکھا ہے کہ "سب سچے علم اور علم سے جو کچھہ معلومات حاصل ہوتے ہیں اُنکا اصل صحول پرمیشور ہے" سُنا ہے کہ پنڈت بھگت رام جی کی سمتی یہ ہے کہ "سب ستیہ ودیا اور ستیہ ودیا سے ... " ہونا چاہئے پرنتو جن دنوں پنڈت کرپا رام جی دہلی میں تھے اُنہوں نے مجھسے کئی دفعہ ذکر کیا تھا۔ کہ پنجاب پرتی ندہی سبھا کی اور سے اب تک آریہ سماج کا پرتھم نیم اشدہ چھپ رہا ہے "سب ستیہ ودیا اور ستیہ ودیا ... " کی استھان میں "سب ستیہ ودیا اور ودیا ... " ہونا چاہئے ورنہ اسپر بہت سے اکشیپ آئیں گے۔ میرے اس لیکھہ کا سماچار پتر میں مُدرت کرانے کا پریوجن کیول آریہ پرشوں کو وچار ارتھہ سوچت کرنا ہے۔ تاکہ اس پر وچار کرکے جو شدہ ہو اُسکو مانیں اور اشدہ کو تیاگ دیں میری سمتی میں ان ہی ذرا ذرا سے اختلافوں سے مذہب میں آگے چلکر فرقے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم جہاں کسی آریہ پرش کو غلطی کرتے ہوئے دیکھیں۔ تت کال اُسکو روکنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے ہتشوں پر اسکی پہول پرگٹ کردیں۔ تاکہ بھوشت کال میں کسی پرکار

کی آریہ سماج کو ہانی پہونچنے کی سمبھاونا نہ رہے۔

آریہ دھرم کا سیوک

منشی رام شرما از اجمیر

قابل غور مہاتماؤں کے بچن

(۱) بغیر اچھا کئے اگر کام کرے تو مکت حاصل ہو۔ (۲) ہر شخص کو بحیثیت عقل و اعتقاد کے وید و شاستر پر نظر کرکے اپنے دھرم پر ثابت قدم رہنا چاہئے۔ (۳) جو شخص وید و شاستر میں کہے ہوئے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ دنیا میں نیکنامی اور عاقبت میں نجات دائمی حاصل کرتا ہے (۴) وید اور شاستر اور اچھے لوگوں کا طریقہ جس سے اپنے دل کو سچا اطمینان ہووے۔ یہ چار دھرم کے لکشن ہیں۔ (۵) ارتھہ اور کام ان دونوں کی جسکو خواہش نہیں ہے۔ اُسکو دھرم اور گیان کا ادھکار ہے اور جسکو دھرم جاننے کی خواہش ہے اُسکو صرف وید پرمان ہے (۶) جس چیز کی خواہش دل کو ہو اُسکے ملجانے سے کبھی آسودہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اور خواہش زیادہ ہوتی ہے جس طرح گھی ڈالنے سے آگ تیز ہوتی ہے (۷) جسکا سوبھاو دشٹ ہے اُسکو وید تیاگ نیم تپ یگیہ سے کچھہ سدھی نہیں ملتی۔ (۸) جو ادمی بڑے لوگوں کو ہمیشہ پرنام کرتا ہے۔ اور خدمت کرتا ہے۔ اُسکی عمر و علم و نیکنامی و قوت چاروں بڑھتی ہیں (۹) دولت۔ رشتہ دار۔ عمر۔ عمل۔ علم یہہ پانچوں واجب التعظیم ہیں۔ پہلے سے دوسرا دوسرے سے تیسرا وغیرہ افضل ہے (۱۰) جنم دینے والا اور وید پڑھانیوالا ان دونوں میں وید پڑھانے والا بڑا ہے۔ وید پڑھنے سے جو جنم ہوتا ہے۔ وہ لازوال ہے (۱۱) جوا۔ جھگڑا۔ کسی کا جھوٹھا عیب بیان کرنا عورتوں کو دیکھنا اور اُنسے ملنا کسی کی بدخواہی ان سب باتوں سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

(ترتیب آریہ رام نگر)

کیا حیوانی دودھ کا استعمال انسان کیلئے جائز ہے؟

از لالہ جیمنی بی - اے

نمبر اول

گذشتہ اشاعت سے آگے

(الف) ہمارے نتیہ کرم اگنی ہوتر - ہوم میں دودھ
... وغیرہ کا استعمال جائز ہے - چنانچہ
... یگیہ یا ہوی جس کو میں شدہ کرکے گھی آدمی پیدا کرتی
... سینچ کر شدہ کرتا ہوں - کہدے ہوئے ستہان یعنی
... میں ستہر ہوکر سدہ کہشم ہو جانے سے سورج سے
... انترکش میں پہونچتا ہے اور اُس سے جل
... کش میں شدہ ہوتا ہے - اس لیئے میں ہوی کو
... میں ڈالتا ہوں - (دیکھو یجر وید ادہیائے ۲ منتر ۱)
... گھی کی اگنی میں ڈالنے کی آگیا ہے -
(۲) ہوی - گھرت یکت ہو کر جل کو پراپت کرنیوالی
... ستہان کو پہونچنے والی اور ستہر آیو دینے والی ہے -
... یجر وید ۲-۶) و (شتپتہ براہمن ۱-۳-۱-۱۲ -
(۱) یہاں بہی ہون میں گہرت (گھی) ڈالنے کی
... ہے - (۳) یہہ گہرت آدمی پدارتہہ اور کافور
... آدمی ہوم کی سامگری پرکاش یکت لوگوں کو
... پراپت ہوکر سنو وانچہت کا ریہ سدہ کرنے والے
... ہیں - (یجر وید ادہیائے ۲ منتر ۹) (۴)
... شبہی وید کا اپدیش کرنے والو - ہون میں گھی
... ڈالو اور سوا ہا سے یکت کریا کو پراپت ہوکر
... میں آنندت ہو - (یجر وید ۲ - ۱۸) (۵)
... شدہ پرکاش والی اگنی کو گھی یا لکڑی سے
... بڑہاتے ہیں - (یجر وید ۳ - ۳۰) (۶) اے گنشو -
... اگنی میرے گھی آدمی کو سیون کرتی ہے اُس کو گھی
آدی سے یکت ہوش پدارتہہ پراپت ہوں ٭

(۷) دو دوانوں میں ہون سے بچے ہوئے پدارتہہ کا بہوجن کرنے والے ودوان اس یگ میں شہد اور گھی سے یکت سامگری کو سیون کریں (یجر وید ۱۷-۱۳)

(۸) جس یگیہ میں مدہر دودہ اور گھی کی دہار چہوڑتے ہیں - اسکو ہم دہارن کریں - (یجر وید ۱۸ - ۲۵)

(۹) اے یگیہ کرنے والے ہوتر پرتہوی یا آن کے ستہان میں ایندہن آدمی سے یگ کردہ - دودہ - آن - رس والے سوم - گھی پراپت ہوں - گھی کا ہوم کر (یجر وید ۲۱-۱۹) (۱۰) جل کے ساتہہ سوم - دودہ - گھی اور شہد پراپت ہوں گھی کا ہون کر (یجر وید ادہیائے ۲۱ منتر ۳۰ تا ۴۰)

ہم نے مضمون کو مختصر کرنے کے لئے ہون کی سامگری میں جہاں دودہ اور گھی کے استعمال کے لئے سینکڑوں پرمان ویدوں میں موجود ہیں بطور نمونہ مشتے از خروارے صرف دس پرمان دیئے ہیں - اِس پر شاید لالہ دیوپید اس یہہ اعتراض کریں کہ گھی سے مُراد وہ گھی نہیں جو گائے کے دودہ سے نکلتا ہے ہم سبزیوں اور پہلوں سے جو گھی نکالتے ہیں اُس گھی کی ہون میں آگیا ہے - مثل بادام - ناریل - کدّو وغیرہ کا روغن - تو اس کے لیئے جواب یہہ ہے کہ اول تو گھی کا لفظ اصلاح میں صرف دودہ بلوئے ہوئے سے نکالے ہوئے کے لیئے استعمال کرتے ہیں - جیسے کہ مٹہائی کا لفظ چینی وقند سے خاص اشیا طیار کردہ کا نام ہے اگرچہ میٹہا اس میں شہد ونمک وغیرہ بھی اس سے کم نہیں - لیکن اس دلیل کو قطع نظر کرکے ہم وید سے ہی ثابت کرتے ہیں کہ ہون میں جو گہرت (یا گھی) استعمال کیا جاتا ہے اُس سے خاص دودہ حیوانی سے نکلا ہوا گھی مُراد ہے - ثبوت کے لئے دیکھو (۱) یجر وید ادہیائے ۲۱ منتر ۴۳ - اے یگ کرنے والو - بکری وغیرہ سے حاصل ہونے والے یعنی یوگیہ پدارتہہ کے چکنا بہاگ (मेदः) یعنی گھی دودہ وغیرہ کو استعمال کرو (۲) سام وید چہند ارچک ادہیائے ۱ دشتی ۲ - منتر ۶) اے اگنی (ودوان) تو گئو کے دودہ یا سوم آدی کے پینے کے لئے یگیہ میں ملایا جاتا ہے) (۳) سام وید دشتی ۸ منتر ۱۴) ہمیشہ ہون کرنے والے کے لئے گئو آدی اور سب کاموں کو سدہ کرنے والا آن پراپت ہوتا ہے - (۴) یجر وید ادہیائے ۶ منتر ۱۱ - اے گھی کے خواہشمند و یا یگیہ کرنیوالو - (घृतेन अ कौ) گئو آدی پشوؤں کو پالو - وید کے اِن چار حوالوں سے ثابت ہے کہ ہون میں جو گھی ڈالنے کی آگیا ہے وہ گائے بکری کے دودہ سے بلوئے ہوئے گھی سے مُراد ہے -

(ب) وید میں دودہ گھی پینے کی آگیا ہے - ثبوت (۱) یجر وید ادہیائے ۶ منتر ۱۱ - گھی کی خواہش رکھنے والے گائے وغیرہ حیوانوں کو پالو - (۲) یجر وید ادہیائے ۵ منتر ۳۰) घृते घृतयोने

पिब یعنی شریر کے بل کیلئے گھی کو پی -

(۳) یجر وید ادہیائے ۹ منتر ۱)

घृतं घृतपावानः पिबत

اے گھی کے پینے والو بہادر و گھی پیو - (۴) یجر وید ادہیائے ۹ منتر ۲۴ - جو وغیرہ بھنے ہوئے اناج - گیہوں کا روپ آرد - ستو بیر کے رنگ - دہی ملے ہوئے ستّو - دودہ گھی وغیرہ کے پکے ہوئے چاول ...... گرستہی ان کو سیون کریں - (۵) سام وید

तस्मै सरस्वती दुहे क्षीरं सर्पि-
र्मधूदक

(علم وعقل) کی روشنی کے لئے ہم دودہ - گھی شہد اور پانی کو استعمال کرتے ہیں - (۶) اتہرو وید ادہیائے ۱۰ منڈل ۵ منتر ۵ - اس جسم کی تقویت کے لئے ہم گھی سوم رس شہد اور اناج کہاتے ہیں - (۷) (اتہرو وید ۲-۲۶-۴) میں (ایشور) تجھہ انسان کے لئے (गवां क्षीरं) گائے کا دودہ اور (स्मा ऊ येव बलरसं) بلوان گھی دیتا ہوں - (۸) اتہرو وید ۱۲-۳-۴۴) شہد اور گھی کو ملا کر کہانا چاہئے (पयः पशूनां)

रस मो श दी ना

(۹) گائے وغیرہ پشوؤں کا دودھ اور اوشدہیوں کا رس قوت دیتا ہے۔ (۱۰) (یجروید ۱۲ - ۲۶) اے دودوان گھی سے یکت اُتم بھوجن بنانیوالے رسوئیے کو آپ پراپت ہو۔

مفصل بالا حوالجات سے ویدوں میں گھی اور دودھ کے استعمال کی صاف آگیا پائی جاتی ہے۔ شاید معترض یہاں بھی گھی دودھ سے مُراد نباتات کا رس رتت نکلا ہوا مراد لے۔ مگر بجز ب کے (۱) میں گھی کی خواہش کرنے والے کو گائے کے پالنے کی آگیا ہے اور نمبرہ میں شہد द द तीर पڑا ہوا ہے نمبر ۷ میں गावो तीर (یعنی گائے سے نکلا ہوا دودھ) اور نمبر ۹ میں पय: पशु नां (یعنی پشوؤں سے نکلا ہوا پینے یوگ (مراد دودھ) ہے جن سے معترض کا اعتراض رفع ہو سکتا ہے۔

(ج) ویدوں میں دودھ گھی (پشوؤں) کا اور اُن پشوؤں کی حفاظت کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔

ثبوت

(۱) (یجروید ادہیائے ۱۳ - ۴۹) انسان کے لئے بیشمار سکھوں کے دینے والی اور بیشمار دودھ کے دھارنے کی خاطر پالنے کے لائق بل اور گھی دینے والی اور نہ مارنے کے یوگیہ (پشو) کو مت مار۔

(۲) (یجروید ادہیائے ۱۸ - ۹) ہے پرمیشور یگیہ کے ذریعہ سے میرے لئے اناج - دودھ - رس - گھی مدھ - ایک ساتھ بھوجن - بنسپتی حاصل ہوں۔

(۳) (یجروید ۲۲ - ۲۲) ہے ایشور ہماری گائیں دودھ دینے والی - بیل بوجھ کھینچنے والے اور گھوڑے تیز رفتار ہوں - ہمارے لئے اوشدہیاں عمدہ پھل دایک ہوں۔

(۴) (یجروید ۱۵ - ۳) ہے استری تو اس گھر میں گھی وغیرہ عمدہ کھانے کی چیزوں سے بھرپور رہ۔

(۵) (یجروید ۱۹ - ۱۸) ہے پرمیشور ہمیں اناج - دودھ اور دیہہ دے۔

(۶) سام وید - ہے ایشور ہمیں دودھ دینے والی گائے پراپت کیجئے۔

(۷) अहं गो पति स्याम (سام وید) میں گئوؤں کا سوامی ہوں۔

(۸) (یجروید ادہیائے ۹ - ۲۸) جیوآن سے پراکرم دھن اور جل دودھ وغیرہ امرت اور مدھ پدارتھ کو پراپت ہووے۔

(۹) (یجروید ۱۷ - ۹۸) اے شکتا دینے والے گئوئیں ہونیوالی دودھ - دہی - گھی آدی کو سب اور سے پراپت ہو۔

(۱۰) سام وید - اشٹک ۱۱ منتر ۳ - ہے اگنی پرمیشور ہم گائے آدی پشوؤں والے اور اُن کے سوامی ہوں ہمارے لئے کثرت سے دھن یا اَن دے۔

مفصل بالا دس حوالجات سے ثابت ہے کہ پرماتما نے دودھ اور دودھ دینے والے جانوروں کی منش کس طرح استدعا کرے اور کس قدر زندگی کے لئے ضروری اور لازمی حصہ غذا و انسان کا دودھ گھی ہے۔

(د) ہمارے سنسکاروں میں دودھ - دہی - گھی کی آگیا ہے۔

ثبوت

(۱) جات کرم سنسکار میں سنسکار ودھی طبع بارہم کے صفحہ ۵۲ پر - گھی و شہد کو ملا کر سونے کی شلاکا سے بال کی زبان پر رکھنے یعنی چٹانے کی آگیا ہے۔

(۲) سنسکار ودھی صفحہ ۷۶ ان پراشن ودھی پر سوامی دیانند جی مہاراج فرماتے ہیں - چھٹے مہینے بالک کو ان پراشن کراوے جسکو تیجسوی بالک کرنا ہو وہ گھرت یکت بھات اتھوا دہی بھات اور گھرت تینوں بھات کے ساتھ ملا کر نمن لکھت ودھی سے ان پراشن کراوے۔

(۳) ایسا ہی گربھا دھان سے لیکر آخری سنسکار تک ہر سنسکار میں دہی - گھرت وغیرہ کے استعمال کی اجازت ہے - معترض سنسکار ودھی کو دیکھ کر اپنا شک رفع کر سکتا ہے - بخوف طوالت مضمون کل حوالجات سنسکار ودھی یہاں درج نہیں کئے جاتے۔

ماسوا اس کے تمام بڑے بڑے رشی منی اور ... کے ویدک مت کو پرکاش کرنے والے شری ... سوامی دیانند جی مہاراج گھی - دودھ اور دہی ... استعمال کرتے تھے - بلکہ اناج کی نسبت زیادہ ... کرتے تھے - یہاں تک کہ دودھ میں ہی ان کو ... ملا کر دیا گیا - جس روگ سے ان کو پران تیاگ ... سوامی جی کی مصنفہ گو کرنا ندہی مطالعہ کرنے ... کی پوری تسلی ہو سکتی ہے وہاں صاف طور پر ... پینے کی آگیا دی گئی ہے۔

پس میں نے جو مضمون زیر بحث کو چہار حصوں میں ... کیا تھا اُس کا پہلا حصہ میں بخوف طوالت بہت ... و انتخاب کر کے (یعنی ویدوں میں گائے آدی کا ... کہاں تک استعمال کرنا جائز ہے) ختم کرتا ہوں ... نمبر ۲ میں قدرتی اصول ہم کو کیا سکھلاتا ہے ... بحث ہو گی اور اسی طرح چہار ہفتوں میں ... طرف سے یہہ مضمون ختم ہو گا ❊

آریہ برادری

آریہ برادری کے متعلق اس وقت بہت سے معز... آپ کے پرچہ میں چند بہادر پرشوں کی تحریرے ... پڑھ کر اتی انند ہوا - چونکہ میں عرصہ آٹھ دس ... سے کہتری پور ان برادریوں کے ساتھ ملکر کا... تھا - جو اس وقت پنجاب میں مشہور (باری ... کا جھگڑا ہے) مجھے اس وقت اس کی بہت ... واقفیت ہونے کے سبب صاف لکھنا پڑتا ہے ... کہ ان برادریوں کی بنیاد کچی ریت پر ہے ... فرقہ اپنے فرقہ کی بہبودگی اور دوسرے فرقہ ... نیچا دکھانے کی لگاتار کوشش کر رہا ہے - اگرچہ ... میں بونجاہی کہتریوں نے بڑی نیک نیتی سے ... کہتری ماتر کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کی کوشش ... کی تھی اور دوآبہ کے تقریباً مختلف فرقے کہتری ... کو نا طہ نسبت لین دین میں شامل کر لیا تھا - لیکن ...

جب جلسہ گیونہلہ پر مقابلہ شمولیت سرین کہتریوں کا پیش ہوا تو بہت سے کوتاہ اندیش بوجاہی کہتریوں نے مخالفت ظاہر کی اور سرینوں کو شامل کرنا معیوب سمجہا اُسوقت مرحوم دیوان رامجس صاحب نے کہڑے ہوکر باآواز بلند کہا کہ افسوس بوجاہی بہائیوں پر۔ کہ جس فرقہ کہتریوں کو اپنے سے اعلیٰ سمجہتے رہے ہو۔ (مثلاً ڈہائی گہر چار بارہی۔ کہکرین پنج ذاتی وغیرہ) اسکو شامل کرنے میں کچہہ تشفی و رنج نہیں ہوئی جنکو اپنے سے نیچا خیال کرتے ہو اُن کو لڑکیاں دینا کیوں بُرا خیال کرتے ہو۔ یاد رکہو کہ یہہ تفریق رکہتے ہوئے تم اپنے مشن میں ہرگز کامیاب نہ ہوگے بلکہ وہ دن جلد نزدیک آویگا جبکہ پوری پوری دہڑابندی ہوگی۔ اس بزرگ کا کہنا اٹل ہوا۔ اب اس میں اسقدر کشمکش پہیل رہی ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ سے متنفر ہوکر درپردہ یہہ کوشش کر رہا ہے کہ دوسرے فرقہ سے سوار تہہ سدہی کی جاوے اور لین دین ناطہ نسبت کا اپنے ہی فرقہ سے ہوتا رہے اور دوسرے فرقہ کو محروم رکہا جاوے۔ اسی کشمکش کا زیادہ تر باعث دختر فروشی اور بیٹہ جاتہ کا زیادہ رواج ہوتا ہے۔

اگرچہ میں ابہی یہہ زمانہ نہیں دیکہا کہ ہر ایک قوم مثلاً جنم کے مسلمان یا چنڈال بہیل وغیرہ کو شامل کرکے آریہ برادری قایم کی جاوے۔ لیکن سردست کم ازکم اگر اسوقت آریہ سماجوں میں جس قدر کہتری ماتر موجود ہیں (خواہ اروڑوں کو ہی شامل کیا جاوے۔) ایک ہوکر دہرم انوسار کنیا اور بالک کا برہمہ چریہ قایم رکہتے ہوئے کہتری ماتر ایک ہو جاویں موجودہ فرقہ بندی کو توڑکر کل پنجاب میں ناطہ نسبت کا لین دین اس میں جاری کردیا جاوے۔ تو موجودہ صورت میں آریہ بہائیوں کو بہت سہولیت ہوسکتی ہے۔ اسوقت دیکہا جاتا ہے کہ خاصکر پنجاب کی تقریباً کل سماجوں میں فرقہ کہتری کثیر التعداد ہے۔ کنیا جہاوریالہ اور گوردکل میں سینکڑوں آریہ بیر اپنے بال بچوں کو ان کا برہمہ چریہ قایم رکہنے اور ودیا لابہہ کے لئے بہیجنے کے لئے طیار ہیں۔ لیکن یہہ کام بہی آزاد آتماؤں کا ہے۔ کمزور آتمائیں اس میں بہت سی بگہن کارک ہوں گی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پنجاب کی آریہ سماجیں و آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب خاصکر اس مضمون کی تحریک کے لئے ضرور مضمون پیش کرکے رائے حاصل کرے گی ❖ آپ کا شبہہ چنتک رام ناتہہ چوپڑہ (از لدہیانہ)

ہندو شادی فنڈ

گورداسپور

مہاشہ سکرٹری صاحب جی۔ نمستے۔ کرپا کرکے میرے ذیل کے مضمون کو اخبار ست دہرم پرچارک میں جگہہ دیکر ممنون فرماویں بجناب عالی دو سال سے ہندو شادی فنڈ گورداسپور کا ممبر ہوں۔ شادی ہمشیرہ جی کی جس کے واسطے سارٹیفکٹ حاصل کیا گیا تہا۔ مورخہ ۲۵ ماگہہ سمت ۱۹۵۵ بکرمی کو ہوچکی ہے۔ بہت کوشش کی گئی کہ شادی فنڈ کے کارکن صاحب بندہ کو امدادی تمبول دیویں گے مگر سوائے تنازعہ کے حاصل ندارد اب فنڈ مذکورہ کو اخبار کے ذریعہ سے نوٹس دیتا ہوں کہ اگر بروقت تقسیم ہونے تمبول ماہ ماگہہ سمت ۱۹۵۵ بکرمی کو بندہ کو نہ ملا تو بذریعہ کسی وکیل کے مقام بٹالہ میں فنڈ پر دعویٰ دایر کیا جاویگا۔ اور جو کچہہ خرچ وکیل وغیرہ کا ہوگا بندہ فنڈ مذکور سے وصول کرنے کا حقدار ہے ❖ ۱۳ جون سنہ ۹۹ء

راقم ناتہک چند منشی کمسریٹ۔ خریدار اخبار ست دہرم پرچارک ❖

اردو تقویم ۱۸۹۹ء

[illegible]

المشتہر

[illegible]

اشتہارات

پنجاب و ممالک مغربی و شمالی ہندو ستان سپیچول ریلیف فنڈ

یہہ فنڈ بصدر مقام فیروزپور میں زیر اہتمام ڈائرکٹران ذیل کہولا گیا ہے۔ (۸/۱۱) (۱۱/۱۱)

(۱) لالہ بہاری لال صاحب بنکر مالک انڈین ہارس ڈاک کمپنی (ٹہانکوٹ دہرم سالہ تانگا ایجنسی) چہاونی فیروزپور پریزیڈنٹ (۲) رائے صاحب لالہ متہرا داس صاحب رٹائرڈ سب انجنیر وبانی یتیم خانہ چہاونی فیروزپور ولایف ممبر ویش کانفرنس وایس پریزیڈنٹ (۳) لالہ جگن ناتہہ صاحب آنریری مجسٹریٹ سابق پریزیڈنٹ میونسپل بورڈ شہر فیروزپور ۔۔۔۔۔ (۴) لالہ ہری پرساد صاحب بنکر چہاونی فیروزپور (۵) لالہ ہرجی رام صاحب پلیڈر (چیف کورٹ پنجاب) فیروزپور (۶) لالہ رامانند صاحب رئیس اعظم شہر فیروزپور (۷) چودہری شیو سہائے صاحب منیجر و مالک گولڈ بسری پریس چہاونی فیروزپور (۸) لالہ جیٹہومل صاحب بنکر وہاوس پروپرائٹر چہاونی فیروزپور۔ ہر مرد و ہر بیوہ جو کسی خورد سالہ بچہ کی ماں ہو اس فنڈ کے ممبر ہوسکتے ہیں فیس داخلہ عہ۔ رسوم اسٹامپ سرٹیفکٹ ۸ر سالانہ چندہ عہ اور شرح چندہ امدادی ماہ بماہ حسب ذیل معین سمجہا جانے۔

۱۸ برس سے ۲۴ برس کی عمر کے ممبر سے ۶ر ماہوار
۱۵ برس سے ۳۴ برس کی عمر کے ممبر سے ۸ر ماہوار
۳۵ برس سے ۴۴ برس کی عمر کے ممبر سے ۱۰ر ماہوار
۴۵ برس سے ۵۵ برس کی عمر کے ممبر سے عہ ماہوار

جسقدر امدادی چندہ ہوگا وہ کل کا کل اُسی ماہ کے ممبر یا ممبران متوفی کے ورثا میں بحصہ رسدی قدامت ممبری کے نسبت سے تقسیم ہوتا رہیگا اور فنڈ عطیہ کی

صد ۱۵۰ روپیہ سے زیادہ سے زیادہ دو ہزار روپیہ تک پہونچتی ہے اگر کوئی ۳۰ سال فرایض ممبری کے پورا کریگا۔ وہ اپنی زندگی میں ہی زرعطیہ پا سکتا ہے زیادہ حالات سکرٹری فنڈ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

المشتہر مردارام جائنٹ سکرٹری دہما لک مغربی وشمالی ہند و مسلمان میچول رلیف فنڈ مقام فیروزپور شہر

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری - کھیس - دو تہی - سوسی - وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے - عدم واپسی نمونہ پر ۲ر چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا۔ **المشتہر**

خیرالدین اس متہرادامن چوہری پروپرائٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ورکے لئے بدہو کی ضرورت

ایک صاحب قوم براہمن سارد عمر تخمیناً ۲۲ سال پرچارک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب صاحب جائداد کسی براہمن قوم کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب خواہشمند ہوں وہ پتہ ذیل پر درخواست کرکے راقم سے مفصل حالات معلوم کرسکتے ہیں۔ **المشتہر**

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام رو آیہ میڈیکل ہال جلندھر شہر

اخبار ہندو بندھو

یہہ اخبار ہفتہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے۔

جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ معہ محصولڈاک (۳ ر)

نئی طرز اور نیا نمونہ

ہون کنڈ سفری۔ یہہ ہون کنڈ ایسے بنوائے گئے ہیں جو کہ اکٹھے ہو سکتے ہیں جب دل ہون کرنے کو چاہا کھول لیا ہمراہ ایک سرویہ اور ایک چمٹا ہے۔ تسپر بھی لطف یہہ کہ ساتھہ ایک صندوقچی ہے جس میں یہہ بند رہتا ہے۔ بیچ میں ہی آپ ہون سامگری رکھہ سکتے ہیں۔ قیمت ۱ر علاوہ محصولڈاک۔ **المشتہر**

مینیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

نئی کتابیں موجودہ مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

پورانوں کی ناپاک تعلیم سیتہہ حصہ اول اردو	۲ر
ترجمہ اردو ویوہار بہانو	۲ر
ترجمہ اردو سورگ میں سبجکٹ کمیٹی	ار
گوروکل اور اس کے مخالف	ار
اظہار صداقت	ار
لیکچر انگریزی لالہ بدری داس ایم اے دربارہ تعلیم نسوان	۰۲ر

المشتہر مینیجر مطبع ست دہرم پرچارک

جنرل فیملی رلیف فنڈ راولپنڈی

اس فنڈ میں ہر ایک شخص مرد و عورت بغیر لحاظ مذہب جس کی عمر ۵۶ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور صحت جسمانی بہت عمدہ ہو۔ داخل ہو کر ایک روپیہ یا آٹھہ آنہ حسب مرضی خود دیگر دو طریقوں سے اپنی زندگی میں ہی و بعد وفات اپنے وارثان کی کافی گذارے کے لئے معقول امداد حاصل کرسکتا ہے۔ قواعد نہایت سہل اور مفید عام ہیں۔ جو کہ ایک آنہ

کے ٹکٹ آنے پر مرسل ہوں گے۔ ایجنٹوں کی بہت ضرورت ہے جن کو معقول کمیشن دی جاوے گی۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت و ترسیل از بنام **المشتہر** بابو چرنجیت لال سیٹھی جنرل سکرٹری جنرل فیملی رلیف فنڈ راولپنڈی ہونی چاہئیے۔

اشتہار

ہم خرما و ہم ثواب

ویدک پرارتہنا پستک مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج مول منتر سنسکرت اور ودیا کھیا اردو اکشروں میں طبع ہو کر طیار ہے۔ ایشور بھگتی آریہ لوگ جن کا سنسکرت میں کم پرشرم ہے اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت بھی بہت ہی کم۔ صرف آٹھہ پیسہ ڈبل۔ اور وہ بھی آریہ مندر کے لئے وقف محصولڈاک بذمہ خریدار۔ دس روپیہ بیس روپیہ سینکڑہ دی جاوے گی۔ ایک دو کاپی کے خریدار اول ٹکٹ ڈاک بھیج دیں۔ پتہ ملنے کا۔ نگم پرکاش پریس سبزی منڈی دہلی۔ اور آریہ سماج ریواڑی ضلع گوڑگانوہ **المشتہر**

متصدی لال سکرٹری آریہ سماج (ریواڑی)

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک ورہائش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ **المشتہر**

(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

عمدہ ناولیں اردو

موجودہ مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

(منوہر لتا) ۸ر (دیب نربان) ۶ر (دہرم بیر) ۴ر (چاند) ۱۰ر (حبیب گم گشتگی حصہ اول) ۸ر (روس کا مشہور تہلکہ فرقہ) ۱ر (چنڈال چوکڑی) ۴ر (ست سبقی بہانند) ۴ر **المشتہر** مینیجر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب :-

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق زبانی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت، تاریکی چشم، دھند، جالا، پڑوال، غبار، پھولا، سبل، سرخی، ابتدائی موتیابند، ناخنہ، پانی بہانا، خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ عما ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے :-	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بطور اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ پاپا اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسمیں پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئ نہیں ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمرہ ۱۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ اُن اشیا کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۳ روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے پانچ سنہ ۹۵ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل پور و لاہور بسرپرستی شری سوامی لشٹیشوانند سرسوتی و برہماچاری نتیانند جی مہاراج

آیورویدکے عجیب و غریب چمتکار

آریہ ورت کیلئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے ۔ ہر قسم کی پورانی ۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں ۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ ککرے ۔ آنکھوں سے پانی گرنا ۔ آنکھوں کی سرخی ۔ کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم بھگندر ۔ بواسیر ۔ ناسور گمبھیر بجراں (خناذیر) آتشک سوزاک ۔ پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا ۔ تپیا ۔ چوتھا ۔ اور پورانا بخار خون کی خرابی کے امراض و بات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہہ امراض قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتوے دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں ۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں ۔ موتیا بند اور ککروں کا ( ) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھہ (دوبارہ) تکلیف اسپر لطف یہہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا ۔ **شرایط** کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہوسکتا ہے ✦

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ بھیجئے ✦

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا ۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں ۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنا ہوتا ہے ۔ ایک دو لایق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہوگئے ہیں ۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کرکے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے ۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے "

(۳) بابو جیراج سنگہ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ کلیان انجمن کو دو مرضیوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا ۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی بالکل کافور ہوگئی ۔ اور مرض بالکل جاتا رہا ۔ واقعی یہہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے ۔ براہ مہربانی ایک میری دوست کو چھہ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل بھیجدیں ۔ (۴) بابو دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے ۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ وید کی طیار کردہ چند ادویات کے استعمال سے معلوم ہوئی ہیں آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار تھا بڑے بڑے لایق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا ۔ مگر کچھہ فایدہ نہ ہوا ۔ لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہوگئی ۔ علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شی جو ڈیکا بخار کے دفعیہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات سے کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے ۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فایدہ معلوم ہوتا ہے ۔

مینجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور :-

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

ओ३म्
REG. No. L39

قیمت بہر صورت بطور پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیوپی ایبل ارسال ہوگا۔

سدّھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیوپی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔
کشتہ نقرہ اسکے کہانے سے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تہم جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخصوص مفید ہے دُبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے جیسہ ... سے کم بھی جانیگی۔ قیمت فی تولہ (عـ۱۵ روپیہ)
روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ہیں۔ بگلوں و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے۔ فیتولہ للعہ۔ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ ہی ہو گیا ہو تو بغیر تے و دست و منہہ آنیکے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ عـ۲ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پُرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پُرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک پُرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔
المشتہر (حکیم تارا چند گجرات پنجاب)

ہون سامگری

۲۹ / ۱۰ — ۳۰ / ۱۱

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور رشیوں مانیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے۔

نرخ ۹ ر سیر عہ ر ۵ ر ۱ رکی تھیلیوں میں بند ملتی ہے سگندھت دھوپ نرخ عہ سیر ۵ ر کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ چندر ہوکس ٹانک یہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے اعتدالیوں سے فی الفور امداد دیتی ہے۔ تقویت باہ دماغ۔ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت۔ خوف۔ بے چین خرابی احتلام تسلسل بول جریان کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام ہیں۔ مزید براں یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل۔ حافظ اور مزید منی قیمت فی بکس ۲۱ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عـہ)
سفوف مجرب جریان میلان منی کہنہ و تازہ کو نکال کر اکرتی ہے۔ قیمت فیبکس (۲۰ تولہ کیمو اعلیٰ عـ)
کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔
نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔
المشتہر ہرگوبند ... شہر راولپنڈی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۹/۱۰ ۲۰/۱۱

اعلان

دی سیٹیٹ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بہ سرپرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای اجودھیا لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کی مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہو گئی ہے۔ جس سے ذمہ واری حصہ داران کی محدود ہوگئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنی تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہے۔

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے۔ اور پندرہ روپیہ باقساط ماہواری حصہ دار کو ادا کرنا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (۱) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار ٹھور علاقہ ٹربیہ فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالا ال سنگم لال صاحبان رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالمی مل صاحب ساہوکار و رئیس بریلی۔ (۵) کنور گرودر کرشن صاحب جاگیردار و رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندرآباد ضلع بلند شہر (۶) بابو اودھ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل ہنجانب سرمہاراجہ ادھیراج ریاست جیند دہلی۔ (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوانداس سابق ملازم مسرز والکرٹ برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر پنڈت چند نرلال سابق ڈائرکٹر گنیش فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندرآباد وکیل عدالت ہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔ یہہ کمپنی جیسا کہ قواعد میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ وسوتی۔ ریشمی و اونی وغیرہ تیار کریگی ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۸۹۸ء خرید لی ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جسکے بعد کارخانہ بہت جلد شروع ہوگا چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں لہذا خریداران سے التجا ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں۔ کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے منیجنگ ڈائرکٹر سے دریافت کریں۔

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

مطبوعہ ۱۸ اساڑھ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۳۰ - جون ۱۸۹۹ء - جلندھر شہر (پنجاب) | نمبر ۱۴ | ...سال ۱۱

سنار کی گتی

...راس میں ہندو... ...صب کا زور

مدراس میں ایک قوم شنار نامی رہتی ہے۔ جنکے باپ دادے ...ڑ یا تاڑی کی شراب طیار کرنے اور بیچنے کے کام میں ...رہے ہیں۔ احاطۂ مدراس میں ان شنار کی ...دو سات لاکھ کے قریب ہے۔ چونکہ یہہ لوگ بڑے ...تی اور کفایت شعار ہیں انہوں نے رفتہ رفتہ بہت دھن ...کیا اور انہیں سے اکثر بہت مالدار ہو گئے۔ آپ جانتے ...ہیں کہ ہر ملک اور ہر قوم میں مالدار ہو کر انسان کو اپنی ...حسب و نسب کی درستی کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے ...نتیجہ ان لوگوں نے بھی اپنے آپکو کشتریہ ہنشی قرار ...اور ایک دوسری قوم مارا واڑ کے ہم پلہ بن کر ...دوں کے بت خانوں میں پرستش کے لئے جانے ...کوشش کی۔ قوم مارا واڑ کو یہ بات ناگوار گذری ...انہوں نے نہ صرف شناروں کو مندروں سے ہی ...کا بلکہ حملے کرکے انکے گاؤں کے گاؤں جلا دیئے ...انکی عورتوں اور بچوں کو جلتی آگ میں ڈالکر بہون ...اخبار والے لکھتے ہیں کہ عموماً کل ہندو انکے مددگار ...اور انکی نسبت کوئی بھی جرم ثابت نہیں ہونے ...دیتے۔ یہاں تک کہ ہندو ملازمان سرکار بھی انکی ...حمایت کرتے اور انکے جرائم پر پردہ ڈالنے کی ...کوشش کر رہے ہیں۔ ممالک مغربی و شمالی وا دودہ ...کی شراب بیچنے کا کام جو فرقہ کرتا ہے اُس کا نام ...وار ہے بعد پنجاب میں انہیں کلال کہتے ہیں۔ ان ...ملک میں ان لوگوں کو معزز مجلس میں برابر داخل ...کیا جاتا ہے۔ اور بتوں کی پرستش کے لئے بتخانوں ...میں جانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ ہم نہیں سمجھتے ...مدراس کے شناروں میں یہاں کے کلالوں اور کلواروں

کی نسبت کیا زیادہ خرابی ہے کہ انہیں حقوق پرستش سے بھی محروم کیا جاتا ہے۔ پنجاب کے کلال تو اسوقت سب کے سب اپنے آپکو آہلو والیہ کہتے ہیں اور مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کے رشتہ دار بنکر راجپوت بن بیٹھے ہیں لیکن ممالک مغربی و شمالی کے کلوار بھی کچھہ بُری حیثیت نہیں رکھتے۔ اصل بات یہ ہے کہ پورانک تعلیم کا دکن کی طرف بڑا زور ہے۔ جبکہ ہو شیہ پُران کی ہدایت کے مطابق والدین اپنی پیاری بیٹیوں کو مذہب کی خاطر بیسوا بنانے سے نہیں گھبراتے تو جہاں تک ظلم پنچ ذاتوں پر اُس ملک میں روا رکھے جاویں تھوڑے ہیں۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ مدراس کے لوگ ہندوؤں کے برتاؤ سے تنگ آکر گانوں کے گانو عیسائیوں کی شرن لیتے اور ٹولیوں کی ٹولیاں قوم پیریا کی بدہ مذہب کی کے ذریعہ سے اپنی مجلسی اصلاح کی کوشش کر رہی ہیں۔ ہماری رائے میں اس خونخوار سپرٹ کے لئے ہندوؤں کے پوران ذمہ دار ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ جب تک پورانوں کی تعلیم ملک سے دور نہ ہوگی اور جب تک کہ ہندو منڈل یہہ فتویٰ نہ دیگا کہ پوران ہندوؤں کی مذہبی کتابیں نہیں ہیں۔ تب تک اسی طرح کے اتیا چار سننے میں آوینگے۔

جیون چرتر شایع کرنیکا ٹھیک زمانہ

اسوقت جیون چرتر لکھنا ایک بڑا مشکل کام بن رہا ہے اگر کسی شخص کی نسبت سچ سچ لکھا جاوے تو ازالہ حیثیت عرفی کی تلوار کچے تاگے سے بندھی ہوئی ہر وقت مصنف کے سر پر رہتی ہے۔ اور اگر کسی مشہور شخص کا جیون برتانت اُس کے مرنے کے بعد لکھا جاوے تب بھی یہ خیال ضروری ہوتا ہے کہ کہیں اُسکے رشتہ داروں کا دل نہ دکھے۔ ورنہ وے ہتک عزت کی نالش دائر کر دیتے ہیں۔ ان وجوہات سے بہت سچے واقعات مصنفوں کو چھپانے پڑتے ہیں۔ ان سب قباحتوں سے بچنے کے لئے امریکہ کے مشہور مصنف مسٹر کلیمنس نے (جو کہ مارک ٹوین کے تخلص سے مشہور ہیں) اپنے معصروں کے سچے سچے حالات قلمبند کرکے رکھہ دئے ہیں اور اپنے پس ماندگان سے انکی ستہد عا ہے کہ وہ تحریر انکے مرنے کے ایکسو برس کے بعد کھولی جاکر شایع کیجاوے۔ وہ فرماتے ہیں کہ چونکہ اُسوقت اُن صاحبان کے ایسے نزدیکی رشتہ دار موجود ہونگے جنپر کہ اُنکے وارثوں کی بیہودگیوں کا اثر پڑیگا۔ اس لئے وہی ایسی باتوں کے شایع کرنیکا عین مناسب وقت ہوگا۔ مسٹر کلیمنس کہتے ہیں کہ اپنی نسبت کبھی بھی کوئی آدمی صحیح صحیح حالات درج نہیں کرتا۔ اور دوسروں کی نسبت صحیح حالات لکھنے سے قانون اُسے روکتا ہے۔ پھر کیا ان وجوہات سے سچے حالات دُنیا سے دور ہو جانے چاہیں؟ مسٹر موصوف نے اس مشکل سوال کا حل تو نکالا ہے۔ کہیں پس ماندگان کی عجایب پسندی انکی سکیم پر پانی نہ پھیر دیوے۔

پارسیوں میں اصلاح کے لئے جد و جہد

پارسیوں میں مردہ جسم (مرتک شریر) کو بجائے گاڑنے یا جلانے کے گیدہ وغیرہ جانوروں کے کہانے کے لئے رکھہ دیتے ہیں۔ پارسیوں کے برج خاموشی کا باہر سے ہم نے بھی بمبئی میں درشن کیا تھا۔ اور جس طریقہ پر کہ اُنکے یہاں مردہ کے جسم کو عناصر میں ملایا جاتا ہے۔ اُسے بھی باہر کے بنے ہوئے نمونے سے مطالعہ کیا۔ پارسی لوگ اس طریقہ کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انکی رسم کے مطابق مرکر بھی یہ جسم گوشتخور جانوروں کے کام آجاتا ہے۔ خیال تو سرسری نظر سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر غور کیجاوے تو اسکی تہ میں اودہ یا کام کر رہی ہے۔ اگر یہی اصول ٹھیک سمجھا جاوے تو کتوں یا قمار بازوں کو کھیلنے کے لئے روپیہ دینا بیچاریوں کے بیچارے کے لئے بیوا ہم پہونچانا۔ شرابخوار کے لئے شراب مہیا کرنا دھرم سمجھا جاوے۔ لیکن یہ دہرم ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خیر کچھہ ہی ہو۔ اسوقت پارسیوں کے درمیان ایک عجیب بحث چھڑ رہی ہے۔ ماتھران ایک جگہ ہے۔ جہاں پر کہ گرمیوں میں اکثر پارسی جا کر رہتے ہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

طاں پر پارسی جب کوئی مرتا تھا اور اسکی لاش بمبئی تک مناسب وقت پر نہ پہونچ سکتی تھی تو دقت ہوتی تھی آخر چند پارسیوں نے تجویز کی کہ ایک جگہ اُس جگہ کے مرنے والوں کو دفنانے کے لئے خاص کیجاوے۔ اسپر کٹر پارسی اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اپنے طریقہ کو بدلنا پاپ سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم نہیں سمجھ سکتے کہ دفنانے میں کیا زیادہ خوبی سمجھی گئی ہے۔ ہماری رائے میں کیوں نہ پارسی لوگ جو آریہ مذہب سے گمراہ ہوئے ہوئے ہیں اپنے اصلی جلانے کے رواج کو ازسرنو تازہ کریں۔ پارسیوں کے مذہب کی بنیاد وید پر ہے اور وید میں شریر کا خاتمہ بھسم پر کیا ہے۔ اسکے جواب میں پارسیوں کا عذر یہ ہے کہ وہ آگ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسلئے اسمیں مردہ نہیں جلاسکتے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ عزت کے معنی کیا ہیں۔ اگر آگ کی بزرگی کی وجہ سے اُسکی عزت کرتے ہیں تو اس سے اُسکی بزرگی میں فرق نہیں آتا۔ اگر آگ پاک ہے تو دوسری چیزوں کو پاک کرسکتی ہے بہرصورت ہمارے پارسی بھائیوں کو ایک مرتبہ اپنے ابتدائی دھرم کا مطالعہ کرکے اپنی پوزیشن پر نظرثانی کرنی چاہیے ٭

کیا لنڈن لکھنؤ بن جائے گا

لکھنؤ کے رئیسوں اور نوابوں کی نزاکت مشہور تھی اور اب تک بھی اُسکا چرچا چلا جاتا ہے اگر نواب صاحب کی بگھی کا پہیہ مولی پرسے پڑ جاوے تو نواب صاحب کو زکام ہو جایا کرتا تھا۔ جان بل (یعنی انگریز) اپنے آپکو بڑا مضبوط اور محنت کش سمجھتا تھا اور واقعی جس ہمت سے کہ انگریزوں نے زمانہ گزشتہ میں ملک گیری کا کام کیا ہے وہ انکی اس خصلت کا شاہد ہے لیکن ہمیں اسوقت یہ خبر سنکر بڑی حیرانی ہوئی ہے کہ ملکہ معظمہ کی سالگرہ کے دن انگریز نوجوان والنٹیر جو لائین کے مقابلے تھے وہ کھڑے رہنے کیوجہ سے بیہوش ہو ہو کر گر پڑتے تھے۔ چہرے اُنکے صرف کمر کمر کھڑے رہنے سے پیلے پڑ جاتے تھے۔ اس قسم کی نزاکتوں نے ہندوؤں کو ادھا [illegible] کو بھی نہیں نزاکتوں نے نکما کیا۔ اہالیان انگلستان کو جلد خبردار ہونا چاہیے۔ کہیں ہندوستانیوں کو سختی کا سبق دیتے دیتے خود نہ پست ہمت بن بیٹھیں۔

لوہے کو لوہا خوب کاٹتا ہے

ہمارے انگریز حکام نے روسیوں کی بیشقدمی کو روکنے اور انکے حالات دریافت کرنے کے لئے روسی زبان اپنے فوجی افسروں کو سکھانے کے لئے وظیفے مقرر کئے۔ اب اس سے خبر آئی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے اردو زبان کے لئے صرف وظیفے ہی مقرر نہیں کئے ہیں بلکہ جو فوجی افسر کہ دو سال کا کورس ختم کرکے اردو کا امتحان دینگے اُنکے لئے چہرہ کی تنخواہ بطور انعام کے دی جانی تجویز کی گئی ہے۔ یوروپ کی سلطنتیں دن رات انہیں جوڑ توڑوں میں لگی رہتی ہیں۔ اب وہ یہیں تک اکتفا نہیں کرتا بلکہ تجویز ہے کہ ایسے افسران فوجی کو زبان درست کرنے کے لئے ہندوستان میں بھیجنے کی بھی اجازت گورنمنٹ ہند سے مانگی جاویگی ع
چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ لیکن کسی ایک ریاست کا قصور ہم نہیں کہہ سکتے سچ ہے لوہے کو لوہا خوب کاٹتا ہے۔

انسانی خاصیت ہر جگہ یکساں ہے

پنجاب میں قاعدہ ہے کہ جب دولہا ہو چکے تو جو جہیز لڑکی کو وقت رخصت دیا جانا قرار پاوے وہ ایک جگہ پھیلا کر رکھا جاتا ہے۔ اور تمام برادری کو اُسکو دیکھنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ اس نمائش کے سامان کو کھٹ کا سامان کہتے ہیں ہمارے انگریزی پسند بھائی اس رسم کا مضحکہ اڑایا کرتے ہیں۔ لیکن بیچارے انہیں معلوم نہیں کہ کھٹ دکھلانے کی رسم انکے گورو دیو انگریزوں میں بھی جاری ہے۔ کوئی انگریزی کا اخبار اٹھا لو۔ بیاہ کے ساتھ ہی اُن تحائف کا ذکر ہوگا۔ جو کہ دلہن کو دئے گئے اور ساتھ ہی یہ بھی ذکر ہوگا کہ دلہا دلہن کے رشتہ داروں اور دوستوں کو بلا کر انکی نمائش کرائی گئی لیکن سچ ہے presents (پریزنٹس یعنی تحایف) انگریزی لفظ ہے اور کھٹ پنجابی۔ پھر ان دونوں کا مقابلہ کیا۔

کیا یہی شانتی کے لئے تیاریاں ہیں

یوروپ کی مہان شانتی سبھا کا حال دفتاً فوقتاً پیش کیا گیا ہے لیکن دنیا کی بھی عجب حالت ہے۔ تو مجھے دھوکہ دے اور میں تجھے دھوکہ دوں۔ اور دونوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک دوسرے کو دھوکہ دے لیا۔ ایک طرف تو شانتی سبھا کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اور دوسری طرف [illegible] کو توڑنے کے لئے عملی کارروائیاں عمل میں آرہی ہیں [illegible] (ملک افریقہ) میں جنگ چھڑنے کے آثار نظر آتے ہیں [illegible] سلطنت برطانیہ کیطرف سے فوجی افسروں کی بھرتی [illegible] کہا جاتا ہے کہ اسوقت ہر ایک [illegible] افسر ہو سکتا ہے۔ بے تحاشا ترقیاں ہو رہی ہیں [illegible] جنگ گرم ہو رہا ہے۔ خود محرک روس [illegible] ہیں اور جاپان سے بھی چھیڑنے کے لئے تیار ہیں [illegible] ہو رہا ہے لیکن ایکدوسرے کو زبانی اور تحریری [illegible] میں بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ کیونکہ سب دل [illegible] لانا چاہتے ہیں۔ اور اگر ان میں کوئی بھولا [illegible] سے کنارہ کرکے صاف صاف کہے تو اُسے [illegible] کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جرمنی نے کہیں کہا [illegible] ثابت نہ ہو جاوے کہ ثالثوں کی کونسل [illegible] جھگڑے طے کرنے کے لئے مقرر کیجاویگی [illegible] ہم شریک نہ ہونگے۔ بس یہی بات سبکو [illegible] ان یوروپ والوں کی شانتی سبھا جلد [illegible] نہیں معلوم کیا کیا اُمید دیجاویگی۔

نتیجہ یہی ہونا تھا

جس شناہ قوم کا دکھڑا ہم [illegible] میں بیان کیا ہے۔ اُسنے [illegible] کے ظلم و تعدی سے تنگ آکر اس پورانک مذہب [illegible] جنہیں کہ انکو حیوانوں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے۔ مندروں میں کہ گائے۔ بیل۔ بکرا۔ بلی۔ جتنے [illegible] جانیکی کوئی روک نہیں وہاں شناہ کے لئے جانے [illegible] سمجھا جاتا ہے۔ اسے ٹھیکرا جاتا ہے اور کیا [illegible] اس جرم میں کہ بیچارے شناہ لوگوں نے [illegible] حماقت ظاہر کی۔ [illegible] قتل کیا جاتا ہے [illegible] تنگ کرنے کے لئے یہاں تک [illegible] ہے کہ انکے مٹی کے برتن تک توڑ دئے جاتے ہیں۔ [illegible] سے ظاہر ہوا کہ شناہ لوگوں کی عورتوں کی بالیاں [illegible] اتارتے ہوئے ہندوؤں نے انکے کان تک کاٹ [illegible] انگریزی کی حدود سے باہر ٹراونکور کے راج [illegible] ظلم شناہ قوم پر ہو رہا ہے۔ ان تمام ظلموں [illegible]

[illegible] صرف ہو گیا۔ یاد رکھے گا کہ انکی تعداد ساتھ لاکھ سے کم نہیں ہے۔ اور اگر کوئی مدد کو نہ پہونچا تو یہ کل سات لاکھ آدمی مسلمان یا عیسائی ہو جاویگا۔ افسوس کہ آریہ سماج کو خانہ جنگیوں نے کسی کام کا نہ چھوڑا ورنہ یہ کام آریہ سماج کا تھا۔ پنجاب اور سندھ میں بھی اسوقت لاکھوں آدمی مختلف خیالات کے ایسے ہیں کہ اگر انکی جلد خبر نہ لی گئی تو وے بیدریغ مسلمان یا عیسائی ہو جاوینگے۔ ہزاروں نہ ہی اور ریتیہ سکھ ہیں جنہیں نہ پورا تک پوچھتے ہیں اور نہ ہی سکھ انکے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں ہم سے پرمیشور! قوم ہمارے آریہ بھائیوں کی آنکھوں کو جلد کھولدے تاکہ وے اپنے فرض کو سمجھیں۔ خانہ زاد دشمنوں کی چالوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے انکی ہستی کو مٹا کر کام کرینگے انکو توفیق دے۔ [illegible] پیڑتوں کو سمجھتی دے کہ [illegible] مدراس اور دیگر مقامات کے لوگوں میں ویدک دھرم کو پھیلانے بعد ویدک دھرم کو وہاں پھیلانے کا کام مقدم سمجھ کر موجودہ السیہ کو تیاگ دیویں۔ ایک طرف پیریا قوم اور دوسری طرف شناہ [illegible]

اُپدیش پُشپاولی

بارھواں گلدستہ

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन् यस्मिन्देवा अधि विश्वे निषेदुः। यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते॥

مانا کہ تم نے اشٹا دھیائی کو مہا بہاشیہ سمیت کنٹھ کر لیا اور اُسکے سوتروں کا پرلوگ بھی سیکھ لیا۔ مانا کہ تمہیں نِرکتا کا ایک ایک قاعدہ حفظ ہے۔ اور تمہارے پاٹھ میں ایک بھی اشدھی نہیں ہوتی۔ یا مانا کہ کلپ شاستر کے تم ادویتیہ پنڈت ہو۔ مانا کہ نرکت اور نگھنٹو کے ایک ایک قاعدے کو تم نے پہچانا اور اُسکو ایک ایک وید کے شبد پر گھٹانا بھی تم نے سیکھ لیا۔ یا مانا کہ تم چھند ودیا کے اُستاد اور جیوتش کے رموز داں لیکن باوجود ان کُل ویدانگوں کے مطالعہ کے اور ساتھ ہی چاروں ویدوں کو کنٹھ کرنے کے بھی اگر تم نے اُس سب سے بڑے برہم کو جو کہ ازلی اور ابدی ہے۔ اور گھٹ گھٹ کے اندر وِیاپک اس سارے برہمانڈ میں اوت پروت ہو رہا ہے ہم کہتے ہیں کہ باوجود اپنی کُل دماغی اور جسمانی لیاقتوں کے اگر تم نے اُس سروتم برہم کی تلاش نہیں کی تو یہہ ساری وِدیا تمہارے کس مصرف کی اور وید تمہارے کس کام کے۔

گدہے کے اوپر ملیاگر کا چندن لاد دو۔ وہ بوجھ سے ضرور دبیگا۔ لیکن خوشبو سے اُسے کیا تعلق۔ اے ویدوں کا پاٹھ کرتے ہوئے بھی اویدک کرم کرنیوالو! وید تمہارے لئے گدہے کے بوجھ سے بڑھکر کچھ بھی نہیں ہیں۔ تم نے شکشا تو پڑھی لیکن کیا تم نے ایک ایک شبد کے اندر اُس اکشر لافانی برہم کو انوبھو کرنیکی بھی کوشش کی ہے جسکی بدولت کہ تمام زبانیں بول رہی ہیں؟ تم نے کلپ سوتر پڑھکر بیرونی یگیہ تو کئے لیکن کیا تم نے اِن یگیوں کے اندر اُس یگیہ سوروپ پرماتما کو بھی تلاش کیا جسکی حرکت سے کہ سورج روزمرہ جہان یگیہ کر رہا ہے؟ تم نے نرکت اور نگھنٹو کُل چھان مارا لیکن کیا تم نے اُس آتما کے سوامی کا سچا سوروپ دیکھنے کی بھی کوشش کی ہے۔ جسکو دیکھنے سے کہ تمام عقدے حل ہو جاتے ہیں؟ تم نے ویاکرن کے سب دھاتو توسِدھ کئے لیکن کیا تم نے اُس دھاتو کو بھی سدھ کیا ہے جس پر کہ سارے برہمانڈ کی استھتی ہوئی ہے؟ تم نے محض جیوتش کے سارے گرنتھ ہی نہیں پڑھے ہے۔ بلکہ تم نے سورج اور چندر۔ نکشتر اور تارا گن وغیرہ کے دوربینوں سے مشاہدے بھی کئے۔ لیکن کیا تم نے اِن سب کے مرکز۔ سب کو حرکت دینے والے مہان اصول کو دریافت کرنیکی بھی کبھی کوشش کی ہے؟ تم نے سارا چھند شاستر پڑھا۔ کوئی بحر نکھول نہیں ہی چھوڑیں بلکہ اُن کو تال اور سم کے اصول کے مطابق ادا کرنا بھی تم نے سیکھا۔ لیکن سچ بتلاؤ کہ کب تم نے اُس ایک نغمہ کو تلاش کرنے کی کوشش کی جو کہ سارے برہمانڈ کے سُروں اور شبدوں کے اندر اتحاد کا اصول قایم کر رہا ہے؟

سچ جانو کہ وید تمہیں اس لئے نہیں دئے گئے کہ تم اُنکے ذریعہ سے قدرتی طاقتوں کی ماہیت کو دریافت کرکے اُنہیں دوسرے جانداروں کی دلآزاری کے لئے خرچ کرو۔ بلکہ تمہیں یہ اُتم گیان اِسلئے ملا ہے کہ تم قدرت کی تمام طاقتوں کے اصولوں کو سمجھکر اُنکے اندر اتحاد اور اتفاق کو تلاش کرو۔ جن قدرتی طاقتوں کے اوپر کہ تم اسقدر اتراتے ہو۔ وے تمہاری منزل مقصود نہیں ہیں۔ وے منزل مقصود کے حصول کا محض ذریعہ ہیں۔ تم نے ہوا کی ماہیت بخوبی جان لی نہیں اُس سے کام لینا بھی آگیا۔ گھر بیٹھے عمدہ ہوا لینے کے لئے عجیب و غریب پنکھے تم نے ایجاد کئے۔ شہروں کی خراب ہوا کو صاف کرکے گُن کاری بنانیکی حکمتیں تم نے سیکھیں۔ تم نے پانی کی ماہیت کو دریافت کرکے اُسکو اعلےٰ سے اعلےٰ حالت میں اپنے لئے حاصل کیا تمنے زراعت کے اعلیٰ اصولوں کو دریافت کرکے صحت بخش اور پرورش کرنیوالے اناج اور پھل اپنے لئے پیدا کر لئے۔ تم نے دنیا کی بدولت پہننے اور بچھونے کے اعلےٰ سے اعلےٰ سامان مہیا کئے۔ اگر درحقیقت یہی تمہاری منزلِ مقصود تھی۔ تو پھر کیوں بھٹکتے پھرتے ہو تمہارے سانس لینے کے لئے اتھاہ صاف ہوا ہے۔ تمہارے پینے کے لئے شیتل سوچھ جل ہے۔ تمہارے کھانے کے لئے بیشمار اعلیٰ اناج اور میوہ جات اور پھل ہیں۔ یہہ سانس لو۔ بے تحاشا پانی پیؤ۔ اور اناج پھل و میوہ جات کھا کر شانت ہو رہو پھر بھی کیوں اشانت ہو۔ پیارے بھائیو! اپنے آتما کو دہوکا نہ دو۔ اگر یہی تمہارے منزلِ مقصود ہوتے تو تمہیں کبھی ہوگ سے ترپتی ملجاتی۔ یہہ سب کے سب تمہارے لئے ضروری ہیں۔ اور اِن کے ساتھ اور جملہ دُنیاوی علوم کا جاننا بھی تمہارے لئے لازمی ہے۔ لیکن یہی نہیں کہ اِن چیزوں میں شانتی ہے۔ اِسلئے نہیں کہ دُنیاوی علوم کے اندر شانتی ہے بلکہ اسلئے کہ یہہ کُل چیزیں اور کُل دُنیاوی علوم بھی منزلِ مقصود کی طرف لیجانے کے ذریعہ ہیں۔ اسی لئے پانی اِس غرض سے مت پیؤ کہ پانی پینا ہی تمہارا اُدیشیہ ہے بلکہ اِسلئے کہ پانی سے فرحت پاکر تمہاری اندریاں تمہیں آگے چلنے کی اجازت دیں۔ عمدہ غذا اور پاک ہوا کے اسلئے دلدادہ نہ ہو کہ وہ تمہارا اُدیشیہ ہیں۔ بلکہ اِسلئے کہ اُنسے طاقت پاکر تمہارا جسم جیون اُدیش (زندگی کے مقصد) میں ایک قدم آگے رکھ سکے۔

آگ اور پانی۔ سورج اور چاند۔ نکشتر اور تارا گن کی باہمی کشش اور نظام شمسیوں کے چکر کے اندر تم اُس ایک اصول کو دریافت کرو۔ اُس پاک۔ مجید۔ غیر فانی۔ علمِ کُل عقلِ کُل ہستی کُل پرماتما کو تلاش کرو۔ جسکے اندر کہ راحت حقیقی ہے۔ جو کہ خود برہمہ نام ہے۔ اور جسکے اندر جا کر ہی پرم آنند کا حاصل ہونا ممکن ہے۔ اے راحت حقیقی! ہم پر اپنی برکتیں نازل کر۔ کہ ہم تجھے انوبھو کرنیکی کوشش کرتے ہوئے تیرے گیان کو تیری تلاش کے لئے ہاتھہ لگا دیں تیرے بتلائے ہوئے اصولوں کے اندر تجھے ڈھونڈھیں اور وید کی ایک ایک رچا کے اندر تیری پاک موجودگی کو دیکھتے ہوئے آخر کار تجھہ وید سوروپ کو حاصل کر ناہی مقصد کا۔۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ست دہرم پرچارک

آریہ سماج کو وشواس گھاتیوں نے مارا

سنسار میں جسقدر مذہبی پیشوا ہوئے ہیں اُنکے مشن کو اُنکے چیلوں نے زیادہ تر ترقی دی ہے مسیح نے کیا کام کیا جو کہ اُس کے بارہ حواریوں نے کیا۔ بُدہ کے زمانہ میں اُسکا دہرم اسقدر کب پہیلا تہا جیسا کہ اشوک نے پہیلایا۔ شنکر کو اُسکے چیلوں نے ہی اُجاگر کیا۔ محمد کو اُس کے پیروؤں نے ہی پیغمبر بنا دیا۔ ایشور کے سرل بہگت نانک کو کیا پتہ تہا۔ کہ اُنکے جانشین اُسکی عزت کرتے ہوئے اُنکے بچنوں کو جگت بکھیات کریں گے۔

ہم اُس مبالغے کو بڑے افسوس کی نظر سے دیکھتے ہیں جو کہ دشواسی بہگتوں نے اِن مذہبی پیشواؤں کی زندگیوں کی نسبت ظاہر کئے ہیں۔ لیکن ہم اِس بات کو کبہی نظرانداز نہیں کر سکتے۔ کہ اِن سب کے مشن کبہی بہی تکمیل کو نہ پہونچتے اگر اُن کے پیرو سچے دل سے اُنکے پہیلانے میں مشغول نہ ہوتے لیکن آریہ سماج ہی ایک ایسی دہارمک تحریک ہے جسمیں جو کچھہ کہ اب تک اُسکی بنیاد رکھنے والے دیانند نے کیا اُس سے آگے بڑہنے کا کسی نے نام تک نہیں لیا۔ ہاں اُس سے پیچہے ہٹنے کی تو بہت سی کوشش کیگئی ہے۔

اور جن انسانوں پر کہ سوامی دیانند نے وشواس کیا اُنمیں سے بہت کم اُنکے وشواس کے پاتر نکلے سوامی دیانند جس قسم کے ادویتہ ودوان تہے۔ اُنکے مانے ہوئے سدہانت جیسے اٹل تہے۔ اُنکا برہمچریہ جیسا کہ اکہنڈت تہا۔ اور اُنکی آتم شکتی جیسی کہ پربل تھی۔ اگر اُسی طرح کے دہارمک جوش والے چیلے اُنہیں ملتے۔ جو کہ اُنکے مشن کے ساتہہ سچا پریم رکھتے ہوئے اُسکی اشاعت کے بہی خواہ ہوتے تو کیا ممکن تہا کہ وہ زبردست حرکت جو کہ سوامی دیانند پیدا کر گئے تہے اِس وقت لوگوں کو سر دہونتے کے قریب نظر آتی۔ لیکن افسوس کہ جہاں بُدہ شنکر نانک وغیرہ کو کرتگیہ۔ وشواسی۔ اور پورشارتہی چیلے ملے وہاں کرتگہن۔ وشواس گھاتی اور نپرشارتہ ہین چیلوں نے سوامی دیانند کے مشن کو بیخ وبن سے اوکہاڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ اور اگر مہرشی دیانند کے بوئے ہوئے آریہ سماج روپی برکش کی جڑ کہودنے میں یہ لوگ ناکامیاب رہے ہیں۔ تو اسمیں اِن لوگوں کی کچھہ کوتاہی نہیں ہے۔ بلکہ وجہ یہہ ہے کہ رشی کے بال برہمچریہ کے جل سے اسکی جڑیں سینچی جاکر ایسی مضبوط ہوگئی ہیں۔ کہ اِن نربلوں کے ہلائے نہیں ہل سکتیں۔ ورنہ اگر اِنکا بس چلتا تو اِنہوں نے کب کا آریہ سماج کو نیست و نابود کر دیا ہوتا۔

ہم دیکہہ رہے ہیں کہ ہماری اِس تحریر کو پڑہکر آریہ پرشوں کے چہرے حیرت زدہ ہو رہے ہیں اور وہ آپسمیں ایکدوسرے سے پرشن کرتے ہیں۔ کہ کیا یہ صحیح ہے۔ ہم محض دلیلوں سے کام نہیں نکالنا چاہتے۔ جس دعوے کے ثبوت کے لئے کہ پرتیکش پرمان موجود ہوں اُسکے لئے دلیلوں کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ ایک امر واقع ہزار دلیلوں سے بڑہکر طاقت رکہتا ہے۔ ہم واقعات کی بنا پر اُن کل وشواس گھاتیوں کی فہرست اِسجگہہ درج کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے کہ وقتاً فوقتاً آریہ سماج کو دہکا لگانے کی کوششیں کیں اور باوجود اُسکی مضبوطی کے اُسے کچھہ نہ کچھہ نقصان پہونچا ہی دیا۔ آپ کو گمراہ کرنیوالے پہر کہیں گے کہ اپنا راز فاش کرنا اچھا نہیں۔ دشمنوں کو حملہ کرنے کا موقع دینا عقلمندی نہیں۔ لیکن آپ یاد رکھئے۔ کہ اِس قسم کی صلاحیں دینے والے خود وشواس گھاتی اور کرتگہن ہیں۔ اور اب تک اِنہیں لوگوں کی بدولت وشواس گھاتیوں کے چہپے رہنے سے آریہ سماج کی بُنیاد کھوکہلی ہوتی چلی گئی ہے۔ سب سے پہلے وشواس گھاتی منشی اندرمن ہوئے جنکی نسبت اسوقت ہمیں کچھہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ اِس جہان میں اِسوقت موجود نہیں ہیں اور نہ ہی آریہ سماج کو نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ البتہ اُنکا چیلہ جگن ناتہہ مراد آبادی اب تک آریہ سماج کا سخت دشمن بنا ہوا اُسکو نقصان پہونچانے کے لئے ہاتہہ پاؤں مارتا ہے۔ لیکن اُسکا کیا کچھہ بہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وشواس گہات کرنیکی حالت میں وہ اسوقت نہیں ہے۔ منشی اندرمن سے درجہ دوم پر دوسرے کُل ادہیایک وشواس گھاتی تہے جو کہ مہرشی دیانند کے قایم کردہ سنسکرت پاٹہہ شالاؤں میں آریہ سماج کے منتویہ کے برُدہ شکشا چلاتے تہے اور جنکی وجہ سے کہ مہرشی کو وہ کُل پاٹہہ شالا بند کرنے پڑے تیسرے وشواس گھاتی میڈیم بلیوٹسکی اور کرنل آلکاٹ تہے جنہوں نے کہ مہرشی کی بدولت اپنے قدم اِس مُلک میں جماکر آخرکار آریہ سماج کو نقصان پہونچانیکی بڑی بہاری کوششیں کیں اور جسمیں سے باقی بچے ہوئے کرنل صاحب اسوقت بہی آریہ سماج کے سخت دشمن ہیں۔ اِنکے سوائے اور بہی کئی آدمی ایسے نکلیں گے جنہوں نے کہ اپنی کرتگہنتا کا ثبوت اپنے وشواس گہات کے ذریعہ سے مہرشی دیانند کے جیون میں ہی دیدیا تھا۔ لیکن ہمیں ایسے وشواس گہاتیوں کی فہرست بنانے سے کچھہ فایدہ نہیں ہے۔ ہمارے لئے اُن وشواس گہاتیوں سے خبردار ہونا زیادہ تر ضروری ہے۔ جو کہ بقول لالہ لاجپت رائے مہرشی دیانند کی زندگی میں تو اِس لحاظ سے نہیں بولتے تھے کہ مبادا مہرشی کے رعب داب اور حیثیت میں فرق آجاوے۔ لیکن ہماری رائے میں وے اِسلئے خاموش تھے کہ پہلے دن سے ہی بدنیت تہے اور آریہ سماج میں کسی اور ہی غرض کو پورا کرنے کے لئے داخل ہوئے تھے ہم بلالحاظ سلسلہ زمانہ وحیثیت کے چند ایک وشواس گہاتیوں کے نام درج کرنے پر ہی اکتفا کرکے آگے چلیں گے۔ اور آپکو تبلائیں گے کہ اسوقت ہمیں ایسے کرتگہنوں کے نام یاد کرنیکی کیوں ضرورت پڑی۔ اب ہم چند ایک اُن وشواس گہاتیوں کے نام درج کرتے ہیں۔ جنہوں نے کہ مہرشی کے مرنے

کے بعد اپنے اصلی روپ کو ظاہر کیا۔ (۱) **سوامی سہجانند**
سوامی جی کے شِشیہ کہلاتے تھے۔ روپیہ جمع کرکے علیحدہ جا بیٹھے
(۲) **سوامی ایشورانند** مہرشی کے مرتے ہی اصلی روپ
میں ظاہر ہونے لگے۔ اِن کے آچرنوں کی شکایت ہونے لگی۔
کئی مرتبہ عیسائی ہونیکی دھمکی دیدی دے کر بعض آریہ سماجیوں کو
ٹھگا۔ اور اب وہ اپنے اپکاری مہرشی دیانند
کو گالیاں دیکر روزی کمانے کا پیشہ اختیار کر رکھا
ہے (۳) **رائے مولراج صاحب ایم اے**
مہرشی دیانند کے جیون میں وشواسی بھگت
بنے رہے۔ پر اوپکارنی سبھا کے پہلے جلسہ
پر انہیں ہکش کو باپ مانا اور اقرار صالح کیا۔ کہ
مہرشی کے کل سِدھانتوں کی اشاعت میں ساعی
رہیں گے۔ برخلاف اسکے انکا پرچار خفیہ
طور پر شروع کر دیا۔ اب اس وقت ویدوں کو
اوسی طرح مانتے ہیں جیسا کہ پروفیسر میکس میولر
وغیرہ مانتے ہیں۔ مہرنگ شہزادہ کو جائز سمجھتے
ہیں۔ مانس بھکش کو وید انوکول بتلاتے ہیں
گو وید تو در کنار مہرشی دیانند کا ستیارتھ
پرکاش بھی کبھی نہیں پڑھتے۔ آریہ سماجوں میں
نفاق کی آگ آپ نے ہی پھیلائی۔ لالہ لاجپت
رائے جی نے مہرشی دیانند کے جیون کو کلنکت
کرنے اور آریہ سماج کو آپانتی سوسائٹی ثابت
کرنے کے لئے جو کتاب حال میں ہی لکھی ہے وہ
آپکی ہی تعلیم کا نتیجہ ہے۔
کہاں تک لکھتے جائیں۔ مضمون طول ہوا جاتا ہے
اور فہرست بڑی ہے۔ اگر گنجائش ہوتی تو ہم
ایسے درجنوں نام پیش کر سکتے تھے۔ جو کہ مہرشی کی
بدولت ہر طرح کی ثروت حاصل کرکے ہی اُسکے
مشن کا ستیاناس کرنے میں دن رات لگ رہے
ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ ہم ایک اور فہرست ایسے
آدمیوں کی بھی پیش کر سکتے ہیں جنہوں نے کہ
مہرشی کے مرنے کے بعد آریہ سماج کے اندر گھس
کر اودھکار حاصل کئے اور پھر وشواس گھاتی بنکر

اونہیں اودھکاروں کے ذریعہ سے آریہ سماج
کی کشتی کو ڈبونے کی کوشش کی۔ لیکن ہماری
غرض کے لئے صرف اسیقدر مثالیں کافی ہیں۔
اب آریہ پرش شید سوال کریں گے کہ ان فہرستوں
کو اسوقت پیش کرنے اور اپنی تکلیفوں کو پھر سے
یاد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جواب میں ہم صرف
اتنا ہی نویدن کرنا چاہتے ہیں کہ اب تک آپ کے
اندر ایسے آدمی گھسے ہوئے ہیں۔ جو کہ آریہ
سماج کے مشن کے دشمن ہیں۔ اور اوس کی جڑ
کھودنے کے در پے ہیں۔ اگر آپ ایسے آدمیوں
کو چُن چُن کر باہر نہیں کر دیتے۔ تو آپ اپنے مشن
میں کبھی ہی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آپ ہی
بتلائے کہ مہرشی دیانند کی ستھاپن کی پروپکارنی
سبھا ہے اوس سے بڑھکر اور کون سی سوسائٹی
آریہ سماج میں معزز سمجھی جاتی تھی۔ اور باوجود
اس کے چند ایک ممبروں کے بیہودہ پن کے اسوقت
بھی اور کون سی آریہ سوسائٹی اس سے بزرگ
سمجھی جاتی ہے۔ اور اس سوسائٹی میں بھی منتری کی
پدوی کیسی اعلیٰ ہے۔ کیونکہ گو اس کے پیٹرن اور
وائس پیٹرن اور پردھان اور اوپ پردھان سب
ہی عہدہ دار ہیں۔ لیکن اصل کام سب منتری کو ہی
تعلق میں رہتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے
کہ پروپکارنی سبھا کا منتری اگر کوئی اناریہ ہو جاوے
تو وہ آپ کو کہاں تک نقصان پہنچا سکتا ہے۔ آپ
حیران ہوتے ہیں۔ اور تعجب سے پوچھتے ہیں
وہ پروپکاری سبھا کے منتری تو پنڈیا موہن لعل
وشنو لعل ہیں۔ اناریہ کا وہاں کیا کام؟ ہم جواب
میں دلیلوں اور دیگر واقعات کو کنارے کرکے ذیل
کی خط و کتابت آپ کی آگاہی کے لئے پیش کر
دیتے ہیں۔ جسپر کسی حاشیہ کی ضرورت نہیں ہے
(۱) خط از جانب پنڈیا موہن لعل وشنو لعل۔
بنام لالہ منشی رام۔ نقل مطابق اصل بجنسہ
(دستگیر پتر بھی سونڈ والے گنیش جی کی تصویر ہے)

(ڈھی سَندھی سوروپایہ سرو دگھن ہرایہ چہ
مہا منگل روپایہ گنیشایہ نمو نمہ)
سدھ شری جلندھر مہاشبھ ستھانے سرو
اوپماسین سکل گُن ندھان راجمان راجے
لالہ جی شری منشی رام جی۔ مہاشیہ یوگ
لکھی شری متھراجی سے گوہ پنڈت موہن لعل
وشنو لعل پنڈیا کی نمسکار آدی پتھایوگ
دوت ہوں انتر کشلم تتر استو۔ اپرنچ
ہمارے کنیا چرنجیوی جری کنوری کا وواہ متی
جیشٹھ شکلا ۱۱ سوموار سمت ۱۹۵۶ تدنوسار
۱۶۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کا ہے۔ سو اس اوسر پر آپ
کرپا پورک سکٹمب اور سپریوار اوشیہ پدھار
کر منڈپ کو سوشوبھت کریں گے۔ سمبت
۱۹۵۶ جیشٹھ کرشن ۱۱ روی وار تدنوسار
تاریخ ۴۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء

(۲) اس کے جواب میں حسب ذیل خط
بھیجا گیا۔
"جلندھر شہر ۱۰۔ جون ۹۹ء۔ شری پنڈت
موہن لعل وشنو لعل پنڈیا جی کی سیوا میں مہاشہ ور
نمستے۔ آپ کا ۴۔ جون کا چھپا ہوا پتر پہونچا
پرنتو مجھے اوکاش نہیں۔ کہ آپ کی پتری
کے وواہ پر آسکوں۔ کنتو یدی آبھی سکتا تب
آپ کے پتر کا منگلاچرن مجھے آنے سے روکتا
کیونکہ جب آپ نے پتر کے سرے پر سونڈ والے
گنیش کی مورتی ستھاپت کر دی ہے۔ تو وواہ
بھی اوشیہ پورانک ریتی سے ہی ہوگا۔ ایک
نویدن کئے بنا میں نہیں رہ سکتا۔ یا تو آپ
آریہ سماج کے سدھانتوں کو مانتے ہی نہیں
اور یا آپ انہیں مان کر بھی لوگوں کے ڈر کے مارے
اُن کی پرتی کول آچرن کرتے ہیں۔ دونوں
اوستھاؤں میں آپ کا آریہ کہلانا اور پروپکارنی
سبھا کے منتری پد کو سویکار کرنا مجھے آشچریہ
میں ڈال رہا ہے کیا آتم ستیا نہیں جو آپ کر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رہے ہیں۔ آپ کو اچت ہے کہ آریہ سماج کے پرتیک (ہر ایک) پربندھ سے پرتھک ہو کر لوگوں کو سپشٹ سوچنا دیدیویں۔ کہ آپ آریہ نہیں ہیں۔

آپ کا شبھ چنتک منشی رام

آریہ پرشو! پنڈت موہن لعل ان ممبروں میں سے ہیں۔ جو کہ مہرشی دیانند نے خود مقرر کئے تھے اور جنہیں کہ وصیت نامہ کے شروع میں آریہ پرشوں کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اوسی وصیت نامہ کی دفعہ نہم کے مطابق جو ممبر کہ وید وکت دہرم کو چھوڑ کر خلاف چلنے لگے اوسے علیحدہ کر کے کسی اور وید وکت دہرم یکت آریہ پرش کے اوس کی جگہ پر مقرر کردینے کی ہدایت ہے۔ عام اخلاق ہدائت دیتا ہے کہ جو شخص ایک سبھا کے اصولوں سے منحرف ہو جاوے اوسے فوراً اوس سبھا کی ممبری چھوڑ دینی چاہئے۔ لیکن آریہ سماج کے دشمن دہرم اور اخلاق سب پر لات مار کر آریہ سماج کے اندر گھسے ہوئے اوس کی بنیاد کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور تم بے حس و حرکت کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہو۔ اولاً تو ہمیں امید ہے کہ پنڈت موہن لعل وشنو لعل جی خود آریہ سماج سے استعفیٰ دے کر اپنی پوزیشن کو صاف کردیں گے۔ لیکن اگر انہوں نے حرکت نہ کی تو آریہ سماجوں کا فرض ہوگا کہ انہیں پروکارنی سبھا کی ممبری سے علیحدہ کرادیں آریہ پرشو! تم کب تک وشواس گھات کے شکار ہوتے چلے جاؤ گے۔ اکثر بھائی یہ عذر پیش کیا کرتے ہیں کہ اگر ہماری جماعت کم ہو جاوے گی تو بڑا نقصان پہونچیگا۔ ہم آپ لوگوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اسوقت کم نقصان پہنچ رہا ہے جب کہ ہر ایک پورانک محمدی یا عیسائی تمہیں بنا کر چپ کرا سکتا ہے کہ مالنس پکشن وغیرہ کے وشے میں آریہ سماج کا کوئی نشچت۔ سدھانت نہیں ہے۔ اوٹھو آریہ پرشو! وشواس گھاتیوں سے اپنا تعلق توڑو۔ وید اور ایشور پر پورن وشواس رکھنے والے بنو۔ پھر باوجودیکہ تمہارے پاس دنیاوی دولت اور دنیاوی حشمت کم ہے۔ تم ضرور ہی اپنے اودیشیہ کو پورن کرسکو گے۔ اور آریہ سماج کی اوس گئی ہوئی عزت کو پھر واپس لاسکو گے جب کہ اوس کے پریم۔ دھرم بہاؤ اور وشواس کا ڈنکا بج رہا تھا۔ اوم شم۔

ایڈیٹوریل نوٹس

منشیہ سے دیوتا تم بناتے ہو۔

ہم سب الپ ہیں۔ ہماری شکتی الپ۔ ہماری بدھی الپ۔ ہمارا آنند الپ۔ الپ روشن نہیں ہوتا۔ اور اسیلئے مہان نہیں ہے۔ لیکن باوجود اپنی تُچھتا کے ہم مہان ہونا چاہتے ہیں ہم الپگیتا کی زنجیروں کو توڑ کر پھیلنا چاہتے یعنی روشن دیوتا بننا چاہتے ہیں۔ مگر روشنی ہمارے اندر موجود نہیں ہے۔ وہ روشنی یعنی گیان کا پرکاش باہر سے ہمارے اندر آسکتا ہے۔ ہمارا فطرتی وصف نہیں ہے۔ پس محض اپنے اوپر بھروسہ کر کے ہم کیونکر روشن دماغ دیوتا بن سکتے ہیں۔ پھر کہاں سے مدد مانگیں۔ کس کی طرف ٹکٹکی لگائیں۔ جس طرح جل کے لئے ہمیں اوس کو بھنڈار دریا کے پاس جانا پڑتا ہے اوسی طرح روشن دماغ دیوتا بننے کے لیے ہمیں کل روشنی بلکہ بھنڈار پرماتما کی شرن میں جانا پڑتا ہے آؤ پیارے ناظرین! ہم جگت پتا کی شرن میں پہونچیں۔ اور اوس سے پرارتھنا کریں۔ کہ اسے سوپرکاش سوروپ اندھکار کا ناش کرنیوالے پرماتمن! ہم پرکاش کی تلاش میں آپ کی شرن میں آئے ہیں۔ کیونکہ منشیہ جیسے دیوتا تم بناتے ہو۔

ایک ننھے دو کا ج

کنیا مہا ودیالہ جالندھر کی رپورٹ کا خلاصہ

۱۵۔ جون کی پنچال پنڈتہ میں درج کرتے ہوئے اس انسٹیٹیوشن کے لائق سکریٹری لالہ بدری داس ایم اے نے یہ ظاہر کر کے کہ کنیا مہا ودیالہ میں بیالیس کے قریب بدھوا وغیرہ اودیا پکا اور پرچارکا بننے کے لئے تعلیم پا رہی ہیں ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر ودھواؤں کو تین روپیہ ماہوار فی ودھوا کے حساب سے وظیفہ ملا کرے تو بہت سی ودھوائیں پرچارکہ اور ادھیاپکا بننے کی تیاری کرسکیں۔ ہمارے ناظرین بھولے نہیں ہوں گے کہ پہنے کئی بار ان کالموں میں ودھواؤں کو وظیفہ دیکر پڑھانے پر بڑا زور دیا ہے۔ کیونکہ ہماری رائے میں ودھواؤں کو اس طرح پر پڑھانے سے ایک ہی کام سے دو مطلب سدھ ہوتے ہیں ایک تو جو دقت کہ ادھیاپکاؤں کے ابھاؤ سے اسوقت ستری شکشا کے پریمیوں کو محسوس ہو رہی ہے وہ دور ہو جائیگی۔ اور دوسرے ودھواؤں کو اپنی روزی کمانے اور سچے دہرم کو سمجھنے کے لائق بنا دینے سے اون کی آتما اور شریر کی رکشا سے وانہوں کو مہان پُن ہوگا۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ لیکن ہماری رائے میں ۳ روپیہ ماہوار میں ایک ودھوا کا گذارہ ہونا فی زمانہ بالکل غیر ممکن ہے۔ اسلئے ہر ایک ودھوا کے لئے کم از کم ۵ روپیہ ماہوار کا وظیفہ تجویز ہونا چاہئے کنیا مہا ودیالہ کے سرمایہ میں۔ اسقدر گنجائش نہیں ہے۔ کہ وظیفوں میں ترقی ہو سکے۔ کیونکہ جہانتک ہمیں معلوم ہے ودیالہ کے معمولی خرچ کے لئے بھی چندہ اور سود وغیرہ کی آمدنی کافی نہیں ہوتی اسلئے سوائے اسکے کہ ان خاص وظیفوں کی

پیش تیار ہوں کام بالکل نہیں چل سکتا۔ اور یہ وظیفے بھی ایک یا دو سال کے لئے کافی نہیں ہونگے۔ ہر ایک وظیفہ چار برسوں کے لئے ہونا چاہئے۔ اگر اس طرح کے دس وظیفے اسوقت ملجاویں تو امید ہے کہ تلاش کرنے پر ایسی دس ودھوائیں ملجائیں جو کہ چار برس کی محنت میں پتری پاٹھ شالا و کنیا پاٹھ شالا چلانے کے لئے تیار ہو جاویں۔ اسوقت اودھیاپکاؤں کے ابھاؤ سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ جس جگہ پر ایک سال پہلے [illegible] یا [illegible] روپیہ ماہوار پر اودھیاپکا مل جاتی تھی۔ اس جگہ سے اب [illegible] یا [illegible] روپیہ ماہوار دینے میں کوئی دریغ معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن جیسی اودھیاپکا چاہئے ویسی پھر بھی نہیں ملتی۔ معمولی اکشر جاننے والی اودھیاپکائیں دس بارہ لڑکیوں کی جانچ کی دیکھ بھال دیتی ہیں اور کام بھی خاطر خواہ نہیں کر سکتیں۔ ان سب ضرورتوں کا لحاظ کر کے ۵ روپیہ ماہوار کے دس وظیفے کنیا مہاودیالہ کے لئے مانگنا کچھ نا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن ہماری رائے میں یہ وظیفے تب تسلی بخش ہونگی اگر ۵ × ۱۲ × ۴ = ۲۴۰ روپیہ فی وظیفہ یکمشت جمع ہو جاویں۔ تاکہ کنیا مہاودیالہ کے کارکن اطمینان کے ساتھ کام کر سکیں۔ اسلئے ہم اپنے ناظرین سے اپیل کرتے ہیں کہ ان وظیفوں کے پُر کرنے میں کوشش کر کے اس بڑی کمی کو پورا کر دیویں۔ اس صورت میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک وظیفہ ایک ہی آدمی دیوے۔ بلکہ ایک ایک جگہ کے ستری شکشا کے پریمی ۲۴۰ نقد جمع کر کے بیچ خاص نام کا وظیفہ دے سکتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ ہماری یہ اپیل بھی بہرے کانوں تک ہی پہونچے گی۔ جن کانوں نے کہ اناتھاؤں کی دردناک پکار کو نہیں سنا۔ کب ممکن ہے کہ وہ ہماری اس درخواست پر وچار کریں۔ لیکن

کس بشنود یا نشنود من گفتگو میکنم

شادی فنڈوں کا دیوالہ پن

شادی فنڈوں کی اسوقت بھرمار ہو رہی ہے۔ ہمارے ناظرین نے پرچارک کے گذشتہ پرچہ میں گورداسپور ہندو شادی فنڈ کی شکایت ملاحظہ کی ہوگی۔ جو کہ اس کے ایک ممبر نے کی تھی۔ جھجھہ شادی فنڈ کے سکرٹری کی نسبت غبن کی خبر اخباروں میں برابر چھپ رہی ہے۔ مسٹر فرینیس کے ہندو شادی فنڈ کی جو حالت ہے وہ ہمارے ناظرین سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ مسٹر فرانسیس کے گھر پر ہر روز شادی فنڈ کے برباد شدہ ہوئے ہندو اپنا روپیہ واپس طلب کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور روز باہمی گالی گلوچ ہوتی ہے۔ لیکن افسوس کہ باوجود ان سب حالات کی موجودگی کے نت نئے شادی فنڈ کھلتے اور آنکھ کے اندھے پھر بھی اُن فنڈوں کے اندر بے دریغ روپیہ داخل کرتے چلے جاتے ہیں۔ ان فنڈوں میں سے گو گورداسپور فنڈ کی نسبت شروع سے ہی شکایت رہی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ رجسٹرڈ جماعت ہے۔ کچھ نہ کچھ اس پر اطمینان ہو سکتا ہے۔ گو اسوقت ہندوستانیوں کے برتاؤ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کسی قسم کی رجسٹری بھی نہیں پبلک روپیہ کو ایک غرض سے دوسری غرض کے لئے تبدیل کرنے سے نہیں روک سکتی تاہم اسقدر تو اطمینان ہے کہ اگر کوئی کارکن غبن کریگا۔ تو چارہ جوئی ہو سکتی ہے۔ لیکن عموماً ایسے فنڈوں کا انتظام کسی رجسٹرڈ جماعت کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ فرانسیس کے فنڈ کے شروع میں ہی ہمنے غیر رجسٹری ہونیکی وجہ سے پبلک کو خبردار کیا تھا۔ لیکن اپنے سلور ... روپے پروپکار میں مست۔ بیاہ پر خاص رقم ملنے کے لالچ سے کسی نے بھی اسوقت ہماری آواز نہ سنی لیکن اب خط پر خط آتے ہیں کہ ہمارا روپیہ دلوا دو۔ ببلاء خود کردہ را چہ علاج۔ جب تم نے خود ہی آفت اپنے سر پر لی تو اب کوئی کیا کر سکتا ہے ہم ان نئے پروپکاری لاانتہا فنڈوں کے کارکنوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ پرمیشور کے واسطے ان فنڈوں کے جاری کرنے سے باز آجاؤ۔ تمہارے اعمال امیروں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ غریبوں کا البتہ ستیاناس کر دیتے ہیں۔ اس ملک میں پہلے سے ہی افلاس زیادہ ہے۔ تم کیوں اپنی شہرت اور اپنے مذاق کو پورا کرنے کے لئے غریب سفید پوشوں کا دیوالہ نکالنے کے درپے ہو رہے ہو۔

دیانند کی سمادھ اور آریہ سماج

آج کل لالہ لاجپت رائے اور لالہ ہنسراج صاحب مہرشی دیانند کی بھسم کے اوپر سمادھ بنانے پر زور دے رہے ہیں۔ اس موقع پر یہ معلوم کرنا بڑا دلچسپ ہوگا۔ کہ اس بارے میں ان صاحبان کے مسلمہ گورو اور واقعی دور اندیش لالہ سائیں داس جی کی کیا رائے تھی۔ جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے ۱۸۸۶ء دسمبر کے جلسہ پروپکارنی میں سوامی جی کی بھسمی کی نسبت سوال پیش ہونا تھا۔ راجپوتانہ کے ٹھاکر سمادھ بنانے پر زور دے رہے تھے۔ انہیں دنوں جلندھر شہر آریہ سماج کا جلسہ تھا۔ ہم لوگوں نے زور دیا تھا۔ کہ لالہ سائیں داس جی ضرور آویں اور لالہ ہنسراج وغیرہ کو بھی لاویں۔ بہرحال سب کو معہ پنڈت گورودت وغیرہ کے اجمیر روانہ کر کے لالہ سائیں داس جی ۲۵۔ دسمبر کے دن کی گاڑی میں یہاں اترے اور ہم سے اصرار کیا کہ ہم بھی اجمیر چلیں۔ انہوں نے کہا کہ راجپوتانہ کے ان بدھ ٹھاکروں اور راجوں نے اگر سمادھ کھڑی کر دی تو مورتی پوجا اور پوپ لیلا کی بنیاد پھر کھڑی ہو جاویگی۔ اسلئے بہت سے آریہ پرشوں کو چلنا چاہئے۔ ہم تو بوجہ جلسہ سالانہ جا سکے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لیکن لالہ سائیں داس جی اسی شام کو روانہ ہو گئے واپسی پر لالہ سائیں داس جی نے بمقام لاہور ہم سے خود بیان کیا تھا کہ صاف طور پر ٹھاکروں کو باز رکھنا مشکل تھا۔ پس حکمت سے کام لیا گیا اور فی الحال ایک جگہ بھی بنیاد میں ڈلوا دی گئی ہے لیکن اس بھی زیادہ دلچسپ یہ معلوم کرنا ہوگا کہ اس بارے میں مہرشی شری سوامی دیانند جی مہاراج کی خود کیا رائے تھی۔ اودے پور راجیہ کے منتری مشہور کوی راج شیامل داس جی مہامہوپادھیائے کی زبانی مہرشی کے جیون چرتر کے صفحہ ۵۸ پر لکھا ہے "ایک دن میں نے عرض کی آپکا سمارک چنہ بنانا چاہیے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ میری بھسمی کو کسی کھیت میں ڈال دینا۔ کام آئیگی۔ کوئی سمارک نہ بنانا ایسا نہ ہو کہ مورتی پوجا ہو جاوے۔ پھر کوی راج جی اپنی نسبت کہتے ہیں "میرا خود بھی یہی ارادہ تھا کہ اپنا سیچھو بنواوں فرمایا (سوامی جی نے) کہا کہ کوی راج جی ایسے نہ کرنا مورتی پوجا کی بنیاد یہی ہے"

اگر پھر بھی کسی آریہ نام دھاری نے اپنی کسی غرض کو پورا کرنے کے لئے مہرشی دیانند کی مڑھی بنائی ہے۔ تو اسے کون روک سکتا ہے۔

سنیاس کی مہین اوستھا

صحت درست کرنے کے لئے سوامی دویکانند صاحب کو یورپ جانے کی ضرورت ہے۔ اور اپنے ملک میں بلا شملہ سنصوری یا دھرم سالہ کشمیر یا مری کے موسم گرما میں آپ گذارہ نہیں کر سکتے۔ اس کے مقابلہ میں مہرشی دیانند کی نسبت حسب ذیل واقعہ بڑا ہی دلچسپ ہے۔ (از جیون چرتر صفحہ ۵۲۳) ایک پادری صاحب مباحثہ کے لئے آئے تھے انکا داخل کر کے اون کی گفتگو کا حال حسب ذیل

لکھا ہے "پھر سوامی جی کو (پادری صاحب نے) کہا کہ آپ کبھی پہاڑ پر آتے ہیں یا نہیں۔ اگر آویں تو میں بہت سی باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں سوامی جی نے کہا کہ میں آرام کرنے کے لئے تو نہیں۔ ہاں دھارمک کام کرنے کے لئے جا سکتا ہوں"۔ آجکل کے گرے ہوئے بھگوا پوشوں کو سنیاسی کا خطاب دینا ویسا ہی موزوں ہے جیسا کہ ناٹک کے نٹ کو دارا اور سکندر کا خطاب دینا۔

ریویو

کرسچن مت درپن۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔ بار دوم قیمت فی جلد ۵ر۔ مطبع کشنچند کمپنی لاہور میں طبع ہو کر شایع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے اب تک نہ چھپنے کی یہ وجہ تھی کہ اس کی چھاپنے کا کام لالہ ساگک رام مالک اوڈ بنس نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ جو وہ کئی وجوہات سے پورا نہ کر سکے اب پنڈت مرید یال جی نے اسے اپنے مطبع میں چھپایا ہے۔ چھپائی خاصی ہے۔ اور قیمت بھی بلحاظ حجم کم ہے۔ ہم نے جب پنڈت جی کی تصحیح کی ہوئی کاپی دیکھی تھی۔ اس میں بہت سے حوالہ جات مزید دئے ہوئے اور پورا نے درست کئے ہوئے تھے۔ امید ہے کہ اس کتاب میں سب درست کئے گئے ہونگے۔ کیونکہ مسٹر آتھم کے ریویو کا جواب جو پنڈت جی کی قلم سے لکھا ہوا ساتھ تھا وہ چھپا ہوا ہے۔ دور دور سے لوگ اس کتاب کے منتظر تھے۔ اسلئے یہ ایڈیشن بہت جلد ختم ہو جانا چاہیے

امرت سرودر۔ یعنے چشمہ آب حیات۔ مصنفہ ڈاکٹر سوہن لعل صاحب صدر سیالکوٹ۔ قیمت فی جلد ۶ پائی خریداری مصنف کے نام بھیجیے۔

اس بیس صفحوں کے ٹریکٹ میں مصنف نے حفاظت منی کے بڑے عمدہ طریق بتلائے ہیں۔ فی زمانہ لڑکوں کو جو خلق کی کم بخت عادتیں پڑ جاتی ہیں۔ ان سے بچنے کی ہدایات ہیں۔ تھوڑی جگہ میں بہت سی نصیحتیں بھری ہیں۔ اس قسم کے ٹریکٹ ہر ایک مڈل و انٹرنس کے طالب علم کے ہاتھ میں دینا چاہئے۔ شاید ان میں سے کچھ بد عادتوں سے بچ جاویں۔

رپورٹ سالانہ نیشنل ہائی سکول بابت سال سنہ ۹۸-۹۹ء۔ رپورٹ کا حجم گو بڑا ہے۔ لیکن اس سے معلوم صرف اسقدر ہوتا ہے۔ کہ سال حال میں ۴۶۹۳ روپیہ ۶ پائی آمدنی ہوئی اور ۴۳۹۲ روپیہ ۵ خرچ ہوا۔ امتحان مڈل میں ۲۸ میں سے ۱۳ طلبا پاس ہوئے۔ اور انٹرنس میں بھیجے گئے۔ باقی رپورٹ معمولی ہے۔ یہ درج نہیں ہے کہ آیا کوئی سرمایہ مستقل ہے یا نہیں۔ نہ معلوم ہوتا ہے کہ آیا کوئی کمیٹی انتظام کرتی ہے یا کیا۔

تازہ خبریں اور رائیں

پنڈت دولت رام جی بڑوت سے لکھتے ہیں "مجھے یاد ہے کہ سوامی دیانند سرسوتی جی جب عرف کو پہین دھارن کئے تھے تو ایک انگلش لیڈی کو ایسا دیکھنا خلاف تہذیب معلوم ہوا تھا۔ لیکن افسوس کہ کلو میں خود پادری صاحب آدم اور ہوا کی ننگی تصویر دکھاتے ہیں"

ہندوستان کے جملہ ہائی کورٹوں کی ججوں کی تنخواہ بجائے ۳۴۵۰ کے ۴۰۰۰ روپیہ ماہوار ہوگئی ہے۔ اور پنشن بھی ۱۲۰۰ برسوں کے کام کے بعد ہو جایا کریگی اس میں گورے کالے

کابل کے امیر صاحب کا انصاف کرنیکا بڑا مختصر طریقہ ہے ایک جرنل فوج اور دو دیگر محرر دغا میں پکڑے گئے۔ توپ کے منہ باندہ کر اڑا دئے گئے۔ امیر صاحب کا اس میں فائدہ ہی کیوں نہو۔ لیکن یہ انصاف نہیں ہے۔

ہندی کا مشہور ماہواری رسالہ **ونتا ہتیشی** جو ستریوں کی خاص اُنتی کے لیئے نکلا کرتا تھا اور جس کی سمپادکا شری بہتی بہاگیہ وتی دیوی تہیں۔ اب دوسرے ہاتھوں میں جانے لگا ہے۔ یعنی شری بہتی جی کی چھوٹی بہن منگلا دیوی اور انکے پتی ٹھاکر ویر سنگہ جی بیرسٹر ایٹ لا علی گڈہ انکی ایڈیٹری کا کام کریں گے۔ گو ہمیں آشا رکہنی چاہیئے کہ نئے ہاتھوں میں یہ رسالہ زیادہ اُنتی کریگا۔ لیکن شری بہتی بہاگیہ وتی جی کا اوشید وعنیہ واد کرنا چاہیئے جنہوں نے ساڑہے چھہ برسوں تک برابر اپنی بہنوں کی ترقی کے لئے بڑا اعلی کام کیا۔

ٹریبون لاہور لکہتا ہے کہ سوامی وشو دھا نند بنارس والے اپنی کل جائیداد کی وصیت مہاراجہ صاحب دربہنگہ کے نام کر گئے ہیں۔ ساگر میں بوندیں ڈالنے سے کیا فائدہ تہا۔ کوئی سنسکرت کی پاٹہ شالہ ہی قایم کر جاتے۔ اُنکے جانشین بیچارے مُنہ تکتے ہی رہگئے۔

لکڑی کا ہی کپڑا بننے لگ گیا۔

اخباروں کا رُخ بدلتے کیا دیر لگتی ہے جبکہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے ریاست کی خبریں پہلے ٹریبون لاہور میں چہپتی تہیں تو ایڈیٹر صاحب مہاراجہ کے بیہودہ عملوں پر بہی پردہ ہی ڈالتے،

لیکن چونکہ چھوٹے بہائی کے سپرد خزانہ کرنیکی خبر پائونیر کو بہیجی گئی۔ اس لئے اس اصلاح کے موقعہ پر بہی ایڈیٹر ٹریبون کو اندہیرا ہی اندہیر انظر آتا ہے

کوٹا میں ایک لڑکا دو سر اور چار ہاتہوں والا پیدا ہوا تہا۔ چند گہنٹہ زندہ رہکر مر گیا۔

لاہور کا ٹریبون اپنے بنگالی بہائیوں کو بہادر ثابت کرکے چہوڑیگا۔ اب ایک بنگالی پیشین کیا گیا ہے جو بڑے شکار کہیلتا ہے آخر شاید شکار کہیلتے کہیلتے ہی کہیں بہادری آجاوے

لالہ بلاقی رام شاستری بیرسٹر ہندو ڈائیمنڈ جوبلی انسٹیٹیوٹ کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ کُل وقت اس کام کے لیئے دینگے۔ یہ نہ معلوم ہوا کہ تنخواہ بہی لیں گی یا قربانی کی ہے۔

رنگون میں جو بیس پچیس گوروں نے پنشاچ لیلا کی تہی۔ اُس کے متعلق بڑے لاٹ صاحب کا ہردا بہی ہلگیا ہے۔ اُنہوں نے ایک ہزار روپیہ انعام اُس شخص کیجرم کے لئے مقرر کیا ہے۔ جو سچ سچ سارا حال بیان کرکے سب مجرموں کو ماخوذ کرا دیوے۔ ہم نہیں سمجہتے کہ ایسی پلٹن کی پلٹن کو کیوں نہ موقوف کیا جاوے۔ جو اپنے بدمعاش ساتہیوں کا نام ایک نہیں بتلاتے۔

ایک مسلمان نوجوان نے چلتی گاڑی میں گہس کر ایک عیسائی کنواری عورت سے بیہچا کیا۔ مجرم کو دائم الحبس کی سزا ملی۔ کالے پانی بہیجا گیا۔

جزایر فیلی پائن کے باشندوں کی فوج کا جنرل لونا قتل ہوگیا ہے۔

پوتا کے فرگیوسن کالج کے ایک طالب علم نے ولایت انگلستان کی کیمبرج یونیورسٹی میں اعلی درجہ کی ڈگری **سینئیر رانگلر** کی حاصل کی ہے

اس جماعت میں وہ درجہ اول پر رہا ہے۔ جو ہندوستان کے لئے پہلا واقعہ ہے۔ شاید عام لوگوں کو معلوم نہیں کہ فرگیوسن کالج کے تمام پروفیسر مع پرنسپل محض ۵۰۰ روپیہ ماہواری فی کس لیتے ہیں۔ اور اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو پانچ پانچ چہہ چہہ سو کی ملازمت چہوڑ کر آئے ہیں انہیں میں نیا طالب علم بہی جسکا نام راجنا تہہ پرشوتم پرانجپے ہے شامل ہوگا اور ۵۰۰ روپیہ ماہوار پر اپنے پیارے کالج میں کام کریگا۔ بیس برسوں تک اور کوئی کام نہیں کریگا۔ بڑے لاٹ صاحب نے بہی کالج کو مبارکباد کا خط بہیجا ہے۔

ترکی ٹوپیوں کا کارخانہ ولایت انگلستان میں کہلنے والا ہے۔

روس کے مشرق میں بڑا بہاری قحط پڑا ہوا ہے۔

پائونیر لکہتا ہے کہ یہ غلط شور مچایا جاتا ہے کہ انگریزی طریقہ پر کہانڈ تیار کرنے میں صفائی کے لئے ہڈیوں کا استعمال ہوتا ہے۔ تو ہندوں کا شور بے بنیاد ہی تہا۔

ہمارے دیسی بہائیوں کو نئے کام جاری کرنے نہیں آتے۔ معلوم ہوا ہے کہ جہانسی میں ایک صاحب نے گہاس پیدا کرکے انہیں کل میں دبوا کر سرحد کی طرف روانہ کرکے بڑا فائدہ اوٹہایا۔ ہمارے دوست لالہ دیو پال صاحب مصنفہ (چہاونی جلندہر) نے ایک کتاب گہاس چارہ بنائی ہے۔ جسکا ریویو بہی ان کالموں میں ہو چکا ہے۔ اگر اس کی ہدایت کے مطابق ہمارے دیہاتوں کی بڑے زمیندار گہاس رکہوا دیں اور پہر اُسے دبوا بندہوا کر طیار کریں تو سرکاری رسالوں اور دیگر جگہوں میں اُنکا بڑا بہاری بیوپار جاری ہو سکتا ہے۔

چین میں عیسائی پادریوں کے برخلاف سخت مخالفت کا طوفان اوٹہ رہا ہے۔

گورنمنٹ نے محمڈن کالج علی گڈہ کو چوبیس سو

روپیہ سالانہ کی مدد اور ایزاد گردی ہے۔

سوامی وویکانند صاحب پھر یوروپ کی طرف کام کرنے کے لئے چلے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں اپنے دیس کی آب و ہوا ناموافق ہے۔ یوروپ کی آب و ہوا تبدیل کرنے سے آرام ہو جائیگا۔ واہ رے ابھاگی دیش! تیرے سپتروں کو تیری آب و ہوا بھی گوارا نہیں ہے۔

قادیانی مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ ان کو پیغمبری کا دعوے کئے بیس سال ہو چکے۔ اور یہ زمانہ محمد صاحب کے ۲۳ سالہ رسالت کے لگ بھگ ہے۔ اور چونکہ باوجود دعوی پیغمبری کے وہ اب تک زندہ ہیں۔ اسلئے ثابت ہے کہ وہ پیغمبر ہیں۔ خوب دلیل ہے۔ چونکہ باوا نگینہ سنگھ کو یہ دعوی کئے ہوئے کہ "میں خدا ہوں" پچیس برسوں سے زیادہ گذر چکے ہیں اور وہ اب تک زندہ ہیں۔ اسلئے وہ ضرور خدا ہیں۔

مرزا صاحب کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے اسپر اُنکے آرگن کا ایڈیٹر کہتا ہے کہ مرزا صاحب کا الہام پورا ہوا۔ جو ۱۳۔ اپریل سنہ ۹۶ کو ہوا تھا۔ مرزا صاحب اس طرح کا الہام تو پنجاب کے اردلپو فرقہ کو روزانہ ہوتا ہے۔ ہاں البتہ اس عالم پیری میں بیٹا مبارک۔ یہ ضرور معجزہ ہے

خدمت عام کا سلسلہ

حال میں بنگال میں ایک مقدمہ فیصلہ ہوا ہے جسمیں ایک زوجہ نے اپنے خاوند پر نالش کی کہ خاوند نہایت کفایت شعاری سے گذارہ کرتا ہے۔ جس سے کہ میں اور میرے تیرہ ۱۳ بچے بھوک سے مر رہے ہیں۔ صرف ایک وقت کا کھانا اور وہ بھی ناکافی دیا جاتا ہے۔

خاوند نے کورٹ میں جواب دیا کہ بیان مدعیہ کا درست ہے۔ وہ بیچارہ اس واسطے کفایت شعاری سے گذارہ کرتا ہے کہ اسکی چھ لڑکیاں ہیں۔ جن کو اگر عمدہ عمدہ جہیز نہ دیا جاویگا۔ تو ملک میں بدنامی ہوگی۔ اور ممکن ہے کہ کوئی لڑکی قبول نہ کرے۔ اسپر تمام حاضرین کورٹ نے ازحد افسوس کیا۔ عورت بیچاری نے خاوند کی سفارش کی کہ اوسکو سزا نہ دی جاوے خاوند نے زور سے بیان لکھایا کہ جو حال ہے وہ سچ ہے ہر ایک قسم کی سزا پانے کو طیار ہوں۔ آخیر کو صلح ہوئی۔ خاوند کو سفارش کی گئی کہ آئندہ کھانا زیادہ دیوے۔

اب سوال یہ ہے کہ ملک کیسی درگتی کی حالت میں ہے۔ بعض لوگ تو ایسے ہیں کہ لڑکیوں کی قیمت خاطرخواہ وصول کرکے شادی میں دکھلاوے کے واسطے عمدہ جہیز دیکر نیک نامی لینا چاہتے ہیں۔ اور بعض سفید پوش دھارمک ہیں کہ دہرم کے لحاظ میں اس قسم کی حرکت تو نہیں کرتے لیکن شب و روز اس غم میں غرق ہیں کہ کیسے شادی کے اخراج پورے کریں گے۔ اودھر فیشن اور نئے نئے نخرہ جاری ہوتے جاتے ہیں۔ جس کو پورا کرنا بڑا مشکل ہے۔ ہمنے ماہ گذشتہ میں ایک شادی دیکھی۔ جس میں ایک مسلمان خاندانی نے پانچ خرما تقسیم کئے۔ وہ پانچ گواہوں کو دئے۔ اور شادی کی رسم ادا ہوگئی۔ خیال ہو کہ۔ ہمارے نیک بزرگ لوگ بھی شاید اسی قسم کے سادہ طریق سے ایسے موقعوں پر کارروائی کرتے ہوں گے۔ جس سے اُن کو کسی قسم کی پریشانی کرنے کی ضرورت نہ پڑتی ہوگی۔ رسومات کم خرچ بالانشین سیدھی سادھی ہوتی ہونگی۔ یہ برات یہ ناچ۔ یہ شراب خوری یہ فضولیات نہ ہونگی درحقیقت آبادی کی زیادتی کو دیکھ کر مناسب ہے کہ تعلیمیافتہ خیرخواہان ملک ایسے اقرار ناموں پر دستخط کریں۔ مختلف مجلسیں اس قسم کی اقرار نامے بھی بناویں۔ کہ دنیا سے ناواجب خرچ دور ہوں تاکہ بے ضرورتی غموں اور آہ و افسوس سے رہائی ہو آفات سماوی و ارضی تو جو ہم پر لاوے ان کا علاج ناممکن ہے۔ لیکن جو کچھ کہ ہم خود اپنے پر مصیبت لاتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اخلاقی دلیری سے کام لیویں۔ اونکو دور کریں۔ ایسی سادہ رسومات جاری کریں۔ کہ ہر ایک شخص بہ آسانی پورا کر سکے۔

جہیز کا دکھلا کر دینا بند کر دیا جاوے۔ صرف ایک صندوق میں جو کچھ ہمت ہو دادا اور لڑکی کو دینا ہے بند کر کے گپت دان دیا جاوے۔ داماد جو کہ ہر طرح سے ہمارا خیرخواہ اور لڑکی جو ہماری لخت جگر ہے وہ کبھی بھی کسی پر ظاہر نہ ہونے دیوے کہ والدین نے کیا دیا۔ ہمیشہ نیکی اور نیک نامی سے اظہار شکرگذاری کریں۔ لڑکی کا رشتہ ہمیشہ دینے کا ہے تمام عمر جو کچھ ممکن ہے دینا ہوگا۔ پھر دکھلاوا کی ضرورت نہیں۔ شاید کچھ عرصہ پیشتر اس لالچ کی ضرورت تھی کہ جو لوگوں کو ایسا کرنے کو لاچار کرتی تھی لیکن اسوقت دخترکشی عام تھی۔ لوگ ایک دو لڑکی رکھتے تھے۔ اور کسی نہ کسی طرح پوری کر سکتے تھے اب درجنوں لڑکیاں اکثر خاندانوں میں موجود ہیں اُس طرز پر گذران از حد مشکل ہے۔ ملک کے خیرخواہان سامنے آویں۔ نئی پاک مختصر سادہ رسومات جاری فرماویں۔ جو نہ مانے اُس سے قطع تعلق کریں نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ شخصی معاملات میں ہر ایک کو اختیار ہو۔ لیکن عام سماجک معاملات میں دوسروں کے حالات کو مدنظر رکھکر کارروائی کرنی چاہئے۔ ایشور ہماری مدد کرے کہ ہم ایسے نیک کاموں کی [illegible] بن جاویں

(رام رکھا انسپکٹر ڈاک خانجات)

CCO. Gurukul Kangri Collection

آریہ سماجک خبریں

مونگھیر میں برہمچاری نتیانندجی اور پنڈت رُودردت جی نے خوب دہرم پرچار کیا تہا۔ پورانکوں کے ساتھ شاستر ارتھ کے لیے خط وکتابت ہوئی لیکن کچہ نتیجہ نہ نکلا۔ آخر ایک ناک بہنتی سنگت میں یہہ کرکر کہ پلیس وغیرہ جمع ہیں بالتور مکان ووقت کے برہم چاری نتتہا۔ پنڈت جی کو بلوائیں اور وہاں لٹھ بازی کی تیاری کر رکھی ان دہورتوں نے اپنا سارا زور لگایا لیکن آریہ اپدیشک باعزت وہاں سے چلے آئے۔ اور شہر میں پورانکوں کی بڑی بدنامی ہوئی۔ اسوقت مہبروں کی تعداد بڑے زور شور سے بڑھ رہی ہے

سادہو سدانند کے خطوط کئی جگہوں سے آچکے ہیں۔ اسوقت سادہو صاحب شہری نگر بلتریہا کار میں براجمان ہیں۔ اور لکہتے ہیں کہ ان کا ارادہ وہاں سے ریاست ٹہری میں جانیکا ہے۔ آپ یہہ بھی لکہتے ہیں کہ ہریدوار سے یہاں تک ۱۲۵ میل آریہ دہرم کا پرچار کرتے ہوئے آئے ہیں

سوامی نتیانند صاحب پٹیالہ آریہ سماج میں چار دیاکہیان دے گئے ہیں۔

چودہری ناہر سنگہ جی حسب ذیل رقوم دان کی بہیجتے ہیں۔

ویدپرچار فنڈ ۵ع
گوروکل پسرا . . . . ۳۔
لیکہرام میموریل فنڈ ۱عا

لالہ لچہمنداس ہیڈماسٹر رام نگر سکول معہ چند طلباد حسب الطلب لالہ مہتاب رائے پٹواری موقع دناروال میں منڈن سنسکار کرانے گئے۔ بالائی والے صاحب نے تو سنسکار ویدک ریتی سے کرایا لیکن بہجن کیرتن اُپدیش خوب ہوئے۔ جن کا اثر یہہ ہوا۔ کہ بکرا کاٹنا بند ہوگیا۔ واپسی پر وقت دلاور میں نگر کیرتن کیا۔ اور ماسٹر لچہمنداس جی نے اپدیش دیا۔

لالہ گوبند سہائے خزانچی رام نگر کے یہاں جو برات آئی تہی اُنکے ڈیرہ پر لالہ لچہمنداس نے معہ طلباء کے جاکر ۳ گھنٹوں تک وید پاٹھ اور بہجن وغیرہ کئے۔ براتیوں پر خوب اثر ہوا۔ قریب سب نے آریہ سماج کے ممبر بننے کا وعدہ کیا معہ ۲ روپیہ سکول کو دان میں ملے۔

راہم نگر سکول کا تقسیم انعام کا جلسہ ۲۶۔ جولائی ۹۹ء کو ہوگا۔ اسوقت سکول میں ۲۰ بورڈر ہیں۔ سب سندھیا کرتے ہیں۔ اور روزانہ کچہ نہ کچہ دہرم اپدیش بھی دیا جاتا ہے۔

گپت سوانند کے برخلاف میانی کے پرچار کا حال لکہتے ہوئے جر لالہ سوہن لال جی سپلی رائے وحکیم رام رکہال جی ولالہ بہگت رام ساہنی جی کو ممبر آریہ سماج لکہا گیا وہ سہو تہی۔ ان تینوں میں سے کوئی صاحب بھی آریہ سماج کے ممبر نہیں ہیں

کرنال کے علاقہ میں بھی اور جگہوں کی طرح بہت سے سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ منتری مہاشہ لکہتے ہیں۔ کہ بہ نسبت ڈگری یافتہ تعلیم یافتوں کے دیہاتی لوگوں کی اخلاقی دلیری قابل تحسین ہے۔ کہ وے سختی سے سخت مخالفت کے مقابلہ میں بھی اپنے دہرم سے نہیں گرتے

(۱) مارچ میں منتری آریہ سماج پہوسگڈہ کی لڑکی کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ باوجودیکہ فریق ثانی آریہ نہ تہے ۵ع ساماجک فنڈوں میں دان ملا۔ (۲) ۱۸۔ جون کو اُسی گانو میں ہرنام جاٹ کی لڑکی کا وواہ سنسکار ویدوکت ہوا ۵ع سماجک فنڈوں کو ملا۔ منتری جی لکہتے ہیں کہ ور اور کنیا کی عمر البتہ ٹہیک نہ تھی۔ ہماری رائے میں یہ نقص جملہ کارروائی کی عظمت کو دور کر دیتا ہے۔

(۳) لالہ گوپی ناتہہ آریہ سبہاسد کرنال کی لڑکی کا نام کرن سنسکار سنسکار ودہی کے مطابق ہوا۔ لالہ صاحب نے ایک روپیہ پرچار فنڈ میں اور ایک روپیہ پنڈت شمبہودت کرت کرم کو دیا۔ (۴) چودہری نہالا روڑ کرنال کے پُتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا کرنال کے زمینداروں میں یہ سنسکار سب سے پہلا ہوا ہے۔ چودہری صاحب نے اس موقع پر پنڈت شمبہودت سنسکار کرتا کو ایک روپیہ دکشنا میں دیا۔ (۵) لالہ جگناتہہ ممبر آریہ سماج کرنال کے پُتر کا نام سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ لالہ صاحب نے دو روپیہ یتیم خانہ فیروزپور کے لئے ایک روپیہ ویدک پاٹھ شالا ماسٹر درگا پرشاد جی کے لئے دان دیا۔ اور ایک روپیہ پنڈت شمبہودت جی کرتہ کرتا کو دیا۔

آپکا سیوک۔ بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال

۴۔ جون ۹۹ء کو معمولی سپتاہک جلسہ بعد معمولی کارروائی کے لالہ امراؤ سنگہ جی نے کتہا کی۔ ۱۱۔ جون ۹۹ء کے معمولی سپتاہک جلسہ میں اول ہون ہوا۔ بعدازاں لالہ امراؤ سنگہ جی نے پرارتہنا و اپاشنا کرکے ایک منوہر اپدیش دیا۔ ۱۸۔ جون ۹۹ء معمولی سپتاہک جلسہ میں طلباء جنیپور بہار لال سکول نے سندھیا سنائی۔ بعدازاں پنڈت بہاری لعل جی نے پرارتہنا و اپاسنا کرکر اپدیش دیا اور سکرٹری نے اخبار سہایک وستدہرم پرچارک سے وہارک نوٹ سنائے بہڑائچ سے لالہ ایس چند صاحب دوسعا بچہ اخراجات سالانہ جلسہ آریہ سماج لورہانہ کے لیے ۲ع دان کرتے ہیں۔

(۱) رام نگر میں ایک ماہ سے ایک آریہ دوبارتہی سبہا قایم ہوئی ہے۔ جس کے جلسے آریہ سماج مندر میں برابر ہفتہ وار ہوتے ہیں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

استہری سکشا ۔ مانس خوری ۔ شراب نوشی وغیرہ پر اچھی طرح بحث ہوکر اس ہفتہ مضمون اواگون (تناسخ) ہے ۔ ممبر قریب ۳۰ کے ہیں ۔ ہر ایک مضمون پر عقلی و نقلی دلایل سے بہت اچھی طرح بحث کی جاتی ہے ۔ امید ہے کہ یہ چھوٹا سا پودا بہت ترقی کریگا ۔ (بھگوانداس ودیارتھی)

آریہ سماج رام نگر کے ہفتہ واری جلسہ میں بہت کم سبھاسد آتے ہیں ۔ ممبران کو لازم ہے ۔ کہ ہر ہفتہ واری جلسہ میں ضرور آیا کریں ۔ صرف آریہ سکول کے چند ودیارتھی اور استاد اور دو ایک ممبران ہوتے ہیں (")

رام نگر میں میلہ باباگلاب شاہ بڑی رونق سے لگا ۔ پیشتر ایسا میلہ کبھی نہیں ہوا تھا ۔ حلوائیوں اور دوکانداروں کی تمام چیزیں بک گئیں اس موقع پر آریہ سماج رام نگر کی طرف سے لالہ لچھمن داس جی سکرٹری و لالہ دینا ناتھ جی سبھاسد نے ویدک دہرم کا پرچار کیا ۔ (")

رام نگر میں پیشتر بھی ایک کشتی دریائے چناب میں غرقاب ہوتے ہوتے بچ گئی تھی اب آج مورخہ ۲ جون کو ایک اور کشتی اندھیری کے سبب کنارے پر لگنے کی بجائے دریا میں نیچے کی طرف چلی گئی ۔ ابھی تک اچھی طرح ٹھیک حال معلوم نہیں ہوا ۔ کہ آیا کشتی بچ گئی ہے ۔ یا کیا ہوا ہے ۔

(۵) کیا کوئی صاحب بتا سکتے ہیں کہ ایک شخص جو ہندو وشادوی فنڈ گوروداسپور کا ممبر ہے ۔ اپنا ادا کیا ہوا چندہ واپس لے سکتا ہے ۔ اگر لے سکتا ہے ۔ تو کس طرح (")

منوہرلتا

یہ ایک عمدہ ناول اردو میں ہے ۔ اسکی عمدگی دیکھنے سے ہی معلوم ہو سکتی ہے ۔ درخواستیں پتہ ذیل پر بھیجنی چاہئیں ۔ المشتہر

منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

مراسلات

(اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے)

آریہ سماجوں کی توجہ کیلئے

خط آمدہ شاہجہانپور سے واضح ہوا کہ سوامی شگن چند صاحب باہر جاکر آریہ سماجوں وغیرہ میں اپیل دربارہ شوگر شانتی آشرم گجرات کے چندہ کیا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمکو اراضی واسطے آشرم کے گجرات آریہ سماج کے پردھان نے وقف کر دی ہے ۔ اسلئے نویدن کیا جاتا ہے کہ نہ وہ سوامی شگن چند جی آریہ سماج کے ممبر ہیں ۔ اور نہ سبھاسد ہیں ۔ اُن کا کوئی تعلق آریہ سماج سے نہیں ہے ۔ اور جو اُنہوں نے اپنی تصنیف میں تحریر کیا ہے ۔ کہ جگت کے اُدھار کے واسطے جو پورانک سادھو ہیں اُنکو تعلیم دیجاویگی ۔ اُن کا چال و چلن درست کیا جاویگا تاکہ وہ دیش کے اُدھار کے لئے پرچار کریں ۔ سو جو کارروائی ہے اس کے مطابق نہیں ہے ۔ اور پردہان صاحب نے بطور نج ایک جگہ دوستانہ طور پر وقف کر دیتی ہوئی ہے آریہ سماج کی طرف سے کوئی اراضی اُنکو وقف کر کے نہیں دی گئی آریہ سماج اخبار کرپا کرکے نقل کریں ۔

کرپارام اُپ منتری از مقام گجرات

ایک نویدن ایک سال بھر کہ بندہ سناتن دہرم سبھا کا سکرٹری رہا ہے ۔ مگر اب کچھ عرصے سے میرے کئی ایک دوست ناراض ہو گئے ۔ چونکہ

بندہ خود ایام طفولیت سے آریہ سماج کا پکا بھگت رہا ہے ۔ بسبب جہالت کے میری عقل پر پردہ پڑ گیا ۔ اور ایسا وقوع میں آگیا ۔ اب معزز ناظرین اخبار کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ میں نے اپنی خوشی سے عہدہ سکرٹری کو ترک کر دیا ہے مفصل احوال آیندہ عرض کروں گا ۔ اگر آپ اجازت بخشیں تو ایسی اطلاع دیں ۔

(آپکا دلی خیرخواہ بدری ناتھ محرر چونگی پسرور ضلع سیالکوٹ)

ویدک پاٹ شالہ گجرانوالہ ۔ میںنے اس پاٹ شالہ کا ۱۷ ۔ جون ۱۸۹۹ء کو معاینہ کیا ۔ مکان ہوادار اور شہر سے باہر ہے ۔ ابھی کل دس ودیارتی ہیں ۔ دونوں کال ودیارتی سندھیا کرتے ہیں ۔ صبح کے وقت ہون ہوا کرتا ہے ۔ ودیارتھی تمام دن علیحدہ علیحدہ پڑہتے ہیں ۔ وید منتروں کا ایسا اوچارن ہوتا رہتا ہے کہ سن کر طبیعت بڑی پرسن ہوتی ہے بھوجن آدی کا پربندہ نہایت عمدہ ہے ۔ تین چار ودیارتی چھ چھ سال کی عمر کے ہیں ۔ منشی نراین کشن جی بچوں کی طرح اون کو پاس رکھتے ہیں ۔ در حقیقت میں منشی جی ایسے طریقہ سے پیار کرتے ہیں کہ اُن بچوں کو اپنے والدین مطابق یاد نہیں منشی جی اُن بچوں کے لئے اپنی گرہ سے ہی خرچ کر دیتے ہیں ۔ جسکا کچھ حساب نہیں ہے ۵ ، ۴ بجے کچہری سے آکر منشی جی کا تمام وقت رات اور دن پاٹ شالہ کے متعلق صرف ہوتا ہے ودیارتھی ہر سنیچر وار کو اپنا ہفتہ واری جلسہ بھی کرتے ہیں ۔ بعض بعض ودیارتھی خاصے اپدیشک بننے کے لایق ہو گئے ہیں ۔ بعض ودیارتی ایسے ہیں جن کو شہر میں آئے ہوئے (ماسوائے سماج مندر کے) چھ چھ ماہ گذر جاتے ہیں واقعی پاٹ شالہ کا نظارہ ہمیں یقین دلاتا ہے کہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سوامی جی کا مشن

ورا کرتے ہیں سے الوسع کوشش کر رہی ہے
یہاں اپنا چہولی نادری سبھا اور پاٹ شالہ کی ہوگئیں
اور ہکاران سماج پبلک کی طرف سے نہایت شکریہ
ادا کرتا ہوں
(آپ کا داس - متھرا داس پوری)

حافظ آباد آریہ سماج - جیسے پیشتر کہ آریہ گزٹ مطبوعہ ۱۰ جون میں کسی خود غرض نے یہ شائع کرا دیا کہ حافظ آباد سماج مندر ہیں حقیقت دار اور ماسٹر نہیں ہوتی۔ جیسے اصل اخبار دیکھنے کی کوشش کی تحقیق نہیں ملی۔

اصل بات یہ ہے کہ حافظ آباد سماج مندر میں ماہ جنوری ۱۹۰۹ء سے باقاعدہ ہفتہ وار جلسہ اور وید پرچار تھا ہوتی ہے۔ بلکہ نہرست عہدہ داران بہت دنوں سے ستّ دھرم پرچارک و آریہ پتر کا میں شائع ہو چکی ہوئی ہے۔ البتہ کچھڑو سماج جب سے کہ اوسکا ناجائز قبضہ سماج مندر سے اٹھوایا گیا۔ نہیں لگتا جسکا اون کو سخت رنج ہے۔ میرا کوئی ارادہ اس قسم کا مضمون لکھنے کا نہیں تھا۔ مگر چھوچھمہ کی تردید کرنا بھی ایک دھرم ہے۔ اسلئے جو درست ہے وہ عرض کیا گیا۔ مگر کچھ اور اسی قسم کے واقعہ پھر دیکھنے میں آیا تو کچھ دیگر توت عمدگی سے شائع کروائی جاویگی جو نہایت مکروہ اور قابل رحم ہے۔ میرے دو لڑکوں عزیز بھینا تھ ورام ناتھ کا ریگیو پوبیت سنسکار ویدک ریتی سے ۴ جون ۱۹۰۹ء کو ہوا۔ ستّ دھرم پرچارک و آریہ ویر میں وان کی رقم بتفصیل ذیل درج کرتا ہوں

وید پرچار فنڈ . . . . . . عسم
گروکل . . . . عصہ
رام نگر سکول . . . . . . عصہ
حافظ آباد سکول . . . . . . عسہ
پنڈت وشنو متر ودیارتھی . . . . . . عا
ہندو وادمیکاری بدہوا لپواہ سوسائیٹی عسم
کنیا مہاودیالہ جالندھر . . . . . . ۸ ر
کنیا اناتھ
ودیارجیات

لاڑ لیچھمنداس صاحب ہیڈ ماسٹر رام نگر کے حوالہ کیا گیا اکال گڑھ و رام نگر سے آئے ہوئے سجن پرشوں کو جو قریب آٹھ کے تھے آنے جانے کا کرایہ دیا گیا اور حاضرین معزز استری پرش کے درمیان لڈو فی کس پانچ تقسیم ہوئے۔ اور خاطر تواضع عمدگی سے ہوئی۔ مہاشہ ایڈیٹر آریہ ویر اگر مناسب جانیں تو درج اخبار کریں۔

سالانہ جلسہ کے لئے قریباً للعہ روپیہ چندہ کیا گیا ہے کچھ عرصہ بعد جلسہ کی تاریخ شایع ہوگی۔ آجکل ادہر اس طرف گرمی نہایت شدت سے پڑ رہی ہے اسوا سطے بھائیوں کو باہر سے ایسے وقت میں تکلیف دینا مناسب نہیں ہے

(داسن داس اودھو رام سیکرٹ ماسٹر وکنا)
(حافظ آباد)

تتمہ مضمون (نمبر اول)

کیا حیوانی دودھ انسان کے لئے قدرتی خوراک ہے

پہلے نمبر میں ویدوں کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ دودھ اس سے بنی ہوئی پداتہوں کا استعمال ہمارے کہان دن۔ نت کرم گیوں اور شروع زندگی سے لے کر انت ایشٹی سنسکار تک جائز ہے اور اس کے لئے پرماتما کی طرف سے صریح آگیا ہے۔

منوجی مہاراج دہرم کی پریکشا کے لئے چار باتیں تبلاتے ہیں۔ شرتی - سمرتی - سداچار پرتی آتما کے

ہم پچھلی اشاعت میں پہلی کسوٹی پیش کرچکے ہیں۔ اب دوسری کسوٹی سے دودھ کے استعمال کی آگیا پرکھتے ہیں۔ اگرچہ ہم چاہتے تھے کہ تمام مروجہ سمرتیوں سے پانچ پانچ شلوک اخذ کرکے ہدیہ ناظرین کریں مگر افسوس ہے کہ اتنا سامان یہاں نہ رہنے کے سبب ہم اس کو اپنے موعودہ الگ رسالہ میں درج کرنے کے لئے چھوڑتے ہیں۔ بالفعل۔ منو سمرتی اور یاگولک سمرتی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اگرچہ سمرتیوں میں اس قدر ملاوٹ ہوگئی ہے کہ جس سے اصلی و نقلی شلوکوں کا پہچاننا نہایت کٹھن ہو گیا ہے اور متضاد و نقیض باتیں دونو سمرتیوں میں پائی جاتی ہیں۔ مگر تاہم جہانتک ہم نے ان دونوں سمرتیوں کا مطالعہ کیا دودھ کے استعمال کے بارہ میں دہرم شاستر نے کسی پرکرن میں مخالفت نہیں کی یعنی - کہان پان کے پرکرن میں نہ راج نیتی و ڈنڈ کے ادھیاؤں میں۔ یعنے جہاں سمرتیوں میں بڑے بڑے جرائم جیسے کہ گراونے سے اونے جرم تک سزا کی ہدایت کی گئی ہے۔ وہاں بھی دودھ کے استعمال یا پینے کے لئے جسکو لالہ دیو بداس جی چوری کے نام سے نامزد کرتے ہیں صریحاً یا کنایتاً بھی مخالفت نہیں کی۔

(اول) منو سمرتی ادہیائے ۵ شلوک ۵ درختوں کا سرخی مائل خارج شدہ مواد۔ نوزائیدہ گائے کا دودھ بالکل ترک کیا جاوے۔ لیکن آگے چلکر شلوک ۸ میں نوزائیدہ گائے کے دودھ کی ممانعت کی تشریح کرتے ہیں۔ یعنے زائیدگی کو دس روز گذرنے سے پہلے کا دودھ اونٹنی نیز گدھی۔ وغیرہ ایک کھر والی مادہ کا دودھ۔ بھینس۔ حاملہ گائے وغیرہ کا دودھ وغیرہ ترک کرے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شلوک نمبر ۹ میں تمام جنگلی جانوروں کا دودھ باستثنائے بھینس کے اور استری کا دودھ اور سب طرح کی ترش چیزیں ممنوع ہیں لیکن شلوک دس میں فرماتے ہیں کہ ترش چیزوں میں سے دہی اور دہی سے بنے ہوئے اچھے پھول مول پھل وغیرہ چیزیں خوردنی ہیں۔

پس مفصلہ بالا حوالجات میں منوجی مہاراج نے صاف تبلایا ہے۔ کہ دودھ کی کہاں تک ممانعت ہے۔ اور کہاں تک اوس کی دوہی یعنی ہدایت ہے۔

(دوم) شلوک نمبر ۲۴ کھانے کے اقسام میں سے جو چیزیں کہ چکنائی سے بنی ہوئی ہیں اور جو مہوم سے بچی ہوئی چیز ہو وہ باسی بھی کھانے کے لائق ہے۔

(سوئم) شلوک نمبر ۲۵ - دیر تک رکھی ہوئی چیز جو چکنائی سے نہیں بنی مگر جو۔ گندم۔ غلہ سے بنی ہوئی ہے (مثلاً ستو۔ بھنے ہوئے دلنے) اور جو چیز دودھ سے بنائی گئی ہے (پیڑا برفی) وہ بھی دوجوں کے کھانے میں آسکتی ہے۔

(چہارم) شلوک نمبر ۶۲ میں یوں فرماتے ہیں۔ ہر روز اَن - جل - دودھ - مول - پھل سے پریتی اور شردھا کے ساتھہ پتروں کی سیوا (شرادھ) کرے۔

یاگولک سمرتی

(۱) پترگیہ میں یاگولک سمرتی ادھیائے اول رشلوک ۴۱ و ۴۲ - وسول میں حسب ذیل ہدایت ہے۔ الف - جو دوج ہر روز رگ وید پڑہے وہ دہی اور دودھ سے دیوتاؤں کا اور مدہ اور گھی سے پتروں کا ترپن کرے۔ (دیوتاؤں سے مراد ودوانوں سے ہے

(باقی آئندہ)

راولپنڈی آریہ سماج

آریہ سماج راولپنڈی کے ستپاہک جلسے بدستور چوہدری نندسنگھ والی سرائے کے اوپر والے مکان میں ہوتے ہیں۔ اور وید بہاشیہ بھومکا میں سے کتھا سلسلہ وار ہوتی ہے۔ جس کو چوہدری گیان سنگھ صاحب نہایت وضاحت اور تشریح کے ساتھہ بیان کرتے ہیں۔ کچھہ ہفتوں سے دان پاتر بھی رکھا گیا ہے جس میں ہفتہ وار کچھہ نہ کچھہ آمدنی ہو رہتی ہے۔ حاضری معقول ہوتی ہے۔ سماج میں ریڈنگ روم بھی کھولا گیا ہے۔ جس میں مختلف اخبارات بھی موجود ہوتے ہیں۔ اس سماج کے ادہکاری صاحبان خصوصاً پردہان آدی کو خیال کرنا چاہئیے کہ انتظامی معاملات میں سوائے خاص توجہہ دینے کے کامیابی نہیں ہوسکتی۔ ہماری دانست میں ابھی یہاں اصلی پریشرم ساماجک معاملات کے ٹھیک ٹھیک پربندہ کا شروع نہیں ہوا۔ گو ایک دو مہاشے برابر روزانہ اپنی سمجھہ انوسار اپنا قیمتی وقت دیکر سماج کو عمدہ حالت میں لانے کی کوشش فرمارہے ہیں۔ اور کچھہ فایدہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن کیوں نہ اس سے زیادہ (جو اوروں کی توجہہ سے بخوبی حاصل ہوگا) فایدہ اٹھانے کے لئے نیتھا اوچت پربندہ کیا جاوے۔

بتاریخ ۱۴ ماہ جون ۱۸۹۹ء بوقت شام پنڈت شونا تہہ جی مصر اُپدیشک (جو پشاور کی طرف سے بھرمن کرتے ہوئے آئے ہیں) کا سماج کے مکان میں ایک ویاکھیان اوپاسنا پر ہوا۔ پھر ۱۵ کو بھی دوسرا ویاکھیان اُسی کا بقیہ ہوا۔ اور آج ۱۶ کی شام کو صدر بازار کی غلہ منڈی میں ویاکھیان ہوگا۔ پنڈت صاحب بسبب ایک ضروری کام کے آج رات کو یا کل واپس جلندھر چلے جاویں گے۔ افواہ ہے کہ کمسریٹ کے دفتر جومری پر ہیں آئیندہ مستقل طور پر پھر راولپنڈی آجاویں گے۔ اگر یہہ سچ ہے تو امید کہ راولپنڈی سماج کی تعداد ممبران میں بہت ترقی ہو جاوے گی ؛

استفسار

مندرجہ ذیل قسم کے سوال کا جواب غالباً بہت سے اشخاص کو فایدہ دیسکتا ہے۔ اس لئے امید کہ ایڈیٹر صاحب خود یا کوئی اور مہاشے جن کو واقفیت ہو ضرور اس کا جواب درج اخبار کریں گے۔

سات آٹھہ سال کے لڑکے کو (جس نے ابھی قاعدہ بھی نہیں پڑہا) ایک مہاشے جو متوسط درجہ کے کلرک ہیں چاہتے ہیں کہ آخر وہ وید راج بن جاوے مگر قبل اس کے کہ آیور وید کی پڑہائی شروع ہو ضروری ہے کہ اس کو کم سے کم انٹرنیس تک انگریزی اور اُردو لیاقت حاصل ہو جاوے اور سنسکرت کا خاصہ پنڈت بھی ہو جاوے۔ موجودہ یونیورسٹی کو اس کے بموجب تو دس گیارہ سال تو انٹرنس تک ہی لگیں گے جس میں سنسکرت کی بہت کم لیاقت ہوتی ہے۔ اس لئے آیور وید اور سنسکرت لیاقت کے واسطے پانچ چھہ سال اور درکار ہوں گے اس طرح تو بہت مُدت لگے گی۔ کوئی صاحب ایسا طریقہ بتلا سکتے ہیں کہ مذکورہ بالا درجہ کی لیاقت کم مدت میں حاصل ہو جاوے اور اخراجات بھی معمولی مدرسہ کی پڑہائی سے زیادہ نہ ہوں۔ نیز یہہ بھی بتلانا چاہئیے کہ بعد حصول لیاقت سنسکرت وغیرہ ایور ویدک تعلیم کتنے سالوں میں اور کہاں تکمیل ہوسکے گی۔ جو صاحب اس کے جواب لکھنے کی تکلیف اوٹھاویں گے راقم اُن کا مشکور ہوگا؛

راقم ایک پراچین ودیا کا حامی ؛

قطعہ

قیمت و ہم چھپوا کر [illegible] مطبوعہ [illegible]

عمدگی چھپائی کا انتظام بہت [illegible]

ہوتا ہے۔ کتابوں کی لکھائی چھپائی قابل [illegible] جو صاحب [illegible]

درخواست تحفہ ضرور تعمیل کیجاوی [illegible]

چھپوانا چاہیں وہ منیجر مطبع سے رقم [illegible]

پہلا کریں۔ درخواست

بڑی۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آریہ سماج کٹ پوش سچے آریہ کیسے نہیں؟

مہاشے ایڈیٹر صاحب جی ست دہرم پرچارک۔ نمستے
عرصہ درازسے پرشن متذکرہ بالا دل میں اُٹھ رہا ہوا تھا لیکن اس کا کچھ سما دہان بخوبی طور پر نہ ہوا۔ اب اس کے متعلق ایک خیال سامنے آیا ہے۔ اسکو پیش نظر کرتا ہوں۔ کرپا کرکے اپنے پتر میں پرکاشت کردیجیگا۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جسقدر آریہ بھائی اس وقت ہیں یا اپنے آپ کو نامزد کرتے ہیں یہہ سب پہلے ہندو تھے یعنی پورانک تھے اور وید مقدس کے ورودہ سوامی جی نے چار فرقے شمار کیے ہیں۔

پورانی۔ قرآنی کرانی۔ جینی آج کل ایکٹ آج دیکھا جاتا ہے کہ جب کبھی کسی پورانی یا جینی کو آریہ بنایا جاتا ہے تو اُس سے صرف ایک فارم کی خانہ پوری کرائی جاتی ہے۔ اور ساتھہ ہی اس کے اگر ہو سکا تو مسلمان بن تالی بجائی گئی اس کے علاوہ کوئی سنسکار یا کسی مجمع میں کوئی پرتگیا نہیں لیجاتی کہ جس کو وہ اپنا فرض سمجھکر اُس کی پوری کرتا رہے فارم پر دستخط کرنا یا یہہ کہہ دینا کہ میں دس آریہ سماجک نیموں کو مانتا ہوں۔ یہہ ایک معمولی سی بات ہوری ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہہ ورودشا آجکل نظر نہ آتی۔

میری تچھہ سمجھہ میں یہہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ قرآنی اور کرانی پرشوں کو مجمع میں سنسکار کرکے لیا جاتا ہے۔ حالانکہ اُن سے بھی کوئی پرتگیا نہیں لیجاتی اور نہ کبھی کسی کی نگرانی کیجاتی ہے۔ اسیطرح پورانک پرشوں کو بھی مجمع میں سنسکرت کرکے اُسے کم سے کم

अग्ने व्रतपते

اتیادی وید منتروں کی پرتگیا لیجانی چاہئے اور وہ ہمیشہ

अग्न सतो मा सद्गमय

اتیادی کا روز مرہ پاٹھہ کرتا رہے اور وہ مجمع میں یہہ سب اقرار کرے کہ وہ حتی الامکان بلاناغہ ایسے وید منتروں کا پاٹھہ کیا کرے گا۔ اور اُن کے انکول اپنا آچرن بناویگا۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ بعد میں بھی سماج کیطرف سے نگرانی ضروری امر ہے کہ جو اس وقت غفلت ڈالا ہوا ہے۔ اگر کچھہ سماج میں ظاہرا کمی ہے۔ تو یہی ہے کہ نگرانی ندارد ہے اور اس نگرانی نہ ہونے کا کارن میں اپنے مُنہہ سے کچھہ نہیں کہتا۔ وہ ناظرین کی دوراندیشی پر چھوڑتا ہوں۔ ہاں اتنا یہہ بھی کہتا ہوں کہ نگرانی کے ابھاؤ میں سچے آریہ آپ کو بہت کم ملیں گے۔ کیونکہ جن کو گر جانے کا یا گرائے جانے کا کچھہ خوف تک ہی نہیں ہے۔ تو پھر ان کے واسطے اور کون ڈنڈا ہے کہ جو اُن کو سیدھے راستے پر چلنے کو مجبور کرے گا۔ اگر کوئی شدھ ہو کر یہ سچا آریہ ہوگیا تو بہتر ورنہ فارم صحیح ہونا ایک کچی کاغذ کی دستاویز اور تالی کا پیٹنا ایک ٹھٹھہ اور تحول سمجھا جانا چاہیئے۔ لہذا گذارش ہے کہ آپ اس امر میں ضرور کچھہ نہ کچھہ تحریک کرکے بذریعہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اس صوبہ کی کل سماجوں کی سیوا میں لکھہ کر کسی خاص سنسکار کی پرورتی کرائیے کہ جن کا کچھہ وشیش پھل سدہ ہووے۔ اگر صرف چندہ کے دینے والے آریہ بن سکتے ہیں تو کوکرمی اور سوکرمی میں کوئی تمیز نہیں رہ سکتی۔ اور آریہ دہرم کا پالن اور رکشا سوائے سوکرمی آدمی کے اور کون کرسکتا ہے۔ اس وقت اگر غور اور انصاف سے دیکھا جاوے تو ظاہرا ڈمبر تو بیشک بہت بڑھا ہوا ہے۔ لیکن اگر اندرونی نگاہ سے دیکھا جاوے تو مشکل سے ایک آریہ کا دوسرے آریہ پر بھروسہ تک بھی موجود نہیں۔ جب بھروسہ کا یہہ حال ہے تو دلی میل جول کہاں۔ دوست دوست تو بیشک آپسمیں ملے ہوئے ہوں گے۔ لیکن آریہ آریہ بہت کم و دُرلبھہ۔ لہذا اپنی تحریر کو مختصر کرکے عارض ہوں کہ آپسمیں کچھہ تحریک ضرور

ہونی چاہیئے۔ آپ کا داس
دیویداس آریہ از لاہور

اشتہار!

نئی کتابیں جو وہ مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

پورانوں کی ناپاک تعلیم ترجمہ حصہ اول (اُردو)	۲ر
ترجمہ اردو ویوہار بہانو	۲ر
ترجمہ اُردو سورگ سبجکٹ کمیٹی	۱ر
گوروکل اور اُس کے مخالف	۱ر
اظہار صداقت	۱ر
لیکچر انگریزی لالہ بدری داس ایم۔ اے دربارہ تعلیم نسوان ...	۲ر

المشتہر منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر

عمدہ ناولیں

منوہرتا ۸ر دیپ نربان ۶ر دہرم ہیرہ ۳ر چاند ۱۰ر عجیب گم گشتگی حصہ اول ۸ر روس کا مشہور تہلٹ فرقہ ۱ر چنڈال چوکڑی ۳ر درخواستیں منیجر ست دہرم پرچارک آویں

طالب علموں کو مژدہ

ایک صاحب نے ہمارے پاس ۵ روپیہ بطور گپت دان کے اس غرض سے بھیجے ہیں کہ آٹھہ طالبعلموں کے نام ست دہرم پرچارک اُنکے عیر فی طالبعلم ادا کرنے پر ایک سال کے لیے جاری کیا جاوے۔ میڈیکل سکول کے طالبعلموں کو ترجیح دیجاویگی۔ اس رعایت کا فائدہ جو طالب علم اُٹھانا چاہیں وہ اپنی اپنی درخواست خریداری معہ ڈیڑہ ڈیڑہ روپیہ بھیجکر اخبار منگانا شروع کردیویں۔ المشتہر
(منیجر ست دہرم پرچارک جالندہر شہر)

ضرورت ایک صاحب قوم کھتری ملازم جگہ

ریلوی پولیس میں ہوا ریٹرتقریباً ۳۰ سال ساکن بوضع سہلہ ضلع لودہانہ کسی ہندو قوم کی بدہوا یا کنواری سے شادی کرنا چاہتا ہو۔ خط وکتابت سکرٹری آریہ سماج جنڈیالہ سے ہوت

آرین کلاتھ مینوفیکٹری ٹبالہ

دوت ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہرقسم گبرون دری کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ طیار کرائے جاتے ہیں ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا ء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب ٹبالہ کے اڈاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی ہم پہونچای جاویں گی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجنے پہ طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر محصول چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا۔ المشتہر جیرامداس مہتہ اور آر پوری پروپرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری ٹبالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

جنرل فیملی ریلیف فنڈ راولپنڈی

اس فنڈ میں ہر ایک شخص مرد وعورت بغیر لحاظ مذہب جسکی عمر ساٹھہ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور صحت جسمانی بہت عمدہ ہو داخل ہو کر ایک روپیہ یا آٹھہ آنہ حسب مرضی خود دیگر دو طریقوں سے اپنی زندگی میں ہی وبعد وفات اپنے وارثان کے کافی گذارے کے لیے معقول امداد حاصل کرسکتا ہے۔ قواعد نہایت سہل اور مفید عام ہیں۔ جو کہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر مرسل ہوں گے۔ ایجنٹوں کی بہت ضرورت ہے جنکو معقول کمیشن دی جاوے گی۔ ہر ایک قسم کی خط وکتابت وترسیل زر بنام المشتہر بابو جگجیت لال سیکٹری جنرل سکرٹری جنرل فیملی ریلیف فنڈ راولپنڈی ہونی چاہئے۔

ہم خرما وہم ثواب

ویدک پرارتہنا پستک۔ مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جیو مہاراج مول منتر سنسکرت اور ویاکھیا اردو اکشروں میں طبع ہو کر طیار ہے۔ ایشور بھگتی آریہ لوگ جن کا سنسکرت میں کم پرشرم ہے اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت بھی بہت ہی کم۔ صرف آٹھہ پیسہ ڈبل۔ اور دو ہی آریہ مندر کے لیے وقف۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ۵ روپیہ سے زیادہ خریدار کو کمیشن بحساب ۵ سیکڑہ دیجاوے گی ایک دو کاپی کے خریدار دو ٹکٹ ڈاک بھیجیں۔ پتہ ملنے کا۔ نگم پرکاش پریس مسجد موٹھہ دہلی۔ اور آریہ سماج ریواڑی ضلع گوڑگانوہ

المشتہر منصدی لال سکرٹری آریہ سماج ریواڑی

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک ورہائش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ المشتہر (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

اخبار ہار بنجر

یہہ اخبار ہفتہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۳

ضرورت

ایک برقوم زرگر عمرہ ۲۰ سال بمشاہرہ ۶۰ روپیہ ماہوار انگریزی فارسی وہندی خواندہ بشریف نیک چلن۔ شریف خاندان والیسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۱۴ و ۱۸ سال کے درمیان ہو۔ پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔ راست گو معرفت منیجر

مست وہرم بہم چارک جلندہر شہر

اشتہار

دی دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلورملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ ہارڈنگ صاحب والیسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے تیار کیا ہے عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہہ بھی نہیں بلکہ عمدہ مال نکالنے کے لیے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گیئ ہیں۔ اور پچھلے سال بھی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں جن سے مال اسوقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے۔ چونکہ آجکل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کر کے فروخت کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو دہوکہ دیتے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہشیار کرتے ہیں۔ اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال مقابلہ کرکے لیویں۔ اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہ پر کمپنی کی مُہر لگی ہوئی دیکھہ لیویں۔ متفرق آٹے کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر روانہ کیے جاتے ہیں

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلورملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب :-

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت، تاریکی چشم دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی بہانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بیانیہ اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے :-	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش پر تسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُنسے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ **راقم** ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ یعنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بیمرہ ۱۰ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑنے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیا کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ **راقم** خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر سے یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ **راقم** ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یعنے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے **راقم** خان بہادر ڈاکٹر سعید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر وٹرنری کالج لاہور ؟

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے پانچ ہزار ۹۵ میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدہالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل پور و لاہور بسرپرستی شری سوامی اشیشوانند سرسوتی و برہمچاری نتیانندجی مہاراج

آیورویدک کے عجیب و غریب چمتکار

آج یہ درست کیلئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پورانی۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر رسالہ بھیجا جاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدہالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیابند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم بھگندر۔ بواسیر ناسور گمبھیر بچرال (خناز یر) آتشک سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گٹھیا۔ تپیا۔ چوتھا۔ اور پورانا بخار خون کی خرابی کے امراض و دہات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ۔ یہ امراض قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتوے دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کا (کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ) اور دوران تکلیف اس پر لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا۔ **شرایط** کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اوشدہالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ بھیجیے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنا رہوتا ہے۔ ایک دو لایق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کرکے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے“۔

(۳) بابو جیراج سنگھ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کلیان انجن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا واقعی یہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک سیر درست کو چھ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل بھیجدیں۔ (۴) بابو دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ ویدکی طیار کردہ چند ادویات کے استعمال سے معلوم ہوئی۔ میری آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار تھی بڑے بڑے لایق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فایدہ نہ ہوا۔ لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی۔ علاوہ ازیں اس اوشدہالہ کا شی جو ٹیکا بخار کے دفیعہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فایدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدہالہ بازار وچھووالی لاہور۔

مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چہپکر شایع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

L39 REG. NO.

قیمت ہر صورت بطور پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئیے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا ۔

دھرم پرچارک

جلد ۱۱	ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے ۔	سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

درجہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں ۔

نقرہ اسکی کھانیسے دل و دماغ ۔ جگر ۔ گردہ ۔ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے ۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے ۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے ۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کی حیثیت مفید ہے دُبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے ۔ پٹھوں کی سستی ہر قسم کی امراض متعلقہ ذات کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے ۔ مسیحا حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہو چہرہ تازہ ہو جائیگی ۔ قیمت فی تولہ (عـہ روپیہ)

مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ہیں بلکوں وحشت آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے پٹھے درست ہو جاتے ہیں ۔ اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے ۔ فیتولہ للعہ ۔ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو ۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بنیر تے دست و منہہ آنیکے دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ عـہ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں ۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا تو بیدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا ۔

المشتہر (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

۲۹/۱۰ ہون سامگری ۳۸/۱۱

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندہت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شری مان مانیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پیرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے ۔

نرخ ۹ ر سیر عہ ۸ ر ہر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے سگندہت دھوپ نرخ عہ سیر ۸ ر ہر کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے ۔ چینڈ ہوکس ٹانک یہہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے اعتدالیوں سے فی الفور بحال کر دیتی ہے ۔ تقویت باہ دماغ ۔ معدہ ۔ جگر گردہ ۔ مثانہ ۔ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت ۔ خوف بے چین خرابی احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام ۔ مزید برآں یہہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور مزید منی قیمت فی بکس ۲۱ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عـہ)

سفوف مجرب جریاں میلان منی کہنہ و مانت کو گاڑھا کرتی ہے ۔ قیمت فی بکس (۲۰ دن کی خوراک صرف عـہ)

کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا ۔ خارش ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے ۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ ۔

نوٹ ۔ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے ۔

المشتہر ہربھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

١٩/١٠ ٢٠/١١

اعلان

دی سٹیٹ مز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر کے۔سی۔آئی۔ای اجودھیا لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ٦ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کی مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ٨ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ہو گئی ہے جس سے ذمہ واری حصہ داران کی محدود ہو گئی ہے۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنی تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ٦ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ٦ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہوگا

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے۔ اور پندرہ روپیہ باقساط ٥ ماہواری حصہ دار کا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (١) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار سٹھور علاقہ بریلی فیض آباد (٢) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالا ال سنگم لال صاحبان رئیس بریلی۔ (٣) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (٤) لالہ لالجی مل صاحب ساہو کار رئیس بریلی۔ (٥) کنور گردور کرشن صاحب جاگیردار رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندر آباد ضلع بلندشہر (٦) بابو اودھ بہاری لال صاحب ایم۔اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل آگرہ۔ (٧) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سرمہاراجہ راجہ ریاست جیند دہلی۔ (٨) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوانداس سابق ملازم مسرز والکٹ برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائینٹ منیجر پنڈت چندولال سابق ڈائرکٹر گنیش فلز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندرآباد وکیل عدالت ہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔ یہ کمپنی جیسا کہ قواعد میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ وسوت ریشمی و اونی وغیرہ تیار ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ٢٥ جون ۱۹۰۸ء خرید ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جسکے بعد کارروائی بہت جلد شروع ہوگا چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں لہذا خریداران سے التجی ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں۔ کمپنی کو فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے منیجنگ ڈائرکٹر

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

لو اور سُنو!

مانس بہرچارکوں کی ایک تازہ گُپت لیلا کا پرکاش

اگرچہ کلچرڈ مہان پُرشوں اور اُنکے چیلے چانٹوں کے خیالات۔ حالات اور اعمالات زبان حال سے پکار پکار کر تبلا رہے ہیں کہ اب اُنمیں آریہ پن کا لیش بھی نہیں رہا۔ اور ہم زبردست سے زبردست واقعات کی بنا پر ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اُنھوں نے مانس بہرچار آدی مہان گھرنگ کارروائیوں دوا آریہ سماج کو ایک سخت دہکا پہونچایا ہے۔ مگر بہت سے لوگ ابھی تک اُن کو آریہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ اُنکا بھرم دور کرنے کے لئے ہم ایک تازہ واقعہ بین کرتے ہیں۔ جسکو پڑہکر ہر ایک دھارمک پرش کے رونگٹے کھڑے ہو جاوینگے۔ اور تراہ تراہ مان کے شبد بے اختیار اُن کے مُنہہ سے نکلیں گے واقعہ یہہ ہے۔

کہ بابا واگھوبنس مُنی مشہور اُپدیشک کلچرڈ منڈلی جسکی پرشنسا میں آریہ گزٹ لاہور کے کالم کے کالم سیاہ ہوا کرتے ہیں۔ نوشہرہ ضلع پشاور میں لالہ ہنسراج جی کیطرفسے اس لئے بہیجا گیا تہا۔ کہ وہاں کے سماج مندر کو کلچرڈ دل کے قبضہ میں لادے۔ اور دروده پہیلادے۔ چنانچہ سادہو جی نے وہاں پہونچکر جوڑ توڑ لگانے شروع کئے اور ساتھ ہی خوب موجیں بھی اُڑانے لگے یعنی شراب کباب اُڑانے کے علاوہ وہاں پر رسالے میں ہر روز راس لیلا دیکھنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور اپنے دست مبارک سے پہولوں کی مالا گوندکر لیجاتے ہیں اور کرشن جی اور رادہکا جی کے گلے میں پہناتے ہیں۔ ۶۔ جولائے کو آریہ سماج نوشہرہ کے خزانچی بہاشے کی دوکان پر پندرہ بیس آدمیوں کی موجودگی میں اُنہوں نے اس باتکو قبول کیا۔ اور صاف لفظوں میں مانس کہانا۔ شراب پینا آدی کو کرموں کا کرنا سویکار کیا۔ اور جب بتایا کہ سنیاسی ہوکر اس پرکار کے کوکرم کرتے ہو اور سماجوں میں جاکر دویش اگنی پہیلاتے ہو۔ تو باواجی یوں فرمانے لگے کہ میں سنیاسی نہیں ہوں۔ میں تو یوگی ہوں۔ یہ کہکر وہاں سے چلدئے۔

اب میں کلچرڈ مہان پُرشوں اور اُنکے حامی آریہ بہائیوں اور حصار۔ ہوشیارپور۔ وغیرہ سماجوں کو **چیلنج** دیتا ہوں۔ کہ وہ میرے بیان کی تردید کریں۔ مینے جو کچھ لکہا ہے اُسکو پایۂ ثبوت تک پہونچانے کے لئے ہرسمہ تیار ہوں۔ مفصل حالات بہت جلد شایع ہونگے۔

ویدک دہرم کا سیوک ذریر چند ودیارتھی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۲۵ ہاڑھ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۷ جولائی ۱۸۹۹ء - جلندھر شہر (پنجاب) | نمبر ۱۳

سنسار کی گتی

ملک برہما کا شرمناک واقعہ

ملک برہما میں جو ایک مِس عورت گوروں سپاہیوں کی شہوت کی شکار بنی تھی اُس کا معاملہ اب تک چیدگی میں پڑا ہوا ہے۔ ایک گورا جو موقعہ پر سے پکڑا گیا تھا بوجہہ قانونی شہادت مضبوط نہ ہونے کے رہا ہوگیا۔ اُس کے بعد حسب الحکم گورمنٹ ہند فوجی کمیشن نے تحقیقات کی۔ افسروں نے اپنے سپاہیوں کا جنبہ کیا۔ باوجود اس کے ایک گورا پھوٹ نکلا۔ اس نے سارا کچا چٹھا کہہ سُنایا اور آٹھہ گوروں کو زنا بالجبر کا ملزم ٹھہرایا۔ اُن میں چار لکاری ہوئے اور چار اقبالی۔ لیکن اقبالی ملزموں نے ساتھہ ہی یہہ بیان کیا کہ عورت نے خود خواہش بدمعاشی کی ظاہر کی تھی۔ سول افسران نے جو عورت کے چال وچلن کی نسبت تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ بدچلن نہیں ہے اور جب اُس کی لڑکی ہمراہ تھی تو بدچلن اور فاحشہ سے فاحشہ عورت کا بھی ایسے موقع پر بے شرمی کا گمان نہیں ہوسکتا۔ پھر جب اقبالی ملزموں کے بیانات مجسٹریٹ کے روبرو ہونے لگے تو اُنہیں اُن کے ایک کپتان نے اقبال کرنے سے روک دیا۔ تحقیقات فوجی میں جو بیانات ہوئے اُن کی نقول دینے سے بھی فوجی افسران نے انکار کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ برہما کے چھوٹے لاٹ صاحب کی استدعا پر بھی نہ دیا۔ اب بڑے لاٹ صاحب کا حکم ہوا تو کہیں وہ نقول دی گئی ہیں۔ اس کے بعد ممکن ہے کہ باقاعدہ تحقیقات ہووے اور یا تو قانونی پیچیدگیوں کا فائدہ اُٹھا کر ملزمان بری ہو جاویں اور یا اُن کو کچھہ سزا ہو۔ لیکن کیا اس سے کوئی بھی تسلی بخش نتیجہ برآمد ہوگا۔ اگر سزا کا مطلب یہہ ہے کہ آیندہ کے لیے باعث عبرت ہو اور بھلے مانسوں کی عزت بچے تو اس طریقہ پر محض کارروائی کر کے چُپ رہنا ہی کافی نہیں ہے۔ ہماری رائے میں جہاں اصل ملزمان کی نسبت مناسب تحقیقات ہو کر عدالت سول سے کارروائی ہونی چاہیے۔ وہاں ایسی بدمعاش رجمنٹ کی خبر ضرور لی جانی چاہیے جس کے ممبران کو ہر ایک بھلے مانس کے لئے ملک الموت کی طرح خطرناک ہو رہے ہیں۔ ہماری رائے میں یہہ معلوم کرنا کمان افسر کے لیے بالکل آسان ہے کہ کون کون گورے اس شرمناک کارروائی میں کسی نہ کسی طرح پر شریک تھے۔ ۳۰ یا ۴۰ کی تعداد کہی جاتی ہے جو کہ جرم کی اعانت یا اخفاء میں شریک تھے ان سب کو یک قلم موقوف کیا جاوے۔ یہہ تو افسران فوجی کا فرض ہے۔ لیکن عیسائی پادریوں کا اسوقت بڑا بھاری فرض ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ چوہڑوں اور چماروں کو عیسائی بنانے میں اپنی طاقتوں کو صرف کریں اُن کا پہلا کام یہہ ہے کہ وہ اپنے عیسائی فوجی گوروں کے ذہن نشین کراویں کہ زنا بالجبر بڑا سخت گناہ ہے خواہ ایک کافر عورت کی عصمت اُس سے برباد ہو۔ اسوقت دُنیا کی قوموں میں اویدک مذاہب پھیلنے سے لوگ اخلاق کے معنی ٹھیک نہیں جانتے۔ ایک انگریز ایک افریقن کو دھوکہ دینا پاپ نہیں سمجھتا۔ لیکن دوسرے انگریز کو دھوکہ دینا گناہ عظیم سمجھتا ہے۔ وہی امریکن جو ایک امریکن عورت کے روبرو خلاف تہذیب لفظ استعمال کرنا پاپ سمجھتا ہے۔ امریکہ کی جنگلی عورتوں کے ساتھہ شرمناک سے شرمناک کارروائی کو پاپ نہیں سمجھتا۔ لیکن ویدک دھرم کہتا ہے کہ جب تک نیک اصولوں کی پیروی میں دیش۔ کال۔ وستو اور حالت کو جواب نہیں دیا جاتا۔ تب تک انسان نیک نہیں بن سکتا جب تک کہ ویدک اصول دُنیا میں نہیں پھیلتے تب تک اسطرح کے اتیاچار دُور ہونے کٹھن ہیں۔

کیا غلام رحیم ہو سکتے ہیں؟

ہندو ہردی کی دیا عام طور پر مشہور ہے۔ نرم ہندو دل۔ کومل چت۔ و ہردا۔ اس قسم کے الفاظ لکچروں میں برابر سُنائی دیتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہم سب یہہ بھول جاتے ہیں کہ غلام کی نرمی اور دیا کا بھاؤ اصلی نہیں ہوتے چونکہ خود کچھہ کر نہیں سکتا۔ اسلیئے دیا وان معلوم ہوتا ہے لیکن جیوں ہی کہ اُس کو اپنے جوہر دکھانے کا موقع دیا جاوے وہ اپنے اصلی رنگ و روپ میں نمودار ہوتا ہے مدراس کی مارواڑی قوم کا بھی یہی حال ہے۔ جس سنگدلی سے کہ شناروں کے زن و بچوں کو انہوں نے قتل کیا اور جس ظلم وستم سے کہ اُنہیں مسلمان بننے کے لیے انہوں نے مجبور کیا۔ اُس کا حال پڑھکر کون سنگدل ہے جو آٹھہ آٹھہ آنسو نہیں روتا۔ ہندو جانتے ہیں کہ مسلمان ہو کر اُن کے بھائی سنگدل اور ظالم بن جاویں گے۔ لیکن اُن کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ مثل مشہور ہے کہ جو امیر آدمی ہو اُس کی بیوقوفی بھی عقلمندی سمجھی جاتی ہے۔ شناروں کے دشمن چونکہ تعداد میں بیشمار اور زبردست ہیں۔ اسلیئے جو سرکاری افسران کہ امن قایم کرنے کے لیے گئے ہیں اُنہیں بھی شناروں کے ساتھہ ہی سختی کرنی پڑتی ہے۔ جہاں دوسروں نے شناروں پر حملے کیئے وہاں کوئی تعزیری پولیس نہ بیٹھی۔ لیکن جہاں تنگ آکر شناروں نے حملے کیے وہاں شناروں کے خرچ پر تعزیری پولیس بٹھائی گئی ہے۔ وہ مندر جس پر فساد ہوا جس میں جانے کی وجہہ سے کہ شناروں پر فوجداری مقدمہ دائر ہو کر خارج ہوا اور مارواڑیوں کو راہبری نالش دیوانی ہوئی۔ اُسی مندر کو کھلوانے کے لیے اب مجبوراً مجسٹریٹ مدراس کو حکم دینا پڑا کہ اُس کے اندر شنار قوم کا کوئی آدمی نہ جاوے ورنہ فوجداری

میں سر ایاب ہوگا۔ پہلے اس امر کا بارثبوت مارواڑوں پر تہا کہ شنار ہندو نہیں ہیں۔ اب بارثبوت شناروں پر ڈالا گیا کہ وے ثابت کریں کہ وے ہندو ہیں۔ شنار بیچارے دیالو ہندو دہرم سے تنگ آکر عرضداشت بہیج رہے ہیں۔ کہ ان کی حفاظت کے لئے فوج تعینات کیجاوے۔ اور سا نہ ہی استدعا کرتے ہیں کہ ان کے مقدمات کی تحقیقات غیر دل ہندو مجسٹریٹوں اور ججوں کی معرفت نہ کی جاوے بلکہ یورپین افسروں کے یہہ کام سپرد کیا جاوے۔ اس وقت تک ہمارے اندازہ میں تقریباً دس ہزار شنار مسلمان ہو چکے ہوں گے۔ الیشور جانے اور کسقدر ہوتے ہیں جن کا کوئی ذکر اخباروں میں نہیں پڑہا۔ کیا تعجب ہے کہ ایک سال کے اندر کل سات لاکہہ شنار مسلمان ہوکر علیحدہ ہوجاویں۔ لیکن کیا آریہ ستان پہر بھی جاگے گی۔ وہ بدستور کمبہہ کرن کی نیند سورہی ہے۔

شانتی سبہا شانت ہوگئی؟

یوروپ کی سلطنتوں کی مہان شانتی سبہا کا شور تو اسقدر مچا لیکن نتیجہ کچہہ بہی نہ نکلا۔ آیا شانتی کی واقعی خواہش ان سلاطین کو تہی یا نہیں اسپر گور امے لگانا مشکل ہے۔ لیکن واقعات موجود ہیں جو تبلاتے ہیں کہ شانتی کی تحریک کرنے والی روسی قوم تک اسبارے میں محض نمایشی کارروائی کرہی تہی۔ چنانچہ ایک روسی فوجی اخبار میں درج تہا کہ چونکہ شانتی سبہا میں یہہ مضمون پیش ہے کہ آیندہ کوئی سلطنت اپنی فوج نہ بڑہاوے۔ اس لئے اس مضمون پر فیصلہ ہونے سے پہلے پہلے روس کو اپنی فوج بڑہا لینی چاہئے۔ اور اگر باقاعدہ فوج نہ بہی بن سکے تو برائے نام فرضی بنا چہوڑو تاکہ پہر کوئی اعتراض نہ پکڑے۔ لیکن روسی اخبار کا گہبرانا بالکل فضول تہا۔ بہلا جہاں پادری لوگوں میں پیرا نا جنگ کا جوش کود آوے وہاں شانتی کا کیا کام۔ شانتی سبہا واقعی شانت ہوگئی۔

جنگ و جدل کا احتمال

ملک ٹرانسوال افریقہ میں ایک خود مختار سلطنت ہے۔ سلطنت برطانیہ کی برائے نام بزرگی کسی زمانہ میں وہاں مانی جاتی تہی اسوقت رعایاے برطانیہ کے حقوق اس سلطنت میں محفوظ نہ تہے۔ اسپر وہاں کی پارلیمنٹ کے پریسیڈنٹ مسٹر پال کروگر صاحب اور وکیل برطانیہ کی باہمی ملاقات ہوئی اور گفتگو ہوئی۔ لیکن فیصلہ کچہہ نہ ہوسکا کیونکہ سلطنت برطانیہ کو اپنا برائے نام حق چہوڑنا منظور نہ تہا اور پال کروگر اپنے ملک کو بالکل آزاد تبلاتا تہا۔ اس پر جنگ کی طیاریاں شروع ہونے لگیں۔ طرح طرح کی افواہیں اڑنے لگیں اسوقت کوشش ہورہی ہے کہ یہہ بلا ٹل جاوے۔ کہا جاتا ہے کہ پال کروگر کو بہی ہوش آنے لگا ہے۔ ہم نہیں سمجہتے کہ ایک برائے نام حق پر بندگان خدا کا خون بہا کر کونسی عزت مل سکتی ہے کوئی زمانہ تہا کہ اتنی بات پر ہی چہڑ جاتی لیکن زمانہ کی تبدیلی نے جنگی قوموں کو بہی اس کے فائدے تبلا دئے ہیں

پنجاب میں جان و مال کا خطرہ

سرحد پر تو دن رات خون بنا ہی رہتا ہے۔ لیکن کچہہ عرصہ سے پنجاب کے وسط کے اضلاع میں بہی جان و مال کا سخت خطرہ ہوگیا ہے فیروزپور سے سخت لوٹ مار کی خبریں مدت سے آتی تہیں۔ ڈیرہ غازی خان وغیرہ میں انگریزی راج ہی ختم سا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن لاہور کی خبر نے سب کے اڑا دئے ہیں جب کہ دار الخلافہ کی جگہہ میں جہاں پولیس بے شمار رہتی ہے۔ خود جان و مال کے محافظوں تک پر بدمعاش لوگ بے خوف حملہ کرتے ہیں تو پہر مفصلات کا ذکر ہی کیا ہے۔ یہہ حالات تبلاتے ہیں کہ جسمانی زور اور مادی ذرایع سے خواہ کتنا ہی امن پہیلانے کی کوشش کیجاوے پہر بہی ہر وقت خوف بنا ہی رہتا ہے۔ اس قسم کے واقعات کو جب ہم عام طور پر جعلسازی اور دغابازی کی ترقی کے ساتہہ ملاتے ہیں تو ہمیں کوئی شبہہ نہیں رہتا کہ یہہ سب خرابی اسلئے ہے کہ لوگ دہرم کے پربہاو کو سمجہنے کے قابل نہیں رہے۔ اس وقت ہمارے دیش میں گو دہرم دہرم کی پکار چاروں طرف سے اٹہہ رہی ہے۔ تاہم لوگوں کے اخلاق ظاہر کر رہے ہیں کہ یہہ کل پکار نمایشی ہے۔ دہرم کی سبہاؤں کے چلانے والوں سے اس جگہہ ہماری پرارتہنا ہے کہ انہیں ان واقعات پر بڑی سنجیدگی سے غور کرلی چاہئے۔ اس وقت ہر ایک مذہبی تحریک میں (خواہ وہ پرانی ہو یا نئی) مذہب کو محض ایک خاص فرقہ یا جماعت کی فرضی ترقی کی آڑ بنایا جاتا ہے اور اس لئے ہر ایک مذہبی سوسائیٹی کے ممبروں کے اخلاق گرتے چلے جاتے ہیں۔ ایک جینی کے لئے ایک بدمعاش بدچلن اور ریاکار جینی زیادہ تر نزدیک ہے۔ بہ نسبت ایک راستباز آریہ کے۔ ایک آریہ کے لئے ایک شرابخور دہوکہ باز آریہ سماجی بہ نسبت ایک نیک مسلمان یا ایک دیالو۔ دانی اور نیچ بگیہ کرنیوالے ہندو کے زیادہ تر قابل محبت بن رہا ہے۔ اس قسم کے عمل نے انسانوں کو اعلی درجے کی مکاری سکہائی ہے جس کا نتیجہ وہ خونخوار اور بزدل سپرٹ ہے۔ جو کہ ہم اس جان و مال کے خوف کے اندر ملاحظہ کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں ہر ایک مذہب کے اپدیشکوں۔ نیک مردوں اور لیڈروں پر واجب ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے اعتراضوں کی جوابات سنجیدہ اور جہاندیدہ پرشوں کے سپرد کرکے اپنے تمام ہم مذہب عوام کو اپنے دہرم کے اعمال کی طرف رجوع کریں۔

منوہر لتا

یہہ ایک عمدہ ناول اردو میں ہے۔ اسکی عمدگی دیکہنے سے ہی معلوم ہوسکتی ہے۔ درخواستیں پتہ ذیل پر ہونی چاہئیں۔ المشتہر

مینجر مطبع ستیہ دہرم پرچارک جالندہر شہر

دھرم اُپدیش

तेजोऽसि तेजो मयि धेहि। वीर्य्यमसि वीर्य्यं मयि धेहि। बलमसि बलं मयि धेहि। ओजोऽस्योजो मयि धेहि। मन्युरसि मन्युं मयि धेहि। सहोऽसि सहो मयि धेहि ॥२॥ यजुः० । अ० । १९ । मं० ९ ॥

سبت کال ہے۔ اندھیری راتری ہے۔ ناتھ پرا ندھیر ہو رہا ہے۔ مینہ موسلا دھار برس رہا ہے۔ بادل گرج رہے ہیں۔ بجلی کڑک رہی ہے۔ ہوا تیز چل رہی ہے۔ ایک بھولا بھٹکا یاتری ایک گھنے جنگل کے اندر گھبرا کھڑا ہے۔ کئی دنوں کا بھوکھا اور تھکا ماندہ ہے۔ پاؤں مارے تکان اور سردی کے سوج رہے ہیں۔ شریر کانٹوں سے زخمی ہو رہا ہے۔ کپڑے جھاڑیوں میں الجھ الجھ کر چیتھڑے ہو رہے ہیں۔ نہ پاس کوئی کھانے کی سامگری ہے نہ اوڑھنے کو بستر ہے۔ نہ بچاؤ کے لئے کوئی شستر ہے۔ اردگرد جنگلی جانور طرح طرح کی بولیاں بول رہے ہیں۔ مست ہاتھی چنگھاڑ رہے ہیں۔ سرپ جھاڑیوں میں پھنکار رہے ہیں۔ سنگھ گرج رہے ہیں۔ نہ کوئی انسانی آبادی نکٹ ہے نہ کوئی مارگ درشٹی پڑتا ہے۔ ایسی وپتی کال میں بیچارا قسمت کا مارا یاتری بیکس و بےبس کانپتا ہوا کھڑا ہے۔ پاؤں تلے کی بھومی اور بھی کناروں سے ڈھک رہی ہے۔ گھٹنوں تک جل بہہ رہا ہے۔ بیٹھ بھی نہیں سکتا کہ کچھ کال کے لئے ٹانگوں کو ہی بسرام مل جائے۔ سردی کے مارے دانت پر دانت بج رہا ہے اور وہ بغلوں میں ہاتھ دبائے اور سر جھکائے ٹکٹکی لگائے بت بنا کھڑا ہے۔ ہرچند عقل دوڑاتا ہے مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کرے تو کیا کرے کبھی سرد آہیں کھینچتا ہے کبھی اشک باری سے اندرونی اشانتی کی اگنی کو بجھانا چاہتا ہے مگر آنکھوں سے آنسو نہیں نکلتے۔ کبھی ماتا پتا۔ استری بال۔ بچوں۔ دوستوں۔ متروں کی یاد آتی ہے۔ کبھی مال و متاع کا خیال آتا ہے۔ دل ہی دل میں کہتا ہے کہ اب تو ان سے کبھی ملاپ ہوتا نظر نہیں آتا اس پرکار دل کبھی کسی خیال میں آ دبکتا ہے کبھی کسی سوچ میں جا اٹکتا ہے۔ عجیب کشمکش کی حالت ہے۔ نہ جائے ماندن نہ راہ رفتن کا معاملہ درپیش ہے۔ جب موت کا خیال آتا ہے تو سب کچھ بھول جاتا ہے صرف یہی چاہتا ہے کہ کسی پرکار یہ بیرے پران بچ جاویں۔ کبھی پرکار کے سنکلپ وکلپ کرتا ہے۔ بیسیوں ڈھنگ سوچتا ہے مگر کسی پر من نہیں ٹکتا۔ نراشا ہی نراشا نظر آتی ہے۔ قریب ہے کہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے کہ اپنے تائیں سنبھالتا ہے اور مستقل مزاجی سے اپنے بچاؤ کا کوئی اپاؤ نکالنے کے لئے اپنی بدھی کو لگاتا ہے۔ جب نہایت گمبھیرتا کے ساتھ وچار کرتا ہے تو اُس کی حالت اس سوال کا روپ دھارن کر لیتی ہے کہ کس ودھ یہ سنکٹ دور ہو؟ کیسے اس مہان بھیانک وپتا سے باہر نکلوں؟ بھیتر سے آواز آتی ہے کہ ساودھان ہو حوصلہ مت ہار بل اور پراکرم کو دھارن کر جو کہ تیرے آتما کے اندر موجود ہے۔ کسی پرکار روشنی حاصل کر ان کے بنا تیرا چھٹکارا ناممکن ہے۔ کیونکہ پرکاش کے بغیر اندھیرا دور ہونا ناممکن ہے اور جب تک اندھیرا دور نہ ہو تو وہ بنا مارگ تلاش نہیں کر سکتا۔ تس پر بھی بل۔ پراکرم اور سہن شیلتا کی اتینت آوشیکتا ہے۔ کیونکہ ان کے بنا مارگ مل جانے پر بھی تیرا منوارتھ سدھ نہیں ہو سکتا۔ یہ وچار جب اُس کے دل میں درڑھ ہو جاتا ہے تو پرکاش آدی کی پراپتی کی ابھیلاشا اُس کے اندر زور مارتی ہے اور اُس کے اندرونی جذبات بھڑک اُٹھتے ہیں وہ یوں بلبلاتا ہے جیسے کہ کوئی بچہ گڑھے میں گرا ہوا روتا ہوا پکارے کہ ماتا۔ پیاری ماتا سیڑھی لاؤ یا رسی لٹکاؤ اور مجھے باہر نکالو۔ وہ بچہ اپنی ساری کوشش اس امر کے لئے لگاتا ہے کہ کسی پرکار سے اُس کی بلبلاہٹ اُس کی ماتا کے کانوں تک پہونچ جاوے۔

ٹھیک یہی حال آتمک جگت کا ہے۔ یہ سنسار ایک مہان بھیانک جنگل ہے جس کے اندر انیک پرکار کی ودیا ودھیان اور کامنا روپ جھاڑیاں اور درخت لگے ہوئے ہیں۔ اودیا کے میگھوں نے گیان روپی سورج کے پرکاش کو روک رکھا ہے۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اہنکار روپی بھیانک پرانی اسکے اندر نواس کر رہے ہیں اور نانا پرکار کے بھیانک روپ دھارن کرتے ہوئے دکھ دے رہے ہیں۔ اور بھے بھیت کر رہے ہیں اس جنگل کے اندر جب کوئی یاتری آ پہنچتا ہے تو اتینت ویاکلتا کو پراپت ہو کر بلبلاتا ہے۔ آخرش جب اُس کو اپنی اوستھا کا نہیں رہتا بودھ پراپت ہوتا ہے تو وہ اُس ہین دشا سے نکلنے کے لئے مارگ تلاش کرتا ہے۔ جب یہ اچھیا اس کے اندر مضبوطی کے ساتھ قایم ہو جاتی ہے تو خود بخود ہی اُس کے اندر وہ ادبھت بھاو یا سچی بلبلاہٹ پیدا ہوتی ہے کہ جس کو پرارتھنا کہتے ہیں۔ اس بھاو سے بھر کر وہ پراکرت جگت روپی جنگل سے باہر نکلنے کے لئے پرماتما سے تیج بل اور پراکرم آدی کا دان مانگتا ہے کیونکہ ان سب کا آدی سرُوت اور مول بھنڈار وہی پرکاش سروپ پرماتما ہے جو کہ سمپورن وشو کو اپنے ادبھت تیج سے پرکاشت کر رہا ہے۔ "مقصد" میں جسقدر بل۔ پراکرم اور سامرتھ ہے وہ سب اُسی کی مہان شکتی کا پرادربھاو ہے وہ دُشٹوں اور پاپیوں کے پرتی کرودھت ہوتا ہے ارتھات اُنکو دُشٹ کرموں کا ڈنڈ دیتا ہے وہ کسی کی نندا استتی کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اپنے نیائے نیم کو کبھی نہیں تیاگتا۔ آؤ! ہم سب جو بھولے اور بھٹکے ہیں۔ اس سنسار روپی جنگل کے اندر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اُس تیج سے بل سروپ پرماتما کے در کے بھکاری بن کر ان سب پدارتھوں کا دان اُن سے حاصل کریں جو

ست دھرم پرچارک

دھرم گرنتھوں کا پاٹھ

اس سے کون انکار کرسکتا ہے کہ وید آدی ست شاستروں کا نت پاٹھ کرنا اور اُن کی سکھشاؤں اور اُپدیشوں پر وچار کرنا پرتیک آریہ کا ایک لازمی کرتویہ ہے دھرم شاستر میں اس امر کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ کہ آریوں کو اپنے اس کرتویہ کے پالن کرنے میں سدیو تتپر رہنا چاہیے۔ اور کبھی غفلت نہیں کرنی چاہیے۔ پرنتو شوک کہ ورتمان سمے میں آریہ پُرشوں کا اس کی اور بالکل دھیان نہیں ہے۔ وہ اس کو ایک اختیاری بات خیال کرتے ہیں۔ یہی کارن ہے کہ بہت سے آریہ بھائی ویدک دھرم کے سدھانتوں سے بہت کم واقف ہیں۔ اور دھرم کرم میں جیسا اُن کی شردھا اور وشواس ہونا چاہیے ویسا نہیں ہے جس کا پرنام یہہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جو لوگ اپنے تئیں بڑے درڑھ آریہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ اُن کے جیون پر وچار درشٹی سے دیکھا جاوے تو اُن کے آچار بیوہار میں بہت تھوڑی باتیں اسپرکارکی دیکھنے میں آتی ہیں جو کہ اُن کو ناریوں سے اُتم ٹھہرا سکیں۔ عام آدمیوں کی طرح اُن کے اندر انیک پرکار کی شنکائیں بھری پڑی ہیں۔ حالانکہ کسی آریہ پُرش کے دل میں فضول شنکا نہیں رہنی چاہیے۔ آریہ پُرشوں کے دل ہر سمے آئینہ کی طرح صاف اور چمکیلے رہنے چاہیئے۔ ہر ایک سدھانت پر اُن کا وچار مکمل اور درڑھ ہونا چاہیے۔ کیونکہ ویدک دھرم سروپ کا کی بھرانتیوں سے رہت ہے۔ شک و شبہہ انسانی وچاروں اور عقیدوں کے اندر ہو سکتا ہے

ایشوری گیان ہر پرکار کے بھرم اور شنکاؤں سے پرے ہے۔ بدی پرماتما کے گیان کو پاکر بھی ہم اشپرا تمک ہی رہے۔ تو اُس کو سویکار کر کے ہم نے لابھہ ہی کیا اُٹھایا۔ اُس سے ہم لابھہ تو تب اُٹھا سکتے ہیں جب کہ نتیہ اس پر وچار کریں اور ہر ایک بات کو اپنے آتما کے اندر جذب کرنے کا پریتن کریں۔ اور یہہ بات صاف ظاہر ہے کہ جہاں شنکا ہے وہاں شردھا نہیں۔ جہاں بھرم ہے۔ وہاں وشواس نہیں اور جہاں شردھا اور وشواس نہیں وہاں عملی زندگی خواب و خیال ہے۔ دھرم کے خاص پہلو دو ہی ہیں ایک وشواس اور دوسرا کرتویہ یا عمل۔ ان کے بنا دھرم کوئی وستو نہیں ہے۔ دھرم گرنتھوں کے پڑھنے اور وچار نے سے اِن دونوں ہی باتوں کی بردھی ہوتی ہے یعنی ستیہ وشواس بھی بڑھتا ہے اور شُبھ کرموں کے کرنے میں بھی رُچی ہوتی ہے کیونکہ اِن دوارہ ایک پرکار سے ہم اِن کے رچنے والوں کے ساتھہ ست سنگ کرتے ہیں اور یدیپی ہم اُن کو پرتکش اپنے نکٹ نہیں دیکھتے۔ پرنتو جب ہم اُن کے اُپدیشوں اور شکشاؤں کے وچارنے میں نمگن ہوتے ہیں۔ تو ایسا پرتیت ہونے لگتا ہے کہ مانو وے ہمارے ساتھہ بارتالاپ کر رہے ہیں ایک دودان کے وشے میں پرسدھ ہے کہ وہ ایک بن کے مدھ میں ایک کُٹیا کے اندر نواس کرتے تھے اور دن رات شاستروں کا ہی وچار کیا کرتے تھے ایک بار اُن کے ایک پریم سمبندھی متر نے اُن کے پاس یہہ سندیس بھیجا کہ میں نے ایک بڑا عالی شان محل تعمیر کرایا ہے۔ آپ اُس میں آکر اپنی رہائش اختیار کریں۔ آپ ہم سب متروں کو چھوڑ کر وہاں اُجاڑ بیابان میں اکیلے کیوں پڑے ہیں۔ اُنہوں نے اُتر میں کہلا بھیجا کہ تمہارا عالیشان محل تمہیں کو مبارک ہو۔ میں اس کُٹیا میں اتینت پرسن ہوں۔ وہاں آکر تو آپ سے یا اور چند متروں سے ہی ملاپ ہوگا

اور وہ بھی ہر سمے نہیں۔ پرنتو یہاں میرے اتم متر کہ میں اُن سے ہر سمے ہی ملتا رہتا ہوں۔ کسی سمے میں اکیلا نہیں بیٹھنے پاتا اور متر بھی ایسے ہیں کہ سنسار میں اپنی مثال آپ ہی ہو چکے ہیں۔ اُن کو گذرے ہزاروں برس ہو چکے مگر میرے لئے وہ جیتے زندہ ہیں۔ یعنی میری کُٹیا ست شاستروں سے بھری پڑی ہے جن دوارہ میں بڑے بڑے مہاتماؤں اور ودوانوں کے نت درشن کرتا رہتا ہوں اور آنند مجھکو اُن کے درشنوں سے پراپت ہوتا ہے اور کہیں پراپت نہیں ہوسکتا ہے۔

آریہ بھائیو! شوک کہ آپکی اِس بھاری کرتویہ کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ ویدوں کو آپ نہیں پڑھتے چاہے کہ پڑھنا پڑھانا پرتیک آریہ کا پرم دھرم ہے اور پرنیت شاستروں سے آپ کو پریم نہیں ہے کہ جن کو پڑھکر آپ کے دل میں دھرم کی چاہ اور ویدوکت کرموں کے کرنے کا اُتساہ پیدا ہو۔ پھر آپ بتلاویں آپ سچے آریہ کیسے بن سکتے ہیں۔ یہہ مانا کہ دیرگھ کال سے ستیہ شاستروں کا پرچار نہ رہنے اور سنسکرت ودیا کا ابھاؤ ہو جانے سے آپ میں سے بہت تھوڑے بھائی ہیں جو کہ ویدادی ستیہ شاستروں کو پڑھنے کی سامرتھیہ رکھتے ہیں۔ پرنتو یتھا شکتی کچھہ کچھہ تو آپ کر ہی سکتے ہیں۔ یدی تھوڑی سنسکرت جانتے ہیں تو ویدبھاشیہ سے لابھہ اُٹھا سکتے ہیں شاستروں کی ٹیکاؤں کی سہایتا سے اُن کے سدھانتوں کو یتھا شکتی وچار سکتے ہیں یدی سنسکرت نہیں جانتے تو دیوناگری بھاشہ میں شری سوامی جی مہاراج رچت ستیارتھ پرکاش وید بھاشیہ بھومکا آدی گرنتھوں کو پڑھ کر بہت کچھہ لابھہ پراپت کرسکتے ہیں۔ یدی بھاشہ نہیں جانتے تو آپ تھوڑے سے پریشرم سے الپ کال میں ہی ہندی بھاشا سیکھ سکتے ہیں۔ غرضیکہ آپ یدی کچھہ بھی پریشرم کریں تو تھوڑا بہت اِس کرتویہ کو پالن کرنے میں اوشیہ سامرتھ ہوسکتے ہیں۔ ایسے اوشیک کام میں

جو آدمی خیال، زبان اور کرم میں ایک نہیں وہ شخص زبانی جمع خرچ اور مردہ وشواس سے کبھی جیون میں کوئی مہتو کی بات نہیں کرسکتا۔ (ر۔ م)

اڈیٹوریل نوٹس

دیوتا تمہارے اندر نواس کرتے ہیں۔

بہولا من اپنے اپہر لوتاؤں کی تلاش میں سرگردان پہرتا ہے۔ کبہی کاشی اور کبہی پریاگ کبہی برندابن اور کبہی جگناتہ۔ غرضیکہ دردور کی خاک پہانتا گہومتا۔ لیکن دیوتا کے درشن کہاں سے ہوں۔ پتہروں اور دہاتوؤں میں اگر دویہ گن ہوں تو وے روشنی دیویں۔ جب اُن میں خود وہ گن نہیں ہیں تو دے دوسروں کو روشنی کیسے دے سکتے ہیں۔ دیوتا کہتے ہیں روشنی دینے والے کو۔ سورج اس لئے دیوتا ہے کہ سارے جہان کو روشنی دے رہا ہے۔ لیکن تمہیں روشنی کون دیتا ہے؟ سنسار پانچ تتوں کا (عناصر خمسہ) کا مجموعہ ہے۔ پس جو انسان کے لئے ان عناصر خمسہ کا دکہلانیوالا ہو وہی اُس کے لئے دیوتا ہے۔ تم روپ کو جو کہ اگنی کا گن ہے کس کے ذریعہ سے دیکہتے ہو؟ کیا آنکہہ ہی تمہارے روپ دیکہنے کا کارن نہیں ہے؟ اس طرح پر رس گندہ سپرش اور شبد کے دکہلانے والی بہی تمہاری اندریاں ہی ہیں۔ پس دیوتا تمہارے اندر نواس کرتے ہیں۔ تم بجائے اُنہیں پیراکرمی بنانے کے بجائے اُنہیں زیادہ تر روشن کرنیکے بناوٹی دیوتاؤں کے مضبوط کرنے میں لگے ہوئے ہو۔ اٹہو! ان دیوتاؤں کو دیومت سمجہو۔ اندر کے سچے دیوتوں کی تریپتی میں لگو تاکہ تمہارا منشیہ جنم سپہل ہو۔

جہان کیسے چلیگا؟

ہم ایک جگہہ ودیا کہان دے رہے تہے۔ ہیموں کی دیا کیا کرتے ہوئے ستیہ کا ذکر آیا۔ ہم نے اس پر بڑا زور دیا۔ سامعین میں سے ایک بہائی بول اُٹہا "اگر سب سچے ہوجاویں تو پرمیشور کی سرشٹی کیسے چلے" ہم نے حیرانی سے اُسکی طرف دیکہا۔ لیکن جب سارے دو ہزار کے ہجوم پر ایک نظر ڈالی تو جملہ سامعین کے چہرے گواہی دے رہے تہے۔ کہ اُن کے دل میں بہی یہی شنکا اُتپتن ہورہی ہے یعنی جو اسیہ ودیا کہ جس پرمیشور نے سورج اور چندر کو بنایا جس نے کرم پہل کی وِیوستہا قایم کی جس نے بکشہ متر اور تارائن رچکر اُن سب کے اندر اکرشن کا اصول قایم کیا اور جس کے نیم میں بندہے ہوئے کال اور موقت تک کے اصول کام کررہے ہیں۔ کیا اُس کی سرشٹی کا قیام محض تجہہ انسان جہوٹہہ بولنے پر ہے۔ اے بہائیو! تم بنا فکر کرو۔ مہاپربہو کی سرشٹی کا فکر نہ کرو۔ اُس کا فکر اُسی کو ہے جس نے اُسے رچا ہے" پرشن کرتا شانت ہوگیا۔ لیکن کیا یہی سوال اور انسانوں کے دلوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ اور کیا کمزور انسان ایسی ڈہکوسلے سے دل کو شانت کرکے پہر بہی جہوٹہہ بولتے نہیں چلے جاتے۔

اُنیسویں صدی اور دان۔

اِسوقت گو کالج اور سکول۔ یتیم خانے اور ہسپتال۔ غریب خانے اور مندر قایم ہوتے چلے جاتے اور اُن کے لئے خیرات بہی بہت کچہہ ہوتی ہے۔ لیکن اگر دان دینے والے کا نام نہ چہاپا جاوے تو وہ قیامت بپا کر دیتا ہے۔ آریہ سماج میں تو یہہ نمایشی مرض ایسا آن گہسا ہے کہ سنسکاروں پر پنڈت کو دکشنا دی ہوئی اور سماج کے چپراسی کو انعام دیا ہوا بہی اخبار میں شایع کرنے کے لئے تین تین دفعہ تاکید آتی ہے اور ہر ایک روپیہ آٹہہ آنہ کا دان دینے والا اُمید کرتا ہے۔ کہ اخبار کی دو چار سطریں اُسکی تعریف میں ضرور لکہی جاویں۔ لیکن پراچین سمہ میں بہارت ورش کی دان پرنالی کسی اور دہڑے پر ہی چلتی تہی۔ اُس وقت کے دانیوں کا خیال تہا کہ اگر شکریہ ادا ہوگیا تو دان کا پہل ہی کچہہ نہ رہا۔ اس لئے وے بہد رہسیہ گپت دان دینا بڑا افضل سمجہتے تہے۔ گو اس وقت بعض فنڈوں اور کمیٹیوں کے چلانے والوں نے لوگوں کے عطیہ کے ساتہہ بے ایمانی کرکے ہم سب کو پہونک پہونک کر قدم رکہنے کے لئے مجبور کردیا ہے۔ تاہم گپت دان کی مہما پہر بہی کم نہیں ہوسکتی۔ ہمارے ناظرین یہہ سُنکر خوش ہوں گے کہ گو اُنیسویں صدی اسوقت خاتمہ پر پہونچی ہوئی ہے۔ تاہم دہرم کا بالکل ابہاؤ نہیں ہے۔ ہمارے گراہک مہاشہ لکہتے ہیں۔ " ایک صاحب مبلغ ۵۰ روپیہ گپت دان کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ ضروری اُن کی یہہ خواہش ہے کہ نہ تو اُن کا نام ظاہر کیا جاوے اور نہ اُس شخص کا نام ظاہر کیا جاوے جسکی معرفت یہہ روپیہ بہیجا جاتا ہے اور نہ شہر وغیرہ کا نام ظاہر ہو جس شہر سے یہہ روپیہ روانہ کیا جاتا ہے اور یہہ روپیہ بہ تفصیل ذیل تقسیم کیا جاوے۔ گورو کل ۵۰۔ ویدپرچار فنڈ ۱۰ آریہ مسافر میموریل فنڈ ۵ کنیا مہاودیالہ جلندہر ۵ کنیا اناتہہ آشرم جلندہر ۵ باقی ماندہ ۲۵ میں آٹہہ ایسے طالب علموں کو بحساب ۳ فی طالب علم اخبار ستیہ دہرم پرچارک واسطے ایک سال کے دیا جاوے جو کہ بہ پیشگی بعد قیمت اخبار بہیج دیویں۔ میڈیکل کالج یا سکول کے طلباء کو ترجیح دی جاوے۔ رسید ستیہ دہرم پرچارک میں اس پتہ سے ہو گپت دان بذریعہ خط نمبری ۳۱۳" جس اعلیٰ بہاؤ سے کہ یہہ دان کیا گیا ہے وہ نہایت ہی عزت کے قابل ہے۔

بودہ مت کی نئی جدوجہد

ہمارے ناظرین اس امر سے واقف ہوچکے ہیں کہ آج کل لنکا نواسی مسٹر دہرم پال بودہ مت کے پرچار کے لئے تن۔ من اور دہن سے کام کررہے ہیں۔ لیکن چونکہ مسٹر دہرم پال کے اس خیال کا محرک بودہ مذہب کا لٹریچر نہیں ہے بلکہ اُنہوں نے امریکہ میں یوروپین قوموں کی دیکہا دیکہی سے یہہ کام شروع کیا ہے۔ چونکہ اُنہوں نے اپنے سارے اصلاح کے خیالات اُسی جگہہ سے اُٹہائے۔ اس لئے عمل میں اُن سے بعض اوقات بہت سے بیہودہ پن سرزد ہوتے ہیں۔ چنانچہ اُنیسویں صدی کی تقلید میں اُنہوں نے بہی اپنے پرمیشور یعنی بدہ دیو کی

یادگار کا اُتسو منایا۔ اور تمام بودہوں کو آخر یہہ نام سے خطاب کرکے اُنہیں صفائی اور دہیان وغیرہ کی طرف رجوع کیا۔ لیکن گرہستیوں کے لئے جو ہدایات جاری کی گئی ہیں اُن کو پڑھ کر تعجب ہوتا ہے۔ صفائی کی ہدایت کے بعد ہر ایک مرد اور عورت کو صلاح دی گئی ہے کہ پہول ہاتہہ میں لیکر ایکانت ستہان میں بیٹھکر دل میں یہہ خواہش کریں کہ تمام دُنیا میں شانتی پہیل جاوے۔ کیا مسٹر دہرم پال یقین کرتے ہیں کہ کمزور انسان محض اپنی خواہش کی طاقت سے شانتی کا راجیہ سنسار میں لاسکتا ہے۔ پہر تمام طرح کی بُرائیوں یعنی ہنسا۔ چوری۔ نشہ وغیرہ سے پرہیز کرنے اور بہوکہوں کو کہلانے وغیرہ کی ہدایات دیکر تاکید کی ہے۔ " دیوتوں سے التجا کرنی چاہئے کہ وے اچھے کرموں کا پہل خود لے لیویں " کیا دیوتوں سے مُراد چوبیس بُدہوں سے ہے۔ اگر اُن سے ہے تو وہ تو نشکام ہیں۔ کرتا ہرتا تو وے ہیں ہی نہیں۔ اور اگر کوئی اور دیوتے ہندوؤں کی طرح کے مانے جاتے ہیں تو ہمیں نئے فیشن کے بودہوں کی ضعیف الاعتقادی پر افسوس ہے۔ اس کے بعد ہدایت ہے کہ سب یکدل ہوکر یہہ خواہش کریں کہ بُدہ۔ دہرم اور سنگہ کی طاقت سے تمام بُرائی اس زمین سے دور ہو جاوے۔ بُدہ تو اُدہ میں ہے۔ دہرم بذات خود کوئی ہستی نہیں اور سنگہ کی بہی جب وہی حالت ہے تو لوگ یکدل کیسے ہو سکتے ہیں۔ بلا مرکز کے بہی کبہی بلحاظ فطرت اکٹھے ہو سکتے ہیں جب تک کہ پرمیشور کو کرموں کا پہل دینے والا مرکز نہیں مانا جاتا تب تک ممکن نہیں ہے کہ انسانوں کے اندر ایکتا اور سمتا کا راجیہ آسکے۔ اِس کے جواب میں کہا جاسکتا ہے کہ باوجود خدا پرستی کے دعوی کے کیوں خدا پرستوں کے اندر بہی اسقدر اختلاف ہے۔ لیکن جواب صاف ہے۔ بیرونی نمایش اور چیز ہے اور خدا پر سچا ایمان لانا اور چیز ہے۔ لیکن جس انتظام میں کہ سرشٹی کرتا اور نینتا کو دخل ہی نہیں وہاں تو کبہی بہی ایکتا کی اُمید نہیں ہو سکتی ٭

اصلاح کے کام میں مبالغہ کرنا فیشن ہو گیا ہے

ہر ایک نئی تحریک کا بانی پبلک توجہہ اپنی طرف کہینچنا چاہتا ہے۔ اگر سچائی سے کام لیا جاوے تو پہلا کون ہلے۔ مُلک متوسط میں قحط پڑا۔ دو چار ہزار بہوکے یتیم بہی تہے۔ اپیل میں درج ہوا کہ پچاس ہزار ہندو یتیم روٹی بنا مر رہے ہیں۔ روپیہ کہنا کہن آنے لگا۔ لوگوں کے دل پگہل گئے۔ لیکن پنجاب کے تمام شہروں کی کوشش کے باوجود تین چار سو سے زیادہ یتیم ہاتہہ نہ لگے۔ ہزار آٹہہ سو عیسائی لے گئے ہوں گے۔ لیکن اگر دو تین ہزار کا ذکر ہوتا تو ہلتا۔ کون۔ روپیہ اسطرح کب برستا۔ بعینہ یہی حالت مذہب والوں کی ہے۔ مسٹر دہرم پال صاحب انیشور وادی موجودہ بودہ مت میں نئی زندگی ڈالنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ چودہ کروڑ نیچ ذات کے ہندوؤں کو سوائے بودہ مت کے اور کوئی سہارا نہیں۔ ویدان کے لئے نہیں ہیں۔ افسوس ہے کہ اسجگہ مسٹر دہرم پال نے آریہ سماج کو بالکل بہلا دیا جو کہ چانڈالوں تک کو وید کا ادہکار بتلاتا ہے۔ اور اُنہیں اُن کا اُپدیش دیتا ہے۔ پہر لکہا ہے کہ ان لوگوں کو کبہی کسی نے دہرم اُپدیش نہیں دیا۔ مسٹر دہرم پال کو اس قسم کی تحریروں کے شایع کرنے سے پیشتر گانوؤں میں جاکر آریہ سماج کے دس بیس دہرم اُپدیش کے جلسوں میں شریک ہونا چاہئے پہر اُن کو معلوم ہو جائے گا کہ جس تک آریہ سماج کی آواز پہونچ رہی ہے اُن تک مہذب نئے فیشن کے بُدہ دہرم کی آواز ہرگز نہیں پہونچ سکتی۔ لیکن ہم بہول گئے۔ نئی تحریک کیلئے مبالغہ آج کل روا سمجہا گیا ہے ٭

قومی فنڈ اور قومی ہمدردی

ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ ہم وقتاً فوقتاً اُس عام مکاری کا جو کہ قومی فنڈوں کی آڑ میں اسوقت پہیل رہی ہے اور جو کہ اپنی اس ظاہری نمایش سے سینکڑوں غریبوں کی تباہی کا باعث ہو رہی ہے۔ اچہی طرح پول کہولتے رہے ہیں ... عرصہ سے اخبار پبلک گزٹ امرتسر نے بہی اسی ... پر لکہنا شروع کیا ہے۔ اور اُس اخبار کے لایق ایڈیٹر ... بہی اُسیطرح پر ان خرابیوں کے لئے کسیقدر ... سبہا یک بہنڈار کو ذمہ وار ٹہہرا یا ہے جس طرح ... ٹہہرایا تہا۔ اس پر لالہ ہرکشن لال صاحب ... فنڈ مذکور ان قومی فنڈوں کی ناکامیابی کا باعث ... دریافت کرتے ہیں۔ شکر ہے کہ آخر کار لالہ ہرکشن ... جاگے تو ہیں جسوقت لالہ گوجرمل فرنیس کی ... طشت ازبام ہوئی تہی اُس وقت دوآبہ ہندوستان ... نسنڈ جلندہر کے ایک ڈایرکٹر نے تمام کیفیت اس ... جاری ہونے اور ڈایرکٹروں کے اُس سے علیحدہ ہونے ... درج ستیہ دہرم پرچارک کی تہی۔ گورداسپور شاد ... فنڈ کے حالات برابر ہم درج کرتے رہے ہیں۔ ... بہی بلکہ جس دن سے کہ اس قسم کے فنڈ جاری ہو ... شروع ہوئے ہیں اُسی دن سے ہم پبلک کو خبر ... کرتے آئے ہیں۔ ہمارے پاس اسقدر گنجایش نہیں ... کہ وے تمام مضامین جو کہ اس بارے میں پرچارک ... نکل چکے ہیں از سر نو درج کریں۔ لالہ ہرکشن لال صاحب ... اگر اس امر کی تحقیقات کر کے کسی نتیجہ پر پہونچنا چاہتے ... ہیں تو اُنہیں چاہئے کہ کسی اُردو دان کی معرفت ... ستیہ دہرم پرچارک کی تین گذشتہ برسوں کی ... سے ان فنڈوں کے متعلق حالات اکٹہے کرادیں ... اُس کے بعد ہر ایک فنڈ کے ممبران سے حالات ... کریں۔ لیکن اس تمام تحقیقات کے بعد جب معلوم ... لوگوں نے اندہے ہو کر (بلا دریافت اس امر کے کہ ... فنڈ کی رجسٹری ہوئی ہے یا نہیں۔ یا کہ آیا فنڈ ... ہاتہوں میں ہے یا نہیں) روپیہ دیا ہے تو سوال ... وہی قایم رہیگا کہ اس اندہے وشواس کی ... ہے۔ اس کا جواب دے تو سکتے ہیں لیکن ... لالہ ہرکشن لعل کیلئے ہی بہہوڑتے ہیں کیونکہ خوف ... ہم اصلی وجہہ بتلا دیں تو انگریزی تعلیمیافتہ اصحاب ... دشمن قوم اور سٹر سٹر کے نام سے پُکارے ٭

ریویو

حسب ذیل پستکیں مالک گورجیہ پستکالے فرخ آباد نے ریویو کے لیے بھیجی ہیں۔ جو سرسوتی پریس اٹاوہ میں چھپی ہیں۔ چھپائی عمدہ اچھی ہے۔ کاغذ بھی برا نہیں استعمال کیا گیا۔ جملہ پستکیں دیوناگری بھاشا میں لکھی گئی ہیں:

(۱) ہوم یگیہ۔ اس میں ہوم کے فوائد نہ کرنے کے دوش ہوم کی ودہی اور ہوم کا سامان وغیرہ درج ہے ودہی تو سنسکار ودہی کی نقل ہے۔ اُن میں سے کچھ منتروں کے ارتھ دئے ہیں۔ لیکن ایک کمی بدستور ہے۔ رتو جو پانو بار ہون سامگری بتلانے کی کوشش نہیں کی گئی جو بہت ضروری تھی۔ قیمت فی جلد ۲ پر

مت نرنیے۔ اس میں محمدی۔ عیسائی۔ بودھ۔ جینی۔ موسائی اور مجوسی مذاہب کے مقابلے میں ویدک دہرم کی فضیلت دکھلائی ہے۔ عموماً واقعات اور ثبوت پنڈت لیکھرام کی تحریروں سے لیے گئے ہیں۔ لیکن اُنکا اقبال کسی جگہہ نہیں کیا گیا۔ قیمت فی جلد ۵

مہاویاہرتی ویاکھیا۔ بھوہ۔ بھووہ۔ سوہ ان تینوں کا ویاکھیان ہے۔ افسوس کہ ایسے گوڑہ منتروں کی ویاکھیا کا کام سادھارن ہاتھوں میں جاکر بگڑ جاتا ہے۔ ستّ میں سے تین ویاہرتیوں کی ویاکھیا کی وجہہ بتلاتے ہوئے جو تین کے جوڑ ملائے گئے ہیں بہت واقعی ہنسانے والے ہیں۔ اُپنشد واکیوں اور وید منتروں میں سوائے یوگی کے دوسروں کی دست اندازی جہالت ہے۔ قیمت فی جلد ۲

پرنو ویاکھیا۔ یعنی اوم کی ویاکھیا۔ اُپنشدوں وغیرہ کی مدد سے کی گئی ہے۔ قیمت فی جلد ۔

گورو منتر ویاکھیا۔ اس میں گایتری منتر کی ویاکھیا لکھنے کا دعویٰ ہے۔ لیکن اوم اور ویاہرتیوں کی ویاکھیا کے لیے فرض کر لیا گیا ہے کہ پڑھنے والا پہلے ٹریکٹ پڑھ چکا ہے۔ قیمت فی جلد ہر جو بلحاظ حجم زیادہ ہے۔ ان کل کتابوں کے بنانے والے پنڈت گنیش پرساد شرما ایڈیٹر بھارت سدشا پرورتک فرخ آباد ہیں۔

اہنسا پرکاش یعنی فوائد ترک مدہ و مانس مولفہ پنڈت جگت کاک صاحب فوجدار متخلص بہ سرور مطبع مفید عام پریس سیالکوٹ قیمت فی جلد ۲ ریہ کتاب فارسی نظم میں لکھی گئی ہے۔ ایک سادہو باچھیا ناتہہ جی کشمیر وغیرہ میں اہنسا کا پرچار کرتے تھے۔ اس نظم میں ایک جاہل پنڈت کے ساتہہ اُن کے مباحثہ کا بیان ہے جس کے دوران کل پران اور اُکتیاں سوامی صاحب کی درج کی گئی ہیں۔ ان اُکتیوں کیساتہہ بڑے پر مذاق قصے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آریہ سماجک خبریں

ہبرنالہ (علاقہ پٹیالہ) میں ایک نیا آریہ سماج قایم ہوا ہے۔

بریلی یتیم خانہ کی نسبت بڑی بڑی افواہیں اُڑ رہی ہیں باہمی ممبروں میں ناچاقی ہے۔ اور ایک خطرناک واقعہ کی شکایت صاحب ڈپٹی کمشنر تک پہونچ چکی ہے۔ پرمیشور اپنا فضل کرے۔

پنڈت شیوناتہہ جی نے ۶ جون سے ۱۱ جون تک مردان آریہ سماج میں پرچار کیا۔ جملہ چہہ ویاکھیان ہوئے جنمیں اوسط حاضری ۲۰ کے قریب رہی۔ چلتی وقت ویدپرچار میں مشالیس متفرق ۸ مر کنیا ناتہہ آلہ ۱۱ مر ۱۵ جمع کرکے سماج مندر میں بڑا ہون کیا گیا۔

آریہ سماج جگروتہ میں اسال ہر ہفتہ بجائے روز اتوار کو ہون ہونے کے علاوہ سب تعطیلوں میں بھی ہون ہوا کریں گے۔ (۳) اوّل پندرہ روزہ ہون بخشی گومتی پرساد جی پردہان سماج کے ہاں ہوا۔

اسی روز بابو رام پرساد جی اُپ پردہان کی دہرم پتنی نے یتیم خانہ بریلی کے لئے ایک لوٹا ایک تہال۔ ایک چادر۔ ایک لہنگا۔ ایک کرتا۔ ایک چولی اور پانچ روپیہ نقد دان دیا۔ ممبران سماج کو چاہیئے کہ اپنے گہروں میں کئے ہوئے دان کو ضرور اسطرف دلادیں۔ (۴) ۱۷ جون کو پنڈت رام کرشن جی سہایک پستکا دھیکش سماج کی دہرم پتنی کا دیہانت ہوگیا۔ مرتک سنسکار میں پنڈت جی نے کوئی اویدک ریتی نہیں کی۔ پرماتما پنڈت جی کو اور مرحومہ کے چہوٹے بالک کو شانتی پردان کریں۔

(۵) آریہ سماج جگروتہ کا سماج مندر بن کر طیار ہوگیا ہے اور ۲۵ جون ۱۹۰۹ء کو گرہ پرویش سنسکار کیا گیا۔ جس میں بابو کالی چرن جی و منشی کرپا رام جی کی طرف سے ہون ہوا۔ منتری سماج نے مندر کی رپورٹ سُنائی۔ کنور رام رتن سنگھ جی کی تحریک پر سب ممبروں نے عہ روپیہ فی ممبر فرش کے اخراجات کے لیے دینا سویکار کیا۔ اسی روز منصوری آریہ سماج کے منتری کی چٹھی پیش ہونے پر ضلع دہرہ دون کے لئے ایک اُپدیشک رہنے کے لیے للعہ روپیہ ماہوار دینا سماج نے منظور کیا جس کے لئے خاص چندہ اُسی وقت لکھا بھی گیا۔ سماج مندر میں پرویش کی خوشی میں منشی کرپا رام جی نے حاضرین کو مٹھائی تقسیم کی۔ آرتی کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

پٹیالہ آریہ سماج میں بجائے لالہ بھگوانداس صاحب منتری کے لالہ ایشرداس صاحب منتری سماج ہذا مقرر کئے گئے ہیں۔ آیندہ کل خط و کتابت بنام لالہ ایشرداس صاحب منتری آریہ سماج پٹیالہ ہونی چاہئے۔

برکیضرورت

ہندی اور سنسکرت پڑھی ہوئی شریف خاندان کی ایک کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۵ سال کی ہے۔ بر کی ضرورت ہے۔ کنیا نے مہاودیالیہ کی ساتویں جماعت تک شکشا پائی ہوئی ہے۔ بر یونہی کہتریوں میں سے ہو۔ صحت اور تعلیم عمدہ ہو۔ قرض نہ دینا ہو۔ اور گذارہ معقول ہو۔ کنیا آریہ دہرم کے سدہانت سے بخوبی واقف ہے۔ سندہیا آدی نتیہ کرم میں تتپر ہے۔ خط و کتابت مینجر کنیا مہاودیالہ جالندھر شہر سے ہونی چاہئے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

لالہ لاجپت رائے کا کرپاکٹاکش

آریہ گزٹ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۰۷ء میں لالہ صاحب ممدوح نے پورانی متر تا کے حوالے اس داس پر خاص کرپا کی ہے۔ بیشک مجھکو لالہ صاحب کی متر تا کی مہان عزت اس سمے سے حاصل ہے کہ جب آپ حصار میں وکالت کرتے تھے اور سوامی دیانند سرستی جی کی سوانح عمری کیلئے Matter میٹر اکٹھا کرنے میں مصروف تھے۔ ایسے کئی برسوں تک پتر بیوہار بھی جاری رہا تھا میں لالہ صاحب موصوف کو اُن کے ماتس وشنیک خیالات سے مخالفت رکھتے ہوتے بھی اپنا ویسا ہی متر خیال کرتا ہوں لیکن اب معلوم ہوا کہ آپ اُس شخص کو متر خیال نہیں کہتے جو آپ کا ہمخیال ست وچنی متر نہ ہو۔ آپ نے میرے سارے پتر کو درج نہ کرکے کچھ فقرے اِدھر اُدھر سے لیکر اپنے گزٹ کی پبلک کو کچھ اور ہی سمجھانیکی کوشش کی ہے اور جس گھمنڈ کے الزام سے آپ بری ہونا چاہتے ہیں اس کا ثبوت اپنی طرز تحریر سے ہی دیدیا ہے جناب عالی آپ بتلائیے تو سہی کہ میں نے یہہ کہاں لکھا ہے کہ آپ مجھسے ملنے کو کیوں نہیں آئے۔ میرا تو کام مجھ جیسا غریب آدمی آپ جیسے بڑے آدمی کو گھر پر قدم رنجہ فرمانیکی خواہش رکھے۔ سوپن میں بھی نہیں میں نے تو یہہ بتلایا تھا کہ آپنے اجمیر سماج سے عداوت کی شروع ہی ٹھان لی تھی اور آریہ پُرشوں کو اطلاع تک نہیں دی وغیرہ۔ اور یہہ شبد بھی مجھکو اس وجہہ سے لکھنے پڑے کہ یہاں آپ کے گھمنڈ کا عام چرچا تھا اور آریہ سماج اجمیر باوجود ایسے اختلاف رکھنے کے بھی آپکی خاطر کرنیکو طیار تھا۔ اسپر شاید آپ یہہ فرماویں کہ یہہ سب دکھاوٹ کی باتیں ہیں تو میں اس کے ثبوت میں ثبوت پیش کرتا ہوں اور ثبوت بھی ایسا ویسا نہیں بلکہ آپ کے سمبندھی صاحب کا خط جو کہ اُس وقت لکھا گیا تھا کہ جب آپ کے لیے قیصر گنج میں مکان کا کوئی پربندھ نہیں* سردمہری اور گھمنڈ کے آثار نظر آئے۔ تو چپ رہنا ہی مناسب سمجھا۔ ترجمہ چٹھی انگریزی

از طرف لالہ جوہر کا پرساد اکاونٹنٹ بنام سکرٹری آریہ سماج اجمیر۔ مائی ڈیر لالہ شیو پرساد۔ میں آپ کے سماج کا مشکور ہوں کہ اس نے مکان اور دیگر سامان دینا منظور کرلیا۔ لیکن چونکہ اب ایک دوسرا مکان ملگیا ہے اسلئے میں اس کے لئے آپ کو تکلیف نہیں دونگا۔ براہ مہربانی مفصلہ ذیل اشیا مجھکو دیدیجئے۔ ہم لیمپ دو چادر۔ ایک دری۔ کیا آپ براہ مہربانی سماج میں تشریف لاویں گے۔ اور ان چیزوں کو آج ہی بھجوا دیویں۔ کیونکہ برات آج شام کو یا کل صبح آنیوالی ہے۔ اب لالہ صاحب اپنے آتما کا اور اجمیر نواسی آریہ بھائیوں کے آتما کا ملاحظہ کیجئے کہ جہاں ایک طرف سرلتا اور پریم تھا وہاں آپ کی طرف سے دویش اور پارٹی فیلنگ۔ آپ کے میری نسبت یہہ ریمارک کہ مبادا میرے جیسی پاپی منش کے ساتھہ سپرش کرنیسی آپ کو پراشچت کرنیکی ضرورت پڑے۔ کیا خوب آپ تو سروانتریامی بن گئے اور چار ماہ پہلے کی ملاقات کو بھول گئے۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ جب آپ دہلی کانفرنس میں رونق افروز ہوتے تھے اور بندہ بھی وہاں حاضر ہوا تھا تو حضور کا ذکر سُنتے ہی درشنوں کیلئے خدمت شریف میں حاضر ہوا تھا۔ اور پنڈال میں کوچ پر جہاں آپ جلوہ گر تھے بندہ بھی بد مزاج کُرسی کے بیٹھہ گیا تھا۔ اور دو منٹ تک بات چیت کرنیکا نیاز حاصل کیا تھا۔ اب آپ ہی بتلائیے کہ اگر میرا وہی حال ہوتا جیسا کہ آپ بتلاتے ہیں تو میں خود بخود کا بیکو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ پیارے متر سچ بات تو وہی ہے جو بندہ پہلے لکھہ چکا ہے خیر آپ جانیں اور آپ کا کام۔ اب رہا سوامی جی کی استھیوں کا سوال سو غلاظت کے ڈھیر کی جگہہ آپ کہاں سے پر تو آنیے۔ لیکن میں پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ اس میں بھی غلطی پر ہیں جیسا کہ لالہ پدم چند جی سبھاسد پروپکارنی سبھا کے پتر سے جو شروع سے اس باغ کے چارج میں ہیں ظاہر ہے۔ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ سوامی جی کی بھسم زمین کے اوپر ہی پڑی ہے۔ یا کچھہ نیچے دفن ہے اور کیا اُس کے اوپر کی زمین کے میلا حالت میں پڑے رہنے سے سوامی جی کے آتما کو کچھہ رنج پہونچتا ہے۔ کیا سوامی جی کی بھسم میں بھی کچھہ ودیشش گن ہیں۔ یاد رہے کہ سمارک چنہ بنانے کے کوئی برخلاف نہیں۔ لیکن بھسم پر پوجا ہیہ درشٹی رکھنے کے برخلاف ہیں ۔ اس کے بعد آپ ایک عجیب سوال کرتے ہیں کہ آریہ سماج اجمیر اُن دنوں برائے نام کیوں تھا۔ کیا خوب۔ کیا ہر ایک سوسائٹی شروع سے ہی سرسبزی کی حالت میں ہوتی ہے۔ ان دنوں میں کم آدمی تھے سماج نیا تھا۔ اس لئے برائے نام تھا۔ اب رہا آپ کا یہہ لکھنا کہ آپ تو اُن دنوں بھی آریہ سماج اجمیر کے رکن اعظم تھے۔ بالکل غلط ہے۔ بندہ نے سماج میں سوامی جی کی وفات کے قریب چھہ ماہ بعد جانا آنا شروع کیا تھا۔ اور جس سمے کا آپ ذکر کرتے ہیں اس سمے ایک سادھارن سبھاسد تھا۔ شوک کہ آپ کو ایک بات کے لئے کتنی بناوٹیں کرنی پڑیں اور خلاف واقع باتیں لکھنی پڑیں۔ آپ نجیب ناراض تو بہت ہوتے ہوں گے۔ لیکن جب آپنے اجمیر سماج پر ناجائز حملے کئے تو لوگوں کو مغالطہ سے بچانا اپنا فرض سمجھا۔

راگ دویش کو ہردیہ سے دور کیجئے اور مجھکو اپنا پورب وت متر سمجھئے۔ اگرچہ میں آپکے ماتس وشنیک خیالات کے برخلاف ہوں۔ لیکن آپکی ذات کے نہیں ۔

آپکا پورانا متر

(رام بلاس)

پرنامی مت

آج کل قصبہ کمالیہ ضلع منٹگمری میں بعض پرنامی منترگن خودغرض جو اپنے تئیں مومن ہونیکا دعوی رکھتے ہیں آریہ سماج اور کیا پاٹھ شالا کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ بلکہ بیدار آریہ پرشوں نے بہمہ دیگر چندہ بہادر پرشوں کے لطف فیس پر مدرسہ بھی کھولا ہوا ہے اور آمدنی وظیفت سے آریہ پاٹھی مِن کیا پاٹھ شالا کے لئے بھی دیا گیا ہے۔ لیکن وظیفت ٹوٹ جانے سے وہ خودغرض لوگ ال ہال مچا رہے ہیں۔ سچ پوچھو تو ایک طرف سے اُنکے پیٹ پر ٹانگ لگی ہے۔ اس رنج سے پہلے بھی خودغرضوں نے پیرو ہان آریہ سماج کی تحصیلدار صاحب پرگنہ ہتک کرائی۔ گو وہ معاملہ طول پکڑ جاتا۔ مگر کسی وجہ سے رفع دفع ہوگیا۔ ورنہ خودغرضی کی ساری کلی کھل جاتی۔ باوجودیکہ آریہ پرشوں نے دھرم کے کام کے لئے بیڑا اوٹھایا ہوا ہے۔ مگر خودغرض لوگ آریہ سماج کی بیخ کنی کے لئے تیار ہیں۔ گرسنہ ہیں اپنا سکہ ناجائز بٹھانا چاہتے ہیں۔ اور یہ نہیں جانتے کہ جہاں آریہ سماج کا جھنڈا اکھڑا ہوگا۔ وہاں سے دوسرے مت متانتر والوں کو بھاگنا پڑیگا۔ چنانچہ چند شخصوں نے برائے نام آریہ سماج میں داخل ہوکر آریہ سماج کی کایا کو پلٹنا چاہا۔ اور اُس مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے پودا کو جنہوں نے اپنے ہاڑ برہمچریہ سے خون سینچکر لگایا تھا اُکھاڑنا چاہا۔ پرنتو وے اس معاملہ میں ناکامیاب ہوکر خود آریہ سماج کی نظر سے گر گئے۔ خصوصاً وہ صاحب جس نے آریہ سماج کے نام پر الیف بھی ارپن کردی تھی۔ مگر خوب مزے سے گوشت اور انڈے کھاتے رہے بلکہ لوگوں میں بھی خفیہ طور پر پرچار کرانے لگے جن کے لئے شرم کا مقام ہے بلکہ اس جینے سے ڈوب مرنا بہتر ہے اور افسوس اُن آریہ پرشوں پر جو کہ ایسے منش کو جلسوں میں بیٹھنے والوں کا راہنما تے ہیں بلکہ ایسے شخص کو اُن چڑیوں اور انڈے کے چھلکوں کا ہار ڈالنا چاہیئے جو کہ وہ کھاتے ہیں۔ تاکہ پھولوں کی بجائے بوگند ہٹ اُن کے جسم سے لگ کر بدبو نہ پھیلا دے۔ ایسا ہی بہت پرنامی جو اپنے دھرم سے گر کر ستریوں سے بھوگ کرتے اور مردہ مانس آدمی کھاتے پیتے ہیں۔ خصوصاً کئی ایک مہنت جن بھی جو بیوگان کو مندروں میں لئے بیٹھے ہیں۔ کیا ایسے لوگ اُس مہرشی کی پرچنڈ اگنی کو بجھا سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسے منش خود ایک دن ملیامیٹ ہوجاویں گے۔ نہایت شوک کا مقام ہے کہ خودغرض پرنامی آریہ سماج کی ناحق مخالفت کرتے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے۔ کیا ایسے لوگ دھارمک کہلا سکتے ہیں جن کی مذہبی کتاب میں قرآن کا ترجمہ ملا ہوا ہے۔ اور لوگوں میں اپنے تئیں ویشنو مت کہلا کر سری کرشن جی کے پوجاری مشہور ہوتے ہیں۔ کیا یہ دھوکہ خالی از حکمت نہیں۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے چند چوپائی ہائے از کل جمع سروپ آپ کی پیش نظر کرتا ہوں۔ ہاں اگر کسی پرنامی کو تسلی نہ آوے تو کسی مولوی کو بلا کر قرآن سے مقابلہ کرلیں تاکہ پوری تصدیق ہوجاوے اور کوئی مورکھ آدمی ہوگا جو ایسے مذہب کی ذاتی واقفی پیدا کرکے کنارہ کشی نہ کرے۔ بھائیو! ایسی کتابوں پر سرتیت کرنا بعید از عقل ہے۔ اول تو پرنامی سری پران ناتھ کو امام مہدی کا اوتار مانتے ہیں کیا پرنامی اس امر کو قرآن یا کسی اور معتبر گرنتھ سے ثابت کرسکتے ہیں یا کوئی دانا پرش کہہ سکتا ہے بلکہ سوائے پرنامیوں کے دوسرا شخص اس مذہب کو بھی نہیں جانتا نام تو ایک طرف رہا۔ کیا خوشی کی بات تھی اگر پرنامی گوروا اپنی شکم پوری کا لالچ اور ہٹ دھرمی کو چھوڑکر عام لوگوں کو کل جمع سروپ سناتے تو یقین کامل تھا کہ کوئی غیر شخص اس مت کو قبول نہ کرتا بلکہ وہ پرنامی جو کبیر کے فقیر چلے آتے ہیں فوراً چھوڑکر ویدک دھرم کی خوبیوں کو دیکھکر آریہ سماج کی شرن میں آتے۔

(چوپائی)

سیپارے چوبیسوں۔ بڑی صاحبی دجال۔ پہونچو دریا وجنگل چلے تاان کے فرقے نہریں مثال۔ (۱) جو لکھا اول طالع جینے۔ سوئی ڈنی سے ہوئے۔ اور بات فرمائے بناں۔ کیوں کرے کوئی۔ (۲) کہے یاجوج ماجوج۔ ظاہر ہوسی آخر۔ کھائے جاسی سب شے کوں۔ ایسا ہوسی وقت فجر (۳) دیوال کہی ہشت دہات کی۔ چاپئی یاجوج ماجوج دریم۔ بیچھے۔ ہے جیسے کاغذ۔ صبح دیکھے تیوں ہے قائم۔ (۴) سوتم اجہوں نہ سمجھے۔ میں کر لکھا محمد معشوق۔ ایہہ سخن سن تم مومنوں۔ ہائے ہائے ہوئے نہیں ٹوک ٹوک (۵) بشری ملکی حقی۔ لکھی ایہہ محمد تین صورت۔ ایک اول دو آخر۔ سو واسطے تم اُمت۔ (۶) بندگی مجازی اور حقیقی۔ ایہہ جو کہی خدایاں دو۔ ایک فرض دوجہا عشق۔ کیوں نہ دیکھیا بیورا سوئے۔ (۷) ایہہ جو فرض مجازی بندگی۔ پہنچے ناسوت حق سے دور۔ ہوئے معشوق بندگی عرش میں۔ کہے لقا حق حضور۔ (۸) دوست کہے حق کے۔ تن میں سنیو پادشاہ۔ بادشاہ کون ہوئے بناں معشوق۔ دیکھو اسم قرآن خلاصہ۔ (۹) اول دوستی حق کی۔ لکھی ماہیں فرمان۔ پیچھے دوستی بندن کی۔ کیوں کری نہ پہچان۔ (۱۰) ایہہ جو اولاد آدم کی۔ سب پوجت ہے ہوا۔ سو ظاہر لکھیا فرمان میں۔ کیا تم پایا نہ خلاصہ۔ (۱۱) ایہہ جو دنیا کھیل کبوتر۔ تت ہے کلف دل پر۔ پاویں نہ حقیقت کلام اللہ کی۔ کوئی کھولے نہ لدنی بغیر (۱۲) ایہہ سخن حقیقی اول کہے۔ عرش میں محمد کوں۔ کیتک ظاہر کچھ وباقی۔ کچھہ نہ کھولن موں۔ (۱۳) سخن شرع کے کرائے ظاہر۔ کچھہ رکھے لقا باطن۔ موند رکھیا دوار معرفت۔ واسطے پہچان عرش روشن (۱۴) راہ دکھائی توحید کی۔ محمد چڑھہ اوتر۔ سو آئے تمہارے واسطے۔ کیوں نہ دیکھو شعور کر۔ (۱۵) اول سے بیچ اب لگ۔ طرف نہ پائی لقا کی۔ محمد اپنا ہے بولیا۔ جا نوں عیسیٰ پاوے شاہدی۔ (۱۶) سو دئیں روح اللہ شاہدی دوجی شاہدی آپ دیئی۔ یوں کرے آیا میں ظاہر جیوں سب میں روشن بہئے۔ (۱۷) لئی عیسیٰ محمد کی شاہدی۔ ظاہر کیا امام جن ہادی روشن۔ کری خلوت ظاہر تمام۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(۱۸) جو سمجھا پاپ ہم دھام کی۔ سوئی جانے سب کو تول۔ شام شاہ ابن بچھو بھانتہ کو۔ سب سمجھیاں بے تول۔ (۱۹) نوربرہ شمن ال دھام کو۔ سو کوئی نہ جانے ہم بن۔ ایہہ روشنی سوئی جانیں۔ جن سر دھام وطن (۲۰) عشق ایمان دہنی کو۔ اور جوس جاگرت پہچان۔ تولے دہنی دین دھام کا۔ بھول کہے قرآن نشان (۲۱) لکھا ہے قرآن میں۔ جیہہ گروہ باطن۔ پوچھے باطن جانیں۔ ایہہ دھام سمجھیاں لچھن۔ (۲۲) یہی لکھا ہے قرآن میں۔ گروہ کے صحبت کری جوئی۔ نج باوہ جاگرت لے کے۔ دہنی پہچان سوئی۔ (۲۳) زبان کہے گروہ شاہدی دلیسی کارن پیغمبر۔ سب کہہ سی محمد کا دیکھا۔ تب کفر توڑسی منکر (۲۴) گروہ موافق سردار چاہئے۔ جیسا کہا رسول۔ کھینچ لیوے دل سب کا۔ سب پر ہوئے سنکول (۲۵) لے ساکھ دہنی فرمان کی۔ کہے مہامت پکار پکار۔ سمجھ سکو سو سمجھیو۔ یار یار سردار (۲۶) پس اب پرنامی گورو تم اوپر کی چوپائی ہائے سے خود نتیجہ نکال سکتے ہو کہ سری کرشن جی اور محمد صاحب اور سری پران ناتھ کے آپس میں کس طرح میل جول ہو سکتا ہے۔ حالانکہ سری کرشن جی کے زمانہ کو پانچ ہزار برس سے زیادہ اور محمد صاحب کے زمانہ کو تیرہ سو برس سے زیادہ۔ اور سری پران ناتھ کے زمانہ کو تین سو برس تخمیناً گذرتے ہیں۔ پھر نہ تو یہہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ کل جمع سروپ میں قرآن کی ملاوٹ کہاں سے آ گئی۔ کیا اس کو دوسرا قرآن اور دوسرا محمد صاحب سمجھنا چاہئے۔ لیکن یہہ بات کداچت بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہہ ساری باتیں اُس قرآن سے ملتی جُلتی ہیں جس کے اہل اسلام معتقد ہیں۔ اگر کوئی اور معاملہ ہے تو عام لوگوں میں ظاہر کرو۔ کیونکہ دہرم کے معاملہ میں نرلے ہونا اُچت ہے۔ ورنہ آپ کو ایک مصنوعی پرمیشور کو بھوگ لگاتے لگاتے بہت سمے بیت گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے پرمیشور کو کہیں بدہضمی بھی نہ ہو جاوے۔ حالانکہ یہہ امر ظاہر ہے کہ یہہ بھوگ لگانے کے بہانے اپنے پیٹ کے دھندے ہیں۔ اور اس کتاب کو جس میں قرآن کا ترجمہ ہے کوٹھڑی میں بند کر کے رکھ چھوڑو۔ کیونکہ اس وقت جہالت کا زمانہ نہیں ہے۔ اب تو روشنی کا وقت آ گیا ہے۔ اور وید روپی سورج چڑھا ہوا ہے اُس کے سامنے تمہارا چراغ کچھ حضر نہیں رکھتا۔ بلکہ مفت میں وقت کو ضائع کرتا ہے اور عمر کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ اس لئے کسی دانا کا کہنا درست ہے کہ جو کام آج کرنا ہو اُس کو کل پر مت ڈالو۔ اس لئے اب کرپا کر کے آرش گرنتھوں کو خود پڑھو اور سُنا ؤ۔ اور اگر کوئی سنشے اُتپن ہو وے تو دریافت کیجئے اور ہمارے بھائیوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرو۔ مگر بھائیو ایسے گورو دوسرے کو کب راہ راست بتا سکتے ہیں۔ بقول سعدی چھا او کہ خود گم است کرا رہبری کند۔ البتہ لوگوں کو بھوگ لگانے کی ضرور ہدایت کریں گے۔ اور کوئی نیا طریقہ ایجاد کریں گے۔ بقول کسے۔ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔ کبوتر با کبوتر باز با باز۔ مگر سچ تو یہہ ہے کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنا پڑھانا تمہارا دہرم نہیں اور نہ اسپر ہمارے وہ بھائی جو نام کے ہندو بنے ہوئے ہیں۔ کداپی شردھا کر سکتے ہیں۔ بلکہ ایسی کتابوں کے پڑھنے سے جلدی اپنے دہرم سے پتت ہوتا ہے اور دین محمدی اختیار کرنا ہے۔ ہائے افسوس کہ شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر جنہوں نے اس مت کی اصلیت میں بہت تلاش کی۔ پرنتو ناکامیاب رہے اگر آج وہ زندہ ہوتے تو نشچے تھا کہ ضرور ایک دو کتابیں اس مت کی بابت تصنیف کرتے۔ مگر خیر جو کچھ کہ تھوڑا بہت اس مت کا پتہ لگا ہے۔ یہہ بھی اُن کی کمائی کا صلہ ہے۔ خصوصاً اُن اُپدیشک صاحبان کو جو کہ لیکھرام میموریل فنڈ سے تنخواہ پاتے ہیں۔ ایسے متوں کی طرف اُن کی توجہ ضرور ہونی چاہئے جو کہ اُن کا اصلی مشن ہے۔ اب میں اس مضمون کو اس منتر پر جو کسی پرنامی گورو کا بنایا ہوا ہے۔ ختم کرتا ہوں ۔ آیت الکرسی والقرآن۔ آگے پیچھے نبی حمایت۔ لوہے کے کوٹھے تانبے کے کواڑ۔ جا نہیں بیٹھے آپ محمد اکوار۔ کیہڑا کاٹا چور چکار۔ بھوت بتال جو کوئی آوے تو وہاں ہی محمد صاحب کے تخت کی ؛ اب یہہ منتر بالکل غلط معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں کچھ بھی تاثیر ہوتی تو جسقدر چوریاں پرنامیوں کے ہاں ہوئی ہیں کبھی نہ ہوتیں خصوصاً پرنامیوں کے مہنت گدی نشین کے ہاں سے بمقام کلانانسی بھی چوری ہو گئی۔ محض یہہ جاہل عورتوں کو خوش کرنے اور اپنے ٹکے سیدھے کرنے کے لئے ہے۔ ہے پرنامین ایسی سوباٹی کے ہرروز کوشش کرنا کہ اپنی غلط فہمی کو دور کر کے راہ راست پر چلیں اور ایک سچا آنند جوتی سروپ کی شرن میں آ دیں اور آپس میں پریم اور پریتی سے مل کر کام کریں تاکہ ایک سچے دہرم کی اُنتی ہو ؛

نوشتہ جھنڈا رام عرضی نویس
آپ کا سیوک
درجہ اول حال مقیم لائل پور

زنانہ ڈاکٹر کی ضرورت

یہہ ضرورت کسی بشر سے پوشیدہ نہیں کہ شدید امراض میں عورتوں کی صحت یا زندگی کس خطرہ کی حالت میں ہوتی ہے بعض بیماریاں ایسی ہیں کہ معالج کو جب تک کہ بغیر تشخیص کرنا محال ہے۔ جیسا کہ امراض معدہ کے متعلق زبان کا دیکھنا۔ موضع درد کو دبا کر مریضہ سے سوالات کرنا۔ امراض سینہ۔ جگر وغیرہ کا باہر سے ٹٹول کر جانچنا۔ تولد غیر طبعی میں زندہ بچہ جننا یا مُردہ جننے کو عمل جراحی سے نکالنا۔ پھر مستورات ان طبی معائنوں پر موت کو ترجیح دیکر صاف کہہ دیتی ہیں کہ "یہہ بے پردگی گوارا نہیں موت آخر ایک دن آنی ہے۔ آج مریں یا کل" بدیں لحاظ ازحد پر واجب ہے کہ مستورات کو بھی طبی معالجہ کا دین و دعا لیکہ اس روشنی کے زمانہ میں بے زبان صورلیفیوں کا بھی ڈاکٹری علاج ہوتا ہے۔ بس

مناسب ہے کہ فرقہ اناث میں سے ڈاکٹریوں اور ہوں ہی اپنے شہر سے جن کو قدرتی طور پر اپنی ہم شہر مستورات سے دلی محبت اور ہمدردی ہو۔ اس ضرورت کو عام باشندگان شہر جالندھر سوچ سمجھ کر خواندہ لڑکیوں کے انتخاب سے پورا کر سکتے ہیں۔ ایک اہل ہنود اور ایک اہل اسلام میں سے۔ گو اس انتخاب میں بڑی بھاری روک یہ ہوگی کہ لڑکیوں کے والدین لاہور زنانہ میڈیکل سکول میں بھیجنے کو مشکل رضامند ہوں گے۔ اس کے لئے ہر ایک فریق کے بزرگوں کو نصیحت فہمائش اور زنانہ سکول کی حفاظت نگرانی اور پردہ داری بالتفصیل بیان کر دینا لڑکیوں کے والدین کو باعث اطمینان ہوگا۔ گو بہت مرتبہ کہنے سننے سے ہو۔ انتخاب کے بارے میں لالہ دیوراج صاحب مہتمم کنیا مہا ودیالہ و پاٹھ شالہ جالندھر اور جناب مس منٹر صاحبہ انسپکٹرس مدارس زنانہ جالندھر سے امداد لینی چاہئے۔ انتخاب شدہ طلبہ کے لئے دو وظیفے دس دس روپیہ ماہوار کی ضرورت ہوگی۔ جو اتنے بڑے شہر کے مقابل کچھ حقیقت نہیں۔ بذریعہ چندہ وصول ہو سکتے ہیں۔ چندہ کی مقدار دو روپیہ ماہوار سے زیادہ اور ۸ ماہوار سے کم نہ ہو۔ تاکہ یہی دو سے چند صاحبان فضل و کرم ہیں فراہمی چندہ محدود رہے۔ شہر کے معززین ایک کمیٹی قائم کریں جس میں چار یا پانچ ممبر ہر فریق کے شامل ہو کر اس ضرورت کے متعلق گفتگو کریں۔ جب سب امور طے ہو جاویں تو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور پیش کر کے لوکل اور میونسپل خزانہ سے بھی امداد کے طالب ہوں اور پرنسپل صاحب میڈیکل کالج لاہور سے خط و کتابت کریں۔ تاکہ آئندہ سیشن کے موقع پر منتخب شدہ طلبہ کالج میں داخل ہو جاویں۔

یہ پہلا مضمون ہے کہ لوکل اخبارات اسکی اشاعت میں دریغ نہ فرماویں۔ علاوہ ازیں اپنی رائے کے جو کوئی موافق یا مخالف لکھے وہ بھی مشتہر کرنی چاہئے تاکہ چندے بہ سلسلہ جاری رکھ کر پختہ تجویز ہو جاوے

راقم اپنے خیالات کا اظہار متواتر کرتا رہے گا۔

الراقم { ڈاکٹر غلام حسین صوبہ دار میجر۔
۲۹ جون ۱۹۰۹ء جالندھر شہر۔

آریہ برادری

آج کل کئی مہاشے اس گڑھے وشے کو چھیڑ رہے ہیں۔ سمبھو ہے کہ پہلی اُچت وانوچت پڑے۔ میری پوپ والی رائے میں انوچت سا پرتیت ہوتا ہے۔

پرتھم۔ ایک مہاشے نے فصل کے بگڑنے کا درشٹانت دیکر اُس کے سدھار پر دھیریہ بندھایا ہے۔ فصل "برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر" بگڑ گئے۔ ویدک نہیں رہے۔ مگر سب سے زیادہ کون بگڑے کہ جس میں اب سدھار کا کوئی انش نہیں رہا۔ سر دھنتو یہ ہے۔ کہ نمبرا برہمن بگڑ گئے۔ ناش ہو گیا۔ مَیں بڑھتی ہی میں ایسے بہت سے انشوں میں وردودھ ہوں۔ مہا بھارت کے بعد یہ پرکھیات جات ہمیشہ "برہم دیپک" پیدا کرتی رہی ہے۔ سری ۱۰۸ سوامی ورجانند جی اور ہماری سوامی دیانند جی جو ویدوں کے پیارے "پاگل" بدوی سے پکارے جاتے تھے۔ اور جیسا انہوں نے نردرشن دکھلایا ویسا آج تک تینوں ورنوں میں سے اپنا اپنا کاریہ کرنے کی کسی کو سامرتھیہ تک نہ ہوئی نہ اصلی کشتری نہ اصلی ویش نہ شودر۔ پھر میں نہیں کہہ سکتا کہ فصل ایک کو تمامت ہی ناش ہیں ملا کر نئی روشنی سے نئی ورن ویوستھا قائم ہو۔ اور ویدوں کو پیار کرتے چلے آئے ہیں وہ بھی اوپروکت صاحب کو نئی آئین کے مطابق کیا مانیں۔ پرشن۔ کیا وہ ویدوں کو ایسا ہی مانتے ہیں جیسا آریہ لوک۔ اوتر۔ نہیں۔ لکھنؤ سُنی اور شیعہ کے سدرش۔ پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک کے سدرش۔ ارتھات ویدوں پر دونوں کا وشواس ہے اور صاحب بہادر کو اُن سے کیا غرض مسلمان بھی مسلمان کر کے نئے کو نو مسلم کی بدوی دیکر حقیر گنتے ہیں اور انگریزوں میں تو پرتکش ہی بھید ہے یورپین۔ یوریشین۔ کرسچین۔ اینڈ کرسچین۔ علاوہ اس کے منو کا وہ ادھیائے جو ورنوں کی ویوستھا کرتا ہے۔ دیکھنا ضروری ہے۔ بلکہ نہیں اس کا ہی انوکرن کرنا واجب ہے۔

پنجم۔ انت میں میری پرارتھنا ہے کہ آریہ سماج میں جو برہمن ہیں غریب یا امیر۔ اُن سے اس وشے کی شرط کیجاوے کہ وے اپنے آپ اور اپنی سنتانوں کو برہمن بنا دیں گے۔ نہیں نہیں برہمن کرم کرا دیں گے۔ اور آریہ سماج اُن کی پوری مدد کرے گا۔ یہی حال کشتری۔ ویش اور شودر کی اولاد کے ساتھ اقرار نامہ مکت ہوں اور جو جو انہیں درجہ چڑھانے اُتارنے لائق ہوں اُن کی ترقی و تنزلی کی جاوے۔ آپکا کاریہ بہت اچھا ہوگا۔ وردودھ بھی بہت نام ماتر کا ہوگا۔ پرائشچت کئے ہوؤں کا درجہ

"उत शूद्रे उत आर्ये"

دوم۔ عیسائی مسلمان۔ اور سب پنچ آکر سروانش میں شُدھ نہ ہوں گے۔ بہت سے آبدست نہیں لیتے اور بہت سے پاخانہ والے لوٹے سے ہی پانی پی لیتے ہیں اور جب یہ زبان کے مزے پر آویں گے بیماری کا بہانہ بنا کر گوشت شراب گڑپ کریں گے۔ تب آریہ بھی برہمو سماجیوں کی طرح الگ ہو کر پچھتاویں گے۔

سوئم۔ جب آپ الگ ہو جاویں گے تب برہمو سماجیوں کی طرح آپ کا شاستر ارتھ بھی ڈھیلا پڑ جاوے گا۔ نہیں نہیں اب آپ کے آریہ سماج میں نہ ہوتے پر بھی ڈھیلا پڑ رہا ہے۔ جتنی مخالفت پوپ جب کرتے تھے اب کیول سبھا میں آتی جاتی ہے۔

چہارم۔ آریہ سماج۔ نہیں نہیں ویدگُن کرم انوسار ورن ویوستھا مانتا ہے تو ایک ساتھ ہی ایسی ڈھیلی اسے کب کریگا۔ کہ سیکس ہیولر کو برہمن بنا وے اور اسیطرح اوروں کو اور ورنوں میں جانے دے۔ برخلاف اس کے کہ جو مہابھارت سے اب تک سنسکرت ودیا کو پڑھتے۔ ارتھات شودروں میں بھرتی ہو کر Double or Single ترقی پاوے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہ کہ بلا سوچی ہوئی پنجابی گڑبڑ ادھیائے الزسارہ مجھے آشا ہے کہ ایڈیٹر صاحب بھی اس پر اپنی نسپکشا کا نوٹ دیں گے ۔

آپ کا سیوک
دولت رام شرما از بڑوٹ (میرٹھ)

ضروری پرشن

سوال نمبر ۱

آریہ سماج کا یہہ مستند اور سیپت سدھانت ہے کہ وید سوتہ پرمان اور دیگر رشی کرت گرنتھ پرتہ پرمان ہیں ۔ اور ساتھ ہی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے یہہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ ویدوں کے سوائے منوسمرتی وغیرہ دیگر رشی کرت گرنتھوں میں رشی مریادا بھنگ ہونے کے کارن کم و بیش پرکشپت باتیں بھی ملائی گئی ہیں ۔ جن کی نسبت مہرشی نے یہہ کسوٹی بتلائی ہے کہ جس پُستک میں کوئی بات وید وردھ پائی جاوے تو اُس کو بِش یکت بھوجن کے سمان سمجھکر تیاگ دینا چاہئے ۔ لیکن جن رشی کرت پستکوں میں بہت تھوڑی ملاوٹ معلوم ہوئی اُن میں سے حرف وید انکول اور اُپیوگی باتوں کو سوامی جی مہاراج نے اپنی تصانیف میں اکثر جگہہ بطور پرمان کے پیش کیا ہے ۔ جس سے یہہ نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ جملہ رشی کرت پُستکوں میں سے پرکشپت باتوں کو نکال کر صرف وید انکول سدھانتوں کو طبع کرانا اور شایع کرنا چاہئے ۔ اب جو ساماجک پُرش منوسمرتی وغیرہ سنسکرت گرنتھوں کو بلا شدہ کئے اصلی اور ستّت شکل میں چھاپ کر پبلک میں پرچار کر رہے ہیں تو کیا اُن کا یہہ کرم سوامی جی مہاراج کے مندرجہ بالا منتویہ کے برخلاف نہیں ہے اور کیا پبلک میں ستّت پُستکوں کا پرچار کرنا بِش یکت بھوجن دینے کے سمان نہیں ہے ؟ اگر یہہ کہا جاوے کہ پبلک ان کی مطالعہ سے خود نشچے کر لیگی کہ کونسا شلوک پرکشپت ہے اور کونسا اصلی ۔ تو میرے خیال میں جبکہ آج کل سنسکرت کے بڑے بڑے ودوان پُورانک پنڈت جملہ رشی کرت اور نوین سنسکرت پُستکوں کو اصلی اور ٹھیک مانتے ہیں اور دیگر عوام الناس میں اِس قدر لیاقت نہیں ہے کہ اِن پُستکوں کے ہر ایک شلوک وغیرہ کی کسی کسوٹی کے ذریعہ پڑتال کر سکے ۔ تو یہہ کب امید ہو سکتی ہے کہ ہر ایک شخص اصلی اور پرکشپت میں اپنے لیے خود تمیز کر سکے گا ۔ اور اگر یہہ کہا جاوے کہ اگر آریہ ساماجک پُرش پرکشپت باتوں کو نکالکر اصلی اور وید انکول باتوں کو طبع کرا کر شایع کریں گے تو عوام الناس میں وہ پُستک قبول عام نہ ہوگی ۔ تو میرے خیال میں آریہ سماج کا کام عوام الناس کی قبولیت حاصل کرنے کی خاطر اویدک باتوں کے پرچار کرنے کے لئے ادویت ہو جانا نہیں ہے بلکہ سچے اور وید انکول سدّھانتوں کا پرچار کرنا ہے ۔ اگر سوامی جی مہاراج اس خیال کی پرواہ کرتے ۔ کہ "سائن بھاشیہ کے مقابلہ میں ہمارے بھاشیہ کو بہت کم لوگ خریدیں گے" تو وہ اپنے امولیہ بھاشیہ سے ہم لوگوں کو کبھی فیضیاب نہ کرتے ۔ مگر مہرشی نے اس خیال کو بہت ہی تچھہ سمجھکر اس کی بالکل پرواہ نہ کی ۔ اور وید بھاشیہ کو فوراً شروع کر دیا ۔ کیونکہ اُن کو کامل نشچے تھا کہ ست کی آخر کار ہمیشہ جے ہوتی ہے اور اسی اصول کے مطابق اگر آج اُس کے خریدار کم ہوں گے تو کچھہ عرصہ بعد جب موجودہ وید وردھ بھاشیوں کی حقیقت سے لوگ بخوبی آگاہ ہو جاویں گے اور اُس وقت اُن کے بھاشیہ کو لوگ ضرور دل و جان سے پسند کریں گے ۔

سوال نمبر ۲ ۔ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی سچی یادگار کیا ہے ؟ آیا اُن کے بنائے ہوئے وید بھاشیہ اور ان کی قایم کی ہوئی آریہ سماجیں مہرشی کی سچی یادگار ہیں ۔ یا دیگر اشخاص کے عارضی اور مصنوعی طور پر قایم کئے ہوئے دیانند کالج ۔ دیانند میڈیکل ہال ۔ دیانند واٹج ۔ دیانند سوپ وغیرہ ؟ اگر یہہ مصنوعی کالج ۔ ہال ۔ واچ وغیرہ آج یا کچھہ عرصہ بعد بند ہو جاویں یا ٹوٹ جاویں تو اُن کے ٹوٹ جانے سے کیا مہرشی کی سچی یادگار نشٹ ہو سکتی ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ اور اگر یہہ کہا جاوے کہ یہہ کالج ۔ ہال ۔ واچ وغیرہ مہرشی کے پاک اُدیش کو پورن کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں ۔ تو یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان کالجوں میں مہرشی کے بنائے ہوئے وید بھاشیہ پڑھائے جاتے ہیں ؟ کیا میڈیکل ہال میں مہرشی کی بتلائی ہوئی آیوروید کی اوشدھیاں فروخت ہوتی ہیں ۔ کیا واچ اور سوپ وغیرہ مہرشی کی ہدایت اور ارشاد کے بموجب تیار کی گئی ہیں ؟ یقیناً ان سب کا جواب نفی میں ملے گا ۔ تو یہہ سوال قدرتاً پیدا ہوتا ہے کہ یہہ اشیا اور اشتہار وغیرہ پھر مہرشی کے اُدیش کو کس طرح پورا کر سکتے ہیں ؟ اور اُن کے شروع میں دیانند شبد لگانے سے کیا اُن لوگوں کا صرف یہہ مقصد نہیں ہے کہ جس طرح پورانک لوگ مندروں کے شروع میں رام کرشن ۔ مہیش وغیرہ لگا کر عام لوگوں کا دھن ہرتے ہیں ۔ اسی طرح دیانند پر یہ شبد کے یوگ سے عام انگریزی خواں لوگوں کو آکرشت کر کے اُن کا دھن ہرا جاوے ۔ اور وہ دھن شیکسپیئر کے ناول وغیرہ پڑھانے اور انگریزی ادویات کے فروخت کرنے میں صرف کیا جاوے ؟

سوال نمبر ۳ ۔ کرنال میں حال ہی میں ایک اگروال ویش نے اپنی لڑکی کا بواہ ایک ہم گوتر ور کے ساتھ کیا ہے ۔ یعنی مرتبہ ضم پتریاں ملائی گئیں اور سنسکار کے وقت اکثر مرتبہ گوتر کی گردان کی گئی ۔ مگر پروہتان اور لڑکی و لڑکے والوں نے دیدہ و دانستہ اس امر کو ظاہر نہیں ہونے دیا ۔ بعد سنسکار بذریعہ پنچایت اب اس امر پر وچار ہو رہا ہے ۔ پنچوں سے بیوستھا لیجاوے گی ۔ کہ اب کیا کرنا چاہئے ۔ یہہ تو بھلا پورانک بیوستھا ہوگی ۔ مگر میں یہہ دریافت کرتا ہوں کہ کوئی مہاشے معہ پرمان شاستر یہہ اطلاع بخشیں کہ بموجب ویدک دھرم اس معاملہ میں کیا کرنا لازم ہے ؟

آپ کا سیوک
(بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

تتمہ مضمون (نمبر اول)

...یا حیوانی دودھ انسان کیلئے قدرتی خوراک ہے،

(گذشتہ اشاعت سے آگے۔)

...) جو دن ہر روز یجروید پڑھے گھی اور جل سے
...تاؤں (دیوتاؤں) کا اور گھی اور مدھ سے پتروں
...ترپن کرے۔
...) سام وید کے پڑھنے والے سوم رس اور گھی سے
...تاؤں (دیوتاؤں) اور ایضاً۔ ایضاً......
...) اتھروید کے پڑھنے والے بید سے دیوتاؤں
...والوں) ایضاً...... ایضاً......

...ابھکش ابھکش وشے میں یاگولک سمرتی ادھیائے اول
...۱۷۰ میں یوں آیا ہے۔ " بروہانی ہوئی (حاملہ)
...ایک وقت دودھ دینے والی۔ جس کو بچہ جنے ہوئے
...روز نہ گذرے ہوں۔ ایسی گائے۔ اونٹ ایک
...والے چارپائے (گھوڑی۔ گدھی) عورت وجنگلی
...یہ وبھیڑ ان سبھوں کا دودھ نہ پیوے۔
...روایت منوسمرتی کے ادھیائے ۱۲ اشلوک ۵
...یہ بہت کچھ مطابقت رکھتی ہے۔

...نشہ ہی کرنے اور برت رکھنے کے باب میں یاگولک
...راج ادھیائے ۳ شلوک ۳۱۸ میں فرماتے ہیں۔
...دودھ گھی اور پانی ان ہر سہ کو تپا کر ایک ایک
...روز اور چوتھے دن شدہ اُپاس کرے تو وہ
...کرچھہ برت کہلاتا ہے۔
...ادھیائے ۳ شلوک ۳۲۱
...دودھ پی کر اکیس دن تک رہے تو کرچھہ برت
...برت کہلاتا ہے۔ آگے شلوک ۳۲۸ میں کرچھہ
...کے فوائد بتلائے ہیں۔
...یعنی اہم کی کامنا سے بہت سا دودھ دان ہو کر کرچھہ

برت کرتا ہے اُس کو لکشمی وغیرہ بڑی دولت ہوتی ہے جس طرح راجسو وغیرہ بڑے بڑے یگیوں کا پھل ہوتا ہے۔

(۵) اسی ادھیائے کے شلوک ۳۰۲ میں برہمن کے مار ڈالنے کا کفارہ بتلایا ہے۔ یعنی " برہمن کو مار ڈالنے والے کا رہسیہ برت یہ ہے کہ تین دن اپاس کر کے پانی کے اندر اگھمرشن منتر تین بار جپے اور دودھ دینے والی گئو برہمن کو دان کرے تو شدہ ہوتا ہے۔

مفصلہ بالا سمرتیوں کے چند حوالوں اور اقتباسوں سے ناظرین قیاس کر سکتے ہیں کہ نارد سمرتی۔ پراشر سمرتی اور دیگر سمرتیاں بھی جہاں بھکش ابھکش وشے میں ہدایات کرتی ہیں وہ دودھ کی کہیں ممانعت نہیں بتلاتیں۔

ہم ویدک گرنتھوں کے حوالوں کو اسی مضمون کے نمبر ۲ میں درج کریں گے ہم نے بہت مختصر طور پر ناظرین کی آگہی اور تشفی کے لئے ثابت کر دیا ہے۔ کہ شرتی (وید) اور سمرتی کہیں بھی دودھ کی استعمال کی سپشٹ طور پر ممانعت نہیں کرتیں۔ بلکہ اُس کے استعمال کے لئے زوردار الفاظ میں تاکید کیگئی ہے۔

تیسری کسوٹی سچائی کے پرکھنے کے لئے سداچاری پُرشوں کی سنگت یعنی آپت پُرشوں کی عملی زندگی ہوا کرتی ہے۔ ہم گذشتہ اشاعت میں زمانہ حال کے فاضل رشی اور پورن یوگی سوامی دیانند سرسوتی کے پاک جیون۔ اُن کی تصنیفات اُن کی عملی زندگی سے مجمل طور پر دکھلا چکے ہیں کہ وہ دودھ کا استعمال بُرا نہیں سمجھتے تھے۔ ایسا ہی پراچین سمے کے یوگی اور ودوان پُرش بھی حیوانی دودھ کو برکت الٰہی سمجھکر استعمال کرتے تھے۔ چنانچہ سری کرشن جی مہاراج گائے کی حفاظت اور پرورش اور رکشا کرنیکے لئے گوپال کے لفظ سے ملقب ہیں۔ اگر شریمد بھاگوت کو کچھ بھی وقعت دیجاوے تو اُس سے معلوم ہوگا۔ کہ انہوں نے خود گائیں چرائیں۔ اور گائے کا دودھ۔ مکھن ان کے لئے مرغوب طبع تھا یہاں تک کہ پُرانے

زمانہ کے شاعروں نے اپنے خیالات کو رنگین کرنے کے لئے اور اپنے افسانوں وشعروں کو زیب وزینت کا حاشیہ چڑھانے کے لئے اور اُنکی بچپن کی زندگی کو معمولی بچوں کی زندگی کیطرح مکمل فوٹو دکھلانے کیلئے کرشن جی کو مکھن چور کا خطاب بھی دیا۔ ایسا ہی راجہ جنک مہاراجہ رامچندر جی یاگولک بششٹ جی وشوامتر جی۔ نارد جی۔ گوتم جی وغیرہ سب رشی منی دودھ کی نعمت سے حظ اُٹھاتے رہے اور اپنے ستھانوں میں گائے وغیرہ کو بڑے پریم اور شوق سے پالتے رہے۔

گائے کا دان کرنا بڑا پُن سمجھا جاتا رہا ہے اسلئے تمام سنسکاروں میں جہاں دان دینے کا وشے آتا ہے پُران اور پُرانے اتہاس اسبات کی شہادت دیتے ہیں کہ راجہ لوگ اور صاحب توفیق لوگ گائے آدی دان کیا کرتے تھے۔

لالہ دیوید اس اپنے ثبوت میں کوئی وید منتر یا سمرتی کا پرمان پیش ابھی تک نہیں کر سکے۔ سوائے اس کے کہ یجروید ادھیائے ۴۰ کے منتر اول کا آخری ٹکڑا......

मा गृधः कस्य स्विद्धनम्

بڑی بھاری حجت یا دلیل سمجھتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں کسی غیر کا دھن گرہن مت کرو۔

لالہ دیوداس اس ٹکڑے کو پیش کر کے ثابت کرتے ہیں کہ گائے کا دودھ (دھن) لینا منع ہے۔ پس دودھ کا حاصل کرنا گویا چوری کرنا ہے۔ اس میں دودھ کے استعمال کے متعلق تو کہیں بھی مطلق ممانعت نہیں۔ لیکن اگر دھن کے معنی یا اس فقرہ کے معنی اسیقدر وسیع کئے جاویں جس طرح لالہ دیوداس کرتے ہیں۔ تو (۱) کسی کی لڑکی سے بیاہ کرنا اُس غیر آدمی کا دھن چھیننا سمجھا جاویگا۔ اور پس بواہ کرنا ناجائز ہوگا۔ (۲) کسی سے تنخواہ لینا۔ کسی سے کوئی چیز لینا یا یہاں تک کہ اگر ذرا زیادہ ان الفاظ کو وسیع کیا جاوے تو درختوں کا پھل پھول لینا ناجائز ہوگا۔ (۳) جانوروں کے بال و پر اور دیگر ضروریات و خدمات جو ہم کو جانداروں سے میسر ہو سکتی ہیں سب کو چھوڑنا

ہوگا۔ (۴) ذرا زیادہ غور سے سوچیں یہہ معنی ویدوی انتظام کا اصل خاتمہ کردیں گے۔ اگر لالہ دیویدیار کے یہہ معنی یا تفسیر کچھہ قابل وقعت ہو بھی تو یہاں تک ہوسکتی ہے کہ کسی غیر کا دھن ناجایز طور پر یا ستاکر یا اسکو دُکھہ دیکر نہ لیا جاوے۔

گاے کا دودھ دُکھہ دیکر نہیں لیا جاتا بلکہ اُسکی کافی خدمت کرکے لیا جاتا ہے اور یہی وجہہ ہے کہ گائو شام کے وقت جنگل سے سیدہی اپنے گھر کو واپس آتی ہے ہم نے دیکھا ہے کہ بغیر کسی آدمی کے گاے شام کے وقت اپنے مالک کے گھر خود بخود آ کھڑی ہوتی ہیں یہانتک کہ اگر دروازہ نہ بھی کھلا ہو تو دور سے آواز دیتی ہیں تاکہ مالک دروازہ کھولے۔ پس چونکہ وہ ہم سے خوراک اور حفاظت حاصل کرنے پر خوش ہوتی ہیں اسی لئے جنگل میں نہیں رہ جاتیں۔ اسی طرح وہ دودھ دینا بھی خوشی سے پسند کرتی ہیں۔ یہانتک دیکھا گیا کہ بعض گاے اگر وقت پر اُن کا دودھ نہ دوہا جاوے تو زبان اور پاؤں سے اشارہ کرتی ہیں کہ اُن کو دوہا جاوے۔ لیکن اگر بالفرض محال یہہ تسلیم بھی کیا جاوے کہ گاے کے دوہنے یا اُس کا دودھ حاصل کرنے سے اُس کو تکلیف ہوتی ہے اور ہم ایذا پہونچاتے ہیں تو کیا بیل کو سارا دن ہل یا پنجالی میں رکھنے۔ گاڑیوں کے آگے جوتنے اور سارا دن بوجہہ لادنے سے بھی زیادہ یہہ تکلیف ہے۔

اگر ہم ایک شخص کو ملازم رکھہ کر اُس سے خدمت لینے کے عوض ہم اُس کو ۔ھ روپیہ ماہوار دیتے ہیں تو در اصل ہم اُس کو کچھہ ادھر نہیں کرتے گویا اُس کی خدمت مساوی ہے۔ دھن کے معنی دھن۔ خدمت پس مفصلہ ذیل نقد روپیہ اسباب منقولہ وغیرہ منقولہ۔ دھن کے نوکر کی خدمت یا مزدوری۔ تنخواہ پر...... دھن کے بیل کا ہل جوتنا۔ ہل چلانا۔ رہٹ چلانا ہم سے گھاس حاصل کرنے۔ پرورش حاصل کرنے۔ ...... دھن کے۔ گاے کا دودھ دینا۔ ہم سے بہوسہ۔ غلہ۔ مکان پرورش۔ پرورش حاصل کرنے...... دھن کے۔

ایسا ہی اور بہت سی اجرتیں۔ عوض معاوضے علم منطق کے رو سے اصل دھن کی تعریف میں شامل کیجا سکتی ہیں۔ بات یہہ ہے کہ دودھ کے حاصل کرنے میں ہم جانور کو تکلیف کوئی نہیں دیتے اور اگر دیتے بھی ہیں تو ـــــــ یکساں ہے۔ یعنی اگر ہم اناج حاصل کرتے ہیں تو بیل کی پیٹھہ یا جسم سے کام لیتے ہیں اگر ہم دودھ حاصل کرتے ہیں تو گاے کے جسم میں گھاس اناج۔ بہوسہ ڈالکر اور وہ اُس کے معدے میں جاکر تحلیل ہوتا ہے اور دودھ بن کر ہمکو میسر ہوتا ہے۔ اگر نباتاتی روغن مثل بادام روغن۔ ناریل روغن کا استعمال جایز ہے تو ہم کہتے ہیں کہ دودھ کا استعمال کیوں جایز نہ ہوگا۔ جبکہ قبل الذکر ہم بیل کو خراد کے آگے جوت کر اُس کی گردن کے پسینہ سے حاصل کرتے ہیں اور موخر الذکر گاے کو گھاس دیکر اُس کے معدے کے پسینہ سے حاصل کرتے ہیں۔ ذرا غور فرماویں تو نتیجہ ایک ہی ہوگا۔ اس کے متعلق زیادہ بحث نمبر ۳ میں آویگی۔

پس مضمون بالا یعنی نمبر اول کے اختتام پر ہم یہہ کہنے سے رُک نہیں سکتے کہ ہم نے آریہ سماج کی پوزیشن کو یہاں صاف طور پر بیان کردیا ہے۔

کسی آریہ سماج کے ممبر کے لئے اسقدر بحث کافی ووافی ہوگئی۔ اور اس لئے اگر کسی ممبر کو شکشا ہو تو ہماری مفصلہ بالا لیکھہ پر اعتراض کرسکتا ہے۔ مگر چونکہ لالہ دیوید اس اس وقت ویدک کی رائے سے پریکٹس کو زیادہ ترجیح دیتا ہے اور اپنے زعم میں اپنے تئیں سوامی دیانند سرسوتی کی رائے سے زیادہ مستقل و مکمل سمجھتا ہے۔ اس لئے اب ہم دوسرے نمبر میں پریکٹس پر بحث کریں گے۔ اور لالہ دیوید اس کے اعتراضوں کو بہ ترتیب وغور و دلیل کے ترازو پر رکھیں گے۔

الـــــمـــــتـــــم

(جیمنی)

اشتہارات

آیورویدشاستر میں کلکـ...
سند پائے ہوئے کویراج پنڈت...
شاستری کوبرتن کا آیورویدک...
اوشدہالہ امرت سرور اولپ...

چون پراش
ایورویدک رسائینوں میں...
مشہور اور اعلیٰ رسائن...
دمہ۔ تپ دق اور سینہ کی کل امراض...
کا حکم رکھتی ہے۔ دُبلے پتلے لوگوں کے لئے...
طرفہ یہہ کہ صحت اور بیماری دونوں حالتوں...
استعمال کرسکتے ہیں۔ ہزاروں تجربوں...
ہوا ہے کہ کاڈ لور آئیل (مچھلی کا تیل)...
کی مغربی دوائیوں سے ہزاروں گنا بڑہ کر...
ایکماہ کے استعمال کے لئے دوائی کی قیمت...

برہمی گرہت
حافظہ کو بڑہاتا اور دماغ...
طلباء و کلاء مدرسان اور...
کام کرنے والوں کے لئے ازبس مفید ہے...
بڑگئی ہو۔ اور اس کے کمزور ہو رہے ہوں...
فائدہ مند ہے۔ ایک ماہ کے استعمال کیلئے...

دنش مول تیل
شب بیداری۔ سنسا...
بہرہ پن اور سر کی تمام...
رفع کرنے کے لیے اس سے بڑہکر کوئی دوائی...
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

آیورویدک سالسہ
خون کو صاف کرنیکی...
دوائی ہے۔ خون خراب...
آتشدہ پارہ کے استعمال سے خراب ہوا ہوا...
صاف کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی...

مہا کام دیو گہرت
یہہ دوائی...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti...

کرتی ہے جو کہ بوجہہ کثرت مباشرت سے ہوتی ہے۔ یا کسی دیگر باعث سے ہو اس دماغی کمزوری اور حافظہ کی کمی کیلئے اکسیر ہے۔ جو کہ زیادہ محنت کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے طلباؔ کے لئے بہہ خصوصاً مفید ہے۔ کیونکہ عقل اور قوت کو طاقت بخشتی ہے۔ ایکماہ کے استعمال کے لئے قیمت (للعہ)

جہاسو میشو ر ٹیکا

ہر ایک قسم کی ذیابیطس

اور پیشاب میں جو البومن یا شوگر (مٹھاس) خارج ہوتی ہو اس کو ایورویدک کی بہہ مشہور دوائی بہت جلد رفع کرتی ہے دیگر اس قسم کی امراض کے لئے بھی تیر بہدف ہے سب دوائیوں کی قیمت بمحصولڈاک کے علاوہ ہے

اخبار ٹربیون مطبوعہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء ہمارے اوشدہالہ کی نسبت بہہ لکھتا ہو۔ پنجاب بہر میں بہہ پہلا آیورویدک اوشدہالہ پہلے ہی سند یافتہ طبیب کے زیر کہتاہے۔ پنڈت سیتا رام شاستری کویرتن جنہوں نے کہ کلکتہ میں چرک شہرت کے مشہور طبیب کویراج ونج رتن سین سے تعلیم پائی اور آنکر امرت سر میں اوشدہالہ کہولا اور امتحان میں کامیابی حاصل کرکر کوی رتن کی ڈگری حاصل کی۔

چند شہادتیں

بہت سی تازہ شہادتوں میں سے چند یہاں درج کیجاتی ہیں (۱) سیٹھہ گنشام داس کلکتہ (۲) پنڈت بہاری لال امرت سر (۳) ماسٹر گنج لعل پٹیالہ (۴) ماسٹر آتمارام امرت سر (۵) لالہ کرم چند سوداگر امرت سر (۶) لالہ نراین داس لکھنو۔ (۷) مسز یوسف خان لیڈی ڈاکٹر ہندو زنانہ ہسپتال امرت سر وغیرہ وغیرہ

نوٹ

جو مریض باہر سے علاج کرانا چاہتے ہیں۔ اُن کے مفصل حالات بیماری کے لکھنے پر انکا علاج ایوروید شاستر کے مطابق نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔

اس آیورویدک اوشدہالہ میں ہر قسم کی نئی اور پرانی مرضوں کی دوائیاں ایورویدک شاستر کی ٹہیک ہدایت کے مطابق بنائی ہوئی طیار رہتی ہیں جو درخواست آنے پر بہیجی جاتی ہیں۔ **نوٹ** راولپنڈی میں ایک لائق وید ؟ مر بہی طور پر ہماری اوشدہالہ کا انتظام کرتے ہیں جو آوڈر کے پہونچنے پر دوائیاں بہیج سکتے ہیں۔ اس دوائی خانہ میں بہی ساری دوائیاں طیار رہتی ہیں۔ **المشتہر**

کویراج پنڈت سیتا رام شاستری کویرتن نمک منڈی

امرت سر (پنجاب)

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

ودت ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کہیس۔ دہوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات طیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں باادب التماس ہے، کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے دروازہ بند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بہی بہم پہونچائی جاویں گی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بہیجنے پر طیار کرایا جاوے گا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۲ر چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا۔ **المشتہر**

جیرامداس متہرداس پوری ہیڈ وپرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

جنرل فیملی رلیف فنڈ راولپنڈی

اس فنڈ میں ہر ایک شخص مرد عورت بغیر لحاظ مذہب جسکی عمر ساٹھہ سال سے زیادہ نہ ہو اور صحت جسمانی بہت عمدہ ہو داخل ہو کر ایک روپیہ یا آٹھہ آنہ حسب مرضی خود دیکر دو طریق سے اپنی زندگی میں ہی و بعدہ لواحقین اپنے وارثان کے کافی گذارے کیلئے معقول امداد حاصل کر سکتا ہے۔ قواعد نہایت سہل اور مفید عام ہیں جو کہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر مرسل ہونگے۔ ایجنٹوں کی بہت ضرورت ہے جنکو معقول کمیشن دیا جاوےگی ہر ایک قسم کی خط و کتابت زیر سیل رجسٹری بنام المشتہر بابو جگجیت لال سیٹھی جنرل سکرٹری جنرل فیملی رلیف فنڈ راولپنڈی ہونی چاہئے۔

ھم خرما و ھم ثواب

ویدک پرارتھنا پستک مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی مہاراج مول منتر سنسکرت اور دیا کہیا اردو اکشروں میں طبع ہو کر طیار ہے۔ ایشور پریمی آریہ لوگ جن کو سنسکرت میں کم پریشرم ہے اس سے بہت فایدہ اُٹھا سکتے ہیں قیمت بہی بہت ہی کم۔ صرف آٹھہ پیسہ ڈبل۔ اور وہ بہی آریہ مندر کے لئے وقف۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ... سے زیادہ خریدار کو کمیشن بحساب ... سیکڑہ دیا جاویگی ایک دو کاپی کے خریدار اول ٹکٹ ڈاک بہیجدیں۔ پتہ ملنے کا۔ نگم پرکاش پریس مسجد سرہٹہ دہلی اور آریہ سماج ریواڑی ضلع گوڑگانوہ **المشتہر**

متصدی لال سکرٹری آریہ سماج ریواڑی

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے مسافرین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ **المشتہر**

الک ہندو ہوٹل (لاہور)

اخبار ہمالہ

بہہ اخبار ہفتہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے۔ جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید او ... ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ...

ضرورت

ایک برہمن قوم زرگر عمر ۲۰ سال بمشاہرہ ۳۵ روپیہ ماہوار انگریزی فارسی و ہندی خواندہ شریف نیک چلن ... خاندان۔ ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ... سال کے درمیان ہو۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں راست گو سونت منیجر دہرم پرچارک جلندہر شہر۔

اپنی جان بچاؤ جبکہ موقع حاصل ہے۔

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ

اگر آپ کو اپنے کسی نئے یا پُرانے مرض کی بابت ایک نہایت تجربہ کار اور نیک دل ڈاکٹر صاحب کا مشورہ حاصل کرنے کی ضرورت ہو یا اپنے متعلقین یا دوستوں میں سے کسی کے مرض کا علاج کرانا مقصود ہو۔ خواہ مرض کسی قسم کا کتنے عرصہ سے ہو۔ تو آپ پورے اطمینان کے ساتھ جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب سابق ڈاکٹر و پنشنر میڈیکل آفیسر حضور عالیجناب نواب صاحب بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ اے والئی ریاست بہاولپور سند یافتہ میڈیکل کالج کہ جنہیں نہایت کامیابی اور شہرت کے ساتھ ڈاکٹری پیشہ کرتے ہوئے چالیس سال کا عرصہ دراز ہو گیا ہے) کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ دلی ہمدردی کے ساتھ آپ کو ضروری مشورہ دیں گے۔ اور اگر آپ اجازت دیں گے۔ تو کوئی مناسب دوائی بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل ارسال فرما دیں گے۔ اس کے علاوہ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کی ہدائت کے موافق تیار شدہ نہایت سے مجرب و پُرتاثیر ادویات و دیگر ہر قسم کی انگریزی وپیٹنٹ ادویات و اوزارات ہمارے ہاں دوآبہ میڈیکل ہال سے باکفایت مل سکتی ہیں۔ اور براہ راست ولائیت سے منگائی جاتی ہیں۔ مفصل فہرست ادویات آدہ آنہ کا ٹکٹ وصول ہونے پر ارسال خدمت کی جا سکتی ہے۔

المشتہر پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و منیجر کارخانہ دوآبہ میڈیکل ہال و ہسپتال شہر جلندھر (پنجاب)

ایک دفعہ ضرور پڑھ لیجیے

اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ کسی دوائی کی اصلی خاصیت یا اُس کے مفاد کی پوری تشریح تحریر کیجاوے صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ اگر آپ کو کافی ضرورت اور ہماری دوائی پر بھروسہ ہے تو منگوا لیجیے ورنہ خاموش رہیے بہت سی ادویات موجود ہیں جنہیں سے چند ایک ذیل میں درج ہیں۔

مقوی البصر سرمہ اس بے نظیر سرمہ کے استعمال سے ذیل کے عوارضات بہت جلد رفع ہو جاتے ہیں۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند جالا پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا خارش وغیرہ۔ اکثر صاحبوں نے اس سرمہ کو دل سے پسند کیا ہے قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ عہ

اکسیر اعظم یہہ اعلیٰ قسم حبوب بے تکلف نامرد کو مرد اور بوڑھے کو نوجوان بنا دیتی ہیں۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کثرت عیاشی یا شراب نوشی۔ آتشک۔ سوزاک۔ دہات۔ جلق وغیرہ کی باعث اپنے آپ کو بیکار کر چکے ہیں۔ اُن کے واسطے یہہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔ الغرض سوائے مادر زاد نامرد کے اور سب قسم کے مریض اس کے استعمال سے اچھے ہو گئے ہیں۔ سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں۔ باوجود ان فوائد کے قیمت سات گولی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ ایک روپیہ بارہ آنہ ۔۔۔ عہ/۱۲

طلاء اگر تین سال سے زیادہ عرصہ کی مرض مایوسی دامنگیر ہو تو متذکرہ بالا حبوب کے استعمال سے ایک دو روز پہلے اس طلاء کی مالش مقام مخصوص پر کرنی چاہیئے تاکہ فاسد مادہ اخراج پاکر جلد قوت حاصل ہو جائے۔ قیمت ۳ ماشہ

سوزاک ۲۴ گھنٹہ میں تمام تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔ ریم جلن۔ سوزش درد سب دور ہو جاتی ہے۔ قیمت، پوڑیہ (عہ)

المشتہر شیخ سلطان علی حکیم متصل جامع مسجد جلندھر شہر

اشتہار

دی دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ الگن صاحب وائسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا۔

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے۔ اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے وہ عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گئی ہیں۔ اور پچھلے سال بھی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں۔ جن سے مال اسوقت بہت نادر اور دلپسند نکل رہا ہے۔ چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کر کرکے فروخت کر رہے ہیں اور لوگوں کو دہوکہ دے رہے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کر کے لیویں۔ اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے مونہہ پر کمپنی کی مہر لگی ہوی دیکھہ لیویں۔

متفرق قسم کے نمونے
اور نرخ کمپنی کو
درخواست
کرنے پر فوراً روانہ کیے جاتے ہیں۔

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نوردرن اینڈ فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دھلی۔

CCO, Gurukul Kangri Collection

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب :-

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ جیل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ پانی بہنا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بیان کرتے ہیں کہ آنکھوں کے مریضوں پر اسیر اس سرمہ کا استعمال کرنے میں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر** :- وفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات — اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے :- — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ پڑ اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُنسے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ **راقم** ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۳ روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ **راقم** خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ **راقم** ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ **راقم** خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈنٹری کالج لاہور :-

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC-0 Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب آیورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل پور و لاہور بسرپرستی شری سوامی شیوانند سرسوتی و برہمچاری نتیانندجی مہاراج

آیوروید کے عجیب و غریب چمتکار

آریہ ورت کیلئے آیورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک، مجرب، زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پورانی، پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند، جالا، پھولا، ککرے، آنکھوں سے پانی گرنا، آنکھوں کی سرخی، کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم بھگندر، بواسیر، ناسور، گنٹھیا، جریان، دختانہ، آتشک، سوزاک، پھلبہری (سفید داغ) و مرگی، گنٹھیا، تپیا، چوتھیا، اور پورانا بخار، خون کی خرابی کے امراض و مستورات کی کل امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہ امراض قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا ( ) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ اور بدون تکلیف اس پر لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمونہ نہیں ہوتا۔ **شرائط** کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ بھیجیے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنا ہوتا ہے۔ ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کرکے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے"

(۲) بابو بھیراج سنگھ صاحب وکیل و مینیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کلیان انجن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے ان کی سرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا۔ واقعی یہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک میرے دوست کو چھ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل بھیج دیں۔

(۳) بابو دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ وید کی طیار کردہ چند ادویات کے استعمال سے معلوم ہوئی میں آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار تھا بڑے بڑے لائق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی۔ علاوہ ازیں رس اوشدھالہ کاشی جو ٹیکا بخار کے دفعیہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات سے کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

مینیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور:۔

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

L39
REG. NO.

قیمت بہرصورت بطور پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئیے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا ؂

دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ **کشتہ نقرہ** اسکو کہانیسے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ویلیٹی) کو بالخاصیت مفید ہے دُبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے روغن مسیحا کیجا جتمندوں کے حق میں اکسیر ہے جیسے کہ ثابت کر بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ (عـــہ روپیہ) **روغن مسیحا** مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ہیں۔ بلکوں دست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ و پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ **دوائی آتشک** خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر تے و دست و منہہ آنیکے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ عـہ **دوائی سوزاک** خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو ویدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔

المشتہر (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

۲۹/۱۰ ھون سامگری ۳۰/۱۱

نہایت توجہ سے موسم الکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور دھرم شاستر مانیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ رہتا ہے۔

نرخ ۹ ر سیر عـہ ۔ ۵ ر من کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے سگندھت دھوپ نرخ عہ سیر ۔ ۵ ر من کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ **چندر ہوکس ٹانک** یہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور کار دی ہوتی ہے۔ تقویت اعضا دماغ۔ معدہ۔ جگر گردہ۔ مثانہ۔ اس کے خاص اصول پر درد پشت۔ خوف۔ بے چینی طبع اور اختلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام ہے۔ مزید برآں یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل۔ حفظ اور مزید منی ہے قیمت فی بکس ۲۱ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عہ)

سفوف مجرب جریان سیلان منی کہنہ و حالت کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس دو تولہ کیو اعلیٰ عـــہ)

کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔

نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۹/۱۰ ۲۰/۱۱

اعلان

دی سٹیٹ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسر پرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای اجودھیا ممبر کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کہ مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ہو گئی ہے جس سے ذمہ واری حصہ داران کی محدود ہو گئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنی تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہو گا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہو گا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہو گا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہو گی۔ اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہے۔

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے۔ اور پندرہ روپیہ باقساط ماہواری حصہ دار کو ادا کرنا ہو گا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہو گی۔ اگر درخواست منظور نہ ہو گی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (۱) بابو نرنجن بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار ٹینٹھور بلاقہ بریلی فیض آباد۔ (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ لال سنگم لال صاحبان رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالتی مل صاحب ساہوکار و رئیس بریلی۔ (۵) کنور گرو در کرشن صاحب جاگیردار و رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندرآباد ضلع بلند شہر (۶) بابو اودھ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سرمایہ داران والئے ریاست جیند دہلی۔ (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹریز۔ پنڈت بھگوانداس سابق ملازم مسرز والکرٹ برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر پنڈت چندولال سابق ڈائرکٹر گنیش ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

مینجنگ ڈائرکٹر۔ کنور ہری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندرآباد وکیل عدالت ہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔

یہ کمپنی جیسا کہ قواعد میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ و سوتی و ریشمی و اونی وغیرہ تیار کریگی ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۹۰۸ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جسکے بعد کارخانہ بھی بہت جلد شروع ہو گا چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں لہذا خریداران سے التماس ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں۔ کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرایط کیواسطے منیجنگ ڈائرکٹر سے دریافت کریں۔

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۳۲ ہار سمت ۵۹ بکرمی مطابق ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء | بروز جمعہ، جلندہر شہر | نمبر ۱۴

سنسار کی گتی

کرنسی کمیشن کی ریپورٹ

جو کمیٹی ولایت میں اس غرض کیلئے بنائی گئی تھی کہ وہ اس بارہ میں تحقیقات کرے۔ کہ ہندوستان میں کس قسم کا سکہ جاری کیا جاوے اُسکی ریپورٹ مرتب ہوگئی ہے۔ ریپورٹ زرا آٹھ حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ اول میں ہندوستان میں سکہ کی تاریخ دی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں چاندی کے سکہ کے حالات درج ہیں۔ جنکا خلاصہ یہہ ہے کہ یدی پھر ٹکسال کھول دئے جاویں اور روپیہ ڈھلنے لگے۔ تو بڑی ہانی ہوگی۔ ہندوستان کے بیوپاریوں کو خاطر جمع رکھنی چاہیے کہ کاشتکاری کے احتمال کی نسبت جاپان اور چین کی جانب ہندوستان کی جانب سے با آسانی مقابلہ کر سکیگی۔ کمیٹی کی رائے میں کسی بیوپار کا ضرر نہیں پہونچیگا۔ تیسرے حصہ میں سونے کے سکہ کے لابھ ورنن کئے گئے ہیں۔ اور رائے دی گئی ہے کہ ہندوستان میں سونے کا سکہ اس شرط پر جاری ہوسکتا ہے کہ تخفیف مصارف میں سے کافی روپیہ ہندوستان میں سکہ طیار کرانے کے لئے رکھے۔ سونے کے سکہ کے اجرا کے لئے گورنمنٹ کو ہر پرکار کی طیاری کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ چوتھے حصہ میں کمیٹی نے گورنمنٹ کی اس رائے سے اختلاف ظاہر کیا ہے جو گورنمنٹ نے اپنے مراسلہ مورخہ ۱۶ مارچ میں ظاہر کر چکی ہے۔ پانچویں حصہ میں اس بات پر غور کیا گیا ہے۔ کہ آیا ہندوستان میں گولڈ اسٹینڈرڈ قائم ہونا ممکن ہے۔ چھٹے حصہ میں کمیٹی نے رائے دی ہے کہ موجودہ حالت میں اس کی تعداد مقرر کرنا کہ کس حد تک چاندی کے سکہ کے عوض میں سونے کا سکہ سرکاری خزانہ میں داخل کیا جاویگا ناممکن ہے۔ گورنمنٹ اس امر کی پابند نہ کی جاوے کہ جب کوئی شخص روپیہ خزانہ میں داخل کرے تو اُسکو سونے کا سکہ دیا جاوے۔ بلکہ گورنمنٹ اپنے خزانہ میں اسقدر سونا رکھیگی کہ بٹہ کے کم ہونے کی حالت میں طلبگار کو دوسرے ملکوں میں بھیجنے کے لئے سونے کا سکہ دے سکے۔ ٹکسال میں روپیہ طیار کرنے کا ادہیکار گورنمنٹ ہند کے ہاتھہ میں رہیگا۔ اور ٹکسال سے جو نفع ہوگا۔ وہ ضرورت کے موقعہ پر کام میں لانے کے لئے سونے کی صورت میں رکھا جاویگا۔ ساتویں حصہ میں کمیشن ۱۶ پنس کا ایک روپیہ قرار دینے کی مشرح نسبت کرنیکی سفارش کرتی ہے۔ آٹھویں حصہ میں یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں بجائے طلائی سکہ روپیہ کی قیمت مقرر کرنی ضروری ہے۔ کہ دوسرے ملکوں سے روپیہ ہندوستان کے بیوپار میں لگنے کے لئے آوے۔ اس مدعا کو جلد پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اخراجات میں تخفیف کرے اور جہاں تک ہوسکے کوئی ایسا قرضہ یا اصراف نہ بڑھنے دے جس کی ادائیگی سونے کے سکہ میں لازمی ہو۔ یہہ ریپورٹ سب ممبران کی اتفاقی رائے سے شایع نہیں ہوئی ہے۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بدلتا ہے۔ ہندوستان کی خیر خواہی کا دم بھرنے والے تو بہت نظر آتے ہیں۔ مگر ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ کمیشنیں تو بہت بیٹھا کرتی ہیں مگر اکثر ہوا وہی کرتا ہے جو کہ اندرونی پالیسی کے انکول ہو۔

پرتگیا ہو تو ایسی ہی ہو

پرتگیا کرنے کو تو ہر ایک آدمی کرسکتا ہے مگر اُسکا پورن کرنا ہی کٹھن ہے۔ بڑے بڑے ودوان اور شورویر بھی اکثر آزمایش یا امتحان کے موقعہ پر ڈگمگا جایا کرتے ہیں اگرچہ ایسے بہادر پُرش سنسار میں بہت تھوڑے ہوا کرتے ہیں جن کو اعلیٰ سے اعلیٰ دُنیاوی کششیں بھی جنبش نہیں دے سکتیں مگر دُنیا میں ایسے ہی شورویر کچھہ کر بھی دکھاتے ہیں آج کل سماچار پتروں میں اس امر پر اندولن ہو رہا ہے کہ مسٹر پرانجپی کو جنہوں نے کہ سینیر رینگلر کا امتحان پاس کرکے اپنے دیش اور جاتی کا گورو بڑھایا ہے۔ اب کیا کرنا چاہیے۔ سب اپنا اپنا راگ گا رہے ہیں۔ کوئی اُن کو ولایت میں مقیم ہوکر کام کرنے کی سمتی دیتا ہے۔ کوئی کسی اعلیٰ پدوی کو سویکار کرنے کی صلاح پیش کرتا ہے۔ مگر دڑھ پرتگیا دھاری پرانجپی کا سب کو ایک ہی اُتر ہے کہ میں اپنی پرتگیا کو بھنگ نہیں کرسکتا۔ میں فرگسن کالج پونا کی سیوا کے لئے اپنا جیون دے چکا ہوں۔ اب میرا اُس پر کوئی ادھکار نہیں ہے۔ میں اسی میں فخر سمجھتا ہوں کہ اپنا جیون اپنے ہموطنوں کی سیوا میں بتیت کروں۔ ہمارے دیش کے تعلیمیافتہ نوجوانوں کو مسٹر پرانجپی سے شکشا لابھ کرنی چاہیے۔ ایسے ہی نرلوبھی اور نرابھمانی پُرش سچے دیش ہتیشی کہلانے کے ادھکاری ہیں۔ وہ لوگ دیش کا سُدھار کیا کریں گے جن کو کہ اپنے وعدہ کا ذرا بھی پاس نہیں۔ جو کہتے کچھہ اور کرتے کچھہ ہیں۔ جنہوں نے کہ سچی پرتگیا کا پوتر ستھان۔ خود غرضی۔ ہٹ۔ پالیسی۔ ابھمان اور شہرت پسندی کو دے رکھا ہے۔

برہم سماج اور عیسویت

اس سمے برہم سماج کی چار شاخیں ہیں:

آدی برہم سماج۔ نو بدہان۔ سادھارن۔ برہم سماج۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وِدیارتھنا سماج۔ اِن سب کے آدی آچاریہ راجہ رام موہن رائے مانے جاتے ہیں جنہوں نے کہ آدی برہم سماج کی بنیاد ڈالی۔ اُن کے بعد کیشب بابو ہوئے جنہوں نے کہ آدی برہم سماج سے علیحدہ ہو کر پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ اور اپنی نئی سماج بنام نو بدھان برہم سماج ستھاپت کی اُن کی کئی کارروائیوں سے ناراض ہو کر بسرپرستی پنڈت شوناتھ شاستری سادھارن برہم سماج قایم ہوا۔ اسی پرکار پرارتھنا سماج نے بھی جنم دھارن کیا۔ جن مہاشوں نے ان چاروں سماجوں کے لٹریچر کو ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ اور اُن کے لیڈروں اور منسٹروں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہوگا یا اُنکے لیکچر سُنے ہوں گے ان سے یہہ امر مخفی نہیں ہے کہ برہم دھرم اگر عیسائی مذہب کی شاخ نہیں تو کم از کم اتنا تو ضرور ہے کہ اُس کا سمبندھ دیگر مذہبوں کی نسبت عیسویت سے نزدیک تر ہے۔ اگرچہ برہم سماج کے لٹریچر میں اُپنشدوں اور دیگر شاستروں کے انتخاب بھی شامل ہیں مگر زیادہ تر حصہ عیسائی لٹریچر کا ہے اور مضامین اور لیکچروں میں اکثر حوالے انجیل سے ہی دئے جاتے ہیں۔ اور مندروں کی ساخت۔ پرارتھناؤں۔ سرمنوں اور رسومات میں زیادہ تر عیسائی دھرم کا ہی سوانگ اُتارا جاتا ہے۔ اور سب سے بڑھکر صاف ثبوت یہہ ہے کہ ریورینڈ پرتاب چندر موزمدار جو سکنڈ کیشب کرکے مانے جاتے ہیں یونی ٹیرین چرچ کے فارن منسٹر ہیں وہاں سے تنخواہ پاتے ہیں اور کھلم کھلا اپنی تحریروں اور تقریروں میں عیسیٰ اور عیسویت کے گُن گاتے ہیں۔ چنانچہ حال میں ہی کلکتہ کے مشہور برہمو اخبار انڈین مسنیجر نے مسٹر موزمدار کی تحریروں میں سے کئی ایک فقروں کا حوالہ دیکر ثابت کیا کہ اُن کا اندرونی میلان عیسائی دھرم کی طرف ہے مگر لاہور کا برہمو اخبار ٹربیون ادھر اُدھر کی باتیں بنا کر مسٹر موصوف کی پردہ پوشی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی وجہ ہمیں سوائے اس کے اور تو کوئی معلوم نہیں ہوتی کہ پنجابی برہمو ڈرتے ہیں کہ ہمارے سماج کی حالت آگے ہی چراغ سحری کی مانند ہو رہی ہے اور لوگ ہمیں عیسائی کہکر نفرت کرتے ہیں اگر مسٹر موزمدار کے اصلی سوروپ سے پنجاب کی ہندو پبلک بخوبی آگاہ ہو گئی۔ تو ہماری خیر نہیں۔ ہندوؤں سے رشتے ناطے تو چھوڑ نہیں سکتے۔ سماج ہی چھوڑنا پڑیگا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جب کہ درحقیقت دین عیسوی کے ساتھ اُن کا وششٹ پریم ہے۔ اس پرکار ڈریں اور اپنے اندرونی خیالات کو کسی خاص غرض کو ملحوظ رکھکر دبائے رکھنے کی پالیسی کو کام میں لاویں۔ عرصہ قریب دو ماہ کا ہوا ہوگا کہ ہماری ایک ڈاکٹر صاحب سے لاہور میں ملاقات ہوئی جو کہ ولائیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور یہاں واپس آکر بعد از پرائشچت پھر ہندو بن گئے تھے۔ اُنہوں نے بڑے افسوس اور تعجب سے کہا کہ آج ایک برہمو صاحب میرے ملنے کے لئے آئے تھے اثنائے بات چیت میں اُنہوں نے عیسائی دھرم کی بڑی تعریف کی اور بڑا شوک ظاہر کیا کہ آپ نے بڑی غلطی کی کہ ایک زندہ دھرم (عیسائی دھرم) کو چھوڑ کر پھر ایک مردہ دھرم میں چلے گئے۔

ہماری اخلاقی حالت

کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ ہمارے دیش کے تعلیمیافتہ شراب نوشی اور ناچ وغیرہ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور عام لوگوں کا یہہ خیال تھا کہ پڑھے لکھے آدمیوں کو قدرتاً ایسی باتوں سے پرہیز ہوتا ہے۔ مگر آج ہم نہایت افسوس کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ وہ نفرت دن بدن دور ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور بڑے بڑے تعلیمیافتہ شراب نوشی کی محفلیں گرم کرنا اور رنڈی بھڑوؤں کا ناچ دیکھنا ایک عام دستور خیال کرتے ہیں بلکہ ان لوازمات کے بغیر ان کے نزدیک کوئی آدمی پورا جنٹلمین ہی نہیں بن سکتا۔ اس کا اثر نونہالوں کی اخلاقی حالت پہ ایسا خراب پڑ رہا ہے کہ جس کا نام لیتے کلیجہ منہہ کو آتا ہے۔ پندرہ پندرہ بیس بیس برس کے نوجوان طالبعلم پتنگ بازی اور ناچ تماشوں کے از حد دلدادہ اور مفتون دیکھے جاتے ہیں۔ وہ پاک تعلیم گاہیں اور بورڈنگ جہاں کہ والدین اپنی سنتان کو سُوسکشت بنانے کے لئے بھیجتے ہیں کئی پرکار کی ناجائز کارروائیوں اور شرارتوں سے ناپاک ہو رہی ہیں۔ بڑے بڑے تعلیمیافتوں اور جنٹلمینوں کو اسی پرکار کی باتوں میں دن رات غلطاں دیکھکر وہ نڈر ہوتے جاتے ہیں۔ بسبب اس کے اُنکی رُچی دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ بعض اعلیٰ درجہ کے جنٹلمینوں نے تو اپنے گھروں کے اندر بیویوں میں بھی اس پرکار کا مذاق پیدا کر دیا ہے۔ اگر آپ ان کی بیٹھکوں یا نشست گاہوں میں تشریف لے جاویں تو آپ کو چاروں طرف اس پرکار کی سامگری نظر آوے گی جس سے آپ کو صاف پتہ لگ جاوے گا۔ کہ نفس پرستی نے ان پر کس قدر غلبہ پایا ہوا ہے۔ دیواروں پر آپ اس پرکار کی فحش تصویریں لٹکی ہوئی پائینگے۔ کہ جن کے دیکھتے ہی شرم دامنگیر ہوتی ہے گھر کی ستریاں بچے نوکر چاکر سب اِن تصویروں کو دیکھتے ہیں۔ اس سے بڑھکر ہمارے پتن ہونیکا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ہمیں اپنی پریوار کے اخلاق کی بھی پرواہ نہیں رہی۔ طرفہ ماجرہ یہہ ہے کہ تہذیب کے رو سے یہہ سب کچھ روا مانا جاتا ہے۔ دھرم اور پوترتا کے پرچارکوں کو اسطرف خاص دھیان دینا چاہئے۔ اور اس بے تمیزی کو روکنے کے لیئے زبردست کوششیں عمل میں لائی جانی چاہئیں ؎ (و۔ چ)

CCO, Gurukul Kangri Collection

دھرم اُپدیش

यन्मनसा ध्यायति तद्वाचा वदति यद्वाचा वदति तत् कर्मणा करोति यत् कर्मणा करोति तदभि संपद्यते ॥

اس سنسار میں انیک ورشیہ رشٹی گوچر ہوتے ہیں کوئی سُکھی ہے۔ کوئی دُکھی۔ کوئی رو رہا ہے۔ کوئی ہنس رہا ہے۔ کوئی مورکھ ہے کوئی وِدوان۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب۔ کوئی تندرست ہے۔ کوئی بیمار۔ کوئی داتا ہے کوئی بھکیاری۔ کوئی بلوان ہے۔ کوئی نربل۔ کوئی راجہ ہے۔ کوئی پرجا۔ کوئی دھرماتما ہے۔ کوئی پاپی۔ کوئی پروپکار میں اپنا جیون لگا رہا ہے۔ کوئی دوسروں کو ہانی پہونچا رہا ہے۔ غرضیکہ اس بھورنگی کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ پرشن اُتپن ہوتا ہے کہ یہہ اختلاف کیوں ہے؟ اس کا کرتا کون ہے؟ یہہ اتفاقیہ ہے یا کہ اس کا کوئی وشیش کارن ہے؟ نسندہ یہہ پرشن بڑا اکٹھن ہے یہہ وہ سوال ہے جس کا تتھاوت اُتر دینے میں بڑے بڑے وِدیا اِبھمانیوں کی عقل بھی چکر کھا جاتی ہے۔ یہہ وہ پرشن ہے جس کو تتھاوت جان کریں ہم اعلیٰ سے اعلیٰ اُنتی کو پراپت ہو سکتے ہیں اور مہان سے مہان سکھہ کو اُپلبدھ کر سکتے ہیں اور نہ جاننے سے ہی ہم رساتل کو پہونچ جاتے ہیں جب تک ہم اس سوال کو بخوبی حل نہ کریں ہم اپنے جیون کے اُدیش کو سمجھہ ہی نہیں سکتے۔ اسی کو نہ سمجھکر مت وادیوں نے سرو وِیاپک رکے سکھوں دُکھوں کو سرو ویادھیوں سے رہت سچدانند سروپ نیاکاری پرماتما کے سر منڈھ کر نانا پرکار کے ڈھکوسلے گھڑ لئے اور ودیا ابھمانیوں نے طرح طرح کی من مانی تھیوریاں گھڑ گھڑ کر بھرم جال پھیلا رکھے ہیں۔ مذکورہ بالا بچن میں اس کٹھن پرشن کا مختصر پر نشوار ...

اور سرل اُتر دیا گیا ہے جسمیں کہ شک و شبہہ کی ذرا بھی گنجایش نہیں۔ جس کی کہ ہر ہی مہرشی نیم تجربہ اور مشاہدہ سے ہر ہر کا ہے تائید ہوتی ہے۔ بعض جاتی کے اتہاس کا ایک ایک شبد جس کی صداقت کی داد دے رہا ہے۔ رشی فرماتے ہیں کہ سنسار میں یہہ جو مختلف حالتیں دیکھنے میں آتی ہیں نہ ان کا باعث پرماتما ہے نہ یہہ اتفاقیہ ہی ہیں۔ اس ساری لیلا کے رچنے والے ہم خود آپ ہی ہیں۔ پرماتما تو آنند سروپ ہیں۔ اور اُنہوں نے اپنے رچے ہوئے جگت کو بھی شانتی اور سکھہ کا دھام ہی بنایا ہے پھر اُنسے دُکھہ آدی کیسے نکل سکتے ہیں وہ نیایہ سروپ ہیں سب پرانیوں کو سَم درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ اُنہیں کسی پرکار کا راگ دویش نہیں ہے کہ بنا کارن ہی کسی کو دُکھہ دیں اور کسی کو سُکھہ۔ کسی کو اُنتی کے شکھر پر چڑھا دیں اور کسی کو تنزل کے سمندر میں گرا دیں۔ یہہ سب کچھہ ہمارے اپنے ہی کرموں کا پھل ہے۔ ہاں اس پھل کے پردوتا پرماتما اوشیہ ہیں۔ کیونکہ کرم جڑھ ہونے سے سوئم پھل نہیں دے سکتے نہ کسی منش میں ہی سامرتھہ ہو کہ وہ اس پرکار کی بیوستھا باندھ سکے منش نیک یا بد جس پرکار کے کرم کرتا ہے ویسا ہی اُس کو پھل پراپت ہوتا ہے کم و بیش کچھہ نہیں۔ اُسکے لئے شکایت کی گنجایش نہیں۔ کیونکہ وہ جو کچھہ کرتا ہے اپنی سوتنترتا سے کرتا ہے۔ پرماتما ظالم یا انیائی نہیں کہ وہ کسی کی سوتنترتا کو چھین لیں جس پرکار کسان وہی کاٹتا ہے جو کچھہ کہ بوتا ہے۔ کانٹے بو کر وہ گندم کی فصل نہیں کاٹ سکتا یا گندم بونے سے اُسکو کانٹے پراپت نہیں ہوتے۔ ویسے ہی کوئی جیو بُرے کرم کرکے اچھے کرموں کا پھل جو سکھہ ہے اُسکو پراپت نہیں ہو سکتا نہ اچھے کرموں کے بدلے میں اُس کو دُکھہ جو بُرے کرموں کا نتیجہ ہے مل سکتا ہے۔ اِس سنسار روپی کھیتر میں جس پرکار کے کرم روپی بیج ڈالیگا ویسا ہی اُسکا پھل پراپت ہوگا۔ ع گندم از گندم بروید جو زجو۔ از مکافات عمل غافل مشو ۔

اُسکی ساری ہاڑی اپنے کرموں پر ہے سنسار میں ترقی تنزل سُکھہ دُکھہ جو کچھہ نظر آتا ہے سب کرموں کا ہی پھل ہے ارتھات شُبھہ کرموں کا پھل ترقی اور سُکھہ ہوتا ہے۔ اور اشُبھہ کرموں کا پھل تنزل اور دُکھہ یہہ بیوستھا اٹل ہے۔ اِس میں کسی کی رو رعایت نہیں ہوتی خواہ کوئی راجہ ہو۔ خواہ پرجا خواہ کوئی پیر پیغمبر۔ رشی مُنی ہو۔ خواہ نیچ پاپی جس پرکار آگ میں خواہ کوئی ہاتھہ ڈالے وہ جلے گا ہی۔ اور جل میں ہاتھہ ڈالنے سے شیتل ہوگا۔ اسی پرکار پاپ روپ اگنی سب کو دگدھ کرتی ہے اور پُن روپ جل سب کو شیتلتا دیتا ہے۔ پرنتو کرم کیا وستو ہے؟ اسکی اُتپتی کہاں سے شروع ہوتی ہے؟ رشی جواب دیتے ہیں کہ جو کچھہ جیو آتما سوچتا یا بولتا یا اندریوں دوارہ کرتا ہے اُسی کا نام کرم ہے۔ اِس کے بِن کرم کوئی وستو نہیں ہے۔ اسکی اُتپتی من کے اندر ہوتی ہے جس دوارہ کہ جیو آتما سرو پرکار کے وچار کرتا اور تدانوسار اندریوں کو چلاتا ہے۔ پرنتو یہہ من اندریوں سے الگ ہو کر بھی نچلا نہیں بیٹھتا یہہ سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے ہر سمے ادھر اُدھر بھاگتا پھرتا ہے جس پرکار سمندر کی سطح پر ہوا کے لگنے سے لہریں پیدا ہوتی ہیں اور موجیں اُٹھتی ہیں۔ اُسی پرکار من روپی سمندر کی سطح پر اُتھیا روپی وایو کے لگنے سے نانا پرکار کے سنکلپ وکلپ روپ موجیں اُٹھتی رہتی ہیں۔ یہہ پرواہ ہر سمے جاری رہتا ہے یعنی ہر وقت من کچھہ نہ کچھہ چنتون کرتا ہی رہتا ہے بانی دوارہ جو کچھہ پرگٹ ہوتا ہے یا کرموں دوارہ عمل میں آتا ہے وہ سب کا سب اسی اندرونی چنتوں کا بیرونی اظہار ہوتا ہے جو کہ مختلف قسم کے کرموں کی صورت میں بیرونی جگت میں پرگٹ ہو کر طرح طرح کے نتایج کو پراپت کراتا ہے جو کہ ہمارے سکھہ دُکھہ کا کارن بن جاتے ہیں۔ دیتو سدھہ ہوا کہ سنسار میں سکھہ دُکھہ۔ ترقی تنزل جو کچھہ درشٹی پڑتا ہے۔ وہ سب کرموں پر ہی منحصر ہے اور کرموں کا ...

ہوں۔ نہیں ہم سرکش مارگ پر چلنے کے ادھکاری ہو سکتے ہیں۔ انتہا کداپی نہیں ۔ (و ۔ ج)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ست دہرم پرچارک

پردہ سسٹم اور آریہ سماج

ہم کو اس امر کے جتلانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ آریہ سماج ہمیشہ سے پردہ سسٹم کا مخالف رہا ہے۔ تحریروں اور تقریروں میں برابر موجودہ پردہ سسٹم کی برائیاں اور نقص صاف اور واضح طور پر پرگٹ کئے جاتے رہے ہیں۔ اگر آریہ اخباروں کی پرانی فائلوں کو نکال کر دیکھا جاوے تو کئی مضامین اس پرکار کے نکلیں گے جن میں کہ نہ کیول موجودہ پردہ سسٹم کے دوشن ہی ظاہر کئے گئے ہیں۔ بلکہ عقلی و نقلی دلایل سے اس کو محمدی رواج ثابت کیا گیا ہے اور ویدک زمانہ میں اس کا سروتھا ابھاو سدہ کرتے ہوئے آریہ پرشوں سے اس کے تیاگنے کے لئے زوردار شبدوں میں اپیلیں کی گئی ہیں۔ سوامی جی مہاراج کی پوزیشن بھی اس بارہ میں بالکل صاف ہے۔ جہاں تک ہماری واقفیت کی رسائی ہے انہوں نے اپنے تائیں موجودہ پردہ سسٹم کا کبھی حامی و معاون ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ اپنے ویاکھیانوں میں اسکا برابر کھنڈن کرتے رہے ہیں اور ان کی تصانیف سے بھی اس بات کی پشٹی ہوتی ہے۔ ہاں اس میں سندیہ نہیں کہ غیر ستری پرشوں ابھی بیرو کٹوک میل ملاپ کے وہ ہمیشہ مخالف رہے ہیں۔ مگر اس کا موجودہ پردہ سسٹم سے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ کیونکہ جس قباحت کی وجہ سے سوامی جی مہاراج نے اس پرکار کی ہدایت فرمائی ہے۔ موجودہ پردہ سسٹم اس کو لیش ماتر بھی نہیں روک سکتا جس کی پریکٹس سے کبھی کبھی ان

قوموں کا اخلاقی اتہاس ہے جن کے درمیان کہ یہہ رواج پورے طور پر مروج ہے۔ جب تک کہ اس کا تذکرہ قلم و زبان تک محدود رہا کسی آریہ پرش نے کبھی اپنے تائیں اس کا حامی و مددگار ظاہر نہیں کیا مگر جس وقت کہ عملی اصلاح کا سمے آیا اور کئی آریہ پرشوں نے خود نمونہ بنکر دکھلانے کی جرت کی یعنی اپنی دہرم پتنیوں کو سمجھا بجھا کر انہیں اس مذموم اور اویدک رسم کے تیاگنے پر رضامند کیا۔ تو کئی ایک آریہ بھائیوں کی طبیعتیں بھڑک اٹھیں۔ اور یہاں تک جوش میں آگئے کہ پردہ سسٹم کو ڈیفنڈ کرنے پر آمادہ پائے جاتے ہیں اور اسی پرکار کی دلیلیں اور حجتیں پیش کرنے ہیں کہ جن کا وہ پہلے خود مضحکہ اڑایا کرتے تھے۔ اس کا باعث جہاں تک ہم خیال کرتے ہیں۔ سوائے اس کے اور کوئی سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندو سوسائیٹی کے اندر پیدا ہونے اور پرورش پانے کے باعث ابھی تک ان کے اندر اس پرکار کے پرانے سنسکار موجود ہیں۔ جو کہ ان کو اس قسم کی اصلاح کو قبول کرنے سے روکتے ہیں جس پرکار کی حجتیں ان کی طرف سے پیش کیجاتی ہیں ان کی حیثیت پر غور کرنے سے ہی بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس رسم کے اسقدر عادی ہو گئے ہیں کہ اس بات کو قایل ہو جانے پر بھی کہ یہہ رواج بالکل اویدک ہے۔ ان کی طبیعتیں اجازت نہیں دیتیں کہ وہ اس اصلاح کو خوشی بخوشی سویکار کریں۔ اور یہہ کوئی آشچریہ کی بات نہیں ہے۔ یہہ ایک قدرتی اصول ہے کہ انسان جس بات کا زیادہ عادی ہو جاتا ہے وہ اسکی طبیعت کا جزو بن جاتی ہے۔ اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ عادت دوسری نیچر ہے۔ رواج کا پرواہ بڑا زبردست ہے۔ جسکو اندر بہتے ہوئے انسان علم و عقل کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس کی بیدی پر وہ اعلے سے اعلے اور مفید سے مفید پدارتھوں کی بھی قربانی کرنے کے لئے اودیت

ہو جاتا ہے۔ اکثر حالتوں میں وہ دھرم کی پرواہ نہیں کرتا جس قدر کہ کسی خاص رسم و دستور یا فیشن کی۔ رواج کا عصا بڑا زبردست ہے بڑے بڑے عالم و فاضل اور عقلمند بھی اس کے آگے ہانکے جاتے ہیں۔ اس کا مقابلہ کرنا سادھارن لوگوں کا کام نہیں ہے کمزور طبیعت کے انسان اس کے پنجے سے نکل سکتیں۔ کائر اور ڈرپوک روحیں اس کا مقابلہ کرنے کا نام لیتے ہی چونک اٹھتی ہیں۔ اس کا مقابلہ کوئی بڑا شور ویر ہی کر سکتا ہے۔ جو کہ سنمان۔ اپمان۔ نندا استتی کی پرواہ نہ رکھتا ہو جس کا آتما بلوان ہو۔ جو اپنی طبیعت پر حکمران ہو جس کے دل میں سچائی کا پوران پریم ہو۔ جو فرائض اور ذمہ واریوں کا ہر سمے خیال رکھتا ہو اور ان کو اپنے آتما کے بہتیہ لیے سے غور پر ترجیح کرتا ہو۔ اپنے جیون کو ایک بے بہا قیمت خیال کرتا ہو اور اس امر کا یقین واثق رکھتا ہو کہ منش کا مقصد محض عیش و آرام اور دنیاوی مال پرستی ہی پراپتی کا نہیں ہے جس کا دماغ اس بیہودہ خیال سے پاک ہو کہ لوگ مجھے کیا کہیں گے۔ اس کے اعلیٰ بھاو دھارن کئے بنا انسان رواج کی غلامی کے جوئے سے اپنی گردن نہیں نکال سکتا دنیا میں جتنے اعلیٰ درجہ کے سدھارک اور ریفارمر ہوئے ہیں جنہوں نے کہ صدیوں کے برے رواجوں اور دستوروں کے پرواہ سے ہمیشہ را آتماؤں کو نکال کر ان کو راہ راست پر چلایا اور ان کی ایک زبردست حرکت پیدا کر کے ان کی زندگیوں کے اندر عجیب عجیب تبدیلیاں پیدا کیں۔ سب کے سب کم و بیش اسی پرکار کی زبردست سپرٹ کے دھارن کرنے والے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کسی کی سامرتھیہ نہیں کہ ایک سادھارن سادھارن رواج کو بھی خواہ وہ کیسا ہی برا اور ہانی کارک کیوں نہ ہو سمجھ کر ان کو دور کے درمیان اس کی [illegible] پیدا کر [illegible]

ہیں) بذریعہ اصلاح ہرگز دور نہیں کر سکتا۔ غرضیکہ رواج کا اثر انسانی سرشت پر بڑا زبردست اور مضبوط ہوتا ہے۔ جس کا دور کرنا بڑا کٹھن کام ہے جب یہہ حال ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ہمارے کئی آریہ بھائی بھی یا وجود کسی رسم یا رواج کو محض فضول اور وید ورودھ ماننے کے اُس کو تیاگنے میں جھجکتے ہوں۔ وہ بھی آخر منش ہی ہیں۔ وہ اِس کمزوری کے لئے بشرطیکہ اُن کی نیت پاک وصاف ہو قابل معافی ہیں۔ پُرانے سنسکاروں اور تعصبات نے اُن کے آتما پر غلبہ پایا ہوا ہے۔ جن کے کارن وہ اسپر کارکی کانسر ویٹو پولیشن گرہن کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ وہ جو کچھ کہیں کریں اُس کو نہایت تحمل اور بُردباری سے سننا اور دیکھنا چاہیئے۔ اور بڑے پریم اور شانتی کے ساتھہ اُن کو سمجھانا چاہیئے۔ اور اُچیت ریتی سے اُن کے اندر سے اُن سنسکاروں کو نکالنے کا یتن کرنا چاہیئے۔ جن کی وجہہ سے کہ وہ کسی مذموم رسم یا رواج کو تیاگنے میں سنکوچ کرتے ہوں نہ کہ جوش میں آکر اُن کو زبردستی اپنا ہمراے بنانیکی کوشش کیجاوے۔ کوئی اصلاح سچی اصلاح نہیں کہلا سکتی جس کے کرنے میں زبردستی کا برتاؤ کیا جاوے۔ اِس لئے ہماری روشن خیالات کے بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ بیہودہ جوش اور جذبات سے قطعی پرہیز کرتے ہوئے نہایت سنجیدگی اور متانت سے اس سوال پر پرسپر وچار کریں۔ ہٹ اور تعصب سے کام لینا آریہ پُرشوں کو شوبھا نہیں دیتا۔

(و۔ چ)

منوہر لتا

یہہ ایک عمدہ ناول اُردو میں ہے۔ اسکی عمدگی دیکھنے سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔

المشتہر

مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

ایڈیٹوریل نوٹس

اِس جوالا کو کیسے شانت کروگے

ہماری اندریاں اگنی روپ ہیں۔ جو کچھہ اُن کے اندر پڑتا ہے۔ بھسم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کے اندر سے شعلے اُٹھہ رہے ہیں۔ جو ہمارے تمام کرموں کو بھسم کرنے کے لئے طیار ہیں۔ اندریوں کی جلائی ہوئی دھونی جیوآتما کو ایک دم چین نہیں لینے دیتی بھلا یہہ اگنی شانت ہو تو جیوآتما اپنے اُدیشیہ پر وچار کرے۔ انسان حیران اور سرگردان اس اگنی کو شانت کرنا چاہتا ہے۔ چکشو اندریہ (قوتِ باصرہ) کی ترپتی کے لئے روپ مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک اندریہ کا وشہ اُس کے بالمقابل کرکے اس پانچ شعلوں والی اگنی کی ترپتی کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جیوں جیوں وہ اندریوں کے لئے وشیوں کا زیادہ سامان جمع کرتا ہے۔ تیوں تیوں اگنی میں شعلے تیز ہوتے جاتے ہیں۔ اور ہوں کیوں نہ؟ بھلا کبھی گھی کی آہوتیوں سے اگنی شانت ہوئی ہے!

اگنی کے شانت کرنے کے لئے اُسپر شیتل جل چھڑکنا چاہیئے۔ لیکن وشے کلُ بمنزلہ گھی کے ہیں۔ جیوں جیوں اندریوں کے بھوگ زیادہ مہیا کئے جاویں۔ اسی قدر اُن کی ترپتی مشکل ہوتی جاتی ہے۔ لیکن جس وقت کہ ویراگ کا شیتل جل اُن پر ڈالا گیا۔ اسی وقت وہ شانت ہو کر جیوآتما کو اپنے اُدیشیہ پر وچار کرنے کا پورا موقع دیتی ہیں۔ اندریاں بھوگ سے بس میں نہیں آتیں۔ بلکہ ویراگ سے اس لئے پورن ویراگی ہو کر پرماتما میں یوگ کرنا چاہیئے تاکہ منزلِ مقصود کا راستہ سگم ہو جاوے۔

دھن کو دھرم سے اکٹھا کرو

منوجی فرماتے ہیں کہ گرہستی کے لئے لازمی ہے کہ دھرم سے دھن اکٹھا کرے۔ وید بُرودھ ادھرم یُکت کاموں سے یدی بیشمار دھن بھی آتا ہو تو اُسے ہاتھہ نہ لگاوے۔ گرہستی کے لئے یہہ تاکید کیوں ہے؟ اس لئے کہ چاروں آشرموں میں یہی بڑا آشرم ہے۔ کیا سنیاس سے بھی؟ بے شک کیونکہ یدی یہہ آشرم نہ ہو تو دیگر تینوں آشرمی (یعنی برہمچاری۔ وان پرستی اور سنیاسی) اپنا کرتویہ پالن کیسے کر سکیں۔ جب اُن کو اپنی روزی کا ہی فکر بنا رہے تو وید وغیرہ ستیہ شاستروں کو بے فکری سے کیسے پڑھ سکیں۔ اور یوگ ابھیاس آدی سادھنوں سے مضبوط ہو کر اپنا پورا سمہ دھرم کے پرچار میں بھی کیسے لگا سکیں پس گرہستھہ آشرم باقی تین آشرموں کا اَن داتا ہونے کی وجہہ سے ان سب میں سریشٹھہ ہے لیکن جسقدر اونچا کسی کا ادھکار اُسیقدر دھرم کے بندھن اُس کے لئے زیادہ ہیں۔ چونکہ تینوں آشرم گرہستھہ پر نربھر ہیں۔ اس لئے گرہستی کا فرض ہے کہ دھرم سے دھن اکٹھا کرے کیونکہ اس کے برخلاف عمل کرے گا تو برہمچاری وان پرستی اور سنیاسیوں کو بھی اپنے ساتھہ لے ڈوبے گا۔

اے ہمارے گرہستی بھائیو! ادھرم کی کمائی سے اگر اپنے لئے نہیں ڈرتے تو اس لئے ضرور پرہیز کرو کہ کہیں تمہارا اکیلے کا کوکرم سنیاس آدی آشرموں کو نہ دوشت کرے بھارت ورش کے ادبار کا باعث بھی گرہستھہ کا ہی بگڑنا ہے اِسلئے گرہستھہ آشرم کا سُدھار کرتے ادھرم کی کمائی سے پرہیز کرو۔

ناول چاند بیبی ۱۴ شہرہ آفاق قیمت ۲ روپیہ حصہ ۹ ۱۲ روپیہ ۸ آنہ ... قیمت بہت گھٹا کر صرف ۱۰ آنہ کردی گئی ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماجک خبریں

سردار سوچیت سنگھ جی پردھان آریہ سماج جہینا ضلع گورداسپور بمقام گنڈی ونڈ ملوک سنگھ والا کسی ورواہ پر گئے تھے جہاں اُنہوں نے ویدک دھرم کی بزرگی جتلانے کے لئے ایک مؤثر ویاکھیان دیا اور ویدوں کے الہامی ہونے پر ایک مولوی کیساتھ مباحثہ کیا۔ آریہ سماج جہینا کے ہفتہ وار جلسے اب ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک ہوا کریں گے۔ گاؤں کے لئے یہہ وقت نہایت مناسب ہے۔ بھائی اچھر سنگھ جی منتری بدت اس وجہہ سے گرائے گئے کہ اُنہوں نے ایک وید پرودھ کام کیا تھا۔

بسولی ضلع بدایوں میں گوپی ناتھ برج لعل صاحبان بڑے ساہوکار ہیں۔ اُن کے خاندان کا ایک لڑکا ایک سال سے آریہ ہے۔ اُس کی تحریک پر ساہو جی نے ایک بواہ پر ناچ تماشہ بند کر کے آریہ سماج کے پنڈتوں کو بُلا لیا اور ویاکھیان سُنے رُچی یہاں تک ہوی۔ کہ شانڈو واہ سنسکار بھی ویدک ریتی سے ہوتا لیکن عورتوں کے شور پر دواہ تو ویدک ہی ہوا۔ لیکن چار لڑکوں کے یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے ساہو جی نے ۵۰ روپیہ وید پرچار فنڈ کو اور ۵۰ روپیہ دو اُپدیشکوں کو سفر خرچ دیا۔

آریہ سماج پسرور نے اپنے ساماجک بھائی پنڈت سنت رام وکیل ریاست جموں کی دھرم پتنی کے دیہانت پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے ایک خاص جلسہ کیا۔ اُسی موقع پر لالہ جے چند رجی کی موت پر بھی اظہار افسوس کیا۔ جب اخبار آریہ ورت کلکتہ سے رانچی آگیا تھا تو اُس وقت اُمید تھی کہ بابو بالکرشن سہائے جی کی مدد سے اچھی حالت میں ہو جائیگا۔ ہمارا فرض یہہ اخبار بخوبی ادا کرتا ہی رہا ہے۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ لیکن پھر بھی اس میں گھاٹا ہی رہا۔ اب بابو بالکرشن سہائے جی اس کے مستقل طور پر چلانے

کا ایک ڈھنگ بتلاتے ہیں۔ یعنی یہہ کہ اگر اس کا اپنا پریس ہو جاوے تو دقت دور ہو جاوے۔ اسکے لئے وہ چاہتے ہیں کہ ایک سو ایسے خریدار نکل آویں جو ۲۵ روپیہ پیشگی ادا کر کے آٹھ برس تک آریہ ورت مُفت لینا منظور کریں اس طرح اڑہائی ہزار روپیہ جمع ہو جاویگا۔ اور اپنا پریس خرید کر پرچہ مستقل بن سکیگا۔ ہماری رائے میں ایسے اصلی سیوک کے لئے سو اس قسم کے خریدار ضرور نکل آنے چاہئیں۔ لیکن ایک شک پھر رہتا ہے کہ اپنے پریس کے ملازمان کو بھی تو تنخواہ دینی ہوگی اور کاغذ بھی خریدنا ہوگا۔ بہر صورت اگر خریداران مہربانی نہ کریں تو کیا ہو سکتا ہے۔

دھرم کوٹ آریہ سماج کے منتری اُپدیشک کی ضرورت بتلاتے ہیں۔ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے منتری مہاشہ کو متوجہ ہونا چاہئے۔

ماسٹر آتما رام جی اور ناتھ آریہ معہ دو ودیارتھیوں کے منتری آریہ سماج گجرات کا پتر آنے پر یکم جولائی شام کو وہاں پہونچے۔ ۲ جولائی صبح کو معہ ممبران آریہ سماج گجرات بازاروں اور گلیوں میں نگر کیرتن کرتے ہوئے پنڈت ہری چند جی کے مکان پر پہونچے۔ ان کے دو پُتروں کا مُنڈن سنسکار پوران ویدک ریتی سے ہوا حاضری موقع پر اچھی تھی۔ شام ۶ بجے شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں نگر کیرتن کیا۔ ساتھ ہی جگہہ بجگہہ ماسٹر جی اور ناتھ آریہ نے ویدک دھرم کی فضیلت پر لیکچر دئے۔ پرچار ۴½ گھنٹہ رہا۔ حاضری ہر جگہہ اچھی ہوتی رہی۔ لالہ سوراج جی لائبریرین آریہ سماج گجرات کا پریم قابل تعریف ہے۔ ماسٹر جی نے حسب معمول کرایہ وغیرہ اپنی گرہ سے خرچ کیا۔ آریہ سکول رام نگر کے بورڈنگ ہاؤس میں ۴۴ بورڈر ہو گئے ہیں۔ سکول کا جلسہ تقسیم انعامات ۱۶ جولائی کو ہوگا۔ بورڈنگ میں ہر روز شام کو بھجنوں سندھیا اور پرارتھنا کے بعد ماسٹر جی اُپدیش دیتے ہیں۔

خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ آریہ سماج ہال میں پنڈت

ٹوپن لعل جی ہر روز کٹھوا اُپنشد اور پتنجل یوگ شاستر کی کتھا کرتے ہیں۔ سنسکرت ناگنوں کی تعداد حاضری روزانہ ۴۵ یا ۵۰ کے قریب ہوتی ہے۔ مخالفین کی سماج ہذا سے سخت مخالفت ہے۔ انہوں نے بہت زور کتھا کے روکنے کے واسطے لگایا۔ مگر کچھ پیش نہ گئی اب بھی مخالفت بدستور ہے۔ ایشور پرماتما اپنی کرپا کریں۔ پنڈت جی سنسکرت میں بڑے ودوان اور لائق آدمی ہیں۔ ان کی بانی میں ایسی تاثیر ہے کہ جو لوگ ایک روز کتھا سُن جاتے ہیں وہ دوسرے روز خود بخود آموجود ہوتے ہیں۔

تازہ خبریں اور رائیں

بودھ مت والے اپنے آخری گوتم بُدھ سے پہلے حسب ذیل بُدھوں کا گذرنا مانتے ہیں۔ (۱) دیپنکر (۲) تنہکر (۳) میدھنکر (۴) سرنا نکر (۵) کونڈنا (۶) منگل (۷) سوماں (۸) ریوت (۹) سوبہت (۱۰) انوم درسی (۱۱) پدوما (۱۲) نارو (۱۳) پدم اُتر (۱۴) سُمیدہ (۱۵) سوجات (۱۶) پیا درسی (۱۷) اتھہ درسی (۱۸) دہم درسی (۱۹) سدھارتھ (۲۰) تِسا (۲۱) پُوسا (۲۲) وپاسی (۲۳) سکھی (۲۴) ویسا بھو (۲۵) کاکوسندہ (۲۶) کوناگمن (۲۷) کشپ۔ اِن کا یہہ بھی وشواس ہے کہ اس کلپ میں آخری بُدھ میترے ہوگا۔ جو اُس وقت پیدا ہوگا۔ جبکہ آدمیوں کی عمر پھر سے اسی ہزار برسوں کی ہو جائے گی۔ یہہ بھی ہندوؤں کے کلنکی اوتار کی طرح براہمن کے گھر میں جنم لیگا۔ لیکن اس کے باپ کا نام سوبرھما ہوگا جو کاشی راج کا اُس وقت گرو ہوگا اور پروہت

دھرم پال کہتے ہیں کہ بودھ مضمون الیتھا ترپاٹھی ولایت انگلستان میں پادری جے ڈبلیو کنوروئی صاحب نے تحقیقات واقعات سے ثابت کیا کہ انگلستان کے قدیم باشندے غالباً

CC0, Gurukul Kangri Collection

مردم خور تھے۔ انسانوں کی کھوپریاں اور دیگر عضو اس قسم کے برآمد ہوئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگریزوں کے بزرگ آدمی کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ ... کیونڈی صاحب کا خیال ہے کہ یہہ لوگ صرف دشمنوں کو ہی بھون کر نہیں کھاتے تھے بلکہ حسب ضرورت اپنے بھائیوں میں سے بھی اکثروں کے گوشت پکا کر کھاتے تھے۔ جب ایک دن مردم خور ہونے کے باوجود انگریز لوگ اب آدمی کے گوشت سے نفرت کرتے ہیں تو کیا یہہ امید رکھنا بیجا ہے کہ جانوروں کے گوشت سے بھی پرہیز کرنے لگ جائیں گے۔

اخبار ٹریبیون لاہور میں ایک پادری صاحب نے پنڈت رتن ناتھ "مشہور اردو ناولسٹ" کی زباندانی کی بڑی بھاری تعریف کی ہے اور تو پادری صاحب نے جو یہہ لکھا ہے اُس کے ساتھ ہمارا اتفاق ہے لیکن اس میں شبہہ نہیں کہ پنڈت رتن ناتھ صاحب بعض اوقات عام اخلاق کو اپنی تحریروں میں نبھانے کی کوشش نہ کریں تو اُن کی تصنیفات زیادہ تر پسندیدہ سمجھی جاویں۔ پنڈت صاحب عورت کا ذکر آتے ہی جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں اور پھر اپنے قلم پر اُن کا قابو ہی نہیں رہتا۔ بجائے برائیوں سے نفرت دلانے کے ایسے موقعوں پر وہ بُرائی کو زیادہ دلفریب بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور ... شراب کی ہر جگہہ تعریف ہی کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں مصنف کا پہلا وصف یہہ ہونا چاہئے کہ ہر قسم کی بُرائیوں اور کمزوریوں سے ... ہو ورنہ خلق خدا کو گڑھے میں گرانے کے سوائے اور کیا کر سکتا ہے۔

فلاڈلفیا (علاقہ امریکہ) میں عورتیں جنگلی قواعد سیکھتی ہیں۔ امریکہ میں ہر بات میں اتّت ہو جاتی ہے۔

افریقہ کی کمائی والے یورپین نے اپنی جورو کو سالگرہ پر دینے کے لئے ایک بائی سکل اسّی ہزار روپیوں کی لاگت سے بنوایا ہے۔

امرت بازار پترکا کا خیال ہے کہ اگر مدراس کے

اس ضلع میں جہاں شناروں پر ظلم ہوا ہے۔ ویسا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوتا تو اسقدر خرابی نہ ہوتی ہماری رائے میں اس سے بھی زیادہ ہولی تعلیم نے اب تک ہندو مسلمانوں کا تعصب دور نہیں کیا۔

بجلی ایک سیکنڈ میں زمین کے گرد سولہ مرتبہ گھومتی ہے۔

ریاست جموں وکشمیر کے راجہ رام سنگھ صاحب کا دیہانت ہوگیا۔ آپ مہاراجہ صاحب جموں کے چھوٹے بھائی تھے اور ریاست کی فوج کے کمانڈر انچیف۔ اس وقت ایک بڑا عالیشان محل تعمیر کرا رہے تھے جس کا تمام لکڑی کا سامان سیدھا ولایت سے بنکر آتا تھا اور یہہ پتہ نہ تھا کہ کس وقت چل بسیں گے۔

مسٹر سُبرامنیا آیر جج ہائیکورٹ مدراس قائممقام چیف جسٹس مقرر ہوئے ہیں۔

ریاست پٹیالہ میں ہیضہ کا اب تک زور ہے اوسط موت روزانہ ہیضہ سے بیس پچیس تک جاتی ہیں۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ وہاں کے ہندو بھاگوت پر بڑی شردھا رکھتے ہیں لیکن ساتھ ہی سکھوں کے گرنتھ صاحب کو بھی پوجتے ہیں اور ... شراب۔ مانس اور بھنگ وغیرہ میں غلطاں رہتے ہیں۔

فرانس کا ایک کمشنر پولیس شرابیوں کی اچھی عزت کرتا ہے۔ جب شرابی پکڑے جاتے ہیں اُن کو دو کے ساتھ دو کو باندھ دیتا ہے اور ایک کے ہاتھ میں جھاڑو اور دوسرے کے کدالی دیکر اُن سے سڑک صاف کراتا ہے تاکہ آئندہ کے لئے عبرت پکڑیں۔

فرانس کی راجدہانی پیرس میں جب ۱۸۹۴ع میں ۳۰۰۰۰ تیس ہزار گھوڑے خوراک کے لئے مارے جاتے تھے اب سُنا گیا ہے کہ تعداد بہت ہی بڑھ گئی ہے۔ مانس کوشت ستر اذکول ماننے والے اصحاب کو بتلانا چاہیے کہ جہاں سال میں ہزاروں اشومیدھ یگیہ ہوں اُسے پوتر بھومی کیونکر کہا جاوے۔

ولائیت انگلستان میں آریوں کی گیان ودیا کی نسبت اعلیٰ رائے ہوچکی ہے۔

ایک مرہٹہ مصنف نے اس وقت ظاہر کیا کہ رگوید کے پہلے آٹھ منڈل کے بعض منتروں سے یہہ پتہ لگتا ہے کہ آریہ لوگ پہلے پہل شمالی سمندر کے مقامات پر بستے تھے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مصنف صاحب اُن منتروں کا پتہ دیں تاکہ اُس دعوی پر دیچار ہو سکے۔

کانگریس کے رُکن رام ... کے راجا۔ مارواڑی قوم کے سرگروہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بلوہ کی خبر نہ تھی اور عذر یہہ پیش کرتے ہیں کہ مارواڑی قوم اب اُنہیں اپنا سردار نہیں مانتی لیکن لطف یہہ ہے کہ خود شناروں پر مندر سے اُنہیں علیحدہ کرنے کے لئے نالش کی ہوئی ہے۔

بنارس کے مجوزہ ہندو کالج کی مدد کے لئے مسز اینی بیسنٹ نے ولایت میں اپیل شایع کی ہے۔

امیر کابل کے نوکر نے ہی اپنے آقا پر پستول داغ دی۔ اپنے نجی کے ملازموں پر سختی کرنا بڑا ہی خطرناک ہے۔

ولایت کے سکولوں میں اب طالب علموں کو کتے پالنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے لڑکے کو تفریح میں مدد ملتی ہے اور ہمدردی کی عادت پڑتی ہے۔

لاہور میں بدمعاشی کا بڑا زور ہو رہا ہے۔ ۵۔ جولائی کو تین صاحبان انگریز پر بدمعاشوں نے حملہ کیا اور اُنہیں زخمی بھی کیا۔ جب انگریزوں کی سیرگاہ کا یہہ حال ہے تو بیچارے دیسیوں کا خدا ہی حافظ ہے۔

مطلع

[illegible]

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں)

ہندو کالج اور ہندو دھرم

ہندو سنٹرل کالج بنارس کی بابت میرے چند سوالات ہیں چونکہ یہہ بات مسلمہ طور پر قایم ہو چکی ہے کہ قومی کالج اس لیے بنائے جانے ضروری اور لازمی ہیں کہ اُن میں اپنی مذہبی تعلیم دی جاوے۔ پس عیسائی لوگ اپنے قومی کالجوں میں حضرت عیسیٰ مسیح کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور مسلمان لوگ حضرت محمد صاحب کی قوموں کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن ہندو قوم کے قومی کالج کونسی کتاب کی مذہبی تعلیم دیویں گے۔ کہ جس سے ہم یہہ سمجھہ لیویں کہ اس مذہبی کتاب کی بابت میں سب ہندو قوم متفق ہے اور کل ہندو قوم کی مذہبی کتاب کونسی ہے۔ حال میں ہم نے سُنا ہے کہ دو کالج جدید کہولے ہیں۔ ایک ہندو سنٹرل کالج بنارس میں کہ جس کی منتظم ایک یورپین عورت ہے۔ اور دوسرا دہلی میں ہندو کالج کے نام سے کہولا گیا۔ کہ جس کے منتظم ایک ولیش صاحب ہیں۔ ان کالجوں کے بارہ میں میرے سوالات بہ تفصیل ذیل ہیں۔ (۱) کیا مسز اینی بیسنٹ صاحبہ نے یہہ کالج اسیواسطے قایم کیا ہے کہ جیسا کہ وہ مانتی ہیں اور جیسا کہ وہ اُپدیش کرتی ہیں اوسی خیال کی تعلیم اوس کالج میں دیجاوے گی۔ اگر اُسی خیال کی تعلیم دی جاوے گی تو وہ کالج ہندو قوم کا کالج کہلانے قابل نہیں ہے اور اُس کالج کا ہندو کالج نام رکہنا صاف دہوکہ دہی ہے۔ کیونکہ جس خیال کا اُپدیش مسز اینی بیسنٹ صاحبہ کرتی ہیں اُس خیال کے متفق عموماً پورانک صاحبان بہی نہیں ہیں۔ دوسرے فرقوں کا تو کیا ذکر ہے اسواسطے اگر تہیوسوفی کالج نام رکہدیا جاوے تو اچہا ہے۔ کیونکہ تہیوسوفی نام اُن کی ایک سبہا کا ہے۔ اس لیے جس خیال کی اُس کالج میں تعلیم ہوگی اس کا وہی نام رکہنا ٹہیک ہوتا ہے۔

شروع کام میں ہی دہوکہ ہو جانا گویا نہایت ہی ناقص بات ہے۔ ہندو قوم کے اندر انیک فرقے اور مذہب ہیں۔ اسی واسطے کیا اس کالج میں تمام فرقوں کی تعلیم دی جاوے گی اگر تمام فرقوں کی تعلیم نہ دی جاوے تو ہندو کالج نام رکہنا سخت غلطی ہے۔ (۱) کیا اس کالج میں مورتی پوجا کی بہی سکہلائی جاوے گی۔ (۲) مرتک شرادہ اور ترپن کی بہی بدہی بتلائی جاوے گی۔ (۳) کیا گنگا آدی ندی میں سنان کرکے پاپ چہوٹ جانے کے تجربے بتلائے جاویں گے۔ (۴) کیا ایشور پرماتما کو جنم مرن کے دُکہہ سُکہہ میں قدرتی نظارے دکہلائے جاویں گے۔ (۵) کیا ہمارے طالب علموں کو خود پریم اور پرماتما کے پہچاننے کی تعلیم دی جاوے گی۔ اگر یہہ ہی تعلیم دیجاویگی تو یہہ تعلیم صرف پورانک دہرم کی ہے۔ اسمیں دیگر فرقے جو ہندوؤں میں موجود ہیں شامل نہیں ہو سکتے اور نہ متفق ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جینی یعنی ناستک جو ایشور پرماتما سے مُنکر ہیں اپنے علیحدہ کالج کی تجویز کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک مذہبی فرقہ اپنی مذہبی تعلیم علیحدہ رکہتا ہے۔ اسی واسطے ان کالجوں کو ہندو کالج کہنا سخت غلطی ہے۔ ہاں اگر صرف پورانک بہائی ہی ہندو ہیں تو بیشک وہ شوق سے اپنے کالجوں کا نام ہندو رکہیں۔ لیکن عام ہندوؤں کو اس نام سے نامزد کرکے کالج کہولنا سخت دہوکہ دہی ہے کیونکہ خالصہ کالج علیحدہ ہے۔ آریہ کالج علیحدہ ہے۔ برہمو کالج علیحدہ ہے۔ اسی طرح ہر ایک فرقہ علیحدہ علیحدہ اپنا نام رکہتا ہے۔ اسی واسطے قومی کالج کہنا یا ہندو کالج کہنا سخت غلطی ہے مسز اینی بیسنٹ صاحبہ سے میری پرارتہنا ہے کہ کیا ہندوستان میں مورتی پوجا مرتک شرادہ وغیرہ وغیرہ نیست و نابود ہو گئے تہے جو ہندوستان میں مورتی پوجا کے واسطے اسقدر پریشرم کیا۔ اگر ان کے نزدیک مورتی پوجا اور مرتک شرادہ موکش اور سُکہہ کے دینے والے ہیں تو آپ ... بیٹہ نہا کہ آپ بس خاندان اور جس قوم اور جس ملک ... پیدا ہوں اُن کو سمجہاتی کہ جہاں مورتی پوجا ... تک نہیں رہا۔ پس ہم کو اس کارروائی ... اینی بیسنٹ صاحبہ کا صاف دہوکہ معلوم ... ہمارے ہندو بہائی تو خیر اور دنا تو پہنچ ... اس ادہوگتی کو تو پہونچ گئے ہیں۔ اب اس ... زیادہ اور کیا گرانا چاہتی ہو آپ کو اُچت ... پہلے اپنے گہر کو درست کرو کہ جو مورتی پوجا ... مخالف ہیں۔ پہلے تمام یورپ اور یونان ... عرب وغیرہ میں اُپدیش کرو۔ جہاں مو... مشکن موجود ہیں۔ یہاں تو مورتی شا... کی مردم شماری سے بہی زیادہ ہونگی ... مورتی پوجا کرتے کرتے خود جڑ مورتی ... پرماتما کرے کہ وہ لوگ جڑ ہو جاویں کہ جو ... مورتی پوجا کی غار میں ڈال کر پہر دہوکہ دیا ...

سناتن دہرم سبہا سے سوالات

مسز اینی بیسنٹ اور ڈاکٹر وایکاٹ۔ مسٹر ... اور میکس میولر وغیرہ وغیرہ یورپین صاحبان ... سناتن دہرم سبہا دشمن ہو ستہا اور اُپدیش ... کا ادہکار دیا گیا ہے اور دیتے ہیں وہ کون ... شاستر کی پڑتال ہے اور آپ اُن کو کس ... میں مانتے ہو کہ جس کے رُو سے وہ آپ کے ... ورنوں میں سے شمار ہوتے ہیں۔ اگر وہ کسی ... میں شمار نہیں ہیں تو پہر آپ کس لوگتا ... کس پرمان سے اُن کو کس دلیل سے ... اور اُپدیش دینے کا ادہکار دیتے ہو۔ اگر ... میں شمار نہیں کرتے تو پہر کیا۔ اگر ورنوں ... شمار کرتے ہو اور وہ آپ کے پورانک دہرم ... ماننے والے ہیں تو پہر اُن کے ساتہہ ... اور کہانا پینا اور برادریوں میں ... نہیں کئے جاتے۔ اگر ہندو دہرم اور ...

بذات کوئی چیز ہے تو ہندو دہرم کی کونسی کتاب ہے کہ جس کو تمام ہندو مانتے ہوں یا اُن کے ماننے والا ہندو کہا جاوے اور ہندو قوم ہم کسکو کہیں۔ ہندو قوم کی شناخت کرنے کے لئے ہم کو وہ اصول بتلانی چاہئے کہ جس سے ہم اوس شخص کو ہندو سمجہہ لیں کہ جسپر وہ اصول عاید ہوتے ہوں۔ یا وہ خود ماننے کے لئے طیار ہو۔ لیکن موجودہ سسٹم ہندو مذہب ہندو دہرم ہندو قوم کا چلنا غیر ممکن اور صاف ہو کہہ رہی ہے جب تک کہ اس لفظ کا فیصلہ نہ ہو جائے کام چلنا نہایت دشوار اور ناکامیابی کے نشان ہیں۔ کیونکہ (۱) مذہب کے لحاظ سے جب ہم ہندو کو ماننے کے لئے طیار ہوتے ہیں تو مذہب ہندوؤں کا ایک نہیں پھر تمام کو ہم ایک لفظ کسطرح کہہ سکتے ہیں۔ (۲) ملک کی رہائش کے لحاظ سے ہم ہندوؤں کو ہندو نہیں کہہ سکتے بلکہ تمام عیسائی مسلمان وغیرہ بھی ہندوؤں کا حق رکہتے ہیں۔ (۳) رسم و رواج کہان پان بیاہ شادی وغیرہ کے لحاظ سے بھی ہم ایک نہیں کیونکہ علیحدہ علیحدہ برادری اپنا اپنا علیحدہ علیحدہ کہان پان اور بیاہ شادی کرتی ہیں۔ اسلئے ہم ہندو مذہب اور ہندو قوم کے شبد کو اُسی حالت میں ماننے کے لئے طیار ہوں گے۔ (۱) یہہ لفظ کونسی زبان کا ہے اور اس کا استعمال کب سے جاری ہوا اور کس کے لئے جاری ہوا۔ اور کس نے جاری کیا۔ (۲) اس کے واسطے تواریخی اور شاستر دکت پرمان ہونا چاہئے۔ (۳) قوم کا لفظ کونسی زبان کا ہے اور اس کے کیا معنی ہیں۔ اور قوم کا لفظ کس کے واسطے استعمال ہوتا ہے۔ سنسکرت اور انگریزی میں قوم لفظ کی جگہہ کونسا لفظ ہے۔ اور سنسکرت دان رودوانوں نے قوم کے لفظ کی جگہہ کون سا لفظ استعمال کیا تہا اور وہ کس کو اپنی قوم سمجہتے رہے ہیں۔ (۴) دیگر قومیں جو اسوقت قوم کا لفظ استعمال کرتی ہیں وہ کسی مذہبی فرقہ کو قوم کہتی ہیں۔ یا کسی ایک ملک کے رہنے والوں کو قوم کہتی ہیں۔ یا جس کے ساتھہ بیاہ شادی اور کہان پان ہوتا ہے اُن کو قوم کہتی ہے۔ یا کسی خاندان یا برادری کو قوم کہتی ہیں۔ پس ہندوؤں کو جو ایک قوم کے لفظ سے نامزد کیا جاتا ہے یہہ کسی دوسری قوم کی تقلید سے قوم کا لفظ برتاؤ کیا جاتا ہے یا کسی شاستر کے پرمان سے۔ (۱) اگر کسی تقلید سے قوم کا لفظ نامزد کیا جاتا ہے تو اُس قوم کا پرمان دینا چاہئے۔ (۲) اگر کسی شاستر پرمان سے تو شاستر کا پرمان ہونا چاہیے۔

کیا پورانک دہرم شاستر میں ماس کہانا جایز ہے۔ اور اگر جایز ہے تو اس دلیش اور دیگر دیشوں کے دہرماتما آدمی ناجایز سمجہکر اُس کا کہنڈن کیوں نہیں کرتے اور جو لوگ مانس کہانے والے ہیں اُن کو پورانک دہرم سبہا میں کیوں ادہکار اور اُپدیش دینے کا موقعہ دیا جاتا ہے اگر جایز سمجہتے ہیں تو دہرماتما آدمی بہی کیوں نہیں کہاتے۔ کیا پورانک دہرم سبہا اس کا فیصلہ نہیں کریگی۔ جس کا فیصلہ پورانک سبہا کو ضرور کرنا چاہیے۔ اور ہم بار بار یہی سوال کریں گے تاکہ یہہ کہچڑی مذہب اپنی اصلیت پر آجاوے۔

راقم (ہردواری لعل)

آریہ جنتری

اس جنتری کی نسبت یہہ نہ خیال فرمادیں کہ نصف سال ختم ہو چکا ہے اب اس کی کیا ضرورت ہے۔ مہاشے جی اس کا حجم ۱۴۰ صفحہ کا ہے۔ کاغذ عمدہ ڈمی۔ چہپائی عمدہ ہے۔ سالانہ تاریخ وار تو ۱۲ صفحوں پر آگیا۔ باقی ۱۲۸ صفحے روزمرہ کے کارآمد مستقل مضامین کے ہیں۔ قیمت صرف برائے نام ۵/ ہے۔ معہ ڈاک محصول ٭ درخواستیں بنام منیجر دہرم پرچارک جلندہر شہر آنی چاہئیں۔

بشواش گہاتک اور گرہن نام دہاری آدمیوں سے بچو!

عرصہ ایک ماہ کا ہوا ہوگا کہ قصبہ مارلوند تحصیل ہانسی ضلع حصار میں پروپکار کے لئے باشندگان شہر نے موسم گرما کے واسطے ایک سبیل پانی کی واسطے رفاہ عام جاری کی تہی اور اُس میں ایک نام دہاری باہمن ملازم پانی پلانے پر رکہدیا تہا تہوڑے روز کے بعد باہمن صاحب نے گاؤں میں یہہ چرچا کیا کہ اس گاؤں میں ایک وبا آنے والی ہے اُس کا جلد انتظام کرو ورنہ نقصان ہوگا۔ لوگوں نے جب کچہہ دہیان نہ دیا تو یہہ کہنے لگا کہ مجکو کچہہ روپیہ دو۔ تو اُس کا انتظام میں کر سکتا ہوں۔ لیکن پہر بہی گاؤں کے آدمیوں نے کچہہ کسی طرح کا خیال نہ کیا۔ تو اچانک ایک روز سبیل کے پانی میں کوئی زہریلی اوشدہی ملاکر شہر کے کئی لڑکے اور آدمیوں کو پلادی کہ جس میں سے کئی آدمی توقے وغیرہ کرکے بچ گئے۔ لیکن تین لڑکے جاں بحق ہوئے۔ ایک زمیندار کا لڑکا بارہ سال کا تہا اور دوسرا ایک کسی دہناڈیہ مہاجن کا تہا جو نہایت ہونہار اور اُس کا پریہ پتر تہا۔ تیسرا بہی ایک دیش کا تہا جو شادی شدہ تہا۔ کہتے ہیں کہ یہہ شادی شدہ لڑکا تین گہروں میں ایک چراغ تہا کہ جس کے گل ہونے سے کئی گہر بے چراغ ہوگئے۔ اپنے ماتا پتا کے گہر میں بہی ایک ہی چراغ تہا۔ کہ جس کے باعث تمام خاندان بے چراغ ہوگیا ہے۔ مرنے لڑکے کی اردہنگی تقریباً چودہ پندرہ سال کی ہے۔ اور اسی طرح اُس کی ماتا پتا اور ساس اور ماوسی وغیرہ تمام اُس کی جان کو شب و روز رو رہی ہیں جو کہ ساری عمر اس دشٹ پوپ کی

جان کو ر دویں گی۔ اس لیکہہ سے میرا مطلب یہہ ہے کہ ہم کو جب تک اشٹ انشٹ یعنی ہمارا شترو کون ہے اور ہمارا متر کون ہے یہہ پہچان نہ ہو تب تک ہم سنسار میں سکھہ پراپت نہیں کر سکتے۔ اس واسطے اے میرے بہولے بہالے بہائیو سب سے پہلے جب ہم کسی آدمی سے کوئی کام کریں تو یہہ پہچان ضرور کریں کہ ہمارا اشٹ یا انشٹ جب تک ہم یہہ پہچان نہیں کرتے تب تک ہم ایسے اتیاچار اور پاکھنڈ کے زمانہ میں کام نہیں کر سکتے۔ اس واسطے ہر ایک منش ماتر کو ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہر ایک آدمی کے ادہکار اور اُس کی یوگتا اس کے سنسکار۔ اس کا دیش اور کال۔ ہر ایک ہر بات کو دیکھکر پہر وشواس کرے۔ ورنہ ہم بار بار ٹہوکر کہا دیں گے۔ اور ٹہوکر کہاتے کہاتے ممکن ہے کہ ہم نیست و نابود ہو جاویں۔ اگر وشواس کے پاتر بننا چاہتے ہو تو ویدک ست دہرم اور سوامی دیانند اور دیگر ویدک دہرم کے سچے دیش ہتیشی لوگوں پر وشواس کرو۔ عام لوگوں پر وشواس کرنا سخت غلطی ہے اور خاصکر کامی اور لوبہی آدمیوں پر کبہی بہی وشواس مت کرو۔

تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج کے بہولے بہالے اور ناتجربہ کار دہرماتما بہائی عموماً آدمیوں کو صرف نمستے نمستے کہنے پر اور آریہ سماج کا ممبر بن جانے پر وشواس کرتے ہیں اور پہر اُس کی تعریف کے پل باندہنے شروع کر دیتے ہیں اور اُس کو ہر طرح سے دُنیاوی فائدے پہونچانے کی کوشش کرتے ہیں جس کے سبب سے عموماً آریہ بہائیوں کو بار بار نقصان اٹہانے کا موقع ملا ہے۔ اور بعد میں دہوکہ پایا گیا ہے۔ اس طرح جب کوئی مفید فنڈ جاری ہوتا ہے تو اُس کے اغراض کا پرچار کرنے کے لئے اور اس میں شامل ہونے کے واسطے انیک یتن کرتے ہیں۔ لیکن یہہ سب کام بلا سوچے سمجھے اندہا دہوند کئے جاتے ہیں جس سے میرے آریہ بہائی اور آریہ دہرم کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔ کیونکہ اکثر فنڈ جہوٹے دہوکہ دینے والے ثابت ہو چکے ہیں۔ اسیطرح اکثر فصلی آریہ جو اپنی مطلب سدہی کے لئے آریہ سماج کے ممبر بنتے ہیں یا نمستے نمستے کہکر ہمدردی جتاتے ہیں وہ ٹکہ پنتھی ہندو ہوتے ہیں اور وہ ادہرم سے پیسہ اکٹہا کیا کرتے ہیں۔ اس اخبار نویسوں کا یہہ فرض نہایت لازمی اور لابدی ہے کہ ہوشیاری سے کام کریں۔ ہر ایک فنڈ کے یہہ کام دیکہنے چاہیئے کہ علاوہ اس کے ادہکاری کس یوگتا کے آدمی ہیں اور وہ فنڈ کس غرض کیلئے کہولا گیا ہے۔ اُس میں اُن کا کیا مطلب ہے۔

گوروداسپور فنڈ اور بہارت سیوک فنڈ سے جو بدگمانی عام لوگوں میں پہیلی ہے اُس کا میں کچھہ بیان نہیں کرسکتا ہوں۔ پس اگر آریہ بہائیوں کا دہوکہ سے بچانا آپ کا فرض ہے تو بجنسہ ایسے فنڈوں کی بابتہ ریویو لکہنا چاہیئے ٭

راقم (ہردواری لعل) ٭

نئی کتابیں

بجائے پرچہ پہاری — بیچنے سے پہلے

پورانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو! حصہ اول بہوشیہ پُران کی پڑتال مصنفہ لالہ منشی رام	۲ر
ویوہار بہانو ترجمہ اُردو	۲ر
گورو کل اور اُس کے مخالف	۱ر
یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سال کی عمر سے ۳۰ سال کی عمر تک جس کا بائیبل میں بہی پتہ نہیں ہے، کہ کہاں رہے۔ مصنفہ لالہ جے چندر مرحوم	۴ر
عیسائیوں کے ہاتہہ سے بہائیوں کو بچاؤ نمبر اسی نمبر ۱۶	۳/.
دُکہہ کی کتہا .... مصنفہ ایضاً	۵/.
ہمارے بچہڑے بہائی نمبر ۱ و نمبر ۲ مصنفہ ایضاً	۱ر
مہاراج لائیبل کیس .... مصنفہ ایضاً	۲ر
اُتم سنتان پیدا کرنیکی بدہی مصنفہ ایضاً	۲/.

محصولڈاک ان کتابوں کی قیمت سے علاوہ ہے ٭

قدرتی اصول کہانتک حیوانی دودھ کے استعمال کی اجازت دیتا ہے

نمبر (۲)

ہم نے پہلے نمبر میں اچھی طرح وضاحت کیساتہہ دکہایا ہے کہ بذریعہ وید و شاستر حیوانی دودھ کے استعمال کی صاف طور پر مخالفت کہیں نہیں لکھی اور نہ ہی آپت پُرش۔ یوگی۔ وودان۔ سنیاسی۔ سادہو۔ زاہد اور مہاتما جن کسی دیش و ستہان کے رہنے والے صریحًا یا کنایتًا بہی دودھ کے استعمال کی ممانعت کرتے ہیں۔ لیکن ملک دلیو داس صاحب تاکید فرماتے ہیں کہ کسی شک کو رفع کرنے کے لئے یا کسی مشکل کو حل کرنے یا سمجھنے کے لئے پہلے پرتکیش پر اور آن پرمان پر شاستر کا پرمان چاہیئے۔ اس لئے اس سلسلہ میں ہم پرتکیش پرمان سے بحث کریں گے۔ شاید پرتکیش پرمان اور قدرتی اصول دسرشٹی نیم) کو میرے مترلاد دلیو داس جی باہم مترادف سمجہتے ہیں خیر اس بحث کو چہوڑکر کہ ان میں کہاں تک کسقدر فرق ہے۔ ہم اصلیت کی طرف آتے ہیں۔

(اول) پرتکیش کے سمجھنے میں ہم کہاں تک غلطی کہاتے ہیں۔ آج کل پرتکیش شبد کے معنے ظاہری نگاہ کر دیکہنا یا محسوس کرنا یا بیرونی اندریوں۔ حسول اور جذبات سے محسوس کرنا معلوم کرنا اور مفہوم کر لیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ انسان غلطی میں پڑکر بار ہا ٹہوکر کہاتا رہتا ہے۔ اگر آج سے ایک صدی پہلے کوئی آدمی کہتا کہ بینے ایک بیجان چیز کو بلا امداد انسان و حیوان خود بخود چلتے دیکہا ہے تو لوگ اُس کو دیوانہ و پاگل پکارتے۔ اگر آج سے پچاس برس پہلے کوئی کہتا کہ دیوار کے ایک جانب پڑی ہوئی چیز کو بغیر دیوار کی طرف آنکہہ کے

ہیں کسی شیشہ یا خاص اوزار کے ذریعہ دیکھہ سکتا ہوں تو شاید ہی کوئی آدمی اعتبار کرتا۔ اگر آج سے ایک صدی پہلے کوئی کہتا کہ میں ایک منٹ میں یہاں بیٹھے بیٹھے کلکتہ کا احوال دریافت کرسکتا ہوں تو شاید ہی کسی کے ذہن میں یہہ معما سمجھہ آتا۔ غرضیکہ جن امور کو ہم کل اسمبھو یا ناممکن سمجھتے تھے آج ودیا کی چکھشو سے وہ سمبھو اور سہل ثابت ہو رہے ہیں۔

بات یہہ کہ قدرتی اصول کا سمجھنا ہم الپگیہ بدھی والوں کے لئے کوئی سہل کام نہیں۔ اسلئے ڈاکٹر لوئس جیکسن صاحب امریکن فاضل یوگی اپنی کتاب ہارمونیہ میں فرماتے ہیں کہ سرشٹی نیم انسانوں نے اپنے خیالات و حالات کے مطابق سمجھہ رکھے ہیں اور بنا لئے ہیں جس قسم کے خیالات انسان کے اندر گھسیڑ دئے جاویں یا پیدا ہوں انہیں کے مجموعہ کا نام وہ سرشٹی نیم یا قدرتی اصول کہدیتا ہے۔ چنانچہ گوشتخوار لوگ اپنی تائید میں گوشتخواری قدرتی نیم بتلاتے ہیں۔ اور سبزی خور اپنے حق میں قدرتی نیم کو ثابت کرتے ہیں مگر وہ نہیں سمجھتے کہ قدرت کے قوانین امٹ۔ لاتغیر تبدل ہیں۔ ان میں انسانی طاقت و ذہانت کام نہیں کرسکتی۔ مسٹر ڈاروین اسی نقطہ کو اپنی کتاب ڈی سنٹ آف مین (Descent of man) میں وضاحت کے ساتھہ نظر کرتا ہے وہ کہتا ہے اگر آج کہا جاتا ہے کہ انسان کی پیدایش اور بناوٹ کا اعلی رکن بندر ہے تو انسان چونک اٹھتے ہیں اور کانپ کر کہتے ہیں۔ کہ یہہ کیا سرشٹی نیم کے ورودھ ہے حالانکہ سرشٹی نیم سے اُن کی مطلق واقفیت نہیں ہوتی۔ اسی نقطہ کو مسٹر بونٹ اور ٹامس واٹے ماہران علوم حیوانات و خواص الاشیا کے حوالجات سے مفصل طور پہ ترمیم کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے۔ کہ کانوں کے بغیر سنائی نہیں دیا جاتا لیکن بعض حیوانات ایسے ہیں جن کے کان نہیں مگر سب کچھہ سن سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آنکھ کے بغیر دیکھا نہیں جاتا۔ مگر بعض جانور ایسے ہیں کہ بغیر آنکھوں کے پیدا ہوتے ہیں مگر ایسے مزین و دلنشین آشیان اور استہان بناتے ہیں کہ آنکھوں والے بھی چکرا جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پاؤں کے بغیر چلنا محال ہے لیکن بعض جانور ایسے ہیں کہ بغیر پاؤں کے ہو کر گھوڑے سے سبقت لے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بغیر سنجوگ کے جانور پیدا نہیں ہوسکتے۔ مگر بعض جانور ایسے ہیں کہ اُن کا عضو کاٹ کر زمین میں گاڑ دو۔ پورا جانور بنجاویگا۔ جیسے کہ گلاب پھول کی لکڑی لگا دینے سے پودا بنجاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بغیر جائے پائیخانہ کے غلاظت باہر نہیں آسکتی۔ مگر بعض جانور ایسے ہیں کہ جس راستہ سے کہاتے ہیں۔ اُسی راستہ سے گندگی نکالتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حیوان کی کوئی بولی نہیں مگر بعض حیوان ایسے ہیں کہ بلا زبان کے وہ کرشمے اور اچنبھے کرتے ہیں کہ بولی والے بھی اُن کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ الغرض علم حیوانات و نباتات کو پڑھکر انسان کا دماغ چکرا جاتا ہے اور بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ قدرت کے قانون تو غلط نہیں ہماری بدھی اور عقل اُن کے سمجھنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ مسٹر لیبک جرمن کے ایک فاضل علم (اناٹومی) کا ذکر ہے کہ وہ خدا کی ہستی سے منکر ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ ہماری آنکھ کی پتلی کے گرد جو گول حلقہ زرد رنگ کا ہے یہہ زاید اور فضول ہے اسکی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ پس اگر خدا ہوتا یا اُس نے مجھے پیدا کیا ہوتا تو کبھی میری آنکھ کے چشمخانہ میں اسقدر فضول کارروائی نہ ہوتی۔ گیارہ سال کے بعد جاکر اُسکو معلوم ہوا کہ خون گردش کے وقت جو مغز کے ایک خاص حصہ سے اُس کا مماس ہوتا ہے اُس چمک کو یہہ زرد رنگ کا پردہ جذب کرلیتا ہے اگر یہہ نہ ہوتا تو ہماری بینائی میں فرق پڑتا۔

اِسیطرح ڈاکٹر لینس صاحب ماہر علوم نباتات سویڈن نے ایک پھول میں میٹھی رس دیکھکر کہا کہ یہہ رس اس پھول کے لئے مفید نہیں۔ اس میں رکہنے کا کیا کارن۔ بہت مدت سوچنے اور تجربہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہہ رس شہد کی مکھیوں کے لئے ہے جو کہ اس سے حاصل کرکے شہد نکالکر انسان کو فایدہ پہونچاتی ہیں۔ الغرض اگر ایسی پیچیدگیوں پر غور کی جاوے تو معلوم ہوگا کہ ہم اپنی کم اندیشی و کمزور بدھی کی باعث سرشٹی نیم غلط قایم کرلیتے ہیں۔ ہم ظاہری نگاہ سے سورج کو چلتا ہوا اور زمین کو ساکن دیکھتے ہیں مگر ودیا کی آنکھ نے ہمارے پرتکش خیال کو الٹ دیا۔ ہم چاند کو روشن اور منور دیکھتے ہیں۔ مگر ودیا کی چکھشو نے ہمارے اس پرتکش یقین کو پلٹ دیا ہے۔ ہم کشتی میں چلتے ہوئے درختوں کو اپنی طرف آتا ہوا اور اپنے تئیں ساکت خیال کرتے ہیں۔ مگر دراصل حالت برعکس ہوتی ہے۔ الغرض کہ ہمارے پرتکش خیال غلطی اور کم تجربہ کاری پر مبنی ہوسکتے ہیں۔ اسی واسطے کہا گیا ہے کہ پرتکش کے سمجھنے یا ماننے کے لئے بھی پہلے بدھی (ودیا) یعنی وید کا جاننا ضروری ہے۔

(ب) سرشٹی نیم کے پہچاننے کا ایک اور طریقہ یہہ ہے کہ جو کچھہ سرشٹی نیم ورودھ کیا جاوے وہ انسان کے لئے مضر اور نقصان دہ ہوتا ہے چنانچہ جیکسن صاحب فرماتے ہیں کہ دراصل کوئی انسان ترقی نہیں کرسکتا۔ بڑی بھاری ترقی کے معنی یہہ ہیں کہ انسان سرشٹی نیم کو سمجھے اور اسپر عمل کرنے کے قابل ہو جاوے۔ پس اگر کسی چیز کا استعمال انسان کے لئے سرشٹی نیم ورودھ یا قدرت کے برخلاف ہے تو وہ چیز ضرور انسان کے لئے مضر ہوگی۔ مثلاً جہاں ڈاکٹر ٹرال اور گلس اور لیڈی انا کنگس فورڈ جیسے علم طبابت کے پروفیسروں نے گوشت کہانا انسان کیلئے قانون قدرت کے برخلاف ثابت کیا وہاں ساتھہ ہی جتلایا کہ گوشت کے کہانے سے انسان کی جسمانی۔ دماغی اور روحانی طاقتیں کمزور ہو جاتی ہیں اور سچے آنند سے انسان محروم رہکر بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔ پس اگر دودھ کا پینا انسان کے لئے سرشٹی نیم ورودھ (یعنی قانون قدرت کے برخلاف) ہوتا تو انسان دودھ پینے والے اور مکھن۔ ملائی کہانیوالے

ضرور کمزور جسم ۔ دُبلے ۔ دماغی جسمانی ۔ روحانی ۔ مذہبی طاقتوں میں کمزور اور نامکمل ہوتے ہیں ہمارا یہہ دعویٰ ہے کہ دُنیا میں جسقدر عقیل ۔ ذہین ۔ یوگی ۔ عابد اور اصلی دماغ رکھنے والے انسان گذرے ہیں وہ سب کے سب قریباً اس بیش بہا نعمت سے حظ اٹھاتے رہے ۔ اسی واسطے بائیبل میں خداوند تعالیٰ بنی اسرائیل کو وہ زمین عطا کرنے کا وعدہ کرتا ہے جہاں کہ دودھ و شہد کی نہریں بہتی ہیں ۔ جن سے ثابت ہے کہ دودھ اور شہد ۔ صفوۃ النعما و برکات الٰہی سمجھی گئی ہیں ۔

(ج) لالہ دیوی داس اپنے حق میں ایک زبردست دلیل رکھتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ جب جانور کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ دودھ ماتا کے تھنوں میں آتا ہے اُس کے بالغ ہونے پر دودھ بند ہو جاتا ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ وہ دودھ بچے کا حق ہے ۔ اس لئے ہمارے لئے اُس کا استعمال کرنا پاپ ہے ۔

(جواب)

عربی میں کہا ہے ۔ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمتہ یعنی حکیم کا کام بجز حکمت کے خالی نہیں ۔ پرماتمانے گائے ۔ بکری بھینس آدی کو ہمارے فائدے کے لئے بنایا اور اسی لئے وید میں جا بجا اُن کی حفاظت و پرورش کے لئے سخت ہدایات کی گئی ہیں ۔ اگر آپ علم حیوانات کو پڑہیں تو ثابت ہوگا کہ مسبب الاسباب نے ہر ایک جانور کو ہمارے فائدے کے لئے بنایا تاکہ ہم پرماتما کی نعمت سے مستفیض ہو کر اُس کا شکریہ ادا کریں اور آنند کو بھوگیں ۔ مگر ہر ایک جانور سے یکساں اور ایک ہی قسم کے فائدے حاصل نہیں کر سکتے ۔ مثلاً شیر و بھیڑئے کو کس قدر پالیں وہ ہمارے بوجھ لادنے کے کام نہیں آسکتے ۔ ایسا ہی شتر ۔ گھوڑی گائے کو کسقدر تربیت کریں وہ رات کے وقت ہماری حفاظت کا کام نہیں دے سکتے ۔ ایسا ہی پرندے ۔ چرندے اور درندے ۔ روندے وغیرہ مختلف اقسام کے فوائد کے لئے ہیں ۔ (مفصل دیکھو نیچرل ہسٹری مصنفہ مسٹر ورٹ) پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ صرف خاص جانور چند ہمارے لئے مخصوص ہیں ۔ جن کے دودھ سے ہم مستفیض ہو سکتے ہیں ۔ جیسے کہ ہم پہلے کہہ آئے ہیں ۔ کہ تمام Mammals (یعنی دودھ دینے والے جانوروں) پر قاعدہ یکساں حاوی نہیں ۔ دودھ دینے والے جانوروں میں سے خاص ایسے ہیں جنکی ہم تربیت کرنے سے ان کے دودھ سے مستفیض ہو سکتے ہیں ۔ جیسے کہ جب تک ہم ہاتھی ۔ گھوڑے اور اونٹ کو تربیت نہ کریں اور اُن کی خدمت نہ کریں اُن کو لادو نہیں بنا سکتے ۔ وحشی حالت میں بوجھ لادنے اور بگھی چلانے کے لئے کارآمد نہیں ہو سکتے اسی طرح جب تک ہم گائے بکری بھیڑ کو تربیت نہ کرکے ان کی پرورش اور خدمت نہ کریں وہ کبھی بھی ہم کو دودھ سے مستفیض نہیں کر سکتیں ۔

واضح رہے کہ پرورش کرنے اور ان جانوروں کی سیوا کرنے سے خاص انہیں جانوروں کا دودھ ہم بڑہا سکتے ہیں ۔ اور جبکہ ہم اُن کے بچوں کی پرورش سے زیادہ دودھ پیدا کر سکتے ہیں تو زائد دودھ کا استعمال کرنا ہمارا حق ہے ۔ نوکرسے ہم کیوں خدمت لیتے ہیں اس لئے کہ اُسکو تنخواہ دیتے ہیں ۔ اونٹ ۔ گدہے اور ہاتھی پر کیوں بوجھ لادنے کا کام لیتے ہیں ۔ اس لئے کہ اُس کی خدمت کرتے ہیں ۔ اسیطرح چونکہ ہم گائے ۔ بکری ۔ آدی جانوروں کی پرورش ۔ حفاظت اور خدمت کرتے ہیں اس کے بدلے میں ان سے دودھ حاصل کرلتے ہیں ۔ اگر وہ دودھ ہماری خدمت اور محنت کا حق نہ ہوتا تو جنگلی گائے اور پالتو گائے کا دودھ برابر ہوتا ۔ مگر ایسا ہرگز نہیں دیکھا جاتا ۔ جنگلی گائے صرف اسقدر دودھ دے سکتی ہے جسقدر اُس کے بچے کی پرورش کے لئے کافی ہو ۔ پالتو گائے دس سیر سے بیس سیر تک دودھ دیتی ہے اُس کے بچہ کی خوراک سے دو چند یا زیادہ ۔۔۔ لیجئے ایک اور ثبوت جس سے ظاہر ہے کہ ان ۔۔۔ کا دودھ ہمارے لئے ہے ۔ اگر ہم گائے ۔۔۔ وغیرہ جانوروں کی پرورش اور حفاظت کریں ۔۔۔ اُن کا دودھ اپنے بچوں کی پرورش سے کبھی ۔۔۔ بڑہتا جس سے صاف ثابت ہے کہ اِن جانوروں ۔۔۔ کا دودھ ہمارے لئے قدرت نے نہیں بنایا ۔۔۔ جانوروں کی جسقدر خدمت کی جاوے ۔۔۔ کام کے لئے مفید ہوں گی جس کے لئے قدرت ۔۔۔ نہیں بنایا ۔ بلکہ اِن جانوروں کی جسقدر خدمت ۔۔۔ جاوے ہمیں اُسی کام کے لئے مفید ہو گی جس ۔۔۔ لئے قدرت نے اُن کو ہمارے مفید بنایا ۔۔۔ اس کے اگر گائے بکری ۔ بھینس آدی کی ہم خدمت ۔۔۔ جسقدر زیادہ کریں اُسقدر زیادہ دودھ ان ۔۔۔ میسر ہوتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ دودھ ۔۔۔ خدمت پرورش اور خدمتگذاری کا پھل ہے ۔

ہم لالہ دیو یداس سے پوچھتے ہیں کہ جو بھینس ۔۔۔ آٹھ آثار دودھ روزمرہ دیتی ہے کیا اُس کا ۔۔۔ سارا دودھ پی سکتا ہے اگر نہیں تو پھر کس ۔۔۔ کیا جنگلی بھینس بھی کبھی اسقدر دودھ دیتی ۔۔۔ ہم نے کئی دفعہ دیکھا کہ بعض دفعہ پالتو گائے ۔۔۔ دودھ اسقدر کثرت سے ہوتا ہے ۔ کہ لوگ اُس ۔۔۔ تھنوں کو تاگے سے باندھ دیتے ہیں ۔ تاکہ اُس ۔۔۔ دودھ یونہی ضائع نہ ہو ۔ لالہ دیو یداس کا ۔۔۔ کہنا کہ یہہ دودھ محض بچے کا حق ہے ٹھیک ۔۔۔ نہیں ہوتا ۔ لیکن اگر بالفرض ثابت بھی ہو جا ۔۔۔ تب بھی اُس کے استعمال سے کوئی نقص ۔۔۔ نہیں ہوتا ۔ کیونکہ ہم علاوہ گائے کی خدمت کر ۔۔۔ کے بچے کو بھی اُس کی دل لگی خوراک گھاس ۔۔۔ سے پرورش کرتے ہیں ۔ سوامی جی مہاراج ۔۔۔ وید میں فرماتے ہیں کہ بچہ جب پیدا ہو تو ۔۔۔ توفیق کو چاہئے کہ داعیہ کے حوالے کرے تاکہ ۔۔۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

... کرتا تا کو کمزور نہ کر ... " وا عیہ ہی
دودھ بچہ پلی کرتا ... جس نے خود بھی بچہ دیا ہو۔ پس
... دودھ پا سکتی ہے ... ایک داعیہ کا اپنے بچے اور دوسرے کے بچے
... اپنے دودھ سے پالنا انوچت نہیں جبکہ اُس کو
... کے اجر میں کوئی تنخواہ یا روزی دی جاوے
... گائے کا دودھ انسان کے لیے کس طرح ناجائز
... سکتا ہے۔ جبکہ گائے اور اُس کے بچے کو کافی
... گھاس آدمی بدار تھوں سے دیجاتی ہے۔
... اگر گائے سے ہم دودھ میسّر کرتے ہیں تو اُسکی
... بچوں کی خدمت اور حفاظت اور پرورش
... ہے اور اس لیے ہم پر دوش نہیں آتا۔
... گائے کا دودھ استعمال کرنے سے بچھڑے
... محروم کئے جاتے تو وہ بچھڑے جنگلی بچھڑوں
... نسبت بہت کمزور اور دُبلے نہیں ہوتے۔
... ایسا نہیں دیکھا جاتا۔ ... ور سوائے
... شہروں کی آب وہوا اور کثرت محنت
... جنگلی جانوروں سے کمزور معلوم ہوں۔
... حالات میں توانا اور مضبوط نظر آتے ہیں
... پوچھتے ہیں کہ غلہ کسطرح میسّر ہوسکتا ہے۔
... جواب دیں گے کہ بیلوں کو رہٹ کے
... ساری رات جوتتے۔ بیلوں کے ذریعہ گرمی و
... سردی کی شدت میں ہل چلاتے۔ بیلوں کو ذریعہ
... کاٹنے اور اناج کو جُدا کرتے۔ بیلوں کے ذریعہ
... لاد لاتے اور بیلوں کے ذریعہ ہزاروں
... پس میں پوچھتا ہوں کہ آپ کو غلہ
... بھی بند کر دینا چاہئے۔ کیونکہ آپ کا کوئی
... نہیں کہ بیلوں کو اسقدر تکلیفیں اور دُکھ
... اناج کو میسّر کریں۔ آپ کہیں گے کیوں جی
... کو کیا گھاس نہیں کھلاتے اور اُن کی
... پرورش نہیں کرتے۔ پس یہی جواب دودھ کی
... نسبت ہے جب ہم گائے کی پرورش
... بچے کی ضروریات سے زیادہ دودھ
... سکتے ہیں۔ تو پھر کیوں ہمارا حق اُسپر نہ ہوگا۔

باقی رہا یہہ کہ چونکہ دودھ بچے کے پیدا ہونے پر ماتا کے ستھنوں میں آتا ہے اور اُس کے بڑا ہونے پر بند ہوجاتا ہے اس کا جواب یہہ ہے کہ اس میں کچھہ شک نہیں کہ قدرت نے جانداروں کی اندرونی بناوٹ میں ایسا انتظام کیا ہے۔ مگر اس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ دودھ محض بچہ کی پرورش کے لیے ہی ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اگر ایک گائے کا بچھڑا پیدا ہوکر مرجاتا تو اس کے ستھنوں میں ہرگز دودھ نہ آتا۔ یا بچہ مرجانے پر دودھ قطعی طور پر بند ہوجاتا۔ حالانکہ ایسا نہیں پایا جاتا۔ بلکہ یہہ صرف پیٹ کی بناوٹ سے تعلق ہے کہ بچہ کے رحم کی حالت میں ہونے کے وقت دودھ بند رہتا ہے اور اُس کے باہر نکلنے پر کچھہ عرصہ کے لیے دودھ جاری رہتا ہے مگر اس سے بچہ کا حق نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ گائے آدمی کی خاص پرورش کرنے سے ان کا دودھ کم وبیش ہوسکتا ہے۔ آسٹریا میں ایک قسم کا باجا اگر گائے کے پاس بجایا جاوے تو وہ چہار گنا دودھ دیتی ہے۔ ہندوستان میں بھی ایسے پھل اور درخت اور گھاس موجود ہیں۔ جن کے کھلانے سے گائے کا دودھ دوچند سہ چند میسّر کرسکتے ہیں پس اگر دودھ خالی بچے کے لیے ہوتا تو بچے کی ضرورت سے بڑھکر نہ ہوتا۔ بچے کے مرجانے پر فوراً بند ہوجاتا۔ یہہ امور صاف ثابت کرتے ہیں۔ کہ قدرتی نیم ہم کو حیوانی دودھ کے استعمال کرنے سے نہیں روکتا۔ بلکہ قدرت نے ہم کو جیسا کہ بدیہی دی ہے اُس کے ذریعہ سے حیوانات سے قسم قسم کے فائدے اُٹھا سکتے ہیں۔ کبھی حیوان ہم کو کستوری جیسی خوشبودار چیزیں کبھی اپنے چمکیلے رہبری پر۔ کبھی اپنی میٹھی نعمتیں (شہد جیسی) کبھی ریشم وقیمتی زرقی برقی پوشاک ہمارے واسطے طیار کر رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اشرف المخلوقات ہوکر اُن کی

پرورش کریں ان سے لابھہ اُٹھاویں اور ان کی بناوٹ صفت اور سجاوٹ دیکھکر ایشور کی ہستی۔ چترکاری اور اشچریہ لیلا کے قائل ہوکر عبرت کا سبق سیکھیں۔

راقم
(جیمنی) (باقی آئیندہ)

شملہ

آریہ گزٹ میں حال میں شریان پنڈت پورنانند صاحب اُپدیشک کے برخلاف ایک نوٹ نکلا ہے۔ وہ ایک ایسے فتنہ پرداز آدمی کا لکھا ہوا ہے جو آپس میں نفاق پیدا کرنا چاہتا ہے۔ حقیقت یہہ ہے کہ پنڈت پورنانند صاحب کے چھہ لیکچر نہایت پاکیزہ و پوتر ہوئے اور اپنے لیکچروں میں انہوں نے اشارتاً یا کنایتاً کوئی ایسی بات نہیں کہی جس سے کسی قسم کا پرخاش پایا جاوے۔ طرفین کے اصحاب اُن سے خوش رہے اور علاوہ لیکچروں کے رات کو اُپنشدوں کی کتھا کرتے رہے۔ طریق رہایش و برتاؤ بہت سندر ہے وہ قابل تعریف ہے اور ادھکاریان سماج کو کسی قسم کی شکایت ان کی بابت نہیں ہے۔

رکھنا تھہ داس
سکرٹری آریہ سماج شملہ۔

جناب ایڈیٹر صاحب

جناب ایڈیٹر صاحب نمستے۔ آپکا مضمون "آریہ سماج کو بشواس گھات نے مارا" پڑھکر مجھکو بھی لازم ہوا کہ آپکو اطلاع دوں کہ پنڈت موہن لال وشنولال پنڈیا کبھی آریہ سماج کے سبھاسد نہیں ہیں میں نے خود کئی مرتبہ آریہ سماج میں شریک ہونے کو کہا مگر ہمیشہ انکار کیا۔ کبھی ایک پیسہ تک سماج کو فائدہ نہ پہونچایا بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی جو اُن کے پاس آتے جاتے ہیں سماج میں چندہ دینے سے روکا سماج میں کبھی بھی نہ آئے یہاں تک کہ سالانہ جلسہ تک پر شریک ہوئے۔ اُن کو آریہ کہنا محض بیجا ہے۔ میں نے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رقومات

جو دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں ماہ جون ۱۸۹۹ع میں وصول ہوئیں۔

ویدپرچار فنڈ

پنڈت گنور کشن پردھان آریہ سماج مظفرگڈھ	عـہ
پنڈت گنگا رام سکرٹری آریہ سماج مظفرگڈھ	عصہ
لالہ دولت رام منتری آریہ سماج ہلاہر	۱۲
منتری آریہ سماج سکھر ‥ ‥ ‥	۲ عـہ
پنڈت دیویدیالو اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب	عـہ
سکرٹری آریہ سماج ظفروال ‥ ‥	سے
منتری آریہ سماج کوہ مری معرفت پنڈت دولت رام ‥ ‥ ‥ ‥	صہ
منتری آریہ سماج لاڈوہ معرفت پنڈت دیوی دیالو ‥ ‥ ‥ ‥	سے
ایضاً ‥ ہلاہر ‥ ‥ ‥ ایضاً	لعـہ
لالہ سمیر رام آریہ سماج سرالہ ‥ ‥ ایضاً	۱۲
سکرٹری آریہ سماج جیند ‥ ‥ ‥	عـہ
پنڈت ہرنام سنگھ آریہ مسافر اُپدیشک۔	عسا
لالہ لکھمن لال بی اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس حصار گپت دان ‥ ‥ ‥ ‥	عـہ
	ارو پیہ
لالہ ہیرالال ایم ویش جوہنا بازار بڑوچ (بمبئی) ‥ ‥ ‥ ‥	عسا
لالہ ہیرالال پولیس کنڈیاں ریلوے سٹیشن	عـہ
لالہ پوہل سنگھ اوورسیر معرفت رائے لکھمن لال صاحب سپرنٹنڈنٹ انجنیر فیروزپور۔	عـہ
لالہ رامجی داس پلیٹ لیئر امرت سر‥	عسا
لالہ رامجی مل پولیس انسپکٹر رنگون معرفت سکرٹری اورینٹل مزوبلی ‥ ‥	صہ
لالہ جیتو مل آریہ سماج بسیاں ‥ ‥	عـہ

گوروکل فنڈ

لالہ لکھمن لال ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس حصار	صہ
لالہ ہیرالال ایم ویش بڑوچ (احاطہ بمبئی)	عسا

دستانس

منتری آریہ سماج جیند ‥ ‥ ‥	عسا
ایضاً ہانسی معرفت پنڈت پورنانند ‥ ‥	سے
ایضاً خان گڈھ ضلع مظفرگڈھ ‥ ‥	عسا

پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ

منتری آریہ سماج ظفروال معرفت لالہ وزیر چند	۸
ایضاً جلندھر شہر لالہ منشی رام	للعہ
لالہ بھگوان داس و لالہ متھرا داس معرفت لالہ کرم چند ہاسپٹل اسسٹنٹ دہرم سالہ ‥	للعہ ۱۵
لالہ لکھمن لال بی اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس حصار ‥ ‥ ‥	صہ
لالہ جیتو مل آریہ سماج بسیاں ‥ ‥	عـہ

ڈپازٹ (امانت)

فیروزپور یتیم خانہ

لالہ گوردا س تالوار اکونٹنٹ بہاولپور (ریاست)	صہ

اناتھالہ جلندھر شہر

لالہ بھگوان و لالہ متھرا داس معرفت لالہ کرم چند ہاسپٹل اسسٹنٹ دہرم سالہ ‥	۱۳
لالہ لکھمن لال بی اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس حصار	صہ

دیانند ہائی سکول

لالہ ہیرالال ایم ویش بڑوچ (احاطہ بمبئی)	عـہ

ڈی اے وی کالج لاہور

لالہ ہیرالال ایم ویش بڑوچ (احاطہ بمبئی)	عـہ

کنیاں مہاودیالہ جلندھر

لالہ ہیرالال ایم ویش بڑوچ (بمبئی) ‥	عـہ
لالہ رامجی داس پلیٹ لیئر امرت سر ‥	عسا

متفرق

منتری آریہ سماج ہلاہر معرفت پنڈت دیویدیالو	عسا ۱۲
پنڈت ہرنام سنگھ آریہ مسافر اپدیشک ‥	عسا

میزان کل ۔۔۔ مارچ

اشتہارات

آیورویدشاستروں میں کلکتہ سے سندر مائی پرائز کو بیراج پنڈت سیتا رام شاستری گوبرا کا آیورویدک و شنودوشد الہ امرتسر دراولپنڈی

چون پراش آیورویدک رسائنوں میں بہت مشہور اور اعلیٰ رسائن ہے۔ کھانسی۔ دمہ تپ دق اور سینہ کی کل امراض کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ دبلے پتلے لوگوں کے لیے یہہ کیمیا ہے۔ الغرض صحت اور بیماری دونوں حالتوں میں اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ہزاروں تجربوں کے بعد یہہ ثابت ہوا ہے کہ کاڈ لور آئیل (مچھلی کا تیل) یا اس قسم کی دوسری دوائیوں سے ہزاروں گنا بڑھکر مفید ہے۔ ایک ماہ کے استعمال کے لیے دوائی کی قیمت تین روپیہ

برھمی گھرت حافظہ کو بڑھاتا اور دماغ کو مضبوط کرتا ہے۔ طلبا۔ وکلا۔ مدرسین اور تمام دماغی کام کرنے والوں کے لیے ازبس مفید ہے۔ جنکی دھات پتلی پڑگئی ہو اور اس سے کمزور ہو رہے ہوں انکے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ ایکماہ کے استعمال کیلیے ...

وشن مول تیل شب بیداری۔ سر کا چکرانا بہرہ پن اور سر کی تمام امراض کے رفع کرنے کے لیے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ایورویدک سالسہ خون کو صاف کرنے کے لیے لاثانی دوائی ہے۔ خواہ گرمی خواہ آتشک پارہ کے استعمال سے خراب ہوا ہو۔ ایک یہہ کلی صاف کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ

مہادیو کام گھرت یہہ دوائی نامردی کو رفع کرتی ہے جو کہ بوجہہ کثرت عیاشی سے ہوتی ہے یا کسی دیگر باعث سے ہو۔

دماغی کمزوری اور حافظہ کی کمی کے لئے اکسیر ہے۔ جو کہ زیادہ محنت کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ طلباء کے لئے بہ خصوصاً مفید ہے۔ کیونکہ عقل اور قوت کو طاقت بخشتی ہے۔ ایک ماہ کے استعمال کے لئے قیمت (للعہ)

مہاسو ہیشور ٹیکا

ہر ایک قسم کی ذیابیطس

اور پنجاب میں جو البومن یا شوگر دشتاس افارج پہلی ہو اسکو ایورویدک کی یہہ مشہور دوائی بہت جلد رفع کرتی ہے۔ و نیز اس قسم کی امراض کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ سب دوائیوں کی قیمت محصول ڈاک کے علاوہ ہے۔ **اخبار ٹریبیون** مطبوعہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۵ء ہمارے اوشدھالہ کی نسبت یہہ لکھتا ہے کہ پنجاب بھر میں یہہ پہلا ایورویدک اوشدھالہ پہلے ہی سند یافتہ طبیب کے زیر کھلا ہے۔ پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن جنہوں نے کلکتہ میں چرک سشرت کے مشہور طبیب کوی راج وج رتن سین سے تعلیم پائی اور آکر امرتسر میں اوشدھالہ کھولا اور امتحان میں کامیابی حاصل کرکے کوی رتن کی ڈگری حاصل کی۔

چند شہادتیں

بہت سی تازہ شہادتوں میں سے چند یہاں درج کیجاتی ہیں۔ (۱) سیٹھ گھنشام داس کلکتہ (۲) پنڈت بہاری لال امرتسر (۳) ماسٹر گنج لال بٹالہ (۴) ماسٹر آتما رام امرتسر (۵) لالہ کرمچند سوداگر امرتسر (۶) لالہ نرائن داس لکھنؤ (۷) مسز یوسف خان لیڈی ڈاکٹر ہندو زنانہ ہسپتال امرتسر وغیرہ وغیرہ۔ **نوٹ** جو مریض باہر سے علاج کرانا چاہتے ہیں۔ اُن کے مفصل حالات بیماری کے لکھنے پر ان کا علاج ایورویدشاستر کے مطابق نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔

اس ایورویدک اوشدھالہ میں ہر قسم کی نئی اور پرانی مرضوں کی دوائیاں ایورویدک شاستر کی ٹھیک ہدایت کے مطابق بنائی ہوئی طیار رہتی ہیں جو درخواست آنے پر بھیجی جاتی ہیں۔ **نوٹ** راولپنڈی میں ایک لائق وید آنریری طور پر ہمارے اوشدھالہ کا انتظام کرتے ہیں جو آرڈر کے پہونچنے پر دوائیاں بھیج سکتے ہیں۔ اس دوائی خانہ میں بھی ساری دوائیاں طیار رہتی ہیں۔ **المشتہر** کوی راج پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن نمک منڈی امرتسر۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات طیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بمنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریدان کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے عدم واپسی نمونہ پر ۶ چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا۔

المشتہر جیرام داس سنتھرا داس پوری ہیڈ و پراپرائٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ۔

المشتہر مالک ہندو ہوٹل لاہور

اخبار [illegible]

یہہ اخبار پندرہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ مع محصولڈاک ۱؎

ضرورت

ایک بر قوم زرگر عمرہ ۲۰ سال مشاہرہ ۳۵ روپیہ ماہوار انگریزی فارسی و ہندی خواندہ۔ شریف نیک چلن۔ شریف خاندان۔ ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے جس کی عمر ۱۴ و ۱۵ سال کے درمیان ہو۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کرنی چاہئے۔ **المشتہر** راست گو معرفت مینجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

کنیا کے لئے بر کی ضرورت

ہندی اور سنسکرت پڑھی ہوئی شریف خاندان کی ایک کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۵ سال کی ہے۔ بر کی ضرورت ہے۔ کنیا نے مہاودیالہ کی ساتویں جماعت تک شکشا پائی ہوئی ہے۔ بر پونجابی کھتریوں میں سے ہو صحت اور تعلیم عمدہ ہو۔ قرض نہ دینا ہو۔ اور گذارہ معقول ہو۔ کنیا آریہ دھرم کے سدھانت سے بخوبی واقف ہے۔ سندھیا آدی نت کرم میں تت پر ہے۔ خط و کتابت مینجر کنیا مہاودیالہ جلندھر سے ہونی چاہئے۔

بیواہ کی ضرورت

ہنگالہ میں ایک اعلیٰ شریف خاندان قوم برہمن کا لڑکا عمر ۲۷ سال ہے۔ پہلے اُس کا ارادہ شادی کا نہیں تھا مگر اب کئے سُننے سے کچھ منشاء ہو گئی ہے۔ باپ زندہ ہے۔ پیشہ دوکانداری ہے۔ حیثیت بھی اچھی ہے صحت بدنی درست ہے کسی قسم کا نقص نہیں۔ خط و کتابت بنام دھرت رام پٹواری حلقہ ہنگالہ تحصیل دسوہہ تھانہ مکیریاں ہونی چاہئے۔

بر کی ضرورت

چونکہ مجھکو میری ہمشیرہ کے واسطے ایک آریہ برہمچاری کی ضرورت ہے۔ جو کہ اگروال ویش قوم کا ہو اور رگ گوتر سے نہ ہو۔ خاندان شریف ہو۔ لڑکا آریہ دھرماتما تعلیم یافتہ ہو ویدک سنسکار کرنے کے لئے طیار رہو اور پہلے ہی کرتے ہوں۔ پس اگر کوئی ہووے تو مجھکو جواب سے کرتارتھ کریں عمر ۱۶ یا ۱۸ سال کی ہو۔ **المشتہر**

بیماری سے شفا پانے کے لئے نہایت عمدہ موقعہ

تیس سال سے زیادہ تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہاولپور ریاست اپنے وسیع تجربہ سے مفید پائی ہیں مشتہر کیجاتی ہیں۔

جوہر عشبہ - آتشک اور اس کے بدنتایج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی ہے۔

سوزاک کی مجرب دوائی - چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے قیمت ...

جوہر دواین طاقت - پلز ضعف دماغ، ضعف اعضاء جریان منی وغیرہ کی مجرب گولیاں ۵۰ گولی ...

درد سر کی مجرب دوائی - ۵ منٹ میں درد رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت ... ...

بواسیر کی مجرب دوائی - چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے۔ قیمت ... ...

طحال کی مجرب دوائی ... ...

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ... ...

ضعف جگر کی مجرب دوائی ... ...

وجع مفاصل کی مجرب دوائی ... ...

نامردی کی مجرب دوائی ... ...

علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی مجرب ادویات موجود ہیں۔ انگریزی ادویات جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔

مفصل فہرست آدھ آنہ کے ٹکٹ بھیجنے سے بھیجی جاسکتی ہے۔

المشتہر

پنڈت رام ناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و منیجر کارخانہ دوا آیورویدک ہال و ہسپتال جلندھر شہر۔

اشتہار دیکھیے

ایک موقعہ ضرور دیکھیے

اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ کسی دوائی کی اصلی خاصیت بابت [illegible] شفا کی اور کی تعریف کیجاوے صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ اگر آپ کو کسی ضرورت اور بیماری کی دوائی جو بہت سے آزمودہ ہے منگوا لیجئے ورنہ خاموش رہیے بہت سی ادویات موجود ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

مقوی بصر سرمہ - اس کے استعمال سے [illegible] عوارضات بہت جلد رفع ہو جاتے ہیں ضعف بصارت [illegible] چشم و دھند جالا پھولا [illegible] سبل [illegible] خارش وغیرہ - اگر صاحبان اس سرمہ کو [illegible] سال بھر کے لئے کافی ہے۔ [illegible]

اکسیر اعظم - نامردی میں [illegible] پسند کیا ہے [illegible] سوزاک، آتشک، [illegible] ایک گولی کھانے سے [illegible]

طلاء - [illegible] اگر سال سے زیادہ [illegible] کے استعمال سے [illegible]

سوزاک - [illegible] سوزش درد و جلن [illegible]

المشتہر سلطان علی حکیم [illegible] جلندھر شہر

اشتہار

دی دہلی اینڈ نورورن انڈیا فلور کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ الگن صاحب وائسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے وہ عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گئی ہیں اور پچھلے سال بھی کئی کلیں اور امپرنکی گئی ہیں۔ جن سے مال اس وقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے۔ چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کر کے فروخت کر رہے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں اور یہ جتلاتے ہیں کہ مال لینے وقت مال کا مقابلہ کر کے لیویں۔ اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہ پر کمپنی کی مہر لگی ہوئی دیکھ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر فوراً روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نورورن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب :-

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ بامنا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئیے۔ **المشتہر:-** رنبیر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات | اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے :- | تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگل صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمرہ ۱۰ سال ساکن لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے ۳ روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے و آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو کہ نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے پانچ ستمبر ۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب آیورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لایل پور و لاہور بسرپرستی شری سوامی شیشوانند سرستی و برہمچاری نتیانندجی مہاراج

آیوروید کے عجیب و غریب چمتکار

آریہ ورت کیلئے آیورویدک کا استعمال سب سے زیادہ ایک مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے ہر قسم کی پورانی پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیابند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سُرخی کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گمبھیر بچیاں (خنازیر) آتشک سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا۔ چوتھا۔ اور پورانا بخار خون کی خرابی کے امراض و بات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتوے دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں موتیابند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کا ( ) اپریشن کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ اور بدون تکلیف اس پر لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا۔ **شرایط** کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ بھیجئے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مُستثنا ہوتا ہے۔ ایک دو لایق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کرکے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے"۔

(۲) بابو حیراج سنگھ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں کہ کلیان انجن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دُکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سُرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا واقعی یہہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک میرزا کو چہہ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر ویلیو پی ایبل پارسل بھیجدیں۔

بابو دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی صاحب چوپڑہ وید کی طیار کردہ ہے ادویات کے استعمال سے معلوم ہوئی آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بڑے بڑے لایق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھہ فایدہ نہ ہوا لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے ایک ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی۔ علاوہ اس اوشدھالہ کا شی جور ٹیکا بخار دفعیہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے۔ منگانے اور استعمال کرنے سے خود ہی فایدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور :-

مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا

CC0. Gurukul Kangri Collection

L39
ओ३म्
REG. No.

قیمت بہر صورت بہ پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئیے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا ؂

ستیودھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں شہرت کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔
مقوی لقرہ اسکو کہا ہیسے دل ودماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل دیبلٹی) کو نہایت مفید ہے بوڑھے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور جسم کی امراض متعلقہ ورثات کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے روغن مسیحا یہ جابجا جتمندوں کے حق میں اکسیر ہی جیسے شفا بکم بہیجی جائیگی۔ قیمت فی تولہ (عنہ روپیہ)
روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ہیں۔ بلکہ درشت آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ و پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور بخاطر خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے۔ فیتولہ للعہ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر تے و دست و منہہ آنیکے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکنفتہ عما دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانہ کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔

المشتہر (حکیم تارا چند گجرات پنجاب)

۲۶/۱۰ ہون سامگری ۳۸/۱۱

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان ماننیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیر پا ہے۔

نرخ ۹ پیسہ عہ ۵ رہ کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے سگندھت دھوپ نرخ عہ سیر ۵ رہ کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ چینٹ ہوکس ٹانک یہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے اعتدالیوں میں فی الفور مادی ہوتی ہے۔ تقویت باہ دماغ۔ معدہ۔ جگر گردہ۔ مثانہ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت۔ خوف بے چین خوابی احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے منصبی کام ہیں مزید برآں یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل۔ حافظ اور مزید منی ہے قیمت فی بکس ۲۱ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عہ)
سفوف مجرب جریان سیلان منی کہنہ و تازہ کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فیبکس (۲۰ تولہ کیواسطے عما)
کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔
نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر لدھیانہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۹/۱۰ ۲۰/۱۱

اعلان

دی سیٹھ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بہ سرپرستی سری مہاراج آنریبل سرپرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای اجودھیا ممبر کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کی مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائینٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہو گئی ہے جس سے ذمہ واری حصہ داران کی محدود ہو گئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنی تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہو گا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہو گا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہو گا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہو گی۔ اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہے۔

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے۔ اور پندرہ ۱۵ روپیہ باقساط ۱۰ ماہواری حصہ دار کو ادا کرنا ہو گا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہو گی۔ اگر درخواست منظور نہ ہو گی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (۱) بابو نرمدر بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار ٹٹھو ڈلاقہ بریج فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالا لال سنگم لال صاحبان رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار و رئیس بریلی۔ (۵) کنور گرو در کرشن صاحب جاگیردار و رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندر آباد ضلع بلند شہر (۶) بابو اودہ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سرمہاراج والئے ریاست جیند دہلی۔ (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد *

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوانداس سابق ملازم مسرز والکرٹ برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر پنڈت چندولال سابق ڈائرکٹر گنیش ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندر آباد وکیل عدالت ہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی *

یہہ کمپنی جیسا کہ قواعد یادداشت میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ و سوت و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۸۹۷ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جسکے بعد کارخانہ بھی بہت جلد شروع ہو گا۔ چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں لہذا خریداران حصص سے التجا ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں۔ کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے منیجنگ ڈائرکٹر سے دریافت کریں۔

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں

CC0. Gurukul K

سلسلہ ۱۱ | مطبوعہ ۷ ساون سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۲۱ جولائی سنہ ۹۹ء جلندھر شہر پنجاب | نمبر ۱۵

سنسار کی گتی

عیسائیوں میں ذات پات کے بندھن

عرصہ تقریباً بیس برس کا گذرا ہے کہ تناولی میں شناروں اور دیگر ذاتوں کے ہندوؤں کے درمیان جھگڑا ایسا ہو گیا تھا جس کا مول کارن یہہ تھا [illegible] بشپ کالڈویل نے شنار لوگوں کو نیچ ذات کے ہندو ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ اِس پر دو دل ہو گئے تھے۔ ایک طرف تو تمام ہندو اور عیسائی شنار تھے اور دوسری طرف باقی تمام عیسائی اور ہندو تھے۔ دونوں طرفوں سے ایک دوسرے کی خلاف سخت آمیز تحریریں نکالی گئی تھیں۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دونوں فریقوں کو عدالت تک جانا پڑا تھا کہ عدالت خفیفہ سے ایک کھیہ شنار گریجویٹ کو سزا ہوئی اگرچہ ہائی کورٹ میں اپیل کرنے پر وہ بری ہو گیا۔ ویلالا عیسائی اُس ضلع میں تاہنوز اپنے شنار بھائیوں کو اپنے سے نیچ سمجھکر اُن سے پرہیز کرتے ہیں۔ نہ اُن کے ساتھہ ملکر کھاتے پیتے ہیں اور نہ شادی بیوہار کرتے ہیں۔ ایک دفعہ اس وشے میں ہی جھگڑا اور واد ہوا تھا کہ گرجا گھر میں شنار عیسائی دوسرے عیسائیوں سے الگ بیٹھا کریں۔ یہی حال گوا وغیرہ کے عیسائیوں کا ہے۔ اُن میں بھی بہت سے ہندوؤں کے رسم و رواج باقی ہیں مشنری لوگ بہت کچھہ زور لگا چکے ہیں۔ مگر کچھہ پیش نہیں گئی۔ ہمارے عیسائی بھائی آریوں پر تو بہت تان توڑتے ہیں کہ وہ ابھی تک ذات پات کے بندھنوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ مگر اپنے گھر کی خبر نہیں کہ اتنی مدتوں عیسائی ہوئے ہو چکے ہیں مگر ذاتی ایمان ابھی تک اُن میں ہندوؤں سے زیادہ نہیں تو کچھہ کم بھی نہیں ہے۔ ذات پات کے بندھن تبھی ٹوٹیں گے جبکہ ویدک ورن بیوستھا پورے طور پر پرچلت ہو گی۔ سنسار کی کوئی مہذب قوم نہیں ہے جس میں کہ اونچ نیچ کا سوال کسی نہ کسی صورت میں درپیش نہ ہو۔ یہہ سوال اُس وقت تک برابر بنا رہے گا اور طرح طرح کی جھمیلوں میں ٹلتا رہے گا۔ جب تک کہ سوسائیٹی کی کانسٹیٹیوشن اُن اصولوں کے بموجب قائم نہ کی جاوے گی جنکا کہ وید مقدس میں اُپدیش کیا گیا ہے۔

تہذیب کے کرشمے

نپولین بونا پارٹ کا مقولہ تھا کہ دُنیا میں کوئی امر ناممکن نہیں ہے۔ ناممکن شبد بیوقوفوں کی ڈکشنریوں میں پایا جاتا ہے آج اُسی بونا پارٹ کے جانشین اِس مقولہ کو اپنا دستور العمل بنا رہے ہیں کہ دُنیا میں کوئی امر ناجایز نہیں ہے۔ ناجایز شبد مورکھوں کے کوشوں میں پایا جاتا ہے اور غیر مہذب قوموں کے اندر مروج ہے۔ اِس کا دُنیا میں نام و نشان تک نہیں رہنا چاہئے۔ حال میں فرانس میں ایک عجیب واقعہ وقوع پذیر ہوا ہے جس سے کہ ہماری کتھن کی پُشٹی ہوتی ہے۔ "ڈیوٹکس اور ہرٹنس نامی دو جنٹلمین معہ اپنی اپنی بیبیوں کے پاس پاس رہا کرتے تھے۔ ڈیوٹکس کا ہرٹنس کی اور ہرٹنس کا ڈیوٹکس کی بیوی سے پریم ہو گیا۔ دونوں کے مابین آپس میں بیویوں کی ادلا بدلی کا عہد و پیمان ہوا۔ لکھا پڑھی ہونے کے بعد دونوں ہی نے حسب قاعدہ اپنی اپنی بیویوں کو طلاق دینے کا معاملہ عدالت میں پیش کیا وہاں سے اِن کی درخواست منظور ہو گئی۔ اقرارنامہ کے بموجب دونوں شادیاں کر نئی بیویوں کے ساتھہ رہنے لگے۔ ان میں سے ایک کے دو اور دوسرے کے تین بچے تھے۔ اب دونوں میں جھگڑا اُٹھا ہوا ہے جس کے حصہ میں تین بچے گئے ہیں وہ کہتا ہے کہ اس سودے میں مجھکو خسارہ ہوا۔ مجھکو ایک بچے کے لئے خرچ زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ اب دونوں ملکر پانچوں کا نصف نصف خرچ بانٹنے کی صلاح کرتے ہیں؟ یہہ اُس اُنتی کی لیلا ہے جو کہ تہذیب کے شکھر پر پہونچا ہوا مانا جاتا ہے۔ جہاں کی راجا پرجا سبھی عیسائی ہیں۔ عیسائی پادری دیگر مذہبوں اور قوموں کے رسم و رواج کا مضحکہ اڑانے میں تو خوب چتر ہیں۔ اور رائی کا پہاڑ بنا دیا کرتے ہیں مگر گھر کی خبر ہی نہیں۔ کہ جہاں ساری کی ساری خدا کے بیٹے کی بھیڑیں ہیں۔ کیا کیا کوتک رچے جا رہے ہیں۔ پادری صاحبان جب دین عیسوی کی بزرگی کو علم و عقل کے روسے ثابت کرنے میں لاجواب ہو جایا کرتے ہیں تو مغربی قوموں کی تہذیب کو اپنے دہرم کے اعلےٰ اور عالمگیر ہونے کے ثبوت میں بڑے فخر کے ساتھہ پیش کیا کرتے ہیں۔ تو پھر کوئی وجہہ نہیں کہ وہ اِس پرکار کے کرشموں کو بھی جو نت نئے ظہور میں آتے رہتے ہیں۔ دین عیسوی کے ہی چمتکار ماننے سے پہلو تہی کریں۔

کام دیو کے کام

آج کل چاروں طرف کام دیو کی یورشیں بڑے زور شور کے ساتھہ ہو رہی ہیں۔ کہیں سے خبر آتی ہے کہ فلاں حضرت چلتی گاڑی میں فلاں لیڈی کی پاکدامنی پر حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ کہیں سے سماچار ملتا ہے کہ ایک میم صاحبہ نے کام دیو کو پرسنن کرنے کے لیے اپنے پتی کو زہر دے دیا۔ غرضیکہ مشکل سے کوئی ہفتہ خالی جاتا ہوگا۔ جبکہ کہیں نہ کہیں سے اِس پرکار کے سنگین جرائم کے ارتکاب کی دو چار خبریں سُننے میں نہ آتی ہوں۔ حال میں ہی ایک اور واقعہ وقوع میں آیا ہے جس کی کیفیت یوں بیان کیجاتی ہے کہ کلکتہ میں ایک یوروپین جنٹلمین

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

راڈرجرنامی ہے جو کہ پہلے ریلوے کا ملازم تہا۔ دو سال ہوئے کہ اُس کی بیوی مسز اینی راڈرجر اپنے خاوند کو چہوڑ کر چلی گئی اور اُس نے ایک شخص مسٹر لائٹ برن سے تعلق پیدا کر لیا۔ حال میں مسٹر لائٹ برن نے کسی اور عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا یہہ امر مسز اینی کو سخت ناگوار گذرا اور ۱۳ر جولائی کو رات کے دو بجے اُس نے مسٹر لائٹ برن کو ایک تیز چہُری سے گہائل کیا اور خود بھی چہُری مار کر مر گئی۔ صبح پولیس آئی اور دونوں کی لاشیں شفاخانہ میں پہونچائی گئیں۔ اِس پرکار دونوں کام دیو کی بہینٹ ہوئے اِس قسم کے جرائم دیسی اور یورپین دونوں پرکار کی سوسائٹیوں میں روز بروز بڑہ رہے ہیں۔ کام دیو اپنا کام نڈر ہو کر کر رہے ہیں۔ نہ قانون سے ڈرتے ہیں نہ سوسائٹی کا بہئے ہے۔ کیول دہرم کی ہی شکتی ہے کہ اس کو پہاڑ سکے۔ اس لئے دہرم کے سچے سیوکوں کا کرتویہ ہے کہ وہ پوتر دہرم کی مریادا کو عملی طور پر پہیلا دیں۔ تبہی کام دیو اور اُس کے گنوں مدہ مانس۔ آدی کے اتیاچار کم ہو سکیں گے

قوم شنار کی حالت زار

بچاری شناروں پر اہہالی مارواڑیاں کے شرمناک اتیاچاروں کی تحقیقات گورنمنٹ کی طرف سے ہو رہی ہے۔ سری نواس آئرسب مجسٹریٹ جو کہ ماڑواڑا آدمی ہندوؤں کی نادرشاہی کارروائیوں کے عمل میں آنے کے دن شیو کاشی میں موجود تہا۔ تاحکم ثانی اپنے عہدہ سے معطل کیا گیا ہے۔ ساتڑ کے سپیشل مجسٹریٹ صاحب بلوی کی چار وارداتوں کی تحقیقات ختم کر چکے ہیں۔ ۱۶ر جولائی کے روز ایک مقدمے میں جو کہ اُن کے روبرو پیش تہا یہہ امر ظاہر ہوا۔ کہ جب شیو کاشی کے قریب کریسل کلم میں شناروں کے گہروں میں لوٹ مار کی گئی تہی۔ بلا لحاظ عورتوں کی سخت بیحرمتی کی گئی تہی۔ چہہ ماڑواڑی شناروں کے ہاتہہ سے کام آئے۔ جن میں سے دو کی لاشیں وہیں رہ گئی تہیں۔ شہادتوں سے پرگٹ ہوا کہ سب دیگر ذاتوں نے ہندو ملکہ مدت سے شناروں کے برخلاف اس لئے جلسے کرتے رہے ہیں کہ اُنہوں نے کاشی کے مقدمہ میں چندوں سے مدد دی تہی۔ شیو کاشی کی لوٹ مار کے چہہ سرغناؤں میں سے جن کی گرفتاری کے لئے انعامات کے اشتہار جاری تہے۔ ایک سرغنہ ۱۷ر جولائی کو شیو گنگا ضلع مدورا کے قریب پکڑا گیا ہے۔ یہہ سب کچہہ ہو رہا ہے مگر اس سے ظلم رسیدہ شناروں کا کچہہ بہی بنتا نظر نہیں آتا ہے۔ بڑی حد ہو گی پانچ دس شریروں کو سزائیں مل جائیں گی مگر اُن چہپے رستموں کو تو کوئی پوچہنے ہی نہیں لگا۔ کہ جن کی تحریک۔ اعانت اور سازش سے یہہ سانحہ دردانگیز وقوع پذیر ہوا ہے۔ پولیس کے ہوتے ہوئے حاکموں کی موجودگی میں روز روشن میں گاؤں کے گاؤں لُٹ جانا بیسیوں معصوم بچوں کا والدین کے دیکہتے دیکہتے آگ کے شعلوں کی بہینٹ ہو جانا کسی اونچ ذات کے اہالی بندہ کا چوں تک نہ کرنا اور کہڑے تماشا دیکہنا کیا معمولی دس بیس آدمیوں کا کام ہو سکتا ہے؟ واقعات زبان حال سے پُکار پُکار کر بتلا رہے ہیں۔ کہ یہہ غالباً کسی بہاری گہری سازش کا نتیجہ ہے جس کے اندر ضرور کئی ایک مختلف جاتیوں کے مکہیا بہی شریک ہوں گے انکی شہ سے ہی سارا اُپدرو کہڑا ہوا۔ مانا کہ ان لوگوں کو بہی سزائیں مل گئیں۔ مگر قسمت کے مارے شناروں کا تو تب بہی کچہہ نہ بنا کیونکہ جس بات کے لئے اُنہوں نے یہہ مصیبت کا پہاڑ سر پر اُٹہایا وہ تو پہر بہی ویسی کی ویسی ہی بنی رہی بلکہ اُنکی دشا پہلے سے بہی بدتر ہو گئی جاتی اہہان میں چور مارواڑ وغیرہ قومیں اب پہلے سے بہی بڑہکر اُن سے گہرنا کرینگی اور اندر ہی اندر بیچاری شناروں کو جلائیں اور ستائیں گی اور کبہی بہی اُنکو چین نہیں لینے دینگے جبتک کہ وہ اپنے تائیں اہم مذہب ہونیکے خبط کو اپنے دماغ سے نہ نکال دینگے پس بیکس شناروں کی مصیبتوں کا خاتمہ پوری طور پر اسی حالت میں ہوتا سمجہو ہے۔ جبکہ اُن کے اندر ویدک دہرم کا پرچار کر کے اُنکو ہندو سے آریہ بنایا جاوے۔ پیارے آریہ بہائیو! اُٹہو دینوں پر ترس کہاؤ۔ اپنے ڈوبتے ہوئے شنار بہائیوں کو بچا لو۔ بلبلاتے ہوئے مظلوموں کو جاتی اہہان کے کرور ہاتہوں سے چہڑا لو۔ ورنہ سمجہے سب پورانکوں کے اتیاچاروں سے ستائے ہوئے مجبوراً عیسائی یا مسلمان ہو جائینگے یدی ایسے سمہ پر بہی آپ نہ جاگے اور ویدک دہرم پرچار سے پتتوں کا اُدہار کرنے کا پورا پورا پریتن نہ کیا تو یاد رکہو کہ

تم بھی اتیاچاریوں کی شرینی ہی میں گنے جاؤ گے۔

آریستان سچ مچ جاگ اُٹھی

حال میں جو رپورٹ اشاعت کتب کی نسبت گورنمنٹ ہند کی طرف سے شایع ہوئی ہے اُسمیں کئی ایک باتیں قابل غور ہیں رپورٹ مذامیں لکہا ہے کہ ہندوستان میں اب نئی تہذیب کی قدر گہٹتی جاتی ہے دس پندرہ برس پہلے جہاں نئی تہذیب کی ترقی تہی وہاں آج اُس کا تنزل ہوتا جاتا ہے۔ لوگ پہلے وید ویدانگ آدی پراچین شاستروں کی نندا کرتے تہے اب بڑی مان درشٹی سے دیکہتے ہیں۔ آج سب لوگ عیسائی تہذیب کو نفرت کی نگاہ سے دیکہنے لگے ہیں اور پورانے ہندو دہرم (ویدک دہرم) پر رُچی بڑہتے جاتے ہیں۔ ہندی۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ سندہی مارواڑی بنگالی بہاشاؤں میں ہندو دہرم کے پستکوں کا ترجمہ ہوتا جاتا ہے اور وہ پستکیں ہاتہوں ہاتہہ فروخت ہوتی جاتی ہیں وغیرہ۔ ابہی کیا ہوا ہے ہنوز ویدک بہنڈار کو ہوا ہی لگی ہے جب پوتر ویدوں اور آرش گرنتہوں کا خاطرخواہ پرچار ہوگا تو ہندوستان ہی کیا بلکہ ساری دُنیا کی توپیا...

اُس کا مان کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ دیانند کے مشن کی فتح کا اس سے بڑہ کر پرتیکش ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

دھرم اُپدیش

सत्येन लभ्यस्तपसा ह्येष आत्मा सम्यक् ज्ञानेन ब्रह्मचर्येण नित्यम् । अन्तः शरीरे ज्योतिर्मयो हि शुभ्रो यं पश्यन्ति यतयः क्षीण दोषाः ॥

جس بات کو جانتا ہے۔ وہی اُس کو بتلا سکتا ہے۔ کسان کو جواہرات کی قدر کیا معلوم - جولاہے کو کھرے کھوٹے سونے کی کیا تمیز۔ کمہار کو سُنار کی کار کا کیا شعور۔ جواہری کو ہی جواہرات کی پہچان ہو سکتی ہے۔ صراف ہی کھرے کھوٹے سونے کا بھید جان سکتا ہے۔ سُنار ہی اُبھوشن بانکی بڑوا کا ٹھیک ٹھیک گیان رکھتا ہے۔ کسان ہی یہہ بتلا سکتا ہے کہ کس پرکار کی بھومی میں کس پرکار کی پیداوار کن سادھنوں سے اوتم پیدا ہو سکتی ہے ہل کیسے جوتنا چاہئے۔ کہاد کیسے ڈالنی چاہئے۔ پانی کیسے سینچنا چاہئے۔ اتیادی کرشی ودیا سمبندھی اسکو جسقدر گیان ہے وہ سوئم ہی اُس کو پریوگ میں لا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی بتلا سکتا ہے اس پرکار جولاہا بستر بنانے آدمی اور کمہار برتن گھڑنے آدمی کی کریا کا بودھ رکھتا ہے۔ جب ہمیں کسی وستو کی اوشکتا ہوتی ہے تو ہم اُسی کے پاس اُس کے پراپت کرنے کے لئے جاتے ہیں جس کے پاس سے کہ وہ مل سکتی ہے جب ہمیں کسی بستر کی اوشکتا ہوتی ہے تو بزاز کی دوکان پر جاتے ہیں جب کسی روگ کی چکتسا کرانی ہوتی ہے تو وید کا آشرا لیتے ہیں سونے۔ چاندی آدی کی ضرورت ہوتی ہے تو صراف کی دوکان تلاش کرتے ہیں۔ ہیرا۔ پنا۔ نیلم آدی رتنوں کی درکار ہوتی ہے تو کسی جوہری کو کھوجتے ہیں۔ یہہ نہیں ہوتا کہ بستروں کے لئے وید کے پاس جاویں یا سونے چاندی جواہرات آدی کے لئے کسی بزاز کی دوکان ڈھونڈیں۔ یدی ہم ایسا کرتے ہیں تو مورکھ کہلاتے ہیں اور ہمارا منورتھ کدا پی سدھ نہیں ہوتا۔ اِسی پرکار پرماتما وشیک گیان بھی ہم کو اُنہیں سے پراپت ہو سکتا ہے جو کہ سوئم پرماتما کو جانتے اور پہچانتے ہیں۔ جنہوں نے اُسو گی نیموں اور سادھنوں دوارہ اُس کو ساکھشات کیا ہے۔ یدی ہم ایسا نہ کرتے ہوئے اُن پُرشوں سے پرماتما کا گیان اُپلبدھ کرنے کا پریتن کرتے ہیں کہ جو برہم ودیا سے سروتھا شُنیہ ہیں جنہوں نے کہ اس مارگ پر ایک پا وہی نہیں رکھا وہ خواہ سنسارک پدارتھوں کے گیان میں کتنے ہی نپُن کیوں نہ ہوں۔ ہم کو پرماتما کا گیان پراپت نہیں کرا سکتے ہیں۔ کیونکہ جس وشے میں وہ سوئم ہی مورکھ ہیں اُس کا گیان ہم کو کیسے کرا سکتے ہیں جس مارگ پر کبھی چلے ہی نہیں اُسکی اصلیت اُن کو کیا معلوم۔ جس پدارتھ کو اُنہوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں اُسکی ماہیت کا اُن کو کیا علم جس رس کو انہوں نے کبھی چکھا ہی نہیں اُسکی سار وہ کیا جانیں۔ اِسلئے یدی آپکو پرماتما کے درشنوں کی ابھلاشا ہے۔ یدی آپ اُس پرم پُرش کے منگل سروپ کو ساکھشات کرنا چاہتے ہو کہ جو سمپورن جگت کا پرکاشک۔ نیتا او ما نتر آتما ہے تو وید دیتا مہرشیوں کی شرن لو جنہوں نے کہ پرماتما کی جوتی کو اپنے دبیہ نیتروں سے دیکھا ہے جنہوں نے کہ اپنے سمپورن جیون لگا کر اُس انمول گپت رتن کو ڈھونڈ لیا ہے کہ جس کے کھوج میں لاکھوں دودوان سرگردان پھر رہے ہیں۔ پرنتو یتھارتھ نیموں اور سادھنوں سے ابھگیہ ہونے کی کارن اُن کو اُس کا کہیں پتہ نہیں ملتا حالانکہ وہ انکے نکٹ سے نکٹ ہے ✣ اوپر لکھے ہوئے منتر میں برہم ودیا مہرشی سپشٹ ریتی سے اُن سادھنوں کا ورنن کرتے ہیں کہ جن دوارہ اُنہوں نے سوئم پرماتما کو ساکھشات کیا جو کہ انکا ذاتی تجربہ ہے جسمیں کہ اُن کو لیش ہی سندیہہ نہیں مہرشی فرماتے ہیں کہ وہ پرماتما ستیہ۔ تپ۔ سمیک گیان۔ برہمچریہ سے پراپت ہوتا ہے اُسکو ڈھونڈنے کہیں باہر نہیں جانا ہے وہ جیوتی مے اس شریر کے بھیتر انتہکرن میں ہی براجمان ہے۔ اسکو اندریوں کے غلام وشے بھوگوں میں پھنسے ہوئے جن پراپت نہیں ہو سکتے۔ اُس کے درشن وہ جتی کر سکتے ہیں جنکے سمپورن دوش کھشین ہو گئے ہیں جنکے من میں کوئی وشے واسنا نہیں رہی۔ سچ مچ جبتک ہم من۔ بانی۔ کرم سے ستیہ کا بیوہار نہیں کرتے تپسوی نہیں ہوتے۔ دیریہ کی رکشا نہیں کرتے برہم گیانیوں کے ست سنگ دوارہ تتو گیان کو پراپت نہیں ہوتے۔ جتنی کہ سروپرکار کے انتریہ اور واہیہ دوشوں سے رہت ہو کر برہم دھام کے پاتری نہیں بنتے ہم اُس ادبھت سروپ کے درشن نہیں پا سکتے۔ کیونکہ جب تک ہم اندر باہر ہر پرکار سے شدھ اور پوتر نہیں ہوتے۔ ہم پرماتما کے دربار تک نہیں پہونچ سکتے اور ہم پوتر تبھی ہو سکتے ہیں جبکہ ہمارا آتما پوتر ہو کیونکہ ہم آتما دوارہ ہی پرماتما کو پراپت ہو سکتے ہیں۔ آتما کے بنا کسی کی وہاں پہونچ نہیں کیونکہ وہ اندریوں کی گتی سے پرے ہے۔ من۔ بدھی۔ بانی آدی کوئی وہاں تک نہیں جا سکتا سب رستہ میں ہی تھک کر رہ جاتے ہیں۔ ہاں یہہ سب آتما کے سہایک اوشیہ ہیں۔ اور ان کے پوتر ہوئے بنا آتما بھی پوتر نہیں ہو سکتا جہاں آتما کو پوتر کرنیکی اوشکتا ہے وہاں ساتھہ ہی من بدھی آدی کو شدھ کرنیکی بھی بھاری ضرورت ہے اِسلئے پرماتما کی پراپتی کے ادھکاری بننے کے لئے مہرشی فرماتے ہیں کہ دیریہ رکشا سے ہمیں اپنے شریر کو پوتر یعنی اروگیہ بنایا چاہئے۔ من کو شدھ کرنے کے لئے ستیہ کا سیون کرنا چاہئے۔ ستیہ گیان سے بدھی کو شدھ کرنے کے لئے گیانی پرشوں کا ست سنگ کرنا چاہئے۔ اور آتما کو ودیا اور تپ سے مانجنا چاہئے جب یہہ پوتر ہو گئے تو سرو دوش سوتہ ہی کھشین ہو جاینگے۔

ست دھرم پرچارک

کیا تم اوروں کو جگا کر خود سو جاؤ گے؟

یہہ امر محتاج بیان نہیں کہ بیس پچیس سال کے قلیل عرصہ میں جو کچھہ اڈلوگ آریہ سماج نے بھارت نواسیوں کی دہار مک سماجک اور مانسک سیوا کرنے میں کیا ہے اُس کا عشر عشیر بھی اس دیش کی کسی دوسری سماج یا سبھا سوسائیٹی سے نہیں بن پڑا۔ جس اُتساہ۔ پُرشارتھہ۔ پریم۔ اور دلی لگن سے آریہ پُرش ویدک دھرم پرچار اور اپنے گمراہ اور پتت بھائیوں کے اُدھار اور اُدھار کے لئے کام کرتے رہتے ہیں۔ کٹر سے کٹر مخالفین تک اُس کی داد دے رہے ہیں جس ہمت اور استقلال سے سخت سے سخت مخالفتوں اور روکاوٹوں کا مقابلہ آریہ سماج کے سبھاسد کرتے رہے ہیں اُس کا فخر آریہ ورت کی کسی ہمعصر سوسائیٹی کے سبھاسدوں کو پراپت نہیں ہوا۔ ودوان آریہ ہیروؤں نے بھی اپنی زبردست تقریروں اور عالمانہ تحریروں سے دُنیا بھر کے مذہبوں اور متوں مت انتروں کے کیمپوں میں وہ تہلکہ مچا دیا۔ کہ بڑے بڑے پنڈتوں۔ مولویوں۔ پادریوں۔ اور دوبا ابھیمانی ناستکوں کی بھی چھاتیاں دھڑک گئیں۔ سب کو فکر دامنگیر ہوئی کہ یہہ نئی اگنی تھوڑے ہی دنوں میں ہمارے سارے پاکھنڈوں کو بھسمی بھوت کر دے گی۔ آؤ ہم سب ملکر مدد لگائیں اور جس پرکار ہو سکے اس کو بجھائیں۔ چنانچہ سب نے طاقت بھر زور لگایا جو کچھہ نہیں کرنا تھا وہ بھی کر دکھایا مگر بال برہمچاری کی روشن کی ہوئی ویدک دھرم پرچار روپی اگنی کو شانت کرنے میں سامرتھہ نہ ہو سکے۔ پوپ ڈم کے صدیوں سے بچھے ہوئے جال کی دھجیاں اُڑ گئیں۔ مورتی پوجا بنیاد سے ہل گئی۔ صدیوں کے سوئے ہوئے بھی جاگنے لگے۔ ہزاروں برسوں کی سورہی پڑی آریہ ستان بھی ہوش میں آنے لگی۔ چاروں طرف دھرم اُنتی اور دیش اُنتی کی چرچا شروع ہوئی۔ طرح طرح کی سبھا سماجیں قائم ہونے لگیں۔ سب کو اپنے اپنے سُدہار کی فکر پڑی۔ جہاں کوئی سبھا سماج کا نام تک نہیں جانتا تھا وہاں نگر نگر اور گرام گرام میں کئی پرکار کی سوسائٹیاں جنم دھارن کرنے لگیں اور بڑی بڑی کانفرنسیں ہونے لگیں۔ چنانچہ آج جو ہم دیش سبھا۔ کالستھہ سبھا۔ گوڑسبھا۔ سمرن سبھا وغیرہ انیک سبھائیں دیکھتے ہیں یہہ سب آریہ پُرشوں کے پُرشارتھہ کا ہی نتیجہ ہے۔ سب سبھاؤں میں اکثر اُتساہ سے کام کرنے والے آپ کو آریہ پُرش ہی ملیں گے۔ آج جو جگہہ بہ جگہہ سناتن دھرم سبھائیں نظر آتی ہیں یہہ بھی آریہ سماج کی ہی نقل ہے۔ غرضیکہ ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ بھارت واسیوں کو اس سمے جگانے کا فخر آریہ پُرشوں نے ہی حاصل کیا ہے۔ پرنتو شوک مہان شوک آریہ پُرش اوروں کو جگا کر خود سونے لگ پڑے ہیں۔ اُن کے اندر نہ وہ اُتساہ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے نہ وہ دھرم پریم۔ ایسے سمے ہم اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں کہ اُن کو خبردار کریں۔ اور آریہ سماج کے بھوشنوں سے دست بستہ پرارتھنا کریں۔ کہ وہ سماجک اُنتی کی طرف وشیش دھیان دیکر تازہ اُتساہ کے ساتھہ کام کریں۔ ایسے نازک سمے پر ہمت ہار کر بیٹھہ جانا یا کام کرنا چھوڑ دینا آریہ پُرشوں کو شوبھا نہیں دیتا۔ ورنہ یاد رہے کہ بال برہمچاری کا اپنے خون سے سینچا ہوا آریہ سماج روپی گلشن یدی آپ کے آلسیہ یا کم توجگی کے باعث مرجھا گیا تو اُس کا بھار آپ کی گردن پر ہوگا۔

نئی کتابیں

پورانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو۔ حصہ اوّل بھوشیہ پُران کی پڑتال مصنف لالہ منشی رام	۲ر
ویوہار بھانو ترجمہ اُردو	۲ر
گوروکل اور اُس کے مخالف	۱ر
یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سال کی عمر سے ۳۰ سال تک جس کا بائیبل میں بھی پتہ نہیں ہے کہ کہاں رہے مصنف لالہ جے چند مرحوم	۴ر
عیسائیوں کے ہاتھہ سے بھائیوں کو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک مصنفہ ایضاً	۳ر
دُکھہ کی کتھا ... مصنفہ ایضاً ...	۰ر
ہمارے بچھڑے بھائی نمبر ۱ و نمبر ۲ مصنفہ ایضاً ...... ایضاً	۱ر
مہاراج لائیبل کیس مصنفہ ایضاً	۲ر
اُتم سنتان پیدا کرنے کی بدھی مصنفہ ایضاً ...... ایضاً ...	۲ر

محصول ڈاک ان کتابوں کی قیمت کے علاوہ ہے۔

منوہر لتا

یہہ ایک عمدہ ناول اُردو میں ہے۔ اس کی عمدگی اس کے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ورنہ آئیں پتہ ذیل پر ہو۔ المشتہر مینیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

(قیمت ۱ر)

ایڈیٹوریل نوٹس

اس پرتگیا کو کبھی مت توڑو۔

ویدک دہرم بتلاتا ہے کہ پُرش کو رتو گامی ہونا چاہئے اور پرماتما کا سرشٹی نیم بھی یہی آگیا دیتا ہے۔ جانور رتو کے باہر گربھستان اُتپتی کی چیشٹا نہیں کرتے۔ پنچھی تک کے اندر یہ نیم پایا جاتا ہے۔ لیکن مورکھ انسان پرمیشور کی اس آگیا کا نیتہ بھنگ کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ منشیہ سرشٹی سے بڑھ کر دُکھی ہیں۔ اور پراکرم ہین اس وقت اور کوئی بھی سرشٹی نظر نہیں آتی۔ کیا آشچریہ ہے کہ منشیہ کرم ذلتوں کے کرتے ہیں اور آشا دیوی سنتان پیدا کرنے کی رکھتے ہیں۔ اس سمے بھارت ورش میں کیوں خوبصورت انسانوں کا ابھاؤ ہے۔ کیوں بچوں کی آنکھیں اندر کو گھسی ہوئیں اور اُن کے چہرے پیلے ہیں۔ کیوں انگ ہین سنتانوں کی کثرت ہے۔ اُتساہ اور پراکرم اس بھومی سے کیوں مفقود معلوم ہوتے ہیں؟ اس لیئے کہ اس جگہ کے لوگ بھچاری ہو گئے۔ ہیں! بھچاری ہو گئے! کیا انگریزوں سے بھی بڑھ کر؟ ہاں بھائیو! انگریزوں سے صرف بڑھ کر ہی نہیں بلکہ بہت بڑھ کر۔ کیا تم یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ صرف چند بے معنی رسوم کا ادا کرنا ہی وواہ سنسکار روپی دہرم ہے۔ کیا پھیرے لینے سے مرد کا یہ حق ہو جاتا ہے۔ کہ عورت کو برتن اور جوتی کی طرح استعمال میں لاوے۔ ذرا سوچو! کیا کوئی بھی بھارت نواسی اس وقت بھچار روپی پاپ سے بچا ہوا ہے۔ برخلاف تمہارے انگریز اکثر رتو گامی ہوتے ہیں جو پرواہ نہیں کرتے بد نیتی سے دوسرے کا من ہر لیتے ہیں۔ وہ بھی رتو گامی ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے اس انش میں تمہاری نسبت وہ بھی سرلیشٹ ہیں۔ اے بڑے پوجا پاٹھ اور سندھیا بندھن کے نیموں کو پالن کرنے والو! اے پانچوں وقتوں میں کسی نماز کو بھی قضا نہ کرنے والو! باوجود اپنی تمام ظاہرداری کے تم روزانہ حیوانی خواہشوں کے شکار ہو کر اپنے دہرم کا خزانہ کم کر رہے ہو۔ پرماتما کا اٹل نیم تم سے پرتگیا کراتا ہے کہ تم رتو گامی ہو جب تک تم اس پرتگیا کا پالن نہ کرو گے تم منشیہ سے گرے ہی رہو گے۔

دیش اُپکار کے نام پر لوٹ

کوئی زمانہ تھا ہمارے آریہ ورت دیش میں دہرم کا راج تھا۔ پھر زمانہ آیا کہ لوگ عیاش اور آلسی ہونے لگے لیکن عوام کے دلوں میں دہرم کی عزت اسقدر بڑھ چکی تھی کہ عیاش راجوں کو بھی عیاشی کے لیئے دہرم کی اوٹ لینی پڑی۔ اس وقت دیش اونتی اور دیش اپکار ہی انسانوں کا مذہب بن رہا ہے۔ بس جب تک اُن کی اوٹ نہ لی جاوے کوئی بھی بدمعاش اپنی بدمعاشی میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اخبار پاینیر لکھتا ہے کہ بمبئی میں ایک بنگالی بابو کو دو ماہ سخت قید کی سزا اس جرم میں ہوئی ہے کہ اُس نے ایک بھاٹیا کو ٹھگ کر ایک سو روپیہ اُس سے لے لیا۔ اس سے پہلے مہاراجہ صاحب گائکوار بڑودہ سے بیس ہزار روپیہ اور دیوان جونا گڑھ سے دو ہزار روپیہ ٹھگ چکا تھا۔ سب پر یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ ملایا کے پہاڑ پر ایک ہندو یتیم خانہ قایم کرنا چاہتا ہے۔ اس بنگالی بابو کی طرح کسقدر پنجابی۔ گجراتی۔ مہاراشٹر مدراسی وغیرہ وغیرہ محض دیش اُپکار کا نام لے کر لوگوں کو ٹھگ رہے ہیں۔ افسوس کہ پرمیشور کی اعلیٰ سے اعلیٰ بخششوں کو جہاں انسان اپنے لیئے زہر بنا لیتا ہے۔ وہاں اعلیٰ سے اعلیٰ نیک کاموں کو بھی اپنی بد دیانتی کی وجہ سے بدنام کر کے اُن کو سخت صدمہ پہنچاتا ہے۔

آریہ سماجک خبریں

(۱) پنڈت نہال چند صاحب ڈپٹی کلکٹر باری دوآب کلونیزیشن اول نے اپنی دریا دلی سے مبلغ صہ آریہ سماج جہینہ کے مندر فنڈ کی سہایتا میں دان دیئے جس کے لیئے منتری سماج ہذا اُنکا شکریہ ادا کرتا ہے۔

(۲) شریمان لالہ منشی رام جی و پنڈت دولت رام جی و پنڈت گنگا دت جی آریہ سماج کوئٹہ کے وارشک اُتسو میں شامل ہونے کے لیئے تشریف لے گئے ہیں۔ کوئٹہ سماج کے اُتساہی سبھاسد اُتسو کی تیاریاں بڑی سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے کوئٹہ نواسی آریہ بھائی اس سال وید پرچار فنڈ کے لیئے دھن اکٹھا کرنے میں خاص پریتن کریں گے۔

(۳) لالہ وزیر چند اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ۵ و ۶ جولائی کو نوشہرہ ضلع پشاور میں ویدک دہرم کا پرچار کیا۔

(۴) پنڈت پورنا نند جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے قریب ایک ہفتہ تک کلّو ضلع کانگڑہ میں ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ پنڈت جی نے مختلف دہرم وشیوں پر سلسلہ وار لیکچر دیئے۔ حاضری معقول ہوتی رہی۔ اور شروتا گنوں پر بہت اُتم اثر پڑا۔

(۵) پنڈت رام رتن جی پرچارک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب آج کل شرق پور کے علاقہ میں پرچار کر رہے ہیں۔

(۶) عرصہ قریب تین ہفتہ کا ہوا کہ ایک پورانک پنڈت بنام کاشی رام ایک اونٹ پر کتابیں لادے ہوئے موضع بڑا پنڈ تحصیل ظفروال میں گئے۔ اور وہاں پر ظاہر کیا کہ ہم بڑے بھاری پنڈت ہیں۔

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کاشی جی سے پدھارے ہیں اور آریوں کو پرست کرتے ہوتے یہاں آئے ہیں۔ اگر کسی آریہ کی سامرتھ ہو تو ہمارے ساتھ شاستر ارتھ کرلے اچپر منتری آریہ سماج ظفروال نے سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا کو لکھا اُن کا پتر آتے ہی شریمان پنڈت گنگا دت جی ادہیاپک ویدک پاٹھ شالہ گوجرانوالہ معہ پنڈت وشنو متر جی دوتیہ ادہیاپک اور ایک ودیارتھی کے وہاں جا پہنچے اور پورانک پنڈت کو شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیا۔ اب لگے بنارسی پنڈت اِدہر اُدہر بغلیں جھانکنے۔ پہلے تو ٹال مٹول کرتے رہے مگر آخر صاف انکار کر دیا کہ میں شاستر ارتھ نہیں کرتا۔ گاؤں کے لوگوں پر آریہ سماج کے حق میں بہت اُتم اثر پڑا۔ اور وہاں کی سماج کے سبھاسدوں کا جن میں سے کہیں سے اپنے والدین کے ادہین ہیں۔ حوصلہ بڑھ گیا۔ اور اُن کے رشتہ داروں نے جو کہ پہلے اُن کی سخت مخالفت کیا کرتے تھے۔ اُن سے وروده کرنا چھوڑ دیا۔

(۷) بتاریخ ، رجولائی اتوار کے دن پنڈت رام بھجدت جی بی۔ اے وکیل امرت سر نے آریہ سماج لاہور میں "مدراس میں پورانک اتیاچار اور ویدک دہرم کے پرچار کی ضرورت" پر ایک پُرجوش اور عالمانہ ویاکھیان دیا جس کا پربھاؤ شروتا گنوں پر بہت اُتم پڑا۔ حاضری خوب تھی۔ کئی بھائیوں نے مہا شکتی سبھا تیار دینے کی پرتگیا کی۔

آریہ کمار سبھا لاہور۔ لالہ بھگت رام جی اُپ منتری سبھا ہذا لکھتے ہیں "بصد ہرش سوچت کیا جاتا ہے کہ لاہور نگر کے ودیارتھیوں کے فائدے کے لئے یہاں کی آریہ سماج نے ایک سبھا بنام "آریہ کمار سبھا" کھولی ہے جس کا کمبہیہ اُدیش ودیارتھیوں میں ویدک دہرم پرچار کرنا ہے۔ ہر ایک نوجوان جو اس کا ممبر بننا چاہے اُس کو مفصلہ ذیل معاہدے کرنے پڑتے ہیں۔ اول۔ پرتی دن سایہنگ اور پراتا کال سندھیا اور اوپاسنا کیا کروں گا۔ دوئم۔ ماس مدرا آدی نشیلی چیزوں سے پرہیز کروں گا۔ سوئم آریہ سماج لاہور واقعہ وچھووالی کے ہفتہ وار جلسوں میں بلا ناغہ حاضر ہوا کروں گا۔ بمن لکھت مہاشے اِس سبھا کے ادہکاری نیت کئے گئے ہیں

شریمان لالہ کاشی رام صاحب وید پردہان۔

لالہ ڈہولا رام جی ڈی اے وی کالج اُپ پردہان۔

لالہ رام داس ڈی اے وی کالج منتری۔

بھگت رام ڈی اے وی کالج اُپ منتری۔ لالہ کرم چند ودیارتھی ڈی اے وی کالج کوشادہیکش۔

اِس سبھا کا پہلا جلسہ بتاریخ ۷ جولائی اتوار کے دن ۱/۲ ۷ بجے شام کے آرمبھ ہوا۔ پرتھم سب حاضرین نے ملکے سندھیا کی تت پشچات بندہ (لالہ بھگت رام) نے پرارتھنا کرائی۔ پہر شریمان پنڈت آریہ مُنی جی نے سنیارتھ پرکاش کے آرمبھ میں جو وید منتر ہے اس کی عالمانہ تشریح کی بعد ازاں شریمان لالہ کاشی رام جی وید پردہان سبھا ہذا نے ودیارتھیوں کے کرتویہ پر ایک فصیح اور موثر ویاکھیان دیا۔ اُس کا ایک ایک شبد شروتا گنوں کے دلوں پر منقش ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ طالب علموں کا پہلا فرض سندھیا اُپاسنا کرنا ہے دوسرا فرض ماتا پتا۔ آچاریہ آدی بزرگوں کی جائز عزت کرنی۔ اور اُن کی دہرم انکول آگیا کا پالن کرنا تیسرا فرض سادگی کے اصول کو اپنے جیون میں دہارن کرنا۔ انت میں اُنہوں نے بڑے زوردار الفاظ میں اپیل کی کہ ودیارتھی کو چاہئیے کہ پٹھن پاٹھن۔ دو دوا لوگ کے ست سنگ اور دہارمک سبھاؤں کی سبھا میں نت کیا کریں۔ اور دو پہر تک سمے نہ کہویا کریں۔ پہر آرتی کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ تعداد حاضرین ۸۰ اور ۹۰ کے درمیان تھی۔ بالفعل چالیس کے قریب اس سبھا کے ممبر ہو چکے ہیں۔ مجھے دڑھ آشا ہے کہ صوبہ کی دیگر آریہ سماجیں بھی لاہور سماج کی اِس نیک مثال کی پیروی کریں گی۔ اور اس قسم کی سبھائیں تمام صوبہ میں قائم ہو جائیں گی۔

آریہ سماج لودہیانہ لالہ لبھو رام صاحب سکرٹری آریہ سماج لودہیانہ تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) ۴ رجولائی ۱۹۹۹ء کو بوقت ۳ بجے شام کی گاڑی میں شریمان لالہ منشی رام جی معہ پنڈت گنگا دت جی شاستری ادہیاپک ویدک پاٹھ شالہ گوجرانوالہ تشریف لائے۔ اسی شام کو ۱/۲ ۶ بجے سماج مندر میں اول شریمان پنڈت جی نے ایک منوہر دہرم اُپدیش دیا بعد ازاں ماننیور لالہ منشی رام جی نے "ویدک دہرم ہی کیوں بڑھ رہا ہے؟" وشے پر ایک دلچسپ عالمانہ لیکچر دیا جو کہ بہت ہی موثر تھا۔ تعداد حاضرین اس بار کی بہت بڑھ کر تھی۔ یہاں تک کہ سماج مندر میں بیٹھنے کو جگہ نہ رہی بہت سے مہاشے اوپر کوٹھوں پر تشریف رکھتے ہوئے ایک چت ہو کر لیکچر سن رہے تھے۔ دہرم کے پریمیوں نے مجھے کہا کہ شریمان اگر کل اور اُپدیش کریں تو زہے قسمت مگر افسوس لالہ صاحب موصوف کو ایک ساماجک کام کے باعث لیکچر دیتے ہی جلندہر واپس جانا پڑا۔ لوگوں کا دوسرا لیکچر سننے کا شوق دل ہی دل میں رہا۔ میں سماج کی طرف سے شریمان پنڈت جی و ماننیور لالہ منشی رام جی کا بہت ہی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے اپنے آرام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے دہرم اُپدیشوں سے فائدہ پہونچایا۔ اور امید ہے کہ آئندہ بھی اسی طرح کبھی پھر اپنے منوہر دہرم اُپدیشوں سے لودہیانہ نگر کو کرتارتھ کریں گے۔

(۲) ۹ رجولائی ۱۹۹۹ء کو بعد معمولی ستپاہک جلسہ لالہ گنپتی لال جی نے اپنے ستھان پر بتقریب پیدا ہونے پتر اپنے بھائی کے ہون کرایا اور ساماجک ممبران کا بڑے پریم سے آدر ستکار کیا۔

(۳) ۱۶ رجولائی ۱۹۹۹ء کو معمولی ستپاہک جلسہ میں ہون کیا گیا۔ اور دہرم اُپدیش پنڈت بہاری لال جی نے دیا۔

(۴) لودہیانہ سماج کے ایک معزز سبھاسد نے

جناب پرساد آریہ سکول لودھیانہ کو ماہواری امتحان میں اول رہنے والے طالب علم سوم مڈل کو ہر ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء تک عہ انعام دینے کا وعدہ کیا۔ اور جولائی کا آخیری امتحان مڈل یونیورسٹی میں سنسکرت میں آریہ سکول سے اول رہے گا اُس کو عہ روپیہ کا تمغہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پرماتما آپ کو نیک کاموں میں اسی طرح دان کرنے کی سامرتھ دے۔

(۵) جناب پرساد آریہ سکول لودھیانہ کے پریذیڈنٹ بزبان لالہ رام چند داس صاحب خزانچی و آنریری سکرٹری نے امتحان مڈل یونیورسٹی میں جو طالب علم آریہ سکول کا انگریزی میں اول رہے۔ اُس کو عہ روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا۔

(۶) جون کے ماہواری امتحان میں اول رہنے کا انعام گوکل چند طالب علم سوم مڈل نے حاصل کیا۔ آریہ سکول لودھیانہ اپنے نتیجوں کے لحاظ سے تمام ضلع کے سکولوں سے اول نمبر ہے۔ یہ سب لالہ ... داس صاحب ہیڈ ماسٹر کی محنت اور ... پریذیڈنٹ کی نگرانی کا پھل ہے۔

(آرین ینگ مینز کلب لودھیانہ)

(۷) عزیز بھگوان سنگھ سابق سکرٹری بال سبھا ... کی لگاتار کوشش سے لودھیانہ میں بھی آرین ینگ مینز کلب قایم ہو گیا ہے۔ برابر ہفتہ وار سنیچر کی شام کو جلسہ سماج مندر میں ہوتا ہے تھوڑے ہی عرصہ میں اسقدر ترقی کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہونہار پودہ بہت جلد میٹھا پھل لائے گا۔ اسکے عہدہ دار مندرجہ ذیل ہیں۔

پنڈت لچھمن داس جی پردھان۔ لالہ شیو پرساد جی اپ پردھان۔

لالہ ... رام سٹوڈنٹ۔ انٹرنس کلاس سکرٹری۔
لالہ بھگوان سنگھ " " اسسٹنٹ سکرٹری
پنڈت برہمانند جی " " خزانچی
لالہ بلونت سین " " ممبر انترنگ سبھا۔

اس کلب کا اصل مدعا نوجوان طلباؤں میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے اور اس کے ممبر بھی نوجوان ہوں گے جو دونوں کال سندھیا کریں گے ۔

ملکی خبریں اور رائیں

لندن میں پامسٹ نامی ایک فرقہ ہے جسمیں انگریز لوگ ہمارے دیش کے ہڑپوپوں کی طرح عورتوں اور بچوں کے ہاتھ دیکھتے پھرتے ہیں اور اُن کو قسمت کا حال بتلا کر ٹکے سیدھے کرتے ہیں۔ پنجاب میں جب ہڑپوپو گلی کوچوں میں آیا کرتے ہیں تو لڑکے یہ بولی بولا کرتے ہیں "ہڑپوپو جبر جنگ - ماروں سوٹا بھنوں ٹلنگ" نہ معلوم ولایت کے لڑکے اپنے ہاں کے ہڑپوپوں کی آؤ بھگت کیسے کرتے ہیں۔

(۲) جارج اسکیتر کمپنی کلکتہ نے سات سو پچھتر روپیہ کی قیمتی لکڑی ہندو کالج بنارس کی عمارت کے لیے بھینٹ کی ہے۔

(۳) ہندوستان میں کل کالجوں کی تعداد پچاس ہے جنہیں بیس ہزار طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔

(۴) لکڑی کے ریشوں سے بھی کپڑا بننے لگا۔

(۵) ولایت میں اندھیرے میں فوٹو لینے کی ایک نئی ایجاد ہوئی ہے۔

(۶) ولایت میں ایک ۱۹ سالہ نوجوان نے اس قسم کی بندوق ایجاد کی ہے جو برقی طاقت سے چلتی ہے اور دھواں نہیں نکلتا۔

(۷) گجر خان کے علاقہ میں بھی طاعون جا پہونچی۔

(۸) مسز اینی بیسنٹ نے ہندو سنٹرل کالج بنارس کے لئے ولایت میں پچاس ہزار پونڈ کی اپیل کی ہے۔

(۹) چونیاں ضلع لاہور میں ایک عورت کے اپنے پتی کی چتا پر جل مرنے کی خبر مشہور ہو رہی ہے۔

افسوس کہ مسٹر رومیش چندر متر سی۔ ایس۔ آئی سابق جج ہائی کورٹ کلکتہ کا دیہانت ہو گیا۔

۱۴ جولائی کو بمبئی میں ۱۱ وارداتیں طاعون کی ہوئیں ۴۴ موتیں ہوئیں۔ کراچی میں ۲ وارداتیں اور ۲ موتیں۔ پونا میں ۴۴ نئی وارداتیں اور ۴۲ اموات کلکتہ میں لگاتار تین دنوں سے کوئی واردات نہیں ہوئی۔

بنگال کے اضلاع سب ساگر، گولا پارا، کامروپ اور نوگنج میں کثرت بارش کی وجہ سے بھاری طوفان آئے جن سے چاول کی فصل کو سخت نقصان پہونچا۔

مشہور دوائی کلورا فارم کا موجد جیمز سمپسن تھا جو کہ سکاٹلینڈ کا ایک مشہور حکیم تھا۔

نظام کی دوسری سالگرہ منانے کی طیاریاں بڑی سرگرمی سے ہو رہی ہیں۔ سالگرہ کا جشن پبلک گارڈنز حیدرآباد میں منایا جاوے گا۔ حیدرآباد کے مہاجن دیسی بنکروں کی طرف سے ۲ لاکھ روپیہ کے چندہ کا وعدہ ہو چکا ہے۔ جس سے کہ ایک میموریل حال تعمیر کیا جاوے گا۔

کلکتہ میں راج کمار کالج بنانے کے سوال پر وچار کرنے کے لئے ۱۰ اگست میں ایک کانفرنس ہونے والی ہے۔

انگلستان کے عیسائیوں نے گذشتہ سال میں مذہب عیسوی کے پرچار میں ۲ کروڑ ۵۵ لاکھ ۴۰ ہزار ۱۵ پونڈ خرچ کئے تھے۔

ریاست سروہی (راجپوتانہ) میں سونے اور تانبے کی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔

شہنشاہ چین کو اپنے مذہب کی خاطر سال بھر میں ۶۴ روزے یعنی برت رکھنے پڑتے ہیں۔

مسٹر کرے ہور اور رنکو اسٹر نے تار دینے کا ایک نیا طریق ایجاد کیا ہے جس سے ایک منٹ میں تین ہزار لفظ سگنل کئے جا سکتے ہیں۔ حال میں واشنگٹن میں اس کی آزمائش کی گئی۔ جس میں پوری کامیابی ہوئی۔

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

آریہ مُسافر میگزین

پر یہ ورا ایڈیٹر ست دہرم پرچارک جی۔ نمستے۔ الفاظ
ذیل درج اخبار فرماکر ممنون ومشکور فرماویں۔ اگرچہ
مجھے اسقدر لیاقت نہیں۔ کہ ایک ایسے اعلیٰ قابلیت
کے ماہواری رسالہ کا کہ جس کا نام آریہ مسافر
میگزین ہے۔ ریویو لکھنے کے واسطے تیار ہوں۔ مگر میری
ابتدائی تعلیم منشی کنہیا لعل الکہدہاری سے حاصل
کی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ مجھے مجبور کرتی ہے کہ دل
کے خیالات نیک کو دبانا مناسب نہیں ہے۔ لہذا پیش
کرتا ہوں۔ کہ ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے یہہ رسالہ ۸۰
صفحہ کا عمدہ کاغذ پر حسب الحکم آریہ پرتی ندہی
سبہا پنجاب زیر اہتمام لالہ منشی رام صاحب سابق
پریسیڈنٹ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ولالہ
وزیر چند صاحب ودیارتہی اپدیشک آریہ پرتی
ندہی سبہا پنجاب جاری ہے۔ کہ جس کے اسوقت
تک ۹ نمبر نیازمند کے پاس پہونچ چکے ہیں۔ جنکو
میں نے غور سے پڑہا۔ اور اپنی بُدہی کے انوسار
اُس کے ہر ایک پہلو پر فکر کیا۔ اگرچہ وید منتروں
کی دقیق تفسیر سمجہنے کے واسطے میرا دماغ کہاں
ہے۔ مگر اسقدر ضرور کہہ سکتا ہوں کہ انگریزی
اُردو خوانوں کو پروفیسر ولسن وغیرہ صاحبان
کے رگوید کے انگریزی ترجموں کے اُردو ترجمہ دیکہکر
ویدوں کے اصلی ابپرائی کو نہ سمجہتے ہوئے گہری
غار میں گرنے سے بچانے والا۔ آج تک یہہ
ایک ہی رسالہ میری نظر سے گذرا ہے۔ وید منتروں
کی تشریح کو ذہن نشین کرنے سے ایک ایسا مہا آنند
پیدا ہوتا ہے کہ جس کی بیان کرنے کے واسطے میری
قلم کو تحریر کی طاقت نہیں۔ دوسرے حصہ میں
ادپنشدوں کی تفسیر ہے۔ جو میرے جیسے نہ جاننے
والوں کو بہی برہم ودیا کا سیدہا راستہ
دکہلاتی ہے۔ تیسرے حصہ میں مباحثہ مولوی
ثناء اللہ امرتسری ولالہ آتما رام جی کا ہے۔
جو وید مقدس کے الہامی ہونے میں علم الیقین سے
حق الیقین کا درجہ دیتا ہے اور یہہ سمجہانے کا
دعویدار ہے کہ سوائے وید مقدس کے اور کوئی
ایشوری گیان یا الہام نہیں ہوسکتا۔ چوتہے
حصے میں اس مولوی کے سوالوں کے جواب ہیں
کہ جس نے حقیقت آریہ نامی رسالہ لکہہ کر آریہ
دہرم پر الزام قایم کئے ہیں۔ گویا اصفہانی
تلوار کا مُنہہ موڑنے کے واسطے راجپوتانی کہنڈہ
ہے۔ آگے یسوع ناصری کا مفصل احوال درج
ہے اور اعلیٰ اعلیٰ تواریخی نوٹ ہیں۔ لایق ایڈیٹر صاحبان
کی جانفشانی کی داد کے واسطے سوائے شکریہ کے
میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ اگر دہنا ڈیہہ ہوتا
خرید کر مفت تقسیم کرتا۔ مگر کیا کروں ایک غریب
آدمی ہوں۔ اور اُسپر عیالداری کا بوجہہ میرا حال
حسب ذیل ہے۔ نہ شگوفہ ام نہ ثمرم نہ درخت سایہ
دارم۔ در حیرتم کہ کسان بچہ کار کشت مرا۔ مگر اپنی
غریبی کو محسوس کرتا ہوا۔ آریہ سنتان کے سامنے
دست بستہ التجا کرتا ہوں۔ کہ آپ ضرور ایک ایک
کاپی سال بہر کے واسطے منگواویں اور پڑہیں۔
اور باریک نگاہ سے غور کریں۔ قیمت بہی صرف
دو روپیہ سالانہ ہے۔ سو بحساب بازاری کتابوں
کے بہی سستی ہے۔ کیا بلحاظ کتابت یا کاغذ ۸۰
ماہواری میں ۸۰ صفحہ کا رسالہ زیادہ قیمت
نہیں رکہتا۔ علاوہ اس کے ایک نتیجہ دوکاج
ہیں۔ اسوقت آپ نصیحت حاصل کریں گے اور
آیندہ اپنی اولاد کے واسطے بے بہا خزانہ
جواہرات رگوید کے منتروں کی تفسیر کا اور
اُپنشدوں کے گوڑہ آشاؤں کی تشریح اپنی اولاد
کے واسطے چہوڑ جاوینگے۔ جملہ آریہ اخبارات کے
ایڈیٹران کی خدمت میں دست بستہ التماس ہے
کہ آپ سب صاحبان براہ عنایات اس مضمون
کو اپنے اپنے اخبارات میں جگہہ دیوینگے۔
زیادہ نیاز۔ ویدک دہرم کا سیوک۔
پورن چند شرما سکرٹری آریہ سماج چہینہ
ضلع گورداسپور۔ (۹ جولائی ۱۸۹۹ء)

آریہ پُرشوں سے دان کی ضرورت پر ایک نویدن

सर्वेषामेवदानानां ब्रह्मदानंवि
शिष्यते वार्यन्नगोमहीवासस्ति
लकाञ्चनसर्पिषाम् ॥ मनु
४।२३३।

جب ہم اپنے دہرم پُستکوں اتہاس اور سمرتی
دست شاستر اور اُپنشدوں) کو مطالعہ کرتے ہیں تو ہم
کو پرتیت ہوتا ہے کہ رشیوں مُنیوں اور ہمارے
بزرگوں کے دل میں جسقدر رعنا دان کی تہی ویسی
کسی دوسری شے کی نہ تہی۔ اس بات کی سچائی
کو دریافت کرنے کے لئے ہم کو دور جانے کی ضرورت
نہیں۔ کیونکہ ہم دیکہتے ہیں کہ ہمارے روزانہ
فرائض (نت نیموں) میں بہی اتہتی یگ کی نہ
صرف پرشنسا کی گئی ہے بلکہ اس کو ایک لازمی
فرض سمجہا گیا ہے۔ جس کا نظر انداز (اولنگہن)
کرنا پاپ میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس یگ یعنی
نیم کو لازمی سمجہنے کی وجہہ صرف یہہ تہی کہ ہمارے
بزرگ صرف منش ماتر کو ہی اپنا بہائی نہیں بلکہ
جیوماتر کو اپنی کمائی کا حصہ دار سمجہتے تہے۔ اور
اسی لئے جبتک وہ اتہتی اور پنچہری یگ کر لیتے

بھوجن کرنا اُچت نہ سمجھتے تھے اور جو ہمارا ایک بھی
دن ... کیا جاتا تھا۔ بلکہ تِتھی (اماوس۔ پورن ماشی)
تہواروں اور موسموں کی تبدیلی پر روزمرہ کے
علاوہ بڑے بڑے یگ کرتے تھے اور نیز دوسرے
خوشی (خوشی) کے موقعوں پہ دان کرتے تھے۔ اس کے
علاوہ جیسا کہ ہم انکم ٹیکس کا طریقہ اس ورتمان
زمانہ میں پرچلت پاتے ہیں۔ اسی طرح سے گورنمنٹ
... دھرم اور پرائیویٹ کاریوں اور
انسٹیٹیوشنوں میں راج اور دھرم سبھاؤں کے
... ہونے سے ہر ایک منش کے لیے اپنی آمدنی کا
دسواں حصہ (دشانس) دینا فرض یعنی دھرم کا ٹیکس
سمجھا جاتا تھا۔ اور اس واسطے سوسائٹی کی
حالت اس بیتی زمانے (گولڈن ایج) میں ٹھیک
... ہونے سے سُکھدایک تھی۔ جبکہ ہم ان
بڑے بڑے مینار وار آسمان سے باتیں کرنے
والے ٹھاکر دواروں (مورتی مندروں) اور دھرم
سالوں جن پر لاکھوں روپئے لگے ہوتے ہیں اُنکی
طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں تو ہمیں بیشک ماننا پڑتا
ہے کہ آج کل کی ہندو جاتی نے بھی اس دان کے
مہاتم کو بالکل بُھلا نہیں دیا۔ اور دان کی مہما
اُنکے دل میں ابھی تک قائم ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے
ہیں کہ ہماری ہندو جاتی میں کم سے کم عورتوں (استریوں)
کے دلوں میں اس اصول نے اس قدر گھر کیا ہوا
ہے کہ ہر روز وہ پہلی روٹی۔ ہر نیا پھل دیتی تھی
(ایکادشی۔ اماوس۔ پورن ماشی۔ سنکرانت)
ہر تہوار (بساکھی۔ دیوالی۔ ہولی) اور اس قسم
کے سینکڑوں تہواروں پر جو سال بھر میں آتے ہیں
ہر خوشی و غمی (لڑکے کی پیدائش۔ شادی۔ بیواہ۔
بیماری۔ موت) کے موقعوں پر کچھ نہ کچھ یتھا شکت
ضرور دان کرتی ہیں۔ اس بات سے کوئی انکار
نہیں کر سکتا کہ اگر سارے دان کو جو کہ ان موقعوں
پر کیا جاتا ہے جمع کیا جاوے تو وہ نیم جو ہمارے
بزرگوں نے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دینے کا

قائم کیا تھا۔ برابر پالن کیا جاتا ہے۔ گو اس میں
بھی شک نہیں کہ بہت بڑا بھاری حصہ اس دان
کا اُنکو پاتروں کو ملتا ہے۔ ہمیں افسوس ہوتا ہے
جبکہ ہم اپنے آپ کو وید اور شاستروں کا پرتی
پالن کرنے والا مانتے ہوئے بھی اپنی اوستھا
کو اس طرح سے گرا ہوا پاتے ہیں۔ دیکھئے انگریزوں
کے درمیان ہمیں تجربہ بتلاتا ہے کہ یہی نیم جو کہ ہمارے
بزرگوں میں پائے جاتے تھے برابر پرچلت ہیں
اس نیم کو وہ اس حد تک پالن کرتے تھے کہ ہر
منش اپنے پہلے مہینے کی آمدنی بھی اپنے گورو کو
دینا فرض سمجھتا تھا۔ یہہ سوال دوسرا ہے کہ ایک
اصول زمانہ کے ہیر پھیر۔ لوگ پرشوں اور آچاریوں
کے نہ رہنے اور سچی ودیا کے ابھاؤ سے اپنی طاقت
اور سچائی کو قائم نہ رکھ سکے۔ لیکن اس میں
کوئی کلام نہیں کیونکہ یہہ بات پایۂ ثبوت کو
پہونچ چکی ہے کہ ہندو جاتی جسقدر دان دیتی
ہے دوسری کوئی قوم اُس کی برابری نہیں
کر سکتی۔ لیکن ہمیں شوک ہوتا ہے جبکہ ہم اپنے
آریہ بھائیوں ویدک دھرم ولمبیوں کو ہندو
جاتی نہیں بلکہ استریوں سے بھی جن کو ہم مورکھ
سمجھتے ہیں۔ اتی گری ہوئی حالت میں پاتے ہیں
وہ مورکھ نہ ہو کر بھی دان کی مہما میں اسقدر
وشواس رکھنے والی ہوں اور ہم جانتے ہوئے
(تعلیم یافتہ ہو کر) بھی اس کی طرف دھیان
تک نہ دیں تو ہم سے زیادہ قابل رحم حالت
کس کی ہوگی۔ اپنشدوں میں جو مہاتم دان کا
بیان کیا گیا ہے اگر یہاں کتھن کیا جاوے تو بڑے
وستار کا خوف ہے۔ اپنشدوں میں آتا ہے کہ
دان شردھا اور گپت (پوشیدہ) فرض کے
خیال سے پھل (نتیجہ) لینے کی اچھیا نہ رکھتے ہوئے
دیا جاوے تو سب سے اچھا ہے۔ جس کی پرتیکش
مثال ہم روزمرہ ہندو جاتی کے درمیان اب
تک پاتے ہیں۔ کہ لاکھوں روپئے دان دیکر بھی

مُنہہ پہ نہیں لاتے اور دوسرے بھائی کو خبر تک
نہیں ہوتی۔ اس سے دوسرے درجہ پہ خواہ شرم
سے خواہ کسی کے دباؤ اور جبر سے خواہ پرشنسا
(تعریف) کے خیال سے خواہ انوکرن (پیروی یعنی
ریس) سے خواہ دکھلاوے کے خیال سے غرضیکہ
ہر حالت میں اور ہر طرح دان پاتر (مستحق) کو دینا
اور پھل دایک ہے۔ جبکہ دان کی اسقدر مہما
ہماری دھرم پستکوں میں کی گئی ہے مگر پھر ہم شوک
سے دیکھتے ہیں کہ ایک ہمارا بھائی جب آریہ سماج
کا ممبر ہو جاتا ہے بجائے اس کے کہ وہ اپنی پہلی
گری ہوئی اوستھا کو سُدھارے اور اپنے رشی
مُنیوں کے قدم بقدم چلنے کی کوشش کرتے ہوئے
ایک سچا آریہ بنکر دکھلاوے وہ بالکل نردئی اور
ادانی بن جاتا ہے۔ اچھی باتوں کا بھی تیاگ کر دیتا
ہے۔ چاہئے تو یہہ تھا کہ وہ دھرم کی طرف زیادہ
کٹی بدھ (کمربستہ) ہو کر دھرم میں اپنا پریم بڑھاتا
اور اپنے آپ کو شدھ پوتر اور ویدک دھرم کا دڑھ
وشواسی بن کر مثال قائم کرتا وہ اس کے برخلاف
سب باتوں کا تیاگ تو کرتا جاتا ہے مگر اس کے
عوض گرہن کچھہ نہیں کرتا۔ اس دان کی مہما
جتلانے سے میرا مدعا صرف یہہ ہے کہ آج سے ہم
آریہ بھائی سب ملکر پرن (اقرار) کریں کہ دان
کی جو مہما ہماری ستری جاتی کے دل میں ہے اُس
کو کسی طرح سے کم نہ کیا جاوے۔ بلکہ اس دھن کو
ہر تہوار۔ شادی۔ غمی اور تِتھی وغیرہ کے موقعوں
پر بجائے بُری طرف دینے کے بھلے کاریوں میں
دیا جاوے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ہم روزمرہ کچھہ نہ
کچھہ دان بھی کرتے جائیں گے اور بوجھہ بھی نہیں
معلوم ہوگا۔ آشا ہے کہ میری اس پرارتھنا کو میرے
آریہ بھائی ضرور سویکار کریں گے۔ اور اس لئے
مناسب سمجھا گیا ہے کہ ہر سماج اس فارم کو ہر مہینے
کی پہلی تاریخ کو بھر کر بھیجا کرے۔ جس سے معلوم
ہوتا رہے کہ اس نیم کا کس قدر (کہاں تک) پالن کیا جاتا،

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ آریہ پرتی ندہی سبھا کا سارا کام صرف اِسی دان، پر منحصر ہے۔ جس کی کمی کے باعث سبھا کے کاموں میں سخت ہرج ہوتا ہے۔ پرتی ندہی سبھا سے بڑھ کر اور کون دان پاتر ہوسکتا ہے؟ اِس لئے اِس سبھا کو دان دیتے سمے ہرگز فراموش نہ فرماویں۔ اور یہہ پتر سب آریہ بھائیوں کو سُنادیں؁

نام فنڈ	مقدار رقم یا جو شے دان میں دی گئی	نام دان دینے والے کا	نام تہتی - تہوار موقعہ شادی وغمی	تاریخ
(۱) وید پرچار فنڈ (۲) لیکھرام میموریل فنڈ (۳) کنیا مہا ودیالہ (۴) گوروکل ...... (۵) ویدک پاٹھہ شالا (۶) یتیم خانہ ..... (۷) متفرق				

راقم { ویدک دہرم کا سیوک، رشیو دیال
منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب }

ضرورت

ایک برقوم زرگر عمرہ ۲۵ سال بشاہرہ ... ماہوار انگریزی فارسی وہندی خواندہ۔ شریف نیک چلن شریف خاندان۔ ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے جس کی عمر ۱۴-۱۰ سال کے درمیان ہو۔ پتہ ذیل پر خط وکتابت ہونی چاہئے۔ **المشتہر**
راستگو معرفت منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

آریہ جنتری و ڈائرکٹری
سنہ ۱۹۰۰ء

آریہ جنتری کی ضرورت محسوس ہونے پر بندہ نے جو آریہ جنتری و ڈائرکٹری بابت سنہ ۹۹ء تیار کرکے آریہ پبلک کی سیوا میں پیش کی تھی۔ اگرچہ چند وجوہات کے باعث وہ حسب دلخواہ اور مکمل شکل میں تیار نہ ہوسکی۔ مگر تاہم صرف دو مہینہ کے اندر اس کی ایک ہزار جلد کے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوجانے اور صدہا پرشنوں کے پرشنسا پتر موصول ہونے سے یہہ صاف نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آریہ سماج میں ایسی جنتری و ڈائرکٹری کی درحقیقت سخت ضرورت تھی۔ اور آریہ پبلک نے خصوصًا اور عوام الناس نے عمومًا اس کی خریداری کرکے اپنی قدردانی کا کافی ثبوت دیا ہے۔ جسکی وجہہ سے مجھکو یہہ حوصلہ پیدا ہوا ہے کہ ویسی ہی آریہ جنتری و ڈائرکٹری بابت سال آئندہ یعنی سنہ ۱۹۰۰ء کیلئے تیار کرکے آریہ پبلک کی سیوا میں پیش کروں۔ اکثر پتروں وغیرہ سے یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اِس جنتری کو آریہ بھاشا میں چھپوانے کی بھی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ اس سال صرف اُردو میں ہونے کی وجہہ سے اکثر ناگری وسنسکرت دان مہاشے اس کے فائدے سے محروم رہے۔ اس لئے آئندہ سال کی جنتری اُردو اور ناگری دونوں زبانوں میں شایع کرائی جائے گی۔ چونکہ آئندہ سال کی آریہ جنتری و ڈائرکٹری بہت عمدہ دلچسپ اور مفید عام شکل میں تیار کرنے کے لئے اکثر مضامین متعلقہ ویدک سدہانت وعلم جوتش۔ پراچین مہاتماؤں کے جیون چرتر۔ اور معلومات متعلقہ سائنٹفک صنعت وحرفت وتجارت وغیرہ خاصکر درج کئے جائیں گے۔ جو مہاشے اس قسم کے مضامین عنایت کریں گے۔ وہ بڑے شکریہ کے ساتھہ درج کئے جاویں گے۔ علاوہ ازیں حسب ذیل امور جنتری مذکور میں درج کئے جاینگے۔ اس لئے جملہ منتری صاحبان آریہ پرتی ندہی سبھا و دیگر صاحبان متعلقہ کی سیوا میں خاص طور پر نویدن ہے کہ ماہ امر کی بابت اپنے اپنے پرانت کے متعلق ۱۵ اگست سے پیشتر بندہ کو ضرور سوچت کریں۔ تاکہ جنتری مذکور عمدہ اور مکمل شکل میں تیار کرکے آریہ پبلک کی سیوا میں جلد پیش کی جاوے۔ چونکہ یہہ کام بہت وسیع اور کٹھن ہے۔ بلا امداد دیگر صاحبان اس کی تکمیل مشکل ہے۔ اس لئے کرپا کرکے جملہ صاحبان حتےّ المقدور امداد فرماکر کرتارتہ کریں۔

(۱) آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کی فہرست معہ نام پردہان ومنتری ودیگر حالات متعلقہ وغیرہ۔
(۲) فہرست آریہ اُپدیشکان ولیکچرار صاحبان متعلقہ آریہ پرتی ندہی سبھا۔
(۳) فہرست آریہ سماجہائے ہر صوبہ معہ نام پردہان ومنتری۔
(۴) فہرست آریہ اخبارات۔ رسالہ جات۔ مطبع جات۔ کتب فروش۔ معہ نام مقام وغیرہ۔
(۵) فہرست آریہ پتری پاٹھہ شالاہائے معہ تعداد طلبا و دیگر حالات وغیرہ۔
(۶) فہرست آریہ ودیگر یتیم خانجات معہ تعداد یتیم ودیگر حالات متعلقہ سرمایہ وغیرہ۔
(۷) فہرست آریہ ودیگر سنسکرت کالج وپاٹھہ شالا جن میں پراچین ودرستند سنسکرت پستکیں پڑھائی جاتی ہوں۔ معہ مختصر حالات۔
(۸) فہرست سنسکرت پستکالہ وسنسکرت بک ڈپو جہاں کثرت سے پراچین ودرستند سنسکرت پستکیں موجود ہوں۔
(۹) سوسائیٹی ہائے جو پراچین سنسکرت ودیا

…سائنٹفک علوم کے پرچار …کی ہیں۔ اور دیگر …قایم کی گئی ہیں۔ مع مختصر حالات۔ …اہم مقامات جو کسی سائنٹفک صنعت …ملہ تجارت و منڈی وغیرہ کے باعث …ہوں۔ مع مختصر حالات۔

نوٹ۔ باوجود اسقدر مضامین کے جنتری المقدور …کوشش کیجائیگی کہ اس کی قیمت فی جلد ۱۲ سے …زیادہ نہو۔ جو صاحب ایک یا زیادہ جلدوں کے …خریداری کے لئے یکم نومبر سے پہلے پیشگی درخواست …دیں گے۔ ان کے لئے قیمت کمیشن میں خاص رعائت …کیجائیگی۔ اور جو صاحب واسطے اندراج جنتری …کوئی عمدہ۔ مفید اور دلچسپ مضمون یا جیون چرتر …وغیرہ عنایت کریں گے ان کی سیوا میں ایک ایک …جلد بلا قیمت ارپن کیجائیگی۔ خریداران کو یہہ واضح …دریافت کرنا چاہئے کہ جنتری اردو میں درکار ہوگی یا …انگریزی میں ٭ (آپ کا سیوک) …بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال پنجاب۔

کیا حیوانی دودھ کا استعمال انسان کے لئے جایز ہے؟

سلسلہ مضمون نمبر (۲)

لالہ دیوی داس یہہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک میمل (Mamal) دودھ خور جانور جوں جوں بڑا ہوتا ہے دودھ چھوڑ دیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دودھ بچوں کا حق ہے نہ کہ بڑوں کا۔ پس بچپن میں دودھ پینا (اور وہ بھی اپنی ماتا کا) جایز ہے اس کے بعد جب انسان بڑا ہو جاوے۔ تو مثل حیوانات کے نباتات پر گذارہ کرے۔

ہم اس بارہ میں لالہ دیوی داس کی توجہ انا کنگس فورڈ کی مصنفہ کتاب "دی پرفکٹ وے ان ڈائٹ" اور Fruits & Farinacea کی طرف مبذول کرتے ہیں۔ ان کو مطالعہ کرنے سے کافی تشفی ہو جائیگی واضح ہو کہ Mamalia جانور بھی چار اقسام میں منقسم ہیں۔

(۱) Herbivora (یعنی نباتات خور)

(۲) Carnivora (گوشت خور)

(۳) Rodentia

(۴) Rumenentia

چونکہ پچھلی دو اقسام کا اس مضمون سے چنداں تعلق نہیں۔ اس لئے پہلے دو اقسام کی تشریح کرتے ہیں قسم اول کے پھر دو حصے ہیں ایک خاص نباتات کہانے والے اور دوسری قسم Frugivora یعنی پھل پھول کہانے والے یورپ کے ڈاکٹروں نے بندر اور انسان کو فرو گی ورا یعنی پھل پھول کہانے والے قسم میں رکھا ہے۔

اگر ان ہر چہار قسم کے جانوروں کی جانچ پڑتال کریں تو واضح ہوگا کہ Mamelia اقسام کے جانوروں میں سب کے لئے قواعد یکساں حاوی نہیں ہیں۔ کیونکہ نباتات کہانے والے جانور ایام رضاع (یعنی ایام شیر خوری کے بعد) نباتات یا پھل پھول میوے مول۔ کند۔ آدی کہانا شروع کر دیتے ہیں۔ دوسری قسم کے جانور دودھ چھوڑنے کے بعد کمزور اور نحیف جانوروں یا مردار کو کہانا شروع کر دیتے ہیں تیسری قسم کے جانور دودھ چھوڑنے کے بعد کترنا اور کاٹ کر کہانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ Mamelia جانوروں کے اجسام۔ ساخت معدہ۔ بناوٹ اندرونی اعضائے جسم ہاضمہ وغیرہ میں بہت اختلاف ہے۔ نہ صرف اتنا ہی فرق ہے بلکہ ایام رضاع میں بھی بڑا فرق ہے۔ مثلاً انسان کا بچہ اہل ہنود کی رائے میں اڑہائی برس تک۔ اہل اسلام میں شیعہ فرقہ کی رائے میں ۳ سال تک اہل سنت وجماعت کی رائے میں دو سال تک ماتا کا دودھ نوشجان کرے۔ ایسا ہی گھوڑی اور خچر کا بچہ چھہ ماہ تک۔ اونٹنی کا بچہ چار ماہ تک دودھ استعمال کرتا ہے۔ پھر گھاس کہانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ شیرنی کا بچہ سب جانوروں سے زیادہ عرصہ تک دودھ پیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ شیرنی کے تھنوں میں بہت مدت تک دودھ قایم رہتا ہے۔ پس مفصلہ بالا حالات سے ظاہر ہے کہ قدرت نے Mamelia اقسام کے جانداروں کے لئے بھی کلیہ قواعد یکساں حاوی نہیں کئے۔ بلکہ دیکھا جاتا ہے کہ Mamals اقسام کے جاندار جو Herbivora قسم میں ہیں ایام رضاع کے بعد فقط سبزی اور پانی پر اکتفا کرتے ہیں۔ مگر انسان کو سوائے نباتات کے استعمال کے قسم قسم کے پھل اور ان کے رسوں سے قدرت نے مستفیض کیا ہے۔ مثلاً ناریل کا رس۔ گنے کا رس اور کئی قسم کے نباتات کے روغن و دودھ۔ رس اور بیشمار سیال اشیاء۔ اگر حیوان سیال چیزوں میں سوائے پانی کے اور کچھہ استعمال نہیں کرتے تو کیا ضروری ہے کہ منش بھی سوائے پانی کے باقی تمام سیال اشیاء (مثلاً شہد۔ روغن۔ عرق۔ گھی۔ دودھ وغیرہ) چھوڑ دیوی۔ جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ کہ حیوانوں کو کئی طرح سے انسان کے لئے مفید بنایا گیا ہے۔ ان میں سے ایک یہہ بھی طریقہ ہے کہ انسان کئی طریقوں سے ملذذ اشیاء کو حاصل کر سکتا ہے۔ بعض اشیاء خام کہانے سے بعض پختہ۔ بعض بھولی ہوئی۔ بعض خشک کی ہوئی۔ بعض آگ پر جوش کردہ۔ بعض آگ سے سینک کر۔ بعض آگ سے پکا کر۔ بعض آگ پر جلا کر۔ بعض رس چوس کر۔ بعض کا کاڑھ کے ذریعے نکالکر اور بعض کا بذریعہ حیوانوں کے حاصل کرکے۔ غرضیکہ پرماتما نے کئی وسائل انسان

کی بہبودی اور عادگی کے لئے بسر کئے ہیں۔ جنکو مشاہدہ کرکے ان سے ہم کو مستفیض اور بہرہ ور ہونا چاہئے۔ ڈاکٹر ہنری تہامپسن صاحب میں فرماتے ہیں کہ حیوانی دودہ ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئے۔ جب تک کہ پہلے بچہ اُس کو نہ نکال لے۔ اس میں کوئی علم طبابت کے متعلق نقطہ ہے یعنی جانور کے ستہنوں سے جو پہلے چند دہار نکلتی ہیں۔ وہ انسان کے لئے مضر ہیں۔ اس لئے پہلے بچہ کو ماتا کے آگے چہوڑا جاتا ہے۔ اور جب وہ پہلے دوچار گہنٹہ مار لیتا ہے تب منش ستہنوں سے دودہ نکالتا ہے اور وہ دودہ نہایت ہی صحتور اور مفید ہوتا ہے۔ منوجی مہاراج ایک جگہہ فرماتے ہیں کہ اگر گائے کا بچہڑا مرجاوے تو یا تو گائے کو کوئی اور بچہڑا لانا چاہئے ورنہ دودہ حاصل کرتے وقت پہلے اُس کے چند قطرے زمین پر گرانے چاہئیں اور بہت اچہا تو یہہ ہوگا کہ ایسی گائے کا دودہ استعمال ہی نہ کیا جاوے۔ واضح ہو کہ گائے کا بچہڑا بہت جلد گہاس کے لایق ہوجاتا ہے اس لئے منوجی مہاراج اور یاگوولک جی نے اپنی سمرتیوں میں بیان کیا ہے کہ دس روز تک نوزائیدہ گائے کا دودہ استعمال نہ کرے۔ مگر بعض ڈاکٹروں کی رائے میں تیرہ روز اور بعض کی رائے میں سترہ روز اور بعض کی رائے میں ایک ماہ کی ممانعت ہے۔ اصل وجہہ یہہ کہ اس عرصہ تک بچہ گہاس کہانے کے قابل ہوجاتا ہے اور ماتا کے دودہ کا چنداں محتاج نہیں رہتا۔ مفصلہ بالا امور سے ظاہر ہے کہ گائے کا دودہ استعمال کرنے سے ہم کسی طرح بہی اپنی ہانی یا جانور مذکور یا اُس کے بچہ کی ہانی نہیں کرتے نہ قدرتی طور پر ہم کو اس کے استعمال کی ممانعت ہے۔ آخیر میں ہم آریجن آف فوڈ پر مسٹر انگلنڈ نڈر پوپ کی چند سطریں پیش کرکے اس مضمون کے نمبر ۲ کو ختم کرتے ہیں۔

"آہا وہ کیا سنہری زمانہ تہا۔ جبکہ قدرتی بہاؤ منش ماتر کے دل میں بہرپور تہا۔ سچ مچ یہہ الثوری راج کا سمہ تہا۔ پیدایش کے سمے سے ہی پرسپر پریم شروع ہوتا تہا۔ تمام چیزوں اور منشوں کا باہمی تعلق اور اتحاد ہوا کرتا تہا۔ نہ اُس وقت گہمنڈ تہا نہ ابہمان نہ ظلم نہ تظلم نہ جور و جفا۔ منش اور حیوان ملکر رہتے تہے۔ ایک دوسرے سے پریم اور محبت کے ساتہ زندگی بسر کرتے تہے نہ حیوانوں کو منشوں سے بہے نہ ڈر تہا نہ منشوں کو حیوانوں سے خطرہ یا اندیشہ تہا۔ ہر ایک کی زندگی سادگی۔ قدرتی سبہاؤ اور آتمک بل سے بہرپور رہتی۔ آہا یہہ کیا سنہری زمانہ تہا۔ منش بلا کاشتکاری کے احتیاج کے بلا اوزار کشاورزی کے زمین کی پیداوار پہل پہول کند میوے اور اُن حیوانوں کے دودہ پر جنہیں مل کر زندگی بسر کرتے تہے۔ آہا یہہ کیا سنہری زمانہ تہا۔ اگرچہ اُس وقت منش کے پاس کچہہ سامان طبیعات و دیگر اوزار نہ تہے مگر اُس وقت منش زیادہ امیر۔ آسودہ حال اور فارغ البال تہا۔ آہا یہہ کیا سنہری زمانہ تہا"۔ (باقی آئندہ) (جیمنی)

خدمت عالم کا سلسلہ

دولت مند ہونیکا نسخہ

مسٹر رسل سیج جو اس وقت دنیا میں بہت بڑا دولت مند ہے اس کا خیال ہے کہ حلوا نباید تنہا خوردن۔ بلکہ نہایت فراخ دلی سے بانٹ کر کہانا مناسب ہے اس واسطے وہ شریف آدمی نہایت عالی حوصلگی سے اپنے تجربات رائل میگزین میں لکہتا ہے اور چاہتا ہے کہ عام لوگ بہی اسکی طرح ان تجربوں سے فایدہ اٹہاویں اور دولتمند ہوجاویں۔ اس کی اس خواہش کے پورا کرنے کے واسطے اور یہ خیال کہ ہندوستان بہت غریب ملک ہے ہر ایک ہم میں سے دولت چاہتا ہے۔ مفصلہ ذیل دولتمند ہونے کا اصلی راز عرض کیا جاتا ہے۔ یہہ صاحب اول صرف ایک پینی و دو گوش و خالی ہاتہہ ایک کباڑی کی دکان میں داخل ہوئے اور اس وقت بیس کروڑ پونڈ کے مالک ہیں وہ اعلیٰ درجہ کا حساب دان سمجہے جاتے ہیں اور دنیا میں اس وقت چالیس ریلوں پر اسکی حکومت ہے۔ آپ کا فرمانا ہے کہ دولت مند ہونا نہایت آسان ہے۔ اور چہوٹی لیاقت کا آدمی بہی اسکو جان سکتا ہے۔ یعنی پانچ آسان آسان قاعدے ہیں جن پر چلنا ضروری ہے۔ (۱) ایمانداری (۲) منشی اشیا سے نفرت (۳) صبر (۴) احتیاط (۵) وقت مقررہ پر کام شروع کرنا اور وقت مقررہ پر اس کو ختم کرنا ہر ایک مختلف قسم کے کاموں کے واسطے مختلف قواعد ہو سکتے ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا پانچ امور کا ہمیشہ خیال رکہنا چاہئے۔ بعض وقت بلا کسی اصول پر کاربند ہونے کے ممکن ہے کہ کوئی شخص دولتمند ہوجائے۔ لیکن وہ عرصہ تک دولت مند رہے یہہ ناممکن ہے جن کی مثالیں دنیا میں بہت موجود ہیں کہ اُن کے پاس دولت آئی اور گم ہوگئی۔ صاحب موصوف کا خیال ہے کہ آدمی جو کام کرے اُس کے ساتہہ اُس کا پیار ہو۔ اور دماغ ہمیشہ ٹہنڈا رہے عالی حوصلگی سے کام کرے۔ اور ارادہ پختہ ہو۔ تب کامیابی ممکن ہے۔ عام فریاد ہے کہ افسوس کوئی کام نہیں۔ کیا کام کیا جائے اس میں شک نہیں کہ سالہائے گزشتہ کی نسبت

CC0, Gurukul Kangri Collection

شاخ میں لوگ ہر ایک
ایسا دن بدن کام والے
زیادہ ہوتے جاتے ہیں مگر کام بہی بہت بڑہتے جاتے ہیں۔ اور اہل کمال لوگ نہایت ہی کم ہیں۔ صاحب موصوف کے خیال میں کالج کی تعلیم کسی نوجوان کو خراب نہیں کرے گی۔ لیکن اگر ایک شخص وکیل یا پادری یا مصنف نہیں بننا چاہتا ہے۔ تو اسکے واسطے کالج میں روپیہ ضایع کرنا کیا ضروری ہے۔ جس تعلیم کی نہایت ضرورت ہے وہ یہہ ہے کہ لکہنا پڑہنا بخوبی جانتا ہو اور عام ملک کے حالات سے واقفیت پا سکے اور فرصت کے وقت اخبار رسالہ پڑہ سکے۔ اور حساب کتاب میں خوب ماہر ہو۔ جب بچہ سکول کی تعلیم سے فارغ ہو جائے۔ اسکو کسی کام میں لگا دینا چاہئے۔ اور پڑہنے کا کام وہ صبح و شام یا تعطیل کے دن کیا کرے۔ سب سے بڑی چیز جو ہے وہ ایمانداری ہے۔ ممکن ہے کہ بے ایمانی سے روپیہ بہت سا جمع ہو جائے۔ لیکن راستی راستی ہے اور پاپ پاپ ہی ہے۔ گناہ ضرور ایک دن ظاہر ہو جائے گا۔ اور اسوقت کیا امیر کیا غریب سب اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ یہہ پورانا مقولہ ہے۔ یعنی۔ ایمانداری جیسا کوئی جادو نہیں۔ نہایت درست ہے۔

آرام طلبی اور سست الوجودی جیسا اور کوئی دولت مندی کا دشمن نہیں ہے۔ مسٹر سیج کا خیال ہے کہ ایک نہایت ذہین اور نیک بیوی خزانہ جمع کرنے میں بڑی مددگار رہے۔ ممکن نہیں کہ سب لوگ ان قواعد پر کاربند ہونے سے دولتمند ہو جاویں۔ مگر ان قواعد پر چلنے سے ہر ایک جوان آدمی اپنی آمدنی بہت کچھ بڑہا سکتا ہے ؛

راقم

رام رکھا انسپکٹر

(ڈاکخانجات کوئیٹہ)

ریاست کشمیر میں ماتم

سری نگر کشمیر کے حادثہ جانکاہ واقعہ ۱۰ر مارچ سمت ۵۶ئے نے کہ جس وحشت اثر صدمہ نے راجہ ہالی کشمیر کی تاریخ کے کئی اوراق سیاہ کر دئے بمرن اترے ہردہ کانپتا ہے اور قلم میں تحریر کی طاقت نہیں رہتی سچ پچ ایسا پرشیت ہوتا ہے کہ کشمیر میں ہی سنہ ۵۶ آ گیا۔ اس حادثہ کو زبان سے بیان کرتے ہوئے ہردا ودیرن ہوتا ہے کہ راجہ صاحب راجہ سر رام سنگھ صاحب کے سی۔ بی۔ سیناپتی جموں کشمیر اکسمات بین یوا اوستہا میں پرلوک سدہار گئے۔ جس نے اس خبر کو سنا۔ دم میں دم نہ رہا۔ ہر ایک فرد و بشر مایوسی اور مُردانگی کی حالت میں گہر گیا۔ شہر میں کہرام مچ گیا۔ شام کا وقت تہا۔ معلوم ہوتا تہا۔ کہ ارد گرد کے پہاڑ باظہار رنج و غم ماتمی لباس پہنے ہوئے سکتے کی حالت میں کہڑے ہیں۔ کوئی اُن کی شوربیرتا اور بہادری کو یاد کرکے روتا تہا کوئی اُن کی غربہ پروری اور رحمدلی کی گردان کرتا زار زار آنسو بہا رہا تہا۔ کوئی کہہ رہا تہا۔ کہ آج آفت آ گئی جس سے ہم راجہ صاحب جی سُرگباشی کی سرحدی کارنمایاں۔ شوربیرتا۔ دیالتا غربہ پروری اور اُن کی عام کاموں میں دلچسپی ظاہر کرنے کا خیال کرتے ہیں تو سوائے رونے کے کچہہ ہاتہ نہیں آتا کیا غریب کیا امیر ایسا کوئی نہ تہا۔ جو اُن کے پاس جا کر فیضیاب نہ ہوا ہو۔ ایسے دیالو راجہ کا ایسا موقعہ پر ہم سے جدا ہونا ہمارے مند بہاگوں کا نتیجہ ہے۔ ہائے افسوس یہی نہیں کہ پتہردوں نے ایسے صدمہ پر آنسو بہائے۔ بلکہ جس دن وہ داہ دینے جا کر راکہہ کا ڈہیر ہو گئے۔ تو چندرما نے بہی ماتمی لباس پہنا۔ مگر کیا ہو سکتا ہے۔ کرموں کی گتی نیاری ہے ایک ایشور پرماتما ہی سب راجوں کا راجہ ہے۔ اور اُنہیں کا راجیہ اٹل ہے۔ اس مہان شوک کو پرگٹ کرنے کے لئے سری نگر آریہ سماج نے ۲۵ر جون ۹۹ئہ کو ماتمی جلسہ کیا اور ذیل کی کارروائی کی۔ (۱) لالہ گوبند سہائے جی پردہان سماج نے پرارتہنا کرائی۔ اور ایشور پرماتما سے بینتی کی کہ اس وقت ہم سب لوگ راجہ صاحب راجہ رام سنگھ کے۔ سی۔ بی۔ کے اکسمات اور اس یوا اوستہا میں پرلوک سدہارنے سے اتی پیڑت ہو رہے ہیں اور ہمارے مہاراجہ صاحب بہادر و راجہ صاحب راجہ امر سنگھ صاحب اور سُرگباشی کی رانیوں کو خاص کر تکلیف ہو رہی ہے۔ اس واسطے پرارتہنا کرتے ہیں کہ ہم کو شانتی پردان کریں۔ اور شری حضور مہاراجہ صاحب بہادر اور راجہ سر امر سنگھ صاحب بہادر اور راجہ صاحب جی سُرگباشی کی دہرم پتنیوں کو شانتی پردان کریں۔ (۲) منتری نے راجہ صاحب جی سُرگباشی کی کارنمایاں۔ رحمدلی۔ وغیرہ کا حال ورنن کرتے ہوئے ظاہر کیا۔ کہ اُن کی ناگہانی مرتیو سے صرف ہم کو ہی افسوس اور رنج نہیں ہوا بلکہ کل رعایا کو بہاری نقصان پہونچا ہے۔ لالہ دیال چند جی و لالہ گوبند رام سابق پردہان آریہ سماج نے بہی اُنکی ہر دلعزیزی اور غربہ پروری کا ذکر کرتے ہوئے بہت افسوس ظاہر کیا۔ اور لالہ گوبند سہائے جی نے آشا ظاہر کی کہ ایک ایک شوک پتر سرکھیشور

مہا راجہ صاحب بہادر اور راجہ صاحب راجہ سمر امر سنگھ صاحب بہادر کی خدمت میں بھیجا جاوے۔ انت میں ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ راجہ صاحب مرگباشی کے آتما کو بھی آنند دھام میں رکھیں۔

لیکھک { گوری شنکر دت منتری۔ آریہ سماج سری نگر کشمیر

نیتی بچن

(۱) اس جہان سرشٹی میں جو منش جاتی وا ہیہ پدارتھوں کی پراپتی کے لئے ست دہرم کو ڈھیلا کرتے ہیں وہ ہمیشہ ہی ادہوگتی کو پہونچتے ہیں۔

(۲) جو ست دہرم کے بردوہ لوگ اس پرماتما کی مہان سرشٹی میں کسی پہ فرقے اپنے برخلاف دیکھکر کمزوری ظاہر کرتے ہوئے اُن سے اتفاق کرنیکی چیشٹا کرتے ہیں وہ سب سے مورکھ ہیں۔

(۳) علم تواریخ کے پڑھنے والے اور پراچین اتہاس کے درشٹا بخوبی سمجھتے ہیں۔ کہ بدوں ست دہرم کے کبھی بھی دُنیا میں عزت نہیں ہوسکتی۔

(۴) موجودہ آریہ ورت بتلا رہا ہے کہ دُنیا میں اب بھی ست کے قدردان ست دہرم پر سرو سو ارپن کر دینے والے موجود ہیں۔

(۵) مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی ستیہ بانی کی جن لوگوں نے ۲۸ کروڑ نہیں نہیں بلکہ دُنیا کے موجودہ مخالف مذہب کے مقابلے میں قدر کی وہ ادمشیہ سچے شرد ہیر ہیں۔

(۶) جو لوگ ست دہرم سے روزی کماتے ہیں اور ست دہرم میں لگاتے ہیں وہی لوگ دان اور تعریف کے لائق ہیں۔

(۷) جو لوگ دھن دولت اور حکومت اور ناموری اور جھوٹی عزت حاصل کرنے کی خاطر اپنے دہرم کو ڈھیلا کرنا نہیں چاہتے وہ دہرم بیر کہلانے کے یوگیہ ہیں۔

(۸) جو لوگ دہرم سے دھن اپارجن کرتے ہیں وہ لوگ ادسی تھوڑے سے دھن میں سنتوش اور سدا سکھ سے زندگی بتیت کرتے ہیں۔

(۹) جو لوگ ادہرم سے روپیہ پیدا کرتے ہیں اُنکا دھن ادہرم میں ہی خرچ ہوتا ہے۔ اور اُن کو رات دن دُکھ ہی دُکھ لگا رہتا ہے۔

(۱۰) جو لوگ جعلسازی چالاکی پالیسی یا جھوٹھ چھل کپٹ دھوکہ وغیرہ سے روپیہ اکٹھا کرکے پراوپکار کرنا چاہتے ہیں وہ پراوپکار کے سخت دشمن ہیں۔

(۱۱) پراوپکار اس کو کہتے ہیں کہ جو کچھ اپنے آتما میں ہو اُسی کا اُپدیش کریں اور جو کچھ قول ہو وہی عمل بھی ہو۔

(۱۲) دہرماتما آدمیوں کا پہلا لکشن یہہ ہے جس دہرم کو وہ دہرم مانتے ہیں اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔

(۱۳) دہرماتما پُرش دہاتو آنہیں اسلئے نہیں ہوتا کہ وہ اپنا مکھیہ کام دہرم دھیان اور جپ تپ اور ست شاستروں میں لگاتے ہیں۔

(۱۴) دہرماتما آدمیوں کے دہنی اور راجہ مہاراجہ لوگ تابعدار اور داس ہوتے ہیں۔

(۱۵) ہر ایک راجہ پرجا کا وشواس دہرماتما پُرشوں پر ہی ہوتا ہے۔

(۱۶) جسقدر مشکل سے مشکل کام میں صلاح لیجاتی ہے یا جو مہان ذمہ واری کا کام ہے اُن کاموں کو دہرماتماؤں کی سمتی پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(۱۷) دہرماتما آدمی نرپکش ہوتے ہیں اسلئے اُن پر پورن وشواس ہوتا ہے۔

اشتہار

آیور ویدک شاستر میں کلکتہ سے سند پائے ہوئے کوبراج پنڈت سیتا رام شاستری کوبراج کا آیور ویدک وشفوا وشد کالہ امرتسر راولپنڈی

۱۳
۱۱

چون پراش — ایور ویدک رسائینوں میں بہت مشہور او اعلیٰ رسائن ہے۔ کھانسی دمہ۔ تپ دق۔ اور سینہ کی امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ دبلے پتلے لوگوں کیلئے یہہ کیمیا ہے۔ طرز صحت اور بیماری دونوں حالتوں میں اسکو استعمال کر سکتے ہیں ہزاروں تجربوں کے بعد یہہ ثابت ہوا ہے کہ کاڈ لور آئیل (مچھلی کا تیل) یا اس قسم کی دوائیوں سے یہ کئی گنا بڑھ کر مفید ہے۔ ایک ماہ کے استعمال کیلئے دوائی کی قیمت (عہ)

برہمی گھرت — حافظہ کو بڑھاتا ہے اور دماغ کو مضبوط کرتا ہے۔ طلبا، وکلا اور تمام دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے جن کی دماغ پتلی پڑ گئی ہو اور اس کمزور ہو رہے ہوں اُنکے لئے بہت فائدہ بخش ہے۔ ایک ماہ کی دوائی کے استعمال کے لئے (عہ)

وشن مہل تیل — شب بیداری سنسناہٹ اور سر کی تمام امراض کو رفع کرنے کے لئے اسسے بڑھ کر اور کوئی دوائی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ایورویدک سالسہ — خون کو صاف کرنے کے لئے لاثانی دوائی ہے خواہ آتشک ہو خواہ آتشک ہو خواہ آتشک شدہ پارہ کے استعمال سے خراب ہوا ہو یہہ کلی صاف کرتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲ /

مہا دیو کام گھرت — یہہ دوائی نامردی کو ...

کرتی ہے جوکہ بوجہ کثرت عیاشی کے ہوتی ہو یا کسی
دیگر باعث سے ہو۔ اس دماغی کمزوری اور حافظہ
کی کمی کے لئے اکسیر ہے جوکہ زیادہ محنت کرنے سے پیدا
ہو جاتی ہے۔ طلبا کے لئے یہہ خصوصاً مفید ہے کیونکہ
عقل اور قوت کو طاقت بخشتی ہے۔ ایک ماہ کے
استعمال کے لئے قیمت چار روپے ۴ للعہ

ہر ایک قسم کی ذیابطیس
ذیابیطس مشہور بہ ٹنیکا Dialutina

اور پیشاب میں جو البومن یا شوگر (مٹھاس) خارج ہوتی
ہو اسکو ایورویدک کی یہہ مشہور دوائی بہت جلد
رفع کرتی ہے دیگر اس قسم کی امراض کیلئے بھی
تیر بہدف ہے۔ سب دوائیوں کی قیمت محصولڈاک
کے علاوہ ہے۔ **اخبار ٹریبون** مطبوعہ ۱۸
اکتوبر ۱۹۰۶ء ہمارے اوشدھالہ کی نسبت یہہ لکھتا
ہے کہ "پنجاب بھر میں یہہ پہلا ایورویدک اوشدھالہ
پہلے ہی سند یافتہ طبیب کے زیر کہلا ہے۔ پنڈت
سیتا رام شاستری کو یہ رتن جنہوں نے کہ کلکتہ میں
چرک ششرت کے مشہور طبیب کوبراج ورج رتن
سین سے تعلیم پائی اور آن کر امرتسر میں اوشدھالہ
کہولا اور امتحان میں کامیابی حاصل کرکے
کوی رتن کی ڈگری حاصل کی۔ **چند**
شہادتیں بہت سی تازہ شہادتوں میں سے
چند یہاں درج کی جاتی ہیں۔ (۱) سیٹھ گھنشام داس جی
کلکتہ (۲) پنڈت بہاری لال امرتسر (۳) ماسٹر
گنج لال بٹالہ (۴) ماسٹر آتما رام امرتسر
(۵) لالہ کرم چند سوداگر امرتسر (۶) لالہ نرائن
داس لکھنو (۷) مسز یوسف خان لیڈی ڈاکٹر
ہندو زنانہ ہسپتال امرتسر وغیرہ وغیرہ۔
نوٹ جو مریض ہم سے علاج کرانا چاہتے ہیں انکی
مفصل حالات بیماری کے لکھنے پر ان کا علاج ایور
ویدک شاستر کے مطابق نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔
اس ایورویدک اوشدھالہ میں ہر قسم کی نئی اور پرانی
مرضوں کی دوائیاں ایورویدک شاستر کی ٹھیک ہدایت

کے مطابق بنائی ہوئی طیار رہتی ہیں جو درخواست
آنے پر بھیجی جاتی ہیں۔ **نوٹ** راولپنڈی میں
ایک لائق وید آنریری طور پر ہمارے اوشدھالہ کا
انتظام کرتے ہیں جو آرڈر کے پہونچنے پر دوائیاں بھیج
سکتے ہیں۔ اس دوائی خانہ میں بھی ساری دوائیاں
طیار رہتی ہیں۔ **المشتہر** کوی راج پنڈت
سیتا رام شاستری کوی رتن نمک منڈی امرتسر۔

بڑی خوشی کی خبر

۱۵ ۱۱ ۸۱۱

ایک نئی کتاب ہندوستان قدیم چھپی ہے جسمیں
دلایل سے یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ قدیم زمانہ میں ہندو
لوگ روس جرمنی۔ انگلستان وغیرہ تک جا کر بسے
تھے۔ وہاں انکا مذہب جاری تھا اور عملداری بھی
انہیں کی تھی۔ انگریزوں کے تمام نام ہندوانی ہیں اور
اُن کے قدیم دیوتا و رسمیات بھی ہندوانی تھیں۔ یونان
کے شہر دریا پہاڑوں کے نام ٹھیک ہندوستان
کے موافق ہیں۔ روم اور مصر بھی ہندوؤں نے
ہی آباد کئے وہاں نشانات آجتک پائے جاتے
ہیں۔ جاپان میں ہندو قوم بلا شرکت غیری مالک تھی
امریکہ ہندوؤں کو لاکھوں برس سے معلوم تھا وہاں
سورج بنسیوں کا راج تھا۔ فرنگی ابتک بدھ کی
پوجا کرتے ہیں۔ پارسی ہندو تھے اور بابل والے اسُر
تھے۔ نوح کا طوفان آنا غلط تھا اور بابا آدم کا
قصہ فرضی ہے۔ پہلے آدمیوں کی عمریں سینکڑوں برس
کی ہوتی تھیں۔ ہندوؤں کی تواریخ اور جغرافیہ کی
بڑی معتبر کتابیں موجود تھیں اور ہندو دولت علمیت
بہادری سچائی میں سب کے سرتاج تھے۔ یہہ سب باتیں
مثالیں دیکر بڑی خوبی کیساتھ لکھی ہیں غیر قوموں
کے اعتراضات کے جواب دئے ہیں۔ آخیر میں یونانی
و عرب سیاحوں نے جو حالات ہندوستان کے اپنے
سفرناموں میں لکھے ہیں اُن کا مختصر ترجمہ دیا ہے

قیمت صرف ایک روپیہ۔ اس کتاب کے ملنے کا پتہ
ودیا ساگر پریس بڑوٹھا ضلع علی گڑھ۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون
دری کھیس۔ دوتہی سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات
طیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت
میں باادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی
اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہر
کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے
ازابند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی
بہم پہونچائی جاویں گی۔ جو صاحب جس نمونہ کا
گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا
جاوے گا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر
نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے
عدم واپسی نمونہ پر ۲ ر چارج ہوں گے۔ مال نقد یا
ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر

جیرام داس متھراداس پوری پروپرایٹران آرین
کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور۔
ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک
ورہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ **المشتہر**
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

اخبار ہاربنجا

یہہ اخبار ہفتہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے
جسمیں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور
خبریں ہوتی ہیں قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۲ روپے

آریہ لائل سکول رام نگر ضلع گوجرانوالہ التقسیم انعام
کا سالانہ جلسہ ۲۹ و ۳۰ جولائی ۱۹۰۸ء کو ہوگا۔

...Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیماری سی شفا پانے کے لئے
نہایت عمدہ موقع

تیس سال سی زیادہ تجربہ کی بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاول پور نے اپنے وسیع تجربے سے مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اُس کے بدنتایج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی عہ اور ہے۔

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہوجاتا ہے (عہ)

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب گولیاں ۵۰ گولی عہ

درد سر کی مجرب دوائی۔ ۵ منٹ میں درد رفع ہوجاتا ہے۔ قیمت ...... عہ

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چند ہی خوراک سے خون بند ہوجاتا ہے۔ قیمت ...... عہ

طحال کی مجرب دوائی .... ہے

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ...... للعہ

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... ے

وجع مفاصل کی مجرب دوائی ..... ہے

نامردی کی مجرب دوائی .... ے

علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی مجرب ادویات موجود ہیں۔ انگریزی ادویات جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ مفصل فہرست آدھ آنہ کے ٹکٹ بھیجنے سے بھجوائی جاسکتی ہیں۔

المشتہر

پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و مینجر کارخانہ دوا میڈیکل ہال و ہسپتال جلندھر شہر۔

ایک دفعہ ضرور پڑھئے

اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ کسی دوائی کی اصلی خاصیت یا اسکے مفاد کی پوری تشریح تحریر کیجاوے ہمیں یہہ منظور ہے کہ معزز افیسروں۔ ڈاکٹروں وغیرہ کا حوالہ دیکر کسی کو یہہ بتلایا جاوے کہ ہمارے پاس لاکھوں سرٹیفکیٹ تصدیق صحت کے موجود ہیں۔ دعوی مسیحائی کرنا فضول ہے۔ البتہ یہہ کہنا بجا ہے کہ ہمارے تجربہ میں ذیل کی ادویات عرصہ تک آتی رہیں۔ اور ہمیں انپر کامل اعتبار ہے اگر آپکو بھی تسکین اور کسیقدر اعتبار ہو تو طلب کرلیجئے ورنہ ہماری سفارش کوئی نہیں کہ آپ ضرور ہی منگوائیں۔ ادویات ہر ایک مرض کی موجود ہیں۔ مگر یہاں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اکسیر اعظم جو لوگ اپنے آپ کو بیکار کر چکے ہیں اُنکے لئے یہہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ تمام قسم کی نامردی دور ہوجاتی ہے قیمت، گولی مطلا عہ

تدبیر نوجوانی یہہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہیں۔ اگر ابھی سے ان کا استعمال شروع کردیں تو ہمیشہ کے لئے جسم کی کل طاقتوں کو بڑھاتی ہی رہینگی۔ اکسیر اعظم کے بعد ان کا استعمال بہت ہی فایدہ بخش ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ...... (ے)

معجون ملوکی شاہ واجد علی شاہ لکھنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے۔ پیر میں کیا تعریف کروں کہ اسمیں کیسی غضب کی طاقت نہ ہوگی۔ ساٹھہ سالہ بھی ایک دفعہ جوان ہوجائیگا۔ دو چھٹانک (عہ)

آتشک کی مجرب دوائی ہے قیمت۔ گولی معہ دھونی عہ

سوزاک بے نظیر دوائی ہے آٹھہ دن میں صحت ۳۰ گولی عہ

بواسیر کی مجرب دوائی۔ ۴۰ گولی (عہ)

المشتہر

شیخ سلطان علی حکیم جالندھر شہر (پنجاب)

اشتہار

دی دھلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ الگن صاحب وائیسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے وہ عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگواکر لگائی گئی ہیں۔ اور پچھلے سال بھی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں جن سے مال اس وقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کرکرکے فروخت کررہے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کرکے لیویں اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہہ پر کمپنی کی مُہر لگی ہوئی دیکھہ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر فوراً روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر

مسٹر ایم سارگن مینجر دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب :-

لاہور انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ خارش وغیرہ وغیرہ۔ ڈاکٹر ... اور وہ آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے ... ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ... خالص ممیرہ فی ماشہ ... مصری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر:-** دنیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات — ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے :- — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند۔ سوزش چشم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنسو پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ **دستخط** ڈاکٹر ڈی ایم سانگھی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے جسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمرہ ۱۸ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ **دستخط** خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ **دستخط** ڈاکٹر جواہر لال گوسں رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ **دستخط** خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈنٹری کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے پانچ شش ۹۵ء میں جمع کیا گیا ہے

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل پور ولاہور بسرپرستی شری سوامی شیشوانند سرسوتی و برہمچاری نتیانند جی مہاراج

آیوروید کے عجیب وغریب چمتکار

آریہ ورت کیلئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پورانی۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سُرخی۔ کمزوری بصارت ودیگر امراض چشم بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور گمبھیر بحران (خناز یر) آتشک سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا۔ چوتھا۔ اور پورانا بخار رطوبت کی خرابی کے امراض وبات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہ امر قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا ( ) کرنے میں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ اور بدوں تکلیف اس پر لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا۔ **شرایط** کا باہمی خط وکتابت سے فیصلہ ہوسکتا ہے۔

اوشدھالیہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست وچیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ لکھیئے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیساکہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنا ہوتا ہے۔ ایک دو لایق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہوگئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کرکے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے"

(۲) بابو جیسراج سنگھ صاحب وکیل ومنیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں کہ کلیان انجن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دوسلائی لگانے کے لگانے سے اُن کی سُرخی بالکل کافور ہوگئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا۔ واقعی یہہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک شیشی اور دست کو چہ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ولیو پی ایبل پارسل بھیجدیں۔ (۳) بابو دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں وکشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ وید کی طیار کردہ چند ادویات کے استعمال سے معلوم ہوئی میں آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار تھا بڑے بڑے لایق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھہ فایدہ نہ ہوا۔ لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہوگئی۔ علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شی جدوچکا بخار کے دفعیہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے میری رایے میں کونین وغیرہ ادویات کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور۔

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection

L.39 ओ३म् REG. NO.

قیمت بہر صورت بطور پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا ۔

ستیہ دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

مندرجہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں ۔
نسخہ لقوہ اسکے کھانیسے دل و دماغ ۔ جگر ۔ گردہ ۔ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے ۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے ۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے ۔ عام کمزوری (جنرل ویلٹی) کیلئے لاجواب مفید ہے دُبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکر آنا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے ۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ رنات کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے روغن مسیحا کے جا جتمندوں کے حق میں اکسیر ہے جیسے کہ آزمانے سے معلوم ہوجائیگی ۔ قیمت فی تولہ (عـــہ روپیہ)
روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ہے بیمار کمزور و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے رگ پٹھے درست ہوجاتے ہیں ۔ اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے ۔ فیتولہ للعہ دوامی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو ۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر تھے درست و منہہ آنیکے دور ہوجاتا ہے ۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ عـہ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں ۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو بیدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا ۔
المشتہر (حکیم تارا چند گجرات پنجاب)

۳۶/۱۱ ہون سامگری ۳۶/۱۱

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندیت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور رشیوں مانیہ درپنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے ۔

نسخہ ۹ سیر عـہ ۸ سیر ۱۰ کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے سگندیت دھوپ نرخ عـہ سیر ۸ سیر کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے ۔ چندر ہوکس ٹانک یہہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے ۔ تقویت باہ دماغ ۔ معدہ ۔ جگر گردہ ۔ مثانہ ۔ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت ۔ خوف بے چین خرابی احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے مخصوصی کام ۔ مزید برآں یہہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل ۔ حفظ اور مزید ہیں قیمت فی بکس ۲۱ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عـہ)
سفوف مجرب جریان میلان منی کہنہ و ہانست کو گاڑھا کرتی ہے ۔ قیمت فی بکس (۲۰ تولہ کیواسطے عـہ)
کلیان انجن واسطے بصر مجیب الاثر ہے پانی جانا ۔ خارش ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑبال جلد ارخصا آنکھ کے لئے مفید ہے ۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ ۔
نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے ۔
المشتہر ہرگوبند پنساری شہر راولپنڈی

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۹/۱۰ ۲۰/۱۱

اعلان

دی سیٹیٹ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بہ سرپرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای اجودھیا لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کی مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کو ہو گئی ہے جس سے ذمہ داری حصہ داران کی محدود ہو گئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنی تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو ہی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہوگا

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے۔ اور پندرہ روپیہ باقساط ۵ ماہواری حصہ دار کو ادا کرنا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہو گی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (۱) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار نتھور علاقہ بر فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ لال سنگھ لال صاحبان رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالچی مل صاحب ساہوکار و رئیس بریلی۔ (۵) کنور گردھر کرشن صاحب جاگیردار و رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندر آباد ضلع بلند شہر (۶) بابو اودھ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سر مہاراج والئے ریاست جیند دہلی۔ (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوانداس سابق ملازم مسرز دالکٹ براورس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر پنڈت چندو لال سابق ڈائرکٹر گنیش ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندر آباد وکیل عدالت ہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی۔

یہ کمپنی جیسا کہ قواعد یادداشت میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ و سوت و ریشمی و اونی وغیرہ تیار کرے گی۔ ایک وسیع قطع زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۸۹۹ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ جس کے بعد کارخانہ باقی بہت جلد شروع ہوگا۔ چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں لہذا خریداران حصص سے التجا ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں۔ کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے منیجنگ ڈائرکٹر سے دریافت کرو۔

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Harid

سالہ | مطبوعہ ۱۴ ساون سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۲۸ جولائی سنہ ۹۹ء جلندھر شہر پنجاب | نمبر ۱۶

سنار کی گتی

پران جپی جی

اس وقت ساری آریہ ورت میں دھوم ہے کہ اس سال ایک ایسا کام ہوا ہے۔ جو آج تک جب سے انگلستان سے تعلق ہوا ہے کبھی نہیں ہوا۔ اور وہ معرکہ کا کام یہہ ہے کہ راج ناتھ پرشوتم پران جپی کیمبرج یونیورسٹی کے ہندو ریاضی میں سینیئر رینگلر ہوئے ہیں۔ اس پر تمام انگلستان بلکہ سارے یوروپ میں واہ واہ ہوئی بڑے بڑے امرا اور روسا نے پران جپی جی کو مبارکباد کے تار دئے۔ ولایت میں متواتر جلسے ان کے اعزاز میں ہوئے۔ اس دیش میں گورنر جنرل و وایسرائے لارڈ کرزن نے سب سے اول پونا کالج کو ایک تار مبارکباد کا دیا۔ کیونکہ پران جپی اسی کالج کے طالب علم ہیں۔ بعد ازاں پران جپی جی کے پتا کو حضور وایسرائے نے مبارکباد کی ایک نہایت موزون چٹھی بھیجی۔ وغیرہ وغیرہ ٭ پران جپی جی صوبہ بمبئی کے رہنے والے ہیں اور ذات کے مرہٹہ برہمن ہیں۔ ان کا وطن ایک گاؤں میں ہے والدین اسقدر استطاعت نہیں رکھتے تھے کہ اُن کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دلوائیں آخر ان کے ایک چچیرے بھائی پونا کالج کے پروفیسر مقرر ہوئے اور اُنہیں پران جپی کی ذہانت اور شوق کا حال معلوم ہوا۔ اُنہوں نے انکو اپنے پاس بلوالیا۔ اور بےفکری سے مصروف تحصیل کروا دیا۔ قصہ کوتاہ یہہ ہے کہ پران جپی جی جس یونیورسٹی کے امتحان میں شریک ہوئے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ہمیشہ اول رہنا اور انعام و تمغے حاصل کرنا ان کے لئے ایک معمولی بات تھی۔ آخر گورنمنٹ ہند کا وظیفہ انگلستان جاکر تعلیم حاصل کرنے کے لئے انہیں عطا ہوا۔ چلتے وقت یہہ اپنے کالج کے پروفیسروں سے وعدہ کر گئے تھے کہ بعد فارغ التحصیل ہونے کے واپس آکر بیس سال تک کالج میں صرف ۷۵ روپیہ ماہوار لیکر پروفیسری کا کام کرینگے۔ اس وقت اگر یہہ چاہیں تو دُنیا میں چاروں طرف دنیوی جاہ و حشمت کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوئے ہیں مگر یہہ اپنے قول و قرار پر قایم ہیں۔ اور اُس سے ذرہ پھرنے کا خیال تک نہیں۔ نہ اور کسی طرف دل چلاتے ہیں۔ سینیئر رینگلر ہونا کچھ آسان کام نہیں۔ کیمبرج یونیورسٹی میں تمام اکناف عالم کے چیدہ چیدہ طالب علم اس اعزاز کے حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور شاذ و نادر کوئی اس رتبہ کو پہونچتا ہے۔ اس سال سے پیشتر یہہ عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ سوائے یوروپین نژاد کے اوروں کے لئے یہہ ناممکن ہے کہ سینیئر رینگلر کا درجہ پا سکے۔ مگر پران جپی نے تمام دُنیا کی آنکھیں کھولدی ہیں۔ اور ظاہر کر دیا ہے کہ اسوقت بھی اس دیش میں ذہانت کی کمی نہیں ہے۔ بشرطیکہ اظہار ذہانت کا بوجہ احسن موقعہ دیا جاوے ٭ ہم بھی نہایت خوشی کیساتھ پران جپی جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔ درحقیقت اُنہوں نے ایک غیر زبان میں اس درجہ استعداد حاصل کی ہے کہ جن کی مادری زبان تھی اُنہیں بھی بہت پیچھے چھوڑ کر آپ بام عروج پر پہونچ گئے۔ مگر اصلی خوشی اور فخر کی بات اُس وقت ہو سکتی ہے جب آپ اپنی اعلیٰ درجہ کی لیاقت سے اپنے ہموطنوں کو ست مارگ میں چلانے کی کوشش کریں۔ یہہ لطف نہیں ہے کہ آپ علم ریاضی اور علم نجوم کی ہیئت معلوم کرکے بالواسطہ یا بلا واسطہ بن سکیں۔ ہمارا دشا سول اور پہلے جیوتش کی تقویت کا باعث ہوں۔ اُن کو چاہیئے کہ ایسی پُستکیں رچیں۔ جنہیں پڑھکر لوگ توہمات باطلہ کے تیرہ و تار غار سے نکل کر اپنے جیون کو سپھل کریں ٭

سردار دیال سنگھ کی وصیت کے خلاف مقدمہ بازی اور کلچرڈ ہندوؤں کا ڈی اے وی کالج فنڈ سے اسکام کیلئے ہزار ہا روپیہ قرض دینا۔

ان دنوں پنجاب کے اخبارات میں خوب زور شور سے بحث ہو رہی ہے کہ کلچرڈ کالج کے منتظموں نے بیوہ سردار دیال سنگھ صاحب کے ایک معمولی کارندے کو کس نیت اور کس غرض سے روپیہ قرض دیا ہے۔ ابتدا میں محتاط استفسار شایع ہوتے رہے مگر اب علانیہ لکھا جاتا ہے۔ کہ کلچرڈ ہندوؤں نے محض اس نیت سے کہ اُن کے مقابل پر سردار صاحب کا مجوزہ کالج (درجہ اول) نہ کھل سکے۔ مقدمہ بازی کے لئے چپکے چپکے سردار صاحب کی بیوہ کے ایک کارندے کو کئی ہزار روپیہ نہایت کم شرح سود پر (جس پر کوئی بنک بھی کامل اطمینان کی حالت میں نہیں دیسکتا) دیا ہے۔ لالہ لال چند صاحب جو کلچرڈ کالج کی انتظامیہ کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہیں۔ وصیت کو رد کرانے کے لئے منجانب بیوہ وکیل ہوئے ہیں۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ جب مقدمہ لے لیا ہے تو اپنی ساری قانون دانی کو وصیت ناجایز قرار دلوانے میں صرف فرماوینگے۔ یہہ قیاس میں نہیں آتا کہ آپ نے خیراتی طور پر یا کسی دوستی یا پرانی رفاقت کے لحاظ سے یا کوئی خاندانی تعلقات قایم رکھنے کی غرض سے مقدمہ تھوڑے محنتانہ پر کرنا گوارا فرمایا ہو۔ پس معقول محنتانہ لئے بغیر آپ اپنا گرانمایہ وقت کیونکر دے سکتے تھے۔ مگر محنتانہ کے لئے مبلغان نقد کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اس کشمکش و پیچ کی حالت میں کہاں سے آتے۔ اس مطلب کے لئے ڈی۔ اے۔ وی کالج فنڈ کیا تھوڑا ہے۔ اِدھر مقدمہ لیا اُدھر کمیٹی کے پریزیڈنٹ چپکے چپکے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

روپیہ اپنی کمیٹی سے دلوا دیا۔ اپنے ٹکے سیدہے ہو گئے آیندہ جو ہوگا وہ ہوگا۔ کس غرض سے یہہ ساری کارروائی کی گئی ہے۔ اِس کا پتہ لگانا کچھہ مشکل نہیں ہے۔ ہماری رائے میں صرف دو باتوں پر یہہ ساری قابل لعنت کارروائی مبنی ہے۔ اوّل خود غرضی۔ دوئم رشک۔ ہر ایک سمجھدار آدمی سمجھہ سکتا ہے کہ یہہ دو صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں مبتلا ہو کر انسان سے انتہا درجہ کے ذلیل کام سرزد ہو جایا کرتے ہیں۔ افشاء راز ہونے پر کلچرڈ ہندو سخت گھبرائے اور جس طرح سے ہو سکا ضبط کئے رہے۔ مگر آخر کار لفظوں کے ہیر پھیر پر بات ٹالنا چاہتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ کالج فنڈ سے رانی (مراد بیوہ سردار صاحب) کو قرض نہیں دیا گیا۔ مگر یہہ کہتے ہوئے رُکتے ہیں کہ بیوہ سردار صاحب کے کارندے کو قرض دیا گیا ہے۔ بیوہ ساری کاروبار نہیں کر سکتی۔ ہمیشہ کارندے جن کے پاس مختار نامہ عام ہوتا ہے کام کیا کرتے ہیں۔ سردار صاحب کی آنکھیں مچتے ہی بیوہ سردار صاحب کے ملازم کارندے سے رابطہ اتحاد پیدا کرنا۔ بیوہ کو مقابلہ کرنے پر آمادہ کرانا۔ قانونی مشورے دینا۔ اور حسب ضرورت کالج فنڈ سے در پردہ روپیہ حوالہ کر دینا۔ ایسی باتیں نہیں ہیں کہ جن سے دانا اور فہیم آدمی بطور خود کلچرڈ ہندوؤں کی اصلی حالت کو نہ سمجھہ سکیں۔ مگر بایں ہمہ تعجب ہے کہ بعض اشخاص اب تک کلچرڈ ہندوؤں کو آریہ اور "حامیٔ تعلیم" کہے جاتے ہیں۔ افسوس۔

"دی خالصہ" صاحب کی جولانیٔ طبع

"دی خالصہ" لاہور ابتدا سے ہمارے ساتھہ اخلاق اور مروت سے پیش آتے رہے ہیں۔ اور اس سے ہم یہہ سمجھتے رہے ہیں کہ آپ معقول پسند ہیں۔ اور ایسا ہونا ہی چاہئے۔ مگر شاید کسی خاص غرض سے آپ اکثر ستیارتہہ پرکاش کے اس حصّہ پر اظہار خفگی کرتے رہتے ہیں جس میں سکھہ گوروؤں کی نسبت مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے لکھا ہے۔ ہم اس وجہہ سے اس بارہ میں کچھہ زیادہ لکھنا پسند نہیں کرتے تھے کہ اب تک بہت کچھہ اس کے متعلق بحث ہو چکی ہے۔ جو صاحب خواہ مخواہ معقولیت اور حق پسندی کو جواب دیکر اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں۔ اُن سے ہر وقت آمادہ بحث رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس خیال سے ہم نے کبھی **خالصہ** کی تحریروں پر توجہہ نہیں کی۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمیشہ سے راستی کی فتح ہوتی چلی آئی ہے۔ اور ہمیشہ ہو گی۔ مگر جب یہہ دیکھا کہ خالصہ صاحب حد اعتدال سے بڑھتے جاتے ہیں۔ تو اُنکی خدمت میں یہہ عرض کی تھی کہ ستیارتہہ پرکاش میں جو کچھہ گوروؤں کی نسبت لکھا گیا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ کوئی بات اُس میں غیر واجبی نہیں ہے۔ اور نہ کسی حالت میں اُن فقروں سے گوروؤں کی توہین مترشح ہے۔ آپ دوبارہ غور سے پڑہیں اور اگر کچھہ شک ہو تو بحث کر سکتے ہیں یہہ مشورہ غالباً خالصہ صاحب کو پسند نہیں آیا۔ چنانچہ بڑے طنطنہ کے ساتھہ ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا ہے جس میں اول یہہ اپنے ناظرین کو دکھایا ہے کہ ہم کون ہیں۔ کہاں رہتے ہیں۔ کیا کرتے ہیں ہمارے کیسے خیالات ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر ہمیں اپنا دشمن قرار دیا ہے جو کسی حالت میں صحیح نہیں ہے۔ بحث مباحثہ کو حرکت ناشائستہ ظاہر فرمایا ہے۔ ساتھہ ہی یہہ لکھا ہے کہ ہم نے اُنہیں دہمکی دی ہے۔ اور اس دہمکی پر وہ فرماتے ہیں کہ ہمارا سارا بدن کانپ رہا ہے۔ ہمارے دفتر در و دیوار بید مجنوں کی طرح لرزاں ہیں۔ کرسیاں اور میزیں تھرتھراتی ہیں۔ قلم کے جسم میں رعشہ ہے اور کلیجہ دہڑک رہا ہے۔ مارے خوف کے پتا پانی ہوا جاتا ہے۔ اُنگلیوں کو کپ کپی چڑہی ہے۔ چھت کی کڑیوں میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اور عالم لفظوں میں سوائے خوف کے اور کسی کی صورت نظر نہیں آتی۔ علیٰ ہذا ہم اپنے ہمعصر خالصہ صاحب سے عرض کرنا چاہتے ہیں لفظوں کے چڑہاؤ اُتار سے کوئی کسی کی حقارت نہیں کر سکتا۔ اور نہ تمسخر سے کسی کی شان میں فرق آیا کرتا ہے۔ ہم ویدک دہرم کے سیوک ہیں اور آپ کے یا کسی کے دشمن نہیں ہیں۔ عداوت، بغض، کینہ، دہوکہ دہی اور کذب بیانی، ویدک دہرم کے رو سے پاپ ہے اور کوئی ویدانویائی اس سے سروکار نہیں رکھہ سکتا۔ البتہ ہم دشمن ہیں تو اویدک باتوں۔۔۔ کے ہیں اور وہ خواہ اپنوں میں ہوں یا باہر والوں میں۔ ہم یکساں مخالفت کرتے ہیں۔ بحث مباحثہ میں کوئی ہرج یا عیب نہیں ہے۔ بشرطیکہ صدق نیت کے ساتھ تحقیق کی غرض سے مہذبانہ طریق سے کیا جاوے یہہ باہمی سہولیت پر منحصر ہے کہ وہ تحریری ہو یا تقریری۔ اصل واقعات سے آنکھیں بند کر لینا یا غل مچانے سے زیادہ دیر تک کام نہیں چل سکتا۔ رہے کلچرڈ ہندو وہ اپنی تحریر و تقریر اور اپنی رائے کے آپ ذمہ وار ہیں۔ آریہ سماج کو اُن سے کچھہ واسطہ نہیں ہے۔ یہہ اور بات ہے کہ وہ اپنے منہہ سے اپنی نسبت کچھہ کہے جاویں۔ کیونکہ اُن کا منہہ اُن کے پاس ہے۔

نئی کتابیں

موجودہ مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر سے مل سکتی ہیں

چہرا لونی کی ناپاک تعلیم سی بچو! حصہ اول (اُردو)	۲ر
ترجمہ اُردو ویو ہار بہانو..............	۲ر
ترجمہ اُردو سورگ میں سبجکٹ کمیٹی........	۱ر
گوروکل اور اُس کے مخالف........	۱ر
اظہار صداقت................	۱ر
لیکچر انگریزی لالہ بدریداس ایم۔ اے۔ در بارہ تعلیم نسواں..........	۲ر

المشتہر منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

دھرم اُپدیش

भिद्यते हृदयग्रन्थिश्छिद्यन्ते सर्वसंशयः । दीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन् दृष्टे परावरे ॥

اس پراکرت جگت کے اندر بھرمن کرتے ہوئے جیو آتما کو ایک پرکار کی گھٹناؤں میں سے ہو کر گذرنا پڑتا ہے۔ کبھی یہ آکاش گمن کرتا ہے۔ کبھی پاتال میں جا پہونچتا ہے۔ کبھی منش شریر کو دھارن کرتا ہے۔ کبھی کسی پشو پکشی یا کیٹ پتنگ کی۔ کہیں یہ دُکھی درشٹی پڑتا ہے۔ کہیں سُکھی۔ کہیں گیانی۔ کہیں اگیانی۔ کہیں ودّیا شیل کہیں ودّیا رہت۔ کہیں دیوتا کہیں پشو۔ کہیں پوتر کہیں ملین۔ کہیں سوتنتر کہیں پرتنتر۔ کہیں راجا کہیں پرجا۔ کہیں داتا۔ کہیں بھکشو۔ کہیں جوان کہیں بڑھا۔ اسی پرکار انیک اوستھاؤں کو پراپت ہوتا رہتا ہے۔ پرنتو اس ساری یاترا میں یہ اپنا اصلی سروپ کہیں بھی نہیں بدلتا۔ اس کا سبھاوک سروپ سب حالتوں میں سمان ہی بنا رہتا ہے۔ خواہ یہ نیچ سے نیچ جونی میں چلا جاوے۔ یا اونچ سے اونچ میں۔ اِن اتنا بھید اوشیہ ہوتا ہے کہ منش یونی سے اترکت جونیوں میں یہ آتمک جگت کے اپدیشکوں کا انوبھو نہیں کر سکتا۔ کارن یہ کہ یدیپی اس کے اندر گیان شکتی برابر ودیمان رہتی ہے جو کہ دُکھ کو انوبھو کرتا ہے۔ پرنتو وشیش گیان کے سادھنوں کی رہت ہوتا ہے۔ بسنبھہ اسکے میں تمیز نہیں کر سکتا۔ دھرم ادھرم کی اس کو پہچان نہیں ہوتی۔ پدارتھوں کا یتھارتھ گیان اُپلبدھ کرنے اور سرشٹی کے انیک رہسیوں اور درشیوں کو دو پرت کرنے کے سادھنوں سے رہت ہوتا ہے۔ یہ سامرتھیہ جیو آتما کو کیول منش شریر کو پا کر ہی پراپت ہوتی ہے کہ وہ یہاں کے یہاں سکھوں کا آنند اٹھا سکے اور سوکشم سے سوکشم پدارتھوں کی اصلیت کا پتہ لگا سکے۔ یہ سچ ہے کہ پاپ میں لپت ہوا ہوا۔ اور اودیا کے بھنور جال میں پڑا ہوا بعض دشاؤں میں منش پشوؤں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ پرنتو جب اس کے گیان نیتر کھل جاتے تو اس کی یہ ہین اوستھا نہیں رہتی۔ بات بات پر اس کے ہردے میں پرشن اُتپن ہوتے ہیں جگت کی سادھارن سے سادھارن وستو اس کی توجہ کو کھینچتی ہے اور اس کو تب تک چین نہیں آتا جب تک کہ وہ اپنے پرشنوں کا کچھ نہ کچھ سنتوش جنک اُتر نہیں پالیتا۔ یا جس پدارتھ نے اُسکی توجہ کو اپنی اور مائل کیا تھا اُس کی تھوڑی بہت اہمیت کا پتہ نہیں لگا لیتا۔ سار انش یہ ہے کہ اس انت روپوں اور درشیوں سے بھرپور بدھی کی سرشٹی میں انیک وچتر سے وچتر اور مہان سے مہان پدارتھوں کو دیکھ کر اُس کے اندر انیک پرکار کے بھرم اور شنکائیں اُتپن ہوتی ہیں۔ کبھی اُس کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ سورج کیا ہے چاند کیا ہے تارے کیا ہیں۔ یہ کیسے نرادھار آکاش میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان کو کس نے بنایا۔ کیوں بنایا۔ منش کیا وستو ہے اس کی اصلیت کیا ہے۔ یہ اس پرتھوی پر کہاں سے آیا۔ کیوں آیا۔ اس کے لانے والا کوئی ہے یا یہ ہمیشہ سے ہی چلا آتا ہے۔ نانا پرکار کی بنسپتیوں۔ برکھشوں۔ پودوں کا منش سے کیا سمبندھ ہے۔ پرنتو سرشٹی کا کیا پریوجن ہے۔ اتیادی انیک پرکار کی شنکائیں اُس کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ اس سمے جو بیشمار گرنتھوں سے ہماری پرتھوی بھر رہی ہے۔ کئی پرکار کی فلاسفیاں پرچلت ہیں۔ پدارتھ ودیا میں گھور اندولن ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔ انیک ست مت انتر پرچلت ہیں انیک ودوانوں نے ایک ایک وچار میں اپنے جیون کھو دئے۔ یہ سب کچھ کیا ہے؟ کیول منش کی اندرونی شنکاؤں اور پرشنوں کے سمادھان کی جد و جہد۔

تو کیا اس سمے جس قدر گیان منش جاتی کے اندر پرچلت ہے جس قدر اعلیٰ اعلیٰ فلاسفیوں اور پدارتھ ودیا کے گرنتھ ودمان ہیں اُن کا علم حاصل کر کے ہم اپنی پوری تسلی کر سکتے ہیں۔ کیا اعلیٰ سے اعلیٰ ودوان کا ست سنگ کر کے بھی ہمارا ہردہ سنتشٹ ہو سکتا ہے۔ کیا یدی سارے جڑ جگت کا ٹھیک ٹھیک علم بھی ہم حاصل کر لیں۔ تو ہم یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ اب ہمارے دل میں کوئی شنکا نہیں رہی۔ ہمارے سمپورن بھرم نورت ہو گئے۔ ہماری تمام خواہشیں پورن ہو گئیں۔ اب ہمارے لئے کچھ جاننا شیش نہیں رہا؟ ہرگز نہیں۔ بڑے سے بڑے ودیا ابھمانی بھی ایسا کہنے کا ساہس نہیں کر سکتے۔ تو پھر ہم کیسے اپنے سمپورن شنکاؤں کو نورت کر سکتے ہیں۔ کیا کوئی اس کا اُپاؤ ہے بھی یا نہیں۔ اُپنشد کار فرماتے ہیں کہ جب جیو آتما اُس پرماتما کے درشن کر لیتا ہے جب وہ اُس مہان پربھو کو ودوانوں دوارہ پالیتا ہے تو اسکی ہردے کی اودیا اگیان روپی گانٹھ کٹ جاتی ہے۔ سب سنشے کھشین ہو جاتے ہیں۔ اور دُشٹ کرم کھشے کو پراپت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب سے پرے ہے۔ اُس سے پرے کوئی وستو ہی نہیں۔ نہ اُس سے پرے کوئی گیان ہے۔ نہ اُس سے پرے کوئی سُکھ۔ یا آنند۔ وہ سمپورن گیان کا بے پایاں ساگر ہے اور سمپورن سکھوں کا بھنڈار۔ جس پرکار سورج کے نکلنے سے اندھیرا چھن بھن ہو جاتا ہے۔ اسی پرکار جب ہم اُس پرم جیوتی کے درشن کر لیتے ہیں تو ہمارے ہردہ کا تم دور ہو جاتا ہے۔ اُس کے مہان راج میں یاد رکھتے ہی۔ سروپرکار کی شنکائیں دور ہو جاتی ہیں۔ مادی جگت میں پھنسے ہوئے۔ وہی باتیں جو کہ ہم کو بڑی سوکشم درشٹی پڑتی ہیں وہ راز جو کہ ہمیں اِشچریہ آتمک بناتے ہیں وہ شنکائیں جن کو بڑے بڑے ودوان بھی نورت نہیں کر سکتے۔ جگت جننی کی گود میں آتے ہی ہم کو تچھ سی تچھ

نظر آنے لگتی ہیں۔ ہم حیرانی سے اونہہ کرتے ہیں۔ کہ ہم کس قدر بہولے ہوئے تھے۔ اور کیسی قدر پیچیدگیاں ہم نے اپنی اودیا سے پیدا کر رکھی تہیں۔ سرل اور ساد ہارن نیم بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتے تھے۔ اس پرکار جب جیو پرماتما کا سہایی ہو جاتا ہے۔ تو اُس کی سمپورن کامنائیں پورن ہو جاتی ہیں۔ ایک ماتر پرماتما میں ہی وہ اپنی ترپتی پاتا ہے۔ اور سرو پرکار کے بندھنوں سے رہت ہو استو نتر تاپوروک سرو ویاپک سچی آنند سروپ پرماتما کے دھیان میں نگن ہوا پرم آنند کا بہوگ کرتا ہے ٭ "اوم شم" ٭

ست دھرم پرچارک

کیا آریہ سماج اپنا مشن پورا کر چکا؟

اس میں سندیہ نہیں کہ مغربی تعلیم نے ہمارے دیش کو بہت سے لابھ پہونچائے ہیں۔ مگر دیش کی اخلاقی اور دہارمک اوستھا پر جو عام اثر پیدا کیا ہے وہ مغربی سلطنت پر ایک بہاری دہبہ ہے۔ اس کی زندہ مثال ہمارے دیش کی تعلیمیافتہ جماعت ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اسی گروہ کے اندر بہت سے ایسے بہادر پُرش بہی ہیں کہ جن کے خیالات نہایت پاک اور وسیع ہیں اور اُن کے دلوں میں دہرم اور اخلاق کی سچی عزت موجود ہے مگر افسوس کہ زیادہ تر حصہ تعلیم یافتوں کا دہرم اور پاکیزگی سے سخت متنفر پایا جاتا ہے اور راستبازی سے نفرت۔ کچھ عرصہ سے ہندو اور مسلمان دونوں جماعتوں کے

اندر اس پرکار کے گروہ پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے دہرم اور مذہب کو ایک بچوں کا کہیل بنا رکہا ہے۔ اس سے ہم کیول ہندو جماعت کا ہی مختصر طور پر ذکر کریں گے۔ یہہ گروہ ہندوازم کو اپنا مذہب قرار دیتا ہے اور اس کی خاص پالیسی یہہ ہے کہ ہندوازم کے نام سے جو کچھہ کیا جاوے روا ہے۔ پاپ سے۔ مکاری سے۔ پالیسی سے جس طرح سے ہو سکے اپنا مطلب نکالنا اس نئے ہندوازم کا اصل اصول ہے۔ خواہ کوئی کچھہ خیالات رکھتا ہو۔ آستک ہو یا ناستک وہ اس ہندوازم کے جھنڈے تلے آ سکتا ہے۔ چاروں طرف ہندوازم ہندوازم کی پُکار مچائی جاتی ہے۔ اور ہر پرکار کی اصلاح اور ریفارمیشن کی ہندوازم کی لاج رکھنے کے لئے مخالفت کیجاتی ہے۔ اور فضول سے فضول اور ناجایز سے ناجایز رسومات اور تعصبات کی خفیہ حمایت کیجاتی ہے۔ چونکہ آریہ سماج اس اوٹ پٹانگ ازم کا سخت مخالف ہے اور دہرم کے پوتر نام کی ہر پرکار کے کلنکوں سے حفاظت کرنا اور سرو پرکار کی مکاری اور ریاکاری کو پاؤں تلے روندنا اپنا دہرم کرتویہ سمجھتا ہے۔ اس لئے یہہ ہندوازم کے چلتے پُرزوں کی نگاہوں میں ہر سمے کانٹا سا کھٹکتا رہتا ہے اور کسی سبھا یا سماج سے اُن کو اس قدر وغارضہ نہیں جستقدر کہ آریہ سماج سے۔ اس لئے اُن کو ہر سمے یہی فکر دامنگیر رہتی ہے کہ کسی پرکار اِس کو نیست و نابود کر دیں۔ تاکہ یہہ ہماری بلا ہمارے سر سے ٹل جاوے۔ پہر ہم من مانے راگ گائیں گے اور پالیسی کا راج پھیلائیں گے۔ چونکہ اتنی توان میں معجزات نہیں کہ میدان میں آکر آریہ سماج کے مقابلہ کا دم مار سکیں۔ اس لئے انیک پرکار کی حکمت عملیوں اور کارسازیوں سے منتر کے بہیس میں دم گہونٹ کر اس کے پران ہرنے چاہتے ہیں۔ ابہی تک تو اُن کی ساری چالیں اُلٹی ہی پڑی ہیں اور یہہ باوجود اپنا ایڑی لگانے کے اپنے ناپاک

منصوبے میں ناکامیاب ہی رہے ہیں۔ مگر تاہنوز اِنہوں نے آریہ سماج کا پیچھا نہیں چہوڑا ہے ہاتھ دہو کر اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ حال میں ایک نرالی ہی چال چلی گئی ہے۔ جس کا اظہار کہ ایک انگریزی اخبار کے اندر جو کہ اس گروہ کا آج کل خاص آرگن بن رہا ہے ہوا ہے۔ اس میں یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آریہ سماج اپنا کام پورا کر چکا ہے یعنی کٹڑ سے کٹڑ ہندو بھی اُس کی باتوں کو ایک آریہ سماج کے ممبر کی طرح مانتے ہیں۔ اب آریہ سماج کو اپنی ہستی قایم رکھنے کے لئے کسی اور سکیم کی ضرورت ہے۔ گویا کہ آریہ سماج ہندوازم کا پیش خیمہ تہا اور اُس نے صرف اسلئے جنم لیا تہا کہ ہندوؤں کا ایک بے اصول گروہ پیدا کر کے آپ خودکشی کر لے۔ گویا اس کے سوائے اُس کا اور کوئی اعلےٰ دہارمک مشن ہی نہیں۔ اس چال کا اصلی مطلب یہہ ہے کہ اب آریہ سماج کے سبہاسدوں کو بہی ہندوازم کے جھنڈے تلے آجانا چاہئے۔ آریہ پُرشو سچ بتلانا اس سے بہی بڑھ کر آریہ سماج کی کوئی ہتک ہو سکتی ہے۔ کہاں آریہ سماج کا عالمگیر مشن اور کہاں ہر پرکار کی ناپاکی اور پالیسی کو پناہ دینے والا گڑبڑ ازم۔ یہہ سب کچھہ آپ کی لاپرواہی اور آلسیہ کا کارن ہے۔ ورنہ کیا ان پالیسی بازوں کی کیا مجال کہ آریہ سماج کی طرف آنکھہ اُٹھا کر بہی دیکھہ جاویں۔ ہو پرماتما آپ کو بل پردان کریں کہ جس سے آپ اس نئی بلا کو جلد ہی نوارن کر سکیں۔ کیونکہ جب تک تم سرو پرکار کے پاکھنڈوں۔ مت متانتروں اور ازموں کے جال سے منش جاتی کو آزاد کر کے ویدک دہرم کے جھنڈے تلے نہیں لاتے۔ آریہ سماج کا عالمگیر مشن پورا نہیں ہو سکتا ٭ (و۔ج)

ناول

منوھ لتنا

(مصنفہ ...)

یہہ ایک عمدہ ناول اُردو میں ہے۔ اس کی عمدگی اس کے دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ قیمت سات آنہ (۷) علاوہ

المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر پنجاب۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ایڈیٹوریل نوٹس

سچی شانتی کا ادھیکاری کون ہے

لاکھ یتن کرو۔ تیرتھوں پر جاؤ۔ سادھو مہاتماؤں کے درشن کرو۔ اُپدیش سُنو پڑھو لیکن اگر تم ستیہ کا سیون نہیں کرتے تو تمکو شانتی پراپت نہیں ہو سکتی۔ شانتی کہیں باہر نہیں رکھی ہے۔ شانتی نہ دھن میں ہے نہ مان بڑائیوں میں۔ نہ ادھک پڑھنے میں نہ زیادہ واد وواد کرنے میں۔ شانتی تو تمہارے اندر ہی موجود ہے۔ اور وہ تبھی اُپلبدھ ہو سکتی ہے جبکہ تمہارا من شانت ہو اور من تب تک کداپی شانت نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو پوتر نہ کیا جاوے۔ اور اُس کے پوتر کرنے کا مکھیہ سادھن ستیہ کا سیون ہے۔ ستیہ کے انکُش سے ہی من روپی مست ہاتھی وش میں آتا ہے اس لئے کسی حالت میں بھی ستیہ کا تیاگ مت کرو۔ سب ویوہاروں میں ستیہ کا برتاؤ رکھو۔ من کرم وچن سے ستیہ کا سیون کرو۔ لوبھ سے بھئے سے۔ خوشامد سے چاپلوسی سے۔ کسی سے دب کر ستیہ کا ہنن مت کرو۔ کیونکہ ستیہ سے بڑھ کر کوئی دھرم اور جھوٹھ سے بڑھ کر کوئی پاپ نہیں ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ستیہ کا برت دھارن کئے ہوئے کبھی بھول کر بھی استیہ کی طرف نہیں جاتے۔ خواہ جگت میں اُن کا مان ہو یا اپمان۔ بھاری سے بھاری کشٹ کیوں نہ اُٹھانے پڑیں۔ پران تک چلے جاویں۔ پرنتو ستیہ کا ہنن کرنے کے لئے کبھی اودیت نہیں ہوتے۔ سچی شانتی کے ادھیکاری ایسے ہی ستیہ پرش ہوتے ہیں۔

ہمارے گھر شانتی گرہ کیسے بنیں۔

مانا کہ تم بڑی دھناڈھیہ ہو بڑے بڑے عالی شان محل کے اندر واس کرتے ہو جو کہ ہر پرکار سے آراستہ و پیراستہ ہے نوکر چاکر ہر سمے تمہاری سیوا کے لئے موجود ہیں۔ تمہیں کسی بات کی کمی نہیں۔ تمہارا دل خوش کرنے کے لئے طرح طرح کے باجوں کے بجنتری اور راگ ودیا کے استاد بھی موجود ہیں۔ پرنتو یدی تمہاری بھاریہ سوشکشت نہیں۔ پریہ وادنی نہیں دیالو نہیں۔ تمہاری صلاح کار نہیں۔ دکھ درد میں شریک نہیں۔ اگر بھاریہ میں یہ گن نہیں تو تمہارا گھر شانتی گرہ نہیں کہلا سکتا۔ مانا کہ تم بڑے ودوان ہو خوش بیان ہو۔ لیکچرار ہو۔ ہر پرکار سے ہوشیار ہو۔ پرنتو یدی تمہاری سنتان سوشکشت نہیں ہے۔ تمہارا پریوار کُریتیوں سے پاک نہیں۔ خاندان کے سبھاسدوں میں پرسپر پریم نہیں۔ یتھا یوگیہ سنسکار کا بھاؤ نہیں تو تم اپنے اعلیٰ سے اعلیٰ خوبصورت اور سجے ہوئے گھر کو بھی شانتی گرہ نہیں کہہ سکتے۔ شانتی گرہ تو وہی کہلا سکتا ہے جہاں کہ گرہستی ہر پرکار سے یوگیہ ہے۔ جہاں سب دیویوں کا سنسکار کرتے ہیں۔ جہاں کسی کُریتی کا نام و نشان نہیں۔ سب پریوار کے لوگ نت صبح و شام اکٹھے مل کر ہون یگ کرتے ہیں۔ وید دھنی ہو کر پرماتما کا گناواد گاتے ہیں۔ چاروں طرف دھرم بھاؤ اور پریم ہی پریم نظر آتا ہے۔ ایسا پریوار یدی کہیں جنگل میں بھی رہتا ہے تو وہیں منگل ہے۔ سُکھی ہے۔ آریہ بھائیو یدی تم اپنے گھروں کو سچ مچ کے شانتی گرہ بنانا چاہتے ہو۔ اپنے پریواروں کو آریہ پریوار بنانا چاہتے ہو تو دیویوں کا سچا مان اور آدر ستکار کرنا سیکھو۔ انکو ودیا کا دان دو۔ پھر دیکھنا کہ وہ اپنے گھروں کو کتنی جلدی شانتی گرہ بنالیتی ہیں۔ ان کے بنا اور کسی کی سامرتھیہ نہیں کہ تمہارے گھروں کو آریہ گرہ بنا سکے۔ یہ سامرتھیہ پرماتما نے استری جاتی کو ہی دیا ہے۔ اسی لئے تو شاستر کاروں نے کہا ہے کہ استری جاتی سماج کی لکشمی سروپ ہے ◆

آریہ سماجک خبریں

(۱) کوئٹہ آریہ سماج کوئٹہ (بلوچستان) کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۲ ر و ۲۳ ر و ۲۴ ر جولائی دھوم دھام سے بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ شریمان لالہ منشی رام جی و پنڈت دولت رام جی و پنڈت گنگا دت جی و پنڈت گردھاری لال جی کے عالمانہ ویاکھیان اور منوہر دھرم اُپدیش ہوئے جن کا پربھاو کوئٹہ نواسیوں پر بہت اُتم پڑا۔ پنڈت دولت رام جی کی اپیل پر قریباً پندرہ سو روپیہ نقد جنرل فنڈ کے لئے چندہ ہوا۔ مفصل حالات اگلے پرچہ میں شایع ہونگے۔

(۲) ہمارے اُتساہی آریہ بھائی بابو سندر سنگھ جی کی پریرنا سے افریقہ کے اُدار چت بھائیوں نے مبلغ ۹۰۵ روپئے بتفصیل ذیل ارسال فرمائے ہیں۔ گوروکل تین سو روپیہ۔ کنیا مہاودیالہ ۵۰۵۔ کنیا اناتھالیہ ۱۰۰۔ ہمارے بھائیوں کی ودیا ترشنا اتینت پرشنسا یوگیہ ہے۔ اُن آریہ بھائیوں کو جو دور دیشوں میں جا کر آریہ سماج کو بھول جاتے ہیں اور ویدک دھرم کی سیوا کرنا چھوڑ دیتے ہیں بابو سندر سنگھ جی جیسے اودیوگی بھائیوں سے سکشا گرہن کرنی چاہئے۔ یدپی آریہ سماج کے سبھی فنڈ ہر ایک آریہ کی سہایتا کے مستحق ہیں۔ پرنتو وید پرچار فنڈ کی طرف آریہ بھائیوں کی خاص توجہ درکار ہے۔ کیونکہ اس فنڈ کی سہایتا کی آشا کیول آریوں سے ہی ہو سکتی ہے۔ اُمید کہ ہمارے افریقہ نواسی آریہ بھائی اب اس کی سہایتا کے لئے پریتن کریں گے۔

(۳) نئے سماج۔ ۱۰ جولائی میں ایشور کی کرپا اور آریہ اُپدیشکوں کے ادیوگ سے دو نئے آریہ سماج ستھاپت ہوئے ایک میلسی ضلع ملتان میں۔ دوسرا اکلائی ضلع علیگڑھ میں۔ پرماتما ہر دو سماجوں

کے سبھاسدوں کو اپنے فرائض کے ادا کرنے کی ہمت دے۔

(۴) **سالانہ جلسہ** - آریہ سماج بھڑوچ کا سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰ اگست کو اور آریہ سماج گھنولی تحصیل روپڑ کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ ستمبر کو ہونا قرار پایا ہے - آریہ بھائی اور اُپدیشک پدھار کر جلسوں کو رونق دیں -

---

(۵) **لاہور** آریہ سماج کے سبھاسد آج کل خوب پُرشارتھ سے کام کر رہے ہیں ہفتہ وار جلسوں میں اچھی رونق ہوتی ہے - ڈبیٹنگ کلب کے جلسے بھی بارونق ہوتے ہیں - آریہ کمار سبھا دن دگنی رات چوگنی اونتی کر رہا ہے - ایک ماہ کے اندر ہی سبھاسدوں کی تعداد پچاس تک پہونچ گئی ہے - حال میں ہی سبھا ہذا کے سبھاسدوں نے سماج مندر میں ایک فروٹ پارٹی کی تھی جس میں بابو بھگت رام جی و لالہ شیو دیال ایم و لالہ کاشی رام وید آدی مہاشیوں نے سبھی اُنکو دلچسپ تقریریں کیں اور لالہ جیون سُکھ جی نے آریہ کمار سبھا کے ہر ایک سبھاسد کو سُرگباشی پنڈت گورودت جی کی تصانیف اور اپنی اردو ستیارتھ پرکاش کی ایک ایک کاپی مفت دینے کا وعدہ کیا - کنیا پاٹھ شالہ لالہ بسندر داس جی کے لگاتار پُرشارتھ سے نمایاں اُنتی کر رہی ہے - ویدک پُستکالہ میں ہر روز ایک معقول تعداد طالب علموں اور دیگر جنٹلمینوں کی پُستکیں اور کتابیں پڑھنے کے لئے آتی ہے - مگر افسوس کہ سنسکرت کا سکول ڈھیلا پڑا ہوا ہے - جس کی طرف ہم سماج کے ادھکاریوں کی خاص توجہ کھینچتے ہیں -

(۶) **کوہ مری** آریہ سماج مری کے آریہ بھائی آج کل خوب پُرشارتھ سے کام کر رہے ہیں ہفتہ وار جلسوں اور ڈبیٹنگ کلب کے جلسوں میں خوب رونق ہوتی ہے - دھرم گرنتھوں کے پڑھنے اور سندھیا ہوم میں باقاعدہ ہونے کی طرف سبھاسدوں کا شوق و دھیان معلوم ہوتا ہے - جسکی دیگر سماجوں کے سبھاسدوں کو خاص طور پر تقلید کرنی چاہئے -

---

گذشتہ ماہ میں پرچار دان پاتر سے پندرہ روپیہ آمدنی ہوئی - یہہ سب کچھہ لالہ خوشی رام جی پردہان اور لالہ کنج بہاری لعل آدی مہاشیوں کے دھرم پریم اور لگاتار پُرشارتھ کا پھل ہے - پرماتما اس سے بھی بڑھ کر اُتشاہ دے -

کراچی - ماسٹر دیا چند جی پردہان آریہ سماج کراچی نے اپنی پریم اُدارتا سے مبلغ سولہ ۱۶ روپیہ کی معقول رقم آریہ مندر کراچی کی سہایتا میں پردان کی ہے - لالہ سیتا رام جی منتری سماج ہذا ماسٹر موصوف کی اُدارتا دھرم پریم اور سماجک اُتشاہ کی نہایت تعریف کرتے ہیں - اور کراچی سماج کے دیگر سبھاسدوں سے بھی اپنے یوگیہ پردہان کی مثال کی پیروی کرنیکی زوردار شبدوں میں اپیل کرتے ہیں - اُمید غالب ہے کہ ہمارے کراچی نواسی آریہ بھائی جلد ایک عالی شان آریہ مندر بنانے میں کامیاب ہونگے -

مدراس پرچار فنڈ - لالہ منشی رام جی سب اوورسیر موونک ضلع کرنال نہایت پُرسوز الفاظ میں شاستروں کو پتت ہونے سے بچانے اور ویدک دھرم پر لانے کے لئے مدراس میں لائق اُپدیشک بھیجنے کے لئے شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے اپیل کرتے ہیں - اور ایک صد روپیہ مدراس پرچار فنڈ کی سہایتا میں دان دینے کا وعدہ فرماتے ہیں - اُتشاہ قابل تعریف ہے *

مدراس میں ویدک دھرم پرچار کے پربندھ کے لئے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے یہہ نشچے کیا ہے کہ شروع اگست میں کسی یوگیہ پُرش کو پرچار اور دریافت حالات کے لئے مدراس روانہ کیا جاوے - وہاں کے سب حالات کی مفصل رپورٹ آنے پر اور اُپدیشک روانہ کئے جاویں - آریہ بھائیوں کو دین سے آریہ پرتی ندہی کی سہایتا کرنی چاہئے -

شوک کہ مُنشگیر آریہ سماج کے یوگیہ اپ پردہان ماسٹر ہوشن رام جی کا ۲ جولائی کو عین عالم شباب میں دیہانت ہوگیا - ایشور واستگان کو شانتی دے -

---

ریویو

سبزی ترکاری

طبع ثانی - بعد کامل نظر ثانی و اضافہ

اس کتاب کی طبع اول کا ہم پہلے سرسری ریویو دے چکے ہیں اب نہایت مسرت کے ساتھہ طبع ثانی کی خصوصیت اور خوبیوں کو اپنے ناظرین کے روبرو پیش کرتے ہیں * اس میں ہمیں ذرہ سا بھی شبہہ نہیں ہے کہ یہہ کتاب اپنے قسم کی پہلی کتاب ہے جو موجودہ زمانہ میں اس دیش میں چھپی ہے - انگریزی میں گو پانچ چار کتابوں میں سبز ترکاریوں کی کاشت کا ذکر ہے مگر یہہ بات اُن میں ہرگز نہیں پائی جاتی - جو اس کتاب میں ہے - چنانچہ اسوقت مصنف کا دعویٰ ہے کہ اردو ہندی وغیرہ کا تو کیا ذکر ہے دُنیا بھر کی کسی زبان میں ایک ایسی کتاب نہیں ملے گی جس میں اتنی باتیں درج ہوں جتنی کہ اس میں ہیں - جتنی سبز ترکاریوں اور ہرے مصالحوں کا

CCO, Gurukul Kangri Collection

میں بیان ہی اور کسی کتاب میں انصف بھی نہیں ہوگا۔ بیسیوں چیزیں جنگلی نسبت لوگوں کے عجیب و غریب خیالات ہیں انکے حالات و طریق کاشت تفصیل کی باقی رہ گئے ہیں۔ شاید ہی دنیا میں کہانیکے قابل کوئی ترکاری باقی رہگئی ہو جسکا اس کتاب میں تذکرہ نہ ہو۔ سبز ترکاری کے متعلق ہر ایک امر کو جسکا جاننا ضروری ہے اس خوش اسلوبی سے ترتیب دیا گیا ہے کہ ایک نظر میں سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے اور یہہ لطف یہہ ہے کہ عبارت ایسی عمدہ اور سلیس ہے کہ بچے بھی بآسانی ہر ایک نکتہ کو ذہن نشین کر سکتے ہیں۔ طبع اول کا چند ماہ کے اندر ختم ہوجانا اور بڑے بڑے عالمان علم نباتات اور سرکاری باغوں کے افسران اعلیٰ کا اسکی تعریف بالاتفاق اظہار رکہنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ ایسی کتاب کی فی زمانہ اشد ضرورت تھی۔ اب کے اسکی ضخامت تگنی ہوگئی ہے اور کاغذ لکھائی چھپائی وغیرہ میں بھی نمایاں ترقی ہے۔ مگر بایں ہمہ مصنف نے محض بخیال ترقی اشاعت در فائدہ عام اسکی قیمت وہی رکھی ہے۔ ہم اسکی خوبیوں کی زیادہ تعریف نہیں کر سکتے اس کا لطف صرف ملاحظہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک اور بات خصوصیت کیساتھ قابل تذکرہ یہہ ہے کہ نامی گرامی اصحاب کے تجربات کو جنہوں نے مختلف قسم کی ترکاریوں کو بدرجہ کمال پیدا کرکے بڑی بڑی نمائشگاہوں میں اول درجہ کے انعام اور تمغے حاصل کئے ہیں نہایت صحیح طور پر نقل کر کے حسب موقعہ ہر ایک ترکاری کی طریق کاشت کے ضمن میں درج کیا گیا ہے تاکہ اسپر عمل کرنے سے پوری پوری کامیابی حاصل ہو۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ اگر یہاں کے باشندے۔ زمیندار کاشتکار۔ مالکان اراضی یا جو زمین کو لگان پر لے سکتے ہیں اسپر عمل کریں تو علاوہ زر کثیر پیدا کرنیکے لذیذ اور پُر غذا اجناس خوراک انسانی کا کبھی قحط نہیں ہوسکتا۔ اور نہ لوگونکو خوراک کی کمی کی شکایت ہو سکتی ہے وجہہ یہہ ہے کہ پہاڑوں کی فصلوں پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ یہانتک کہ ہر ایک گرہستی اپنے گہر میں دو چار عمدہ ساگ اور ہری خوشبودار مصالحے پیدا کرکے اپنی خوراک کو لذیذ اور زود ہضم بنا سکتا ہے جن کے احاطے اور صحن وسیع ہیں وہ تو ذرہ سی توجہ سے تازہ اور ہرے مصالحوں کا لطف اوٹھا سکتے ہیں۔ یہہ بالکل سچ ہے کہ اگر لوگوں کو عمدہ اور تازہ سبز ترکاریاں میسر آویں تو انکی طاقت بہت بڑھ سکتی ہے اور صحت اچھی حالت میں قایم رہ سکتی ہے۔ وجہہ یہہ ہے کہ تازہ نباتات صالح خون کو پیدا کرتی ہیں اور اوسے صاف رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس کتاب میں بیسیوں ایسی ترکاریاں اور ہری مصالحے ہیں کہ جنکو پیدا کرکے دور دور تک تجارت کرکے بہار اور نفع سے مالا مال ہو سکتے ہیں میدانوں اور پہاڑوں کے باشندے یکساں اس کتاب سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ بلکہ پہاڑوں میں رہنے والے اس سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وجہہ یہہ ہے کہ وہ موسم گرما میں موسم سرما کی ترکاریاں بکمال تمام پیدا کر سکتے ہیں۔ اور میدانوں میں فروخت کے لئے بھیج سکتے ہیں جہاں انکا گراں دام اٹھہ سکتے ہیں۔ اگر توجہ کریں تو پہاڑوں میں چارہ والوں کی نسبت نفع میں رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ کوہ دارجلنگ سے روزمرہ موسم گرما میں کلکتہ کے بازاروں میں ہری مٹر۔ اقسام گوبھی اقسام سیم وغیرہ وغیرہ آکر بڑی اچھی داموں فروخت ہوتی ہیں۔ واقعی مصنف سبزی ترکاری نے بڑی محنت اور تلاش و تحقیقات سے اس کتاب کو طیار کیا ہے۔ سررشتہ تعلیم اور ہمارے دیش کے راجوں مہاراجوں اور روسا و امرا کو ضرور ایسے لٹریچر کی قدردانی کرنی چاہیے۔ تاکہ مصنف کی حوصلہ افزائی ہو۔ کتاب کے اشتہارات سے واضح ہوتا ہے کہ مصنف صاحب اور مفید کتابیں بھی اسی سلسلہ میں طیار کر رہے ہیں۔ آخیر میں ہم اپنے تمام ناظرین سے بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب سے لابھہ اوٹھاویں۔ قیمت فی جلد...... ۵ر محصولڈاک ۱ر۔ خریداری کی درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں لالہ جیون لال صاحب منیجر امپی رئیل بک ڈپو۔ چاندنی چوک دہلی۔

گھاس چارہ
طبع ثانی۔ بعد کامل نظر ثانی و اضافہ

اس کتاب کی طبع اول کا بھی ریویو سرسری طور پر ان کالموں میں شایع ہو چکا ہے مگر طبع ثانی درحقیقت مضمون چارہ پر لاثانی کتاب ہے مصنف کا یہہ دعوی اسمرتبہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ کسی زبان میں اس ڈھنگ کی کتاب نہیں ملیگی جسمیں اس خوبی سے ہر قسم کے چاروں کا بیان ہو۔ اس کتاب کی بھی ضخامت آگے سے بڑھ گئی ہے اور بایں وصف قیمت وہی ۵ر ہے۔ لکھائی چھپائی وغیرہ میں نمایاں ترقی نظر آتی ہے۔ یہہ ظاہر ہے کہ اس زراعتی ملک میں ہمارے زمینداروں کی بڑی کرامات مویشی ہی خیال کئے جاتے ہیں۔ جب چارہ کی قلت ہوتی ہے۔ تو اسکا اثر کم و بیش تمام ملک پر پڑتا ہے۔ دودہ اور دودہ سے جسقدر اشیا طیار ہوتی ہیں انکی نرخ اعتدال سے زیادہ تیز ہو جاتے ہیں کہیتی باڑی کے کام میں ہرج ہونیکے سبب انسانی خوراک بھی خاطرخواہ پیدا نہیں ہوتی۔ زمینداروں کو مویشیوں کے پیٹ بھرنے میں بہت پریشان ہونا پڑتا ہے۔ نقصان ہوجانیکی حالت میں مالی دقتیں پیش آتی ہیں ان سب باتوں کو قابل اطمینان طور پر ہمیشہ کیلئے رفع کردینے کی غرض سے یہہ کتاب طیار کیگئی ہے اور فی الواقعہ اسپر اگر عمل کیا جاوے تو کبھی مویشیوں کے متعلق کسی قسم کی شکایت سننے میں نہ آوے۔ مصنف نے باب اول میں اقسام چارہ۔ زمین۔ کاشت۔ گہاد دینے لگانا (جسمیں مدت دراز تک چارہ خمیرہ کی صورت میں محفوظ رہ سکتا ہے) گہاس سکھانا اسکے کپ لگانا جو سالہا سال تک استعمال میں آسکتے ہیں اور کٹائی وغیرہ کے متعلق نہایت مشرح طور پر لکھا ہے۔ دیگر ابواب میں نہایت مقوی۔ زود ہضم اور اچھے اچھے چاروں کا بیان ہے جنکے کہلانے سے گائے بھینسوں کا دودہ بڑھ سکتا ہے۔ جنکو کہاکر گھوڑے۔ بیل وغیرہ خوب توانا ہوتے ہیں اور ہمیشہ تندرست رہتے ہیں۔ درحقیقت یہہ کتاب اول سے آخیر تک نہایت دلچسپ اور منفعت انگیز ہے اگر اسپر ٹھیک طور پر کاربند ہوں تو قسم قسم کے ہرے سکھائے ہوئے گہاس اور کہتوں کے حلوے کی مانند چاروں کی دور دراز تک تجارت کر سکتے ہیں۔ مصنف کا یہہ لکھنا بالکل واقعات پر مبنی ہے کہ کوئی وجہہ نہیں ہے کہ جب

قیمت ۵ر محصولڈاک ۱ر۔ خریداری کی درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں • لالہ جیون لال صاحب منیجر امپی رئیل بک ڈپو۔ چاندنی چوک۔ دھلی •

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

کام بل

کام دیو کا بھوت جب کسی انسان کے سر پر چڑھ جاتا ہے تو چنگے بھلے آدمی کی مت ماری جاتی ہے آنکھیں رکھتا ہے۔ لیکن وہ اس مہان سوریہ کے پرکاش کو نہیں دیکھ سکتا کہ جس کے پرکاش سے تمام عالم منور ہو رہا ہے۔ کان رکھتا ہے لیکن بہراپن ایسا ہے کہ وہ اُس زبردست آواز کو نہیں سُن سکتا۔ جو کہ اُس کو پل پل اور چھن چھن کے لئے خبردار کرتی ہے وہ سرو برہمانڈ کے سوامی سرو شکتیمان اور سرو انتریامی کی مہان شکتی اور ویاپکتا اور انتریامتا کو بھول جاتا ہے۔ کہ جس کے راجیہ میں کوئی پاپی سے پاپی آتما بھی ڈنڈ پائے بغیر نہیں رہ سکتا + اگنت سوریہ بیشمار چاند۔ بے انتہا ستارے۔ نانا پرکار کے برکھش بیل۔ بوٹے۔ رنگ رنگ کے پھل۔ پھول طرح طرح کے پشو پکشی جس کی ہستی اور لامحدود شکتی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کام دیو کا مرید شہوت کا غلام اُس کو جواب ہی دے بیٹھتا ہے۔ اور اُس کی ہستی سے منکر ہو کر بے دھڑک پاپ کرنے لگ جاتا ہے۔ بابو ہو یا لالہ۔ چودھری ہو یا سیٹھ۔ مسٹر ہو یا رائے صاحب۔ آتش شہوت کی حرارت سے طبیعت میں پشوپن ضرور آجاتا ہے لیکن مزید براں جو پشو اپنے پشو دھرم کو پالتے جو کہ اپنے آقا کا حکم مانتے ہیں وہ بھی اُن بظاہر انسانوں سے لاکھ گنا اچھے ہیں۔ جو کہ بیبھچار کرتے ہوئے پشوؤں۔ کتوں اور دیگر حیوانوں سے بھی گئے گذرے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ منشیہ شریتی میں اپنی بیاہتا ستری کے سوائے کسی دوسری ستری کو بد نظر سے دیکھنا بھی مہا پاپ خیال کیا جاتا تھا۔ گویا ستری جاتی کو منشیہ شریتی کے لوگ بہن بیٹی اور ماتا کے سمان جانتے تھے۔ نہ صرف یہی بلکہ اپنی بیاہتا ستری کیساتھ جو وید وکت تعلق باندھا جاتا تھا۔ اُس کا اصلی منشا سنتان اتپتی تھا۔ نہ آجکل کی طرح خواہشات حیوانی کو پورا کرنے کا۔ ستری کا دھیان۔ کیرتن۔ سپرش۔ کریڑا۔ درشن۔ النگن۔ ایکانت واس اور سماگم۔ ان آٹھ پرکار کے میتھنوں سے لوگ بچتے ہوئے ایشوری ہدایات اور قوانین وید مقدس کے انوسار چلکر سنسار کی یاترا کرتے تھے۔ لیکن آج زمانہ ہے۔ کہ منشیہ جاتی کے لوگ جذبات نفسانی کے قابو میں آکر ایسے ایسے گھور اپدرو اور پاپ کرنے لگ جاتے ہیں کہ جن کے بیان کرنے کو حیا اور شرم آتی ہے۔ آج کل ستری جو کہ محض خواہشات حیوانی کے پورا کرنے کے لئے ہی لائی جاتی ہے۔ اُس سے بھی سیر ہو کر جابجا جھک مارتے پھرتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ ساٹھ ساٹھ برس کے بڈھے بابا جن کے منہہ میں دانت تک نہیں بدن پر کالا بال نام کو نہیں۔ پتروں پوتروں کے باپ دادا بھرے پریوار کے مالک کامدیو کے وشی بھوت ہوتے ہوئے چودہ چودہ ورش کی کنواریوں سے شادی کر کے بلکہ یہاں تک کہ بعض حضرات پتر ودھو (بہو) کیساتھ بھی منہہ کالا کر کے منشیہ جنم کو نشپھل کر رہے ہیں۔ اور پھر شرم نزدیک تک نہیں پھٹکتی۔ لیکن کیا ہر انتری گن یہیں تک ہی بس ہے۔ نہیں نہیں منشیہ شریتی کے لوگ اس سے بھی بڑھ کر گر چکے ہیں۔ اشرف المخلوقاتی کی دُم رکھنے والے حضرت انسان کے نام پر اکڑنے والے اپنے آپ کو صاحب عقل اور ذی شعور اور باسمجھ ہونے کے گھمنڈی اپنی جنسیت کا خیال اور لحاظ بھی توڑ تاڑ کر آتش شہوت کو بجھانے کے لئے پشوؤں سے منہہ کالا کرنے لگ گئے ہیں۔ تراہ مان۔ تراہ مان۔ تراہ مان۔

اگر تہذیب مانع نہ ہو تو ایک امر واقعہ کا ذکر کرتا ہوں جو کہ تھوڑے ہی دنوں کا ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ ایک پلٹن کے چند شہوتی اور حیوانی سیرت آفریدی سپاہیوں نے ملکر ایک گدہی خرید کی۔ اور اُس کو رکھنے کے لئے ایک الگ مکان کرایہ پر لیا۔ اُن میں سے جب کسی کو آتش شہوت بجھانی ہوتی تو اُس مکان میں جاکر اُس گدہی سے منہہ کالا کر لیا کرتا۔ بہت مُدت تک وہ اس فعل بد کو کرتے رہے۔ آخر کار اس شرمناک حرکت کا لوگوں اور حاکموں تک بھی پتہ لگا۔ پھل معلوم نہیں اُن کو کیا ملا + اسی طرح ایک اور شخص نے گھوڑی سے جھک مار کر آتش شہوت کو بجھایا۔ جو کہ پکڑے جانے پر عدالت سے پانچ سال کا سزایاب ہوا۔

ویدک دھرم کے ساتھ پریم رکھنے والو۔ تمام منشیہ ماتر کو ویدک دھرم کا پیرو بنانے کی تمنا رکھنے والو۔ اس وقت منشیہ جاتی کی دشا بہت ہی نازک اور پرلے درجے کی ہین ہو گئی ہے منشیہ جاتی میں تمر ہی تمر پرویش کر رہا ہے اور سچے دھرم کے اصولوں سے ناواقف ہونے کی وجہہ سے اُن کے ہردیوں میں اگیان ہی اگیان بھرپور ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آپ کی موجودہ رفتار کافی نہیں ہے۔ اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اپنی رفتار کو ڈبل کر دو۔ اور پرشارتھ اور ہمت سے کام لیتے ہوئے پرمیشور سے پرارتھی ہوتے رہو کہ وہ آپ کی اس شبھ کام میں سہایتا کرتے رہیں +

الراقم

(گو . و پیارا)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اردو اخباروں کا انتخاب

طعام با اقوام غیر مطابق شرایع ہنود

منقول از ہفتہ وار اردو اخبار لکھنو تاریخ
۱۹ ستمبر ۱۹۹ء از صفحہ ۱۲۳۲ لغایتہ ۱۲۳۵
دوشنبہ جلد ۱۸ نمبر ۱۳۰/۲۳ مطابق یکم صفر
۱۳۱۱ ہجری جیٹھ سدی ۲ سمت ۱۹۵۱ بکرمی

طعام با اقوام غیر صفحہ ۱۲۲۹

(۱) اودہ ریویو سے مندرجہ ذیل مضمون ہمارے اخبار کے ضمیمہ منقولات میں درج ہوا ہے۔ جس میں راقم مضمون نے شرایع ہنود کے مطابق اقوام غیر کے ساتھ معاشرت کرنے کے مسئلہ پر بحث کی ہے اور اس کو اپنے مطالب کے اظہار میں کہاں تک کامیابی ہوئی اس کا اندازہ ناظرین کے مذاق سلیم پر موقوف ہے۔ بہرکیف ہم اس موقعہ پر اودہ ریویو کی خریداری کی خاطر سفارش کرتے ہیں۔ شایقین کو بابو رامچندر آگر ہارگو منیجر رسالہ مذکور مقام لکھنؤ سے درخواست کرنی چاہئے۔ قیمت سالانہ رسالہ معہ فوٹو (صہ) قیمت فی پرچہ نمونہ معہ محصول ڈاک (ے)

(۲) الصفحہ ۱۲۳۲ طعام با اقوام غیر مطابق شرایع ہنود

ہندوؤں کے چہارگانہ برن جن میں برہمن چھتری۔ ویش۔ شودر شامل ہیں۔ انسانی نسل کی ایک متعارف تقسیم ہے۔ قدیم زمانہ میں ایرانیوں نے بھی اپنے تئیں چہار جماعتوں پر تقسیم کیا تھا جو بعینہ ہندوؤں کے برنوں کے مطابق تھی اول۔ اپرما۔ برہمن۔ دویم چترتان چھتری سوئم سودرشنا۔ چہارم دریں و بیودی۔ مگر اب یہہ تقسیم ہندوؤں ہی کے لئے تخصیص ہو گئی ہے۔ حالانکہ برن کی تفریق اشغال و توقف پر تھی اور وہ بنی نوع انسان میں کسی خاص نسل یا قوم سے متعلق نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک غور کیا جاتا ہے اس تقسیم کی علت غائی یہی معلوم ہوتی ہے کہ انسانیت کے مدارج قایم ہوں اور انہیں بتدریج جمہور نوع انسان داخل ہو سکے یا بصورت تنزل ایک برن سے دوسرے برن میں منتقل ہوں۔ بدو تقسیم سے آج تک اِن برنوں میں جو تغیرات و انقلابات ہوئے وہ بدرجہ اتم اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ کسی برن کا کوئی گروہ یا اقل درجہ ان کے افراد اپنی ترقی مدارج میں ممنوع و محدود نہیں ہیں اور اس کی بین دلیل یہہ ہے کہ برن کے لئے جو تجاویز قایم ہوئے ہیں وہ کسی زمانہ میں آبائی اور موروثی نہ تھی صرف اشتغال و اعمال تہذیب لیاقت علم و فضل اور دولت و ثروت پر برن کا دارومدار تھا ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں جہاں ادنے برنوں کے اعلےٰ برنوں پر ترقی کرنے کے افسانے بیان کئے گئے ہیں۔ وہاں اعلیٰ برنوں سے ادنیٰ برنوں کی مثالیں بھی پیش ہوئی ہیں پس جب یہہ بات ثابت نہیں ہے کہ چہارگانہ برن۔ کسی خاص نسل یا مذہب کے لوگوں سے تعلق ہے تو ہم مفروضہ برن کے معیار کے مطابق ان اقوام و انسان پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں جو اعتبار کیش و ملت اگرچہ ہندوؤں سے علیحدہ ہیں مگر بلحاظ تہذیب و تمدن علم و فضل اور دولت و ثروت کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اہل ہنود اپنے عقائد واہیہ اور تنگ خیالی سے اقوام غیر کو اب تک ملیچھ کہے جاتے ہیں۔ اور ان کے التیام اور اختلاط سے کوسوں بھاگتے ہیں اس کی بنیاد وہ غلط خیالی ہے جو ان کے برن کے اصلی اور حقیقی معنی کے نہ سمجھنے سے ناشی ہوئی ہے اور یہہ ہی وجہہ ہے کہ ایشیا اور یوروپ کی مختلف قوموں سے جنہوں نے اقسام ترقیات میں زمین آسمان کا فرق دکھایا ہے۔ ہم نے اب تک اُنکی لیاقت اور حیثیت کے لحاظ سے برن کی تطبیق کی کوشش نہیں کی اور یہہ ایک ایسی خود فراموشی ہے جو مبادلۂ خیالات اور باہمی تمدن میں سخت مُخل ہے کوئی ضرورت نہیں ہے کہ جب ایک قوم تہذیب اور شایستگی میں گوئے سبقت لیگئی ہو تو ہم اپنے زعم باطل کے مطابق ان کو چہارگانہ برن سے علیحدہ خیال کریں۔ مثلث و مثلاً ہم جب اقوام یوروپ کا مقابلہ جنمیں برہمن پادری۔ چھتری یعنی اہل سیف۔ ویش یعنی تاجر۔ شودر یعنی خادم۔ چاروں برن کے لوگ موجود ہیں۔ ہندو قوموں سے کرتے ہیں تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہہ مہذب قومیں صفات و خصایل انسانی میں نہایت ممتاز اور سربرآوردہ ہیں اور ان کو بے شبہہ اُن مفروضہ برنوں میں داخل ہونے کا استحقاق ہے جو فقہائے ہنود نے مقرر کئے ہیں اور ہندو قومیں ان کے ساتھ جائز طور پر معاشرت کر سکتے ہیں جس سے ان کے دھرم میں کوئی خلل نہیں آ سکتا۔ ہندوؤں کی صحف قدیمہ میں غیر اقوام کے لئے ملیچھہ کا جو لفظ وارد ہوا ہے وہ کسی خاص یا معروف مذہب کے پیروؤں سے تعلق نہ تھا۔ بلکہ خود ہندوستان کے باشندوں میں وہ فرقے جن کا تمدن غیر منتظم تھا۔ اسی نام سے پکارے جاتے تھے۔ منو کے زمانہ میں جن قوموں کا شمار ملیچھوں میں تھا اب ہندوؤں کے کسی نہ کسی برن میں داخل ہو گئی ہیں۔ یہہ کُلیہ قاعدہ ہے کہ مہذب قومیں ہمیشہ دوسری قوموں کو جو ان سے خصایل انسانی میں کم درجہ پر تھیں۔ نفرت انگیز اور حقیر ناموں سے اس طرح موسوم کرتی رہی ہیں جس طرح فی الحال اہل یوروپ اپنے اعلےٰ تمدن کے مقابلہ میں اور اقوام کو وحشی قرار دیتے ہیں۔ ہندوؤں کے یہاں بھی ملیچھہ کا استعمال قریب

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قریب انہیں معنوں میں ہوا ہے جیسے وحشی یا کافر ہیں۔ اور یہہ اُسی زمانہ کے لئے تہا۔ اس کا مطلب ہرگز یہہ نہیں ہے کہ منوجی نے جن قوموں کو ملیچھہ یا وحشی چانڈال یا ناپاک لکہہ دیا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے ملیچھہ یا وحشی بن گئیں کتابوں میں برن کے انقلاب کی بہت سی نظیریں موجود ہیں اتنگ رشی جو چانڈال تہے جن کو ہندو ملیچھہ سے بدتر جانتے ہیں برہمن ہو گئے جاپال رشی جن کے والدین کا کوئی برن نہ تہا رشیوں کے درجہ پر فائز ہوئے شریعت ہنود میں وارد ہے کہ پانچ سات پشتوں کے ملیچھہ بہی برہمن یا چہتری ہو سکتے ہیں اور اس سے قیاس ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کے برنوں میں اب تک کسقدر تغیرات ہوئے ہوں گے۔ بودہوں کے زمانہ میں سب قومیں ایک ہو گئیں برن کے شعار بالکل معدوم ہو گئے اور جب پہر ہندو مذہب نے رجعت کی تو باعتبار پیشہ پہر بہی برن علی حالہ قایم ہو گئے۔ علاوہ اس کے جو قومیں غیر ممالک سے وقتاً فوقتاً جس میں یونانی تاتاری بالتخصیص قابل ذکر ہیں وہ سب ہندو بن گئیں اور اُن کے برن قایم ہو گئے۔ یاگوونگ کا قول ہے کہ چہتر وغیرہ قومیں پانچویں ساتویں پشت میں برہمن ہو جاتے ہیں۔ پیشوں اور حرفوں میں ہمیشہ اُلٹ پلٹ ہوا کرتی ہے اگر برہمن شودر کا پیشہ کرتا ہو تو وہ پانچویں ساتویں پُشت میں شودر ہو جاتا ہے۔ متاکشرا میں بہی یہی مستند سمجہا گیا ہے۔ منو فرماتے ہیں۔ کہ اگر شودر کی لڑکی برہمن کو بیاہی جاوے تو تخم کی اشرفیت سے ساتویں پُشت میں برہمن پیدا ہوتا ہے۔

اب ہم نے یہہ دیکہنا ہے کہ منو نے جن اقوام کو شودر یا دسیو بیان کیا ہے اُن میں کون کون قومیں اس زمانہ میں داخل تہیں منو سمرتی باب ۱۰ آیت ۴۳-۴۴-۴۵ کے دیکہنے سے منکشف ہوتا ہے کہ دسیو قوم کے لوگ پہلے چہتری تہے۔ لیکن مذہبی اعمال و رسوم نہ برتنے سے بتدریج شودر ہو گئے۔ چنانچہ ان تینوں آیتوں کا ترجمہ یہہ ہے۔ چہتری اپنے اعمال کے غایب ہونے سے بتدریج شودر ہو گئے۔ آیندہ آیت میں ان قوموں کی تفصیل کی گئی ہے اور وہ یہہ ہیں۔ پونڈرک۔ ڈراوڑ۔ دروڑا۔ کامبوج۔ یون شک پارد پہلو۔ کرات دردہ کس۔ انہیں دراوڑ کامبوج وغیرہ جنوبی دکہن میں آباد تہیں۔ اور اب ان میں چاروں برن قایم ہو گئے ہیں۔ یون یعنی یونانی۔ شک یعنی ترک۔ پہلو یعنی پارسی۔ چین یعنی چینی سب قومیں صاحب اقبال ہیں اور باصفت کسی پر لفظ ملیچھہ صادق نہیں آتا۔ یونانیوں نے مذہب عیسوی اختیار کر لیا ہے ترک عموماً مسلمان ہیں۔ پارسی مجوسی مذہب رکہتے ہیں چینی بودہ مذہب کے پیرو ہیں اور ان دونوں مذاہب یعنی مجوسی اور بودہ کا مخرج ہندوں کا وید ہے۔ علیٰ ہذا عیسائی اور موسائی مذہب بہی بہت کچہہ وید شریف کے مقروض ہیں اور انہیں دونوں مذاہب سے چشمہ اسلام جاری ہوا ہے۔ پس یہہ کہا جاوے کہ ان قوموں کا لقب ملیچھہ تہا جو وید شریف کے پیرو نہ تہے تو یہہ خیال صحیح نہیں ہے۔ کس لئے کہ منو نے جو شرائط دہرم کے مقرر کئے ہیں۔ اُن میں صرف خصائل انسانی کو لیا ہے۔ چنانچہ باب ۱-آیت ۱۹۱ میں بیان ہے۔ کہ چاروں برن والے ہمیشہ ان اعمال کی پابندی کریں۔ اور وہ یہہ ہیں۔ قناعت۔ رحم۔ خاکساری۔ طہارت۔ چوری اور غصہ نہ کرنا قوائے حیوانی کا روکنا۔ علم صحیح اور خدا شناسی۔ یہی دس اصول قانون موسوی اور شریعت اسلام میں پائے جاتے ہیں۔ غالباً تمام مذہبوں میں یہہ باتیں موجود ہیں۔ اور اس سے اس وقت ہم جس نتیجہ پر پہونچے ہیں اُس کو یہہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ تمام متمدن قومیں جو یورپ اور ایشیا اور افریقہ میں آباد اور ساکن ہیں ملیچھہ یعنی وحشی نہیں ہیں۔ اور ان میں ہندوؤں کے چاروں برنوں کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ قطع نظر اور قوموں کے یورپین قوم تعلیم یافتہ ہو چکی ہے۔ ان کی زبان شُستہ و شگفتہ ہے۔ ہزاروں کتابیں ان کی زبان میں موجود ہیں۔ ان کی خوش بیانی مسلم ہے ہزاروں ہندو ان کی زبان لکہتے پڑہتے اور سیکہتے ہیں۔ پس کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اب ملیچھہ یا شودر ہیں۔ اور ان کے ساتہہ سنسرگ یعنی معاشرت ممنوع ہے۔ لیکن اگر تہوڑی دیر کے لئے ہم یہہ بہی تسلیم کر لیں کہ اس زمانہ کے عیسائی موسائی بودہ وغیرہ قومیں شودر یا دسیو ہی ہیں تاہم منو علیہ الرحمت کے نزدیک یہہ یا شودر قوم کے ساتہہ کہانے پینے میں بہی پرہیز نہ تہا۔ اس امر کے ثبوت کیلئے مہابہارت کے اُس بیان کو دیکہنا چاہئے جس میں مہاراجہ جدہشٹر نے ایک ملیچھہ کے ساتہہ معاشرت کی ہے۔ جب دہرتراشٹر نے تمام راج تقسیم کرا اور مہاراجہ یدہشٹر اپنے بہائیوں کے ساتہہ اُس مکان میں گئے جو اُن کے لئے تعمیر ہوا تہا۔ تو راجہ دریودہن کے حکم سے اُسمیں آگ لگا دی گئی۔ مگر مہاراجہ معہ اپنے بہائیوں اور ماں کے اُس مکان سے بچکر نکل گئے۔ اور مُلک دکہن میں طرمب سے جو مردم خور ملیچھہ تہا مقابلہ کیا جس میں وہ مارا گیا بہیم سین کی شادی اُس کی بہن کے ساتہہ ہوئی اور وہ اس کے مکان میں فروکش ہوئی اور ایک عرصہ دراز تک اس کے ساتہہ سنسرگ رکہا۔ قدمائے ہنود اگر تنگ خیال ہوتے تو آریہ تمام دُنیا میں نہیں پہیل سکتے تہے۔ کیا ایسی قوم جس کے مذاہب کا دارومدار چہوت چہات پر ہے کسی قوم کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ پُرانوں سے ثابت ہے کہ زمانہ جنگ مہابہارت تک اس ملک میں سنسرگ کے حفظ مراتب پر مذہب کا دارومدار

CC0, Gurukul Kangri Collection

بتا اس وقت ہندوستان کے لوگ سب ملکوں
میں جاتے تھے اور ان ملک والوں کے ہاتھ کی سب
چیزیں استعمال کرتے تھے چنانچہ لکھا ہے کہ راجہ
سگر کا بیٹا فوج لیکر جاپان کو گیا۔ سر بسنت سنگھ دیپ
امریکہ کو گئے اور ایک عرصہ تک وہاں قیام رکھا
ارجن جزائر غرب الہند میں گئے یہہ واقعہ مہابھارت
سبھا پرب میں پانچویں ادھیاے میں مرقوم ہے
مہاراجہ رودک نگر یعنی روم کو گئے تھے۔
ان کی سرگذشت رودک سمہاست میں درج ہے
جس کے وہ خود مصنف ہیں۔ مہاراجہ بکرماجیت
نے روم شام پر چڑھائی کی تھی۔ تہ بیدا بہرن سے
ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ چار لاکھ جہاز اور
کشتیاں تھیں (شاید تعداد میں مبالغہ ہو) راج
ترنگنی میں لکھا ہے۔ کہ مہر کل کا راجہ سنگلدیپ
گیا تھا۔ راجپوتانہ کے فتاح اعظم باپا نے کشمیر
قندہار ایران۔ توران عراق پر حملہ کیا اور ان کو
مغلوب کرکے وہاں کے بادشاہوں کی بیٹیوں سے
شادیاں کیں۔ اس سے ایک سو نیس بیٹے پیدا
ہوئے۔ جنہوں نے اپنا اپنا فرقہ علیحدہ قائم کیا۔
جو ان کی ماؤں کے نام سے مشہور رہا۔ اس کی
ہند ازدواج کی اولاد بغداد میں اٹھا نویں
قبائل پر منقسم ہے۔ اور وہ سب اگنی اپاشی
یعنی آتش پرست اور آفتاب پرست ہیں بودھوں
نے جن کی ذریات میں موجودہ ہندو بھی ہیں کبھی
کسی قوم سے محترزانہ برتاؤ نہیں کیا ان کے
واعظ اور درویشوں نے تمام ممالک کا سفر کیا
ہے اور اخوت اور مروم ترسی کے پیام کی تبلیغ
کی ہے۔ سلیوکس شاہ یونان اور مہاراجہ
چندرگپت کا برادرانہ برتاؤ مشہور ہے نوشیرواں
کی افواج میں اٹھارہ ہزار راجپوت ملازم تھے
جن کا جنرل رام ہدن تھا تا آل ساسان
یزدگرد کی دختر ماہ بانو سے جو ہندوستان
بیاہی آئی تھی سوریہ راجپوت پیدا ہوئے ہیں۔

اقوال ذیل سے ثابت ہے کہ آریہ ورت کے ہندوؤں
کو شودر کے ہاتھ کے پکائے ہوئے کھانوں کے
کھانیکی کہیں بھی ممانعت نہیں ہے بلکہ برعکس اسکے
ان کے فقہا نے خاص طور پر اجازت دی ہے۔

آپستمبہ

آریہ لوگوں کے گھروں میں شودر (عورت مرد)
رسوئی پکائیں بحوالہ منوسمرتی ــــــــــ

پاراسر

گھی کا پکا ہوا دودہ کا پکا ہوا۔ آگ کا پکا ہوا
کھانا مثل پہل کے ہے۔ ــــــــــ

سومنت

دودہ دہی تیل کی پکی ہوئی چیزیں شیر برنج
شودر کے ہاتھ کا کھانا جایز ہے۔ ــــــــــ

منو

گھی تیل اور دودہ سے شودر کی پکائی ہوئی چیزیں
جایز ہیں۔ ان تمام اقوال میں آپستمبہ رشی نے
بحوالہ منوسمرتی صاف فرمایا ہے کہ جو چیزیں آگ
سے پکائی جائیں وہ سب پاک ہیں اور ان کو سب
برن کے لوگ استعمال کر سکتے ہیں۔ کس لئے کہ ہم
تسلیم کر چکے ہیں کہ یوروپ کی مہذب قومیں ملیچھہ
نہیں ہیں اور بالفرض ہوں بھی تو ہم کو ان کے
ساتھہ سنسرگ کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔
سنسرگ ایک نشر بجی لفظ ہے اور اس لئے اسکی
توضیح مناسب ہے۔ سنسرگ کے معنی ہیں ایک
سواری پر چلنا ایک فرش پر بیٹھنا ایک صف
میں کھانا کھانا زمانہ موجودہ میں اس مسئلہ کے
دو رکن بالکل ڈھیلے ہوگئے ہیں یعنی ایک سواری
پر چلنا اور ایک فرش پر بیٹھنا تو بالکل نبتا نبتا
ہوگیا ہے۔ ریل کی سواری پر مختلف قومیں اور
نسلیں ممالک بعیدہ کا سفر کرتی ہیں اور اسکو
کوئی شخص اپنے دہرم اور مذہب کے خلاف نہیں
جانتا ایک جلسے میں مختلف قوم کے لوگ اٹھتے
بیٹھتے اور آپسمیں بات چیت کرتے ہیں۔ اور بڑی

خوشی کی بات ہے کہ تیسرے رکن میں بھی ایک دلچسپ
تبدیلی نمایاں ہوئی ہے۔ ہمارے ملک کے بعض
ہندو دہرم راجوں اور مہاراجوں نے اقوام غیر
یعنی حکمران قوم کے ساتھ اکل شرب شروع کردیا
ہے۔ صوبہ بمبئی کے رؤساء تو اس معاملہ میں
پہلے ہی تھے اب راجپوتانہ کے سرداروں نے بھی کھانے
پینے کا تعصب دور کردیا ہے اور ان کا یہہ عمل
عین دہرم شاستر کے مطابق ہے جو اہل ہنود کا قدیم
دہرم تھا۔ ہم کو امید ہے کہ اسی قابل تقلید نظیر سے
ہندو اقوام کو قید محن سے آزادی حاصل ہوگی
افسوس ہے کہ جو اقوام کسی زمانہ میں ملیچھہ یعنی
وحشی تھیں وہ علم و فضل دولت ثروت میں ہم سے
بدرجہا ترقی کر گئیں اور آریہ قومیں جو تمام آفاق
میں مہذب خیال کیجاتی تھیں آج وہ ملیچھہ ہوگئی
ہیں۔ یہہ سب ہماری تنگ خیالی اور وہم پرستی
کا سبب ہے ورنہ قادر مطلق نے ہم سے کوئی چیز
نہیں چھینی ہماری یہہ حالت اس وجہ سے ہے
کہ ہم نے اپنی شرع کے احکام پر عمل کرنا چھوڑ
دیا ہے۔ ہندوؤں کو لازم ہے کہ اپنے ویدوں
اور سمرتیوں کو پڑھیں اور ان کے احکام کی
تعمیل کریں۔ ویدوں میں اقوام مہذب سے
سنسرگ یعنی کھانے پینے اور بیاہ شادی کرنے
کی ہرگز ہرگز ممانعت نہیں ہے۔ بلکہ تمام فقہی
احکام اس کی تائید کرتے ہیں + بفقط ماخوذ از
رسالہ اودہ ریویو لکھنؤ۔

نامہ نگار۔ بول پورانک مہان منڈل کی
جے۔ کہاں ہیں پورانک مہان منڈل کے مہان
مہو جنرل سکرٹری۔ کہاں ہیں سناتن دہرم گزٹ
کے ایڈیٹر جو ولایت جانے والوں کو ناطہ رسنتہ
اور حقہ پانی سے باہر کرتے تھے۔ کہاں ہیں سادہو
آلارام جو سوامی جی کو گالیوں سے یاد کرتے ہیں۔
دوڑو۔ پہونچو۔ بھاگو۔ جلدی کرو۔ کیا یہہ بھی
صاحب نہیں ہیں کہ جنہوں نے ایک لاکھہ پورانک مہان منڈل

کو بنا سویکار کیا تہا اور چھوت چھات کے مسئلہ کے
کچے حامی تہے۔ ہاں یہہ اخبار اُنہیں صاحب کا ہی۔
کیا آج یہہ مضمون ایک کٹر پورانک کا نہیں کہ انگریز اور
مسلمانوں کے ساتہہ کہانے میں کچہہ پرہیز نہیں کرنا
چاہئے۔ اڈیٹر اخبار بنگ باسی اور سوامی آلارام
و پنڈت دیندیال اور گوپی ناتہہ کو بہت جلد خبر لینی چاہئے۔
ورنہ لوگ پوراانک منڈلی سے نکلے جارہے ہیں۔ کہاں وہ
دن جبکہ آریہ سماجی ویدک ست دہرم کے پرچار کرنے
والے اور ماننے والے براوری سے باہر کئے جاتے
تہے۔ لیکن آج مسلمان اور انگریزوں کے ساتہہ
طعام وغیرہ کرنے سے باہر نہیں ہو سکتا۔
ع ببیں تفاوت راہ است از کجا تا بکجا۔
راقم (ہردواری لال)

پرنامی مت کا پہلا حملہ

سجن متر و قصبہ کمالیہ سے ایک پرنامی۔
مورخہ ۱۰ جون ۱۹۱۹ء کو ایک کارڈ میرے پاس
بہیجا اُس میں سخت گالی گلوچ لکہتا ہے۔ اور ساتہہ
ہی یہہ دہمکی دیتا ہے کہ اگر تم پہر بدنامی کروگے
تو دیکہا جاوے گا۔ میں نہیں جانتا کہ یہہ کارڈ
کسی دُختر فروش نے یا اُس پرنامی گورو نے جسکی
ناتا میں شاید کچہہ فرق آگیا ہے۔ خود لکہا ہے یا
کسی دوسرے سے تحریر کرایا۔ خیر جو کچہہ اُس نے
لکہا اُس تحریر کو اپنی طرف واپس لینا چاہئے۔
ہاں شاید اُس کا دلی منشا یہہ ہو کہ کسی طرح
سے پرنامی مت کی حقیقت لوگوں کو ظاہر نہ ہووے
پرنتو اُس کا یہہ خیال بالکل باطل ہے۔ کیونکہ میری
من گھڑت باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ پرنامیوں کی
مستند کتاب کل جمع سروپ ہی سے پیش نظر
کرتا ہوں۔ اس لئے اس خط لکہنے والے ہی سے
بنتی کرتا ہوں کہ ذیل کے سوالات کا جواب
جو کل جمع سروپ کی چوپائی ہار سے پیدا ہوتے
ہیں۔ تسلی بخش دیوے۔ تاکہ نو آموز پرنامی اچہی
طرح سے اپنے دہرم سے واقف ہو جاویں ☙

چوپائی ہائے

سیہاں میری سُدہ لیجیو۔ جو کوئی اہل کتاب۔
تم طالع لکہا نور تجلے۔ جن کے جاگو شتاب۔ (۱)
نہ جہوٹی شریعت کرم کی۔ نہ جہوٹی طریقت او
پاس۔ مغز نہ پایا معنے۔ سب چلے بس پڑی من۔
(۲) دوؤ دوڑ کرت ہیں۔ ہندو یا مسلمان۔
یہہ دوڑ جوا کو جہے بیجے ہیں۔ ان کا حکم لا مکان
(۳) دو بیر دُنیا نئی کر۔ کن دو بیر ڈوبائے
جہان۔ تم کون لیلت القدر میں۔ دو بیر کن
بچائے طوفان (۴) پہر تیسری دُنیا نئی کرے۔
جن میں ہوسی فجر۔ سب بدہ بے شک کرکے۔
تمہیں کہیل دکہایا اور (۵) تم جوار واحیں
عرش کی۔ ساتہہ حق ذات نسبت۔ ایہہ دوستی
حق ہمیشگی۔ بیچ خلوت کے وحدت۔ (۶)
کہے قیامت میں سب اُوٹہائے۔ دس بدہ فعل
پوچہے جاہ۔ با ندر صورت ہوسی سین خلق۔
جنہوں ہردے میں نا ہیں یقین۔ (۷) سُور صورت
حرام خور کہی۔ جو کیوں حلال کے دہرگ نہ گئے۔
گدہے صورت حرام کار جن کے بڑے فعل زور گا
(۸) سُور کہانے والے ہوئے اندہے۔ ایسی کہیے
سوں ہوئے اندہے۔ نہ کیا سجدہ نہ سُنی پکار
سو ہوئے بہرے پڑے دوزخ نار (۹)
ملین دوزخی ہاتہہ پاؤں دوؤ۔ تاں دیکہیں
بہشتی اچرج ہوئے۔ او ٹہنے والے کہے مومن
مو طلیقے پڑوسی کہے تن (۱۰) تاں ہر بہانت
رنج پہونچا یاتن۔ سو لٹکیں بیچ سولی اگن۔
چغل خور کاٹے ہاتہہ پاؤں۔ اور سختی دلوں
کو لگی گہاؤ (۱۱) قرآن خبر آسیں بزرگ۔
پہر تن میں لیاویں شک۔ رسول کو نام دہر۔
کافر کہوٹا جہوٹہا جادوگر۔ (۱۲) کوئی کہی پیغمبر
ہے۔ کوئی شاعر دیوانہ کہے۔ (۱۳) یہہ بزرگ بنیاد
نبوت۔ بیچ قول درگاہ بڑی صفت (۱۳)
وہوگ نمبر ۱ ہائیں آنکہہ میری بیر جنیر پہرکے،
جے ہر کہے ہاروبالو۔ اری ہیلی۔ انہیت کل جوگ
نکندن۔ اے سری نرت بہاری۔ کلس پان
وڑی آرتی کینی۔ چین بکہاروں بہو پکوان
مٹہائی میوہ۔ بہانت انیک انہانی۔ بنی ہے
رسوئی پیا کہٹہ رس بنجن۔ روچکے تہال بنجوں
کے سکہی لیائیں۔ بہوگ لگو سری دہام دہنی
بہوگ لگو سری راج رسک ور۔ ہاتہہ اوپر
دہواؤں۔ بٹہاروں سُندر سجیا پر۔ کر کر بیڑی
ارگاؤں۔ راکہوں رسک رمائی آپ گرہے۔
انت جان دیئوں۔ سری چہتر سال جی کی پیاجی
سُندرور۔ بہانت بہانت سکہہ دیئوں ☙
س (۱) کون کہتا ہے کہ سیہاں میری سُدہ
لیجیو۔ آیا خدا فرماتا ہے یا محمد صاحب کہیں
پانی کا ہڑ آگیا تہا۔ جو ڈوبنے لگے تہے۔ جس کے
لئے اطلاع دی کہ میری خبر لیجیو۔ اور وہ یہاں
اُس وقت پلنگ پر سوئی ہوئی تہیں۔ یا خاک کے
بچہونے پر لیٹ رہی تہیں۔ (س ۲) کیا ہندو
مسلمانوں سے پہلے موجود تہے یا نہیں اگر نہیں
تو پرنامی بہی مسلمانوں کی شاخ تصور ہوگی۔
اگر ہندو پہلے تہے تو پہر پرنامیوں کا قرآن اور
شریعت پر اعتقاد رکہنا فضول ہے۔ (س ۳)
کیا پرنامیان کل جمع سروپ سے اس بات کو
ثابت کرسکتے ہیں۔ کہ دنیا دو دفعہ ہو چکی ہے اور
تیسری دفعہ پہر ہوگی۔ جب کہ پرنامی سریکرشن
جی کو مانتے ہیں۔ تو اُس نے کہیں ایسا کیوں لکہا
ناں ممکن ہے کہ شاید بہول گیا ہو۔ (س ۴)
جو روحیں عرش کی خدا کی دوست ہیں۔ اُن کا
نام کیا ہے اور کس رنگ روپ کی ہیں۔ نیز وہ
روحیں مذکر ہیں یا مونث۔ (س ۵) چونکہ
سوائے محمدیوں اور پرنامیوں کے اور کسی فرقہ کا

CC0, Gurukul Kangri Collection

...ن ہیں ہے - سوائے ان ہرو و ذلوں
...بڑی ہو گئی - بہلا اتنا تو بتاؤ
...صورت کیسی ہو گی - جو محمد صاحب
...ان جی کی صورت (سٹی)
...ہر میں پہلے گذر چکے ہیں -
...پیچ مچ اندہے ہوں گے - اس
...بات ہے کہ پرنامیوں کے نزدیک سوائے
...جانوروں کا کہانا جائز ہے - مگر پرنامی
...اپنے تائیں وشنو کہلاتے ہیں وہ قرآن
...قرآن کے واکیہ (سٹی) کیا خدا یا محمد
...بھی مرضو ہو گیا تہا - یا انکے
...زنی ہو رہی تہی جس کے سبب
...ڈر گئے - اور پکار رکہنے لگے (سٹی)
...سولی پر چڑہا ہوے گا - یا کوئی
...مقرر کیا ہوا ہے - اگر کہو خدا تو
...پرنامی خدا بڑا بے رحم اور ظالم ہی
...نہیں تو جلاد کہاں سے پہلے آ گیا -
...اگر قرآن کی خبر بزرگ ہے تو کل جمع سروپ
...کہت غلط ہو جاوے گی - یا کہ قرآن
...جمع سروپ سمجہنا چاہئے - (سٹا)
...رسول اللہ یعنی (محمد صاحب) کبہی کبہی جادو
...کام ہی کرتے تہے جس کے باعث لوگ
...اور گرہیں گے - ہاں اس سے ثابت ہو
...پرنامی رسول اللہ پورا شعبدہ باز ہی تہا
...آنکہ کس کی پہرک رہی ہے -
...کتاب کے بنانے والے کی - کیا پرنامی
...میوہ مٹہائی کہاتا ہے - اور کچہہ نہیں
...ایسا ہی ہے تو اس کی روزانہ خوراک کسقدر
...اور یہہ بہی ممکن ہے کہ پرنامی خدا کو حاجت
...ضرور ہوتی ہو گی - اس کی صفائی پوجاری
...ہیں یا کوئی اور (سٹا) کیا پرنامی
...ہرگز نہیں کہا سکتا - ہاں شاید اسبات
...ہو گا - کہ کہیں پیٹ میں درد نہ اٹہے
...حکیم بلانا پڑے - بہائیو کوئی عجب نہیں کہ

شاید پنجابی مثل اُس کو یاد آ گئی ہو - چنانچہ
مثل مشہور ہے - "جہنیاں کہاویاں گاجراں.
ڈہڈہ پیڑ تنہاں نے" (سٹا) سری جنیہہ سال
کے ساتہہ پرنامیوں کا کیا تعلق ہے اور خاتمہ بہوگ
پر پرنامی یہہ کلمہ پڑہتے ہیں کہ "آنند منگل سری
دہام دہنی کی جے سری مہاراجہ جنیہہ سال تیری
سدا ہی جے - سندر ساتہہ تیری سدا ہی جے"
مترگن محمد صاحب کی جے کیوں نہیں بولاتے -
پرنامیوں کے گہر عجب اندہیر پڑا ہوا ہے کہیں
تو محمد صاحب کو آسمان پر چڑہا دیتے ہیں - اور
خاتمہ بہوگ پر نام بہی نہیں لیتے - کیا یہہ انصاف
کی بات ہے - میرے پیارے مترو اس میں کوئی
شک نہیں - کہ بانی مبانی پرنامی مست لئے اس وقت
ہر ہندو کو نگی مکشا کری - جبکہ تلوار محمدی زور پر
چل رہی تہی - اور بانی مبانی نے قرآن کا ترجمہ
کل جمع سروپ میں درج کر دیا - اور اپنے نام پر
پنتہہ چلایا - کیا خوب ہوتا اگر بانی مبانی صاحب
قرآن کی پوجا کرانا تو چنداں ہرج نہ تہا مگر سری
پران ناتہہ کو امام مہدی کا اوتار کون مانتا -
بلکہ اُس کا نام تک نہ لیتے - کیونکہ قرآن کی پوجا
ہونے سے محمد صاحب کی نامزدی ہوتی اور شبہ
تہی - کیا پرنامیان کو اس مہرشی سوامی دیانند
جی سرسوتی کا شکریہ ادا نہیں کرنا چاہئے جس نے
سوتے ہوئے بہارت واسیوں کو کان پکڑ کر جگا دیا
اور پرنامیان کہاں تک خواب غفلت میں سوتے
رہیں گے - نہایت ہی شوک کا مقام ہے کہ وہ پرنامی
جو اپنے تائیں گورو کہلاتے ہیں کسی بات کا جواب
نہیں دیتے نہ معلوم اپنے سیوکوں کو کشکہا کس طرح
باندہتے ہوں گے - شاید ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکے
منہہ پر کوئی چہاپ لگائی جاتی ہو گی - تاکہ بول نہ
سکیں - سچ پوچہو تو یہہ نتیجہ بہی قرآن ہی کی تعلیم
کا ہے - کیونکہ قرآن میں بہی ایسا لکہا ہے کہ جو قرآن
پر اعتراض کرے وہ کافر ہے اور کافر کو جہاں پاؤ

مار ڈالو - اور ایسا ہی اعتقاد پرنامیوں کا ہے -
اگر ہمارے پرنامی بہائی تعصب کی پٹی ذرا
آنکہہ سے اتار ڈالیں اور آریہ گرنتہوں کو بغور
پڑہیں تو ممکن ہے کہ کل جمع سروپ کو کبہی نہ دیکہیں
بلکہ کہیں دریا داخل کر دیں - تاکہ پہر کوئی نہ
پہنسے - پرنامی بہائیو میرا عرض کرنا واجب تہا
آیندہ آپ کا اختیار * **راقم**

جہنڈا رام عرضی نویس درجہ اول آریہ *

نوٹ آریہ بہائیوں کی سیوا میں التماس ہے
کہ حکیم سنت رام صاحب جی اپدیشک آریہ پرتی
ندہی سبہا پنجاب جس جگہہ رونق افروز ہوں
اُن کی سیوا میں عرض کر دیں کہ کاپی نمبر ۱ و ۲
بذریعہ ڈاک میرے پاس لایل پور بہیجدیں *
راقم مذکور -

پنڈت موہن لال وشنو لال جی

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی -

پانڈیا جی کا ذکر خیر میں نے ست دہرم پرچارک کے
گذشتہ نمبروں میں بہت پڑہا - اور مجہے ہنسی
آئی کہ آخر کار پانڈیا جی بہی لٹ گئے - بہت عرصہ تک
آریہ کہلائے - بڑی بڑی ہریاں پائیں - کلچرڈوں
کے پرچوں کو رونق دی - اور بڑے بنے بیٹہے رہے
آخر کب تک - ایک نہ ایک دن قلعی کہلنی ہی تہی -
مجہے اچہی طرح معلوم ہے کہ دہرم ویر پنڈت لیکہرام
جی جو بالخصوص دہرم کے معاملات میں انتہا درجہ
کے صاف گو تہے ہمیشہ پانڈیا جی کو "روپ"
کہا کرتے تہے - وجہہ یہہ ہے کہ اونہی پانڈیا جی
کے خیالات اور اُن کی کارروائیاں خوب معلوم
نہیں - ہاتہی کے سونڈ والے گنیش جی کا اواہن
کسی آریہ سماج کا سبہاسد نہ ہوتا اور نہ کبہی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج میں قدم رکھنا۔ راس لیلا اور مورتیوں کے آگے آٹھ آٹھ ٹکے چڑھا دینا اور آریہ سماج کے نام جہدام کی کوٹھریاں تک نہ دینا اور ٹوپوں اور نام بنا دو جوتشیوں سے جنم پتریاں دکھانا اور پوجنا وغیرہ وغیرہ درحقیقت ایسی باتیں ہیں کہ جن سے میری رائے میں پانڈا یا جی کو شرم آنی چاہئے۔ الام کو بھی لگا ہے کہ جو شخص آریہ سماج میں آبیٹھتا ہے اور دو چار وہا کھیان سن لیتا ہو یا آریوں سے ذرہ میل جول رکھتا ہے وہ بھی ایسی لغو باتوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

چہ جائیکہ پانڈا یا جی کی لیاقت کا آدمی۔ مگر مثل مشہور ہے کہ چہ بدوزد طمع دیدہ ہوشمند۔ پورانکوں سے پانڈا یا جی کا غالباً زیادہ کام نکلتا ہے جس کی امید کہ وہ آریہ سماج سے نہیں کر سکتے۔

میری رائے میں فی الفور پروپکارنی سبھا کی ممبری سے پانڈا یا جی کا نام خارج ہو جانا چاہئے یا پانڈا یا جی کو خود استعفے پیش کر دینا چاہئے اب زیادہ عرصہ تک مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ کہ وہ مہرشی کی قایم کی ہوئی سبھا کے سبھاسد کہلوا کر اُسے عوام کی نگاہوں سے گرا دیں۔ اگر ان میں سراسر ذاتی کمزوریاں ہیں تو انہیں چاہئے کہ علیحدگی میں وہ اُن کا معالجہ کریں۔ ایسے کمزوروں کے لئے کم از کم پروپکارنی شفاخانہ نہیں بن سکتی۔ وہاں مضبوط اور تندرست کام کرنے والوں کی ضرورت ہے نہ کہ مریضوں کی جو اوروں کو بھی کام کرنے سے روکیں۔ اگر پانڈا یا جی کے پاس کوئی عذر ہے تو وہ پیش کر سکتے ہیں ورنہ بہتر ہے کہ خواستگار رخصت ہوں۔

الراقم

(ایک آریہ سماج کا سبھاسد)

اشتہارات

کلکتہ سے ایورویدشاستر میں سند

پائے ہوئے کوی راج پنڈت سیتارام شاستری کویرتن کا آیورویدک وشنو

اوشدھالا امرتسر و راولپنڈی

چون پراش ایورویدک رسائنوں میں یہہ سب سے مشہور اور اعلیٰ رسائن ہے۔ کھانسی، دمہ، تپ دق اور سینہ کی امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ دبلے پتلے لوگوں کیلئے یہہ کیمیا ہے طرفہ یہہ کہ صحت اور بیماری دونوں حالتوں میں اسکو استعمال کر سکتے ہیں۔ ہزاروں تجربوں کے بعد ثابت ہوا ہے کہ کاڈلور آئیل (مچھلی کا تیل) یا اس قسم کی مغربی دوائیوں سے ہزار گنا بڑھ کر مفید ہے۔ ایک ماہ کے استعمال کے لئے دوائی کی قیمت (ہے)

برہمی گھرت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور دماغ کو صاف کرتا ہے۔ طلبا، وکلا، مدرسان اور تمام دماغی کام کرنے والوں کے لئے ازبس مفید ہے جنکی دماغ تیلی پڑ گئی ہو۔ اور اس سے کمزور ہو رہے ہوں اُنکے لئے بہت فایدہ بخش ہے۔ ایک ماہ کی دوائی کے استعمال کے لئے (سے) تین روپیہ

دش مول تیل شب بیداری سنسناہٹ اور بہرہ پن اور سر کی تمام امراض کے رفع کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ایورویدک سالسہ خون کو صاف کرنے کے لئے لاثانی دوائی ہے۔ خواہ گرمی خواہ اشد یارہ کے استعمال سے خراب ہوا ہو۔ اس کو یہہ کلّی صاف کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

مہا کام دیو گھرت یہہ دوائی نامردی ... کرتی ہے جو کہ بوجہ ... عیاشی سے ہوتی ہے یا کسی دیگر باعث سے ہو ... کمزوری اور حافظہ کی کمی کے لئے جو کہ زیادہ ... سے پیدا ہو جاتی ہے۔ طلبا کے لئے یہہ خصوصاً ... ہے۔ کیونکہ عقل اور قوت کو طاقت بخشتی ہے ... کے استعمال کے لئے قیمت چار روپیہ۔

مہا سومیشو ٹیکا ہر ایک قسم کی ذیا ... ... اور پیشاب میں جو یا شوگر (ذیابیطس) خارج ہو ... اس کو ایورویدک کی یہہ مشہور دوائی بہت ... کرتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کے استعمال کے لئے ... دیگر اس قسم کی امراض کے لئے بھی تیر بہدف ... سب دوائیوں کی قیمت محصول ڈاک کے علاوہ ...

اخبار ٹریبیون مطبوعہ ۱۱ اکتوبر ... اوشدھالہ کی نسبت یہہ لکھتا ہے۔ کہ "پنجاب ... یہہ پہلا ایورویدک اوشدھالہ پہلے ہی سند ... طبیب کے زیر کھلا ہے۔ پنڈت سیتارام شا ... کویرتن جنہوں نے کہ کلکتہ میں چرک سشر ... مشہور طبیب کویراج وج رتن سین سے تعلیم ... آن کر امرتسر میں اوشدھالہ کھولا اور امتحان ... کامیابی حاصل کر کے کوی رتن کی ڈگری حاصل ...

چند شہادتیں بہت سی تازہ شہا ... میں سے چند یہاں درج کی جاتی ہیں۔ (۱) ... گھنشام داس کلکتہ (۲) پنڈت بہاری لال ... (۳) ماسٹر گنج لال پٹیالہ (۴) ماسٹر آتما رام ... امرتسر (۵) لالہ کرمچند سوداگر امرتسر (۶) لا... نرائن داس لکھنؤ (۷) مسز یوسف خان لیڈ... ڈاکٹر ہند و زنانہ ہسپتال امرتسر وغیرہ وغیرہ

نوٹ جو مریض باہر سے علاج کرانا چاہتے ہیں ... اُنکے مفصل حالات بیماری کے لکھنے پر اُنکا علاج ... ایورویدشاستر کے مطابق نہایت غور سے کیا جا... ہے۔ اس ایورویدک اوشدھالہ میں ہر قسم کی ...

CC0, Gurukul Kangri Collection

اور پُرانی مرضوں کی دوائیاں ایور ویدک شاستر کی ٹھیک ہدایت کے مطابق بنائی ہوئی طیار رہتی ہیں جو درخواست آنے پر بھیجی جاتی ہیں۔ **نوٹ** راولپنڈی میں ایک لائق وید آنریری طور ہمارے اوشدھالہ کا انتظام کرتے ہیں۔ جو آڈر کے پہونچنے پر دوائیاں بھیج سکتے ہیں۔ اس دوائی خانہ میں بھی ساری دوائیاں طیار رہتی ہیں۔ **المشتہر**
کویراج پنڈت سیتا رام شاستری کوبرتن نمک منڈی امرتسر

بڑی خوشی کی خبر ہے۔

ایک نئی کتاب "ہندوستان قدیم" چھپتی ہے جسمیں دلایل سے یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ قدیم زمانہ میں ہندو لوگ روس۔ جرمنی۔ انگلستان وغیرہ تک جاکر بسے تھے۔ وہاں ان کا مذہب جاری تھا اور عملداری بھی انہیں کی تھی۔ انگریزوں کے تمام نام ہندوانی ہیں اور اُن کے قدیم دیوتا اور رسمیات بھی ہندوانی تھی۔ یونان کے شہر دریا پہاڑوں کے نام ٹھیک ہندوستان کے موافق ہیں۔ روم اور مصر بھی ہندوؤں نے ہی آباد کئے وہاں نشانات آجتک پائے جاتے ہیں۔ جاپانی ہندو قوم بلا شرک غیری الک ہے۔ امریکہ ہندوؤں کو لاکھوں برس سے معلوم تھا وہاں سورج بنسیوں کا راج۔ فرنگی۔ اب تک بدھ کی پوجا کرتے ہیں۔ پارسی ہندو تھے اور بابل والے اسُر تھے۔ نوح کا طوفان آنا غلط تھا اور بابا آدم کا قصہ فرضی ہے۔ آدمیوں کی عمریں سینکڑوں برس کی ہوتی تہیں۔ ہندوؤں کی تواریخ اور جغرافیہ کی بڑی معتبر کتابیں موجود تہیں اور ہند دولت علمیت بہادری سچائی میں سب کے سرتاج تھے یہہ سب باتیں مثالیں دیکر بڑی خوبی کے ساتھہ لکھی ہیں۔ غیر قوموں کے اعتراضات کے جواب دئے ہیں۔ آخیر میں یونانی و عرب سیاحوں نے جو حالات ہندوستان کے اپنے سفرناموں میں لکھے ہیں اُن کا مختصر ترجمہ دیا ہے قیمت صرف ایک روپیہ۔ اس کتاب کے ملنے کا پتہ ودیا ساگر پریس بڑودھا ضلع علی گڈھ ٭

آرین کلاتھ مینوفیکٹری ٹبالہ

درست ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری۔ کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات طیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں با دب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا ر اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب ٹبالہ کے ازار بند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریدار کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۶ جارج ہوں گے۔ ال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر**
جیرامداس منہرداس پوری پردیپ ایٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

ہندو ہوٹل بیروں دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے ریٹ مقررہ۔ **المشتہر**
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

اخبار ہمدرد

یہہ اخبار پندرہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ مع محصول ڈاک تین روپے (سے) ٭

بواہ کی ضرورت

میرے ایک چچا زاد بھائی بعمر ۲۲ سال ہیں۔ ایف اے تعلیم پائی ہے اور جوان ہوشیار عقیل ہیں منیجر بک ڈپو دہلی بھی ہیں اُن کے والد بمشاہرہ سولہ سو روپیہ ماہوار ریاست حیدرآباد میں پریسیڈنٹ ہیجسلیٹو کونسل ہیں۔ گوتر گورگ ہے۔ ویدک ریتی کے مطابق شادی کرنا چاہتے ہیں لڑکی کی عمر ۱۴ سال سے کم نہ ہو۔ لکھی پڑھی ناگری وغیرہ ہو اور خوبصورت ہو اور صحت بدنی بھی اچھی ہو کوئی نقص نہ ہو۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہیے ٭ **المشتہر**
بابو فتح سنگھ ہیڈ کلارک کرنال۔ (پنجاب)

نوٹس شادی

گوجری یتمہ کی شادی کی بابت قبل ازیں اشتہار ہو چکا ہے مگر درخواستیں کافی نہیں پہونچی جس میں کمیٹی کو انتخاب کا موقعہ ملتا۔ اس لئے دوبارہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ جو شخص اس یتمہ سے شادی کرنا چاہے اپنی درخواست "تاریخ اشتہار سے ایک ماہ کے اندر چھپے ہوئے فارم پر جو دفتر یتیم خانہ سے ملے گا۔ فارم بھر کر سکرٹری یتیم خانہ کے پاس بھیجدیں۔ درخواست کنندہ صحیح الجسم۔ تندرست۔ نیک چلن۔ خواندہ۔ اور عمر میں قریباً ۲۵ سال کا ہونا چاہئے۔ کوئی دوسری عورت نہ رکھتا ہو۔ اور اُس کا ذریعہ معاش عمدہ ہو۔ گوجری یتمہ عمر ۱۵ سالہ ذات ترکھان جو آجکل مدرسہ زنانہ میں ادھیاپک کا کام کر رہی ہے۔ قصیدہ اور سلائی کا کام جانتی ہے۔ لڑکی ذہین اور ہونہار ہے ٭
درخواستیں بنام سکرٹری یتیم خانہ ہونی چاہئیں ٭

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیماری سے شفا پانیکے لئے نہایت عمدہ موقع

تیس سال سے زیادہ تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاول پور نے اپنے وسیع تجربہ سے مفید پای ہیں مشتہر کی جاتی ہیں۔
جوہر عشبہ آتشک اور اُس کے بدنتایج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی عہ اور ہے
سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (ہے)
نہروائین ٹانک پلز ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ جریان منی وغیرہ کی مجرب گولیاں ۵۰ گولی للعہ
دردسر کی مجرب دوائی پانچ منٹ میں دردسر رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت .... عہ
بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے۔ قیمت ..... عہ
طحال کی مجرب دوائی .... ہے
ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... للعہ
ضعف جگر کی مجرب دوائی .... ہے
وجع مفاصل کی مجرب دوائی ..... ہے
نامردی کی مجرب دوائی ...... ہے

علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی مجرب ادویات موجود ہیں۔ انگریزی ادویات جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے ملسکتی ہیں۔ مفصل فہرست آدہ آنہ کے ٹکٹ بھیجنے سے بھیجوائی جاسکتی ہے ؛

المشتہر

پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و منیجر کارخانہ دوا و میڈیکل ہال و ہسپتال جالندھر شہر ؛

ایک دفعہ ضرور پڑھ لیجئے

ذیل میں عجیب و غریب نادر و لاثانی ادویات درج ہیں جہانتک رسنی اجازت دیسکتی۔ یہہ واقعی قابل استعمال ہیں۔ تعریف کا زمانہ نہیں رہا۔ اس کے سوائے اور بھی ہر قسم کی ادویات موجود ہیں ؛

اکسیر اعظم جو لوگ اپنے آپ کو بیکار کر چکے ہیں اُن کیلئے یہہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے قیمت ۲ گولی معہ طلاء عہ

تدبیر نوجوانی یہہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہیں۔ اگر ابھی سے ان کا استعمال شروع کر دیا تو ہمیشہ کے لئے جسم کی کل طاقتوں کو بڑھاتی ہی رہینگی اکسیر اعظم کے بعد انکا استعمال بہت ہی فایدہ بخش ہے۔ قیمت ۴۰ گولی صرف .... (ے)

معجون طوکی شاہ واجد علی شاہ لکھنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے۔ پہر میں کیا تعریف کروں کہ اسمیں کیوں غضب کی طاقت نہ ہوگی۔ ساٹھ سالہ بھی ایکدفعہ جوان ہو جائیگا۔ دو چھٹانک (عہ)

آتشک تین دن میں تکالیف دور۔ آٹھ دن میں صحت ۲۱ گولی عہ۔ گولی کھانیسے تمام زخم خشک ہو جاتے ہیں لطف یہہ ہے کہ پھر عمر بھر میں یہہ مرض ہوتا ہی نہیں۔ قیمت ۲ گولی (عہ)

سوزاک بے نظیر دوائی ہے آٹھ دن میں صحت ۲ گولی

بواسیر کی مجرب دوائی ۲ گولی (عہ)

جریان بہت عمدہ دوائی ہے قیمت ۲ گولی (عہ)

حب تریاق استعمال سے خوبی معلوم ہوسکتی ہے ۲ گولی عہ

نوٹ درخواست بھیجتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکھا جاویگا تو صحت کی ذمہ واری نہ ہوسکیگی ؛

المشتہر

شیخ سلطان علی حکیم جلندھر شہر پنجاب

۲۳/۱۱ ۱۲/۱۱

اشتہار

دی دہلی اینڈ نورد رن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹیڈ بسرپرستی جناب لارڈ الگن صاحب وایسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے۔ اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار رکیا ہے وہ عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگواکر لگائی گئی ہیں۔ اور پچھلے سال بھی کئی کلیں اور رابنز اور کی گئی ہیں۔ جس کر مال اسوقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے۔ چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کر کرکے فروخت کر رہے ہیں۔ اور اور لوگوں کو دہوکہ دے رہے۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کر کے لیویں۔ اور ہماری بوریوں پر ہمارا رجسٹرڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہہ پر کمپنی کی مہر لگی ہوئی دیکھ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر فوراً روانہ کئے جاتے ہیں ؛

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹیڈ دہلی + +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب :-

...وں انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی بہنا خارش وغیرہ ہر ... ڈاکٹر اور حکیم ہائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے ... ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ... خالص ممیرہ فی ماشہ ... مصری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات — ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے :- — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلوالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش چشم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ **راقم** ڈاکٹر ... ایم سانگل صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میا سنگھ صاحب اہلوالیہ نے تیار کیا ہے میں نے ... ایک زیر علاج مریضہ ستماتا اتم دیوی عمرہ ... سال ... پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکور سے کلی صحت پائی **راقم** خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ **راقم** ڈاکٹر برج لال گوسں رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلوالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ **راقم** خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈنٹری کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے پانچ ستمبر ۹۵ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میا سنگھ اہلوالیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

...i Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل پور و لاہور بسرپرستی شری سوامی اشیشوانند سرسوتی و برہمچاری نتیانند جی مہاراج

آیوروید کے عجیب و غریب چمتکار

آریہ ورت کیلئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے۔ ہر قسم کی پورانی۔ پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات ہر وقت پوری پورا ہال کیجئے پر ارسال کیجاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیابند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سُرخی۔ کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گمبھیر بچیاں (خنازیر) آتشک سوزاک۔ پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا۔ چوتھا۔ اور پورانا بخار۔ خون کی خرابی کے امراض دھات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہہ امر خاص قابل توجہ ہے کہ باوجود یکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتوےٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کا (کرنے میں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ) وبدوں تکلیف اسپر لطف یہہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا۔ **شرائط** کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ بھیجئے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنا ہوتا ہے ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے"

(۲) بابو جیراج سنگھ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کلیان انجن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سُرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا واقعی یہہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک میری دوست کو چیچہ ماسٹر سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل بھیج دیں۔ (۳) بابو دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ وید کی طیار کردہ چند ادویات کے استعمال سے معلوم ہوئی ہیں آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار رہتا بڑے بڑے لائق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فایدہ نہ ہوا۔ لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی۔ علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شی جدیکا بخار کے دفعیہ کے لیے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے۔ میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور ۔

مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ओ३म्

L.39 — REG. No.

मिहरस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت ہر صورت بطور پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ورنہ بعد انتظار یکماہ اخبار ویلیوپی ایبل ارسال ہوگا ۔

ستدھرم پرچارک

جلد ۱۱ — ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شایع ہوتا ہے — سمت ۱۹

اشتہار مجرب دوائیں

مندرجہ ذیل جواہر معجون کے درکرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت نقد یا بذریعہ ویلیوپی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ ایک لقرہ اسکو کھانیسے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتاہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو نہایت مفید ہے دُبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سرکا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور جسم کی امراض متعلق دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے ... جو حاجتمندوں کے حق میں اکسیر ہے ... قیمت فی تولہ (عـــه روپیہ) ... اس سے صحت یاب ہوتی ... آدمیوں کیلئے نہایت مفید ہے ... درست ہوجاتے ہیں۔ اور حافظہ خوب تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے۔ فیتولہ للعہ۔ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ ہی ہوگیا ہو تو بفضلہ تعالیٰ دو ہفتہ تک منہ آئے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی خوراک یکہفتہ عہ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتا ہے۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک جیرانی طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔

المشتہر (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سنسکرت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور رشیوں مانیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے۔

نرخ ۹ رسیر ... کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے سگندھت دھوپ بتی ... کے پیکٹوں میں بنا ملتا ہے۔ چیندھوکس ٹانک یہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کی ضلاف نامناسب یہ استعمالیوں پر فی الفور اثر دکھاتی ہے۔ تقویت دماغ بصارت جگر گردہ مثانہ اس کے خاص اصول ہیں درد پشت۔ خوف بے چین خرابی احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کے خصوصی کام ہیں مزید برآں یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل حافظ اور مزید ہضم ہے قیمت فی بکس ۲۱ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عہ)

سفوف مجرب جریان میلان منی کہنہ و ہانت کو کافور کرتی ہے۔ قیمت فی بکس (۲۰ تولہ کیواسطے عـــہ)

کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔

نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

المشتہر ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۹/۱۰ ۲۰/۱۱

اعلان

دی سینٹ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بہ سرپرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای اجودھیا ایبلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء بمقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کو ہو گئی ہے جس سے ذمہ واری حصہ داران کی محدود ہو گئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنی تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو بھی ازدیادی سرمایہ کا اختیار ہے

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے۔ اور پندرہ روپیہ باقساط عـ ۵ ماہواری حصہ دار کو ادا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (۱) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار ٹیٹھو رملاقہ بیرم فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ للّو مل سنگم لال صاحبان رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار و رئیس بریلی (۵) کنور گرود ر کرشن صاحب جاگیردار و رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندرآباد ضلع بلند شہر (۶) بابو اودھ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل منجانب سرمہاراجہ والی ریاست جیند دہلی۔ (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹریز۔ پنڈت بھگوانداس سابق ملازم مسرز والکرٹ برادرس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر پنڈت چندولال سابق ڈائرکٹر گنیش فلز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندرآباد وکیل عدالت ہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب دہلی ۞ یہہ کمپنی جیسا کہ قواعد میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ و سوت و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کریگی ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشاء ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۸۹۸ء خرید لیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ جسکے بعد کارخانہ بہت جلد شروع ہوگا۔ چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں لہذا خریداران سے التماس ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں۔ کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے منیجنگ ڈائرکٹر سے...

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

رفتار کی گتی

ایک سچائی کا عاشق — لارڈ کرزن کے پرائیوٹ سکرٹری مسٹر گارٹون

...بارہ میں رقم ہے کہ ان کو بمبئی پہونچے ابھی دو ہی دن ...ہے کہ انہوں نے اپنے عہدہ سے استعفا دے دیا ...تک یہ راز افشا نہیں ہوا تھا کہ انہوں نے کیوں ...یا تھا مگر اب اُن کے اس عمل کی اصلیت کا پتہ ...لگ گیا ہے۔ بات یہ تھی کہ سر جمیسٹ جی جیجی بھائی ...نے ایک پمفلٹ لارڈ کرزن کی بھینٹ کیا تھا۔ انہوں ...نے بغیر پڑھے حسب دستور اپنے پرائیوٹ سکرٹری مسٹر ...گارٹون کو حکم دیا کہ وہ بیرونیٹ کو لکھہ بھیجے کہ ہز ایکسلینسی ...نے اس کے پمفلٹ کو خوشی اور شوق کے ساتھہ پڑھا۔ مگر مسٹر گارٹون نے بڑی جرأت کے ساتھہ صاف جواب دیا کہ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپنے دراصل پمفلٹ کو نہیں پڑھا ہے۔ اس لئے میں حضور کا یہہ حکم ماننے کو طیار نہیں ہوں۔ اور میں اس کو اپنی ہتک سمجھکر استعفا داخل کرتا ہوں۔ سچائی کے ساتھہ سچا پریم رکھنا اسی کا ہی نام ہے۔ ایسے ہی پُرش سچائی کے عاشق کہلاتے ہیں کہ بات بات میں ستیہ اسیتہ کا خیال رکھتے ہیں۔ ایسے اعلا کریکٹر کے پُرش خواہ کسی دیش یا جاتی سے سمبندھ رکھتے ہوں قابل تعظیم ہیں۔ اور منش جاتی کے سچے فخر کا باعث کیونکہ سچ سے بڑھ کر کوئی دھرم نہیں اور جھوٹھہ سے بڑھ کر کوئی پاپ نہیں۔ (منو)

اخبار تھسٹ اور بھسمی

یہہ ظاہر ہے کہ اپنی جبلی عادت کے مطابق کچھہ عرصہ سے کلچرڈ ہندؤں نے ایک طوفان بدتمیزی برپا کیا ہوا ہے۔ اُن کی پکار یہہ ہے کہ اجمیر میں جس جگہہ رشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے شریر کی بھسمی دبی ہوئی ہے۔ اُس جگہہ غلاظت کا ڈھیر اُنہوں نے دیکھا ہے۔ گو ان کی دھوکہہ دہی اور کذب بیانی کی کامل طور پر تردید ہو چکی ہے۔ اور لوگوں نے کلچرڈوں کی ہرزہ سرائی پر ذرہ التفات نہیں کی۔ مگر تاہم کوئی سنو یا نہ سنو وہ اپنا راگ گائے جاتے ہیں۔ آریہ دھرم کے رو سے سماج یا کسی کے شریر کی راکھی کی پرستش کسی حالت میں روا نہیں۔ وید میں صاف آگیا ہے کہ سنسکار کے بعد راکھی کو بہتی ہوئی ندی میں ڈال سکتے ہیں۔ یا کسی جگہہ زمین میں دبا سکتے ہیں۔ سوامی جی کی سوانح عمری میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اُنکا کوئی سمارک چنہ ہرگز نہ بنایا جاوے۔ اجمیر میں جہاں وہ راکھی ہے باغ لگا ہوا ہے اور اُس کے ارد گرد گملے وغیرہ رکھے ہوئے ہیں۔ چونکہ کلچرڈ ہندو پیر پرستی کے تہ دل سے معتقد ہیں اس لئے اُنہوں نے بیہودہ غل مچانا شروع کیا کہ سوامی جی کی برملا ہتک کیجا رہی ہے۔ بلکہ ایک پرجوش کلچرڈ یہاں تک بڑھ گئے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ سوامی جی کی روح کو اس صدمہ سے تکلیف ہو رہی ہے۔ ہمیں نہایت افسوس ہے کہ نو بدھان برھمو کا انگریزی اخبار تھیسٹ بھی جو کلچرڈ ہندؤں کی اصلیت سے پورا آگاہ ہے۔ دھوکہ کھا گیا اور لکھہ دیا کہ یہہ ماجرا سنکر ہمیں رنج ہوا کہ سوامی جی کی آریہ سماج اس طرح سے حقارت کر رہا ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ آیندہ ہمعصر تھیسٹ کسی معاملہ پر رائے قایم کرنے سے پہلے تحقیق اور غور سے کام لیا کرے گا۔

کایستھہ پاٹھشالا پریاگ اور تعلیم وید شاستر

مہاتما کالی پرساد جی نے اپنی جس آخری وصیت کی رو سے قریب ۲ لاکھہ روپیہ پاٹھشالا کے نام وقف کیا تھا۔ اسی وصیت کی رو سے پاٹھشالا پر لازمی کر دیا تھا کہ اس میں تعلیم وید و شاستر ضرور دی جاوے مگر جہانتک رپورٹوں سے واضح ہوتا ہے اب تک اس بارہ میں کچھہ بھی نہ ہوا۔ پاٹھشالا کے ارکین اور کارکُن گو بڑے بڑے ذی رُتبہ لایق اور عالم فاضل ہیں۔ مگر بوجہہ مختلف مذہبی عقاید کے وہ اب تک تعلیم وید و شاستر کے داخل خواندگی کرنے میں متفق نہیں ہو سکے۔ چند مرتبہ کوشش کی مگر معاملہ جوں کا توں رہا۔ اب دو ماہ ہوئے پھر ایک سب کمیٹی اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے مقرر کیگئی ہے۔ دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے ہماری رائے میں جب تک تعصب مذہبی کی عینک آنکھوں پر سے نہیں اُترے گی۔ تب تک کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس وقت کی پورانک تعلیم اور پورانک سنسکاروں کو بھی قایم رکھنا چاہیں اور ستشاستروں کی تعلیم دلوانا چاہیں۔ ع ایں خیال است و محال است و جنوں۔

سوامی بھاسکرانند جی کا دیہانت

افسوس کہ بنارس کے پرسدہ مہاتما سوامی بھاسکرانند جی کا دیہانت ہوگیا۔ آپ بڑے مہاتما اور اُدار چیت مہاتما تھے ایک باغ کے اندر نگن رہا کرتے تھے۔ اور امیر غریب جوان کے پاس جایا کرتے سب سے بڑے پریم کے ساتھہ پیش آتے تھے۔ بنارسی پنڈتوں اور سادھوؤں کی طرح وہ تنگدل اور متعصب نہیں تھے آریہ لوگ جب کبھی اُن کے درشنوں کو جایا کرتے تھے تو آپ بڑے خلق کے ساتھہ پیش آتے تھے اور رشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی ودیا اور تپوبل کی بہت کچھہ پرسنشا کیا کرتے تھے آپ نوین ویدانت کے بڑے پنڈت تھے اور عام طور پر یوگی پرسدہ تھے۔ دور دور سے ہندو راجے مہاراجے اور روسا و امرا اُن کے درشنوں کو آیا کرتے تھے۔ اکثر یورپین ودوان بھی بڑے شوق سے اُن سے ملاقات کرنے جایا کرتے تھے۔ اُن کی مانتا کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ اُن کے جیتے جی ہی اُن کے شِشیوں

نے اُن کی تقریباً اٹھائی سو مورتیاں مختلف مقامات پر ستھاپن کیں جن کی ویسی ہی پوجا ہوتی ہے جیسی کہ دیگر دیوی دیوتاؤں اور اوتاروں کی مورتیوں کی۔ اس میں سندیہہ نہیں کہ مرحوم سوامی جی ایک اُودار چت اور پرہیزگار مہاتما تھے۔ مگر جس خوبی کیساتھ مہرشی دیانند نے سنیاس آشرم کے سمپورن دھرموں کو پورا کیا وہ اُن کا ہی کام تھا اگر وہ چاہتے تو اعلیٰ سے اعلیٰ پدویوں کو حاصل کر سکتے تھے۔ مگر سنارک مان پرتشٹھا سے اُن کو سخت نفرت تھی اور اس پرکار کی باتوں کو ایک سچے سنیاسی کے لئے بھاری کلنک مانتے تھے۔ انیہ سنیاسیوں کی طرح وہ مان پرتشٹھا اور لوگوں کی نندا و ستتی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ تبھی تو وہ ستیہ کا پرکاش نربھے ہوکر کر سکے سوامی بھاسکرانند کی زندگی میں ہی جب اُن کی مورتی پُجنے لگی تو ہمیں تعجب نہ ہوگا اگر مرنے کے بعد ہزارہا نوین مندر اُن کی مورتی ستھاپن کرنے کے لئے بنائے جاویں ؏

ایک شرمناک نظارہ

گذشتہ دو تین درجن سالوں میں ہمارے دیش نے ۔شراب نوشی۔ گوشت خوری۔ جوا بازی وغیرہ علتوں میں تو حیرت انگیز ترقی کی ہی ہے مگر فاحشہ عورتوں کی تعداد میں جو اُنتی ہوئی اور دن بدن ہو رہی ہے اُس نے سبھی کو مات کر دیا ہے۔ کلکتہ۔ بمبئی وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں تو جلد ایک ایک لاکھ تک نوبت پہونچنے والی ہے۔ بنارس۔ کانپور۔ دہلی۔ امرتسر۔ لاہور۔ میرٹھ وغیرہ دوسرے درجہ کے شہر بھی بلحاظ اپنی اپنی آبادی کے کچھ پیچھے نہیں ہیں۔ چھوٹے چھوٹے قصبوں میں سینکڑوں تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ گاؤں میں بھی آہستہ آہستہ بدکار عورتیں قدم جماتی جاتی ہیں۔ غرضیکہ دن دُگنی اور رات چوگنی اُنتی ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے بازاروں گذرگاہوں۔ بیٹھکوں وغیرہ میں جدھر نظر ڈالو شاید ہی کوئی جگہ ان سے خالی پاؤگے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس تعجب خیز

ترقی کا باعث کیا ہے؟ ہمارا جواب دو لفظوں میں یہ ہے کہ مادہ پرستی۔ بھلا جہاں لوگ دن رات ٹکے کی پوجا کرنے میں ہی لگے ہوں۔ ایک ایک اندری کی سیری کے لئے سینکڑوں پرکار کے بھوگ مہیا کرتے ہیں ہی سارا پرشارتھ خرچ ہو رہا ہو وہاں اگر ان باتوں کی اُنتی نہو تو تعجب ہی ہے۔ ابھی تو کیا ہوا ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو تھوڑے ہی دنوں میں پنچ مکاروں کا چکرورتی راج پھیل جانے میں ذرا بھی شبہہ نہیں ہزار تدبیر کرو۔ سرب ہانی نوارنی سبھائیں قائم کرو۔ پوترتا پرچارنی سوسائٹیاں کھولو مگر جب تک عام دلوں کو ہلانے والی اور پاپ سے نفرت دلا کر دھرم اور پاکیزگی کی طرف جھکانے والی کوئی زبردست عالمگیر حرکت پیدا نہیں کیجاتی تب تک اس طوفان بدتمیزی کا روکنا خیال است و محال است و جنوں۔ یہہ عالمگیر حرکت کیول ویدک دھرم ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے منش جاتی کے سمپورن ہتیشیوں کو اس طرف وشیش دھیان دینا چاہئے ؏

قدیم سنسکرت گرنتھوں کی تلاش

مہاشے بیدا رام صاحب متوطن موضع

بڑا گراؤ ڈاکخانہ مراد ریاست گوالیار آریہ ورت رانچی مورخہ ۲۹ر جولائی میں لکھتے ہیں کہ اُنہیں اپنے مترد وارا یہہ خبر ملی ہے کہ ایک برہمن دیوتا کے پاس ہاتھہ کی لکھی پرانی منوسمرتی ہے اُس میں اور پرچلت منوسمرتی میں کئی باتوں میں بھاری فرق ہے۔ اُس منوسمرتی میں شلوکوں کی تعداد بھی کم ہے۔ یعنی پرچلت میں ۲۶۰۰ ہے اور اُس میں صرف ۲ ہزار۔ مگر جس شخص کے پاس وہ قلمی نسخہ ہے وہ بڑے دلکش سبھاؤ کا آدمی ہے۔ دوسرے کو دکھانا پاپ سمجھتا ہے مگر تاہم ایک آریہ بھائی اُس کی نقل لینے کا یتن کر رہے ہیں۔ سُنا جاتا ہے کہ اُسی شخص کے پاس اور بھی بہت سی قلمی لکھی ہوئی پُستکوں کا ایک صندوق ہے۔ اسیطرح پنڈت شیو چرن لال صاحب سکنہ کالپی ضلع جالون کو جبر مقابلہ بہت پُرانا ہاتھہ کا

لکھا ہوا ملا ہے جس کو وہ چھپانا چاہتے ہیں۔ ہم کو ان دونوں سماچاروں کے پڑھنے سے نہایت خوشی ہوئی ہے۔ اور اس سے آشا بندھ سکتی ہے کہ ایسے ہی اور بہت سے پراچین گرنتھہ بھی شاید تلاش سے مل جاویں اس لئے نہایت ضرورت ہے کہ تمام پرتی ندھی سبھائیں مل کر ایک ایسی سبھا بناویں کہ جس کا خاص کام پراچین گرنتھوں کی کھوج کرنا اور اُن کو پرکاشت کر کے چھپوانا ہو۔ جو جو پراچین شاستر نہیں دستیاب ہوتے اُن کے ڈھونڈنے کے لئے خاص خاص انعام مقرر کئے جاویں۔ اور یوگیہ پنڈت نیت کئے جاویں کہ جو ایسے ایسے ستھانوں میں بھرمن کر کے قلمی نسخوں کا پتہ لگاویں کہ جہاں جہاں اُن کا ملنا سمبھو ہو۔ ہم بڑے زور کے ساتھہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ ودوانوں کی توجہہ اس طرف کھینچتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں کہ وہ اس نہایت ضروری اور لابھدایک کام کی طرف جلد عملی طور پر متوجہہ ہونگے کیونکہ بغیر ہاتھہ پاؤں ہلائے کچھہ نہیں بنتا۔ جو ڈھونڈتا ہے سو پاتا ہے

!! ضروری نوٹس !!

سندر دیوی یتیمہ ذات جٹ عمرہ ۱۸ سالہ جس نے اپر پرائمری تک تعلیم پائی ہے قبل ازیں شادی کا نوٹس ہو چکا ہے مگر درخواستیں کافی نہیں پہونچیں جس سے کمیٹی کو عمدہ انتخاب کا موقع ملنا۔ اسلئے دوبارہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ جو شخص اس یتیمہ سے شادی کرنا چاہے اپنی درخواست تاریخ اشتہار سے پندرہ یوم کے اندر چھپے ہوئے فارم پر جو دفتر یتیم خانہ سے ملیگا بھر کر سکرٹری یتیم خانہ کے پاس بھیجدیں۔ درخواست کنندہ صحیح الجسم۔ تندرست نیک چلن۔ خواندہ۔ عمر ۲۵ سال کا ہونا چاہئے کوئی دوسری عورت نہ رکھتا ہو۔ ذریعہ معاش عمدہ ہو بشرطیکہ ملنے لائق ہمارے ذات کے دوسری ذات کے لائق شخص سے بھی جس کے ساتھہ اُن کی شادی قانوناً جائز ہوگی کیجا سکتی ہے۔ المشتہر سکرٹری یتیم خانہ آریہ سماج جہاؤنی فیروزپور

دھرم اُپدیش

यत्तदद्रेश्यमग्राह्यमगोत्रमवर्णमचक्षुःश्रोत्रं तदपाणिपादं नित्यं विभुं सर्वगतं सुसूक्ष्मं तदव्ययं यद्भूतयोनिं परिपश्यन्ति धीराः ॥६॥

پرماتما کیا وستو ہے؟ اُس کا سروپ کیا ہے؟ وہ کہاں ہے؟ کیا کرتا ہے؟ کس پرکار کرتا ہے؟ کیوں کرتا ہے؟ کیا ہم اُسکو جان سکتے ہیں یا نہیں۔ یدی جان سکتے ہیں تو کیسے؟ آج تک کبھی اُس کو کسی نے جانا ہے یا نہیں؟ یدی جانا تو کیسے؟ اس پرکار کے انیک پرشن ہیں جو کہ پرماتما کا نام لیتے ہی ہر ایک گیاسُو کے من میں اُتپن ہوتے ہیں۔ اور ہونے چاہئے۔ کیونکہ جب تک اس پرکار ہمارے من میں گیاسا اُتپن نہیں ہوتی ہم پرماتما کا یتھارتھ گیان پراپت کرنے کے لئے اُدیت نہیں ہو سکتے۔ ان کو تو سارا سنسار مان رہا ہے کہ پرماتما ہے۔ تھوڑے ہی ہوں گے جو کہ پورے بھروسہ کے ساتھ یہہ کہہ سکیں کہ کوئی پرماتما نہیں ہے۔ پرنتو کیول یہہ کہہ دینے سے ہم پرماتما کے ماننے والے نہیں کہلا سکتے کہ وہ ہے۔ جب تک کہ وہ جیسا ہے ویسا اُس کو نہ مانیں یعنی پدارتھ کو ہم یتھارتھ روپ سے مان اور جان سکتے ہیں۔ جبکہ ہم کو اُس کا ٹھیک ٹھیک سروپ معلوم ہو۔ یدی ہم کو اُس کے یتھارتھ سروپ کا بودھ نہیں ہے اور ہم جیسا وہ پدارتھ ہے اس سے اُلٹا اُس کو مان رہے ہیں تو ہمارا یہہ کہنا کہ ہم اُس کو مانتے ہیں کیتھن ماتر ہی ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ میں مانتا ہوں کہ شہد کوئی وستو ہے۔ پرنتو ورنن وہ اس پرکار کرے کہ شہد ایک لمبے سے برکش کا نام ہے جو کہ سمندر کے نزدیکی دیشوں میں اُگتا ہے اور اس پر بڑے بڑے پھل لگتے ہیں۔ اتیادی تو صاف ہو گا کہ وہ شہد کو وستو نہیں مانتا یا جانتا نہیں کیول کہیں سے اُس نے یہہ سُن رکھا ہے کہ شہد کوئی وستو ہوتی ہے۔ پرنتو اس کا سروپ جو اس نے ورنن کیا ہے وہ بناوٹی اور من گھڑت ہے۔ اسی پرکار انیک مت متانتر وادی یدیپی پرماتما کو ماننے کا دعوے کرتے ہیں۔ پرنتو جو جو پرماتما کے گن کرم اور سبھاؤ ورنن کرتے ہیں۔ اور جس پرکار کی کتھا کہانیاں اور خیالات اُنہوں نے اوپروکت پرشنوں کے سمادھان میں گھڑ رکھے ہیں وہ اس بات کی سپشٹ ساکشی ہیں۔ کہ اُنہوں نے پرماتما کا کیول نام ہی سُن رکھا ہے۔ ورنہ جس پرکار کا وہ پرماتما بتلاتے ہیں ویسا پرماتما تو کوئی ہی نہیں۔ اور نہ ہو ہی سکتا ہے۔ کیونکہ نہ بُدھی سویکار کرتی ہے۔ اور نہ اس پرکار کا پرماتما سرشٹی کا ادھشٹاتا اور نینتا سدھ ہو سکتا ہے۔ جیسے کوئی کہتا ہے کہ پرماتما کی صورت منش کے سدرش ہے وہ بڑا سندر ہے۔ آسمان پر تخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہے۔ فرشتے اُس کے سنمکھ ہاتھ باندھے ہر سمے کھڑے ہیں۔ وہ انہیں فرشتوں دوارہ منشوں کے سمپورن کرموں کا حساب رکھتا ہے۔ وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے وہ نیاو کرے یا انیاو اُس کے لئے سب کچھ جائز ہے۔ اسی پرکار کوئی کہتا ہے کہ وہ کشیر سمندر کے اندر سویا ہوا ہے اُس کی استری بھی ساتھ ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اُس کا بیٹا بھی ہے کوئی کہتا ہے کہ وہ جب چاہتا ہے منش آدی کا سروپ دھارن کر لیتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ آدمی گھوڑا۔ گدھا۔ اینٹ۔ پتھر اتیادی جو کچھ ہے وہی ہے۔ غرضیکہ جیسا جس کے جی میں آیا اور لکھ مارا۔ دنتو میر دُربل الپ بُدھی کی سامرتھ ہی کیا ہے کہ وہ سوئم پرماتما کی سہایتا بنا اُس کے یتھارتھ سروپ کو جان سکے۔ اس لئے پرماتما نے سرشٹی کے آرنبھ میں سمپورن پدارتھوں کا یتھارتھ گیان وید دوارا پرگٹ کیا جس کی سہایتا سے انیک مہرشیوں نے پورن یوگی ہو کر وید اُکت سادھنوں دوارہ اُس پرماتما کو ساکشات کیا۔ اور نیچر کے ہر ایک روپ اور ورشٹ کے اندر اُس کی شکتیوں کو کام کرتے ہوئے انوبھو کیا۔ انہیں مہرشیوں میں سے ایک مہرشی اُپروکت سمپورن پرشنوں کا یتھارتھ اُتر دیتے ہیں۔ رشی فرماتے ہیں کہ وہ پرماتما ادرشیہ اور اندریوں سے پرے ہے۔ جو وہ [illegible] پرکار سے ہی اُس کا ورنن کر سکتے ہیں۔ وہ ہاتھ میں پکڑ کر نہیں دکھایا جا سکتا۔ وہ گیان اندریوں سے بھی پرے ہے وہ ہاتھ پاؤں وغیرہ سے پکڑنے میں نہیں آتا۔ اُس کا کوئی کُل یا گوتر نہیں ہے۔ وہ نہ کالا ہے۔ نہ پیلا ہے۔ نہ لال ہے۔ اُس کا کوئی رنگ و روپ نہیں۔ آنکھ کان آدی جس کے نہیں جو نہ آنکھ سے دیکھتا اور کان سے سنتا ہے وہ ہاتھ پاؤں آدی کرم اندریوں سے رہت ہے وہ نتیہ ہے کسی ایک ستھان میں نہیں ہے کنتو سب پرکار کے پدارتھوں میں وہ ویاپک روپ سے ستھت اور سب کو اپنی سنتا سے ستھت رکھنے والا ہے۔ پرمانوؤں اور جیو آتما میں بھی ویاپک ہے۔ ارتھات وہ اتی سوکشم ہے اُس سے کوئی سوکشم نہیں۔ اُس میں کسی پرکار کی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ وہ ایک رس ہے۔ وہ اُتپن ہوئے سب وستوؤں کا نمت کارن ہے۔ اس پرکار کا وہ پرماتما ہے۔ اُس کو کون جان سکتے ہیں۔ اور کیسے؟ مہرشی فرماتے ہیں کہ اُس کو کیول دھیان شیل ودوان ہی جان سکتے ہیں وہ بہتیری وچار و دھیان سے آتما من کے سنیوگ سے ہی ساکشات گیان کرتے ہیں۔ اس لئے پیارے سجنوں یدی پرماتما کے یتھارتھ سروپ کو جان کر اُن کے درشن کرنے کی ابھلاشا رکھتے ہو تو انیہ آشرے تیاگ کر کیول برہم وادی وید و تیاگ رشیوں کی شرن لو۔

اوم شم

پورانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو! حصہ اوّل

بھوشیہ پُران کی پڑتال مصنفہ لالہ [illegible]

اس کتاب کی دیکھنے سے خوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ تعریف فضول ہے۔ قیمت بلا محصول ۲ رجسٹری۔ درخواستیں بنام منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر آنی چاہئیں۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ست دھرم پرچارک

مائی بھگوتی کی موت سے سبق

یہہ خبر اس وقت ہر ایک آریہ سماجک گھر تک پہونچ چکی ہے کہ مائی بھگوتی دیوی نے ۲۲ جولائی ۱۹۰۹ء کو ہریانہ نگر (ضلع ہوشیارپور) میں اپنے والدین کے گھر اس ناپائدار شریر کو تیاگ دیا۔ اس دیوی کی موت پر گو تمام آریہ سماجک پتروں نے افسوس کا اظہار کیا ہے اور حسب معمول کافذ کے کناروں کو سیاہ کر دیا ہے۔ لیکن ہمیں یہہ معلوم نہیں ہوا کہ آیا فی الحقیقت اس موت سے جو سبق حاصل کرنا چاہئے اُسے قبول کرنے کے لئے آریہ پبلک طیار ہے یا نہیں۔

مائی بھگوتی کے ایک غیر معمولی عورت ہونے میں تو ہرگز کوئی شبہہ ہی نہیں ہو سکتا۔ عالم جوانی میں جبکہ دیگر عورتوں کو کپڑوں اور گہنوں کی فکر دامنگیر محسوس ہوا کرتی ہے۔ اس نیک عورت کے اندر دہرم کی پیاس بھڑک رہی تھی اور دُنیاوی آسائشوں اور شہرت کو لات مار کر یہاں تک کہ ستمارک عزت کی بھی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نے زندگی کا مقصد تلاش کرنا شروع کر دیا تھا۔ اُس وقت بھارت ورش تو در کنار ساری دُنیا میں دہرم کے لحاظ سے ایک بہاں اندھکار پھیلا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ مت متانتروں کے تالابوں سے پیاس بجھتے ہوئے نہ دیکھکر مائی بھگوتی نے آخر کار ویدک شرتی کی شرن لی اور رشی دیانند سے اُپدیش حاصل کرکے اپنی بہنوں کو جہالت کے پردے سے نکالنے کا پرن دھارن کیا۔

جس خوبی سے مائی بھگوتی نے اپنی پرتگیا کا پالن کیا ہے اُس کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہیں کہ مائی جی کے مشن کے ساتھہ خاص پریم تھا۔ آریہ سماج لاہور کے ابتدائی زمانہ میں وہاں پر اُپدیش دینا۔ ہریانہ نگر میں ستری سماج قایم کرکے سینکڑوں ستریوں کو راہ راست پر لانا بالکہہ باہر سے گئی ہوئی لڑکیوں کو پڑھانا ہی ایسے کام ہیں جن کے لئے کہ مائی جی آریہ سماجک پُرشوں کو ہمیشہ کے لئے یاد رہیں گی۔ لیکن جو جو اعلی خیالات کہ مائی جی کے اندر کام کر رہے تھے اُنہیں سوائے اُن لوگوں کے کوئی بھی نہیں جان سکتا جن کی دلوں میں کہ ستری جاتی کے اُدھار سے بڑھ کر اسوقت اور کسی دہرم کی عزت نہیں ہے۔ اپنے اُن اُصلی خیالات میں سے ہی ایک خیال کو پورا کرنے کے لئے باوجود خاص دُنیاوی رُکاوٹوں کے مائی جی دو مرتبہ جالندھر میں قیام پذیر ہونے کی غرض سے آئیں۔ لیکن افسوس کہ اُن کی صحت اُس وقت بگڑ چکی تھی اور اسی لئے تھوڑے عرصہ کے قیام کے بعد اُنہیں واپس ہریانہ کو جانا پڑا۔ قبل اسکے کہ ہم اُس بڑی ضرورت کو بیان کریں جسے کہ مائی جی اپنی زندگی میں محسوس کرتی تھیں اور جس کا پورا ہونا کہ اُن کی موت کی وجہہ سے اور بھی زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔ ہم ستری شکشا کے حامیوں کی توجہہ کے لئے ... خصوصاً آریہ سماجک پُرشوں کے غور کے لئے مخصوصاً چند ایک سوالات پیش کرتے ہیں اور اُن سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان سوالات کے حل کرنیکی ضرور کوشش کریں۔

(۱) ہم جانتے ہیں کہ مائی بھگوتی جی میں اپنی بہنوں کی توجہہ کھینچنے کی خاص لیاقت موجود تھی۔ اُنکا طرز بیان علاوہ عام فہم ہونے کے ستریوں کی کمزوریوں اور طاقتوں کو سمجھکر کام کرنے والا معلوم ہوتا تھا۔ بتلاؤ ہمیں اُن کے مرنے کے بعد ایک بھی عورت ایسی موجود نہیں ہے جو عورتوں کی توجہہ اپنی طرف کھینچ سکے۔ اس پر ہمارا سوال یہہ ہے کہ مرد امید رکھہ سکتے ہیں کہ وے عورتوں میں خاطر خواہ کام کر سکیں گے۔ ہمارا یقین ہے کہ لایق سے لایق مرد اُپدیشک وہ اثر نہیں ڈال سکتا جو کہ معمولی لیاقت والی عورت اپنی بہنوں پر ڈال سکتی ہے۔ پھر آپ کی آواز واقعی طور پر عورتوں تک کس ذریعہ سے پہونچ سکے گی۔

(۲) مائی بھگوتی جیسی پُر جوشی اور ہمت ور عورت سے جب اُن کی زندگی میں آپ کوئی کام نہ لے سکے تو آپ پر کیونکر بھروسہ کیا جاوے کہ آپ اب دوسری عورتوں کو طیار کرکے اُن سے کام لے سکیں گے۔

(۳) ہمیں معلوم ہے کہ مائی بھگوتی جی دہرم کے سدّھانتوں کو بڑی عمدگی سے سمجھتی تھیں۔ اور اپنے دیش کی ستریوں کی ضرورتوں سے بخوبی واقف تھیں لیکن افسوس کہ اُنہیں کتابوں کے بنانے کے معمولی قاعدے معلوم نہ تھے۔ آپ لوگوں میں سے جو ستری شکشا کے حامی تھے اُنہوں نے خود تو کتابیں بنائیں لیکن کبھی بھی یہہ خیال نہ کیا۔ کہ مرد ہزار کوشش کریں عورتوں کی ضروریات سے ناواقف ہونے کے باعث ایسے فقرے ہرگز استعمال نہیں کر سکتے جو کہ عورتوں کی طبیعتوں کو کھینچ سکیں۔ اگر مائی بھگوتی کو خاص ہدائتیں دیکر کتابیں بنواتے تو نہایت ہی مفید ہوتیں۔ لیکن یہہ سب تب ہو سکتا جبکہ نشکام کرم کرنے کا جذبہ آپکے اندر قایم رہتا۔ اب پھر سوال ہے کہ کیا آیندہ کے لئے آپ ستریوں کے لئے جو تصانیف کرنا چاہتے ہو اُن میں ستریوں سے مدد لینے کے لئے طیار ہو گے۔ ہمیں یقین ہے کہ شہرت پسندی کی دُھن آپ کو کبھی بھی ایسا کرنے کے لئے اجازت نہ دے گی۔

ان کے علاوہ ہم اور بہت سے سوالات آپ سے کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں ابھی تک ایک بڑی بھاری ضرورت جتلانی ہے جس کے بغیر کہ اس وقت ستری

CC0, Gurukul Kangri Collection, Harid

...کی کشتی واقعی بھنور میں پڑ رہی ہے - ہمارے
...جانتے ہیں کہ اسوقت سمتری شکشا کے راستو
...کی ہماری رکاوٹ اچھی اودیاپکاؤں کا
...ہماری رائے میں خواہ کیسے ہی بزرگ
...ہی نیک چلن مرد ادھیاپک کیوں نہ ہیں
...سمتری ادھیاپکاؤں کا وہ ستری شکشا کو
...ذرا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے اور تجربہ
...ہی بتلا دیا ہے کہ جبتک ادھیاپکائیں نہ
...کی تب تک محض بوڑھے پنڈتوں کو بھر تی
...ہی کنیا پاٹھ شالا نہیں چل سکتی - ہمارے
...برابر یہ بیسیوں ایک دو نہیں درخواستیں ادھیاپکاؤں
...کے لیے آجاتی ہیں - وحشن موجود ہے - انتظام
...ہو رہا ہے لیکن ادھیاپکا کا ابھاؤ گمبھیر کاری
...ہو رہا ہے - ادھیاپکاؤں کی ضرورت کی پکار
...بابت ہی نہیں سنائی دیتی بلکہ پنجاب
...اترپردیش - سندھ - بلوچستان - راجپوتانہ وغیرہ
...ہر ایک جگہ سے ہی پکار سنائی دے رہی ہے -
...دقت کو دور کرنے کے لیے ہم وقتاً فوقتاً
...پبلک کی توجہ کھینچتے رہے ہیں - کنیا مہا ودیالیہ ... رام ... وغیرہ سبھی
...کا ابتدا ہی کہ اس ضرورت کو پورا کر لوگوں میں
لیکن افسوس کہ اس نے بھی اپنی آٹھ سالہ ... کہ جو عجیب
...کوئی نمایاں کام نہ دکھایا - لیکن دکھاتا ... سے معزز اور
...کو کافی مالی مدد ہی نہ دی گئی جب بھی - اور
...ہوا رہتا ہے کہ یہ وقت کیونکہ ... رام جی کی طرح
...اس دقت کو دور کرنے کا خیال ... اور اس کے
...سے زیادہ تھا - تقریباً ... جس کا نتیجہ یہ
...ہوا کہ آریہ پبلک سے ... بنستی میاں سے
...اپیل کی تھی کہ اگر ... وہیوا
...ماہوار کا وظیفہ دیا جاوے تو ... کے لوگ یہ
...ان کو ادھیاپکا کے کام کے لیے ... تیار ... ممبروں
...اپیل بہرے کانوں پر پڑی ... بہت کم دوست
...کی طرف توجہ نہ کی - اس کے ... جلسے بھی بند رہے
...راگ کو ان کانوں میں ... ہوتے ہیں ہم منتری

لیکن ع نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا
ہے - آخر کار ۳۰ رجون ۱۹۰۹ء کے ست دھرم پرچارک
میں ہم نے سکرٹری کنیا مہاودیالہ کی تحریر پر ریویو
لکھتے ہوئے پھر دس بدھواؤں کے لیے بحساب
صہ روپیہ ماہوار فی ودھوا وظیفہ جات کے لیے
اپیل کی تھی - ہمارا خیال ہے کہ اگر مستقل فنڈ کیلیے
اپیل کی گئی - تو اسقدر روپیہ کی ضرورت ہوگی
کہ اُس کا لوگوں کے لیے پورا کرنا مشکل ہو جاویگا
اس لیے ہر ایک وظیفہ ایک ودھوا کو چار برسوں
کے لیے دیا جاوے جس کے لیے ... روپیہ
نقد کافی ہوں گے - اس قسم ... ہم ... کریں گے
کے لیے ۲۴۰۰ ... ویدپرچارنی سبھا نارووال کا ... جوکہ بڑی
... کامیابی سے ہوا - پنڈت ہیمراج و پنڈت ... رام
... و پنڈت دسنشد تیرتھ جی کے متواتر ویاکھیان ہوکر
حاضری ۴۰۰ تک ہوتی رہی - وید پرچار وغیرہ فنڈ
کے لیے کچھ چندہ بھی ہوا - نارووال کے نوجوان آریہ
بھائیوں کا پُرشارتھ قابل تعریف ہے ✤

پسرور - بتاریخ ۱۶ جولائی پنڈت ہیمراج جی
اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پسرور پہونچے
اور اُسی دن شام کے ۵ بجے سے ۷ بجے تک سماج کے
بھائیوں نے بڑی دھوم دھام سے نگر کیرتن کیا اور
پنڈت جی نے دھرم وشے پر ۲۰۰ کی حاضری میں ایک
موثر لیکچر دیا ✤

سرینگر کشمیر - شریمان پنڈت دولت رام جی اپدیشک
شیرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۳ جیٹھ
سے ... تک سرینگر میں ویدک دھرم کا پرچار کیا -
ہر دوسرے دن اپدیش ہوتا رہا - سماج کے اتساہی
بھائیوں نے حضوری باغ میں ویاکھیان کا پربندھ
کیا تھا - ... ۱۰۰ تک شروتاگن اوپستھت ہوتے
رہے - انہیں ایام میں پنڈت گوپی ناتھ نے بھی دو
لیکچر دئے جن میں سوامی دیانند اور آریہ سماجیوں کو
خوب پیٹ بھر کر گالیاں دیں - سمجھدار اور پڑھے
لکھے لوگوں نے سخت نفرت ظاہر کی - پنڈت دولت رام

کی ضرورت ہو تو ہمارا اُنکے ساتھ ہی اتفاق ہوگا -
پیارے آریہ پرشو! اُمی ہیگولی کو اب آپ کی
کسی یادگار سے مطلب نہیں ہے - اُنہوں نے اپنا کام
ختم کیا - اور چلدیں - لیکن چونکہ اُتم مہاتما اُسیوقت
پیدا ہوا کرتے ہیں جبکہ کسی اُتم پُرش سے ویوگ ہو -
اور اس وقت آپ لوگ اپنی ضرورتوں کو محسوس
کر رہے ہیں - اس لیے آئندہ زمانہ میں لائق سنتان
ثابت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آپ بھگنی ... پیارا لال
ودھوا سبھا ایک فنڈ ... لالہ ... لال جی
منتری - لالہ نرسنگھ داس جی اپ منتری - لالہ
دھنپت رائے جی لپنسکا دھیکش - لالہ کرتا رام جی منیجر
آریہ پتری پاٹھشالا - لالہ گوکل چند جی لالہ چارو
لال جی - لالہ نرسنگھ داس بھنڈاری پنڈت شمبھو دیال
جی - پنڈت گھنیا لال جی - لالہ گوپی ناتھ جی ممبران
انترنگ سبھا مقرر ہوئے ✤

(۳) آریہ سماج کرنال کے پستکالیہ کے لیے سنسکرت
کتب خریدنے کے واسطے ایک مہاشے نے ۲۵ صہ نقد
گپت دان دیا ہے - سماج فنڈ سے مبلغ ۲۵ صہ ملا کر
پستکالیہ کے لیے مبلغ صہ کی پراچین سنسکرت
کتب خریدی جاویں گی - اس اضافہ کے بعد سماج
ہذا کی لائبریری میں چار سو روپیہ کے قریب کتب
ہو جاویں گی ✤

(۴) آریہ پتری پاٹھشالا کرنال کی سہایتا کیلیے
گذشتہ ماہ میں صاحبان ذیل نے دان دیا ہے -
سماج ہذا کی طرف سے انکا دھنیواد کیا جاتا ہے -

برقم	چندہ دہندگان
[illegible]	لالہ رام چند ساہوکار تھانیسر بموقعہ شادی ...
	رائے سیتا رام صاحب اسسٹنٹ انجنیر
[illegible]	کرنال بموقعہ ملاحظہ پاٹھشالا ...
[illegible]	منشی بوٹا رام سابق مدرس کول ضلع کرنال
[illegible]	لالہ پربھو دیال نائب تحصیلدار - گوہانہ
[illegible]	- لالہ ... سنگھ مہاجن کرنال بموقعہ شادی ... خود
[illegible]	... پنڈت گھنیا لال بموقعہ شادی ... خود

...Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے۔ ہم بھی لالہ منشی رام جی سے بالکل متفق الرائے ہیں کہ اس موقعہ پر آریہ لوگوں کو خاموش نہیں رہنا چاہئے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم شناری قوم تک ویدک دھرم کی خوشخبری پہونچائیں اور یہ ظاہر کریں کہ ہندو دھرم کے جور و ظلم سے جان بلب حبشی قوم کو دھرم روپی امرت پلانے کے لئے آریہ سماج ہر وقت طیار ہے۔!! ... معصر کو خوشخبری دیتے ہیں کہ شرمتی آریہ ... اس اہم کام کو اپنے

یہ خبر اس وقت ہر ایک آریہ سماجک گھر تک پہونچ چکی ہے کہ مائی بھگوتی دیوی نے ۲۲ جولائی ۱۹۰۹ء کو ہریانہ نگر (ضلع ہوشیارپور) میں اپنے والدین کے گھر اس ہونہار شریر کو تیاگ دیا۔ اس دیوی کی موت پر گو عموماً آریہ سماجک پتروں نے افسوس کا اظہار کیا ہے اور حسب معمول کاغذ کے کناروں کو سیاہ کیا ہے۔ لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہوا کہ آیا فی الحقیقت اس موت سے جو سبق حاصل کرنا چاہئے اُسے قبول کرنے کے لئے آریہ پبلک طیار ہے یا نہیں۔

مائی بھگوتی کے ایک غیر معمولی عورت ہونے میں تو ہرگز کوئی شبہہ ہی نہیں ہو سکتا۔ عالم جوانی میں جبکہ دیگر عورتوں کو کپڑوں اور گہنوں کی ضرورت محسوس ہوا کرتی ہے۔ اس نیک عورت کے اندر دھرم کی پیاس بھڑک رہی تھی اور دُنیاوی آسائشوں اور شہرت کو لات مار کر یہاں تک کہ ستار کی عزت کی بھی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نے زندگی کا مقصد تلاش کرنا شروع کر دیا تھا۔ اُس وقت بھارت ورش تو درکنار ساری دُنیا میں دھرم کے لحاظ سے ایک بھیانک اندھکار پھیلا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ مت متانتروں کے تالابوں سے پیاس بجھتے ہوئے نہ دیکھکر مائی بھگوتی نے آخرکار ویدک شرتی کی شرن لی اور مہرشی دیانند سے اُپدیش حاصل کرکے اپنی بہنوں کو جہالت کے پردہ سے

ہیں۔ کم از کم ایک صفحہ ہر ہفتہ سوانح عمری کے لئے رہنا چاہئے۔ اور باریک ٹائپ میں چھپائی ہونی چاہئے تاکہ مضمون زیادہ آسکے۔ آج کل جس ٹائپ میں پترکا چھپتا ہے وہ خوبصورت تو ہے پر موٹا بہت ہے جس سے مضمون کم نکل سکتا ہے۔ اس لئے ہم پترکا کے کارکنوں کی توجہ اس کمی کو پورا کرنے کی طرف کھینچتے ہیں۔

انیسویں صدی میں ... سے ... طلبہ

... جی ... لوگوں کے کوئی ہی نہیں جاتے ... ہیں کہ ستری جاتی کے اُدھار سے بڑھ کر ... ایسے کوئی اور کسی دھرم کی عزت نہیں ہے۔ اپنے اُن ... خیالات میں سے ہی ایک خیال کو پورا کرنے کے لئے ...

جیسے درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے ویسے ہی منتر ...

باوجود خاص دُنیاوی رکاوٹوں کے مائی جی دو مرتبہ جلندھر میں قیام پذیر ہونے کی غرض سے آئیں۔ لیکن افسوس کہ اُن کی صحت اُس وقت بگڑ چکی تھی اور اسی لئے تھوڑے عرصہ کے قیام کے بعد اُنہیں واپس ہریانہ کو جانا پڑا۔ قبل اسکے کہ ہم اُس بڑی ضرورت کو بیان کریں جسے کہ مائی جی اپنی زندگی میں محسوس کرتی تھیں اور جس کا پورا ہونا کہ اُن کی موت کی وجہہ سے اور بھی زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔ ہم ستری شکشا کے حامیوں کی توجہ کے لئے ... آریہ سماجک پتروں کے غور کے لئے منصوبہ ... ایک سوالات پیش کرتے ہیں اور اُن سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان سوالات کے حل کرنیکی ضرور کوشش کریں۔

(۱) ہم جانتے ہیں کہ مائی بھگوتی جی میں اپنی بہنوں کی توجہ کھینچنے کی خاص لیاقت موجود تھی۔ اُنکا طرز بیان علاوہ عام فہم ہونے کے ستریوں کی کمزوریوں اور طاقتوں کو سمجھکر کام کرنے والا معلوم ہوتا تھا۔ پنجاب میں اُن کے مرنے کے بعد ایک بھی

یہ مستانہ بازی کا اتنا دور دورہ کیا ہو سکتا ہے۔ تبھی تو عام طور پر لوگوں کی رُچی شدھ آچار لوہار سے ہٹتی جاتی ہے۔ آریہ بھائیو! ایسے سمے میں کیا آپ کا کرتویہ نہیں ہے کہ ویدوکت ستیہ کرموں کا پالن کرتے ہوئے اس اتینت گھِرنِت اور ناپاک پرواہ کے روکنے کا آپ پرچار تہیہ کریں؟ پرماتما آپ کو بل دیں۔

لوکل

(۱) ۳۰ جولائی کے ہفتہ وار جلسہ میں بھجنوں کے پشچات شریمان لالہ منشی رام جی نے ایشور پرارتھنا کرائی اور ایک مختصر اُپدیش دیا جس کا اثر شروتاگنوں پر بہت اُتم ہوا۔ اُپدیش سماپتی پر پردھان مہاشہ کی درخواست پر لالہ منشی رام جی نے مائی بھگوتی جی کی مرتیو پر سماج کی طرف سے اظہار افسوس کیا پھر شانتی پاٹھ ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔

کنیا ... ۲۸ جولائی سے دو آیہ ناتی سکول میں تعطیلیں ہو رہی ہیں۔ ۱۱ ستمبر کو سکول پھر کھلے گا۔

ناواقفیت کو تمام سکول کے طلبا کا سکول بلڈنگ میں ... کرتے خاص جلسہ ہوا جس میں لالہ دیوراج جی اور اگر مائی بھگم جی نے اُپدیش دئے۔ اور ... چیت رام تو نہایت ... کہ امتحان انٹرینس میں اپنے سکول میں ... ہو سکتا جبکہ ... کمیٹی کی طرف سے ایک تمغہ عطا ... اندر قایم ر... اس کا ... پہنچنے خلق خدا و پاکل ... کے لئے آپ ... بورڈ بنا باندھکر ضلع جلندھر ... ہو اُن میں ... روانہ ہوگئی۔ اب آنے جانے میں ہمیں یقین ہے ... بندش نہیں رہی۔ ... باس کا ... کبھی بھی ایسا ... پڑ گیا ہے ... ناڈہ میں ... ان کے علاوہ ... ایشور ... کر سکتے ہیں ... ضرورت جتلا ...

CC0, Gurukul Kangri Collection

آریہ سماجک خبریں

(۱) شریمان پنڈت پورنانند جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۳ جولائی کو آریہ سماج پالم پور کے ہفتہ وار جلسہ میں پراتھنا کے بعد ایک منوہر اپدیش ایشور بھکتی پر ایک عالمانہ ویاکھیان دیا۔ ۱۲ اور ۲۳ جولائی کو سکرٹری سماج ہذا کے لڑکوں کا ان پراسن اور یگیوپویت سنسکار کرایا۔ انہوں نے عمدہ رقم دان دیا۔ اسی دن شام کو وید اور آریہ سماج پر پنڈت جی کا ویاکھیان ہوا۔ اثر اچھا ہوا۔

(۲) خانقاہ ڈوگراں کے آریہ بھائیوں نے ۲۲ جولائی کو قریباً چالیس روپیہ کی جاگری سے ایک بھاری ہون کیا اسی دن پورانکوں نے بھی چنڈی پاٹھ علیحدہ ہون کیا۔ اور سکھ بھائیوں نے شبد کیرتن کیا اور کڑاہ پرشاد بانٹا۔ غربا کو بھوجن تقسیم کیا گیا۔

(۳) آخرکار آتشی میاں جن کی پول لالہ بیلی رام بی۔ اے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں کھولی تھی ٹانک وغیرہ سے ہوتے ہوئے بنوں بھی جا پہونچے اور اُن لوگوں میں اپنی کرامات کی گپیں ہانکنا شروع کیا۔ کہ جو صاحب ہیں عقل کے دخل کو پاپ سمجھتے ہیں۔ ہمارے معزز اور پرچارک آریہ بھائی لالہ سکھا رام صاحب بی۔ اے وکیل نے اپنے چھوٹے بھائی لالہ بیلی رام جی کی طرح آتشی میاں کی پوری پوری خبر لی اور اس کے ہتھکنڈوں سے پبلک کو آگاہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بہت سے معزز لوگ بھی آتشی میاں سے ناراض ہوگئے۔

(۴) ڈنڈوت۔ آریہ سماج ڈنڈوت کے یوگیہ پردھان لالہ چوکھانند جی وکئی دیگر پُرشارتھی ممبروں کے چلے جانے کے کارن سماج کی حالت بہت کمزور ہے تین چار ہفتوں تک سنتا ہے کہ جلسے بھی بند رہے ۲۳ جولائی [illegible] جلسے ہوتے ہیں ہم منتری

آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں نویدن کرتے ہیں کہ وہ شیگھر ہی کسی یوگیہ اپدیشک کو بھیجکر سماج کی حالت کو سدھار دیں۔

(۵) پنڈت ہرنام سنگھ جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۴ جولائی کو جاکلی ضلع سیالکوٹ میں ایک سو سے زیادہ حاضری میں یہ بھید بھاو پر ایک موثر لیکچر دیا جس کا اثر لوگوں پر بہت اچھا ہوا۔ ویاکھیان کا پربندھ لالہ جیون مل صاحب بھاٹیہ اور لالہ نند لال صاحب اسٹیشن ماسٹر چرچ مشن سکول پشاور نے کیا تھا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے پرشارتھی بھائی جلد جاکلی میں سماج قایم کرنیکا یتن کریں گے۔

(۶) نارووال۔ وید پرچارنی سبھا نارووال کا جلسہ کامیابی سے ہوا۔ پنڈت ہیمراج و پنڈت ہرنام سنگھ و پنڈت دشنو متر جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے حاضری ۴۰۰ تک ہوتی رہی۔ وید پرچار وغیرہ فنڈ کے لئے کچھ چندہ بھی ہوا۔ نارووال کے نوجوان آریہ بھائیوں کا پرشارتھ قابل تعریف ہے۔

پسرور۔ بتاریخ ۱۰ جولائی پنڈت ہیمراج جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پسرور پہونچے اور اسی دن شام کے ۵ بجے سے ۷ بجے تک سماجک بھائیوں نے بڑی دھوم دھام سے نگر کیرتن کیا اور پنڈت جی نے دھرم وشے پر ۲۰۰ کی حاضری میں ایک موثر لیکچر دیا۔

سرینگر کشمیر۔ شریمان پنڈت دولت رام جی اُپدیشک منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ۲۳ جیٹھ سے ۱۰ اساڑھ تک سرینگر میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ ہر دوسرے دن اُپدیش ہوتا رہا۔ سماج کے اتساہی بھائیوں نے حضوری باغ میں ویاکھیانوں کا پربندھ کیا تھا۔ ۲۰۰ تک شروتاگن اپستھت ہوتے رہے۔ انہیں ایام میں پنڈت گوپی ناتھ نے بھی دو لیکچر دئے جن میں سوامی دیانند اور آریہ سماجیوں کو خوب پیٹ بھر کر گالیاں دیں سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگوں نے سخت نفرت ظاہر کی۔ پنڈت دولت رام جی کے اُپدیشوں سے سب پرسن رہے اور بڑی بات دودوان کشمیری پنڈت۔ پنڈت جی کی پرسنسا کرتے سُنے گئے۔ سماج کی ہفتہ وار چلتی ہے۔

ویدوکت سنسکار بتاریخ ۱۰ جولائی لالہ دیا چند سبھاسد آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کے پتر کا جات کرن اور نام کرن سنسکار ہوا لالہ صاحب نے ۵ روپیہ دان دیا۔

کرنال انتخاب اودھکاریان آریہ سماج کرنال برائے سال حال۔ لالہ بھیو رام جی پردھان۔ منشی پیارا لال جی اُپ پردھان وکیل۔ لالہ بنواری لال جی منتری۔ لالہ نرسنگھ داس جی اُپ منتری۔ لالہ دھنپت رائے جی پستکادھیکش۔ لالہ کرتا رام جی منیجر آریہ پتری پاٹھ شالا۔ لالہ گوکل چند جی لالہ جاری لال جی۔ لالہ نرسنگھ داس خزانچی۔ پنڈت شمبھو دیال جی۔ پنڈت کنہیا لال جی۔ لالہ گوپی ناتھ جی ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے۔

(۳) آریہ سماج کرنال کے پستکالیہ کے لئے سنسکرت کتب خریدنے کے واسطے ایک بھائی نے ۲۵ روپیہ نقد گپت دان دیا ہے۔ سماج خزانچی سے مبلغ ۲۵ روپیہ ملاکر پستکالیہ کے لئے مبلغ ۵۰ کی پراچین سنسکرت کتب خریدی جاویں گی۔ اس ایزادی کے بعد سماج ہذا کی لائبریری میں چار سو روپیہ کے قریب کتب ہو جاویں گی۔

(۴) آریہ پتری پاٹھ شالا کرنال کی سہایتا کیلئے گذشتہ ماہ میں صاحبان ذیل نے دان دیا ہے۔ سماج ہذا کی طرف سے انکا دھنیاواد کیا جاتا ہے۔

برقم	چندہ دہندگان
[illegible]	لالہ رام چند ساہوکار تھانیسر بموقعہ شادی محمود
	رائے سیتا رام صاحب اسسٹنٹ انجنیر
[illegible]	کرنال بموقعہ ملاحظہ پاٹھ شالا
[illegible]	منشی بوٹا رام سابق مدرس کول ضلع کرنال
[illegible]	لالہ پربھو دیال نائب تحصیلدار۔ گوہانہ
[illegible]	لالہ جیو سنگھ صاحب کرنال بموقعہ شادی پسر خود
[illegible]	سمدھی پنڈت کنہیا لال بموقعہ شادی پسر خود

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تازہ خبریں اور رائیں

جناب صاحب بہادر جوڈیشل و جنرل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مشتہر فرماتے ہیں۔ کہ حکام سلطنت۔ روم نے اہل شیعہ اور لاشوں کے ہندوستان سے عراق (میسو پوٹیمیا) میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہہ ممانعت صرف اُن کے لئے ہے جنکی آمد فارس کے بندرگاہوں سے ہو جو خلیج فارس میں ہیں اور جن میں محمرا بھی شامل ہے ❖

بمبئی میں کسی فتنہ پرداز نے نوٹس چھپا کئے ہیں جن پر یہہ لکھا ہے کہ "ہم آ رہے ہیں اور ہم ٹوپی والوں (یوروپین) کو قتل کریں گے"! یہہ سکول کے لڑکوں کی حرکت خیال کی گئی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحب اس معاملہ کی تحقیقات کر رہے ہیں اُن کا شک دہولیا سکول کے بعض لڑکوں پر ہے۔ اُسی سکول کے اُستاد بھی سپرنٹنڈنٹ صاحب کو تحقیقات میں مدد دے رہے ہیں ❖

(۲) آسٹریلیا میں پھر یہہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ وکٹوریا کے سکولوں میں مذہبی تعلیم جاری کیجاوے۔

(۳) گذشتہ ماہ میں ۲۴ لیڈیوں نے بالٹی مور کے ارجنٹری بہاو دیالہ سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔

(۴) اخبار گر رکھی بمبئی کے پروپرائٹر کو ایک سال قید کا ڈنڈ ملا۔

(۵) اضلاع جلندہر اور ہوشیارپور طاعون ملعون سے بالکل پاک صاف ہو گئے۔ سب پلیگ کیمپ توڑ دئے گئے ہیں۔ لوگ خوشیاں منا رہے ہیں۔

(۶) لائل پور میں ہیضہ شریف نے ... خیمے گاڑ رکھے ہیں۔ اور اپنا کام زور شور سے کر رہے ہیں۔ آبادی کا ⅓ حصہ شہر چھوڑ گیا ہے۔

(۷) پنڈت شیو چرن لال صاحب سکنہ کالپی ضلع جالون کو جبر و مقابلہ کا ایک سنسکرت زبان میں لکھا ہوا قلمی نسخہ دستیاب ہوا ہے جس کو وہ چھپوانا چاہتے ہیں۔ سنسکرت ودیا کے پریمیوں کا فرض ہے کہ اُن کی سہایتا کریں ❖

(۸) ایک نئی کل ایجاد ہوئی ہے جس سے ایک گھنٹہ میں ہزار حروف کمپوز ہو سکتے ہیں۔ اور عجیب بات ہوئی ❖

(۹) افسوس کہ انگلستان کے ایک ہوشمند ڈاکٹر رچرڈ کانگریو کا ۵ر جولائی کو دیہانت ہو گیا۔ یہہ مہاشے ہندوستان کے بڑے خیر خواہ تھے ❖

(۱۰) خوشی کی بات ہے کہ مسٹر جسٹس چیٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب کونسل متعلقہ سول اپیل بل کے ایزادی ممبر بنائے جائیں گے۔ یہہ تقرری بلاشبہہ تسلی بخش ہے ❖

(۱۱) پنجاب کے کالج موسم گرما کی تعطیلوں کے باعث یکم اگست سے بند ہو گئے ❖

(۱۲) ایک اعلےٰ خاندان کے نوجوان کھتری نے جسکی عمر ۲۰ برس کی تھی اور ریلوے دفتر لاہور میں ملازم تھا ۲۸ر جولائی کی رات کو زہر کھا کر خودکشی کی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ❖

(۱۳) بابو ہرچندر کمار صاحب ... پرنسپل کوچ بہار کالج آئندہ اور نیشنل کانگریس میں جس کا اجلاس اٹلی میں ہو گا شامل ہوں گے۔

(۱۴) لکھنؤ کے چند محمدیوں نے گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کو ایک اس مضمون کی درخواست دی ہے کہ آئندہ کانگریس کا اجلاس لکھنؤ میں ہونے کی اجازت نہ دی جاوے گورنمنٹ کی خیر خواہی جتلانے کا یہہ بھی انوکھا ڈھنگ ہے۔

(۱۵) خوشی کی بات ہے کہ لالہ سندر داس صاحب ایم۔اے سابق ہیڈ ماسٹر ہوشیارپور رائے بہادر بابو چندر لال متر کے وفات پانے پر پنجاب یونیورسٹی کے سب رجسٹرار مقرر ہوئے ہیں۔ آپ بڑے یوگیہ اور اعلیٰ کیرکٹر کے آدمی ہیں۔ ایسے اعلےٰ عہدوں پر دہرماتما پرش ہی شوبہا دیتے ہیں ❖

(۱۶) اس سال ۳۰ ہندوستانیوں نے بیرسٹری کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ مقدمہ بازوں کو مبارک ہو ❖

(۱۷) ٹرانسوال اور انگلینڈ کے اپنی بگڑی ہوئی اب کوئی سمبہاوتا نہیں ہے۔ کیونکہ پریسیڈنٹ کروگر نے اُس اصول کو سویکار کر لیا ہے۔ جس کیلئے انگلینڈ آمادہ جنگ ہوا تہا۔ نٹال پارلیمنٹ نے ایک ریزولیوشن دوارہ امپیریل پالیسی کو منظور کر لیا ہے اور جنوبی افریقہ میں تمام یوروپین کو یکساں حقوق دینے قبول کر لئے ہیں۔

(۱۸) ویجیٹیرین ازم کا مشہور ہیرچارک رسالہ رہتا جو کچھہ عرصہ سے بند ہو گیا تہا ماسٹر درگا پرشاد جی کے ادیوگ سے پھر نکلنے لگا ہے۔ یہہ مفید رسالہ ہر ماہ کی پندرہویں تاریخ کو نکلا کرے گا۔ سالانہ قیمت صرف ۱ر ہے۔ ویجیٹیرین ازم کے حامیوں کا فرض ہے کہ اس کی اشاعت میں تن من اور دہن سے پریتن کریں ❖

(۱۹) برہما میں جس عورت کو شریر النفس گوروں نے بے عزت کیا تہا۔ اُس کی نسبت جو شہادتیں گذری ہیں اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ عزت دار اور نیک چلن تہی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ملزموں کو معقول ڈنڈ ملے گا

(۱) گورنمنٹ ہند کی منظوری سے راجا امر سنگھ افواج کشمیر کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے ہیں وہ بدستور راج کونسل کے وائس پریسیڈنٹ رہینگے اور فارن اور ملٹری ڈیپارٹمنٹ کے منتظمہ ممبر ہوں گے۔

(۲) بمبئی اور پونا کا طاعون ملعون نے تا حال پیچہا نہیں چھوڑا۔ پونا میں واردات کی تعداد پہر بڑھ رہی ہے۔ ۲۷ر جولائی کو بمبئی میں ۱۰ نئی واردات ہوئیں۔ اور ۷ اموات۔ شہر پونا میں ۱۵ واردات اور ۱۴ اموات۔ چھاؤنی پونا میں ۴۳ واردات اور ۲۵ اموات۔ ضلع میں ۴۳ واردات اور ۱۹ اموات۔ حوالی شہر میں ۴ واردات اور ۳ اموات۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Hari

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی راؤں کا ذمہ دار نہیں ہے۔

آریہ دھرم کے مارگ میں کٹھنائی

جناب ایڈیٹر جی۔ نمستے۔ آپ کے ناظرین سے مخفی نہیں کہ گذشتہ سال سے میرے پیارے بھائی مہتہ جھنڈا رام جی عرائض نویس نے پرنامی مت کی قلعی کھولنے کی خدمت اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔ اس کام کو انہوں نے بڑی عمدگی اور خوش اسلوبی سے نبھایا ہے کہ ست دھرم کے متلاشیوں کو اُسکا مشکور رہنا چاہئے۔ مہتہ جھنڈا رام جی کو اس خدمت کے ادا کرنے میں جن کلفتوں اور صعوبتوں کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ اُن میں سے چند ہدیہ ناظرین کرکے میں ظاہر کرونگا۔ کہ ویدک مت کے گرہن کرنے والوں اور راستی کا بھانڈا پھوڑنے والوں کو ابھی کسقدر مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔ مگر ست دھرم پر وشواس ان سب مشکلات کو ہلکا کر دیتا ہے۔ (۱) مہتہ جھنڈا رام کے آباو اجداد و کل لواحقین پرنامی مت کے معتقد ہیں اس لئے جب سے انہوں نے پرنامی مت کی قلعی کھولنی شروع کی ہے وہ سب کے سب اُن کے دشمن بن گئے ہیں۔ اور جب وہ اپنے وطن کوٹ کمالیہ میں جاتے ہیں اُن کے ساتھ ذرا بھی الفت نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ جب والد بزرگوار صاحب کے سامنے وہ مؤدبانہ سجدہ کرتا ہے وہ اپنا منہ پھیر لیتا ہے۔ (۲) ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ مہتہ صاحب کے حقیقی بھتیجے کی شادی ہوئی لیکن بڑے بھائی نے اُسکو شادی پر دعوت بھی نہ کی۔ کیونکہ اُن کی رائے میں وہ مرتد ہو چکا ہے۔ (۳) چونکہ مہتہ صاحب لائل پور عرائض نویسی کا کام کرتے ہیں۔ اس لئے اُن کی استری جب کبھی وطن شریف میں جاتی ہے تو جھنڈا رام کے والد صاحب اُس کو مکان میں رہنے کی اجازت نہیں دیتے۔ بلکہ بیچاری کو کرایہ پر جا کر رہائش کرنی پڑتی ہے۔ گویا وہ اپنے زعم میں مہتہ جھنڈا رام کو جائیداد وغیرہ سے عاق کرنا چاہتے ہیں۔ (۴) اسطرح مہتہ صاحب کے برخلاف اسقدر منصوبے باندھے جاتے ہیں اور پرنامی مندروں میں یہہ دعائیں مانگی جاتی ہیں کہ جن کا یہاں ذکر کرنا مناسب نہیں۔ ویدک مت کے اولمبیو! آریہ برادری نہ ہونے کے کارن ایسی ایسی سینکڑوں تکالیف آپ کو سہنی پڑینگی۔ سناتنی برادری کی طرف سے اسقدر سمر تو مخالفت اور آپ کی طرف سے اسقدر لاپرواہی۔ ایشور ہی سہارا کرے تو کرے۔ پرنامی مت کی کل جمع سروپ ادھیک آج تک نہیں چھاپی گئی اور نہ ہی پرنامی مت کے پیرو کسی غیر مت والوں کو یہہ کتب دکھلاتے ہیں۔ مہتہ جھنڈا رام جی نے جو اُن کی گپت لیلا کا پرکاش کیا ہے۔ آریہ سماج کی بڑی بھاری خدمت کی ہے۔ اس لئے میری رائے میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ایک خاص ریزولیوشن کے ذریعہ مہتہ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ اور آریہ برادری کے کارکنوں کو مہتہ صاحب سے خط و کتابت کرکے اُن کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے +

راقم (ایک کمالیہ نواسی)

اخبار ست دھرم پرچارک

اگر دنیا کے کل اخبارات اور رسالوں وغیرہ کی سال بھر کی تمام کاپیاں یکے بعد دیگرے کرۂ ارض پر بچھائی جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے گرد ایک خاصی کاغذی پٹی بندھ جائے اور اگر کچھ خالی رہجائے تو وہ شاید صرف اس قدر ہو کہ جتنی کمسنوں کے تسموں کے لئے کفایت کرے لیکن اگر آپ ان میں سے ایک ایک کو اٹھا کر اس کی مندرجات کو مطالعہ کر سکیں تو آپ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان میں سے بہت سوں کو مایوسی کے ساتھ ہاتھ سے چھوڑیں گے۔ اوپر کی کیفیت ہر کہیں سے بڑھ کر ہمارے ہندوستان کے اخبارات پر صادق آتی ہے۔ ہمارے ہاں بہت ہی کم اخبار ایسے ہیں کہ جو اپنے فرائض کو سمجھتے ہیں۔ اور انہیں سرگرمی اور اشتیاق سے ادا کرتے ہیں۔ جب یہہ نہیں ہے تو اس وقت تک ہم اپنے پریس کو اپنی چوتھی طاقت کے نام سے ممتاز نہیں کر سکتے۔ لیکن یہہ نظارہ کچھ اطمینان بخش نہیں ہے کہ ہم اپنے ہاں بعض اچھے اور اپنا فرض ادا کرنے والے اخبار بھی پاتے ہیں۔ جو مقررہ اصول اور خاص فرائض کی پابندی کے ساتھ پبلک کی خدمت کے لئے راستبازی سے کمربستہ ہیں۔ جن کے اصول ہر فصلی اور عارضی صورت واقعہ سے متاثر نہیں ہوتے۔ جس کو ڈپلومیٹک محاورہ میں پالیسی کہا جاتا ہے۔ ایسے چند اخبارات میں سے ایک ست دھرم پرچارک ہے۔ آج یہہ اخبار پورے گیارہ سال سے جاری ہے اور جس کام کے انجام دینے کے واسطے اس کا جنم ہوا تھا اس کی تکمیل پر تُلا ہوا ہے۔ یہہ کہنا بلا مبالغہ ہے کہ جس جماعت کے مقاصد کی ترقی کے لئے یہہ اخبار نکلتا ہے اس کا آرگن اور ایک مسلّمہ طاقت ہے۔ یہہ درست ہے کہ زمانہ کے بہت سے گرم و سرد اس پر آئے اور چلے گئے لیکن اس کے اصول پر کچھ اثر نہ ہوا بلکہ ان کی پیروی میں اس کی سرگرمی روز بروز بڑھتی ہی گئی۔ علاوہ کے ساتھ اس کی دلچسپی بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اور اسی غرض سے اس کے چلانیوالوں نے اب کچھ عام دلچسپی کی باتیں بھی اس میں شایع کرنی شروع کی ہیں۔ امور روزمرہ پر ایڈیٹر کی رائیں اور نوٹ اور عام خبریں اس اخبار کو خاص طور پر دلچسپ بناتی ہیں۔ جس سے کہ یہہ اخبار دھارمک یعنی مذہبی کے ساتھ ساتھ سماجک یعنی سوشل پیرایہ بھی لئے ہوئے ہیں۔ ہم یہہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ اگر بہت سے دیسی اخبار ست دھرم پرچارک کی نظیر کو اختیار کریں۔ تو

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تو ملک کی بہت کچھ خدمت کرسکتے ہیں ۔

راقم پنڈت جرجموہن دتا تریہ ۔

ہمیں سدا دہارمک بننے کا یتن کرنا چاہیئے۔

پیارے پاٹھک گنو- آریہ ورت کے رشی اور منی لوگوں کو سدا اس قسم کا اُپدیش دیا کرتے تھے جس سے کہ اُنکی دہارمک اوستھا سُدہرے- اُن کی کوشش ہمیشہ یہہ ہوا کرتی تہی کہ وہ لوگوں کو دہارمک بنادیں وہ ہمیشہ ویسے مسئلوں کو حل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے جن سے کہ لوگوں کو دہرم کا گیان ہو- وہ چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح وے لوگ دہارمک بنیں- کیونکہ وہ جانتے تھے کہ صرف ایک ہی طاقت ہے جو سب طاقتوں کی جڑ ہے- اور صرف یہی شکتی ہے جو حقیقی سکھہ یعنی موکش کو حاصل کرا سکتی ہے- ایک ہی بل ہے جس سے جاتی و دیش کا سدہار ہو سکتا ہے اور دہارمک پُرش ہی کسی دیش وجاتی کے بھوشن ہو سکتے ہیں- کیسا ہی عالم آدمی کیوں نہ ہو اگر اُس کی اخلاقی حالت بگڑی ہوئی ہوتی ہے- یدی لوگ اُسکی بد عادتوں سے واقف ہوتے ہیں تو کبھی بھی وہ ستکار کے یوگیہ نہیں ہوتا ہمیں ویسے ایسے آدمیوں کی مثالیں ملتی ہیں جو اگرچہ اتنے بڑے عالم نہیں تھے- لیکن دہرم بل کے سبب آج تک مشہور ہیں- آریہ ورت کے پُرانے سنسکاروں اور تعلیم کے طریقوں کو اگر گوڑہ درشٹی سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی بنا پر رکھے گئے ہیں جس سے منش قدم بقدم دہرم گیان کو حاصل کرتا جائے- اور دُنیا کے خوفناک سمندر کی لہروں سے بچتا ہوا موکش کو حاصل کرلے- بچوں کو ۲۵ یا ۴۸ سال تک برہمچریہ اوستھا میں رکھنا اور اُن کو ویدک تعلیم دینا- اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اُن کو سب سے پہلے دہارمک بنانیکا خیال ہوتا تھا اور وہ باتیں بتلائی جاتی تھیں جن سے کہ وہ ہر قسم کی بُرائیوں سے بچ سکیں- اس لئے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی دُنیا میں طاقت ہے جو بُرائیوں پر فتح پا سکتی ہے تو وہ دہرم کی نہ ہلنے والی طاقت ہی- تاریخوں کے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جس دیش وجاتی میں دہارمک پُرشوں کی ادہکتا ہوئی ہے وہی دیش اوچ اوستھا کو پراپت رہا ہے- وہ جاتی جس نے اپنے دہرم بل کو بڑہایا ہے وہی جاتی سب کی فخر بنی ہوئی ہے کیونکہ پرماتما کا یہہ اٹل نیم ہے کہ منش اپنے پاپوں کا پھل بہوگیں اور دہارمک سکھہ کو پراپت ہوں- جس وقت آریہ ورت میں دہرم کا پرچار تہا جسوقت ہر ایک گہر میں وید منتروں کی سُریلی آواز سُنائی دیا کرتی تہی- جس وقت ہون سے گہروں کی وایو سگندہت ہوا کرتی تہی جس وقت ماتاؤں کو رشی پیدا کرنے کا خیال ہوتا تہا جس وقت ستری جاتی پُرشوں کی سمان سمجھی جاتی تہی جس سمے ماتائیں شور ویر پیدا کرنیکا فخر کیا کرتی تہیں جس وقت بان پرستہیوں کے آشرموں میں برہمچاریوں کے جھنڈ کے جھنڈ شدہ سنسکرت زبان بولتے اور ہمیشہ دہارمک اُپدیشوں کو سُنتے ہوئے پوتر ویدک سنسکاروں سے پائے ہوئے شریروں کی سدا اوم اس پوتر شبد کو اُچارن کرتے ہوئے درشٹی گوچر ہوتے تھے اُس وقت آریہ جاتی سب جاتیوں کی سرتاج تہی- جسوقت وہ منوہر زمانہ دور ہوگیا- لوگ بُرائیوں میں پھنس گئے- بام مارگ کا دکھدائی زمانہ آگیا- اُس وقت اس دیش کی وہ ادہوگتی ہوئی جو ہر ایک وچارشیل جانتا ہے- اسیطرح کسی دیش وجاتی کی اتہاس کو لو- اور اُس کے شروع سے آخیر تک مطالعہ کرو تو معلوم ہوگا کہ جب اُتم مریادا اُس سے علیحدہ ہوئی تبہی اُسکا زوال شروع ہوا- روم- یونان- مصر اور عرب جس جس دیش میں دہارمک پُرش پیدا ہوئے اُس دیش نے ترقی کی ۔ یاد رکھو دہارمک پُرش سلطنت کے ستمبھہ ہوا کرتے ہیں جن کے سہارے سے عظیم الشان سلطنتیں کہڑی رہتی ہیں جب دہرم کا لوپ ہو جاتا ہے اور ادہرم پھیلتا ہے تو وہ سلطنت کیا دیش کیا- جاتی کیا- سب نیچ اوستھا کو پراپت ہو جاتی ہیں- اس لئے اے آریہ ورت کی ترقی چاہنے والو اے آریہ قوم سے محبت کرنے والو- اے اس دیش کے نام پر جان قربان کرنے والو- اگر تم کو اس دیش اور اس جاتی سے سچی محبت ہے- اگر تم چاہتے ہو کہ یہہ دیش اوچ اوستھا کو پراپت ہو جائے- اگر تمہارا خیال ہے کہ جس دیش وجاتی میں ہم پیدا ہوئے ہیں- اُسکی تن من اور دھن سے سیوا کرنی ہے تو ویدوں کے اس اعلی اصول کو یاد رکھو

सत्यमेव जयते नानृतं سچ کی ہی ہمیشہ فتح ہوتی ہے- اور دہارمک بننے اور لوگوں کو بنانے کا یتن کرو- پرماتما نیائے کاری ہیں وے اُن کو چاہتے ہیں جو اُنکی آگیا پالن کرتے ہیں- اُٹھو ویرو دو دہ کو چھوڑو اور ویدوں کی پاک تعلیم کو پھیلانے کا یتن کرو- گوروکل کھول کر برہمچاری پیدا کرو- اپنا چھوڑو- پاپ کا ناش کرو- دہرم کو پھیلاؤ- ہر ایک کو ویدک تعلیم سے بہرہ ور کرنے کا یتن کریں- اور دہارمک سپرٹ پہونکو- پھر آپ کو معلوم ہو جاویگا- کہ پھل کیا ہوتا ہے- یاد رکھو کہ جس بات کے لئے تم اب دن رات کوشش کر رہے ہو جس کے لئے تم اس طرح ہاتھ پیر مار رہے ہو- وہ بات ان باتوں کا نتیجہ ہے- وہ بات خود بخود ہو جاویگی- اگر تم ویدک اصولوں کا پالن کروگے- اے آریہ اے منترو ایشور یہ گیان کو حاصل کرو اور اُس پر عمل کرکے دکھلاؤ- ویدک دہرم کو دیش دیشانتروں میں پہونچانے کا یتن کرو- آخیر میں میری اُس پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ ہم سب کو دہارمک بننے کے یوگیہ کریں ۔

آریہ پُرشوں کا سیوک ایک ودیارتھی۔

منوہر لتا- یہہ ایک عمدہ ناول ہے اس کی عمدگی اسکے دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے- قیمت ۳ محصول خریدار مطبع ست دہرم پرچارک بنام منیجر آویں۔

کیا حیوانی دودھ انسان کے لئے قدرتی خوراک ھے؟

نمبر (۴)

محققین و اطبا و حکما کی رائے

...پچھلے نمبروں میں بہت اجمال و اختصار کے ساتھ ...رجحانات و تشریح کے ساتھ بحث کر چکے ہیں ...حیوانی دودھ کے استعمال کے لئے وید شاستر ہرگز ...اجازت نہیں کرتے۔ بلکہ جا بجا اس کے استعمال کیلئے ...ہدایت مندرج ہیں۔ ہم نے انسان کی رد و کا قدرتی ...غذ ہیں بیان کیا ہے کہ باقی شیر خوار جاندار ...انسان کی وجہ معاش۔ طرز معاشرت۔ چال ...اور یہ زندگی وغیرہ میں زمین و آسمان ...فرق ہے اور جو تواعد کہ حیوانات پر حاوی ہوتی ...وہ انسانوں پر حاوی نہیں ہیں ✤ اب ...اس نمبر میں ہم طبابت اور حکمت کے ذریعہ ثابت کرینگے ...دودھ کا استعمال کسی حالت میں انسان کے لئے ...ضروری نہیں ہے ✤ ہمارا بشواس اور کامل یقین ہے ...طبابت و حکمت کا قدرتی طریقہ و اصول جو کہ ...سنسکرت پستکوں خاصکر چرک شسرت اور دیگر ...رشیوں، منیوں اور وید راجوں کے حوالجات ...پایا جاتا ہے وہی زمانہ حال کے کل یہ طریقوں ...سے افضل اور احسن ہے۔ اگرچہ زمانہ حال میں ...انگریزی حکمت عروج کی چوٹی پر پہونچ رہی ہے ...ہزارہا بڑے بڑے ڈاکٹر اس کو درجہ تکمیل ...تک پہونچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر دوسری ...طرف ...ال اور جبکنس صاحب بے اختیار ہو کر ...کہتے ہیں کہ موجودہ طریقہ طبابت کا مصنوعی ...طریقہ ہے اور اسی وجہ سے باوجود اس قدر

کثیر التعداد ڈاکٹران۔ طبیبان و حکیمان۔ بیماریاں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ اور ہر ایک امیر آدمی کے گھر ہاؤس ڈاکٹر پائے جاتے ہیں۔ ہم یہاں ساتھ ہی اس بات کے بیان کرنے سے بھی رک نہیں سکتے۔ کہ پراچین سمے کے وید راجوں اور رشیوں نے جو طریقے بیماریوں کے رفع کرنے کے بتلائے تھے۔ وہ قدرتی اور سرل تھے اور انسان کی آتما اور روحانی طاقت کے ساتھ بہت تعلق رکھتے تھے۔ ایک زمانہ تھا جبکہ رشیوں نے ایشوری آگیا پر کاربند ہو کر منش کی زندگی کو سولہ سنسکاروں پر منقسم کیا تھا۔ ہمارا یہہ دعویٰ ہے کہ اگر انسان اُن قدرتی ایشوری گیان کے سولہ سنسکاروں کو پورن طور پر بجالاوے اور اُن پر ٹھیک عامل رہے۔ تو زمانہ حال کے ایلوپیتھی۔ ہومیوپیتھی۔ سائیکوپیتھی۔ ٹیرو پیتھی۔ لیکٹوپیتھی۔ کرامو پیتھی۔ وغیرہ حکمتوں کی کچھہ ضرورت نہ رہے۔ اس لئے ہم اس مضمون کی پشٹی کے لئے پراچین سمے کے رشیوں کے گرہ سوتروں اور چرک شسرت کے پرمانوں کو جو سوامی دیانند سرسوتی وید راج نے تصنیف کرکے سنسکار ودھی میں مندرج کئے ہیں۔ ناظرین کی آگہی اور واقفیت کے لئے یہاں درج کرتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہوگا کہ ہمارا کوئی بھی سنسکار ایسا نہیں جس میں گھی اور دودھ کے بغیر کام چل سکتا ہو۔ چونکہ ہمارے رشیوں کی پرنالی آتمک اُنتی اور شاریرک اُنتی اور سماجک اُنتی پر منحصر ہے۔ اس لئے دودھ کا استعمال سنسکاروں میں ہمارے تینوں پرکار کی اُنتی کے لئے لازمی اور ضروری ہے اگرچہ ہم خود ارادہ رکھتے ہیں کہ آریہ سنسکاروں کی فضیلت پر ایک رسالہ تسوید کریں جس میں مفصل طور پر ظاہر کریں گے کہ ویدک سنسکاروں کا انسانی زندگی۔ روحانی۔ مذہبی۔ مجلسی۔ دماغی جسمانی۔ قوائے عقلیہ کے ساتھہ کہاں تک سمبندھ اور ضرورت ہے

مگر اس مضمون میں ان سب باتوں کو قطع نظر کرکے مختصر اقتباس سنسکار ودھی سے لیکر ناظرین پر فیصلہ چھوڑتے ہیں۔ کہ وہ معلوم کریں کہ ہمارے سنسکاروں کے ساتھہ گھرت دودھ دہی لازم ملزوم اشیا ہیں۔ یا نہیں۔ فایدہ ہم نمبر اول میں وید منتروں کے حوالہ سے ثابت کرچکے ہیں کہ دودھ سے مُراد دودھ حیوانی اور گھرت سے مُراد بکری گئو آدی کا گھی بلویا ہوا یا نکلا ہوا ہے۔

(دیکھو نمبر اول)

سنسکار ودھی

یعنی

آریوں کے (ویدک) سنسکار اور حیوانی دودھ

تمہید منش کے شریر اور آتما کے اُتم ہونے کے لئے نشیک ارتہات گربھادھان سے لیکر انتیشٹی سنسکار تک سولہ سنسکار ہوتے ہیں۔ جن کو اوشیہ کرنا چاہئے۔

اول۔ گربھادھان سنسکار۔ "بیش اہوتیاں گھرت۔ (گھی)، کی دینے کے بعد چاندی یا کانسی کے پاتر (برتن)، میں بھات رکھے۔ اس میں گھی۔ دودھ اور شکر ملاکر کچھہ تھوڑی دیر رکھکر جب گھرت آدی (گھی وغیرہ) بھات میں ایک رس (ملجاوے) ہوجاوے۔ تب نیچے لکھے منتروں سے اہوتی دیویں .... پھر موہن بھوگ کی اہوتی دیکر نیچے لکھے۔ منتروں سے ہی چار اہوتیاں گھرت (گھی) کی دیوے .... پشچات نیچے لکھے منتروں سے گھی کی دو آہوتیاں دیوے .... صفحہ ۱۴ سنسکار ودھی

یا رسوتیم میں جہاں سوامی جی عمدہ اولاد پیدا کرنے کی ودھی بتلاتے ہیں۔ وہاں یہہ لکھا ہے کہ شلاجیت کپور (کافور) بہار مونٹھہ ان سب اوشدھیوں (دوائیوں) کا چورن کرکے سمبھاگ (ہموزن) لیکر ادمبر کے کاشٹھ پاتر (کاٹھہ کی ہانڈی) میں گائے کے دودھ کے ساتھہ ملا اُن کا دہی جما اور ادمبر ہی کی لکڑی سے بلو کر اس سے مکھن نکال کر

اس کو گرم کرکے اس کو گہرت کریں۔ آمیں سگندہت دربا (خوشبودار اشیاء) کیسر کستوری۔ جائفل الائچی۔ جاوتری ملاکر یعنی سیر بہر دودہ میں چہٹانک بہر مفصلہ بالا دوائی ملاکر......

نت صبح کے وقت ہوم کے بعد......کہیر اور بہات ساتہہ ملاکر یتہا رُچی (حسب خواہش) بہوجن کریں اس پرکار سنتان سوشیل۔ ودوان۔ دیرگہہ آیو (عمر دراز) تیجسوی (اقبالمند) اور پرُ وگ پتر (لڑکا) اُتپن ہوگا۔ اور اگر لڑکی پیدا کرنی منظور ہو تو جل میں چاول پکا کر پوُرکت پرکار گہرت گولمرکے ایک پاتر میں جمائے ہوئے دہی کے ساتہہ بہوجن کرنے سے اُتم یکت کینا بہی ہووے کیونکہ چہندوگ اُپنشد میں آیا ہے کہ شدہ اہار جوکہ مدہ۔ مانس رہت گہرت۔ دودہ آدی۔ چاول۔ گیہوں آدی کے کرنے سے انتہ کرن کی شدہی۔ بل۔ پُرشارتہہ۔ اروگیہ اور بدہی کی پراپتی ہوتی ہے۔

(ب) بدی رتوکال دیر تہہ جاوے تو تیسرے مہینہ میں رتوکال سمہ پُرش اول علی الصباح اُٹہے۔ تب پرتہم پرسوت گائے (یعنی پہلی بار پہل دینے والی گائے) کا دہی دوماسہ اور جو کے دانوں کو سینک کر پیس کر دونوں ملاکر پتنی کے ہاتہہ دے۔ ...... تاکہ وہ استعمال کرے......

(ج) پہر ستری کے لئے عمدہ بہوجن کا سامان کرو یعنی کوئی منشی اشیاء شراب وغیرہ ریپاک ہر تیکی وغیرہ کہار سمت نمکین سخت ترش چنے۔ لال مرچ ستری کبہی نہ کہاوے۔ بلکہ گہی دودہ۔ مٹہائی یعنی گڑ وغیرہ چاول مٹہائی۔ دہی۔ گیہوں۔ اُرد۔ مونگ وغیرہ اور پشٹی کارک شاک (ساگ) کہاویں۔ دہی میں سونٹہی اور برہمی اوشدہی کا سیون ستری وشیش کیا کرے۔ جس سے سنتان اتی بدہی مان۔ (عقیل) شبہہ گن۔ کرم سبہاؤ والا ہووے۔

دوم پنسون سنسکار میں بہی علاوہ کئی بار گہی کی اہوتیاں ڈالنے کے صفحہ ۴۶ پر یوں لکہا ہے کہ ستری سونیم یکت اہار کرے یعنی۔ گلو۔ برہمی بوٹی اور سونٹہی کو دودہ کے ساتہہ تہوڑا تہوڑا کہایا کرے۔

سوم۔ سومنتونیم سنسکار میں مثل گربہادہان سنسکار کے گہی کی اہوتیاں جابجا دینے کا ذکر ہے۔ دیکہو صفحہ ۴۸ سنسکار ودہی بار سوم......تت پشچات اس منتر کو گاین کرکے اہوتیوں کو دینے سے بچی ہوئی کہچڑی میں گہی ڈال کر گربہنی ستری......اُس کہچڑی کو کہلا وے......

چہارم۔ جات کرم سنسکار (دیکہو ست دہرم پرچارک نمبر اول مضمون ہذا۔)

پنجم نام کرن سنسکار (دیکہو ست دہرم پرچارک نمبر اول مضمون ہذا)

ششم۔ نش کرمن سنسکار (دیکہو ست دہرم پرچارک نمبر اول مضمون ہذا)

ہفتم۔ چوڑاکرن سنسکار میں سوائے گہرت کی اہوتیاں ڈالنے کے سوامی جی رقمطراز ہیں کہ......اس منتر کو بول کر دو نو پاتر کا جل ایک پاتر میں ملادیوے۔ پشچات تہوڑا جل تہوڑا ماکہن اور دہی کی ملائی لیکر اس منتر کو بول کر بالک کے سر میں ۳ بار ہاتہہ پہیر کر بالوں کو بہگووے۔

ہشتم۔ کرن ویدہ سنسکار۔ مثل گربہادہان سنسکار کے یہاں بہی گہرت کی اہوتیاں دینے کی آگیا ہے۔

نہم۔ اُپ نین سنسکار۔ "جس دن بالک کا یگیوپویت کرانا ہو اُس سے تین روز یا ایک روز پہلے تین یا ایک برت بالک کو کرانا چاہئے۔ ان برتوں میں برہمن کا لڑکا ایک بار یا بہت دفعہ دودہ نوش جان کرے۔ اور کہشتری کی لڑکے کو جو کو موٹا دل کر گڑ کے ساتہہ کڑہی کی طرح پتلا بنا کر پلا دیں۔ جس کو سری کہنڈ وشکہنڈ کہتے ہیں جو دہی چوگنا دودہ ایک گنا کہانڈ۔ کیسر ڈال کر کپڑے میں چہان کر اُس کو ویش کا لڑکا پیوے ارتہات جب جب لڑکے کو بہوکہ لگے ان تینوں ورنوں کے لڑکے تینوں قسم کے پدارتہہ کو سیون کریں انیہ پدارتہہ (یعنی کوئی دوسری غذا) نہ کہا دیں پیویں۔

دہم ویدآرنبہہ سنسکار صفحہ ۰ ۷......اس منتر سے ویدی کی اگنی کو اکٹہا کرکے پہر بالک کو گنت کی پرو کہشنا کرا کے ۴۸ صفحہ پر لکہے چار منتروں سے کہنڈ کے سب طرف جل سینچن کرکے بالک کُنڈ کے داہنی طرف اُتر کی طرف مکہہ کرکے گہرت میں بہوا ایک سمدہا ہاتہہ میں لے......

گیارہواں۔ سماورتن سنسکار صفحہ ۱۰۲ (وودی) شبہہ دن سماورتن کا مقرر کرے۔ اُس دن آچاریہ کے گہر صفحہ ۱۵ پر لکہے ہوئے منتروں سے یگیہ کُنڈ بنا کر سب سامگری سنسکاروں سے پہلے دن تہم ارکہہ اور ستہالی پاک بنا کر تہا گہرت آدی اور پاتر آدی یگ شالا میں ویدی کے سمیپ رکہے۔

بارہواں بواہ سنسکار میں مدہوپرک کا استعمال لازمی بتلایا گیا ہے۔ مدہوپرک وہ ہے کہ دہی میں گہی کو بشرح چہار دانگ ملایا جاتا ہے۔

تیرہواں گرہست آشرم میں ذکر ہے کہ "ہو گرہستہ اپنے گہروں میں جس پرکار گئو آدی اُتم پشو موجود ہوں اور بکری بہیڑ آدی دودہ دینے والے جانور رہتے ہوں اُس کے انتر ان آدی پدارتہوں کے دا[ن] ہیں اُتم ان پدارتہہ پراپت ہوویں۔

چودہواں۔ بان پرست آشرم۔ ودہی صفحہ ۲۰ تت پشچات صفحہ ۱۴ و ۱۵ پر لکہے ہوئے پرمان یگ شالا ویدی آدی بناوے اور صفحہ ۱۶ پر لکہے ہوئے گہرت آدی سب سامگری جوڑ کر صفحہ ۲۲ میں لکہے ہوئے پرمان ان منتروں سے اگنیا دہان اور سمدا دہان کرے۔

پندرہواں۔ سنیاس آشرم کی ودہی۔ جو پُرش سنیاس لینا چاہے وہ اُسی دن نیم اور برت یعنی ۳ روز تک دودہ پان کرکے (پی کر) اُپ واس اور بہومی پرشین (خواب) اور پراناَیام دہیان اور ایکانت دیش میں اوم کا جپ کیا کرے اور صفحہ ۲۴ سے ۲۶ تک لکہے ہوئے سبہا منڈپ ویدی سمدہا گہرت آدی سا کلیہ سامگری

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

ایک دن پہلے طیار کرے۔

سولھواں۔ انتشٹی سنسکار میں ۲۰ سیر کم از کم گھی ہون کی سامگری میں ڈالنا ضروری بتلایا گیا ہے۔ مفصلہ بالا تنتباس جو ہم نو سنسکار ودھی سے اخذ کیے ہیں وہ سوامی جی کے ارتکیے ہوئے ہیں اور گرہ سوتر و پرچیز یشٹیوں کے سوتر اور نسخے ہیں۔

ہم اب سوامی دیانند سرسوتی جی کی ذاتی رائے ہی پیہ ناظرین کریں گے۔ جس سے ثابت ہوگا کہ سوامی جی کسقدر حیوانی دودھ کے استعمال کے حق میں تھے۔ یہ ہم نمبر اول میں بیان کر چکے ہیں۔ کہ سوامی جی خود بڑے شوق سے دودھ۔ گھی۔ ملائی دہی۔ کو مرغوب طبع سمجھتے تھے۔

(۱) دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷ سمولاس دوسرا بار سوم۔ رد ماتا اور پتا کو اُچیت ہے۔ کہ گربھا دہان سے پورب اور پشچات مادک دربیہ دُمشتی اشیار) مدہیہ دُرگندھ بیہ رکیش۔ بدہی ناشک پدارتھ کو چھوڑ کر جو شانتی ارو گیہ بدہی۔ بل۔ پراکرم اور سشیلتا کو پراپت کریں ویسے گھی۔ دودھ اور مٹھائی ان پان آدی سرشیٹ پدارتھوں کا سیون کریں۔

نوٹ۔ یہاں سوامی جی گھی اور دودھ کو سرشیٹ پدارتھ بیان کرتے ہیں۔

(۲) سمولاس دہم صفحہ ۲۶۷۔ بھکش ابھکش وشے میں۔ جو جو بدھی کا ناش کرنے والے پدارتھ ہیں اُن کا سیون کبھی نہ کریں اور جتنے اناج سڑے بگڑے۔ درگندھ آدی سے دوشت ہوں۔ اور وہ مانس اہاری ملیچھ کہ جن کا شریر مدہ مانس کے پرمانوؤں سے پُرت ہے۔ اُن کے ہاتھ کا نہ کھاویں جس میں اُپکارک پرانیوں کی ہنسا ارتھات جیسے ایک گائے کے شریر سے دودھ۔ گھی۔ بیل۔ گائے اُتپن ہونے سے ایک پیڑھی (پُشت) میں یہ لاکھ ۷۵ ہزار ۶ سو منشوں کو سکھ پہنچتا ہے۔ ویسے پشوؤں کو نہ ماریں نہ مارنے دیں۔ جیسے کسی گائے سے ۲۰ سیر اور کسی سے ۲ سیر دودھ ہر دن ہووے

اُس کا مدھیہ بھاگ (اوسط) ۱۱ سیر ہر گائے سے دودھ ہوتا ہے۔ کوئی گائے ۱۸ کوئی چھ ماہ تک دودھ دیتی ہے اس کا بھی مدھ بھاگ (اوسط) ۱۲ ماہ ہے۔ اب ہر ایک گائے کے جنم بھر کے دودھ سے ۲۴۹۶۰ منش ایک بار میں ترپت ہوتے ہیں۔ اس کے چھ بچھڑے اور چھ بچھڑیاں ہوتی ہیں۔ اُن میں سے ۲ مر جاویں تو بھی دس رہتے ہیں۔ ان میں ۵ بچھڑیوں کے جنم بھر کے دودھ کو ملا کر ۱۲۴۸۰۰ منش ترپت ہو سکتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

(۳) گائے دودھ میں ادھک اُپکارک ہوتی ہے۔ جیسے بیل اُپکارک ہوتے ہیں۔ ویسے بھینس بھی۔ پرنتو گائے کے دودھ گھی سے جتنی بُدھی ورِدھی سے لابھ ہوتے ہیں۔ اتنے بھینس کے دودھ سے نہیں اسی وجہ سے آریوں نے گائے کو سکھ اپکارک گنا ہے۔ اور جو کوئی اور ودوان ہوگا وہ بھی اسیطرح سمجھے گا۔ بکری کے دودھ سے ۲۴۹۲ آدمیوں کا پالن ہوتا ہے۔ اسیطرح ہاتھی۔ گھوڑے۔ اونٹ بھیڑ گدہے سے بھی بڑے اپکار ہوتے ہیں۔ جب آریوں کا راج تھا تب یہ مہا اپکارک گائے آدی پشو نہیں مارے جاتے تھے۔ تبھی آریہ ورت کا انیہ بھوگول دیش (غیر ممالک) میں راج تھا اور بڑے انند میں منش آدی پرانی برتتے تھے کیونکہ دودھ۔ گھی۔ بیل آدی پشوؤں کی بہتائت سے ان (اناج) رس پراپت ہوتے تھے۔ جیسے ودیشی مانس اہاری اس دیش میں آکر گئو آدی پشوؤں کو مارنے والے مدہ پینے والے ہوئے ہیں۔ تب سے کرمشا آریوں کے دُکھ کی بڑھتی ہوتی جاتی ہے۔

(۴) بچھڑا اپنی ما کے باہر کا دودھ پیتا ہے بہتیر کے دودھ کو نہیں پی سکتا۔ اس لیے اُچھشٹ نہیں۔ پرنتو بچھڑے کے پینے کے پشچات جل دودھ دوہیں۔ (۵) چونکہ گوکرنا ندھی میں ستیارتھ پرکاش کی عبارت مندرجہ دفعہ ۲ بالا سے بالکل مطابقت رکھتی ہے اسلیے گوکرنا ندھی کا حوالہ درج کرنا لاحاصل ہوگا۔ ناظرین مندرجہ بالا حوالجات کو دیکھکر خود نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں۔ کہ زمانہ حال کے لاثانی عالم و یوگی مہرشی دیانند جی سپشٹ طور پر حیوانی دودھ کے استعمال کی آگیا دیتے ہیں اور شیر دینے والے جانوروں کو مہا اپکارک کے لقب سے پکارتے ہیں۔ پس اس سے بڑھکر ہم اور کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ جبکہ آریہ سماج کا بانی اور ویدک دھرم کا پرکاش کرنے والا دودھ حیوانی کو اطعمہ احسن بیان کرتا ہے۔

دودھ کی ساخت اور کیمیائی اثر

(از فقیر ابادین رحیمی)

اس میں دو نائی ٹروجن کی قسم کے جزو ہوتے ہیں۔ ایک کو اٹل بے من اور دوسرے کو کے ژین کہتے ہیں۔ دوسرا جزو روغن کا بشکل مکھن۔ تیسرا جزو کاربو ہائیڈریٹ یعنی دودھ وشکر اور چوتھا جزو نمک و پانی اگرچہ ہر قسم کے دودھ میں وہی اجزا ہوتے ہیں مگر ان میں جانور کی قسم۔ عمر اور اُس کی غذا سے اختلاف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بعض قسم کی گائے کے دودھ میں روغن بہ نسبت اوروں کے زیادہ ہوتا ہے۔ اور بعض میں کے ژین یعنی جنسیت زیادہ ہوتی ہے جس سے پنیر بنتا ہے۔ متوسط عمر کے جانور کا دودھ بہ نسبت کم عمر یا بوڑھے جانور کے دودھ کے بہتر ہوتا ہے اور اس میں پانی کی مقدار بھی کم ہوتی ہے۔ جن جانوروں کو میٹھی چیزیں کھانے کو ملتی ہیں اُن کے دودھ میں شکر زیادہ ہوتی ہے جب گھاس افراط سے ملتا ہے تب دودھ میں مکھن زیادہ نکلتا ہے۔ جن چیزوں کے کھانے سے جانور موٹا ہوتا ہے اُن سے دودھ پتلا اور مکھن کم نکلتا ہے شام کے وقت جو دودھ دوہا جاتا ہے اس میں زیادہ تر پرورش کے اجزا ہوتے ہیں۔ بہ نسبت اس کے جو صبح کے وقت دوہا جاوے کسی ایک جانور کے دودھ میں اتنی باتوں سے فرق پڑ جاتا ہے جیسا کہ نقشہ ذیل

اشتہار

کلکتہ سے ایوروید شاستری

سند پائے ہوئے کوی راج پنڈت سیتارام شاستری کوی رتن کا ایورویدک وشنو اوشدھالہ امرتسر و راولپنڈی

چون پراش

ایورویدک رسائنوں میں یہ سب سے مشہور اور اعلیٰ رسائن ہے۔ کھانسی وسینب دق اور سینہ کی امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ دبلے پتلے لوگوں کے لئے یہ کیمیا ہے۔ طرفہ یہ کہ صحت اور بیماری دونوں حالتوں میں اسکو استعمال کر سکتے ہیں۔ ہزاروں تجربوں کے بعد یہ ثابت ہوا ہے کہ کاڈ لور آئیل (مچھلی کا تیل) یا اس قسم کی مغربی دوائیوں سے ہزار گنا بڑھ کر مفید ہے ایکماہ کے استعمال کیلئے دوائی کی قیمت ... (عـ)

برہمی گھرت

حافظہ کو بڑھاتا ہے اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ طلباء وکلاء مدرسان اور تمام دماغی کام کرنے والوں کے لئے ازبس مفید ہے جن کی دماغ تیلی پڑ گئی ہو اور اس سے کمزور ہو گئے ہوں ان کے لئے بہت فائدہ بخش ہے ایکماہ کی دوائی کے استعمال کیلئے تین روپے (عـ)

وشمول تیل

شب بیداری سنسناہٹ اور بہرہ پن اور سر کی تمام امراض کے رفع کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ایورویدک سالسہ

خون کو صاف کرنے کیلئے لاثانی دوائی ہے۔ خواہ گرمی خواہ اشد پارہ کے استعمال سے خراب ہوا ہو اس کو یہ کلاً صاف کرتا ہے قیمت فی شیشی (۱۲)

مہاتماؤں کے بچن

(۱) کلام میں ملائمی کا۔ دُکھ میں بھائیوں کا۔ مصیبت میں دوست کا۔ مفلسی میں عورت کا امتحان ہو جاتا ہے۔ (۲) بد آدمی اور سانپ میں سانپ بہتر ہے۔ کیونکہ سانپ قضا آنے پر کاٹتا ہے اور بد آدمی قدم قدم پر ایذا رساں ہوتا ہے۔ (۳) آرام چاہئے تو تحصیل علم کو چھوڑ دیوے۔ اور علم چاہئے تو آرام کو ترک کرے۔ کیونکہ طالب علم کو آرام کہاں۔ اور آرام طلب کو علم نہیں حاصل ہوتا۔ (۴) جسطرح انسان کُدال سے زمین کھود کر پانی نکالتا ہے۔ اسیطرح خدمت سے شاگرد اُستاد سے علم حاصل کرتا ہے۔ (۵) شیریں کلامی سے ہر شخص خوش ہو جاتا ہے۔ اس واسطے ایسی ہی گفتگو چاہئے۔ کلام میں کثافت نازیبا ہے۔ (۶) نیکوں کی صحبت کج فہمی کو کھوتی ہے۔ راست گوئی پیدا کرتی ہے۔ قدر کو بڑھاتی ہے۔ گناہوں کو گھٹاتی ہے۔ طبیعت کو خوش کرتی ہے۔ اطراف و جوانب میں نیکنامی پھیلاتی ہے۔ کہئے کہ نیک صحبت انسانوں کو کیا نہیں کرتی۔ (۷) نفس امارہ کی غلامی کی بدتر غلامی جہان میں کوئی نہیں ہے۔ اس سے بچنے کے لئے خواہشوں کو کم کرنا مجرب نسخہ ہے۔ (۸) جو چیزیں تمہاری پہونچ سے باہر ہیں اُن کی آرزو عبث ہے۔ ایسی صورت میں راضی بہ رضا کا مسئلہ درست ہے (۹) اپنی زندگی کا پہلا حصہ ویدوں کی تعلیم کے واسطے گورو کل میں صرف کرے۔ دوسرا حصہ اس کو موافق عمل کرنے کے واسطے گرہست آشرم بناوے (۱۰) جو شخص وید شاستروں میں لکھے ہوئے دھرم پر چلتا ہے وہ دنیا میں نیکنامی اور عاقبت میں عیش جاودانی حاصل کرتا ہے۔ (۱۱) پرائی عورت کی صحبت کے برابر دوسری کوئی چیز عمر کے گھٹانے والی مرد کے واسطے نہیں ہے۔ (باقی آئندہ)

(ہری چند وزیرآبادی)

ہے

کے مختلف جانوروں کے دودھ کے اجزاء پایا جاتا ہے۔

نام اجزا	عورت	بکری	بھیڑی
پانی	۸۹ و ۵۴	۸۵ و ۹۰	۸۱ و ۱۰۰
مکھن	۳ و ۳۴	۴ و ۱۰	۶ و ۵۰
شکر	۲ و ۷۷	۵ و ۸۰	۴ و ۵۰
پنیر و نمک	۳ و ۳۵	۴ و ۵۰	۸۰ و ۱۰۰

دودھ نہایت عمدہ غذا ہے۔ جوانوں اور بچوں دونو کے لئے۔ مگر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب معدہ میں ترشی کا غلبہ ہوتا ہے تو دودھ پھٹ جاتا ہے اور اُس کا پنیر چالے بنکر تکلیف دیتا ہے اور ریح پیدا کرتا ہے۔ بھینس کے دودھ میں بہ نسبت گائے کے منجمد اجزا زیادہ ہوتے ہیں۔ خاصکر مکھن اس لئے اس جانور کا دودھ ثقیل ہوتا ہے۔ مگر بھینس کی خوراک اچھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر بھینس کا دودھ استعمال کرنا ہو تو دانہ گھاس احتیاط سے دینا چاہئے۔ بکری کے دودھ میں بہ نسبت گائے کے دہنیت زیادہ ہوتی ہے مگر پنیر اور شکر کم ہوتی ہے۔ یہ دودھ شیر خوار بچوں کے لئے زیادہ مفید و طاقتور ہے۔ تپ دق جیسی مرضوں میں بکری کا دودھ اکسیر کا کام دیتا ہے۔

نوٹ دودھ کو آہستہ آہستہ گھونٹ گھونٹ کر پینا چاہئے۔ یکلخت پی جانے سے اندر جاتے ہی منجمد ہو جاتا ہے اور بڑی دیر سے ہضم ہوتا ہے۔ دودھ میں شکر یا چینی ملا کر پینا چاہئے۔ ورنہ معدہ اس کو جلدی تحلیل نہیں کر سکتا۔

الخ

(باقی آئندہ)

مطبع [illegible] ستیہ دھرم پرچارک جلندھر [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

مہا کام دیو گھرت

یہہ دوائی نامردی کو دفع کرتی ہے جو کہ بوجہہ کثرت مباشرت ہوتی ہے یا کسی دیگر باعث سے ہو اُس دماغی کمزوری اور حافظہ کی کمی کے لیئے جو کہ زیادہ محنت کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ طلباء کے لیئے بخصوصاً مفید ہے۔ کیونکہ عقل اور وقت کو طاقت بخشتی ہے۔ ایکماہ کے استعمال کیلئے قیمت (للعہ)

مہا سومیشور ٹیکا

ہر ایک قسم کی ذیابیطس اور پیشاب میں جو البیومن یا شوگر (مٹھاس) خارج ہوتی ہو اسکو ایورویدک کی یہہ مشہور دوائی بہت جلد رفع کرتی ہے قیمت ایکماہ کے استعمال کیلئے للعہ دیگر اس قسم کی امراض کے لیئے تیر بہدف ہے سب دوائیوں کی قیمت محصول ڈاک کے علاوہ ہے۔

اخبار ٹریبون مطبوعہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۶ء ہمارے اوشدھالہ کی نسبت یہہ لکھتا ہے کہ "پنجاب بھر میں یہہ پہلا ایورویدک اوشدھالہ پہلے ہی سند یافتہ طبیب کے زیر کھلا ہے۔ پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن جنہوں نے کہ کلکتہ میں چرک سشرت کے مشہور طبیب کویراج وج رتن سین سے تعلیم پائی اور انکا امرتسر میں اوشدھالہ کھولا اور امتحان میں کامیابی حاصل کرکے کوی رتن کی ڈگری حاصل کی۔"

چند شہادتیں بہت سی تازہ شہادتوں میں سے چند یہاں درج کیجاتی ہیں۔ (۱) سیٹھ گھنشام داس کلکتہ (۲) پنڈت بہاری لال امرتسر (۳) ماسٹر گنج لال پٹیالہ (۴) ماسٹر آتما رام امرتسر (۵) لالہ کرم چند سوداگر امرتسر۔ (٦) لالہ نرائن داس لکھنو۔ (۷) مسٹر یوسف خان لیڈی ڈاکٹر مینا روزنانہ ہسپتال امرتسر وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ جو مریض باہر سے علاج کرانا چاہتے ہیں اُنکے مفصل حالات بیماری کے لکھنے پر اُن کا علاج ایورویدک شاستر کے مطابق نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ اس ایورویدک اوشدھالہ میں ہر قسم کی نئی اور پُرانی مرضوں کی دوائیاں ایورویدک شاستر کی ٹھیک ہدایت کے مطابق بنائی ہوئی طیار رہتی ہیں۔ جو درخواست آنے پر بھیجی جاتی ہیں۔

نوٹ راولپنڈی میں ایک لائق وید آنریری طور پر ہمارے اوشدھالہ کا انتظام کرتے ہیں۔ جو آرڈر کے پہونچنے پر دوائیاں بھیج سکتے ہیں۔ اس دوائی خانہ میں بھی ساری دوائیاں طیار رہتی ہیں۔ **المشتہر** کوی راج پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن نمک منڈی۔ امرتسر۔

۱۸/۱۱ بڑی خوشی کی خبر ہے ۱۵/۱۱

ایک نئی کتاب ہندوستان قدیم چھپی ہے جس میں دلایل سے یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ قدیم زمانہ میں ہندو لوگ روس جرمنی۔ انگلستان وغیرہ تک جا بسے تھے۔ وہاں انکا مذہب جاری تھا۔ اور عملداری بھی انہیں کی تھی۔ انگریزوں کے تمام نام ہندوانی ہیں اور اُن کے قدیم دیوتا و رسمیات بھی ہندوانی تھے۔ یونان کے شہر دریا پہاڑوں کے نام ٹھیک ہندوستانی کی موافق ہیں۔ روم اور مصر بھی ہندوؤں نے ہی آباد کی وہاں نشانات آجتک پائیجاتے ہیں۔ جاوا میں ہندو قوم بلا شرکت غیرے مالک تھی۔ امریکہ ہندوؤں کو لاکھوں برس سے معلوم تھا۔ وہاں سورج بنسیوں کا راج تھا فرنگی اب تک ہندو کی پوجا کرتے ہیں۔ پارسی ہندو تھے اور بابل والے اسُر تھے نوح کا طوفان آنا غلط تھا۔ اور بابا آدم کا قصہ فرضی ہے پہلے آدمیوں کی عمریں سینکڑوں برس کی ہوا کرتی تھیں ہندوؤں کی تواریخ اور جغرافیہ کی بڑی معتبر کتابیں موجود تھیں۔ اور ہند و دولت علمیت بہادری سچائی میں سب کے سرتاج تھے۔ یہہ سب باتیں مثالیں دیکر بڑی خوبی کے ساتھ لکھی ہیں۔ غیر قوموں کے اعتراضات کے جواب دیئے ہیں۔ آخیر میں یونانی و عرب سیاحوں نے جو حالات ہندوستان کے اپنے سفرناموں میں لکھے ہیں اُن کا مختصر ترجمہ دیا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ اس کتاب کے ملنے کا پتہ ودیا ساگر پریس بڑوٹھا ضلع علیگڈھ۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری۔ کھیس۔ دھوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے۔ کہ [illegible] دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر خرچ [illegible] ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر جیرام داس۔ متھرا داس۔ پروپرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب)

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ۔

المشتہر (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

اخبار [illegible]

یہہ اخبار ہفتہ وار روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جسمیں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور خبریں ہوتی ہیں قیمت سالانہ مع محصولڈاک تین روپیہ (سے)

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیماری سے شفا پانے کے لئے نہایت عمدہ موقع

تیس سال سے زیادہ تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے مفید پائی ہیں۔ مشتہر کی جاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اُس کے بدنتایج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی۔ عمہ اور عہ

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (عہ)

شروابن طلا نمک پارہ ضعف دماغ۔ ضعف اعضا جریان منی وغیرہ کی مجرب گولیاں ۵۰ گولی عہ

درد مصر کی مجرب دوائی پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت .... (عمہ)

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے۔ قیمت .... عمہ

طحال کی مجرب دوائی .... عہ

ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... للعہ

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... عہ

وجع مفاصل کی مجرب دوائی .... عہ

نامردی کی مجرب دوائی .... عہ

علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی مجرب ادویات موجود ہیں۔ انگریزی ادویات جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ مفصل فہرست آدھ آنہ کے ٹکٹ بھیجنے پر بھجوائی جا سکتی ہے۔

المشتہر
پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و منیجر کارخانہ دوا آریہ میڈیکل ہال و ہسپتال جلندھر شہر

دی دہلی اینڈ ناردرن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ الگن صاحب والیسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا

اس کمپنی کے نام سے کون شخص ناواقف ہے اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے وہ عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گئی ہیں۔ اور پچھلے سال بھی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں جن سے مال اسوقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کر کے فروخت کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو دہوکہ دے رہے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں۔ اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کر کے لیویں اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہہ پر کمپنی کی مُہر لگی ہوئی دیکھ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر فوراً روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر
مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ ناردرن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹیڈ دہلی۔

ایک دفعہ ضرور پڑھ لیجیو

ذیل میں عجیب و غریب نادر و لاثانی ادویات درج ہیں جہاں تک راستی اجازت دیسکتی ہے یہہ واقعی قابل استعمال ہیں۔ تعریف کا زمانہ نہیں رہا۔ ان کے سوائے اور بھی ہر قسم کی ادویات موجود ہیں۔

اکسیر اعظم جو لوگ اپنے آپ کو بیکار کر چکے ہیں اُن کیلئے یہہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ گولی عہ خلاوہ محصول

نادر سیر نوجوانی یہہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں۔ جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہے۔ اگر ابھی سے انکا استعمال شروع کر دیں تو ہمیشہ کے لئے جسم کی کل طاقتوں کو بڑھاتی رہیں گی۔ اکسیر اعظم کے بعد ان کا استعمال بہت ہی فایدہ بخش ہے۔ قیمت ۴۸ گولی صرف تین روپیہ (ﷲ)

معجون ملوکی شاہ واجد علی شاہ لکھنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے۔ اسمیں کیا تعریف کروں۔ کہ اسمیں کیوں غضب کی طاقت نہ ہوگی۔ سو برس کا بڈھا بھی ایک دفعہ جوان ہو جائیگا۔ دو چھٹانک (للعہ)

آتشک تین دن میں تکالیف دُور ہو جاتی ہیں صحت ۷ گولی عہ ۲ گولی کہانے سے تمام زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ لطف یہہ ہے کہ پھر عمر بھر مرض ہوتا ہی نہیں۔ قیمت ۷ گولی دو روپیہ چار آنہ (ﷲ)

سوزاک	بےنظیر دوائی ہے ۳ دن میں صحت ۷ گولی عہ
بواسیر	عمدہ مجرب دوائی ہے ۷ گولی (ﷲ)
جریان	مجرب دوائی ہے قیمت ۷ گولی (عہ)
حب تریاق	استعمال سے خوبی معلوم ہوسکتی ہے ۴ گولی عہ

نوٹ درخواست بھیجتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال لکھا جاویگا۔ تو صحت کی ذمہ داری نہ ہو سکے گی۔

المشتہر
شیخ سلطان علی حکیم جلندھر شہر پنجاب۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب :-

انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت، تاریکی چشم دھند، جالا، پڑوال، غبار، پھولا، سبل، سرخی، ابتدائی موتیا بند، آخنہ، پانی بہنا، خارش وغیرہ مرض دور ہو جاتے ہیں اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرنے میں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۲ روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ ۸ آنہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر** :- دنیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے :-	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند، سوزش چشم، مسلسل آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر آنکھ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنسو پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ الغرض میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ **راقم** ڈاکٹر ڈی ایم سانگل صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے جسکا تجربہ میں نے ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۱۵ سال ساکن لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑنے سے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیا کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے ۳ روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ **راقم** خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ **راقم** ڈاکٹر بیج لال گوسائیں رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ **راقم** خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈسٹرکٹ کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو کہ پنجاب نیشنل بنک لاہور میں اسی مطلب کیلئے باج ۱۹۰۹ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب آیورویدک اوشدھالہ (دواخانہ) راولپنڈی اینڈ لاہور زیر سرپرستی شری سوامی ادیشوانند سرسوتی و برہمچاری نتیانند جی مہاراج

آیورویدک کے عجیب و غریب چمتکار

آیورویدک طریقہ علاج کا استعمال سب سے زیادہ اکسیر ثابت ہوا ہے اور قیمت بھی ارزاں ہے ہر قسم کی پورانی پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا علاج کیلئے ہر سال بھیجی جاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ۔

بشرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ کمزوری بینائی وغیرہ امراض چشم بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گمبھیر۔ پتھری (خنازیر) آتشک۔ سوزاک۔ پھلبہری (سفید داغ)، دمہ گنٹھیا۔ تپ۔ پیچش۔ اور پورانا بخار۔ معدہ کی خرابی کے امراض دھات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہ امراض قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب بشرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کو مجبوراً بشرطیہ دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (اپریشن) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ اور بدون تکلیف اس پر لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا۔ شرائط کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ لکھیے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنیٰ ہوتا ہے۔ ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے۔"

(۳) بابو جیراج سنگھ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کلیان انجن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا واقعی یہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک سیر درست کو چھ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل بھیجدیں۔ (۴) بابو دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ وید کی تیار کردہ چند ادویات کے استعمال سے معلوم ہوئی میری آنکھوں کے عارضہ سے عرصہ سے بیمار تھا بڑے بڑے لائق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیتہً صحت ہو گئی۔ علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شی جو ٹیکا بخار کے دفعیہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور۔

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

L39
ओ३म्
REG. No.

قیمت بہر صورت پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا ۔

ست دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار ستکر (جمعہ) کے دن جلندہر شہر سے شایع ہوتا ہے ۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

ادویہ ذیل جو امراجمی کے ددرکرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں ۔
کشتہ نقرہ اسکی کہانیسے دل و دماغ ۔ جگر ۔ گردہ ۔ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے ۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے ۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے ۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو انتہائیت مفید ہے دبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے ۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلق رطوبات کے لیئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے روغن مسیحا کیجا جتنند درد کے حق میں اکسیر ہے بہہ ناشتہ کرنا بھی جاتی ۔ قیمت فی تولہ (عہ روپیہ)
روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ہیں ۔ بلکون دست آدمیوں کیلئے نہایت مفید ہے کہ پٹھے درست ہوجاتے ہیں ۔ اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے ۔ فیتولہ للعہ ۔ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو ۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر قے و دست و منہ آنیکے دور ہوجاتا ہے ۔ قیمت فی خوراک ایکمنہ ۲ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں ۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا ۔
المشتہر (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

ھون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں و خوشگندیت اجزاؤں کا ہلاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان مانیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث سے ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے ۔

نرخ ۹ سیر عہ ۔ مرہم [illegible] کی تھیلو ریاب بیدھتی ہے
سکندریت دھوپ نرخ عہ سیر ۲ ہر کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے ۔ چینٹا ہو کس ۲ ٹانک ہبہ لا ثانی
دوائی قلندہ طاقتوں اور حفظان صحت کی ضلاف [illegible]
بے استعمالیوں سے ہی الفور ہادی ہوتی ہے ۔ کافوریتہ او دماغ ۔ معدہ ۔ جگر ۔ گردہ ۔ مثانہ ۔ اس کے خاص اصول ہیں دردِ پشت ۔ خوف جیان خوابی احتلام جلن بول چہرہ کی زردی اور ضعف کا رفع کرنا اس کے منصبی کام ۔ مزید براں یہہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل ۔ حفظ اور مزید ہمی ہیں قیمت فی بکس ۱۲ تولہ ۱۰ روز کی خوراک عرف عہ
سفوف مجرب جریان ۔ سیلان منی کیلئے و [illegible] کو گاڑھا کرتی ہے ۔ قیمت فیبکس ۲۰ تولہ [illegible]
کلیان انجن واسطے بصر حبیب الاثر ۔ پانی بہنا ۔ خارش ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوالی جو ارد آنکھ کے لیے مفید ہے ۔ نرخ ایکمنہ ۔ دہنو فی تولہ
نوٹ ۔ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست [illegible] آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے
المشتہر ھرگوپال پنساری شہر [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۲۰/۱۱   # اعلان   ۱۹/۱۰

دی سیٹلمنٹ کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر کے سی۔ آئی۔ ای اجودھیا ایجسلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری موجب ایکٹ ٦ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء بمقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کو ہو گئی ہے جس سے ذمہ واری حصہ داران کی محدود ہو گئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ٦ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ٦ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو بھی ازدیاد سرمایہ کا اختیار ہے

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے۔ اور پندرہ روپیہ باقساط ۱۵ ماہواری حصہ دار کا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (۱) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار ٹھبور علاقہ بریلی فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ لال سنگم لال صاحبان رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار رئیس بریلی۔ (۵) کنور گرودر کرشن صاحب جاگیردار رئیس چیئرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندرآباد ضلع بلندشہر (٦) بابو اودھ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرساد صاحب وکیل ہنجانب سرمہاراجہ و والی ریاست جیند دہلی۔ (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوانداس سابق ملازم مسرز والکرٹ براورس پنڈت گوبند پرساد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر پنڈت چندولال سابق ڈائرکٹر گنیش فلر کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

مینجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندرآباد وکیل عدالت ہائے ممالک مغربی و شمالی و پنجاب و دہلی۔ یہ کمپنی جیسا کہ قواعد اس میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ و سوت و ریشمی و اونی وغیرہ تیار کرے گی ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ جسکو بعد کارخانہ بانی بہت جلد شروع ہوگا۔ چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں بقیہ حصہ داران سے التماس ہے کہ درخواستہائے خریداری بہت جلد مرحمت فرماویں۔ کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے مستفسار فرماویں

بقیہ امورات دریافت طلب مینجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

سنسار کی گتی

ناشانتی آخر چیتن کے ہی ہاتھ ہے

راجپوتانہ مُلک متوسط اور مدراس کے بعض حصّوں کے علاوہ پنجاب سے بھی ایک دردناک آواز بارش کی مانگ میں اُٹھہ رہی ہے۔ اِن ملک کے باشندے بارش کی کمی کے باعث ابھی سے ناشانتی کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں اور اُس کے رفع کے لئے علاج سوچنے میں مشغول ہو گئے ہیں لیکن کیا ان ممالک کے باشندے خوش ہیں جہاں پر کہ بارش زیادہ ہوئی ہے؟ ہرگز نہیں! بمبئی اور بنگال احاطوں میں بارش کے ہاتھہ سے تنگ آ کر خلق خدا الامان الامان! کے نعرے بلند کر رہی ہے اُن احاطوں میں اسقدر بارش ہوئی ہے۔ کہ پانی کھیتی کو برباد کر رہا ہے۔ ایک جگہہ پانی کی زیادتی سے کھیتی گل رہی ہے۔ اور دوسری جگہہ کمی بارش کے باعث کھیتی جل رہی ہے۔ نہ بارش سے شانتی اور نہ اُس کی عدم موجودگی سے۔ پھر شانتی کہاں ہے؟ اُسی چیتن بھگوان پربھو میں جو کہ ہوا اور پانی کے اندر کام کر کے اُنہیں کہیں انسانوں کی پرورش کا ذریعہ بناتا اور کہیں اُنہیں کے ذریعہ سے انسانوں کو اُن کی بداعمالیوں کی سزا دیتا ہے۔ ہے پرمیشور! تم دھنیہ ہو۔ تمہاری مہما دھنیہ ہے ✦

ہر کسے ناصح برائے دیگراں

ممالک یوروپ اور امریکہ سے جو خبریں بذریعہ تار برقی منگا کر اس ملک کے اخبارات چھپا کرتے ہیں۔ وہ ایک خاص ایجنسی کی معرفت آتی ہیں۔ جسے "ریوٹرز ایجنسی" کہا جاتا ہے۔ ان خبروں کے لئے اخباروں کو زر کثیر صرف کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ ان خبروں میں زیادہ تر دلچسپی صاحبان یوروپینز وغیرہ کو ہوا کرتی ہے اور چونکہ یوروپین صاحبان کی روزانہ اخبارات ہی مالدار رہی ہیں اس لئے وے ہی ریوٹر ایجنسی کی معرفت خبریں منگایا کرتے تھے۔ اور اُن سے اس قسم کی خبریں نقل کر کے ہمارے دیسی روزانہ اخبارات بھی کام نکال لیتے تھے۔ اب کچھہ عرصہ سے یوروپین اخبار نویسوں کی تحریک پر اس قسم کی خبروں کا حق کاپی رائٹ قایم کرنے کے لئے بھی ایک ایکٹ پیش ہوا تھا اور قرار پایا کہ کچھہ عرصہ یعنی ۷۲ گھنٹوں تک اِن خبروں کو دوسرا اخبار نہ چھاپ سکے۔ اسپر ہمارے دیسی روزانہ اخباروں نے بڑا شور مچایا ہے اور رحم کے خواستگار ہوئے ہیں۔ کوئی لکھتا ہے کہ دیسی اخبارات مالدار نہیں ہیں۔ مفلس ہیں۔ اس لئے اُنہیں اِن خبروں کے شایع کرنے سے نہیں روکنا چاہئے۔ دوسرا لکھتا ہے کہ جن کے لئے یہہ خبریں مفید ہیں اُن کے پاس ہمارا اخبار ہی نہیں جاتا پھر یوروپین اخباروں کے ساتھہ ہمارا مقابلہ ہی کیا وغیرہ وغیرہ اسپر اخبار پائونیر الہ آباد کا ایڈیٹر پوچھتا ہے کہ کیا گورنمنٹ ہند کو ہی اخلاق کے سبق دینا جانتے ہو۔ کیا مفلسی بھی ڈاکہ کے لئے کوئی عذر ہو سکتا ہے۔ اگر خود طاقت نہیں تو خاموش ہو رہو۔ ۷۲ گھنٹوں کے بعد خبروں کو اپنے خریداروں تک پہونچا دیا کرو۔ پائونیر کا یہہ لکھنا نہ معلوم کہاں تک سچ ہے۔ لیکن اُس کا قول ہے کہ اگر خبریں منگانے والے زیادہ ہو جاویں تو خبروں کے خرچ میں بھی کفایت ہو جاوے گی۔ اگر ہندوستانی اخبار غیر ممالک کی تازہ بتازہ خبریں اپنے خریداروں کو سُنانا چاہتے ہیں تو کوئی وجہہ نہیں ہے کہ وے کیوں اُس کے لئے خرچ نہ کریں۔ ہماری رائے میں یہہ عذر کوئی وقعت نہیں رکھتا کہ کئی اخباروں کو طاقت مقابلہ نہ ہوگی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جس قدر ایک اخبار کا مالک زیادہ تر لایق مالدار اور بااصول ہوگا اُسیقدر پریس کی طاقت زیادہ تر مفید ثابت ہوگی ✦

کیا گوروں میں شراب نوشی گھٹ گئی ہے۔

لارڈ رابرٹس کے وقت سے ہی فوجی گوروں میں شراب نوشی کا رواج کم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس وقت باقاعدہ شراب نوشی کو کم کرنے کے لئے باقاعدہ سوسائیٹیاں فوجوں میں کام کر رہی ہیں جن کا تعلق ایک بڑی کمیٹی سے ہے۔ اس کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن گوروں نے شراب نوشی ترک کر دی ہے وے بلحاظ نیک چلنی کے دوسروں سے بدرجہا بہتر رہے ہیں لیکن ساتھہ ہی یہہ مانا گیا ہے کہ جنگ کے وقت گورے بلا شراب کے نہیں رہ سکتے۔ اور اس لئے بہت سوں نے اپنی پرتگیا کو اُس وقت توڑ دیا۔ گذشتہ سرحدی جنگ کی واقعات اب تک تازہ ہیں۔ اور اُن سے یہہ معلوم ہو سکتا ہے کہ جس بہادری سے کہ گورکھا اور سکھہ سرحدیوں کا مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ اُس کا مقابلہ گوروں کی پلٹنیں نہیں کر سکیں پھر کوئی وجہہ نہیں کہ شراب کو جنگی سپرٹ کی بڑہانے والا مانا جاوے۔ بلکہ برخلاف اس کے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر گوروں میں شراب نوشی کی بدعادت نہ ہوتی تو شاید وہ زیادہ تر بہادری کے ساتھہ لڑ سکتے۔ اِس میں شک نہیں کہ اسوقت درگائی کی فتح گرڈون ہائی لینڈرڈن کے حصہ آئی ہوئی ہے لیکن اگر تحقیقات کی جاوے تو شاید جو فیصلہ کہ جنگی افسروں نے کیا ہے وہ قایم نہ رہے۔ ابھی ۲۸ جولائی کی رات کا ذکر ہے کہ ہمارے ساتھہ سیاہیرے تین فوجی گورے چڑہے جنمیں ایک کارپورل (ہمنزد نائک) تہا جس کا نام شاید سکاٹ تہا اور جو کہ درگائی کے دہاوا کے موقع پر گولہ اندازی کرتا تہا۔ اُس نے بیان کیا کہ واقعی سب سے پہلے سکھہ اور گورکھے پہونچے تھے اور وہ کہتا تہا کہ اگر تمام دُنیا کے فوجی اُس کے روبرو ہوں تو وہ سب سے پہلے گورکھوں سے ہاتھہ

ملانے کو طیار ہوگا۔ یہہ تین گورے جو ہمارے ساتھ آئے شراب میں بدمست تھے اور اُن کی زبانی معلوم ہوا کہ اکثر گورے اسی طرح خصلتیں بلکہ اپنے پرہیزگاری کو اقرار کو توڑ دیتے ہیں۔ اگر گوروں میں سے شراب نوشی دور ہوجاوے تو وے وحشتناک سینوں میں نہ آویں جنہیں سے ایک کی نسبت اس وقت رنگون میں تحقیقات ہو رہی ہے ؛

اس وقت طریقہ تعلیم میں واقعی کیا نقص ہے ؟

اِس وقت یہہ سوال بڑا ہی ٹیڑہا بن رہا ہے کہ سچی تعلیم کیا ہے۔ ہمارے مُلک میں جو طوطا پاٹھہ کا رواج شروع عملداری انگریزی سے چل پڑا اُس میں اب تک تبدیلی نہیں ہونے میں آئی۔ حالانکہ یوروپ کے دارالعلوموں میں اُس وقت سے اب تک سلسلہ بدلتے بدلتے زمین و آسمان کا فرق آگیا ہے۔ خیر۔ اس رٹنت ودّیا کی خرابی کو نظر انداز کرکے اگر دیکھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سودیشی بہائیوں کی آنکھیں اس وقت کُھل گئی ہیں اور اُنہوں نے کچھہ عرصہ سے یہہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے کہ ہمارے موجودہ تعلیم کے طریقہ میں ضرور کوئی نہ کوئی نقص ہے جس کی وجہہ سے کہ باوجود تعلیم کی بہار کے اشانتی اور گڑبڑ بدستور پڑی ہوئی ہے۔ اِس نقص سے گورنمنٹ وقت بھی بے خبر نہیں ہے۔ لیکن افسوس کہ دونوں خود غرضی کے تعصب میں پھنسکر اصلی نقص کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہمارے سودیشی بھائی تو دوسری قوموں کو مادّی ترقی کی شکھر پر بیٹھے ہوئے دیکھکر اسی بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ اگر صنعت اور حرفت کے سکول کُھل جاویں۔ اور دیش بھگتی لڑکوں میں پیدا ہوجاوے تو سب دُکھہ دور ہوجاویں گے۔ لیکن افسوس کہ دیش بھگتی کی سپرٹ بیجا طور پہ پہونکی ہوئی طالب علموں اور نوجوانوں کے اخلاق کا ستیاناش کر رہی ہے اور بڑی سے بڑی صنعت اور حرفت کی ترقی بھی آخرکار اشانتی کو بڑہانے والی ثابت ہو رہی ہے۔ دوسری طرف ہماری گورنمنٹ انگریزی تعلیم کے جائز اثر سے گھبراکر اب پچھتا رہی ہے۔ کہ کیوں اس قسم کی تعلیم دی گئی کہ ہندوستانی لوگ اپنے حقوق وغیرہ مانگنے کی طرف رجوع ہوگئے۔ لیکن افسوس کہ گورنمنٹ کے کارکن یہہ نہیں سمجھتے کہ اگر جہالت بدستور قایم رہتی تو ملک کے امن کو کسقدر خوف ہر وقت دامنگیر رہتا۔ ہماری رائے میں اصلی نقص موجودہ طریقہ تعلیم میں یہہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں کالج و سکول قایم ہونے کی وجہہ سے طلبا مصنوعی زندگی کے اوایل عمر میں ہی شکار ہو جاتے ہیں۔ جنکی ضروریات بڑہ جاتی ہیں اور اس لئے بجائے اسکے کہ تعلیم اُن پر کوئی صحت مندانہ اثر ڈالے اُن کے دلوں میں دہرم اور اخلاق سے بغاوت کا بہاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اِن سب خرابیوں کو دور کرنے کے لئے گورو کل کی سکیم پاس ہوئی ہے جس کا بہت جلد پبلک کے روبرو آنا ضروری تھا۔ لیکن چونکہ معاملہ بڑا نازک ہے۔ اس لئے اُس کے لئے احتیاط بھی بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گوروکل کا سکیم چندہی دنوں میں پبلک کے روبرو آوے گا۔ اور اگر پبلک نے کافی دھن کی مدد دیکر یہہ انسٹیٹیوشن کُھلوا دیا۔ تو صحیح تعلیم کا رواج دینے کے میدان میں یہہ پہلا قدم ہوگا ؛

دنیا ضدّین کا گھر ہے

دُنیا میں ضدین کا راج نظر آرہا ہے انسان انصاف کو جواب دیکر بڑے بڑے بیہودہ پن کر بیٹھتے ہیں۔ اور یہہ محسوس بھی نہیں کرتے کہ وے اپنے اصول سے گر گئے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ تعلیم کی دوست کہلاتی ہے۔ لیکن جب مسٹر ٹاٹا نے پندرہ لاکھہ روپیہ ایک نئی یونیورسٹی کے لئے بخش دیا تو گورنمنٹ نے اُس کے لئے خاص ایکٹ پاس کرنے سے انکار کر دیا۔ ہمارے کلچرڈ بہائی تعلیم تعلیم کا شور وقت بیوقت برابر مچاتے رہتے ہیں۔ لیکن باوجود اسکی سردار دیال سنگھ کے مجوزہ کالج کی مخالفت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ انسان نیک اصول کو مجبوراً منظور کر لیتے ہیں۔ لیکن اُن پر اپنا ہی خول چڑہانا چاہتے ہیں۔ انگریزی تعلیم کے تو دوست ہیں۔ لیکن ہندوستانیوں کے لئے وہ تعلیم چاہتے ہیں جو کہ اُنہیں انگریزوں کے برخلاف بولنے کا بھی حوصلہ نہ دے۔ کلچرڈ تعلیم کے تو حامی ہیں لیکن ایسی تعلیم کے جو کہ کلچرڈ پالیسی کا رواج دلانے والی ہو۔ عیسائی مشنری تعلیم تو پہیلانا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسی تعلیم جو کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہو سکے۔ خوب ضدّین کا میل ہے ؛

طاعون پھر ترقی پر ہے

گو جلندھر ضلع طاعون سے بالکل بری ہوگیا ہے۔ لیکن بمبئی اور کلکتہ میں بیماروں کی تعداد پھر کسیقدر بڑہنے لگ گئی ہے۔ جہاں کبھی کبھی ایک بیمار ہوتا تھا۔ وہاں روز دس بارہ تک نوبت پہونچ جاتی ہے لیکن سب سے بڑہ کر پونا کا شہر بدبخت ہے جہاں ۱۲۵ اور ۱۵۰ کے درمیان روز محض شہر میں بیمار ہوتے ہیں پونا والوں کے کرم کچھہ بہت ہی خراب معلوم ہوتے ہیں۔ کہ اُن کو ایسی سخت سزا پرمیشور کیطرف سے مل رہی ہے۔ مسٹر رینڈ وغیرہ کا مارا جانا تعزیری پولیس کا بیٹھنا مسٹر تلک کا قید ہونا۔ شہر والوں کا ملک معظمہ کے جنم دن پر بھی دھمکائے جانا وغیرہ وغیرہ واقعات ہیں جو ابھی تازہ یاد ہیں بھولی نہیں اور اسپر طاعون کا اب تک زور شور۔ لیکن پونا والوں میں پُرانے مرہٹوں کی سپرٹ کام کر رہی ہے جس بہادری سے ان تمام آفتوں کا اُنہوں نے مقابلہ کیا ہے۔ وہ اُنہیں کا حصّہ ہے۔ گو قواعد اب ویسے سخت نہیں رہے تاہم طاعون کے قواعد سے اب تک خلق خدا "الامان۔ الامان" پکار رہی ہے۔ جگدیشور اس بلا کو ملک سے جلد دور کرے ؛

دھرم اپدیش

न तत्र सूर्यो भाति न चन्द्रतारकं नेमा विद्युतो भान्ति कुतोऽयमग्निः। तमेव भान्तमनुभाति सर्वं तस्य भासा सर्वमिदं विभाति॥

کمزور انسان اپنی بدھی کے چمتکاروں کا خیال
کرکے ابھمان سے بھر جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ جیسے
انا پرکار کی عجیب سے عجیب ایجادیں کیں۔ ریل
بنائی۔ تار لگائی۔ دخانی جہاز چلائے۔ کئی پرکار
کا پرکاش کے یتنتر بنائے۔ زمین کی تہوں کو چھان
مارا۔ گگن منڈل کا نقشہ اتار لیا۔ گویا کہ اگنی۔
وایو۔ پرتھوی۔ جل۔ اکاش پانچوں کو جو کہ سرشٹی
کے مکھیہ کارن ہیں اپنا غلام بنا لیا۔ بس اب
سب اصلیت کا پتہ لگا لیا۔ ان سے پرے اور کچھہ
نہیں۔ اس سرشٹی کے اندر جس قدر روپ اور دِرشیہ
درشٹی گوچر ہوتے ہیں وہ سب انہیں کی ستتا سے
ہے۔ چاند سورج آدی روشن کرے روشنی
دیتے ہیں۔ انہیں کی ستتا سے سرشٹی کے سمپورن
پدارتھہ بنتے بگڑتے ہیں۔ سوکشم سے سوکشم دیہہ
دھاری جنتو اور بڑے سے بڑے حیوان ہی نہیں
کی شکتیوں کا پرادربھاؤ ہے۔ یہاں تک کہ خود
انسان ہی انہیں جڑھ پدارتھوں کے اکسمات
میلاپ کا نتیجہ ہے اس سے پرے اور کچھہ نہیں۔
اندھکار ہی اندھکار ہے۔ پرنتو جس سمے کہ یہی
کمزور بدھی پرماتما کی شرن میں جاتی ہے۔ اس کا
سارا ابھمان چکنا چور ہو جاتا ہے وہ حیران ہو کر
دیکھتی ہے کہ اس اننت برہمانڈ کے اندر میری
ذرہ بھر گنتی ہی نہیں ہے۔ میرا تو اس قدر حقیقت بھی

نہیں رکھتی جس قدر کہ سورج کے سنمکھہ ایک رائی
کا ہزارواں حصہ۔ میرا گیان ویسا ہی تچھہ ہے۔
جیسا کہ سمندر کی اپیکشا ایک قطرہ آب کا سواں حصہ۔
میری شکتیاں ایسی ہیچ ہیں۔ جیسے کہ ایک بڑی
بھاری پہلوان کے سنمکھہ ایک چھوٹی سی چیونٹی
بلکہ اس سے بھی اتینت ہی الپ یہہ تھوڑا بہت
بھی جو کچھہ کہ مجھکو پراپت ہے۔ پرماتما کے اٹوٹ
بھنڈار میں سے ہی دان ملا ہے۔ کہاں میں الپگیہ
اور کہاں وہ سروگیہ سب کا انترآتما۔ کہاں
میں محتاج باہیر اور کہاں وہ سب کا آشرہ۔
جگنوں کو سورج سے کیا نسبت۔ ع چہ نسبت
خاک را با عالم پاک۔ اس کے مہان بل اور اوُبت
تیج کی تاب تو سورج چندر آدی سنسار کے
پرکاش کرنے والے بڑے سے بڑے پدارتھہ بھی
نہیں لا سکتے تو میری کیا سامرتھہ ہے کہ میں اس
مہان سورج کی اور آنکھہ اٹھا کر بھی دیکھہ سکوں۔
کہ جس کے اندر نہ سورج نہ چاند نہ تارے
پرکاش کر سکتے ہیں۔ یہہ پرتیکش چمکنے اور نیتر
سمبندھی پرکاش کو دبانے والی بجلی بھی
پرکاش نہیں کرتی تو بھوتک اگنی کہاں سے
پرکاش کر سکے گی۔ کیونکہ سورج کا پرکاش
اور تیج اگنی سے پربل ہے اور بھوتک اگنی کا
کارن ہی سوریہ ہے جب اس میں کارن کا
پرکاش نہیں پہونچ سکتا۔ تو کاریہ کا کیا
پہونچے گا۔ کنتو اس پرکاشمان ہونے کے
پیچھے سب سورج آدی کرے اس کے دئیے ہوئے
پرکاش کو پا کر ہی پرکاشک ہوتے ہیں۔ اس
تیجومے پرماتما کی دیپتی سے یہہ سب سورج
آدی پرکاش کرتے ہیں۔ یہہ ہے بھید ایک
سنسارک بدھی اور پارمارتھک بدھی میں۔
جبتک منش کی بدھی سنسارک آولائیشوں سے
پوتر نہ ہو وہ پرماتما کی شرن میں نہیں آ سکتی
اور جب تک وہ پرماتما کی جوتی کو دھارن نہیں

کرتی اس کے ابھمان کا ناش نہیں ہو سکتا۔ اور
جب تک اس کا ابھمان دور نہیں ہوتا۔ اس کو
تتو گیان پراپت نہیں ہو سکتا۔ اور تتو گیان کے
بنا پرم آنند کی پراپتی اسمبھو ہے۔ اس لئے آؤ
ہم سب اس پرکاشکوں کے پرکاشک جگدیشور کی
استتی پرارتھنا اور اپاسنا کرکے اس سے وہ تیج
حاصل کریں کہ جس کو دھارن کرکے ہم کو تتو گیان
پراپت ہو۔ اس کے بنا ہم کو یہہ دان اور کہیں
سے نہیں مل سکتا۔ کیونکہ سمپورن پرکاش کا
آدی سروت وہی تیجومے پرماتما ہیں۔ کہ جس میں
سورج وغیرہ کوئی پرکاش نہیں کر سکتے۔ جیسے
سورج کے نکلنے سے اندھیرا دور ہو جاتا ہے ویسے ہی
جب تمہارے ہردے میں پرماتما کے گیان کا پرکاش ہوگا۔
تو سمپورن تمو دور ہو جائیگا۔ اودیا کے میگھہ چھن بھن
ہوں گے اور شانتی کی برکھا ہو کر تمہارا آتما ترپت
ہوگا۔ تمہاری بدھی پرکاشک ہوگی اور تمہاری
ساری شکتیوں میں بل اور تیج آوے گا۔ کیا وہ
پرماتما جو کہ سارے برہمانڈ کو پرکاشت کر رہے ہیں۔
انیک سورج اور چندر جن کے آشرے ہو کر پرکاش
کو دھارن کرتے ہوئے اندھکار کا ناش کر رہے ہیں ہمکو
اندھکار میں ہی رہنے دیں گے؟ ہرگز نہیں۔ وہ دیالو
پتا او ہر سمے اپنا دیا بھنڈار کھولے ہوئے ہیں مگر
ہے تو ہم میں ہی ہے کہ ہم سنسارک چمک دمک پر
موہت ہو کر اس کے پرم سوندریہ کے درشن کرنے کے
لئے اودیت نہیں ہوتے۔ اس لئے آؤ بھگت جنوں
ہم سب اس آتمک جگت اور جڑھ جگت دونوں
کے پرکاشک تیجسروپ پربھو کا آشرا لیں اُن سے
بڑھ کر ہم کو اندھکار سے نکالنے والا اور کون ہو سکتا
ہے۔ پرم پتا ہم کو اندھکار سے جیوتی میں لیجاؤ!
استیہ سے ستیہ میں لیجاؤ اور مرتیو کے دکھوں
سے چھڑا کر اپنے بھگتی روپ امرت سے ہمارے
آتماؤں کو ترپت کرو۔

ادم شم

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ست دھرم پرچارک

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے

ہم نے پنڈتا یا موہن لعل وشنو لعل جی کی افسوسناک حالت سے اتفاقاً واقف ہو کر سب سے پہلے اُنہیں ہی خبردار کیا تھا اور اُنہیں آتم ہتیا سے بچانے کیلئے اُن سے درخواست کی تھی کہ وہ پرویکارنی سبھا کی منتری پد سے علیحدہ ہو کر اگر آریہ سماج میں اور بھی کوئی پدوی گرہن کئے ہوئے ہیں۔ تو اُس سے بھی علیحدہ ہو جاویں۔ جب ہمارے خط کا کوئی جواب نہ آیا تو پنڈتا یا جی کی نیت میں کچھہ فرق سمجھکر ہم نے اِن کالموں میں پنڈتا یا جی کی افسوسناک حالت کا فوٹو پبلک کے روبرو رکھا اور اُنہیں پنڈتا یا جی کی چالوں سے بچنے کے لئے پریرت کیا۔ ہماری تحریر پر آگرا سے ایک واقفکار نے ہمیں خبر دی کہ پنڈتا یا جی کسی آریہ سماج سے سبھاسد نہیں ہیں اور نہ ہی کبھی آریہ سماج کو کسی قسم کا چندہ دیتے ہیں۔ اُنہوں نے یہہ بھی ظاہر کیا کہ پنڈتا یا جی برابر جنم پتریاں وغیرہ دکھلاتے ہیں اور ایکمرتبہ مہا منڈل کے جلسے کے موقع پر مورتی کے آگے ہار آدی چڑھاتے بھی دیکھے گئے تھے۔ اِن واقعات سے ہی آریہ پبلک نے پورے طور پر اطمینان کر لیا تھا کہ پنڈتا یا جی کو آریہ سماج سے کچھہ بھی تعلق نہیں ہے اور آریہ پبلک کو یقین ہو گیا تھا کہ اگر یہ شخص پرویکارنی سبھا کا منتری بنا رہا تو وہ ضرور آریہ سماج کے مشن کو سخت نقصان پہونچائے گا۔ لیکن اِس سے بڑھکر ثبوت اب ہم پہونچا ہے۔ جسے کہ ہم آریہ پبلک کی واقفیت کے لیئے ذیل میں معہ اپنے نوٹوں کے درج کریں گے۔

کسی جرم کے ثابت کرنے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی ثبوت نہیں ہوا کرتا کہ ملزم خود جُرم کا اقبال کرے۔ اور جبکہ ملزم باوجود جُرم کو چھپانے کی کوشش کرنے کے بھی سچ ظاہر کرنے کے لئے مجبور ہو جاوے تو اُس سے بڑھ کر اور کوئی بھی قطعی ثبوت اُس کے جرم کا نہیں ہو سکتا۔ پنڈتا یا موہن لعل اگر خاموش رہتے تو بات یہیں تک رہتی۔ لیکن ایشور کی کرپا سے آپ بولے ہیں۔ اور بولے بھی ایسا ہیں کہ اپنی اصلی حالت کا فوٹو ٹھیک ٹھیک پبلک کے روبرو پیش کر دیا ہے۔ یہہ کہاوت صحیح ہے کہ راستی پہاڑوں کو پھوڑ کر پھوٹ نکلتی ہے۔ قبل اسکے کہ پنڈتا یا جی کی تحریر کی پڑتال کیجاوے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ناظرین کی یادداشت دربارہ اُس واقعہ کے جوکہ اِس تحریر کا محرک ہے از سر نو تازہ کر دی جاوے۔ پنڈتا یا جی کی پُتری کا وواہ جون کے مہینے میں مقرر ہوا تھا۔ ۱۸ جون کو پنڈتا یا جی نے بقول اپنے وواہ کی کوں کوں پتری چھپوائی جس کے سرے پر سونڈ والے گنیش کی تصویر تھی۔ اور پتری میں نمستے وغیرہ کا ذکر نہ تھا۔ ہم نے اسپر پنڈتا یا جی کو ایک خط لکھا تھا جسکی نقل حسب ذیل ہے۔

"جلندھر شہر۔ ۱۰ جون ۱۸۹۹ء شری پنڈت موہن لعل وشنو لعل پنڈتا یا جی کی سیوا میں تھا ورنمستے۔ آپکا ۱۸ جون کا چھپا ہوا پتر پہونچا۔ پرنتیم تو مجھے اوکاش نہیں کہ آپکی پتری کو وواہ پر آسکوں۔ کنتو یدی آ بھی سکتا تب آپکے پتر کا منگلا چرن مجھے آنے سے روکتا۔ کیونکہ جب آپ نے پتر کے سرے پر سونڈ والی گنیش کی مورتی ستھاپت کر دی ہے تو وواہ بھی اوشیہ پورانک ریتی سے ہی ہوگا۔ ایک نوبین کئے بنا میں نہیں رہ سکتا۔ یا تو آپ آریہ سماج کے سدہانتوں کو مانتے ہی نہیں اور یا آپ انہیں مان کر بھی لوگوں کے ڈر کے مارے اُنکی پرتی کول آچرن کرتے ہیں یا دونوں۔ اوستھاؤں میں آپکا آریہ کہلانا اور پرویکارنی سبھا کے منتری پد کو سویکار کرنا مجھے آشچریہ میں ڈال رہا ہے۔ کیا یہہ آتم ہتیا نہیں جو آپ کر رہے ہیں۔ آپکو اُچت ہے کہ آریہ سماج کے (ہر ایک) پر بندہ سے پرتھک ہو کر لوگوں کو سپشٹ سوچنا دیدیویں کہ آپ آریہ نہیں ہیں۔
آپکا شُبھ چنتک منشی رام"

جب ہمارے اس خط کا کچھہ بھی جواب پنڈتا یا جی کیطرف سے نہ آیا تو ہمنے اپنے ۳۰ جون کے پرچے میں پنڈتا یا جی کی اصلی حالت سے پبلک کو خبردار کرنے کے لئے ایک مضمون لکھا تھا جسکی سُرخی یہہ تھی آریہ سماج کو وشواس گھات نے مارا۔ ہماری اِس تحریر کا جواب پنڈتا یا جی نے آریہ بھاشا میں لکھکر چھپوایا ہے جسکی ایک کاپی کہ ہمارے پاس بھی پہونچی ہے۔ اس چھپے ہوئے کاغذ پر یہہ درج نہیں ہے کہ یہہ کس مطبع میں چھاپا گیا ہے اور نہ ہی یہہ معلوم ہوا ہے کہ آیا یہہ پرچہ کسی اخبار کے ساتھہ تقسیم ہوا ہے۔ یا کیا۔ لیکن ہمیں اس سے کچھہ مطلب نہیں ہے۔ ہمیں صرف پنڈتا یا جی کے جواب سے غرض ہے۔ ہم نے پنڈتا یا جی کا جواب بغور پڑھا۔ لیکن بجائے اسکے کہ ہم اُنکی تحریر میں اپنے اعتراضوں کا جواب پاتے۔ ہم نے اِس تحریر میں اُن اعتراضوں کی زیادہ تر تشفی پائی جس سے کہ ہم کو نہایت رنج ہوا۔ پنڈتا یا جی کی تحریر کا جواب دینے کی ہمیں کچھہ بھی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اُنکی تحریر خود بخود اُن کے دعووں کی تردید کر رہی ہے لیکن چونکہ اس تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنم کے براہمن اب تک آریہ سماج کی جڑ کھودنے کے لئے طیار بیٹھے ہیں اس لئے لازم آیا کہ ہم پنڈتا یا جی کی تحریر کی پڑتال کرتے ہوئے آریہ پبلک کو اُس خطرہ سے خبردار کریں جس کا سامنا کہ اُنکے لئے ہر وقت موجود رہتا ہے۔ ہم پنڈتا یا جی کے پتر کی عبارت بجنسہ فارسی حروف میں دیں گے اور ساتھ ساتھ اپنے نوٹ بھی دیتے جاویں گے۔ موٹے الفاظ ہر جگہہ ہم نے خود کر دئے ہیں

میری پتری کے ودواہ کی کون کون پتری کے اُتر ہیں
میری پتری کے ودواہ کی تاریخ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء کا آیا۔ آپکا یہہ ایک لمبا پتر لکھا ہوا تہا جب میں نے سمجہا تہا کہ جو آپ نے شرارت کی ہوا تہا اور ودہ نادانی میں بہاشتری بہاو سے لکہا ہے۔ اب الہو میں نے ہی اس سمہ اُسکا کچہہ بہی جواب نہ لکہنا اُچت نہیں سمجہا۔ لیکن آج جیسے اخبارات میں آپ کے لیکہہ پڑہنے میں آئے تو معلوم ہوا کہ اُلٹے پتر آپ نے مجہی پر نادرشاہی حکومت اور پتر دیہاو سے اُلٹا پیٹ دیا ہوا تہا۔ یہہ میری بڑی بہول ہوئی ہے۔ کہ میں نے آپکو اپنا پتر سمجہکر کنگو پتری بہیجی۔ بیدی مجہے معلوم ہوتا کہ آپ کے ہردے میں یہہ زہر بہرا ہوا ہے تو میں اُسے کدا پی نہیں بہیجتا۔"

نوٹ پنڈا باجی مہاراج! اگر آپ ہمارے پتر اور اُتری بہاو سے لکہا ہوا سمجہتے تہے تو اُس کا اُتر کیوں نہ دیا۔ اگر آپ ہمیں یقین دلا دیتے کہ آپ کی نسبت غلط فہمی ہوئی ہے تو ہم کبہی بہی اس معاملے کو اخبار میں نہ چہیڑتے لیکن آپ نے تو موں ساده لی۔ آپ اب چہپاتے ہیں کہ کیوں سُونڈ والے گنیش کی مورتی والا پتر آپ نے ہمارے پاس بہیجا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے تہا کہ جہاں ویدک دہرم کی رکشا کا سوال سامنے آگیا ہے اُس جگہہ ہم نے دوستی اور رشتہ داری کو بالائے طاق رکہکر ہمیشہ ویدک دہرم کی رکشا کی ہے۔ اس خاصیت کو اگر آپ نہیں سمجہتے ہیں تو آپکو معلوم تہا کہ یہہ زہر ہمارے اندر موجود ہے۔ لیکن باوجود اس علم کے بہی آپ کا ہمارے پاس پتر بہیجنا ثابت کر رہا ہے۔ کہ یہہ عمل آپ سے کوئی اعلیٰ طاقت کرا رہی تہی تاکہ آپکی بڑے لمبے عرصہ کی چہپی ہوئی مکاری طشت از بام ہو جاوے۔ آپ سمجہتے ہیں کہ آپ کی اس بیہودہ حرکت کا صرف ہم نے ہی نوٹس لیا تہا۔ ہرگز نہیں! بلکہ جن جن آریہ پرشوں کے پاس آپ نے ودواہ کی کنگو پتریاں بہیجیں وہ سب اُنکی مخالفت پڑہتے تہے چنانچہ ریاست کوٹہ سے ہمیں اپنا مضمون لکہنے سے پیشتر خبر پہونچ چکی تہی کہ سونڈ والے گنیش کی مورتی دیکہکر راج کنا وی جی بہی بہت ہنسے تہے اور حیران تہے کہ اس قسم کے پتر بہیجنے والا کیونکر پرو پکارنی سبہا کا منتری ہو سکتا ہے۔ پنڈا باجی مہاراج آپ اسوقت چہپانے تو بہت ہیں۔ لیکن

اب پچہتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کہیت

"آپ نے جب ایک گہر یلو سادہارن بات کو اتنا طول دیکر اُس کو اخبارات کا وشے کیا ہے اور میری یوگیتا اور پرتشٹہا پر ستا کشیپ کیا ہے تب مجہکو بہی جیسے کا تیسا اُتر دینے کی اوشکتا ہوئی۔"

نوٹ پنڈا باجی مہاراج! ذرا سوچیئے۔ آپ کی مجہے کوئی ذاتی ملاقات نہ تہی۔ کچہہ پُرانی بڑادری کا سمبندہ نہ تہا۔ اگر کوئی تعلق تہا تو اُس کا جوڑنے والا آریہ سماج اور ویدک دہرم تہا۔ پہر جبکہ آپ کا عمل اُسی ویدک دہرم پر کلہاڑا مارتا تہا تو میں کیونکر خاموش رہ سکتا تہا۔ آپ ہی سوچئے کہ جب آپ نے خود میرے اعتراضوں کو قبول کیا ہے۔ (جیسا کہ میں آگے چلکر ثابت کروں گا) تو پہر میں آپ کی یوگیتا اور پرتشٹہا پر ستا کشیپ کرنے والا کیسے ٹہہر سکتا ہوں۔ اور جیسے کا تیسا اُتر دینے کی کوشش کرنا آپکے اختیار ہے۔ لیکن جبکہ آپ نے اپنے سارے پتر میں میری ایک ہی وید ورودہ کارروائی نہیں بتلائی تو جیسے کا تیسا اُتر بے معنی ہے۔ لیکن اگر آپ کی مُراد اُس شائستگی کی بوچہاڑ سے ہے جو کہ آپ نے اپنے جواب میں کی ہے تو آپ شوق سے اپنا کلیجہ ٹہنڈا کیجئے۔ مجہے کوئی عذر نہیں ہے۔

"آپ نے جو اپنے نادری عتاب کا رنگ میرے اوپر جمایا ہے سو آپ کی بڑی بہاری بہول ہے۔ کیونکہ نہ تو میں آپ کی پارلی میں ہوں اور نہ آپ کے تابع ہے میں بسنے والا آشرت ہوں۔"

نوٹ نادری عتاب کے رنگ جمانے کا نسخہ میرے پاس نہیں ہے۔ یہہ آپ کا محض حسن ظن ہے۔ باقی رہا یہہ کہ میں نے آپ کو سمجہانے کی کیوں کوشش کی۔ اس لئے کہ آپ پرو پکارنی سبہا کے منتری ہیں اور اپنے آپ کو آریہ سماج کے سبہاسد اور رشی دیانند کے شِشیہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑہ کر اس لئے کہ آپ کو سونڈ والے گنیش کی مورتی والا خط آریہ پُرشوں کے پاس بہیجتے ہوئے شرم نہ آئی۔ ورنہ ہزاروں کمزور آتما روز گرتے ہیں اور ہم افسوس کرکے رہجاتے ہیں۔ اور دیگر آریہ پُرش اُن کی نسبت اخبار میں لکہنا ضروری نہیں سمجہتے۔ کیونکہ وے نہ تو ایسی حالت میں کوئی ادہیکار اپنے پاس رکہتے ہیں۔ اور نہ ہی دوسروں کو بگاڑنے کے لئے آگے بڑہتے ہیں۔ باقی رہا یہہ کہ آپ میری پارٹی کے ہیں۔ یا نہیں۔ اس کا جواب اسقدر کافی ہے کہ میری پارٹی آریہ سماج ہے۔ اُس کا گورو پرمیشور ہے۔ اور اُس کا راہبر وید ہے۔ جب تک آپ ان دونوں کو جواب نہیں دیتے ہم سب کا ادہیکار ہے کہ ہم اپنے بہولے بہٹکے بہائیوں کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ آپ کا آخری وعدہ بہی آپ کی اندرونی سپرٹ کا بخوبی اظہار کرتا ہے۔ کیا آپ کا یہہ مطلب ہے کہ اگر آپ میرے آشرت ہوتے تو اپنی مطلب براری کے لئے میرے بیجا آکشیپوں کو برداشت کرلیتے۔ یہہ تو اُس عام کہاوت سے بڑہکر ہوئی جو ہم روز مرہ سُنتے ہیں کہ ہمیں **جہوٹہہ بولنے سے کیا فایئدہ** گویا اگر فایدہ ہو تو جہوٹہہ بولنے میں دریغ نہ کریں۔

"یاد رہے کہ ہم تو براہمن بہائی ہیں۔ جب تک ہوسکتا ہے تب تک بیجا نوں کی برداشت کرتے ہیں۔ اور جب کسی کو آپ کی طرح **تیری ودشں** ہو جاوے تو اُس کی اودشدہی بہی دیدیتے ہیں۔"

(باقی آئیندہ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج کوئٹہ کا حسب ذیل انتخاب ہوا۔ پنڈت ہری کشن جی بی۔ اے منصف پردھان۔ لالہ لدھا رام جی سب اورسیر اور لالہ موہن لعل جی اکوٹنٹ اُپ پردھان۔ لالہ گنیش داس انسپکٹر سکرٹری لالہ حکم چند اُپ منتری۔ لالہ رام چند جی ہیڈ کلارک محکمہ جنگلات خزانچی۔ لالہ ڈوگر رام جی کورٹ کلرک لائبریرین ممبران انترنگ سبھا لالہ جے دیال جی۔ پنڈت چھجو رام جی۔ پنڈت فقیر چند جی۔ پنڈت ہرنام داس جی۔ لالہ رام چند جی۔ سردار سوجیت سنگھ جی۔ لالہ ٹھاکر داس جی۔ بھگت کیشو داس جی

کوٹ چھٹہ خوشی کی بات ہے کہ پنڈت گردھاری لعل جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے اُپدیشوں سے کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں نیا آریہ سماج ستھاپت ہوا جس کے ادھکاری حسب ذیل نیت ہوئے۔ لالہ پرسرام پردھان۔ لالہ سوجہ رام اُپ پردھان۔ لالہ آتما رام منتری۔ لالہ سوہنہ رام اُپ منتری۔ لالہ نراین داس خزانچی۔ لالہ کھونہ رام پستکادھیکش۔ علاوہ ادھکاریوں کے ۱۸ کس ممبر بنے۔ ایشور سبھاسدوں کو دھرم بل اور اُتساہ دے۔

جہتم۔ پنڈت گردھاری لعل جی نے جتم تحصیل ڈیرہ غازی خان میں چودھری جیون مل کے بھائی کا بواہ سنسکار ویدوکت ریتی سے کرایا۔ مبلغ پچیس روپئے فریقین نے وید پرچار فنڈ کے لئے دان دیا۔ ۱۳ر جولائی کو پنڈت جی نے پورانوں کی اصلیت پر ایک ویاکھیان دیا جس کا اثر عمدہ ہوا۔

افسوس کہ لالہ کیدار ناتھ جی جائنٹ سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے چھوٹے پُتر کا چھ ہفتہ کی بیماری کے بعد دیہانت ہو گیا۔ ایشور لالہ صاحب اور اُن کی دھرم پتنی کو شانتی دے۔

پنڈت رام رتن جی نے سوا ماہ تک شرق پور کے علاقہ میں زور شور سے ویدک دھرم کا پرچار کیا جس کا اثر لوگوں پر بہت اُتم پڑا۔ اور سماج کو تقویت ہوئی۔ سماج ہذا نے اپنا سالانہ جلسہ ۱۶ ار ۱۷ ار ۱۸ ار نومبر کو مقرر کیا ہے۔ لاہور کے آریہ بھائیوں کی معقول تعداد اِس جلسہ میں شامل ہونی چاہیئے۔ کیونکہ شرق پور لاہور کے بہت نزدیک ہے۔

پنڈت پورنا نند جی دھرم سالہ ضلع کانگڑہ میں ویدک دھرم کا پرچار کرکے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

پنڈت جوالا پرساد پورانک کی پستک دیانند تمر بھاسکر کے کھنڈن میں پنڈت تلسی رام جی ایڈیٹر وید پرکاش میرٹھ نے بھاسکر پرکاش نامی گرنتھ لکھا ہے جس کے تین حصے چھپ کر فروخت ہو رہے ہیں۔ چوتھا حصہ چھپ رہا ہے۔

لالہ شیو دیال جی۔ ایم اے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مدراس کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اُن کی غیر حاضری میں ماسٹر آتما رام جی کام کریں گے۔ جو بھائی مدراس پرچار فنڈ کی سہایتا میں دھن بھیجنا چاہیں مذکورہ بالا پتہ پر جلد ارسال فرماویں۔

پنڈت شمبھو دت اُپدیشک آریہ پتری پاٹھ شالا کرنال کے پُتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پنڈت جی نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دیا۔

آریہ سماج راولپنڈی کے ستسنگ جلسے حسب معمول ہوتے ہیں۔ اور وید بھاشیہ ہو سکا ہے چودھری گیان سنگھ جی کتھا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر جیندا رام صاحب (امریکن شہرت والے) نے اپنا دواخانہ راولپنڈی شہر میں کھول دیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ بھائی لوکل سماج کے کام کرنے والوں کی کمی کو کچھ پورا کر دکھائیں۔ آریہ پتر کا میں راولپنڈی سماج کی بابت معلوم نہیں ایک دو خبریں غلط کیوں چھپی ہیں۔ امید کہ ایڈیٹر صاحب اخبار مذکور اُن کی جلد تصحیح فرماویں گے۔ ستسنگ بھون جیسے آریہ مندر و اسباب وغیرہ

انس پرچارکوں نے چھین لیا ہے نہیں ہوتا۔ ہاں اُس کے متعلق وچار ہو رہا ہے اور غالباً جلد جاری ہو جاوے گا۔ سماج کے جلسے کسی ممبر کے مکان پر نہیں ہوتے اور نہ ہی موجودہ مکان تنگ ہے۔ سرائے چودھری شیر سنگھ کا بالائی مکان کرایہ پر لیا ہوا ہے جو بڑا وسیع ہے۔ جتنے کہ ہزارہا آدمیوں کے مجمع کے لئے بھی گنجائش ہو سکتی ہے۔

آریہ سماج سکندر آباد کی گورو کل سمبندھی پاٹھ شالا خوب ترقی کر رہی ہے۔ پنڈت بستی رام جی ادھیاپک کا کام کرتے ہیں۔ جو کہ دیا کرن کے بھاری پنڈت ہیں یہ سب کچھ پنڈت مراری لعل منتری سکندر آباد سماج کے پرشارتھ کا پھل ہے۔

موضع میدن وال ضلع بستی میں ایک نیا آریہ سماج قائم ہوا۔ ایشور سبھاسدوں کو اُتساہ دے۔

بابو دیوندر ناتھ جائنٹ سکرٹری دیانند سمتی کلکتہ نے ۹ر جولائی کو ٹون حال بردوان میں "سوامی دیانند اور اُن کا سمبندھ ورتمان کے ساتھ" اِسی وشے پر ایک فصیح لیکچر دیا۔

لوکل

۶ر اگست کے ہفتہ وار جلسہ میں بھجنوں کے بعد پنڈت رلا رام جی نے ایشور پرارتھنا اور کتھا کی۔ تت پشچات لالہ دیو راج جی نے ایک موثر لیکچر بھوت پریت جادو ٹونہ آدمی کی لغویت پر دیا۔ لیکچر کی سماپتی پر منتری سماج نے پرگٹ کیا کہ سماج کو ایک بڑی دری کی ضرورت ہے اس پر اُسی سمے قریباً تیس روپیہ چندہ لکھا گیا۔

بارش اس ہفتہ میں بھی نہیں ہوئی۔ بادل آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ جلندھر کے نواحات میں کسیقدر بارش ہوئی ہے۔ بارش کے نہ ہونے سے غلہ گراں ہوتا جاتا ہے۔ اور موجودہ فصلوں کی بھی حالت خراب ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

تازہ خبریں و رائیں

زار روس کاروبار سلطنت سے سبکدوشی
(۱) حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کی خواہش ہے کہ اُن کی جگہ
اُن کا بھائی گرینڈ ڈیوک میکیل زمام سلطنت ہاتھہ میں
لے۔ اس ویراگ کا باعث یہہ ہے کہ اُن کو بہت سی ناکامیوں
میں مایوسیوں کا منہہ دیکھنا پڑا۔

(۲) کیمبرج یونیورسٹی کی مسز انگنس سمتھہ۔ گوئس
اور جرمن یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف فلاسفی اور
ماسٹر آف آرٹس کا اعزازی خطاب عطا ہوا ہے۔
اس سمہ دُنیا میں کوئی دوسری لیڈی علمیت میں
ان کی ہمعصری نہیں کر سکتی۔

(۳) امریکہ میں ایک اس قسم کا یمنتر ایجاد ہوا ہے کہ جس کی
مدد سے جہاز کا کپتان دھند اور کہرے میں دور تک
دیکھہ سکیگا۔ اس سے جہازوں کے تاریکی میں چٹانوں
سے ٹکرا جانے کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

(۴) پونچھہ علاوہ کشمیر میں بھی طاعون ملعون جا
پہونچی۔ ڈاکٹر ڈیوک صاحب گلمرگ سے تفتیش کیلئے
وہاں تشریف لے گئے ہیں۔

اہل امریکہ کی فیاضی اور دریا دلی کا آج دن کون مقابلہ
کرسکتا ہے۔ اُنہوں نے حال میں چار کروڑ پونڈ مختلف
علمی اور مذہبی کاموں کے لئے دان دیا ہے۔ بھارت
باشندو تم بھی جاگو اور سچے دان کی مہمان سیکھو۔

تجویز ہے کہ امسال ویش کانفرنس کا اجلاس
لکھنؤ میں ہو۔

لندن کی چند بلند قامت بیبیاں۔ عورتوں کے
لئے ایک کلب کھولنے والی ہیں جس میں صرف وہی
لیڈیاں ممبر ہوسکیں گی جن کا قد چھہ فٹ سے کم
نہو۔ تہذیب کے چوچلے۔ اگر یہہ خبر سچ ہے تو
امسال ستمبر میں کرنال میں ایک میڈیکل سکول لڑکیوں
کیلئے کھلے گا۔ (ٹریبون)

دُنیا میں سب سے بڑا موسیقی خانہ شکاگو واقع امریکہ
میں ہے۔ اس کے اندر روزمرہ ۱۲ ہزار لاکھہ سوا ۲ لاکھہ
گانے اور ۲۰ ہزار بھیٹر آسمانی سما سکتی ہیں۔

فرانس میں ایک قسم کا درخت ہے جس کو مکھن اور
روٹی کا درخت کہتے ہیں جسمیں مکھن کی طرح گودا نکلتا ہے
اور ایک قسم کا دانہ بھی پیدا ہوتا ہے جس کی بہت
عمدہ روٹی بنتی ہے۔

راجپوتانہ (مہوبی) کے ایک قصبہ دروانامی
میں ایک عظیم الشان سانپوں کا مندر ہے جس میں
ایک ہزار سانپ ہر سمے موجود رہتے ہیں۔ لوگ اِن
سانپوں کی ہر روز پوجا کرتے ہیں۔ اودیا۔

رنگون کی جس رجمنٹ کے گوروں نے ایک برہمی
عورت کو بےعزت کیا تہا جس کا کہ مقدمہ چل رہا ہے
وہ رجمنٹ بہت جلد عدن بھیجی جانے والی ہے۔
بہتر ہوتا کہ کالے پانی بھیجی جاتی۔

دریائے گھاگرا میں سیلاب آنے سے بہت سے
گاؤں ٹاپو بن گئے۔ جو سڑک اجودھیا سے فیض
آباد کو جاتی ہے۔ وہ پانی سے بالکل بہ گئی۔

آسٹریلیا میں ایک شخص نے بسواری بائیسکل
ایک میل کا فاصلہ ۵۸ سیکنڈ میں طے کیا۔

اِس وقت بنگال میں ۲۰ کروڑ روپیہ کے سرمایہ
سے ۴۸۷ کمپنیاں اپنا کام کر رہی ہیں بیس کمپنیاں
نئی کہڑی ہوئی اور اتنی ہی بند ہو گئیں۔ باقی
ماندوں میں سے ۲۰۰ سو کمپنیاں عمدہ طور پر
چل رہی ہیں۔

ریواڑی کے رئیس لالہ شادی لال صاحب
امسال انگلستان کے قانون کے امتحانوں میں
اول رہے۔ مبارک

ایک جرمن ڈاکٹر کی رائے ہے کہ سوا تولہ روز
مرہ نمک کھانے والے آدمی کو مرض طاعون لاحق
نہیں ہوتا۔

انگلینڈ۔ سکاٹلینڈ اور آئیرلینڈ میں قریباً
ستر ہزار نوجوان عورتیں شراب وغیرہ کی دکانوں

پر ملازم ہیں۔ اس سے وہاں کے اخلاقی طرز کا
اندازہ لگ سکتا ہے۔

پیرس میں بارہ ہزار جوتشی اور ڈاکٹر ہیں جو
قریباً ساڑہے لاکھہ روپیہ سالانہ کماتے ہیں۔

گورنمنٹ ٹرانسوال کے خلاف فساد برپا کرنے کے
جُرم میں جو انگریز گرفتار کئے گئے تہے۔ وہ سب رہا
کر دئے گئے ہیں۔

بنارس ہندو کالج کمیٹی کے پاس کل نقد سرمایہ جو
اس وقت تک جمع ہو چکا ہے ۳۰ ہزار روپیہ ہے۔
ماہواری چندہ وعدہ شدہ ۵۰۰ کے قریب ہے۔

سورگباشی سوامی بھاسکرانند کی یادگار کے لئے
اُن کے دو تین چیلوں نے ہی قریب ۴ لاکھہ روپیہ
کے جمع کر دیا۔

مولوی شبلی نعمانی پروفیسر علی گڈھ کالج اورینٹل
کانفرنس میں شریک ہونے کو ماہ نومبر میں روانہ اٹلی
ہوں گے۔ اگلے کانفرنس کا اجلاس روما دار الخلافہ
اٹلی میں ہوگا۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے ایک سرائے تعمیر
کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

شروع سمت ۱۹۰۲ء سے ہندوستان میں طلائی
سکہ جاری ہوگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی پر مولوی سید اصغر حسین ساکن
ریواڑی نے بعدالت ایڈیشنل جج گوڑگانوہ ۱۵ یکہزار
روپیہ کی نالش دایر کی ہے جس کی بنا مرزا صاحب
کا وہ اشتہار ہے جس میں اُنہوں نے مشتہر کیا تہا
کہ جو کوئی عیسائی یسوع کے نشانوں کو جو اُس کی
خدائی کی دلیل سمجھے جاتے ہیں میرے نشانوں
اور فوق العادت خوارق سے قوت ثبوت
اور کثرت تعداد میں
بڑہے ہوئے ثابت کر سکے تو میں اُس کو ایک ہزار
روپیہ انعام دوں گا۔ تاریخ پیشی ۲۲ اگست
مقرر ہے۔ دیکھئے اب حضرت کیا چال چلتے ہیں۔

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

ہمتِ مرداں مددِ خدا

وید پرچار کی آریہ ورت کو جس قدر ضرورت ہے اُسپر اب زیادہ خامہ فرسائی کرنا یا دلایل ڈھونڈھنا چنداں ضروری نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ اول تو سوامی جی مہاراج اپنے اپدیشوں و یاکھیانوں اور زبردست تحریروں سے ہی اُس کی اوتمتا اور آوشکتا واضح طور پر بتلا چکے ہیں۔ ہاں اُس کے بعد وید پرچار کے خیال پر جو ایک غلط راستہ اختیار کرلینے سے عام میں غلط فہمی پھیل گئی تھی۔ اس غلط فہمی کے لوازن اور اس مفید کام کی زیادہ تر تشریح و توضیح کرنے میں مُلکی بہی خواہوں انصاف پسندوں اور نکتہ رس اصحاب نے اپنا اپنا قیمتی وقت اور دماغ خرچ کرکے مدلل مضامین اور ویکھیان وغیرہ سے بخوبی ذہن کردیا ہے کہ سوائے وید پرچار (جو کُچھ کرکے اُپدیش کے دوارا ہو) کے آریہ ورت کا اُدھار نہیں ہو سکے گا۔ اگرچہ چند کس خودغرضی کے نشہ میں مخمور (خانہ زاد دشمن) چاند پر تھوکنے کی طرح اس پوتر اور پرم ارتھک کام میں تن من سے نکمن کاری ہو رہے ہیں۔ لیکن سچ تو یہہ ہے کہ ایسے مفید اور عظیم کاموں میں مخالفت بھی کامیابی کا ایک ذریعہ ہو جایا کرتی ہے۔ بشرطیکہ اس کے محرک اور منتظم اپنے نیک ارادوں میں بدستور مشغول رہ کر اپنے اُتساہ سے شکست نہ ہو جاویں۔ دیکھا جاتا ہے کہ ابھی وید پرچار فنڈ نے آج تک کوئی تسلی بخش ترقی حاصل نہیں کی جس کے کارن بہت کچھہ ہوں گے۔ لیکن بے ادبی معاف بعض آریہ سماجوں کی عدم توجہی یا سُستی اور منتظمان اعلی کی کچھہ آرام طلبی بھی تو کم و بیش اس کا ایک کارن کہا جا سکتا ہے۔ بلا شبہ اپنا چاری لوگوں کے اپنا چارسے کئی ایک سماجوں کو وہ وہ صدمے پہونچے ہیں کہ وہ دینا دلانا تو کیا وے اپنا آپ ہی سنبھال لیں تو ہزار شکر سمجھو۔ مگر ساتھہ ہی سماجوں کی بہت سی تعداد ایسی بھی موجود ہے کہ جو ان حضرات کے دست برد سے بالکل محفوظ رہے ہیں۔ بہتر ہو کہ ہمارے معزز اعلی منتظم اس بارہ میں اب بہت زیادہ توجہہ دیویں۔ ہاں بہ نسبت پہلے کے جیسے وید پرچار کی ضرورت زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔ ویسے ہی مختلف مخالفوں کو مخالفانہ کام کرنے کا موقع ملجانے کے سبب اب اس بارہ میں تحصیل زر بھی اوتنا آسان نہیں رہا جیسا کہ پہلے تھا۔ اسلیئے واجب ہوا کہ کام کرنے کے ڈھنگ کچھہ اور امور بھی سوچے جاویں۔ مثلاً جو سماج اپنے سالانہ جلسے کیا کرتے ہیں اُن سے جلسوں پر اپیلیں کرانے کے علاوہ بعض اُن سماجوں کو بھی جو جلسہ کرنے میں سامرتھہ تو ہیں مگر آلس سے نہیں کرتے اُن کو جلسہ اور اس بارہ میں اپیل کرنے کے لیے آمادہ کیا جاوے رہا جو جلسے نہیں کر سکتے یا نہیں کرتے اُن سے سالانہ ایک معقول رقم (حسب حیثیت) وید پرچار کے واسطے اوگراہنے کا اقرار لیا جاوے کیونکہ سال بھر میں اگر ہر ایک سماج سنسکاروں تہواروں واسطے خیراتی فنڈ وقتی دوستوں سے چندہ وغیرہ خاص طور پر باقاعدہ اس مد میں امداد لیتے رہے تو چھوٹے چھوٹے سماج میں بھی ایک اچھی رقم بن جاوے گی۔

یہہ خیال ٹھیک نہیں معلوم ہوتا کہ آریہ مندروں کی تعمیر کو ضروری نہ سمجھکر کیول وید پرچار فنڈ کو ترجیح دی جاوے۔ اصل میں اگر سوچا جاوے تو سماج کا اپنا مندر نہ ہونے سے سماج کی اپنی ہستی ہی نشچت نہیں ہو سکتی پھر وہ کسیکو یا کسی فنڈ کے لیے مدد کیسے اکٹھی کر سکتا ہے اور اپیلیں کہاں دلوا سکتا ہے۔ مندر کا تیار کرنا دوسرے معنوں میں وید پرچار کا سب سے ضروری حصہ مکمل کرنا ہے یعنی اُس سے پرچار اور اُس کے واسطے روپیہ کی فراہمی اُنہیں کے پرچارکوں کی رہایش وغیرہ کے واسطے مختلف مقامات پر عمارات موجود ہو جاویں یہہ مراد ہم ہی ہوگا۔ اگر ہم یہہ تصور کرلیں کہ شاید ہمارا سماج مندر کا کام یکلخت شروع کردیں اور وید پرچار کی امداد بالکل بند ہو جاوے۔ نہیں نہیں یہہ ناممکن ہے مندروں کا کام اسی طرح آہستہ آہستہ چلتا جاوے گا۔ بڑے بڑے سماجوں نے کئی ایک جگہہ مندر بنا بھی لئے ہیں پس وے اب کُھلے دل صرف وید پرچار کو مدد دے سکتے ہیں۔ لیکن جو سماج مندر بنانا چاہیں ضروری ہے کہ وید پرچار کی آیندہ بہتری کو مدنظر رکھہ کر اس کام میں اُن کو مدد دی جاوے اور ان کا پورا شاہ رتھہ بڑھایا جاوے ✦———

راقم بندہ گنگا رام دہم ✦———

آرین ٹریکٹ بک سوسائیٹی

غالباً بارہا اس قلم سے بھی اس نہایت ضروری کام کے متعلق لکھا جاچکا ہوگا اور دیگر بہت سے اصحاب نے بھی اس کی ضرورت اور فوائد پر اکثر دفعہ نہایت مفصل اور مشرح لکھکر اپنے فرض کو پورا کیا ہے۔ یہی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب یا اُس کے ممبران بھی اُن کے مضامین سنکر بنا شر ہونے سے خالی نہیں رہے چنانچہ بہت خوش ہوئے کہ انہوں نے مندرجہ عنوان نام سے سب کمیٹی قایم بھی کردی ہوئی ہے مگر تعجب اس بات کا ہے کہ ہمیں یہہ معلوم نہیں ہوا کہ اب تک (اتنے برسوں میں) سوائے ہم ادب ایک آدہ کسی چھوٹے موٹے رسالے کی اس ٹریکٹ بک سوسائیٹی نے کیا کیا کارروائی کی۔ یہی بات جانے دیجئے جب رائے ٹھاکر دت صاحب

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

گیا تھا تو بڑی آشا ہو گئی تھی
اُن دنوں میں یہہ کام یہاں سوسائیٹی اسم باسمے ہوگی
اب عرصہ ہوا یہہ نام پوشیدہ نہیں۔ اُس کے بعد ہمارے
زہبی ہوا وہ پوشیدہ نہیں۔ اخبارات نے بڑے زور سے لکھا تھا کہ جناب لالہ
... رام صاحب وکیل ملتان نے ادھشٹاتا اس کام
کو زور دیں گے۔ اور کچھ کر دکھا دیں گے۔
لیکن ابھی کچھ کیا نہیں جاتا۔ رائے صاحب
(ہری) کتاب جھگڑوں پر خطوط بھیجا کر کاغذی
گھوڑے ہی دوڑاتے تھے انہوں نے تو (جہاں تک
معلوم ہے) شاید اتنا بھی نہیں کیا ہوگا۔ افسوس ہے ان
سے کیا اب اس کا کی امید نہ رکھی جاوے
آریہ سماج کے بہوش اس طرف کچھ دھیان
دیں گے؟ دیکھئے بڑے اعلیٰ کام کو (جو بڑے بڑے
عالموں فاضلوں اور نکتہ رس اصحاب کے ہاتھوں
ہونا چاہئے۔) بعض الفوز میں دیکھکر خانہ زاد
... اس کی کیسی بیقدری کرنا چاہتے اور اس پر
... اڑا رہے ہیں۔ کہ اپنے سکول کے چھوٹے چھوٹے
طالب علموں کے سپرد اس خدمت کو کر کے گویا یہہ
ثابت کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہہ ایسا ہلکا کام ہے
کہ ہمارے طفل مکتب اسکو سر انجام دیں گے۔ یہہ ساری
خرابی اسی واسطے ہو رہی ہے کہ اس صیغہ میں کوئی
باقاعدہ کارروائی نہیں کی گئی۔ سکھہ صاحبان
کے پاس علمی سامان بہت کم نظر آتے تھے چند
سال سے انہی نے ٹریکٹ سوسائیٹی قایم کر چکے ہیں اور
نہایت عمدگی سے کارروائی چلا رہے ہیں۔ کیا خوب
ہو کہ آریہ پرتی ندہی سبھا کے معزز کارکن اس
یادداشت کو نظر توجہ سے ملاحظہ فرما دیں۔ اور
کچھ کارروائی پریکٹیکل کر دکھاویں۔ پرتی ندہی سبھا
کا اول تو اپنا پریس ہونا چاہئے یا کم از کم ایک آریہ کمپنی
... جو اپنا پریس جاری کرے علاوہ اس کے
... کے ساتھ اس بک سوسائیٹی کا کوئی
... نمبر ہو اور کوئی ایک عالم فاضل اور مصنف
... معاون و دلی مددگار بہم پہونچا کے

جاویں۔ وغیرہ وغیرہ۔ بندہ گنگا رام دھم۔

برہم سماج اور عیسویت

جناب ایڈیٹر صاحب ست دہرم پرچارک۔ مہربانی کر کے مفصلہ ذیل مضمون کو درج اخبار فرما دیں۔

جناب من۔ مجھے آپ کے اخبار مورخہ ۲۲ اساڑھ میں ایک نوٹ برہمو سماج اور عیسویت کی مضمون پر پڑھکر نہایت حیرانی ہوئی کہ آپ جیسے پرش بھی بعض اوقات بے سوچے سمجھے ایسی باتیں اپنے اخبار میں چھاپ دیتے ہیں۔ کہ جن کے ثبوت کے لئے دلایل کا ملنا مشکل کیا بلکہ نا ممکن ہے۔ بابو پرتاپ چندر موزمدار کی بابت میں صرف اتنا ہی کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ وہ بعض اوقات فرط جوش میں ایسے الفاظ کا استعمال کر بیٹھتے ہیں۔ کہ جن سے بہت کچھ غلط فہمی پھیل جاتی ہے۔ حضرت مسیح کی وہ بہت عزت کرتے ہیں۔ مگر جہاں تک میرا خیال ہے وہ ہرگز حضرت مسیح کو اُن معنوں میں خدا کا بیٹا نہیں مانتے جس طرح کہ عیسائی مانتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ دائمی جہنم اور بائیبل کے الہام کے قائل ہیں۔ اور ایک عیسائی کے لئے ان مسائل کا ماننا ضروریات سے ہے۔ اگر بابو پرتاپ چندر موزمدار ان مسائل کے قائل ہیں۔ تو بیشک وہ عیسائی ہیں۔ ورنہ خیر۔ رہی یہہ بات کہ وہ یونیٹیرین عیسائیوں کے تنخواہ دار ملازم ہیں۔ یہہ الزام بالکل لغو ہے۔ یونیٹیرین لوگوں کا تقریباً وہی اعتقاد ہے جو برہمو لوگوں کا ہے۔ اُن کے ساتھ وہ ملکر کام کرتے ہیں۔ اس سے آپ کو اختیار ہے جو چاہیں نتیجہ نکال لیں۔

آپ نے اپنے نوٹ میں یہہ بھی لکھا ہے کہ کیشب چندر سین نے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ میں اس خیال کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں نے مہاتما موصوف کی زندگی کا بہت کچھ مطالعہ کیا ہے بلکہ اُن کی سوانح عمری اردو میں تحریر کی ہے جو امروز فردا میں چھپ کر طیار ہونے والی ہے۔ جس میں میں نے آریہ بھائیوں کی تسلی کے لئے ایک خاص باب اسی مضمون پر مخصوص کیا ہے کیشب چندر سین جیسے فروتن شخص پر پیغمبر بننے کا الزام لگانا صرف غلط ہی نہیں بلکہ عقل اور انصاف دونوں کے برخلاف ہے۔ میں اس غلط اور بیہودہ الزام کے برخلاف اُن کے اپنے کلام سے بہت سی شہادتیں پیش کر سکتا ہوں جہاں وہ اپنے آپکو گنہگاروں کا بادشاہ کہکر پکارتے ہیں اور ڈونکی کی چوٹ کہتے ہیں۔ کہ اصلی رہبر پرمیشور ہی ہے۔ اور جو مجھکو مبرا از خطا مانکر میری پیروی کریں گے اُن کے نجات کے راستے میں سخت روکاوٹیں پڑیں گی۔ یہہ کیا ان سے بدرجہا بڑھکر ثبوت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر بیشتر اس کے میں یہہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنے دعویٰ کے ثبوت پیش کریں۔

آپ نے برہمو سماج کا اپنے خیال میں خاکہ اُڑاتے ہوئے یہہ کہا ہے کہ پنجاب برہمو سماج کی حالت چراغ سحری جیسی ہے۔ مجھے آپ جیسے سمجھدار شخص کی قلم سے ایسے الفاظ نکلتے ہوئے دیکھکر افسوس آتا ہے۔ اگر سچ مچ پنجاب برہمو سماج کی یہہ حالت ہے تو ہمارے آریہ بھائی ڈرتے کیوں ہیں۔ مگر نہیں بات تو اور ہے۔ آریہ سماج کے اندرونی فساد کی وجہہ سے اور اکثر برہمو لوگوں کا دہرم بھاؤ دیکھکر نوجوانوں کی ہمدردی براہم دہرم کے ساتھہ روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اور اس بات سے آریہ سماج کے لیڈران بھی ناواقف نہیں ہیں۔ اسی لئے وہ ایسی ایسی غلط افواہیں اُڑا کر نوجوانوں کو اس سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر یہہ ناممکن ہے۔ پروفیسر میکس مولر کے قول کے بموجب وہ آگ جو کہ راجہ رام موہن رائے۔ مہرشی دیبندرناتھ و مہاتما کیشب چندر سین نے سلگائی ہے اگرچہ یہہ

...Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہمت زور سے نہیں چلتی مگر وہ ضرور بہڑک اُٹھیگی۔ پنجاب میں برہمو سماج کا کام برابر ہو رہا ہے۔ اور اُس میں روز بروز ترقی ہے۔ اسوقت پنجاب میں تین برہمو اخبار ہیں۔ لائبریری ریڈنگ روم ہے۔ راجہ رام موہن رائے آشرم ہے۔ گرل سکول ہے۔ ست سنگ اور سادہک منڈلی ہے۔ علاوہ ازیں اس وقت پنجاب میں دو پرچارک براہم دہرم کا کام کرتے ہیں۔ فخر کی بات یہہ ہے کہ وہ تنخواہ دار اُپدیشک نہیں بلکہ اُنہوں نے سب کچھہ اپنا براہم دہرم کے ارپن کر دیا ہے۔ بابو اناشن چندر موزمدار پنجاب میں برہمو سماج کے زبردست ستون موجود ہیں۔ اُن کے کام کو دیکھتے ہوئے بہی اگر پنجاب میں برہمو سماج کے کام کو حقیر سمجھا جاوے تو حیف ہے۔ کیا برہمو سماج کی بدولت ہی نہیں۔ کہ ہزاروں غریب بیماروں کو مُفت ادویات ملتی ہیں اور بیسیوں بیواؤں کے گذارہ کا پربندہ کیا جاتا ہے۔ آخیر میں میری یہہ پرارتہنا ہے کہ آپ بیشک براہم دہرم پر اعتراض کریں مگر اس میں غلط بیانی سے ہمیشہ پرہیز کریں۔ میری تو دلی خواہش ہے کہ برہمو سماج اور آریہ سماج دونوں مُلک کی روحانی اور سوشیل اور اخلاقی ترقی میں ملکر کوشش کریں۔ مگر افسوس کہ یہہ اُمید پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ ایشور ہم سب کے دل میں سچا پریم پیدا کریں۔

آپ کا نیازمند رگہوناتہہ سہائے
بی اے سکرٹری پنجاب برہمو سماج۔

نوٹ ہم نے جو کچھہ لکھا ہے محض اظہار صداقت کے لئے سوچ سمجھہ کر واقعات کی بنا پر لکھا ہے۔ ورنہ ہمارا برہم سماج یا اُس کے لیڈروں سے کسی پرکار کا دویش یا ویر بہاو نہیں ہے (۱) پرتاپ چندر موزمدار بلاشبہہ مسیح کی شفاعت پر ایمان رکہتے ہیں اور اُس کو عیسائیوں کی طرح خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ جو کہ خدا کے دائیں ہاتہہ بیٹھا ہے

اس بات پر سب سے بڑہ کر زور دینے والے آپ کے برہمو بہائی ایڈیٹر انڈین میسنجر کلکتہ ہی ہیں جو کہ آپ تو کیا تمام پنجابی برہموؤں سے بڑہ کر برہم سماج کے سدہانتوں کے سمجہنے والے اور برہم سماج کے لیڈروں کی عزت کرنے والے ہیں۔ اُنہوں نے خود مسٹر موزمدار کی تصانیف سے اس پر کار کے اقتباس پیش کئے ہیں۔ کہ جن سے صاف طور پر ہمارے دعویٰ کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ اُن اقتباسوں کا ترجمہ ہم یہاں درج کرتے ہیں۔ مسٹر موزمدار مسیح کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ "باپ کی گود میں تو اُن کے لئے جو تجہہ پر ایمان لائے ہیں درخواست کر اور سفارش کر۔ تاکہ تیرے پہر جی اُٹھنے کے باعث ہم بہی اُن محلوں یعنی عرش تک پہونچ جاویں جہانکہ تو خدا کے داہنے ہاتہہ بیٹھا ہے؟" "مجھے بہروسہ ہے کہ تو مجھے اپنے مضبوط بازوؤں میں (اُٹھا کر) اس طرح سے لیجاویگا جیسے کہ گڈریا اپنے کمزور بری کو لیجاتا ہے؟" "موت سے اُٹھو" خداوند عیسیٰ مسیح کو گرھن کرو۔ پہلے تم اُس کو گرھن کرو۔ جبکہ اپنی شرمناک ذلیل حالت میں اور مُردہ تہا۔ پہر تم اُسکے جلال کو گرھن کرو جبکہ وہ خدا کے دائیں ہاتہہ بیٹھا ہے"۔ "میرے خدا تو مجھے اپنی سچی عبادت سکہلا۔ تاکہ میری تیرے لئے اعلیٰ ترین محبت اور عزت۔ تیرے بیٹے کیلئے اعلیٰ ترین محبت اور عزت ہو؟" اب فرمایئے کہ موزمدار صاحب نے اُنہیں معنوں میں مسیح کو خدا کا بیٹا مانا ہے یا نہیں کہ جنہیں عیسائی مانتے ہیں۔ اس کو بہی شاید آپ فرط جوش کا باعث کہدیں مگر الفاظ ایسے صاف ہیں کہ چون و چرا کی ذرا بہی گنجایش نہیں (۲) دائمی جہنم اور بائیبل کو الہامی ماننا تمام عیسائی فرقوں کے عقاید میں شامل نہیں ہے۔ کئی فرقے دائمی جہنم کو نہیں مانتے اور کئی بڑے بڑے بشپوں اور پادریوں نے بہی دائمی جہنم سے انکار کیا ہے اور اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے بائیبل کی آیتوں کی مختلف تعبیریں

کی ہیں۔ اسی طرح تمام فرقے بائیبل کو یکساں طور پر نہیں مانتے۔ بعض تو ساری بائیبل کو ہی الہامی نہیں مانتے اور بعض خاص خاص حصوں کو الہامی مانتے ہیں چنانچہ فرقہ یونیٹیرین بہی جن کا حسب قول آپ کے تقریباً وہی اعتقاد ہے جو برہمو لوگوں کا ہے صرف باب اول و دوم انجیل متی کو الحاقی مانتا ہے (دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۵۲) اگر آپ کا یہہ دعویٰ ہو کہ نہیں ان دو مسائل کا ماننا تمام عیسائیوں کے لئے لازمی ہے اور ان کو مانے بغیر کوئی عیسائی نہیں رہ سکتا تو اپنے دعوے کی تائید میں ثبوت پیش کیجئے۔ پہر ہم اُن پر وچار کریں گے (۳) یہہ بات کئی اخباروں میں چھپ چکی ہے۔ کہ مسٹر موزمدار یونیٹیرین عیسائیوں کے فارن منسٹر ہیں اور اُن سے تنخواہ پاتے ہیں۔ جس کی تردید آج تک نہ تو خود مسٹر موزمدار نے ہی کی ہے اور نہ کسی برہمو اخبار کو ہی ایسا کرنے کی جُرات ہوئی ہے۔ پہر آپ کی بات بلا ثبوت کون مان سکتا ہے۔ (۴) بابو کیشب چندر سین نے پیغمبری کا دعویٰ کیا یہہ امر تو اظہر من الشمس ہے۔ اپنے تائیں گنہگار رکہنے سے یہہ سدہ نہیں ہو سکتا کہ اُنہوں نے پیغمبری کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ مسیح اور محمد وغیرہ نے باوجود اپنے تائیں گناہگار ماننے کے ہی پیغمبری کا دعوےٰ کیا ہے۔ آپ ثبوت طلب فرماتے ہیں۔ لیجئے ہم اُن کے لئے بہی حاضر ہیں ——

"دہرم تتو" اخبار میں کیشب بابو کے مقلدوں نے اونہیں جو خط لکہکر مشتہر کیا ہے اوس میں یہہ الفاظ درج ہیں۔ "آپ گورو ہوکر جگت کا اُدہار کریں آپ ہری نام کے آب حیات سے جلتے ہوئے دلوں کو ٹہنڈا کریں۔ خدا نے آپ کو بچپن کی شادی کے دفع کرنے کے لئے نہیں بہیجا اور نہ بُت پرستی کو اُٹہانے کے لئے یہہ سب معمولی کام ہیں ان کو عام لوگ پورا کریں۔ دہرم جگت کے مرکز میں قیام پذیر پیغمبر ان باتوں کی طرف نگاہ بہی نہیں ڈالتے ہیں وہ خدا کے حکم سے خاص قسم کے کاموں کے پورا کرنے کی

... ہوتے ہیں اور وہی آسمانی کام پورا ... سے ظاہر ہوتے ہیں وہ اور یہہ انڈین منیجر مطبوعہ ... جاتے ہیں ... ۱۸۷۹ء میں لکھا ہے" اور ہم اپنے اچارج ... خدا کے عہد و پیمان کا مرکز یقین ... اور پھر اوسی اخبار مطبوعہ ۷ دسمبر ۱۸۷۹ء ... اچارج مذکور کی تقرری کی نسبت خدا کی طرف سے ... مشتہر کیا گیا ہے "کوئی اچارج سوائے ہمارے ... اور کی طرف سے مقرر نہیں ہوتا ہے۔ عابد ... کا پیش رو ہماری ہی طرف سے معین ہوتا ہے۔ اس لئے معلوم کرو کہ تمہارے اچارج کو اس منصب کا ہم نے دیا ہے۔ یقین کے ساتھہ اُس کی کلام سنو اور محبت اور تعظیم کے ساتھہ اس کے موافق عمل کرو" اور پھر اور بھی لکھا ہے "جو لوگ اگرچہ ان ... یعنی معصوم بالخطا کے یقین کو خدا کی ... پر مبنی سمجھتے ہیں مگر ہم اس اصول کو نہایت درست خیال کرتے ہیں" پھر ایک اور جگہہ آسمانی ... کے ضمن میں خدا کی طرف سے یہہ الفاظ قسم ... گئے ہیں۔ "ہم نے مقرر شدہ آدمی (مراد ...) کے منہہ سے جو کچھہ کہتے ہیں اسکو تم لوگ ہماری ہدایت اور ہمارے احکام سمجھہ کر بسر و چشم قبول کرو۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو ہم پر ایمان رکھنے والوں میں شامل نہیں ہو سکوگے۔ پھر وہ ہم ... تو اخبار میں لکھا ہے کہ دو پیغمبروں پر ایمان درست ہے۔ یہی ایمان ہے جو بگڑ کر لوگوں میں اوتاروں کا یقین بن گیا ہے۔ نیز دیکھو اُن کا اعلان ... بعنوان بشارت امن۔ ... کا قول انڈرون جیکسن ڈیوس نے جھوٹھا کر ... کی اب کوئی وقعت نہیں رہی۔ اب تو سب ...

... آریہ سماج رولی بیٹھی میں پگھلیں گے ... چالیس برس کے عرصہ میں اگر برہمو سماج نے ... ایک دو اخبار ہی چلا لیں یا تبری یا ... دو تین معمولی درجہ کی انسٹیٹیوشنیں ... تو اس سے یہہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ برہم سماج

کی حالت چراغ سحر کی سی نہیں ہے یا کہ وہ آفتاب کی طرح چمک رہا ہے۔ یہہ تو معمولی کام ہیں جن کے برہم سماج سے کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ ترقی تو اسکا نام ہے کہ دو چار ہزار برہمو سماج کے سبہاسد بن گئے ہوں۔ یا کم از کم ایک آدہ درجن برہم سماجیں ہی تمام پنجاب میں کھل گئی ہوں۔ مگر اس بارے میں تو ہم اُلٹی ہی ترقی دیکھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کچھہ کمزور دل نوجوان آریہ سماج سے متنفر ہو گئے ہوں مگر کلکتہ کے برہموؤں کی ڈانواڈول بازی کا حال بھی اُن سے مخفی نہیں ہے۔ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ ان دنوں میں کتنے نوجوانوں نے آریہ سماج کو چھوڑ کر برہم سماج کی شرن لی اور کتنے نئے ممبر برہم سماج میں داخل ہوئے۔ مسٹر ابناش چندر کے کام کے ہم بیشک مداح ہیں مگر جو کام وہ کر رہے ہیں وہ برہم سماج کے کارن سے نہیں چل رہا ہے۔ آج ہی یوریٹی ایسوسی ایشن کے نام کی آڑ چھوڑ دیجئے اور پھر دیکھیے گا کہ کیا ہوتا ہے ◆ ———

ایڈیٹر

سوال

صاحب من۔ تسلیم۔ کرپا کر کے میرے ذیل کو سوال کو جگہہ دیویں۔ (سوال) اگر کوئی شخص درخواست کرے کہ میرے کام کی جزا اور اُجرت فلانے شخص کو مل جاوے تو خدا ایسی درخواست کو معقول جان کر قبول کرتا ہے یا نہیں۔ فقط ———

(جواب) ہاں میں ہو یا نا میں۔ بہر حال مدلل ہو۔ دلایل عقلی نقلی وغیرہ جیسے کوئی صاحب جانتا ہے دیوے۔ بدوں قید مذہب فرقہ قوم سکونت وغیرہ کے ہر ایک صاحب جواب دینے کا بوجہہ اپنے اوپر لیکر سایل کو احسان مند فرماویں۔ اور اسی اخبار کے ذریعہ جوابات عنایت ہوں ◆ راقم لابہا رام مدرس فارسی ہائی سکول پالم پور ضلع کانگڑہ ◆ ◆

ضروری اطلاع

چونکہ ہمارے معزز ہمعصر ایڈیٹر پنجاب گزٹ اور ... ہندو شادی فنڈ گورداسپور کی پڑتال کا بیڑا اپنے سر پر اوٹھایا ہے۔ اس لئے فنڈ مذکور کی جس ممبر کو کوئی شکایت ہو وہ فوراً صاحب ایڈیٹر اخبار مذکور کو اطلاع دیں ◆ ———

المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

بواہ کیضرورت کے نوٹس کی تردید

$\frac{18}{11}$ — $\frac{19}{11}$

جو کہ اخبار ۱۴ ساون صفحہ ۶ کالم ۳ کے شروع میں درج ہے۔ ناظرین ست دہرم پرچارک کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ بابو فتح سنگھ صاحب ہیڈ کلارک کرنال نے جو نوٹس اپنے چچا زاد بہائی کے بواہ کی بابت دیا ہے وہ بلا اطلاع۔ اجازت یا منظوری اُن کے دیا ہے۔ اُن کے چچا زاد بہائی کی عمر بجائے ۲۲ سال کے ۳۰ سال ہے اور وہ منیجر بک ڈپو نہیں ہیں۔ اُن کا ارادہ دوبارہ شادی کرنے کا نہ ہوا اور نہ ہے۔ منیجر امپیریل بک ڈپو دہلی کے لالہ جیون لال ہیں۔ اس لئے جو درخواستیں اُن کے پاس جاویں گی وہ سب فضول ہوں گی ◆ المشتہر چچا زاد بہائی ◆

وگیاپن

$\frac{18}{11}$ — $\frac{21}{11}$

آریہ سماج سری گوبند پور کا سالانہ جلسہ ۱۳ و ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو ہوگا۔ کرپا کر کے ہر خاص و عام تشریف لاویں انتظام سواری ریلوے سٹیشن بٹالہ پر موجود ہوگا ———

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا حیوانی دودھ انسان کے لئے قدرتی خوراک ہے

محققین و اطباء و حکماء کی رائے

نمبر ۴

اب ہم ڈاکٹر کُک صاحب کا نقشہ نباتاتی وحیوانی غذا ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا۔ کہ گائے کا دودھ اور اس سے ماخوذ کی ہوئی نعمتیں بہ لحاظ طبابت بھی مفید اور صحت بخش ہیں۔

نمبر شمار	نام غذا	تعداد جزو دپانی	البیومنیٹ	کاربو ہائیڈریٹ	سالٹ فی سو حصہ (نمک)	چربی فی سو حصہ	
۱	گوشت بکرا	۵۴	۲۰٫۶	۰	۳	۱۵½	یہ تعداد سو حصہ کے تناسب رکھی گئی ہے۔
۲	سفید مچھلی	۷۸	۱۸٫۱	۰	۱	۲٫۹	
۳	مرغی کا گوشت	۷۴	۲۱	۰	۱٫۲	۳٫۸	
۴	انڈا	۷۴٫۵	۱۲٫۵	۰	۱٫۵	۱۲٫۵	
۵	شیر عورت	۸۶	۲٫۵	۶	٫۵	۴	
۶	گاؤ شیر مادہ	۸۶٫۵	۴٫۳	۴٫۸	٫۷	۳٫۶	۰
۷	بالائی	۶۶	۲٫۷	۲٫۸	۱٫۸	۲۶٫۷	۰
۸	مکھن	۶	۳٫۳	۰	۲٫۷	۸۸	۰
۹	گیہوں	۳۶	۷	۵۵٫۲	۱	٫۵	۰
۱۰	جو کا آٹا	۱۴٫۵۳	۱۱٫۳۸	۶۱٫۲۲	٫۵۹	۱٫۵۳	۰
۱۱	رائی	۱۳٫۷۰	۱۱٫۵۷	۶۹٫۶۱	۱٫۴۴	۲٫۰۸	۰
۱۲	چاول	۱۳	۸٫۵	۷۶٫۵	۱	۱	۰
۱۳	باجرا	۱۴٫۲۱	۹٫۶۵	۶۹٫۵۵	۱٫۳۳	۳٫۸	۰
۱۴	اراروٹ	۱۵٫۴	٫۵۸	۸۳٫۳	۱۷	۰	۰
۱۵	مٹر۔ موٹھ۔ چنا۔	۱۴٫۱۱	۲۵٫۲	۵۷٫۱۶	۲٫۸۹	۲٫۰۱	۰
۱۶	گاجر	۸۵	۱٫۶	۸٫۴	۱٫۰۹	٫۲۵	۰
۱۷	آلو	۷۴٫۹۸	۲٫۵۵	۱۲٫۰۱	٫۷	٫۱۵	۰
۱۸	گوبھی	۹۱٫۱۰	۱٫۸	۵٫۰۸	٫۵	٫۵	۰
۱۹	گنا	۳	۰	۹۶٫۵	۱	۰	۰

(از انوار الحکمت) صفحہ ۱۰۶۔ انسانی غذا دو قسم پر منقسم ہے۔ (۱) ماکولات (۲) مشروبات مثلاً [لبن دودھ]

اکثر خوراک انسان بہ سبب دودھ زیادہ مستعمل ہے کیا خورد و کلاں کیا بوڑھا کیا جوان سب اس کو پیتے ہیں پرورش انسان وحیوان اسی پر منحصر ہے۔ بچہ انسان پیدا ہوتے ہی دودھ پر ڈالا جاتا ہے۔ یہ ایک غذا مقوی اور مولد خون ہے۔ مقوی باہ اور دماغ ہے۔ سب سے بہتر دودھ گائے کا ہوتا ہے تازہ دودھ نکالا ہوا جبکہ سرد نہ ہوا ہو اور حرارت لطیفہ اس سے زائل نہ ہوئی ہو قوت باہ کو بڑھاتا ہے بدن کو طاقت دیتا ہے جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ کثیر الغذا ہے رنگ و رو کو رونق دار کرتا ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔ فضلات کو نکالتا ہے۔ زہروں کے دفع کرنے میں تریاق کا اثر رکھتا ہے۔ اصلی رطوبات کو بڑھاتا ہے۔ ملین طبع۔ مقوی اعصاب غم و وسواس کو دور کرتا ہے بعد جماع پینے سے طاقت انسان قایم رہتی ہے اگر دودھ کو سونٹھ و خرما و شکر ملا کر پیا جاوے تو بہت طاقت بدن کو بخشتا ہے وہ لوگ جو کھلے میدان میں رہتے ہیں اور ورزش کرتے ہیں اور دودھ تازہ وعمدہ پیا کرتے ہیں۔ ہمیشہ تندرست رہا کرتے ہیں۔ ساری دوائی ایک طرف۔ دودھ اور ملائی ایک طرف۔

بکری کا دودھ۔ گائے کے دودھ سے کم درجہ پر ہے۔ بہت امراض میں مفید ہے۔ روغن بادام صمغ عربی سے ملا کر پینا کھانسی کو رفع کرتا ہے۔ دودھ کی لسی وچھاچھ بنا کر بہت لوگ پیتے ہیں۔ جو گرمی وحرارت جگر کو رفع کرتی ہے۔ پیشاب لاتی ہے مگر سوزاک میں مفید اور امراض مثانہ کو نافع ہے۔

عورت کا دودھ۔ اس سے انسانی بچہ کی طاقت قایم رہتی ہے اور اسی سے اس کا نشوونما ہوتا ہے۔ آنکھ و کان کے درد میں اکثر ڈالا کرتے ہیں خشکی دماغ۔ ویوانگی۔ سرسام وبے خوابی میں اس کو سر پر ملتے ہیں۔ گدھی کا دودھ۔ عورت کے دودھ سے دوسرے درجہ پر ہے۔ بہت سے

کی دودھ پر پرورش پاتے ہیں۔ تپ سل کے
لئے مفید ہے۔

بھینس کا دودھ گائے کے دودھ کی طرح فائدہ
مند ہے۔ مقوی بدن و باہ ہے۔ لیکن ثقیل نفخ و غلیظ ہے
اگر دودھ ہضم نہ ہو سکے اور پیٹ پھول جاتا ہے۔
دست لگ جاتے ہوں تو تھوڑا سا لائیم واٹر
(چونے کا پانی) ڈال کر پئے۔ دودھ کو گرم کرکے
پینا ملا کر غذا کے ۳ گھنٹہ بعد پینا بدن کو طاقت
دیتا ہے۔ دودھ میں پانی ملا کر پینا نفخ شکم پیدا
کرتا ہے۔ اجزائے دودھ چار ہیں۔ (۱) جبن
(۲) مکھن (۳) شکر (۴) املاح۔ جو پیدائش
خون کے لئے ضروری ہیں۔ اگر ان کو گلے پڑ
جاویں یا منھ میں چھالے پڑ جاویں۔ تو گرم دودھ
کے غرارے کرنے چاہئے۔ ضعف جگر و عصب۔
درد سر و زکام کو نقصان دیتا ہے۔ شہد و
شکر سے اصلاح پاتا ہے۔ (از انوار الحکمت)
گائے کے متعلق طب حسینی صفحہ ۱۹۶ دفعہ ۶
میں یوں مرقوم ہے۔

بقر (گاؤ) طبیعت گرم و خشک ہے اس کا گوشت
بہت مضر ہے۔ دیر ہضم۔ غلیظ۔ امراض سوداوی
کو پیدا کرتا ہے۔ موجب امراض کدو دانہ۔ طبیب
سرطان۔ جذام ہے۔ ورم طحال۔ وجع المفاصل
عرق النساء۔ داء الفیل وغیرہ پیدا کرتا ہے۔ عورت
کو حیض کا آنا بند کرتا ہے۔ اور قاطع ولادت ہے
چنانچہ حضرت احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ نے
فرمایا ہے کہ لحم البقر داءٌ ولبن
البقر شفاءٌ۔ یعنی گوشت گائے کا موجب
امراض اور دودھ اس کا شفا کا باعث
ہے۔ دوسری خرابی اس کے گوشت میں یہہ
ہے کہ اس کا اثر خاصکر سوداویوں پر ہوتا ہے۔ وہ
پھول جاتے ہیں خون غلیظ پیدا کرتا ہے۔ ع

لحم خوردن گفت سلطان جہاں
لحم خود گفتہ نہ لحم دیگراں۔

چنانچہ ذیل کے نقشہ سے مفصل کیفیت معلوم ہوگی۔

اقسام	وزن مخصوص	جبن	البیومن	چربی	نمکیات	پانی
گھوڑی کا دودھ	۱۰۳۵	۲٫۰۳۳	۱۰۹۹	۱٫۲۱	۰۳۵	۹۰٫۶۸
گدھی ایضاً	۱۰۲۳ سے ۱۰۳۵ تک	٫۶۷	۳۰۲۲	۱٫۶۴	٫۵۱	۸۹٫۶۴
عورت ایضاً	۱۰۲۷	۱٫۵۳	۲٫۹۲	۳٫۶۸	٫۳۱	۸۷٫۴۱
بکری ایضاً	۱۰۳۲	۳٫۲	۴٫۲۹	۴٫۷۸	٫۷۶	۸۵٫۷۱
گائے ایضاً	"	۳٫۰۲	۸٫۵۵	۳٫۶۹	۰٫۷۴	۸۵٫۱۶
بھینس ایضاً	"	۵٫۸۵	۶٫۱۰	۷٫۴۷	٫۸۷	۸۱٫۴۱

یوروپ کے فاضل ڈاکٹروں اور مجرّب حکیموں کی رائے

اگر چہ ہم اپنے ثبوت کے لئے سوامی دیانند سرسوتی
وید مارگ کی رائے کو کافی و وافی بلکہ شافی سمجھتے
تھے۔ لیکن چونکہ زمانہ حال کے معترض اگر آواز
امریکہ یا یوروپ کی طرف سے سنتے ہیں تو جھٹ پٹ
ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر ان کا کوئی سمبندھی اپنے
دیش کا باسی ان کو کتنا ہی بلند آواز سے
کیوں نہ بیدار کرے کمبھ کرن کی طرح پاسا ہی
نہیں پلٹتے۔ اس لئے ہم مختصر الفاظ میں چند
محققین یوروپ کی رائے کے خزانے ہی یہاں
منقتبس کرتے ہیں۔

(۱) Rollin's ancient History

میں یوں ترقیم ہے کہ ایسی بہادری۔ جرأت اور
ورزش کے سادھنوں میں سے ایک یہہ بھی تھا کہ
ان کی کفایت شعاری کے طعاموں میں انجیر۔
اخروٹ۔ پنیر۔ باجری۔ اور جو کی روٹی ہوا کرتی
تھی۔ یونان اور روما کا جب ستارہ اقبال عروج
پر تھا ان کے بہادر جو نہ صرف سپاہی ہوا کرتے
بلکہ بہادر کہلاتے تھے ان کا گذارہ سادہ خوراک
روٹی پھل۔ پھول اور دودھ پر ہوا کرتا تھا۔
(۲) مسٹر میکنزی صاحب اپنے روس کی سیاحت
میں رقمطراز ہیں کہ دودھ۔ چاول۔ گوبھی۔ کھیرا
وہاں میری خوراک تھی اور جو لوگ کہ میرے ساتھ ۱۵
گھنٹے لگاتار روزمرہ کام کرتے تھے۔ صرف
کیسہ میں بلیک بیری رکھتے تھے۔ اور اس بے حد
سخت محنت کا کفارہ کرتے تھے وہ بڑے چالاک
زندہ دل اور خوشباش رہتے تھے۔
(۳) ناروے کے لوگ سب سے بڑھ کر عمر دراز
ہیں ان کی عام خوراک دودھ۔ رائی کی روٹی
اور پنیر ہے۔ تہوار کے دن سبزیوں سے عمدہ
کھانے طیار کرتے ہیں۔ وہ بہت مضبوط خوبصورت
گاڑیوں کے برابر چلنے والے ہیں۔
(۴) فرانس میں عام کسان جوشاندہ چاول۔
دودھ۔ سیم و مٹر کھا کر گذارہ کرتے ہیں اور ہل
چلانے و کاشتکاری کے ہنر میں یوروپ کی سب
قوموں پر سایہ ڈالتے ہیں۔
(۵) سوئٹزرلینڈ کے محنتی۔ کاریگر اور خاصکر
گھڑی ساز۔ کافی۔ چکری۔ دودھ۔ پنیر۔ سبزیوں
اور اناج پر گذارہ کرتے ہیں۔
(۶) اٹلی کے کسان نہایت ہی عالی شان کارکن
روٹی۔ شاہ بلوط کے گودے کے شوربے اور دودھ
پر گذارہ کرتے ہیں۔
(۷) لفٹنٹ سی آرلو صاحب عرب کی بابت فرماتے
ہیں۔ کہ عمر درازی۔ چالاکی۔ صبر اور طاقت جسمانی
میں شاید ہی کوئی قوم عرابیوں سے سبقت لیگی ہو

اُن کی خوراک کھجور اور دودھ ہے۔ چنانچہ انہیں بھیڑ۔ بکری دوہنے کا طریقہ ایسا نرالا عجیب اور تیز ہے کہ باقی سب دُنیا کی قومیں دیکھکر حیران ہیں۔ سوماکی جزایئر کے لوگ جن کا نصف سال دوسری قوموں کے ساتھ لڑائی بھڑائی میں صرف ہوتا ہے۔ بالکل دودھ پہ گذارہ کرتے ہیں۔ ——

(۸) Buckle صاحب History of ancient - civilization میں تسطیر کرتے ہیں کہ چاول قریبًا تمام ہند میں کھائی جاتے ہیں۔ اور ایشیار کے گرم ملکوں میں بہت رائج ہیں۔ ہند کے لوگوں کی خاص خوراک گندم مختلف قسم کے اناج۔ پہل۔ پھول اور دودھ ہے۔ اور دکن میں جوار۔ باجرہ۔ مونگ۔ ماش جڑ ہیں اور پھل بکثرت پائے جاتے ہیں؟؟ ——

(۹) ولیم مونیر صاحب "تاریخ ہند" میں فرماتے کہ زمانہ قدیم سے ہند میں خوراک مختلف قسم کا اناج اور دودھ رہا ہے اور اسی وجہ سے ان کی خوبصورتی بہادری مستقل مزاجی ضرب المثل رہی ہے؟

(۱۰) Adim Smith اپنی کتاب Wealth of Nations میں فرماتے ہیں۔

Greens, vegetables together with milk & cheese without lint. cheese meat afford the most wholesome foods.

یعنی سبزیاں نباتات سو دودھ و پنیر کے سوائے قصاب کے گوشت کے نہایت ہی صحت بخش خوراک مہیا کرتی ہیں ——

(۱۱) سروالٹر فیربن صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں نے دُنیا میں سفر کرتے کرتے تجربہ کر لیا ہے۔ کہ جز ملاحوں اور محنت کشوں کی خوراک گکڑی شہتوت کھجور۔ انجیر یا کسی قسم کا اناج یا دودھ و مکھن وغیرہ ہے وہ بہت چالاک مستقل مزاج ثابت قدم ہیں۔ بہ نسبت گوشت خوار ملاحوں یا مزدوروں کے جو ذرا سے طوفان کے وقت کانپنے لگ جاتے ہیں اور چار پانچ گھنٹہ کی محنت کے بعد اُن کے چھکے چھوٹ جاتے ہیں۔

وقس هذا على الباقی

ہم نے مفصلہ بالا حوالجات میں بہت مجمل طور پر ثابت کیا ہے کہ دودھ کا استعمال بطور غذا کے قریبًا دُنیا کے تمام حصوں پر اور تمام کارکن جفاکش۔ شجاع۔ تنومند اور بہادر قوموں میں عملدر آمد ہے اور دُنیا کے سارے فلاسفر۔ ڈاکٹر۔ ماہر علم و ہنر اس کی تعریف میں گیت گاتے ہیں۔ ہم چاہتے تھے کہ دودھ کے کیمیکل اجزا پر بھی یہاں بحث کرتے مگر چونکہ نفس مضمون سے اس بحث کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ اس لئے بالفعل دودھ پر کیمیائی بحث کو نظر انداز کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی Lectopathy یعنی (دودھ کے ذریعہ بیماریوں کا شرطیہ علاج) کے حوالجات بھی کسی آیندہ موقعہ کے لئے ملتوا میں رکھتے ہیں۔ اس خوف سے کہ مضمون بہت غیر دلچسپ اور ناموزوں نہ ہو جاوے۔ ہم مضمون کو بہت مختصر کرتے جاتے ہیں۔ ناظرین ان اشاروں اور نوٹوں سے ہی اصل نتیجہ پر پہونچ جاویں گے۔

راقم نیازمند (جیمنی)

ضرورت

ایک برقوم زرگر عمرہ ۲۵ سال بشاہرہ ۳۵ روپیہ ماہوار انگریزی فارسی خواندہ شریف نیک چلن شریف خاندان۔ ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جس کی عمر ۱۴ و ۱۸ سال کے درمیان ہو پتہ ذیل پر خط و کتابت ہونی چاہیے۔

المشتہر

راست گو معرفت منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

اشتہار

کلکتہ سے ایورویدشاستری

سند پائے ہوئے کوبراج پنڈت سیتا رام شاستری کو یرتن کا ایورویدک وشفا

اوشدہالہ امرتسر و راولپنڈی

چون پراش

ایورویدک رسائنوں میں یہ بہت مشہور اور اعلیٰ رسایئن ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ تپ دق۔ اور سینہ کی امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ دبلے پتلے لوگوں کے لئے یہہ کیمیا ہے طرفہ یہہ کہ صحت اور بیماری دونوں حالتوں میں اسکو استعمال کر سکتے ہیں ہزاروں تجربوں کے بعد یہہ ثابت ہوا ہے کہ کاڈ لور آیل (مچھلی کا تیل) یا اس قسم کی معمولی دوائیوں سے ہزار گنا بڑھ کر مفید ہے۔ ایک ماہ کے استعمال کے واسطے دوائی کی قیمت ۲ (۲ے)

برھمی گھرت

حافظہ کو بڑھاتا ہے اور دماغ کو طاقتور کرتا ہے۔ طلبار و وکلا و مدرسان اور تمام دماغی کام کرنے والوں کے لئے اور بس مفید؟ جن کی دماغ تپلی پڑ گئی ہو اور اس سے کمزور ہو رہے ہوں۔ ان کے لئے بہت فایدہ بخش ہے ایک ماہ کی دوائی کے استعمال کیلئے تین روپیہ (۳ے)

دنش مول تیل

شب بیداری سنناہٹ اور بہرہ پن اور سر کی تمام امراض کے رفع کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ایورویدک سالسہ

خون کو صاف کرنے کے لئے لاثانی دوائی ہے۔ خواہ گرمی خواہ اتشدہ پارہ کے استعمال سے خراب ہوا ہو۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

[...] کی ۔۔ ۱۲ ؍
[...] تا ہے۔ قیمت
یہہ دوائی نامردی کو دفع کرتی ہے جو کہ بوجہہ کثرت

با کام دیو گرت

بیاشی سے ہوتی ہے یا کسی دیگر باعث سے ہو اس دماغی کمزوری اور حافظہ کی کمی کے لئے جو کہ زیادہ محنت کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ طلبار کے لئے یہہ خصوصاً مفید ہے کیونکہ عقل اور وقت طاقت بخشتی ہے۔ ایک ہفتہ کے لئے دوائی کی قیمت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ (للعہ)

مہا سوگندھ ٹیکا

ہر ایک قسم کی ذیابیطس اور پیشاب میں جو البومن یا شوگر (مٹھاس) خارج ہوتی ہو اس کو ایورویدک کی یہہ مشہور دوائی بہت جلد رفع کرتی ہے۔ ایکماہ کے استعمال کے لئے دوائی کی قیمت (للعہ) دیگر اس قسم کی امراض کے لئے نہر بہدف ہے۔ سب دوائیوں کی قیمت محصولڈاک کے علاوہ ہے۔ **اخبار ٹریبون** مطبوعہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء ہمارے اوشدہالہ کی نسبت یہہ لکھتا ہے کہ "پنجاب بھر میں یہہ پہلا ایورویدک اوشدہالہ پہلی ہی سند یافتہ طبیب کے زیر کہلاتا ہے۔ پنڈت ستیارام شاستری کو یرتن جنہوں نے کہ کلکتہ میں قدرت شہرت کے مشہور طبیب کو براج وج رتن سین سے تعلیم پائی اور آن کر امرتسر میں او شدہالہ کہولا اور امتحان میں کامیابی حاصل کر کے کوی رتن کی ڈگری حاصل کی۔ **چند شہادتیں** بہت سی تازہ شہادتوں میں سے چند یہاں درج کیجاتی ہیں۔ (۱) سیٹھ گھنشام داس کلکتہ (۲) پنڈت بہاری لال (۳) اسسٹنٹ ستارام امرتسر (۵) لالہ کرم چند سوداگر امرتسر (۶) لالہ نراین داس لکھنؤ (۷) مسز یوسف خان لیڈی ڈاکٹر ہندو زنانہ ہسپتال امرتسر وغیرہ وغیرہ۔ **نوٹ** جو مریض باہر سے علاج کرانا چاہتے ہیں اُن کے مفصل حالات بیماری کے لکھنے پر اُن کا علاج ایورویدک شاستر کے مطابق

نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ اس ایورویدک اوشدہالہ میں ہر قسم کی نئی اور پرانی مرضوں کی دوائیاں ایورویدک شاستر کی ٹھیک ہدایات کے مطابق بنائی ہوئی طیار رہتی ہیں جو درخواست آنے پر بھیجی جاتی ہیں۔ **نوٹ** راولپنڈی میں ایک لایق وید آنریری طور پر ہماری اوشدہالہ کا انتظام کرتے ہیں جو آرڈر کے پہونچنے پر دوائیاں بھیج سکتے ہیں جس دوائی خانہ میں بھی ساری دوائیاں طیار رہتی ہیں۔ **المشتہر** کوی راج پنڈت ستیارام شاستری کوی رتن نمک منڈی امرتسر ٭

آرین کلاتھ منوفیکٹری بٹالہ

دوت ہو گا اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گرون۔ دری۔ کہیس۔ دوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے۔ کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے انار بند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جائیں گی جو صاحب جس نمونہ کا گرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریدار کی درخواست آنے پر نمونہ جات گرون لفافہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۲ ؍ چارج ہوں گے۔ ال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا۔ **المشتہر** جیرام داس متھراداس پروپرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اخبار ہندی پنجابی

یہہ اخبار ہفتہ روزہ لاہور سے شایع ہوتا ہے جس میں صحت کے متعلق مضمون اور ترجمہ رگوید اور

خبریں ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک تین روپئے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (ے)

بڑی خوشی کی خبر ہے

ایک نئی کتاب ہندوستان قدیم چھپی ہے جس میں دلائل سے یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ قدیم زمانہ میں ہندو لوگ روس۔ جرمنی۔ انگلستان وغیرہ تک جاتے تھے وہاں اُن کا مذہب جاری تھا اور عملداری بھی انہیں کی تھی۔ انگریزوں کے تمام نام ہندوانی ہیں اور اُنکے قدیم دیوتا و رسمیات بھی ہندوانی تھے۔ یونان کے شہر دریا پہاڑوں کے نام ٹھیک ٹھیک ہندوستان کے موافق ہیں روم اور مصر بھی ہندوؤں نے ہی آباد کئے وہاں نشانات آج تک پائیجاتے ہیں۔ جاوا میں ہندو قوم بلاشرکت غیرے الگ ہے۔ امریکہ ہندوؤں کو لاکھوں برس سے معلوم تھا وہاں سورج بنسیوں کا راج تھا فرنگی اب تک بدھ کی پوجا کرتے ہیں۔ پارسی ہندو تھے اور بابل والے اسُر تھے نوح کا طوفان آنا غلط تھا۔ بابا آدم کا قصہ فرضی ہے۔ پہلے آدمیوں کی عمریں سینکڑوں برس کی ہوتی تھیں۔ ہندوؤں کی تواریخ و جغرافیہ کی بڑی معتبر کتابیں موجود تھیں۔ اور ہند و دولت علمیت بہادری سچائی میں سب کے سرتاج تھے۔ یہہ سب باتیں مثالیں دیکر بڑی خوبی کے ساتھ لکھی ہیں۔ آخر میں یونانی و عرب سیاحوں نے جو حالات ہندوستان کے اپنے سفرناموں میں لکھے ہیں۔ اُن کا مختصر ترجمہ دیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ اس کتاب کے ملنے کا پتہ **ودیا ساگر پریس** بدروٹھا ضلع علی گڑھ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور
ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے ریٹ مقررہ **المشتہر** مالک ہندو ہوٹل لاہور

...l Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حکیم جالینوس کی نسخے

یہہ اُس شخص کے نسخے ہیں جس کا نام لینے سے مریض کو آدہی صحت ہوجاتی ہے۔ مایوس مریضوں کو اب خوش ہونا چاہیئے۔ اُنکے لئے بے نظیر ادویات موجود ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو منگا لیں چند ادویات ذیل میں درج ہیں۔

معجون سلطانی شاہ واجد علی شاہ لکھنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے۔ پہر میں کیا تعریف کروں کہ اس میں کیوں غضب کی طاقت نہ ہوگی۔ ساٹھ سال ہی ایک دفعہ جوان ہو جائیگا۔ قیمت صرف دو چہٹانک للعہ

تدبیر نوجوانی یہہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہے۔ اگر ابہی سے انکا استعمال شروع کر دیں تو ہمیشہ کیلیے جسم کی کمزوری طاقتوں کو بڑہاتی رہینگی۔ اکسیر اعظم کے بعد انکا استعمال بہت ہی فایدہ بخش ہے۔ قیمت ۴۸ گولی صرف [illegible]

سفوف لطف زندگانی اعلیٰ درجہ کا مقوی ہے مزاج ہر عمر کے موافق۔ امیروں۔ رئیسوں کے لایق۔ قیمت آٹھہ تولہ [illegible]

آتشک ۷ گولی کہانیسے تمام زخم خشک ہوجاتے ہیں لطف یہہ کہ پہر عمر بہر میں یہہ مرض ہوتا ہی نہیں۔ قیمت ۷ گولی صرف دو روپیہ چار آنہ [illegible]

اکسیر اعظم جو لوگ اپنے آپ کو بیکار کر چکے ہیں اُنکی لئے یہہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔ تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے قیمت ۷ گولی مع طلا [illegible]

سوزاک	بینظیر دوائی ہے ۳ دن میں صحت ۱۴ گولی [illegible]
بواسیر	عمدہ مجرب دوائی ہے ۷ گولی [illegible]
جریان	مجرب دوائی ہے قیمت ۱۴ گولی [illegible]

نوٹ۔ درخواست بہیجتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکھا جاویگا تو صحت کی ذمہ داری نہ ہو سکے گی۔

المشتہر

ایس۔ اے۔ حکیم جلندہر شہر (پنجاب)

اشتہار

۲۳ ۱۲

دی دہلی اینڈ نوہادرن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ الگن صاحب وائسرای اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا۔

اس کمپنی کے نام سے کون شخص ناواقف ہے۔ اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے۔ وہ عوام سے چہپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچہا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گئی ہیں۔ اور پچہلے سال ہی کئی کلیں اور اضافہ کی گئی ہیں جن سے مال اسوقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے چونکہ آج کل بہت لوگ گہٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کرکرکے فروخت کر رہے ہیں اور لوگوں کو دہوکہ دے رہے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار رکہتے ہیں اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کر کے لیویں۔ اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہ پر کمپنی کی مُہر لگی ہوئی دیکہہ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر فوراً روانہ کئے جا سکتے ہیں۔

المشتہر

مسٹر ایم بارکن منیجر دہلی اینڈ نوردرن اینڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

بیماری سے شفا پانے کے لیے نہایت عمدہ موقع

تیس ۳۰ سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے مفید پانچ ہیں مشتہر کی جاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اُس کے بدنتایج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی [illegible] اور [illegible]

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہوجاتا ہے [illegible]

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی پانچ منٹ میں درد سر رفع ہوجاتا ہے۔ قیمت...... [illegible]

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہوجاتا ہے.......... [illegible]

طحال کی مجرب دوائی........ [illegible]

ذیابیطیس کی مجرب گولیاں........ [illegible]

ضعف جگر کی مجرب دوائی........ [illegible]

وجع المفاصل کی مجرب دوائی........ [illegible]

نامردی کی مجرب دوائی........ [illegible]

علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی مجرب ادویات موجود ہیں۔ انگریزی ادویات جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بہت کفایت پر مل سکتی ہیں۔ مفصل فہرست آدہ آنہ کے ٹکٹ بہیجکر منگوائی جا سکتی ہے۔

المشتہر

پنڈت رامناتہ میڈیکل پریکٹیشنر و منیجر کارخانہ دوا میڈیکل ہال دہسپنسال (جلندہر شہر پنجاب)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب :-

لاہور و امرتسر میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بتجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا پڑوال غبار سبل سرخی ابتدائی موتیا بند آنکھ سے پانی جانا خارش وغیرہ ہر قسم کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر :- دنیا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ اسنادات	اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے :-	تازہ اسنادات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار دنیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش پرانی سوزش آنکھ آنا جلن اور کمزوری نظر باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنسو پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی سخت کیمیاوی شے نہیں ہر کسی کیلئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر ... صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ ... (انگلینڈ) امرتسر (۴) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار دنیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کو ایک زیر علاج مریضہ ... پر استعمال کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑنے سے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں ان سے بکثرت مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور دور کی اشیا کو جو اس کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار دنیا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاص کر اُن مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر جے ایم لال گوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ... میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۵) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار دنیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال نہایت ہی مفید ہے۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ... ڈسٹرکٹ ... لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی اسنادات میں کہ جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے پانچ ہزار جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی بیڈ لال پور و لاہور سرپرستی شری سوامی اشٹیشوانند سرسوتی و برہمچاری نتیانند جی مہاراج

آیورویدکے عجیب و غریب چمتکار

آریہ ورتی گھیلا ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک مجرب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے ہر قسم کی پورانی پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پور پور دعا لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں مگر مندرجہ ذیل امراض کا بابو کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ کمزوری بصارت و دیگر امراض چشم بھگندر۔ بواسیر اسور گمبھیر بچیراں (خنازیر) آتشک سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا۔ چوتھا۔ اور پورانا بخار خون کی خرابی کے امراض و بات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہ امراض قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر نشتر صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (اگرچہ ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ۔ (علاوہ بریں) مختلف پر لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا **شرائط** کا بھی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست مع ۱۰ ابعدہ ۵ ٹیکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ بھیجئے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنیٰ ہوتا ہے۔ ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے۔"

(۲) بابو جیسراج سنگھ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں کہ کلیان بخش کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال سے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی کا فور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا واقعی یہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک میرے دوست کو جو یہ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر وی پی ایبل پارسل بھیج دیں۔ (۳) بابو دیوی چند صاحب دفتر ... صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تعریف میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ ویدکی طیار کردہ ادویات کے استعمال سے معلوم ہوا آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار بڑے بڑے لائق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فایدہ نہ ہوا لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے ایک ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی۔ علاوہ اس اوشدھالہ کاشی جو ٹیکا بخار وغیرہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے۔ منگانے اور استعمال کرنے سے خود ہی فایدہ معلوم ہو جائیگا

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

L.39 ओ३म् REG.No.

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षा[mahe]

قیمت بہر صورت بجا پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیوپی ایبل ارسال ہوگا ؂

ستدھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب دوائیں

(جوہر) دل جواہر اہمی کے دور کرنیمیں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیوپی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ ... لقرہ اسکو کہا ہے دل ودماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف ... ہوجاتا ہے۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے۔ معدہ ... طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) ... مفید ہے دُبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا ... اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی ... کی امراض متعلقہ دماغ کے لیئے اکسیر اعظم ہے ... اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے ... کیمیا جا جتمندوں کے حق میں اکسیر ہو۔ جیسے ... بھی جاتی۔ قیمت فی تولہ (عہ روپیہ)

... مسیحا یعنی العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ... کمزور دل شکست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے ... درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے۔ فیتولہ للعہ۔ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر تنے و دست و منہہ آنیکے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ عہ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔

المشتہر (حکیم تاراچند گجرات پنجاب)

۳۸/۱۱ ہون سامگری ۳۹/۱۰

نہایت توجہ سے موسم انکول" تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور دھرم شاستروں کے مطابق پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ زیر پا ہے۔

نرخ ۹ پیسہ فی ۸ رہم کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے سگندھت دھوپ ترشانہ بسر ۸ رہم کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ چنا ہوکس ٹانک بہولاٹانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف ناستا ... بے اعتدالیوں سے فی الفور ملادی ہلتی ہے۔ لقوت ... دماغ۔ معدہ۔ جگر گردہ۔ مثانہ۔ اس کے خاص اصول میں دردپشت۔ خوف بے چین خوابی احتلام ... بول چھٹ کی زردی اور طعم کا رفع کرنا اس کا خصوصی کام۔ مزید براں یہہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل۔ حفظ اور مزید منی قیمت فی بکس ۲۱ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عہ)

سفوف مجرب جریان مسلان منی کبنہ و ... کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فیبکس (۲۰ تولہ کیواسطے عہ)

کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال جلد ارہم آنکھ کے لیے مفید ہے۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔

نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

المشتہر ہرگوپال ... شہر ... (دکان ...)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۹/۱۰

اعلان

۲۰/۱۱

دی سیٹیٹ لمز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای اجودھیا ایجسلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری بموجب ایکٹ ۶ کمپنی ہائے ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء کے بمقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ہو گئی ہے جس سے ذمہ واری حصہ داران کی محدود ہو گئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۶ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۶ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو بھی ایزادی سرمایہ کا اختیار ہے۔

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ یا حصص کے مبلغ پانچ روپیہ نقد داخل کرنے ہوں گے۔ اور پندرہ روپیہ باقساط ماہواری حصہ ادا ہوگا قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاویگا

ڈائرکٹران (۱) بابو نرمدر بہادر سنگھ صاحب تعلقہ دار مشہور علاقہ ٹہر فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ لال سنگم لال صاحبان رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار و رئیس بریلی۔ (۵) کنور گرود رکرشن صاحب جاگیردار رئیس چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندر آباد ضلع بلند شہر (۶) بابو ادوہ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرشاد صاحب وکیل ہائیکورٹ پنجاب سرمہاران ریاست جیند دہلی۔ (۸) ناظم لکھپت رائے صاحب وکیل غازی آباد

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکرٹری۔ پنڈت بھگوانداس سابق ملازم مسرز ولکرٹ برادرز پنڈت گوبند پرشاد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر پنڈت چندولال سابق ڈائرکٹر گنیش فلور کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

مینجنگ ڈائرکٹر۔ کنور رپدری کرشن صاحب رئیس و جاگیردار سکندرآباد وکیل عدالت ہائے کالکٹری ضلع و شاملی و پنجاب دہلی۔ یہہ کمپنی جیسا کہ اوپر میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ سوتی و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشا ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء خرید کیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جسکے بعد کارخانہ بہت جلد شروع ہوگا چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہو چکے ہیں لہذا خریداروں سے التجا ہے کہ وہ اسقدر جلد خریداری بہت جلد فرماویں۔ کمپنی کو فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے خط و کتابت کریں

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۴ر بھادوں سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۱۸ر اگست سنہ ۱۸۹۹ء جلندھر شہر پنجاب۔ | نمبر ۱۹

سنسار کی گتی

موسم کی سختی

گذشتہ ہفتہ سے اب تک موسم کی سختی میں بہت کم فرق آیا ہے طاعون کا زور بدستور ہے۔ اور اُس پر زیادتی یہہ کہ جگہہ جگہہ سے ہیضہ کی شکایتیں آرہی ہیں۔ گرمی اِس شدّت کی پڑتی ہے کہ الامان۔ ماہ جولائی اور اگست میں کبھی بھی ایسی سخت گرمی نہیں پڑی۔ گویا برسات کا موسم ہی معدوم ہوگیا ہے۔ ایک طرف بنگال کے علاقہ میں کثرت بارش سے کھیتی خراب ہو رہی ہے اور دوسری طرف قلّت بارش سے کھیتی سوکھ رہی ہے۔ مدراس کے ٹھیک دکھن کے حصّہ میں کسیقدر بارش کا آغاز ہوا ہے لیکن اس سے کافی مدد نہیں مل سکتی۔ موسم کے سرکاری مخابر مسٹر ایلیٹ صاحب بہادر ہمیشہ جھوٹھے پیغمبر ثابت ہوتے ہیں جس سال وہ آثار بُرے بتلاویں ہم تو اُسے غنیمت سمجھا کرتے ہیں۔ اب کی مرتبہ آپنے آثار اچھے بتلائے تھے۔ اب بھی اگر ایشور اپنا فضل و کرم کرے تو عالمگیر قحط کا شاید خوف نہ رہے ✦

پھر سوچو کہ ترقی کیا ہے

اِس وقت ہر ایک شخص یہی کہتا سُنائی دیتا ہے۔ کہ زمانہ گذشتہ میں اسقدر ترقی نہ تھی جسقدر کہ اسوقت دکھائی دیتی ہے لیکن افسوس کہ ترقی کے معنی لوگوں نے نہیں سمجھے ملک نیوجرسی کی خبر سے معلوم ہوا کہ ایک نوجوان کو دو لڑکیاں پیار کرتی تھیں۔ آپس کا جھگڑا طے کرنے کے لئے اُنہوں نے بائی سکل کی گھوڑ دوڑ کی۔ دوڑ کی آخری حد پر دونوں کا معشوق نوجوان موجود تھا جو لڑکی پہلے پہونچی اُس کے ہاتھ میں ہاتھ ملاکر نوجوان نے اُسی وقت پادری کے پاس جاکر بیاہ کر لیا۔ کیا یہہ بیاہ پورانک ہندوؤں کے اندھا دھند بیاہ سے کچھ کم بیہودہ ہے۔ اصل بات یہہ ہے۔ کہ جب تک آتمک حالت دُنیا کی نہیں سُدھرتی تب تک اِسی قسم کے بیہودہ پن ہوتے رہیں گے۔ صرف اُن کی نوعیت میں فرق آتا رہیگا۔ ناظرین! غور سے پھر سوچو کہ ترقی کیا ہے ✦

اخباروں کی کس بات کا اعتبار کیا جاوے

ہمارے دیش کے اکثر جاہل لوگ کہا کرتے ہیں کہ اخبارات میں فرضی باتیں دل بہلاؤ کے لئے لکھی جاتی ہیں۔ اور اُن کے اس کہنے پر تعلیمیافتہ لوگ سر ہلاکر اُن کی جہالت پر افسوس کیا کرتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیجاوے تو اخبارو کی پچانویں فیصدی خبریں محض گپ ہوتی ہیں۔ ہم کسی گذشتہ نمبر میں انگریزی اخباروں کے اعتبار پر لکھ چکے ہیں کہ مرحوم جنرل گرڈن گورنر جنرل ہند کے پرائیوٹ سکرٹری کے عہدہ سے اس لئے مستعفی ہوگئے تھے کہ اُن سے جھوٹھا جواب لکھنے کے لئے کہا گیا تھا اب وے ہی اخبارات اِس بات کی تردید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گرڈن کو شک تھا کہ وہ اُس عہدہ کے لئے مفید ہوں گے۔ اِس لئے اُنہوں نے وہ عہدہ ترک کر دیا تھا ✦

ہے پرمیشور! بنیوں کی خبر لے

جس حالت میں کہ ساری خلقت قلّتِ بارش کے باعث تراہ مان! تراہ مان! کر رہی ہے۔ بنئے بڑی خوشیاں منا رہے ہیں اور بارش کو روکنے کے لئے جادو ٹونے کرتے نظر آتے ہیں۔ جلندھر میں ہی ایک بنیا روئی پر غلاظت رکھکر چوراستے پر رکھتا پکڑا گیا۔ دیگر جگھوں سے بھی ایسی ہی خبریں آرہی ہیں۔ یہہ بنئے (عام اس سے کہ جنم کے براہمن ہوں یا کھتری۔ ویشیہ ہوں خواہ شودر) آپ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ اگر اسوقت بارش ہو جاوے تو ان بنیوں کی صورت پھر دیکھنے کے قابل ہو جاوے۔ ہے کرونامئے پرمیشور! گو ہمارے کرم ایسے ہی ہیں کہ آپ ہم سب کو سزا دیں۔ لیکن بنیوں کا اتیاچار حد سے بڑھ گیا ہے۔ آپ اگر ہمارے کرم اس قابل نہیں سمجھتے کہ باران رحمت کے مستحق ہوں تو ان بنیوں کی چھاتی پھاڑنے کے لئے ضرور ایک مرتبہ تو راجپوتانہ۔ ملک متوسط اور پنجاب میں موسلادھار بارش کا حکم دیجیو۔

شانتی پریہ مسیح کے پیرو

انگلستان اور افریقی ٹرانسوال دونوں جگھوں کے باشندے مسیح کے پیرو ہیں۔ اُس مسیح کی جسکی تعلیم بتلاتی ہے کہ بائیں گال پر تھپڑ مارنیوالے کے آگے دھنی گال بھی کر دو۔ لیکن افسوس کہ تھوڑی سی بات پر کٹ مرنے کو طیار ہیں۔ ٹرانسوال کی ریاست واقعی تو خود مختار رہے ہی پھر اگر باہمی مصالحت کے لئے ثالث بالخیر مقرر ہوجاوے تو کیا ہرج ہے لیکن انگلستان کو یہہ منظور نہیں۔ پہلے خیال تھا کہ شاید صلح ہوجاوے لیکن جنگ کی طیاریاں دونوں طرف سے ہو رہی ہیں۔ ٹرانسوالیوں نے پاس کر دیا کہ ہر ایک باشندہ ٹرانسوال جو ہتھیار اوٹھا سکتا ہے۔ فرضاً جنگی سپاہی بنایا جاوے۔ پرمیشور اِس بلائے ناگہانی کو ٹال دے۔ ورنہ ہزاروں خلق خدا کا خون ہو جاوے گا ✦

کیا گورنمنٹ ہند امیر ہے؟

ایک طرف تو کانگریس والے شور مچاتے ہیں۔ کہ نہ صرف ہندوستان کے باشندے ہی مفلس ہیں اور کروڑوں کو ایک وقت کا کھانا بھی مشکل سے نصیب ہوتا ہے۔ بلکہ گورنمنٹ ہند دیوالیہ ہے۔ لیکن دوسری طرف سے گورنمنٹ وقت کا دعوے ہے کہ ہندوستان اسوقت مالامال ہے اور کہ گورنمنٹ ہند کے خزانہ میں اسوقت توفیر ہے اور اسی بنا پر ہندوستان کے سکرٹری آف سٹیٹ صاحب نے پارلیمنٹ میں کانگریس کے مددگار انگریزوں کو دروغ گو اور شرارتی کا خطاب دیا ہے۔ اسپر معصر پایونیر بڑی بے تعصبی سے پوچھتا ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرکے ٹیکس کو بڑھاکر زبردستی روپیہ اکٹھا کرنے کا نام ہی تو خیر ہے۔ پاؤنیر لکھتا ہے کہ گورنمنٹ داداربہائی نورو جی اور مسٹر ہائنڈمین کے ساتھ ہمارا اتفاق نہ ہو کہ ہندوستان کو بالکل نچوڑ لیا گیا ہے۔ تاہم اس میں شبہہ نہیں کہ ملک والوں کو ٹیکس پر ٹیکس لگا کر لوٹنے سے سرکاری خزانہ میں تو خیر دکھلانا ملک کی بہبودی اور شادابی کی نشانی نہیں ہوسکتی ہم گذشتہ کئی مہینوں سے دیکھتے ہیں کہ ہمعصر پاؤنیر بہت سی حالتوں میں بے تعصب ہوکر ہندوستانی معاملات پر تحریر کرتا ہے۔ اگر کانگریس والے اور دیگر ہندوستانی پالیٹیشن اپنی کسیقدر مبالغہ آمیز تحریروں کو جواب ویدیویں اور اینگلو انڈین پرچے سول ملٹری گزٹ کی گوراشاہی سپرٹ کو ترک کردیویں تو اس بدبخت ملک کے بھی بھاگ شاید اودے ہو جاویں۔ لیکن خود پسندی کی زنجیر نے انسانوں کو ایسا مضبوط جکڑ رکھا ہے کہ اُس سے اُنکی رہائی مشکل معلوم ہوتی ہے۔

فرقہ بندیوں نے دُنیا کو تباہ کردیا

کونسا مذہب اور کونسی ملت ہو جس میں فرقہ بندی نہ ہو عیسائیوں کے ایکسو سچاسی سے زیادہ فرقے کہے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کے فرقوں کا تو شمار انسان کی طاقت سے باہر ہے مسلمان جن کا دعویٰ یہہ ہے کہ اُن کے پیغمبر صاحب محض خدا کی وحدانیت قایم کرنے آئے تھے۔ اس وقت بہتر سے زیادہ فرقوں میں منقسم ہیں لیکن سب سے بڑھ کر تفرقہ ان کی **شیعہ اور سُنی** فرقوں میں ہے شیعوں کا زور لکھنؤ میں زیادہ رہا ہے۔ اسوقت حیدرآباد دکن میں بھی شیعہ بہت ہیں اول فرمانروا بھی شیعہ تھے۔ لیکن جب سے آصف جاہ نے موجودہ گھرانے کو بادشاہ بنایا تب سے سُنی فرمانروا ہوگئے۔ لیکن اب تک کثرت شیعوں کی ہو دونوں فرقوں کی مسجدیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ کچھہ سال ہوئے ایک جعفری نامی مسجد شیعوں نے بنائی تھی۔ اس میں وہ اپنے قاعدے کے مطابق علی کا نام شامل کرکے اذان دیا کرتے تھے۔ عرصہ تک کسی نے

اعتراض نہ کیا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ سُنی کوتوال شہر نے کچھہ غلط بیانی کرکے حضور نظام سے شیعوں کے اذان کی بندکرنے کا حکم حاصل کرلیا ہے۔ اب کہا جاتا ہو کہ سُنی زبردستی اُس مسجد کو اپنے استعمال میں لاتی ہیں۔ خیر ہمیں اس سے کچھہ مطلب نہیں ہے کہ نظام صاحب کیا فیصلہ کریں گے۔ لیکن ہم یہہ دیکھکر بڑے حیران ہوتے ہیں کہ جن بزرگوں نے تعصبوں کو توڑنے کا دعویٰ کیا اُن کے پیرو اُنہیں تعصبوں میں زیادہ تر بہنس گئے۔ کون نہیں جانتا کہ سکھوں کا دعویٰ ہے کہ اُن کے گرو مہاراجگان توہمات کو توڑنے کے لئے کام کرتے تھے۔ لیکن شاید ہمارے ناظرین میں سے بہت کم لوگ واقف ہوں گے۔ کہ شہر پٹنہ میں جو سکھوں کا گوردوارہ ہے اُس میں اگر "بولو جی واہگورو" کا نعرہ بلند کیا جاوے تو بولنے والے کو ڈنڈے پڑتے ہیں۔ وہاں "آکھو جی واہگورو" ہی مول منتر سمجھا جاتا ہے۔ اب زبان پنجابی کے ماہر جانتے ہیں۔ کہ **آکھو** اور **بولو** دونوں مرادف الفاظ ہیں۔ اور ان کے ایک ہی معنی ہیں۔ لیکن افسوس کہ یہہ الفاظ کا اختلاف سکھوں میں بھی مذہبی اختلاف کا باعث ہورہا ہے۔ یہہ سچ ہے کہ اصول خواہ کیسے ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو۔ اگر اُن پر عمل کرنے والے خود غرضی اور ریاکاری سے بری نہیں ہیں۔ تو وے ہی اصول اعلیٰ درجے کی غلامی اور ظلم کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

کیا یہی نئی تہذیب ہے

ایک زمانہ تھا کہ افریقہ کے حبشیوں کی نسبت عجیب وغریب افواہیں اُڑائی جایا کرتی تہیں اور اُنہیں آدمیت سے خارج سمجھا جاتا تھا۔ لیکن جیوں جیوں اُن سے زیادہ تر واقفیت ہوتی گئی معلوم ہوتا گیا کہ آخر وہ بھی ہم لوگوں کی طرح انسان ہیں اور ہماری طرح کے بھی بہاؤ اُن کے اندر موجود ہیں۔ ایرشادلش میں ہم سے کچھہ مختلف نہیں ہیں۔ جب ہماری حاکم پہلے پہل آئے تو ہمیں نیم وحشی کا خطاب دیا۔ لیکن تجربہ نے ظاہر کیا کہ کافروں کی نسبت ایماندار مسیحیوں کے

اندر بغض اور ظلم کی سپرٹ زیادہ ہے۔ اس وقت ایک ولائیتی اخبار نے گپ ہانکی ہے کہ ایک دیسی ریاست میں جلاد کا کام ایک شیر سے لیا جاتا ہے۔ پہانسی دئے جانے والے آدمی کو بھوکھے شیر کے آگے ڈالا جاتا ہو۔ اور جب وہ اُسے پھاڑ کر کھا جاتا ہے تو وہ گر کھانے شیر کو سیر کرکے علیحدہ پنجرے میں ڈالا جاتا ہے یہہ بالکل گپ ہے۔ لیکن فرانس سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے روبیکس نامی قصبہ میں **شیر اور بھینسے** کی لڑائی بطور تماشہ کے کی گئی جس میں ہزارہا شریف مرد اور عورت شریک ہوئے۔ بہادر عیسائیوں نے شیر کے پُرزے پُرزے ہوتے دیکھے اور بجائے اس بیرحمی کو باز آنے کے مرے ہوئے شیر کو بعض نے چہڑیاں لگائیں تماشہ کے خاتمہ پر فتحیاب بھینسے کو قتل کرکے کھیل سماپت کیا گیا۔ اس خبر سے جہاں گوشت خوروں کی احمقیت کی بڑی زبردست تردید ہوتی ہے کہ شیر بہادر جانور ہے کیونکہ اس لڑائی کے بیان سے معلوم ہوا کہ شیر برابر شروع سے ہی ڈرتا رہا اور وہاں یہہ بھی صاف عیاں ہے کہ موجودہ مادی ترقی نے خواہ انسانوں کی حیوانی خواہشوں کو بڑی بھاری حد تک پورا کیا ہے۔ تاہم اُن کے آتماؤں کو سچی بیداری اور شرافت عطا نہیں کی۔

شناروں کی حالت اور اُن کا سُدھار

شناروں کے مفسدہ کے بارہ میں مسٹر جیمس خاص کمشنر کی رپورٹ چھپ گئی ہو۔ ڈیرہ مارواڑیوں اور مڈیا ہڑیا کا بھی بہت پرانا اور خطرناک ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دریاسی چیلنج جہاز سے اس شعلہ کا پیدا ہونا کچھ تعجب کی بات نہ ہوگی۔ جو فوج کہ شناروں اور مارواڑیوں کے گاؤں میں موجود ہے اُسکو بدستور قائم رکھکر ۳۰۰ تعزیری زاید پولیس کا قیام ان اطراف میں کرایا جاویگا اور اُنکا خرچہ بذمہ انہیں اقوام کے ہوگا وغیرہ وغیرہ ہماری رائے میں شناروں کو خاص طور پر یہہ سمجھانے کی کوشش ہونی چاہئے۔ کہ دیگر ہندو برادریوں کے ساتھ ملکر نہیں

حال میں ایک نئی توپ ایجاد ہوئی ہے جو کلاسے چلتی ہے اور ۴۰۰ فیر ایک منٹ میں کرتی ہے اس کا نام **کولٹ گن** ہے۔ امریکہ کی گذشتہ لڑائی میں اس سے کام لیا گیا تھا اور اب انگلستان میں

... اور دس دماغ اور تو اسوقت ہر ایک قسم کی ایجادوں میں استاد ہیں۔ لیکن زیادہ ایجادوں کا میلان انسانوں کی ہلاکت کیطرف ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دہرم اُپدیش

इ ष्टा पूर्तं मन्यमाना वरिष्ठं नान्य च्छ्रेयो वेदयन्ते प्रमूढाः। नाकस्य पृष्ठे ते सुकृतेनुभूत्वे मं लोकं हीनतरं वा विशन्ति ॥

دہرم کے کام سب ہی اچھے ہیں۔ یگیہ ہون کرنا۔ تالاب
کنوئیں لگوانا۔ سرا ئے بنوانا۔ پیاؤ بٹھانا۔ یہ سب
سکھ کے دینے والے ہیں۔ سانسارک سکھوں کی
اچھیا کرنے والے لوگ جنہیں اِس سنسار سے پرے
کوئی ہی روشنی دکھلائی نہیں دیتی۔ ان کاموں کو
کرتے ہوئے سکھ حاصل کرنے کی اچھیا کرتے ہیں جس
خواہش سے کہ ایسے دہرم کے کام کئے جاتے ہیں
وہ سارے سرشٹ خواہشیں انسان کی پرمیشور کے
نظام کے مطابق ضرور پوری ہوتی ہیں۔ لیکن کیا
انسان کی زندگی کا مقصد محض ان سکھ کی خواہشوں
کو پورا کرنا ہی ہے؟ کیا سُندر سے سُندر آگیا کاری
استری۔ کیا لایق سے لایق اور بڑی عزت والے
پتر۔ کیا اعلیٰ سے اعلیٰ سواریاں۔ کیا راج پاٹ
کے بڑے بڑے سامان۔ اور کیا ساری پرتھوی
کا راجیہ ہی کبھی آتما کو شانتی دلا سکتا ہے؟ اگر
ایسا ہوتا تو ان ثروتوں کے مالک کیوں رو رہا ہا
کار کے نعرے بلند کرتے۔ ان مادی چیزوں کا سکھ
کبھی آتما کو شانتی نہیں دیسکتا کیونکہ سانسارک
سکھوں کی یہ خاصیت ہے کہ ایک کے حصول سے
دوسرے کی خواہش دل میں بھڑک اُٹھتی ہے۔ اور
اسطرح پر سلسلہ وار چلکر انسان اپنی پہلی حالت
سے بہت زیادہ تر بعض اوقات گر جاتا ہے۔
دوسروں پر بھروسہ کرکے انسان کی حالت

آگے کی نسبت بہی زیادہ تر خراب ہوجاتی ہے۔ تم نے
راجیہ کی خواہش سے بڑے بڑے یگیہ اور دان کئے
تمہیں راجیہ مل گیا بس جمع خرچ برابر ہوگیا۔ راجیہ
ملنے سے پہلے جنم میں شاید تم ایک سرشٹھ گرہستی
تھے۔ شاید اُس وقت تم اپنے مالک کی عبادت کیلئے
وقت نکال سکتے تھے۔ شاید اگر تم اُس وقت بجائے
راجیہ کی خواہش کرنے کے راجوں کے آدھیراج
پرمیشور کی طرف چلنے کی خواہش کرتے تو دو چار
قدم چل ہی سکتے۔ لیکن اب تم راجا ہو۔ تمام ملک
کا فکر تمہیں ہے۔ اپنے راجیہ کی رکشا کے لیے تمہیں
شاید پالیسی اور مکاری سے کام لینا پڑتا ہے۔
انتظام سلطنت سے تمہیں ایک منٹ ایسا فرصت
کا نہیں ملتا جس وقت کہ تم اپنے آتمک فرائض پر
وچار کرسکو۔ تم سمجھہ بیٹھتے ہو کہ سندھیا اور ایشور
پوجا سے بڑھ کر کام تم پرجا رکشا کا کر رہے ہو۔
رفتہ رفتہ ایشور سے بالکل ویوگ ہوجاتا ہے۔ پھر
سب چیزیں اُلٹی دکھائی دینے لگتی ہیں جسطرح
سورج کی روشنی دور ہونے پر چراغوں کی
روشنی میں چیزوں کے روپ بدلے ہوئے نظر آتے
ہیں۔ اسیطرح پرجب پرماتما روپی سورج کی روشنی
ہردے منڈل سے اوجھل ہوجاتی ہے۔ اور جب روز
مرہ کے ویوگ سے اب راجا پرماتما کی روشنی سے
دور چلا جاتا ہے تو پھر پرجا کی رکشا کا کام بہی ظلم
سے تبدیل ہوجاتا ہے۔ دہرم اور ادہرم کی پرکھشا
مشکل ہوجاتی ہے۔ سچا راہبر دور ہوتے ہی خود
غرضی۔ خود پسندی اور کام آدباتے ہیں۔ بدہی
پر اندہکار چہا جاتا ہے۔ کیا ایسے سمے میں ایک
راجا اپنے راجیہ سے سنتشٹ ہوسکتا ہے؟
ہرگز نہیں۔ لیکن اگیان اندہکار نے اُس میں دیکھنے
کی طاقت ہی نہیں چھوڑی۔ پھر کیسے ممکن ہو کہ وہ
اپنی حالت سے خبردار ہوسکے۔ یہاں اندہکار
میں پڑا ہوا مورکھ سمجھہ لیتا ہے کہ راج پاٹ
ہی منشیہ جیون کا اُدیشیہ ہے۔ لیکن رشی فرماتے

ہیں کہ وہ جو مہا مورکھ پُرش کہ اپنی سانسارک خواہشوں
کی پورتی کو ہی سب سے افضل مانتے ہوئے اس سے
بڑھ کر کوئی کلیان کا راستہ نہیں جانتے۔ وہ اپنے
دہرم کرموں کے پھل سُکھہ کو انو بہو کرکے اُس سے بہی
زیادہ تر گری ہوئی حالت کو اِسی سنسار میں پاتے ہیں"
پیارے ناظرین! اِس سنسار کے سُکھوں سے
پرے جملہ دہرموں کے پہلوں سے بہی اوپر ایک دہام
ہے جس میں شانتی اور آنند کی سیما نہیں۔ اُسی کا
حاصل کرنا منشیہ جنم کا پہل کرنا ہے۔ اسلئے سانسارک
سُکھوں کی خواہش کو تیاگتے ہوئے۔ اُس شانتی دہام
کی طرف چلو جس کے اندر جاکر تمام سانسارک سُکھہ
تچھہ پرتیت ہوتے ہیں ٭ اوم شم

بواہ کی ضرورت کے نوٹس کی

؎ تردید ؎

چونکہ اخبار ۱۴ ساون صفحہ ۶ کالم ۳ کے شروع میں
درج ہے " ناظرین ست دہرم پرچارک کی سیوا میں
نویدن ہے۔ کہ بابو فتح سنگھ صاحب ہیڈ کلارک کرنال
نے جو نوٹس اپنے چچا زاد بھائی کے بواہ کی بابت دیا
ہے وہ بلا اطلاع۔ اجازت یا منظوری اُن کے دیا
ہے۔ اُن کے چچا زاد بھائی کی عمر بجائے ۲۲ سال کے
۳۰ سال ہے اور وہ منیجر بک ڈپو نہیں ہیں۔ اُنکا
ارادہ دوبارہ شادی کرنے کا نہ ہوا اور نہ ہے۔
منیجر امپیریل بک ڈپو دہلی کے لالہ جیون لال ہیں۔
اس لئے جو درخواستیں اُن کے پاس جاویں گی۔
وہ سب فضول ہوں گی ٭ المشتہر چچا زاد بھائی۔

ضرورت۔ ایک برقوم زرگر عمر ۲۰ سال بمشاہرہ ۳۵
روپیہ ماہوار انگریزی فارسی خواندہ شریف نیک چلن
شریف خاندان ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہو جسکی عمر
۱۴ و ۱۵ سال کے درمیان ہو ٭ المشتہر
راست گو معرفت منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

ست دہرم پرچارک

جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے

نمبر ۲

یہہ براھمنوں کا کام نہیں ہے کہ جب تک ہو سکے بجانوں کے ادہرم کو بہی برداشت کرتے جائیں۔ آپ کے یہہ الفاظ ہی ظاہر کر رہے ہیں کہ آپ ورن بیوستہا کو پُرانک طریقے کے مطابق جنم پر ہی قایم کرتے ہیں۔ نہ کہ گُن کرما نوسار۔ ورنہ آپ کبھی بھی نہ لکھتے کہ "ہم تو براھمن بہائی ہیں۔" باقی رہا تری دوش کی مرض۔ سو اپنے ہی آتما سے ایکانت میں پوچھیئے کہ آیا یہہ دوش کسکو زیادہ لگے ہوئے ہیں۔" اب تک کے اتہاس سے آپ نشچت کرلیں کہ ہم براھمنوں کا دویش کرتے کرتے انیک منشیہ مر گئے۔ اور مرجائیں گے۔ کنتو ہمارا گورو تو (گورو پن) کداپی نرمول نہ ہوگا۔ پہر آپ تو اُن دویشیوں کے مقابلے میں کیا چیز ہیں۔"

سب سے پہلے اس عبارت میں وچار نیہ وے وہ الفاظ ہیں جنہیں ہم نے موٹا کر دیا ہے پنڈ باجی اپنے آپ کو براھمن اور جگت گورو مانتے ہیں۔ پنڈ باجی مہاراج! ہم براھمنوں کو تو ضرور باقی تینوں ورنوں کا گرو مانتے ہیں لیکن پیٹ آرتھی۔ پتت باھمنوں کی کچھہ بہی عزت نہیں کرتے بلکہ بقول منو مہاراج کے اُن کا بانی سے بہی ستکار کرنا پاپ سمجھتے ہیں۔ آپ یہاں جو ڈھینگ مار رہے ہیں وہ جنم کے باھمنوں کے وکیل بنکر ہے۔ اسلیئے ہم آپ سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہہ وہی مثل نہیں ہے۔ کہ بے شرم پر ...... کی بوچھاڑ پڑی اور اُس نے جہاڑ جہوڑ کر کہا کہ میری گرد دور ہو گئی۔ کیا مہرشی دیانند کے زبردست پرچار کو آپ ابہی سے بہول گئے۔ اور کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اسوقت کے پروہت اور پادہے۔ دلالوں کا کام کرنے

اور بیاہ شادیوں میں رنڈیوں کو ناچ کے لیئے سائی دینے جایا کرتے ہیں۔ خیر اسقدر گر کر بہی اگر آپ کی برادری کے وہی خم ودم ہیں تو ہم سوائے اس کے اور کیا کہیں۔ کہ بے شرم کی بلا دُور۔ ——

لیکن سوال یہہ ہے کہ آپ براھمن پن کا دعویٰ کیونکر کرتے ہیں۔ اگر مطابق گُن۔ کرم اور سوبہاؤ کے ویدک اصول کے انوسار تو ہم آپ سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ نیم سے دونوں کال سندھیا کرتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی دیو یگیہ بہی کیا ہے جب اِنہیں دونوں ضروری فرایض کو آپ نیم انوسار پالن نہیں کرتے تو باقی تین یگیوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ کیا آپ کے گہر اکثر رنڈی کا ناچ ہوا کرتا ہے؟ اگر ہوا کرتا ہے تو کرپا کرکے بتلائے کہ یہہ ساتواں کرم براھمن کا منو کے کس شلوک میں درج ہے۔ کیا براھمن کا یہہ بہی فرض ہے کہ اپنی لڑکی کا بیاہ سات برسوں کی عمر میں دس گیارہ برس کے لڑکے کے ساتھہ کر دیوے اور پہر اُس بیاہ میں نہ صرف نوگرہ کی پوجا ہی کراوے بلکہ رنڈیوں کا ناچ بہی برات کے ساتھہ لجاوے۔ پنڈ باجی مہاراج! ڈہینگ مارنے سے پہلے کچھہ سوچ لینا بہی فرض ہوا کرتا ہے۔

آپ شاید یہہ جواب دیں جیسا کہ آپ کی ساری تحریر سے ٹپکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی ورن بیوستہا آپ نہیں مانتے۔ بلکہ جنم کے ابہمان پر اپنے آپ کو جگت گورو سمجھے بیٹھے ہیں۔ تو ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ ناگر گجراتی براھمن نہیں ہیں؟ اور کیا اُن سے بہی آپ بڈہ نگری نہیں ہے۔ جن کا کام ہی مُردے کے آخیر وقت کا سنکلپ کیا ہوا دان لینا ہے جسے کوئی بہی براھمن گرہن نہیں کرتا۔ کرپا کرکے یہہ تو بتلائے کہ بڈہ نگرے گجراتی کب سے جگت گرو بن گئے۔ آپ یاد رکہیئے کہ پوپ پاکہنڈ خواہ کیسا ہی بہروپ دہارن کرکے کیوں نہ آوے۔ مہرشی دیانند نے آریہ پُرشوں کی آنکہیں ایسی صاف کہول دی ہیں کہ آئیندہ کے لیئے اُن کا دہوکھے میں آنا قریباً ناممکن ہے۔ آپ باھمنوں کا دویش کرنے والوں کو مرجانے کا طعنہ دیتے ہیں (آریہ پُرش غور کریں کہ یہہ اشارہ مہرشی دیانند کی طرف ہے جن کی نسبت ہمیشہ پُورانک

ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔) لیکن کیا آپ ہمیشہ جینے کا پٹا لکہا کر آئے ہوئے ہیں جس نے جنم لیا ہے وہ ضرور مرے گا۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ پیٹ آرتہی باھمنوں کے نیوتے کہانے والے مہرشی دیانند پرمیشور کا دہیان کرتے ہوئے شانتی کا پاٹھہ کرتے ہوئے سورگ لوک کو پدہارے اور رونا کو ٹہگنے اور اناریہ کرم کرنے والے باھمن مرتے دم اعلیٰ درجے کی گہبراہٹ اور خوف کے شکار رہتے ہیں۔

"آپ کی پارٹی میں انیک نامی گرامی کو کرمی ہیں کہ جن کو آپ اور سب جانتے ہیں؟" ——

وہ کون سے ہیں؟ یہہ مولراجی چال آپ ہی چلیں پر اُن کا نام تو لیجیئے۔ ——

"اُن کی آپ کیوں نہیں خبر لیتے۔ ہمارے پیچھے پڑا پہرتا ہے۔" ——

آپ کے پیچھے بہلا کون پڑا ہے۔ آپ خود لوگوں کے پیچھے پڑے اور آریہ پُرشوں کے پاس سونڈ والے کی مورت چہپوا کر بہجوائی۔ تب آپ کی خبر لینی پڑی۔ آپ جیسے کہیں مذہم کمزوریوں کے شکار رہ کر بہی جو ہمارے بہائی ویدک دہرم کے اصولوں" توڑتے ہیں۔ ہم اُن کی آپ سے بڑہ کر خبر لیا کرتے ہیں۔ ——

"آپ کے لیکھہ سے انومان ہوتا ہے کہ آپ اپنے کو شری سوامی جی کے سدہانتوں کے ماننے والوں میں اور وید بہی ہیں۔ اور اس کال میں جیون مکت آپ ہی ہیں۔ ایسے تو پاپی ہی ہیں سو یہہ آپکا پرمادہے۔" نہ ہمنے اپنے آپ کو اودیتیہ لکہا اور نہ ہی کبھی جیون مکت مانا۔ پہر آپ کا اسمبدہ لیکھہ لکہنے کا سوائے اس کے اور کیا پریوجن سمجھا جاوے۔ کہ ——

ع چو حجت نماند جفا جوئے را۔ وغیرہ

"اس کلی کال میں اُکت سدہانتوں کے پورا پورا ماننے والا ہونا ہماری سمتی میں تو بڑا ہی کٹھن ہے؟" اگر پورا پورا آریہ سدہانتوں کو ماننے والا ہونا کٹھن ہے تو کیا آپ کے لیکھہ کے مطابق کوئی" اودیو ..." سدہانتوں کو ماننے والا اور اُن پر چلنے والا بننے کی کوشش نہ کرے؟ اسکے بعد پنڈ باجی نے ہمارے خط کا جواب

شروع کیا ہے۔" (۱) آپ کے آکشیپ کا مطلب پہیہ ہے کہ

قولہ "(۱) آپ کے آکشیپ کا مُکھیہ ابھیپرائے یہہ ہے کہ پتری کے سرے پر میں نے پرنو کیوں نہیں لکھا اور کیا منگلا چرن آدی کیوں لکھا ؟"

اقول۔ پیارے ناظرین! ذرا پاٹھن دیوتا کی ہوشیاری کو ملاحظہ کیجئے۔ اصل اعتراض کو ہی غایب کر دیا۔ منگلا چرن پر ہمارے اعتراض کے معنی پنڈت یا جی نے یہہ لگائے ہیں۔ کہ ہم نے رِدھی سِدھی سوروپایہ والے شلوک پر اعتراض کیا ہے۔ لیکن اگر آپ ہمارے خط کی اصل عبارت پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ پنڈت یا جی نے ہمارے اصل اعتراض پر خاک ڈال کر اُسے بالکل چھپا دینے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے اعتراض محض شلوک پر نہیں کیا تھا بلکہ لکھا تھا کہ "جب آپنے پتر کے سرے پر **سونڈ والے گنیش کی مورتی** ستھاپت کر دی ہے تو وہ واہ بھی اوشیہ پورانک ریتی سے ہوگا" آپ ہی بتلائیے کہ سونڈ والے کی مورتی ستھاپت کرنے کی کیا غرض تھی ؟ اور اگر آپ کا یہہ عمل ٹھیک تھا تو اپنے جواب میں اُس کی نسبت خاموشی کیوں اختیار کی گئی ؟

قولہ " سوامی جی نے گنیش آدی انیک نام پرنو واچک پرمیشور کے ہی مانے ہیں "۔

اقول ہم کب کہتے ہیں کہ گنیش پرمیشور کا نام نہیں۔ لیکن جس سونڈ والے گنیش کے نیچے سواری کے لئے چوہا ہو۔ اور جس کے ہاتھی کا سونڈ مستک پر ہو۔ وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا۔

قولہ " اور میرے لکھے نیچے کے منگلا چرن میں سرو گیتا سو جگت بشیش پرماتما کے ہی بودھک ہیں۔

ऋद्धि सिद्धि स्वरूपाय सर्ववि-
घ्नहरायच । महामङ्गलरूपा-
य गणेशाय नमो नमः ॥

اقول۔ اول تو رِدھی سِدھی سوروپ والا جملہ ہی گواہی دیتا ہے۔ کہ صاف مُراد سونڈ والے گنیش سے ہے لیکن اگر ہم ایک لحظہ کے لئے پورانک خیالات کو نظر انداز کر کے اس شلوک کے ارتھوں میں ایشور کی ہی تعریف سمجھیں تب بھی آپ اعلیٰ درجہ کے چالباز ثابت ہوتے ہیں کہ پورانکوں اور آریوں دونوں کو حکمت عملی سے خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہہ معنی تب ہو سکتے۔ اگر سونڈ والے کی مورتی اُس کے اوپر نہ ہوتی اور "شریہ" سے پتر شروع نہ کیا جاتا۔ لیکن اگر آپ کے قول کے مطابق اس شلوک کو ایشور پر ہی گھٹا دیں۔ تب بھی منگلا چرن یہہ شلوک تو نہیں ہے۔ بلکہ آپ کا منگلا چرن تو (अर्थः) یعنی پورانک لکشمی کا نام ہے۔ پس باوجود شلوک کے ارتھ آپ کے حسب منشاء کئے جانے کے بھی ہمارا اعتراض بدستور قایم رہتا ہے۔ کیونکہ شری سوامی دیانندجی ستیارتھ پرکاش کے پہلے سمولاس میں ہی آپ کی شریہ अर्थः کا کھنڈن کرتے ہیں۔ سوامی جی فرماتے ہیں۔ " اس لئے جو آدھونک گرنتھوں میں شری گنیشایہ نمہ .... اِتیادی لیکھہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان کو بُدھی مان لوگ وید اور شاستروں کے وِردوھ ہونے سے متھیا ہی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وید اور رشیوں کے گرنتھوں میں کہیں ایسا منگلا چرن دیکھنے میں نہیں آتا"۔ (دیکھو طبع چہارم صفحہ ۲۵ سطر ۴ سے ۹ تک)

پنڈت یا جی! افسوس کہ آپ دعویٰ تو سوامی جی کا شِشیہ ہونے کا کریں اور اُن کے گرنتھوں کا اولنگھن ہی کریں۔

قولہ " پرنتو آپ دوسروں میں دوش نکالنے والی اپنے ویوہار کو تو ذرا دیکھیں کہ آپ کے آکشیپ پتر میں نہ تو سا واچک پرنو لکھا ہے اور نہ گنیش آدی کا نام سرے پر لکھا ہے۔ اِت ایو جیسے مجھے دوش دیتے ہیں ویسے کیا آپ شو نیہ وادی نہیں ہیں ؟

واہ! واہ! دوسرے کو تو کیا اُپدیش کرنا اور سوئم اُس کے پرتی کول چلنا۔ یہہ آشچریہ آپ مہاتماؤں کے سوائے اور کس کے ویوہار میں درشٹی آسکتا ہے ؟ آپ کا اصل پتر ہمارے پاس سُرکشت رہا ہے جو چاہے وہ آ کے دیکھ کر ہمارے آکشیپ کی ستیتا نشچیت کر سکتا ہے۔ اتھوا اُس کا فوٹو ہم سے منگا سکتا ہے۔ اسمداوی تو شِشیہ کوٹی میں ہیں۔ اِت ایو بھول بھی کر سکتے ہیں۔ پرنتو آپ جیسے ادھارک مہاتما کے لئے تو ایسے آکشیپ پتر کے سرے پر " اوم " کا نہ لکھنا بڑی ہی شرم کی بات ہے "۔

اقول۔ آپ کا اصل اعتراض سے کتنی کترا کر اس تھوڑی سی بات کو اس قدر طول دینا اور پھر اصل اعتراض کو یہاں بھی خاک دھول سے دبانے کی کوشش کرنا ہی ثابت کرتا ہے کہ آپ کی اندرونی حالت اس وقت کیا ہو رہی ہے۔ ہمارا اعتراض تو یہہ تھا کہ آپ نے अर्थः کا منگلا چرن اور سونڈ والے کی مورتی بنا کر ثابت کیا ہے کہ یا تو آپ آریہ نہیں ہیں اور یا آپ مکار ہیں۔ کہ باوجود آریہ سماج کے اصولوں کے اقبال کے بھی پورانکوں کی خاطرداری کے لئے گنیش کی مورتی والا پتر اُن کو پاس بھیجتے ہیں۔ اِس کا جواب آپ یہہ دیتے ہیں کہ ہم نے کیوں پرنو (اوم) اپنے خط کے سرے پر نہ لکھا۔

ہم پھر وہی سوال دوہراتے ہیں کہ کیا آپ نے کبھی بھی مہرشی دیانند کرت ستیارتھ پرکاش کو پڑھا ہے ؟ اگر پڑھا ہوتا تو آپ کو معلوم ہوتا۔ کہ سوامی جی نے کہیں بھی یہہ ہدایت نہیں کی کہ خط کے سرے پر اوم وغیرہ ضرور ہی لکھا کرو۔ صرف یہہ بتلایا ہے کہ جس طرح کا منگلا چرن پورانک کرتے ہیں وہ بیہودہ ہے۔ البتہ وید شاستروں کے پہلے اتھہ یا اوم وغیرہ شبد ونکا پریوگ ہوتا ہے سو وہی کرنا چاہئے۔ لیکن اگر سوامی جی کی یہہ صاف ہدایت بھی ہوتی کہ خطوں کے شروع میں ضرور اوم کا شبد لکھا کرو تو بھی کیا ہماری حالت کا آپکی حالت سے کچھہ مقابلہ تھا۔ درشٹانت اول ایک مہاتما پرش نے حکم دیا کہ اُس کے دربار میں جو آوے وہ آنے سے پہلے ایک گلاس صاف جل کا پی لیا کرے۔ دو شخص یکے بعد دیگرے دربار میں گئے۔ پہلا تو بجائے صاف جل کے برانڈی شراب کا ایک پیگ چڑھا گیا اور دوسرا غلطی سے پانی پئے بنا ہی چلا گیا۔ درشٹانت دوم۔ ایک بیراگی مہنت نے حکم دیا۔ کہ جو چیلا درشنوں کو آوے کیسر کی شری ماتھے پر لگا کر آوے۔ دو چیلے درشنوں کو یکے بعد دیگرے گئے۔ پہلا تو زرد پیلے کی شری لگا گیا اور دوسرا غلطی سے شری لگانا بھول گیا۔

اڈیٹوریل نوٹس

یہہ پارس جیسا جنم اکارتہہ مت کہوؤ

ایک مفلس آدمی کو کسی نے بتلایا کہ ایک پارس نامی پتہر ہوتا ہے جسے لوہے کے ساتہہ لگانے سے لوہے کا سونا بنجاتا ہے۔ مفلس نے روزانہ محنت کو ترک کرکے پہاڑ کا راستہ لیا۔ اور پہاڑ پر چڑھ کر پتہروں کا امتحان شروع کر دیا۔ پہاڑ کے نیچے ایک گہری ندی بہہ رہی تہی۔ مفلس جس پتہر کے ٹکڑے سے لوہے کو چہوتا اُسے پہلے دریا میں پہینک کر پہر لوہے کو دیکہتا کہ آیا سونا ہو گیا یا نہیں۔ اس سے مُراد اُس کی یہہ تہی کہ جو ٹکڑا لوہے کا سونا کر دے گا اُسے رکہہ لوں گا۔ اسیطرح ٹکڑے رگڑتے رگڑتے ایک ایسا ہی پتہر کا ٹکڑا ہاتہہ آیا جو سچ مچ پارس تہا لیکن مفلس نے پتہر کا ٹکڑا پہلے دریا میں پہینک کر پیچہے لوہے کی طرف دیکہا۔ اُسے سونا بنا ہوا دیکہکر بہتیرے ہاتہہ پاؤں مارے لیکن پہر پارس کہاں ملتا تہا۔ پارس پتہر کی تو محض ایک کہانی ہی ہے۔ لیکن انسان کا جامہ یعنی منشیہ یونی سچ مچ ایک پارس ہے لیکن افسوس کہ بیوقوف جیو آتما جس طرح دیگر یونیوں کو انتہاہ سنسار روپی ندی میں تیاگ کر پیچہے دیکہا کرتا تہا۔ اسیطرح اسے بہی اکارتہہ کہوتا ہوا محض مرنیکے وقت کچہہ ہوش سمبہالتا ہے۔ لیکن اُسوقت سر پیٹے ہاتہہ ملنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ ناظرین! یہہ پارس منشیہ جنم اکارتہہ مت کہوؤ کیونکہ مکتی کا یہی سادہن ہے۔

پرآدہین سپنیہوں سکہہ ناہیں

غلامی میں سکہہ کہاں۔ لیکن افسوس کہ ہمارے دیش میں والدین اپنے لڑکوں کو غلامی کی خاطر تعلیم دیتے ہیں ہر ایک باپ کا مقصد یہہ ہوتا ہے کہ اپنے لڑکے کو سرکاری نوکری کے قابل بنادے۔ صنعت۔ حرفت۔ تجارت۔ زراعت وغیرہ کی طرف کوئی توجہہ نہیں کرتا۔ اسبارہ میں آریہ سماج کو چاہیے تہا کہ آریہ ورت کو دیگر باشندوں کو سبق دیں لیکن افسوس کہ یہاں بہی اُسی غلامی کی تعلیم جاری رہی۔ ایسی دشا میں اگر کسی بہدر آدمی کی نسبت یہہ معلوم ہو کہ اُس نے اس غلامی سے آزادی حاصل کی ہے۔ تو بڑی خوشی ہوتی ہے۔ ہمارے ناظرین نے حال میں ہی پڑہا ہوگا۔ کہ مسٹر ریواچند بگتانی پردہان آریہ سماج کراچی نے سولہ سو روپیہ آریہ سماج مندر فنڈ کیلئے دان دیا۔ اب ہم انہیں مہاشہ کی نسبت یہہ خوشخبری سناتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے کام میں کامیابی حاصل کرتے کرتے اب اپنی ایک علیحدہ بیرونی آڑھت کی دوکان بنام "ریواچند بگتانی اینڈ کو" میٹہا دروازہ کراچی میں کہولی ہے۔ ہم بہائی کو اُنکی اس ہمت پر مبارکباد کہتے ہیں اور بیوپاریوں سے پرارتہنا کرتے ہیں کہ اگر کسی کو کوئی مال ولایت سے یا وہاں سے منگانا ہو تو مسٹر ریواچند جی کی معرفت کریں اُنکو بہت سہولیت رہیگی ہم امید کرتے ہیں کہ مسٹر ریواچند جی اپنے برتاؤ سے ظاہر کر دیں گے کہ آریہ بہی بیوپار کو شوبہا دے سکتے ہیں۔

ہلچل

[illegible]

[illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

آریہ ساماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج بڑوچ (علاقہ بمبئی) کا دوسرا سالانہ جلسہ	۱۹ ر اور ۲۰ ر اگست ۱۸۹۹ء کو ہوگا۔
آریہ سماج گہنولی (ضلع انبالہ) تحصیل روپڑ	۱۶ ر ۱۷ ر و ۱۸ ر ستمبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج سری گوبندپور (ضلع گورداسپور) ریلوے سٹیشن بٹالہ	۱۳ ر و ۱۴ ر اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج شرقپور (ضلع لاہور)	۲۸ ر و ۲۹ ر دسمبر ۱۸۹۹ء

آریہ ساماجک خبریں

کراچی آریہ سماج کے پرشارتہی اور دہارمک بہاسد سیٹہہ دہمول ڈبوامل کے دیہانت ہونے کی خبر ہم نے بڑے شوک سے سُنی ہے۔ ہمارا یہہ بہائی جہاں ویدک دہرم کے پرچار کا کام تن من اور دھن سے کرتا تہا۔ وہاں گؤ رکشا کے لئے عملی کام کرتا تہا۔ گذشتہ پلیگ کی بیماری کے موقع پر قریباً ۲۰۰ گائو اُنہوں نے قصابوں کے ہاتہوں سے بچا کر اپنے گائوں میں پرورش کے لئے بہیجی تہیں ❊

پنڈت رامنا تہہ خبر دیتے ہیں کہ پنڈت بالکرام شوق کا بمقام کہنہ بعارضہ تپ دق دیہانت ہو گیا۔ یہہ نوجوان آریہ سماج کا ممبر تہا اور عمر ابہی ۲۰ یا ۲۲ برس کی تہی۔ جب تک کہ آریہ سنتان برہمچریہ کا پالن نہیں سیکہتی تب تک اسی طرح پر اس کے نوجوان موت کے شکار ہوتے رہیں گے ❊

پنڈت دولت رام جی پوسٹ ماسٹر بڑوٹ ضلع میرٹہہ نے اپنی پُتری کی شفایابی پر ۸ر روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دان دئیے ❊

بروچ (احاطہ بمبئی) آریہ سماج کا دوسرا سالانہ جلسہ ہوا ۱۹ ر اور ۲۰ ر اگست ۱۸۹۹ء کے لئے قرار پایا ہے۔

آریہ سماج گہنولی ضلع انبالہ کا سالانہ جلسہ ۱۶ ر ۱۷ ر اور ۱۸ ر ستمبر ۱۸۹۹ء کو ہونا قرار پایا ہے ——

اخبار ہندوستانی لکہنئو نے مائی بہگوتی کی موت پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے ایک غلط خیال ظاہر کیا ہے۔ جو گو چنداں قابل لحاظ نہیں تاہم اُس کا درست کرنا ضروری ہے۔ جلندہر کا کنیا مہاودیالہ مائی جی کی امداد سے قایم نہیں ہوا تہا۔ ہاں مائی جی نے اُس کے قایم ہونے کے بعد اُسکو کئی طرحوں کی مدد دی تہی۔ اور اگر اُن کی زندگی رہتی تو اس انسٹیٹیوشن کو اُن سے بہت کچہہ مدد ملنے کی امید تہی ——

ریاست کوٹہ (علاقہ راجپوتانہ) میں آریہ سماج اپنا کام بدستور کر رہا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ آریہ سماج مندر جلد بن جاویگا۔ ڈاکٹر گوروت اور پنڈت بسنوچ پرسادجی بڑی اُتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ آریہ سماج کا ڈبیٹنگ کلب بدستور ترقی پر ہے۔ مباحثہ میں کوئی مت وادی سامنے نہیں ٹہہرتا ❊ ——

بابو ہرجس رائے سارجنٹ جموں پولیس ممبر آریہ سماج گوجرانوالہ کے دو پتروں کے دیہانت ہونے کا حال سُن کر ہمیں نہایت ہی افسوس ہوا۔ کیونکہ بابو صاحب ان دونوں کو گرو کل کے حوالہ کرنے کے لئے طیار رہتے ❊

بہیرا آریہ مندر بالکل نامکمل ہے اُدہر کا دیوتکو متوجہ ہونا چاہئے

ڈیرہ اسمٰعیلخان میں عہ روپیہ حسب ذیل اور مدراس پرچار فنڈ کے لئے جمع ہوئے۔ لالہ رام لعل (عہ) سنت پربہودیال (صہ) لالہ گودہا رام (صہ) ——

آگرا آریہ سماج نے ۶ ر اگست ۱۸۹۹ء کی شام کو ایک شخص کو جس کا سابق نام گوشائین لعل تہا اور بعرصہ چہہ سال سے بنام جان داس عیسائی تہا۔ شدہ کیا اور ویدک دہرم میں واپس لیا۔ اس شدہی کے موقع پر پنڈت دولت رام مارگ اپدیشک۔ پنڈت نند کشور دیو شرما اور برہمچاری نیتا نند جی مہاراج کو دیا کہیان بہی ہوئے۔ حاضرین کی کثرت تہی۔ ایک کہتریوں کے پیر دست براہمن دیوتا خود بخود شدہی میں شامل ہوئے۔

برہمچاری نیتا نند جی براستہ آگرا اب اجمیر پہونچ گئے ہیں کیا ہی اچہا ہو اگر برہمچاری جی مدراس کو اس وقت تشریف لیجاویں ——

لالہ دولت رام جی پردہان آریہ سماج بنوں نے اپنی شفایابی پر پانچ روپیہ ویدپرچار فنڈ اور پانچ روپیہ آریہ سماج کو دان دئیے ❊ ——

لالہ سکہایارام جی - بی اے وکیل بنوں نے تمام ساماجک ممبروں کو پریتی بہوجن دیا ❊ ——

مہاشے سنت سنگہ صاحب تاجر کتب بنوں نے اپنی پُتر اُتپتی کی خوشی میں ساماجک ممبروں کو پریتی بہوجن دیا اور ایک روپیہ یتیم خانہ اور کچہہ برتن آریہ سماج کو دان کئے۔ اور مہاشے سردار سنگہ نے اپنے بہائی کی سگائی پر ایک روپیہ ویدپرچار فنڈ کو دان دیا ❊ ——

آریہ سماج لدہانہ میں ۶ ر اگست ۱۸۹۹ء کے ستیاہک جلسہ میں بہجنوں کے بعد پنڈت بہاری لعل جی نے ایشور پرارتہنا کرائی اور شریمان لالہ امراؤ سنگہ جی رئیس نے ایک منوہر دہرم اپدیش دیا۔ (۲) لالہ سوہنا لعل وکیل نے مبلغ عہ روپیہ بتقریب شادی فرزند بہ تفصیل ذیل دان دیا۔ ویدپرچار فنڈ صہ آریہ سکول لودہانہ سماج صہ (۳) لالہ دہنی رام اوورسیر نے معہ رجوان کو ایک کمیشن کے ملے تہے لودہیانہ سماج مندر کے لئے دان کئے۔ (۴) چودہری نہال چند حکیم نے اپنی برادری سنیاں میں ہر ایک شادی پر ۸ ر آریہ سماج لودہیانہ کے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ دو شادیوں کا عہ سماج کو دان ملا۔ سماج کی طرف سے لالہ سوہنا لعل جی و لالہ دہنی رام و چودہری نہال چند جی کا شکریہ ادا کیا گیا۔ (۵) آرین ینگ مینز کلب دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ طلبا رشوق سے شریک جلسہ ہوتے ہیں ❊ ——

مطبع ست دہرم پرچارک نئی کتابیں چھپ گئی ہیں منگا ‌ لو

پُرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو! حصہ اول (اُردو)	۲ ر	[illegible]
ترجمہ اُردو ویوہار بہانو	۲ ر	
ترجمہ اُردو سورگ میں سبجکٹ کمیٹی	۱ ر	
گوروکل اور اُس کے مخالف	۱ ر	

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تازہ خبریں اور رائیں

گورے فوجی سپاہیوں کے لئے پکی بارکیں آگے سے ہی بنی ہوئی ہیں اور اُن کی صفائی وغیرہ میں بھی کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہا جاتا ہے کہ اُن کی صحت جاڑوں میں باایں ہمہ بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے جاڑوں میں زیادہ خرچ کرکے اُنہیں کیمپ میں رکھنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ ہماری رائے میں گورنمنٹ کو بجائے اس کے فوجی گوروں کا گوشت بند کر دینا چاہئے۔ پھر اگر بیماری کی شکایت ہو تو ہمارا ذمہ ہے۔ افسوس کہ تعصب انسانوں کو کسی بات کی تہ تک پہونچنے کی اجازت نہیں دیتا ❊

افریقہ کے مُلک ٹرانسوال کے ساتھ صلح صفائی کی باتوں میں کچھ ترقی ہو رہی ہے۔ ممکن ہے کہ جنگ ٹل جاوے لیکن تاہم فوج انگلستان سے افریقہ کو روانہ ہو رہی ہے۔

پایونیر لکھتا ہے کہ بعض اوقات دیہات میں حفظ صحت کے قواعد جاری کرتے ہوئے حکام ظلم کے باعث ہوتے ہیں۔ ملک متوسط میں صاحب چیف کمشنر بہادر نے ایسے کئی معاملات دریافت کئے ہیں جہاں صفائی کے حکم کے باعث رعایا کی دوسری طرح پر صفائی ہو گئی۔

انگلستان میں ایک ڈگری یافتہ میم صاحبہ نے ایک دُم دار چینی کے ساتھ بیاہ کر لیا ہے جس پر انگریزی اخبارات حیرانی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن تعجب کی کوئی بات نہیں ہے ؏ لیلا را بچشم مجنوں باید دید ❊

امریکہ میں ایک نوجوان پہلوان نے ایک لڑکی سے اس زور سے ہاتھ ملایا کہ بیچاری کا ایک ہاتھ بالکل ناکارہ ہو گیا۔ اب لڑکی نے پچیس ہزار ڈالر کے ہرجانہ کی نالش ٹھوک دی ہے ❊

سوڈان (مصر) کی ریل بڑی تیزی سے بن رہی ہے۔ امید ہے کہ ستمبر کے شروع تک پل وغیرہ بندھ کر ایک سو میل تک ریل جاری ہو جاوے گی ❊

سوڈان کے انگریزوں کے ہاتھ آنے کے باعث انگریزی تجارت میں بڑی بھاری ترقی ہونیکی امید ہے۔ آبنوس۔ بانس اور ربڑ وغیرہ کی بہتات بتلائی جاتی ہے۔ خیال ہے کہ ایک ہندوستانی محکمہ جنگلات کا افسر وہاں کی پیداوار کی تحقیقات کے لئے بھیجا جاوے۔ لیکن اس کُل ترقی سے ہندوستان کو کیا فائدہ جبکہ یہاں کے باشندے گھر سے باہر نکلنا ہی نہیں جانتے۔

سوڈان میں آبادی کی کمی کی بڑی شکایت ہے اگر آبادی کافی ہو جاوے تو مُلک بڑا زرخیز اور پیداوار نکالنے والا ہو سکتا ہے ❊

سرسید کی قایم کردہ مسلمانوں کی کنفرنس امسال کلکتہ میں ہوگی ❊

ریاست کوٹا کی خبروں سے معلوم ہوا کہ وہاں پر سرکاری ہائی سکول کے طلبا کو ہدایت ہوئی ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ عیسائیوں کی گرجا میں دو گھنٹوں کے لئے جاکر سکول ریڈر اور بائیبل پڑھا کریں۔ سکول کا ہیڈ ماسٹر ہندو برہمن ہے اور انسپکٹر مدارس کائستھ ہے لیکن باایں ہمہ یہہ آرڈر انہیں نے پاس کیا ہے جب ہم کوٹا میں گئے تھے تو دیکھا تھا کہ پادری صاحب بھی ریاست کے مہمان سمجھے جاتے ہیں۔ اُن کو پہرہ دار اور سواریاں برابر ملتی ہیں۔ اور ریاست کے اہلکاروں کو دھمکا سکتے ہیں۔ لیکن یہہ معلوم نہ تھا کہ دیسی ریاستوں کے فرمانروا یہاں تک گر سکتے ہیں کہ اپنی رعایا کو مجبوراً عیسائیت کی طرف متوجہ کریں ❊

یوروپ کی بادشاہتوں کے ساتھ سلطنت برطانیہ کی بات چیت سیدھے ریل جاری کرنے کے متعلق ہو رہی ہے۔ اب سلطنت روم بھی سیدھی ہوئی معلوم دیتی ہے اور ممکن ہے کہ بہت جلد ولایت انگلستان کے مسافر صرف ریل کے سفر سے ولایت پہونچ جایا کریں۔

فغفور چین کو اُن کی باحوصلہ ملکہ صاحبہ نے نظربند کیا ہوا ہے۔ اس وقت اُن کو کھانا بھی کافی نہیں دیا جاتا اور اُس کے لئے بہانہ یہہ کیا جاتا ہے۔ کہ حضور فغفور بیمار ہیں۔ لیکن فغفور بھی ہوشیار ہیں کسی نہ کسی طرح کافی کھانا کھا لیتے ہیں۔ اور اُمید رکھتے ہیں کہ بہت جلد وہ اس قید سے رہائی پا وینگے ❊

؏ دنیا بامید قائم ❊

مدراس کے ضلع ٹینیولی میں مظلوم شناروں نے تنگ آکر ایک گانو جلا دیا ہے۔ ہمعصر پایونیر کا تار شناروں کی سختی اور زیادتی بیان کرتا ہے۔ لیکن شاید نئی خبر سے کچھہ اور ہی گل کھلے۔ خواہ شناروں کی ہی زیادتی کیوں نہ ہو تاہم اس میں شک نہیں کہ اس کل خرابی کے لئے پوریالوں کی ناپاک تعلیم ہی ذمہ وار ہے اور جب تک پوریالوں کو ترک نہیں کیا جاتا ہے اور اُنکی عزت بدستور قایم ہے۔ تب تک آئے دن ایسی ہی وحشتناک خبریں سُننے میں آیا کریں گی ❊

خاص نویدن

(۱) ۱۳ر جولائی سے ۲۸ر جولائی تک کوئیٹہ کی طرف اور ۳ر اگست سے ۸ر اگست تک ملتان کی طرف غیر حاضر رہا ہوں پس ۱۴ر جولائی سے لیکر گذشتہ نمبر تک سوائے دو خاص مضامین لکھ دینے اور ایک مرتبہ کی سمار کی گنتی لکھنے کے اور کوئی حصہ میں نے اخبار میں نہیں لیا ہے۔ اس لئے اگر کوئی کمی واقع ہوئی ہو تو ناظرین معاف فرماویں ❊

(۲) مضمون "ہمارے خانہ زاد دشمن" بابو نہال سنگھ لکھتے تھے۔ اُنہوں نے ایک عرصہ سے بھیجنا بند کر دیا ہے۔ اُن سے دریافت کیا گیا ہے۔ اگر آئندہ مضمون بھیجنے سے اُنہوں نے انکار کیا تو دوسرا انتظام کیا جاوے گا۔ ناظرین اطمینان فرماویں ❊

(۳) میری غیر حاضری میں ڈاک کے انتظام میں کچھہ گڑبڑ رہی ہے۔ اگر کسی خط کا جواب نہ دیا گیا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ خط مجھے نہیں پہونچا۔

(۴) میرے بہت سے شبھ چنتک دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ میں آجکل کیا کر رہا ہوں اُنکو ایک ہی مرتبہ صرف اسقدر جواب دینا کافی سمجھتا ہوں کہ کچھ مُدت بعد آپ کو خود بخود معلوم ہو جاویگا۔ کہ میں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کیا کر رہا ہوں۔ کچھ نہ کچھ ویدک دہرم کی سیوا کا ہی کام کرتا ہوں۔ آیا ضروری ہے یا غیر ضروری اس کا فیصلہ کرنے کا موقع آپ صاحبوں کو خود بخود مل جاویگا ❖ (۵) بہت سے بہائی اُن مضامین پر مفصل تحریر کی نگاہ ہی سے رکھتے ہیں جن پر ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں مفصل بحث ہے۔ کرپا کرکے دریافت کرنے سے پیشتر انہیں پڑھ لیا کریں ❖

آپ کا سیوک منشی رام

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

پنڈت رامناتھ از شملہ۔ سچائی کی بزرگی ظاہر کرنے کے لئے چند پُرانی کہانیاں لکھتے ہیں جو اکثر کتابوں میں پائی جاتی ہیں اور سچائی پر عمل کرنے کے لئے اپیل کرتے ہیں۔ بڑے افسوس سے ماننا پڑتا ہے کہ سچائی امنوقت ہمارے ملک سے عنقا ہو رہی ہے۔ اس کے لیئے روزانہ سادہنوں کی ضرورت ہے ❖ ایڈیٹر۔

لالہ شانتی سوروپ جی (جموں) شِشناروں کی نسبت تحریروں پر غور کرتے ہوئے رائے دیتے ہیں کہ آریہ برادری جب تک قائم نہیں ہوتی تب تک ہم کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ عدیم الفرصتی مانع رہی ہے ورنہ ہم اب تک آریہ برادری کے سوال کو صاف کر چکے ہوتے۔ اگر ہمیں اِدہر اُدہر گھسیٹ کر تنگ نہ کیا گیا۔ تو جہاں دیگر مستقل کام کرسکیں گے وہاں آریہ برادری وغیرہ کے سوالات کو بھی صاف کردیں گے ❖ ایڈیٹر

مہاشہ آسا رام (جیند) آریہ برادری پر آخری وچار ہم شایع کریں گے۔ ضرورت تو محسوس ہو گئی ہے اب اُس کے نام کرن اور اُس کے انتظام کی نسبت استفسار باقی ہے۔ منتظر رہئیے ❖ ایڈیٹر۔

ضروری اطلاع

جن کا شبھ نام ایک مہاشہ ہٹا کر داس ورمانے ہیگوتی

ودہوا سہایک فنڈ“ میں اُس دن سے جس دن سے کہ وہ فنڈ جاری ہوا ایک روپیہ ماہوار ایک سال تک دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اُن کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کے متعلق خاص مضمون کو پڑھیں۔ چندہ ماہوار کا داخل ہونا اس کے لیے مفید نہ ہوگا۔ اگر دنیا ہے تو [illegible] روپیہ نقد بھیجدیں یا [illegible] اب اور [illegible] مہینے دو مہینے بعد بھیجدیں ❖ ایڈیٹر

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب

مفصلہ ذیل رقومات دفتر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب میں ماہ جولائی میں وصول ہوئیں

وید پرچار فنڈ

چودہری ہرنام سنگھ صاحب دفتر محکمہ نہار سرسہ	[illegible]
منتری آریہ سماج جہنگ مگہیانہ معرفت پنڈت سربدیال واسطے ٹکٹ تانگا	[illegible]
منتری آریہ سماج بہاگووال ... ایضاً	[illegible]
لالہ سندر داس منتری آریہ سماج جلالپور بہٹیاں	[illegible]
لالہ گنیش داس منتری آریہ سماج کوئٹہ (حصہ چندہ اتسو)	[illegible]

لیکھرام میموریل فنڈ

چودہری ہرنام سنگھ صاحب دفتر محکمہ نہار سرسہ	[illegible]
لالہ حاکم رائے پشاور نواسی	[illegible]
لالہ گورداس تالوار اسسٹنٹ اکونٹنٹ بہامو (برما)	[illegible]

گوروکل فنڈ

لالہ حاکم رائے پشاور نواسی	[illegible]

وشانس

لالہ ہیرا نند سکرٹری آریہ سماج شکر گڑہ ضلع گورداسپور)	[illegible]
لالہ رام رکھا منتری آریہ سماج میانمیر (چھاؤنی)	[illegible]
لالہ گنیش داس منتری آریہ سماج کوئٹہ	[illegible]
لالہ لبھو رام منتری آریہ سماج لودہانہ	[illegible]

چار آنہ فنڈ

لالہ رام رکھا منتری آریہ سماج میانمیر...	[illegible]

زر امانت

کنیا مہا ودیالہ

چودہری ہرنام سنگھ دفتر محکمہ انہار.....	[illegible]
لالہ حاکم رائے پشاور نواسی.........	[illegible]
لالہ جوالا رام ٹیرینگ کالج لاہور.......	[illegible]

یتیم خانہ بریلی

چودہری ہرنام سنگھ دفتر محکمہ انہار سرسہ	[illegible]

یتیم خانہ فیروزپور

چودہری ہرنام سنگھ دفتر محکمہ انہار سرسہ۔	[illegible]

میزان زر امانت	۹-۶-۶
میزان کل	۱-۱-۳۱

ضروری اطلاع

باوجود کئی بار تاکیدی نوٹس دینے کے بعض آریہ سماج ہائے پنجاب سندھ اور بلوچستان کے منتری مہاشوں نے وشانس اور چار آنہ مشن فنڈ کی رقومات ابھی تک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے دفتر میں نہیں بھیجیں۔ اس لئے اب پھر نوٹس دیا جاتا ہے کہ کرپا کرکے منتری مہاشے جسقدر جلدی ممکن ہو وشانس اور چار آنہ مشن فنڈ کی رقومات ارسال فرماویں اور نیز اپنی سماج کے ادہکاریوں کے نام نامی سے بھی سبھا کو اطلاع دیں ❖

المشتہر آتما رام منتری آریہ پرتی ندہی سبھا۔ لاہور

رام نگر میں ہیضہ

یکم اگست کو رام نگر میں ہیضہ کی ایک دو وارداتیں ہوئیں لائل پور سے بہت سے یہاں کے آدمی چونکہ جلدی سے ہی واپس آئے تھے۔ اور تمام شہر میں پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ آخر کیس ہونے پر تو فوراً ہی تہلکہ مچ گیا۔ دوسرے دن پھر دو وارداتیں ہوئیں۔ اور ایک موت۔ ہوا بہت ہی خراب تھی۔ اور گرمی کی وہ شدت۔ کہ بیماری کے بہت پھیلنے کا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

احتمال تہا۔ اسی روز نیازمند نے تحریک ہونوں کے واسطے شہر میں کی۔ مگر وہاں ہونوں کے علاوہ کئی پوراُنک کارروائیوں کا زیادہ خیال ہوا۔ ابہی ان میں بہی ڈہیل تہی کہ ۲ تاریخ کو نیازمند نے خود ہون شروع کر دیا۔ جو ۸ تاریخ تک شہر کے مختلف مقاموں میں ہر روز ایک دو دفعہ ہوتا رہا۔ ہیضہ کی سامگری وغیرہ کو ہر ایک موقعہ پر ہون ہوا۔ ۳ تاریخ سے ہی شہر میں بالکل امن ہے۔ ایشور نے بڑی کرپا کی۔ ہون کے موقعہ پر عموماً رؤسا اور معززین قصبہ شامل ہوتے رہے۔ پوراُنکوں نے بہی کئی جپ کئے۔ سُناروں نے دیوی کے جاگے۔ مگر بہی بُڑ بہگتی بہاؤ کے ادہر اُدہر کی باتوں کا دور رہا جس سے لوگ از دست ناراض ہوئے۔ ایک بہینسا عجیب ہی طرح سے شہر بدر کر کے جوگیوں کے حوالہ کیا گیا۔ کہ گویا ہیضہ دور ہوا۔ شبہسکٹولال نے اکہنڈ پاٹہہ کرایا۔ شہر والوں نے جو ہون والا روپیہ کل چندہ سے وضع کیا تہا وہ بموجب تجویز برہمنوں سے ہون کرانے کے بجائے معززاصحاب نے نیازمند کو از راہ ہمدردی دیدیا۔ کہ تمام خرچ خود نہ کرو۔ مسلمانوں نے بہی اپنے خیالات کے بموجب بہت خیرات وغیرہ کی۔ بارش تا ہنوز نہیں ہوئی مگر بیماری سے کلّی آرام ہے۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ✤ ہون کے ساتہہ ہر روز نگر کیرتن بہی ہوتا رہا ✤

نیازمند۔ لچھمن داس سکرٹری رام نگر ✤

۱۹/۱۱ ایک دفعہ ضرور منگوائیں ۱۹/۱۱

ہمنے صرف رفاہ عام کی غرض سے ایک سوشل اور اخلاقی اخبار سیوک نامی لاہور جاری کیا ہے۔ ہر ماہ ۵ و ۲۰ تاریخ کو سیوک پریس لاہور سے شایع ہوتا ہے۔ مضامین مفید لکہائی چہپائی بہت عمدہ۔ ۱۲ صفحے (۲۰ × ۲۶) ۲۰ پونڈ کا ڈمی کاغذ۔ قیمت مع محصولڈاک صرف عہ طلبا سے عہ پیشگی۔ بہت سے لائق فاضل محررشاں وغیرہ اسمیں ایک علمی امداد دیتے ہیں۔ کارڈ بہیجکر نمونہ کا پرچہ منگا دیکہیں اگر پسند ہو تو خریدار بنیں اور دوستوں کو خریدار بنائیں ✤

المشتہر منیجر اخبار سیوک سید مٹہا بازار۔ لاہور ✤

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

یعنے

آتشی میاں کے ڈہول کا پول

آریہ سماج کے بانی مہرشی شری سوامی دیانند جی مہاراج نے جب ایشور کا سہارا لیکر وید روپی سورج کے ذریعہ اودیا روپی تمر (اندہکار) کو چہین بہن کر کے ہر ایک مت کو اصلی رنگ و روپ کو سروساداہارن کے آگے ظاہر کر دیا۔ تو مخالفان دہرم اپنے اپنے مذہب کی صداقت اور قدامت کو ثابت کرنے کے لئے آج تک کوئی علمی اور عقلی ثبوت اور دلیل نہ دے سکے۔ اور ان کی ہستی کے قایم رکہنے کے لئے بہتیری کوششیں کیں۔ بہتیرے ہاتہہ پاؤں مارے۔ جائیز اور ناجائیز طریقوں اور کارروائیوں سے کام لیا گیا۔ لیکن آخر ہار کر رہ گئے ✤ اب اور بہی زیادہ غم اور فکر و خطرہ ہوا۔ اور اپنے اپنے مت کی ہستی کو ستہر (قایم) رکہنے کے لئے کراماتوں اور معجزوں پر اُترنا شروع کیا۔ اور چاہا۔ کہ اسی طریقہ سے ہی وہ اپنے مذہب کو سچا اور ویدک دہرم کو جہوٹہا ثابت کریں ✤ اور یہہ کام اُن بڑے بڑے چالاک آدمیوں نے شروع کیا۔ کہ جن کی نظر میں باقی سبز نرے بدہو تہے ✤ چنانچہ سال گذشتہ میں ہندو دہرم کی جے کے لئے دیویوں کا گروہ پہوٹ نکلا۔ شرم و حیا کے دشمنوں اور ٹکہ دہریوں نے (موقعہ کو غنیمت جان) اپنی بہو بیٹیوں کو لچوں اور بدمعاشوں کے کندہوں پر چڑہا کر نگر نگر اور گرام گرام میں پہرانا اور ہندو دہرم کی جے منانا اور ویدک دہرم اور مہیوں کو گالیاں سُنا روپیہ اکٹہا کرنا شروع کر دیا۔ تہوڑے ہی دنوں میں دیویوں کا پول کُہل گیا جس کا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ پہیا راتیم لیکہل ہندو دہرم آگے کی نسبت زیادہ ٹہکوریں لینے اور سسکنے لگا۔

اب نمبر دوسرا لیا محمدیوں نے اور اُن میں سے ایک حضرت سید حسین شاہ صاحب (جنہوں نے کہ اپنے نام کے اخیر لفظ "آتشی" لگا رکہا ہی نمودار ہوتے ہو۔ اور اس کام کے لئے بیڑا اُٹہایا۔ کہ وہ دین محمدی کی ساری لاج اور شرم معجزہ اور کرامت کے ذریعہ سے واپس لائیں گے۔ اور آیندہ کو قایم رکہیں گے۔ چنانچہ اس شخص نے اپنا دورہ شروع کر دیا۔ اور جہاں جاتا ہے یہہ ظاہر کرتا کہ وہ کلمہ کی برکت سے آگ میں غسل کرتا اور اُس پر سے گذرتا ہے۔ (یہہ وہی آتشی میاں ہیں کہ جن کی خبر لالہ بیلی رام صاحب وکیل نے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں جا لی تہی۔ اور جس کا مختصر ذکر اخبار ست دہرم پرچارک کے کسی پرچہ میں نکل چکا ہے) اصل اس کی یوں ہے کہ یہہ شخص دس بارہ فٹ لمبی دو فٹ چوڑی اور گہری جہری ڈالی) 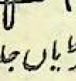 اس شکل کی زمین کہدواتا ہے اور اُس میں لکڑیاں جلا کر اُس کے کوئیلوں کو اس جہری میں کسی لکڑی وغیرہ کے ساتہہ ہموار کر کے کُوٹا دیتا ہے۔ کوئیلوں کے ہموار ہو جانے اور اُن کے اوپر سے کوٹے جانے سے اُن کی گرمی اس قابل نہیں رہتی کہ دونوں پاؤں جلا سکے۔ اور یہہ وہ کلمہ پڑہ کر خود اوپر سے گذرتا اور لوگوں کو گذار دیتا ہے۔ گذرنے وقت دو یا تین دفعہ پاؤں اُس جہری میں آتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اور یہہ بہی معلوم ہو کہ درمیان کی نسبت کنارے اُس جہری کے زیادہ گرم ہوتے ہیں۔ اور جنکا پاؤں وہاں پڑتا ہے۔ بے پرواہی غلطی یا یقین کے سبب اُن کا پاؤں جل جاتا ہے اور چہالے پڑ جاتے ہیں اور جو سنبہل کر تجویز سے چلتے ہیں۔ اُن کو کچہ نہیں پہونچتا ✤ باقی رہا غسل وہ صرف مداریوں والا دم جہانسہ ہے۔ نہ آتشی میاں نے کہیں کیا۔ اور نہ کہیں کریں گے ✤ یہہ شخص ایک نوجوان ہے اور شکل و حرکتوں سے بڑا چالاک پایا جاتا ہے جیساکہ اس کی چالاکی کا حال اسکے دیکہنے سے ہی کہل سکتا ہے ✤ رفتہ رفتہ آتشی میاں دورہ کرتے کرتے اور سروساداہارن کو اپنے دام کرامت میں لاتے ہوئے پہلے یہی (ربنوں) رونق افروز ہوئے۔ ان کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

...کی فرشہر میں آگ کی طرح (خصوصاً محمدیوں میں)
...پھیل گئی جس کی وجہہ یہہ ہے کہ یہاں کے مشہور مشہور
...اس شخص نے مناسب تجاویز پیش کر لیتی۔
...ہی اوڑایا کرتے ہیں۔ ورنہ پیر
...پیروں کو مرید ہی
...خود کسی کام کے نہیں۔ چونکہ آریہ سماج اور
...کے ممبروں کا ضروری کام ہے کہ بسرو صادہارن
...ایسے کرامت اور معجزے بازوں اور وہو کیے و
...کی ٹٹی میں شکار کھیلنے والوں کے ہتھکنڈوں سے
...بچایا جاوے۔ اِیں غرض ہمارے ہوشیار نہتی لایق
...معزز بھائی لالہ سکھا یا رام صاحب بی۔ اے وکیل
...آتشی میاں کی کرامت اور اُس کے معجزے کی
...حقیقت کو پبلک پر روشن کرنے کے لیئے بیڑا اُٹھایا۔
اور ایک نوٹس مندرجہ ذیل بتاریخ ۱۲ جولائی کو بنام
آتشی میاں بذریعہ ڈاک رجسٹری کرکے ارسال کیا۔

نقل نوٹس بنام سید حسین شاہ آتشی

جناب سید صاحب۔ تسلیم۔ آج کل آپ کی بابت بہت
چرچا شہر میں ہو رہا ہے۔ اور جہاں تک سُنا گیا۔ آپ کی
بڑی تعریف کی جاتی ہے۔ کہ آپ کرامات یا کلمہ یا کسی اور
عمل وغیرہ کے ذریعہ سے آگ کو گلزار کر دیتے ہیں یعنی آپ
جلتی ہوئی آگ میں چلے جاتے ہیں۔ اور آپ پر اُس کا اثر
نہیں ہوتا۔ یہہ بھی نہیں کہ آپ مداری کی طرح تماشہ
دکھلانے والے ہو اور اخیر میں کہیں کہ یہہ سب پیٹ
کی خاطر ہے (اگرچہ مجھے یقین ہے کہ آپ کی کارروائی بھی
پیٹ کی خاطر ہے) بلکہ آپ کا دعویٰ یہہ ہے۔ کہ یہہ سب
پیغمبر وغیرہ کی برکت ہے۔ چونکہ ہر ایک انسان کا فرض ہے
کہ ہمیشہ سچائی کو پھیلاوے۔ اور جھوٹھہ کو جہاں تک ہو سکے
دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور نیز سچ پر عمل کرے۔ اور
جھوٹھہ کو چھوڑ دیوے۔ لہذا اس خیال سے یہہ چند سطور
لکھی جاتی ہیں۔ امید ہے کہ آپ جواب دیویں گے۔
میرا (اور اور بہت سے آدمیوں کا) خیال ہے کہ یہہ
آپ کے اختیار نہیں کہ آپ آگ کی جو جلانے کی طاقت
ہے اُس کو دور کر سکیں یعنی اُس سے آپ بچ سکیں۔

بشرطیکہ آپ بھی علم کیمیا یا علم طبعی کے رو سے کسی اور
چیز کا استعمال نہ کریں جس پر کہ آگ کا اثر نہ ہوتا ہو۔
اگر آگ کی جلانے کی طاقت کو دور کر سکتے ہیں تو آپ
کر کے دکھلا دیں اور جو شرائط مقرر ہو جائینگی
میں اُن کا پابند رہوں گا۔ میری طرف سے یہہ شرط
ہو گی کہ آپ پچاس یا ساٹھہ من لکڑی کی جلتی ہوئی
آگ میں جبکہ شعلہ زن ہو اور جس وقت کہ میں کہوں
اُس وقت آپ آگ میں داخل ہو جاویں اور آدہ گھنٹہ
کے اندر اندر جس وقت میں کہوں آپ باہر نکل آویں۔
اگر آپ آگ سے صحیح و سلامت نکل آئے یعنی آپ پر
آگ کا کچھہ اثر نہ ہوا۔ تو میں آپ کو تین سو روپیہ
دونگا۔ جو امانت کے طور پر جہاں فیصلہ ہوگا رکھہ دیا
جاویگا۔ یا اگر آپ کہیں کہ میں مسلمان ہو جاؤں تو یہہ
شرط بھی منظور کروں گا۔ اور اگر آپ یہہ کہیں کہ صرف
میری خاطر آپ ایسا نہیں کرتے تو میں آپ کو یقین دلاتا
ہوں کہ اگر آپ کر کے دکھلا دیں تو میرے چند اور دوست
بھی مسلمان ہونا پسند کرتے ہیں۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا
جیسا کہ میں نے کہا تو آپ کی سزا صرف یہی ہو گی۔ کہ
آپ اپنے ہاتھہ سے لکھدیں کہ آپ جو کچھہ کرتے ہیں وہ
کل دہوکھہ اور فریب ہے اور آپ آئیندہ کیواسطے
حلف اوٹھاویں گے۔ کہ ایسا کبھی نہیں کریں گے۔
چونکہ ضروری یہہ ہے کہ عوام کا بھی فایدہ ہو۔
اور اگر ہو سکے تو اُن کا جائز طور پر نقصان نہ ہو۔
اس لیے جب آپ تماشہ کریں گے تو کسی قسم کا ٹکٹ
وغیرہ نہیں لگایا جاوے گا۔ یا اگر سمجھتے ہیں کہ ٹکٹ
ضروری ہے تو بیشک آپ ٹکٹ مقرر کر دیویں۔ مگر جو
کچھہ جمع ہوگا وہ آپ کو پہلے نہیں دیا جاویگا۔ بلکہ
امانت کے طور پر یہہ بھی رکھہ لیا جاوے گا جب آپ
تماشہ کر چکیں گے۔ تو اُس وقت یہہ روپئے بھی
آپ کو دیدیئے جاویں گے۔ اور اگر آپ نہ کر سکے۔
تو یہہ روپئے آپ کے ضبط کر لیئے جاویں گے۔ اور کسی
نیک کام پر جو رفاہ عام ہو خرچ کیئے جاویں گے مثلاً
ہسپتال وغیرہ میں دینا یا طالب علموں کے واسطے وظیفہ

وغیرہ مقرر کرنا۔ ہاں مگر یہہ شرط ضروری ہے کہ جب آپ
آگ میں جاویں گے اُسوقت کسی قسم کی دوائی وغیرہ آپ کے
جسم پر ملی ہوئی نہیں ہوگی۔ اس امر میں اچھی طرح سے اپنی
تسلی کروں گا۔ فقط۔

نقل جواب سید حسین شاہ آتشی

یا فتاحُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا۔

۵ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء

بجواب آپ کے نوٹس مورخہ ۲۲ جولائی سنہ ۹۹ء تحریر ہے کہ تا ہنوز
کوئی اجازت منجانب جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بنوں
واسطے جلسہ کے نہیں آئی۔ بروقت ہونے اجازت کے میدان
جلسہ گرم ہوگا۔ موقعہ پر آن کر جس شخص کو کوئی اعتراض
کلام الٰہی میں کرنا ہو پیش کرے۔ جواب باصواب دیا جاویگا
اور اگر کوئی شرائط بھی کرنی ہوں تو حاضرین جلسے کے
روبرو کریں۔ بفضل ایزدی طیار رہوں۔ بلکہ اُس وقت
بآواز بلند پکارا جاتا ہے۔ کہ کسی فرد بشر کو کوئی اعتراض
کرنا ہو۔ تو مقابلہ میں آکر اپنے اعتراضات پیش کرے۔ آئیندہ
کوئی تحریر اس قسم کی قبل از جلسہ گذارش کرنی اور میرے
پاس بھیجنی نہیں چاہیئے۔

الراقم سید حسین شاہ آتشی

ناظرین اخبار آتشی صاحب کے اس جواب کو ملاحظہ فرمائے
جو کہ اچھے اچھے دماغ والوں کی سمجھہ کا نچوڑ ہے اور جو چند
ڈگری یافتہ محمدیوں کی کونسل میں منظور و پاس ہو کر نکلا۔
جس کا اصل مطلب یہہ ہے کہ بروقت تماشہ تمام محمدی ہونگے
بس اشارہ کرتے ہی ڈنڈے کھڑے ہو جاویں گے اور آتشی
صاحب کی جے ہو جاوے گی۔ اس کے بعد معزز اور نرکتش
و راستی پسند چند مسلمان اصحاب نے آتشی صاحب کو بُلا کر
کہا کہ آپ اپنے معترضوں کے اعتراضات کا جواب باصواب
دیجئے۔ اور اُن کی شرائط کو قبول کر کے اپنے جوہر کرامت
سے مخالفوں کو چمتکار دکھلائے۔ ورنہ اُن کی طرف سے سخت
شکایت ہے۔ پہر لالہ سکھا یا رام جی نے انہیں معززین کے

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

روبرو اور مشورہ سے ذیل کا خط بتاریخ ۲۱ جولائی لکہا۔ جناب شاہ صاحب جی۔ میری شرائط یہہ ہیں۔ کہ اگر آپ کی جلائی ہوئی آگ میں سے آپ کی اجازت سے دس لاتعلق مسلمان جو جلسہ میں سے لئے جاویں گے۔ بلا پہونچنے کسی قسم کے ضرر کے گذر گئے۔ تو میں بعدہ بلا اجازت آپکے "اوم" کا لفظ باواز بلند کہتا ہوا گذروں گا۔ اگر میں مثل اشخاص مذکورہ بالا نہ گذر سکا تو مبلغ صما روپیہ نقد جو ایک ثالث کے پاس امانت رکہا جاویگا۔ آپکو دیا جاویگا اور ٹکٹ کا وصول شدہ روپیہ بہی ایک ثالث کے پاس امانت رکہا جاویگا۔ اگر متذکرہ بالا دس اشخاص کو کسی قسم کا ضرر مثل آبلہ وغیرہ پہونچ گیا۔ یا میں متذکرہ بالا اشخاص کی طرح نہ گذر گیا۔ تو ٹکٹ کا روپیہ آپ کو نہیں دیا جاویگا آگ کے جلانے کی لکڑی و انتظام کرسی ہائے وغیرہ کا خرچ ٹکٹ میں سے نکال لیا جاویگا۔ اگر آپ پہلے روپیہ وغیرہ خرچ کرنا نہیں چاہتے تو پہلے لکڑی وغیرہ کا خرچ میں خود کروں گا۔ جب ٹکٹ وصول ہوگا۔ تو قبل شروع کرنے جلسے کے جسقدر مبلغان خرچ ہوں گے۔ وہ رقم ٹکٹ سے وصول کر لوں گا۔ اگر آپ بعد منظوری شرائط مذکورہ بالا جلسہ میں شریک ہوئے۔ تو کل خرچ وغیرہ کے ذمہ وار آپ ہوں گے۔ مکرر آنکہ جب دس اشخاص مذکورہ بالا گذر گئے تو آگ ویسی کی ویسی رہیگی۔ کسیطرح کا تغیر نہ ہوگا۔ اگر بالفرض تغیر کرنا ضروری بہی ہوا تو بعد تغیر آپ کم از کم دو آدمی اور گذاریں گے۔ فقط۔

اس خط کے پہونچتے ہی آتشی صاحب کے چھکے چہوٹ گئے اور پہر چوں تک نہ کی۔ لیکن اپنے مرید سے ذیل کا خط لالہ سکہیا رام جی کے نام لکہوایا۔

---

۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء۔ جناب من وکیل سکہیا رام صاحب نیاز۔ کیا اگر جناب شاہ صاحب آگ کی چری میں پہلے دس بار دس لاتعلق اشخاص گذر کر پہر آپ کو اپنے ہمراہ گذارنا چاہیں۔ اس طرح پر کہ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا ہو۔ اور اس نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو۔ آپ گذریں گے اور پہر ایسے گذر جانے پر اگر آپ کو داغ پیدا ہو جاوے تو آپ مبلغ صما ادا کریں گے۔ یہہ رہی شرط ہے اگر آپکو یاد ہو۔ اس میں کچھ فرق نہیں ہے۔ بشرطیکہ نظر انصاف سے اسکو دیکہا جاوے۔ میرے خیال میں مناسب ہوگا اگر آپ اسی پہ اکتفا کرلیویں جواب سے خوش فرماویں۔ تاکہ شاہ صاحب سے اسکی منظوری لیجاوے ورنہ آئیندہ لایعنی اعتراض نفرمایا کریں۔

تابعدار۔ بندہ سلطان جان۔

اس کے جواب میں لالہ سکہیا رام صاحب نے ذیل کا خط ۲۳ جولائی کو یعنی اسی روز لکہا۔ جناب مرزا صاحب۔ نیاز آپ کا دستی خط مورخہ ۲۳ جولائی کو پہونچا۔ میری خط کا جواب سید صاحب کیطرف سے ابہی تک کوئی نہیں آیا جبتک میری خط کا جواب (جو آپ خود سید صاحب کے پاس لے گئے تہے) دستخطی سید صاحب نہ آئے میں آپ کے خط کا کوئی نوٹس نہیں لے سکتا۔ اگر کوئی شرائط مقرر ہونے ہیں تو سید صاحب کیطرف سے ہونے چاہئے۔ کیونکہ جو میں نے شرائط بہیجے تہے وہ آپکے کہنے کے بموجب سید صاحب پہلے منظور کر چکے تہے افسوس کی بات ہے کہ سید صاحب تو کسی بات پر قایم نہ رہیں، اور پہر آپ جیسے انصاف پسند مجھے یہہ لکہیں۔ کہ "آئیندہ لایعنی اعتراض نہ فرمایا کریں" میں امید کرتا ہوں کہ آپکی بجائے سید صاحب خود میری خط کا جواب دینگے۔ کہ آیا اُن کو وہ شرائط منظور ہیں یا نہ۔ آپکا لکہنا کچھہ وقعت نہیں رکہتا۔ فقط۔ یہہ آخیری خط ہے۔ جو کہ آتشی صاحب کو لکہا گیا۔ اور اُنکے جواب کا انتظار ۲۸ جولائی تک کیا گیا۔ جب آتشی صاحب کی سوائے خاموشی کے اور کچھہ نہ بن آیا تو مورخہ ۲۹ تاریخ جولائی کو متذکرہ بالا خط و کتابت کے سُنانے اور آتشی صاحب کے دہوکے اور فریب سے لوگونکو بچانے اور خبردار کرنے اور اُس کی کرامت کی اصلیت اور حقیقت سے واقفوں کو واقف کرانے کے لئے آریہ سماج مندر میں لیکچروں کا بندوبست کیا گیا۔ اور اُس کیلئے شہر میں نوٹس لگا دئے گئے۔ پانچ بجے کارروائی شروع کیگئی۔ حاضری تقریباً دو صد ہوگی۔ پہلی پہل مہاشے بوگہا سنگ صاحب نے آتشی صاحب کی کرامت کی قلعی کہولی۔ اُس کے بعد لالہ سکہیا رام جی نے تمام خط و کتابت مشرح طور پر حاضرین کو سُنائی جس سے کہ آتشی صاحب کے غلط اور جہوٹے دعووں اور اُس کی کرامت کا پول لوگوں پر منکشف ہوگیا۔ اور اُن کے بعد نامہ نگار نے بھی ڈیوٹی کو پورا کیا۔ اس کارروائی سے عوام الناس کو بخوبی پر یقین ہوگیا کہ واقعی آتشی صاحب دہوکے کی ٹٹی میں شکار کہیل رہے ہیں۔ اور سید ہے سادے منشوں کو چالاکی سے دام میں پہنسا گمراہ کرتے اور کچھہ نہ کچھہ جہاڑ لیتے ہیں۔ یہانتک کہ جسقدر اُمید آتشی صاحب اور اُنکے چیلے چانٹوں کو روپیہ اور تعداد حاضری کی تہی اُس سے نہایت ہی کم نکلی۔

مورخہ ۳۰ جولائی کو آتشی صاحب کا تماشہ چہہ بجے سے ... بجے تک ہوا۔ تعداد حاضرین سے اُسکی امیدوں پر پانی پہر جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا۔ آتشی صاحب نے جہری ونالی بنوا کر اُس میں لکڑیاں جلانی شروع کیں۔ کرامت اور معجزہ کی اصلیت کو دیکہنے کے لئے سوائے دیگر ہندو و مسلمان افسروں کے یوروپین حکام بہی تشریف لائے جب آگ کی بہڑک تہوڑی رہ چکی تو جناب مسٹر جانسن صاحب بہادر نے آتشی کو کہا کہ اب اس آگ میں دس منٹ کے لئے کہڑے ہو جاویں۔ لیکن اُسوقت آتشی صاحب کی کیا مجال تہی کہ اگنی دیوتا کے نزدیک تک جاتے۔ اُس نے لکڑیوں کو کہینچکر کوئلوں کو اُس جہری میں ہموار کر کے خوب کوٹکر اُن کو ٹہنڈا کر لیا کہ جس سے پاؤں نہ جلے۔ پہر آتشی صاحب نے لوگوں کو گذارنا شروع کیا۔ اور خود بیٹہے رہے۔ جب چند مسلمان گذر چکے۔ تو پہر ہمارے سماج کے ایک سبہاسد نے گذرنے کی جرأت کی۔ اور وہ یہہ کہکر کہ میں کلمہ وغیرہ کو کچھہ نہیں جانتا۔ میں اپنے اوم پرماتما کا اوچارن کرتا ہوا گذروں گا۔ چنانچہ وہ باواز بلند اوم شبد کا اوچارن کرتا ہوا دو دفعہ اسمیں سے صحیح و سلامت گذر گیا۔ اُس کے بعد تین چار اور ہندو لڑکے گذر گئے۔ اوم شبد کا اوچارن باواز بلند کرنے سے یہہ مطلب تہا کہ محمدی لوگونکو یہہ گمان نہ رہے کہ کلمہ پڑہتا ہوا گذرا ہے۔ اُسوقت آتشی صاحب نے اُسکو ہاتہہ سے زبردستی پکڑ لیا۔ اور کہنے لگے جاہتے ہو کہ شرارت کریں۔ لیکن جناب مسٹر جانسن صاحب بہادر اور رائے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے اُسکو پاس بٹہا لیا۔ اور تہوڑی دیر کے بعد اُسکو ایک سارجنٹ پولیس کے ساتہہ اُسکے مکان پر پہونچا دیا تاکہ کوئی محمدی (مرید آتشی)

…ال اینگلو سنسکرت سکول
…ام نگر کا سالانہ جلسہ تقسیم انعام

…۲۹ و ۳۰ جولائی ۱۸۹۹ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوا
…تاریخ ۴ بجے شام تک تمام تیاری ہو چکی تھی۔ پنڈت
…ہرنام سنگھ صاحب آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے
…پنڈت وشنو متر صاحب و ودیارتھی نہال چند جی۔
…گوروالا آشرم سے ۲۰ تاریخ گئے تھے۔ افسوس کہ
…نظام آباد و وزیرآباد وغیرہ جگہوں سے جو بہت
…بھائی شامل ہونے والے تھے۔ مجبوراً نہ آسکے۔ ولاور
…سے چار پانچ بھائی تشریف لائے۔ پہلے دن ۵ بجے
…سے ۹ بجے تک بڑی رونق اور بھارگی سے نگر کرتن
…ہوا۔ سکول کے ودیارتھیوں اور استادوں کی آٹھ
…منڈلیاں بڑی عمدہ اور میٹھی سوروں سے وید
…منتروں کا پاٹھ و گان اور ایشور بھگتی و پریم کے
…بھجنوں کو گاتی جاتی تھیں۔ دونوں چوکوں میں
…لیکچروں کا سامان ہوا۔ ہر جگہ پنڈت ہرنام سنگھ
…پنڈت وشنو متر صاحب کا ایک ایک لیکچر ہوا۔
…نگر… ۹ بجے تک رہی جب جلوس گلیوں میں سے گذرا۔
…استریوں کی تعداد بہت کثرت سے تھی۔ ۳۰ تاریخ کو
…ہون ہوا اتنے پشپات ہار و نیم ابجے کیا تھا
…بھجن ہوتے رہے۔ ودیارتھی گن نے وید پاٹھ کیا
اور پنڈت ہرنام سنگھ صاحب نے پرارتھنا اوپاسنا
…ایک دو بھجنوں کے بعد ایشور کی بھگتی پر اپدیش
دیا اور بتایا کہ تیرتھ پوجا اور گنگا سنان یا چیرا الوں
…کی شانتی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ویدک ودیا
…حاصل کر کے آتمک نیتر کھولنے سے۔ اس کے بعد بھجن
ہوئے اور پنڈت وشنو متر جی نے بھگتی بھاؤ پر ایسا
…کے ساتھ لیکچر دیا کہ سب نے تعریف کی۔
…کی کارروائی بھجنوں سے شروع ہوئی۔
…گھنٹہ کے بعد پنڈت وشنو متر جی لیکچر دینے
کھڑے ہوئے جس کا نہایت عمدہ اثر پڑا۔ پھر نامہ نگار رپورٹ سُنانے کھڑا ہوا۔ تمام روساء و معززین قصبہ اُس وقت شامل ہوئے۔ رپورٹ نے پورا ایک گھنٹہ لیا۔ سکول کی عجیب ہی مشکلات میں ترقی کرنے اور دھرم شکشا اور دھرم پرچار کا خاص لحاظ رکھنے۔ لوگوں کی سابقہ دل شکستگی۔ موجودہ معاونان کی بیوفائیاں۔ بورڈنگ ہاؤس اور سنسکرت کی تعلیم کا انتظام۔ خرچ کو پورا کرنے کے عجیب ہی ذریعے ڈپٹی کمشنر صاحب۔ انسپکٹران سکول۔ حضور نواب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر افسران مال وغیرہ کی رائیں وغیرہ سب خیالات نے لوگوں کی طبیعتوں کو اپنی طرف کھینچا۔ ازاں بعد نیازمند نے بوجہ تحریری غلطی تاریخ جلسہ کے جو کہ میرا اپنا قصور تھا۔ عالیجناب دیوان نرندر ناتھ صاحب ڈپٹی کمشنر جی کے مجبوراً شامل نہ ہو سکنے پر افسوس ظاہر کیا۔ اور سردار خوشحال سنگھ صاحب سے چیرمین بننے کے لئے عرض کی۔ جسے آپ نے منظور فرمایا۔ سردار صاحب کے دست مبارک سے سندات امتحان مڈل مع پانچ روپیہ فی طالب علم مڈل پاس بابو کرم چند صاحب پروہتی کی طرف سے عطا ہوئے۔ دیگر ۳۵ ہونہار طلبا کو نتیجہ امتحان کے مطابق آٹھ آٹھ آنہ والے بھجن پستک اور دیگر بہت سا سامان تعلیم انعام میں ملا جس کا اثر نہایت عمدہ پڑا۔ اس کے بعد رائے صاحب لالہ ہزار ائیداس صاحب رپورٹ کی بابت اپنے خیالات کو ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ مگر افسوس تقریر کا عادی نہ ہونے سے خاموش رہے۔ اس وقت پنڈت ہرنام سنگھ لیکچر کے واسطے کھڑے ہوئے۔ یہ لیکچر نہایت ہی موثر اور پُر جوش تھا اور ساتھ ہی ہنسانے والا ہوا۔ برہمچریہ کے جاتا رہنے سے بچوں کے شغل اور اُن کی برائیاں سنسکرت تعلیم کی فضیلت نہایت عمدہ طرح سے پبلک کے ذہن نشین کی گئی۔ بڑے سے بڑے آدمی لیکچر کی فضیلت کے قائل ہو رہے تھے۔ حاضری ۸۰۰ تک تھی۔ آخیر میں سکول و وید پرچار وغیرہ کے لئے اپیل ہوا جس پر عہ روپیہ بتفصیل ذیل چندہ ہوا۔ سکول کو کل للعہ نقد عہ ماہوار۔ گوروکل عہ۔ وید پرچار فنڈ عہ۔ لیکھرام میموریل فنڈ عہ۔ پہلے دن عہ روپیہ کے وعدے تھے وہ بھی کل وصول ہو گئے۔ استریوں کے واسطے جگہہ کی تنگی اور موقعہ کے لحاظ سے صبح کو انتظام نہ ہو سکا۔ کئی استریاں صبح آکر واپس چلی گئیں۔ آخر ۱۰ بجے انتظام کیا گیا۔ اور دوسرے وقت بہت استریاں آتی رہیں۔ بعد اپیل کے پریزیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی اور دیگر روساء کی درخواست پہ بابو بھگوتی پرشاد صاحب نے کھڑے ہو کر شہر کی طرف سے ہیڈ ماسٹر کا شکریہ ادا کیا۔ اور رپورٹ کی تمام باتوں کو درست تسلیم کیا۔ پھر پنڈت صاحبان کا دھنیاواد دیا گیا۔ اور آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ اس کل جلسہ کا سب لوگوں پر نہایت عمدہ اثر پڑا۔ کسی طرح کا کوئی جھگڑا نہ پڑا۔ اگر یہاں کے سماجک بھائی کسی موقعہ پر بھی پورشارتھ کو کام میں لاویں تو تھوڑے ہی عرصہ میں تمام شہر کو پلٹا دے سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ایسی امیدیں آلسیہ کے سبب سے پوری نہیں ہوئیں۔ آریہ سماج کے جلسے پر جو مذہبی جوش پھیلا تھا۔ اس سے سماج کے دوسرے جلسے پر جھگڑا پڑنے کا احتمال تھا۔ ایشور کا شکر ہے کہ وہ حالت اس جلسہ نے دور کر دی۔ اب پبلک خود خواہش سے اگلے جلسے کی منتظر ہو گئی ہے۔ پرم آتما ہماری لائق بھائیوں کو ہمت اور ارادہ سے کام کرنے کا خیال دلاویں ۔

آریہ بھائیوں کا شبھ چنتک
لچھمن داس ہیڈ ماسٹر ایل اے ایس سکول رام نگر۔

بچپن

(۱) جس کام کو کرو استقلال کے ساتھ کرو۔ ذرا سی مشکل کے پیش آتے ہی اُسے چھوڑ کر بیٹھ رہنا بزدلی کی علامت اور ناکامی کا راستہ ہے۔ (۲) دوسروں کی ثروت کو دیکھ کر جلنا بڑا عیب ہے۔ (۳) جو کام آج کرنا ہو۔ اُس سے دل نہ چُراؤ۔ کیونکہ کس کو خبر ہے کہ کل کیا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ٹرکاوٹیں پیش آویں گی۔ (ہرچند وزیر آبادی)

ایڈیٹر آریہ ورت سے ایک نویدن

اخبار آریہ ورت رانچی کے اکثر لیکھوں سے پایا جاتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب ایک سچے آریہ ہیں اور اُن کا منتویہ اور سدھانت وہی ہے جو شری سوامی جی نے ویدک تبلایا ہوا ہے مگر ساتھ ہی اس کے یہہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ وہ پنجاب کے مانس پرچارکوں کی بہت سی کرتوتوں سے بہت کچھہ ناواقف ہیں۔ اور نیز بعض حالتوں میں بعض ضروری مضمونوں کو کسی مصلحت سے چہاپتے بہی نہیں۔ یہی سبب ہے کہ وہ ایسے پُرشوں کو (جو سوامی دیانند کے سدھانتوں کو ملیامیٹ کرکے ہر آریہ سماجوں کے ممبروں کو زبانی ہی بدنام نہیں بلکہ فریب سے دہوکہ سے قانونی چالاکیوں سے اپنے ذاتی انفلوئینس کی مدد کر مارپیٹ سے عدالت تک پہونچانے غرضکہ ہر ایک طرح سے اُن کا نقصان وہانی کرنے سے ذرا دریغ نہیں کرتے۔ اور کہلا کہلم آپ کو کرموں۔ اور آریہ سماج کی بدنامی میں مشغول ہیں) آریہ بہائی اور اُن کی سبہاؤں کو آریہ سماج تصور کئے ہوئے ہیں۔ اور برابر اُن کی کارروائیوں کو (جو ایک طرح سے ویدک دہرم کو سخت نقصان پہونچانے کے واسطے کر رہے ہیں) اپنے پرچہ میں جگہہ دیتے ہیں۔ لالہ لاجپت رائے نے جو سوامی جی کے جیون چرتر میں سے کچھہ باتیں لیکر اپنی من مانی باتیں لکھی ہیں۔ اور نام رکہا ہے سوامی جی کا جیون چرتر اُس پر ایڈیٹر صاحب آریہ ورت نے باوجود اقرار کے بہی شاید مفصل ریویو نہیں لکہا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ لایق ایڈیٹر صاحب آئندہ اپنے موجودہ اوتساہ سے بڑہ کر اوتساہ دکہلاویں گے۔ اور ست دہرم کے مقابلہ میں سب کو تچھہ خیال فرماویں گے۔

راقم
ایک (آریہ)

اشتہار

کلکتہ سے ایورویدشاستر میں سند پائے ہوئے کویراج پنڈت سیتارام شاستری کویرتن کا ایورویدک وشنواوشدھالہ امرتسر و راولپنڈی

۱۲/۱۱ — ۲۰/۱۱

چون پراش ایورویدک رسائینوں میں یہہ سب سے مشہور اور اعلی رسائین ہے۔ کہانسی دمہ تپ دق اور سینہ کی امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ دُبلے پتلے لوگوں کیلئے یہہ کیمیا ہے طرفہ یہہ کہ صحت اور بیماری دونوں حالتوں میں اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ہزاروں تجربوں کے بعد یہہ ثابت ہوا ہے کہ کاڈلور آئیل (مچھلی کا تیل) یا اس قسم کی مغربی دوائیوں سے ہزار گنا بڑھ کر مفید ہے۔ ایک ماہ کے استعمال کیلئے دوائی کی قیمت (ے)

برہمی گھرت حافظہ کو بڑہاتا ہے اور دماغ کو صاف کرتا ہے۔ طلبار وکلاء مدرسان اور تمام دماغی کام کرنیوالوں کیلئے از بس مفید ہے جنکی ذہانت تیلی پڑ گئی ہو اور اس سے کمزور رہو رہے ہوں اُنکیلئے بہت فائدہ بخش ہے۔ ایکماہ کی دوائی کے لئے تین روپیہ (سے)

دشمول تیل شب بیداری سنسناہٹ اور بہرہ پن اور سر کی تمام امراض کے دفع کرنیکیلئے اس سے بڑہکر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی (عہ)

ایورویدک سالسہ خون کو صاف کرنے کیلئے لاثانی دوائی ہے۔ خواہ گرمی خواہ آتشک پارہ کے استعمال سے خراب ہوا ہو۔ اس کو یہہ بالکل صاف کرتا ہے قیمت فی شیشی۔ بارہ آنہ ... (۱۲/)

مہاکام دیو گھرت یہہ دوائی نامردی کو دفع کرتی ہے جو کہ بوجہہ کثرت عیاشی سے ہوتی ہے یا کسی دیگر باعث سے ہو اُس دماغی کمزوری اور حافظہ کی کمی کے لئے جو کہ زیادہ محنت کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ طلبار کیلئے یہہ خصوصاً مفید ہے کیونکہ عقل اور قوت کو طاقت بخشتی ہے۔ ایکماہ کے لئے قیمت [illegible]

مہاسومیشور ٹیکا ہر ایک قسم کی ذیابیطس Diabetes اور پیشاب میں جو البومن یا شوگر (مٹھاس) خارج ہوتی ہے اسکو ایورویدک کی یہہ مشہور دوائی بہت جلد رفع کرتی ہے۔ ایکماہ کے استعمال کیلئے دوائی کی قیمت [illegible] اس قسم کی امراض کے لئے تیر بہدف ہے۔ سب دوائیوں کی قیمت محصول ڈاک کے علاوہ ہے۔ اخبار ٹریبیون مطبوعہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۴ء ہمارے اوشدھالہ کی نسبت یہہ لکھتا ہے کہ "پنجاب بہر میں یہہ پہلا ایورویدک اوشدھالہ ہے جو ایک ہی سند یافتہ طبیب کے زیر نگرانی ہے۔ پنڈت سیتارام شاستری کویرتن جنہوں نے کہ کلکتہ میں چرک سشرت کے مشہور طبیب کویراج مہج رتن سین سے تعلیم پائی اور آنکر امرتسر میں اوشدھالہ کھولا اور امتحان میں کامیابی حاصل کرکے کویرتن کی ڈگری حاصل کی"

بیشمار شہادتیں۔ بہت سی تازہ شہادتوں میں سے چند یہاں درج کیجاتی ہیں۔ (۱) سیٹھ گنپت رائے کلکتہ (۲) پنڈت بہاری لال (۳) ماسٹر آتمارام امرتسر (۴) ماسٹر گنج لال پٹیالہ (۵) لالہ کرم چند [illegible] امرتسر (۶) لالہ نراین داس لکھنو (۷) مسز [illegible] خان لیڈی ڈاکٹر مہند و زنانہ ہسپتال امرتسر وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ جو مریض باہر سے علاج کرانا چاہتے ہیں اُنکے مفصل حالات بیماری کے لکھنے پر اُنکا علاج ایورویدک شاستر کے مطابق نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ ہمارے ایورویدک اوشدھالہ میں ہر قسم کی نئی اور پرانی مرضوں کی دوائیاں ایورویدک شاستر کی ٹہیک ہدایات کے مطابق بنائی ہوئی طیار رہتی ہیں جو درخواست آنے پر بہیجی جاتی ہیں۔ **نوٹ** راولپنڈی میں ایک لایق ویدا آنریری طور پر ہمارے اوشدھالہ کا کام کرتے ہیں جو آرڈر کے پہونچنے پر دوائیاں بہیج سکتے ہیں اس دوائی خانہ میں بہی ساری دوائیاں طیار رہتی ہیں۔

المشتہر کویراج پنڈت سیتارام شاستری کویرتن نمک منڈی امرتسر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

دُرگا شنی مہاشے جے چند رجی کی یہہ تجویز ہے۔ اِس کو نہ بھلاؤ۔

۲۳/۱۱ ۱۹/۱۱

ہر ایک آریہ سماج ٹین یا لوہے کا ایک چھوٹا سا صندوق بنوا کر اُس پر پرچار دان پاتر یہہ الفاظ لکھوا لے یہہ صندوق سماج کے ہفتہ وار جلسے کے دن یا جس دن و یا کھیان وغیرہ ہوں سماج کے دروازہ کے پاس رکھا جاوے۔ ان دان پاتروں کے ذریعے سے جو روپیہ جمع ہو وہ وید پرچار فنڈ میں جمع کیا جاوے ۔ اگر تمام سماجیں اس تجویز کو منظور کر لیں تو دو چار ہزار روپے کا سال میں جمع ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے اِس وقت پنجاب میں ڈیڑھ سو سے زیادہ سماجیں ہیں۔ اگر پرچار دان پاتر کے ذریعہ سے اوسطاً ایک روپیہ ماہوار ہر ایک سماج میں جمع ہو تو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار یعنی ۱۸۰۰ تمام سماجوں کے دان پاتروں کے ذریعہ جمع ہو جائے گا۔ امید ہے کہ تمام سماجیں مذکورہ بالا تجویز پر عمل درآمد کر کے سبھا کو جس سے سہایتا دیکر ویدک دھرم کے پرچار میں مددگار بنیں گی۔ المشتہر
منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔

آٹا فنڈ کی آریہ پرشو سہایتا کرو۔

۲۴/۱۱ ۱۹/۱۱

آریہ پرشو پریوار میں ایک مٹکی رکھہ چھوڑیں۔ ماتا یگنی استری۔ جب روٹی پکانے لگے تو اس میں ایک مٹھی آٹے کی ڈالتی رہے گی۔ تو اس کو پتہ رہے گا۔ کہ آریہ پرش دان کے عادی ہیں اور ایسا کرنے سے ہر ایک گھر سے کافی تعداد آٹے کی وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں اکٹھی ہو سکتی ہے۔ یہہ تجویز کوئی نئی نہیں ہے۔ کئی سالوں سے آپ نے اس کو جاری کر رکھا ہے بعض سماجیں سہایتا کے کارن اس کو بھلا رہی ہیں۔ اُن کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ ضرور و ہر مارتھہ آٹا جمع کرنے میں مستعد ہوں ہر ایک آریہ کے گھر میں سماج کی طرف سے مٹکے رکھے جائیں۔ انگلینڈ آدی ولیتوں میں روٹی وغیرہ کے لیے صندوق رکھنے سے ہزاروں روپے گرجوں کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ یدی ہم درڑھتا سے آٹا فنڈ کی سہایتا کریں تو کیوں ہم بھی ایک خاص رقم وید پرچار فنڈ کے لئے ہر سال جمع نہیں کر سکتے۔
المشتہر
منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔

ضرورت ۲۴/۱۱ ۱۹/۱۱

(۱) میرے ایک دوست قوم مہاجن شریف خاندان عمر تخمیناً ۲۵ سال بالکل تندرست للعہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں اب مہاجن قوم کی کسی ایسی بدھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو۔ عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہو اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔
المشتہر گوری شنکر منتری آریہ سماج سری نگر۔

ضرورت ۲۴/۱۱ ۱۹/۱۱

ایک ممبر آریہ سماج سری نگر کشمیر۔ شدہ آچاری۔ کنوارا عمر ۲۴ سال پونجا ہی کھتری ذات الٹکہہ آمدنی ۷۵ روپیہ ماہوار کسی یوگ کنیا سے شادی کرنا چاہتے۔ کنیا پڑھی لکھی اور آریہ سماج کے خیالات کی ہو۔ اس بارہ میں راقم سے خط و کتابت کریں۔
المشتہر گوری شنکر و ج منتری آریہ سماج سرینگر۔

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

۱۹/۱۱

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں چھہ سو قسم کی انگریزی۔ اُردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گورودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکھرام آریہ مسافر منشی جیون لال و پنڈت کرپا رام شرما۔ لالہ دیوراج۔ ماسٹر درگا پرساد پنڈت بھیم سین شرما بابو کاشی رام کھتری۔ رائے ٹھاکر دت لالہ جیون داس۔ بابو بیجا رام چیٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلے سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے۔ اور فہرست کتب صرف درخواست کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں۔ اور ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ بابو نہال سنگھ کرنال نواسی بھی برائے فروخت موجود ہے۔ قیمت صرف عہ ۔ المشتہر کشن چند ورما اسسٹنٹ
لائبریرین آریہ سماج لاہور (وچھووالی)

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں۔ نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۲ چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایل پارسل ارسال کیا جاویگا۔ المشتہر
جیرا داس۔ متھرا داس پروپرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے۔ المشتہر
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حکیم جالینوس کے نسخے

یہہ اُس شخص کے نسخے ہیں جسکا نام لینے سے مریض کو آدہی صحت ہو جاتی ہے۔ مایوس مریضوں کو اب خوش ہونا چاہئے۔ اُن کے لئے بے نظیر ادویات موجود ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو منگالیں۔ چند ادویات ذیل میں درج ہیں۔

معجون سلطانی شاہ واجد علی شاہ لکہنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے۔ بہریں کیا تعریف کروں کہ اس میں کیوں غضب کی طاقت نہ ہوگی۔ ساٹھہ سالہ بہی ایک نوجوان ہو جائیگا۔ قیمت صرف دو چھٹانک للعہ

تدبیر نوجوانی یہہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں۔ جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہے اگر ابہی سے انکا استعمال شروع کردیں تو ہمیشہ کیلئے جسم کی کل طاقتوں کو بڑہاتی رہیں گی۔ اکسیر اعظم کے بعد ان کا استعمال بہت ہی فائدہ بخش ہے۔ قیمت ۸۰ گولی صرف (ے)

سفوف لطف زندگانی اعلیٰ درجہ کا مقوی ہے ہر مزاج ہر عمر کے موافق۔ امیروں۔ رئیسوں کے لائق قیمت آٹھہ تولہ تین روپیہ (ے)

آتشک ۲ گولی کہانے سے تمام زخم خشک ہو جاتے ہیں لطف یہہ کہ پہر عمر بہر میں یہہ مرض ہوتا ہی نہیں قیمت ۴ گولی صرف دو روپیہ چار آنہ (عہ)

اکسیر اعظم جو لوگ اپنے آپ کو بیکار کر چکے ہیں اُنکیلئے یہہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہیں تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے قیمت ۴ گولی مع طلاء (عہ)

سوزاک بینظیر دوائی ہے ۳ دنمیں صحت ۲ گولی (عہ)

بواسیر عمدہ مجرب لاثانی دوائی ہے ۴ گولی عہ

جریان بہت عمدہ دوائی ہے قیمت ۲ گولی عہ

نوٹ درخواست بہیجتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکہا جاوے گا۔ تو صحت کی ذمہ داری نہ ہو سکے گی۔

المشتہر

ایس۔ اے حکیم جلندہر شہر پنجاب

۲۳/۱۱ — اشتہار — ۱۲/۱۱

دی دہلی اینڈ نورادرن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ الگن صاحب والیسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا۔

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے۔ وہ عوام سے چہپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچہا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گئی ہیں اور پچہلے سال بہی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں۔ جن سے مال اس وقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے۔ چونکہ آج کل بہت لوگ گہٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کر کر کے فروخت کر رہے ہیں اور لوگوں کو دہوکہ دے رہے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کر کے لیویں۔ اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہہ پر کمپنی کی مُہر لگی ہوئی دیکہہ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر فوراً روانہ کئے جا سکتے ہیں۔

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نورورن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

بیماری سے شفا پانے کیلئے نہایت عمدہ موقع

تیس ۳۰ سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اُس کے بدنتائج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی (عہ) اور (ے)

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (ے)

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ۔ ضعف اعضاء۔ جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی پانچ منٹ میں دردسر رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت ...... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (ے)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... (للعہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... (ے)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ..... (ے)

نامردی کی مجرب دوائی .... (ے)

علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی مجرب ادویات موجود ہیں انگریزی ادویات جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بہت کفایت سے مل سکتی ہیں مفصل فہرست آدہ آنہ کے ٹکٹ بہیجنے پر بہجوائی جا سکتی ہے۔

المشتہر

پنڈت رامناتھہ میڈیکل پریکٹشنر

و منیجر کارخانہ دوا یہ میڈیکل ہال و ہسپتال

(جلندہر شہر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ओ३म् ॥

پنجاب میں ایک وِدُشی ستری کی پہلی یادگار

یعنے

بھگوتی ودہوا سہایک فنڈ

چوبیس ۲۴۰۰ سو روپیوں کیلئے اپیل

ائی بھگوتی پہلی پنجابی ستری ہے۔ جس کی پبلک یادگار قایم کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ علاوہ اپنے جنم ستہان ہریانہ میں ایک اعلیٰ کنیا پاٹھ شالا کو چلانے اور ہزاروں ستریوں کو دہرم مریادا سے آگاہ کرنے کے مائی جی نے اپنے سُندر بہجنوں سے تمام پنجاب کی عورتوں کی گندہ دہنی کو ہری کیرتن کے مدہر رس سے تبدیل کر دیا ہے۔ لیکن سوال یہہ تہا کہ سب سے زیادہ موزوں یادگار مائی جی کی کیا ہو سکتی ہے۔ اِس کا جواب مجھے مائی جی کی اپنے عمل سے ہی مل گیا تہا۔ دس سال ہوئے کہ مائی جی نے ودہواؤں کیلئے وظیفے مانگ کر ودہواؤں کو ادہیاپکاؤں کے کام کے لئے طیار کرنے کا وعدہ کیا تہا۔ اُس وقت کسی شخص کے کان پہ جوں تک نہ رینگی اب پہر اُسی خیال کو مائی جی کے مرنے کے کچھہ عرصہ پیشتر میں نے اخبار ست دہرم پرچارک جلندہر شہر کے کالموں میں دوہرایا تہا۔ اُس پر بہی کسی نے توجہہ نہ کری۔ مائی جی کے مرنے کے بعد میں نے پہر وہی تجویز پیش کی یعنی یہہ کہ ایک

بھگوتی ودہوا سہایک فنڈ

کہولا جاوے جس سے اول مرتبہ کم از کم دس ودہوائیں بطور ادہیاپکاؤں طیار ہو سکیں فی ودہوا ۵ روپیہ ماہوار سے کم میں گذارہ نہیں ہو سکتی۔ اور بطور ادہیاپکہ طیار ہونے کے لئے چار سال کم از کم چاہیئے پس ہر ایک ودہوا پر اس طور پر ۲۴۰ روپیہ خرچ آوے گا۔ اِس لئے اگر

چوبیس ۲۴۰۰ سو روپیہ نقد

جمع ہو جاوے تو دس ودہوائیں بڑی عمدگی سے ادہیاپکا بنکر نکل سکتی ہیں۔ لیکن سوال یہہ پیدا ہوگا۔ کہ کیوں نہ مستقل فنڈ کے لئے اپیل کیجاوے تا کہ ودہواؤں کو ادہیاپکا بنانے کا کام برابر جاری رہے۔ میرا جواب یہہ ہے کہ ہر چہار سال کے بعد اسیقدر رقم پیدا کرنے کے لئے کم از کم بیس ہزار روپیوں کے سرمایہ کی ضرورت پڑے جس کا اکٹھا ہونا نہایت ہی مشکل ہے۔ لیکن سوائے اِس کے اگر ۲۴۰۰ جمع ہو جاوے تو اِس رقم میں ہم اِس

سلسلہ کو جاری

رکہہ سکتے ہیں جس ودہوا کو وظیفہ دیا جاوے گا۔ اُس سے اقرار نامہ لیا جاوے کہ بشرط ۵ یا ۶ سے زیادہ تنخواہ پر نوکر ہو جانے کے وہ کل روپیہ باقساط واپس ادا کر دے گی۔ مجھے امید ہے کہ جو ودہوائیں اس محنت سے طیار کی جاویں گی۔ اُن کو ۵ اور ۶ کی ملازمت ملنا کچھہ مشکل

نہ ہوگی۔ اور کم از کم دس بیس آٹھ تو ضرور ہی صہ سے زیادہ تنخواہ پر ملازم ہو جاویں گی۔ اور اس طور پر یہہ سلسلہ برابر جاری رہ سکے گا۔ روپیہ کی وصولی میں پہلے ایک دقت معلوم ہوئی تھی۔ پبلک نے شاید یہہ سمجھا تھا کہ میری پہلی تحریر کے مطابق ایک شخص یا ایک جگہہ کے بھائیوں کو ایک وظیفہ کے لئے ۲۴۰ جمع کرنا ہی ضروری ہے۔ لیکن ایک نہایت عمدہ صلاح مجھے لالہ مولراج صاحب فارسٹ رینجر نے دی ہے جس سے کہ اس روپیہ کا جمع ہونا نہایت ہی آسان ہو جاتا ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ نے کسی پہلے پرچہ میں یہہ تجویز کی تھی کہ دس سجن یا تو خود یا دوسروں سے جمع کر کے مبلغ ۲۴۰ روپیہ فی کس دیدیویں۔ تو کام چل جاوے۔ مگر چونکہ ایسے دس مہاتما آج تک نہیں ملے۔ میرے خیال میں اگر چار ہزار استری سدھار کے پریمی فی کس پانچ روپیہ اس کار خیر کیلئے دیدیویں تو آپ کی اپیل کا مدعا بھی پورا ہو جاوے گا۔ اور بوجہہ بھی کم پڑیگا۔ اور پنجاب بھر میں ستری سدھار کے اسقدر پریمیوں کی توقع کچھہ ناممکن بھی نہیں معلوم ہوتی۔ لہذا یہی خیال کر کے مبلغ پانچ روپیہ کا منی آرڈر بھی ساتھہ ہی ارسال ہے۔"

اس خط کے پہونچتے ہی کام کرنے کا ڈھنگ سوجھ گیا۔ میں نے جالندھر شہر میں کام شروع کر دیا اور سماج کے سپتاہک جلسہ میں ۲۳ اگست کو باوجود بیوقت ہو جانے کے فہرست کھولی اور بتلایا کہ جو صاحب چاہیں پانچ روپیہ یا دو تین چار جسقدر چاہیں پانچے دیدیویں یا اگر خود مقدور نہ ہو تو کئی آدمیوں سے اکٹھا کر کے ایک پانچا داخل کر دیویں۔

پانچ روپیہ سے کم نہ لیا جاویگا

اسپر حسب ذیل رقوم جمع ہو گئیں۔ جنہیں لالہ مولراج صاحب کے صہ روپیہ بھی شامل ہیں۔ **نقد** لالہ منشی رام عہ۔ لالہ منشی رام کی پتریاں صہ۔ رائیزادہ بھگت رام کی ماتا رائیزادہ صاحب صہ۔ دھرم پتنی رائیزادہ صاحب صہ۔ لالہ رادھا رام وکیل صہ۔ لالہ کرم چند بی۔ اے پلیڈر صہ۔ لالہ دیوراج مینجر کنیا مہا ودیالیہ عہ۔ دھرم پتنی لالہ دیوراج صہ۔ بھرجائی لالہ دیوراج صہ۔ لالہ بندرابن بھتیجے لالہ دیوراج صہ۔ لالہ بدریداس ایم۔ اے پلیڈر عہ۔ لالہ دیوراج کے گھر کی چھوٹی لڑکیاں صہ۔ لالہ مولراج فارسٹ رینجر صہ۔ جملہ صلہ

اقرار ڈاکٹر گنگا رام صاحب صہ۔ سردار دریام سنگہ صاحب سپروائزر صہ۔ لالہ رام کرشن جی پلیڈر عہ۔ ماسٹر لچھمن داس بی اے صہ لالہ وزیر چند جی اپدیشک صہ۔ ڈاکٹر میلا رام صاحب صہ لالہ مدن گوپال پلیڈر صہ۔ ماسٹر سنت رام جی صہ۔ جملہ صہ

ستری شکشا کے پریمیوں

سے اب خاص اپیل ہے کہ بہت جلد ۲۴۰۰ کی رقم نقد بھیجکر پوری کر دیویں کل روپیہ میرے پاس اس وقت جمع ہو رہا ہے اور سیونگ بنک میں رکھا جاتا ہے۔ جن شرائط پر کہ یہہ روپیہ جمع ہو رہا ہے اُن کی سوچنا کنیا مہا ودیالیہ کمیٹی سبھا کو دی جاوے گی۔ اور جب وقت ۲۴۰۰ روپیہ جمع ہو جاویگا اُسیوقت

کنیا مہا ودیالہ کے کوش میں

داخل کیا جاوے گا۔ اور سبھا موصوف سے اسیوقت نویدن کیا جاوے گا کہ یوگیہ شدھ آچارنی تنہا دھارمک ودھواؤں کے لئے نوٹس دیکر اُنہیں اس کام کے لئے طیار کر چھوڑے۔ مجھے پورن آشا ہے کہ ستری سکشا کے پریمی جہاں کہیں اسوقت ہوں گے اُسیجگہہ کام شروع کر دیں گے۔ اگر کالجوں وغیرہ کے لئے ودیارتھی ہی صرف پورشارتھہ کریں تو ایک مہینہ میں یہہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ افریقہ نواسی بھائیو نیز مجھے سب سے زیادہ امید ہے۔ پیارے ہموطنو! اگر ایک دو مہینوں میں ہی تم اس رقم کو پوری کر دوگے۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ واقعی پنجابیوں کے اندر اپنے آپ انگ کو سدھارنے کا خیال کام کر رہا ہے۔ ورنہ گرجنے اور نہ برسنے والے تو ہم لوگ مشہور ہو ہی چکے ہیں۔

ستری جاتی کے سچے سیوکوں کا داس

منشی رام ایڈیٹر اخبار ست دھرم پرچارک

جالندھر شہر

نوٹ (۱) کل روپیہ حسب ذیل پتہ سے آنا چاہئے تاکہ ایک جگہہ حساب رہنے سے گڑبڑ نہ واقع ہو۔

"لالہ منشی رام ایڈیٹر اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر شہر۔"

نوٹ (۲) رسید زر پرچارک میں ہر ہفتہ شایع کیجاوے گی۔ جس مہاشہ کا نام درج نہ ہو۔ فوراً ایڈیٹر کی توجہہ دلا دیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب :-

جو انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں سے مصدقہ ہے اس سرمہ کی تعریف زبانی [illegible] ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا ککرے سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی بہنا خارش وغیرہ وغیرہ کا [illegible] اور علاج ہے اور اس کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بوڑھے لیکر بچے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ [illegible] کالا [illegible] ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ [illegible] خالص ممیرہ فی ماشہ [illegible] مصری سرمہ فی تولہ [illegible] خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر:- دلیپ سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے :-	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے مفید ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش چشم دھندلا نظر آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنسو بہنا کا کم کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی سخت کیمیاوی شے نہیں ہے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ [illegible] شہادت دیتا ہوں کہ جو لوگ ان امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر [illegible] ایم صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی [illegible] (پنجاب) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سرمہ میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے ایک زیر علاج مریضہ ستاسی [illegible] عمر ۱۵ سال [illegible] کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑبال پڑتے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو دس گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۳۰ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں حاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر بابو برج لال گوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنی نوعیت میں اعلیٰ قسم کا ہے میں نے ان مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ دستخط رائے بہادر ڈاکٹر [illegible] ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر [illegible] کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے کوئی جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو پہلے پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو کہ پنجاب نیشنل بینک میں بطور ضمانت کیلئے پانچ ہزار روپیہ جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب آیورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لاہور زیر سرپرستی شری سوامی اشیشوانند سرسوتی و برہمچاری نتیانندجی مہاراج

آیوروید کے عجیب و غریب چمتکار

آیوروید ... کا استعمال سب سے زیادہ پاک مجرب زود اثر اور قیمت ... ہے ... ہر قسم کی پورانی پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات ... ہر سال کھپاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا ... اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

... آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی کمزوری ... امراض جسم ... بواسیر اسور گمبھیر بجریاں دختا ذیبا ... سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا۔ چوتھا۔ اور ... خون کی خرابی کے امراض دھات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لا علاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا ... صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کا (... کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کے ساتھ) ... یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا۔ شرایط کا ابھی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل کے پتہ پر کارڈ بھیجئے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنا ہوتا ہے۔ ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے"۔

(۲) بابو جیہ راج سنگھ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کلیان انجمن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا۔ واقعی یہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک میری دوست کو چھ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل بھیج دیں۔ (۳) بابو دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ وید کی طیار کردہ چند ادویات کے استعمال سے معلوم ہوئی ہے۔ آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار تھا بڑے بڑے لائق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فایدہ نہ ہوا۔ لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی۔ علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شی جو ٹیکا بخار کے دفعیہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے۔ میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فایدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور:-

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

30 AU 99

REG. No. L39

پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظار

...پرکاش

جلد ۱۱ — ہفتہ وار ہر شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے۔ — سمبت ۱۹۵۶

V.P. 453
Amount to be recovered
Rs. As.

اشتہار مجرب دوائیں

مندرجہ ذیل جواہر احمی کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔
کشتہ نقرہ اسکے کھانے سے دل و دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے۔ اور پیشاب کا بار بار آنا تھم جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو نہایت مفید ہے دُبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور جسم کی امراض متعلقہ طاقت کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے ... بیچارہ جسمند وں کے حق میں اکسیر ہو ... بھی جائیگی۔ قیمت فی تولہ (عہ) روپیہ)
... مسیحا ... العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ... دہشت آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے ... درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ مدد ملتی

... ہوجاتی ہے۔ فیتولہ للعہ۔ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر ہتے درست و منہہ آنیکے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ ۸ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔ فیتولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بیدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔
المشتہر (حکیم تارا چند گجرات پنجاب)

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور رشی منیوں کے مطابق اور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے بعض بعض جگہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیر پا ہے۔

نرخ ۹ ر سیر ... کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے سگندھت دھوپ ... تیلیوں میں بند ملتا ہے۔ چندر ہو کس ٹانک ہو لاثانی دوائی شیدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف ... بے اعتدالیوں سے فی الفور ہادی ہوتی ہے ... دماغ ... جگر گردہ۔ مثانہ۔ اس کے ... درد پشت۔ خوف بے چین خرابی احتلام ... کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کا خاصی کام ... یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل ... فی بکس ۱۲ تولہ ۱۰ روز کی خوراک صرف (عہ)
سفوف مجرب جریان سیلان منی کہنہ و تازہ کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس (۲۰ تولہ) ...
کالیان انجن واسطے ... عجیب الاثر ہے پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال ... آنکھ کے لئے مفید ہے۔ نرخ ایک روپیہ فی تولہ۔
نوٹ دیگر تمام ادویات کی مکمل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔
المشتہر ہر بھگوان ... شہر ...

۱۹/۱۰ ۲۰/۱۱

اعلان

دی سیٹھ ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی

بسرپرستی سری مہاراج آنریبل سر پرتاب نرائن سنگھ صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای اجودھیا لیجسلیٹو کونسل گورنر جنرل ہند

دفتر رجسٹری شدہ واقعہ اردو بازار محاذی دہلی اینڈ لنڈن بنک لمیٹڈ دہلی

اس کمپنی کی رجسٹری موجب ایکٹ ۶ کمپنی ایکٹ ہند مصدرہ ۱۸۸۲ء مقام لاہور دفتر صاحب رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنی ہائے پنجاب تاریخ ۶ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ہوچکی ہے جس سے ذمہ واری حصہ داران کی محدود ہوگئی۔ یعنی کوئی حصہ دار اپنے تعداد حصص سے زیادہ نقصان کمپنی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سرمایہ۔ کمپنی ہذا کا سرمایہ ۲ لاکھ روپیہ ہوگا۔ ۲۰ ہزار حصص پر منقسم ہوگا۔ اور ہر ایک حصہ کی قیمت دس روپیہ ہوگی۔ اور کمپنی کو ہی اضافہ سرمایہ کا اختیار ہوگا۔

طریقہ ادائیگی۔ ہمراہ درخواست خریداری حصہ فی حصص کے مبلغ ۱ روپیہ نقد داخل کرنا ہوں گے۔ بعد چندرہ ۵ روپیہ باقی بااقساط ۵ ماہواری حصہ دار کا ہوگا۔ قسط اول تاریخ منظوری درخواست ایک ماہ بعد کی پہلی انگریزی تاریخ کو شروع ہوگی۔ اگر درخواست منظور نہ ہوگی تو زر درخواست واپس کیا جاوے گا۔

ڈائرکٹران (۱) بابو نرندر بہادر سنگھ صاحب تعلق دار ٹھیور علاقہ فیض آباد (۲) لالہ دولت رام صاحب سیٹھ مالک کوٹھی موسومہ لالہ سکھ لال صاحب رئیس بریلی۔ (۳) ساہو شام سندر لال صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد (۴) لالہ لالجی مل صاحب ساہوکار رئیس بریلی۔ (۵) کنور گردھر کرشن صاحب جاگیردار و رئیس و چیرمین میونسپل کمیٹی و رئیس سکندرآباد ضلع بلندشہر (۶) بابو اودھ بہاری لال صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل آگرہ۔ (۷) لالہ دوارکا پرشاد صاحب وکیل منجانب سر مہاراجہ والئے ریاست جیند دہلی۔ (۸) ناظم الکمپنیٹ رائے صاحب وکیل غازی آباد۔

عہدہ داران کمپنی ساہوکاران کمپنی

دی الہ آباد بنک لمیٹڈ دہلی

سکریٹری۔ پنڈت بھگوانداس سابق خازن مسرز والکرٹ برادرس پنڈت گوبند پرشاد کمیشن ایجنٹس دہلی۔

جائنٹ منیجر۔ لالہ چند ولال سابق ڈائرکٹر گنیش فلور کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

منیجنگ ڈائرکٹر۔ کنور بدری کرشن صاحب رئیس وجاگیردار سکندرآباد وکیل عدالت ہائے ماتحت اضلاع شمالی و پنجاب دہلی۔ یہ کمپنی جیسا کہ قواعد میں مفصل درج ہے ہر ایک قسم کا پارچہ و سوتی و ریشمی و اونی وغیرہ وغیرہ تیار کرے گی۔ ایک وسیع قطعہ زمین حسب منشاء ممبران جلسہ منعقدہ ۲۵ جون ۱۹۱۰ء خرید لیا گیا ہے اور تعمیر عمارت عنقریب شروع ہونے والی ہے جس کے بعد کارخانہ بھی بہت جلد شروع ہوگا۔ چونکہ کثیر التعداد کے حصص فروخت ہوچکے ہیں لہذا خریداران حصص سے التماس ہے کہ جو صاحبان خریداری بہت جلد ہمت فرماویں۔ کمپنی کو واسطے فروخت حصص ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ شرائط کیواسطے خط و کتابت کر سکتے ہیں اور

بقیہ امورات دریافت طلب منیجنگ ڈائرکٹر کمپنی ہذا سے طے ہو سکتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

نساکی گتی

انگریزی عدالت میں پیغمبری کی پڑتال

قادیانی مرزا کی بیہودگیوں کا ابھی تک خاتمہ نہیں ہوا آپ نے ۲۰ جنوری ۱۸۹۹ء کو ایک اشتہار دیا تھا جسمیں عیسائیوں کو دعوت دی تھی کہ اگر عیسیٰ کے معجزوں کی مرزا کے معجزوں پر فوقیت ثابت کر دی جاوے۔ تو مرزا صاحب ایسے ثابت کرنیوالے کو ایکہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اسپر ایک اصغر حسین عیسائی نے کچھ وجوہات لکھکر مرزا کے پاس ارسال کئے اور ایکہزار روپیہ کا خواستگار ہوا۔ اور مرزا کی خاموشی پر اصغر حسین نے ایک نوٹس باضابطہ مرزا کو بھیجا جسکے لینے سے مرزا نے انکار کیا۔ اسپر اصغر حسین نے نالش دیوانی دائر کی ہے۔ مرزا صاحب کا جواب دعوے ثابت کرتا ہے کہ پیغمبر بھی بعض اوقات معمولی آدمیوں سے گئے گزرے ثابت ہوتے ہیں آپنے ایک یہ عذر کیا ہے۔ کہ چونکہ مدعی مسلمان ہے۔ اسلئے وہ دعویٰ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ وہ اشتہار صرف عیسائیوں کی طرف مخاطب کیا گیا تھا۔ اس سے بڑھکر حیلہ سازی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کیا ایک مسلمان کو حق نہیں کہ مرزا جیسے شہرت پسند اور بیہودہ آدمی کے مقابلہ میں عیسیٰ کی فضیلت ثابت کرے۔ لیکن اصغر حسین کا دعویٰ ہے کہ وہ عیسائی ہے۔ کیونکہ عیسیٰ کو کلام اللہ ماننے والے مسلمان مرزا کے معنوں میں کل کے کل عیسائی ہیں۔ اسمیں شبہ نہیں کہ جو جو خوارق عادات عیسیٰ سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ وے بھی انکے تحریر کرنیوں کی خوش اعتقادی کا نتیجہ ہیں۔ تاہم اسمیں شبہ نہیں کہ مرزا کے معجزوں اور خوارق عادات کی ایک انگریزی عدالت کے ذریعہ سے پڑتال بڑی دلچسپ ہوگی۔ امور تنقیح طلب اس مقدمہ میں برامد ہو چکے ہیں۔ اور علاوہ قانونی تنقیحوں کے جو کہ مرزا صاحب کے پیچدار جوابات کی وجہ سے لازمی ہو گئے تھے آخری اور ضروری تنقیح یہ قرار پایا ہے۔ کہ کیا مدعا علیہ میں نشانات فوق العادت خوارق موجود ہیں اور وہ یسوع سے فائق ہیں۔ ہم بڑے شوق سے انتظار میں ہیں۔ کہ مرزا صاحب کس قسم کی شہادت اپنے دعوی کے ثبوت کے لئے پیش کرتے ہیں۔

اخبار ٹریبیون کی غلط بیانی

شاید لاہور کے باشندوں کے سوائے باہر یہ بات کم معلوم ہوگی۔ کہ آج کل اخبار ٹریبیون کے اڈیٹر کالی بابو ہیں جو کلچرڈ دل کے مشہور اپدیشک اور آریہ سماج کی توہین کرنے والے ہیں۔ آپنے پچھلے دنوں ایک لیڈر لکھا تھا جسمیں اپنے آپکو صلح کل اور امن پسند ظاہر کیا تھا۔ ساتھ ہی آریہ سماج پر زہر اگلا جو غالباً اس لیڈر کا اصل مدعا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان دنوں ٹالریشن (تحمل اور برداشت) جو ہمارا قومی خاصہ تھا وہ کم ہوتا جاتا ہے۔ مثلاً سناتن دھرمی اور آریہ سماج میں چخ چلتی رہتی ہے۔ اور آریہ سماج میں خود "دو فرقے" ہیں۔ جو ایکدوسرے کی بدخواہ اور مخالف ہیں۔ اور کہ آریہ سماج میں ٹالریشن نہیں ہے جو صاحب کالی بابو کی گزشتہ پبلک زندگی سے واقف ہیں وہ تو ناممکن ہے کہ انکی تحریر یا تقریر کو کچھ وقعت کی نگاہ سے دیکھیں۔ مگر جو ناواقف ہیں۔ اور غور و فکر سے کم کام لیتے ہیں۔ انکا دھوکہ میں آجانا ممکن ہے کالی بابو صاحب کو اچھی طرح سے معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج میں دو فرقے انکے زعم فاسد میں ہونگے۔ مگر درحقیقت نہیں ہیں کلچرڈ جن کے آپ اپدیشک اور سامان تفریح طبع ہیں۔ وہ ہرگز کسی معنوں میں آریہ نہیں کہلا سکتے۔ اپنے منہ میاں مٹھو بننا اور بات ہے۔ آریہ سماج آپ جیسا شیوہ اختیار نہیں کر سکتا کہ ادہر ادہر کی چکنی چپڑی باتوں سے کالم سیاہ کرے اور خاتمہ تک دو تین ردیوں کے سر ہو گئے۔ آریہ سماج ایک بااصول جماعت ہے۔ وہ اپنے اصولوں پر کسی طرح حرف نہیں آنے دیگی۔ اسکا اصل مقصد یہ ہے کہ اویدک کرموں اور اویدک متوں اور سمپردائیوں کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دے۔ بیہودہ تحریروں سے اور لغو تقریروں سے نہ آریہ سماج کو نقصان پہونچا ہے۔ اور نہ پہونچ سکتا ہے ٹالریشن آریہ سماج میں مناسب طور پر ہمیشہ رہتی ہے اور رہیگی۔ یعنے آریہ سماج دوسرے مذہب اور مت متانتر والوں سے بعض اختلاف عقائد کیوجہ سے آمادہ پرخاش نہیں ہوتا۔ نہ انہیں کسی طرح کا ناجائز نقصان پہونچاتا ہے۔ نہ انسے ضد۔ عناد اور تعصب رکھتا ہے۔ نہ کینہ رکھتا ہے۔ نہ نامعقول قومی جوش میں آکر غیر مذہب والوں سے آمادہ فتنہ و فساد ہوتا ہے نہ انکا کسی حالت میں برا چاہتا ہے۔ نہ انسے دنیوی تعلقات ترک کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ نہ انکے رنج و راحت میں شریک ہونے سے پہلو تہی کرتا ہے۔ بلکہ بطریق مناسب ہمیشہ صداقت کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ تاکہ وہ گمراہی سے نکلکر راہ راست پر آجاویں۔ اور اپاجیون (?) سنبھل کریں۔

آخیر میں ہماری تمام آریہ بھائیوں سے یہ پرارتھنا ہے کہ جب تک ٹریبیون اخبار کلچرڈ ہندو کالی بابو کے ہاتھ میں ہے۔ تب تک اسے اسی نگاہ سے دیکھیں جس کہ وہ اور کلچرڈ آرگنوں کو دیکھتے ہیں۔

ایک بھیانک گھٹنا

انسان اپنی انسانیت پر اسقدر نازاں ہے کہ وہ اپنے لئے خود ہی اشرف المخلوقات کا لمبا چوڑا خطاب تجویز کرتے ہوئے باقی تمام پرانیوں کو نظر حقارت سے دیکھتا ہے پرنتو اسکی بزرگی اور اشرافت بھی تب نظر آتی ہے۔ جب تک کہ اسکے اندر دیو بھاؤ راج کرتے ہیں۔ جب تک کہ وہ ہر کام میں وچار سے کام لیتا ہو۔ مگر جب اس کے اندر حیوانی جذبات بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور دیو بھاؤں کو دبا لیتے ہیں۔ تو اسکی اشرافت کے سارے جوہر کھل جاتے ہیں۔ یہ اسکی بدھی پر ایسا پردہ ڈالدیتے ہیں کہ وہ سروتھا وچار رہت ہو کر اس پرکار کی شرمناک حرکتیں کر بیٹھتا ہے۔ کہ جو اس کے سوروپ کو نہایت ہی بھیانک اور گھرنک بنا دیتی ہیں۔ جہاں تک کہ وہ حیوانوں کا بھی حیوان بن جاتا ہے۔ مگر آشچریہ کہ ہم اپنا سارا پرشارتھ (?) انہیں پشو بھاؤں کی سیوا کرنے میں لگا رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ آئے دن ہم کو بہت سے بھیانک

گھٹنائیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ حال میں ہی اسی پرکار کی ایک بھیانک گھٹنا ریاست پٹیالہ میں واقعہ ہوئی ہے جسکی اطلاع ہمارا ایک خاص نامہ نگار اس طرح پر دیتا ہے:-

ریاست پٹیالہ میں ایک گاؤں موضع الآل ہے۔ اسکے نزدیک ہی ایک گاؤں شاہپورہ ہے۔ شاہ پورہ کو رہنے والے تین جٹ سکھ فوج بھرتی میں نوکر تھے۔ وہ رخصت پر واپس آئے۔ اور اپنے رشتہ داروں سے اپنی جدی جائداد کے واسطے کہا سنا۔ انہوں نے انکار کیا۔ پھر سے پستول بھر لیں۔ جنکے پاس تقریباً دو ہزار گولیاں موجود ہیں۔ اور موضع الآل کے باشندوں پر فائر کرنے شروع کئے۔ فائر سے مفتز خونشیہ اب پھر مدہوش ہوئے۔ آج ہی یعنی ۱۸ اگست ۱۹۲۹ء کو دس آدمیوں کو قتل کر چکے سُنا گیا ہے۔ ان تینوں میں سے ایک بھاگ گیا ہے۔ ایک نے خودکشی کر لی ایک کسی اونچی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جو گھر سے باہر نکلتا ہے۔ اسکو گولی کا نشانہ بناتا ہے۔ ساتھ ہی شراب پی رہا ہے۔ پولیس نے کوشش کی۔ مگر ناکامیاب ہی۔ آج ہی واردات مذکورہ کے تقریباً ۱۲ گھنٹہ کے بعد انسپکٹر پولیس نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت میں تار بمقام پٹیالہ روانہ کیا ہے جس میں انسپکٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ "شاہ پور کے ایک شخص نے الآل پور کے دس آدمیوں کو پستول سے مار دیا۔ اور برابر مار رہا ہے۔ پولیس کے قابو میں نہیں آتا حکم دیا جائے۔ کہ اسکو بندوق سے مارا جائے۔" سُنا گیا ہے۔ کہ اس کے پاس کیمپ سے چھ فائر کرنیکی پستول ہے فساد کی اصلی بنیاد افواہاً یہی سُنی گئی ہے۔ جو اوپر بیان ہوئی۔ باقی پختہ خبر جلد ارسال خدمت ہوگی۔"

دیش کی دردناک حالت پر ایک نظر

اس وقت سارے دیش کے اندر عجب کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ چاروں طرف اشانتی اور گھبراہٹ کے آثار نظر آرہے ہیں۔ بمبئی پرانت نو میں طاعون نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ کاٹھیاوار گجرات اور راجپوتانہ میں اکال سے بہت برا ہو ہو کار مچا رہی ہے۔ دیگر پرانتوں میں بھی اکال پڑنے کا بھرم ہے لگ رہا ہے۔ پنجاب میں مفصلات تشریف دورہ کر رہے ہیں۔ کہیں بارش کا نام تک نہیں۔ کہیں کثرت بارش سے فصلیں خراب ہوگئی ہیں۔ غریب لوگ پیٹ بھرنے کی فکر میں شہر بشہر بھٹک رہے ہیں۔ چارہ کے ابھاو سے پشوؤں کی اتینت دُردشا ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ کاٹھیاوار گجرات آدی پرانتوں میں زمیندار لوگ دو دو روپیہ پر مویشی فروخت کر رہے ہیں عام تشویش کا اندازہ اسی سے لگ سکتا ہے کہ اس اشانتی کی نورتی کے لئے نانا پرکار کے حیلے عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ ہندو کہیں دیوی ماتا کو پرسن کرنے کے لئے جاگے کر رہے ہیں۔ کہیں گرو در گرہوں کی شانتی کے لئے پر لوگ سادہ رہے ہیں۔ مسلمان یہ سب کچھ قہر الٰہی کا نتیجہ مان کر مسجدوں میں خاص طور پر دعائیں مانگ رہے ہیں۔ کہیں غریب غربا کو بھوجن تقسیم کیا جا رہا ہے کہیں ہون یگیہ ہو رہے ہیں۔ گورنمنٹ اپنے طور پر پربندھ کر رہی ہے۔ غرضیکہ ہر ایک اپنے اپنے خیال کے مطابق سب ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ ایسے سمے میں دھرم اور پوترتا کے پریمیوں کا کرتویہ ہے کہ جہاں وہ اپنے دُکھت اور پیڑت بھائیوں کی سہایتا اور دستگیری میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیں۔ ساتھ ہی اُن کے ہردوں کے اندر ستیہ دھرم کی بزرگی نقش کرنیکا یتن کریں۔ اور اُن کو نتیجہ دلاویں۔ کہ یہ سب کچھ ہماری مند کرموں کا پھل ہے جب تک ہم پشچاتاپ کر کے شُبھ کرموں میں پرورت نہیں ہونگے۔ ہم پر اسی پرکار کی آپتیاں آتی رہیں گی۔

لوبھ پاپاں مول

اخباروں میں ایک جے پور کے معزز ڈاکٹر صاحب کا گُذ اسندیا ہے۔ جو کہ لوبھ وش ہو کر ایک سخت نالائق حرکت کر بیٹھے ہیں۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک مشہور سیٹھ صاحب متوطن خاص جے پور سفر سے واپس آکر ریلوے سٹیشن جے پور پر اُترے۔ اور ایک مزدور کو بلا کر اسباب اُس کے حوالہ کیا۔ کہ اسکو ہمارے مکان پر پہونچا دینا اور خود گاڑی پر بیٹھ کر گھر کو روانہ ہوئے۔ مزدور اسباب لیکر سیٹھ جی کے پتہ پر اُن کے گھر کو آیا۔ جس کے قریب ہی شفاخانہ تھا۔ گھر کے دروازہ پر پہنچکر آواز دی کہ فلاں سیٹھ صاحب کا مکان کہاں ہے اور میں اسباب لیکر آیا ہوں اتفاق سے شفاخانہ کے انچارج ڈاکٹر صاحب بھی اسے سُن پائے۔ نیت میں فرق آگیا اور جھٹ بول اُٹھے۔ ادھر کو لے آؤ۔ مزدور اسباب اندر لے آیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے اسکو مزدوری سے کچھ زیادہ دام دیکر روانہ کیا۔ جب دو گھنٹہ تک اسباب سیٹھ کے مکان پر نہ پہونچا۔ تو انہوں نے فوراً پولیس میں رپورٹ کی۔ اس پر تحقیقات شروع ہوئی اور ہوتے ہوتے اُسی مزدور کی مدد سے ڈاکٹر صاحب کی چالاکی کا پتہ لگ گیا۔ اور تلاشی ہونے پر تمام اسباب ڈاکٹر صاحب کے کمرہ سے برآمد ہوا۔ مقدمہ چل رہا ہے۔ دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ پیارے ناظرین آپ شاید تعجب کریں گے۔ کہ ایک ایسے معزز اور تعلیمیافتہ آدمی کو اس پرکار کی چالاکی کرنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ مگر ہمیں اسمیں ذرا بھی تعجب نہیں ہے۔ کیونکہ دنیاوی دھن دولت اور مان پدویاں یا محض دماغی ترقیاں کے اندر سچی اشرافت پیدا نہیں کر سکتیں۔ اور جو لوگ دنیاوی ڈگریاں اور عہدوں سے ہی اشرافت سمجھتے ہیں وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں جو کہ سنسارک مان پرتشٹھا یا ڈگری تعلیم کو نیک چلنی یا اعلے کیرکٹر کی سند مان رہے ہیں۔ دراصل کیرکٹر اور سچی اشرافت کی سند۔ خدا ترسی پرہیزگاری دیانتداری وغیرہ اعلےٰ اوصاف ہیں۔ جنکا ظہور انسان کے اندر اُسی وقت ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ ستیہ دھرم کو دھارن کر کے اپنے آتما کو اونت کرے۔

ضرورت

ایک ممبر آریہ سماج سری نگر کشمیر شُدہ آجانی کنوارا عمر ۲۴ سال پونجابی کھتری ذات اللگیہ آمدنی ۱۰۰ روپیہ ماہوار۔ کسی یوگ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کنیا پڑھی لکھی اور آریہ سماج کے خیالات کی ہو۔ اس بارہ میں راقم سے خط و کتابت کریں۔

المشتہر { گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سری نگر

دھرموپدیش

आत्मना विन्दते वीर्यं विद्यया विन्दतेऽमृतम् ॥

ایک دھنا ڈھیہ پُرش اپنے گرہ کے اندر بن ٹھن کر بیٹھا ہے
نوکر چاکر سیوا کے لئے حاضر ہیں کسی بات کی کمی نہیں ہے
موروثی کا اندوختہ بہت ہے شریر بھی جوان اور تندرست
ہے اتنے میں تار آتا ہے کہ تمہارا اکلوتا بیٹا جو بمبئی سیر کے
لئے گیا ہوا تھا۔ فلاں دن طاعون کی بھینٹ ہو گیا۔ دھنا ڈھیہ
کا اتنا پڑھتے ہی سو چیت ہو کر پیڑھی پر گر پڑتا ہے۔ سارا
پریوار اُس کے گرد جمع ہو جاتا ہے۔ نوکر چاکر بھی بھاگے آتے ہیں
سارے گھر کے اندر رونا پیٹنا مچ جاتا ہے۔ پرنتو گرہ کے
سوامی کو بیہوش پڑا دیکھ کر سب کو اُسکی فکر پڑتی ہے۔ کوئی وید
کو بلانے کے لئے بھاگتا ہے کوئی اُس پر گلاب چھڑکتا ہے
کوئی پنکھا کرتا ہے۔ کوئی ہاتھ پاؤں دباتا ہے۔ بڑے
یتنوں کے بعد اُسکو ہوش آتا ہے۔ آنکھیں کھولتا ہے۔ اتنے
میں وید بھی آجاتا ہے۔ وہ اُسکی نبض دیکھ کر کہتا ہے
کہ اسکی حالت بہت نازک ہو گئی ہے جلد علاج ہونا چاہئے
پریوار کے لوگ اُدھر بیٹے کی مرتیو کا غم بھول کر اُسکی خاطر
اَوشدھ میں لگ جاتے ہیں۔ دھنا ڈھیہ بستر پر پڑا ہے
اور آنکھوں سے جل دھارا بہہ رہی ہے۔ سرد آہیں چھاتی
سے نکل رہی ہیں۔ سارا شریر پسینہ سے تر ہو رہا ہے۔ اُٹھ کر
بیٹھنے کی سامرتھیہ نہیں رہی۔ وہی ہاتھ ہیں وہی پاؤں
ہیں۔ وہی ٹانگیں ہیں۔ سارا کا سارا شریر وہی ہے جو کہ
تھوڑی دیر پہلے ہر پرکار سے تندرست نظر آتا تھا۔ رخسار
گلاب کے پھول کی مانند سُرخ تھے۔ آنکھیں لعلوں کی مانند
چمک رہی تھیں۔ ٹانگوں میں میلوں تک لیجا سکنے کی شکتی
تھی۔ ہاتھ منوں بوجھ اُٹھا سکتے تھے۔ پرنتو اب حالت
یہ ہے کہ چہرہ زرد ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا ہے
ہاتھ پاؤں جواب دے رہے ہیں۔ مُردہ کی طرح جسم بے حرکت پڑا
ہے۔ اسکی اس پرکار کی نازک حالت ہے۔ کہ اتنے میں ایک
اور تار آتا ہے کہ تمہارا بیٹا چنگا بھلا ہے۔ کسی دشمن نے غلط
تار دیدیا تھا۔ یہ تار دوسرا آدمی دھنا ڈھیہ کو پڑھ کر سُناتا
ہے۔ وہ سنتے ہی اُٹھ بیٹھتا ہے اور خوشیاں منانے لگتا ہے
تھوڑی ہی دیر میں اُسکی حالت کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے۔
وہی جو اب مُردہ پڑا تھا چلنے پھرنے لگتا ہے۔ وہی ہاتھ
ہیں۔ وہی پاؤں ہیں۔ سارا کا سارا شریر وہی ہے پرنتو
اُس حالت اور اس حالت میں زمین آسمان کا فرق ہے
یہ بل اب کہاں سے آگیا۔ ظاہر ہے کہ آتما کے اندر خوشی کی
تار کا گیان پیدا ہونے سے یہ شکتی اُتپن ہوئی
۔ تو گویا بل آتما سے اُتپن ہوتا ہے۔ شریر
خواہ کتنا ہی تندرست اور مضبوط کیوں نہ ہو۔ یدی آتما
نربل ہے تو شریر جڑ ہے۔ یدی آتما میں بل ہے تو شریر
میں بھی بل آجاتا ہے۔ اسی لئے رشی فرماتے ہیں کہ ویریہ
یعنی بل آتما سے پیدا ہوتا ہے۔ پرنتو آتما میں بل اُسی سمے آتا
ہے جبکہ اُس کے اندر ستیہ گیان ہو۔ گیان ہی اُسکا بھوجن
ہے جو اُس کے اندر ستیہ بل پیدا کرتا ہے۔ جسکے ابھاو میں
وہ نربل ہو جاتا ہے۔ اسلئے آتما کے اندر ستیہ بل اُتپن کرنے
کے لئے ہتھیار یہ گیان کی اُپاسنا ہے۔ جب آتما بلوان
ہو جاتا ہے۔ تو وہ اندریوں پر قابو پا سکتا ہے۔ کام
کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار رُوپی زبردست شترؤں
کو پچھاڑنے میں سامرتھ ہو جاتا ہے۔ بس جب اُسنے
اندریوں کو اپنے وش میں کرلیا۔ کام۔ کرودھ آدی کو بھگا
دیا تو مانو وہ ہر پرکار سے نربھے ہو گیا۔ سبھی نربھتا کے
آتے ہی وہ ایسا یوگیہ ہو جاتا ہے۔ کہ موکش دھام کا یاتری
بن سکے۔ جس مارگ پر چلنے سے رفتہ رفتہ وہ ساری دُکھوں
سے چھوٹ کر اُس دھام پر پہونچ جاتا ہے کہ
جو سب دُکھ اور اودیا کا ہنتا ہے۔ جو سمپورن جگت
کا پرکاشک اور بل پردا تا ہے۔ جسکا سنگ ہونے سے
نربل سے نربل آتما کے اندر وہ مہان بل آجاتا ہے۔ کہ
جسکا مقابلہ کوئی سنسار کی شکتی نہیں کرسکتی۔ یہ بل آتے
ہی جنم کے سمبندھ پکارے سب دور ہو جاتے ہیں اور
وہ سمپورن بندھنوں کو توڑ کر جنم مرن سے رہت ہو
امر ہو جاتا ہے۔

اس لئے آؤ پیارے سجنو! یدی دُکھوں سے چھوٹنا
چاہتے ہو۔ یدی جنم مرن کے بندھنوں سے رہت ہو کر
امر ہونے کی ابھیلاشا ہے۔ تو اپنے آتما کو مضبوط کرو
اُس کے اندر ستیہ بل پیدا کرو۔ تاکہ تم جڑ چیتن جگت کو جیت
کر آتمک جگت کی کٹھن منزلیں طے کرنے کے ادھیکاری
بن سکو۔ پرنتو وہ بل تبھی تمہارے آتما کے اندر اُتپن
ہو سکتا ہے۔ جبکہ تم کو ودیا اودیا کا بھید معلوم ہو جاوے
اسی کا نام ستیہ گیان ہے۔ اور گیان ہی سے موکش
پراپت ہوتا ہے ٭

ایڈیٹوریل نوٹس

کلجگی سنیاسی

شاستروں میں سنیاسی کے لئے ہدایت ہے کہ وہ اپنا جیون کیول پراپکار اور
ستیہ اوپدیش کے کرنے میں بتیت کرے۔ وہ اپنے لئے نہ دھن
اکٹھا کرے نہ کوئی مکان بنائے۔ نہ گرہستیوں کی طرح کاروبار
کرے اسکو پورن ویراگ ہو کر رہنا چاہئے۔ پرنتو آج کل
کے سنیاسی گرہستیوں کے بھی کان کترتے ہیں۔ استری
سنگ سے اُن کو پرہیز نہیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے
نفیس کپڑے پہنتے ہیں۔ عالیشان مکان بنوا کر رہتے ہیں
کارخانے چلاتے ہیں۔ روپیہ سود پر دیتے ہیں۔ مقدمہ
بازی کرتے ہیں۔ غرضیکہ گرہستیوں سے بھی بڑھ چڑھ کر
کھڑاگ دیکھنے میں آتے ہیں۔ حال کا ہی واقعہ ہے۔ کہ
بنارس کے مشہور سنیاسی سوامی وشدھا نند نے وصیت
کی تھی کہ انکی کُل جائداد مہاراجہ دربھنگہ کے حوالہ کیجاوے گی
وہ جیسا چاہیں گے پربندھ کریں گے۔ سوامی جی کا ایک
چیلا پورن آنند نامی ہے جس نے عدالت میں نالش
کی۔ کہ انکی جائداد کا مالک میں ہوں۔ مگر دعوے
خارج ہو گیا۔ اسی طرح بہت سے بڑے بڑے سنیاسی
دنیا داروں کی طرح لڑ جھگڑ کر عدالت تک پہونچ چکے
ہیں۔ اگر یہی حال رہا۔ تو وہ زمانہ بہت دور نہیں ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور شاید کپڑوں کا فرق رہجائے تو رہجائے۔ اِس ساری ادہوگتی کا مُکھیہ کارن پوچھو تو پورانوں کی ناپاک تعلیم ہے جس نے ورن آشرم دہرم پر بالکل چوکا پھیر دیا ہے۔ اور لوگوں کو نانا پرکار کے پاکھنڈ جالوں میں پھنسا کر انکے ہردوں کو دہرم سے شُونیہ بنا دیا ہے اِس سارے بگاڑ کا سُدہار کیول تبھی ہو سکتا ہے جبکہ ویدک دہرم کا پرچار کر کے دہرم کی کھوئی ہوئی عظمت کو از سرِ نو قائم کیا جاوے۔

بھگوتی ودہوا سہایک فنڈ

بھگوتی ودہوا سہایک فنڈ کی اپیل اکثر آریہ بھائیوں کی سیوا میں پہونچ چکی ہے۔ ہم آشا رکھتے ہیں کہ استری بھکتا کے پریمی اسکی تکمیل کے لئے یتن کر رہے ہونگے۔ اور یدی ابھی تک اُنھوں نے کام کرنا شروع نہ کیا ہو تو جلد آرمبھ کر دیں گے۔ اِس ہفتہ ہمارے معزز بھائی رائے بہادر کرت صاحب ہون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال نے [illegible] روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔ وہ اپنے پتر میں تحریر فرماتے ہیں کہ "آپکی اپیل ودہوا سہایک فنڈ کو میں نے اپنے کٹنب میں پڑھ سُنایا۔ حسبِ ذیل رقم کا وعدہ ہوا میری ماتا کے نام پر [illegible] شریمتی بھوانی دیوی میری دہرم پتنی [illegible] شریمتی لیلاوتی دیوی میری پُتری [illegible] شریمتی پرمیشوری میری پُتری [illegible] چیتن آنند پرکاش رام نرائن پُتر [illegible] یہ [illegible] یکم ستمبر کے قریب آپکی سیوا میں بھیج جاویں گے۔" ہم اپنے آریہ بھائیوں سے رائے صاحب کی نیک مثال کی پیروی کرنیکی پرارتھنا کرتے ہیں۔ یدی ہر ایک آریہ بھائی کم از کم اتنا ہی کرے کہ اپنے پریوار کے لوگوں کو ہماری اپیل سُنا دے تو ہمیں پورن آشا ہے کہ ہر ایک آریہ پریوار سے ایک معقول رقم مل سکتی ہے۔ اور ہمیں ضرورت نہ رہیگی۔ کہ ہم آریہ بھائیوں کے علاوہ انیہ مہاشیوں سے سہایتا کی درخواست کریں۔

سچی بھگتی کیا ہے؟

کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ پدارتھ کیوں نہ ہو۔ یدی ہم اُسکے گُنوں کو نہیں جانتے تو ہم اُن سے لابھ نہیں اُٹھا سکتے۔ لابھ تو بھی اُٹھا سکتے ہیں جبکہ اُس کے گُنوں کو جانکر تدانوسار اُس سے کام لیں۔ کیوں ایک مورکھ آدمی کے لئے اگنی۔ وایو آدی سادھارن پدارتھ ہیں۔ اور ودوان کی درشٹی میں بڑے لابھکاری ہیں۔ کیول اِس لئے کہ مورکھ اُنکی اصلیت اور ماہیت سے بے بہرہ ہے۔ اور ودوان بھلی پرکار واقف ہے۔ اسی پرکار یدی ہم دن رات ایشور ایشور۔ دہرم دہرم۔ گیان گیان کا جاپ کیوں نہ کرتے رہیں۔ جب تک ان کے یتھارتھ سوروپ کا گیان پراپت نہیں کرتے ہم اُن سے لابھ نہیں اُٹھا سکتے۔ اور جب ہمکو اُن سے کوئی لابھ نہیں ہو سکتا ہے تو ہمارا اُنکے ساتھ پریم اُتپن نہیں ہو سکتا۔ انسانی پرکرتی کا یہ سبھاوک خاصہ ہے کہ وہ ہمیشہ اُن وستوؤں کو پیار کرتا ہے جنکو کہ وہ اپنے لئے مفید اور سکھدائک پاتا ہے جہاں سے اُسکو سُکھ نہیں ملتا۔ وہاں سے اُس کا من اُچاٹ ہو جاتا ہے۔ اور اندر ہی اندر وشواس جاتا رہتا ہے۔ اس لئے یدی ہم پرماتما اور دہرم آدی میں سچا پریم اُتپن کرنا چاہتے ہیں تو اوشیک ہے کہ ہم اُنکے دھارن کرنے سے آنند پراپت کریں۔ اُن کے سنگ سے ہمکو مزہ آوے۔ ورنہ ہمارا دل پرماتما سے اُچاٹ ہو جاتا ہے۔ دہرم ایک فضول بات پرتیت ہونے لگتی ہے۔ اس لئے ایشور کو ماننے اور دہرم پر چلنے کے یہ معنے ہیں کہ ہم اُنکی اصلیت اور ماہیت کو سمجھیں اور تدانوسار اپنا جیون بنانے کا یتن کریں۔ یہی پرماتما کی سچی بھگتی ہے۔ یہی بھجن ہے۔ یہی دہرم کا پالن ہے۔ اندھا دُھند وشواس۔ مِتھیا گیان یا زبانی جمع خرچ کا نام بھگتی رکھنا مورکھتا ہے۔

سمے کو انمول جانو

وقت کو انمول جانو۔ ریل۔ تار۔ آدی کو جنھیں تم بہت جلد چلنے والی دیکھتے ہو۔ بجلی کو تنک ہی میں ادہر اُدہر چمک جاتی دیکھتے ہو۔ اِن سب سے زیادہ عمر (آیو) کی ریلگاڑی کو تیز چلنے والی سمجھو۔ کیونکہ ریل وغیرہ کے چلنے پہونچنے کا وقت مقرر رہتا ہے۔ مگر آیو کی گھڑی مقرر نہیں۔ نہ جانے کس وقت اِس کے کوچ کا گھڑیال بج جاوے۔ اور تمہاری تمام خواہشیں یہیں رہ جاویں۔ اِس لئے تمہیں چاہیئے بے فکر اور لاپرواہ نہ ہو۔ کیونکہ دن بدن عمر کا دریا زور سے بہتا جاتا ہے ابھی دن ہے۔ جیون ہے ہے۔ پرنتو رات سر پر کھڑی ہے۔ وہ ڈراونی کالی بھیانک رات (جسمیں ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھیگا) آنکھ رہتے گڑھے وغیرہ میں گرنے سے بچاؤ نہ ہو سکیگا آگے بڑھتی چلی آ رہی ہے۔ دن کو غنیمت سمجھو۔ ابھی وقت ہو رہا ہے۔ اِس اندھی کالی رات میں نہ جانے کتنا دُکھ کتنی ٹھوکریں کھانی پڑینگی۔ یدی گیان اور کرتویہ شیلتا کا دیپک ہمارے ہاتھ میں نہ ہوگا۔ تعجب ہے کہ ہم ایسی بھیانک رات کے تھوڑی دیر کے اندھیرے کو دور کرنے کے لئے تیل بتی آدی اکٹھا کرنے کی تو فکر رکھتے ہیں۔ مگر اِس لمبی کالی رات کے لئے جو جلد ہی آئیگی کچھ فکر نہیں کرتے۔

پیارے ناظرین وہاں کے لئے گیان اور کرتویہ شیلتا ہی دو پرکاش یکت نیتر سمجھتے ہوئے دیپک اور راستہ بتلانے والے ساتھی ہونگے۔

بھگوتی ودہوا سہایک فنڈ

نام	وعدہ	کل وصول
میزان سابقہ	[illegible]	[illegible]
لالہ پھینداس ہیڈماسٹر سکول رام نگر	[illegible]	
رائے بہادر کرت صاحب ہون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال معہ گھر کے	[illegible]	
بابو دولت رام مرچنٹ جالندہر	[illegible]	[illegible]
لالہ جیتانند وکیل جالندہر	[illegible]	[illegible]
گپت دان فیروزپور سے	[illegible]	[illegible]
لالہ گوبند پور شاستری اور دوستان جالندہر	[illegible]	[illegible]
میزان کُل		[illegible]

منشی رام ایڈیٹر ست دہرم پرچارک جالندہر

ریویو

بائبل کا کچا چٹھا مصنف پنڈت کیلاش ناتہہ بابنا پرچارک آریہ سماج کانپور۔ بزبان اُردو۔ قیمت ۲ فی جلد ۔ عیسائیوں کے پرانے عہد نامے میں سے موسیٰ کی کتاب پیدایش کی بیہودگیوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔ بائبل ایک ایسی کتاب ہے جس کے مضمون کو بجنسہ لکہ دینا ہی اہل علم و عقل کے روبرو اُس کی کافی تردید ہے۔ مصنف نے ہر ایک آیت پر سلسلہ وار معقولی اعتراضات کئے ہیں ہماری رائے میں بعض جگہوں کی طعنہ آمیز طرز تحریر کو اگر ترک کیا جاتا تو یہہ پمفلٹ اور بہی زیادہ مفید ہوتا۔ امید ہے کہ آئندہ ٹریکٹوں میں اس بات کا لحاظ رکہا جائیگا۔ کیونکہ مصنف کا ارادہ سلسلہ وار ٹریکٹوں کی صورت میں کل بائبل پر ریویو لکہنے کا معلوم ہوتا ہے۔ خریداری کی درخواستیں مصنف کے نام بہیجئے۔

دہرم بلی دان } مصنف پنڈت بابو رام صاحب اٹاوہ بزبان ہندی قیمت فی جلد ۲ ۔ پنڈت لیکہرام جی آریہ مسافر کے بلیدان پر ایک دردانگیز ہندی نظم ہے۔ آلہ بھجن سوریتی نیز اٹاوہ سے مل سکتا ہے۔

مہاتما بلیدان پرکاش } از لالہ گنیش داس صاحب ورما سبہاسد آریہ سماج سیالکوٹ۔ بزبان اُردو۔ ضخامت ۱۰ صفحے قیمت ۳ پائی اس میں دلچسپ پیرایہ میں دہرم سبہاؤں کے نئے چلنے پرزے یا داہنس سروپ کے ان لیکچروں کی دہجیاں اُڑائی گئیں ہیں جو کہ وہ جا بجا دیتے پہرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سیالکوٹ میں اُنہوں نے جو جو سروپ دہارن کئے اور جس طرح سے آریہ سماج کیساتہہ شاستراتہ کرنے سے گریز کیا اُس کی پوری پوری قلعی کہولی گئی ہے جو بہائی داہنس سروپ کے اصلی سروپ اور اُن کے لیکچروں کی ماہیت سے واقفیت حاصل کرنا چاہیں وہ اس کتاب کو ضرور پڑہیں۔ مینجر ست دہرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہے۔

خدا کی اصلیت پر ماں بیٹی کی گفتگو } مصنف کا نام ندارد۔ باجازت بہائی ہرسرام صاحب مہاراج ماہتمیں یجی پر لکہا ہوا ہے۔ بزبان اُردو۔ قیمت ۲ مصنف نے بات چیت کے پیرایہ میں بزعم خود یہہ ثابت کیا ہے کہ ایشور وغیرہ سب فرضی خیالات ہیں۔ مذہب وغیرہ کچھ نہیں جو کچھ ہے مایا ہی مایا ہے سب کو اُس کے مجنون کے ساکشات کرنے میں تیار رہنا چاہئیے۔ کیا علمی لحاظ سے اور کیا بلحاظ عبارت آرائی ایک معمولی ٹریکٹ ہے۔ کوئی نئی دلیل نہیں دی گئی۔ بہائی ہی پہمی چند کلرک پوسٹ آفس راولپنڈی صدر سے مل سکتا ہے۔

عجیب تحفہ سلسلہ مسیحیہ } از ہاشمی محمود علی طالبعلم انٹرنس کلاس ہائی سکول بلند شہر۔ بزبان اُردو قیمت ۱ یہہ ٹریکٹ ایک محمدی لوی اکبر علی کے رسالہ صیقل آئینہ شفاعت کی تردید میں لکہا گیا ہے جو کہ اُنہوں نے پنڈت لیکہرام کے رسالہ آئینہ شفاعت کے جواب میں تصنیف کیا تہا معترض کے اعتراضات کا جواب باصواب دیا گیا ہے۔ مصنف سے مل سکتا ہے۔

ہندوستان قدیم } از بابو پیارے لال صاحب زمیندار برد ہا ضلع علیگڈہ بزبان اُردو ضخامت ۱۲۰ صفحے۔ اس پستک میں محققانہ طور پر یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہندوؤں یعنی آریوں نے ہی مصر۔ روم و یونان کی سلطنتوں کی بنیاد ڈالی۔ آریوں کی نو آبادیاں سائبیریا۔ روس۔ مصر۔ روم یونان وغیرہ تک پہیل گئی تہیں۔ اُنہوں نے نارنگا سگر جاوا وغیرہ تک حملے کئے تہے اور لاکہوں برس پیشتر اُن کی امریکہ میں آمد و رفت تہی اور وہاں پر کئی جگہوں پر اُن کا راج بہی تہا جس کے نشانات آج تک وہاں ملتے ہیں۔ سوائے اس کے قدیم آریہ ہر فن کے اُستاد ہر علم کے موجد اور ہر خوبی میں شہرۂ آفاق تہے مولف نے بڑی جانفشانی اور محنت سے مغربی محققین کی تحقیقات سے مصالحہ اکٹھا کر کے اپنے دعوے کو پایۂ ثبوت تک پہونچایا ہے۔ اس قسم کی محققانہ تصنیفات کی ہمارے ملک کو بہاری ضرورت ہے۔ زبان سلیس بامحاورہ اور چہپائی عمدہ ہے۔ مصنف سے مل سکتی ہے۔

لوکل

۳۰ اگست کے ہفتہ وار جلسہ میں جہنوں کے پشچات پنڈت سری پت جی نے ایشور پرارتہنا کرائی اور پسچیار تہہ پرکاش میں سے کتہا کی۔ بعد ازاں لالہ وزیر چند جی نے "سچی ایشور بہگتی کیا ہے؟" اس بارہ میں لیکچر دیا جس کا سارانش یہہ تہا کہ سچی بہگتی یہہ ہے کہ ہم من کرم اور وچن سے پرماتما کی آگیا کا پالن کریں اور اُن کے گن کرم اور سوبہاؤ کے انکول اپنا آچرن بناتے ہوئے اُن کے سروپ کا نشچے اور دہیان اپنے آتما میں دڑہ کریں۔ جب تک ہم مت متانتروں کی جہوٹی اور نمایشی بہگتیوں تہانا ناپرکار کی من گہڑت پوجا پاٹہہ اور پرستشوں کو سروتہا پرتیاگ کر کے کیول ایک پرماتما کی شرن میں نہیں آتے اور وید وکت ریتی انوسار اُس کی اُستتی پرارتہنا اور اُپاسنا نہیں کرتے ہمارا اندر سچی بہگتی بہاؤ اُتپن نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم مورتی پوجا آدی پاکہنڈوں کو پورن یتن کیساتہہ دور کریں اور پوجا کی ویدوکت مریادا کا پرچار کریں۔ شانتی پاٹہہ ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ حاضری بہت معقول تہی۔ (۲) ۲۱ اگست کو سوموار کے دن ہشی ترپن کا اُتسو خوب دہوم دہام کے ساتہہ ہوا۔ پراتہ کال چہہ بجے سب آریہ بہائی لالہ رام کرشن جی پردہان کے مکان پر اکٹھے ہوئے وہاں سے انگریزی باجہ کے ساتہہ نگر کیرتن کرتے ہوئے شانتی سرووَر پہونچے۔ نبی بخش راگی کی منڈلی کے سوائے دو منڈلیاں سماجک بہاسدوں کی تہیں اور ایک چہوٹے چہوٹے ودیارتہیوں کی جو سب سے آگے وید منتر گائن کرتی جاتی تہی۔ نگر کیرتن میں خوب رونق رہی اور شہر کے لوگوں پر بہت اچہا اثر پڑا۔ شانتی سرووَر پہونچ کر سب بہائیوں نے سنان کیا اور نئے یگیوپویت دہارن کئے۔ وہاں سے سب جتہا کر گنگا والی باغیچی میں پہونچے جہاں ہون اور بہجن کیرتن بہی ہوتا رہا۔ بیچ بیچ میں ریتیوں کی شدہی کے بارہ میں

آریہ بھائیوں کا ایک خاص جلسہ بھی ہوا۔ جلسہ کی سماپتی پر سب بھائیوں نے اکٹھے بیٹھکر بھوجن پایا۔ اور کچھ دیر بشرام کرکے اپنے اپنے گھروں کو تشریف لے گئے۔ خوب آنند منگل رہا۔ (رپورٹر) ٭

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ	۱۷ و ۱۸ ستمبر ۹۹ء
آریہ سماج گھنولی تحصیل روپڑ ضلع انبالہ	۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ستمبر ۹۹ء
آریہ سماج سری گوبندپور ضلع گورداسپور ریلوی سٹیشن بٹالہ	۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۹ عیسوی
آریہ سماج پشاور	۱۲ و ۱۳ و ۱۴ اکتوبر ۹۹ء
آریہ سماج حافظ آباد	۲۸ و ۲۹ اکتوبر ۹۹ء
آریہ سماج شرق پور ضلع لاہور	۱۷ و ۱۸ نومبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج لاہور	۲۵ و ۲۶ نومبر ۹۹ء
آریہ سماج لودھیانہ	۲۸ و ۲۹ دسمبر ۹۹ء

آریہ سماجک خبریں

ڈسکہ آریہ سماج کے سبھاسد لالہ دستی رام جی کی بھائی لالہ ودھا مل کے بواہ پر ۳۰ روپیہ مختلف آریہ سماجک فنڈوں کو دان ملا۔ لالہ صاحب کے گھر پر شانتی پاٹھ وغیرہ ٹھیک طور پر پنڈت ہیراج جی نے کرایا لیکن لڑکی والوں کے انارین ہونے کے کارن وواہ پورانک ریتی سے ہوا۔ لالہ دستی رام کی لڑکی کا نام کرن سنسکار ویدوکت ہوا۔ پنڈت ہیراج جی نے پہلے برات میں اور پھر لالہ دستی رام کے گاؤں میں ویاکھیان دیئے۔ تفصیل دان۔ کنیا مہاودیالہ ۵ کنیا اناتھ آلہ ۵ وید پرچار ۵ گوروکل ۵ ٭

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ نے دو سو نگینہ ۵ اور

۵ روپیہ کی لاگت سے کیئے ٭

آریہ سماج میلسی ضلع ملتان کی انترنگ سبھا کا انتخاب سال رواں کے واسطے حسب ذیل ہوا۔ لالہ ہاداراس جی پردھان۔ لالہ روڑی چند جی اپ پردھان۔ بابو برج ناتھ منتری۔ لالہ جودھا رام اپ منتری۔ لالہ کانشی رام کوشادھیکش۔ لالہ ساون رام پستکادھیکش اور پانچ دیگر ممبران۔ اپدیشک کی سخت ضرورت ہے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہاشہ متوجہ ہوں۔

سکرٹری آریہ سماج پسرور اطلاع دیتے ہیں کہ ہر سال میلہ گلبرشاہ پر وہ آریہ سماج بلا مدد غیرے پرچار کا انتظام کرتا رہا ہے۔ اس سال خاص کارنوں سے وہ سماج کام نہیں کرسکتا۔ اسلیئے سیالکوٹ اور ضلع کی دیگر آریہ سماجیں اس کام کا بیڑا اٹھاویں اور شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی اپدیشک بھیجے تاکہ جو لوگ حسب معمول شوق سے دہرم کی آواز سننے کے لیئے آویں وے محروم نہ جاویں ٭

پنڈت گردھاری لعل جی نے ۵ اگست سے ۱۰ اگست تک قصبہ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں میں چار جلسے ہوئے۔ درمیان اوسط ۳۰۰ کی حاضری میں ویدک دہرم کا بخوبی نروپن کیا۔ نہایت عمدہ اثر پڑا۔

قصبہ شاہ آباد ضلع ہردوئی میں پنڈت کرپارام شرما نے دو بڑے موثر ویاکھیان دیئے حالانکہ کوئی اپیل صاف الفاظ میں نہ تھی پھر بھی وید پرچار فنڈ کے لیئے ۱۲ للعہ نقد ہوگئے جو پنڈت جی ساتھ لیگئے قریباً عہ روپیہ اور جمع ہونے کی امید ہے۔ ہم پشچم اوتر دیش آریہ پرتی ندھی سبھا کو مبارکباد کہتے ہیں کہ انہوں نے پنڈت جی مہاراج کی لیاقت اور دہارمک جوش سے پھر فایدہ اٹھانا شروع کردیا ہے۔

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کا سالانہ جلسہ ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کو قرار پایا ہے ٭

آریہ سماج حافظ آباد کا سالانہ جلسہ ۲۸ اور ۲۹ اکتوبر ۹۹ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ لالہ اودیو رام جی کی دہرم پتنی شریمتی پورن دیوی کے ادیوگ سے

ستری سماج کے جلسے ان کے مکان پر شروع ہوگئے ہیں ٭

آگرہ بتاریخ ۱۲ اگست کیلاش کے بہاری میلے میں پنڈت دولت رام ہارگو پدیشک نے عیسائی مت کے کھنڈن پر ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ آریہ سماج کے خیمہ میں آدمیوں کی اسقدر بھیڑ بھاڑ تھی کہ آجتک ایسی کبھی نہیں ہوئی۔

ماسٹر لچھمنداس جی ہیڈ ماسٹر لائل سکول بڑی سرگرمی کے ساتھ ویدک دہرم کا پرچار کررہے ہیں ۱۲ اور ۱۳ اگست کو انہوں نے حافظ آباد کے سماجک بھائیوں کو ہمراہ لیکر نگر کیرتن کیا۔ اور ویاکھیان دیئے۔ انترنگ سبھا کا انتخاب کرایا اور سالانہ جلسہ نیت کرایا۔ رام نگر میں جا بجا ہون کرارہے ہیں۔ ویاکھیانوں اور اپدیشوں سے لوگوں کی توجہ آریہ سماج کی طرف کھینچ رہے ہیں۔ ایشور ان کے پرشارتھ کو سپھل کرے ٭

پنڈت مکندی لال جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے اپدیشوں سے دو نئے آریہ سماج کاٹھیاواڑ گجرات میں اور ایک سوجت روڈ میں قایم ہوا۔ ایشور سبھاسدوں کو اتساہ پردان کرے۔

اجمیر آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے رونق کیساتھ ہوتے ہیں۔ دیانند آشرم نامی سکول۔ دیانند بورڈنگ ہوس۔ دیانند اناتھ آلہ سب کا کام پورشارتھی آریہ بھائیوں کے اودیوگ سے نہایت عمدگی کے ساتھ چل رہا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے تین اپدیشک اس سمے اپدیش کا کام کررہے ہیں ٭

برنالہ ریاست پٹیالہ میں ۱۸ جون ۹۹ء سے آریہ سماج قایم ہے۔ چونکہ پہلے اس جگہہ کسی قسم کا دہرم چرچہ یا دہارمک سوسائیٹی مقرر نہ تھی اسلیئے آدمیوں کو دہارمک معاملہ کی طرف بالکل خیال نہیں ہے۔ آریہ سماج کے ممبر درج رجسٹر ابھی تک صرف ۹ ہیں۔ ممبران کو بڑھانے کی کوشش ہے۔ چندہ ماہواری صرف ۲ روپیہ ہے۔ ہفتہ وار جلسے برابر ہوتے ہیں اور ہر ہفتہ ایک یا دو لیکچر آریہ سدھانت پر ہوتے رہتے ہیں۔ حاضری ہر ہفتہ اوسطاً ۲۵ – ۳۰ ہوتی رہتی ہے۔ ۸ اگست ۹۹ء کو سماج کی طرف سے ایک بڑا ہون ہوا تھا۔ اپدیشک

... ضرورت ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا متوجہ ہوں۔
... آریہ سماج کلّو کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا ہے۔
آریہ سماج کلّو ... میاں مہا داس اوپ پردھان
... ناتھ پردھان - میاں مہا داس اوپ پردھان
... سکتری - پنڈت گوبند رام اُپ منتری - لالہ
... لالہ فتح چند چپڑاسی سماج اور پستکالیہ رجسٹر
... خزانچی ... ممبران انترنگ سبھا - ملک گیان چند
... رام ... لالہ گنج مل - لالہ جگراج
... صاحب بخشی ... رام صاحب
... داس - الہ سوائی نیم شدھ ہیں

... لائل پور - خبر ہے کہ امسال میں دو بار رمت ... لائل پور
... ۲۰ اگست کو اہل محلہ محکمہ آبادی
... ساہوکاروں نے ۱۵ اگست کو لالہ دیوان چند صاحب منبر انڈسلنے
نے ... آریہ سماج لائل پور ... کرائے ۲ روپ
... ۱۵ اگست کو ہر روز خوب زور سے بارش ہوئی - لالہ
دیوان چند صاحب نے ... روپیہ برائے یتیم خانہ فیروز پور
اور ... برائے گوروکل ہون کے موقعہ پر دان دیا ✦

بیاس کے کنارے ویدک دھرم پرچار اور دھرم یاترا۔

سری ہرگوبند پور بھی ایک عمدہ نگر ہے - آب و ہوا کے
لحاظ سے پنجاب دیش کے چیدہ مقاموں میں سے ہے
نیچے بیاس کا گمبھیر جل بہتا ہوا اس کی شوبھا کو دوبالا
کر رہا ہے - اس وقت اس کی شوبھا کیا ہی اور بہت
ہوگی جبکہ آریہ گن اس کے کنارے پر بیٹھ کر ہری یش
گائن کریں گے - آریہ پرشو ۱۳ اور ۱۴ / اکتوبر ۱۹۰۲ء
کو جبکہ آپ یہاں کی سیر کا لطف اُٹھا سکیں - آریہ سماج
نے سالانہ جلسہ رکھا ہے - تشریف لائیے - ایک پنتھ دو
کاج سیر کی سیر اور دھرم یاترا کی دھرم یاترا۔

الراقم داس رجیت رام سکرٹری آریہ سماج سری ہرگوبند پور

منوہرلت

یہ ایک بڑا لوپ ... پسند ... ہے - ایڈیٹر آریہ ... ہے - قیمت ...
... منیجر دھرم پرچارک جالندھر شہر سے ... ✦

مختصر خبریں اور رائیں

اٹلی نے چین سے اس امر کی درخواست کی ہے کہ ایک
اٹلی کی سنڈیکیٹ کو ایک مقام واقعہ ساحل چیکیانگ
سے جہیل پوئینگ تک اور نیز چیکیانگ کی مغربی پہاڑیوں
کے درمیان ریلوے بنانے کی اجازت دی جاوے مگر
امید نہیں کہ چین اس درخواست کو منظور کرے ✦

نیو یارک (امریکہ) میں ایک نیا آئین بنانے کی تجویز
ہے جس کے رو سے بارہ برس سے کم عمر کے مجرموں کے
مقدمات ستری مجسٹریٹوں کے سامنے پیش ہوا کرینگے۔

آئیندہ ماہ اکتوبر میں مہاراجہ صاحب کوچ بہار
کی بڑی راجکماری کی شادی ہونے والی ہے - دیکھیں یہ
بواہ برہمو ریتی سے ہوتا ہے یا کہ پورانک سے ✦

مرحوم مہاراجہ جیوتیر بھنگہ کی بیوہ دکھ رہنے کی اُس کے
لیے مہارانی صاحبہ ڈمراؤں نے ایک ہزار روپیہ
چندہ دیا ہے ✦

آئیندہ ماہ اکتوبر کے آخیر میں ہندوستان میں
بڑا بھاری شہاب ثاقب (تارا کا ٹوٹنا) آسٹریا
کے بڑے بڑے عالم اُس کے دیکھنے کے لیے یہاں آنیوالے
ہیں - اس کا خاص بندوبست دہلی کے قریب کیا جائیگا
محکمہ تار کو بذریعہ ٹیلی فون خبر دینے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

نیو یارک میں موٹے آدمیوں کا پولیس میں بھرتی
کرنا قانوناً منع کیا گیا ہے - جو پہلے سے ملازم ہیں اور
فربہ جسم ہیں اُن کے لیے ہر روز خاص وقت کے لئے
ورزش مقرر کی گئی ہے جو اُن کو برابر تب تک جاری
رکھنی پڑے گی جب تک کہ اُن کا جسم مطلوبہ پیمائش
کے مطابق نہ ہو جائے - ہر ایک سٹیشن پر جسمانی ورزش
کی کلیں موجود رہیں گی ✦

پونا میں طاعون نے غضب ڈھا رکھا ہے - دو دو
سو آدمیوں پر ہر روز ہاتھ صاف کرتی ہے -
شہر کے کئی مشہور ... آدمی اس کا شکار ہو چکے

ہیں لوگوں میں سخت گھبراہٹ پھیل رہی ہے سرکار
کی طرف سے اس کے انسداد کے لیے ہر قسم کا انتظام کیا
جا رہا ہے مگر کچھ پیش نہیں جاتی - ایشور فضل کرے ✦

آسٹریلیا میں ایک نئی تجویز اس قسم کی نکالی گئی
ہے کہ خواہ کتنی تیزی کے ساتھ ٹرین جا رہی ہو جب
ٹھہرانا چاہیں فوراً وہیں ٹھہر جاتی ہے ✦

گورنمنٹ فرانس کو معزول کرنے کی سازش کے متعلق
۴۰ وارنٹ نکالے گئے ہیں اور ۳۲ آدمی گرفتار ہو چکے
ہیں جن میں ایم سایم - ڈیرولیڈ - مابرٹ اور بہت سے
اُمرا دوست شامل ہیں - ڈیوک آف آرلینز کا ایجنٹ ایم
لفٹ حد ود بلجیم کو عبور کرتا ہوا گرفتار کیا گیا تھا۔

اپورٹو دارالسلطنت پرتگال میں بھی طاعون پہنچ گیا ہے ✦

کلّو کے نزدیک ... نامی ندی میں سیلاب آجانے
سے ارد گرد مال و جان کا سخت نقصان ہوا - سڑکیں
ٹوٹ گئی ہیں - پل بہہ گئے ہیں اور آمد و رفت بند

مسٹر ہارنگٹن چیف انجنیئر شملہ کالکا ریلوے
۱۲ ماہ حال کو شملہ سے روانہ ہو کر بمبئی سے گذشتہ
ہفتہ کے میل سٹیمر میں ولایت تشریف لے گئے - ۱۰ نومبر
میں واپس آئیں گے - غالباً ۱۹۰۳ء کے موسم بہار سے
پہلے ریلوے کا طیار ہونا مشکل ہے ✦

ولایت میں ایک مذہبی فرقہ ہے جس کے پیرو بیمار
کا کسی قسم کا علاج نہیں کرتے - گذشتہ ماہ میں ...
بیلی نامی مقام میں فریڈرک نامی اور اُس کی بیوی
کو اس جرم میں سزا ہوئی کہ اُنہوں نے اس مذہبی ...
سے اپنے بچہ کی بیماری کا جان بوجھ کر علاج نہ کیا
جس سے کہ وہ ہلاک ہوا ✦

جیس وب ساکن کمبرلینڈ (کنٹکی) کے چھ لڑکے ...
کی سنکھیا اسقدر ہے کہ دنیا کا کوئی ... پریوار ...
میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا - علاوہ اُس کے ...
لڑکے ۱۷۵ پوتے اور ... پڑ پوتے ہیں - ...
اُس کے خاندان کے دیگر ممبر بھی کثیر التعداد ہیں - اگر
ضلع کمبرلینڈ کے اس پریوار کے تمام ممبر ...

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جمع کیا جاتا ہے تو اُن کی تعداد بارہ ہزار سے کم ہو گی۔

سانپ کی دوائی ایجاد کردہ پروفیسر کالمیٹی مجرب ثابت ہونے پر ہندوستان کے تمام شفا خانوں میں اُس کا رکھا جانا منظور کیا گیا ہے۔

گجرات کاٹھیا واڑ میں سخت کال پڑ رہا ہے۔ زمیندار دو دو روپیہ پر مویشی فروخت کر رہے ہیں۔ راجپوتانہ میں بھی یہی حال ہے۔

لداخ میں ایک انگریز نے ایک بنیئے سے نو لعل جو دیکھنے میں نہایت خوشنما اور قیمتی دکھائی دیتے تھے بارہ روپیہ کو خریدے اور خیال کیا کہ بڑا نفع والا سودا کیا ہے۔ مگر پرکھنے پر یہہ عنبر کے ٹکڑے نکلے۔

برلن دارالخلافہ جرمنی میں اِسوقت سات افسر فوجی بتیں بدری۔ اور سولہ رئیس گھوڑا گاڑی کرایہ پر ہانکتے ہیں۔

گذشتہ سال میں ہندوستان کے ڈاکخانوں سے ۶۴ کروڑ ۷۰ لاکھ خطوط اور پیکٹ روانہ ہوئے۔

ریاست کشن گڈھ (راجپوتانہ) میں ایک ساٹھ سالہ بوڑھے کھتری سادھو رام سنگھ نامی نے ایک بارہ سالہ کنیا کی عظمت پر حملہ کیا اب وہ صاحب بڑے گھر کی سیر کر رہے ہیں۔

اٹلی کے دارالسلطنت روم میں ایک بھاری بھونچال کے آنے سے بہت سے مکانات مسمار ہو گئے۔ اور جانوں کا بھی نقصان ہوا۔ شہر کے لوگوں میں سخت تشویش پھیل رہی ہے اور وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر باہر میدانوں میں دن کاٹ رہے ہیں۔ اس وحشتناک واقعہ کی خبر سُنکر دیگر ممالک کے لوگ وہاں دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں۔

شوک کہ پیارے ہندوستان کے مشہور فاضل سائنس دان نعل ڈے بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ ایف۔ سی۔ ایس سابق پروفیسر علم کیمیا کلکتہ میڈیکل کالج اور گورنمنٹ کیمیکل اگزیمنر کا دیہانت ہو گیا۔ وہ دُنیا کے سب سے بڑے ماہران علم ادویات میں سے ایک تھے۔ اتفاق رائے سے انڈین میڈیکل کانگریس منعقدہ دہلی ۱۸۹۲ء کے فارمیکالوجیکل سکشن کے پریسیڈنٹ مقرر کئے گئے تھے۔ پنجاب میں ان کا نام خاصکر اُن کی مشہور تصنیف انڈیجینس ڈرگز آف انڈیا کے باعث مشہور ہے۔ علم کیمیا، علم طبیعات اور علم طب کے بہت سے مفید رسالے بنگالی میں تصنیف فرما کر انہوں نے بنگالی زبان کے علم ادب کو رونق دی۔ ایسے برگزیدہ پرشوں کی مرتیو پر جتنا افسوس کیا جاوے تھوڑا ہے۔

افسوس کہ لاہور کے مشہور حکیم بانکے رام صاحب کا ۳۰ اگست کی شب کو دیہانت ہو گیا۔

بمبئی ایک روسی جنٹلمین جیکب ٹویشا کے نامی نے اپنی بیوی سے لڑ کر اُس کا ناک کاٹ ڈالا جس پر اُس کو بمبئی کی عدالت سے دو ماہ کی قید کا ڈنڈ ملا۔

کوپر ہل رائل انجینرنگ کالج کے گذشتہ تقسیم انعام کے جلسہ میں فیلڈ مارشل سر ڈونلڈ سٹیوارٹ کی بابت خبر ہے کہ انہوں نے ہندوستان کی بابت یوں فرمایا کہ دو سب سے بڑھکر یہہ ضروری ہے کہ انگریز اس امر کو قبول کریں کہ ہندوستان میں بھی ویسے ہی ہوشیار آدمی ہیں جیسے کہ انگلستان میں۔ انہوں نے ہندوستان کو جانیوالے طالب علموں کو نصیحت کی کہ اُن کو ہندوستانیوں کیساتھ اپنے ہموطنوں کی طرح سلوک کرنا چاہئے۔ اور اُن کو معلوم ہو گا کہ انڈیا کے باشندے نہایت پسندیدہ لوگ ہیں۔ اگر یہہ رپورٹ سچ ہے تو صاحب ممدوح کا نصیحت نامہ قابل تعریف ہے۔

فلاڈلفیا میں روبسن نامی خاندان کے پاس ایک بندر تھا جس نے عرصہ دراز کی بیماری سے تنگ آ کر ایک رسّی جو چھت سے لٹک رہی تھی اپنے گلے میں ڈال کر خودکشی کر لی۔

برٹش ایسٹ افریقہ میں بوجہہ اکال لوگ سخت مصیبت میں ہیں۔ مرض چیچک بھی پھیل رہا ہے جس سے لوگوں کی حالت زیادہ تر ابتر ہو رہی ہے۔

ہر ہما چیف کورٹ (جس کا قائم ہونا کہ جناب سکرٹری آف سٹیٹ منظور فرما چکے ہیں) میں ایک چیف جج اور تین سب جج ہونگے جن میں سے دو سولین ہوں گے اور دو ممبر سٹر۔

سُنجیہ خبر ہے کہ دہلی میں ایک میونسپل ٹیلیگراف میموریل قائم کیا جاوے جس کے اخراجات کے لئے صرف انڈیا کے محکمہ تار کے افسر اور دیگر ملازم ہی چندہ دیں گے۔ پبلک سے چندہ لینے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

کراچی میں طاعون پھر نمودار ہو گئی۔ ۹ اگست کو ایک تازہ واردات ہوئی۔

مہاراجہ میسور نے ۲۴ اگست کو ایک بھاری گارڈن پارٹی دی جس میں اگرچہ میسور دربار کے کئی دیسی افسران اور وہاں کی سوسائٹی کے بہت سے دیگر آدمی بھی شامل تھے۔ مگر عورتوں کی تعداد آدمیوں کی نسبت زیادہ تھی۔

گذشتہ سال میں ایک سنہ ۱۸۳۶ء کا روپیہ کلکتہ کی ٹکسال میں بغرض امتحان بھیجا گیا تھا۔ کیونکہ اس سن کا کوئی سکہ نہیں ہے۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ اس نمونے کے چند روپئے آزمائشی طور پر ڈھالے گئے تھے۔ ان میں سے یہہ روپیہ کسی طرح ٹکسال سے باہر نکل گیا تھا۔

امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹریکولیشن میں ۷۴ میں سے ۲۱ امیدوار کامیاب ہوئے۔ دو عورتیں بھی امتحان میں شامل ہوئی تھیں۔ جو کامیاب رہیں۔ اسکی وجہہ یہہ ہے کہ عورتوں کی پڑھائی وغیرہ کا انتظام جیسا ہونا چاہئے ویسا نہیں ہے۔

اشتہار

آریہ سماج دیہرہ دون کو ایک ایسے پنڈت کی ضرورت ہے جو کتب شاستر اور دیاکرن اور دیا کھیان میں یوگتا رکھتا ہو اور آچرن بھی جس کے سماج سدھانت انوکول ہوں۔ تنخواہ قابلیت پر منحصر ہو گی۔ درخواستیں بذریعہ کسی یوگیہ پُرش سماجک کے منتری آریہ سماج دیہرہ دون کے پاس آنی چاہئیں۔

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے)

منشی کنھیا لعل گہیلوت (دادری ریاست جیند) [illegible] کا ذکر کرتے ہوئے جو کہ پنڈت دینہ پال اور ستیوگی پنڈت رگھوناتھ نے بجواب ستیوگ میں [illegible] لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ پنڈت موصوف نے مان لیا ہے کہ گھوڑ چڑھان اور مورتی پوجا کو صحیح ثابت کرنے میں ہم ناکام رہے ورنہ دونوں قاصر رہے جب خود پورانکوں کے دیوتے سوامی دیانند جی اٹل لکیروں کے آگے سر جھکاتے ہیں تو پھر معمولی پورانکوں کا کیا ٹھکانا ہے۔ ایڈیٹر

بابو رگھوبر دیال گپتا (گورکھپور)۔ مباحثہ کا جو مضمون ہے اُس پر اخبار میں لکھنے سے کچھہ فایدہ نہ ہوگا۔ اخبار کے لیے مجبوراً آپ کو مختصر لکھنا پڑے گا۔ اور اس لیے ممکن ہے کہ کچھ وششیوں میں ناظرین کو سندیہہ پیدا ہو جاویں۔ اس لیے مناسب ہے کہ آپ پہلے کل مباحثہ قلمبند کریں اور اگر مفید سمجھا جاوے تو اُس کو پمفلٹ کی شکل میں نکال دیا جاوے۔ آپ کا مضمون اس لیے معلق واپس ارسال ہے۔ ایڈیٹر

ایک آریہ از بادلہ (ضلع میرٹھ) لکھتے ہیں کہ ایک کشوری لعل وید وہاں کے آریہ سماج کے ممبر تھے۔ آریہ سماج کی بنیاد ڈالنے والے لالہ [illegible] سے آپ کی کسی معاملے میں رنجش ہو گئی۔ تو استعفیٰ دیدیا۔ اور اب برہمو سماج قایم کرنا چاہتے ہیں جس میں [illegible] ہوگا۔ صرف سوامی دیانند کی تصویر والی لاکٹوں کی [illegible] دی جائے گی۔ ایشور ایسے وشواس گھاتیوں کا بھلا کرے۔ ایڈیٹر

لالہ مہرواری لعل جی سچائی اور دہرم کی پیروی [illegible] اسی کو بھارت ورش کے افلاس [illegible] کا ذریعہ بتلاتے ہیں اور اس پر ایک لمبا مضمون لکھتے ہیں۔ جو دلائل آپ نے دی ہیں بارہا دوہرائی جا چکی ہیں۔ بیشک ادہرم کا برتاؤ ہی کسی تجارت وغیرہ کے کام میں کامیابی نہیں ہونے دیتا۔ جب تک جھوٹھ۔ فریب اور دغا بازی تجارت کیا تب لگی ہوئی ہے تب تک ملک کی ویرو شاہی رہیگی۔ ایڈیٹر

ایک دہرم بیر کا تازہ کام

ماہ گذشتہ میں سندھ کے ایک حصہ میں ایک ساہوکار نے مسلمان زمینداروں سے کچھہ روپیہ لینا تھا۔ جو اُسکے تقاضا شدید سے ازحد دق تھے اُنہوں نے تجویز کی۔ کہ اُس کو قتل کریں اُس کو کہا کہ ہم آپ کا حساب کرنا چاہتے ہیں ہمارے گھر پر آؤ۔ وہ شخص مع کتب حساب گیا مسلمانوں نے اُس کو تلوار کھینچکر ڈرایا اور مجبور کیا کہ وہ تمام حساب کی بہی چاک کرے۔ اُس نے چاک کر دیں۔ بعد میں اُس کو مجبور کیا کہ گائے جو موجود تھی اُس کو قتل کرے اُس نے ایسا کرنے میں عذر کیا اسپر انہوں نے مارنا شروع کیا لاچار اُس نے منظور کیا۔ اول اُس نے ایشور سے پرارتھنا کی کہ پرمیشور تم مجھکو اس مصیبت میں مدد کرو۔ بعد میں گائے کو نمسکار کیا اور کہا ای ماتا میں لاچار ہوں۔ تم مجھکو معاف کرنا۔ اُسوقت اُسکے ہاتھ میں تلوار تھی اُس کے دل میں دلیری آئی اُس نے دو مسلمان قتل کئے اور خود بھاگ گیا۔ اب مقدمہ شروع ہے۔ راقم رام رکھا انسپکٹر ڈاکخانہ کوئیٹہ۔

کیا بطور مذہب کبھی برہمو سماج کو فروغ ہوا ہے؟

لالہ رگھوناتھ سہائے جی سکرٹری برہمو سماج لاہور کی چٹھی چھپے ست دہرم پرچارک میں میری نظر سے گذری جسمیں اونہوں نے یہہ ثابت کرنے کی جدوجہد کی ہے کہ بابو کیشب چندر سین نے پیغمبری کا کبھی دعویٰ نہیں کیا اُن کو اُن کے مرید پیغمبر کی پدوی نہیں دیتے۔ برہمو سماج نے عیسائی مت کی تقلید نہیں کی اور بالخصوص پنجاب میں برابر فروغ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ اس وقت میں یہہ نہیں چاہتا کہ برہمو سماج کی سلسلہ وار تواریخ لکھوں جو کسی حالت میں نہ دلچسپ ہے اور نہ اس دیش کے لوگوں کو اُس سے کچھہ نفع حاصل ہوگا وجہہ یہہ ہے کہ عام طور پر برہمو سماج کی ہستی نیستی برابر رہی ہے اور اُس سے اس سے زیادہ کوئی سبق بھی حاصل نہیں ہوتا کہ ست سناتن ایک ویدک دہرم کو جو اٹل ایشوریہ گیان ویدوں پر مبنی ہے چھوڑ کر اس مت نے قدم قدم پر کسقدر ٹھوکریں کھائی ہیں اور اسوقت کیسی تنگ اور منتشر حالت میں ہے۔ اگر لالہ رگھوناتھ سہائے جی یہہ ثابت کر سکیں کہ برہمو سماج کو بطور مذہب کبھی فروغ ہوا ہے تو درحقیقت اپنے سماج کی وہ بہت بڑی خدمت کریں گے۔ یہہ اور بات ہے کہ کسی برہمو یا نام نہاد برہمو نے رفاہ عام کے کسی کام میں حصہ لیا یا شرکت اختیار کی تو اُسے برہمو سماج سے منسوب کر لیا۔ آدی برہمو سماج ابتدا میں ویدوں کو الہامی کتابیں مانتا تھا اور پراچین قدیم رشیوں کے طریق پر چلنا چاہتا تھا۔ مگر خود غرضوں کا قدم بیچ میں اڑ گیا جن لوگوں کو کاشی ویدوں کے پڑھنے کے لیے بھیجا گیا تھا وہ کورے کے کورے آئے بلکہ اُلٹا کاشی کے اول درجہ کے پنڈتوں کا رنگ اُن پر چڑھ گیا۔ اُسوقت کاشی میں سوائے کومدی اور سارسوت چندرکا یا نیائے وغیرہ کو بیہودہ طریق سے پڑھانے کے دوسری بات کا چرچا بمشکل سے پایا جاتا تھا۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ وہاں وید پاٹھی کیونکر ہو سکتے تھے۔ اُس وقت سری یت دیوندر ناتھ جی ٹھاکر آدی برہمو سماج کے سرکردہ اور ٹھیکیدار مانے تسلیم کئے جاتے تھے۔ سوائے دو چار مسئلوں میں اختلاف کے اب تک زیادہ تر ویدک کرم کرتے ہیں۔ رسم و رواج میں بھی وہ معلوم ہوتا ہے کہ ایجاد و اختراع کو پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ حال میں اُن کے خاندان کا کوئی شخص رشتہ ناطہ کرنے میں عیسائیت

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سے کام لینے لگا تہا تو انہوں نے عام طور پہ اظہار نارضامندگی کیا تہا بشمرد یح ہیں البتہ آدمی براہمو سماج کچہہ کام کرتا تہا اور مورتی پوجا وغیرہ کی ممانعت کی وجہہ سے اس کی شہرت ہوئی تہی مگر اسوقت ہندوازم نے اسے ہڑپ کر لیا ہے۔ تہنے چند جو اپنے آپ کو آدمی براہمو کہتے ہیں۔ مختلف عقائد کے پیرو ہیں۔ کوئی جیتن کا بہگت ہے اور کوئی کرشن جی کا اُپاسک۔ جب اُن سے سوال کیا جاتا ہے کہ آپ یہہ کیا کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ آدمی براہمو سماج کے اصولوں کو ہم نہیں توڑتے۔ مِن وگک کا روکنا اچہا نہیں۔ آدمی براہمو رسم و رواج میں شادونادر عام ہندؤں سے تمیز کیئے جاسکتے ہیں۔ خاص خاص دو چار کا ذکر نہیں اور غنیمت سمجہا جاوے گا اگر آدمی براہمو سماج ایک ایشور کی لوجی اُپاسک رہ سکے۔ صرف بنگال میں معدودے چند ایسے آدمی پائے جاتے ہیں جو اپنے آپ کو آدمی براہمو کہتے ہیں۔ کیا لالہ رگہو ناتہہ سہائے جی قریب ایک صدی کا زمانہ کسی سماج یا سبہا کی ترقی و تنزل کے اندازہ کرنے کے لئے کافی نہیں سمجہتے۔ دوسرے درجہ پہ نو بدہان براہمو سماج ہے۔ جس کے بانی بابو کیشب چندر سین جی ہوئے ہیں جو ویدا ور شاستروں سے بالکل ناآشنا تہے چنانچہ انگلستان کو جانے سے کچہہ عرصہ پیشتر مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج سے اُن کی کسی بارہ میں گفتگو ہو رہی تہی۔ کیشب بابو نے سوامی جی سے کہا کہ مجہے افسوس ہے کہ آپ انگریزی نہیں جانتے۔ سوامی جی نے فی البدیہہ جواب دیا کہ مجہے بہی بہت افسوس ہے کہ آپ آریہ ورت کے باشندے ہو کر سنسکرت اور وید شاستروں سے ناواقف ہیں۔ اور اسپیر اور ملکوں میں اُپدیش کے لئے طیار ہیں۔ نو بدہان براہمو سماج کے معنی یہہ ہیں کہ اس سے پہلے دُنیا میں بسلسلہ پرمیشور نے دہرم کا بدہان کیا تہا اُسے پُرانا اور نکما سمجہہ کر منسوخ اور ردّی کردیا اور اس کی جگہہ نیا بدہان بذریعہ کیشب بابو کیا ہے۔ لالہ رگہو ناتہہ سہائے جی کو واضح ہو کہ پیغمبری کے دعوے میں سینگ نہیں ہوا کرتے اُس کی علامتیں ظاہری یہہ ہیں۔

یہہ کہنا کہ مجہے پرمیشور کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ مجہے خاص خاص ہدایات دیا کرتے ہیں۔ یہہ کہ مجہے الہام ہوتا ہے۔ جو کچہہ میں کرتا ہوں پہلے پرمیشور سے تنہائی میں صلاح مشورہ کرلیتا ہوں۔ یہاں تک کہ معمولی اور خانگی کاموں میں بہی پرمیشور کی رائے لیا کرتا ہوں۔ یہہ کہ مجہے پرمیشور نے اس جہان میں اپنا خاص کام چلانے کے لئے بہیجا ہے۔ تاکہ لوگوں کو اور طرف سے ہٹا کر اِس طرف راغب کروں۔ یہہ کہ انسان کے معمولی فرائض (مثلاً راستی کا اظہار اور راستی کی اشاعت۔ رفاہ عام اور خلق کی بہبودی میں ساعی ہونا۔ رسوم قبیحہ اور بداخلاقی کی عادتوں کو رفع کرنے کرانے میں مدد اور معاون ہونا وغیرہ) ادا کرنے میں بہی اپنی خاص کارگذاری جتاتا ہے اور یہہ لوگوں کے ذہن نشین کراتا ہے کہ مجہے ایسے کام کرنے کے لئے خاص الہام ہوتا ہے اور یہہ کہ جو کچہہ میرے مُنہہ سے نکلے وہ کلام الٰہی سمجہو وغیرہ وغیرہ۔ لالہ رگہو ناتہہ سہائے جی کو واضح ہو کہ یہہ ساری کی ساری باتیں کیشب بابو کی ذات سے ظہور پذیر ہوئیں۔ نو بدہان کا عنوان ہی صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ دعوئے پیغمبری لیکر نمودار ہوئے تہے۔ وہ کیا بلکہ اُن کے معمولی سے معمولی مرید بہی اب تک یہہ دعوے کرنے سے نہیں جہجہکتے کہ ہمیں الہام ہوتا ہے۔ کیشب بابو تو ذرہ ذرہ سی خانگی باتوں کے کرنے میں بہی الہام کو درمیان میں لے آتے تہے مثلاً اپنی لڑکی کی مہاراجہ کوچ بہار کے ساتہہ اپنے الہامی اصولوں کے ازسرتاپا خلاف سگائی کرنے میں بہی انہوں نے پرمیشور کی ہدایت اور الہام کا عذر پیش کیا تہا۔ اُن کے پیرو کار علانیہ انہیں اپنا پیغمبر مانتے تہے۔ اور پیغمبر کہکر خطاب کرتے تہے۔ چنانچہ کیشب بابو کی وفات کے بعد اُن کے مریدوں میں سے کوئی اُن کی چٹائی اور کوئی اُن کے بستروں کی پرستش کرتا رہا اور کوئی انہیں لیکر اُپدیش کرنے جاتا تہا اور لوگوں کو بطور تبرک درشن کراتا تہا (اس بارہ میں آریہ پتر کا میں جو بابو چیا رام چٹرجی نے چند زور دار آرٹیکل لکہے ہیں ملاحظہ

فرمانے چاہئیں) اب تک اُن کی بیدی پر اُن کا کوئی شخص نہیں بیٹہتا چنانچہ راقم نے لاہور برہمو سماج کے مندر میں لالہ کاشی رام جی کو جو کیشب بابو کے پیرو کار سمجہے جاتے ہیں۔ ہمیشہ بیدی سے نیچے بیٹہکر پڑہتا اور اپاسنا کرتے دیکہا۔ کیشب بابو کی انگلستان میں ایک حد تک کامیابی کا باعث اُن کی بڑی فصاحت بلاغت اور شیوا بیانی نہیں ہوئی تہی بلکہ یہہ کہ انہوں نے انجیل کو الہامی کتاب مانا تہا۔ اپنے چرچ (مراد نو بدہان براہمو سماج) کا نقشہ ہو بہو عیسائیوں کے گرجے کی مانند رکہا۔ منسٹر اپاسک دربار قائم کرکے مشنری مقرر کیئے۔ انجیل کی ایک ایک آیت پر بڑے بڑے سرمن ہونے لگے۔ غرضکہ یہہ کیشب بابو کے ہی زمانہ سے ہوا کہ برہمو سماج اور عیسائی مت قریب قریب ایک سمجہا جانے لگا اور تہوڑا عرصہ بعد عیسائیوں کے فرقہ یونی ٹیرین اور برہمو سماج میں یگانگت ہو گئی۔ چنانچہ سندہ میں ایک آدہ بوادی برہمو اور یونی ٹیرین عیسائیوں کے درمیان ہوئے اور بنگالی برہمو منسٹر اس مطلب کے لئے کلکتہ سے بلوائے گئے۔ ساری دنیا میں یہہ فضیلت صرف اسی ولیتی کو حاصل ہے کہ یہاں براہ سنسکار ایک آتمک سمبندہ سمجہا جاتا ہے نہ کہ ایک سِول کنٹرکٹ (دیوانی معاہدہ) مگر عیسائیوں کی پوری پوری تقلید کرنے کے لئے براہموؤں نے گورنمنٹ ہند پہ زور دیکر براہمو میرج ایکٹ پاس کرایا جسکی رو سے براہموؤں کی شادی اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ خاوند اور بیوی عدالت میں مجسٹریٹ کے روبرو اپنی شادی کی رجسٹری نہ کرائیں۔ اور یہہ مجہے تحقیق نہیں ہے کہ اُس ایکٹ میں طلاق یا شادی فسخ کردینے کا بہی ذکر ہے یا نہیں۔ اب یہہ دیکہنا ہے کہ کیشب بابو کے نو بدہان براہمو سماج کی کیا کیفیت ہوئی۔ خاص کیشب بابو کی جیون حیات میں اُن کی لڑکی کی سگائی کے معاملہ پہ بابو صاحب کے پیرو کاروں میں سخت اختلاف رائے اور تنفر پیدا ہوئی۔ برملا بابو صاحب کی مخالفت ہونے لگی جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کیشب بابو نے منحرفوں کو بہدر پولیس

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مندر سے خارج کردیا۔ کیونکہ سماج مندر کی رجسٹری ان کے اپنے نام تھی۔ اس پر منحرفوں نے اپنا نیا سماج کھڑا کرلیا جس کا نام سادھارن براہمو سماج قرار پایا۔ کچھہ اُن کے پیرو کار اُن کے ساتھہ رہ گئے۔ اور کچھہ یہہ رنگ دیکھکر از سرِ نو چوٹی اور جنیو دھارن کر کے ہندو بن گئے اور بدستور پرانک رسم و رواج کو ماننے لگے۔ کیشب بابو کے بعد ریورنڈ پی۔ سی موزمدار نو بدھان براہمو سماج کے رکن اعلیٰ اور کیشب بابو کے قائم مقام سمجھے جانے لگے۔ مگر ریورنڈ موزمدار سے جب پوچھا جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو براہمو سماج کے کسی فرقہ سے مخصوص نہیں کرتے۔ چنانچہ اپنے لیکچروں میں بھی یہہ جتا دیتے ہیں کہ میرا براہمو سماج کے کسی خاص فرقہ سے تعلق نہیں ہے۔ شروع سے ان کی ہر ایک بات عیسائی پن کی پائی جاتی تھی۔ ان کے اخبار انٹرپریٹر کو پڑھنے سے ہرگز یہہ نہیں کھلتا کہ آیا یہہ عیسائیوں کا اخبار ہے یا براہموؤں کا۔ امریکہ میں جو کچھہ انہیں شہرت اور عزت حاصل ہوئی ہے۔ وہ صرف عیسائی پادریوں کے طفیل۔ امریکہ میں آپ کی تمام ذاتی ضروریات کے کفیل عیسائی ہی ہوتے رہے ہیں اور عیسائیوں کی جانب سے ہی آپ کے لیکچروں کا انتظام ہوتا رہا ہے اور یہہ اب پردہ کی بات نہیں ہے کہ ریورنڈ موزمدار کی مالی امداد عیسائی ہی کرتے ہیں۔ اور جب ریورنڈ موزمدار براہمو سماج کو انڈین کرسچین چرچ (ہندوستانی عیسائی مت) اور عیسیٰ مسیح کو خدا کا بیٹا۔ اپنی جان دیکر لوگوں کے گناہوں کو بخشوانے والا۔ قبر سے نکل کر خدا کے داہنے ہاتھہ بیٹھا ہوا۔ رہنما شفاعت کرنے والا اور نجات دہندہ مانتے ہیں صرف مبہم طور پر اور ذو معنی الفاظ میں نہیں بلکہ صاف صاف لفظوں میں۔ اسپر تعجب ہے دن دہاڑے سادھارن براہمو سماج کے مستند اخبار انڈین میسنجر نے جس کے ایڈیٹر پنڈت شوناتھہ شاستری ہیں۔ ریورنڈ موزمدار کو یہہ رائے دی تھی کہ اب آپ کے لئے بہتر یہہ ہے کہ باقاعدہ عیسائیوں کا بپتسمہ لیکر عیسائی ہو جائیے۔ کیونکہ اب کچھہ کسر باقی نہیں رہی ہے۔ یہہ مشورہ کسی آریہ کی جانب سے نہیں تھا جسے یہہ کہکر ٹال دیا جاوے کہ آریہ کہا ہی کرتے ہیں۔ یہہ مشورہ کسی ایسے چھچھورے آدمی کی جانب سے نہیں تھا جسے کچھہ وقعت نہ دی جاوے بلکہ سادھارن براہمو سماج کے بانی اور رکن اعظم پنڈت شوناتھہ شاستری کی جانب سے تھا۔ کیا جو ریورنڈ موزمدار کے ہر حالت میں ہمسر کہے جا سکتے ہیں۔ کیا لطف کی بات ہے کہ ریورنڈ موزمدار صاحب تو چوں تک نہ کریں مگر لاہور کے لالہ کاشی رام جی تھیسٹ میں کچھہ تجاہل عارفانہ کرکے ریورنڈ موزمدار کی طرف سے بلا ذمہ واری جواب دیں اور لالہ رگھوناتھہ سہائے جی خواہ مخواہ اُن کی تائید کریں۔ لاچار انڈین میسنجر نے ریورنڈ موزمدار کی خاص تصانیف میں سے حوالے پیش کرنے شروع کئے ہیں۔ جس میں اُنہوں نے وہ سب عقیدے صاف صاف ظاہر کئے ہیں جو عیسائیوں کے ہیں۔ اسکے علاوہ کلکتہ روزانہ اخبار انڈین مرر کے صیغہ مراسلات میں آئے دن نو بدھان براہموؤں کے جھگڑے قضیے خفیف خفیف باتوں پر چھپتے رہتے ہیں۔ اور جیسا کچھہ ان کا دھرم بھاؤ مترشح ہوتا ہے وہ پڑھنے سے ٹھیک معلوم ہو سکتا ہے۔ لالہ رگھوناتھہ سہائے جی کم از کم یہہ تو بتلا دیں کہ خود کیشب بابو کے خاندان پر اُنکا یا اُن کے نئے پنتھہ کا کیا اثر پڑا اور اُنہوں نے کیا نمایاں ترقی اپنے بزرگ کے پنتھہ کو فروغ دینے میں کی۔ کیشب بابو کے ایک صاحبزادے محکمہ افیون کے افسر ہیں جن کا فرض منصبی یہہ ہے کہ افیون کے لئے پوست کی کاشت کو ترقی دلوائیں۔ کاشتکاروں کو پوست کی کاشت کے لئے آمادہ کریں۔ عمدہ افیون لیں غرضیکہ افیون کی آمدنی سے اُنہیں تنخواہ ملتی ہے اور افیون کی ترقی پر اُن کی ترقی منحصر ہے۔ کیشب بابو کی صاحبزادی (جو ان دنوں مہارانی کوچ بہار ہیں اور جنکی مہاراجہ کوچ بہار کے ساتھہ سگائی کرتے وقت کیشب بابو کو الہام ہوا تھا کہ ان کی وساطت سے نو بدھان براہمو سماج خوب ترقی پاویگا) سے بھی

کوئی خاص کام نو بدھان کی ترقی کے لئے ظہور میں نہیں آیا۔ مہاراجہ کوچ بہار کا زیادہ تر ربط ضبط انگریزی افسروں سے رہتا ہے۔ کھیل کود کا زیادہ شوق ہے۔ اکثر معہ مہارانی کے یوروپ چلے جاتے ہیں۔ ایک لڑکی کا نام بھی عیسائیوں جیسا رکھا ہے۔ ریاست کے اور مقامات کا تو کیا ذکر ہے خاص کوچ بہار میں براہمو سماج کی جیسی ہستی ہے وہ براہموؤں سے پوشیدہ نہیں ہوگی۔ البتہ یہہ ضرور ہے کہ کبھی کبھی مدت بعد مہارانی کوچ بہار وہاں کے چند اشخاص کو جو اپنے آپ کو براہمو کہتے ہیں ایک دعوت دے دیتی ہیں۔ اور اپنے ہاتھہ سے کھیر وغیرہ بنا کر کھلا دیتی ہیں۔ یا لڑکیوں کی تعلیم میں کچھہ شوق ظاہر کر دیتی ہیں۔ اور کبھی کبھی واجبی انعام اکرام دیدیتی ہیں۔ اس کے علاوہ لالہ رگھوناتھہ سہائے جی بتاویں کہ اور نو بدھان براہمو سماج کی کیا کارگذاری ہے۔ سادھارن براہمو سماج کے اس وقت رکن اعظم پنڈت شوناتھہ شاستری ہیں اور براہموؤں کے اس فرقہ کو آدی اور نو بدھان کے وسط میں سمجھنا چاہئے۔ اس کے پیرو بھی بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔

ان واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ بطور مذہب براہمو سماج نے کیا فروغ حاصل کیا ہے۔ پنجاب میں قریب ۵۰ سال سے براہمو سماج ہے مگر لالہ رگھوناتھہ سہائے جی یہہ تو بتلا دیں کہ اس وقت اُس کے کتنے سبھاسد ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں لاہور براہمو سماج میں کتنے انُشٹھانک براہمو ہیں۔ کیا خود ہی لالہ رگھوناتھہ سہائے جی انُشٹھانک براہمو ہیں؟ کیا لاہور کے براہمو سماج کو نصف درجن بھی انشٹھانک براہموؤں کا فخر حاصل ہے ورنہ ایسے براہموؤں کی سند نہیں۔ جو برابر چوٹی اور جنیو رکھتے ہیں۔ برادریوں کی سبھاؤں کے منتری اور پردھان بنے ہوئے ہیں۔ رشتے ناطے مروجہ دستور کے مطابق کرتے ہیں۔ پورانک رسم و رواج کے پابند ہیں مگر کسیقدر براہمو سماج کو چندہ دیدیتے ہیں۔ یا کبھی کبھی براہمو سماج کے مندر میں راجہ رام موہن رائے یا کیشب بابو کی زندگی پر ایک لیکچر دیدیتے ہیں انشٹھانک

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممبر جانے دیجئے ویسے ہی معمولی ممبر ہی بتلایئے کہ کتنے ہیں۔ اور اُن میں نو دہانی کتنے ہیں۔ سادھارن کتنے ہیں۔ ویدوں کو الہامی پُستکیں ماننے والے کتنے ہیں۔ پورانک چال چلن رکھنے والے کتنے ہیں۔ نیم عیسائی کتنے ہیں اور سب کی تعداد مجموعی کتنی ہے۔ پنجاب میں کتنی براہمو سماجیں ہیں۔ آیا لاہور کے سوا اور بھی کہیں ہے۔ کیا شملہ کی سماج اُسیوقت تک رہتی ہے۔ جب تک کہ لاہور کے دو تین براہمو کلارک موسم گرما میں شملہ رہتے ہیں یا اُن کے چلے آنے کے بعد بھی اُسمیں کچھہ کارروائی ہوتی ہے۔ کیا ایسے سکرٹری یا جوائینٹ سکرٹری بھی براہمو سماج کی توقیر کا باعث ہو سکتے ہیں۔ جو آج ایک مسلمان اخبار کے ایڈیٹر ہو کر ساری لیاقت ہندوؤں کو گالیاں دینے میں صرف کردیں۔ دوسرے دن ہندوؤں کے اڈوکیٹ (وکیل) بن کر مسلمانوں کو کوسنے لگیں۔ اور ہندوؤں کی ہر بات کو غلطی سے پاک خیال کریں اور ساتھہ ہی براہمو سماج کے جوائینٹ سکرٹری یا سکرٹری بنے رہیں۔ کیا اسیکا نام دھرم بھاؤ ہے۔ لالہ رگھوناتھ سہائے جی فرماتے ہیں کہ تین براہمو اخبار پنجاب میں شایع ہوتے ہیں۔ شاید اُن کی مراد ایک برھمو دھرم پرچارک سے ہو۔ جو ایک اردو کا بہت چھوٹا سا پرچہ تھا اور کچھہ دنوں چلکر بیٹھہ گیا تھا اور شاید اب پھر دوبارہ نکلا ہے۔ کیا لالہ رگھوناتھ سہائے جی بتا سکتے ہیں کہ اسکی کل اشاعت کتنی ہے اور آیا اس کے خریدار سب کے سب براہمو ہیں یا کوئی اور۔ دوسرے اخبار سے مراد شاید پیوریٹی سرونٹ ہو جو پیوریٹی ایسوسی ایشن کا آرگن سمجھا جاتا ہے۔ مگر چونکہ براہمو صاحبوں کے ہاتھوں میں ابتدا سے رہا ہے اس لئے اُن کے خیالات کا رنگ اُس پر چڑھا ہوا ہے۔ یہہ ٹھیک ہے کہ براہمو معاملات اسقدر نہیں ہوتے کہ جس سے وہ کل کا کل پُر ہو سکے لہذا اور اخلاقی پند و نصایح۔ منشی اشیاء سے پرہیز کی ہدایت اور سود مند باتیں ہی نکلتی رہتی ہیں۔ اور اکثر لوگ اُس کو خرید کرتے ہیں۔

اُٹھاتے ہیں۔ البتہ پرچہ تھیسٹ جو مہینہ میں دو بار ایک تختہ پر شایع ہوتا ہے تو بیشک براہموؤں کا آرگن ہے۔ مگر اس میں اپنا مصالحہ اسقدر نہیں ہوتا کہ کل کالم سیاہ کر سکے۔ بس ضروری ہے کہ آریہ سماج سے چھیڑ خانی کر کے کچھہ کام چلاوے اور تھیسٹ کی اکثر تحریریں اُسکے دھرم بھاؤ کا بدیہی ثبوت ہوا کرتی ہیں۔

آخیر میں دو باتیں اور لالہ رگھوناتھ سہائے جی کی قابل غور ہیں۔ ایک یہہ کہ لاہور کے نوجوان آریہ سماج کا اندرونی فساد اور براہموؤں کا دھرم بھاؤ دیکھکر براہمو سماج کی جانب جھکنے لگے ہیں۔ یہہ صورت آریہ سماج کے اراکین کو ناگوار گذر رہی ہے۔ اور وہ غلط بیانیوں سے نوجوانوں کو براہمو سماج سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ لالہ رگھوناتھ سہائے جی کو واضح ہو کہ آریہ سماج جان جوکھم میں پڑ کر بھی اپنے اصولوں پر آنچ آنے دینے کی تاب برداشت نہیں رکھتا۔ اگر چند بہروپئے اور وشواس گھاتی شروع میں آریہ سماج میں دخل پا گئے ہوں اور اُن کی اصلی حالت پورے پورے تجربہ اور آزمایش سے کھل گئی تو کیا اُن کو سماج سے خارج کر دینا کوئی اندرونی فساد میں داخل ہے ہر ایک قسم کے پاکھنڈیوں اور اویدک کرم کرنے والوں کا کھنڈن کرنا کیا دھرم بھاؤ سے بعید بات ہے۔ لالہ رگھوناتھ سہائے جی آپ اطمینان رکھیں آج تک نہ کبھی آریہ سماج میں دو فرقے ہوئے ہیں۔ نہ ہیں۔ اور نہ ہوں گے۔ اور نہ ہو سکتے ہیں۔ آپ اپنے سماج جیسی حالت آریہ سماج میں بھی دیکھنا چاہتے ہیں یہہ ناممکن ہے۔ لالہ رگھوناتھ سہائے جی جو کام آپ کی سماج ایک صدی میں نہیں کر سکا آریہ سماج نے وہ دلوں کے اندر کر کے دکھا دیا ہے۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ یہہ کامیابی بغیر زبردست دھرم بھاؤ کے حاصل ہو سکتی ہے۔ آج تمام کرانی۔ قرانی اور پورانی جن کے آپ خوشہ چین ہیں ویدک مارتنڈ کے پرکاش کی وجہہ سے اندھیرے میں چھپتے پھرتے ہیں اور کسی کی تاب نہیں پڑتی کہ آریہ سماج کے روبرو آسکے۔ کرم نظم شاملی

ہند میں جو کچھہ سامان ترقی اور اسباب سرگرمی آپکو نظر آرہے ہیں وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ آریہ سماج کی بدولت ہیں۔ جو ریڈنگ روم اور لائبریری آپکی مایہ ناز ہیں ویسے ریڈنگ روم اور ویسی لائبریریاں چھوٹے چھوٹے آریہ سماجوں میں موجود ہیں۔ رہا لاہور کے نوجوانوں کا آپ کے سماج کی جانب جھکنا سو اسکا آپ نے کوئی خاص ثبوت پیش نہیں کیا۔ لاہور کے نوجوان ناتجربہ کار اور غیر مستقل مزاج نوعمروں کی ہمدردی پر زیادہ فخر یا اعتماد کرنا عبث ہے۔ لاہور کی خلط ملط صحبتیں اور نئے نئے چرچے اور نئی نئی تحریکیں نوجوانوں کی طبیعتوں کو پارے کی طرح ڈھلکنے والی کر دیتی ہیں۔ اُن کی ہمدردی کی کچھہ نہ پوچھئے اُن کی ہمدردی ایک جگہہ نہیں ہوتی وہ کئی حصوں میں منقسم ہوتی ہے اگر وہ اتوار کی شام کو گھڑی بھر کیلئے براہمو مندر میں آبیٹھیں تو اس سے کوئی خاص فخر کی بات نہیں سمجھی جا سکتی۔ مگر البتہ دوسری طرف یہہ دیکھا جاتا ہے کہ براہمو سماج میں جو لوگ ابتدا میں شامل تھے اور عرصہ دراز تک براہمو کہلاتے رہے اور کچھہ تھوڑا بہت کرتے بھی رہے وہ اب کچھہ اور ہی اور نظر آتے ہیں کہاں ہیں لالہ بینی پرساد جی۔ کہاں ہیں رائے صاحب بشنداس جی۔ کہاں ہیں رائے بہادر برج لال جی گھوس۔ وغیرہ وغیرہ کوئی رادھا سوامی پنتھہ میں داخل ہو گیا۔ کوئی سادھارن ہندو بن گیا۔ اور کوئی کالی پارٹی اور ناچ رنگ کے پھیر میں پڑ گیا۔ بلاشک اناتھ بابو کے کام کے سب مداح ہیں مگر اُن کی عزت زیادہ تر اُن کے ذاتی اوصاف اور اخلاق کے سبب سے ہے جسے آپ جس طرف چاہیں محمول کر لیں۔ یہہ آپ کا کہنا کسقدر رعونت میں داخل ہے کہ کیا یہہ براہمو سماج کی بدولت ہی نہیں ہے۔ کہ ہزاروں غریبوں کو مفت دوا مل رہی ہے۔ غریبوں کا والی پرمیشور ہے اور وہی سب کے لئے ضروری سامان مہیا کرا دیتا ہے۔ غریبوں کو مفت دوا دینے کے لئے سرکار نے بھی انتظام کیا ہوا ہے۔ عیسائی۔ پادری

...کرتے ہیں۔ اور یہی پہلے لوگ اس طرف توجہ کر سکے
...بابو کا ہومیو پیتھک دواؤں کی تقسیم
...ایلوپیتھی ایشن کے ذریعہ اُٹھایا گیا تھا
...اُسی کے نام سے کیا جاتا ہے۔ اس کام
...روپیہ براہموؤں کی جیب سے بہت کم آتا
...کیا براہمو سماج سے منسوب کر دیتا
...معلوم ہوتا ہے آریہ سماج کو براہمو سماج
...کی کدورت نہیں ہے بلکہ اکثر آریہ براہمو لوگ
...میں شریک ہوتے ہیں اور دوستانہ برتاؤ
...ہیں۔ مجھے امید ہے کہ لالہ رگھوناتھ سہائے جی
...کو غور سے ملاحظہ فرماویں گے اور اگر وہ کسی
...میں شک ظاہر کریں گے تو میں اُن کا اطمینان
...کرانے کے لئے ہر وقت حاضر ہوں۔

راقم ایک آریہ سماج کا سبھاسد۔

چاہ کن راچاہ درپیش کا تازہ واقعہ

...ہوا سندھ میں۔ ایک مسافر جس کے پاس کچھ
...تھا ایک دوکاندار کے پاس آیا۔ عرض کیا کہ رات
...کی اجازت ہو اور اُس کا روپیہ امانت میں رکھا
...میزبان کا دل بے ایمان ہو گیا اُس نے چند
...بدمعاشوں سے صلاح کی کہ جب مسافر صبح کو روانہ ہو
...اس کو قتل کریں۔ روپیہ نصفا نصف تقسیم کریں گے۔
...بقول شاعر کہ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی
...ترست۔ اس وقت ایک نیک شخص نے یہ بات
...سن لی اس نے نصف شب کو مسافر کو خبر دی اور
...کی بجائے سافرت پر جانے کے وہ رخصت
...اس کے مکان پر آکر آرام کرے۔ چنانچہ اُس نے ایسا
...میزبان نے سوچا کہ شاید بدمعاشوں نے روپیہ
...ہضم کر لیا ہے۔ اپنے فرزند کو خبر لینے کو روانہ کیا۔
...بدمعاشوں نے اُس کو ہی روپیہ والا مسافر جانکر
اس کو قتل کر دیا۔ اُس کا سامان تلاش کیا تو کچھ برآمد نہ ہوا
تھوڑی دیر بعد وہ میزبان صاحب روپیہ کا حصہ وصول
کرنے خود پہنچے اور تقاضا شدید کیا انہوں نے کہا کہ
افسوس کوئی روپیہ اُس سے برآمد نہیں ہوا۔ اُس نے اپنا
فرزند تلاش کیا کہ وہ آیا تھا کہاں گیا۔ انہوں نے کہا وہ
نہیں آیا۔ اب شک یہ پیدا ہوا کہ شاید غلطی سے وہی
قتل ہوا۔ درحقیقت یہی حال تھا۔ اب میزبان صاحب کو سوائے
کف افسوس ملنے کے کوئی چارہ نہیں ہے۔ مقدمہ شروع
ہے۔ راقم رام رکھا انسپکٹر ڈاکخانجات کوئٹہ۔

کیا حیوانی دودھ کا استعمال انسان کیلئے جائز ہے

نمبر (۳)

ستیہ دھرم پرچارک کی گذشتہ اشاعات دیکھنے سے معلوم ہوا
کہ عنوان بالا کا مضمون نمبر ۲ کے بعد اخبار میں نمبر ۴ شروع
ہو گیا۔ یعنی نمبر ۳۔ اخبار میں نہیں نکلا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ یا تو مضمون ہذا کا نمبر ۳۔ کہیں ڈاک میں گم ہو گیا۔ یا
پریس سے جاتا رہا۔ یا کاتب سہواً لکھنا چھوڑ گیا۔
چونکہ مضمون ہذا کی نقل ہمارے پاس موجود نہیں۔ اسلئے
اُس مضمون کا تلفیق کرکے دوبارہ لکھنا مشکل ہے۔ البتہ
اُس میں جو ضروری اور خاص اعتراضوں کے جوابات تھے
اُن کو تلخیص کرکے یہاں پھر مندرج کیا جاتا ہے۔

اعتراض اول۔ لالہ دیویداس صاحب کہتے ہیں کہ
اگر کوئی مہمان گھر آوے تو کیا اُسکے کپڑے اُتار لینے چاہیئیں؟
کیا اُس کی خاطر تواضع کرنے کے بعد اُسکو لوٹ لینا چاہیئے؟

(ج) پیارے بھائی جی۔ یہ تمثیل حیوانوں کو دودھ
حاصل کرنے پر نہیں گھٹتی۔ ہم حیوانوں کی خاطر تواضع
بطور مہمان یا اتیتھی کے نہیں کرتے بلکہ مثل نوکروں کے
اُن سے کام لیتے ہیں جن حیوانوں کا دودھ ہم حاصل
کرتے ہیں وہ ہماری جائداد کا جزو ہوتے ہیں اُنکی خدمت
کرکے اُن سے فائدہ اٹھانا کسی اخلاقی اصول کے برخلاف
نہیں۔ مسٹر بسنت اپنی پولیٹیکل اکانومی میں تحریر
فرماتے ہیں کہ "زمانہ قدیم میں قوموں کی دولت کا معیار
سکوک زر یا دھات نہیں ہوا کرتی تھی بلکہ چین کی
دولت کا معیار چائے۔ ابی سینیا اور مصر کی دولت کا
معیار مویشیوں کا چمڑا۔ قطب شمالی کے ارد گرد پولینڈ
لیپ لانڈ۔ گرین لینڈ۔ ناروے وغیرہ ملکوں کا معیار۔
اہل مچھلی اور اہل ہند کی دولت کا معیار مویشی ہوا کرتے
تھے"۔ چنانچہ اب تک بھی جھنگ۔ منٹگمری۔ ملتان وغیرہ
اضلاع میں چند قومیں اور پنجاب میں اکثر جاٹ لوگ
کاشتکار موجود ہیں جو کہ دولتمندی کا معیار مویشیوں
کی تعداد پر لگاتے ہیں۔ پس جبکہ دودھ دینے والے
پشو ہماری جائداد کا جزو ہیں۔ تو اُن کی خدمت کرکے
اُن سے دودھ لینا لالہ دیویداس کی تمثیل کو ٹھیک نہیں
ثابت کرتا اور نہ ہی میزبانی یا مہمان نوازی کے اصول
کے برخلاف ہے۔

اعتراض دوم۔ لالہ دیویداس وید منتروں کے
ایک دو ٹکڑے مثلاً "سرو بھوتے شو آتم وت" اور
"سرو بھوتانی منترسیہ چکشوشا سا کیشا مہے" پیش
کرکے ان سے ثابت کرتے ہیں کہ حیوانی دودھ کا استعمال
ٹھیک نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اصل کا منشا سمجھنے میں لالہ
صاحب نے غلطی کھائی ہے اگر ان ٹکڑوں کے وسیع معنی
ایسے ہی لئے جاویں جیسے لالہ صاحب نے سمجھے ہیں تو یہ
ماتا اور استری اور بہن کو بھی ایک ہی نگاہ سے دیکھنا
چاہئے جو کہ بالکل محال اور غلط ہوگا۔

اعتراض سوم۔ لالہ صاحب کا یہ کہنا کہ چونکہ
باقی سب شیر خوار جانور ایام رضاع کے بعد دودھ
چھوڑ کر نباتات پر گذارہ کرتے ہیں اس سے ظاہر ہے
کہ دودھ بچپن کی خوراک ہے۔ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ تمام
حیوانوں کی قدرتی حالت انسان کی مانند نہیں۔ گائے
کے پیٹ میں چار خانے ہوتے ہیں۔ اونٹ بکری اور شیر
کے معدوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ انسان کا
معدہ کل حیوانوں کے معدہ سے نرالا ہے۔ پس جبکہ سب
شیر خوار حیوانوں کے معدوں کی ساخت جدا جدا ہیں

اختلاف ہے تو پہر انسان و دیگر حیوانوں کی خوراک پر سب قواعد کیسان حاوی کرنا ٹہیک نہیں + بعض شیر خوار جانور جگالی کرتے ہیں۔ بعض نے نہیں کرتے مگر انسان کی حالت ان کے مطابق نہیں ہو سکتی + حیوان سوائے اس کے کہ عقل حیوانی کے ذریعہ اپنی ضروریات کو رفع کرسکیں کوئی ترقی نہیں کر سکتے لیکن انسان بذریعہ عقل و بدہی کے اپنی ضروریات آسایش اور سکہہ کے سامان بڑہا سکتا ہے اور وہ رنگا رنگ کے میوہ جات پہل پہول طرح طرح کی نعمتوں۔ لذیذ غذاؤں اور مٹہائیوں سے مہیا کیا گیا ہے جو حیوانوں کو خواب میں بہی نصیب نہیں ہو سکتیں۔ پس اگر ظاہری قدرتی اصول پر انسان کو کمزور و مجبور کیا جاوے تو مثل حیوانوں کے نباتات کو توڑ پہاڑ کر کہاوے + پس اس سے ظاہر ہے کہ حیوانوں اور انسانوں کے معاش طرز معاشرت خوراک میں اختلاف لازمی ہے۔ اگر سب شیر خوار جانور اپنی ماتا۔ استری اور ہمشیر و بہن کو بہی امتیاز نہیں کرتے اور اپنے حیوانی جذبات اور نفسانی خواہشات کو بلا تمیز ہر ایک مادہ کے ساتھ ہم جفت ہو کر رفع کر سکتے ہیں تو کیا انسان شیر خوار کو بہی ایسا کرنا چاہئے۔ پس اگر قانون قدرت کے بیرونی نظارہ کی پابندی انسان کے لیے لازمی ہوتی تو الہٰی شروتی گیان وید کی ضرورت نہ ہوتی۔ اور نہ ہی عقل کی ترقی کے لیے دیدی علم پر اتنا کہا جاتی بلکہ افریقہ کے حبشی اور وحشی بہ نسبت تعلیم یافتہ اور مہذب قوموں کے زیادہ قدرتی اصول کے پابند سمجہے جاویں گے +

چونکہ لالہ دیوی داس کی طرف سے پرچارک میں قریبا یہی اعتراض شایع ہو چکے ہیں۔ اسلئے مضمون مذکور کے تیسرے نمبر کو یہاں تک اکتفا کر کر ختم کرتے ہیں اور آیندہ جو اعتراضات وہ پیدا کریں گے ان کے جواب مسلسل دئیے جاویں گے +

(باقی آیندہ)

المشتہر

جیمنی

اشتہارات

کلکتہ سے ایورویدشاستر میں سند پائے ہوئے کویراج پنڈت سیتارام شاستری کویرتن کا ایورویدک اوشدہالا امرتسر و راولپنڈی۔

$\frac{13}{11}$ $\frac{20}{11}$

چون پراش ایورویدک رسائنوں میں یہہ سب سے مشہور اور اعلیٰ رسائن ہے۔ کہانسی دمہ تپ دق اور سینہ کی امراض کے لیے اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ دبلے پتلے لوگوں کے لیے یہہ کیمیا ہے۔ طرفہ یہہ کہ صحت اور بیماری دونوں حالتوں میں اسکو استعمال کر سکتے ہیں۔ ہزاروں تجربوں کے بعد یہہ ثابت ہوا ہے کہ کاڈ لور آئل (مچھلی کا تیل) یا اس قسم کی مغربی دوائیوں سے ہزار گنا بڑھ کر مفید ہے۔ ایک ماہ کے استعمال کے لئے دوائی کی قیمت صرف ....(عہ)

برہمی گہرت حافظہ کو بڑہاتا ہے اور دماغ کو صاف کرتا ہے۔ طلبا و وکلا مدرسان اور تمام دماغی کام کرنے والوں کے لئے ازبس مفید ہے جنکی دماغ پتلی پڑ گئی ہو اور اس سے کمزور ہو رہے ہوں انکیلئے بہت فایدہ بخش ہے۔ ایک ماہ کی دوائی کیلئے (عہ)

وشن مہل تیل شب بیداری سنسناہٹ اور پہرہ پن اور سر کی تمام امراض کے دفع کرنے کیلئے اس سے بڑہکر اور کوئی دوائی نہیں۔ قیمت فی شیشی (عہ)

ایورویدک سالسہ خون کو صاف کرنے کے لئے لاثانی دوائی ہے۔ خواہ گرمی خواہ شدہ پارہ کے استعمال سے خراب ہوا ہو۔ اسکو یہہ کا صاف کرتا ہے + قیمت فی شیشی ....(۱۲ عہ)

مہا کام دیو گہرت یہہ دوائی نامردی کو دفع کرتی ہے جو کہ بوجہ کثرت عیاشی سے ہوئی ہے یا کسی دیگر باعث سے ہو اور کسی دماغی کمزوری اور حافظہ کی کمی کیلئے جو کہ زیادہ محنت کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ طلبا کے لئے یہہ خصوصاً مفید ہے کیونکہ عقل

اور قوت کو طاقت بخشتی ہے۔ قیمت چار روپیہ (للعہ)

مہا سومیشور ٹیکا ہر ایک قسم کی ذیابیطس Diabetes اور پیشاب میں جو البومن یا شوگر (مٹاس) خارج ہوتی ہو اسکو ایورویدک کی یہہ مشہور دوائی بہت جلد رفع کرتی ہے ایکماہ کے استعمال کے لئے دوائی کی قیمت (للعہ) دیگر کل قسم کی امراض کے لیے تیر بہدف ہے۔ سب دوائیوں کی قیمت محصول ڈاک سے علاوہ ہے۔ اخبار ٹریبیون مطبوعہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء ہمارے اوشدہالہ کی نسبت یہہ لکہتا ہے کہ "پنجاب بہر میں یہہ پہلا ایورویدک اوشدہالہ ہے جو کہ ایک سند یافتہ طبیب کے زیر نگرانی کہلا ہے۔ پنڈت سیتا رام شاستری کویرتن جنہوں نے کہ کلکتہ میں چرت سمپرت کے مشہور طبیب کوی راج وج رتن سین سے تعلیم پائی اور آنکر امرتسر میں اوشدہالہ کہولا اور امتحان میں کامیابی حاصل کرکے کویرتن کی ڈگری حاصل کی +

چند سرٹیفکیٹ۔ بہت سی تازہ سرٹیفکٹوں میں سے چند یہاں درج کیجاتی ہیں (۱) سیٹہہ گنیش داس کلکتہ (۲) پنڈت بہاری لال امرتسر (۳) ماسٹر آتمارام امرتسر (۴) ماسٹر گنج لال ٹہیا لہ (۵) لالہ کرم چند سوداگر امرتسر۔ (۶) لالہ نرائن داس لکہنو (۷) مسز یوسف خان لیڈی ڈاکٹر سپرنٹنڈنٹ زنانہ ہسپتال امرتسر وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ جو مریض باہر سے علاج کرانا چاہتے ہیں انکے مفصل حالات بیماری کے لکہنے پر اُن کا علاج ایورویدک شاستر کے مطابق نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ اس ایورویدک اوشدہالہ میں ہر قسم کی نئی اور پرانی مرضوں کی دوائیاں ایورویدک شاستر کی ٹہیک ہدایات کے مطابق بنائی ہوئی طیار رہتی ہیں جو درخواست آنے پر بہیجی جاتی ہیں۔ **نوٹ** راولپنڈی میں ایک لایق وید آنریری طور پر ہمارے اوشدہالہ کا انتظام کرتے ہیں جو آرڈر کے پہونچنے پر دوائیاں بہیج سکتے ہیں اس دوائی خانہ میں بہی ساری دوائیاں طیار رہتی ہیں + **المشتہر** کوی راج پنڈت سیتارام شاستری کوی رتن نمک منڈی امرتسر +

ضرورت

ہے ایک دوست قوم مہاجن شریف خاندان - عمر تخمیناً ۲۰ سال بالکل تندرست للعہ ماہوار کے ملازم ہیں پہلی عورت مر ہوئے دس ماہ کا گزر چکے ہیں اب مہاجن قوم کی کسی ایسی بیوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہو اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو - مزید حالات راقم سے دریافت ہو سکتے ہیں - **المشتہر**
گوری شنکر دیو منتری آریہ سماج سرینگر ؛

لائبریرین آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے - کہ ہماری لائبریری میں چھہ سو قسم کی انگریزی اردو ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی - پنڈت گورودت ودیارتھی اور لالہ منشی رام - پنڈت لیکھرام آریہ مسافر منشی جیون لال و پنڈت کرپارام شرما - لالہ دیو راج - ماسٹر درگا پرساد پنڈت بھیم سین شرما - بابو بیچا رام چیٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب بوقت درخواست کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور بھوسکا ترجمہ بابو نہال سنگھ کرنال نواسی بھی ہمارے ہاں فروخت موجود ہے - قیمت صرف عہ - **المشتہر**
لالہ چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور وچھو والی

ہندو ہوٹل بھیرعل دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے - ریٹ مقررہ ؛ **المشتہر**
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

نوٹس ضروری
آریہ جنتری و ڈائرکٹری سنہ ۱۹۰۰ع

اگرچہ بذریعہ اشتہار مطبوعہ ست دہرم پرچارک و آریہ ورت سب سماجوں کی توجہ آریہ جنتری و ڈائرکٹری سنہ ۱۹۰۰ء کی طیاری کی طرف دلائی گئی تھی مگر بہت کم سماجوں نے اُسپر توجہ دی ہے چونکہ اب کی مرتبہ جملہ سماجوں کے منتری اور پردہان کے نام بھی درج کرنا مناسب سمجھا گیا ہے - اس لئے کرپا کرکے جملہ سماجیں اپنے اپنے سماج کے منتری اور پردہان کے نام سے بہت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بخشیں اور جو سماجیں ایک پیسہ کا خرچ بھی برداشت نہ کرسکیں وہ بذریعہ بیرنگ کارڈ ہی اطلاع بھیجدیویں - اور جس سماج کے متعلق کوئی آریہ پتری پاٹھ شالا یا کوئی دیگر انسٹیٹیوشن ہو اس کے حالات سے بھی اطلاع دیں ؛ **المشتہر** بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال پنجاب ؛ ؛

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہرقسم گبرون دری - کھیس - دوہتی - سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں - ہمدردان ملک کی خدمت میں بانب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیشی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں - علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویں گی - جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں - نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے - بعدم واپسی نمونہ پر ۶ر چارج ہوں گے - مال نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا -

المشتہر جیرامداس متہراداس پروپرائٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت

ایک صاحب از قوم بیدی کہتری ملازم بعہدہ گرداور قانونگو - تعلیمیافتہ ایف اے تک - عمر تخمیناً ۲۲ سال صحت بدنی عمدہ اپنا بواہ کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے ؛
المشتہر ہیراج منتری آریہ سماج پسرور ؛

فوراً درکار ہے

ویدک پاٹھ شالا گوجرانوالہ کے لئے ایک ایسے لائق پنڈت کی بہت جلد ضرورت ہے جو کہ اشٹادھیائی اور مہابھاشیہ پڑھا سکے - تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی - **المشتہر** منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور

بواہ کی ضرورت ہے

ایک صاحب از قوم برہمن گوپال پیشہ علوائی عمر ۲۲ سال گذارہ عمدہ متوطن مہتہ وال ضلع امرتسر حال دوکاندار بسی بلوچستان کسی ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۱۴ - اور ۱۶ سال کے درمیان ہو - درخواستیں بنام لالہ لچھمن داس ملازم ایجنسی سرجن صاحب بمقام کوئٹہ جانی چاہئیں ؛

بواہ کی ضرورت ہے

میرا ایک چھوٹا بھائی ملازم پولیس بعہدہ سارجنٹی - ڈپٹی انسپکٹر ہونیکی جلد امید ہے - عمر ۲۵ سال مضبوط بدن صحت اچھی چال چلن نیک بے عیب پکا سماجک انترنگ سبھا کا ممبر قوم کہتری ہونا ہی کسی ایسی نیک چلن کنیا سے شادی کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۱۵ یا ۱۶ سال کے درمیان ہو خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو -
المشتہر تلسی رام تھانہ دار تھانہ سن معرفت لالہ بھگت رام سبھاسد آریہ سماج مظفر گڈھ ؛ ؛ ؛

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حکیم جالینوس کے نسخے

یہہ اُس شخص کے نسخے ہیں جس کا نام لینے سے مریض کو آدھی صحت ہوجاتی ہے۔ ایسے مریضوں کو اب خوش ہونا چاہئیے اُن کے لئے بے نظیر ادویات موجود ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو منگالیں۔ چند ادویات ذیل میں درج ہیں ◆

معجون سلطانی شاہ واجد علی شاہ لکھنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے۔ یہہ میں کیا تعریف کروں کہ اسمیں کیوں غضب کی طاقت نہ ہوگی۔ ساٹھ سالہ بھی ایکدفعہ جوان ہوجائیگا۔ قیمت صرف دو چھٹانک للعہ

تدبیر نوجوانی یہہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہے۔ اگر ابھی سے انکا استعمال شروع کردیں تو ہمیشہ کیلئے جسم کی کل طاقتوں کو بڑھاتی رہینگی۔ اکسیر اعظم کے بعد انکا استعمال بہت ہی فائدہ بخش ہے۔ قیمت ۴۸ گولی (عہ)

سفوف لطف زندگانی دعلی درجہ کا مقوی ہے۔ ہر مزاج ہر عمر کے موافق امیر رئیسوں کے لائق۔ قیمت آٹھ تولہ صرف تین روپیہ (عہ)

آتشک ۷ گولی کھانیسے تمام زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ لطف یہہ کہ پھر عمر بھر یہہ مرض ہوتا ہی نہیں۔ قیمت ۷ گولی دو روپیہ چار آنہ (عہ)

اکسیر اعظم جو لوگ اپنے آپ کو بیکار کر چکے اُن کیلئے یہہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔ تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ گولی سو طلاء (عہ)

سوزاک بینظیر دوائی ہے۔ ۵ دن میں صحت ۲ گولی عہ

بواسیر عمدہ مجرب دوائی ہے۔ قیمت ۷ گولی عہ

جریان بہت عمدہ دوائی ہے۔ قیمت ۲ گولی عہ

نوٹ درخواست بھیجتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکھا جاویگا تو صحت کی ذمہ داری نہ ہوگی ◆

المشتہر

ایس اے حکیم جلندھر شہر پنجاب۔

ہرن ۱۱/۲۳

دی دھلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ ہارڈنگ صاحب وائسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے وہ عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگواکر لگائی گئی ہیں اور پچھلے سال بھی کئی کلیں اور رابنر کی گئی ہیں جن سے مال اس وقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کرکرکے فروخت کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو دہوکہ دے رہے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں اور یہہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کرکے لیویں اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے منہہ پر کمپنی کی مہر لگی ہوئی دیکھہ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر فوراً روانہ کیے جا سکتے ہیں ◆

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

بیماری سے شفا پانے کے لئے نہایت عمدہ موقع

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے ذاتی تجربہ سے مفید پائی ہیں مشتہر کیجاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بد نتائج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی (عہ) اور (عہ) ◆

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے۔ (عہ)

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی پانچ منٹ میں دردسر رفع ہو جاتا ہے قیمت ...... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی .... (عہ)

نامردی کی مجرب دوائی .... (عہ)

علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی مجرب ادویات موجود ہیں۔ انگریزی ادویات جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بہت کفایت سے مل سکتی ہیں مفصل فہرست آدہ آنہ کے ٹکٹ بھیجنے پر بھیجی جا سکتی ہے ◆

المشتہر

پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر منیجر کارخانہ دوائیہ میڈیکل ہال ہسپتال جلندھر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eG

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب ؛

[illegible] میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے عاجز کے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی [illegible] ضعف بصارت نامیکی چشم دھندلا جالا پڑوال غبار پھولا جالا سرخی رتوندا ای موتیا بند ناخنہ ابتدائی [illegible] وغیرہ [illegible] امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے [illegible] آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں [illegible] کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں نہیٹ نی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے [illegible] کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار [illegible] درخواست کے [illegible] نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ۔ **المشتہر** ۔ دفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے ؛

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو [illegible] میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش [illegible] اور مفید دوا ہے ۔ بالخصوص مفصل ذیل امراض جیسے [illegible] آنکھوں سے بہت پانی جانا ۔ دھندلا سوزش [illegible] آنکھ آنا کسکے جیسا جلن اور کمزوری نظر [illegible] اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنسو بہنے کا مرض ۔ [illegible] سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہر کسی کیلئے [illegible] استعمال مفید ہے ۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر ملنا مشکل [illegible] وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے ۔ [illegible] شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا [illegible] ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے ۔ **دستخط** ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ [illegible] ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں [illegible] کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا [illegible] میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے [illegible] مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد [illegible]

خورد دانے نکلتے ہوئے تھے اور پڑوال پڑنے سے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں ان دنوں کثرت سے مواد [illegible] دیکھتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں [illegible] دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی اور دور کی اشیا کو جو اس سے ۴ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۲ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی **دستخط** خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن [illegible] زیری مجسٹریٹ لاہور ۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا ۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے ۔ **دستخط** ڈاکٹر بہرجی لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ [illegible] ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی [illegible] مریضوں پر استعمال کیا ۔ میری رائے میں بینائی تام [illegible] آنکھ [illegible] سے بچنے کے لئے ممیرے کا سرمہ [illegible] **دستخط** خان بہادر ڈاکٹر [illegible] ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر [illegible] کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے سرمہ کی سندات میں کسی کو فرضی ثابت کردے تو اُسکو سلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو اُسکے لئے نیشنل بینک میں کی معرفت [illegible] پانچ سو روپیہ جمع کیا گیا ہے ۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۔

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب آیورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل پور و لاہور بسرپرستی شری سوامی وشیشوانند سرسوتی و برہمچاری نتیانند جی مہاراج

آیوروید کے عجیب و غریب چمتکار

آیوروید کی کتب اور دوائیوں کا استعمال سب سے زیادہ اک عجیب زود اثر اور قیمت میں ارزاں ہے ہر قسم کی پرانی پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کیجاتی ہیں مگر مندرجہ ذیل امراض کا علاج کاشی رام صاحب چوبڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند، چشمہ پھولا، ککرے، آنکھوں سے پانی گرنا، آنکھوں کی سرخی، کمزوری بصارت وغیرہ امراض چشم بھگندر۔ بواسیر اور گمبھیر بیماریاں (خنازیر) آتشک سوزاک پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپیا۔ چوتھیا۔ اور پرانا بخار، خون کی خرابی کے امراض دھات کی امراض

خاص قابل غور

نوٹ یہ امر قابل توجہ ہے کہ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹروں نے بعض امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتوےٰ دے چکے ہیں مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (اپریشن) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ

اور بلا تکلیف۔ مزید لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا نمود نہیں ہوتا۔

شرائط کا بھی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست و پیچیدہ سرٹیفکیٹوں کی نقل کے لئے مفصلہ ذیل پتہ پر کارڈ بھیجئے۔

چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا مستثنیٰ ہوتا ہے۔ ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوبڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کریں گے"

(۲) بابو جیرانج سنگھ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ کلیان انجمن کو دو مرضیوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہ ہوتا تھا۔ آزمایا اور دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی (؟) کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا۔ واقعی یہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک سیر دوا کو چھ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیج دیں۔

(۳) بابو دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوبڑہ وید کی طیار کردہ ہے۔ ادویات کے استعمال سے معلوم ہوا۔ آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار تھا بڑے بڑے لائق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی۔ علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شیجو ٹیکا بخار کے دفعیہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات سے کئی درجہ بڑھکر مجرب ہے۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی لاہور۔

مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر میں باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

Registered No. L. 39

ओ३म्

Registered No. L. 39

قیمت ہر صورت بطور پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

ست دھرم پرچارک

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے ۔

مجرب دوائیں

... جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ... بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

... اس کے کہانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ ... ضعف دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہو جاتا ... کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی ... اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری ... کو بالخاصیت مفید ہے۔ دُبلے آدمی فربہ ... سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ... کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ ... بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں ... روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لیے ... کم نہیں بھیجی جائیگی ۔ فی تولہ ... الغرض العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ... دست آدمیوں کو نہایت مفید ہے۔ ... درست ہوجاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے قیمت فی تولہ چار روپیہ للعہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر تکے درست ہو ... آنے کے دور ہو جاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ عہ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی عارضہ ہو گیا ہو اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی مخفی یا چہاتی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاویگا ۔

المشتہر (حکیم تاراچند، گجرات پنجاب)

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم اکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمانیہ ورشٹھ ... کی فلک انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں

تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی نرخ ... سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی ... دیتا ہے نرخ ... ملتی ہے سگندھت و مقبول ... پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ ... لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کی ... نامناسب باعتدالیوں پر منی القرار ... باہ۔ دماغ معدہ۔ جگر گردہ ... ہیں۔ درد پشت۔ خوف بے چینی خوابی احتلام ... چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اسکا ... بڑا ... اعلیٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور ... فی بکس ۱۲ خوراک جو دس روز کی خوراک ہے ...

سفوف مجرب جریان ... قیمت فی بکس (...) ٹکیاں انجن ... بے حد مجرب الاثر ... اور ... مفید ہے ... نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی ۔ المشتہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حکیم جالینوس کے نسخے

یہہ اُس شخص کے نسخے ہیں جسکا نام لینے سے مریض کو آدہی صحت ہو جاتی ہے۔ مایوس مریضوں کو اب خوش ہونا چاہئے اُن کے لیے بینظیر ادویات موجود ہیں۔ اگر ضرورت ہو۔ تو منگا لیں۔ چند ادویات ذیل میں درج کیجاتی ہیں ◆

معجون سلطانی شاہ واجد علی شاہ لکہنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے۔ بہہ میں کیا تعریف کروں کہ اس میں کیوں غضب کی طاقت نہ ہوگی۔ ساٹہہ سالہ بہی ایکدفعہ جوان ہو جائیگا قیمت دو چہٹانک کیلیے للعہ

تیر بہدف جوانی یہہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں۔ جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہے۔ اگر ابہی سے ان کا استعمال شروع کردیں تو ہمیشہ کیلیے جسم کی کل طاقتوں کو بڑہاتی رہینگی۔ اکسیر اعظم کے بعد ان کا استعمال بہت ہی فائدہ بخش ہے قیمت ۵۰ گولی (ے)

سفوف لطف زندگانی اعلےٰ درجہ کا مقوی ہے۔ ہر مزاج ہر عمر کے موافق امیروں رئیسوں کے لائق قیمت آٹہہ تولہ صرف ...... (ے)

آتشک ۱۰ گولی کہانیسے تمام زخم خشک ہو جاتے ہیں لطف یہہ کہ پہر عمر بہر یہہ مرض ہوتا ہی نہیں ہے۔ قیمت ۱۰ گولی صرف .... (عہ)

اکسیر اعظم جو لوگ اپنے آپ کو بیکار کر چکے ہیں انکے لیے یہہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہیں۔ تمام جسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے قیمت ۷ گولی سہ طلاء (عہ)

سوزاک بے نظیر دوائی ہے۔ اسکے استعمال سے فائدہ معلوم ہوگا۔ ۸ دن میں صحت ۲۰ گولی (عہ)

بواسیر معدہ مجرب دوائی ہے قیمت ۲۰ گولی (عہ)

جہریان بہت عمدہ دوائی ہے قیمت ۲۰ گولی (عہ)

نوٹ درخواست بہیجتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکہا جاویگا تو صحت کی ذمہ داری نہ ہوگی ◆

المشتہر

ایس۔ اے۔ حکیم جالندہر شہر پنجاب

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لیے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں چہہ سو قسم کی انگریزی۔ اُردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گورودت ودیارتہی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکہرام آریہ مسافر منشی چمن لال و پنڈت کرپارام شرما۔ لالہ دیوراج۔ ماسٹر درگا پرساد پنڈت بہیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کہتری۔ رائے ٹہاکر دت لالہ جیون داس بابو بیچا رام چیٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بہر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب صرف درخواست کرنے پہ مفت بہیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پہ ہماری لائبریری میں رکہنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور بہومکا ترجمہ بابو نہال سنگہ کرنال لوہسی بہی برائے فروخت موجود ہے قیمت صرف عہ ◆ **المشتہر**

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور وچہوو والی

آرین کلاتہہ مینوفیکٹری بٹالہ

روشن ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری۔ کہیس۔ دوہتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بہی بہم پہونچائی جاوینگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر طیار کرایا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بعینہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عدم ولچسپی نمونہ پر ۲ ٹکٹ چارج ہونگے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔ المشتہر جیرامداس متہراداس پروپرائیٹران آرین کلاتہہ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ◆

بیماری سے شفا پانے کے نہایت عمدہ موقع

تیس سالہ ڈاکٹری تجربے کے

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر حضور نواب بہادر۔ بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں

جوہر عشبہ آتشک اور اُس کے بد نتائج ... خون کی نہایت مجرب دوائی (عہ) اور

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک ... جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے

نروین ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف ... جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی۔ پانچ ... دردسر رفع ہو جاتا ہے قیمت ......

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چند ہی خوراک ... خون بند ہو جاتا ہے ◆ ....

طحال کی مجرب دوائی ....

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ....

ضعف جگر کی مجرب دوائی ....

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ....

نامردی کی مجرب دوائی ....

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں جو براستہ ولایت سے منگائی جاتی ہیں ... کفایت سے مل سکتی ہیں جو صاحب ... خریدنا چاہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست ...

المشتہر

پنڈت رامناتہہ میڈیکل پریکٹیشنر ...

دوو آبہ سینڈیکل ہال و ہسپتال جالندہر شہر ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eG...

سال ۱۱ | مطبوعہ ۱۸ بہادوں سمت ۵۶ بکرمی مطابق یکم ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء جلندھر شہر (پنجاب) | نمبر ۲۱

سنسار کی گتی

ٹھاکر جی کے آگے رنڈیوں کا ناچ

ریاست بھرت پور کے مندروں میں عام دستور ہے کہ ٹھاکر جی کے [illegible] رنڈیوں کا ناچ کرایا جاتا ہے۔ اور جب کبھی سواری ٹھاکر [illegible] کی نکلتی ہے تو آگے آگے رنڈی ناچ کرتی جاتی ہے۔ بہت سے [illegible] اس کے شردھا ہوتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ [illegible] وغیرہ قومی سوسائٹیاں کس اصول پر رنڈیوں کے [illegible] اپنی برادری سے بند کرانے میں کوشش کرتی [illegible] جبکہ اُن کے ٹھاکر جی مہاراج خود ناچ سے خوش ہوتے [illegible] تو ضرور ہے کہ پرانوں کی بدھی کے انوسار رنڈیوں کے [illegible] کیا جاتا ہوگا۔ پس اگر اس بدھی کے مطابق رنڈیوں کا ناچ ہونے کی اجازت یہہ سوسائٹیاں اہل برادری کو دیدیا کریں تو ہماری رائے میں مہاشے لیوں [illegible] سناتن دھرم کے بالکل برخلاف نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو چیز ٹھاکر جی پر چڑھ جائے اُس کے کرنے میں کسی بھی پورانک [illegible] انکار نہیں ہونا چاہئے۔ ورنہ ہوتا ہے ہم یہہ بھی جتلا دینے ہیں [illegible] اگر یہہ سوسائٹیاں رنڈیوں کا ناچ بند کرانے والے عمل کو نہیں چھوڑیں گی۔ تو بہت ٹھاکر جی مہاراج [illegible] وغیرہ انکو ذات سے خارج کر دیں گے۔ آگے انکی مرضی۔

ملکانہ راجپوت

راجپوتانہ میں ہزاروں راجپوت ایسے ہیں جو کہ نہ ہندو ہیں نہ مسلمان اُن کو ملکانہ راجپوت کہا جاتا ہے۔ نام اُن کے ہندوؤں کے سے ہیں۔ پوشش وغیرہ سب ہندوؤں کی سی لیکن بوقت شادی پہلے برہمن سے پھیرے کراتے ہیں۔ [illegible] قاضی سے نکاح پڑھواتے ہیں مسلمانی کرواتے ہیں۔ [illegible] کو دفن کرتے ہیں۔ بس صرف اسیقدر مسلمانی ہے باقی سب ہندو پن ہے۔ نماز روزہ بالکل نہیں کرتے۔ [illegible] سمجھتے ہیں۔ کوئی اللہ اللہ بھی کہتا ہے۔ [illegible] ہوں

ہیں اِن کو اس حال میں ہوگئے۔ مگر ابھی تک اُن کی طبیعتیں دین محمدی کی طرف مائل نہیں ہوئی ہیں۔ یہہ لوگ مدتوں کے پھر ہندو ہوگئے ہوتے اگر ہندو لوگ اِن کو واپس لینے کو رضامند ہوتے۔ کیونکہ ان کا اندرونی رجحان کبھی بھی دین محمدی کی طرف نہیں ہوا۔ اور کئی بار انہوں نے کوشش بھی کی ہے کہ اُن کو پھر ہندو بنا لیا جاوے کئی راجپوت راجوں مہاراجوں تک بھی پہنچ چکے ہیں۔ مگر کسی نے اِن کے حال پر رحم نہیں کیا۔ ابھی تک اِن کے اندر [illegible] موجود ہے۔ لیکن اب تک اگر ہندوؤں کی طرف سے ایسی ہی سرد مہری رہی تو آخر اُن کو ضرور ایک طرف ہونا پڑیگا اول تو ہندوؤں سے کسی قسم کی امید رکھنی ہی عبث ہے لیکن بفرض محال اگر ہندو اُن کو اپنے میں ملا بھی لیں۔ تو اُن کا اُدھار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جس حالت میں کہ وہ خود ست دھرم سے پتت ہیں تو اُن کا کیا اُدھار کر سکیں گے۔ اُن کا اُدھار تو تبھی ہو سکتا ہے کہ جب اُن کے درمیان ویدک دھرم کا پرچار کرکے اُن کو آریہ بنایا جاوے۔ راجستھان پرتی ندھی سبھا کو ان لوگوں میں کام کرنا چاہئے۔

پورانک تہذیب کا ایک تازہ نمونہ

اگرچہ پرانے ہاں دیوتاؤں سے شرم و حیا تو اُسی دن کا دور ہو چکا ہے جب سے کہ انہوں نے ویدک دھرم کو تلانجلی دیکر [illegible] دھرم کی شرن لی ہے۔ مگر تو بھی ابھی کچھہ نہیں تو تھوڑا بہت لوک لاج کا خیال تو باقی تھا۔ مگر مہا منڈل کے مہا اپدیشکوں نے سناتن دھرم کے نام سے ناجائز [illegible] باتوں کی بیجا حمایت کا دم بھر کر اُن کی رہی سہی شرم بھی [illegible] دی ہے۔ اور اب وہ کھلے میدان ایسی ایسی ناجائز کارروائیاں کرنے پر دلیر ہو گئے ہیں۔ کہ جن کے نام لینے سے [illegible] ایک نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں کہ دہلی میں [illegible] کی گلی میں آج کل ایک سناتن دھرمی پنڈت صاحب نے [illegible] کی کتھا کا اکھاڑہ جما رکھا ہے جس میں [illegible] کی خوب بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے جب کتھا ہو چکتی ہے تو پہلے [illegible]

فحش گیت گاتے ہیں۔ پھر ایک طوائف نواب جان نامی کا ناچ ہو کر کتھا کا بھوگ ڈالا جاتا ہے۔ یہہ ناچ دیکھنے کے لئے بڑے بڑے لمبے تلک لگانے والے سناتن دھرمی بھی آتے ہیں۔ کیونکہ یہہ اپسراؤں کا ناچ سناتن دھرم سبھاؤں کے سالانہ جلسوں کے پروگرام میں کب شامل ہوتا ہے۔

اشاعت قرآن و انجیل

ایک محمدی اخبار "اودیب" میں درج ہے کہ قسطنطنیہ کے سررشتہ تعلیم نے عثمانیہ کے غربا میں ۵۶۶۷ سیپارے ۸۰۲۰ [illegible] ۱۹ قرآن شریف ۲۶۵۴ مختلف کتابیں مفت تقسیم کی ہیں۔ اسی طرح یوروپ اور امریکہ کی بائیبل سوسائٹیاں فی منٹ دو سو انجیل چھپوا کر تقسیم کرتی ہیں۔ یعنی قریباً سوا پانچ لاکھ سالانہ سوائے اس کے انجیل کے مختلف حصص جو شایع کئے گئے ہیں وہ علیحدہ ہیں۔ آریہ راج کے سررشتہ تعلیم کی ٹھیکہ داری کا دم بھرنے والے بتلاویں کہ انہوں نے غربا میں کتنی جلد وید مقدس اور کتنی دیگر کتابیں مفت تقسیم کی ہیں۔ جو دھرم کے [illegible] رسالوں کی مفت تقسیم کو اس میں شامل نہیں کرنا چاہئے۔

مرہٹی تار بابوؤں کیلئے چندہ کی اپیل

دکھنی ہند تار بابو جو بمبئی بڑودہ اینڈ سنٹرل انڈیا ریلوے پر ملازم تھے اپنی متواتر حق طلبیاں جو تنخواہ وغیرہ [illegible] اپنی عرضداشتوں پر افسران کی عدم توجہی [illegible] بلکلیت ۲۴ گھنٹہ پیشتر اطلاع دیکر کام چھوڑ دیا۔ کمپنی کو سخت مشکل پیش آئی مگر گورنمنٹ کی امداد سے [illegible] کام چلا لیا۔ اور رفتہ رفتہ انتظام ہوگیا۔ اس میں ذرا سا بھی شبہہ نہیں ہے کہ سینکڑوں تار بابوؤں کا عام بھلائی کے لئے اتفاق کر لینا اور اپنے حق پر اڑنا اور مصیبت کو خوشی سے برداشت کرنا قابل تعریف کام ہے۔ مگر انہوں نے نقل ولایت والوں کی کی لیکن ویسے سامان [illegible] ہونے کے سبب آخر الامر پریشانی میں مبتلا ہونا پڑا۔ بمبئی کے [illegible]

جانب سے جو ہمیشہ رفاہ عام کے کاموں میں مستعد رہتے ہیں ان بزرگوں کے واسطے اپیلیں شایع ہوئی ہیں۔ مالی امداد کی درخواست کی گئی ہے اور یہہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہہ لوگ دان قبول کرنا نہیں چاہتے بلکہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ متعدد اشخاص نے ان کی معاش کی صورت نکالنے میں بہت کچھہ توجہ کی ہے۔ مرہٹی تار بابو سارے کے سارے برہمن معلوم ہوتے ہیں چنانچہ اُنہوں نے صلح کی شرائط میں ایک شرط یہہ رکھی تھی کہ آیندہ سے اس ریلوے لائن پر سوائے مرہٹہ برہمنوں کے اور کوئی ملازم نہ رکھا جاوے۔ گویا یہہ سمجھتے ہیں کہ برہمنوں کا اصل کام ریلوے کمپنیوں کی ملازمت کرنا ہے اور تار کا دستہ کھٹ کھٹانا ہے۔ ہماری دانست میں اگر یہہ لوگ اپنے دہرم پر قائم رہتے۔ وید شاستر پڑھتے۔ پڑھاتے۔ ست اوپدیش اور یگیہ کرتے کراتے۔ جو برہمنوں کا پرم دہرم ہے تو ان کو کسی بات کی کمی نہیں ہو سکتی تھی۔ اس زمانہ میں بھی جبکہ ہزاروں مورکھہ سینت مہنت دہرم کے نام سے ہزاروں لاکھوں روپیہ کی جائدادیں پیدا کر لیتے ہیں۔ تو کبھی یہہ خیال میں آ سکتا ہے کہ برہمنوں کو جن کے لئے ہر جگہہ سائیز کے سامان مہیا ہو سکتے ہیں کسی سے اپنے لئے درخواست کرنی پڑتی۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ سنسار میں جہاں کہیں دکھہ اور کشٹ کلیش نظر آوے۔ فوراً سمجھہ لو کہ کوئی وید وکت نیم دانستہ یا نادانستہ ٹوٹا ہے۔ کیا اچھا ہو کہ اب بھی یہہ مرہٹہ تار بابو خود ست سناتن وید وکت دہرم کو گرہن کر کو دیہہ الاہی ہوں۔ اپنی ستریوں اور سنتانوں کو وید وکت مریادا سکھلاویں اور پھر تھوڑے ہی عرصہ میں اُن کو خود بخود ثابت ہو جاوے گا۔ کہ ہم کس طرح پہونچے ہیں۔ اگر ان کی ستریاں پُتری پاٹھہ شالاؤں کی ادھیاپکاؤں کا کام ہی سنبھال لیں تو ستری شکشا کو بہت مدد مل سکتی ہے۔ بمبئی پرانت کی آریہ سماجوں کو اس طرف دھیان دینا چاہئے۔

اخبار ٹریبون اور شادی صغرسنی کی حمایت

اخبار ٹریبون جس کے ایڈیٹر ہندو بنگالی

سے کا پیرا ہیں کے مشہور ایڈیٹر کالی بابو ہیں۔ آئے دن اپنے سرپرستوں کے خیالات کو عجیب وغریب انداز کے ساتھہ ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ ہندوؤں میں جو شادی صغرسنی کا رواج ہے یہہ کوئی بُری بات نہیں ہے۔ بلکہ ضروری ہے۔ اسوجہہ سے کہ ہندوؤں میں اب تک خاندان مشترکہ کا رواج جاری ہے۔ اگرچہ اس پہلی دلیل کا صاف مطلب سمجھہ میں نہیں آ سکتا۔ مگر غالب ہے کہ اس سے کالی بابو کی یہہ مُراد ہو گی کہ ان سمجھہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں جنہیں مُونہہ ہونے کا بھی شعور نہ ہو گھروں میں آ جاویں تو بہت جلد سب سے ہل مل سکتی ہیں۔ اور ساس نندوں سے شیر وشکر ہو جانے میں دیر نہیں لگتی۔ مگر اس دور از قیاس دلیل کی روزمرہ کے تجربات اور واقعات تائید نہیں کرتے۔ اکثر ہندوؤں کے گھروں میں رات دن ساس نندوں کی تکرار کا ہی رونا رہتا ہے اور انہیں بیہودہ تکراروں سے قسم قسم کے فتنہ وفساد برپا ہوتے ہیں۔ باپ بیٹوں۔ بھائی بھائیوں اور دور ونزدیک کے رشتہ داروں میں شکر رنجی پیدا ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات نوبت عدالت تک پہونچتی ہے۔ باہمی ہمدردی دور ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف جہاں سیانی سمجھدار اور پڑھی لکھی لڑکیاں آتی ہیں۔ اُس گھر میں آنند اور نانا پرکار کے سکھہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔ شانتی اور پریم کا راج پھیل جاتا ہے اور ایشور پرماتما اُس پریوار کو سدیو سُکھی رکھتے ہیں۔

آگرہ کا رادھا سوامی پنتھہ اور بعض انگریزی وان۔

کچھہ عرصہ ہوا ست دہرم پرچارک کے کالموں میں مشرح طور پر رادھا سوامی پنتھہ۔ اُس کی مشروعات۔ اُسکی اصلیت۔ اُسکی بنیاد اور اُس کی تعلیم وغیرہ پر بحث کیگئی تھی اور رادھا سوامی کی ہندی تک بندیوں کے حوالہ سے اُن کی قابلیت اور لیاقت کو عوام کے روبرو پیش کیا گیا تھا۔ رادھا سوامی پنتھہ کے کسی چیلے کی یہہ جرأت آج تک نہیں ہوئی۔ کہ اُس کے ایک لفظ کی بھی تردید کرے مگر آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ بعض انگریزی اخبارات کے کالموں میں جنکا نیم دہرم کے معاملات سے گریز کرنا ہے۔ یوگ سادہن روحانی ترقی وغیرہ کے پیرایہ کے اندر رادھا سوامی پنتھہ کے بعض ملے جلے چیلے پھر پنتھہ کو انوکھا ثابت کرنے کی دُھن میں ہاتھہ پاؤں مار رہے ہیں۔ انکی قابل رحم حالت پر ہمیں کچھہ افسوس آتا ہے اور کچھہ رحم۔ انکا سب سے بڑا خیال یہہ ہے کہ رادھا سوامی ایشور کے اوتار تھے اور وہ اس سنسار میں صرف اس غرض سے آئے تھے کہ لوگ جو گمراہ ہو رہے ہیں اُنکو راہ راست پر لا دیں اور وہ یوگ کا ایک ایسا طریق نکال گئے ہیں کہ جو پہلے نا معلوم تھا اور وہ طریق اس زمانہ کے حسب حال ہے اور اس سے ہر ایک بچہ سے لیکر سو برس کے بوڑھے تک یکساں آسانی سے کر سکتے ہیں۔ جو لوگ اس قسم کی مزخرفات کو اخبارات کے کالموں میں بغیر سوچے سمجھے لکھتے ہیں۔ اُن سے ہمارا یہہ سوال ہے کہ کیا اُنہوں نے یوگ ودیا کے شاستروں کا مطالعہ کیا ہے اور کیا یوگیوں کے کبھی درشن کرنیکا اُنہیں کبھی اتفاق ہوا ہے۔ یا نہیں؟ اگر رادھا سوامی پنتھہ کے اولوالعزم چیلے متانت کے ساتھہ یہہ ثابت کر سکیں کہ رادھا سوامی پنتھہ میں کوئی نئی بات معلوم ہوئی ہے جو پہلے نہ معلوم تھی تو درحقیقت وہ اپنے پنتھہ کی تقویت کا باعث ہونگے۔ مگر یہہ واضح رہے کہ توہمات باطلہ۔ اندھا بشواش۔ مردم پرستی اور بیجا تقلید ایسی باتیں نہیں ہیں کہ جن پر فخر کیا جاوے۔

نو بدھان برہمو سماج کا ایک پرچہ اور آریہ سماج۔

کلکتہ سے نو بدھان برہمو سماج کا ایک پرچہ "یونی ٹی اور منسٹر" نام سے شایع ہوتا ہے۔ بظاہر اس میں اور ایک عیسائی پرچہ میں کم ہی تمیز ہوتی ہے مگر تاہم نام تھا وہیہ نو بدھان برہمو سماج کا آرگن تصور کیا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں سکھوں کی مدح سرائی کرتے ہوئے اس پرچہ نے لکھا تھا کہ سکھہ دہرم "سچے" اور آریہ دہرم میں کیا مناسبت ہے آریہ دہرم صرف ذہنی طاقت اور انسانی دلایل پر مبنی ہے۔ اور "خالصہ دہرم" گیان۔ بھگتی۔ اور یوگ پر اور یہہ دہرم ایسا مکمل ہے کہ انسان کی اندرونی وبیرونی تمام خواہشوں کو پورا کر دیتا ہے اور یہہ دہرم بذریعہ الہام گوروؤں پر نازل ہوا ہے۔ ہمیں اس عجیب خوشامد پر ہنسی آتی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر خالصہ دہرم یہہ حیثیت مکمل اور انسان کی تمام ضروریات اندرونی وبیرونی کو پورا کرنیوالا ہے تو کیشب بابو کو بذریعہ الہام اس سنسار میں نو بدھان برہمو سماج لانیکی کیا ضرورت تھی۔ خالصہ دہرم تو پہلے سے موجود تھا۔ اسی کا صرف

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرم اُپدیش

पुनन्तु मा देवजनाः पुनन्तु मनसा धियः॥ पुनन्तु विश्वा भूतानि जातवेदः पुनीहि मा॥

جب کوئی پدارتھ اپنے اصلی سروپ میں ہوتا ہے تو اُسکی اُس دشا کا نام پوتر تا ہے۔ پرنتو جب کوئی پدارتھ انیہ پدارتھوں کے ساتھ ملکر وکاری ہو جاتا ہے یا بیرونی اثروں سے وکروہ اپنے سوابھاوک گُنوں کو پورا پورا پرگٹ نہیں کر سکتا تو اُس کی اُس حالت کا نام اپوتر تا ہے۔ دراصل میں پوترتا اپوترتا کوئی وشیش گُن نہیں ہیں بلکہ پدارتھوں کی مختلف حالتوں کے سوچک ہیں۔ جب کوئی پدارتھ اپنا سروپ میں ہو اور اُس میں بیرونی پدارتھوں کے سنسرگ سے کسی پرکار کا وکار نہ آیا ہو تو اُس کو ہم شدھ یا پوتر کہہ سکتے ہیں۔ پرنتو جب اُس میں کوئی وکار آ جاوے جس سے وہ اپنے اصلی دھرم کو پرگٹ نہ کر سکے۔ تو اُس کو ہم اپوتر کہیں گے۔ اور جسقدر وہ زیادہ وکاری ہوگا اُسیقدر وہ زیادہ اپوتر کہا جاوے گا۔ مثلاً جب جل اپنے قدرتی سروپ میں ہوتا ہے۔ اور اُس میں باہر کی کوئی وستو نہیں ملی ہوئی تو ہم اُس کو شدھ جل کہتے ہیں۔ پرنتو جب اُس میں مٹی نمک۔ آدی پدارتھ مل جاتے ہیں تو ہم اُس کو اپوتر کہتے ہیں۔ اور یدی اُس میں گوبر آدی ملجاویں تو اور بھی اپوترتا آ جاتی ہے پرکار جتنا ادھک وکاری ہوتا جاوے گا۔ اتنا ہی ہم اُس کو ادھک اپوتر کہیں گے۔ اس پرکار تمام سرشٹی کے اندر جڑ چیتن سبھی پدارتھ پوترتا اپوترتا دھارن کرتے رہتے ہیں۔ ارتھات پراکرت پدارتھ اور جیو آتما دونوں کے اندر یہہ اصول کام کرتا ہے۔ کیول پرماتما ہی ہے جو کہ کبھی وکاری نہیں ہوتا اور جو پرکرتی اور جیو کے سمپورن اثروں سے چڑھے ہے پرنتو جیو آتما یدی سبھاوسے پوتر ہے مگر پرکرتی کے سنسرگ سے اُس کے اندر اپوترتا آ جاتی ہے اس لئے یہہ صرف تبہی پوتر تبھی ہو سکتا ہے جبکہ یہہ پرکرتی کے تمام اثروں سے مستثنیٰ ہو جاوے۔ اس اُپدیش کی سدہی کے لئے کیول منش شریر ہی ہے جس میں رہکر جیو آتما سمپورنتیا پوتر ہونے کا یتن کر سکتا ہے۔ پرنتو وہ بھی اُسی حالت میں جبکہ اپنی ساری شکتیوں کو نیم انوسار لوکار میں لاوے جس کے لئے وہ وششٹ گیان کا محتاج ہے۔ جب تک اُس کو شاریرک مانسک۔ آتمک سمپورن شکتیوں کے کام اور اُن کا سمبندھ معلوم نہ ہو وہ یہہ نہ جانتا ہو کہ ان کو کیسے عمل میں لایا جاوے۔ اُس میں اتنی سامرتھیہ نہیں کہ ان کو وکار رہت رکھ سکے۔ اسی لئے اُس کو اُن ودوان مہاتما جنوں کی شرن لینی پڑتی ہے جو پرماتما کی آگیا کا پالن کرتے ہیں جو ستیہ کے سیون سے اچاری۔ ودیا اور تپ سے آتما اور گیان سے اپنی بدہی کو شدھ کر چکے ہیں جب ہم لیسے سرشٹی گیا ہو بہت سے شخص نہ کیا جاوے منش پوتر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہی دوسرے کو پوتر بنا سکتا ہے۔ جو کہ سوئم پوتر ہے جو خود ملین ہو رہا ہے۔ وہ اوروں کو کیا پوتر کرے گا۔ اس لئے شردھالو رو رک مہاتما جنوں کی سیوا میں اُپستھت ہونا چاہئے اور اُن سے منوبے پار لینا کر لی چاہئے کہ وے ودیا دان سے ستیہ اُپدیش سے ہم کو پوتر کریں۔ پرنتو اتنے سے ہی ہم پوتر نہیں ہو جاتے اگر ہمارے چاروں اور اپوترتا پھیل رہی ہے تو اُس کا اثر ہمارے پرادشیہ ہوگا۔ ایک طرف ہم ودوانوں کے اُپدیش کو سُنکر اور اُس پر چلکر پوتر بننے کا یتن کریں گے۔ دوسری اور ہمارے ارد گرد جو اپوترتا پھیل رہی ہے وہ ہمارے مارگ میں کٹھنتا ڈالیگی اور ہم کو پھر اپوتر بنا وے گی۔ اس لئے اوشیک ہے کہ انیہ پرانی بھی پوترتا کو دھارن کرنے والے ہوں اُن میں بھی پوترتا پھیلائی جاوے۔ جب تک ہمکو پوتر کرنے کا یتن نہیں کیا جاتا ہم خود بھی پوتر نہیں ہو سکتے پرنتو ایسی مہان سامرتھیہ سوائے پرماتما کے اور کسی کو نہیں ہے۔ مکمل طور پر پوترتا کا دان کیول وہی دے سکتے ہیں۔ اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ ہم اُن کے دئے گیان کا آشرہ لیتے ہوئے ودوانوں کے ست سنگ سے پوتر ہوتے ہوئے پوترتا کا پرچار کرتے ہوئے سب سے بڑھ کر پرماتما کا آشرہ لیں اور اُن کی بھگتی اور دھیان سے۔ اُن کی آگیا پالن اور گیان سے اپنے آتمیں سروپ کا رسے شدھ اور پوتر بناویں۔ ہم پتا ہم ہماں ملین تبھی جب آپ کی شرن لیتے ہیں۔ مہاراج آپ اپوتر من اپوتر۔ بُدھی اپوتر۔ بانی اپوتر۔ شریر اپوتر۔ کرم اپوتر۔ غرضیکہ ہم اپوترتا مجسم ہیں۔ چاروں اور اپوترتا ہی اپوترتا پھیل رہی ہے۔ اس سمے ہمیں ایسے ودوان بھی درشٹی پڑتے ہیں جو کہ اپنی سامرتھیہ انوسار ہمکو پوتر کر سکیں۔ اس سے کیول آپ کا ہی آشرہ ہے۔ آپ ہی پوتر کریں تو ہم پوتر ہو سکتے ہیں۔ ورنہ ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔

اوم ششم۔

رسید زرہائی بھگوتی ودیہوا آپاسہایک فنڈ ہفتہ مختتمہ پنجم ستمبر ۱۸۹۹ء

نام چندہ دہندہ	تعداد کل رقم چندہ	وصول نقدی
میزان ہفتہ سابقہ	[illegible]	[illegible]
لالہ ہیرانند سبھا اور سیر پتاور	۵	۵
لالہ امیں چند. دوسا نجہہ بڑا نچ	۵	۵
لالہ بھگت رام سوندہی جالندھری انسپکٹر ڈاکخانہ جات	۵	۵
لالہ حکم چند سکرٹری ستیہ بھاشنی سبھا ملتان	۵	۵
لالہ لچھمن داس فورتھ ہیڈ کلرک......	۵	۵

المشتہر
منشی رام۔ ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں کام چھپائی بہت رعایت سے ہوتا ہے جو صاحب چھپانا چاہیں وہ مہتمم مطبع مذکور سے درخواست کریں فوراً تعمیل کیجاوے گی۔

ست دھرم پرچارک

جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے

نمبر ۳

قولہ "بیدی آپ کے ستھان میں آپ کے جیسا بھائی اور ذرا آگے ہی میں پتا تو پتہ تو کے: لکھنے کے لئے بڑا ہی تعجب ہوتا اور اس دوش کا پرائشچت بھی کرتا!"

اقول - آپ کا منطق بھی دنیا سے نرالا ہی ہے - کیا دُراگرہی اور ہٹ دھرمی آدمی کبھی شرمندہ بھی ہوا کرتے ہیں - اور کیا وے پرائشچت کرنا بھی سویکار کیا کرتے ہیں - اگر یہ سچ ہے تو کیا آپ سات برس کی لڑکی کے بدواہ کرنے اور نوگرہوں کی پوجا کرانے کا پرائشچت کرنیکو طیار ہیں - اور کیا آپ کو اپنے کئے پر ذرا بھی شرم آئی ہے؟

قولہ - دیکھئے! آپ بنا نام کرن سنسکار ہوئے آریہ ہیں - آپ کا آدھا نام تو عربی فارسی اور آدھا پورانک سنسکرت کا ہے - ات ایو بہت ہی ادہک آپ دوشی ٹھہرے۔

اقول - کیا ہی اعلیٰ منطق ہے چونکہ ہمارا نام ہمارے والدین نے باعث ستیہ شاستر سے ناواقفیت کے ٹھیک نہیں رکھا - اور چونکہ ہم نے نئی روشنی والوں کی طرح اپنا من مانا نام کرن سنسکار نہیں کر ڈالا - اسلئے سات برس کی لڑکی کا پورانک ریتی سے وواہ کرنے والے پنڈت جی کی نسبت ہم ادہک دوشی ٹھہرے۔ چہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان - اور پھر پنڈت جی صاحب! یہ تو بتلائیے - کہ موہن لعل کس ویدک گوش کا نام ہے۔؟

قولہ "کیا آپ کے انیہ گرہیا دادا وی سنسکار ہوئے ہیں؟ بھگوان جانے اسنسکرت پُرش مہاتماؤں کا چیسر کیونکر ہو گیا۔"

اقول - اپنی زندگی میں جب سے آریہ سماج میں داخل ہوئے ہیں - ہم تو کل سنسکار کرتے ہی رہے ہیں - لیکن کیا آپنے بھی کوئی سنسکار ویدک ریتیانوسار کیا ہے۔ ہاں!

آپ کیسے کرتے - آگے چل کر تو آپ رشی دیانند کرت سنسکار ودہی سے بھی منکر ہو جاویں گے - لیکن آپ کی مراد شاید اس پرشن سے یہ ہے کہ آیا ہماری پیدائش سے پیشتر ہمارے ماتا پتا نے گربھادھان سنسکار کیا تھا - یا نہیں - تو جواب میں ہم صرف اتنا ہی لکھنا کافی سمجھتے ہیں کہ اسطرح تو سوامی دیانند جی کے والدین نے بھی گربھادھان سنسکار شاستر مریادا سے نہیں کیا ہوگا - لیکن یہاں سوال یہ تو نہیں ہے کہ آپ کے والدین نے کوئی سنسکار ویدک ریتی سے کیا یا نہیں - ہم نے تو آپ کے والدین سے کچھ تعلق نہ رکھتے ہوئے صرف آپ سے دریافت کیا ہے کہ پورانک ریتیوں پر وشواس ہے تو آپ کیوں آریہ سماجیوں کو دھوکا دیکر پرو پکارنی سبھا وغیرہ میں پدویاں حاصل کرتے ہیں - باقی رہا مہاتماؤں کا چیسر ہونا - سو مہاتماؤں کا چیسر تو پرمیشور ہے اور ان کا گورو دیکھو تو آریہ پُرشوں کے ایک پنتھ سیوک ہیں - لیکن ہمیں یہ پتہ لگ گیا ہے کہ آپ سا بے گورا بے چیسرا ناستک بامہن کسطرح پرو پکارنی سبھا کا سکرٹری بن گیا - واقعات گواہی دیتے ہیں - کہ آپ کو یہ پدوی مکاری اور ظاہرداری نے دلوائی +

قولہ "آپنے جو یہ لکھا ہے کہ یہ تہم تو مجھسے اوکاش نہیں کہ آپ کا پتری کے وِواہ پر آسکوں - کنتو یدی میں آ ہی سکتا تب آپ کے پتر کا منگلاچرن مجھے آنے سے روکتا - سو جب آپ کو پدھارنے کا اوکاش ہی نہیں تھا تب بھلا کیونکر مانا جاسکتا ہے کہ آپ آ ہی سکتے تھے اور پتر کے سر پر کا منگلاچرن آپ کو روک سکتا - کیا یہ ایک ادبھت اپورب لوجک کا کتھن نہیں ہے +

اقول - پنڈت جی مہاراج! اتبال عارفانہ اسی کو کہتے ہیں کیا آپ ہمارا مطلب سمجھ نہ پائے گئے - اس میں مشکل عبارت تھی جسے ہم نہیں سمجھتے تھے - اور اگر آپ سی مکاری کی عادت ہوتی تو صرف یہی عذر لکھ دیتے لیکن چونکہ ہم ساتھ ہی آپکی مکاری یا کمزوری کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرنا چاہتے تھے - اسلئے لکھدیا کہ اگر ہمیں آنے کی فرصت بھی ہوتا تب بھی [illegible]

[illegible]

سمجھے - اور واہ آپ کا ادبھت الوبھو!

قولہ - واہ! واہ! ہماری منگلاچرن کو انیہ جاتی کے سجن بیوہاریوں کو تو روک سکنے کی تو شکتی نہیں - کنتو آپ کو تو وہ نسندیہ روک سکتا تھا - کیونکہ آپ کی دہوتی آکاش میں سوکھتی ہے؟

اقول - انیہ جاتی سے آپ کی نہ جانے کیا مراد ہے - ہم منشیہ جاتی میں ہیں - اس لئے انیہ جاتی تو گھوڑا بیل وغیرہ ہو سکتے ہیں - وے بیچارے آپکی کون کون پتری کو سمجھتے ہی کیا اور آپکی مکاری سے واقف ہی کیسے ہو سکتے تھے - کہ وہ انہیں روکتی - لیکن اگر آپ کا مطلب انیہ جاتی سے مسلمان عیسائی وغیرہ سے ہے (جیسا کہ اغلب ہے کیونکہ آپکے پورانک سنسکار ابھی دور ہوتے نہیں دیکھتے) تو انہیں وہ منگلاچرن نہیں روک سکتا تھا - کیونکہ ان کے لئے تو آپ کا اویدک آچرن بے مار اچہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت کے مصداق تھا - لیکن ہمیں سونڈ والا ضرور روکتا تھا کیونکہ ہر ایک آریہ پرش ایسی شمولیت سے مکاری کا حوصلہ بڑھاتا ہے - ہاں! اگر کوئی پورانک بھائی صاف دلی سے ہمیں اپنے پورانک سنسکار میں بلائیں تو ہمیں شامل ہونے میں کبھی بھی عذر نہیں ہوا - باقی آکاش میں تو آپ کی ساڑی سوکھتی ہوگی - ہماری وہاں تک پہونچ کہاں۔

قولہ "آپ کو سداں سمرتی رہے کہ میرے ذاتی خیالات کیسے بھی کیوں نہ ہوں - پرنتو میرے گھر کے سب بیوہار گھر والوں کی سمروانومتی سے جیسے سداں سے ہوتے چلے آئے ہیں - ویسے ہی بردھی پرش کے نام سے ہوں گے؟

اقول - جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے! کیوں مہاراج ذاتی خیالات سے کیا مراد ہے؟ کیا دھرم آچرن کرنے کیلئے گرہن کیا جاتا ہے - یا کہ محض خیال میں رکھنے کے لئے؟ لیکن آپ پبلک کو دھوکہ دے رہے ہیں - آپ کی تحریر سے یہ ٹپکتا ہے کہ آپ کسی اپنے بزرگ خاندان کے دباؤ سے مجبور ہو کر پورانک ریتی سے کام کرتے ہیں لیکن یہ غلط ہے - والد آپ کے نہیں ہیں - آپ خود مختار ہیں باقی رہا گھر والوں سے صلاح - سو کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ آپ کی گھر والی کا دیہانت ہو چکا ہے - پھر دوگونا تو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

پراوپکار اور ضروری نویدن

پراوپکار کا شبد سُن لیا۔ اُس کے ... نہ سمجھے اور نہ ہی سمجھنے کی لیاقت پیدا ... اعلان اسی بات کا کر دیا کہ ہم بڑے پروپکاری ہیں۔ اُن کا یہ کہنا لغو اور پوچ خیال ہے۔ پروپکار کی ماہیت اور معراج کو وہی بہادر اور شور بیر سمجھ سکتے ہیں۔ جن کے ہردیہ میں پرماتما نے ودیا اور ... کا پرکاش کیا ہے۔ یہ ایک بدیہی بات اس امر کے ... انکار نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی نیک کام بلا ودیا ... کے سرانجام نہیں ہو سکتا۔ یہ جانتے پروپکار جو بہت بڑھ کر دھرم کے کاموں میں شمار کیا جاتا ... کے نام سنتے ہی کاریہ سدھ ہی ہو جاوے۔ ... نیک آدمیوں نے اس کو ذرا بھی ... اس کے حقائق سے واقف ہوا کرتے ... سمجھ میں یہ انتہا آ منع ... رفتہ رفتہ لوگ محض وہم کو پراپت ... ذرا آپ خیال فرمائیے جب ہم ایک بھوکے ... کو روٹی دیتے ہیں اور ہمارے دل میں یہ جاگزین ہوتا ہے کہ دم فریب ادھر ہو کیا آدمی سیر ہو گیا ... پرسن ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہم ... وردی کو بستر بچھا دیتے ہیں۔ تو ہم ... خوش ہوتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم ... بہتری چاہتے ہیں ویسے ہی دوسروں ... کی بھی چاہتے ہیں اور بلا شک یہی منش انسانی ... شمار ہوتے ہیں جن کا ایسا ہی خیال ہوتا ہے۔ اور جو بھی اس سیوا کے خوشنما میں کسی ... نہیں رکھتے۔ مہر بیدار جن پوتر

آتماؤں کو پرماتما نے اس ارادہ پر زندہ کر دیا۔ کہ وہ اپنے معلومات اور عمل سے مخلوق کو فایدہ پہونچا دیں۔ اور اُنہوں نے پہونچایا بھی ہے۔ اور آپ ہرگز اس امر سے انکار نہیں کر سکتے کہ وہ مہان آتما ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے مہان آتما کے پیرو اگر اُس کی شکشا کے برخلاف عمل کریں تو کیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اُس مہان پُرش کی عزت کو بٹہ لگانے اور خود بھی بڑا ذلیل ہونے کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ اگر مجھ سے پوچھا جاوے تو میں ہر وقت یہ کہنے کے لئے طیار ہوں۔ کہ آریہ سماج کی رونق کو کم کرنے والے اور مہرشی دیانند کے پروپکار کو گہری درشٹی سے وچار نہ کرنے والے آریہ سماج کی موجودہ جماعت ہے۔ ہم نے کبھی اس بات کو وچارا ہی نہیں کہ سوامی جی مہاراج کا منشا کیا تھا۔ اور اب ہو رہا کیا ہے۔ سوامی جی مہاراج کا منشا یہ تھا کہ سچائی کو ہر دم اور ہر لحظہ پیش نظر رکھتے ہوئے ویدک دھرم کو عالمگیر بنانا چاہتے جس کا یہ صاف نتیجہ ہے کہ ویدک دھرم کی تعلیم بھارت نواسی اچھی طرح حاصل کریں اور اس پر عامل ہو کر اُس کو ہر ایک ملک کی زبان میں ہر شخص کے پاس پہونچاویں لیکن یہ کون سمجھے یہ تو وہ سمجھے جس کے ہردیہ میں پریم کی اگنی پرجولت ہو رہی ہو۔ اور اُس کی سچی عزت اور عظمت قایم ہو چکی ہو۔ یہاں تو ذرا کسی نے کچھ لیاقت پیدا کی جھٹ کمانے کی فکر پیچھے پڑ گئی اور خود غرضی ایسی چھا گئی کہ بجائے اس کے کہ وہ مہرشی کے نقش قدم پر چلے۔ ذاتیات اور خود غرضی میں پڑ کر آریہ سماج کی کشتی کو گرداب پریشانی میں ڈال دیا۔ ایک شخص کی معقول آمدنی ہے لیکن وہ مہرشی کا نام اپنی مرتبہ کتاب پر لکھ کر اور لوگوں کو دھوکہ دیکر وام مارگ خیالات کی پُشٹی کرنی چاہتا ہے۔ ایک دوسرا شخص ہے کہ جو سکا تیج گرہ سکین بلکر پبلک کا دن ہر رہا ہے۔ میں ہرگز پکشپات سے کسی کی طرف اشارہ نہیں کر رہا۔ بلکہ میرا اپنے ہم اعتقاد بھائیوں کی طرف بھی اشارہ ہے کہ میری دیکھتے دیکھتے

اُنہوں نے کئی بار کئی کاموں کی بُری طرح تباہی سے پرتگیا کی۔ لیکن بعد میں اُس کو ناحق توڑتے ہوئے شرم نہ آئی۔ اور جھوٹھ بول دینے پر بھی بڑھ کر جاتا اپنے آپ کو شدھ کر رہے ہیں اور ہر دم اور ہر لحظہ آریہ سماج کو نقصان پہونچانے کا مادہ اُن کے اندر پیدا ہو گیا ہے۔ ذرا آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف یا سوسائٹی کی طرف دھیان دیجئے کہ شروع سے آج تک اُس نے کیا کیا کام کیا۔ اگر وہ دل سے چاہتی اور سبھا اس بات کا ہر دم نوٹس لیتی رہتی تو کام خوب چل جاتا۔ ایک پنڈت کرپارام جی تنہا بے زر و بے پیسا وہ اکیلے کسقدر کام کرتے ہیں اور کسقدر کر دیا ہے۔ اودھر پروپکارنی سبھا کی طرف دھیان دیجئے کہ کیا ملیامیٹ ہو رہا ہے۔ سماجوں کی طرف نگاہ دوڑائیے اوپکاریوں تک سندھیا کرنی نہیں جانتے۔ اور نہ سیکھی۔ ودیالیہ کالج کو دیکھئے۔ اس کا کیا خبط چل ہو رہا ہے۔ اُپدیشک صاحبان کی طرف دھیان دیجئے کیسے پروپکاری اور ورڑہ ہیں۔ غرضیکہ جس طرف آپ نگاہ دوڑائیں گے صفر ہی پاویں گے۔ اس کی خاص وجہ یہی ہے کہ ویدک سدھانتوں کی عظمت کو نہ جاننے والے لوبھی اور خود غرض آدمی آریہ سماج میں بہت شریک ہیں اور لوگوں کو یہ خاص غرض لگ رہا ہے کہ جس نے دو روپیہ دئے جھٹ سے اُس کو کوئی اوپکار وید یا خواہ کیسا ہی بھرشٹ آ جاوے۔ البتہ ایک بات بڑی آب و تاب سے رونق پکڑ گئی ہے۔ کہ یہاں کسی نے ۵ روپے دئے۔ اخبار میں بڑے پُرزور الفاظ میں اُس کی تعریف کے نعرے بلند ہوتے۔ کہاں وہ زمانہ کہ گپت دان ہوا کرتے تھے اور کہاں یہ بھرشٹ زمانہ کہ روپے دینے پر کسقدر اپنی مان اور شان کے خواہاں ہیں۔ جب یہ حال ہے تو دھرم کس طرح جاگے۔ اور پراوپکار تو بہت دور رہ گیا۔ شری سوامی جی کی دیہانت کے پشچات کچھ عرصہ پنڈت گورو دت جی نے پروپکار کا کام کیا اور بہت کچھ پنڈت لیکھرام جی نے عیسائی اور اسلام مذاہب کی واقفیت آریہ بھائیوں کو

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرائی۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس بات کا ذکر اسجگہہ پر کیا جاوے۔ کہ یہہ دونوں صاحبان بڑے پروپکاری اور سچے شخص تھے اور اس وقت اگر میں کہہ سکتا ہوں تو وہی صاحبان دہرم اور پروپکار پر ولداوہ ہیں۔ ایک لالہ منشی رام جی اور دوسرے پنڈت کرپا رام جی شرما۔ آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ عیسائی مذہب دُنیا میں کس درجہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے اگر ویدک دہرم کا لٹریچر عیسائی دُنیا تک پہونچ جاوے تو کامل یقین ہے کہ عیسائی عالم اپنے دہرم کا ویدک دہرم سے ضرور مقابلہ کرکے راہ راست پر آ جاویں اور ویدک دہرم کو افضل سمجھنے لگیں۔ بہ نسبت ہمارے عیسائی لوگ بڑے سچے اور عامل ہوتے ہیں۔ یہہ صرف آریہ سماج کی غفلت اور لاپرواہی ہے اگر وہ ذرا ہوش سنبھالے تو مجھے کامل یقین ہے کہ اب سے دو سال کے اندر عیسائی دُنیا میں ویدک دہرم کا تہلکہ مچ جاوے۔

ہمارے معزز احباب جب ہم سے ذکر کرتے ہیں تو شکایت اس امر کی کرتے ہیں کہ بروقت ملاقات یورپین صاحبان جب کبھی اُن کا ذکر ویدک دہرم کی بابت آجاتا ہے تو صاحبان انگریز ویدک دہرم کا لٹریچر انگریزی میں مانگتے ہیں جس کا جواب نفی ہوتا ہے کتنی بڑی شرم کی بات ہے کہ ایسا عظیم اور افضل دہرم جس کی بابت آریہ سماج کا دعوےٰ ہے کہ وہ عالمگیر ہو جاوے گا۔ آریہ سماج کی موجودہ جماعت اس کا انگریزی لٹریچر بہی عیسائی دُنیا تک نہ پہونچا سکے۔ کرنال سے ایک معمولی تحریک پر آج ستیارتھ پرکاش اور رگوید آدی بہاشیہ بہومکا کا علاوہ سلیبس اُردو ترجمہ پبلک کے سامنے موجود ہے۔ پہر کب اور کس طرح ناممکن ہے کہ اگر آریہ سماج کے ہوشمند آج صلاح کریں کہ انگریزی ترجمہ بہی ان کتب کا نکال دیا جاوے۔ اور وہ پورا نہ ہووے۔ اسلیئے میں بڑی زور اور ادب سے نویدن کرتا ہوں کہ آریہ سماج کے ہوشمند اور شری متی آریہ پرتی ندہی سبہا بہت جلد اس طرف توجہ مبذول فرماویں اور وہ انگریزی کے یوگیہ ودوانوں کی اس امر کی طرف توجہ دلاویں۔ تاکہ اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش اور رگوید آدی بہاشیہ بہومکا کا انگریزی ترجمہ جلد ہو جاوے۔ جہانتک مجھکو واقفیت ہے لالہ رلیا رام صاحب پردہان شری متی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب اس کام کے یوگیہ ہیں اور بخوبی کر سکتے ہیں۔ اس لیئے شری متی آریہ پرتی ندہی سبہا موصوف کو سخت کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دو سال تک اُن کے خدمات اس کام کی طرف منتقل کرے۔ یا بمشورہ دیگر آریہ پرتی ندہی سبہاؤں کوئی اور یوگیہ پُرش تلاش کرے۔ آج اگر ہر دو کتب مذکرہ بالا کا انگریزی ترجمہ ہوتا۔ تو مدراسی شناروں کو سمجہانے اور راہ راست پر لانیکے لیے اسقدر ہاتہہ پیر نہ مارنے پڑتے۔ اسلیئے صاحبان! سوچو۔ سمجہو۔ اور ویدک دہرم کے سچے سیوک بن کر اُسکا لٹریچر ہر زبان میں ہر شخص کے پاس پہونچاؤ۔ تب ہی آریہ سماج اُنتی کر سکتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ اوم شم

لیکھک کرتا رام از کرنال۔

ایک مفید تجویز

اگر ہم دنیا کے مختلف مذاہب کے پہیلنے کی تاریخ پر غور سے وچار کریں تو اُس کے مطالعہ سے کئی قابل قدر سبق حاصل ہو سکتے ہیں۔ تاریخ ہم کو بتلاتی ہے کہ گذشتہ تین ہزار برس کے اندر جسقدر مذاہب اس دُنیا میں پہیلے ہیں ان میں بدہ دہرم سب سے جلدی اور سب سے زیادہ پہیلا ہے۔ اب اگر ہم بدہ دہرم کے اصولوں کی پڑتال عقل کے ذریعہ سے کرتے ہیں اور سائنس کے اصولوں کو دلیل یا قانون قدرت کی کسوٹی پر جانچتے ہیں تو بالکل لچر اور کمزور پاتے ہیں۔ اور نیز ہم دیکہتے ہیں کہ بدہ دہرم کے پرچارک نہ تعداد میں بہت زیادہ تہے اور نہ اعلیٰ درجہ کے عالم تہے۔ پہر کیا سبب ہے کہ دلیل کے لحاظ سے اسقدر کمزور دہرم اسقدر جلدی اور اتنا زیادہ پہیل گیا۔ تاریخ ہمیں اس کی وجہہ یہی بتلاتی ہو کہ انکے بانی یعنی پرچارکوں اور پیروؤں کی زندگی بہت سادہ پوتر اور اعلیٰ تہی۔ اس کے پرچارک اور پیرو نہایت پوتر زندگی بسر کرتے تہے اور وہ بڑی بڑی تربانی کرنے اور زیادہ سے زبردست تکلیفوں کے جہیلنے کے عادی تہے۔ خود اسکے بانی کی تربانی دُنیا میں ایک نظیر ہے۔ یہہ صرف زندگی کی پاکیزگی اور بزرگی تہی جس نے ہزاروں لوگوں کو ایک ایک دن میں بدہ دہرم کی طرف اکرشن کر لیا۔ یہاں سے ہمیں ایک بڑا قیمتی سبق ہاتہہ لگتا ہے وہ یہہ ہے کہ کسی دہرم کے پرچار کے لیئے صرف زبانی اُپدیش اور الکھنڈ یکتی (دلیلیں) کافی نہیں ہیں۔ بلکہ اس دہرم کے پیروؤں کی جیون کی پوترتا اور بزرگی بڑی بہاری مدد ہوتی ہے۔ دلیل اور زبانی اُپدیش ایسے آدمیوں کیلیئے کافی ہے جو اپنی عقل سے بخوبی کام لینے کی قابلیت رکہتے اور جن کے افعال بہ نسبت دیگر خواہشات کے عقل سے زیادہ رہبری پاتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے زیادہ تعداد ایسے آدمیوں کی ہے جو کسی دہرم کو گرہن کرنے سے پہلے اس بات کی پڑتال کیا کرتے ہیں کہ جو دہرم ہم کو گرہن کرنے کے لیئے پیش کیا جاتا ہے اس نے اپنے موجودہ پیروؤں کی زندگی میں کیا اعلیٰ تبدیلیاں پیدا کی ہیں اور کونسی بزرگی اور الوکہا پن انکے جیون میں آگیا ہے جس کے لیے ہمیں یہہ دہرم گرہن کرنا چاہئے بجائے اس کے کہ وہ پہلے اس دہرم کے اصولوں کو دلیل کی کسوٹی پر رکہنے کی تکلیف گوارا کریں۔ اس دہرم کی خوبیوں کو اس کے پیروؤں اور پرچارکوں کی جیون میں دیکہنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی زندگی کا اپنی زندگی سے مقابلہ کرکے دیکہتے ہیں۔ کہ آیا وہ ہماری طرح اندریوں کے غلام تو نہیں۔ یا ہماری طرح ان کو کام۔ کرودہ۔ لوبہہ۔ موہ۔ اہنکار۔ خود غرضی۔ آلسیہ۔ دنیوی شہرت وغیرہ تو مغلوب نہیں کرتے یا پاپی۔ دُکہی اور دین آدمیوں کی طرف اُن کا برتاؤ کیسا ہے۔ یعنی جس طرح ایک معمولی آدمی فوراً سونے کے کہرے کہوٹے پن کو جانچنے سے پہلے اس بات کو سوچتا ہے کہ اس کو اس سونے سے کیا لابہہ ہو سکتا ہے۔ اسیطرح عام آدمی کسی دہرم کی

سے پہلے اس کی خوبیوں یعنی اس کے گن دیکھتے ہیں کیونکہ یہہ منش کا سوبھاؤ ہے کہ وہ کسی چیز کو گرہن کرنے سے پہلے اس کے گن یعنی اس کی عمدگی اور چمتکار کو دیکھتا ہے۔ جب مسیحی اور محمد صاحب کے پیرو اپنے اپنے مذہبوں کا پرچار کیا اور لوگ ان کو باہر کے خواہاں آئے تو وہ بھی انہی اصولوں کی وجہہ سے۔ معجزوں کے خواہاں آئے۔ آریہ پرشو! مت خیال کرو کہ لوگ آپ سے معجزوں کے خواہاں نہیں۔ وہ آپ کے اصولوں (سنسکاروں) کا چمتکار اور اثر آپ کے جیون سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب تک آپ ان کو اپنے جیون سے اعلیٰ پن میں بدل کر بالکل نیا جیون پیدا کرنے کا اعلیٰ معجزہ (چمتکار) نہ دکھلا دیں گے وہ ویدک دہرم کو گرہن کرنے کے لیے تیار نہ ہوں گے۔ پس اگر ویدک دہرم کو سنسار میں پھیلانا چاہتے ہو تو اس کی خوبیوں کو اپنے جیون دوارا پرگٹ کرو۔ دہرم کے انگوں کو سانگوپانگ اور بلدی دہارن کرکے اپنے آتما اور ویدک دہرم کا آتمیت ظاہر کرو اور خیال کرو جب لچھ پوچ دہرم صرف اپنے پیروؤں کی پوتر زندگی کے سبب چند روز کے لیے تعجب خیز ترقی کر سکتے ہیں۔ تو آپ کا ستیہ (راست) اور معقول دہرم آپ کی پوتر اور اعلیٰ جیون کے سبب کیا کچھ ترقی نہ کرے گا۔ یہہ ترقی عارضی نہ ہوگی۔ بلکہ ستیہ کی کارن دائمی ترقی ہوگی۔ اس لیے اب وقت آگیا ہے کہ آپ اپنے جیونوں سے پرچار کریں۔ دلیلوں کے ذریعہ سے آریہ سماج میں بہت کام ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔ دلیلوں کے ذریعہ لوگوں کو ویدک دہرم کی بزرگی جتلانے کے لیے بہت کچھ آپ نے کیا ہے۔ بڑی بڑی کتابیں لکھیں جگہ جگہ لیکچر دئے۔ آریہ سماج کی بیدی سے دلیلوں کی بوچھار رکھی۔ جا بجا ڈیبیٹنگ کلب کھولیں یہاں تک کہ بہنوں کو بھی کھنڈن منڈن سے خالی نہ چھوڑا۔ میں ان کو برا نہیں بتلاتا بلکہ نہایت ضروری خیال کرتا ہوں۔ لیکن میں آپ سے یہہ پوچھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے عملی زندگی سے ویدک دہرم کے پرچار کے لیے کہاں تک کوشش کی۔ تا ناکہ ویدک سنسکاروں

کے کرنے میں برادری آپ کی مخالفت کرتی ہے۔ پتنی اور دیگر رشتہ دار رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ لیکن دونوں وقت سندھیا کرنے میں دہرم کے انگوں کو اپنے جیون میں دہارن کرنے یم۔ نیم۔ شم۔ دم۔ اپرتی۔ شردہا۔ سمادہان۔ آدی سادہنوں۔ سوادھیائے (ستشاستروں کا پاٹھ) آتم پریکشا اور ایکانت سیون۔ ابتدائی برتوں کے دہارن کرنے میں آپ کے کون مانع ہوتے اور کون آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔ کیول آپ کا آلسیہ۔ پیارے بھائیو! اگر آپ صرف آلسیہ کو ہی نہیں جیت سکتے تو پھر آریہ دہرم کا ایشور ہی مالک ہے۔ ویدک سدہانتوں نے کہاں تک ہماری جیون کو پلٹا دیا ہے۔ اس بات کا پتہ آریہ سماج کے ایک لیڈنگ ممبر کی تحریر سے لگے گا۔ یہہ صاحب اپنی دور اندیشی اور باریک بینی کے لیے مشہور ہیں وہ " ویدک دہرم پر آریوں میں عمل نہیں اور نہ اس کے مہتو پر درڑھ وشواس ہے" کی سرخی دیکر لکھتے ہیں۔ ......

" آریہ پرشوں میں ابھی تک اپنے ویدک دہرم میں درڑھ وشواس پیدا نہیں ہوا۔ کئی ایک باتوں کو وہ جان تو گئے ہیں اور مانتے بھی ہیں کہ اچھی ہیں مگر ان پر عمل نہیں۔ ابھی سماج کے سدہانت نے ہماری جیون کو پلٹا نہیں دیا۔ ہم اپنا نام بطور ممبر کے لکھوا دیتے ہیں۔ اور سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ ہم آریہ ہو گئے۔ چینی چینی کہنے سے منہہ کس طرح میٹھا ہو جب تک ہم ویدک دہرم کے مہتو اور پوترتا کو عملاً انبھو نہ کرلیں ہم میں وہ اُتساہ اور ہمت نہیں ہو سکتی جس سے مشتبہ مشکلات کو جھیل کر اپنے مقصود کو پہونچتا ہے کیا یہہ سمجھو تھا اگر آریوں کو اپنے دہرم کی بدولت شاریرک اور آتمک اونتی حاصل ہوئی تو وہ اس کو چھوڑ کر ایک دوسرے کام لگ جاتے۔ سچ تو یہہ ہے اور نہایت ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے سماج کو ناٹک کا کھیل سمجھ رکھا ہے۔ جس طرح ناٹک میں ایک مزدور راجہ اندر بن بیٹھتا ہے اور اسی قسم کی کارروائی کرتا ہے۔ ہم سماج مندر میں جا کر آریہ بن جاتے ہیں۔ اور جیوں ہی وہاں سے باہر نکلے وہی ہندو کے ہندو۔ ہماری زندگی۔ ہمارا کنبہ۔ ہمارا برتاؤ۔ اور ہمارا چال چلن سب پرانے ڈہنگ کا ہے کچھ تبدیلی پیدا نہیں ہوئی نہ ہم نے خود برہمچریہ کو دہارن کیا اور نہ اپنے بچوں کے واسطے اس کو ضروری سمجھتے ہیں۔ نہ ہمنے ویایام (ریاضت) کو اپنا کھیہ کرتویہ بنایا تاکہ شاریرک نیروگتا اور بل بڑہے نہ ہم نے اولاد کو اس کی شکشا دی۔ نہ ہمنے ایکانت میں جاکر ایک گہڑی کے لیے اپنے چت کو ایکاگر کرنا سیکھا یہاں تک کہ تہوڑے ہیں جو دو کال سندھیا بھی کرتے ہیں اور نہ ہم کو آتمک آنند پراپت ہوا۔ ہم نے پروارک جیون کو فضول سمجھ لیا ہماری دہرم پتنی کو کس طرح شکچھہ ہو کہ ہم کو ایشور پر وشواس ہے ہم اپنے سنسکاروں کو بھی شدہ نہ کرکے اور برادری کے ڈر سے جو ناکرنی کام تھے کرلیتے۔ ہم میں پورشارتھ اور وہ لوگ پیدا نہ ہوا کہ اپنے وقت کو بیفائدہ ضایع نہ کریں جب ہم کو فرصت ملی ہم نے آلسیہ اور آرام میں اپنا تکیہ ڈہونڈا"

اب ہمیں گذشتہ سے سبق لیکر آئیندہ کے لیے احتیاط کرنی چاہیئے۔ آؤ اب ہم وچاریں کہ وہ کونسی ترکیبیں ہیں جس سے ہمارے جیون اعلیٰ بنیں اور پوترتا کی چمک اور ویدک دہرم کے مہتو کی جھلک ہمارے جیونوں سے دکھلائی دینے لگے۔ تاکہ ہم عام لوگوں کو ویدک دہرم کی طرف اکرشن کرنے کے قابل اور اپنے آتما کو سدہارنے کے لایق بن سکیں۔ میری تچھ بدہی کے انوسار ہماری یہہ ضرورت اس طرح سے پوری ہو سکتی ہے کہ ہر ایک آریہ سماج کے متعلق ایک سادہن منڈلی ہونی چاہیئے۔ جناب بابو بھیا رام جی چٹرجی بھی کئی مرتبہ اسی سادہن منڈلی کی ضرورت کو بڑے زور دار لفظوں میں لاہور سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں اپنی اپدیشوں اور سرمنوں دوارہ جتلا چکے ہیں۔ یہہ سادہن منڈلی کیسی اور کن اصولوں پر ہونی چاہیئے۔ وہ میں کتاب " آریہ سماج میں سمتا کی ضرورت" سے اخذ کرکے ذیل میں درج کرتا ہوں ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سادھن منڈلی

"ہم سرشٹی نیم میں دیکھتے ہیں کہ کیکر۔ ارنڈ۔ جھاڑی وغیرہ معمولی اور کم قیمت درخت قدرت میں اپنے موافق کافی سامان ہونے کے سبب خود بخود پیدا ہوتے اور بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن آم۔ سیب۔ انگور وغیرہ میوہ دار درخت اپنے موافق کافی سامان قدرت میں نہ رکھنے کے سبب سے انسان کی بڑی محنت احتیاط اور سردردی سے لگتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ہمارے ادنےٰ بھاو (جذبات) موجودہ دیش کال میں اپنے موافق سامان بکثرت رکھنے کے سبب خود بخود ترقی کرتے ہیں اور اُن کے لئے کسی خاص کوشش یا سادہن کی ضرورت نہیں۔ لیکن منگل بھاؤں (اعلےٰ جذبات) کو ترقی اور افزائش دینے کے لئے اس دیش کال میں ان کے موافق کافی سامان موجود نہ ہونے سے بڑے بڑے سادہنوں کی ضرورت ہے۔ علاوہ اس کے سرشٹی میں یہہ بھی نیم دیکھنے میں آتا ہے کہ ہر ایک شکتی یا کام کرنے کی قابلیت متواتر اور بار بار کام میں آنے سے زور پکڑتی ہے۔ یہی کارن ہے کہ ایک قاصد ابھیاس کے کارن چالیس میل روز سفر کرسکتا ہے اور ایک نازک طبیعت امیر دس قدم چلنے سے ہی تھک جاتا ہے۔ پس چونکہ منگل بھاؤں (اعلےٰ جذبات) کو بار بار کام میں لانے کے سامان از خود موجود نہیں ہیں۔ اس لئے ان کو سادہنوں دوارہ بار بار کام میں لاکر بلوان کرنا چاہئے۔ سادہن منڈلی ان نیموں انوسار چلنی چاہئے۔ (۱) سادہن منڈلی کا جلسہ ہر ہفتہ ہونا چاہئے اور سادہن منڈلی کے لیے ایک پردھان اور منتری دو عہدہ دار کافی ہیں (۲) ہر ہفتہ ممبران جو جو سادہن لیں اُن کو منتری درج کرلیا کرے اور سب ممبران اپنے اپنے سادہنوں کی رپورٹ اپنی ڈائریوں سے یا زبانی اگلے ہفتہ منتری کو لکھوا دیں اور آئندہ ہفتہ کے لیے نئے سادہن لیں۔ (۳) ہر سادہن منڈلی میں پہلے ایک حسب موقعہ پرارتھنا اور پھر ایک بھجن ہونا چاہئے۔ بعد میں گذشتہ سادہنوں کی رپورٹ اور نئے سادہن لینے کی کارروائی ہوا کرے۔ (۴) کیسے کیسے سادہن ہوں اس بات کا فیصلہ ممبران خود اپنے حالات اور دیش کال کے انوسار کیا کریں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تمام سادہن اس قسم کے ہونے چاہئیں کہ جن سے دیا، پریم، نمرتا، پوترتا، شردھا وشواس، بھگتی، شانتی، اتیادی منگل بھاؤ اور گن بار بار کام میں آکر ترقی کریں۔ اور اہنکار، دویش، کرودھ، ایرشا، آلسیہ، بزدلی وغیرہ اوگن جذبات و صفات کمزور ہوتے چلے جاویں۔ نیز ذیل کے سادہنوں کی طرف اشارہ کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

(۱) سندھیا پرارتھنا، ست سنگ، سیکھنا، سکھانا اور باقاعدہ کرنا۔ اور پرارتھنا اوپاسنا کے ہیتو کو بڑھانا۔ (۲) دکھی پاپی اور غریب اور بیمار کے پاس جاکر پریم کیساتھ اُپدیش، خدمت، دہن اور دوا سے مدد کرنا۔ (۳) دان کی بیوستھا کے سدہار کی کوشش کرنا۔ اور دان کی پرورتی (رجحان) کو کپاتروں (غیر مستحق) سے ہٹا کر سوپاتروں (مستحقوں) کی طرف لگانا۔ شبھ کرموں کے لئے دان اور بھکشا مانگنا۔ (۴) وقت کی قدر۔ پرشرم (محنت) کی عادت اور ست سنگ کو ترقی دینا۔ (۵) ارادہ کی طاقت اور اخلاقی جرات کو بڑھانا۔ اور ہر طرح کے جھوٹے خوف۔ جھوٹے لحاظ اور جھوٹی شرم کا ناش کرنا۔ (۶) سماج سُدہار کے متعلق اُتم مفید بچن اور مضامین لکھنا اور اخباروں میں چھپوانا۔ (۷) سوادھیائے (ست شاستروں کا پاٹھ) اُتم پرکھنا۔ اور ایکانت سیون اپتادی اوتم برت گرہن کرنا۔ (۸) یم نیم، شم، دم آدی یوگ سادہنوں کا یتھا سامرتھ سیون کرنا۔ (۹) فرصت اور موقع کے انوسار ویدک سدہانت اور دھرم کا پرچار کرنا۔ (۱۰) ہر ایک شخص سے مہربانی پریم اور خوش اخلاقی سے برتاؤ کرنا"۔

آپ کا داس { ایک دویارتھی از ہانسی۔

پرشنوتر

پرشن: ایڈیٹر اخبار ستیہ دھرم پرچارک جی۔ نمستے۔ کرپا کرکے ذیل کے جواب کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر داس کو ممنون فرماویں۔ اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۸ اگست ۱۹۹۶ء صفحہ ۱۳ کا سوال منجانب لالہ لابھ رام مدرس ہائی سکول پالم پور کہ اگر کوئی شخص درخواست کرے کہ میرے کام کی جزا اور اجرت فلانے شخص کو دلا دیوے تو خدا ایسی درخواست کو معقول جانکر قبول کرتا ہے۔ یا نہیں۔

جواب۔ خدا بسبب ہونے نیاکاری ایسی فضول درخواستیں کبھی منظور نہیں کرتا۔ اور نہ ایسے یاوہ گوؤں کی بات پر دھیان دیتا ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ ایسی جزا اور اجرت کی ضرورت اُسی کو ہوتی ہے جو اُتم کرموں سے عاری ہو۔ کیونکہ دہن کی ادھیکتا دردری کو ہوتی ہے۔ نہ کہ دہنا ڈیہ کو۔ پس بندگی ہی کو دوسرے کی سفارش کی ضرورت ہوگی۔ اور اس طرح درخواستوں کے قبول کرنے میں پاپی کو جرأت دینا اور اُس کا حوصلہ بڑھانا ہے اور یہی وجہ ہو کہ آج کل ۹۹ فیصدی ایسا اعتقاد رکھ رہے ہیں جس سے دن بدن پاپوں کی زیادتی ہے جبکا عوضانہ گھوڑ مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ سخت سے سخت وبار آسمانی و قہر خدا ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔

دلیل اول۔ فرض کرو کہ دو بھائی ہیں ایک کا کام ڈکیتی۔ چوری۔ رہزنی۔ شراب خوری وشیہ بھوگ آدک ہے۔ دوسرا اتی اُتم بھاتا ہے۔ اب وہ دُشٹ بباعث بُرے آچرنوں کے پچاس برس آیو بھگت کرکے مرتیو ہو جاتا ہے اور دوسرا بھاتا پرش شبھ آچرنوں کی وجہ سے اپنی پوری آیو شتو برس یا اپرانت بھوگتا ہے۔ اب بھاتا پرش اپنی پچاس برسوں کی جزا اور اجرت اپنے چھوٹے بھائی کو دلوانا چاہتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ ایشور نیاکاری

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تم وید ودیا کا سہارا لو۔ زبانی وید وید پکار رہنے سے کچھہ نہ بنے گا۔ جبتک کہ تم وید ومکت سدہانتوں سے پوری پوری واقفیت حاصل نہیں کروگے۔ اور تدانوسار اپنا جیون نہیں بناؤگے۔ پرماتما نے تم کو اپنا وید روپی مبارک کلام اسلئے نہیں دیا ہے کہ تم اُس کا اس پرکار انادر کرو۔ کنتو اسلئے کہ تم سوئم اس منگل بانی سے لابھہ اُٹھاؤ اور منش ماتر کو اس سے لابھہ اُٹھانے کا موقعہ دو۔

ستیہ اور گیان سے ہی اودیا کا ناش ہوسکتا ہے

ستیہ ایک اصلی اور نشچیت اصول ہے۔ استیہ ایک کرترم اور بہر انتی یکت اصول ہے۔

ستیہ نتیہ اور ناش رہت ہے۔ استیہ انتیہ اور ناشوان ہے اتا ایو جو نتیہ اور اصلی ہے وہ انتیہ اور کرترم پر اوشیہ وجے پائیگا۔ اور چونکہ گیان ستیہ کا باواسطہ اور کبھی نہ بدلنے والا نتیجہ ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ یہہ اپنے ورودھی استہات اودیا یا متھیا وشواس۔ پاپ اور دکھہ پر وجے پاوے۔ ودیا نتیہ ہے اودیا انتیہ ہے ودیا کی بنیاد ایشوری گیان وید اور سرشٹی کے اٹل نیموں پر ہے۔ اودیا کی بنیاد ذرا بھی نہیں۔ اور الٹی بدھی یا سمجھہ پر ہے اور چونکہ وہ جو نتیہ ہے اُسکو انتیہ پر غالب آنا چاہئے۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے اس لئے وہ جو انتیہ اور کرترم ہے کسی حالت میں غالب نہیں آسکتا۔ اس لئے اودیا جو کہ انیک روپوں میں سنسار کے اندر پھیلی ہوئی ہے وہ کیول ستیہ اور ودیا کے ناش کرنے والے ہاتھ سے ہی معدوم ہوسکتی ہے۔

تصحیح

سمت ۵۶

منجانب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت پرچہ ماہ بھادوں

نام	غلط	صحیح
پلیگ میموریل فنڈ۔ چوہدری ہرنام سنگھ۔	۱ پیسہ	[illegible] ۱۵
لالہ گوردت تالوالہ	[illegible] ۵	[illegible] ۱۴
چار آنہ فنڈ لالہ رام رکھا مل کے .... ملتان شہر	[illegible] ۶	[illegible] ۱۴

دستخط آتما رام قائم مقام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج جہنگ مگھیانہ ...	۱۷ و ۱۸ ستمبر سنہ ۹۹
آریہ سماج گہنولی تحصیل کہروڑ پکا ضلع انبالہ شہر	۱۷ و ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ع
آریہ سماج سرگودہا بند پورہ ضلع گورداسپور ریلوے سٹیشن بٹالہ	۱۳ و ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹
آریہ سماج پشاور	۱۲، ۱۳ و ۱۴ اکتوبر سنہ ۹۹
آریہ سماج حافظ آباد	۲۸ و ۲۹ اکتوبر سنہ ۹۹
آریہ سماج شرقپور ضلع لاہور	۱۷ و ۱۸ نومبر سنہ ۹۹
آریہ سماج لاہور	۲۵ و ۲۶ نومبر سنہ ۹۹
آریہ سماج لودھیانہ	۲۸ و ۲۹ دسمبر سنہ ۹۹

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج ہانسی۔ تاریخ ۲۰ و ۲۱ کو بموقعہ رشی ترپنی آریہ سماج ہانسی کی طرف سے تقریباً ۲۳۰ روپیہ کی سامگری سے ایک بڑا ہون ہوا۔ اس موقعہ پر حصار سے شریان پنڈت دوارکا دت جی مع آٹھہ اور صاحبان کے تشریف لے گئے تھے۔ تمام شہر میں نگر کیرتن کیا گیا۔ اور پنڈت جی اور بابو دیوا سنگھ جی نے کئی ویاکھیان دئے جن کا اثر نگر واسیوں پر بہت اُتم ہوا۔

جہینہ۔ آریہ سماج جہینہ کے ۲۷ اگست کے ستیاہک جلسہ میں سردار سوچیت سنگھ جی پردہان سماج ہذا نے ایشور پرارتھنا کرائی اور پنڈت پورن چند جی نے دُنیا کی حالت پر ایک منوہر اُپدیش دیا۔ اُپدیش کی سماپتی پر کرم دشنے میں پرشن اُتر ہوتے رہے۔ سماج منڈلی پہلے کی نسبت ترقی کر رہی ہے۔ آرتی ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔

آریہ سماج جلال آباد۔ انتخاب سال حال کے لئے حسب ذیل ہوا۔ لالہ شورت رام پردہان۔ لالہ ٹھاکر داس اُپ پردہان۔ لالہ گنپت رائے منتری۔ لالہ چاتن رام اُپ منتری۔ لالہ گوربخش رائے جی کوشادھیکش۔ لالہ [illegible] لال لائبریرین۔ مہاشے کیسر سنگھ۔ لالہ [illegible]۔ پنڈت لچھمن داس۔ لالہ نرسنگھ داس۔ لالہ [illegible] ایں چند ممبران انترنگ سبھا۔ ستیاہک جلسوں میں اوسط حاضری ۲۵ ہوتی ہے۔ سماج مندر مکمل نہیں ہوا۔ وارشک اُتسو زیر تجویز ہے۔

لکھیم کرن۔ پنڈت ہرنام سنگھ جی پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے چہہ ویاکھیان دہرم ایشور، برہمچریہ اور دشمنوں پر بموقعہ میلا بازار میں ہوئے۔ حاضری چار سو تک ہوتی رہی۔ اثر بہت اُتم ہوا۔ چار نئے سبھاسد ہوئے دو ہمن اور بھی ہونے والے ہیں۔

شکر گڈھ۔ آریہ سماج شکر گڈھ کا وارشک انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ جیدیال شاہ پردہان۔ لالہ نہال چند ہیڈ ماسٹر اُپ پردہان۔ لالہ [illegible] رام منتری۔ پنڈت [illegible] رام اُپ منتری جی۔ لالہ [illegible] رام خزانچی۔ لالہ [illegible] رام پستک رکھشک۔ لالہ ہوشناک رائے۔ [illegible] ممبران انترنگ سبھا۔

ٹلہ گنگ۔ خوشی کی بات ہے کہ ٹلہ گنگ کے آریہ بھائیوں نے لمبی نیند کے بعد آخر ہوش سنبھالا ہے اور ان کے ستیاہک جلسے باقاعدہ ہونے لگے ہیں۔ یہہ پنڈت [illegible] جی کے پرشارتھہ کا نتیجہ ہے۔ [illegible] سماج مندر کی تیاری کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ ایشور اُن کے پرشارتھہ کو سپھل کرے۔

مکیریاں۔ ہمارے دھارمک بھائی لالہ بخشی رام جی جو بوجہہ سکول میں رخصتیں ہونے کے مکیریاں میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو اپنے منوہر اُپدیشوں سے لابھہ پہونچا رہے ہیں۔ رشی ترپنی کے دن آپ کے پرشارتھہ سے آریہ بھائیوں نے ایک خاص جلسہ کیا اور نگر کیرتن بھی ہوا۔ شہر کے اکثر موقعوں پہ لالہ صاحب نے ویاکھیان دئے جن کا اثر بہت اُتم ہوا۔ وید پرچار کیلئے کچھہ چندہ بھی ہوا۔ ہمارے بھائی کا پرشارتھہ قابل تعریف ہے۔

تھانیسر۔ تاریخ ۳۰ جولائی بمکان لالہ جگن ناتھہ جی۔ لالہ جینی پرساد طالب علم کا اُپنین سنسکار ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جنگلی کشوری جی کے ہاں سو سیتم سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پنڈت مہر رام جی نے یہ سنسکار کرایا تو براہمن دیوتوں نے سخت مخالفت کی مگر کچھ پیش نہ گئی۔ چند مہاشے آریہ سماج شاہ آباد سے تشریف لے گئے تھے جنہوں نے بھجنوں کا خوب آنند کیا بسبب ذیل دان دیا گیا یعنی روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے دان ملے ۔

۱۱ اگست کو آریہ سماج شاہ آباد کے پورشارتھی آریہ بھائیوں نے ذات کے بھائیوں وغیرہ سے چندہ اکٹھا کرکے مبلغ روپیہ کی لاگت سے ایک بڑا ہون کیا جنتا جنوں کو بہوجن تقسیم کیا گیا۔ براہمن دیوتا اور مہاجن لوگ جو کہ سماج کے سخت مخالف ہیں۔ بخوشی شامل جلسہ ہوئے۔ ایشور کی کرپا سے اسی دن خوب بارش ہوئی ۔

مچھو پور سے شوک کہ لالہ پرتاپ سنگھ جی سکرٹری آریہ سماج مچھو پور کا دیہانت ہوگیا۔ ابھی تک اُن کے بجائے کوئی دوسرا سکرٹری مقرر نہیں ہوا (۲) بتاریخ ۲۱ اگست رشی ترپنی کا دن آریہ سماج کے سبھاسدوں نے بڑے ٹھاٹھ سے کیا تھا ہون بھی کیا۔ اس موقعہ پر پنڈت بنواری لعل جی نے اپنے لڑکوں کو یگیو پویت دلوایا ۔

صدر دہلی۔ پنڈت بالی رام جی پردھان آریہ سماج صدر بازار گوشہ نشین ہو جانے سے بابو وید پال صاحب مختار عہدہ پردھان پر منتخب ہوئے ہیں۔ آپ بڑے یوگیہ پُرش ہیں اور سماج سے خاص پریم ہے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جناب مرحوم پنڈت بالی رام جی کی طرح تن من دھن سے سماج کی اُنتی میں کوشاں رہیں گے ۔

جیکب آباد۔ ۰ ۱ اگست کو مہاشے گوردیال جی گردوارہ میں سائیٹنگ کال کے چھ بجے ۹ بجے تک پرانی سے ہون ہون یگ ہوا ماسٹر وار ہو مل کلرک سٹیشن ماسٹر صاحب نے سندھی زبان میں اور لالہ گوردیال نے پنجابی زبان میں سب لوگوں کو اُپدیش دیئے جن کا بازاروں کے لوگوں پر بہت اُتم پڑا ۔

ملتان پور کھٹیاں کا آریہ سماج خوب ترقی کر رہا ہے۔ جلسوں میں خوب رونق ہوتی ہے اور وید پارتھی بڑی کامیابی کے ساتھ ہوتے ہیں سماج کی ادویگ

سے شہر میں کئی بڑے بڑے ہون ہو چکے ہیں۔ ان موقعوں پر غرباء کو بہوجن تقسیم کیا گیا۔ مختلف سماجک فنڈوں کے لئے بھی معقول اُدیوگ کیا جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ لالہ کرشن چند۔ ولالہ دیا رام ولالہ کاشی رام کے پُرشارتھ سے اِس چھوٹے سے قصبہ میں ویدک دھرم کا وہ زور شور کیساتھ اندولن ہو رہا ہے۔ کہ بڑے بڑے سماجوں میں بھی دیکھنے میں نہیں آتا۔ ہماری بھائیوں کا اُتساہ اتیئنت پرسنشا یوگیہ ہے۔ ایشور اُن کے پورشارتھ کو سپھل کرے۔ اور دن پرتی دن کو ویدک دھرم پر پردان کرے تاکہ اس سے بھی بڑھ کر پورشارتھ سے کام کریں ۔

لالہ خوشحالی رام جی سٹیشن ماسٹر نہل ویدک دھرم کے پرچار میں ہمیشہ پریتن کرتے رہتے ہیں جب کبھی موقعہ ملتا ہے وہ اِرد گرد کے مقامات میں جاکر پرچار کا کام کرتے ہیں۔ ۱۴ اگست کو اتوار کی رخصت لیکر وہ بہاولپور تشریف لیگئے فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کرنے کا اُدیوگ کیا ۔

دہلی ۔۱۰ اگست کو صبح کے وقت آریہ سماج دہلی نے بشن سروپ نامی ایک اگروال ویش کو جو سابق باشندہ فرخ نگر ضلع گوڑگانوہ کا تہا۔ اور فیروزپور سکول میں ماسٹر تہا عرصہ پندرہ یوم سے اپنی ستری کی بدچلنی کی کارن دہلی میں آکر مسلمان ہوگیا تہا جس کو نہایت دلیری سے دریائے جمنا کے کنارہ پر ویدک ریتی سے پرایشچت کرا کے جاکر شدہ کیا گیا۔ پرایشچت میں تقریباً پانسو آدمی شامل تھے۔ اور یہ پرایشچت نہایت دلیری کے ساتھ ایک جم غفیر کے سامنے ہوا تمام آدمی اس اصول کی تعریف کرتے تھے۔ بازار کے بیچوں بیچ پرایشچت شدہ شخص آگے آگے تہا اور پیچھے پیچھے تمام آریہ بھائی ہونے ہوتے سماج مندر میں آئے اور بھجن وغیرہ اور ویاکھیان ہوتے رہے۔ سوموار کے دن آریہ مندر میں رشی ترپن کا دن تہا۔ ہون یگیہ ہوا اور بھجن ہو کر دھرم اُپدیش ہوا۔ اور اپاسنا کے بعد ... دان ملا۔ بعد میں آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ پہر لالہ کندن لعل جی منتری آریہ سماج دہلی نے شیرینی تقسیم کی۔ جو نہایت پریتی سے تقسیم ہوئی ۔

آریہ سماج لودہیانہ (۱) ۲۰ اگست ۱۸۹۹ء کو معمولی سپتاہک جلسہ ہوا لالہ دیا رام جی کلرک بارک ماسٹر نے پرارتھنا کرائی۔ اور شرمان لالہ امرائو سنگھ جی رئیس نے سپتیارتھ پرکاش کے دوسرے سمولاس میں سے کتھا کی۔ بعد ازاں سکرٹری سماج نے اخبار سبھا یک کو نوٹس سنائے۔ اور بتقریب رکھشا بندھن مہا ودیالہ کی کنیا وں کو دان دینے کی ضرورت جتلاتے ہوئے ممبران سماج سے چاہتا کی کہ خود دان دیں اور۔ اوروں سے دلوائیں۔ بعد ازاں جلسہ برخاست ہوا۔ (۲) ۲۱ اگست ۱۸۹۹ء کو بتقریب تیوہار رکھشا بندھن لالہ رام بھجداس آنریری مجسٹریٹ کے باغ میں ستیارتھ پرکاش کا ملکہ ہون یگ کیا۔ اور پرارتھنا اور اپاسنا کرائی۔ بعد ازاں خوب آنند سے بھجن کیرتن ہوتے رہے۔ واپسی پر خزانچی جی کی طرف سے آئے ہوئے ساماجک بھائیوں کا دودھ سے آدر ستکار کیا گیا۔ دوپہر کی تھوڑی سی کوشش سے بتقریب تیوہار رکھشا مبلغ ... روپیہ کنیا مہا ودیالہ و مبلغ ... روپیہ کنیا ناتہ آلہ جلندہر کے لئے دان اکٹھا کیا گیا۔ اس میں مبلغ ... لالہ کرم چند جی ڈسٹرکٹ جج بہادر لودہانہ نے بڑی خوشی سے کنیا ناتہ آلہ کو دان دیئے۔ اس دان کے اکٹھا کرنے میں لالہ پورن سنگھ ولالہ بھیم داس جی نے بڑے شوق سے مدد دی ہے۔ اس لئے ہم اُن کا شکرگذار ہیں۔ پرماتما ان کو دھرم کاریوں میں اسی طرح پورشارتھی بنائے ۔

یہہ اندوہناک خبر درج کرتے ہوئے چھاتی پھٹتی ہے۔ اور کلیجہ منہہ کو آتا ہے کہ ہمارے دھرماتما بھائی بابو بلیندر ناتھ ٹیگور نبیرہ مہرشی دیویندر ناتھ ٹیگور کا عین عالم شباب میں دیہانت ہوگیا۔ جن مہاشوں کو ایک بار بھی بابوجی کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہوگا۔ یا کبھی اُن کی سوہنی مورت کے درشن ہی کرلئے ہونگے اُن کے دل پر اس دردناک واقعہ کی خبر سُن کر سخت صدمہ گذرے گا۔ آپ کے دھرم بھاؤ۔ سوشیلتا مہربانی اور سرلتا آدی گنوں کا جب ہمیں سمرن آتا ہے تو ہمارا دل بے اختیار بھر آتا ہے۔ یہہ وہی بابو صاحب ہیں۔

CC ... idwar. Digitized by eGangotri

سادھن منڈلی

"ہم سرشٹی نیم میں دیکھتے ہیں کہ کیکر۔ ارنڈ۔ جھاڑی وغیرہ معمولی اور کم قیمت درخت قدرت میں اپنے موافق کافی سامان ہونے کے سبب خود بخود پیدا ہوتے اور بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن آم۔ سیب۔ انگور وغیرہ میوہ دار درخت اپنے موافق کافی سامان قدرت میں نہ رکھنے کے سبب سے انسان کی بڑی محنت احتیاط اور سردردی سے لگتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ہمارے ادنےٰ بھاؤ (جذبات) موجودہ دیش کال میں اپنے موافق سامان بکثرت رکھنے کے سبب خود بخود ترقی کرتے ہیں اور اُن کے لئے کسی خاص کوشش یا سادھن کی ضرورت نہیں۔ لیکن منگل بھاؤں (اعلےٰ جذبات) کو ترقی اور اُدکاش دینے کے لئے اس دیش کال میں ان کے موافق کافی سامان موجود نہ ہونے سے بڑے بڑے سادھنوں کی ضرورت ہے۔ علاوہ اس کے سرشٹی میں یہہ بھی نیم دیکھنے میں آتا ہے کہ ہر ایک شکتی یا کام کرنے کی قابلیت متواتر اور بار بار کام میں آنے سے زور پکڑتی ہے۔ یہی کارن ہے کہ ایک قاصد ابھیاس کے کارن چالیس میل روز سفر کرسکتا ہے اور ایک نازک طبیعت امیر دس قدم چلنے سے ہی تھک جاتا ہے۔ پس چونکہ منگل بھاؤں (اعلےٰ جذبات) کو بار بار کام میں لانے کے سامان از خود موجود نہیں ہیں۔ اس لئے ان کو سادھنوں دوارہ بار بار کام میں لاکر بلوان کرنا چاہئے۔ سادھن منڈلی ان نیموں انوسار چلنی چاہئے ۔ (۱) سادھن منڈلی کا جلسہ ہر ہفتہ ہونا چاہئے اور سادھن منڈلی کے لیے ایک پردھان اور منتری دو عہدہ دار کافی ہیں (۲) ہر ہفتہ ممبران جو جو سادھن لیں اُن کو منتری درج کرلیا کرے اور سب ممبران اپنے اپنے سادھنوں کی رپورٹ اپنی ڈائریوں سے یا زبانی اگلے ہفتہ منتری کو لکھوا دیں اور آئندہ ہفتہ کے لیئے نئے سادھن لیں۔ (۳) ہر سادھن منڈلی میں پہلے ایک حسب موقعہ پرارتھنا اور پھر ایک بھجن ہونا چاہئے۔ بعد میں گزشتہ سادھنوں کی رپورٹ اور نئے سادھن لینے کی کاروائی ہوا کرے۔ (۴) کیسے کیسے سادھن ہوں اس بات کا فیصلہ ممبران خود اپنے حالات اور دیش کال کے انوسار کیا کریں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تمام سادھن اس قسم کے ہونے چاہئیں کہ جن سے ودیا پریم۔ نمرتا۔ پوروشارتھ۔ وشواس۔ بھگتی۔ شانتی۔ اتیادی منگل بھاؤ اور گن بار بار کام آکر ترقی کریں۔ اور اہنکار۔ دویش۔ کرودھ۔ ایرشا۔ آلسیہ۔ بزدلی وغیرہ اودنے جذبات وصفات کمزور ہوتے چلے جاویں۔ نیز ذیل کے سادھنوں کی طرف اشارہ کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ (۱) سندھیا ارتھ سہت سیکھنا۔ سکھانا اور باقاعدہ کرنا۔ اور پرارتھنا اوپاسنا کے بھیتو کو بڑھانا۔ (۲) دکھی پاپی اور غریب اور بیمار کے پاس جاکر پریم کیساتھ اُپدیش۔ خدمت دھن اور دوا سے مدد کرنا۔ (۳) دان کی ویوستھا کے سدھار کی کوشش کرنا۔ اور دان کی پرورتی (رجحان) کو کو پاتروں (غیر مستحق) سے ہٹا کر سو پاتروں (مستحقوں) کی طرف لگانا شبھ کرموں کے لئے دان اور بھکشا مانگنا۔ (۴) وقت کی قدر۔ پرشرم (محنت) کی عادت اور ستسنگ کو ترقی دینا۔ (۵) ارادہ کی طاقت اور اخلاقی جرات کو بڑھانا۔ اور ہر طرح کے جھوٹے خوف۔ جھوٹی لحاظ اور جھوٹی شرم کا ناش کرنا ۔ (۶) سماج سدھار کے متعلق اُتم مفید بحثیں اور مضامین لکھنا اور اخباروں میں چھپوانا۔ (۷) سوادھیائے (ست شاستروں کا پاٹھ) اُتم پرکیشا۔ اور ایکانت سیون اتیادی اوتم ورت گرہن کرنا۔ (۸) یم۔ نیم۔ شم۔ دم آدی یوگ سادھنوں کا تھوڑا سا مرتبہ سیون کرنا۔ (۹) فرصت اور موقع کے انوسار ویدک سدھانت اور دھرم کا پرچار کرنا۔ (۱۰) ہر ایک منشیہ سے مہربانی پریم اور خوش اخلاقی سے برتاؤ کرنا ؟"

اوستم

آپ کا داس { ایک دو یارتھی
از ہانسی ۔

پرشنوتر

پرشن۔ ایڈیٹر اخبار ستدھرم پرچارک جی۔ نمستے۔ کرپا کرکے ذیل کے جواب کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر داس کو ممنون فرماویں ۔ اخبار ستدھرم پرچارک مطبوعہ ۱۱ اگست ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۴۳ کا سوال منجانب لالہ لابھ رام مدرس ہائی سکول پالم پور کہ اگر کوئی شخص درخواست کرے کہ میرے کام کی جزا اور اجرت فلانے شخص کو مل جاوے تو خدا ایسی درخواست کو معقول جانکر قبول کرتا ہے۔ یا نہیں۔

جواب۔ خدا بسبب ہونے نیاکاری ایسی فضول درخواستیں کبھی منظور نہیں کرتا۔ اور نہ ایسے یاوہ گوؤں کی بات پر دھیان دیتا ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ ایسی جزا اور اُجرت کی ضرورت اُسی کو ہوتی ہے جو اُتم کرموں سے عاری ہو۔ کیونکہ دھن کی اور شکشا دروڑی کو ہوتی ہے۔ نہ کہ دھنا ڈیکو۔ پس منکر کی ہی کو دوسرے کی سفارش کی ضرورت ہوگی۔ اور اس طرح درخواستوں کے قبول کرنے میں پاپی کو جرات دینا اور اُس کا حوصلہ بڑھانا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج کل ۹۹ فیصدی ایسا اعتقاد رکھ رہے ہیں جس سے دن بدن پاپوں کی زیادتی ہے جنکا عوضانہ اتی گھور مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ سخت سے سخت وبا اور آسمانی وقہر خدا ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔ دلیل اول۔ فرض کرو کہ دو بھائی ہیں ایک کا کام ڈکیتی۔ چوری۔ رہزنی۔ شراب خوری وشیہ بھوگ آدک ہے۔ دوسرا اتی اُتم دھاتما ہے۔ اب وہ شخص بباعث بُرے آچرنوں کے پچاس برس آیو بھوگ کرکے مرتیو ہو جاتا ہے اور دوسرا دھاتما پرش شبھ آچرنوں کی وجہ سے اپنی پوری آیو سو برس ! اختیار ہوگیا ہے۔ اب دھاتما پرش اپنی پچاس برسوں کی جزا اور اجرت اپنے چھوٹے بھائی کو دلوانا چاہتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ ایشور نیاکاری

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہم وید ودیا کا سہارا ہو ...بانی وید وید پچار ...
کچھ نہ بنے گی۔ جبتک کہ تم وید وکت سدھانتوں سے پوری
پوری واقفیت حاصل نہیں کروگے۔ اور تدانوسار اپنا جیون
نہیں بناؤگے۔ پرماتما نے تم کو اپنا وید روپی مبارک کلام اسلئے
نہیں دیا ہے کہ تم اُس کا رس پرکار انادر کرو۔ کنتو اسلئے
کہ تم سوئم اس امرت بانی سے لابھ اٹھاؤ اور دوسروں کو
اس سے لابھ اٹھانے کا موقعہ دو ✦

ستیہ اور گیان سے ہی اودیا کا ناش ہو سکتا ہے

ستیہ ایک اصلی اور نشچت اصول ہے۔ ستیہ ایک کرتم اور پہر انتی یکت اصول ہے۔
ستیہ نتیہ اور ناش رہت ہے۔ استیہ انتیہ اور ناشوان ہے اتا ایو نتیہ اور اصلی ہے وہ انتیہ اور کرترم پر اوشیہ وجے پائیگا۔ اور چونکہ گیان ستیہ کا با واسطہ اور کبھی نہ بدلنے والا نتیجہ ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ یہہ اپنے ورودھی انتہات اودیا، متھیا وشواس، پاپ اور دکھہ پر وجے پاوے ودیا نتیہ ہے اودیا انتیہ ہے ودیا کی بنیاد ایشوری گیان وید اور سرشٹی کے اٹل نیموں پر ہے۔ اودیا کی بنیاد دور ہلکی ہوئی۔ اور الٹی بدھی یا سمجھہ پر ہے اور چونکہ وہ جو نتیہ ہے اسکو اوشیہ غالب آنا چاہئے۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے اس لئے وہ جو انتیہ اور کرترم ہے کسی حالت میں غالب نہیں آسکتا۔ اس لئے اودیا جو کہ انیک روپوں میں سنسار کے اندر پھیلی ہوئی ہے وہ کیول ستیہ اور ودیا کے ناش کرنے والے ہاتھہ سے ہی معدوم ہو سکتی ہے ✦

تصحیح

منجانب آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب مندرجہ پرچہ ہیا ودیا ... سمت ۵۶

صحیح	غلط	نام
۱۵ عہ	۶ عہ	لیکھرام میموریل فنڈ۔ چودہری ہرنام سنگہ ...
۱۴ عہ	۵ عہ	لالہ گوردوت تادولہ ...
۱۴ لله	۶ لله	چار آنہ فنڈ لالہ رام رکہا مل کہ ... ملتان شہر ...

راقم آتما رام قائمقام منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج جہنگ مگھیانہ ...	۱۷ و ۱۸ ستمبر ۹۹ء
آریہ سماج گھنولی تحصیل کہ روپڑ ضلع انبالہ شہر ...	۱۷ و ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء
آریہ سماج سرگودھ بندپور ضلع گورداسپور ریلوے اسٹیشن بٹالہ	۱۳ و ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء
آریہ سماج پشاور ...	۱۲ و ۱۳ و ۱۴ اکتوبر ۹۹ء
آریہ سماج حافظ آباد ...	۲۸ و ۲۹ اکتوبر ۹۹ء
آریہ سماج شرقپور ضلع لاہور	۱۷ و ۱۸ نومبر ۹۹ء
آریہ سماج لاہور ...	۲۵ و ۲۶ نومبر ۹۹ء
آریہ سماج لودہانہ ...	۲۸ و ۲۹ دسمبر ۹۹ء

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج ہانسی۔ تاریخ ۲۰ و ۲۱ کو بموقعہ رشی ترپنی آریہ سماج ہانسی کی طرف سے تقریباً ۳۰ روپیہ کی سامگری سے ایک بڑا ہون ہوا۔ اس موقعہ پر چھ صاحبان شریمان پنڈت دواکردت جی مع آٹھ اور صاحبان کو تشریف لے گئے تھے۔ تمام شہر میں نگر کیرتن کیا گیا۔ اور پنڈت جی اور بابو دیوا سنگھ جی نے کئی ویاکھیان دئے جن کا اثر نگر نواسیوں پر بہت اتم ہوا

چھچھینہ۔ آریہ سماج چھچھینہ کے ۲۷ اگست کے ہفتہ وار جلسہ میں سردار سوچیت سنگھ جی پردھان سماج ہذا نے ایشور پرارتھنا کرائی اور پنڈت پورن چند جی نے دنیا کی حالت پر ایک منوہر اپدیش دیا۔ اپدیش کی سماپتی پر کرم وشے میں پرشن اوتر ہوتے رہے یہ بھجن منڈلی پہلے کی نسبت ترقی کر رہی ہے۔ آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔

آریہ سماج جلال آباد۔ انتخاب سال حال کے لئے حسب ذیل ہوا۔ لالہ شورت رام پردھان۔ لالہ ٹھاکر داس اُپ پردھان۔ لالہ گنپت رائے منتری۔ لالہ

جیا رام اپ منتری۔ لالہ گوبخش رائے ... لعل لائبریرین۔ مہاشے کیسر سنگہ۔ لالہ ... پنڈت لچھمن داس۔ لالہ نرسنگہ داس۔ لالہ ... ایس چند ممبران انترنگ سبہا۔ ہفتہ وار جلسوں میں حاضری ۲۵ ہوتی ہے سماج مندر مکمل نہیں ہوا ... انشو ربیہ تجویز ہے ✦

بھیم کرن۔ پنڈت ہرنام سنگہ جی پرچارک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے چھہ ویاکھیان وید ایشور ... وشیوں پر بموقعہ میلا بازار میں ہوئے۔ حاضری چار سو تک ہوتی رہی۔ اثر بہت اتم ہوا۔ پرچارک سبہا ... وہ بھی ہونے والے ہیں

شکر گڑھ۔ آریہ سماج شکر گڑھ کا وارشک انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ جید یال شاہ پردھان۔ لالہ ... ہیڈ ماسٹر اپ پردھان۔ لالہ لبھو رام منتری۔ پنڈت ... اپ منتری۔ لالہ ... خزانچی۔ لالہ ... رام لائبریرین۔ لالہ ہوشناک رائے۔ پرانند ممبران انترنگ سبہا۔

تلہ گنگ۔ خوشی کی بات ہے کہ تلہ گنگ کے آریہ بہائیوں نے لمبی چندہ کے بعد آخر ہوش سنبھالا ہے اور سماج کے ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہونے لگے ہیں۔ یہہ ... جی کے پورشارتھہ کا نتیجہ ہے۔ یہ بہائی سماج مندر کی تیاری کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ ایشور اُن کے پورشارتھہ کو سپہل کرے ✦

مکیریاں۔ ہمارے دہارمک بہائی لالہ بخشش رام جی جو بوجہہ سکول میں تعطیلیں ہونے کے مکیریاں میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو اپنے منوہر اپدیشوں سے لابھہ پہونچا رہے ہیں رشی ترپنی کے دن آپ کے پورشارتھہ سے آریہ بہائیوں نے ایک خاص جلسہ کیا اور نگر کیرتن بھی ہوا۔ شہر کے اکثر موقعوں پر لالہ صاحب نے ویاکھیان دئے جن کا اثر بہت اتم ہوا۔ وید پرچار کیلئے کچھہ چندہ بھی ہوا۔ ہمارے بہائی کا پورشارتھہ قابل تعریف ہے ✦

تھانیسر۔ تاریخ ۳۰ جولائی بمکان لالہ ... جی۔ لالہ بینی پرساد طالب علم کا اُپنین سنسکار اور لالہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...کی اشوری جی کے ہاں سولہوین سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پنڈت سرب رام جی نے یہہ سنسکار کرایا تو باہمن دیوتوں نے سخت مخالفت کی مگر کچھہ پیش نہ گئی۔ چند مہاشہ آریہ سماج شاہ آباد سے تشریف لے گئے تھے جنہوں نے بھجنوں کا خوب آنند کیا۔ جب ذیل دان دیا گیا یعنی سوا دو روپیہ وید پرچار فنڈ ... دیا دان ملے ✦

۱۰ اگست کو آریہ سماج شاہ آباد کے پورنا ہتی آریہ بھائیو نے وہاں کے مہاجنوں وغیرہ سے چندہ اکٹھا کر کے سلغ صہ روپے کی لاگت سے ایک بڑا ہون کیا جتنا ہون کو بھوجن تقسیم کیا گیا۔ باہمن دیوتا اور مہاجن لوگ جو کہ سماج کے سخت مخالف تھے بخوشی شامل جلسہ ہوئے۔ ایشور کی کرپا سے اُسی دن خوب بارش ہوئی ✦

بچہ پور سے شوک کہ لالہ پرتاپ سنگہ جی سکرٹری آریہ سماج بچہ پور کا دیہانت ہو گیا۔ ابھی تک اُن کے بجائے کوئی دوسرا سکرٹری مقرر نہیں ہوا (۲) بتاریخ ۱۲ اگست رشی تپنی کے روز آریہ سماج کے سبھاسدوں نے بڑی دھوم دھام سے اتسو کیا تھا ... اس موقعہ پر پنڈت بنواری لعل جی نے اپنے لڑکوں کو یگیوپویت دلوایا ✦

سدھوڑہ ۔ پنڈت پالی رام جی پردھان آریہ سماج صدر کا ... ہو جانے سے بابو ویدپال صاحب مختار ... پردھان منتخب ہوئے ہیں۔ آپ بڑے یوگیہ ہیں ... سنسکرت سے خاص پریم ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ... صاحب مرحوم پنڈت پالی رام جی کی طرح تن من دھن سے سماج کی اُنتی میں کمر بستہ رہیں گے ✦

ایبٹ آباد ۔ ۱۰ اگست کو مہاشے گوردیال جی کرادو ... سٹیشن پر سائنگ کال کے چھہ بجے ۹ بجے تک ... سے ہون ہون یگ ہوا ماسٹر ... کلرک ... صاحب نے سندھی زبان میں اور لالہ گوردیال نے پنجابی زبان میں سماؤں کو اُپدیش دئے جن کا ... وہاں کے لوگوں پر بہت اوتم پڑا ✦

... پور جھٹیاں کا آریہ سماج خوب ترقی کر رہا ہے ... جلسوں میں خوب رونق ہوتی ہے اور ... بڑی کامیابی کے ساتھہ ہوتے ہیں۔ سماج کو اُدیوگ

سے شہر میں کئی بڑے بڑے ہون ہو چکے ہیں۔ ان موقعوں پر غربا کو بھوجن تقسیم کیا گیا۔ مختلف سماجک فنڈوں کے لئے بھی معقول اُدیوگ کیا جاتا ہے۔ سچ تو یہہ ہے کہ لالہ کرشن چند و لالہ دیا رام و لالہ کاشی رام کے پُرشارتھہ سے اس چھوٹے سے قصبہ میں ویدک دھرم کا وہ زور شور کیساتھہ اندولن ہو رہا ہے۔ کہ بڑے بڑے سماجوں میں بھی دیکھنے میں نہیں آتا۔ ہمارے بھائیوں کا اُتساہ اتیت پرسنشا یوگیہ ہے۔ ایشور اُن کے پورشارتھہ کو سپھل کرے۔ اور دن پرتی دن کو ویدک دھرم کی پردان کرے تا کہ اس سے بھی بڑھہ کر پورشارتھہ سے کام کریں ✦

لالہ خوشحالی رام جی سٹیشن ماسٹر بھل ویدک دھرم کے پرچار میں ہمیشہ پریتن کرتے رہتے ہیں جب کبھی موقعہ ملتا ہے وہ ارد گرد کے مقامات میں جا کر پرچار کا کام کرتے ہیں۔ ۱۴ اگست کو اتوار کی رخصت لیکر وہ مہاول پور تشریف لیگئے ... فنڈ کے لئے دھن اکٹر کرنے کا اُدیوگ کیا ✦

دہلی ۱۰ اگست کو صبح کے وقت آریہ سماج دہلی نے بشن سروپ نامی ایک اگروال ویش کو جو سابق باشندہ فرخ نگر ضلع گوڑگانوں کا تھا۔ اور فیروز پور سکول میں ماسٹر تھا عرصہ پندرہ یوم سے اپنی ستری کی بدچلنی کی کارن دہلی میں آکر مسلمان ہو گیا تھا جس کو نہایت دلیری سے دریائے جمنا کے کنارہ پر ویدک ریتی سے پرائشچت کرا کر شدہ کیا گیا۔ پرائشچت میں تقریباً پانسو آدمی شامل تھے۔ اور یہہ پرائشچت نہایت دلیری کے ساتھہ ایک جم غفیر کے سامنے ہوا تمام آدمی اس اصول کی تعریف کرتے تھے۔ بازار کے بیچوں بیچ پرائشچت شدہ شخص آگے آگے تھا اور پیچھے پیچھے تمام آریہ بھائی ہونے ہوتے سماج مندر میں آئے اور بھجن وغیرہ اور ویاکھیان ہوتے رہے۔ سوموار کے دن آریہ مندر میں رشی ترپن کا دن تھا۔ ہون یگیہ ہوا اور بھجن ہو کر دھرم اُپدیش ہوا۔ اور اپاسنا کے بعد دان ملا۔ بعد میں آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ پہر لالہ کنن لعل جی منتری آریہ سماج دہلی نے شرینی تقسیم کی۔ جو نہایت پریتی سے تقسیم ہوئی ✦

آریہ سماج لودہیانہ (۱) ۲۰ اگست ۱۸۹۹ء کو معمولی سپتاہک جلسہ ہوا لالہ دیا رام جی کلرک بارک ماسٹری نے اُپاسنا کرائی۔ اور شریمان لالہ ماڑو سنگہ جی رئیس نے ستیارتھہ پرکاش کے دس سمولاس میں سے کتھا کی۔ بعد ازاں سکرٹری صاحب نے اخبار سبھا یک کو نوٹ سنائے۔ اور بتقریب رکھشا بندھن مہاراجہ ... کو دان دینے کی ضرورت جتلاتے ہوئے ممبران سماج سے چاہتا کی کہ خود دان دیں اور اوروں سے دلوائیں۔ بعد ازاں جلسہ ختم ہوا۔ (۲) ۱۲ اگست ۱۸۹۹ء کو بتقریب تہوار رکھشا بندھن لالہ رام داس آنریری مجسٹریٹ کے باغ میں سب سے پہلے ہون یگ کیا۔ اور پرارتھنا اور اپاسنا کرائی۔ بعد ازاں خوب آنند سے بھجن کیرتن ہوتے رہے۔ واپسی پر خزانچی جی کی طرف سے آئے ہوئے سماجک بھائیوں کا دودھ سے آدر ستکار کیا گیا۔ دوپہر کی تھوڑی سی کوشش سے بتقریب تہوار رکھشا بندھن مبلغ ... روپیہ کیا جو دیا اور مبلغ ... روپیہ کیا اناتھ آلیہ فیروز پور کے لئے دان اکٹھا کیا گیا۔ اس میں مبلغ ... رائے کرم چند جی ڈسٹرکٹ جج بہادر لودہانہ نے بڑی خوشی سے کیا اناتھ آلیہ کو دان دئے۔ اس دان کے اکٹر کرنے میں لالہ پورن سنگہ و لالہ لچھمن داس جی نے بڑے شوق سے مدد دی ہے۔ اس لئے ہم اُن کا شکر گزار رہیں۔ پرماتما ان کو دھرم کاریوں میں اسی طرح پورشارتھی بنائے ✦

یہہ اندوہناک خبر درج کرتے ہوئے چھاتی پھٹتی ہے۔ اور کلیجہ مُنہہ کو آتا ہے کہ ہمارے دھرماتما بھائی بابو بلیندر ناتھہ ٹیگور نبیرہ مہرشی دیویندر ناتھہ ٹیگور کا عین عالم شباب میں دیہانت ہو گیا۔ جن مہاشوں کو ایک بار بھی بابو جی کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہوگا۔ یا کبھی اُن کی موہنی مورت کے درشن ہی کرلئے ہونگے اُن کے دل پر اس دردناک واقعہ کی خبر سُن کر سخت صدمہ گذرے گا۔ آپ کے دھرم بھاؤ۔ سوشیلتا مہربانی اور سرلتا آدی گُنوں کا جب ہمیں سمرن آتا ہے تو ہمارا دل بے اختیار بھر آتا ہے۔ یہہ وہی بابو صاحب ہیں

CC-0 ... Haridwar, Digitized by eGangotri

جو کہ آریہ سماج لاہور کے گذشتہ سالانہ جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ اور آریہ سماج اور برہم سماج کے پرسپر میل کے لئے اُدیوگ کر رہے تھے۔ بابو جی کی اچانک اور بیوقت موت کا ہم کو ازحد رنج ہے اور ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ مہرشی دیوبندر ناتھ جی اُن کے کٹمب تتھا مرحوم کے دیگر واَبستگان کو شانتی پردان کرے ⁂

تازہ خبریں اور رائیں

کالکا شملہ ریلوے کا کام ماہ نومبر میں شروع ہونیوالا ہے ۶۶ لاکھ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا ہے۔ اور ۱۹۰۲ء میں ختم ہو گی ⁂

حال کے سیاحوں میں سے مسٹر جان بکسا والٹر جو اینگلو میلہ واقعہ ادھو کی ایک نکھہ پتی ہیں۔ تبت میں جا کر ورکا میں پہونچکر بڑے لاما گرو سے ملاقات کا ارادہ رکھتی ہیں۔

بنگالہ میں آئیندہ کے لئے مختاری کے امتحان میں انٹرنس پاس شدہ شامل ہوں گے ⁂

رنگون میں زہر خورانی بذریعہ ڈاک مسٹر بیرل ملازم سرکاری سررشتہ تعمیرات کو ایک پیکٹ بذریعہ ڈاک بشکل شراب پہونچا کھولتے ہی اُس نے مشتبہ پائی۔ اور کو دکھائی اُس نے ایک چمچہ اُس میں سے پیا سخت بیمار ہو گیا ڈاکٹری معائنہ سے ثابت ہوا کہ اس میں سنکھیا ہے۔ اُنہیں دنوں سررشتہ بار کے مسٹر گرین کو بھی ایک پیکٹ بذریعہ ڈاک پہونچا جس کا شبہ ہونے پر ڈاکٹری معائنہ کرایا گیا جس سے ثابت ہوا کہ ایک چمچہ بھر شے میں اسقدر زہر شامل تھا کہ جس سے نصف درجن آدمی مرجاویں۔ شراب پینے والے کیا اب بھی خبردار نہونگے۔

دہلی میں بھوسہ و چونہ فروشوں اور چیچڑے کی چیزیں وغیرہ بنانے والوں پر فی کس دو روپیہ سالانہ ٹیکس لگایا گیا ہے ⁂

پونا میں طاعون کا زور بدستور ہے۔ اب یوروپینوں تک بھی پہونچا ہے ⁂

ضلع فیروزپور کے مشہور ڈاکو بختاور سنگھ اور جوالا سنگھ پکڑے گئے۔ جنہیں بختاور سنگھ تو قتل ہو گیا ہے۔

کلو میں جو سخت بارش کے باعث نقصانات ہونیکے حالات اکثر اخباروں میں شایع ہو چکے ہیں۔ اُس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ بارش تو صرف دو اڑھائی گھنٹہ تک ہی سخت پڑی تھی اور امید نہیں کہ صرف بارش سے اسقدر نقصان ہوتا۔ دوران بارش میں ایک پہاڑ پھٹ گیا جس میں ایک بڑا بھاری چشمہ نکلا اس کے راستہ میں جو کوئی آدمی یا مویشی آ گیا بہہ گیا۔ اب وہ چشمہ بند ہے ⁂

آئیندہ کے لئے دیسی فوج میں جو سپاہی زخمی ہوں گے اُن کے لئے دو درجہ پنشن کے ہوں گے۔ ایک درجہ ۶ روپیہ کا ہے اور دوسرا چار روپیہ کا ⁂

نوشہرہ میں کمسریٹ کے گودام میں دشمنوں نے چھت پھاڑ کر آگ لگا دی آٹھ سو کا نقصان ہوا۔

ڈیرہ دون تک جو ریل طیار ہو رہی ہے۔ آئیندہ مارچ ۱۹۰۰ء تک طیار ہو جاویگی ⁂

پہلوان جے سنگھ امرتسری جو کہ غلام سے دوسرے درجہ پر تھا۔ اور ملازم مہاراجہ ناڈونکہ تھا۔ ۱۲ اگست کو یکدم ہیضہ کا شکار ہوا ⁂

مسٹر بیران جی کو اس کی بھاری کامیابی پر ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے سکرٹری آف سٹیٹ کی طرف سے دو سو پونڈ کا وظیفہ تجویز ہوا ہے۔

احمدنگر میں لوکل بورڈ کے متعلق اپنے چند عذرات صاحب کلکٹر کے روبرو پیش کرنے کے لئے تقریباً ۱۵۰۰ آدمی جمع ہوئے۔ اور دوسرے دن دکانداروں اور بیوپاریوں نے اپنا کاروبار بند کر دیا جس سے فساد شروع ہو گیا۔ پولس کو روکنے کے لئے ناکامیاب دیکھ کر جنگی امداد طلب کی گئی۔ قصبہ زیر محاصرہ جنگی پلٹن ہے اور طاعون کمشنر بغرض تحقیقات وہاں پر گیا ہے۔ ۲۰ اگست کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے کہنے پر دوکانداروں نے دوکانیں کھول لیں ہیں ⁂

افسوس کہ ڈاکٹر پی۔ پیٹرسن پروفیسر الفنسٹن کالج سابق رجسٹرار بمبئی یونیورسٹی کا یکایکی انتقال ہو گیا ڈاکٹر موصوف سنسکرت کے سکالر اور رائل ایشیاٹک سوسائیٹی بمبئی برانچ کے پریسیڈنٹ تھے ⁂

۲۵ اگست کو ۱۲۵ آدمی دتا خیل سے معہ ۶۰ بیلوں کے لکڑی کاٹنے کے لئے ناگہدا پہاڑی پر جو میران شاہ سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر جانب شمال ہے گئے۔ قریباً ۳۰ آدمی افغان اُن پر ٹوٹ پڑے کل بیل اور ۱۹ آدمی پکڑ کر لے گئے ⁂

۲۶ اگست کو کانپور میں تسلی بخش بارش ہوئی نینی تال میں بھی اسی تاریخ بارش کافی ہو گئی ⁂

۲۶ اگست کو رائپور میں (۲۸ انچ) جبلپور (۱۳۱) سلی چیم (۱۶ء۱) اور قریباً نصف انچ ناگپور امراوتی۔ اکولہ۔ بمبئی۔ اورنگ آباد۔ رتن گری بیلگام گوا۔ کاروار۔ منگلور۔ کالی کٹ۔ کوچین۔ بنگلور اور سکندرآباد میں ہوئی ⁂

چند آدمی حصار کے گردنواح کے دیہات میں خرید غلہ کے لئے گئے۔ راستہ میں ڈاکہ پڑا جو بیوپاریوں کو سخت زخمی کر گئے۔ اور دو سو روپیہ لوٹ کر لے گئے ⁂

۲۵ اگست کو بمبئی میں طاعون سے ۱۸ اشخاص بیمار ہوئے اور ۱۳ مرے۔ کل مختلف بیماریوں سے ۱۰۵ مرے ⁂

۲۵ اگست کو پونا شہر میں طاعون سے ۱۹۳ بیمار ہوئے اور ۱۵۴ مرے۔ چھاؤنی میں ۱۲ بیمار اور ۸ مرے اور گردنواح میں چار بیمار ہوئے اور ایک مرا اور ضلع میں ۴۰ بیمار ہوئے اور ۳۷ مرے ⁂

۲۴ اگست کو کلکتہ میں طاعون سے چھ موتیں ہوئیں اور اس تاریخ تک کل ۹۳۰ موتیں ہوئیں ⁂

علاقہ میسور میں ذیل کی صورتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون کی کچھ کمی ہوئی۔ ہفتہ مختتمہ ۱۰ اگست کو ۱۴۶ وارداتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۱۹۵ ہوئی تھیں ۴۹ کی کمی ہوئی۔

تین مسلمان رئیسوں کے لڑکے آگرہ سے ولایت کو ڈاکٹری۔ انجنیری۔ اور بیرسٹری کے امتحان کے لئے جا رہے ہیں ⁂

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

… جلی سخت آپ کو لینی پڑتی ہے؟ … سوامی جی مہاراج کے آگے ہی میری یہاں … رہا ہے"

… سوامی جی کی زندگی میں بھی آپ منکر رہتے۔ تو … کی گذشتہ الزام کرنے کا حق ہمارا دودھ … مکاری کی ہر وقت خبر لی جا سکتی ہے۔ … کے مطابق ہی کسی جرم کے لئے بھی سزا … نہیں ہو سکتا"

… پرانے خطابات کے ارتھات آپ کے آریہ … ہیں۔ اور جو کچھ گیان سوامی جی سے … ہم لوگ درڑھ بھاؤ سے مانتے … لوگوں کی ذہنی … کرتے ہیں۔" … آپ کو شرم نہیں آتی کہ ابھی تو خود … خواہ کچھ لیکن کرتے وہی ہیں جو آپکے … چلے آئے ہیں۔ اور اب سوامی جی سے … گیان کو درڑھ بھاؤ سے ماننے والا ہو سکتا … اور کیا سوامی جی سے یہی گیان پراپت … برس کی بچی کا بیاہ کر دو اور اُن میں … اور سب لوپ لیا کرو۔ افسوس کہ آپ … اور اُس کا دوش سوامی جی پر … اسی طرح رائے مولراج بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ … وقت میں بھی وہ ماس کھاتے تھے اور … لاہور آریہ سماج کے … سوامی جی نے لالہ سائیں داس … مہاراجہ پرتاپ سنگھ کو ماس کھانیکی اجازت … سوامی جی کا جیون چرتر نہیں بتلاتا … برہمنوں کو گوکرموں کے لئے … تو کیا ہم یہ مان لیں تو آپ سے … کہ آپ کو یہ راکھ رتی انوسار … اجازت دیتے تھے۔ بھلا کوئی بھی شریف … بیہودہ دعوے کو سن سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

ایڈیٹوریل نوٹس

بھگتی بغیر گیان نشپھل ہے

سُندر سے سُندر باغ ہو اس میں اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے برکش آدمی لگے ہوں۔ باغبان بھی اپنے ہنر میں کُشل ہو۔ پرنتو جل کے بنا وہ باغ ہرا بھرا نہیں رہ سکتا۔ باغ کی ساری شوبھا اور رونق جل پر ہی منحصر ہے۔ جل کے ابھاؤ میں ایک رمنیہ سے رمنیہ اور سرسبز سے سرسبز اُدیان بھی سوکھنے لگتا ہے اور جل کے سینچنے سے ایک شُشک اور سوکھا سڑا باغیچہ بھی ہرا بھرا ہو جاتا ہے اور اُس کے اندر وہ رونق اور کشش آ جاتی ہے کہ اور کسی پرکار سے آ ہی نہیں سکتی۔ اسی پرکار بدھی کو بھی اعلیٰ سے اعلیٰ وار کر۔ پرنتو کیوں نہ ہو اُس کے اندر اُتم سے اُتم گُن کیوں نہ ہوں وہ کتنا ہی گیانی کیوں نہ ہو یدی وہ پرماتما کی بھگتی سے شُونیہ ہے یدی بھگتی تتھا پریم روپی نرمل جل سے وہ اپنے ہردے روپی باغ کو سیراب نہیں کرتا۔ تو اُس کا گیان آدی سپھل نہیں۔ وہ جلد نشٹ ہو جاتا ہے ابھمان اُس کے سمپورن گُنوں کو دوشت کر دیتا ہے۔

اس لئے پریہ سجنوں یدی تم چاہتے ہو کہ تمہارا گیان سپھل ہو۔ تمہاری ودیا اور اُتم گُن اُنّتی کو پراپت ہوں۔ تم اپنے ہردے روپی باغ کو سدا ہرا بھرا اور پھولت دیکھو۔ تمہاری آتما کے اندر سدا نو سینے اور پریم بھاؤ پیدا ہوتے رہیں تو جگت جننی کی بھگتی روپ جل سے اپنے آتما کو سینچت کرو۔ اپنی ساری شکتیوں کو اس امرت کے پان کرنے میں لگا دو۔ سچ مچ کے امرت پتر بن جاؤ۔ یہ وہ رس ہے کہ جس کو پان کر کے پورن ترپتی ہو جاتی ہے ہردہ نیر بھاؤ کو دھارن کئے ہوئے سدیو پربھو کی منگل اچھا میں مگن ہو۔ سروپ … کی ملین واسناؤں کو تیاگ دیتا ہے اور اس کے اندر کیول مانو ہی اچھا رہ جاتی ہے کہ ہر سمے پربھو کا پریم رس ہی پان کرتا ہوں کیونکہ اس کے ایک ایک بوند کے اندر۔ اُس کو وہ ادبھت آنند ملتا ہے کہ جس کے مقابلہ میں اُس کو جگت بھر کے سکھ بھوگ اتیت تچھ پرتیت ہوتے ہیں۔ اُنکی طرف دیکھنے تک کو اُس کا چت نہیں چاہتا۔ اس لئے کہ وہ اپنے تمام سمبندھیوں کے داتا پرم پتا کی پریم گود میں سرو چنتاؤں سے رہت پاتا ہے۔

یدی دھرم میں سچا وشواس اُتپن کرنا چاہتے ہو تو وید ودیا کا سہارا لو۔

ستیہ وشواس کے بنا منش دھرم پر قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ وشواس ہی ہے جو کہ اُس کو دکھوں کلیشوں سنسار کی للچاوٹوں اور بھیانک … دیتا ہے۔ پرنتو سچا وشواس تبھی اُتپن ہوتا ہے جبکہ منش دھرم کے واستوک مہتو کو جان لے۔ اُس کے اصلی سروپ کا درشن کر لے۔ اُس سمے ستیہ دھرم اُس کو اس قدر پیارا لگتا ہے کہ وہ اُس کے سُندر سروپ پر موہت ہو جاتا ہے اور اپنی ساری شکتیاں سارا جیون کہ تمام کچھ جس کو کہ وہ اپنا کہہ سکتا ہے دھرم کی سیوا میں ارپن کر دیتا ہے اس سمے ہمارے ہردے میں دھرم کا پریم نہیں ہے۔ ہم ادھرم میں پرورت ہو رہے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر ہمارا من ڈول جاتا ہے نیت میں فرق آ جاتا ہے اس کا مکھیہ کارن یہی ہے کہ ہمارے اندر دھرم کا سچا وشواس نہیں ہے اور ہو بھی کیسے جبکہ ہم دھرم کے یتھارتھ سروپ کو ہی نہیں جانتے ہیں۔ آوشیکتا یہی ہے کہ دھرم میں شردھا اُتپن کرنے کے لئے ہم دھرم گرنتھوں کا ادھین کریں۔ ہمارا یہ پوجنیہ پورن روپ سے سدھ کرنے کی کیول وید بھگوان میں ہی سامرتھیہ ہے۔ جس اعلیٰ خوبصورتی اور پورنتا کے ساتھ ویدوں میں دھرم کا نروپن کیا گیا ہے۔ انسانی بدھی اس کا کدا پی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ یہی کارن ہے کہ پراچین آریہ رشی منی ویدوں میں اس قدر درڑھ وشواس رکھتے تھے۔ کہ انہوں نے وید ودیا کا حاصل کرنا ہی اپنے جیون کا مکھیہ اُدیشیہ مان رکھا تھا۔ اس لئے آریہ پترو یدی تم دھرم کی اعلیٰ اور پوتر برکتوں سے مستفیض ہونا چاہتے ہو تو دھرم میں پورن وشواس اُتپن کرو۔ اور وہ تب ہو سکتا ہے۔ جبکہ

… Haridwar. Digitized by eGangotri

نمبیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب ٭

سرزانگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیاں ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ مو ز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سالی بھر کے لیے کافی ہے مبلغ عہ نمبیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۷ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر** پروفیسر سیا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور ٭

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؟	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش۔ جسکو لموما آنکھ آنا کہتے ہیں جالا اور کمزوری نظر ناخنہ یا پردہ اور اندرکی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہو۔ مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ اسلیے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر جی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ۔ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار سیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اقم ولوی الہ دیا ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑنے سے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انہیں بہ کثرت سے مواد بہتا تھا اسکی بینائی پر اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۲ روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن منشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر بسنت لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لیے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے ٭ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈنٹری کالج لاہور ٭

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو ویب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جولاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۹۰۹ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر سیا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حکیم جالینوس کے نسخے

یہہ اُس شخص کے نسخے ہیں جسکا نام لینے سے مریض کو آدھی صحت ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کو اب خوش ہونا چاہئے اُن کے لیے بینظیر ادویات موجود ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو منگائیں۔ چند ادویات ذیل میں درج کیجاتی ہیں ۔

معجون سلطانی شاہ واجد علی شاہ لکھنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے یہہ ہیں کیا تعریف کروں کہ اس میں کیوں غضب کی طاقت نہ ہوگی۔ ساٹھہ سالہ بھی ایکدفعہ جوان ہو جائیگا قیمت دو چھٹانک کیلیے للعہ

تدبیر نوجوانی یہہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں۔ جو بڑی رقت سے دستیاب ہوئی ہے۔ اگر ابھی سے ان کا استعمال شروع کریں تو ہمیشہ کیلیے جسم کی کل طاقتوں کو بڑھاتی رہیگی۔ اکسیر اعظم کے بعد ان کا استعمال بہت ہی فائدہ بخش ہے قیمت ۴۸ گولی (عہ)

سفوف لطف زندگانی اعلےٰ درجہ کا مقوی ہے۔ ہر مزاج ہر عمر کے موافق امیر و رئیسوں کے لایق قیمت آٹھہ تولہ صرف ...... (عہ)

آتشک ۶ گولی کھانے سے تمام زخم خشک ہو جاتے ہیں لطف یہہ کہ پھر عمر بھر یہہ مرض ہوتا ہی نہیں ہے۔ قیمت ۶ گولی صرف .... (عہ)

اکسیر اعظم جو لوگ اپنے آپ کو بیکار رکھچکے ہیں اُن کیلیے یہہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔ تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے قیمت ۲ گولی معہ طلاء (عہ)

سوزاک بے نظیر دوای ہے۔ دیکھے استعمال سے فایدہ معلوم ہوگا۔ ۲۰ دن میں صحت ۲۰ گولی (عہ)

بواسیر عمدہ مجرب دوای ہے قیمت ۴ گولی (عہ)

جریان بہت عمدہ دوای ہے قیمت ۱۶ گولی (عہ)

نوٹ درخواست بھیجتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکھا جاویگا تو صحت کی ذمہ داری نہ ہوگی ۔

المشتہر

ایس ماے حکیم جلندھر شہر پنجاب

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لیے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری لائبریری میں چھہ سو قسم کی انگریزی۔ اُردو۔ ہندی۔ سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گورو دت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔ منشی جیون لال۔ پنڈت کرپارام بشرما۔ لالہ دیو راج۔ ماسٹر درگا پرساد۔ پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کھتری۔ رائے ٹھاکر دت۔ لالہ جیون داس بابو بھیا رام چٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے سوا یہہ ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب صرف درخواست کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور بھوشکا ترجمہ بابو نہال سنگھ کا ل لوہی بھی برائے فروخت موجود ہے قیمت صرف عہ ۔ **المشتہر**

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور وچھووالی

آرین کلاتھ مینوفیکٹری ٹبالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری۔ کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں با ادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی ہم پہنچائی جاوینگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجیں پر طیار کرایا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۲ محصول چارج ہونگے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر جیرا داس متھرا داس پروپرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۔

بیماری سے شفا پانے کے لیے نہایت عمدہ موقع

تیس ۳۰ سالہ ڈاکٹری تجربے کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ڈاکٹر خضور نواب بہاولپور نے اپنے وسیع تجربے سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں ۔

جوہر حشیشہ آتشک اور اُس کے بد نتایج صفائی خون کی نہایت مجرب دوای (عہ) اور (عہ)

سوزاک کی مجرب دوای چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (عہ)

شرو این ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوای۔ پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوای۔ چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے .... (عہ)

طحال کی مجرب دوای .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ...... (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوای .... (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوای .... (عہ)

نامردی کی مجرب دوای .... (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں جو صاحب دوائی خریدنا چاہیں پتہ ذیل پر درخواست کریں

المشتہر

پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و منیجر ودوآبہ میڈیکل ہال و ہسپتال جلندھر شہر (پنجاب)

CCO, Gurukul Kangri Collection

مطبوعہ ۲۵ بھادوں سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۵ ستمبر ۹۹ء جالندھر شہر پنجاب | نمبر ۲۲

...نار کی گتی

...کے پنڈتوں کی نسبت ...تازہ شہادت

یہہ صحیح ہے کہ عرصہ دراز سے کاشی نگر میں ...پڑھنے پڑھانے کا اچھا پرچار رہا ہے مگر اس میں ذرہ ... ایک مدت سے یہی مقام پورانک بیہودگیوں کی ...رہا ہے جنہوں نے پنڈت لیکھرام جی کی لکھی ...سوامی جی کی سوانح عمری پڑھی ہے انہیں کاشی کی اصلیت ...طرح سے معلوم ہوگی جبکہ سوامی جی وہاں گئے ہیں ...کاشی کے شرومنی پنڈتوں سے شاستر ارتھ ...اس موقعہ پر ساری کاشی میں صرف دو ایسے پرش ...کاشی کے تمام ودوان اور نامی پنڈت اپنا اپنا ناز ...ان کی نسبت اس موقعہ پر صرف اتنا ہی ...ہوگا کہ اُس وقت تک انہوں نے ویدوں کو ...ہی نہیں لئے تھے۔ یہانتک کہ تمام کاشی نگر میں وید ...موجود ہی نہیں تھے۔ شاستر ارتھ میں جیسی بہد ان ...ہوئی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ مگر قیاس ...تھا کہ اُس وقت کے بعد شاید کاشی کے پنڈتوں ...میں کچھ فرق آیا ہو۔ اور انہوں نے شرم سار ہی اُٹھا کر ...کی طرف کچھ توجہ کی ہو۔ مگر یہہ قیاس غلط ثابت ہوا۔

...کے رگ و ریشہ میں آلس - دماغوں میں ...مزاج میں غرور - دلوں میں شرارت سینہ ...برتاؤ میں دھوکھہ اور نیت میں لالچ اور ...کر رہی ہو اُن کی ذات سے یہہ توقع کرنا ...عزت کی خاطر سدھار پیا گے۔ فضول ...سمجھے ہوں اور پورانک بیہودگیوں اور نیز ...اندازہ ہو گئے ہوں انہیں کیا ایسی ...وقت شاستر اور آرش گرنتھ پرچار میں ...سے بچاویں۔ ہمارے خیال میں وہ لوگ غلطی پر ہیں جو وید اور آرش گرنتھ پڑھنے کے لیے کاشی کا رخ کرتے ہیں۔ اس امر کو ظاہر کرنے کے لئے کہ اس وقت ایک بھی پنڈت کاشی میں ایسا نہیں ہے جسے ویدوان یا ویدک شاستری کہا جاسکے۔ ہم بڑا بھاری ثبوت پیش کرتے ہیں۔ حال میں دہلی کے ایک انگریزی پرچہ امپیریل اڈورٹائزر میں ایک مضمون چھپا ہے جس میں پورانک لوگوں اور پورانک پنڈتوں کی طرز زندگی کو بہت اچھی طرح سے اور نکتہ چینی ہو کر دکھایا گیا ہے گو راقم مضمون نے اپنا نام نہیں دیا مگر طرز تحریر بتاتا کہتی ہے کہ اس کے لکھنے والے سوائے لالہ رگھبیر دیال جی۔ ایم اے۔ کے اور کوئی نہیں ہیں۔ اس وقت لالہ صاحب کی نسبت صرف اتنا لکھدینا کافی ہوگا کہ آپ دہلی کے متوطن اور کایستھہ ہیں۔ رائے کرپا نراین صاحب اسسٹنٹ انجنیر محکمہ نہر کے چھوٹے بھائی ہیں۔ بی۔ اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد آپ نے اپنے بڑے بھائی کی آگیا انوسار ایم اے کے امتحان کے لیے مضمون سنسکرت لیا تھا اور سنسکرت میں بھی سب سے کٹھن وشے ویدانت کا۔ پوری دل کوشش کی اور کامیاب ہوئے۔ پھر بڑے بھائی کے یہہ کہنے پر کہ اب سرکاری ملازمت یا وکالت وغیرہ کے خیال تک کو دل میں نہ آنے دو (پرمیشور کا دیا ہوا سب کچھ موجود ہے) سنسکرت کی تعلیم کو جاری رکھو اور جب اچھی دسترس ہو جاوے تو تحریری اور تقریری طور پر ست ودیا کا پرچار کرو۔ آپ نے بڑی خوشی کے ساتھ اپنے یوگیہ اور دھرماتما بھائی کی آگیا کو سویکار کر کے سنسکرت کے ادھین کے لئے برت دھارن کر لیا۔ آج قریب تین سال سے کاشی نگر میں سنسکرت پڑھتے ہیں نہایت سیدھے سادے اور بھولے بھالے ہیں۔ بہت تھوڑا عرصہ ہوا۔ آپ کا بواہ سنسکار خاص دہلی میں پوری ویدک ریتی سے سنسکار ودھی کے انکول ہوا تھا۔ آپ مدھ مانس کو دیکھنا بھی پاپ سمجھتے ہیں۔ سداچاری اور شیل سبھاؤ ہیں ایسے یوگیہ اور ودوان پرش کے ذاتی تجربہ کو ہر ایک وچار شیل کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا اُچت ہے۔

لالہ رگھبیر دیال جی لکھتے ہیں کہ عام طور پر کاشی کے پنڈت ویاکرن اور نیائے کے نوین گرنتھہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں اور رات دن انہیں کا شغل رکھتے ہیں۔ شرتی کرت ویاکرن اور نیائے کے گرنتھوں کے درشن تک نہیں کرتے انہیں الماریوں میں بند کر رکھا ہے (غالباً بہت کم پنڈتوں کو شرتی کرت گرنتھوں کا نام بھی معلوم ہوگا۔ جب کبھی کوئی بڑا آدمی کاشی نگر میں آتا ہے اور وہ اپنے نام کی خاطر پنڈتوں کی سبھا کرتا ہے تو شہر کے مختلف حصوں سے پنڈت لوگ وہاں پہونچتے ہیں۔ بغیر سبھاؤں کے ادب قاعدے کو ملحوظ رکھنے یا ایک دوسرے کی کُشل پوچھے یا بغیر پوروک بات چیت کے بحث چھڑ جاتی ہے۔ نوین نیائے کی شیشنی کہا تا ہے۔ نوین ویاکرنی ویاکرن پرنا کرتا ہے۔ اس طرح سے بہت جلد نوبت تو تو میں میں پر پہونچ جاتی ہے اور ہر ایک کو اپنے اپنے کتھن کا پکش ہو جاتا ہے اور ہر وہ اولے سیدھے ہر طرح آخر تک اُسی پر ڈٹے رہتے ہیں۔ خاتمہ پر اپنی اپنی دکشنا لیکر واپس آجاتے ہیں۔ ابھی [illegible] لکھتے ہیں کہ کاشی میں ریاضی (گنت ودیا) اور جیوتش کا بہت چرچا ہے۔ مگر فلسفہ اور بالخصوص ویدانت کے جاننے والے ساری کاشی میں چند نکلیں گے۔ میمانسا کے جاننے والے زیادہ سے زیادہ ایک یا دو ہوں گے۔ مگر بدقسمتی کہ وید اور وید انگ کو جاننے والا تمام کاشی میں ایک بھی موجود نہیں ہے۔

لالہ رگھبیر دیال جی لکھتے ہیں کہ اس افسوسناک حالت کی خاص وجہہ یہہ ہے کہ کاشی کے تمام پنڈتوں کا اس وقت یہہ قول ہے کہ اس کلجگ کے لئے جو کچھ سمرتیوں میں لکھا ہے وہ کافی و وافی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ مہابھارت جو پنچم وید ہے اس کلجگ میں منشوں کو موکش دلوانے کے لیے مکتفی ہے۔ پس زیادہ تردد کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ لالہ رگھبیر دیال جی لکھتے ہیں کہ "میری رائے میں اسی خیال نے ویدوں کے مطالعہ کے نام و نشان کو اڑا دیا ہے"۔ لالہ صاحب لکھتے ہیں کہ کاشی کے پنڈت وید و کت یگیہ اور سندھیا تک نہیں کرتے۔ اور جب وجہہ پوچھی جاتی ہے تو یہہ کہتے ہیں کہ اس کلجگ میں وید و کت کرم کا...

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کا کرنا ناممکن ہے - بلکہ اکثر پنڈت وید وکت سنسکار نہ کرنے کے لئے لوگوں کو ہدایت کرتے ہیں - دوسرا باعث یہہ ہے کہ ویدوں کے مطالعہ اور اس پر عمل کرنے سے کاشی کے پنڈتوں کی کمائی میں فرق آتا ہے - لالہ رگھبیر دیال جی لکھتے ہیں کہ جو ودیارتھی نیائے اور ویاکرن کے ذریں گرنتھوں کو بھی نہیں پڑھ سکتے وہ نہیں کاشی کے پنڈت طوطے کی طرح ویدوں کے چند منتر رٹا دیتے ہیں جن کا ارتھ انہیں خاک معلوم نہیں ہوتا - لالہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہی اصل اسباب ہیں کہ ساری کاشی نگر کو چھان ڈالئے ایک بھی لایق وید اور شاستروں کے جاننے والا نہیں ملے گا - آخیر میں لالہ رگھبیر دیال جی سوال کرتے ہیں کہ کیا یہہ شرم اور غیرت کا مقام نہیں ہے؟ ہماری رائے میں شرم کیا بلکہ رونے کا مقام ہے مگر کاشی کے بڑے بڑے نامدھاری بزعم خود پنڈتوں کو شرم اور حیات کیا واسطہ ہو انہیں تو اپنے ٹکوں سے غرض ہے - لالہ رگھبیر دیال جی لکھتے ہیں کہ کاشی میں روزمرہ صدہا یاتری صبح سے نہا دھو کر ایک ایک مندر میں ننگے پاؤں مورتیوں کے آگے پرارتھنائیں کرتے کرتے پھرتے ہیں - اور اُن کے چہروں سے اُن کے بھولے پن صدق اعتقاد اور پکے وشواس کا کامل ثبوت ملتا ہے وہ کہتے ہیں کہ کیا اچھا ہوتا کہ لوگوں کی یہہ ارادت اور یہہ عقیدت کسی اعلیٰ شے کی جانب ہوتی - تاہم وہ لکھتے ہیں کہ اگر مجھ سے کوئی سوال کرے کہ کاشی کے پنڈت کیوں "ہندوازم" مراد پورانک پن پر ارٹے ہوئے ہیں - تو میں یہی جواب دوں گا کہ محض اس لئے کہ عام لوگ جو ہندو کہلاتے ہیں بڑی مضبوطی سے ہندوپن کو پکڑے ہوئے ہیں - اس میں ذرہ شبہہ نہیں ہے کہ اس پوتر آریہ ورت میں صدیوں سے وید اور ست شاستروں کا پرچار کم ہو گیا ہے - دہرم کرت گرنتھ اور سمرتیاں چھوڑ کر پرانوں اور تنتروں کا پرچار ہو گیا ہے - عام ہندو وہی مان لیتے ہیں جو اُن کے پروہت اور پورانک پنڈت اُنہیں بتلا دیتے ہیں - آریہ سماج کی وجہہ سے سارے دیش کا رنگ بدل گیا ہے مگر وید پرچار کی ہر جگہہ بڑی بھاری ضرورت ہے - آریہ سماج کام کئے جاتا ہے امید ہے کہ بہت جلد سب کچھہ ہو جاوے گا - ہمیں پورا نشچے ہے کہ ہمارے گورو کل میں تھوڑے ہی دنوں میں آریہ کاشی کے ودیارتھی آنے لگیں گے اور ایک ایک گورو کل کا ودیارتھی کاشی کے سو سو پنڈتوں کے دانت کھٹے کرنے کے لئے کافی ہوگا - یہی نہیں بلکہ وہ زمانہ دور نہیں ہے کہ جب جرمن انگلستان فرانس اور امریکہ آدی اننیہ دیشوں سے ودوان گورو کل کے درشنوں کو آیا کریں گے - اور اس کی شکشا اور طرز تعلیم سے سبق حاصل کر کے واپس جایا کریں گے -

پرماتما ہماری سبھہ اچھائیں جلد پوری کرے ✤

آریہ سدھانت اور ٹریبیون کے کالی بابو

اپادہ سے پنڈت بھیمسین جی نے رسالہ آریہ سدھانت ٹریبیون کو ریویو کی غرض سے پچھلے دنوں بھیجا تھا - اس پر ٹریبیون کے قائم مقام ایڈیٹر کالی بابو کلچرڈوں کے مشہور اُپدیشک (محض ہر دلعزیزی کی خواہش میں ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ یہہ رسالہ آریہ سماج پنتھہ کا ہے جسے سوامی دیانند نے جاری کیا ہے - اور اسکے سر ورق پر یہہ لکھا ہے کہ "ست سناتن آریہ دہرم کا منڈن اور پاکھنڈ متوں کا کھنڈن" اس فقرہ کو آپ بیجا تکرار و تکبر لکھتے ہیں کہ ایسے مذہبی رسالے پریس کو بدنام کرنے والے ہیں ان میں تحمل اور بردباری نہیں ہے وغیرہ وغیرہ ہم کالی بابو صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ اس کو ٹالرشن "بردباری" کہیں گے - کہ اگر کوئی صبح کلچرڈ ہندوؤں کی منڈلی میں اُپدیش کرائے - وہ پھر اپنے آپ کو آریہ مشہور کرے اور شام کو کالی باڑی میں جا کر رُنڈ مُنڈ کی مالا دھارن کئے ہوئے بکری خور کالی کلکتہ والی کے آگے ہاتھہ جوڑ کر کھڑا ہو جاوے مردنگ بجاوے کچھہ بنگالہ راگ گا دے - اور مائی کالی کا پرشاد نوش جان کر کے گھر واپس آ جاوے -

کوہ مری میں ایک جنگلی جلسہ

ٹریبیون کا ایک نامہ نگار مری کے کئی دفتروں کے کلرکوں اور بابوؤں کے ایک جلسہ کے حالات لکھتا ہے جس میں کہ قریباً دو سو تعلیمیافتہ جنٹلمین شامل تھے - یہہ جلسہ پولی گھاٹ نامی مقام پر رچا گیا تھا اور چونکہ اس جگہہ کے آس پاس درخت بکثرت اُگے ہوئے ہیں اسلئے یار لوگوں نے اِس جلسہ کا نام جنگلی جلسہ رکھا - جلسہ کی سرگرمی میں علاوہ شراب کباب کے [illegible] بھی شامل تھیں جنہوں نے ناچ گا کر بابو لوگوں کو خوب [illegible] کیا - بڑی بڑی بزرگ اور سفید ریش ان پنچ نگاری [illegible] شریک تھے - نوجوانوں نے خوب ہی دل کے ارمان نکالے [illegible] ساتھہ ہی نامہ نگار مذکور یہہ بھی لکھتا ہے کہ [illegible] کے نوجوان اگر لاہور میں ہوتے تو کبھی ایسی کارروائی نہ کرتے - کیونکہ وہاں پبلک رائے مضبوط ہے - کیا ہی خوب [illegible] لاہور کے نوجوانوں کے حالات شاید آپ کو معلوم نہیں [illegible] پر تو تمام موسم میں شاید یہہ ایک ہی ایسا جلسہ ہوا ہوگا مگر لاہور میں تو مشکل سے ہی کوئی مہینہ خالی جاتا ہوگا [illegible] ایک دو ناچ رنگ اور شراب و کباب کی محفلیں گرم نہ ہوں - ہولی - دیوالی وغیرہ تیوہاروں پر تو بڑے بڑے مشہور تعلیم یافتہ اور قوم کی لیڈری کا دم بھرنے والے بھی بڑے فخر کے ساتھہ اس قسم کے جلسے رچتے ہیں پھر ہی کیا موقوف ہے سبھی شہروں میں تعلیمیافتہ [illegible] والوں کا یہی حال ہے - اور یہہ مرض دن بدن [illegible] جاوے گا - جب تک کہ دھارمک سکشا پھیلائی نہیں [illegible] نہیں پھیلائی جاوے گی اور اس فاحش کے آدمیوں کو پوری پوری قلعی کھول کر انہیں پبلک کی نظروں سے گرایا جاوے گا جب تک شرابی کبابی اور بدچلن [illegible] کو اور پرہیزگاروں کے برابر سوسائیٹی میں [illegible] حاصل کر سکتے ہیں تب تک اس طوفان بے تمیزی کا [illegible] ناممکن معلوم ہوتا ہے ✤

آریہ مسافر میگزین

ایڈیٹر کے باہر چلے جانے اور سب ایڈیٹر کی بیماری کی وجہہ سے اگست کے رسالہ میں غیر معمولی دیری ہو گئی ہے خریدار [illegible] کھشما کریں - چار پانچ یوم تک [illegible] روانہ ہوگا -

المشتہر

دھرموپدیش

सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति तपांसि सर्वाणि च यद्वदन्ति। यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति तत्ते पदं संग्रहेण ब्रवीम्योमित्येतत्॥

جہاں تک منش کے گیان کی گتی ہے اُنو بھو ورنہ کلپنا سے اٹکل لگ سکتی ہے۔ بدھی اور پدارتھ ودیا کی دوڑ جا سکتی ہے۔ یہہ سدھانت نشچے ہوتا ہے کہ کارن کے بنا کاریہ کا ہونا اسمبھو ہے۔ ہر معلول کے لئے علت کا ہونا لازمی ہے۔ جہاں سنیوگ ہے۔ بناوٹ ہے۔ رچنا ہے وہاں لازمی کوئی کارن اوشیہ ماننا پڑے گا۔ خواہ وہ درشٹی نہ پڑتا ہو۔ سنائی نہ دیتا ہو۔ مخفی سے مخفی اور پنہاں سے پنہاں ہو۔ اندریوں کی گتی سے پرے ہو۔ بدھی بھی اس کو ٹھیک ٹھیک پکڑ میں نہ لا سکتی ہو۔ یہہ تمام فلاسفیوں کی اتفاقی اور سدھانتوں کا مقبول سدھانت ہے۔ سلسلہ کائنات کے کسی بھاگ میں آپ کیوں نہ کریں جڑھ جگت کے ایک ایک پدارتھ روپ اور درشیہ کی پوری چھان بین کریں۔ آخر کار جگت کے گپت سے گپت ستھلوں کے اندر چلے جاویں۔ سروت تھانوں میں آپ اس عالمگیر نیم کو ورتمان پائیں گے جس نے اس نیم کو ساکشات کر لیا۔ اتواس کو سرشٹی کے سمپورن بھنڈار اور دن کی چابی ہاتھ لگ گئی جس کی سہایتا سے وہ اس ادبھت بڑی کی سرشٹی کے گپت سے گپت دواروں کو کھول سکتا ہے۔ اتو اس نے جو کچھ جاننے یوگیہ تھا جان لیا اور جو کچھ پانے قابل تھا اس کو پا لیا۔ کیونکہ اس نیم کی سہایتا سے ہم اس اننت روپوں اور ورشیوں کی سرشٹی کا تتو گیان پراپت کر سکتے ہیں۔ ارتھات کارن کا یہہ کے کرم کا پتہ لگاتے لگاتے ہم ان تین مول ستتا تک پہنچ جاتے ہیں۔ کہ جو اس سمپورن ورشیہ اور ادرشیہ جگت کا اصل کارن ہیں وہ تین ستتا ایشور جیو اور پرکرتی ہیں یہی تینوں سمپورن رچنا کا مول کارن ہیں۔ پرنتو ان کا کارن کوئی نہیں۔ تینوں سوئم سدھ ہیں۔ انادی ہیں کیونکہ ان میں رچنا نہیں ہے۔ کوئی ان کا بنانے والا نہیں ہے۔ پرنتو ان میں بھی ایشور پردھان ہے۔ کیونکہ وہ سچدانند سروپ سرودیاپک سروانترجامی۔ سروگیہ جیو اور پرکرتی کا سوامی ہے۔ جیو چیتن ہے ستیہ ہے پرنتو الپگیہ ہے۔ ایک دیشی ہے۔ محتاج بالغیر ہے۔ ایشور کی پرجا ہے۔ پرکرتی ستیہ ہے۔ پرنتو جڑھ ہے۔ گیان آدی چیتن کے سمپورن گنوں سے رہت ہے۔ اس مکھیہ شکتی کا نام پرماتما یا برہم ہے جس کا نج نام ویدوں میں اوم یا پرنو کہے آیا ہے۔ اسی اوم کی اپاسنا سے جیو دکھوں سے چھوٹ سکتا ہے۔ موکش دوار کا مول منتر یہی ہے۔ سمپورن ویدوں میں اسی اومکار کی مہما گائن کی گئی ہے۔ ویدوں کے چار کانڈ۔ گیان۔ اپاسنا۔ وگیان اس اومکار کی پراپتی کی متوانتر منتر لیں ہیں۔ ویدک ویدوں کی سشتر نیوں میں انیک پرکار کی ودیاؤں اور کرموں کا ہی ورنن ہے۔ پرنتو ان سب کا مکھیہ اُدیش اس اوم کو پراپت کرانا ہی ہے۔ کیونکہ چاروں ویدوں کا نت یہ محض اوم ہی ہے۔ سمپورن تپ اسی کی اُپلبدی کے نمت کئے جاتے ہیں۔ ستیہ آدی برتوں کے دھارن کرنے کا مکھیہ پریوجن یہی ہے کہ اس مہان شکتی کے نج سوروپ کے درشن ہو سکیں۔ اسی ابھیاس بر ہمچریہ دھارن کیا جاتا ہے۔ جتنے کہ وید آدی ستیہ شاستروں میں جو کچھ ودھان پایا جاتا ہے اُن سب کا مکھیہ اُدیش برہم پراپتی ہی ہے اس لئے سچے بدھی مان اور برودوان وہی ہیں جو کہ انیہ سمپورن کاموں کو تیاگ کر کیول اومکار میں ہی لو لگاتے ہیں اس پد کو پراپت ہو کر اُن کی تمام ابھیلاشائیں پوری ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اس سے پرے کوئی ابھیلاشا نہیں رہتی۔ اس لئے آؤ پیارے سجنوں اس مہان شکتی کا آشرہ لیں جس کا نج نام اومکار ہے۔ سنسارک پرشنوں اور وستوؤں کے نام رٹتے رٹتے تو آپ نے آیو کھو دی پرنتو کچھ بس نہ آیا۔ کچھ کال کے لئے اس ادبھت نام کا ہی تو جاپ کر دیکھو۔ ویدی انوسار اس عجیب و غریب شبد کے ارتھوں پر وچار کرنے کا ابھیاس کرو۔ تھوڑے ہی کال میں آپ کو وہ آنند انوبھو ہونے لگے گا۔ کہ کسی اور پرکار سے پراپت ہونا اسمبھو ہے۔ یہہ ہمارا کیول کتھن ماتر نہیں ہے کنتو سمپورن وید ایسا ہی ودھان کرتے ہیں تمام رشی مہرشی یوگی مہسوی اس کی ساکھشی دیتے ہیں۔ آؤ ہم اس امرت رس کو پان کر کے پاپ سے دگدھ من کو شانت کریں۔ ہندو اسناؤں سے ملیں ہردوں کو پوتر بناویں۔ دربل آتماؤں کو بل یکت بناویں ٭ اوم شم ٭

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ	۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج گھنولی تحصیل روپڑ ضلع انبالہ شہر …	۱۷ و ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء
آریہ سماج سری گوبند پور ضلع گورداسپور ریلوے سٹیشن بٹالہ	۱۳ و ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء
آریہ سماج پشاور ……	۱۳ و ۱۴ اکتوبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج حافظ آباد ……	۲۸ و ۲۹ اکتوبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج شرقپور ضلع لاہور	۱۷ و ۱۸ نومبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج لاہور ……	۲۵ و ۲۶ نومبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج لودہیانہ ……	۲۸ و ۲۹ دسمبر سنہ ۹۹ء

پرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بیمت فی جلد ۱۲
محصولڈاک ۱

حصہ اول اُردو

بھوشیہ پران کی پڑتال

مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسو۔ یہہ کتاب دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ اس کے پڑھنے سے پرانک ہندوؤں کے حالات بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں۔ زیادہ تعریف فضول ہے ٭ خریداری کی درخواستیں بنام مینیجر مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر ہونی چاہئیں ٭

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اڈیٹوریل نوٹس

بھگوتی ودھوا سبھا ایک فنڈ

ہم نہایت خوشی اور اطمینان کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ آریہ پبلک نے ہماری اپیل پر بخوبی دھیان دیا ہے اور اس کی تکمیل کے لئے جابجا اُدیوگ ہو رہا ہے ہمارے پورشارتھی بھائی لالہ گنیش داس جی منتری آریہ سماج کوئٹہ سوچنا دیتے ہیں کہ ۱۲ ہم اگست ۱۸۹۹ء کی انترنگ سبھا میں اپیل دربارہ بھگوتی ودھوا سبھا ایک فنڈ پیش ہو کر حسب ذیل چندہ کے واسطے وعدہ ہوا۔ لالہ گنیش داس جی ٹھیکہ دار نے ایک ودھوا کا وظیفہ چار سال کے واسطے اس شرط پر دینا سویکار کیا کہ اگر اُن کو چار سال کے بعد ودھوا ادھیاپکہ کی ضرورت ہوئی تو لیڈی ایک ایسی ادھیاپکہ اُن کو بہم پہونچا دینگی اور لالہ گنیش داس جی ۲ روپیہ ماہوار اُس کو تنخواہ ادا کریں گے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل چندہ کا وعدہ ہوا پنڈت ہرکشن جی صہ پنڈت آتما رام جی صہ لالہ دولت رام جی صہ لالہ گنیش داس ٹھیکہ دار صہ سروسمتی سے یہ بھی نشچے ہوا کہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں یہ اپیل مشتہر ہو جسقدر روپیہ ہو وہ سب جلد بھیجا جاوے۔ ہم اس کارروائی کے لیے آریہ سماج کوئٹہ کے نہایت مشکور ہیں۔ اور لالہ گنیش داس جی کی اُداتا کے لئے انہیں دھنیاواد دیتے ہوئے دیگر دھناڈھیہ آریہ بھائیوں سے اُن کا انوکرن کرنے کے لئے نویدن کرتے ہیں اور آشا رکھتے ہیں کہ دیگر سماجیں بھی آریہ سماج کوئٹہ کی طرح اس معاملہ کو اپنی اپنی سماج میں پیش کر کے جلد پچیس سو روپیہ کی رقم کو پورا کر کے اپنی ذمہ واری سے سرخروئی حاصل کریں گی ✤

آریہ سماج سرگودھا بھنڈلپور

ہمیں یہ معلوم کر کے کہ سرگودھا بھنڈلپور سماج کے ادھیکاریوں اور سبھاسدوں کے ذاتی اور برادری سمبندھی تنازعوں کے باعث وہاں کی سماج کی حالت نہایت ابتر ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ کئی مہینوں سے یہاں تک جلسے ہی بند ہیں۔ نہایت افسوس ہوا۔ یدی کسی کمزور سماج کی یہ دُرگتی ہوتی تو ہمیں اسقدر شوک نہ ہوتا۔ مگر سرگودھا بھنڈلپور جیسے مضبوط سماج کا جس میں کہ لالہ لبھّو داس جی اور لالہ رنجیت رائے جی جیسے درڑھ اور پورشارتھی آریہ بھائی کام کرنے والے ہوں اس ناگفتہ بہ دشا کو پہونچ جانا واستو میں اتیئنت ہی حیرت کی بات ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ سرگودھا بھنڈلپور کے آریہ بھائی ذاتی جھگڑوں بکھیڑوں کو چھوڑ کر اپنی پاک ذمہ داریوں پر دھیان دیں گے۔ اور اپنی گذشتہ اُدّو دڑشتا اور کمزوریوں کے کارن وہ سماج کی جسقدر ہانی کے باعث ہوئے ہیں۔ آئیندہ سالانہ جلسہ تک اُس کی تلافی کرنے کا یتن کریں گے۔ ہم درڑھ آشا رکھتے ہیں کہ ہماری نویدن پر پوری توجہ دیجاویگی اور جلسہ کے موقعہ پر ہم سرگودھا بھنڈلپور نواسی آریہ بھائیوں کو اُسی پریم اور اتساہ کے ساتھ کام کرتے دیکھیں گے جس کے لئے کہ وہ پنجاب کی سماجوں میں اب تک مشہور رہے ہیں۔ پرماتما سمتی دے ✤

وودھ وشیک مباحثہ

پاٹھک گن صیغہ مراسلات میں لالہ دیوبداس جی کا مضمون بجواب اُن مضامین کے جو کہ اُن کے اعتراضات کی تردید میں پرچارک میں شایع ہوتے رہے ہیں۔ ملاحظہ فرماویں گے۔ چونکہ لالہ دیوبداس کا مضمون کسیقدر سخت ہے اور اُس میں ذاتی حملے بھی پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ہم نے اُن سے نویدن کیا تھا کہ وہ ہمیں اپنا مضمون چھاپنے سے معاف رکھیں مگر اُن کے زیادہ اصرار کرنے پر لاچار ہم کو اُن کا مضمون چھاپنا پڑا۔ ہماری رائے میں اس سوال پر کافی بحث ہو چکی ہے اور لالہ جمنا داس جی نے اپنے پمفلٹ کی پشٹی میں جو دلایل پیش کی تھیں اُنکی تردید کرنے میں لالہ دیوبداس جی کاسر معلوم ہوتے ہیں اس لئے ہمارا لالہ جمنا داس جی سے نویدن ہے کہ وہ لالہ دیوبداس جی کے اس مضمون کی تردید میں آئیندہ قلم اُٹھانے کی تکلیف نہ فرماویں۔ بصورت یدی وہ کچھ لکھنا ہی چاہیں تو ہم کو اُمید ہے کہ وہ لالہ دیوبداس جی کے سخت الفاظ اور ذاتی حملوں کو بالکل نظرانداز کر کے ہوئے صرف اُن کی دلایل کی پڑتال کریں گے ✤

مدراس میں ویدک دھرم پرچار

لالہ شیو دیال جی ایم۔ اے اور پنڈت گنگا رام پرساد جی مدراس میں پہونچ گئے اور اُنہوں نے اپنا کام کرنا آرمبھ کر دیا۔ لالہ شیو دیال جی نے ایک ویاکھیان آریہ سماج بمبئی میں بھی دیا تھا جس میں کہ بہت سے وِدوان اور شِکشت اوپستھت تھے اُن کے ساتھ لالہ شیو دیال جی کی بات چیت ہوئی اور اُنہوں نے آریہ سماج کے اس پاک مشن کے ساتھ اپنی پوری ہمدردی ظاہر فرمائی بمبئی سے لالہ شیو دیال جی حیدرآباد دکن ہوتے ہوئے مدراس پہونچے جہاں کہ اُن کے تین لیکچر انگریزی میں دھرم وشے کے ساتھ ہوئے اب وہاں سے پنڈت گنگا دت جی کو ہمراہ لیکر تناولی کو تشریف لے گئے ہیں۔ مدراس پرانت کے حالات اُنہوں نے آریہ پترکا میں لکھنے شروع کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود انگریزی تعلیم کے بھاری پرچار کے مدراس پرانت کے لوگ اب تک بھاری اودیا میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اُن کے درمیان ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے لگاتار پورشارتھ کی آوشکتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ لالہ شیو دیال جی کی مفصل رپورٹ وہاں کے حالات کے متعلق موصول ہو جانے پر آریہ پرتی ندھی سبھا بڑی سنجیدگی کے ساتھ اُس پر وچار کرے گی۔ اور مدراس میں ویدک دھرم کے پرچار کے لئے مستقل پربندھ کرے گی ✤

رسید زرہائے بھگوتی ودھوا سبھا ایک فنڈ جالندھر

ہفتہ مختتمہ ۲ اگست ۱۸۹۹ء

نام چندہ دہندہ	کل رقم	نقد وصول
میزان ہفتہ سابقہ	۱۸۶ صہ	۱۸ صہ
ڈاکٹر کاشی رام اندریشی ریاست بیکانیر	صہ	صہ
لالہ لچھمن داس منتری آریہ سماج کمالیہ	صہ	صہ
میزان	۱۸۶ صہ	۱۸ صہ

علاوہ انکی ہمارے بہت سے بھائیوں نے مختلف مقامات پر چندہ کیا ہے جلکی باقاعدہ فہرست آئندہ پرشایع ہوگی ✤ **تصحیح** گذشتہ ہفتہ میں جو لالہ لچھمن داس نورنگ منتری لکھے گئے تھے اصل میں لالہ لچھمن داس فورسٹر منیجر ہیں ✤ منشی رام ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک جالندھر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

گروکل بھکشا منڈلی
کا برتانت
نمبر ۱

جب گروکل کے قواعد اور سلسلہ تعلیم کو دریافت کرتے
اور سبھا جیسا کہ پُرش نراش سے ہو کر سست بیٹھ گئے
نے جس گوروکل کے کھلنے کی انتظار کرتے کرتے وہ ار رک
پرشوں کی آنکھیں پک گئی تہیں اور جس گوروکل کے پراچین
ادرشیہ پر سمرن کر کے کہ موجودہ تعلیم کے زہریلے اثروں
سے تنگ آئے ہوئے والدین اپنے بچوں کو برہمچریہ
آشرم کی زندگی کے لئے طیار کر رہے تھے - آخر کار اُس گوروکل
کے قواعد اور سلسلہ تعلیم کو پریس سے نکلکر پبلک کے روبرو
آنے کا موقع مل ہی گیا - اسجگہ اِس امر کی بحث سے کچھ
فائدہ نہ ہوگا کہ کن وجوہات کے باعث یہ سکیم پبلک کے
روبرو اسقدر عرصہ کے بعد پیش ہوئی - لیکن اِس میں
شبہہ نہیں ہے کہ ایسی نازک اور بلحاظ زمانہ عجیب و غریب
تجویز کو پبلک کے روبرو پیش کرنے کے پیشتر اُس کے
ہر پہلو پر بحث اور وچار ہونا لازم تہا اور میری رائے
میں آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے
بڑی دانائی سے کام لیا ہے - کہ ہر ایک خیال کے آریہ
پُرشوں کو اپنی اپنی رائیں ظاہر کرنے کا موقع دینے کے
بعد گوروکل کے قواعد اور سکیم کو عام پبلک کے روبرو نکتہ
چینی اور ہمدردی کے لئے پیش کیا ●

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے پردہان مہاشہ جی نے اگلے
بار میرے لئے ایک خاص جماعت اس لئے طیار کرنے کا آرڈر
دیا تا کہ پنجاب اور دیگر صوبہ جات کی مشہور مشہور
جگہوں میں جا کر ہم لوگ گوروکل کا بنیادی پتھر رکھنے
کے لئے کافی دھن اکٹھا کر سکیں ● میں اس کام کے لئے
مدت سے طیار تہا - اور کئی بھائیوں سے بات چیت بھی
ہو چکا تہا لیکن افسوس کہ میں نے آریہ بھائیوں میں
ایسا جوش اور ہمت و سپرٹ کا ابھاؤ پایا جس کی
موجودگی ہی ہمیشہ کامیابی کی سند ہوا کرتی ہے - ۹۳ء
سے لیکر ۹۶ء تک جن آتماؤں نے اندر ویدک دہرم کی سیوا
کے لئے زبردست شردہا کا بہاؤ دیکھا تہا - افسوس کہ
وہ آتما بالکل سرد پڑ گئے ہیں اور بڑی مشکل سے دو
ایک بھائیوں نے اس مشکل کام میں ہاتھ بٹانے کا وعدہ
کیا - ہاں پنڈت رام بہجدت جی نے میری پرینا سے پہلے ہی
سٹیمپر کا کل مہینہ گروکل کے ڈیپوٹیشن کے ارپن کرنیکا
وعدہ کیا جس کیلئے کہ میں اُن کا بہت ہی مشکور ہوں -
جب آریہ سماج کے ہوشنوں کی طرف سے اِس قسم کی
سرد مہری کا اظہار دیکھا تو میں نے ایشور پر بہروسہ
کر کے پردہان مہاشہ سے صرف دو اُپدیشکوں کی سہایتا
طلب کی اور

گروکل کے لئے بھکشا

کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا - تاریخ روانگی مقرر کرنے کے بعد
سبھا کے منتری اور پردہان مہاشیوں کو اس سے سوچت
کر دیا - لیکن افسوس کہ انگریزی تک کے سکیم میری روانگی
سے پیشتر جلندہر میں نہ پہونچ سکے - انگریزی سکیم کی ایک کاپی
میں ۲۰ اگست کو لاہور سے اپنے ساتھ جلندہر لایا تہا اور
۲۵ تک اردو ترجمہ چہپکر طیار ہو گیا تہا جس کی کچھہ
کاپیاں میں اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا - ۲۶ اگست ۹۹ء
جلندہر شہر سے روانگی کی تاریخ مقرر تہی - اُس دن تک
اپنا کل انتظام کر کے ½۱۲ بجے دوپہر کی ڈاک گاڑی میں
روانہ ہونے کے لئے ریلوے سٹیشن پر معہ پنڈت شیو ناتھہ
جی اُپدیشک - نبی بخش راگی اور ایک خدمتگار کے آن پہونچا
میرے لڑکے اور لالہ وزیر چند جی رخصت کرنے کے لئے
سٹیشن پر آئے تھے - ریل ٹھیک وقت پر آن پہونچی اور
ہمارے چار آدمیوں کی جماعت

جلندہر شہر سے روانہ

ہو گئی - لاہور کے سٹیشن پر لالہ آتما رام جی منتری آریہ
پرتی ندہی سبھا پنجاب ملے اُس وقت انگریزی سکیم معہ
دیباچہ مصنفہ لالہ رلا رام جی پردہان سبھا ایک پمفلٹ
کی خوبصورت شکل میں دیکھنا نصیب ہوا - چہہ بجے کے قریب
ہم سب گوجرانوالہ کے ریلوے سٹیشن پر پہونچے
جو کہ سفر میں ہمارے لئے

پہلی منزل

تہی - بذریعہ خط کے میں نے لالہ رلا رام جی کو پہلے سے ہی
اطلاع دیدی تہی کہ میں پہونچتے ہی لیکچر دونگا - چنانچہ
کل آریہ بھائیوں اور ویدک آشرم کے ودیارتھیوں سمیت
ہم سب آریہ سماج مندر گوجرانوالہ کی طرف روانہ ہوئے
پہونچتے ہی سنان کیا اور سندہیا میں مصروف ہو گیا اُدہر
نبی بخش راگی کے بھجن شروع ہو گئے جنہوں نے کہ آنند
کا سماں باندہ دیا تہا - گوجرانوالہ آریہ سماج کے قریباً کل
ممبر اور شہر کے اکثر معززین جلسہ میں شریک تھے - حاضری قریب
۱۲۵ یا ۱۵۰ کے ہوگی - میں نے تقریباً ½۱ گھنٹوں تک
گروکل کی ابتدائی اصولوں کو بیان کر کے یہہ دکھلانے کی
کوشش کی کہ بلا گروکل کے کہوئے بھارت کا اُدہار نا ممکن
ہے - لیکچر کے پیچھے اور بعد اردو اور انگریزی کے بہت سے
سکیم بانٹے گئے تھے - لیکچر کی سماپتی پر بھجن کرنے کے بعد
بھوجن کے لئے لالہ رلا رام جی کے گھر کی طرف روانہ ہوئے
واپسی پر سونے کا ارادہ کیا - لیکن گرمی غضب کی تہی -
بارش کسی طرف بھی نہیں ہوئی ہر جگہہ خلق خدا تباہ ہو
رہی ہے - وہی حال جلندہر سے گوجرانوالہ تک راستہ میں
دیکھا تہا - ہاں راستہ میں کہیں دہوپ میں پہوار گرتی ہوئی
اور کہیں سخت آندہی چلتی ہوئی دیکھکر ہم نے ایشور کی
کے آگے سر جہکایا تہا - رات کو نیند کم آئی - ۲۷ اگست
کو صبح باہر بہرمن کرنے کے لئے گئے - واپسی پر نتیہ کرم سے فارغ
ہو کر کچھہ خط و کتابت کا کام کیا جس کے بعد کہ لالہ رلا رام
جی منشی کیول کرشن جی اور منشی نارائن کرشن جی کیساتھہ
بھکشا کے لئے آریہ بھائیوں میں بھرمن کیا - بھوجن کے وقت
واپس آ گئے - شام کو پھر ½۱ گھنٹوں تک بھکشا کی گئی -
اور شام کو اُسی گوروکل کے باقی ماندہ مضمون پر لیکچر دیکر
سماپت کیا گیا - اِس دن حاضری کل سے ڈیوڑہی ہو گئی
پنڈت دیوی دیال جی اُپدیشک بھی شریک ہو گئے تھے
جنہوں نے کہ ایشور پرارتہنا کرائی ۲۸ اگست کو صبح کے
وقت پہر جماعت مانگنے چڑہی اور قریباً ½۲ گھنٹے کام کیا
اِس کل کام کا نتیجہ یہہ ہوا کہ [illegible] روپیہ نقد

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جمع ہوگیا۔ اور فہرست آگے کے لئے کھلی رہی ہیں جانتا ہوں کہ یہہ رقم گو جرانوالہ کے لئے بڑی نہیں ہے۔ لیکن جب خیال کیا جاتا ہے کہ سکیم دکھلاتے ہی بھکشا شروع کی گئی اور لوگوں کو اِن نئے خیالات کو جذب کرنے کا بھی موقع نہیں دیا گیا تو حیرانی ہوتی ہے کہ کس طرح پر اسقدر رقم بھی جمع ہوگئی ۔

لیکن جب خیال آتا ہے کہ گوروکل کی سکیم نہایت ہی پاک ہے۔ اور پرمیشور ہمیشہ پاک تحریکوں کی خود سہایتا کرتا ہے تو یہہ کامیابی میرے لئے معمہ نہیں رہتی۔ گوجرانوالہ کے متعلق کچھہ خاص باتیں قابل ذکر ہیں جن کا نمبروار بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (۱) تھوڑے سے تعلیمیافتوں کے ساتھہ بات چیت کرنے سے ہی معلوم ہوگیا۔ کہ موجودہ تعلیم کے زہریلے اثروں کو عموماً تعلیمیافتہ اصحاب محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ اور اگر گوروکل کو کھولکر دو تین برسوں تک بھی کامیابی سے چلایا گیا۔ تو تعلیم کا رُخ ودیہائی سڑک کو چھوڑ کر پراچین ویدک مارگ کی طرف ہو جائیگا۔

(۲) عموماً والدین کا یہہ تجربہ ہے کہ موجودہ کالجوں میں بھیجنے سے لڑکوں کے آچار ٹھیک نہیں رہتے۔ اور اس لئے وے گوروکل کے ساتھہ ہمدردی کرنے کے لئے طیار ہیں۔ (۳) ہمارے خیالات کے آدمی گوروکل سے ہمدردی کرنے کے لئے طیار ہیں۔ چنانچہ بعض یہہ خط بھیجنے پر کہ گوروکل کا ڈیپوٹیشن ملنا چاہتا ہے۔ دیوان نریندر ناتھہ صاحب ایم۔ اے ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے معہ چندہ دان کردیا۔ حالانکہ دیوان صاحب موصوف اُس وقت بیمار تھے اور اسی لئے ڈیپوٹیشن کو بُلا نہیں سکتے تھے۔ (۴) آریہ سماجوں میں بعض ایسے رتن موجود ہیں۔ جو گو اخباروں میں مشتہر نہیں کیونکہ شہرت پسند نہیں ہیں۔ تاہم آچار بیوہار کے لحاظ سے آریہ سماج کے ستمبھہ ہیں اور اگر اُن سے کام لیا جاوے تو دہرم کو آگے بڑہانے میں بڑی مدد دے سکیں۔ اس جگہہ لالہ حاکم رائے پلیڈر ایسے آدمی ہیں جن سے کہ آریہ سماج کو بڑی مدد مل سکتی ہے لیکن افسوس کہ لوکل ادہکاری اُن سے کام لینے کی کوشش نہیں کرتے۔ بالیسے سادہ مزاج اور پکے آریہ پُرش میرے دیکھنے میں کم آئے ہیں۔ انہوں نے بڑی بھاری شردھا کا اظہار کیا اور آئیندہ

کام کرنے کا وعدہ کیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے بھائی فرو اپنے کرتویہ کا پالن کرینگے۔ (۵) ۲۸ اگست کی صبح کو ستھہ میں ہم سب نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پتا مہان سنگھ جی کی سمادہ دیکھی اور اُس کے بعد شیر پنجاب کی جائے ولادت دیکھنے گئے۔ رنجیت سنگھ کے پورانے محلوں میں اب جہاں ایک طرف میونسپل کمیٹی کا ہال ہے وہاں دوسری طرف ایک برینچ سکول اور ایک چھوٹا سا ہسپتال بھی ہے اور زمانہ کی نیرنگی دیکھئے کہ جس کوٹھری میں مہاراجہ صاحب پیدا ہوئے تھے اُس میں اب دوائیوں کا ذخیرہ رکھا جاتا ہے۔ میں نے کوٹھری اندر سے جا کر دیکھی۔ شاید آٹھہ فٹ مربع سے زیادہ نہ ہوگی اُس میں صرف ایک جھروکہ ہے جو شاید مہاراجہ کے پیدا ہونے کے وقت کپڑوں سے بند کیا گیا ہوگا۔ اس کے پچھواڑے کو ایک چھوٹی سی جگہہ ہے۔ جہاں چاروں طرف گملے چُنے ہوئے ہیں اور درمیان میں ایک کھجور کا درخت ہے جسپر کہا جاتا ہے کہ جھولا ڈال کر رنجیت سنگھ لڑکپن میں جھولا کرتا تھا۔ یہاں پر جھولتے جھولتے ہی شیر پنجاب کی مالا نے اپنے بچے کو رشتہ داروں کے ظلم کا حال سُنا کر اُس کے آئیندہ عروج کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس کے اردگرد کہا جاتا ہے کہ اُس وقت بھی ایک چھوٹی سی باغیچی ہوا کرتی تھی اور اس وقت اُس جگہہ کی سجاوٹ صرف اس لئے ہے کہ لاٹ صاحب سے لیکر نچلے درجے کے انگریز سب کوٹھری اور اس درخت کو دیکھنے کے لئے آیا کرتے ہیں۔ گوجرانوالہ سے پنڈت شیوناتھہ جی کو میں نے ۲۸ اگست کی شام کی گاڑی میں ہی پشاور روانہ کردیا تھا۔ کیونکہ مجھے تجربہ نے بتلا دیا تھا کہ جب تک پہلے سکیم کی اشاعت نہ ہو جاوے تب تک کسی جگہہ پہونچتے ہی کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پشاور کے لئے گوروکل کی سکیم کی کتابیں دیتے ہوئے پنڈت نے سپر د کچھہ کاپیاں لالہ موسیٰ کے آریہ بھائیوں کے لئے کردی تھیں۔ کیونکہ لالہ موسیٰ آریہ سماج کے بھائیوں نے مجھے اُپدیش کے لئے ٹھہرانے کا وچار کیا تھا۔ پنڈت جی تو اپنا کام کرکے ۲۹ کی رات کو ہی لالہ موسیٰ سے گذر کر ۳۰ کی صبح کو پشاور پہونچ گئے۔ اور میں اور پنڈت دیوی دیالو جی کو اُن کا استھان اپن بناکر

۲۸ اگست کو ۱۱ بجے دن کی گاڑی میں

لالہ موسیٰ کی طرف روانہ ہوا۔

۱½ بجے دن کے ریل لالہ موسیٰ ریلوے سٹیشن پر پہونچی آریہ بھائیوں نے نمستے کی سنوہر دہونی سنائی اور سب اِن اپنے نئے بھائیوں سے ملکر وہاں کے پردہان سائگ رام صاحب پوسٹ ماسٹر کے مکان کی طرف روانہ ہوئے اِس جگہہ کا آریہ سماج گو نیا ہے تاہم جوانی کی طاقت رکھتا ہے۔ پردمان مہاشہ بڑے سرل اور نیک مزاج ہیں یوں تو سب بھاسد کام کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے ماسٹر مول سنگھ جی اپ منتری اور لالہ منگل سین جی خزانچی خاص پورشارتھی ہیں۔ ماسٹر مول سنگھ جی کو تو میں اُس وقت سے جانتا ہوں جبکہ وہ خود شاید آریہ سماج کے شاید ممبر تھے۔ لیکن منگل سین جی کے پورشارتھ سے اب خبر ہوئی نہ معلوم ایسے کتنے پورشارتھی اور دہارمک نوجوان گھر بیٹھنے والوں کے ابھاؤ سے اپنی طاقتیں پنجاب کے کسی تاریک کونہ میں برباد کررہے ہوں گے۔ ان سب بھائیوں نے بڑے پریم سے ہمارا ستکار کیا۔ کچھہ دیر آرام کرنے اور کامعمولی کام کرنے کے بعد ویاکھیان کی جگہہ پر جانے کے لئے طیاری شروع ہوئی۔ اسجگہہ آریہ سماج کے جلسے پر ہوتے ہیں۔ جو کہ ریلوے سٹیشن سے گولی کی مار پر واقع ہے ٹھیک ۴ بجے ہم سب پہونچ گئے۔ ایک گھنٹے پیپل کے نیچے فرش بچھا ہوا۔ اور میز کرسی لگی ہوئی تھی حاضری ایک وقت تقریباً ۳۰۰ تک پہونچ گئی تھی۔ نبی بخش نے اپنے بھجنوں سے یہاں بھی لوگوں کو خوب آکرشت کیا۔ اس کے بعد پنجابی زبان میں کثرت حاضرین کی سمجھہ کے مطابق اور پران دُکتیاں پیش کرکے ویدک دہرم کی بزرگی بتلائی اور برہمچریہ آشرم کو از سر نو تازہ کرنے کی ضرورت بتلائی۔ اس کے بعد ایک ہمن ہوکر پنڈت دیوی دیالو جی کو کھڑا کیا گیا۔ جنہوں نے بہارشٹ شانتی پر کے اُپدیشوں سے برہمچریہ کی بزرگی کا نقش حاضرین کے دلوں پر جما دیا۔ خاتمہ پر ماسٹر مول سنگھ جی نے گوروکل کے چندہ دہندگان کی فہرست سنائی جو ظاہر کرتی تھی کہ کس طرح پر چھوٹے درجوں کے آدمی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہے جو جو آشرم کی ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں۔ ماسٹر
موہن سنگھ جی۔ لالہ سائیں رام جی۔ لالہ ضنگن مل جی اور دیگر
ممبران کے پُر زور اپیل کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۱۳۲ روپے نقد گورو کل کی
امداد میں اسی وقت ہمارے حوالے کئے گئے۔ اور قریباً ۵۰ روپے
روپیوں کے اور وعدے تھے۔ جو وصول کر کے بوقت واپسی
ابھی اور نقد دینے کا اقرار ہوا۔ مجھے عموماً سرحدی بھائیوں
کو اپدیش دیکر بڑا آنند آیا کرتا ہے۔ کیونکہ جہاں شہروں
کے نیشنل جنٹلمین محض ویاکھیان داتا کی زبان
دانی پر نکتہ چینی کرنے کی نیت سے آتے ہیں۔ وہاں دیہاتی
بیچارے ویاکھیان سے کچھہ سبق حاصل کرنے کی کوشش
کرتے ہیں۔ ویاکھیان کے خاتمہ پہ ریلوے سٹیشن کی طرف
واپس چلدئے اور نتیہ نیم سے فارغ ہونے کے بعد کچھہ آریہ
بھائیوں کے دہرم وشیک سنشئہ نوارن کئے گئے۔ اور کچھہ
بھائیوں کے اصرار پر بھی بخش راگی نے کچھہ بھجن سُنائے
رات آرام سے کاٹ کر صبح کے وقت سندھیا اگنی ہوتر
کے بعد لالہ جوالا سہائے جی کے پاس سے واپسی تار خبر ملی
لون میانی میں میرا انتظار کر رہے ہیں۔ پس ہماری ساری
جماعت میانی کے سفر کے لئے طیار ہو گئی۔ اتفاق سے رائے
بہادر رام صاحب افسر مال گجرات بھی اسی وقت ضلع جہلم
کی طرف سے گجرات جاتے ہوئے لالہ موسیٰ کے اسٹیشن پہ اُتر گئے
تھے۔ اُن سے ملکر بہت سی بات چیت سماجک وشیوں پہ
کی گئی۔ اس کے بعد اسی تاریخ یعنی ۲۹ اگست ۱۸۹۹ء
کو گیارہ بجے دن کے ہم سب

لون میانی کے ریلوے سٹیشن

پر پہونچے۔ بہت سے بھائی ہمارے لینے کو آئے ہوئے تھے
شہر کی طرف چلتے ہوئے راستے میں آریہ سماج کے بھوشن
لالہ جوالا سہائے جی سے اپنے یوگیہ پتر دیو دت جی کو ملے
اُن کے ساتھہ بھی بہت سے بھائی تھے۔ لالہ جوالا سہائے جی
کو اس وقت جو پریم گورو کل کی تحریک کے ساتھہ ہے۔
اُس سے میرے ناظرین عموماً واقف ہیں۔ لالہ جوالا سہائے
جی کا مکان بھی میانی میں ایک نمائش کی جگہہ سمجھی
جاتی ہے۔ ملتان کے چند اعلیٰ کاریگروں نے مکان بنایا
جس میں منزلیں ایسے نفیس نقش و نگار سے مزین ہیں کہ
جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ چھتیں رنگین اور خوبصورت
جس میں بعض جگہوں میں آئینوں کے ٹکڑے لگے ہوئے
اور ہر ایک مکان کی دیواروں تختیوں اور چھتوں پر
بڑے خوبصورت وید منتر رنگ برنگے لکھے ہوئے ہیں
ایک مکان کے دروازوں پر تمام سندھیا منتر ختم
کئے گئے ہیں۔ ہر مکان میں تین تین چار چار بڑے آئینے
دیواروں میں لگے ہوئے ایک ہی جماعت کو کئی چوگنی
تعداد میں دکھلاتے ہیں۔ لکڑی اعلیٰ نقاشی اعلیٰ پلستر
اعلیٰ گھٹا ہوا جس پر بیش قیمت سنہرا کام ہوا ہے۔
میری رائے میں اس مکان پر ایک لاکھ روپے سے کم
خرچ نہ ہوا ہوگا۔ جو انگریز میانی میں آتا ہے وہ اس
مکان کو بطور غیر معمولی چیز کے دیکھنے کے لئے آتا ہے۔
کئی لفٹنٹ گورنر اور بہت کمشنر و ڈپٹی کمشنر وغیرہ
اس مکان کو دیکھہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مردانہ
مکان بھی بڑا وسیع اور عالیشان ہے۔ پہونچتے ہی طرح
پریم سے بات چیت ہوتی رہی جس کے بعد بھوجن کر کے
سب نے آرام کیا۔ اسی جگہہ لالہ نانک چند صاحب ٹھیکہ دار
پنڈ دادنخان کے پتر لالہ ٹہاکر داس جی سے ملاقات
ہوئی جو گورو کل کے بڑے پریمی نکلے۔ میں اس وقت
میانی میں گورو کل کے لئے بھکشا مانگنے نہیں آیا تھا کیونکہ
لالہ جوالا سہائے جی سے گورو کل کے لئے مانگنے کی کوئی
ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ خود اس پوتر انسٹیٹیوشن
کے لئے اسقدر محسوس کرتے ہیں۔ کہ نہ صرف خود مدد دینگے
بلکہ اس پرانت میں بھی مانگنے کا سارا کام وہ کریں گے۔
میں محض لالہ جوالا سہائے جی سے راولپنڈی کے مقام
پر پہونچکر مدد دینے کی استدعا کرنے آیا تھا۔ جسے
اُنہوں نے خوشی سے منظور کیا اور ۵ ستمبر کو راولپنڈی
پہونچنے کا وعدہ کیا۔ اسی موقع پر لالہ ٹہاکر داس جی
نے بلا کسی کی استدعا کے خود بخود مبلغ پچاس روپیہ
پانچ قسطوں میں گورو کل کے لئے دینے کا وعدہ کیا۔
امید ہے کہ واپسی پر کچھہ حصہ لالہ ٹہاکر داس کے وعدہ
کا میں وصول کر لاؤنگا۔ شام کو منادی ہو کر سنڈی پر
دریاں بچھائی گئیں اور بھجنوں کے بعد پنڈت دیوی دیالو
جی نے آشرم دہرم کے مضمون پر بڑا ہی موثر اور عالمانہ
ویاکھیان دیا۔ باوجودیکہ ایک مرگ کے باعث بہت سے
لوگ ارتھی کے ساتھہ گئے ہوئے تھے۔ تاہم تعداد حاضرین
دو تین سو کے قریب تھی۔ ویاکھیان کے بعد واپس ہو کر
نتیہ کرم میں مشغول ہوتے۔ اُس وقت یہہ دیکھکر بڑا
آنند ہوا کہ جس طرح گوجرانوالہ میں منشی کیول کرشن جی
باوجود اسقدر ضعیف العمر اور کمزور ہونے کے بھی پرانایام
کرکے ایشور کے دھیان میں مگن ہونے کی عادت رکھتے ہیں۔
ویسے ہی لالہ جوالا سہائے بھی ایشور اپاسنا اور دہرم
کرموں کا ادا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ رات کو آنند سے بات
چیت ہوتی رہی اور گورو کل کی نسبت مختلف پیرایوں
میں شردہا کا اظہار ہوتا رہا۔

آریہ بھائیوں کو یہہ بات بھولی نہ ہوگی کہ لالہ جوالا سہائے
جی نے گورو کل کے لئے زمین دینے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ
اُس زمین کو دکھلانے کے لئے لالہ جوالا سہائے جی نے دوسرا
دن یعنی ۳۰ اگست کی صبح مقرر کی پس اُس دن پانچ کا
ہی نتیہ کرموں سے فارغ ہو کر پانچ بجے میں اور پنڈت
دیوی دیالو جی مع لالہ ٹہاکر داس اور ایک دو دیگر بھائیوں
کے لالہ جوالا سہائے جی کے ہمراہ زمین دیکھنے کے لئے روانہ
ہوئے اور زمین کو دیکھہ بھال کر ہم سب ریل گاڑی کی آمد
سے پون گھنٹہ پیشتر ہی ریلوے سٹیشن میانی پہ پہونچ
گئے۔ چونکہ میں اُس سب کمیٹی کا ایک ممبر ہوں جو کہ گورو کل
کے لئے مستقل جگہہ تلاش کرنے کے لئے مقرر ہوئی ہے اور
چونکہ ممبران نے مجھے آگیا دیدی ہے کہ میں اسی دورہ میں
جگہوں کی تحقیقات بھی کرلوں۔ اس لئے مناسب معلوم
ہوتا ہے۔ کہ جو جو جگہہ مجھے گورو کل کے لئے دکھلائی جاویں
اُن کے حسن و قبح سے برابر آریہ پبلک کو اطلاع دیتا جاؤں۔
تاکہ قبل اس کے کہ جگہہ کے مستقل انتخاب کا سوال آریہ
پرتی ندہی سبھا کی انترنگ سبھا میں پیش ہو سکے۔ آریہ
پبلک جگہہ کے سوال پر کافی وچار کرکے اپنے وچار کے نتیجے
سے سبھا کو مطلع کر چھوڑے۔ لالہ جوالا سہائے جی نے
اپنی جگہہ کی جو کہ وہ مفت دینا چاہتے ہیں بڑی زور شور
سے سفارش کی لیکن میں ہر ایک دلیل کو بالائے طاق رکھکر

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اصل واقعات یہاں قلم بند کر دیتا ہوں۔ اِس زمین کے حق میں حسب ذیل واقعات ہیں (۱) مفت ملتی ہے اور اعلیٰ قسم کی زراعت کے قابل ہے۔ اس کے اردگرد تمام کھیت اور کنوئیں لالہ جوالا سہائے جی اور اُن کے رشتہ داروں کے ہیں پس کسی طرح کی تکلیف آشرم باسیوں کو پہونچنے کا احتمال نہیں ہے۔ (۲) آب و ہوا یہاں کی بڑی اعلیٰ ہے (۳) غلہ وغیرہ ارزاں رہتا ہے اور تازہ بھاجی خوب پیدا ہوتی ہے۔ (۴) دودھ وغیرہ اعلیٰ مل سکتا ہے۔ (۵) دریائے جہلم اڑھائی میل کے فاصلہ پر ہے۔ (۶) ہر وقت ہر قسم کی مدد کے لیے لالہ جوالا سہائے جی نزدیک موجود ہوں گے۔ لیکن ان فایدوں کا خیال کرتے ہوئے حسب ذیل کمیوں کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ (۱) یہہ جگہہ گرم ہے جہاں پانچ مہینے خاص گرمی پڑتی ہے۔ (۲) قصبہ میانی سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے گویا چار کوس تک بستی کا نہ ہونا اچھی جگہہ ناممکن ہے۔ (۳) قدرتی اعلیٰ نظارے نزدیک نہیں ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ جیوں جیوں مناسب جگہوں میں پہونچتا گیا تیوں تیوں وہاں کے حالات مفصل عرض کروں گا۔

بہت سے بھائی میانی ریلوے سٹیشن پر چھوڑنے آئے تھے اور ریل کے پہونچنے پر پنڈت گوکل چند جی بھیرہ سے بہت سے آریہ بھائیوں کو لیکر پہونچ گئے تھے لیکن اُن سب بھائیوں کے ساتھہ واپسی پر بھیرہ جانے کا وعدہ کر کے ہم سب اٹھہ بجے صبح کو

میانی سے روانہ ہو گئے

اور قریب ۱۲ بجے کے لالہ موسیٰ پہونچکر بھوجن کیا۔ اِس جگہہ کے آریہ بھائیوں کا پریم قابل دید ہے۔ میرا ملازم اسی جگہہ بخار میں مبتلا ہو گیا اور چونکہ وہ پہلے ہی گھبرایا ہوا تھا۔ اس لیے اُس کا بسترا وغیرہ گمٹ روڈی میں ڈالکر اُسے فوراً جلندہر کو واپس روانہ کر دیا گیا۔ یہہ پہلی ہی مرتبہ تھی کہ میں نے آریہ سماج کے متعلق دورہ کرتے ہوئے نوکر ساتھہ لیا تھا لیکن تجربے نے مجھے بتلا دیا کہ نوکر ساتھہ رکھنے سے بجائے فائدہ کے مجھے نقصان ہی ہوتا ہے۔ میری عادت نوکر کے باعث بگڑ چلی تھی کسیقدر آرام طلبی کی عادت پڑ چلی تھی جو نوکر کے واپس بھیجتے ہی دور ہو گئی۔ دو بجے

لالہ موسیٰ سے ریل چلدی

لیکن راستہ میں مجھے قبض زیادہ ہو گیا جس کے آثار میانی میں ہی نمودار ہو چلے تھے۔ اس لیے دس بجے رات کو

راولپنڈی میں پہونچکر

بجائے آگے سفر کرنے کے رات آریہ مندر واقع سرائے شیر سنگھ میں آرام کیا۔ (باقی آئندہ) **منشی رام** ✤

آریہ سماجک خبریں

آریہ پرتی ندہی سبھا راجستھان لالہ رام بلاس جی منتری سبھا ہذا تحریر فرماتے ہیں۔ آریہ پرشوں میں ایسا کون ہوگا جو افریقہ نواسی پنڈت گنگا رام جی اُپدیشک کے دھرم بھاؤ سے پرچت نہ ہوگا۔ آپ سدیو دھرم کاریوں میں بڑی سہایتا دیتے رہتے ہیں۔ حال میں آپنے آریہ پرتی ندہی سبھا راجستھان کے ویدپرچار فنڈ میں ۱۵۰ روپئے بھیجے ہیں۔ ہم ان مہاشے کو جتنا دہنیواد دیں تھوڑا ہے کہ اتنے دور رہنے پر بھی آپ ہمارے اُتساہ کو سدیو بڑھاتے ہیں۔

نجیب آباد۔ (۱) آریہ سماج نجیب آباد نے قریب ۳۰ روپیہ چندہ اکٹھا کرکے وبائی مرض دور کرنے کے لیے ایک بڑا ہون کیا۔ (۲) ۲۰ اگست کو موضع بھوجپور میں پرچار کیا۔ اِن گاؤں میں شردھالوؤں کی ایسی بھیڑ ہوتی ہے کہ بڑے بڑے قصبوں میں بھی نہیں ہوتی۔ حاضری قریباً تین سو کے تھی۔ آریہ اُپدیشک کا نام سُنکر لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ (۳) سلونو پر ہون اور ویاکھیان ہوا۔ (۴) سماج نے ایک لائبریری کھولی ہے جس میں ویدک دھرم کے گرنتھہ خاصکر اور غیر مذاہب کی معمولی کتابیں رہینگی۔ (۵) موضع ساہن پور میں ۲۰ اگست کو دس روپیہ کی سامگری سے ایک خاص ہون ہوا۔ اِس موقعہ پر بھگوتی ودیالیہ سبھا یک فنڈ کے لیے ایک فہرست چندہ کھولی گئی۔ اور حسب ذیل چندہ ہوا۔ پنڈت بانکے جی وکیل عہ۔ لالہ چرنجی لعل جی عہ۔ بابو بنارسی داس عہ۔ بابو جیوتی سروپ عہ منشی کشن سہائے عہ غرض کل ۲۰ ہوگئے۔ ۵ روپیہ ہونے پر ارسال ہوں گے۔ نجیب آباد کے آریہ بھائیوں کا

پورشارتھہ قابل تعریف ہے ✤

سکھر۔ پنڈت پورنا نند جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب جو کہ آج کل سکھر میں رخصت پر ہیں۔ وہاں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ ایک پورانک سادہو نے شاسترارتھہ کے لیے سماج کو چیلنج دیا تھا مگر جب سماج کی طرف سے آمادگی ظاہر کی گئی تو چپ ہو گیا۔ لالہ ٹول رام ماسٹر ہری سنگھ اور ماسٹر گوردا س مل جی بھی ہر روز کھلے میدان لیکچر دیتے ہیں جس پر بھاؤ شردھالوگنوں پر اچھا ہوتا ہے ✤

رام نگر۔ ودیارتھی سبھا کے ہفتہ وار جلسے چودہری فاضل شاہ اور لالہ بھگوانداس ودیارتھی کی کوشش سے رونق کے ساتھہ ہوتے ہیں۔ چودہری پریم جی پردہان آریہ سماج رام نگر گرمی کی تعطیلوں میں اپنے گھر گئے تھے وہاں اُنہوں نے ویدک دھرم کا خوب پرچار کیا۔ بیاہ کی موقعہ پر ہمارے پرشارتھی بھائی ماسٹر لچھمن داس جی نے اپنے خرچ سے کئی جگہوں پر ہون کئے۔ سنگ میں سبھا میں کڑاہ پرشاد کے گیت اُڑنے رہے۔

بھاگووال۔ آریہ سماج بھاگووال کچھہ کال سے شتھل پڑا ہوا تھا۔ پنڈت ہیمراج جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا کے اُپدیشوں سے پھر جاگ اٹھا ہے۔ دو ہفتہ وار جلسے باقاعدہ ہونے لگ گئی ہیں۔ سماج کی اُنتی کے لیے کئی ایک اپاؤ کئے گئے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ سردار کشن سنگھ جی پردہان ہذا پوروت پریم اور اُتساہ کے ساتھہ بھاگووال کی اُنتی میں کٹی بدہ ہوں گے ✤

ضروری اطلاع

پنڈت گردہاری لال اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب جس ستھان میں ہوں وہاں کے منتری مہاشے کرپا کرکے فوراً مجھے اطلاع دیں تاکہ اُن کے خطوط و ضروری کاغذ دفتر میں پڑے ہوئے ہیں۔ اُن کو بھیجے جا سکیں۔ بیس روز سے پنڈت جی کا کوئی خط ہماری طرف نہیں آیا اس لیئے یہہ لکھنا پڑا ✤

آریہ سجنوں کا سیوک

آتما رام۔ منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور

از دہرم پرچارک جلندہر ۶ ستمبر

ویدک تیوہار

یہہ ایک مضمون ہے کہ جس پر آریہ سماج میں اب تک پوری تحقیق نہیں ہوئی اور نہ یہہ تصفیہ ہوا کہ آیا کون سے تیوہار ویدک مت اولمبیوں کو کرنے اُچت ہیں۔ کیول ایک بار ویدک دہرم پرچارک میں یہہ خبر ملی تھی کہ سنہ ۹۶ کے ست دہرم پرچارک میں یہہ خبر ملی تھی برہمچاری نتیانند جی نے اس قسم کی ایک پستک ساپچی اور جو کسی مطبع میں چہپنے کے لئے بہیجی گئی ہے۔ لیکن ابہی تک اُس کا کہیں پتہ نہیں چلا۔

جو لوگ پہلے آریہ سماج میں شامل ہوتے ہیں یا یوں کہو ایک گونہ ویدک دہرم کو سویکار کرتے ہیں وہ اُسی ہندو دل میں سے نکل کرتے ہیں جو کہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہوا اپنا اپنا جدا گانہ تیوہار مناتا ہے اور اپنی آتما میں ایک عرصے تک ہوتے پُشتینی اور رسمی سنسکار رکہتے ہیں۔ اس لیے اُن مہاشیوں کی واقفیت کے لیے یہہ ایک امر ضروری ہے کہ اس وشے پر کچہہ وچار کیا جاوے۔

لفظ "تیوہار" سنسکرت کی کسی پستک میں مستعمل نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اُس کی جگہہ "اُتسو" یعنی خوشی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکو عام لوگ تہوار بہی کہتے ہیں۔ ہماری اپنے خیال میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لفظ دو شبدوں سے مرکب ہے۔ ایک तेव بمعنی کہیلنا۔ خوشی منانا اور دوسرا वार بمعنی دن یعنی اصطلاح میں یہہ عام بول چال میں "تیوہار" سے وہ دن مُراد ہے کہ جس روز دیگر ایام کی نسبت کسی خاص طریقہ سے زیادہ خوشی منائی جاوے۔ خوشی منانے کے انیک ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ ایک عیاش آدمی جس کی آتما میں دہرم بہاؤ نام ماتر بہی نہیں رہا ہے شراب پینے اور ماس کہانے وغیرہ سے اپنے چت کو کشنک آنند کرکے خوشی سمجہہ سکتا ہے لیکن بقول ست پُرشوں کے یہہ سچی راحت یا خوشی نہیں ہے۔ کیونکہ اُس کا محسوس کرنے والا آتما ہے اور جس کو ست چت آنند پرماتما کے میل کے بنا کداچت ان سنسارک بہوگوں سے آتم کو لیٹ کا آنند پراپت نہیں ہو سکتا اور نیز یہہ عارضی آنند بہی انت میں دُکہہ کا ہی ہیتو ہوتا ہے۔

اسی بنا پر ہولی دیوالی آدی کو تیوہار یعنی ایک خوشی کا دن مانتے ہوئے پرایہ منشیہ تو شراب اور بہنگ پینے ناچ اور سوانگ تماشہ دیکہنے یا جوا وغیرہ کہیلنے میں اپنے سمے کو دیرتہہ گنواتے ہیں اور سجن آریہ پُرش اُسی اُصول سے کو ہون یگیہ کرنے اور اُتم دہرم اُپدیش سُننے سُنانے یا پرسپر دہرم سمبندہی بارتالاپ کرنے میں لگا دیتے ہیں۔

اسوقت عام ہندو بہت سے تیوہار مانتے ہیں جنمیں سے دیوالی۔ ہولی۔ دسہرہ۔ سلوکو وغیرہ مکہیہ ہیں ہم اس مضمون میں دیگر تیوہاروں کو نظر انداز کرتے ہوئے محض "سلونو" پر وچار کریں گے۔

ہمارا دعوٰی ہے کہ سلونو کسی تیوہار کا نام نہیں بلکہ ایک پرکار کا سنسکار ہے جس کو ہم آیندہ ثابت کرینگے لیکن عوام کو مغالطہ سے بچانے کے لئے ہم ہر جگہہ لفظ "تیوہار" ہی استعمال کریں گے۔

یہہ تیوہار ماہ شراون (ساون) میں منایا جاتا ہے اور موجودہ رسم کے مطابق اُسدن دیواروں پر دروازوں کے دونوں طرف تہوڑی سی مربع جگہہ کو برے لیپ کر سفیدی سے چیت دیتے ہیں اور اُس پر گیرو سے یا تو رام رام وغیرہ لکہدیتے ہیں یا کچہہ دیگر شکلیں بنا دیتے ہیں۔ اور اکثر جگہہ براہمن کسی دریا کے کنارے اپنے مردہ پتروں اور رشیوں کے نام پر ہاتہہ سے پانی اُچہالتے ہیں اور سب آدمی جنیو بدلتے ہیں اور عمدہ کہانا مثل کہیر اور اکثر سینویاں پکا کر شیریں طعام کہاتے ہیں۔ بہنیں اپنے بہائیوں کے ہاتہوں میں کلاوہ کا دہاگا باندہ کر تہایوگیہ حسب توفیق بہینٹ پاتی ہیں۔ اور خاندانی براہمن اسیطرح دیگر آدمیوں کے ہاتہہ میں باندہ کر کوڑی پیسہ مانگ لاتے ہیں۔

سلونو کے لیے کئی مترادف الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ یعنی رکشا بندہن۔ رشی ترپن۔ شراونی اور اُپاکرم۔ (۱) سلونو کی بابت پُران کے حوالے سے[1] معلوم ہوا ہے کہ یہہ کیول ایک رسی نام کی استری کی وجہہ سے کہ جس کو گُرو باشا رشی نے کنا باندہنے کی آگیا دی۔ نامزد ہوا ہے۔ یہہ بات ستیہ ہے یا اسیہ اس کو تو پرمیشور جانے۔ پرنتو یہہ تو سپشٹ ہے کہ یہہ نام ان حروف میں بالکل غلط اور ناموزوں ہے۔ کیونکہ اس کے معنی نمکین ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں مکتب کے درس پائے ہوئے اصحاب بخوبی واقف ہوں گے کہ معلم لوگ اپنے شاگردوں کو الفاظ ذیل میں ایک عیدی متعلقہ تیوہار ہذا لکہکر دیا کرتے ہیں۔

رُباعی

سلونو با اگو نو نام کردہ۔ عجب ہند وضیائے خام کردہ۔
شکر با سینویاں آمیز کردہ۔ نمک بیچارہ را بدنام کردہ۔

ہمارا وچار ہے کہ یہہ نام شراونی سے بگڑ کر بنا ہے کیونکہ श اور स کا ایک ہی مخرج ہونے کی وجہہ سے شراونی اور سلاونی میں کچہہ ادہک بہید نہیں اور جس سے سلونو کا بنجانا کوئی آشچریہ کی بات نہیں۔

(۲) رکشا بندہن۔ اس کی بابت پنڈت منگل سین پرہان آریہ سماج امبٹہہ اپنی کتاب موسومہ آئینہ رسوم یعنی آچار درپن کے صفحہ ۸ و ۹ پر حسب ذیل لکہتے ہیں کہ "یہہ تیوہار دراصل اس وجہہ سے قرار پایا تہا کہ سالانہ تمام رشی مُنی جو ودیاوان دہاتما ہوتے تہے۔ وہ کسی بڑے تیرتہہ کے کنارے یکجا جمع ہو کر برہمچاریوں یعنی طالب علموں کا امتحان و دیا۔ بُدہی۔ بل۔ پراکرم کا لیتے تہے اور اُس میں جیسا جس کی و دیاگُن اور سوبہاؤ ہوتا تہا۔ اُس کو ویسا ہی تمغہ یعنی یگیوپویت دیتے تہے اسکا ورن موافق اُس کے گُنوں کے مقرر کرتے تہے گویا ورن ویوستہا مقرر کرنے کا یہہ خاص دن تہا اور وہ لوگ بہی اُن کی شردہا پورب تنظیم و تکریم اور تواضع حسب الحکم دہرم شاستر اور وید کے کرتے تہے × × × × ×" اسکے متعلق پچہلے سال لالہ دیوراج جی نے جلندہر سے

---

[1] دیکہو مضمون لالہ دیوراج صدر سبہا ست دہرم پرچارک مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۹۶ء

ایک ٹریکٹ بامداد کنیا مہاودیالہ شایع کیا تہا کہ یہہ تیوہار استری جاتی کے لئے مخصوص ہے۔ اسپر مہاشے شادی رام کمانیہ نواسی کے اعتراض کرنے پر آپ نے ست دہرم پرچارک مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۰۹ء میں ایک طویل مضمون درج فرمایا جس میں آپ نے رانی کرن وتی کی نظیر دی ہے کہ جس نے ہمایوں سے رکشا رتہہ امداد مانگی۔ لیکن کہیں بہی نہ تو یہہ تحریر کیا اور نہ کچہہ ثبوت دیا کہ شراون سدہی پورنماشی کو (جسدن یہہ تیوہار منایا جاتا ہے) اُس رانی نے یا کسی دیگر استری نے ہمایوں وغیرہ کے ساتہہ یہہ رسم ادا کر کے امداد کی درخواست کی۔ آپ کا یہہ لکہنا کہ "اس قسم کے تیوہار منانے میں کوئی دوش نہیں۔ بشرطیکہ اُس میں کوئی بات ویدک سدہانت کے خلاف نہ ہو" سلونو پر عائد نہیں ہوسکتا کیونکہ جیسا ہم اوپر وعدہ کر چکے اور آئندہ ثابت کرینگے کہ یہہ تیوہار نہیں ہے۔ بلکہ ایک قسم کا سنسکار یا وید پاٹہہ کے شروع کرنے کا ایک دن ہے۔ جہاں تک قیاس سے معلوم ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ لالہ دیوراج جی نے کنیا مہاودیالہ کی امداد کے لئے یتن کیا تہا سو اس پر ہمیں کچہہ اعتراض نہیں۔

پنڈت منگل سین جی کی کتاب کے مذکورہ بالا اقتباس کا کہ "برہمچاریوں کا امتحان لیا کرتے تہے اور اُن کو یگیوپوت دیا کرتے تہے" نہ تو کسی شاستر میں پتہ لگتا ہے اور نہ پُران میں۔ نرنے سندہو میں بہی جو کہ پورانک کرم کانڈ کی ایک مستند اور مشہور پوتہی ہے۔ اور جس کو میمانسا شاستر کی جگہہ عزت دیجاتی ہے۔ اس کا کہیں ذکر نہیں۔ البتہ رشی پوجن کی بات تو دو چار الفاظ میں اُسی گرنتہہ میں دو شلوک لکہے ہیں جن میں سے پہلا شلوک براہمن لوگ آنیہ ورنستہہ منشوں کے ہاتہہ میں رکہڑی یا پہونہچی باندہتے وقت اُچارن کیا کرتے ہیں اور اُس کو منتر کہتے ہیں۔ جو کہ اس طرح پر ہے:

येन बद्धो बली राजा दानवेन्द्रो महाबलः। तेन त्वामपि बध्नामि रक्षे माचल माचल ॥

ترجمہ۔ جس کے ذریعہ سے راجہ بل جو کہ دانوؤں کا اندر اور شہزور تہا باندہا گیا۔ اُسی سے میں تجہکو باندہتا ہوں۔ اے رکہڑی کی رکشا کر۔ چلائمان مت ہو چلائمان مت ہو۔

شلوک بالا میں راجہ بل وغیرہ کا ذکر پُران کی کتہا کے مطابق کیا گیا ہے۔ اور جس سے پایا جاتا ہے کہ یہہ رسم پُرانوں کی تصنیف کے بعد شروع ہوئی اور کہ قدیم نہیں ہے۔ رکہڑی باندہنا یعنی سرخ کلاوہ کا دہاگہ کلائی پر لپیٹنا وام مارگیوں کا نشان ہے۔ جس کو وام مارگی لوگ ہمیشہ ہاتہہ میں بغرض شناخت باندہے رکہتے ہیں۔ اور کچہہ تعجب نہیں ہے کہ یہہ رسم بہی اُنہیں لوگوں کی ایجاد ہو۔ اور عام ہندوؤں میں دیکہا دیکہی سے جاری ہوگئی ہو۔ جیسے شیولنگ کی پوجا۔

(۳) رشی ترپن۔ اس سے رشیوں وغیرہ کا ستکار مُراد ہے۔ جو کہ پتر ترپن کی ذیل میں آجاتا ہے۔ جو شخص پنچ مہا یگیہ روزانہ عمل میں لاتا ہے اُس کو رشی ترپن کرنا بہی فرض اور ضروریات سے ہے۔ علاوہ ازیں سوامی جی نے سنسکار ودہی میں لکہا ہے کہ جو شخص سنسکار یا الگنیہوتر رشی۔ آپت۔ مہاتما۔ ودوان وغیرہ اُس موقعہ پر جمع ہوں اُن سب کو مہاتما یوگیہ سیوا ستکار پوروک کہا کرے۔ لیکن سالانہ ایک خاص دن رشیوں کے ستکار کے لئے رکہنا اس سے کیا مُراد ہے؟ ہمارے خیال میں جیسا کہ لالہ جمن لال جی ملہڑ نواسی تحریر فرماتے ہیں کہ "اساڑہ ساون دو مہینوں کے ست سنگ سے خانہ دار اور راج رشی جو کہ مہاتما یا رشی ایں ستکار یا سنمان کے لائق ہوتے تہے۔ اُن کو اس پورنماشی کے روز جو ماہ ساون کا آخر روز ہے ہر ایک رشی مہاتما وُں کے ساتہہ اپنی اپنی لیاقت کے مطابق درجہ بدرجہ دان دیتے تہے" ٹہیک نہیں ہے کیونکہ یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ موسم برسات میں تمام رشی منی یوگی مہاتما سب جگہوں کے سیتہانوں کو چہوڑ کر پہاڑوں کی گپہاؤں وغیرہ میں باس کرتے تہے اور جب تک اچہی طرح سے بارش ختم نہیں ہولیتی تہی۔ اور راستے بہی اچہی اور کیچڑ وغیرہ سے صاف نہیں ہولیتے تہے اور ندیوں دریاؤں کی طغیانی کم نہیں ہوجاتی تہی اُس وقت تک وہ اپنی اپنی گپہاؤں کو نہیں چہوڑتے تہے اور یہہ دن وہ ہوتا تہا کہ جس دن آج کل "دیوتہان" کا تیوہار منایا جاتا ہے یعنی کاتک شدی اکادشی جس سے یہہ مطلب ہے کہ یعنی ودوان دیوتا لوگ جن کا سنگ کہ موسم برسات کے سبب سے چار ماہ کم ہو پڑتا ہے۔ اب اُن کو اُٹہا یا جگایا جاتا ہے یعنی آدر ستکار کے ساتہہ اُن کا ستیہ اُپدیش سُننے کا یہہ اٹہایا جاتا ہے اور اسی کو رشی ترپن کہہ سکتے ہیں۔

یہہ امر کہ "جو شخص یگیوپوت سے بہرشٹ ہوجاتے تہے۔ اُن کو یگیوپوت دیا جاتا تہا" درست نہیں ہے اس واسطے کہ اول تو یہہ بات سمجہہ میں نہیں آتی کہ یگیوپوت سے بہرشٹ ہوجانے سے کیا مقصد ہے۔ کیونکہ اگر کسی سبب سے یگیوپوت اپوتر (ناپاک) ہوجاوے یا ٹوٹ جاوے تو اُسی وقت بدلنا پڑتا ہے۔ اور دوم یہہ کہ ستیہ پرکاش کے بموجب براہمن کا موسم بسنت میں۔ کشتری کا گرمی میں۔ اور ویشیہ کا موسم سرما میں یگیوپوت کے لینے کا ودہان ہے۔ (دیکہو سنسکار ودہی بار دوم صفحہ ۶۶) ساون سدی پورنماشی ان ہرسہ موسموں میں نہیں آتی۔ پہر اُس کے لینے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بعض اصحاب کہتے ہیں کہ موسم برسات میں پسینہ جانے کی وجہہ سے اس دن جاتا ہے تو کیا گرمی میں پسینہ سے سڑا ہوا جنیو بدن میں ویسا ہی پڑا رہے گا۔ نیز یہہ بات کہ جو بدصحبت یا کسی اور فعل ناقص کے فاعل ہوتے تہے۔ اُن کو بہی اس موقعہ پر پرایشچت کر کے شدہ کیا جاتا تہا" (بعض دیگر اصحاب بہی یہی دلیل پیش کرتے ہیں) بہی بجا نہیں ہے۔ کیونکہ جو شخص جس وقت کوئی خراب کام کرتا تہا اُسی وقت جاتی سے باہر نکالا جاتا تہا۔

---

۵۷ دیکہو گرہستہہ آشرم مطبوعہ ۱۹۰۵ء صفحہ (۲۹۰)

۵۸ گرہستہہ آشرم صفحہ ۲۹۱۔

۵۹ کتاب مذکور صفحہ ۲۹۱۔

... دُشٹ کرم کرے اب اور نتیجہ کا منتظر
... یہہ نہیں کہ ... اپنی دمن ہیں ہر طرح کا
... روزنگ اور اس عرصہ میں ... موجود ہے - اگر ہر اُپنشت
... یہہ نیا ہے ... وہ ہے نہ کہ خاص ابھی
... موجودہ ہی وِگر وقت میں ہو سکتا ہے نہ کہ خاص ابھی
... اس کے لئے اپنے سبھا کی رجسٹر یا شِل
... اور پھر ایک ساتھہ سب اشخاص کا معاملہ
... پیش کر کے تصفیہ کر دیں گے - جو کہ بالکل ناممکن ہے۔
(۴) شراونی کے متعلق کچھہ بحث کی ضرورت نہیں
ہے۔ کیونکہ یہہ تو ماہ شراون کی پورنماشی کی ایک اصطلاح
ہے جیسے پوس کی پورنماشی کو پوشی اور مگھر کی
پورنماشی کو مارگشیرشی کہتے ہیں -

(۵) اب رہا اُپاکرم - اس کی بابت شُنوجی مہاراج ادھیائے
۴ کے شلوک ۹۲-۹۳-۹۴-۹۵ میں برہم مہورت (علی الصباح ۴ بجے) اُٹھنے اور شوچ سنان وغیرہ سے
فارغ ہو کر پرمیشر کی ستُتی پرارتھنا اُپاسنا کرنے کی
ہدایت کرنے اور دو کال کی سندھیا کو شروع کر پورک
کرنے کی ضرورت جتلاتے ہوئے شلوک نمبر ۹۵ میں فرماتے
ہیں کہ "شراون یا بھادوں مہینے کی پورنماشی کو حسب
تحریر گرہیہ سُوتر اُپاکرم نامک کرم کو کر کے ساڑھے ۴ ماہ
تک برابر چھند (وید) کو باقاعدہ وچار پورک پڑھنا چاہیئے
اس سے اگلے شلوک نمبر ۹۶ و ۹۷ میں لکھتے ہیں - کہ پوس
یا ماگھہ مہینے کی شکل پکش کی پڑوا کے دن (یعنی اگر شراون
میں اُپاکرم کیا ہو - تو پوس میں اور اگر بھادوں میں
کیا ہے تو ماگھہ میں) قبل از دوپہر شہر سے باہر جا کر وید
پڑھنے کا اُتسرگ نامک کرم کرے" اس طرح گرہیہ سوتروں
کے مطابق اُتسرگ کرم کے پشچات دو دن اور ایک رات
یا ایک دن اور ایک رات وید پڑھنے کا اندھیائے
رکھے یعنی نہ پڑھے۔
بعد ازاں شلوک نمبر ۹۸ و ۹۹ میں فرماتے ہیں کہ
"اس کے بعد نیم سے شکل پکش میں وید کو اور کرشن پکش

لـ شکل پکشوں میں یعنی سے پرکاش کی مانتی
ہو اور چندرما کی کلا بڑھنے سے جنداما کے کانت

میں وید انگ (شکشا - ویاکرن وغیرہ) کو پڑھے"
اور "سُور - ورن وغیرہ کے صاف اُچارن کے بغیر اور
شودر[لـ] کے پڑوس میں یا سمیپ رہتا ہوا نہ پڑھے اور
اگر وید کے پڑھنے سے رات کی پچھلے پہر میں تھک جاوے
تو سو وے نہیں[لـ]"

اس کے بعد انادھیائے کا ذکر کرتے ہیں کہ فلاں فلاں وقت
نہ پڑھنا چاہیئے ۔ پارسکر آچاریہ جی مہاراج اپنے گرہیہ
سوتروں میں پنچ مہا یگیوں کا ورنن کرنے کے پشچات
تحریر فرماتے ہیں کہ "جس وقت اوشدھیاں اُگ گئی
ہوں - شراونی یعنی شراون کی پورنماشی (شراون
نکشتر والی) یا پنچمی (ہست نکشتر والی) کو اُپاکرم نامک
کرم کرے اور پوس کے مہینے میں اُتسرجن کرے" اس کے
علاوہ وہ یہی درج ہے کہ کس پرکار یہہ کرم کیا جاتا
ہے - اس کے بھاشیہ میں پنڈت ہری ہر جی لکھتے ہیں
کہ پورنماشی اور پنچمی کو اگر شراون اور ہست نکشتر

بقیہ حاشیہ - کالم اول لـ من کے ہرشت (خوش
و خرم) ہونے سے ستوگن روپ پرسنتا کی نشانی
ہیں ویدوں کو پڑھے - جس سے وید اوہین ادھک پھل
دکھانے والا ہو - ستوگن کی ادھکتا کے سبب کرشن
پکش میں ویدارتھہ کے بودھ ہونے میں سہائتا دینے
والے مان کر ویاکرن وغیرہ وید انگ کو پڑھا کرے -
(پنڈت بھیم سین کرت منو بھاشیہ صفحہ ۱۰۸)
لـ شودر - نیچ لوگوں کے سمیپ درگندھ یا
کولاہل (شور و غل) زیادہ ہونے پر من کے وکشیپ
ہوتے یا چنچل رہنے سے وید اوہین نشپھل ہوگا -
شدھ ایکانت دیش میں من کو ایکاگر کر کے
وید اوہین کرتے وقت دورے یا جاتے ہوئے
شودر لوگ وید کو سُن لیں تو کوئی دوش نہیں"
(ایضاً صفحہ ۱۰۹)
لـ چونکہ پراتہ کال ہونیکا وقت نزدیک ہوتا ہے
اسلئے سندھیا اُپاسنا میں لگ جاوے - سووے نہیں -
اس وقت برہم مہورت میں سونا بہت بُرا ہے۔

نہ ہوں تو بھی یہہ کرم کیا جا سکتا ہے۔
اب منوجی اور پارسکر آچاریہ جی کے مذکورہ بالا حوالجات
سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ شراونی اور اس کے مترادف
الفاظ بجز اس کے اور کوئی بھی تیوہار مراد نہیں ہے کہ
اُس دن وید پاٹھہ شروع کرنے کے لئے اُپاکرم نامک ایک
سنسکار یا کرم کیا جاتا ہے اور اس کو ۴½ ماہ تک برابر
جاری رکھکر چھوڑنا پڑتا ہے۔

تمام لوگ جانتے ہیں کہ سُورج چھہ ماہ اُترائن میں اور چھہ
ماہ دکشناین میں رہتا ہے - سورج ماہ ساون کے اختتام
سے دکشناین میں جانا شروع ہوتا ہے - سورج کے
دکشناین میں چلے جانے سے اُس کے تیج کی مندتا ہو جانے
سے رجو گن تمو گن اور ستوگن روپ والی
بدھی ... سوگن کے بڑھ جانے سے مند ہو جاتی ہے -
اور بدھی کے مند ہو جانے پر پورو کال سے انتہ کرن میں
سنچت تموگن نے وِرواسنا (بُرے خیالات) روپ پاپوں کے
جاگنے یعنی پربل ہونے سے بھچار - چوری وغیرہ کی زیادہ
پرورتی ہوتی ہے اور دکشناین میں اگیان کے ساتھی تموگن
کی بڑھتی سے اُترائن کی بہ نسبت پرانیوں کو روگ و موت
بھی ادھک ہوتی ہے - یہہ بات دُنیا میں خود مشہور ہے - ان سب
دکھوں کی شانتی کے لئے یا اُپدروں کے دبانے کے لئے دکشناین
کے ساڑھے چار مہینوں میں نیم کے ساتھہ ادھک ویداہیاس
کرنا چاہیئے - ازانجا دیگر وید انگ (ویاکرن وغیرہ) کا پٹھن
پاٹھن چھوڑ کر خاصکر وید کا ہی پٹھن پاٹھن وچار پورک
لگاتار ساڑھے چار مہینوں میں کرے - یہی اُپاکرم اور اُتسرگ
ودھی کا خاص مدعا ہے - نیز گیان چکشو (چشم ہوش) سے وچار
شیلوں کو ہی دیکھنے کے لائق ہے - کیونکہ اندھیرے کے
بڑھنے پر ہی چراغ وغیرہ جلانے کی بہ نسبت زیادہ ضرورت
ہوا کرتی ہے[لـ] واضح ہو کہ یہہ کرم محض اُن گرہستیوں
کے لئے ہے جو کہ برہمچریہ آشرم میں ویدوں کو پڑھ کر گرہستھ
آشرم میں داخل ہوں اور اسی لئے سالانہ خصوصیت سے
ویدوں کو ساڑھے چار ماہ پڑھنے کی بندش لگائی ہے تاکہ

لـ دیکھو پنڈت بھیم سین کرت منو بھاشیہ صفحہ ۱۰۶ -

... Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدپر زبانی ہیں اور اُن کے پڑھنے کا ابھیاس نہیں رہا ہے۔ اور نہ ہر ایک بڑے کرموں میں پروہت ہی ملتے ہیں۔ پنڈت شیورام اپنے چیلے کی ڈائری میں بھی اُپاکرم اور اُتسرگ کچھ بھی درج نہیں کئے گئے ہیں۔ مذکورہ بالا تحریر سے ظاہر ہوگا۔ کہ اس میں نہ تو برہمچاریوں کی پرکشا کا ورنن ہے نہ اچھتری سکشا کا ودھان اور نہ بھی ترپن ہے نہ یگیوپویت کا بیان غرضیکہ جو جو وجوہات اس دن کو تیوہار رکھانے کے لئے ابتک پیش ہوئی ہیں وہ کسی طرح سے بھی اُسکو ایسا ثابت نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ منو سمرتی اور گرہیہ سوتروں کے سامنے پُرانوں کی گپ اور اٹکل پچو موضوع دلائل کام نہیں دے سکتیں۔

بعض اصحاب فرماتے ہیں کہ اس روز آریہ سماج مندر میں ہون وغیرہ ہوجاتا ہے کیا یہہ بُرا کرم ہے۔ اس کے جواب میں بھی عرض ہے کہ بُرا کرم تو نہیں ہے کیونکہ ہون پنچ مہا یگیوں (نت کرموں) میں شامل ہے پر پاکشک (پندر واڑہ) یگیہ میں بھی ہون کرنا ہوتا ہے اور دیگر شبھہ کاریوں یعنی سنسکاروں وغیرہ میں بھی ہون ہی شروع میں کرنا بتلایا گیا ہے۔ نیز اس اُپاکرم میں بھی گھی وغیرہ کا ہوم ہوتا ہے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ بے موقعہ اور بے محل ہے جس وقت جس کاریہ کرنے کی ودھی ہو اُسی وقت کرنی چاہئے۔ مگر سوال تو یہہ ہے کہ اُس دن ہم لوگ ہون کو محض ایک شبھہ کرم سمجھکر کرتے ہیں یا پُرانک لوگوں کے من مانے تیوہار کا قایم مقام بناتے ہیں۔ اس بات کے قبول کرنے میں کوئی شخص بھی تامل نہیں کر سکتا۔ کہ آریہ سماجک لوگ اپنے پشتینی اور ودھی سنسکاروں کی وجہہ سے ہندوؤں کے تیوہاروں کی صرف نقل اُتار کر ایک دیگر شکل میں کر لیتے ہیں۔

مجھے میرٹھ میں اپنے ایک متر کی زبانی معلوم ہوا اُس سال اکثر آریہ لوگ ہولی کو رنگ اور گلال سے کھیلنا نہیں سمجھتے۔ یہہ پُرانے سنسکار نہیں تو کیا ہیں بھی برائے نام آریہ رہ گئے ہیں۔ بلکہ ہندو بن گئے ہیں۔ اُنہوں نے بھی خوب گلال اوڑا دیا۔ مگر نہیں رہ سکتا کہ آریہ سماج کا

سب سے بڑا تیوہار دوار شک اُتسو ہے جس کو ہر آریہ کو منانا کا فرض ہے۔ اس کے فوائد ہر شخص کم و بیش جانتا ہے اور اس لئے اُس کا پرسنگ نہ ہونے کی وجہہ سے اس جگہہ زیادہ لکھنا اوشیک نہیں۔

مجھے جیسا اپنی بدھی سے شاستروں کا سوادھیائے کر کے طے ہوا وہ سب مہاشیوں کے سنمکھ رکھدیا ہے۔ اب بدھیمانوں کا دھرم ہے کہ اس کو پڑھیں۔ منن اور ندھی دھیاسن کے پشچات جیسا اُچت ہو ویسا کریں۔

راقم۔ کشن سروپ آریہ سبھا سد از کرنال۔

ویدوں کا بھاشیہ اور پنڈت گردھاری لعل

جناب سمپادک ست دھرم پرچارک۔ نمستے

انیہ ور مہاشے جی۔ بہت سے پتر میرے پاس اس قسم کے دفتر میں آئے ہیں جن میں سے ایک کی نقل جو کرورسماج سے آیا ہے نیچے درج کرتا ہوں۔ اسکو پاکر کے ضرور چھاپ دیں۔

(نقل خط)

کرور ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ ۵ مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۹۹ء

شری مان مہاشے جی نمستے۔ پنڈت گردھاری لعل جی اُپدیشک شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سماج ہذا کے سبھا سدوں کو تحریک کی کہ وے اتھرو وید بھاشیہ کو خریدا بن کر ایکسال کا پیشگی مول للعہ روپیہ ادا کر دیں سارے وید کی قیمت للعہ روپیہ ہوگی۔ سبھا سدوں نے وچار کیا ہے کہ کام بڑا بھاری ہے اس میں تسلی کرنی واجب ہے اسلئے چند سوالات قابل استفسار ہیں جو آپ کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں۔ (۱) پنڈت جی اس لائق ہیں کہ وہ بھاشیہ آریہ سماج کے سدھانت انکول کر سکیں گے۔ (۲) اعتبار اس چندہ کی پیشگی دینے کا صرف پنڈت جی کی ذات پر کرنا کافی ہے۔ (۳) پرمیشور نہ کرے اگر پنڈت جی بیماری یا کسی اور وجہہ سے لائق نہ رہیں یا شریر نہ رہے تو کام چلتا رہیگا۔ اور کون ذمہ وار رہے گا۔

میں آشا کرتا ہوں کہ آپ جلدی کرتا رتہ کریں گے۔

الراقم۔ گنگا رام سکرٹری آریہ سماج کرور۔

(جواب)

آریہ سجنوں کو ودت رہے کہ ویدوں کا بھاشیہ کوئی معمولی بات نہیں ہے جو بھاشیہ کہ سوامی جی کر گئے ہیں اُس کی وشیش ویاکھیا کرنی ہی بہت مشکل ہے۔ سوامی جی اور پورن یوگی کے کوئی بھی پرش ویدوں کا بھاشیہ نہیں کر سکتا۔ پنڈت گردھاری لعل جی کو لائق اُپدیشک ہیں پرنتو وید بھاشیہ کے مہان کاریہ کرنے کے کدا پی یوگیہ نہیں ہو سکتے۔ اور اگر وہ کرنا چاہتے ہیں تو کیوں نہیں پرتی ندھی سبھا کے آدھین و دیگر پرشوں کے ساتھ ملکر حسب منشا سبھا کے کام کرتے؟ (۲) چونکہ کسی اُپدیشک یا پرچارک کو اپنی ذاتی یا نجی کاموں کے لئے سماجوں میں اس طرح سے چندہ کرنے کی آگیا سبھا کی طرف سے نہیں ہے۔ اس لئے سماجوں کو اس قسم کے چندہ دینے سے باز رہنا ضروری ہے۔ اور پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھکاری ذمہ وار نہیں ہیں۔

الراقم

قایم مقام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز

جب ہم یہہ کہتے تھے کہ جو لوگ اپنے تائیں آریہ سماج کے نام سے پکارتے ہیں۔ اصل میں انس پرچارک ہیں تو ہمارے کئی بھائی اُن کی حیلہ بازیوں و بہانہ سازیوں میں پھنس کر کہتے تھے۔ کہ نہیں یہہ لوگ تو مانس پرچارک نہیں ہیں اور پنجاب کے انس پرچارکوں کیسا تھہ اُن کا کوئی سمبندہ نہیں ہے۔ پرنتو سمئے کی سدا ایک سی حالت نہیں۔ آخر یہہ لوگ اپنا رنگ لائے اور کھلم کھلا بے نقاب ہو گئے جانچے یہہ بہت اُتم کام ہوا۔ کیونکہ اب لوگ ان کے دھوکے میں نہیں آویں گے۔ راجپوتانہ کی سماجوں کو خبردار ہو جانا چاہئے۔

ایک آریہ از اجمیر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

دودھ کی پرائی کا سلسلہ مشہور نے ہر فرقے جرائج کو بچپن کی حالت میں اپنی اپنی ماتا دوارہ قائم کیا ہے۔

جناب ایڈیٹر صاحب۔ ست دھرم پرچارک۔ نمستے۔

میرا آخری مضمون دودھ کے وشے پر تاریخ ۲ مئی ۹۹ء کو جو آپ کے پرچہ نمبر ۵ مورخہ ۱۲ مئی ۹۹ء میں نکل چکا ہے۔ اُس کے بعد ایک مضمون منجانب لالہ دوار کا پرشاد بدایوں آپ کے پرچہ نمبر ۴ مورخہ ۵ مئی ۹۹ء میں شایع ہوا کہ جس میں امر زیر بحث کی بابت صرف وعدہ ہی کیا گیا ہے۔ اور غیر متعلق باتیں بہت سی لکھی گئیں۔ لیکن نہ معلوم کہ کیوں باقی آئندہ لکھ کر ہی اصلی مضمون کو بالکل فراموش کر دیا اور خود خاموش بیٹھ گئے۔ غالب ہے کہ دل میں سوجھ گیا ہو کہ بیشک یہہ دست اندازی خلاف قدرت ہے۔ لہذا باپ۔ اس کے اُپرانت آپ کے پرچہ نمبر ۸ مورخہ ۹ جون میں ایک اور مضمون منجانب لالہ گوبند سہائے صاحب ضلع ہردوئی شایع ہوا۔ کہ جس میں ماسوا بہت سی فضول بحث کے جن کی تردید پیشتر بارہا ہو چکی ہے۔ آپ دو موقعوں پر وید منتروں کے ارتھوں کو بگاڑتے ہوئے صرف اک تشریح اور ارتھ نکالتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہاں کیہ سوو دیہم کے ارتھ کی تشریح میں آپ دوکان کا سودا خریدنا ہی آپ سمجھتے ہیں۔ اور دوسرا جہاں کشیرم سے سمبندھ والا نوم تا شیپانتا کے ارتھ کرتے ہوئے ایک جگہہ کھلا وسے اور دوسری جگہہ نہ کھلا وسے ارتھ کرتے ہیں۔ اور یہہ اثبات اور نفی کن دو فعلوں کے ارتھ کئے گئے ہیں۔ حالانکہ دراصل ان منتروں میں تو صرف ایک ہی فعل نفی وہاں پر موجود ہے کہ جس کے معنی صرف منع کے ہونے چاہئیں یعنی یہہ دونوں چیزیں نہ کھلائی جاویں کیونکہ خلاف دھرم ہیں۔ ایسا کرنے ارتھوں کو بگاڑنے سے اور بعید از قیاس باتیں

لکھنے سے قانون قدرت میں تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی۔ مناسب یہہ تھا کہ میرے اعتراض کا جواب دیا جاتا۔ یا کہ میرے دعوے کی تردید کسی معقول دلیل یا امر واقع سے کی جاتی سو یہہ دونوں معدوم ہیں۔ اور میرا دعوے یہہ ہے کہ دودھ صرف بچوں ہی کی خوراک ہے اور انہی کی نہیں بلکہ قائم رہا ہے۔ اس کے بعد جناب جیمنی جی۔ بی۔ اے۔ مختار بڑے باجے گاجے کے ساتھ اور اپنی علمیت اور قانونی واقفیت کی کلہم فوج کو آگے رکھتے ہوئے آپ کے پرچہ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۶ جون ۹۹ء میں نمودار ہوئے۔ اور بجائے پرچہ ہائے گذشتہ کے مضمونوں کو ملاحظہ کرکے امر زیر بحث کے تعلق میں جواب باثواب دینے کے آپ نے شروع میں ہی اپنے پیشہ کی پریکٹس Practice کرنی شروع کر دی۔ کیونکہ لفظ مقدمہ مضمون کے آغاز میں ہی موجود ہے۔ غالباً اس تحریر کے ذریعہ امر زیر بحث کو بہت طویل بنا کر اور اس میں بہت سی پیچیدگیاں ڈال کر اور دایرہ سے باہر کی جہان بین کرکے اپنی قانونی استعداد کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ امر زیر بحث کو اسقدر طول طویل تحریر کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں ہے اور اس میں جسقدر ضایع وقتی اور اخراج طاقت دماغی ہوئی ہے وہ بالکل سہل نہیں ہوئی۔ کیونکہ جسقدر آپنے عقلی و نقلی دلیلیں دینے کی کوشش کی ہے وہ بالکل امور واقع سے کوسوں دور ہیں جہاں تک دیکھا اور سنا گیا ہے وہ یہہ ہے کہ ہر ایک راستی کے واسطے دلائل عقلی و نقلی کو امر واقع سے مطابقت رکھنا لازمی اور ضروری ہے اور یہاں معترض صاحب کی تمام لیاقت کی طاقت سے میرے دو نقطوں میں سے ایک تک کو بھی نزدیکی نہیں ہوئی۔ یہاں میں اپنے دونوں نقطوں کو دوبارہ بیان کرتا ہوں اور وہ یہہ ہیں۔ کہ سوائے منش جاتی کے کہ جو اپنی حکمت عملی سے فریب مار کرکے اور بیچارے حیوانی بچوں کو محروم رکھ کر اُن کا قدرتی حصہ چھین لیتے ہیں۔ کسی دوسرے جرائج فرقے کو بچپن کے بعد قدرتی طور پر دودھ کا استعمال کرتے ثابت کر دیں۔ اگر یہہ ثابت نہیں ہو سکتا تو ضرور ماننا پڑے گا کہ جس قدرت نے ہر ایک جرائج

فرقے کو بلا لحاظ اعلیٰ و ادنےٰ کے اور بلا تمیز خورد و کلاں کے یعنی چوہیا سے لیکر ہتھنی تک کو اپنے بچے پالنے کیواسطے اُن کے ہی جسم میں دودھ کو مہیا کیا ہے۔ اور وہ دودھ صرف بچپن تک ہی محدود رہتا ہے۔ تو اُسی قدرت نے کسی فرقے کو پھر دوبارہ استعمال کے واسطے کبھی دودھ مہیا نہیں کیا۔ تو کیا باعث ہے اور کیوں ضروری ہے کہ حضرت انسان کہ جو اُسی جرائج جاتی کا ایک فرقہ ہے باوجود اپنا حصہ چھٹے کے شرارت سے دوسرے بے زبانوں کا حصہ چھینتا پھرے اور اس کو پاپ تک نہ کہا جاوے۔ واضح رہے کہ اس بات سے کوئی بشر بھی انکاری نہیں ہو سکتا کہ دودھ صرف ماتا سے بچے کو میسر ہوتا ہے۔ اور یہہ گت دھن ہے یعنی نہ تو ماتا کو دریشٹی گوچر ہوتا ہے اور نہ ہی بچے کو۔ صرف ستنوں کو منہہ لگانے سے چوسا جاتا ہے۔ دیگر طور سے نہیں اور تاہنوز اس کے برخلاف کبھی کسی کو تجربہ میں نہیں آیا۔ اور دوسرا لفظ یہہ ہے کہ ایشور تو سرشٹی میں یہہ سلسلہ دیکھا جاتا ہے اور اُدھر وید میں اس کے مطابق ہدایت ہے۔ کہ کسی کے بچے اہن کی خواہش مت کر۔ اب جائے غور ہے کہ اگر کوئی شخص اندریوں کی غلامی میں آکر اور اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھکر اپنا سواد نہ چھوڑ سکتا ہو۔ اور وہ اس بات کے واسطے ہاتھہ پیر مارتا پھرے کہ کسی طرح سے یہہ ڈاکہ زنی کا مال ہمارا حق بنا رہے تو اُس کی انسانیت پر اظہار افسوس کیوں نہ ہونا چاہئے۔ چونکہ معترض صاحب نے بغیر ملاحظہ کرنے میرے شروع کے سوالات اور بعد کی تحریروں کے یوں ہی خیالی طور پر جواب دینا شروع کر دیا ہے۔ اس واسطے اُن کی بہت سی تحریر فضول اور بے سود ہے جیسا کہ آپ شروع مقدمہ میں ہی اظہار فرماتے ہیں کہ پچھے اپنے شکوک رفع کرنے کے لیے یہہ سوال کئی اصحاب کے آگے پیش کیا اور مکتفی جواب نہ پا کر میں اب تک یہہ مضمون بحث طلب سمجھتا ہوں۔ حالانکہ یہہ بالکل خلاف سمجھنا ہے۔ میں نے کبھی نہیں کسی کے سامنے اپنا شک ظاہر کیا۔ اور نہ میری تحریر سے کبھی ایسا اظہار معلوم ہوتا ہے۔ آغاز میں ہی لفظ سوالات کا ہونا خود ظاہر کرتا ہے کہ آیا یہہ شک ہے

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پاک دعویٰ ہے جس معترض صاحب کی آغاز ہی غلط بیانی پر ہے۔ اُن کی باقی گفتگو کا بھی اندازہ لگا یا جا سکتا ہے کہ آیا وہ اصلیت پر دلالت کرتی ہیں یا فرضیت پر۔ اسی باعث سے بہت سا حصہ اُن کی تحریر کا ایسا ہے کہ جس کی میں پہلے تردید کر چکا ہوں۔ اگر تردید کی تردید کیجاتی تو میرے واسطے ضروری ہوتا کہ میں سلسلہ وار جواب دیتا۔ چونکہ ایسا نہیں ہے۔ لہذا ان کی تحریر میں جو بات نئی ہوگی اُس کا جواب دیا جاوے گا۔ اور باقی کی طرف دھیان نہیں دیا جاوے گا۔ کیونکہ پیسے ہوئے کو پیسنا دانائی نہیں ہے اور ضایع وقتی ہے تمہید میں یہہ کہنا ضروری سمجھا گیا ہے کہ کتابی علم کچھ ادھیک رکھتا ہے اور قانون قدرت کو مطالعہ کرنا اور اپنے تجربہ سے کوئی بات ستہ کرنا اور بعض کہتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہہ جتلانا بھی ضروری سمجھا گیا ہے کہ دودھ پینے کا مسئلہ کوئی نیا نہیں گھڑا گیا بلکہ عرصہ دراز سے مستعمل ہوتا آیا ہے اور اس پر بڑا زور دیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ بودھ مت والے مُدت سے نہیں پیتے۔ اور اُن کی کتابوں میں اس کی ممانعت موجود ہے۔ ولایت وغیرہ کی ویجی ٹیرین سوسائیٹی میں بھی نہ پینے کا عملدرآمد موجود ہے۔ میں نے طالب علمی کی حالت میں اس کی منع تو سُنی ہوئی تھی اور عقل بھی مانتی تھی کہ بیشک دودھ ویجی ٹیبل میں شامل نہیں ہوسکتا۔ لیکن چونکہ پینے میں کچھ آپ کی سمجھ نہیں آتی تھی اور اسی طرح کے خیال درپیش ہوتے تھے۔ جیسا کہ معترض صاحب کے۔ لہذا اس میں تامل رہا۔ اگر قدرت کا ظہور دیکھا جاوے تو انسان اور اُن حیوانات کے واسطے کہ جن کا دودھ برتا جاتا ہے۔ سامان طور پر ماتا بھومی اپنے اُدر سے خوراک مہیا کرتی ہے بلکہ انسان حیوانوں سے بدرجہا افضل و بہتر و لذیذ و مقوی چیزیں اپنے صرف میں لاتا ہے۔ پھر اگر ناقص چیزوں سے حیوانوں میں اپنی اولاد کے واسطے دودھ پیدا ہوتا ہے تو انسان کو لالچ کیوں پیدا ہوتا ہے۔ انسان اپنے وقت میں اپنا حصہ اپنی ماتا سے لے چکا ہے اب

اُس بےزبان کے بچے کا حصہ لینے کا وقت ہے اور وہ اپنی ماتا سے لے رہا ہے۔ تو کیوں نہ ہم اُس کو لینے دیں اور کیوں ہم اُس قدرتی انتظام میں مخل ہوں۔ اب معترض صاحب کی تحریر کی سرسری طور پر تفتیش کرتا ہوں۔ آپ نے شروع دیباچہ میں ویدک دھرم کو نہایت بہتر اور راست مذہب مانا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے ویدک پرمان دیکر بھی چُپ نہیں ہوسکے۔ بلکہ نہ صرف سمرتیوں وغیرہ پُستکوں پر اکتفا بلکہ انجیل اور قرآن تک کے پرمانوں تک نوبت پہونچا دی اور عیسائیوں وغیرہ کے حوالجات پیش کئے اب دیکھنا چاہئے کہ ویدوں کی تعظیم کسقدر معترض کے دل پر منقوش ہے واجب تو یوں تھا کہ ویدوں کے پرمان دینے کے بعد کسی اور پرمان کی ضرورت محسوس نہ کرتے۔ لیکن اُنہوں نے اُلٹا طریقہ ہندوؤں والا اختیار کیا کہ ویدوں سے اُتر کر نیچ یا دلی بہاشہ وغیرہ کے پرمان تک پیش کئے۔ جیسا کہ ہندو ایک پرمیشور کو نہ مان کر چوبیس اوتار تینتیس کروڑ دیوتا سیاہ دھو پیر فقیر خانقاہ اور قبور پرستی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور مصرع ذیل کے مصداق بنتے ہیں۔ ع عزیزیکہ از درگہش سرتبافت ۔ بہردر کہ شد ہیچ عزت نیافت۔ دیگر یہاں پر تبلا دینا ضروری ہے کہ ایشور وکت صرف وید منتر ہی ہیں اور نہ کہ اُن کی تشریکیں اور ارتھ کہ جن کو منشوں نے رچا ہے اور یہی باعث تھا کہ سوامی جی نے کسی رشی اور رشی کے لیکھہ کو اکھنڈ پرمان نہیں مانا۔ اکھنڈ پرمان صرف وید کا ہی مانا ہے اور وید کا ارتھ بھی وہی ماننے یوگیہ ہے کہ جو مروجہ قانون قدرت سے کسی طرح پر بھی لغت نہ رکھتا ہو۔ اگر ذرہ سی بھی مخالفت اُس میں سدھ ہوئی تو فوراً غلط کہلانے کے لایق ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہاں ایک نظیر پیش کرتا ہوں کہ سونا قدرتی طور پر پارہ میں ڈوب جاتا ہے۔ اور یہہ اٹل نیم ہے۔ اگر کوئی بھی پیلے رنگ کی دھات پارہ پر تیر رہی ہو اور اُس کو تمام دُنیا سونا قرار دے رہی ہو تو اُس وقت میں اکیلا شخص ہی کافی ہونگا یہہ کہنے میں کہ بیشک تمام دُنیا جہوٹی ہے اور یہہ سونا

کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہہ پارہ پر تیرتی ہے اگر سونا ہوتا تو ضرور بمطابق قاعدہ کے مد افق ڈوب جاتا سمجھ۔

مستہم بلم بہا بلم کا فقرہ ادا کیا ہوتا ہے اور یہی ہونا ہے اسی پرچہ میں آپ دلیل کو کھنڈن کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دلیل کو ماننے والا کبھی منزل مقصود کو نہیں پہونچ سکتا۔ یہاں مجھے نہایت افسوس اور تعجب پیدا ہوتا ہے کہ معترض صاحب ویدک سدھانتوں سے بخوبی واقفیت رکھتا ہوا جیسا کہ اسی پرچہ میں مجھکو کم واقف قرار دیتا ہے۔ پھر دلیل کو کیوں رد کرتا ہے۔ اگر ہمارے پاس دلیل نہ ہوتی تو ہم ویدوں اور ویدک دھرم کو تمام دنیا کے مذاہب اور اُن کی مذہبی کتب پر فضیلت کیونکر دے سکتے۔ اور اب بھی ہمارے ہر ایک بحث مباحثہ میں دلیل ہی کام آتی ہے اور اسی ایک کے ذریعہ سے ہم فتح پاتے ہیں۔ اور اگر دیگر مت متانتر آریوں سے گھبراتے ہیں۔ تو یہ طفیل اسی دلیل کے ورنہ ہم کچھ کر بھی نہیں سکتے۔ امید ہے کہ معترض صاحب یہاں اپنی غلطی کو قبول کریں گے۔ آگے چلکر اسی پرچہ میں بڑی حیرانی اور افسوس کے ساتھ دیکھا گیا ہے کہ اپنی ثبوتی کے ذریعہ سویم میں لفظ دلیل یعنی منطق موجود ہے یہہ پرسپر دودھ پاٹھک گن خود دیکھ سکتے ہیں۔ آخیر پر آپ کم فرصتی بیان کرتے ہوئے اپنے مضمون کے پہلے حصہ کے چار چھوٹے چھوٹے بناتے ہوئے صرف دس دس پرمان دینے کا وعدہ فرماتے ہیں اور ساتھ ہی یہہ دعوے کرتے ہیں کہ اگر چاہیں تو بہت سے پرمان دیسکتے ہیں۔ اور یہاں صرف اتنی عرض کافی ہے کہ بہت بولنے یا تحریر کرنے پر راستی کا اظہار منحصر نہیں ہے بلکہ راستی کا ایک لفظ بھی اس جھوٹھ کے انبار کو اس طرح سے اڑا سکتا ہے۔ کہ جیسے گھاس کے انبار کو ایک چنگاڑی کافی ہوتی ہے۔ معترض صاحب نے یہاں بھی اُلٹا طریقہ اختیار کیا ہے ۔ پرچہ نمبر ۱ میں معترض صاحب بچوں کی ضرورت دکھلا کر دودھ اور گھی کی ویدوں سے اجازت تبلاتے ہیں۔ یہاں ایک سادہ لوح انسان بھی خیال کر سکتا ہے کہ جب ایشور نے اپنے انتظام میں ہی جائز نہیں رکھا ہے۔ تو یہہ آگیا کہاں اگر بفرض محال

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

... لیجاوے تو وید ایشور وکیت نہیں رہ
... کیونکہ پسینہ و دودھ سدھ ہوتا ہے میری دانست
... ویدوں کو کلنکت کرنے کے انسان اپنی عقل
... درست کرلیوے - اور جا بیز پدارتھ کو برتے یعنی
... اور دودھ پرتھوی کا آئین ہوا ہوا استعمال کرو
... کی تمام سامگری پارتھو ہوتی ہے تو صرف
... کیوں ہونا چاہیے - اگر بفرض محال پاشوک
... تو آہستہ آہستہ پشو بلی دان تک نوبت
... جاوے گی - جیسا کہ پورانوں میں پایا جاتا ہے
... ہی خودغرضوں کی چالاکی کا نتیجہ ہے ورنہ
... کی بانی کبھی کلنکت ہونے والی نہیں ہے -
... وید اناریوں کے ہاتھ میں آکر دوشت ہو گئے
... اور اس بات کے مصداق بن رہے ہیں چندن
... اوٹھہ کو جلت جام - چندن بیچارا کیا
... پڑا بیج سے کام - ایشور کی طرف سے نشاپ
... ہو سکتی ہے - اور پاپ یکت کبھی نہیں - ایک جگہ
... صاحب اپنے پرمان میں पयः पशूनां
... ہیں - اب पयः کے ارتھ دودھ اور
... اور पशु شبد عام جیوانوں پر
... اگر دودھ سے مراد لیجاوے تو تمام پشوؤں
... دودھ لینا چاہیے - یعنی کُتیا اور بلیا کا بھی اور اگر
... مراد لیجاوے تو شاید پسینہ اور پیشاب کے
... ہو سکتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ معترض
... ان دونوں ارتھوں میں سے کس ارتھ کو گریز
... یا کوئی تیسرے ارتھ اسکو منسوب کرینگے
... کہ پشو شبد سے صرف وہ جانور کہ جیسے
... دودھ چھوڑا یا جاتا ہے کبھی نہیں لئے جا سکتے اور یہ گو
... پرتھوی میں پہلے کہہ چکا ہوں معترض
... میرے ساتھ لفظ شک کا اطلاق کیئے
... میں نے اب تک کوئی شک اپنی طرف
... نہیں کیا - بلکہ دعوے کرتا چلا آیا ہوں اگر شک
... صاحب کو ہے کہ جہاں چاروں کونوں سے
... خالی نہیں چھوڑا کہ جہاں سے پرمان باطل

نہ لیا گیا ہو اور یہہ نوبت کیوں پہونچی اس لیئے کہ مرکز کے
پرمان کو تیاگ دیا اور ماس کی بہاں کو نہ سمجھ سکے ورنہ
کبھی بھٹکنے کی ضرورت نہ پڑتی - پرچہ نمبر ۱۲ میں معترض
صاحب ویدوں سے اُتر کر سمرتیوں کی طرف جُھک پڑے
لہذا جواب کی ضرورت نہیں سمجھی گئی - کیونکہ یہہ سب
پرتہ پرمان ہیں - پرچہ نمبر ۱۳ کو پڑھ کر پاٹھک گن محدود
حیران ہوں گے اور اس نتیجہ پر پہونچیں گے - کہ معترض
صاحب وید کو ابھی تک صرف ہاتھی کے دانتوں کی طرح
پبلک کے پیش کرتے رہے ہیں - ورنہ اُن کا اصلی اعتقاد
اسی پرچہ سے پرگٹ ہو گیا ہے کہ جہاں وہ لکھتے ہیں - کہ
"دیو بید اس اپنے ثبوت میں کوئی وید منتر یا سمرتی کا پرمان
پیش ابھی تک نہیں کر سکے - سوائے اس کے کہ یجروید ادھیائے
۲۰ کے منتر اول کا آخری ٹکڑہ ماگردھا کیہ سودودہم
بڑی بھاری حجت یا دلیل سمجھتے ہیں - کسی کا دھن گرہن
مت کرو" پاٹھک گن معترض صاحب کے لئے منتر کا
آخیر ٹکڑہ وید کا پرمان نہیں ہے اور اس ٹکڑہ منتر کو
کس حقارت سے بیان کیا گیا ہے کہ طبیعت برداشت
نہیں کر سکتی - بیشک ایک آستک کے لئے تو بھاری سے
بھاری کلنک ہے - اس کے آگے نمبر ۱۲ و ۱۳ وغیرہ فقرہ
میں آپ بیاہ کرنے اور ملازم کی تنخواہ لینے اور کسی سے
کوئی چیز آدمی کو پیٹ مار کرنے کے برابر ناجائزی کے
زمرہ میں شمار کرتے ہیں پیٹ مار کرنا اور زبردستی
سے دودھ چڑا لینا بغیر مرضی اور جبر سے کیے جاتے ہیں اور
باقی مقابلہ کے کام طرفین کی رضامندی سے ہوتے ہیں
یہہ دونوں تو کسی صورت میں مقابلہ پذیر ہو ہی نہیں
سکتے - نمبر ۲ فقرہ میں آپ نے منظور کر لیا ہے کہ کسی
غیر کا دھن ناجائز طور پر استاک یا چُرا کر وغیرہ لینا
چاہیے - آخر سہنی کی بے ہوتی ہے اور یہ سہنی خودبخود
بغیر مرضی بھی بعض وقت مُنہ سے ٹپک پڑتی ہے جیسا کہ
یہاں ہوا ہے - اب جائے غور ہے کہ جب بچے کو
ستنوں سے الگ کر کے ماں کی ٹانگ کے ساتھ یا کھونٹی
کے ساتھ باندھ لیا جاتا ہے اور ماس کی ہانکی لاتیں بھی
رسّی کے ساتھ باندھی جاتی ہیں - کیا یہہ ناجائز طور

یا ستاک یا ترساک یا دوسرے لفظوں میں دُکھ دیکر
حاصل کرنا نہیں ہے - ضرور اور بیشک ہے تو پھر معترض
صاحب اپنی ناشکرگذاری کس غرض سے کر رہے ہیں - میرا
مُدعا تو تسلیم ہی کر لیا ہے - باقی در دودھ کا بیکار رہا پبلک
خود اندازہ لگا سکتی ہے - آگے فرماتے ہیں کہ گائے خودبخود
جنگل سے گھر میں آ جاتی ہے - یوں تو عادی ہونے سے طوطا
بھی پنجرہ میں رہنا پسند کرتا ہے - اور کبوتر بھی کھڈوں
میں گھُس جاتے ہیں - بلکہ کئی ایک قیدی بھی جیلخانہ
کو پسند کرتے ہیں - اب سوال صرف یہہ ہے کہ آیا بیشتر
عادی ہونے کے نہیں بسبب بندش کو پسند کرتے ہیں - ہرگز
نہیں ہرگز نہیں - آگے آپ مضحکہ اڑاتے ہیں کہ میر تکلیف
کو وید پر ترجیح دیتا ہوں - بیشک میں دعوی سے کہتا ہوں
کہ اندریوں سے پرتکش ہونے والی چیز کی بابت وید میں
رائے ڈھونڈنا یا کم سے کم رائے ملنے کی امید رکھنا سراسر
بھول بلکہ نادانی ہے - مثلاً اگر میں کہوں کہ معترض
صاحب کی ناک ٹیڑھی ہے اور معترض صاحب کہیں کہ
نہیں سیدھی ہے اب معترض صاحب فرماویں کہ وید
مقدس اس میں کیا رائے دیگا؟ اسیطرح دودھ کا معاملہ
بھی اظہر من الشمس ہونے سے وید کی رائے ڈھونڈنا
فضول و ضائع وقتی و عقل کو دھبہ لگاتا ہے - معترض صاحب
ایک دفعہ میرے لئے ستیارتھ پرکاش سے پرتکش کی
تشریح کو پھر ملاحظہ فرماویں اور بعد ملاحظہ فرماویں کہ آیا
میں یا وہ غلطی پر ہیں + پرچہ نمبر ۱۴ کے صفحہ ۱۲ پر جس
بات کا اقبال تاکید سے میری ذمہ معترض صاحب کی
طرف سے لگایا جاتا ہے - یہہ بالکل غلط ہے اور یہہ فقرہ
کہیں میرے لیکھ میں موجود نہیں ہے - ہاں ایک موقع پر
بیشک زبانی ذکر آیا تھا کہ جس میں یہہ بیان کیا تھا
کہ پرتکش سب سے زیادہ بلوان پرمان ہے - یعنی جو بات
کہ پرتکش پرمان سے سدھ ہو جاوے تو وہ کسی دوسرے
پرمان کی محتاج نہیں رہتی اور یہہ جگہ معترض صاحب
کس غلط بیانی سے فقرہ لکھتے ہیں - کہ کسی شک کو رفع کرنے
کے لئے یا کسی مشکل کو حل کرنے کے لئے پہلے پرتکش اتپادی
اس کہنے اور میرے کہنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے -

... Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اگر معترض صاحب کو ان دونوں فقروں کا فرق معلوم نہیں ہوا تو اب براہ مہربانی غور کرکے سوچ لیں اور اپنی غلطی کو مان لیں پہلے جس پریکٹس پر مضحکہ اڑایا تھا اب اسجگہ اُس کو خود منظور کرتے ہوئے اس کی نسفدر بیہودہ تشریح کی ہے کہ ایک بچہ بھی اُس کو پڑھ کر ہنس دیگا۔ یعنی ایک جیل از وقت کام اظہار اعتبار میں نہ آنا اور پریکٹس ہونے کے بعد مان لیا جانا یہہ پریکٹس کے دروده بتلایا گیا ہے اور اس سے غلطی میں پڑنا وغیرہ بیان کیا گیا ہے۔ اسیطرح کی بہت سی فضول بحث درج کی گئی ہے۔ کہ جو چھوڑ دینے کے قابل ہے۔ معترض صاحب گائے و بھینس وغیرہ کے دودھ زیادہ ہونے سے اپنا حق ثابت کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ مقدار میں بچہ کی خوراک سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے دائی کا دو بچوں کو پالنے کی تمثیل بھی دیتے ہیں۔ جس کا جواب یہہ ہے کہ قدرت منشوں کی طرح اندھی نہیں ہے اور کبھی وزن سے کم و بیش کام نہیں کرتی۔ اور جو مس گھنٹہ کے اندر پیدا ہوا دودھ چوبیس گھنٹے کے اندر بچہ کو آنا دی سے پی لینے دیا جاوے تو اُس کے واسطے تمام دودھ پی کر اور چھلانگیں مار کر ہضم کر لینا بشرطیکہ ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یوں تو اگر معترض صاحب دو وقت کی یا تین وقت کی خوراک ایک وقت میں کھا جاویں تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ معترض صاحب فوراً بیمار ہو جاوینگے اور یہہ خوراک اُن کے پیٹ سے جڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اُن کی بیماری اس امر کی گواہ ہے تو یہی معاملہ بیچارے غریب مفلس اور بے زبان پشوؤں کے بچوں کا ہے ورنہ اگر انصاف اور رحم کو اپنے ہردے میں جگہہ دیجاوے تو کبھی بھی یہہ ظلم ستانی عمل میں کم سے کم انسان کی طرف سے ہرگز نہ آوے اور دائی کے معاملہ میں یہہ امر جواب طلب ہے کہ اگر دو بچوں کو دودھ پلانے والی دائی خاص بچہ کو ہٹا کر صرف اپنے بچے کو دودھ پلاوے تو وہ بچہ جیتا رہے یا کہ بیمار ہو کر مرجاوے۔ اب اگر جیتا رہے تو معترض صاحب کو مان لینا چاہئے ⁘ (باقی آئندہ) راقم دیویکرن۔

اشتہارات

دی دھلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ الگن صاحب وایسرائے اینڈ گورنر جنرل آف انڈیا۔

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے۔ اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے۔ وہ عوام سے چھپا ہوا نہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گئی ہیں۔ پچھلے سال بھی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں۔ جن سے مال اس وقت بہت نادر اور دل پسند نکل رہا ہے۔ چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کرکے فروخت کر رہے ہیں اور لوگوں کو دہوکہ دے رہے ہیں۔ ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں اور یہہ جتلاتے ہیں۔ کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کرکے لیویں اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کو منہہ پر کمپنی کی مہر لگی ہوئی دیکھ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے و نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر فوراً روانہ کئے جا سکتے ہیں ⁘

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی ⁘

ضرورت

۱۹/۱۱ — ۲۲/۱۱

میرا ایک دوست قوم مہاجن شریف خاندان عمر ۲۵ سال مالک تنخواہ ۔۔۔ روپیہ ماہوار کے ہیں پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں اب مہاجن قوم کی کسی ایسی بدھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو۔ عمر ۔۔۔ سے کم نہ ہو اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات راقم سے دریافت ہو سکتے ⁘ **المشتہر**

گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سری نگر

ضرورت

۱۹/۱۱ — ۲۲/۱۱

ایک ممبر آریہ سماج سری نگر کشمیر شدہ آچاری عمر ۲۴ سال پونچھی کھتری ذات الگھ آمدنی ۔۔۔ روپیہ ماہوار۔ کسی یوگ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں کنیا پڑھی لکھی اور آریہ سماجک خیالات کی ہو۔ بارہ میں راقم سے خط و کتابت کرنی چاہئے ⁘

المشتہر گوری شنکر وج منتری آریہ سماج

ہندو ہوٹل بھیروں دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے ⁘ ریٹ مقررہ ⁘

بواہ کے ضرورت

۲۱/۱۱ — ۲۲/۱۱

ایک صاحب از قوم براہمن گوڑ ۔۔۔ چوہڑپور ضلع ڈیرہ دون ڈاکخانہ رام باغ ایسی گوڑ کنیا سے اپنا بواہ کرنا چاہتے ہیں جسکی عمر ۱۵ و ۱۶ سال کے اندر ہو۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے ⁘

المشتہر

بنسی لعل سکرٹری آریہ سماج چوہڑپور معرفت ڈیرہ دون ڈاکخانہ رام باغ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

...کے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے پروفیسروں مشہور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایتی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق ... یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت ناخنہ پرانی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ ... حکیم صاحب اور دادو ہے کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت ... بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ ... سالی ... ہے مبلغ ... ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ... خالص ممیرہ فی ماشہ ... مصری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست ... اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر سیاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

تازہ اسنادات	اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے ؟	تازہ اسنادات

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو ... سردار سیاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے ... آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ... آنکھ آنا پکّے ہیں چلن اور کمزوری نظر ناخنہ ... اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا۔ ... کہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے کسی ... اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور ... رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم ... ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلستان) ...

نمبر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر ... کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سرمہ سیاسنگھ صاحب اہلووالیہ ... نے ایجاد کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ ... مسماۃ ... دیوی عمر ۱۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اُسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُنہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُسکی بینائی پر اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے ۳ روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیاسنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) ... میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے کے لیئے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لیئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ... کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو روپیہ بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے ... میں ... کی مطابق ... مارچ ... میں ... کیا گیا ہے۔

المشتہر سیاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

...Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائلپور و لاہور بسرپرستی شری سوامی نتیانند سرسوتی و برہمچاری نتیانند جی مہاراج

ایورویدک کے عجیب و غریب چمتکار

آب و ہوا و رت کے لئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ اک مجرب زود اثر قیمت میں ارزاں ہے۔ اور ہر قسم کی پرانی پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات بذریعہ پورا حال لکھنے پر ارسال کی جاتی ہیں۔ گر مندرجہ ذیل امراضوں کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند۔ جالا۔ پھولا و لکرے آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی کمزوری بصارت۔ دیگر امراض جسم بھگندر۔ بواسیر ناسور گنٹھیا کنج کنٹھ مالا (خنازیر) آتشک۔ سوزاک۔ پھلبہری (سفید داغ) وسہ گنٹھیا۔ تپیا چوتھیا اور پرانا بخار خون کی خرابی کے امراض و ہاضمہ کی امراض۔

خاص قابل غور

نوٹ۔ یہہ امراض قابل توجہ ہے۔ باوجودیکہ عموماً حکیم اور ڈاکٹر ودر سے جن امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اپریشن صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (اپریشن) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیا تھ اور بدون تکلیف۔ اس پر لطف یہہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا عود نہیں ہوتا۔ **شرائط** کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ **اوشدھالہ** کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر کارڈ ارسال کریں ؞

چیدہ چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک دوائی کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک نیم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا استثنا ہوتا ہے ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کرینگے"؟

(۳) بابو جیراج سنگھ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں کہ کہیاں انجمن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں درد ہفتوں سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہیں ہوتا تھا۔ آزمایا اور صرف دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا۔ واقعی یہہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک میرے دوست کو چھہ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل بھیجدیں۔ (۴) دیوی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ "اس عجیب سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ کے استعمال سے معلوم ہوتی ہیں آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار رہتا تھا بڑے بڑے لائق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا مگر کچھہ فایدہ نہ ہوا لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیۃً صحت ہو گئی علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شی جور بخار رکھنے و غیرہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے۔ میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات سے کئی درجہ بڑھ کر مجرب ہے۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فایدہ معلوم ہوتا ہے ؞

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار چھوالی۔ لاہور

مطبع وشرم پرچارک جلندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا

ओ३म् Registered

ادویش

قیمت پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا

دیش اپکارک

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے ۔

مجرب دوائیں

...امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ... بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

... اس کے کھانے سے دل و دماغ ۔ جگر گردہ ... ضعف دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا بار بار تھم جاتا ... معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی ... اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے ۔ عام کمزوری ... کو بالخصوص مفید ہے ۔ دُبلے آدمی فربہ ... ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ... پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ ... اکسیر کا حکم ہے جو بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں ... علاقہ ہے ۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لئے ... بہ ہ اشتہار کم نہ بھیجی جائیگی ۔ فی تولہ عہ ... روغن مسیحا ۔ الغرض العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ... دوست آزما کر لے نہایت مفید ہے ۔ ... درست ہوجاتے ہیں اور خواہ خواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے ۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ للعہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو ۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر منہ دست ڈھنہ آنے کے دور ہوجاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ عہ

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانہ کسی سبب سے جریان منی عارض ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں ۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاویگا ۔

المشتہر (حکیم تاراچند ، گجرات پنجاب)

ہون سامگری

۳۶ ۱۱ — ۲۹/۱۰

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان مہاتما ... کی شکشا انوسار ... کارخانہ میں تیار کردہ ہون سامگری بہت زیادہ مقدار میں

تیار ... ہر کی لوکل ... خوشبو ... بہت زیادہ خوشبودار ... کیا گیا ہے ...

دیا ہے نرخ ۶ ... ۵ ... کی ڈبیاں ... بند

ملتی ہیں ۔ سگندھت دھوپ نرخ ۱۰ ... روپیہ کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے ۔ **چندر ٹھوکس ٹانک** لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کو خلاف نامناسب بے اعتدالیوں سے پہنچی ہوئی خرابی کو دور کرتی ہے تقویت باہ ۔ دماغ ۔ معدہ ۔ جگر گردہ ۔ مثانہ کے لئے خاص اصول ہیں ۔ درد پشت ۔ خوف ۔ بے چینی ۔ خوابی ۔ احتلام ... چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اسکا منصبی کام ... بہتر نہیں ۔ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل ۔ حفظ ... قیمت فی بکس ۲۱ ... روز کی خوراک ... سفوف مجرب جریان ... کولیان اکسیر ... ہر قسم ... بعد ... اطمینان ...

... المشتہر

حکیم جالینوس کے نسخے

یہ اُس شخص کے نسخے ہیں جسکا نام لینے سے مریض کو آدھی صحت ہو جاتی ہے۔ مایوس مریضوں کو اب خوش ہونا چاہئے اُن کے لیے بے نظیر ادویات موجود ہیں۔ اگر ضرورت ہو تو منگا لیں۔ چند ادویات ذیل میں درج کیجاتی ہیں ‪•‬

معجون سلطانی شاہ واجد علی شاہ لکھنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے۔ پھر میں کیا تعریف کروں کہ کیوں غضب کی طاقت نہ ہوگی۔ ساٹھ سالہ بھی دیکھ کر جوان ہو جاتا ہے۔ قیمت دو چھٹانک کیلیے للعہ

تحفہ پیر تو جوانی یہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہے۔ اگر یہی معجون کو استعمال شروع کر دیں تو ہمیشہ کیلیے جسم کی کل طاقتوں کو بحال رہینگی۔ اکسیر اعظم کو معہ ان کا استعمال بہت ہی زیادہ بخش ہے قیمت ۱۰ گولی (ے)

سفوف لطف زندگانی [illegible] مراض ہے۔ [illegible] ہر شے موافق [illegible] رئیسوں کے لایق قیمت آٹھ تولہ صرف ...... (ے)

آتشک ۱ گولی کھانا بیت الخلا زخم خشک ہو جاتے ہیں لطف یہ کہ پرہیز نہیں یہ مرض ہوتا ہی نہیں ہے۔ قیمت ۱ گولی صرف .... (عہ)

اکسیر اعظم جو لوگ بیجا آپ کو بیکار کر چکے ہیں انکے لیے یہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔ تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے قیمت ۱ گولی معہ طلا [illegible]

سوزاک بے نظیر دوائی ہے۔ اسکے استعمال سے فائدہ معلوم ہوگا۔ دو دن میں صحت ۲ گولی (عہ)

بواسیر عمدہ مجرب دوائی ہے قیمت ۱ گولی (عہ)

جریان بہت عمدہ دوائی ہے قیمت ۲ گولی (عہ)

نوٹ درخواست بھیجتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال لکھا جاویگا تو صحت کی ذمہ واری نہ ہوگی ‪•‬

المشتہر

ایس ۔ اے ۔ حکیم جلندھر شہر پنجاب

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لیے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں ہمہ قسم کی انگریزی۔ اُردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلق آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گورودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکھرام آریہ مسافر منشی جیون لال و پنڈت کرپارام شرما۔ لالہ دیو راج۔ ماسٹر درگا پرشاد پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کھتری۔ رائے ٹھاکر دت لالہ جیون داس بابو بجا رام چٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب صرف درخواست کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور ہو سکا ترجمہ بابو نہال سنگھ کنال لوہی بھی برائے فروخت موجود ہے قیمت صرف عہ ‪•‬ المشتہر

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور وچھو والی

آہن کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمارے ہموطن خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازار بند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی ہم بہم پہنچائی جاویگی۔ جو صاحب نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجیں پر طیار کرایا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بعینہ ہر رنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عام دیسی نمونہ پہرہ پر چار ہونگے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر چیرا داس منہرا داس پروپرائٹران آہن کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ‪•‬

بیماری سے شفا پانے کے لیے نہایت عمدہ موقع

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے [illegible]

ڈاکٹر پنڈت گنگا [illegible] صاحب پنشنر [illegible] منصور [illegible] بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ [illegible] جو مجرب ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں جو ہر قسم کے آتشک اور اُس کے بدنتائج خون کی نہایت مجرب دوائی (عے) اور

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے [illegible] ضرور آزمائش کریں پلر ضعف دماغ ضعف [illegible] جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی۔ پانچ [illegible] درد سر رفع ہو جاتا ہے قیمت ......

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے ......

طحال کی مجرب دوائی .... (ے)

ڈیابیطس کی مجرب گولیاں .... (للعہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... (ے)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی .... (ے)

نامردی کی مجرب دوائی .... (ے)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں جو صاحب دوائی خریدنا چاہیں بذریعہ وی پی درخواست کریں

المشتہر

پنڈت رام [illegible] چیف کیشیر و منیجر دو آبہ [illegible] بی بی والی [illegible] جلندھر (پنجاب)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مطبوعہ یکم اسوج سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۱۵ ستمبر ۱۸۹۹ء جلندھر شہر پنجاب۔ نمبر ۲۳

...نسار کی گنتی

...جنگل میں ایک ...چاری آشرم

...بنگال دیش جہاں اب تک پورانک پن اور دیگر نا یکت شاکتکتا پن کا زور ہے اور جہاں بال بواہ کا شسی نانہہ بھٹ کے قول کے ...ادھیکار کرنے میں فخر سمجھا جاتا ہے۔ ایک برہمچاری آشرم ...غنیمت سمجھنا چاہیے۔ یہہ آشرم مقام جیسور میں ...اور اس کے بانی ٹربیوں کے سابق ایڈیٹر جادو بابو ...یہ کہنا تو اس وقت مشکل ہے کہ اس میں پورن ویدک ...برہمچریہ کا پالن ہوگا۔ مگر تاہم قیاس غالب ہو کہ اس ...برہمچریہ کا بہت کچھہ لحاظ رکھا جاویگا۔ اس کے اغراض ...ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔ (۱) اس تبدیل ...زمانہ میں حتی المقدور پورانے برہمچریہ کی مریادا کو از سر ...نو زندہ کرنا۔ (۲) وید اور شاستروں کی مطالعہ کی حوصلہ ...افزائی۔ (۳) ودیارتھیوں کو مغربی سائنس اور ...علم کا بقدر تعلیم دینا۔ (۴) پراچین قسم کی سنسکرت ...پڑھوتے ہوئے پنڈت دینک طیار کرنا جو مغربی سائینس اور فلسفہ ...سے بھی واقف ہوں اور اُن سے سناتن دہرم کا اپدیش کرانا۔ ...اس کام کے لیے ایک پنڈت بلوایا گیا ہے۔ مگر سوال یہہ ہے ...کہ وید اور شاستروں کے پڑہانے کی بہی پنڈت جی میں قابلیت ...ہے اور کس طرح اپنے آچرن کیسے ہیں۔ اصلی ویدا اور شاستروں ...کی تعلیم کا ذریعہ تو بس گوروکل ہی ہوگا۔ باقی یہہ آپ پیدا ہو ...جاویں گے ہم اس آشرم کی ترقی کو غور سے دیکھیں گے۔

...راجے مہاراجے اور ...ہمارے دیش کے اخبار

اس میں ذرہ بہی سندہ نہیں کہ یدی ہمارے دیش کے راجے ...مہاراجہ تہوڑا سا بہی یتن کریں تو بہت کچہہ اُنتی اور سُدہار ہو سکتا ...ہے مگر نہایت افسوس سے دیکھتے ہیں کہ ہمارے دیش کے مہاراجہ ...راجے اور رئیس ہر وقت عیش و عشرت میں ڈوبے رہتے ...ہیں اور کوئی فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں۔ نا تعلیم یافتہ

راجوں کی بابت تو پہلا کہا جاسکتا ہے کہ وہ اولڈ فیشن کے آدمی ہیں اُن سے اس قسم کی اُمید کرنا عبث ہے۔ مگر انگریزی تعلیم کی گود میں پرورش پائے ہوئے مہاراجوں نے بہی کوئی نیک مثال قایم نہیں کی ہے۔ سوائے مہاراجہ صاحب میسور بڑودہ اور ایک دو اور سرداروں کے جنہوں نے کہ اپنے وچار انکول اپنی پرجاؤں کے سنسار کے سُدہار کے لیے کسیقدر اُدیوگ کیا ہے اور کر رہے ہیں پرنتو دہارمک اور سماجک سُدہار کی طرف ابہی تک کسی نے بہی توجہہ نہیں دی۔ اور دی بہی کیسے سکتے ہیں جبکہ اُن کی زندگیاں خود دہرم سے شُنیہ ہیں۔ اور ان باتوں میں اُن کو ذرا بہی دلچسپی نہیں بلکہ اُلٹی نفرت ہے۔ اس تمام ادہوگتی کا کارن یہہ ہے کہ اُن کی پرورش اور تعلیم ایسے خراب ڈہنگ پر ہوتی ہے کہ جو اُن کو صرف نئی روشنی کا دلدادہ اور عیش پرستی کا مفتون بنانے کے سوائے اور کسی کام کا نہیں چہوڑتی۔ علاوہ ازیں اُن کی صلاح کار اور ہر وقت پاس اُٹھنے بیٹھنے والے آدمی عموماً اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جو پرلے درجہ کے خوشامدی۔ خود غرض اور کمینے ہوتے ہیں۔ جو کہ دہرماتما۔ ودوان اور لوگ ہتیشیوں کو نزدیک پہٹکنے تک نہیں دیتے۔ ہمارے دیش کے اخبارات کا یہہ حال ہے کہ بجائے اس کے کہ اُن کے نقصوں کو ظاہر کر کے اُن کے سُدہار کی تدابیر بتلاویں اُلٹا اُن کی عیب پوشی کرتے ہیں۔ اور اگر کہیں سے مُٹہی گرم ہوگئی تو اُنکے عیبوں کو بہی ثواب ثابت کرنے لگتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ اسکو بڑے فخر کے ساتہہ قومی ہمدردی اور حب الوطنی کے نام سے پُکارا جاتا ہے۔ ایشور ایسے قومی خیر خواہوں سے بچاوے ✤

پبلک اوپنین اس کا نام ہے۔

فوجی افسر ڈریفس کی بابت جو مقدمہ فرانس میں چل رہا تہا آخر اُس کا فیصلہ سُنایا گیا۔ حکم ہوا کہ ڈریفس دس سال نظر بند رہے۔ اس پر تمام مہذب دُنیا میں سخت ناراضگی پہیل رہی ہے کیونکہ اس مقدمہ میں جان بوجھکر سخت بے انصافی کی گئی ہے۔ ڈریفس کے حامی اخبارات لکہتے ہیں کہ اُس وقت تک شور بند نہ ہوگا۔ جب تک اُس کے ساتہہ انصاف نہ کیا جاویگا۔ امریکن اور جرمن اخبارات کرودہت ہو رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ شائستگی کے یہہ معنی ہیں... پایونیر کا ایک خاص نامہ نگار لنڈن سے لکہتا ہے کہ تمام سلطنتیں نمایندگان پیرس سے علیحدگی اختیار کرنے والی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ فرانس کا ناش ہونیوالا ہے۔ کہ اس طرح انصاف کا خون ہوا۔ اکثر مقامات پر فرانسیسیوں پر اُن کی قومی بزدلی کے باعث حملے کیے گئے اور کہ بغداد والوں نے مونو کو ... غرضیکہ سخت شورش مچی ہوئی ہے۔ ڈریفس کی طرف سے اپیل دایر ہوگئی ہے۔ دیکھیں انجام کیا ہوتا ہے۔ پبلک اوپنین اسکا نام ہے کہ صرف ایک بے انصافی سے کروڑوں آدمی بھڑک اُٹھے اور سلطنتیں کانپ اُٹہتی ہیں۔ اخباری دُنیا میں کہرام مچ گیا ہے ہمارے دیش کی طرح نہیں کہ خواہ کوئی کتنی بہاری بے انصافی کیوں نہ ہو جائے۔ کوئی پرلے درجہ کی ناجایز کاروائی کیوں نہ کر بیٹھے۔ کوئی بولتا ہی نہیں کرتا۔ یدی کوئی محسوس بہی کرتا ہے تو اُس کو اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ اُس پر پورے طور پر بیدار ہو کر اظہار ناراضگی کرے۔ سچ ہے جہاں دہرم۔ اخلاق۔ عدم ہمدردی کا ستہان اندہا دہند تقلید پرستی اور سوارتہہ نے لے رکہا ہو وہاں ایسے اعلیٰ بہاؤں کا ظہور کیسے ہو سکتا ہے ✤

ہندوؤں کو سوارتھیوں نے ڈبویا ✤

وہ لوگ جو سناتن دہرم کی پکار مچانے میں آسمان سر پر اٹھا رہے ہیں۔ سوامی دیانند اور آریہ پُرشوں کو صلواتیں سنانے اور بُرا بہلا کہنے تہا... کہ سُدہار کی اندہا دہند مخالفت کرنے میں آگے ہیں یہ تو اُن کو اپنے گہر کی خبر نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اپنے سارے فرائض اور ذمہ واریوں کو ... اُنہوں نے سوارتہہ کی ہی سونپ رکہا ہے۔ سوارتہہ ان کا دہرم کرم بن رہا ہے۔ جہاں ذرا بہی اُن کے سوارتہہ میں فرق آیا وہیں بگڑ بیٹہے ورنہ ہندوؤں کا بگاڑ ہو یا سُدہار اُن کو اس سے کچھہ غرض نہیں۔ اُن کو تو اپنی غرض سے غرض ہے۔ کوئی مہینہ شاید ہی خالی جاتا ہوگا کہ درجنوں ... ہندو پوتر ویدک دہرم کو چہوڑ کر مسلمان اور عیسائی نہ ہو جاتے ہوں۔

...ul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوں مگر کوئی سناتن دہرمی اُف تک نہیں کرتا۔ لیکن اگر کوئی ہندو ویدک دہرم کو گرہن کرکے آریہ بن جاوے تو ساری پورانک کیمپ میں ہل چل مچ جاتی ہے۔ ہمارے ایک خاص نامہ نگار رہتک پورٹ سے رپورٹ دیتے ہیں کہ تین بیوہ برہمنیوں نے پورانک دہرم کو چھوڑ کر جامع مسجد بہرت پور میں محمدی مت قبول کیا۔ اس سے پہلے ایک ہندو عورت مسلمان ہو چکی ہے۔ اسی طرح ایک اور نامہ نگار دہلی سے اطلاع دیتے ہیں کہ مرحوم منشی اندرمن صاحب کے پوتے نے دہلی میں اسلام قبول کر لیا۔ افسوس کہ ابھی تک کسی سناتن دہرمی اخبار نے چوں تک نہیں کی۔ اور نہ امید ہی ہے کہ وہ کچھ کر سکیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ہندوؤں کی ہمیشہ دُرگتی ہوتی رہے گی جب تک کہ وہ پورانوں کی ناپاک تعلیم سے منہ موڑ کر ویدک دہرم کو سویکار نہیں کریں گے۔ اُن کے اُدہار اور رکشا کا ایک ماتر ذریعہ آریہ سماج ہی ہے۔ پورانک بھائیو! اب بھی ہوش میں آ جاؤ ہٹ دہرمی چھوڑ دو۔ آؤ مت متانتروں کے جال کو توڑ کر اپنے پراچین ست سناتن ویدک دہرم کے جھنڈے تلے [illegible] اس عالمگیر جھنڈے تلے لانے کے لئے کٹبدھ ہو جاؤ۔ ایشور آپ کو سمتی پردان کرے ۔

بُدھ ازم کو بھارت ورش میں گھسیٹ لانے کی جد و جہد

مسٹر دہرم پال صدیوں کے جلا وطن بُدھ ازم کو بھارت ورش میں پھر گھسیٹ لانے کے لئے عجیب طرح پر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ کبھی بہار کا بُدھ دیو کا استھان سدھ کرنے کے لئے کھینچ تان کی جاتی ہے اور کبھی عام ہندوؤں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے گؤں مال پھیر رہے ہیں۔ جیسے [illegible] وغیرہ کی تعریف کی جاتی ہے۔ ایک ڈھنگ یہ بھی رچا گیا ہے کہ ہندوستانیوں کو جاپانیوں سے [illegible] کر کے انہیں احسان مند بنایا جاوے۔ غرضیکہ بُدھ مت کے پاؤں اس دیش میں جمانے کے لئے ٹھیک عیسائی مشنریوں کی تقلید میں [illegible] مسٹر دہرم پال اسی سو کام [illegible] مت کی سپرٹ کے بالکل برخلاف ہیں مگر بھائی ادہم ہو کر [illegible] سرکار کی چال [illegible] چھوڑ کر [illegible] دہرم کے پرچار کرنے کا اُدیوگ کریں نہ بُدھ ازم کے

سدھانتوں کو اپنے اصلی سروپ میں بھارت نواسیوں کے سامنے دہریں۔ بیدی بُدھ ازم واستو میں سچا دہرم ہے تو وہ ضرور پھیلے گا۔ کیونکہ ستیہ کی ہمیشہ جے ہوتی ہے اور اگر اُس میں بھی دیگر دنیاوی مت متانتروں کی طرح پول ہی ہے تو وہ لاکھ یتن کریں اُن کو اپنے اُدیش میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ ویدک دہرم کا سورج سنسار میں چمک رہا ہو۔ وہ اندھکار کا سمے تھا۔ جبکہ بُدھ مذہب کا چراغ لوگوں کو اپنی طرف آکرشن کر سکا۔ ویدک مارتنڈ کے مہان پرکاش کے سامنے ایسے دُھندلے چراغوں کو کون پوچھتا ہے ۔

رسالہ ہمدرد اسلام آگرہ

رسالہ ہمدرد اسلام آگرہ میں درج ہے کہ جناب پنڈت لیکھرام صاحب مرحوم کی کتاب "صداقت دہرم آریہ" کا جواب جو پنڈت صاحب موصوف نے بجواب کتاب "صدقہ جاریہ" تحریر کی ہے رسالہ مذکور کے ایڈیٹر آگرہ میں تیار کر رہے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ مباحثہ قابل دید ہے۔ یہہ تو اظہر من الشمس ہے کہ پنڈت صاحب موصوف کی کتابوں کا جواب لکھنا لوہے کے چنے چبانا ہے۔ لیکن کیا تعجب ہے کہ ایڈیٹر صاحب ہمدرد اسلام آگرہ ان چنوں کو چبا لیویں۔ بغیر جواب لکھنے پر اُن کی اس محنت شاقہ کی پڑتال کی جاوے گی۔ سکرٹری آریہ سماج آگرہ اس جواب کی ایک کاپی دفتر ست دہرم پرچارک جلندہر میں بھیج دیویں ۔

اخبار ٹریبون اور متھرا بندرابن کی ساون بھادوں کی بہاریں

اخبار ٹریبون نہایت افسوس ہے کہ کچھ عرصہ سے ویدک کا "یعنی مرغ بادنما" بن رہا ہے۔ جیسا کہ ہوا کا رُخ دیکھتا ہے ویسا ہی اپنا رُخ پھیر لیتا ہے پچھلے دنوں اس نے ایک موقعہ پر بڑی فخر کے ساتھ یہہ لکھا تھا۔ کہ ایک صدی سے جو کچھ ترقی آریہ ورت میں نمودار ہے وہ سب راجہ رام موہن رائے بانی آدی برہمو سماج کی بدولت ہے۔ اگرچہ کسی ترقی کی اس نے تشریح نہیں کی مگر اتنا لکھکر اپنے زعم میں برہموؤں کو خوش کر دیا۔ تہوڑے ہی دنوں بعد ٹریبون کے

کالی بابو کو جو کچھ عرصہ سے ایڈیٹری کی کرسی کو زینت دے رہے ہیں۔ دفتر میں بیٹھے بیٹھے متھرا بندرابن کے کنج گلیاں یاد آئیں۔ راس لیلاؤں کے نظارے آنکھوں کے سامنے پھرنے لگے۔ آپ نے جھٹ ایک لمبا چوڑا نوٹ لکھ دیا جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ "اگر فردوس بر روئے زمین است ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است" یعنی بہشت کہیں ہے تو یہیں ہے آگے آپ پورانک اور ویشنو ہندوؤں کو خوش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ویشنو مت جو "ہندوازم" کا ایک پہلو ہے روحانی ترقی کا بڑا بھاری زینہ ہے۔ مگر نہ آپ نے ہندوازم کی تشریح کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی کہ یہہ کس جانور کا نام ہے اور نہ ویشنو مت کی کوئی خوبی بتائی کہ جس سے اس کی روحانی معراج کا اندازہ لگ سکتا۔ اصل غرض آخیر میں ظاہر ہوئی وہ یہہ نکلی کہ اس سال دو ستاروں کے آسمان پر اکٹھے ہونے کے باعث سناتن یا بھارت دہرم مہا منڈل نے شہر بندرابن میں بڑا بھاری اُتسو رچا ہے جس میں پورانک سیٹھ ساہوکاروں نے دریا دلی سے امداد دی ہے۔ یہہ امداد زر روپیہ کی ہے۔ اور اس روپیہ سے مہا منڈل کچھ برہمنوں کے پیٹ کی پوجا کرے گا۔ کچھ بتوں کچھ راس دھاری کتھکوں کی اور کچھ مہا منڈل کے نذر ہوگا۔ ہم ٹریبون کے کالی بابو سے پوچھتے ہیں کہ بالفرض اگر آپ کے قول کے مطابق راجہ رام موہن رائے ہی ساری ترقیوں کا باعث ہوئے ہیں تو کیا مہا منڈل کی کارروائیاں جس کا اصل مدعا بُت پرستی۔ آب پرستی۔ اور مردم پرستی کو فروغ و تقویت دینا ہے۔ راجہ صاحب کے منشا کے مطابق ہے یا خلاف۔

دیپ نربان

مضمون از برہمن کتاب تعلیم دارالسنگہ

مترجمہ نارائن پرساد بیتاب از زبان ہندی بہت ہی قابل دید ہے جس کا نام بھی دیپ نربان اور واقعی ہے بھی دیپ نربان۔ اصلیت کتاب کی دیکھنے اور پڑھنے سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ قیمت فی جلد ۶/ درخواستیں بنام منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر آنی چاہئیں ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دھرم اپدیش

व्रतेन दीक्षा माप्नोति दीक्षया प्नोति दक्षिणाम् । दक्षिणाश्र द्धामाप्नोति श्रद्धया सत्यमाप्यते
॥ ६ ॥ य० अ० १९ मं० ३०
॥ ॥ ॥

منش کے بہتر ستیہ پراپتی کی اچھا بڑی بلوان ہے۔ کارن یہ ہے کہ اس اچھا کے پورن ہوئے بنا اُس کو سکھ پراپت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سکھ وہیں ہوگا جہاں کہ ستیہ ہوگا۔ جہاں ستیہ نہیں ہے وہاں سکھ کا بھی ابھاؤ ہے جیسے جہاں اگنی ہوگی وہیں گرمی ہوگی۔ جہاں جل ہوگا وہیں شیتلتا ہوگی ایسے ہی ستیہ اور سکھ کا پرسپر سنیوگ ہے ایک کے بنا دوسرا نہیں رہ سکتا۔ جب تک ہم ستیہ کی اچل چٹان پر آسن جمائے ہیں تب تک کوئی کشٹ ہم کو دکھی نہیں بنا سکتا۔ پرنتو جب ہم ستیہ کا آشرہ چھوڑ دیتے ہیں سادھارن [illegible] تبھی ہم کو انیک پیڑا دیتا ہے۔ ستیہ کو پراپت کرنے میں ہم کو جو کشٹ اٹھانے پڑتے ہیں اُن کا کارن ستیہ نہیں ہے۔ کنتو ستیہ سے علیحدگی ہے جیسے کہ ہم اپنی مورکھتا سے ایک انمولیہ رتن کو جان بوجھ ندی کے اندر پھینک دیں اور اُس کو پھر پراپت ہونے کا یتن کرتے ہوئے دکھ اٹھاویں تو اس میں اُس رتن کا دوش نہیں ہے۔ دوش ہمارا ہے کہ ہم نے رتن کو اپنے سے پرتھک کر دیا۔ ویسے ہی ستیہ روپی انمول رتن کو ہم اپنی اگیانتا سے پھینک دیتے ہیں اور پھر اس کے حاصل کرنے کا اُدیوگ کرتے ہوئے کئی پرکار کے کشٹ سہن کرتے ہیں۔ ہم ستیہ سے جس قدر دور ہوں گے اسی قدر ہم دکھی ہوں گے۔ اور جب تک ستیہ کا پورن گیان ہم پراپت نہیں کر لیتے ہم پورن سکھی نہیں ہو سکتے تو پھر ستیہ کیسے پراپت ہو سکتا ہے؟ جب ہر ایک پرانی چاہتا ہے کہ میں ستیہ کو پراپت ہوں تو یہ کیوں

جگت میں استیہ پھیل رہا ہے کیوں سب کی یہ اچھا پورن نہیں ہوتی؟ اس کا اتر ہم کو اوپر کے وید منتر سے ملتا ہے کہ ہر ایک کاریہ کی سدھی کے لئے اُپیوگی نیموں اور سادھنوں کا ہونا آوشیک ہے۔ جیسے کہ سیڑھی کے بغیر ہم کسی مکان کے اوپر نہیں چڑھ سکتے۔ روٹی ہم کو پراپت نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہم آٹا۔ جل آدی سامگری کو ایکتر کر کے ودھی انوسار روٹی نہ بنا دیں ہم ودوان نہیں ہو سکتے جب تک کہ ودیا پراپتی کے نیموں اور سادھنوں کے انکول بیوہار نہ کریں۔ ویسے ہی ستیہ کو کداپی نہیں پا سکتے جب تک کہ ہم ستیہ پراپتی کے جو نیم اور سادھن ہیں پرنتو ان کا ٹھیک ٹھیک بودھ حاصل کر کے تدانوسار چلن نہ کریں وید منتر میں سپشٹ روپ سے بتلایا گیا ہے کہ جب منش ستیہ کو جاننے کی درڑھ اچھا کرتا ہے تبھی وہ ستیہ پراپتی کا ادھیکاری بنتا ہے اور جب وہ ستیہ کے نکٹ پہونچ کر اُس کے انکول ورتاؤ کرتا ہے آچرن کرتا ہے تب وہ اُتم ادھیکار کے پھل کو پراپت ہوتا ہے۔ جب اس پرکار ستیہ پر چلنے سے اُس کے اندر اُتم گنوں کا پرکاش ہوتا ہے تو وہ سنسکار کو پراپت ہوتا ہے جب ستیہ کے کارن اُسکا سنسکار ہونے لگتا ہے تو اُس کی شردھا اور وشواس کی ورِدھی ہوتی ہے۔ وہ سپشٹ دیکھتا ہے کہ میری یہ تمام اوستھا اور ورتمان دشا میں جو بہتری ہوئی ہے اُس کا نمت ستیہ ہی ہے پھر ستیہ کے آچرن میں جتنی ادھک شردھا بڑھتی جاتی ہے اتنا اتنا ہی منش ہوتا اور پرمارتھ کے سکھ کو پراپت ہوتا جاتا ہے۔ اس سے کیا سدھ ہوا کہ ستیہ کی پراپتی کے لئے ہمیشہ شردھا اور اُتساہ آدی بڑھاتے رہنا چاہئے۔ تبھی ستیہ پورن روپ سے ساکشات ہو سکتا ہے جب ستیہ ساکشات ہو گیا سمپورن سکھوں کے چشمہ تک منش پہونچ گیا ستیہ پرماتما کا سبھاؤ کہی گئی ہے اُسی ستیہ سروپ سے سمپورن سکھوں کا دان مل رہا ہے۔ اس لئے پیارے سجنو! آؤ ہم سب ستیہ کا آشرہ لیں ستیہ کو دھارن کر کے ہی آپ سچی سوتنترتا کو دھارن کر سکتے ہیں اور سنسار کے اندر نڈر ہو کر پھر سکتے ہیں ستیہ میں وہ ادبھت بل ہے کہ کوئی سنسارک شکتی اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تمام آتمک جگت کے شوبھایمان درشیوں سوندریہ کی بہار کو ستیہ کے پرکاش دوارہ ہی دیکھ سکتے ہیں ستیہ کی جوتی کی سہایتا بنا اس اندھکار مئے جڑ جگت کے کٹھن مارگوں میں سے کشلتا پورک گذرنا کٹھن ہے۔

سمپورن آشاؤں کا کیندر ستیہ ہی ہے۔ یہ وہ دُرلبھ رتن ہے کہ جو سنسارک دھن سے خریدا نہیں جا سکتا۔

مہاتماؤں کا بھوشن۔ شوربیروں کا شستر۔ دھارمکوں کا اصلی دھن اور برہمچاریوں کا برت ستیہ ہی ہے۔ دھنیہ ہیں وہ جن جو کسی حالت میں ستیہ کا تیاگ نہیں کرتے کیونکہ وے پرم پد کو پراپت ہوں گے۔ آؤ ہم سب مل کر اُس مہان پتا کے سمکھ پرارتھنا کریں کہ ہے ستیہ پتے پرماتمن! ہم ستیہ روپی برت کو دھارن کرتے ہیں آپ کی کرپا سے ہم اس برت کو پورن کر سکیں۔ ستیہ کو پکڑے رہیں اور استیہ سے پرتھک رہیں ۔ اوم شم ۔

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ	۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر ۹۹ء
آریہ سماج گھنولی تحصیل روپڑ ضلع انبالہ شہر	۱۷ و ۱۸ ستمبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج سری گوبند پور ضلع گورداسپور ریلوے اسٹیشن بٹالہ	۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج پشاور	۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۹۹ء
آریہ سماج حافظ آباد	۲۸ و ۲۹ اکتوبر ۹۹ء
آریہ سماج شرقپور ضلع لاہور	۱۷ و ۱۸ نومبر ۹۹ء
آریہ سماج لاہور	۲۵ و ۲۶ نومبر ۹۹ء
آریہ سماج لودھیانہ	۲۸ و ۲۹ دسمبر ۹۹ء

ناول چاند

محصول ڈاک [illegible]

قیمت [illegible]

یہ ناول اپنا آپ ہی نظیر ہے ایک ہزار چھپا تھا تھوڑے ہی دنوں میں ختم ہو گیا بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ قیمت بھی [illegible] گوارے وہ درخواستیں بنام مینیجر ستیہ دھرم پرچارک جلندھر آویں

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اڈیٹوریل نوٹس

دویش اگنی سے بچو!

آگ سے جلے ہوئے کو اتنا کشٹ نہیں ہوتا ہے جتنا کہ دویش روپی اگنی سے جھلسا ہوا پرش دکھی ہوتا ہے۔ اُس کے ہردہ میں چِنتا روپی چِتا ہر سمے سلگتی رہتی ہے جس میں سے نیچ بھاؤں کے شعلے نکلتے رہتے ہیں۔ ہوتے ہوتے دویش اُس پر اسقدر قابو پا لیتا ہے کہ وہ اُس کے سوبھاؤ کے اندر رچ بس ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کا ہردہ شمشان بھومی کی طرح بن جاتا ہے۔ جس میں ایرشا کی چِتا پر طمع و ایسنا روپی مُردے جلتے رہتے ہیں۔ پرنتو آشچریہ یہ کہ وہ اپنی اگیانتا سے اُس اگنی کو اپنی امیدوں کا روشن کرنے والا مانتا ہے۔ پرنام یہہ ہوتا ہے کہ یہہ اگنی آہستہ آہستہ اُس کی تمام منگل اچھاؤں اور اوچ بھاؤں کو بھسمی بھوت کر دیتی ہے۔ اسلئے پیارے سجنوں دویش اگنی سے بچو! اپنے ہردیوں کو آوار رنباؤ سمپورن پرانیوں کو اپنے آتما کے سمان متر درشٹی سے دیکھتے ہوئے اُن کے کلیان میں اپنا کلیان مانو۔ کبھی تُمہہ جنساک بنو۔ اوروں کی اُنتی دیکھکر ایرشا مت کرو۔ کیونکہ ... پرسپر ہت ہو۔ اس کے بنا تم آتمِک اُنتی کو دھارن نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ویدوں کی پرتھم شکشا یہی ہے کہ:

متر سیہ چکشوشا سمیکشا مہے

دہرم پرمانیتا

مہرشی دیانند لکھتے ہیں کہ "منشیہ اُسی کو کہنا کہ متن شیل ہو کر سوا تموت انیوں کے سکھ دکھ اور ہانی لابھ کو سمجھے۔ انیا رکاری بلوان سے بھی نہ ڈرے اور دہرماتما بلبل سے بھی ڈرتا رہے۔ اتنا ہی نہیں کنتو اپنے سروسامرتہیہ سے دہرماتماؤں کی چاہے وے مہا اناتھ نربل اور گُن رہت کیوں نہ ہوں اُن کی رکھشا اُنتی پریہ اچرن اور ادہرمی۔ چاہے چکرورتی۔ سناتہہ بلوان اور گنوان بھی ہو تتھاپی اُس کا ناش اونتی اور اپریہ چرن سدا کیا کرے۔ ارتہات جہاں تک ہو سکے وہاں تک انیائ

کاریوں کے بل کی ہانی اور نیائ کاریوں کے بل کی اُنتی سروتھا کیا کرے۔ اس کام میں چاہے اُس کو کتنا ہی دارون دُکھہ پراپت ہو۔ چاہے پران چلے ہی جاویں۔ پرنتو اس منشیہ پن روپ دہرم سے پرتھک کبھی نہ ہووے"۔ آہا! کیا اوچ بھاؤ ہے۔ مہرشی نے کس اعلےٰ خوبصورتی کے ساتھہ عالمگیر دہرم کے سروپ کا نروپن کیا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی دہرم کا ستکار کر سکتا ہے۔ دیانند نے دہرم کو وہ اعلےٰ ترین مرتبہ دیا ہے کہ جو آج تک دنیا کے کسی ریفارمر نے نہیں دیا جس بولنت وشواس کے ساتھہ نیار کا منتو جتلاتے ہوئے "جس کی لاٹھی اُس کی بھینس" کے مسئلہ کا کھنڈن کیا ہے وہ دیانند جیسے وید ونابال برہمچاری کا ہی کام تھا۔ کون اس سے انکار کر سکتا ہے کہ یدی مہرشی کے مذکورہ بالا کتھن کے انوسار عملدرآمد ہو تو آج ہی یہہ دُکھہ مے سنسار سورگ دھام بن جاوے۔ آریہ پُرشو! یدی سنسار میں سچے دہرم کی بزرگی ستھاپت کرنا چاہتے ہو تو دیانند کے اوچ بھاؤں کو اپنے اندر جذب کرو۔ زبانی دہرم دہرم کی پکار چھوڑ کر دہرم کو ساکھشات کر دکھاؤ اور لوگ کرو۔ بل سے بربھو ہم کو شکتی پردان کرو۔ کہ ہم اُس مہان برت کو پورن کر سکیں۔

دہرم کے گپت شترؤوں سے دہرم کی رکھشا کرو۔

اُن پرشوں سے بڑھکر ادہرمی اور آتم گھاتی اور کون ہو سکتا ہے جن کا واستو میں تو دہرم میں وشواس نہیں۔ اُن کو دل میں دہرم کے نام تک سے گھرنا ہے۔ پرنتو لوک لاج کے بھے سے یا اپنے منورتھہ کی سدہی کے لیے سب سے بڑھ کر دہرم کی پکار مچاتے ہیں۔ ایسی ہی نیچ پرشوں نے دہرم کے پوتر نام کو سخت بدنام کر رکھا ہے۔ کیونکہ وہ زبانی تو دہرم کا اقرار کرتے ہیں۔ پرنتو چلتے اُس سے سروتھا وردوہ ہیں جس سے اُن کا کرتویہ دہرم کے سر مڑھا جاتا ہے اس پرکار کے بناوٹی دہرماتماؤں نے دہرم کے وشے میں اتینت پرانتی یکت گیان پھیلا کر انیک ستیہ کے متلاشیوں کو دبدہ میں ڈال رکھا ہے۔ نیک نیت ناستکوں نے دہرم کو اس قدر ہانی نہیں پہونچائی ہے۔ جسقدر کہ گپت ناستکوں

نے دہرم کے پیچھے سیوکوں کا ملکیہ کرتویہ ہے کہ وہ اس پرکار کے آدمیوں سے دہرم کی رکھشا کرتے رہیں کہ جنہوں نے دہرم کو اپنی خاص اغراض کی سدہی کے لیے ایک پرکار کی آڑ بنا رکھا ہے۔

اوتم کرم بھی شردھا بنا نِشپھل نہیں دیتے

کوئی کرم خواہ وہ کیسا ہی اُتم کیوں نہ ہو یدی شردھا اور دلی پریم کے ساتھہ نہ کیا جاوے تو وہ یتھاوت پھل نہیں دیتا جیسے کوئی کیسی ہی سریع التاثیر اوشدہی کیوں نہ ہو یدی ودہی انوسار اس کا سیون نہ کیا جاوے تو وہ اپنا ٹھیک ٹھیک اثر نہیں دکھلا سکتی۔ ایک لڑکا دن رات بڑی محنت کے ساتھہ پڑھتا رہتا ہے۔ پرنتو جو کچھہ وہ پڑھتا ہے اُس کو سمجھتا نہیں۔ من لگا کر نہیں پڑھتا تو اُس کو اپنے پرشرم کا یتھاوت پھل پراپت نہیں ہو سکتا۔ اسی پرکار یدی ہم گھنٹوں بھجن کیرتن کریں۔ لمبی لمبی پرارتھنائیں کریں۔ بڑے کرم کانڈی بن جاویں۔ پرنتو یدی ہم شردھا اور وشواس کے ساتھہ یہہ سب کچھہ نہیں کرتے یدی ہم جو کچھہ کرتے ہیں اُس کو اپنے آتما کے اندر انوبھو نہیں کرتے۔ تو ہم کو یتھاوت پھل نہیں مل سکتا۔ اس لئے یدی ہم اُتم سے اُتم کرم بھی کریں تو اُن کے یتھارتھہ بھاؤ کو سمجھہ کر ودہی انوسار شردھا پوروک کرنا چاہیئے۔ تبھی وہ ٹھیک ٹھیک پھل دے سکتے ہیں۔

ناولیں

کتابوں کی قیمتیں بذریعہ ... محصول ڈاک ...

عجیب گم گشتگی حصہ اول۔ مترجمہ منشی فضل کریم ساکن جالندھر ایک انگریزی ناول سے یہہ ناول تفتیش کرنیوالوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی جلد صرف ۸ رہے۔

عروج۔ مصنفہ لالہ دیویدیال جالندھری۔ یہہ بہت ہی عمدہ ناول ہے۔ خاصکر نوجوانوں کے سُدھار کے لئے ایک سنجیوَنی بوٹی ہے۔ لائق مصنف کے ہاتھوں سے نکلا ہوا ہے۔ قیمت ۱۰ رہ۔ درخواستیں بنام منیجر ست دہرم پرچارک جالندھر شہر آنی چاہئیں۔ فوراً تعمیل ہوگی۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

گوروکل بھکشا منڈلی کی کامیابی

کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی اور حوصلہ
کا باعث ہو سکتا ہے کہ جہاں تما ہر ایک نیک کام میں
دیتے ہیں اور اپنے اننت دیا بھنڈار سے بل دان دیکر
ہیں۔ ہمارا درڑھ وشواس ہے کہ ہر ایک پاک
جو سروساد ھارن کی بھلائی۔ اُنتی اور اوپکار
ہو وہ جگت پتا اپنے پورشارتھی سیوکوں
پرداں کرتے ہیں اور اُن کو سروپکار
اور منحنی لفظوں کا تحمل اور ... رہی کیہ
کی شکتی دیتے ہیں۔ ایسی پونیہ اُتساہ ... ہاتھ
ایک کام کو خواہ وہ کیسا ہی کٹھن کیوں نہ ہو
سنکوچ نہیں کرتے۔ سنسار کا اتہاس اس بات کی
رہتا ہے کہ ستیہ کی ہمیشہ جے ہوتی ہے۔ دھرم
جاتا ہے کسی پاک تحریک کی جسقدر زیادہ
ہوتی ہے اسیقدر جلدی اُس کو کامیابی ہوتی ہے
آریہ پرشوں نے گوروکل استھاپن کرنے کی ایک
کٹھن پرنتو مہان اوپکاری کام کو اپنے ہاتھ میں
بخوبی جانتے ہیں کہ اس اُنیسویں صدی میں
پرستی نے لوگوں کی طبیعتوں پر ایک زبردست غلبہ
دھرم۔ پوترتا۔ وشواس۔ پروپکار اور نشکام
استھان مذہبی دھڑا بندی تعصب اپوترتا۔
سوارتھ اور شہرت پسندی نے لے رکھا ہے۔
کی خواہشوں کی اندھا دھند پیروی نے اونچ بھاؤں
وچاروں کے اونچے استھان آتما کو جا کے ضلالت
رکھا ہے۔ بڑے بڑے اصلاح اور سدھار کا دم
بھی زمانہ کی اوڑھ لیتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو
زندگی کے دستور العمل میں شامل کرنے کی حکمت
لاتے ہیں۔ آتمک سدھار اور دھارمک آچار
بہت کم ہی پائی جاتی ہے۔ گوروکل جیسی
کا جس کا نام لیتے ہی زمانہ تعصبات بھڑک

اٹھتے ہیں۔ سروساد ھارن کی ہمدردی کو اپنی طرف آکرشن
کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ مگر وے ساتھ ہی یہ بھی
جانتے ہیں کہ اس کے بغیر وہ اپنے کرتویہ کو کسی حالت میں پورن
نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ویدک دھرم پرچار جس کو کہ وے اپنی
زندگی کا خاص مقصد سمجھتے ہیں۔ ٹھیک ٹھیک عملی صورت
اُسی سمے اختیار کر سکتا ہے۔ جبکہ ورن آشرم ویوستھا
عین اُنہیں اصولوں کے بموجب قائم کیجاوے کہ جن کا
ایشوری گیان ویدوں کے اندر بیان کیا گیا ہے۔ پرنتو
ایسا ہونا سروتھا اسمبھو ہے جب تک کہ گوروکل کی
بنیاد نہ رکھی جاوے گوروکل کی سکشا پاکر نکلے ہوئے
تپسوی۔ درڑھ آریہ۔ دھرم پرائن۔ ویدک دھرم کے
سچے وشواسی۔ وودان برہمچاری ہی ورتمان گرہستھ
آشرم کو سچا گرہست آشرم بنا سکتے ہیں اور ورن
ویوستھا کے گن کرم انوسار پرچلت ہونے کا کارن بن
سکتے ہیں تبھی وہ دور اور آدوتیہ ہیرو یوں کو دھارن کرنیوالو
تپسوی وودانوں سے بھارت ماتا کی گود ہری بھری
ہو سکتی ہے۔ اور تبھی وہا ابھیاس پرستیوں اور
جگت اوپکاری سوتنتر تیاگ مورتی سنیاسیوں کے درشن
نصیب ہو سکتے ہیں۔ پس ایک طرف تو ایشوری آگیا ہی
منش ماتر کی سچی اُنتی اور بھلائی کا خیال ہے۔ اور
دوسری طرف زمانہ کے تعصبات و وسوسات اور سنسارک
پُرشوں کی پاسداری اور لحاظ۔ یدی آریہ پُرش زمانہ کی
تعصبات اور دنیاوی جھوٹوں آدمی کا خیال کرتے تو
اس مشکل کام کو ہاتھ ہی نہ لگاتے مگر انہوں نے کسی
انسانی مدد یا ہمدردی کے بھروسہ پر یہ تحریک شروع
نہیں کی ہے۔ اُن کو کیول پرماتما کا بھروسہ ہے جس کے
ویدک بدھان کو سنسار کے اندر پُنہ ستھاپت کرنے کے
اُنہوں نے یہ گوروکل روپی مہان یگ رچا ہے۔ اُن کا
درڑھ وشواس ہے کہ ویدک دھرم کے سدھانت اٹل ہیں
ویدوں کی سکشا کسی خاص دیش یا قوم کے لئے مخصوص
نہیں ہے۔ آریہ دھرم دیش اور کال کے اثروں سے پرے
ہے وہ کسی خاص وقت کے تعصبات کو روا رکھنے کے لحاظ
اپنا سروپ نہیں بدل دیتا۔ وہ جیسا سرشٹی کے آدی میں تھا

ویسا ہی اب ہے۔ اور ویسا ہی ہمیشہ رہیگا۔ کوئی دنیاوی
طاقت یا مخالفت اُس کی اُنتی کو نہیں روک سکتی۔

ہمیں یہ سماچار پاکر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ گوروکل
کے لئے بھکشا مانگنے کو جو منڈلی بھرمن کر رہی ہے اُس کو
اب تک امید سے بڑھ کر کامیابی ہوئی ہے۔ یعنی چار پانچ
جگہوں سے ہی قریباً آٹھ ہزار روپیہ بھکشا مل چکی ہے۔
جس دھرم بھاؤ پریم اور گرمجوشی سے مفصل کی آریہ سماجیں
اس منڈلی کا ستکار کر رہی ہیں وہ اتینت اُتساہ وردھک
ہے۔ اور امید واثق ہے کہ جس پرن کو دھارن کر کے یہ
منڈلی بھکشا مانگنے نکلی ہے پرماتما اُسے شیگھر ہی پورن
کریں گے

لوکل

۱۰ ستمبر کے آریہ سماج کے ستسنگ جلسہ میں معمولی بھجن
کیرتن کے بعد لالہ وزیر چند نے ایشور پرارتھنا کرائی اور
آتمک جگت کی اصلیتوں پر اُپدیش دیا۔ اُپدیش کی سماپتی
پر راہوں میں سناتنی پنڈتوں کے ساتھ شاستر ارتھ کے حالات
بیان کئے۔ تقریباً ایک ماہ سے ایک غریب داس جی ڈگیان
کی منڈلی آئی ہوئی ہے اور مقام سوڈیل پر ٹھہری ہوئی ہے
اس کے سر پرست آور مہنت ہیں سکر انند جی ہیں۔ آپ بھی
عجیب ڈھنگ کے سادھو ہیں۔ اور عموماً دیکھا گیا ہے کہ
اُن کا کوئی بھی نشچت سدھانت نہیں ہے چنانچہ اول ہی
اول تو ہمارے سماجک بھائیوں کے بار بار الاپ کرنے پر
آپ شاستر ہی کے حق میں رائے دیتے رہے۔ بعد ازاں جب
ہندو سبھا کی طرف سے ڈرائنگ ورشٹ پنجابی تو جہ مخالفت
ظاہر کر دی جس پر ہمارے سماجک بھائیوں نے اُن کو
شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیا۔ گر بیا دھو صاحب نا منظور
کیا۔ ہو ویہم پہلے تو آپ ویدانت مت کا کھنڈن
زور شور سے کرتے رہے مگر آخرش جب دیکھا کہ جلسہ ہرشہ
میں نوین ویدانتیوں کی ہی چیلیاں اکثر سادھوؤں کی
حیرت ناک حال میں تو فوراً چال بدل لی جس سے صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ سادھو صاحب کا دھرم پیٹ ہی ہے۔

کہ گنگا گئے گنگا داس اور جمنا گئے جمنا داس ۔ (ریوڑ)

مرسلہ خاص نامہ نگار

آریہ پُرشو! اب ہمت کرنیکا وقت ہے

چند سالوں سے حالانکہ دنیا کے مہاتما پُرشوں کے دلوں میں یہہ وچار اوٹھہ رہا تہا کہ اس آریہ ورت کے ہونہار پودوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے کوئی اُتم اور سگم ذریعہ نکالا جاوے ۔ کیونکہ وہ جانتے تہے کہ اس آریہ ورت میں جب تک پوتر خیالات کے اور ویدوں کے نیموں کے انکول زندگی رکھنے والے بیتر پیدا نہ کیے جاویں تب تک اس دیش کا اُدہار ہونا کٹھن بلکہ اسمبہو ہے ۔ مہرشی کے سدہانتوں سے واقف اور اُس کے سنگٹھن کے مہتو کو جاننے والے اس بات کو پورے طور پر انوبھو کر رہے تہے کہ جب تک آنے والی نسل کو ٹھیک پراچین ویدک دہرم پر نہ چلایا جاوے گا جب تک اُن میں ویدک سنسکار نہ ڈالے جاویں گے ۔ تب تک ہم کبھی بھی اچ اوستہا کو پراپت نہیں ہوسکتے ۔ اس لیے دل وجان سے کسی ایسے انسٹیٹیوشن کے کھولنے کی تدبیریں کر رہے تہے جس دوارہ کہ وہ اپنی سنتان کو ویس لوگ بنائیں کہ وہ آریہ سنتان کہلانے کی مستحق ہو ۔

اگرچہ انہوں نے ایک دفعہ تن من دہن سے اس بات کا یتن کیا تہا اور کامیاب ہونے کی آشا بھی بندہ گئی تھی ۔ لیکن خود غرض آدمیوں اور دیش کا ناش کرنے والوں کی دیا سے وہ اپنے شبھہ کام میں کامیاب نہ ہوسکے ۔ لیکن تسپر بھی بہادروں نے اپنے ارادے کو صبر اور استقلال سے قایم رکھا ۔ اور اس بات کی انتظار کرنے لگے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ پرماتما اُن کی مدد کرتے ہیں جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں " آخر وہ شبھہ دن جس کی کہ اُمید پر سب لوگ بیٹھے ہوئے تہے اور جس کی طرف سب لوگوں کی آنکھیں لگی ہوئی تہیں آپہونچا ۔ پریہ ورو آنکھیں کھول کر دیکھو ۔ تمہارے سامنے گوروکل کی سکیم پڑی ہے ۔ جس گوروکل پر آریہ ورت کی ترقی اور تنزل کا سوال ہے جس گوروکل نے شدہ آریہ پیدا کرنے ہیں ۔ جس گوروکل نے ویدک دہرم کو جگت میں پہیلانیوالے سوامی دیانند ۔ نہیں نہیں مہرشی دیانند کے نام کو جگت میں روشن کرنے والے ۔ دہرم کے پیاسوں کو ویدک امرت پان کرانے والے ۔ سنگھوں کی طرح ناد کرنے والے ، پاپیوں کے ہردوں کو کمپائن کرنے والے شکشا دہاری برہمچاری پیدا کرنے ہیں اُس گوروکل کی جس کو کہ دہرم کے پیاسوں کے لیے وید روپی امرت کے پلانے والا چشمہ کہنا چاہیئے ۔ سکیم آپکے سامنے پڑی ہے ۔

آہا کیا ہی بہاگیہ وان دن ہے ۔ پرماتما تیرا نہایت ہی شکر ہے جس پُرش نے سچے دل سے جس کام کو شروع کیا ہے آپ اوشیہ اُس کی مدد کرتے ہیں ۔ اے ماتا ! اُمید تو ہی ہے ۔ تو کمزور آدمی کو پہاڑ کی چوٹی پر چڑہنے کا حوصلہ دلاتی ہے ۔ تو ہی ہے جو سب خوشیوں کا مخزن ہے تیرے بنا دُنیا میں منش کوئی کام نہیں کر سکتا ۔ ہر ایک پُرش کوئی نہ کوئی آشا رکھتا ہوا ہی دُنیا کی خوفناک سمندر کی لہروں میں قدم رکھنے کا حوصلہ کرتا ہے ۔ بندہو گنو! اُسی پیاری امید سے ہم نے اس شُبھہ کام کو شروع کیا ہے ۔ اب ہمارا پہلا فرض یہہ ہے کہ ہم اس کے لیے تن من دہن سے کوشش کریں ۔ کیونکہ اب دیر کرنے اور زیادہ انتظار کرنے کا وقت نہیں رہا ۔ جانتے ہو دیش کی کیا دُردشا ہوئی ہے ۔ دشمن کس طرح ہمارے ارد گرد کھڑے ہیں ۔ اور ہماری امیدوں کو نشٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ پاپی کس طرح لوگوں کو مغالطے میں ڈالنے کا یتن کر رہے ہیں ۔ اور ہمارے راستے میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں چاہتے ہیں کہ یہہ شُبھہ کام نہ ہو ۔ لیکن ہمیں ہرگز بھی ہمت ہارنی نہ چاہیئے ۔ اب ہمارا سب سے پہلا فرض یہہ ہے کہ ہم اس دہارمک سوسائیٹی کی مدد کریں جس نے ہماری آنے والی سنتان کی بہتری کے لیے سب سے عمدہ ذریعہ نکالا ہے ۔ تم دیکھو گے جس وقت ایک ودیارتھی بھی گوروکل سے پڑہا ہوا ۔ اندریوں کو بس میں رکھنے والا ۔ ویدوں کو سو سہت پاٹھہ کرتا ہوا تمہارے درمیان میں اوپستہت ہوگا ۔ اُس وقت آپکے اندر ایک کالج سے پڑہے ہوئے طالب علم سے کرنا ۔ پھر تمہیں ہوگا کہ آیا موجودہ کالجوں کی تعلیم ہماری بچوں کا ... کر رہی ہے یا نہیں ۔ آیا ہم اپنے بچوں کو اُس قدر ... ہوئے بھی اُن کی بہتری کا سامان کر رہے ہیں یا نہیں ... پریہ وررو یدی تمکو اس بات کا وشواس نہ ہو ... مشہور دہرم سکہلانے والے کالج کے طالب علموں ... کرو اور اُن سے دریافت کرو کہ کالج کی تعلیم نے کہاں ... اُنہیں جسمانی ۔ روحانی اور اخلاقی تعلیم دی جن ... کے پروفیسر اخلاق کا ایک اعلیٰ نمونہ ہیں ۔ بہلا ... امید ہوسکتی ہے کہ اُن کے چیلے اُن سے کم رہیں ۔ اس ... اگر ہم اپنی پیاری سنتان کا بھلا کرنا چاہتے ہیں ... اُنہیں یوگیہ پتر بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ اس ... کو ہاتہہ سے نہ دیں اور ویدوں کے پرچار میں لگی ہوئی ... پوتر سوسائیٹی کی مدد کریں تا کہ وہ اس شُبھہ کام ... شیگہر ہی کامیاب ہوجائے ۔ اور ہم پہر آریہ ورت میں ... دہرم کا راج دیکہیں ۔ آخیر میں میری پرماتما سے بنتی ... ہے کہ جلد گوروکل کھلے اور ویدک دہرم سنسار میں پھیلے ...

کتابیں

علاوہ محصول ڈاک کے ... قیمت

دھرم ویر مصنفہ پنڈت کرپا رام جگراؤنی ... ایک پنڈت اور مولوی کا اور پنڈت اور جینی سادہو ... آریہ اور سنادہو کا وغیرہ وغیرہ مباحثہ ناول کے طور پر دکہلایا گیا ہے ۔ جو واقعی دیکھنے کے قابل ہے ۔ قیمت فی جلد ۸ مہ ہے ۔

روس کا مشہور نہلسٹ جلد اول فرنچہ حصہ اول مصنفہ لالہ بالک رام شاد ۔ قیمت صرف ۸/ ہے ۔ قابل دید کتاب ہے ۔ خوبی دیکھنے سے معلوم ہوگی ۔

ست جرتی مہان نند ۔ مصنفہ پنڈت کرپا رام شرما جگراؤنی ۔ قیمت ۸ ۔ درخواستیں حسب ذیل پتہ پر ہونی چاہئیں ۔ المشتہر

منیجر ست دہرم پرچارک جالندہر شہر ۔ (پنجاب)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

آریہ ماجک خبریں

راولپنڈی ۲۰ جولائی سے ایک ایک اتوار کو سماج میں ہون ہوتا ہے۔ رکشا بندھن کے دن خاص اُتسو ہوا۔ کنیا مہا ودیالیہ کی فہرست چندہ کھولی گئی۔ ۵ ستمبر کو پنڈت رام بھجدت بی۔ اے کا گورو کل پر ایک نہایت فصیح اور پُر تاثیر ویاکھیان ہوا۔ ۶ تاریخ کو پنڈت دیو بیدیا لنکار جی کا وید دھرم پر ویاکھیان ہوا۔ حاضری بہت تھی۔ ۷ کو پھر دھرم پر ویاکھیان ہوا۔ پنڈت دیو بیدیا لنکار جی اور پنڈت شو نا تھ جی کے ویاکھیان ہوئے۔ ۸ تاریخ کو مری سے واپس آکر چودھری رام بھجدت جی کا دوسرا ویاکھیان ہوا جو نہایت خوشنما اور موثر تھا۔ اور اری شام کو شری پنڈت منشی رام جی کے دو ویاکھیان ہوئے۔ ہر روز حاضری تین تین سو تک ہوتی رہی۔ نئے سماج ایشور کرا سے رنگوں (برہما) اور شہر انبالہ میں نئے آریہ سماج قایم ہوئے۔ شہر انبالہ کے منتری مہاشے کا نام لالہ ... چند ہے۔ تمام خط و کتابت اُن کے نام ہونی چاہئے۔ الغرض دونوں سماجوں کے سبھاسد ... وغیرہ۔

گورو کل ... میں سولہ سو روپیہ گورو کل کے لئے چندہ ہوا جس میں سے گیارہ سو نقد ہوا۔ ابھی فہرست کھلی ہے۔ بسطیع کوہ مری میں ساڑھے اٹھارہ سو روپیہ چندہ ہوا جس میں سے پانچ سو نقد ملا۔ ابھی فہرست کھلی ہے۔

گجرات میں ساڑھے سات سو کے قریب نقد ہوا۔ کئی سو اور ہونے کی اُمید ہے۔ تینوں سماجوں کا چرشا رہنہ قابل تعریف ہے۔ پرماتما اس سے بھی بڑھ کر سامرتھیہ دے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں (۱) ستیا یک جلسہ میں جب سے ... ہے حاضری معمولی ہوتی ہے یعنی ایک سو سے زیادہ آدمی نہیں (۲) ڈیرہ میں ایک ینگ مینز آریہ سماج قایم ہوئی ہے جس کا ستیا یک جلسہ ہر اتوار شام کو ہوتا ہے۔ تعداد ممبران ۴۰ سے زیادہ ہیں۔ (۳) مندر میں سوائے بدھوار و اتوار کے باقی ہر روز رات کو ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک کتھا ہوتی ہے جس میں حاضری بہت کم ہو جاتی ہے۔

چھاؤنی جلندھر پُتری پاٹھ شالا بدستور رونق پر ہے گو آج تک کبھی کسی لڑکیوں کے پاٹھ شالہ میں بھیجنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ تاہم تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور لوگوں کو آہستگی خود بخود وِدیا کی قدر و منزلت معلوم ہوتی جاتی ہے۔ ہماری چھٹی ادھیاپکا بی بی پاربتی جی اپنی پتری کے پاس آگرہ چلی گئی ہیں۔ لڑکیوں سے انہیں ادرانہ محبت ہو گئی تھی اور جب تک یہ یہاں رہیں انہوں نے بہت اچھی طرح انجام دیتی رہیں۔ لڑکیوں نے اس تھوڑے سے عرصہ میں تعلیم و تادیب دونوں میں خاص ترقی کی ہے۔ اُن کی جگہ کنیا مہا ودیالیہ سے بی بی پالی جی ادھیاپکا مقرر ہو کر آئی ہیں۔ یہ بھی اپنا کام بہت اچھی طرح سے کرتی ہیں۔ اور یقین ہے کہ ان کا کام ہر طرح سے قابل اطمینان ہوگا۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ آنا فنڈ سماجک کاموں میں بہت مدد دے سکتا ہے۔ لشکر طیبہ کا رکن معتمد ہوں۔ اور دلی شوق سے اس طرف توجہ کریں۔ اگر اس میں کہیں ناکامی ہوتی ہے تو وہ کسی کا قصور نہیں ہوتا۔ ہمارے آنا فنڈ کے لایق اور سرگرم مہتمم پنڈت ... رام جی کی رائے ہے کہ لوگوں کے گھروں سے باسانی تمام یہہ دان لیا جاتا ہے۔ ممبروں کو ہفتہ بھر کا ٹھیکری جمع کیا ہوا آٹا دینے میں ذرا گراں نہیں گزرتا۔ اور اگر انتظام معقول ہو تو یہہ سماج کے لئے آمدنی کی مستقل سبیل ہے۔ آریہ سماج میں پورانک اور جینیوں کے متوں پر چند متواتر ویاکھیان کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ عنقریب کچھ انتظام کیا جاوے گا۔

کوٹ بھیٹے خان۔ پنڈت پرمانند سنگھ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے ۳ روز ہر ستمبر کو دیا اور ... پر دو موثر لیکچر دئے۔ لوگوں پر اثر اچھا ہوا۔

کانسن ضلع گوجرانوالہ۔ مہاشے ٹھاکر داس گپت یہاں پر بڑے اُتساہ سے آریہ دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ شام کو ہر روز ستیارتھ پرکاش کی کتھا کرتے ہیں جس کو لوگ نہایت پریم سے سنتے ہیں۔ دو جینیوں اور ایک ویشنو اور ایک جوتشی کو یگیو پویت سنسکار کرا کر ویدک دھرم میں شامل کیا۔ جوتشی جی نے اپنا جوتش کا پیشہ

تیاگ دیا ہے۔ چاروں مہاشے دونوں سمے سندھیا کرتے ہیں۔ الاونگ مہاشے جی نے ایک لیکچر گوجرانوالہ میں بر سر بازار ایک سو کی حاضری میں دیا۔ یہہ چرشا رہنہ قابل تعریف ہے۔

سرینگر ۔ ۶ اگست کو لالہ گوری شنکر جی نے اپنے پتر کا جات کرم سنسکار ویدک ریتی انوسار کرایا۔ آنر جو نو بہار ... کا شرمن سے سنسکار کیا جس کنیا کا نام تپا دیوی رکھا ... دان دیا۔

اجمیر ۔ منیجر ویدک ینترالیہ سوچنا کرتے ہیں کہ مول ویدوں میں سے یجروید چھپ چکا۔ رگوید کے بھی آٹھ صفحے چھپ چکے۔ اب کاغذ بہت ولایت سے آ رہا ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ چاروں مول سنگھتاؤں کے چھاپنے میں کم سے کم ۲ برس لگیں گے۔ پرنتو اب آشا ہے کہ ڈیڑھ برس میں چھپ جاینگی۔

بھیرہ لالہ سربدیال جی سوچنا دیتے ہیں کہ ہمارے نیتاجی بھائی لالہ اشور دیال جی ایم۔ اے کا ہان کل ۵ ستمبر کو پانچ بجے شام کے شبھ مہورت میں ہوا۔ ہم لالہ شیودیال جی کو مبارک باد دیتے ہیں اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ بالک کو دیرگھ آیو کر اور تیا گی سمان دھرم پریمی اور پوپکاری بنا دے۔

منٹگمری آریہ سماج منٹگمری نے رکشا بندھن کے دن اور اُس کے آٹھ دن بعد دو ہون کئے جس میں ۳۰ روپیہ کی سامگری خرچ ہوئی غریبوں کو بھوجن تقسیم کیا۔ بارش کی سخت ضرورت ہے۔ لوگ وپاکل ہو رہے ہیں۔

بوڑھڑوال ۔ پنڈت رشی رام جی اُپدیشک پنجابی مڈل سکول نارروال کی لگاتار کوششوں سے موضع بوڑھڑوال تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور میں ۱۴ اگست کو نیا آریہ سماج قایم ہوا جس کے ادھیکاری حسب ذیل ہوئے۔ لالہ بولو مل پردھان لالہ دھیانا تھ منتری۔ لالہ جیون لال خزانچی۔ لالہ کیسو چند اسسٹنٹ منتری۔ پرماتما سبھا سدوں کو دھرم بل اور اتساہ دے۔

برنالہ ریاست پٹیالہ اس جگہ آریہ سماج کو قایم ہوئے ابھی قریب ۳ ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ لالہ گنگا پرشاد جی جن کے ستیا اُپدیش سے اس جگہ سماج قایم ہوا تھا۔ تبدیل ہو کر ہوانی تشریف لے گئے ہیں۔ آپ اس جگہ اُپدیشک کا کام بڑی کوشش کر رہے تھے۔ اب آپ کے یہاں سے تشریف لیجانے پر سماج کے درہم برہم ہونے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ تعداد ممبران کم ہے۔ اور اُپدیش کی بہت ضرورت ہے۔ بلکہ

اس لئے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں نویدن ہے کہ جلد کسی اُپدیشک کو اسطرف بھیجکر سماج کو پشٹ کرے ۔

تازہ خبریں اور رائیں

مدراس ایک دیہاتی مجسٹریٹ کو جس نے کہ اراواڑوں کو شناردں کے گھر جلانے اور انہیں لوٹنے کے لیئے برانگیختہ کیا تھا چھہ سال کی قید کی سزا ہوئی ۔ دیگر ملزموں کو بھی مختلف سزائیں ملی تھیں ۔ ابھی تحقیقات ہو رہی ہے ۔

(۲) بمبئی میں طاعون پھر ترقی پر ہے ۔ ۱۴ ستمبر کو ۲۶ نئی واردا تیں اور ۱۷ اموات ہوئیں حیدرآباد سندھ میں طاعون نے سخت تشویش پھیلا رکھی ہے ۔ لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں ۔ پونا کا حال بدستور ہے ۔ اس نے بنگلور اور کراچی کا بھی ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑا ۔ کلکتہ میں بھی چھہ سات واردا تیں ہو جاتی ہیں

(۳) گذشتہ جولائی میں جو دو آدمی سیالکوٹ سے پچیس ہزار روپیہ کی چوری کرکے بھاگے تھے ۔ بمبئی میں پکڑے گئے ۔ اور گرفتار کرکے سیالکوٹ بھیجے گئے ہیں ۔

(۴) میڈیکل افسران ممالک مغربی و شمالی واودھ نے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ جو کانگریس کے ڈیلیگیٹ طاعونی مقامات سے لکھنؤ آویں اُن پر تین روز کا قرنطین قائم ہو اس پر کانگریس کمیٹی کی جانب سے ایک یادداشت کمشنر صاحب بہادر کی خدمت میں بھیجی گئی ہے کہ ایسا نہ ہو ۔

(۵) افسوس کہ لالہ دسنگم لعل وکیل لاہور کے گھر میں ۱۰ ستمبر کو ایک گھنٹہ کے اندر تین موتیں ہو گئیں یعنی اُن کی صاحبزادی جو تپ دق سے بیمار تھی اس کے جاں بحق ہونے کے تھوڑا عرصہ بعد ہی اُن کی دھرم پتنی کا بھی دیہانت ہو گیا ۔ جس کے ایک گھنٹہ بعد اُن کی ایک اور رشتہ دار عورت بھی چل بسی تینوں جنازے ایک ساتھ نکلے ۔ موت نے کسی کی پیش نہیں جا سکتی ۔ پرماتما لالہ صاحب کو شانتی دیں ۔

(۶) کوچین میں ایک ولایت سے واپس شدہ برہمن کو برادری نے ذات سے خارج کر رکھا ہے اور لطف یہہ ہے کہ راجہ صاحب کوچین جو تعلیم یافتہ اور سمجھدار آدمی ہیں اس کارروائی کے حق میں ہیں ۔

(۷) شملہ کے ٹون ہال میں ۲۹ اکتوبر کو ایک نیا بازار کھولا جاویگا ۔ تاکہ یورپینوں اور یوریشینوں کے نئے شفاخانہ کے لیے سامان جمع کیا جاوے ۔ یہہ بازار لیڈی کرزن کے نام سے کھلیگا ۔ اور لیڈی کالن پربندھ کرینگی ۔

(۸) حال میں بمبئی کا ایک طالب علم کرشنا جی دادا جی کلکارنی نامی لڑکیوں کی شاہی یونیورسٹی میں داخل ہوا ہے ۔ جو فی الحال معدنیات اور طبقات الارض کی تعلیم حاصل کر رہا ہے ۔

(۹) کشمیر میں پانی کا ایک ایسا چشمہ دریافت ہوا ہے کہ جس میں نہانے سے کئی پرکار کے روگ دور ہو سکتے ہیں

(۱۰) افسوس کہ مہتہ دونی چند سول سرجن ہوشیارپور اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ۔

(۱۱) نہر چناب اس مقام پر جہاں کہ یہہ دریائے چناب سے نکلتی ہے نہر سویز کے برابر چوڑی ہے ۔ اور اپنی کل شاخیں ملا کر دنیا کی تمام نہروں سے لمبی ہے ۔

(۱۲) پرنس رنجیت سنگھ نے حال کے کرکٹ میچوں کے موسم میں پوری تین ہزار دوڑیں کیں

(۱۳) سرینگر کشمیر میں جناب لفٹنٹ گورنر پنجاب کے استقبال کی تیاریاں دھوم دھام کے ساتھہ ہو رہی ہیں ۔

(۱۴) گوروکل کا ڈیپوٹیشن پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں بھرمن کر رہا ہے ۔ ہر جگہہ امید سے بڑھ کر کامیابی ہو رہی ہے ۔

(۱۵) ولایت میں ایک عقلمند نے بہروں کے لئے ایک قسم کے کان بنائے ہیں جس میں بجلی کی طاقت رکھی گئی ہے ۔ اس کے ذریعہ وہ دوسروں کی بات سن سکیں گے ۔

(۱۶) افسوس کہ مسٹر بیک پرنسپل علی گڈھ کالج ۲ ستمبر کو فوت ہو گئے ۔ محمدیوں کی طرف سے اظہار افسوس کے لئے جابجا ماتمی جلسے ہو رہے ہیں ۔

(۱۷) روم کے پوپ صاحب کے پاس ایک ایسی ضخیم انجیل ہے کہ جس کا وزن ۳۲۰ پونڈ ہے ۔

(۱۸) انگلینڈ اور ٹرانسوال کے مابین آخر جنگ ٹھن ہی گئی ۔ انگریزوں کی طرف سے ہندوستان سے فوجیں بھیجنے کا انتظام بڑی سرگرمی کے ساتھہ ہو رہا ہے ۔ دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ۔

(۱۹) ولایت میں ہر سال تین ہزار نئی کتابیں چھپتی ہیں ۔

(۲۰) سان فرانسسکو کی علمی کانگریس میں کیلیفورنیا سے لائے ہوئے چند ایسے کچھوے پیش کئے گئے کہ جن کی بائیں طرف ایک پرکار کی قدرتی تھیلی ہوتی ہے جو کہ ہر وقت میٹھے پانی سے بھری رہتی ۔ کیلیفورنیا کے مسافر جب اُن کو پانی نہیں ملتا تو ان کچھوؤں کے تھیلوں سے پانی لیکر پیتے ہیں ۔

(۲۱) جاپان میں ایک کوئلہ کی کان میں لالٹین سے آگ لگجانے سے ۲۴۲ آدمی جو ۹۰ سو فیٹ نیچے کام کر رہے تھے ہلاک ہوئے ۔

کانپور میں ۱۳ و ۱۴ ستمبر کو خوب بارش ہوئی ۔ طاعون کے متعلق قواعد سخت ہونے کے باعث الہ آباد میں چھہ روز تک ہڑتال رہی آخر کار اب بند ہو گئی ہے ۔

لنڈن جو زمانہ کانگریس کا اجلاس حال میں ہوا تھا ۔ اُس کی پریسیڈنٹ لیڈی ایبرڈین تھیں جنہوں نے انیس دلیشوں کے زنانہ پرتی ندھیوں کے سامنے افتتاحی سپیچ دی ۔ جن سبھاؤں کے پرتی ندھی اس کانگریس میں آکر شریک ہوئے اُن کے سبھاسدوں کی تعداد ۱۲۵۰۰ لاکھ اس میں اگر وہ ممبر بھی شامل کرلئے جاویں جو کہ استریوں کے معاملات سے ہمدردی رکھتے ہیں تو یہہ تعداد تیرہ لاکھہ بہتر ہزار ہو جاتی ہے ۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار نے کلکتہ کے ایک بابو پرسنو کمار سین کو کیمبرج میں جا کر فلاسفی پڑھنے کیلئے آٹھہ ہزار روپیہ کی سہایتا دی ہے ۔

کلکتہ میں ایک پاجی نے اپنی عورت کو مار ڈالا اور اُسکی لاش کو جلدی سے شمشان میں پہونچا دیا ۔ حتی کہ ابھی آگ لگائی گئی تھی کہ پولیس وہاں پر جا پہونچی اور جلتی چتا سے لاش نکالی گئی ۔ مقدمہ چل رہا ہے ۔

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے

چودھویں صدی میں سب سے بڑے راجکل میں بدھوا بواہ

جن صاحبوں کو آریہ سماج کے مخالفین کے لیکچر سُننے یا کتابیں
مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا ہے وہ بھلے پرکار جانتے ہیں
ویدک دھرم کی تردید کرنے کے واسطے ان لوگوں کے پاس
کوئی دلیل تو نہیں ہے۔ لیکن صدیوں سے غلامی میں چلے
آئے آزاد خیالات تک سے ناآشنا دھرم و علم سے محروم
باوا واکیہ پرمانم ماننے والے سادہ لوح اشخاص کو اپنے
دام سوارتھہ میں پھنسائے رکھنے کے لئے ان نیتاؤں کو لوگوں کو
ہتھکنڈے بہت آتے ہیں۔ یہہ اپنے دعوے کے ثبوت میں
کوئی پرمان تو دیتے۔ صرف اپنے چیلوں کے جھوٹے جذبات
کو اپیل کرکے اُن کو راہِ راست پر آنے سے روکتے ہیں اور
بہت سے بُہتان جو وہ آریہ سماج کے سر پر لگاتے ہیں۔
اُن میں سے بدھوا بواہ اور نیوگ کو وہ سب سے زبردست
خیال کرتے ہیں اور بات بات میں اسی کو سامنے لے آتے
ہیں اور گلی گلی اور کوچوں کوچوں چلاتے پھرتے ہیں کہ
آریہ سماجی رانڈوں کو گیارہ گیارہ خصم کرواتے ہیں۔ جو
لوگ ان کی بات کا اعتبار نہ کرکے سوامی جی کے گرنتھہ
دیکھتے ہیں اُن کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہہ سراپا غلط
ہے۔ کیونکہ سوامی جی نے نیوگ کو آپت کال کا دھرم لکھا ہے
اور بدھوا بواہ صرف اکشت یونی یعنی مرد سے مباشرت
نہ کی ہوئی استری کے لئے جائز تبلایا ہے۔ جب ان سب
باتوں کے لئے مہابھارت سے جسکو یہہ لوگ پانچواں وید
پکارتے ہیں۔ پرمان دیئے جاتے ہیں اور کیرو پانڈو
اور انیک راجاؤں کی استریوں کا نیوگ کرنا ثابت کیا
جاتا ہے اور یہہ تبلایا جاتا ہے کہ وہ سب راجے مہاراجے

جن کا نام آپ لوگ آج دن بڑے فخر سے لیتے ہیں۔ اور
سورج بنسی کل کے مانتے ہیں وہ سب نیوگی سنتان ہی ہیں
اگر اس وقت نیوگ نہ کیا جاتا تو اُن کا نام و نشان بھی نہ
ملتا۔ اس کے جواب میں یہہ لوگ اپنے چیلے چانٹوں کو یوں
کہکر سمجھاتے ہیں کہ بھائی یہہ سب ست یگ کی باتیں ہیں
کل یگ میں یہہ ورجت ہیں۔ لیکن آج ہم ایک معتبر تواریخی
حوالہ سے بتلاتے ہیں کہ چودھویں صدی تک اکشت یونی
بدھواؤں کا بواہ جاری تھا اور ایسے بواہ سے پیدا
شدہ سنتان راج پاٹ کی وارث ہوئی ہے۔ بھارت
ورش کے تواریخ دان لوگوں سے مہاپرتاپی۔ بدھی مان
شورویر مہارانا ہمیر والئی میواڑ کا نام چھپا نہیں ہے۔
جنہوں نے کہ ۱۳۰۱ء سے ۱۳۶۵ء تک چتوڑ میں راج
کیا اور اپنے آباؤ اجداد کے کھوئے ہوئے ملک کو ہی یہہ
اپنے قوت بازو سے حاصل نہیں کیا بلکہ اس کو دوگنا
بڑھایا۔ اس شورویر مہارانا کے بارے میں تواریخوں میں
مرقوم ہے کہ جب یہہ تخت پر بیٹھا اُس سمے چتوڑ کا قلعہ
مسلمانوں کے قبضہ میں تھا اور اُن کی طرف سے راؤ مالدیو
چوہان قلعہ داری کرتے تھے۔ ہمیر کی بہادری و اوصاف
حمیدہ کی تعریف سُنکر چتوڑ کے حاکم نے اپنی لڑکی کے
ٹیکے کا ناریل اُس کے پاس بھیجا۔ ہمیر کے صلاح
کاروں و دوستوں نے اس کو پُرخطر سمجھکر ناریل پھیر
لوٹا دینے کی ترغیب دی لیکن اُس نے ایک بھی نہ سُنی
اور جواب دیا کہ آخر اس بہانہ سے میرا قدم تو اُس
پوتر بھومی پر پڑے گا جس کی رکشا رتھہ میرے پتا اور
پتامہ نے اپنا خون بہا دیا۔ کشتری کو ہمیشہ بڑی سے
بڑی آفت کا سامنا کرنے کے لئے طیار رہنا چاہئیں۔
ایک دن تو ایسا ہوتا ہے کہ اُس کو زخمی ہوکر اپنا ملک
چھوڑنا پڑتا ہے اور دوسرے دن اوسے ملک میں
تاج سر پر رکھہ کر داخل ہوتا ہے۔ غرضکہ پانچ سو
کی جمیعت لیکر رانا ہمیر بواہ کے لیئے چتوڑ کے قلعہ میں
گیا جہاں کسی قسم کی شادی کی دھوم دھام نہیں تھی
لڑکی محل میں لائی گئی اور اوس کے پتا نے اُس کو ہمیر
کے آگے پیش کیا۔ راج گروُ نے گٹھہ جوڑا باندھا ہمیر نے

لڑکی کو گرہن کیا اور معمولی قول و قرار کے بعد بواہ
سماپت ہوا۔ ہمیر نے اس مختصر کارروائی کا سبب
دریافت کیا۔ راج گروُ نے اُس کو تھوڑا صبر رکھنے کے لئے
کہا آخر اُس کو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کی شادی پہلے ایک
بھاٹی قوم کے راجپوت سے ہو چکی تھی۔ لیکن وہ تھوڑے
دنوں بعد ہی لڑائی میں مارا گیا۔ اور یہہ اکشت یونی
رہگئی اس بیوہ کے بطن سے ہمیر کے ایک بڑا بیر لڑکا
پیدا ہوا جس کا نام کھیتسی تھا اور جو کہ اپنے باپ کی وفات
کے بعد میواڑ کی راجگدی پر بیٹھا اور اُس کے نامی گرامی
مہارانا ؤں میں سے ایک ہوا۔ اسی نے اجمیر اور جہاز پور
کا علاقہ لیلہ نامی پٹھان سے فتح کرکے میواڑ میں ملایا اور
کئی قلعے سر کئے۔ اس نے ہمایوں کو بکرول کے مقام پر شکست
فاش دی۔ مارواڑ۔ جیپور۔ بوندی۔ گوالیار۔ چندیری
سیکری۔ کالپی۔ آبو۔ وغیرہ کے سب راجا اسکے ماتحت
تھے۔ اس وفات کے بعد اُس کا لڑکا لاکھا تخت پر بیٹھا
اس کے بہت زیادہ اولاد ہوئی اور اس کے کئی بیٹوں
کے نام سے لیسودیا راجپوتوں کے کئی فرقے آباد ہیں۔ اب
بدھوا بواہ کو کل یگ میں ناجائز تبلانے والے ذرا گریبان
میں اپنا منہہ ڈالکر سوچیں کہ جس رسم کو وہ شاستر و
مریادا ور رودہ تبلاتے ہیں وہ تو اُن کے سرب کل سرتاج
مہاراناؤں نے بھی کی ہے اور کم سے کم چودھویں صدی
تک اکشت یونی بدھواؤں کا بواہ ناجائز خیال نہیں کیا
جاتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو بدھوا بواہ سے پرابت سنتان
تخت و تاج کی کا ہیکو وارث ہوتی۔ اس سے صاف ظاہر
ہے کہ گو ہندوستان بہت گر گئی تھی۔ لیکن ابھی تک ان
کی ناپاک تعلیم نے ابھی پورا گھر نہیں کیا تھا۔ اور شاید
اوس سمے تک پیدا بھی نہ ہوئی ہو۔

الراقم رام بلاس سارده

منوھرلتا

اسی ناول کی قیمت ۸ آنہ

بہت عمدہ ناول ہے اسکی خوبی پڑھنے سے معلوم ہو سکتی
ہے۔ درخواستیں مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر آویں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فرائض کی ادائگی پر ضروری توجہ

پرماتمانے منش کو بدہی اسی لئے عطا فرمائی ہے کہ وہ دینی و دنیوی فرائض کو جو اُس کی ذات کے ساتھہ وابستہ ہیں۔ دہرم کے انوسار انجام دیوے۔ اور دہرم کے سچے ارتھہ کو پیش نظر رکہتا ہوا ہمیشہ اس پر عامل رہے۔ اور جو ایسا نہیں کرتا وہ منش کہلانے کے یوگیہ نہیں۔ بلکہ اپنی زندگی خواری کے ساتھہ بسر کرتا ہے۔

ایک شخص لوہار کا کام کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے فرائض میں غافل ہو جاوے تو وہ اور اُس کے بال بچے بہوکہوں مرجاویں۔

دفتر میں اگر کوئی کلرک اپنے فرائض کی ادائیگی میں لاپروائی یا سستی کرے تو یا تو اُس پر جرمانہ ہوجاوے یا زیادہ غفلت پر شاید برخاست ہوجاوے۔

دوکاندار لوگ اگر اپنی بہی کہاتہ میں آمدنی و خرچ کو روز مرہ درج نہ کریں تو نسندیہہ اُن کا کاروبار گندہ ہوجاوے آخر کو مرر دینہ ما راجاوے۔

اسی طرح جو منش صبح و شام سندھیا وغیرہ دہارمک فرائض کو ادا نہ کریں تو ضروری ہے کہ اُن کی آتما ملین ہوجاویں۔ اسہوائے اس کے جو لوگ جہوٹہہ بولتے اور کوکرم کرتے ہیں وہ دیکہا جاتا ہے کہ عوام کی نظروں میں حقیر بنجاتے ہیں۔

اصل مطلب یہہ ہے۔ کہ لایف کو نیک اور پسندیدہ بنانے کے لئے اوشیک ہے کہ دہرم کو وسیلہ بنایا جاوے۔

میں دُنیاوی امورات کو نظر انداز کرکے دہارمک فرائض کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ وجہ یہہ ہے کہ جو انسان دہارمک ڈیوٹی کو اپنے ذمہ لیوے۔ اُس کا اتنا بڑا بلوان اور دیرڈہ ہونا چاہئے۔ ویدک دہرم تبلاتا ہے۔ کہ اعلی معراج پر پہونچنے کے لئے شاریرک۔ آتمک۔ اور ساماجک تینوں بلوں کو حاصل کرنا چاہئے۔

ہمارے ساماجک بہائی آج کل ایسو نظر آتے ہیں کہ شرو تمام کے اصول کو قطعاً فراموش کرکے آخری نتیجہ پر پہونچ گئے ہیں۔ اور یہہ سمجہہ بیٹہے ہیں۔ کہ چونکہ ویدک دہرم ایک عظیم سچا اور اصلی دہرم پرماتما کی طرف سے ہے اس لئے ضرور اُس کی فتح ہوگی۔ عمل کی طرف اُن کا مطلق خیال نہیں ہے۔ مگر پیارے ناظرین اگر غور سے آپ دیکہیں گے تو آپ کو معلوم ہوجاویگا کہ ویدک دہرم انسان کو سست و پابنانے کے لئے نہیں ہے بلکہ یہہ ہدایت کرتا ہے کہ جو کچہہ پرماتمانے انسان کو عطیہ بخشا ہے اُس سے ٹہیک ٹہیک کام لیوے۔ اسلیئے ہم سب کا فرض ہے کہ اگر ہم منش ہونیکا فخر رکہتے ہیں تو سماج کے اصول کے مطابق ہم کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف کامل توجہہ دینی چاہئے۔ اول شاریرک اُنتی۔ یعنی صبح کے وقت ہر روز شوچ آدی سے فارغ ہوکر ورزش کرنا جس سے شریر تندرست رہے اور اُس کے بعد سندہیا اور ہون کرنا اور پہر کسی دہارمک پُستک کا مطالعہ کرنا۔ اور اُس کے بعد شام تک دنیاوی کاروبار بڑی ساودہانی کے ساتہہ کرتے ہوئے۔ شام کو پہر سندہیا وغیرہ نت کرم کرنا۔ اگر کوئی صاحب کسی سماج کے منتری۔ پردہان۔ کوشادہیکش یا اُپدیشک ہیں تو صبح کو وقت ماسوائے فرائض مذکور کے سماج کے متعلق اپنی ڈیوٹی کو بہی انجام دیویں۔ اور ضروری ہے کہ سوائے کسی امر مجبوری کے آج کا کام کل پر نہ چہوڑیں۔ آریہ سماج کی ترقی کے سدراہ اگر کوئی امر ہے تو وہ یہی ہو کہ ہم نے کبہی اپنے فرائض پر عمل کرنے کے لئے وچار ہی نہیں اور اندہا دہند کام کر رہے ہیں جس کا کچہہ نتیجہ نہیں۔ اگر ہمنے سیکہا ہے تو نکتہ چینی کرنا۔ یعنی فلاں میں یہہ نقص ہے اور فلاں میں وہ۔ اصلی کام کی طرف توجہہ ندارد۔ افسوس کہ ہماری یہہ حالت ہے کہ نہ تو ہماری صحت اچہی نہ ہم میں بل اور پراکرم موجود ہیں۔ اور پہر ہم نے ڈیوٹی ایسی اختیار کی ہے۔ کہ ہم منش ماتر کا سُدہار کرینگے اور اُن کو ساماجک بنادینگے کیسی شرم کا مقام ہے۔ اور بہرحال یہہ بات کہنے کے لایق ہے کہ کیوں ایسے ناقابل آدمی دہارمک ڈیوٹی کو اپنے ذمہ لیتے ہیں۔ اور سماج کو ہانی پہونچاتے ہیں۔

میں صرف آریہ سماج کے عہدہ داران کے منجملہ صرف منتری کی ڈیوٹی کا ذکر کرونگا۔ یعنی اُس کا خاص کام یہہ ہے کہ وہ سماج کے متعلق خصوصاً خط و کتابت کرتا رہا علاوہ طور پر جاری رکہے بمعہ لی چہپانے کا جواب خود دیوے۔ اور اہم غور طلب چہپیات کو انترنگ سبہا میں پیش کرکے اُس کے فیصلہ کے مطابق جواب روانہ کرے۔ اگر کسی سماج کا ایسا منتری نہیں ہے تو یہہ سمجہنا چاہئے کہ اُس سماج نے سماج کو ایک بازیچہ طفلاں سمجہا ہوا ہے اور منتری اور سماج دونوں برائے نام ہیں۔

ہمارے سامنے شری متی آریہ پرتی ندہی سبہا کی سالانہ رپورٹ ۱۸۹۶ و ۱۸۹۷ء رکہی ہے۔ ہم کو بڑا شوک ہوتا ہے جبکہ ہم دیکہتے ہیں کہ ذیل لکہت سماجوں کے منتری صاحبان نے شری متی سبہا موصوف کو اپنی سالانہ رپورٹ نہیں بہیجی۔

امرتسر۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ دہلی۔ گوجرانوالہ۔ حیدرآباد سندہ۔ جہنگ۔ چہاؤنی جلندہر۔ لودہیانہ۔ ملتان شہر۔ مالیرکوٹلہ۔ میاں میر۔ ناہن۔ نوشہرہ۔ پشاور۔ روہتک۔ روپڑ۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ۔ شاہ پور۔ سری گوبندپورہ۔ سرسہ۔ ترنتارن۔ انبالہ چہاؤنی۔ وزیرآباد۔ وغیرہ ۵۰ سماجیں ہیں۔

یہہ اُن سماجوں کی تفصیل خصوصیت کے ساتہہ دی ہے جو صوبہ میں بڑی سمجہی جاتی ہیں۔

اب ناظرین غور سے ملاحظہ فرماویں کہ جب سماجوں کے منتریوں کا یہہ حال ہے کہ وہ خط و کتابت کرنے سے عاری ہیں کہ سماج کی مختصر سالانہ رپورٹ بہی باوجود چار ماہ کی مہلت ملنے کے شری متی آریہ پرتی ندہی سبہا میں بہیج نہیں سکتے۔ تو وہ سماج کا اور کیا خاک کام کرتے ہونگے اور اُن کی زندگی کا اثر غیروں پر کیا پڑتا ہوگا۔ اور اپنی کارگذاری میں کیا دکہلا دیگی۔ اور پہر غیر مذاہب کے لوگ آریہ سماج کی ترقی اور کام کی مقدار کو کہاں تک خیال فرماوینگے۔ جہانتک میرا خیال ہے بڑی بڑی سماجوں میں اُپدیشک لوگ بہت جاتے ہیں اور اُن میں کام زیادہ ہوتا ہے اور افسوس ہے کہ اُن سماجوں کی رپورٹ نہ پہونچنے پر سبہا کی سالانہ رپورٹ میں کیقدر کم کام دکہلایا جاتا ہے اگر پورا پورا کام دکہلایا جاوے تو آریہ سماج کی ہستی عوام میں باندازہ معلوم ہوجاوے۔ میرا یہہ بہی خیال ہے کہ سماج کے کاموں کے بابت سکرٹری صاحبان یادداشت بہی نہیں رکہتے ہونگے۔ اس کے

علاوہ بہت سے صاحبان نے وچار ا ہوگا - کہ چونکہ سماج نے یہہ کام ہی نہیں کیا - اور چھپوانے سے بدنامی ہوگی بہت سی تحریریں عاری ہو گئے - لیکن کچھہ ہی کیوں نہ اس لحاظ سے سماجوں کی حالت بہت ردّی ہے - اور سماجیں کبھی ترقی نہیں کر سکتیں جبکہ اُن کے عہدہ دار بے کے ہوں - کہ وہ اپنے فرائض کے ادا کرنے کے بھی قابل نہیں - اور دہرم اور ادہرم میں اُن کو تمیز نہ ہو - کیا دہرم پہیلاتا ہے کہ کسی کی آئی ہوئی چٹھی کا جواب ہی دیا جاوے - اور باوجودیکہ اُس کے لئے تقاضا بھی ہو اور خصوصاً ایک معزز اور دہارمک سبھا کی چٹھی کا جواب - یہہ سب باتیں ایسی ہیں کہ جن کی طرف سماجوں کو ضرور ہی توجہہ دینی چاہئے - جس سماج میں سوامی جی کرت کل کتابیں اور وید بہاشیہ نہ ہو اور نہ اپنا مندر ہو تو وہ سماج صرف لوگ دکھلاوا ہے - سماج نہیں کہلا سکتا - اس لئے سب سے پہلے ہر ایک سماج کا فرض یہہ ہونا چاہئے کہ مندر اپنا بناوے اور یہہ ضروری پستکیں لائبریری کے لئے خرید کرنے کی کوشش کرے - اس کے بعد مطالعہ کر کے دہارمک اُنتی کریں - جلندھر جیسی سماج میں صرف چند روپیہ کی کتابیں - کیسے افسوس کی بات ہے - اور اس لحاظ سے یہہ سماج بہت کمزور ہے - خیال فرمائیے - کہ اگر کسی ساماجک آدمی کو مطالعہ کے لئے کتاب کی ضرورت ہو وہ کہاں سے لیوے ✦

ہمیں بڑی خوشی ہے کہ جس قدر سماجیں رپورٹ میں درج ہیں اُن میں سب سے بڑی لائبریری ذخیرہ غازی خان سماج کی ہے اور اس سے دوئم درجہ پر کرنال کی - اگرچہ رپورٹ دیکھنے سے اور بھی بہت سی کمزوریاں سماجوں کی معلوم ہوتی ہیں - مگر یہہ سب سے بڑی کمزوریاں ہیں کہ سماجوں کے اپنے مندر نہیں - اور نہ لائبریری میں کتابوں کا ذخیرہ ہے - اس لئے سماجوں کو لازم ہے کہ اس کمی کو پورا کریں ✦

(کرتا رام) از کرنال ✦

بھرانتی نوارن

ایک مضمون بعنوان "آریہ پرشو جاگو" آریہ میگزین نمبر ۱۲ و ۱۳ بابت ماہ اپریل و مئی ۱۸۹۹ء میں شایع ہوا ہے جسمیں دیگر امورات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے آریہ سماجوں کی خاص توجہہ اس بات کی طرف منعطف کی گئی ہے - کہ آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کے آرگن ایسے ہاتھوں میں چلے گئے کہ جن کو آریہ سماج کے اُپدیش تک کا گیان نہیں ہے - آریہ متر مرادآباد جو پرتینیدھی سبھا ممالک مغربی و شمالی و اودھ کا آرگن ہے - وہ آریہ سماج کا یہہ اُپدیش بتلاتا ہے کہ ہندو جاتی کا اُدہار کرنا ہی آریہ سماج کا اُپدیش ہے - اور اسی کی بنیاد پر آگے چلکر اُس مضمون میں تحریر ہے کہ آریہ پرتی ندہی سبھا کا اخبار اور اُس کی یہہ حالت کہ بجائے آریہ سدہانت کو پہیلانے کے اس کے ناش کا انتظام کرے - آریہ سماجیں ایسی مدہوش کہ وہ سمجھہ ہی نہیں سکتیں کہ یہہ مضمون ہمارا ناش کرنے والا ہے یا اُپکار کرنے والا - سمجھنے کا مادہ پرمیشور نے دیا ہی نہیں - ادہکاری پرتی ندہی سبھا بیچارے مجبور ہیں - اول تو اُنہیں ایسے مضامین اور اُن کے سمجھنے کی لیاقت ہی کہاں دوسرے وہ اتنی محنت ہی نہیں کر سکتے کہ اُس کے پروف بھی دیکھہ لیں - اُس میں آریہ سماج کے ناش کرنے والے مضامین کا لکھنا کیسے افسوس کی بات ہے - اس سے آگے کل عہدہ داران کی اسم نویسی کی ہے اور سکرٹری سبھا کو بوجہہ ملازمت وزیادتی کار کچھہ معافی دے دی ہے لیکن باقی ادہکاری یا تو لاپرواہی سے اپنے آرگن کو دیکھتے نہیں یا وہ آریہ سدہانت کو درحقیقت سمجھتے نہیں - ایسے لوگوں کے ہاتھہ میں اتنے بڑے کام کی باگ ہونا نہ معلوم آریہ سماج کو کس خطرناک گڑھے میں گرائیگا - افسوس کی بات تو یہہ ہے کہ ویدک دہرم کے پہیلانے کا کام ایسے ہاتھوں میں ہو جو خود اُس دہرم کے باریک اصولوں سے ناواقف ہوں - وغیرہ وغیرہ - میں بذاتہ کل الزاموں کو جو نیک نیتی سے کئے جاویں سُننے اور اپنی غلطیوں کو رفع کرنے کے لئے طیار رہوں - اور ایسا ہی دیگر سبھاسدوں کی نسبت بھی خیال ہے - لیکن جو امر کہ واقعی نہ ہو اور محض اعتراض کرنے کی غرض سے بنایا گیا ہو - اُس کو دیکھکر نہایت افسوس ہوتا ہے - اس وجہہ سے نہیں کہ مجھے کسی نے جاہل یا کاہل لکہا بلکہ اس وجہہ سے کہ ایسی تحریریں بجائے فائدہ کے نہایت مضر ہو سکتی ہیں اور یہی سبب نفاق کا ہوا کرتا ہے - اپنے ناظرین سے درخواست ہے کہ جس بنا پر یہہ سب باتیں ایڈیٹر صاحب آریہ میگزین نے لکہی ہیں اُس کو امتحان کر لیویں - اُنہیں خود بخود ہی معلوم ہو جاویگا جس پر زہر اگلنے کا سبب اس آرٹیکل میں یہہ بتلایا ہے کہ آریہ متر اخبار نے آریہ سماج کا اُپدیش ہندو جاتی کا سدہار کرنا ہی بتلایا ہے - اب میں باادب ایڈیٹر صاحب آریہ میگزین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آریہ متر کے کسی نمبر میں یہہ عبارت دکھلا دیویں - آریہ متر میں یہہ عبارت ہرگز نہیں ہے - آریہ متر نمبر ۲ مطبوعہ یکم جون ۱۸۹۹ء میں ایک مضمون بعنوان "ہمارا لٹریچر" شایع ہوا ہے اور اُس میں سنسکرت لٹریچر کی اصلیت دکھلاتے ہوئے تذکرۃً یہہ تحریر ہوا ہے "ہندو جاتی کا سدہار آریہ سماج کا مشن ہے" لفظ ہی زیادہ کر دینا شاید ایڈیٹر صاحب آریہ میگزین کے نزدیک کوئی بات ہی نہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ لفظ ہی کی ایزادی سے معنوں میں بڑا فرق ہو گیا - اور ایسا کرنا اُن کو لازم نہ تہا - اگر اُن کی دانست میں یہہ بات تہی کہ جو درا اصل آریہ متر میں تحریر ہے نا واجب تہی تو اُسی کو لیکر اس کی غلطی ثابت کرتے اس صریح غلط بیانی سے تو پبلک کو دہوکا نہ دیتے - خیر اب ایڈیٹر صاحب نے اس فقرہ کو دیکھہ کر یہہ دریافت کیا ہے کہ سوامی دیانند نے کہاں پر آریہ سماج کا یہہ اُپدیش بتلایا ہے - دیش و جاتی کا سدہار تو پولیٹیکل خیال والوں کا ہو سکتا ہے - اس کے جواب میں ہم بغیر کوئی اپنا حاشیہ چڑہائے سوامی دیانند کی عبارت جیوں کی تیوں نقل کرتے ہیں ✦ "وشیش کر انو آریہ ورت دیش کے سدہار نے میں اتینت شردہا پریم پیچگی اور سب کے پرسپر سکھہ کے ارتہہ تہا اُس کو کلیشوں کے چلنے میں سب ہو نا اور اُتکشٹھا کے ساتہہ اس شریر کے

سکھ بھی دُکھوں کو سماں جانکر سرد و ایتن اور راو پاسنے کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس دیش سے دوبارہ اور سکھ سے سادہ بنو ل میں پہلا ہے۔ سوانح عمری مرتبہ پنڈت لیکھرام مرحوم صفحات ۳۶۹ و ۳۷۰ ÷

دس نیم جون ۱۸۷۵ء میں قرار دئے گئے تھے اور یہہ چھاپی اپریل ۱۸۷۵ء میں لکھی گئی تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سوامی جی آریہ سماج کے نیموں کے خلاف دیش سدہار یا جاتی سدہار کو نہیں سمجھتے تھے۔ ہاں اگر یہی کہا جاوے کہ آریہ سماج کا اُدیش صرف یہی ہے تو بیشک قابل الزام بات ہو سکتی تھی مگر دراصل اس کی کہیں اصلیت ہی نہیں ہم اپنے مضمون کو طول دینا نہیں چاہتے صرف سوچنا ماتر دے دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تاکہ آریہ پبلک کو معلوم ہو جاوے کہ ایڈیٹر صاحب آریہ میگزین کا گمان ہماری طرف سے کہاں تک سچائی پر مبنی ہے اور اُس بنیاد پر آریہ پبلک کو دھوکے میں آکر ہماری نسبت کوئی رائے قایم کرنے کی غلطی نہ ہو۔ آخیر پر یہہ تحریر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ہم ایڈیٹر صاحب آریہ میگزین کے سدہانتوں کو آریہ سماج کا سدہانت نہیں مان سکتے ÷

الراقم { بھگوان دین۔ پریسیڈنٹ آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی وشمالی و اودھ۔ }

آریہ بھائی غور سے پڑھیں

یہہ امر اب بڑے عرصوں کے بعد طے ہو چکا ہے کہ جب تک وروان اور سداچاری اُپدیشک آریہ ورت کے ہر ایک حصہ میں ویدک دہرم کا پرچار نہیں کرتے۔ تب تک منش ماتر تک ویدک دہرم کی دُھنی پہونچنا اتی کٹھن ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ سماج کا یہہ لازمی فرض ہے کہ پرچار کے کام میں مدد دینے کے لئے مختلف قسم کی تجاویز سوچے اور عمل میں لاوے۔ زمانہ گذشتہ میں بھی یہی طریقہ تہا کہ مہاتما سنیاسی حسب معمول نگر نگر اور گرام گرام میں بھرمن کرتے ہوئے دہرم کا پرچار کرتے رہتے۔ لیکن علاوہ ازیں جا بجا اتنا ہی پرش مہاتماؤں کو بلا کر یگیہ یا اُتسو رچتے تہے۔

جہاں دور دور سے مہاتما پرشوں کے درشن کے لئے اور ستّ اُپدیش سُننے کے لئے گرہستی آریہ بھی آتے تہے۔ اسی اصول پر ہی آریہ سماج نے سالانہ جلسہ رچنے کی تجویز نکالی ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں پر جہاں آریہ مہاتماؤں کا یہہ فرض ہے کہ وہ لوگوں کو اُپدیش دینے کو ایسے جلسوں پر ضرور ہی تشریف آور ہوں۔ وہاں آریہ بھائیوں کا بھی یہہ فرض ہے کہ وہ ان موقعوں پر اپنے ضروری کاموں کو بھی پیچھے ڈال کر ضرور ہی تشریف لایا کریں ستّ اُپدیش سُنکر خود بھی مستفیض ہوں اور رونق جلسہ کو بھی دوبالا کریں لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کئی موقعوں پر یہہ سُننا پڑا ہے کہ باہر سے آریہ بھائیوں کے نہ آنے پر جلسہ کی رونق کم ہوئی۔ یوں تو آریہ بھائیوں کی عدم توجہہ سے ہر ایک کام کسیقدر ماتم دکھائی دیتا لیکن کیا آریہ بھائیوں کے لئے یہہ شرم کا مقام نہ ہوگا کہ وہ جب کہ ہندو تہے۔ سینکڑوں روپیہ خرچ کرکے گنگا اور گوداوری کی خاک چہانتے پھرتے تہے۔ اور اب دس بیس پچاس کوس پر ستّ اپدیش سننے کے لئے اور اپنے دوسرے بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جاتے ان کو روپیہ اور کام اور عدیم الفرصتی کا خیال آتا ہے۔

صاحبان۔ انہیں رکاوٹوں کے باعث یہہ سماج ایک اپنا جلسہ کرنے کی تجویز ملتوی کرتا رہا۔ لیکن آخر ایشور پر بھروسہ کرکے جلسہ کرنے کا مستقل ارادہ ہو گیا۔ میں بڑی نمرتائی سے آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں کہ جلالپور بھٹیاں آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ ۵ و ۶ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو اور نگر کیرتن ۶ اکتوبر کی شام کو ہوگا۔ آریہ پرتی ندہی سبہا کے وروان اپدیشک دہرم اُپدیش کریں گے اور لوکل اینگلو سنسکرت سکول کی اعلیٰ بھجن منڈلیاں اپنی میٹھی سور سے ایشور گن گاین کرتی ہوئیں آنند کریں گی۔ اس لئے آپ صاحبان اس دہرم میلے پر دلی شوق سے تشریف لاویں۔ دہرم اُپدیشوں سے لابھ اُٹھاویں۔ اور ہماری حوصلہ افزائی فرماویں۔ تاکہ اُتسو کامیابی سے سماپت ہو۔ اور آئندہ بھی ہم ساہس ہوں ÷ انت میں میں سوامی دویانند و برہم چاری برہمانند جی کی خدمت میں (اگرچہ کہیں کہ وہ ہوں) دست بستہ نویدن کرتا ہوں کہ آپ کے ستّ اُپدیشوں سے قایم شدہ سماج آج اپنا ... ہے کہ جلسہ رچنے لگا ہے۔ اس لئے آپ اس موقعہ پر تشریف لانے کی کوشش کریں ÷

نوٹ۔ جلسہ پر تشریف لانے والے اصحاب وزیر آباد جنکشن سے حافظ آباد ریلوے سٹیشن کا ٹکٹ لیویں۔ وہاں سے سواری کا انتظام ہر وقت ہو سکتا ہے ÷

آریہ دہرم کا سیوک { سندر داس نگر تہہ سکرٹری آریہ سماج جلالپور بھٹیاں ..... }

نئی کتابیں

(بہ ...) (... ۱۹۰۹ء)

مطبع ستّ دہرم پرچارک جالندھر شہر میں موجود ہیں۔ درخواست کرنے پر ارسال کیجا سکتی ہیں

پورانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو! حصہ اول بہوشیہ پوران کی پڑتال مصنف لالہ منشی رام	۲/
جیوہار بہانو۔ ترجمہ اُردو	۲/
گورو کل اور اُس کے مخالف	۱/
یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سال کی عمر سے ۳۰ سال تک جس کا بائیبل میں بھی پتہ نہیں ہے کہ کہاں رہے۔ مصنف لالہ جے چند مرحوم	۴/
عیسائیوں کے ہاتھ سے بھائیوں کو بچاؤ ٹریکٹ نمبر ۱ تک مصنف ایضاً	۳/
دُکھ کی کتھا ...... مصنف ایضاً ...	۱/
ہمارے بچھڑے بھائی نمبر ۱ و نمبر ۲ مصنف لالہ جے چند مرحوم	۱/
دہارا راج اور انجیل کیمپ مصنف ایضاً	۲/
آتم سنتان پیدا کرنیکی بدہی مصنف ایضاً ...... ایضاً ..	۲/

...ودہ کی پرائی کا سلسلہ بہ مشہور ...فقیر جرانج کو بچپن کی ...ادات میں اپنی اپنی ماتا دوارہ قایم کیا ہے

گذشتہ اشاعت سے آگے ۰

...بچوں کو نصف نصف دودھ ملتا تھا۔ اور اگر مرجاوے تو ...ہو جاوے تو کسی دولتمند یا امیر کا بچہ زندہ نہ رہے ...وں کی استریں عمدہ عمدہ بھوجن کہا کر اس دہائی کی ...زیادہ دودھ پیدا کرتی ہوں گی۔ پیارے معترض ...ب ایسی ایسی دلیلیں راست نہیں ہوا کرتیں بلکہ غلطیی ...کرتی ہیں۔ (Fallacy) کہ جس سے لوگ ...ہی پڑا جایا کرتے ہیں اور اصل مدعا گر کر نرک کے ...ہوتے ہیں۔ آگے چلکر ایک حالت بیان کی گئی ہے کہ اگر ...بعض بچہ کے واسطے ہوتا تو بچہ مرجانے پر دودھ ...میں آنا قطعی طور پر بند ہو جاتا۔ ایسی دلیل تو ...اسبب کہ ایک بچہ بھی پیش کرتے ہوئے ضرور شرماتا کیونکہ ...گایوں کے بچے مرجاتے ہوں گے تو اُن کا دودھ نکالتے ...ہمارے معترض صاحب تو ضرور نہیں جانتے ہوں گے۔ تو ...ور دہائی کیونکر ہوتا ہوگا۔ اسمیں مجھے ضرورت آگاہی ...اس کے ساتھ ایک سوال یہہ رہ گیا ہے کہ ...پرورش کرکے دودھ زیادہ کر سکتے ہیں۔ یہاں میں ...ہتا ہوں کہ آیا ہماری پرورش کرنے سے کوئی بھی بچہ ...نہیں یا کوئی بندھیا بھی دودھ دے سکتی ہے۔ بلکہ ...ماری چارہ وغیرہ کہانے سے پرورش پر ناز ہوتی ...اپ ہی دودھ پیدا کر سکتا ہے۔ اگر نہیں کر سکتا ...انگلیں اڑانا بالکل فضول ہے۔ ایشور کے انتظام میں ...قدرت کام کرتی ہے۔ منش صرف دہوکے میں پڑکر ...ماننا ہے کہ ہمیشہ رہتہ دریا کے ہونے سے ہی دور ...سکتی ہے ورنہ نہیں۔ پرچہ نمبرہ اس میں معترض صاحب ...ہمارے آغازی سوال کو پیش کرکے اپنی ظلم ستانی میں

شریک بھائیوں کی رائیں اور عیسائی وغیرہ کی کتابوں کی مثالیں پیش کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ ہم کو کم مجھے تو کچھہ ظاہر نہیں ہوا۔ اب میں اپنے آغازی سوال کو یہاں پھر پیش کرتا ہوں۔ چونکہ قانون قدرت سرشٹی میں سمروشی ہوتے ہیں اس لئے جرانج فرقے میں بھی ایک ہی قانون ورتمان ہے کہ ہر ایک بچہ اپنی پرورش کیواسطے اپنی ماتا کے ستنوں سے غذا پاتا ہے اور وہ کچھہ عرصہ مقررہ با معقول تک جاری رہتی ہے۔ یہہ قانون عمداً اٹل ہے اور انسان پر بھی برابر جاری ہوتا ہے جیسے بر ایک شیرخوار حیوان کو اپنی ماتا کے دودھ پی چکنے کے بعد ماتا بھومی سبزی وغیرہ سے پرورش کرتی ہے اس طرح سے وہی ماتا بھومی انسان کی پرورش بھی پھل پھول شاک اور اناج وغیرہ سے برابر کر رہی ہے۔ کبھی اُس نے انکار آج تک نہیں کیا ہے۔ کیونکہ اس میں ایشور کا ہاتھہ موجود ہے۔ انسان ناشکر گذار ہو کر مارے لالچ اور سواد کے اپنے بھائی جرانج پر ظلم وستم روا رکھہ کر اُن کا حق چھین رہا ہے۔ سوال کا دوسرا حصہ یہہ ہے کہ خوراک کا دینا ماتا کا فرض ہے اور اسی طرح سے بچہ بھی اپنی ماتا سے لیتا ہے اور کسی سے نہیں۔ یہہ روزمرہ کا نظارہ اور تجربہ ہے اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اب یہہ دیکھنا چاہئے کہ اس قانون کو صرف انسان ہی توڑتا ہے اور کوئی شیرخوار نہیں توڑتا ہے اگر انسان یہہ دعولے کرکے کہے کہ سوا ماتا کے اور سے بھی ہم دودھ لے سکتے ہیں۔ جیسا کہ پشوؤں سے یہاں میں پوچھوں گا کہ جب کسی شخص کا لڑکی یا لڑکا فوت ہو جاتا ہے۔ تو اُس وقت اُس کی استری میں دودھ موجود ہوتا ہے تو وہ شخص کیوں نہیں اپنی استری کا دودھ نچوڑ لیتا یا موہنہ سے چوس لیتا کہ جس کو آسانی سے اور بغیر خرچ کے کر سکتا ہے۔ یہاں صرف یہی امر مانع ہے کہ وہ اپنی استری کو ماتا بنانا نہیں چاہتا ورنہ اور کوئی دوسرا امر رکاوٹ کا نظر نہیں آتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا امر ہے تو معترض صاحب براہ مہربانی آگاہ کردیں اگر میرے والا امر ہی ٹھیک طور پر مانع ہو تو پھر ہم کو بھی ادچت ہے کہ ہم پشو ماتاؤں کو اپنی ماتا بنا دیں اور اُن کے بچوں کی ماتا رہنے دیویں۔

جیسا کہ قدرت نے بنایا ہے۔ یہہ امر دوسرا ہے۔ جیسا کہتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک گوہ کو ضرورت کے وقت اپنا لیا تھا۔ اسی واسطے پشو ماتا گو بھی دودھ کے لالچ کے مارے ماتا بنالیویں لیکن یہہ امر اس کے ساتھہ لازمی ہوگا کہ جس کا دودھ پی کر اُس کو ماتا بنا دیں تو اُس کے بیٹے کو بھی پتا بنانا پڑیگا۔ جیسا کہ ہم اپنے پتا کو پتا بلانے میں نہیں شرماتے اور ماتا بھومی کے پتی کو بھی اپنا پتا کہدیتے نہیں شرماتے۔ اُدھر پشو کو پتا کہنے میں تو ضرور ہی شرما دیں گے۔ پس لازمی آیا کہ ہم پشو مادہ کو ماتا کا ادھیکار نہیں دے سکتے۔ صرف اپنی ماتا اور بھومی کو یہہ ادھیکار دے سکتے ہیں کہ جو قدرتی طور سے جائز ہے۔ معترض صاحب پشوؤں پر ظلم ستانی کرنے کے زمانہ کو سنہری زمانہ قرار دیتے ہیں۔ اور بڑی بڑی صفتیں گاتے ہیں۔ لیکن یہہ امر بالکل بھول گئے ہیں۔ کہ سنہری زمانہ وہی ہو سکتا ہے کہ جس میں بھید بھاؤ مٹ جاوے ہم کے اول منتر کے آخیر ٹکڑہ کی تعمیل بدل وجان کی جاوے گی اور جب پشوؤں پر رحم شروع ہوگا۔ تو کبھی ممکن ہے کہ انسان انسان سے کبھی اور کسی طرح کا دویش کر سکے کیونکہ دوسرے کے حق کو وشٹا کے سمان سمجھہ کر اور اپنے حق کو شیر مادر سمجھکر ایک دوسرے سے پریم اور پریتی پور وک گذارہ کریں گے اور ایک دوسرے کی سہائتا ہی کریں گے اور جب بیچارے پشوؤں کی جڑیں کاٹیں گے تو یہہ بدعادات بڑہتے بڑہتے انسان کی جان وال تک نوبت پہونچ جاوے گی جیسا کہ آج کل دیکھا جاتا ہے کہ دھرم کے بہاؤ سے اور پرمیشر کا پریم نہ ہونے سے ایک دوسرے کو کھا جانے تک تیار ہیں۔ اور یہی باعث اکثر کرکے دوکھہ اور تکلیف وشیش کا ہے۔ اور یہی باعث ہے کہ لوگ دنیا (Pessimism) کو پیسمزم ..... قرار دیتے ہیں۔ ورنہ دھرم آتما جن تو اب تک بھی اُسکو آپٹمزم (Optimism) کے نام سے نامزد کرتے ہیں کیونکہ اُن کے دل سے کسی کا درودہ آہن نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی کا حق مارتے ہیں اور نہ ہی اُن کا کوئی شترو ہوتا ہے۔ اِسی فقرہ میں میں نے جڑیں کاٹنا کہا ہے ۰

باقی آئیندہ ۰

المشتہر دیوداس - (لاہور)

راہوں میں ویدک دھرم پرچار

یہہ سماچار پاٹھکوں کو ... راہوں میں پورانکوں نے سر اٹھایا ہے۔ اور وہاں پر جلسہ پر دھرم سبھا کی طرف سے چار پنڈت گئے ہیں۔ یہہ معلوم ہوتے ہی پنڈت ... جی اپدیشک آریہ سماج جلندھر کے ۲۸ اگست کو ۱۲ بجے کی ٹرین سے جالندھر سے روانہ ہو کے پھگواڑہ پہونچے اور وہاں سے بسواری یکہ شام کو بنگہ پہونچ گئے۔ رات بھر بسرام کیا اور صبح ہوتے ہی وہاں سے ماسٹر ... داس جی کو ہمراہ لیکر راہوں کو روانہ ہوئے۔ قریب ۸ بجے پراتہ کال کے نوانشہر پہونچے جہاں کہ لالہ کاشی رام جی بی۔ اے منتری سماج نوانشہر کے مکان پر قریباً پچیس آریہ بھائی راہوں چلنے کے لیے ہماری انتظار کر رہے تھے۔ سب بھائیوں کے ہمراہ قریب ۹ بجے کے ہم راہوں پہونچے۔ راہوں کے پندرہ بیس آریہ بھائی آگے سڑک پر کھڑے ہماری راہ دیکھ رہے تھے۔ وہاں پہونچتے ہی باجا منگوا لیا گیا۔ اور نگر کیرتن شروع ہوا۔ شہر میں دھوم مچ گئی کہ آریہ آ گئے۔ لوگ جوق در جوق آنے لگے اور تھوڑی دیر میں ہی بازار کے اندر میلا لگ گیا۔ لوگ بھجنوں کو بڑے پریم سے سنتے تھے۔ ۱۲ بجے کے قریب سب بھائی لالہ کنہیا لعل جی رئیس کے مکان پر جو کہ ٹھہرنے کے لیے تجویز کیا گیا تھا پہونچے۔ وہاں پہونچتے ہی لالہ گنیش داس جی وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی کی معرفت سناتن دھرمی پنڈتوں کو شاستر ارتھ کا چیلنج دیا گیا۔ مگر انہوں نے شاستر ارتھ کرنے سے صاف انکار کیا۔ شام کو بڑے دھوم دھام کے ساتھ نگر کیرتن ہوا۔ اور ہمارا ویاکھیان سناتن دھرم کی اصلیت پر ہوا۔ شروتا گنوں کی سنکھیا آٹھ سو سے کم نہ تھی۔ لوگ توجہ سے سنتے رہے۔ دوسری طرف جلسہ پر زور پڑتے گئے سوئی سناتن دھرمی پنڈت بھی اپنے لیکچر دے رہے تھے اور آریہ سماجیوں کو کوس رہے تھے۔ چونکہ نگر کیرتن میں ہم کئی جگہوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو اس امر سے آگاہ کر دیا تھا کہ۔ باوجود ہماری طرف سے ہر طرح پر آمادگی ظاہر کرنے کے پورانک پنڈت شاستر ارتھ کرنے سے انکاری ہیں۔ اس لیے لوگوں نے پنڈتوں کو دبایا اور شاستر ارتھ کے لیے مجبور کیا۔ جب ہمارا لیکچر ہو رہا تھا کہ دو تین ہندو آئے اور کہا کہ لالہ گنیش داس و لالہ تہول داس و لالہ کنہیا لعل سناتن دھرم سبھا میں آپ لوگوں کو شاستر ارتھ کے لیے بلاتے ہیں اس پر ہم نے اپنا ویاکھیان بند کر دیا اور سب آریہ بھائیوں کے ہمراہ اس جگہ پر پہونچے جہاں کہ سناتن دھرم سبھا کے پنڈت لیکچر دے رہے تھے۔ وہاں پہونچتے ہی آریہ بھائیوں نے ایک طرف میز کرسی کا انتظام کر دیا۔ اس سمے شروتا گنوں کی سنکھیا چار پانچ ہزار سے کم نہ ہوگی۔ ہم نے باواز بلند کہدیا کہ ہم سناتن دھرمی پنڈتوں سے جس وشے میں وہ چاہیں شاستر ارتھ کرنے کے لیے اس سمے تیار ہیں اس پر پورانک پنڈت گھبرائے اور طرح طرح کی حیلہ سازیاں کرنے لگے مگر جب کچھ پیش نہ گئی اور ہم نے سب شرائط کو منظور کر لیا۔ تو سناتن دھرمی پنڈتوں نے یہہ چالبازی کی۔ کہ پنڈت شادی رام کو لیکچر دینے کے لیے کھڑا کر دیا۔ اور وہ نیوگ وشے پر لیکچر دینے لگے۔ اس پر ہم نے کھڑے ہو کر آواز بلند کہا کہ ہم شاستر ارتھ کے لیے یہاں بلایا گیا ہے ہم لیکچر سننے نہیں آئے ہیں۔ اگر پنڈت جی لیکچر ہی سنانا چاہتے ہیں تو بہت اچھا ایک گھنٹہ ان کو لیکچر کے لیے دیا جاوے اور آدھ گھنٹہ ہم کو۔ اس کو بھی پورانکوں نے منظور نہ کیا اور باوجود تمام پبلک کے نہایت خواہشمند ہونے کے کہ ضرور شاستر ارتھ ہونا چاہیے۔ پنڈتوں نے کولاہل مچا دیا اور شور و غوغا مچا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کارروائی سے لوگوں کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ پورانک پنڈت شاستر ارتھ کرنا نہیں چاہتے۔ ہم وہیں کھڑے رہے اور پون گھنٹہ تک خوب بھجن کیرتن ہوتا رہا جس کا پربھاو لوگوں پر اچھا ہوا۔ دوسرے دن ہم نے پھر کئی آریہ بھائیوں کو اور راہوں کے کئی رئیس ہندوؤں کو پنڈتوں کے پاس بھیجا کہ وہ کسی پرکار شاستر ارتھ کرنے پر آمادہ ہوں۔ مگر انہوں نے ٹال ہی بتلائی اور آخر یہہ کہکر پیچھا چھوڑا یا حیلہ کیا کہ ہم رات کے ۹ بجے شاستر ارتھ کریں گے۔ ہم نے اس کو بھی منظور کیا۔ غرضیکہ ہم نے ہر چند کوشش کی کہ وہ کسی پرکار رضامند ہوں۔ مگر ان کی طرف سے انکار ہی رہا۔ آخر لالہ گنیش داس وغیرہ سے صاف صاف لفظوں میں انکار پاکر ہم ۳۰ اگست کو شام کے ۴ بجے نوانشہر کو روانہ ہوئے۔ قریباً چالیس راہوں نواسی آریہ بھائی ہم کو شہر کے باہر تک ہمیں چھوڑنے آئے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ آپ جلسہ پر آ دیں اور یہاں سماج ستھاپت ہو جاوے گی۔ راہوں سے چلکر ہم نوانشہر پہونچے اور وہاں کے آریہ بھائیوں کو ہمراہ لیکر شام کو دھوم دھام کے ساتھ نگر کیرتن کیا۔ اور رستہ میں جا بجا لیکچر دیے اور پورانکوں کو شاستر ارتھ کے لیے چیلنج دیا۔ دوسرے روز ویدک دھرم کی فضیلت پر ہمارا ویاکھیان پانچسو شروتا گنوں کی حاضری میں ہوا۔ شنکا کے لیے سمے دیا گیا۔ مگر کسی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ لیکچر سماپت ہوتے ہی ہم یکہ میں سوار ہو کر جلندھر کو روانہ ہوئے۔ اور دوسرے دن پراتہ کال جلندھر واپس پہونچ گئے۔

ویدک دھرم کا سیوک [illegible]

تحریری مباحثہ دربارہ طریق عبادت

مابین لالہ پورن چند جی اہلمد نظامت برنالہ و گنگا پرساد گپتا سکرٹری آریہ سماج برنالہ ریاست پٹیالہ

ناظرین کی خدمت میں درخواست ہے۔ اگر مضمون ذیل میں کسی قسم کی غلطی تصور فرماویں تو بذریعہ اخبار ست دھرم پرچارک کے مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ بسر و چشم غلطی کو منظور کیا جاوے گا۔ ۲۹ تاریخ ماہ اگست سنہ ۹۹ء کو جنم اشٹمی کا دن تھا۔ شام کے وقت پورانک پنڈت سورج بہان صاحب سے جنم اشٹمی کے بارے میں کچھ گفتگو ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں پنڈت صاحب نے فرمایا کہ ایشور کو کسی طرح اس کے نام سے یاد کیا جاوے ضرور درشن دیں گے۔ اس پر بہت کچھ بادانلاپ ہوا جس کی بابت ذیل کے خطوط سے بخوبی اظہار ہوگا۔ اسی اثنا میں لالہ پورن چند صاحب مذکور نے فرمایا کہ آپ ہم سے تحریری بحث شروع کریں۔ اور جو راست ہو اس کو قبول کریں اور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

...چاہیئے ہوا اُس کو ترک کریں۔ نامہ نگار نے عرض کیا۔ مجھکو
خوشی اور بیہہ وجوہ منظور ہے ۔ اس اقرار کے بعد نامہ نگار
نے ایک خط ۲۳ اگست سنہ ۹۹ء کو خدمت لالہ پورن چند جی
بمضمون ذیل بھیجا۔

آریہ۔ ۲۹ تاریخ اگست کی شام کا وقت میرے واسطے نہایت مبارک ہے کہ آپ جیسے بزرگوں سے ویدھرم کی تحقیقات کی کا اقرار ہوا۔ بموجب اقرار گذارش ہے۔ کہ میں ایک سوال خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ براہ مہربانی جواب منظور فرماویں بہتر ہں کہ میں سوال کو عرض کروں۔ تو بہتر ہے کہ اپنے اصول اعلیٰ یا جو دھرم ہے کمترین کو مطلع فرماویں تاکہ آئندہ جواب بجا طور آپ کے اصولوں کی مطابق جواب دینے میں کوئی دقت پیش نہ دے۔ اور ویدھرم کی عمدہ تحقیقات ہو۔ کیونکہ اگر آپ کے اصولوں کو نظر انداز کرکے آپ کے سوالات کو لیا گیا تو مطلب منضبط ہوگا۔ اور فیصلہ نہ ہوگا۔ " اصول وہ ہوں جن کے آپ صدق دل معتقد ہوں " اگر میرے اصولوں کی بابت دریافت فرماویں تو ویدک دھرم کا پیرو ہوں۔ اور آریہ سماج کا صدق دل سے ممبر ہوں۔ جس کے اصول روز روشن کی طرح روشن ہیں۔ اب سوال یہہ ہے کہ " پنڈت سورہ بہان نے اثنائے گفتگو میں فرمایا تھا۔ کہ کسی نام سے اِیشور کو پکارا جائے اور کسی طرح اُس کا نام لیا جائے لیکن یہ برائی ضرور ہوگی یعنی وہ ضرور درشن دیں گے۔

اس پر میں نے کہا تھا۔ یہہ خیال غلط ہے۔ بلکہ یہہ ہونا چاہیئے کہ کسی نام کی جگہہ اِیشور کو اُنہیں ناموں سے یاد کیا جائے۔ " جن ناموں کا بیان وید مقدس یا رشی کرت گرنتھوں میں ہے" اس کو صاف طور پر یوں سمجھہ سکتے ہیں کہ اُس کے (ایشور کے) تین قسم کے نام ہیں۔ کہیں گُون کے یعنی بلحاظ صفات کہیں کرم کے یعنی بلحاظ افعال اور کسی سوبھاؤ کے یعنی بلحاظ جبلت ہیں اوس کو نہیں تین قسموں کے ناموں میں سے کسی نام سے یاد کیا جائے۔ اس کے برعکس نہ ہو۔ اس پر آپنے فرمایا تھا یہہ درست نہیں اُس کو کسی نام سے پکارا جائے برا ثابت ہوگا۔ میرا سوال ہے کہ اگر اُس کو شراب خوار بدمعاش وغیرہ کسی ناموں سے پکارا جائے۔ تو کیا برا ثابت ہوگا۔ اگر آپ جواب دیں کہ شیہ میں پرنشو ہے

ناموں میں نہیں۔ تو سوال ہے کہ وہ لشیچ نام کے اندر ہیں یا جھوٹھا۔ اگر جھوٹھا ہے تو بالائے طاق رکھیئے اور اگر سچا ہے تو (اپنے خیالات کو مد نظر رکھتے ہوئے) ہے کو ہیرا۔ پنا سونا وغیرہ کے ناموں سے اور پانی کو گھی۔ دودھ۔ دہی کے ناموں سے نامزد کرکے یا پکار کے اُن سے وہی فوائد حاصل کر کے ثبوت دیں۔ نیز فرماویں کہ آپ نام لینے سے کیا مراد لیتے ہیں۔ اگر مجھہ سے دریافت فرماویں تو میرا جواب یہہ ہے کہ زبان سنسکرت میں نام لینے کو ستوتی کہتے ہیں۔ یعنی ستوتی کو بگاڑ کر اس کی جگہہ نام قایم کیا گیا ہے۔ اور نام لینے کا یا ستوتی کا اصلی منشا ہے کہ ایشور کا صادق دل کی معتقد ہو کر اُس کی گُن کرم سوبھاؤ کا اُپدیش دینا اور سُننا۔ اور اُن نیک گُن کرم سوبھاؤ کے مطابق اپنے گُن کرم سوبھاؤ کو درست کرنا۔ اس کا اعلیٰ مقصد ہے۔ اگر آپ صرف زبانی پاٹھہ کو ہی ستوتی کہتے ہیں تو میری رائے میں فضول ہے۔ کیونکہ محض مصری مصری یا سنکھیا سنکھیا کہنے سے ہی کسی کو یہہ چیزیں نہیں سرایت ہو سکتی ہیں اور نہ کچھہ فائدہ اور نقصان ہی پہونچا سکتی ہیں۔ اگر میری رائے مطابق رائے مبارک ہو۔ تو زہے قسمت۔ اگر کچھہ اختلاف ہو تو قانون قدرت سے ثبوت دیکر مشکور فرماویں۔ والسلام

گنگا پرشاد گپتا سکرٹری آریہ سماج بٹالہ۔ (باقی آئندہ)

تفصیل رقومات

منفصلہ ذیل رقومات دفتر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب میں ماہ اگست سنہ ۹۹ء میں وصول ہوئیں

ویدپرچار فنڈ

منتری آریہ سماج کوئٹہ بابت سفر خرچ پنڈت بھگت رام اُپدیشک	۱۴ر
منتری آریہ سماج مظفر گڈھ معرفت دہونتیا نند	۵ر
ایضاً .... خیر پور ضلع مظفر گڈھ ایضاً	۱۰ر
ایضاً .... ڈیرہ اسمٰعیلخان ...... ایضاً	۳ر
ایضاً .... مظفر گڈھ .... ایضاً	[illegible]
ایضاً .... مردان پنڈت نتھو ناتھہ مصر	۱۲ر
منتری آریہ سماج مردان معرفت پنڈت نتھو ناتھہ مصر	۱۲ر
ایضاً ..... جہنگ مگھیانہ ، پنڈت دولت رام جی	۵ر
لالہ گنج بہاری لال مری آریہ سماج ایضاً	[illegible]
لالہ کرپا رام ...... ایضاً .... ایضاً	۱۲ر
لالہ آتما رام اوسیر پشن (بلوچستان) ..... ایضاً	[illegible]
منتری آریہ سماج جہلم معرفت حکیم سنت رام	[illegible]
لالہ سندر لعل بگو وال .... ایضاً ...	[illegible]
منتری آریہ سماج ساہووالا .... ایضاً	[illegible]
حکیم سنت رام نے منڈیکی میں جمع کیے	[illegible]
لالہ کرپا رام بابو نہر معرفت حکیم سنت رام	[illegible]
لالہ راجپند قلعہ سوبہا سنگ .... ایضاً	[illegible]
ماسٹر شب رام نارووال .... ایضاً	۱۴ر
منتری آریہ سماج سری نگر کشمیر	۲ر
بابو رام سنگھ گوونید ریلوے سٹیشن سندہ	[illegible]
منتری آریہ سماج بہاگووال معرفت پنڈت ہیراج	[illegible]

گورو کل فنڈ

سردار کشن سنگھ و لالہ گنگا رام اوسیر سبھاسد	
فرایضہ معرفت لالہ دیوراج جی	[illegible]
منتری آریہ سماج مردان معرفت پنڈت نتھو ناتھہ مصر	[illegible]
ایضاً .... سری نگر کشمیر	۹ر

مدراس پرچار فنڈ

ڈی۔ آر۔ شرما سب پوسٹ ماسٹر ہروٹا ضلع میرٹھہ	[illegible]
لالہ کرم چند اوسیر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ بھنڈار	[illegible]

چار آنہ مشن فنڈ

منتری آریہ سماج جلال آباد معرفت پنڈت دہنپت رائے	۸
ایضاً .... سری گوبند پور معرفت حکیم سنت رام	۱۰ر
ایضاً .... بہوپال والا .... ایضاً ...	[illegible]
ایضاً .... گوبندکی .... ایضاً ...	۱۲ر
ایضاً .... سری نگر کشمیر	۱۲ر
ایضاً بہاگروال معرفت پنڈت ہیراج	[illegible]

دستانس

منتری آریہ سماج حافظ آباد	۱۲ر
ایضاً مردان معرفت پنڈت نتھو ناتھہ مصر ...	۵ر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

منتری آریہ سماج ڈیرہ غازی خان معرفت لالہ منشی رام جی	[illegible]
ایضاً ...... مشعل معرفت پنڈت پورن آنند	[illegible]
ایضاً ...... روپڑ معرفت برہمچاری ٹھاکر داس پرچارک	[illegible]
ایضاً ہنگالی کلاں معرفت حکیم سنت رام	[illegible]
ایضاً ...... سری گوبند پور ...... ایضاً	[illegible]
ایضاً ...... بھاگو وال .... ایضاً	[illegible]
ایضاً ...... سری نگر کشمیر	[illegible]

پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ

منتری آریہ سماج وزیرآباد معرفت حکیم سنت رام	[illegible]
ایضاً .... ایضاً .... ایضاً	[illegible]
ایضاً .... سری نگر کشمیر	[illegible]
پنڈت رام بلاس شرما شاہ آباد ضلع ہردوئی ..	[illegible]

اناتھ فنڈ

منتری آریہ سماج کوہ مری معرفت لالہ روشن لعل	[illegible]

زر امانت

کنیا مہا ودیالہ جلندھر

منتری آریہ سماج مردان معرفت پنڈت شونانند	۱۱
ایضاً .... مشعل معرفت پنڈت پورن آنند	[illegible]
لالہ کرم چند اوورسیر بھنڈارہ	[illegible]

یتیم خانہ فیروزپور

منتری آریہ سماج مردان معرفت پنڈت شونانند معہ	۱۰

اناتھ آلیہ جلندھر

لالہ پرس رام وزیرآباد معرفت حکیم سنت رام	[illegible]

میزان زر امانت	[illegible]
میزان کل	[illegible]

اشتہارات

آریہ جنتری و ڈائرکٹری سنہ ۱۹۰۰ء

اگرچہ بذریعہ اشتہار مطبوعہ ست دھرم پرچارک و آریہ ورت سبھا میں کی زبان [illegible] آریہ جنتری و ڈائرکٹری سنہ ۱۹۰۰ء کی طیاری کی طرف وہاں کی گئی تھی مگر بہت کم سماجوں نے توجہ فرمائی ہے

چونکہ اب کی مرتبہ جملہ سماجوں کے منتری اور پردھان کے نام بھی درج کرنا مناسب سمجھا گیا ہے اس لئے گزارش ہے کہ جملہ سماجیں بہت اپنے سماج کے منتری اور پردھان کے نام سے بہت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بخشیں اور جو سماجیں ایک پیسہ کا خرچ بھی برداشت نہ کر سکیں وہ بذریعہ بیرنگ کارڈ بھی اطلاع بھیج دیویں۔ اور جس سماج کے متعلق کوئی آریہ پتری پاٹھ شالا یا کوئی دیگر انسٹیٹیوشن ہو اس کے حالات سے بھی اطلاع دیں۔

المشتہر بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال پنجاب ....

ضرورت ہے

میرے ایک دوست شریف خاندان قوم مہاجن عمر تخمیناً ۲۵ سال بالکل تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اب مہاجن قوم کی کسی ایسی بیوہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو۔ عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہو اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات راقم سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

المشتہر گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سری نگر۔

ضرورت ہے

ایک ممبر آریہ سماج سری نگر کشمیر شدہ آچاری کنوارا عمر تخمیناً ۲۴ سال پنجابی کھتری ذات النکھ آمدنی ۳۰ روپیہ ماہوار کسی یوگ کنیا سے شادی کرنا چاہتے۔ کنیا پڑھی لکھی اور آریہ سماجک خیالات کی ہو۔ اس بارہ میں راقم سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔

المشتہر گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سری نگر۔

ہندو ہوٹل بیروں دروازہ موچی

لاہور۔

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ۔

المشتہر مالک ہندو ہوٹل لاہور۔

اشتہار

دی دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی بسرپرستی جناب لارڈ الگن صاحب وائسرائے اینڈ گورنر جنرل اوف انڈیا۔

اس کمپنی کے نام سے کون شخص واقف نہیں ہے اور جس قسم کا مال اب تک اس کمپنی نے طیار کیا ہے وہ عوام کو چھپا ہوا نہیں ہے یہ ہی نہیں بلکہ عمدہ اور اچھا مال نکالنے کے لئے اس کمپنی میں وقتاً فوقتاً ولایت سے عمدہ اور بہترین کارخانوں سے نئی نئی کلیں منگوا کر لگائی گئی ہیں۔ پچھلے سال بھی کئی کلیں اور ایزاد کی گئی ہیں جن سے مال اس وقت بہت نادر اور عمل پسند نکل رہا ہے چونکہ آج کل بہت لوگ گھٹیا مال بڑی بڑی تعریفیں کر کے فروخت کر رہے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں ہم عوام کو صرف اس بات سے ہوشیار کرتے ہیں اور یہ جتلاتے ہیں کہ مال لیتے وقت مال کا مقابلہ کر کے لیویں اور ہماری بوریوں پر ہمارا ٹریڈ مارک ہرن کی شکل اور بوری کے سینہ پر کمپنی کی مہر لگی ہوئی دیکھ لیویں۔ متفرق قسم کے نمونے اور نرخ کمپنی کو درخواست کرنے پر روانہ کئے جاتے ہیں۔

المشتہر

مسٹر ایم سارگن منیجر دہلی اینڈ نوردرن انڈیا فلور ملز کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور روسا کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹر و بلغ بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق کر چکے ہیں۔ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت دھندلا پن ناخونہ جالا پڑوال غبارہ پھولا ڈھلکا سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ کے لیے اکسیر ہے۔ اس سرمہ کا استعمال کرنے سے چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ ڈاکٹر اور حکیم صاحبان آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں بچے بوڑھے جوان سب کو یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے اعلیٰ قسم فی تولہ ... خالص ممیرہ فی ماشہ ... معمولی سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے ساتھ اس اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔ المشتہر دفتر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؟	تازہ سندات

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ ایجاد کیا ہے جو بڑی آزمائش کے بعد مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ آنکھوں کو بہت ہلکی جانا۔ دھند۔ سوزش۔ آنکھوں کا آنکھ آنا۔ کیچ میں جلن اور دھندلی نظر آنا۔ آنکھوں کی پتلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے کیسی حالت میں اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور گھر میں رکھنا چاہیے۔ اس لیے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ)۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی تصدیق کرتا ہوں جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اس کا تجربہ آپ کی ایک زیر علاج مریضہ پر کیا گیا ... لاہور۔

کی آنکھوں کی پلکوں پر خورد موردہ دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑ گئے۔ اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور درد کرتی ہوئی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی پر اس قدر فرق آ گیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے ۴ روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھندلا دکھائی دیتا ہو اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر بخت دال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لیے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے سول عدالت میں آکر مطالبہ کر لیوے۔ مارچ ۱۹۱۶ء میں تحریر کیا گیا۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب آیورویدک اوشدھالیہ (دواخانہ) راولپنڈی اینڈ لائلپور و لاہور بسرپرستی شری سوامی شیشورانند سرسوتی و ہیچاری نتیانند جی مہاراج

آیورویدک کے عجیب و غریب چمتکار

آج کل ہندوستان میں آیورویدک کا استعمال سب سے زیادہ ایک مجرب زود اثر ثابت ہو رہا ہے اور ہر قسم کی پرانی پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات آیورویدک اصول کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالیہ

مشہور طبیب علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند۔ چشمہ۔ دھند۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی کمزوری بصارت۔ دیگر امراض چشم بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گنٹھیر۔ بھگندر (بھگندر) آتشک۔ سوزاک۔ پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپ دق اور ہر قسم کی خون کی خرابی کے امراض و مستورات کی امراض۔

خاص قابل غور

موتیا بند۔ یہہ امراض قابل توجہ ہے۔ باوجودیکہ عموماً حکما اور ڈاکٹر وغیرہ اس کو لاعلاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ مگر لالہ صاحب مشہور طبیب علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کو بغیر اپریشن صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (اپریشن بھی بڑی کامیابی اور صفائی کیا جاتا ہے)

آمد و رفت کی تکلیف۔ اسپر طرفہ یہہ ہے کہ بہر زندگی بہر امراض کا خوف نہیں ہوتا۔ مشہور لیٹر بذریعہ خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ چیدہ سارٹیفکیٹوں کی نقل کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر کارڈ ارسال کریں۔

چیدہ چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک کی دوائیات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک بہت کم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا استثنا ہوتا ہے ایک دو لایق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کرینگے۔"

(۲) بابو جیسراج سنگھ صاحب وکیل و ایڈیٹر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری انجمن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال سے آرام نہیں ہوتا تھا۔ آزمایا اور صرف دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی بالکل کافور ہو گئی مرض بالکل جاتا رہا۔ واقعی یہہ سرمہ مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک اور دوست کو چھہ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر ویلیو پی ایبل پارسل بھیجدیں۔

(۳) دلی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ کے استعمال سے معلوم ہوئی ہیں۔ آنکھوں کا عارضہ مدت سے چلا آتا تھا بڑے بڑے لایق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ کچھہ فایدہ نہ ہوا۔ لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلی صحت ہو گئی۔ علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شی جو چیز بنا رکھہ وغیرہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے۔ میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات سے کئی درجہ بڑھ کر مجرب ہے۔ منگا کر تجربہ کرنے سے خود ہی فایدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالہ بازار چھوالی۔ لاہور

مطبع مشہور عالم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eG

نمبر ۲۵ | مطبوعہ ۱۵ اسوج سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۲۹ ستمبر ۱۸۹۹ء جلندھر شہر (پنجاب) | ۱۱

سنسار کی گتی

[illegible] اس کا مہر برادر وہ
[illegible] ہندو [illegible] اور
[illegible] سماج ۔

سنسار میں ہر ایک کام کرنے کا ڈھنگ ہے اور جب ٹھیک ڈھنگ سے کام لیا جاتا ہے تو بہت جلد کامیابی کی صورت نظر آجاتی ہے [illegible] پرچار کے بھی ڈھنگ ہوتے ہیں اور جب ٹھیک ڈھب [illegible] کام نہ لیا جاوے اور پیش زیادہ پہلے ایک نہیں ہوتا [illegible] کے پرچار کی وہ حالت ہوتی ہے جیسی راہ [illegible] کی سڑک پر کسی نے پھولوں کے بیج ڈال دئیے او [illegible] گئے۔ آریہ سماج نے شروع سے ہر ایک کام کے [illegible] ڈھنگ رکھے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے [illegible] اس قدر کام کر رہے ہیں۔ اور ست سناتن ویدک [illegible] غلط فہمیوں کو قریب قریب کلیتاً دور کر دیا ہے [illegible] مدراس میں آریہ سماج کی سب سے زیادہ ضرورت ایک [illegible] محسوس ہو رہی تھی۔ مگر بوجوہات چند در چند اب تک [illegible] پرچار کا معقول انتظام نہیں ہو سکا۔ یہہ بڑا مبارک [illegible] کہ مدراس میں ویدوکت دھرم کے پرچار کا سلسلہ [illegible] اور گو ابھی نمایاں کارروائیاں پیش کرنے [illegible] موجود نہیں ہیں۔ مگر یہ کیا تھوڑا ہے کہ صوبہ مدراس کے [illegible] گروہ کو آریہ سماج اور اس کے اصولوں کی [illegible] بہت کچھ واقفیت ہو گئی ہے۔ ہمارے ودھوان اور [illegible] بھائی لالہ شیودیال جی ایم اے نے صوبہ [illegible] کے قریب قریب تمام برگزیدہ اشخاص سے ملاقات [illegible] سماج کی نوید سنائی اور انگریزی میں آریہ سماج [illegible] انگریزی رسالوں وغیرہ کو تقسیم کیا۔ بالخصوص انگریزی [illegible] کے سکیم کو۔ اگر مدراس والوں کو یہہ ٹھیک معلوم [illegible] کہ پنجاب اور پچھم اتردیش کے آریوں کو ان کی [illegible] نسبت کس قدر خیال اور کتنا جوش ہے تو وہ کس قدر

آریہ سماج کی کارگذاریوں کا ایک چھوٹا سا نمونہ دیکھہ کر اپنی رائے اُسکی نسبت آسانی سے قائم کرسکتے ہیں۔ تاہم بہت خوشی کی بات ہے کہ صوبہ مدراس کے اعلےٰ درجہ کے ممتاز اخبارات نے جنکا اپنے علاقوں میں بہت کچھہ اقتدار ہے۔ آریہ سماج اور بالخصوص گروکل کی بابت بہت عمدہ رائیں ظاہر کی ہیں۔ جن سے امید ہے کہ لوگ بہت جلد ادہر متوجہ ہونگے مثلاً مدراس کا سربرآوردہ اور روزانہ انگریزی اخبار "ہندو" لکھتا ہے کہ "ہم کم ازکم صوبہ پنجاب میں کوئی سماج یا ادبی سبھا آریہ سماج کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ آریہ سماج صرف چند تعلیمیافتہ اشخاص میں ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ بعض مقامات میں وہاں کے باشندوں کے بڑے بڑے گروہ کے گروہ آریہ ہیں۔ اور اُن میں زبردست دہرم بہاؤ موجود ہے۔ آریہ سماج صرف عقاید کے متعلق ہی اصول نہیں سکہاتا۔ بلکہ لوگوں کی مجلسی۔ اخلاقی اور ملکی ترقی کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ آریہ سماج نے حال میں گروکل کی تحریک شروع کی ہے۔ جو زمانہ حال کے بورڈنگ سکولوں کے طریق سے بہت کچھہ مناسبت رکہتا ہے جہیں طلباء کے ساتھہ معلم ہروقت رہتے ہیں۔ گویہ تحریک بالکل نئی ہے اور موجودہ طریق تعلیم سے بہت کچھہ مختلف ہے مگر اسپر پورا پورا عملدرآمد ہوسکتا ہے۔ اور بہت جلد یہ مکمل ہوسکتی ہے۔ بشرطیکہ صبر اور استقلال سے کام لیا جاوے ہمیں اس تحریک پر وشواس ہے اور ہم بہت شوق سے منتظر ہیں کہ ہمارے آریہ بہائی جلد کوئی عملی نتیجہ ہمارے روبرو پیش کریں" اِن فقروں سے ہمارے ناظرین بطور خود نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ چند دنوں کے اندر صوبہ مدراس میں عام رائے کے رہبروں کی کس درجہ ہم نے ہمدردی اور اعتماد حاصل کرلیا ہے۔

نوجوان برہموؤں کا انگریزی پرچہ ہٹیسٹ اور آریہ سماج

روایت ہے کہ کسی کبڑی بڑھیا سے کسی ایک زندہ دل شخص نے ایک مرتبہ یہہ پوچھا تھا کہ کیا مائی تو یہہ چاہتی ہے کہ تیری کمر سیدھی ہو جاوے۔ یا یہہ چاہتی ہے کہ اوروں کی بھی تیرے جیسی کبڑی ہو جاوے۔ کبڑی نے سچ سچ یہہ جواب دیا کہ میری دلی آرزو یہہ ہے کہ میری کمر سیدھی نہ ہو مگر اوروں کی میری جیسی کبڑی ہو جاوے تاکہ جس نگاہ سے وہ مجھے کبڑی دیکھتی ہیں اُسی نگاہ سے میں اُنہیں کبڑی دیکھوں۔ نہ وہ مجھے کبڑے ہونے کا طعنہ کرسکیں نہ میں اُنہیں۔ ٹھیک یہہ مثل بیچارے مُٹھی بھر برہموؤں پر صادق آتی ہے۔ جو قریب ایک صدی سے عجیب کشمکش میں گرفتار ہیں۔ زمانہ کے رنگ ڈھنگ کو دیکھہ کر بعض تعلیمیافتہ بنگالی بابوؤں نے ایک کھچڑی مذہب "کھڑا کیا تھا۔ جس طرح سے بنگالیوں کو طرح طرح کی خوراک کو ایک میں ملا کر کھانے کی عادت ہے ویسی ہی خوراک وہ لوگوں کی آتماؤں کو دینا چاہتے ہیں مراد یہہ ہے کہ جیسے بنگالی۔ دال۔ چاول۔ بھاجی ترکاری۔ ساگ۔ اور چٹنی وغیرہ کو ایک کر کے کہاتے ہیں ویسے ہی اُنہوں نے دنیا کے مختلف اور متضاد مذہبوں کو ایک کرکے نگلنا چاہا۔ مگر یہہ لقمہ گو بظاہر تر معلوم دیا مگر دراصل ٹیڑہی کہیر کی مانند ثابت ہوا۔ یہہ ابتدا میں سمجھے تھے کہ اس طریق سے ہم سے سب خوش ہو جاویں گے اور ہماری جمعیت بڑھیگی مگر نتیجہ بالکل برعکس نکلا۔ تہوڑے سے بھلے لوگ جو ابتدا میں انکی جانب جھک گئے تھے۔ وہ بھی رفتہ رفتہ نکل گئے۔ تے چند جو باقی رہ گئے وہ تین تیرہ فرقوں میں منقسم ہیں۔ چنانچہ لالہ رگھوناتھہ سہائے جی کی چٹھی کے ہمارے کالموں میں نکلنے کے بعد اُس کے جواب میں جسقدر تحریریں شائع ہوئی ہیں اُن سے برہمو سماج کی اصلی حالت بخوبی معلوم ہوسکتی ہے۔ لالہ رگھوناتھہ سہائے جی نے پھر سانس نہیں لیا اور نہ اُنہیں اب تک پُکرنے کی جرات ہوئی۔ نہ آج تک کسی برہمو پرچے نے کچھہ بحث کی مگر افسوس ہے کہ نوجوان برہموؤں کا انگریزی پرچہ ہٹیسٹ برابر مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی شان میں گستاخی کرنے اور آریہ سماج پر اتہام لگانے اور بزدلانہ حملے کرنے سے کبھی نہیں چوکتا۔ فقرہ فقرہ میں آریہ سماج

کے دو فرقے ظاہر کرنا کبھی ایک کی تعریف - دوسرے کی ہجو - کبھی ایک کو بڑھانا - دوسرے کو گھٹانا - حالانکہ یہ اچھی طرح سے جانتا ہے کہ آریہ سماج میں ہرگز ہرگز دو فرقے نہیں ہیں اور نہ کبھی ہوئے ہیں - ورجن دو درجن کلچرڈ ہندو جن کے ہاتھ طرح طرح کے آتم گھات اور دشواس گھات کرنے سے دو تین لاکھہ کا اثاثہ آگیا ہے - کسی معنی میں آریہ نہیں ہیں اور نہ اُن کا آریہ سماج سے کچھہ تعلق ہے مگر کنڑی کی کیفیت کے مصداق یہ برابر آریہ سماج کے دو حصے قرار دے جاتا ہے - یہ اچھی طرح سے علم رکھتا ہے کہ آریہ سماج ویدوں کو ایشوریہ گیان اور سُتہ پرمان مانتا ہے - اور یہہ روزمرہ پڑھتا رہتا ہے کہ کلچرڈ ہندو ویدک سدہانتوں کا تمسخر کرتے ہیں اور اپنے آچرن بھرشٹ رکھتے ہیں مگر پھر بھی انہیں آریہ سماج کا ایک جزو قرار دے جاتا ہے اگر گنیش بابو کی رائے کے کوئی خلاف لکھے تو اُسے سخت ناگوار گذرتا ہے - مگر سوامی جی "ویدک پوپ" لکھنے میں اُسے ذرہ شرم نہیں آتی - افسوس از پورانی - قرانی اور کرانیوں کے فلہ ربا آریہ سماج کے روبرو کیا کیا حرکتیں کرتے ہیں -

اخبار ٹریبون اور آریہ سماج

لاہور کا انگریزی اخبار ٹریبون خوشی کی بات ہے کہ پہلے کی نسبت اب آریہ سماج کے معاملات کے متعلق کچھہ لکھتے ہوئے ذرہ تامل اور غور سے کام لینے لگا ہے ورنہ ایک عرصہ سے عام یہ خیال ہو رہا تھا - کہ ٹریبون نے صرف چند آدمیوں کو خوش کرنے کے لئے آریہ سماج پر زہر اُگلنا شروع کر دیا ہے - اس خیال کا رفعداد کسی کے ہاتھہ میں نہیں ہے - اگر ٹریبون اپنی پرانی عزت اور وقعت کا کچھہ پاس رکھنا چاہتا ہے تو اُسے خود اپنی طرز تحریر کو سنبھالے رکھنا چاہئے اور واقعات پر بحث کرنے سے پہلے تحقیق سے کام لینے کی عادت ڈالنی چاہئے - پھر سب کچھہ اُس کے اپنے ہاتھہ میں ہے - پچھلے ہفتہ ٹریبون نے آریہ سماج کی خاص تحریکوں دید پرچار اور گورُوکل کا ذکر کرتے ہوئے آریہ سماج کو دو حصوں میں منقسم ظاہر کیا ہے - جو یا تو لاعلمی کا نتیجہ کہا جاسکتا ہے یا تعصب ذاتی کا - ہم کامل طور پر ثابت کر چکے ہیں اور ہر وقت ثابت کرنے کو طیار ہیں کہ آجتک نہ کبھی آریہ سماج میں دو فریق ہوئے ہیں - نہ ہی آئندہ ہو سکتے ہیں پس خواہ مخواہ آریہ سماج کے دو حصے تصور کرنا اور اُسے کبھی ایک نیا منصفہ قرار دینا کم از کم ٹریبون جیسے ملکی اخبار کی شان سے بعید ہے - البتہ اگر چھوٹے چھوٹے ہفتہ وار مت متانتروں کے پرچے ایسی بیہودہ ہٹ کریں - اور مُنہ زوریوں اور سینہ زوریوں سے کام لیں - تو تعجب کی بات نہیں ہے - دوم یہ فضول کہے چلے جانا کہ آریہ سماج میں برداشت کا مادہ موجود نہیں ہے سراسر لغو ہے - اسوقت صرف آریہ سماج ہی ایک سماج ہے جبپر تمام دُنیا کے مذاہب اور مت متانتر والے یہاں تک جاہل سادہو بھی حملے کرتے رہتے ہیں اور رات دن اشتعال انگیز تحریریں شایع کرتے ہیں - اور بر ملا تقریریں کرتے ہیں اور آریہ سماج اُنہیں اپنے گمراہ بھائی سمجھہ کر نہایت شانتی سے برداشت کرتا ہے - اور ست سناتن ویدوکت دہرم کے اصولوں کو پیار اور محبت کے ساتھہ اُن کے کانوں میں پہونچاتا ہے اور نمونہ بنکر اُن کو اُن کے افعال و اطوار سے خبردار کرتا ہے - کوئی بتا دے تو سہی کہ آج تک اس کمال درجہ کی بردباری کس مذہب میں پائی گئی ہے - عیسائی جو انجیل کی اُس آیت پر فخر کرتے ہیں - کہ اگر کوئی تمہاری ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اُسکی جانب کر دو - اپنا عمل رات دن اُسکے برخلاف دکھاتے ہیں - البتہ آج تک نہ کبھی آریہ سماج نے کیا ہے اور نہ کرے گا - کہ استیہ اور ادہرم کو آنکھوں سے دیکھے یا کانوں سے سُنے اور خاموش بیٹھا رہے یا کسی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے اصولوں سے انحراف کرے - ہمیں امید ہے کہ ٹریبون آئندہ ان سب باتوں کا پورا پورا خیال رکھے گا - اور ہمیں ہر وقت اپنی غلط بیانیوں کی تصحیح کا موقعہ نہ دیگا - ورنہ یک آزاد اخبار نویس کے فرائض غالباً اُس سے پورے نہیں ہونگے -

گورو نانک جی اور آریہ سماج

بعض مطلب پرستوں اور آریہ سماج کے بدخواہوں نے خواہ مخواہ یہہ طریق اختیار کر لیا ہے کہ اپنی آنکھیں اور کان بند کر کے یہہ شور مچا رکھا ہے کہ ستیارتھ پرکاش میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے سکھوں کے گورو نانک جی کی ہتک کی ہے اور انہیں بیجا طور پر برا بھلا کہا ہے - آریہ سماج نے ایک سے زیادہ مرتبہ بوجہ احسن یہہ امر پایہ ثبوت کو پہونچا دیا ہے کہ یہہ سراسر اتہام ہے اور فی الواقعہ سوامی مہاراج کسی کی دل آزاری کو کبھی روا نہیں رکھتے تھے - مگر ست کہنے میں ذرہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے - خواہ کوئی راضی ہو یا غصہ - کلچرڈ ہندوؤں نے سکھوں کو لُبھانے کی خاطر پُر نفرت شیوہ اختیار کر لیا ہے - وہ برابر کہتے ہیں کہ کسی شدر سکھہ نے گورو جی کی اور اُنکے پنتھہ کی نسبت سوامی جی کو دہوکہ دیا اور کچھہ کا کچھہ سمجھا دیا - جس سے سوامی جی نے گورو نانک جی اور اُنکے پنتھہ کی نسبت غلط رائے قایم کری - لیں اور اُن کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ سوامی جی کی رائے کی پابندی کریں - ہم بڑے زور سے بر ملا چیلنج کرتے ہیں کہ جو کچھہ سوامی جی نے گورو نانک جی اور اُن کے پنتھہ کی نسبت لکھا ہے - خوب غور و فکر سے لکھا ہے اور جو کچھہ لکھا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور کسی کو کچھہ کلام ہو تو وہ ہر وقت اپنے شکوک کو رفع کر سکتا ہے - اُسمیں ایک حرف بھی کسی کی نسبت ہتک آمیز نہیں ہے - اور نہ کسی دہوکہ باز کی کبھی جرات ہو سکی کہ سوامی جی کے پاس پھٹکے - اور سوامی جی کبھی سُنی سُنائی باتوں پر اعتبار نہیں کیا کرتے تھے - بر اہو برے جو وقت بیوقت خالصہ پنتھہ کے سیدھے سادھے لوگوں کی بے جا خفگی کو برقرار رکھنے کے لئے لیموں نچوڑتے رہتے ہیں اُنکی حالت فی الحقیقت قابل رحم ہے -

منوہر لتا ناول

یہ ناول بڑا دلچسپ ہے - خوبی دیکھنے پر ہی منحصر ہے قیمت ۲ روپے
درخواست بنام مینجر ست دہرم پرچارک جالندھر شہر ہو

دہرموپدیش

ओ३म्

अन्यच्छ्रेयो न्यदुतैव प्रेयः तेउभे
नानार्थे पुरुषं सिनीतः तयोः
श्रेय आददानस्य साधुभवति ही
यतेऽर्थाद्य उ प्रेयो वृणीते ॥१॥

شریہ آتما کی ترپتی - پریہ اندریوں کی پرسنتا - یہہ دونوں جیو کو بھن بھن ارتہوں میں لگاتے ہیں پرنتو ان میں سے شریہ گرہن کرنے یوگیہ ہے - کلیان کارک ہے - اور پریہ (اندریوں کی پرسنتا) دُکہہ کا کارن ہے - پرمارتہہ سے جیو کو پرتہک کرویتا ہے "

سنسار میں دو ہی مارگ ہیں ایک بھوگ - دوسرا موکش - بدہی بھوگ میں منش کا من لگتا ہے - سنسار میں مان ہوتا ہے - ہزاروں پرش ستتی کرتے ہیں - ایک ایک اندری اپنے وشئے کو پاکر پرتھنت ہوتی ہے - وشیوں میں منشیہ کا سمے رنبت ہوتے کچھہ بھی بھان نہیں ہوتا - اپنی استری کو دیکھہ دیکھہ کر قارون کے سدرش مان بڑی کا ہوا اپرشاد ولیش کو بھی سُکہہ کا سادہن مانتا ہے پرنتو شانتی نہیں پاتا - پدارتہہ پراپتی کرتے کرتے ترشنا بھی ساتھہ ہی بڑہتی جاتی ہے - اُس کی لوری کے لئے مرگ ترشنا کی نیائیں سنسار کے کو اہشٹ سُکہہ سمجھتا ہوا - زیادہ سے زیادہ پدارتہوں کے سنچے کرنے میں یتن کرتا ہے - پرنتو سچی شانتی کہاں کہ جو منشیہ کو سمست کو لاہلوں سے چھُڑا دے کلپت سُکہہ میں ترشنا رہتی ہے اور وہ ترشنا نتیہ جوان ہوتی جاتی ہے - اسکی وچترتا یہہ ہے - کہ کبھی تُرپتی نہیں ہوتی - منشیہ اسکو بھوگنا چاہتا ہے پرنتو اُلٹا بھوگا جاتا ہے - جاگرت سوپن دو نو اوستھائیں ستتی کرنے میں خرچ ہوتی ہیں تو بھی وہ پرسنتا کو پراپت نہیں ہوتی - پُرش بھوگ میں اتنا ہنس جاتا ہے کہ ظاہری سُکہہ کو سچا سُکہہ مانتے ہوئے کسی سما دسہنیہ کو دیکھتے نا مرکا سے ہنسی اُڑاتے ہوئے پریہ کا داس اپنے کو کرتا کار سمجھتا ہے پرنتو یدی کوئی دُکہہ کسی سمے ہی لگتا ہے یا وپتی آپڑتی ہے تو پراپت بھوگ بھی بھول جاتے ہیں - موہ کہہ پرشوں کی مانند بہاؤ کبھی ہوتا ہے - رودن کرتے کرتے برسوں کے پراپت پریہ کو کھشن بھر میں بھول جاتا ہی وہے ہی جن سمے وہ جو بھوگوں کے سادہن تھے وہی دُکہہ کا ہیتو ہو جاتے ہیں - اس سمے میں جو جو پدارتہہ شانتی کے سادہن سمجھے جاتے تھے - وہ دُکہہ کے آہیتک ہو جاتے ہیں - اُس سمے میں جیو شوک ساگر میں ڈوبا ہوا ترا ہی ترا ہی کرتا ہوا شانتی کا بہار نہی ہوتا ہے - جب پراپت شریہ جنوں کو دیکھہ کے وہ ہنسی اُڑاتا تھا اُن کے سمیپ جا کر اُن کو پرنام کرتا ہوا بہکشا مانگتا ہے - اور تینوں تاپوں کی لوٹتی روپ وچترتا کو دیکھہ کر شرد بالو ہوتا ہوا پرم پتا پرماتما کو بارم بار نمسکار کرتا ہے - اور اپنے ہیں انہیں سادہو جنوں کے گُنوں کو دہارن کرتا ہوا اور دُکہوں کی نورتی کو آہستہ آہستہ انو بہو کرتا ہوا وہ اُن کے انوکرن میں اپنے پورن پرشارتہہ کو سماپت کرتا اور ایشوری گیان وید کی آگیا کا پالن کرتا ہوا - اپنے انتہ کرن کی پونترتا کو شیگھر ہی دیکھہ کر نیند سے یکا یک چونک اُٹھے پرش کے سدرش اپنے بہاؤ کو پرم میں آدری بھوت پاتا ہوا اپنے ہردے میں کہتا ہے کہ میں دہن ہوں میرا جنم سپھل ہوا - ایشور کی آگیا پورن کری - شریہ کو پایا - پریہ کا پھل دیکھا اور اپنے آتما کا سنچار پرماتما کے پریم رس کی پراپتی میں جان کر موں ہو کر اُسی سمادہی میں استہت ہو جاتا ہے جیسیں کہ وہ شانتی کی کامنا کرنے والے جن بہت تھے جیسے یا چار یہ اس اپدیش کو شردہالو نچکیتا کے لئے اپدیش کرتے ہیں - سنسار کے پریہ پدارتہوں سے گھرنا کرتا ہوا اور پرماتما کے سمیپ پہنچ آنند کو بھوگنے کے لئے پریرا کرتا ہے - وہ بیتے ری ہم سمست پُرشوں کو سچی آنند کی پراپتی کے لئے سدا یتن شیل ہونا اوشیک ہے چونکہ بھوگ پراپتی سے اشٹ پراپتی نہیں ہوتی سدا دُکہہ ست جن کی نیائیں ادہر اودہر دوڑتا ہوا من اور دُکہہ ساگر میں غوطے کھاتا ہے - اور اپنی اودیا کے کارن اُن واستوک دُکھوں کو سُکہہ سمجھہ لیتا ہے - پرنتو یہہ بدہیمان منشیہ کو نشچت وچار سے گیات ہو جاتا ہے - کہ یہہ پدارتہہ مجھے شانتی کے دینے کے لئے سمرتہہ نہیں ہیں - اتنا ہی پھر اُس اوستھا میں کیا کرتویہ ہے ؟ کیول رشی کے اُپدیش سے یہی گیات ہوتا ہے - کہ شرونویہ (سننا) منتویہ (من کرنا) ندہید ہیاسں تویہ (عمل کرنا) اور درشٹویہ (ساکشات دیکھنا) یہی آنند کا کارن ہے اور نہیں - اوم شم -

کاکہنس پریکشا

یہہ کتاب بجواب لیکچر مسٹر سادھو ہنس سروپ سنانتنسٹ جسکو لالہ گنیش داس جی سیالکوٹی نے ترتیب دیکر آریہ سماج سیالکوٹ کی طرف سے چھپوایا ہے - نہایت عمدہ اور قابل دید ہے چھپوائی اور کاغذ بھی اچھا ہے حجم ۸۰ صفحہ قیمت صرف ۲ محصول ڈاک ہمارے ہاں سے مل سکتی ہے - المشتہر مینیجر چابک

ایڈیٹوریل نوٹس

ہمارا ایشور پر وشواس

شریر جب کسی کارن سے روگ گرست ہو جاتا ہے۔ طبیعت بے چین رہنے لگتی ہے۔ دل فکروں اور سوچ وچاروں سے یہاں تک دب جاتا ہے کہ کچھ بھی بہلا نہیں لگتا۔ دن بھی اور بیزاری میں رہ کر اختر شماری میں ویتیت ہوتی ہیں۔ بستا اپنے کام کو چھوڑ دیتی ہے۔ اور لذیذ سے لذیذ کھانے بھی پسند نہیں آتے۔ وہ کان جو ہر وقت راگ رنگ کے عادی تھے۔ اب ذرا سا شبد بھی ہونے سے پچی ہوتے ہیں۔ جو نانا پرکار کے پدارتھوں کو دیکھ دیکھ پرسن ہوتے تھے اب چند ہی منٹ میں تھک جاتے ہیں۔ کمزوری یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ کروٹ لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور روگی چارپائی پر پڑا پڑا ہی مل موتر تیاگ کرتا ہے۔ ایسی نازک اور پرے درجہ کی ہین اور قابل رحم حالت میں جبکہ چاروں اور سے مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہے۔ اگر کوئی یہ خبر دیتا ہے کہ فلاں جگہ ڈاکٹر صاحب بڑے لائق اور تجربہ کار ہیں۔ ان کے ہاتھ میں یہاں تک شفا ہے۔ کہ کوئی روگی ہی ایسا نہیں پھرا۔ جو اچھا نہ ہو گیا ہو۔ انکی تشخیص یہاں تک بڑھی ہوئی ہے۔ کہ وہ روگی کے چہرے سے ہی تمام حالات کو جان جاتے ہیں۔ جونہی کہ روگی کے کان میں یہ شبد سنائی دیتے آنکھیں کھل گئیں۔ اور کہہ اٹھتا ہے کہ مجھے اسی ڈاکٹر کے پاس لے چلو۔ شاید میں وہاں انہیں ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ سے اچھا ہو جاؤں۔

کمزور انسان کا جب کبھی اپنے دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو جاتا ہے۔ تو بیچارا بہتیرا زور لگاتا ہے۔ کہ اپنے شترو کو پچھاڑ ڈالے۔ لیکن چونکہ شترو بڑا زبردست ہے۔ اسلئے نربل پرش اپنے بل کو اس کے پچھاڑنے کے لئے کافی نہ پا کر نراش ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے پاؤں میدان سے اکھڑنے کو ہی ہوتے ہیں۔ کہ اسکی نظر دوسری طرف جا پڑتی ہے۔ اور اس طرف سے ایک شخص آتے دکھائی دیتا ہے۔ جو کہ اس کا دوست ہے۔ بس پھر تو اکھڑے ہوئے پاؤں جم جاتے ہیں۔ اور اس کا گیا ہوا حوصلہ اسکو زبردست شترو کے مقابلہ میں پھر کھڑا کر دیتا ہے۔ اور وہ دجے کو پراپت ہوتا ہے۔

لوگ اولاد لینے و دیگر حصول مطالب کے لئے باداجیوں کی بھوت (راکھ) کھاتے اور بدن پر ملتے ہیں۔ شتروں کے ناش کرنے کے واسطے مارن منتروں کا جاپ کرتے ہیں۔ ضیق النفس۔ صرع۔ اور بواسیر آدی روگوں کا علاج کرنے کے بجائے تعویذ۔ جادو منتر۔ ٹونا۔ وغیرہ کرواتے پھرتے ہیں۔ اپنی حاجات اور مشکلات کے پورا اور حل ہونے کے واسطے مڑہی مسان اور مٹی وغیرہ کے بیجاں بتوں کی شرن لیتے ہیں۔ ذرا سر میں درد ہوا۔ یا کوئی چیز گم ہوئی یا اور کوئی کسی قسم کی مشکل آن پڑی۔ تو جھٹ آدمی کے پیر کی شیرینی یا ہنومان کا روٹ اور لنگوٹ۔ بھیرو کا تیل دینے کے لئے مضبوط پرتگیائیں باندھی جاتی ہیں۔

نردھن منش اپنی تلخ زندگی کو ایک خوش زندگی گذارتا ہے جبکہ وہ اپنا ایک آدہ متر دھنوان پاتا ہے۔ اور اپنے خیال میں اسباب کو نشچت جانتا ہے۔ کہ اگر دھن کے ابھاؤ سے کسی پرکار کی سہائتا کی آوشیکتا ہوگی تو میرا دھنوان متر مجھے اسوقت ضرور مدد دیگا۔ اور اس لئے وہ اگر کبھی چنتا کرنے بھی لگتا ہے۔ تو اسکا وشواس اسے اپنے دھنوان متر کی یاد دلا دیتا ہے۔ اور اسکا گھبراہٹ میں پڑا ہوا اشانت من فوراً تسکین اور شانتی کو پراپت ہوتا ہے۔

یہہ انسانی وشواس کا ایک مختصر سا فوٹو ہے جس سے یہہ لگتا ہے کہ معمولی درجہ کے آدمیوں اور معمولی دوستوں اور باداجیوں کی دھونی کی بھوتی (راکھ) جادو ٹونے اور مٹی کی نسبت انکا وشواس کس قدر پکا اور کامل ہے لیکن جو تمام کا سہارا تمام کا آشرے تمام کائنات کا مالک تمام دکھوں کا ہرنیوالا اور تمام سکھوں کا دینے والا سرو شکتیمان نہان پربھو ہے۔ جسکی شکتی اور مہر کے بنا بڑے بڑے راجہ مہاراجہ اشکت اور اسمرتھ ہیں۔ جسکی کرپا کے بنا بڑے بڑے یودہا اور بیر شور ہیر نربل ہیں۔ اسپر کنچت ماتر بھی وشواس نہیں اور یہی وجہ ہے۔ کہ انسان نانا پرکار کی پیڑاوں سے پیڑت اور طرح طرح کے دکھوں سے دکھی ہیں۔

سکھ کے خواہشمندو! اگر سکھ کی ضرورت ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہمارا جیون سکھ سے ویتیت ہو تو بجائی موجودہ اوشواس کو دور کردو۔ اور اس کرپا ندھی دیا بھنڈار جگد آدھار کی پاک ذات پر کامل اور سچا وشواس لاؤ۔ کہ جسکی شرنا گت آنے اور جس کے آشرت ہونے سے انسان کا جیون سپھل اور دکھوں سے الگ رہ سکتا ہے۔

گورو کل کا سکیم

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ گورکل کی سکیم جس کے دیکھنے کی ہر ایک آریہ پرش کو بھاری اکنٹھا لگ رہی تھی چھپکر تیار ہو گیا۔ اور اسکی ہزاروں کاپیاں جابجا تقسیم ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ بڑے بڑے ودوانوں اور وچارشیل سجنوں نے اس سکیم کو پسند کیا ہے۔ اور نیکی اغراض کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ غرضیکہ سوائے ان تنے چند کے کہ جنہوں نے اپنا کچھہ کرتویہ ہی یہہ سمجھہ رکھا ہے کہ ہر ایک پاک تحریک کی مخالفت کیجاوے۔ اور اندھا دھند مخالفت کیجاوے ابھی تک کسی سجن پرش نے اس سکیم سے کسی پرکار کی مخالفت ظاہر نہیں کی۔ اور آریہ سماجوں میں تو خوشی کا ناد بج رہا ہے۔ اور آریہ پرش اسکو پڑھ پڑھ کر ہرشت ہو رہے ہیں۔ مانو کہ ان کو کوئی انمول رتن ہاتھ لگ گیا دلی امید بر آئی۔ اس سے بھی بڑھ کر آنند کی بات یہ ہے کہ سماج کے بہو سنکھوں نے اس سکیم کی تکمیل کے لئے کام کرنا بھی آرنبھ کر دیا۔ چنانچہ گرودکل مکتبانہ ٹولی جابجا بھرمن کر رہی ہے۔ اور بھکشا مانگ رہی ہے۔ آریہ پرشوں کا مکھیہ کرتویہ ہے کہ وہ سب کام چھوڑ کر تن من دھن سے اسکی سہائتا کریں۔ جتنی جلدی وہ اس منڈلی کو اپنا پرن پورا کرنے کے قابل بنا دیں گے اتنی جلدی ہی گورو کل کھلنے کی امید کیجا سکتی ہے۔ بس سمجھ ہر ایک آریہ پرش کو اسپر تیاگ کر دلی اتساہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیہ دھرم پرچارک

شرادھ ترپن اور پنڈ

ستیہ دھرم پرچارک ۱۰ - اسوج سمت ۱۹۵۶

یہی سوائے اور بھی سب شاستروں سے ظاہر ہے کہ
مردہ پتروں کو شرادھ آدک نہیں پہونچ سکتے۔

सति मूले तद्विपाको जात्यायुर्भोगाः। योग पा० २। सू १३

(ترجمہ) "یہی کلیش مول ارتہات کرم باقی رہیگا۔ تو
اُنکا پھل۔ جاتی۔ آیو۔ بھوگ۔ ہوتے ہیں" اِس پر دیاس
جانیتے ظاہر ہے کہ بغیر اپنے کیئے ہوئے کرم کے جوں
یا جاتی پراپت نہیں ہوتی۔ اور عمر اور سکھ دُکھ نہیں
ہو سکتے ہیں۔

समूलकेषु कर्माशयो विपाकारम्भी भवति नोच्छिन्न क्लेशमूलः यथा तुष वनद्धाः शालितण्डुला अदग्धबीज भावाः पुनः प्ररोहसमर्था भवन्ति नापनीत तुषा दग्धबीजभावाः-

یعنی کلیشوں کے مُول باقی رہنے سے کرم کے سمو پھل
دیتے ہیں۔ کلیش کے باقی نہ رہنے یعنی چھن ہونے سے
نہیں۔ جیسے تنڈل کے ساتھ چاول جن کا بیج ابھی نہیں
نشٹ ہوا پھر اُتپن ہونے میں سمرتھ ہوتے ہیں۔ اور
تنڈل رہت چاول جنکہ بیج ابھی نشٹ ہو گئے ہیں سمرتھ
نہیں۔ بس صاف ظاہر ہے کہ اپنے کیئے ہوئے کرموں کا
پھل ملتا ہے اور کسی سے ہمارے کرموں کا تعلق نہیں ہے
درشنیک شاستر میں لکھا ہے۔

आत्मा न्तरगुणानामात्मान्तरेऽका रणत्वात् वैशेषिक अ० ६ आ० १ सू० ५

ترجمہ۔ ایک آتما کے اندر جو گُن ہیں وہ دوسرے کے
آتما میں اکارن ہیں۔ میمانسا شاستر میں لکھا ہے۔

शास्त्रदेशितं फलमनुष्ठातरि- (मीमांसा)

ترجمہ۔ شاستر یعنے وید میں جو دھرم لکھا ہے اُس کا
پھل کرنے والے کو ہوتا ہے۔ جو اصل مطلب ہے اسکی
بابت منوسمرتی میں لکھا ہے۔

ऋषियज्ञं देवयज्ञं भूतयज्ञं च सर्वदा नृयज्ञं पितृयज्ञं च यथा शक्ति न हापयेत् -४-२१

अध्यापनं ब्रह्मयज्ञः पितृयज्ञस्तु तर्पणम् होमो दैवो बलिर्भौतो नृयज्ञोऽतिथिपूजनम् स्वाध्यायेनार्चयेतर्षीन् होमैर्देवान् यथाविधि।

पितॄन् श्राद्धैश्च नॄनन्नैर्भूतानि बलिकर्मणा ३-८१

ترجمہ (۱) رشی یگیہ۔ دیو یگیہ۔ بھوت یگیہ نریگیہ
پتر یگیہ۔ ان پانچوں یگیوں کو یتھا شکتی کرے کبھی
نہ تیاگے۔ (۲) وید پڑھنا برہم یگیہ ہے۔ پتری یگیہ
بزرگوں کی سیوا کرنا ہے۔ اگنی ہوتر کرنا یہ دیو یگیہ ہے
نریگیہ اتتھی پوجن ہے۔ بلی وشو دیو بھوت یگیہ ہے
(۳) وید پڑھنے سے رشیوں کی۔ ہوم سے دیوتوں کی
ودوانوں کی شرادھ سے پتروں کی۔ اَن سے منُشیوں
کی۔ اور بلی وشو دیو سے بھوتوں کی پوجا کرے۔
منوجی نے پتروں کی ایک خاص تشریح کی ہے جس سے
ناظرین اچھی طرح سے حق و باطل کا فیصلہ
کر سکتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔

वसून् वदन्ति वै पितॄन् रुद्रांश्चैव पितामहान् - प्रपितामहांस्तथादित्यान् श्रुतिरेषा सनातनी - मनु० अ० ३-२८४-

ترجمہ۔ جو منشوں کے پتا ہیں اُنہیں کو وسو کہتے
ہیں۔ اور پتاموں کو رُدر کہا ہے۔ اور پر پتاموں
کو آدتیہ کہا ہے۔ یہ سناتن وید کی شُرتی ہے۔
یہ شُرتیاں جن کا منوجی نے حوالہ دیا ہے یجُروید
کے ادھیائے ۱۹ منتر ۶۳ اور منتر ۸۰ اور ۹۱۔ اور
اتھروید کانڈ ۱۰ پرپاٹھک ۳ انوواک ۴ منتر
۲۴ سے ۲۵ تک اور چوتھے انوواک کا منتر ۳ اور
کانڈ ۱۹ ۔ انوواک ۱ سکت ۹ منتر ۱۱ میں ہیں۔ اور
رگوید منڈل ۳۔ انوواک ۱ سکت ۸ منتر ۹ میں۔
ان سب وید منتروں کا خلاصہ مطلب چھاندوگیہ
اُپنشد۔ چھاندوگیہ براہمن میں مہا تما رشی لوگ یوں
بیان فرماتے ہیں۔ (دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۴ و ۴۵ و ۴۶)
کہ برہمچریہ تین پرکار کا ہوتا ہے۔ اول کنشٹ (ادنیٰ)
جو پرش اَن رس والے دیہہ (جسم) اور پوری اتہتے
دیہہ میں رہنے والا جیو آتما یگیہ یعنی اتیب شبھ گنوں سے
سنگت اور ستیہ کرتو یہ ہے۔ اسکو اوشیہ ہے کہ ۲۴
برس پرینت جتیندری یعنی برہمچاری رہکر وید آدی
ودیا اور اچھے اخلاق کا گرہن کرے۔ اور وواہ کرے
تو بھی بالکل سخت آلودہ نہ ہو جاوے تو اُس کے شریر میں
پران بلوان ہوکر سب اچھے گنوں کا واس کرانیوالے ہوتے
ہیں۔ اِس پہلی عمر کو جو ودیا ابھیاس میں خرچ کرے اور وہ
آچاریہ ویسا ہی اُپدیش کیا کرے اور برہمچاری ایسا
نشچیہ رکھے کہ جو پرتھم اوستھا میں ٹھیک ٹھیک برہمچاری
رہونگا۔ تو میرا شریر اور آتما اروگیہ بلوان ہو کے شبھ
گنوں کو بسانیوالے میرے پران ہونگے۔ ہے منشیو تم اسی
پرکار سے سکھوں کا وستار کرو۔ جو میں برہمچریہ کا
لوپ نہ کروں۔ چوبیس برس کے بعد گرہستھ آشرم کرونگا۔
تو ظاہر ہے کہ روگ رہت رہونگا۔ اور آیو بھی میری ۷۰
۸۰ برس تک رہیگی۔ (بس ایسے آدمی کو وسو کہتے ہیں)
دوم۔ مدہیم یعنی اوسط برہمچریہ یہ ہے کہ جو منشیہ
۴۴ برس تک برہمچاری رہکر وید ابھیاس کرتا
ہے۔ اُس کے پران۔ اندریاں۔ انتہ کرن اور آتما بل
یکت ہو کے سب دُشٹوں کو رُلانے اور سریشٹوں کا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل بھکشا منڈلی

گوروکل بھکشا منڈلی گجرات سے سیالکوٹ پہونچی جہاں ایک دن میں ہی قریباً ساڑھے چھ سو روپیہ بھکشا ملی جموں پنڈت رام بھجدت جی بی۔اے اکیلے ہی تشریف لے گئے تھے۔جہاں سے وہ تھوڑے سے پریشرم سے ہی ساڑھے تین سو روپے بھکشا مانگ لائے۔یہاں سے ابھی بہت کچھہ وشیش سہایتا ملنے کی اُمید ہے سیالکوٹ سے منڈلی وزیرآباد پہونچی جہاں سے قریباً پانچسو روپیہ بھکشا ملی۔لائل پور میں فی الحال صرف دو ویکچرر ہی پہونچے ہاں کے پورشارتھی بھائی کام کر رہے ہیں۔اور جب جلد دوبارہ منڈلی وہاں جاوے گی تو وہاں سے دیگر سب استھانوں سے بڑھ کر بھکشا ملنے کی آشا ہے اِن دنوں منڈلی دہلی میں کام کر رہی ہے وہاں سے دیگر بڑے بڑے سماجوں میں جاوے گی۔سب سماجوں کو یوگیہ ہے کہ اِس منڈلی کو اپنے ہاں آنے کے لئے نمنترن بھیجیں اور یتھا شکت بھکشا سے ستکار کریں۔جن استھانوں میں یہہ منڈلی جاتی ہے وہاں خوب دہوم دہام سے ویاکھیان ہوتے ہیں۔ہمیں یہہ معلوم کر کے بڑی پرسنتا ہوئی ہے کہ جس جس سماج میں یہہ منڈلی گئی ہے۔اُس کو بڑی تقویت پہونچی ہے۔اور کئی پرکار کی غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔کیول پرماتما کے بھروسہ پر یہہ منڈلی کام کرنے کے لئے نکلی ہے اور ہمیں درڑھ وشواس ہے کہ وہ پرم پتا جلد اِن کو اپنے اُدیش میں کامیاب کریں گے ◆

پرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو! اوّل

بھوشیہ پران کی پڑتال

مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسو۔قیمت فی جلد ۲ ربلا محصول ڈاک۔قابل دید کتاب ہی۔درخواستیں بنام مینیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر آنی چاہئیں ◆

منوسمرتی ادہیائے ۳

شلوک ۸۰

ऋषयः पितरो देवा भूतान्यतिथयस्तथा । आशासते कुटुम्बिभ्यस्तेभ्यः कार्यं विजानता ॥ ८० ॥

ترجمہ۔رشی۔پتر۔دیو۔بہوت۔اتہتی یہہ سب گرہستیوں کا آسرا رکھتے ہیں۔اس واسطے ستیہ کرم کے جاننے والے کو چاہئے کہ ان پانچوں کی سیوا ضرور کرے۔

اِن دونوں شلوکوں سے صاف ظاہر ہے کہ شروہا اور پریتی سے آدمی کو ہر روز آن۔جل۔مول۔پہل روزمرہ سے پتروں کی سیوا کرنی چاہئے۔بھلا جو مر گئے ہیں اُن کی روز سیوا کیسے ہو سکتی ہے؟ اور سال بہر میں پندرہ روز اور اُن میں سے بھی صرف ایک ایک روز کیا سیوا ہے؟ اور روزانہ شرادہ کرنے سے پندرہ روز شرادہ یا ایک روز کا پارون شرادہ دونوں رد ہو جاتے ہیں۔اور سوائے اس کے یہاں صاف لکھا ہے کہ روزمرہ شرادہ کرو اور آن۔جل۔مول پہل دودہ سے کرو۔مانس وغیرہ کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔پس مانس کے شلوک خود کھنڈت ہو جاتے ہیں اور یہاں سے یہہ بھی ظاہر ہے کہ وہ لوگ ہماری آنکھ کہتے ہیں۔پس ہمارے زندہ بزرگ ہی آشا رکھہ سکتے ہیں مرے ہوئے کسی پرکار نہیں۔کیونکہ وہ تو اور لوگوں کے باپ بیٹے جا کر بنے۔ہماری تو اُن کو یاد بھی نہیں ہے بنا براں مرتک شرادہ محض فضول ہے بعضے چالاک برہمن ناواقف بچاروں کو بہکاتے ہیں کہ باپ کو تو سنسکرت میں پتا کہتے ہیں مگر مرے کو پتر کہتے ہیں اگر یہہ مرے کے واسطے نہیں ہے تو اُس کو پتر شرادہ کیوں کہتے ہیں۔یہہ بھی اُن کی بڑی دہوکہ دہی ہے۔واضح ہو کہ منو ۱/۱۵۱ و ۲/۱۶۱ و ۲/۲۲۰ و ۳/۲۳۳ و ۳/۵۵ و ۳/... میں صاف طور پر یہہ پتر لفظ جینے ماتا پتا اور رشتہ داروں کیواسطے آیا ہے بنا براں اُنکا کہنا محض فضول اور خلاف ویاکرن کے ہے ◆

پالن کرنے ہارے ہونے ہیں۔اُسی پر تمام عمر میں دیا آپ ہانٹتے ہیں۔کچھہ تھپ آنیج پاکروں تو میرے ۲ دہوروپ پران یکت ہچہ مدہیم برہم چریہ سدہ ہوگا۔ہے برہمچاری لوگو تم اس برہمچریہ کو بڑہاؤ۔جیسے میں اس برہمچریہ کا لوپ نکرکے یگیہ سروپ ہوا ہوں یعنی اُس ودیا میں پاکر محو ہوتا ہوں اور اُسی آچارپہ کل سے آتا اور روگ رہت ہوتا ہوں۔جیسا کہ یہہ برہمچاری اچہا کام کرتا ہے ویسا تم کیا کرو۔اوتم برہمچریہ ۴۸ برس کا تیسرے پرکار کا ہوتا ہے۔جیسے ۴۸۔اکشر کی جگتی (چہند) ہے۔ویسے ۴۸ برس تک جو پورے طور پر برہمچریہ کرتا ہے۔اُسکے پران انوکول ہو کر سکل ودیاؤں کا گرہن کرتے ہیں۔جو آچاریہ اور ماتا پتا اپنے سنتانوں کو پہلی عمر میں ودیا اور گُن گرہن کرنیکے لئے تپسوی کر اور اُسی کا اُپدیش کریں اور وے سنتان آپ ہی آپ اکھنڈت (لازوال) برہمچریہ سیون سے تیسرا اُتم برہمچریہ کا سیون کر کے پورن ارتہات چار سو برس تک آیو کو بڑہاویں ویسے تم بھی بڑہاؤ کیونکہ جو منش برہمچریہ کو پراپت ہو کر لوپ نہیں کرتے وہ سب پرکار کے روگوں سے رہت ہو کر دہرم۔ارتھہ۔کام اور موکش کو پراپت ہوتے ہیں ◆

پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ برہمچریہ کے تین درجہ ہونے سے اُن کے پاس کرنے والے کو یہہ تین طرح کی ڈگریاں پہلے زمانہ میں ملا کرتی تہیں۔یعنی وسو۔رُدر۔آدتیہ۔اب ہم ایک اور مقام بھی پاٹھک گنوں کو بتلاتے ہیں کہ جس سے بہت سی باتیں آئینہ کی طرح صاف صاف ظاہر ہو جاتی ہیں

منوسمرتی ادہیائے ۳

شلوک ۸۲

कुर्यादहरहः श्राद्धमन्नाद्येनोदकेन वा । पयोमूलफलैर्वापि पितृभ्यः प्रीतिमावहन् ॥ ८२॥ ८२ ॥

ترجمہ۔پتروں کی پریتی کرنے والا آدمی ہر روز آن۔جل۔مول۔پہل۔دودہ سے پتروں کا شرادہ کرے ◆

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

غزل

اڑ دل اسکو کہتے ہیں کہ ویدوں کی پڑہائی ہووے
دہرم بھگتی ہوس تن آچرن کی شد ہتائی ہووے۔

قرار دیدہ اور ویدانگوں کی ہو شکشا۔
ری ہے نا ممکن کہ بھارت کی بہلائی ہووے۔

یکول شاستر بلکہ علوم مختلفہ کو بہی
پڑہیں گے تاکہ ہر فن میں ذہانت کی رسائی ہووے۔

پچیس برسوں تک جتندری اس کے سب طلبا
تک بیٹہی کی کا رلی جو دوا ہی ہووے۔

نے گا دور شہروں سے جہاں شادہ جلی پون ہوگی
نکی شکہ شیطان نہ وہ وشئیوں کی پہاہی ہو

بس گوروہو کا دہرم اور وقتا ہیں یکتا
اور سپہ گنوں میں جس نے شوبہا خوشنمائی ہو

سبہا پرتی ندہی آریہ لے نسخہ سوچا یہہ اوتم
جاگوروکل کے مشکل ہی اور دنیا سے نرالی ہو

لوتا ہے پرتیت ہم کو یہہ بہاکار یہ
اور بتاہے ہمت سے کٹہنتا سو گمتا ہی ہو۔

اٹہوائے دیش کے بہگتو اوٹہو ہے آریہ سجن سب
مدد جاہی کرتے ہیں پر ہو اُن کا سہائی ہو

کام انجام کرتا ہے کیسی کوشش کو پورن۔
تاہی ان سجنوں کا ہو تمہیں یش اور بڑائی ہو

آریہ سماجک خبریں

راولپنڈی۔ ہمارے خاص سمپاددا تا لکہتے ہیں۔ کہ منڈی گراہی کا کام اب ایک دو ہفتوں سے باقاعدہ جاری ہوچلا ہے جس میں لالہ تارا چند جی مدہوک لالہ وزیر چند جی اور بہائی منگل سنگہ جی کے پُرشارتہہ سے معقول رقم جمع ہوجاتی ہے۔ چنانچہ ایک ہفتہ کا قریباً ساڑہے ستر روپیہ اور دوسری کا چار روپیہ سو اوپر چندہ اس

میں ملا۔ اگران بہائیوں کا یہہ پُرشارتہہ دو چار ہفتوں میں ہی شتہل نہ ہوگیا تو امید ہے کہ اچہی رقم جمع ہو جاوے گی سالانہ اتسو کی بابت وچار ہو رہا ہے۔ امید کہ عنقریب تقرری تاریخ کی اطلاع پبلک میں مشتہر ہوجاویگی علاقہ پوٹہوہار کی طرف ویدک دہرم کے پرچار کیواسطے ممکن ہے کہ اوپکار یان آریہ پرتی ندہی سبہا کچہہ سوچ وچار کر رہے ہوں۔ لیکن فی الحال اگر سبہا مذکور چند ماہ کے لئے کوئی ایسا پرچارک جو سکہہ مت سے بہی اچہا واقف ہو فوراً یہاں بہیجدیوے۔ اور کم سے کم اس ضلع میں دہرم کا اندولن ہوجاوے تو امید ہے کہ بہت سے فوائد حصول ہوں گے اور اس سماج کو تقویت ملے۔ دو تین ہفتوں سے سوامی کیشوانند جی اور اسی مہاتما جی مناظر لی کے یہاں آئی ہوئی ہیں اور رائے بہادر سردار سوجان سنگہ جی کے باغ میں روزانہ شام کو کتہا اور ویاکہیان دیتے ہیں۔ آپکا خاص مقصد وہی پوران ابلہ کا ہی پرچار ہے جس میں آپ مشہور ہیں۔ کہا ہے کہ ہے آریہ سماج اور سوامی دیانند جی پر دلی زبان سے آپ زہر اگلتے ہی رہتے ہیں۔ کیوں نہو اسی وجہ سے تو آپ بڑے وِدوان پنڈت اور سناتن دہرم کے اُپدیشک گنے جاتے ہیں۔ پچہلے ہفتہ میں آپ نے مردہ مانس کے نشیدہ میں ویاکہیان آرمبہہ کیا تہا۔ مگر دو دن میں ابہی اس بارہ میں بطور بہومکا کے ہی کہا تہا کہ سردار صاحب یا اور مانس اہاریوں کی خفگی دیکہکر اس مضمون کو بند کردیا۔ آج کل کے ایسے سادہوں کا یہی وطیرہ ہے کہ جس بات سے شروتا ناراض ہوں وہ جہٹ اُس سے مُنہہ بند کر لیتے ہیں اگر بے خوف ہو کر ستیہ کہتے پر در ڈرہ رہیں تو دوکانداری میں فرق آجاوے۔ اوپنا لاکہوں روپئے کہاں سے بٹوریں آپنے اوتار و شے میں بہی ویاکہیان دیا اور اُس میں خاص زور سے اس بات کو بیان کیا کہ گورو نانک جو ایشور کا مکہہ اوتار ہوئے ہیں اور رام چندر آدی اوتاروں سے کم نہیں بلکہ کچہہ زیادہ ہے۔ یہہ اوتار ستند ہے۔ بتلایا کہ بہوشیہ پوران جو بیٹیالہ میں موجود ہے اُس میں گورو جی کا ایشور اوتار ہونا صاف صاف لکہا ہے۔ بعض پورانک لوگ اس نسخ

اُپدیشوں سے اگرچہ کچہہ چیں بجبیں معلوم دیتے تہے۔ مگر مقابلہ میں کوئی نہیں آسکتا وجہہ یہہ ہے کہ اول تو یہاں کوئی سنسکرت کا عالم نہیں اگر کوئی ٹوٹا پہوٹا ہوا بہی تو اُس کی روزی کا انحصار بہت کچہہ یہاں کے سکہہ لوگوں کے گہروں پر ہے۔ نیز ایک یہہ بہی وجہہ ہے کہ اس سادہو کو سناتن دہرم کا پرچارک اور آریہ سماج کا دشمن ہونے کے کارن وِدوان اور بڑا پنڈت اپنے منہہ سے مان چکے ہوئے ہیں۔ پس اب سوائے دل ہی دل میں ناراض ہونے کے ظاہرا مخالف نہیں ہوسکتے۔ گورو نانک جی کو سدہ کرکے اس کے بعد کرشن اوتار وغیرہ پر کتہن کرکے ہندو صاحبان کو خوش کرتے رہے۔ پہر اس اتوار کو شرادہ وشے پر ویاکہیان دیا جس میں آریہ سماج اور سوامی جی پر آکشیپ کرکے مُردوں کو سب کچہہ پہونچ سکتا ہے۔ بیان کرتے رہے اور بقیہ شاید اگلے اتوار کو ہی کتہن کریں گے۔ کل واہگورو لفظ کی فضیلت اور اعلےٰ ہونا اپنے من مانے ویاکرن سے سدہ کرتے رہے۔ اللہ اکبر یہہ شبد زیادہ مشکل اور غیر نہیں۔ اسلئے جب اُس کو بعض آدمیوں نے بخیال خود سدہ کردیا تو واہگورو کو کوئی سنسکرت وان اُسی طرح کردے تو کیا تعجب۔ ایسے موقع پر آریہ سماج کی طرف سے ضرور مقابلہ کے لیکچر ہونے چاہئیں۔ اور کوئی لائق اُپدیشک فوراً آریہ پرتی ندہی سبہا کو بہیجنا چاہئے۔ سنا ہے کہ پنڈت گردہاری لال صاحب ایسے موقع پر زیادہ تر مفید ہوا کرتے ہیں۔

جموں۔ آرین ڈبیٹنگ کلب جموں۔ گذشتہ سنیچر تاریخ ۱۶ ستمبر کو کلب کے پریسیڈنٹ لالہ دولت رام جی نیمت ہوئے۔ مضمون دولت و علم تہا۔ لالہ علم چند جی کا پکش دولت اور لالہ چمن لال جی کا علم تہا۔ ان کے بعد آٹہہ اصحاب نے تقریریں کیں۔ جنمیں چہہ لالہ چمن لال جی کے پکش کے اور دو لالہ علم چند جی کے پکش کے تہے۔ (۲) سنیچر وار کو لالہ علم چند نے استری شکشا پر ویاکہیان دیا۔

آریہ سماج شکرگڈہ کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ اکتوبر سنہ ۹۹ء کو قرار پایا ہے مگر کیرتن ۲۷ اکتوبر سنہ ۹۹ء کو بوقت ۷ بجے شام شروع ہوگا۔

ہردوئی - منتری آریہ سماج ہردوئی لکھتے ہیں۔ کہ تمام سماجوں کے سکرٹری مہاشیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ آریہ سماج ہردوئی کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۴ و ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو ہوگا لہذا پرارتھنا ہے کہ آپ لوگ اپنے سبھاسدوں اور اُپدیشکوں کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوکر اس سماج کو کرتارتھ کریں ۔

شاہجہانپور میں نوجوانوں میں ویدک دھرم کی رُچی پھیلانے کے لئے ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء سے آریہ ٹریننگ کلب کھولا گیا ہے۔ ہفتہ وار جلسے سنیچر کی شام کو آنند پور روک ہوتے ہیں۔ عہدہ داران حسب ذیل مقرر ہوئے ہیں۔ بابو جھکو مل صاحب پردھان۔ بابو سادا پرساد صاحب اُپ پردھان۔ الکھ بہاری صاحب منتری۔ بابو جگنی لال صاحب اُپ منتری۔ بابو شیام لال صاحب خزانچی۔ بابو کنھیا لال صاحب لائبریرین ۔ اس سماج کے عہدہ داران حسب ذیل آئندہ سال کے لئے مقرر ہوئے۔ پردھان منشی بختاور سنگھ صاحب۔ اُپ پردھان پنڈت مدن لال صاحب و بابو بنواری لال صاحب منتری۔ دیبی پرساد صاحب اُپ منتری پنڈت کا متا پرساد صاحب و بابو کشن لال ... صاحب پستکادھیکش منشی نند کشور صاحب۔ خزانچی لالہ جواہر لال صاحب۔ بابو گردھر سنگھ صاحب۔ بابو بالا پرساد صاحب منشی دھرم راج صاحب۔ بابو جھکو لال صاحب۔ بابو لال تا پرساد صاحب ممبران انترنگ سبھا ۔

گجرات - منتری آریہ سماج گجرات لکھتے ہیں۔ گجرات نواسی آریہ پُرشوں سے پرارتھنا۔ مہاشگن! تو یہ ان ہے کہ عموماً سب چھوٹے بڑے قصبات۔ شہروں بلکہ دیہات میں بھی آریہ پُرشوں کے اپنے سماج مندر ہیں۔ ہفتہ وار اور سالانہ جلسوں پر جو جو تکالیف اور کلیش آریہ پُرشوں کو بوجہ نہ ہونے اپنے سماج مندر کے اُٹھانے پڑتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ باہر سے آئے ہوئے آریہ بھائیوں کے قیام کے لئے بھی کوئی مکان ہونا چاہئے۔ اسی طرح کی کئی وجوہات سے گجرات میں سماج مندر کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ آریہ پُرشوں کے جوش سے یہ کام شروع کیا گیا ہے جب کہ ایک پورانک کروڑوں کا مندر اور ایک مسلمان لاکھوں کی مسجد بنوا سکتا ہے ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ ہمارے ویدک دھرم سبھا ایک پورا شردھا سے خود مدد کریں گے اور اپنے دوستوں سے بھی مدد دلائیں گے۔ گجرات کا سماج مندر آپ کی مدد کا منتظر ہے ۔

سیبی مہتہ گیان چند صاحب پردھان آریہ سماج سیبی تحریر فرماتے ہیں کہ سیبی کا سماج ۳ ماہ موسم گرما میں بند رہا۔ اب کے اتوار کھولا گیا ہندوں کی حاضری میں کڑاہ پرشاد تقسیم کیا گیا جو کہ میرے گھر میں ۷ جولائی ۱۹۲۹ء کو لڑکا تولد ہوا۔ سماج میں لایا گیا عدہ روپیہ گوروکل کو دان دیا گیا۔ اب امید ہے کہ سماج باقاعدہ کھلا رہیگا اور حاضری بھی اچھی ہوگی۔ لالہ کنھیا لعل صاحب سکرٹری دورہ میں ہیں ۔

میلہ گوندوال میں ویدک دھرم پرچار۔ منتری آریہ سماج جلال آباد لکھتے ہیں۔ کال ڈیڑھ ماہ پہلے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کے یوگیہ منتری جی کی سیوا میں نویدن پتر بھیجا تشریف آوری کیلئے کوئی اُپدیشک بھیجے لکھا گیا۔ پرنتو کسی وششٹ کارن سے ابھی ادھر سبھا اُپدیشک نہ پہنچ سکے۔ لالہ سنت رام جی تھا پنڈت لکھمی چند جی گوندوال نواسی کے بلاوے کے انوسار ہیں۔ اور لالہ گوربخش رائے۔ لالہ چھاکر داس عرف بھی تولیں۔ لالہ تھوڑام آدک میلہ پر گئے۔ ۱۵ اسنت کی صبح کو لالہ سنت رام جی کے مکان میں گھی و سامگری سے ہون کیا گیا۔ اور بھجن بھی گائے گئے۔ پھر دو بجے بازار میں لالہ سنت رام جی کی دوکان پر میز لگائی گئی۔ پہلے بحاضری ۱۵۰۰ کے منوہر بھجن گائے گئے۔ تت پشچات بابو رام مشر جی نے درن بیوستھا پر لیکچر دیا۔ پھر بھجن ہوئے۔ پھر میں نے ویدوں کی عظمت دکھلاتے ہوئے وید پرچار فنڈ کیلئے اپیل کی جس کا یہ نام یہ ہوا۔ کہ مبلغ ۱۳ روپیہ نقد چندہ ہوا۔ شاید اور بھی ہو جاوے سماج ہذا لالہ سنت رام تھا دیگر ممبران گوندوال نواسی کا تہ دل سے مشکور ہے۔ کہ جنہوں نے پرچار کے لئے بڑا پرشرم کیا۔ پرماتما ان کے آتما اور دھرم پریم کو دن پرتی دن زیادہ کرتا دیشے میتی آریہ پرتی سبھا کے بھی شکر گزار ہیں کہ جس نے موقع پر اُپدیشک نہ بھیجا ۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں لالہ جھنیا رام پردھان آریہ سماج ڈیرہ اسمعیلخاں کی بھرجائی یعنی لالہ چانن داس کی عورت کا جسکی شادی ۹ جولائی ۱۹۲۹ء کو ہوئی دیہانت ہوگیا۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ یہ حادثہ نہایت ہی دردناک ہے۔ ایشور اُن کے پسماندگان کو شانتی پرداں کریں ۔

لوکل

اتوار کو آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ میں بھجن۔ پرارتھنا آدی کے بعد اُپدیش و لیکچر بدستور ہوا۔ سوموار کو آریہ سماج جالندھر شہر کی طرف سے ساوہا سکر انند غریب داسی کو جو کچھ عرصہ سے یہاں آیا ہوا ہے شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیا گیا۔ جس کو اُس نے منظور کیا۔ اسپر آریہ سماج کی طرف سے وہاں لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ پرچار ہوا۔ لالہ دیس چند۔ پنڈت پورنا نند۔ پنڈت گردھاری لال جی کے لیکچر ہوتے رہے پنڈت بھگت رام جی کا موقعہ پر اتفاق سے آگئے تھے۔

ہر دو نجوہ - بتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۲۹ء بوقت ۱۰ بجے دن کے ایک سخت بھونچال آیا جو قریباً ۳ سکینڈ رہا۔ اور آواز ریل کی طرح سخت ہوا۔ بڑی عمر کے آدمی بتلاتے ہیں کہ ایسا بھونچال ہماری عمر میں کبھی نہیں آیا۔ شہر میں ایک دوکان کا چوبارہ گر پڑا اور دو تین مکانوں کو شگاف آگئے۔ پھر شام کو تقریباً ۱۱ بجے پھر خفیف سا بھونچال آیا۔ جو کچھ نقصان دہ نہیں ہوا۔ بارش تا ہنوز نہیں ہوئی۔ فصل کی حالت نہایت ابتر ہو رہی ہے۔ قحط دن بدن ترقی پر ہے پرمیشور اپنا فضل کرے ۔

مراسلات

(نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے)

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے اور مہمان نوازی

...نرہ چلا ہے۔ بلکہ اہالیان دانش میں سے کوئی بھی لیا ...ں کے خلاف نہ ہوگا کہ حصول دہرم کے لئے جو شخص کسی ... ماتما ہو یا سنیاسی کے پاس جانے یا جو لوگ تیرتھ ... اترا کے لئے بھرمن کرتے ہیں۔ وہ ماسوائے اس کے کہ اپنی ... جیب خاص سے خیرات یا پن کرتے ہیں۔ بہت تیرتھ انگیز ... ہیت اٹھاکر ایسے وقت میں اپنی آسائش آرام خوراک و ... پوشاک کے لئے کسی دوسرے سے کچھ لینا پسند نہیں کرتے۔ ... یا نہیں دیکھا گیا۔ کہ جہاں پر وہ اپنے پاپ نوارن کے لئے جاتے ہیں وہاں پر اپنی خاطر تواضع کی استدعا کرتے ہوں اگرچہ آریہ ورت میں بہت بڑے بڑے کئی تیرتھ گذرے ہیں۔ جہاں پر کہ پرشاد وغیرہ یاتریوں کو ملتا ہے۔ لیکن وہ تبرک کے طور پر۔ بھائی کے طور پر نہیں ملتا۔ اور لہذا یہہ بات سدرتھا نندیہ (قابل نفرت) ہے کہ جہاں پر ہم دہرم جیسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے جاویں۔ یا جس مقام کو متبرک سمجھکر اس کے درشنوں کے لئے جاویں۔ وہاں دہ بجائے اس کے کہ کچھ توشہ عاقبت کے لئے جمع کریں الٹا وہاں اپنی مہمان نوازی کی امید رکھیں۔

یہہ ایک ایسا اصول ہے جو ساری جہان میں کام کر رہا ہے۔ گو زمانہ کی ہیر پھیر سے دہرم کی شناخت میں گڑبڑ ہوگئی ہے اور نادان دہرم لے لوگوں کو اعلیٰ درجہ کا گمراہ بنا رہا ہے مگر معتقدوں کے دل میں یہہ اصول برابر کام کر رہا ہے۔ کہ وہ تیرتھوں کے پجاریوں پنڈتوں سادہو سنیاسیوں وغیرہ کی تواضع اور سیوا کرتے ہیں۔ نہ کہ الٹا کسی خاطر داری کی تمنا رکھتے ہیں۔

ہم اس موقع پر صرف ویدک دہرم کے یاتریوں کی پڑتال کریں گے۔ کہ وہ سوسائٹی کے رواج کے مطابق کہاں پر دہرم اُپدیش کے لئے یاترا کرتے ہیں۔ اور وہاں پر مہاتماؤں کی کیا تعظیم کرتے ہیں۔ اور اُن سے کیا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

جہاں تک وچار کام کرتا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج کل آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر ہی آریہ بھائی دہرم اُپدیش سُننے کے لئے اکٹھے ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ اُس موقع پر بیرونجات سے مہاتما لیکچراروں اور سادہو سنیاسیوں وغیرہ کی آمد کی امید ہوتی ہے۔ پراچین زمانہ میں کیا سخت اصول (مگر بانتیجہ) دہرم شکشا حاصل کرنے کے لئے تہا کہ بڑے بڑے کشٹ اور محنت اُٹھا کر دہرم کو حاصل کرکے لوگ اپنی زندگی کو پاکیزہ بناتے تھے اور آسایش و آرام کا اُن کو مطلق خیال نہ ہوتا تہا۔ ایک غریب اور ایک راجا کا پُتر دہرم سمبندی ودیا حاصل کرنے میں ایک قسم کی محنت اور کشٹ کے بہاگی بنتے تہے۔ آج کل دہرم کی اوستہا کو بہت آسان سمجھہ کہا ہو اور لوگوں کو مطلقاً پرواہ نہیں ہے۔ کہ وہ دہرم سمبندی معاملات پر غور و وچار کریں۔ ہمکو آریہ سماج کی حالت پر افسوس آتا ہے اور بلاشک یہہ امر بہی ہے کہ آریہ سماج کی جماعت نے اب تک پسندیدہ حرکات کی طرف توجہہ کرنا اپنا فرض نہیں سمجھا اور جس کے لئے ایک مثال ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے جلسوں پر مہمان نوازی کی ایسی گرم بازاری ہوتی ہے کہ جس سے اصلی کام بہت گھٹ جاتا ہے۔ ایک یاتری بجنسہ یا بڑے کشٹ سہن کرتا ہوا پیادہ پا چلکر اپنے پوتر استہان پر پہنچتا ہے اور راستہ میں صرف ایک وقت کہانا کہاتا ہے اور وہاں پر اپنے ہاتھہ سے پکاکر روٹی پکاکر کہاتا ہے اور پہر اپنی ریوبات متعلقہ کو بڑے سچے دل سے ادا کرتا ہے۔ فرمائیے اُس کے دل میں دہرم کا زیادہ جوش ہوتا ہے یا اُس کے دل میں جس کے لئے جلا آسایش آگے چلکے موجود ہوں۔ اور راستہ کی بہی تکالیف برداشت نہ کرے۔

آریہ سماجوں کے جلسوں پر آنے والے بہائی اکثر سواریوں میں تشریف لاتے ہیں اور آتے ہی اُن کیلئے کہانا تیار۔ مکان تیار۔ غرضیکہ کسی قسم کی اُن کو مطلق تکلیف نہیں ہوتی۔ اور آکر کہانا کہانے کے بعد ایسے بیہوش ہوکر سوتے ہیں کہ جلسہ اور نگر کیرتن میں شامل ہونے تک کی بعض صاحبان کو نوبت نہیں پہنچتی۔ اور عام طور پر تین چار مرتبہ بلانے سے شامل جلسہ ہوتے ہیں اور شامل جلسہ ہوکر بہی پورے وقت کی پابندی سے گھبراتے ہیں۔ ہم مہمان داری کو عام طور پر بُرا نہیں سمجھتے اور نہ ہی ہمارا ارادہ تہا کہ ہم اُس مہمان نوازی کے برخلاف لکہیں جو کہ سالانہ جلسوں پر کیجاتی ہے۔ لیکن لاچار ہیں اور بالاخر کہنا پڑتا ہے کہ اس مہمان نوازی کی وجہہ سے ہمارے اصلی مقاصد و مطالب کا تنزل ہوگیا ہے۔ ہمارا روپیہ آریہ سماجوں کے جلسوں پر اس تقریب پر صرف ہو جاتا ہے اور آنے والے بہائیوں کے اوتساہ میں بڑا فرق پڑجاتا ہے یعنی وہ سمجھتے ہیں کہ جس سماج میں اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی ہو۔ وہاں پر تہوڑا دان دینے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ کچھہ بہی نہیں دیتے۔ اب آگے چلکر ہم اس بات کا ذکر کریں گے کہ جس روپیہ سے مہمان نوازی کی جاتی ہے وہ کہاں سے آتا ہے۔ اور آیا اُس کے سبب سے آریہ سماج کے دیگر کاموں کی رفتار میں کچھہ فرق آتا ہے یا نہیں۔ جہاں تک ہم نے سوچا ہے یہہ روپیہ یا تو دربدر بہیکہہ مانگنے سے جمع کیا جاتا ہے یا آریہ سماج کے ماہواری چندہ میں سے ۔ خرچ ہوتا ہے یا ضروری چندہ سماج کے سبہاسد دیتے ہیں۔ صورت اول کی مہمان داری نہایت ناقص درجہ کی ہے یعنی مہمان نوازی تو آریہ سماج کرے اور روپیہ عام و خاص سے وصول کیا جاوے۔ اس عمل سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ مہمان نوازی کے لئے چندہ دیتے ہیں وہ اپیل کے وقت کچھہ دان نہیں کرسکتے۔ صورت دوم کی مہمان نوازی بہی کوئی بار آور نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ یعنی بعض مشکل بڑی بڑی سماجوں میں ماہوار ۱۵۰ یا ماہوار ۱۰ ماہواری چندہ سالانہ جمع ہوتا ہے جس سے کہ سماج کے بہت کام نکل سکتے ہیں اور وہ مہمان نوازی پر صرف کیا جاتا ہے۔ بہلتو اس موقع پر یہہ لکہنا غیر ضروری نہ ہوگا۔ کہ اگر یہہ روپیہ اس طرح خرچ نہ کیا جاتا تو آج ہر ایک آریہ سماج کا اپنا

مندر اور لائبریری ہوتی۔ صرف ماہواری چندہ کے اس طرح بیجا طور پر صرف کرنے سے یہہ کمی ہے اور ان کمیوں کی پڑتال کرنے کے لئے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سالانہ رپورٹ سال ۱۹۰۹-۱۹۰۸ء کو ملاحظہ فرمائیے کہ اکثر سماجوں کے اپنے مندر نہیں۔ اور جلندھر شہر جیسی مشہور سماج میں صرف ۵ روپیہ کی لائبریری ہے۔ جس کی خاص وجہ مذکورہ بالا ہو سکتی ہے۔ بصورت سوم میں جو ضروری چندہ سبھا سد دیتے ہیں اُن سے ہرگز امید نہیں ہوتی۔ کہ وہ اُس فنڈ کی پوری طور امداد کریں کہ جس کے لئے جلسہ پر اپیل ہو۔ چنانچہ اس کی زندہ مثال آریہ سماج کرنال کا گذشتہ سالانہ جلسہ ہے۔ کہ اکثر آریہ سبھا سدوں نے اپیل پر چندہ نہیں دیا اور جنہوں نے دیا وہ بہت تھوڑا۔ اس بات کے باور نہ کرنے کے لئے وجہ نہیں ہے۔ کہ جو صاحبان بیرونجات سے تشریف لاتے ہیں وہ خرچ خوراک کا انتظام نہ کر سکتے ہوں۔ دور دراز سے قیام کے لئے اگر ایک آدمی کا زیادہ سے زیادہ صرف ہوتا ہے تو ... تو کیا جو آدمی دہرم اپدیش سننے کے لئے آوے وہ ... بھی خرچ برداشت نہیں کر سکتا؟ نہیں ضرور کر سکتا ہے اور بڑے شوق سے اگر کچھ کمی ہے تو یہی ہے۔ کہ ہمارے خیالات پر ابتک ہندو برادری کا بے اصولاپن کام کر رہا ہے۔ جو کہ ضیافت کے موقعوں پر قرض سے زیر بار ہو کر ہزارہا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔ مزید براں اسی مہمان نوازی کی وجہ سے سماج کے سبھا سدوں کو ذمہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مہمان نوازی کے مراتب کو بخوبی انجام دیویں۔ کسی کو کمروں میں فرش بچھوانے کا انتظام سپرد ہے۔ کسی کو روٹی کھلانے کا انتظام۔ کسی کو نگرانی کا۔ کسی کو کچھ اور کسی کو کچھ۔ بیچاروں کو جلسہ دیکھنا تک نصیب نہیں ہوتا اور پھر اگر کسی قسم کی بد انتظامی ہو جاوے تو اُن کو لعنت و ملامت کا طوق پہنایا جاتا ہے۔ جس سے اُن کی ہمت دل شکنی ہو جاتی ہے۔ اگر یہہ سوچا جاوے کہ جو صاحبان تشریف لاتے ہیں وہ دان بھی کیا کرتے ہیں۔ اُن کو روٹی دینے میں کیا حرج ہے۔ تو دوسرا ... ہماری ...

تو یہی ہے کہ ایسا دان نشپھل جاتا ہے جبکہ اس کے تبادلہ میں اپنی خاطر تواضع کو ملحوظ رکھا جاوے۔ دان وہی ٹھیک ہے جو سچے دل سے کیا جاوے۔ اور اُس کے تبادلہ میں کچھ امید نہ رکھی جاوے۔ یہہ سچ ہے کہ اس وقت تقریباً کل آریہ سماج ایک ہی قسم مہمان نوازی کے حق میں ہے اور اس معاملہ میں پیش دستی کرنا ہر ایک آریہ سماج اپنی ہتک سمجھتا ہے اور سکندرآباد جیسی سماج کو تو بہت زیادہ ناگوار گذرے گا جو کہ بڑے گرو فخر سے ... روپیہ کے قریب مہمان نوازی پر صرف کرتا ہے۔ خیال فرمائیے اگر ... روپیہ مذکورہ بالا جو کہ سماج کا بہتہا گیا وہ گورو کل پاٹھ شالا سکندرآباد پر صرف ہو کر کیا عمدہ نتیجہ پیدا کرتا۔ کیونکہ ہر ایک شخص اپنی خوراک کے لئے آسانی خرچ کر سکتا ہے۔ اور سماج کی ایک رقم کثیر صرف ہوتی ہے۔ میرے خیال میں کوئی شخص جب اُس کو سمجھایا جاوے اور وہ خود بھی سمجھنے کی کوشش کرے تو یہہ بات اُس کو ہرگز ناگوار نہ گذرے گی۔ آپ یقین جانیں کہ بہت سی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے اسی وجہ سے نہیں ہوتے کہ اُن کے پاس بوجہ کمی چندہ یا بوجہ عدم انتظام مہمان داری کے لئے روپیہ نہیں ہوتا اور جب کہ وہ بڑی بڑی سماجوں کے جلسوں پر جاتے ہیں تو بڑے کم حوصلہ ہو جاتے ہیں یعنی وہ اُس نظارہ کو دیکھتے ہیں۔ جو کہ مہمان نوازی کے نام سے مشہور ہے۔ علاوہ ازیں اسکے جبکہ ویدک دہرم کا آوازہ گاؤں بگاؤں پہونچ جاویگا اور لوگ جوق درجوق آویں گے اُس وقت موجودہ مہمان نوازی نہ ہو سکے گی اور پھر پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ اس لئے کسی اصول پر ہمیشہ کاربند رہنا چاہئے۔ جو کہ بہترین ہو۔ اور بے اصولاپن ہرگز کسی حالت میں بھی رائج نہ رہنا چاہئے۔ بنا براں ہمارا ادنےٰ پرچار کیا تجویز ہے کہ موجودہ صورت مہمان نوازی کو تبدیل کر کے دستی طریقہ پر چلایا جاوے۔ آریہ سماج کے اہلکاروں اور سادہ سبھا سدوں کی تواضع اور مدارات کرنا آریہ سماج کا فرض ہوگا۔ بجز اس صورت کے کوئی اور صاحب اس خدمت کو اپنے ذمہ لیویں جو کہ ایک امر

ناممکن ہے) ان کے علاوہ باقی جملہ دیگر صاحبان کو مناسب ہے کہ وہ اپنے کھانے کے خرچ کو اپنی جیب سے برداشت کریں اور آئندہ جب جلسوں پر تشریف لایا کریں تو بقدر خوراک وہ خرچ بھی اپنے ہمراہ لایا کریں۔ اگرچہ شہروں اور قصبوں میں کھانے پینے کا انتظام ہر ایک صاحب بطور خود کر سکتے ہیں اور دیہات میں مطلقاً نہیں کر سکتے۔ لیکن اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ شہر اور قصبوں میں عام کھانا نہایت نکما ہوتا ہے۔ اس لئے اس بارہ میں آریہ سماج کا یہہ ہی فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ ایک خاص دوکان تجویز کرے جس پر جملہ تازہ اشیاء مہیا کر کے روز کھانا تیار رہو اور وہاں سے سب صاحبان بادا نقد دام خرید کر کھانا کھاویں اور دیہات میں صرف یہہ انتظام کافی ہوگا۔ کہ اگر وہاں پر کوئی کھانا پکانے والا نہ ملے تو نزدیک کے قصبہ یا شہر سے بلوا کر اُس کو آمد ورفت کا کرایہ اور معقول اُجرت دی جاوے اور سب صاحب اُس سے کھانا کھاویں اکثر ایسا موقع بھی ہوگا۔ کہ دیہات میں کچھ روٹی کا انتظام کرنا پڑے۔ سو اس بارہ میں سماج انتظام کرا کے اور کل رسد کا حساب جوڑ کر کل کھانے والوں پر تقسیم کر کے حصہ رسد اُن سے دام وصول کر لیوے۔ لیکن یہہ بات ذرا نازیبا سی معلوم ہوتی ہے۔ کہ سماج کھانے کے دام وصول کرے۔ سو میری رائے میں بہتر طریقہ یہی ہوگا۔ کہ سماج ہر قسم کا انتظام کر دیوے اور مالک جس طرح چاہے اپنا حساب کر لیوے۔ یہہ امر قرین قیاس ہے کہ جب بالا جمال آریہ سماج سے یہہ رسم مہمان داری دور ہو جاوے گی۔ پھر بھی باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کی تواضع و تکریم تنسیخ نہیں ہوگی۔ اور لازمی ہوگا کہ اُن کے دانشکار رشتہ دار یا سماج کے عالی ہمت صاحبان اُن کی مہمانداری کریں۔ سماج پر تو ناحق بوجھ ڈالا ہوا ہے۔ خیر کچھ بھی ہو۔ آریہ سماجوں کو ایسے فضول اخراجات سے قطعاً پہلو تہی کرنی چاہئے۔ بہت سے صاحبان کہیں گے کہ پریتی بھوجن دینے سے محبت بڑھتی ہے اور یہہ موقع سالانہ جلسہ کا ہی ہوتا ہے کہ سب کو اکٹھا کر بھوجن کرنا پڑتا ہے۔ اس کے جواب میں گذارش ہے کہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...مبارک جلسہ پر شہر

...تا بھوجن اُس کو کہتے ہیں جو کہ کسی خاص آدمی کی ...یت کسی خاص خوشی کی تقریب میں دیا جاوے۔ ...ری بھوجن نہیں کہتے کہ دربدر بھٹکا کر کے صاحب ...ریت بھائیوں کو کھانا کھلایا جاوے۔ چونکہ یہہ کھانا کسی ...بھائی کی طرف سے نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت سے بھائیوں ...چندہ سے دیا جاتا ہے۔ اس لیئے وہ پریتی بھوجن نہیں ...یا جا سکتا۔ اور نہ اس سے پریتی میں کچھہ تقویت ہوتی ...بلکہ ایک گونہ منتری اور پردھان کی بیجا تعریف کے ...فرما بند ہوتے ہیں۔ ستیہ دھرم پرچارک میں ایکدفعہ ...کے متعلق مضمون نکلا تھا۔ اور شمالی مغربی و شمالی ...کسی سماج نے ایسا کیا بھی ہے جس کی وجہہ سے کوئی ...نا راضگی نہیں ہوا۔ باقی آج تک خاموش ہیں۔ ...چونکہ سماجوں کے بہت سے سالانہ جلسے ہونے والے ...اس لیئے ہم دھرماتما بھائیوں کی سیوا میں اپنا اپیل ...پیش کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ گویا دی المنظر ...ہی وہ ہمارے اپیل کو ہرزہ گوئی کے ذیل میں تصور کریں لیکن جس وقت گہری دور بینی سے اس طرف توجہہ مبذول فرماویں گے تو ان کو معلوم ہو جاوے گا کہ ہمارا اکتھن بیفائدہ نہیں ہے۔ تاہم آشا کرتے ہیں کہ آریہ سماج کے بہوشن اس امر کو زیر بحث لاکر نیک نتیجہ پر پہونچنے دیں گے اور اس بارہ میں اپنے تجربوں۔ ارادوں اور نیک صلاحوں سے آریہ پبلک کو اخبار رو وار اسوجیت کریں گے۔ ہم اس بات کے دیکھنے کے لیئے ہی منتظر ہیں کہ وہ کونسا سماج کا بہادر سماج ہے جو مروجہ مہمانداری کے برخلاف ہوکر اپنا قدم آگے رکھتا ہے۔ لیکن آریہ سماجوں کی حالت کو دیکھکر ہمیں پورا نشچہ نہیں ہے کہ وہ مضمون زیر بحث پر کچھہ توجہہ فرماویں۔ اس لیئے اگر ایسا ہو تو آریہ سماج کو ہر ایک ممبر و سبھاسد کو یہہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ وہ کسی سماج کے سالانہ جلسہ پر شامل ہونے کے وقت اُس سماج کی مہمانداری کو ہرگز منظور نہ فرماویں بلکہ اپنا گرہ سے خرچ کرکے کھاویں۔ البتہ اگر فرداً فرداً کوئی صاحب ضیافت کریں تو اس کو فوراً منظور کرنا چاہیئے اور سینشا پاردرک بھوجن کرنا چاہیئے۔ آخیر میں ہم یہہ بھی بتلا دینا چاہتے ہیں کہ گذشتہ پنجاب آریہ پرتی ندہی سبھاؤں کو خصوصاً ایسے اموراتکو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ جنہیں آریہ پبلک کا دھن فضول خرچی کے ذیل میں رائیگاں جاتا ہو۔ اور سبھا کے دہارک کاکوش میں بادھا پڑتا ہو۔ اور یہہ بھی التماس ہے کہ سبھا ئیں مضمون زیر بحث پر بھی کافی وچار فرماویں یہہ امر بھی باعث مشکوری ہوگا اگر ہر ایک سماج کے منتری صاحب اس مضمون کو اپنے ہفتہ وار سماج کے جلسہ میں سُنا دیں گے ...... (کرتا رام از کرنال)

گورو کل بھکشا منڈلی رامنگر میں

ناظرین جانتے ہیں کہ یہہ منڈلی گورو کل کا سندیسا لئے ہوئے بھرمن کر رہی ہے۔ تمام جگہوں میں اس اندھکار کے زمانے میں پرکاش کے سیے کی طرح جنید ہتیا اور ستہ ودیا دہن کی تحریک نرالا ہی اثر ڈال رہی ہے اور یہی وجہہ ہے کہ ہر قسم کے خیالات والے صرف نام سنتے ہی تن من اور دہن سے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی سبھا نیا کو تیار ہو رہے ہیں۔ ۷ ستمبر کو لالہ رلیہ کشن صاحب نے وزیر آباد سے واپس آکر اس منڈلی کے وزیر آباد - پنڈ دادنخان گجرات گوجرانوالہ وغیرہ میں اُمید سے بڑھ کر کامیابی حاصل کرنیکا اور نیز لیکچروں کی خوبی سے دہرم پرچار کے بھاری کام کرنے کا ذکر کیا۔ ایک دو ممبر صاحبان نے مجھے فوراً ہی اس امر کی تحریک کی کہ وزیر آباد جاکر لالہ منشی رام اور پنڈت رام بہجدت صاحبان سے اسجگہہ تشریف آوری کے لیئے عرض کروں۔ گو اُمید کامیابی کی نہ تھی۔ لیکن اور ممبران کی بھی جب یہی زوردار خواہش دیکھی تو میں اُسی دن رام نگر سے روانہ ہوکر وزیر آباد پہونچا۔ جہاں سے لالہ صاحبان سیالکوٹ گئے ہوئے تھے میں اول تو سیالکوٹ ہی جانے کو طیار ہوا۔ مگر مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے وزیر آباد ہی منتظر رہا تا ۱۲ کہ ۹ ار کی دوپہر کو صرف پنڈت رام بھجدت صاحب کے (جو جموں چلے گئے تھے) ڈیپوٹیشن واپس آگیا۔ میری خیال کے مطابق وزیر آباد کی بھائیوں نے بھی پروگرام وغیرہ کا خیال کرکے نا اُمیدی ظاہر کی تھی۔ اور اول ہوا بھی ایسا ہی کہ لالہ منشی رام صاحب نے وقت کی تنگی کے عذر اور پروگرام میں گنجائش نہ ہونے کے سبب رام نگر آنے سے انکار سا ہی جاری رکھا۔ مگر آخر بار بار کی درخواست اور پنڈت شیو ناتھہ مصری (جو منڈلی میں شامل تھے) کی خاص سفارش پر اپنی مجبوری کو بالائے طاق رکھکر وعدہ فرمایا کہ پنڈت شیو ناتھہ جی ایک دن پہلے آ دیں گے اور ہم لائل پور سانگلہ سے ہو کر ۲۱ یا ۲۲ کو آ جاویں گے۔ ۱۹ ار کی رات کو آپ روانہ لائل پور ہوئے اور ۲۱ تاریخ دوپہر کے ایک بجے واپس آکر کالگڑہ سٹیشن پر اُترے۔ افسوس کہ پنڈت شیو ناتھہ جی بوجہہ بیماری آنکھہ کے ایک دن پہلے نہ آئے ورنہ اُمید تھی کہ اسجگہہ گورو کل کے لیئے اُمید سے بڑھ کر کام ہوتا۔ خیر اکالگڑہ میں دیوان سنت رام صاحب سے سکیم کے متعلق بات چیت کرنے کے بعد وہاں سے روانہ ہو کر منڈلی پانچ بجے رام نگر پہونچی۔ جہاں ودیارتھیان آریہ سکول اُستادان و ممبران پہلے سے منتظر تھے۔ اسیوقت مختلف وسایل سے تمام شہر میں مشتہر کیا گیا کہ شام کو لالہ منشی رام صاحب گورو کل پر لیکچر دیں گے۔ ۲۰ تاریخ کو طلبا سکول نے ذرا سی پریرنا کرنے پر دو تین گھنٹے میں ۱۶ روپیہ کا چندہ کر دیا تھا۔ بچوں کی مائیں خود اس موقعہ پر اُپدیش میں شامل ہونے اور امداد دینے کا وعدہ کر رہی تہیں۔ مگر افسوس کہ وقت کی تنگی اور کئی اور مجبوریوں سے مجوزہ جگہہ پر جہاں استریوں کے بیٹھنے کا انتظام ہو سکتا تھا لیکچر کا پنڈال ہونے کی بجائے چوک کلاں میں لیکچر کرایا گیا۔ ۵ بجے ودیارتھیوں کے ایک بھجن گانے کے بعد نبی بخش راگی نے بھجن شروع کئے جس سے فوراً حاضری بڑھنے لگی۔ اثر نہایت ہی اُتم ہوا۔ اور ۵ ۱/۲ بجے پنڈت شیو ناتھہ جی و لالہ منشی رام صاحب بھی نت نیم سے فارغ ہوکر تشریف لائے ۷ بجے سے کچھہ پہلے لالہ منشی رام صاحب نے کرتال فرنی کے درمیان لیکچر دینا شروع کیا۔ حاضری اُس وقت اور بھی بڑھنے لگی۔ یہاں تک کہ سامعین کا شمار پانچسو سے کم نہ ہوگا۔ دو گھنٹے سے کچھہ کم عرصہ تک لیکچر ہوتا رہا۔ ...لالہ صاحب نے کئی پہلوؤں سے مختلف درشٹانت دیکر گورو کل کی

سکیم پر بحث کی - حاضرین پوری توجہ سے جم کر تمام عرصہ سُنتے رہے - گو سمہ بہت گذر گیا تھا - تاہم لیکچرار صاحب کی خوبیٔ تقریر اور گوروکل کی پوتر سکیم نے سب کو کام کاج بھلا دئے - اثر جو اس لیکچر سے پڑا اُس کا اندازہ صرف سُننے والے ہی لگا سکتے ہیں - یا کچھ وہ جن کے پاس کہ سامعین اسکی خوبیوں کا تا ہنوز چرچا کر رہے ہیں

ساہتی پر پہرنی بخش راگی نے اپنی بنائی ہوئی لاونی گوروکل کے متعلق پڑھی اُس وقت پورا ایک سو روپیہ بہ تفصیل ذیل چندہ ہوا - گوروکل نقد ... روپیہ کتب ... وغیرہ للموعیت ... مدراس ہرچار فنڈ ... روپیہ نقد اس لحاظ سے کہ قصبہ کے حالات اور جگہوں کی طرح نہیں اور نیز اس خیال سے کہ گذشتہ چند ماہ سے اندر سکول اور سماج کے دو سالانہ جلسے ہوئے اور پھر سکول کا بھی بوجھ پڑا ہے - یہہ رقم معقول کہی جا سکتی ہے - مگر میرے خیال میں اس سے کئی گنا چندہ ہونے کی اُمید تھی - بشرطیکہ مفصلہ ذیل وجوہات سدِ راہ نہ ہوتیں - (۱) یہاں جس دن ایک اتم ہو چکا تھا جس سے چند معاونان تشریف نہ لا سکے - (۲) پنڈت شیو ناتھ جی حسب وعدہ پہلے نہ آئے جس سے تمام تجاویز میں گڑبڑ پڑ گئی (۳) سکیم پبلک کے روبرو پیش نہ ہوئی - کیونکہ سوائے پانچ سات کاپیوں کے پہلے ہی تقسیم کر آئے تھے - یہاں وہ گنتی کی چند کاپیاں بڑے بڑے معززاصحاب کے پاس بھیجی گئیں - اُن کو بھی اُس پر غور کرنے کا موقع ذرا بھی نہ ملا تھا کہ بہکت وغیرہ کی کارروائی ختم ہی ہو گئی (۴) ہماری پردھان صاحب لالہ پر بھیند جی بوجہ تشریف آوری ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب اپنے سکول کے منصبی کام سے عدم فرصتی کی وجہہ سے بہت کچھ مجبور رہے - (۵) استری کو لیکچر سُننے کا معقول انتظام حسب تجویز نہ ہوا - (۶) لالہ منشی رام صاحب کئی مجبوریوں سے وقت نہ بچا سکے - اور اسی وجہہ سے جیسا کہ خیال تھا - روسائے قصبہ کے پاس جاکر امداد طلب نہ کر سکے - ان کے علاوہ اور بھی کئی وجوہات تھیں مجھے خیال ہے کہ لالہ منشی رام صاحب خود بھی اس امر کو محسوس کر گئے ہوں گے - کہ آدھا دن اور ٹھہرنے پر بھی کچھ کام ہو سکتا تھا - روپیہ ... کا اندازہ اور دیگر روسائے

وغیرہ سے معقول ملنے کی آشا تھی - پبلک کو یہہ گمان نہ تھا - کہ لالہ صاحب آج رات ہی چلے جاویں گے - چنانچہ تمام پبلک ایک اور لیکچر ہونے پر ہماری حاضری اور معقول چندہ فراہم ہونے کا چرچا کر رہی ہے - مگر خیر نہ معلوم کیا ہوتا اور کیا نہ ہوتا - لالہ صاحب اسی رات رائے بہادر سردار امریک سنگھ صاحب (جن سے معقول امداد ملنے کی اُمید ہے) کے ساتھ اُن کے مکان پر جاکر سکیم کا چرچا کرتے رہے - واپس آکر کھانا کھایا اور اسیوقت یکے پر سوار ہو کر رات کے ۱۲ بجے اکالگڑھ سٹیشن پر پہونچے اور ۲ بجے روانہ لاہور ہو گئے - جہاں سے میں اُسی وقت لالہ صاحب کی ہمت اور ویش سیوا کا وچار کرتے ہوئے واپس چلا آیا - ایشور سب کی رکشا کرتا ہے - مگر برہم پورشارتھی بنا کیول اپنے آشرم پر کام کرنے والے دردھ و شوبھی پورشارتھی گیتروں کی تو اوشیہ ہی سہایتا کرتے ہیں - لالہ منشی رام صاحب جو بھارت کے ادھار کا تین سنسار کی سیوا کا اور سنسار میں کیول ماتر ست دہرم کی اُنتی کا اصل ذریعہ سوچکر بہکیا رتی بنے پھرتے ہیں اور تمام قسموں کی توہمات باطلہ اور کمزور خیالات کا ناش کرتے ہوئے گوروکل جیسے مہان یگیہ میں سب کو شریک کرنے کیلئے جو رات دن گرمی سردی اور ہر طرح کے جسمانی آرام وغیرہ کا خیال نہ کرکے سچا پورشارتھ کر رہے ہیں ضرور ہے کہ یہہ بھارت کے سوکھے باغ میں خزاں کو دور کرکے بادبہاری کے چلانے کا پھل لاوے - آریہ پُرشو! کیا آپ اس یگیہ کے لئے سامگری فراہم کرنے میں دیری کریں گے - برہمچریہ بنا آپ کو کوئی سدھی پراپت نہیں ہو سکتی - دین آدمی اس پر نیو چھاور کر دو - اور اگر کسی وجہہ سے سنکوچ ہو تو لالہ منشی رام صاحب کے پورشارتھ کا تو اوشیہ ہی خیال کریں - اور یتن کریں کہ وہ شیگھر ہی اپنے پرن کو پورا کر سکیں - اوم تتا آپ کی بدھیوں کو پریرنا کریں اور آپ کو سمتی پردان کریں +

المشتہر
لچھمن داس سکرٹری آریہ سماج رام نگر +

آریہ سماج لاہور کے حالات

ایک وقت تھا کہ پنجاب بھر کی آریہ سماجوں میں کیا بلحاظ تعداد ممبران و کیا بلحاظ عملی طور پر آریہ سدھانتوں کی پیروی کرنے کے آریہ سماج لاہور کو بہت کچھ وقعت دی جاتی تھی - اور لاہور سماج پنجاب بھر میں شہرو معنی سماج شمار کیا جاتا تھا - مگر چند خانہ زاد دشمنوں کی خودغرضی کے طفیل ایک ایسا زمانہ آیا کہ لاہور سماج کل سامان جھگڑوں کا گھر سمجھا جانے لگا - اس کی وقعت اور عزت کسیقدر کم ہونے لگی - اس کے اکثر ممبران ویدک سدھانتوں سے گر کر بہت ہٹ دھرمی کی گہری غاروں میں گرنے لگے - اس کے جلسوں میں بے رونقی ہونے لگی - اور تعداد ممبران کی ترقی بھی معکوس ہو گئی - غرضیکہ عام طور پر لاہور آریہ سماج سادھارن دنیا کی نظروں میں ایک سادھارن سماج بن گئی جس کارن سے یہہ کار بیہ پیدا ہوا تھا اُس سے سر و سادھارن آگاہ ہیں - ایشور کی کرپا سے وہ کارن نشٹ ہو گیا - اور اُس سے پیدا ہوئے ہوئے کاریہ کی بھی کایا پلٹ گئی - اب پھر آریہ سماج لاہور ایک جیتی جاگتی سماج بن رہی ہے - اور جیسا کہ ایک بیمار سے چھٹکارا پانے کے بعد نئی طاقت حاصل کرکے پہلے سے زیادہ کام کرنے کی خواہش کرتا ہے - اسیطرح آریہ سماج لاہور آگے سے کئی گنا بڑھ کر ترقی کے میدان میں قدم بڑھا رہی ہے - اس کے ہفتہ وار جلسوں میں بڑی بھاری حاضری ہوتی ہے اور اس وقت جبکہ ایام تعطیلات کی وجہہ سے لاہور کے کل کالج بھی بند ہیں لاہور سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں سماج مندر کو حاضرین سے پُر دیکھکر یہہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس سماج سے ایک خاص تعداد سماج کے دشمنوں کی نکل گئی ہے علاوہ ازیں شروع سال سے ہفتہ وار دھرم پرچار کے جلسے ہوتے ہیں - اور حسب دستور سابق اکی دفعہ تعطیلات میں بھی بند نہیں ہوئے - ان جلسوں میں بڑی بڑی مذہبی مسائل پر بڑی سرگرمی سے بحث کیجاتی ہے - ...

... ہفتہ معقول ہوتی ہے - علاوہ ازیں میڈیکل
... کالج ... ایک ایسوسی ایشن بھی قایم ہوئی ہوئی
... دلچسپی سے اپنے فرایض کو سرانجام دے رہی ہے
... ہفتہ وار جلسوں میں استریوں کی معقول
... تعداد شامل ہوتی ہے اور بہت شکروار کو استری سماج کے
... جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں - چتری پاٹھ شالا کا کام
... جاری ہے - علاوہ ازیں سب سے بڑھ کر نمایاں کام
جو آریہ سماج لاہور میں ہو رہا ہے وہ اکثر نوجوان آریہ
پرشوں کا اپنی ساماجک زندگی کو شدھ کرنے کا ہے - بہت
سے ... اپنے گھروں میں عملی کام کرنے کی سر توڑ
کوشش کر رہے ہیں جس کی وجہ سے کہ انہیں سخت
تکالیف بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں - مگر وہ پرواہ نہیں
کرتے ... آریہ سماج میں صرف زبانی جمع خرچ پر ہی
... کیا جاتا تھا - مگر اب آشا ہے کہ ایشور کی کرپا سے
مخالفین کا یہ اعتراض کہ "وہ کہتے ہیں کرتے نہیں"
بخوبی دور ہو جائیگا - پردہ کی فضول اور بیہودہ
رسم ... میں تواعد کرنا - اپنی سنتانوں کو بجائے
موجودہ سکولوں اور کالجوں میں داخل کرانے کے حتی
... اپنے طریقے پر گھر میں پڑھانا اور گوروکل کھولنے
کا انتظام کرنا - اپنی استریوں کو سوسکھشت کر کے اپنی
سنتان کو آریہ ریتی پر تربیت و پرورش کرنا سکھلانا
بیہودہ چھوت چھات کو الوداع کہنا - نکمی اور من گھڑت
ذات پات کے زنجیروں کو آزادانہ توڑنا اور آریہ جاتی
کی ضرورت کو دل سے محسوس کر کے اُس کے قایم کرنے کے
... سوچنا وغیرہ وغیرہ کام اس بات کے بدیہی ثبوت
ہیں کہ آریہ سماج اب خانہ زاد دشمنوں کے جھگڑے
کی بیماری سے شفایاب ہو کر آگے سے دس گنا بڑھ کر
... میدان میں قدم بڑھا رہا ہے - مدراس کے
... ایک ویدک دھرم کا سندیس پہونچانا - اور
... سماج کی ایک ماتر لائی آریہ سیر شریمان مہاتما
منشی رام جی کا اپنے دنیاوی عیش و عشرت پر لات
مار کر ... پرماتما کے سہارے پر گوروکل کیلئے
... ہو جانا اور یہی نہیں - بلکہ

یہاں تک برت دھارن کرنا کہ وہ جب تک تیس ہزار روپیہ
گوروکل کے لئے جمع نہیں کر لیں گے وہ اپنے گھر میں قدم
نہیں دھریں گے - یہہ کوئی معمولی گھٹنا نہیں ہے کہ جسکو
سرسری نظر سے دیکھا جاوے بلکہ میرے خیال میں پرماتما
کی طرف سے یہہ گھٹنائیں اُن مایوس دلوں کو اُتساہ وغیرہ
کے لئے نمودار ہو رہی ہیں جو صرف یہہ کہکر ہمت ہار دیا
کرتے تھے کہ "اب آریہ سماج میں جھگڑا ہو گیا۔ اب
آریہ سماج ناش ہو جاوے گا؟" اس وقت کے آثار زبان
حال سے پکار رہے ہیں کہ آریہ سماج اب سچ مچ اپنی عملی
کارروائیوں سے مہان اُنتی کو پراپت ہوگا۔ ———

اس وقعہ سماج کے معمولی ہفتہ وار جلسے میں ہون اور
بھجنوں کے بعد شریمان پنڈت رلیا رام جی نے اُپاسنا
کرائی اور ایک منوہر سرمن دیا۔ اُن کے پشچات شریمان
پنڈت ستونا تھ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
نے عملی زندگی کے بارہ میں ایک موثر ویاکھیان دیا۔
ازاں بعد منتری سماج نے ضروری خبریں سنائیں اور
شانتی پاٹھ ہو کر جلسہ سماپت ہوا حاضری تین سو کے
قریب تھی۔ سردار نراین سنگھ جی اور سیر نے للعہ روپیہ
اور اُن کے ملازم نے عہ روپیہ ساماجک فنڈوں میں دان
دیا۔ دیروار کو حسب معمول ذات پات کے مضمون پر ڈیبیٹ
ہوا۔ اور سوائے ایک سناتنی صاحب کی تقریر کے کُل
تقریریں موجودہ ذات پات کے برخلاف ہوئیں۔ آئندہ
ہفتہ کے لئے مضمون شرادہ رکھا گیا۔ سماج کے چند
بھدر پرشوں نے شہر کے بیچ گمٹی بازار میں حسب معمول
آریہ سدھانتوں کا پرچار کیا جس میں پُرانوں کا کھنڈن
سُنکر بعض سناتنی بھڑک اُٹھے۔ سالانہ جلسے کے لئے
طیاریاں شروع ہیں۔ اس ہفتہ میں گوروکل بھکشا
منڈلی لاہور میں پہونچی اور صرف ½ ۱ دن قیام
کر کے ضروری کاغذات لیکر شملہ کی طرف روانہ ہوئی۔
گوروکل منڈلی کا برتانت سُنکر ہم اتی پرسن ہوئے
گوروکل بھکشا منڈلی کی کامیابی سُنکر چت کو بڑا آنہاد
ہوا۔ سچ ہے "ایشور دشٹیہ اُن کی سہایتا کرتا ہے
جو اپنی آپ سہایتا کرتے ہیں"۔ شریمان مہاتما

منشی رام جی کی یہہ پرتگیا سُنکر کہ وہ تیس ہزار روپیہ
اکٹھا کئے بنا گھر میں نہیں جائیں گے - میرے من میں یہہ
خیال پیدا ہوا کہ کیا اس سمے آریہ پرشوں کے لئے شریمان
مذکور کی پرتگیا کو سنجیدگی سے وچارنے کا موقعہ نہیں ؟
کیا آریہ لوگ اپنے لخت جگروں کی جدائی اپنے عیش
و آرام کی لذت - اپنے امور خانہ داری کی - اپنی غیر حاضری
میں استری سے بے خبر ہیں کہ کیا جسقدر مدت تیس ہزار
روپیہ اکٹھا ہونے میں لگے گی - اُتنی مدت شریمان مذکور کی
تکالیف ہمارے لئے باعث خوشنودی ہونگی ؟ کیا آریہ
پرشوں کو اس سمے وشیش بچار نہ ہے بہت جلد تیس
ہزار روپیہ اکٹھا کر کے شریمان مذکور کی پرتگیا پالن کرانے
میں پہلو تہی کرنی چاہئے ؟ میرے خیال میں ہرگز نہیں۔
بلکہ اس سمے آریہ سماج کے ایک ایک بچے کا یہہ پوتر فرض
ہونا چاہئے کہ وہ شریمان منشی رام جی کی پرتگیا کو پالن
کرانے میں ضرور کچھہ نہ کچھہ حصہ لے ... کی لکڑی
اور ایک جنے کا بوجھہ ہو جاتا ہے پنجاب بھر کی آریہ
سماجوں کے لئے تیس ہزار روپیہ جمع کر دینا کوئی بڑی
بات نہیں - بات ہے تو صرف محسوس کرنے کی - بھروسا ہے
کہ آریہ بھائی میرے اس خیال پر ضرور دھیان دینگے۔
الراقم .... (رپورٹر ... لاہور) ——

لالہ جے چند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات - ۱۵ سال کی عمر سے ۳۰ سال تک جس کا بائیبل میں ہی پتہ نہیں ہے کہ کہاں رہے مصنفہ لالہ جے چند مرحوم	۱۴ر
عیسائیوں کے ہاتھ سے بھائیوں کو بچاؤ نمبر ا سے نمبر ۲ تک مصنفہ لالہ جے چند مرحوم	۳ر
دکھہ کی کتھا ...... مصنفہ ایضاً	۱ر
ہمارے بچھڑے بھائی نمبر ا و نمبر ۲ مصنفہ ایضاً	۱ر
مہاراج نابیل کیسی ... مصنفہ ایضاً	۲ر
اُتم سنتان پیدا کرنے کی بدہی	۲ر

کل درخواستیں بنام مینجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر آنی چاہئیں - فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خدمتِ عام کا سلسلہ

مرقع عبرت

پچھتاوے کی آگ اور اُس کا سنتاپ

لالہ بانکے بہاری مل نے جنہوں نے بہت سا روپیہ ظلم اور تعدی - جہوٹہہ اور بے ایمانی سے جمع کیا تہا - ایک نیا مکان عالیشان بنوایا اور ہر ایک طرح کے تکلفات سے اُس کو سجایا - طرح طرح کے فرش فروش بہم پہونچائے - جہاڑ اور فانوس وغیرہ سے مرتب کیا - اور اُس کی جٹہہ...... (Opening Ceremony) دہوم دہام سے کرنے کی تیاری کی - دُور دُور سے لوگ اُسکی دعوت پر آئے مجلس رقص و سرود - شراب اور کباب خوب گرم ہوئی - چونکہ انڈین سوسائیٹی میں بہت کچھہ یورپین رسومات دخل پا گئی ہیں - وہاں جام صحت میزبان کا تجویز ہوا - اور تجویز کرنے والے نے اس طرح سے مجلس کو توجہہ دلائی کہ ہم اپنے میزبان شریف آدمی کا جام صحت تجویز کرتے ہیں - سب اُس کے ساتہہ متفق ہوئے اور قریب تہا کہ وہ اس طرح کا جام صحت نوش فرماتے - کہ بقول شاعر -

؎ کل امراء مسرہونا برا وقاتہہ ❊ اُس وقت میزبان کا جام ظلم و بے ایمانی سے لبریز ہو چکا تہا اور اُن کی زندگی کا تختہ پلٹنے والا تہا - اُن کے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا - کہ حاضرین مجہکو شریف آدمی کہہ کر یاد کرتے ہیں - سچ ہوں تو سہی کہ میں درحقیقت شریف آدمی ہوں اور شریف آدمی کہلائے جانے کا مستحق ہوں یا نہیں ؟ اُس پیروہ مکان کی ہر ایک چیز کی طرف خیال کرتے ہیں اندرُدل اُن کو یاد دلاتا ہے کہ یہہ سب کچھہ ظلم اور بے ایمانی کے وسیلہ سے بہم پہونچایا گیا ہے - اُس وقت اُن کا کانشنس اُن کو ملامت کرتا ہے - بڑی شرم کی بات ہے کہ ایک شخص چور بہی ہو اور دہوکہ باز بہی ہو - کیا میں نے بہی نے چوری و ظلم سے یہہ سب کچھہ بہم پہونچایا - اور اب یہہ سب لوگ مجہہ کو شریف آدمی کہکر بُلاتے ہیں اور میں چپکے سے یہہ خطاب قبول کر لیتا ہوں تو کیا یہہ اعلےٰ درجہ کا دہوکہ نہیں ہے کہ ایک شخص جو بڑا چور ہو وہ شریف آدمی بہی کہلائے ؟ بس اس خیال کا آنا تہا کہ آناً فاناً اُن کو غش آ گئی - حاضرین میں سے بہت سے ڈاکٹر اور حکیم اور کئی ایک بید - قاضی و مولوی اور پنڈت نجومی اور بیدوفسیر موجود تہے - لیکن کسی کو اُن کی بیماری کی سمجہہ نہیں آتی تہی - اور اب مجلس تتر بتر ہو گئی - اور ہر ایک شخص حیران تہا کہ یہہ کیا حادثہ ہو گیا - !!! - اسی حالت میں وہ میزبان تمام رات ہائے ہائے کرتا رہا ! - کوئی علاج مفید نہ پڑا - یہہ جگری بیماری تہی - یہہ سچے پچہتاوے کا عارضہ تہا -

؎ مرض بڑہتا گیا جوں جوں دوا کی ❊ ہر گہڑی پل انکی حالت بدتر ہوتی جاتی تہی نالہ اور آہ وردِ زبان تہا - بات چیت بند تہی کسی کو بہی مزاج پرسی تک کا جواب نہیں ملتا تہا - اس عرصہ میں لالہ بانکے بہاری مل کے عزیزوں نے تجویز کی کہ ہزاروں روپیہ وار وار کے اُس کے سر پر سے قربان کر دئے جاویں - لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی - اُسوقت بیمار نے ایک سادہو کو درخواست کی کہ اُن کا آدہا مال و دولت کسی کار خیر میں خرچ کیا جاوے اور اُن کو اس عذاب سے رہائی ہو ❊ اُس وہاں ایک حکیم نے جواب دیا کہ ہر ایک بیماری کا علاج یا تو بذریعہ پسینہ نکالنے کے کیا جاتا ہے یا بذریعہ قے و دست یا فصد کے - لیکن اُس کا شفاخانہ میں سوائے قے کے اور کوئی علاج نہیں ہے یعنی جن لوگوں سے ظلم - تعدی اور جہوٹہہ سے یہہ دولت حاصل کی گئی ہے اُنہیں لوگوں کو واپس کر دی جاوے - اب یہہ نسخہ ایک بڑا مشکل تہا کہ لالہ صاحب تو اپنی تمام دولت جس کے باعث سے وہ بڑے معزز بن گئے تہے وہ سب واپس کریں اور آیندہ کے لئے ایک نہایت غریب حالت میں رہیں اور جن لوگوں کو دہوکہ دیا تہا اور تکلیف دی تہی ان لوگوں سے جا کر معافی مانگیں - یہہ بہت مشکل تہا اور لالہ صاحب حیران تہے - نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن - وہ کسی وقت تیسرا حصہ اور کبہی وقت نصف اپنی تمام دولت کا دینے کو طیار ہوتے تہے لیکن وہ پاک سادہو مثل اُن لوگوں کے نہ تہا کہ جو کچہہ روپیہ لے کر اور پن کرا کے یا دس بیس جانوروں کا گلہ کٹوا کر سمجہتے کہ قربانی ہو گئی اور چہٹکارا ہوا - بلکہ وہ اس بات پر مُصر تہا کہ میری کتاب میں سوائے قے کرنے یعنی جن لوگوں کو ستایا ہے اُن کو واپس دینے اور اُن سے معافی مانگنے کے اور کوئی علاج ہی نہیں - درحقیقت پچہتاوے کا قانون اٹل ہے اور کسی طرح سے بہی آرام نہ پا کر اور ضمیر کی ہر وقت کی ملامت کے اُٹہانے کے ناقابل ہو کر لالہ صاحب طیار ہوئے کہ ضرور خواہ کچہہ ہی ہو اس پچہتاوے کے عذاب سے رہائی پانی چاہئے - اب کیا تہا کوئی بُرائی انسان کو کبہی نہیں بہولتی - کیونکہ گناہ ہضم ہونے کی چیز نہیں ہے ایک ایک پائی پائی اُن کو یاد تہی - اور بقول شخصے " چاندی کی ہوئی بہی ہضم کرنی بڑی مشکل ہے " چہ جائیکہ کوئی شخص کسی غریب کا چاندی زر وہ یعنی روپیہ لیکر ہضم کرنا چاہئے - آپ نے اپنے خزانہ کا منہہ کہول دیا اور فہرستیں بنانی شروع کیں اور ہر ایک شخص کی جو رقم تہی علیحدہ علیحدہ پوٹلی باندہتے جاتے تہے - بس کئی روز رات دن اسی کام میں مشغول رہے - کسی کسی خود ہی بہی آکر ستاتی تہی کہ اب شریف آدمی بانکے بہاری لعل کس طرح سے جا کر غریب آدمیوں کو روپیہ واپس دے اور اُن کو سمجہاوے کہ کس طرح سے اس منقطع داڑہی والے شریف آدمی نے اُن کو دہوکہ دیا اور اس طرح سے اُن کا مال کہا لیا اور مار لیا - اور اب واپس دینے آیا ہے - اور طرح طرح کے خیالات آکر اُس کو ستاتے تہے اور اُس نے اُس سادہو سے تجویز پیش کی کہ مہاراج ! تمام دولت لے لی جاوے لیکن اتنا ذلیل نہ کیا جاوے کہ اب وہ خود ہر غریب آدمی کے پاس جاوے اور جا کر سر جہکاوے اور معافی مانگے - وہ سادہو اپنے قول پر پکا تہا - کہا کہ اچہا دوسرے شفاخانہ سے جا کر دوائی لے لو - جہاں تہوڑا سا فصد نکالتے یعنی تہوڑا سا حصہ تیز گذارہ ہو سکے - یا جہاں جلاب پینے سے گذارہ ہو سکے یعنی کچہہ اندر ہضم ہو جاوے اور کچہہ نکال دیا جاوے - افسوس

...سے شفاخانہ میں سوائے تے کرنے اور تمام مال واپس ادا کرنے اور کوئی دوا نہیں۔ لاچار انہوں نے روپیہ کو بانٹنا شروع کیا۔ ہر ایک شخص کے پاس جانے اور اُس سے جاکر سارا بیان کرتے کہ اس اس طرح سے آپ کا مال خلاف روز ...نے دبا لیا اور اُس کے واسطے ہیں از حد نادم ہوں آپ ... روپیہ لے لیجئے۔ بللہ معاف کیجئے۔ لوگ بیچارے حیران ... کہ اس شخص کو کیا ہوا۔ خدا نے کیسی عمدہ ہدایت دی۔ ... دولت غیر متوقع سمجھ کر اُس سے روپئے لے لیتے۔ ... کہتے ہاہا! ہم تو معاف کرتے ہیں۔ خدا تم کو بخشے۔ اسطرح سے اس نے ہزاروں آدمیوں کا حق جو کچھ اُس کے پاس تھا۔ ادا کیا۔ اور کچھ کچھ اُس کی طبیعت رو بہ صحت ہوتی گئی۔ اب خالی مکان اور چند برتن کھانا پکانے کے اُس شخص کے پاس باقی تھے۔ اور ایک رقم ایک بڑی کمپنی کی قابل ادا تھی جس میں پانچ سو کے قریب ممبر تھے اب تک لالہ صاحب فرداً فرداً ایک ایک شخص کے پاس جا جا کر معافی مانگتے تھے اور اُس کا روپیہ ادا کرتے تھے۔ لیکن اب یہ موقع ... اور اُن کا راز کم از کم پانچ سو آدمیوں کو معلوم ہونے والا تھا۔ یہہ ایک وقت اُس کمپنی کے ایجنٹ تھے اور انہوں نے اُس کمپنی کو بہت نقصان پہونچایا تھا۔ ... خیال یہہ تھا کہ اگر یہہ اپنا مکان اور برتن گذارے کے ... بھی فروخت کرکے اُس کمپنی کو یہہ روپیہ ادا کریں۔ تو ایک تو بالکل ننگ ہو جاویں گے۔ دوسرا پانچ سو آدمیوں پر یہہ راز فاش ہوگا۔ اور اُن کا پردہ بالکل کھل جاویگا لیکن چونکہ پچھتاوے کی درد نے اُن کو بہت تکلیف میں ڈال رکھا تھا وہ اُس سے رہائی پانے کو آمادہ ہو ہی گئے۔ اور انہوں نے اپنا تمام بقایا سامان گروی کر دیا اور اپنا ڈیرہ سرائے میں جما یا اور اُس کمپنی کے مالکوں کو روپیہ بھیجا یا اور جاکر معافی مانگی۔ خداوند کریم کا رحم کا ہاتھ آدمی کے سر پر ہمیشہ ہوتا ہے۔ آدمی ایک ایک وقت اپنے برادروں پر ظلم کرنے کے وقت نہیں سوچتا ہو لیکن خداوند کریم چونکہ اپنا ہیں۔ سہ دشمن اگر قوی است۔ نگہبان قوی تر است۔ وہ ہمیشہ ہی اپنے بندوں کی دلداری کرتے ہیں۔ اور گرتوں کو اُٹھاتے ہیں۔ رہاں غیب سے یہہ موقع بنا یا کہ باوجود اُس کام میں لالہ بانکے بہاری لعل کے بہت سے نقصان پہونچانے کے کمپنی بہت نفع میں تھی۔ ان پانچ سو ممبروں نے یہہ ریزولیوشن پاس کیا کہ چونکہ اس شخص کے اندر سچا پچھتاوا شروع ہوا ہے۔ اس کو معافی دی جاوے اور جو رقم یہہ پیش کرتا ہے وہ بھی اس کو واپس دی جاوے اور اتنی رقم اور اس کو کمپنی کے سرمایہ سے دی جاوے۔ پس یہہ کیا تھا لالہ صاحب ضمیر کی سزا بھگت چکے تھے انہوں نے بہ شکریہ تمام اُس ساری دولت کو قبول کیا۔ اور اب خوب مزے سے نہایت ایمانداری سے اپنی زندگی گذار رہے ہیں۔ پیارے ناظرین (ست دھرم پرچارک) آپکو معلوم رہے کہ ہم سب ہی دوسروں کی نگاہ میں بڑے بھلے مانس شریف اور نیک پاک ہیں۔ لیکن آؤ اپنے دل میں فیصلہ کریں۔ کہ کتنے ہم میں سے اپنے ضمیر کے نزدیک شریف جنٹلمین کہلانے کے مستحق ہیں۔ جب تک ہمارا ضمیر ہم کو شاباش نہ دیوے۔ تمام جہان کی مرحبا۔ اور واہ واہ۔ خوب خوب ہمارا کچھ بھی بھلا نہیں کر سکتی پس آؤ ضمیر کی آواز سُننے کے عادی بنیں ❊

تمام — رام رکھامل انسپکٹر آلہ کی جاتی

دودھ کی برائی

(گذشتہ سے پیوستہ)

کا سلسلہ پیشو رنے ہر فرقی جراثیم کو بچپن کھا لیتیں اپنی اپنی انا دوارہ قایم کیا ہے

معترض صاحب اسی پرچہ کے صفحہ ۲ کالم آخیر میں خود تسلیم کرتے ہیں کہ دودھ قوت باہ کا بڑھانے والا اور مقوی باہ ہے اور دوسری طرف ہم قریباً کل دنیا میں دیکھتے ہیں کہ انسان زنو گامی نہیں ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ تمام حیوان باوجود اپنی توانائی اور طاقت کے بھی رتو گامی ہمیشہ رہتے ہیں یعنی جب تک مادہ کو گرمی کے ایام نہ ہوں تو کوئی بھی نر اُس سے جفتگی نہیں کرتا اور اگر غور سے سوچیں گے تو یہی بات سمجھ میں آوے گا کہ وہ بچپن کے بعد میں کوئی دودھ استعمال نہیں کرتے کیونکہ اُن کو قدرت ہی نہیں دیتی اسطرح سے اگر انسان بھی اچھے قدرتی قانون پر کاربند رہتا تو یہہ بھی قدرتاً رتو گامی رہتا۔ کیونکہ اناج اور پھل پھول آدمی سے دیرینہ اندازہ کا تعین ہوتا ہے۔ اور حیوانی دودھ سے اندازہ سے بڑھ کر یہہ پہلا حیوانی اثر ہے کہ جس کے ذریعہ سے یہہ کل عیب یعنی زناکاری نے فروغ پایا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے دودھ اور گھی کی لذت نے کہ جس نے گوشت خوری تک نوبت پہونچا دی ہے۔ تمام قسم کی لذیذ چیزیں یعنی مٹھائی وغیرہ عیاش آدمیوں کے لئے تیار ہوتی ہیں جو قدرتاً غیر ضروری ہیں۔ اس کے نتیجہ میں صرف مفلسی نے ہمارے ملک میں کہ جہاں بے وقوف لوگ بہت ہیں آ ڈیرہ جمایا۔ میرا مطلب بیوقوف لوگوں سے یہہ ہے کہ باوجود ناداری کے بھی قرض وغیرہ لیکر بھی اِن عیاشی کے سامانوں کو مہیا کرتے ہیں دوسرا جو کہ حیوانوں میں اور خاصکر کے بیل میں جو خراب گُن ہے وہ آدمیوں میں اکثر سرایت کر گیا ہے کہ جس کا نتیجہ قدرت میں بہت ہی بدتر ہے کہ جس کی معافی کبھی بھی نہ ہو سکے گی وہ یہہ ہے کہ نکٹ کا مت بینے (Homosexuality) یہہ گُن بیل میں موجود ہے اور اکثر مستوں میں کھلم کھلا سرایت کر گیا ہے۔ بلکہ اسی غرض سے میں کہوں گا۔ کہ صغیر سنی کی لڑکیوں کی شادی بہت لوگ کر دیتے ہیں اور یہہ امر بہتوں سے مخفی بھی نہیں ہے۔ بتائیے کتنا اندھیر گائے کے دودھ سے برگشتہ ہوتا ہے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر دودھ کی خوراک بچپن کے بعد بند ہو جاوے۔ کہ جو قدرتاً ہونی چاہئے۔ یہہ دونوں عیب یعنی زناکاری اور نکٹ کا مت دُنیا سے دور ہو جاوے اور خاصکر کے رتو گامتا پھیل جاوے۔ میری دانست میں آریہ ورت میں یہہ غلطی کیونکر پڑی کہ جس سے حیوانوں کا دودھ پیا جانا شروع ہوا وہ غلطی صرف دُگدہ و گھرت و کشیر شبدوں کے ارتھ بیتا رتھ طور پر نہ سمجھنے کے طفیل سے عاید ہوئی ہے۔ اور یا لالچ سے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ شبد وید وغیرہ پستکوں میں موجود ہیں لیکن ان کے ارتھ انرتھ کئے جانے سے خرابی پیدا ہو گئی ہے ❊ (باقی آئندہ) (دیو بدیا س)

آریہ ساماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ ...	۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج جگراؤں ضلع لودھیانہ	۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج جلالپور جٹاں ضلع گوجرانوالہ	۷ و ۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج پشاور	۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج حافظ آباد	۲۸ و ۲۹ اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج شرقپور	۷ و ۸ نومبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج لاہور	۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج لودھیانہ	۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج میانمیر	۷ و ۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء

رسید زر مائی بھگوتی ودھوا

سبھا یک فنڈ از ابتدا ۱۹ ستمبر ۱۸۹۹ء لغایت ۲۸ ستمبر

نام چندہ دہندہ	وعدہ	نقد وصول
میزان سابقہ مندرجہ پرچارک ۸ ستمبر ۱۸۹۹ء	[illegible]	[illegible]
بابو بھیا رام جنٹر جی لاہور	[illegible]	[illegible]
راجہ گوبند پرشاد حیدرآباد دکن	[illegible]	[illegible]
لالہ مولراج فورسٹ سٹنٹ بنگالی ...	[illegible]	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج وزیرآباد	[illegible]	[illegible]
مہتہ ایشور داس سبھا سیالکوٹ	[illegible]	[illegible]
لالہ کرم چند اور سیر بہنڈارہ	[illegible]	[illegible]
بابو گوپال سوامی بھنڈارہ	[illegible]	[illegible]
بابو منشی سنگھ سب اوورسیر بہنڈارہ	[illegible]	[illegible]
دیگر دوستان لالہ کرم چند اوورسیر بہنڈارہ	[illegible]	[illegible]
لالہ جیونی لال ضلعدار نہر سبھا سان پور	[illegible]	[illegible]
بابو نوبندہ رائے آڈٹ لاہور	[illegible]	[illegible]
لالہ سیاداس مرچنٹ ٹونگی بہار ...	[illegible]	[illegible]
لالہ کرم چند اوورسیر بہنڈارہ	[illegible]	[illegible]
... اڈیکر مدا ضلع مرادآباد	[illegible]	[illegible]

اشتہارات

ضرورت ہے

میرے ایک دوست شریف خاندان قوم مہاجن عمر تخمیناً ۲۵ سال بالکل تندرست۔ چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں اب مہاجن قوم کی کسی ایسی بدھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو۔ عمر ۲۵ سال سے کم نہ ہو اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات راقم سے دریافت ہو سکتے ہیں ؛ المشتہر

گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سری نگر ؛

ضرورت ہے

ایک ممبر آریہ سماج سری نگر کشمیر شدہ آچاری کنوارا عمر تخمیناً ۲۲ سال پونچھی کہتری ذات النکھہ آمدنی ۵۰ روپیہ ماہوار کسی یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کنیا پڑھی لکھی اور آریہ ساماجک خیالات کی ہو۔ اس بارہ میں راقم سے خط و کتابت کرنی چاہیے ؛

المشتہر

گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سری نگر ؛

آریہ جنتری و ڈائرکٹری سنہ ۱۹۰۰ء

اگرچہ بذریعہ اشتہار مطبوعہ ست دہرم پرچارک آریہ ورت سماجوں کی توجہ آریہ جنتری و ڈائرکٹری سنہ ۱۹۰۰ء کی طیاری کی طرف دلائی گئی تھی مگر بہت سماجوں نے اس پر توجہ دی ہے چونکہ ابکی مرتبہ جملہ سماجوں کے منتری اور پردہان کے نام بھی درج کرنا مناسب سمجھا گیا ہے۔ اس لئے کرپا کرکے جملہ سماجیں اپنے اپنے سماج کے منتری اور پردہان کے نام سے بہت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بخشیں اور جو سماجیں ایک پیسہ کا

خرچ بھی برداشت نہ کر سکیں وہ بذریعہ بیرنگ کارڈ ہی اطلاع بھیجدیں اور جس سماج کے متعلق کوئی آریہ پتری پاٹھ شالا یا کوئی دیگر انسٹیٹیوشن ہو۔ اُس کے حالات سے بھی اطلاع دیں ؛ المشتہر

بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال ؛

نہ خریدو گے تو پچھتاؤ گے

دُنیا بھر میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اوپن کیس کیلیس پن والی ۱۸ سائز و جوڑی سُنہری پُرزے قریباً مُفت یعنی نے روپیہ کو دو دو درجن فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال اسکے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گھڑیاں۔ کلاک۔ جاپانی پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں۔ شائقین فہرست مال ملاحظہ فرمائیں اور اپنی قیمتی فرمایش سے نیازمند کو رہون منت فرماویں ؛ المشتہر

شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز

بازار صدر چھاؤنی جلندھر شہر پنجاب

ھندو ھوٹل بیرون دروازہ موچی لاھور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ؛

المشتہر (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

ناول چاند

محصول ڈاک معاف

یہہ ناول اپنا آپ ہی نظیر ہے ایک ہزار چھپا تھا ہاتھوں ہاتھ خرچ ہو گیا۔ اب بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں ایک دفعہ منگانے اور دیکھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں ؛ المشتہر

منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر (پنجاب)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نمبر … | مطبوعہ ۲۲ اسوج سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۶ اکتوبر ۱۸۹۹ء جلندھر شہر (پنجاب)

سنسار کی گتی

…گن چند اور انکا ساد ہارن دہرم۔

پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی واودھ میں اکثر … سادہو گن چند اور اُن کی نت نئی کارروائیوں سے … واقف ہوں گے۔ اس جگہہ گنجایش نہیں ہے کہ ہم انکی … مفصل لکہیں مگر یہہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ … آج کل انہوں نے گجرات میں معمولی سادہوں کے لئے ایک … آشرم بنایا ہے اور اندنوں ایک نیا پنتہہ موسومہ "سادہارن … دہرم" چلانے کی جدوجہد کر رہے ہیں اپنے آپ کو گجرات کے … دہرم کا آچاریہ یوگی اور سادہارن دہرم کے بانی مشہور … کرتے ہیں۔ سادہارن دہرم میں یہہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک مذہب … مت کا شخص اور ہر ایک پنتہہ کا آدمی شامل ہو سکتا … ہے اور اگر وہ سادہو صاحب کے آشرم کو مدد دے اور انکی … خدمت کرے تو گویا وہ مہاتما اور یوگی بن سکتا ہے جیسی … کہ سادہو صاحب کی تمام کارروائیاں پانی کے بلبلے کی … طرح ثابت ہوئی ہیں یقین ہے کہ یہہ بھی ویسی ہی ثابت … ہوگی اور بہت عرصہ نہیں گذرے گا کہ سادہو صاحب کی … طبیعت پھر کسی اور دہن سے مُبدّل ہوجاوے گی سادہو … صاحب کی زندگی ناکامی اور غیر مستقل مزاجی کا پورا پورا … نمونہ ہے … سادہارن دہرم سے آنکہیں بند کرکے اندہیرے میں گرتے … اور ٹھوکریں کہاتے پہرتے ہیں ✦

…وسط ایشیا کی پرانی عمارتیں۔

انگریزی اخبار بمبئی گزٹ نے روس کے سائنس دانوں … روس کے محققوں کی رپورٹ کا خلاصہ پیش کیا ہے … وہ لکہتا ہے کہ روسی سائنس دانوں … وسط ایشیا میں پرانی باتوں کی تلاش اور … تحقیقات میں مصروف ہے۔ اس جماعت کو چینی ترکستان میں مقام طرفان کے قریب سو سے زیادہ بُدہ مت والوں کے مندر ملے ہیں جو بڑے بڑے چٹانوں کو تراش کر بنائے گئے تھے۔ ان مندروں میں چینی اور سنسکرت زبانوں میں عبارتیں لکہی ہوئی ہیں۔ روسی محققوں کی رائے ہے کہ بُدہ مت والوں نے اس جگہہ اپنے "وہار" (مراد مندر وغیرہ) قایم کرکے اپنا مت افغانستان وسط ایشیا اور تمام چین میں پہیلایا تہا۔ نیز ان کی رائے ہے کہ جس جگہہ یہہ مندر ملے ہیں وہ علاقہ کسی زمانہ میں خوب سرسبز اور آباد تہا اس میں شبہہ نہیں ہے کہ بُدہ مت کے اُپدیشکوں اور سادہوؤں نے اُپدیش کے ذریعے اپنے مت کو دور دراز پہیلایا تہا۔ اور یہہ اُن کی ہی پرشارتہہ کا نتیجہ ہے کہ آج دن تمام چین۔ جاپان۔ تبت۔ کوریا۔ سیام۔ انام برہما۔ لنکا۔ سنگلدیپ وغیرہ وغیرہ میں کلیتًا بُدہ مت مروج ہے۔ یہہ سب اُپدیش کی کرامات ہے دنیوی تعلیم کے لئے ادنٰے درجہ کے سکول اور کالج قایم کرکے جنہیں سے صرف نہایت ادنٰے درجہ کے سکول ماسٹر محرر مختار اور وکیل نکل سکتے ہیں۔ یہہ امید رکہنا کہ دہرم کا پرچار ہوگا۔ سراسر غلطی کہانا ہے ✦

جیوَرکشا اور ایک عیسائی پادری صاحب

"اہنسا پرم دہرم ہے" اس اصول کی فضیلت

اور صداقت کو اب عیسائی دُنیا بہی روز بروز زیادہ تعداد میں قبول اور تسلیم کرتی جاتی ہے۔ چنانچہ کے ٹن سٹیفنسن صاحب ایک مشہور پادری فرماتے ہیں کہ حیوانوں کیساتہہ نیک سلوک اور اُن کے ساتہہ ہمدردی ہمیں ہندوؤں سے سیکہنی چاہئے۔ وہ لکہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکہہ سے حضرت عیسٰی کی پیدائش سے ڈہائی سو برس پہلے کے بنے ہوئے ستون دیکہے ہیں جن پر یہہ لکہا ہے کہ جانوروں کو ہرگز نہ مارو اور نہ کسی قسم کی ایذا دو۔ مگر اس وقت شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ آریہ ستان میں بعض ایسے پرانے رشی مُنیوں کا نام روشن کرنے والے پیدا ہوگئے

ہیں جو بات دن اسی خبط میں مبتلا ہیں۔ کہ جا بجا بکروں کا جہٹکا ہو۔ مرغی انڈے چبائے جاویں۔ سؤر اور رانا بہیجے اور نلی کا بہی بہونی جاویں اور ان سب کو ہضم کرنے کیلئے تیز شراب پی جاوے۔ مگر ان کا یہہ خبط ایک قسم کے دیوانہ پن میں داخل ہے تاہم ان کی مکروہ حالت لوگوں کے لئے باعث شرم ہے ✦

گھاس پارٹی نام کی وجہہ تسمیہ

پچہلے ہفتہ ہمنے براہموسماج

بالخصوص نوبدہانی براہموؤں کے پرچہ کو کسیقدر دیکہا جسے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی بد ملاقات و نفی کرنے میں ذرہ حجاب نہیں آتا بلکہ جو ہندوؤں اور خالصہ پنتہہ والوں کی خوشامد کرتے ہوئے سوامی جی کو "ویدک پوپ" لکہتا اس کے لئے گویا کچہہ بات نہیں ہے۔ باوجود نوبدہانی براہموؤں کو فخر ہے کہ ہم میں بہگتی بہاؤ اور ہر ایک مت کے بزرگوں کی عزت کرنے کا خاص مادہ ہے۔ سادہارن براہمو کو اپنے نوبدہانی بہائیوں کی طرح دریدہ دہن نہیں ہیں تاہم وقتًا فوقتًا وہ بہی دبی زبان سے آریہ سماج پر چوٹیں کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ پانچ سال کے قریب عرصہ ہوا لاہور میں پنڈت شیوناتہہ شاستری جی بانی و رہبر سادہارن براہموسماج تشریف لائے تہے۔ انہوں نے ایک لیکچر میں بڑے زور کے ساتہہ آریہ سماج کو پس رو (یعنی پیچہے کی جانب لوٹنے والا) اور براہموسماج کو پیش رو اور زمانہ کا ساتہہ دینے والا ظاہر کرکے آریہ سماج کو اپنے نزدیک طعنہ دیا کہ یہہ ایک سناسی کا قایم کیا ہوا ہے۔ براہموسماج کے آثار ترقی کے بارہ میں یہہ دلیل دی کہ ہم نے انگلستان وغیرہ ممالک یورپ کا سفر کیا ہے اور میں ہم نے دیکہا کہ ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک والوں سے جو اچہی چیز دیکہتے ہیں لے لیتے ہیں اور اپنی عمدہ چیز اوروں کو دیتے ہیں چنانچہ انگلستان میں انگریزوں کی میز ہم نے دیکہی ایک طرف انگریزی کیک دیکہے وہاں دوسری طرف … کی سلادیں اور ہندوستان کی کہچڑی۔ کمیٹی و رجمنٹ …

دیکہا۔ اس سے ہم نے نتیجہ نکالا کہ براہمو سماج بہی جو ہر ایک مذہب سے عمدہ عمدہ باتیں اخذ کرتا رہتا ہے ضرور کہچڑی کی طرح ہر ایک ملک کے لوگوں کو مرغوب ہوگا۔ مگر پنڈت جی صاحب نے یہہ نہ سوچا کہ کہانے پینے کی چیزوں کو دہرم کے ساتہہ کیا مناسبت ہے۔ آریہ سماج کا دعوے ہے کہ وید ایشوریہ گیان ہے اور ایشور کا گیان ہمیشہ اور ہر حالت میں مکمل ہوتا ہے۔ ایشور نے ویدوں کے ذریعہ ہمیں تمام سچے علوم کا بیج انترگیان رہے دیا ہے البتہ اُسے ترقی دینا اور نشو و نما کرنا ہمارے پرشارتہ پر منحصر ہے۔ مثلاً جس شخص کو یہہ گیان ہو جاوے کہ پانی بہاپ بن سکتا ہے اور بہاپ پہر پانی بن سکتی ہے اور بہاپ میں ایک زبردست طاقت موجود ہے جو وزنی چیزوں کو اوچہال سکتی ہے اور دہکا دے سکتی ہے تو اُس کے لئے غور و فکر سے ریل۔ جہاز۔ انجن وغیرہ قسم قسم کی کلیں بنا لینا کوئی بڑے تعجب کی بات نہیں ہے۔ تمسخر کرنا یا لاعلمی کی وجہہ سے مذاق اوڑانا اور بات ہے ورنہ تمام وید وکتا رشی منیوں کا یہہ قول چلا آیا ہے کہ ویدوں میں کل صحیح علوم کے اصول موجود ہیں پس آریہ سماج کے لئے چہوٹے چہوٹے مت متانتر والوں کی خوشہ چینی اور ذلہ ربائی کرنا ناممکن ہے۔ یہہ حرکت براہموؤں کو ہی مبارک رہے۔

ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند کی ایک ضعیف الاعتقادی

لنڈن کا مشہور و معروف رسالہ ریویو آف ریویوز رقمطراز ہے کہ ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند اس بات کی معتقد ہیں کہ مُردوں کی روحوں کے ساتہہ میل ملاپ رکہہ سکتی ہیں چنانچہ اُن کا عقیدہ ہے کہ اُن کے مرحوم خاوند کی روح ان کے انگ سنگ رہتی ہے۔ کیونکہ وفات پانے سے پیشتر اُن کے خاوند نے کہہ دیا تہا کہ بعد مرگ میری روح ہر وقت آپ کے ہمراہ رہے گی۔ نیز ہماری ملکہ معظمہ فرماتی ہیں کہ میرے خاوند کی روح نے میری زندگی کے کئی نازک اور مشکل معاملات میں مجہے مدد دی ہے۔ اس میں ذرہ شبہہ نہیں ہے کہ ہماری ملکہ معظمہ ہر اتما ہیں مگر جس دہرم کی وہ پیرو کار ہیں اُسکی بنیاد ریت پر ہے تعجب کہ ست دہرم

آتما کو نہ جاننا اُن کا اندہیرے میں بہٹکتے جانا سراسر نیز بیان قیاس ہے۔ پرماتما وہ دن جلد لاوے کہ ہم ویدک دہرم کا جہنڈا ملک میں پورے طور پر پرچار کر کے ہر ایک استری پُرش کے دلوں سے توہمات باطلہ کو خارج کر سکیں۔

نوبدہانی براہمو سماج اب اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہوگیا۔

ہر ایک شخص جو براہمو سماج کی ماہیت اور اصلیت سے واقف ہے۔ عرصہ سے براہمو سماج کو عیسائیوں کا شاخہ خیال کرتا تہا۔ مگر بالخصوص نوبدہان براہمو سماج اور یونی ٹیرین عیسائی گرجے میں صرف نام کا فرق سمجہا جاتا تہا۔ لیکن پہر بہی نوبدہانی براہمو اپنے آپ کو عیسائیوں سے کسیقدر علیحدہ ظاہر کیا کرتے تہے اسوقت اس نوبدہانی گرجے کے لاٹ پادری ریورنڈ پی سی موزمدار ہیں۔ آری اور سادہارن براہمو سماج مدت دراز سے انہیں پکا عیسائی خیال کرتے تہے۔ لیکن تہوڑے عرصہ سے سادہارن براہمو سماج کے آرگن نے جس کا نام انڈین مسینجر ہے یہہ زور دینا شروع کیا تہا کہ ریورنڈ موزمدار صاحب کو مناسب یہی ہے کہ فی الفور عیسائی گرجے میں بپتسمہ لیکر عیسائی کہلا دیں۔ نام کا حجاب اور دہوکہ بہی دور ہو جانا چاہئے۔ اس پر پادری موزمدار صاحب تو کچہہ نہ بولے۔ لیکن اُن کے شاگرد رشید چون چرا کرتے رہے۔ پچہلے دنوں پروفیسر موکش مولرجی (ولایت کے سنسکرت دان) کی نظر سے پادری (ریورنڈ) موزمدار صاحب کی وہ تحریریں گذریں جنمیں صاف صاف طور پر انہوں نے سادہو عیسیٰ مسیح کو خدا کا بیٹا۔ دنیا کے لوگوں کے گناہ بخشنے والا۔ خدا کی روح اپنا ہادی برحق اور رہبر مان کر اپنے آپ کو انکا مرید اور پیرو کار ظاہر کیا ہے۔ پروفیسر موکش مولرجی گو آریہ ورت کے بہت مداح ہیں اور کبہی کبہی دبی زبان سے سچ بہی بیان کر دیتے ہیں مگر تاہم وہ جنم کے عیسائی ہیں۔ اور انکے سارے سنسکار عیسائیوں کے ہیں آچار بیوہار عیسائیوں جیسے ہیں۔ عیسائیوں کے نمک خوار ہیں اور عیسائیوں کا رات دن ست سنگ رہتا ہے لیکن دل سے عیسائی مت کے ہوا خواہ ہیں۔ انہوں نے پادری موزمدار صاحب کو بڑی خوشامدانہ چٹہی لکہی اور ان کی بڑی تعریف کی اور لکہا کہ آریہ ورت میں جو عیسائی پادری ہوتے ہیں وہ بڑے نکمے ہیں کہ اب تک وہ نوبدہان براہمو کے ساتہہ جو اپنے آپ کو انڈین کرسچین چرچ کہتا ہے شیر و شکر نہیں ہوئے اور نوبدہانی براہموؤں کے ساتہہ کچہہ تعلق پیدا نہیں کیا۔ خیر پادریوں پر ناراض ہونے کے بعد نوبدہان کے لاٹ پادری موزمدار صاحب کو موکش مولرجی نے یہہ مشورہ دیا کہ یہہ نام کا بہید کب تک چلا جاوے گا۔ اب مناسب یہہ ہے کہ کہلے طور پر اپنا عیسائی گرجا قایم کر لیجئے اور سب تمام عیسائی دنیا میں آپ کی شہرت اور قابلیت کا آوازہ گونج اوٹہے گا۔ یہہ چٹہی چہپ گئی ہے۔ پادری موزمدار صاحب نے اس کا مختصر جواب یہہ چہپوایا ہے کہ ہم ہر طرح سے سادہو ایشا منی کے شاگرد اور پیرو کار ہیں اور پورے پورے عیسائی ہیں مگر چونکہ اس وقت عیسائی مت کے بیشمار چہوٹے چہوٹے فرقے اور فرقوں کے فرقے بن رہے ہیں اس لئے اگر ہم نے بہی اپنا گرجا بنا لیا تو ہم بہی منجملہ اور چہوٹے چہوٹے عیسائی فرقوں کے ایک سمجہے جاویں گے۔ اس لئے بہتر یہہ ہے کہ نوبدہانی براہمو کہلاویں۔ اس پر سادہارن براہمو سماج کے اخبار انڈین مسینجر نے پادری موزمدار صاحب کی خوب خبر لی ہے وہ لکہتا ہے کہ پادری موزمدار صاحب کی یہہ دلیل یا یہہ عذر بالکل لغو۔ پوچ اور بیہودہ ہے۔ گویا پادری صاحب کا مطلب یہہ ہے کہ نام کا دہوکہ قایم رکہیں تا کہ اس دیش کے باشندے فریب میں پہنستے رہیں۔ انگریزی اخبارات میں اس کا آجکل خوب چرچا ہے۔ ہمارے ناظرین پادری موزمدار صاحب کی محبت کی وقعت کا اندازہ خود کر سکتے ہیں۔

کاگہنس پرکیشا - یہہ کتاب بجواب لیکچرز سادہو ہنس سروپ سناتنسٹ جسکو لالہ گنیش داس جی سیالکوٹی نے ترتیب دیکر آریہ سماج سیالکوٹ کی طرف سے چہپوایا ہے نہایت عمدہ اور قابل دید کتاب ہے۔ حجم ۸۰ صفحہ قیمت صرف ۳/ مع محصول ڈاک ہمارے ہاں سے مل سکتی ہے۔

المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرموپدیش

यस्मिन् सर्वाणिभूता
न्यात्मैवाभूद्विजानत
तत्र को मोः कः शोक
एकत्वमनुपश्यतः॥

پرتھوی پر کروڑوں نرناری بستے ہیں۔ لاکھوں پیدا ہوتے اور لاکھوں ہی مرتے ہیں۔ کوئی سُکھی ہے۔ کوئی دُکھی۔ کوئی خوشیاں منا رہا ہے کوئی ہو ہو کار مچا رہا ہے۔ ان پرتوں میں سے بہت ہی تھوڑے ہیں۔ کہ جن کو ہم سادھارن طور ہی جانتے ہوں۔ وہ جن سے کہ ہماری جان پہچان ہے اُن کی سنکھیا تو نہایت ہی قلیل ہے۔ اور وہ جن کے ساتھ کہ ہم تھوڑی بہت ہمدردی رکھتے ہیں گنتی کے ہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ ہم اپنے گوشۂ محبت کو قریبی رشتہ داروں۔ ماتا پتا۔ استری اور پتر آدی کے چھوٹے دائرہ کے اندر محدود پاتے ہیں۔ دُنیا تو ایک طرف ہمارے نگر میں ہی کئی پُرش مرتے ہیں کئی اُتپن ہوتے ہیں۔ کئی سُکھی درشٹی پڑتے ہیں کئی دُکھی۔ پرنتو ان نظاروں کا اثر ہم تک بالکل نہیں پہنچتا۔ یدی کسی کا پہنچتا ہے تو بہت کم اور وہ بھی مستقل نہیں ہوتا۔ کسی کا جوان سے جوان اور عزیز سے عزیز لڑکا مر جاوے یدی ہمارا اُس سے کوئی تعلق نہیں ہے تو ہم کو اُس کی مرتیو کا کوئی رنج نہیں ہوتا۔ پرنتو یدی ہمارا کوئی سمبندھی یا متر مر جاتا ہے تو ہم کو سخت رنج پہنچتا ہے۔ ہا ہا کار مچاتے ہیں۔ روتے پیٹتے ہیں اور بعض پُرشوں پر اس پرکار کے ویوگ کا یہاں تک اثر ہوتا ہے کہ وہ خودکشی کر لیتے ہیں۔ یا پاگل ہو جاتے ہیں۔ اس استھان پر پرشن اُتپن ہوتا ہے کہ اس کا کارن کیا ہے کیوں ایک ہی پرکار کی گھٹنا دو بھن بھن پرانیوں پر بھن بھن پربھاو کرتی ہے؟ وچار سے پرگٹ ہوگا۔ کہ اس کا کارن کیول موہ ہے۔ جس قدر ہمارا کسی پُرش کے ساتھ ادھک موہ ہوگا۔ اُسی قدر اُس کے لئے محسوس کریں گے۔ اسی موہ سے پریرے ہوئے ہم استری آدی کو اپنا سمجھتے ہوئے سُکھ مانتے ہیں۔ اسی لئے جب ان کو دُکھ پہنچتا ہے تو ہم بھی دُکھی ہو جاتے ہیں اور جب اُن کو سُکھی دیکھتے ہیں تو ہم کو بھی سُکھ پرتیت ہوتا ہے۔ جن کے ساتھ ہمارا موہ نہیں وہ خواہ دُکھی ہوں خواہ سُکھی ہم پر کوئی وشیش اثر نہیں ہوتا۔ اتئیو سدھ ہوا کہ موہ دُکھوں کا مُول ہے۔ جو اسار دور انتیہ پدارتھوں کے ساتھ اُتپن کرتا ہے۔ پس جہاں موہ ہے۔ وہاں شوک اوشیہ ہوگا۔ شوک کا کارن موہ ہی ہے۔ جس پرکار جن پُرشوں سے ہمارا موہ نہیں ہے۔ یدی اُنمیں سے کوئی دُکھی ہوتا یا مرتا ہے تو ہم کو کلیش نہیں پہنچتا۔ اُسی پرکار یدی پتر آدی میں بھی ہمارا موہ نہ رہے تو اُن کی مرتیو آدی سے ہم کو شوک نہیں ہو سکتا اس کا پرتیکش ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی جوان پُرش مرتا ہے کہ جس کے سنگ ہمارا اتینت پریم ہے۔ تو ہم کو بہت شوک ہوتا ہے۔ پرنتو وہی پُرش یدی نہایت بردھ ہو کر مرے کہ جس کے ساتھ ہمارا موہ بھی بردھ ہو جاوے گا۔ تو ہم کو بہت ہی تھوڑا بلکہ برائے نام شوک ہوتا ہے اس لئے جو سچے گیانی پُرش ہوتے ہیں وہ کسی پُرش کی طرف وشیش نہیں جھکتے۔ کنتو پرانی ماتر کو اپنے آتما کے تلیہ دیکھتے ہیں۔ اُن کو کسی پرکار کا موہ کسی سے نہیں رہتا وہ پرانی ماتر کو ایک درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ سب کو پرماتما کی سنتان سمجھتے ہوئے دویت بھاو کا ناش کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی مہان پُرش ہیں۔ کہ موہ شوک جن کے نکٹ نہیں جا سکتے۔ کیونکہ وہ کسی اسار پدارتھ میں پریتی اُتپن نہیں کرتے۔ کیول اُس پرم پتا پرماتما میں اپنے آتما کو جوڑتے ہیں کہ جو نتیہ شدھ اور پوتر ہے۔ جو شوک موہ سے رہت ایک رس سب کو ایک درشٹی سے دیکھتا ہے اُس کو پراپت ہو کر پھر شوک موہ کہاں رہ سکتے ہیں۔

ادم شرم

ویداں دا پرچار کرتیں آنند رہیو

اُٹھو آلس تیاگو بھائیو۔ گہری نیند سے جاگو بھائیو۔
باندھ کمر ہو تیار۔ جی تُسیں آنند رہیو۔
سُتے لوک جگاؤ جا کے۔ دھرم اُپدیش سُناؤ جا کے۔
ہر گھر اور ہر بار۔ جی تُسیں آنند رہیو۔
اس دُنیا دے دھندے گندے۔ کیوں اہناں نو ہو بیٹھے بندے۔
جیونا ہے دن چار۔ جی تُسیں آنند رہیو۔
عملی ثبوت دکھاؤ پیارے۔ لوک تُساں نوں دیکھن سارے۔
تن من دھن دیو وار۔ جی تُسیں آنند رہیو۔
گروکل دی ہُن کرو تیاری۔ جس تھیں پیدا ہوں برہمچاری۔
آشرماں دا ہو سدھار۔ جی تُسیں آنند رہیو۔
چونہہ ویداں دی کرن پڑھائی۔ کھٹ درشن اور اُپنشد بھائی۔
مٹ جاوے دُھند غبار۔ جی تُسیں آنند رہیو۔
ایہہ کم آریو تساں نے کرنا۔ ہور کسے نہیں سر پر دھرنا۔
رشی دی ایہہ پکار۔ جی تُسیں آنند رہیو۔
سارے رل مل زور لگا دو۔ اپنا اپنا بل دکھلا دو۔
بیڑا ہو جاوے پار۔ جی تُسیں آنند رہیو۔
ہے ایشور دے ویداں نیتری کرا ہے ہووے اُجالا۔
پکڑی شرن تہار۔ جی تُسیں آنند رہیو۔

رسید زر

مہا بھگوتی ودھوا سہایک فنڈ از ابتدائے
۲۹ ستمبر ۹۹ء لغایت ۵ اکتوبر ۹۹ء

نام چندہ دہندہ	وعدہ	نقد وصول
میزان سابقہ	[illegible]	[illegible]
لالہ رام لعل بکنگ کلرک راود......	۸ر	۸ر

المشتہر منشی رام ...

ایڈیٹوریل نوٹس

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اوشیہ دھیان دے۔

ایک آریہ مہاشے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سیوا میں ہمارے پتر دوارا یہہ نویدن کرنا چاہتے ہیں کہ شریمتی جلدی جلدی اوکاش لے گورکل کی انگریزی سکیم کو آریہ ورت کے تمام انگریزی اور بڑے بڑے دیسی بھاشاؤں کے پتروں کے سمپادک مہاشیوں کو اپنی انگریزی چٹھی کے ساتھہ بھیج دیں جس میں یہہ لکھا ہو کہ وہ اپنی سمتی اس نئے سکیم پر پرکاشت کریں۔ کوئی اخبار اس دیش کا چھوڑا نہ جاوے۔ سب کے پاس اسے اوشیہ بھیجنا اوچت ہے اور اُن سے یہہ بھی نویدن کریں کہ جس پتر پر وہ سمتی درج ہو وہ پتر کرپا کرکے بھیج دیں اگر بے مول نہ بھیج سکیں تو مول لے لیں۔ ان سمتیوں کو چاہیے وہ کیسی ہی ہوں ایک جگہہ بدرجہ وار اکٹھا کرتے جاویں۔ کچھہ سمے بعد یہہ سمتیاں گورکل کا اتہاس بنانے میں بڑی بھاری سہائتا کریں گی۔

پتروں کے سوائے اس دیش کے سارے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (ودیا سبھا) کے ادھکاریوں کو بھی یہہ سکیم بھیجنے یوگیہ ہیں۔ سارے کالجوں کے پرنسپلوں اور ڈائریکٹروں کی سمتی پر وچار کرنے سے بڑا لابھہ ہوگا۔ مانا کہ اس سمے نو [illegible] دیش کے ودوان ہمارے گورکل کے پربندھ کی گو [illegible] کو نہ پا یوگیہ نہ سمجھیں پرنتو وہ سمے دور نہیں ہے جب سب وچار شیل پرش آریہ سماج کی پورن ریتی سے پرشنسا کریں گے۔ اور گورکل ہر ایک دیش میں ستھاپن کرنے کو مہا اوتم کاریہ سمجھیں گے۔

دوسری بات یہہ ہے کہ شریمتی سردار آریہ مہاشیوں کی سیوا میں نویدن کرے کہ جن پرشوں کے پاس بہت بھومی ہے۔ الغرض زمینداری ہے اُن کو اوچت ہے کہ ایک ایک دو دو بیگہہ یتھا شکتی گورکل کے نام پن کہاتہ کر دیں۔ ہر برس پیداوار یا پیداوار کی آمدنی گورکل کی بھینٹ کر دیا کریں۔ اس سے گورکل کے لیے نانا پرکار کے اناج آپ سے آپ آجایا کریں گے اور گورکل کے پشوؤں کے لیے بہانت بہانت کا چارہ آجانے سے بڑی سہائتا ملا کرے گی۔ پورانک آدمی کے ٹھاکر دواروں اندر مندروں کے ساتھہ دانی پُرش ہزاروں لاکھوں روپیہ کی جاگیریں لگا دیتے ہیں اس کارن وہ بنے رہتے ہیں۔ گورکل جیسے مہان اوتم یگیہ کے لیے تھوڑی سی سامگری دان کر دینا سجن پُرشوں کے لیے کونسی بڑی بات ہے۔ گورکل بھگت منڈلی اس پر دھیان دیگی تو یہہ پریوجن سدھہ ہو جانا کچھہ کٹھن نہیں ہے۔

بدھ مت اور وید

کلکتہ کی مہابودھی کے رسالہ بابت ماہ ستمبر میں ایک بدھ مت کے پیرو کار [illegible] ہیں ... لکھتے ہیں کہ یہہ آریوں کا خیال صحیح نہیں ہے کہ بدھ نے ویدوں کی نندا کی ہے یا اُن کے پڑھنے کی ممانعت کی ہے بلکہ پالی بھاشا میں جو بدھ مت کی کتابیں ہیں اُن میں ویدوں کی بہت بڑی عزت کی گئی ہے۔ البتہ بدھ نے جادو ٹونے جھوٹے منتر جنتر چلانے اور بھوت چڑیلوں کی باتیں بنانے کی سخت ممانعت کی ہے۔ ہماری سمتی میں کوئی دانا جس کو ذرہ بھی دھرم کے ساتھہ مس ہے ویدوں کی حقارت نہیں کر سکتا بلکہ اُن کو ستیہ ودیاؤں کا بھنڈار قرار دیتا ہے۔ ہٹ دھرمی اور اودیا کا اس موقعہ پر کچھہ ذکر نہیں ہے۔

گورکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ ماسٹر آتما رام جی خوبصورت ٹائپ کے حروف میں عمدہ ولایتی کاغذ پر چھپا ہے۔ قیمت مجلد کتاب کی [illegible] اور بغیر جلد کے [illegible] ترجمہ بامحاورہ۔ عام فہم اور سلیس ہے۔ ماسٹر جی نے اس ترجمہ کو چھاپ کر ویدک دھرم کی بڑی بھاری سیوا کی ہے جس کے لیے آریہ سماجوں کو اُن کا مشکور ہونا چاہیے۔ چھہ ماہ کے قلیل عرصہ میں ستیارتھ پرکاش جیسی فاضلانہ اور ضخیم تصنیف کا ایسا عمدہ ترجمہ چھپوا کر پبلک کے روبرو پیش کرنا ماسٹر جی جیسے یوگیہ اور ہمتی آریہ پُرشوں کا ہی کام ہے۔ اب آریہ پُرشوں کو چاہیے کہ بڑی سرگرمی کے ساتھہ گورکھی والوں میں خصوصاً دیہات کے لوگوں میں اس کی اشاعت کے لیے کوشش کریں۔ [illegible] آریہ پُرشوں کو بہت سی کاپیاں خرید کر گورکھی دان غریب استری پُرشوں میں مفت تقسیم کرنی چاہییں تاکہ لوگ مہرشی کے سدھانتوں سے واقف ہو کر پاکھنڈ [illegible] نکلیں اور وید کے دھرم کی شرن میں آ دیں۔

ملنے کا پتہ۔ لائبریرین آریہ سماج لاہور سے طلب کریں۔

لوکل

اتوار کو ستیا ایک جلسہ میں ہون اور بھجنوں کے بعد پنڈت سمری پت جی نے ایشور پرارتھنا کرائی اور ستیارتھ پرکاش سے کتھا کی۔ تت پشچات ایک بھجن ہو کر لالہ وزیر چند جی نے گورکل کے ہتو پر ایک ہوشیار اپدیش دیا اور گورکل کی سکیم چھپ جانے کی خوشخبری سنائی۔ شانتی پاٹھہ ہو کر جلسہ سماپت ہوا۔ (۲) سودوں کے چوک میں آریہ پنڈتوں کے ویاکھیان سنواتر چار روز تک خوب زور شور سے ہوتے۔ شروتاگنوں کی تعداد آٹھہ سو اور پانچ سو کے درمیان ہوتی رہی۔ ان لیکچروں کا اثر لوگوں پر خوب پربھاو پڑا۔ دوآبہ ہائی سکول کے بورڈنگ ہوس کے ودیارتھی بورڈنگ سے بھجن گاتے ہوئے ویاکھیانوں پر جاتے تھے اور ویاکھیان کی سماپتی پر شہر کے خاص خاص بازاروں اور گلی کوچوں میں نگر کیرتن کرتے ہوئے شام کو واپس آتے تھے۔ ان دنوں میں نگر میں خوب دھرم کا اندولن رہا۔ (۳) غریب داسی سادھوؤں کی جماعت ابھی تک سوٹرمل میں مقیم ہے مگر آریہ پنڈتوں کے ویاکھیانوں سے مہنت جی کی پول ظاہر ہو گئی ہے اب شاستر ارتھہ کا نام ہی نہیں لیتے۔ بہت سے دھرم سبھا کے لوگ بھی اُن سے متنفر ہو گئے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ وہ چار یوم تک یہاں سے کوچ کرنے والے ہیں۔

(لوکل رپورٹر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شوک!! شوک!!!

…ی ہے اس کے سامنے کسی کی پیش نہیں چل
…جوان دیکھتا ہے نہ بوڑھا۔ نہ بال بچہ
…لگا ہوا ہے۔ یہہ اندوہناک اور جگر سوز
…بھائیوں کے دلوں پر ہمیشہ تازہ رہیگا کہ
…سماج کا ایک اور ہونہار ہم سے ہمیشہ کے لئے چل
…بھی بار دھرماتما اور پرشارتھی آریہ بھائی لالہ
…خوشی رام جی ہیڈ کلرک کمسریٹ جنرل آفس [illegible]
…سماج کوہ مری کا عین عالم شباب میں اچانک
…دیہانت ہو گیا۔ جو بھائی لالہ خوشی رام جی کے دھرم
…پریم وار تا اور پرشارتھ سے ذرا بھی واقف ہونگے
…اس غمناک خبر کو سنکر سخت قلق ہوگا۔ لالہ
…خوشی رام جی اُن چیدہ آریہ پُرشوں میں سے تھے کہ
…باوجود اعلے سرکاری عہدوں پر ممتاز ہونے کے
…سادھارن پُرشوں کی طرح آریہ سماج کی اُنتی میں تن من
…دھن سے۔ لالہ خوشی رام جی جیسے یوگیہ دھرماتما
…رہی۔ دانی اور ہمدرد عزیز بھائی کے اس بے وقت
…اچانک دیوگ کا ہم کو سخت رنج ہے اور ہم ایشور
…سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ مرحوم بھائی کی دھرم پتنی
اور دیگر پسماندگان کو شانتی پردان کرے ٭

لاہور سماج کے حالات

…کو اپنے دل سے یہہ گمان بالکل دور کر دینا
…آریہ سماج لاہور چند خود غرض شہرت کے بھوکوں
…کمزور ہو گیا۔ یا یہہ کہ آریہ سماج لاہور
…انجام دہی میں قاصر ہو رہا ہے اور اب
…اس زبردست تحریک کی طرف کم توجہ
…میں مفصل کیفیت آریہ پبلک کو بڑی دلیری سے
…خوشخبری دیتا ہوں کہ لاہور آریہ سماج

کی درخشاں دلوں اُس کی پچھلی اوستہا سے نہایت ہی اچھی ہے۔ گو ذاتی طور پر میں خیال کرتا ہوں کہ تاوقتیکہ آریہ سماج ٹھیک طور پر اپنی ہستی کو محسوس نہیں کرتا اور آریہ بھائی آریہ سماج کے ساتھ واستوک میں اپنتو کا رشتہ قائم نہیں کرتے اور آریہ سماجیوں سے ہندو سوسائیٹی کی بیہودہ ذات پات اور نکمی چھوت چھات کی کڑی زنجیریں ٹوٹ نہیں جاتیں تب تک آریہ سماج اپنے اعلے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتا تاہم جس وقت میں آریہ سماج کی موجودہ اوستہا میں پیشتر کی نسبت زیادہ زندگی کے نشان محسوس کرتا ہوں تو مجھے اس بات کے ظاہر کرنے میں ذرا بھی سنکوچ نہیں ہوتا کہ اگر آریہ سماج اسی طرح عملی زندگی کے پہلوؤں میں قدم بڑھاتا رہا تو وہ دن دور نہیں کہ آریہ سماج اپنے عالمگیر دھرم کو چار دانگ عالم کے بیچ پھیلانے میں نسندیہہ کامیاب ہوگا۔ اس وقت باوجود سماج کے دشمنوں کی لگاتار مخالفت کے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ اصحاب آریہ سماج کی طرف بڑے زور سے جھک رہے ہیں۔ سماج کے ہر ایک جلسے میں انٹرسٹ لیتے ہیں۔ اور ساماجک کاموں میں تن من دھن سے سہایتا دیتے میں خوشی ظاہر کرتے ہیں۔ اس ہفتہ کے ساماجک حالات سے جو ذیل میں ناظرین ست دھرم پرچارک کی آگاہی کے لئے درج کرتا ہوں۔ صاف پرگٹ ہو جاوے گا کہ آریہ سماج لاہور میں اب کس قدر ترقی ہو رہی ہے ٭

۲۶ ماہ ستمبر ۹۹ء کی شام کو سماج مندر میں پنڈت کشن نرائن جی ملتان نواسی کا لیکچر ہوا جس میں آپنے پنڈت راجا رام کلچرڈ ہندو کی سندھیا کا مہرشی سوامی دیانند جی کی سندھیا کے ساتھ مقابلہ کرکے ظاہر کیا کہ کس طرح پنڈت مذکور نے ارتھوں کے انرتھ کرکے لوگوں کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ آپنے اپنی باریک بینی سے حاضرین کو سندھیا منتروں کے متعلق ایک نئی بات یہہ بتلائی کہ پنڈت راجا رام نے مہرشی سوامی دیانند کے بیان کردہ اصول کہ وہ آرش گرنتھوں ہی کے شروع میں لفظ اوم یا اتھ آنا چاہئے" بالکل برعکس لفظ شری سے اپنی سندھیا کو شروع کیا ہے۔ شری کے معنے لکشمی وغیرہ کے ہیں اور وام مارگی وغیرہ مذاہب شری کی ہی پوجا کرتے ہیں۔ پس انہوں نے ظاہر کیا کہ پنڈت راجا رام درحقیقت اندرونی طور پر کسی ایسی قسم کے مت کے انویائی ہیں۔ صرف ٹکوں کی خاطر کلچرڈ ہندوؤں میں گھسے ہوئے ہیں۔ آپ کا لیکچر گھنٹہ بھر تک ہوتا رہا۔ اور آپنے پنڈت راجا رام کی سندھیا کے ارتھوں کو شروع سے لیکر آخیر تک سوامی جی کے ارتھوں سے ورودھ ثابت کیا۔ تعداد حاضرین معقول تھی۔ یہہ

۲۸ ماہ گذشتہ کو حسب دستور ڈبیٹنگ کلب کا جلسہ تھا جسمیں مضمون بحث طلب مرتک شرادھ تھا۔ ایک دو سناتنی پنڈتوں کے سوائے کل تقریریں مرتک شرادھ کے ورودھ ہوئیں۔ سناتنی پنڈتوں کی تقریروں کا خلاصہ یہہ تھا کہ چونکہ وید اُپنشد وغیرہ گرنتھوں میں سورگ نرک۔ یم لوک وغیرہ شبد آتے ہیں۔ اس لئے مرتکوں کا لوک بھی ضرور ہوگا۔ اور نیز یہہ کہ جیو آتما مرکر ہی فوراً شریر دھارن نہیں کر لیتا۔ بلکہ کچھ عرصہ کے بعد اُس کو شریر دھارن کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے شرادھ درست نہیں نیز اس قسم کی اور بہت سی فضول دلیلیں دی گئیں جن کا جواب دیگر تقریر کنندوں نے بڑی معقولیت سے دیا۔ آیندہ ہفتہ کے لئے مضمون بحث طلب "وید وکت ایشور" تجویز ہوا حاضرین کی تعداد پہلے سے بہت بڑھ کر تھی۔ لوگوں کی دلچسپی دیکھکر آشا ہوتی ہے کہ ڈبیٹ کے جلسوں میں بھی ہفتہ وار جلسوں کی طرح سینکڑوں کی حاضری تک نوبت پہونچ جائے گی۔ اس کے دو یوم بعد یعنے مورخہ ۳۰ ستمبر ۹۹ء کی سندھیا کو شریمان شبد پال جی ایم۔ اے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنی مدراس یاترا کا حال سنایا۔ اس روز سماج کا مندر حاضرین سے بھرپور تھا۔ اور لوگ بڑے اشتیاق سے شریمان مذکور کے لیکچر کو سن رہے تھے۔ آپ کے بیان کردہ حالات نہایت دلچسپ تھے اگرچہ مفصل طور پر آپکے لیکچر کا حال اس جگہہ لکھنا بخوف طوالت مانع ہے مگر تاہم نہایت

دلچسپ تھے۔ اگرچہ مفصل طور پر آپ کے لیکچر کا حال اس جگہہ لکھنا بخوف طوالت مانع ہے مگر تاہم نہایت مجمل طور پر ناظرین اخبار کی آگاہی کے لئے کچھہ حال درج کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ آپ پہلی اس ہماری کام کے لئے اپنے آپ کو یوگیہ نہیں سمجھتے تھے۔ مگر شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا کی آگیا کو پالن کرنے کے لئے اس یاترا پر تیار ہوکر روانہ ہوگئے۔ بمبئی۔ حیدرآباد کے آریہ بھائیوں نے اُن کو ہر قسم کی مدد دینے کا وعدہ کرنے سے اُن کے حوصلے کو بڑھایا اور آپ مدراس کی طرف روانہ ہوئے مدراس پہونچنے پر آپ کے ایک آریہ متر نے جو لاہور و دیارتھی آشرم میں عرصہ تک رہ گئے تھے مدراس کے سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ اُن کے ہاں اُترے۔ چند یوم آپ کو مدراس کے سرکردہ آدمیوں کو ملنے اور اُن سے بات چیت کرنے میں صرف ہوئے اور پھر آپ کے لیکچر کا پربندھ ہوا۔ آپ نے ایک لیکچر مدراس میں دیا۔ اور پھر احاطہ مدراس کے دیگر شہروں میں اپنے مشن کی تکمیل کے لئے گئے۔ چنانچہ مختلف شہروں میں آپ کے کئی ایک ویاکھیان ہوئے اور مدراس نواسیوں نے بڑی خوشی سے سُننے حاضری بعض بعض جگہوں پر پانچ چھہ سو تک ہوتی رہی۔ شناروں کے بعض سرکردہ آدمیوں سے ملے اور اُن کو ویدک دھرم کا سندیسہ سُنایا۔ آپ نے بتلایا کہ انگریزی تعلیم کے لحاظ سے احاطہ مدراس ہمارے پنجاب احاطہ سے بہت ہی بڑھ کر ہے۔ کالجوں کی تعداد بمقابلہ پنجاب کے کئی گنا زیادہ ہے۔ آپ کو یہہ معلوم کرکے حیرانی ہوئی کہ بی۔اے کی جماعت میں دو دو اور ڈیڑھ ڈیڑھ سو طلبا بی۔اے کے امتحان کی طیاری کر رہے ہیں آپ نے بتلایا کہ باوجود اسقدر انگریزی تعلیم کی اشاعت کے اُن کی سماجک اوستھا نہایت ہی شوچنیہ ہے۔ ذات پات اور چھوت چھات کا وہاں اسقدر دور ہے کہ خدایا تیری پناہ۔ ایک ذات کا براہمن دوسری ذات کے براہمن کے ہاتھ کا چھوا ہوا نہیں کھا سکتا۔ اگر کوئی نیچ ذات کا منشیہ کسی براہمن کے کھانے کو دیکھہ لے تو وہ کھانا بھرشٹ تصور کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شنار یا اور کوئی اُن سے بھی نیچ ذات والا کسی براہمن کے سنمکھہ کھڑا ہو اور براہمن اُسکو سامنے سے دُور ہو نیکا حکم دیدے تو وہ بیچارا خود بخود دُور بھاگ جاتا ہے۔ شنار آدمی جاتی کے منشیوں کو اپنے اُپاسنیہ دیوتوں کے درشن تک کی اجازت نہیں دیتا۔ غرضیکہ مدراس نواسیوں کی سماجک دشا اسقدر ابتر ہو گئی ہوئی ہے کہ وہاں کا ایک بڑے سے بڑا ریفارمر اور مدراسی کمیونیٹی کا سب سے بڑا آزاد سرکردہ آدمی اتنی جرات نہیں کرسکتا کہ کسی اجنبی کے ساتھہ کھانے میں شریک ہوسکے۔ یا کسی غیر کو اپنے گھر میں کھانا کھلا سکے۔ اس کے بعد آپنے مدراس نواسیوں کی مذہبی حالت کا عجیب حال سُنایا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بڑے بڑے گریجوئیٹ اور لائق وکلا مورتی پوجا کو اسقدر دل سے مانتے ہیں کہ اُن کے خیال میں بنا مورتی کو سامنے رکھنے کے من استھر نہیں ہوسکتا کبھی گریجوئیٹوں کیساتھہ آپ کے اس وشے پر سنجیدہ وچار بھی ہوتے۔ آپنے بتلایا کہ وہاں کے مندر عجیب و غریب طرح کے بنے ہوتے ہیں۔ ایک ایک مندر کے اندر آدہ میل اور ایک میل تک جگہہ گھری ہوئی ہوتی ہے جس میں گاؤں کی طرح آبادی ہوتی ہے۔ مندروں کے دروازے تین تین منزل کے بڑے کشادہ ہوتے ہیں جن پر بیشمار دیوتاؤں کی ڈبل تصویریں رکھی ہوئی ہیں۔ ایک ہی مندر میں ایک دیوتا کے مخالف دیوتا کی بھی تصویر موجود ہے۔ اصل پرستش کا دیوتا مندر کی سب سے اندرونی تہہ میں ہوتا ہے بڑے سے بڑا اونچی رُتبہ اور انگریزی تعلیم کا بڑے سے بڑا روشن دماغ اپنے بتوں کی پرستش کرنا اپنا سب سے اعلیٰ دھرم سمجھتا ہے۔ غرضیکہ مذہبی دشا اُن لوگوں کی بہانتک گری ہوئی ہے کہ تاحال ویدوں کے جاننے والا وہاں ایک نظر نہیں آتا۔ اور اگر کوئی شاذ و نادر ویدمنتروں کا پاٹھہ ماتر بھی جانتا ہے تو وہ دروازہ بند کرکے پاٹھہ کرتا ہے۔ کسی نیچ جاتی کے منشیہ کے کان میں وید منتر کی دھونی پونہچانا گناہ کبیرہ سمجھا جاتا ہے۔ آپنے جب اپنے لیکچروں میں پرمان کے طور پر ایک آدہ ویدمنتر اُچارن کیا تو لوگ بہت حیران ہوئے۔ آپ کے لیکچروں کو سُنکر وہاں کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ آریہ سماج کیا ہے ورنہ اول تو وہاں بہت کم لوگ آریہ سماج اور اس کے بانی سے واقف تھے اور اگر کوئی ایک آدہ جانتا بھی تھا تو وہ غلطی سے پنجاب کے اگنی ہوتری کو ہی اس کا بانی خیال سمجھتا تھا۔ شریمان مذکور کے لیکچروں اور ان پر انیوٹ تقریروں سے اکثر تعلیم یافتہ اصحاب نے آریہ سماج کے مشن سے اظہار ہمدردی کیا۔ ایک بڑے لائق شخص شریمان مذکور کو جتلایا کہ میں آپ کے بیان کردہ ویدک سدھانتوں سے پورا اتفاق کرتا ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ اس قسم کے خیالات پر وچار کرنے کے لئے وہاں ایک سبھا قائم کی جائے۔ علاوہ ازیں آپنے شناروں کا حال بیان کیا اور کئی گریجوئیٹ اور بڑے مالدار شناروں کے ساتھ بات چیت کی آپنے بیان کیا کہ شنار لوگ اسوقت غیر آدمی پر بہت کم اعتبار کرتے ہیں۔ بدیں وجہہ کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ شاید اجنبی شخص ہمارا دشمن نہ ہو۔ آخر آپنے اپنی مدراس یاترا کا نچوڑ اور لب لباب یہہ پیش کیا کہ یدی چند سال متواتر دڑھتا کے ساتھہ احاطہ مدراس میں پرچار کا انتظام کیا جائے تو اس جگہہ ویدک دھرم کا پرچار کی بہت کچھہ آشا ہے۔ آپنے فرمایا کہ تلگو آدی زبان کے جاننے والا وہاں بہت کچھہ کام کرسکتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے اوپدیشکوں کے ذریعے وہاں پرچار کے لئے بتلائے اور آخیر میں آپنے حیدرآباد کے پنڈت اور منتری کی یوگتا اور اُن کے ویدک دھرم کے پریم کی از حد پرشنسا کی آپ نے بتلایا کہ حیدرآباد کے منتری جی میں بہت کچھہ کام کرسکتے ہیں کیونکہ وہ وہاں کی زبان سے واقف ہیں اور مدراس کا کام کے لئے ہر طرح سے اوتیہ ہیں۔ صرف ان سے درخواست کرنے کی ضرورت ہے وہ پہلے سے مدراس کی ایک زبان میں چھوٹے چھوٹے رسالے لکھکر وہاں تقسیم کر رہے ہیں۔ نیز آپنے یہہ بھی بیان کیا کہ حیدرآباد کے پروہت بھائی اپنے چھاپہ خانہ میں ہر ایک قسم کا ویدک ٹریکٹ جو مدراس کے لئے مفید ہو چھاپ کر

[illegible] رہا ہیں۔ آپ کے لیکچر کو سننے کے لیے اس شوق
سے لوگ آ رہے ہیں کہ لیکچر ختم ہونے تک متواتر بیٹھے رہتے
[illegible] کہ سماج کے ہال
میں [illegible] لوگوں کا آج وہ ہجوم ہو گیا تھا کہ
[illegible] کو جگہ نہ رہی تھی۔ مگر خوشی کا مقام ہے کہ
[illegible] سماج نے اس تنگی جگہ کو محسوس کر کے ایک
[illegible] گیلری جو بنوائی ہے اس سے سماج میں شروتا
لوگوں کے بیٹھنے کے لیے بہت سی گنجائش نکل آئی ہے اور
امید ہے کہ اس سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۲۰۰ سو کے قریب
شروتا گن پیشتر کی نسبت زیادہ آ سکیں گے اور نیز یہ ہال
کی شوبھا بھی آگے سے دوبالا ہو گئی ہے۔ اس ہفتہ
بھی منگل اور سنیچر وار کو حسب معمول کنیا منڈلی نے گھٹی
بازار میں اپنا کام کیا۔ کنیا میں شروتا گنوں کی تعداد
ایک سینکڑوں تک پہونچ جاتی ہے۔ آشا ہے کہ کنیا منڈلی
ویدک دھرم کے پرچار میں بہت کچھ کامیاب ہو گی۔ بروز
اتوار معمولی ہون وغیرہ کے بعد شریمان پنڈت [illegible]
جی نے اپدیش کیا اور وید بھاشیہ سے ویدوں
کا [illegible] میں بڑی سنجیدگی اور گمبھیرتا سے درشنا
[illegible] شریمان لالہ روشن لعل جی۔ بی۔ اے
بیرسٹر ایٹ لا۔ سابق پردھان آریہ سماج الہ آباد جو
[illegible] یہاں لاہور میں ہی نواس کرتے ہیں ایک سندر
[illegible] "ہماری مشکلات اور ہماری امیدیں" کے
[illegible] پر دیا جس میں آپ نے بخوبی درشایا کہ شروع
[illegible] آریہ سماج کو کیسی مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔
اور آریہ سماج نے کس جرات [illegible] سے اُن مشکلات کو
[illegible] آپ نے درشایا کہ شروع میں آریہ سماج میں
[illegible] لوگ کئی اغراض کو لیکر داخل ہوئے بعض
[illegible] اپدیشک [illegible] بننے کی غرض سے بعض
[illegible] حب الوطنی کی غرض سے (ان لوگوں کو دھرم [illegible]
[illegible] انگریزی تعلیم نے ان کے دماغ
[illegible] حب الوطنی کا مادہ بھرا ہوا تھا) بعض نیک نیتی
[illegible] ویدک دھرم کو گرہن کرنے کی غرض سے۔ جس
[illegible] لوگوں کو آریہ سماج سے الگ ہونا
[illegible] اور بد دیانتی سے آریہ سماج کو اپنا [illegible]

خیال کی پورتی کا ذریعہ سمجھ کر داخل ہوئے تھے۔ آپ نے
بیان کیا کہ آریہ سماج نے پہلے ویدک شکشا کو پھیلانے
کی غرض سے کالج کھولا۔ مگر جب تجربے نے ثابت کر دیا کہ
آریہ سماج اُلٹے راستے پر چل رہا ہے اور موجودہ طرز کے
کالج ویدک تعلیم کے پھیلانے میں ہرگز کامیاب نہیں
ہو سکتے۔ تو جھٹ آریہ سماج کے ہتیشیوں نے گوروکل
کی بنیاد ڈالنے کی فکر کی اور امید ہے کہ سماج کے ہتیشی
اس کو مکمل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔
آپ نے فرمایا کہ مخالفین کا یہ اعتراض کہ گوروکل میں
انگریزی کیوں رکھی گئی ہے۔ بالکل فضول ہے۔ سکیم
کے بنانے والوں نے نہایت ہی دور اندیشی سے انگریزی
تعلیم کو اس غرض سے رکھا ہے۔ کہ ویدوں کے عالم
انگریزی زبان جان کر ہی مغربی دنیا میں پرچار کر سکیں گے
آپ کا لیکچر نہایت ہی سنجیدہ تھا۔ شروتا گن [illegible]
[illegible] ہوئے۔ حاضرین کی تعداد آج بھی کثرت سے تھی
لیکچر کی سماپتی پر منتری مہاشہ نے ستیارتھ پرکاش
کے نکلنے کی خوشخبری سنائی اور لوگوں کی اُس بے صبری
کو دور کیا جو مدت سے اُن کو لگ رہی تھی۔ سب سے بھاری
خوشخبری آپ نے وہ سنائی کہ جس کا کسی کو گمان تک
نہ تھا یعنی آپ نے بالکل مکمل گورمکھی کے ستیارتھ پرکاش
کی جلد دکھلا کر ظاہر کیا کہ شریمان ماسٹر آتما رام جی
امرتسری نے نہایت کوشش سے چھپ چھپا لگا تار
ایک سال کی محنت سے گورمکھی ٹائپ کا ستیارتھ پرکاش
بھی آپ کے سنمکھ رکھ دیا ہے اب آپ کا فرض ہے کہ ان
ہر دو زبانوں سے واقفیت رکھنے والوں تک ان کتب کو
پہونچائیں۔ گورمکھی ستیارتھ پرکاش مجلد کی قیمت
[illegible] اور بغیر جلد کی ۱۲ء بتلائی گئی۔ جو لاہور میں لالہ
سیتا رام سے مل سکتی ہیں۔ شانتی پاٹھ ہو کر جلسہ
سماپت ہوا۔ اسی وقت آریہ پرش کوچہ بالمیکاں میں دو
مختلف جگہوں پر ہون کرنے کے لیے پدھارے۔ ۲ ½ بجے
دوپہر تک اُس جگہ ہون وغیرہ ہوتا رہا۔ ساری
گلی کے استری پرش اکٹھے ہو کر ہون یگیہ کو دیکھتے رہے
ایک ہی گلی میں دو مختلف مقاموں پر ہون ہوا اور بھجن

منڈلی نے [illegible] پر [illegible] ہو گا کر محلہ والوں کو [illegible]
کیا۔ دوسرا ایک جگہ پر شریمان کاشی رام جی ویدک مشنری
ایک گھنٹہ تک اور ایک جگہ پر شریمان کیدار ناتھ جی
نے سوا گھنٹہ تک ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اس دن بھی بڑا
بھاری ہجوم تھا۔ شروتاؤں پر آریہ سماج کی تعلیم کا
عمدہ اثر پڑا۔ یہ سارا پربندھ شریمان ہنس راج
جی سبھاسد لاہور کا تھا جنہوں نے کہ ایک دن اپنے
گھر میں ہون کر کے اپنے دیگر پڑوسیوں کو ہون کی [illegible]
سے اسقدر پرسن کیا کہ وہ خود ہون یگیہ کرنے پر آمادہ
ہوئے۔ اس کوچہ میں بارش آدمی کی [illegible] تو خوشی
[illegible] ایک مہینے سے غربا کو کھانا کھلا رہے
تھے۔ [illegible] آریہ بھائی کی [illegible] تو یگیہ
سے ہوتی ہے انہوں نے ہون یگیہ بھی کرائے اور آریہ
پرشوں کا شربت آدی سے ستکار کیا۔ گلی والوں کا
پریم نہایت قابل تعریف ہے۔ (رپورٹر از لاہور)

آریہ سماجک خبریں

گوروکل بھکشا منڈلی۔ دہلی میں لالہ منشی رام جی
اور پنڈت رام بھجدت جی بی۔ اے کے متواتر ایک ہفتہ
تک خوب دھوم دھام سے ویاکھیان ہوتے ۱۵۰۰ روپے
گوروکل کے لیے بھکشا ہوئی ایک ہزار نقد اور ۵۰۰
وعدہ۔ کرنال میں ایک ہزار روپیہ نقد اور ۲۰۰
وعدہ۔ مفصل حالات پھر۔

انبالہ شہر۔ ۲۴ و ۲۵ ستمبر کو شریمان پنڈت
دیو وید یا لو جی کے دو ویاکھیان دھرم وشے پر سماج میں
ہوئے۔ پہلے دن حاضری تقریباً [illegible] تھی لیکن دوسرے
دن سو سے زیادہ تھی۔ اثر بہت اچھا پڑا۔ شروتا گنوں
میں عموماً ایسے دوکاندار بھی موجود تھے کہ جنہوں نے کبھی
آریہ سماج کا اپدیش تو کیا بلکہ نام بھی نہیں سنا تھا
انہیں ایام میں بابو مدن سنگھ منصف کے بھائی لالہ
رام پرساد نے لالہ دوار کا داس ایم۔ اے کے مکان پر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کلچر ڈھینڈ وازم پہرود ویاکھیان دئے جن سے عوام پر کلچر ڈھینڈ و سماج کی قلعی کھل گئی۔ ۲۹ ستمبر کو سادھو یوگیندر پال جی نے ہندؤں کی گری ہوئی حالت پر موثر ویاکھیان دیا۔ ان ویاکھیانوں سے اس نئی سماج کو بہت لابھ پہونچا آشا ہے کہ یہ سماج پنڈت رکھی رام جی پردھان کی لگاتار کوششوں سے جلد ایک مضبوط سماج بن جاوے گا۔

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پنڈت گردھاری لال جی اپدیشک نے ۵ ستمبر سے ۸ ستمبر ۹۹ء تک پانچ لیکچر موکش دھام۔ ستیدانند۔ ویدک دھرم۔ وید پرچار۔ پرُوپکار پر دئے۔ مندر کا حال شروتا گنوں سے پُر ہوتا تھا۔ اثر اچھا پڑا۔ ابھی تک لوگ ان کو یہاں رکھنا چاہتے تھے بلکہ ۹ ستمبر ۹۹ء کا نوٹس بھی لیکچر کا دیا گیا تھا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا سے تار آیا کہ فوراً ملتان پہونچ جاؤ۔ چنانچہ وہ ملتان کو روانہ ہوگئے۔ آشا ہے کہ پرتی ندھی سبھا بعد فراغت از ملتان اُن کو یہاں پھر بھیجے گی۔ سکیم گوروکل پہونچ گیا ہے ۱۰ ستمبر ۹۹ء کو ستسنگ جلسہ میں سنایا گیا۔ لوگ ہمدردی رکھتے ہیں۔ چندہ کی فہرست کھولنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اُمید ہے کہ معقول چندہ مستقل طور پر آجاوے گا۔ کئی لڑکے گوروکل کے لئے طیار کئے جا رہے ہیں۔

دوئم۔ مندر آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کا فرش پختہ اور ایک طرف کی گیلری کا کام شروع ہے اور پچھلے ماہ میں حسب ذیل جدید چندہ مندر کیلئے اکٹھا ہوا۔ رائے پرٹھا رام صاحب دھون۔ علاوہ سابقہ چندہ کے ۱۰۰ روپیہ۔ لالہ کشن چند ۵ لالہ سیوا رام ۵ باقی چھوٹی رقوم زائد ۵

کلنڈنی۔ برٹش مشرقی افریقہ سے ہمارے پورشارتھی آریہ بھائی بابو اندر سنگھ جی مطیع ست دھرم پرچارک کی معرفت حسب ذیل دان بھیجتے ہیں۔ وید پرچار فنڈ ۱۰ کنیا مہاودیالہ ۵ کنیا اناتھ آلیہ ۵ ہمارے بھائی کی ادرتا قابل تعریف ہے۔ پرماتما اُن کو اس سے بھی بڑھ کر توفیق دے۔

خان گڑھ۔ افسوس کہ ۲۰ ستمبر کو پنڈت بھگت رام جی منتری آریہ سماج خان گڑھ کی دھرم پتنی کا انتقال ہوگیا۔ مرحومہ کی عمر ابھی صرف ۲۵ سال کی تھی اور تین چھوٹے چھوٹے بچے بلبلاتے چھوڑ گئی ہے۔ مرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ ہندوؤں کی طرف سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہوئی بلکہ وہ اس سنسکار کو دیکھکر بہت خوش ہوتے تھے۔ شہرنواسیوں پر اس سنسکار کا بہت اچھا اثر پڑا۔ پرماتما پنڈت بھگت رام جی و دیگر وابستگان کو شانتی دے۔

برنالہ۔ ریاست پٹیالہ۔ لالہ جیوا رام جی منتری آریہ سماج برنالہ لکھتے ہیں کہ ۲۰ ستمبر کو پنڈت ہرنام سنگھ جی اپدیشک اسجگہ تشریف لائے اور دھرم وشے پر ویاکھیان دیا۔ حاضری ایک سو پچیس کے قریب تھی۔ اثر بہت اچھا پڑا۔ اگر اسی طرح لائق اپدیشک یہاں پر آتے رہے تو امید ہے کہ سماج بہت کچھہ ترقی کرے گا۔ پنڈت جی کے آنے سے سماجک ممبروں اور دیگر اشخاص کو آریہ سماج کے سدھانتوں سے بہت کچھہ واقفیت حاصل ہوئی۔

آریہ سماج میانچیر کا سالانہ جلسہ ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر کو ہوگا۔ ۵ و ۶ اکتوبر غلطی سے پچھلے ہفتہ چھپ گیا۔

نارووال۔ ماسٹر چند دلال جی لکھتے ہیں کہ نارووال آریہ سماج کے ستسنگ جلسے عرصہ سے بند تھے۔ لیکن اب لالہ ہر رام جی ہیڈ ماسٹر پنجابی مڈل کی کوشش سے پھر ہونے لگے ہیں۔ اس سماج میں قریباً چار ممبر آریہ خیالات کے ہیں۔ باقی سب کے سب پورانک ہے۔ (۲) ویدودیا پرچارنی سبھا کے ستسنگ جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں وید پرچار فنڈ کی وشیش سہائتا کے لئے یتن ہو رہا ہے۔ جو سبھاسدوں کے درود چلتا ہے اس میں کو ڈال دیا جاتا ہے۔ منتری اور پردھان سبھا ہذا وقتاً فوقتاً باہر جاکر اپدیش کیا کرتے ہیں۔ ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں پردھان جی نے بدوملی۔ کلہ اور داؤکے میں خوب پرچار کیا اور بدوملی اور داؤکے کے سماجک بھائیوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا۔ ان گاؤں سے پنڈت جی نے تیس روپیہ سکول فنڈ کے لئے چندہ جمع کیا۔

آریہ سماج جگرانواں کا سالانہ جلسہ ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر کو ہوگا۔ جو مہاشے تشریف لاویں لودھیانہ گاڑی لیں۔ وہاں سے یکہ کا پربندھ ہو سکتا ہے۔

شکارپور۔ مہاشہ تولا رام نے پانچ ویاکھیان شکارپور میں مربک شنرادہ کھنڈن پر دئے۔ اثر اچھا ہوا۔ آپکے ویاکھیان سندھی زبان میں بہت موثر ہوتے ہیں۔

آریہ سماج پشاور کا سالانہ جلسہ ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر ۹۹ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۱۱ کو ہوگا۔ اپیل مدرسہ وید پرچار فنڈ کے لئے ہوگا۔

کلو۔ بتاریخ ۲ ستمبر ۹۹ء کو لالہ دیوراج جی ذاتری شکشا کے بارہ میں اتی اُتم ویاکھیان بازار سلطانپور میں دیا۔ لوگوں پر اس ویاکھیان کا اثر بہت اُتم ہوا حاضری ۱۰۰ کے قریب تھی۔

ہوشیارپور۔ آریہ سماج کا اٹھارہواں سالانہ جلسہ تاریخ ۱۲ و ۱۳ نومبر ۹۹ء بروز یکشنبہ و دوشنبہ کو ہونا قرار پایا ہے۔ لہذا التماس ہے کہ ساماجک پُرش اپدیشک صاحبان شریک جلسہ ہوکر مشکور فرماویں۔

چھانپور سماج نے بموجب اُس سرکلر چٹھی کے جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے وید پرچار فنڈ کی سہائتا کیلئے ہر ایک سماج میں بھیجی گئی ہے مبلغ ۱۰ اکٹھے کرکے وید پرچار فنڈ کی سہائتارتھ روانہ کردیئے ہیں۔ سماج ابھی رولتی پر ہے

رامپورہ پھول ریاست نابھہ میں پنڈت ہرنام سنگھ جی اپدیشک نے قریب ڈیڑھ سو اشخاص کی حاضری میں دھرم وشے پر ویاکھیان دیا جسکا اثر بہت اُتم ہوا۔ کئی آدمیوں نے ساماجک کتابیں خریدکیں۔ اور منشی نرائن داس جی ممبر میونسپل کمیٹی نے عہ دراس وید پرچار فنڈ کی سہائتا میں دان دیا۔ اگر ایسی پرکار اس جگہ اپدیشک جاتے رہے تو بابو رام لعل جی سٹیشن ماسٹر تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں بھی سماج قائم ہوجاوے گا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر ذمہ دار نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

چودہری ٹھاکر داس جی دھرم سالہ سے پنڈت آتما رام جی کا ناتھ سنگھ کلچرڈ پرچارکوں کے ناگفتہ بہ حالات تحریر فرماتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ بھائی کرتا سنگھ نے گیا ہیں جا کر شراب پی اور مدہوش ہو کر دن بھر ایک خاص مکان میں پڑے رہے اور پھر وہاں سے دھرم سالہ میں آ کر کلچرڈ سماج میں قومی ترقی پر وکھیان دیا۔ مفصل حالات شایع کرنے فضول ہیں۔ کیونکہ پبلک اب کلچرڈ ہندوؤں کے اعمال سے بخوبی واقف ہو گئی ہے ✦

ایک آریہ کوہاٹ سے کلچرڈ ہندوؤں کی عجیب و غریب کرتوتوں کا ذکر لکھتے ہوئے بابو کوڑا مل کی آئیں بائیں شائیں مندرجہ آریہ گزٹ کا دنداں شکن جواب تحریر کرتے ہیں۔ معاف رکھئے۔ جب کلچرڈ ہندوؤں کا آریہ سماج سے کوئی سمبندھ ہی نہیں رہا۔ تو اُن کی بیہودہ کا سودا پیڑوں کا نوٹس لینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اُن کے جوش میں آ کر کہا دیجئے۔ آریہ پُرشوں کو ان کی ذرا بھی پرواہ نہ کرنی ہوئے شانتی اور تحمل کے ساتھ سماج کی سیوا میں تن من سے لگ جانا چاہئے۔ اور ان کی ناگفتہ بہ حالت پر ترس کھا کر پرماتما سے پرارتھنی کرنی چاہئے کہ وہ پرم پتا ان کو سمتی دے ✦

ایک ویدک دھرم کا سیوک - آریہ سماج بریلی کے سبھاسدوں اور ادھکاریوں کی شکایت لکھتے ہیں جب تک آپ اپنا نام ظاہر نہ کریں ہم آپ کے لیکھ کو نوٹس نہیں لے سکتے۔

پنڈت پورن چند جی۔ پرچارک میں تین مہاشوں اور منشی اندرمن جی کے پوتے کے شدھی ہونے پر سبھا کی گنتی کا ذیل کا جو نوٹ نکلا تھا اُس سے پرسن ہو کر لکھتے ہیں کہ اگر اہم سبھا والوں نے اُن کو بچانے کا یتن نہیں کیا تو کیا آریہ سماج کا فرض نہیں تھا کہ اُن کو سمجھا کر شدھی کر دیتا اور اس امر کی شکایت کرتے ہیں کہ اُپدیشک دیہات میں پرچار کے لئے نہیں جاتے بڑے بڑے شہروں میں رہتے ہیں ✦

ایک واقف کار نارووال - لکھتے ہیں کہ بعض سجن بے سوچے سمجھے انگریزی سکول کھول دیتے ہیں جس سے سماج کو سخت ہانی پہونچتی ہے۔ نمونہ کے لئے نارووال سماج کو پیش کرتے ہیں کہ جو سکول کھولنے سے پیشتر تو عمدہ حالت میں تھا مگر جب سے سکول کھولا گیا ہے اُس کی حالت ناگفتہ ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ سپتاہک جلسے بھی کبھی کبھی ہی ہوتے ہیں جن میں کہ ۴ و ۵ سے زیادہ حاضری نہیں ہوتی آخر میں آریہ سماجوں کی توجہ دھرم پرچار کی طرف کھینچتے ہوئے گورو کل کے جلد کھلنے کی ضرورت ظاہر کرتے ہیں

لالہ لعل چند جی۔ بھائی جگت سنگھ نے اگر کوئٹہ میں یہ کہا کہ سوامی دیانند جی نے گورو نانک اور سکھ پنتھ کی بابت جو کچھ لکھا ہے وہ غلط ہے اور آریہ سماج سوامی دیانند جی کی ذمہ دار نہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے سبھی کلچرڈ ہندو سکھوں کو خوش کرنے کے لئے ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔ بلکہ کھلم کھلا اپنے اخباروں میں لکھ چکے ہیں۔ آریہ سماج ہرگز یہ نہیں مانتا کہ سوامی دیانند نے گورو نانک یا اُن کے پنتھ کی بابت کوئی انوچت بات لکھی ہے بلکہ اُس کا دعویٰ ہے کہ سوامی جی نے جو کچھ لکھا ہے وہ ٹھیک اور مناسب لکھا ہے جس کو ثابت کرنے کے لئے آریہ سماج ہر وقت تیار ہے۔ بھائی جگت سنگھ آریہ سماج کے اُپدیشک نہیں ہیں اور نہ آریہ سماج سے اُن کا کوئی سمبندھ ہے وہ اُن تینچند کی طرف سے تنخواہ پاتے اور اُن کے کہنے کے مطابق کام کرتے ہیں جنہوں نے کہ آریہ سماجوں سے باغی ہو کر بددیانتی سے آریہ سماجوں کے قایم کردہ کالج پر ناجایز قبضہ کر رکھا ہے اور کالج فنڈ کا روپیہ مہرشی دیانند کو بدنام کرنے اور آریہ سماجوں کو ہانی پہونچانے میں اندھا دھند خرچ کر رہے ہیں ✦

لالہ ہرسنداس جی ہاپوڑ سے لکھتے ہیں کہ ۲۵ اگست کے ستیہ دھرم پرچارک میں جو نوٹ کسی آریہ کی جانب سے ویدکشوری مل جی کی بابت چھپا ہے وہ بالکل راستیہ ہے میری اور کت ویدجی سے کوئی ذاتی رنجش نہیں ہے اور نہ ہی اُن کے نام خارج کرانے کا کارن میری کوئی رنجش ہے بلکہ آپ نے چند ایسے ممبران سے ناراض ہو کر کہ جو کچھ ناچک آچرن نہیں کرتے تھے استعفیٰ دیدیا تھا۔ مگر جب اُن کے نام خارج کرانے کا اقرار کر لیا گیا تو پھر ویدجی نے نام درج کرا لیا ہے چنانچہ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۹ء کی انترنگ سبھا میں کئی لوگوں کے نام خارج کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اب ویدجی پہلے کی مطابق سماج کو ہر ایک طرح سے مہاینا دیتے ہیں۔ آپ کے منوہر اُپدیشوں سے سماج کو بڑا لابھ پہونچا ہے۔ میری سمتی میں یہی ہاپوڑ آریہ سماج کا بانی ہی بجا کر میرے اور کت ویدجی کو ہی کہا جاوے تو کچھ انوچت نہ ہوگا۔

کیونکہ آپ آریہ دھرم کے پکے پریمی اور آریہ سماج کے وشواسی پاتر ممبر ہیں۔ ویدجی کی بابت کوئی ایسا خیال ظاہر کرنا ٹھیک نہیں ہے ✦ ——— (ایڈیٹر)

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں نویدن

ماننیہ پرتی ندھی سبھاسدگن! آپ نے جس سبھا کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے وہ اپنا اُپدیش ویدک ودیا اور ویدک کرم دھرم کا پرچار رکھتی ہے۔ صرف کھنڈن و کسی ہندو وغیرہ قوموں سے بدسلوکی و نفرت پیدا کرنے والی نہیں۔ آپ کو بخوبی دھیان ہوگا کہ بہت سی تجویزیں کرنے پر بھی سری سوامی جی مہاراج کے سورگباشی ہونے بعد آج تک ایک کام بھی نہیں ہوا۔ نہ تو کہیں پاٹھ شالا شاستروں کی کھلی ہے۔ نہ کہیں یگیہ شالا۔ وید کتھا شالا آدی کچھ بنا ہے۔ نہ سمرتی راماین مہابھارت آدی گرنتھوں کا سنشودھن ہوا۔ نہ کہیں وید ویاکھیان لکھا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جتنا آپ کھنڈن پر زور دیتے ہیں واسطے سچ پھیلانے کے ہے مگر ہوتا اُتنا نقصان ہے۔ یہاں تک کہ ہندو و مسلمان عیسائی سب نفرت کر گئے ہیں۔ کوئی سُننے بھی نہیں آتا۔ اس کے کئی کارن ہیں۔ (۱) سچ بولو لیکن میٹھے لفظوں میں بولو" اس منو جی کے حکم کو سماجیوں نے پالن نہیں کیا۔ پاٹھ کرا کر آپ برہمن کشتری۔ ویش۔ شودر ہوا وے صرف دھرم سے پرچارمنڈلی یعنی اکیتا وغیرہ پر اُپدیش کر ...

کھنڈن نہ کریں۔ کیونکہ آپ آچاریہ کوئی جاکے پُرش نہیں بلکہ سب ہندوؤں جیسے معمولی آدمی ہیں۔ (۲) جو آپ میں آچاریہ یا براہمن چاہے جنم یا کرم سے ہو وہ کھنڈن منڈن دونوں کام کرے۔ (۳) جہاں تک ہو سکے مباحثہ چیلنجوں کا سناتنی وغیرہ سے تیاگ دیویں۔ اس میں خرچ بہت پڑتا ہے اور لابھ کچھ نہیں ہوتا۔ یعنی اپنے آپ ہندوؤں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرنی چاہیے۔ اگر وے کریں تو بھی بچانا چاہیے۔ جب ضرورت ہی ہو تو آپ کی طرف سے اُنہیں مضامین پر ویاکھیان ایسے ہوں کہ جن میں کسی خاص آدمی پر حملے نہ کیے جاویں۔ نہ کسی کے مت پر بحث کیا جاوے۔ بلکہ ان میں صرف شاستروں کے پرمان اور یُکتیاں دی جاویں۔ اور آکشیپ کرنے ٹھیک معلوم نہیں ہوتے۔ (۴) اپنے اُپدیشکوں کی قدر کیا کریں۔ ایسا ٹھیک نہیں کہ کسی نے کچھ روٹی یا کپڑے وغیرہ پر اُپدیشک کی شکایت کر دی۔ اُس کی مَن لی۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ورا اُپدیشکوں کی تکلیفات کو بھی دھیان میں رکھا کریں کیا وجہ ہے کہ تنخواہ دار کلچروں کا کوئی اُپدیشک آپ کی طرف نہیں آیا بلکہ آپ کے کئی اُپدیشک اُن کی طرف چلے گئے ہیں۔ اس میں آپ کیوں نہ پربت سمان دلائل پیش کریں۔ مگر وے اصل میں سب ہیچ ہیں۔ آپ کا بھولا پن ظاہر کرتی ہیں۔ اگر کوئی اُپدیشک کچھ کہیں سے لیتا ہو۔ تو اُس کو ایکانت میں سمجھا دینا چاہیے۔ یدی وہ نہ سمجھے تو چپکے سے بے معلوم محبت اور پیار سے اُس کو پرتھک کر دو۔ تاکہ وہ پھر اپنی غلطی کو حسب دل خواہ شوق سے آپ کے پاس آجاوے جیسا آج کل پنڈت گردھاری لعل جی نے اتھروید بھاشیہ پر ماسٹر آتما رام جی وغیرہ نے جو لکھا ہے وہ اُن کی تنگ دلی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسا ہرگز نہ ہونا چاہیے کیونکہ نہ تو آپ میں سے کوئی وید شاستر پر لکھنے کی لیاقت رکھتا ہے۔ پھر کیا مطلب دوسرے کو روکنے سے۔ یدی کچھ کہنا تھا تو ایکانت میں کہتے۔ اگر وہ نہ مانتے تو اُن کی چھپتے ہوئے پُستک کے دیکھ کر اُس پر رائے قائم کرنی تھی اگر آپ کا یہی حال رہا تو میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ آپ کے پاس کوئی سنسکرت کا پنڈت نہیں آوے گا۔

اور جو ہیں وے سب چلے جاویں گے یہ بھی یاد رہے۔ کہ آپ سے کچھ نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ آپ لوگ سنسکرت سے بالکل ناواقف ہیں۔ اگر آپ شاستر چاہتے ہیں تو اُپدیشکوں کی سختی نرمی برداشت کیا کریں۔ ورنہ خیر عافیت۔ (۵) ہر سال فنڈ کھولنے پر کمربستہ نہ ہوں۔ بلکہ وید پرچار۔ گوروکل۔ پنڈت لیکھرام فنڈ۔ کنیا مہا ودیالہ اتنا کام کافی ہے۔ اسی میں (الفضا) گوروکل پاٹھ شالا جلد کھولیں۔ اسپر جتنا دھن خرچ ہو باقی کاموں میں اس سے نصف ہو۔ (الف) وید پرچار میں سے تھوڑے سے اُپدیشک دوسرا پُستک منوآدی بن کر نکلیں۔ یعنی ساتھ ساتھ سال سال کے بعد عمدہ عمدہ پُستک نکلتی جاویں خالی ٹریکٹوں پر دھن ضایع نہ کیا جاوے۔ (ج) پنڈت لیکھرام فنڈ سے بھی کام اچھی طرح سے شروع کیا جاوے ایسے نہیں جیسا کہ کر رہے ہیں۔ عربی و دیگر پڑھانا فضول ہے۔ بلکہ جیسے پنڈت جی کتابیں لکھتے تھے ویسی لکھی جاویں زیادہ دھن تاریخ دُنیا جیسی تحقیقات پر خرچ کیا جاوے۔ (۶) انگریزی سکول کالج کھولنا بھی مدنظر رہے۔ کیونکہ یہ ممبر بنانے اور ہمدردی پیدا کرنے کا خاص ذریعہ ہے اگرچہ میں نے اپنے خیالات کی تائید میں کوئی دلائل پیش نہیں کی ہیں مگر آپ سے جو پبلک اُداسین اور متنفر ہوتی جاتی ہے۔ اُس کی وجہ ظاہر کر دی ہے۔ یدی آپ اسپر غور کریں گے تو بہتر ورنہ جو جو نقصانات ہوں گے میں جیتا رہا تو یاد دلاؤں گا۔ نہ میں آپ سے مباحثہ کرنا چاہتا ہوں۔ نہ میں شکایت بلکہ آپ کی خیرخواہی چاہتا ہوں۔ چاہے آپ الٹا سمجھیں یا سیدھا۔ میں نے اپنے سچے دل سے جو کچھ اُچت سمجھا لکھ دیا ہے۔

الــــــمشتہر (گھنشام داس گوسوامی ملتان)

آریہ پتری نوچھیا ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ سری یُت پنڈت گھنشام داس جی آریہ سماج کے سچے شبھ چنتک اور سری سوامی جی مہاراج کے پُرانے بھگت ہیں وہ ہمیشہ ہی اس پرکار کے اُپاؤ سوچنے میں لگے رہتے ہیں۔ کہ جن دوارہ ویدک دھرم کی اُنتی ہو۔ اگرچہ اس لیکھ میں ایک دو باتیں ایسی بھی پائی جاتی ہیں کہ جو غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ پرنتو پنڈت جی نے اپنے سرل سبھاؤ سے کچھ من میں تھا پرگٹ کر دیا ہے۔ اور ہم آشا کرتے ہیں جب پنڈت جی کو تمام حالات معلوم ہو جائیں گے تو ضرور اپنی رائے کو بدل لیں گے۔ ہم پہلی مرتبہ سبھی کے اوپکار ریلوں کو لیو گیا ہے کہ ہمیشہ پنڈت جی کے وچاروں سے لابھ اُٹھاتے رہیں۔ (ایڈیٹر)

پرشن

چند سوالات جواب طلب

(۱) کیا ویدانت مت اور دیت واد سوامی گوڑ پاداچاریہ و سوامی شنکراچاریہ جی سے پہلے نہیں تھا۔ اس کے بارہ میں کیا ثبوت ہے۔ کیونکہ شاریرک سوتر اور اُپنشدوں سے ثابت نہیں ہوتا۔ اور برخلاف آپ کی تحریر کے شنکر سوامی نے ہر ایک جگہ پر ویدوں کی شرتیوں اور برہم سوتر کے سوائے کوئی حوالہ نہیں دیا۔

(۲) ستیارتھ پرکاش کے نویں سمولاس میں سوامی دیانند سرسوتی جی نے مانڈوک کا رکات سے ایک شلوک لکھ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گوڑپاداچاریہ نے کرم اور اُپاسنا کو دور کر دیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبتک جیو آتما تُریا اوستھا میں پہونچتا ہے اور سوائے ایشور کے کوئی دوسری چیز اُس کے پردہ میں نہیں رہتی تو اُس وقت کے واسطے یہ شلوک ہے مفصل دیکھو دس اُپنشد بھاشا بھاچا وسیتا نند گری سنیاسی صفحہ ۹۰ سے ۱۱۶ تک مطبوعہ مطبع ونکٹیشور بمبئی۔ پہلے کہیں بھی کرم اُپاسنا کو نہیں روکا گیا۔ بلکہ کرم اُپاسنا کی منزل کو طے کرنے بعد جب اُس کا دل شفاف آئینہ کی طرح صاف ہو جاوے تو وہ گیان کانڈ کا ادھیکاری ہے۔

(۳) وچار ساگر اور پنچ دشی کے شلوک لکھ کر آریہ سماج کے پرودھان۔ سوامی شنکراچاریہ پر الزام دیتے ہیں کیا آپ یا اور آریہ سماج کے ممبر جو کچھ لکھ رہے ہیں۔ اُن سب کے ذمہ وار سوامی دیانند سرسوتی ہیں۔

... دہرم پرچار کی طلب ہر شہر ۔۔۔۔ ستیارتھ پرکاش میں پورانوں کے چند شلوک جو دگیان بہاگشو سے حاصل ... جو پورانوں کے پاس ہیں اُن کو بڑے جڑے پنڈت ... آریہ سماج کے پاس ہیں اُن کو ... سماج کے شنکر سوامی کی دوہا کو دیتہ منکی نے کیو اگر ... سب سے پہلے میں یہہ سوال کروں گا ۔ کہ آیا پیش کرتے ہیں ... پورانوں خود پرمانک ہے ۔ اور آریہ سماج اُس کے باقی ... پورانوں کو ہی مانتا ہے ۔ دوسرے اصل شلوک میں شنکر سوامی کا نام نہیں ۔ سوئم اگر وہی شلوک بطور پیش ... سوامی دیانند سرسوتی پر کوئی عاید کرے تو آریہ سماج اس کا جواب دے سکتا ہے *

(۵) آریہ سماج نے جو الزام قایم کیا ہے کہ شنکر سوامی نے اپنشدوں کو ہی ویدمان کر اپنی ساری فلاسفری اُنہی پر ختم کر دی ہے ۔ کیا آریہ سماج ایشن اُپنشد کو یجروید کا چالیسواں ادہیائے ماننے کے واسطے طیار نہیں ۔ اور ... اُپنشد میں پہلا منتر وید کا نہیں جس کو باقی ... منتروں میں آپ کے پنڈت بہیم سین بہی ویاکہیا ... مانتے ہیں ۔ اس لئے دس اُپنشد ۔ ویدوں کے منتر ہیں ۔ ... منتروں کی ویاکہیا *

(۶) میں اس امر کے ماننے کے واسطے طیار نہیں ہوں ۔ کہ سوامی دیانند سرسوتی جی سوامی شنکر اچاریہ جی سے ودیا اور پرچار میں زیادہ تھے ۔ کوئی وِدوان ایشور کو حاضر ناظر جان کر جواب دیوے *

(۷) میرے سوالات کا جواب دینے کے وقت ہٹ دہرمی دور کر کے جواب دیا جاوے ۔ اور جواب وہی صاحب دیکہتے ہیں کہ جنہوں نے دونوں مہاپُرشوں کی تالیفات و تصنیفات کو غور سے پڑہا ہو ۔ اعتدال سے گرا ہوا لفظ کوئی بہی استعمال نہ کرے *

ویدک دہرم کا سیوک ۔ پورن چند شرما از امرتسر

پورانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بہوشیہ پران کی پڑتال

مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسو ۔ بہت عمدہ اور قابل دید کتاب ہے ۔ قیمت صرف ۲ ر ... درخواست بنام سکتر دہرم پرچار کی جلندہر

اخبار آریہ ورت

آریہ ورت مورخہ ۲ ستمبر ۹۹ء میں ایڈیٹر صاحب اخبار مذکور کی رائے پنجاب کے تفرقہ پر پڑہکر کمال حیرانگی ہوئی شاید اونہوں نے اور کچہہ بہی بعد کے کسی پرچہ میں لکہا ہوگا مگر افسوس کہ یہہ اخبار مجہے بہت کم ملتا ہے ۔ اس لئے زیادہ تر کچہہ نہیں لکہا جا سکتا ۔ ہاں اتنا کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ ایڈیٹر صاحب مذکور کو بہت کچہہ غلط خیال ذہن نشین کرایا گیا ہے ۔ یہاں اس عام تفرقہ کا خاص کارن ذاتی عناد ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ ہے ۔ جن کو آپ آریہ سماج کہے جاتے ہیں اور اُن کی کمزوری بیان کرتے ہیں ۔ سچ ٹہر سکتا ہے بلکہ یہہ سراسر آپ کی غلطی ہے ۔ کیونکہ ایسے سماج علیحدہ بنانے کا کارن ہی یہہ ہے کہ اصل سماج نے آریہ سدہانت کی ہتک گوارا نہ کی اور جو لوگ آریہ سدہانت کو پاؤں میں روندنا چاہتے تھے اور پاپسدہانت کہڑا کرنا اُن کا مت تہا انہوں نے جُدا ہو کر دہوکہ دینے کے لئے اور جا بجا دیہ تابعین ہونے کے لئے اُسی نام پر اپنی سبہا کہول دی ۔ جبکہ آریہ سدہانت کے برخلاف چلنے والے ہی ان سماجوں کے مکہہ کرتا ہرتا اور روح رواں ہیں ۔ پہر ان کو علیحدہ نہ کر دینا ان سماجوں کی کمزوری کون سمجہہ سکتا ہے؟ افسوس کہ جبکہ وہ کہلم کہلا مانس کے پرچار (کیا بذریعہ پرکاشانند ۔ اودہو پرساد ۔ شنکر ناتہہ اور لالہ ہولراج وغیرہ اور کیا بذریعہ اپنے ٹریکٹوں تصانیف سماجوں اُپدیشکوں وغیرہ وغیرہ رسایل کے) کر رہے ہیں جو روز روشن کی طرح ظاہر ہے اور آریہ پُرشوں اور آریہ سدہانتوں کے ملیا میٹ اور بدنام کرنے میں دن رات تن من دہن سے لگ رہے ہیں ۔ ایسی حالت میں اصل واقعات سے چشم اور لحاظ یا پالیسی سے صداقت کا پکش کمزور کرتے جانا کہاں تک دہرم اور دنیا سے ٹہیک ہو سکتا ہے ۔ اگر آریہ نام سے ہی آریہ سماج (جس کو سوامی جی نے قایم کیا) مقصود ہے تو کلکتہ بنارس وغیرہ مقامات پر پورانک لوگوں کی

اگر زسبہاؤں کے ساتہہ آریہ شبد آتا ہے اور نیز بعض سناتن دہرمی بہی اپنے آپ کو آریہ کہتے ہیں بس اُن کے سماچاروں کے پرچار کو بہی آپ کی ہمدردی سے وہی حق حاصل ہے ۔ آپ اُن کے تو ہمیشہ مخالف ہی رہتے ہیں کیوں! اُمید کہ آپ اس دوستانہ تحریر پر کبیدہ نہ ہوں گے * راقم وہی ایک آریہ ——

دان مہاتم

جو آدمی اپنے آپ کو دردری بنا کر نرلج ہو کے بہیک مانگتا ہے اُس کا موت میں پاؤں جاننا چاہئے ۔ اربہات وہ جیتا ہوا مُردہ کے سمان ہے ۔ شت پتہہ کا نڈ!!

چیت بیساکہہ کے دن ہیں جو بسنت رُتو کے نام سے موسوم ہیں اور جس کی نسبت زبان سنسکرت میں مشہور ہے ۔ کہ ۔

वसन्ते भ्रमणं पथ्यं

یعنی "موسم بسنت میں گہومنا مفید صحت ہے" ایک لالہ صاحب جنکا نام نامی طوطا رام ہے جنہوں نے فارسی اور قدرے ناگری پڑہی ہے جن کی پیدایش ایک کہتری خاندان میں ہوئی ہے ۔ عمر میں نہ تو بوڑہے ہیں نہ جوان ہی ہیں ۔ کتہا باتا اور ست سنگ کے بہی کچہہ کچہہ شایق ہیں ۔ ہوا خوری کے لئے صبح ہی گہر سے نکلے ہیں اور دل میں ٹہانا ہے کہ آج سنان بہی باہر ہی کریں گے ۔ ابہی شہر سے باہر ہی نکلے ہیں کہ ایک جان پہچان اور مدت سے بچہڑے ہوئے متر پنڈت دہرم چند کو سامنے سے آتا ہوا دیکہکر ٹہہر جاتے ہیں ۔ اور پنڈت جی کے نزدیک آنے پر یوں مخاطب ہوتے ہیں ۔——

لالہ طوطا رام ۔ پنڈت جی مہاراج پالاگن ۔——

پنڈت دہرم چند ۔ آہا! لالہ طوطا رام جی ہیں (اتنا کہکر باہم بغلگیر ہوتے ہیں اور پہر بات چیت شروع ہوتی ہے)

لالہ صاحب ۔ آپ کاشی جی سے کب پدہارے؟——

پنڈت جی ۔ ہم پرسوں آئے تہے ——

لالہ صاحب ۔ اب تو کچہہ کال یہاں ہی براجنا ہوگا ——

Haridwar. Digitized by eGangotri

پنڈت جی ۔ ہاں ۔ ایک دو ماس ٹھہرنے کا وچار ہے ۔

لالہ صاحب فرمایئے یہاں (شہر سے باہر جنگل میں) آپ کس طرح آئے تھے ۔

پنڈت جی ۔ سنان سندھیا بندن آدی کے لئے ندی پر گیا تھا

لالہ صاحب (ایک باغ کی طرف اشارہ کرکے) کچھ ہرج نہ ہو تو اس باغ کی طرف سیر کرتے ہوئے چلے چلیں ۔

پنڈت جی ۔ بڑی اُتم بات ہے ۔

یہ کہکر دونوں مترباغ کی طرف ہو لیتے ہیں اور باتیں کرتے باغ میں ایک بنچ پر جو پھلواڑیوں کے درمیان پڑا ہے بیٹھ جاتے ہیں ۔ پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو کا آنند لیتے ہوئے کاشی وغیرہ کے بہت سے ذکر مذکور شروع ہو پڑتے ہیں مگر لالہ صاحب کے دل میں ایک خیال بڑی دیر سے دور رہا ہے ۔ اس لئے وفتاً گفتگو اس طرح شروع ہوتی ہے ۔

لالہ صاحب میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگر آپ بُرا نہ مانیں ۔

پنڈت جی ۔ جو جی چاہے پوچھئے ۔ آپ تو ہمارے پُرانے متر ہیں ۔ بُرا ماننے کی کونسی بات ہے ۔

لالہ صاحب ۔ رام آپ کا بھلا کرے میں نے سنا ہے کہ ......

پنڈت جی ۔ طوطا رام جی سنکوچ کیوں کرتے ہو جو کچھ کہنا چاہتے ہو سپشٹ کہو ۔

لالہ صاحب ۔ (گردن نیچے جھکا کر) میں نے سُنا ہے کہ آپ بھی آریہ سماجی ہو گئے ہیں ۔ کیا یہہ بات سچ ہے ؟

پنڈت جی ۔ نہیں تو ۔ آپ کو کس نے کہا

لالہ صاحب ۔ مجھے پنڈت گوپی ناتھ نے کہا تھا کہ پنڈت دیو دت جی بھی آریہ سماجیوں کی سی باتیں کرتے ہیں ۔

پنڈت جی (مسکرا کر) وہ کیا باتیں ہیں ۔ ذرہ بتایئے تو سہی ۔

لالہ صاحب ۔ ایشر وتار ۔ مورتی شرادھ ۔ بال بواہ ۔ تیرتھ پوجن ۔ تیرتھ سنان آدی کا کھنڈن کرنا اور دان پُن کرنے سے لوگوں کو روکنا ۔

پنڈت جی ۔ ہم نے کبھی اِن باتوں کا کھنڈن تو نہیں کیا پرنتو جب سے وید آدی ست شاستروں کا پڑھنا آرنبھ کیا ہے ہمارا نشچہ اوشیہ ہو گیا ہے کہ یہہ سب باتیں پیچھے کی چلی ہوئی ہیں ست شاستروں میں ان کا ورنن کہیں بھی نہیں ملتا ۔ رہا دان پُن سے لوگوں کو روکنا ۔ یہہ بات بھی مِتھیا ہے ۔ کیونکہ ہم نے ایسا کبھی نہیں کیا ۔ ہاں اتنا تو اوشیہ ہے کہ میں آجکل کے دان پُن کو شاستر ودھا کے بالکل وِرُدھ مانتا ہوں ۔ کاشی جی جانے سے پہلے میرے بھی آپ جیسے ہی وچار تھے اور سب کو ویسا ہی اُپدیش کرتا تھا ۔ بلکہ جو کوئی اس کے وِرُدھ کچھ کہتا اُس کے سنگ لڑنے مرنے کو طیار ہو جاتا تھا ۔ یہہ تو آپ کو بھی معلوم ہی ہوگا کہ آریہ سماجیوں میں کیا ہماری شترتا تھا کہ اُن کی بات کہنے والوں کو بھی گالیاں سنایا کرتا تھا ۔ مگر جب سے میں نے ایک سنیاسی مہاتما کا جو کہ بڑے جتیندریہ ودوان اور وچاروان ہیں ستسنگ کیا اور اُن سے شاستروں کے کٹھن کٹھن ستھلوں پر وچار کے نشچہ کیا ہے تب سے میرے چت میں وہ ورودھ نہیں رہا ہے ۔ کنتو جب کبھی میں اپنی پہلی باتوں کو سمرن کرتا ہوں تو اتینت لجّت ہوتا ہوں ۔

لالہ صاحب آریہ سماجی بھی تو اسی پرکار کہتے ہیں پھر اُن میں اور آپ میں کیا بھید ہوا ۔

پنڈت جی ۔ یدی آریہ سماجی بھی ایسا ہی کہتے ہیں تو بڑی اُتم بات ہے ۔ کیا اس خیال سے کہ آریہ سماجی بھی ان باتوں کو مانتے ہیں ۔ ہم اُن کو ماننا چھوڑ دیں ۔ یہہ تو پکشپات کی بات ہے ۔

لالہ صاحب ۔ وقت تھوڑا ہے اور مجھے گھر جلد پہونچنا ہے اس لئے اور باتوں پر تو ہمارا آپ کا پھر وچار ہوگا ۔ اس سمے آپ کے مکھار بند سے کچھ دان پُن کے وشے میں اُپدیش سُننا چاہتا ہوں ۔

پنڈت جی ۔ اتینت شبھ بات ہے ۔ ہم سو کُشم ریتی سے دان کے وشے میں اپنے تمام وچار آپ کو سنا دیں گے ۔ پرنتو ایک بات ہے کہ آپ پکشپات رہت ہوکر شرون کریں ۔

لالہ صاحب نہیں مہاراج میں پکشپات نہیں کروں گا میں کوئی آپ سے ودوان نہیں چاہتا میں تو کیول شونکر اس وشے میں آپ کا اُپدیش شرون کرنا چاہتا ہوں ۔

پنڈت جی ۔ بڑے آنند کی بات ہے کہ آپ جیسے پُرش میں ستیہ کی جگیاسا اُتپن ہوئی ہے ہم آپ کے پریتی یتھا شکتی دان وشے میں اپنے سمپورن وچار پرگٹ کرتے ہیں ۔ آپ دھیان دیکر شرون کریں ۔ دان کی پوری سمجھ کے لئے وشیشتہ تین باتوں پر وچار کرنا اوشیک ہے اوّل دان کس کو کہتے ہیں ۔ اُس کے بعد دان کا سروپ دوسرے دانا کے لکشن کیا ہیں ۔ تیسرے دان لینے کا ادھیکاری کون ہے ۔ اب ہم ان میں سے ہر ایک وشے پر علیحدہ علیحدہ وچار کرتے ہیں ۔ دھیان دیکر شنو ۔

(۱) دان کا سروپ ۔ بھلائی اور سچی ہمدردی کے پوتر بھاو کے ساتھ اپنی سمپورن پوتر شکتیوں اور نیک کمائی یتھا شکتی پراپت پاتر کی اصلی اور جائز ضرورتوں کو سہایتا کرنا ۔ دان کہلاتا ہے ۔ ارتھات ایسی باتوں کو کداپت نہیں کہنا چاہیئے ۔ جو بغیر سوچے وچارے اور لوبھ یہ نامُوری ۔ ملاحظہ رشتہ داری وغیرہ کے خیال سے اندھا دھند دھن کو لٹا جاوے ۔ جیسا کہ آجکل دیکھنے میں آتا ہے ۔

(۲) دانا کے لکشن ۔ دانا اُتم ۔ مدھیم ۔ نکرشٹ تین پرکار کے ہوتے ہیں ۔ اُتم دانا وہ ہوتا ہے کہ جو دیش کال ۔ پاتر کو جان کر سنتہ ودیا اور دھرم کی اُنتی کے لئے دان کرے ۔ مدھیم وہ ہے جو کیرتی یا سوارتھ کیلئے دان کرے نکرشٹ وہ ہے کہ جو اپنے پرائے اُپکار کا کچھ خیال نہ کرے بلکہ بیسوا ۔ بھانڈا ۔ وغیرہ کو دان دے ۔ دان دیتے وقت اُن کی بے عزتی اور بے حرمتی وغیرہ ناجائز حرکتیں بھی کرے اور پاتر کو پاتر کا کچھ بھی بھید نہ رکھے بلکہ ٹلکے ہیر پھیر اور ٹلکے سیر کہا جاکی کہاوت کو چشٹا ریتی سے دکھلاوے اور لڑائی جھگڑا کرتا ہوا دوسرے مہاتماؤں کو تنگ کرے نامُوری و شیگیا بھگتی ۔ خود پسندی ۔ اور ضد وغیرہ کے طور پر دان دیا کرے ۔ تاتپریہ یہہ ہے کہ جو پریکشا کرکے ودوان دھرماتماؤں کا ستکار کرے وہ اُتم دانا ہے اور جو بنا پریکشا کئے اپنی نامُوری کی خاطر دان کرے وہ مدھیم اور جو اندھا دھند بنا پریکشا کئے تھیل دان دیوے وہ ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سالانہ رپورٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

...سالہ دیکھتے ہیں کہ جو یہ رپورٹ سالانہ آریہ پرتی
...سبھا پنجاب کی طرف سے واسطے آگاہی اور اطلاع
...والی ہے وہ جیسی کہ چاہیے طیار نہیں ہوتی اور نہ
...پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کاریہ کرتا ادھکاری اُس پہ
...ہیں۔ سالانہ رپورٹ کے چھپنے کا صرف یہہ ہی مطلب
...کہ جو کچھ دفتر میں خبروں کا مصالحہ موجود ہوا
...سال کے اختتام پر چھاپ کر آریہ سماجوں میں تقسیم
...دیں یہہ مشہور ہو گیا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا
...کی سالانہ رپورٹ چھپ گئی۔ بلکہ سالانہ اور ماہواری
...ماہی اور ششماہی یا ہفتہ وار یا روزانہ نقشہ
...ان کے جو جو فائدے اور نتیجے نکالے جاتے ہیں۔
...ہیں اور آئندہ سال کے لئے اُن رپورٹوں اور
...کی رو سے تجویز ہونی چاہئیں۔ اور نقشہ جات
...جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تاکہ ہم یہہ امر
...ساتھ کہہ سکیں کہ فلاں فلاں وشے میں ہمنے
...نسبت سال گذشتہ میں ترقی کری یا تنزل کیا۔
...رپورٹیں مجموعی طور پر پنجاب آریہ پرتی ندھی
...شائع ہوتی رہی ہیں وہ بہت ہی ناقابل اطمینان
...ہی مختصر ہیں۔ پس اس امر کی کمی کو وچار کر کر
...آریہ سماج کے لئے ایک نمونہ پچھلے یعنی گذشتہ
...بابت اور دوسرا سالانہ نقشہ کی بابت تجویز
...غور اور وچار ادھکاری صاحبان آریہ
...سبھا پنجاب اور نیز آریہ سماج ہائے کو پیش
...امید ہے کہ وچار شیل صاحبان اس پر کافی
...غور کرنی منظور رہا اور مصلحت ہو وہ
...آئندہ کے لئے ایسا انتظام فرما دیں گے۔
...رپورٹ پنجاب آریہ سماج ہائے کے
...تیار ہو سکے۔ اور پھر آئندہ کیواسطے

ترقی تنزل کے وسائل سوچکر اور دھرم کی بہتری کی تجویز پر ہر ایک آدمی توجہ کرنے کے قابل ہو جاوے۔ کیونکہ اس وقت جب ہم وچارتے ہیں تو کبھی ہمکو آریہ دھرم کی ترقی کے آثار ملتے ہیں۔ اور کسیوقت تنزل کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور نیز اسی طرح عام آدمیوں سے جب آریہ سماج کی ترقی تنزل کی بابت ذکر آتا ہے۔ تو بہت آدمی کہتے ہیں کہ آریہ سماج تنزل کی حالت میں ہے۔ اور بہت کہتے ہیں کہ آریہ سماج ترقی کی حالت میں ہے۔ لیکن یہہ فطرتی اور خیالی باتیں ہیں۔ تحریری اور سلسلہ وار انتظام کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ اس واسطے جس دھرم اور سبھا کے آدمی ودوان اور منتظم ہوتے ہیں ہی سبھا ہمیشہ ترقی کیا کرتی ہے۔ اور ترقی بدون ضابطے اور قانونی انتظام کے ہونی بہت دشوار ہے۔ اسلئے انتظام کے واسطے قانون کی بڑی بھاری ضرورت ہے اسلئے میرا ارادہ ہے کہ بروقت ملنے فرصت کے ایک قانون آریہ سماج ہائے کے واسطے اس قسم کا تیار کیا جاوے کہ جسکی رو سے آریہ سماج ہائے اپنے کام کو ایک ہی طرح سے چلا سکیں۔ لیکن اسوقت صرف عملی حالات دریافت کرنیکے واسطے اور آئندہ سالانہ نقشہ تیار کرنے کے واسطے* نمونہ جات بھیجتا ہوں۔ اور جب یہہ کل حالات اور نقشہ جات تمام آریہ سماج ہائے سے آجاویں اسوقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی تمام آریہ سماجوں کے حالات کی ایک مجموعی رپورٹ تیار کر کے جملہ ممبران آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پیش کرنی چاہیے تاکہ ہر ایک ممبر پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اپنی ماتحت سبھاؤں کی ترقی و تنزل کے سوچنے کا موقعہ ملے اور نیز وہ سب حالات اور پرتی ندھی سبھا پنجاب کی رپورٹ میں شامل کئے جاویں۔ اور پھر اوس مجموعی رپورٹ پر غور کر کے آئندہ سال کیواسطے جو تجویزیں سوجھی ہوں۔ وہ جلد عمل میں لائی جاویں۔ آپکا ہمدرد ہری لال

*(نوٹ) نمونہ جات سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور ارسال کر دئے گئے ہیں۔ اون کے یہاں درج کرنے کی ضرورت نہیں (ایڈیٹر)

ایک آریہ کے خیالات

(۱) منش جاتی میں سو جو آدمی ست اور استیہ (دھرم اور ادھرم) (ودیا اور اودیا) (گیان اور اگیان) (نیائی اور انیائی) کو نہیں جانتے اور نہ جاننے کی کبھی اچھا کرتے ہیں وہ ویدک دھرم کو پراپت نہیں ہو سکتے

(۲) جن آدمیوں کو اودیا۔ اگیان۔ اور ادھرم۔ انیائی نے ایسا مریض بنا دیا ہے کہ وہ گیان۔ دھرم ودیا نیائی کو ہی گرہن کرنا اپمان تو سمجھتے ہیں وہ لاعلاج مریض ہو گئے ہیں اور وہ ویدک ست دھرم روپی اوشدھی پینا ہی نہیں جانتے وہ لوگ ویدک ست دھرم کو پراپت نہیں ہو سکتے

(۳) جن لوگوں کا جیون پاپ ادھرم کرتے کرتے ایسا ہی ہو گیا ہے کہ اون کا جیون دھرم کی طرف کبھی خیال نہیں آتا۔ وہ لوگ ویدک ست دھرم کو پراپت نہیں ہو سکتے

(۴) جن منشیوں نے دھن آدی پدارتھ جمع کرنا۔ یا استری آدی اور انیہ پدارتھ آدی سنچہ کر کے اون کو بھوگنا ہی سکھ کا ہیتو سمجھا ہوا ہے وہ لوگ ویدک دھرم کے ہیتو کو نہیں پا سکتے اور نہ ویدک دھرم کو گرہن کرنے کے قابل ہیں۔

(۵) جو لوگ ایشور مت بمتانتر یعنی پرچلت مذاہب اسیتیہ اور ادھرم بھگت راجوں کو نہیں چھوڑتے۔ وہ اسکی دھرم سے کچھ لابھ نہیں اوٹھا سکتے۔

(۶) جو لوگ آریہ سماج کے سبھاسد ہوتے ہوئے آریہ ویدک ریتی سے اپنے سنسکار یا اچرن نہیں کرتے وہ آخرکار آریہ نہیں کہلا سکتے۔ اور نہ ویدک دھرم سے کچھ لابھ اوٹھا سکتے ہیں۔

(۷) بدون عمل کے آریہ سماج کے سبھاسدوں کو ویدک ودیا اور ویدک دھرم سے کچھ لابھ نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے بلا عمل کے جو کچھ کمی یا کمزوری پائی جاتی ہے اوسمیں آریہ سماج اور ویدک دھرم پہ کوئی دوشن نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے ہی عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

...Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(۸) جو لوگ وید پرچلیت ستوں کے خوشامدی ہیں جو دونوں طرف کو رہنا چاہتے ہیں وہ ویدک ست مت کو پراپت نہیں ہو سکتے

(۹) جو لوگ آریہ سماج کے سبھاسد ہوتے ہوئے سندھیا وہنیں کرتے اور نہ سندھیا نت کرتے ہیں وہ سندھیا کے فایدہ کو نہیں سمجھ سکتے۔ اگر وہ کسی وقت میں سندھیا کا کھنڈن ہی کریں تو کیا تعجب ہے کیونکہ خالی وشواس یعنے خیال ہی خیال بہت کم دیر پا ہوتا ہے۔

(۱۰) جو لوگ آریہ سماج کے سبھاسد ہو کر ہو کر ناگری یعنی آریہ بھاشا یا سنسکرت نہیں جانتے اور نہ سیکھتے ہیں وہ آریہ دہرم اور آریہ ودیا کے حامی نہیں کہلا سکتے۔

(۱۱) جو لوگ آریہ سماج کے پورانے سبھاسد ہوتے ہوئے بھی استری کنیا اور بالکوں کے برہم چریہ دھارن کراتے ہوئے ویدک دہرم اور ویدک برت ودیا کی شکشا نہیں دیتے اور نہ دلانے کا پربندھ کرتے ہیں۔ وہ ویدک ودیا اور ویدک ست دہرم کے سبھاسد نہیں ہو سکتے اور نہ کہلانے کے قابل ہیں

(۱۲) جو لوگ پورانک ریتیوں کو نہیں چھوڑتے۔ وہ ویدک ریتیوں کو گرہن نہیں کر سکتے۔

(۱۳) جو آریہ سبھاسد کہلاتے ہوئے بھی پورانک سنسکار کرتے ہیں وہ ویدک دہرم کو کلنکت کر رہے ہیں

(۱۴) جو آریہ سبھاسد پورانک ریتی کا برتاؤ کرتے ہیں اور پھر اوس بدعتی میں جو لوگ شامل ہوتے ہیں یعنی پاکھنڈ کے پرچار کا اتفاق دلاتے ہیں وہ آریہ دہرم کی ہتیشی اور وشواس پاتر نہیں ہو سکتے۔

(۱۵) آریہ دہرم میں شودر بھی دوجنش کہلانے کے قابل ہیں کہ جو کچھ کہ آریہ سماج یعنی ویدک دہرم اون کو بتلاتا ہے وہی کرتے ہیں اور اوسکو سچا مانتے ہیں۔

(۱۶) آریہ سماج نے سچے شودر بھی دو پیدا کئے ہیں جو اپنا اپنا کام کر کے چلدئے۔ اور اون کی یادگار جو کل جن زمانہ میں ویدک دہرم کا پرچار ہوگا اوس کو سہائتا

ہی زیادہ زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اب بھی آریہ دہرم ایسے ویروں سے خالی نہیں ہے کہ چھوٹے بڑے بڑے پاکھنڈیوں اور ابہمانی منشوں کی مکاری بتلاتے ہیں ویدک دہرم کے واسطے ایک مہاتماؤں کی برابر کام کیا ہے۔ کہ جس مکاری کی پول کھولنے میں ظاہرا بڑے بڑے راجہ مہاراجہ عاجز تھے اور یہ ہمارا پورن وشواس اور نتیجہ ہے کہ آریہ سماج بلا ایک دو سور ویروں کے کبھی خالی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ستیہ کا پرچار بدون دہرم کے ویروں کے چل نہیں سکتا اسلئے آریہ دہرم ویر وہ کہلا سکتے ہیں کہ جو دہرم کے لئے سب دنیاوی طاقت کو ہیچ سمجھتے ہیں۔

(۱۷) دنیا میں شیر بھیڑیا۔ چیتہ اور دیگر درندہ پرندہ جانور مارنے والے بہت سے ہیں۔ لیکن دہرم ویر کہاں۔

(۱۸) دنیا میں روپیہ خرچ کرنے میں سخاوت لیجانیوالے اور پھر رائے بہادری کا خطاب پانیوالے بہت سے ہیں لیکن دہرم ویر کہاں۔

(۱۹) دنیا میں پیٹ کے واسطے یا بہادری کا خطاب پانے کے لئے یا کوئی عہدہ یعنے راج اوپکار حاصل کرنے کیلئے سر کاٹنے اور کٹوا دینوالے شور بیر بہت ہیں لیکن دہرم بیر کہاں۔

(۲۰) جھگڑوں تنازعہ اور عدالت کے مقدمے میں روپیہ خرچ کر کے ویر کہلانیوالے بہت ہیں۔ لیکن دہرم ویر کہاں۔

(۲۱) شادی اور غمی میں فضول روپیہ خرچ کر کے ویر کہلانے والے بہت ہیں۔ لیکن دہرم ویر کہاں

(۲۲) ولایت میں جا کر بیرسٹر اور دیگر عہدے حاصل کرنیوالے بہت ہیں لیکن دہرم ویر کہاں۔

(۲۳) انگریزی تعلیم پانے والے اور دینے والے تو بہت ہیں۔ لیکن ویدک ودیا اور ویدک دہرم کی شکشا اور تعلیم دینے والے ویر کہاں

(۲۴) آریہ سماج کے سبھاسد بننے والے تو بہت لیکن عمل کرنے والے ویر کہاں

(۲۵) آریہ دہرم میں پدوی اور اوپکار کو حاصل کرنے والے تو بہت ہیں لیکن فرض اور ڈیوٹی کو ادا کرنیوالے ویر کہاں

(۲۶) پراپکار کی پکار مچانے والے تو بہت ہیں لیکن پراپکار کی اصلی منشا کے سمجھنے والے ویر کہاں۔

(۲۷) آریہ دہرم کے بانی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج پراپکار کے لئے پیدا ہوئے اور اونہوں نے جیو ماتر کے اپکار کے لئے جو یتن کیا اور بتلایا وہی پراپکار ہے۔ اور اوسی پراپکار کے لئے آریہ سماج استھاپن کر گئے۔ پس مہرشی کی جیون چرتر اور اون کی وصیت اور تصنیفات کو ماننا اور اوس پر عمل کرنا ہی آریہ سماج کے لئے پراپکار ہے انیہ کار روائی خود غرضی میں شامل ہے

(۲۸) آریہ سماج کا جیون ویدک ودیا اور ویدک دہرم ہے۔ پس آریہ سماج کے سچے ہتیشی وہی لوگ ہیں جو آریہ دہرم اور آریہ ودیا پرچار کے لئے تن من دھن سے کوشش کرتے ہیں اور پورن وشواس رکھتے ہیں۔

(۲۹) بدون ویدک ودیا اور ویدک دہرم کے آریہ سماج کا ہتیشی اور مہرشی دیانند کے ساتھ محبت کرنا نکمی ہوگی۔

(۳۰) جو لوگ ویدک ودیا اور ویدک دہرم کے تئیں نہیں سمجھتے اور نہیں جانتے وہ ڈانواڈول ہو رہے ہیں۔ اور اون کا ڈانواڈول پھر آخر کار ناکارک ہوگا۔

(۳۱) اگر ویدک ودیا اور ویدک دہرم پر پورن نر بھرانت اور انشچیہ گیان ہو سکا وشواس ہے تو اوس کا پورن ریتی سے پرچار اور دھارن کرو ورنہ ہنسی اوس کا نشید کہنا فضول اور دہوکہ و مکاری ہے

(۳۲) ۱ - ویدک دہرم اور اوس کے ساتھ ...

۲ - ویدک دہرم اور اوس کیساتھ جوتش یعنی گنت ودیا

(۳۳) ۳ - ویدک دہرم اور اوس کے ساتھ آیوروید

ویدک ودیا - ۴ - ویدک دہرم اوس کیساتھ سنسکرت ...

۵ - ویدک دہرم اور اوس کیساتھ راج بیاؤ ...

۶ - ویدک دہرم اور بہوگول ودیا۔

۷ - ویدک دہرم اور تجارت کے طریق

۸ - ویدک دہرم اور زراعت کے طریق

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے طریق -

۹- ویدک دہرم اور حرفت
ویدک دہرم اور صنعت کے طریق
۱۰- ویدک دہرم اور حیاتیہ خانہ جات -
۱۱- ویدک دہرم اور فلاسفی کی تصنیفات -
۱۲- ویدک دہرم اور طریق ایدہ دویا -
۱۳- ویدک دہرم اور ادہیاپک اور ادہیاپکائیں
۱۴- ویدک دہرم اور اوپدیشک اور اپدیشکائیں
۱۵-

بہت سے اصحاب یہ کہا کرتے ہیں کہ بدون انگریزی تعلیم کے کیا ہم بہیک مانگ کر کہاویں گے - بس یہ بہانہ اون کا فضول ہے - ابہی آریہ سماج کے گنتی کے سابہ دوں کے لئے آزادانہ طور پر روٹی کما کر کہانا کا بہت کچہہ موقعہ ہے - اگر اوس طریق کو کر از سر نو تازہ کیا جاوے - جسقدر پرشرم آج تک انگریزی دویا کے لئے آریہ سماج کرتے رہے اگر اوسی قدر پرشرم ویدک دہرم کی تعلیم کے ساتہ ساتہہ دیگر ویدک ودیا کا کیا جاتا تو آزادانہ طریق سے اور دہرم سے روپیہ پیدا کر کے دہرم میں لگانا اور پر دہرم پر وشواس ہو جانا اور آریہ دہرم کا منتویہ پہیلانا وغیرہ وغیرہ معلوم ہوتے - لیکن اب جب سے کہ آریہ سماج کے سچے ہتیشیوں نے جہوٹی ان پر تشٹا کو بالائے طاق رکہہ کر ست کا پرگٹ کرنا شروع کیا ہے تب سے بہت کچہہ ہوتا جا رہا ہے اور ہو جاویگا - جس حالت میں کہ ہم ویدک دہرم اور ویدک ودیا کو تمام ودیا اور تمام زبانوں کا خزانہ یا اون کی ماتا مانتے ہیں - تو پہر کیوں اونسوس سے ہمکو یا کم زوری نے گہیر رکہا ہے - جب تک کہ آریہ سماج اپنا تعلیمی سکیم علیحدہ نہیں بناتی - تب تک انگریزی تعلیم اور اسکولوں کا پرچار کا آریہ سماج میں دور کرنا بہت مشکل ہے - اسواسطے آریہ سماجوں کو چاہئے کہ اول تمام پنجاب کے لئے دو ستھر یہ ایک استریوں کے اور دوسرے پرشوں کے لئے ایسے بنانی چاہئے جو اصلاحات کی آریہ سماج کی پاٹشالو سے نکل کر اعلے درجہ کی تعلیم حاصل کر سکیں - اور

ویدک دہرم کی اور ودیا کی تعلیم ساتہہ ساتہہ ہونی چاہئے اور ویدک ودیا اور دہرم سے میرا یہ مطلب ہے کہ پیشیو کی یعنی دہرم سے پرشارتہہ سے پرشرم سے روپیہ پیدا کرنیکا طریق بہی ساتہہ ہی ساتہہ سکہایا جاوے تو انگریزی تعلیم کہا ہے کہ ویدک ودیا کی تعلیم پا کر روپیہ کہاں سے لاویں دور ہو جاویگا گویا آزادانہ روٹی کانیکا طریق ہونا چاہئے - ویدک دہرم کی شکشا کیساتہہ آیور وید کی ہے - اس لئے ویدک دہرم کی شکشا کے ساتہہ آیورویدک ضرور ہونا چاہئے - دوسری زبانداتی اول سنسکرت - دویم انگریزی - سیوم عربی وغیرہ وغیرہ - کیونکہ دہرم اور راج کا بہت کچہہ تعلق ہے -

چندہ گوروکل

مہاشئے ور ایڈیٹر صاحب جی - نمستے - کرپا کر کے سطور ذیل کو معہ فہرست چندہ گوروکل کے اخبار میں درج فرماویں نہایت مہربانی ہوگی - واقعہ یکم جنوری ۹۹ء کو حسب التحریک لالہ گوراندتا مل صاحب خزانچی سماج ہذا کے فہرست چندہ ہذا کہولی گئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ... روپیہ تک چندہ لکہا جا چکا ہے - تحریر شدہ رقم چندہ سے مبلغ ... روپیہ وصول ہو گئے ہیں - وصول شدہ رقم کیا تہہ موازی ۵۰ رسود شامل ہو کر جملہ ... ہوئے جس میں سے موازی ۶ ر کمیشن منی آرڈر اور ... ر خرچ خط و کتابت کا کمر باقی مبلغ ... روپیہ واقعہ ۴ ستمبر ۹۹ء کو سیوا میں منتری شری منتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب لاہور بذریعہ منی آرڈر ارسال کئے گئے ہیں - یہ سب کچہہ لالہ گوراندتا مل صاحب موصوف کی مدد و امداد اور کوشش کا نتیجہ ہے جن جن صاحبان نے اپنی فراخدلی اور کمال خوشی

کیساتہہ چندہ عطا فرمایا ہے اون کے نام نیچے درج کئے جاتے ہیں

آریہ بہائیوں کا سیوک شیورام اسٹامپ فروش منشی جلالپور جٹاں

نمبر شمار	نام چندہ دہندگان معہ پتہ	تعداد رقم
۱	لالہ مولراج صاحب فارسٹ سپروائزر ریاست جموں جلالپور جٹاں نواسی	عـ۵
۲	لالہ گوراندتا مل صاحب خزانچی آریہ سماج جلالپور جٹاں	۷ر
۳	لالہ نارائنداس صاحب ککرالی نواسی	عـ۳ر
۴	لالہ کرمچند صاحب ککرالی نواسی	عـ۳ر
۵	لالہ کانشی رام صاحب ککرالی نواسی	عـ۳ر
۶	لالہ لبہنداس صاحب ککرالی نواسی	عـ۳ر
۷	لالہ کشنچند صاحب ککرالی نواسی	عـ۳ر
۸	لالہ دیویدتا مل صاحب ککرالی نواسی	عـ۳ر
۹	لالہ گوراندتا مل صاحب اروڑہ دہول نواسی	عـ۳ر
۱۰	لالہ گنگارام صاحب مرواہ لکہوال نواسی	عـ۳ر
۱۱	لالہ گوراندتا مل وگنپت رای صاحبان ہانڈہ لکہوال نواسی	عـ۳ر
۱۲	بشیورام اسٹامپ فروش جلالپور جٹاں	۱۰ر
۱۳	لالہ دہوڑوداس صاحب ہانڈہ لکہوال نواسی	۸ر
۱۴	لالہ ساون مل صاحب ہانڈہ لکہوال نواسی	۸ر
۱۵	لالہ گوبند سہائی صاحب کوچہر لکہوال نواسی	۸ر
۱۶	لالہ جوندا مل صاحب ہانڈہ لکہوال نواسی	۸ر
۱۷	لالہ کرمچند صاحب ہانڈہ نواسی	۸ر
۱۸	لالہ فقیر چند صاحب سوبتی جلالپور سوبتیاں نواسی	۸ر
۱۹	لالہ نہال چند صاحب بیدی ککرالی نواسی	۸ر
۲۰	لالہ گنگارام صاحب بیدی ککرالی نواسی	۸ر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۲۱	لالہ جیدیال صاحب لبانہ ٹانڈہ نواسی	۸/
۲۲	بہائی رام سنگہ صاحب اروڑہ نوشہرہ نواسی........	۸/
۲۳	بہائی تارا سنگہ صاحب اروڑہ چوپالہ نواسی	۸/
۲۴	لالہ دیویدیال صاحب اسٹامپ وینڈر مال مختیمور	۴/
۲۵	لالہ کرپا رام صاحب کہتری ویول نواسی	۴/
۲۶	بہنت سنگہ صاحب گوٹلا رحلیناں نواسی	۴/
۲۷	لالہ دیویدتا صاحب بھی کینبول نواسی	۴/
۲۸	لالہ رام چند صاحب اروڑہ وسانتل نواسی	۴/
۲۹	لالہ ہرگنگہ رام صاحب کہتری بہاگووال کلاں نواسی	۴/
۳۰	بہائی گنڈا سنگہ صاحب ٹہٹا ٹانڈہ نواسی	۴/
۳۱	لالہ تارا چند صاحب ٹانڈہ کہرال نواسی	۴/

میزان کل ....

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج جگراؤں ضلع لودہیانہ	۱۲-۱۳-اکتوبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج جلالپور بہٹیاں ضلع گجرانوالہ	۷ و ۸ - اکتوبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج پشاور	۱۲-۱۳-اکتوبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج حافظ آباد	۲۸ و ۲۹-اکتوبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج شرقپور	۱۷ و ۱۸ - نومبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج لاہور	۲۵-۲۶-نومبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج لودہیانہ	۲۸ و ۲۹ دسمبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج میانیر	۱۲ و ۱۳ اکتوبر سنہ ۹۹ء

اشتہار

ضرورت ہے

۲۲/۱۱

ایک شریف تندرست شریف خاندان قوم مہاجن

عمر تخمیناً ۲۵ سال بالکل تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اب مہاجن قوم کی کسی ایسی بیوہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو۔ عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہو اور کوئی جسمانی نقص نہو۔ مزید حالات راقم سے دریافت کر سکتے ہیں المشتہر

گوری شنکر ورج منتری آریہ سماج سری نگر۔

ضرورت ہے

۱۴/۱۱ ۱۴/۱۱

ایک ممبر آریہ سماج سری نگر کشمیر شدہ اچاری کنوارہ عمر تخمیناً ۲۴ سال پونجابی کہتری ذات انکی آمدنی ۳۰ روپیہ ماہوار کسی یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کنیا پڑہی لکھی اور آریہ سماجک خیالات کی ہو اس بارہ میں راقم سے خط وکتابت کرنی چاہیئے۔

المشتہر

گوری شنکر ورج منتری آریہ سماج سری نگر ۔

آخری موقع

۲۹/۱۱ ۲۹/۱۱

رگوید ادی بہاشیہ بہومکا کا اردو ترجمہ المعروف بہ تمہید تفسیر وید جو ایک روپیہ کو ہی سستا تہا اب ۱۲ کو مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ ماہ اکتوبر کے ختم سے پیشتر درخواست بہیجا وے۔ اوس کے بعد یہہ رعایت نہ رہیگی۔ بہت تہوڑی جلدیں باقی ہیں خریداران کے لئے یہہ عمدہ موقع ہے جو پیر ہاتہہ نہ آئیگا۔ ایک جلد کتاب ویدک پلیس ڈاک کے خرچ سمیت ایک روپیہ کو پڑیگی۔ زیادہ جلدیں خریدنے میں زیادہ فایدہ ہوگا۔

المشتہر

نہال سنگہ کلرک نہتر ضلع کرنال پنجاب ۔

نہ خریدو گے تو پچہتاؤ گے

۲۲/۱۱ ۲۲/۱۱

دنیا بہر میں اعلی درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گہڑی اوپن کیس کیلس پن والی ۸ اسٹائیل جوئیل سنہری پرزے قریباً مفت یعنی لیے ۲ روپیہ کو دسٹرا دشٹر فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال اس کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا۔ مثل گہڑیاں۔ کلاک۔ ٹائم پیس۔ باجہ زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں۔ شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں۔ اور اپنی قیمتی فرمایش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں۔

المشتہر

شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گہڑی ساز بازار صدر چہاونی جلندہر شہر پنجاب

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے ریٹ مقرر ہے

المشتہر

مالک ہندو ہوٹل لاہور ۔

ناول چاند

محصول ڈاک کا مل علاوہ

یہہ ناول اپنا آپ ہی نظیر ہے ایک ہزار چہپا تہا تہوڑا خرچ ہوگیا۔ اب بہت تہوڑی جلدیں باقی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے اور دیکہنے سے خوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر

مینیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر (پنجاب)

سنبھالنا یہہ بہی بہت عمدہ ناول ہے۔

قیمت ۔ ۔ آنہ ہے درخواستیں مذکورہ بالا پتہ پر آویں

...محفل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں سینٹ ٹیکل
...کے طلباء کی ایک ایسوسی ایشن بھی قائم ہوئی ہوئی
...دلچسپی سے اپنے فرائض کو سرانجام دے رہی
...سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں استریوں کی معقول
...شامل ہوتی ہے اور ہر اتوار کو استری سماج کی
...دستور ہوتے ہیں۔ پتری پاٹھ شالا کا کام
...جاری ہے۔ علاوہ ازیں سب سے بڑھ کر نمایاں کام
...آریہ سماج لاہور میں ہو رہا ہے وہ اکثر نوجوان آریہ
...کا اپنی سماجک زندگی کو شدھ بنانے کا ہے۔ بہت
...اپنے اپنے گھروں میں عملی کام کرنے کی سر توڑ
...کر رہے ہیں جس کی وجہ سے کہ اُنہیں سخت
...ہی برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر وہ پرواہ نہیں
...آریہ سماج میں صرف زبانی جمع خرچ ہی
...کیا جاتا تھا۔ مگر اب آشا ہے کہ ایشور کی کرپا سے
...مخالفین کا یہ اعتراض کہ "وہ کہتے ہیں کرتے نہیں"
...دور ہو جائیگا۔ پردہ کی فضول اور بیہودہ
...رسم مٹانے میں تواعد کرنا۔ اپنی سنتانوں کو بجائے
موجودہ سکولوں اور کالجوں میں داخل کرانے کے حتی
...پراچین طریقے پر گھر میں پڑھانا اور گوروکل کھولنے
...انتظام کرنا۔ اپنی استریوں کو سوشکشت کر کے اپنی
سنتان کو آریہ ریتی پر تربیت و پرورش کرنا سکھلانا
بیہودہ چھوت چھات کو الوداع کہنا۔ نکمی اور سن گھڑت
...رسومات کے زنجیروں کو آزادانہ توڑنا اور آریہ جاتی
کی ضرورت کو دل سے محسوس کر کے اُس کے قائم کرنے کے
...سوچنا وغیرہ وغیرہ کام اس بات کے بدیہی ثبوت
...آریہ سماج اب خانہ زاد دشمنوں کے جھگڑے
...بیماری سے شفایاب ہو کر آگے سے دس گنا بڑھکر
...کے میدان میں قدم بڑھا رہا ہے۔ مدراس کے
...ویدک دھرم کا سندیس پہونچانا۔ اور
...سماج کے ایک ماتر لاثانی آریہ سیر شری مان مہاتما
منشی رام جی کا اپنے دنیاوی عیش و عشرت پر لات
...صرف پرماتما کے سہارے پر گوروکل کیلئے
...مانگنے پر کٹی بدھ ہو جانا اور یہ ہی نہیں۔ بلکہ

یہاں تک برت دھارن کرنا کہ وہ جب تک تیس ہزار روپیہ گوروکل کے لئے جمع نہیں کریں گے وہ اپنے گھر میں قدم نہیں دھریں گے۔ یہ کوئی معمولی گھٹنائیں نہیں کہ جنکو سرسری نظر سے دیکھا جائے بلکہ میرے خیال میں پرماتما کی طرف سے یہ گھٹنائیں اُن مایوس دلوں کو اُتساہ دینے کے لئے نمودار ہو رہی ہیں جو صرف یہ کہکر ہمت ہار دیا کرتے تھے کہ "اب آریہ سماج میں جھگڑا ہو گیا۔ اب آریہ سماج ناش ہو جاوے گا"۔ اس وقت کے آثار زبان حال سے پکار رہے ہیں کہ آریہ سماج اب سچ مچ اپنی عملی کارروائیوں سے مہان اُنتی کو پراپت ہوگا۔

اس دفعہ سماج کے معمولی ہفتہ وار جلسے میں ہون اور بھجنوں کے بعد شریمان پنڈت رسیلداس جی نے اُپاسنا کرائی اور ایک منوہر سرمن دیا۔ اُن کے پشچات شریمان پنڈت شونا تھ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے عملی زندگی کے بارہ میں ایک موثر دیاکھیان دیا۔

ازاں بعد منتری سماج نے ضروری خبریں سنائیں اور شانتی پاٹھ ہو کر جلسہ ختم ہوا حاضری تین سو کے قریب تھی۔ سردار نراین سنگھ جی اور سیٹھ نے للعہ روپیہ اور اُن کے ملازم نے عہ روپیہ سماجک فنڈوں میں دان دیا۔ ویروار کو حسب معمول ذات پات کے مضمون پر ڈیبیٹ ہوا۔ اور سوائے ایک سناتنی صاحب کی تقریر کے کل تقریریں موجودہ ذات پات کے برخلاف ہوئیں۔ آئندہ ہفتہ کے لئے مضمون شرادھ رکھا گیا۔ سماج کے چند بھدر پُرشوں نے شہر کے بیچ گمٹی بازار میں حسب معمول آریہ سدھانتوں کا پرچار کیا جس میں پُرانوں کا کھنڈن سُنکر بعض سناتنی بھڑک اُٹھے۔ سالانہ جلسے کے لئے طیاریاں شروع ہیں۔ اس ہفتہ میں گوروکل بھکت منڈلی لاہور میں پہونچی اور صرف $1\frac{1}{2}$ دن قیام کر کے ضروری کاغذات لیکر شملہ کی طرف روانہ ہوئی۔ گوروکل منڈلی کا بڑا نت سُنکر ہم اتی پرسن ہوئے گوروکل بھکت منڈلی کی کامیابی سُنکر چت کو بڑا آہلاد ہوا۔ سچ ہے کہ ایشور اوشیہ اُن کی سہایتا کرتے ہے جو اپنی آپ سہایتا کرتے ہیں۔ شریمان مہاتما

منشی رام جی کی یہ پرتگیا سُنکر کہ وہ تیس ہزار روپیہ اکٹھا کئے بنا گھر میں نہیں جائیں گے۔ میرے من میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا اس سمے آریہ پُرشوں کے لئے شریمان مذکور کی پرتگیا کو سنجیدگی سے وچارنے کا موقعہ نہیں؟ کیا آریہ لوگ اپنے لخت جگروں کی جدائی اپنے عیش و آرام کی لذت۔ اپنے امور خانہ داری کی۔ اپنی غیر حاضری میں استری سے بے خبر ہیں کہ کیا جسقدر مُدت تیس ہزار روپیہ اکٹھا ہونے میں لگے گی۔ اُتنی مدت شریمان مذکور کی تکالیف ہمارے لئے باعث خوشنودی ہونگی؟ کیا آریہ پُرشوں کو اس سمے وشیش تیار رہنا ہے بہت جلد تیس ہزار روپیہ اکٹھا کر کے شریمان مذکور کی پرتگیا پالن کرانے میں پہلو تہی کرنی چاہیئے؟ میرے خیال میں ہرگز نہیں۔ بلکہ اس سمے آریہ سماج کے ایک ایک بچے کا یہ اوتیہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ شریمان منشی رام جی کی پرتگیا کو پالن کرانے میں ضرور کچھ نہ کچھ حصہ لے ... جنے کی لکڑی اور ایک جنے کا بوجھ ہو جاتا ہے بجائے ہمارے کل آریہ سماجوں کے لئے تیس ہزار روپیہ جمع کر دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ بات ہے تو صرف محسوس کرنے کی۔ امید ہے کہ آریہ بھائی میرے اس خیال پر ضرور دھیان دینگے۔

الراقم .... (ریوڑی لاہور) ———

لالہ جے چند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات - ۱۵ سال کی عمر سے ۳۰ سال تک جس کا بائیبل میں بھی پتہ نہیں ہے کہ کہاں رہے مصنفہ لالہ جے چند مرحوم	۴ر
عیسائیوں کے ہاتھ سے بھائیوں کو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک مصنفہ لالہ جے چند مرحوم	۳ر
دکھ کی کتھا ..... مصنفہ ایضاً	۰ر
ہمارے بچھڑے بھائی نمبر ۱ و نمبر ۲ مصنفہ ایضاً	۱ر
مہاراج لائیبل کیس .... مصنفہ ایضاً	۲ر
اُتم سنتان پیدا کرنے کی بدھی	۲ر

کل درخواستیں بنام مینجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر آنی چاہئیں۔ فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔

...dwar. Digitized by eGangotri

خدمت عام کا سلسلہ

مرقع عبرت

پچھتاوے کی آگ اور اُس کا سنتاپ

لالہ بانکے بہاری لعل نے جنہوں نے بہت سارا روپیہ ظلم اور تعدی۔ جھوٹھ اور بے ایمانی سے جمع کیا تھا۔ ایک نیا مکان عالیشان بنوایا اور ہر ایک طرح کے تکلفات سے اُس کو سجایا۔ طرح طرح کے فرش فروش بہم پہونچائے۔ جھاڑ اور فانوس وغیرہ سے مرتب کیا۔ اور اُس کی جنٹھہ...... (Opening Ceremony) دھوم دھام سے کرنے کی تیاری کی۔ دُور دُور سے لوگ اُسکی دعوت پر آئے محفل رقص و سرود۔ شراب اور کباب خوب گرم ہوئی۔ چونکہ انڈین سوسائیٹی میں بہت کچھ یوروپین رسومات دخل پاتی جاتی ہیں۔ وہاں جام صحت میزبان کا تجویز ہوا۔ اور تجویز کرنے والے نے اِس طرح سے مجلس کو توجہ دلائی کہ ہم اپنے میزبان شریف آدمی کا جام صحت تجویز کرتے ہیں۔ سب اُس کے ساتھہ متفق رائے ہوتے اور قریب تھا کہ وہ اس طرح کا جام صحت نوش فرماتے۔ کہ بقول شاعر۔ ؎ کل امرٍ اذا تم دنا نقصہ۔ اُس وقت میزبان کا جام ظلم و بے ایمانی سے لبریز ہو چکا تھا اور اُن کی زندگی کا تختہ پلٹنے والا تھا۔ اُن کے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا۔ کہ حاضرین مجھکو شریف آدمی کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ میں سچ چوں تو یہی کہ میں درحقیقت شریف آدمی ہوں اور شریف آدمی کہلائے جانے کا مستحق ہوں یا نہیں؟ اُس پر وہ مکان کی ہر ایک چیز کی طرف خیال کرتے ہیں۔ اور ہر کل اُن کو یاد دلاتا ہے کہ یہہ سب کچھہ ظلم اور بے ایمانی کے وسیلہ سے بہم پہونچایا گیا ہے۔ اُس وقت اُن کا کانشینس اُن کو ملامت کرتا ہے۔ بڑی شرم کی بات ہے کہ ایک شخص چور بھی ہو اور دھوکہ باز بھی ہو۔ بھیا ... کہیں سنے چوری و ظلم سے یہہ سب کچھہ بہم پہونچایا ہو اور اب یہہ سب لوگ مجھہ کو شریف آدمی کہکر بلاتے ہیں اور میں چپکے سے یہہ خطاب قبول کر لیتا ہوں تو کیا یہہ اعلے درجہ کا دھوکہ نہیں ہے کہ ایک شخص جو بڑا چور ہو وہ شریف آدمی بھی کہلائے؟ بس اس خیال کا آنا تھا کہ آناً فاناً اُن کو غش آ گئی۔ حاضرین میں سے بہت سے ڈاکٹر۔ وید حکیم اور کئی ایک بید۔ قاضی و مولوی اور پنڈت نجومی اور پیر و فقیر موجود تھے۔ لیکن کسی کو اُس کی بیماری کی سمجھہ نہیں آتی تھی۔ اور اب مجلس تتر بتر ہو گئی۔ اور ہر ایک شخص حیران تھا کہ یہہ کیا حادثہ ہو گیا۔!!! اسی حالت میں وہ میزبان تمام رات ہائے ہائے کرتا رہا۔ کوئی علاج مفید نہ پڑا۔ یہہ جگری بیماری تھی۔ یہہ سچے پچھتاوے کا عارضہ تھا۔ ؎ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ ہر گھڑی پل انکی حالت بدتر ہوتی جاتی تھی نالہ اور آہ ورد زبان تھا۔ بات چیت بند تھی کسی کو بھی مزاج پُرسی تک کا جواب نہیں ملتا تھا۔ اس عرصہ میں لالہ بانکے بہاری لعل کے عزیزوں نے تجویز کی کہ ہزاروں روپیہ وار وار کے اُس کے سر پر سے قربان کر دئے جاویں۔ لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ اُسوقت بیمار نے ایک سادھو کو درخواست کی کہ اُن کا آدھا مال و دولت کسی کار خیر میں خرچ کیا جاوے اور اُن کو اِس عذاب سے رہائی ہو۔ اُس دھارمک حکیم نے جواب دیا کہ ہر ایک بیماری کا علاج یا تو بذریعہ پسینہ نکالنے کے کیا جاتا ہے یا بذریعہ قے و دست یا فصد کے۔ لیکن اُس کا شفاخانہ میں سوائے قے کے اور کوئی علاج نہیں ہے۔ یعنی جن لوگوں سے ظلم۔ تعدی اور جھوٹھ سے یہہ دولت حاصل کی گئی ہے اُنہیں لوگوں کو واپس کر دی جاوے۔ اب یہہ نسخہ ایک بڑا مشکل تھا کہ لالہ صاحب تو اپنی تمام دولت جس کے باعث سے وہ بڑے معزز بن گئے تھے وہ سب واپس کریں اور آیندہ کے لئے ایک نہایت غریب حالت میں رہیں اور جن لوگوں کو دھوکہ دیا تھا اور تکلیف دی تھی ان لوگوں سے جا کر معافی مانگیں۔ یہہ بہت مشکل تھا اور لالہ صاحب حیران تھے۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ وہ کبھی وقت تیسرا حصہ اور کبھی نصف اپنی تمام دولت کا دینے کو طیار ہوتے تھے لیکن وہ ایک سادھو مثل اُن لوگوں کے نہ تھا کہ جو کچھہ روپیہ لیکر آگے یا دس بیس جانوروں کا گلہ کٹوا کر سمجھ لیتا کہ قربانی ہو گئی اور چھٹکارا ہوا۔ بلکہ وہ اِس بات پر مُصر تھا کہ میری کتاب میں سوائے قے کرنے یعنی جن لوگوں کا حق ہے اُن کو واپس دینے اور اُن سے معافی مانگنے کے اور کوئی علاج ہی نہیں۔ درحقیقت پچھتاوے کا قانون اٹل ہے اور کسی طرح سے بھی آرام نہ پا کر اور ضمیر کی ہر وقت کی ملامت کے اُٹھانے کے ناقابل ہو کر لالہ صاحب طیار ہوئے کہ ضرور خواہ کچھہ ہی ہو اس پچھتاوے کے عذاب سے رہائی پانی چاہئے۔ اب کیا تھا کوئی بُرائی انسان کو کبھی نہیں بھولتی۔ کیونکہ گناہ ہضم ہونے کی چیز نہیں ہے ایک ایک پائی پائی اُن کو یاد تھی۔ اور بقول شخصے "چاندی کی کٹی ہوئی بھی ہضم کرنی بڑی مشکل ہے چہ جائیکہ کوئی شخص کسی غریب کا چاندی زندہ یعنی روپیہ لیکر اُسکو ہضم کرنا چاہئے۔ آپ نے اپنے خزانہ کا منہہ کھول دیا اور فہرستیں بنانی شروع کیں اور ہر ایک شخص کی جو جو رقم تھی علیحدہ علیحدہ پوٹلی باندھتے جاتے تھے۔ بس کئی روز رات دن اسی کام میں مشغول رہے۔ کسی کسی غریب کو خود ہی آ کر سناتی تھی کہ اب شریف آدمی بانکے بہاری لعل کس طرح سے جا کر غریب آدمیوں کو روپے واپس دیتے اور اُن کو سمجھاوے کہ کس طرح سے اِس مقطع داڑھی والے شریف آدمی نے اُن کو دھوکہ دیا اور اِس طرح سے اُنکا مال کھایا اور مار لیا۔ اور اب واپس دینے آیا ہے۔ الغرض طرح طرح کے خیالات آ کر اُس کو ستاتے تھے اور اُس نے اُس سادھو سے تجویز پیش کی کہ مہاراج! تمام دولت لی جاوے لیکن اتنا ذلیل نہ کیا جاوے کہ اب وہ غریب سے غریب آدمی کے پاس جاوے اور جا کر سر جھکاوے اور معافی مانگے۔ وہ سادھو اپنے قول پر پکا تھا۔ کہا کہ اچھا دوسرے شفاخانہ سے جا کر دوائی لے لو۔ جہاں تھوڑا سا فصد نکالتے یعنی تھوڑا سا حصہ دیکر ہی گذارہ ہو سکے۔ یا جہاں جلاب پینے سے گذارہ ہو سکے یعنی کچھہ اندر ہضم ہو جاوے اور کچھہ نکال دیا جاوے۔ افسوس

... میں سوائے تھے کرنے اور تمام مال واپس ادا
... کوئی دوا نہیں۔ تا جا یہ انہوں نے روپیہ کو بانٹنا
... ایک شخص کے پاس جانے اور اُس سے جاکر سارا
... اس طرح سے آپ کا مال خلاف رونہ
... کے واسطے ہیں از حد نادم ہوں آپ
... لے لیجئے۔ للہ معاف کیجئے۔ لوگ بیچارے حیران
... شخص کو کیا ہوا۔ خدا نے کیسی عمدہ ہدایت دی۔
... نیت نیز متفرقہ سمجھ کر اُس سے روپئے لے لیتے۔
... ہم تو معاف کرتے ہیں۔ خدا تم کو بخشے۔ اس طرح
... ہزاروں آدمیوں کا حق جو کچھ اُس کے پاس
... ادا کیا۔ اور کچھ کچھ اُس کی طبیعت رو بہ صحت ہوتی
... خالی مکان اور چند برتن کھانا پکانے کے اُس
... کے پاس باقی تھے۔ اور ایک رقم ایک بڑی کمپنی
... ادا تھی جس میں پانچ سو کے قریب ممبر تھے اتنک
... فرداً فرداً ایک ایک شخص کے پاس جا جا کر معافی
... اور اُس کا روپیہ ادا کرتے تھے۔ لیکن اب موقع
... تھا اور اُن کا راز کم از کم پانچ سو آدمیوں کو
... ہونے والا تھا۔ یہہ ایک وقت اُس کمپنی کے ایجنٹ تھے
... انہوں نے اُس کمپنی کو بہت نقصان پہونچایا تھا۔
... خیال یہہ تھا کہ اگر یہہ اپنا مکان اور برتن گِذا سے
... فروخت کر کے اُس کمپنی کو یہہ روپیہ ادا کریں۔
... تو بالکل ننگ ہو جاویں گے۔ دوسرا پانچ سو آدمیوں
... یہہ راز فاش ہوگا۔ اور اُن کا پردہ بالکل کھل جاویگا
... چونکہ پچھتاوے کی درد نے اُن کو بہت تکلیف میں
... رکھا تھا وہ اُس سے رہائی پانے کو آمادہ ہو ہی گئے۔
... انہوں نے اپنا تمام بقایا سامان گروی کر دیا اور
... ڈیرہ سرائے میں جمایا اور اُس کمپنی کے مالکوں کو
... بھیجا اور جاکر معافی مانگی۔ خداوند کریم کا رحم
... آدمی کے سر پر ہمیشہ ہوتا ہے۔ آدمی ایک ایک
... اپنے برادروں پر ظلم کرنے کے وقت نہیں سوچتا ہے
... خداوند کریم چونکہ اعلےٰ ہیں۔ سہ دشمن اگر قوی
... نگہبان قوی تر است۔ وہ ہمیشہ ہی اپنے بندوں
... کی دلداری کرتے ہیں۔ اور بگڑتوں کو اُٹھاتے ہیں۔ وہاں

غیب سے یہہ موقع بنایا کہ باوجود اُس کام میں لالہ باہنکے بہاری لعل کے بہت سے نقصان پہونچانے کے کمپنی بہت نفع میں تھی۔ ان پانچ سو ممبروں نے یہہ ریزولیوشن پاس کیا کہ چونکہ اس شخص کے اندر سچا پچھتاوا شروع ہوا ہے۔ اس کو معافی دی جاوے اور جو رقم یہہ پیش کرتا ہے وہ بھی اس کو واپس دی جاوے اور اتنی رقم اور اس کو کمپنی کے سرمایہ سے دی جاوے پس یہہ کیا تھا لہ صاحب ضمیر کی سزا بھگت چکے تھے انہوں نے بہ شکریہ تمام اُس ساری دولت کو قبول کیا۔ اور اب خوب مزے سے نہایت ایمانداری سے اپنی زندگی گذار رہے ہیں۔ پیارے ناظرین دست دہرم پرچارک آپکو معلوم رہے کہ ہم سب ہی دوسروں کی نگاہ میں بڑے بھلے مانس شریف اور نیک پاک ہیں۔ لیکن آؤ اپنے دل میں فیصلہ کریں کہ کتنے ہم میں سے اپنے ضمیر کے نزدیک شریف جنٹلمین کہلانے کے مستحق ہیں۔ جب تک ہمارا ضمیر ہم کو شاباش نہ دیوے۔ تمام جہان کی مرحبا۔ اور واہ واہ۔ خوب خوب ہمارا کچھ بھی بھلا نہیں کر سکتی پس آؤ ضمیر کی آواز سننے کے عادی بنیں ॥

اقتباس رام رکہا مل انسپکٹر ڈاکخانجات

دودہ کی برائی

(گذشتہ سے پیوستہ)

کا سلسلہ پرمیشور نے ہر فرد جاندار کو بچپن کیلئے اپنی اپنی ماتا دوارہ قایم کیا ہے

معترض صاحب اسی پرچہ کے صفحہ ۸ کالم آخیر میں خود تسلیم کرتے ہیں کہ دودہ قوت باہ کا بڑہانے والا اور مقوی باہ ہے اور دوسری طرف ہم قریباً کل دُنیا میں دیکھتے ہیں کہ انسان رتوگامی نہیں ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ تمام حیوان باوجود اپنی توانائی اور طاقت کے بھی رتوگامی ہمیشہ رہتے ہیں یعنی جب تک مادہ کو گرمی کے ایام نہ ہوں تو کوئی بھی نر اُس سے جفتگی نہیں کرتا اور اگر غور سے سوچیں گے تو بھی بات سمجھہ میں آ جاوے گا کہ وہ بچپن کے بعد میں کوئی دودہ استعمال نہیں کرتے کیونکہ اُن کو قدرت ہی نہیں دیتی

اسی طرح سے اگر انسان بھی اپنے قدرتی قانون پر کاربند رہتا تو یہہ بھی قدرتاً رتوگامی رہتا۔ کیونکہ اناج اور پھل پھول آدمی سے ویرج اندازہ کا اُتپن ہوتا ہے اور حیوانی دودہ سے اندازہ سے بڑھ کر یہہ پہلے حیوانی اثر ہے کہ جس کے ذریعہ سے یہہ کل جہان یعنی زناکاری نے فروغ پایا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے دودہ اور گھی کی لذت نے کہ جس نے گوشت خوری تک نوبت پہونچا دی ہے۔ تمام قسم کی لذیذ چیزیں یعنی مٹھائی وغیرہ عیاش آدمیوں کے لئے تیار ہوتی ہیں جو قدرتاً غیر قدرتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں صرف مفلسی نے ہمارے ملک میں کہ جہاں بے وقوف لوگ بہت ہیں آ ڈیرہ جمایا۔ میرا مطلب بیوقوف لوگوں سے یہہ ہے کہ باوجود ناداری کے بھی قرضہ وغیرہ لیکر بھی ان عیاشی کے سامانوں کو مہیا کرتے ہیں اور دوسرا جو کہ حیوانوں میں اور خاصکر کے بیل میں جو خراب گُن ہے وہ آدمیوں میں اکثر سرایت کر گیا ہے کہ جس کا نتیجہ قدرت میں بہت ہی بدتر ہے کہ جس کی معافی کبھی بھی نہ ہو سکے گی وہ یہہ ہے کہ نکٹ کا مٹا یعنی (ـــــ) یہہ گُن بیل میں موجود ہے اور اکثر مفتوں میں کھلم کھلا سرایت کر گیا ہے۔ بلکہ اسی غرض سے میں کہوں گا۔ کہ صغیر سنی لڑکیوں کی شادی بہت لوگ کر دیتے ہیں اور یہہ امر بہتوں سے مخفی بھی نہیں ہے۔ بتائے کتنا اندھیر گائے کے دودہ سے برگٹ ہوتا ہے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر دودہ کی خوراک بچپن کے بعد بند ہو جاوے۔ کہ جو قدرتاً ہونی چاہئے۔ یہہ دونوں عیب یعنی زناکاری اور نکٹ کا مٹا دُنیا سے دور ہو جاوے اور خاصکر کے رتوگامی پھیل جاوے پھیری دانت میں آریہ ورت میں یہہ غلطی کیونکر پڑی کہ جس سے حیوانوں کا دودہ پیا جانا شروع ہوا وہ غلطی صرف دُگدہ و گھرت و کشیر شبدوں کے ارتھ بتا رہتے ہیں۔ علاوہ سمجھنے کے طفیل سے عاید ہوئی ہے۔ اور یا لالچ سے اس میں کچھ شک نہیں کہ شبد وید وغیرہ پستکوں میں جو ہیں۔ لیکن ان کے ارتھ انرتھ کئے جانے سے خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ (باقی آئندہ) (دیو بدا اس) ...

Digitized by eGangotri

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج جھنگ گھیانہ......	۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج جگراؤں ضلع لودھیانہ	۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج جلالپور جٹاں ضلع گوجرانوالہ........	۷ و ۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج پشاور........	۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج حافظ آباد......	۲۸ و ۲۹ اکتوبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج شرقپور......	۷ و ۸ نومبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج لاہور......	۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج لودھیانہ......	۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۸۹۹ء
آریہ سماج میانمیر......	۷ و ۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء

رسید زرہائے بھگوتی ودھوا

سبھا کے فنڈ از ابتدائے ۹ ستمبر ۱۸۹۹ء لغایت ۲۹ ستمبر

نام چندہ دہندہ	وعدہ	نقد وصول
میزان سابقہ مندرجہ پرچارک ۸ ستمبر ۱۸۹۹ء	[illegible]	[illegible]
بابو بیچا رام جیٹھی لاہور........	عہ	عہ
راجہ گوبند پرشاد صاحب حیدرآباد دکن	سہ	سہ
لالہ سولراج فورسٹر جنگلات بنگالی...	صہ	صہ
سکرٹری آریہ سماج وزیرآباد....	عہ	عہ
مہتہ الیشور داس سیالکوٹ......	صہ	صہ
لالہ کرم چند اور رستیر بھنڈارہ......	عہ	عہ
بابو گوپال سوامی بھنڈارہ......	صہ	صہ
بابو منشی سنگھ صاحب اور رستیر بھنڈارہ	صہ	صہ
دیگر دوستاں لالہ کرم چند اور رستیر بھنڈارہ	صہ	صہ
لالہ دھرم بجی لال تحصیلدار نہر سبھا شاہپور..	صہ	صہ
بابو نورندہ ناتھ ... لاہور....	صہ	صہ
لالہ میا داس مرچنٹ فورنگی بجھا...	صہ	صہ
لالہ کرم چند اور رستیر بھنڈارہ....	صہ	صہ
گپت دان انگریدو ضلع مردان ...	عہ	عہ

اشتہارات

ضرورت ہے

میرے ایک دوست شریف خاندان قوم مہاجن عمر تخمیناً ۲۵ سال بالکل تندرست۔ چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اب مہاجن قوم کی کسی ایسی بدھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو۔ عمر ۱۸ سال سے کم نہ ہو اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات راقم سے دریافت ہو سکتے ہیں۔ **المشتہر**
گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سری نگر۔

ضرورت ہے

ایک ممبر آریہ سماج سری نگر کشمیر شدہ آچاری کنوارا عمر تخمیناً ۲۴ سال پونچھی کھتری ذات الکھ آمدنی ۸۰ روپیہ ماہوار کسی یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کنیا پڑھی لکھی اور آریہ سماجک خیالات کی ہو اس بارہ میں راقم سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔
المشتہر
گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سری نگر۔

آریہ جنتری و ڈائرکٹری ۱۹۰۰ء

اگرچہ بذریعہ اشتہار مطبوعہ ست دھرم پرچارک آریہ ورت سبھاجوں کی توجہ آریہ جنتری و ڈائرکٹری ۱۹۰۰ء کی طیاری کی طرف دلائی گئی تھی مگر بہت سماجوں نے اس پر توجہ دی ہے چونکہ اب کی مرتبہ جملہ سماجوں کے منتری اور پردھان کے نام بھی درج کرنا مناسب سمجھا گیا ہے۔ اس لئے کرپا کر کے جملہ سماجیں اپنے اپنے سماج کے منتری اور پردھان کے نام سے بہت جلد بذریعہ کارڈ اطلاع بخشیں اور جو سماجیں ایک پیسہ کا

خرچ بھی برداشت نہ کر سکیں وہ بذریعہ بیرنگ کارڈ ہی اطلاع بھیجدیں اور جس سماج کے متعلق کوئی اور پتری پاٹھشالا یا کوئی دیگر انسٹیٹیوشن ہو۔ اس کے حالات سے بھی اطلاع دیں۔ **المشتہر**
بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال۔

نہ خریدوگے تو پچھتاؤگے

دنیا بھر میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ رجسٹرڈ گھڑی اوپن کیس کلیس چین والی ۱۸ سائز جوکہ شہری پرزے قریباً مفت یعنی ۷ روپیہ کو دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال اس کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا۔ مثل گھڑیاں۔ کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں۔ شائقین فہرست مال ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمایش سے نیاز مند کو مرہون منت فرماویں۔ **المشتہر**
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز
بازار صدر چھاؤنی جلندھر شہر پنجاب۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ۔
المشتہر (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

ناول چاند

محصول ڈاک معاف۔ قیمت ...

یہ ناول اپنا آپ ہی نظیر ہے ایک ہزار چھپا تھا۔ ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گیا۔ اب بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے اور دیکھنے سے خوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ **المشتہر**
مینیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر پنجاب۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

Registered No. L. 39 اوم Registered No. L. 39

ہر صورت بمد پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

دھرم پرچارک

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر سے شایع ہوتا ہے *

سمت ۱۹۵۶

ہمارے مجرب دوائیں

... امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ... بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔
... اس کے کہانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ ... ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہو جاتا ... کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی ... اس کے استعمال سے سُرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری ... کو بالخاصیت مفید ہے۔ وہ آدمی قریب ... سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ... کی سُستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ ... اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں ... روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لئے ... قیمت کم نہ بھیجی جاتیگی۔ فی تولہ ... مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ... رُستم آمیدہ کو لئے نہایت مفید ہے۔ ... درست ہو جاتے ہیں اور حافظ خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ چار روپیہ للعہ
دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر قے و دست دُھونہ آنے کے دور ہو جاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ عسا٭ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پُرانا کسی سبب سے جریان منی عارضہ ہو گیا ہو اس کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پُرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک پُرانے طریق سے معالجہ کیا جاویگا *
المشتہر (حکیم تارا چند، گجرات پنجاب)

ہون سامگری ۳۰/۹

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریشاں ... ورنڈت بھیم سین کی شکتی ... اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں

تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیر پا ہے نرخ ۹ ر سیر عہ ۸ رہر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندھت دھوپ نرخ عہ ۸ روپیہ کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ چندر ہوکس ٹانک ہے لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب باعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے تقویت باہ۔ دماغ معدہ جگر گردہ۔ مثانہ اسکے خاص اصول ہیں۔ درد پشت۔ خوف بے چین خوابی احتلام تسلسل البول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اسکا منصبی کام مزید بیان نہیہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور رفیہ ہمتی قیمت فی بکس ۲۱ تولہ جو دس روز کی خوراک ہے (للعہ)
سفوف مجرب جریان سیلان منی کہنہ دانت کو گاڑا کرتا ہو قیمت فی بکس (۲۰ تولہ) عسا کلیان اکسن واسطے ... مجیب الاثر ہے ... خارش۔ دھدر۔ جالا۔ ... اطرفہ ... مفید ہے۔ ... کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ المشتہر

Haridwar. Digitized by eGangotri

حکیم جالینوس کے نسخے

یہہ اُس شخص کے نسخے ہیں جسکا نام سننے سے مریض کو آدھی صحت ہو جاتی ہے - مایوس مریضوں کو اب خوش ہونا چاہئیے اُن کے لیے بے نظیر ادویات موجود ہیں - اگر ضرورت ہو - تو منگا لیں چند ادویات ذیل میں درج کیجاتی ہیں +

معجون سلطانی شاہ واجد علی شاہ لکہنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے - بہہ میں کیا تعریف کروں کہ مرد میں کیوں غضب کی طاقت نہ ہوگی - ساٹہہ سالہ بھی ایکدفعہ جوان ہو جاتیگا قیمت دو چہٹانک کیلیئے [illegible]

تحفہ بہبود جوانی یہہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں - جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہے - اگر ابھی سے ان کا استعمال شروع کردیں تو ہمیشہ کیلیے جسم کی کل طاقتوں کو بڑہاتی رہینگی - اکسیر اعظم کے بعد ان کا استعمال بہت ہی فایدہ بخش ہے قیمت ۴۰ گولی [illegible]

مفرح لطف زندگانی اعلیٰ درجہ کا مقوی ہے - ہر مزاج ہر عمر کے موافق ایسا [illegible] رئیسوں کے لایق قیمت آٹھہ تولہ صرف ...... [illegible]

آتشک ۷ گولی کہانے سے تمام زخم آتشک کے ہو جاتے ہیں لطف یہہ کہ پہر عمر بہر یہہ مرض ہوتا ہی نہیں ہے - قیمت ۷ گولی صرف .... [illegible]

اکسیر اعظم جو لوگ جوانی کو بیکار کر چکے ہیں اُنکے لیئے یہہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہیں - تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے قیمت ۲۰ گولی معہ طلاء [illegible]

سوزاک بے نظیر دوائی ہے - اسکے استعمال سے فایدہ معلوم ہوگا - ۲۰ دن میں صحت ۲۰ گولی [illegible]

بواسیر نہایت مجرب دوائی ہے قیمت ۲۰ گولی [illegible]

جریان بہت عمدہ دوائی ہے قیمت ۱۶ گولی [illegible]

نوٹ - درخواست کے ہمراہ وقت اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکہا جاویگا تو صحت کی ذمہ داری نہ ہوگی +

المشتہر

ایس - اے - ستار حکیم جالندھر شہر پنجاب

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پُرشوں کی آگاہی کے لیے مطلع کیا جاتا ہے - کہ ہماری لائبریری میں تبہہ سو قسم کی انگریزی - اُردو - ہندی سنسکرت کتب متعلق آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی - پنڈت گرودت ودیارتہی - لالہ منشی رام پنڈت لیکہرام آریہ مسافر - منشی جیون لال و پنڈت کرپارام شرما - لالہ دیوراج - ماسٹر درگا پرساد و پنڈت بہیم سین شرما - بابو کاشی رام کہتری - رائے ٹہاکر دت لالہ جیون داس بابو بجا رام چٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں - اور ہم حوصلے سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بہر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب صرف درخواست کرنے پہ مفت بہیجی جاتی ہے - اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پہ ہماری لائبریری میں رکہنا چاہیں تو پہلے خط وکتابت کریں اور بہومکا ترجمہ بابو نہال سنگہ کنال نو بہی برائے فروخت موجود ہے قیمت صرف عہ +

المشتہر

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور وچہو والی

آرین کلاتہہ مینوفیکٹری ٹبالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون - دری - کہیس - دوہتی - سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں - ہمدردان ملک کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں علاوہ ازیں جو صاحب ٹبالہ کے ازار بند یا اور کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بہی بہم پہنچائی جاوینگی - جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر طیار کرایا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے - عام دیسی نمونہ پر ۶ ریج چار رج ہونگے - مال نقد یا ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا -

المشتہر بہیرا داس - متہرا داس پروپرائیٹران آرین کلاتہہ مینوفیکٹری ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب +

بیماری سے شفا پانے کے نہایت عمدہ موقع

تیس سالہ ڈاکٹری تجربے ...

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر حضور نواب بہادر بہاولپور نے اپنے ... جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں

جوہر چشمہ آتشک اور اُس کے بد ... خون کی نہایت مجرب دوائی [illegible] اور ...

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک ... جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے ...

ضروائن ٹانک پلز ضعف دماغ ... جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی - پانچ ... دردسر رفع ہو جاتا ہے قیمت ......

بواسیر کی مجرب دوائی - چند ہی خوراک ... خون بند ہو جاتا ہے ....

طحال کی مجرب دوائی ....

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ....

ضعف جگر کی مجرب دوائی ....

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ....

نامردی کی مجرب دوائی ....

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ... بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں ... کفایت سے مل سکتی ہیں جو صاحب ... خریدنا چاہیں - پتہ ذیل پر درخواست ...

المشتہر

پنڈت رامناتہہ میڈیکل پریکٹیشنر ...

معہ آریہ میڈیکل ہال و ہسپتال بلطفہ ...

CCO, Gurukul Kangri Collection

...سنار کی گتی

...خبار پاپونیر اور ...نتوں پر دیا

ہماری یہ رائے ہے اور ہم اسے ہر وقت ثابت کر سکتے ہیں کہ ... ویدوکت دہرم کے سدہانتوں کی کسی نہ کسی پیرایہ میں ... ہوتی ہے وہ لوگ اور وہ قومیں جن کی آجکل ... کے کورانہ اندیش اندہا دہند تقلید کرنے کو فخر سمجھتے ہیں ... اور ابھی سیدھے راستے پر آنے کی جد و جہد کر رہی ہیں۔ ... کے اخبار پاپونیر الہ آباد نے لمبے لمبے ٹائپ کالم ... کی حمایت اور دیا پر لکھے ہیں۔ ملک فرانس اور ... اور یورپ کے علاقوں میں خاص خاص ایسے میلے ... میں جنمیں بیہودہ لوگ سانڈوں بھیڑوں اور ... گتوں وغیرہ کو مست کر کے لڑواتے ہیں اور آپ ... دیکھتے ہیں جس کا جانور دوسرے کو قریب ہلاک کے ... کا کہا جاتا ہے بہگا دے اسے انعام ملتا ہے یا جو ... لگائی ہوئی ہوتی ہے وہ لے لیتا ہے۔ بعض طبیعتوں ... اردو میں شاید کوئی لفظ انگریزی زبان میں ہوگا جو ... پاپونیر نے ملک فرانس کی شان میں اوتہار کیا ہو اُس نے ... اور ان تشبیہات دیکر یہہ دکہایا ہے کہ یہہ تمام ... خلاف قانون قدرت ہے اور انسان کی جہالت ... اور بیرحمی پر مبنی ہے۔ پاپونیر نہایت جوش سے ... ہے کہ وہ قوم کسی حالت میں مہذب یا بہادر اور ... سنجیدہ یا تعلیمیافتہ نہیں کہلا سکتی جو اس درجہ کی ... القلب ہو اور وحشت انگیز اور انتہا درجہ کے مکروہ ... کے دیکھنے کی تاب برداشت رکھتی ہو۔ پاپونیر ... ہے کہ ہندوستان میں ایسا قانون فی الفور نافذ ہو جانا چاہئے کہ ... شخص اس قسم کی وحشیانہ حرکت کرے پائے اُس میں ... کم از کم چہہ ماہ کی قید سجا ہیگے وغیرہ وغیرہ ... میں تمام مرغ باز بٹیر باز۔ للال کے جوڑے

لڑوانے والے اور اُنہیں اُنہیں ہلاک یا لنے والی اُن حیوان صیبرت انسانوں سے کم نہیں ہیں جو فرانس وغیرہ میں سانڈ اور سنڈے سے لڑوا کر خوش ہوتے ہیں۔ اور اس ہیبت انگیز خونریزی کی بدولت انعام حاصل کرتے ہیں

سناتن دہرم گزٹ اور پوران ویدانت

پورانک مت والوں کا ایک رسالہ جسے سناتن دہرم گزٹ

کہا جاتا ہے اور جس کی محنت اور بیکر یادی عوام کو پوشیدہ نہیں ہے کبھی کبھی سچ بات کی دانستہ یا نادانستہ اشاعت کرنے کا باعث ہو جاتا ہے۔ اس کے ایک پورانا نامہ نگار ملتان سے یوں لکھتے ہیں کہ "جب سے کئی خود غرض بہگوی پوشوں نے (جن کے ورن اور آشرم تک کا پتہ نہیں) خشک ویدانت کا اُپدیش دینا شروع کیا ہے۔ عموماً تمام ہندوؤں کی کرم کانڈ وغیرہ سے شردہا اٹھ گئی ہے۔ وغیرہ وغیرہ" اگر ہمارا قیاس غلطی پر نہیں ہے تو پورانک سبہاؤں جیسی بیج میل کہچڑی میں خشک اور بادہ گو ڈہین ویدانتیوں کی تعداد کچھ کم نہیں ہوگی۔ مگر خیر آریہ سماج کی صدق بیانی کی تائید میں یہہ شہادت بہی بہت اچھی ہے۔ وہی مثل ہے کہ

ہرچہ دانا کند کند ناداں ۔ لیک بعد از ہزار رسوائی۔

پورانک مہامنڈل اور اُسکی تازہ کارروائیاں

ایک عرصہ ہوا کہ میدان خالی دیکھکر منشی دینڈیال

جی ساکن جہجر نے بہارت دہرم مہامنڈل کے عجیب غریب نام سے ایک ڈہکوسلہ جاری کیا تہا۔ جو برائے نام اب تک چلا جاتا ہے۔ یہہ منڈل جیسا کچھ منشی صاحب کو پیارا ہے وہی خوب جانتے ہیں۔ علاوہ ملشی صاحب کے ان کے ساتہیوں کی بہی یہہ روزی کا ایک ذریعہ ہو گیا ہے کیونکہ پورانک دوکاندار اور سیٹہہ ساہوکار اس سوانگ کے طفیل ان لوگوں کی اچہی طرح سے آؤ بہگت کرتے ہیں اور یہہ لوگ انہیں اُن کے مذاق کے مطابق اپنے کرتو اور

شعبدے دکہا کر رجہا دیتے ہیں۔ مدت بعد حال میں اس منڈل نے متہرا بندرابن میں اجلاس منڈل رچا تہا۔ اس کی کل کارروائیوں کی رپورٹ ہماری نظر سے گذری ایک بات بہی مطلب کی نہیں پائی گئی۔ سوائے اس کے کہ فلاں صاحب نے حلوا پوری کا خوب انتظام رکہا فلاں صاحب نے جلسہ کو خوب سجایا۔ ایک دن وید بہگوان کی سواری بہی نکالی گئی تہی مگر رپورٹ میں لکہا ہے کہ اس سواری کے ساتہہ وہ رونق نام و نشان کو بہی نہ تہی جو لاہور امرتسر وغیرہ مقامات میں ہوتی ہے (ہمارے خیال میں یہہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے متہرا بندرابن کی چیر ہرن لیلا اور ماکہن چور لیلا اور راس لیلا کے رسیا وید بہگوان کی کیا قدر کر سکتے ہیں) آخیر میں پورانک پنڈتوں کو خطاب اور تمغے دیکر رخصت کیا گیا۔ بعض کو محض فکریوں نے لاد دیا۔ واہ کیا دہرم کا پرچار ہے۔

مرزائے قادیانی المعروف مسیح موعود اور مسئلہ التصویر

موضع قادیاں ضلع گورداسپور

کے مرزا غلام احمد نے اپنی عجیب و غریب حرکات اور قابل تفحیک کشف و کرامات اور ریختی ہوئی پیشنگوئیوں اور چند بے سروپا کتابوں کی بدولت کم از کم مذہبی دنیا پر اتنی شہرت پیدا کر لی ہے کہ اُن کی اس موقعہ پر مزید تشریح کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ مرزا صاحب نے حال میں اپنے فوٹو چہپوا کر بطور تبرک اپنے مریدوں اور معتقدوں کو بہیجے ہیں۔ اس پر سرگرم بحث چہڑ گئی ہے جس کا نام مسئلہ تصویر رکہا گیا ہے۔ مسلمانوں کی شرع اپنے مکان میں کسی قسم کی تصویر کا رکہنا بمنزلہ کفر کے ہے۔ یہی وجہہ ہے کہ متقی اور شرع کو پابند مسلمان تصویروں کو اپنے مکانات میں دخل نہیں دیتے مرزا صاحب پر یہہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اُنہوں نے حضرت محمد صاحب کے حکم کی صریح خلاف ورزی کی ہے جو اپنے فوٹو کا مسلمانوں میں رواج دیا ہے۔ مرزا صاحب خود تو

Digitized by eGangotri

کچھہ نہیں فرماتے مگر اُن کے مداح اور معتقد اُن کی طرفداری میں یہہ جواب دیتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد اپنی صحابہ کے مکانوں میں کپڑوں پر تصویریں دیکھکر ناراض ہوئے تہے اور حکم دیا تہا کہ یہہ کپڑے پہاڑ ڈالو۔ اور اُن کے تکیئے وغیرہ بنالو۔ اس سے ظاہر ہے کہ اونہوں نے تصویروں کو گہر میں رکہنے کی ممانعت نہیں کی۔ نیز ایک مسلمان ہمیشہ سے سکہ دربڑی احتیاط سے اپنے گھر میں رکہتا چلا آیا ہے۔ روپے۔ پیسوں۔ اشرفیوں وغیرہ پر تصویریں ہوتی ہیں پس کیا وجہہ ہے کہ کاغذی تصویریں نہ رکہی جاویں اور دہات کی تصویریں رکہی جاویں۔ اب یہہ دیکہنا باقی ہے کہ شرعی لوگ (۳) کا کیا جواب دیتے ہیں ❊ ——

خالصہ پنتھہ کے بعض پیرو کاروں کی مُہنہ زوریاں ۔

خالصہ پنتھہ کی یا فرقہ سکہہ پنتھیوں

ایک عجیب کشمکش کی حالت میں ہے۔ ۹۰ فیصدی سکہوں نے پوری پوری پورانک طور طریق اختیار کر رکہے ہیں۔ اور پورانکوں کے تیرتہوں کی رونق کا باعث زیادہ تر یہی کیش دہاری پورانک ہیں جنہیں اپنے آپ کو ہندو کہنے میں ذرہ پس وپیش نہیں ہوتا۔ ۱۰ فیصدی سکہہ جو کچھہ انگریزی فارسی پڑہ لکہہ گئے ہیں۔ انہوں نے سبہائیں وغیرہ بنالیں ہیں۔ مگر اُنمیں باہمی کئی قسم کا اختلاف ہے۔ بہت تہوڑے سکہوں نے جنمیں کچھہ کام کرنیکی قابلیت ہے۔ اپنی کوشش سے ایک اونے درجہ کا کالج بنام "خالصہ کالج" امرتسر قایم کرلیا ہے اور اپنا ایک ہفتہ وار چہوٹا سا انگریزی کا پرچہ بہی نکال لیا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خیالات کی اشاعت کرتے رہتے ہیں اور اپنے حریفوں اور مخالفوں کا جواب دیتے رہتے ہیں۔ ان کے حریف بدستور اپنے آپ کو کیش دہاری ہندو کہنے میں فخر سمجہتے ہیں۔ اور اکثر موقعوں پر خالصہ کالج والوں کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ خیر یہہ تو ان کی اپنی باتیں ہیں۔ کبہی کبہی خالصہ کالج والے اپنے انگریزی پرچہ "دی خالصہ" کے ذریعہ آریہ سماج اور مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی شان میں بہی شاید بدتہذیبی سے کام لینے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ آریہ سماج یہہ پسند نہیں کرتا۔ اور نہ اُسے اتنی فرصت ہے کہ بیہودہ اور بے معنی باتوں پر توجہہ کرے۔ البتہ یہہ مناسب ہے کہ جب خالصہ غلطی یا بالکل بے لگام ہوجاویں اور مُنہہ زوریاں کرنے لگیں اُس وقت آریہ سماج چشم نمائی کرے۔ خالصہ پنتہیوں کا پنتھہ اور سکہہ گوروں اور مہرشی سوامی دیانندجی کا باہمی مقابلہ کرکے سکہہ گوروؤں کو افضل ثابت کرنا ہی وقعت آپ کہوتا ہے۔ اس سے زیادہ ہم اس موقعہ پر اور کچھہ کہنا نہیں چاہتے۔ دیوبانی سنسکرت کو مردہ اور مدفون زبان لکہنا اپنی فہم وفراست اور لیاقت کا ایک اور نمونہ پیش کرنا ہے۔ اگر درحقیقت دی خالصہ سنسکرت کو مُردہ اور گئی گذری زبان سمجہتا ہے تو اُسے عملی طور پر اپنے خیال کا ثبوت دینا چاہیئے۔ مثلاً سب سے پہلے اُسے بجائے گورو مہاراج کے پیرجی۔ یا ماسٹرجی کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ گورو بقول اُس کے ایک مُردہ اور مدفون زبان کا لفظ ہے۔ بجائے گرنتھہ صاحب کے "کتیب صاحب" یا "رویک صاحب" یا "پوتہی صاحب" کہنا واجب ہے۔ گرنتھہ میں جتنے لفظ سنسکرت کے ہیں اُن سب کو خارج کرکے اُن کی جگہہ پنجابی گہڑنت کے الفاظ داخل کرنے چاہئیں۔ پہر ہم بہی دیکہیں گے کہ گرنتھہ صاحب میں سوائے عربی فارسی الفاظ کے جن کو گورو صاحبان نے پنجابی رنگ چڑہاکر گرنتھہ میں درج کیا ہے اور کیا باقی رہ جاتا ہے۔ گورمکہی زبان کی بنا سب جانتے ہیں کہ بالکل سنسکرت پر ہے۔ اگرچہ بہت سے الفاظ بگاڑ دیئے گئے ہیں تاہم اُن کا مخرج کسی حالت میں پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ خالصہ پنتھہ کے پیروکاروں کو مناسب ہے کہ اگر انہیں سنسکرت سے چِڑ ہے تو وہ گورمکہی کا ڈہانچہ ازسرِنو تبدیل کرکے کسی اور زبان پر قایم کردیں ❊ ——

عیسائی پادریوں کے اردو پرچہ نور افشاں کی ایک عجیب ہٹ

شاید بہت اصحاب کو معلوم

ہوگا کہ کچھہ عرصہ سے بنگال - دکن اور مدراس وغیرہ کے پورانکوں نے بہی اپنی اپنی خاص قسم کی سبہاؤں کے ساتہہ آریہ شبد کو لگانا ضروری سمجہا ہے اور ان سبہاؤں کی بعض کتابوں میں بہی آریہ شبد کا استعمال بدیر تک ہونے لگا ہے۔ کچھہ عرصہ ہوا صوبہ مدراس کی کسی پورانک سبہا نے جسکے ساتہہ آریہ شبد لگا ہوا تہا ایک چہوٹی سی کتاب شایع کی تہی جس کے سرورق پر آریہ شبد درج تہا۔ لودہانہ کے عیسائی پرچہ نور افشاں نے یہہ سمجہا کہ صوبہ مدراس کی کسی آریہ سماج نے اسے شایع کیا ہے۔ چنانچہ اُسنے اُس کتاب کی بعض پورانک باتیں لیکر آریہ سماج پر نکتہ چینی شروع کردی۔ آریہ پترکا لاہور نے اسے تہیرا سمجہایا کہ صوبہ مدراس میں ابتک آریہ سماج کسی جگہہ نہیں ہے۔ ورنہ وہاں کے باشندے آریہ سماج سے جیسا کہ چاہیئے واقف ہیں۔ یہہ ایک پورانک سبہا کی کتاب ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر نور افشاں برابر یہی ہٹ کئے جاتا ہے کہ یہہ کتاب آریہ سماج کی ہے۔ اُس کا منطق بہت ہنسی کے قابل ہے۔ وہ لکہتا ہے کہ اگر صوبہ مدراس میں دسہزار آریہ نہ ہوتے تو کیونکر اس کتاب کی دسہزار تہوڑے سے عرصہ میں بکری ہوجاتی۔ اگر یہہ صحیح سمجہنا چاہیئے کہ جتنی انجیلیں پنجاب میں چہپکر مشن سکولوں میں فروخت ہوتی ہیں یا مفت تقسیم ہوتی ہیں اُتنے ہی مشن سکولز اور پنجاب میں عیسائی موجود ہیں۔ افسوس کہ تعصب انسان کو کیسا اندہا بنا دیتا ہے۔

رسید زرہای بہگوتی ودہوا سہایک فنڈ ۶ اکتوبر لغایت ۱۲ اکتوبر

نام چندہ دہندہ	وعدہ	وصول
میزان سابقہ …………	۱۸ روپیہ	۱۸ روپیہ
لالہ ٹہاکر دت دہون کرنال ………	عہ	عہ
بابو چہجو رام کرنال ………	صہ	صہ
لالہ پربہہ دیال کرنال ………	صہ	صہ
والدہ لالہ برکت رام تہاپر لاہور ………	صہ	صہ
بابو بلانگہ معہ دوستان میر علی خیل	[illegible]	[illegible]
منشی بشمبرداس کرنال ………	صہ	۰
لالہ کرپا رام کرنال ………	صہ	۰

[illegible]

دھرم اپدیش

उत्तिष्ठत जाग्रत प्राप्य वरान्निबोधत । क्षुरस्य धारा निशिता दुरत्यया दुर्गं पथस्तत्कवयो वदन्ति ॥१४॥

... کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی اچھا نہیں ... کہ ہم پتا کی پریم گود میں پہونچ جاویں۔ ... اتنا ہی ہوگا کہ جس کے اندر ... اپنت پاپی اور نیچ ... کبھی یہ خواہش نہ ودھارنی ہو کہ میں پرماتما ... درشن کے کرت ہوں۔ پرنتو ہم دیکھتے ہیں کہ ... اور کروڑوں پُرش جو پرماتما کے درشنوں کے ... ابھلاشی ہیں۔ بھولے بھٹکے پھر رہے ہیں اور اُس کا پتہ ... ان کو نہیں ملتا۔ تو کیا ہم اُس ادبھت سروپ ... تک پہونچ ہی نہیں سکتے۔ ایسا ہرگز ... نہیں۔ وہ پرم پتا تو ہر ایک کو پراپت ہو سکتے ہیں۔ وہ ... سروانترِیامی جگدیشور ہمارے گھٹ گھٹ میں دیاپک ہیں۔ ... ان سے کوئی استھان خالی ہے۔ سورج۔ چاند۔ ... کا ترسب سے اندر اُن کی جوتی کا پرکاش ہو رہا ... اور اُن کی مہان شکتی کام کر رہی ہے۔ بات کیول ... ہے کہ وہ تتوگیان سے پراپت ہو سکتے ہیں۔ جب ... سے ہم اُن کے درشن کر سکتے ہیں۔ چرم چکشو ... سامرتھ نہیں کہ اُن کے سوکھشم سروپ کو دیکھ ... سکے۔ وہ سمپورن اندریوں کی گنتی سے اتینت پرے ... کو وہی پُرش دیکھ سکتے ہیں جو کہ وید وکت ... سادھنوں سے اپنی بُدھی کو ہر پرکار سے نرمل اور ... سوکھشم بنا کر پارتھ سمبندھی گیان میں پُنیتا پراپت ... کرتے ہیں۔ وہ اپنی باہی آدی اندریوں کو وشیوں سے ... ہٹا کر اُن کے آدھین کرتے ہیں اور من کو گیان پرکاش ... سروپ سانتی روپ بُدھی کے آدھین کرتے ہیں۔ پھر

بُدھی کو اپنے کارن میں دیاپت مہتتو میں شانت کر کے اُس مہتتو کو شانت سروپ پرماتما میں لین کرتے ہیں اس پرکار اتی سوکھشم بُدھی انتریامی پرماتما کے درشن کرنے کو سمرتھ ہوتی ہے۔ یہ ہے تتھا یہ ہے ہی ایسی دوارہ کہ ہم اُس مہان پربھو کو ساکشات کر سکتے ہیں۔ اُن کے آنند سروپ کے درشن کر پرم آنند کو پراپت ہو سکتے ہیں۔ پرنتو یہ مارگ جیسا کہ ہم سمجھ رہے ہیں سُگم نہیں ہے۔ کنتو بڑا کٹھن اور دُستر۔ اس کے لئے دڑھ برت اور جولنت وشواس کی ضرورت ہے۔ دھیریہ اور لگاتار پرشارتھ درکار ہے۔ بہت سے منشیہ ابھیاس کے انیک کاموں کو پراپت ہو کر یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ کام ہی کیا ہے جب چاہیں گے کر ڈالیں گے۔ شیگھر سدھ ہو جائیگا مشکل ہی کیا ہے۔ اس کے لئے ہمیں وشیش پرشرم کی ضرورت نہیں۔ ویسا وچار اس پرسنگ میں نہیں کرنا چاہئے۔ یہ پرمارتھ سادھک دھرم سمبندھی کٹھن مارگ ہے۔ اس کو کیول پورن ودیگی پُرش ہی پراپت ہو سکتا ہے۔ جیسے تلوار کی تیز دھار پر ننگے پاؤں چلنا کٹھن ہوتا ہے۔ ویسے ہی آتم گیان کا اُپائے اور دھرم انوشٹھان کٹھن ہے۔ منش کبھی دھرم کرتے کرتے ادھرم روپ کیچڑ میں پھنس جاتا ہے اس لئے بھاری پرشرم کی ضرورت ہے۔ ندرا۔ آلسیہ پرماد اور اودیا آدی کو چھوڑ کر گیانی گورو کے ست سنگ تتھا سیون سے پرماتم گیان کے اُپائے کا سیون کرنا یوگیہ ہے۔ منشیہ کو چاہئے کہ پورن پرشارتھ کے ساتھ اس مارگ کی یاترا میں کٹی بدھ رہے۔ کیونکہ یہ اتینت دُستر اور دُرگم ہے۔ اسی لئے برہم ویتا مہرشی جنہوں نے کہ اس مارگ کی یاترا سپھل کر کے پرماتما کے درشن پائے ہیں اس مارگ کے یاتریوں کے سنمکھ اپنے انوبھو کو پرگٹ کر کے اُن کو سوچت کرتے ہیں۔ کہ

اُٹھو! اودیا روپ ندرا کو چھوڑو جاگو! اسمرتھ ودوان آچاریوں

اور اُپدیشکوں کو پراپت ہو کر سروانتریامی پرماتما کو جانو۔ یہ مارگ سُگم نہیں ہے۔ کنتو جیسے پاڑ گرائی ہوئی چھری کی دھار پیروں کے چلنے میں کٹھن ہوتی ہے ویسے ہی ویدگیہ درشی ودوان لوگ تتوگیان روپ مارگ کو دُرگم کہتے ہیں ۞ اوم شم

لوکل

اتوار کو آریہ سماج مندر میں ستیاہک جلسہ بدستور ہوا۔ اول ہون ہو کر ... پنڈت سری پت جی نے پرارتھنا کرائی تت پشچات پنڈت دولت رام جی نے ایک موثر اُپدیش دیا۔ ... جو پیسہ ریزولیوشن آریہ سماج جالندھر شہر پاس شدہ مورخہ ۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء عام لوگوں کی طرح فرش پر بیٹھنے کی اجازت دیگئی اور یہ بھی کہا گیا کہ ان کنوؤں پر یہ پابندی ہے ہم کو اُن کنوؤں سے پانی پینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ شہر میں سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ لوگ جوق در جوق کمیٹیاں کر رہے ہیں نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔ مگر ہمارے سماج کے بھائی بدستور دھرم پر دڑھ ہیں۔ اور دلیری سے اُن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

عجیب گم گشتگی ناول

حصہ اول مترجمہ منشی فضل کریم ساکن جالندھر شہر۔ ایک انگریزی ناول سے یہ ناول تفتیش کرنے والوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی جلد ۸ آنہ علاوہ محصولڈاک ... پتہ ذیل پر ملتی ہے۔ المشتہر

منیجر دھرم پرچارک جالندھر شہر پنجاب

ایڈیٹوریل نوٹس

آریہ برشو برت دہارن کرو

سچے دہرماتما وہ ہیں جو کہ پرماتما میں پورن شردھا اور وشواس رکہتے ہوئے اُن کی منگل اچھیا کے وروددھ چلنے کی کبھی چیشٹا نہیں کرتے۔ اُن کے پران چلے جاویں پرنتو وہ دہرم کا کداپی اُلنگھن نہیں کرتے۔ ستیہ ہی وچارتے ہیں۔ ستیہ ہی بولتے ہیں اور ستیہ ہی کرتے ہیں سنسارک کشٹوں اور آپتیوں سے کبھی نہیں گھبراتے۔ کوئی سنسارک نماش اُن کو ادہیر نہیں کر سکتی۔ وے سہاپتن شیل ہیں جو کہ اپنی سمپورن ذمہ واریوں کو دیانتداری سے پورا کرنے میں تت پر رہتے ہیں۔ اندریاں اُن کے وش میں ہوتی ہیں۔ اس لئے وشے اُن کو اپنی اور آکرشت نہیں کر سکتے۔ وے سب کے ساتھ متر تا کا برتاؤ کرتے ہیں۔ اور سرو ہت میں آرڈر رہتے ہیں۔ اس لئے جگت میں اُن کا کوئی شترو نہیں رہتا ہے۔ وے شانت چت سوتنترتا سے سنسار میں بچرتے ہیں۔ اور اپنے پوتر جیون کے پربھاو سے چاروں اور پوترتا پھیلاتے ہیں۔ سوارتھ کو سرو اوپکار کے کنڈ میں ہوم کر کے نشکام کرموں کو اپنا دستور العمل بنا لیتے ہیں۔ وہ دیش دہن ہے وہ جاتی مبارک ہے جس میں کہ اس پرکار کے سچے دہرماتما جنم لیتے ہیں۔ وہاں ہی پرکا مکی اُنتی ہوگی۔ اور شانتی کا راج پھیلے گا۔ سنسار کا اتہاس اس بات کی ساکھشی دیتا ہے کہ کوئی دیش یا جاتی کبھی اُنتی کو پراپت نہیں ہو سکتی جب تک کہ اُس میں اس پرکار کے مہان پرش اُتپن نہ ہوں۔ پراچین سمے میں آریہ جاتی کیونکر اُنتی کے شکھر پر پہونچی ہوئی تہی؟ ویدک زمانہ میں کیوں دہرم اور پوترتا کا راج تہا؟ سچا اتہاس بتلاتا ہے کہ اُس وقت اس پرکار کے دہرماتما اس کرم بھومی میں

اُتپن ہوتے تہے۔ کیونکہ اُس سمے برہمچریہ کے نیموں کا پورا پورا پالن ہوتا تہا۔ جگہہ جگہہ گوروکل اسہاپت تہے جن میں تپسوی ودوان رشی مہرشی بالکوں کو برہمچریہ دہارن کراتے ہوئے اور اُن کی آتمک مانسک اور شاریرک شکتیوں کو ایک سم اوستہا میں اونت کرتے ہوئے جیون یاترا کو نِرگھن طے کرنے کے لئے اُن کو سچے دہرماتما بناتے تہے۔ اب بہی ہم تبہی اُٹھ سکتے ہیں ہمارا کلیان اُسی حالت میں ہو سکتا ہے ہم اپنی کہوئی ہوئی عظمت کو تبہی بحال کر سکتے ہیں۔ کمل آریہ جیون کو نمونہ سنسار کے سنمکھ تبہی پیش کر سکتے ہیں جبکہ اپنے پرچیز رشیوں کے نقش قدم پر چلنے کے لئے اُدیت ہوں ودیہ ودیا کی پراپتی کو اپنے جیون کا مکھیہ اُدیش قرار دیکر جابجا گوروکل کہولیں اور اُن کے چلانے میں اپنی سمپورن شکتیوں کو لگا دیں۔ پرم پتا ہر ایک آریہ پُرش کو وشواس دہ بل دہ اپدیشا رہتا دے۔ تا کہ وہ سمپورن پرکار کی نرباتا ؤں سے رہت ہو کر یہہ دریڑھ برت دہارن کریں کہ

گوروکل کی اونتی اور برودہی میں ہم پران تک دینے کو طیار ہیں

جیسی کرنی ویسی بہرنی

بدی کو تمنی جو بوکر گیہوں پراپتی کی آشا کرے تو ہم اُس کو مورکہ کہیں گے۔ پرنتو آشچریہ ہے کہ سنسار اسی پرکار کے مورکہوں سے بہرا پڑا ہے۔ ہم نت کہوٹے کرموں میں لگے ہوتے ہیں۔ پرنتو امید یہہ باندہ رہی ہیں کہ ہمارا کلیان ہوگا۔ ادہرم کرتے ہوئے دہرم کی اونتی کی کامنا کرتے ہیں۔ وشے بھوگوں میں گرست ہوتے شانتی کی اُمید رکہتے ہیں۔ ظلم اور انیائے کی تعلیم پہیلاتے ہوئے چاہتے ہیں کہ ہمیں اپنے حقوق ملیں۔ ہنسا کا پرچار کرتے ہوئے وشواس رکہتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کے ساتہہ ہمدردی کرنا سیکہیں۔ حالانکہ ہمارے کرم ہماری آشاؤں کے سروتہا پرتیکول ہیں۔ یہی کارن ہے کہ ہماری اُمیدیں بر نہیں آتیں جس کا پرنام یہہ دیکہنے میں آتا ہے کہ ہم

الشیم آنند پراپت کرے پیارے اپنے پیارے سمبندہیوں کو کہوں میں تتپر ہو۔ جن پیارے رتہوں کو اپنے کلیان کا بیج سمجہتے ہوئے اُن کی پراپتی کے لئے ویسے ہی کرم ہی کرو۔ جن دوارا اُن کا پراپت ہونا سمبہو ہے۔ اس کے بنا تمہارا منورتھ کداپی سپہل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ پرماتما کا اٹل نیم ہے کہ اس سنسار روپی کہیتر میں تو جس پرکار کے بیج بوئے گا ویسے ہی پہل پاویگا۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ جیسی کرنی ویسی بہرنی۔

آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی رپورٹ بابت سنہ ۱۸۹۹ع

سنہ ۱۸۹۹ع ابہی ختم ہونے کو ہے اور سنہ ۹۸ و سنہ ۹۷ کی رپورٹ ابہی نکلی ہے۔ اس غیر معمولی دیری کی کیا وجہہ ہے ہم کو معلوم نہیں ہوتی اور نہ رپورٹ میں ہی درج ہے ہم سبہا کے اوہکاریوں کی توجہہ اس طرف زور سے کہینچتے ہوئے اُن سے نویدن کرتے ہیں کہ آئندہ اس پرکار کی سستی اور لاپرواہی رپورٹ کے نکلنے میں نہیں ہونی چاہئے۔ رپورٹ ہمیشہ جہاں تک ہو سکے جلد شائع ہونی چاہئے۔ کیونکہ حالات زیادہ پرانے ہو جانے سے اُن کے پڑہنے میں لوگوں کو دلچسپی نہیں رہتی۔ رپورٹ زیر ریویو کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ سبہا نے اپنے فرائض کو باوجود کئی پرکار کی ناموافق حالتوں کے عمدگی سے انجام دیا۔ ۳۱ اکتوبر کو سبہا کے حسب ذیل ۱۵ اپدیشک تہے۔ پنڈت دولت رام۔ پنڈت آریہ منی۔ پنڈت پورنانند۔ لالہ وزیر چند۔ پنڈت گنگا پنڈت دیوی دیال۔ پنڈت رام رتن۔ پنڈت تہا رام۔ لالہ ... داس۔ حکیم سنت رام۔ برہمچاری ٹہاکر داس ان میں سے پنڈت آریہ منی آخیر نومبر سے علیحدہ ہوگئے اور پنڈت رام سنگہ۔ پنڈت گردہاری لال۔ پنڈت

پرچار کی جلسہ پر شبہ

دہرم اور سادہو پرمانند و سادہو نتیانند اُپدیشک
قابل ذکر ہیں۔ پرچار کے کام کے متعلق خاص طور پر قابل
ذکر ہے یہ امر کہ کئی برس سے کشمیر میں ویدک دہرم
کا پرچار نہیں ہوا تھا۔ اس سال پنڈت دیوی دیالو جی
کو پرچار کے لئے بھیجا گیا جنہوں نے ڈیڑہ ماہ تک
کشمیر میں رہ کر بڑی سرگرمی اور اُتساہ کے ساتھ
دہرم پرچار کیا جس کا اثر پبلک پر عموماً اور کشمیری
پنڈتوں پر خصوصاً بہت عمدہ ہوا۔ اسی طرح پنڈت
... رام جی اڑہائی ماہ کوئٹہ میں رہ کر نہایت سرگرمی
سے پرچار کرتے رہے جس سے کوئٹہ سماج کو بہت لابھ
پہنچا۔ حکیم سنت رام جی نے دو مدت کے مسلمان شدہ
ہندوؤں سے مباحثہ کر کے اُن کو شدھ کیا دونوں نے
ویدک دہرم سویکار کیا۔ پنڈت ہرنام سنگھ جی نے قابل
تعریف غیر معمولی بہادری سے ایک گیارہ سالہ لڑکی
کو ایک ۶۵ برس کے بوڑھے میاں سے بیاہی جانے سے
بچایا۔ ان کے علاوہ مفصلہ ذیل مہاشے آنریری
طور پر وقتاً فوقتاً ویدک دہرم کا پرچار کرتے رہے۔
لالہ منشی رام۔ لالہ آتما رام۔ لالہ شیو دیال ایم۔ اے
پنڈت رام بہجدت بی۔ اے۔ لالہ بخشیش رام۔ لالہ
سیتا رام۔ لالہ جے چند۔ لالہ دیوراج۔ ماسٹر درگا پرشاد
چودہری خوب چند۔ لالہ بدری داس ایم۔ اے۔ بابو
... رام چٹرجی۔ سال زیر رپورٹ میں ۱۰۲۴۶ استہانوں
میں پرچار ہوا۔ ان میں سے کم از کم ... ستہان
ہوں گے جہاں پہلے کبھی ویدک دہرم کا پرچار نہیں
ہوا ہوگا۔ ۴۱۹۵ ویاکھیان اور دہرم اُپدیش
ہوئے جن کو ۵۱۹۲۸۲ آدمیوں نے سنا۔ تقریباً
... نئی سماجیں قائم ہوئیں۔ ۱۰ آٹھ بڑے بڑے
میلوں پر پرچار کا خاص پربندھ کیا گیا۔ لاہور۔
جالندھر۔ روڑکی۔ مظفر گڑھ۔ بنوں۔ وزیر آباد وغیرہ
کی سماجوں نے اپنے مندروں کی رجسٹری آریہ
پرتی ندھی سبھا کے نام کرا دی ◆

(باقی آئندہ ہفتہ)

مراسلہ خاص نامہ نگار

آریہ پُرشو! سوچو
کیا ہمارا یہی دہرم ہے

آج جس وقت ہم اپنی نظر اُٹھا کر دیکھتے ہیں تو چاروں
طرف طرح طرح کے نظارے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک منش اپنے
ہی خیال میں مگن ہے اور اپنی ہی غرض کو پورا کرنیکا
یتن کر رہا ہے۔ اُسے یہاں تک اس بات کا وچار نہیں
ہے کہ آیا جس کام کو وہ شروع کرنے لگا ہے اُس کو
پورا کرنے کے یوگیہ ہے یا نہیں۔ اگر اُس کو کچھ خیال
ہے تو یہہ ہے کہ لوگوں میں میری شہرت اور عزت ہو
لوگ یہہ جانیں کہ آپ بڑے دہرماتما اور پنڈت ہیں
یدی وہ کسی دہارمک سوسائیٹی سے سمبندہ رکھتا ہو
تو اُسے اُس کا ذرا بھی ڈر نہیں اور اگر ہے تو صرف
یہہ کہ وہ اپنی غرض کے لئے اُس پوتر سوسائیٹی کو بدنام
کرنے کا یتن کرتا ہے۔ اور آخر نتیجہ اُس بات کا یہہ ہوتا
ہے کہ نہ تو وہ اپنے کام میں کامیاب ہوتا ہے اور نہ ہی
جس سوسائیٹی کے کام کا رہتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اگر
ہم کسی نیک کام کو شروع کرتے ہیں تو اُس کے راستے
میں ہمیں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ
بعض ہمخیال منش بھی اُس کو غیر کا کام سمجھ کر مدد کرنے
سے گریز کرتے ہیں۔ پیارے سجنو! وچارو۔ اور
آنکھیں کھول کر دیکھو کہ ہمارے درمیان میں کیسی
خود غرضی پھیل رہی ہے اور ہماری آج کیا ہی نیچ
اوستھا ہے۔ ہم اپنے پڑوسیوں بھائیوں کو کہاں
تک دہرم شکشا دے رہے ہیں اور کس طرح دور دیشوں
کے لوگ دہرم کی پیاس کو محسوس کر رہے ہیں اور زہریلی
ہوائیں اُن کو کہاں تک نقصان پہونچا رہی ہیں۔
ایسے نازک وقت میں ایک خوشخبری ہمارے کان میں
سُنائی دیتی ہے جس سے اُمید ہے کہ ہم کبھی روز دُکھوں سے
چھوٹ جاویں گے۔ آشا بندھی ہے کہ آریہ ورت کے
بھاگیہ جاگے ہیں۔ جو اس پوتر زبان سنسکرت کی پرچار
کی طرف لوگوں نے دھیان دیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ برہمچریہ
کو دھارن کرانے کی بھی دڑہ پرتگیا کی جاتی ہے آہا
کیا ہی شبھ خبر ہے۔ بھلا کون آریہ ہوگا جو اس شبھ
سماچار کو سُنکر ہرش سے جل نہ برساتا ہوگا۔ پیارے
مترو! اگر یہہ خبر صحیح ہے تو کیا تم اس طرح ہاتھ پر ہاتھ
دہرے بیٹھے رہو گے۔ کیا تم اُن ہمتی بھائیوں کے حوصلہ
کو دوبالا نہ کرو گے۔ کیا تم اُس شیر مرد کا ہاتھ نہ بٹاؤ گے
کہ جس نے اس سارے بوجھ کو اپنے سر پر لیا ہے جس نے
اپنے گھر کے سُکھوں کو تلانجلی دیکر اپنے آپ کو بھکشک بنا
لیا ہے۔ کیا تمہیں ایسے بھائی کی صحت کا خیال نہیں کیا
اب حل تمہیں لاکھوں روپیوں کو مل جاوے گا۔ معلوم
ہوتا ہے کہ تمہارے اندر رشیوں کا خون نہیں ہے نہیں
تو ایسے دہرماتما بھائی کو پا کر تم چپکے ہی بیٹھے رہتے؟
کیا تم نہیں جانتے کہ گوروکل کی خوشخبری سناتا ہے
اور یہہ پراچین رشیوں کا زمانہ لانیکا یتن کر رہا ہے۔
یاد رکھو کہ گوروکل کوئی خاص پنجاب کا کام نہیں ہے
اور نہ ہی اس میں پنجابی تعلیم پائیں گے بلکہ اُس کے
دروازہ پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہوگا۔

यथेमां वाचं कल्याणी माव
दानि जनेभ्यः। ब्रह्मराजन्या
भ्यां शूद्राय चार्याय च स्वाय
चारणाय ॥

جسمیں کہ پرماتما کی آگیا ہے کہ میری بانی جو سانسارک اور
مکتی کے سکھہ کو دینے والی ہے وہ سب ورنوں کے لئے
اور اتی شودروں کے لئے بھی ہے۔ یہہ گوروکل صرف ایک
دیش اور ایک جاتی کے بچوں کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ تمام
دُنیا کے رہنے والوں کے لئے ہے جس میں ہر ایک قوم کے
بچے ویدادھین سنسکار کرا کر داخل ہو سکتے ہیں۔ ایسے
انسٹیٹیوشن کے لئے ہر ایک آریہ کا فرض ہے کہ دل و جان
سے مدد کرے۔ بڑا افسوس ہے۔ کیا تم بھول گئے ہو؟ کہ

جس وقت سر سید احمد خان نے علی گڑھ کالج کی بنیاد ڈالی تہی تو تمام ہندوستانیوں میں خوشی کے نعرے بلند ہوئے تہے اور ہر ایک نے دل و جان سے اُسکی مدد کی۔ لیکن بڑے شرم کی بات ہے کہ تم لوگوں میں جن کا دہرم اعلےٰ ہے جو اپنے آپ کو رشیوں کی اولاد ہونے کا دم بہرتے ہو جو سورج اور چندر بنسی کہشتری کہلانے کے مشتاق ہو وہ آج اس کام کو ایک خاص دیش کے حصے کا کام سمجھکر مدد کرنے سے کنارہ کرتے ہو۔ اگر تمہارے دل میں کچھ اپنے رشیوں کی عزت اور اپنے بچوں کی بہتری کا خیال ہوتا تو اس کا نام سُنتے ہی تمہارے رگ و ریشے میں خون جوش مارنے لگ جاتا۔ پشچموتر دیش ریعنی احاطے کی پرتی ندہیوں کا اعلےٰ فرض ہے کہ وہ اس موقع پر اپنی جان لڑا دیں اور اس پوتر کام میں دل و جان سے مدد کریں۔ یہہ خیال چہوڑ دیں کہ یہہ ہماری پرتی ندہی نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں کیا ضرورت ہے۔

نہیں نہیں یہہ خیالات نفاق کے بیج بونے والے اور محبت کی جڑ اُکہاڑنے والے ہیں۔ کیا تم سب ویدوں کے ماننے والے نہیں ہو۔ اور ویدوں کے پرچار کو اپنا اعلیٰ فرض نہیں سمجھتے ہو۔ جب تمہارے سدہانت ایک ہیں تو تمہارا اعلےٰ فرض ہے کہ سدا نیک کام میں اکٹھے مل کر کام کرو۔ کیا تم بہول گئے ہو کہ کسقدر مدراس میں ہندو قوم کی زیادتی سے شناروں کو تکلیف پہونچی۔ اگر تمہارا پوتر گورکل کہلا ہوا ہوتا۔ تو کیا کبھی ممکن تہا کہ ہندوستان میں ویدک دہرم نہ پہیل جاتا۔ اور لوگ اسقدر عیسائیوں اور مُسلمانوں کے ہاتہوں سے تکلیف اُٹہاتے۔ شوک ہے کہ تمہیں بالکل ہی دیش اُنتی کا وچار نہیں ہے۔ تم اپنی خودغرضیوں کے سبب دیش کا ناش کروا رہے ہو۔ اگر ایک پرتی ندہی سبہا نے ایک کام کو جو تمام آریہ جاتی کے فخر کا باعث ہے شروع کیا ہے تو دوسری پرتی ندہی سبہائیں اُسے غیر کا کام سمجھکر مدد کرنا نہیں چاہتیں۔ یہی سبب ہیں جن سے ہم ایسی ادہوگتی کو پراپت ہو رہے ہیں ہمارا فرض ہے کہ اگر ہم سوامی جی کے مشن کو دل و جان سے مانتے اور اُس پر عمل کرنے کا دم بہرتے ہیں تو ہم کو چاہئے کہ اس پوتر کام کی تحریک کریں اپنے اُپدیشکوں کے ذریعے بڑے بڑے ذی رتبہ آدمیوں تک اس کی سکیم کو پہونچا دیں۔ اور اس کے لیے تن من دہن ارپن کر دیں۔ جب تک ہم خودی کے مسئلہ کو اپنے من سے دور نہیں کرتے تب تک ہم ترقی کے معراج پر نہیں چڑہ سکتے۔ اس لئے اے آریہ ورت کی ترقی چاہنے والو! لوگوں کو سبق سکہلانے کا دعوےٰ کرنے والو! ذرا سوچو کہ ہمارا کیا دہرم ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں۔ کیا اپنی شہرت چاہنا اور عہدوں کے لئے کٹ مرنا ہی ہمارا دہرم ہے یا کچھ اور بہی۔ آریہ سماج کے سچے بہوشن بنو۔ دکہلاوے کے بہوشن لابہ پہونچانے کی جگہہ ہانی کارک ہوتے ہیں۔ شہرت کو تیاگ کر دہرم کے کاموں کے لئے کٹبدہ ہو جاؤ۔ باتوں کے دن اب نہیں ہیں۔ جہوٹے لیکچروں سے لوگوں کو مو ہت مت کرو۔ اُٹھو! اور مل کر ویدوں کا گاین کرو۔ ایک ساتھہ پوتر اوم کا اوچارن کرو۔ کہ جس کے سُننے سے پاپیوں کے ہردے کمپائمان ہو جاویں اور پاتال تک ویدک دُہنی پہونچے اور لوگ تمہاری آواز سُن کر آنند ہوں سدا کام مل کر ہی ہوا کرتے ہیں۔ جتنے آریہ ورت میں آریہ خیالات کے پُرش ہیں اس وقت اُنہیں چاہئے کہ اگر وہ ورن آشرم کی مضبوط دیوار بنانا چاہتے ہیں اگر وہ کہشتری پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ اور دشٹوں کو آریہ خیالات سے پوتر کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ہارک زمانہ لانا چاہتے ہیں اور پراچین رشیوں کا زمانہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے آپ کو اس گورکل پر قربان کر دیں۔ نہ کہ بیہودہ نقطہ چینیوں سے لوگوں کو بدظن کریں۔ پیارے آریہ پُرشو! اٹھو اور ویدک جہنڈے کو پکڑو اور اُس دیش دشاؤں میں لگاؤ۔ نڈر ہو کر بچرو کیونکہ تمہارے پاس ویدک گیان ہے جس کے سامنے معمولی چراغ کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ پہر سوچو تمہارا کیا دہرم ہے ایک اکیلے بہائی کو دہرم یدہ میں چہوڑ کر آپ کو ایک طرف رہنا دہرم نہیں ہے۔ بلکہ ایسے آتماؤں کی ہمت بڑہاؤ۔ تاکہ اور لوگ ویسا بننے کا اُتساہ کریں۔ آخیر میں میری آپ سے پرارتھنا ہے کہ آپ سب مل کر ایک دل ہو کر گورکل کیلئے کام کرو۔ تاکہ جلد وہ شبہہ دن آ جاوے۔

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج جہنگ مگہیانہ اور آریہ سماج جلالپور جٹاں کے سالانہ جلسے بڑی کامیابی کے ساتہہ سماپت ہوئے۔ جہنگ میں چارسو نقد اور ایک سو وعدہ وید پرچار فنڈ کے لئے اور جلالپور میں دو صد روپیہ مندر فنڈ اور قریباً نوسے روپئے وید پرچار فنڈ کے لئے چندہ ہوا۔ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی طرف سے پنڈت گردہاری لال جی و پنڈت دولت رام جی و پنڈت شونات مسر و پنڈت بہگت رام جی اُپدیشکان شامل جلسہ ہوئے مفصل حالات پہر لکہے جاویں گے۔

ضروری اطلاع منتری آریہ سماج جلندہر چہاونی لکہتے ہیں کہ سب مہاشیوں کو اُچت ہے کہ پتر بیوہار کے سمے اس بات کا اوشیہ دہیان رکہا کریں کہ اگر پتہ کے ستہان پر صرف "جلندہر" لکہا جاوے گا۔ تو وہ سیدہا چہاؤنی جلندہر پہونچیگا۔ کیونکہ اب سرکاری ڈاک خانہ کا پربندہ اور نیم ہے جس پتر پر شہر جلندہر لکہا ہوا ہوتا ہے وہ سیدہا شہر کے ڈاک خانہ میں ریل سے جاتا ہے۔ بہتر یہہ ہے کہ چہاؤنی یا شہر جیسا بہی ہو پتے کے ستہان پر صاف کہول کر لکہدیا کریں جس سے کسی کو کسی پرکار کا سندیہہ نہ رہے۔ جو پتر دہیان میں شہر کا ہوتا ہے اور پتہ کے گول مول لکہے جانے کے کارن جلندہر چہاؤنی میں آ جاتا ہے وہ یہاں سے پہر لوٹایا جاتا ہے۔ اس طرح سے آدہے دن کی دیر ہو جاتی ہے۔ اس سماج میں کبھی کبھی ایسے پتر اور کاغذ آ جاتے ہیں۔ جن پر کیول ماتر منتری آریہ سماج جلندہر لکہا ہوا ہوتا ہے۔ وہ لینے پڑتے ہیں پرنتو دل میں شنکا رہتی ہے کہ ٹھیک جہاں کا

... شہر کے سماج سے نہ ہو۔ پورن آشا ہے کہ اس ... کو سامنے آریہ پتھروں کے سمجھا دکھہ بہائے ... کو کنارہ کریں گے ◆

شہر انبالہ لالہ نانک چند جی منتری آریہ سماج ... ہیں کہ کسی شریر مخالف نے سماج مندر کا قفل ... ور کر وہاں سے دو دری کلاں گم کر دی ہیں۔ ابھی تک ... کا کوئی نشان نہیں ملا۔ آریہ بھائی اور نیئی دریا ... ذریعے کا یقین کر رہی ہیں۔ پنڈت رکھی لکیش جی پردھان ... سماج نے اپنے آیور ویدی ہنس اور شدھ ہالیہ کا جو فی ... بجائے عنقا روپیہ تولہ کے ۸ آنہ تولہ کر دیا ... یہ قیمت یکم نومبر تک رہیگی اس سے جو کچھہ بچت ... گا وہ سماج فنڈ میں دیا جاوے گا۔ جو صاحبان ... دھرم اس نیچر یوسے کو امداد دیکر سینچنا ... ہیں وہ اس انجمن کو خرید کر خود فائدہ اٹھا دیں اور ... سماج کو بھی ممنون احسان فرماویں ◆

سناتن دھرم سبھا میں کلچڑوں کی پرینا سے ... اور گل کے برخلاف ایک گالیوں سے پر لیکچر دلایا گیا۔ جس میں شنہ بیان منشی رام جی پر خوب سٹھنیوں کی ... بارش کی گئی۔ کہیں کلچڑوں کی پرانی دلیلوں کو گورکل ... کے رد دہ بیان کیا گیا۔ کہیں پانڈے موہن لال و ... مشغول کے مضموں کو چھیڑا گیا۔ غرضیکہ جو کچھہ اوٹ ... پٹانگ منہہ میں آیا کہتے گئے۔ سامعین کی تعداد علاوہ ... چند بس آریہ بھائیوں اور چند چھوکروں کے بمشکل ... اور میں تھی۔ ہم سناتن دھرم سبھا کے مکھیا لیکچرار ... اور پنڈت شام لال وغیرہ کی گندہ دہنی کے بہت کچھہ ... مشکور ہیں اور ہم اسبات کو بخوبی جانتے ہیں کہ جو کچھہ ... کسی کے پاس ہوتا ہے اس سے وہی نکلتا ہے ◆

گذشتہ ہفتہ کے ست دھرم پرچارک میں لالہ ... نرا رام جی کرنال نواسی کا مضمون ساماجک سالانہ ... جلسوں پر سماج فنڈ وغیرہ کے خرچ کرنے کے ونشے میں ... چھپا ہے ... لاہور کے آریوں میں خوب وچار ہو رہا ہے۔ جہاں تک ہمارا علم ہے اگر آریہ سماجوں کے چیدہ پرش ... اس ارادہ سے اپنی سمتی پرگٹ کریں تو سماج لاہور سے نفع ...

ہی مثال قایم کرنے کو طیار ہے ◆

دھرم کوٹ ضلع فیروزپور۔ لالہ عزیز رائے صاحب منتری سماج تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں پر بیکانیر کے قحط زدگان سیکڑوں آئے ہوئے ہیں۔ بھائی بھگت سنگھ جی نے جو کہ ایک مشہور دانی پرش ہیں ایک سدا برت کھول رکھا ہے۔ جس سے ان دان دیا جاتا ہے۔ لالہ آتما رام۔ لالہ ارجنداس و سردار نراین سنگھ جی وغیرہ ساماجک پرشوں نے ایک منڈلی بنا رکھی ہے۔ جس کی طرف سے تین من نخود کی گھنگنیاں روزمرہ غربا کو تقسیم کیجاتی ہیں۔ اہل بیکانیر کی حاملہ عورتیں جو یہاں بچہ جنتی ہیں انہیں گھی وغیرہ کے لئے ۸ ر فی کس دئے جاتے ہیں ہر روز اچھا بھوجن بہم پہونچایا جاتا ہے اور رہایش کے لئے مکان مقرر کیا ہوا ہے ۳۰۰ سو سے زیادہ آدمی ہر روز تریت ہوتے ہیں شہر بھر میں آریہ پرشوں کے اس قابل تحسین کام کا شہرہ ہے۔ پرماتما ہمارے بھائیوں کو اس سے بھی بڑھ کر توفیق دے۔ محتاجوں کی سہایتا کرنا ہر ایک آریہ پرش کا اعلےٰ فرض ہے ◆

آریہ سماج سکھر۔ مہاشے ٹوپن داس منتری آریہ سماج لکھتے ہیں کہ پنڈت پورنا نند جی نے سکھر میں بڑے زور شور سے پرچار کیا۔ آپ نے سادھو سکھرام منشی کی جو سوامی دیانند کو گالیاں دے رہا تھا خوب خبر لی اور اُن کا پول اچھی طرح کھول دیا۔ ایک روز ایک برہمن سے مرتک شرادہ پر بحث ہوئی۔ پنڈت پورنا نند جی نے اُس سے کہا کہ براہ مہربانی صرف لفظ شرادہ ویدوں میں سے نکال دیجئے۔ مصر نے قبول کیا اور ۱۴ یوم کی رخصت مانگی۔ پنڈت جی نے ۲ ماہ کی رخصت دیدی۔ اس لئے کہ خوب ویدوں کو پڑھو اگر شرادہ نہ نکلے تو بھی شاید تم اچھے بن جاؤ۔ اور تعصب سے بچ جاؤ اور شردھ آچرن ہو جاویں۔ اس مباحثہ سے لالہ تولا رام جی کے پرچار سے اتنا تو فایدہ ہوگیا ہے کہ لوگوں نے برہمنوں کی بجائے لڑکیوں کو شرادھ کا بھوجن کھلانا شروع

کر دیا ہے۔ اور برہمنوں نے بھی بڑی مہربانی کی ہے کہ جوتوں کا دان لینا بند کر دیا ہے۔ یعنی چمڑا دان نہیں لیتے۔ شاباش ◆

مہاشہ نرارام جی کے شکارپور (سندہ) میں پانچ ویاکھیان مرتک شرادہ پر ہوئے۔ اثر بہت اچھا ہوا آپ کے لیکچر سندہی زبان میں اچھے ہوتے ہیں ◆

لاہور سماج اپنے جلسہ کے لئے خوب زور شور سے تیاری کر رہا ہے۔ آریہ سبھاسدوں نے اکال آدی کے خیال سے اس دفعہ اپنے پر ہی چندہ کا بوجھہ لیا ہے ◆

چکروتہ ۲۱ اگست سوموار کے روز آریہ سماج چکروتہ نے بابو رام پرساد جی اپ پردھان کے مکان پر سلونو کا اتسو منایا۔ پراتھنا۔ بھجن اور تبدیل یگیوپویت کے بعد لالہ رام چند جی اپ منتری نے رشی ترپن اور رکشا بندھن کی اصلیت پر ویاکھیان دیا اور آخیر میں کنیا مہا ودیالہ کی سہایتا ارتھہ دان پاتر کی اُس روز کی آمدنی دینے کی سبھاسدوں کو پریرنا کی چنانچہ دان پاتر کی آمدنی عہ اور مبلغ سے روپیہ جو بعد میں بابو کدار ناتھہ جی سابق پردھان آریہ سماج کی کوشش سے جمع ہوئے کل عہ بعد ادائے ۲ فیس منی آرڈر۔ مبلغ عنہ روپیہ کا منی آرڈر منیجر کنیا مہا ودیالہ کی خدمت میں روانہ کر دیا گیا۔ (۲) ۲۸ تاریخ کو سوموار کو شری کرشن چندر جی کا جنم اتسو آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ کنور رام رتن سنگھ جی کی طرف سے ہون ہوا اور سب آریہ بھائیوں کو کنور صاحب نے پریتی بھوجن دیا۔ اس موقع پر منشی بابو لعل جی منتری سماج نے شری کرشن چندر جی کے جیون پر اور منشی گومتی پرساد جی پردھان نے روح کو پوتر رکھنے اور اتفاق کے ونشے میں دلکش باتیں کیں ◆

شاہ آباد تاریخ ۱۰ ستمبر ۹۹ء کو پنڈت رام لال جی شرما پردھان آریہ سماج شاہ آباد ضلع ہردوئی کے گھر میں پوترا اُتپن ہونیکی خوشی میں ایک ہون ہوا۔ قریب ۱۶ یا ۱۷ کے آریہ بھائی و دیگر لوگ ایکتر تھے۔ ہون کے بعد آریہ مہاشیوں نے بھجن کیرتن کیا تب بتاشات پرساد تقسیم ہوا۔ اور آریہ جن ہرش پورک اپنے اپنے

گھڑیوں کو سدھارے۔ پنڈت رام بلاس جی نے ایک روپیہ اس موقع پر بھگوتی ودھوا سبہا کے فنڈ کو دان دیا۔

تازہ خبریں

جاپان میں لڑکوں کو سکولوں میں دونوں ہاتھوں سے لکھنا سکھایا جاتا ہے۔

اگر انگلستان کو اب کی دفعہ ہندوستان کی گیہوں کی ضرورت ہوتی تو اور بہی قحط سالی ہوجاتی۔

لاہور کوچہ چہڑی ماراں میں ۱۰ اکتوبر شام کے وقت ایک صندوقچی معمولہ دو ہزار روپیہ گلاب مل زرگر کی بغل سے بدمعاش چہین کر لے گئے۔

جودہ پور میں پانی تین پیسے سیر بکتا ہے۔

کلیان میں گنیش جی کی سواری شہر سے گذر رہی تہی۔ ہندو مسلمانوں میں فساد ہوا قریب ۴۰ آدمی زیر حراست ہیں۔

یونیورسٹی الہ آباد۔ امتحان انٹرنس میں قید لگانی والی ہے کہ ۱۶ سال عمر سے کم امیدوار داخل امتحان میں نہ ہوں۔

گورنمنٹ بمبئی مویشیوں کے لئے گہاس چارہ مصر سے منگوانے والی ہے۔ فی الحال جنگل اور چراگاہیں کہولدی ہیں۔

راجپوتانہ میں چارہ کی قلت کے باعث آٹھ آٹھ آنہ کو بیل اور تین تین روپیہ کو شیر دار مادہ گائیں اور بہینسیں فروخت ہو رہی ہیں۔

ملازمان ڈاکخانہ جرمنی بلا حصول اجازت گورنمنٹ خود بخود شادی نہیں کر سکتے۔

حیدر آباد و گوداوری ریلوے کا کام بہت جلد جاری ہونے والا ہے۔

انگلستان سے ہر سال تقریباً ... لاکہ پونڈ کی ادویات بیرونجات کو جاتی ہے۔

ریاست بہاولپور میں خشک سالی سے پارہ

اور پانی کی سخت قلت ہے۔

موضع گوہیراں ضلع جلندہر میں ایک کنواں غیر آباد جنگل میں تہا۔ ایک زمیندار نے اُس میں سنکڑہ (ایک قسم کا پودہ ہے جس کو کاٹ کر پانی میں دبایا جاتا ہے اور پہر نکال کر اُس کی چہال اوتار کر رسّہ بنائے جاتے ہیں۔) گلانے کے لئے ڈالا۔ چند روز بعد جب ایک آدمی کنوئیں میں سے سنکڑہ نکالنے کے لئے اترا تو وہ بیچ ہی مر گیا۔ اسی طرح سے یکے بعد دیگرے چہہ آدمی اُترے اور چہہ ہی جان بحق ہوئے۔ ساتویں نے اس امر کو دریافت کرنے کی کوشش کی۔ ایک ٹوکرہ میں بیٹہلا کر اس کو اوتارا گیا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ جب وہ پانی کے قریب پہونچا تو پانی سے اسقدر سینک آرہا تہا کہ برداشت کرنا مشکل ہوگیا۔ اتنے میں اُس نے باہر والوں کو آوازہ دیا تو فوراً نکال لیا گیا۔ (ایڈیٹر) یہہ قاعدہ ہے کہ جس پانی میں سن یا سنکڑہ دبایا جاوے تو وہ سخت بو کر جاتا ہے۔ اور گرم ہو جاتا ہے جس کو انسان کا دماغ بمشکل برداشت کر سکتا ہے۔

ایسا ہی ایک واقعہ پانی پت میں بہی ہوا۔ یکے بعد دیگرے پانچ آدمی کنوئیں میں اُترے اور پانچوں ہی جاں بحق ہوئے۔

برہما میں روبی مائنز سے بیش قیمت پتہر کثرت سے برامد ہوئے ہیں۔

بہوپال کا اصل نام بہوج پال ہے۔ راجہ بہوج کا آباد کیا ہوا ہے۔

کلکتہ میں ایک قصاب کو زندہ بکرے کی کہال اُتار نے کے جرم میں ایک ماہ سخت قید کی سزا ہوئی۔

مچہلی بہون۔ جو ایک پرانی کوٹہی لکہنؤ میں ہے انجنیروں کی رائے سے عنقریب کہدنے والی ہے۔

ریاست جاورہ کے قریب ایک ریلوے پل پر چند قحط زدہ لوگ بیٹہے تہے۔ اتنے میں ریل آگئی اور اُن پر سے گذرتی چلی گئی۔

رامپور میں ایک بہنگی کمپونڈر نے ایک مسلمان عورت کی لاش کا امتحان کیا۔ ٹانکے لگاتے وقت مقتولہ کا قلب اسمیں داخل کرنا بہول گیا۔ ورثاء مقتولہ نے بہنگی پر نالش کی۔ ایک سال قید کی سزا ملی اور ٹہاکر آئیندہ کو سوائے شریف مسلمان یا ہندو کمپونڈر کے کسی کو لاش کے امتحان کا کام نہ دیا جاوے۔

بنارس میں غلام پہلوان امرت سری نے پہلوان شاہنواز کو خوب پچہاڑا چہہ ہزار روپیہ انعام ملا۔ شاہنواز اقدادوڑ میں بڑا تہا۔ ایک ہی کمر ٹوٹ ہوئی۔

آریہ سماج کے سالانہ جلسے

آریہ سماج حافظ آباد……	۲۸ و ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۹ء
آریہ سماج شرق پور……	۱۶ و ۱۷ نومبر ۱۹۱۹ء
آریہ سماج لاہور……	۲۵ و ۲۶ نومبر ۱۹۱۹ء
آریہ سماج لودہیانہ……	۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۹۱۹ء

فرنگ پر ہار

۲۶/۱۱ — ۳۹/۱۱

آزمایا اور ایجاد کیا ہوا سنت گینڈا سنگہ
مقام ڈاکخانہ کہوڑہ ضلع ہوشیارپور

یہہ آتشک کی عجیب و غریب دوائی ہے اسکو کہانے وقت پرہیز وغیرہ کی کچہہ ضرورت نہیں۔ نہ منہہ آتا ہے نہ دل متلاتا ہے۔ صرف سات خوراک کہانے سے بیماری دفع ہو جاتی ہے۔ اگر آتشک کی جڑ اڑانی ہو تو فرنگ پرہار ضرور منگوائو۔ قیمت ۱ روپیہ۔

سوزاک اس کے ۱۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اڑ جاتا ہے۔ قیمت ۱ روپیہ۔

بہنگ رس۔ یہہ بہنگ نہایت محنت و عمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے جسکو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑہتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ روپیہ ہے۔ محصولڈاک علیحدہ ہے۔

ملنے کا پتہ۔ المشتہر
جی۔ ایس۔ آر۔ ڈاکخانہ دوسویہ ضلع ہوشیارپور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

تحریری مباحثہ دربارہ طریق عبادتِ الٰہی

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۲۴ ضمیمہ صفحہ ب کالم اوّل

...ل میں آپ کے ارشاد کو بجا لاتا ہوں اور ہر قسم ہموں کی ...کرتا ہوں۔ لیکن یہہ عرض کر دینے کے واسطے پھر مجبور ہو جاتا ...ہوں کہ آپ نے بموجب میرے نویدن کے اپنے وہ اصول ...ہیں کہ آپ صدق دل سے معتقد ہیں تحریر نہیں فرمائے ...اپ کے اصولوں کے مطابق آپ کے سوالات کے جواب ...کی کوشش کیجاتی۔ اور سمجھنے سمجھانے میں کوئی دقت ...نہیں ہوتی۔ امید ہے۔ آپ کی نظر عنایت سے آیندہ مرتبہ ...محروم نہ ہوں گا۔ اب میں آپ کے سوال کو لیکر جواب کی ...طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ آپ کا سوال ہے کہ ایشور کے ...کتنی قسم کے نام ہیں۔ گونجک (بلحاظ صفات)، کارمک ...(بلحاظ افعال) سوبہاوک (بلحاظ اصلیت۔ اب یہا نمبر ...اور قیاس کا یہہ بحث ہو رہا ہے کہ صفات جمع ہے ...مضمون کی آپ تحریر فرماویں کہ کونسی صفتوں سے مراد ...ہے ہر صفت کا نام علیحدہ علیحدہ ہے یا نہیں۔ دوسری ...کی نسبت بھی سوال قایم ہو چکا۔ تیسری اصلیت کیلئے ...تشریح ہونی چاہئے۔ تا وقتیکہ ان تین جملوں کی تشریح ...نہ ہوگی۔ جواب کا عرض کرنا دشوار و ناممکن ہے "

جواب نمبر ۱۔ بلحاظ اصلیت کے ایشور کا نام اوم ...بطور ثبوت پیش ہے۔

श्रोमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानम् ॥

...سپ وید وغیرہ شاستروں میں پرمیشور کا اعلیٰ ترین اور ...ذاتی نام "اوم" ہے۔ اس کے سوا اور سب نام بلحاظ صفات ہیں"۔

نمبر ۲

स ब्रह्मा स विष्णुः स रुद्र स्स शिव स्सोऽक्षर स्सो परमः स्वराट् स इन्द्र स्स कालाग्नि स्स चन्द्रमाः

॥ कैवल्य उपनिषद ॥

ساری کائنات کا خالق ہونے سے برہما سب جگہہ موجود ہونے سے وشنو۔ بدکاروں کو سزا دیکر رولانے والا ہونے سے رودر راحت کل اور سب کا خیر خواہ ہونے سے شیو پرمیشور کا نام ہے۔ جو ہر جگہہ موجود اور غیر فانی ہے۔ داکھشر ہے۔ اپنی ہستی میں جس کا ظہور ہے وہ سوراٹ ہے۔ پرلے میں جو سب کا کال اور کال کا بھی کال ہے اس لئے پرمیشور کا نام کال اگنی ہے۔ وغیرہ اُس کے صفاتی نام ہیں۔ نمبر ۳۔ جگت کرتا۔ سرشٹی کرتا۔ دھارن کرتا۔ نیار کرتا۔ وغیرہ اُس کے نام بلحاظ افعال ہیں۔ میرا صفات جمع صفت کی۔ اور افعال جمع فعل کی لکھنا غلط نہیں ہے۔ آپ کی بدیہی اور قیاس کا فضول بحث کیوں ہوا۔ کیونکہ اس کے بیشمار صفات اور بیشمار افعال ہیں جن کو وید ودیا رشی ہی جان سکتے ہیں۔ منجملہ اُن کے چند ایک کا ذکر میں نے بھی اوپر کیا ہے اسکی صفت اور ہر فعل کو اگر دیکھنا منظور ہو تو وید مقدس مطالعہ فرماویں۔ کیونکہ اُس کی صفات و افعال کا بیان کرنا ناممکنات سے ہے۔ یوگی یوگ ودیا کے ذریعہ اور وید کے ابھیاس سے ہی جان سکتے ہیں۔ دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔ آپ کا سوال طے ہو گیا۔ اب میری سوال کو نظر انداز نہ کرتے ہوئے دیا کر کے جواب مرحمت فرما دیں۔ زیادہ

جواب از طرف لالہ صاحب پس جواب آپکے ہی مضمون سے پیدا ہو گیا۔ کہ صفات و افعال بیشمار ہیں جب صفات و افعال بیشمار ہیں اور ہر صفت ہر نام صفاتی اور ہر فعل ہر نام افعالی اُس کا ہے۔ پس اس کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ہے جسکو کہا جاۓ۔ زیادہ نیاز۔

یہہ خط ۳۱ اگست سنہ ۹۹ء کو آیا۔ میں نے ۳ ستمبر تک کوئی جواب نہ دیا۔ اور نہ ارادہ تھا۔ مگر لالہ صاحب نے بہت غلط فہمیاں پھیلانی شروع کیں اور پبلک کو وید دھرم سے منحرف کرنے لگے۔ پھر میں نے ۴ ستمبر سنہ ۹۹ء کو جواب دیا۔

آریہ۔ بے ادبی معاف کیجئے۔ تعصب کو چھوڑ کر دھرم کے واسطے تحقیقات کرنا اور شے ہے۔ اور پبلک کو دھوکہہ دہی اور شے ہے۔ میں نے آپ کی سیوا میں دو خطوط ارسال کئے۔ سوال کا جواب آپنے اب تک مرحمت نہیں فرمایا۔ میں پھر آریہ سماج کے اصولوں کو بدنام کرنا "پھر بے ادبی معاف کیجئے" ...راستی پرکاربند ہونے کے مصداق نہیں بن سکتے۔ ...راستی پرکاربند ہونے کے مصداق نہیں بن سکتے۔

آپ میرے خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں "جواب آپکے ہی مضمون سے پیدا ہو گیا کہ صفات و افعال بے شمار ہیں۔ اور جب صفات و افعال بے شمار ہیں اور ہر نام صفاتی اور ہر فعل ہر نام افعالی اُس کا ہے پس اس کے علاوہ اور کوئی بھی نام نہیں ہے جس کو کہا جاوے۔"

براہ مہربانی انصاف فرماویں کہ کیا اس تحریر سے آپکا خیال رد نہیں ہوتا کہ ایشور کو خواہ کسی نام سے اور خواہ کسی طرح سے یاد کیا جاوے وہ پراپت ہوگا۔ میں نے کبھی بھی نہیں لکھا کہ دنیا کے ہر ایک فعل اور ہر ایک صفات اُس کی صفات ہیں۔ ہاں اُس کی صفات اور افعال ہی ہیں جو اُس کی ذات کے متعلق ہیں اور اور نہیں ذاتی صفات و افعال کے متعلق اُس کے بے حد نام ہیں۔ مگر اس سے یہہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ زناکار۔ چور۔ یا راونا پتی۔ یا سیتا پتی جو ایک شخص کے نام ہیں۔ ایشور کے نام ہو سکتے ہیں۔ اور اُن ناموں سے اُس کی پراپتی ہو سکتی ہے۔ براہ مہربانی میرے خط کو پھر بغور مطالعہ فرماویں اور اُس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اس بات کو مد نظر رکھیں کہ ایشور کے بے شمار صفات۔ افعال اور نام ہوتے ہوئے بھی ایشور کے وہی نام ہونگے جو اس کی صفات و افعال کے مطابق ہوں گے جنکا اُپدیش وید مقدس کے ذریعہ ہم کو ملا ہے۔ اس کے برعکس نہیں ہو سکتے اور اپنے خیال کو درست اور ثابت کرنیکی کوشش فرما کر میرے سوالات کے جواب دیں۔ اور دھرم کی تحقیقات کی طرف توجہ مبذول فرماویں۔ پبلک کو دھوکہ میں نہ ڈالیں۔ اگر اب کی دفعہ کوئی معقول دلیل یا تحریر آپ کی طرف سے نہ آئی اور اسی طرح اندھا دھند

اپھار آیا جس طرح کہ پیچھے آتا رہا۔ تو شاید میں پھر
جواب تحریر کروں۔ زیادہ نمستے
نوٹ اس خط و کتابت کے بعد نامہ نگار ہر نالہ سے لوجہ
ملازمت کے تبدیل ہو کر چلا آیا شاید اور کچھ سوالات و
جوابات ہوتے۔ مگر وہ نہ ہو سکے۔
ناظرین نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آج کل کے پرانک خیالات
کس قدر ادھکاریوں کی روحوں کو پہنا رہے ہیں۔ اوم شم
داس گنگھا پنشا وگیتا۔ ملازم حالی جاودس کی
سب ایجنسی جڑ نالہ۔۔۔

دان مہاتم

سلسلہ کیلئے دیکھو ست دھرم پرچارک صفحہ ۱۴ کالم ۳

(۳) دان کے ادھکاری اور ان ادھکاری

چھلی۔ کپٹی۔ سوارتھی۔ وشئی۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ
میں پھنسے ہوئے دوسروں کی ہانی کرنے والے۔ لمپٹی جھوٹھ
بولنے والے۔ جاہل۔ کوسنگی۔ آلسی۔ ایک ہی داتا سے بار بار
مانگنے والے۔ دھرنا مارنے والے۔ جواب پا کر بھی ہٹھ سے
مانگتے ہی جانے والے بے صبر۔ جو نہ دے اُسکی نندا
کرنے والے۔ اُن کو گالیاں دینے یا کوسنے والے۔ ایک بار
سیوا کرے اور ایک بار نہ کرے تو اس سے دشمنی کرنے
والے۔ ظاہر اسادھو کا بھیس بنا کر لوگوں کو بہکا نہیں
ٹھگنے والے اور اپنے پاس مال ہونے پر کہہ دینے والے۔
کہ ہمارے پاس کچھ نہیں سب کو پھسلا کر اپنا مطلب سدھ
کرنے والے۔ رات دن بھیکھ مانگنے میں ہی لگے رہنے والے
نیوتا پا کر خوب بھنگ آدی نشے والی چیزیں کھا پی کر
بہت سا پرائے گھر کا بھوجن کھانے والے۔ پھر نشہ پی کر
مست ہونے والے۔ اپنے پریوجن کے لئے ست مارگ کو چھوڑ
کر الٹے مارگ میں چلنے والے اپنے چیلوں کو کیول اپنی
سیوا کا اُپدیش کرنے والے اور دوسرے یوگیہ پُرشوں
کی سیوا کرنے سے روکنے والے بت ودیا آدی کے پرچار
کے ورودھی۔ جگت کے ادپکار۔ استری۔ پُرش۔ پتا

سنتان۔ راجا۔ پرجا۔ اِتنے شتروں میں یہہ کہکر کہ یہہ
بیوہار نہیں ہوتا ہے۔ نفاق ڈلوانے والے۔ جگت ستھیا کے
اس پرکار کا وخت اُپدیش کرنے والے کو پاتر کہلاتے
ہیں۔ اور برہمچاری۔ جتیندری۔ ویدودیا کے پڑھنے
پڑھانے والے۔ سوشیل۔ ست وادی۔ پروپکار پریہ۔
پُرشارتھی۔ اُدار۔ ودیا اور دھرم کی ہمیشہ اُنتی کرنے
والے۔ دھرماتما۔ شانت سُبھاؤ۔ نندا۔ اُستتی سے
اپرسن یا پرسن نہ ہونے والے۔ نڈر۔ اُتساہی۔ یوگی۔
گیانی۔ سرشٹی۔ ویدوں کی آگیا اور ایشر کے گن کرم
سُبھاؤ انکول چلنے والے۔ نیائے پر چلنے والے۔ پکشپات
رہت ست اُپدیش کرنے اور ست شاستروں کے پڑھنے
پڑھانے والوں کی پریکشا کرنے والے۔ کسی کی خوشامد
نہ کرنے والے۔ پرشنوں کے یتھارتھ سمادھان کرنے
والے۔ اور اپنے آتما کے تُل دوسروں کے بھی سکھ دکھ
ہانی۔ لابھ کو سمجھنے والے۔ اودیا آدی کلیشوں سے
رہت۔ ہٹ دھرمی۔ ضد اور ابھمان سے رہت۔ امرت کے
سمان اپمان اور وش کے سمان مان کو سمجھنے والے۔
سنتوشی۔ جو کوئی پریتی سے جتنا دیوے اُتنے ہی سے
پرسن۔ آپت کال میں بھی نہ مانگنے والے۔ مل جانے۔ یا نہ
ملنے پر بھی دکھی نہ ہونے والے بلکہ وہاں سے جھٹ لوٹ
آنے والے اور اُس کی نندا نہ کرنے والے کبھی پُرش کے
ساتھ مترتا دُکھیوں پر کرونا۔ پُن آتماؤں سے خوش
اور پاپیوں سے راگ دویش رہت رہنے والے۔
ست وادی۔ ست کاری۔ نِشکپٹ۔ ایرشا دویش رہت
گمبھیر آشے والے۔ ست پُرش دھرم سے یکت اور
بُرے کاموں سے سر و تھا رہت۔ اپنے تن۔ من۔ دھن۔
کو پراُپکار میں لگانے والے۔ پرائے سُکھ کے لئے اپنے
پرانوں تک دے دینے والے اور ایسے ہی انیہ شبھ لکشنوں
والے سُپاتر ہوتے ہیں۔ پرنتو دُربھکش آدی آپت کال
میں۔ ان۔ جل۔ بستر۔ دوائی اور ستھان کو ادھکاری
سب پرانی ماتر ہو سکتے ہیں۔ اس پرکار سُپاتر تو
دان کے ادھکاری ہیں۔ گرہستھ ماتر کو سُپاتروں کی
سہایتا کے لئے سدیو دان شیل ہونا چاہئے۔ ویدوں

میں جگہہ جگہہ پر اُن کے آدرستکار اور اُن کی رکشا
کے لئے دھیان دلایا گیا ہے۔ جیسا کہ
...नं पतये नमो नमः ॥
پشوؤں کی رکشا کرنے والے تیرے سامنے نمسکار
پراپت ہو۔ (اوشیا ۱ منتر ۱۷)

گوروکل

دُنیا میں شانتی پھیلانے والے ست جگ کے لانے والوں
کے کھولنے کا حال سُنکر آریہ سماج کی نسبت عام ہندوؤں
کے خیالات پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ ہر ایک مذہب کے
اس پوتر کام کے لئے آریہ سماج کو مبارکباد کہہ رہے
عام ہندوؤں میں جن کو کہ برہمن لوگ بٹھلا رہے
کرتے ہیں کہ آریہ سماج والے ماں باپ اور بزرگوں
نہیں مانتے اور پرمیشور سے بے مکھہ کراتے ہیں
وہی ہندو آریہ سماج کو دھن دھن کر رہے ہیں
اس گفتگو کے سُننے کا اکثر موقعہ ملتا ہے۔ اور مفید
گوروکل کی بھکشا منڈلی کو اس وقت چھوٹے چھوٹے
نگروں میں جانے کی سخت ضرورت ہے۔ اسطرح
دونوں کام سدہ ہوں گے۔ وید کا پرچار بھی ہوگا
گوروکل کے واسطے اُمید سے بڑھ کر دھن اکٹھا ہوگا
ہر ایک چھوٹے سے چھوٹی سماج کو بھی چاہئے کہ گوروکل
کے واسطے اپنے گرد نواح کے گاؤں سے بھکشا اکٹھی
اور خود بھی یتھا شکت دان دیکر منڈلی مذکور کا
کریں۔ اور یہہ بھکشا کا کام منڈلی کے آنے سے
ہی آرمبھ کرنا چاہئے۔ تاکہ اُن کے ٹھہرنے میں
وقت خرچ نہ ہو۔ صرف ہر سماج میں آکر دو دن
دیکر چلے جاویں۔ اس طرح سے بڑی معقول رقم
جمع ہو جاوے گی۔ اور کل سماجوں کو اس
امرت سے بڑی بھاری تقویت ہو جاوے گی۔ اور
سماج کے پوتر مشن اور ویدک دھرم کا نقارہ
گاؤں تک پہونچ جاویگا۔ یہاں آریہ سماج
لالہ منشی رام جی کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ جنہوں

دنیاوی جیل و مشقت سے چہ لات مارکر اپنی زندگی ہی
اس پوتر کام کے لئے ارپن کر دی ہے۔ برہماچاری جی کے شبھ مہورتھہ
کو پورا کرنا میری آریہ سماجوں اور دیگر بھاتہ رپتنیوں
سے پرارتھنا ہے کہ اس اوسر کو ہاتھہ سے نہ جانے دیں اور
گوروکل کی تن من دھن سے مدد کریں۔ یہاں آریہ سماج
دایرہ دین پناہ جو ایک چھوٹی سی سماج ہے۔ اپنے
نزدیک نزدیک کے گاؤں میں جاکر گوروکل کے واسطے
بھکشا مانگ رہی ہے۔ چنانچہ کوٹ ادو میں لالہ جہنڈا مل
ودالہ بہیا رام جی سٹیشن ماسٹر کے پرشارتہہ سے قریب
[illegible] روپیہ اور احسان پور میں بہائی پرتیم داس جی
کے پرشارتہہ سے قریب [illegible] روپیہ جمع ہوگئے ہیں۔
سٹیشن سناواں میں بابو تلسی رام جی سٹیشن ماسٹر نے
گوروکل کی ضرورت پر ۶۰ آدمیوں کی حاضری میں عمدہ
ویاکھیان دیا جس کا اثر لوگوں پر نہایت عمدہ پڑا اور
اُسی وقت قریب [illegible] روپیہ کے گوروکل کے واسطے
دان ملا۔ اب [illegible] روپیہ تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ ابھی
لسٹ کھلی ہے۔ ایسا ہی اور نگروں میں بھی بھکشا مانگنے
کی منشا ہے۔ اُمید ہے کہ ایک معقول رقم تہوڑے دنوں
تک بھیجی جاوے گی۔ کوٹ ادو میں بھکشا منڈلی کو ٹھہرنے
کی منشا رہی۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ وہ دہلی کیطرف
چلی گئی ہے۔ اس لئے میری بھکشا منڈلی سے عاجزانہ
پرارتھنا ہے کہ مظفر گڑھ کو جاتے ہوئے ضرور درشن
دیں۔ تاکہ جن ہنداؤں نے ودیا اور ودیا کے نام پر روپیہ
دان دیا ہے اُن کو نشچے ہو جاوے کہ اُن کا یہہ روپیہ
نہایت ہی پوتر اور شبھہ کام میں لگے گا۔

آپکا شبھ چنتک } بالک رام منتری آریہ سماج دایرہ دین پناہ ضلع مظفر گڑھ

پُرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو! (حصہ اول)

بھوشیہ پران کی پڑتال

مصنفہ لالہ دیوتی رام جی ... قیمت فی جلد ۲ ... محصول ڈاک ...
پرچارک جلندہر ...

خدمتِ عام کا سلسلہ

ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔

ایک سادہ دل نیک آدمی ایکبار روز ایک شخص سے ملاقی ہوا جس کے دانتوں میں ہمیشہ درد رہتا تھا۔ بلکہ بعض دانت نکلوا کر دوسرے لگائے گئے تھے۔ ناک ہمیشہ سرخ رہتا تھا۔ آنکھوں سے پانی جاری تھا۔ اور غصہ و غضب میں ہر وقت گرفتار رہتا تھا اُس سے پوچھا بابا یہہ حالت تمہاری کیوں ہے اُس نے کہا کہ گوشت خوری سے۔ اُس نے سمجھایا کہ یہہ ناقص عادت ترک کرو۔ اُس نے جواب دیا کہ میں از راہ خیر خواہی عام ایسا کرتا ہوں کیونکہ خیال ہے کہ اگر جانور زیادہ ہو جاوینگے۔ تو لوگوں کو از حد تکلیف دہ ہوں گے۔ راستہ چلنا مشکل ہو گا۔ اُن کے گوبر اور پیشاب سے سب جگہہ عفونت ہو گی

دوئم۔ تھوڑی دیر بعد ایک شراب خور نہایت ناقص حالت میں اُسی نیک دل کو ملا۔ اُس سے بھی اُس نے سوال کیا کہ بھلے آدمی کیوں شراب خوری سے اپنی صحت اور دولت اور عزت خراب کرتے ہو اور دنیا میں ناقص مثال قایم کرتے ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ حضرت آپ کی عقل کہاں ہے۔ اگر شراب نہ پیا جاوے تو جو طرح طرح کی شرابیں طیار پڑی ہیں اور آیندہ ہوں گی۔ اُن کا خرچ کیسے ہو گا۔ بلکہ ممکن ہے کہ اُن کی عفونت پھیل کر دریائے عفونت والے شرابوں کے جاری ہو جاویں گے۔ صرف یہہ خیال خیر خواہی ہے جو مجھکو مجبور کرتا ہے کہ ساتھہ ساتھہ کچھہ پی کر ختم کرتا جاؤں

سوئم تھوڑی دیر بعد ایک اور شخص ملا جس کے اعضاے کمزور اور رنگ زرد۔ آنکھیں بدمست بسبب تمباکو نوشی تہیں۔ اور منہ سے نا صلت بدبو آتی تھی۔ اُس کو کہا بھلے آدمی ایسی ناقص عادت میں کیوں گرفتار ہو۔ اُس نے بھی ایسا ہی جواب دیا کہ دوسروں کی خیر خواہی سے مجبور ہوں میں خیال کرتا ہوں کہ اگر تمباکو کو خرچ نہ کیا جاوے گا تو تمام ہوا میں اُس کی بو پھیل جاوے گی۔ اور طرح طرح کی بیماریوں کا باعث ہو گی اس عام کی خیر خواہی نے مجھکو مجبور کیا ہوا ہے۔ سادہ نیک آدمی نے فیصلہ کیا کہ "نیت بد را بہانہ بسیار"

(۲) وید پرچار یا دیگر بھلائی کے کاموں کے واسطے فنڈ جمع کرنے کا ایک یہہ بھی قاعدہ ہے کہ جادو کی لیمپ کا تماشہ عوام کو دکھلایا جاوے۔ جس میں اُس قسم کی تصویریں دکھلائی جاویں جس سے عوام کچھہ سبق سیکھہ جاویں۔ اور فنڈ میں ٹکٹ کی قیمت دیویں۔ ٹکٹ جاری کرکے تماشہ دکھلایا جاوے۔ اس میں عام سے عام لوگ بھی آکر کچھہ نہ کچھہ دان دیویں گے۔ اور ممکن ہے کہ کچھہ عمدہ سبق بھی سیکھہ جاویں۔ نیک دل لوگ رخصت کے دنوں میں مفصلات میں گاؤں کے لوگوں میں اس طرح سے عمدہ پرچار کر سکتے ہیں۔ اور ساتھہ ساتھہ عمدہ عمدہ باتیں اُپدیش کے پیرایہ میں سُنا سکتے ہیں میں اس دفعہ دورہ میں ایک چھوٹا لمپ اور چند تصویریں لایا تھا۔ اگرچہ میں نے کوئی پیسہ جمع نہیں کیا۔ لیکن لوگوں کو جمع کرکے عمدہ عمدہ باتیں اور بھجن سُنائے۔ عورتیں مرد۔ بچے سب جمع ہوتے تھے۔ اور بہت دیر تک سنا کرتے تھے۔

رام رکھا انسپکٹر

دودہ کی پراپتی

(گورکھشنی)

کا سلسلہ پرمیشور نے ہر قسم کے جاندار کو بچپن کی حالت میں اپنی اپنی ماتا دوارہ قایم کیا ہے۔

وہ ہاتما لوگ یہہ وچار کرتے ہیں کہ انسان کو انسان کا دودہ اور حیوان کو حیوان کا دودہ ضروری ہے تو یہہ غلطی بھی کبھی نہ ہوتی۔ نظیراً ایک تمثیل بھی یہاں بیان کرتا ہوں۔ جیسا کہ انسان کو انسان بیوی کی ضرورت قدرتاً ہے اور حیوان کو حیوان بیوی کی۔ اگر اس معاملہ میں حضرت انسان ذرہ سا بھی خلاف ورزی کرتا ثابت ہو جاوے تو

Haridwar. Digitized by eGangotri

چودہ سال نہیں تو سات سال کو تو ضرور ہی دال روٹی بمشقت کہانی پڑتی ہے - اگر یہی یا اسی قسم کی سبزی غیرہ جنس کے دودہ برتتے ہیں تاہم ہوتی توانائی فرقے ہیں بہت تکلیفیں اور دکہہ دونیش اور لالچ اور دشمنی وغیرہ کبہی ہی موجود نہ ہوتیں اور سنسکرت لفظ دوگدہ کہتے ہیں کہ جو چیز پہلوں و میوہ وغیرہ سے نچوڑی جاوے چونکہ دودہ بہی نچوڑا جاتا ہے اسواسطے یہہ گوکہ ارتہہ سدہی سے حیوان کو دودہ پر جا کو دیوے - گہرت نام سنگہرہ پدارتہہ کا ہے کہ جو بنسپتی میں بہت سے موجود ہیں - اور کشیر شبد کے ارتہہ یہہ ہیں - کہ کشر تیتی کشیراہ - یعنی جو چیز کہ آپ سے آپ درختوں اور بیلوں وغیرہ سے چوئے کہ جس میں تمام گوندیں شامل ہیں چونکہ دودہ بہی شاید کبہی ذات چو پڑتا ہوگا - اسواسطے اسپر کو دیڑے ——

آخیر میں میری ایک خاص پرارتہنا ہے کہ آتم دت سود ہو تیتو کے مسئلہ کو مدنظر رکہہ کر اور پرمیشور سے بے بہت ہوکر اور انچ اور پرائے حق کو مدنظر رکہہ کر اور نیز میرے بیان اور اشاروں کو بہی ساتہہ ہی لیکر اگر پبلک اس نتیجہ پر نہ پہونچے تو بڑا ہی اشچریہ ہوگا - اور اسی وقت یہی شرتی ما یاد ہوگی کہ نیس تپن نہ دید کم رچا کرشیتی - یعنی جو ایشور کو یا کم سے کم اُس کے نیم کو نہیں سمجہتا تو اُس کے واسطے رچا کا ہونا یا نہ ہونا دونوں برابر ہیں - رچا تو آستک کے واسطے کارگر ہوتی ہیں نہ نا آستک کے واسطے ——

इसलम — مکرر دو باتیں اور یاد آ گئی ہیں اور وہ بہی عرض کئے دیتا ہوں کہ سنت پربہو دیال سابق دام ہا رگی جال آریہ کی کتاب گپت ہرکاش کے حصہ دوم میں صفحہ ۱۷۴ اور ۱۷۵ میں درج ہے کہ پہاڑی فقیروں نے بغیر گہرت حیوانی کے اوشدہیوں سے ہون کیا کہ جو گہرت سے بڑہ کر سگندہت و خوشبودار و بجلی کی روشنی رکہنے والی ہیں - اور وہ فقیر یہہ بہی کہتے تہے کہ پہاڑ میں دودہ کے درخت بہی موجود ہیں کہ جو پینے کے کام آتا ہے اور روٹی کا درخت یعنی Bread fruit

تو پہلے ہی مشہور ہے - سو ایشور کی مہما کا یہہ کافی نظارہ ہے کہ اُس نے انسان کے واسطے سب کچہہ بنسپتی میں موجود کر دیا ہے - اور خوراک کے لئے حیوانی جسم کی کسی جز کا محتاج نہیں بنایا ❖ دوسری عرض یہہ ہے کہ انسانی دودہ میں جو پرمیشور نے فضیلت بخشی ہے وہ یہہ ہے کہ انسانی دودہ چہاتی میں رہتا ہے کہ جو پریم اور محبت کا استہان ہے اور پشوؤں کا دودہ ناہی سے نیچے لاتوں میں رہتا ہے کہ جو بیل اور موتر کا استہان ہے اِس لئے وہ اشدہ بہی ہے اور منش کی ہرگز ہرگز لایق نہیں ہے ❖ آپ کا داس

دیوی داس آریہ از لاہور ❖ ❖ ❖

آریہ سماج لاہور کے حالات

گذشتہ ویروار کی رات کو آریہ سماج مندر میں وید وکتا ایشور کا مضمون ڈیبیٹ میں بحث طلب تہا - ڈیبیٹ میں حاضری معقول تہی - آئیندہ ہفتہ کے لئے مضمون پاپ پُن رکہا گیا - منگل اور سنیچر کو حسب معمول کیرتنا منڈلی نے گمٹی بازار میں ویدک دہرم کا پرچار کیا - حاضری ہر دو موقعوں پر سینکڑوں کی تعداد میں ہوتی رہی نیز سنیچر وار کی رات کو آریہ سبہا سدوں کا جلسہ ہوا جس میں آنیوالے اُتسو کی کامیابی کے وسایل سوچے گئے - اور نشچیہ ہوا کہ بہجن منڈلی آریہ سماج روپڑ - جگرانواں سکندر آباد وغیرہ وغیرہ کو جلسے پر پدہارنے کے لئے نویدن کیا جائے اور نیز دُور دُور سے ودوان اُپدیشکوں کے بلانے کا پربندہ کیا جائے - ایتوار کے دن حسب دستور ہون و بہجنوں کے بعد شریمان بابو بہجا رام جی چیٹرجی نے اُپاسنا کرائی اور ایک منوہر سرمن دیا جس میں آپ نے ایشور بہگتی کے لابہہ آدی کا بہلی بہانتی سے ورنن کیا تت پشچات شریمان مہاتما منشی رام جی نے گورو کل بہگت منڈلی کی یاترا کا برتانت سُنایا جسکو سُنکر حاضرین نہایت پرسن ہوئے - علاوہ ازیں آپ نے جلندہر میں رہتیوں کی شدہی اور اُس پر واد ویلا کا حال

سنایا - اور یہہ سُنکر کہ بعض پہلوانسی اکثر آریہ پُرش مہاروں کی مخالفت کی ذرہ پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمارے "واعظان ذات ایک ویدک دہرم کا سندیسہ پہونچانے اور دیگر جاتیوں سے آتے ہوئے آریہ بہائیوں کو گلے لگانے کے لئے سر دہرتے ہیں - لاہور کے آریہ پُرش بہت پرسن ہوئے - ہمارے برتانت سُننے سے ایک بات جو میں نے محسوس کی وہ یہہ تہی کہ اکیلے شریمان لالہ منشی رام جی کا اس قدر تکالیف برداشت کرنا اور اپنے ساری خانگی انتظام کو تتر بتر کرکے موجودہ حالت کے اندازہ سے کم از کم ۵ یا ۶ ماہ تک بہرمن کرنا ہم آریہ پرشوں کے لئے نہایت ہی باعث شرم ہوگا - سجن جنو! بیس ہزار روپیہ گورو کل کیلئے اکٹہا کرنیکی پڑیگی اگر صرف شریمان مہاتما منشی رام جی کی ہی پڑیگی سمجہی جائیگی - اور ہماری طرف سے سر توڑ کوشش نہ کیجائیگی - تو میں خیال کرتا ہوں کہ آریوں میں شکر گذاری اور اپنی سوسایٹی کے لیڈروں کی پرتشٹھا کا لیش ماتر بہی خیال نہیں ہے ہم اسقدر نردلی سمجہے جاویں گے کہ یہہ مقولہ عین ہمارے حسب حال ہوگا - کہ جس تن لاگے سو تن جانے کون جانے پیڑ پرائی اگر یہہ سچ ہے تو ہمیں اپنے گہر کی بد انتظامی عجز کی معلوم ہوتی ہے - اگر یہہ سچ ہے ہم ہو نہیں سنتان کی ٹہیک حفاظت نہ کرسکتے ہیں - اگر یہہ سچ ہے ہم کو اپنے لخت جگروں کی جدائی منظور نہیں تو آریہ گن! اپنے من میں دڑہ پرتگیا کرلو کہ شریمان مہاتما منشی رام جی کی تیس ہزار روپیہ کی پرتگیا ہم سب کی گردن پر آپہنچا ہے - اور اس سمے ہمارا پوتر فرض ہے کہ ہم اس بوجہ کو بہت جلد اپنے کندہوں سے اُتار کر سبکدوش ہوں ❖ (ریپورٹر از لاہور)

کانگرنس پرچہنا - یہہ کتابچہ بجواب لیکچر سادہو ہنس سمروپ سنا تن دہرم جسکو لالہ گنپت داس جی سیالکوٹی نے ترتیب دیکر آریہ سماج سیالکوٹ کیطرف سے چہپوایا ہے - حجم ۹۰ صفحہ قیمت ۳؍ بمعہ محصول ڈاک - درخواستیں بنام منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر آنی چاہئیں

آریہ سماجوں کے منتری مہاشوں کی سیوا میں خاص نویدن

معلوم ہوگا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا مالی سال ۳۱ اکتوبر سنہ ۹۹ء
ہونے والا ہے۔ لیکن میں شوک سے دیکھتا ہوں کہ باوجود سبھا کی طرف
بار بار اپیلوں اور سرکلر چٹھیوں کے چھاپنے کے جس میں وید پرچار فنڈ
بھرانے کے واسطے آریہ پُرشوں سے عموماً اور آریہ سماج کے منتری
مہاشوں سے خصوصاً وید پرچار فنڈ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے نویدن کئے گئے ہیں
اور طریقے جو کہ پراچین سمے میں پرچلت تھے بتلائے گئے ہیں۔ جس پر عمل
کرنے کے واسطے فرض جو کہ منش ماتر کا دھرم ہے اور جس پر منش
کی بھلائی منحصر رکھتی ہے پورا ہو جاتا ہے اور گراں (بوجھ) بھی نہیں معلوم
ہوتا۔ مگر بہت ہی آریہ پُرشوں نے دھن اکٹھا کرکے بھیجنا تو درکنار میرے اُس لیکھ
پر دھیان نہیں دیا جس کا ثبوت یہ ہے کہ بہت کم سماجوں
نے اکٹھا کرکے روانہ کیا ہے۔ چتردوارہ اس ورشہ میں پرتین کرنے کی آشا
ہے۔ لیکن مجھے آشا ہے کہ میرے آریہ بھائی میری ان دو اپیلوں کو

آریہ پُرشوں سے دان کی ضرورت پر ایک نویدن "کیا تم آریہ سماج روپی
برکش کی جڑ کو نہ سینچو گے" پھر پڑھیں گے اور شیگھر اس کمی کو پورا کرینگے
... گے۔ (۳) میں آریہ بھائیوں کی توجہ سبھا کے اس سرکلر چٹھی
کی طرف دلاتا ہوں جس میں آریہ مہاشوں سے عموماً اور منتری مہاشوں
سے خصوصاً نویدن کیا گیا تھا کہ دیوالی کا دن سوامی جی کی مرتیو کی یادگار سبھا
... اور اس دن سوامی جی کی پوتر زندگی کا سماچار لوگوں کو سنایا جایا کرے
اور اس موقعہ پر اُن کے مشن کی تکمیل کے لئے چار آنہ مشن فنڈ کی سہایتا کیلئے
اکٹھا کیا جائے۔ لیکن شوک ہے کہ نومبر سنہ ۹۸ء (پچھلی دیوالی) سے اکتوبر سنہ ۹۹ء
گیارہ مہینوں میں بعض سماجوں کے منتری مہاشے چار آنہ مشن فنڈ کا
روپیہ اکٹھا کرکے نہیں بھیج سکے۔ اس لئے مجھے آشا ہے کہ ۳۱ اکتوبر سے پہلے پہلے
اس بقیہ کو جو کہ اُن کے ذمہ باقی ہے۔ یتن کرکے بے باق کر دیں گے۔ اور
آئندہ دیوالی کے موقعہ پر پچھلے سال کی طرح شکایت کا موقعہ نہ دیں گے
(۲) دو اپیلوں اور سرکلر چٹھیوں پر ہی صرف اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ
سماچار پتروں (ست دھرم پرچارک اور آریہ پتر کا) دوارہ منتری مہاشوں
کو دشانش بھیجنے میں دھیان دینے کے لئے کئی بار نویدن کئے گئے ہیں مگر

بعض سماج ایسے ہیں کہ جن کا دشانش ابھی تک باوجودیکہ سال ختم ہونے کے
قریب آگیا ہے۔ سبھا کے دفتر میں نہیں آیا۔ میں آشا کرتا ہوں کہ ان سماجوں
کے منتری مہاشے جنہوں نے ابھی تک دشانش نہیں بھیجا۔ اپنی اپنی سماج کے
دشانش بھیجنے کا پربندھ کریں گے۔ (۴) مجھے یہ دیکھکر بڑا آشچریہ ہوا ہے کہ
جس دھرم ویر کے مرتیو پر ہر ایک آریہ کا خون جوش زن ہو رہا تھا جسکی مرتیو
پر ہر ایک آریہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنا جیون ارپن کرنے کے لئے کمر بستہ
دکھائی دیتا تھا۔ وہ جوش اسقدر جلدی ٹھنڈا ہو گیا کہ اب اُس دھرم ویر کے
میموریل فنڈ کی آمدنی بہت ہی کم ہو گئی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو کیا کوئی
آریہ یہ اُمید کر سکتا ہے کہ آئندہ بیس (۲۰) سال تک بھی وہ فنڈ پورا ہو سکے۔
مجھے آشا ہے کہ منتری مہاشے لیکھرام میموریل فنڈ کا جو روپیہ اُن کے پاس
جمع ہے وہ ۳۱ اکتوبر سے پہلے پہلے بھیج دیں گے۔ اور آئندہ کٹی بدھ ہو کر اس
فنڈ کو پورا کرنے کا پریتن کریں گے۔ (۵) پنجاب سندھ اور بلوچستان پرانت
کے سماجوں کا دھرم بھاؤ اور پریشرم صرف اسی بات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے
کہ ڈیڑھ سو سماجوں میں سے صرف دو سماجوں۔ کوئٹہ اور مری نے اپنی آٹا اور
دان پر چار پاتر کی ایک معقول آمدنی ۶۵ اور ۹۲ روپیہ تک پہنچی ہے۔ جو کہ ان
کے پریشرم سے کسی سماج نے اس طرف دھیان نہیں دیا۔ مجھے آشا
ہے کہ دوسری سماجیں جنہوں نے اب تک آٹا اور دان پر چار پاتر کی آمدنی
روانہ نہیں کی۔ ۳۱ اکتوبر تک سبھا کے دفتر میں بھیج دیں گے۔ (۶) جن
سماجوں نے سبھا کے ساتھ تعلق پیدا کرنیکے کاغذات ابھی تک نہیں بھیجے وہ کرپا کرکے
جلدی بھیجیں۔ اور نیز اپنے پرتی ندھی بھی انتخاب کرکے اور اُنکے نام سے اطلاع
دیں۔ (۷) یہ بات منتری مہاشوں سے پوشیدہ نہیں کہ سبھا کی سالانہ رپورٹ آریہ
سماجوں کے سالانہ برتانت کے بغیر بالکل ناکمل ہے اور وہ مصالح صرف سماجوں سے ہی
حاصل ہو سکتا ہے کیا اس سے زیادہ شوک کی اور کونسی بات ہو سکتی ہے کہ پچھلے سال باوجود
متواتر نویدنوں اور چھپے ہوئے فارم بھیجنے کے ڈیڑھ سو سے زیادہ سماجوں میں سے صرف
پچاس سماجوں نے اپنے برتانت سے سوچت کیا تھا۔ آشا ہے کہ منتری مہاشے پچھلے سال
کی شکایت کو رفع کرنے کے لئے جلدی ہی ۱۵ نومبر سنہ ۹۹ء تک چھپا ہوا فارم جو کہ پچھلے سال
بھیجا گیا تھا اس پر اپنا برتانت لکھکر سبھا کو سوچت کریں گے۔ اور اگر کسی سماج کے پاس فارم موجود نہ ہو
تو جلدی اطلاع دیں تاکہ فارم بھیجا جاسکے۔

المشتہر

آپ کا شبھ چنتک } شوویال منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (لاہور)

رقومات

مفصلہ ذیل رقومات دفتر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب میں ماہ ستمبر ۱۸۹۹ء میں وصول ہوئیں

وید پرچار فنڈ

لالہ گوری شنکر جی سکرٹری آریہ سماج سرینگر کشمیر
پردہان وید ودیا پرچارنی سبھا نارووال
پردہان آریہ سماج حافظ آباد ....
منتری آریہ سماج کبیر والہ ....
لالہ روشن لال آریہ سماج مری معرفت پنڈت دولت رام جی ....
لالہ گنگا رام جی اُپدیشک ممباسہ (افریقہ) ....
لالہ کرپا رام ہاسپٹل اسسٹنٹ ڈیرہ اسمٰعیل خان معرفت لالہ گردہاری لال جی ....
لالہ دستی رام جی پٹواری منڈی کی ضلع سیالکوٹ
لالہ جگل کشور اور رانس کی دہرم پتنی - اور بینی پرساد سٹوڈنٹ ہائی کلاس تھانیسر ضلع کرنال
ماسٹر بھگوان سہائی جمنا داس سورت نواسی ..
لالہ دیوی داس رام نگر نواسی ......
لالہ سومناتھ پردہان آریہ سماج رہوہڑ (روپیہ جمع شدہ انسو گھنولی) ....
لالہ نتھو رام منتری آریہ سماج بہاول پور ....
لالہ ہیرا لال صاحب ٹیلیگراف ماسٹر ہیگواڑہ ...

مدراس پرچار فنڈ

لالہ جوالا پرساد ہاسپٹل اسسٹنٹ ۴۴ جی ناگا ہل آسام ....
لالہ ہیرانند اوورسیر محکمہ انہار پشاور ....
لالہ سنتی رام جی سب اوورسیر بڑھاکہ ضلع کرنال
لالہ ایشر داس معرفت لالہ گنگا رام منتری آریہ سماج سیالکوٹ ....
ملازمان محکمہ انہار جگادہری معرفت سوہنا مل

دشانس

لالہ کیول رام جی سکرٹری آریہ سماج راولپنڈی
منتری آریہ سماج لودہیانہ ....
لالہ لبھو رام جی منتری آریہ سماج لودہیانہ -
لالہ سادہو رام منتری آریہ سماج مالیرکوٹلہ ...
لالہ عزیز رام منتری آریہ سماج دہرم کوٹ ...

لالہ چونی لال میموریل فنڈ

لالہ چند لال اوورسیر سہاگٹا پوسٹ آفس گوجر چٹک سنگہ معرفت لالہ متہرا داس جی پٹواری ....
لالہ نتھو مل سب اوورسیر جگھاٹر معرفت لالہ متہرا داس جی
لالہ ٹھاکر داس جی ٹھیکہ دار ایضاً
لالہ متہرا داس سوداگر ایضاً ایضاً ....
لالہ پیارے لال ٹھیکہ دار ایضاً ......
منشی غلام محمد صاحب ضلعدار ایضاً ......
بابو امیر سنگہ سب اوورسیر رہنکی ایضاً ...
لالہ حکومت رائے ٹھیکہ دار سہاگٹا ایضاً ...
لالہ ہری چند ٹھیکہ دار ... ایضاً ...
لالہ دیوان چند ٹھیکہ دار ... ایضاً ..
بابو بہاری لال سب ڈویزنل کلرک ایضاً
لالہ برکت رائے سب اوورسیر مانگی ایضاً

زرامانت

کنیا مہاودیالہ جلندہر

پردہان آریہ سماج حافظ آباد ....
لالہ رلا رام جی پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے رکشا بندہن کے موقعہ پر گوجرانوالہ میں جمع کیا ....
لالہ دستی رام جی پٹواری منڈیکی (سیالکوٹ)

کنیا اناتھ آلہ جلندہر

شریمتی ستیا جی کوچہ باغ جھنڈا سنگہ امرتسر ....
لالہ دستی رام پٹواری منڈیکی (سیالکوٹ)

پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ

پردہان وید ودیا پرچارنی فنڈ نارووال

گوروکل فنڈ

لالہ شو رام جی جلال پور جٹاں نواسی ...
پردہان آریہ سماج حافظ آباد ....
لالہ دستی رام پٹواری منڈیکی (سیالکوٹ)
لالہ رامناتھ جی ساہوکار رتپا معرفت لالہ منشی رام جی ....
منتری آریہ سماج پشاور معرفت لالہ منشی رام جی
لالہ مول چند جی لالہ لنبا پشاور ...... ایضاً
لالہ ہری چند جی پشاور ...... ایضاً
پنڈت گنگا رام جی پشاور ...... ایضاً
لالہ سوہن لال اور ان کی دہرم پتنی پشاور ،،
لالہ ٹھاکر داس جی چیٹر جی پشاور ... ایضاً
لالہ سوہن لال پشاور ...... ایضاً
بابو کشن چند جی پشاور ...... ایضاً
ماسٹر مول سنگہ منتری آریہ سماج لالہ موسے ایضاً
لالہ کنج بہاری لال منتری آریہ سماج کوہ مری .... ایضاً
منتری آریہ سماج گجرات ...... ایضاً
ایضاً ...... وزیر آباد ...... ایضاً
ایضاً ...... سیالکوٹ ...... ایضاً
ایضاً ...... وزیر آباد ...... ایضاً
ایضاً ...... رام نگر ...... ایضاً
لالہ بھگت رام جی ڈویزنل انسپکٹر سٹیشن ماسٹر اور دیگر صاحبان جموں معرفت پنڈت رام بھارت ....

میزان	۲۸۸۱ - ۸ - ۰
میزان زرامانت	۲۲ - ۱۰ - ۰
میزان کل	۲۹۰۲ - ۲ - ۰

ناول دہرم بیر - مصنفہ پنڈت کرپا رام جگراؤں ... پنڈت اور مولوی کا - اور پنڈت اور جینی سادہو کا ... ہندوؤں کا مباحثہ درج ہے قیمت ... درخواستیں بحضور ست دہرم پرچارک جالندھر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوشوارہ آمدنی و خرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت پانچ ماہ از ابتدائے نومبر ۱۸۹۸ء لغایت مارچ ۱۸۹۹ء

آمدنی	آمدنی پانچ ماہ روپیہ	آنہ	پائی	آمدنی سال حال روپیہ	آنہ	پائی
بقایا گذشتہ	۵۰۴۸۸	۴	۹	۵۰۴۸۸	۴	۹
ویدپرچار فنڈ	۱۹۵۳	۱۵	۱	۱۹۵۳	۱۵	۱
آٹا فنڈ	۳۴	۱۴	۰	۳۴	۱۴	۰
چارانہ مشن فنڈ	۱۲۶	۵	۰	۱۲۶	۵	۰
رشانس آمدنی	۲۰۱	۱۱	۰	۲۰۱	۱۱	۰
آریہ پتر کا	۱۱۲۸	۹	۶	۱۱۲۸	۹	۶
امانت برائے دیگر انسٹیٹیوشن (فنڈات)	۳۸	۱۵	۰	۳۸	۱۵	۰
پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ	۳۱۱	۵	۰	۳۱۱	۵	۰
سوانح عمری سوامی جی (حساب فروخت)	۵۶۶	۲	۰	۵۶۶	۲	۰
لالہ چرنجی لال فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سود از بینک ہائے	۱۵۷	۸	۰	۱۵۷	۸	۰
متفرق	۲۵	۲	۳	۲۵	۲	۳
گوروکل فنڈ	۱۱۸	۱۴	۰	۱۱۸	۱۴	۰
آریہ سافر میگزین	۶۰	۰	۰	۶۰	۰	۰
میزان	۴۷۲۳	۴	۱۰	۴۷۲۳	۴	۱۰
میزان کل	۵۵۲۱۱	۹	۷	۵۵۲۱۱	۹	۷

خرچ	خرچ پانچ ماہ روپیہ	آنہ	پائی	خرچ سال حال روپیہ	آنہ	پائی
اخراجات سوانح عمری سوامی جی	۶	۶	۰	۶	۶	۰
آریہ ودیارتھی آشرم لاہور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ویدک پاٹھ شالا و آشرم گوجرانوالہ	۴۷۶	۱۵	۹	۴۷۶	۱۵	۹
ٹھاکر دیوی فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
عملہ دفتر	۴۵۲	۱	۴	۴۵۲	۱	۴
سٹیشنری و متفرقات	۱۱۵	۲	۵	۱۱۵	۲	۵
تنخواہ اُپدیشکان	۱۰۳۱	۱۴	۶	۱۰۳۱	۱۴	۶
سفر خرچ ایضاً	۳۶۲	۶	۹	۳۶۲	۶	۹
آریہ پتر کا	۱۰۷۴	۳	۱۱	۱۰۷۴	۳	۱۱
پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ (اخراجات)	۴۹۸	۳	۷	۴۹۸	۳	۷
پنڈت گوروودت کٹمب گذارہ	۱۰۰	۰	۰	۱۰۰	۰	۰
لائبریری (اخراجات)	۲۴۳	۵	۳	۲۴۳	۵	۳
لالہ چرنجی لال کٹمب گذارہ	۳۰	۰	۰	۳۰	۰	۰
گوروکل (اخراجات)	۸	۰	۰	۸	۰	۰
واپسی زر امانت	۲۳۲	۵	۰	۲۳۲	۵	۰
متفرق	۶۸	۱۴	۹	۶۸	۱۴	۹
آریہ سافر میگزین	۰	۰	۰	۰	۰	۰
میزان	۴۵۳۰	۱۵	۳	۴۵۳۰	۱۵	۳
بقایا زر نقد	۵۰۶۸۰	۱۰	۴	۵۰۶۸۰	۱۰	۴
میزان کل	۵۵۲۱۱	۹	۷	۵۵۲۱۱	۹	۷

دستخط گیانچند خزانچی — دستخط مدن گوپال اکونٹس کلرک — پڑتال شدہ، دستخط بیجا رام چیٹرجی — لاہور ۲۶ اپریل ۱۸۹۹ء

نوٹ یہہ حساب باقاعدہ طور پر ہر مہینے آریہ پتر کا میں چھپتا ہے۔ لیکن چونکہ اُردو خواں پبلک نے اس بات کی خواہش کی ہے کہ اخبار ست دھرم پرچارک میں بھی حساب آریہ پرتی ندھی سبھا کا چھپنا ضروری ہے۔ اس لئے شروع سال سے پچھلے مہینوں کا حساب ہر ہفتہ پرچارک میں نکلا کرے گا۔ اور جب ختم ہو جائے گا۔ پھر باقاعدہ طور پر ہر مہینے چھپتا رہے گا۔

Digitized by eGangotri

اشتہارات

آخری موقع

۲۹/۱۱ — ۴۴/۱۱

رگوید آدی بہاشیہ بہومکا کا اُردو ترجمہ الموسوم تمہید تفسیر وید جو ایک روپیہ کو بہی سستا تہا۔ اب ۱۲ کو مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ ماہ اکتوبر کے ختم سے پیشتر درخواست کیجاوے۔ اس کے بعد یہہ رعایت نہ رہیگی بہت تہوڑی جلدیں باقی ہیں۔ خریداران کے لئے یہہ عمدہ موقع ہے۔ جو پہر ہاتہہ نہ آئے گا۔ ایک جلد کتاب ویلیوپے ایبل کے خرچ سمیت ایک روپیہ کو پڑے گی۔ زیادہ جلدیں خریدنے میں زیادہ فایدہ ہوگا۔

المشتہر

نہال سنگہ کلرک دفتر ضلع کرنال پنجاب۔

عروج

۲۷/۱۱ — ۱۱

یہہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے جو اُردو کے علم ادب میں اپنا ثانی نہیں رکہتا۔ اس میں مطلق حُسن وعشق کی داستان نہیں ہے۔ اور نہ فرضی باتیں لکہی گئی ہیں۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی نتایج نکالے گئے ہیں جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب نیک نام اور خرسند ہوسکتا ہے۔ تنگدستی میں ہنسی خوشی سے رہنا کسی کا بیجا شکوہ وشکایت نہ کرنا۔ شکر کے ساتہہ صبر اوقات کرنا اور خدا پر پورا بہروسہ رکہنا۔ ہر ایک کام کو بڑی دیانتداری۔ شوق۔ خوش اسلوبی سے کرنا۔ والدین کی دل وجان سے اطاعت وفرمانبرداری۔ تحصیل علم وہُنر کا ہمیشہ شایق رہنا۔ اپنی ذاتی کوشش محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور اپنے لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہونچانا۔ طرح طرح کے مشکلات کو قوی ہمت۔ دانشمندی۔ اور تدبیر سے حل کرنا۔ خود ضبطی و ورزش انکساری۔ سادہ روی و بُردباری۔ فراخدلی۔ کفایت شعاری۔ نیک نیتی۔ و دوراندیشی۔ راستبازی و مروت۔ استقلال اور اپنے آقا کی خیر خواہی۔ اپنے ماتحتوں سے نیک سلوک اور عوام کو فایدہ پہونچانے کی خواہش وغیرہ اوصاف حمیدہ اس عمدگی سے مُسلسل ظاہر کئے گئے ہیں۔ کہ پڑہنے سے دل پر بہت اچہا اور دیرپا اثر ہوتا ہے۔ قیمت ۱۰ر محصول ڈاک ار

المشتہر

منیجر استدہرم پرچارک جلندہر شہر پنجاب۔

ضرورت

۱۹/۱۱ — ۴۴/۱۱

میرے ایک شریف دوست شریف خاندان قوم مہاجن عمر تخمیناً ۲۵ سال بالکل تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اب مہاجن قوم کی کسی ایسی بیوہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو۔ عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہو اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات راقم سے دریافت کر سکتے ہیں۔

المشتہر گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سرینگر۔

ضرورت

۱۹/۱۱ — ۴۴/۱۱

ایک ممبر آریہ سماج سرینگر کشمیر شدہ آچاری کنوارا عمر تخمیناً ۲۴ سال پونچاہی کہتری ذات النکہہ آمدنی ۱۵ روپیہ ماہوار کسی یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کنیا پڑہی لکہی اور آریہ سماجک خیالات کی ہو۔ اس بارہ میں راقم سے خط وکتابت کرنی چاہئے۔

المشتہر گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سرینگر۔

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کیواسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے۔ **المشتہر** مالک ہندو ہوٹل لاہور

نہ خریدوگے تو پچھتاوگے

۴۴/۱۱

دُنیا بہر میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر آٹہہ روزہ اوپن کیس کیلس پن والی ۱۸ سائز جوئل سُنہری پرزے قریباً مفت یعنی ۶ روپیہ کو ڈہیر ڈہیر فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال اس کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا ایشل گہڑیاں۔ کلاک۔ ٹایم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ کفایت سے مل سکتے ہیں۔ شایقین فہرست ملاحظہ فرماویں۔ اور اپنی قیمتی فرمایش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں۔

المشتہر شیخ رحیم بخش گہڑی ساز بازار صدر چہاونی جلندہر شہر پنجاب۔

لالہ جے چند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سال کی عمر سے ۳۰ سال تک کا بائیبل میں بہی پتہ نہیں ہے کہ کہاں رہے مصنفہ لالہ جے چند مرحوم	۴؍
عیسائیوں کے ہاتہہ سے بہائیوں کو بچاؤ۔ نمبر ۱ سے نمبر ۱۰ تک مصنفہ ایضاً	۳؍
دکہہ کی کتہا مصنفہ ایضاً	۱؍
ہمارے بچہڑے بہائی نمبر ۱ و نمبر ۲ مصنفہ لالہ جے چند	۱؍
مہاراج لائیبل کیس مصنفہ ایضاً ...	۲؍
اتم سنتان پیدا کرنے کی بدہی	۲؍

کُل درخواستیں نام منیجر ستدہرم پرچارک جلندہر شہر آنی چاہئیں۔ فوراً تعمیل ہوگی

منوہر لتا یہہ بہت عمدہ ناول ہے۔ قیمت اسکی ۷ر آنہ ہے۔ درخواستیں مذکورہ بالا پتہ پر آنی چاہئیں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مشہور انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت، نابینگی چشم، دھند، جالا، پڑوال، غبارہ، پھولا، سبل، سرخی، ابتدائی موتیا بند، ناخنہ، پانی جانا، خارش وغیرہ۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے پیر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو عرصہ چھ ماہ کے لیے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سستا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر دفیسر سیاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار سیاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر۔ پھیپڑے باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے بچوں کیلئے بھی اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں قابل ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار سیاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میرا اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ ام ولدی عمرہ ۱۸ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے جو مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خود بخود دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑنے سے انکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں جنمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا انکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ نے ۱۲ روز تک ممیرے کا سرمہ استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی رہائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن نقشہ انریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیاسنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں خاص کر دکھتی اور دھندلی تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں ان سب مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھندلا اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر بسنت لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و سینئر پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سعید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈنٹری کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات کو جعلی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے معتبر بنک میں جمع ہیں۔ اسی مطلب کیلئے بتاریخ ۱۹۱۸ء میں جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر سیاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائلپور، لاہور بسرپرستی شری سوامی وشویشورانند سرسوتی و برہمچاری نتیانند جی مہاراج

ایورویدک کے عجیب و غریب چمتکار

آج کل ہر قسم کی بیماریوں کے لیے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ پاک مجرب زود اثر نہایت ہی ارزاں ہے۔ اور ہر قسم کی پرانی پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال نکھ کر ارسال کی جاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیابند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ آنکھوں کی سرخی کمزوری بصارت۔ دیگر امراض جسم بھگندر۔ بواسیر۔ ناسور۔ گنٹھیہ۔ ججیرا (بھاری) آتشک۔ سوزاک۔ پھلبہری (سفید داغ) دمہ۔ گنٹھیا۔ تپ دق۔ پیچش اور پیٹ کا درد۔ خون کی خرابی کے امراض و دانت کی امراض۔

خاص قابل غور

نوٹ۔ یہ امراض قابل توجہ ہے۔ باوجودیکہ عموماً حکیم اور ڈاکٹر لوگ بعض امراض کے بالکل لا علاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کے علاوہ باقی امراض کا بغیر اوزار بصرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیابند اور ککروں کا (اپریشن) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیا جاتا ہے اور بیماروں کو تکلیف۔ اور لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا منہ نہیں دیکھنا۔ شرائط کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ چیدہ سارٹیفکیٹوں کی نقل کے لیے مندرجہ ذیل پتہ پر کارڈ ارسال کریں۔

چیدہ چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ "پنجاب میں ابھی تک ویدک ادویات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک ہم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا استثنا ہوتا ہے ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کر کے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کرینگے۔"

(۲) بابو جیسراج سنگھ صاحب وکیل و منیجر تحفہ ہند لکھنؤ رقمطراز فرماتے ہیں کہ یہاں انجمن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں دو ہفتہ سے دکھتی تھیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہیں ہوتا تھا۔ آزمایا اور صرف دو سلائیوں کے لگانے سے ان کی سرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا۔ واقعی یہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک میرے دوست کو چھ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیج دیں۔

(۳) بابو دولی چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ کے استعمال سے معلوم ہوئی ہیں آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار تھا بڑے بڑے لائق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شی جو ٹیکا بخار کے دفعیہ کے لیے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے۔ میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات سے کئی درجہ بڑھ کر مجرب ہے۔ منگا کر تجربہ کرنے سے خود ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار چھووالی۔ لاہور

مطبع دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Registered No. L. 39

ओ३म्

[illegible] वेद भाषा समीक्षा [illegible]

اودیش

قیمت ہر صورت میں پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیے ورنہ بذریعہ [illegible] ارسال کیا جاویگا۔

ست دھرم پرچارک

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندہر شہر سے شایع ہوتا ہے۔

سمت [illegible]

[illegible]ب دوائیں

[illegible] کے دور کرنیمیں تیر بہدف کا حکم رکھتی [illegible] بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ [illegible] اس کے کہانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ [illegible] ضعف دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا [illegible] [illegible] لیتا ہے نہایت مفید ہے چہرہ کی [illegible] استعمال سے سُرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری [illegible] کو بالخاصیت مفید ہے۔ دُبلے آدمی فربہ [illegible] کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا [illegible] سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ [illegible] حکم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں [illegible] روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لیے [illegible] کم بہیجی جاویگی فی تولہ عہ [illegible] العلاج اس سے صحت یاب ہونے [illegible] کیلئے نہایت مفید ہے۔ [illegible] ہوجاتے ہیں اور خاطرخواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے قیمت فی تولہ چار روپیہ للعہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بلبلہ و دست [illegible] آنے کے دور ہوجاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ للعہ **دوائی سوزاک** خواہ نیا ہو یا پُرانا کسی سبب سے جریان منی عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتے ہیں۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پُرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ویدک پُرانے طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔

المشتہر (حکیم تارا چند۔ گجرات پنجاب)

۳۹/۱۰ ہون سامگری ۳۰/۱۱

نہایت توجہ سے موسم الکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور تجربہ [illegible] انیہ ودر شٹ بہم پہنچی کی نشکنا انوسار آپکے کارخانہ میں تیار کرا ہون سامگری بہت زیادہ مقدار میں

تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی نو کل [illegible] سے ہلکی ہیں۔ بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار دیر پا ہے [illegible] [illegible] کی ہنسلیوں میں ملتی ہے سگندھت دھوپ [illegible] پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ چند ٹھوکس [illegible] نایاب لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور [illegible] [illegible] ہاضم ہے [illegible] دماغ بیدہ مضبوط کردہ۔ مثانہ کے خاص اصول ہیں۔ درد کمر پشت نعوظ بے چینی خوابی احتلام [illegible] چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اسکا منصبی کام ہے [illegible] اعلی درجہ کی مفرح دل حفظ اور مزید [illegible] فی بکس ۲۱ تولہ جو دو ماہ روز کی خوراک ہے [illegible] سفوف مجرب جریان سیلان منی کہنہ دانت کو کا [illegible] ہے قیمت فی بکس ۲۰ تولہ (کمیشن معاف) کلیان انجن [illegible] [illegible] الاثر ہے [illegible] خارش۔ دہند۔ جالا۔ پھولا [illegible] امراض کیلئے مفید ہے ایکبار [illegible] نوٹ دیگر [illegible] کی بذریعہ درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ **المشتہر**

حکیم جالینوس کے نسخے

یہ اُس شخص کے نسخے ہیں جس کا نام سننے سے مریض کو آدھی صحت ہو جاتی ہے۔ مایوس مریضوں کو اب خوش ہونا چاہئے اُن کے لئے بے نظیر ادویات موجود ہیں۔ اگر ضرورت ہو۔ تو منگا لیں۔ چند ادویات ذیل میں درج کیجاتی ہیں ٭

معجون سلطانی شاہ واجد علی شاہ لکھنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے۔ بہر ہیں کیا تعریف کروں کہ اس میں کیوں غضب کی طاقت نہ ہوگی۔ ساٹھ سالہ بھی ایکدفعہ جوان ہو جائیگا قیمت۔ چٹانک کیلئے للعہ

تدبیر نوجوانی یہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں۔ جو بڑی دقت سے دستیاب ہوتی ہے۔ اگر ابھی سے ان کا استعمال شروع کر دیں تو ہمیشہ کیلئے جسم کی کل طاقتوں کو بڑھاتی رہینگی۔ اکسیر اعظم کے بعد ان کا استعمال بہت ہی فایدہ بخش ہے قیمت ۴۰ گولی (ے)

سفوف لطف زندگانی اعلےٰ درجہ کا مقوی ہے۔ ہر مزاج ہر عمر کے موافق امیروں رئیسوں کے لایق قیمت آٹھ تولہ صرف ...... (ے)

آتشک ۲ گولی کھانے سے تمام زخم خشک ہو جاتے ہیں لطف یہ کہ پھر عمر بھر میں یہ مرض ہوتا ہی نہیں ہے۔ قیمت ۸ گولی صرف .... (عہ)

اکسیر اعظم جو لوگ اپنی عمر کو بیکار گنوا چکے ہیں ان کیلئے یہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔ تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے قیمت ۲ گولی مع طلاء عسہ

سوزاک بے نظیر دوائی ہے۔ اسکے استعمال سے فایدہ معلوم ہوگا۔ ۸ دن میں صحت ۱۶ گولی (عہ)

بواسیر عمدہ مجرب دوائی ہے قیمت ۸ گولی (عہ)

جریان بہت عمدہ دوائی ہے قیمت ۱۶ گولی (عہ)

نوٹ درخواست بھیجتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکھا جاویگا تو صحت کی ذمہ واری نہ ہوگی ٭

المشتہر

ایس۔ اے۔ حکیم جالندھر شہر پنجاب

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

۱۹

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں چھ سو قسم کی انگریزی۔ اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گورودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکھرام آریہ مسافر منشی چمن لال و پنڈت کرپا رام شرما۔ لالہ دیوراج۔ ماسٹر درگا پرساد پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کھتری۔ رائے ٹھاکر دت لالہ جیون داس بابو بھیا رام چٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب صرف درخواست کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں [illegible] بھومکا ترجمہ بابو نہال سنگھ کا [illegible] بھی برائے فروخت موجود ہے قیمت صرف عہ ٭

المشتہر

گلاب چند بسل لائبریرین آریہ سماج لاہور وچھو والی

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری۔ کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمارا ان ملک کے سب مہمانان باادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشکور فرماویں علاوہ ازیں اگر صاحب بٹالہ کے [illegible] یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجیں پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون عجیب ہر رنگ روانہ کئے جاوینگے۔ تمام [illegible] مال نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر جیرام داس منتری آریہ سماج [illegible] مینیجر آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ٭

بیماری سے شفا پانے کے لئے نہایت عمدہ موقع

۱۳ / ۱۱

تیس ۳۰ سالہ ڈاکٹری تجربے کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر ملازم حضور نواب بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں

جوہر عشبہ آتشک اور اُس کے بد نتائج فساد خون کی نہایت مجرب دوائی [illegible] اور [illegible]

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے [illegible] جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے [illegible]

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی۔ پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے قیمت ......

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے ٭ ....

طحال کی مجرب دوائی ....

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ......

ضعف جگر کی مجرب دوائی ......

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ......

نامردی کی مجرب دوائی ......

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں جو براست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں جو صاحب دوائی خریدنا چاہیں پتہ ذیل پر درخواست کریں

المشتہر

پنڈت رام ناتھ [illegible]

[illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by [illegible]

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۵ رکتک سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۲۰ اکتوبر سنہ ۹۹ء (بروز جمعہ) جلندھر شہر پنجاب | نمبر ۲۸

سنسار کی گتی

اخبار پاینیر اور دیسی اخبارات

دنیا کی دہرم ہی ایک ایسا دہرم ہے کہ جس کی رو سے دنیا کے ہر ایک معاملے ہر ایک مسئلے۔ ہر ایک بحث اور ہر ایک پیچیدہ سے پیچیدہ عقدہ کو آسانی تمام پوری طرح سے حل کر سکتے ہیں۔ لیکن اخلاق کا وعظ کرنے والے۔ مطلب پرست۔ پکشپات رنگ میں رنگے ہوئے۔ ایک خاص گروہ کے حامی اور مدح سرا کبھی ممکن نہیں ہے کہ راستی پر پہونچ کر لوگوں کو سیدھا راستہ بتا سکیں اور انہیں منزل مقصود پر پہونچنے میں مدد دے سکیں۔

اخبار پاینیر اس وقت تمام انگریزوں کا جو ہندوستان میں سکونت پذیر ہیں اول درجہ کا اخبار شمار کیا جاتا ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ گورنمنٹ کے اندرونی اور زیر تجویز معاملات کا کیفیت قبل از وقت اسے حال معلوم ہو جاتا ہے اور یہ ایک خاص طریق اور محتاط پیرایہ میں اُسکو مشتہر کرتا ہے یہی امر زیادہ تر اس کی وقعت کا ہے۔ دویم چونکہ کارخانہ نہایت مالدار ہے اور اخبار کے لئے بہت کچھ معاملہ بہم پہونچا سکتا ہے۔ اس لئے ممتاز رہتا ہے۔ مگر یہ ظاہری سامان ہیں۔ اندرونی کیفیت یہہ ہے کہ یہہ پکشپات سے بھرا ہوا ہے۔ خواہ کوئی معاملہ ہو یہہ اپنے سرپرستوں (مُراد ہندوستان میں رہنے والے انگریزوں) کی ہر طرح سے حمایت کرنا اپنا عین فرض سمجھتا ہے۔ خواہ انصاف کا خون ہو جاوے خواہ کسی کو نقصان پہونچے یا کسی کی ناحق دل آزاری ہو۔ دوسری طرف ہمارے دیسی اخبارات ہیں جنہوں نے اس ملک کے باشندوں کی بہبودی کی غرض اخبارات جاری کئے ہوئے ہیں یہہ اپنا فرض سمجھ رکھا ہے کہ خواہ کچھ ہو ہندوستانیوں کی حمایت کئے جاویں خواہ وہ غلطی پر ہوں یا بعض قوموں کی بیجا حمایت اور طرفداری کرنا دہرم کے خلاف ہو۔ مگر نہیں وہ کہتے ہیں کہ قومی ترقی کی یہی نشانی ہے۔ کہ اپنے فریق کی تعریف میں پُل باندہے چلے جاویں اور اونہیں ہر طرح سے مکمل اور خطا سے مبرا ظاہر کئے جاویں۔

حال میں پاینیر نے ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ دیسی اخبارات اس مُلک کے باشندوں کو اپنی تحریروں کے ذریعے گورنمنٹ سے متنفر کرتے ہیں۔ اگر یہہ بیوفا اخبارات اپنی اس حرکت سے باز آجاویں تو بیوفائی کا نام و نشان دور ہو جاوے مگر اس نے بیوفائی کی تشریح کی ہے نہ کوئی حوالہ یا ثبوت دیا ہے۔ کہ دیسی اخبارات نے کیا ستم ڈھایا ہے۔ خیر ہم اسی طرح سے پاینیر سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ ناحق اس مُلک کے باشندوں کی دل آزاری کرنا چھوڑ دے۔ اونہیں خواہ مخواہ حقیر نہ سمجھے۔ اُن پر جھوٹے اتہام نہ لگاوے اور اپنے سرپرستوں کو خوش کرنے کی خاطر اصل معاملات کو غلط پیرایہ میں پیش نہ کیا کرے تو باہمی تفرقہ اور مخاصمت کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ دیسی اخبارات پکشپات تعصب اور بیجا طرفداری سے بالکل بری ہیں مگر بات یہہ ہے کہ جسقدر خرابی اور زیادتی کا باعث پاینیر جیسے اخبارات ہو سکتے ہیں جو قریب قریب ہر ایک اعلےٰ درجہ کے سرکاری افسر کی نگاہ سے گذرتے ہیں اُتنے دیسی اخبارات ہرگز نہیں جو ایک محدود جماعت میں پہونچتے ہیں۔ جو کوئی عملی کارروائی تو درکنار مشکل سے اصل معاملات کو بھی سمجھ سکتی ہے جس وقت منش کے ہردوں سے اِنیاے اور ادہرم کا راجیہ اُٹھ جاویگا اُس وقت جدہر دیکھو گے شانتی اور آنند ہی آنند دکھائی دے گا۔ دکھ ہم اپنے ہاتھوں آپ ہی پیدا کرتے ہیں وہ کہیں سے چلکر نہیں آتا اور نہ اُسے خریدنے جاتے ہیں۔

مسئلہ ناچ اور تعلیمیافتہ

آج کل لفظ تعلیمیافتہ کا اصل مفہوم سمجھنے میں اگر لوگوں کو دقت پیش آتی ہو تو یہہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے جس نے چار حرف انگریزی فارسی کے پڑھ لئے۔ کوٹ پتلون پہن لیا۔ تمباکو کی ولایت ساخت کی بتیاں مُنہہ سے لگا لیں اور دس پانچ لیکچروں میں سے کچھ باتیں یاد کر لیں وہ تعلیمیافتوں میں شمار ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر اُس کی زبان سے جو کچھ برآمد ہوتا ہے وہ ایک تعلیمیافتہ کی رائے سمجھی جاتی ہے کچھ عرصہ سے بعض اخبارات میں کوہ مری کے جنگلی جلسہ کا مشغلہ چھڑا ہوا ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ کوہ مری جیسے پربت پر جہاں پرماتما نے طرح طرح کے پھل پھول اور روئیدگی پیدا کئے ہیں۔ جہاں نرمل اور موتی کی طرح صاف شفاف پانی ہر وقت رواں رہتا ہے جہاں کسی زمانہ میں رشیوں منیوں کا نواس ہوگا۔ وہاں پچھلے دنوں آجکل کے تعلیمیافتہ اور بابو لوگوں نے ایک جلسہ کیا جس میں شراب کباب اور ناچ رنگ سے لوگوں کی آتماؤں کا ستیاناش کئے جانے کی خبر ہے۔ یہہ بات فی الفور پھوٹ گئی اور اخبارات میں مفصل کیفیت شایع ہونی شروع ہوئی۔ اس پر بعض بزعم خود تعلیمیافتہ اشخاص نے یہہ حجت پیش کرنی شروع کی ہے کہ رنڈیوں کا ناچ اصولاً جایز ہے اور یہہ کسی حالت میں بُرا نہیں بلکہ خاصہ تفریح طبع کا سامان ہے۔ اس موقعہ پر اس سے زیادہ ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ [illegible] جہاں ایسے نام نہاد آدمی موجود ہیں [illegible]

پشوؤں پر دیا اور اُن کی رکشا

رکن کے ملاقہ میں ایک استہان ہیں جنہیں پنجرا پول کہتے ہیں۔ یہہ کھلے میدانوں میں بڑے بڑے فراخ باڑے ہوتے ہیں جن میں ہر قسم کے دہائنہ بڑی عمر کے اور بیمار پشو کیشی آدمی بڑی خوشی سے جگہہ پاتے ہیں۔ بہت اچھے قابل تعریف باڑوں میں اُن کو رکھا جاتا ہے۔ پشوؤں کی ڈاکٹر ہر وقت اُن کی نگرانی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے نرم سبز اور طاقتور چارے اُن کو کھلائے جاتے ہیں اور جب تک وہ جیتے ہیں اُن کی شردھا سے ٹہل کیجاتی ہے۔ بڑی بڑی دہرماتماؤں کی تھا اور دہرما دیہ ستری پُرش پنجرا پولوں کی

خوب دھن سے سبھا بنا کرتے ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں ایکیٹر زمین عجیب الحیوانوں کے نام مخص کر دیتے ہیں۔ حال میں اندر آر میں بھی ایک وہاں سبھا کا عجیب شخص جن کا نام گوندا س ہے اٹھایا ہے یا تا کہ اُن کی سبھا بنا کریں۔ بڑا اُتم دہرم کا کام ہے پنجاب اور شیر دیش میں مرہا دا پوروک ایسے ستھانوں کا نہ ہونا شرم کی بات ہے۔ بنگال میں ”انجمن ہائے ہمدردی حیوانات“ بڑا اچھا کام کر رہی ہیں ۔

عجیب المخلوقات اور اُن میں انسانی تراشیں

انسان اپنی زندگی میں پیٹ پالنے کی خاطر اور دیگر نفسانی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک قسم کے جائز اور ناجائز وسایل برتتا ہوا بالکل نہیں شرماتا۔ اور وہ ہر ایک پاپ کو کر گذرتا ہے۔ اپنے آپ کو طاقت ور اور توانا بنانے کی خاطر گو یہ بالکل غلط خیال ہے۔ حرام و حلال کا مسئلہ درمیان میں لاتا ہے۔ کبھی قربانی اور جھٹکا کا نام دہرتا ہے۔ انسان کو انسان بلی دان دیتا ہے۔ لیکن باینہمہ یہ تکلیف صرف تھوڑے عرصہ کیلئے ہے۔ مگر جس کا ذکر آپ کے سامنے کرنا چاہتے ہیں وہ کچھ اور ہی ہے۔ چین میں خاص خاص لوگوں نے اپنا پیشہ بالکل عجیب اختیار کیا ہے۔ جس سے کہ وہ بہت فایدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ آدمی کو پکڑ لے جاتے ہیں اور اپنے خفیہ مکانوں میں اُن کو رکھتے ہیں۔ اُن کی موجودہ انسانی کھال اُتار کر اُس کی جگہہ ریچھ یا کتے کی کھال کا پیوند کرتے ہیں اور یہ پیوند آہستہ آہستہ اور کئی حصوں میں مکمل کرتے ہیں۔ اسطرح پر وہ انسان کو ریچھ یا کتا بناتے ہیں۔ اپنے کام کو پورا کرنے کی خاطر آخر کار اُس کی زبان کاٹ دیتے ہیں اور اُن مصنوعی عجیب المخلوقات کو نمائشوں میں پیش کر کے بے بہا فایدہ اٹھاتے ہیں۔ حال کا واقع ایک چینی اخبار درج کرتا ہے کہ انسان کتے کی کھال میں لایا گیا۔ جب حاکم تک خبر پہونچی تو اُس نے اُن کو مکان پر بلایا۔ سوال کرنے پر کہ کیا تم آدمی ہو اُس عجیب المخلوقات نے سر کے اشارے سے جواب مثبت میں دیا اور زمین پر چینی حروف لکھ کر بتلایا کہ فلاں میرا نام ہے اور فلاں جگہہ میرا مکان ہے زیادہ دریافت پر معلوم ہوا کہ جوان آدمی پر زندہ بچے کا پیوند لگاتے اور خون کی ناڑیاں اسطرح ملاتے ہیں کہ دونوں زندہ رہتے ہیں۔ دنیا میں مختلف پیشوں سے انسان گذران کرتا ہے مگر یہہ پیشہ بالکل نرالا ہے ۔

بڑا آدمی

جس کے مکان پر ہر روز بیسواؤں کا ناچ ہوتا ہو۔ جو اپنے ہمجولیوں۔ دوستوں اور یاروں کو آئے دن کباب وسکی اور برانڈی کی بوتلوں سے کیا کرے۔ جس کے مکان پر کلجگی بابو شراب پی کر منہ سے ناشائستہ الفاظ کے گولے چھوڑتے ہوئے جوتم پیزار تک بھی پہونچ جایا کریں۔ جو ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ نالیوں اور موریوں میں گرتا پھرے اُس کو آج کل کے عام رواج کے موافق بڑا آدمی۔ عالی حوصلہ اور دلیر بولتے ہیں۔ برخلاف اسکے جو کلجگی بابوؤں کا دم چھلا نہ کہاتے اور اُن سے اپنے آپ کو ہر پرکار سے بچائے رکھے جو اپنے دہن کو مریادا پوروک صرف کرے اور اُس کو پروپکار اور رفاہ عام کے کاموں میں خرچ کرتا ہوا ایش حاصل کرتا رہے وہ کنجوس اور شوم کہلاتا ہے۔ لیکن مقام الذکر نہ صرف اپنے اور اپنے سمبندھیوں کے لئے ہی نامبارک اور برا اور بربادی کرنے والا ہوتا ہے بلکہ سب کے لئے ہی اُس وِش دہر سرپ وت کام کرتا ہے۔ جس کے چھونے ماتر سے کئی کلیں کشتی ہو جاتی ہیں۔ اور موخرالذکر تمام منشیہ ماتر کی بھلائی اور بہتری کا کارن ہوتا ہے پہلا سچے دہکار کے یوگیہ ہے اور دوسرا دھنباد کے یوگیہ ہے ۔

قحط زدوں کی قابل رحم حالت

یوں تو اس وقت ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں قحط سالی نے بندگان خدا کے اندر سخت تشویش پھیلا رکھی ہے مگر جو مصیبت بیکانیر اور مارواڑ کے کسانوں اور غریب لوگوں پر نازل ہوئی ہے اُس کا نام لیتے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ بیچارے قسمت کے مارے پیٹ بھرنے کی خاطر خانہ بدوشوں کی طرح حیران و سرگردان در بدر ماری ماری پھرتے ہیں۔ اس وقت پنجاب کا شاید ہی کوئی شہر یا قصبہ ہوگا کہ جہاں ان مصیبت زدوں کے جھنڈ کے جھنڈ بغیر کسی باہر بیٹھے نظر نہ آتے ہوں۔ نہ ان کے پاس روٹی وغیرہ بنانے کے کوئی برتن ہیں۔ نہ رات کو اوڑھنے کے لئے کپڑے۔ قحط نے ان کو اسقدر بے سر و سامان بنا رکھا ہے کہ جیسے کسی ظالم راجہ نے اپنی رعیت کو کان سے پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا ہو۔ پژمردہ دل آنسو بہاتی ہوئی ماؤں کو اپنے کمزور اور زرد زرد بچوں کو گودی میں اٹھائے اور اُن ننگی ٹانگوں کو ڈھانپتے ہوئے ادھر اُدھر گرتے پڑتے دیکھ کر کون سنگدل پتھر ہوگا کہ جس کا دل رحم سے نہ پگھل آتا ہوگا۔ کوئی سچا خدا ترس ایسے ہیبت ناک نظارہ کو دیکھ کر چپ نہیں بیٹھ سکتا ہم خوشی اور اطمینان سے دیکھتے ہیں کہ اس وقت بہت سے رحمدل بھائی اپنی نہایت درجہ کی محتاجوں کی حسب توفیق دستگیری کرتے ہوئے انسانی ہمدردی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ایسے مصیبت کے وقت میں ہر ایک انسان کا جو کہ کچھہ بھی توفیق رکھتا ہو واسطے فرض ہے کہ ان قحط زدوں کی ہر طرح امداد کرے ۔

رسید زر

ماہ بھگوتی دو ہوا سبھا ایک فنڈ از ابتدا اکتوبر ۱۹۹۹ لغایت ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۹

نام چندہ دہندہ	وعدہ	وصول
میزان سابقہ	[illegible]	[illegible]
لالہ کندن لال پردھان آریہ سماج سہارنپور	[illegible]	[illegible]
لالہ سدانند جلیر حصار	؏	؏

[illegible]

لفافی کا کام اس مطبع میں بہت خوبصورت ہوتا ہے یعنی بیلدار قطعے اور شادی کے خطوط ہر ایک رنگ کے چھپتے ہیں
درخواست بنام مینیجر سمت دہرم پرچارک جالندھر شہر

اپدیش

ज्ञेयः स नित्यसंन्यासी यो न द्वेष्टि न काङ्क्षति ।
निर्द्वन्द्वो हि महाबाहो सुखं बन्धात्प्रमुच्यते ॥३॥

...شاستروں میں سنیاس آشرم کی بھاری مہمان ...کی ہے۔ سب آشرموں کا شرومنی یہ آشرم ...ہے۔ گرہستھ اور بانپرستھ تینوں آشرموں کے ...سنیاسی کے سنمکھ مستک جھکاتے ہیں۔ کیوں؟ ...کہ سنیاسی کو سب پرکار کے راگ دویش ...جانتے ہیں۔ اور یہی سچ جن مہاپرشوں کو ...راگ دویش نہیں۔ جو سب کو مترو درشٹی سے دیکھتے ...سب کا کلیان چاہتے ہیں۔ پر وچار یہی جن کا ...ہے۔ کب ہو سکتا ہے کہ لوگ اُن کے چرنوں میں ...نہ نوا دیں۔ جس پرکار چمبک پتھر لوہے کو اپنی ...طرف کرتا ہے۔ چاند کی روشنی چکور کو موہت ...ہے۔ پروانہ دیپک پر موہت ہوتا ہے۔ اسی ...آتما سب پرانیوں کو اپنی اور آکرشت ...ہیں۔ ان کو ظاہری آڈمبروں کی اوشکتا نہیں ...سنسار کی مان پرتشٹھا اور نندا استتی ...وہ ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔ ایسے پرش ...ہوں وہ دھن ہیں۔ سچے سنیاسی کہلانے ...ادھیکاری وہی ہیں۔ وہ سچے سنیاسی کدا پی نہیں ...سکتے جن کے من تو گرہستیوں سے بھی ادھک ...ہیں جن کے انتشکرن راگ دویش آدی ...سے رہت نہیں ہوئے جن کے آتما میں پورن ...نہیں ہوا برہم گیان کی اگنی میں جنہوں ...سمپورن واسناؤں کو بھسم نہیں کر دیا

دشٹیوں میں بھرنے والی اندریوں کو جنہوں نے وش نہیں کیا جن کے من کی پرتیاں ایکاگر نہیں ہوئیں۔ سچے گیان کا اجالا جن کے اندر نہیں ہوا۔ پرماتما کی بھگتی اور پریم کی زوردار لہریں ہر سمے جن کے من روپی سمندر کے اندر نہیں اٹھتیں جو ہرش شوک سے رہت ہو کر سمپورن پرانیوں کو آتم وت نہیں دیکھتے۔ ایسی مہان اوستھا کو پراپت کئے بغیر یدی کسی پرش نے بھگوے کپڑے پہن لئے تو کیا ہوا۔ بڑی بڑی گدیوں کا مہنت بن بیٹھا تو کیا ہوا۔ لاکھوں پرش اُس کے چیلے بن گئے تو کیا بنا۔ یدی اُس کا من راگ دویش سے بھرا ہوا ہے۔ یدی ابھی تک اُسکے اندر سے ابھمان کا ناش نہیں ہوا تو وہ ہرگز سچا سنیاسی نہیں کہلا سکتا۔ کنتو جو راگ دویش آدی دوشوں کو من سے نکال کر شانتی اوستھا کو پراپت ہو ستسنگ کرم کرتا ہوا گرہستھ بھی ہو وہ سنیاسی کہنے لائق ہے۔ انتشکرن سے دوشوں کا تیاگ کرنا سنیاس کہلاتا ہے۔ کنتو وستوتا سروتھا کرم ماتر کا تیاگ کبھی کوئی نہیں کر سکتا۔ تھوڑی بہت ضرورتیں ہر ایک شریر دھاری کے ساتھ بنی رہتی ہیں۔ کوئی پرش اُن سے خالی نہیں۔ چاہے جنگلوں میں جا بسو چاہے پربتوں کی کندروں میں جا چھپا جاؤ۔ تم ان سے اپنا پیچھا نہیں چھوڑا سکتے۔ ان سے پیچھا چھوڑانا تو یہی ہے کہ ان کو جہاں تک ہو کم کرو۔ یہاں تک کہ یہ اتنی رہ جاویں کہ جن سے کوئی پرانی خالی نہیں رہ سکتا ان کی بھی چنتا نہ کرو۔ اپنے من کو اُن کے اثر سے بچائے رکھو۔ اس پرکار یدی تم جیون بتیت کرو۔ تو تم خواہ کہیں نواس کرو۔ کسی پرکار کے بستر دھارن کرو۔ تم سنیاسی کہلا سکتے ہو۔ من کو راگ دویش آدی دوشوں اور سرو پرکار کی واسناؤں سے رہت کرنا ہی اس مہان اوستھا کی پراپتی کے لئے پرم اوشیک ہے۔ اسی لئے مندرجہ بالا شلوک میں کہا گیا ہے کہ جو منشیہ شبھ کرموں کا سیون کرتا ہوا

ہی لوک کے سکھ دکھ سمبندھی گیانوں کی پراپتی کے لئے راگ دویش کا دھارن نہیں کرتا۔ اُس کو نشچیہ نام آچرن کے سمیہ بھی سنیاسی جانو۔ راگ دویش آدی پرسپر درودھ دوشوں سے رہت پرش ہی آسانی سے کلیشوں کے ہیتو اودیا آدی کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہے۔

آریہ مسافر میگزین

کاتب کے رخصت پر چلے جانے اور مطبع میں کام کی کثرت کی وجہ سے ابھی تک ستمبر اور اکتوبر کے رسالے نہیں نکل سکے۔ ستمبر کا رسالہ چھپ رہا ہے اور عنقریب طیار ہے۔ ایک ہفتہ تک روانہ ہوگا۔ اکتوبر کا رسالہ بھی نومبر کے پہلے ہفتہ میں خریداروں کے نام روانہ ہو جائے گا۔ اس دیری کے لئے خریدار مہاشے معاف فرما دیں۔ منیجر

تصحیح

[illegible]

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج حافظ آباد	۲۸ و ۲۹ اکتوبر سنہ ۹۹ء
آریہ سماج شرقپور	۱۸ و ۱۹ نومبر ۹۹ء
آریہ سماج لاہور	۲۵ و ۲۶ نومبر ۹۹ء
آریہ سماج لودھیانہ	۲۸ و ۲۹ دسمبر ۹۹ء

ایڈیٹوریل نوٹس

سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور اور آریہ کانفرنس

آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو ماہ نومبر کے آخری ہفتہ اور اتوار کے دن ہونا نشچت ہوا ہے ہمیں یہہ لکہتے ہوئے نہایت خوشی ہے کہ ہمارے لاہور نواسی آریہ بہائی ابہی سے وشیش اُتساہ اور لگن کے ساتہہ اپنے اُتسو کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اِنہیں ایام میں شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا کا وارشک ادہویشن بہی ہوگا جسمیں کئی ایک نہایت ضروری مضامین پیش ہونگے یعنی کہ آریہ بہائیوں کو یہہ شبہہ اور سر ہاتہہ سے نہیں کہونا چاہیئے۔ دلی اُتساہ اور شردہا کے ساتہہ اس دہرم اُتسو میں شریک ہو کر سومّلا بہہ اُٹہانا چاہیئے۔ اور لاہور نواسی بہائیوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ دیگر پرانتوں کے آریہ بہائیوں کے لئے پرسپر میل جول کا سمبندہ بڑہانے اور ویدک دہرم کی اُنتی وشیک وچاروں اور تجاویز کو ایک دوسرے پر ظاہر کرنے کا یہہ سب سے عمدہ موقعہ ہے۔ ہماری رائے میں اس اُتسو کے موقعہ پر آریہ پُرشوں کی ایک بہاری کانفرنس ہونی چاہیئے جسمیں سب پرانتوں کے وِدوان اور وچارشیل دہرماتما آریہ پُرش اکٹہے ہو کر ویدک دہرم کی اُنتی پر وچار کریں۔ ہم اُمید رکہتے ہیں کہ لاہور سماج ہمارے اس نویدن پر وشیش دہیان دیکر کانفرنس منعقد کرنے کا پربندہ کریگا اور سب پرانتوں کی پرتی ندہی سبہاؤں کو اپنی اپنی پرانت کے وِدوان اور دہرماتما پُرشوں کو اس کانفرنس میں اوشیہ شریک ہونے کے لئے نمنترن بہیجے گا۔ اُتسو میں ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ ہے۔ اگر جلد یہہ وچار نشچت ہو جاوے تو کانفرنس کے متعلق ہر پرکار کا انتظام ہو سکتا ہے ✦

رہتئے سکہہ اور آریہ سماج۔

سکہوں میں تین قسم کے سکہہ ہیں جن سے کہ عام ہندو اور خود سکہہ لوگ بہی یہاں تک نفرت کرتے ہیں کہ اُن کو چہونا تک گناہ سمجہتے ہیں اور مسلمانوں سے بہی بدتر جانتے ہیں۔ نہ اُن کے ساتہہ اُٹہتے بیٹہتے ہیں نہ اُن کو اپنے کنوؤں سے پانی بہرنے دیتے ہیں بلکہ چہوتے تک نہیں۔ حالانکہ یہہ لوگ عام سکہوں کی نسبت زیادہ پرہیزگار اور اپنے مت میں پکے ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہیں جو کہ مذہبی سکہہ کہلاتے ہیں اِن کی بابت یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بہنگیوں سے سکہہ بنے۔ دوسرے وہ ہیں جو رمداسی سکہہ کہلاتے ہیں۔ چونکہ یہہ لوگ اکثر جوتے وغیرہ بنانے کا کام کرتے ہیں۔ اِس لیئے اِن کو چمار کہا جاتا ہے۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو رہتئے سکہہ ہیں۔ ان میں سے بہت سے ملازمت پیشہ ہیں اور بہت سے کپڑا بُننے کا کام کرتے ہیں۔ مذہبی سکہوں اور رمداسی سکہوں سے اِن کا کوئی تعلق نہیں۔ یہہ لوگ اُن سے پرہیزگار بہی زیادہ ہیں۔ مسلمانوں وغیرہ سے ویسا ہی پرہیز کرتے ہیں جیسا کہ عام ہندو لوگ۔ اِن لوگوں نے ہرچند کوشش کی۔ کہ کسی طرح سے اونچ جاتی کا ایمان رکہنے والے سکہہ خصوصًا اور ہندو عمومًا اِن کے ساتہہ اِس پرکار کا بیجا برتاؤ کرنا ترک کردیں مگر کامیاب نہ ہوئے۔ سنگہہ سبہاؤں نے بہی اِن کو صاف جواب ہی دیا۔ آخر سب طرفوں سے نراش ہو کر انہوں نے آریہ سماج کی شرن لی۔ چنانچہ جلندہر سماج کے ممبروں کے جلسہ میں یہہ معاملہ پیش ہو کر قرار پایا کہ جلندہر سماج کے ممبروں کو بالفعل اِن کے ساتہہ ایک فرش پر اُٹہنے بیٹہنے میں کسی قسم کا اعتراض نہیں اور جن کنوؤں پر وہ پانی بہریں اُن سے پانی پینے میں بہی کوئی اعتراض نہیں۔ اس کارروائی سے پوراتک تعصبات بہڑک اُٹہے اور ہندوؤں نے جنمیں ایک خاص تعداد شرابیوں۔ مانس آہاریوں۔ رنڈیوں کیساتہہ اُٹہنے بیٹہنے اور کہانے پینے والوں۔ ہوٹلوں میں کہانے والوں وغیرہ کی ہے۔ طوفان بے تمیزی برپا کیا۔ اور طرح طرح کی غلط افواہیں اُڑا کر آریوں کے ساتہہ شادی بیاہ بند کرنے کی دہمکیاں دینے لگے۔ جابجا سبہائیں ہوئیں اور خوب شور و غل مچایا گیا مگر جب آریہ پُرشوں کو سب پرکار سے درڑہہ پایا تو اپنا سا مُنہہ لیکر رہ گئے اور کسی کو حوصلہ نہ پڑا کہ کسی قسم کی ناجائز کارروائی کر سکے۔ لالہ پہولا مل حلوائی سبہاسد آریہ سماج جلندہر نے اس موقعہ پر جسقدر درڑہتا دکہلائی ہر دو جلندہر کے آریوں کے لیئے باعث فخر ہے۔ ہم اپنے جلندہر کے بہائیوں کو دہنیاواد دیتے ہیں کہ وہ اپنی پرتگیا پر درڑہ سے قایم رہے اور ہر طرح کی مخالفت کا شیر کی طرح مقابلہ کرتے ہوئے سماج کے گورو کو بڑہایا۔ پرماتما اِس سے بہی ادہک بل اور وشواس دے ✦

دیوناگری اور آریہ سماج۔

اس میں سندیہہ نہیں کہ آریہ سماج نے دیوناگری بہاشہ کے پرچار اور اُنتی میں بہت کچہہ پرشرم کیا ہے اور لوگوں کی توجہہ زور کے ساتہہ اسطرف پہیر دیا ہے۔ مگر ابہی تک اس طرف پورا پورا دہیان نہیں دیا۔ ہم بڑے آشچریہ اور افسوس کے ساتہہ دیکہتے ہیں کہ آریہ سماجوں میں پتر ویوہار اور دیگر سماج سمبندہی تحریری کاموں میں دیوناگری سے بہت ہی کم کام لیا جاتا ہے۔ زیادہ تر کام اُردو انگریزی زبانوں سے لیا جاتا ہے۔ سماج کے بڑے بڑے اوہکاری تک دیوناگری سے کام لینے میں عاری پائے جاتے ہیں اور کئی بہاشہ لکہنا پڑہنا جانتے ہی نہیں اور نہ اُس کا سیکہنا اپنے لیئے ضروری سمجہتے ہیں۔ ایسی دشا میں ہم سمجہتے نہیں کہ دیوناگری کی خاطر خواہ اُنتی ہو سکے۔ اس لیئے ہر ایک آریہ سماج کو ایسا یتن کرنا چاہیئے کہ جس سماج کا ہر ایک ممبر ہندی لکہہ پڑہہ سکے۔ اور اپنا فائل حساب وغیرہ ہندی میں ہی رکہے۔ کوئی آریہ پُرش ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ جس کا ہر ایک ممبر دیوناگری بہاشہ نہ جانتا ہو۔ اُردو گورمکہی وغیرہ تمام بہاشاؤں سے دیوناگری سگہم اور سرل ہے اور تہوڑے ہی عرصہ کے پرشرم سے سیکہی جا سکتی ہے۔ ہم آشا کرتے ہیں کہ آریہ سماجیں ہمارے نویدن پر خاص توجہہ دیکر اپنے اس نہایت ضروری فرض کی ادائیگی کی طرف جلد راغب ہوں گی ✦

آریہ ماجک خبریں

لاہور۔ گذشتہ اتوار کو سماج کے سپتاہک جلسہ میں حسب معمول ہون اور بھجنوں کے بعد پنڈت بھگت رام جی اپدیشک نے ایشور پرارتھنا کرائی اور سانکھیہ و یوگ کی ایک تاپ ایک مفصل اپدیش سے سن دیا۔ سرمن کی سماپتی پر شریمان ہیمراج جی اپدیشک نے ویدک سکشا پر ایک مدلل اور موثر ویاکھیان دیا۔ لیکچر کے خاتمہ پر لالہ تولا رام جی سب ایڈیٹر آریہ پتر کا کے سبھا سے لالہ اودن داس ہیڈ ماسٹر شاہدرہ سکول نے اپنے جیون میں اپنی تبدیلی کے متعلق حالات بیان کئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں پہلے کلیرج منڈلی کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا تھا مگر کچھ عرصہ سے اپنے ماموں صاحب اور بھگت رلیا رام جی کی پریرنا سے ستیارتھ پرکاش اور وید بھاشیہ بھومکا کے مطالعہ نے میرے خیالات کو پلٹا دیا۔ اور ڈانس وغیرہ کے متعلق میری رائے تبدیل ہوگئی۔ کچھ عرصہ سے جب مجھے معلوم ہوگیا کہ کلیرج منڈلی مذہبی سوسائٹی نہیں ہے تو میرا دل اُن سے بیزار ہوگیا۔ مابعی اثنا میں آریہ سماج کے مذہب سے بھی بری شردھا اُٹھ گئی۔ اور میں نے ڈاکٹر ایونگ صاحب کی ہدایت سے دین عیسوی کی بڑی بڑی کُتب کا مطالعہ کیا۔ مجھے دین عیسوی بہت سچا معلوم ہونے لگا۔ قریب تھا کہ میں دین عیسوی کو قبول کر لیتا کہ بھگت رلیا رام جی کے ساتھ کئی بار بات چیت کرنے اور دیگر آریہ سجنوں نے بھی کئی بار زنار لاہیہ کرنے سے میرا دل کسیقدر شانت ہوا۔ اور آخر اپنے ماموں صاحب کی پریرنا سے ستیارتھ پرکاش اور بھومکا کے مطالعہ نے میرے کل شک وشکوک رفع کردئے۔ اس لئے اب میں لاہور آریہ سماج کی ممبری قبول کرتا ہوں۔ آپ انگریزی میں خاص لیاقت رکھتے ہیں۔ علاوہ اس کے عربی وفارسی بھی اچھی جانتے ہیں۔ آپ کا دھرم میں ایسا پریم اور جوش دیکھکر آشا پڑتی ہے کہ آپ ویدک دھرم کی سیوا میں ایک مفید ذریعہ ثابت ہوں گے۔

جواہر لال سومناتھ جی منتری آریہ سماج حیدرآباد

دکن نے پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر آریہ بھائیوں کو ورشن دئے۔ آپ نے پنجاب نواسی آریہ بھائیوں کو دکن میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ شانتی پاٹھ ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔ (۲) ۲ بجے سے ۴ بجے تک موچی دروازہ کے اندر کٹڑہ پوربیاں میں ہفتہ واریوں کا جلسہ ہوا۔ پنڈت بھگت رام جی و سادھو بہمانند جی نے حسب موقعہ اپدیش دئے۔ بھجن کیرتن کا خوب آنند رہا۔ (۳) منگل اور سنیچر کو حسب معمول کتھا منڈلی نے گمٹی بازار میں کتھا کی۔ کتھا منڈلی میں سب سے بڑھکر کام کرنے والے ہمارے بزرگ بھائی لالہ گوکل چند جی منشی ہیں ‡ ———

جگرانوال — آریہ سماج جگرانواں کا سالانہ جلسہ غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ تاریخ جلسہ ۱۲ و ۱۳ اکتوبر تھی۔ رو پڑ سے شریمان لالہ سومناتھ جی موہن منڈلی کے پدھارے تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت شوناتھ جی۔ پنڈت دیوی دیالو جی۔ پنڈت رام رتن جی سادھو یوگیندر پال جی و لالہ نذیر چند جی شامل ہوئے تھے۔ دونوں دن ویاکھیانوں میں خوب رونق رہی۔ نگر کا شاید کوئی حصہ ہی خالی رہا ہوگا۔ جہاں کے رہنے والوں کو روپڑ کی بھجن منڈلی نے اپنے منوہر بھجنوں سے آنند نہ دیا ہوگا۔ جو مانگوں نے سخت مخالفت کی مگر آریہ پرشوں نے ایسے رہ دانت کھٹے کئے کہ مدتوں یاد رکھیں گے۔ دونوں دن رات کے وقت لالہ وزیر چند جی سنکیرتن کرتے رہے جس میں اسقدر رونق ہوتی تھی کہ سماج مندر کا وسیع مکان شردھالوؤں سے بھر جاتا تھا۔ انجہت اُتم ہوا۔ لالہ وزیر چند جی کی اپیل پر قریباً اڑھائی سو روپیہ منا۔ رفنڈ و دیگر فنڈوں کے لئے چندہ ہوا۔ یہ ساری کامیابی لالہ رام پرشاد جی رئیس اور لالہ کشن گوپال جی و پنڈت کرتا رام جی کی ہمت اور پرشارتھ کا نتیجہ ہے۔ لالہ رام پرشاد جی یدپی سماج کے ممبر نہیں ہیں پرنتو ممبروں سے بڑھ کر آریہ سماج کی اُنتی اور بردھی کے لئے یتن کرتے ہیں اور ہر پرکار کی ہا دھن لف سے اُس کی رکش کرتے رہتے ہیں۔ ایشور اُنکو اس سے بھی بڑھ کر اتساہ دے۔ آپنے ایک سو روپیہ مندر فنڈ

کے لئے دان دیا۔ اور مندر کی تعمیر شروع ہونے پر بہت کچھ اور سہایتا کی اُمید دلائی ‡ ———

میانمیر — آریہ سماج میانمیر کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۲ و ۱۳ اکتوبر کو بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ لاہور سے قریباً پچاس آریہ بھائی اور بہنیں شامل ہوئے تھے۔ ہر روز پراتہ کال نگر کیرتن ہوتا رہا۔ ہون ہوئے اور لاوڈنیاں گائی گئیں۔ پنڈت بھگت رام جی و پنڈت رلیا رام جی و لالہ گوکل چند جی و سادھو بہمانند جی وغیرہ مہاشوں کے منوہر اپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ شریمان لالہ کاشی رام جی منتری لاہور سماج کی اپیل پر ۲۴۰ روپیہ مختلف فنڈوں کے لئے چندہ ہوا۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کا پربندھ نہایت معقول تھا۔ لالہ ناراچند جی و ڈاکٹر رام رکھا جی اس سماج کی روح رواں ہیں۔ اور یہ بھاری کامیابی خاص کر انہیں کے پرشارتھ کا نتیجہ ہے ‡ ———

چھینا ضلع گورداسپور۔ سردار سوبیت سنگھ جی پردھان کے پرشارتھ سے آریہ سماج چھینا نہایت ترقی پر ہے۔ ہفتہ وار جلسوں میں خوب رونق ہوتی ہے لالہ امر ناتھ جی نے ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کی سہایتا میں دان دیا۔

سہارنپور — آریہ سماج سہارنپور کی حالت سنبھل گئی ہے۔ ہفتہ وار جلسے رونق کے ساتھ آنند پورک ہوتے ہیں۔ آریہ پرش عملی سدھار کے لئے کوشش پر یتن کر رہے ہیں۔ بیماری اور وبا کے دنوں میں ہر اتوار کی صبح کو باری باری سبھاسدوں کے مکانوں پر ہون ہوتے رہے جس کا اثر اسقدر ہوا کہ ہندوؤں کا شاید ہی کوئی ایسا محلہ ہوگا کہ جس میں کم از کم ایک بار ہون نہ ہوا ہو۔ اب بجائے صرف اتوار کے ہر روز بوقت صبح باری باری سماج کے ممبروں کے مکانوں پر ہون ہوتا ہے۔ اس بارہ میں لالہ جگل کشور جی اور لالہ چھکامل جی کا اُدیوگ قابل تعریف ہے

ضروری اطلاع

آریہ سماج گوجرانوالہ کے متعلق تمام خط وکتابت بنام لالہ امر ... بی۔ اے وکیل سیکرٹری سماج ... گوجرانوالہ
سابق منتری سماج ... آریہ سماج کی قسم ... نہ بھیجی جائے

گوشوارہ آمدنی وخرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۹ع

آمدنی	آمدنی ماہواری			آمدنی سال حال			خرچ	خرچ ماہواری			خرچ سال حال		
بقایا گذشتہ	۵۰۶۸۰	۱۰	۴	۵۰۴۸۸	۴	۹	اخراجات سوانح عمری سوامی جی	۰	۰	۰	۶	۶	۰
وید پرچار فنڈ	۱۵۸۴	۶	۱۰½	۳۵۳۸	۵	۱۱½	آریہ ودیارتھی آشرم لاہور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ہسٹال فنڈ	۰	۰	۰	۳۴	۱۴	۰	ویدک پاٹھ شالا و آشرم گوجرانوالہ ...	۱۱۵	۰	۰	۵۸۲	۱۵	۹
چار آنہ مشن فنڈ	۱۹	۰	۰	۱۴۵	۵	۰	ٹھاکر دیوی فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
رشانس آمدنی	۴	۰	۰	۲۰۵	۱۱	۰	عملہ دفتر	۳۲	۱۲	۹	۳۰۴	۱۴	۱
آریہ پترکا	۱۸۸	۰	۰	۱۳۱۶	۹	۶	سٹیشنری و متفرقات	۰	۰	۰	۱۱۵	۲	۵
امانت برائے وگر اسٹیشن (متحریک)	۱۵۹	۴	۰	۱۹۸	۳	۰	تنخواہ اُپدیشکان	۲۲۶	۰	۰	۱۲۵۸	۱۴	۶
پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ	۴۴۵	۰	۰	۷۵۶	۵	۰	سفر خرچ اُپدیشکان	۱۴۴	۴	۶	۵۱۶	۱۱	۳
سوانح عمری سوامی جی (حساب فروخت)	۴	۰	۰	۵۷۰	۲	۰	آریہ پترکا	۲۵۹	۱۳	۶	۱۳۳۴	۱	۵
لالہ جیونجی لال فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	لیکھرام میموریل فنڈ (اخراجات) ...	۵۶	۱۳	۰	۵۵۵	۰	۶
سود از بنک ہائے	۰	۰	۰	۱۵۷	۸	۰	پنڈت گورودت کمٹب گذارہ	۳۰	۰	۰	۱۲۰	۰	۰
متفرق	۲۶	۱۴	۰	۵۲	۰	۳	لائبریری (اخراجات)	۲۸	۶	۳	۲۷۱	۱۱	۶
گوروکل فنڈ	۳۳	۱۰	۰	۱۵۲	۸	۰	ٹریکٹ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
آریہ مسافر میگزین	۳۰	۰	۰	۹۰	۰	۰	لالہ جیونجی لال کمٹب گذارہ	۰	۰	۰	۳۰	۰	۰
							گوروکل (اخراجات)	۰	۰	۰	۸	۰	۰
							واپسی زر امانت	۵۰۰	۰	۰	۷۳۲	۵	۰
							متفرق	۰	۰	۰	۷۸	۱۴	۹
							آریہ مسافر میگزین	۳۰	۰	۰	۳۰	۰	۰
میزان	۲۴۹۴	۲	۱½	۷۲۱۷	۷	۸½	میزان	۱۴۱۴	۲	۰	۵۹۴۵	۱	۳
							بقایا در نقد	۵۱۷۶۰	۱۱	۲½	۵۱۷۶۰	۱۱	۲½
میزان کل	۵۳۱۷۴	۱۳	۲½	۵۷۷۰۵	۱۲	۵½	میزان کل	۵۳۱۷۴	۱۳	۲½	۵۷۷۰۵	۱۲	۵½

دستخط گیان چند خزانچی

دستخط مدن گوپال اکونٹس کلارک

پڑتال شدہ دستخط بیجا رام چیٹرجی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔)

ماسٹر ہرچند ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول فیروزپور – ماسٹر ہرچند ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول فیروزپور شری سوامی جی مہاراج کو تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور یہ کوئی عجب کی بات نہیں ہم نے بڑے بڑے ایجوکیٹڈ دوں کو اپنے بات چیت میں سخت گستاخانہ و حقارت آمیز الفاظ سوامی جی کے بارہ میں استعمال کرتے ہوئے سُنا ہے۔ بنا کی ایسا پرچارکی کمینہ حرکتوں سے مہرشی دیانند کے اُن میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ ان پر افسوس تب ہوتا ہے جب آریہ ہو کر ایسی نیچ حرکتیں کرتے۔ پرنتو آریتو سے جو گروہ ہندو بن گئے ہیں اور ہندوؤں کا کام ہی ہے کہ سوامی دیانند کو بُرا بھلا کہیں۔ آپ اِن لوگوں کی ایسی پرچارکی کارروائیوں کا کوئی نوٹس نہ لیتے ہوئے آریہ دھرم کی اُنتی میں کٹی بدھ ہو جیئے۔

لالہ متھراداس جی لپوری – کلچرڈ ہندوؤں کے ہندو اصول ہیں اور مہرشی دیانند کے مشن سے کھلم کھلا بغاوت کو وہاں لکھتے ہوئے لالہ مرلیدھر گورداسپوری کی ایک مقالہ کو طشت از بام کرتے ہیں۔ معاف رکھیئے ہم آپ کا خط جنس نہیں چھاپ سکتے۔ ہاں اُس کا خلاصہ مطلب درج کرتے ہیں۔ لالہ صاحب لکھتے ہیں کہ "۴ ۲ اگست کے آریہ گزٹ میں ماسٹر مرلیدھر جی گورداسپوری کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں آپ نے سکھوں کی ہمدردی کو حاصل کرنے کے لیے یہاں تک لکھ مارا کہ ہم سوامی دیانند کے بھاشیہ اور ان کے ایڈیشنوں کے قائل نہیں ہیں۔ اس پر یہ دیکھکر کہ ماسٹر صاحب اپنی عمر کے آخری حصہ میں آریہ سماج سے خارج ہونے جاتے ہیں۔ اخبار ہمارے ہند میں اُن کے مضمون پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ قریباً ایک ماہ تک تو انہوں نے چوں تک نہیں کی مگر ۸ اکتوبر کے گزٹ میں یہ میدان میں آئے ہیں اور اِدھر اُدھر کی باتیں بنا کر اعتراض

بائیں شائع کر کے اپنی اُس تحریر پر پردہ ڈالنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ ماسٹر جی کے الفاظ حسب ذیل ہیں کہ آریہ لوگ سوامی جی کے کیئے ویدوں کے ترجمہ اور کئی ایڈیشنوں کے بھی قائل نہیں۔ اب ترمیم حسب ذیل فرمائی ہیں۔ کہ آریہ لوگ سوامی جی کے کیئے ویدوں کے ترجمہ اور سوامی جی کے کئی ایڈیشنوں کے ہی قائل ہیں۔ اول تو جو الفاظ اب پیش کیے جاتے ہیں۔ اُن کی عبارت ہی نامکمل ہے اور اِس سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ آریہ لوگ سوامی جی کے تمام ایڈیشنوں کے قائل نہیں۔ بلکہ ایڈیشنوں میں سے کچھ ایڈیشنوں کے قائل ہیں۔ اس سے بھی ماسٹر جی کا اندرونی بھاؤ پرگٹ ہو گیا۔ اور آپ کا سوامی جی پر وشواس نہیں اور نہ اُن کے سدھانت کو ماننے والے ہیں وغیرہ "۔ ہمیں آشچریہ ہے کہ لالہ متھراداس جی نے ماسٹر جی کے چینچلی سبھاؤ اور خاص کر آج کل کی ڈانواڈول حالت سے بخوبی آگاہ ہوتے ہوئے بھی اُن کے برخلاف قلم اٹھانے کی تکلیف کی۔ ماسٹر جی کا روگ اب اسادہ ہو گیا ہے۔ ایشور ہی اُن کا کلیان کرے تو کرے ورنہ کوئی آشا نہیں کہ وہ سنبھل سکیں۔

ڈاکٹر منشی رام جی از ربنی ضلع حصار – اول آپ تائیں نرکیش ظاہر کر کے اور آریہ سماج میں اشانتی کا کارن لیڈروں کی خود نمائی اور خود غرضی بتلاتے ہوئے ماس کا مسئلہ۔ آپ ایک لمبا چوڑا مضمون ماس کی تائید میں ارسال فرماتے ہیں اور ہم سے اُس کی تردید کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ چونکہ اس مضمون میں کوئی نئی دلیل ماس کی پُشٹی میں پیش نہیں کی گئی۔ بلکہ اُنہیں پُرانی دلیلوں اور حجتوں کو یکجا کر دیا گیا ہے جو کہ وقتاً فوقتاً ماس پرچارکوں کی طرف سے پیش ہوتی رہی ہیں۔ اور جن کی تردید آریہ پُرشوں کی طرف سے پوری طور پر ہو چکی ہے۔ اس لیے نہ ہی آپ کے مضمون کو چھاپنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی ہماری طرف سے اُسکی تردید کرنے کی۔ ہاں اگر کوئی نئی دلیل یا پرمان آپ پیش کرتے تو ہم اُس پر وچار کرنے کو ہر پرکار سے طیار تھے۔ اور طیار ہیں۔ یدی آپ سچے دل سے شنکا نوارن کرنا چاہتے ہیں تو کر یا کر کے آریہ سماج میں شانتی پھیلانیکا سچا اُپاؤ مصنفہ پنڈت لیکھرام جی اور کتاب اہنسا پرچار مصنفہ لالہ نرائین کشن جی گوجرانوالہ نرکیش بہاری سے بغور مطالعہ فرماویں آپ کی تمام شنکاؤں کا قرار واقعی جواب اِن دونوں پُستکوں کے اندر آپ کو مل جاوے گا۔ ساتھ ہی ہم آپ کو ماس پرچارک بھائی پُرشوں کی گپت لیلا کا پرکاش نامی رسالہ کے پڑھنے کی بھی سفارش کرتے ہیں۔ کہ جس کے پڑھنے سے آپ کو بخوبی معلوم ہو جاوے گا کہ اشانتی کا کیسہ کارن مسئلہ گوشت خوری ہی ہوا ہے۔ مضمون واپس کرنے کا کوئی نیم نہیں ہے۔

لالہ جگن ناتھ کمار فیروزپور سے ایک مفصل مضمون اُس لیکھ کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو آریہ گزٹ میں بعنوان "بہاتما جگن میں ایجنٹ جو پارٹی کا سلسلہ" شائع ہوا تھا۔ لالہ صاحب لکھتے ہیں کہ اُس میں جو کچھ بیہودہ لگایا گیا ہے وہ ماسٹر ہرچند کی شرافت کا نتیجہ ہے یہ بات سراپا غلط اور بے بنیاد ہے کہ میں بھگوتی ودیالیہ فنڈ کے لیے چندہ جمع کرنے والوں کو پانچ فیصدی کمیشن دیتا ہوں۔ یہ سب یار لوگوں کی طرف سے بہتان ہے لالہ جگن ناتھ کمار جی سے نویدن کرتے ہیں کہ وہ اِن لوگوں کی بیہودہ کارروائیوں کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے فیروزپور میں آریہ دھرم کے پرچار کا کوشش تن کریں۔ ہر ایک پاک تحریک کی اندھا دھند مخالفت کرنے اور آریہ پُرشوں پر بیجا اتہام تھاپنے کا انہوں نے تو ٹھیکہ ہی لیا ہوا ہے ان کی تحریروں اور تقریروں پر کوئی بھلا آدمی دھیان نہیں دیتا۔ پبلک اب اِن کی اندرونی تصویر سے بخوبی واقف ہو گئی ہے۔ آپ اِن کے جو جی میں آوے کرنے دیجیئے۔ جب ناش کا وقت آتا ہے تو بدھی وپریت ہو جاتی ہے۔ گھر جاتیں گھرگھٹی اور بے پیری اوڑھنا اور تو تو میں میں کرنا انہیں لوگوں کو مبارک ہو۔ آریہ پُرشوں کو یہ باتیں شوبھا نہیں دیتیں۔ اُنہیں گمبھیرتا سہنشیلتا اور شانتی کو ہر ایک امر میں مد نظر رکھنا اوچت ہے۔

لالہ کرتا رام جی کرنال سے لکھتے ہیں کہ پنڈت گردھاری لال جی نے جس اتھر وید کے بھاشیہ کا نوٹس دیا ہوا اور اشتہار

نکالے ہیں۔ اسکی خریداری کی درخواستیں اور روپیہ نوٹی صاحب میرے نام روانہ فرماویں اگر کوئی صاحب بھیجیں گے تو انکاری ہوکر واپس ہونگے۔ میں نے انکو لکھہ دیا تھا کہ میں اس کے متعلق کسی پرکار کی ذمہ واری نہیں لونگا لیکن باوجود اس کے اُنہوں نے پہر میرا نام اشتہاروں اور اخبار آریہ سماچار میں چھپوا دیا۔ اسلئے پبلک کی آگاہی کیلئے مجھے یہہ سوچنا دینی پڑی ہے

ایک آریہ - شہر انبالہ۔ کلیرڈ ہندوؤں کے وشواچاریوں اور آریہ گزٹ کی کئی صحیح غلط بیانیوں کو طشت ازبام کرتے ہیں معاف رکہئے ہم آپ کا مضمون شایع کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ اب ان لوگوں کی کارروائیاں کا نوٹس لینے کی ضرورت نہیں رہی۔ (ایڈیٹر)

آہا یہہ چمتکار کیسا ہے

گوروکل اور لالہ منشی رام جیو

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جیسے جہازوں کی راہنمائی۔ حفاظت وصحت سلامتی کے لئے سمندر میں لائیٹ ہوس یعنی بڑے بڑے روشندان کہڑے کئے ہوتے ہیں ویسے ہی سنسار روپی بھوساگر میں سے پار اُترنے کے لئے منش جنم روپی جہازوں کی راہنمائی صحت وسلامتی کیواسطے ایک خاص قسم کے لائیٹ ہوس جا بجا قائم ہوتے تھے جو انقلابات زمانہ اور مہابھارت کے جنگ جابرانہ کی وجہہ سے سارے سنسار عموماً اور آریہ ورت سے خصوصاً معدوم ہوگئے۔ اور اودیا - اگیان اندہکار سنسار بہرمیں انہاوت ہوگیا۔ منش کرم روپی کشتیاں گہرے بہنور میں پڑ گئیں۔ بعضوں کو مت متانتر روپی مگرمچھوں نے نگل لیا۔ اور ان مچھوں کو کشتیوں سمیت اسلام و عیسویت روپی سنسار رویا نے ہڑپ کرلیا۔ جو باقی بچ گئیں (کشتیاں) وہ کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار روپی آندہی کے خطرناک جہگڑوں سے اسیر ہیں

ٹکرا ٹکرا کر چکنا چور ہوگئیں - رتنات منترنا اور بیریتی دور ہوکر دیہ وردوہ اور رشتہ ونا کا ناجیہ پہیل گیا ایسی گہور دشا میں انیک ڈوبتی اور بلبلاتی ہوئی آتماؤں پر اُس دیا مئے دیالو پتا نے دیاکرکے ایک آسم بھاسمنے دیا جو ان جہازران کے ہردہ میں بہارت ورش کی ڈوبتی ہوئی بیڑی کے بچانے کے لئے پریرنا کی تھے کہ اپنے ماتا پتا بلکہ سارے کٹمب کی دلی ٹہنڈک اور آنکہوں کے نور کو پروپکار پرنثار کرکے اپنے ہی لہد کا دیا اُٹہا سمندر کی راہ لی - اور جہازوں کے بچانے کے لئے اپنی جان جوکہوں میں ڈال سمندر میں کود پڑا - اور بیسر توڑ کوشش اور سعی سے ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارہ پر لگا شہادت جاودانی پاگیا - اور آئیندہ کی حفاظت وسلامتی کے لئے گمشدہ پرانے روشندانوں کے کہنڈرات کا پتہ نشان تبلا گیا - ان کہنڈرات کی ازسرنو تعمیر کی تدبیر میں بہت سی جانیں تلف ہوچکی ہیں جنہیں دوالیسی بیش قیمت تہیں کہ جنکی جدائی کو بہول جانا ایسا ہی ناممکن ہے - جیسا کہ اپنا جگر پہٹا ہوا دیکہکر خاموش بیٹہے رہنا۔ اب ایک تیسرے شوبہیر اس روشندان کی درستی کی کے پریم میں پران قربان کرنے پر آمادہ ہوگئے ہیں - آریہ پرشوبہی بہارت ورش کے سدہار اور اپنی سنتان کی بہلائی سے پیار کا وچار نہیں تو نہ سہی پرنتو ایک دہرماتما کو وہم کے بیمار اور اپنے بہائیوں کے سدہار کی خاطر بلیدان ہوتے ہوتے دیکہکر بہی اُسکی ہمدردی و امداد نہ کرنا تو خالی از پاپ نہیں ہوسکتا - چمتکار کا پرشن کرنے والے مضطرب خاطر ہوکر کہتے ہوں گے کہ ”سوال از آسماں جواب از ریسماں“ - ہم نے پوچہا یہہ رشتی کیسی دکہائی دیتی ہے اور یہہ بجائے اس کے کہ جواب ہمیں دیتے اور ہی رونا رونے لگے“ لیکن پیارے بہائیو آپ کسی دردناک اور قابل رحم حالت والے پرانے مریض سے معمولی طور پر بخوف نفرت سے کیوں نہ پوچہیں کہ ”تم کیوں ہائے ہائے کرتے ہو“ تو وہ بجائے اس کے کہ مختصر جواب سے اپنی موجودہ اوستہا کو بیان کردے تکلیف کا ہمدرد اور خیرخواہ جانکر شروع سے ہی دکہڑا

بیان کرنا شروع کردے گا۔ تاکہ خیال کرے شاید سننے والے کے دل میں رحم پیدا ہو اور کوئی مجرب نسخہ بتادے جس سے میرا دکہہ دور ہوجائے - لیکن اگر تم اُس کی کتہا کو توجہہ سے سنکر مناسب سنجیدگی سے خالی ایک آدہ الفاظ ہمدردی آمیز سے بہی اس کی دلجوئی کروو اگرچہ وہ دوائی وغیرہ کے دستیاب ہونے میں ناامیدی کو محسوس کرتے ہوئے اپنی بیچ چلنے والی اُمیدوں پر پانی پہیر دے گا - لیکن تاہم اس داستان دکہہ کی طرف تمہاری توجہہ سیندول پاکر اُس کا دلی غبار کچہہ ہلکا ہوجاوے گا - اور کلیجہ قدرے ٹہنڈا ہوگا اگر تم بجائے ہمدردی ظاہر کرنے کے سن سنا کر الٹا منہہ چڑانے اور اُسے مانسک روگ Monomania یعنی بیہودہ مجہوط الحواس اور مریض مالیخولیا کہہ دوگے تو اس ذہنیت جو صدمہ اُسکے دل پر ہوگا اُسکو وہ خود جان سکتا ہے یا سب کے انتریامی کے جاننے والا پرمیشور پرماتما - سو ہم بہی اس دنیاوی اصول کے مطابق پہلے طرطا تمہید سے دل کا بخار نکالتے ہوئے اب اسی سوچ وچار میں ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پرشن کرنے والے بہی سن سنا کر اور ناک چڑہا کر ویسے ہی نا سنتے کہدیویں (جیسا کہ عموماً کہا جاتا ہے) تو خیر نتیجہ کو آپ کے رحم اور انصاف پر چہوڑتے ہوئے ہم اس چمتکار کے پرشن کا اُتر مختصر الفاظ میں حسب ذیل دیتے ہیں - اسم بامسمی جہازران سچ مچ دیا کے روپ سمرودہارن پر دیا کرکے سب کو ست اپدیشوں سے آنند پہونچانے کی اچہیا کرنے والے شری ۱۰۰ مہرشی سوامی دیانند تہے جنہوں نے ماں - باپ کا اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہہ سے اپنے سارے کنبہ کو غمکدہ بنا خود دنیاوی عیش وآرام سے من اوٹہا ہماری خاطر اپنے آپ کو بلیدان کردیا اور جس روشندان کے کہنڈرات تبلا کر مرمت و درستی کے واسطے تاکید کرگئے تہے - وہ گوروکل ہے جس کے مفصل حالات اُن کے رچے ستیارتھ پرکاش میں درج ہیں - بعدمیں اسی گوروکل کی قائمی کی خاطر عالم اکمل وفاضل اجل پنڈت گورودت جیو ودیارتھی نے اپنی جان قربان کردی - ابہی کل کی

ہے کہ اسی سلسلہ شہادت میں دھرم بیر شری مان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر گورو کل کی ضرورت کو اپنے لہو سے لکھ کر ہمیشہ کے لئے مسافر ہو گئے۔ اسی ضرورت کو پورا کرتے ہوئے بھارت بھوشن آریہ سماجوں کے رتن شری مان مہاتما منشی رام جی نے گورو کل روپی روشندان روشنی کو مہیا کرنے کے لئے سر توڑ محنت سے پھونکنا (پھونک لگانا) شروع کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورو کل سکیم روپی چھوٹی سی لالٹین جل اٹھی مگر دیکھا تو اس میں تیل ہے نہ بتی۔ شری مان جیو وہیں کھڑے ہو کر بھارت کی بھلائی چاہنے والوں کو پکارنا شروع کہ جل اٹھی جل اٹھی۔ تیل لاؤ جلدی آؤ۔ جلدی۔ مگر جب کوئی مدد کیلئے نہ پہنچا۔ تو شری مان جیو بجائے اس کے کہ وہ گھبرا کر اداس ہو کر چپ ہو جاتے۔ بلکہ ایشور آستک ہو سکھ و آرام سے ہاتھ دھو۔ موجودہ دنیاوی ترتیب سے دل ہٹا۔ سکیم روپی لالٹین ہاتھ میں اٹھا خود بھارت نواسیوں کے گھروں پر جا جا کر مانگنے پرکٹی بدھ ہو گئے۔ سو پیارے مترو یہ جیتا جاگتا اس سکیم روپی لالٹین کا ہے جو شری مان لالہ منشی رام جی اٹھائے پھرتے ہیں۔ آپ بھارت نواسیوں کے دروں پر جا کر سوتے ہوؤں کو ہلا ہلا کر جگاتے اور لالٹین دکھاتے اور تیل بتی کی مدد چاہتے ہیں لیکن بعض تو عالم بیہوشی میں ہی ایک آدھ دفعہ ہاں ہوں کر کے وہیں کے وہیں رہ جاتے ہیں اور بعضے جو جاگ اٹھتے ہیں اور روشنی کی ابھلاشا کرتے ہیں وہ ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتے ہیں الا افسوس کہ مدد کی توفیق نہ پا کر چپ ہو جاتے ہیں۔ بقول شخصیکہ کریماں را بدست اندر درم نیست۔ خداوندان نعمت را کرم نیست۔ اور اکثر بلکہ بکثرت ایسے ہیں کہ گاڑھی نیند اور اودیا روپی اماوس کی رات کا اندھیرا انکی طبیعت میں مل گیا ہے کہ لالٹین دیکھتے ہی ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اور بجائے اس کے کہ تیل سے مدد کریں یا خالی ہمدردی سے ہی کام کریں الٹے گلے پڑنے کو طیار ہو جاتے ہیں (چونکہ

مجھے وہ دون بھاگتا منڈلی کی شمولیت کا شرف حاصل رہا ہے۔ اس لئے یہ میرا ذاتی تجربہ ہے) اور چند ایسے لٹیروں اور کافروں کا فرقہ بھی ہے۔ جو غفلت میں سوئے ہوئے غافلوں کا دھن دولت لوٹنے میں اندھکار کو غنیمت جانتے ہوئے لالٹین جلانے والے سے جلتے ہیں اور جہاں تہاں مدد کرنے والوں کو روکتے پھرتے ہیں۔ پیارے مترو! حالات متعلقہ آپ کی سیوا میں عرض کر دئے گئے ہیں آگے آپ کا اختیار ہے۔ اگر ہمارے سنسار میں روشنی کی ضرورت سمجھتے ہو تو آؤ ہم سب ملکر شری مان لالہ منشی رام جیو کا تن من اور دھن سے ساتھ دیویں ورنہ خالی حماقت سے ہی نان سنس کہدینے والے تو بہتیرے ملتے ہیں۔ اوم شم۔

ویدک دھرم کا سیوک گنیش داس ورما
سبھاسد آریہ سماج سیالکوٹ (پنجاب)

ستیارتھ پرکاش اور اُس کا پنجابی ترجمہ بحروف گورمکھی

بارش خشک زمین کی کایا پلٹا دیتی ہے۔ جہاں پر ایک گھاس کا تنکا نظر نہیں آتا وہاں پر بارش کے طفیل گلزار کھل جاتا ہے۔ لہلاتے ہوئے سبز پودے اور پھل دار درخت سب بارش کی عظمت کو زبان حال سے بتلانے لگ جاتے ہیں۔ بارش کی ہی برکت ہے کہ کنوئیں۔ تالاب۔ ندی۔ نالے۔ اور دریا شانتی دایک شیتل جل سے بھرپور دکھائی دیتے ہیں۔ اگر کہیں ایک سال بارش نہیں ہوتی تو چاروں طرف مایوسی کا عالم چھا جاتا ہے۔ وہ باغ جو پھولوں سے مہک رہے تھے وہ خاکستر ہو جاتے اور خوشبو کی جگہہ سڑاند پھیلاتے ہیں۔ وہ ہرے بھرے کھیت جن کے کہ پر اتما کال درشن کرنے سے آنکھوں میں طراوت آتی تھی وہ خشک سالی میں ڈراؤنی صورت بنائے ہوئے آنکھوں میں دھول جھونکتے نظر آتے ہیں۔ ملک میں چاروں طرف قحط کے نشان نمودار ہونے لگتے ہیں پرایکار

کی جگہہ خود غرضی لے لیتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی مدد اپکار کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے لقمہ کو چھین جھپٹ کر کھا جانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ چاروں طرف دیا کلتا۔ چنتا اور دشانتی ہی اشانتی دکھائی دیتی ہے۔

پانچ ہزار برس گذرے کہ ہمارا یہ آریہ ورت دیش ایک ہرے بھرے باغ کی صورت میں تھا۔ اس وقت اس ملک میں وید اُپدیش کی امرت ورشا چاروں طرف لوگوں کے دل و دماغ کو زندگی دیتی ہوئی آنند اور شانتی دے رہی تھی۔ سنیاسی سادھو مہاتما رشی منی وید اُپدیش کی امرت روپی برشا کرنے کے ساون بن رہے تھے۔ اور براہمن کھشتری ویش اور شودر چاروں ورن شل پھلدار درختوں کے جلے بجھے تھکے ماندے لوگوں کو ٹھنڈا سایہ اور امرت بھوجن دیکر آنند کے سادھن نظر آتے تھے۔ وہی سمے تھا جبکہ اس باغ میں گوتم۔ کناد۔ بسشٹ وشوامتر۔ جیمنی۔ پتنجلی۔ بھاردواج اور ویاس جیسے رشی منی پھولوں کی نیائیں اپنی سوگندھی کو پھیلا رہے تھے۔ وہی سمے تھا۔ جبکہ رام۔ لکشمن۔ ارجن۔ بھیم اور کرشن سے بلی اس بھومی میں وچرتے تھے۔ وہی سمے تھا۔ جبکہ لوگ اُپکار کے لئے جیون ذیست کرتے ہوئے پرمیشور کی بھان آگیا کا پالن کرتے تھے۔ وہ دھرم وہ پریم وہ آنند وہ شانتی اور سکھ کا سمے اب کہاں گیا؟ آج کیوں بھائی بھائی کا ویری بن رہا ہے۔ آج کیوں دھرم کو لوگ عمل سے تلانجلی دے رہے ہیں؟ آج کیوں ملک میں لوگ ایشور اور اس کے گیان وید سے بے مکھ ہو رہے ہیں؟ آج کیوں شانتی امرت کی کہیں بھی بوند نظر نہیں آتی؟ آج کیوں انسانوں کے دل و دماغ خانہ جنگی کے شکار بن رہے ہیں۔ ملک میں چنتا شوک ایرشا دویش اور اپسوارتھ کیوں پھیل گیا۔ وہ وید اُپدیشک رشی منی آج کیوں نہیں پیدا ہوتے۔ وہ سچے کھشتری دھرم ویر آج کدھر گئے۔ کیوں آج چاروں طرف دھول اُڑا اُڑا کر بھارت کو تباہ کر رہی ہے۔ نسندیہ پرتیت ہوتا ہے کہ وید اُپدیش روپی امرت برشا کے ابھاو کے کارن ہی یہ سب دکھ اور کلیش ہیں۔ وید شاستروں کے اُپدیش روپی امرت برشا کے

باعث ہی پُوران زمانہ رشی مُنیوں کا زمانہ کہلاتا تھا اور آج اس ویداُپدیش کے نہ ہونے سے ہی چاروں طرف امرت کی جگہہ لوگ وِہول پھانک رہے ہیں۔ پانچ ہزار برس سے ہمارے اس آریہ ورت دیش میں یہہ روحانی قحط پڑنا شروع ہوا ہے۔ اِس قحط کے اثر کو کم کرنے کے لئے کئی مہان پُرشوں نے کنوئیں کھودے اور کچھہ سمے کے لئے لوگوں کی اُپدیش کے جل سے جلن دور کی لیکن قحط سالی بالکل دور نہ ہوئی۔ جبکہ بھارت سنتان ادہرم اور اپچار تہہ کے بیابان میں کوکرموں کی ریت میں پھنسی جارہی اور امرت بوند کے لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی تو پرم پتا جگدیشور کے نیم انوسار سوامی دیانند جی مہاراج جو کہ ایک بال برہمچاری۔ پورن رشی۔ پورن یوگی۔ پرم وِدوان اور وید آدی ست شاستروں کا شانتی دایک امرت پان کئے ہوئے تھے آ نمودار ہوئے اور اُنہوں نے ویداُپدیش کی امرت ورشا برساتے ہوئے خشک بیابان کی کایا پلٹانی شروع کر دی۔ لاکھوں دگدہ ہردیہ شانت ہوئے۔ ہزاروں نیم بسمل بچ گئے۔ انیک پیاسے ویدک دہرم کا جل پی کر شانت ہوئے۔ پرنتو مہرشی مُکتی دہام کی یاترا کو پدہارنے والے تھے اس لئے اُنہوں نے اپنے بعد اس امرت پرواہ کو جاری رکھنے کی سبیل نکالی اور ستیارتھہ پرکاش آدی کئی شانتی دایک چشمے دہرم کے پیاسوں کے لئے جاری کر دئے جنہوں نے اِن چشموں کا جل پیا ہے اُن کے دل و دماغ میں زندگی آرہی ہے۔ مہرشی کا عمل اور اُن کی وصیت یہہ تھی کہ اس امرت پرواہ کو جاری رکھنا۔ دوسرے پیاسے بھائیوں کو وید آدی ست شاستروں کا امرت ضرور پان کرانا اور جس طرح میں نے سنسکرت نہ جاننے والوں کے ہِت کا وچار کر کے سرل آریہ بھاشہ میں ستیارتھہ پرکاش کا سچا پرواہ جاری کر دیا ہے اُسی طرح سے تم نے بھی اپنے بھائیوں کو جن جن بھاشہ دوارہ وہ اِس وید امرت کو پان کر سکیں۔ ضرور پان کرانا۔

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا جگت پرسِدہ گرنتھہ ستیارتھہ پرکاش جو کہ وید آدی ست شاستروں کے امرت کا بودھن کرانے اور اُس سے لوگوں کو شانتی دلانے کا ایک سادہن ہے اس سے وہی سجن امرت پان کر رہے تھے جو کہ دیوناگری اکھشر اور آریہ بھاشہ جانتے ہیں۔ لیکن پنجاب کے سینکڑوں گاؤں کے جاٹ۔ زمیندار کسان دیش بھائی جو کہ آریہ بھاشہ نہیں جانتے وہ اس امرت کے پان کرنے سے بے بہرہ ہو رہے تھے۔ سرحدی نگروں مثلاً کوئٹہ۔ پشاور۔ راولپنڈی اور ڈیرہ جات آدی ستہانوں کے وہ سجن جو کہ آریہ بھاشہ نہیں جانتے وہ اس امرت کو پان کرنے کے لئے سچ مُچ ترس رہے تھے۔ پنجاب دیش کی ہزاروں مستورات جن کا کہ دہرم پریم پرسدہ ہے اور جو کہ پنجابی بھاشہ کے گرنتھوں کی کتہا سننے کی شایق ہیں وہ ستیارتھہ پرکاش جیسے مہو اُپکاری گرنتھہ سے لابہہ نہیں اٹھا سکتی تھیں۔ کیونکہ پنجابی بھاشہ اور پنجابی اکھشروں میں لکھا ہوا نہ تھا جو عورتیں کہ پنجابی بھاشہ جانتی تھیں۔ وہ بڑے شوق اور پریم سے اس کو پڑھتیں۔ یدی یہہ پنجابی بھاشہ کے لباس میں اُن کے آگے پیش کیا جاتا۔ ان کے علاوہ ہزاروں سادہو سنت جو پنجابی بھاشہ میں انوواد کئے ہوئے گوڑہ سے گوڑہ سنسکرت گرنتھوں کے پڑھنے میں پرشرم کرتے تھے وہ ستیارتھہ پرکاش کے پنجابی میں انوواد نہ ہونے کے کارن ست سناتن ویدوکت سدہانتوں سے بے بہرہ ہو رہے تھے۔ سندہ دیش نواسی دہرم انوراگی سجن جو کہ پنجابی بھاشہ میں دہرم گرنتھوں کے پڑھنے پاٹھن کے عادی تھے وہ بھی اس کے پنجابی انوواد نہ ہونے کے کارن اس کے ست اُپدیش سے محروم ہو رہے تھے۔ ضرورت تھی کہ ستیارتھہ پرکاش کا پنجابی ترجمہ کر کے لاکھوں پنجاب نواسی بھائیوں اور بہنوں کے کانوں تک وید کی کلیانی بانی کا مدہر اُپدیش پہونچایا جاوے اور اُن کے آتما کو ویداُپدیش کی امرت ورشا سے آنندت کیا جائے۔ کیا منگل سماچار ہے کہ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے شری متی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے سابق منتری لالہ آتما رام جی نے نہایت کوشش اور محنت سے ستیارتھہ پرکاش کا ایک نہایت مفید عمدہ بامحاورہ اور عام فہم پنجابی ترجمہ تیار کروایا ہے اور وہ پنجابی ٹائپ میں چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ قیمت غیر مجلد عہ مجلد عہ ہے۔ اس کے ۶۲۵ صفحے ہیں۔ سجن جنو! اس کی اشاعت میں پوری کوشش کیجئے تاکہ پنجاب کی آبادی کا ایک جزو اعظم ویدامرت کے پان کرنے سے پراپت کر سکے۔ اور رشی مُنیوں کے ست سناتن ویدک مارگ کو گرہن کرتا ہوا۔ دہرم ارتھہ کام اور موکش بہاگی بن سکے اور اس دیش کو دوبارہ رشی بھومی بنا ہوا سناتن ورن آشرم کی اوتم مریادا کا عملی پرچار ہو۔ مہاشے گنو! پنجاب کے اُن ستہانوں پر جہاں کہ اُپدیشک نہیں پہونچ سکتے۔ وہاں یہہ پنجابی ترجمہ اُپدیش کی امرت ورشا کر سکے گا۔ اگر آپ نے زندگی موت کے معما کو حل کرنا ہے۔ اگر آپ سچ مچ رشی منیوں کے مانے ہوئے سچے ویدوکت سدہانتوں کی ماہیت جاننا چاہتے ہو تو اس گرنتھہ کو ایک بار اول سے آخر تک پڑھ جائیے پھر آپ کو ستیارتھہ پرکاش کی عظمت کا خود گیان ہو جائے گا۔ دیکھئے آریہ ورت کے بھارہ مہاتما شری یُت پنڈت گورودت جی ودیارتھی ایم اے جنہوں نے کہ اس گرنتھہ کو گیارہ بار پڑہا تھا اس کے بارہ میں یہہ فرماتے ہیں کہ وہ ستیارتھہ پرکاش سچ مچ سچے ارتھوں کے پرکاش کرنے والا سورج ہے میں نے یوروپ اور امریکہ کے کئی بڑے بڑے عالموں کی تصنیفات کا مطالعہ کیا۔ لیکن آج تک میں نے ایسی کوئی کتاب نہیں دیکھی کہ جس میں زندگی اور موت کے متعلق ایسے دقیق اور مشکل سے مشکل سوالوں کا ٹھیک ٹھیک شانتی دایک جواب ہو۔ پرم وِدوان اور پورن یوگی شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی اس کتاب کا جو انسان تعصب کو چھوڑ کر مطالعہ کرتا ہے اُس کی زندگی کا پانسہ بالکل پلٹ جاتی ہے۔ اول ہی اول وہ حیران ہو جاتا اور کہتا ہے کہ میں کن باتوں کو سچا مانے ہوئے تھا۔ اب اس کو پڑہ کر وہ باتیں سچی نہیں معلوم ہوتیں پھر کچھہ دیر کے بعد یقین ہو جاتا ہے کہ دُنیا خواہ کچھہ کہے

سچائی تو رہی ہے جو کہ وید شاستر کے پرمان اور رشیوں منیوں کی شہادت میں دیگر سوامی جی نے ظاہر کی ہے - یہہ گرنتھہ بہت دیا کے قابل ہے - میں نے اس کو کئی دفعہ بار بار پڑھا ہے - اور جب جب پاٹھ کیا نئے نئے معانی کا رنگ مجھ پر کھلا اور روحانی کو میرے دل کو حاصل ہوئی وہ میرا من ہی جانتا ہے - ستیارتھہ پرکاش کے مضامین کی مفصل و مشرح فہرست دینا ایک علیحدہ کتاب کا کام ہے - سچ تو یہہ ہے کہ مہرشی نے سمندر کو کوزہ میں بند کر کے دکھا دیا ہے - دھرم اور دنیا سمبندھی کوئی اعلیٰ اور ضروری پرشن نہیں رہا جس کا تسلی بخش جواب اس میں موجود نہ ہو - اور کوئی ضروری مضمون ایسا نہیں رہا جس پر کہ مہرشی نے کچھہ نہ لکھا ہو - شنکر کا دھرم اور برہمن بیلکھا اور آریہ سماج کا تفریق ہے - کہ "یہہ بھی معلومات کا ذخیرہ علمی تحقیقات کا خزانہ - دید دھرم کا جنگی میگزین ہے - جس نے ایک دفعہ سے تمام سمجھہ کر پڑھ لیا - یہہ ممکن نہیں کہ وہ کبھی ویدک دھرم سے گر جاوے - ستیارتھہ پرکاش سوامی جی کی مذہبی فتح کی یادگاری کا ستمبھ ہے - ہر ایک انسانی دماغ کو وہم دعوت سے کھینچتے ہیں کہ ستیارتھہ پرکاش بہت سے جدید معلومات سکھلاتا ہے " **کتاب ملنے کا پتہ** لاہور میں لالہ ستیا رام جی سوداگر لکڑی انار کلی بازار - **کرنال** میں لالہ کرتا رام جی سبھاسد آریہ سماج کرنال - جلیشہر میں منیجر ستنام دھرم پرچارک - امرتسر میں لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کوچہ باغ جھنڈا سنگھ۔

کمیشن ۱۰ جلد تک کے خریدار کو کچھہ نہیں دیا جاویگا - ۱۰ سے ۵۰ تک کے خریدار کو فی جلد ۱ اور ۵۰ سے ۱۰۰ تک کے خریدار کو ۲ فی جلد دیا جاوے گا - اور اس سے زیادہ کے خریدار سے کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے "

راقم

کرتا رام سبھاسد آریہ سماج کرنال و سٹنٹ منیجر فروخت کتاب مذکور - مقام کرنال (پنجاب)

عجیب کتاب

حصہ اول ... جلد ... بیکمال ... مفتی ...

ولائت کی وچار کی اوستھا اور وہاں پرچار کی ضرورت

غیر ممالک کے حالات جب تک انسان اپنے دیش سے باہر قدم نہیں رکھتا معلوم ہونے مشکل ہیں اپنے دیش کی چار دیواری میں گھرا ہوا انسان وہمی تکالیف کا نقشہ آنکھوں کے سامنے باندھ لیتا ہے - اس کے لئے ترقی کا میدان محدود ہے - اگر کچھہ کیا چاہے تو دیکھتا ہے کہ محدود سامان اس کے لئے رکاوٹ ہے - وچار شیل پُرش اس تنگ خیال کو اپنے دل میں جگہہ نہیں دیتا - وہ تو تمام دنیا کو اپنے اپنے اور کام کرنے کی جگہہ سمجھتا ہے بچوں کی طرح گھر سے باہر نکلنے اس کے لئے بہوت کا شکار ہونا نہیں ہے - "خبر نہیں کیا ہوگا؟" بزدل کہا کرتے ہیں - بہادر تو شمشیر برہنہ میدان میں کود پڑتے ہیں اور بہادری کے جوہر دکھلاتے ہیں - ان کو اپنے حوصلہ اور بہادری پہ پورن وشواش ہوتا ہے - کمزور قدم پھونک پھونک کر اُٹھاتا ہے - چین کے لوگ کسی زمانہ میں اپنے ہی دیش کو سورگ بھومی کہا کرتے تھے - بموجب ان کے عقائد کے شہنشاہ چین ہی سب کچھہ تھا اور وہی ان کا حاکم کُل تھا غیر ملک کے باشندوں کو یہہ لوگ شیطان کے نام سے پکارتے رہے کیا اس ذریعہ سے ان کا پول چھپا رہا؟ کیا اصلی کمزوری کے ظاہر ہونے کا کبھی موقعہ نہیں آیا؟ - یہہ ممکن نہیں تھا قدرت اپنے برخلاف کام کرنے والے کو کبھی آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی - افیم کھانے والی قوم پرہیزگار جاپان کا مقابلہ نہ کر سکی - کہاں تو جاپان کا محدود جزیرہ اور کہاں چین کی عالی شان سلطنت جاپان نے اس آڈمبر کو روند روند میں گرا کر دکھا دیا جس چین سے سب ڈرتے تھے اب وہی ولیش یوروپ کی سب قوموں کا شکار بن رہا ہے اور عجب نہیں کہ کسی دن چین کو اپنی گذشتہ غلطیوں پہ پچھتانا پڑے گا - ایشور کے نیم اٹل ہیں - وہ کسی کی سفارش نہیں مانتا - اس کے آگے سب برابر ہیں - کیا مجال ہے کہ اس کے بے بدل انصاف سے کوئی بھی فرد بشر بچ سکے - جاپان موقعہ بہ موقعہ جنگی تاریخ شاستر سیکھیں جا پڑی کیں - بیہودہ کتابیات کو چھوڑ دیا - اپنے سے اعلیٰ لیاقت والوں سے سیکھنے میں کچھہ عار نہیں سمجھا - یہی سبب تھا کہ جاپان کی تھوڑی سی فوج نے چین کی بے ترتیب لاتعداد فوج کے دھوئیں بکھیر دئے سب لوگ جاپان ہی جاپان پکار رہے ہیں - پچیس برس میں یہہ ترقی درحقیقت قابل تعریف ہے اور سب لوگ اس کے پورشارتھہ پر عش عش کر رہے ہیں - دریا کا جل اُسی وقت تک سوچھہ و صاف رہتا ہے جب تک کہ دریا کا بہاؤ زور میں رہے - ایک دن ہی دریا کا پانی ٹھہر جاوے تو بو آنے لگ جاوے گی - اور وہی پانی جو ایک وقت صحت بخش اور مصفا تھا اب مضر اور متعفن ہو جاتا ہے - بعینہ یہی حالت "اندرونی خیالات" کی ہے - انسانی خیالات بھی بمنزلہ دریائی لہروں کے ہیں - ان کی ترنگ ایک دل سے اٹھتی ہے اور زبردست ہونے پر سب دلوں کو فتح کئے چلی جاتی ہے - قدرت ہمیں سکھا رہی ہے کہ کسی چیز کا بیکار پڑے رہنا اسکی موت کی نشانی ہے - اس لئے وید میں بھی حکم ہے کہ جس طرح میں نے اس وید کا تم پر پرکاش کیا ہے اسی طرح تمہارا بھی فرض ہے کہ اس کو سنسار بھر میں پھیلاؤ - بیوقوف پورانک برہمن اسے اپنی جاگیر سمجھہ کر بجائے پرچار کرنے کے اس کی دھوپ دیپ و نیکر پوجا کرتے تھے اور یہی ان کی ادھوگتی کا کارن ہوا - وید کے متبرک اصولوں پر عمل کرنے کی بجائے ان کے دل توہمات اور بت پرستی سے بھر گئے - وید کی مذکورہ بالا ہدایت پر عمل کرتے ہوئے آریوں کا فرض ہے کہ اپنے پیارے دھرم کو نہیں نہیں سنسار بھر کے پیارے دھرم کو دیش دیشانتروں میں پھیلاؤ - اگر اس کو پنجاب ممالک مغربی و شمالی اور راجستھان کے مردہ دل ہندوؤں تک ہی محدود رکھا تو یاد رکھنا کہ یہہ تنگدلی کسی دن توہمات کی غار میں تمہیں بھی لا گرا دے گی جب تک ہمارے اُپدیشک بنگال اور مدراس میں نہیں گئے تھے تو ہم سمجھہ رہے تھے کہ انگریزی تعلیم یافتہ صوبے ہماری آواز کو نہیں سُنیں گے - مگر لالہ رشی رام ایم - اے کا مدراس کا تجربہ ہمیں بتلا رہا ہے کہ یہہ تعلیم یافتہ صوبے بھی کیسی نیچ اوستھا میں ہے - عیسائیوں میں جاتی ابھمان

Digitized by eGangotri

ہندوؤں کا شودر کے سایہ سے بھی چھوت کا گمان کرنا وغیرہ ہزاروں باتیں اس قسم کی ہیں۔ جن کے دور کرنے کے لئے ویدک روشنی کی ازحد ضرورت ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ نظر اُٹھا کر موجودہ تعلیم کے مرکز ولایت کی دہارمک اوستہا کو دیکھیں تو آپ کو نتیجہ ہو جاوے گا کہ جو ستھان سب ترقیوں کا مرکز ہے وہ بھی اودیا (جہالت) کے روگ سے پیڑت ہے۔ چنانچہ امرت سر نواسی بھاشہ مہان بھیر آریہ دہرم سبھا (آریہ برادری) کے سرگرم و پُرجوش ممبر جو آجکل ولایت میں طبابت کی تعلیم پانے کے لئے نواس کرتے ہیں ایڈنبرگ (سکاٹلینڈ) سے اپنی چٹھی مورخہ ۱ اگست میں لکھتے ہیں "یہاں کے لوگ دہرم یعنی مذہب عیسائی کا بڑا خیال نہیں کرتے بلکہ ان باتوں پر (وہ لوگ جو کہ عقل رکھتے ہیں) اعتراض کرتے ہیں۔ Old Fashioned بتلاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی عیسائی دہرم کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ہر اتوار ان کی ساری دوکانیں بند ہوتی ہیں۔ اور جابجا عیسائی وعظ کرتے پھرتے ہیں" ایسے وقت میں جبکہ ان لوگوں میں خود بادِ مخالف چل رہی ہے تو ویدک سورج کی روشنی ان کے دلوں کے لئے بہت ہی شانتی دایک ہوگی۔ مگر ہاں یاد رہے کہ غیر اقوام کو دعوت دیتے وقت سب ریاکاری چھوڑنی پڑے گی: نام ماتر کے آریوں کو منہہ چھپانا پڑے گا۔ جاتی ابھمان کے مغروروں کو سر نیچا کرنا پڑے گا۔ مسلمان اور انگریز اگر آریہ دہرم کے گراہی ہو گئے تو وہ ہمارے ویسے ہی معزز بھائی ہونگے جیسے ہمارے ہندو بھائی۔ دہرم ہی ہمارے رشتوں کو جوڑتا اور دہرم ہی تعلقات کو توڑ سکے گا۔ اور تمام طاقتوں کو ان کے مقابلے میں کچھہ مجال نہ ہوگی۔ وواہ کا نوٹس دیتے وقت ٹھاکر گھر کھتہ کا پتہ، اور مہاجن وغیرہ کے لڑکے لڑکیوں کی تلاش نہ ہوگی۔ بلکہ گُن کرم انوسار آریوں کی ایک بڑی غفلت کو چھوڑ دو! ویدک دہرم پر دڑھ ہو جاؤ۔ ولایت کی موجودہ حالت۔ مدراس کی موجودہ گھبراہٹ تمام کی تمام زبان حال سے اُپدیشکوں کے لئے زبردست اپیل کر رہی ہیں۔ سارے سنسار کی آنکھیں تم پر لگی ہوئی ہیں۔ اگر تم سنبھل کر رہے تو سنسار سنبھلا ہوا ہے۔ اگر تم رُک گئے تو پھر صدیوں کے لئے ترقی کا رستہ بند ہے۔ ایشور پُرشارتھیوں کو سدا سہایتا دیا کرتے ہیں۔ ولایت کے پُرشارتھی لوگ اگر ویدک دہرم انویائی ہو جاویں تو اُن کی مستقل مزاجی اور جوش سے ہمیں اُمید ہے کہ ویدک دہرم کا سنسار بھر میں پھیلنا کچھہ ناممکن نہ رہیگا۔ اسوقت سخت ضرورت ہے کہ ویدک دہرم سے پوری واقفیت حاصل کئے ہوئے ولایت کے لئے اُپدیشک طیار کئے جاویں۔ وہاں جاکر رہیں انکے حالات سے آگاہی حاصل کریں مستقل پرچار کا بندوبست ایسے دیش میں زیادہ لابھہ دایک ہوگا۔ بجائے اسکے ہزاروں روپیہ ایک لیکچری دورے پر خرچ کئے جاویں کوئی یوگیہ بھائی لنڈن یا کسی اور مشہور مقام میں مستقل رہائش کریں۔ انکی زبان۔ مذہب۔ طرز رہائش اور رواج و رسوم کو دیکھیں کس قسم کے لوگوں میں کس طریقہ پر پرچار کرنے سے زیادہ کامیابی ہوسکتی ہے وغیرہ وغیرہ امورات اس قسم کے ہیں جو پرچار کے اہم کام میں سہولیت پیدا کرنے والے ہیں۔ یہہ حالات نہ صرف انگلینڈ میں ہی مفید ہونگے بلکہ ہندوستان کی انگریزی دان پبلک عیسائی تعلیمیافتہ ہندو وغیرہ کے لئے بھی انگریزی کتب آریہ دہرم کی آسانی طیار ہو سکیں گی۔ ایشور کرے یہہ خیالات کبھی عملی صورت اختیار کریں۔ راقم ایک آریہ جاتی کا حامی۔

آریہ سماج شاہپورہ راجپوتانہ

(۱) آجکل آریہ سماج شاہپورہ کے جلسے اچھے بارونق ہوتے ہیں یہہ سب کچھہ پنڈت پورنانند اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا (جو پچھلے دنوں میں یہاں پرچار کے لئے کچھہ دیر ٹھہرے تھے) پنجاب کی پُرشارتھہ کا نتیجہ ہے حاضری چالیس آدمیوں سے اکثر زیادہ ہی ہو جاتی ہے۔ (۲) سماج کی ایک سب کمیٹی وقتاً فوقتاً سماجک حالات پر وچار کرنے کے لئے مقرر ہیگی ہے چنانچہ اس کا ایک جلسہ گذشتہ جمعرات کو سماج مندر میں ہوا اور اُسمیں آریہ ڈیبیٹنگ کلب کی قایمی اور سماج میں باقاعدہ اُپدیش ہونے وغیرہ کے متعلق وچار ہوتا رہا۔ اس کمیٹی کے ممبران ٹھاکر ہری سنگھ۔ کنور اذناڈھ سنگھ بی۔ اے مجسٹریٹ پنڈت ہمیر مل۔ پنڈت بشن لعل بی۔ اے۔ پنڈت جوالا پرساد ٹھاکر موتی سنگھ۔ ماسٹر بلدیو پرساد ہیں۔ پنڈت جوالا پرساد جی اس سبھا کے منتری ہیں وہ ایک فہرست ممبران طیار کرینگے اور اُس کے بموجب باری باری سب صاحبان سماج کے ہفتہ وار جلسوں میں لیکچر دیں گے۔ (۳) آریہ ڈیبیٹنگ کلب کی قایمی سماج کی سب کمیٹی میں منظور ہو چکی ہے اسکے پریزیڈنٹ ٹھاکر اُناڑہ سنگھ بی۔ اے مجسٹریٹ اور منتری کنور سوائی سنگھ جی مقرر ہوئے ہیں۔ اور آیندہ ہفتہ کیلئے مضمون زیر بحث "مورتی پوجا" تجویز ہوا ہے۔ (۴) آریہ سماج کی انترنگ سبھا میں اناتھہ آلہ کی منظوری ہو چکی ہے اور اب عنقریب کام شروع کیا جاویگا مکان ہسپتال والا تجویز کیا گیا ہے اور باقاعدہ انتظام کے لئے ایک سب کمیٹی انترنگ سبھا نے بنائی ہے جسکے عہدہ داران حسب ذیل ہیں۔ سمرکھشک مہاراجہ صاحب شاہپورہ۔ پردان پنڈت جوالا پرساد منتری۔ ٹھاکر ہری سنگھ سپرنٹنڈنٹ پولیس ممبران آمد روپیہ ماہواری خرچ کے لئے سماجک فنڈ میں سے دئے جانے منظور کئے گئے ہیں۔ آجکل راجپوتانہ میں قحط کے سبب سے اس قسم کے یتیم خانہ کی ازحد ضرورت تھی۔ اناج کا بھاؤ بہت ہی گراں ہے اس سال بارش نام کو نہیں ہوئی۔ ۶ سیر گیہوں اور ۹ سیر جو ایک روپیہ کے بکتے ہیں۔ ایسی حالت میں قحط زدہ ماں باپ اکثر اپنے بچوں کو چھوڑ کر چلدیتے ہیں۔ ان حالات سے شاہپورہ میں یتیمخانہ کا قایم ہونا ایک قسم کی برکت ہے۔ عہدہ داران و ممبران اناتھہ آلہ سبھا کو لازم ہے کہ وہ نازک فرض کو سمجھیں۔ علاوہ جسمانی خوراک بہم پہونچانے کے ہمیں اُمید ہے کہ سماج انکی روحانی خوراک کا بھی پربندہ کریگی۔ (۵) پنڈت پورنانند جیکی موجودگی میں یہاں ایک ہون منڈلی کھولی گئی تھی وہ بڑی کامیابی سے ابھی تک برابر جاری ہے۔ پنڈت جوالا پرساد جی اس منڈلی کے منتری اور ۳۰-۴۰ اصحاب کے قریب ممبر ہیں۔ ہون اتوار کی صبح کو ہوتا ہے سب ممبران ایک شخص کے ہاں اکٹھے ہو جاتے ہیں پہلے بھجن گائے جاتے ہیں اور پھر ہون کے بعد جلسہ سماپت ہو جاتا ہے۔ اس اتوار کو ہون پنڈت جواہر مل ہیڈ ماسٹر سکول کے ہاں تھا۔ سیوک (ایک آریہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تحریری مباحثہ

درمیان لالہ لکشمی نراین صاحب خزانچی ریاست پٹیالہ و گنگا پرساد سکرٹری آریہ سماج

جیو سوتنتر ہے

لالہ لکشمی نراین صاحب - چونکہ میں ویدک دہرم کو اپنے نشچے سے ست سمجھتا ہوں - اس لئے جیو کو کرم کے کرنے میں سوتنتر اور بہوگنے میں پرتنتر ماننا اور نشچے کرنا ضروری ہے - لیکن جب میں دلیل سے کام لینا چاہتا ہوں تو جیو کسی پہلو سے بھی سوتنتر ثابت نہیں کر سکتا - اگر اس سے خلاف مان لیا جاوے - تو جملہ مذاہب کی بیخ و بنیاد و نقش برآب معلوم ہوتے ہیں - اور تمام وید اور شاستر محض بیکار ہو جاتے ہیں - اگر آپ جیو کو کرم کے کرنے میں سوتنتر ثابت کر سکیں تو براہ مہربانی دریغ نہ فرماویں - باعث شکرگذاری ہوگا - فقط آپکا شبھ چنتک لکشمی نراین -

آریہ - نوازشنامہ آپ کا بذریعہ لالہ ٹھاکر داس صاحب درباره تحقیقات جیو آتما کمترین کے پاس آیا - از حد خوشی ہوئی یہ بہ خواہش - میری ایسی تیز بدہی کہاں ہے کہ میں ان اہم مسئلوں کو حل کر سکوں - مگر آپ کا ارشاد ہے - اور جیسا مجکو آپ نے جواب دینا یا تحریر کرنا میرا فرض ہے - لہذا حاضر ہوں - "جب ویدک دہرم کے آپ سچے دل سے معتقد ہیں اور - جیو کے کرم کے کرنے میں سوتنتر تا کے قائل ہیں اظہار ہے کہ آپ بھی روح کو فعل کرنے میں آزاد سمجھتے ہیں - اور میرا بھی یہی پختہ یقین ہے بیشک ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر ایک امر کو تر کی وتر ک سے صحیح کریں - اور خوب پڑتال کر کے سوچیں سمجھیں کیونکہ منو مہاراج فرماتے ہیں

यस्तर्केणानुसन्धत्ते स धर्मं वेद नेतरः

جو ترک یا دلیل سے ثابت ہو وہی دہرم ہے - دوسرا نہیں - آپنے کوئی اس قسم کی دلیل نہیں تحریر فرمائی جس سے ثابت ہو کہ جیو فعل کرنے میں سوتنتر نہیں بلکہ مجبور ہے اگر تحریر فرماتے تو اس پر میں غور کرتا - اگر میری سمجھ میں آجاتا - یا اس کا جواب کسی ویدک شاستر میں جو میری نظروں سے گذری ہیں - پاتا تو تحریر خدمت کرتا - چنانچہ آپ نے کوئی بھی دلیل نہیں تحریر فرمائی جس سے ثابت ہو کہ جیو مجبور ہے - اس واسطے میں لکھنے میں مجبور ہوں صرف وہی تحریر پیش کرتا ہوں جو مہرشی دیانند نے جیو کی سوتنتر تا کے ثبوت میں تحریر فرمائی ہے - پھر اگر آپ کوئی دلیل نکال کر تحریر فرماویں گے تو میں جواب تحریر کے لیئے کوشش کروں گا - مہرشی دیانند جی فرماتے ہیں - "جیو اپنے فعل میں سوتنتر اور ایشور کی ویوستھا میں پرتنتر ہے - स्वतन्त्रः कर्त्ता یہ مہرشی پانینی کا سوتر ہے جو سوتنتر یعنی سوادہین ہے وہ کرتا ہے - ایضاً

پھر سوتنتر کی تعریف اس طرح کرتے ہیں - جس کے آدہین شریر پران اندریہ اور انتہ کرن ہوں - وہ سوتنتر ہے اگر سوتنتر نہ ہو تو اس کو پاپ پن کا پھل نہیں مل سکتا - کیونکہ جیسے نوکر اپنے آقا اور فوج اپنے افسر کے حکم سے جنگل میں بہت سے اشخاص کو مار کر ملزم نہیں ہوتے - ویسے پرمیشور کی پریرنا اور آدہینتا سے اگر جیو فعل کرے تو اس کو پاپ پن نہ لگے وغیرہ - آپ کوئی دلیل تحریر فرماویں - پھر اپنی عقل ناقص کے مطابق تحریر مناسب کروں گا - زیادہ نمستے - داس گنگا پرساد گپتا

لالہ لکشمی نراین صاحب - آپکا کرپا پتر داس کے پاس پہونچا - اتیئنت آنند دایک ہوا - یہ تو میں پہلے ہی گذارش کر چکا ہوں کہ میں کرموں میں جیو کو ویدک دہرم کے موافق سوتنتر مانتا ہوں - اس میں جناب والا کو کسی ویدک یا کسی شاستر کے سوتر کی تلاش کو تکلیف گوارا کرنا بالکل غیر ضروری ہے - جو میرے شکوک ہیں - ان کی تردید دلیل سے ہی فرما کر ممنون فرماویں - ظاہر ہے کہ تمام ذی روح کیا انسان کیا حیوان جذب منفعت کی خواہش اور دفع مضرت کی کوشش میں ہمیشہ تت پر رہتے ہیں - کوئی جیو کسی حالت میں اپنی بہتری کا ترک اور نقصان کا گرہن نہیں چاہتا میرے خیال میں عموماً اشخاص اس بات کو جانتے ہیں کہ بھلائی کا معاوضہ بھلائی اور بدی کا معاوضہ بدی بھگتنا پڑے گا - اگر عام لوگوں کو مستثنےٰ بھی کر دیا جاوے تو یہ تو بلا شبہ ماننا پڑیگا کہ وید اور شاستر کے عالم تو اس بات کو اچھی طرح جانتے اور مانتے ہیں کہ کرموں کے معاوضے کسی حالت میں رستگاری ممکن نہیں - اگر وہ یعنی جیو سوتنتر ہوتا تو ضرور رہتا کہ وہ لوگ ہمیشہ شبھ کرم میں مصروف پائے جاتے اور بد افعالیوں سے مجتنب پائے جاتے - لیکن تجربے سے ایسا ثابت نہیں تو اس سے خیال ہوتا ہے کہ اگر نفس الامر میں جیو سوتنتر ہوتا تو اپنی بہتری کے سامان کا ترک اور حصول بدی کی گرہن کا سامان ہرگز نہ کرتا - جواب کے آنے پر جو میری منہ بدہی میں آئیگا - پھر گذارش کروں گا - (لکشمی نراین) -

آریہ - کرپا پتر آیا - بجواب گذارش ہے کہ آپکے پتر میں چار فقرہ ہیں جو قابل غور ہیں - (۱) تمام ذی روح انسان اور کیا حیوان - جذب منفعت کی خواہش اور دفع مضرت کی کوشش میں ہمیشہ تت پر رہتے ہیں - کوئی جیو کسی حالت میں اپنی بہتری کا ترک اور نقصان کا گرہن نہیں چاہتا - (۲) عموماً لوگ جانتے ہیں کہ بھلائی کا معاوضہ بھلائی اور بدی کا معاوضہ بدی بھگتنا پڑتا ہے (۳) اگر وہ یعنی جیو سوتنتر ہوتا تو ضرور تہا کہ لوگ ہمیشہ شبھ کرم میں پائے جاتے - اور بد افعالیوں سے پرہیز کرتے - لیکن تجربہ سے ایسا ثابت نہیں ہوتا (۴) اس سے ثابت ہے کہ اگر نفس الامر میں جیو سوتنتر ہوتا - تو اپنی بہتری کے سامان کا ترک اور حصول بدی کے گرہن کا سامان ہرگز نہ کرتا * (جواب) فقرہ اول و دوم سے کوئی شخص انکاری نہیں ہو سکتا - نہ یہ جیو کے سوتنتر تا کو رد کرتے ہیں - بلکہ اس کے فعل کرنے میں سوتنتر اور پہل بہوگنے میں پرتنتر تا کو ظاہر کرتے ہیں ہاں اس جگہ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ کیا وجہ وہ ایسا جانتے ہوئے اور خواہش کرتے ہوئے بھی بدی کرتے ہیں - اس کی وجہ اور ہے جو آگے عرض کروں گا - فقرہ سوم بھی جیو کی سوتنتر تا کو خود بخود ظاہر کرتا ہے - کیونکہ سوتنتر تا کی تعریف یہی نہیں ہے کہ وہ صرف افعال نیک ہی کرے -

Digitized by eGangotri

اور افعال بد نہ کرے۔ اگر آپ کی غرض یہہ ہو۔ کہ وہ خواہش نیک کی کرتا ہے۔ مگر بدی کوئی دوسری طاقت کراتی ہے اور وہ مجبوراً اُس سے یعنی روح سے افعال بد کراتی ہے تو بتائیں کہ وہ طاقت کونسی ہے۔ اور بدی کا عوض انسان کو بدی کیوں ملتا ہے۔ کیونکہ وہ فعل اُس نے خود نہیں کیا بلکہ دوسرے کے حکم سے کیا۔ فقرہ چہارم کی بابت گذارش ہے۔ کہ واقعی جیو سوتنتر ہے اور نہ وہ کبھی بھی اپنی بدی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اور نہ حصول نیکی کا ترک کرتا ہے۔ یعنی جیو برابر سامان نیکی کا مہیا کرتا رہتا ہے۔ جو شخص کسی فعل کو بد کہتا ہے۔ دوسرا اس فعل کو بوجہہ اپنے سوتنترتا کے اور اگیانتا کے نیکی خیال کرکے اُس فعل بد کو کرتا ہے اور جو شخص کسی فعل کو نیک کہتا ہے۔ دوسرا اسی طرح بوجہہ سوتنترتا اور اگیانتا کے اُس میں اپنی بدی خیال کرکے اُس کو ترک کرتا ہے۔ نیکی کی خواہش کرتے ہوئے جیو جیسے فعل بد کرتا ہے۔ جو اس فعل بد کا مرتکب ہونے کا باعث جیو کی پرتنترتا نہیں ہے۔ بلکہ اگیانتا ہے۔ جو کہ اُس نے اپنی سوتنترتا کی حالت میں اختیار کیا ہے۔ اگر یہہ مانا جاوے۔ کہ فعل بد کرنے میں جیو پرتنتر ہے تو کوئی بھی نیک فعل نہ کرے اور نہ کرسکتا ہے۔ کیونکہ تمام جیو فعل نیک کی خواہش میں برابر ہیں۔ جس طاقت نے ایک شخص کو فعل نیک کی خواہش کرتے ہوئے بھی فعل بد پر مجبور کیا۔ وہی دوسرے شخص کو بھی جو فعل کرتا ہے اور فعل نیک کی خواہش کرتا ہے۔ فعل بد پر مجبور کرسکتی ہے۔ اگر آپ کا خیال درست مانا جائے تو سوال ہے کہ موخر الذکر کو اُس طاقت نے کیوں نہیں مجبور کیا۔ ان وجوہات سے ثابت ہے کہ جیو سوتنتر ہے۔ اگر میرا خیال درست ہے تو مطلع فرماکر مشکور فرماویں۔ زیادہ نمستے۔ داس رگنگا پرساد

لالہ لکشمی نراین صاحب۔ میرے پرشن کا اثر پہونچا۔ اتنی آنند ہوا۔ ذرا میری پرارتھنا پر توجہہ فرمایئے۔ میں نے صاف الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ جو لوگ وید اور شاستر کے عالم شبہہ اور اشبہہ کرموں کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ تو اُن لوگوں کو ضرور ہی شبہہ کرموں میں مصروف اور کوکرموں سے نفوہ مشاہدہ کرتے لیکن ہمکو تجربہ ایسا نہیں ثابت کرتا۔ اس حالت میں جناب کی یہہ تحریر کہ جیو سوتنترتا اور اگیانتا کی وجہہ سے کرموں کی حقیقت سے بے خبر کوکرموں کی طرف رجوع کرتا ہے۔ میری پرارتھنا کا جواب نہیں ہوسکتا۔ اگر اس جواب کو مان بھی لیا جائے تو اس میں بھی اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کہ سوتنتر کے معنے ہیں با اختیار۔ یعنی جس کے فعل کرنے میں کوئی روک سدراہ نہ ہو۔ پھر جیو کیا تھا سوتنترتا اور اگیانتا کا لگایا جانا ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جیو نے جو کرم کئے وہ اگیانتا بس ہوکر کئے۔ پھر جیو سوتنتر کیسے رہا۔ اب براہ مہربانی ان ہر دو اعتراضات کا جواب علیحدہ علیحدہ تحریر فرماویں۔ اس خدشہ کو اگر جناب میری طبیعت سے دور فرماویں گے۔ تو میں نہایت ہی ممنون اور مشکور ہونگا۔ داس (لکشمی نراین)

آریہ۔ آپ میرے خط نمبر ۲ کے جواب میں تحریر فرماتے کہ جو لوگ وید اور شاستر کے عالم شبہہ اور اشبہہ کرموں کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ تو اُن کو ضرور ہی شبہہ کرموں میں مصروف اور کوکرموں سے نفوہ مشاہدہ کرتے۔ لیکن ہم کو تجربہ ایسا ثابت نہیں کرتا۔ اس حالت میں یہہ تحریر کہ جیو سوتنترتا اور اگیانتا کی وجہہ سے کرموں کی حقیقت سے بے خبر کوکرموں کی طرف رجوع کرتا ہے۔ میری پرارتھنا کے جواب میں نہیں ہوسکتا۔

اس پر گذارش ہے کہ جو لوگ شبہہ اور اشبہہ کرموں کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ واقعی وہ لوگ شبہہ کرموں میں مصروف اور کوکرموں سے نفور ہیں۔ افعال نیک و بد سے واقف ہونا صرف انہی معنوں میں نہیں لیا جاسکتا کہ ایک شخص زبان سے ہی کہہ دیتا ہے۔ کہ سچ بولنا اچھا ہے۔ اور اس لیے زمانہ حال اور زمانہ آئندہ میں آرام ملے گا۔ بلکہ افعال بد و نیک سے واقف ہونا یہہ ہے کہ جس امر کی بابت جیسی واقفیت ہو ویسا کہتا ہو۔ ویسا ہی کوئی اُس پر کاربند ہو۔

اگر آپ کہیں کہ بعض صورتوں میں ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ جیو ایک امر کی بابت اپنے یقین کے مطابق کہتا ہے۔ اور کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ مگر وہ نہیں کرتا بلکہ اُس فعل میں اپنی ہر طرح کی بہبودی بھی دیکھتا ہے اور اس وجہہ سے وہ سوتنتر ثابت نہیں ہوسکتا۔

اس کی بابت گذارش ہے کہ اس حالت میں اُس کو (روح) کو کوئی دوسری طاقت اُس فعل کے نہ کرنے کے واسطے جس کی کہ وہ خواہش یا کوشش کرتا ہے مجبور نہیں کرتی۔ بلکہ (۱) یا تو وہ خود اپنے تئیں اُس فعل کے پورا کرنے میں کمزور محسوس کرتا ہے۔ اور کنارہ کش ہوتا ہے۔ یا (۲) اُس کو سنچت پاپ پن (جو کہ سنسکار کے ہر وہ میں ایک جنموں سے جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اور جن کو کہ اُس نے سوتنترتا کی دشا میں جمع کیا تھا) اُن کا ادبھوت یعنی اُن جمع کئے ہوئے افعال نیک و افعال بد کے بھوگنے کا وقت روح سے اُس کی خواہش و کوشش کے برخلاف نیک یا افعال بد کراتا ہے۔ لیکن اس حالت میں بھی جیو سوتنتر ہے بوجوہات ذیل۔ (۱) روح نے جنم گذشتہ میں وہ افعال نیک و بد سوتنترتا میں کئے تھے۔ (۲) اس جنم میں اگر وہ روح اُس فعل سے جس کی کہ وہ خواہش نہیں کرتا کنارہ کش ہونا چاہے تو ہوسکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص چوری کو گناہ سمجھتا ہے اور مذکورہ سنچت کرموں کا ادبھوت اس کو چوری کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس حالت میں اگر جیو اپنے گیان کی طاقت سے اُس پر قابض ہوجائے اور اسکو دبالے۔ تو وہ چوری نہ کرے گا۔ اس کی تمثیلیں ہزارہا موجود ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اشخاص چوری کے سامان مہیا کرکے پھر کنارہ کش ہوتے ہیں (۳) یا وہ اگیان کے بس ہوکر اُس چوری کا مرتکب ہوتا ہے جس کا کہ بیان میں پہلے کرچکا ہوں۔ بس پر آپ کا اعتراض ہے کہ سوتنتر کے معنے ہیں با اختیار۔ یعنی جس کے فعل کرنے میں کوئی سدراہ نہ ہو۔ پھر جیو کے ساتھ سوتنترتا اور اگیانتا کا لگایا جانا ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جیو نے جو کرم کئے۔ وہ اگیانتا بس ہوکر کئے۔ پھر جیو سوتنتر کیسے رہا۔ اس پر گذارش ہے کہ میرے خیال میں سوتنتر کے معنے خیال سابق میں جیسے آپ نے سمجھے ہیں نہیں سماتے اگر یہہ معنے کئے جائیں کہ سوتنتر کے معنے

اختیار ہے تو یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس پر اختیار رکھتا ہے۔ آیا اپنے آپ پر یا کسی دوسری چیز پر۔ پہلا خیال درست نہیں۔ کیونکہ روح اپنے آپ پر کیا اختیار رکھ سکتا ہے اختیار ایک شے دوسری شے پر ہی رکھتی ہے۔ سو تنتر کے معنے دوسری چیز پر اختیار رکھنے کے ہیں۔ پھر سوال ہوگا کہ جیو کن چیزوں پر اختیار رکھتا ہے جس سے اختیار کی وجہ سے وہ بااختیار کہا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس کے ماتحت جسم پران۔ حواس اور انتہ کرن وغیرہ ہیں وہ بااختیار ہے۔ یعنی جیو جسم پران۔ حواس اور انتہ کرن وغیرہ پر اختیار رکھتا ہے۔ جیو من کے ذریعہ جس کی صفت سنکلپ وکلپ ہے نیک و بد افعال کو سوچتا ہے پھر حواس کے انتہ کرن کو یہ معلوم ہوتا ہے اور جس پہ وہ اپنا پورا اختیار پاتا ہے اُس کو کرتا ہے۔ کیسی فعل میں گیان یا اگیان جیو کا اپنا پیدا کیا ہوا ہے اور کسی دوسری طاقت نے اس میں گیان یا اگیان پیدا نہیں کیا۔ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جس حالت میں وہ فعل کا مرتکب ہوتا ہے) اگر آپ کہیں کہ چونکہ جیو فعل کرنے میں دوسری طاقت جسم و پران وغیرہ کا محتاج ہے۔ اس واسطے وہ سوتنتر نہیں۔ یہ خیال درست نہیں۔ کیونکہ پرتنتر اُسکو کہتے ہیں جس کو کوئی دوسری طاقت فعل کرنے میں مجبور کرے۔ لیکن جسم۔ پران وغیرہ جیو کو فعل کرنے پر مجبور نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ جڑھ ہیں اور جیو کے قید میں ہیں۔ مثلاً ایک بڑھئی اپنے اوزاروں کے بغیر کام نہیں کر سکتا۔ اس حالت میں وہ بڑھئی اوزاروں کا محتاج ہے نہ کہ اوزار اُس کو فعل کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور جس طرح بڑھئی اوزاروں پر کلی طاقت رکھکر اُن سے جس قسم کا کام لینا چاہتا ہے لے سکتا ہے۔ اسی طرح من وغیرہ روح کے فعل کے سادھن اور اندریاں وغیرہ ہیں۔ اگر روح سوتنتر نہ ہوتا تو سزا و جزا اُس کو نہ ملنی چاہئے تھی مگر ایسا نہیں ہے۔ اگر آپ جیو کو پرتنتر مانتے ہیں تو فرماویں کہ کس کے اختیار میں یا کس کے مجبور کئے جانے پر جیو فعل کرتا ہے۔

زیادہ جواب آنے پر آپ کی خدمت میں تحریر کرونگا۔ زیادہ نمستے۔ داس گنگا پرساد گپتا سکرٹری آریہ سماج برنالہ۔

نوٹ اس وقت تک خزانچی صاحب کے پاس سے کوئی دوسرا سوال نہیں آیا۔ داس گنگا پرشاد

آریہ سماج گھنولی کا سالانہ جلسہ

(۱) شکر شکر کہ وہ دن آیا۔ کہ جس کی طرف ہماری نگاہ لگی ہوئی تھی سنیچر کی شام اور ستمبر کی ۶ تاریخ تھی۔ کہ آریہ بھائیوں کا استقبال بڑے باجے گاجے کے ساتھ گاؤں کے باہر کیا گیا۔ گاڑیوں کی قطار نے وہ سماں باندھا کہ اُن کی دوڑ دھوپ سے زمین کا غبار آکاش میں اُڑتا نظر آیا۔ جدھر آریہ بھائیوں کی آمد تھی۔ باجا بڑی سرعت کے ساتھ اُدھر حرکت کر رہا تھا یہاں تک کہ سب بھائی گاڑیوں سے اُتر کر بغلگیر ہوئے اور سب نے خوشی کے نعرے بلند کئے۔ اور محبت کے آنسو بہائے۔ محبت کا دریا بڑی ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ مبارک دن تھا سُہانا سماں تھا۔ اُسی وقت نگر کیرتن ہوا۔ دل تھے۔ کہ سِنتے تھے اور کھیل جاتے تھے ہماری جلسے کی دھوم دھام دور دور تک تھی۔ خلقت کا انتہا نہ تھا۔ حب الوطنی اور دھرم کے جادے سب کی نگاہوں میں جوش کا خون بھر دیا تھا۔ بڑی ہمت۔ بڑی دلیری اور عالی حوصلگی کے دعوے دلوں میں گھر کئے ہوتے تھے لیکن کا پیار اور دھرم کی محبت آٹھ آٹھ آنسو رلاتی تھی۔ کچھ ہی ہو اس وقت کون بشر تھا۔ کہ جس کے دل پہ اپنے ادھاریکی چوٹ نہ لگتی تھی۔ (۲) منڈپ اُتارا اور کھانے پینے کا سامان عین لیس تھا۔ لالہ جیرام جی منتری و سردار شبرن سنگھ جی نے ممبران آریہ سماج گھنولی کے سپرد ایک ایک کام کر دیا تھا۔ اس واسطے نہایت سہولیت کے ساتھ ہر کام انجام پاتا تھا (۳) یہاں ہندو پنڈتوں کے آنے اور مباحثہ کرنے کی خبر پہلے ہی مشہور ہو چکی تھی۔ جس کے واسطے شریمان پنڈت بھگت رام جی و پنڈت رام رتن جی و شریمان پنڈت دیوی دیال جی آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشکوں کو بلا لیا گیا تھا۔ اول روز ہندو پنڈت بھگت رام جی ہریانہ نواسی کے ساتھ مورتی پوجا پر شاستر ارتھ ہوا تھا۔ آریہ اپدیشک پنڈت دیوی دیال جی نے اُس کو ایسے دانت کھٹے کئے کہ بیچارے کی گھگی بندھ گئی اور اڑتا اڑتا چپ ہو گیا۔ بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر جی

ع چراغ مُردہ کجا آفتاب کجا

جتنی خلقت کھڑی تھی پنڈت دیوی دیال جی کی اس گُھتی چپٹی بحث کرلی تھی کہ اس نے ہندو پنڈت کو خوب پچھاڑا۔ پھر کوئی ہندو پنڈت مقابلہ کو تو نہ آیا۔ الگ اپنی کھچڑی پکاتے رہے اور آریہ سماج کو گالیاں نکالتے رہے۔ نتیجہ پبلک کو خود معلوم ہے کہ جہاں ہندو پنڈت گالیاں نکالتے۔ وہاں سے لوگ اُن کی سبھا ہی اُٹھوا دیتے۔ یہہ تماشا بھی آریہ سماج کے حق میں عظیم الشان نظارہ ہے۔ (۳) سردار پنڈت گردھاری لال جی کا ایک لیکچر وید پرچار فنڈ کے اپیل پر ہوا تھا۔ چند دینے والوں نے کو چندہ دیا۔ لیکن ضرورت کے مطابق چندہ نہ ہوا۔ اپیل بڑے جوش کے لفظوں میں نہ تھا کہ جس سے لوگوں کے دل پگھلتے۔ اور وہ آریہ سماج اور وید پرچار فنڈ پر ڈھیر ہو جاتے۔ اتنا ضرور تھا کہ دیکھا دیکھی اور کچھ لحاظ کی وجہ سے لوگوں نے دان دیا۔ تاہم پہلا موقعہ تھا۔ سال آئندہ میں اس کا ڈھنگ اور پہلو بدل دیا جائیگا۔ نقد چندہ صہ ہوا تھا۔ (۴) جلسے کے بعد تمام بھائیوں کو رخصت کیا گیا اور آئندہ اُمیدوں پر ایک دوسرے کو بھروسہ دیا گیا۔

آپ کا تابعدار یوگی اندرپال از بسی علاقہ پٹیالہ۔

پُرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بھوشیہ پُران کی پڑتال

قیمت فی جلد ۲ر و محصول ڈاک ...
جو صاحب منگانا چاہیں وہ منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر سے منگوائیں

اشتہار

۲۷/۱۱ فرنگ پرہار ۳۹/۱۱

آزمایا ہوا اور ایجاد کیا ہوا سنت گنیشا سنگھ مقام و ڈاکخانہ کہوڑہ ضلع ہوشیارپور

یہ آتشک کی عجیب وغریب دوائی ہے۔ اس کو کہاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ نہ منہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے۔ صرف سادہ خوراک کہانے سے بیماری دفع ہو جاتی ہے۔ اگر آتشک کی جڑ اڑانی ہو تو فرنگ پرہار ضرور منگوا لو۔ قیمت پھیہ **سوزاک** اس کے ۱۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اڑ جاتا ہے۔ قیمت پہیہ **ھنگ** یہ بہنگ نہایت محنت وعمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے۔ جس کو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑھتی ہے۔ پہر بہی قیمت فی تولہ پہیہ۔ محصول ڈاک علیحدہ ہے۔ ملنے کا پتہ ہیہ المشتہر جی۔ ایس۔ آر۔ ڈاکخانہ ردسوئیہ ضلع ہوشیارپور

نہ خریدو گے تو پچھتاؤ گے

۲۳/۱۱ ۲۳/۱۲

دنیا بہر میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گہڑی ہماری پیس کیس گلٹ ہاتھ والی ۸ اسپائیرز ۲ جویل سنہری پرزہ قریباً مفت یعنی ؏ روپیہ کو دہڑا دہڑ فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال اس کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گہڑیاں۔ کلاک۔ ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں۔ شائقین فہرست ملاحظہ فرما دیں۔ اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیازمند کو مرہون منت فرما دیں ❖ المشتہر شیخ رحیم بخش گہڑی ساز بازار صدر چہاؤنی جالندھر شہر۔ پنجاب

۲۷/۱۱ عروج ۱۱

یہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے جو اردو کے علم ادب میں اپنا ثانی نہیں رکہتا۔ اس میں مطلق حسن وعشق کی داستان نہیں ہے اور نہ فرضی باتیں لکہی گئی ہیں۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی نتائج نکالے گئے ہیں جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب نیک نام اور خرسند ہو سکتا ہے۔ تنگ دستی میں ہنسی خوشی رہنا کسی کا بیجا شکوہ وشکایت نہ کرنا۔ شکر کے ساتہ بسر اوقات کرنا۔ اور خدا پر بہروسہ رکہنا۔ ہر ایک کام کو بڑی دیانتداری شوق۔ خوش اسلوبی سے کرنا والدین کی دل وجان سے اطاعت وفرمانبرداری۔ تحصیل علم وہنر کا ہمیشہ شایق رہنا۔ اپنی ذاتی کوشش محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور اپنے لواحقوں کو ادبار سے نکالکر عروج پر پہونچانا طرح طرح کے مشکلات کو قوی ہمت دانشمندی اور تدبیر سے حل کرنا۔ خود ضبطی اور انکساری۔ سلامت روی وبردباری۔ فراخدلی۔ کفایت شعاری، نیک نیتی۔ دور اندیشی۔ راستبازی ومروت۔ استقلال اور اپنے آقا کی خیر خواہی۔ اپنے ماتحتوں سے نیک سلوک اور عوام کو فائدہ پہونچانے کی خواہش وغیرہ اوصاف حمیدہ اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کئے گئے ہیں اور پڑہنے سے دل پر بہت اچہا اور دیرپا اثر پیدا ہوتا ہے قیمت ۱؎ محصول ڈاک ۱؎ ❖ المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جالندھر شہر ❖

۱۹/۱۱ ضرورت ہے ۴۴/۱۱

ایک ممبر آریہ سماج سرینگر کشمیر شدہ آچاری کنوارا تخمیناً ۲۷ سال پنجابی کہتری ذات الکھیہ آمدنی ۵۰ روپیہ ماہوار کسی پڑہی لکہی کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کنیا پڑہی لکہی اور آریہ سماجک خیالات کی ہو۔ اس بارہ میں راقم سے خط وکتابت کرنی چاہئے۔ بہت جلد تعمیل ہوگی۔

المشتہر گوری شنکر وچ منتری آریہ سماج سرینگر

۱۹/۱۱ ضرورت ہے ۴۴/۱۱

میرے ایک شریف دوست خاندان قوم مہاجن عمر تخمیناً پچیس سال بالکل تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر گئے ہیں۔ اب مہاجن قوم کی کسی ایسی بیوہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو۔ عمر ۲۰ سال سے کم نہ ہو اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات راقم سے دریافت کر سکتے ہیں ❖ المشتہر گوری شنکر وچ منتری آریہ سماج سرینگر ❖

۲۶/۱۱ آخری موقع ۲۹/۱۱

رگوید آدی بہاشیہ بہومکا کا اردو ترجمہ الموسوم تمہید تفسیر وید جو ایک روپیہ کو ہی سستا تہا۔ اب ۱۲ آنہ کو مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ ماہ اکتوبر کے ختم ہونے تک درخواست بہیجدو۔ اس کے بعد یہ رعایت نہ رہیگی۔ بہت تہوڑی جلدیں باقی ہیں۔ خریداران کے لئے عمدہ موقع ہے جو پہر ہاتہ نہ آئیگا۔ ایک جلد کتاب ویلیو پے ایبل کے خرچ سمیت ایک روپیہ کو پڑیگی۔ زیادہ جلدیں خریدنے میں زیادہ فائدہ ہوگا۔ المشتہر نہال سنگھ کلرک دفتر ضلع کرنال پنجاب

ہندو ہوٹل

بہیروں دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک کا نہایت عمدہ موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے ❖ **المشتہر** (مالک ہندو ہوٹل لاہور۔)

متوھلتا یہ بہت عمدہ ناول ہے قیمت اس کی ۶ آنہ ہے۔ درخواستیں بنام منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر آنی چاہئیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مجھ انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی سندیں دی ہیں کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ جبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ دنیا میں ہے کہ یہ سرمہ ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا دینے کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکیں۔ قیمت فی تولہ جو سالہا سال کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے مرہم خاص ممیرہ فی ماشہ عہ مقدار۔ سرمہ فی تولہ ۴ مہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا۔ دھند۔ سرخی خارش جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بار بار اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے چیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر چیز نہیں ہے اسلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں قابل ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں یہ مفید ہوگا ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ گورنمنٹ ... ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم منگلی صاحب بہادر ایم ... یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ)

(۲) ... بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی ... بتاتا ہوں جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ ... عمرہ ۱۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد و خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑنے سے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلہ پر دیکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے ۳ روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی شفا ہوئی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق ... میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال کھوسلہ رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے بنایا ہے اسکو زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم ... بہادر ڈاکٹر ... ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وغیرہ وغیرہ ...

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی نسبت ثابت کر دے کہ اسمیں ذرہ بھی ملاوٹ ہے تو اسکو پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جعلسازوں سے ہوشیار رہیں ...

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

شمالی ہند کا بڑا اور مشہور

پنجاب ایورویدک اوشدھالہ (دوائی خانہ) راولپنڈی اینڈ لائل پور و لاہور بسرپرستی شری سوامی بشیشورانند سرسوتی ودیا پرچاری نتیا نند جی مہاراج

ایورویدک کے عجیب و غریب چمتکار

آروگیتا کے لئے ایورویدک کا استعمال سب سے زیادہ ایک مجرب زود اثر قیمت میں ارزاں ہے۔ اور ہر قسم کی پرانی پیچیدہ اور مہلک امراض کی ادویات پورا پورا حال لکھنے پر ارسال کی جاتی ہیں۔ مگر مندرجہ ذیل امراض کا لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ مالک اوشدھالہ

شرطیہ علاج کرتے ہیں۔

موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی کرنا۔ آنکھوں کی سرخی کمزوری بصارت۔ دیگر امراض چشم بیکنٹھہ۔ بواسیر ناسور۔ گنٹھیر۔ جھیلاپ (خنازیر) آتشک۔ سوزاک۔ پھلبہری (سفید داغ) دمہ گنٹھیا۔ تپلا جھوجھنا اور پھوڑا نکا بخار خون کی خرابی کے امراض دماغ کی امراض۔

خاص قابل غور

نوٹ۔ یہ امراض قابل توجہ ہے۔ باوجودیکہ بڑے بڑے حکما اور ڈاکٹروں سے متعلق امراض کے بالکل لاعلاج ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ مگر لالہ صاحب شرطیہ علاج کرتے ہیں موتیا بند اور ککروں کے علاوہ تین امراض کا بغیر اپریشن صرف دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ موتیا بند اور ککروں کا (اپریشن) کرتے ہیں مگر نہایت کامیابی اور صفائی کیساتھ اور بدوں تکلیف۔ اسپر لطف یہ ہے کہ پھر زندگی بھر امراض کا خوف نہیں ہوتا۔ **شرایط** کا باہمی خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اوشدھالہ کی تمام امراض کی دو سو سے زیادہ ادویات کی مفصل فہرست اور چیدہ سارٹیفکٹوں کی نقل کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر کارڈ ارسال کریں ✦

چیدہ چیدہ سندات

اخبار انگریزی پنجاب ٹائمز راولپنڈی یوں رقمطراز ہے کہ ”پنجاب میں ابھی تک ویدک ودیات کے پرچار کو بہت عروج حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ ابھی تک ہم حکیم ہی اس طریقہ کو استعمال کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہر ایک قاعدہ کا استثنا ہوتا ہے ایک دو لائق ویدک حکیم بھی اب پیدا ہو گئے ہیں چنانچہ ہمارے شہر راولپنڈی میں لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ نے اعلیٰ قابلیت کو حاصل کرکے ویدک حکمت کا کام شروع کیا ہے اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ وہ اپنی اعلیٰ لیاقت کے باعث بہت جلد نہایت شہرت حاصل کرینگے“

(۲) بابو جیراج سنگھ صاحب وکیل دنیجر تحفہ ہند بجنور تحریر فرماتے ہیں کہ کلیاں ایکن کو دو مریضوں پر جن کی آنکھیں درد سفیدی سے چھوٹتی نہیں اور باوجود بہت سی دوائیوں کے استعمال کے آرام نہیں ہوتا تھا۔ آزمایا اور صرف دو سلائیوں کے لگانے سے اُن کی سرخی بالکل کافور ہو گئی۔ اور مرض بالکل جاتا رہا۔ واقعی یہ سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ براہ مہربانی ایک میرے دوست کو چھ ماشہ سرمہ پتہ ذیل پر بذریعہ ویلیو پی۔ ایبل پارسل بھیجدیں۔

(۳) بابو دلاوری چند صاحب دفتر ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ ”اس عجیب الاثر سرمہ کی تصدیق کرنے میں کمال خوشی ہے۔ جو کہ لالہ کاشی رام صاحب چوپڑہ کے استعمال سے معلوم ہوئی ہیں آنکھوں کے عارضہ سے مدت سے بیمار رہا بڑے بڑے لایق انگریزی ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا۔ مگر کچھ فایدہ نہ ہوا لیکن کاشی رام صاحب کے علاج سے دو ہفتہ میں ہی کلیہ صحت ہو گئی علاوہ ازیں اس اوشدھالہ کا شی جور ٹیکا بخار کے دفیعہ کے لئے ایک جادو کا اثر رکھتی ہے۔ میری رائے میں کونین وغیرہ ادویات سے کئی درجہ بڑھ کر مجرب ہے۔ منگانے اور تجربہ کرنے سے خود ہی فایدہ معلوم ہوتا ہے ✦

منیجر پنجاب ایورویدک اوشدھالہ بازار وچھووالی۔ لاہور

مطبع دھرم پرچارک جلندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نوٹ

مندرجہ ذیل مضمون ایسے وقت پہ پہونچا - جبکہ پہلی کاپی کے سوائے باقی تمام اخبار چھپ چکا تھا چونکہ اس کا ابھی پرچہ میں چھپنا ضروری تھا - اسلیئے سنسار کی گتی اور دہرم اپدیش کی جگہہ اس مضمون کو دیگئی - ایڈیٹر

گوروکل بھکشا منڈلی کا برتانت

نمبر (۲)

... (راولپنڈی) آریہ سماج کے پورانے سبھاسد لالہ ... رام اور نئے پورشارتھی منتری لالہ کیولرام جی ملے ... سماج وشئیہ پر کچھہ بات چیت ہوئی - ... آریہ بھائی آن کرملے اور بات چیت کرتے ... آخر کار ایک بجے دن کے سماج مندر سے چلدیئے - ... ٹھیک ۲ بجے ۱۳ ر اگست ۹۹ء کو راولپنڈی سے روانہ ... شام کو ۸½ بجے کے قریب

پشاور میں پہونچ گئے -

جہاں پہونچکر ہم سب نے آریہ سماج مندر میں ڈیرا جمایا - پنڈت شیوناتھہ جی پہلے سے ہی موجود تھے - کچھہ آریہ بھائی بھی ... معمولی بات چیت کرکے رات کو آرام کیا - اسجگہہ رات ... ٹھنڈی تھی - علاوہ سفید چادر کے دو گرم ... اوپر لیکر ... سونا کیا - راولپنڈی میں موسم اس سے بھی اعلے ... تھا - رات کو برانڈے میں کمبل اوڑھہ کر سونا پڑتا تھا - ... ستمبر کی صبح کو پہلے تو میں نے ہر دو پنڈت مہانسگان ... کے ساتھہ ملکر خوب ہرمن کیا جس کی وجہہ سے طبیعت ... ہلکی ہوئی اور قبض کھلی گئی - اُس کے نتیجہ نیم سے

فارغ ہوکر گوروکل سمبندھی بات چیت سماج کے منتری پنڈت موہچند وکیل اور اُپ منتری لالہ شیورام جی کے ساتھہ شروع کی - یہاں پر میں جن واقعات کی موجودگی میں آگیا - اور جس ناامیدی کا مقابلہ کرکے پرماتما پر وشواس رکھتے ہوئے گوروکل کے ڈیپوٹیشن نے کامیابی حاصل کی اُس کا بیان کرنا اسجگہہ ضروری ہے تاکہ آریہ بھائیوں کو معلوم ہوجاوے کہ پرماتما ہر ایک پاک کام کی خود سہایتا کرتے ہیں - اور وہ ہر ایک قسم کی سانسارک مخالفت کا سامنا کرتے ہوئے ویدک دہرم کی ترقی میں کوشش کرتے رہیں - جس وقت میں ابھی جلندھر میں ہی تھا تو میں نے پشاور آریہ سماج کے منتری مہاشے کو سوچت کردیا تھا کہ میں ۱۳ ر اگست کی صبحکو پشاور پہونچ جاؤنگا اُس کے بعد گو میں نے پنڈت شیوناتھہ جی کو گوجرانوالہ سے ۲۷ ر اگست کو پشاور کیطرف روانہ کردیا تھا لیکن اُسی روز جبکہ پنڈت جی پشاور کو روانہ ہورہے تھے پشاور سے میری طرف ایک عجیب مضمون کا خط روانہ ہورہا تھا جو کہ مجھے میانی کے مقام پر ملا تھا جس میں لالہ شیورام جی نے پردہان اور منتری آریہ سماج پشاور کے مشورہ سے مجھے اطلاع دی تھی کہ میں پشاور اُس وقت نہ آؤں کیونکہ آریہ سماج پشاور کا سالانہ جلسہ ۱۲ ر ۱۳ ر اور ۱۴ ر اکتوبر ۹۹ء کے لیئے مقرر ہوچکا اور یہہ بھی طے پاچکا تھا کہ اجمیر مدرسہ پرچار فنڈ کے لیئے ہو گا - لالہ شیورام جی نے گو مجھے پشاور جانے سے نہیں روکا تھا - کیونکہ اُنہوں نے لکھا تھا کہ ماہ روپیہ لالہ رام ناتھہ کا دان کردہ پڑا ہے - اگر آکر ایک دو لیکچر دیا ہو تو وہ روپیہ لیجاتے - لیکن کل خط کا نتیجہ یہہ تھا کہ اس وقت آنے سے نقد روپیہ گوروکل کے لیئے کچھہ بھی نہ ہوسکیگا - ہمارے پشاور کے بھائی اسبارے میں ٹہیک ہی سمجھے - کیونکہ جب مدراس پرچار فنڈ کے لیئے دھن جمع کررہے تھے اور سالانہ جلسہ کے لیئے طیاریاں شروع کرچکے تھے تو گوروکل کے لیئے معقول رقم

ہونیکی امید کیا ہوسکتی تھی مہوسہ ناظرین خیال کرسکتے ہیں کہ اس کام کی آدہی ہمت معمولی حالت میں بالضرور کیا پُرجوش ہردے کو بھی ٹھنڈا کردیتی ہے - لیکن یہہ موقع معمولی نہ تھا - مجھے اس خط نے بالکل نہ روکا - اور میں آخرکار پشاور پہونچ ہی گیا - اسجگہہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنے پورانے تفصیل کے ساتھہ لکھنے کے قاعدے کو بدل کر کچھہ عرصہ کے لیئے اختصار سے کام لوں - کیونکہ گذشتہ ڈیڑہ ماہ کے قریب تک ڈیپوٹیشن اس تیزی اور محنت سے کام کرتا رہا ہے کہ اُس کی مفصل کارروائی قلم بند کرکے ہدیہ ناظرین کرنا میرے لیئے اب مشکل ہوگیا ہے - پشاور میں ڈیپوٹیشن نے چار دنوں تک برابر قیام کیا یعنی ۱۳ ر اگست کی شام کو پہونچکر چار روز کام کرنے کے بعد ہم سب ۲ ر ستمبر کی رات کو راولپنڈی کی طرف چلے آئے - میں نے اسجگہہ چار ویاکھیان دیئے - یکم ستمبر کو میرا ویاکھیان اس وشیہ پر تھا کہ وید ہی ایشوریہ گیان ہے - اسی سلسلہ میں دوسرے دن ویدک دہرم کی عظمت اُس کی تعلیم کے بیان سے ظاہر کی گئی - تیسرے دن ورن آشرم دہرم کے سلسلہ کو دنیا کے دکھہ دور کرنے کا ذریعہ بیان کرکے میں نے ۴ ستمبر کو اپنے آخری لیکچر میں آریہ سماج کے اصولوں کی خوبیاں بیان کردیں تھیں - ان میں سے ایک روز میری تقریر شروع ہونے سے پیشتر پنڈت دیوی دیالو جی نے بھی پون گھنٹہ تک دہرم اپدیش دیا تھا - ان ویاکھیانوں میں حاضری ۱۵۰ سے شروع ہوکر آخرکار چار سو سے زیادہ تک پہونچ گئی تھی - اور جس پریم سے کہ لوگ شریک ہوکر اُٹھنے کے بعد بھی پرشنوتر کرتے رہے اُس سے معلوم ہوتا تھا کہ دہرم کی پیاس لوگوں کے ہردیوں میں بہت زیادہ ہے - اور دہرم پرچار کے لیئے سخت کام کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی - گوروکل کی عظمت انہیں ویاکھیانوں سے آریہ بھائیوں کے دلوں پر منقوش ہوگئی - چنانچہ پشاور آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے صرف پانچ سو روپیہ نقد سکول فنڈ کا جمع شدہ گوروکل کو دینا منظور کیا - چونکہ یہہ سوال

آخر کار آریہ سبھاسدوں کے عام جلسہ میں پیش ہوتا تھا۔ اس لئے چند ایک بھائیوں نے اقرار کیا کہ اگر آریہ سبھا سدوں کا جلسہ اس عطیہ کو نامنظور کرے گا۔ تو وے لوگ حسب ذیل چندہ سے اُس رقم کو پورا کردینگے۔

لالہ رلا رام صاحب پیرودہان ۱ما۔ ڈاکٹر کاشی رام جی ۱ما پنڈت مولچند لیڈر منتری ۱ما۔ لالہ سرجن مل جی ۱ما لالہ حاکم رائے ۲ما۔ لالہ شیورام و ماسٹر شیو سہائے للعہ

میں نے اس کے بعد بڑی خوشی سے معلوم کیا۔ کہ سبھاسدان کے عام جلسہ میں کل صہ سکول فنڈ کا بقایا گوروکل کو دیا جانا منظور ہوگیا اور سبھا نے علاوہ اسکے اقرارکنندہ صاحبان سے درخواست کی کہ وے بھی باوجود عطیہ منظور ہوجانے کے اپنا اقرارکردہ روپیہ اس دہرم کاریہ کے ہی ارپن کریں۔ آریہ سماج پشاور کے اس عطیہ کے علاوہ وہ رقم قابل ذکر ہے جو کہ لالہ مول چند لانبا رئیس پشاور نے دان دی۔ ہم سب لالہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی ابھی طیاریاں ہی کررہے تھے کہ انہوں نے خود بخود مجھے علیحدہ بلاکر ۲۰ستمبر کے لیکچر کے بعد ۱۰۰ کے نوٹ میرے حوالہ کئے۔ اور ۱۰۰ روپیہ اور جلد بھیجنے کا وعدہ کیا۔ لالہ مول چند جی کا خیال تھا کہ اگر پریرنا سے دھرم کاریہ کے لئے روپیہ دیا جاوے تو اُسے دان نہیں کہتے ہیں لالہ مولچند جی کے دان کے لئے اس اعلیٰ بھاؤ کو دیکھکر جہاں حیران ہوا وہاں ساتھ ہی میرا حوصلہ بھی بڑھا۔ اور میں نے خیال کیا جب ہمارے دیش میں اب تک ایسے بلند خیال انسان موجود ہیں۔ تو گوروکل کا کبھی دھن کے بھاؤ سے کبھی بھی رُک نہیں سکتا۔ ان رقوم کے علاوہ للعہ روپیہ نقد میرے چوتھے لیکچر کے خاتمہ پر کچھ بھائیوں نے عطا کیا تھا یعنی لالہ امر ناتھ کا یکصد روپیہ + آریہ سماج پشاور ۲۵ما + لالہ مولچند لانبا ۱۰۰ + نقد جو خاتمہ پر جمع ہوئے للعہ = جمع کل ۲۳۹ روپیہ تو میں نقد لے آیا۔ اور ۱۰۰ لالہ مولچند لانبا جی کا جو بہت جلد آجائیگا کل ملاکر ۱۱۳۹ روپیہ ہوتے۔ ان کے علاوہ سکول فنڈ کے صہ روپیہ اور ۱۰۰ روپیہ بھائیوں کا اقرار کردہ گویا پشاور نے ہم سب یک

۲۳۹ نقد + ۸۱۶ اقرار = ۱۶۵۵ روپیہ کا انتظام کردیا۔ میں اسی جگہ یہہ ذکر کرنا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ ۱۳ اکتوبر کے روز اپنے سالانہ جلسہ کے اپیل پر بھی پشاور آریہ سماج نے جہاں ایک ہزار روپیوں سے زیادہ نقد مدرسہ پرچار فنڈ کے لئے جمع کیا۔ وہاں تقریباً ۱۲۵ روپیہ نقد گوروکل کے لئے بھی اور دیا۔ لیکن پشاور آریہ سماج کی سہایتا کا اسی پر خاتمہ نہیں ہے۔ بلکہ پشاور کی چپر ناتھی بھائیوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ وے اپنے وارشکوتسب سے فارغ ہوکر بہت جلد گوروکل کے لئے دھن اکٹھا کرنا باقاعدہ شروع کردینگے۔ میں آشا رکھتا ہوں کہ پنڈت مولچند جی۔ ڈاکٹر کاشی رام جی۔ لالہ سرجن مل جی۔ لالہ حاکم رائے جی۔ لالہ شیورام جی اور ماسٹر شیو سہائے جی اپنی پرتگیا کا خیال رکھیں گے۔ اور اپنے سرل سوبھاؤ پردہان مہاشہ لالہ رلا رام جی سے پوری مدد حاصل کرتے ہوئے گوروکل کے لئے پشاور کی عزت کے مطابق دھن اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ پشاور آریہ سماج کے عالیشان مندر کا بیان نوشاید پرچارک کے ناظرین کئی بار سُن چکے ہوں گے اس لئے اُس بیان کو یہاں دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن آریہ بھائیوں کی واقفیت کے لئے کچھہ امور کا ذکر پشاور آریہ سماج کے متعلق ضروری معلوم ہوتا ہے اوّل وِچتر گھٹنا پشاور آریہ سماج میں جو میں نے دیکھی وہ پنڈت مولچند جی پلیڈر کا منتری پد پر سوشوبہت ہونا تھا۔ آریہ سماج میں وکیلوں کی نسبت خصوصاً لوگوں کے خیالات اچھے نہیں رہے ہیں۔ اُس کی وجہ یہہ ہے کہ عموماً آریہ سماج میں وکلا صاحبان نے اپنی اصلی وکالت کی سپرٹ کو قائم رکھکر عام ممبروں کو بہت کچھہ گھبراہٹ میں ڈالا ہے۔ جلندھر کے لالہ رام کرشن جی اور ودتین اور پلیڈر ایسے تھے جن کی سادگی اور جن کے دھرم بھاؤ کو دیکھکر لوگ انہیں وکیلوں میں سے مستثنیٰ سمجھا کرتے تھے۔ لیکن پنڈت مولچند جی جس پریم سے آریہ سماج کی سیوا کرتے ہیں اور جس خوشی سے کہ کرم کانڈ میں پرورت ہونا چاہتے ہیں۔ اُسے دیکھکر میرا

چت آلہاد سے بھر گیا + اور میں نے ایشور کو دہنیواد کیا جو وکالت پیشہ میں بھی ایسے دھارمک رتنوں کا ظہور کرتا ہے۔ دوسری قابل ذکر بات میرے لئے لالہ مولچند لانبا کی موجودہ زندگی ہے۔ آریہ سماج کے پرانے سبھاسد جنہوں نے لانبا جی کے دہرم بھاؤ کی اول اول سپرٹ کو ملاحظہ کیا تھا۔ حیران ہوں گے کہ لانبا جی اب آریہ سماج کے کاموں میں دخل کیوں نہیں دیتے۔ جن لانبا جی نے لوکل سماج مندر میں ایک خاص کمرہ بنوا دیا تھا جنہوں نے کہ دیانند کالج کو پہلے پہل پنڈت گورودت جی کی پریرنا سے معقول رقم دی تہی۔ لوگ حیران تھے کہ وہ کیوں آریہ سماج مندر میں نہیں آتے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ لانبا جی کو آریہ سماج کے سدہانتوں سے پریم نہیں رہا۔ کوئی کچھہ اور کوئی کچھہ بولی بولتا تھا۔ لیکن جب میں نے دریافت کیا تو مجھے معاملہ عجیب نظر آیا + مجھے معلوم ہوا کہ لالہ مولچند جی اپنی دہرم پتنی سمیت نتیہ نیم سے سندھیا اور اگنی ہوتر کرتے ہیں اپنے لڑکوں کو حال کی ترغیبوں سے علیحدہ رکھکر اُن کی تعلیم میں خود بھی دلچسپی لیتے اور خاص خاص مضامین اُنہیں خود پڑھاتے ہیں۔ اور آریہ سماج اور رشی دیانند کے سچے بھگت ہیں۔ پھر تعجب ہوا کہ کیوں آریہ سماج کے سبھاسد نہیں رہتے۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ رسم کاند ٹھیک ہیں۔ لڑاکے آریوں کے ڈر کے مارے مندر میں قدم نہیں دھرتے۔ مجھے اُس وقت آریہ سماج کی موجودہ حالت پر سخت افسوس آیا۔ اور میں نے پرتگیا کی کہ جہاں تک ہوسکے گا اپنے آریہ بھائیوں کو اُن کی اس کمزوری سے آگاہ کروں گا۔ علاوہ ان دو قابل ذکر باتوں کے مجھے اپنے ناظرین کو یہہ بتلانا ہے کہ لالہ سرجن مل جی اور ڈاکٹر کاشی رام جی آج کل آریہ سماج پشاور کی ترقی میں خاص حصہ لیتے ہیں۔ ڈاکٹر کاشی رام صاحب اُن باحوصلہ آریوں میں سے ہیں جو سچائی وصیتوں پر قناعت کرنے کے اپنے ہاتھ سے دان دینے کے عادی ہیں۔ اور اخبار آریہ پترکا کے ناظرین لالہ سرجن مل جی کے وہ مضامین بہولے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مذاہب کی نسبت
بیان ہوں گے۔ جو کہ عیسائی اور بودھ مذاہب کی نسبت
نکالنے رہے ہیں۔ یہہ تو بڑے آدمیوں کا ذکر ہوا۔
آریہ سماج پشاور کے اصلی روح رواں وہ دہرم
کے پرش ہیں۔ جن کے بغیر کوئی بھی آریہ سماجک کام
یہاں چل نہیں سکتا۔ ان دونوں بھائیوں کا نام لالہ
بہگوان داس جی اور ماسٹر شیو سہائے جی ہے ان میں سے
اول الذکر بھائی کے دہرم بہاؤ کی پرشنسا کون کرسکتا ہے
کہ باوجود ہندو ہونے پر اُس کا اتینت ہی ستکار
ویدک رہتی سے کرنے کے بعد آپ نے اپنے دو بچوں کی جنہیں
پڑھایا ہی شاید تین برسوں کا بھی نہیں ہے آریہ سماج
کے مندر میں نواس کرتے ہیں۔ اور ان کا تن من اور دہن
آریہ سماج کے ارپن ہے۔ جہاں لالہ شیو رام
جی آریہ سماج کے اندرونی کارکن ہیں۔ وہاں ماسٹر
شیو سہائے جی کو اگر آریہ سماج پشاور کے محکمہ خارجیہ
کا وزیر کہا جاوے۔ تو بجا ہوگا۔ اور اس پر آنند دایک
بات یہہ ہے کہ یہاں کا چپراسی دہنراج تین تین
گہنٹوں تک اتہرو پاسنا میں نیتہ بیٹھنے والا ہے۔
آریہ سماج پشاور میں وہ سامان موجود ہیں کہ اگر
اُن سے ٹہیک طور پر کام لیا جاوے تو واقعی یہہ آریہ
سماج سرحد کو درست کر سکتا ہے۔ بابو جیجو رام وغیرہ
بھی بھائی کرم کانڈ کے پریمی نظر آئے۔ جن کے دہرم
بہاؤ کو دیکھکر میں نے ویدک دہرم کی اُنتی کے وشے میں
اپنے خیالات کو آگے کی نسبت زیادہ تر مضبوط کر لیا۔
پشاور سے ۴ ستمبر کی رات کو چلکر ۵ ستمبر کی صبح کو میں

—راولپنڈی میں پہونچ گیا—

یہاں پر پنڈت رام بہجدت بی۔اے پلیڈر سکرٹری آریہ
سماج امرتسر ایک دن پہلے سے آئے ہوئے تہے۔ اُن کے
ہمراہ ندی کے کنارے شوچ آدی تہا ہرمن کرنے کے
لئے گیا۔ راستہ میں کام کرنے کی نسبت بات چیت ہوتی
رہی پنڈت رام بہجدت جی نے اس موقع پر مجھے سردار
بوٹا سنگہ صاحب کی سرشٹہہ نیتی شالا کی
عمارت دکہلائی جو زیر تعمیر بڑی عالیشان تہی اور بیان
کیا کہ اس مکان کا بڑا کمرہ واسطے لیکچر کے مانگ لیا ہے

لیکن جگہہ چونکہ ابہی تک صاف نہ تہی میں نے اُن کو یہی
رائے دی کہ سماج مندر کی جگہہ پر ویاکہیانوں کی طیاری
کی جاوے۔ اُسی دن دوپہر کو حسب اقرار لالہ جوالا سہائے
جی بہی تشریف لے آئے۔ اور اپنے ساتھہ لالہ ٹہاکر داس
جی کو بہی پنڈ داد نخان سے لیتے آئے ۔ اُس (۵ ستمبر)
شام کو پنڈت رام بہجدت جی کا ویاکہیان سنسکاروں
کے مضمون پر بڑا زبردست ہوا جس نے بہت سی
طبیعتوں کو ہلا دیا۔ حاضری ۲۵۰ یا ۳۰۰ سو کے
قریب ہوگی۔ اسجگہہ میں یہہ بتلانا ضروری سمجھتا ہوں
کہ پنڈت رام بہجدت جی کیا بلحاظ اپنی آواز۔ کیا
بلحاظ طرز بیان اور کیا بلحاظ مضمون کے اسوقت بقدر
ترقی کر گئے ہیں۔ کہ پنجاب میں اُن کا شمار اول درجہ
کے فصیح بولنے والوں میں ہونا چاہئے۔ لیکچر کے خاتمہ
پر صلاح یہہ ٹہہری کہ چونکہ ابہی راولپنڈی آریہ سماج
آج ہی اپنی نیند سے جاگا ہے اور لالہ خوشی رام۔
لالہ کنج بہاری لال اور لالہ کرپا رام جن پر کہ تمام
کامیابیوں کا مدار ہے۔ کوہ مری پر تشریف رکہتے ہیں
اس لئے راولپنڈی میں ابہی تک گروکل کے لئے بہکشا
نہ کیجاوے۔ بلکہ کوہ مری پہونچکر اول اپنے اُن بہائیوں
میں سے کسی کو راولپنڈی لانے کی کوشش کیجاوے
اس صلاح کو پختہ کر کے ۶ ستمبر کی دوپہر کو کوہ مری
طرف چلنے کا ارادہ کیا۔ اور صبح کے وقت میں پنڈت
دیوی دیال جی کے صدر میں اپنے دو تین آریہ بہائیوں
کو ملنے گیا۔ اول ٹہاکر جمنا پرساد جی پر وہان آریہ سماج
کے مکان پر گئے۔ وہ کچہہ دنوں سے سخت بیماری پر
مبتلا تہے۔ وہاں سے لالہ امرسنگہہ جی کو ملنے گئے۔ لالہ
صاحب بہی دیر سے بیتاب ہو چکے تہے۔ لیکن
اُس وقت قادر آرام تہا۔ لالہ مراری لال جی اُسوقت
گہر پر نہ تہے۔ ٹہیک گیارہ بجے میں۔ پنڈت رام بہجدت
لالہ جوالا سہائے اور لالہ ٹہاکر داس ایک ہی فیملی
طانگہ لیکر کوہ مری کی طرف روانہ ہوئے۔ کوہ مری
کا راستہ مجہے دب پر فضا نہ معلوم ہوا۔ جیسا کہ دہرم
سالہ یا شملہ کا معلوم دیا کرتا تہا۔ لیکن یہہ شاید اسلئے

ہو کہ امسال امساک بارش کے باعث سبزی کسیقدر کم
تہی۔ لیکن نزدیک پہونچکر یہہ پہاڑ بہی بڑا سرسبز
اور خوبصورت معلوم دیا۔ رستہ ہمارا اسی لئے بڑی
عمدگی سے کٹا کہ ہمارے بزرگ بہائی لالہ جوالا سہائے جی کے
پاس لطیفوں اور پُرانی آپ بیتی کہانیوں کا خزانہ
بیشمار رہتا۔ اور ان حکایات کو خاص طور پر ادا کرنا
بہی اُنہیں کا حصّہ ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ ویدک دہرم
کے سدہانتوں کی نسبت بہی چرچا رہی ۴ بجے ہم سب
بسواری طانگہ کوہ مری پر پہونچ گئے۔ اور لالہ کرپا رام
جی کی دوکان پر ہمیں لالہ کنج بہاری لال جی بہی ملگئے۔
اُسیوقت نوٹسوں کا تقسیم کرانا شروع کر دیا گیا۔
چنانچہ شام کو ۷ بجے جو میرا ویاکہیان ہوا۔ اُس میں
تقریبًا ۱۴۰ کی حاضری تہی جو مری کی آبادی وغیرہ
کے لحاظ سے بڑی معقول سمجہی جاسکتی ہے۔ اس
لیکچر میں برہمچریہ کی مہما بیان کر کے زمانہ حال کے طریقہ
تعلیم کی فوٹو کہینچتے ہوئے میں نے گوروکل کے موٹے
موٹے اصول بیان کر دئے۔ ہمارا ڈیرہ سردار بوٹا سنگہ
صاحب رئیس راولپنڈی و مالک سرشٹہہ نیتی شالا
کے کمروں میں کرایا گیا۔ سردار صاحب بہی اُسدن
کوہ مری میں ہی تہے۔ آپ کے درشن کر کے ہم سب کو خصوصًا
بڑی خوشی ہوئی۔ سردار صاحب بڑے سادہ مزاج
اور نیک سیرت آدمی ہیں۔ یہاں تو مُجہیں مجہہ کو
نہیں کسی نے آپ کی خیرات کی تعریف کی کیونکہ
سردار صاحب اپنی حیثیت سے بڑہکر حیثیت خیرات کیا
کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں ۱۰۰ روپیہ ماہوار کا
نوکر تہا۔ اس سے بڑہکر میرا کوئی حق نہیں ہے۔ مجہے
یہہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ سردار صاحب
اپنے لڑکوں کو بڑی سادگی سے تربیت کر رہے ہیں۔
مہمان نوازی کا یہہ حال تہا کہ گو آپ کے تین چار نوکر
بہی اسجگہہ موجود تہے۔ تاہم اتیتہی ستکار کے واسطے
سردار صاحب پانی کا لوٹا اور مٹی ہاتہہ میں لیکر ہم
لوگوں کے ہاتہہ مونہہ دہلانے کے لئے خود کھڑے ہو جاتے
تہے۔ اسجگہہ گنجایش نہیں ہے کہ سردار بوٹا سنگہ صاحب

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے کل اوصاف میں بیان کرسکوں۔ لیکن اُن کو متعلق دو باتوں کا خاص ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں ؛

(باقی آیندہ ہفتہ)

اڈیٹوریل نوٹس

ویدپرچارفنڈ

پاٹھک گن صیغہ مراسلات میں لالہ کرتا رام جی کا مضمون ویدپرچار فنڈ کو مستقل بنانیکے کے بارہ میں ملاحظہ کریں گے۔ جو تجاویز لالہ صاحب نے اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے پیش کی ہیں وہ نہایت معقول اور قابل عملدرآمد ہیں۔ اگرچہ اُن میں سے ایک دو کے سوائے نئی تجویز کوئی نہیں ہے۔ مگر ابھی تک باقاعدہ اور مجموعی طور پر سماجوں میں کسی پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ آریہ پُرشوں کو ہمیں یہہ جتلانے کی ضرورت نہیں کہ ویدپرچار فنڈ کا ہونا ویدک دہرم پرچار کے لئے کسقدر اشد ضروری ہے کیونکہ جو کچھہ فوائد آریہ سماجوں کو پانچ چھہ سال کے قلیل عرصہ میں اس فنڈ سے پہونچ چکے ہیں اور پہونچ رہے ہیں وہ روز روشن کی طرح ظاہر ہیں اور ہم بڑی خوشی اور اطمینان کے ساتھہ دیکھتے ہیں کہ ان فوائد نے آریہ پبلک کے دلوں میں اسقدر بھاری اثر پیدا کیا ہے کہ اب آریہ سماج کا بچہ بچہ ویدپرچار فنڈ کے ساتھہ دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کی ہر پرکار سے مدد کرنا اپنا پاک فرض سمجھتا ہے جس کا پرتیکش ثبوت یہہ ہے کہ باوجودیکہ اس فنڈ میں آریہ لوگ بہت ہی کم چندہ دیتے ہیں مگر تو بھی ہر سال ایک بھاری رقم اس فنڈ کی سبہا میں جمع ہو جاتی ہے مگر ایسی پرکار ویدپرچار فنڈ مستقل نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک مُستقل نہیں ہوتا نہ ہی تو آریہ پرتی ندہی سبہا کو اطمینان حاصل ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس فنڈ کے تمام مقاصد میں ہی خاطرخواہ کامیابی ہو سکتی ہے سو ہم آریہ سماجوں کی توجہہ بڑے زور کے ساتھہ لالہ کرتا رام جی کی تجاویز کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور ساتھہ ہی پرتی ندہی سبہا سے بھی نویدن کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد ان تجویزوں پر بخوبی وچار کر کے کوئی ایسا پربندہ کرے کہ جسکے دوارا باقاعدہ طور پر اگر تمام کی تمام سماجوں میں نہیں تو فی الحال کم سے کم اُن سماجوں میں تو عملدرآمد ہو سکے۔ جن کا کہ پرتی ندہی سبہا سے باقاعدہ تعلق ہے ؞

سوامی مہاراج کا پرلوک گمن

۲ر نومبر کو ہندوؤں کا دیپ مالا تیوہار ہے ہندو جوا کھیلیں گے لچھمی کی پوجا کریں گے۔ اور اسی پرکار کی انیہ رنگینیوں سے خوشیاں منائیں گے۔ پرنتو کوئی آریہ پُرش اہیپکاری اویدک کارروائیوں میں حصہ نہیں لے سکتا۔ اور نہ ہی اُسکو ایسی دہرم وروده اور بیہودہ کاریوں سے کسی پرکار کی سچی خوشی حاصل ہو سکتی ہے اسی شام کو منشیہ جاتی کے کلیان کے نمت آدیوگ کرتے ہوئے یوگیوں کے سدرش شانت اور پرسن چت مہرشی دیانند نے اپنے پرانوں کا تیاگ کیا تہا۔ بال برہمچاری اپنے جیون کا اُدیش کامیابی کے ساتھہ پورن کرکے ڈنکے بجاتا ہوا پرلوک سدہارا تہا۔ اس لئے یہہ دن آریہ پُرشوں کے لئے خاص طور پر قابل یادگار ہے۔ اس دن ہر ایک آریہ پریوار کے اندر ہون یگیہ اور وید پاٹھہ ہونا چاہئے۔ مہرشی کے جیون چرتر کی کتہا ہونی چاہئے۔ ہر ایک آریہ پُرش اور استری کو مہرشی کے انوکرن کرنے یوگیہ جیون پر بڑی گمبھیرتا کے ساتھ ایکانت میں بیٹھکر وچار کرنا چاہئے۔ اُن کے اعلےٰ بہاؤں کو اپنے آتما کے اندر جذب کرنا چاہئے اور جہاں تک بن پڑے صبح سے شام تک پورن پریم اور اُتساہ کے ساتھہ انہوں نے جو بہائی بہنوں کو مہرشی کی دہرم پرانتا پر یکاگ جگت ہتیشتا آدی کے بیتانت سُنا کر اور ویدک دہرم کا منگل سماچار اُن کے کانوں تک پہونچا کر انہیں ستیہ مارگ پر لانیکا اُدیوگ کرنا چاہئے۔ آریہ سماجوں کو خاص اُتسو کر کے اُپدیشوں اور ویاکھیانوں دوارا لوگوں پر مہرشی جیون کی اعلےٰ خوبیاں ظاہر کرنی چاہئیں۔ اور مہرشی کے مشن کو متعلق بڑی سرگرمی کے ساتہہ کام کرنا چاہئے۔ بس موقعہ پر ہر ایک آریہ کا فرض ہے کہ تہا شکتی مشن فنڈ کے لئے

آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی رپورٹ بابت سمت ۱۸۹۷ و ۱۸۹۸

(ماخوذ از ست دہرم پرچارک صفحہ ۸ کالم ۳)

سال زیر رپورٹ میں ۱۹۶۹ خطوط اور ۱۳ سرکلر چٹھیاں سبہا کے دفتر سے بھیجی گئیں ۱۳۷۸ چٹھیاں دفتر میں موصول ہوئے۔ لالہ منشی رام جی کے پرچار کے لئے جانے پر لالہ را رام جی نے ۲ ماہ اُن کے ستہان میں کام کیا۔ لالہ خوشی رام جی نے ۳ ماہ حساب کی نگرانی کا کام کیا سبہا کا عملہ وغیرہ اور اسباب سب روز بروز بڑہتے جاتے ہیں اور ایک عمدہ اور عالی شان مکان کی نہایت ضرورت ہے حساب کتاب کی پڑتال سبہا کی طرف سے بابو بہگیا رام چٹرجی کرتے رہے سبہا کی ماہواری آمدنی و خرچ کا نقشہ آریہ اخباروں میں چہپتا رہا۔ سپنر آمدنی کی تفصیل باقاعدہ طور پر آریہ سپنر کا اور ست دہرم پرچارک میں شایع ہوتی رہی سبہا کا روپیہ سود پر لگانے کے لئے اس سال ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کے ممبر لالہ خوشی رام، ڈاکٹر پرمانند۔ بابو بہگیا رام۔ لالہ گیان چند اور لالہ جے چند رنیت کئے گئے۔ سبہا کا روپیہ سبہا کے ٹرسٹیوں یعنی لالہ رام کرشن جی وکیل جالندھر۔ رائے پیڑا رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات اور ملک جوالا سہائے جی رئیس میانی کے نام بنکوں وغیرہ میں جمع کیا جاتا ہے۔ سبہا کے پاس گزشتہ سال کا بقایا ۲۰۶۶۳ تہا اس سال ۸۸۶۷ روپے ۱۰ آنے ۹ پائی ویدپرچار فنڈ میں ۸۱۸۴ روپیے ۱۵ آنہ ۸ پائی لیکھرام میموریل فنڈ میں آمدنی ہوئی ۲۱۳۲۸ روپیہ دانت کی مد میں جمع ہوا۔ ۳۶۹۷ روپیے ۵ آنہ ۵ پائی سوامی جی کے جیون چرتر کی فروخت کا وصول ہوا کل آمدنی سب مدوں میں ۲۵۱۰۳ روپیہ ۸ آنہ ۱ پائی ہوئی۔ ۳۰۲۹ روپیہ ۸ آنہ اپدیشکوں کی

... ۱۲۰۰ روپیہ سفر خرچ میں خرچ ہوا ۔ کل
خرچ ۱۵۲۸۰ روپیہ ہوا ۔ سال زیر ریورٹ کے خاتمہ
پر ۶۵۰۶۹ روپیہ سبھا کے ہاتھ میں تھا ۔ آریہ ویدک
پاٹھشالا و آشرم اس سال منشی کیول کرشن جی و
منشی نراین کرشن جی اور لالہ رلا رام جی کی وردھ آستھا
کی بدولت سبھا کی منظوری سے گوجرانوالہ میں تبدیل
ہو گیا ۔ لالہ رلا رام جی اس کے ادھشٹاتا نیت ہوئے ۔ منشی
نراین کرشن جی اپنے وقت کا بہت سا حصہ پاٹھشالا
و آشرم کی اُنتی اور بہبودی میں خرچ کرتے رہے ۔
پنڈت گنگا دت جی بدستور محنت سے اودھیاپک کا کام
کرتے رہے ۔ ایک اودھیاپک ناکافی ہونے کی وجہ سے دو
اور ادھیاپک نیت کرنے کا وچار کیا گیا ۔ دھن کی کمی
پاٹھشالا اور آشرم کی ترقی میں بہت کچھ روڑا ڈال رہی
ہے ۔ پاٹھشالا اور آشرم کا کل خرچ سال زیر ریورٹ
میں ۶۵۷ روپیہ ۳ آنہ ۳ پائی ہوا ۔ اس کے علاوہ
۷۱ روپیہ ۹ آنہ ۳ پائی ۔ اور خرچ ہوئے جو کل امداد
سے وصول ہوئے ۔ اس امداد کے علاوہ ایک ودیارتھی
منشی جیون کشن جی وکیل اور ایک ودیارتھی لالہ اجاگر
مل جی وکیل کے ہاں سے بھوجن پاتا ہے ۔ ایک صاحب
نے جلندھر سے ایک [illegible] ۔ شروع سال میں
۱۶ ودیارتھی بمقام جلندھر تعلیم پاتے تھے ۔ اس کے
بعد ۲ ودیارتھی اور داخل ہوئے ۔ ان میں سے لالہ
بھگت رام جی اپدیشک مقرر ہو گئے ۔ اور ۲ مختلف
وجوہات سے پاٹھشالا چھوڑ گئے ۔ جب شالا گوجرانوالہ
میں تبدیل ہو کر گئی تو ۱۳ ودیارتھی تھے ۔ اس کے بعد
۲ ودیارتھی داخل ہوئے گویا کل ۱۵ ودیارتھی اس سال
پاٹھشالا میں تھے ۔ سب ودیارتھیوں کے لئے ہر روز
سندھیا اور اگنی ہوتر کا کرنا لازمی
ہے ۔ سب ودیارتھی چٹائی پر بستر بچھا کر سوتے ہیں ۔
اور ... برہمچریہ کے قواعد کی پابندی کرائی
جاتی ہے ۔ ودیارتھیوں کا چال چلن نہایت عمدہ
رہا اور وہ پوری کوشش اور پریم سے پڑھتے رہے ۔
شالا کے ودیارتھی وقتاً فوقتاً مضافات کی سماجوں کے

جلسوں اور سنسکاروں میں شامل ہوتے رہے ۔ ویاکھیان
شکتی بڑھانے کے لئے کلب جاری ہے ۔ لڑکوں کو سنسکرت
بولنے کا ابھیاس کرایا جاتا رہا ۔ اور کئی ودیارتھیوں
نے خاطر خواہ ترقی کے آثار ظاہر کئے ۔ آریہ ودیارتھی
آشرم لاہور بوجہ عدم ضرورت بند کیا گیا ۔ ویدک
پُستکالہ لاہور میں خاطر خواہ ترقی ہوئی ۔ سال گزشتہ
کے آخیر میں پُستکالہ میں ۲۸۱۵ کتابیں تھیں ۔
۱۲۹۹ کتابوں کی اس سال زیادتی ہوئی ۔ یعنی
کل کتابیں ۴۱۱۴ ہو گئیں ۔ ان میں سے ۱۵۴
خریدی گئیں اور ۱۱۴۵ دان ملیں ۔ پڑھنے کے روم
میں ۴۴۰ آدمیوں نے آکر مطالعہ کیا ۔ سال زیر رپورٹ
میں پُستکالہ کا کل خرچ ۸۲۸ روپیہ ۴ آنہ ۹ پائی
ہوا ۔ وید آدی ستیہ شاستر اور دیگر سنسکرت کے اعلےٰ
اور مشہور تصنیفات کے علاوہ زبان انگریزی کی
بہت سی اعلیٰ درجہ کی تصنیفات اور عیسائی ۔ محمدی ۔
پورانک ۔ جینی وغیرہ مختلف مذہبوں کی کتابیں انگریزی
ناگری ۔ اُردو وغیرہ زبان میں اور نیز تمام عمدہ سماجک
کتابیں بھی موجود ہیں ۔ اس پُستکالہ کے ساتھ لیکھرام
پُستکالیہ بھی شامل ہے ۔ جس میں بہت سی کتابیں مذہب
اسلام اور مذہب عیسوی وغیرہ کے متعلق موجود ہیں ۔
ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ کا کام بالکل سُست رہا ۔ صرف
دو ٹریکٹ سبھا کی طرف سے شائع کئے گئے ۔ ایک
آریہ سماج کیا ہے ؟ اور دوسرا گرہستھ آشرم ۔ آریہ پتر کا
حجم اس سال بڑھایا گیا اور قیمت پانچ روپیہ سالانہ
نیت کی گئی ۔ سال گزشتہ میں ۱۹۷۲ روپیہ ۹ آنہ
۹ پائی آریہ پتر کی آمدنی ہوئی تھی اور ۲۰۰۵ روپیہ
۷ آنہ ۶ پائی خرچ ۔ سال زیر رپورٹ میں ۱۹۷۴
روپیہ ۷ آنہ آمدنی ہوئی اور ۲۹۲۰ روپیہ ۱۲ آنہ
۷ پائی خرچ ہوئے ۔ گویا ۹۴۵ روپیہ ۱۵ آنہ گھاٹا رہا ۔
یہ نقصان اسلئے ہوا کہ بہت سے خریداروں نے چندہ
ادا نہیں کیا ۔ مضامین کے لحاظ سے آریہ پتر کا اس
سال بہت ترقی کی ۔ مضامین کے لکھنے میں لالہ رلا رام
اور لالہ سیوا رام جی نے زیادہ حصہ لیا ۔ (باقی آئندہ)

آریہ سماجک خبریں

گوروکل ہیلپنگ منڈلی آج کل ڈیرہ اسمٰعیل خان میں کام
کر رہی ہے ۔ یہاں کے پرشارتھی آریہ بھائیوں کے اُدیوگ
سے ہمیں اُمید ہے کہ ایک معقول رقم گوروکل کیلئے یہاں سے ملیگی ۔

ملتان ۔ آریہ ینگ مینز ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ
۵ اکتوبر کو کامیابی کے ساتھ ہوا ۔ ۵ کی شام کو دھوم
دھام سے نگر کیرتن کیا گیا ۔ لالہ بھگت رام جی ودیارتھی
نے بازار میں ویاکھیان دئے ۔ ۶ کی صبح کو ہون کے بعد
بھجن ہوئے ۔ پھر لالہ دیسو رام جی نے پرماتما کی حمد و ثنا
میں ایک غزل گائی ۔ لالہ بھگت رام جی نے پراتھنا کرائی ۔
بورڈ سکول کے چند ودیارتھیوں نے ایک سین رامائن
میں سے انگریزی میں کیا ۔ بعد ازاں لالہ نرائن داس
جی نے ”[illegible]“ اس مضمون پر ایک موثر لیکچر دیا
اس کے بعد ایک مالدار سکھ صاحب سردار گوردت سنگھ
جی نے ... لڑکے اور لڑکی کے ... پریم
کے ساتھ بھجن گائے ۔ ۱۲ بجے دوپہر کے جلسہ برخاست
ہوا ۔ شام کو بعد آرتی کے ماسٹر گوپال داس جی نے
پراتھنا کرائی اور پھر سب نے مل کر سندھیا کی ۔ لڑکوں
نے ایک نصیحت آمیز نقل کی ۔ ماسٹر سیتا رام نے سکندر
اور پورس کا مشہور قصہ انگریزی میں پڑھا ۔ پھر لالہ ...
بی ۔ اے ۔ کا عالمانہ اور پر اثر ویاکھیان ہو کر شانتی
پاٹھ کے بعد جلسہ برخاست ہوا ۔

پٹیالہ ہندوؤں کی مخالفت کے دنوں میں پنڈت ہرنام سنگھ
جی و پنڈت رام رتن جی و سادھو گوبند رام جی و سوامی
سچدانند جی کے پرشور ویاکھیان مختلف مضامین پر ہوتے رہے
حاضری معقول ہوتی رہی اور اثر بہت اچھا پڑا ۔ پورانکوں
کو شاسترارتھ کا چیلنج دیا گیا ۔ مگر جواب ندارد ۔ ایک شخص
مسمی چھوٹو رام نے سماج کی ممبری قبول کی ۔ ۲ دوسرے
کو ... پنڈت ... ان نے بہادر گڑھ میں جو پٹیالہ سے
چار میل کے فاصلہ پر ہے بڑے زور شور سے پرچار کیا جس کا اثر

...Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بہت اعلیٰ ہوا - لالہ آتما رام - لالہ گوچرن نے چہیا دسماجکی ممبری قبول کی - اب پورانک لوگ بالکل چپ چاپ ہیں - کوئی چوں تک نہیں کرتا - سماجک پُرش ہندوؤں کی بیہودہ دہمکیوں کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے برابر مستقل مزاجی سے کام کر رہے ہیں -

جہنوں - ڈیبیٹنگ کلب کے جلسے رونق سے ہوتے ہیں - ۲۳ ستمبر کے جلسہ میں مضمون تجارت اور نوکری - پریذیڈنٹ لالہ گردہاری لعل تہے - مختلف اصحاب نے تقریریں کیں - حاضری معقول تہی - ۳۰ ستمبر کے جلسہ میں مضمون تقدیر و تدبیر تہا - ۱۲ صاحبان نے تقریریں کیں (۲) سپتاہک جلسے ۲۴ ستمبر کو لالہ لدہا رام صاحب بی - اے نے کیا دہرم کے بنا اخلاق رہ سکتا ہے اس مضمون پر عالمانہ ویاکہیان ہوا - یکم ستمبر کے جلسہ میں لالہ شیودیال جی نے ویدک دہرم کی بزرگی پر لیکچر دیا - (۳) رکشا بندہن کے موقعہ پر ۹ روپے کی رقم جمع ہوئی جسمیں کرشن ہائی سکول کے اُتساہی اور دہارمک طلبا نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا سردار سنت سنگہ صاحب تاجر کتب نے چہ کی پستکیں لائبریری کے لیے دان دیں - (۴) ۱۰ اکتوبر کو لالہ سکہیا رام صاحب پلیڈر کلب میں پریذیڈنٹ نیت ہوئے - مضمون انگریزی - دلچسپی کا باعث تہا - ۱۱ اصحاب نے تقریریں کیں - مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو بسبب دسہرہ کلب کا جلسہ ملتوی رہا - سپتاہک جلسے مورخہ ۱۱ اکتوبر کو لالہ چمن لال جی ودیارتہی نے "صغر سنی کی شادی کے نقصانات" پر چالیس کی حاضری میں عمدہ ویاکہیان دیا - اور سردار سنت سنگہ صاحب و سردار سندر سنگہ صاحب تاجران کتب نے آریہ سماج کی ممبری قبول کی - مورخہ ۱۵ اکتوبر کو لالہ سکہیا رام صاحب نے ستیارتھ پرکاش سے کتہا کی - لالہ چمن لال جی ودیارتہی مہاشے ستیا رام جی اور لالہ خان چند جی ودیارتہی نے باقاعدہ اپنا نام آریہ سماج کے ممبروں میں درج کرایا - حاضری پچاس کے قریب تہی - اسی روز لالہ نانک چند صاحب ملازم کمسریٹ نے اپنی دہرم پتنی کے دان کردہ دو کپڑے برائے کنیا انا تہہ آلہ جلندہر اور ایک ناریل و دریائی کا ٹکڑہ برائے گوروکل پیش کیا - ناریل اور دریائی کو نیلام کیا گیا - ناریل کو ہمارے بزرگ اور پورشارتہی بہائی مہتہ بہگوانداس صاحب سب اوورسیر نے ایک روپیہ کو لیا - اور دریائی مہاشے سندر سنگہ صاحب کے نام ۱۰ آنہ کو ختم ہوئی - بعد میں لالہ بالک رام جی نے ۱۴ اور سنت سنگہ جی نے ۲ روپیہ دیکر دو روپیہ گوروکل کے پورے کر دیئے - جس سے کہ سب صاحبان ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں - لالہ سائیں دتا مل ٹہیکیدار نے مبلغ عـه روپیہ نقد اور کچھ لکڑی کا سامان لائبریری کی کتابوں اور بنچوں کے لیے دان کیا - ایشور ہمارے بہائی کے اُتساہ کو بڑہاتے رہیں -

سالانہ انتخاب آریہ سماج شاہ پورہ راجپوتانہ -
سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر شاہپورادہیش - پردہان
شریمان پنڈت چہتروت جی ...... اوپ پردہان -
پنڈت ہمیر مل جی .... منتری
مہاشے بلدیوکشن .... اوپ منتری -
ماسٹر بلدیو پرساد .... خزانچی -
ٹہاکر سوتی سنگہ صاحب .... لائبریرین

تیتروں - افسوس کہ تیتروں آریہ سماج کے یوگیہ سبہاسد لالہ دیوی سہائے جی کی دہرم پتنی کا دیہانت ہو گیا - سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - ایشور وابستگان کو شانتی دے -

گجرات پنجاب - گجرات سماج کی انترنگ سبہا نے پاس کیا ہے کہ سماج مندر کی مدد کے واسطے یکصد روپیہ کے عطا کنندہ کا نام ہال میں دیوار پر لکہا جاوے - اور اگر کوئی صاحب علیحدہ مکان اپنی یادگار میں بنوانا چاہے تو بہی سماج جگہہ دینے کو طیار ہے (۲) رکشا بندہن کے موقع پر ۱۲ روپے چندہ ہوا - بیوہ سردار رسول سنگہ چاڈہہ نے ۱۱ روپے کنیا اناتہہ آلہ جلندہر کو دان دیا - مہاودیالیہ کی کنیاؤں کے لیے لالہ ہیرانند جی نے کچھ کپڑا دان دیا - دو برتن اور چار کپڑے گپت دان ملا -

لودہراں - ۱۴ اکتوبر کو مہتہ رام دتا مل جی کے پوتے اور مہاشے جیمنی بی اے کے بہتیجے بیاس کا نشکرمن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - ملتان سے پنڈت کالیداس و لالہ کہنیا لال و چند دیگر بہائی شامل ہوئے تہے - مہتہ صاحب نے مبلغ للعـه روپیہ حسب ذیل: دس شبہہ اور سر پیرادان و یاپتری پاٹہہ شالا گوروکل عـه - وید پرچار فنڈ عـه - کنیا مہاودیالہ جلندہر تحصیلدار صاحب لودہراں شریک سنسکار ہوئے تہے - لوگوں پر اثر اوتم پڑا -

پشاور صلیال پوریٹیاں - جگرانواں اور سمانہ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے بڑی کامیابی اور دہوم دہام کے ساتھہ ہوئے - شروتاگنوں کی خوب بہیڑ بہاڑ ہوتی رہی اور ویاکہیانوں کا نہایت عمدہ اثر پڑا - وید پرچار، گوروکل - مدرسہ پرچار وغیرہ فنڈوں کے لیے معقول رقمیں دان ملیں -

لودہیانہ ۷ اکتوبر کو شریمان پنڈت پورنانند جی نے سماج مندر میں گوروکل پر ایک عالمانہ ویاکہیان دیا - ۱۶ اکتوبر کو پنڈت شوناتہہ مصر جی نے ایشور اُپاسنا پر ایک منوہر ویاکہیان دیا - ۱۸ اکتوبر کو پنڈت جی نے ایک اور ویاکہیان برہمچریہ پر دیا - اثر اچہا پڑا - سماج کے سپتاہک جلسے اب بجائے صبح کے ہر اتوار کی شام کو آریہ سکول متصل سنگلاں والہ شوالہ ہوتے ہیں -

کوئیٹہ آریہ سماج کوئیٹہ کی انترنگ سبہا نے پاس کیا کہ کم از کم دس خریدار آریہ مسافر میگزین کے کوئیٹہ میں بنائے جاویں - سماج کی یہہ کارروائی قابل تعریف ہے جس کا انوکرن دیگر سماجوں کو بہی کرنا چاہیے -

پانور سیرار - ٹہاکر شورتن سنگہ جی لکہتے ہیں کہ مجہے اُمید ہے کہ ٹہاکر گوبند سنگہ جی نے گوروکل کے لیے جو دس ہزار روپیہ دان کرنے کا سنکلپ کیا تہا اُسکو اب پورا کریں گے اور اپنے پُتر دہرم سنگہ کو گوروکل میں بہیجیں گے -

لودہیانہ (۱) لالہ رام داس صاحب ہیڈ کلرک دفتر نہر کا مرتک سنسکار اُن کی وصیت پر ویدک ریتی سے کرایا گیا - (۲) لالہ گنیشی لعل جی سبہاسد آریہ سماج کے برادر زادہ کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا - عـه سماج کو دان ملا - (۳) لالہ جیوا رام جی نے جو دان بتقریب شادی دیا تہا بمعرفت لالہ لال سنگہ جی تہا پر پہنچا -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شذرات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔

وید پرچار فنڈ کو مستقل فنڈ بنانے کے بارہ میں نویدن

…سجنوں نے آریہ سماج کے مشن کو بخوبی سمجھ لیا ہے …جانتے ہیں کہ وید پرچار فنڈ اگر مکمل ہو جاوے۔ تو …امید ہے کہ ویدک سدھانت دیش ودیشانتروں میں …پذیر ہو جاویں۔ اور پھر لوگ اصلیت کو پہچان کر …ویدک دھرم کو گرہن کرنے کو تیار ہو جاویں۔ نہ تو آریہ سماج …اپنا لٹریچر پھیلایا۔ اور نہ ہی اسقدر اُپدیشک …دیشوں اور دیشوں میں تو کیا۔ آریہ ورت کے ہی ہر ایک …میں ویدک دھرم کی خوشخبری پہونچا دیویں۔ سوال …باوجود آریہ سماج کو ۳۰ سال سے زیادہ …ہونے کے کیوں آج تک ایسا نہیں ہوا۔ اس کا جواب …سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہہ تمام نقائص وید …فنڈ کی مالی حالت کی خرابی کی وجہہ سے پیدا ہو گئے …اب بھی کہیں سے شکایت آتی ہے تو اس امر کی …اُپدیشک لوگ پرچار کے لئے نہیں پہونچتے۔ اتیہ دور …دیشوں سے جب شکایت آتی ہے تو یہہ کہ آریہ سماج …ابھی وہاں پر نہیں پہونچا۔ آریہ سماج کے بانی …اس کام کا بار خصوصیت کے ساتھ اپنے سر پر …اس کی طرف آریہ سماج نے اب تک پوری طور …توجہ نہیں ڈالی۔ اور روٹی اوہٹر فنڈوں پر فنڈ بن …رہے ہیں۔ شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھاؤں …یہی ہے کہ وہ ویدک دھرم کو چار دانگ …میں پھیلاوے۔ اور اُپدیشکوں اور لٹریچر کو تیار …کرانے کے ذریعہ سے پرچار کا انتظام کرے۔ اگر …ویدک دھرم پرچار مصنفہ رائے ٹھاکر دت …جی کا ملاحظہ فرماویں گے۔ تو آپ کو معلوم

ہو جاوے گا۔ کہ سبھا ہائے موصوف صرف دہرم پرچار کے لئے ہیں نہ کہ اور کسی دیگر کام کے لئے۔ ہم یہاں پر زیادہ تشریح کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ لیکن صرف اتنا جتلانا چاہتے ہیں کہ سبھا ہائے موصوف اگر انیہ کام اپنے سر پر اوٹھا دیں گے۔ تو یہی نہیں کہ وید پرچار فنڈ میں ادہار پڑے گا۔ بلکہ سب کام نتیجہ خیز نہ ہونگے اور آخر الامر سمت پشیمانی کا منہہ دیکھنا پڑے گا۔ جن بہدّر پرشوں کا ایسا وچار ہے اُن سے میرا نویدن ہے کہ وہ دوبارہ اس معاملہ پر غور فرماویں اب ہم اصلی مطلب کی طرف رجوع کریں گے۔

جسقدر تحریکیں آجتک شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھاؤں نے اُٹھائی ہیں۔ آریہ سماجوں نے حتے المقدور اُن میں امداد کی ہے۔ اور بلاشک آریہ سماجوں کا اتساہ قابل تعریف ہے کہ نت نئے دن تحریکیں اٹھتی ہیں۔ اور وہ اُن کو پورا کرتی ہیں۔ مگر آپ جانتے ہیں۔ کہ جس کام کو ہم باقاعدہ کریں یا کرتے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ کیسا اطمینان بخش ہوتا ہے اور آتما کو کیسا آنند پراپت ہوتا ہے۔ اور جس کو بے قاعدہ کرتے ہیں۔ اُس میں کسقدر مشکلات فکر اور اداسی نصیب ہوتی ہیں۔ جہانتک ہم خیال کرتے ہیں۔ آریہ سبھاسدوں میں یہہ بڑی بھاری کمی ہے کہ وہ اپنی ذمگی چندہ اور وعدہ شدہ رقومات کو باقاعدہ ادا نہیں کرتے اور زیادہ رقم جمع ہو جانے پر جب تقاضا کیا جاتا ہے تو چیں بہ جبیں ہو جاتے ہیں اور بعض صاحبان تو اپنی ایسی دریا دلی کا اظہار فرماتے ہیں کہ چندہ سے قطعی انکار کر جاتے ہیں۔ ہم نے اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے کہ ایسے وہ صاحبان ہیں جو بخوبی جانتے ہیں کہ پرتگیا کا پالن کرنا انسان کا مکہہ دہرم ہے۔ مگر گھر سے ٹھکا نکالتے ہوئے سوامی جی کی تحریر مندرجہ باب دوم ستیارتھ پرکاش کو قطعی فراموش کر جاتے ہیں۔ اور خاص موقعوں پر بھی چندہ دینے سے پہلو تہی کر جاتے ہیں۔ آپ نے ان سب باتوں کا نتیجہ شاید یہہ سمجھا ہو۔ کہ ایسا کرنا سبھاسدوں کا

ہی قصور ہے۔ لیکن یہہ بھی نہیں آج کل آریہ ورتیوں میں ایسا رواج پرچلت ہو رہا ہے کہ ہر ایک آدمی اپنی آمدنی کو دنیوی کاروبار میں خرچ کر دینا ہی اپنا فرض سمجھے ہوئے ہیں۔ دہارمک اور پروپکارک کاموں میں خرچ کرنا مناسب نہیں سمجھتا منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ ہر ایک شخص کو اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دہرم ارتھ کاموں پر صرف کر دینا چاہئے۔ تو پھر جبکہ ہم دہرم کے پرچارک دہرم کے گراہک اور دہرم کے حامل ہیں تو کیوں اس بات کی طرف توجہہ نہیں دیتے۔ کہ ہم دہرم کاریوں میں حصہ لینے کے لئے باقاعدہ کام کریں۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ سماج کو مالی امداد کی ہر ایک فنڈ کے لئے سخت ضرورت ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم دان دینے کے لئے باقاعدہ طیار ہو جاویں۔ اور بقول منوجی مہاراج اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دان کے لئے مخصوص کریں۔ یعنی اگر کوئی شخص ۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ یا آمدنی والا ہے تو اس کو ضرور ۵ روپیہ دان کے لئے نکال کر علیحدہ دان پاتر میں جو کہ اسی غرض کے لئے بنایا جاوے رکھہ دینا چاہئے۔ اس حساب سے سال بھر میں وہ ۶۰ روپیہ دان کر سکتا ہے۔ پھر جس وقت کہیں پر دان دینے کی ضرورت محسوس کریگا فوراً حسب حیثیت دان پاتر میں سے بخوشی نکال کر دان کر سکتا ہے گویا ۵۰ روپیہ کی آمدنی والے کو اپنی آمدنی ۴۵ روپیہ سمجھہ لینی چاہئے تب ہی سچا دان ہو سکتا ہے اور تب ہی آتما ہر وقت پرسن رہ سکتا ہے۔ مجھے یہہ بھی یقین ہے کہ ضرور ہر ایک صاحب دان کرتے ہوں گے۔ مگر اس بے قاعدہ دان سے نہ تو طبیعت کو خوشی ہوتی ہے اور نہ حوصلہ بڑھتا ہے۔ بلکہ ہر ایک موقع پر دان دیتے وقت دل پست ہو جاتا ہے اسلئے نویدن ہے کہ آریہ سماج کے جملہ سبھاسد اس تجویز پر عمل کریں۔ اب ہم وید پرچار فنڈ کو مستقل فنڈ بنانے کے لئے حسب ذیل تجاویز نویدن کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ اگر ہم ان تجاویز پر پورے چل نکلے۔ تو وید پرچار فنڈ بڑی آسانی سے ایک مستقل فنڈ بن سکتا ہے۔ اگرچہ تجاویز ذیل میں سے چند پر شاذ و نادر عمل ہی

ہوتا ہے۔ مگر اُس کا کیا شمار ہر ایک سماج میں ان
جملہ تجاویز پر عمل ہونا چاہئے ॰

(۱) ہر ایک سماج میں پرچار دان پاتر کھولا جاوے۔
اور سب سبھاسد پرتگیا کر لیویں کہ ہر اتوار کو ہمیں
ایک پیسہ یا جس قدر وہ چاہیں ضرور ڈالا کریں ॰

(۲) ہر ایک سبھاسد اس بات کے لئے پرتگیا کر لیوے
کہ ہر سال دیوالی کے روز مہرشی فنڈ کا چندہ ادا
کرے اور ہر ایک سماج اس روز سوامی جی کے
دیہانت پر جلسہ کرے اور وید پرچار فنڈ کے لئے
مہرشی فنڈ کی اپیل کیا کرے ॰

(۳) آریہ سماجوں کا جو روپیہ سالانہ جلسوں پر ضیافت
میں صرف ہوتا ہے وہ موقوف ہو کر سبھاسدوں
کو اُسقدر چندہ بروقت اپیل جلسہ وید پرچار فنڈ
میں دینا چاہئے ॰

(۴) اُپدیشکوں کا سفر خرچ شرومنی آریہ پرتی ندہی
سبہاؤں کے ذمہ نہ رہنا چاہئے۔ بلکہ سماجوں کے
ذمہ حسب دستور سابق ہونا چاہئے۔ اس تجویز
سے سماجوں کو بھی تکلیف نہ ہوگی۔ اور سبہاؤں
کا بڑا بھاری خرچ بچ جاوے گا ॰

(۵) ہر ایک سماج کے سالانہ جلسہ پر سوائے وید
پرچار فنڈ کے کسی اور فنڈ کے لئے اپیل نہ ہوا
کرے ॰

(۶) ہر ایک سماج اپنے چندہ ماہواری کی آمدنی کا
دشانش سبہاؤں میں ضرور بھیجا کرے۔ اور
سبھاسدوں سے چندہ وصول کرنے کا کوئی
آسان قاعدہ مقرر کر دیوے۔ تاکہ دشانش
کی آمدنی معقول ہووے۔ اور سماج کا فنڈ
بھی بڑھ جاوے ॰

(۷) رذّی اور آٹا فنڈ ہر ایک سماج میں ضرور
جاری ہونا چاہئے ॰

(۸) ہر ایک آریہ سماج کا وہ معزز اور باحوصلہ
سبھاسد جس کے پاس اراضی ملکیت اسقدر ہو
کہ وہ اُس کی پیداوار سے بقدر ہزار ویدپرچار فنڈ

کے سمت شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا کو معاف
کر سکتا ہو۔ تو اُس کو لازم ہے کہ وہ اس کام کے
لئے ضرور دان کرے۔ میری رائے میں اگر کسی کے
پاس ۱۰۰ بیگہ زمین ہے تو وہ ۲ بیگہ اراضی ضرور
معاف کر دیوے اور اُس کی سالانہ آمدنی سبہا
میں بھیج دیوے ॰

صورت اول — میں بلحاظ تعداد آریہ سماجوں کے جو کہ پنجاب
میں ۱۵۰ کے قریب ہیں اگر اوسطاً فی
سماج ۱۰ روپیہ ماہوار لیویں تو ۱۵۰۰ روپیہ
ماہوار اور ۱۸۰۰۰ روپیہ سالانہ آمدنی ہوتی ہے ॰

صورت دوم — میں اگر اوسطاً فی سماج ۲ روپیہ ماہوار
خیال کیا جاوے تو ۳۰۰ ماہوار اور
۳۶۰۰ روپیہ سالانہ ہوتا ہے ॰

صورت سوم — میں اگر فی سماج جن کے سالانہ جلسے ہوتے
ہیں ۱۰۰ روپیہ سال فرض کریں تو ۱۵۰
سماجوں سے ۱۵۰۰۰ روپیہ آمدنی ہوئی
اس کا مطلب یہہ ہے کہ جسقدر چندہ سبہا بہد
ضیافت میں دیتے وہ اپیل کے وقت وید پرچار
فنڈ میں ایزاد کر سکتے ہیں ॰

صورت چہارم — میں اگر اُپدیشکوں کا سفر خرچ سبہا کے ذمہ
نہ رہے تو ۲۰۰۰ روپیہ سالانہ کی بچت
ہو سکتی ہے ॰

صورت پنجم — میں اگر جلسہ کرنے والی صرف پچاس سماجیں
ہیں تو فی سماج اوسطاً ۲۰ روپیہ کے حساب
۱۰۰۰ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہو سکتی ہے ॰

صورت ششم — میں اگر ایک سو ۱۰۰ آریہ سماجوں کا تعلق
آریہ پرتی ندہی سبہا سے ہے تو ہر ایک
سماج سے ۱۲ روپیہ سالانہ کی آمدنی
ہوتی ہے ॰

صورت ہفتم — میں اگر فی سماج ۱۰ روپیہ فرض کر لیا جاوے
تو ۱۵۰۰ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔

صورت ہشتم — میں اگر ہمارے معزز زمیندار سبہا سد ہمت
کریں تو ۲۰۰۰ روپیہ کی تخمیناً سالانہ
آمدنی ہو سکتی ہے ॰ اور کل کو جمع کر کے تخمیناً
۳۳۰۰۰ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی
بڑی آسانی سے ہو سکتی ہے ॰

صورت اول — میں سماج کے ہفتہ وار جلسہ کے وقت پرچار
پاتر میں ہر ایک سبھاسد ایک پیسہ ڈالنا
اپنا فرض کر لیوے ॰

صورت دوم — میں سالانہ دیوالی کے روز مہرشی فنڈ ہر ایک سبھاسد
اپنا فرض کر لیوے۔ اور باقیوں کے لئے
تشریح کی ضرورت نہیں ॰

اِن آٹھ تجاویز کے علاوہ اور کسی موقع یا تقریب پر
وید پرچار فنڈ کے لئے چندہ نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اور
فنڈ اور لوکل کام بھی سماجوں کے ذمہ لگے ہوئے ہیں
جو دیگر فنڈ مثلاً گورو کل اور کنیا مہا ودیالہ وغیرہ
اُن کے لئے ہر ایک صاحب بروقت ضرورت نقد چندہ
یکمشت دان کر دیویں اور جس وقت ہر ایک صاحب
حصہ اپنی آمدنی کا دان کے لئے مخصوص کر دیویں
ذرا بھی مشکل نہ ہوگا۔ سنسکاروں یا دیگر خوشی کے
پر لوکل کاموں کے لئے یا جہاں ضرورت سمجھی
چندہ دیا جانا چاہئے۔ مطلب یہہ کہ وید پرچار
ہی ایک مستقل فنڈ ہے۔ جس کے لئے مکمل تجاویز
اس کو پائیدار بنایا جاوے۔ باقی سب فنڈ اس کے
ہیں ॰ ویدک دہرم کی تشنگی دیہات میں زیادہ
یہی لوگ ویدک دہرم کو گرہن کرنے میں سبقت لیں
اور کیا آپ اُمید رکھہ سکتے ہیں کہ شہروں کے
لوگ ویدک دہرم کا پالن ایسا جلدی کر لیں گے جیسے
دیہات والے۔ ہرگز نہیں۔ اگر ویدک دہرم کو
تو دیہات کے پرچار سے بہت شوق کا
کہ دہرم پرچار کم فہمی کو پیش نظر رکھتے ہوئے
میں نہیں کرایا جاتا۔ ہم اُپدیشکوں کی کار
کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے بڑے
شہروں میں بکثرت جاتے ہیں۔ اور دیہات میں
نہیں جاتے۔ شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا
نے ایک نئے فنڈوں کے ذریعے سے پرچار کا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

... توڑ دیا۔ ورنہ اس انتظام ... ہے اس کو بہت زیادہ اُمید تھی۔ لیکن ... پرچار کی ... کہ منڈل قائم رہے تو سبھا کا ... خیال کیا ... نہیں رہیگا۔ ہم زیادہ کا اس ... اُپدیشکوں سے ... صرف اس قدر ضرور ... دینا نہیں چاہتے۔ ... کہ وید پرچار فنڈ اپنا ... جو آمدنی اس میں آتی ہے۔ وہ ... اُپدیشکوں کو لیکچر سننے میں ... ہم نہیں کہتے کہ اُن لوگوں کو کچھ ... اس قدر ضرور کہیں گے کہ کیا وجہ ... سبھا میں اس بدانتظامی کو قائم کیا ... دیہات میں پرچار ضرور ہو ... اگر اس ... تو ہم کو سبھا ایک اُپدیشک ... کہ دیہات میں ویدک دھرم ... اور سبھا کو کسقدر تقویت حاصل ... سبھا کا شور ... بڑھتا ہے یا گھٹتا ہے ... کی نازک مزاجی کو درست کرنا چاہئے۔ اور ... اس بارے میں وچار کرنا چاہئے۔

آخری نوٹ

... عظمت کا کچھ خیال ہے اور آپ لوگ ... کے سچے پیرو ہیں تو آپ کو (مراد آریہ ... اُن تجاویز پر ضرور عمل کرنا چاہئے جو کہ ... کی گئی ہیں۔ اور وید پرچار فنڈ کے مستقل ... طور پر درست ہو جانا چاہئے۔ اور ... آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو واجب ہے کہ ... وید پرچار فنڈ کی طرف خصوصیت کے ساتھ اپنی ... مبذول فرماویں۔ اور رزولیوشن پاس کر کے ... سماجوں میں ... کے لئے بھجوا دیں۔ ... امید ہے کہ اگر سبھائیں آریہ سماجوں سے ... کام لینا چاہیں تو سماجیں ضرور اس پر عمل ... ہر ایک موقع پر معمولی سی تحریر سے ... کارروائی نہیں کر سکتیں۔ ... خاص نوٹس کر دینا چاہئے کہ وہ وید پرچار فنڈ کے مستقل بنانے کی تجاویز پر آریہ سماجوں کی عملی توجہ مبذول کرا دیں۔ اور انترنگ سبھائیں کرا کر رزولیوشن پاس کرا دیویں۔ ہم یہہ بھی ارادہ رکھتے ہیں کہ اُپدیشکوں کے فرائض تحریر کر کے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں ارسال کریں۔ اگر اُن پر پورا عمل ہوا تو وید پرچار فنڈ چھہ سال کے اندر ایک اچھا فنڈ بن جاوے گا۔ اور آپ کی سب امیدیں بر آویں گی۔

اودم شم۔
راقم کرتارام۔ از کرنال

آریہ سماج کی بہت سی طاقتیں ضائع جا رہی ہیں

سنسار بھر میں یہہ نیم زور سے کام کرتا ہوا پایا جاتا ہے کہ ہر ایک جیودھاری جس وستو سے کچھ وشیش سمبندھ رکھتا ہے اُس کو وہ اپنا تصور کرتا اور اُس کے ہانی لابھ میں اپنا ہانی لابھ سمجھتا ہے۔ ہم نت پرتی دیکھتے ہیں کہ جس گھر یا شہر میں کوئی جیودھاری مدت سے رہنے کی وجہ سے اُس کے ساتھ آپنتو کا رشتہ سمجھتا ہے تو لازمی طور پر دیگر گھروں یا شہروں کی نسبت اُس سے اُس کا پیار زیادہ ہوتا ہے۔ بات بات میں وہ اس خاص گھر یا شہر کو اپنا گھر یا شہر کہتا رہتا ہوا دیگر غیر تعلق ستھانوں سے اُس کو پرتھک ظاہر کرتا ہے۔ یہہ ہی نہیں بلکہ جہاں جہاں منشیہ قدرتی طور پر آپنتو کا رشتہ خیال کرتا ہے وہاں وہاں ہی وہ قدرتاً اس بات پر مجبور ہوتا ہے کہ اپنی متعلقہ اشیاء کے نفع و نقصان اور اُن کی ترقی و تنزل کا ضرور دھیان رکھے۔ چونکہ لازمی طور پر پرانی ماتر کو اپنے اور اپنے تعلق کی جملہ اشیاء و حالات کی ترقی و بہبودی سے راحت اور اُن کے تنزل و ابتری سے رنج ملتا ہے۔ اس لئے یہہ بات ایک مسلمہ امر کے برابر ہے کہ دنیا میں کیا انسان کیا حیوان آپنتو اور غیر آپنتو یعنی اپنا و بیگانہ اِن دو حالتوں کو کداپی فراموش نہیں کر سکتا۔ ہاں یہہ ایک علیحدہ امر ہے کہ گیانی منشیہ واستوک پدارتھوں کے ساتھ آپنتو کا رشتہ قائم کرے اور اگیانی منشیہ سنسار کی ان وستوؤں کے ساتھ بھی دائمی طور پر آپنتو کا سمبندھ خیال کرے۔ مگر اس میں کلام نہیں کہ آپنتو کا خیال کسی حالت میں بھی جیودھاری کے من سے دور نہیں ہو سکتا۔ اِس عالمگیر نیم کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہوئے اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا واستوک طور پر آریہ سماجی لوگ آریہ سماج کے ساتھ آپنتو کا رشتہ سمجھتے ہیں یا نہیں۔ سرسری طور پر دھیان دینے سے تو اس کا جواب یہہ ہی ہوگا کہ ہاں ہر ایک آریہ سماج کا ممبر آریہ سماج کو اپنی سماج کہنے کے لئے طیار ہے مگر بڑی گمبھیر درشٹی سے اس جواب پر وچار کیا جائے تو اس کی وقعت اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ جس طرح ملتان، پشاور، کراچی وغیرہ کا باشندہ چند مدت کے لئے لاہور میں رہنے کی وجہ سے لاہور کو اپنا شہر کہہ دیتا ہے۔ مگر یوں ہی کہ سنجیدہ طور پر آپنتو کا سوال خواہ کسی صورت میں ہی کیوں نہ ہو اُس کے روبرو آتا ہے تو ویسا ہی وہ اپنے اصلی وطن کو دیگر شہروں پر ترجیح دینے کو آمادہ ہو جاتا ہے جسقدر خوشی و راحت اُس کو اپنے وطن کی خوشحالی و فارغ البالی کو دیکھ کر ہوتی ہے ممکن نہیں کہ لاہور جیسے شہر کی نسبت بھی کہ جس میں وہ عارضی طور پر رہتا ہے اُسی قدر خوشی و راحت ہو۔ پس عین یہہ ہی حال آریہ سماج کے ممبروں کا ہے اس میں کلام نہیں کہ شروع شروع میں جبکہ لوگ آریہ سماج میں داخل ہوتے تھے تو قدرتاً اُن کو بھی آریہ سماج کے ساتھ واستوک سمبندھ پیدا ہونیکا زوردار خیال ہوتا تھا اور وہ اپنے کلام و فعل میں بھی ایسا ہی ظاہر کرتے تھے مگر کچھ مدت کے بعد جبکہ آریہ سماج نے خود اپنی ہستی کو عملاً قائم کرنے کا خیال چھوڑ ایک وہمی صورت اختیار کر لی۔ تب سے اس میں داخل ہونے والے اصحاب بھی ایک وہمی رشتہ خیال

کر کے اس میں داخل ہوتے رہے اور اب نتیجہ وہ ہی ہو رہا ہے۔ جو کہ لازمی اور لابدی طور پر ہونا چاہیئے تھا۔

اس پرچارک کلچرڈوں کی نسبت تو ہمیں یہہ ظاہر کرنیکی ضرورت نہیں کہ وہ آریہ سماج کو کیا خیال کرتے ہیں اور آریہ سماج کے ساتھہ اُن کا کیا رشتہ ہے۔ کیونکہ وہ علانیہ طور پر اپنی تحریر و تقریر میں صاف الفاظ میں ظاہر کر چکے ہیں کہ وہ ہندوؤں کے پرچر زدہ ہیں سوامی دیانند کے بہاشیہ کو وہ مستند نہیں مانتے۔ آریہ سماج کو وہ محض ایک ہندو ریفارمنگ کلب سمجھتے ہیں۔ یہہ ہی نہیں بلکہ ہندوؤں کی طرح کلچرڈ بھائی بھی اپنے ہاں گرنتھہ صاحب وبہاگوت آدی پوران کی کتھا کرتے ہیں۔ ہولی دسہرہ آدی تیوہار ہمیں ہندوؤں کی طرح منانا اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ باینہمہ تاحال بعضے کلچرڈ اپنے آپ کو آریہ اور اکثر اپنے آپ کو ہندو پکارتے ہیں۔ پس ہم اپنی تحریر میں کلچرڈوں کی کارروائیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف موجودہ آریہ سماج کی اوستھا پر ہی بحث کریں گے۔ پیشتر اس کے کہ ہم اپنے اصلی مضمون کی طرف متوجہ ہوں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سماج یا سوسائیٹی کے معنوں پر کچھہ وچار کیا جائے؛

اگرچہ افراد کے مجموعے کا نام سوسائیٹی ہے۔ مگر درحقیقت سوسائیٹی اور افراد بالکل علیحدہ علیحدہ شئے ہے سوسائیٹی بذات خود ایک علیحدہ ہستی کا نام ہے۔ سوسائیٹی کے خاص خاص دستور العمل ہوتے ہیں۔ سوسائیٹی خاص خاص دستوروں کو نافذ بھی کرسکتی ہے۔ سوسائیٹی انسانی زندگی کو مکمل بنانے کا ایک قدرتی ذریعہ ہے۔ دھرم کے اعلےٰ معراج پر پہونچانے کے لئے سوسائیٹی ایک خاص سیڑھی ہے۔ سوسائیٹی کی ہستی کے بنا انسان کا جیون دوبھر اور بے مزہ ہے۔ سوسائیٹی کی طاقت حکمران ملک کی طاقت سے بدرجہا بڑھ کر ہے۔ بجز ذات پرماتما کے نیچے سوسائیٹی ہی ایک زندہ طاقت ہے جو انسان کو بڑے بڑے اپدروں سے بچا سکتی ہے۔

موجودہ اوستھا میں اگرچہ ہم کسی بھی سوسائیٹی کو مکمل سوسائیٹی کے نام سے نامزد نہیں کرسکتے۔ مگر تاہم ایسی کلام نہیں کہ اگر سوسائیٹی کا نمونہ بہت خیال ہم اپنے دل پر منقش کرسکتے ہیں۔ تو وہ عیسائی مسلمان و ہندو سوسائیٹی کی نامکمل اور ادہوری شکل کا ملاحظہ کرنا ہے۔ سوسائیٹی کا ہونا ایک لازمی اور لابدی امر تسلیم کرنے اور یہہ مان لینے کے بعد کہ انسان قدرتاً سوسائیٹی کا محتاج ہے اور سوسائیٹی کے بنا یہہ اپنی زندگی آنند پوروک نہیں گذار سکتا۔ یہہ سوال کرنا محض فضول اور نامناسب ہے کہ کیا موجودہ آریہ سماجی بھائی کسی سوسائیٹی کے ساتھہ وابستہ ہیں یا نہیں؟ سوال ہے تو صرف یہہ ہے کہ آریہ سماجی بھائی کس سوسائیٹی کے ساتھہ واستوک سمبندھ رکھتے ہیں۔ اور یہہ کہ وہ کونسی سوسائیٹی ہے جس کا رعب کہ آریہ سماجی بھائیوں پر کچھہ اثر کرسکتا ہے۔ یا یہہ کہ کس سوسائیٹی کے دستور العمل سماجی بھائیوں کو برتنے پڑتے ہیں۔ اگر یہہ ثابت ہوجائے کہ ایک ماتر آریہ سماج یا دوسرے معنوں میں آریہ جاتی (اگر کوئی ہے) کے ہی دستور العملوں پر آریہ سماجی بھائی کاربند ہیں اور یہہ کہ آریہ سماج کا ہی رعب آریہ لوگوں پر اثر پذیر ہوسکتا ہے تو اس بات کے تسلیم کرنے میں کسی بھی عقلمند کو انکار نہ ہوگا کہ آریہ سماجی بھائیوں کا سچا سمبندھ آریہ سماج سے ہے اور اگر اس کے وپریت ثابت ہوا تو نتیجہ صاف طور پر یہہ برآمد ہوگا۔ کہ آریہ سماج بقول ہمارے کلچرڈ دوستوں کے محض ایک ہندو ریفارمنگ کلب یا دوسرے معنوں میں ایک تھیٹریکل کمپنی سے زیادہ وقعت نہیں رکھہ سکتی نیز موخر الذکر بات صحیح ہونے کی صورت میں یہہ امر بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ جاویگا۔ کہ آریہ سماج کی بہت سی طاقتیں ضائع ہورہی ہیں۔ اگر ہٹ دہرمی اور ضد کو بالائے طاق رکھکر محض انصاف کی درشٹی سے دیکھا جائے تو کسی بھی آریہ بھائی کو اس بات سے انکار کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ کہ موجودہ آریہ سماجی بھائیوں پر جسقدر ہندو سوسائیٹی کا دباؤ اثر پذیر ہوسکتا ہے اور کسی بھی سوسائیٹی کا نہیں۔ عموماً ہندو رواجوں کی غلامی میں آریہ سماجی بھائی جکڑے ہوئے ہیں۔ ہندوؤں کی خاطر اپنے سدھانتوں کو نیو چھاور کرنا اُن کے لئے ایک معمولی بات ہے۔ پراچین رواجوں کو چھوڑنے کی کسی بھی آریہ سماجی کو حوصلہ نہیں پڑتا۔ ہندوؤں کی بیہودہ ذات پات کے بندھنوں سے آزاد ہونیکی کسی بھی آریہ بھائی کو جرأت نہیں پڑتی کیونکہ چھوت چھات کا ڈھکوسلہ اکثر سماجیوں کے دل میں تاحال جاگزیں ہے۔ غیر مذاہب کے آدمیوں کو اپنے میں شامل کرنے کا دروازہ جس طرح ہندو سوسائیٹی میں بند ہے اُسی طرح آریہ سماج کے لوگ بھی جنم کے مسلمان وعیسائی آدمی کو لینے اور اُن کے ساتھہ برتنے سے جی چُراتے ہیں۔ اپنی سنتانوں کا برہم چریہ قایم رکھنے کے لئے ہندوؤں سے بڑھ کر ناحال کوئی پراچین [illegible] آریہ سماج کی طرف سے پیدا نہیں ہوا۔ اور اب جو بصد مشکل گوروکل ستھاپن کرنے کی کوشش ہوئی ہے۔ اس کو بھی پراچین طریقے کے انوکول چلانے میں جو دقتیں ہندو سوسائیٹی کے ساتھہ وابستہ ہونیکی وجہہ سے پیش آئینگی اُن کا خیال کرکے اس کی [illegible] کامیابی کچھہ اندیشہ معلوم ہوتا ہے۔ آجتک آریہ سماج نے جسقدر انسٹیٹیوشنس قایم کئے ہیں اُن میں سے ایک بھی آریہ انسٹیٹیوشنس کہلانے کے یوگیہ نہیں کیونکہ اُن میں آریہ سدھانت کے انوکول تعلیم دینا [illegible] آریوں کے مفاد کو ہندوؤں سے بڑھ کر ملحوظ خاطر [illegible] کا نشان تک پایا نہیں جاتا۔ بلکہ برعکس اس کے ہندوؤں کے مذہب اور اُن کے رسم ورواج کا قدم بہ قدم لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ کسی انسٹیٹیوشن کے [illegible] کرنا کو اس بات کی جرأت نہیں پڑسکتی کہ وہ کسی غیر مذاہب سے آئے ہوئے آریہ لڑکی یا لڑکے کو اپنے [illegible] داخل کرسکیں۔ کیونکہ اُن کی دوراندیشی اُنہیں [illegible] اسمرتھتا کی سکشا دیتی رہتی ہے۔ کہ جوں ہی ایک غیر مذہب سے آیا ہوا لڑکا یا لڑکی اس میں داخل ہوا۔ توں ہی کل ہندو لڑکے لڑکیاں اس انسٹیٹیوشن [illegible]

[...] جائیں گی اور وہاں بے رونقی ہو جائے گی۔
[...] انسٹیٹیوشن کی ساری ٹیپ ٹاپ اور بیرونی نمائش
[...] میں مل جائے گی۔ اس لیے وہ ایسا کرنے کا کبھی نام
[بھی] نہیں لیتے۔ برعکس اس کے عیسائیوں کی طرف
[دیکھئے] کہ باوجود عیسائی بچوں کی تعلیم و تدریس کا علیحدہ
انتظام مہیا کرنے کے بھی اُن کی کوئی انسٹیٹیوشن بھی
دکھائی نہیں دیتی کہ جہاں مہتروں تک سے ہو چکو ہو
عیسائی لڑکے لڑکیاں بر ملا داخل نہ ہوتی ہوں۔
اور دیگر مذاہب کے طلباء کی طرح مساوی حقوق نہ رکھتی
ہوں۔ عیسائی لوگ کبھی بھی عیسائی بچوں کے مفاد
[کو] دیگر مذاہب کے بچوں کی خاطر قربان کرنے کو طیار
نہیں ہوتے۔ بلکہ سچ پوچھئے تو ان کا سارا کام محض
مذہب عیسوی کے پرچارکوں کی خاطر ہو رہا ہے۔ عیسائیوں
کے یتیم خانوں کی طرف نگاہ کیجئے آپ کو ایک بھی یتیم خانہ
ایسا دکھائی نہ دیگا۔ کہ جہاں سے ہندو یتیم بچے چند
سال مذہب عیسوی کی گود میں پرورش پا کر بھی ہندو
کا ہندو ہی رہیں۔ مگر برخلاف اس کے آریوں کے
یتیم خانوں کی طرف خیال کیجئے کہ ایک بھی یتیم مت
[...] آریوں کے زیر تحت تعلیم پا کر آپ کو آریہ بنا ہوا
نظر نہیں آئے گا۔ اسیطرح آریہ سماج کے کنیا آشرم
اور ودیارتھیوں کے بورڈنگوں کی طرف غور کیجئے
وہاں بھی آپ یہہ ہی پائیں گے کہ ہندوؤں کے بچے
مدت تک آریوں کے ہاں سکشا پا کر بھی ہندو کے
ہندو ہی رہتے ہیں۔ آریہ انسٹیٹیوشنس میں عموماً
ہندوؤں کی خاطر آریہ بچوں کے فائدہ کو قربان
کیا جاتا ہے اور پھر علانیہ اس بات کے کہنے کی جرأت
کیجاتی ہے کہ یہہ آریوں کے انسٹیٹیوشنز ہیں۔ آریہ
لوگ اس کے لئے دہن دیں۔ درحقیقت بات یہہ ہے
کہ ہمارے اوپر وکت کتھن کے مطابق آریوں کی
ہندوؤں سے سچے معنوں میں کوئی اپنی سوسائیٹی
یا سماج نہیں ورنہ آریہ سماجی بھائی یقیناً آریہ
سماج کے ساتھ اپنا ذاتی سمبندھ سمجھتے ہیں۔
اس لئے وہ قدرتاً ہندو سوسائیٹی کے ساتھ وابستہ
ہیں یا دوسرے معنوں میں وہ ہندو ہیں۔ اگر
سچ مچ آریوں کی کوئی زندہ سوسائیٹی ہوتی اور آریہ
بھائی اس کے ساتھ آتمتو کا رشتہ سمجھتے تو ممکن نہ
تھا کہ آج تک ویدک دھرم کا قدرتی جھنڈا ممالک
دور دراز میں نمایاں طور پر قایم نہ ہو جاتا اور یہہ
کہ اسقدر قلیل عرصہ میں بھی آریہ سوسائیٹی کی تقابلت
مذہب اسلام و مذہب عیسوی کی نامکمل اور ادھوری
سوسائیٹیوں کے مقابلہ میں تعجب خیز چمتکار نہ دکھلاتی
آریہ سوسائیٹی کی موجودگی میں یہہ امر
ناممکن تھا کہ آریہ لوگ اپنی متروک کردہ ہندو برادری
کے بہتے سے اپنے سدھانتوں پر پانی پھیرنے کے لئے آمادہ
ہو جاتے۔ یا یہہ کہ اپنے سنسکاروں کے موقعوں پر
ہندو برادری کی دھمکی سے دب کر گر جاتے۔ یا پراچین
آریہ دستوروں کے مطابق اپنا جیون بسر کرنے کی
بجائے ہندو برادری کی گیدڑ بھبکیوں سے ڈر کر موجودہ
ہندو رواجوں کی غلامی میں جکڑے رہتے۔ بلکہ برعکس
اس کے ہمارا پختہ یقین ہے کہ آریہ سماج اپنی بردباری
اور اوایل زندگی میں ہی وید وکت مریاداؤں کا
پالن کر کے اپنی سچائی۔ شجاعت۔ خدا پرستی۔ تیاگ
پالن۔ دیانتداری وغیرہ وغیرہ اوصاف کا نمونہ دکھلا کر
آج تک ضرور ایک حصہ دُنیا کو ویدک دھرم کا گرویدہ
بنا لیتی۔ حالات موجودہ پر جسقدر گمبھیرتا سے وچار
کیا جائے اسقدر ہی صاف اور صحیح طور پر ہم اس
نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ کہ موجودہ آریہ سماجی بھائی
واستو میں ہندو سوسائیٹی کے پرزے بن رہے
ہیں۔ صرف نام ماتر آریہ سماج کے ساتھ اپنا سمبندھ
رکھتے ہیں۔ اور یہہ ہی وجہہ ہے کہ آریہ سماج کی ترقی
جس بجلی کی سی رفتار سے ہونی شروع ہوئی تھی
وہ رُکی ہوئی ہے۔ صرف یہہ ہی نہیں کہ آریہ سماج
کی ترقی میں بادھا ہو رہا ہے۔ بلکہ آریہ بھائیوں کی موجودہ
رفتار نہایت ہی بھیانک اور برے نتائج پیدا
کر رہی ہے۔ (باقی آئندہ)

الراقم
سیتا رام آریہ از لاہور

آریہ سماج لاہور کے حالات

گذشتہ ہفتہ میں بھی حسب معمول منگل اور سنیچروار
کو کتھا منڈلی نے گمٹی بازار میں کتھا کی اور بھجن گائے۔
سامعین پر عمدہ اثر ہوا۔ اب آئندہ سے جمعہ وار کے دن
شام کے وقت واٹر ورکس کے متصل بھی کتھا ہوا کرے گی۔
علاوہ ازیں سوموار اور شکروار کو سادھو بوٹا نند جی
لوہاری دروازہ کے باہر ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہیں
اس ہفتہ اُن کے اُپدیش سُننے کے لئے ڈھائی تین سو
آدمی اکٹھے ہو گئے تھے۔ اُپدیش کا اثر اُتم پڑا۔ ویروار
کی رات کو حسب دستور ڈیبیٹنگ کلب کا جلسہ ہوا۔
مضمون زیر بحث پُن پاپ تھا۔ گیارہ صاحبوں نے
تقریریں کیں۔ تعداد حاضری معقول تھی۔ اتوار کو
معمولی ہون و بھجنوں کے بعد پنڈت دولت رام جی نے
اُپاسنا کرائی اور اُپدیش دیا۔ جو بعض انشوں میں
قابل اعتراض اور غیر موزوں تھا۔ ہماری رائے میں
ساماجک اُپدیشوں میں اپنے خانگی معاملات کا بکھیڑا
چھیڑنا کچھ سودمند نہیں ہوتا۔ اُپدیش کی سماپتی
پر مہاشہ سوم ناتھ راؤ منتری حیدرآباد دکن نے ایک
پُرجوش اور مدلل ویاکھیان دیا۔ آپ نے اوم بھو۔
اوم بھوہ۔ اوم سوہا آدی وید منتر کی ویاکھیا کر کے
جتلایا کہ وید منتروں میں کس قسم کے شُدھ تلازمے
ہیں۔ مثلاً بھو کے مقابلہ میں جنا ہا۔ بھوہ کے مقابلہ
میں تپاہا۔ سوہا کے مقابلہ میں ستیم۔ کس خوبی سے
پرماتما کے وچتر گنوں کو پرگٹ کرتے ہیں۔ اور منتر کے
درمیان مہا کا شبد کس خوبصورتی سے جگدیشور کی مہتو
کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ نے حیدرآباد میں ویدک دھرم کے
پرچار کی ضرورت کو جتلا کر پنجاب نواسی آریہ بھائیوں
کو مدد کرنے کی زبردست درخواست کی اور مدراس میں
ویدک دھرم پرچار کے چند آسان وسایل کا ذکر کیا۔ نیز
آپ نے فرمایا کہ مدراس کے درے دکھن میں ایک گرگ

نامی مقام ویدک دھرم کے پرچار کے لئے نہایت ہی موزوں ہے۔ وہاں کے لوگ بڑے شردھالو، سمجھدار اور آتتھی سیوا کے بڑے شایق ہیں۔ دودھ۔ گھی۔ پھل آدی اُتم پدارتھ بکثرت ملتے ہیں۔ غرضیکہ یدی اُس جگہ ویدک دھرم کے پرچار کا یتن کیا جائے تو بہت ہی لابھ ہو سکتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ وہاکھیان کی سماپتی پر جائنٹ سکرٹری سماج کے ضروری خبریں سُنانے کے پشچات شانتی پاٹھ ہو کر سبھا وسرجن ہوئی۔ اس دفعہ تعداد حاضری پہلے سے بہت بڑھ کر تھی۔ پھر سب آریہ بھائی کوچہ چڑیماراں اندرون دروازہ لوہاری لالہ سیتا رام جی کے مکان کے نزدیک ویدک دھرم کا سندیسہ اُن ستری پُرشوں کے کانوں تک پہونچانے کے لئے پدھارے کہ جو آلسیہ کی وجہہ سے سماج میں نہیں آتے۔ لالہ سیتا رام جی نے پہلے سے ہون آدی کا سامان مہیا کیا ہوا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے البتور پاسنا سُنائی گئی۔ اور پھر سوستی واچن کے بعد ہون یگیہ کیا گیا۔ اور بھجن گائے گئے۔ تت پشچات بزرگ بھائی شری یان گوکل چند جی پنشنر نے آریہ سماج کی نسبت سوارتھی لوگ جو مِتھیا دوش لگا کر بدنام کرتے ہیں اُن کی بابت مفصل ورنن کیا اور اپنی زندہ سرگزشتی کہانی سُنا کر شردھالوؤں پر اس بات کو بھلی بھانتی منقش کر دیا کہ آریہ سماج منشیہ ماتر کی بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے سب کو آریہ سماج کی شرن لینی چاہئے۔ ازاں بعد ستریوں نے ایک بھجن گایا اور پھر سادھو پرمانند جی نے ستریوں کے سیا پا کرنے اور بیاہ میں فحش گیت گانے پتی کی سیوا میں تت پر رہنے کی بجائے مسٹنڈے سادھوؤں اور پیروں فقیروں کی سیوا کرنے اور اسی پرکار کے انیک ڈھونگوں کا بھلی پرکار کھنڈن کیا اور ستریوں کو ودیا پڑھنے اور سچے دھرم پر درڑھ ہونے آدی کا اُپدیش دیا۔ آپ کے اُپدیش کو سُن کر سب استری پُرش پرسنن ہوئے۔ اُپدیش کی سماپتی پر بھجن منڈلی نے خوب بھجن گائے۔ آخر ۲ بجے

کے لگ بھگ شانتی پاٹھ ہو کر پرچار کا کام سماپت ہوا۔ آج کل لاہور نواسی آریہ بھائی آریہ سماج کے کام میں بہت کچھ سیوا کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا حالات کو پڑھ کر ناظرین اخبار کو معلوم ہو گا۔ کہ ہفتہ میں مشکل سے کوئی دن خالی جاتا ہو گا کہ آریہ سماج کی طرف سے ویدک دھرم کے پرچار کے لئے کوئی نہ کوئی کام نہ ہوتا ہو۔ آج کل آریہ سماج کی موجودہ اوستھا اور اس کے موجودہ حیرت انگیز کام کو دیکھ کر ایک وچارشیل منشیہ یہہ خیال کرنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ جب ویدک دھرم کو صرف نیک نیتی کے ساتھ ماننے اور اُس کا پرچار کرنے سے آریہ سماج سخت سے سخت آفتوں کا مقابلہ کرتا ہوا۔ اور اندرونی دشمنوں کے کمینہ سے کمینہ شرارت انگیز حملوں کو سہارتا ہوا غضب کی ترقی کر رہا ہے اور اس کا مشن زبان حال سے کامیابی۔ کامیابی کی زوردار پکار سُنا رہا ہے تو کوئی وجہہ نہیں کہ اگر آریہ لوگ عملی طور پر اپنی سماج کی ...... ہستی کو محسوس کرتے ہوئے بیہودہ ہندو ذات پات کی آہنی زنجیروں کو توڑ کر اور مروجہ مکھی چھوت چھات کو الوداع کہکر ویدک دھرم کے ساتھ تلے پورے طور پر پناہ لیتے ہوئے اُس مہان جگدیشور کی آگیاؤں کا پالن کرنے میں کٹی بدھ ہو جاویں۔ تو آریہ سماج کا مشن موجودہ رفتار کی نسبت دس گُنا تیزی کے ساتھ اپنی مسافت کو طے کرتا ہوا منزل مقصود تک نہ پہونچ جائے۔ آریہ پرانتری گن! اس سمے ہم آریوں کی گردن پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری کا بوجھہ ہے۔ اس بوجھہ کو یدی ساودھانی سے اُٹھاتے ہوئے ہم سیدھے راستے کے ذریعے منزل مقصود پر پہونچنے کا یتن نہ کریں گے۔ تو سچ جانئے کہ ہم سا ابھاگی روئے زمین پر کوئی دوسرا نہ ہو گا اس وقت ہماری بیشمار ضرورتیں ہیں۔ جن کا پورا کرنا ہمارا فرض اعلیٰ ہے۔ ہندو سوسائٹی ہمارا ستیاناش کر رہی ہے۔ دیگر مذاہب ہماری مخالفت پر کمربستہ مستعد ہیں۔ ورن آشرم کا ابھاؤ ہماری

بیخ کنی کا موجب ہو رہا ہے۔ جن جن لوگوں کو ہم شودر پورو کہہ اپنے آدرش سے مغرور کرکے اپنی طاقت سے بے خبر اُن کی سیوا کرتے ہوئے اُن سے ویدک دھرم کے پرچار کی اُمیدیں رکھتے ہیں۔ وہ ہی ہمارا تھا اپنی پرو پیگنڈا کا راج ہم میں قائم کرنے کا پورن ادیوگ کرتے ہیں اس لئے آریہ گن! اس سمے ہمیں بھاری کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ آؤ ایشور پرماتما پر پورن وشواس رکھتے ہوئے ہم نربھے ہو کر ویدک دھرم پر عملی طور سے درڑھ ہوں۔ اور آریوں کی سوسائٹی کو ہی ہم اپنی سوسائٹی سمجھیں۔ اور پریم ودیا اور شانتی سے دُنیا کے کل مت متانتروں کو جیتیں ہیں کرتے ہوئے منشیہ ماتر کے ساتھ سچی سمبندھ پیدا کریں۔ اور موجودہ بھین دیوتاؤں کے دھوکہ فریب سے بچنے کے لئے ہم خود بھی شکتی دیا کا اُپدیش کریں۔ تب ہی ہمارا کلیان ہو سکتا ہے (ریپورٹر لاہور)۔

بارھواں سالانہ جلسہ آریہ سماج پشاور

(۱) اس جلسہ پر حسب ذیل اصحاب پدھارے۔ لالہ منشی رام صاحب۔ پنڈت دولت رام صاحب پنڈت گردھاری لعل صاحب۔ لالہ شو دیال صاحب ایم اے راگی نبی بخش جی۔ پنڈت پورنانند جی۔ بھائی جگت سنگھ صاحب۔ پنڈت جانکی رام صاحب علاوہ اس کے ۱۱ صاحبان راولپنڈی سے۔ ایک صاحب ملاکنڈ۔ چند صاحبان مردان سے۔ ایک صاحب نوشہرہ چھاؤنی سے۔ ایک صاحب بٹھنڈہ سے اور ایک صاحب لاہور سے آئے تھے۔ (۲) ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء کی ذریعہ ۵ بجے شام کے نگر کیرتن مندر آریہ سماج سے شروع ہوا۔ اور کل بڑے بڑے بازاروں اور گلیوں میں سے جلوس گھوم کر قریباً ۸ بجے واپس آیا۔ چار بھجن منڈلیاں تھیں۔ (۳) پشاور آریہ سماج کے

(ب) رنگی نبی بخش جی کی۔ (ج) بھروں کی۔ (د) سنگھ سبھا گوراکیرا بنارس سماج کے بالکوں کی۔ (ہ) خاص کر راگی کی ہان بھجن منڈلیوں نے خوب آنند کیا۔ خاص کر راگی نبی بخش کی بھجن منڈلی نے بہت آنند کیا۔ (۳) ۱۲ اکتوبر دوپہر کو پہلے بھجن لالہ منشی رام جی و پنڈت گردھاری لال جی و پنڈت پورنانند جی کے ہوئے پھر بھجن ہو کر پنڈت پورنانند جی نے پراتھنا کرائی اور پھر ایک بھجن ہو کر پنڈت جالی رام جی کا لیکچر ویشنو مت پر ہوا۔ بھجن واڑی ہو کر جلسہ سماپت ہوا۔ دوپہر کو پہلے بھجن ہو کر بھائی جگت سنگھ جی کا پرجوش ویاکھیان وید اور آریہ ورت کے مضمون پر ہوا۔ بعد اس کے بھجن ہو کر پنڈت گردھاری لال جی کا ویاکھیان سدگیہ پر اچھی کے مضمون پر ہوا۔ بعد اس کے بھجن و آرتی ہو کر جلسہ سماپت ہوا۔ ویاکھیان ہر دو عمدہ تھے۔

(۴) ۱۳ اکتوبر صبح ہون ہو کر لالہ منشی رام جی نے اپدیش کرائی اور بعد اس کے نہایت مختصر حصہ میں دیا جس سے لوگ دیواروں کے ساتھ بجسمے دفعتہ ہو گئے۔ بعد ان کے پنڈت دولت رام جی نے ایک دلکش سرمن دیا۔ اور صبح کی کارروائی بھجن ہو کر سماپت ہوئی۔ دوپہر کو بھجنوں کے بعد لالہ شیو دیال جی ایم اے نے ڈیڑھ گھنٹہ تک مدراس کے حالات سنائے۔ اور بعد اس کے لالہ منشی رام جی نے اپیل کی۔ جو کچھ روپیہ اکٹھا ہوا اُس کی تفصیل نیچے درج کیجاتی ہے۔

کل نقد جو لالہ منشی رام جی و پنڈت دولت رام جی کو دیا گیا حسب تفصیل ذیل	
شنکار مدراس پرچار فنڈ	[illegible]
گوروکل	[illegible]
پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ	[illegible]
وید پرچار فنڈ	[illegible]
دیانند آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب	[illegible]
کنیا مہاودیالہ جالندھر شہر	[illegible]
ہندو رکھیا سبھا ایک فنڈ	[illegible]
یتیم خانہ فیروزپور	[illegible]

ماسٹر درگا پرساد جی کا سکول	[illegible]
وعدہ	
شنکار فنڈ کے واسطے	[illegible]
ماسٹر درگا پرساد جی کا سکول ...... قریباً	[illegible]
گوروکل کا وعدہ ...... قریباً	[illegible]

یہ کل رقوم متعلق پرتی ندھی سبھا ہیں۔ ویدک کالج کے سیوکوں نے قریباً [illegible] اکٹھا کیا جن میں سے قریباً [illegible] روپیہ نقد تھا۔ باقی وعدہ۔ مجھے ویدک کالج کی فہرست ٹھیک طور پر معلوم نہیں۔ اسواسطے ٹھیک اندراج کرنے سے قاصر ہوں۔ (۵) ۱۴ اکتوبر کو پہلے صبح ہون ہوا۔ پھر بھجن ہو کر ماسٹر درگا پرساد جی نے پراتھنا کرائی تب پنچھا تے ایک سندر اپدیش دلیکچر دیا بعد اس کے شری مہتی جمنا دیوی نے لالہ سحت رام جی کی استری نے ایک سندر ویاکھیان استری جاتی کی موجودہ دگرگوں شکستہ حالت پر آدھ گھنٹہ تک دیا جس کو حاضرین جلسہ نے نہایت پسند فرمایا۔ بعد اس کے اسسٹنٹ سکرٹری سماج نے مختصر سالانہ رپورٹ سنائی جس میں شدھی اور سنسکاروں کا ہونا خاص قابل تذکرہ تھا خلاصہ رپورٹ کے علیحدہ ملاحظہ فرماویں۔ بعد اس کے قریباً ایک گھنٹہ تک دھرم چرچا رہا۔ اگرچہ ایک صاحب نے جلسہ کے اس آخیر وقت پر گھبن ڈالنے کی کوشش کی۔ اور جلسہ کا رنگ بھنگ کرنا چاہا۔ مگر پرماتما کی کرپا سے بخیر خوبی سماپت ہوا۔ اس جگہ یہہ ذکر کر دینا مناسب ہے کہ پشاور آریہ سماج کو قایم ہوئے قریباً ۱۹ سال ہوئے ہیں۔ کیونکہ ۱۸۸۱ء میں قایم ہوا مگر جلسہ کا نمبر بارہواں تھا۔ کیونکہ کسی سال جلسہ نہیں ہوا۔ (۶) اس جلسہ کے حالات میں پنڈت مولچند جی پلیڈر سکرٹری آریہ سماج پشاور کا تذکرہ کرنا نامناسب نہ ہوگا جنہوں نے اگرچہ چندہ میں نہایت کوشش کی۔ سجاوٹ اور دیگر انتظامی معاملات میں بھی بڑھ کر حصہ لیا۔ روپیہ بھی سب سے بڑھ کر دیا۔ اسواسطے وہ خاص دھنیاود کے یوگیہ ہیں۔ انکے بعد ڈاکٹر کاشی رام صاحب۔ بابو سرجن مل صاحب اور بابو چھجو رام صاحب۔ بابو رلا رام صاحب۔ بابو گوپال داس صاحب۔ بابو کشن چند صاحب۔ بابو شو سہائے صاحب خاص قابل تذکرہ ہیں جنہوں نے اگرچہ چندہ اور دیگر باتوں [illegible] نوشہرہ چھاونی میں لالہ رنبیر چند جی چوپڑہ۔ اور بابو بھارام صاحب اورسیر۔ مردان میں لالہ رام چند داس صاحب مختار۔ ملاکنڈ میں بابو گوبند داس صاحب اور رائے ٹھاکر لچھمنداس صاحب۔ اور لنڈی کوتل میں پنڈت سالگ رام صاحب اور لالہ مان لال جی نے اگرچہ بہت امداد دی۔ جن کا دھنیاواد کیا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے کل آریہ سبھاسدوں اور آریوں کا بھی دھنیاواد کیا جاتا ہے جنہوں نے مختلف کاموں میں حصہ لیا۔ اور پریم پریتی سے جلسہ ختم کرنے کی کوشش کی۔

نتیجہ

گورونانک جی کا بچن ہے۔ بھگتاں دے کارج پر بھیج آپ کہلوایا۔ اس بچن کی بہاں ہم تب انوبھو کرتے ہیں جب کہ ہم بے دست و پا بغیر کسی ساز و سامان کے ایک کام شروع کرتے ہیں۔ اور سوائے صداقت ایشور پریم اور نمرتا کے کوئی سہارا نہیں ہوتا۔ لیکن جب ہم اس کام کے انجام پر پہونچتے ہیں تو اس کے نتیجہ کو دیکھ کر ہم حیران رہجاتے ہیں۔ یہی حال اس جلسہ کے شروع کرتے وقت ہمارا تھا ۶ اگست ۱۸۹۹ء کو جب جلسہ کا ریزولیوشن انترنگ سبھا میں پیش کیا۔ اس وقت یہاں تک خیال تھا کہ جلسہ کے اخراجات کے لئے بھی جمع ہونا مشکل ہے چہ جائیکہ اصل مدعا کے واسطے کچھ روپیہ ہو جاوے اور سوال یہہ تھا کہ دیوے گا کون۔ مگر جب ہم نتیجہ کی طرف دیکھتے کہ ۶ اگست سے لیکر آخیر سالانہ جلسہ تک قریباً چار ہزار روپیہ مختلف فنڈوں کے واسطے نقد و وعدہ ہوا۔ اور پھر اپنی کمزور طاقتوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ تو سوائے اس کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ دھرم کے کاموں میں پرماتما آپ سہائیکاری ہوتے ہیں۔ پشاور آریہ سماج کے آریوں کو پرمیشور شبھ مَتی اور اُتساہ پردان کرے تاکہ آئندہ بھی دھرم کے کاموں میں ایسی ہی ودّھا پریتی ظاہر کرتے رہیں۔

قدیم شیو رام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج پشاور

خلاصہ سالانہ رپورٹ آریہ سماج پشاور

سوائے معمولی باتوں کے جو کہ ہر ایک سماج میں ہوتی ہیں حسب ذیل امور پشاور آریہ سماج کے متعلق خاص کر قابل تذکرہ ہیں۔ ان تین سال میں ۸ شدھیاں پشاور سماج میں ہوئیں۔ جو مختلف جگہہ کے رہنے والے تھے اور مختلف عرصہ سے تبدیل مذہب ہوئے تھے۔ چنانچہ ایک شخص قریباً ۲۵ سال سے تبدیل تھا۔ جو شدھ کیا گیا۔ (ب) ۲۱ سنسکار ہوئے۔ نام کرن ۵۔ بواہ ۲۔ مونڈن ۳ (ج) معمولی ہونوں کے علاوہ بموقعہ لوہڑی ۱۹۸۵ ایک بڑا بھاری ہون ہوا جس میں قریباً ۵۰ روپیہ کی سامگری ڈالی گئی اور شیرینی بانٹی گئی۔ (د) خاص امداد۔ مسمی ہرساایک شخص منڈھی کرتل کا ایک لڑکا اور رئیس کی استری پٹھانوں نے اپنے قبضہ میں نظر بند کر رکھی تھی جس کے واسطے تین سو روپیہ کا چندہ کر کے معرفت بابو گوپال صاحب [illegible] ادا کیا گیا۔ اور رئیس کی لڑکی اور اسکی [illegible] معاملہ میں ارو ٹرنس ملاپ قبیلہ کریم پورہ پشاور اور لالہ گنگا رام طہوتہ ساکن پیپل منڈی نے امداد دی جو قابل شکریہ ہے۔ (ھ) ایک آریہ بھائی سخت بیمار ہوئے اور آخر کار بے چارے لوک سدھار گئے ان کو کچھ امداد کی ضرورت تھی اس فنڈ میں کچھ روپیہ بچ رہا تھا۔ (و) آریہ سماج پشاور نے ایک اپنا فنڈ ہے جس میں سے جب کبھی کسی شادی ہونے والے یا غریب کو ضرورت ہوتی ہے مدد دیجاتی ہے۔ (ز) لیکھرام میموریل فنڈ میں اب تک پشاور سے الـ۱۸ روپیہ گیا۔ (ک) لڑکوں کا سکول اپریل ۱۹۸۵ سے بند ہو گیا جس میں فیس وغیرہ نکال کر ۵۰ روپیہ ماہوار خرچ تھا۔ (ل) گرلز سکول اب بھی موجود ہے اور قریباً ۵۰ روپیہ ماہوار خرچ ہے۔ (م) دیوالی جب آتی تھی تب سارا جگ پرشوں نے ان کا خوب

مقابلہ کیا۔ (داتا) شنو رام اپ منتری آریہ سماج پشاور......

آریہ سماج جلال پور جٹاں کا پہلا سالانہ جلسہ

ایشور کی دیا سے اس قصبہ میں ۱۹۸۲ سے سماج قائم ہے اور آج تک یہہ سماج اپنی حیثیت کے بموجب اچھا کام کرتا رہا ہے۔ جلسہ کے لئے ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۹ کی تاریخیں شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا نے منظور فرمائیں نیز سبھا نے ہماری درخواست پر کمال مہربانی فرما کر پنڈت گوکل چند جی اپدیشک کو جلسہ کے قریب تین ہفتہ پیشتر بھیجدیا جنہوں نے ہمیں بڑی مدد دی۔ ۲۶ اکتوبر کی دوپہر کو پنڈت شو ناتھ جی و پنڈت بھگت رام جی و مہاراج جی معہ ودیارتھیان ویدک پاٹھشالہ کے تشریف لائے اور ساتھ ہی ہارمونیم باجہ والے راگی بھائی سوہن سنگھ جی جنکو خاص طور سے بلایا گیا تھا پہونچ گئے۔ بڑی دھوم دھام سے ۸ بجے سے لیکر ۹ بجے تک نگر کیرتن ہوا۔ وید منتروں و سندھیا منتروں کا اچارن لوکل آریہ سکول کے ودیارتھی بڑی میٹھی سور سے کرتے تھے۔ اور پنڈت صاحبان مناسب جگہوں پر وناکھیان دیتے جاتے تھے جنکو استریاں بڑے پریم سے سنتی تھیں۔ سنیچر و اتوار ہر دو روز پراتہ کال ہون ہوتے اور پھر پنڈتوں کے اپدیش اور وناکھیان بڑی اتساہ سے ہوتے۔ آریہ سکول کے ودیارتھیوں نے جس اتساہ سے بھجن گائے اس کا اندازہ سننے والے ہی لگا سکتے ہیں۔ ویدی پر کھڑے ہو کر سکول کے چھ چھ برس کے ودیارتھیوں نے بڑی سریلی آواز سے سندھیا پاٹھ کیا۔ مکان جلسہ عمدہ طور پر سجایا گیا تھا۔ الغرض جلسہ غیر معمولی کامیابی سے سماپت ہوا۔ گرد و نواح کے دیہات سے ۵۰۰ کے قریب آدمی شامل ہوتے اور جلسہ کا اثر اتنا پڑا کہ ایک دن جلسہ کو اور رکھنے کے لئے تجویز پیش ہوئی۔ لیکن اپدیشک صاحبان کو جگہ ایمن آباد جانے کے لئے حکم آجانے کے باعث ملتوی رہی۔ نیز رام پور کے اصحاب نے جہاں کہ ایک آدمی بھی آریہ خیال کا نہیں ہے اپدیشوں سے متاثر ہو کر خواہش پرگٹ کی کہ یہاں سے واپس جاتے وقت ہماری ہاں بھی اسی طرح جلسہ ہو۔ جلسہ میں دھرم چرچا کے وقت ایک نوین ودیارتھی نے پرشن کئے جن کا اتر بھلی پرکار سے دیا گیا۔ ۲۷ اکتوبر کو ملکانہ ۔۔۔ کے لئے شریمان پنڈت بھگت رام جی نے اپیل کی۔ جس پر جھٹ پٹ ۱۰۵ روپیہ چندہ ہو گیا۔ جس میں سے للعہ ۱۰ وید پرچار کے لئے تھے۔ جو کہ اسیوقت پنڈت بھگت رام جی کے حوالے کئے گئے۔ آخیر میں شری متی آریہ پرتی ندھی سبھا کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور نیز شری ستی مہارانی وکٹوریہ کی دھنیواد دیا گیا۔ مبارکباد پڑھ کر جلسہ سماپت ہوا۔ جلسہ میں سات سو کے قریب حاضری ہوتی رہی۔ ڈیڑھ سو کے قریب استریاں آتی رہیں۔ پھل جلسہ کا یہہ ہوا کہ لوگوں کے دلوں میں آریہ دھرم کی عظمت تازہ ہو گئی۔ تین نئے ممبر بنے جنمیں سے ایک پنڈت متھرا داس ودیا ستان دھرم سبھا سکول جھنگ کے ہیں۔ غرضکہ جلسہ بڑی بھاری کامیابی کیسے سماپت ہوا۔ یوں تو آریہ سماج کے ہر ایک سبھا سد نے جلسہ کے کاموں میں بڑا حصہ لیا۔ لیکن خاص شکریہ کے مستحق لالہ کشن چند جی ہیں جو کہ تن من دھن سے آریہ سماج کی مدد کرتے ہیں۔ اور جو کہ جلسہ کی تحریک کے محرک ہیں۔ انت میں ایشور سے پرارتھنا ہے کہ وہ ہم سب لوگوں کو آریہ دھرم میں درڑھ وشواس عطا کرتا ہوا ہمیں اتساہ دیوے۔ جس سے ہم ہمیشہ دھرم کاریوں میں بہادلی پریم سے حصہ لیں۔ اور ہر ایک بھائی کو متر درشٹی سے دیکھتے ہوئے ہر ایک کی اُنتی کے لئے یتن کریں * آدیہ دھرم کا سیوک۔ سندر داس نگر تھہ سکرٹری آریہ سماج جلال پور جٹاں۔

نوٹ۔ معاف فرماتے گا۔ فہرست چندہ شایع کرنیکی اخبار میں گنجایش نہیں * * * *

(ایڈیٹر)

گوشوارہ آمدنی وخرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ مئی ۹۹ء

آمدنی	آمدنی ماہ حال			آمدنی سال حال		
بقایا گزشتہ…	۵۱۴۶۰	۱۱	۲½	۵۰۴۸۸	۴	۹
ویدک پرچار فنڈ…	۹۱۵	۰	۸	۴۲۵۳	۶	۷½
…فنڈ…	۰	۰	۰	۳۴	۱۴	۰
…بسٹن فنڈ…	۱	۴	۰	۱۴۶	۹	۰
…فیس آمدنی…	۱۱	۱۴	۹	۳۱۷	۹	۰
آریہ پتر کا…	۲۳۴	۴	۱½	۱۵۴۰	۱۳	۱۰½
…چندہ جات و دیگر انسٹیٹیوشن (متفرقہ)	۹	۱۴	۰	۲۰۸	۱	۰
پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ…	۰	۰	۰	۷۵۶	۵	۰
سوانح عمری سوامی جی (حساب فروخت)	۱۷	۰	۰	۵۵۷	۲	۰
…چرنجی لال فنڈ…	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سود از بنک ہائے…	۱۵۵	۰	۰	۳۱۲	۸	۰
متفرق…	۰	۰	۰	۵۲	۰	۳
گوروکل فنڈ…	۳۷	۶	۱½	۱۷۹	۱۴	۱½
آریہ مسافر میگزین…	۴۹	۴	۰	۱۳۹	۴	۰
میزان…	۱۳۱۰	۱۵	۲	۸۵۲۸	۶	۱۰½
میزان کل…	۵۳۰۷۱	۱۰	۴½	۵۹۰۱۶	۱۱	۷½

خرچ	خرچ ماہ حال			خرچ سال حال		
اخراجات سوانح عمری سوامی جی	۰	۰	۰	۹	۶	۰
آریہ ودیارتھی آشرم لاہور…	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ویدک پاٹھ شالا و آشرم گوجرانوالہ	۱۱۵	۰	۰	۶۹۷	۱۵	۹
ٹھاکر دیوی فنڈ…	۰	۰	۰	۰	۰	۰
عملہ دفتر…	۵۷	۰	۰	۳۶۱	۱۴	۰
سٹیشنری و متفرقات…	۱۱۳	۱	۹	۲۲۸	۴	۲
تنخواہ اپدیشکان…	۲۰۲	۰	۰	۱۴۶۰	۱۴	۶
سفر خرچ اپدیشکان…	۳۱۴	۱	۰	۸۳۰	۱۲	۳
آریہ پتر کا…	۲۲۵	۱۰	۱۱	۱۵۵۹	۱۲	۴
پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ (اخراجات)	۳۹	۹	۶	۵۶۴	۱۰	۱
پنڈت گورودت کتب گذارہ…	۳۰	۰	۰	۱۴۰	۰	۰
لائبریری (اخراجات)…	۰	۰	۰	۲۰۷۱	۱۱	۹
لالہ چرنجی لال کتب گذارہ…	۱۰	۰	۰	۴۰	۰	۰
گوروکل (اخراجات)…	۰	۰	۰	۸	۱	۰
واپسی زرامانت…	۰	۰	۰	۷۳۲	۵	۰
متفرق…	۰	۰	۰	۷۸	۱۴	۹
آریہ مسافر میگزین…	۳۰	۰	۰	۶۰	۰	۰
میزان…	۱۱۲۶	۷	۲	۷۰۷۱	۸	۵
بقایا زرنقد…	۵۱۹۴۵	۳	۲½	۵۱۹۴۵	۳	۲½
میزان کل…	۵۳۰۷۱	۱۰	۴½	۵۹۰۱۶	۱۱	۴½

دستخط	دستخط	پڑتال شد
گیان چند خزانچی	مدن گوپال اکونٹس کلرک	دستخط بھیا رام سیکرٹری جی

…Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہار

عروج

۲۶/۱۲

یہہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے جو اُردو کے علم ادب میں اپنا ثانی نہیں رکھتا - اس میں مسلسل حسن و عشق کی داستان نہیں ہے - اور نہ فرضی باتیں لکھی گئی ہیں - بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی نتایج نکالے گئے ہیں جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دُنیا میں کامیاب نیک نام اور خرسند ہو سکتا ہے - تنگ دستی میں بھی خوشی رہنا - کسی کا بیجا شکوہ و شکایت نہ کرنا - شکر کے ساتھ بسر اوقات کرنا - رضا پر بھروسہ رکھنا - ہر ایک کام کو بڑی دیانتداری - شوق و خوش اسلوبی سے کرنا - والدین کی دل و جان سے اطاعت و فرمانبرداری - تحصیل علم و ہنر کا ہمیشہ شایق رہنا - اپنی ذاتی کوشش محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور اپنے لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہونچانا - طرح طرح کے مشکلات کو قوی ہمت دانشمندی اور تدبیر سے حل کرنا - خود ضبطی اور انکساری - سلامت روی و بُردباری - فراخدلی کفایت شعاری - نیک نیتی اور دور اندیشی - پرہیزگاری و مروت - استقلال اور اپنے آقا کی خیر خواہی - اپنے ماتحتوں سے نیک سلوک اور عوام کو فایدہ پہونچانے کی خواہش وغیرہ اوصاف حمیدہ اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کئے گئے ہیں اور پڑھنے سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر پیدا ہوتا ہے - قیمت ۱ر محصول ڈاک ۱ر - المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جالندھر شہر -

منوہر لتا ناول

اس ناول کی خوبی و عمدگی مضامین کی تعریف کرنی فضول ہے

ہے - قیمت اس کی ۸ر آنہ بلا محصول ڈاک ہے - درخواست پتہ ذیل پر ہونی چاہئے - المشتہر منیجر مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

ضرورت ہے

۱۹/۱۱ — ۳۳/۱۱

میرے ایک شریف دوست خاندان قوم مہاجن عمر تخمیناً پچیس ۲۵ سال بالکل تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم تھا - پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں اب مہاجن قوم کی کسی ایسی بیوہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو عمر ۱۸ سال سے کم نہ ہو اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو مزید حالات راقم سے دریافت کر سکتے ہیں -

المشتہر گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سرینگر -

آخری موقع

۲۶/۱۱ — ۲۹/۱۱

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ المسوسوم بہ تمہید تفسیر وید جو ایک روپیہ کو بھی سستا تھا اب ۱۲ آنہ کو مل سکتا ہے - بشرطیکہ ماہ اکتوبر کے ختم سے پیشتر درخواست کی جاوے - اس کے بعد یہہ رعایت نہ رہیگی بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں - خریداران کے لیے یہہ عمدہ موقع ہے جو پھر ہاتھ نہ آئیگا - ایک جلد کتاب وی پی ایل کے خرچ سمیت ایک روپیہ کو پڑے گی - زیادہ جلدیں خریدنے میں زیادہ فایدہ ہوگا -

المشتہر نہال سنگہ کلرک دفتر ضلع کرنال پنجاب -

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے - ریٹ مقررہ ہے -

المشتہر (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

چُرانوں کی ناپاک تعلیم ...

بجوش شیو پوران کی پڑتال

مصنفہ لالہ منشی رام - اس کتاب کی تعریف کرنا ... ہے لیکن جن صاحبوں نے ایک ہی دفعہ اس کتاب ... اندازہ کیا ہے وہ خود ہی اس کی تعریف کے ... ہیں - مصنف کی قابل قدر محنت ہے قیمت ... بلا محصول ڈاک جو صاحب خریدنا چاہیں ... پر درخواست کریں - المشتہر ... مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر شہر ...

مطبع ست دہرم پرچارک جالندھر ...

اس کارخانہ میں چھپائی کا کام بہت اچھا ہوتا ہے خاصکر کتابوں اور رسالوں کی چھپائی نہایت ... ہوتی ہے - بلکہ دیگر مطبعوں سے نرخ سستا ... کام کیا جاتا ہے - علاوہ اس کے نقاشی کا کام ... ہی اچھا ہوتا ہے - اگرچہ اس زمانہ میں کام ... شایقین بہت کم ہیں تاہم جن صاحبان نے ... اس کارخانہ سے کام کرایا ہے وہ بہت ہی ... ہوئے ہیں - کام نقاشی سب رنگ کا ہوتا ہے ... سنہری - روپہری - سُرخ - سبز - لاجوردی ... وغیرہ وغیرہ رنگوں کا کام چھپتا ہے - شادی ... قطع بیلدار خطوط - گلشنی حرفوں اور عجیب ... طرزوں سے لکھے جاتے ہیں - جن صاحبان کو ... اور شوق ہو وہ بنام اسسٹنٹ منیجر ... پرچارک جالندھر شہر درخواست روانہ ...

رُوس کا مشہور نہلسٹ فرقہ ...

مصنفہ لالہ بالک رام شاد قیمت ... کتاب ہے - کل درخواستیں بنام ... ست دہرم پرچارک جالندھر شہر آنی ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قیمت بہرصورت بلا پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری یکماہ اخبار ویلیوپی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

دست مہر چارک

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

سمت ۱۹۵۶

ادویات

[illegible] جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم [illegible] دیکھا گیا ہے [illegible] اس کے کھانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ [illegible] دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند [illegible] طاقت و تاثیر۔ نہایت مفید ہے۔ چہرہ [illegible] ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری [illegible] نہایت مفید ہے۔ [illegible] اور دل کا [illegible] بند ہو جاتا ہے [illegible] اور ہر قسم کی امراض متعلقہ [illegible] بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں [illegible] کے حاجتمندوں کے لیے [illegible] دوائی نہیں بھیجی جاویگی۔ [illegible] اس سے صحت یاب ہوتے [illegible] آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے [illegible] ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی

بیمار ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible] دوائی [illegible] خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو [illegible] ہی ہو گیا ہو تو بھی فوراً درست [illegible] آنے سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک [illegible] خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ [illegible] جس شخص کو کسی قسم یا پرانی بیماری کا علاج کرنا یا مشورہ لینا ہو تو بذریعہ خط [illegible] طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ **المشتہر**

حکیم [illegible] چند از گجرات (پنجاب)......

یون سامگری

نہایت ترتیب سے موسم [illegible] تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ [illegible] اور [illegible] کی شکش [illegible] کا رکھا [illegible] میں تیار کرتا ہوں۔ سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل [illegible] نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی نیز خوشبودار اور زیادہ

[illegible] مرغ [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہے۔ سگندھت و خوب [illegible] پلٹوں میں بند ملتا ہے۔ [illegible] لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور نقصان صحت کو [illegible] تقریباً [illegible] دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کے اس اصول ہیں۔ درد کمر [illegible] بے چین خوابی۔ احتلام [illegible] چہرہ کی زردی اور بلغم کا [illegible] کرنا اس کا [illegible] کا [illegible] درجہ کی مقویٔ دل [illegible] ہے۔ قیمت فی [illegible] تولہ [illegible] کی خوراک ہے (مہر) سفوف مجرب جریان [illegible] ہوتا [illegible] کو کا [illegible] کرتی ہے۔ قیمت [illegible] تولہ کے نسخہ **کلیانی انجمن** [illegible] [illegible] نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست [illegible] مفت ارسال ہوگی۔ **المشتہر**

[illegible] پنساری شہر [illegible]

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فرنگ پر مار

آزمایا اور ایجاد کیا ہوا سنت گنیش سنگھ صاحب ڈاکخانہ کھوڈہ ضلع ہوشیارپور

یہہ آتشک کی عجیب و غریب دوائی ہے۔ اس کو کھاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھہ ضرورت نہیں۔ نہ منہہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے۔ صرف سات خوراک کھانے سے بیماری دفع ہو جاتی ہے۔ گر آتشک کی جڑ اوڑانی ہو تو فرنگ پرمار ضرور منگوالو۔ قیمت صرف .... (عہ)

سوزاک اکسیر ۔ اس کے ۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اوڑ جاتا ہے۔ قیمت ... (عہ)

بھنگ رس ۔ یہہ بھنگ نہایت سخت و عمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے۔ جس کو کھانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑھتی ہے۔ پھر بھی قیمت فی تولہ عہ ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہے۔ ملنے کا پتہ یہہ ہے۔ **المشتہر**

جی ایس۔ آر۔ ڈاکخانہ دوسوہہ ضلع ہوشیارپور۔

نہ خریدو گے تو پچھتاؤ گے

دنیا بھر میں اعلے درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اورپن کیس کھلیس پن والی واسا ئیز بہ جویل مہری پُرزے قریباً مفت یعنی ہے روپیہ کو دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گھڑیاں۔ کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں۔ شایقین فہرست ملاحظہ فرماویں۔ اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں۔

المشتہر

شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز ان بازار سد۔ میہانی جلندھر شہر (پنجاب)۔

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں چھہ سو قسم کی انگریزی اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلق آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گورودت ودیارتہی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔ منشی جیون لال۔ پنڈت کرپارام شرما۔ لالہ دیوراج۔ ماسٹر درگا پرشاد۔ پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کہتری۔ رائے ٹھاکر دت۔ لالہ جیونداس۔ بابو بہیارام چٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود رہتی ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے۔ اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب ایجنسی پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور بھوشکا ترجمہ بابو بہال سنگھ کرنال نواسی بھی برائے فروخت موجود ہے۔ قیمت عہ۔ **المشتہر**

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھووالی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دہوتی کمیس۔ دوہتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی بہ اہتمام پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ علاوہ ازیں نمونہ پیرنگ نہ جاویگا۔ مال نقد یا ویلیو ایبل پارسل روانہ کیا جاویگا۔ **المشتہر**

جیا مل اس مشتہر اور اس پر پیر ایشران آرین کلاتھ فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ......

بیماری سے شفا پانیکا نہایت عمدہ موقع

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کا پھل

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں۔

چوہر عشرہ آتشک اور اُس کے بد نتایج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی عہ اور (عہ)

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزاک جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے۔

خروابل ٹانک پلسر ضعف دماغ ضعف جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درسمر نہایت عمدہ اکسیر ہے۔ ۔ پانچ دن میں دور ہو جاتا ہے قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ...... (عہ)

نامردی کی مجرب دوائی .... (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے۔

المشتہر پنڈت رامنا تھہ میڈیکل پنشنر

منیجر کارخانہ دوا آریہ میڈیکل ہال ..... جلندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نمبر ... | مطبوعہ ۱۹ کاتک سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۳ نومبر سنہ ۱۸۹۹ع جلندھر شہر پنجاب | ...

سنسار کی گتی

پروفیسر میکس مولر صاحب کی قابلیت کی اوپنچ

"ارنڈ پردھان" کی مضحکہ خیز مثال

... کے مصداق پروفیسر میکس مولر صاحب تمام یورپ میں سنسکرت کے فاضل اجل گنے جاتے ہیں اور اُن کی رائے ... مانی جاتی ہے۔ مگر درحقیقت جیسا کہ ... سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے لکھا ہے۔ پروفیسر موصوف ابھی سنسکرت کے طفل مکتب ہیں۔ گو یورپ والے ان کی رائے کی وجہ سے بہت کچھ گمراہ ہو گئے۔ مگر یہ ناممکن ہے کہ پروفیسر صاحب کی قابلیت کی قلعی بہت جلد کھل جاوے۔ پروفیسر صاحب مذہب کے سرچشمہ کی تلاش کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مذہب کی اصلی بنا۔ پہاڑ۔ درخت۔ کمیندہ انواع۔ دریا اور اسی قسم کی مادی اشیاء پر ہے جو ابتدا میں انسان ادھر اُدھر زمین پر پھرتے تھے جب وہ کسی نئی چیز کو دیکھتے تھے تو حیران ہو جاتے تھے۔ پھر وہ دریا۔ پہاڑ۔ جنگلوں۔ درختوں اور پتھروں کو جاندار اشیاء سمجھنے لگتے تھے۔ پھر وہ خیال کرنے لگتے تھے کہ بارش کا برسانا تندرست رکھنا اور کبھی بیمار ... کرنا انہیں اشیاء کی طاقت میں ہے پھر یہ سمجھ کر وہ ان کی پرستش کرنا شروع کر دیتے تھے۔ جوں جوں انسان کا مشاہدہ بڑھتا گیا وہ لطیف خیال ہوتا گیا۔ اور اب وہ لا جسم خدا کے آگے سر جھکاتا ہے۔ یہ بیہودہ چلی جیسے خیالات شاید یورپ میں ... سمجھ کر باور کر لیے جاویں۔ مگر آریہ ورت میں اب بھی کروڑوں آدمی ایسے ہیں کہ جو اس قسم کی خرافات سُنکر پروفیسر صاحب کی نادانی پر ہنسیں گے۔ پروفیسر صاحب کو کوئی ثبوت پیش کرنا چاہئے تھا کہ وہ جس زمانہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اُن کے پاس ابتدائی زمانہ کے آدمیوں کی اس قسم کی کارروائیوں کی کونسی مستند تواریخ موجود ہے۔ پروفیسر صاحب کیسے متعصب عیسائی ہیں اور وہ دُنیا کا آغاز صرف چھ ہزار برس سے مانتے ہیں۔ (گو انہیں کے ہموطن سائنس والوں نے دُنیا کا آغاز کروڑوں برس سے ثابت کر دیا ہے) شاید اُن کو نچ کے طور پر معلوم ہو گا کہ ابتدائی آدمی ایسی وحشت زدہ حالت میں تھے۔ یہہ تو جو ہوا سو ہوا۔ آخیر میں پروفیسر صاحب نے ایک نہایت افسوسناک حرکت کی ہے اور وہ یہہ ہے کہ اپنے بیان کی تائید ویدوں سے کرانی چاہی ہے۔ یعنی وہ فرماتے ہیں کہ اتھروید میں کسیقدر رگ وید میں زیادہ ایسے منتر پائے جاتے ہیں جن سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس زمانہ کے لوگ درختوں کے موٹے موٹے ٹھنڈوں۔ بڑی بڑی ناتراشیدہ پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔ اور مویشیوں جنگلوں پہاڑوں اور دریاؤں کے آگے سجدہ کیا کرتے تھے۔ پروفیسر صاحب اپنے دماغ سے اوتار کر یہہ بیان کرتے ہیں کہ رگ وید۔ اتھروید سے بہت پہلے لکھا گیا ہے۔ اس لئے اُس میں بُت پرستی اور عنصر پرستی زیادہ ہے۔ اتھروید بعد کے زمانہ کا ہے۔ جبکہ لوگ کسیقدر ترقی کر چکے تھے۔ لہذا اُس میں کسیقدر روحانیت بھی پائی جاتی ہے۔ درحقیقت پروفیسر صاحب کی حالت قابل رحم ہے۔ ایک طرف سائنس اور فلاسفی کی اشاعت اور ایجاد کا فخر کرتے ہیں۔ دوسری طرف یہہ ثابت کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں کہ خدا کی روح کبوتر کی شکل میں کنواری بی بی مریم کے شکم میں داخل ہو گئی اور اُن سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اور وہ آخر قبر سے نکلکر آسمان پر خدا کے دہنے ہاتھ پر جا بیٹھے اور اُس وقت سے لوگوں کی شفاعت کیا کرتے ہیں۔ تیسری صورت یہہ ہے کہ کبھی ویدوں کی تعریف کر دیتے ہیں اور انہیں تمام جہان میں برتر ہونے کا فتوے دیدیتے ہیں۔ اور کبھی اُن کی ہجو اور توہین میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ پروفیسر صاحب کی یہہ حالت قابل رشک نہیں ہے۔ کچھ روزگار اور عیسائیوں کی سرپرستی دور ہو جانے کا خوف ہے اور کچھ ضمیر کے خون ہونے کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔

غم صیاد و خوف باغباں ہے
دو عملی میں ہمارا آشیاں ہے

ایک بنگالی براہمو صاحب اور تہذیب کی کھچڑی۔

ایک نوجوان بنگالی براہمو صاحب نے جو یہاں سے سرکاری وظیفہ حاصل کر کے ولایت پڑھنے گئے ہیں۔ حال میں لاہور کے اخبار ٹربیون میں اپنے بعض خیالات کا اظہار کیا ہے۔ آپ کی تحریر کا خلاصہ یہہ ہے کہ اس وقت مغربی تہذیب کے زیر سایہ ہم ہندو بنتے جاتے ہیں۔ (گویا پہلے یہاں تہذیب و اخلاق کا کچھ ذکر نہیں تھا) بنگالی براہمو صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ہم یہہ چاہتے ہیں کہ ہماری تہذیب تمام جہان میں فرد ہو تو ہمیں یہہ چاہئے کہ آریہ ورت کی قدیم تہذیب اور ریگستان عرب کی قدیم تہذیب کو تور طور پر خلط ملط کریں۔ اس کی مزید تشریح وہ اس طرح پر کرتے ہیں کہ قدیم آریہ ورت کے چھ درشنوں کی تہذیب و فلسفہ اور قرآن کی سادہ وحدانیت کو ایک کر دینا چاہئے۔ اس مطلب سے ایک ایسی نئی تہذیب پیدا ہو گی کہ تواریخ میں اُس کا ثانی نہیں ملے گا۔ مگر ہمیں افسوس ہے کہ نوجوان بنگالی براہمو صاحب نے اس نئی قسم کی کھچڑی پکانے کی ترکیب نہیں بتلائی ورنہ ہم بھی کوئی رائے قایم کر سکتے۔ شاید نوجوان براہمو صاحب کے ذہن میں یہہ بات سمائی ہوئی ہے کہ وحدانیت درشنوں میں موجود نہیں ہے لہذا اُسے قرآن سے اخذ کرنے کی ضرورت ہے۔ "سادہ" کا استعمال آج کل عام ہو گیا ہے۔ خالصہ فتنہ کو پیرو کار بھی لکھا کرتے ہیں۔ کہ گرو نفتیہ صاحب میں

ساده سچائیاں ہیں اور گورو جی مہاراج سادہ سچائیاں سکھانے کے لئے آئے تھے۔ براہمو صاحب بھی یہی فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس سادہ صداقتیں موجود ہیں۔ مگر کبھی ان لوگوں کی جرات نہیں ہوئی کہ تحریر یا تقریر کے ذریعہ اس "سادگی" کی نصاحت کر کے دکھا دیں یعنی یہہ ظاہر کریں کہ سادہ سچائی کے کیا معنے ہیں اور وصفودار سچائی کس کو کہتے ہیں۔ اس میں شبہہ نہیں ہے کہ ولایت میں بیٹھے بیٹھے نوجوان بنگالی براہمو صاحب مخمل میں ٹاٹ کا پیوند لگانا چاہتے ہیں۔ کہاں چہہ درشن اور کہاں قرآن۔ درشنوں سے قرآن کو نسبت کیا ہو سکتی ہے۔ رہی تہذیب کی بات چیت سو اگر عرب کی قدیم تہذیب کی کیفیت ملاحظہ فرمانے کا شوق ہے تو حالی صاحب کا مسدس پڑھنا چاہئے۔ اگر حال کی مسلمانی تہذیب کے نمونے دیکھنے ہیں تو موجودہ تواریخ بہت کچھہ بتا سکتی ہے ہم نوجوان بنگالی براہمو صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ درشنوں پر رائے قایم کرنے کے لئے درشنوں کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی کی بی۔اے کی ڈگری اس بارہ میں کچھہ مدد نہیں دے سکتی۔

نوبدھان براہمو سماج کا ایک خاص عقیدہ

نوبدھان براہمو سماج کے پادری پی سی موزمدار صاحب اکثر اس طرح سے مناجات کیا کرتے ہیں کہ "اے یسوع مسیح جو آسمانوں پر ہے تو ہمارے لئے اور سب کے لئے دعا کر اور اپنے باپ خداوند ذوالجلال سے ہم سب کے لئے شفاعت کا خواستگار ہو" بجنسہ اسی طرح عیسائی مناجات کیا کرتے ہیں۔ یہہ کیفیت دیکھکر ساد ہارن براہمو سماج کے اخبار انڈین مسینجر نے بڑے زور شور سے پادری موزمدار صاحب سے اختلاف رائے ظاہر کیا۔ اسپر انگریزی پرچہ تھیسٹ جو پندرھویں دن دو ورق پر لاہور سے شایع ہوتا ہے اور نوبدھان براہمو سماج کا وکیل سمجھا جاتا ہے۔ ساد ہارن براہمو سماج کے حامی انڈین مسینجر پر طنز کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ ساد ہارن براہموؤں میں بھی عام طور پر مُردوں کی روحوں کے لیئے دعائیں مانگنے اور اُن روحوں کی روحانی ترقی کے لئے خاص مناجات کا پورا پورا رواج پایا جاتا ہے پس اگر ساد ہارن براہمو یہہ ناپسند کرتے ہیں کہ پادری موزمدار صاحب عیسیٰ مسیح سے دُعا نہ مانگیں تو اونہیں بھی مُردوں کی روحانی ترقی کے لیئے دعائیں مانگنا چھوڑ دینا چاہئے۔ پرچہ تھیسٹ کا منطق یہہ ہے کہ اگر مُردوں کی روحیں خدا سے ہمارے لیئے دُعائیں نہیں مانگ سکتیں اور ہماری شفاعت نہیں کر سکتیں تو ہم کس طرح اُن کے لیئے دُعائیں مانگ سکتے ہیں۔ ہماری رائے میں دونوں کے دونوں ستیہ گیان سے کوسوں دور ہیں اور دونوں تاریکی میں سرگردان ہیں۔

اورینٹل کانگرس کا ڈھکوسلہ

اس میں شبہہ نہیں ہے کہ اسوقت اہل یوروپ علم دوست ہیں اور ایسی تحقیقات خاص شوق ہے۔ مگر ساتھہ ہی اُنہیں تعصبات بھی خاص قسم کے پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر ان میں سے ایک شخص اورینٹل سکالر یعنی عالم علوم مشرقی مشہور ہو جاوے۔ تو آنکھہ میچ کر اور اپنے دل و دماغ کو قفل لگا کر اُس کی ہر ایک بات کو غلطی سے مُبرّا مان لیتے ہیں۔ اب کیا یوروپ میں ایک بھی ایسا جوانمرد نہیں نکلا کہ جس نے قدیم طریق کے مطابق قدیم سنسکرت اور اُس کے صرف نحو کو تحصیل کر کے خود وید آدی ستیہ شاستروں کو پڑھا ہو۔ ہر کئی سال سے ممالک یوروپ کے کسی نہ کسی بڑے شہر دار الخلافہ میں ایک مجلس منعقد کیجاتی ہے جس کا نام اورینٹل کانگرس رکھا گیا ہے۔ اسمیں چند مشہور اشخاص مدعو کئے جاتے ہیں۔ جو کسی مضمون پر لکھہ کر مجلس میں پڑھ دیتے ہیں۔ اور اس طرح سے یوروپ کے اکثر عالموں میں انکی شہرت ہو جاتی ہے۔ اس ملک سے بھی ہر سال کوئی صاحب جنھیں گورنمنٹ مناسب خیال کرتی ہے۔ تشریف لیجایا کرتے ہیں۔ مگر ہمیں کوئی نتیجہ اُن کی اس تمام تکلیف برداشت کرنے کا آجتک معلوم نہیں ہوا۔

اس سال اس اورینٹل کانگرس میں شریک ہونے کے لیئے ریاست کوچ بہار کے وکٹوریہ کالج کے پرنسپل بابو برجیندر ناتھہ سیل گئے ہیں۔ یہہ بنگالی صاحب نوبدھان براہمو سماج کے ممبر ہیں۔ جس کا دوسرا نام "انڈین کرسچین چرچ" (یعنی ہندوستانی عیسائیوں کا گرجا) ہے۔ جہاں تک غور کیا گیا ہے آریہ ورت کی قدیم حالت کی نسبت نوبدھانی براہموؤں اور عیسائیوں کے خیالات میں کچھہ فرق نہیں معلوم ہوتا ہے۔ وہ ناظرین خود قیاس فرما سکتے ہیں۔

سادھو ہنگن چند کے ایک نئے چیلے

ماسٹر رام جوایا جو بعد میں لاہور کے اگنی ہوتری کی منگل دیو۔ ازاں بعد براہمو سماج کے اپدیشک۔ اسکے پیچھے عیسائی مکتی فوج کے کپتان۔ اور گورجل فرانسس کے پریم سیوک اب سادھو ہنگن چند کے چیلے ہوتے ہیں۔ اور مع بال بچوں کے گجرات کے سادھو آشرم میں آگئے ہیں۔ منگل دیو جی کی کارروائیاں ایسی عجیب و غریب رہی ہیں کہ اُن سے اُن کی اندرونی حالت کا صحیح اندازہ لگ سکتا ہے۔ درحقیقت ان کی حالت قابل رحم ہے۔ اپنے ساتھہ اپنی بیوی بچوں کو بھی پریشان کر رہے ہیں اور یہہ سب سے زیادہ افسوسناک بات ہے۔ سادھو ہنگن چند کے ساتھہ اب یہہ دیکھنا باقی ہے کہ انکا کب تک نباہ ہوتا ہے۔

خریداران [illegible]

ست دھرم پرچارک

رشی سوامی دیانند سرسوتی مہاراج کا ظہور اور اُن کا کام

… پرماتما ست سروپ ہیں اور وید اُن کا گیان … ودیا کے اُپدیشٹا سارے رشی منیوں اور آریہ … کا یہی سدھانت چلا آیا ہے۔ جب جب منش … دہیں اہنکر کرم ہیں اور گیان رہت ہو جاتے ہیں۔ … سمے میں دیالو پتا پرمیشور ایسی اپکار کیا اور … ست سناتن ویدوکت دھرم کے پرچار کا خاص … پربندھ کر دیتے ہیں یعنی سرشٹی کرم کے انکول کچھ … سامان موجود ہو جاتے ہیں کہ ہم میں سے ہی ایک … دھرم پرکٹ ہونے کے لئے اُدیت ہو جاتا … کئی صدیوں سے جیسی اس آریہ ورت دیش … ہو رہی ہے وہ کسی پُرش سے جس میں ذرہ بھی … ہے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس بات سے بھی … وچارشیل پُرش کو انکار نہیں ہو سکتا کہ یہی … ساری پرتھوی کے دیشوں کا شرومنی رہا ہے … سارے سنسار میں ودیا پھیلی ہے۔ پرنتو … سمے میں کسی کسی مہاپُرش نے اس دُردشا … ضرور کیا ہے اور اپنی سمجھ اور ودیا کے … دور کرنے میں بھی پریشرم کیا ہے۔ پرنتو … اصلی حالت پر لانے میں اشکت رہے ہیں۔

… کا ہم جیون چرتر پڑھتے ہیں۔ تو صاف … پڑتا ہے کہ اس سمے کی پرچلت ریتی کے انکول … سنسکار رہت کچھ ویدک ہوتے۔ اونہیں براہمن … ویدوکت گایتری منتر کا اُپدیش کیا تاکہ … جن کی اچھیا پورن کرنے کے کارن اونہیں

حد سے زیادہ لاڈ پیار میں رکھا۔ اُن کے سُکھ اور پرسنتا کے ہیتو نانا پرکار کے پربندھ بڑے بڑے یتن سے کئے۔ مگر پھر بھی وہ مہاتما بودھ کے من کو شانتی نہیں دے سکے۔ اس حد سے زیادہ سنسارک سُکھ میں رکھنے اور سوائے ہنسی خوشی اور رنگ رلیوں کی باتوں کے اور کوئی بار نہ چھیڑنے دینے کا یہ نتیجہ ہوا کہ جس سمے مہاتما بودھ نے راہ سکھوں سے اوکتا کر سنسار میں قدم رکھا اُسی سمے اُن کو کچھ اور کا اور دکھائی دیا۔ وہ سادھارن سے سادھارن دُکھوں اور روگوں کو دیکھ کر چکت رہ گئے۔ اور اُن کے من میں اشانتی پیدا ہو گئی اُنہیں ایسا دُکھ پہونچا کہ وہ سارے دُنیا کے دھندوں کو بھول گئے۔ اور کیول ایک دُکھ کے ستیا پہ چنتن کرنے میں اپنا سارا سمے وتیت کرنے لگے۔ ایک حد تک ودیا پڑھی تھی اگرچہ یتھا یوگیہ سادھن نہیں کیا تھا نہ پورن ریتی سے برہمچریہ آشرم سے نکلے تھے اور نہ گرہست سے۔ آخر اپنی بُدھی انوسار وہ اس نتیجہ پر پہونچے کہ یہ سنسار دُکھ کا روپ ہے۔ اُنہوں نے اپنے چاروں اور ورن آچاری اور ہنسک پُرشوں کے یہاں گھر نا کُمت کرم دیکھ کر یہ پرن کر لیا کہ اہنسا دھرم کا خوب پرچار کرنے سے یہ دُردشا دور ہو جاوے گی۔ واستو یہ میں اہنسا کا پرچار کرنا ویدک دھرم کا ایک انگ ہے مہاتما بودھ کے اس زوردار پرچار کے آگے کوئی نہیں ٹھہر سکا اور ہنسا کے بھیت اور پاپ سے بھرے نظارہ سے نفرت کھاتے ہوئے منشوں کے گروہ مہاتما بودھ کی شرن میں آنے لگے۔ مگر چونکہ مہاتما بودھ کا دھرم پرچار مکمل نہیں تھا۔ وہ صرف ست دھرم کے ایک انگ کا پرچار کرتے تھے اس لئے وہ اس سنسار میں اپنا سکہ دیر تک نہیں جما سکے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جنم بھومی میں ہی گمنام ہو گئے۔ گو اس وقت انیہ دیشوں میں مہاتما بودھ کے پوجنے والے منش موجود ہیں مگر وہ یہاں ہمک گر گئے۔ کہ بجائے مہاتما بودھ کے نام کو روشن کرنے کے اُلٹا اُسے بٹہ لگا رہے ہیں۔ جینی مت جو بودھ مت کے کھنڈروں پر اپنی

عمارت کھڑی کرنے لگا تھا۔ وہ بھی جلد پسپا ہو گیا۔ شنکر سوامی نے جین مت کی وہ خبر لی کہ ہمیشہ یادگار رہے گی۔ لیکن آخر وہ بھی لوگوں کو ست دھرم سے گمراہ کرنے کے باعث ہو گئے۔ اپنے گورو گوڑپاد آچاریہ کو خوش کرنے کے لئے اونہوں نے جیو اور برہم کی ایکتا کا پرچار کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج تک انیک رنگ کے نوین ویدانتی اس دیش میں دکھائی دیتے ہیں جو کرم کانڈ کی نندا کرتے ہیں۔ جگت کو متھیا اور سورگ اور پاپ پُن کو جھوٹھا وکیپ کہتے ہیں۔ جنہوں نے انکی اصلی لیلا دیکھی ہے۔ وہی خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ کیسے گھور اندھکار میں پھنسے ہوتے ہیں۔ براہمن جو ویدوں کے وکتا اور تینوں آشرموں کو دھرم اُپدیش دینے کے ادھیکاری تھے وہ ایسی اودیا اور لوبھ لالچ میں پھنس گئے۔ کہ اُنہیں کی کرتوتوں کا نتیجہ پورانک مت جس میں انگنت مت متانتر شامل ہیں۔ ویشنو۔ شیوی۔ شاکتک اور ہزاروں پنتھ یہ سب پورانک مت کی شاخیں سمجھنی چاہئیں ایسے سمے میں انیہ دیش کے عیسائی و محمدی مت والوں کو جن کی وید کے سورج کے آگے جگنو کے برابر بھی حیثیت نہیں ہے۔ کیفی قدر اور بھرے اور بکام کرنے کا میدان اچھا پا کر یہاں آن موجود ہوئے اور کسی نے چالبازیوں اپنی بانی یا سنا کے بیداریوں کے ذریعہ اپنا سوارتھ سدھ کرنا شروع کر دیا۔ اور کسی نے شستر دوارا بھے دکھا کر اپنا کام نکالنا چاہا۔ مگر مطلب پرویوجن یہ ہے کہ یہ سب کے سب اس دیش کو اصلی حالت پر لانے یا اُس کی دشا بدلنے میں اشکت تھے یکلخت دکشن دیش میں ایک براہمن کے گھر سے جہاں اگرچہ پورانک رنگ چڑھا ہوا تھا مگر پھر بھی وید منتر صبح و شام اوچارن ہوتے تھے اور بہت کچھ ویدک مریادا بنی ہوئی تھی اور ویدوکت سنسکار ہوتے تھے ایک بالک کا ظہور ہوا جس نے رفتہ رفتہ عام ابتدائی منزلوں کو طے کر کے ویراگ کی منزل میں قدم رکھا جب اس نے پورن ودیا پراچین ریتی سے پڑھ لی۔ یوگ سادھن سے اپنی اندریوں کو وش میں کر لیا اور سنیاس کی پدوی کا ادھیکاری ہو گیا تو ویدوں کا

Haridwar. Digitized by eGangotri

[illegible]

پرچار شروع کر دیا جس کا نتیجہ آریہ سماج ہے۔ وہی
براہمن کا بالک سوامی دیانند سرسوتی بن گیا چونکہ
کبھی مہرشی نے اوروں کی طرح دعوٰے پیغمبری نہیں کیا کبھی
یہہ نہیں کہا کہ میں کوئی نیا مت چلاتا ہوں نہ یہہ کہا
کہ معجزہ میں کراماتیں ہیں۔ نہ کسی ذاتی لالچ سے کسی کو دہوکا
دیا۔ یا کسی کی خوشامد کی۔ اسلئے مہرشی کی ایک ایک بات
پہاڑ سے بہی زیادہ وزن رکہتی تہی۔ مہرشی کے ہاتہہ میں
صرف چاروں وید تہے اور اُن کا یہہ دعوٰے تہا۔ کہ
سارے جہان کی ست ودیاؤں اور برہم گیان کا یہہ
اصل خزانہ ہے۔ اسے پڑہو اور وچارو اور موکش پد
کو پراپت ہو۔ انہیں چاروں ویدوں کو ہاتہہ میں لیکر
مہرشی تمام دُنیا کے مذاہب اور مت متانتر والوں کو
للکارتا تہا۔ کہ تم دیکہو ویدک سورج طلوع ہو گیا ہے
تم اب اپنے ٹمٹماتے ہوئے چراغ گُل کر دو۔ روز روشن
میں دیا سلائیاں پہونک کر اوجالا کرنے کی کوشش
عبث ہے۔ ساتہہ ہی مہرشی جی یہہ کہتے تہے کہ یہہ میرا
دعوٰے کوئی نیا دعوٰے نہیں ہے بلکہ سرشٹی کے آدسے
سارے رشی منیوں ودوانوں اور سرشٹھ پرشوں کا
یہی دعوٰے رہا ہے۔ جسے بڑا سے بڑا اُتم اور سب سے
اصل کام جو مہرشی نے سب سے پہلے کیا وہ یہہ تہا کہ بانی اور
لیکہہ دوارا ویدک سدہانتوں اور ویدک سنسکاروں کے
پرچار سے اس دیش کو اودہوگتی سے نکالکر پہر سورگ دہام
بنانیکا آدیوگ کیا۔ یہہ صرف مہرشی کا کام تہا کہ آج ہم
لوگ تمام جہان کے مذہبی۔ اخلاقی۔ ملکی۔ مجلسی اور تعلیمی
معاملات کو آسانی سے حل کر سکتے ہیں۔ اور اپنی دلیل
کی مضبوطی سے ویدک سدہانتوں کو پیش کر سکتے ہیں۔ اور
اُنکی تعلیمات و عمدگی کے بارہ میں مدلل بحث و تمحیص کر سکتے
ہیں۔ یہی اصلی باعث ہے کہ تمام مت متانتر والوں کے
آبادوں سے پر جلتے ہیں۔ ہم پوچہتے ہیں کہ کیا یہہ تہوڑی
بات ہے کہ وہ لوگ جو صدیوں سے ہر ایک کا رنگ بیہودہ
مت والوں کے شکار بن رہے تہے جو لوگ گیدڑ سے تشبیہہ
دئے جاتے تہے یکلخت شیر ببر بن گئے جنکی نگاہوں میں
تمام اویدک کرم اور اویدک مت تچہہ اور [illegible]

پرتیت ہوتے ہیں جن کا یہہ دعوٰے ہو گیا ہے کہ آریہ ورت
کو بہت جلد "ہندوستان" کی جگہہ آریہ ورت بنا دینگے
وہ لوگ جو گروہ کے گروہ ذرہ ذرہ سی بات پر اپنے دہرم سے
ہمیشہ کے لیئے پتت ہو جاتے تہے۔ اُنکا آج ایک
ایک نوجوان انیہ مت متانتر والوں کے ہزار ہزار آدمیوں
جنہیں کو اکیلا سیدہا راستہ دکہانے کے لیئے بیدہڑک
مستعد ہو جاتا ہے وہ لوگ جو اپنے نگر کے معاملات سے
ہی بالکل لاپرواہ رہنے کو پرم دہرم خیال کرتے تہے وہ
آج ویدک دہرم کے پرچار کی غرض سے اپنے سارے بندہن
اور آرام و چین کو چہوڑ کر ہزاروں کوس کے سفر کو تن تنہا
طیار ہو جاتے ہیں۔ درحقیقت یہہ سب کچہہ مہرشی جی کے
ظہور اور اُنکے کام کا بدیہی نتیجہ سمجہنا چاہیے۔ اگر ہم چاہیں
کہ مہرشی کے کام کی علیحدہ علیحدہ فہرست بنا دیں تو یہہ
ممکن نہیں ہے وجہہ یہہ ہے کہ مہرشی کا کام ایسا نہیں ہے
جو سمپورن ہو چکا ہو۔ بلکہ جوں جوں آریہ سماج کو فروغ
ہوتا جاویگا۔ ویسے ہی مہرشی کے کام کی بیشمار خوبیاں خودبخود
نمودار ہوتی جاوینگی۔ اس لحاظ سے بہتر یہہ ہے کہ ہم تہوڑے سے
شبدوں میں یہہ کہدیں کہ مہرشی دیانند سرسوتی جی کا اصلی
کام جو دستاریکہ ہو گیا ہے وہ یہہ ہے کہ انہوں نے آریہ سماج قائم
کر دیا بس اسی میں سب کچہہ آگیا۔ وہ لوگ جو ایشور کو آسمان
کے سنگہاسن پر ایک جگہہ براجمان سمجہتے تہے وہ لوگ جو ایشور
کو سفید رنگ اور چار ہاتہوں والا اور سنہری داڑہی والا
اور نہیں معلوم کیا تصور کرتے تہے انہیں کسنے بتایا کہ ستیہ ودیا
اور ستیہ ودیا سے جو پدارتہہ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی
مول ایشور ہے۔ وہ لوگ جو مہاراجہ رامچندر۔ لال لنگوٹ
والے ہنومان۔ برج کی گوپیوں کے کپڑے چرانے
اور جل کی مٹکی پہوڑنیوالے۔ کیلاش کے کسی بیل والے
منش اور نرمدا کے پتہروں کو ایشور مانتے تہے انہیں کسنے
سکہایا۔ اور ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔
نیاکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نرو کار۔ انادی۔ انوپم
سرو آدہار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتر یامی۔ اجر
امر ابہے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اور اسیکی استتی
پرارتہنا۔ اوپاسنا کرنی یوگیہ ہے وہ لوگ جو ننگ پوجن

بہوت شیطان جیسی سڑی ہوئی اور گندی چیزکی اور
گنگا یمنا تیرتہ گر منتہوں اور بہاگوت کو دہرم گرنتہ سمجہتے اور
پرانوں کو مانتے تہے انہیں کسنے یہہ سکہایا کہ وید ست
ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑہنا پڑہانا سننا سنانا
سب سرشٹھ پرشوں کا پرم دہرم ہے۔ وہ لوگ جو لکیر کے فقیر
چلے آتے تہے جو بیہودہ سے بیہودہ بات اور ردی سے ردی
بات کو کل ریت باپ دادوں کی ریت سمجہکر پوجتے اور مانتے چلے
آتے تہے انہیں یکدم یہہ کسنے سبق دیا کہ ہم سب کو
ستیہ کے گرہن اور استیہ کے چہوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا
چاہیے۔ وہ لوگ جن کو پہلے برسوں میں مشکل سے تمیز ہوتی تہی
اور جو لیشوؤں اور بہیڑوں کی طرح ایک دوسرے کی اندہا دہند
پیروی کرنے لگ جاتے تہے جنہیں تہوڑا سا مورکہہ سمجہکر [illegible]
اور اُچڑ سا دہوکا لگا کر خود ہی سمجہکر دہوکہ دیا کرتے تہے
انہیں کسنے یہہ اصول بتایا کہ سب کام دہرم انوسار یعنی
ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں۔ وہ لوگ جو اپنی
دوا نتی کے معنے اور مطلب تک نہیں سمجہ سکتے تہے جنکا
باتہہ میں یہہ قول تہا کہ کوئی کچہہ کرے ہمیں کسی سے کیا غرض
اُنہیں کسنے یہہ سکہایا کہ سنسار کا اُپکار کرنا سب
سرشٹھ پرشوں کا مکہیہ اودیش ہونا چاہیے۔ اور تمام
آتمک اور سماجک اُنتی کرنے میں سب کو ایک دل ہو کر
وشیش یتن کرنا چاہیے۔ وہ لوگ جو گہروں میں بیٹہے
دیکہتے اپنے ہمسایوں سے فساد عناد کرنے اور اپنی چہوٹی
سے ونشتا چہپانے کو معمولی اور لازمی بات خیال کرتے تہے
اُنہیں کسنے یہہ سکہایا کہ ... اور روک دہرم
بتہا لو کیہ برتنا چاہیے۔ وہ لوگ جنکا یہہ وشواس تہا کہ
ودیا اور ودیا کوئی چیز نہیں ہے۔ جو پڑہیں وہ بہی مرینگے
اور جو نہ پڑہیں گے وہ بہی مرینگے۔ جو یہہ سمجہتے تہے کہ
گہر میں بیٹہا کہانے کو ہے۔ تو کچہہ ضرورت ودیا کی
کی نہیں ہے۔ انہیں کسنے یہہ سمجہایا کہ ودیا کا
اور ودیا کی ودہی کرنی چاہیے۔ وہ لوگ جن کو
سے یہہ سبق پڑہایا جاتا تہا کہ اپنی اپنی خیر مانگنی
دوسرے سے سوا اپنے مطلب کے اور کچہہ مطلب نہیں رکہنا
چاہیے۔ مل کر کام کرنیکا خیال تک جنکو دہوکا [illegible]

کام قرار دیا ہے۔ وہ مہرشی جس نے اپنے کام کو پورا کر کے دیوالی کی رات کو یہہ کہکر کہ "ہے ایشور تیری اچہا پورا ہو" یہہ پران دیدیے۔ وہ مہرشی جس نے [illegible]

[illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہرشی دیانند کے انمول بچن

(۱) جیسے پرماتما نے زمین آگ - پانی - ہوا - چاند سورج اور اناج وغیرہ اشیاء سب کے واسطے بنائی ہیں - اسیطرح ویدوں کی روشنی بھی سب کے واسطے ظاہر فرمائی ہے - (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۹ سطر ۲۷ سے ۶ +)

(۲) جن پرشوں کا من ودیا کے شغل میں لگا رہتا ہے جو طینت اور مزاج پسندیدہ رکھتے ہیں ستیگوئی وغیرہ اصول پر عمل کرتے ہیں - اور جو خود تکبر اور ناپاکیزگی سے مبرا ہیں - اور دوسروں کی کثافت نیست ونابود کرنے والے ہیں جنہوں نے بذریعہ راست ہدایت اور عملی خیرات کے دنیا داروں کی تکالیف کو رفع کرنے کا زیور پہنا ہوا ہے - اور جو مطابق احکام ویدوں کے عمل کر کے غیروں کے بھلے میں مصروف رہتے ہیں - وے نر اور ناری مبارک ہیں - (ستیارتھ پرکاش اُردو صفحہ ۱۴ نمبر ۲)

(۳) میں نے دُنیا میں اس بات کو یقیناً آزما لیا ہے کہ جو انسان دھرم کے کاروبار ٹھیک ٹھیک کرتا ہے اُس کو ہمیشہ سُکھ ہے اور جو اُس کے برخلاف عمل کرتا ہے وہ ہمیشہ دُکھی ہو کر اپنی تباہی کر لیتا ہے - (رویوہار بھانو کی بھومکا)

(۴) وید آدی ستیہ شاستروں کا پرچار دھرم ویوہار کا گرہن اور دُشٹ ویوہار کے تیاگ - ستیہ اُپدیش اور سب کو مستعد بہ کرنے آدمی کے لئے سنیاس آشرم ہے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۳) ۔

(۵) ورنا ہو وے پُرش ہیں کہ سب اور وید کے سدّھانتوں کو جانتے ہیں اور جاننے کر کے پریشرم کرتے ہیں جان کر اوروں کو نشش کپٹتا سے جتاتے ہیں - (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۲)

(۶) جس جس کام سے جہان کی بہبودی ہو وہ کرنا - اور نقصان پہونچانے کے کام کو چھوڑ دینا ہی انسان کا اعلےٰ فرض ہے - (ستیارتھ پرکاش اُردو صفحہ ۳۵۲)

(۷) جو بیرونی واندرونی پاکیزگی رکھنا اور ستیگوئی وغیرہ پر عمل کرتا ہے وہ جہاں کہیں کوئی کرے گا وہ آچار (نیک چلنی) اور دھرم سے نہیں گرے گا - اور جو شخص آریہ ورت میں رہ کر بھی بُرے کام کرے گا وہی دھرم اور آچار سے گرا ہوا کہلاویگا - (ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۳۵۲)

(۸) جو علم وغیرہ اچھے اوصاف میں بڑھا نہیں ہے - جھوٹھ موٹ کنٹھی - تلک ویدکے برخلاف منتر اُپدیش کرنے والے ہیں وے گورو ہی نہیں بلکہ گدڑئیے کے مانند ہیں - جیسے گدڑئے اپنی بھیڑ - بکریوں سے دودھ وغیرہ مطلب نکالتے ہیں - ویسے ہی شاگردوں (چیلے چیلیوں) کی دولت لوٹ کر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں - (دیکھو ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۴۳)

(۹) جو دوسروں کے خیرخواہ ہیں وے خود تکلیف اٹھا دیں تو بھی سنسار کی بھلائی کرنا نہیں چھوڑتے (ایضاً)

(۱۰) منشیہ اُس کو کہنا چاہئے جو منن شیل (مُتفکر وغور) ہو کر اپنی ذات کی طرح دوسروں کے سُکھ دُکھ اور نفع نقصان کو سمجھے ناانصافی کرنے والے سے اُس کے طاقتور رہنے پر بھی نہ ڈرے اور دھرماتما خواہ کمزور رہو - اُس سے بھی ڈرتا رہے - (ستیارتھ پرکاش اُردو صفحہ ۲۴۲)

(۱۱) تلقین حق کے سوائے کوئی چیز بھی انسان کی بہتری کا باعث نہیں ہے - (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳)

(۱۲) مبارک ہے وہ خاندان اور خوش نصیب ہے وہ اولاد جس کے سر پر دھرم پر چلنے والے اور ودوان ماں باپ ہوں - (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۸)

مہرشی دیانند کی زندگی کے متعلق چند قابلِ ذکر واقعات

اگرچہ مہرشی دیانند کی زندگی کے متعلق بیسیوں قابل ذکر واقعات ہیں - اور ایک سے ایک دلچسپ ہے مگر بوجہ عدم گنجایش ہم یہاں پر صرف چند درج کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ ناظرین انکو ٹھیک ٹھیک لابھ اٹھائینگے

(۱) سوامی جی کی زندگی کے متعلق سب سے پہلا قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ جب اُن کی عمر ۱۴ برس کی تھی شیوراتری کی رات کو جب کہ وہ معہ اپنے پتا جی کے ایک شیو کے مندر میں جاگرن کر رہے تھے مندر کے بل میں سے ایک چوہا نکلا اور شیو لنگ کے چاروں طرف پھرنے لگا اور پنڈی کے اوپر چڑھ کر اکشت وغیرہ کو بھی کھانے لگا - اس پر اُن کے دل میں شنکا اُتپن ہوتی کہ یہ پتھر کا شیو وہ مہادیو کیسے ہو سکتا ہے جس کی کہ انہوں نے کتھا سُنی تھی - پتا سے اُنہوں نے اس شنکا کا سمادھان کرنا چاہا - کنتو تسلی بخش اُتر نہ ملنے پر اُن کے من میں اور بھرم ہو گیا کہ اس میں کچھ گڑبڑ ضرور ہے - تب اُنہوں نے سنکلپ کیا کہ "جب میں اس کو پرتکش دیکھونگا تب ہی پوجا کروں گا - ورنہ نہیں" اس پر تگیا کو انہوں نے پورن کیا -

(۲) ایک دن سوامی جی کو اکیلا پا کر بھائی بھجن سنگھ جی والئے اودے پور نے نہایت منت و سماجت سے پرارتھنا کی کہ آپ راج نیتی کے مطابق

Haridwar. Digitized by eGangotri

موسرتی پوجا کا کھنڈن نہ کریں۔ یہہ تو آپ جانتے ہیں کہ یہہ ریاست ایک لنگیشر مہادیو کے ماتحت ہے۔ آپ وہاں کے مہنت بن جاویں۔ پس کئی لاکھہ روپیہ پر آپکا قبضہ ہوگا۔ اور یہہ ریاست بھی مذہبی طور پر اُس مندر کے ایک گونہ ماتحت ہوگی۔ اِس کو سُنتے ہی سوامی نے خفا ہو کر فرمایا کہ " تم مجھے تچھہ لالچ دیکر ایک بڑے زبردست ایشور کی آگیا تُڑوانی چاہتے ہو۔ یہہ چھوٹی سی ریاست اور اُس کے مندر کہ جس سے میں ایک دوڑ سے باہر جا سکتا ہوں۔ مجھے کبھی بھی وید کی آگیا توڑنے پر مجبور نہیں کر سکتی پس اپنی زبان سنبھال لیں۔ لاکھوں کے ایمان میرے متعلق ہیں مجھ ہر ایک طرح پر خیال ہے کہ سَتیہ سے کام لوں۔" یہہ سُنکر مہارانا صاحب حیران ہو گئے اور اُن کے دھارمک بھاؤ سے چکنی ہو کر عرض کی کہ مہاراج میں نے یہہ سب اس لئے کہا تھا کہ دیکھوں آپ اِس کے کھنڈن پر کسقدر درڑھ ہیں۔ اب میرا نشچہ پہلے سے بہت درڑھہ ہو گیا کہ آپ وید کی آگیا پالنے میں درڑھ ہیں ✦

(۳) کانپور میں مشہور و معروف پورانک پنڈت ہلدر اوجھا شاستری کے ساتھہ سوامی جی مہاراج کا کئی ہزار آدمیوں کی موجودگی میں مورتی پوجا پر ایک بھاری شاستر ارتھہ ہوا جس کا اتنا بھاری اثر ہوا کہ لوگوں نے شالگ رام وشیولنگ کی مورتیاں اُٹھا اُٹھا کر گنگا ندی میں پھینکنی شروع کر دیں۔ شہر میں کہرام مچ گیا۔ خود فاضل اوجھا نے جب دیکھا کہ لوگ اس شاستر ارتھہ سے سوامی جی کے پیرو ہو کر دیوتوں کو دریا بُرد کرنے لگے اور ہمارا روزی آمدنی میں رخنہ واقع ہونے لگی۔ تو مندرجہ ذیل اشتہار سنسکرت ہندی اور اردو

تینوں زبانوں میں جاری کیا ✦

"جو کہ دیانند سرسوتی کے مت کے مطابق بہت لوگ برہمن چھتری۔ ویشیہ وغیرہ رنا کُل دھرم چھوڑ کر مورتی دیوتاؤں کی گنگا جی میں پرواہ کر دیتے ہیں یہہ بات بیجا اور نامناسب ہے۔ اسلئے یہہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ جو لوگ اُن کے مت کو اختیار کریں انکو چاہیئے کہ مورتوں کو براہ مہربانی ایک مندر کیلاس نامی جو مہاراج گورپیا و شکل کا ہے اُس میں یا مندر مہاراج پراگ نرائن تواڑی میں پہونچا دیا کریں اور اگر اُن کو پہونچانے کی گنجائش نہیں تو ہم کو اطلاع کریں۔ ہم اُن کو اُٹھوا لیا کریں گے۔ اور اُن کے بہانے اور پھینکنے میں جو پاپ ہے وہ سنسکرت میں لکھا ہے۔" فقط المشتہر اوجھا ہلدر

(۴) جب سوامی جی مہاراج شاہپورہ سے جودھپور کو روانہ ہونے لگے تو راجہ ادھیراج شاہپورا دھیش جی نے اُن سے پرارتھنا کی کہ مہاراج آپ جودھپور جاتے ہیں وہاں ذرا نرمی سے اُپدیش کرنا کیونکہ وہ کروٹھ دیش ہے۔ جواب میں سوامی جی نے فرمایا کہ " میں پاپ کے جنگلی درختوں کی جڑ کاٹنے کے لئے کُلہاڑی سے کام لوں گا نہ کہ حجاموں کے ناخن گیر سے اِن کو تراشوں گا میں سنیاسی ہوں۔ تو نیا ہاتھہ میں لے چالیس میل کی منزل کر سکتا ہوں مجھے کسی کا ڈر نہیں ہے۔" اسی پر کا جب اجمیر سے روانہ ہونے لگے تو وہاں کے آریہ پُرشوں نے نویدن کیا کہ مہاراج مارواڑ گنوار دیش ہے اور لوگ وہاں کے شریر ہیں۔ آپ مت جائیے۔ مگر سوامی جی نے نہ مانا اور کہا کہ " اگر لوگ ہماری اُنگلیوں کی بتی بنا کر جلا دیویں تو بھی کچھہ پرواہ نہیں ضرور جا کر اُپدیش کریں گے۔"

(۵) جن دنوں سوامی جی صرف ایک کوپین پہنے اور تمام ننگن رہتے اور گنگا تٹ پر پھرتے رہتے تھے اُنہیں دنوں میں بمقام کرن واس راؤ کرن سنگھ رئیس بیرولی ایک دن شام کے وقت معہ ملازمین اور پنڈتوں کے سوامی جی سے اس بارہ میں شاستر ارتھہ کرنے کے لئے گئے۔ کہ راس لیلا کرانی اچھی ہے۔ سوامی جی نے راس لیلا کرانے کا بھلی پرکار کھنڈن کیا تو راؤ صاحب طیش میں آگئے اور تلوار نکال سوامی جی کا سر کاٹنے کو کھڑے ہو گئے۔ اُسی وقت سوامی جی نے کہا کہ " اگر سَتیہ کہتے ہوئے سر ہی کٹنا ہے تو تم کو اختیار ہے کہ کاٹ ڈالو" مگر اس وقت سَتیہ کا ایسا رُعب چھایا کہ اُس کا ہاتھہ نہ چل سکا اور کھڑا کھڑا رہ گیا۔

(۶) انوپ شہر کا واقعہ ہے کہ ایک روز سوامی جی کے مورتی کھنڈن سے دق ہو کر ایک برہمن نے اُنکو پان میں زہر دے دیا۔ اُنہوں نے جان لیا۔ اور اندر جا کر نیولی کرم کر کے بمشکل تمام بچے۔ اُس آدمی کو کچھہ نہ کہا۔ سید محمد صاحب تحصیلدار نے اُس آدمی کو کسی طرح قید کر دیا۔ تحصیلدار صاحب سوامی جی کے پاس روز آتے اور بہت پریتی کرتے تھے۔ قید کر دینے کے بعد جب وہ آئے تو سوامی جی نے اُن سے بولنا بند کر دیا۔ وہ دل میں خوش تھا کہ میں نے سوامی جی کے شترو کو قید کر دیا۔ جب سوامی جی کے پاس آیا تو سوامی جی نے اُس سے بولنا بند کر دیا۔ جب بمشکل تمام جب اُنہوں نے سبب پوچھا تو سوامی جی مہاراج نے فرمایا کہ " میں دُنیا کو قید کرانے نہیں آیا بلکہ قید سے چھڑانے آیا ہوں۔ وہ اگر اپنی دُشٹتا نہیں چھوڑتا تو ہم اپنی سرشٹتا کو کیوں ترک کریں۔" چنانچہ تحصیلدار صاحب نے اپیل کرا کر اُسے چھڑا دیا ✦

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی اور انقلاب زمانہ

از لالہ کتا رام کرنال

... ایک مہان آشچریہ پرتیت ہوتا ہے۔ ... ششدر اور حیران رہ جاتی ہے۔ جب ہم موجودہ ... اس وقت سے کرتے ہیں جو سری سوامی دیانند ... کے شبھ آگمن سے پہلے موجود تھا۔ ... وہ وقت اور زمانہ ایسا تھا کہ ہم بے تحاشا یہہ ... کہ انسان اور حیوان میں بالکل تمیز نہ تھی بلکہ ... حالتوں میں حیوان انسان سے بہتر تھے۔ تیار ہیں۔ ... جیسے وام مارگی ویدوں کے بھاشیہ کار اور ... ودوانوں کی زمرہ میں شمار ہونے کا فخر رکھتے تھے ... لیکن اُن کے بھاشیہ میں نہایت بیشتر ... اور بدمعاشی کی تعلیم ہو۔ یہی نہیں بلکہ اُس ... بھاشیہ سے ویدوں کی عظمت پر بڑا دھبہ لگتا ... چارواک مت کا بانی برہسپتی جس کا دوسروں کے ... اور ویدی پر ہی نربھر ہے۔ جو وید کا بھاشیہ ... ذیل سمتی دیتا ہے۔ تینوں ویدوں کے بنانے ... وید بھانڈ۔ دھورت اور نشاچر ہیں۔ اور کیوں نہیں جس ... ویدوں کا خود گیان نہ ہو۔ اور نہ ہی اسقدر ودیا ہو تو ... وید کے بھاشیہ کو دیکھ کر وہ اس سے بہتر اور کیا رائے ... سکتا ہے۔ جبکہ سائن آچاریہ جیسے بھاشیہ کار ... ویدوں کے بھاشیہ کو ہو بہو پرانوں کے ... کر دیا ہو اور پرانوں کی بزرگی کو آسمان تک ... دیا ہو۔ تو کیا آپ یقین کر سکتے ہیں کہ اس زمانہ ... کی راج بھاشیہ کا رسو موجود تھے۔ اور لوگ ویدیں ... اصلیت پر وچار کر سکتے تھے۔ جس زمانہ میں پروفیسر ... اور سر ولیم جونس صاحبان نے (باوجودیکہ ... سنسکرت دانی کے لحاظ سے ایک طفل مکتب کے برابر تھی ... کو بہتر سمجھنے کا دعوے کر کے دنیائے دنیا کو

خصوصاً اور انگریزی حوالوں کو عموماً ویدوں سے متنفر کر دیا ہو۔ تو کیا آپ کا اطمینان ہے کہ وید ودیا شمبھ بھی باقی رہی ہو جس زمانہ میں پرماتما کے آگے سر جھکانے والے اور صادق دل سے سجدہ کرنے والے تقریباً سب کے سب شرک ہوں۔ اور مزید برآں رام کرشن اور ہنومان کا نام بجائے پرماتما کے اٹھنے والے ہوں تو کیا آپ اُمید کر سکتے ہیں۔ کہ اُس وقت پرماتما کے اوصاف حمیدہ اور بے پایاں عظمت کا کسی کے دل میں گمان تک بھی ہو۔ جس سمے میں رشی سنتان نے مسئلہ تناسخ کو بلا تجلی وکیر الیشور کو پرجا کا پالن پوشن کرنے والا اور کرموں کا پھل داتا نہ سمجھ کر مرے ہوئے پتروں کے نمت نام کے برہمنوں کو بھوجن کھلا کر۔ اُن کو پہونچا سویکار کر لیا۔ تو کیا آپ کو نشچے ہے کہ اُس وقت ایشور پر بھی وشواس اور وِدوانوں کا مان ہو جس وقت میں کشتری راجا چیا رہے۔ رنڈیوں کے غلام۔ بد انتظام۔ بدکار اور ناستک ہوں جن کو رعایا کے آرام اور تکلیف کا مطلق خیال نہ ہو۔ تو کیا آپ توقع رکھ سکتے ہیں کہ آریہ ورت کے اندر راج بل موجود ہو۔ جبکہ ویشوں کا دار مدار۔ جھوٹھ اور فریب پر ہو تو کیا اُس وقت ستیہ کا مان اور ستکار ہو سکتا ہے۔ جس حالت میں چاروں ورن اور چاروں آشرموں کا ستیا ناش ہو کر دیا۔ اور برہمچریہ صفحہ ہستی سے اُڑا دیا گیا ہو۔ بل اور ویریہ کا ابھاؤ ہو گیا ہو۔ صغیر سنی کی شادی کا بڑی مضبوطی کے ساتھ رواج ہو گیا ہو۔ چاروں ورنوں کی تفریق بے اندازہ ہو کر تھوڑی بھی جماعت کی گنجائش ہی۔ اپنے آپ کو خود غرضی سے برہمن۔ کشتری اور ویش نامزد کرتے ہوں۔ تو کس طرح آپ کی یہ آرزو پوری ہو سکتی ہے۔ کہ منش جیون سپھلتا کو پراپت ہو۔ پریتی اور محبت اپنا جوبن دکھلا دے اور نفرت دور ہو۔ جس زمانہ میں بودھ اور شنکر کے پیروؤں نے جیو اور برہم کو ایک بتلا کر لوگوں کو آلسی۔ کوکری اور بھرشٹ آچار بنا دیا۔ تو آپ کی کس طرح خاطر جمع ہو سکتی ہے کہ منش اعلےٰ معیار کو حاصل کر سکیں۔

اب آپ وچار کریں۔ کہ ان سب باتوں کو آپ سے دور کرنے اور آپ کے آتماؤں میں سچائی کا پرکاش کرنے کے لیئے ایک بڑے زبردست ستیہ وادی کی ضرورت ہے یا نہیں۔ جواب ملتا ہے کہ بیشک منش ایسی نیچ گتی کو پہونچ گئے ہیں۔ کہ اُن کو اچھی طرح سے معلوم ہو گیا ہے کہ جب تک مہا اپکار رُوپا رادھ کو کرم ہم کر چکے ہیں اُس میں سے کوئی بھی شانتی دایک نہیں ہو سکتا۔

اب بڑے پریم سے شانتی کے ابھلاشی ہیں ——

لیکن شانتی دینے کے لیئے کیا کوئی معمولی آدمی ہونا چاہیئے۔ جواب ملتا ہے کہ ہرگز نہیں۔ ان بھرشٹ آتماؤں کی درستی کے لیئے "تو ایسے یوگ ودوان کی ضرورت ہے۔ جو ستیہ وادی جسکا ستیہ پر خود وشواس اور عمل ہو اور ستیہ کا ہی پرچارک ہو۔ جس کی بے مثال یکتوں کے آگے ہر مذہب اور ملت کے آدمی سر جھکا دیں۔ جس کی تحقیقات کی خوشہ چینی کو عالم اور ودوان تیار ہو جاویں۔ جس کی منطق دان کی پرشنسا خاص و عام میں ہو۔ جسکی یوگتا کو انیہ ویش تو اسی ہی تسلیم کریں۔ جس کے گوڑھ آشاتوں کو سمجھنے والا کوئی برلا ہی ہو۔ جس کے معمولی پیروؤں کے سامنے ہی آتے ہوتے ہر ایک پاکھنڈی ہی جھینپ ہو کر بھاگ جاوے۔ غرضیکہ ایسا مہان آتما ہو جو کہ سنسار سے برائی۔ پاکھنڈ۔ جھوٹھ۔ چھل۔ کپٹ آدی کا ناش کرنے والا ہو۔ اور جن کے پرچار۔ اُپدیش اور ودیا بل سے ستیہ کا راج اور ایشور پر پورن وشواس ہو۔

لیکن قبل اس کے کہ ہم اس بات کا جواب دیں۔ ہم یہہ نویدن کرتے ہیں کہ پانچہزار برس گذشتہ کے بعد سے دھرم کی ادھوگتی ہوئی۔ ورنہ اُس سے پیشتر برابر ستیہ دھرم کا راج تھا۔ کیسے اُتم پرانی تھے جبکہ چھہ درشنوں کے کرتا۔ کپل۔ کناد۔ پتنجل۔ دیاس۔ گوتم۔ جیمنی جی۔ نرکت کے کرتا یاسک منی۔ اشٹادھیائی کے سوتر کار پانینی رشی۔ سمرتی کار منو۔ یاگیہ ولک نارد آدی۔ ویدوں کے انویائی شری رام چندر۔ کرشن یدھشٹر۔ ارجن۔ جنک جیسے راج رشی

درونا چاریہ اور بھیشم جیسے بلوان بھارت ورش میں موجود تھے۔ رور اوسوقت میں ذرا بھی ویدوں کی آگیا اولنگھن کرنے پر بڑے بڑے کشٹ اور تکالیف اٹھانی پڑتی تھیں۔ پرماتما اور ویدوں پر پورن وشواس تھا۔ اس بات کے جتلانے کی بھی ضرورت ہے کہ آریہ ورت کی تنزلی کا باعث مہابھارت کا گھور یدھ ہے جس کی تیز آگ میں آریہ ورت اپنا سب کچھ سرمایہ بھسم کر چکا تھا۔ مگر صاحبان یاد رکھئے ستیہ ایسا بھان بل ہے۔ جس کے آگے آخرالامر انسان کو سب طرف سے مایوس ہو کر سر جھکانا پڑتا ہے۔ کیونکہ سوائے ستیہ اور ایشور پر وشواس کے کسی دیگر چیز میں شانتی نہیں ملتی۔ آریہ ستان کو ہر طرف سے مایوسی ہو گئی اور کہیں بھی دھرم کی پیاس بجھانے کے لئے شانتی کا چشمہ نہ ملا تو بے اختیار ہو کر پرماتما کے حضور شانتی کے لئے پرارتھنا کی۔ پرماتما شانتی کا بھنڈار ہیں جب وہ منش کی گری ہوئی حالت کو دیکھ کر یقین کر لیتے ہیں کہ وہ دراصل پاپ کرموں سے خوف زدہ ہو کر شانتی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے تو شانتی دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور اسی لئے بلبلاتی ہوئی آریہ ستان کی پرارتھنا قبول ہوئی اور علاقہ کاٹھیاوار کے ایک معزز اودیچ برہمن کے یہاں سنہ ۱۸۲۴ء میں ویدوں کے سوریہ اور بھارت کے بھوشن مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے جنم لیا۔ اس بال برہمچاری کا ایک وچتر جیون ہے۔ اس سے آپ بخوبی اچھی طرح واقف ہو گئے ہونگے۔ یعنی اوائل میں ہی مورتی پوجا سے متنفر ہو اپنے بہن اور چچا کی موت کا نظارہ دیکھ کر موکش پد کے حاصل کرنے کے لئے باہر کی راہ لی۔ لق و دق جنگلوں۔ بندھیاچل اور ہمالہ کی چوٹیوں مشکل گھاٹیوں اور دریاؤں کے کناروں پر یوگی جنوں کی تلاش کر کے یوگ ودیا حاصل کی۔ پرم ہنس پرمانند جی سے کچھ عرصہ سنسکرت کے گرنتھ پڑھ کر سنیاس دھارن کیا اور آخیر میں سوامی ورجانند کی شاگردی اختیار کر کے اشٹادھیائی۔ مہابھاشیہ۔ ویدانت۔ مُرت۔ چاروید

ویدانگ وغیرہ جملہ پراچین رشی کرت گرنتھ پورے طور پر سیکھ کر گورو سے دکشنا لیکر وید علم کا نادہ ہر جہاں طرف بجایا۔ اور بیس سال کے عرصہ میں ویدک دھرم اور ستیہ ودیا کا اب زبردست پرچار کیا۔ کہ ہر مذہب اور ملت کو بخوبی نشچے ہو گیا۔ کہ مہرشی واقعی ستیہ وادی ہے۔ اور کہ اُس کی قابل تحسین یکتیوں کے آگے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔ کاشی جیسے پوپ گڑھ میں جہاں پر کہ بڑے بڑے سنسکرت دان پنڈت اور سنیاسی اور پوپانک دل کی داغی فتوحات کی شیخی مارتے ہیں۔ مورتی پوجا کے بارہ میں کئی مرتبہ شاستراتھ کا چیلنج دیا۔ اور آخرالامر کاشی کے پنڈت جب ویدوں سے مورتی پوجا کو ثابت نہ کر سکے تو مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ عیسائی اور محمدی دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ اور اُن کو بھی نشچے ہو گیا۔ کہ وید ست ودیاؤں کا بھنڈار ہیں۔ جو تعلیم یافتہ نوجوان دن بدن عیسائی دھرم پر فریفتہ اور دلدادہ تھے جوق در جوق آ کر مہرشی کی قدمبوسی حاصل کرنے لگے ہزاروں ناستک آستک بن گئے۔ ہر شخص کو اپنے دھرم پر نظر ثانی کرنے کی سوجھی۔ دھرم کو ششو اگنداور ناستہ کو ہمیشہ کے لئے آسان کرنے کے لئے آریہ سماجیں ستھاپت کر دیں۔ غرضیکہ مہرشی دیانند کے طفیل زمانہ میں ایک بڑا بھاری انقلاب پیدا ہو کر ستیہ دھرم کا راجیہ ستھاپت شروع ہوا۔ اور آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ اُن کی شکشا پر عمل کرنے کی نشانیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور بالاخر ودیا اور برہمچریہ کو پراچین زمانہ کی طرح باقاعدہ حاصل کرنے کے لئے گورو کل کے کھولے جانے کی بھی تجویز ہو رہی ہے۔ اور یہ جو ہلد کھیلنے والا ہے۔ صاحبان بال برہمچاری کے جفاکشانہ جیون کا ملاحظہ فرمائیے۔ اور ساتھ ہی اس بات کو بھی کہ جو کچھ رشی نے کیا وہ پرچار کے اور بار کے کارن کیا۔ ایسا انسان دنیا میں پیدا ہونا مشکل ہے۔ جو منش ماتر سے محبت اور ہمدردی کرتا سکھلاوے اور خواہشات سے بالکل علیحدہ ہو۔ انکا

جیون کیسا پاک اور اُتم مگر زبردست خیال تھا کہ ستیہ جہاں سے ملے وہاں سے لے لو۔ اور جو جہاں جہاں وہاں سے علیحدہ ہو جاؤ۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے جھوٹ کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دو۔ گویا یوگی راجیہ ستیہ کا بھنڈار تھے۔ لیکن ایسا ہونے پر بھی مہرشی فرماتے ہیں کہ آریہ دھرم کی ترقی ہونے کے لئے مجھ سے بہت اُپدیشک آپ کے اس ملک میں پیدا ہونے چاہئیں۔ اتنا کام اکیلا آدمی اچھی طرح نہیں کر سکتا۔ کیسے شبد ہیں۔ ذرا غور فرمائیے۔ چونکہ مہرشی کی دیہانت کے پشچات آریہ سماجوں اور ان کی پرتی ندھی سبھا نے بکل کوشش اور بلا جبر اس کی طرف منہ بدل نہیں فرمائی۔ کہ حسب الارشاد جی مہاراج کے وہ ودوان پیدا کرنے کا اُدوگ کریں۔ اس لئے ہم مہرشی کے اور ان الفاظ کی طرف آریہ پبلک کی توجہ کھینچنا چاہتے ہیں اور نویدن کرتے ہیں کہ اگر آپ کے دل میں مہرشی کی کچھ عزت ہے۔ اگر آپ صدق دل سے ویدک دھرم کی ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کے ہردہ میں دھرم کچھ بھی پریم ہے۔ اگر آپ فی الواقع دھرم پرچار کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ اگر آپ تن من دھن سے ویدک دھرم کی سیوا کرنا چاہتے ہیں۔ تو طیار ہو جاؤ جس دن کہ مہرشی نے پران تیاگے اور جو بھاگ زبان مبارک سے ادا فرمایا کہ ہے ایشور تیری اچھا پورن ہو۔ کہ نرواں آگیا ہے۔ مہرشی کی عظمت اور استقلال کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہوئے یہ پرن کیجئے۔ کہ آپ ویدک دھرم کا جیتا جاگتا پرچار اور ودوانوں کو پیدا کرنے کے سامان مہیا کریں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آریہ سماجیں دیوالی کے روز ضرور جلسہ کر کے مہرشی کے مشن کے پرچار کا پربندھ کریں گی۔ اور یہ رسالہ بھی مشن فنڈ کا نام سبھا مد کے ذمہ لگایا ہوا ہے وہ اکٹھا کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا میں ارسال کریں گی۔

گوروکل بھکشا منڈلی کا برتانت

نمبر (۲)

ہفتہ گذشتہ کی اشاعت سے آگے۔

...ذکر ہے کہ سردار صاحب نے سوامی دیانند جی کا
...سنگھ جہلمی پر کار کیا تھا۔ جبکہ سوامی جی مہاراج
...راولپنڈی میں پرچار کے لیے گئے تھے۔ سردار صاحب
...فرماتے ہیں کہ پُوچھتے گھوڑے کا تانگہ لے کر وہ روزانہ
...سوامی جی کے لیے جایا کرتے تھے۔ اور ستکاروں
...میں برابر شامل رہتے تھے۔ سوامی جی کی آپ
...بڑی تعریف کرتے ہیں۔ اور اُنہیں بڑے مہاتما
...سمجھکر اب تک اُن کی عزت کرتے ہیں۔ دوسرا
...قابل ذکر ہے وہ اُس افسوسناک حالت کو ظاہر
...کرتا ہے جس کی بدولت کہ آریہ سماج میں شروع
...ہی کمزوری اور بیکاری نے دخل دیکر اُس کی
...جڑوں کو کسقدر کھوکھلا کر دیا تھا۔ سردار صاحب
...ان آٹھ دس آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے کہ پہلے
...پہل آریہ سماج کے ممبر ہونا قبول کیا تھا۔ لیکن اُنکا
...بیان ہے کہ ممبروں نے بلحاظ امیری وغیرہ کے ایک
...شراب خوار کو آریہ سماج راولپنڈی کا پردھان
...بنا دیا تو اُن کا دل آریہ سماج سے ہٹ گیا۔ اور اب
...یہاں تک نوبت پہونچی ہے کہ سردار صاحب کو مدت
...سے آریہ سماج کے ساتھہ کوئی تعلق ہی نہیں ہے
...آریہ بھائی سوچیں کہ اگر پنجاب کے بعض پالیسی باز
...آدمی محض دولت اور رتبہ کے لحاظ سے بعض آدمیوں
...کو آریہ سماج میں ادہکار دینے سے پرہیز کرتے تو
...کیوں آریہ سماج کو وہ دن دیکھنا نصیب ہوتا کہ معمولی
...سے معمولی آدمی اُس کی خانہ جنگیوں کو حقارت کی
...نظر سے دیکھہ رہا ہے۔ کاش کہ آریہ سماج کے ممبر اب
...بھی سنبھل بیٹھیں۔ اور آئندہ کے لیے کمزوری کو

دُور کرکے آریہ سماجوں کے ادہکار پر دُور آچاریوں
کو کبھی بھی جگہہ نہ دیویں ۔ سردار بوٹا سنگھ جی کو
دوسرے دن ہی راولپنڈی کی طرف طیار تھے لیکن
گوروکل کے مضمون نے اُنہیں کچھہ ایسا کھینچا۔ کہ
وے دوسرے دن بھی رُک گئے۔ اور ہمارے ہر دو
لیکچروں میں برابر شریک ہوکر بڑے غور سے ہر ایک
بات کو سُنتے رہے۔ ۹ ستمبر کی صبح کو نتیہ کرم کے بعد
کسیقدر چکر لگایا۔ راستہ میں میرے باقی تینوں ساتھی
ملے جو سنان کے بعد سندھیا کے واسطے باہر آئے تھے
میں بھی اُن کے ساتھہ ہو لیا۔ صبح کو واپسی پر سب بھائیوں
نے معہ سردار بوٹا سنگھ صاحب کے لالہ کرپا رام جی
کے یہاں بھوجن پایا۔ اور کچھہ دیر تک آرام کرنے کے
بعد لالہ جوالا سہائے جی معہ لالہ ٹھاکر داس کے
تو سردار سوجان سنگھ صاحب کے ملنے کے لیے تشریف
لے گئے۔ اور میں معہ عزیز رام بھجدت کے پہاڑ کی سیر
کو نکلا۔ ہم سیدھے اُس تالاب کی طرف گئے جہاں سے کہ
پانی کل شہر مری میں آتا ہے۔ اسجگہہ ایک معمولی
پتھر کاٹکر کے چبوترا بنا لیا گیا ہے۔ جسے پانڈوں
کا چبوترا کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسجگہہ پانچوں پانڈو
نے بن باس کے زمانہ میں کبھی آرام کیا تھا۔ کوہ مری
سے دریائے جہلم ۳ یا ۴ میل کے فاصلہ پر یہاں سے
دکھائی دیتا تھا۔ اگر صحیح معلوم ہوتا تو ضرور سنان
کے لیے ہم سب جاتے ۔ شام کو پنڈت رام بھجدت
جی کا لیکچر ہوا جس میں حاضری تقریباً ۲۰۰ آدمیوں
کی تھی۔ ہر ایک اعتراض کا جواب لوگوں کو مل گیا۔
رات کو آریہ بھائی جمع ہوئے اور صبح تک لالہ
خوشی رام جی کی کوششوں سے ۱۰۵۰ روپیہ کل
وعدہ ہوا۔ جس میں سے ۵۰۰ روپیہ نقد وصول
ہوکر ہمیں مل گیا۔ اور لالہ خوشی رام نے وعدہ کیا
تھا کہ اگر اسوقت راولپنڈی میں وصولی چندہ ملتوی
کرکے میں واپس خاتمہ نومبر پر آؤں تو وہ پانچ ہزار
روپیہ نقد جمع کر دیویں گے۔ افسوس کہ موت نے ہمارے
چرنا رنجی بھائی کو ہم سے علیحدہ کر دیا اور ہمارے

چلے آنے کے بعد اچانک اُن کی مرتیو ہو گئی۔ اُن کی
موت کا حال جب میں نے اخبار میں پڑھا۔ تو بڑا بھاری
صدمہ دل پر ہوا۔ اور اپنی حالت پر افسوس کیا کہ جس موت
کے آنے کا کوئی خاص وقت نہیں ہے۔ میں کیوں کے
لیے طیار نہیں رہتا۔ ۱۰ ستمبر کی صبح کو لالہ جوالا سہائے
جی کو بھی ساتھہ لیکر ہم دونوں پھر اُسی تالاب کے پاس
گئے۔ اور راستہ میں بڑے بڑے اعلےٰ قدرتی نظاروں
سے آنکھوں کو تر و تازہ کرتے ہوئے واپس آئے۔ نو بجے
تھے اور آج کے ہمارے آن داتا سردار اچہر سنگھ صاحب
منصف سید سے اُن کے پاس پہونچے اور بھوجن آدی سے فارغ
ہوکر سب بھائیوں سے رخصت لیکر چلدئے لیکن ٹانگہ گھر
پر پہر سب بھائیوں کو موجود پایا۔ ———

اسجگہہ ایک لطیفہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔
جس جگہہ ہم گئے لوگوں نے یہی شکایت کی کہ ابھی تک
لوگ گوروکل کے خیال سے بھی واقف نہیں ہیں۔
اسوقت چندہ کے لیے نکلنے سے کیا فائدہ۔ پہلے لوگوں
کو خبردار تو کر لو۔ وہ تو نام بھی نہیں سمجھتے۔ چنانچہ اسکا
تجربہ کوہ مری میں عملی طور پر ہوا۔ ہمارے لیکچروں کے
نوٹس کے سرے پر گوروکل کا لفظ چھپا ہوا تھا۔ سردار
اچہر سنگھ صاحب نے ہمارے لیے ٹانگہ کرایہ کرنے کا کام
اپنے ذمہ لیا تھا چنانچہ جب اُنہوں نے چار جگہوں کے
لیے روپیہ دیدیے تو رسید پر ٹانگا کلرک نے لکھدیا کہ
سردار اچہر سنگھ صاحب سے ۱۴ عدد پورے ٹانگا
کا کرایہ وصول پایا جو گوروکل کے لیے لیا گیا ہے سردار
صاحب نے حیرانی سے پوچھا کہ یہہ کیا لکھتے ہو۔ کلرک کا جواب
وہ ہوا کہ یہاں ٹانگا جتنی کے لیے ٹانگا کرایہ کرتے
ہو۔ جو لیکچر دینے آئے تھے۔ کیا اُن کا نام گوروکل نہیں
ہے؟ سردار صاحب خوب ہنسے اور صحیح نام بتلاکر رسید
کو درست کرایا۔ یہہ رسید اصلی حالت میں آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کے دفتر میں موجود ہے۔ واقعی یہہ بات
قابل افسوس ہے۔ کہ جس مُلک میں ہر ایک گرام کے نزدیک
...... علیحدہ علیحدہ گوروکل تھا ......
...... وہاں کے

باشندے ہیں۔ پرانے رشیوں کی سنتان ہونے کے باوجود گُرُوکل کے نام تک کو بھول گئے۔ ۸ ستمبر کو ہی ۲½ بجے کے قریب ہم سب راولپنڈی پہونچ گئے ہماری غیر حاضری میں آشرم دہرم پر دو ویاکھیان پنڈت دیوی دیالو جی کے اور ایک ویاکھیان پنڈت شیوناتھ جی کا ہو چکا تھا۔ ۸ ستمبر کی شام کو پنڈت رام بھجدت بی۔اے کا دوسرا ویاکھیان ہوا۔ ۹ اور ۱۰ کو میں نے دو ویاکھیان دئے۔ حاضری اسقدر بڑھ گئی کہ آخری لیکچر میں ۴۰۰ اور ۵۰۰ کے درمیان آدمی ہوں گے۔ لوگ بڑی غور سے ویاکھیانوں کو سنتے رہے۔ ویدک دہرم کے سخت سے سخت دشمن بھی سکیم کی بزرگی پر حرف زنی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ البتہ ناقابل عمل ہونے کا ڈھکوسلہ پیش کرکے اکثر مخالفین لوگوں کو ورغلاتے تھے۔ جس کا جواب بڑی عمدگی سے دیا گیا۔ راولپنڈی آریہ سماج کو ان لیکچروں نے پورے طور پر جگا دیا۔ اور وہاں کے پورشارتھی ممبران نے پھر کام کرنا شروع کر دیا۔ جس اتوار میں وہاں تھا دو نوجوان ممبر ۲۰ کے قریب قیمت کا آٹا مانگ کر لائے اور پرتگیا کی کہ ہر اتوار کو اسی زور شور سے کام کریں گے۔ راولپنڈی کے بہت سے حالات ہیں جن کا اس جگہ درج کرنا میں غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ لیکن زمانہ آوے گا۔ جبکہ آریہ پبلک کو معلوم ہوگا کہ گُرُوکل ڈیپوٹیشن کا بویا ہوا بیج کیا اُتم پھل لاتا ہے۔ ۹ ستمبر کی رات کو لالہ جوالا سہائے اور لالہ ٹھاکر داس پہلے ہی واپس روانہ ہو چکے تھے۔ اور پنڈت شیوناتھ جی سیالکوٹ بھیجے جا چکے تھے۔ ۱۰ ستمبر کی رات کو میں، پنڈت رام بھجدت اور پنڈت دیوی دیالو مع نبی بخش راگی کے گجرات کے لئے روانہ ہوئے۔ اور ۱۱ ستمبر کی صبح کو پنڈت دیوی دیالو جی کو لالہ موسیٰ آریہ سماج میں پرچار کے لئے اُتار رکھتے ہوئے سات بجے کے قریب

گجرات

میں پہونچ گئے۔ رائے پیڑا رام جی کے مکان پر پہونچکر معلوم ہوا کہ رائے صاحب دورے پر باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اُس دن آریہ بھائیوں سے بات چیت کرتے رہے۔ اور شام کو منڈی میں میرا ویاکھیان پنجابی زبان میں ہوا۔ لوگ جمے سنتے رہے۔ نبی بخش کی بھجنوں نے بہت کشش کی۔ چنانچہ لیکچر کے خاتمہ پر لوگ بڑے شوق سے بھجن سنتے رہے۔ ۱۲ ستمبر کی شام کو منڈی کی دوسری طرف پنڈت رام بھجدت کا لیکچر ہوا۔ گو کسیقدر بارش ہو چکی تھی اور موسم خراب ہو گیا تھا۔ تاہم پہلے دن کی نسبت حاضری زیادہ تھی اور میرے عزیز نے پنجابی زبان میں اس فصاحت سے اپنے مضمون کو ادا کیا کہ خاتمہ تک ایک آدمی بھی نہ ہلا۔ جو اثر اس لیکچر کا ہوا اُس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ اس جگہ لالہ رلا رام جی پروہان اور لالہ آتما رام جی قائمقام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی اس خیال سے آن شریک ہوئے تھے کہ رائے پیڑا رام اور رائے ٹھاکر دت کے ساتھ (جنکی آمد آمد کا چرچا تھا) آریہ سماجک معاملات پر بات چیت کیجاوے گی۔ لیکن رائے صاحبان تشریف نہیں رکھتے تھے۔ ۱۳ ستمبر کو آخری لیکچر ماسٹر آتما رام کا رکھا گیا تھا۔ پہلے تو دھن اکٹھا ہونے کی کچھ بڑی اُمید نہ تھی۔ لیکن کام شروع کرنے پر مدد بھی شروع ہو گئی اور ہمارے چلتے وقت ۱۴ ستمبر کی دوپہر تک ۲۴۷ روپیہ لکھا جا چکا تھا۔ لیکن چونکہ چندہ کا کام ہی ۱۴ کو شروع کیا گیا تھا۔ اس لئے چلتے وقت تک سو سے زیادہ نقد وصول نہ ہو سکا۔ اس امر کا ذکر کرنا اسی جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب دیوان ٹیک چند صاحب ڈپٹی کمشنر گجرات کو ملے تھے۔ آپ نے بھجن بھی کرایا اور سکیم پڑھ کر مدد دینے کا وعدہ کیا تھا ہمیں تو بڑی بھاری رقم کی اُمید تھی لیکن میری غیر حاضری میں آپ جلندھر میں پچاس روپیہ دے آئے تھے۔ جسے دیوان صاحب کی طرف سے اول قسط سمجھکر میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے کوش میں داخل کر دیا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ دیوان صاحب اسی طرح پر قسط وار ایک اچھی خاص رقم ادا کریں گے گجرات کی یاترا کے متعلق بعض بعض حالات عجیب ہیں۔ لیکن اس جگہ گنجایش نہیں ہے کہ اُن کا پورا بیان کیا جائے۔ ایک صاحب کے پاس جانے سے سب بھائیوں نے روکا۔ لیکن پہونچنے پر معلوم کہ وہ ہر روز ویاکھیان سنتے رہے تھے اور ہمارے پہونچتے ہی خود بخود ایک معقول رقم کا وعدہ کر دیا۔ خیر ان واقعات کو یہیں چھوڑ کر کچھ آریہ سماج گجرات کے حالات بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ سماج مندر کی جگہ بڑی فراخ ہے۔ جلندھر شہر آریہ سماج کے احاطہ سے کم نہیں ہے۔ بڑا کمرہ فراخ بن گیا تھا۔ اُسوقت چھت باقی تھی جو سُنا ہے کہ پڑ گئی ہے۔ بڑا عالیشان فراخ مکان بن گیا ہے۔ اکثر جگہوں میں میں نے اسی طرح آریہ سماج مندروں کی تعمیر میں ممبروں کو مصروف پایا اور جلندھر شہر آریہ سماج کی حالت پر افسوس کیا کہ باوجود اسقدر شہرت حاصل کرنے کے بھی اس کے ممبر اپنے سماج مندر کے ہال کو مکمل کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ گجرات آریہ سماج کی حالت اسوقت آگے کی نسبت بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میری رائے میں ابھی تک ترقی کی بڑی بھاری گنجایش ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ میرے گجراتی بھائی میرے اس نویدن پر ضرور دھیان دیں گے

گجرات سے چلکر

وزیر آباد

ہم سب ۱۴ ہی کے دن کو پہونچ گئے تھے اُس دن شام کو پنڈت رام بھجدت جی کا ویاکھیان ہوا۔ اور ۱۵ کی شام کو میرا ویاکھیان تھا جس میں اپیل کے بعد روپیہ جمع کیا گیا تھا۔ ان دونوں ویاکھیانوں میں حاضری بڑی معقول ہوئی۔ جسکی ایک وجہ تو یہہ تھی کہ ویاکھیان کٹڑہ میں ہوتے تھے اور دوسری وجہہ یہہ تھی کہ کل رؤسا اور شرفا کے نام خاص خطوط بھیجے گئے تھے۔ لیکن سب سے بڑی وجہہ گرُوکل

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مضمون کا نرالا پن تھی۔ اسجگہہ کے آریہ بہائیوں
کا حوصلہ دیکھکر میری آشائیں بہت کچھ بندھ گئیں
وہ لوگ جو معمولی آمدنی رکھتے اور آریہ سماجوں
کے سالانہ جلسوں پر ۵ یا ۱۰ سے زیادہ روپیہ چندہ
دینے کے لئے نہیں دے سکتے تھے۔ ۵۰-۵۰ روپیہ
نقد گوروکل کے لئے ارپن کر بیٹھے۔ ڈاکٹر لچھمنداس
صاحب اور دیوان سکندر لال صاحب رئیس نے
بھکشا کرنے میں خاص مدد دی۔ کل روپیہ ۹۰۰ لکھا
گیا جنمیں سے چار سو سے زیادہ روپیہ وصول ہو چکا
ہے۔ وزیرآباد آریہ سماج کے حالات بیان کرنیکی
ضرورت نہیں ہے۔ یہہ آریہ سماج ایک زندہ
آریہ سماج ہے۔ ممبر اور ادہیکاری گو غریب ہیں۔
لیکن بڑے دہرماتما ہیں۔ یہاں کا چپڑاسی رتن
بھگت مشہور آریہ ہے۔ اور یہہ اُسی کی بدولت
ہے کہ جہاں سماج مندر کی رکشا ہو رہی ہے وہاں
چارپائی۔ رضائی۔ برتن وغیرہ سب سامان مہمان
نوازی کا سماج مندر میں موجود رہتا ہے۔ اسلئے
اس سماج کے عام حالات بیان کرنے کی ضرورت
نہیں ہے۔ ۱۶ ستمبر کی صبح کو وزیرآباد سے چلکر
میں اور پنڈت رام بھجدت معہ نبی بخش راگی اور کہیرو
ملازم کے (جوکہ میرے بہائی صاحب نے بجائے پہلے
ملازم کے بہیجدیا تہا۔ اور جوکہ ہمیں گجرات میں ۱۴ ار
ستمبر کی صبح کو ملا تہا)

سیالکوٹ شہر

ریلوے سٹیشن پر پہونچے۔ اسجگہہ لالہ گنگا رام پلیڈر
منتری اور نرسنگہ ورما وغیرہ بہائی ریل پر ملے۔
سماج مندر میں ڈیرا جمایا۔ پنڈت شیو ناتہہ جی
پہلے سے ہی موجود تہے۔ اسجگہہ پہلے دن کو پنڈت
رام بھجدت کا اور دوسری شام یعنی ۱۷ ستمبر
کو میرا ویاکھیان ہوا۔ اسجگہہ آریہ سماج کا
مندر اپنا ہے اور بڑا ہی عمدہ بنا ہوا ہے۔ سماج
مندر کے احاطہ کے اندر ہی ایک مختصر سا خوبصورت
باغیچہ ہے۔ اور ایک بڑا چاہ لگا ہوا ہے جسکی وجہہ سے

اس جگہہ کی رونق دوبالا ہو گئی ہے۔ اس سماج
کے دیگر حالات سے مجھے تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں
لالہ بھیم سین صاحب پلیڈر رہے پردہان موجود
ہوں اور بابو خوشحال چند جی سے پرچار رتنی آپ
پردہان ہوں وہاں آریہ سماج کی حالت بگڑی نہیں
رہ سکتی۔ لیکن میری رائے میں اس وقت سیالکوٹ
آریہ سماج کی ترقی کی کنجی دو آدمیوں کے ہاتہہ
میں ہے۔ اول نرسنگہ ورما ہیں۔ جن کی درڑہتا
کا حال گو میں لالہ وزیر چند۔ اور دیگر آریہ اپدیشکوں
کی زبانی سن چکا تہا تاہم اُن کے درشن اب
تک نہیں کئے تہے۔ یہہ مہاشہ دہرم کی خاطر اپنے
والد سے بہی علیحدہ رہتے ہیں۔ ان کے والد صاحب
کٹر پورانک دہرمی ہیں۔ اور نرسنگہ ورما اُن سے
بڑہ کر کٹر آریہ سماجی ہیں۔ سوائے تھوڑے عرصہ رات
کے ان کا ڈیرا سماج مندر کے اندر رہتا ہے۔
اور میں یقین کرتا ہوں کہ اگر اس نوجوان کی
طبیعت کا ٹہیک مطالعہ کرنے والے ادہیکاری
موجود ہوں تو آریہ سماج کی اُنتی میں دوگنی
عجلت ہو جاوے۔ لیکن نرسنگہ ورما جی کے
پورشارتہہ سے بہی بڑہ کر نظارا میرے لئے لالہ
گنگا رام جی پلیڈر منتری آریہ سماج کا دہرم
بہاؤ اور سرل سوبہاؤ تہا۔ میں اسجگہہ اور کچھہ
نہ لکھکر صرف اتنا ہی بتلا دینا کافی سمجھتا ہوں۔
کہ جو خوشی مجھکو پنڈت مولچند جی پلیڈر سے ملکر
پیشاور میں ہوئی تہی لالہ گنگا رام جی سے ملکر
اُس سے کم خوشی نہیں ہوئی۔ میں پرمیشور سے
پرارتہنا کرتا ہوں کہ پنڈت مولچند اور لالہ
گنگا رام کے آچرنوں کے بہت سے پلیڈر ہو جاویں
تاکہ آریہ سماج کے راستہ میں جو جھگڑا وکٹیں اس
فرقہ کی بدولت حائل ہو رہی ہیں وہ دور
ہو جاویں۔
سیالکوٹ میں گوروکل کیلئے
سب سے بڑہ کر پریم کرنے والے مہتہ ایشور داس
جی ہیں۔ جن کے نشکام بہاؤ اور دہارمک خاموش

زندگی کو دیکھکر میں نے اپنے لئے سبق لیا۔ کل
بہائیوں کے پرشارتہہ کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۲۸۰۰
روپیہ لکھا گیا۔ جنمیں سے ۵۰۰ روپیہ تو نقد
ہمارے حوالہ ہو گیا۔ اور باقی جمع کرکے نومبر کے پہلے
ہفتہ تک بہیجدینے کا میرے بہائیوں نے وعدہ
کیا۔ جس کے ایفا کرنے کی مجہے اُمید ہے کہ وے
کوشش کریں گے۔ ۱۸ ستمبر کی صبح کے نو بجے
تک بہکشا کرنے کے بعد پنڈت رام بھجدت جی تو

جموں

کو روانہ ہو گئے۔ جہاں پر کہ انہوں نے دو دنوں میں
بڑا اچھا کام کیا۔ اسجگہہ اسوقت میں نے پنڈت
رام بھجدت جی کو محض اس لئے بہیجا تہا کہ سکیم
تقسیم کرکے لوگوں میں ان نئے خیالات کے پہیلانیکا
آغاز کر آویں۔ لیکن وہاں پر کچھ بہائیوں کی
مدد سے جنمیں رائے بہگت رام صاحب انجنیئر اور
سٹیشن ماسٹر صاحب توہی کا خاص حصہ ہے ۳۵۲
روپیہ تو نقد ہو گیا۔ اور کسیقدر اقرار بہی ہوئے۔
مجہے امید ہے کہ اگر موقع مناسب پر ڈیپوٹیشن
گیا تو جموں سے وہاں کی حیثیت کے مطابق خاص
رقم بہی جمع ہو کر آ سکے گی۔ پنڈت رام بھجدت جی کو
اُدہر روانہ کرکے میں ۱۸ ستمبر کی دوپہر کو

وزیرآباد واپس آ گیا۔

اور اُسی رات کو ریل میں سوار ہو کر لائل پور کیطرف
روانہ ہوا۔ چلتے وقت ریل پر ہی تار ملا کہ فی الحال آنا
ملتوی کر دو۔ لیکن چلکر واپس ہونا ٹہیک نہ سمجھکر
راتوں رات چلتے ہوئے میں اور پنڈت شیو ناتہہ
معہ ملازم اور نبی بخش راگی کے ۱۹ ستمبر کی صبح کو

لائل پور پہونچ گئے

لائل پور کے حالات اسجگہہ بیان کرنے کی ضرورت
نہیں سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اسجگہہ میں نے پہر واپس
جانا ہے۔ صرف اسقدر کافی ہے کہ بابو گنپت رائے
جی منتری کے مکان پر اُترا۔ لالہ بالک رام ٹہیکیدار
موجود تہے۔ اُسی شام کو میرا لیکچر گوروکل کیضرورت

...llection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہر ہوا۔ حاضری معقول تھی۔ چندہ کا کام دوسرے وقت کے لئے چھوڑ کر ۲۰ کی صبح کو میں معہ لالہ بالکرام اور بابو گنپت رائے کے

سانگلہ پہاڑی

کو روانہ ہوا۔ اُس جگہ بھی ایک لیکچر منڈی میں دیکر ۲۱ ستمبر کی صبح کو واپسی کا ٹکٹ لیا۔

لائل پور اور سانگلہ میں اگر اسوقت چندہ کیا جاتا تو غالباً چھ سات سو روپیہ نقد جمع ہو جاتا۔ لیکن لالہ بالکرام اقرار کر چکے تھے کہ ۵۰۰۰ پانچ ہزار روپیہ بارش سے جمع کر دیں گے۔ پس اُن کی خواہش تھی کہ ڈیپوٹیشن کا کام شروع کرنے سے پیشتر انہیں کافی کام کر لینے کی اجازت دی جاوے۔ اِس غرض کے لئے اُنہوں نے یکم اکتوبر سے پندرہ بیس دنوں کے لئے ایک اپدیشک کی خدمات مانگیں۔ جو افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندہی سبھا نے اب تک اُن کے سپرد نہیں کیں۔ یہی وجہ ہوئی کہ جب دوسری مرتبہ پشاور آریہ سماج کے جلسہ سے واپسی کے وقت میں نے لائل پور جانے کا ارادہ کیا تو دو تین ہفتوں کے لئے مجھے پھر روکا گیا۔ اب پنڈت بھگت رام جی اُس جگہ پہونچ گئے ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ ڈیپوٹیشن کے پہونچنے تک اُس جگہ کافی کام ہو رہے گا۔

سانگلہ سے ۲۱ ستمبر کی صبح کو ہم سب نے اکالگڑھ کا ٹکٹ لیا۔ کیونکہ ماسٹر لچھمن داس جی ہیڈ ماسٹر رام نگر سکول وزیر آباد میں آن کر ہی مجھ سے وعدہ لے گئے تھے کہ میں واپسی کے وقت ضرور رام نگر میں ٹھہراؤ دونگا۔ ہمارے ۱½ بجے اکالگڑھ پہونچنے پر ماسٹر لچھمن داس جی پہلے ہی ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ دو یکوں میں ہم سب سوار ہوئے اور شہر کے قریب جا کر دیوان سنت رام صاحب سے ملے جو کہ اپنی بالی بیوہ لڑکی کا دواہ کر دینے کی اخلاقی دلیری کے باعث قابل عزت سمجھے جاتے ہیں۔ دیوان صاحب کو گورو کل کا سکیم دے اور اُس کے متعلق بات چیت کر کے ہم سب رام نگر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں کچھ دور گئے تھے کہ جس یکہ پر میں اور پنڈت شیو ناتھ جی بیٹھے تھے۔ اُس کا گھوڑا ناحق لیکر گر پڑا۔ میں تو فوراً کود کر علیحدہ ہو گیا لیکن یکہ والا اور پنڈت جی پھنس گئے۔ پنڈت جی اوپر تھے اُنہیں پہلے نکالا اور پھر یکہ بان کو نکالکر گھوڑا کھڑا کیا۔ مجھے تو کوئی چوٹ نہیں آئی۔ لیکن پنڈت شیو ناتھ جی کو چوٹ لگی۔ آنکھوں میں ہمارے بردہ پنڈت جی کے آشوب پہلے سے ہی تھا۔ پنڈت جی کو تکلیف تو بڑی تھی۔ لیکن اس بردہ اوستھا میں بھی جس شانتی سے وہ دُکھ کو برداشت کرتے تھے وہ اُن کے لئے میری نظروں میں زیادہ تر شردھا پیدا کر رہی تھی ۴½ بجے رام نگر پہونچے اور اُسی شام کو لیکچر دیا ۔۔۔ روپیہ نقد ۔۔۔ روپیہ کی کتابیں اور ۔۔۔ روپیہ کا وعدہ ہوا۔ چونکہ اُس جگہ کے مفصل حالات ماسٹر لچھمن داس جی درج اخبار کرا چکے ہیں۔ اِس لئے اُنہیں دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ۲۱ کو ہی ۱۰ بجے سواری یکہ پر واپس روانہ ہوئے اور بارہ بجے کے بعد اکالگڑھ پہونچکر سرائے میں آرام کیا دو بجے رات کی ریل میں چڑھ کر صبح پھر

تیسری بار وزیر آباد

پہونچ گئے۔ اور سماج مندر میں جا کر سنان سندھیا اور اگنی ہوتر سے فارغ ہو کر ۸ بجے کی ڈاک گاڑی میں سوار ہو کر ۲۲ کی صبح ۹½ بجے

لاہور پہونچ گئے

اس دن یہاں کل روپیہ کا حساب کر کے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے منتری دہاشہ کے حوالہ کر دیا اور سکیم وغیرہ کی چھپوائی کی نسبت خاص ہدایتیں دیکر میں سیدھا شملے جانے کے لئے طیار رہتا۔ کہ ۲۳ کی صبح کو جلندھر شہر آریہ سماج کے سبھاسد لالہ رگھو رام جی آن پہونچے۔ اُنہوں نے بیان کیا کہ رہتیوں کی شدھی کے معاملہ پر ایک سادھو بھاسکر انند نامی جلندھر کے ہندوؤں کو بھڑکا رہا ہے۔ شاستر ارتھ کی ضرورت ہے۔ ممبر گھبرائے ہوئے ہیں۔ لالہ دیو راج اور لالہ رام کرشن غیر حاضر ہیں۔ اگر اس وقت کچھ مدد نہ ہوئی تو آریہ سماج کو سخت نقصان پہونچے گا۔ آپ ضرور تشریف لے چلیں۔ میں نے ۲۳ کو جلندھر ٹھہرنا قبول کیا اور شملہ کی طرف ۲۴ ٹکٹ کے لئے تار دیدیا۔ سماج کے آریہ سماجک بھائیوں کو بھی تار دو وارا سوچنا دیدی ۲۳ کے ۱½ بجے کی ریل میں لاہور سے روانہ ہو کر ۴½ بجے جلندھر ریلوے سٹیشن پر پہونچا۔ مجھے لینے کے لئے بھائی صاحب کے ساتھ پہونچ گئے۔ اور لالہ وزیر چند جی معہ بہت سے آریہ بھائیوں کے موجود تھے گاڑی پر سوار ہو کر سماج مندر میں پہونچکر ڈیرا جا لگا کیونکہ میں پڑ گیا کہ جب تک گوروکل کیلئے تیس ہزار روپیہ نقد جمع نہ کر لوں۔ اپنے گھر کے اندر پیر نہ رکھوں گا۔ اُس جگہ ممبروں سے بات چیت کی۔ پنڈت گردھاری لال کے لئے تار دیا۔ لالہ وزیر چند کو لیکچروں کے لئے طیار کیا۔ اور آریہ بھائیوں کی تشفی کر کے رات کے ۹ بجے کی گاڑی میں سوار ہو گیا لیکن جلندھر شہر میں میں نے سُنا کہ اسی موقع پر بہت سے چندے شملہ میں ہو چکے ہیں۔ بلکہ یہاں تک معلوم ہوا کہ اُس وقت بنارس کے ہندو کالج کے لئے چندہ اکٹھا ہو رہا ہے۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی پنڈت رام بھجدت جی مل گئے۔ اُن سے صلاح ہو کر شملہ کو پھر تاریں دی گئیں۔ کہ اب ڈیپوٹیشن اسوقت شملہ نہیں جائیگا۔ پنڈت رام بھجدت جی کی دہرم پتنی اور بچے پھلور میں تھے وہ وہاں اتر گئے۔ اور میں معہ ملازم کے انبالہ شہر سے ٹکٹ بدل کر ہریدوار کیطرف

گوروکل کے لئے جگہ

دیکھنے کی غرض سے روانہ ہوا۔ ۲۴ کی صبح کو ہریدوار پہونچا۔ اُس جگہ طاعون کے خوف سے جو ملاحظہ ہوتا ہے اُس میں ایک اور ایزادی دیکھی گئی۔ ریل گاڑی کے سٹیشن پر پہونچتے ہی دیکھا کہ پولیس والے بڑی بڑی لمبی مضبوط رسیاں لئے موجود ہیں۔ اور رسیوں کا احاطہ بنا کر مسافروں کو گھیر لیتے ہیں۔

سریکت پرچھینس گی پرابجکا چاریہ سری ۱۰۸ سری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج

(کے)

جیون چرتر و شئے سنکھشیپت لاونی دوہوں میں

(از)

(لالہ جیٹھہ مل سوڈا سبھاسد آریہ سماج اجمیر)

ٹیک

کِت گئے موہ تج ہا بھارت بھرم ناسی۔
سرید دگوجیٔ دیانند سنیاسی۔

شٹ ورش آیو نے ادھک ہیں آشا تھی۔
بھو اپنا چار مِٹنے کی ابھلاشا تھی۔۔۔
اُدھیم تم سے سنسکرت آریہ بھاشا تھی۔
لاکھن من شنکا لو رتی لگیا سا تھی۔

(دوہا)

یجُر بھاشیہ پُورن کیو رِگ کیو پون پرمان
رہی سام اتھرون وید بھاشیہ کی پیاسی

دواد شانگ ویاکرن سرل کیو بھوگول ہت جان
سرید دگوجیٔ دیانند سنیاسی

کاشی کے پنڈت بال شاستری نامی۔
متن ہار مان بھجے انیہ لوک کہ دنامی
جم پر چلت کئے پُران کا تہاں سوامی
تن کے کھنڈن ہت بنے آپ انو گامی۔

(دوہا)

یا کو وسُر لوک ہیں چلی پتو تِلک رِیت
رہی آریہ ورت کے سوجن ہردہ مناسی

تنہیں جتاون کے لئے دہا تو دہرا اُرپریت
سرید دگوجیٔ دیانند سنیاسی

کرد ہر ما دہرم وِچار ستیہ پر لتی پادن۔
کہی ورن بیوستھا گن انوسار پُراتن۔
بل ویریہ بنا پُرشار تھہ دیکھہ انیکن
ورجِت کی بال بواہ پر تہا دُکھہ وردہن

(دوہا)

مہارشین کے نام جے متھیا گرنتھہ پرچار
او ترے وکرمی اٹھارہ سو اکیاسی ۱۸۸۱۔

اُن کی بھول سُدہارت سرجے نہیں کرتا۔
سرید دگوجیٔ دیانند سنیاسی۔

... ڈالدہ آتا ہے اور بعض وکیھکہ باہر کرتا ہے سبھا نپور
... پستان کرکے میں نے سمجھا۔ اگنی ہوتر
... اگنی ہوتر لوگوں کو ایک ایسا عجیب محل معلوم ہوا
... بہت گو رتماشائی جمع ہو گئے۔ سات بجے پیدل
... سوار ہو کر گیارہ بجے دن کے ہیں

ہردوار

... داخل ہوا۔ اور یکہ پر سوار ہو کر مع ملازم کے
... ندی کی طرف چلدیا۔ پنڈتوں نے معمولی شور
... لیکن جواب کچھ نہ پاکر چپ ہو جاتے۔ بعض بعض
... پر بڑا اصرار کرتے۔ کہ وہ صاحب اتنا تو بتلادو
... کشمیری پنڈت ہو کہ نہیں؟ شاید میری وضع قطع کی
... کشمیری پنڈتوں کے سا تھہ ہو۔ مجھے خود
معلوم نہیں۔ سیٹھہ سورج مل کی نئی دہرم سالہ میں
... کیونکہ عمارت عمدہ اور بکھیڑے سے علیحدہ
... سنان کرنے کے لئے گنگا بھی بالمقابل ہی ہے۔
... کے زیب سفر میں رہ چکا تھا۔ روزمرہ لیکچر
... بھکشا مانگنا اور بات چیت کرنا ایسے کام نہ تھے
... جسم پر اثر ڈالے بنا رہ سکتے۔ اور اب بھی ساری
... ت ڈر بنا جاگتا آیا تھا جسم بڑا اکمزور اور سست
معلوم ہوتا تھا۔

رسید زر

... بھگوتی ودسو اسبھا یک فنڈ از ابتدائے ۱۰ اکتوبر ۹۹ء لغایت ۳۰ اکتوبر ۹۹ء

وصول نقد	کل وعدہ	نام
		میزان سابقہ ....
[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	... ہری لال پٹواری بربت ... رامچند راور سیر چکرو تہ ... گپت داس ....
	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	

المشتہر

اودیچ ونش ور گجراتی وِپرن میں ۔۔۔
سوروی نرپتی کو راج سو بس بڑپن ہیں۔
سب سر یشٹ کٹمب پہ یوار کمی نہیں دہن ہیں۔
جنمے تب بٹی بدہائی گھر آنگن میں ۔۔۔

دوہا

پرتھم مول شنکر پڑیو نام ہیتو کلسیان ۔ جس نامات سہو گنا پڑ گئے ودیا بہان
آٹھویں ورش اُپنین لیو شِکھہ رسی ۔ سریمد دگوجئی دیانند سنیاسی

کردیہ آرمبھہ ہتے گیان وچارن لاگے۔
ایک دوس بتالے گتے پار رہو آگے۔
شوورت جاگرن کیا آردہہ نشی جاگے۔
دیکھتے شولنگ پہ چوہے پھرتے بہاگے۔

دوہا

تب ہی بھگو سندیہہ من تہہ شوکس تہاہے ۔ مُورتِک سوان سنہارتے آپ سکے نہ بچائے
بس مُکتی گیان ین کریں پوپ بیلاسی ۔ سریمد دگوجئی دیانند سنیاسی

جب بھئے ورش شولہ کے آپ سیانے۔
تب چچا بہن لگھو ہوئی پرلوک پیانے۔
اُن کے ویوگ میں بہہ پرایاشرم ٹہانے۔
بابن کی وریا چہنے بھگوان بانے۔

دوہا

اُنی سو ار و تین ۱۹۰۳ سن سِندھیا کو چُپ چاپ ۔ ودیا کرن اُپارجن چلے جوگ مٹے آپ
بھو یوگی جن سنیاسن کے رہے پاسی ۔ سریمد دگوجئی دیانند سنیاسی

گورو ورجانند سے پڑھے نیائے ویاکرنے۔
شکھہ پرہچریہ گرہ آشرم کے گن ورنے۔
سبھ بنتہہ بن سنیاسی لگے بچرنے۔
سُن سدوپدیش لاکھن جن لگے سُدہرنے۔

دوہا

کیرتی بسہا ورت کی کہی بتیار تہہ پرچین ۔ سنکار سندھیا سو لبہہ ودوج بت گین پرین
من لوپ دہورتوں کے بھی اوداسی ۔ سریمد دگوجئی دیانند سنیاسی

کرسنگم گرنتھہ ستیارتھہ پرکاش پرکاشت۔
ستیہ کتھا رہیں کٹ گئے مت کپول کلپت۔
جن پر نہا سمہ کلی یگ کو کیو کلنکت۔
تن کو سمجھایو سمہ وچار اچنبہت۔

دوہا

پُن پاپ نیو نادِ کی نت منو جن میں ہوئی ۔ ستیہ۔ وِد آپر۔ ترتیا۔ کلو کہاؤ جو سوئی
اس کال دررو یہ سنکہیا گُن کہی او ناشی ۔ سریمد دگوجئی دیانند سنیاسی

جے بیتے سب ودوان بھٹ ار کلسپالی۔
تے سنیا ستیہ وچار تجہ پار اپھسالی۔
کبول اکیالی جینی کنٹل قرالی۔
اردیکشتیات میں گر سے جو ادیک پرالی۔

دوہا

پرسب نج نج متن پہ کرن لگے کہہ دہیان ۔ بجبر نادیسے ست ہی ہر جو گوی
سشرتی ارتھہ اجنبہ ناس شوٹرسی کدہائی ۔ سریمد دگوجئی دیانند سنیا[سی]

جو پنتھ رچنا رچی یہو سکا گیت ہے۔
پراچین رشین سمان ادی اوجت ہے۔
کرتو یہ تمہار دو پھیر شار تہہ ادبھت ہے۔
جو منت اکر ہیں تمہار تمرین دُہت ہے۔

دوہا

یا تے ہیں ایسے کہوں تن وہوتن ڈہکنے ہار ۔ پکش پات کیوں نہیں تجو ایا[سب] گو[ی]
ویا لوگوں چل ٹارے وکہہ چورا سی ۔ سریمد دگوجئی دیانند سنیا[سی]

کو انگریزن سے دہرم پکش میں لمری ہیں۔
ویدان میں سب دویا پرسدہ کو کری ہیں
گنتن کی کرونا کرن ہردہ میں دہری ہیں
برحمن۔ کہشتری۔ ودوج نیربہ کپ چکلپشو اوگھری ہیں

دوہا

مرکش مولری بہاشیہ کی کو جتائی ہے بہول ۔ دیو شیدگورو گھر پڑھا جاہی ہو[ی]
چھوٹے کی کب بہارت آرت وید ہسی ۔ سریمد دگوجئی دیانند سنیا[سی]

(اودہیپور)

گڑگوڑ کون گفا میں یوگ دہیان دہرد ہیالی
نہر سپت ماس کے پرتہم مرتیہ پچہالی
سب بہوت پشہ دسنی اودیپور رجدہالی
سر وسو اُنہیں سمجہائی کیتے نج نیتالی

دوہا

پروپکار نی بہہ ساکے سری سجن سمرتے ۔ تریتیو نشت ۲۳ بیدربن کو دو نج [ا]
سویکار پتر لکھہ گئے یہ حال خلاصی ۔ سریمد دگوجئی دیانند سنیا[سی]

بہو ودر پہ جاگر منو پدیش سناتیو۔۔
ٹھاکر سری سجن سنگ نرپ ہے بھلا تیو۔۔

رہے مانیہ جتھ جتو کمار پریم وہ سانیو۔
بہے اُتھے آپ کا نواس سے سُکھ پا تیو

دوہا

سُنداں کر دیجے درشن بار م بار — وداع کین آدرسی سمجھ بکت ہتکار
ن ہیورا دیش کو دیکھے ارکہ جگیاسی — سمر ید دگو جیجی دیانند سنیاسی

شاہپورا دھیش اُپدیش سنگیوت لاکے
چُنی گئے جو دہیپور آپ نمنتر پاکے۔
مرد ہمبر جان گنوار بنا وو پاکے۔
مہا راجن کو کی شکشا سیتہ جتا کے

دوہا

رپش کال سُکھ کہہ جتا گئے چوما سا تیر — تمہیں ہمارے کال نے کھالیو تم پرگمبیر
اریدرگے پرسن ہت کری سکاسی — سمر ید دگو جیجی دیانند سنیاسی

سری جسونت سنگھ۔ پرتاپ بھوپ دروو آئے
ستھان سہت سیانے میں تمہیں بسلائے۔
تمبو خیمہ سنگ رتھ۔ گھوڑا۔ پہونچائے۔
باٹکا کے دروازے لگی پہارے دہائے۔

دوہا

سوامی جی ہم یا سے ہکھی پچہوہ بادشاے — گردہریش کہہ کہو چتا ورتی تجائے
تب ہیہ درشا ہکھی ہکھی ہم ہوئے ہراسی — سمر ید دگو جیجی دیانند سنیاسی

سُنئے کہو یہہ ہنکہا کلا کمت سنگ لیجیے۔
کٹی بیٹی نج نو دینی کر کیجیے
نیرو گئیہ ہو ہی ٹیٹی دیگ ہی درشن دیجے
پالی سٹیشن دوارا خبر کر بیجے۔

دوہا

تار آپ کا آتے ہی حاضر ہوؤں ضرور — کر پاہو ہم پر سدا ہی ہے بھرپور
راول سنگھ ہی کہروتے بہت چڑھا سی — سمر ید دگو جیجی دیانند سنیاسی

کر کوچ گئے اربدہ گر سجلن منزل مسجلن منزل۔۔
گورو تہاں دیہہ تیاگن کی تم ٹہانی من۔
جہاں سیت بھور سے لگے بہر تیہ گمبہیر ادن
مہا راج چلو اجمیر سے گئی سب جن۔

دوہا

سمبت دو کہہ ست ایسے کبھی پایہ بت کو پاس — سمبہو ہے کچھ روگ میں شانت ہون آس
ہنکل سمبہی سگھ دونیک سرشہ چکونے دواسی — سمر ید دگو جیجی دیانند سنیاسی

کبھی نہیں داس چکتسک با سوامی چیرے۔
یہاں پر سب لوگن کو شیت جور گھیرے۔
سُنی وچن ونتی بار ہبا وگھنیرے
اجمیر کئے کو ٹہی بھنائے میں ڈیرے۔

دوہا

چہن چہن روگ کی دو ہکتا ہوں لگی تب کال — بڑہت ویگ بادل میں سوسا کو وکال۔
دش چڑہیو اگن وینو رتیا ناشی — سمر ید دگو جیجی دیانند سنیاسی

پرمیشور گرو ویدن پر سُدیہ لگائی
کیسی یہہ تو بیرن سال اہیا گی آئی۔
چہوں وش اماوسیا نے اندہیر مچائی۔
منگل دن پاییو سورگ داس سکہدائی۔

دوہا

دیپ مالا سند مہا سے دہیم کارتک ماس — تب وویا کے جنو گہر گہر ہوا پرکاش
کر پرانا یام سمادہی اوتم ارداسی — سمر ید دگو جی دیانند سنیاسی

یہہ درشا دیکہہ آریہ سماج کملائے۔
بن سدھ و پاپ شک نیننن نیر بہائے
سو بیکار پتر آپس میں ہانچ سُنائے
بیکہا نو سارتن کریا کرم کروائے

دوہا

دکشن درشا جانگرکے ویدی رچ چوکور — پرچار آریہ گن اچرت لائے تن تا اور
کرد ہو گئیہ زسیدہ و پاہ دلہی خاصی — سمر ید دگو جیجی دیانند سنیاسی

اب سوامی تم سو نظر نہ کو پڑتے ہے۔
جو سُنتے سب کے من کے دور ہرے ہے۔
کیا پر وپکار نی سبہا وچار کرے ہے۔
کس بھتے سے بیٹھی من کے ماہیں کرے ہے

دوہا

مہا ودیالہ کے لئے آج ہون سبھی سمرتھ — دہرم نہ جانے کام کب سب ہو ہیں ارتھ
کہے جیت ٹھہ مل کب بیٹھو جگت وبدہ ہاسی — سمر ید دگو جیجی دیانند سنیاسی۔

ناول دیپ مزبان

ترجمہ نارائن پرساد بیتاب اردو زبان ہندی میں ناول تیار ہو رہا ہے جس کا نام بھی دیپ زبان ہے اور واقعی ہے بھی دیپ زبان۔ جیسے کسی کی آنکھ پڑ جائے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی درخت جلتی شمع ہے۔ منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر ۔ آردوں

اشتہار

عاوج

۱۲ / ۲۶

یہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے جو اُردو کے علم ادب میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس میں مطلق حُسن و عشق کی داستان نہیں ہے اور نہ فرضی باتیں لکھی گئی ہیں۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی نتایج نکالے گئے ہیں جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دُنیا میں کامیاب نیک نام اور خورسند ہو سکتا ہے: تنگ دستی میں ہنسی خوشی رہنا۔ کسی کا بیجا شکوہ و شکایت نہ کرنا۔ شکر کے ساتھ بسر اوقات کرنا۔ اور خدا پر بھروسہ رکھنا۔ ہر ایک کام کو بڑی دیانتداری۔ خوش اسلوبی سے کرنا۔ والدین کی دل و جان سے اطاعت و فرمانبرداری۔ تحصیل علم و ہُنر کا ہمیشہ شایق رہنا۔ اپنی ذاتی کوشش محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور اپنے لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عاوج پر پہونچانا۔ طرح طرح کے مشکلات کو نہایت دانشمندی اور تدبیر سے حل کرنا۔ خود ضبطی اور انکساری۔ سلامت روی و بُردباری۔ فراخدلی۔ کفایت شعاری۔ نیک نیتی اور دوراندیشی۔ راستبازی و مروت استقلال اور اپنے آقا کی خیر خواہی۔ اپنے ماتحتوں سے نیک اور عوام کو فائدہ پہونچانے کی خواہش وغیرہ اوصاف حمیدہ اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کیے گئے ہیں۔ اور پڑھنے سے دل پر بہت اچھا اور گہرا اثر پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۱۰/ محصول ڈاک ۱/ المشتہر

منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

پُرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بھوشیہ پُران کی پڑتال

(مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسو)

اس کتاب کی تعریف کرنا تو فضول ہے۔ جن صاحبوں نے اس کا ایک دفعہ درشن کیا ہے اور نظر انداز کر کے خود تعریف کے نعرے بلند کر دیے ہیں۔ قیمت اس کی برائے نام صرف ۲/ بلا محصول ڈاک ہے۔ مصنف کی محنت قابل قدر ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ المشتہر

اسسٹنٹ منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

آخری موقع

۱۱ / ۲۹

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا اردو ترجمہ الموسوم بہ تمہید تفسیر وید جو ایک روپیہ کو بکتا تھا۔ اب وہ ۱۲/ (بارہ آنہ) کو ملسکتا ہے۔ بشرطیکہ ماہ نومبر کے ختم سے پیشتر درخواست بھیجا دے۔ اس کے بعد یہ رعایت نہ رہے گی۔ بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ خریداران کے لیے یہ عمدہ موقع ہے جو پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ ایک جلد کتاب ویلیو پے ایبل کے خرچ سمیت ۱۲ کو پڑے گی۔ زیادہ جلدوں کے خریدار کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ المشتہر

نہال سنگھ کلرک دفتر ضلع کرنال پنجاب۔

منوھر لتا

اس ناول کی خوبی و عمدگی مضامین کا وہی اندازہ لگا سکتے ہیں جنہوں نے اس ناول کو بنظر خود دیکھا اور پڑھا ہے۔ قیمت اس کی ۷/ بلا محصول ڈاک ہے۔ جو صاحب منگانا چاہیں وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ فوراً روانہ کیجا سکتی ہے۔ المشتہر

منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر پنجاب

ضرورت ہے

۱۱ / ۱۹

میرے ایک شریف دوست خاندان قوم مہاجن عمر تخمیناً پچیس سال بالکل تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اب مہاجن قوم کی کسی ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو۔ عمر زیادہ دہ سال سے کم نہ ہو۔ اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات ہر قسم کے راقم سے دریافت ہو سکتے ہیں۔ المشتہر

گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سرسنگ

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے۔

المشتہر مالک ہندو ہوٹل لاہور

روس کا مشہور ہملٹ فرقہ

مصادل مصنفہ لالہ مالک رام شاد قیمت صرف ۸/ ہے یہ کتاب بہت ہی عمدہ اور قابل دید ہے۔ درخواستیں بنام منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر آنی چاہئیں۔ درخواست آنے پر فوراً تعمیل ہوگی۔

ست دھرم پرچارک جالندھر

اس کارخانہ میں چھپائی کا کام اور نقاشی کا کام قابل دید ہوتا ہے۔ اور نرخ دیگر مطبعوں کی نسبت ... المشتہر منیجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب۔

…ڈاکٹر انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت … یورپ کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی … امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند غبار جالا … پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ … ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال … کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۲ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر**
پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات | **ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے۔** | **تازہ سندات**

… میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے … بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بہترین اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی بہنا دھند سرخی ہر قسم جسکو چھوٹا آنکھ آنا کہتے ہیں جلن … ناخنہ بال اور … کی جھلی کا زخم اور … کا کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی … نہیں۔ ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات … جہاں کہیں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں یہی … دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک … شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر جے ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) اور ستمبر (۳) میں بڑی خوشی … کے نائب بخش اشر کی نسبت شہادت دیتا ہوں … سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے طیار کیا ہے انھی کا تجربہ … زیر علاج مریضہ مسمات … دلوی بعمرہ … سال … لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں پر خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑ گئے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اُسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکور سے کلی صحت پائی۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور و سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں علاوہ اُن مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر یہ سرمہ نہایت مفید ہے دستخط ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے طیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے تاریخ … کو جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

Digitized by eGangotri

اوم

کم قیمت ہے عزیز زود اثر دوا دلپذیر ...

نامردی کی مجرب دوائی نامردی کا علاج ... نہایت مفید اور اکسیر ... دو شیشی کلاں ...

... ہومیوپیتھک ... جو نقد بھیجئے یا ویلیو پے ایبل طلب کرنے ...

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے ۔ قیمت دو شیشی کلاں ۱۲/ ۔ اور خورد شیشی (عہ)۔

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر دو آثار ہوں اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں تین روپیہ (سے)

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہو ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں .... (عہ)

رفیق جواناں دافع جریان رقت منی و احتلام سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے سب شکایت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (سے) ۔

دلپذیر سوزاک۔ وقرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو دلپذیر کے چند روز کے استعمال پیشاب جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت دو شیشی خورد (عہ) اور کلاں ۱۲/ ۔

صحت بخش عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور پُر تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو ۔ دو شیشی خورد دو روپیہ (عہ)

آرام بخش دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں (عہ) مع مرہم (سے)

مصفی خون تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ نہایت مفید ہے۔ دو شیشی کلاں (عہ)

قاطع نسیان متواتر دماغی قلت۔ یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے ۔ دو شیشی کلاں (عہ)

دل آرام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں (عہ) ۔ اور مع مرہم تین روپیہ (سے)

دلکشا دافع قبض دائمی خواہ کتنے عرصہ سے دامنگیر ہو بہت ہی مفید ہے۔ دو شیشی کلاں (عہ)

ضیاء وصحت دافع بدہضمی۔ بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو۔ اور طرح طرح کی تکلیف ہر وقت رہتی ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی جزئیاتی حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں میں ایکماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوگی۔ ہر ایک دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا مناسب ہے۔

نوٹ بہت سے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس عمدگی صحت بخش ادویات کے موجود ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش جگہ درج نہیں ہو سکے۔ جو صاحب سارٹیفکیٹ عمدگی ادویات کے دیکھنا چاہتے ہیں وہ بذریعہ خط درخواست کریں۔ اُن کی خدمت میں مع فہرست ادویات سارٹیفکیٹ ارسال کئے جاویں گے ۔

المشتہر پنڈت رام چند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہاسپٹل بہاولپور پنجاب

مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا ۔

Registered No 39 · Registered No. L. 39

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت بصورت [illegible] پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیوپی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

ست دھرم پرچارک

جلد [illegible] | ہفتہ وار سشکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۹

اشتہار

مجرب ادویات

دو دوائیں ... عوام کے [illegible] کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں [illegible] ویلیوپی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

[illegible] اس کا کہانا مقوی دل و دماغ۔ جگر گردہ [illegible] اور پیشاب کا بار بار آنا بند [illegible] طاقت دیتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔ چہرہ [illegible] ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری [illegible] کو بالخاصیت مفید ہے۔ دبلے آدمی فربہ [illegible] اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے [illegible] اور ہر قسم کی امراض [illegible] [illegible] اور جوانی کی بے احتیاطیوں [illegible] مسیحا کے ماحتمندوں کے لیے [illegible] دوا نہیں بہیجی جاویگی۔ [illegible] اس سے صحت یاب ہوئے [illegible] کے لئے نہایت مفید ہے۔ [illegible] ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ .... [illegible]

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر ناک میں سوراخ بہی ہو گیا ہو تو بہت جلد درست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ [illegible] جس شخص کو کبھی حقت [illegible] بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بہت اچھے طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ المشتہر

حکیم [illegible] از گجرات (پنجاب) ......

[illegible] ہون سامگری [illegible]

نہایت خوبی سے موسم [illegible] اور [illegible] گندھک [illegible] کا خالص [illegible] [illegible] ہوتی ہے اور [illegible] میں تیار کرتا ہوں [illegible] [illegible] سے بہتر نہیں بلکہ زیادہ سستی [illegible] خوشبودار [illegible]

[illegible] رکی تہیلیوں میں جلد [illegible] ہے۔ [illegible] ٹانک ہے [illegible] طاقتوں اور [illegible] صحت کو [illegible] [illegible] دماغ۔ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کے خاص [illegible] خرابی احتلام [illegible] چہرہ کی زردی اور بلغم کو رفع کرتا اس کا [illegible] قیمت فی [illegible] [illegible] سفوف مجرب جریان [illegible] قیمت [illegible] [illegible]

فرنگ پر ہار

۳۹

آزمایا اور ایجاد کیا ہوا سنت گنیشا سنگھ
مقام ڈاکخانہ کھوڑہ ضلع ہوشیارپور

یہہ آتشک کی عجیب و غریب دوائی ہے۔ اس کو کہاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ نہ منہہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے۔ صرف سات خوراک کہانے سے بیماری دفع ہوجاتی ہے۔ اگر آتشک کی جڑ اوڑانی ہو تو فرنگ پر ہار ضرور منگوالو۔ قیمت صرف .... (عہ)

سوزاک اس کے ۱۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اوڑ جاتا ہے۔ قیمت ... (عہ)

بھنگ رس یہہ بھنگ نہایت محنت و عمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے۔ جس کو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑہتی ہے۔ پہر بہی قیمت فی تولہ ۱۲ ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہے۔ ملنے کا پتہ یہہ ہے ** المشتہر**
جی۔ ایس۔ آر۔ ڈاکخانہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور ٭

نہ خریدوگے تو پچھتاؤگے

دنیا بہر میں اعلےٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گہڑی اوپن کیس کیلس پن والی ۱۸ سائیز جویل سنہری پرزے قریباً مفت یعنی ۷ روپیہ کو دہڑا دہڑ فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گہڑیاں۔ کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ کفایت مل سکتے ہیں۔ شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں۔ اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیازمند کو ممنون منت فرماویں ٭

المشتہر
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گہڑی ساز ان بازار صدر بہادرگڑہ (جلندہر) ٭

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں چہہ سو قسم کی انگریزی اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گرو دت ودیارتہی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکہرام آریہ مسافر۔ منشی چمن لال و پنڈت کرپارام شرما۔ لالہ دیوراج۔ ماسٹر درگا پرساد و پنڈت بہیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کہتری۔ رائے ٹہاکردت لالہ جیون داس بابو بیچارام چٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بہر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے۔ اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بہیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکہنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں۔ اور یہو کا ترجمہ بابو نہال سنگہ کرنال نواسی بہی برائے فروخت موجود ہے قیمت ۸ ٭ **المشتہر**
گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچہووالی ٭

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریں کہیس۔ دہوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بہی بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔
صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عدم دلچسپی نمونہ پر ۸ جارج ہنگوسال نقدیا وی پی ایل بارڈر ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر**

جیا مارس منتہرلو اس پیچ پر ایڈیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ....

بیماری سے شفا پانیکے لئے نہایت عمدہ موقع

تیس ۳۰ سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں ٭

جوہر عشرہ آتشک اور اس کے بد نتایج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی ۸۱۲ اور (عہ) ٭٭

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہوجاتا ہے (عہ)

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور دردسر کے لئے نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ منٹ میں دردسر رفع ہوجاتا ہے ٭ قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چند ہی خوراک سے خون بند ہوجاتا ہے۔ .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی .... (عہ)

نامردی کی مجرب دوائی .... (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے ٭
المشتہر پنڈت رامناتھ میڈیکل منیجر کارخانہ دوا ۔ میڈیکل ہال ہسپتال جلندہر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مطبوعہ ۲۶ کتک سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۱۰ نومبر ۹۹ء جلندھر شہر پنجاب | نمبر ۳۱

...نسار کی گنتی

...لصہ لاہور کا ...یب منطق۔

کسی پچھلے نمبر میں ہمنے یہہ لکھا تہا کہ بعض بے ہمو پچے تجاہل
...کا تہہ ابہی تک یہہ بکتے چلے جاتے ہیں کہ آریہ سماج
...دوستان کی نہیں ہے چند کلچرڈ ہندو جو انارکلی
...دادہ ہیں۔ اور جنہوں نے دہوکہ دہی اور کذب
...ت ڈہائی تین لاکہہ روپیہ جمع کر لیا ہے کسی حالت
...سماج کا جزو قرار نہیں دئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ
...آریہ سماج کے اصولوں کو مانتے ہیں۔ نہ آریہ سدہانتوں
...رکہتے ہیں اور نہ آریوں کے کرم کرتے ہیں۔ بلکہ ویدوکت
...اسنسکار اوڑانا۔ آریہ سماج کے بانی مہرشی سوامی
...سرسوتی جی مہاراج کی توہین کرنا اور گوشت خوری
...وشی وغیرہ کی تائید اُن کا روزمرہ کا معمولی
...ہوگیا ہے۔ اس پر لاہور کے خالصہ پنتہہ کے ایک
...ایک فریق کے پرچہ "دی خالصہ" نے عجیب منطق
...لایا ہے۔ اُس کے منطق کا خلاصہ یہہ ہے کہ جبکہ
...ہندو اپنے آپ کو آریہ کہتے ہیں۔ اور بہت سے اُنکے
...انہیں آریہ سمجہتے ہیں تو کوئی وجہہ نہیں ہے کہ
...نہیں سب سے اول "دی خالصہ" کو یہہ کہنا
...کہ وہی انارکلی کالج والے کلچرڈ ہندوؤں کا
...گروہ پیدایش سے برابر آج تک وہ انہیں
...ہندو کہتا چلا آیا ہے۔ شاذ و نادر اُس نے
...آریہ کہا ہوگا۔ اپنے منہہ میاں مٹہو بننا اور بات
...فی الواقعہ کچہہ ہونا شے دیگر ہے۔ آریہ منہہ سے
...کوئی نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ آریوں کے کرم
...آریہ سماج کسی کو سوا پیسہ کے بتاشوں پر مجہدوں
...آریہ نہیں بناتا۔ نہ کسی کو یتیمہ
...آریہ کرتا ہے جب تک کسی شخص کو آریہ سماج

کے اصولوں اور آریہ سدہانتوں پر ٹہیک ٹہیک اعتقاد اور عمل رہتا ہے۔ اور وہ آریہ سماج کے اُپ نیموں کی بہی پابندی کرتا ہے وہ آریہ سبہاسد رہتا ہے۔ جس وقت کوئی ان سے برگشتہ ہوجاتا ہے اس وقت وہ آریہ سبہاسد کے رتبہ سے گرجاتا ہے۔ اول تو یہہ ہی سوال ہے کہ کلچرڈ ہندوؤں کے ہزاروں ہموطن اُنہیں آریہ کہتے ہیں۔ اور بفرض محال ایسا تسلیم بہی کر لیا جاوے تو کسی کا کسی نام سے مشہور ہوجانا کوئی دلیل اُس کے ویسے ہی ہونے کی نہیں ہے۔ ہزاروں لاکہوں آدمی سکہوں کے نام سے مشہور ہیں۔ مگر وہ کرم بالکل برعکس یعنے پورانک ہندوؤں کے کرتے ہیں تو کیا یہہ صحیح ہے کہ وہ دراصل سکہہ ہیں۔ یورپ دیش کے بہت سے شخص حال کی تحقیقاتوں کی وجہہ سے اب اپنے آپ کو آریہ کہنے لگ گئے ہیں۔ کیا "دی خالصہ" اونہیں آریہ سماج کے سبہاسد کہہ سکتا ہے۔ بنگال اور دکن میں بہت سے پورانک ہندو بہی اپنے آپ کو آریہ کہتے ہیں۔ اور اپنی سبہاؤں کے نام کے پہلے لفظ آریہ لگاتے ہیں کیا "دی خالصہ" اُنہیں آریہ سماج میں شامل سمجھ سکتا ہے۔

"دی خالصہ" جو اپنی شان میں "ہندو" کے لفظ کو بمنزلہ دشنام تصور کرتا ہے کیا اُسی کے لاکہوں ہموطن اُسے ہندو نہیں کہتے۔ بلکہ جن کلچرڈ ہندوؤں کی حمایت میں اُس نے عجیب وغریب منطق چہانٹا ہے وہ صرف اسی بات پر تو اُس سے ناراض ہیں کہ وہ اُسے ہندو کہتے ہیں۔ اور وہ چڑتا ہے۔ پس اس منطق کے رو سے کم اگر کوئی ہندو قرار دے تو اُسے بُرا نہیں ماننا چاہئے بلکہ تسلیم کر لینا چاہئے۔ نہایت افسوس ہے کہ وہ لوگ جو اندہا دہند بکنے کے عادی ہوگئے ہیں۔ لوگوں کو بجائے راہ راست پر لانے کے اُلٹا گمراہ کرنیکے باعث ہو رہے ہیں۔

ہمدردی کی تہہ میں خود غرضی اور خیرات کے ذریعہ شہرت (۲)

اس سال پوجہہ بارش کی کمی کے غلہ کا

نرخ ڈہائی تین مہینہ سے گراں چلا آتا ہے۔ گو جہاں جہاں تک ریل کا جال تنا ہوا ہے۔ نرخ یکساں ہے مگر بیکانیر اور مارواڑ کے وہ لوگ جو عادتاً خانہ بدوش ہیں اور قریب قریب ہر سال بنجاروں کی طرح ٹانڈہ لادے پہرتے ہیں۔ بارش کی کمی کو خاصہ حیلہ قرار دیکر پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کے بعض اضلاع میں چلے آتے ہیں۔ اور اس وقت لوگوں کے خرچ پر ملک کا سیر کر رہے ہیں۔ جو حالات کے جاننے والے اچہی طرح سے جانتے ہیں کہ تمام راجپوتانہ کی ریاستیں بامداد سرکار انگلشیہ لوگوں کی ضروریات کا کافی سامان مہیا کر رہی ہیں اور وہاں کے زمینداروں اور کاشتکاروں سے ہر قسم کی رعائتیں ملحوظ رکھی جاتی ہیں۔ ساتہہ ہی مارواڑی لکہہ پتی اور کروڑ پتی سیٹہہ ساہوکار اپنی فیاضی اور دریا دلی کا کئی طرح سے اظہار کر رہے ہیں مگر بیکانیر اور مارواڑ کے بالطبع خانہ بدوش لوگ ان رعائتوں سے فائدہ اُٹہانا نہیں چاہتے اور بلا محنت مشقت کہانا اور آزادی کے ساتہہ نت نیا دانہ اور نت نیا پانی پینے کو اچہا سمجہتے ہیں کئی جگہہ مجبور کرکے ان لوگوں کو کام پر لگایا گیا۔ مگر یہہ بہاگ نکلے جس سے صاف ظاہر ہے کہ باوجود قوی ہیکل اور تندرست ہونے کے یہہ کام سے جی چُراتے ہیں۔ اصولاً جن رجواڑوں کے یہہ باشندے ہیں اُن کا یہہ فرض ہے کہ ان لوگوں کو مناسب کام دے اور وہ دل و جان سے انہیں ہر طرح کی امداد دینے کو طیار ہیں مگر یہہ لوگ باہر نکل کر زیادہ چین سے رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور لوگوں پر ناحق بار ہونے کو بُرا نہیں خیال کرتے ہیں موقعہ کو غنیمت جان کر ہمارے کئی شہرت پسند اور بزعم خود فصیح و بلیغ اشخاص نے اظہار ہمدردی کے بہانہ نام پیدا کرنے کی سبیل نکال لی ہے۔ اخبارات کے کالم کے کالم ان لوگوں کی حالت زار پر سیاہ کئے جاتے ہیں اور لوگوں کو ترس دلا کر اُن سے روپیہ لیا جاتا ہے۔ کسی کو راجپوتانہ اور کاٹہیاواڑ میں یتیموں کی کان کا پتہ لگا ہے اور وہ

Haridwar. Digitized by eGangotri

وہاں سے یتیموں کے لانے کے لئے لوگوں کو اوکسا رہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ہم یہہ آگاہی عوام کے لئے ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ لوگوں کو شہرت پسندوں اور بناوٹی محبیب الوطنوں کی باتوں میں آ کر گرہ سے کچہہ کہونا نہیں چاہئے ہمکو راجپوتانہ اور گجرات کاٹہیاواڑ دیش پنجاب یا ممالک مغربی وشمالی کی نسبت کم مالدار نہیں ہے۔ وہاں یہاں کی نسبت کم دہرما تما اور پنیا تما نہیں ہیں۔ اسوقت ہر ایک راجپوتانہ کی دیسی ریاست اگر آئے اپنے علاقہ کے یتیم ملیں بخوشی تمام لینے اور اُن کی جیسی کہ چاہئے پرورش کے لئے طیار ہے۔ گورنمنٹ انگلشیہ بہی اس بارہ میں ہر طرح کی امداد دینے کو ہر وقت مستعد ہے۔ راجپوتانہ میں عرصے کئی یتیم خانے موجود ہیں جنہیں کبہی یتیموں کی کافی تعداد میسر نہیں آئی۔ مثلاً یتیم خانہ اجمیر۔ یتیم خانہ کہیتڑی۔ یتیم خانہ شاہپورہ وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ ازیں راجپوتانہ کے ہزاروں لاکہوں سادہارن گرہستی روز بروز اتنی خیرات کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ گپاتر اور جاہلوں اور کاہلوں کے حصہ میں نہ آوے۔ تو وہ اس سارے دیش کے لئے اکتفا کر سکتی ہے پس بہتر یہہ ہے کہ اپنا روپیہ کسی کام میں دینے سے پیشتر اُس کے ہر ایک پہلو کو سوچ سمجہہ لینا چاہئے ٭

بقایا کالم ۳ صفحہ

(۳) پیرچہ پیوریٹی سرونٹ لاہور اور دبانے اور جلانیکا مسئلہ

پیوریٹی سرونٹ جو پندرہویں دن لاہور سے شایع ہوتا ہے بظاہر پیوریٹی ایسوسی ایشن کا پرچہ ہے جس کے اغراض ومقاصد استعمال نشہ کو دور کرانا اور عام اخلاقی باتوں کی اشاعت ہے۔ تعجب ہے کہ اپنے سیدہے راستہ سے کسقدر بہٹکتا جاتا ہے۔ اور دانستہ نادانستہ غلط بیانی کی تائید اور اشاعت کا باعث بنتا جاتا ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ ہم نے پچہلے دنوں مسٹر دہرم پال کے انگریزی رسالہ مہابودہی میں اُس کے ایک بیہودہ نامہ نگار کا یہہ فقرہ پڑہا تہا کہ آریہ ورت میں ابتدا میں مُردوں کو دبانے کی رسم چلی آتی تہی مگر بودہ نے دو ہمگرایا اور جلانے کی رسم جاری کرائی۔ یہہ فقرہ اس درجہ لغو اور ہیچ تہا کہ ہم نے اسپر کچہہ لکہنا ضروری نہیں سمجہا مگر نہ معلوم کس خیال سے پیوریٹی سرونٹ نے ایسے مہابودہی رسالہ سے اقتباس کرکے شایع کیا ہے سب جانتے ہیں کہ ویدوں میں برگزیدہ یگیہ کا صاف بیان ہے تمام براہمن اور سوتر گرنتہوں میں انتیشٹی سنسکار (بمراد مُردے کو جلانے) کی پوری پوری تشریح موجود ہے اور اچہی طرح سے اس سنسکار کے طریق لکہے گئے ہیں۔ اور یہہ امر مسلم الثبوت اور تمام اہل الرائے اس پر کلیتاً متفق ہیں کہ یہہ تمام گرنتہہ بودہ کے زمانہ سے بہت پہلے کے ہیں اور سب کو جانے دیجئے۔ مہابہارت اور رامائن میں بہی کئی جگہہ انتیشٹی سنسکار کا ذکر ہے۔ آج تک کسی یورپین تواریخ دان یا محقق کی جرأت نہیں پڑی کہ یہہ کہے کہ آریہ ورت کے باشندوں میں مُردے جلانے کی رسم نہیں تہی آریوں کا ایک بہی گرنتہہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں مُردوں کو دفنانے کا خیال تک پایا جاوے۔ اس موقعہ پر زیادہ گنجایش نہیں ہے۔ ہم اس مسئلہ پر بہت جلد مُدلل اور واقعات کے حوالوں سے بحث کرکے ثابت کرینگے کہ مُردے دفنانے کی رسم زمانہ حال کی ہے اور غیر ملک والوں بالخصوص وحشیوں کی ایجاد ہے۔ مہابودہی کے نامہ نگار نے اپنے بےبنیاد اور لغو خیال کی تائید میں ایک بہی دلیل پیش نہیں کی۔ صرف اس بناوٹی بات پر کہ مہاتما بودہ شمشان بہومی سے مُردوں کے کپڑے اکہٹے کرکے اپنا لباس بنایا کرتے تہے ورنہ وہاں اُنہیں کپڑے کہاں سے ہاتہہ آتے۔ اب تک آریہ ستان میں یہہ رسم چلی آتی ہے کہ سب سے اوپرلا کپڑا شمشان بہومی میں اوتار کر آچارج کو دیدیا جاتا ہے اور نیچے کا کپڑا بہنگی کو۔ تعجب نہیں کہ اگر مہاتما بودہ کو بقول نامہ نگار مہابودہی ضرورت پڑتی ہو تو وہ ایسے کپڑے لے آتے ہوں۔ ورنہ قبریں کہود کر مُردوں کے کپڑے اوتارنا تو قیاس میں نہیں آتا کہ بودہ مہاراج جیسے نیک مرد روا رکہتے ہوں۔ آخر میں ہم پیوریٹی سرونٹ سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اُس نے مہابودہی کے ایسے بیہودہ فقرہ کو درج کرکے اپنا کونسا مقصد حل ہوتا دیکہا ہے۔ پیوریٹی سرونٹ اب عام طور پر پنجاب کے سادہارن براہموؤں کا پرچہ سمجہا جاتا ہے کیا اسپر براہموؤں کی توجہہ عیسائیوں کی پوری پوری تقلید میں مُردوں کو دبانے کی جانب ہوتی جاتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ براہمو سماج کے ابتدائی بانی راجہ رام موہن رائے کی انگلستان کے مقام برسٹل میں انگریزی وضع کی قبر بنی ہوئی ہے۔ جس کی زیارت کو براہمو اپنا متبرک فرض سمجہتے ہیں ٭

بقیہ نوٹ نمبر ۲

پہلے ہم بہی خیال کرتے تہے کہ یہہ لوگ درحقیقت ہر طرح امداد کے مستحق ہیں اور ہم سب کو چاہئے کہ بلاکسی قسم کی حقارت کے اپنا خاص فرض سمجہکر انہیں واجبی امداد دیں۔ مگر مزید غور تازہ واقعات اور روزمرہ کے تجربہ نے ہماری پہلی رائے میں نمایاں تغیر پیدا کر دیا ہے اور اب ہماری یہہ رائے ہے کہ سرکار عالیہ اور عوام کو یہی مناسب ہے کہ ان پر وطن واپس جانے کے لئے زور دیں۔ والیان ریاست ہائے راجپوتانہ نے قرار واقعی بندوبست کیا ہے کہ اُن کے علاقہ سے کوئی شخص آوارہ گردی کے لئے باہر نہ جاوے۔ کوئی وجہہ نہیں معلوم ہوتی کہ جو لوگ موقعہ غنیمت سمجہکر چہپکے سے باہر نکل آتے ہیں وہ کیوں نہ پہر واپس وطن جاویں اور اپنے اپنے کام کو سنبہالیں۔ ان لوگوں کو بلا محنت مشقت مفت خوری کا عادی کرنے کا باعث ہونا ٹہیک نہیں ہے ٭

ناول دیپ نربان

محصول ڈاک قیمت کتاب سے علاوہ سمجہیں۔

مترجمہ نارائن پرساد بیتاب نے زبان ہندی ہے ناول قابل دید ہے جس کا نام بہی دیپ نربان اور روشنی ہے یہی دیپ نربان۔ اصلیت کتاب کی دیکہنے ہی سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ قیمت فی جلد ۲ درجن ... بنام منیجر ست دہرم پرچارک جالندہر شہر ...

ایڈیٹوریل نوٹس

شاریرک رکھشا — وہ پُرش جس کا شریر روگ گرست ہے۔ بودا ہے۔ کسی کام کرنے کے یوگیہ نہیں اُس کا چت اوچاٹ رہتا ہے اور کسی کام کرنے کی اُسے رُچی نہیں ہوتی اور کبھی ہوتی بھی ہے تو اُس کے انوسار وہ کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ شریر اُس کی اچھیا کا ساتھ نہیں دیتا ہے ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک پہونچ جاتی ہے کہ وہ آلسیہ کا روپ ہو جاتا ہے اور اپنے بستر پہ پڑا پڑا کروٹ لیتا ہی اور سرد آہیں بھرتا ہے۔ پرنتو کچھ بن نہیں پڑتا۔ کئی پرکار کے ارادے کرتا ہے۔ مگر کسی کو پورا نہیں کر سکتا۔ من ہی میں بیسیوں عالیشان سے عالیشان خیالی عمارتیں کھڑی کرتا اور مسمار کرتا ہے۔ پرنتو ہاتھ پلّے کچھ نہیں پڑتا۔ اُس کو ہر طرف نراشا ہی نراشا دِرشٹی پڑتی ہے۔ کون پُرش ہے جو اس پرکار کے قابلِ رحم نظارہ کو دیکھکر اپنے من ہی اندر نہ کہہ اُٹھتا ہو کہ ایشور نہ کرے کہ میری بھی ایسی ہی دشا ہو۔ کوئی ایسی بُری حالت کو پراپت ہونا نہیں چاہتا۔ ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ میں تندرست رہوں۔ مجھے کوئی روگ آکر نہ ستاوے۔ شریر میں خوب بل ہو۔ جس کام کو کرنا چاہوں جھٹ کر لوں۔ پرنتو آشچریہ کہ باوجود اس زوردار اچھیا کے ہم دیکھتے ہیں کہ ہم کئی پرکار کے روگوں میں گرست ہوتے ہیں ہمارے شریروں میں جیسا کہ بل ہونا چاہیئے ویسا نہیں ہے۔ نہ طاقت ارادہ ہی مضبوط ہے۔ اِس تمام ادھوگتی کا کارن یہہ ہے کہ ہمارا اپنی شاریرک رکھشا کی طرف بالکل دھیان نہیں۔ نہ ہم بھکشیہ ابھکشیہ کا خیال کرتے ہیں نہ تتھہ کو تتھہ کا لحاظ رکھتے ہیں۔ نہ نیم انوسار ورزش کرتے ہیں۔ نہ حفظانِ صحت کے نیموں کی ٹھیک ٹھیک پابندی کرتے ہیں۔ ہر سمے اندریوں کی سیوا میں ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ وہ جس طرف اشارہ کرتی ہیں بے سمجھے سوچے اُدھر ہی بہا گنے لگتے ہیں۔ ٹھوکروں پہ ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ اور دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ پرنتو ہم کو ہوش نہیں آتی۔ ایسی حالت میں کب کہا جا سکتا ہے کہ ہم سنسار یاترا کو نر گھن اور سکھ پورک طے کر سکیں جب ہماری یاترا کا رتھ ہی ٹوٹا پھوٹا ہوا ہے تو ہم یاترا ہی کیسے کر سکتے ہیں۔ ایک تو رتھ کا ایسا خستہ حال ہونا پھر اُس کے کھینچنے والے گھوڑوں کا سرکش ہونا اور بھی غضب ڈھاتا ہے۔ اسلئے پیارے سجنوں شاریرک رکھشا کرنا بھی آپ کا دھرم ہے۔ آتمک رکھشا کے بغیر شاریرک اور شاریرک کے بغیر آتمک رکھشا ٹھیک ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اپنے جیون کو ہر پرکار سے نیم انوسار بناؤ۔ کوئی حرکت ایسی ہرگز مت کرو جس سے کہ تمہارے آتما اور شریر میں وکار اُتپن ہوں۔ کنتو سدیو اُن نیموں کا پرا ورت ہوکر پالن کرتے رہو جن سے کہ تمہاری آتمک اور شاریرک اُنتی ایک ساتھ ہوتی رہے جس سے تم پورن پُرشارتھ سے اپنے کرتویہ کا پالن کرتے ہوئے سُکھ پورک آیو بتیت کر سکو۔

نمایشی دھرماتما — جب شرابی نشے میں مخمور ہوتا ہے۔ تو اُس کو یوگیہ ایوگیہ کا خیال نہیں رہتا۔ ایک پاگل آدمی کی طرح انڈ بنڈ بکواس کرنے لگتا ہے۔ بے ٹھکانہ باتیں کرتا ہوا کبھی ہنس دیتا ہے کبھی رو پڑتا ہے کبھی لوگوں کو صلواتیں سُنانے لگتا ہے کبھی اپنے آپ کو ہی کوسنے لگتا ہے۔ کبھی وارث شاہ کی ہیر گانے لگتا ہے کبھی بلّھے شاہ کی کافی پڑھ دیتا ہے کبھی رندانہ شعروں اور غزلوں کی جھڑی لگا دیتا ہے۔ اور کبھی بھرتری ہری کے بیراگ شتک کے شلوک اُچارن کرنے لگتا ہے۔ اور بھگتوں کے پوتر وچنوں کا پاٹھ شروع کر دیتا ہے پرنتو اُس کو کوئی سُرت نہیں ہوتی۔ کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اور کیوں کہہ رہا ہوں۔ وہ جو کچھ کہتا ہے شراب کے نشہ میں کہتا ہے۔ جب تک وہ نشے کے گھوڑے پر سوار ہے۔ تب تک اُس کی یہہ حالت ہے جونہی کہ نشہ دور ہوا۔ اُس کی حالت بھی دگرگوں ہو گئی۔ اب اگر اُس سے دریافت کیا جاوے کہ نشے کی حالت میں تو نے کیا کیا کہا۔ تو وہ کچھ نہیں بتلا سکتا جب اُسکو وہ حالت یاد دلائی جاتی ہے تو اُس کو شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ اور ہنس کر ٹال دیتا ہے۔ اب اگر اُس کا کوئی متر یہہ کہنے لگے۔ کہ میرا دوست بڑا دھرماتما ہے ایشور بھگت ہے۔ دیکھو وہ کیسے کیسے بیراگ کے شلوک پڑھتا تھا۔ اور بھجن گاتا تھا تو کیا دل لگی کی بات نہیں ہے؟ ایسے ہی یدی کوئی پُرش جو کہ آگے پیچھے تو دھرم کا مضحکہ اُڑاتا ہے۔ دھوکہ بازی اور جھوٹھ و فریب سے اُس کو ذرا بھی نفرت نہیں کبھی اُس نے پرماتما کی بھگتی نہیں کی۔ کرم دھرم سے ہین ہے۔ سنسار کی مان پرتشٹھا کے نشے میں مخمور ہوا دھرم دھرم کی پکار مچاوے یا آتما کی نتی کے بڑے بڑے لمبے چوڑے سرمن دینے لگے تو کیا اُس کو دھرماتما کہنا دل لگی نہیں ہے؟ اس کی حالت مے نوش شرابی کی مانند ہے جس پر کار سے شرابی نشے میں اچھی بُری دونوں پرکار کی باتیں کہہ دیتا ہے۔ اسی پرکار شہرت کا دیوانہ بھی کہیں کچھ بھر دیتا ہے اور کہیں کچھ۔ وہ تو اپنی دُھن میں مست ہے۔ اُسکو تو کسی پرکار شہرت حاصل ہونی چاہئیے۔ وہ لوگ بڑی غلطی پر ہیں۔ جو اس پرکار کے ناٹکی پُرشوں کے ظاہری سوانگوں سے دھوکہ کھا کر اُن کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ ایسے پُرشوں کو اس خیال سے کہ دیکھو وہ بہت سی باتیں عمدہ عمدہ بھی کہتے ہیں دھرماتما مان لینا ویسا ہی ہے کہ ایک شرابی کو شراب کے نشہ میں بھرتری ہری جی کے بیراگ شتک کے شلوک پڑھتے ہوئے سُن کر اُسکو بیراگ وان مان لینا یا حقیقت رائے کے ناٹک میں حقیقت کا پارٹ کرنے والے ایکٹر کو اپنا پارٹ نہایت عمدگی کے ساتھ پورا کرتے ہوئے دیکھکر یہہ خیال کرنا کہ سچ مچ وہی بھائی کام کر رہے ہیں جو کہ اصلی حقیقت کے اندر موجود ہے۔

بھارت سیوک کی کذب بیانی اور بیجا حماقت — بھارت سیوک جلندھر کا یہہ لیکھ بالکل مِتھیا ہے کہ سات چماروں کو شدھ کر کے جلندھر سماج نے اُن کے ہاتھ کا

چکھا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے کسی پرچارک کو جلندھر آریہ سماج نے مشدھ نہیں کیا۔ اور نہ اُن کے ہاتھ کا چکھا گیا۔ ہاں رہتیوں کو فرش پر بیٹھنے اور کنوؤں پر پانی بھرنے کی اجازت ضرور دی گئی ہے۔ مگر رہتیوں کو پرچارک کہنا پرلے درجہ کی شرارت اور بیجا حماقت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے کی ترنگ میں نوٹ لکھا گیا ہے۔ اور بھی بہت کچھ انڈ بنڈ لکھا ہے جس کی پڑتال ہم اگلے ہفتہ کریں گے۔ رہتیوں کے متعلق اصلی حالات ہم ۲۲ اکتوبر کے پرچارک میں درج کر چکے ہیں ✻

آریہ سماجک خبریں

گوروکل بھکشا منڈلی کو اب تک دس ہزار روپیہ بھکشا مل چکی ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں سے آٹھ سو۔ بنوں سے چھ سو اور ملتان سے پندرہ سو نقد بھکشا ملی۔ ان مقامات میں خوب دہوم دہام سے لالہ منشی رام جی و پنڈت پورنانند جی کے فاضلانہ ویاکھیان ہوئے۔ جن کا پربھاؤ نہایت اعلیٰ پڑا۔ بیس ہزار روپیہ باقی رہ گیا ہے۔ ایشور کرپا اور آریہ پُرشوں کے پُریم رتھ سے ہمیں پورن آشا ہے کہ یہ رقم بھی تھیگ اکٹھ ہو جاویگی۔

آریہ سماج امرتسر جو کہ عرصہ سے سویا پڑا تھا۔ جاگ اُٹھا۔ لالہ خوشی رام جی پوسٹماسٹر۔ لالہ دُنی چند جی وکیل ایم۔ اے۔ پنڈت رام بھجدت جی وکیل بی۔ اے۔ لالہ رشادا س جی۔ بی۔ اے۔ لالہ چرنجی لال جی۔ ماسٹر آتمارام جی آدی مہاشے بڑی سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ایسے لائق اور دہرماتما آریہ پُرشوں کی موجودگی میں آریہ سماج امرتسر جلد اپنی گذشتہ عظمت کو بحال کرنے میں کامیاب ہوگا۔

جلندھر شہر میں رہتیوں کے متعلق ہندوؤں نے جو طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا تھا وہ فرو ہو گیا ہے۔ اب کوئی چوں تک نہیں کرتا۔ سچ کی ہمیشہ جے ہوتی ہے ✻

آریہ سماج لاہور کے آنے والے سالانہ جلسہ کی تیاریاں سرگرمی سے ہو رہی ہیں۔ سکندر آباد۔ رد پڑ وغیرہ کی بھجن منڈلیاں شامل جلسہ ہونگی۔ تمام مفصل کے سماجک بھائیوں کو بڑے اُتساہ کے ساتھ اس دہرم یگیہ میں شامل ہونا چاہئے ✻

مہاشے سوشناتھ راؤ جی منتری آریہ سماج حیدرآباد دکن جو کہ انگریزی ہندی وغیرہ زبانوں سے بخوبی واقف ہونے کے علاوہ تلنگو اور تامل بھاشاؤں میں بھی اچھی یوگتا رکھتے ہیں۔ اور ورڑہ آریہ ہیں شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے مدراس پرانت میں پرچار کرنے کے لئے اُپدیشک نیت کئے گئے۔

راجستھان آریہ پرتی ندہی سبھا ویدک دہرم پرچار میں قابل تعریف کوشش کر رہی ہے۔ بہاونگر میں پنڈت ننا کشور جی پورانکوں کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ باقاعدہ طور پر تو کوئی سامنے نہ آیا مگر کئی پورانکوں نے بھاری مجمعوں میں پرشن کئے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ اور پنڈت جی کے کئی پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے جنہیں ہزاروں آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ ہوتی رہی۔ تین اُپدیشک تو آگے ہی سبھا ہذا کی طرف سے کام کر رہے تھے پنڈت دیوی دیالو جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی خدمات بھی کچھ عرصہ کے لئے راجستھان پرتی ندہی کے سپرد کی گئی ہیں۔ چنانچہ پنڈت جی ایک ویاکھیان اجمیر میں دیکر کاٹھیاواڑ گجرات کو روانہ ہو گئے ہیں ✻

لاہور۔ جلندھر۔ لودھیانہ۔ بمبئی۔ جیکب آباد۔ ڈسکہ۔ برنالہ وغیرہ سماجوں میں دیوالی کی رات کو خاص جلسے ہوئے۔ ہون و بھجنوں کے بعد ویاکھیان ہوئے اور پرشن فنڈ کے لئے اپیل ہوئی ✻

سکندرآباد۔ گوروکل پاٹھشالا کامیابی سے چل رہی ہے۔ جو مہاشے اپنے لڑکوں کو اوکت پاٹھشالا میں داخل کرنا چاہیں وہ منیجر گوروکل پاٹھشالا سکندرآباد سے خط و کتابت کریں۔ پنڈت بھیم سین جی سابق منیجر ویدک نیترالہ احمد آباد منیجر نیت ہوئے ہیں جو کہ سنسکرت کے اچھے ودوان ہیں۔ ایشور ہمارے سکندرآباد کے پورشارتھی آریہ بھائیوں کے اُدیوگ کو سپھل کرے ✻

آریہ سماج حافظآباد اور شکرگڑھ پنجاب کے سالانہ جلسے بتاریخ ۲۸ و ۲۹ اکتوبر کامیابی کیساتھ سماپت ہوئے۔ حافظآباد کے اُتسو میں پنڈت دولترام جی۔ پنڈت ہرنام سنگھ جی پنڈت گوکل چند جی اور لالہ رلارام جی پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب اور شکرگڑھ کے اُتسو میں پنڈت گردہاری لال برہمانند۔ پنڈت رام رتن جی آدی مہاشے شامل ہوئے تھے۔ اپیل ہر دو جلسوں میں وید پرچار فنڈ کے لئے ہوئی۔ مفصل حالات آئیندہ ہفتہ ✻

آریہ سماج جلندھر کا سالانہ جلسہ ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۴ کی شام کو ہوگا۔ اب طاعون کا کوئی رگڑا جھگڑا نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اگلے سال ہم اُن بھائیوں کے بھی درشن کریں گے۔ جو کہ گت ورش طاعون کے ڈر کے مارے یا کسی اور کارن سے تشریف نہیں لا سکے تھے ✻

اضلاع جہلم۔ حصار۔ اور فیروزپور میں پرچار کی اشد ضرورت ہے۔ آریہ پرتی ندہی سبھا کو ان اضلاع میں پرچار کا خاص پربندہ کرنا چاہئے۔ اور جلد یوگیہ اُپدیشک بھیجکر یہاں کی سماجوں کو تقویت دینی چاہئے اور جہاں جہاں سماجیں نہیں ہیں وہاں نئی سماجیں ستھاپت کرنے کا اُدیوگ کرنا چاہئے ✻

آریہ جنتری بابت ۱۹۱۰ء آریہ سماج کرنال کی طرف سے مطبع ست دہرم پرچارک میں چھپ رہی ہے۔ اُمید کیجاتی ہے کہ سماج کے سالانہ جلسہ تک چھپ جائیگی۔ ہندی ایڈیشن کا بھی پربندہ ہو رہا ہے۔ پچھلے سال کی نسبت اب کے جنتری کو زیادہ مفید بنایا گیا ہے۔

آریہ سماج شرقپور کا سالانہ جلسہ ۱۸ و ۱۹ نومبر ۱۹۰۹ء کو بروز منیچر و ایتوار ایک روز آگے ہو گیا ہے۔ نگر کیرتن ۱۷ نومبر کی شام کو ہوگا ✻

گوروکل بھکشا منڈلی کا برتانت

نمبر (۲)

ہفتہ گذشتہ کی اشاعت سے آگے

لیکن میں گنگا جل کی خاصیت سے واقف تھا۔ دوپہر کو دوبارہ سنان کرنے کی غرض سے کنارہ پر جاکر غوطہ لگایا۔ ایک غوطہ لگاتے ہی سب تکان دُور ہو گیا۔ شریر ہلکا پھلکا سستی دُور۔ اُسی وقت دوبارہ سندھیا کرنے کیطرف طبیعت رجوع ہوئی۔ آدمی کو کھانے کا سامان لانے کے لئے بھیجکر پھر سندھیا میں مشغول ہوا۔ اور اُس کے بعد بھوجن کرکے کسیقدر آرام کیا۔ لیکن ابھی لیٹا ہی تھا کہ دو تین واقف آن پہونچے اور گوروکل کی نسبت حالات دریافت کرتے رہے۔ ان میں سے ایک پنڈت صاحب تھے جنہوں نے آریہ سماج کے سدھانتوں پر (خصوصًا ادویت واد) بات چیت کی ——

سہ پہر کو میں محدود مکان کے قیدخانہ سے تنگ آکر کہیر و ملازم کو معہ سامان سنان سندھیا وغیرہ ساتھہ لیکر بازار سے ہوتا ہوا بھیم گوڈے سے پرے نکل گیا۔ ایک میل سے زیادہ آگے چلکر وہ قابل دید نظارہ ملا۔ جسے دیکھکر میں آنند سے ہرشت ہو گیا۔ اسجگہہ شوچ آدی سے فارغ ہوکر سنان کر سندھیا میں مشغول ہو گیا۔ جو آنند اسجگہہ سندھیا میں آیا وہ اور جگہہ کب آسکتا ہے۔ سامنے گنگا کے پار چنڈی کے پہاڑ کا دوسرا سرا تھا جو کہ آبادی ہردوار سے ۳ یا ۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسجگہہ کی ہوا برسات میں بھی خراب نہیں ہوتی۔ سندھیا سے فارغ ہوکر نہال چند راگی سے باتیں شروع ہوئیں۔ جو مجھے ہر کی پوڑی والے بازار سے گذرتے ہوئے ہی مل گیا تھا۔ یہہ شخص پہلے میری جنم بھومی کے پاس جنڈیالہ نامی گرام کا جمعدار تھا۔ یہاں سے موقوف ہوکر جموں کی ریاست میں کام کرتا رہا۔ آخر کار سادھوؤں کے ساتھہ تمام تیرتھ گھوم کر اب کنکھل میں رہتا ہے۔ راگی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ راہ چلتا چلتا بلا ساز وغیرہ مشکل سے مشکل راگ کو ایسی عمدگی سے ادا کرتا ہے کہ کہنے اور سُننے میں فرق ہے۔ آدمی سیدھا مگر رنگیلا ہے۔ معلوم ہوا کہ سادھوؤں کے کہنے پر چار ماہ سے برہمچاری سنیاسی بن گیا ہے۔ لیکن پوشاک اب تک وہی ہے صرف پگڑی رنگ لی ہے۔ واپسی پر مجھے وہ پد سُنایا اور تقریبًا کابل سے لیکر یہہ ایک ملک کے راگ اُس نے سُنائے۔ پورانے وقتوں کا ایک آدھ سماجک بھجن بھی جو مجھے یاد تھا سُنایا۔ اس راگی نے میرے پاس آنے کا وعدہ کیا ہے۔ جس کے خیالات مورتی پوجن وغیرہ سے بھرے ہوتے ہیں۔ تقریبًا ۷ بجے میں ہر کی پوڑی کے پاس والے چبوترے پر پہونچا۔ جہاں ہر روز ماہ ستمبر میں پنجاب کے تعلیم یافتگان کا ایک خاصہ گروہ ہر شام کو جمع ہوا کرتا ہے۔ دونوں شام میں اسجگہہ گیا ہوں۔ شام کو جہاں ایک طرف ہندو مرد و عورت کو گنگا کی آرتی میں مشغول پایا اور جہاں اُن کی ایکطرف شردھا کو دیکھکر خوش ہونے کے باوجود دوسری طرف اُن کی ضعیف الاعتقادی نے مجھے رنجور کیا وہاں اپنے تعلیمیافتہ بھائیوں کی حالت دیکھکر افسوس آیا۔ یہہ صاحبان جنہیں وکلاء جوڈیشل افسران وغیرہ عمومًا زیادہ ہوتے ہیں۔ سہ پہر کے ۲ بجے سے رات کے ۸ یا ۹ بجے تک محض بنگالی عورتوں کو گھورنے اور آپس میں گندا ٹھٹھہ مخول کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اس جگہہ کو بدمعاشی کی پوڑی کہا جائے تو کچھہ بیجا نہوگا۔ اکثر تعلیمیافتوں کو تیر کر نہاتے ہوئے عورتوں کے اندر جاتے بھی دیکھا۔ پنڈتوں کی عام شکایت تھی کہ دیگر بہتری چڑھے ہوئے محض گنگا جل میں شراب کی بوتل سرد کرکے پینے کے لئے ہردوار آتے ہیں اور معاملہ بھی کچھہ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے۔ میں نے اپنی آنکھہ سے ایک صاحب کو دو چٹہ میں باندہ کر بوتل گنگا میں سرد کراتے ہوئے دیکھا۔ ہمیں شبہہ نہیں کہ ماہ ستمبر میں بہت سے تعلیمیافتہ لوگ محض شانتی کی تلاش میں ہردوار جاتے ہیں اور میں اُن کی بہت ہی عزت کرتا ہوں۔ لیکن میں یہہ کہنے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہردوار کے خاص گھاٹ پر پنجاب کے تعلیمیافتہ صاحبان کی حرکتیں بڑی ہی شرمناک اور نئے طریقہ تعلیم پر بڑا بھاری دھبہ لگانے والی ہوتی ہیں۔ اس افسوسناک جملہ معترضہ کے لئے اپنے ناظرین سے معافی مانگ کر میں پھر آپ بیتی کہانی کے سلسلہ کو پھر شروع کرتا ہوں۔ پہلے روز یعنی ۲۴ ستمبر کی شام کو ہر کی پوڑی والے بڑے چبوترے پر مجھے لالہ شتاق رائے صاحب ملے جو کہ ہردوار اور دیہرہ دون کی نصف ریلوے سڑک کی تعمیر کے سپروائیزر ہیں۔ اُن سے بات چیت ہونے پر معلوم ہوا کہ اُن کے ساتھہ ٹرالی پر چلکر دیہرہ دون کیطرف کے تمام مقامات اور رشی کیش کے پہاڑ کے حسن و قبح کی نسبت بخوبی تحقیقات ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اُن سے صبح کی بابت کل معاملہ طے کرکے میں اپنے جائے سکن پر واپس آیا۔ پوری وغیرہ کھانے کا سامان معرفت نوکر کے ہمراہ لایا تھا۔ لیکن ہون کرتے ہی یہہ سوجھی کہ گنگا کے کنارے پر ہی بھوجن کا آنند آوے گا۔ چنانچہ ملازم کو لیکر اُس طرف چلدیا۔ گھاٹ سبج جل کی دھرم سالہ کے سامنے ہی ہے۔ شلا پر بیٹھکر بھوجن کھانے اور ہاتھوں سے لیکر گنگا جل کے پینے میں جو آنند آنا اُس کا دوسروں کے سمجھانے کے لئے کرنا مشکل ہے۔ اُس وقت خیال آیا کہ خواہ کوئی جگہہ ہو۔ اگر ساتھہ ہی گنگا کا کنارہ بھی ہو تو گوروکل کے لئے اُس سے بڑھ کر جگہہ نہیں ہو سکتی۔ دوسرے دن صبح سے جگہہ کی تلاش کے لئے گیا ہوا ٹرالی وغیرہ کے ذریعہ سے تقریبًا ۲۵ یا ۳۰ میل کا سفر کرکے دو بجے واپس آیا تو پنڈت رام بھجدت جی بھی معہ اپنی دھرم پتنی اور بچوں کے پہونچے ہوئے تھے۔ ۲۵ کی شام کو پھر

شوچ، سنان اور سندھیا کے لیے باہر چلا گیا تھا اور پنڈت رام بھجدت کو وہیں چھوڑ کر ۲۶ ستمبر کی صبح کو ہی دہلی کی طرف روانہ ہوا۔ قبل اس کے کہ میں دہلی کے حالات لکھنے شروع کروں۔ اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہردوار کے گرد و نواح کے مقامات کی نسبت گوروکل کے قیام کے متعلق جو رائے میں نے قائم کی ہے اُسے ظاہر کروں۔

الف سب سے پہلے مجھے بتلایا گیا تھا کہ ہردوار اور دیہرہ دون کے درمیان میں اکثر جگہیں ایسی ہیں جہاں گوروکل کے لیے جگہ عمدہ مل سکے۔ پس میں ٹرالی کی سواری پر روانہ ہوا۔ ہردوار سے لائن شروع ہوتے ہی ایک ۷۰۰ فٹ اور دوسرا ۱۰۰۰ فٹ کے دو سرنگ ہیں جن میں ہو کر ریل گذرا کرے گی۔ باہر خواہ کیسی ہی سخت دھوپ پڑتی ہو۔ ان سرنگوں کے اندر جگہ بڑی سرد رہتی ہے۔ مسافر اس جگہ بیٹھے رہتے ہیں۔ ہاں دیو دمنع کرنے کے بعد مسافر اندر جا بیٹھتے ہیں۔ جب ریل گاڑی جاری ہو جاوے گی تو اہالیان ریلوے کو زیادہ تر احتیاط کرنی لازم ہوگی۔ اس کے آگے چلکر پہلی جگہ ایک مسٹر ولسن کی کوٹھی ہے جو کہ فروخت ہونے والی ہے اور شاید سستی مل جاوے۔ اس کے ساتھ جگہ باغ کی بھی ہے۔ لیکن آبادی سے نزدیک اور تیرتھیوں سے گھری ہے۔ اس کے آگے چلکر بابو اننت رام وکیل دیہرہ دون کا باغ و مکان ہے۔ جس میں ایک بُت کا مندر بھی ہے۔ جس کے مقابل میں قدرتی چشمہ کا پانی لاکر ایک تالاب لبالب بھرا ہوا تھا۔ یہ جگہ تو رمنیک تھی۔ لیکن جیسی کہ اس نواح کی اور جگہوں کی ہوا خراب ہو جاتی ہے برسات میں یہاں کی ہوا بھی خراب ہو جاتی ہے۔ ہردوار سے دیہرہ دون تک برابر ایک ہی بڑا بھاری جنگل ہے۔ جس میں سال کے ہزاروں لاکھوں سیدھے درختوں کے علاوہ بے تحاشا اور درخت اُگے ہوتے ہیں۔ ٹرالی میں چلتے ہوئے میرا دم اُن بخارات سے گھٹتا جاتا تھا جو کہ جنگل میں اُٹھ رہے تھے یہ جگہ برسات کے چار مہینے کیا بلکہ پانچ مہینوں تک رہنے کے قابل نہیں ہوتی۔ موسمی بخار آن دباتا ہے۔ سوائے اس کے ان جنگلوں میں بیشمار انگریز لوگ شکار کے لیے جاتے ہیں جن کی وجہ سے کہ گوروکل تو اسی برہمچاریوں کی جان کا خطرہ رہا کریگا۔

ب دوسری جگہ رشی کیش کی طرف بتلائی جاتی تھی۔ ہردوار سے ۷ میل کے فاصلہ پر ریل والوں نے اپنا پہلا اسٹیشن رائے والا بنایا ہے۔ اس سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر موضع رائے والا ہے۔ اور وہاں سے تقریباً ۵ میل کے فاصلہ پر رشی کیش ہے۔ رشی کیش کی آب و ہوا بھی برسات کے پانچ مہینوں میں بڑی خراب رہتی ہے۔ چنانچہ وہاں کی پاٹھ شالائیں بھی اُن دنوں کنکھل میں آجاتی ہیں۔ اس سال جالندھر آریہ سماج کے پردھان لالہ رام کشن جی وکیل، منتری لالہ کرم چند جی وکیل اور اُپ منتری لالہ تیلو مل جی پریوار سمیت رشی کیش گئے تھے۔ سب واپسی پر بیمار ہو گئے۔ اور مدت تک موسمی بخار میں مبتلا رہے۔ میری رائے میں اسلئے رشی کیش کے آس پاس بھی کوئی جگہ گوروکل کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ جنگل ان جگہوں کے گرداگرد بڑا گھنا ہے۔ اور رشی کیش خاص تو اس وقت آباد ہو گیا ہے۔ اس سال کے ایک یاتری نے مشتہر کر کے کسی اخبار کو لکھ بھیجا تھا کہ اس وقت رشی کیش کے اندر ۲۹۰۰ عورتیں موجود ہیں۔ مجھے ہردوار میں بتلایا گیا کہ جو مرد عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کر لیتے ہیں تو انہیں لیکر عموماً رشی کیش میں آجاتے ہیں تاکہ واقفوں کو شناخت کرنے کا خوف نہ رہے۔ پس خاص رشی کیش میں تو گوروکل کا کھولنا بلحاظ آبادی کے نامناسب ہے اور گرد و نواح میں گو جگہیں بڑی رمنیک اور نظارے بڑے اعلےٰ ہیں لیکن ۵ ماہ ہر سال میں خراب ہونے کے باعث صرف ۷ مہینوں کے لئے یہ جگہیں عمدہ ہو سکتی ہیں۔ ہاں اگر پانچ ماہ کا انتظام اور کہیں کرنا منظور ہوئے تو دوسری بات ہو

(ج) میں نے تیسری جگہ خود بخود پڑتال کی۔ پر گنگا کے دوسرے کنارے کی طرف چنڈی کا پہاڑ ہے۔ اس کے دکھن کی جانب چنڈی کا مندر پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ اُتر کی طرف جاتے جاتے تقریباً آبادی سے ۳ یا ۴ میل پر اس پہاڑ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور پہاڑ و دریائے گنگ کے درمیان ایک خاصہ بڑا بھاری میدان ہے۔ اس پہاڑ کے اوتر کی طرف گنگا کے کنارے کی طرف اگر گوروکل آشرم کھولا جاوے تو یہاں کی ہوا جہاں برسات میں نہیں بگڑتی وہاں گنگا پار ہونے کی وجہ سے آبادی سے فاصلہ بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ اس جگہ سامان بھی آسانی سے مہیا ہو سکتے ہیں اور نگرانی کے لیے بھی سہولیت کے ساتھ لوگ پہونچ سکتے ہیں۔ اس کے سوا جو لوگ کسی متبرک خیال سے ہردوار آتے ہیں اُن کے دلوں پر گوروکل کے برہمچاریوں کے آچرنوں کا اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ اور گوروکل آشرم کو اس طرح پر دھن کی مدد بھی کافی مل سکتی ہے۔

(د) چوتھی جگہ جو سب سے اعلےٰ بتلائی جاتی تھی وہ اُتر کاشی ہے۔ وہاں کی آب و ہوا وغیرہ کی بڑی تعریف سنی گئی ہے۔ میں بباعث تنگی وقت اُس جگہ کی نسبت کافی تحقیقات نہ کر سکا۔ نہ دیکھنے جا سکا تھا۔ لیکن وہاں سردی بہت زیادہ پڑتی ہے اور شاید سامان ضروری پہونچانے اور نگرانی کے کام میں بھی بڑی دقتیں واقع ہوں۔ اگر ان نقصوں کو آریہ پرتی ندھی سبھا رفع کر سکے اور ضروری سمجھے کہ اس جگہ کو دیکھا جاوے تو کسی آریہ بھائی کو وہاں بھیج کر پوری تحقیقات کرا سکتی ہے۔

میری رائے میں (جیسا کہ پہلے ظاہر کر چکا ہوں) اگر گنگا کے کنارے پر گوروکل قائم کیا جاوے تو گنگا کے پانی سے برہمچاری بڑے فائدے اٹھا سکیں گے۔ اسطرح کا نزدیک پانی اور جگہ کا ملنا مشکل ہے۔ چنڈی کے پہاڑ والی جگہ کی نسبت یہ معلوم ہوا تھا کہ گورنمنٹ کا ہی اُس پر ادھکار ہے۔ لیکن اگر کسی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

…ان ملات کا بھی اُس کے ساتھہ تعلق ہوا تو سمجھہ … مالی کے ساتھہ کم قیمت پر اسوقت زمین مل سکتی ہے

(دہلی)

… سٹیشن پر میں رات کو ۹ بجے کے بعد پہونچا تھا۔ … میں اکثر جگہوں پر آریہ بھائیوں سے ملاقات … دہلی پہونچنے پر وہاں کے یوگیہ منتری لالہ کندن لعل … نے ریلوے سٹیشن پر موجود پایا۔ جن کے … اور تین چار آریہ بھائی بھی تھے۔ دفتر نے بھی … منتری جی نے پوچھا کہ آیا پردہان مہاشہ کا تار مجھے … نہیں۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ قحط سالی کو خیال … پردہان مہاشہ نے میرے بلانے کا یہہ موقع مناسب … سمجھا تھا۔ اس لیے بذریعہ تار خبر دکنا چاہا تھا … خوش نصیبی سے مجھے تار ملا ہی نہ تھا۔ پس … وقت سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا تھا کہ میں … سماج مندر میں چلوں وہاں پہونچتے ہی نوٹس … صاحبان کے لیکچر کے لیے بہرے جانے شروع … ہوئے اور گیارہ بجے کے قریب میں سو گیا۔ صبح معمولی … نیم سے فارغ ہو کر پردہان مہاشہ کو ملنے گیا جو گہر … ملے۔ روٹی کہانے کے بعد ریل پر گیا ۱۱½ بجے دن … گاڑی میں لالہ شیودیال جی ایم اے۔ اور پنڈت گنگادت جی کے مدراس سے واپس آنے کی خبر تھی ملا۔ شیودیال جی کے ہمراہ بابو سومناتھہ راؤ جی منتری آریہ سماج حیدرآباد دکن کی دہرم پتنی۔ اُن کا پتر اور ایک پتری بھی تھے۔ جن میں سے لڑکا تو ویدک آشرم گوجرانوالہ میں داخل ہو گیا تھا جو اب تک وہیں سنسکرت کی تعلیم پاتا ہے۔ لیکن آپ کی استری اور لڑکی بوجہ تلوگو کے سوائے اور کوئی زبان نہ جاننے کے جلندھر میں گھبرا گئیں اور اس لیے بابو سومناتھہ راؤ جی کو انہیں واپس لیجانے کے لیے آنا پڑا۔ ہمارے بھائی کو خرچ اور سفر کی تکلیف تو اُٹھانی پڑی۔ لیکن بہاگ سے ہمارے بہائیوں کو ایک پورشارتھی بہائی کے درشن ہو گئے۔ لالہ شیودیال جی تو دس منٹ ملکر روانہ ہو گئے لیکن پنڈت گنگادت جی میرے ساتھہ چلے آئے گویا اب

بجائے میرے اکیلے کے دو ہو گئے۔ اور ڈیپوٹیشن کے نام سے اوپکاری بن گئے۔ رات کو سماج مندر میں میرا گرو کل کے مضمون پر ویاکھیان ہوا۔ حاضری ۲۵۰ اور ۳۰۰ کے درمیان ہوئی۔ جو بلحاظ کمی تقسیم اشتہارات اُمید سے زیادہ تھی۔ لوگوں نے مضمون کو شوق سے سُنا اور کئی بہائیوں کے سنشے دور ہوئے۔ رات کو پنڈت رام بہجدت جی بھی آگئے اور دوسرے دن پنڈت پورنانند جی بھی پہونچ گئے۔ پنڈت سوریہ پرساد جی گوالیار سے تشریف لے آئے تھے۔ کیونکہ وہ اب پنجاب میں بُلائے گئے ہیں۔ بس جتھہ خاصہ ڈیپوٹیشن بن گیا تھا۔ دوسرا ویاکھیان میرا آریہ سماج مندر میں ۲۸ ستمبر کی شام کو ہوا جس میں پہلے دن کی نسبت حاضری زیادہ تھی تقریباً ۳۵۰ صاحبان آئے تھے۔ ۲۹ کو صدر بازار میں وہاں کے آریہ سماج کے پردہان مہاشہ کے فراخ مکان پر پنڈت رام بہجدت کا پر جوش ویاکھیان ہوا جس میں حاضری ۴۰۰ تھی۔ ۳۰ ستمبر کو (۱) بہائی رام کرشن داس صاحب کی دہرم شالہ میں پنڈت رام بہجدت جی کا دوسرا ویاکھیان ہوا جس میں حاضری ۵۰۰ کے قریب تھی۔ آخری لیکچر میں نے یکم اکتوبر کو ٹاؤن ہال میں دیا۔ جس میں تعداد حاضری ایک ہزار تک پہونچ گئی تھی ان ویاکھیانوں میں مختلف پہلوؤں سے گرو کل کی ضرورت جتلائی گئی برہمچریہ آشرم اور ویدک دہرم کی بزرگی کو لوگوں نے بخوبی محسوس کیا۔ آخری لیکچر کے خاتمہ پر چندہ کی فہرست کھولی گئی اور ۲ اکتوبر کا سارا دن روپیہ جمع کرنے میں لگا۔ وقت روانگی تک پندرہ سو روپیوں کا وعدہ ہو چکا تھا۔ جنہیں سے ۵۹۹ روپیہ نقد میں ساتھہ لے آیا تھا اور ۲۲۲ روپیہ منتری مہاشہ نے جلد جمع کر کے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا جو اُمید ہے کہ جلد ایفا ہو گا۔ دہلی میں ابہی کام بہت ہو سکتا ہے۔ اگر کرنال کے تاکیدی خطوط پر بہگتا منڈلی کو جلد کرنال نہ آنا پڑتا تو اس میں شک نہ تھا کہ دہلی میں ابھی بہت سا روپیہ نقد اور وصول ہو سکتا تھا۔ لیکن میں نے ابہی دہلی میں پہر کام کرنے کے لیے جانا ہے اور اُمید رکہتا ہوں کہ وہاں سے بہت کچھہ نقد اور حاصل ہو گا۔ دہلی کے کام کی مفصل کیفیت لکھنے کے لیے ایک دفتر چاہئیے۔ سات دنوں تک منڈلی کا وہاں قیام رہا۔ پرچار کا کام بڑا زبردست ہوا۔ علاوہ شہر کے پانچ لیکچروں کے پنڈت پورنانند جی نے مسجد موٹھہ میں کام کیا۔ اور پنڈت سوریہ پرساد جی پرانا قلعہ آریہ سماج کے بہائیوں کے ساتھہ بات چیت کرنے کے لئے گئے تھے۔ سینکڑوں معززین سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ جن کے لئے کہ گورو کل سکیم اور ویدک دہرم کا پیغام حیرت میں ڈالنے والی تھی۔ کئی طرح کے آدمیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ بعضوں نے دوست بنکر مخالفت کی بعضوں نے سچی ہمدردی کا اظہار کیا۔ ان سب حالات کے لکھنے کے لئے بڑی فرصت اور جگہہ درکار ہے۔ اور گو یہہ سارا حال میرے ناظرین کے لئے بڑا دلچسپ اور آریہ بہائیوں کے خصوصاً مفید ہو سکتا ہے تاہم میں اس وقت نہ ہی کافی فرصت پاتا ہوں اور نہ ہی اخبار کے کالموں میں گنجائش دیکھتا ہوں۔ البتہ خاص خاص باتیں جو قابل ذکر ہیں اُن پر کچھہ عرض کروں گا *

(باقی آئندہ)

گورو کل بہکشا منڈلی ملتان میں

مژدۂ جاں فزا بجو تازہ بتازہ نو بنو
مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو

چند روز سے لالہ منشی رام صاحب **مُربیِ قوم** یہاں رونق افروز ہیں۔ اُنہوں نے اپنی دلچسپ شیریں فصیح اور فائدہ مند لیکچروں سے اہالیان شہر کے دل کو ایسا کھینچ لیا کہ سب کے سب دل و جان سے امداد دے رہے ہیں۔ اور آواز واہ واہ چاروں طرف سے سُنائی دیتی ہے۔ سوائے مخالفین کے ہر ایک شخص بہت خوشی سے ہمدردی تمام پیش آتا ہے اور یہاں تک نوبت پہونچ گئی ہے کہ غیر اشخاص جو آریہ سماج سے کوئی تعلق نہیں رکھتے ہیں اس موقعہ پر اپنے اطوار حسنہ سے دوست صادق دکھائی دیتے ہیں * اس مُربیِ قوم

چند لیکچر گوروکل کی ضرورت پر دئے اور مخالفین کے اعتراضات کی ایسی دہجیاں اڑائیں جیسی ہماری قلعہ شکن توپوں نے شیر علی خان امیر کابل کے عہد میں علی مسجد کی اڑائی تہیں۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ ہمارے کلچرڈ ہندو بہی نہیں سمجھے ہیں جسقدر کہ یہاں کے ان پڑھ۔ آخر الحمد للہ کہ جب گوروکل کی خوبی اور ضرورت کو دیکھہ اور سُن لیا فوراً مدد دینے کو طیار ہوئے۔ ان میں سے ایک سردار صاحب نے نیاضانہ خواہش ظاہر کی کہ اگر گوروکل یہاں بنانا منظور ہو تو میں اپنی زمین دان دینے کو طیار ہوں۔ برخلاف اس کے ایک کلچرڈ ہندو سے جب اسکا ذکر آیا تو آپ نے بے ساختہ لفظ {unpractical} مُنہہ سے نکالا۔ پنجاب میں جہاں کہیں جاؤ وہاں ان مخالفوں کی زبان سے یہی لفظ نکلتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لفظ اُن کے پاس ہیڈ کوارٹر سے آیا ہے۔ اس لئے وہ بغیر سوچنے کے اپنی دانائی کا کمال اس غلط شبد سے ظاہر فرماتے ہیں۔ کلچرڈ اس زعم میں کہ وہ کلچرڈ کہلاتے ہیں۔ سمجھہ بیٹھے ہیں کہ جو کچھہ ہم کہیں گے اُس کو سامعین آنکھیں بند کرکے قبول کریں گے۔ اسلئے وہ دانش اور دور اندیشی کو بالائے طاق رکھہ کر ایسے لہجہ کو کام میں لاتے ہیں جو اُن کو معصوم صفت تبلاتا ہے۔ اس مقام پر اگر کوئی شخص یہہ کہے کہ کلچرڈ اور معصوم صفت کے کیا معنے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ کلچرڈ بخیال میرے وہ شخص ہے جو دانائی سے واقف اپنے اخلاق حسنہ سے ہر دل عزیز ہو۔ اُس کی رفتار پسندیدہ اور گفتار فرحت بخش ہو۔ یہی حال ایک معصوم کا ہوتا ہے۔ اس لئے میں یہہ الفاظ کام میں لایا ہوں۔ اگر آپ اس پر بہی کوئی اعتراض پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں بہت خوشی سے سنونگا۔ اور جہاں تک میں سمجھہ سکتا ہوں جواب شافی دونگا اب مخالفین کے اعتراضات بہی سُنئے۔

(۱) روپیہ کوئی مدد نہ دیگا

جواب۔ یہہ آپ کو کس الہام سے معلوم ہوا (اگرچہ آپنے اس وقت ملہم ہونیکا کوئی دعوٰے نہیں کیا۔ مگر حالات سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ اگر آپ کو موقعہ ملجائے تو آپ اپنی جانب سے کوئی کوتاہی نہ کریں گے۔) صاحب ہزارہا روپیہ جمع ہو گیا ہے اور ہزارہا ہوتا جاتا ہے۔ جہاں جہاں گوروکل کی آواز پہونچتی ہے وہاں وہاں سے یہہ مُرلی قوم جن کا نام مبارک اوپر ظاہر کیا گیا ہے مدعو ہوتے ہیں۔ باین حال ونتیجہ یہہ اعتراض

(۲) گوروکل کے واسطے لڑکے کہاں سے آویں گے۔

جواب۔ اس وقت تک ۶۰ لڑکے موجود ہیں۔ یہہ ہم آپ کو گِن کر بتلا سکتے ہیں۔ کہ یہہ لڑکے کن صاحبان ہمت دولت۔ دانش اور عقل کے صاحبزادے ہیں۔ یہہ اعتراض اس طرح دریابرد ہو گیا۔ اب رہا تیسرا اعتراض۔

(۳) اس گوروکل کے لئے اُستاد کہاں سے آویں گے۔

جواب۔ آپ تو ہر ایک بات کو unpracticable فرما رہے تہے۔ مگر اب ثبوت بالا سے un تو بالکل ہی نیست و نابود ہو گیا۔ اور اب practicable باقی رہا۔ اس لفظ کو نیست و ہست خود قدرت نے کر دیا جس سے کوئی صاحب ہوش انکار نہیں کر سکتا ہے۔ ذرا غور فرمائے جب آپ کے دو اعتراضات بالا کی ٹانگ ایسی ٹوٹی کہ اب وہ پہر اٹھہ نہیں سکتے۔ تو کیا یہہ تیسرا اعتراض اپنے ساتہیوں کے ساتہہ ہمدردی نہیں کریگا ضرور کرے گا۔ اور کرتا ہے۔ صاحب اُستاد اس گروکل کا ایک رشی یوگی ہوں گے۔ جو سوامی دیانند سرسوتی کے قدم بقدم چلتے ہیں۔ ذرا صبر کیجئے۔ خوش قسمت اس گروکل کو ایک رشی کی زیر تعلیم بچشم خود دیکہیں گے۔

میری رائے میں لالہ منشی رام صاحب وہ کام کر رہے ہیں جو صرف مربیان قوم کیا کرتے ہیں۔ اور چونکہ وہ ویدمقدس پہ عملدرآمد کرتے ہیں اور سوامی دیانند سرسوتی کو اپنا رہبر کامل جانتے اور مانتے ہیں۔ اسلئے میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ وہ ایک تہوڑے سے عرصہ میں گوروکل کی تجویز میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ اور یہی وجہہ ہے کہ اُنکو ایک وقت تمام دُنیا بنام مُرلی قوم تنظیم اور عزت کیساتہہ یاد کرے گی۔ ملتان میں پندرہ سَو روپیہ سے زیادہ گوروکل کے لئے نقد جمع ہو گیا اور وعدہ تقریباً پانچسو روپیہ کا ہے۔

اب یہہ مُرلی قوم مظفر گڈہ تشریف لیجا رہے جہاں اُنکو

استقبال کے لئے بہت کچھہ سامان کیا گیا ہے ... اپنے مقاصد دلی پر کامیاب کرے۔ والسلام

پنڈت کشن نرائن شیوپوری ...

آریہ سماج امرتسر

یہہ چند سطر درج اخبار فرما کر مشکور فرمائیگا۔ ایک عرصہ دراز سے آریہ سماج امرتسر کی حالت ... لیکن چند مہینوں سے یہہ آشا بندھ گئی تہی کہ اب ... اپنی پرانی حالت کو پراپت ہو جائیگا۔ اس وقت ... سے دیکھا جاتا ہے کہ آریہ سماج امرتسر دن دوگنی اور ... ترقی کر رہا ہے۔ پہلے جلسے سماج کے پنڈت رام بہجدت ... مکان میں ہوتے تہے مگر تین ہفتوں سے اب جلسے ... میں ہوتے ہیں اور رونق کا یہہ حال ہے کہ جگہہ کے ... کی وجہہ سے کئی آدمیوں کو کہڑا رہنا پڑتا ہے ... سے تو متواتر لیکچروں کا سلسلہ ہی شروع ہو گیا ... سادہو سچدانند جی کا ویاکہیان ہوا۔ دوسرے ... گوروودت جی کا اور دیوالی کی رات ... رام بہجدت جی و ماسٹر آتما رام جی کا ویاکہیان ... آج پنڈت گردہاری لال جی کا ویاکہیان ہوگا ... ایم اے۔ پنڈت رام بہجدت جی بی اے ماسٹر ... لالہ شام داس جی بی۔اے لالہ جیونجی لال جی ... و دیگر سجن پُرجوش بہت سرگرمی سے کام کر ... کی کر رہے آشا ہے کہ آریہ سماج امرتسر پنجاب کی ... میں سے جلد ایک ہو کر دکہائیگا۔ آریہ ... بہی نہایت رونق سے ہوتے ہیں۔ ماسٹر ... و سادہوست پر یہہ جی و سادہو ... لیتے ہیں۔

الراقم ایشر داس منتری آریہ ...
کلب امرتسر۔ ...

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار ...

جیون یاترا

... اعلےٰ بھاؤوں
...زی نیک اور پوتر ارادوں اور
...ے گھر سے روانہ ہوتا ہے۔ اوس کی
...ے کٹھن یاترا بھی سگم ہو جاتی ہے دشوار
...ات۔ ندی نالوں اور دریاؤں کے چڑھاؤ
...ن اوس پر کچھ اثر نہیں ڈال سکتا
...ی سناٹا اور جنگل کے درکھشوں سے
...ی سائیں سائیں کی بھیانک آواز اوس کے
...ے اور سا سم میں بادھک نہیں ہوتی۔ سخت
...ت درندے اور موذی سے موذی
...وں کے بھیہ کا وہ مطلق خیال تک ولپر
...ا۔ مارگ کا کٹھراپن۔ کالی بولی رات
...ک.. عدی کی کڑک۔ یاتری پگ پگ
...ر ٹھوکر کھاتا ہے۔ لیکن کیا مجال کہ اوس
...ے پر گھبراہٹ کی کوئی علامت بھی پائی
...ت۔ پہاڑی راستہ پربت کی چڑھائی ہے
...انپتا ہوا چلا جاتا ہے۔ پاؤں میں چھالے
...ے۔ جھاڑیوں کے ساتھ کپڑے اولجھ
...کر پھٹ گئے۔ لیکن بہادر یاتری بڑی
...ی کے ساتھ اپنی یاترا کو طے کرتا جاتا ہے
...ہ وہ کیا چیز ہے جو کہ رنج والم و گھبراہٹ
...اوس کے نکٹ تک نہیں آنے دیتی۔ اور
...سے خراب راستے کی مصائب اور تکالیف
...ا کراتی ہوئی یاتری پر اون تمام میں سے
...کا اثر نہیں ہونے دیتی۔ پھر یاتری گن؟ وہ
...اعلےٰ درجہ کی خوشی ہے جو کہ اوسکو غائیت
...حرکت دے رہی ہے۔ اور اسی سبب
...یاتری تمام دکھوں اور مصیبتوں کا مقابلہ
...وں کو سہتا ہوا آنند میں جا رہا ہے
...ی خوشی اوس کے نیک اور اعلےٰ بھاؤوں
...پوتر ارادوں کا پھل ہے

آپ کلپنا کیجئے۔ کہ ایک آریہ پرش ہوں سے جلندھر آریہ سماج کے اوتسو میں شامل ہونے کے لیئے روانہ ہوتا ہے۔ اس غرض سے کہ کہ وہ مہاتماؤں کے منوہر اوپدیشوں سے اپنے زنگ آلودہ من کو شدھ اور صاف کریگا اور جو تموگن اوس کے اندر ویاپ رہا ہے۔ اوس کی جگہ ستوگن کام کریگا۔ اور کئی قسم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہوا اعلےٰ درجہ کے آتمک بل کو پراپت کریگا۔ اور کنیا مہا ودیالہ کی کنیاؤں کے منوہر گیت اور اون کی اوبہت کھیلیں سن اور دیکھ کر انوکہا آنند حاصل کریگا۔ اور اسی تقریب پر وہ اپنے ایک متر کو بھی مل لیگا جسے بچھڑے اوسے بہت مدت ہو چکی ہے اور وہ اپنی نوٹ بک میں نوٹ کرتا ہے۔ کہ آتے وقت وید مقدس کی ایک پستک ستیارتھ پرکاش اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا اپنے ساتھ لاویگا۔

وہ ایسے ایسے پوتر اور نیک خیالات اور اعلےٰ بھاؤوں کو ساتھ لے کر روانہ ہوتا ہے پہلی منزل پر ہی موسلا دھار بارش سے مقابلہ ہوتا ہے۔ لیکن کوئی اثر اوس پر نہیں ہوتا شیت نے یہاں تک اپنا جوبن اور بل دکھایا۔ کہ دانت سے دانت بج اٹھا۔ اندھیرے کا سفر ڈاکوؤں کا ڈر بھی اوس کا بادھک نہ ہوا رات کے جاگنے نے بیتاب اور ویاکل کر دیا لیکن جوان مرد اور دھرم کے وشواسی کا دل ذرا نہیں ڈولا۔ جوں جوں جلندھر کا سٹیشن نکٹ آجاتا ہے۔ یاتری کے من میں خوشی بڑھتی جاتی ہے۔ لیجئے سٹیشن آگیا دور سے ہی آریہ پرشوں کے ہاتھ میں لئے ہوئے اوم کے سنہری جھنڈے لہراتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ گاڑی کھڑی ہوئی اور جلندھر نواسی آریہ پرشوں نے "جلندھر نا...

آریہ سماج کے اوتسو میں شامل ہونے والے مہاشیو "آ" واز بلند پکارا۔ اور جھٹ بہتے شبد کی پریم بھری اور منوہر دھونی گونج نکلی۔ اوس کا متر جو کہ کمال درجہ کی انتظاری میں تھا۔ اور جو اوسوقت کی ٹرین کو ایڑیاں اوٹھا اوٹھا کر تک رہا تھا۔ دوڑا آیا بڑے پریم بھاؤ سے نمستے ہوئی۔ محبت سے گلے لگے۔ اور پیار سے ملے۔ آہا۔ اوسوقت کے آنند کو جو اوسے پراپت ہوا کون بیان کر سکتا ہے۔ آگے بازار میں پہنچ کر بھجن منڈلیوں کے ساتھ مل کر نگر کیرتن کا آنند اوٹھایا۔ پھر اوتسو میں کئی مہاتماؤں اور دھرم بھائیوں کے درشن کئے۔ بڑے بڑے یوگیہ پنڈتوں اور لیکچراروں کے منوہر اپدیش اور لیکچر سنے۔ مہا ودیالہ کی کنیاؤں کے بھجن اور وید منتر سنے۔ اور اُن کی عجیب وغریب کھیلیں دیکھ کر اتی پرسن ہوا۔ لوٹتے سمیہ نوٹ بک میں لکھے انوسار وید مقدس کی پستک ستیارتھ پرکاش۔ اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا پستک کو خریدا۔ اور بڑے پریم کیساتھ جلندھر نواسی آریہ بھائیوں سے ساتھ نمستے کہہ اون سے وداع ہوا۔ لیکن برخلاف اس کے جس شخص کی یاترا کا مدعا خراب۔ اور وہ نشچت جانتا ہے۔ کہ اس میں مجھے دوکھ پراپت ہوتا ہے آپ خیال فرما سکتے ہیں۔ کہ اوس کی یاترا کا سگم سے سگم راستہ بھی کٹھن اور تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔

اس لئے متروا اپنی جیون یاترا کو سپھل اور سرو گھنتا کے ساتھ طے کرنے اور آتمک آنند اوٹھانے کے لیئے اپنے ارادوں اور بھاؤوں کو نیک اور پوتر بناؤ۔ اور اس یاترا میں قدم قدم پر ایشوریہ قانون کا خیال رکھو۔ واہ واہ کی خواہش اور جھوٹی شہرت کو وشش کے سمان

Haridwar, Digitized by eGangotri

خیال کرو۔ اپنی زندگی کو قانون قدرت کے مطابق سادہ اور بالکل سادہ بناؤ۔ سب سے متر تا۔ ہمدردی۔ پریم دیا۔ پراوپکار۔ مہاتما پرشوں کے ست سنگ۔ اور کتب مقدس کے مطالعہ کا اور اوتم اوتم کاریوں کو اپنی زندگی کے فرائض بناؤ غرضیکہ اپنے جیون کو دہرم انکول بناؤ۔ اور دہرم مریادا کو توڑنے کیلئے کبھی بھی تیار نہ ہو یہی اوتم بہاؤ۔ یہی شاستروں کا نچوڑ یہی جیون کا مقصد اور اپدیش۔ یہی اوتم باترا۔ یہی منتو اور اسی میں بھلا ہے۔

فقط

آپ کا .... (گوروپیارا) ....

سالانہ جلسے

اور مہمان نوازی

بہرے متر کرتا رام جی کے مضمون بالا کے چند امور فایدہ مند ہیں۔ لیکن اس طرح چلنے سے چند نقص بھی پیدا ہوں گے جو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں

(۱) اگر مہمان نوازی بند کی جاوے۔ تو آدمیوں کو محض دہرم گیرہن اور آریہ سدھانتوں سے واقفیت پیدا کرانے، آنند منگل سماچار کانوں تک پہونچانے اور آتماؤں کو شانتی حاصل کرانے کے لئے ہمراہ لے جاتے ہیں۔ جو کمزور آتماؤں کو درڈہ نسچے والا بنہ ہوتا ہے۔ مہمان نوازی بند کرنے سے ان یوگ آریہ پرشوں کو روٹی کا بکھیڑا ودہ خود کرنا پڑیگا۔ جو اپنا اور ہمراہیان کا وقت ہی ضایع کریں گے۔ وہ وقت گراں مایہ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی کبھی آریہ پرش کو اسقدر آدمیوں کو کھانا کھلانے کی سامرتہ ہوگی یا نہ ہوگی۔ جس سے نتیجہ یہ ہوگا کہ آیندہ کسی کو ہمراہ نہ لیجاویگا

(۲) اگر سماج نے روٹی کا انتظام نہ کیا تو جس وقت کسی کو بھوکھ لگی درمیان کارروائی کے اُٹھ کر چلا جاویگا۔ جو اوسے دیکھ کر دیگر ہمراہی اس کے ہی ہمراہ ہو جاویں گے۔ اس ایک دوسرے کے پیچھے سب چلے جاویں گے۔ جس سے حاضری ہی کم ہو جاویگی۔ کیونکہ اسکا حوصلہ پست ہو جاویگا گڑبڑ ہو جاویگی۔ اور کئی گوڑہ وشٹوں سے جو اُنکی عدم موجودگی میں پرگٹ ہوئی ہوں۔ ناواقف محروم رہینگے۔ پہر ایسا موقع نہ ملیگا۔

(۳) اگر سماج نے انتظام کیا تو بعد سماپتی کارروائی جلسہ اکٹھے مل کر جاوینگے۔ مندرجہ بالا سب نقص دور ہو جاوینگے۔ اثر بہت عمدہ ہوگا۔

(۴) ہر ایک آدمی کا ہر جگہ کوئی رشتہ دار وغیرہ نہیں ہوتا اگر کسی کا ہوا۔ تو جس وقت روٹی تیار ہوویگی اور جا نہ رشتہ دار آویگا۔ اوسی وقت درمیان کارروائی کے لکچر وغیرہ پورا بغیر سنے کے مجبوراً جانا پڑیگا جس سے اوسکا وقت ضایع و فایدہ کم ہوگا۔ اگر نہ گیا تو رشتہ داران و اوسکو بیوقت روٹی کہانے سے تکلیف و بے لذتی حاصل ہوگی۔ کیونکہ صبح ۱۲ بجے دن تک اور ۱۰-۱۱ بجے رات تک کارروائی ہوتی رہتی ہے۔

(۵) اگر سماج نے کسی دوکاندار کی معرفت انتظام کیا۔ تو کوئی دوکان پر کہانے والا ہوا۔ کوئی نہ کوئی عمدہ خوراک کہانے والا ہوا کوئی کم قیمت پر کیونکہ ہوٹل کی طرح کیول دو دن کیلئے قواعد تو بن ہی نہیں سکتے۔ جن سے خیال ہو۔ کہ اتنے درجہ کے کہانے بنائے جاویں۔ اسی طرح دوکاندار پر کوئی ذمہ نہیں اٹھیگا۔ اور نقصان ہی ہوگا جس کی ذمہ وار سماج ہوگی۔

(۶) عموماً ہر ایک سماج کے عہدہ دار دوسری سماج کے عہدہ داروں سے واقفیت رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے واقفکاروں کو کہانا کہلائیں گے تو وہ دہرماتما وہاں پر اپکاری ست وادی جو سماج کے عہدہ دار بھی نہیں ہوتے اور واقف ہوتے ہیں اور نہ بذریعہ اخباروں کے نام مشتہر کراتے ہیں مگر مشہور نام والوں سے کارروائی میں بڑہ کر ہوتے ہیں۔ اس اُن کا اپمان ہوگا۔ اور غریب آریہ بھی عہدہ داران سماج کو سماج کے عہدہ دار گھر بھوجن پاتے ہوئے کسی طرح کا خیال کرینگے بڑا بکھیڑا ہوگا۔ اسی طرح سماج کے دہرماتما کا مان ہوگا اتم گن کرم سبہاؤ والے آریوں کا ہوگا۔ جو دہرم کے ورودھ ہے۔

(۷) عموماً عہدہ داران سماج بھی ظاہر پیشہ و بابوؤں و کلارکوں وغیرہ کو روٹی کہلاوینگے اور کہلانی پڑیگی۔ جس سے اون کی مہمان و خاطر تواضع میں اپنا بہت وقت ضایع کرینگے جو اتسو کی کارروائی و انتظام میں ہرج اور صرف اُن عہدہ داران پر دار و مدار ہوگا اور خرچ بھی ویسے ہی اون کے سر پر پڑیگا

(۸) اگر سماج کے عہدہ داران نے اپنے دوستوں کی مہمان نوازی نہ کی تو اون کو اپنے دوست دل میں ان پر کرتگھن کا الزام لگائیں گے محبت میں فرق آ جاویگا۔ روٹی کے بدلے پریم کم ہو جاویگا۔ آیندہ کے لئے آمد و رفت کم ہو جاویگی۔ دوسرے سال پہر باہر سے کوئی نہیں آویگا۔

(۹) ویدک دہرم کے بموجب پر اپکاری جتیندریہ دھارمک۔ ست وادی۔ چھل کپٹ رہت اتم گن والے کا اتیتہ پریم سے ستکار کرنا ان جل آدی سے انکی سیوا کرنا اور دہرم اپدیش سننا۔ دہرم نرنے کرنا و وچار کرنا فرض ہے سو جلسوں کی ویسی حالت ہے۔ مہمان نوازی نہ کرنے سے گویا ورودھ ہوا۔ ایک طرح سے انتظام کھلانا ہے۔ علیحدہ علیحدہ مہمانداں سماج نے کیا ایک جگہ انتظام کر لیا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

باہر سے آئے ہوئے پُرشوں کی پرتیچا سے

(۹) باہر کے آدمی سے خدمت کرنے سے ان کا آریہ
سماج کے ہاں بہتر آدمی سے خدمت ہو جاتا ہے یہ سخت سے سخت
دہرم پر دوڑہ وشواس ہو جاتا ہے۔ سخت سے سخت
آدمی ہی نرم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ عیسائی لوگ
کروڑوں روپیہ لگا کر دشمن کو بھی نرم کر لیتے ہیں
ایسا کرنے سے اون کا پریم بڑھیگا۔ دہرم
کی اونتی ہوگی۔

(۱۰) آریہ ورت میں بڑے بڑے مہنت
گدی دار اُتسو کر کے لنگر دیتے ہیں۔
اور ہزاروں آدمیوں پر اثر ا جاکر لیتے ہیں
مہرلی و سخاوت سے دہرم انکا پہیلتا ہے۔

(۱۱) اگر ان آدمیوں نے روٹی کے بدلے
وہ دون اُپدیش وبھجن ایشور کے سُنے تو بھی
کوئی نقصان نہیں۔ جو اس اپدیش کے سُنانے
کے لیئے آپ لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کرتے
ہیں۔ اور یہ اعتراض کہ روٹی کھا کر سو رہتے
واپس ہو جاتے ہیں۔ تو یاد رکھیں دیگر جگہہ
روٹی کھانے سے حاضری تہوڑا وقت ہو ویگی۔
البتہ اگر صرف کھانا کھا کر سو جائیں۔ کچھ لابھ
نہ اُٹھائیں۔ تو نقصان ہے۔ لیکن جو شخص
تکلیف اٹھا کر روپیہ خرچ کر کے آئیں گے تو
کیا وہ اپدیش نہ سنیں گے۔ امید ہے۔
کہ وہ ایسا نہیں کریں گے اور اندا و دیو ہیں گے
تو ایسے پرشوں کو الفاقاً ان جلسوں آدمی سے
سکا کرنا پڑیگا۔ دیگر یہہ خیال باہر کے آئے
ہوئے اپدیشک وغیرہ جملہ مہاشیوں کو ضرور
ہونا چاہیے۔ کہ کم از کم خوراک جتنا تو سماج
فنڈ میں دان کریں۔ جو ہر کرایہ وغیرہ خرچ
اور ہر ہیں ہی۔ یا سماج یہہ کرے کہ جن جن
سماجوں کے پُرش آئے ہوں۔ حسب حیثیت
خرچ مہمان نوازی کا تقسیم کر کے اُس سماج سے
بھیجدیوے۔ اس طرح نہ سماج پر بوجھ پڑیگا
اور نہ باہر کے سماجوں کا کچھ نقصان ہوگا۔

اور پور انگ وغیرہ لوگوں سے جو روپیہ لیا جاوے
وہ اپیل پر اوس فنڈ میں دیا جاوے۔ جس
کی اپیل کی جاوے۔ تاکہ لوگوں کو بھی تسلی
ہو وے۔ حوصلہ بڑہے۔ ہاں فضول خرچی
بے فائدہ خرچ بند ہی ہونا چاہیے۔ کفایت
شعاری مقدم ہو تو پہر کوئی نقصان نہیں۔

راقم
آپ کا متر بہگت رام سکرٹری آریہ سماج مظفر گڈھ

پیارے رہنما نیہ ور مہاشہ ایڈیٹر ست دہرم پرچارک جی سکرپا
کر کے ذیل کی چند سطور درج اخبار کر کے ممنون و مشکور فرمادیں۔

گجرات نواسی آریہ پُرشوں سے پرارتھنا

مہاشہ گن! تہوڑے دن گذرے ہیں۔ کہ
بذریعہ ست دہرم پرچارک گذارش کی گئی تہی۔ کہ
آپ کے شہر میں سماج مندر بنوانیکی ضرورت ہے اسلئے
اپنی اپنی حیثیت کے موافق کچھ نہ کچھ اس شُبہ کام میں
مدد دیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اسپر کسی صاحب نے بہی دہیان
نہیں دیا۔ سماج مندر کی عمارت آپکے بہروسہ پر شروع
کر دیگئی تہی جس کا کچھ حصہ تیار ہو چکا ہے۔ بنا مکان کی
یہاں کے آریہ پرشوں کو بہت تکلیف رہتی تہی۔ چنانچہ
کئی دفعہ اپدیشکو ٹہرانے کو مکان تبدیل کرنے پڑے سماجک
جلسے (ہفتہ وار اور سالانہ) مشکل سے انجام پاتے تہے
اپدیشکوں اور ستیتہیوں کا ٹہرانا بہی بدنظمی کی
حالت میں روٹی کہانا تہا۔ شوک ہے۔ کہ مِن گہرت
متوں کے انویائی تو آپسمیں اتنا پریم کریں ہر شہر اور
گاؤں میں ٹہاکر دوارے اور مسجدیں قایم کر کے اپنے بہائیو
کے بار الم کو کم کریں اور اپنی علیحدہ شخصیت کو ہر جگہ
قایم رکہیں لیکن ہمارے آریہ بہائی کروڑپتی ہوتے ہوئے
بہی ایک آریہ مندر نہیں بنوا سکے۔ گجرات میں کچہری

کے راستہ میں سادہو رام چیلہ سکہرام داس کی بنوائی
ہوئی مسجد کو دیکہہ کر اور بہی حیرانگی پیدا ہوتی ہے
کہ آریہ سنتان کو کیا ہو گیا۔ مسلمانوں کو تو مسجدیں
تعمیر کرا دیں۔ اور آریہ مندر کیلئے دہڑی تک نہ نکالیں
بلکہ دشنام ہی انعام دیں اور پہر بہی ہندو انکی قدر
و عزت رکھیں۔ شرابیوں کا پریم۔ چوروں کی محبت
ڈاکوؤں سے اتفاق ہی ایک عجیب نظارہ ہے جب تک
دہرم پریمی پرشوں میں اتنا دہکاسٹ نہیں نہ ہو گا
کامیابی مشکل ہے۔ کہ ہندو دہرم سالائیں جا بجا
دکہائی دیں۔ پر ہائے افسوس سناتن ویدک
دہرم کے زیر سایہ بیروش پانیوالونکو وسعو ایک
سماج مندر بہی مشکل سے بنتا ہے دس بارہ آریہ پر
بیٹھے ہوں اور دو ایک کے گہیرے جاویں اور بہکشا
کریں تب کچھ بنا دیں تو بیچارے ذیل کے دو اشعار
حسب حال ہیں۔

> افسوس آریو کہ لگا جسطرف پڑے
> مسجد شوالے گرجے ہوں چاروں طرف کہڑے
> مینار مسجد اور شوالے گراسس ہو
> کوئی مکان تمہارا و لیکن پاس ہو

دن رات میں کئی دفعہ کلمہ محمدی اپنا زور دکہاے
لیکن افسوس اوم کا پہریرا ایک جگہ بہی نہ لہرائے
اگر سکہ صاحبان بہی دہرم ساؤنہیں رہیں رو کر بہی
(آج نہیں کل سہی) تو پہر کیا حال ہو گا جسم زندہ
وہی ہے جسکے ہاتہہ پاؤں اعضا ملکر کام کریں اور
ڈٹا رہی ہے جو آئیندہ انوالی مصایب کا تدارک پہلے
ہی کرلے ورنہ دو کہہ سکے بہاگتے تو جانیں بہی نہیں۔
کیا یہہ سماجک اونتی کے چمتکار نہیں کہ آج انگریز
waiting halls اور اونہی کیا خاک ہو گی اگر
ہی نہیں۔ سالانہ اور ہفتہ وار جلسوں کی غرض ہی سماجک
اونتی ہے۔ سوامی جی کی اس نہایت مفید ہدایت پر چلنے
کیلئے ضروری ہے کہ ہر ایک گاؤں میں سماج مندر ہو
اور وہی گاؤں اس بات کا ذمہ لے جس میں
سماج مندر کی تجویز ہو۔

سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اودیش ہے۔ اور مبارک وہ ہیں جو اپنا دھن ایسے اپکار میں لگا دیں جو دیر پا ہو۔ کیا سماج مندر کا ایک شہر میں ہونا زبان حال سے ویدک دھرم کا اعلان نہیں کرتا۔ کیا اوم کا پھریرا باد صبا سے ہلتا ہوا۔ اپنی طرف نہیں بلاتا۔ کیا آریہ مندر میں مسافروں کی رہایش کا انتظام کرنا اس مُردہ نہیں تو بیمار قوم کی صفائی خون کے لیئے اکسیر نہیں ہے؟ آریہ دھرم کے سہائیکو! آریہ لوگوں کی سب اُمیدیں آپ ہی پر بندھی ہیں۔ آپ ہی پر دعوئے اُدہار آپ کا ہی سہارا ہے۔ چونکہ ابھی ویدک دھرم کے سہایک بہت تھوڑے ہیں ہمیں اپنی ہمت سے بڑہ کر زور لگانا چاہیئے۔ کہ دھرم کے بھاری فرائض پورے ہوں۔ ــ تن من دھن وار جی تسیق نند رہیو۔ اپنا سماج مندر ہو تو بہت سے فائدے ہوتی ہیں۔ مثلاً (۱) بے کھٹکے اجلاس ہفتہ واری وغیرہ (۲) آریہ مسافروں اور برات وغیرہ کے رہنے کا انتظام (۳) گرل سکول یا آریہ پاٹھ شالا کا کھل جانا۔ (۴) لائبریری کا کام شروع ہونا۔ نیز اگر مندر میں کنواں ہو تو پیاسوں کے لیئے امرت بر کہیا۔ ــ تاریخ ۳۰ ستمبر ۹۹ء پاس ہو گیا ہے کہ کیصد روپیہ کے دینے والے کا نام مبارک دیوار پر بطور یادگار لکھا جاوے۔ اور کوئی صاحب علیحدہ مکان اپنی یادگار میں بنوانا چاہیں تو بھی سماج زمین دینے کے لیئے طیار ہے۔ اے ایشور پرم پتا۔ تو اپنی آریہ سنتان کے دلوں کو بڑہا۔ اور اُن کے گھروں اور رشتہ داروں میں سکھ کی برکھا کرتا کہ وہ بھی خوشی سے اور پریم سے تیرے نام کا جاپ کریں۔ اور ہر جگہ بجائے مورتوں کے مندروں کے اوم کا مندر بنا دیں۔ تیری ہی کرپا سے بیڑا پار ہوگا۔

المشتہر

آپ کا آریہ بھائی۔ سکرٹری آریہ سماج گجرات پنجاب ....

پنڈت پورن چند جی کے پرشنوں کے اوتر

از پنڈت بھگت رام جی۔

دو ہفتہ گذرے کہ پنڈت پورن چند جی امرت سر سے چند ایک سوالات لکھکر جوابات کی ضرورت جتلاتے ہیں۔ چونکہ اُن سوالات کے بغور پڑہنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن صاحبان کا پہلے کسی آریہ پرشوں سے کچھ ذکر آ چکا ہے۔ جن کا کہ ذکر اُنہوں نے وہاں لکھا ہے۔ اسواسطے اُن سارے خیالات کے جواب کو ضروری نہ خیال کرتا ہوا اصلی سدہانت کے جواب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اور چونکہ سوال کرتا اپنے خیال کے مطابق لکھتا ہے۔ اسواسطے جواب دہندہ کو بھی اختیار ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق سوالات کو ترتیب دیکر جواب دیوے۔ ہاں اتنا ضرور ہی خیال رہیگا کہ جواب سب سوالات کا آ جاوے۔

پہلا سوال جو کہ معترض صاحب نے کیا ہے وہ یہہ ہے کہ آریہ سماج کا یہہ کہنا ٹھیک نہیں کہ نوین ویدانت والے کرم کو نہیں مانتے۔ صرف گیان کو ہی مانتے ہیں۔ چنانچہ معترض صاحب سوامی جی پر بھی کٹاکش کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اُن کا گوڑپد اچاریہ جی کی کارکا کے اوپر جو لکھا ہے۔ وہ مناسب نہیں جس کے ثبوت کے واسطے وہ اُپنشد بہاشا ٹیکا کا حوالہ دیکر سدہ کرتے ہیں کہ وہ اوستھا یوگی کی ہے۔ نہ کہ ہر ایک کی۔ جب یوگی کو پورن گیان ہو جاتا ہے تو اُس وقت اُسکو واسطے کوئی کرتویہ نہیں رہتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ــ

جواب ــ میں بہاشا ٹیکا سے مدد لوں گا کیونکہ گوڑپد اچاریہ کی کارکاؤں پر شنکر اچاریہ جی کا بہاشیہ موجود ہے۔ میں صرف اُپنشد بہاشیہ سے حوالہ جات پیش کروں گا۔

न निरोधोन चोत्पत्तिर्न ब

नैव साधकः ॥

یہہ وہی شلوک ہے جس کو لیکر سوامی جی مہاراج نے اپنی رائے دی ہے۔ اُس کے اوپر شنکر اچاریہ جی لکھتے ہیں۔

सर्वोऽयं लौकिको वैदिकश्च व्यवहारोऽविद्याविषय एवेति। तदान निरोधः इत्यादि

جس کے ارتھ یہہ ہیں کہ یہہ سارے سانسارک اور ویدک کام اگیان سے ہوتے ہیں۔ اس واسطے یہہ کارکا لکھی گئی ہے۔ کیا لوک اور وید کے سارے کاریہ اگیان کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور کیا یہہ موکش کے سادہن نہیں۔ کیا معترض صاحب اس بات کو سویکار کرتا ہے۔ مگر پورن گیانی کے واسطے ہوتا تو شنکر اچاریہ یا خود گوڑپد اچاریہ اس بات کو صاف کرتے ہیں۔ اس سے پہلے سرشٹی کا ذکر ہو رہا ہے اور جیسا نچہ لکھا ہے۔ ــ

स्वप्नमाये यथा दृष्टे गन्धर्वनगरं यथा तथा विश्वमिदं दृष्टं वेदान्तेषु विचक्षणैः ॥

اس سارے سنسار کو خواب بیان کرتے ہوئے دوسری کارکا کا ذکر کیا گیا ہے جس کے واسطے شنکر اچاریہ جی لکھتے ہیں کہ ــ

प्रकरणार्थो यः संहारार्थोऽयं श्लोकः यदा वितथं द्वैतमात्मैवैकः परमार्थतः तदैव विषयं न भवति ॥

جس کا ارتھ ہے کہ سارے خیالات کو مختصر طور پر بیان کرنے کے واسطے یہہ شلوک لکھا ہے۔ جبکہ دویت واد غلط ہے اور کیول ایک برہم ہی برہم ہے تو اس واسطے یہی ٹھیک ہے کہ نہ نرودہ ہے اور نہ کوئی اُتپتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ اس واسطے سارے کرم اگیان کا وشیہ معترض صاحب کا فرض ہے کہ اس میرے کتھن کو بغور پڑہ کر بچارے اور اپنے واسطے نتیجہ نکالے۔ نیز اسی جگہہ پر بلکہ ثبوت کا ثبوت اُپنشد کے بہاشیہ میں چند ایک شلوک درج کئے ہیں جنمیں سے ایک دو بطور

...ی کے عرض کروں گا۔ کہ یہہ صاف ہو کہ کرم کانڈ ...کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا جاننا ہی کافی ہے۔ کہ ...ہم ہوں اور سنسار غلط ہے اور خواب ہے سُنئے

आत्मानं वेदैश्च यज्ञैः सा...
...तैस्तथा ... तपोभि...
...वै दानैर्नाना विधैः ... न लभन्ते
... न लभन्ते ज्ञानिनः स्वयम्

...کا مطلب یہہ ہے کہ آشرم۔ وید۔ یگیہ۔ سانکہیہ ...پڑھے۔ تپ تا تاپڑکار کے دان پہرا تما کی ...کے ذریعہ نہیں بلکہ گیانی خود بخود اُس کو پا لیتا ...ہے۔ جلکہ یہہ اعتراض کیا گیا ہے کہ وید کی آگیا ...یہ جیون ہے ارتہات سو برس تک نیک ...سورگ کی پراپتی کے واسطے اگنی ہوتر کرو ...وغیرہ۔ اس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں۔

तस्माद्विदुषः कर्तव्याभावा...
...ह्यावद् विषय एवायं कुर्वन्नेवे...
...त्यादि कर्मनि यमः ॥

...بران وغیرہ کے کئی ایک شلوک دیکر لکھتے ہیں۔ کہ ...واسطے ودوان کو کرتب کا ابہاؤ ہونے سے صاف ...وید کی آگیا اگیان کو ظاہر کرتی ہے۔ اس ...ودوان پُرش یہہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ جب ...ودوان ہو جاوے تو اُس وقت کرم کی ممانعت ...ہے کہ پہلے۔ اگر آپ اس رشتہ کو پورے طور پر ...گا تو آپ کے واسطے کوئی سنسہ نہیں رہے گا۔ ...معترض نے سوال کیا ہے کہ ——

कर्मणामपि मोक्षसाधन...
...त्वमात ॥

...کرم کو موکش کا سادہن کہا گیا ہے جس کے ...جواب آپ فرماتے ہیں کہ ——

एतच्छ्रेयो येऽभिनन्दन्ति मूढा...
...जरामृत्युं ते पुनरेवापि यन्ति...

...مورکہ پُرش اس بات کو اُتم ہی کہتے ہیں۔ وہ ...بار بار ہمیشہ تناسخ کے اندر دُکہ پاتے ہیں

بہاشیہ کار اُتم کہنے والے کو بہی بیوقوف بتلاتے ہیں چہ جائیکہ کہ اُس کو عمل میں لایا جاوے اور اُن سے مکتی حاصل کیجاوے۔ اس میں دلیل بہی دیتے ہیں کہ اگر کرم موکش کا سادہن مانا جاوے گا تو کرم انت ہونے سے موکش سے بہی واپس آنا پڑے گا۔ لیکن موکش کو نت مانا گیا ہے۔ بہلا اُن لوگوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ یہہ کہاں سے نتیجہ نکال لیا ہے۔ کہ مکتی سے واپس آنا نہیں ہے۔ جس بات کو لیکر کرم کانڈ کرنا واجب ہے۔ جب اُسی کا کہنڈن کر دیا جاوے تو پہر کون ودوان پُرش یہہ نتیجہ نکالے گا کہ ویدانتی لوگ کرم کانڈ کو مانتے ہیں۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ جب کرم کانڈ کے منتر پیش کئے جاتے ہیں تو اُس وقت ویدانتی بہرانتی لوگوں کو یہہ ماننا پڑتا ہے کہ تب تک کرم ہیں جب تک کہ میں برہم ہوں اور میں ہی سب کچہہ ہوں یہہ نشچیہ ہو جاوے۔ لیکن اُن کی پُستکوں سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ نوین ویدانتی لوگ کرم کانڈ کو ہرگز نہیں مانتے۔ اور ضروری یہہ ہے کہ جب سب کچہہ برہم ہی ہے ماتا اور پتا۔ بہن اور بہائی۔ ستری اور پُتر تو پہر کس کی سیوا اور کس کی پالنا۔ عملی زندگی میں آپ لوگ ان سادہوؤں سے سوال کر کے جواب لے سکتے ہیں۔ خاصکر امرت سر کی ساری عورتیں اور لاکہوں سادہو شاید سارے کے سارے پورن گیانی ہیں اور سارے یوگی ہو گئے ہیں۔ شاید کہ معترض صاحب کے پاس کوئی ثبوت ہوگا۔ کہ یہہ سارے نرولکپ سمادہی کو پراپت ہیں۔ میں تو ماننے کے واسطے طیار نہیں میں تو صاف کہوں گا کہ یہہ نوین ویدانت مت کا ظہور ہے۔ کہ آج کل لاکہوں اور کروڑوں استریوں کی عصمت کا ستیاناش ہو رہا ہے۔ معاف کیجئے گا اگر یہہ الفاظ بُرے معلوم ہوں۔ خیالات کو روکنا محال ہے۔ بس صاف طور پر ثابت ہے کہ شری سوامی جی مہاراج کا کہنا عین ٹہیک ہے اور در حقیقت ویدانتی لوگ کرم کو نہیں مانتے۔ جو لوگ وید کو جواب دے سکتے ہیں وہ کوئی یقین کریگا کہ اُس کے بتلائے

کرم کانڈ کو سر پر دہریں اور اُس پر عمل کرنے کے واسطے تکلیف اُٹہا دیں۔ اُن کو یہہ ضرورت ہی کیا ہے کہ وہ اس اودیا میں بہنسکر منفت کی تکالیف کو اپنے سر پر لیں۔ جب کہ میں برہم ہوں اتنا کہہ کر اُن کو سب کچہہ پراپت ہو سکتا ہے ✦ ——

سوال۔ کیا سوامی شنکر اچاریہ جی پہلے جیو برہم کی ایکتا کے ماننے والے موجود تہے۔ اگر تہے تو کب سے۔ ——

جواب۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ سوامی شنکر اچاریہ جی کا اصلی سدہانت وہی تہا جو کہ شری سوامی دیانند جی کا تہا۔ لیکن چونکہ اس وقت بدہ مت پرچلت تہا جس میں یہہ مانا گیا تہا کہ برہم کوئی نہیں۔ صرف جیو اور پرکرتی ہی ہے۔ ایک جیو اگر نروان پد کو پراپت ہو جاوے تو وہی پرمیشور ہو جاتا ہے اور کوئی علیحدہ پرمیشور نہیں۔ اسی واسطے وہ لوگ چوبیس تیرتہنکر مانتے ہیں اسوقت جو جین مت پرچلت ہے وہ پڑے پُرانے بدہ مت کے کہنڈرات ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اور چونکہ شنکر اچاریہ نے اُس مت کا کہنڈن کر کے اصلی ویدک مت ستہاپن کرنا تہا۔ اس واسطے اُن کے واسطے ضروری تہا کہ وہ اُلٹا پکش لیتے کیونکہ بنا اُلٹا پکش لینے کے مباحثہ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے شنکر اچاریہ نے یہہ مت اُس مباحثہ کی خاطر اختیار کیا کہ سوائے ایشور کے اور کچہہ نہیں۔ ورنہ اصلی سدہانت وہی تہا جو کہ شری سوامی دیانند جی کا ہے یہہ خیال تب تک بڑا زبردست خیال کیا جا سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ دلیل کے میدان میں نہیں لایا جاتا۔ ورنہ اس خیال کی بُنیاد تک موجود نہیں جس پر ہوائی مکانات تیار کر کے لوگوں کی آنکہوں میں دہول ڈالی جاوے۔ اگر آپ غور فرماویں گے تو آپکو بالکل بے بُنیاد ثابت ہوگا ✦ اس خیال کو مانتے ہوئے آپ کو ضرور ماننا پڑے گا کہ اسوقت جتنا بہاشیہ شنکر اچاریہ کا ہے وہ شنکر کا نہیں۔ بلکہ یہہ سوقت بنایا گیا جب کہ اس خیال کا پرچار ہوا۔ کیونکہ مباحثہ کرنے والے بدہ لوگ ان سب پُستکوں کو جواب ہی

ون چکے تھے۔ اور انہوں نے اپنے واسطے نئے نئے گرنتھ
طیار کر لئے تھے اور ساتھ ہی مباحثہ کسی خاص پستک
پر نہیں تھا۔ مگر غرض ہے کہ مباحثہ تحریری نہیں تھا
جس کے واسطے اتنے گرنتھ طیار رکھنے جاتے ہیں۔ اگر
شنکر سوامی کا اصلی مت بھید واد کا ہوتا تو ضروری
تھا کہ مباحثہ ختم پانے کے بعد اپنے سدھانت کو جب پستک
کی شکل میں دکھاتے تو وہی ظاہر کرتے جو کہ اُن کا اصلی
منتویہ تھا لیکن ایسا نہیں کیا۔ اس واسطے صاف
ظاہر ہے کہ یا تو اُن کا منتویہ بھی وہی تھا جو کہ مباحثہ
میں لیا اور یا صرف اپنی پول کے کھل جانے کے خوف
سے بھاشیہ بھی اُسی قسم کا بنانا پڑا تاکہ لوگ متنفر
نہ ہو جاویں اور اس بات کے مصداق تصور کئے جاویں
کہ گرنتھ میں رام رام اور بغل میں چھری۔ ارتھات تحریر
میں جیو برہم اور پرکرتی کی ایکتا اور تحریر میں بھید
واد یہاں تک تصور کو پہنچاتے ہوئے جب ہم ادیگر
گورو گوڑپد اچاریہ کی بنائی کارکاؤں کا مطالعہ کرتے
ہیں۔ اور اُس پر شنکر بھاشیہ کو دیکھتے ہیں تو صاف
ظاہر ہو جاتا ہے کہ اصلی سدھانت چیلاجی کا وہی تھا
جو کہ گوروجی کا تھا۔ اگر کچھ فرق ہے تو صرف یہی کہ
گوروجی نے مختصر طور پر اپنے خیال کو ایک علیحدہ پستک
کی شکل میں ظاہر کیا۔ اور چیلاجی نے ساری پستکوں
کو اُسی خیال پر لگا کر عام لوگوں پر ظاہر کر دیا کہ وید
اُپنشد اور شاستر صرف اسی سدھانت کی پرتی پادک
(بیان کرنے والے) ہیں۔ وہ پہلی شنکا بالکل صاف
ہو جاتی ہے کہ آیا مباحثہ کی خاطر ہی اُس سدھانت
کو سویکار کیا یا کہ اصلی یہی تھا جو کہ پرگٹ ہوا اور
ہر ایک بدھی وان سمجھ سکتا ہے کہ جب گوروجی کی
سکشا ہی یہی تھی تو چیلاجی کس طرح سے اس کے
برخلاف چل سکتے تھے۔ اس سوال کو صاف کرنے میں
یہ بھی سدھ ہو گیا کہ جیو برہم کی ایکتا کو شنکر سوامی
نے پہلے نہیں بلکہ گوڑپد اچاریہ جی سے اس خیال
کو ہم لوگ پستک کی شکل میں پاتے ہیں۔ یہ شاید
کسی قدر ٹھیک ہو کہ گوڑپد اچاریہ کے پہلے خیال وہی

تھے جو کہ سوامی دیانند کے تھے لیکن مباحثہ کرتے
ہوئے اُن کو اور کوئی طرف نہ سوجھی۔ سوائے اس کے
کہ وہ ابھید واد کو ظاہر کرتے۔ لیکن اس خیال کو بھی
پستک کی شکل میں دیکھتے ہوئے اور خاصکر جب اُن
رشیوں پر جو کہ صاف طور پر بھید واد کو ثابت کرتے
ہیں اس قسم کی کشمکش کرتے ہوئے دیکھتے ہیں مثلاً
سانکھیہ شاستر اور نیائے ویشیشک شاستر کے کرتاؤں کو
موڑھ بدھی۔ اگیانی اور بال بدھی وغیرہ وغیرہ الفاظ
سے یاد کرتے ہیں تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ گوڑپد
اچاریہ کا بھی وہی سدھانت تھا جو کہ اس وقت
نوین ویدانتی لوگ مان رہے ہیں۔ اس میں ذرا شک
نہیں۔ ایسی صاف طور پر ثابت ہے کہ شنکر سوامی
سے پہلے بھی اسی مت کا پرچار تھا۔ جو لوگ سانکھیہ
شاستر کو پڑھ چکے ہیں۔ اُن کو ذرا شک نہیں رہتا
کہ سانکھیہ شاستر کے اندر آج کل کے پرچلت نوین
ویدانت مت کا کھنڈن موجود ہے اور میرا خیال
ہے کہ صرف یہی سبب اُن کے اوپر اس قسم کے الزام
کا ہے۔ خیر نتیجہ یہ ہے کہ اس قسم کے خیالات پہلے
بھی موجود تھے لیکن صرف خیال ہی خیال تھے اور
صرف ترک کی خاطر۔ ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ اُن
خیالات کو ایک مت کی شکل میں صرف شنکر سوامی
یا گوڑپد آچاریہ نے ہی کیا ورنہ اس سے پہلے اس
قسم کا کوئی مت نہیں تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے
کہ ایسے فاضل پرشوں پر اعتراض کون لوگ کرتے ہیں
جن کو سنسکرت سے بدقسمتی بھی بو نہیں اور جو
شنکر کے بھاشیہ کو سمجھ نہیں سکتے۔ اُن کو کیا
حیثیت ہے کہ وہ اپنی زبان ہلا سکیں۔ اگر یہی دلیل
دُنیا کی زبان بند کرنے کے واسطے معترض صاحب
کے پاس ہے تو مبارک ہو۔ ہم لوگ مباحثہ صرف
سدھانت پر کرتے ہیں نہ کہ سنسکرت لیاقت پر۔
جب سنسکرت لیاقت پر سوال پیدا ہوگا تو پھر
جواب دیا جا سکتا ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ ایک
اور بہت کچھ ملکر ایک ہوتا ہے یا انیک۔ خواہ اُسکو

اُردو زبان میں کوئی مورکھ بیان کرے۔ خواہ ایک
سنسکرت کا فاضل سنسکرت زبان میں کہکر یا تحریر
دوارہ پرگٹ کرے یا کوئی انگریزی کا ماسٹر انگریزی
میں اُس کو بیان کرے۔ اصلی سوال میں کچھ فرق نہیں
آتا۔ زبان صرف خیالات کے اظہار کا ذریعہ ہے
نہ کہ خیال۔ ذریعہ کبھی اصل نہیں ہوتا۔ پس ہر ایک
تھوڑا جاننے والا بھی اس خیال سے بے بہرہ نہیں
کہ اگر ایک کاتی میں خواہ چھوٹی سے چھوٹی رقم جمع کی جاوے
تو وہ ایک سے اسیقدر زیادہ ہو جاویگی جس قدر
کہ وہ رقم۔ اس واسطے ایک برہم جس کو ساری لا انتہا
اور لازوال۔ ارتھات ایک رس مانتے ہیں وہ دُنیا
کے شروع سے اختتام تک ویسا ہی رہیگا۔ وہ بڑا
نہیں کہ گھٹ جاوے وہ جیسا کہ تھا اس وقت بھی
اس دُنیا میں موجود ہے اور علاوہ اس کے جو کچھ کہ
ہے وہ بھی ہے۔ کیونکہ ایشور دیکھنے میں نہیں آتا
پس ایک سے زیادہ ہے۔ ہمیں کچھ خاص سنسکرت
کی لیاقت کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک مذہب اور فرقہ
کا آدمی سوچ سکتا ہے۔ **سوال** شنکر سوامی
سے سوامی دیانند جی ودیا میں زیادہ تھے یا کم۔
جواب معترض صاحب کا خیال کچھ ہو مجھے
مجھے کچھ وچار نہیں۔ خواہ وہ سوامی دیانند کو ایک
معمولی پرش خیال کرے خواہ وہ اسکو ایک معمولی
بھگو اوتش خیال کرے۔ یا ایک پورن رشی۔ اس کا
غرض نہیں۔ سوال کو وچارتے ہوئے معلوم ہوتا
ہے کہ سوال کے دو حصے ہو جاتے ہیں ایک یہ کہ
ودیا سے مراد آیا معترض صاحب کی وہی ہے
جو کہ یوگ شاستر میں کی گئی ہے یا صرف سنسکرت
کی لیاقت۔ سنسکرت سے مراد شبدوں کی بناوٹ
یا منتروں کی بناوٹ یا ویاکرن یا بھاشیہ کو جانتا
جو کہ زبانی گفتگو نہیں۔ اس واسطے ہر ایک خیال کو نظر
رکھتے ہوئے اصلی سوال پر روشنی ڈالی جاوے گی۔
(۱) اگر ودیا سے مراد ستیہ گیان ارتھات جیسا ہے
ویسا ہی جاننا اور ماننا تو اس میں زیادتی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہیں ہو سکتی۔ ہاں اتنا ضرور خیال ممکن ہے کہ ایک آدمی خاص تعداد اشیاء کی واقفیت رکھتا ہے۔ اور دوسرا پرش اُس تعداد سے زیادہ اشیا کی واقفیت رکھتا ہے۔ اگر واقفیت کی زیادتی اور کمی کا سوال ہے تو ضرور سوامی دیانند جی شنکر اچاریہ سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ ثبوت کے واسطے سوامی دیانند کا بھاشیہ وید پر اور شنکر کا بھاشیہ اپنشد پر۔ وید کے بھاشیہ کے واسطے بیچ انگوں کی پوری پوری واقفیت کی ضرورت ہے۔ لیکن اپنشد بھاشیہ کے واسطے کوئی چنداں ضرورت نہیں۔ اگر وید گیان رکھتے تو گیتا پر زبان نہ توڑتے۔ اگر ایش اپنشد کو یجروید کا چالیسواں ادھیائے جانتے تو اُن کے اندر خلاف کرتے جو کہ شنکر بھاشیہ اور وید میں دکھاتا ہے۔ اگر شنکر اچاریہ کے بھاشیہ کو بغور پڑھا جاوے تو معلوم ہو جاوے گا کہ جہاں جہاں سے شٹی وغیرہ کا ذکر ہے وہاں بالکل قلم تک نہیں اٹھائی۔ کیونکہ اُس کے واسطے پدارتھ ودیا اور دیگر واقفیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس سے مختصراً نتیجہ یہ ہے کہ سوامی دیانند کی واقفیت شنکر اچاریہ سے کئی درجہ بڑھ کر تھی۔ سوامی جی نے کہیں سانکھیہ اور نیائے وغیرہ شاستروں کو ویدانت سے برخلاف ظاہر نہیں کیا۔ لیکن شنکر اچاریہ ان رشیوں کو اگیانی مانتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ

यो न जानाति ...

...

جو رشی گُنوں کو پورے طور پر نہیں جانتا وہ اُس رشی کی ناقدرانہ بحث کرتا ہے۔ میرے خیال میں شنکر اچاریہ رشیوں کو بال بُدھی اور اگیانی اور مُوڑھ بتا ہی بہ آسانی ظاہر کرتا ہے کہ وہ اُن کے اصلی گُنوں سے واقف نہیں تھے۔ برخلاف اُس کے شری سوامی جی فرماتے ہیں کہ برہما سے لیکر جیمنی رشی پر نیت جو رشیوں کا مت ہے اُسی کو میں مانتا ہوں۔ واقفیت کا اندازہ انہیں باتوں سے لگ سکتا ہے۔ (۲) باقی رہا کہ چونکہ شنکر اچاریہ کی سنسکرت سوامی جی کی سنسکرت سے شُدھ ہے اُس میں سوامی جی کی سنسکرت سے زیادہ غلط پد آتے ہیں۔ اس واسطے شنکر اچاریہ اُن سے زیادہ لائق تھے۔ تو کیا اسی دلیل سے آپ نتیجہ نکالنے کے واسطے طیار ہیں کہ چونکہ مہا بھاشیہ میں بھُتی اور بھُوتی کے سوائے کوئی باعموماً نہیں آتی اور معمولی شبد اور سرل پد ہیں اسواسطے وہ شنکر سے کم لیاقت رکھتے تھے۔ تو شاید آپ غلطی پر ہیں۔ ودوان پُرشوں کا خاص کر رشی لوگوں کا اصلی تاتپریہ یہ ہوتا ہے کہ عام لوگ اُن کے سدھانت کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں۔ مگر اُن کے سدھانت کے سمجھنے کے واسطے وہی گورو بنائے جاویں۔ شبد جال رشیوں کا کام نہیں بلکہ سدھانت پرچار اُن کا منتویہ ہوتا ہے۔ یہی فرق سوامی دیانند اور شنکر اچاریہ میں تھا۔ ایک رشی اور رشیوں کے قدم بقدم چلنے والا۔ دوسرا پنڈت شبد جال پھیلانے والا اور نیاست رشیوں کے برخلاف پرچار کرنے والا۔ (۳) اگر زیادتی سے مراد یہ ہے کہ سوامی دیانند زیادہ ویاکرن سے واقف تھے یا کہ شنکر اچاریہ تو شاید سارے ودوان ایک زبان ہو کر کہدیں گے کہ اس زمانے میں سوامی ورجانند تو پانینی مہارشی کا اوتار تھے اور سوامی دیانند جی خود بھاشیہ کرتا جی کے اوتار تھے جنہوں نے ورجانند جی کے ایک جگہ پر بند خیالات کو دُنیا میں پرچار کیا۔ سارا بھاشیہ جنکو کنٹھ تھا ہے۔ اگر اس سے لوگ سوامی دیانند جی کی عزت کرتے ہیں تو صرف اس واسطے کہ ویاکرن کی نکتاہ زمانہ تھے۔ لوگ اسی خیال سے تو کہدیا کرتے ہیں کہ ویاکرن کے بل سے سوامی دیانند نے وید کے ارتھوں کو پلٹ دیا۔ کوئی پُرش شنکر اچاریہ کو اس قسم کی لیاقت والا بیان نہیں کرتا۔ اگر شبد جال میں ہی لیاقت کا امتحان کرنا ہے تو بھامتی اور ودیا سدھی وغیرہ پستکوں سے شنکر اچاریہ کی سنسکرت کچھ مشکل یا غلط نہیں۔ تو شاید کوئی کہہ دیوے گا کہ سوامی دیانند اس قسم کی پُستکیں بنانے والے سے بھی کم لیاقت رکھتے ہیں۔ تو میں یا کسی اور نے اُن کی زبان کیا بند کر لینی ہے۔ خیر نتیجہ نکالنے والے میرے اصلی تاتپریہ کو سمجھ گئے ہوں گے۔ زیادہ لکھنا ٹھیک نہیں۔

آپ کا داس (بھگت رام) باقی آئندہ

خدمت عام کا سلسلہ

گوشت خوروں کے واسطے عمدہ خبردار کرنے والا شعر و غزل

ہزار گنج قناعت۔ ہزار گنج و کرم
ہزار طاعت شبہا۔ ہزار بیداری
ہزار سجدہ و ہر سجدہ ہزار نماز
قبول نیست اگر خاطری بیازاری

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یکدل بہتر است

بڑوں کی بڑی بات

سابق لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بنگال کی پنڈت ایشور چند ودیا ساگر سورگی سے ملاقات تھی۔ پنڈت صاحب کی خدمت میں لاٹ صاحب موصوف کو خود آنے میں کچھ تامل نہ تھا۔ لیکن چونکہ اسمیں پنڈت صاحب کو تکلیف تھی اسواسطے پنڈت صاحب ہر جمعرات کو ایک گھنٹہ کیواسطے بخدمت صاحب موصوف جایا کرتے تھے۔ ایک وقت ایک بڑے مہاراجہ بھی حاضر تھے اُنکی رپورٹ ہو چکی تھی۔ بعد میں پنڈت صاحب کی گفتگو اُنکی بھی رپورٹ ہوئی۔ لاٹ صاحب نے پنڈت صاحب کو بلوایا اور ایک گھنٹہ کامل اُنسے بات چیت کی اسپر وہ مہاراجہ صاحب سخت ناراض ہوئے۔ اُنہوں نے والیسرائے تک رپورٹ کی کہ پہلی رپورٹ ہماری تھی اور پنڈت صاحب ایک معمولی آدمی پہلے بلائے گئے اور ہمکو ناحق انتظار اور ذلت میں رکھا گیا۔ اسپر لفٹنٹ گورنر صاحب نے جواب دیا کہ مہاراجہ صاحب کبھی اپنے کام کیواسطے آتے ہیں ہرگز درحالیکہ پنڈت صاحب اپنی اعلی لیاقت سے ہمکو ہمیشہ کچھ دان دینے آتے ہیں۔ اسواسطے اُنکا حق ہے جو ہمکو کچھ نہیں دیتا۔

اشتہار

۲۶/۱۱ عروج ۲۶/۱۲

یہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے جو اردو کے علم ادب میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس میں مطلق حسن و عشق کی داستان نہیں ہے۔ اور نہ فرضی باتیں لکھی گئی ہیں بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی نتائج نکالے گئے ہیں۔ جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب نیک نام اور فرسند ہو سکتا ہے۔ تنگدستی میں بھی خوشی سے رہنا۔ کسی کا بیجا شکوہ و شکایت نہ کرنا۔ شکر کیسا تہہ بسر اوقات کرنا۔ اور خدا پر پورا بھروسہ رکھنا۔ ہر ایک کام بڑی دیانت داری شوق۔ خوش اسلوبی سے کرنا۔ والدین کی دل و جان سے اطاعت و فرمانبرداری۔ تحصیل علم و ہنر کا ہمیشہ شائق رہنا۔ اپنی ذاتی کوشش محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور اپنے لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہونچانا۔ طرح طرح کے مشکلات کو قوی ہمت۔ دانشمندی اور تدبیر سے حل کرنا۔ خود ضبطی اور انکساری۔ سلامت روی و بردباری۔ فراخدلی۔ کفایت شعاری۔ نیک نیتی و دور اندیشی۔ راستبازی و جرات استقلال۔ اور اپنے آقا کی خیرخواہی۔ اپنے ماتحتوں سے نیک سلوک اور عام کو فائدہ پہونچانے کی خواہش اوصاف حمیدہ اسی عمدگی سے مفصل ظاہر کئے گئے ہیں کہ پڑہنے سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر ہوتا ہے۔ قیمت ۱ر محصول ڈاک ۱ر **المشتہر**

منیجر ستیہ دہرم پرچارک جلندہر شہر (پنجاب) ❖

۱۹/۱۱ ضرورت ۲۶/۱۱

میرے ایک شریف دوست شریف خاندان قوم مہاجن عمر تخمیناً ۲۵ سال بالکل تندرست چالیس روپیہ ماہوار

کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اب مہاجن کی کسی ایسی سے بدہوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو۔ عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہو۔ اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات راقم سے دریافت کر سکتے ہیں ❖

المشتہر گوری شنکر وج منتری آریہ سماج ٹیگر

۲۶/۱۱ آخری موقع ۲۹/۱۱

رگوید آدی بہاشیہ بہومکا کا اردو ترجمہ الموسوم بہ تمہید تفسیر وید ایک روپیہ کو بہی سستا تھا۔ اب ۱۲ آنہ کو مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ ماہ نومبر کے ختم سے بیشتر درخواست کیجاوے۔ اس کے بعد یہ رعایت نہ رہیگی بہت تہوڑی جلدیں باقی ہیں۔ خریداران کے لئے یہ عمدہ موقع ہے۔ جو پہر ہاتہہ نہ آوے گا۔ ایک جلد کتاب ویلیو پے ایبل کے خرچ سمیت ایک روپیہ کو پڑے گی۔ زیادہ جلدیں خریدنے میں زیادہ فائدہ ہوگا ❖ **المشتہر**

نہال سنگھ کلرک دفتر ضلع کرنال پنجاب

۲۹/۱۱ ضرورت ۲۹/۱۱

مینجنگ کمیٹی ہزارہ سکول کو ایک ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو کہ فورتھ ہائی کلاس کو انگریزی اور ہسٹری پڑہا سکے۔ کم سے کم ایف اے پاس یا بی اے فیل ہو۔ تنخواہ ۲۵ سے ۳۰ تک حسب لیاقت دیجاوے گی جو صاحب آنا چاہتے اپنی درخواست بمعہ نقول سارٹیفکٹ امتحان و نیک چلنی فوراً میرے پاس بھیجدیوے ❖ **المشتہر**

آپ کا شبہہ چنتک۔ شادی رام سکرٹری برادری سکول کوہاٹ

ہندو ہوٹل بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے ❖ **المشتہر**

(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

موسم سرما کا کپڑا

۳۱/۱۱

کشمیری پٹی ۵ عہ سے ۸ عہ تک مالیدہ پہمان ۱۲ سے العہ تک

دہوسہ ہر قسم ۱۲ سے ۱۲ تک و دوشالہ جوڑہ

عہ سے ۲۰ دہوسہ ہر قسم للعہ سے عہ تک ہر ضرورت

چادریں ہر قسم ۱۲ سے ۲۰ تک گلوبند مالیدہ ۱۲ ہر جنس کو

ہمارہ پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ **المشتہر**

گوکل سود اگر پشمینہ

لاہور

لالہ جے چند مرحوم کی کتابیں

- یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سال کی عمر سے ۳۰ سال تک جس کا بائیبل میں بہی پتہ نہیں ہے کہ کہاں رہے
- عیسائیوں کے ہاتھ سے بہائیوں کو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۱۶ تک ....
- ذکہہ کی کنہیا ....
- ہمارے جہگڑے بہائی نمبر ۱ و نمبر ۲ ....
- بہارا ج لائبیل کیس ....
- اتم سنتان پیدا کرنے کی بدہی ....

محصول ڈاک ان کتابوں کی قیمت علاوہ ہے

منیجر ستیہ دہرم پرچارک جلندہر شہر سے ملسکتی ہیں

روس کا مشہور نہلسٹ فرقہ

حصہ اول مصنفہ لالہ بالک رام شاد قیمت ۱ر

کتاب نہایت عمدہ ہے۔ مذکورہ بالا پتہ پر ملسکتی ہے ❖

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

...انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایتی
...ڈگری کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی
...ہے یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند۔ جالا۔
...غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ
...ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال
...چند روز کے استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی اور عینک
کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اصلی
کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے
کافی ہے مبلغ [illegible] ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ [illegible] خالص ممیرہ فی ماشہ
عہ مصری سرمہ فی تولہ [illegible] خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا
ضرور دیں۔ نقلی وجعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات — ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — تازہ سندات

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا
سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے
...بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل
امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی
بہنا۔ دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن
کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور
آشوب کا کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی
شے نہیں۔ ہر کس کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات
میں جہاں کہیں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں بھی
یہ مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک
یہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا
سرمہ ضروری مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر کاٹڈی ایم سانگلی
صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی
ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی
سے سرمے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں
جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اُس کا تجربہ
میں نے ایک زہریلا نام مریضہ مسمات اتم دیوی بعمر ۵ سال
ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں پر
خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑے تھے
اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں
اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُسکی بینائی میں
اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو
سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ
پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔
مریضہ مذکور نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔
جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکور سے کلی صحت پائی۔
دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم اسسٹنٹ
سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور و سابق پروفیسر
میڈیکل کالج لاہور۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ
سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اُن مریضوں پر جنکی
آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے
دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاص کر اُن مریضوں
کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور
دھند غبار اور کمزوری نظر ہے یہ سرمہ نہایت مفید ہے
دستخط ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم
ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور
حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں اس
امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ
جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اپنے زیر
علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری
رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری
سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے
دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات
میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک
کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُس کو مبلغ
پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا
جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی
مطلب کے لئے پانچ ۵۰۰۰ کو جمع کیا گیا ہے

المشتہر میا سنگھ اہلو والیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

...ized by eGangotri

اوم

نامردی کی مجرب دوائی [illegible] نہایت ہی مفید [illegible]

[illegible]

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو بدن کے پھوڑے پھنسی۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے ٭ قیمت دو شیشی کلاں ۱۲ اور خورد شیشی [illegible]

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر دو آتا ہو اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں تین [illegible]

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہو ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں [illegible]

رفیق جوانان دافع جریان رقت منی و [illegible] انزال وغیرہ جو کہ جوانی کی خرابی اور جوانی کی [illegible] دستگیر ہیں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو [illegible] رفیق جوانان کے استعمال سے [illegible] ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی [illegible]

دلپذیر چورن سو ہاضمہ۔ وقبض خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو دلپذیر کے چند روز کے استعمال پیشاب جلن وغیرہ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے ٭ قیمت دو شیشی خورد ۱۲ اور کلاں ۱۲ ٭ ٭

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور پرتاثیر ہے بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو ٭ دو شیشی خورد دو روپیہ [illegible]

آرام بخش دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو ٭ دو شیشی [illegible] معہ مرہم [illegible]

مصفی خون تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو نہایت مفید ہے۔ دو شیشی کلاں [illegible]

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت۔ یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے ٭ دو شیشی کلاں [illegible]

دافع بواسیر دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں [illegible] اور مرہم تین روپیہ [illegible]

دلکشا دافع [illegible] بہت ہی مفید ہے۔ دو شیشی کلاں [illegible]

بنیاد صحت دافع بدہضمی۔ بدہضمی خواہ کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو۔ اور طرح طرح کی تکلیف [illegible] ہو اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو [illegible] قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ [illegible]

نوٹ علاوہ ادویات کے ہر ایک بیماری کی [illegible] حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں [illegible] کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوگی [illegible] دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوا [illegible] صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی [illegible] حقیقت و وجہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا [illegible]

نوٹ بہت سے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس [illegible] صحت بخش ادویات کے موجود ہیں۔ لیکن [illegible] گنجائش نہ ہونے سے درج نہیں ہو سکے۔ جو صاحب [illegible] عمدگی ادویات کی دیکھنا چاہتے ہیں وہ [illegible] اور خود تسلی کر لیں۔ ان کی خدمت میں [illegible] ادویات سارٹیفکیٹ ارسال کئے جائیں گے ٭

الملتمس پنڈت رام چند [illegible] پروپرائیٹر [illegible]

مطبع سست دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا ٭ ٭

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Registered No 39 — Registered No. L. 39

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت ہر صورت بعد پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظار ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

دھرم پرچارک

ہفتہ وار ہر شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے ۔ | سمت ۱۹۵۹

[illegible] ادویات

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

نقرہ اس کے کھانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہو جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اسکے استعمال سے سُرخ ہو جاتی ہے۔ تمام کمزوری (جزل ڈیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے۔ دُبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ سر کا چکر آنا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ رطوبات کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لئے اکسیر ہے۔ بہ اشتہار کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ تولہ

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ بگڑتا وشست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رنگ و چہرہ درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ......

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر تیسے و دست و تشنج آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ ...

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پُرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ ... جس شخص کو کسی جنت یا پُرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بیدک پُرانے طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ **المشتہر**

حکیم ... تاراچند از گجرات (پنجاب) ......

۳۸/۱۱ ہَون سامگری ۴۹/۱۰

نہایت توجہ سے موسم اکرل تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزائوں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شرمان مانیہ ورپنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار اور زیادہ

دیر پا ہے۔ نرخ ۹ روپیہ ۵ ... کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندھت دھوپ نرخ ... کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ **چندر ہوکس ٹانک** یہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف نامناسب بے احتیاطیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے۔ تقویت باہ۔ دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کے خاص اصول ہیں۔ دردگشت۔ خوف بے چین خرابی۔ احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کا منصبی کام ہے۔ مزید براں یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور مزید منی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۱ قرص جو دو ہفتہ کی خوراک ہے (دھیمی) **سفوف مجرب جریان** سیلان منی کہنہ وہانت کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت ... ۲۰ تولہ کے لئے (دھیمی) **کلیان انجن** واسطے بعجیب الاثر ہے۔ پانی جانا۔ بخار۔ رشق۔ دھندہ۔ جالا۔ پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ ایک تولہ (عہ) ۔

نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست بدرخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ **المشتہر**

(پرہیکوان پنساری شہر جالندھر) ۔۔۔۔۔۔

Digitized by eGangotri

فرنگ پر ہار

۲۹/۱۱ ۳۲/۱۱

آزمایا اور ایجاد کیا ہوا سنت گینڈا سنگھ
مقام ڈاکخانہ کھوڈہ ضلع ہوشیارپور

یہہ آتشک کی عجیب وغریب دوائی ہے۔ اس کو کہاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھہ ضرورت نہیں۔ نہ مُنہہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے۔ صرف سات خوراک کہانے سے بیماری دفع ہوجاتی ہے۔ اگر آتشک کی جڑ اوکھاڑنی ہو تو فرنگ پرہار ضرور منگوالو۔ قیمت صرف .... (عہ)

سوزاک اس کے ۱۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پُرانا ہو اُکھڑ جاتا ہے۔ قیمت ... (عہ)

بھنگ رس یہہ بھنگ نہایت محنت وعمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے۔ جس کو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑھتی ہے۔ پہر بہی قیمت فی تولہ عہ ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہے۔ ملنے کا پتہ یہہ ہے **المشتہر**

جی۔ ایس۔ آر۔ ڈاکخانہ دوسوہہ ضلع ہوشیارپور

نہ خریدوگے تو پچھتاؤگے

۲۴/۱۱ ۲۳/۱۲

دُنیا بہر میں اعلے درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گہڑی اوپن کیس کیلس پن والی ۱۸ سائیز جویل سنہری چہڑے قریباً مفت یعنی ۳ روپیہ کو دہڑا دہڑ فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گہڑیاں۔ کلاک۔ ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں۔ مفت بلا قیمت فہرست ملاحظہ فرماویں۔ اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں۔

المشتاہر

شیخ رحیم بخش وعظیم بخش گہڑی ساز ان بازار صدر چہاؤنی جالندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں ہر قسم کی انگریزی اُردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گرودت ودیارتہی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکھرام آریہ مسافر منشی چمن لال و پنڈت کرپارام شرما۔ لالہ ولیو راج۔ ماسٹر درگا پرساد۔ پنڈت بہیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کہتری۔ رائے ٹہاکر دت لالہ جیون داس بابو بہیارام چٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بہر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بہیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتابیں پر ہماری لائبریری میں رکہنا چاہیں تو پہلے خط وکتابت کریں اور بہومکا ترجمہ بابو نہال سنگھ کرنال نواسی بہی برائے فروخت موجود ہے قیمت عہ **المشتہر**

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچہووالی

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریاں کہیس۔ دہوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بہی بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ علاوہ وہی نمونہ پسند جات ہونگے مال نقد یا ویلیو پے ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر**

جیا رام مشتہر اور اس پر وپرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

بیماری سے شفا پانیکا نہایت عمدہ موقع

۱۴/۱۱

تیس ۳۰ سالہ ڈاکٹری تجربہ کی دوائیاں

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں

جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بدنتایج صاف خون کی نہایت مجرب دوائی عہ اور (عہ)

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کے لئے نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ پلیں .... ہو جاتا ہے .... قیمت ......

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے .... بند ہو جاتا ہے ....

طحال کی مجرب دوائی ....

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ....

ضعف جگر کی مجرب دوائی ....

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ....

نامردی کی مجرب دوائی ....

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے۔

المشتاہر پنڈت رامناتھ میڈیکل ....

دینیجر کارخانہ ادویہ میڈیکل ہال ....

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۳ مگھر سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۱۷ نومبر ۱۸۹۹ء (بروز جمعہ) جلندھر شہر پنجاب | نمبر ۳۲

نسار کی گتی

کیا اس ملک میں رفاہ عام کا خیال نہیں رہا ہے یا نہیں ہے؟

کسی خاص شخص یا اشخاص کی نسبت غلط بیانی کا مرتکب ہونا یا کسی غرض سے اُس کی شان میں ناحق فرق لانے کی کوشش کرنا بڑا بھاری گناہ ہے مگر جب کسی ذاتی وجہ سے کسی قوم کو خواہ مخواہ ذلیل کرنے کی جدوجہد کیجاتی ہے تو اُس وقت ایسا کرنے والے کا جرم انسان اور پرمیشور دونوں کی نظروں میں بہت بڑھ جاتا ہے۔ آج کل کی عجیب و غریب تہذیب کا یہہ ایک خاصہ ہو گیا ہے کہ ایک خاص گروہ انسانوں کو غیر مستحق شہرت دلانے یا اُنہیں فایق ثابت کرنے یا کسی خاص فرقہ ملک کو برتر ظاہر کرنے کے لیے طرح طرح کی بیہودگیوں سے کام لیا جاتا ہے۔ کبھی اوروں کو بدنام کرکے اپنا مطلب حاصل کیا جاتا ہے۔ کبھی تواریخ کے نام سے کچھہ لکھہ کر اُس قول کی تائید میں حوالے پیش کیے جاتے ہیں۔ کبھی اخبارات کے ذریعہ کچھہ کا کچھہ مشتہر کرایا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہر ایک دیندار آدمی ان تمام حرکتوں کو سوا نفرت کی نگاہ سے دیکھنے کے اور کچھہ زیادہ توجہہ کرنا پسند نہیں کرے گا۔ ایک عرصہ سے انگلستان اور یوروپ میں بعض متعصب پادریوں اور خودغرض اور کم فہم انگریزوں نے یہہ غلط بیانی شروع کی ہے کہ آریہ ورت میں نہ کبھی رفاہ عام کا خیال تھا اور نہ اب ہے۔ جس ملک کا ہر ایک کام رفاہ عام پر مبنی تھا اور اب بھی کچھہ ایسا ہی ہے اُس کی نسبت اس دریدہ دہنی سے کام لینا درحقیقت نہایت شرمناک حرکت ہے۔ ایسے لوگوں سے ہمارا خطاب یہہ ہے کہ آؤ اور تمام جگہوں کو جاکر دیکھیے۔ ہماری اور تمام باتوں کو جانے دیجیے صرف ہمارا ہر روزمرہ کے بیچ دیہاتیوں کے پیچھے دوڑائی تک پہونچیے اور پھر یہہ بتائیے کہ تمام روئے زمین پر رفاہ عام (پراوپکار) کے ایسے اعلیٰ خیالات کہیں جگہہ ملتے ہیں؟ ہمارے ویدک آدی سے شاستروں نے رفاہ عام کو صرف سڑکوں شفاخانوں اور سیرگاہوں تک ہی نہیں محدود رکھا ہے بلکہ تمام پرانی ماتر کو سکھہ پہونچانا ہمارا عین فرض قرار دیا ہے۔ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کی لاگت سے جو اس ملک میں بڑی بڑی مندر دھرم شالائیں۔ کنوئیں۔ تالاب باولیاں۔ سرائیں۔ باغ سدابرت وغیرہ نظر آتے ہیں کیا یہہ رفاہ عام کے خیال سے نہیں تعمیر کرائے گئے۔ یہہ اور بات ہے کہ بعض انہیں سے ایسے مقامات ہیں کہ جن سے جیسا کہ چاہیے فایدہ حاصل نہیں ہوتا مگر یہہ دھرم کی مریادا میں تغیر و تبدل ہو جانے کا سبب ہے نہ کہ اصلی خیال کا۔ بسنہ ۱۸۴۴ء میں جرنیل سلیمن صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا تھا کہ اس ملک میں قدم قدم پر رفاہ عام کے خیال کو مدنظر رکھا گیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ موسم گرما میں ہم علاقہ اودھ کا سفر کر رہے تھے۔ جہاں ہم مقام کرنا چاہتے تھے آسانی سے کر لیتے تھے ہمارے چاروں طرف آم اور ہر قسم کے میووں کے باغ ہوتے تھے جن کی روش روش پر مصفا سرد اور شیریں پانی کی نہریں جاری ہوتی تھیں لوگ اس آرزو میں رہتے تھے کہ مسافران باغوں میں آرام پاویں اور ہم پر احسان کریں۔ ان تمام باتوں سے جرنیل صاحب نے اپنے ہموطنوں کو یہہ بتایا تھا کہ رفاہ عام کا خیال اس ملک میں بہت وسیع رہا ہے۔ ہماری رائے میں جو کچھہ جرنیل صاحب نے لکھا ہے وہ واقعات پر مبنی ہے اور درحقیقت بالکل صحیح ہے ؛

یوروپ میں پادریوں کی غلط بیانی کی نسبت ایک نہایت زبردست شہادت

مسٹر الفرڈ ویب ممبر پارلیمنٹ انگلستان ایک نہایت نیک مرد اور راستی پسند آدمی ہیں۔ یہہ انڈین نیشنل کانگرس کے ایک مرتبہ پریزیڈنٹ ہوئے تھے۔ انہوں نے حال میں ایک بڑا اچھا کام شروع کیا ہے جس کا نتیجہ بھی ضرور بہت اچھا ہوگا۔ وہ کام یہہ ہے کہ اُنہوں نے اس ملک کی نسبت جہاں تک ان کی بدو اپنے دوستوں اور دیگر ہمدردوں کے پہونچ ہو سکی ہے اعلیٰ درجہ کی مستند رائیں جمع کرکے رسالہ "انڈیا" میں شایع کرنی شروع کیں ہیں۔ اس کام کی بنا وہ یہہ ظاہر فرماتے ہیں کہ میں ایک آئرلینڈ کا باشندہ ہوں جسکی ملکی حالت اس وقت بہت کچھہ آریہ ورت جیسی ہے۔ ایک عرصہ ہوا خودغرض لوگوں نے آئرلینڈ کے باشندوں کی نسبت انتہا درجہ کی لغو اور بے بنیاد روائتیں اور باتیں مشہور کرنی شروع کیں۔ تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ آئرلینڈ کے باشندوں کے کردار افعال اور عادات کو نہایت کمینہ۔ مکروہ۔ اور قابل نفرت دکھانا شروع کیا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام آئرلینڈ پر طرح طرح کا وبال نازل ہونا شروع ہوا (مثلاً ان کا بیوپار کم ہو گیا۔ ساکھہ ماری گئی۔ اعتبار کے کام اُن کے سپرد ہونے سے رہ گئے۔ اعلیٰ اور معزز عہدوں سے وہ محروم ہونے لگے وغیرہ وغیرہ) گو یہہ ٹھٹھہ آخر جھوٹھ ہے۔ رفتہ رفتہ بناوٹ اور شرارت کی قلعی کھل گئی۔ تاہم اب تک جابجا بہت کچھہ غلط فہمی چلی آتی ہے۔ ویب صاحب فرماتے ہیں کہ یہی حال خودغرضوں نے آریہ ورت کا کرنا شروع کیا ہے۔ چونکہ مجھے اپنے ملک کا تجربہ ہے اس لیے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ساتھہ کے ساتھہ رفع ادا کرتا جاؤں ورنہ بعد میں خرابی کا احتمال ہے۔ ہماری رائے میں مسٹر ویب اس بارہ میں پوری پوری کامیاب ہوتے ہیں۔ انہوں نے قاطع رائیں اس تعداد میں فراہم کی ہیں کہ ان کی ہمت کی داد نہیں دی جا سکتی۔ سب سے اول غلط بیانی کے بانیوں میں ویب صاحب نے عیسائی پادریوں کو رکھا ہے۔ ان کی

نسبت جو کچھہ وہ فرماتے ہیں اُس کا خلاصہ یہہ ہے کہ عیسائی پادری ہندوستان کی نسبت جو غلط فہمی پھیلاتے ہیں اس میں ان کی ذاتی غرض شامل ہے وجہہ یہہ ہے کہ ہزاروں پادری ہندوستان کی بدولت پلتے ہیں۔ اور لاکھوں کی روزی ہندوستان پر منحصر ہے۔ چونکہ پادریوں کا کام معزز اور اچھا کام سمجھا جاتا ہے۔ اس سے سینکڑوں یوروپین اس کی جانب رجوع ہوتے ہیں۔ نوجوان زن و مرد اس پیشہ میں داخل ہو کر گھر بار کے ہو جاتے ہیں۔ اور معقول تنخواہیں پانے لگتے ہیں۔ ان کی قدر و منزلت اور ترقی تنخواہ وغیرہ اُسوقت زیادہ ہوتی ہے۔ جبکہ یہہ ممالک یوروپ کے باشندوں کے روبرو اہل ہند کی حالت کو تاریک سے تاریک اور ان کے چال چلن اوضاع و اطوار کو بیہودہ سے مکروہ دکھائیں جتنا زیادہ وہ اس طریق سے کام لیتے ہیں اُتنا ہی لوگ خدا ترسی کی راہ سے چندہ زیادہ دیتے ہیں جتنا روپیہ زیادہ جمع ہوتا ہے اُتنے ہی زیادہ پادری بھرتی ہوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ " ہمیں امید ہے۔ کہ عیسائی پادری اپنی حرکات سے ضرور ایک دن نادم ہونگے۔

پورانک پنڈتوں جوتشیوں اور اُن کی بیہودگیاں

ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ پورانک براہمنوں نے اپنی آمدنی کے ذرایع نہایت کم ہوتے دیکھہ کر اپنی آمدنی کی ایک عجیب بیہودہ سبیل نکال لی ہے۔ یعنی دو چار ماہ بعد کسی طرح یہہ مشتہر کر دیتے ہیں کہ فلاں تاریخ یا فلاں دن ایک زلزلہ آوے گا۔ جو چار گھنٹہ رہے گا۔ فلاں تاریخ کو فلاں وقت اس دُنیا کا خاتمہ ہو جاوے گا۔ علی ہذا۔ باوجود ان جاہل اور ٹھگ آدمیوں کی بیہودہ گوئیوں کے متواتر جھوٹھہ ثابت ہونے کے بہت سے ایسے سیدہے سادہے لوگ ہیں۔ کہ ہر ایک مرتبہ وہم میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ ہم نے بڑے بڑے دوکانداروں کو جو اپنے بیوپار و لین دین کے کام میں بڑے ہوشیار گنے جاتے ہیں۔ سخت وہم میں مبتلا پایا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ کئی نے کام جو انہوں نے ضروری کرنے ہوتے ہیں ملتوی کر دیتے ہیں۔ اور دریافت کرنے پر صاف صاف کہہ دیتے ہیں کہ فلاں تاریخ کے بعد دیکھیں گے۔ وہم کی نوڈا مشکل سے ملتی ہے اس لئے براہمن یہہ کم سننا پسند کرتے ہیں۔ براہمنوں کی بن آتی ہے۔ وہ طرح طرح کے خوف دلاتے رہتے ہیں۔ اور روان جن سے ہاتھہ رنگتے ہیں۔ جب وہ دن نکل جاتا ہے تو جھوٹھہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ فلاں مقام پر ایک بڑے سیٹھہ ساہوکار یا راجہ نے وہ گرہ لاکھوں روپیہ لگا کر شانت کرا دیا ہے۔ اور ہزاروں آدمیوں نے پیرتھیوی کے بہار کو ہلکا کر دیا۔ چُن بڑی چیز ہے۔ کچھہ عرصہ ہے عام غوغا پورانکوں نے یہہ اوٹھا یا تہا کہ ۳ اور نومبر سنہ ۹۶ء کو سات ستارے ملیں گے اور پیرتھیوی کا خاتمہ ہو جاوے گا۔ مگر جب وہ دن نکل گیا تو اب خاموش ہیں۔ مہینہ دو مہینہ بعد پھر کوئی نیا شوشہ چھیڑ دیں گے۔ البتہ ہر ۳۳ سال کے بعد کچھہ ستارے ٹوٹتے ہیں۔ اور اُن کا تماشہ قابل دید ہوتا ہے۔ اور ایسا اتفاق ۱۳ اور ۱۶ نومبر کے درمیان ہوتا ہے۔ مفصل کیفیت ہم پھر کبھی لکھیں گے۔ یہہ بات بہت دیر سے مشہور ہے جس کا پورانکوں نے فایدہ اوٹھانا چاہا ہے۔ چنانچہ یوروپ کے مختلف ممالک سے منجم اس کیفیت کو دیکھنے کے لئے عرصہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں ٭

سر ولیم راٹیگن اور اوسٹ لنڈ

راٹیگن صاحب بیرسٹر جو پنجاب میں ایک چالیس پچاس روپیہ کے معمولی ملازم کے درجہ سے بڑھتے بڑھتے سر ولیم راٹیگن ہو گئے اور جنہوں نے پنجاب کے وکیلوں میں " اندھے پر روشان " کے مصداق بڑا رتبہ پایا۔ اور لاکھوں روپیہ پیدا کرکے الا مال ہو گئے۔ اب انگلستان میں رونق افروز ہیں۔ جب تک یہہ پنجاب میں رہے کبھی اینگلو ملکی مجلسی !

مذہبی خیالات عوام پر تقریر یا تحریر کے ذریعہ ظاہر نہیں کئے۔ مبادا ہر دلعزیزی میں فرق آجاوے۔ اور نکتہ چینی شروع ہونے لگے۔ مگر اب پیٹ بھرا ہے کہ انگلستان میں بڑے اہل الرائے بننے کی غرض سے اہل ہند کی ہر طرح سے ہجو کرنی شروع کی ہے۔ پہلے دنوں کچھہ ملکی معاملات پر زہر اگلا تہا۔ حال میں رسالہ لنڈن کوارٹرلی ریویو میں اوپنشدوں کی توہین کی ہے۔ اور انہیں ہندوؤں کے جہالت کا نتیجہ بتایا ہے۔ سر ولیم لکھتے ہیں کہ اوپنشدوں میں خواب کی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اور چونکہ ہندو خواب کی باتوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اور وہی قیاسیاں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس لئے وہی اوپنشدوں کو پڑھہ کر خوش ہوتے ہیں۔ اور انہیں کے پڑھنے کے یہہ قائل ہیں۔ ہمیں سر ولیم کی اس حرکت پر زیادہ افسوس اس لئے آتا ہے کہ انہوں نے بغیر سوچے سمجھے لوگوں کو گمراہ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ وہ اوپنشد جن کی تمام یوروپ کے فلاسفروں نے تعریف میں کوئی لفظ اوٹھا نہیں رکھا جن کے ایک ایک لفظ کے آگے جرمن اور فرانس کے عالم فاضل سر جھکاتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کا سامان راحت و اطمینان قرار دیتے ہیں۔ اُن کی اس بیباکی سے توہین کرنا سرشیوہ ناعقلمندی سے بعید ہے۔ جواہرات کی قدر جوہری ہی خوب سمجھہ سکتے ہیں۔ بیوقوف آدمیوں کے نزدیک کانچ کا ٹکڑا اور اصل ہیرا برابر ہے ٭

آریہ سماج جالندھر شہر

کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۵ و ۲۶ دسمبر سنہ ۹۶ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۴ دسمبر کی شام کو ہوگا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرموپدیش

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह। अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते ॥११॥

ایک ستنارک وِدوان اور دھرماتما وِدوان کے جیون میں دن رات کا فرق ہے۔ ستنارک وِدوان اپنی وِدیا کے ابھیمان میں چور ہوا۔ دھرم ادھرم۔ ستیہ استیہ۔ اوچت انوچت۔ نیائے انیائے کی وِچار کی بے پرواہ کرتا ہے جہاں تک کہ اُن سے وہ اپنا سوارتھ سدھ ہوتا دیکھتا ہے۔ اس کا جیون ستنارک جیون ہے وہ اپنی ساری وِدیا کو اندریوں کی ترپتی میں لگاتا ہے۔ وہ اپنے جیون کا مکھیہ اُدیش ستنارک سُکھ بھوگ کی پراپتی سے پرے اور کچھ نہیں مانتا۔ آتما یا آتما سمبندھی اُنتی کی اُسے مطلق پرواہ نہیں۔ اُس کی بُدھی ہر سمے ستنارک پدارتھوں کا ہی چِنتن کرتی ہے۔ برخلاف اس کے دھرماتما وِدوان ابھیمان کو اپنے نکٹ نہیں آنے دیتا۔ وہ ستنارک جیون کی اسِیہ رتہ پرواہ کرتا ہے جتنا کہ رکنی اوچت ہے۔ وہ کرم پھل میں درِڑھ وِشواس رکھتا ہوا بات بات میں دھرم ادھرم اور نیائے انیائے کا وچار رکھتا ہے اُس کا جیون دھارمک جیون ہے وہ اپنی وِدیا کی سپھلتا اسی میں سمجھتا ہے۔ کہ اِندریاں اُس کے وش میں رہیں۔ کوئی ایسی حرکت اُس سے سرزد نہ ہو جاوے کہ جو اُس کے آتما کو دوشت کرنے والی ہو۔ جنم مرن سے رہت ہو کر اور سب وکلیشوں سے مُکت ہو کر سچے سنتوش کو پراپت کرنا اپنے جیون کا مکھیہ اُدیش مانتا ہوا۔ اُن کرموں کا نتیہ سیون کرتا ہے کہ جو اُس کو اس مہان اُدیش کی پراپتی کے لئے یتن کرنے میں مدد دے سکیں۔ اتنا ہی نہیں ستنارک وِدوان اور دھارمک وِدوان کی مرتیو میں بھی زمین آسمان کا فرق ہے ایک مرتیو کا نام سنتے ہی کانپ اُٹھتا ہے۔ دوسرے کے لئے مرتیو کانتی ہے۔ ایک مرنے سے نہایت اشانتی کو پراپت ہوتا ہے دوسرا وِشیش شانتی کو دھارن کرتا ہے۔ ایک کی مرتیو کے ساتھ ہی اُس کے کیریکٹر کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔ اور دوسرا مرتے مرتے بھی ایک مُردہ روحوں میں زندگی کا دم پھونک جاتا ہے۔ اور اپنے پیچھے اپنے کیریکٹر کا بھاری اثر چھوڑ جاتا ہے جس کی یدی مثال طور پر کلپنا ہوتی ہے تو تب تک قائم رہ سکتا ہے جب تک کہ مکتی نہ پا جائے۔ تو اس کے بعد

کا کیا کارن ہے؟ کیوں ایک کی زندگی بھی وہ کام نہیں کر سکتی جو کہ دوسرے کی مرتیو کر سکتی ہے؟ اس کا اُتر مندرجہ بالا شرُتی میں ملتا ہے۔ یہہ شرُتی بتلاتی ہے۔ کہ کرم اور گیان کا ایک ساتھ یتھارتھ بودھ ہونا ضروری ہے۔ یتھارتھ گیان کے بنا اُتم کرموں کا سیون نہیں ہو سکتا اور کرموں کے بغیر کورا گیان نشپھل ہے۔ جیسے یدی ہم نہیں جانتے کہ دھرم ادھرم میں کیا بھید ہے تو ہم ٹھیک ٹھیک کرم نہیں کر سکتے اور یدی دھرم ادھرم کا گیان ہے۔ پرنتو اُس کو عمل میں نہیں لاتے۔ تو اُس گیان سے ہمارا کلیان نہیں ہو سکتا اس لئے دونوں کا ایک ساتھ جاننا ہی ضروری ہے۔ ستنارک وِدوان کا گیان بیرونی اور نامکمل ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے دھارمک وِدوان باہیہ اور انتریہ دونوں پرکار کا یتھارتھ گیان رکھتا ہے۔ اور ان کو ساکشات کرتا ہے۔ جس کا پرنام یہہ ہوتا ہے۔ کہ وہ مرتیو کو جیت لیتا ہے جیسے کہ اُپر کا چل منتر ہے۔ پاپی پرشوں کو ہی مرتیو دُکھدائی ہوتی ہے۔ وہ زندگی اور مرتیو کے اصلی سروپ سے جیون میں ناواقف ہونے کے کارن جہاں نہ اپنے جیون کو شانتی دائک بنا سکتے ہیں۔ وہاں مرتیو کو نہ جانتے ہوئے اُس سے بھی ڈرتے ہیں جس پرکار کوئی آدمی ایک اندھیری غار کے اندر جانے سے ڈرتا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے اندر کیا ہے اور اس میں پرویش کرنے سے میری کیا گتی ہوگی۔ ویسے ہی اُس کو آگے پیچھے اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔ پرنتو دھرماتما وِدوان کو زندگی اور مرتیو کو ساکشات کر لینے کے کارن کسی پرکار کی اشانتی یا بھے نہیں رہتا اس کے ہاتھ میں یتھارتھ گیان کا لیمپ ہوتا ہے جس کی روشنی سے اُس کو سب کچھ ٹھیک ٹھیک نظر آتا ہے۔ اس لئے وہ ستیہ کرموں کے بل سے مرتیو کو جیت لیتا ہے اور یتھارتھ گیان کے پرکاش دوارہ موکش دھام کو ڈھونڈ لیتا ہے۔

(اوم شم)

تحفہ سال نو

آریہ جنتری بابت ۱۹۰۰ء

بمطبع ست دھرم پرچارک میں چھپ رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ سالانہ جلسہ تک طیار ہو جاوے گی۔ گزشتہ سال کی نسبت ہر پہلو میں مفید اور دلچسپ بنائی گئی ہے۔

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر (پنجاب)

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۵، ۲۶، ۲۷ نومبر ۱۹۰۰ء
نگر کیرتن ۲۴ کی شام کو۔ آریہ سماج کی بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔
(از دیش درپن)

ست ۲ ہم ... اپنی بھگتی کا امرت رس چکھا کر ہمیں پوتر کرلو تاکہ ہم آپ کے منگل سروپ کا درشن کرکے کرتارتھ ہوں۔

پروگرام بائیسواں سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور جو بروز سنیچر و اتوار ۲۵ و ۲۶ نومبر تاریخ ماہ حال کو ہوگا۔

سنیچروار ۲۵ نومبر

صبح

۷ بجے سے ۷¾ تک سوستی واچن و ہون
۷¾ سے ۸ تک بھجن۔
۸ سے ۸½ تک اُپاسنا
۸½ سے ۹ تک اُپدیش
۹ سے ۹½ تک کنیا مہاودیالہ کی کنیاؤں کے بھجن
۹½ سے ۱۰ تک لیکچر
۱۰ سے ۱۰¾ تک لوکل پتری پاٹھشالا کی کنیاؤں کا ... و تقسیم انعام۔
۱۰¾ سے ۱۱¼ تک لیکچر
۱۱¼ سے ۱۱¾ تک بھجن۔

۲۵ نومبر

دوپہر

۱¾ سے ۲½ تک بھجن۔
۲½ سے ۳¾ تک دھرم چرچا۔
۳¾ سے ۴ تک بھجن۔
۴ سے ۴½ تک رپورٹ سالانہ
۴½ سے ۵½ تک لیکچر۔
۵½ سے ۵¾ تک بھجن۔
۵¾ سے ۵ تک سندھیا۔

رات کو

۸ بجے سے کانفرنس مضمون "آریہ برادری"

۲۶ نومبر سنہ ۹۹

صبح

۷ سے ۷¾ تک سوستی واچن و ہون
۷¾ سے ۸ تک بھجن
۸ سے ۸½ تک اُپاسنا
۸½ سے ۹ تک اُپدیش
۹ سے ۱۰ تک لیکچر
۱۰ سے ۱۰¼ تک بھجن
۱۰¼ سے ۱۱¾ تک لیکچر و اپیل برائے ویدک پرچار فنڈ۔

بعد دوپہر

۲ بجے سے ۲½ تک بھجن۔
۲½ بجے سے ۳½ تک لیکچر۔
۳½ سے ۳¾ تک ہنڈس۔
۳¾ سے ۵ بجے تک لیکچر۔
۵ سے ۶ تک لیکچر۔
۶ سے ۶½ تک سندھیا۔
۶½ سے ۶¾ تک بھجن۔
۶¾ سے انگریزی لیکچر۔
اختتام پر سکندرآباد کی بھجن منڈلی کے بھجن۔

سوموار

استری سماج کا اُتسو سماج مندر میں ۱۲ بجے دوپہر سے شروع ہوگا۔

نوٹ (۱) اب تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ کون کون صاحب کس کس وقت لیکچر دینگے مگر یہ امید قوی ہے کہ لالہ دیوراج جی۔ لالہ منشی رام جی۔ پنڈت تلسی رام جی۔ پنڈت گردھاری لعل جی۔ پنڈت ... رام جی۔ پنڈت رام ... جی۔ ... آتما رام جی۔ پنڈت پورنانند جی۔ پنڈت کرپا رام جی۔ پنڈت امراؤ سنگھ جی وغیرہ وغیرہ صاحبان اس موقع پر تشریف لاویں گے۔ لہٰذا پروگرام معہ اُن کے اسمائے نامی کے بعد میں شائع ہوگا۔

نوٹ (۲) نگر کیرتن ریلوے سٹیشن سے جمعہ کے روز ۴½ بجے شام کے شروع ہوگا۔

نوٹ (۳) اوتارے کا ستھان رائے کنہیا لعل صاحب کی حویلی واقع پیڑ منڈی اندرون شاہ عالمی دروازہ تجویز ہوئی ہے۔ استریوں کے رہنے کے لئے خاص انتظام ہوگا۔

راقم کاشی رام سکرٹری آریہ سماج لاہور

ایڈیٹوریل نوٹس

جگت پتا ہمیں اپنی شرن میں لے لو۔

پرنتو آج ... کہ ہمارا ہتکاری کون ہو سکتا ہے کہ جس کا دیا ... ہم ... پرمیشر ہمارے لئے کھلا ہے

جن کی مہا شکتی کا ایک ایک پرمانو ہماری سکھ اور کلیان کا ہیتو بن رہا ہے جو چاروں اور سے ہم پر سکھ کی برکھا کر رہے ہیں۔ ہم اُن کی آگیا بھنگ کرتے ہیں۔ اُن کی منگل ... ورودھ چلتے ہیں۔ نانا پرکار کے اتیاچار مچاتے ہیں۔ پرنتو وہ پرم پتا کبھی ہم سے رُشٹ ہوکر ہم کو تیاگ نہیں دیتے۔ ہم کیسے ہی تپت اور ملین سے ملین کیوں نہ ہوں۔ وہ پرمیشر ہم کو پوتر کرکے اپنی پریم گود میں بٹھلانے کے لئے تیار ہیں۔ پرنتو ہم کیسے مورکھ ہیں۔ کیسے کرتگھن ہیں۔ کیسے دُربدھی ہیں۔ کیسے نیچ ہیں کہ ایسے پرم ہتکاری جگت پتا کا آشرے تیاگ کر ادھر اُدھر بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ان کے اُپکاروں کا سمرن تک نہیں کرتے۔ وشے بھوگوں کے انوراگ میں اُنمت ہوئے ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھاتے ہیں اور کشٹ اُٹھاتے ہیں۔ پرنتو تو بھی ہمیں شدھ نہیں آتی۔ تو پھر کب سمبھو ہے کہ ایسی دشا میں ہم سچے آنند کا بھوگ کر سکیں۔ ہمارے آتما شانتی کو دھارن کر سکیں ہم اندریوں کی غلامی سے نکل سکیں۔ ہمارے آتما میں کوئی اُونچ بھاؤ پیدا ہوسکیں۔ ہے پرم پتا ہماری اتیاچاروں کی کوئی حد نہیں رہی ہم کو پاپوں نے دشٹ تر کر دیا ہے۔ ہم بل ہین، دین ہیں۔ ... دکھوں سے آتر ہوئے آپ کی شرن میں آتے ہیں۔ اب تم ہی اپنی کرونا کا ہاتھ ہمارے مستک پر رکھو تو ہمارا کلیان ہو سکتا ہے۔ ہے بھگتی وتسل! اب تمہاری ہی آشا ہے پریم کا ہمیں ایک ماتر بھروسہ ہے۔ کرونا ہست بڑھا کر جلد ... دریائی دلدل سے نکال لو۔ ہمارے بھیتر سچا انوراگ اُتپن کرو۔ ہمارے ... ن تمناؤں کو ٹھوکر دو۔ ... دو۔ وشواس دو۔ اور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل بھکشا منڈلی کا برتانت

نمبر ۳

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۱) اسجگہہ ویشیہ نوجوانوں نے اپنی اخلاقی اور مجلسی ترقی کے لئے ایک سبھا کھولی ہوئی ہے۔ جسکی طرف سے مجھے مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ یکم اکتوبر کو اپنے ٹاون ہال والے لیکچر سے دو گھنٹہ پیشتر میں ویشیوں کے نوجوانوں کی سبھا میں لیکچر کے لئے گیا۔ حاضری تقریباً ایک سو پچاس تھی۔ ست سنگ کے مضمون پر میں نے اسجگہہ ویاکھیان دیا۔ جس پر سب ویشیہ بھائی پرسن ہوئے اور مجھے آشا دلائی گئی تھی کہ ویشیہ نوجوانوں کی طرف سے خاص چندہ اکٹھا کر کے گوروکل کے لئے بھیجا جاوے گا۔ یہہ نوجوانوں کی سبھا بڑا مفید کام کر رہی ہے۔ اور میں اس کی ترقی کی رپورٹ وقتاً فوقتاً سنکر بڑا خوش ہونگا۔ اس سبھا کی جان لالہ امیر چند جی مالک کارخانہ امپیریل بک ڈپو ہیں۔ جن کی اعلیٰ اخلاقی زندگی نوجوانوں کے لئے ایک سبق ہونا چاہئے۔

(۲) اسجگہہ کام کے زور کی وجہہ سے ورزش بالکل بند ہو گئی۔ ایک دن جمنا کے کنارے گئے تھے۔ بجای فایدہ کے نقصان خرید لائے۔ آیندہ کو ارادہ کیا کہ گھر میں ہی کچھہ ورزش کا انتظام کیا جاوے لیکن پو سو ٹھہرا۔

(۳) یہاں کے صدر بازار کا آریہ سماج بھی ایک خاص طاقت ہے۔ اسجگہہ کے ادھیکاریوں اور ممبروں کا جوش اور دھرم بھاؤ دیکھکر میں بڑا پرسن ہوا۔

(۴) دہلی آریہ سماج کے ممبروں میں سے بھکشا منڈلی کو بہت زیادہ مدد لالہ سنار یعل جی سے ملی تھی۔ لالہ کندن لال جی منتری واقعی اس آریہ سماج کے روح رواں ہیں۔ اس سے پہلے چند دیگر ممبران سے انہیں کام میں کافی مدد ملتی تھی۔ لیکن اس وقت دہ سب کسیقدر ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ میں نے اُن بھائیوں کو کچھہ پریرا تھا۔ اور میں آشا رکھتا ہوں۔ کہ سب بھائی ویدک دھرم کے کام کو مکھیہ سمجھکر مان اپمان کے خیالات کو تیاگ کر پھر ملکر کام کریں گے۔ ان کے سوائے اور بہت سے واقعات ہیں جن کا ذکر کرنا ضروری تھا۔ لیکن چونکہ بعض کا ذکر شاید بجائے فایدہ کے نقصان پہونچانے والا ہو۔ اس لئے اُن کے مفصل ذکر کو چھوڑ کر میں صرف اسیقدر لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ بہت سے معزز۔ تعلیم یافتہ باحوصلہ اصحاب نے گوروکل کی سکیم کے فروعات کی نسبت اپنی رائیں بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ دو تین صاحبوں نے اُسی وقت بعض مفید رائیں دے بھی دی تھیں۔ جن کے لئے کہ میں اُن کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ ان رائیوں میں سے رائے بہادر کنہیا لال اگزکٹو انجینیر کی رائے بہت ہی عزت کے قابل ہے۔ کیونکہ یہہ جی کی رکشا کے وہ خود بڑے حامی ہیں۔ اور جنہوں نے اپنی مفصل رائیں بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ اُن میں سے رائے بہادر ماسٹر پیارے لعل جی کی رائے بہت ہی عزت کے قابل ہوگی۔ کیونکہ اُن کا ۲۵ سے زیادہ برسوں کا تعلیمی تجربہ ہی اُن کی رائے کی سند کے لئے کافی ہے۔ بعض پورانک خیالات رکھنے والے رئیسوں نے جو آیندہ کے لئے اُمیدیں دلائیں اور جس اعلیٰ ہمدردی کا اظہار کیا اُس سے کام کرنے والوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے تھے۔ یکم اکتوبر کو دہلی سے پنڈت رام بھجدت جی امرتسر کو روانہ ہو چکے تھے۔ اور اسجگہہ میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جس حالت میں کہ دوسرے کسی بھائی نے بھی مجھے سہارا نہ دیا آپ نے ستمبر کا پورا مہینہ میرے ساتھہ کام کرنے کے ارپن کیا اور ہر جگہہ مجھے کافی دم لینے کا موقع دیا۔ اگر پنڈت رام بھجدت جی کیطرح دیگر بوگ آریہ بھائی بھی باری باری سے ساتھہ جاتے تو اب تک اچھا کام ہو گیا ہوتا۔ اور اب بھی پانچ حصہ کام کرنا ہنوز باقی ہے آریہ بھائی بھکشا منڈلی کے ساتھہ ہوکر گوروکل کی کافی سیوا کر سکتے ہیں۔ لیکن مجھے اُمید کہاں کہ اس جد و جہد کے زمانہ میں میرے آریہ بھائیوں میں کوئی بھی اس کمزور آواز کو سُنیے۔

۲ اکتوبر کے دن کو ½ ۱۱ بجے کی ریل میں پنڈت گنگا دت جی کو ساتھہ لیکر میں **کرنال** کی طرف روانہ ہوا۔ پنڈت پورنا نند جی خاص رقوم وصول کرنے کے لئے دہلی میں ٹھہر گئے تھے۔ جہاں کہ وے دوسرے دن کرنال میں پہونچ گئے۔ تین بجے کے بعد کرنال پہونچا۔ چونکہ تار خبر پہلے سے ہی بھیج چکا تھا۔ اسلئے ویاکھیان کے نوٹس دئے جا چکے تھے۔ رائے ٹھاکر دت جی چونکہ بیمار تھے۔ آنکھوں میں آشوب ہونے کے سوائے بیماری داد کا علاج کرتے ہوئے کچھہ پھوڑے بھی نکل آئے تھے۔ اس لئے ارادہ کر رہا تھا کہ ویاکھیان کے بعد اُن کے دیکھنے کے لئے جاؤں۔ لیکن مجھ کو کیا تعجب ہوا جبکہ دیکھا کہ رائے صاحب خود پہونچ گئے ہیں انہوں نے اُن کی تکلیف میں ہمدردی کرنی چاہی لیکن جواب ایسا برجستہ پایا کہ خاموش ہو گیا۔ رائے صاحب نے فرمایا کہ اگر تکلیف ہوتی تو میں آتا ہی کیوں۔ مجھے راستے سے لیکچر منڈپ میں ہوا جس میں تمہیدی طور پر سنسکاروں کا زبردست اثر اور اودیا کا سوروپ معہ اس سے بچنے کے اُپاؤں کے بیان کیا گیا۔ دوسرے دن پھر میرا ویاکھیان دھرم شالہ میں ہوا جسمیں حاضری بہت ہی معقول تھی ویاکھیان کے خاتمہ پر دھن کے لئے اپیل ہوئی اور روپیہ جمع و وعدہ ہونا شروع ہو گیا۔ تیسرے دن کچھہ بھائیوں کو یہاں پہونچکر بھی روپیہ جمع کیا گیا۔ اور تیسری شام کو پنڈت پورنا نند جی کا بڑا پُرجوش اور عالمانہ ویاکھیان منشیہ جیون کے اُدیشیہ پر ہوا۔ باوجودیکہ رام لیلا کے سوانگ کا شور و شر ہو رہا تھا۔ تاہم حاضری معقول ہو گئی تھی۔ چلنے کے وقت تک بھی ایک ہزار روپیہ نقد پورا ہونے میں ۵۰ روپیوں کی کسر تھی۔ اور رائے ٹھاکر دت جی نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ ایک ہزار سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ یہہ ۵ اکتوبر کی رات کا ذکر ہے۔ اور ۶ اکتوبر کی صبح کو ۹ بجے ہم نے کرنال شہر سے چلدینا تھا۔ رائے صاحب کو فکر تھا کہ کیونکر روپیہ جمع ہوگا کہ ۹ بجے رات کے خبر آئی کہ لالہ تیجرام جی سوپروائیزر جو

بڑی بھاری مالی مدد کیا کرتے آ گئے ہیں۔ اُن کے یہاں پہونچنے پر حوصلہ بڑھ گیا۔ اُنھوں نے کہا کہ رات کو سیتا رام صاحب اسسٹنٹ انجنیر بھی آ گئے ہیں اُن سے جس قدر لا سکتے ہوئے آؤ۔ باقی کمی میں پوری کر دوں گی۔ چنانچہ اُسی وقت رائے سیتا رام صاحب کے پاس روانہ ہو کر اور رات کو گیارہ بجے بیچارے نکے مانڈوں کو جا جگایا اُنھوں نے صبح ایک سو روپیہ بھیج دینے کا وعدہ کیا۔ اس طرح پر ایک ہفتہ بعد بھی ۵ ہزار روپیہ بقایا بھیجکر کرنال آریہ سماج نے ظاہر کر دیا کہ رائے ٹھاکر دت جی کی اُس جگہہ موجودگی کچھ معنے رکھتی ہے۔ اسی موقع پر رائے صاحب کی دھرم پتنی نے بھی ۵۰ روپیہ بھگوتی دھوا سبھا کے فنڈ کے لئے نقد دیئے تھے۔ ———

کرنال میں پہونچکر ہم سب نئے شہر سے آدمی کے لیے گنگا کی بڑی نہر پر جاتے رہے۔ جوکہ شہر سے ½ ۲ یا ۳ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسلئے صحت اچھی رہی۔ ———

کرنال کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک امر اور بھی قابل ذکر ہے۔ لالہ منشی رام اور سید سمر اللہ واسی مقام موگ میں تعینات ہیں۔ یہہ مہاشے بڑے سجن اور سرل سبھاؤ کے ہیں۔ مدراس میں جب پرچارک بھیجنے کا سوال اُٹھا تھا تو انھیں مہاشے نے ۵ روپیہ نقد آریہ پرتی ندھی سبھا کو اُس نیک کام کی مدد میں بھیجا تھا۔ اسوقت گُرو کل کی مدد کے لئے بھی اُن سے درخواست ہوئی تھی چنانچہ پنڈت دیوی دیالو جی پہلے سے ہی اُن کے پاس گئے ہوئے تھے۔ ۳۰ اکتوبر کی رات کو پنڈت دیوی دیالو جی معہ ۵۰ روپیہ کے پہونچ گئے۔ جوکہ لالہ منشی رام جی کے پورشارتھ سے جمع ہوا تھا۔ جس میں کہ لالہ منشی رام جی کے اپنے ۲۵ روپیہ شامل تھے۔ ———

پنڈت دیوی دیالو جی آئے تو تھے میرے ساتھ کام کرنے کے لئے۔ لیکن افسوس کہ اُسیوقت اُن کے ہاتھوں میں ایک خط دیا گیا۔ جس کے مضمون نے رنگ ہی بدل دیا۔ اس خط میں پنڈت جی کے نوجوان بھائی کی موت کی خبر درج تھی۔ اُس کی بیوہ اور بچوں کے خیال نے سب کو افسوس میں ڈال دیا۔ لیکن پنڈت جی نے اس افسوسناک خبر کو جس شانتی کے ساتھ برداشت کیا اُس کو دیکھکر سب حاضرین حیران رہ گئے۔ لیکن اگر آریہ اُپدیشکوں میں اسقدر سہن شکتی بھی نہ ہو تو وے دوسروں کو کیا درست کر سکیں گے۔ ———

کرنال میں لالہ اودھو پرساد جی مشہور مانس پرچارک کے متعلق پندرہ خطوط لکھنے والے بھی مجھے ملے۔ آپ فرماتے تھے کہ مانس پرچارک کے پندرہ خطوط میں اسقدر محنت اُٹھانی پڑی کہ اُن کا دماغ خراب ہو گیا ہے اور دو تین ماہ کی شاید رخصت لینے کی فکر میں ہیں۔ اُن سے کچھہ بات چیت بھی ہوئی تھی جس کا خلاصہ بطور سوال و جواب میرے اُن کے دستخطوں سے لکھا ہوا میرے پاس ہے۔ ایک بات لالہ اودھو پرساد جی کی قابل ذکر ہے۔ آپ کو حاضرین میں سے ایک نے طعنہ دیا۔ کہ آپ جب اپنے اصول پر عمل نہیں کرتے یعنی باوجود پرچار کرنے کے آپ مانس نہیں کھاتے تو آپ کے کلام کا کوئی اعتبار کیونکر کرے۔ جواب دہ ہوئے۔ کہ میں اپنی کمزوری پر خود افسوس کرتا ہوں۔ تم بھی ایشور سے پرارتھنا کرو کہ میں جلد مانس کھانے لگ جاؤں مجھے لالہ اودھو پرساد جی کی حالت پر رحم آیا کیونکہ مجھے امید نہیں ہے کہ جب تک اُن کے دماغ میں مانس کا مسئلہ چکر کھاتا رہیگا۔ وے کبھی بھی اپنی اصلی صحت کی حالت حاصل کر سکیں گے۔ ———

کرنال سے میرا ارادہ انبالہ شہر کے نئے آریہ سماج میں ویدک دھرم کا پرچار کر کے لودھیانہ جانے کا تھا۔ لیکن جلندھر شہر سے منتری مہاشے اور دیگر پورشارتھی سبھاسدوں کے خطوط متواتر آئے۔ جن سے معلوم ہوا کہ جلندھر شہر آریہ سماج کے بعض ممبران اور سبھاسدان رہتیہ قوم کی شمولیت کے نتایج سے ڈر رہے ہیں اور اپنی اپنی برادریوں کے خوف سے شور و شر مچا رہے ہیں۔ رہتیہ قوم کے آخر کار شامل کرنے کا حال میرے ناظرین پرچارک کے کالموں میں ہی مفصل پڑھ چکے ہوں گے۔ اس لئے اُنہیں اسکو دوہرانے کی ضرورت نہ سمجھکر صرف اسیقدر لکھدینا کافی سمجھتا ہوں کہ اِن خطوط کی بوچھاڑ نے مجھکو مجبور کر دیا کہ جیسا کہ ہو سکتا ہو کل صبح کو کرنال سے سیدھا جلندھر کو چلدوں۔ ———

مجھے خصوصیت کے ساتھ بالکل خیال بھی نہ تھا کہ رائے ٹھاکر دت جی مجھے مل سکیں گے۔ لیکن ½ ۸ بجے کے قریب جونہی کرنال پہونچا ہی کیا دیکھتا ہوں کہ لالہ تیجرام جی کو ساتھ لیے ہوئے رائے صاحب آن پہونچے ہیں۔ گورو کل کی انتظامی کمیٹی وغیرہ کی نسبت خاص بات چیت کرتے رہے۔ غرضیکہ ریل کے چلنے تک یہ دونوں صاحبان ریلوے سٹیشن پر موجود رہے رائے صاحب کو ویدک دھرم کی اُنتی کا جو خیال ہے۔ اور دھرم پرچار کی جو دُھن لگی ہوئی ہے اُس کو دیکھکر یقین ویدک دھرم کے شیغر جیوت ہونے کی نسبت نئی آشائیں کرنال میں باندھیں۔ آریہ پبلک کو میں اسوقت ایک اور خوشخبری سُنانا چاہتا ہوں گو سنتیارتھ پرکاش اُردو اور گورمکھی ترجمے اس وقت چھپکر تیار ہو چکے ہیں تاہم یہہ کتاب ایسی مطلب خیز اور مختصر عبارت میں لکھی گئی ہے کہ اس کا پورا مطلب سمجھنے کے لئے بڑی وسیع تشریح اور تفسیر کی ضرورت ہے۔ رائے صاحب اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس وقت سنتیارتھ پرکاش پر ایک خاص تفسیر لکھہ رہے ہیں۔ تقریباً چار سمولاس پر ابھی تک لکھا ہے اور شاید ۵۰۰ صفحوں کا مصالحہ جمع ہو گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایک سال کے اندر ہی رائے صاحب ایک نہایت پُر مضمون اور آریہ سماج کے سدھانتوں کو حل کرنے والی نادر کتاب پبلک کے روبرو پیش کر دیں گے۔

کرنال سے پنڈت گنگا دت جی مہاراج نے توسیدھا مجو جراوالہ کا ٹکٹ لے لیا تھا۔ کیونکہ اُن کی گذشتہ غیر حاضری نے ویدک آشرم اور پاٹھہ شالا میں اُن کی ضرورت کو ادھکاریوں کے دلوں میں بخوبی ذہن نشین کرا دیا تھا اور پنڈت پورنانند جی لودھیانہ میں کام کرنے کے لیے اُتر گئے تھے۔ میں اکیلا ۳ اکتوبر کو ½ ۱۲ بجے دن کے جلندھر شہر کے سٹیشن پر اُتر کر سیدھا آریہ سماج مندر کو چلا گیا۔ کئی بھائی ریلوے پر بھی پہنچ گئے تھے جن کی زبانی مجھے بعض ممبروں کی گھبراہٹ کا حال سُنکر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...ہوا۔ لیکن یہ سنکر مجھے اطمینان ہوا کہ جن کے
لئے میرے دل میں عزت تھی۔ ان میں سے سوائے ایک
کے اور کسی کا دل ڈانواڈول نہیں ہوا ——

اسی شام کو آریہ سبھاسدوں اور ممبروں کا عام جلسہ
...ہونے کے سوال پر وچار کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔
اسی وجہ سے رات کے دس بجے تک مجھے اسقدر فرصت
نہ ہوئی کہ میں اپنی لڑکی کو جس نے سخت خواہش
ظاہر کی تھی ملنے کے لئے سماج مندر میں آنے کی اجازت
دوں۔ آخرکار بڑے سخت بحث مباحثہ کے بعد جلسہ پر
آریہ سماج کے سبھاسدوں نے یہ رائے قائم کی کہ
ہندو قوم کے لوگ چونکہ بڑے شدھ آچرن رکھنے والے
تھے اس لئے ان کو فرش پر بٹھایا جاوے۔ اور ان کو
پانی بھرنے کی اپنے کنوؤں سے اجازت دی جاوے۔
اور یہ بھی نشچے ہوا کہ جو حقیقی سچے دل سے ویدک
دھرم کو گرہن کرنا چاہے اس کا شاستر یہ پرایشچت
کرکے اس کے ساتھ بطور آریہ پرشوں کے کھان پان
بیوہار قائم کیا جاوے۔ رات چونکہ بہت چلی گئی تھی
اس لئے بھوجن کرکے سو گیا۔ صبح کو بھوجن کرنے کے
لئے باہر گیا۔ اور اپنی پرانی گشت گاہ کے درشن کرکے
خاص آنند لابھ کیا۔ پھر سرحدی ریاست کی چیزیں کچھ سے
اور ان کی معرفت منگا کر ۱½ بجے کی گاڑی میں لاہور
کی طرف چل دیا۔ اور ۲۰ اکتوبر کو بوقت ۴ بجے شام کے
لاہور بعد دوپہر ہوٹل میں آن کر ڈیرا جمایا۔ پنڈت پورنانند
جی بھی لودھیانہ میں ایک لیکچر دیکر جلسہ پر سے آن ملے تھے
اسی جگہ پنڈت بھگت رام جی اپدیشک بھی مل گئے۔
جلسہ کی بابت گوروکل بھگت منڈلی کے سپرد کی گئی تھی
انہیں ... کے لئے طیار کرکے روانہ کر دیا اور پنڈت
پورنانند جی کو گجرات بھیجا۔ جہاں پر کہ ایک لیکچر دیکر وہ
۲۱ اکتوبر کے دن کی ریل میں ریلوے سٹیشن پر
آن ملے۔ ہم کو لاہور سے روانہ ہوتا ہوا میں گوجرانوالہ
لالہ رلا رام جی پر وہاں سبھا کو ملا۔ اور پنڈت گنگا دت
جی کے بھی درشن ہوئے۔ گجرات سے پنڈت پورنانند جی
ہمارے ساتھ ہو لئے۔ اور ہم دونو اُسی رات کو دس بجے

راولپنڈی جا پہونچ گئے۔ حسب دستور سابق رات کو
سماج مندر میں آرام کیا۔ اور صبح بہت سا خط و کتابت
کا کام ختم کرکے دوپہر کی ریل میں روانہ ہوکر ۱۰ اکتوبر
کی رات کو ۹ بجے دوسری مرتبہ ——

آریہ سماج پشاور کے سالانہ جلسہ

میں شامل ہونے کے لئے پہونچ گیا۔ جہاں ۱۱ کی صبح
سے لیکر ۱۳ اکتوبر کی شام تک رہکر وارشکوتسو
میں شامل رہا۔ اس سالانہ جلسہ کے حالات چونکہ خود
پشاور آریہ سماج کے ادھکاری لکھیں گے۔[1] اس لئے مجھے
ان کی طرف متوجہ ہونے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔
البتہ اسقدر ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پشاور شہر
میں جس وقت نگر کیرتن ہو رہا تھا اسوقت میں نے اس کمی
کو بڑے زور سے محسوس کیا کہ ہمارے اپدیشک
خاص خاص مقامات کی بھاشاؤں سے ناواقفی کے
کارن بعض جگہوں میں بالکل مفید نہیں ہو سکتے۔ مجھے
پورا یقین ہے کہ اگر کوئی پشاوری پشتو کا بولنے والا ہوتا
ہوتا اور وہ اُسی زبان میں بازاروں میں پرچار
کرتا ہوا چلتا تو جو سمردھی عوام کی طرف سے نگر کیرتن
کی طرف ظاہر ہو رہی تھی وہ دکھائی نہ دیتی۔ ہندو تو
اکثر کچھ متاثر ہوتے تھے لیکن مسلمان لوگ نہ سمجھتے ہوئے
عجیب و غریب حرکتیں کرتے تھے۔ اس میں شبہ نہیں
کہ بعض آریہ بھائی یہ کہیں گے کہ ان کی خصلت ہی ایسی
ہے لیکن میں نے سخت سے سخت بدمعاشوں اور بدفکروں
کو ان کی اپنی بھاشا میں ان کے محاوروں کے ذریعے سے
سمجھا کر بعض وقت موم ہوتے دیکھا ہے۔ مجھے اسوقت
اپنی پشتو زبان سے ناواقفیت کا خیال کرکے بڑا افسوس
آیا۔ میں بڑا خوش ہوں گا۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب کے اپدیشک پشتو۔ سندھی اور دیگر بھاشائیں
جو کہ ان کی سبھا کے علاقہ میں بولی جاتی ہیں۔ سیکھ کر
ویدک دھرم کی عظمت کو بڑھانے کی کوشش کریں گے۔
میرا خیال ہے کہ اگر خاص بھاشاؤں میں لیکچر دینے کی
مہارت پیدا کرنے والے اپدیشکوں کے لئے آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب خاص انعام مقرر کرے تو اس طرف

اپدیشکوں کی توجہ خود بخود کھنچ جاوے۔
۱۴ کی شام کو پشاور سے واپس روانہ ہوکر ۱۵ کی صبح
کو وزیر آباد پہونچا۔ جہاں افسوس سے سُنا کہ لالہ ... سنگھ
جی کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا ہے۔ چنانچہ اسی جگہ
انتیشٹی سنسکار میں شریک ہوا۔ شام کو گوجرانوالہ
پہونچا اور پھر وہاں مہاشہ کے پاس جلد رپورٹیں پہونچا کر
۱۶ کی صبح کو ویدک آشرم کا نیا مکان دیکھنے گیا جو
شہر کے باہر ... استھان میں واقع ہے۔ وہاں
دو یارتھیوں سے ملکر پنڈت کو ساتھ لیکر واپس آیا۔ اور
دس بجے صبح کی گاڑی میں سوار ہو کر لاہور پہونچ گیا۔
اسی جگہ میرا پہلا دورہ ختم ہوتا ہے۔ ارادہ ہے کہ
تین چار روز تک لاہور میں کسیقدر آرام کرکے دوسرا
چکر شروع کروں۔ لیکن خاتمہ پر یہ ضروری معلوم
ہوتا ہے کہ اس منڈلی نے علاوہ گوروکل کے لئے روپیہ
اکٹھا کرنے کے جسقدر ویدک دھرم کے پرچار کا کام کیا ہے
اس کا خلاصہ بھی ہدیہ ناظرین کیا جاوے تاکہ میرے
آریہ بھائی فیصلہ اور سرو سادھارن بخوبی یہ معلوم
کر سکیں کہ بیٹھنے اور چلنے میں بڑا فرق ہے اور کہ اس
منڈلی کے بھرمن کرنے سے نہ صرف گوروکل کے کھولنے
کے لئے کافی سرمایہ ہی اکٹھا ہو جاوے گا۔ بلکہ
گوروکل کے اغراض کا پرچار بہت ہی زیادہ ہو جاویگا
اور صرف یہی نہیں بلکہ آریہ سماجوں کے اندر نئی روح
پھونکی جا رہی ہے جس کی اگر دیانت داری سے حفاظت
کی گئی تو بہت جلد آریہ سماج کی کایا پلٹ دیگی۔
اوّل اُن مقامات کی فہرست دونگا۔ جہاں پر کہ
منڈلی نے کچھ نہ کچھ کام کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ
ان کا ایک دوسرے سے فاصلہ میلوں کے حساب سے
بتلا کر دکھلاؤں گا۔ کہ اس پہلے دورے میں منڈلی
نے کسقدر مسافت طے کی ہے

جلندھر شہر	سے	(۱)	گوجرانوالہ	۱۲۳	میل	ریل
گوجرانوالہ	سے	(۲)	لالہ موسیٰ	۴۰	"	"
لالہ موسیٰ	سے	(۳)	میانی	۵۴	"	"
میانی	سے	(۴)	پشاور	۲۵۵	"	"

[1] پشاور آریہ سماج کے اُتسو کے حالات شائع ہو چکے ہیں۔ (ایڈیٹر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پیشاور	سے	(۵)	راولپنڈی	۱۰۵	میل	ریل
راولپنڈی	سے	(۶)	مری	۳۹	″	ٹانگا
مری	سے		راولپنڈی	۳۹	″	ریل
راولپنڈی	سے	(۷)	گجرات	۱۰۸	″	″
گجرات	سے	(۸)	وزیرآباد	۸	″	″
وزیرآباد	سے	(۹)	سیالکوٹ	۲۷	″	″
سیالکوٹ	سے	(۱۰)	لائل پور	۱۲۳	″	″
لائل پور	سے	(۱۱)	سانگلہ	۲۸	″	″
سانگلہ	سے	(۱۲)	اکالگڑھ	۴۵	″	″
اکالگڑھ	سے	(۱۳)	رام نگر	۷	″	″
رام نگر	سے		اکالگڑھ	۷	″	″
اکالگڑھ	سے	(۱۴)	لاہور	۸-۵	″	″
لاہور	سے	(۱۵)	ہردوار	۲۸۶	″	″
بمقام ہردوار سفر بذریعہ ٹرالی				۲۸	″	ٹرالی وغیرہ
ہردوار	سے	(۱۶)	دہلی	۱۶۱	″	ریل
دہلی	سے	(۱۷)	کرنال	۷۶	″	″
کرنال	سے	(۱۸)	جلندھر شہر	۱۵۳	″	″
جلندھر شہر	سے	(۱۹)	پشاور (وہاں)	۳۷۰	″	″
پشاور	سے	(۲۰)	وزیرآباد ″	۲۲۱	″	″
وزیرآباد	سے	(۲۱)	لاہور ″	۶۲	″	″

۲۴۵۲ میل کل سفر

بتفصیل ذیل۔

بذریعہ یکہ	۱۴
بذریعہ ٹانگا	۷۸
بذریعہ ریل	۲۳۳۲
میزان کل	**۲۴۵۲**

پس اس نقشہ سے صاف ظاہر ہے کہ ۲۶ اگست ۹۹ء سے ۲۰ اکتوبر تک اس بہکت منڈلی نے نہ صرف تقریباً چھ ہزار روپیہ کے نقد جمع کرلیا۔ بلکہ ۲۱ مقامات میں اڑھائی ہزار میل کے قریب مسافت طے کرکے ویدک دہرم کے پھیلانے کا کام کیا۔ اب میں یہ دکھانا چاہتا ہوں

کہ انسانوں کی کسقدر تعداد کے کانوں تک گروکل اور برہمچریہ آشرم کے سرشتہ کا سماچار اس عرصہ کے اندر پہونچایا جاچکا ہے۔

میرے کام کا برتانت

نام جگہہ	تعداد لیکچر	حاضری تقریباً
گوجرانوالہ	۲	۴۵۰
لالہ موسے	۱	۳۰۰
پشاور	۴	۱۰۰۰۰
راولپنڈی	۲	۷۰۰
کوہ مری	۱	۱۴۰
گجرات	۱	۳۰۰
وزیرآباد	۱	۲۵۰
سیالکوٹ	۱	۴۰۰
لائل پور	۱	۱۵۰
سانگلا	۱	۲۰۰
رام نگر	۱	۳۵۰
دہلی	۳	۱۶۰۰
کرنال	۲	۳۵۰
لاہور	۱	۲۵۰
پشاور	۲	۵۰۰
میزان	۲۴	۶۹۴۰

پنڈت دیوی دیالوجی

سیالی	۱	۲۰۰
پشاور	۱	۳۰۰
راولپنڈی	۲	۳۵۰
لالہ موسے	۱	۱۰۰
مزنگ	۲	۱۵۰
میزان	۷	۱۱۰۰

پنڈت رام بھجدت جی

نام جگہہ	تعداد لیکچر	حاضری تقریباً
راولپنڈی	۲	۶۰۰
کوہ مری	۱	۲۰۰
گجرات	۱	۴۰۰
وزیرآباد	۱	۲۵۰
سیالکوٹ	۱	۲۰۰
جموں	۲	۱۲۰
دہلی	۲	۸۰۰
میزان	۱۰	۲۵۷۰

پنڈت شیوناتھ جی

راولپنڈی	۱	۱۵۰
سیالکوٹ	۲	۱۰۰
میزان	۳	۲۵۰

پنڈت پورنانند جی

مسجد موٹھہ	۱	۲۰
کرنال	۱	۱۵۰
گجرات	۱	۵۰
لودھیانہ	۱	۱۵۰
پشاور	۱	۲۰۰
میزان	۵	۵۷۰

اس حساب سے ڈیپوٹیشن کے ممبران نے کل ۴۹ لیکچر دیئے جن میں حاضری تقریباً ۱۰۲۵۰ یا ۱۰۲۵۰ انسانوں کی ہوئی۔

پیارے ناظرین! اب تک ایشور کی دیا سے صحت میں کچھہ بڑا فرق نہیں آیا۔ گو کمزور ہوگیا ہوں تاہم کام کرنے کا حوصلہ بدستور ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی پرتگیا کو پورن کرنے میں مدد دیوے۔ اوم شم۔ ۱۰ اکتوبر ۹۹ء

ویدک دہرم کا سیوک
منشی رام جگیاسو۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھجن لاونی

صداسُکھ کے گوروکل کی بہارت ہیں۔
ایسے گوروکل سے نکلیں گے۔
ویدک دہرم کاش ہو گا سب جگ میں
گوروکل کے بہنڈار یا تنر ہیں۔

خوشی ہوئی سب نرناری۔
یوگ رشی۔ مُنی۔ برہمچاری
مٹے بہارت سے اندہیاری
دیکھیو دان پہ اُپکاری۔

ٹیک

گوروکل کے بنا ترٹپے تہی بہارت میں رشی سنتان ساری

دیکھو ایسی ایشور کی مایا
رشی ایک بہارت میں آیا | گوروکل کو یاد دلایا
گوروکل کے بنا ترٹپے تہی بہارت میں رشی سنتان ساری
رشی سنتان کی دیکھ بہاری

گوروکل یہہ ایسا کہیلیگا
رشی مُنیوں کا نام چلیگا | بہارت ورش کا بہاگ کُھلیگا
گوروکل کے بنا ترٹپے تہی بہارت میں رشی سنتان ساری
برٹی نکلیں گے تپ دہاری

دیش دیشانتر میں وہ جاونگے
ویدک دہرم کو پہیلاوینگے | رشی سنتان کو سجاوینگے
گوروکل کے بنا ترٹپے تہی بہارت میں رشی سنتان ساری
کریں کام ایسے اُپکاری

دہن ہے لالہ منشی رام کو
دیا جس نے گوروکل کے کام کو | کر دیا روشن رشیوں کے نام کو
گوروکل کے بنا ترٹپے تہی بہارت میں رشی سنتان ساری
کرو سب مِلکے اُپکاری۔

خاکسار دینڈیال سنگہ کلاہ فروش قصبہ ٹروتہ۔

دیباچہ

گوروکل[۱] قایم کرنے کے حق میں وجوہات

وید سنسکرت کے وسیع علم ادب کا چشمہ ہیں اور ان ہی پر آریہ سماج کی ہستی کا مدار ہے

وجہ اول آریہ سماج کے مذہبی نظام کا اصلی مرکز وید ہیں۔ پس ویدوں کی ضرورت اور عظمت جس قدر بیان کیجائے مبالغہ تصور نہیں ہو سکتی وید آریہ سماج کے نشو و نما کے موجب ہیں بلکہ آریہ سماج کی ہستی ویدوں سے ہی نکلی ہے جو نسبت روشنی اور گرمی کو سورج سے ہے۔ دوران خون و حرارت عزیزی وغیرہ اسباب زندگی کو جسم سے ہے جو نسبت چیتنا کو آتما کیساتھ ہے اور جو نسبت قوائے دماغی کو حرکات جسم سے ہے وہی نسبت ویدوں کو آریہ سماج سے ہے پس آریہ سماج کو ویدوں کے مضامین سے آگاہ ہونا شد ضروریات سے ہے۔ باوصف اس کے ویدوں کی اس قسم کی ضرورت اور عظمت کو سب آریہ تسلیم کرتے ہیں تاہم ویدوں کی باقاعدہ تعلیم کے لیئے اور علم الٰہی کے جو خزانے ویدوں میں بہرے ہوتے ہیں اُن سے فیضیاب ہونے کے لیئے اب تک کوئی باضابطہ کوشش نہیں کیگئی

بیشک یہہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہہ کام کچھ معمولی مشکلات کا نہیں ہے۔ کیونکہ ویدوں کی صحیح تعلیم کے واسطے اولاً بہت سے ایسے پراچین آرش[۲] گرنتھ پڑھنے لابدی ہوتے ہیں جن کا رواج فی زمانہ اس درجہ تک اُٹھ گیا ہے کہ سوامی دیانند سرسوتی جی کے جلوہ افروز ہونے کے وقت تک پراچین علم ادب نمنزلہ ایک سربمہر کتاب کے تہا یعنی لوگوں کی رسائی اُس علم ادب تک محال تہی جبکہ سوامی جی نے ویدوں کیطرف لوگوں کو متوجہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ نئے سرے لوگ ویدوں کو اپنا ہدایت نامہ مانیں تو لازم تہا کہ اس گنجینۂ علوم کا دروازہ کہولنے کے لیئے ایک کنجی بہی دہ دیتے سو انہوں نے کُنجی دی۔ اور وہ کُنجی یہہ تہی کہ سب سے پہلے ہم ویدوں کے انگ[۳] اور

---

[۱] گوروکل کے لغوی معنی خاندان اُستادان ہے۔ پراچین زمانہ میں بچوں کی تعلیم کیلئے گوروکل کا ایک خاص انتظام تہا۔ اُس کا آچاریہ (اعلےٰ اُستاد) ایک بڑا ودوان بلکہ رشی ہوتا تہا اُس کے تعلیمی کام میں آچاریہ کے بیٹے اور شاگرد

[۲] پراچین رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھوں کا نام آرش گرنتھ ہے۔

[۳] انگ گنتی میں چھ ہیں۔ (۱) شِکشا (علم تلفظ)، (۲) ویاکرن۔ علم زبان، (۳) نِرکت (علم صرف)، (۴) کلپ (علم اخلاق)، (۵) چھند (علم عروض)، (۶) جیوتش۔ (علم الارض اور علم الہیئت)۔

[۱] مدد دیتے تھے۔ دو چ لوگوں کے ایک خاندان یا چند خاندانوں کا ایک علیحدہ گوروکل ہوتا تہا۔ اور یہہ اُستادی شاگردی کا تعلق کئی نسلوں تک جاری رہتا تہا جہاں ایک طرف گروؤں کا کل (خاندان) ہوتا تہا دوسری طرف اُس کے شاگردوں کا ایک یا کئی خاندان ہوتے تہے۔ گوروکل میں دینی اور دنیوی دونوں قسم کی تعلیم دی جاتی تہی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُپانگوں کو باقاعدہ پڑہیں کیونکہ ویدوں کے مطالب سمجہنے کے لیے انگوں اور اُپانگوں کا پڑہنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ فن جراحی کے لیے علم تشریح کا اور فن طبابت کے لیے علم کیمیا کا۔

سوامی جی نے بہت کوشش کے ساتھہ ثابت کیا ہے کہ انگ اور اُپانگوں کی تعلیم کے بغیر ویدوں کی وہ واقفیت جس کو درحقیقت علم کہا جاسکے حاصل ہونی ناممکن ہے اور اس میں شک نہیں کہ جب کبھی ہند یا یوروپ یا امریکہ کے انگ اور اُپانگوں کے پڑہے بنا موجودہ زبان سنسکرت اور اُسی کے علم ادب کے ذریعہ ویدوں کے مضامین جاننے اور سمجہنے کی کوشش کی گئی ہے کبھی کوئی نیک یا پائدار نتیجہ اُس سے برآمد نہیں ہوا۔ بلکہ اُلٹا سخت نقصان ہوا ہے۔ مثلاً طالبان علم وید مغالطہ میں پڑگئے۔ جس کی وجہہ سے ویدوں کے مضامین کی کئی غلط تاویلیں ہوگئیں اور ویدوں کے برخلاف تعصب پیدا ہوگیا۔ اگر ویدوں کو موجودہ زبان سنسکرت کی مدد سے پڑہا جاوے تو اُن کی تمام باتیں عموماً برعکس معلوم ہوں گی اور ویدوں کے اصل اور صحیح مطلب کو سمجہنا تقریباً غیر ممکن ہوجاویگا۔ بہت سے ویدک الفاظ اور ویدک اسمار مصدری وغیرہ موجودہ سنسکرت میں متروک الاستعمال ہوگئے ہیں اور جو مستعمل ہیں اُن کے معنوں میں بہت فرق آگیا ہے یعنی اُن کے معنی موجودہ سنسکرت میں نئے گھڑے گئے ہیں۔ اِس زمانہ میں جو ویدوں کی اصطلاحات کے معین المحدود معنی کئے جاتے ہیں اور ویدک زمانہ کو غیر معین المحدود معنوں سے بالکل مختلف بلکہ بعض حالتوں میں اُن کے برخلاف ہیں۔ پس موجودہ سنسکرت کے ذریعہ ویدک اصطلاحات کی تعبیر کرنا ایسا ہی سمجہا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ علم ہیئت کی بعض باتوں کی تشریح میں اس مسئلہ کا ماننا کہ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے۔ نہ کہ زمین سورج کے گرد۔ سوامی دیانند جی نے ویدک اصطلاحات اور الفاظ کی تعبیر کے اصول اور قاعدے بتائے ہیں بنی نوع انسان پر وہ احسان کیا ہے جس کی ٹہیک ٹہیک قدر آئندہ نسلیں ہی کریں گی۔ اُنہوں نے عیاں کردیا ہے کہ ویدک علم ادب کے مطالعہ کے لیے زمانہ حال کی سنسکرت کا صرف ونحو اور اُس کی لغات چنداں فائدہ مند نہیں ہے۔ زندہ جاوید پانینی رشی کی اشٹادہیائی جس کا نام تاابد زندہ رہیگا۔ اور مہابہاشیہ نامی اُس کی شرح جو فی الواقع مہان (عظیم) ہے اور یاسک مُنی کا نرکت نامی پستک جو علم صرف کی شرح ہے ویدک تعلیم پانے کے لیے نہ صرف ہی ضروری بلکہ اُس سے بڑہ کر ضروری بتلائے گئے ہیں جیسے کہ جیومیٹری (ریکہا گنت) کا علم حاصل کرنے کے لیے اقلیدس کی شکلوں کا جاننا ضروری ہے زمانہ حال میں ہمارے ویدانگ اور اُپانگوں کی پڑہائی کا توکیا ذکر اشٹادہیائی اور مہابہاشیہ کو پڑہانے کے لیے بہی کہیں تسلی بخش انتظام موجود نہیں ہے۔ بنارس جو ... تعلیم کا مشہور مرکز ہے۔ وہاں بہی اِس کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ ہاں یہہ تو ممکن ہے کہ وہاں اُن پستکوں کے جاننے والا کوئی ایسا سنسکرت کا ودوان مل جائے جو کسی ایک جماعت کو پڑہانا منظور کرلے۔ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے جو ویدک پاٹہہ شالا تہوڑے عرصہ سے جاری کی ہوئی ہے۔ اور جو آریوں کی ایک آدہ خالص سنسکرت کی پاٹہہ شالائیں دوسری جگہہ جاری کی ہوئی ہیں اُن کو چہوڑ کر کہا جاسکتا ہے کہ تاحال آریہ سماجوں نے بہی ویدک تعلیم کا کوئی تسلی بخش انتظام نہیں کیا۔ ویدک سکول یا ویدک کالج تو برائے نام بہی ویدک نہیں۔ بلکہ برعکس نہند نام زنگی کافور کی مثال اُن پر صادق آتی ہے۔ المختصر یہہ بات صاف ظاہر ہے کہ جب تک ویدوں کے انگوں اور اُپانگوں کی خاص تعلیم کے واسطے کوئی پاٹہہ شالا نہ کہولی جائے تب تک ویدوں کی تعلیم کی کوئی مستحکم بنیاد قائم نہیں ہوسکتی۔ چونکہ گورو کل ہی ان مسلّم الدوام ضرورتوں کو پورا کرسکتا ہے۔ اِس واسطے گورو کل کہولنے کے حق میں یہہ دوسری وجہہ ہے۔

(باقی آئندہ)

اُپانگ ہی تعداد میں چہہ ہیں۔ (١) پورب میمانسا (دہرم کا فلسفہ) (٢) ویشیشک (خواص اشیا کا فلسفہ) (٣) نیائے (علم منطق) (٤) سانکہیہ (علم ابدیات) (٥) یوگ (علم مراقبہ وغیرہ) (٦) ویدانت (علم الٰہی) عام اصطلاح میں ان چہہ علوم کا نام کہٹ درشن ہے۔

آریہ سماجک خبریں

پٹیالہ۔ گذشتہ ہفتہ میں آریہ سماج کی طرف سے پنڈت گردہاری لال جی اور ماسٹر درگا پرساد جی کے خوب دہوم دہام سے ویاکہیان ہوئے جن کا اثر بہت اچہا پڑا۔ پورانک سبہا کو شدہی وشے میں شاستراتہہ کیلئے چیلنج دیا گیا تہا۔ مگر اُن کی طرف سے صاف انکار رہا۔

لاہور۔ ٢٥ نومبر کے ستیارتہہ پرکاش کے جلسہ میں ہون اور سنگیت کے پشچات بابو چہبیلا رام چٹرجی نے پرارتہنا کردی اور ایک منتر پر سرمن دیا پہر ڈاکٹر رام ہرلال جی نے لالہ ... ودیارتہی نے ویدک دہرم کے وشے پر ویاکہیان دیا حاضری بہت معقول تہی۔ ایک سبہا سد کے ... سنسکار ویدوکت ریتی سے ہوا انتظام کرسب ... آریہ کمار سبہا کا جلسہ آنند پور وک ہوا۔ جلسہ کی کاروائی سرگرمی سے ہورہی ہے۔

میانی۔ ممبر ١٤ سماج کا سالانہ انتخاب۔ لالہ ولی بخش رائے پردہان۔ پنڈت روپ لال اُپ پردہان۔ لالہ رام رکہا مل منتری۔ لالہ آتما رام اُپ منتری۔ لالہ ... خزانچی۔ لالہ بہیا رام کوشادہیکش۔ لالہ ... لائبریرین۔ لالہ حکم چند۔ لالہ آتما رام۔ لالہ ... ممبران انترنگ سبہا۔ (٣) انترنگ سبہا منعقدہ ٢٣ اکتوبر میں یہہ رزولیوشن پاس ہوا۔ کہ لالہ

... پد اپ پردہان یہاں سے انبالہ کو تبدیل ہو گئے ہیں۔ اس سماج کو ان کے جانے سے بہت نقصان ہوا ہے۔ وہ ہمیشہ سماج کا کام تن من دہن سے کرتے رہے ہیں یہہ سماج انکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

جام پور پنڈت رام چند جی سبہا سد آریہ سماج جام پور کی کنیا کا سناتن سنسکار پنڈت کرپا رام ڈیرہ غازیخان نے بہی سے ویدک ریتی سے کرایا۔

کھنڈ سا ہو بو گبند رپال جی آنریری اپدیشک کلی میں ویدک دہرم کا پرچار کر رہے ہیں ۔

کہیر پال۔ افسوس کہ لالہ فقیر چند و بہگوان داس ممبران آریہ سماج کہیر پال نے سنا کہ ان پنڈتوں نے قطرانی برادری کے لوگوں سے ڈر کر اپنے پتا کا دہ سنسکار اور اوس کے متعلق رسومات پورانک ریتی سے کرائیں۔ ایسے بزدل شخص ہی آریہ دہرم کو بدنام کرتے ہیں ۔

ایبٹ آباد۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۴ سے ۵ نومبر کو بڑی کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ قریباً چالیس آریہ بہائی مختلف مقامات سے شامل جلسہ ہوئے تہے۔ بابو چہوٹے لال جی۔ ایم اے۔ پنڈت نند کشور دیو شرما۔ پنڈت شنکر دیال جی۔ پنڈت بہو دیال جی پنڈت لکہو ناتہہ جی۔ بابو سیوا رام جی بی۔ اے۔ ادی مہاشیوں کے پربہاوشالی ویاکہیان ہوئے۔ پنڈت نند کشور جی کے اپیل پر بہی وید پرچار کے لئے چندہ ہوا۔ نگر کیرتن میں بہی خوب رونق رہی۔

ملتان۔ ملتان سماج کے پرتنی نہی سبہاسد دوں نے علاوہ پندرہ سو روپیہ نقد کے پانچ سو روپیہ نقد اور گوروکل کے لئے اکٹہا کیا۔ سپرٹ قابل تعریف و تحسین ہے ۔

مظفر گڑہ میں لالہ منشی رام جی کے ویاکہیان خوب دہوم دہام سے ہوئے۔ اثر نہایت عمدہ پڑا۔ تین سو روپیہ نقد اور چار سو کا وعدہ گوروکل کیلئے چندہ ہوا۔ سارہو نتیانند ناتہہ بہارت سیوک بڑی سرگرمی سے ویدک دہرم کا پرچار کر رہے ہیں۔

اور ہر روز بازار میں لیکچر دیتے ہیں ۔

ریاست الور لالہ ہری چند منصرم بندوبست تحصیل بہروڑ ریاست الور کے پتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اس منگل اوسر پر لالہ صاحب نے للہہ مختلف سماجک فنڈوں کو دان دیا۔ مبارک۔

آریہ سماج ڈسکہ کا سالانہ انتخاب۔

بابو کرم چند صاحب پردہان۔ بابو منوہر لال ایف اے اپ پردہان۔ بابو ملاوا مل بی۔ اے مختار۔ منتری۔ لالہ دیو بداس آریہ عرائض نویس اپ منتری۔ لالہ دیال چند ودکاندار کوشا دہیکش۔ لالہ جانکی داس اگروال بزاز پستکا دہیکش ۔

نوٹ۔ چونکہ بابو سوہراج صاحب منتری سماج ہذا ایک ماہ کے واسطے برائے امتحان وکالت لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے تمام خط وکتابت بنام لالہ دیو بداس عرائض نویس اپ منتری آریہ سماج ڈسکہ کے نام ہونی چاہیئے ۔

آریہ سماج جلالپور جٹاں بڑے اتساہ سے کام کر رہا ہے۔ آٹا فنڈ و خیراتی صندوق کی ماہواری آمدنی خاصی ہے۔ پچہلے ماہ میں لعہ روپیہ آٹا فنڈ اور عہ خیراتی صندوق میں آئے۔ جلالپور جیسے چہوٹے سماج سے اسقدر رقم کا اکٹہا ہو جانا بڑے سماجوں کو حیرت میں ڈالتا ہوگا۔ لیکن بات یہہ ہے کہ کام کرنیوالے سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اس سماج سے حافظ آباد کے سالانہ جلسہ پر ۲۲ اصحاب تشریف لے گئے۔ اور ہمارے آریہ سکول کی بہجن منڈلی نے جلسہ کو وہ رونق دی کہ ہر ایک کی زبان سے تعریفی کلمات نکلتے تہے۔ ار نومبر کو دیوالی کے دن صبح کے وقت آریہ سکول میں ہون کیا گیا۔ اور شام کو سماج میں بہجنوں و پرارتہنا کے بعد پچاس سے زیادہ کی حاضری میں لالہ سندر داس ہیڈ ماسٹر آریہ سکول نے سوامی جی کے جیون پر لیکچر دیکر چاہ آتیشن فنڈ کے لئے اپیل کی۔ جسپر تین روپیہ کا چندہ ہو گیا۔ ابہی اور ہونے کی امید بہی کیجاتی ہے ۔

تصحیح اخبار ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۲۲ اسوج نمبر ۲۹ صفحہ ۴ کے مضمون چندہ گوروکل میں وصولی رقم کی تعداد منجملہ ۴۳ کے ۴۵ تحریر شدہ ہے۔ لیکن فہرست چندہ گوروکل ۴۵ کی شایع ہوئی ہے یعنی کہ سوائی ... رقم درج فہرست ہوئی ہیں۔ سوائی ... چندہ لالہ جگن ناتہہ صاحب باہری شامل رہا۔ کا ناتہہ رجسٹر سابق سکرٹری آریہ سماج جلالپور جٹاں کا ناظرین اخبار تصور فرماویں ۔

آریہ مسافر میگزین۔

ستمبر ۹۹ء کا رسالہ روانہ ہو چکا ہے اگر کسی صاحب کے پاس نہ پہونچے تو وہ بواپسی ڈاک اطلاع دیں۔ اکتوبر کا رسالہ چہپ رہا ہے ۱۲ نومبر تک روانہ ہوگا۔ نومبر کا رسالہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں روانہ ہوگا۔

(منیجر)

آریہ سماج ... کا جلسہ سالانہ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو ہوگا ... سیالکوٹ چہاؤنی

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔

قابل توجہ آریہ پبلک

یہہ امر پبلک سے پوشیدہ نہیں کہ جب مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج عرصہ تک ویدوں کا پرچار کر کے وید ورودہ متوں کا کہنڈن کرتے رہے تو اس وقت کسی مخالف کو مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ اگر کسی مت وادی نے اپنے کہوکہلے مت کی تائید میں کوئی پمفلٹ نکالدیا یا بذریعہ اخبارات کوئی مضمون شایع کرایا تو سوامی جی نے اوس کا ایسا مسکت جواب دیا کہ پہر معترض کو چپ سادہنی پڑا۔ مگر سوامی جی

دیہانت ہونے کے بعد میدان خالی پاکر ہر ایک مت وادی نے عموماً اور پورانک مت اولمبیوں نے خصوصاً ویدک دہرم کے کھنڈن میں ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے۔ چنانچہ پورانکوں کی طرف سے ایک ماہواری رسالہ موسومہ مہاں موہ ودران کا نشی نگر سے جاری کیا گیا۔ اس کے مقابلہ میں شریان پنڈت بھیم سین شرما جی نے جو سوامی جی مہاراج کے ششش اور سنسکرت ودیا کے بڑے ودوان ہیں۔ آریہ سدہانت نامی ماہواری رسالہ نکالا جو اب تک بڑی عمدگی سے کام کر رہا ہے۔ بذریعہ اس رسالہ کے پنڈت جی اُن اعتراضوں کا جواب دیتے رہے۔ جو وقتاً فوقتاً مخالفوں کیطرف سے کئے گئے۔ سوامی جی نے ویدوکت سدہانت کی سچائی پرگٹ کرنے کے لئے جو پُستکیں بنائی ہیں وہ ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ مگر ستیارتھ پرکاش نے وید وردہ متوں کے وہ دھجے اوڑائے جس سے دنیا واقف ہے۔ اسلئے مخالفوں نے اسکی تردید میں اپنی کوشش کا کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ سب سے پہلے بھارت دہرم مہاں منڈل کے مہوا پدیشک پنڈت سادہو سونتیانند نے ستیارتھ وویک نامی ایک پُستک قریباً ساڑھے چار سو صفحہ کا بناکر شایع کیا۔ اس کا جواب جناب پنڈت بھیم سین جی بذریعہ رسالہ آریہ سدہانت دیا جاتا رہا اسیطرح مورتی رہسیہ وغیرہ چند پُستک ستیارتھ پرکاش کی تردید میں طیار کئے گئے۔ ستیارتھ وویک کا جواب ختم نہیں ہونے پایا۔ کہ پورانک پنڈت جوالا پرساد مُرادآبادی نے ایک اور پُستک موسومہ دیانند تمر بھاسکر بنایا۔ اور بمبئی شہر کے مشہور پریس بنکٹیشور سے طبع کرایا۔ اس پُستک نے سناتن دہرم سبہا اور پورانک لوگوں کو آریہ سماج کے ساتھہ مقابلہ کرنیکی بہت کچھہ مدد دی کیونکہ اسکی ترتیب پنڈت جوالا پرشاد نے ستیارتھ پرکاش کے نمونے پر رکھکر سلسلہ وار گیارہ سمولاس کا جواب دیا ہے۔ اس پُستک کی طیاری کے بعد اب سناتن دہرم سبہا کے اُپدیشک اِسی پُستک کے سہارے پر سماجوں کے ساتھہ مقابلہ

کرتے ہیں۔ اور عموماً بحث مباحثہ میں وہی حوالجات دئے جاتے ہیں۔ اور ویدک سدہانت پر وہی اعتراض کئے جاتے ہیں۔ جو اسمیں درج ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ پنڈت جوالا پرساد نے اس پستک کے طیار کرنے اور حوالجات کے اکٹھا کرنے میں اچھی کوشش کی ہے۔ اور اُس کو ایسے طریقہ پر بنایا ہے کہ ناواقف آدمی اور بعض حالات میں سمجھدار آدمی بھی خواہ مخواہ مغالطہ میں پڑ جاوے۔ اس غلطی سے بچنے کے لئے ضروری تہا کہ شرومنی آریہ پرتی ندہی سبہا کیطرف سے اوس کے جواب میں کوئی پُستک طیار کیا جاتا۔ یا اگر پرتی ندہی سبہا بوجہہ کثرت کار کے توجہہ نہیں کر سکتی تھی تو آریہ سماج کا کوئی یوگیہ پنڈت (جو سنسکرت کا عالم فاضل اور ویدک سدہانتوں سے پورا پورا واقف سوامی جی کے نقش قدم پر چلنے والا ہو) اس کا جواب لکھتا۔ مگر افسوس کہ پہلے اسپر کچھہ توجہہ نہیں ہوئی اور سناتن دہرم سبہا کو بیفایدہ شور مچانے کا موقعہ ملتا رہا۔ لیکن بڑی خوشی کی بات ہے کہ اب اس کام کو پنڈت تلسی رام سوامی نے جو رسالہ وید پرکاش کے ایڈیٹر سنسکرت کے لایق ودوان آریہ سدہانتوں سے واقف ہیں۔ اپنے ذمہ لیکر دیانند تمر بھاسکر کے کھنڈن میں ایک پُستک بھاسکر پرکاش طیار کیا ہے۔ اس پُستک میں دیانند تمر بھاسکر کے ہر ایک سمولاس کا کھنڈن اور ستیارتھ پرکاش کے ہر ایک سمولاس کا منڈن سلسلہ وار نہایت عمدگی سے کیا گیا ہے اس پُستک کے تین حصے طبع ہو کر فروخت ہو رہے ہیں۔ پہلے حصہ میں ۱ تا ۳ سمولاس کا اور دوسرے حصہ میں ۴ تا ۶ سمولاس کا اور چوتھے حصہ میں گیارہویں سمولاس کا منڈن ہے ضخامت ہر سہ حصہ کی ۶۶۲ صفحہ کی ہے تیسرا حصہ جس میں ۷ تا ۱۰ سمولاس کا منڈن ہوگا۔ زیر طبع ہے۔ بلکہ بذریعہ رسالہ وید پرکاش کے کچھہ حصہ اُس کا شایع ہو چکا ہے۔ امید ہے۔ کہ عنقریب یہہ حصہ طیار ہو کر مکمل پُستک ہو جاویگا

اور غالباً ضخامت سارے پُستک کی دیانند تمر بھاسکر کے برابر ہوگی۔ یعنی ستیارتھ پرکاش دیانند تمر بھاسکر بھاسکر پرکاش کو مقابلہ میں رکھکر پڑھنا تینوں حصوں کو پڑھا ہے۔ میری رائے میں بھاسکر پرکاش دہرم سبہا کے وید وردہ سدہانتوں کی تردید اور ستیارتھ پرکاش کی تائید میں ایک بڑا کافی پُستک ہے۔ پنڈت تلسی رام سوامی نے جس محنت اور لیاقت سے یہہ پُستک بنایا ہے وہ پُستک کے دیکھنے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ زبانی بیان کرنے یا زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جن مہاشوں نے ستیارتھ پرکاش کو بلا تعصب پڑھا ہے وہ ضرور اس بات کو تسلیم کریں گے۔ کہ اُس میں ایسے ایسے سوکھشم وشے ہیں جو بڑے بڑے ودوانوں کی سمجھہ میں بھی آسانی نہیں آسکتے۔ سچ تو یہہ ہے کہ جس شخص نے ستیارتھ پرکاش کے گوڑھ آشئوں کو اچھی طرح سمجھہ لیا ہے اُس کے سچائی کا معلوم کرنا کچھہ مشکل نہیں۔ سوامی جی نے قریباً اُن سب اعتراضوں کا کامل جواب دیا ہے۔ جو ویدک سدہانت پر ہو سکتے یا کئے جاتے تھے۔ میں آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کی توجہہ بڑے زور کے ساتھہ اس طرف کھینچتا ہوں کہ اگر اُن کو ویدک سدہانتوں سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنی ہے۔ تو ستیارتھ پرکاش دیانند تمر بھاسکر۔ بھاسکر پرکاش کو ساتھہ ساتھہ پڑھنا چاہئے۔ آریہ بھائیوں کو عموماً اور آریہ سماجوں کو خصوصاً بھاسکر پرکاش ضرور ہی خرید کر لابھہ اُٹھانا چاہئے۔ آپ کا شبہہ چنتک
سرایا رام مختار عدالت پردھان آریہ سماج جنگا گھیا

ست برتی مہانند ناول۔ مصنفہ پنڈت

کرپا رام شرما جگراؤی۔ یہہ ناول بہت ہی عمدہ ہے۔ اور قیمت صرف ۸ رہے۔

درخواستیں بنام مینیجر دہرم پرچارک جلندہر شہر پنجاب آنی چاہئیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوروکل کی بڑھی کے لئے ایک تجویز

پیارے آریہ بھائیو آپ لوگ جانتے ہوں گے کہ آریہ سماج کے سیوکوں نے اپنے سوویشی مہاتموں کے ... اپنے اصول نمبر ۹ کو ... اور ۹ کو مدنظر رکھکر یہاں ویدک آشرم یعنی گوروکل بھنڈار کھولا ستیہ ودیا کا بھنڈار اس واسطے کھولا گیا ہے کہ ستیہ گیان ویدک آگیا کا پالن ہو جس سے سنسار کے لوگ سکھی ہوں۔ مترو اگر اس وقت آپ غور کی نظر سے دیکھو تو یہ اناتھ بھارت کہیں دکھوں اور کلیشوں سے پیڑت ہے۔ سوائے پرماتما کے اور کوئی اس کو پوچھتا تک نہیں۔ بہت سے ہمارے بھائی اسی بھارت میں ایسے ہوں گے کہ جن کو آج کل کے زمانہ کے رنگ و رفتار کے مطابق دانوں سے ٹکڑا نہیں ملا ہوگا۔ ان کا سہایک سوائے پرماتما کے اور کون ہوگا۔ دیکھیں تو سہی کہ جن نام کے برہمنوں پر ہمارے بھارت تو سہی ہمارا اپنا شدھار مان رہے ہیں۔ ان کا تو یہ پرم دھرم ہے کہ جہاں تک ہو سکے بھارت کا بیڑا غرق کرنے میں پہلو تہی و کم توجہی نہ کریں گے۔ پیارے ناظرین مظفر گڈھ کے ہندوؤں نے بلکہ خاص برہمنوں نے جو سینگی پبلک میں ۱۲ اکتوبر ۹۶ء کی دوپہر کو عام بازاروں میں عام مستورات کے روبرو پھیلائی ہے اس کو آپ سنیں تو حیران ہوں گے اور وہ یہ ہے کہ ۱۲ اکتوبر ۹۶ء کی دوپہر کو مظفر گڈھ کے بازار چوک میں رام لیلا کا اکھاڑہ بنایا گیا اور اس میں ایک انگریز بنایا گیا۔ اور ایک میم صاحبہ۔ اس انگریز کو ڈاکٹر صاحب بنا رکھتے تھے۔ اور ایک عورت کراڑی بنائی گئی اور ایک آدمی کو دفعہ ۳۷۶ تعزیرات ہند کا مجرم مان کر ہتھکڑی لگائی گئی اور اس عورت کا ڈاکٹر صاحب نے الگ مکان میں معائنہ کیا اور عورت اور مرد کے اظہار ہوئے اب آپ غور کر سکتے ہیں کہ جب رام لیلا کے نام پر مجمع اکٹھا کر کے اس میں عام عورتوں کے روبرو یہ ایکٹ کیا گیا تو زناہ بالجبر کے مقدمہ کی تحقیقات دیکھکر مستورات کے بلکہ مردوں کے دلوں پر کیا اثر پیدا ہوا ہوگا۔ کیا کوئی پورانک یہ اتنا بھی اسمیں داد دیگا کہ ضرور رامچندر جی مہاراج کے میلا رام لیلا میں زناہ بالجبر کا مقدمہ پیش ہو۔ کیا اس تہذیب کو لیکر ہمارے ہندو بھائی ڈوب نہیں مرتے۔ صاحبان اب یہ ہمارا تو اس قسم کے عیش اڑانے میں لگ چکے۔ اب آپکا فرض ہے کہ اگر آپ آریہ سنتان ہیں اگر اپنے بزرگوں کا خون آپ میں کچھ ہے اگر ان رشی مہرشیوں کے نام کو تازہ کرنا چاہتے ہیں اگر کچھ حب الوطنی ہے تو پرمیشور کے واسطے اس اناتھ بھارت کی خبر لیں۔ اور اگر آپ سچے دل سے اس کے دکھ ہرنے کے واسطے کٹی بدھ ہو جائیں۔ اور باتوں میں نہ بہکنا چاہیں تو میں ایک تجویز اپنے آریہ بھائیوں کو بڑی سگم بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آریہ سماج میں چاروں ورن کے منش موجود ہیں اور سب گرہستی ہیں۔ پرماتما کا دیا ہوا سارے ان کھاتے ہیں۔ اور ہزاروں قسم کے خرچ و اخراجات دنیاوی آ پڑتے ہیں تو ان کو ہمارے بھائی بڑی پرسنتا سے پورا کرتے ہیں۔ گھر میں پہننے کے زیور بستر کے واسطے یا بال بچہ کے بستر پوشش وغیرہ کیلئے نت ہی انیک پرکار کے خرچ کرتے کراتے ہیں۔ اگر ہر ایک آریہ پرش جو اپنے آپ کو سچا آریہ مانتا ہے اور دیش کا ہتیشی ہے صرف پن کر کے ایک پیسہ روز کے حساب سے گولک بنا کر اس میں ایک پیسہ ڈالتے جاویں اب ایک پیسہ کیا چیز ہے۔ اگر حساب لگاویں تو ۲۰۰۰۰ پیسہ روزانہ اکٹھا ہوتا ہے۔ اور ۳۰۰ روپیہ کی رقم بنجاتی ہے ۳۰ دن حساب سے ۹۰۰۰ روپیہ ماہوار ہوتا ہے اور سال بھر کا ایک لاکھ روپیہ ہوتا ہے جس سے گوروکل کے ادھیکاری بہت سی زمین اور گاؤں وغیرہ خرید کر گوروکل کی رکشا بھلی پرکار سے کر سکتے ہیں اور اس دان سے زیادہ تکلیف اس وجہ سے نہیں نظر آتی کہ کچھ ہمیشہ کے لئے تو دینا ہی نہیں صرف ایک سال پرن کرنے سے بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ کیا ہے کہ اگر ایک سال کیلئے ہمارے آریہ بھائی ایک پیسہ کم خرچ کریں تو کچھ بڑی بات ہے؟ کچھ بات نہیں۔ ہمت مرداں مدد خدا کے مسئلہ کے مصداق تن من دھن سے ہمت کر کے گوروکل کے بیڑے کو سہارا دو۔ تو بیڑا پار ہو۔

آپ کا شبھ چنتک
نتیانند سرسوتی اناتھ بھارت سیوک از مظفر گڈھ

بیوقت موت کی خبر

برہمچاری پنڈت ٹھاکر داس پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب قریباً ایک ماہ سے بیمار تھے۔ ان کی بیماری کی ابتدا یوں ہے کہ وہ ویدک دھرم کا پرچار ضلع کانگڑہ میں کرتے ہوئے ایک کھڈ میں پاؤں پھسل کر گر گئے اور چوٹ سخت آئی۔ ان کو ٹون ہاسپٹل ہوشیارپور میں برائے علاج لایا گیا۔ ہرچند علاج کیا گیا مگر موت کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ آخر کار وہ ۱۳ نومبر کو بمقام ہوشیارپور اس پرلوک سے سدھار گئے۔ ان کی وفات کا سخت رنج ہے۔ وہ پکا آریہ جین ست کا پورا واقف اور بال برہمچاری تھا۔ اور آریہ سماج کا بھی خدمت گذار تھا۔ عمر اس کی تیس سال کے قریب تھی۔ سچ پوچھا جاوے تو اس نے ویدک دھرم کا کام کرتے کرتے اپنی جان دیدی ہے۔ اس کا مرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ اس کی وفات سے دوآبہ کے باشندگان کو اور آریہ سماج کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ پرمیشور شانتی دیں۔ (پنڈت رام ناتھ)

عجیب گم گشتگی۔ ناول حصہ اول مترجمہ منشی فضل کریم صاحب جالندھری ایک انگریزی ناول سے یہ ناول تفتیش کرنے والوں کیلئے مفید ہے۔ مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر سے ملتا ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج شنکرگڑھ ضلع گورداسپور کا دوسرا سالانہ جلسہ

۲۷ اکتوبر ۱۹۰۹ء کی شام کو آریہ بھائیوں کی آمد آمد شروع ہوئی۔ ۵ بجے شام کو نگر کیرتن انگریزی باجہ کے ساتھ کیا گیا۔ گو بعض سماجوں مثلاً بہا گووالہ۔ چھینا۔ سرگوبند پور۔ بیان پور سے کوئی مہاشہ نہیں آ پاتھا تاہم مہاشہ آریہ سماج نارووال۔ دینانگر۔ بڑا پنڈ۔ ظفروال۔ اوکہ پنڈت رلا رام جی کی تشریف آوری سے خوب رونق ہو گئی تھی۔ نگرکیرتن میں بڑا ہجوم ہو گیا تھا۔ اتنے میں برہمانند جی پہونچ گئے۔ اُنہوں نے بازار میں برہمچریہ آشرم کے وشئے پر تھوڑا سا ویاکھیان دیا جس سے آنند ہوا۔ نگرکیرتن بڑی خوبی سے سماپت ہوا۔ نگرکیرتن کی واپسی پر معلوم ہوا کہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت گردھاری لال و پنڈت شوناتھ و پنڈت رام رتن و لالہ بخشیش رام صاحبان بھی تشریف لے آئے ہیں۔ پنڈت گردھاری لال صاحب کی آمد کی خبر تمام شہر میں آناً فاناً پھیل گئی۔ لوگ برسوں سے اُن کے دیدار کے مشتاق تھے۔ جوق در جوق آنا شروع ہو گئے۔ ۲۸ تاریخ صبح کو ہون کے پشچات اوپاسنا و سرمن پنڈت گردھاری لال جی کا اور بعدہ لیکچر سادھو برہمانند جی کا ہوا اشرآتم پر تھا۔ پھر بعد دوپہر کے لالہ بخشیش رام صاحب کا فاضلانہ لیکچر ہوا۔ اور دھرم چرچا کا موقعہ دیا گیا۔ مگر کسی نے کوئی شنکا پیش نہ کی شام پھر پنڈت گردھاری جی کا لیکچر گرہست آشرم پر شروع ہوا۔ اُن کے لیکچر پر بڑا بھاری میلہ لگ گیا۔ اُنہیں کے لیکچر کا اثر تھا کہ باوجود اتنے ہجوم اور بلا کسی انتظام پولیس کے لوگ بے حس و حرکت کھڑے رہے۔ اُنہوں نے پانچ یگیہ ہر روز کرنے کے فوائد اور ادنکی تیاگ سے موجودہ قحط وغیرہ کی بُرائیاں نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیں۔ بہتوں نے سنکلپ کیا۔ کہ ہر روز سندھیا اوپاسنا کریں گے۔ ۲۹ تاریخ صبح کو اُن کے ۲۸ تاریخ والے فاضلانہ لیکچر کا یہ بھی اثر ہوا کہ پانچ ہزار برس کی مروجہ اویدک ریتی کو آریہ پُرش تیاگ کر اپنے لڑکوں کے منڈن سنسکار کرانے پر طیار ہو گئے۔ اور برادری کی کچھ پرواہ نہ کی گئی۔ چنانچہ لالہ نتھو رام منتری اور پنڈت بیلی رام اوپ منتری نے اپنے تین لڑکوں کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ بعد میں پنڈت شوناتھ مصر جی نے اوپاسنا اور سرمن اتی منوہر دیا۔ بعد میں پنڈت رام رتن اور لالہ بخشیش رام کے فاضلانہ لیکچر ہوئے۔ اوپ منتری نے سالانہ رپورٹ سُنائی۔ اور شری پنڈت گردھاری لال جی کا لیکچر ویدوں کے ایشوری گیان ہونے اور وید پرچار کے فوائد پر شروع ہوا۔ لیکچر ایسا پُرجوش تھا کہ سامعین ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ شرد ھالوگوں کے آنسو بھر آئے اور سب لوگ پنڈت جی کی یوگیتا کی پرسنشا کرتے تھے جب پنڈت جی نے آخیر میں مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے بنارس والے شاستر ارتھ کا ورنن کرتے ہوئے اور وید پرچار کی ضرورت جتلاتے ہوئے وید پرچار فنڈ کے لئے اپیل کیا۔ اور حسب ذیل چندہ ہوا۔ گوروکل (۵۰) یتیم خانہ فیروزپور (۲۰) وید پرچار (۴) سماج مندر (۱۰) آخیر میں شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ جس نے لائق اپدیشک بھیجکر سماج کو ممنون فرمایا۔ نوٹ پورانک پنڈت بہت گھبرائے۔ شاستر ارتھ کو طیار بھی ہوئے۔ پنڈت جی کی ودیا کی تعریف کرتے چلے گئے۔ ایک جاٹ ناستک اور ایک عیسائی صاحب نے اشنہ پیش کئے۔ جن کا جواب لالہ بخشیش رام صاحب نے بڑی خوبی سے دیا۔

بیلی رام اوپ منتری آریہ سماج شنکرگڑھ۔

مہاشے لکشمن داس ... کا بعدہ ... ہے۔ ضمیمہ ست دھرم پرچارک ... [illegible]

خدمت عام کا سلسلہ

عجیب تحقیقات۔

بچھنا دار لوٹا پ کے آنسو آنکھ کے اُس طرف سے نکلتے ہیں جو ناک کے قریب ہے۔ اور خوشی سے جو آنسو نکلتے ہیں وہ آنکھ کی دوسری طرف سے۔

سندھ میں علاقہ تھرپارکر میں قحط سالی ہے دیوان دیا رام گدومل صاحب نے دست کرم دراز کیا ہے۔ ڈاکٹر ہرنام داس پنجابی کو ۱۵۰۰ روپیہ دیگر ماہ گذشتہ میں روانہ کیا تھا کہ خوب غریبوں کی دستگیری میں خرچ کرے۔ اب معلوم ہوا کہ ایک ہزار روپیہ ماہوار کا خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ دھنا ہیں ایسے دہن والے۔ جن کو ایشور نے دہن اور دل دونوں دان کیا ہے۔

الراقم رام رکھا۔ انسپکٹر ڈاکخانجات

[illegible]

پرانوں کی ناپاک تعلیم یعنی

بھوشیہ پران کی پڑتال

مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسو۔ کتاب قابل دید ہے قیمت معہ محصول ڈاک ... درخواستیں بنام ... منیجر ... پبلک جلندھر شہر پنجاب۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہارات

کلکتہ سے ایورویدشاستر میں سند پائے ہوئے شریمان کوی راج پنڈت سیتارام جی شاستری کوی رتن مشہور و معروف ایورویدک وشنو اوشدھالہ امرتسر و راولپنڈی

اس اوشدھالہ میں ہر قسم کے نئے پُرانے امراض کا خاطر خواہ علاج ایورویدشاستر کے مطابق کیا جاتا ہے - ایورویدشاستر کا طریق علاج جہاں دُنیا میں سب سے پُرانا ہے وہاں سب سے مفید اور اعلے ثابت ہوچکا ہے - اس طریق علاج کو جو کچھہ مدت ہوئی کہ مُلک سے اُٹھہ گیا تھا از سرِ نو تازہ کرنے اور اشاعت دینے اور رشی مُنیوں کی آزمودہ پُرانی دوائیوں سے مریضوں کو شفایاب کرنے کے لئے یہہ اوشدھالہ کھولا گیا ہے - اس اوشدھالہ سے ہمارے گاؤں والے سینکڑوں مریض شفایاب ہوچکے ہیں اور سینکڑوں شفا پارہے ہیں - جن کی طرف سے بیشمار سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں - اس اوشدھالہ میں شاستر کی ہدایت کے مطابق گھرت - تیل - ارشٹ - سووک - وٹی وغیرہ تیار ہوتی ہیں - جن میں سے چند ایک مثال کے طور پر نیچے لکھی جاتی ہیں ۔

چون پراش - ایورویدمیں ذکر آتا ہے کہ ایک بوڑھے کہ ایک بوڑھے رشی جن کا کہ نام چیون تھا - اس دوائی کے استعمال سے نوجوان ہوگئے تھے اور اسیواسطے اس دوائی کا نام چیون پراش ہو - اس رسائن کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں - یہہ دوائی بیماری اور صحت دونوں حالتوں میں استعمال کیجاتی ہو اگر باقاعدہ اس دوائی کو استعمال کریں تو کھانسی - تپ دق - اور گنٹھیا دور ہوجاتا ہے پھیپھڑے - دل اور جگر کی بیماریوں کے واسطے یہہ ایک سریع التاثیر دوائی ہے - دُبلے پتلے لوگوں کو اس کا استعمال ضرور کرنا چاہئے - کیونکہ یہہ طاقت اور توانائی بخشتی ہے ۔

رشیوں نے جو اس کی تعریف کی ہے وہ تجربہ سے ہمیشہ سچ ہی ثابت ہوئی ہے - قیمت ایک مہینہ کے استعمال کے لئے تین روپیہ .... (سے)

مدھو میہ کولانتک - ہر قسم کے پرمیہ یعنی ذیابطیس (خواہ زیادہ پیشاب آتا ہو یا زیادہ پیاس آتی ہو) کے لئے یہہ لاثانی دوائی ہے سینکڑوں مریض شفایاب ہوچکے ہیں - قیمت ایک ہفتہ کے استعمال کیلئے (عہ)

کنک ارشٹ (ٹینچر) ہر ایک قسم کے دمہ کھانسی کے لئے یہہ اکسیر دوائی ہے - جس کے برابر آج تک کوئی دوائی ایجاد نہیں ہوئی - سینکڑوں پُرانے مریض اس سے فیضیاب ہوچکے ہیں - قیمت ایک ہفتہ کے استعمال کے لئے ایک روپیہ ..... (عہ)

ابہے ارشٹ (ٹینچر) بواسیر خونی یا خشک کے لئے نہایت مفید دوائی ہے - تلی کے واسطے بھی عمدہ ہے - سینکڑوں مریضوں پر کامیابی کیساتھہ برتی گئی ہے - قیمت ایک ہفتہ کے استعمال کے لئے (عہ)

---

(۱) جو مریض کہ اوشدھالہ میں آکر علاج کرائیں اُن سے صرف دوائی کی قیمت لیجاتی ہے - غریبوں اور تنگ دستوں کا علاج بلا فیس اور بغیر دوائی کی قیمت لئے کیا جاتا ہے - (۲) سب قسم کے امراض کی ادویات اس اوشدھالہ میں تیار رہتی ہیں - جو کہ درخواست کرنے پر (ویلیو پے ایبل) قیمت طلب پارسل کے ذریعہ بھیجی جاسکتی ہیں - (۳) باہر کے رہنے والے مریض جو اپنے تمام حالات لکھہ کر بھیجیں تو اُن کے حالات کو غور سے جانچ کر اُنکے لئے دوائی بھیجی جاتی ہے - (۴) ہر ایک دوائی کا ڈاک محصول علاوہ قیمت کے خریدار کے ذمہ ہوگا - (۵) خریدار کو چاہئے کہ اپنا نام - مقام - ڈاکخانہ ضلع وغیرہ صاف لفظوں میں لکھیں ۔ تمام خط و کتابت بنام **پنڈت سیتا رام شاستری** کوی رتن مالک ایورویدک وشنو اوشدھالہ امرتسر نمک منڈی ہونی چاہئے ۔

کلو کے خوشنما گرڑو و پولاں

بڑی کوشش و جانفشانی سے اس دفعہ خود کلو میں جاکر دستیاب کئے ہیں - ان کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے -
گرڑو بڑے نفیس ہیں اور **پولاں** جو کہ سنڑلی کی بنی ہوئی بہت عمدہ ہیں - پائیداری میں پنجابی **پالپوش** سے کم نہیں چلتی اور طرفہ یہہ کہ استری جنش - چونکہ دھرمش آدمی ہر ایک پوتر ستھان میں کہ جہاں پر **جوتا** نہیں جاسکتا انہیں استعمال کرسکتے ہیں - اور خصوصاً آریہ سجنوں کے لئے نوان کا سندھیا آدی کے سمے استعمال کرنا ضروریات سے ہے یہہ اشیاء لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر کہ جو لاہور میں بہ مندر واقعہ وچھووالی میں مورخہ ۲۵ و ۲۶ ماہ نومبر ۱۹۰۹ء کو ہونے والا ہے - لالہ امین چند صاحب ہون فوٹوگرافر سے نقد دام پر مل سکیں گی - علاوہ اس کے ضلع کانگڑہ کے کل مندروں اور مشہور ستھانوں کے **ولیو فوٹو** مثلاً دہرم سالہ کانگڑہ جوالا مکھی - منی کرن - روالسر - کُلو - منڈی - وغیرہ وغیرہ بھی لالہ امین چند ہون فوٹوگرافر جلندھر شہر کے پتہ سے درخواست کرنے پر بعد مقرر ہونے قیمت کے مل سکتے ہیں - گراہک سجنوں کی سیوا میں التماس ہے کہ اس موقعہ کو ہاتھہ سے نہ جانے دیویں اگر اس دفعہ خریدار صاحبان نے قدر فرمائی تو آئیندہ اونہیں گھر بیٹھے بٹھائے پہاڑ کی کل اشیاء گدمہ - **گرڑو پٹی - شہد وغیرہ وغیرہ** بہم پہونچا تے جایا کریں گے - اور گرڑو ایسے طیار کرا کر روانہ ہوا کریں گے - کہ جو لمبائی کے لحاظ سے وہ سے اوپر آجایا کریں اور موجودہ وقت رفع ہو جاوے ۔ علاوہ اس کے جلندھر شہر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر بھی فروخت ہوں گے ۔

المشتہر

ٹھاکر داس چودھری دہرم سالہ ضلع کانگڑہ ۔

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی کے لئے ایک عمدہ ٹٹکا

۲۱/۱۱

میرے پاس آیورویدک چکتسا (طبابت ہندی) کا جوہر ایک مجرب جیوتی پرکاشک سرسوتی نام تیل بوٹی سے طیار کیا ہوا جس کو مصری ڈالکر گئو کے دودھ میں ۳ ماشہ روز صبح کے وقت ۳ ماشہ تک ہر روز پینے سے عقل و قیاس فہم و فراست۔ حافظہ ذہن یادداشت و زبان کی تیزی میں اسقدر روشنی ہوتی ہے۔ کہ جو بیان سے باہر ہے۔ سوائے اس کے یہہ تیل قبض کشا اصنہ کی درستی بلغم و بادی کے رفع کرنے میں لاثانی مگر قدرے تلخ و گرم ضرور ہے۔ قیمت عـہ روپیہ فی سیر مگر یہہ سے کم قیمت کی بوتل ہرگز نہیں ملے گی اور خرچ ڈاک بذمہ خریدار المشتہر وشوانا تھہ شرما وید۔ اوپا یک کنیا مہا ودیالہ جلندھر شہر (پنجاب)

ٹھوک کے خریداروں کو رعایت

۳۲/۱۱

اردو ترجمہ ستیارتھہ پرکاش قیمتی ایک روپیہ ساجوں کو بلعہ میں پانچ جلدیں اور دیگر گراہکوں کو لعہ روپیہ میں دس جلدیں دینے کے لئے موجود ہے ۔

المشتہر گلاب چند مل لائبریرین آریہ سماج لاہور ۔

ہندو ہوٹل

ہیروں دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام طعام خوراک و رہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے۔ المشتہر (مالک ہندو ہوٹل لاہور)

ضرورت

۴۴/۱۱ ۱۹/۱۱

میرے ایک شریف دوست اور شریف خاندان قوم مہاجن عمر تخمیناً ۲۵ سال بالکل تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذرچکے ہیں۔ اب مہاجن کی کسی ایسی بدھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو عمر ۲۵ سال سے کم نہو۔ اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات راقم سے دریافت کرسکتے ہیں ۔ المشتہر

گوری شنکر دیج منتری آریہ سماج سدھ نگر ۔

عروج

۲۶/۱۲ ۲۷/۱۱

یہہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے جو اردو کے مسلم ادب میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس میں عطاق حسن و عشق کی داستان نہیں ہے۔ اور نہ فرضی باتیں لکھی گئی ہیں۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی نتایج نکالے گئے ہیں۔ جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب نیک نام ہو سکتا ہے۔ اور تنگدستی میں بھی خوشی سے رہنا۔ کسی کا بیجا شکوہ و شکایت نہ کرنا۔ شکر کیسانتھہ بسر اوقات کرنا۔ اور خدا پر پورا بھروسہ رکھنا۔ ہر ایک کام کو دیانت داری اور خوش اسلوبی سے کرنا۔ والدین کی دل و جان سے اطاعت و فرمانبرداری۔ تحصیل علم و ہنر کا ہمیشہ شائق رہنا۔ اپنی ذاتی محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہونچانا۔ طرح طرح کے مشکلات کو قومی ہمت و دانشمندی سے حل کرنا۔ خود ضبطی اور انکساری و سلامت روی و بردباری۔ فراخدلی و کفایت شعاری نیک نیتی و دور اندیشی۔ راستبازی و مروت اور اپنے آقا کی خیرخواہی اپنے ماتحتوں سے سلوک عام کو فائدہ پہونچانے کی خواہش اوصاف حمیدہ اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کئے گئے ہیں۔ کہ پڑھنے سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر ہوتا ہے قیمت ۱۰ محصول ڈاک ۱۰

المشتہر

منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

ضرورت ہے۔

۳۱/۱۱ ۳۲/۱۱

دوآبہ ہائی سکول جلندھر کے لئے ایک ایسے استاد کی ضرورت ہے۔ جو کہ انٹرنس پاس ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔ صرف آریہ پرش ہی درخواست کریں۔ المشتہر

ہیڈ ماسٹر دوآبہ ہائی سکول جلندھر شہر

موسم سرما کی گرمی

[illegible]

المشتہر [illegible]

لالہ جے چند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سال کی عمر سے ۳۰ سال تک جس کا بائبل میں بھی پتہ نہیں ہے کہ کہاں رہے ۱۰/

عیسائیوں کے ہاتھہ سے بھائیو نکو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک ۲/

دکھہ کی کہنا ۱/

ہمارے بچھڑے بھائی نمبر ۱ و نمبر ۲ ۲/

مہاراج لائیبل کیس ۲/

آتم سنتان پیدا کرنے کی بہاری ۲/

یہہ سب کتابیں مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر سے ملسکتی ہیں۔ محصول ڈاک قیمت کتابوں کے علاوہ ہوگا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب ٭

... میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست امرو رؤسا ... کا ... انگلستان کے ... یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ... ہے ... کے لئے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند ۔ جالا ۔ ... غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سفیدی ۔ ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ ... ڈاکٹر ... حکیم ... آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال ... چند روز کے استعمال کرتے ہیں ۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے سو لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے ۔ قیمت اسکی کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ... سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ... خالص ممیرہ فی ماشہ ... مقری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اجناس کا حضر دردیں ۔ نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ۔ **المشتہر**
پروفیسر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات	اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے ٭	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے ۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے ۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا ۔ دھند سوزش ہر قسم جسکو ... آنکھ آنا کہتے ہیں اجلن ... کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ... کا کرنا ۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی ... نہیں ۔ ہر کس کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات ... جہاں کہیں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں بھی سفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے ۔ اسلئے میں بلاشک ... شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے ۔ دستخط ڈاکٹر چاٹرجی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اُس کا تجربہ ... ایک زیر علاج مریضہ مسمات ... بعمر ... سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے ۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں پر خورد و خورد دانے نکلے ہوئے تھے ۔ اور پڑوال پڑتے تھے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جواُس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی ۔ مریضہ مذکورہ نے ۲۰ روز تک سرمہ کا استعمال کیا ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکور سے کلی صحت پائی ۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور و سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ۔ اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا ۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہے یہ سرمہ نہایت مفید ہے دستخط ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔ (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور ٭

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کے لئے بابت ... جمع کیا گیا ہے ٭

المشتہر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

جو نقد بھیجے یا ویلیو پے ایبل طلب کرنے پر ارسال ہو سکتی ہے

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں [illegible] اور خورد شیشی [illegible]

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر دو آثار رہیں اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں [illegible]

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہو ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں ... (عہ)

رفیق جواناں دافع جریان۔ بیقوت منی و احتلام و سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے وقتیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے سب شکایت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (للعہ)

دلپذیر کم سوزاک خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو دلپذیر کے چند روز کے استعمال پیشاب جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت دو شیشی خورد [illegible] اور کلاں [illegible]

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور پُر تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دو شیشی خورد دو روپیہ [illegible]

آرام بخش۔ دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی [illegible] مع مرہم (للعہ)

مصفی خون تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو نہایت مفید ہے۔ دو شیشی کلاں [illegible]

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت۔ یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں [illegible]

دل آرام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں [illegible] ادویہ مع مرہم تین روپیہ (سے)

دلکشا دافع قبض دائمی خواہ کتنے عرصہ سے ہو بہت ہی مفید ہے۔ دو شیشی کلاں [illegible]

شفا و صحت۔ دافع بدہضمی۔ بدہضمی خواہ کسی کی پورانی کیوں نہ ہو۔ اور طرح طرح کی تکلیف ہوتی ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ (للعہ)

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی بابت حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں ایک ماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوگی۔ دوائی کو ہر قسم کی گوشت سے پرہیز رکھنا چاہئے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی ہے۔ حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا مناسب ہے۔

نوٹ بہت سے سارٹیفکٹ ہمارے پاس صحت بخش ادویات کے موجود ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجایش جگہ درج نہیں ہو سکے۔ جو صاحبان بیماری کی ادویات کے دیکھنا چاہتے ہیں وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ اُن کی خدمت میں مع فہرست ادویات سارٹیفکٹ ارسال کئے جاویں گے۔

المشتہر پنڈت رام چند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہاسپٹل بہاولپور پنجاب

مطبع ستدھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Registerd No 39

ओ३म्

Registerd No. L. 39

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

Registerd No. L. 39

قیمت بہرصورت بعد پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

دھرم پرچارک

جلد	ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے	سمت ۱۹۵۶

اشتہار

مجرب ادویات

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ اس کے کھانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہو جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اسکے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لئے اکسیر ہے۔ ۱ ماشہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ تولہ ۱۰

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ مخلوق و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور حافظہ خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۰

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر نالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک یک ہفتہ ۲

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ ۱ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ہمارے پاس آئے بہتر طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔ **المشتہر**

حکیم تارا چند از گجرات (پنجاب) ....

ہون سامگری

۲۹/۱۰ — ۳۸/۱۱

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شری مانیہ ورپنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار اور زیادہ

دیر پا ہے۔ نرخ ۹ سیر ۰۰ عہ ۰ ۲ ہر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ **سگندھت دھوپ** نرخ ۰۰ عہ ۰ ۲ ہر کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ **چیند ہوکس ٹانک** یہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کو خلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے۔ تقویت باہ۔ دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کے خاص اصول ہیں۔ درد پشت۔ خوف بے چین خرابی۔ احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کا منصبی کام ہے۔ مزید براں یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور مزید منی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۱ تولہ جو دو ماہ روز کی خوراک ہے (عہ) **سفوف مجرب جریان** سیلان منی کہنہ دہات کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۰ تولہ کے لئے (عہ) **کلیان انجن** واسطے بصر مجرب الاثر ہے۔ پانی جانا خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ ایک تولہ (عہ)

نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست معہ فہرست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ **المشتہر**

(ہربھگوان بنسا ری شہر راولپنڈی) ✤ ✤ ✤

فرنگ پر پار

۲۴/۱۱ ۲۹

آزمایا اور سچا وکیا ہوا سنت گنیشا سنگہ
مقام ڈاکخانہ کھوڑہ ضلع ہوشیارپور

یہہ آتشک کی عجیب وغریب دوائی ہے۔ اس کو کہاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھہ ضرورت نہیں۔ نہ مُنہہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے۔ صرف سات خوراک کہانے سے بیماری دفع ہوجاتی ہے۔ اگر آتشک کی جڑ اوڑانی ہو تو فرنگ پرہار ضرور منگوالو۔ قیمت صرف .... (عہ)

سوزاک اس کے ۱۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اوڑ جاتا ہے۔ قیمت... (عہ)

بھنگ رس یہہ بھنگ نہایت محنت وعمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے جس کو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑھتی ہے۔ بہر ہی قیمت فی تولہ عہ ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہے۔ ملنے کا پتہ یہہ ہے ✻ **المشتہر**

جی۔ ایس۔ آر۔ ڈاکخانہ دوسوہہ ضلع ہوشیارپور ✻

نہ خریدوگے تو پچھتاوگے

۲۴/۱۱ ۲۳/۱۲

دُنیا بہر میں اعلےٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گہڑی اوپن کیس کیلیس چین والی ۱۸ سائیز ۹ جویل مہری پرزے قریباً مفت یعنی ۶ روپیہ کو دہڑا دہڑ فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگوایا ہوا مثل گہڑیاں۔ کلاک ٹائیم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں۔ شایقین فہرست ملاحظہ فرماویں۔ اور اپنی قیمتی فرمایش سے نیازمند کو ہرمیدان منت فرماویں ✻

المشتـــــــتہر

شیخ رحیم بخش وعظیم بخش گہڑی ساز ان بازار صدر سہارنپور ضلع (شہر پنجاب) ✻

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں چھہ سو قسم کی انگریزی اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلق آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گوروت ودیارتہی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکہرام آریہ مسافر منشی چمن لال وپنڈت کرپارام شرما۔ لالہ دیوراج۔ ماسٹر درگا پرساد۔ پنڈت بہیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کہتری۔ رائے ٹہاکر دت لالہ جیوندا مل بابو بیچارام چٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بہر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بہیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط وکتابت کریں اور بہومکا ترجمہ بابو نہال سنگہ کرنال نواسی بہی برائے فروخت موجود ہے قیمت عہ ✻ **المشتہر**

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھووالی ✻

آریہ کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریاں کہیس۔ دہوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بہی بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر جات ہرگز سال تقریبا ویلیو پے ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر**

جیا داس منیجر اور اس پر ووپرائیٹران آریہ کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ....

بیماری سے شفا پانیکا نہایت عمدہ موقع

۱۴/۱۱

تیس ۳۰ سالہ ڈاکٹری تجربہ کی ...

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے ۳۰ سالہ تجربہ میں جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں۔

جوہر عشرہ آتشک اور اس کے بد نتائج ... خون کی نہایت مجرب دوائی عہ اور (عہ)

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک ... جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (عہ)

نروانی ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف ... جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کے لئے نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چند ہی خوراک سے ... بند ہو جاتا ہے۔ .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ...... (عہ)

ناصوری کی مجرب دوائی .... (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے ✻

المشتہر پنڈت رامناتہہ میڈیکل پریکٹیشنر

ومنیجر کارخانہ دوا آریہ میڈیکل ہال ہسپتال جلندہر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نوٹ حاشیہ کا ملاحظہ کرنا ضروری ہے۔

گوروکل بھکشا منڈلی

کا دوسرا دورہ

نمبر ۱

میں یہہ ظاہر کر چکا ہوں کہ ۱۶ اکتوبر کو لاہور پہونچے۔ میرا ارادہ تہا کہ تین چار دنوں تک لاہور میں آرام کیا جاوے۔ لیکن افسوس کہ بوجوہات چند در چند جن کا ذکر بیکار غیر ضروری ہے۔ مجھے لاہور میں بھی آرام نہ ملا۔ پنڈت بھگت رام کو میں نے ۱۶ اکتوبر کی رات کو ہی ملتان روانہ کر دیا تہا۔ ۱۷ اکتوبر کو پنڈت پورنانند جی ڈیرہ اسمٰعیلخان کی طرف روانہ ہوگئے۔ میرا ارادہ ۱۸ اکتوبر کی شام کو بذریعہ ملتان ڈیرہ کیطرف جانے کا تہا۔ لیکن چند ضروری کاموں نے میرا سفر ایک دن کے لئے ملتوی کر دیا۔ اپنی ذاتی دقتوں کو نظر انداز کر کے (کیونکہ ان کا پبلک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے) مجھے اب اپنے دورہ کا حال شروع کرنا ضروری ہے۔ ۱۹ اکتوبر کی شام کی ریل میں سوار ہو کر ملتان دریا خان کا رستہ لیا۔ اُس رات کو ریل کی گاڑی میں پہیوں کی رگڑ سے آگ لگ گئی جس کی وجہ سے رستہ میں ایک گھنٹہ کی دیر لگ گئی اور جس وقت میری گاڑی ملتان شہر ریلوے سٹیشن پر پہونچی تو معلوم ہوا کہ سندھ ساگر لائین کی جانیوالی گاڑی ہماری گاڑی کا انتظار کر کے عرصہ ہوا کہ چلی گئی ہے۔ گو ۴ بجے صبح کا وقت تہا لیکن ہمارے مہربان بابو بسنت سنگھ جی منتری آریہ سماج ملتان اُس وقت سٹیشن پر موجود تہے۔ چہاونی کے سٹیشن تک ساتھ گئے اور بہت سے امور بابت گوروکل بھکشا منڈلی کے اُن کے ساتھ طے کئے گئے۔ گو امید منقطع ہو چکی تہی تاہم شیر شاہ کے سٹیشن پر سندھ ساگر لائین کی گاڑی مل گئی۔ میں فوراً سوار ہو کر ۶ بجے صبح کے بعد

میں مظفر گڑہ ریلوے سٹیشن پر پہونچا جہاں پنڈت گنگا رام جی منتری آریہ سماج معہ دیگر بہائیوں کے موجود تہے۔ اِن بہائیوں نے میرے پینے کے لئے دودہ دیا۔ جو راستہ میں ہی گر گیا۔ لیکن اگلے ایک چہوٹے سٹیشن پر کچھہ اور بہائی موجود تہے جنہوں نے کہ دودہ اور مٹہائی میرے استعمال کیلئے کافی دیدی۔ اُس کے آگے سناواں۔ کوٹ عدو۔ دائرہ دین پناہ لیہ وغیرہ سٹیشنوں پر اکثر بہائی ملے۔ جنہوں نے ناشتہ اور دودہ وغیرہ پیش کیا۔ لیکن ضرورت نہ ہونے کی وجہہ سے مجبوراً واپس کرنا پڑا۔ مگر گڑہ میں مجھے ڈیرہ اسمٰعیلخان کے حکیم چمن لال جی کے پتر ڈاکٹر گنیش دت جی ملے۔ جنہوں نے اُتم تازہ بہوجن کہانے کے لئے دیا۔ بہکر کے سٹیشن پر لالہ حکومت رائے جی سب اورسیئر نور محل (ضلع جالندہر) جو لواحی ملے۔ جو دریا خان کے سٹیشن تک میرے ساتہہ گئے اور بوقت واپسی بہکر ٹھہرنے کے لئے بڑی تاکید کرتے گئے۔ کروڑ۔ کوٹ عدو۔ اور سناواں کے بہائیوں کی بہی یہی تاکید تہی۔ دریا خان سے ۱/۲ ۳ بجے بسواری ٹانگہ روانہ ڈیرہ اسمٰعیلخان ہوئے اور نوکر کو یکہ پر بٹہا دیا کیونکہ ٹانگہ میں صرف ایک ہی جگہہ خالی تہی ۱/۲ ۵ بجے ڈیرہ کے پوسٹ آفس پر پہونچا جہاں سے آدمی لیکر

آریہ سماج مندر ڈیرہ اسمٰعیلخان

میں پہونچ گیا۔ جہاں پر کہ پنڈت پورنانند جی کا پہلا لیکچر شروع ہو چکا تہا۔ لیکچر ختم ہونے پر میں لالہ بیلی رام رہوں ایم۔ اے پلیڈر سیکرٹری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان کے مکان پر پہونچا جہاں کہ پنڈت پورنانند جی پہلے سے ہی اُترے ہوئے تہے۔ ۲۱ کی شام کو میرا پہلا لیکچر تہا جس میں حاضری پہلے دن کی نسبت بہت زیادہ تہی کیونکہ اُس دن نوٹس زیادہ مشتہر کیا گیا تہا۔ ۲۲ اکتوبر کو میرا لیکچر صبح کے وقت ہوا۔ کیونکہ اُس جگہہ موسم گرما میں آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسے ہمیشہ صبح کے وقت ہوا کرتے ہیں۔ میرا وچار ۲۲ کی رات کو ہی بنوں کی طرف روانہ ہونے کا تہا۔ لیکن بوجہہ ٹانگا میں جگہہ نہ ملنے کے ۲۳ اکتوبر کو ڈیرہ میں رہکر بہت سے گہروں میں بہکشا کے لئے گیا۔ اور شام کو میرا تیسرا لیکچر ہوا۔ میرے تینوں لیکچروں میں حاضری ۲۵۰ اور ۳۰۰ کے درمیان ہوتی رہی۔ پنڈت پورنانند جی کے تمہیدی لیکچر میں بہی حاضری قریباً ۱۵۰ کی تہی۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان کا مندر بڑا عالیشان بن رہا ہے۔ درمیانی بڑا کمرہ ۵۴ فٹ لمبا اور ۳۰ فٹ چوڑا طیار ہو چکا ہے اور اُس کے چاروں طرف دالانڈ بہی بن چکے ہیں۔ صرف دو طرفوں کے دو منزلہ کمرے دو دالانڈوں کے اوپر چھتے جانے باقی ہیں۔ مندر پر تقریباً پانچ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور اُمید ہے کہ ۲۰۰۰ دو ہزار اور خرچ کرنے پر مندر مکمل ہو جاویگا۔ مندر کے احاطہ میں ایک چہوٹی سی کنوئیں بہی لگائی گئی ہے۔ اس آریہ سماج میں ہمارے دیرگھ درشی اور آدرش گرہستہی بہائی رائے پیڑا رام جی کے پتر لالہ بیلی رام ایم۔ اے۔ اس وقت بڑے پورشارتہ سے کام کرتے ہیں۔ بہجن منڈلی کے ساتہ ہارمونیم بجانا۔ بہوسکا وغیرہ سے ہفتہ وار جلسوں میں کتہا کرنا اور ان کے سوائے آریہ سماج کی سیوا میں تت پر بہنا ان کو نے معمولی کام ہے جس طرح لگن والے سکرٹری کام کیا کرتے ہیں وہی حالت میں نے لالہ بیلی رام کی دیکھی۔ پنڈت مولچند اور لالہ گنگا رام پلیڈر ان کا ذکر میں اپنے پہلے دورے کے بیان میں کر آیا ہوں۔ جسطرح ان ایمان کا خیال نیا گیا کہ لالہ بیلی رام کام کر رہے ہیں۔ لیکن میرے لئے یہہ کچھہ تعجب کی بات نہ تہی کیونکہ میں پہلے سے ہی جانتا تہا کہ رائے پیڑا رام جی نے اس بے شرک پن کے زمانہ میں اپنے لڑکوں کو نیک چلن سادہ مزاج اور پورشارتہی بنانے میں خاص کامیابی حاصل کی ہے۔ لالہ بیلی رام کا مکان آریہ سماجک پرچارکوں کے لئے اس وقت ڈیرہ میں مرکز کا کام دے رہا ہے۔ ان کے سوائے لالہ گوبند رام جی بڑے پورشارتہی ہیں۔ ڈیرہ وال بہائیوں نے باوجودیکہ مندر کے چندہ سے انہیں اب تک رہائی نہیں ملی بڑے پورشارتہ سے روپیہ جمع کرنا شروع کر دیا تہا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گروکل بہکشا منڈلی کا

دُوسرا دورہ

اس جگہ ایک اور بات قابلِ ذکر ہے۔ جسکو اپنے پہلے دورے کے بیانمیں میں نے غلطی سے نظر انداز کردیا تہا۔ یعنی ہر ایک جگہ جہاں پر کہ میں نے گروکل کی سکیم کو پیش کرکے اسکی عظمت کو ظاہر کیا ہے۔ اکثر معزز لوگوں نے اپنے لڑکوں کو گروکل مین بھیجنے کے لئے تیار کردیا۔ چنانچہ ڈیرہ اسمعیلخاں مین بہی شائد چار یا پانچ لڑکے گروکل مین داخل ہونے کیلئے تیار ہین۔ انہین سے ایک لڑکے کا قصہ بیان کرنے کے قابل ہے۔ اس لڑکے کو عرصہ سے گروکل مین داخل ہوجانے کا خیال تہا لیکن جب میرے پہونچنے پر اُس نے سکیم پڑھی تو اُسے معلوم ہوا کہ بارہ برس سے اوپر کے لڑکے کو کوئی موقع گروکل مین داخل ہونے کا نہ دیا جاویگا۔ اس پر لڑکے کو بڑا افسوس ہوا اور روتے روتے اسکی ہچکیاں بندھ گئیں کیونکہ اسکی عمر اس وقت تیرہ برس کی ہے۔ پنڈت پورناہند جی کے پاس آنکر عرصہ تک وہ روتا رہا جسپر پنڈت جی نے مجھے خبر کی۔ اس لڑکے کا معاملہ آریہ پرتنی ندہی سبہا کے پردہان مہاشہ کے پاس بھیجدیا جاویگا گو ممکن نہین ہے کہ صرف اس لڑکے کا معاملہ دیکھ کر قاعدوں کی پابندی کو ڈہیلا کیا جاوے۔ تاہم یہ واقع صاف ظاہر کرتاہے کہ نیک مزاج بچوں کی رغبت عموماً گروکل کی طرف ہوتی جاتی ہے۔ ڈیرہ اسمعیلخان آریہ سماج کی حالت بہت اچھی ہے اور اُس کے ممبران کے اندر اس وقت جان دکھائی دیتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ سلسلہ وار ساتھ ہی ساتھ دورہ کا حال نہ لکھنے کی وجہ سے مجھے بہت سی باتوں کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے اور نہ ہی اخبار کے کالموں مین اسقدر گنجائش معلوم ہوتی ہے کہ من وعن حالات درج کئے جاوین۔ تاہم آریہ سماج سمبندھی جو جو باتیں قابل ذکر معلوم ہوتی ہین اُنکو درج کردیا کرتا ہوں۔

۲۳- اکتوبر کی رات کو آٹھہ بجے جب ہم سندھیا اگنی ہوتر۔ بہوجن آدی سے فارغ ہو بیٹھے تھے تو ٹانگا والے کا ترم سنائی دیا۔ فوراً اسباب ٹانگا پر رکہا کر مین اور پنڈت پورناہند جی ٹانگا پر سوار ہوگئے۔ ڈیرہ سے بنوں ۸۹ میلوں کے فاصلہ پر ہے۔ اور یہہ سفر ڈاک کے ٹانگے میں رات کو طے کرنا پڑتا ہے۔ تیسرے مہاشہ بہی ہمارے ساتھ ایک آریہ سماجسٹ بہائی ہی تھے اس لئے رستہ بڑی عمدگی سے کٹا۔ لیکن مجھے رات کے سفر مین کسیقدر تکلیف ہوئی۔ اول تو چونکہ معمولی موسم ڈیرہ مین معتدل تہا۔ اس لئے میں نے کوئی بہی گرم کپڑا نہیں لیا ہوا تہا سوائے دو عدد گرڈوں کے جو کہ میں نے احتیاطاً اوپر رکہہ لئے تھے میرے بدن پر ایک بھی کپڑا گرم نہ تہا حالانکہ پنڈت پورناہند جی نے مجھے پہلے سے ہی خبردار کردیا تہا۔ رات کے گیارہ بجے تک تو بات چیت باہمی مین کٹی اور اس قدر سردی بہی معلوم نہوئی لیکن اُس کے بعد جب ہم **شیخ بڈین** (جو کہ ایک پہاڑی مقام ڈیرہ جات کے انگریزوں کا گرمیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے) کے نزدیک پہونچے۔ تو ہوا بہت ہی سرد چلنے لگی۔ جس سے مجھے اپنے سینہ کی حفاظت کا بڑا خیال ہوا۔ لیکن باوجود سخت سردی محسوس کرنے کے میری توجہ بالکل زائد پارچات لینے کیطرف نہ کہچی۔ قریباً ۳ بجے صبح کے جب جاڑا بالکل ناقابل برداشت ہوگیا تو پنڈت پورناہند جی سے مانگ کر ایک لوئی لی جسے اوڑہ کر کسیقدر اطمینان ہوا۔ تمام رات آنکھ نہیں جہپکی۔ ٹانگے کی کہٹ کہٹ اور اُچہل کود مین کوئی بہادر ہی آنکہیں ہوں گی جو نیند لے سکیں۔ پنڈت پورناہند جی نے البتہ باوجود بار بار کے اُترنے کے بہی کچھ آنکہیں بند کی تہین۔ لیکن وہ نیند کیا تہی جاگنے کی حالت سے بہی بدتر۔ آخر کار ۲۴- اکتوبر کو ۸ بجے صبح کے ٹانگا بنوں کے صدر دروازہ پر پہونچا۔ اور اُترتے ہی میرے عزیز لالہ سکہیارام جی پلیڈر معہ دیگر آریہ بہائیوں کے آگے ہوئے اور آپسمیں بڑے پریم سے نمستے ہوئی۔ لالہ گوردیارا جی دہارمک سکرٹری آریہ سماج بنوں بہی موجود تھے۔ سب بہائیوں نے ملکر نگر کیرتن شروع کردیا۔ اور ہری کیرتن کرتے ہوئے لالہ سکہیارام جی کے مکان پر پہونچے۔

مین پہلے لکہنا بہول گیا ہوں کہ لالہ بیلی رام جی کے مکان پر ڈیرہ اسمعیلخاں میں میں نے یہ پہلا دن گزارا کہ مین سفر میں ہوں کیونکہ مدت تک باریک اور سیلے آٹے سے تنگ آگر مین نے اُس جگہ اپنے دوار کی سی رسوئی کہائی۔ اُس سے بڑہکر آنند مجھے لالہ سکہیارام جی کے ڈیرہ پر ملا۔ اسجگہ بہوجن آدی کا سب انتظام ایسا پایا جو کہ گہرون مین ہوتا ہے نیتہ کرم سے فارغ ہوکر بہوجن کے بعد مجبوراً کچھ دیر کے لئے ہم سوگئے۔ جاگنے پر کسیقدر مطالعہ کیا۔ جسکے بعد کہ اکثر آریہ بہائی آگئے تھے۔ اور اُن سے بات چیت ہوتی رہی۔ شام کو لیکچر تہا جس کے ایک گھنٹہ پہلے ایک آدمی نے پوچھا کہ لالہ روپ نرائن جی ملنا چاہتے ہین اور لیکچر کا وقت پوچھتے ہین۔ مین حیران تہا کہ یہ کون صاحب ہین کہ آپ خود تشریف لے آئے اور معلوم ہوا کہ آپ میرے کوئٹہ کے واقف ہین جن مین عرصہ تلک آریہ سماج کو انہوں نے چلایا تہا پنڈت پورناہند جی کے پرانے متر تھے۔ یہ صاحب کمسریٹ ایجنٹ ہین۔ ان کے سوائے اسجگہ اور بہت بہائی ملے جو کہ آریہ سماج کے ممبر یا ہمدرد رہ چکے ہین اور جو کہ اب آریہ سماج مین نہ جاتے اور نہ ہی آریہ بہائی انہیں جانتے تھے کہ وہ آریہ سماج کے ساتھ کچھ بہی ہمدردی رکہتے ہین۔

اس جگہ مین آریہ بہائیوں کی سیوا مین ایک خاص نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ مین دیکھتا ہوں کہ جو بہائی ایک جگہ آریہ سماج کے بڑے سرگرم ممبر تھے وہ دوسری جگہ جاکر سست پڑجاتے اور آریہ سماج سے بالکل الگ ہو جاتے ہین۔ اس نقصان کو

کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک آریہ سماج کے کسی ادھیکاری کا یہ فرض قرار دیا جاوے کہ ہر ایک نووارد کے حالات دریافت کرتا رہے اور اس سے ملاقات کر کے دریافت کر چھوڑے کہ آیا اس کا کبھی کسیطرح کا سمبندھ آریہ سماج کے ساتھ رہا ہے یا نہیں - اس طریقہ پر میری رائے میں بہت سے ممبر جو کہ رفتہ رفتہ آریہ سماج سے علیحدہ ہوتے ہیں - آریہ سماج کیلئے سوکشت ہو سکتے ہیں -

شام کے لکچر میں تقریباً ۳۵۰ کی حاضری تھی ڈاکٹر پنل صاحب مشنری بھی معہ اپنی بوڑھی والدہ ماجدہ کے موجود تھے - یہ صاحب اس وحشی ملک میں عیسائی مذہب کے لئے کام کرنے کی غرض سے بلا کسی لالچ کے ٹھہرے ہوئے ہیں - گھر کے امیر ہیں لیکن بڑی سادہ زندگی بسر کر کے لوگوں کا ڈاکٹری علاج کرتے ہیں - پشتو زبان سیکھ اسی ملک کی پوشاک پہن کر پٹھانوں کو عیسےٰ کی بادشاہت کے اندر لانا چاہتے ہیں - اس شخص کی زندگی کی پاکیزگی کی نسبت میرے آریہ بھائیوں نے بڑی زبردست شہادتیں دیں اور انہوں نے ہر طرح کے تعصب سے بری بیان کیا - مجھے افسوس ہے کہ صاحب بہادر سے میں دوسرے دن نہ مل سکا کیونکہ وہ کسی خاص کام کیلئے لاہور روانہ ہوگئے تھے - لیکن میرے لکچر کے خاتمہ تک وہ موجود رہے اور بڑی غور سے گروکل کے اغراض کو سنتے رہے - مجھے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اردو ستیارتھ پرکاش پڑھنے کیلئے لیا ہے اور آریہ سماجک لٹریچر ہمیشہ مانگتے رہتے ہیں - چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ میری کتاب "تصحیح اعتقاد" جلد اول بھی انہیں دی گئی ہے - ایسے موقعہ پر مجھے اپنے سماجک لٹریچر کی کمی کو دیکھ کر بڑا افسوس ہوا کرتا ہے - بڑے انگریزوں سے بات چیت کا موقعہ ملا اور اپنے دیسی تعلیم یافتہ بھائیوں سے بھی دھرم کے بارے میں گفتگو آئی لیکن آخر زبانی گفتگو سے کل سیدھانتوں کا پتہ کسطرح لگ سکتا ہے - آخرکار میرے ہمکلاموں نے مجھ سے آریہ سماج کا لٹریچر انگریزی میں مانگا - اور مجھے اسوقت آریہ سماج کے یوگیہ سبھاسدوں کی سستی پر سخت افسوس آیا -

بنوں آریہ سماج کا مندر اپنا ہے جسکی رجسٹری کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام ہو چکی ہے - ایک کمرہ بنا ہوا ہے جسمیں تقریباً ایکسو یا ڈیڑھ سو آدمی بیٹھ سکتے ہیں - اور دو کوٹھڑیاں اسکی دونوں طرف ہیں جنکے اوپر چوبارے ہیں جسمیں استریاں بیٹھ سکتی ہیں اس آریہ سماج مندر کا صحن بڑا فراخ ہے جسمیں ایک ہزار سے زیادہ سامعین آرام سے بیٹھ سکتے ہیں - اس مندر کے اندر ایک فراخ قد آدم سے اونچا حوض بنا ہوا ہے جسمیں کہ نہر سے پانی برابر آتا ہے - اس حوض میں اکثر لوگ نہانے آتے ہیں - اور مجھے یاد ہے کہ جب میں ۱۸۹۵ء کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے گیا تھا تو مجھے معلوم ہوا تھا کہ آریہ سماج کے ادھیکاریاں نے نیم کیا ہوا تھا کہ حوض میں اسی شخص کو اشنان کرنے کی آگیا دیتے تھے جو کہ گائتری منتر کنٹھ سنا سکتا تھا -

بنوں چھوٹی سی جگہ ہے لیکن یہاں کے سبھاسدان کی ذاتی ہمت اور عام پورشارتھ سے دوسرے دن بھی ۲۵ - اکتوبر کو خوب دھن اکٹھا ہونا شروع ہو گیا - خاص خاص جگہوں میں میرے آریہ بھائی مجھے اور پنڈت پورنانند جی کو بھی لے گئے تھے - جہاں کہ ہم نے کئی نئے تجربے حاصل کئے - اس جگہ میں یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ہر جگہ جہاں کہ ہم گئے ہمارے کلچرڈ بھائیوں اور ہمدردوں کی طرف سے عجیب طرح کی مخالفت ہوتی رہی - ان صاحبوں کا یہ حوصلہ تو نہیں پڑا کہ سکیم پر کوئی اعتراض کریں - کیونکہ انکو معلوم ہو گیا ہے کہ عام رائے اس کے حق میں ہے اور یہ صاحبان عام رائے پر سب کچھ قربان کر دینے کو تیار ہیں - لیکن ہر جگہ ایک ہی اعتراض پیش کرتے ہیں کہ یہ سکیم ناقابل عمل ہے - اور یہ اعتراض بھی کسی کلچرڈ بھائی نے ہمارے سامنے پیش نہیں کیا - بلکہ ہمارے جانے پر پیشتر یہ کہا کہ جو کچھ دینا ہے عام جلسہ میں بھیجدیں گے - حالانکہ کسی نے بھی کہیں ایک پیسہ تک نہ بھیجا - البتہ ہماری غیبت میں گھر گھر جا کر لوگوں میں غلط خیالات پھیلانے کی کوشش کی - جسکا ذکر اس جگہ نہیں کرونگا - بلکہ آگے ملتان کے حالات کے ضمن میں بیان کرونگا جہاں پر کہ کلچرڈ صاحبان کی مخالفت عین جوبن پر تھی - اسجگہ صرف اسیقدر لکھنے پر اکتفا کرونگا کہ جسطرح اور جگہ کے کلچرڈ بھائیوں نے جواب دئیے تھے - اسیطرح پر یہاں بھی ایک وکیل اور ایک ڈپٹی صاحب نے صاف جواب دینے کی ہمت نہ کر کے اپنا عطیہ بھیجدینے کا وعدہ کیا لیکن اس کا ایفا ہرگز نہ کیا -

اسی شام کو لکچر کے خاتمہ پر جسمیں حاضری ہزار ۲۵ کے قریب تھی لوگوں نے روپیہ دینا شروع کر دیا - اور کئی صاحبوں نے نئے اقرار کیئے -

۲۶ - کی صبح کو ہتھ کرم سے فارغ ہو کر ہم دونوں نے ایک آریہ سماج کے ہمدرد دیہات کے نئے مکان کی پرتشٹھا سنسکار ودھی انوسار کرائی جسکے مفصل حالات بنوں کے ایک نامہ نگار آریہ پتر کا میں درج کرا چکے ہیں پنڈت پورنانند جی کو ۱۱ روپیہ دکشنا میں ملے تھے جو کہ انہوں نے گروکل فنڈ میں ہی داخل کر دیئے -

چونکہ آئندہ تین دنوں تک کے لئے ڈاک کے ٹانگے کی سب جگہیں رکی ہوئی تھیں اس لئے میں نے خاص ٹانگہ کا انتظام کر لیا جسمیں تیسری جگہ کے لئے ایک آریہ بھائی مل گئے ۱۲½ کے قریب ۲۰۰ ایک آنہ نقد اور ایک انت چاندی کا لیکر ہم ٹانگہ میں روانہ ہو گئے پھر انت توڑ کر ملتان میں بیچ کر فروخت کیا گیا گو ثابت انت کے پانچ روپیہ ملتے تھے - لیکن میں نے مناسب نہ سمجھا کہ کسی اور بھائی کو سدا تی پوجا کا موقع دیا جاوے گویا کل ۷۰۶ روپیہ ۵ر - ۶ پائی نقد ہم بنوں سے لے آئے اور تقریباً ۵۰ یا ۶۰ روپیوں کے اقرار تھے - جو کہ جلد بھاق ہونیکی امید تھی اس جگہ سے

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چلتے ہوئے میں نے وہی حالت محسوس کی جو کہ گہر سے چلتے ہوئے کیا کرتا تہا۔

بنوں سے چلکر تانگہ کے گہوڑوں کی عجیب کیفیت دیکہی - بعض اڑیل گہوڑوں کو جسطرح پر کہ بالگیر تابو کرتے ہیں وہ میرے لیئے ایک عجیب تجربہ تہا - ایک چوکی کے ایک گہوڑے کا کان رسی سے باندھ کر چلانے کی بڑی کوششیں کی گئیں - بہت کچہ چارا کیا لیکن گہوڑا نہ چلا - آخر کار بالگیر نے انگوٹہا اسکے کان میں کچہ کیا اور گہوڑا فوراً چلدیا - بعض گہوڑوں کے چلانے کے لیئے پاؤں میں رسی ڈالی جاتی ہے - غرضیکہ حضرت انسان اپنا کام لینے کے لیئے عجیب عجیب پالسیاں اختیار کرتا ہے - ۲۵ میل پر بنوں کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے اور یہاں اسکے مقام سے ڈیرہ کے تانگہ میں بیٹہنا پڑتا ہے اسجگہ ہم نے پوریاں کہائیں جو کہ بنوں سے ہمراہ لائے تہے - آگے چلتے ہوئے ابر کو گہرا ہوا دیکہ کر میں بڑا خوش ہوا - بنوں میں بہی صبح سے ہی ابر گہر رہے تہے اسجگہ ایک آدھ بوند بہی پڑی لیکن دفعتاً آندہی چلی اور جہاں تمام بادلوں کو اڑا لیجا کر خلق خدا کی امیدوں کو خاک میں ملا گئی وہاں ہماری آنکھوں میں گہر کر کے انہیں بینائی سے عارضی طور پر محروم کر گئی - تانگہ بہی ہمیں اسجگہ ایسا ملا جو کہ ڈہانچہ ہی ڈہانچہ تہا - یہی معلوم ہوتا تہا کہ اب گرا اب گرا - آخر کار ۱۱ بجے تانگہ شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں داخل ہوا - اور ہم دونوں نے لالہ بیلی رام کے گہر کے اندر داخل ہو کر ایشور کا دہن واد کیا اور پانی پینے کے بعد سو گئے۔

۲۷ - اکتوبر کی صبح کو نیند سے فارغ ہوتے ہی لالہ بیلی رام اور دیگر بہائی آن ملے - معلوم ہوا کہ کل روپیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ۱۰۶۰ کے قریب لکہا گیا ہے - جس میں سے ۷۶۰ اسوقت تک وصول ہو چکے تہے - معلوم ہوا کہ ۵۰۰ روپیہ میرے ڈیرہ وال بہائیوں نے میرے جانے کے بعد دوسرے دن ہی بہیجدیا تہا - اور غالباً دو سو روپیہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں بہیجدیا ہوگا - باقی ساٹہ روپیئے بہی جلد وصول ہو جاوینگا - اس جگہ میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں کیطرف کے ایک دو خاص رواج ظاہر کرنا چاہتا ہوں - ممالک مغربی شمالی میں صبح کیوقت دال بہات اور شام کو پوری ترکاری بنتی ہے - گویا دال شام کو کوئی نہیں کہاتا - برخلاف اسکے ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں دال ہمیشہ رات کو بنتی ہے صبح کو محض بہاجی ترکاری بنتی ہے -

دوسرا رواج عجیب یہ دیکہا - گو موسم سرما تہا جس میں گئے پانی کے لیئے ضرور پوچہا گیا - ہمارے دوابہ بست جالندہر میں خواہ موسم گرما ہی کیوں نہو پہلے حقہ کی پرسش ہوتی ہے - اور ممالک مغربی اور شمالی وغیرہ میں ہر جگہ پان پیش کیا جاتا ہے کیا ڈیرہ وال بہائی اس لیئے تو پانی پیش نہیں کرتے کہ ملک گرم اور خشک ہے - اور پانی کی قلت بہر صورت ایسے ایسے رواجوں کی علت غائی اجنبی مسافروں کو کیا معلوم ہو سکتی ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے چلتے ہوئے بہی میری وہی حالت ہوئی جو کہ بنوں سے چلتے ہوئے ہوئی تہی - مجہے یوں معلوم ہوا کہ جالندہر سے باہر جا رہا ہوں عزیز بیلی رام مجہے رخصت کر کے کچہری کو چلے گئے اور لالہ گوردہارام وغیرہ چند بہائی مجہے ڈاکخانہ تک رخصت کرنے آئے - ٹہیک ۱۰ بجے ہمارے کرایہ کی ٹمٹم ڈاکخانہ سے چلدی - ٹمٹم والا ایک سکہ والا ہندو کہتری تہا جسے بہگت کے نام سے پکارتے تہے - اپنی بہگتی کا اظہار کرنے کے لیئے ایک دو مرتبہ بہجنوں کے بول لیکر لوہیرے اخلاق سے بات کرنے پر اور بہی زیادہ مست ہو گیا لیکن مجہے کیا صدمہ پہونچا جبکہ ایک آدمی سے بات چیت کرتے ہوئے یہی شخص سخت گالیاں بکنے لگا - میں نے اسے منع کیا جس پر بانی نے گہوڑے کو بالکل سست کر دیا حالانکہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں وعدہ کر آیا تہا کہ تانگہ کے ساتہ پہونچا دونگا اور اسی وعدہ پر اسے تین سوا تین روپیہ دینے قرار پائے تہے - میں نے ایک دو مرتبہ نرمی سے کہا جس کی اس نے کچہ پرواہ نہ کی صرف یہی نہیں بلکہ ایک سفید جہوٹ بول اور مکاری کر کے اپنی بہگتی بہاؤ کا عجب ثبوت دیا - یعنی ایک دوسرا تانگہ والا جو ملا تو اس نے بیان کیا کہ وہ گیارہ بجے ڈیرہ سے چلا ہے - اور گرایہ تین سواریوں سے ہی لیا ہے اور میری طرف دیکہ کر اور جان کر کہ میں نے سن لیا ہے بہگت جی دوسرے ٹمٹم والے سے کہتے ہیں کہ اں تمہیں تو عمدہ کی سواری ملگئی اور ہمیں تو کل تین روپیہ سواریوں کے ملے ہیں - اس پر میں نے اس بہگت کو ڈانٹا میرے تیور بدلے پر یہ شخص سمجہ گیا کہ اب بات بگڑ گئی اور پہر تو سیدہا ہوا تو دریا خان ہمیں اس نے دو بجے سے پہلے ہی پہونچا دیا - میں نے اوپر کا معاملہ اس لیئے بیان کیا ہے کہ میرے ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ آجکل کے نمائشی بہگتی بہاؤ کو دہرم اور اخلاق کے ساتہ کہاں تک تعلق ہے۔

دریا خان کے سٹیشن پر پہونچتے ہی میں لالہ حکومت رائے جی کو ملا جو ٹرالی لیکر پہلے سے آئے بیٹہے تہے - ہم ویٹنگ روم میں گئے جہاں پر کہ ٹہلی ضلع مظفرگڈہ کے تحصیلدار صاحب موجود تہے جو کہ ہمارے ساتہ ہی ٹرالی پر جانے کو تیار ہو گئے ایک ڈپٹی انسپکٹر پولیس بہی اسیطرح تیار ہو گئے اڑہائی بجے ملتان سے ریل گاڑی آگئی - اسوقت لالہ لیکہرام جی صاحب پینشنر بہکر بہی براہ ٹرالی دریا خان سے کوٹ سلطان کو جا رہے تہے - مگر اول شکر دہ بہی بہکر کو روانہ ہوئے - چنانچہ ہم دو ٹرالی میں بیٹہ کر ہم سب تین بجے چلدیئے اور چار بجے بہکر کے سٹیشن پر پہونچ گئے۔

اس جگہ میں نے آدہ گہنٹہ آرام کے بعد رائے شیونا تہہ صاحب اگزکٹو انجینیر سے ملاقات کی اور آپکا بہوجن لیئے نمتر ان منظور کر کے قصبہ کے دروازہ لکچر کے لیئے چلا گیا - جہاں پر کہ تقریباً ۹۰ یا ۱۰۰ آدمیوں کی بہیڑ بہاڑ ہو گئی - گروکل کے اغراض قریباً ۱۰ منٹ بزرگی سادہ الفاظ میں بیان کی گئی جس پر اسیوقت تقریباً ۷۲ روپیہ چندہ لکہا گیا جس میں سے کچہ نقد وصول ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

... والا تھا جو کل
باقی اور بھی لکھا جانے اور وصول ہونے
کام لالہ حکومت رائے جی کے سپرد کیا گیا - اسجگہ لکچر کے
بعد مہتہ ہری چند صاحب تحصیلدار بندوبست نے
وعدہ کیا کہ وہ اپنے بیٹے کو گروکل میں داخل کرا دینگے
اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں اب ایک برس کے اندر
ہی پنشن لینے والا ہوں - اگر میرے لائق گروکل کی
کوئی خدمت ہو تو کرنیکو طیار ہوں - مجھے گروکل کا چوکیدار
بنا لیجیے - یہ مہتہ صاحب ہمارے مشہور [illegible] گیانی
بھائی مہتہ امیر چند جی کو نی کی کل میں سے ہیں
مہتہ جی کی سسرال بانی نے لوگوں کے دلوں پر اثر کیا
چنانچہ لالہ لیکھراج جی پلیڈر نے اپنے بھتیجے کو بھیجنے
کا وعدہ فرمایا - لکچر سے واپس ہوکر سندھیا اگنی ہوتر
سے فارغ ہو کر میں اور پنڈت پورنانند جی رائے
شیوناتھ جی کے ہاں بھوجن کیلئے چلے گئے -

آجکل سے کلچرڈ مخالفت نے ایک نئی صورت
پکڑی - میرے بھکر آنے کی خبر پہلے سے مشتہر
ہو چکی تھی - چنانچہ پہلے میرا ارادہ ۲۵ - کو آنیکا تھا
چنانچہ شاید اسیدن شام کو لالہ لیلا رام نندوانی
ہی کے مشہور کلچرڈ (جنہوں نے لیکھرام
میموریل فنڈ کیلئے روپیہ جمع کرکے اس فنڈ میں داخل
نہیں کیا بلکہ معلوم کیا کر گئے) بھکر میں داخل ہوکر
اور بار بار میرا انتظار کرتے رہے - میرے پہونچنے
پر وہ آگے موجود تھے - رائے شیوناتھ کے یہاں
جب تک کہ میں پہلے بیٹھا رہا وہ موجود رہتے تھے - اور
جب ہم لکچر کے لئے آئے تو پیچھے ادھر تو قصبہ کا
گشت کیا - اس سے پہلے بھی لوگوں کے پاس
گروکل کی نسبت غلط بیانیاں کر چکے تھے - لیکن
ہمیں انکی مہربانیوں سے فائدہ ہی پہونچا یعنی
جو لوگ ادھر سے وہ باتیں سننے نہ آتے وہ
شاید اسی خیال سے ہی چلے آئے کہ جس گروکل
کے برخلاف کہ ایک صاحب خود بخود بھی دیر
کرتے پھرتے ہیں آخر دیکھیں تو اور سنیں بھی
کہ وہ کیا بلا ہے - لیکن پانچ سب کاموں سے

برخلاف لالہ لیلا رام کا یہ کام تھا کہ میں رائے شیوناتھ
کے ساتھ ہم انکی غیر حاضری میں بات چیت کرنے آویں
پس رات کو ہمارے پہونچتے ہی وہ بھی پہونچ گئے
اور ۱۰ بجے ہمیں ریل میں سوار کرا کر خود ہمارے ساتھ
بطور پہرہ دار کے سوار ہو گئے -

رائے شیوناتھ صاحب نہایت اخلاق سے
پیش آئے - گروکل کی نسبت حالات دریافت
کرتے رہے - انکا لڑکا ننگے پاؤں برہمچاری کی شکل میں
موجود تھا - اس کے اتالیق جو پنڈت جی ہیں انسے
بھی ملاقات ہوئی - رائے صاحب کی حالت
اسوقت سدھانتوں کے بارے میں عجیب ڈانواڈول
سی دکھلائی دی - میں نہ تو مناسب سمجھتا ہوں
اور نہ ہی گنجائش ہے کہ انکے رائے صاحب
عقیدوں کے بارے میں بحث کروں - لیکن
اسقدر بتلانا ضروری ہے کہ رائے صاحب اسوقت
مردوں کا شرادھ اور روئے شہادت پتھیہ
برہمن جائز مانتے ہیں چنانچہ انہوں نے شت پتھ
کے دوسرے کانڈ کے ایک حصہ کے انگریزی
ترجمہ کا ہندی ترجمہ سنا کر مردوں کا شرادھ
ثابت کرنا چاہا - جب پنڈت پورنانند جی
اور میں نے انہیں دکھلایا کہ کوئی شبہ اس
وقت میں نہیں جس سے مردہ سے مطلب ہو
اور خاتمہ پر صاف طور پر انکار بنسبت [illegible]
ظاہر ہوتا تھا - رائے صاحب نے اسپر کہا کہ اگر انکار
ہاں ہو میں تو ٹیکہ کی وجہ بھی قائم رہیگی -
نیز اس بارے میں آئندہ بحث کرنے کا ارادہ رکھتا
ہوں جبکہ اس دورہ سے فارغ ہولوں لیکن
مجھے رائے صاحب کے دیگر عقیدوں کو سنکر نہایت
افسوس ہوا - آپ جنتر منتر جادو ٹونہ کو بھی
ٹھیک مانتے ہیں - رشیوں کے گرنتھوں کی نسبت
آپکا خیال ہے کہ بعض رشی مانس بھکشن کے حق میں
تھے اور بعض برخلاف اور آپکا خیال ہے کہ بعض
رشی لوگ گئو میدھ اور اشومیدھ میں گائے اور گھوڑا

مار کر یگیہ کرتے اور کھاتے بھی تھے - خود تو ان
رشیوں کی پیروی کرتے ہیں جو مانس بھکشن
کی کسی حالت میں بھی آگیا نہیں دیتے - لیکن
فرماتے تھے کہ اشومیدھ اور گومیدھ میں جائز
مانکر بھی انسان رشیوں کا پیرو رہ سکتا ہے - سوامی
دیانند کی عزت آپ کی نظروں میں بہت کم ہے -
اور یہ سب نتیجہ بے سری آزادی کا ہے جو کہ ہمارے
کلچرڈ بھائیوں نے اپنے لئے ایک دستور العمل ٹھہرا لیا
ہے - میں رائے شیوناتھ جی سے بادب
گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی پوزیشن کو
پہچانیں اور چاہئیں رشی دیانند کے گرنتھوں کو پھر
غور سے مطالعہ کریں - اور اگر بعد اس تمام
کوشش کے انکی یہی رائے قائم رہے تو انکو
آریہ سماج سے بالکل علیحدہ ہو جانا چاہیئے
ہمارے کلچرڈ بھائی خواہ انکو اطمینان دلادیں
کہ ہر خیال والا آدمی آریہ سماج کا سبھاسد
رہ سکتا ہے - لیکن ایک با اصول آدمی اس قسم
دلاسوں سے کب تسلی حاصل کر سکتا ہے -

مجھے اسی رات کو روانہ ہونا تھا ورنہ طبیعت
چاہتی تھی کہ رائے شیوناتھ جی سے بات چیت
کرنے کے لئے ٹھہر جاؤں - تاکہ اگر میری کوشش
سے آریہ سماج کے ایک پرانے رکن کی کچھ تسلی
ہو سکے تو اس کے لئے یتن کروں - رات کے
۱۰ بجے میں نے تو ملتان شہر کا ٹکٹ لے لیا کیونکہ
لالہ چرانجی بھائے کے ساتھ ۲۸ - کو وہاں
پہونچنے کا اقرار تھا اور پنڈت پورنانند جی کو
رستہ میں کروڑ اتار دیا -

پنڈت پورنانند جی کا خاص کام

۲۸ - کو پنڈت پورنانند جی نے کروڑ حاضری
۲۰۰ - آدمیوں کے گروکل کی ضرورت جتلائی
اور وصول کیلئے اپیل کی - ایکسو روپیہ چندہ
لکھا گیا ہے جسمیں سے [illegible] روپیہ نقد

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پنڈت جی کے جسپوقت حوالہ ہوگئے ۔

۲۹ اکتوبر کی شام کو پنڈت پورنانند جی کوٹ عدو میو پہنچے ۔ جہانپر کہ ویکھیان کا بھی انتظام ہوگیا ۔ حاضری تقریباً ۲۵۰ کی تھی ۔ لیکن اس جگہ پنڈت آتما رام کلچڑ اُپدیشک نے (جسکو پرتی ندھی سبھا نے موقوف کردیا تھا اور جس کا حال کہ پرچارک میں پہلے نکل چکا ہے) پورانک سندو باہمنوں کی جماعت کو ساتھ لیکر بکھیڑا ڈالنا چاہا ۔ ویاکھیان بڑا اتم ہورہا تھا اور لوگ پریم سے سن رہے تھے ۔ کہ اس نے پرانکوں کو پرشن کے لئے اکسایا اور جب ان کی بحث نہ پڑی تو خود زبردستی بول اٹھا ۔ اور رشی دیانند جی کی شان میں ہتک آمیز کلمات بولکر کہنے لگا تم لوگ ۔ دیانندی ہو ہم آریہ ہیں ۔ دیانند کبھی کچھ لکھتا تھا کبھی کچھ اور اسی طرح کی اوٹ پٹانگ باتیں کرتا رہا ۔ پنڈت پورنانند جی نے بڑی شانتی سے جواب دیا ۔ جیسے بعد میر شور مچانے کی کوشش اور بند کرنے پر "بولجستیا رام چندر کی جے" کا آوازہ کسکر معہ پورانک یا مصنوں کے رفو چکر ہوگیا ۔

اسجگہ سے گروکل کیلئے ۵۲ نقد ملگئے ۔

۳۰ کی صبح کو پنڈت جی ستادان پہونچے جہاں سے کہ ۸ روپیہ نقد لیکر آپ محمود کوٹ پہونچ گئے ۔ اور وہاں سے دوپہر کی گاڑی میں سوار ہوکر پانچ بجے شام کے میرے پاس بمقام آریہ مندر ملتان شہر اسوقت پہونچ گئے ۔ جبتک دوسرے لکچر کے شروع ہونیکی طیاریاں ہو رہی ہیں ۔ باقی حالات صفحہ ۔۔۔

مراسلات

بیلی گرودا کو دی گون پچھے تماوچھے کون

جن صاحبوں نے بوڑہے لالہ مرلی دہر جی کی تحریروں کو وقتاً فوقتاً پڑھا ہے ۔ اونسے پوشیدہ نہ ہوگا ۔۔۔ کہ لالہ صاحب موصوف گہر میں ہی ۔۔۔۔۔۔ شری چیتر کی چلا رہے ہیں پڑھ کر مشتاق ہیں ۔ آپکا سیکھ شاگرد بھی کسی وجہ ہم ودلیش بہت دشمنی میں نکلتا ہوگا ۔ اور تو اور جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپکی آنکھ میں سرمہ لگایا اسوقت بھی آپ سے کچھ نہ ہوسکا ۔ اور آخر بیچارے پنڈت لیکھرام کو بھی جنکو آپ اب ہزاروں گالیاں سنا رہے ہیں مدد کو آنا پڑا ۔ لیکن پنجاب کی سماجوں کا شاید ہی کوئی ایسا جھگڑا ہوگا جسمیں لالہ جی نے سب سے آگے بڑھکر حصہ نہ لیا ہو ۔ اور کیوں نہ ہو یہ تو مثل مشہور ہے کہ ونیری آدمی کی مرشتیا ۔ اریشا ۔ دویش و پکش پات بڑہاپے میں چوگنا ہو جاتا ہے ۔ خیر ابھی کمر تو آپ تحریری چھری پنجاب میں چلاتے رہے ۔ لیکن اب بیچارے راجپوتانہ کی باری آئی ہے ۔ آریہ بھائی شائد اس بہدی بوڑہی چھلانگ پر حیران ہوں گے لیکن حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے میں سارا بھید بتلائے دیتا ہوں ۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب پنجاب میں مانس پرچارکوں نے اپنی لیلا شروع کردی تھی جس سے متنفر ہوکر آریہ پرشوں نے انکو عہدوں سے برطرف کرنا ہوا تھا ۔ بدقسمتی سے لالہ مرلیدہر بھی پرتی ندھی کے منتری نہیں ہوسکتے تھے ۔ جبکہ آنکو کمال رنج تھا جسکا اظہار وقتاً فوقتاً تحریروں دوارہ ہوتا رہا ۔ اور یہ سکریٹری ہونیکے لئے سر توڑ کوشش کرتے رہے ۔ جس سے ظاہرا ان کو انکار تھا لیکن نتیجہ نے ہمارے دعوے کو ثبوت کردیا انہیں ایام میں اجمیر سماج نے مانس پکش کے پروہ رزیولیوشن پاس کئے یہ لالہ صاحب کو برے لگے اور آپ نے جو چٹھیاں نکالنے میں بڑے ہوشیار ہیں اخباروں میں لکھ مارا کہ ویدک دہرم الہ میں برہمن گرنتھوں کا چہنا پرو پرچار کے ہمارے سے دو تین ماہ پہلے ہی بند کروا دیا گیا تھا ۔ کیونکہ ان میں مانس کا بیان ہے لیکن جب ویدک فیز اللہ کے دستخطوں اور چہاپنے کے ماسوا ہی نقشوں سے بخوبی ثابت کردیا گیا ۔ کہ لالہ صاحب کا یہ الہام سراپا بہتان ہے ۔ اور انکی حرکات ۔۔۔۔۔ نہیں ہے تو لالہ صاحب کے سارے اوراق خطوط دیکھے ۔ اور موہن داس کرمچند کے سوائے کچھ نہ پڑھی ۔ ہاں پرائیویٹ طور پر اپنے دوست سے خط لکھوایا کہ آپکو بھی کچھ پتہ ہی نہیں سنانا چاہئے خط لیس جناب انکے دل سے لالہ صاحب بڑے بڑے بزرگ ہیں کو دیکھئے ۔۔۔ دکھلا دکھلا کر ڈراتے ہیں ۔ کبھی سوامی دیانند کی ذہن پر غلط فہمی پھیلاتے ہیں ۔ لیکن اولٹی منہ کی کھائی ہیں اب ۹ نومبر کے پرچہ میں زہر اوگلا ہے اور پبلک کو مغالطہ میں ڈالنیکی کوشش کی ہے لیکن لالہ صاحب یہ شائد یہ بھول گئے ہیں کہ ہم نواسی آریہ آپکے پتہ کی جانتے ہیں ۔ مدعی سست اور گواہ چست کا ۔ معاملہ جو آپ کرتے ہیں اور مانس پرچارک سماج کو بڑا صدمہ کرنیکی جو آپ کوشش کرہے ہیں وہ چال بھی ہمکو معلوم ہوگئی ہے کہ آپکے چیلوں نے دو ایک ایسے آدمی بنا رکھے ہیں جو پبلک کو دہوکہ دینے کیلئے کچھ تہوڑا سا مانس پرچار کے برخلاف لکھکر باقی کا لیکچر اس ڈھنگ سے لکھتے ہیں کہ جس سے اجمیر سماج کی بدنامی ہو ۔ باہر کے آدمی تو آریہ ورت کے ایڈیٹر کی اساودہانی ہے جو وہ ایسے جھوٹے لیکھوں کو جگہ دینے میں کرتے ہیں شائد وہ دہوکے میں آجاویں لیکن ہمارے گھر نواسی لوگ تو ان پر خوب ہنستے ہیں ۔ آپ اپنے چیلوں کو پرشٹ کیا بیان پرشٹ تبلادیں لیکن ہمارا معاملہ اس کے برخلاف ہے جو کہ خود آپکی پارٹی کے ایک موہن لال نامی شخص کی تحریر سے ثابت ہے ۔ براہ مہربانی ایک معمولی پرشٹ آدمی کے سوا (یہ بھی پیشہ وغیرہ کی خاص وجہ ہے) کسی دوسرے پرشٹ آدمی کا نام تبلادیں جو آپ کی سماج میں ہو ۔ بابت ۔۔۔ ماننے پر پبلک سماج میں ہونا ہے ۔۔۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eG...

ایک پندرہ اور ایک
صرف دو روپیہ اگروالے ہیں - پرنتو ایسے ہیں
ماہوار کا نوکر ہے -
جو گلی میں رہتے ہیں اس تک - کہ آدمی نہیں جانتے
کے معزز ہیں جنکے لیے رہیں آسمان پر
آ جاتے ہیں - یہاں رہتے ہیں کہ نہیں
جناب لالہ مرلیدھر جی کو کیا معلوم - انہوں نے
اپنے اس سماج کی شکل تو کبھی دیکھی بھی نہیں - جیسے
پارٹی سپرٹ میں جو جی میں آتا ہے - لکھتے
چلے جاتے ہیں ذرا انصاف تو سہی کہ جسکو تم سماج
پکارتے ہو اس میں کیسے لیسے آدمی شامل ہیں؟
ایک ہی نہیں - کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا
یہاں بھی نے کنبہ جوڑا والا حساب کر رکھا ہے
جناب لالہ صاحب یہ آپکے سماج ہوائی قلعہ کی
پول ہے - ایشور کرپا سے اجمیر سماج دن پرتی
دن اونتی کر رہا ہے - یہ اوروں کی طرح اخبار میں
شور نہیں مچاتا - چار برس سے تو میں جانتا ہوں
کہ اس کا ایک بھی سبھاسد الگ ہو کر مالش پر ... ایک
سماج میں نہیں گیا - اگر گیا ہو تو نام بتلاؤ - پھر
چندہ کم ہونے کے کیا معنے - پہلے سے زیادہ
چندہ آتا ہے - زیادہ ودیش اپکاری کام سماج کے
ہاتھ میں ہیں انت میں آریہ پبلک سے نویدن ہے
کہ وہ ان لوگوں کی غلط بیانی اور بہتان بازی سے
دھوکہ نہ کھاویں - ایشور کرپا سے راجپوتانہ میں
اب آریہ سماج کی آیا ہیں - پگڑیاں لینے والے لوگوں
کے منصوبے نہیں چل سکتے - لوگوں کو ان کی
سب چالیں معلوم ہو گئیں ہیں - جو دو ہمدرد ہیں
انکی قلعی کھل چکی ہے - ان لوگوں کی کوری لیفیں
بہت کی پکار ہے - جو لوگ ان کے سوا ... ہیں
چندہ نہیں دیتے - اور سماج کو برا بھلا کہنے لگے تھے

. . . .

ان کے دانت ویدک ... ہیں - جسکا تازہ ثبوت
یہ ہے کہ لالہ مرلیدھر جی ... بہت سے
روپے پاتے ہیں - جسکے ادا کرنے ...

بارہا لکھا - وانت میں لالہ صاحب فرماتے ہیں کہ روپیہ
اس وقت دونگا - جب کہ آپ پھر لکھ دینگے کہ ویدک
منترالیہ سماج ہی پارٹی کے قبضہ میں ہے - کیا خوب
آؤ گر چپ کر جاؤ - ناظرین یہ ان لوگوں کی حالت ہے
اور دوسروں کو بدنام کرتے ہیں - واہ رے ... داروں
اور ... ٹھیکہ داروں ۔

میں ہوں آپکا وہی پرانا متر

آریہ سماج
حافظ آباد کا
پہلا سالانہ جلسہ

مقامی حالات جو میرے تجربے میں تھے ان سے امید نہ تھی کہ کوئی مجلس ہو سکے - مگر جب میں نے وہاں جا کر اس امر کو پیش کیا تو بابو اودھو رام صاحب سمیتی طرح نا امید ہو گئے مگر آخر ایشور پر ہی بھروسہ کر کے ولانٹئر نے بعد تامل کے منظور فرما لیا - مجھے بعد میں صرف اسی مطلب کیلئے چار اتوار لگاتار جانا پڑا - جلسہ فنڈ کا روپیہ معقول وعدہ ہو گیا بابو اودھو رام جی اور بابو گنڈا سنگھ جی نے وصولی پر کا ذمہ اٹھا لیا مگر افسوس کہ حالات نے انہیں فرصت نہ دی - چنانچہ بابو بھگوتی پرشاد ... جو بعد میں ایک دفعہ آئے تو انہوں نے بھی یہی اندازہ لگایا کہ یہ کام نہایت مشکل ہے مگر جلسہ مشتہر ہو چکا تھا - اس لیے انہوں نے دو تین ہفتہ جلسہ سے پہلے خود حافظ آباد صرف کرنیکا ارادہ کیا - ساتھ ہی ملا پور بھٹیاں کے آریہ بھائیوں نے بھی کارروائی میں پہلے سے امداد دینے کا وعدہ فرمایا - مقامی آدمیوں کی عدم فرصتی اور حالات نے جلسے کی کارروائی جب مقام سے باہر کے آدمیوں پر چھوڑ دی تو مجھے اور بھی انتظام ایسے ہی کرنے پڑے -

جو باہر سے تعلق رکھتے تھے مگر امید ان تمام وسائل سے پختہ تھی علاوہ ان کے پرتی ندہی سبھا سے بہت سے اپدیشکوں کے شامل جلسہ ہونیکی امید ملی تھی - لالہ منشی رام صاحب نے خود تشریف لانیکا وعدہ فرمایا تھا - باہر سے آریہ بھائی بھی بہت شامل ہوئے تھے مگر افسوس ایک دو صاحبوں نے نہ معلوم کیا مصلحت سمجھی - بابو اودھو رام جیسے شخص کے برخلاف شکائتیں شروع کر دیں - حالانکہ بابو صاحب کئی منصبی اور روزگار کے خیال سے جلسے یا سماج کے کام میں وقت نہ دے سکے - بابو صاحب جو بچارے اکیلے بہتر آخر کار التوائے جلسہ کی چٹھیاں لکھنے پر مجبور ہوئے مگر ایسا ہونیکی صورت میں چونکہ پھر وہاں جلسہ ہونا مشکل معلوم ہوتا تھا اس لیے میں نے فوراً ہی لالہ دینا ناتھ کو یہاں سے روانہ کر دیا - کہ وہ پھر کی تعطیلوں پر وہاں جلسہ کا کام کریں - مگر وہاں پہنچتے ہی انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ یہاں ذرا تک بھی کام نہیں ہو سکتا اس چٹھی کو دیکھتے ہی میں تمام کام کاج کو چھوڑ کر کیول ایشور پر بھروسہ کئے ہوئے پہنچا! تو ہر طرح ہر کاوٹ دیکھی - آریہ بھائیوں نے بھی قحط اور کارکنان کے ابھاؤ اور وقت کے تنگ رہ جانیکی شکائت اور کئی طرح کی مشکلوں وغیرہ کے خیالات پیش کیے - مگر چونکہ ایسے ... سہل ہوا کرتے ہیں - اور دھرم مارگ میں رکاوٹ ناکامیاب ہوتی ہے - اس لیے تمام خیالات ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکالتے ہوئے اشتہارات جلسہ شہر میں لگوائے گئے - آریہ بھائیوں اور سماجوں کی سیوا میں نمنترن پتر بھیجے گئے - اور آخر اور جلسہ کی جگہ مقرر کر کے اور چندہ ہو جانے کا حکم کر کے تین چار دن کے سوموار رام نگر واپس آیا - بابو اودھو رام صاحب کے سوا کوئی صاحب ذرا بھی وقت نہ دے سکے - یہاں پہنچکر خط و کتابت جاری رکھی گئی - سامان آسائش جو بہت سا پہلے سے موجود تھا اسکے علاوہ اور بہت سا ضروری سامان رات کے وقت میں جمع کیا گیا - اور اتوار کو ہر طرح کا سامان

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جو یہاں سے تیار ہو سکتا تھا اپنے ساتھ لیکر ۲۱ بجے
حافظ آباد پہونچ گیا - جہاں جاتے ہی پھر حالات زیر لحاظ
معلوم ہوئے - کامیابی مشکل دکھائی دینے لگی - بابو بھگونی شاہ
صاحب بھی جنہوں نے بہت پہلے آنا تھا نہ پہونچے
تاکہ تاریخیں التوا ہو گئیں - یہی امید لگی تھی کہ اب
گاڑی میں آویں گے - اگلی میں آویں گے - میں کئی کام
جو ملکر کرنے والے تھے اُن کے آنے پر ملتوی کرتا رہا
اور جو کام میری اپنی ذات سے متعلق تھے اُن میں لگا رہا
مگر افسوس بابو بھگونی پرشاد صاحب باوجود زور دار خواہش
کے پر وقت تیار ہوتے ہوئے بھی بوجہ بیماری کے
نہ پہونچے - روپیہ جلسہ فنڈ کی معقول رقم جو بابو گنپت سنگھ
صاحب نے جمع کی - اسکی نسبت یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہ
اصل پر دیجاوے - الغرض جو چار پانچ یوم باقی تھے
انہیں میں نئے سرے سے روپیہ جلسہ فنڈ اکٹھا
کرنا پڑا - جسمیں بابو اودھو رام صاحب جو وقت بچتا
رہا دیتے رہے - انہی دنوں آٹا وغیرہ مانگا گیا - بڑی
مشکل سے بار بار ایک ایک شخص کے پاس جاکر سامان
فرش و لنگر خانہ اکٹھا کیا گیا - کسی کو خیال نہ تھا کہ
جلسہ ہوگا نہ آج تک لوگوں نے ایسا جلسہ کبھی دیکھا
تھا - نہ کوئی ساتھ شامل ہوتا تھا - اس لئے کسی کو
چندہ اس جوش سے نہیں ہوتا تھا - اور اس سے مشکلات
اور بھی بڑھ رہی تھیں - مجھے یہ خیالات پہلے سے
آ رہے تھے اس لئے روپیہ وغیرہ کا انتظام بھی
جیسے جسطرح ہو سکا رام نگر سے کر کے چلا تھا -
مگر ایشور نے دیا کی کہ روپیہ کچھ نہ کچھ ملتا گیا - جہاں سے
دس ملنے کی امید تھی وہاں سے پانچ اور پانچ کی جگہ دو
جتنا مل سکا لیکر کام کا خیال کیا گیا - بھگت وتمل صاحب نے
اتوار کو آنا تھا - اُن کو بھی مجبوریاں رہ گئیں - میں جس سے
تمام کام جو اُن کا تھا وہ بھی اپنے سر پر لینا پڑا - آخر
اسطرح کام بنتا نہ دیکھ کر بابو اودھو رام صاحب کے
مشورہ سے تین چار آدمی ملازم رکھے گئے - زمانہ میں
جسطرح خود غرضیاں پھیلی ہوئی ہیں کیا کیا جاوے
ان آدمیوں کے لگنے سے اور بھی کشٹ ہوا -

جبکہ میں خود کسی طرح کام سے رکا رہا - منگلوار کو پنڈت
دولت رام و پنڈت گوکل چند جی (جنکی طبیعت علیل
تھی) تشریف لے آئے - پنڈت صاحبان نے تو
خیال نہ کیا - مگر مجھے بڑی شرم آتی تھی - جب
دیکھتا تھا کہ کام کی شدت خدمت پنڈت صاحبان
کی واجبی طور پر بھی نہیں کر سکتا - اسکا رنج
گوارا دہ تھا - مگر مجبوراً لیکچروں کا انتظام نہ ہو سکا
دوسرے دن آنا ...... تھا - کہ بھگت وتمل
آ گئے - جس سے کچھ تسلی ہو گئی - مگر اُسی وقت
جالندھر سے خط آ گیا کہ لالہ دیا رام لالہ ارجن داس
لالہ کشن چند صاحب بموجب وعدہ بوجہ علالت طبع
لالہ کشن چند صاحب بدہ وار نہیں آسکتے - نگر کیرتن
کے دن آویں گے - مجھے تین رات بیخوابی میں
رات دن سخت سے سخت کام کرتے ہوئے گذری
اب ان بھائیوں کی موجودگی میں ہاتھ بٹانے
کی امید تھی سو وہ بھی منقطع ہوئی - اُسی دن شام کو
پنڈت صاحبان نے یکے بعد دیگرے دو لیکچر
دیئے اور رام نگر کے ایک ودیارتھی نے بھجن بولی
رات کے ۱۲ بجے پنڈت ہرنام سنگھ صاحب
تشریف لائے - بدہ وار صبح کو جلسے کے مکان
کے سامنے بازار میں دروازے تک جھنڈیاں
لگائی گئیں اور ویلکم اور سالانہ جلسے وغیرہ کے
متعلق عبارتوں والے لمبے لمبے کپڑے لگانے شروع
کئے گئے اور مکان کی آرائش شروع ہوئی -
اُس وقت لوگوں کو یقین ہونے لگا کہ جلسہ تو ضرور
ہوتا ہے - بدہ وار شام کو ہر سہ پنڈت صاحبان
کے ویاکھیان ہوئے - جسطرح آرائش و ڈیکوریشن
صفائی مکانات اور فراہمی روپیہ تجاویز جلسہ و
فراہمی اسباب کی کارروائی جاری تھی کہ شکروار
صبح بابو بھگو ملک رام صاحب ساڑھے دس بجے
کو جلالپور جٹاں سے آریہ بھائی اور ودیارتھی
۲۱ تک آ گئے - ۱۲ بجے کو رام نگر سے ودیارتھی
اُستاد و ۲۱ تک گوجرانوالہ سے دو ودیارتھی

اور پنڈ دادن خان بھائی مختلف جگہوں سے آ گئے - اسوقت
تمام سامان یک بیک بھائی بھی جتنا جس سے ہو سکا
حصہ لینے لگے - بعد بھوجن و آرام کے چار بجے نگر کیرتن
کیلئے منڈلیاں بنا کر شروع کیا گیا - بازاروں میں
لوگوں کو کھڑا ہونے کی جگہ نہ ملتی تھی - جلالپور جٹاں
کے ودیارتھی بالخصوص اپنے مشہور بھجنوں سے
نگر کیرتن کی رونق کا باعث تھے - رستے میں پنڈت
گوکل چند جی نے ایک اور پنڈت ہرنام سنگھ جی نے
دو لیکچر دیئے رات کے نو بجے نگر کیرتن ختم ہوا - اسی
کی گاڑی میں منشی نرائن کشن جی منشی جیون کشن جی
معہ بابو ...... کے گوجرانوالہ سے اور لالہ حاکم رائے جی
وزیرآباد سے اور چند اور اصحاب خانقاہ ڈوگراں وغیرہ
سے تشریف لائے مگر افسوس پنڈت بھگت رام
و رام رتن جی جو منظور ہو چکے تھے نہ آئے ......
صاحب کا تو پہلے ہی پتہ آ گیا تھا کہ ......
ہو گئے - صبح ۴ بجے تک رات کے گیارہ بجے سے
لیکر آرائش و فرش فروش وغیرہ کو مکمل کیا گیا رام نگر
کے ودیارتھیوں نے وید منتروں کا پاٹھ کیا - اور
جلالپور کے لڑکوں نے ایک نہایت عمدہ بھجن گایا
اور ہوم بھی ہو چکا اور پنڈت دولت رام
صاحب نے اوپاسنا کرائی - تب بھجنات جلالپور کے
لڑکوں نے پھر بھجنوں سے آنند کیا - اور پنڈت
دولت رام صاحب نے نہایت ہی عمدہ طرز میں ......
پر ویاکھیان کیا ...... نہایت ہی پرسن ہوئے - حاضری
۴۰۰ تک رہی - دوپہر کو کارروائی بھجنوں سے
شروع ہوئی - رام نگر کے ودیارتھیوں نے ایک
لاونی اور ایک بھجن بولا - ازاں بعد پنڈت گوکل چند
جی - پنڈت ہرنام سنگھ جی اور پنڈت دولت رام
جی نے یکے بعد دیگرے دھرم کے لکشن ......
اور برہم گیان پر ترتیب وار لیکچر دیئے - بھجنوں والا
وقفہ جلالپور کے ودیارتھی پورا کرتے رہے -
حاضری ۵۰۰ سے ایک ہزار تک رہی - اثر تمام
شہر پر نہایت عمدہ پڑا - آج رات کی گاڑی میں

پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندہی سبھا
اور لیکھرام ... لائے اور ادہی آریہ سبھاسد تھے
... پہونچے تھے اسی لئے لاہور اسٹیشن
... صبح کو ہون کے بعد جلالپور کے دو یار
... منتروں کا پاٹھ کیا - اور رام نگر والوں نے
... پنڈت دولت رام جی نے نہایت گمبھیر اپدیش
... سنا کے دیا - پنڈت پرم سکھ جی
... ستیارتھ پرکاش پر لیکچر دیا - وقت تنگ ہونے
... کا حصہ شام پر چہوڑا گیا - درمیان میں
... کے ملبہ بدستور باجہ کے ساتھ بھجن بولکر
... لیتے رہتے - شام کی کارروائی معمول
... شروع ہوئی - ۲ ½ بجے سے ۱۱ ½ بجے
... دو یار تہی گن نہایت عمدہ بھجن گاتے رہے
... پہلے دن کیطرح ایک صاحب راؤ سوامی مت
... انکار کر پرشن کرنیکو کیا گیا - عام اجازت بھی
... مگر کوئی صاحب نہ اٹھا میں یہ ذکر کرنا
... گیا - کہ پہلے دن دو پہر کو دہرم ہی چار کے
... موقع دیا گیا - تو صرف ایک صاحب راؤ تھا
... ستی کے کہڑے ہوئے مگر پہلے پرشن کرنیکے
... کا نام پوچھنے لگے - میں نے کہدیا کہ آریہ سماج
... پرندہ کو تا جسکو اجازت دیں گے - وہ جواب
... آپ پہلے ہی پوچھنے کے مجاز نہیں مگر اصرار
... گیا - تو پنڈت صاحب کے پاس بیٹھکر آپ
... کرنے لگ گئے - چونکہ اسیطرح کسی کو کچھ
... دیتا تھا اس لئے کہڑا ہو کر پرشن کرنیکے واسطے
... تو آپنے فرمایا - کہ پہلے لیکچر کراؤ ہم تمہاری
... اعتراض پکڑیں گے - ہمکو پہلے ویدک
... معلوم ہونے ضروری ہیں - اسکا
... دیا گیا - کہ ویدک دہرم کی مہمان اس دورہ
... کے اتنی مانند چند لیکچروں سے بریان نہیں
... سکتی - آپ کو جو معلومات ابتک ملی ہیں
... اعتراض کریں - اسپر آخر فیصلہ یہ ہوا - کہ پرشن
... لگے - اسیغرض سے دوسرے دن وقت دیا گیا

جب کوئی نہ اٹھا تو جلالپور کی بھجن منڈلی سے
بھجن بولایا گیا - اور میں رپورٹ سنانے کہڑا ہوا
سماج کے مختصر حالات - وید پرچار کی ضرورت اور
اور حافظ آباد سماج کی حالت درست کرنے کیواسطے
اپیل کرتے ہوئے میں بیٹھ گیا - رام نگر کے دو یارتہیوں
نے ویدان وا پرچار کروا ابھجن بولا - اور پنڈت لیکھرام جی
کی مرتیو کے متعلق دلسوز لاونی بولی - اور پنڈت بسنت رام
صاحب نے وید پرچار کی ضرورت پر عمدہ اپدیش دیا -
اور ویدوں کی رکشا کرنے کی اپیل کی - جسپر کل ۱۱۵ مع
حسب تفصیل ذیل چندہ ہوا -

وید پرچار فنڈ	۴۳
گوروکل نقد	۶۹
وعدہ	۱۶
یتیم خانہ بریلی	للعہ
گنیا مہا ودیالہ	للعہ
لیکھرام میموریل فنڈ	۳
رام نگر بھجن منڈلی برائے شریمی	عہ
جلالپور ایضاً	عہ

اس کامیابی کے ہوتے ہی تمام آریہ بھائی عجیب
ہی خوشی کی حالت میں تھے - میرا خیال تھا کہ
آریہ بھائیوں کی سیوا کا انتظام میں متذکرہ بالا
حالات میں عمدہ نہیں کر سکا اور اس لئے میں نے
سوچا تھا کہ آریہ بھائیوں سے اگر کچھ تکلیف ان کو
ہوئی ہو معافی مانگوں - مگر ان نازک حالت میں
اس کامیابی سے پرسن ہوئے آریہ بھائیوں کو
دیکھ کر میں نہیں سمجھتا تھا - کہ کیا معافی مانگوں -
کیونکہ وہ نہایت ہی خوش و خرم دکھائی دیتے
تھے - اس حالت میں تکلیف وغیرہ کے الفاظ بے موقعہ
معلوم دیتے تھے - اور اس لیئے میں خاموش رہا -
بھجن منڈلیاں بھجن بولتی رہیں - پہر لالہ جا کرائی جی نے
مختصر مگر جوشدار تقریر میں آریہ سماج کے پبلک
پر احسان ظاہر کیئے - جسکا نہایت عمدہ اثر ہوا
زاں بعد پہر بھجن ہوئے اور پہر پنڈت ... نے

لیکچر دینا شروع کیا - جسمیں قران اور انجیل کی تعلیم کا نمونہ
پیش کیا گیا - زاں بعد بابو گنڈا سنگھ نے شکریہ
ادا کیا - اور رام نگر کی بھجن منڈلی نے دو بھجن بولے
اور بندہ نے مبارکباد دی - پبلک کی خواہش
سے جلالپور کے دو یارتہیوں نے جوش سے
تین عمدہ عمدہ بھجن بولے - اور تمام لوگوں کو
بڑا ہی خوش کیا - پہر مبارکباد و کا بھجن اور آرتی ہوکر
جلسہ نرگبین سماپت ہوا -

گروکل بھکشا منڈلی کا

دوسرا دورہ

(۲)

شہر ملتان

کے ریلوے سٹیشن پر میں ۲۸ - اکتوبر ۹۹ء کی صبح کو تقریباً
۸ ½ بجے پہونچ گیا تہا - اس ٹرین میں لالہ جوالا سہائے جی
نہیں آئے تھے - میں اتر کر معہ ایکرام ملازم کے
سماج مندر میں پہونچ گیا - پر وہاں مہاشہ لالہ کاشی رام
جی سے ملا - اور منتری مہاشہ کے پاس ٹکٹ
لانے کے لئے آدمی بھیجکر میں سنان سندھیا
اگنی ہوتر وغیرہ سے فارغ ہو اور بہوجن کر کے رات
کی غنودگی دور کرنے کے لئے بے اختیار سو گیا
کیونکہ رستہ میں پلک مارنے کا بھی موقع نہیں ملا تہا
ایک بجے اوٹھکر جو تحریر کا کام شروع کیا تو جب تک
کہ آریہ بھائیوں کی آمد شروع ہوئی تب تک برابر
تحریر کا کام کرتا گیا -

ملتان آریہ سماج مندر کا حال بیان کرنیکی
ضرورت نہیں ہے - میرے ناظرین کئی دفعہ اسکا
حال پڑھ چکے ہیں - کمرہ بڑا فراخ - صحن اور کنواں
سب سامان تو ٹھیک ہے - لیکن ابتک دھن کے
ابہاؤ سے نہ دروازوں میں آئینہ ہی جڑے گئے
ہیں - اور نہ ہی تختوں اور چوکھٹوں پر رنگ ہوا ہے اگر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میرے ملتانی بھائی ہمت کو کام میں لاکر پانچ سو روپیہ اور خرچ کر دیویں تو انکا سماج مندر واقعی اول درجہ کے سماج مندروں میں سے ہو جاوے - میں امید کرتا ہوں کہ ملتان آریہ سماج کے دریا دل پر وہان مہاشہ ضرور اسطرف دھیان دیویں گے قبل اسکے کہ میں ملتان کی دیگر کارروائیوں کا ذکر کروں یہ تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسجگہ لالہ جوالا سہائے جی کی محنت بڑی کامیابی کی امید ہو سکتی تھی لیکن باوجودیکہ دو مرتبہ انکو تار خبریں دی گئیں - تاہم وہ نہ آسکے - کیونکہ انکو بڑے بڑے مقدموں کی پیشی کی تاریخیں شاہ پور کے مقام میں مقرر ہو چکی تہیں - لالہ جوالا سہائے جی کی انتظاری میں کچھ دنوں تک تو بھکشا کا کام بند رکھا گیا - لیکن جب ان کے تشریف لانے کی امید منقطع ہو گئی تو لاچار بھکشا کا کام شروع کیا گیا -

۲۹ - اکتوبر کی صبح سے ہی میرے لکچر کے لیئے نوٹس کیئے جانے شروع ہوئے اور مشتہر کیئے گیئے - باقاعدہ قواعد اور سکیم گروکل تعلیم یافتہ معززین میں تقسیم کیے گیئے - اور کام شروع کیا گیا -

۲۹ - اکتوبر کے دیاکھیان میں سنسکار کے زبردست اثر کا بیان کرتے ہوئے میں نے یہ ظاہر کیا تھا کہ ماتا اور پتا جب تک اعلیٰ وچار کے ہوں سنتان اچھی پیدا نہیں ہو سکتی - اور یہ تب ممکن ہے جبکہ گروکل قائم ہو کر اعلیٰ ماں باپ پیدا کیئے جائیں -

۳۰ - کے لکچر میں گروکل کے سکیم اور قواعد کو واضح طور پر بیان کیا گیا - اور ان پر جو اعتراضات عموماً ہوا کرتے ہیں اور خصوصاً جو ملتان شہر میں کیئے گیئے انکا جواب دیا گیا - اور ۳۱ - اکتوبر کو برہمچریہ کی ضرورت جتلا کر اسکی اعلیٰ فلاسفی پر بحث کی گئی - ۳۰ - اکتوبر کی شام کو پنڈت پورنانند جی بھی پہنچ گیئے تہے اور ۳۱ - کی صبح سے بھکشا کا کام باقاعدہ شروع کر دیا گیا تہا

یکم نومبر کے دن آخری لکچر ہوا - جسمیں گروکل کو بھی دان آشرم دھرم کی رکشا کا سادھن بیان کر کے پہلی سنے گروکل ندہی کیلیئے اپیل کی - اسوقت ۱۰۱۴ روپیہ کے قریب نقد اکٹھا ہو گیا - اور تقریباً ۶۰۰ روپیوں کے وعدے ہوئے - اس رقم میں سے خاص قابل ذکر استری لوگوں کا دان ہے جنہوں نے علاوہ شری سماج کیطرف سے ۵۰ روپیہ جمع کر کے دینے کے ایک سونے کی بالی اور بہت سے تقریباً چھلے اور چوڑیاں دان کیئے - اور بڑا حصہ سے گروکل کی سہائتا کی - اس دہن کے جمع کرنے میں شری متی بی بی ٹہاکر دیوی جی دھرم پتنی گوبخش سنگھ جی مستری کی دھرم پتنی نے بڑا بھاری حصہ لیا تہا - جس اتساہ سے ہماری یہ بہنیں کام کرتی ہیں آریہ سماج میں کم آدمی ایسا کام کرتے ہیں -

ان لکچروں کی بابت ایک اور بات بہی قابل ذکر ہے ۳۰ - اور ۳۱ - اکتوبر کو بھائی گوردت سنگھ جی ٹہیکیدار نے شامل ہو کر ہری کیرتن سے لوگوں کو انند دیا - آپکے درشن ایک دفعہ میں نے جالندہر کیئے تہے - جبکہ آپ جزنگ سوداں میں میرے لکچر کے بعد بھجن گانے کے لئے خود بخود تشریف لے آئے تہے آپ کو بھجن سے بڑا پریم ہے - ایشور کے بھگت ہیں اور یہاں تک پرماتما کی محبت میں محو ہیں کہ اپنی استری اور اپنی لڑکی کو بیہودہ پردہ سے آزاد کر کے برابر اپنے ساتھ بھجنوں میں شامل کرتی ہیں - چنانچہ اسجگہ بھی وہ دونوں دیویاں ہارمونیم بجانے اور بھجن گانے میں شامل تہیں - ۳۱ - اکتوبر کے لکچر کے خاتمہ پر بھائی گوردت سنگھ جی نے ایک بھجن میں یہ بتلایا - کہ گروکل سے کس قسم کے برہمچاری پیدا ہونگے - اور اس کے بعد فرمایا کہ ملتان کے نزدیک ۲ یا ۳ میل کے فاصلہ پر سورج کنڈ کے مقام پر انکی ایک اراضی ہے جسے کہ وہ دان کرنے کے لیے تیار ہیں - بشرطیکہ گروکل اسی اراضی پر قائم کیا جاوے - ایسی موقع

آریہ سماج کے سبہاسد - بابو ٹیک چند جی نے بھی اپنی اراضی دینے کے لیئے انہیں ... ظاہر کی - بھائی گوردت سنگھ جی کا ... اور اگر وے مان پرتشٹہا کے خیالات ... کرتے رہے تو بہت سی روحوں کو ... رجوع کر نہیں کامیاب ہونگے -

۲ - نومبر سنہ ۹۹ بروز دیوالی رشی دیانند کی موت کی یادگار میں ایک جلسہ آریہ سماج مندر میں مندر بڑی خوبی سے آراستہ کیا گیا تہا - ... کے ہون شروع کیا گیا - جسکے بعد ... بھجن ہوتے رہے - پنڈت پورنانند جی ... ایشور پرارتہنا کی جس کے بعد کہ میں نے ... اپدیش میں رشی دیانند کے جیون چرتر سے ... سبق لینے کے لیئے اپیل کی - اور مٹھائی ... کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا -

اسدن بہی برابر دہن اکٹھا کرنے کا ... اور رات تک برابر ہم سب بھکشا کرتے رہے ۳ - نومبر کو پہر صبح سے شام تک اور ... رات میں بہی چکر لگتا رہا - اور جہاں سے ... لکھائے گیئے وہاں وعدہ شدہ رقوم میں سے ... وصول کی گئی - اور آخرکار پنڈت پورنانند جی کو ملتان میں بقایا وصول کرنے کے کام ... چھوڑ کر میں ۴ - نومبر کی دوپہر کی ریل میں ... سے روانہ ہو کر تقریباً ۲ بجے دن کے

مظفر گڑھ آریہ سماج مندر

میں پہنچ گیا - اور اسیدن شام کو اپنا ... لکچر دیا - اس لکچر میں تقریباً دو سو سے زائد ... حاضر تہے جنمیں رائے بھگوان داس صاحب ... سول سرجن اور رائے رتن لعل صاحب ... انجنیئر ضلع بہی موجود تہے - میرے اپنے ... دھنپال جی ڈاکٹر کے چہیتے بابو ... بہی آگیئے - دوسرے دن ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے یہاں اور شام کو ڈاکٹر کیدار ناتھ کے ہاں بھوجن کئے - اس جگہ میرے پرانے مِتر لالہ پربھو دیال ایم-اے ملے جو کہ جالندھر کے نورمل سکول کے منصفہ بھی ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہیں - انہوں نے بھی ۶ - اکتوبر کی صبح کو بھوجن کرایا - ان سب بھائیوں نے جس پریم سے اور سنمان کیا اس لئے ان کا دھنیہ واد کرتا ہوں پنڈت گنگا رام جی نستری کے پرشارتھ اور دھرم بھاؤ کا نتیجہ تھا کہ تقریباً ۲۰۰۰ کے قریب چندہ کی امید ہو گئی جس میں سے ۸۰۰ نقد وصول ہو چکے تھے - اور امید ہے کہ باقی روپیہ بھی جیسا کہ پنڈت جی نے اقرار کیا تھا دسمبر کے خاتمہ تک جمع کر کے بھیج دیں گے -

اس جگہ بھی بعض صاحبان سے بات چیت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کے پاس بھی وہ تار برقی پہونچ چکی ہے جو کہ گروکل کے سکیم کو ناقابل عمل بتلا کر چند مقررہ اعتراضات کی شکشا دیدیتی ہے - ان اعتراضوں کی جب میں پڑتال کرتا اور ان کے جوابات دیتا تو ایسے لوگ صاحبان بجائے انکو کر دلیل کی دلیل سے اور واقعات کی واقعات سے تردید کریں صرف یو پلے ہونہ سے یہی کہہ جاتے تھے کہ خواہ کچھ ہی ہو لیکن ہمارا یقین ہے کہ گروکل اس زمانہ میں نہیں چل سکتا -

خیر اس قسم کے اعتراضوں کو اس وقت یہیں چھوڑ کر (کیونکہ ملتان کے حالات کے خاتمہ پر میں ان کل اعتراضات کو درج کروں گا) میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ دوسرے دن یعنی ۵ - نومبر کو پہلے صبح تو سماج مندر میں سماج کا سادھارن جلسہ ہوا - جس میں میں نے اپنشد پر اپدیش کے بعد ایک آدھ گھنٹہ وشے پر اپدیش دیا - اور شام کو شہر میں ایک فراخ صحن کے اندر گروکل کے سکیم کو بیان کر کے میں نے اعتراضوں کے جواب دیئے اور ۵ - نومبر کی صبح کو کسیقدر بھکشا کا کام کر کے دس بجے کی ریل میں مظفر گڑھ سے چل کر دو بجے ملتان

واپس مُلتان

آگیا - بوقت واپسی لالہ مدن لال جی فوٹوگرافر بھی میرے ساتھ تھے - کیونکہ وے بھی بہن سدو دیتر کے لیئے ۵ - نومبر کی صبح کو مظفر گڑھ پہونچ گئے تھے ملتان سٹیشن سے وے تو اپنی کوٹھی پر چلے گئے اور میں شہر آریہ سماج مندر میں چلا آیا - ۶ - کی شام کو مندر ہی میں آرام کیا - اور ۷ - نومبر کی صبح کو لالہ کانشی رام جی کے ساتھ ایک خاص بھکشا کے لیئے روانہ ہوا جسکی لیئے کہ مظفر گڑھ سے واپس آیا تھا - مجھے بتلایا گیا تھا کہ چودھری ہیرا پت جی بڑے امیر اور دیا دل آدمی ہیں - لیکن وہ دیوالی کے دنوں میں گھر چلے گئے تھے ۵ - نومبر کی شام کو واپس آنے پر معلوم ہوا کہ وہ واپس تشریف لے آئے ہیں - انکی نسبت بیان کیا جاتا تھا کہ ہزار دو ہزار دان کر دینا انکے لیئے کوئی بات نہیں ہے - غربا کی لڑکیوں کا بیاہ کرا دینا اور ہزاروں کا غلہ دان کرنا انکا روزمرہ کا کام ہے - یہ صاحب چھاونی میں رہتے ہیں جا کر میں لالہ کانشی رام جی کی ہمراہ صبح کو ۹ بجے پہونچ گیا - جب چودھری صاحب کے احاطہ میں پہونچے تو میں منتظر تھا کہ کس ڈرائنگ روم سے ہمیں بلایا جاتا ہے لیکن ایک کوٹھڑی سے ایک دھوتی کرتا پہنے ہوئے ایک معمولی سا آدمی نکلا جسکے ساتھ کہ ہم سب اندر چلے گئے اور چارپائیوں پر بیٹھ گئے - دریافت پر معلوم ہوا کہ یہی چودھری ہیرا پت ہیں - انکی سادگی اور مان تیاگ کو دیکھ کر چت بہت پرسن ہوا - آپنے بالفعل ۵۰۰ روپیہ دینے کا اقرار کیا - اور چونکہ اس وقت روپیہ موجود نہ تھا - پھر بھی ہنس کر فرمایا - کہ اگر اناج لیجانا ہو تو اب لیجائیے اور اگر روپیہ لینا ہے تو دو تین دن میں جب مرضی ہو بھیجدونگا - چودھری صاحب نے سکیم کو تفصیل کے ساتھ سنکر بہت ہی پسند کیا

اور وعدہ کیا کہ گروکل کھلنے پر ہر طرح سے مدد کرینگے جسکی تشریح کرنیکی اسوقت کوئی ضرورت نہیں ہے - اسجگہ تک میں نے کسی قدر سلسلہ کے ساتھ ملتان کے حالات خارجی بیان کیئے ہیں - لیکن اسجگہ کے دس روزہ قیام میں میں نے جو جو اندرونی تجربے کیئے انکا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے - کیونکہ وہ تجربات آریہ سماج کے لیئے بہت کچھ نتیجہ خیز ثابت ہوں گے - اور اس بیان میں سب سے پہلے میں اس زبردست مخالفت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کہ ہمارے کچھ بھائیوں کی جانب سے عمل میں آئی -

مخالفت کا زور

اور اس کا دار و مدار لالہ چیتن انند صاحب وکیل کے ساتھ زیادہ تر تعلق رکھتا تھا - جو کہ ملتان میں کلچرڈ منڈلی کی روح رواں ہیں - یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے کہ ایک مرتبہ اثناء گفتگو میں یہ ظاہر کیا تھا - کہ "سائینس میں سوامی دیانند سرسوتی سے بچے بھی اس سے بڑھکر یادگار کے قابل آپ کی وہ رائے ہے جو کہ آپنے کوئٹہ کلچرڈ سماج کے جلسہ پر ظاہر فرمائی تھی - آپنے اس جگہ انگریزی زبان کی بابت اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ پنڈت گرو دت جی سوامی دیانند کی نسبت دس گونہ اعلےٰ ارتھ وید منتروں کے کرتے تھے - اور وہ اس لیئے کہ انہیں انگریزی زبان میں اچھا دسترس تھا - اس کے ساتھ ہی آپنے فرمایا تھا کہ مسٹر تلک اور بھی زیادہ تر اعلےٰ ارتھ کرتے ہیں - کیونکہ وہ پنڈت گرو دت سے بڑھکر انگریزی جانتے ہیں - ان صفات سے موصوف لالہ چیتن آنند جی بھلا ایسے سمے میں کب خاموش رہ سکتے تھے - چنانچہ میرے پہونچتے ہی آپنے تعلیم یافتوں کے پاس گھر گھر جا کر انہیں بہت کچھ سمجھانا شروع کیا اور انہیں پرپرنا کی کہ وہ میرے لیکچروں میں نہ شامل ہوں - گروکل کے سکیم کو غیب

ہیڈ کوارٹر کے اعلیٰ شتلا کر اُس کے ناقابل عمل ہونیکی وجوہات لوگوں کو بتلائیں۔ اور جب ایک چال سے کامیابی نہ دیکھی تو دوسری چال نکالی۔ غرضیکہ اپنے ہاتھ تک سر توڑ کوشش کی کہ بعض صاحبان کو اسوقت اپنے گھر پر بٹھا لیا۔ جبکہ وہ میرے لکچروں میں آ رہے تھے۔ اور خود چلنے کی آمادگی ظاہر کر کے اُنہیں باتوں ہی باتوں میں کل لکچر کیوقت تک اپنے گھر بٹھا رکھا۔ اس کے علاوہ لالہ چیتن آنند صاحب نے اور جو کوششیں کیں اُنہیں بخوف طوالت یہاں درج کرنے سے احتراز کرتے ہیں اُن اعتراضات کو درج کرتا ہوں جو کہ لالہ صاحب نے گروکل کے سکیم پر لوگوں کو سمجھا کر ہماری عرضداشت سننے سے باز رکھا۔

اعتراضات اور اُنکی وقعت

(۱) سب سے پہلا اعتراض یہ تھا کہ گروکل منڈلی کہاں ہے۔ اور یہ اعتراض اس لئے اٹھایا گیا کہ ۲۸۔ کو اکیلا میں ملتان میں آیا تھا۔ اسکا جواب تو دیا گیا۔ کہ پنڈت پورنانند جی کوٹ وغیرہ کام کر رہے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اس کے یہ بھی جواب دیا گیا۔ کہ گو میں اکیلا ہوں لیکن گروکل بلکہ منڈلی کے ممبر وے تمام طالب علم ہیں جو کہ موجودہ طریقہ تعلیم میں آ کر زبانِ حال سے گروکل کی قائمی کے لئے پرینا کر رہے ہیں۔ جب اس قسم کے لچر اعتراضات پیش ہوں تو پبلک خود اندازہ لگا سکتی ہے کہ آیا معترضوں کے پاس کوئی معقول اعتراض ہیں یا نہیں۔

(۲) دوسرا سوال یہ تھا کہ ودیارتھی کہاں سے آویں گے۔ چونکہ یہ امر واقع کا سوال تھا اس لئے اس کے جواب میں امور واقع سے کام لیا گیا اور جن جن معززین نے اپنے لڑکے گروکل میں بھیجنے کا وعدہ کیا ہے اُس کے نام معہ پتہ وغیرہ پڑھ دیئے گئے۔ لیکن لالہ چیتن آنند جی کے دماغ نے اس پر بھی اپنا کام بند نہ کیا۔ بلکہ آپ نے دوسرے دن یہ ظاہر کرنا شروع کیا کہ یہ وعدہ تو لڑکوں کے پتاؤں نے کیا ہے۔ جب ماتاؤں کے پاس سے لانیکی کوشش ہوگی اسوقت دیکھیں گے کون ماں اپنے بچے کو بھیجتی ہے۔ اُس کے جواب میں اُن لڑکوں کی فہرست سنائی گئی جو کہ ویدک آشرم گوجرانوالہ میں محض گروکل میں داخل ہونیکی نیت سے تعلیم پا رہے ہیں۔ اس پر لالہ صاحب کو میری موجودگی تک تو اور کوئی نیا اعتراض نہیں سوجھا بعد کی خبر نہیں۔

(۳) تیسرا اعتراض یہ تھا کہ اس زمانہ میں برہمچریہ ۲۵ سالوں تک قائم نہیں رہ سکتا۔ اس عمر کے لڑکے ۱۴ برسوں کی عمر میں ہی سنِ بلوغت کو پہونچ جاتے ہیں۔ اس کے جواب میں بتلایا گیا کہ برہمچریہ کی حفاظت کیلئے ہی ایکانت ستھان میں گروکل قائم کرنیکا وچار ہے۔ سنِ بلوغت کو لڑکے جلد اس لئے پہونچتے نظر آتے ہیں کہ بخیر انکو چاروں طرف سے گھیرے رہتی ہیں۔ اور انکے سنسکار بگڑ رہے ہیں اس میں ملتان میں تو اور کوئی دلیل نہیں اُٹھی تھی۔ البتہ منوکھی رائے زادہ لچھمنداس وکیل نے یہ فرمایا تھا کہ آجکل کی ہوا ایسی بگڑ گئی ہے کہ گروکل کے ایکانت ستھان میں بھی اُڑ کر یہ چلی چلی جائیگی۔ لیکن ایسی زبردست دلیلوں کا میرے پاس کیا جواب ہو سکتا تھا۔

(۴) یہ امر تو ہمارے کلچڑ بھائی تسلیم کر لیتے تھے کہ گروکل کے طریقہ پر تعلیم پا کر جو برہمچاری نکلیں گے اُن کے جسم اور آتما مضبوط تو ضرور ہونگے لیکن اعتراض یہ ہوتا ہے کہ وہ کریں گے کیا۔ اس کے جواب میں بڑی مفصل بحث کیگئی تھی جسکی اسوقت بجنسہ درج کرنیکی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ جسوقت کہ گروکل کی نسبت یہ خاص کتاب تیار ہوگی۔ اُسوقت وہ کل وجوہات اور واقعات درج کئے جاویں گے۔ مگر مختصر میرا جواب یہ تھا کہ اول تو ہم نے تجارت۔ زراعت اور ایسے دیگر پیشوں کا سکھلانا مقرر کر کے کافی انتظام معاش کا کر دیا ہے اس کے علاوہ سنسکرت کے پروفیسریاں۔ آریہ ورت اور جاپان جرمنی وغیرہ میں اسلئے مستعد ہیں کہ برہمچاریوں کو آسانی سے مل سکیں گی۔ لیکن اگر یہ کچھ بھی انتظام نہو سکے تو جس سادہ زندگی بسر کرنیکی عادت انکو گروکل میں ڈالی جائیگی۔ اسکی وجہ سے انکی ضروریات ایسی محدود ہو جائیں گی۔ کہ انکی روزی کا فکر کرنا غیر ضروری ہوگا۔ نیز وہ آجکل کر گریجویٹوں کی طرح بوقت تعلیم ختم کرنے کے تعیش کے عادی نہ ہوں گے۔ اور نہ ہی بیوی اور چار چار بچوں کی پرورش کا انہیں فکر ہوگا۔ بلکہ تن تنہا مضبوط آتما اور جسم لئے بڑی عمدگی سے گزران کر سکیں گے۔ ایک اعتراض اسی ضمن میں یہ تھا کہ جب ۲۵ برس برہمچریہ کے امتحان نہ دلائے جائیں گے اور ہماری اسکے بعد ہوگا تو سرکاری نوکریوں کے قابل گروکل کے ودیارتھی نہ رہیں گے اس کے جواب میں عرض کی گئی۔ کہ ہماری سرکار کو اپنی خاص اغراض کے لئے خاص آدمیوں کی ضرورت تھی اس لئے انہوں نے یونیورسٹی کے امتحان قائم کئے۔ ہم اس غلامی سے اپنی سنتانوں کو آزاد کرانا چاہتے ہیں اور اس لئے امتحانوں کا بکھیڑا اٹھانا کہ انہیں اپنی ضرورت کے مطابق بنایا جانے ہیں۔ غلام گر بنانے کے کارخانے بیشمار موجود ہیں اور وسے برابر غلام گرتے چلے جانے کا واقعات کی بنا پر اندازہ کر کے بتلایا تھا کہ آجکل کے گریجویٹوں کی نسبت گروکل کے ودیارتھی اعلیٰ روزی کما سکیں گے۔

(۵) پانچواں بڑا اعتراض یہ تھا کہ جب تک راجیہ نہ ہو تب تک اس سکیم میں کامیابی نہیں گو اس اعتراض کا جواب بہت کچھ اور دیا جا سکتا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...معترضوں نے کوئی خاص دلائل اس کے حق مین پیش
نہین کئے۔ تاہم مین نے اس اعتراض کو تسلیم کرکے ایک
ایسے سوالی کو جواب دیدیا تھا جنہوں نے کہ پرائیویٹ طور پر
اس بارے مین میرے ساتھ گفتگو کی تھی۔ مین نے
انہین بتلا دیا تھا کہ موجودہ ہتھیاروں کے استعمال اور
فن جنگ کو اگر ہم سیکھ بھی لیں اور ساتھ ہی آپ کے
کہنے کو ممکن کر دکھائیں یعنی سب مین اتفاق ہو جاوے
تب بھی جب کہ اس عرصہ مین یورپ ہم سے زیادہ
ترقی فن جنگ مین کر سکتا ہے اور زیادہ تر مہلک
ہتھیار حرب تیار کر سکتا ہے تو کبھی ممکن نہین کہ
ہمارے ذریعے کبھی بھی ہمارا اپنا راجیہ ہو سکے۔ البتہ
ایسے لائق آدمی پیدا کریں جو کہ مضبوط جسم اور آتما
رکھتے ہوئے ویدک شاستروں کی ماہیت کو سمجھکر ویدک
دہرم کا پرچار کرتے ہوئے مدبران یورپ کو ویدک دہرم
پر چلنے مین کامیاب ہو جاویں۔ نہ صرف یہی بلکہ
سرداروں کو بھی ویدک دہرم کی طرف راغب کر سکین
اور مجبور سارے بھوگرل میں آریوں یعنی سرشیٹ پرشوں
کا ویدک دہرم اور مذہبیوں کا راجیہ ہو جاوے گا
اس قسم کے آدمی سوائے گروکل کی قائمی کے
پیدا ہونے مشکل ہین۔ بنابراں گروکل کا قائم کرنا
اس وجہ سے بھی ضروری ہوا۔

واضح رہے کہ اس جگہ چھوٹے چھوٹے ضمنی اعتراضوں کو
مین نے نظر انداز کر دیا ہے کیونکہ انکا تعلق کسی نہ کسی
بڑے اعتراض کے ساتھ ضروری ہے۔ جب معترضوں
کے لوگ گمراہ نہ ہوئے تو ایک عجیب اعتراض پیش
کیا جو عموماً اب ہر جگہ پیش ہونے لگ گیا یعنی
کہا گیا کہ جب دیانند انگلو ویدک کالج کے
پاس اس قدر روپیہ جمع کرکے آریہ سماجوں کو جواب
دے بیٹھے ہین تو کیسے اطمینان کیا جاوے کہ یہ
روپیہ کھا کر بیٹھ گئے۔ یہ اعتراض ایک کلچرڈ
آدمی کی زبان سے کیسی شوبھا دیتا ہے اسی
اعتراض کو غور کیلئے چھوڑ کر مین صرف اس قدر
کافی سمجھتا ہوں کہ اس اعتراض کا جواب

صاف طور پر دیا گیا۔ کہ اس دنیا میں ہر ایک کام
اعتبار پر چلتا ہے۔ گو پہلے وشواس گہات ہوا
تاہم جب گروکل کے بنا برہمچریہ آشرم کی حالت
سدہ نہیں سکتی اور بقول رشی دیانند کے پرمہ
چرپر کے سدہار سے ہی آریہ ورت کیا ساری دنیا
کا سدہار ممکن ہے تو پہر وشواس سے کام کرنا
چاہئیے اور نتیجہ ایشور پر چھوڑنا چاہئیے۔ اسی ضمن
مین منظفر گڈھ کا ایک واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ ایک
رائے صاحب نے اعتراض کیا کہ جب دیانند انگلو ویدک
کالج کے پاس سوا تین لاکھ سے زیادہ سرمایہ
موجود ہے تو کیوں نہیں اسی سرمایہ سے ایسا
انسٹیٹیوشن چلانے کی کوشش کیجاتی۔ کیا وہ روپیہ
یوں ہی ضایع گیا۔ اس کا جواب مین ایک آریہ بھائی
نے کہا کہ اگر سوا تین لاکھ خرچ کرکے یہ تجربہ ہو گیا
کہ موجودہ طریقہ تعلیم ناقص ہے۔ اور گروکل کا سکیم
طیار ہو گیا۔ تو اس روپیہ کو ہم ضایع گیا نہیں سمجھتے۔
جب اس پر بھی کم آدمیوں نے توجہ کی تو آخری
اعتراض بھکشا منڈلی کے برخلاف یہ قایم کیا گیا
کہ اس وقت بیکانیری بہو کے آئے ہوئے ہین
اُنکے لئے چندہ کرنا چاہئیے۔ اور کسی انسٹیٹیوشن
کو نہین دینا چاہئیے۔ آپ جانتے ہین کہ بعض لوگ
تو نہ دینے کیلئے کوئی نہ کوئی بہانہ ہی ڈہونڈہا کرتے
ہین ایسے اشخاص کے حق مین لالہ چیتن آنند
جی کی دلیل نے مسیحائی کا کام کیا۔ لیکن کیا
اس مخالفت نے گروکل کو نقصان پہونچایا۔
ہرگز نہین بلکہ

گروکل کی بزرگی عام دلوں پر نقش ہو گئی

اور ملتان نواسیوں کو معلوم ہو گیا کہ گروکل کے
سکیم اور قواعد کے برخلاف کوئی بھی قابل وقعت
اعتراض پیش نہیں ہو سکتا نہ صرف یہی بلکہ
اس مخالفت نے دھن وشہ مین بھی ہین

بڑی کامیابی نصیب کرائی یعنی جوش مین آکر

آریہ سبہاسدوں نے دل کہولکر مدد دی

لالہ کاشی رام جی پردہان نے اس سال مین
جو کہ بمقام لاہور اقرار کیا تھا دو صد روپیہ اور ملاکر
پانصد روپیہ کا نوٹ پیش کیا۔ اس کے بعد
منتری مہاشہ سردار گور بخش سنگھ جی نے پوری
تنخواہ میز پر رکھدی۔ ان مثالوں کی پیروی مین
تقریباً نصف کے قریب ممبروں نے اپنی پوری
ایک ایک مہینہ کی تنخواہ نقد ادا کر دی۔ اور اکثروں نے
پوری تنخواہ وعدہ کرکے نصف یا کچھ کم کی اول قسط
پیش کر دی۔ اس طریقہ پر جوش سے کام ہوتے
ہوئے چلنے کے وقت تک مجہر۔

۱۵ پندرہ سو روپیہ نقد ملگیا

اور باقی تقریباً ایک ہزار کے اقرارہ گئے جنہیں سے
کہ چودہری ایڈاپت جی کی پانصد کی رقم نقد ہی
سمجھی جانی چاہئیے۔ اس کے علاوہ باقی پانصد
وعدوں کا زیادہ سے زیادہ دسمبر کے آخیر تک
وصول ہو جاویگا۔ جب ہم دیکھتے ہین کہ لالہ
جوالا سہائے جی سے ہمین کچھ مدد نہ مل سکی
اور سوائے اس کے تحفظ کا سماں تھا تو ہمیں
نتیجہ کرنا پڑتا ہے کہ اس غیر معمولی کامیابی کا
حاصل ہونا محض لالہ چیتن آنند جی کی عنایتوں کا
نتیجہ تھا اور اس لئے مین انکا گروکل بھکشا منڈلی
کیطرف سے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں
کہ انہوں نے جہاں اپنے اعتراضوں کو پبلک مین
پہیلا کر انہیں ہمارے جوابات سننے کیطرف
راغب کیا۔ وہاں ساتھ ہی اپنی مخالفت سے
آریہ سبہاسدوں کے دلوں میں ایک خاص جوش
ڈالدیا جسکی وجہ سے بھکشا منڈلی غیر معمولی
کامیابی کے ساتھ ملتان سے آگے چلی۔
ملتان مین اپنے منتریہ جیمنی بی۔ اے سے مین ملا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں یہ سنکر حیران ہو رہا تھا کہ مہتہ جیمنی اب آریہ سماج کے سبھاسد نہیں ہیں اور میرے لیے یہ خبر ایک پیچیدہ معمہ تھی۔ لیکن جب اپنے پرانے مترکو بلایا تو معلوم ہوا کہ آپ کے دل میں جہاں میرے لیے وہی پرانی محبت موجود ہے۔ وہاں آریہ سماج کے اصولوں اور سوامی دیانند کے سدھانتوں کی نسبت بھی ویسی ہی مشرد ہا موجود ہے لیکن اُن کو آریہ سماج کے موجودہ کارکن ممبران پر چونکہ اعتبار نہیں رہا اسلیئے وہ کسی آریہ سماج میں بھی شامل رہ کر فی الحال کام کرنا نہیں چاہتے۔ باوجود اس ظاہری سرد مہری کے انہوں نے ساتھ مہتہ جی نے جو کام کیا اور مجھے ذاتی طور پر جو میرے مشن کی کامیابی میں مدد دی ہے اُسکے لئے انکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ ان کے اُس پرشارتھ اور پریم بھاؤ کا مفصل ذکر کروں جو کہ انہوں نے میری مدد میں دکھلا کر مجھے پہلے کی نسبت زیادہ تر اپنا بنا لیا ہے۔ کیونکہ ایسے ذکر کو شائد مہتہ جی خود بھی ناپسند کرینگے لیکن میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میری رائے میں اس بھاؤ کے بہت سے آدمی آریہ سماج میں ہونے چاہئیں۔ اور ساتھ ہی پرماتما سے پرارتھی ہوں۔ کہ وہ اپنی کرپا سے آریہ سماج کی انتظامی کمیٹی کو ایسی درستگی کی پریرنا کرے کہ مہتہ جی اور ایسے ہی دیگر سجن بہت جلد آریہ سماج کے کاموں میں ازسرنو دلچسپی لینے لگیں۔ میرا اپنا خیال ہے کہ اگر مہتہ جیمنی ملتان میں اپنے دلی جوش سے کام کرنے کے لئے مستعد ہو جائیں تو وہاں کے سماج کی کایا پلٹ جاوے۔

اور اسجگہ میں لالہ کاشی رام پردھان ملتان آریہ سماج کی نسبت ایک خاص ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ آپ نے جو مدتوں تک مذہبی کتابوں کا مطالعہ کر کے عیسائی مذہب کے اصولوں سے خاص واقفیت پیدا کی ہے اُس سے اب پبلک کو بھی بہرہ ور کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ حال میں ہی ایک مہاشہ بائبل کے الہامی نہ ہونے کے بارے میں آپ نے ایک پادری صاحب کے ساتھ کیا۔ جیسکے خاتمہ پر آپ نے ایک خاص کتاب طیار کر لی ہے جسمیں مختلف کسوٹیوں پر پرکھ کر آپنے فیصلہ فرمایا ہے کہ بائبل کلام الٰہی نہیں ہے“ اس کتاب کے منجملہ تیسرے ادھیائے کو آپنے ایک پمفلٹ کی شکل میں طیار کر کے مطبع ست دھرم پرچارک میں طبع ہونے کیلئے بھیجدیا ہے جو کہ غالباً لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ تک نکل جاویگی۔

میں اخبار کے کالموں میں گنجائش نہیں دیکھتا کہ ملتان آریہ سماج کے ممبروں کے پرشارتھ اور دھرم بھاؤ کا مفصل حال علیحدہ علیحدہ درج کروں اسلیئے میں محض اس بات پر اکتفا کرونگا کہ ان میں سے بعض اپنے پرشارتھ اور بعض اپنے اعلے دھرم بھاؤ کے باعث آریہ سماج کے بھوشن کہلا سکتے ہیں۔ اس آریہ سماج کی ہفتہ واری کارروائی میں ہون ہوتا ہوا دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی۔ میں دیکھتا ہوں کہ تقریباً بہت سے آریہ سماج اب ہون کو اپنی ہفتہ واری کارروائی کا ایک جزو سمجھتے ہیں میں ان آریہ سماجوں کے ممبروں سے جہاں کہ ہفتہ وار جلسوں میں ہون نہیں کیا جاتا پرارتھنا کرتا ہوں کہ نہ صرف ہفتہ وار جلسوں میں ہی بلکہ جب جب ہووے ٹوٹس دیگر زیادہ آدمیوں کا مجمع اکٹھا کریں تب تب ہی برابر ہون کرایا کریں۔ کیونکہ رشی دیانند نے ہدایت فرمائی ہے کہ جو آدمی خود زیادہ مجمع اکٹھا کرتا ہے اُن کے اجتماع سے جسقدر ہوا بگڑتی ہے اُسکا درست کرنا بھی اُسیکا فرض ہے ہون کے علاوہ ایک اور ہفتہ وار کارروائی اس آریہ سماج کی میرے پسند آئی۔ یعنی ایشور پرارتھنا کے بعد جب سب بھائی ایک سُر سے سندھیا کا پاٹھ کرتے ہیں۔ اسطور پر محض مجلسی دباؤ سے ایک بھائی سندھیا کے منتر کنٹھ کرنے کے لیئے مجبور ہو جاتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ

اسکی روچی بھی سندھیا کی طرف ہو جاتی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ بہت سے دیگر حالات بھی اسجگہ کے درج کرتا لیکن عدم گنجائش کی وجہ سے کچھ تھوڑا سا ہی ملتان آریہ بھائیوں کا ذکر اسجگہ لازمی سمجھتا ہوں۔ اس میں سب سے پہلے بابو مدن لعل جی فوٹوگرافر ہیں۔ جنکی کایا نے پلٹا کھایا ہے کہ لوگ دیکھ کر حیران ہیں یہ صاحب اپنے پیشہ فن فوٹوگرافی میں استاد ہیں کل ملتان کے انگریزوں کا کام انہیں کے پاس ہے لیکن باوجود مغربی تہذیب کے اندر رہنے کے آپ ورن آریہ اور اپنے نتیہ نیم میں تت پر رہنے والے ہیں انہیں ہر وقت آریہ سماج کی اُنتی کا فکر رہتا ہے چنانچہ ڈیپوٹیشن کے ساتھ مظفر گڈھ بھی تشریف لیگئے تھے۔ دوسرے لالہ گرشن لال جی ہیں جنکا سارا پریوار دیکھ کر آریہ رہ کا نقشہ نظر آجاتا ہے۔ آپکے چھ پتر ہیں جو سب کے سب سوشیل اور آدرش آریہ کہلانے کے یوگیہ ہیں جنمیں سے آپ تین کو گرد کل میں بھیجنا چاہتے۔ بلحاظ عمر تو دو ہی جا سکتے ہیں۔ لیکن بڑے کی بھی ایسی زبردست خواہش ہے کہ باوجودیکہ اُسکی عمر بارہ سے زیادہ کی ہے (یعنی شاید چودھویں سال کا آغاز ہے) تاہم وہ گرد کل میں جانا چاہتا ہے اور اگر کبھی آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کسی کے حق میں اپنا نیم شتھل کرے تو میں سب سے پہلے اس لڑکے کی سفارش کرینکو طیار ہوں ملتان میں ہی چھ لڑکوں کی فہرست مجھے دیگئی تھی جنکے دلی کہ انہیں گرد کل میں بھیجا جاوے لیکن اسیقدر بیان پر اکتفا کرنے مجھے اب چلنا پڑتا ہے ملتان سے ۸ نومبر کو صبح کی گاڑی میں سوار ہو کر میں $\frac{1}{2}$ ۱۲ بجے دن کو بہاولپور کے ریلوے سٹیشن پر پہونچا جہاں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(کیونکہ ہم تین آدمی تھے) جھنگ
پورا تانگا لیکر ... قلعہ نکالا ... اچھے چھلا
کیطرف روانہ ہوئے
اور چلتے ہی ہمیں اس سواری کا پہلا پرساد ملا
کہ ہم سب پندرہ منٹوں میں گرد
یعنی تنبہ سر ہوگئے۔ اس طرف کی سڑک سخت
خراب ہے اور اس پر طرہ یہ کہ گھوڑے ادھ موئے
ہو رہے تھے۔ کوچبان نے دریافت پر بتلایا
کہ ان دنوں سے گھوڑوں کو دانا تک نہیں ملا
اور مالگیروں کی شکایت تھی کہ چار چار ماہ کی
تنخواہ نہیں ملی۔ کوچبان اور مالگیر ٹھیکہ دار سے
اسقدر ناراض تھے کہ بجائے گھوڑوں کو
گالی دینے کی بجائے بھی ٹھیکہ دار کو گالیاں
دیتے تھے۔ کوچبان کو اپنے انعام کیلئے
گھوڑوں کو تیز چلانے کے لیئے مارتا تھا۔ لیکن
میں اس بیرحمی کو برداشت نہ کر سکا گھوڑے
کے بدن زخموں سے پُر تھے اور ایک چابک
لگتے ہی خون بہ نکلتا تھا۔ میں نے کوچبان کو
مارنے سے بند کیا۔ اور آہستہ آہستہ چلنے
کیلئے مجبور کیا۔ لیکن ان جانوروں پر واقعی
بڑا ظلم ہوتا ہے ٹھیکہ دار کی بے پرواہی کی
ایک وجہ یہ بھی معلوم ہوئی کہ کچھ عرصہ
بعد اس کے علاقہ سے تانگہ اٹھنے والا ہے
کیونکہ جو ریل اب ٹوبہ ٹیک سنگھ تک گئی ہے
وہ فائدہ والی کے ہوتے سٹیشن کے سپر ملتان لائن
سے ملائی جا رہی ہے اور جب وہ شروع جاری ہو گئی
تو کمالیہ وغیرہ کا راستہ انگریزوں وغیرہ کے لئے
نہیں رہے گا ایک باعث یہ بھی معلوم ہوا کہ
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر باوجود شکایت پہنچنے کے
مالگیروں کے گذارہ میں زیادتی نہیں کرتے
اور اس سے بھی ٹھیکہ دار گھوڑوں کو پوری خوراک
نہیں دیتا۔ جیسے وقتی سے ۱۳ میل رکھا گیا ہے
وہاں آریہ سماج ہی ہے لیکن جسکا اُس وقت وہاں
ایک بڑا مقدمہ چل رہا تھا جسمیں ڈیڑہ ... بندیاں ہو رہی تھیں

اسلیئے میں وہاں نہیں ٹھیرا۔ ایک سب جیلر
کو مشہور امیر آدمی اور گورنمنٹ پنشنر لیکن کنجوس
ہے۔ ایک بدمعاش نے سر اجلاس جوتیاں ماریں
کہا جاتا ہے کہ بعض ساہوکاران کی انگیخت سے
سب جیلر نے بدمعاش پر اصل جرم لگایا
اور ساہوکاران کو اعانت میں رکھکر نالش کی گئی
اور جسوقت تانگا کمالیہ کی سڑک سے گذرا شہر
اسجگہ مقدمہ کا تماشہ دیکھنے کے لئے موجود تھا
کیونکہ ایک خاص مجسٹریٹ موقع پر تحقیقات کیلئے
آیا ہوا تھا۔ پس کمالیہ اترنا مناسب نہ سمجھکر آگے
چلدیا۔ رستہ میں اس تانگا پر سخت تکلیف ہوئی
سڑک خراب جس سے سخت دھکے لگتے تھے
اور گرد اسقدر اڑتی تھی کہ الامان۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ
کے گھوڑے کسیقدر اچھے تھے۔ لیکن جہاں ایک
جوڑی اڑی پندرہ منٹ خراب ہوگئے آخر
بہت سی گرد و غبار نوش جان کرنے کے بعد گیارہ
بجے رات کے پہنچے۔

جھنگ کے آریہ سماج مندر

میں داخل ہوگئے جہاں بوقت منشی سوایا رام جی پردہان
ملے جنکے گھر پر جاکر روٹی کھائی اور رات کو سو گئے۔
جھنگ میں ۹ اور ۱۰ کو میں نے گردکل کی ضرورت
اور زندگی پر لکچر دیئے۔ اور کچھ بھائیوں کے پاس آسم
بھی گیا۔ نتیجہ میں صرف ۱۰ ماہانہ اور [illegible] نقد ملے۔
اس میں شبہ نہیں کہ لالہ کاشی رام جی کی طرح
منشی سوایا رام جی بھی جو دیکہ کرکے اپنی ایک ماہ کی
آمدنی پوری دیدیتے تو بڑی معقول رقم اسجگہ سے
مل سکتی تھی لیکن انہوں نے صرف ایک روپیہ
پار سال کے وعدہ کردہ ہی ادا کیئے۔ خیر روپیہ
خواہ تھوڑا ہی ہوا لیکن میں جھنگ کے سبھاسدوں
اور بھائیوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یتھا شکتی
مدد دی۔ جھنگ میں منشی سوایا رام پردہان
آریہ سماج کے سدہانت جاننے والوں میں

اعلیٰ درجے کے ہیں۔ آپ کی ایک خصوصیت
قابل تقلید ہے آریہ سماج کا کوئی اخبار یا پمفلٹ
نہیں ہوگا جو کہ چھپتے ہی آپ نہیں منگا لیتے اور
آتے ہی مطالعہ میں مشغول ہو جاتے ہیں اور صرف
مطالعہ ہی نہیں کرتے بلکہ اس پر آپ نوٹ چڑھا کر
کتاب کو اپنے پستکالے میں داخل کرتے ہیں۔
میں منشی سوایا رام جی سے استدعا کرتا ہوں
کہ اپنی معلومات کے ذخیرہ سے اپنے بھائیوں کو
بھی کچھ لابھ پہونچاویں۔ یعنی کم از کم جو جو باتیں
جن جن گرنتھوں میں آریہ سماج کے سدہانتوں کے
ورودھ پر تیت ہوں انہیں پبلک کی توجہ کیلئے
اخبار میں نکالدیا کریں۔ میں تو اُن سے یہ بھی
استدعا کرونگا کہ وہ آریہ سماج کے سدہانتوں
کو واضح کرنے کے لیئے اردو کے پمفلٹ بھی چھپوائیں
کیونکہ اس وقت میں انکی لیاقت کے کم آدمی ہیں
جنہیں ساتھ ہی لکھنے کی بھی فرصت ہو۔
جھنگ بگھیانہ کا پانی اعلیٰ درجے کا ہے اسلیئے
طبیعت تو بگڑ نہیں سکتی تھی لیکن سرحد اور
بار کی خشکی جو ڈیرہ اسمعیلخاں سے شروع ہوئی
تو اب تک وہی حالت رہی۔ ہر روز تیل سارے
بدن پر لیپنا پڑتا تھا۔ ۱۱۔ نومبر کی صبح کو سارا
ڈیپوٹیشن لائل پور کیطرف چلا گیا تھا۔ کہ خاص خطوط
کمالیہ اور منٹگمری سے آئے جنکی وجہ سے کہ پنڈت
پورنانند جی کو نبی بخش راگی کے کمالیہ کو روانہ
کرنیکا ارادہ کرلیا۔ اور میں اکیلا لائل پور کو طیار
ہوگیا۔ ۱/۲ ۱ بجے تانگا ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لیئے
ہم دونوں کو لیکر روانہ ہوا۔ رستہ میں ایک جگہ
گھوڑے اڑ گئے اور گھنٹہ خراب ہو گیا۔ اور امید
نہ رہی اسٹیشن کی ریل مجھے مل سکیگی کیونکہ ریل
کی روانگی کا وقت ۲ بجکر ۹ منٹ پر تھا اور مجھے
یہ بھی خبر تھی کہ اس طرف ریل کا سکشا ہی
کارخانہ ہے یعنی کبھی تو وقت سے آدھ گھنٹہ بعد
چلتی ہے اور کبھی کبھی پندرہ منٹ وقت پیشتر بھی روانہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوجاتی ہے اور وقت یہ کہ اسجگہ سے صرف ایک ہی گاڑی دن رات مین چلتی ہے - دیر ہونے کے معنی یہ تھے کہ ۲۴- گہنٹوں کا خون ہو جاوے اس لئے کوچمین کو بہ پڑنا کیگئی - کوچمین نے گہوڑے ہوا کر دیئے - جب دو تین میل رہ گئے تو ریل روانگی کیلئے طیار نظر آئی - مار و بار کرتے اور اندازہ سے زیادہ خاک اڑاتے ہوئے ٹانگا ریل کے پاس جا کہڑا ہوا - لیکن سٹیشن سے دوسری طرف - پنڈت پورنانند جی کو اسباب گاڑی مین رکہنے کے لئے کہکر مین گاڑی مین سے دوسری ٹکٹ لینے کے لئے دوڑا - ٹکٹ لیتے ہی سوار ہوکر دم لیا کیونکہ ریل باوجود گارڈ کے بار بار سیٹیاں دینے کے ابہی پندرہ منٹ اور کہڑی رہی آخرکار پنڈت پورنانند جی کو کمالیہ کے لئے روانہ کرکے مین ریل مین لائل پور کیطرف روانہ ہو گیا - اسطرف پنڈت بہگت رام جی اپدیشک پہلے سے ہی کام کر رہے تہے - چنانچہ عباسپور کے ریلوے سٹیشن پر وہ مجہے ملگئے اُن کے ساتہہ دو تین آریہ بہائی بہی تہے جو کہ لائل پور کے مفصلات مین ضلعدار اور سب اوورسیر ہیں ہم سب پونے سات بجے شام کے

لائل پور میں پہونچ گئے

لالہ گنپت رائے منتری آریہ سماج معہ اور بہائیوں کے موجود تہے - اس رات اور نیز دوسرے دن بابو گنپت رائے جی کے ساتہہ مختلف آریہ سماجک وشیوں پر بات چیت ہوتی رہی - خصوصاً بار میں ویدک دہرم کے پرچار کے متعلق تجویزیں سوچی گئیں جنپر اگر عمل ہوا تو نتیجہ بہت ہی اعلیٰ برآمد ہوگا اسجگہ اُن کے ذکر کرنیکی ضرورت نہیں ہے

۱۲- نومبر کی سہ پہر کو منڈی مین میرا لکچر قرار پایا - ۳ بجے سے بہجن شروع ہو گئے اور چار بجے لکچر شروع ہوا - حاضری ۵۰۰ اور ۶۰۰ کے درمیان تہی، دو گہنٹوں تک لوگ بڑے آنند سے گرد کل کا حال سنتے رہے - خاتمہ پر ۶۶ روپیہ ایک آنہ نقد اور ایک جوڑی کڑہ نقرہ جو ایک بہائی نے اپنے بیٹے سے اتروا دئیے دان ملا - بعض بہائی جو باہر سے آئے ہوئے تہے آریہ سماج کے سدہانتوں کے ساتہہ بڑا پریم ظاہر کرتے تہے طبیعت تو چاہتی تہی کہ اُن بہائیوں کا جنہوں نے کہ مفصل سے چندہ اکٹہا کر دیا - اور خود ویدک دہرم کے پرچار کے لیئے تن من دہن سے یتن کر رہے ہین مفصل ذکر کروں لیکن چونکہ مین جانتا ہوں کہ وے خود اسے پسند نہین کریں گے اس لیئے صرف اتنا ہی بتلا دونگا گیارہ بارہ بجے رات تک سب بہائی بڑے پریم سے آریہ سماجک وشیوں پر بات چیت کرتے رہے اور مجہے امید پڑتی ہے کہ اگر ایک اپدیشک نے کچہہ عرصہ بار مین کام کیا تو یہ صرف گرد کل کے لیئے ایک بہاری رقم ہی جمع ہو جاویگی بلکہ ویدک دہرم کا پرچار بہی خاطر خواہ ہو جائیگا -

۱۳- نومبر کی صبح کو لائل پور سے چلدینے کا ارادہ تہا - اس لئے علی الصباح چار بجے ہی اٹہکر شوچ کیلئے مین اور پنڈت بہگت رام جی باہر گئے لیکن جب بعد داتوں کے نہر پر اشنان کا ارادہ کیا تو کیسی مایوسی ہوئی جب دیکہا کہ نہر رات سے بند ہو گئی ہے - یہ پہلا ہی دن تہا - جب کہ اس سارے سفر مین باوجود تند رستی کے مین نے سنان نہ کیا ہو - اور بیماری مین بہی صرف ایکدن پشاور مین نہین نہایا تہا - جب کہ بخار کے ساتہہ دست بہی آتے تہے - خیر مجبوراً بلا اشنان واپس آکر سندہیا کی اور ریل کے سٹیشن کیطرف روانہ ہوا -

لائل پور اس وقت پنجاب دیش مین آجر قسمت دولت کی تلاش والوں کے لئے ایک مرکز بن رہا ہے - شہر بڑا خوبصورت طیار ہو رہا ہے چوک شہر کے عین بیچوں بیچ ہے جسمیں کہ آٹہہ مختلف سڑکیں آنکر ملتی ہین - ان آٹہوں سڑکوں کے دونوں طرف دوکانیں ہین - ہر ایک سڑک کا نام علیحدہ علیحدہ بازار کے نام سے مشہور ہے مثلاً جہنگ بازار - منٹگمری بازار - وغیرہ وغیرہ - ہر دو سڑکوں کے درمیان کی جگہ مین محلے ہین جہاں آبادی کے مکان بنے ہوئے ہین - اس کل کے گرداگرد ایک گول سڑک بنائی جا رہی ہے اور اُسکے گرد بہی محلے ہوں گے گویا جب کل شہر کی عمارتیں (جنمیں سے کسیقدر بیرونی عمارتیں ابہی نا تمام ہیں) طیار ہو گئیں تو شہر کی شکل تقریباً حسب ذیل ہو گی

محلہ جات

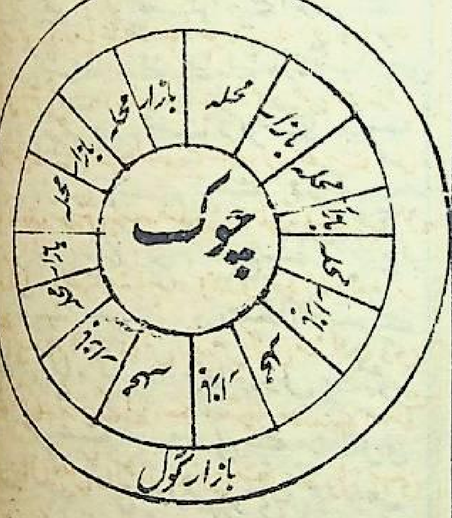

محلہ جات

کُل علاقہ لائل پور میں نہر سے آبپاشی ہوتی ہے اسوقت تو زمین نئی اور طاقتور ہونیکی وجہ سے بڑی اعلیٰ پیداوار نکالتی ہے - لیکن پانچ دس برسوں کے بعد یہ طاقت قایم نہین رہ سکتی اس لئے جن بہائیوں نے کہ اس طرف اراضیات حاصل کی ہین انہیں ابہی سے وہ وسائل سوچنے چاہئیں - جنکے باعث زمین کی طاقت پیداوار بدستور قائم رہ سکے ورنہ وہی بدنیتی قائم رہیگی جسے معلوم کرکے کہ مجہے بڑا افسوس ہوا تہا مین نے سُنا کہ جب گذشتہ سال مین قحط بالکل دور ہو چکا تہا اور نرخ غلہ کا ارزاں تہا جو بار کے مالکان دینہ زیادہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامیز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھند۔ جالا۔ پڑوال غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کراتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ ۱۰؎ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۷؎ خالص ممیرہ فی ماشہ ۵؎ معمولی سرمہ فی تولہ ۱؎ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات	اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے ❊	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی بہنا۔ دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آشوب کا کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں۔ ہر کس کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں کہیں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں اسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ اسلیے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر ماٹی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے طیار کیا ہے اُس کا تجربہ میں نے ایک زیر علاج مریضہ مسمات اُتم دیوی بعمر ۸ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں پر خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑتے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اُسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے ۲ روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکور سے کلی صحت پائی۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور و سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور و حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے طیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لیے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور ❊

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کے لیے پانچ سال کو جمع کیا گیا ہے ❊ ❊

المشتہر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

[illegible]

مجرب ادویات

اکسیر آتشک۔ خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے ✦ قیمت دو شیشی کلاں ۴؎ ۔ اور خورد شیشی (۔/۲)۔

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر دو آثار ہوں اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں تین روپیہ (۳؎)

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں ۔۔۔ (۱؎)

رفیق جواناں دافع جریان۔ رقت منی و احتلام و سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے سب شکایت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (۳؎) ✦

دلپذیر { سوزاک۔ و قرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو دلپذیر کے چند روز کے استعمال پیشاب جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے ✦ قیمت دو شیشی خورد ۱؎ اور کلاں ۲؎ ✦

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور پُر تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو ✦ دو شیشی خورد دو روپیہ (۲؎)

آرام بخش۔ دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ۳؎ معہ مرہم (۔/۳)

مصفی خون۔ تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ نہایت مفید ہے۔ دو شیشی کلاں ۲؎

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت۔ یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے ✦ دو شیشی کلاں ۲؎۔

دلارام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں ۲؎ ۔ معہ مرہم تین روپیہ (۳؎)

دلکشا { دافع قبض دائمی خواہ کتنے عرصہ کا [illegible] بہت ہی مفید ہے۔ دو شیشی کلاں [illegible]

جنیا وصحت۔ دافع بدہضمی۔ بدہضمی خواہ کتنے [illegible] کی پرانی کیوں نہ ہو۔ اور طرح طرح کی تکلیف پیدا [illegible] ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جا[illegible] قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ [illegible]

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی [illegible] حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں [illegible] ایکماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہو گی [illegible] دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی [illegible] کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی [illegible] حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا [illegible]

نوٹ بہت سے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس [illegible] صحت بخش ادویات کے موجود ہیں۔ لیکن [illegible] گنجائش جگہ درج نہیں ہو سکے۔ جو صاحب [illegible] علاوہ ادویات کے دیکھنا چاہتے ہیں وہ [illegible] درخواست کریں۔ اُن کی خدمت میں [illegible] ادویات سارٹیفکیٹ ارسال کئے جا دیں گے۔

المشتہر پنڈت رام چند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہاسپٹل بہاولپور

مطبع ستیہ دھرم پرچارک جالندھر میں باہتمام لالہ منشی رام مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا ✦

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Registered No 39

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

دھرم پرچارک

جلد | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے | سمت ۱۹۵۶

اشتہار

مجرب ادویات

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ کشتہ نقرہ اس کے کھانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہو جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اسکے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (جریان و جلسٹی) کو بالخاصیت مفید ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کا اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا کامل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمند دور کے لیئے بہت بہت سو کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ تولہ ۱۰ روغن مسیحا۔ ماہرین العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ بلوغی و شست آدمیوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ .... للعہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ ہی ہو گیا ہو تو بغیر تکلیف دست و منہہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ عمہ

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بہارک مجھ اپنے طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ المشتہر

حکیم تارا چند از گجرات (پنجاب) ....

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ وید ک گرنتھوں اور شرمان مانیہ و دوانوں بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں۔ سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار اور زیادہ

دیر پا ہے۔ نرخ ۹ ر سیر سعہ ۸ رہا ر کی تھیلیوں میں جلد ملتی ہے۔ سگندھت دھوپ نرخ عہ ۸ رہا ر کے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ چندر ہوکس ٹانک یہہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے خلاف ناجائز بے اعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے۔ تقویت باہ۔ دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کے خاص اصول ہیں۔ دردگشت۔ خوف بے چین خوابی۔ احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کا منصبی کام ہے۔ مزید براں بیہ اعلےٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور دماغ مینی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۱ تولہ جو دو شروز کی خوراک ہے (لعہ) سفوف مجرب جریان سیلان منی کیفیت دہات کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۰ تولہ کے لئے (عہ) کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے۔ پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ جملہ امراض آنکھ کے لیے مفید ہے۔ ایک تولہ (عہ) نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ المشتہر

(بھگوان پیارا شہر راولپنڈی)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فرنگ پر ہار

۲۹

آزمایا اور ایجاد کیا ہوا سنت گنیشا سنگھ
مقام ڈاکخانہ کھوڑہ ضلع ہوشیارپور

یہ آتشک کی عجیب وغریب دوائی ہے۔ اس کو کہاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ نہ منہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے۔ صرف سات خوراک کہانے سے بیماری دفع ہو جاتی ہے۔ اگر آتشک کی جڑ اور پرانی ہو تو فرنگ پرہار ضرور منگوالو۔ قیمت صرف .... (عہ)

سوزاک اس کے ہمراہ ان کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اڑ جاتا ہے۔ قیمت ... (عہ)

بھنگ رس یہ بھنگ نہایت محنت و عمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے۔ جس کو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑھتی ہے۔ یہ بہی قیمت فی تولہ عہ ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہے۔ ملنے کا پتہ یہہ ہے۔ **المشتہر**

جی۔ ایس۔ آر۔ ڈاکخانہ دوسویہ ضلع ہوشیارپور۔

خریدو گے تو پچھتاؤ گے

۲۳

گو خیا پر میں اعلےٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اوپن کیس کیلس پن والی ۱۸ سائیز جویل سنہری پرزے قریباً مفت یعنی بے روپیہ کو دہڑا دہڑ فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گھڑیاں۔ کلاک۔ ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں۔ شائقین فہرست ملاحظہ فرما دیں۔ اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیازمند کو مرہون منت فرما دیں۔

المشتہر

شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز ان بازار صدر چھاونی جالندھر شہر (پنجاب)۔

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں چھ سو قسم کی انگریزی اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرستی۔ پنڈت گورودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔ منشی چمن لال و پنڈت کرپارام شرما۔ لالہ دیوراج۔ ماسٹر درگا پرساد و پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کہتری۔ راؤ بہادر کرتا لالہ جیونداس بابو بہاری رام چیٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود رہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بہر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب یکیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط وکتابت کریں اور بہومکا ترجمہ بابو نہال سنگھ کرنال نواسی بہی برائے فروخت موجود ہے قیمت عہ۔ **المشتہر**

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھووالی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

مدت ہوگی اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کہیس۔ دہوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازار بند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بہی بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عام دیسی نمونہ پر جو چارج ہوگا ان نقد یا ویلیو پے ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر**

جو اور اس مشتہار اس پر دیپ ایجنٹان آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

بیماری سے شفا پانیکے لئے نہایت عمدہ موقع

۱۳

تیس ۳۰ سالہ ڈاکٹری تجربہ کا نتیجہ

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے تجربہ سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بدنتائج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی عہ اور (عہ)

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک میں جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے

نروان ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور دردسر کے نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ منٹ میں درد سر ہو جاتا ہے قیمت ......

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چند ہی خوراک میں بند ہو جاتا ہے ......

طحال کی مجرب دوائی ......

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ......

ضعف جگر کی مجرب دوائی ......

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ......

نامردی کی مجرب دوائی ......

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے ملتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے:

المشتہر پنڈت رامناتھ میڈیکل منیجر کارخانہ دوا میڈیکل ہال ہسپتال جالندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ — مطبوعہ ۷ اگہر سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق یکم دسمبر ۱۸۹۹ء جالندھر شہر — نمبر ۴۳

سنار کی گتی

سنٹرل ہندو کالج بنارس کی موجودہ کیفیت

ایک عرصہ تو مسز اینی بسنٹ کے فصیح لیکچروں سے اس ملک کے لوگ بڑے خوش نظر آتے تھے مگر بہار لوگوں کو کئی سالوں تک یہہ پتہ نہیں لگا کہ آخر مسز بسنٹ چاہتی کیا ہیں؟ محض لفاظی اور حسین تقریر دلپذیر سے کام نہیں چل سکتا۔ نہ کسی کو مسز بسنٹ کے اصلی اصولوں اور عقیدوں کا کسیکو کچہہ پتہ لگا کرتا ہے۔ نہ "ہندو" کے لفظ کے زیر سایہ پناہ لینا ہی اس معمہ کو حل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ "ہندو" لفظ کی کوئی جڑ بنیاد نہیں ہے اور نہ یہہ کسی خاص عقیدہ کو ظاہر کرتا ہے۔ آخر کئی سالوں کے بعد مسز بسنٹ نے اپنی تدبیروں کو عملی لباس پہنانے کی غرض سے ایک کالج قایم کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور بڑی دہوم دہام سے یہہ مشتہر کیا کہ اگر بنارس میں وسطی کالج قایم ہو جاوے اور ہر جگہہ اُس کی شاخیں کہل جاویں تو یہہ ملک پہر اپنی اصلی شکل پر آ سکتا ہے۔ گورنمنٹ اور بالخصوص گورنر صوبہ مدراس کی خاص توجہ اور شرکت سے ابتدا میں کسیقدر روپیہ جمع ہو گیا۔ جابجا کمیٹیاں فراہمی چندہ کے لئے بن گئیں۔ مسز بسنٹ نے بڑی مستعدی کے ساتہہ دورہ کرنا شروع کیا مگر اس ساری کارروائی کا انجام ہمارا کچہہ قابل اطمینان نتیجہ نہیں نکلا۔ سچ تو یہہ ہے کہ جب مسز بسنٹ کے روشن دماغ سے اس ملک کی بہتری کے لئے کوئی اعلے درجہ کی اور معقول تدبیر اختراع رکہنے کی امید تہی مگر افسوس ہے کہ ہمیں اس سے مایوس ہونا پڑا۔ یوں ہی ہوئی جس وقت ہم نے یہہ دیکہا کہ مسز بسنٹ ایک دنیوی تعلیم کا مدرسہ کہڑا کر کے

اس ملک کی وہار مک۔ آتمک اور ساماجک اونتی کی پوری پوری توقع رکہتی ہیں۔ تو اس وقت ہمیں یقین ہو گیا تہا کہ ابہی تک مسز بسنٹ کے دل و دماغ سے مغربی وضع کی تراش خراش اور مغرب کے ادہورے خیالات دور نہیں ہوئے ورنہ وہ کبہی مروجہ دنیوی تعلیم ایک کالج سے اسقدر زیادہ اُمیدیں نہ رکہتیں۔ اول تو یہہ معاملہ ہماری سمجہہ میں نہیں آیا کہ باوجود "آریہ ورت" "آریہ" اور "آریہ سنتان" کے الفاظ بار بار اپنے لیکچروں میں استعمال کرنے کے وہ کس طرح اپنے کالج کے ساتہہ "ہندو" کا لفظ لگانا جائز قرار دیتی ہیں دوسرے "برہمہ چریہ" کے رکہوانے کا اُنہوں نے کیا انتظام کیا ہے۔ بڑی دلیل اُن کی جواب تک وہ پیش کر سکی ہیں یہہ ہے کہ کالج میں گہنٹہ آدہ گہنٹہ ایک نیک سیرت برہمن یا آچاریہ لڑکوں کو مہابہارت اور رامائن میں سے ایسی اخلاقی باتیں نکال کر سمجہایا کرے گا کہ کسی مت یا پنتہہ کے برخلاف نہوں سب اُسے یکساں مان لیں۔ یہہ دعوے بہی اگر اس کی پوری طرح سے چہان بین کی جاوے تو پوچ ثابت ہوتا ہے مگر یہہ اگر فرض بہی کر لیا جاوے کہ وہ اخلاقی باتیں عام پسند ہونگی تو اس سے مطلب کیا نکلتا ہے۔

کوہ کندن و کاہ برآوردن۔

عام اخلاقی اصول ہر جگہہ پائے جاتے ہیں گو عمل اور بحث میں اُن کی رنگت پلٹ جاتی ہے۔ طالب علم معمولی اخلاق کی کتابوں کے دیکہنے سے یہہ باتیں سمجہہ سکتے ہیں۔ مگر مسز بسنٹ کا یہہ دعوے سراسر لغو ہے کہ سنٹرل ہندو کالج کے آچاریہ کی تعلیم عام ہندوؤں کو مقبول ہوگی مثلاً اگر آچاریہ یہہ سکہاوے کہ مسیح پوجن بہت اچہا ہے تو ہندوؤں کی بیسیوں پنتہوں اور پورانوں میں اسکی تردید

ملتی ہے۔ جہاں جہوٹہہ بول کر پورانکوں کے اوتاروں اور دیوتاؤں نے کام نکالے ہیں۔ استریوں کو جہلا کر اور لوگوں کو نہایت شرمناک دہوکہہ دیتے ہیں۔ ان پورانوں کے ماننے والوں کو ضرور آچاریہ کی تعلیم ناگوار گذر سکتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے قول و فعل کے پابند ہوں۔ یا تو انہیں وہ پوران اور پنتہیں متروک کرنی پڑیں گی۔ یا آچاریہ کی تعلیم سے دست بردار ہونا لازمی ہوگا۔ اگر شراب اور بہنگ چرس کا استعمال کالج میں ناجائز قرار دیا جاوے گا۔ تو بلاشک شاکتک اور شیوی فرقہ والوں کو بُرا معلوم ہوگا علاوہ ازیں اس ضمن میں قابل تذکرہ یہہ امر ہے کہ مسز بسنٹ نے اپنے مسودہ کالج اور اپیل میں جو چہاپ کر لوگوں میں امداد کی نسبت شایع کی تہی یہہ دکہایا ہے کہ اس کالج میں ہندوؤں کے ہر ایک فرقہ اور پنتہہ کے والدین کی عین مرضی کے مطابق مذہبی تعلیم دی جاوے گی۔ اس فقرہ کے سوائے اس کے اور معنے نہیں ہو سکتے کہ اگر شیوی والد اپنے لڑکے کو کالج میں بہیجتے یہہ لکہدے کہ اسے شیوی مت کی تعلیم دیجاوے تو اُسے وہی دیجاویگی اگر ایک شاکتک مت کا والد اپنے لڑکے کو شاکتک اور وام مارگ مت کی تعلیم دینے کے لئے لکہے۔ تو اُسے ویسی ہی تعلیم دیجاویگی۔ اگر ویشنو اپنے لڑکوں کو ویشنو مت کی تعلیم دلوانا چاہیں گے تو انہیں ویسی ہی دیجاویگی۔ پہر لاکہوں مت متانتر اور پنتہہ والے اپنے اپنے عقیدے کی جداگانہ تعلیم اپنی اولاد کے لئے پسند کریں گے انہیں خوش کرنے اور اپنے اقرار کو پورا کرنے کے لئے مسز بسنٹ اور اُن کی انتظامیہ کمیٹی سب کا انتظام کر دیگی یعنی ایک دادو پنتہہ کا آچاریہ ہوگا اور ایک پرنامی مت کا ایک چولی پنتہہ کا معلم ہوگا۔ اور ایک اگہور پنتہہ کا۔ ایک سراوگی (جینی) مت کا استاد ہوگا اور ایک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شنکر آچاریہ کے دیانت کا۔ یہہ بھی غور طلب بات ہے کہ انتظامیہ کمیٹی میں کون صاحب شریک ہونگے اور کیونکر ممکن ہے کہ سب ایک دوسرے کے مذہبی عقیدوں کو پسند کریں۔ اگرچہ بعض اصحاب کو ناگوار گذریگا۔ مگر ہم صداقت کو چھپا نہیں سکتے۔ یا تو مسز بسنٹ* کے عقیدہ والوں کے آچاریہ موجب اپنے اقرار کے اپنے کالج میں مہیا کرتے ہونگے یا انجام میں اپنی غلطی یا دھوکہ دہی کو صاف الفاظ میں تسلیم کرلینا پڑیگا۔ اس بارہ میں ہمارا خیال غلط ثابت نہیں ہوا۔ چند ماہ بعد ہی سنٹرل ہندو کالج کی انتظامیہ کمیٹی میں شکر رنجی شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ نوبت چیخ تک پہونچی۔ وجہہ یہہ ہے کہ اب یہہ راز کسی سے مخفی نہیں ہے۔ کہ کرنل السکاٹ صاحب کا مت بودہ ہے۔ یہی میڈم بلیوٹسکی کا تھا اور مسز بسنٹ بھی زیادہ تر اسی کی جانب جھکتی ہیں۔ پس قدرتی بات تھی۔ کہ معلم اور پروفیسر بھی اونہیں کے پسند کے مطابق آتے۔ یہہ بات بہت جلد آشکارا ہوگئی۔ پہلے پروفیسروں اور معلموں سے جو مسز بسنٹ اور کرنل السکاٹ صاحب کے آوردے تھے کمیٹی ناطمئن رہنے لگی۔ اونہوں نے استعفے پیش کرنے شروع کئے۔ روپیہ کی آمدنی کم ہوگئی۔ اب موجودہ کیفیت یہہ ہے کہ سنٹرل ہندو کالج پر ایک طرح کی مایوسی سی چھا رہی ہے۔ کاشی کے پورانک پنڈتوں کو نری باتوں سے خوش کرنا ممکن ہے۔ خاص خاص اور چند آدمیوں سے اگر قطع نظر کرلی جاوے تو باقی ایسے رہ جاتے ہیں۔ کہ جب تک اون کے پیٹ کی پوجا ہوتی رہے اور اون کی بھٹی گرم رہے وہ برابر ہاں میں ہاں ملاتے جاویں گے۔ اور جو کچھہ چاہو اون سے پڑھا لو۔ لکھوا لو۔ کہلوا لو مگر جہاں ان کی مدارات میں کمی واقع ہوئی تو فوراً وہ برگشتہ خاطر ہوجاتے ہیں۔ مسز بسنٹ کو بھی آگے آگے کاشی کے پورانکوں کا تجربہ ہوگا۔ جہاں کہیں بے اصول کام کیا جاتا ہے ناکامی ضرور ہوتی ہے۔ بنارس ہیں۔

شملہ میں پادری پی۔سی۔ موزمدار صاحب کی شیوابیانی

پچھلے دنوں شملہ کے ٹاؤن ہال میں پادری پی سی موزمدار صاحب نے ایک لیکچر دیا تھا جسمیں چند معزز انگریز بھی شامل تھے۔ اس لیکچر میں آپ نے فرمایا کہ مذہب کو از سرِ نو زندہ یا تازہ کرنے کے یہہ معنے نہیں ہیں۔ کہ ہم پُرانے سنسکاروں۔ پُرانی عادات اور پُرانے رسم و رواج کو دوہرانے لگ جاویں۔ بلکہ مذہب کے معنے ایمان۔ ضمیر۔ پرہیزگاری اور اطاعت ہے (مگر نہیں معلوم کہ کیا یہہ باتیں پُرانے سنسکاروں کے جو سراسر ایمان۔ ضمیر۔ اور پرہیزگاری و اطاعت پر مبنی ہیں۔ کس طرح سے منافق ہیں۔ آیا صرف بوجہہ پُرانے ہونے کے) پادری موزمدار صاحب نے انجام میں فرمایا کہ اس وقت ہندوستان کا ایک عظیم مذہب سے واسطہ پڑا ہے اور وہ عظیم مذہب عیسوی ہے۔ جس کے آپ پادری ہیں۔ آپ نے ہندوؤں کو مشورہ دیا کہ عیسائیوں سے مذہب کے اصول سیکھو۔ عیسائی مذہب خدا کو خالق سمجھکر پرستش کرتا ہے۔ اور ہندو مذہب خدا کو بیٹا سمجھکر پوجتا ہے اور اسی مذہب کو ہندو افضل قرار دیتے ہیں۔ پادری موزمدار صاحب نے فرمایا۔ کہ جس وقت عیسائی مذہب اور ہندو مذہب آپسمیں مل کر کھچڑی ہو جاویں گے۔ اُس وقت ایک ایسا نیا مذہب پیدا ہوگا کہ جس کا تواریخ میں ثانی نہیں ملے گا۔ ؏ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

پیشوائی کا جھگڑا

ان دونوں براہموؤں کے دو جداگانہ فرقوں سادھارن اور نو بدھانیوں کے پرچوں میں خوب چخ چل رہی ہے خلاصہ یہہ ہے کہ سادھارن براہمو سماج والے کھلے اور صاف الفاظ میں پادری پی سی موزمدار کو عیسائی کہتے ہیں۔ اور اونہیں عیسائیوں کا واعظ قرار دیتے ہیں دوسری طرف نو بدھانی براہمو پادری موزمدار صاحب کو تمام براہمو سماجوں کا پیشوا اور ہادی دین ظاہر کرتے ہیں۔ اور اپنے دعوے کی تائید میں بالعموم انگلستان اور امریکہ کے اخباروں کی رائیں پیش کرتے ہیں۔ مثلاً ہاروسٹ فیلڈ۔ انڈین وٹنس۔ کرسچین ہیرلڈ۔ انکوائرر۔ وغیرہ وغیرہ پادری موزمدار کو براہمو دنیا کا سرگروہ اور پیشوا لکھتے ہیں۔ مگر نو بدھانی براہمو دنیا کو یہہ نہیں سوجھتا کہ جن اخباروں کی وہ رائیں پیش کرتے ہیں وہ عیسائیوں کے مذہبی پرچے ہیں۔ اور وہ پادری موزمدار صاحب کے صرف اس لئے مداح ہیں کہ وہ یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا۔ کنواری مریم کا فرزند آسمان کی بادشاہت کا وارث۔ آسمان کے تخت پر اپنے باپ خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہوا۔ اور اپنی بھیڑوں کا شفاعت کرانے والا اور گناہ معاف کرا دینے والا مانتے ہیں۔ یہہ ظاہر ہے کہ جو شخص عیسائیوں کے عقاید کا پکا معتقد ہو اسکی عیسائی اخبار کیوں نہ تعریف کریں۔

[illegible] گورنمنٹ کی جانب سے ایک [illegible] جس میں سنسکرت [illegible] کا عالیشان کالج [illegible] موجود ہے [illegible] تعلیم سنسکرت [illegible] مسز بسنٹ [illegible]

منوہر لتا۔ اس ناول کی خوبی و عمدگی مضامین کی تعریف کرنی فضول ہے۔ قیمت اس کی ۸/ بلا محصول ڈاک ہے۔ درخواست پتہ ذیل پر ہو۔
المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرموپدیش

इन्द्रियाणि हयानाहुर्विषयांस्तेषु गो
चरान् । आत्मेन्द्रियमनोयुक्तं भोक्तेत्याहु
नीषिणः ॥ ४ ॥

گیان کے بنا انسان پگ پگ پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔ سنسار میں جتنے
کے دُکھہ اور کلیش درشٹی پڑتے ہیں۔ اُن سب کا کارن سوئم مُنشیہ
گیان دش ہوکر وہ اس پرکار کی حرکتیں کر بیٹھتا ہے کہ جو اُس کو دُکھہ
ساگر میں ڈبو دیتی ہیں۔ ستیہ گیان کی روشنی کے بغیر اُن کُٹل مارگوں پر
جاتا ہے۔ کہ جن پر انیک پرکار کے دُکھہ روپی کانٹے بچھے ہوتے ہیں۔
گیان ہی ہے جو کہ اُس کو اندریوں کا غلام بنا کر وشے بھوگوں کی دلدل
پھنسا دیتا ہے۔ جس پرکار پرکاش کی سہایتا کے بنا بیرونی آنکھیں
پدارتھوں کو نہیں دیکھہ سکتیں۔ اُسی پرکار آتمک چکھشو بھی تتو گیان
اسلئے بغیر روحانی دُنیا کی اصلیتوں کو انوبھو نہیں کر سکتے۔ اور جبتک
روحانی جگت کی اصلیتوں سے واقف نہ ہولے وہ دُکھوں سے چھٹکارا
نہیں پا سکتا۔ مادی دُنیا کے پدارتھہ صرف اُس کی بیرونی ترپتی
کا رکھتے ہیں۔ وہ بھی کیول اُسی حالت میں جبکہ اُس کے گیان
اندر کار رہت ہوں۔ اندرونی آنکھیں ہی بیرونی آنکھوں کو دیکھنے
کی شکتی دیتی ہیں۔ مگر اگیانی پُرش سمجھتا ہے کہ اِس شریر کے اندر پنچ
بھوتوں کے ابترکت اور کچھہ نہیں ہے۔ یہہ عجیب و غریب مُنشیہ شریر
بھی اگنی۔ وایو۔ جل۔ پرتھوی۔ آکاش کا ہی کھیل ہے۔ اِن سے پرے
اور کچھہ نہیں۔ انہیں کا سنیوگ جیون کا نمت اور ویوگ مرتیو کا ہیتو
ہوتا ہے۔ نہ جیون سے پیشتر اِن سے پرتھک کوئی چیتن ستتا تھی۔
اور نہ ہی مرتیو کے پشچات ہی اِس پرکار کی کوئی ستتا شیش رہیگی۔
شریر سے بھن کسی چیتن ستتا کا ماننا انوبھو اور نہ یکش دوار اسدہ
نہیں ہوتا۔ اِس اگیان میں پڑا ہوا وہ بے تحاشا اندریوں کو بھوگوں
کے پیچھے دوڑاتا ہے۔ اور اپنا سارا جیون اسی دوڑ دھوپ میں
کھو دیتا ہے۔ اگر وہ کیول اپنی ہی ہانی نہیں کر لیتا۔ کنتو انیہ پرانیوں
کو بھی ہانی پہونچاتا ہے۔ اِس پرکار کا بھرانتی یُکت گیان اتینت
کی بہیانک ہانی کا پیدا کرتا ہے۔ سنسار میں مُنشیہ جس قدر پاپوں کا

مُرتکب ہوتا ہے۔ اُن کا مُول کارن یہی بیماری اور پاپ ہے اِسلئے
انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پورے یتن سے تتو گیان کی پراپتی
کا اُدیوگ کرے۔ جب ہمارے مادی نیتروں میں بینائی کم ہو جاتی ہے
یا پدارتھوں کو روشنی میں بھی نہیں دیکھہ سکتے تو کسی یوگیہ ڈاکٹر
کے پاس جاکر علاج معالجہ کراتے ہیں۔ ویسے ہی جن پُرشوں کے روحانی
نیترو کا رگیت ہیں۔ اُن کو روحانی ڈاکٹروں کے نکٹ جاکر اُن کا علاج
کرانا چاہئے۔ سب سے بڑا ڈاکٹر تو پرماتما ہی ہے۔ جو کہ آنکہہ کی بھی
آنکہہ ہے۔ جو سمپورن پرکاش کا داتا ہے۔ جس کے درشن ماتر سے
ہی پاپ سے اندہ چکشو کھل جاتے ہیں۔ اور کسی پرکار کا وکار نہیں
نہیں رہتا۔ پرنتو وید ویتا رشی مہرشی اور یوگی جن بھی ہم کو
بہت کچھہ سہایتا دے سکتے ہیں۔ وہ اپنا پرم کرتویہ سمجھتے ہیں۔ کہ
وشے بھوگوں سے اندھے ہوئے اور اگیان روپی تمر میں بھٹکتے ہوئے
سنساری پُرشوں کو اپنے ساکھشات کئے ہوئے تتو گیان کا پرساد
دیکر اُن کو اندھکار سے نکال کر سیدھے مارگ پر آنے کے یوگیہ بنا دیں۔
تاکہ وے بھی اُن کی سدرش تتو گیان کو ساکھشات کر کے اُس
پرم پتا کے درشن اپنے آتما کے اندر کر سکیں کہ جو سب ستیہ ودیا
کا بھنڈار اور پرکاش سروپ ہے۔ اِسی شرینی کے رشی ہیں۔
جو کہ مذکورہ بالا شرتی دوارہ آتما اور شریر کا سمبندھ اس پرکار بتلاتے ہیں کہ

"منیشی آدی اندریوں کو شریر روپ رتھہ کے
کھینچنے والے گھوڑے ودوان لوگ کہتے ہیں۔ اُن
اندریوں میں جو وشے ہیں۔ اُن کو مارگ کہتے ہیں۔
تتھا من کو وش میں کرنے والے ودوان شریر
اندریہ اور من کر کے یُکت جیو آتما بھوگتا ہے۔
ایسا کہتے ہیں"۔ اوم شم ۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے۔

راولپنڈی	۱۶ و ۱۷ دسمبر سنہ ۹۹
جالندھر شہر	۲۵ و ۲۶ دسمبر سنہ ۹۹ نگر کیرتن ۲۴ دسمبر
لودھیانہ	۲۸ و ۲۹ دسمبر سنہ ۹۹ نگر کیرتن ۲۷ دسمبر
مالیر کوٹلہ	۳۰ و ۳۱ دسمبر سنہ ۹۹ نگر کیرتن ۲۹ دسمبر
میرٹھہ شہر	۳۰ و ۳۱ دسمبر سنہ ۹۹

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ ساماجک خبریں

آریہ سماج راولپنڈی کا سالانہ جلسہ ۱۶ و ۱۷ ار دسمبر کو دہوم دہام سے ہوگا - نگر کیرتن ۱۹ ار کی شام کو ہوگا چونکہ انیک وپتیوں کو اُٹھا کر بڑی مشکلوں سے اس سماج نے ہوش سمبہالا ہے اسلیئے آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ وہ ضرور اس اُتسو میں شامل ہوکر راولپنڈی کے دڑہ وشواسی اور پُرشارتھی آریہ بھائیوں کی حوصلہ افزائی کریں :-

انتخاب سالانہ

آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور

(۱) لالہ منشی رام جی .... پردہان۔
(۲) لالہ رلا رام جی ...... اوپ پردہان۔
(۳) لالہ خوشی رام جی ...... ایضاً ..... ایضاً۔
(۴) لالہ سکھ دیال جی۔ ایم اے ..... منتری۔
(۵) بھگت ریلہ اس جی ...... پُستکا دہیکش
(۶) لالہ گیان چند جی .... کوشادہیکش

سروہنہ ضلع میرٹھ آریہ سماج میں سوامی دویانند جی اُپدیشک بڑودہ سماج نے کئی دنوں تک ویدک دہرم کا پرچار کیا اور ایک ہندی پاٹھ شالا قائم کی۔ پوراکوں سے شاستر ارتھ ہوا جس میں اُنہوں نے شکست فاش کھائی۔ لوگوں پر نہایت عمدہ اثر پڑا۔ اس سماج کو ستھاپت ہوئے تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ سوامی جی کے دیاکھیانوں سے تقویت پہونچی :-

جلال آباد۔ ۱۲ ار نومبر ۱۸۹۹ء کو لالہ ڈوگر رام کی گرہ سے ہون ہوا۔ ہون کی سماپتی پر لالہ ڈوگر رام نے ایک روپیہ گروکل کے لیئے دان دیا۔ سپتاہک کارروائی باقاعدہ ہوتی۔ انتر نگ سبھا میں لالہ شو دت رام پردہان سماج نے اپنے عہدہ کا استعفےٰ دیدیا۔ جو کہ باقاعدہ منظور ہوکر اُن کے بجائے کثرت رائے سے لالہ بوٹا رام پردہان سماج نیت کیئے گئے۔ نیز ایک ریزولیوشن کنیا پاٹھ شالا کھولنے کے لیئے پاس ہوا جس میں آریہ سماج کے اہواری چندہ سے پانچ روپیہ اس پاٹھ شالا کے خرچ کے لیئے سویکار کیا۔ اور لالہ ہر بھجرائے نے تین روپیہ کی پُستکیں کنیاؤں کو دینے کے لیئے وعدہ کیا۔ اور سماج کا چندہ اہواری جو اُنہوں نے اسی لیئے روکا ہوا تہا جو بقدر دس روپیہ کے تہا سماج کو دینے کا وعدہ کیا۔ اور لالہ چانن رام اُپ منتری نے بہم رسا ہوا کنیا پاٹھ شالا کو دینا سویکار کیا :-

اتینت شوک ہے کہ ہمارے دہرم بہائی شریمان لالہ متہرا داس جی۔ بی۔ آر۔ ایل وکیل جموں کی دہرم پتنی استری کا دیہانت ہوگیا۔ مرحومہ پڑہی لکہی یوگیہ استری تہی اور آریہ دہرم میں دڑہ وشواس رکھتی تہی۔ کئی سنسکاروں کے موقعہ پر جب کہ برادری کی طرف سے سخت مخالفت ہوئی تو مرحومہ بڑی دلیری کے ساتھ اپنے پیارے پتی کا ساتھ دیتی رہی۔ لالہ متہرا داس جی نے اس صدمہ کو غایت درجہ محسوس کیا ہے اور اپنے پتر میں اُن کو اپنا سچا ساتھی پکارتے ہوئے اُن کی وہ اعلےٰ خوبیاں بیان کی ہیں جو کہ ایک سچی آریہ دیوی میں ہونی چاہئیں۔ پرماتما ہمارے بہائی کو شانتی پردان کریں :-

کلکتہ آریہ سماج بڑی شتہل دشا میں تہی۔ کوئی باقاعدہ کارروائی نہ تھی۔ خوش قسمتی سے سوامی وشیشورانند اور برہمچاری نتیانند جی اس جگہہ پدہارے۔ اور ساماجک ممبروں کو پریرنا کی۔ اب ہفتہ وار جلسے برابر ہوتے ہیں۔ جن میں جلسے ہیں وہاں کس ... ویشیوں پر ... حاضرین جلسہ برابر بڑہتے جاتے ہیں ... ہوتی جاتی ہے۔ کلکتہ سماج کا اپنا مکان کوئی نہیں ہے۔ اور کرایہ پر مکان مل سکتا ... آجکل سوامی جی سماج مندر کے واسطے ... کر رہے ہیں۔ آشا ہے کہ چہوٹا سا سماج مندر عنقریب بن جاوے گا۔ جب سماج کا مندر ہوگیا۔ اُمید قوی ہے کہ سماج ترقی کر جائے۔ ... مبارک ہے سوامی جی اس کاریہ میں خوب کوشش کر رہے ہیں :-

بلاسپور مہاشہ دیو گیندر پال جی کے اُپدیشوں سے بلاسپور ضلع ہوشیارپور میں نیا آریہ سماج قائم ہوا۔ گدہ شنکر میں بھی جلد سماج قائم ہونیوالا ہے۔

راولپنڈی کے سالانہ جلسہ کی طیاریاں اب شروع ہیں جلسہ کی تاریخ ۱۶ و ۱۷ ار دسمبر شنبہ اور یکشنبہ مقرر پائی ہے۔ لالہ کرپا رام صاحب کلوتھ مرچنٹ لالہ کنج بہاری لال جی۔ لالہ رکہا لالہ دلسکہ رام و دیگر مہاشے اس جلسہ کی کامیابی کے واسطے اپنی نیک کوششوں میں مصروف ہیں۔ اُمید کہ غالباً خوب دہوم دہام سے جلسہ ہوگا۔ مگر زیادہ رونق پرتی ندہی سبھا کے لائق منتری کی توجہ و دیگر اُپدیشکوں لیکچراروں کے شبہ آگمن اور صلاح مشورہ اور نیز باہر کے آریہ بہائیوں کے کثرت سے آنے پر منحصر ہے :-

آریہ سماج میرٹھ کا اکیسواں سالانہ جلسہ ۳۰ و ۳۱ ار دسمبر کو ہونا قرار پایا ہے۔ منتری صاحب سماج ہذا سب آریہ بہائیوں اور اُپدیشکوں سے پدہارنے کے لیئے نویدن کرتے ہیں۔

نہایت گنیشا رام جی اور سیر نے ممباسا (افریقہ) سے ایک سو پچاس روپیہ ودیا پرچار فنڈ ماتحت مغربی شمالی و دودہ دیش کے لیئے بہیجے ہیں۔ مسکری صاحب سبھا ہذا پنڈت جی کے سبھا کیطرف سے بہت بہت ...

گوروکل جگیاسا منڈلی

کا دوسرا دورہ

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

...سال پہر تیجا کے آثار نمودار ہوئے۔ تو ان
...کی آنکہیں کہل گئیں۔ اور جہاں تمام دیش میں
...نے لگا۔ ان کے گہرتا دمانی کے آثار دکھلائی دینے
...اس وقت مجھے خیال آیا کہ جب تک ان لوگوں
...ویدک دہرم کا راحت بخش پیغام نہیں پہونچیتا
...باوجود دنیوی آسائشوں کے بہی ان کی آتما
...درجہ کے مفلس رہیں گے۔ میں نے اپنی تحقیقات
...پور کے علاقہ میں کام کرنے کے لئے جو تجویزیں
...ہیں۔ ان کو آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے
...ان کے روبرو رکہوں گا۔ اور جب کچہہ معقول انتظام
...تو پبلک کو خود بخود معلوم ہو جاوے گا کہ کیا
...ہو رہا ہے۔ ۱۳ ار کی صبح کو سوا چہہ بجے کے قریب
...سٹیشن پر پہونچکر سیدہا لاہور کا ٹکٹ لیا۔ کیونکہ لالہ
...رام جی ٹہیکہ دار کی نسبت چونکہ معلوم ہو چکا تہا کہ
...سانگلہ سے نیز حاضر ہیں۔ اس لئے سانگلہ میں کام
...کی کوئی امید نہ تہی۔ لیکن جس وقت کہ میں

سانگلہ پہاڑی

...سٹیشن پر پہونچا تو معلوم ہوا کہ لالہ بالکرام
...اسجگہہ موجود ہیں۔ پس اسیوقت اتر کہڑا ہوا۔
...ایک طرف سے تو میں اور پنڈت بہگت رام اپدیشک
...ہوئے اور دوسری طرف سے لالہ بالک رام
...خدا یار میں اگزکٹو انجنیر کو ملنے گئے ہوئے روانہ
...لالہ بالک رام کے مکان پر پہونچکر میں دن بہر
...کام کرتا رہا۔ شام کو بابو لالتا پرساد
...آریہ سماج سانگلہ ملے۔ جن سے یہہ طے
...جب تک لالہ بالک رام جی واپس نہ آویں۔
...کام شروع نہ کیا جاوے۔ اسجگہہ صبح اور

شام میں نے اپہی گشت کی۔ سانگلہ اچہا شہر ہے۔ یہاں کی منڈی لائل پور کی نسبت بہی زیادہ تر رونق پر ہے۔ جس پہاڑی کے نام سے یہہ مشہور ہے اسپر چڑہ کر بہی یہہ گردنواح کے کہلے میدان کے بشن کے جو نہر کی بدولت اسوقت بڑا سرسبز ہو رہا ہے اس پہاڑی پر کہتے ہیں کہ پرانے زمانوں میں بڑا قلعہ تہا۔ گردنواح میں معلوم ہوتا ہے کہ بڑی آبادی تہی۔ کیونکہ اب تک بنیادوں میں بڑی بہاری اینٹیں نکلتی ہیں۔ اسجگہہ کی پرانی اینٹیں تقریباً ڈیڑہ فٹ چوڑی اور دو فٹ لمبی ہیں۔ حال میں ہی کچہہ نیم پختہ (پلی) اینٹوں کا پزاوہ نکلا ہے۔ جسے لالہ بالک رام جی کہدوا رہے ہیں۔ کیونکہ یہہ پہاڑی کام کرنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ان کو عطا ہو چکی ہے۔ ۱۳ تاریخ تو انتظار میں ہی ختم ہوئی۔ ۱۴ ار کی صبح کو بہی اسیطرح انتظار کرتے رہے لیکن آخر کار سوچا گیا کہ کام شروع کرنا چاہئے۔ چنانچہ بابو چرنجیت جی پلیڈر نے ... کا اقرار کرکے ہمارا حوصلہ بڑہایا۔ ۱۴ ار کو اول تو دوپہر تک دوبار چکر لگایا جس میں تقریباً چہہ سات میل چلنا پڑا۔ پہر شام کو بہکشا شروع کر دی اور ایک گہر مانگ کر ... روپیہ نقد لا کر رات کو آرام کیا۔ ۱۵ ار نومبر کی صبح کو بسواری ٹرالی چہہ میل ریلوے سٹیشن مڑہ بلوچستان پر پہونچے۔ وہاں خوشی رام شاہ اورسیئر سٹیشن سے بہکشا مانگ کر ایک میل پر جو نہر کا بنگلہ ہے۔ وہاں بہکشا کے لئے گئے اور اسجگہہ سے ... کا اقرار ... نقد لیکر واپس آگئے۔ اور تقریباً دو بجے روٹی کہائی۔ واپس آن کر معلوم ہوا کہ لالہ بالک رام جی آگئے ہیں۔ چنانچہ ان کو بہی ساتہہ لیکر شام کو شہر میں بہکشا کی گئی اور درمیان میں سندھیا کے لئے ایک جگہہ بیٹہنے کے بعد بہی کام جاری رکہتے ہوئے ۹½ بجے تک کام کیا گیا۔ رات رات کو میں نے پنڈت بہگت رام جی اپدیشک کو

... خان ... روانہ کر دیا ہ

چوتہے دن یعنی ۱۶ ار نومبر کو نتیجہ نہم سے فارغ ہو کر میں معہ لالہ بالکرام و بابو لالتا پرساد کے ریلوے سٹیشن سلار والا کے لئے روانہ ہوا۔ جو لائل پور کی جانب ۹ میل پر واقع ہے۔ وہاں سے ڈیڑہ میل پیدل چلکر ایک گاؤں میں پہونچا جہاں سے ... روپیہ وصول کئے۔ وہاں سے ۳½ میل پیدل چلکر نہر کے بنگلہ پر پہونچا جہاں پر کہ ... روپیہ بہکشا ملی۔ ۴ میل پیدل واپس چلکر پہر ریلوے سٹیشن سلار والا پہونچ گیا۔ جہاں ٹرالی طیار رہتی۔ ۴½ بجے واپس سانگلہ میں آئے۔ اور کسیقدر بہکشا شام تک کرنے کے بعد رات کو روانہ ہونے کی طیاری کر دی۔ میرے روبرو ساٹہہ روپیہ نقد جمع ہو گیا تہا۔ لیکن اس کے علاوہ ۱۰۰ ق روپیہ ایسا تہا جو کہ اس وقت نقد نہ مل سکا۔ میں زیادہ ٹہہرنے کی گنجایش نہ دیکہکر چلا آیا۔ اور تاکید کر آیا کہ باقی کی کل رقم لاہور آریہ سماج بچہوالی جلسہ تک جمع ہو کے پہونچ جاوے۔ ۱۶ ار کی رات کی گاڑی میں سوار ہو کر ۱۷ ار کی صبح کو لاہور میں پہونچا۔ یہاں پر گرم پانی سے سنان کرکے بارکی کل خشکی اور گرد کے اثر کرنے کے بعد آریہ بہائیوں سے ملا۔ اور آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے منتری مہاشہ کو ساری رپورٹ دینے کے بعد یہہ دوسرا دورہ سماپت کیا۔ ۱۸ ار نومبر کو میں امرتسر پہونچ گیا تہا۔ اور امید رکہتا ہوں کہ میرے امرتسری بہائی اپنے ظاہری جوش کے مطابق ہی گوروکل ندہی کی سہاتا کریں گے۔

جس طرح پرکہ پرمیشور نے اپنی دیا سے میری صحت اور ہمت کو اس سفر میں قایم رکہا ہے۔ اس کا خیال کرکے بار بار اسکی درگاہ میں دل سے سجدہ بجا لاتا ہوں اور اس جگت ماتا سے پرارتہنا کرتا ہوں۔ کہ مجہے اپنی پرتگیا پورن کرنے میں کامیاب کرے*

اوم شم۔

(منشی رام جگیاسو)

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

				میل	
لاہور	سے		دریاخان	۳۵۵	ریل
دریاخان	سے	(۱)	ڈیرہ اسمٰعیلخاں	۱۹	ٹانگا
ڈیرہ	سے	(۲)	بنوں	۸۹	ٹانگا
بنوں	سے	واپس	ڈیرہ اسمٰعیلخاں	۸۹	ایضاً
ڈیرہ	سے		دریاخان	۱۹	ایضاً
دریاخان	سے	(۳)	بہکھر	۱۱	ٹرالی
بہکھر	سے	(۴)	کروڑ	۲۹	ریل
کروڑ	سے	(۵)	کوٹ ادو	۵۱۰	ریل
کوٹ ادو	سے	(۶)	سناواں	۱۰	ایضاً
سناواں	سے	(۷)	ملتان	۴۷	"
ملتان	سے	(۸)	مظفرگڈھ	۲۲	"
مظفرگڈھ	سے		ملتان واپس	۲۲	"
ملتان	سے		چیچا وطنی	۶۸	"
چیچا وطنی	سے	(۹)	جہنگ	۵۶	ٹانگا
جہنگ	سے		ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۳	ٹانگا
ٹوبہ ٹیک سنگھ	سے	(۱۰)	لائیلپور	۴۹	ریل
لائیلپور	سے	(۱۱)	سانگلہ	۲۱	ریل
سانگلہ	سے		مڑہ اور بلا را والا مع واپسی	۹۹۱ ۲۸	ٹرالی
راستہ پیدل مقام سانگلہ۔				۱۸	پیدل
سانگلہ	سے		لاہور	۱۰۳	ریل
میزان				۱۰۴۹ میل۔	

منشی رام

نمبر شمار	نام جگہہ	تعداد لیکچر	حاضری
(۱)	ڈیرہ اسمٰعیلخاں	۳	۹۰۰
(۲)	بنوں	۲	۶۰۰
(۳)	بہکھر	۱	۶۰
(۴)	ملتان شہر	۵	۲۲۰۰
(۵)	مظفرگڈھ	۳	۴۸۰
(۶)	جہنگ مگھیانہ	۲	۵۰۰
(۷)	لائل پور	۱	۵۰۰
	میزان		۵۲۴۰ ۱۰۰۰ ۶۲۴۰

پنڈت پورنانند

نمبر شمار	نام جگہہ	تعداد لیکچر	حاضری
(۱)	ڈیرہ اسمٰعیلخاں	یک	۱۵۰
(۲)	کروڑ	یک	۲۰۰
(۳)	کوٹ ادو	یک	۳۵۰
(۴)	ملتان شہر	یک	۳۰۰
	میزان		۱۰۰۰

اس فہرست کے علاوہ پنڈت پورنانند جی نے اس حصہ میں کمالیہ اور منٹگمری وغیرہ کی طرف پرچار کیا۔ اور پنڈت بھگت رام جی بیس دنوں تک لایل پور کے علاقہ میں کام کرتے رہے۔ گویا جسقدر ظاہر کیا گیا ہے اس کی نسبت بہی کام بہت ہی زیادہ ہوا ہے۔

آریہ سماج لاہور کا بائیسواں وارشک اُتسو

نندہ بال برہمچاری جگت اُپکاری شری ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے دست مبارک سے لگائے ہوئے اور اُنکے پوتر خون سے سینچے ہوئے آریہ سماج روپی کلپ برکہش کے رکہشک سوتم وشروپتی پرماتما ہیں۔ تبہی تو ہم سپشٹ دیکھتے ہیں کہ باوجود سخت سے سخت مخالفتوں اور زبردست سے زبردست رکاوٹوں اور ناموافق وشاور ننے یہہ دن بدن بڑہتا ہی جاتا ہے۔ اور اپنی عالمگیر سچائیوں سے لدی ہوئی شاخوں کو دُور دُور تک پھیلا کر ستیہ مارگ سے بھٹکے ہوئے اور خالص دہرم کی بھوکھہ اور پیاس سے دیاکل آتماؤں کو اپنے سایہ تلے پناہ دیتا رہا ہے۔ رہا بہائیوں کے اشتیاق چپ اور وشواس گھاتیوں کے ذریعہ ہوا ... نے بہت سی

کمزور آتماؤں کے حوصلے پست کر رکھو تہی اور ... طرف سے یہہ اشتبہہ آواز سُنائی دے ... آریہ سماج کی جڑیں کہوکہلی ہوگئیں ... اس کی سمپورن شکتیوں کو کمزور کر دیا۔ عام ... عوام پر سے اِس کا رعب و داب اُٹہا دیا ... اِس کو ودوانوں اور پرچارکوں شیلوں کی نظروں ... اب اس کا سمبہالنا ناممکن ہے۔ اِس کی زندگی ... پورے ہو چکے۔ یہہ اب کوئی دن کا مہمان ہے ... پنجاب کے آریہ سماجوں کے کیندر لاہور سماج ... وارشک اُتسو نے جو کہ ۲۴ ر ۲۵ ر ۲۶ ر نومبر ... اس پرکار کے تمام نامبارک خیالات اور ... استیہ ثابت کر دیا۔ اور ستعصب سے متعصب ... کے دلوں کو بہی ہلا کر یہہ صاف طور پر بتلا دیا ... کرپا سے ابہی تک یہہ ہر قسم کے آسیبوں ... ہے۔ درڑہ وشواسی آریہ پُرشوں کی ہمت ... ابہی تک اس کا بال بہی بینکا نہیں ہونے دیا ... اس کے اندر نئی زندگی کا دم پہونک کر ... اور جرت کے ساتہہ اسمیں سے ناپاک اور گندہ مادہ کو خارج کر کے اِس کو پہلے سے بہی زیادہ بلوان اور تندرست بنا دیا ہے۔ اور اپنی دانشمندی دور اندیشی اور شبانہ روز کوششوں سے ... شکتیوں کو اُن اعلے سامانوں کے بہم پہونچانے ... جوڑ دیا ہے۔ جن کے اکٹہا کرنے کے لیے کہ درحقیقت اس نے جنم لیا تہا۔ یہہ ہمارا کہنا ماتر ہی نہیں ... کنتو ایک امر واقعہ ہے۔ جس کی پُشٹی میں زبردست سے زبردست شہادتیں پیش کیجا سکتی ہیں۔ مگر اس موقعہ پر اُن کا اظہار کرنا چنداں ضروری نہیں سمجہہ کر ہم ... اُتسو کے مختصر حالات پر ہی اکتفا کریں گے۔ جو ... کہ اس دہرم اُتسو نے آریہ پُرشوں اور دیگر لوگوں کے دلوں پر پیدا کیا۔ اور جس صفائی کے ساتہہ ... رشیوں کے اس وشواس کی صداقت کا ... ثبوت پیش کیا کہ "ستیہ میو جیتی" ... ٹہیک اندازہ وہی پُرش لگا سکتے ہیں جو کہ ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ان دھام میلہ میں شامل تھے۔ سب سے پہلا نظارہ جس نے کہ آریہ پُرشوں کے دلوں کو پرپھلت کیا۔ اور لوگوں کے منحوس خیالات کو دور بھگا کر اُن کو بے اختیار اپنی طرف آکرشت کیا وہ

نگر کیرتن

کا جلوس تھا۔ ۴ بجے شام کے جلوس ریلوے سٹیشن سے روانہ ہوا۔ سب سے آگے انگریزی باجا تھا۔ اُس کے پیچھے ماسٹر درگا پرساد جی کے دیانند ہائی سکول کے طلبا کی چار منڈلیاں تھیں اُس کے بعد جلندھر دوآبہ ہائی سکول بورڈنگ ہوس۔ رام نگر آریہ سماج۔ ملتان آریہ سماج۔ جہینا آریہ سماج اور کئی دیگر سماجوں کی بھجن منڈلیاں تھیں۔ روپڑ اور سکندرآباد کی بھجن منڈلیاں جن کے کہ چار بجے تک پہونچ جانے کی پختہ اُمید تھی۔ کئی وِگھن کارنوں سے نہ پہونچ سکیں۔ روپڑ کے بھائی تو بالکل غوطہ ہی لگا گئے مگر سکندرآباد کی بھجن منڈلی رات کے ۹ بجے پہونچ گئی اور جلوس میں جا ملی۔ ان کے علاوہ آریہ سماج لاہور۔ آریہ کمار سبھا لاہور اور لاہور کے مختلف سکولوں اور کالجوں کی منڈلیاں تھیں۔ سکندرآباد رام نگر۔ جلندھر۔ جہینا اور ملتان کی بھجن منڈلیوں نے خوب آنند کیا۔ شروتاگن ہر سمہ کثرت سے اِن منڈلیوں کے گرد جمع رہتے تھے۔ سکندرآباد کی منڈلی کے ہمراہ تو ہر سمہ اس کثرت سے لوگ ہوتے تھے۔ کہ وہ جہاں کھڑی ہوتی تھی اُس کے اِرد گرد دُور دُور تک آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ رام نگر کے چھوٹے چھوٹے بچے ایسی خوش الحانی اور پریم کے ساتھہ بھجن گاتے تھے کہ ہر سمہ بھاری ہجوم اُن کے گرد جمع رہتا تھا جس مارگ سے ہو کر جلوس گذرا اُسمیں چاروں طرف بازاروں۔ دوکانوں اور مکانوں پر استری پُرش ہی نظر آتے تھے۔ آریہ بھائیوں نے راستہ میں اپنی دوکانوں اور مکانوں کی چھتوں پر سے پُشپوں کی برشا کر کے۔ اور گلاب جل برسا کر شبھ آگمن کا اظہار کیا۔ آریہ اُپدیشکوں نے جا بجا کھڑے ہو کر دھرم اُپدیش دئے۔ اُتسو میں شامل ہونے کے لئے ہر خاص و عام کو نمنترن رہا۔ اس سال نگر کیرتن کا جلوس نہایت بارونق اور آکرشن کرنیوالا تھا کہ ہم نے اکثر آدمیوں کو یہہ کہتے سُنا کہ ایسی کامیابی کے ساتھہ گذشتہ سالوں میں کبھی کوئی نگر کیرتن نہیں ہوا۔ گو یہہ مبالغہ ہو مگر اس میں سندیہ نہیں کہ اِس ورش نگر کیرتن غیر معمولی کامیابی کے ساتھہ ہوا۔ جس کے کہ مخالفین بھی اقراری پائے گئے۔ سب سے آخری بھجن منڈلی سکندرآباد کی قریباً ۱۱ بجے رات کے سماج مندر میں پہونچی۔ وہاں پہونچ کر گورنمنٹ۔ لوکل پولیس اور پبلک کا شکریہ سماج کی طرف سے ادا کیا جانے کے بعد آریہ بھائی بھوجن پانے کے لئے اُتارہ پر تشریف لے گئے۔ اور دیگر لوگ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

۲۵ نومبر کی صبح

پراتہ کال ہوتے ہی آریہ مندر میں بیرونجات سے آئے ہوئے آریہ بھائیوں اور بہنوں نیز لاہور کے استری پُرشوں کی آمد آمد شروع ہوئی اور کارروائی آرنبھ ہونے سے پہلے ہی تمام صحن اور ہال میں پیر رکھنے تک کو جگہہ نہ رہی۔ ہال میں صرف استریوں کی نشست کا پربندھ کیا گیا تھا۔ پردہ کے لئے چکیں نہیں لگائی گئی تھیں۔ ایک طرف پُرش بیٹھے تھے اور دوسری طرف استریاں۔ پہلے کنٹیکل سامگری کے ساتھہ ہون ہوا۔ اس سال ہون کے لئے سماج کی انترنگ سبھا نے ایک معقول رقم خرچ کرنا منظور کیا تھا۔ بیدی کیلوں اور جھنڈیوں سے اتی اُتم سجائی گئی تھی۔ ہم اوپر لکھنا بھول گئے۔ کہ ۲۴ کی دوپہر کو بھی ایک بھاری ہون سماج مندر میں ہوا تھا جسکی اطلاع سب لوگوں کو بذریعہ نوٹس دی گئی تھی۔ ہون کی سماپتی پر سندھیا اور بھجنوں کے بعد پنڈت شیوناتھ مصر جی نے بڑے پریم سے ایشور پرارتھنا کرائی۔ تت پشچات لالہ گنیش رام جی نے ایشور درشن میں ایک منوہر سرمن دیا۔ پھر کنیا مہاودیالہ کی کنیاؤں نے بھجن گائے جن کو سُنکر شروتاگن اتینت پرسن ہوئے۔ پنہ شریمان دیوراج کا عالمانہ اور موثر ویاکھیان استری جاتی کی پتن دشا اور اُس کے سُدھار اور اُدھار پر ہوا۔ لیکچر غیر معمولی عمدہ تھا جسکا پربھاؤ ایسا پڑا۔ لیکچر سماپتی پر پُتری پاٹھہ شالا لاہور کی کنیاؤں نے وید پاٹھہ کیا اور بھجن گائے منتروں کا اُچارن اتی پریہ درشدہ تھا۔ اِسی سمہ گورنمنٹ کالج کے دو انگریز پروفیسر صاحبان مع اپنی اپنی دھرم پتنیوں کے تشریف لائے۔ ایک لیڈی اُن کے ہمراہ اور تھی۔ مسٹر گلابی رام شاستری بیرسٹر ایٹ لا مع اپنی دھرم پتنی کے لالہ دھرم داس سوری وکیل اور لالہ کاشی رام سکرٹری نو ودھان برہمو سماج اور دیگر بہت سے تعلیم یافتہ اصحاب اور معززین بھی رونق افروز تھے۔ یورپین پروفیسر مہاشیوں کی درخواست پر کنیا مہاودیالہ کی لڑکیوں نے ایک اور بھجن گایا۔ جس کو سُنکر وہ پرسن ہوئے۔ اس کے بعد شریمان لالہ منشی رام جی نے کھڑے ہو کر ایک مختصر مگر برجستہ اور پُرجوش تقریر میں شریمتی ہردیوی جی دھرم پتنی شریمان روشن لال جی بیرسٹر ایٹ لا کی یوگتا اور دھرم پرائنتا کا ورنن کرتے اُنہیں انٹروڈیوس کیا۔ جو شریمتی جی لاہور پُتری پاٹھہ شالا کی کنیاؤں کو انعام تقسیم کریں گی۔ اور ایک مختصر تقریر بھی کریں گی۔ ساتھہ ہی یہہ خوشخبری بھی گوش گذار کی کہ **شریمتی جی نے اپنی تمام نج جائیداد جو کہ پچیس تیس ہزار کی مالیت ہے کنیا مہاودیالہ کے نام وصیت کر دی ہے۔** یہہ خوشخبری سُنتے ہی شروتاگنوں نے بھاری خوشی کا اظہار کیا۔ اور مندر کرتال دھونی سے گونج اُٹھا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ شریمتی جی [illegible] سے ہو آئی ہیں وہ ضرور ایک انگریزی نما لیڈی کے بھیس میں ہوں گی۔ اور ایک انگلش میم صاحبہ کی سی شوخی کے ساتھہ پلیٹ فارم پر کھڑی ہو کر [illegible]

دیں گی۔ پرنتو اُن کو کیا تعجب ہوا جبکہ شرمیتی جی نہایت سیدہی سادہی پنجابی پوشاک میں چُپکے سے آکر کھڑی ہوگئیں۔ اور نہایت سنجیدگی اور نمرتا کے ساتھ اپنا بیان شروع کیا۔ کھڑی ہوتے ہی اُنہوں نے فرمایا کہ اس سے پہلے میں نے کبھی پُرشوں کے جلسہ میں ویاکھیان نہیں دیا۔ اس لئے مجھ سے لیکچر دینے کے لئے کہا گیا تو پہلے میں جھجکی پرنتو یہہ خیال کرکے کہ لاہور میری جنم بھومی ہے۔ اس لئے یہاں کے سب لوگ میرے بہراتا ہیں۔ بھراتاؤں سے بات چیت کرنے میں شرم کیا۔ مجھے جرأت ہوئی کہ میں دلنے پوروک استری جاتی کی ہین دشا کی طرف آپ کی توجہ کھینچوں۔ اسکے بعد شرمیتی جی نے استریوں پر سماجک اتیاچاروں اور پُرشوں کی طرف سے اُن کی اُنتی اور سدھار میں کم توجگی کا نقشہ کھینچتے ہوئے نہایت موثر الفاظ میں ابلہ جاتی کے سدہار کے لئے اپیل کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔ اس کے بعد لڑکیوں کو انعام تقسیم کیا۔ بس سمہ سماج مندر کی نیچے اوپر کی گیلریاں اردگرد کی دیوارانڈے اور کمرے لوگوں سے بھر گئے تھے۔ اور کہیں تل رکھنے کو جگہہ نہ تھی لوگ باہر سے دیکھتے چلے آرہے تھے۔ یہاں تک کہ کہیں کھڑا ہونے کی گنجایش نہ رہی مجبوراً باہر کا دروازہ بند کیا گیا۔ اسپر بھی سینکڑوں آدمی باہر کھڑے رہے۔ گلی میں اسقدر ہجوم ہوگیا کہ اِدہر اُدہر مشکل سے آنا جانا ہو سکتا تھا۔ صبح کے وقت اسقدر حاضری آج تک کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد بھائی گوردت سنگھ نے جوکہ ایک بڑا دہناڈیہ آدمی ہے۔ اور کبیر پنتھہ کا پیرو کار ہے۔ سمہ اپنی دس سالہ کنیا۔ دہرم پتنی اور دو اور رشتہ دار استریوں کے بیدی پر کھڑے ہوکر بڑے پریم سے بھجن کیرتن کیا۔ لوگ بڑے پریم سے سنتے رہے۔ اس کے بعد پنڈت پورنانند جی کا لیکچر ہونا تھا۔ پرنتو اُن کے ویاکھیان کا وقت گذر جانے کے کارن بھجن سکندرآباد کی منڈلی کا بھجن ہوکر صبح کی کارروائی ختم ہوئی۔

بعد دوپہر

۲¾ بجے سے پھر کارروائی آرنبھ ہوئی۔ مقررہ وقت سے پہلے ہی تمام مندر شروتاگنوں سے پُر ہوگیا تھا استریوں کے بیٹھنے کا پربندھ اس وقت اوپر کی گیلریوں میں کیا گیا تھا۔ اسّی کے قریب بہنیں تو بیرونجات سے ہی آئی تھیں۔ ان کے علاوہ شہر کی بہنیں بھی بھاری تعداد میں آتی رہیں۔ تینوں گیلریوں میں کہیں قدم رکھنے تک کو جگہہ نہیں تھی۔ بیسیوں آریہ بہنوں نے اس موقعہ پر پردہ کی منحوس اور زبون رسم کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہا۔ یہ آریہ سماج کے اتہاس میں ایک قابل یادگار نظارہ تھا جو اُن لوگوں کو شرمسار کر رہا تھا جو یہہ کہتے ہوئے نہیں جھجکتے کہ آریہ سماج جو کچھہ مانتا اور پرچار کرتا ہے اُس کو عمل دوارہ نہیں دکھاتا ۲½ بجے تک سکندرآباد اور رام نگر کی بھجن منڈلیوں کے بھجن ہوکر دہرم چرچا شروع ہوا۔ ایک ناستک نے ایشور وشیک پرشن کئے جن کا جواب باصواب ماسٹر آتمارام جی نے دیا چونکہ پرشن کرتا اصلی مضمون کو چھوڑ کر اِدہر اُدہر فروعی باتوں میں چلا جاتا تھا۔ اسلئے بہت سا وقت ضایع ہوا۔ اور خاطر خواہ کوئی نتیجہ نہ نکلا تاہم پرشن کرتا کی پوزیشن کی کمزوری وچارشیلوں اور ودوانوں کو بخوبی معلوم ہوگئی۔

۳¾ بجے دہرم چرچا ختم ہوا۔ اُس کے بعد ایک بھجن ہوکر لالہ کاشی رام جی منتری آریہ سماج لاہور نے سماج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جو نہایت دلچسپ اور ہر طرح سے تسلی بخش تھی۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا تھا کہ سال زیر رپورٹ میں لاہور سماج نے ہر ایک پہلو میں غیر معمولی اُنتی کی۔ اس کے بعد ۴¼ بجے سے ۵¼ تک پنڈت پورنانند جی کا عالمانہ ویاکھیان "ایشور درشن" پر ہوا۔ جسکو حاضرین نے توجہ سے سُنا۔ ۵¼ بجے سے ۵½ بجے تک ایک بھجن کے بعد سب نے مل کر سندھیا کی۔ اس سمے سارا مندر وید دھنی سے گونج رہا تھا۔ ۵¾ بجے شرمیان لالہ منشی رام جی کا عالمانہ ویاکھیان "وید ایشوری گیان ہے" اس مضمون پر ہوا۔ لایق لیکچرار نے اعلےٰ درجہ کی فصاحت اور بلاغت سے وید وکتہ صداقتوں پر فلاسفانہ بحث کرتے ہوئے ثابت کیا کہ سناتن وید ایشوری گیان ہے کیونکہ اس میں منشیہ کے لئے جو کچھہ جاننا اور کرنا ضروری ہے اس کا سربہرانت بدھان پایا جاتا ہے سنسار میں جسقدر روحانی سچائیاں پھیلی ہیں وہ آشرا لیکر کہ دنیا کے مذاہب اپنے جیون کو قایم رکھ رہے ہیں۔ اُن سب کا آدی سروت وید مقدس ہے۔ جب تک ہم وید ودیا کا پرچار نہیں کرتے ہم اپنی زندگیوں کو وید وکت نہیں بناتے۔ سنسار میں حقیقی سُکھہ اور سچی آزادی نہیں پھیل سکتی۔ آخیر میں اُنہوں نے نہایت سرشار اور پُرجوش الفاظ میں آریہ پُرشوں کو وید آدی ستیہ شاستروں پر وشواس رکھتے ہوئے اُن کے پٹھن پاٹھن اور پرچار کے لئے اپیل کی جب تک ویاکھیان ہوتا رہا شروتاگن تصویر کیطرح بے حس و حرکت بیٹھے رہے جو پاک اور اعلےٰ اثر انکے فاضلانہ ویاکھیان نے حاضرین کے دلوں پر ڈالا۔ اُس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ وہی صاحبان لگا سکتے ہیں کہ جنہوں نے اس ویاکھیان کو دت چت ہوکر شرون کیا ہے۔

۷ بجے لیکچر کی سماپتی پر سبھا وسرجن ہوئی اور سب بھائی اپنے اپنے گھروں اور جائے قیام کو روانہ ہوگئے ۹ بجے سے جائے استھان میں آریہ بھائیوں کی کانفرنس آریہ برادری کے بارہ میں ہوئی۔ چونکہ اسوقت شرمیتی آریہ پرتی ندھی سبھا کا جلسہ بھی تھا۔ اسلئے لالہ منشی رام جی۔ لالہ رلا رام جی۔ رائے ٹھاکر رام جی لالہ جیون داس جی آدی مہاشوں میں سے کانفرنس میں کوئی بھی شامل نہ ہو سکا۔ پنڈت پورنانند جی کانفرنس کے چیرمین بنائے گئے تھے کئی بھائیوں نے سوال زیر بحث کے متعلق تقریریں کیں۔ اس امر کو تو تقریباً سب کے سب بھائی حق میں تھے کہ آریوں کے رشتے ناطے آپس میں ہی ہونے چاہئیں جبتک ایسا نہیں ہوتا آریہ سماج کی اُنتی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی آریہ پُرش وید وکت سنسکاروں کا ہی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

سنسکرت کا سلسلہ تعلیم جسمیں ویدک علم نہ ہو جسم بے جان کی مانند ہے۔

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

دوسری وجہہ۔ لوگ خوب جانتے ہیں کہ سوامی دیانند سرسوتی جی کے زمانہ سے پیشتر پنجاب میں سنسکرت تعلیم کیا قدر تہی۔ پنڈت اور سادہ لوح الفاظِ تعلیم پر جن بہی آتی تہی اور اُن سے ظاہر ہوتا تہا کہ جو لوگ پارس ہہا بیسیوں سال ویاکرن۔ منطق۔ اور ریاضی پڑہتے رہتے تہے۔ وہ بہی نرے بے شعور اور تجربہ سے بالکل بے بہرہ تہے۔ اس زمانہ میں پنجاب کے تعلیم یافتہ احباب خیال کرتے تہے کہ سنسکرت کا علم ادب متقدمین کی جہالت بیوقوفی اور توہمات سے پُر ہے یہہ تو کسی کو بہی یقین نہ تہا کہ اُس سے کچہہ عقل سیکہی جا سکتی ہے۔ بلکہ جب سے سوامی جی کا ظہور پُرنور ہوا تب سے سنسکرت تعلیم کے متعلق ہمارے خیالات میں ایک بڑا بہاری انقلاب واقع ہوا ہے۔ اب شکایت یہہ نہیں رہا کہ لوگ سنسکرت تعلیم کی قدر کم کرتے ہیں بلکہ اُلٹی یہہ شکایت ہے کہ سنسکرت کی فضیلت اور فایدہ مندی کی نسبت مبالغہ کیا جاتا ہے۔ لوگ اب یہہ نہیں کہتے کہ پُرانے آریہ عقل سے خارج تہے بلکہ وہ ایک دوسری حد پر پہونچ گئے ہیں۔ یعنی وہ کہنے لگ گئے ہیں کہ ہر قسم کی دانائی کے وہی موجد تہے۔ ہمیں اس سے اتفاق نہیں ہے۔ کہ یہہ شکایت صحیح ہے یا غلط مگر تاہم ضرور کہہ سکتے ہیں کہ سنسکرت کی اشاعت جانچنے والوں کی تعداد اب کم نہیں ہے۔ سنسکرت کی تعلیم کا تدریب لوگ کسی طرح سے کرنے لگ گئے ہیں۔ اِس سوال کا جواب تو تاریخ دیگی کہ وہ کونسا اُستاد تہا جس نے کہ یہہ انقلاب پیدا کیا۔ مگر ساتہہ ہی ساتہہ نتیجہ کے ایک غلط خیال بہی پیدا ہو گیا ہے یعنی تعلیم یافتہ لوگ پیرانی اور نئی انگریزی کا مقابلہ کر کے قدیم سنسکرت کی تعلیم سے بے پرواہ سے ہو رہے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ پراچین سنسکرت ایک ردی اور گلی گذری زبان ہے۔ ایسے اصحاب کے دماغ میں ابتک اس سچائی کی روشنی نہیں پہونچی کہ جس آرش سنسکرت کو وہ ردی اور گلی گذری بتاتے ہیں۔ وہ درحقیقت سنسکرت ودیا کا بہنڈار ہے اور وہ ایسا ترو تازہ چشمہ ہے جس کی فرحت افزا دہارا سے اب تک سنسکرت کے علم ادب کی پرورش ہو رہی ہے۔ جیوں جیوں لوگ سوامی دیانند سرسوتی جی کے حقیقت حال سے واقف ہوں گے تیوں تیوں یہہ سچائی اُن کے دلوں پر زیادہ پختگی سے منقش ہو گی۔ سوامی جی جو سنسکرت کے مغربی عالموں کو آرش سنسکرت کی طرف توجہہ دلاتے ہیں اور وہ اس کی چنداں پرواہ نہیں کرتے اس کی ٹہیک وہی کیفیت ہے جیسی کہ تاریک و تنگ زمین کوئلہ کی کان کہودنے والے شخص کی ہو جس کو کہا جائے کہ تیری نزدیک ایک سونے کی کان ہے تو اس کوئلہ کی کان کو چہوڑ اور سونے کی کان کی طرف جا۔ مگر کوئلہ کی کان میں المست شخص سونے کی کان کی خوشخبری کو نہ سُنے یا سُنکر بے پرواہ رہے[1]۔ کچہہ شک نہیں کہ یوروپ کا عالم جو سنسکرت کی تصویر کہینچتا ہے وہ درحقیقت سنسکرت کی ہجو ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایک ہفتاد سالہ آدمی کی کارگذاری کا حال لکہتے وقت اُس کی ابتدائی پنجاہ سالہ زندگی کا کچہہ خیال نہ کر کے صرف آخری ضعیف العمری کے بیس سال کا ہی حال لکہے تو اُس کی نسبت ہم کیا خیال کریں گے؟ کیا موجودہ سنسکرت کا زمانہ دراصل سنسکرت کا خاتمہ اور موت کا زمانہ نہیں ہے؟ واقعی ہے۔ کیا اُس کی موجودہ حالت کو دیکہکر اُس کی جوانی کی چستی اور چالاکی کا اندازہ ہم لگا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہہ بات سمجہہ میں نہیں آتی کہ جس حالت میں یونانی اور لاطینی زبان کا قدیمی علم ادب گیا گذرا نہیں سمجہا جاتا۔ تو آرش علم ادب کو نکما اور گیا گذرا کیوں سمجہا جاتا ہے۔ اس کے متعلق ایک امر واقعہ قابل بیان ہے جو یقیناً تسلیم کیا جائیگا۔ اور وہ یہہ ہے کہ جس طالب علم نے وید انگ اور اُپانگ اور بالخصوص اشٹادہیائی اور مہابہاشیہ پڑہ لیا ہو۔ اُس کو موجودہ سنسکرت کے مطالعہ میں کوئی دقت نہیں رہتی۔ حالانکہ زمانہ حال کی سنسکرت کا ایک عالم آرش گرنتہوں کا مطلب سمجہنے اور اُن کی تعبیر کرنے میں بالکل عاجز رہ جاتا ہے مگر جو پُرانی متروک الاستعمال زبان ہو اُس کی یہہ کیفیت ہرگز نہیں ہو سکتی یعنی اُس کے جاننے سے اُس کی قائمقام مروج الوقت زبان سمجہی نہیں جا سکتی۔ پس پُرانی متروک الاستعمال زبانوں کی نظیر کو پراچین سنسکرت زبان پر گہٹانا سخت غلطی ہے۔ آرش علم ادب نہ پُرانا ہے اور نہ متروک الاستعمال اور اسی وجہہ سے سنسکرت کے پڑہنے کا بہترین طریق یہی ہے کہ وید انگ اور اُپانگ سے تعلیم شروع کی جائے۔ اس قسم کی باقاعدہ تعلیم دینے کے لئے ایک باقاعدہ پاٹہشالا کی ضرورت تہی۔ سو آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے گورو کل کی تجویز نکالی ہے۔ پس یہہ ایک دوسری وجہہ گوروکل کی حق میں ہے۔

(نوٹ [1])

یہاں اشارہ اُن عالمان یورپ اور اُن کے چیلے ہندوستانی مریدوں کی طرف ہے جو کالی داس کے ناٹکوں اور زمانہ حال کے سنسکرت علم ادب کی ہمہ قسم دیگر تصانیف کے مداح ہیں۔

سنسکرت تعلیم کا انتظام کرنا حبِ قومی میں داخل ہے کیونکہ اسی سے ہماری تعلیم سچی قومی تعلیم بن سکتی ہے۔

تیسری وجہہ - اس مضمون پر بحث کرنیکی بجائے ہم چند ایسے واقعات واسطے غور ناظرین کے پیش کرتے ہیں جو اس بارہ میں رائے قایم کرتے وقت اکثر نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہموطن تعلیم یافتہ آج کل لفظ نیشن[٤٧] یا نیشنلٹی[٤٨] پر نہایت فریفتہ ہیں وہ برابر یہی کہتے رہتے ہیں کہ ہمیں ایک نیشن بنا چاہیئے ہمارے افعال نیشنل[٤٩] ہونے چاہیئیں۔ ہماری تیوہار ہمارے سکول اور کالج اور دیگر کارخانے سب نیشنل ہونے چاہیئیں۔ غرضکہ جس طرح ممکن ہو ہمیں اپنی نیشنلٹی قایم کرنی چاہیئے۔ ایسے انیک الفاظ تعلیم یافتہ اصحاب کی زبان سے نکل کر چاروں طرف گونج رہے ہیں۔ پس لفظ نیشن اور اُس کے مشتقات کا متواتر استعمال یقین دلاتا ہے کہ جن اصحاب کی زبان اور قلم سے یہہ الفاظ کثرت سے نکلتے ہیں وہ لفظ نیشن کے معنے بخوبی سمجھتے ہوں گے اور اُس کا مفہوم بتا سکیں گے۔ اگر لفظ نیشن کا مفہوم بتانے کے لئے صرف لفظ "قوم" کی طرف اشارہ کیا جائے تو جانو سوال حل نہیں ہوا۔ یعنی لفظ قوم کا کیا مفہوم ہے۔ یہہ سوال بدستور بنا رہا۔ جبتک کسی اصطلاح کا مفہوم نہ بتایا جائے تب تک ایک لفظ کی بجائے دوسرا لفظ بتا دینا مشکلات کو رفع نہیں کرتا۔ اگر کوئی کسی انگریز سے پوچھے کہ لفظ نیشن سے وہ کس سے مُراد لیتا ہے۔ تو وہ

٤٧ نیشن بمعنی قوم ٭ ٤٨ نیشنلٹی بمعنی قومیت
٤٩ نیشنل بمعنی قومی ٭

بہت اپنی قوم کی طرف اشارہ کرے گا۔ اسی طرح فرانسیسی فرانسیسیوں کی طرف دہیان دلائیگا۔ کیا کوئی تعلیم یافتہ دیسی بتلا سکتا ہے کہ وہ اپنی قوم سے کیا مُراد لیتا ہے۔ چونکہ اس موقع پر صرف تعلیم کا ذکر ہے اس لیئے صرف تعلیم کے متعلق ہی ہم جواب چاہتے ہیں۔ گو دیگر پہلوؤں سے بھی دیکھا جائے تو جواب دینا کچھہ کم مشکل نہ ہوگا۔ تعلیم کے متعلق ایک انگریز کا یہہ جواب ہوگا کہ جس جماعت کے تصورات اور خیالات انگریزی الفاظ کی شکل پکڑیں۔ یعنی انگریزی لفظوں کی مدد سے دل میں قایم ہوں اور انگریزی ہی زبان ہی جس جماعت کی تعلیم کا ذریعہ ہو وہی جماعت قوم انگریز کہلاتی[٥٠] ہے۔ اس تعریف کے مطابق کوئی انسان خواہ وہ کسی گروہ میں سے ہو۔ اگر اُس نے انگریزی تعلیم پاکر انگریزی خیالات کو اپنے دل میں قایم کیا ہے اور انگریزوں کی طرح وہ جذبات کو محسوس کرتا ہے تو سمجھا جائیگا کہ وہ ہر طرح سے انگریز ہے۔ چنانچہ اس طور پر ڈیزرائیلی[٥١] صاحب باوجودیکہ پیدایش سے وہ یہودی تھے۔ پھر بھی اپنے زمانہ کے دو سب سے بڑے نامی اور سرگروہ مدبّر انگریزوں میں سے گنے گئے ہیں۔ ہم اپنے اصل دعوے کے ثبوت میں اپنے ہی ملک اور اپنے ہی زمانہ کا ایک واقعہ یہاں درج کرتے ہیں۔ مُدبّر انگریزوں نے فیصلہ کیا کہ ملک ہند میں

٥١ [illegible]

٥٠ ہم اس موقعہ پر باشندگان انگلینڈ اور امریکہ اور ان انگریزوں میں جو آسٹریلیا وغیرہ میں جا کر آباد ہوئے ہوں امتیاز نہیں کرتے ٭

حکمرانی[٥٢] صرف انگریزوں کے ہی ہاتھہ میں رہنا چاہیئے۔ اور اگرچہ اُن کو دور اندیشی سے معلوم ہو گیا تہا کہ آیندہ کسی نہ کسی وقت اہل ہند کو بھی حکمرانی میں شریک کرنا پڑے گا۔ تاہم وہ اپنے فیصلہ میں ذرہ بھی تبدیلی کرنے پر تیار نہ تھے۔ پھر کیا ہوا؟ ایک ایسی تجویز نکالی گئی جس کے ذریعہ ہم ہند کے وہ اشخاص جو اپنے ملک میں حکمرانی کرنے کی ہوس رکھتے ہوں انگریز بن جائیں۔ وہ تجویز صرف یہہ تھی کہ ایسے اشخاص ملک انگلستان میں جا کر تربیت اور تعلیم پائیں۔ اس تجویز سے مُدبّران ولایت کا اصل مطلب بخوبی پورا ہو گیا۔ اس ملک میں جتنے اشخاص سِول سروس کے عہدوں پر ممتاز ہیں۔ خواہ وہ ولایت زاد ہوں خواہ متوطن ہند سب انگریزی خیالات اور انگریزی جذبات کے ہی تابع ہیں۔ گویا انگریزی خیالات ہی اس ملک پر حکومت کر رہے ہیں۔ جس کے صریح یہہ معنی ہیں کہ اس ملک کی حکومت کُلیتاً انگریزوں کے ہی ہاتھہ میں ہے۔ بعض کہا کرتے ہیں کہ انگریزی عملداری سے پہلے حُب الوطنی نام کو بھی نہ تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر پہلے حب الوطنی نہ تھی تو اب بھی نہیں ہے۔ جس حب الوطنی پر تعلیم یافتہ لوگ فریفتہ ہو رہے ہیں۔ وہ حُبِّ انگلستان[٥٣] ہے نہ حُبِّ ہند۔ اگر حُبّ الوطنی کی کئی قسمیں مانی جائیں تو ہمارے تعلیم یافتہ لوگوں کی حب الوطنی انگریزی قسم کی حب الوطنی کہلائے گی۔ ہم ذیل میں اس نکتہ کو اور بھی کسی قدر صاف کرتے ہیں

٥٢ درحقیقت ملک کی حکومت حکام سول سروس کے ہاتھہ میں ہوتی ہے سو یہاں حکمرانی سے مراد سول سروس کے عہدوں کی ہے۔ مترجم

٥٣ کیونکہ اُن کے دل میں جو محبت ہے وہ انگلستان کے خیالات اور جذبات کی محبت ہے نہ ہندوستان کے خیالات کی اور نہ ہندوؤں کے رسم و رواج کی۔ مترجم

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں تاکہ اس بارہ میں کسی قسم کا مغالطہ نہ رہے۔
یہہ مقولہ کہ "دُنیا میں خیالات ہی حکمرانی کرتے ہیں"
ایک فلسفہ اور تاریخی سچائی کو ظاہر کرتا ہے یہی
سچائی کا اثر تعلیم کے بارہ میں اس قدر صاف
اور صریح ہے کہ ایک جاہل بھی اس کو محسوس کئے بغیر
نہیں رہ سکتا۔ جو کام شمشیر و نیزہ سے صدیوں تک
نہ ہو سکا وہ بذریعہ تواریخ و خیالات جدیدہ ایک
ہی نسل میں سرانجام ہو گیا۔ تاریخ اس سچائی
کے ثبوت سے معمور ہے۔ اس سے نہ صرف اشخاص
ہی متاثر ہوتے ہیں۔ بلکہ قوموں کی قومیں اس سے
متاثر ہو سکتی ہیں۔ جہاں کہیں بلا خونریزی کے
کسی انقلاب کا ہونا بیان کیا جائے۔ جاننا
چاہئے کہ وہ تبدیلِ خیالات کی کرامات کا نتیجہ ہے
ہندوؤں کی جس اطاعت اور خلوص محبت کے
حاصل کرنے میں بادشاہانِ اہل اسلام صدیوں
تک مادی طاقتیں خرچ کرتے کرتے ہار گئے تھے۔
وہی اطاعت اور خلوص محبت دس بیس سال
کی تعلیم کی بدولت شہنشاہ خیالات کے حضور
ہاتھ باندھے کھڑی ہو گئی۔ زبان کیا ہے۔ صرف
الفاظ کا ایک مجموعہ ہے۔ اور الفاظ کیا ہیں؟
سلسلہ خیالات کا ایک بیرونی اظہار ہیں یعنی
اس کا نام خیالات کی بیرونی شکل رکھتے ہیں۔
چونکہ الفاظ محدود الاطلاق ہوں گے۔ یعنی خاص
خاص وقت اور جگہہ سے تعلق رکھنے والے ہوں گے
یا یوں کہیں کہ وہ الفاظ اُن خیالات کو ظاہر
کریں گے۔ جن کا تعلق کسی خاص مُلک یا خاص
زمانہ یا خاص قوم سے ہوگا۔ یہہ بھی ممکن ہے
کہ ان الفاظ میں بعض ایسے خیالات بند ہوں جو
کچھ عرصہ تک تو خاص حدود کے اندر یکساں رہے
ہوں۔ مگر رفتہ رفتہ علت و معلول کے قاعدے
کے مطابق حدود مذکورہ کے اندر ہی مختلف صورتیں
اختیار کرتے رہے ہوں ۹۱۔ خیالات کا صعود و
نزول ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ مادی دُنیا
میں ہستی یا وجود کا۔ قرین قیاس ہے کہ ایک
لفظ میں خیالات کا ایک ایسا سلسلہ موجود ہو
جس کا نام خیالات کی مسلسل تاریخ رکھا جا سکتا
ہے ۹۲۔ اور یہی وجہہ ہے کہ بعض اوقات ایک زبان
کے الفاظ کے مترادف الفاظ دوسری زبان میں
نہیں مل سکتے۔ الفاظ کی اس خصوصیت کی وجہہ
سے زبان میں بھی ایک ویسی ہی خصوصیت پیدا
ہو جاتی ہے جیسی کہ کسی قوم میں مدتوں تک خاص
حالات کے اندر رہنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور
یہی وجہہ ہے کہ ایک زبان سے دوسری زبان
میں ترجمہ کرنا مشکل ہوتا ہے ۹۳۔ ہر ایک گروہ
کی ایک خاص زبان ہوتی ہے۔ اور اگر وہ گروہ
ایک قوم ہے تو وہ زبان اُس قوم کی قومی زبان
ہے۔ چونکہ تعلیم بجز زبان کے نہیں ہو سکتی (خواہ
وہ زبان لفظوں کی ہو خواہ محض اشارات و
حرکات وغیرہ کی) اس لئے کوئی تعلیم قومی تعلیم
تب ہی کہی جا سکتی ہے۔ جبکہ وہ قومی زبان کے
ذریعہ دی جائے۔ چونکہ غور اور خوض بذریعہ الفاظ
کے ہوتا ہے۔ اس لئے جوں جوں بچہ غور کرنے لگتا
ہے توں توں اُس کو ضرورت الفاظ کی پڑتی ہے
اگر تعلیم غیر زبان میں ہوگی یا یوں کہیں کہ غور کرنے

---

۹۱ مثلاً پرمیشور کا نام برہم باعتبار معنوں کو

بقیہ نمبر ۹۱ ایسی زبان کا لفظ ٹھیریگا جس میں
پرمیشور کو سب سے بڑا اور سب سے بڑا مانا جاتا ہو
زمین کا نام گئو یعنی متحرک خاص ایک ایسے زمانہ یا
ایسی زبان کا لفظ ہوگا جس میں اُس کو متحرک مانا
گیا ہو نہ ایسے زمانہ یا ایسی زبان یا ایسی قوم کا لفظ
جس میں کہ زمین کو ساکن خیال کیا جاتا ہو۔ پراربدھ کی
اصطلاح باعتبار اپنے محاورہ کے ایسی زبان اور ایسے
گروہ انسانی کے خیالات کو ظاہر کریگی جس میں کہ سُکھ
کو گذشتہ اعمال کا نتیجہ مانا جاتا ہو۔

۹۲ مثلاً انقلاب زمانہ سے خیالات میں تبدیلی
ہو کر لوگ غیر مجسم ایشور کو مجسم ماننے لگ پڑے۔ اور
اسی طرح لفظ دیو یا دیوتا کے معنے کچھ کے کچھ
ہو گئے۔ اور اُس مجسم ایشور یا دیوتہ کے لئے
پوشاک زیور اور طعام بھی لازم ٹھہرایا گیا اور
طعام مذکورہ کا پس خوردہ دیوتہ کا پرشاد کہلانے لگا
اب صاف ظاہر ہے کہ جس زبان میں یہہ خیال
اور اُس کی تاریخ موجود نہیں ہے۔ اُس زبان
میں لفظ پرشاد کا مطلب ادا کرنا ناممکن ہے۔ مترجم

۹۳ یہہ سمجھنا عبث ہو کہ زمانہ حال کی تصانیف سے

بقیہ نوٹ نمبر ۹۲۔ ہم متقدمین کے خیالات سے واقف
ہو سکتے ہیں۔ گو کسیقدر معلومات تو اُن سے حاصل ہوتی
ہے۔ جو نہ ہونے سے بہتر ہے مگر معلوم رہے کہ یہہ
معلومات متقدمین کے خیالات کی بابت نہیں ہوگی
بلکہ وہ معلومات زمانہ حال کے مصنفوں کی اُس رائے
کو ظاہر کرے گی۔ جو اُنہوں نے متقدمین کے خیالات
کی نسبت قایم کی ہوگی۔ مثلاً زمانہ حال کی تصانیف
اہل یونان اور اہل روما کے حالات سے واقف
کرنے کی بجائے اپنے مصنفوں کی رائے سے واقف
کریں گی۔ جو اُنہوں نے پُرانے رومیوں اور پُرانے
یونانیوں کی نسبت قایم کی تھی۔ ترجموں کا بھی
یہی حال ہے۔ جب کبھی صحیح طور پر یہہ دریافت کرنا
منظور ہوتا ہے کہ فلاں شخص کیا کہتا ہے یا کس قسم کے
خیالات رکھتا ہے تو ہم بلا وساطت غیرے براہ راست
اُس سے دریافت کیا کرتے ہیں اور دوسرے شخص
کے بیان کو جس نے کہ اُس پہلے شخص کے مطلب کو سمجھکر
اپنے لفظوں میں ظاہر کیا ہو۔ چنداں قابل اعتبار نہیں
سمجھتے۔ براہ راست دریافت کرنے کی ضرورت اس
سے بھی بڑھکر اُس صورت میں ہوگی جبکہ سمجھا نیوالے
کی تحریر اصلی تحریر سے مختلف زبان میں ہو۔ زمانہ حال
کے الفاظ یا فقرے ایک یونانی مصنف کے مطلب کو
ٹھیک ٹھیک ادا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بغیر طول طویل

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے لئے بچہ کو اگر ایک غیر زبان سکھائی جائیگی تو بچہ کی تعلیم بہی غیر قومی تعلیم ہوگی - نہ قومی اور اُس کے خیالات بہی) غیر قومی ہوں گے - نہ قومی - یہہ بہی معلوم رہے کہ جیسے خیالات سے الفاظ بنتے ہیں ویسے ہی قاعدہ ایکشن اور ری ایکشن (یعنی فعل اور فعلِ معکوس) کے مطابق الفاظ سے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ لفظوں کے مجموعہ کا نام زبان ہے۔ اور زبان نئے خیالات پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے۔ اور جذبات خیالات کے تابع ہوتے ہیں۔ پس مذکورہ بالا بچہ کے جذبات اور محسوسات بلا شُبہہ اُسکی میلانِ طبیعت یعنی اُس کے خیالات کی پیروی کریں گے - بچہ کی رغبت اور نفرت - محبت اور عناد -

---

سلہ سوسائیٹی میں غیر ملک کے خیالات کی تعلیم نے ایک تفرقہ ڈال دیا ہے جو فی الحقیقت افسوسناک ہے اس سے تعلیم یافتہ لوگوں کی ایک ایسی جماعت

بقیہ حاشیہ نمبر۲ - اور پیچیدہ تشریح کے جس کی مترجم کو جُرات نہیں ہوسکتی - وہ مطلب ادا نہیں ہوسکتا - اگر ہم یہہ جاننا چاہیں کہ یونانی مصنف کے دراصل کیا خیالات تہے تو ہمیں کسقدر مہارت یونانی زبان میں غور کرنیکی یعنی اپنے خیالات کو اُس زبان میں قایم کرنے کی ہونی چاہئے - یہہ نہ صرف فلسفہ کے دقیق مسایل کا حال ہے بلکہ معاملات سیاست مدن . مذہب اور امور خانہ داری میں بہی ایسا ہی ہوتا ہے - (دیکھو تقریر جان سٹورٹ مِل صاحب جو اُنہوں نے سینٹ انڈروکی یونی ورسٹی کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تہی) یہہ کیفیت جس قدر زبان لاطینی اور یونانی کی نسبت راست ہے - پراچین سنسکرت کی نسبت بہی زیادہ نہیں تو اُسیقدر ضرور راست اور صحیح ہے ؞

اولوالعزمی اور کم ہمتی - بیم اور رجا - غرضکہ اُس کے ہر قسم کے خیالات اور جذبات اُسی ڈہنگ کے ہوں گے جس ڈہنگ پر کہ اُس کو تعلیم دیگئی ہو - جب کبہی کہا جاتا ہے کہ فلاں قوم نابود ہوگئی تو اُس کا مُدعا یہہ ہرگز نہیں ہوتا - کہ اُس قوم کا کوئی بشر باقی نہیں رہا - بلکہ عموماً یہہ کہ اُس قوم کے اپنے خیالات اور جذبات زائل ہوگئے

بقیہ نوٹ نمبر سلہ پیدا ہوگئی ہے - جس کی حرکات وسکنات اور جن کے خیالات اور جذبات سراسر نرالے ہیں - اُن کا میل جول بہی زیادہ تر آپس میں ہی ہے - نہ اُن کو دوسرے لوگوں سے کچہہ واسطہ یا اُنس رہا ہے اور نہ اوروں کو اُن سے - روئے زمین پر اور کسی ملک میں ایسا نہیں ہوا (افسوس کہ یہہ شرف اسی ملک کو حاصل ہے !!) (دیکھو مسودہ سکیم دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور) دیانند اینگلو ویدک کالج بہی اس غرض سے قایم کیا گیا تہا - کہ موجودہ طریقہ تعلیم میں یہ تفرقہ ڈالنے والا جو نقص ہے اُس کو دور کیا جائے - (دیکھو سکیم ایضاً) مخفی نہ رہے کہ ۱۸۸۵ء میں دیانند اینگلو ویدک کالج کے قایم کرنے کے وقت اسی قسم کے خیالات اور حالات ظاہر کئے جاتے تہے . کیونکہ اُس وقت روپیہ اکٹہا کرنے کی غرض تہی مگر اب ۱۸۹۹ء میں کارکنان کالج کی عین اُس کے برخلاف کارروائی اور کوشش ہورہی ہے - یعنی جس نقص کے دُور کرنے کا ۱۸۸۵ء میں بیڑا اُٹہایا گیا تہا اُسی نقص کے بڑہانے پر اب زور دیا جا رہا ہے - اوروں کے نفاق کو دور کرنے کی بجائے اب گہر میں ہی نفاق برپا کر رکہا ہے - یعنی جس آریہ سماج نے کالج کو بنایا تہا - اُسی میں تفرقہ ڈالا گیا ہے - دیانند اینگلو ویدک کالج نے اپنی چودہ پندرہ سالہ زندگی میں موجودہ طریقہ تعلیم کے نقص کو جس قدر دُور کیا وہ ناگفتہ بہ ہے جس صاحب کی تحریر کا ہم نے

یا یوں کہو کہ وہ سب نشانات معدوم ہوگئے جنکے سبب سے وہ ایک علیحدہ قوم سمجہی جاتی تہی چنانچہ بہت سی قدیمی قوموں کو مُردہ کہا جاتا ہے - وہ جسمانی وجود کے لحاظ سے تو زندہ ہیں لیکن اس لحاظ سے کہ اُن اقوام میں سے کوئی متنفس ایسا نہیں رہا جو اُن قوموں کے خیالات اور جذبات کو ظاہر کرے اُن اقوام کو مُردہ کہا جاتا ہے یا یوں کہیں کہ جس قسم کی تہذیب اُن اقوام سے مخصوص تہی وہ تہذیب صفحہ ہستی سے اُٹہہ گئی - اب سوال یہہ ہے کہ آیا ایسی تعلیم کا دینا جس سے قومی زندگی کی جڑہ ہیں نیل مل جائے حُبِ قوم میں داخل ہے - یا قوم کی دشمنی میں ؟ اور کیا اس قسم کی تعلیم قومی تعلیم کہلا سکتی ہے یا اس کا متضاد ؟ ہمارا یہہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کوئی غیر زبان پڑہائی ہی نہ جائے - یا غیر قوم یا غیر ملک کے جو عمدہ خیالات ہوں اُن کو اپنے میں جذب نہ کیا جائے یا غیر لوگوں کے اچہے اطوار کی تقلید نہ کیجائے - یا جو ترقی اُنہوں نے انسانی معلومات میں کی ہو اُس سے فایدہ نہ اُٹہایا جائے

بقیہ نوٹ نمبر۱ - اوپر حوالہ دیا ہے - وہ صاحب ! تو بدقسمتی سے ایک ایسی جماعت کے ساتھہ تعلق رکہتے ہیں - جو اپنے اعتقاد کے مطابق عمل کرنے کی جُرات نہیں رکہتی - یا نقص تعلیم کی نسبت جو خیال تحریر مذکور کے مصنف نے اپنی تحریر میں صاف کیا تہا وہ ایسے طور پر سمجہہ سوچ کر قایم نہیں کیا گیا تہا جیسا کہ ایک عالی دماغ اور فراخ حوصلے والا صاحب ایک خاص مقصد کو مدِ نظر رکہکر ترتیب دیکر سوچتا ہوا اُس مقصد تک پہونچنے کی کوشش کیا کرتا ہے - بلکہ برخلاف اس کے وہ خیال یونہی سرسری طور پر اُن کے دماغ میں آگیا جس کو کہ اُنہوں نے اپنی تحریر میں بدیں خیال ٹہونس دیا کہ اُس سے کچہہ نہ کچہہ اثر تو ضرور ہوگا ؞

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...اپنے گھروں میں کر سکتے ہیں۔ پرنتو ان وقتوں کے
...کے لئے جو تجاویز مختلف بھائیوں نے پیش کیں
ان میں اختلاف تھا۔ آخیر میں ہم نے ایک ریزولیوشن اسپر
...کا پیش کیا کہ علیحدہ برادری کی کوئی ضرورت
نہیں ہے۔ شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا سے نویدن
کیا جاوے کہ وہ تمام آریہ سماجوں کی سمتی سے آریہ
سماج کے آپ نیموں میں مناسب کمی بیشی کرکے اسپر کا
کوئی ایسا بناوے کہ جس سے آریہ سماج سے پرتھک
کوئی سوتنتر برادری بنانے کی آوشکتا نہ رہے۔ ایک
دو بھائیوں کے سوائے باقی تمام بھائی اسکے حق میں
تھے۔ مگر بدانتظامی پھیل جانے اور گڑبڑ مچ جانے سے
کوئی نتیجہ نہ نکلا اور بغیر ریزولیوشن کو باقاعدہ طور
پر پاس کرنے کے ہی بہت سے بھائی اُٹھ کھڑے ہوئے
اس کانفرنس سے زیادہ نہیں تو اتنا لابھ تو ضرور
ہوا کہ باہر سے آئے ہوئے آریہ بھائیوں کے وچار آپس
بارہ میں سپشٹ معلوم ہو گئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جلندہر
سماج کے وارشک اتسو پر بھی اس بارہ میں کانفرنس
ہو جس میں آریہ سماج کے بہوشن بھی اوشیہ شامل
ہو کر سنجیدگی اور متانت کے ساتھہ اس نہایت
ضروری سوال پر وچار کرکے اسکے حل کی کوئی عملی صورت
نکالیں ½ ۱۱ بجے کانفرنس برخاست ہوئی۔

۲۶ نومبر پراتہ کال

صبح ہوتے ہی پھر آریہ مندر میں لوگ جمع ہونے لگے اور
مقررہ وقت سے پہلے ہی اسقدر بھیڑ بھاڑ ہو گئی۔ کہ
کہیں بیٹھنے کو جگہہ نہ رہی ½ ۶ بجے سے ½ ۷ بجے
تک سوستی واچن اور ہون ہوا ½ ۷ سے ½ ۸
تک بھجن کیرتن ہوتا رہا۔ تت پشچات ایشور پرارتھنا
ہو کر لالہ دیوراج جی نے ایک منوہر سرمن دیا۔ ½ ۸
بجے سے ½ ۹ تک بھجن کیرتن ہوتا رہا۔ بھجنوں کے بعد
شریمان پنڈت تلسی رام جی سوامی سمپادک رسالہ
وید پرکاش کا فاضلانہ ویاکھیان سچے سکھہ
کی پراپتی پر ہوا۔ یوگیہ پنڈت جی نے ایک عالمانہ
پیرایہ میں انسان کی سکھہ کی طرف پرورتی اور دکھہ

نورتی کی اچھیا پر بحث کرتے ہوئے ثابت کیا کہ سنسار
میں جسقدر دکھہ پھیل رہا ہے اُس کا مول کارن
اودیا ہے۔ شریر آدی پدارتھوں میں آتم بدھی کرنا
یہہ بھی ایک بھاری اودیا ہے۔ یدیپی ہم اس بات
کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم آتما کو شریر سے جدا مانتے ہیں
پرنتو ہمارے بیوہار سے ایسا پرتیت نہیں ہوتا۔ ہمارا
بیوہار یہہ سدھ کرتا ہے کہ ہم آتما کو شریر سے پرتھک نہیں
مانتے۔ یہی بھاری کارن ہمارے دکھہ کا ہے۔ ودوان لیکچرار
نے اس بارہ میں ایک سرمیتی [?] گھٹنا کو بیان کرکے نہایت
موثر الفاظ میں حاضرین کی توجہہ اس طرف کھینچی۔ کہ
ہم کو شاستروکت سادھنوں دوارہ اپنے اس وشواس
کو کہ آتما۔ شریر سے علیحدہ ہے ساکھشات کرنا چاہئے
تبھی ہمکو سچی شانتی اُپلبدھ ہو سکتی ہے۔ ورنہ نہیں
یہہ ویاکھیان ایسا مدلل اور پُرمغز تھا کہ شروتا
گنوں نے نہایت توجہہ سے اس کو شرون کیا۔ ۱۱ بجے
سے ۱۲ بجے تک شریمان آتما رام جی کا فاضلانہ ویاکھیان
ویدک دھرم کی عظمت پر ہوا۔ آخیر میں انہوں نے
پُرجوش اور موثر الفاظ میں وید پرچار فنڈ
کے لئے اپیل کیا جس پر چاروں طرف سے روپیہ
آنے لگا۔ وید پرچار فنڈ۔ گوروکل اور کنیا مہاودیالیہ
وغیرہ کے لئے کل چندہ دو ہزار پانچسو روپیہ
نقد ہوا۔ اس قدر چندہ گذشتہ چار پانچ سالوں میں
کبھی نہیں ہوا تھا۔ لالہ ملاوا داس [?] منتری آریہ کمار
سبھا کا پرشارتھ خاصکر قابل ذکر ہے۔ کہ جنہوں نے
اپنے دیگر ہمراہیوں کی سہائتا سے قریباً چار سو
روپیہ طالب علموں سے ہی اکٹھا کر لیا۔ گوروکل
کے متعلق ابھی تک لاہور میں کام آرمبھ نہیں
ہوا ہے۔ سکیم تقسیم کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ جب بیکنٹ [?]
منڈلی یہاں کام کریگی تو ہزاروں روپیہ گوروکل
کے لئے بھکشا ملے گی ؎

بعد دوپہر

۲ بجے سے پہر کاریہ آرمبھ شروع ہوئی ½ ۲ بجے تک
سکندر آباد اور رام نگر کی بھجن منڈلیوں کے بھجن ہوئے

رہے ½ ۱ بجے سے ۲ بجے تک شریمان کاشی رام
جی پلیڈر پردھان آریہ سماج ملتان کا فاضلانہ ویاکھیان
ویدک دھرم کی تعلیم پر ہوا۔ فاضل لیکچرار نے مذہبکی
لاثانی ہستی کی بنیس کے مسئلہ کی دھجیاں اُڑاتے
ہوئے اور اس مسئلہ کے تئے [?] پنجابی مُریدوں کی
اندرونی تصویر کا ہو بہو فوٹو کھینچتے ہوئے واضح
طور پر بتلا دیا کہ کسطرح سے آریہ نام اور ویدک دھرم کو بدنام
کرنے والے بھیس دھاریوں نے آریہ سماج میں گھس کر اس مسئلہ
کو ویدوں کے سر منڈھتے ہوئے اور اسی دھن میں مست
ہو کر اس پوتر دھارمک سوسائیٹی کو اپنے اصلی اُدیش
سے پتت کرنے کے ڈھنگ ڈالے اور اشانتی پھیلائی۔
اسکے بعد انہوں نے اس قسم کی خیالات اور تعلیم کو
سمروتیا او ویدک سدھ کرتے ہوئے اور عیسائی مذہب
کی کمزوریوں کو ظاہر کرتے ہوئے اندرونی اور بیرونی
شہادتوں سے ثابت کیا۔ کہ عیسائی دھرم عالمگیر
نہیں ہو سکتا۔ اور نہ مسیح کے اقوال سے ہی ایسا ثابت
ہوتا ہے۔ کہ وہ تمام دنیا کے لئے آیا تھا آخیر میں انہوں نے
ویدک دھرم ... کو عالمگیر اور سدھی [?] کا دھرم
ثابت کرتے ہوئے اس کی شرن میں آنے کے لئے
پُرجوش شبدوں میں اپیل کی جس کا اثر نہایت
اعلے پڑا۔ لیکچر کی سماپتی پر لالہ بہاری لال جی
شفق نے ایک برجستہ مسدس پڑھی۔ (ابھی) وہ
پوری نہیں پڑھنے پائے تھے کہ وقت گذر گیا۔ اسلئے
اُن کو مجبوراً بند کرنا پڑا۔ ½ ۳ بجے سے ½ ۴ تک
تک شریمان پنڈت رام بھجدت جی بی۔ اے کا نہایت
پُرجوش اور فصیح لیکچر گوروکل کی ضرورت پر ہوا۔
فاضل لیکچرار کا ایک ایک شبد دلوں کو تسخیر
کر رہا تھا۔ ہم نے پنڈت جی کا ایسا اعلے ویاکھیان
اس سے پہلے کبھی نہیں سنا۔ انہوں نے آریہ سماج
کے خانہ زاد دشمنوں کا اعلانیہ بیان کرتے
ہوئے اور ان کی اندرونی تصویر کا ہو بہو فوٹو
کھینچتے ہوئے نہایت معقولیت کے ساتھہ ان الفاظ پر
کا تذکرہ کیا کہ جو لاہور سماج کی بابت ... زندگی کے

...Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اندر دافعہ ہوتے ۔ اور بتلایا کہ وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں جن کا یہہ خیال ہے کہ آریہ سماج ایک مُردہ سائٹی ہوگئی ہے ۔ اُن کا یہہ گمان امور واقعہ پر مبنی نہیں ہے آریہ سماج ایک جیتی جاگتی سوسائٹی ہے ۔ جب جو گندہ اور فاسد مادہ اس سے خارج کیا گیا ہے ۔ اس کی جان میں جان آگئی ہے ۔ اور اپنے اصلی مشن کی طرف جس کو یہہ تا حینوز پر تہک رہی ہے ۔ اب پورے طور پر راغب ہوئی ہے ۔ اس کے اندر اب عملی زندگی کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں ۔ وید پرچار فنڈ سے پرچار کا کام بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے ۔ اب گوروکل کا کہولنا نشچیت ہوا ہے جس کا کاریہ آرنبہ کرنے کے لئے کم از کم تیس ہزار روپیہ نقد کی ضرورت ہے ۔ آریہ سماج کے بہوشن شریمان لالہ منشی رام جی نے یہہ بہاری رقم اکٹھا کرنے کا پرن کیا ہے ۔ اُنہوں نے پرتگیا کی ہے کہ میں اپنے گھر کے اندر اُس وقت تک قدم ہی نہیں رکھوں گا جبتک کہ تیس ہزار روپیہ نقد جمع نکرلوں ۔ وہ اپنے عیش و آرام کو چہوڑ کر نگر نگر اور گرام گرام میں گوروکل کے لئے بہکشا مانگ رہے ہیں ۔ بارہ ہزار روپیہ نقد ابہی تک جمع ہو چکا ہے ۔ اور اٹھارہ ہزار باقی ہے ۔ ہر ایک آریہ کا فرض ہے کہ وہ دل کہول کر گوروکل کے لئے دہن کی مدد دے ۔ گوروکل ہی ایک ایسی انسٹیٹیوشن ہے جو کہ سچے برہمچاری پیدا کر سکتی ہے اسکے ذریعہ سے وید آدی ستیہ شاستروں کا ٹہیک ٹہیک پرچار ہوگا ۔ اور رشی منی ودوان نکلیں گے جن سے وید دکت ورن آشرم بیوستہا پہنہ ستہاپت ہوسکیگی وغیرہ ۔ اس فاضلانہ اور جادو بہری تقریر کے بعد پندرہ منٹ تک بہجن ہوتے رہے ۔ تب پشچات شریمان لالہ منشی رام جی ویاکہیان دینے کے لئے کھڑے ہوئے اُن کے بیدی پر قدم رکہتے ہی سارا سندر کرتال دہنی سے گونج اُٹہا ۔ آج کا مضمون تہا "مغربی دُنیا میں اشانتی اور اُس کا علاج" ۔ فاضل لیکچرار نے نہایت فصاحت اور بلاغت کیساتہہ

مغربی قوموں کی اندرونی حالت کا نقشہ کہینچتے ہوئے زبردست سے زبردست شہادتوں کی بنا پر ثابت کیا کہ اس بہیانک نظارہ کا مول کارن مادہ پرستی ہے ۔ مغربی قوموں نے اپنی تمام طاقتیں اندریوں کی سیری میں ہی لگا رکہی ہیں ۔ جسمانی ضرورتیں دن بدن بڑہتی جاتی ہیں ۔ "جسکی لاٹہی اُسی کی بہینس" اِن قوموں کا عملی مذہب ہو رہا ہے جبتک ایشوری گیان وید کا پرکاش مغرب میں نہیں پہیلیگا یہہ تاریکی جو کہ شائستگی کے نام سے پُکاری جا رہی ہے ہرگز دور نہیں ہوگی ۔ ویدک دہرم ہی موجودہ اشانتی کو دور کر سکتا ہے ۔ کیونکہ یہہ سم ادستہا کی تعلیم دیتا ہے اور اُن اٹل سچائیوں کی تلقین کرتا ہے ۔ کہ جن پر چلکر ہی انسان اپنی زندگی کو ہر ایک پہلو میں کمل بنا سکتا ہے ۔ ہر ایک آریہ کا پرم کرتو ہے کہ وہ اس امرت کے چشمہ کی رکشا کرے اور وشیوں میں لپیت ہوئی ہوئی تینوں تاپوں سے تپایمان قوموں کی اشانتی کو دور کرنے اور سچی شانتی کا راج پہیلانے کے لئے اُن کو اس چشمہ سے امرت بہم پہونچانے کے سامان بہم پہونچانے میں تن من دہن سے اُدیوگ کرے ۔ اس جادو بہری سپیچ کے خاتمہ پر پہلے سب بہائیوں نے ملکر سندہیا کی ۔ پہر شریمان روشن لعل جی بیرسٹر ایٹ لا کا فصیح لیکچر انگریزی میں ہوا ۔ مضمون آریوں کا طریقہ تعلیم تہا ۔ اُنہوں نے پراچین آریہ ورت کی شائستگی اور تہذیب کا نقشہ کہینچتے ہوئے واضح طور پر ثابت کیا کہ قدیم آریہ ورت کی اعلا درجہ کی اُنتی جس کے سنمکہہ زمانہ حال کے بڑے بڑے ودوان اور سائنس دان بہی سر تسلیم خم کرتے ہیں ۔ اسی طریقہ تعلیم کی بدولت تہی جس کا کہ ہم کو مہرشیوں کی تصانیف میں صاف طور پر پتہ ملتا ہے ۔ یہہ طریقہ تعلیم گوروکل سسٹم ہے اس سے اعلے کوئی اور طریقہ تعلیم نہیں ہو سکتا ۔ اور تمام طریقے ادہورے ہیں ۔ کیونکہ گوروکل ہی

ایک کمل سسٹم ہے ۔ اِسی کے ذریعہ سے ہی انسان کی آتمک مانسک اور شاریرک شکتیاں سم ادستہا میں اُنت ہو سکتی ہیں ۔ اس ویاکہیان کی سماپتی پر بہجن کیرتن شروع ہوا ۔ اگرچہ وقت گذر گیا تہا مگر لوگ اُٹہنا نہیں چاہتے تہے ۹ ½ بجے رات تک مختلف بہاشوں کے منوہر بہجن اور لاونیاں ہوتی رہیں ۔ پہر مبارکباد دیکر جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی ۔

پانچ سو سے زیادہ آریہ بہائی اور قریباً اتنی آریہ بہنیں بیرونجات سے اس دہرم اُتسو میں شامل ہوئی تہیں ۔ تین دن شہر میں خوب دہرم کا اندولن رہا ۔ بلکہ چڑہا بہاری پر بہاؤ چڑہا ۔ اور باہر سے آئے ہوئے بہائی تازہ اُتساہ اور نئی سپرٹ لیکر اپنے گہروں کو لوٹے ۔ ہر ایک وچارشیل پر اس جلسہ کی ایسی بہاری کامیابی نے ثابت کر دیا کہ دُنیاوی طاقتیں ستیہ دہرم کی مہان شکتی کا مقابلہ نہیں کر سکتیں ۔ صدق دلی اور نیک نیتی کے سنمکہہ مکاری اور پالسی ہرگز نہیں ٹہہر سکتی ۔ ستیہ ہی کی ہمیشہ جے ہوتی ہے ۔ ہم اوپر اس بات کا ذکر کرنا بہول گئے ۔ کہ اس موقعہ پر مختلف کالجوں اور سکولوں کے دہرماتما اور سپرشٹ رہتی رودیارتہیوں نے سماج کے ادہکاریوں کو ہر پرکار کی سہایتا دی ۔ ایشور کرپا سے اس وقت طالب علموں کی سماج کی طرف بہاری رُچی ہے ۔ اور وہ دن بدن بڑہتی جاتی ہے ۔ ہم لاہور سماج کے ادہکاریوں اور دیگر سبہاسدوں اور سہایکوں کے پرشٹ رہنے کا پرسنشا کرتے ہوئے اُنہیں اس بہاری کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں اور ایشور سے پرارتہنا کرتے ہیں کہ وہ دیا سندہ ان پر بہو تمام آریہ بہائیوں کو بل دے ۔ تا کہ وہ تیار ہو کر سخت سے سخت مخالفتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ویدک دہرم کی رکشا اور پرچار کے لئے ہر سمے کٹی بدہ رہیں ۔

اوم شم

(ڈبلیو ۔ سی)

اشتہارات

ابھی ابھی اور ہمیں تواریخ میں ایک فقید المثال ... گار

چھپی

ستیارتھ پرکاش

مصنفہ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج

کا

بینظیر پنجابی ترجمہ

بحروف گورمکھی

۳۴ / ۱۱

شریمان لالہ آتمارام جی سابق منتری آریہ

پرتی ندہی سبھا پنجاب نے نہایت محنت اور

جانفشانی سے ستیارتھ پرکاش کا ایک نہایت معتبر سلیس، عمدہ

بامحاورہ اور بینظیر پنجابی ترجمہ بحروف گورمکھی

تیار کیا ہے۔ یہہ ترجمہ نہایت عمدہ گورمکھی ٹائپ میں چھپا

ہوا تعداد صفحات ۳۵۰ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے

آریہ بہائیوں اور ویدک دہرم کے پریمیوں کو چاہیئے

کہ اپنے اپنے نگر اور گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کے

لئے پوری کوشش کریں۔ تاکہ سروسادہارن میں ویدک

دہرم کا پرچار ہو۔ اور رویش سے اودیا اندہکار کا

ناش اور ویدک سدہانت کا پرکاش ہو سکے۔ قیمت

صرف دو روپیہ اور مجلد کتاب کی قیمت ۲۸؍ دو روپیہ

دس آنہ ہے۔ **نوٹ** پچاس جلد تک کے خریدار

کو ۲ روپیہ فی جلد اور پچاس سے سو تک کے خریدار کو ۲ روپیہ فی

صد کمیشن دیا جاوے گا ✚

المشتہر

کرتا رام سبھاسد آریہ سماج کرنال و

اسسٹنٹ منیجر فروخت کتاب مذکور ✚ ✚

کلکتہ سے ایوروید شاستر

میں سند پائے ہوئے شریمان کوی راج

پنڈت سیتارام جی شاستری کوی رتن

مشہور و معروف ایورویدک وشنو

اوشدہالیہ امرتسر و راولپنڈی

۳۲ / ۱۱

اس اوشدہالیہ میں سب قسم کے نئے پرانے امراض کا خاطر

خواہ علاج ایوروید شاستر کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ایوروید

شاستر کا طریق علاج جہاں دنیا میں سب سے پرانا ہے

وہاں سب سے مفید اور اعلےٰ ثابت ہو چکا ہے۔ اس طریق

علاج کو جو کچھ مدت ہوئی کہ ملک سے اٹھ گیا۔ از سر نو تازہ

کرنے اور اشاعت دینے اور رشی منیوں کی آزمودہ لاثانی

دوائیوں سے مریضوں کو شفایاب کرنے کیلئے یہ اوشدہالیہ

کھولا گیا ہے۔ اس اوشدہالیہ سے مہا روگ والے سینکڑوں

مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ اور سینکڑوں شفا پا رہے ہیں

ان کی طرف بیشمار شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں

اس اوشدہالیہ میں شاستر کی ہدایت کے مطابق گھرت تیل

ارشٹ۔ مودک۔ وٹی وغیرہ تیار ہوتی ہیں۔ جنمیں سے

چند ایک مثال کے طور پر نیچے لکھی جاتی ہیں۔ چون

پراش ایوروید میں ذکر آتا ہے۔ کہ ایک بوڑھے کہ ایک

رشی جن کا نام چون تھا۔ اس دوائی کے استعمال سے

نوجوان ہو گئے تھے۔ اور اس واسطے اس دوائی کا نام

چون پراش ہے۔ اس رسائین کے نام بہت لوگ واقف

ہیں۔ یہ دوائی بیماری اور صحت دونوں حالتوں میں

استعمال کیجاتی ہے۔ اگر باقاعدہ اس دوائی کو استعمال

کریں۔ تو کہانسی۔ تپ دق۔ اور گنٹھیا دور ہو جاتا ہے

تپاپیپ۔ دل اور جگر کی بیماریوں کے واسطے یہ ایک

سریع التاثیر دوائی ہے۔ دبلے۔ پتلے لوگوں کو اس

کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ طاقت اور سب

قوت بخشتی ہے۔ رشیوں نے جو تعریف اس کی

کی ہے۔ وہ تجربہ سے ہمیشہ سچ ہی ثابت ہوئی ہے

قیمت ایک ماہ کے استعمال کیلئے تین روپیہ .... عہ

مدھو میہ۔ گولانگ۔ ہر قسم کے پرمیہ یعنی ذیابطیس

خواہ زیادہ پیشاب آتا ہو۔ یا زیادہ مٹھاس آتی ہو

کے لئے یہ لاثانی دوائی ہے۔ سینکڑوں مریض شفایاب

ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتے کیلئے ...)

کنک ارشٹ (ٹنکچر) ہر ایک قسم ... دمہ کہانسی

کے لئے یہ اکسیر دوائی ہے۔ جس کے برابر آجتک کوئی

دوائی ایجاد نہیں ہوئی۔ سینکڑوں پرانے مریض اس

سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتہ کے استعمال

کیلئے ایک روپیہ .... عہ

ابہے ارشٹ (ٹنکچر) بواسیر خونی یا خشک کے لئے

نہایت مفید دوائی ہے۔ نمی کے واسطے بھی عمدہ ہے

سینکڑوں مریضوں پر کامیابی کیساتھ برتی گئی ہے۔

قیمت ایک ہفتہ کے استعمال کیلئے .... عہ)

جو مریض کہ اوشدہالیہ میں آکر علاج کرائیں۔ ان سے صرف

دوائی کی قیمت لیجاتی ہے۔ غریبوں اور تنگ دستوں

کا علاج بلا فیس اور بغیر دوائی کی قیمت لئے کیا جاتا

ہے۔ (۲) سب قسم کے امراض کی ادویات اس اوشدہالیہ

میں تیار رہتی ہے۔ جو کہ درخواست کرنے پر ویلیو پے

ایبل (قیمت طلب پارسل) کے ذریعہ بھیجی جا سکتی ہے

(۳) باہر کے رہنے والے مریض جو اپنے تمام حالات لکھ

کر بھیجیں۔ تو ان کے حالات کو غور سے جانچ کر ان کو

لئے دوائی بھیجی جاتی ہے (۴) ہر ایک دوائی کا ڈاک

محصول علاوہ قیمت کے خریدار کے ذمہ ہوگا (۵) خریدار

کو چاہیئے کہ اپنا نام مقام۔ ڈاکخانہ۔ ضلع۔ وغیرہ

صاف لفظوں میں لکہیں۔ تمام خط و کتابت بنام

پنڈت سیتارام شاستری

کوی رتن مالک ایورویدک وشنو اوشدہالیہ

امرتسر تنک منڈی ہونی چاہیئے ✚

المشتہر

پنڈت سیتارام شاستری۔

...ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دماغی طاقت وحافظہ کی ترقی کیلئے ایک عمدہ نسخہ

میرے پاس آیورویدک چکتسا (طبابت ہندی) کا جوہر ایک مجرب جیوتی بہر کاشک سرسوتی نام تیل بوٹی کا طیار کیا ہوا ہے جس کو مصری ڈال کر گئو کے دودھ میں ۳ ماشہ روز صبح کے وقت ۳ ماشہ تک ہر روز پینے سے عقل وقیاس فہم وفراست ۔ حافظ ذہن ۔ یادداشت اور زبانکی تیزی میں اس قدر روشنی ہوتی ہے ۔ کہ بیان سے باہر ہے ۔ سوائے اسکے یہ تیل قبض کشا ہاضمہ کی درستی بلغم بادی کے رفع کرنے میں لاثانی ہے ۔ مگر قدرے تلخ وگرم ہے ۔ قیمت ۲۰ روپیہ فی سیر مگر ۴ سے کم قیمت کی بوتل ہرگز نہیں ملے گی اور خرچ ڈاک بذمہ خریدار کے ۔ المشتہر وشوا ناتھ شرما وید ۔ ادھیاپک کنیا مہاودیالہ جالندھر شہر (پنجاب)

تحفوک کے خریداروں کو رعایت

اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش قیمتی ایک روپیہ سماجوں کو للعہ میں پانچ جلدیں ۔ اور دیگر گراہکوں کو للعہ روپیہ میں دس جلدیں دینے کے لئے طیار ہیں ۔ المشتہر گلاب چند منتری لاہیہ برین آریہ سماج لاہور

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک حیثیت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک اور رہائش موجود ہے ۔ ریٹ مقررہ ہے ۔ المشتہر مالک ہندو ہوٹل لاہور

ضرورت

میرے ایک شریف دوست اور شریف خاندان قوم مہاجن عمر ۲۵ سال بالکل تندرست جو ملازم ہیں ۔ پہلی عورت کو مرے ہوئے دس ماہ گذر چکے ہیں اب مہاجن کی کسی ایسی بدھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہو ۔ اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو مزید حالات راقم سے دریافت کرسکتے ہیں ۔ المشتہر گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سرینگر

عروج

یہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے ۔ جو اردو کے علم ادب میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ۔ اس میں مطلق حسن وعشق کی داستان نہیں ہے ۔ اور نہ فرضی باتیں لکھی ہیں ۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی نتائج نکالے گئے ہیں ۔ کہ جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب نیک نام ہوسکتا ہے ۔ اور تنگدستی میں خوشی سے رہنا ۔ کیسا بیجا شکوہ وشکایت نہ کرنا ۔ شکر کیساتھ بسر اوقات کرنا ۔ اور خدا پر پورا بھروسہ رکھنا ۔ ہر ایک کام کو دیانت داری اور خوش اسلوبی سے کرنا ۔ والدین کی دل وجان سے اطاعت فرمانبرداری تحصیل وہنر کا ہمیشہ شائق رہنا ۔ اپنی ذاتی محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندانوں اور لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہونچانا ۔ طرح طرح کے مشکلات کو قوی ہمت اور دانشمندی سے حل کرنا ۔ خود ضبطی اور انکساری وسلامت روی وبردباری ۔ خدا ترسی وکفایت شعاری ونیک نیتی ۔ دوراندیشی راستبازی مروت اپنے آقا کی خیرخواہی اپنے ماتحتوں سے سلوک عام کو فائدہ پہونچانے کی خواہش اوصاف حمیدہ اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کئے گئے ہیں ۔ کہ پڑھنے سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر ہوتا ہے ۔ قیمت ۱۰ محصول ڈاک ۱۰ المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ضرورت

دوآبہ ہائی سکول جالندھر کیلئے ایک ایسے استاد کی

ضرورت ۔ جو کہ انٹرنس پاس ہو تنخواہ کا فیصلہ خط وکتابت سے ہوسکتا ہے ۔ صرف آریہ پرش ہی درخواست کریں ۔ المشتہر ہیڈ ماسٹر دوآبہ سکول جالندھر شہر

[illegible]

لالہ جے چند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سال کی عمر سے ۳۰ سال تک جس کا بائبل میں بھی پتہ نہیں ہے ۔ کہ کہاں رہے [illegible]

عیسائیوں کے ہاتھ سے ہندوؤں کو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۴ تک .... [illegible]

دکھ کی کتھا .... [illegible]

ہمارے پچھڑے بھائی نمبر ۱ و نمبر ۲ .... [illegible]

مہاراج لائیبل کیس .... [illegible]

ہندوستان پیدا کرنے کی برکتیں .... [illegible]

یہ سب کتابیں مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہیں ۔ محصول ڈاک قیمت کتابوں سے علاوہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

ہزاروں انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت
کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی
ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند۔ جالا۔
پڑوال غبار پھولا سبل شعری ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ
ہزاروں ڈاکٹر اور حکیم بچاؤ اور دہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال
کراتے ہیں۔ چند روز کے استعمال کرنے سے ہی چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی اور عینک

کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بڑے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اعلیٰ
کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے
کافی ہے مبلغ [illegible] ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ... خالص ممیرہ فی ماشہ
عـ۵ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا
حوالہ ضروری ہیں۔ نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر**
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات — ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا
سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے
بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل
امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی
جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جسکو دکھنا آنکھ کا کہتے ہیں جلن
اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور
اُن پیپ کا کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی
شے نہیں۔ ہر کس کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات
میں جہاں کہیں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں بھی
مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک
و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا
سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر جے ڈی ایم سانگلی
صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی
ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی
سے مسمی الہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں
جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے طیار کیا ہے اُس کا تجربہ
میں نے ایک زیر علاج مریضہ مسمات اُتم دیوی بعمر ۲۰ سال
ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں پر

خود رو خون دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑے
اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں
اُن میں سے گزشتہ سے مواد نکلتا تھا اُسکی بینائی میں
اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو
سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۲ گز کے فاصلہ
پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔
مریضہ مذکورہ نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔
جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکور سے کلی صحت پائی۔
دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم اسسٹنٹ
سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور و سابق پروفیسر
میڈیکل کالج لاہور۔ (۳) ممیرے کا سرمہ جو کہ
سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اُن مریضوں پر جنکی
آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے
دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں لا سکے اُن مریضوں
کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور
دھند غبار اور کمزوری نظر یہ سرمہ نہایت مفید ہے
دستخط ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم
ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں اس
امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ
جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے طیار کیا ہے اپنے زیر
علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری
رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری
سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے
دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم ایس
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈنزی کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات
میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک
کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُس کو مبلغ
پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا
جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی
مطلب کے لئے پانچ سال سے کو جمع کیا گیا ہے

المشتہر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے ۔ قیمت دو شیشی کلاں ۴؎ اور خورد شیشی (۱۲؎)

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر روز آتا رہتا ہو اور میٹھا ہو یا شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں تین۔ روپیہ (۳؎)

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لایق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں ... (۱؎)

رفیق جواناں دافع جریان رقت منی و احتلام کثرت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے سب شکایت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (۳؎)

ولیندر گم سوزاک وغیرہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو ولیندر گم کے چند روز کے استعمال سے پیشاب جلنی و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت دو شیشی خورد ۱۲؎ اور کلاں ۴؎ ۔

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور پر تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو ۔ دو شیشی خورد ۱ روپیہ (۱؎)

آرام بخش دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ۲؎ معہ مرہم (۲؎)

مصفی خون تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو نہایت مفید ہے۔ دو شیشی کلاں ۲؎

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے ۔ دو شیشی کلاں ۲؎

دلاراحم دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں ۲؎ اور معہ مرہم تین روپیہ (۳؎)

دلکشا گم دافع خفقان دل کی خواہ کتنے عرصہ سے ہو بہت ہی مفید ہے۔ دو شیشی کلاں (۲؎)

تپیا و صحت دافع بد ہضمی۔ بد ہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو اور طرح طرح کی تکلیف ہر روز ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ (۲؎)

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی جو بجائے حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے شیشی کلاں میں ایک ماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہو گی ہر ایک دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہو گا بلکہ حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا مناسب ہے

نوٹ بہت سے سارٹیفکٹ ہمارے پاس عمدگی صحت بخش ادویات کے موجود ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش جگہ درج نہیں ہو سکے۔ جو صاحب بغرض عمدگی ادویات کے دیکھنا چاہتے ہیں وہ بذریعہ درخواست کریں۔ اُن کی خدمت میں معہ فہرست ادویات سارٹیفکٹ ارسال کئے جاویں گے ۔

المشتہر نہال چند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہسپتال بہاولپور پنجاب

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسی مالک مطبع کے چھپ کر شایع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

دھرم پرچارک

قیمت بصورت ... ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار وی پی ارسال ...

سمت ۱۹۵۶

ہر ہفتہ وار ... جالندھر شہر (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے ٭

دیر پا ہے - سرخ ... لیموں یا چند ... ملتی ہے - ... خوشبودار ...

پکوڑوں میں بند ملتا ہے - تیمہ بخار ہولیس مانگ ...

نا تانی ... اور حفظان صحت کو خلاف ...

نامناسب بے احتیاطیوں ... الفوائد ...

التقویت ... دماغ - معدہ - جگر - گردہ - مثانہ کے خاص

اصول ... پشت - خوف بے چینی خوابی - احتلام

... زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کا

منصبی کام ہے - مزید براں بہت اعلیٰ درجہ کی مفرح دل

حفظا اور مزید مستی ہے - قیمت فی بکس ۱۲ تولہ ...

کی خوراک ہے (عیہ) **سفوف مجرب جریان**

سیلان منی کہنہ وہاں تک ... کرتی ہے - قیمت ...

۲۰ - تولہ کے لئے (عہ) **کلیان انجن** واسطے ...

الاثر ہے - پانی جانا خارش - دھند - جالا - پڑوال -

جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے - ایک تولہ ...

نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر

المشتہر

مفت ارسال ... کی

(ہرگوان ... شہر راولپنڈی) ٭٭٭

پیدا ہو جاتی ہے - قیمت فی تولہ .... للعہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو

اگرتالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر ... دوست ...

... آنے کے دور ہو جاتا ہے - قیمت فی خوراک ...

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے

جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو - اس کے استعمال سے دور

ہو جاتا ہے - فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی حق ... پرانی

بیماری کا علاج ... کرنا ہو تو ...

طریق سے معالجہ کیا جاوے گا - **المشتہر**

حکیم ... راجپت ... (گجرات پنجاب) ....

سون سا گری

۲۸ / ۱۱ ... ۲۶ / ۱۰

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور

سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شرمان

... ورید ... ہیم ... کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ

میں تیار کرتا ہوں - سامگری بہت زیادہ مقدار میں

تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ

سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار اور زیادہ

ادویات

... امراض کے دور کرنے ... کا حکم

... ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں -

... اس کے کھانے سے دل و دماغ - جگر گردہ

... دور ہو جاتا ہے ... بار بار آنا بند

... عام کمزوری

... مفید ہے - ڈھیلے آدمی ...

... کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے

... سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ ...

... بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں

... روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لئے

... کم دوائی نہ بھیجی جاوے گی - تولہ ...

... مسیحا - ... العلاج اس سے صحت یاب ہوتے

... آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے -

... ہوجاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی

Haridwar, Digitized by eGangotri

فرنگ پر ہار

۲۹

آزمایا اور ایجاد کیا ہوا سنت گنیشا سنگھ
مقام ڈاکخانہ کھوڑہ ضلع ہوشیارپور

یہ آتشک کی عجیب و غریب دوائی ہے۔ اس کو کھاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ نہ منہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے۔ صرف سات خوراک کھانے سے بیماری دفع ہو جاتی ہے۔ اگر آتشک کی جڑ پرانی ہو تو فرنگ پرہار ضرور منگواؤ۔ قیمت صرف .... (عہ)

سوزاک اس کے ۱۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اکھڑ جاتا ہے۔ قیمت ... (عہ)

بھنگ رس یہ بھنگ نہایت محنت و عمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے۔ جس کو کھانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑھتی ہے۔ یہ بھی قیمت فی تولہ عہ ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہے۔ ملنے کا پتہ یہ ہے۔ المشتہر
جی۔ ایس۔ آر۔ ڈاکخانہ ... ضلع ہوشیارپور
بی جیکب

نہ خریدو گے تو پچھتاؤ گے

عمدہ ہیں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ رنگوں والی ہری اونی کیس کیلس ہر والی ۱۸ اسپائرال ... ... پرزے قریباً مفت یعنی سستے روپیہ کو دیڑھ اور دوہر فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گھڑیاں، کلاک، ٹائم پیس، باجے، زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں۔ بلا یقین فہرست ملاحظہ فرماویں۔ اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیاز مند کو ممنون منت فرماویں۔

المشتہر
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز اندرون بازار صدر جالندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں چھ سو قسم کی انگریزی اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گورو دت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔ منشی جیون لال و پنڈت کرپارام شرما۔ لالہ دیوراج ماسٹر درگا پرساد و پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کھتری۔ رائے ٹھاکر دت لالہ جیون داس بابو بیچارام چیٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود رہتی ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے۔ فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتب بکمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور بھوپ کا ترجمہ بابو نہال سنگھ کرنال نواسی بھی برائے فروخت موجود ہے قیمت عہ۔ المشتہر
گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھو والی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون جری کھیس۔ دوتہی سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔
صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ ہم واپسی نمونہ پر جارج ... ... بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل کیا جاویگا۔ المشتہر

جہاں داس منیجر اس پرچہ پرائیٹران آرین کلاتھ مینو فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

بیماری سے شفا پانیکے لئے نہایت عمدہ موقع

۱۴

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کا نتیجہ

ڈاکٹر شرپت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں۔

جوہر عشمہ آتشک اور اس کے بد نتایج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی ہے۔ اور (عہ) ہے

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزاک قلیل پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (عہ)

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کے لئے نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ پلیں درد سر دفع ہو جاتا ہے قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے۔ .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ..... (عہ)

نامردی کی مجرب دوائی .... (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے۔
المشتہر پنڈت رامانند ... میڈیکل ... منیجر کارخانہ دوا ... ہال ... جالندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مطبوعہ ۲۳ مگہر سمت ۵۶ بکرمی مطابق ۸ دسمبر ۱۸۹۹ء بروز شکر جلندہر شہر
جلد ۱۱ | نمبر ۳۵

سنسار کی گتی

سر ولیم راٹیکن اور بدھ مت و دین محمدی اور سکھ پنتھ

سر ولیم راٹیکن صاحب آپ سٹر اسٹی لانے جنکی مختصر تعریف ہم سنے ہم پرچارک کے پچھلے نمبر میں کرچکے ہیں گذشتہ ماہ اکتوبر کے رسالہ لنڈن کوارٹرلی ریویو میں [illegible] دین محمدی اور سکھ پنتھ پر جدا گانہ اپنی رائے کا اظہار فرمایا ہے جو قابل ملاحظہ ہے۔ سر ولیم لکھتے ہیں کہ اگر بدھ مت والے کو یہہ کہا جاوے کہ تمہاری پستکوں کا مذہبی اصول تمہاری نسبت عمدہ ہیں تو وہ کبھی باور نہیں کریں گے۔ اور اسی طرح سے اگر محمدیوں اور سکھوں کو یہہ کہا جاوے کہ بدھ مت میں تمہاری نسبت اعلیٰ درجہ کا اخلاق سکھایا جاتا ہے تو وہ کبھی کسی حالت میں اس امر کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اسی طرح ایک ایسے شخص کی جو ان تینوں مذہبوں میں نہ ہو بطور ثالث رائے زیادہ قابل وقعت ہوگی۔ چنانچہ سر ولیم خود ثالث بن کر ان مذاہب کی نسبت یہہ فیصلہ کرتے ہیں کہ بدھ مت میں صرف خشک اخلاقی اصولوں کا ایک سلسلہ پایا جاتا ہے۔ مذہب کی یہہ حیثیت نہیں رکھتا۔ بدھ مت کا تعلق بہ نسبت عام فہم دماغ کے زیادہ ہے۔ بدھ مت بے جان بے حس و حرکت حکیمانہ اور خشک ہے۔ اور [illegible] ہندوؤں کے لئے موزون ہے۔ دین محمدی [illegible] وحشی بے لگام اور خانہ بدوش فرقوں کے حسب حال اور مذاق ہے۔ جیسے عرب کے لوگ۔ اس دین کی ہدایات بہت سیدھی اور سادہ ہیں ان کی پابندی کرنے کی ہر جگہہ بہت تاکید پائی جاتی ہے۔ سکھ پنتھ ان لوگوں کی بدعت اور کفر کا نتیجہ ہے جو ہندو مذہب میں پرورش اور تربیت پاکر اُس سے منحرف ہوگئے تھے یعنی سر ولیم راٹیکن لکھتے ہیں کہ وہ ہندو جو ہندو مذہب کے توہمات اور بت پرستی وغیرہ سے متنفر ہوگئے تھے جو انہوں نے اپنے خیالات کے بموجب جنہیں ہندو مذہب بمنزلہ کفر اور الحاد کے سمجھتا ہے یہہ نیا پنتھ کھڑا کردیا۔ جسے سکھ پنتھ کہتے ہیں۔ سر ولیم فرماتے ہیں کہ سکھ پنتھ نے گو ہندو مذہب سے انحراف کیا۔ مگر تاہم اپنی بدعت یا اپنے مقابلہ میں ہندوؤں کے ویدانت (توحید) کو پورا پورا شامل کرلیا جس مسئلہ ہمہ اوست (یا یہہ کہ تمام آدمی خود خدا ہیں) کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ سر ولیم نے صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ سکھ پنتھ نے بہت کچھہ پہلی باتوں کو لیا ہے۔ بالخصوص بدھ مت سے زیادہ تر اکتساب کیا ہے۔ سکھ پنتھ سر ولیم فرماتے ہیں کہ تعلیم یافتہ اور حکما (فلاسفروں) کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ سیدھے سادے لوگوں کے لئے جن کا میلان مذہب کی جانب ہو۔ یہہ پنتھ بہت سے اصول اور مسائل نہیں سکھاتا۔ بلکہ سب کے لئے نجات کا دروازہ کھولتا ہے۔ بلحاظ اخلاقی ضوابط کے یہہ مکمل نہیں ہے۔ مگر دین محمدی کی نسبت اس میں بردباری زیادہ ہے۔ سر ولیم ان تینوں فرقوں کی تعلیم کا خلاصہ یہہ لکھتے ہیں کہ بدھ مت اپنے پر آپ بھروسہ کرنا سکھاتا ہے۔ (مراد کرم کے مسئلہ کو بدھ مت والے مقدم سمجھتے ہیں) اور دین محمدی اور سکھ پنتھ دوسروں پر بھروسہ کرنا سکھاتا ہے (مراد یہہ کہ پیغمبروں اور گوروؤں کی شفاعت پر یہہ اعتماد رکھتے ہیں) سکھ پنتھ اور بدھ مت والے مانتے ہیں کہ ہمارے بانی آدمی تھے۔ لیکن دین محمدی کے پیرو کار یہہ کہتے ہیں کہ یہہ دین خدا نے اپنے رسول محمد صاحب کے ذریعہ چلایا ہے۔ آخری سر ولیم انجیل کی اس آیت پر کہ جو لوگ دل کے پاک ہیں۔ وہی مبارک ہیں۔ کیونکہ اُنہیں کو خداوند کا دیدار نصیب ہوگا۔ اپنی تحریر کو ختم کرتے ہیں۔ بڑے لطف کی یہہ بات ہے کہ دین عیسوی کی نسبت کچھہ نہیں رقم فرمایا۔ اُمید ہے کہ بدھ مت کے معتقد اور پیروان اسلام و سکھ پنتھ سر ولیم کی نکتہ چینی کا جواب دینگے مگر ہم اس موقعہ پر صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ ویدک دہرم کے سورج کے آگے مختلف مت متانتر اور پنتھوں کی ہوائی بتیاں ٹھہرنی ناممکن ہیں۔

قابل توجہہ نصف درجن براہمو صاحبان مقیمہ پنجاب

پنجاب کے نصف درجن براہمو صاحبان ہمیشہ موقعہ اور بے موقعہ یہہ ظاہر کرتے رہتے ہیں کہ براہمو مت ترقی پذیر ہے اس کا جواب اُنہیں کے ایک ممتاز اور سربرآوردہ ہم عقیدہ بابو ستندر ناتھہ ٹیگور نے جو سریمت دیوندر ناتھہ ٹیگور کے فرزند ارجمند ہیں بہت معقول دیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ پنجاب کے نصف درجن براہمو صاحبان اسے نہایت غور سے ملاحظہ فرماویں گے۔ بابو صاحب موصوف نے پچھلے دنوں مقام ڈہاکہ میں ایک لیکچر دیا تھا جس میں صاف صاف الفاظ میں یہہ بیان فرمایا کہ "مجھے انتہا درجہ کا رنج و الم ہے کہ براہمو سماج تین فرقوں میں منقسم ہے۔ اور اس فرقہ بندی کی وجہہ سے براہمو سماج ہر روز کمزور ہوتا چلا جاتا ہے" اس پر ہمیں اپنی جانب سے کچھہ لکھنا ضروری نہیں معلوم ہوتا۔

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کاشی کے پورانک پنڈتوں کا کلکتہ کے لاٹ پادری بشپ ولڈن کو تہنیت نامہ دینا

حال میں کاشی کے پورانک پنڈتوں نے ملکر انگریزی قاعدہ کے مطابق کلکتہ کے لاٹ پادری بشپ ولڈن کو خاص کاشی میں ایک تہنیت نامہ دیا۔ وقت مقررہ سے پہلے پورانک پنڈت عالیشان عمارت کے وسیع کمرہ میں جمع ہوئے اور پادری صاحب کی آمد کے منتظر رہے۔ ٹھیک وقت پر لاٹ پادری صاحب رونق افروز ہوئے۔ مگر قاعدہ کے مطابق پورانک پنڈت بیٹھا دہ نہیں ہوئے۔ بجائیں اس امر پہ نکتہ چینی شروع ہوئی۔ اور پورانک پنڈت صاحبان نے یہہ عذر پیش کیا۔ کہ ہم اس لئے کھڑے نہیں ہوسکتے کہ ایسا نہ ہوکہ پادری صاحب ہماری صورتوں اور وضع قطع کو اچھی طرح سے سر سے لیکر پیر تک دیکھہ نہ سکیں۔ پورانک پنڈتوں کے تہنیت نامہ کے جواب میں پادری صاحب نے ایک مختصر مگر موزوں تقریر کی جس میں یہہ ظاہر کیا کہ آپ نے میری بڑی عزت افزائی کی۔ اور میں آپ کا شکرگذار ہوں۔ گو میرا آپ سے مذہبی اختلاف ہو۔ مگر میں مذہبی معاملات میں آزادی رائے کا مؤید ہوں۔ اسی طرح کی گفتگو اور رسمی باتیں ہوکر جلسہ برخاست ہوا۔ ہماری سمجھہ میں نہیں آیا کہ اس ساری کارروائی کا نتیجہ کیا نکلا۔ یہہ ہم جانتے ہیں کہ کاشی کے پورانک پنڈت بھی اب کمانے کھانے میں طاق اور کام نکالنے کے بہت سے نئے نئے ڈھنگوں سے واقف ہوگئے ہیں اور اپنا رسوخ بڑھانے کی خاطر وہ ہر قسم کے سوانگ بھر لیتے ہیں۔ مگر ایسا ون کی باتوں کا انجام کچھہ نہیں ہوتا۔ اس میں شبہہ نہیں ہے کہ نیک سیرت۔ آزاد منش اور عالم آدمیوں کو خواہ کسی مت کے پیرو کار رہیں۔ ملنا اور اُن سے رسم چرچا کرنا بُرا نہیں ہے۔ بلکہ سعید امر مبارک اور مناسب ہے۔ مگر مذہبی پیشواؤں اور دانا لوگ آدمیوں کو محض نمود سے کبھی سر و کار نہیں ہونا چاہئے۔ ہماری رائے میں اگر کاشی کے پورانک پنڈت لاٹ پادری صاحب سے سچ کے طور پر ملتے اور اُن سے دہرم کے معاملات پر گفتگو کرتے اور تعصب سے کام نہ لیتے تو بہت بڑا فائدہ متصور تھا۔ علاوہ ذاتی تعارف کے خیالات کا تبادلہ ہو جاتا۔ اور یہی عقلمندوں کو خود دیکھا بڑی بات سمجھی جاتی ہے۔

براہمو صاحبوں کی مایوسی

انگلستان میں موحد عیسائیوں کی ایک انجمن ہے جس کا نام "برٹش اینڈ فارن یونی ٹیرین ایسوسی ایشن" ہے۔ ولایت کے موحد عیسائیوں نے اپنے آپ کو براہمو لوگوں سے وابستہ کرلیا ہے۔ اور عام طور پر موحد عیسائی اور براہمو ایک سمجھے جاتے ہیں۔ اور اب ان کا کسی طرح کا اندرونی تعلق بھی پیدا ہوتا جاتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا موحد عیسائیوں کی جماعت نے جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ ایک معقول وظیفہ یہاں کے براہموؤں کی تحویل میں دیا تھا۔ اور یہہ ظاہر کیا تھا کہ جس نوجوان براہمو کے نام کو وہ پیش کریں گے۔ اوسیکو وہ دیدیا جاوے گا۔ مگر اُس نوجوان کو حسب منشا انجمن عیسائیاں موحد ولایت کے ایک مذہبی کالج میں پڑھنا ہوگا۔ اور بعد میں کچھہ پرچار کا کام بھی کرنا ہوگا۔ بنگالی براہمو صاحبان نے بہت غور و فکر کے بعد ایک نوجوان اس وظیفہ کے لئے منتخب کیا تھا۔ جسکا نام بپن چندر پال ہے۔ اُنہوں نے وظیفہ لیکر کچھہ دنوں ولایت میں پڑھا۔ اور اب کسی وجہہ سے برگشتہ خاطر ہوکر وظیفہ لینا بند کردیا ہے۔ نوجوان بابو صاحب نے انگلستان میں تھوڑے دن ہی ہوئے ایک لیکچر دیا تھا۔ جس کا خاتمہ مندرجہ ذیل فقرہ پر ختم ہوتا ہے۔ "کہ اب میں اپنے وطن آریہ ورت کو آگے سے بہت زیادہ اُس پر فخر کرتا ہوا واپس جاتا ہوں۔ میں اب آگے سے بہت زیادہ اُس کی تہذیب پر نازاں ہوں میں اب آگے سے بہت زیادہ اُس کے دہرم پر فخر رکھتا ہوں میں اب آگے سے بہت زیادہ اُس کی مجلسی باتوں کو اپنا مایہ فخر قرار دیتا ہوں اور ان سب باتوں کو ساتھہ لیکر اپنے پیارے وطن آریہ ورت کو واپس جاتا ہوں۔" وغیرہ وغیرہ یہہ فقرہ کو سنکر تمام براہمو صاحبان پر عالم مایوسی چھا گیا۔ بالخصوص پرچہ تتو کومدی حد سے زیادہ بابو صاحب پر اظہار ناراضگی کرتا ہے ۔

رسید زرہائے بھگوتی دوبہوا سبہا

ایک فنڈ مطبوعہ ۲۲ اکتوبر لغایت ۲ دسمبر ۱۸۹۸ء

وصول	وعدہ	نام چندہ دہندہ
ما سبق	ما سبق	میزان ما سبق
۱۸	۱۸	
عکا	عکا	لالہ شادی لال از مرنٹ ......
صہ	صہ	مہاشہ رامچند از چکروالہ ......
عہ	عہ	گپت دان ....
عمہ	عمہ	رام ولاس سنہ شاہ آباد ......
للعہ ۱۴	للعہ ۱۴	لالہ چمن داس کوٹ عادو ......
عکا	عکا	مہاشہ رام سنگھ چونیاں ......
صہ	صہ	سکرٹری آریہ سماج پشاور ......
صہ	صہ	پردھان آریہ سماج جھنگ مگھیانہ
صہ	صہ	پردھان آریہ سماج حیدرآباد دکن
[illegible]	[illegible]	میزان [illegible]

آریہ سماجک سالانہ جلسے

راولپنڈی	۱۶ و ۱۷ و ۱۸ دسمبر ۱۸۹۸ء
آریہ سماج مراد آباد	۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۸۹۸ء
آریہ پرتی ندہی سبہا شمالی مغربی اضلاع و اودھ بمقام مراد آباد	۲۵ و ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء
جالندھر شہر	۲۴ و ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۸۹۸ء
لودھیانہ	۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۸۹۸ء
مالیر کوٹلہ	۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۸۹۸ء
میرٹھہ شہر	

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرموپدیش

न तस्य कार्यं करणं च विद्यते न तत्समश्चाभ्यधिकश्च दृश्यते । परास्य शक्तिर्विविधैव श्रूयते स्वाभाविकी ज्ञानबलक्रिया च ॥

پرماتما سے کوئی "کاریہ" روپ کاریہ اور نہ اُسکو "کرن" ارتھات سادھکتم دوسرا اپیکشت نہیں۔ نہ کوئی اُس کے تلیہ اور نہ ادھک ہے۔ سروتم شکتی ہے جس میں انت گیان، انت بل اور کریا سہج سبھاوک ہے۔

منشیہ جس طرف درشٹی پسار کر دیکھتا ہے اُس کی بڑی جگت رچنا ہی [illegible] ہے۔ یدی آکاش کی طرف نظر اٹھاتا ہے تو لوک لوکانتروں کا ایک عظیم جال بچھا ہوا اُس کے درشٹی گوچر ہوتا ہے۔ یدی سمندر کے تٹ پہ کھڑا ہو کر نگاہ پھیلاتا ہے۔ تو اُسکو چاروں طرف جل ہی جل نظر آتا ہے۔ یدی پہل پہول یعنی آدمی کی سرشٹی کا اندازہ کرتا ہے تو اُس کے ایک بھاگ کا بھی وار پار نہیں پا سکتا۔ یدی جیتوں جگت کے اندر اپنی بدھی کو دوڑاتا ہے۔ تو اُسکی حیرانگی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ دور کی بات تو رہنے دیجیے اُسکو اپنا وجود ہی ایک ایسی ادبھت رچنا کا نمونہ ثابت ہوتا ہے کہ اُس کی سادھارن طبیعت کا بھی پورا پورا پتہ نہیں لگا سکتا۔ غرضیکہ جس طرف اپنی بدھی کو دوڑاتا ہے وہ ہار کر رہ جاتی ہے۔ اور "انت" "انت" "انت" پکارتی ہوئی واپس آتی ہے۔ جس پرکار سب اور سے اپنے آپ کو اسمرتھ پاکر وہ اس پرکار کے سدھانت اپنے من میں قائم کر لیتا ہے۔ کبھی وہ کہنے لگتا ہے کہ یہ سرشٹی ایک عجیب و غریب گورکھ دھندہ ہے جس کو نہ آج تک کسی نے کھولا ہے نہ کھول سکتا ہے۔ اور نہ ہی کبھی اس کا کھلنا ممکن ہے یہ ہمیشہ سے ایسی ہی چلی آتی ہے۔ بڑے بڑے فلاسفر تتو ویتا اور گیانی اس گورکھ دھندے کو کھولتے کھولتے ہی مر گئے۔ مگر کسی کی سمجھ میں نہ آیا یہ کیا بلا ہے۔ کبھی خیال کرنے لگتا ہے کہ یہ جگت کبھی نہ کبھی بنا تو ضرور ہوگا۔ کیونکہ اسکا رچنا صاف طور پر نظر آتی ہے۔ پرنتو یونہیں اتفاقیہ مادی ذرّے آپس میں مل کر سرشٹی کے روپ میں پرگٹ ہو گئے ہوں گے۔ اور یہ سب کچھ جو اندریوں دوارہ گرہن ہو رہا ہے بن گیا ہوگا۔ پھر خیال آتا ہے کہ اس برہمانڈ کے اندر خاص خاص نیم کام کر رہے ہیں۔ جو کہ اٹل ہیں۔ یہ مکمل سرشٹی اپنے انت رنگوں اور درشیوں سمیت خود بخود سرجت کیسے ہو سکتی ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ تو اس امر کی داد نہیں دیتے کہ اتنا بڑا عظیم کارخانہ خود بخود ہی چل نکلا ہو۔ اور بغیر کسی سپرنٹنڈنٹ یا پربندھ کرتا کی نگرانی کے خود بخود ہی چل رہا ہو۔ سادھارن سے سادھارن رچنا کے لئے جبکہ ایک وچار شیل رچتا کی ضرورت ہوتی ہے تو اتنی عظیم الشان رچنا بغیر ایک مہان بدھی مان کرتا کے کیسے ظہور میں آ سکتی ہے۔ اوشیہ اس کو کسی بھاری بدھیمان اور شکتی وان ہستی نے رچا ہوگا۔ کہ جس کے ہم سے بڑھ کر ہاتھ پاؤں وغیرہ اور اعلیٰ تر [illegible] دماغ اور کام کرنے کی شکتی ہوگی۔ کیونکہ انسان تو اس پرکار کی رچنا نہیں رچ سکتا۔ اُسکی شکتی سے تو باہر ہے۔ اس کو ضرور کسی اور نے رچا ہوگا۔ مگر وہ بھی انسان کی طرح مادی۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ رکھتا ہوگا۔ کیونکہ ان کے بغیر کوئی بناوٹ نہیں بن سکتی پرنتو پھر خیال آتا ہے کہ اس کا بنانے والا محدود جسم والا ہوگا۔ تو اُس نے اس انت سرشٹی کو کیسے رچا ہوگا۔ اُس کا جسم بھی تو کسی نے بنایا ہوگا یہ غیر محدود رچنا کسی محدود طاقت کا کام نہیں ہو سکتا۔ اس کو کسی ایسی طاقت نے رچا ہوگا۔ کہ جو ہر جگہ ایک ساتھ موجود ہو۔ اور غیر مجسم ہو۔ رچنا کی سامگری اپنے قبضہ میں رکھتی ہو۔ جس کو وہ حسب مرضی اپیوگ میں لا سکے۔ اس میں سندیہ نہیں کہ اس جگت کے اندر کوئی ایسی مہان شکتی ضرور اوشیہ ہے جو کہ اس کارخانہ قدرت کو کامل عقلمندی کے ساتھ چلا رہی ہے۔ مگر نہیں معلوم کہ وہ کیا ہے۔ اُس کا سروپ کس پرکار کا ہے۔ اندریوں سے تو ہم اُس کو محسوس نہیں کر سکتے۔ اگر اندریاں اُس تک پہونچ سکتیں تو ہم کبھی نہ کبھی اُس کو دیکھ ہی لیتے۔ کسی نہ کسی کو تو اُس کے درشن نصیب ہو ہی جاتے۔ مگر آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔ یہاں آکر سب کو خاموشی ہی اختیار کرنی پڑتی ہے۔ سب اگم، انت اور اگوچر کہہ کر ہی رہ جاتے ہیں۔ بس وہ ایک اگم شکتی ہے۔ جس کا جاننا منشیہ کی سامرتھیہ سے باہر ہے۔ یہاں آکر انسان ٹھہر جاتا ہے۔ اس سے آگے اُس کی بدھی کام نہیں دیتی۔ بڑے بڑے سائنسدان وغیرہ بڑے بڑے فلاسفر اور تتو ویتا ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے یہیں تک پہونچے ہیں۔ اس سے آگے اُن کو کچھ پتہ نہیں لگتا۔ پرنتو وید وِتا رشی اس سے بھی آگے جاتے ہیں۔ ویدک گیان کے پرکاش سے وہ اس پرکار کے سمپورن سنشیوں کی نورتی کر دیتے ہیں۔ اُن کی شرن آئے بغیر بدھی مان کی بدھی کا پرپنچ ہی بھرم واد کے جال سے نہیں نکل سکتا۔ آہا کیسی اعلیٰ خوبصورتی کے ساتھ مذکورہ بالا شروتی میں سرشٹی کی رچنا اُس کے رچنا اور رچیتا کا سروپ بتا کر اُس کے سبھاوک گیان بل اور کریا کا ورنن کرتے ہوئے سروپ پرکار کے بھرموں اور سنشیوں کی نورتی کی گئی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جس پیچیدہ گورکھ دھندے کو بڑی بڑی ہستیاں مثلاً سائنس دان اور دیگر مغربی فلاسفر بھی کھول نہ سکے اُسکو ویدک جیون کی [illegible] ہم دیا رشی صاف طور پر کھول کر [illegible] ہیں۔ آؤ ہم دیکھیں [illegible] اس کے ساتھ [illegible] ہیں وہ ان کریں۔ اور [illegible]

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج جلندہر شہر کا سالانہ جلسہ تاریخ ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۸۹۹ء کو دہوم دہام سے ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۴ کی دوپہر کے بعد شروع ہوگا۔ روپڑ۔ ہکیراں لاہور۔ جگراؤں وغیرہ سماجوں کی بھجن منڈلیوں کے علاوہ سکندر آباد کی بھجن منڈلی کے آنے کی بھی امید ہے۔ استری سماج کا جلسہ سالانہ ۲۷ اور بالا سماج کا ۲۸ دسمبر کو کنیا مہا ودیالہ کے ستہان میں ہوگا۔ شریمتی ہردیوی جی سمپادک بہارت بہگنی اور کئی دیگر دیویوں کے ویاکہیان بھی ہوں گے آریہ پرشوں کو پریوار سمیت اس دہرم یگیہ میں شامل ہونا چاہیے۔ طاعون کا اب کوئی رگڑا جہگڑا باقی نہیں رہا ہے ✤

استری آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ آریہ مندر وچہووالی میں ۲۷ نومبر کی دوپہر کو بڑی رونق اور کامیابی کے ساتہہ ہوا۔ شریمتی ہردیوی جی سمپادک بہارت بہگنی اور شریمتی گوردیوی جی ادہیاپک پُتری پاٹہہ شالا ملتان کے بڑے منوہر اپدیش ہوئے۔ شریمتی ہردیوی جی کا لیکچر خاصکر نہایت موثر تہا۔ ایک ہزار سے زیادہ حاضری تہی۔ ساٹہہ روپئے مختلف فنڈوں کے لیے چندہ بہی ہوا۔ جلسہ بارونق سماپت ہوا ✤

لاہور سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پہ اپیل کے بعد لالہ متہرا داس جی منیجر ہند وہتیل نے یہہ تجویز پیش کی کہ اگر ایک سو آریہ پُرش یہہ پرن کریں کہ ہم کم ازکم ایک سو روپئہ سال میں ویدپرچار کے لئے اکٹہا کر کے یا اپنے پاس سے دیں گے۔ تو سال میں دس ہزار روپئہ اس فنڈ میں جمع ہو سکتا ہے اور ساتہہ ہی اقرار کیا کہ میں ایک سو روپئہ اکٹہا کر کے یا اپنی جیب سے دوں گا ✤ اس تجویز کو آریہ بہائیوں نے معقول سمجہکر منظور فرمایا۔ اور اُسی وقت کئی بہائیوں نے ایک ایک سو کے وعدے کیے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ پُرشارتہی آریہ بہائی اس طرف خاص توجہہ دیں گے ✤

دہرم کوٹ ضلع فیروزپور۔ ۲ نومبر ۱۸۹۹ء بروز دیوالی سب سماجک بہائیوں نے انگریزی باجہ کے ساتہہ تمام شہر میں صبح سے ۹ بجے تک بڑے پریم سے نگر کیرتن کیا۔ آگے آگے نشان لہرا رہے تہے۔ بہجن منڈلی اپنے میٹہے سوروں اور مہربانی سے شروتاؤں کا من لبہا رہی تہی جس کا اثر نگر واسیوں پر اُتم ہوا۔ انت پشچات بازار شارع عام میں سامنے دُکان لالہ آتما رام اپ منتری سماج ہون یگیہ ہوا۔ اور شری سوامی جیو مہاراج کا مختصر جیون چرتر سُنایا گیا۔ اور دہرم رکشن فنڈ کے لئے اپیل ہوا۔

> ## شوک!
>
> کہ شریمان ماسٹر لچہمن داس جی بی۔ اے ہیڈ ماسٹر دوآبہ ہائی سکول جلندہر کی دہرم پتنی شریمتی پاربتی دیوی جی کا بتاریخ ۲۳ نومبر دیہانت ہوگیا۔ یہہ دیوی بہی آریا تہی۔ اور اچہی پڑہی لکہی تہی۔ مڈل کی پریکشا میں اول نمبر رہی تہی عرصہ قریباً آٹہہ ماہ سے بعارضہ تپ دق بیمار رہتی ماسٹر جی نے ایک سچے آریہ کی طرح بڑی تن من دہن اور جانفشانی سے اُن کا علاج کرایا۔ اور سیوا کرتے رہے۔ مگر موت کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ آخر ۲۳ نومبر کی رات کے دس بجے آٹہہ ماہ کا بلبلاتا ہوا بچہ چہوڑ کر اور اپنے پیارے پتی اور دیگر سمبندہیوں سے مُکہہ موڑ کر یہہ دیوی جس پر کہ ہمیں بڑی بڑی آشائیں تہیں ہمیشہ کے لئے چل بسی۔ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ پرماتما ماسٹر جی اور اُن کے پریوار کو شانتی دے ✤

پنڈت بہاری لال اوپدیشک لودہیانہ سماج نے پنڈت لچہمن داس جی کے ہمراہ موضع دہاندرہ میں کئی دہرم کا پرچار کیا۔ جس کا اثر اچہا ہوا۔ پنڈت جی مذکور ہر ہفتہ دیہات میں پرچار کے لئے جاتے ہیں ✤

دیوالی کے دن جبکہ آباوآریہ سماج مندر میں ہون ہوا۔ مبلغ ۱۲ روپئے مختلف فنڈوں کیلئے دان ہوا۔

سالانہ انتخاب آریہ سماج سبہاپین پورہ۔

(۱) لالہ کندن لال صاحب رئیس ...... پردہان۔
(۲) لالہ ہربنس لال صاحب وکیل ...... اپ پردہان۔
(۳) لالہ ہرنام داس صاحب ...... منتری۔
(۴) لالہ کشن چند صاحب ...... اپ منتری۔
(۵) بابو للتا پرشاد ...... پستکا دہیکش......
(۶) لالہ گوکل چند ...... کوشا دہیکش...

> ## شوک
>
> کہ آج ہمارے سماجک بہائی لالہ بشمبر داس وڈ اکرٹ راہداس کی والدہ کا دیہانت ہوگیا۔ بڑی صبح سے ہی تمام سماجک بہائی لالہ صاحبان موصوف کے مکان پہ اکٹہے ہونے شروع ہوگئے۔ لالہ صاحبان کی برادری کے بہی آٹہہ سات اصحاب آئے جنہوں نے سخت مخالفت پہ کمر باندہی کہ لالہ صاحبان نے برادری کی خوشنودی کے لیے یہہ منظور کرلیا تہا کہ آپ جو کچہہ جس جس کو دلوانا چاہیں دلوا دیں مگر مرتک سنسکار ویدوکت ہی ہوگا۔ اس پہ بہی برادری نے اپنی ناراضگی ظاہر کر کے شمولیت سے انکار کیا لالہ صاحبان نے کہا کہ اچہا برادری کی مرضی مخالفت کرو مگر ہم اپنے دہرم سے کبہی نہ پہریں گے۔ اسی وقت سب سماجک بہائیوں نے مرتک شریر کو اُٹہا لیا۔ آگے آگے دوآبہ ہائی سکول بورڈنگ کے لڑکے بہجن گاتے جاتے تہے شمشان بہومی میں پہونچکر وید منتروں سے مرتک شریر کا ہوم کر کے تقریباً گیارہ بجے بہائی واپس آئے۔ تقریباً پانچ چہہ روز پہلے مرتک شریر نے ایک گاؤ دان کر کے کنیا مہا ودیالہ میں دکہشنا دی تہی۔ اور آج ایک لٹوہی اور ایک پرات پیتل کی کنیا مہا ودیالہ کو دان میں ملی ✤

سنگھ کشمیر (۱) ستیارتھ اجلاس معمولی رونق سے ہوتے ہیں۔ کارروائی شروع ہونے سے پہلے سب ستیارتھ پرکاش کا پاٹھ کرتے ہیں۔ اب ان ممبروں کو ستیارتھ پرکاش بالکل نہیں آتی تھی یاد کرنے کا شوق ہے۔ بدھوار کے دن ممبران باری باری سے خاص ممبر کے گھر جمع ہوتے ہیں۔ پہلے اگنی ہوتر بعد بھجن وغیرہ ہو کر مختلف وشئوں پر ہوتی رہی۔ ایسے ملاپ کا ہونا ترقی سماج کے نہایت ہی لابھ کارک ہے۔ (۲) ۱۴ ار کو لالہ دیال چند جی کوشلیش نے اپنے نام کرن سنسکار حسب ہدایات سنسکار کرایا۔ اور اس خوشی کے موقعہ پر ساماجک کو ذیل کا دان دیا۔ ساماجک فنڈ ...(عہ) فنڈ ۱۰ر۔ چار آنہ فنڈ ۴ر لیکھرام میموریل کیا تھا آنہ ۸ر۔ بھگوتی ودھوا سہایک آئے ہوئے بھائیوں کو پریتی بھوجن دیا صاحب نے بڑی خوشی سے ظاہر کیا کہ اُن کے کا نام اُسی دن سے بزمرہ سہایکان سماج کر دیا جاوے۔ جس کے واسطے ۴ر ماہوار چندہ منظور فرمایا۔ (۳) ۱۰ ار کتک کو دیوالی کے دن سوامی جی مہاراج کے پوتر جیون کا ورتانت حاضرین کو سُنا کر چہار آنہ مشن فنڈ کے لیے اپیل پر ۱۲ار نقد جمع ہوا۔ فہرست ابھی جاری ہے۔ بھگوتی ودھوا سہایک فنڈ کی اپیل جلسہ سبھا سماج ہٰذا میں پیش ہوئی تھی۔ جلسے فہرست کا کھولا جانا منظور ہوا تھا۔ چنانچہ دیوالی کے دن چار آنہ مشن فنڈ کے لیے اپیل کرتے حاضرین کو اس فنڈ کے واسطے خاص طور سے کے لیے درخواست کی۔ جس کے واسطے ۴ر جمع ہوئے۔ فہرست ابھی جاری ہے۔ اس ۱۲ار ہو گئے ہیں۔ جو کرشٹ ہونے پر جلسہ کیے جاویں گے۔ (منتری)

۹ نومبر کو حکیم تارا چند صاحب پردھان کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا مبلغ عہ کنیا پاٹھ شالہ کے لیے دان ملا۔ ۱۵ ار نومبر ۹۹ء کو لالہ ہر کشن چند صاحب کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ ایک روپیہ سماج کو دان ملا۔ دیوالی پر ہون ہو کر سوامی دیانند سرستی جی کے جیون پر لیکچر ہوا۔ مندر آریہ سماج قریباً طیار ہو گیا ہے۔ صرف سفیدی باقی ہے۔ اب چاہ لگوانے کی بھی کوشش ہو رہی ہے ◆

سالانہ انتخاب - آریہ سماج پھالیہ ضلع گجرات۔ بابو شیو رام جی پردھان۔ مہتہ ہری چند اُپ پردھان لالہ بلرام داس جی منتری۔ سردار گوپال سنگھ جی اُپ منتری۔ مہتہ شرم پت رائے خزانچی۔ لالہ امر ناتھ جی پستکا دھیکش ◆

آریہ سماج خانقاہ ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ میں یکم نومبر کو سماج قایم ہو گیا۔ اس کے اودھیکاری نمن لکھت مہاشے نیت ہوئے۔ لالہ ارجن داس جی پردھان۔ لالہ برکت رام اُپ پردھان۔ سردار کشن سنگھ منتری۔ لالہ رام نراین اُپ منتری لالہ گوبند سہائے خزانچی ◆

دیوالی کے روز آریہ سماج ہانسی میں ہون کے بعد سوامی جی کے جیون چرتر سے کتھا کی گئی۔ ۱۲ار مشن فنڈ کے لیے چندہ ہوا۔ لالہ بدھاوا رام پردھان کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اُنہوں نے عہ روپیہ گروکل کو دان دیا۔

رہتک - (۱) ۲۷ ار اکتوبر ۹۹ء کو لالہ نرسنگھ داس جی سبھاسد آریہ سماج کمار سبھا کے پتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ سنسکار پنڈت بھگوان دین جی نے کرایا اس موقعہ پر لالہ نرسنگھ داس جی نے ۱۲ار گورو کل کو دان دیا۔ عہ پنڈت جی کو دکشنا دی۔ اور حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا (۲) ۲۹ ار اکتوبر ۹۹ء کو لالہ سوم ناتھ جی کی پتری کا منڈن سنسکار ہوا۔ سنسکار کی کارروائی پنڈت بھگوان دین جی نے کرائی۔ لالہ سوم ناتھ جی نے اس موقعہ پر للعہ گورو کل کو دان دیا۔ اور عہ پنڈت جی کو دکشنا دیا اور حاضرین کا ستکار مٹھائی سے ہوا ◆

(۳) ۳۰ ار اکتوبر ۹۹ء سے لالہ گنگا رام چوپڑہ اُپ پردھان کی دوکان پر بازار منڈی میں ستیارتھ پرکاش کی کتھا کا آرمبھ کیا گیا۔ کتھا لالہ سوم ناتھ جی پردھان آریہ سماج ½ ۷ بجے شب کے کرنی شروع کرتے ہیں۔ ۳۰ کے قریب حاضری ہوتی ہے۔ سامعین کتھا کے مضمون کو بڑے پریم سے سُنتے ہیں۔ ½ ۸ بجے کے قریب آرتی ہو کر کتھا سماپت ہوتی ہے۔

آگرہ موضع باوڑہ میں بر مکان بابو ہر سہائے پنڈت دولت رام بھارگو اپدیشک نے ایک بھاری مجمع میں ویدک دھرم کا اُپدیش دیا۔ منشی رام پرساد جی وکیل اور بابو کلیان سنگھ وکیل نے پربندھ و آدی میں وشیش سہایتا دی ◆

چونیاں پنڈت ہر نام سنگھ جی اُپدیشک نے چونیاں ضلع لاہور میں دو ویاکھیان دئے۔ حاضری ۱۸۰ آدمیوں کے قریب ہوتی رہی۔ اشرائم پڑا۔ اِس قصبہ میں ویدک دھرم کا پرچار عرصہ سے نہیں ہوا تھا۔ کسی اُپدیشک کے ایک ہفتہ ٹھہرنے سے سماج قایم ہو جاوے گا ◆

تمام خط و کتابت متعلقہ آریہ سماج شہر انبالہ بنام پنڈت رکھی کیش جی پردھان یا لالہ نانک چند جی منتری ہونی چاہیے ◆

معذرت

۲۴ ار نومبر کا اخبار چونکہ ایک نا تجربہ کار کاتب سے لکھوایا گیا تھا۔ اور لاہور سماج کے جلسہ پر جانے کے باعث ہم پروف بھی نہیں دیکھ سکے تھے۔ اسلئے بہت سی غلطیاں رہ گئیں۔ یہاں تک کہ صحیح بھی غلط چھپ گئے۔ اسلئے ہم ناظرین سے معافی مانگتے ہیں۔ المشتہر

(ایڈیٹر)

گروکل بھکشا منڈلی کا تیسرا دورہ۔ (۳)

لاہور میں پہونچ کر جب ۱۷ رنومبر کو میں نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ گیارہ ہزار روپیہ اُس وقت تک جمع ہو چکا تھا۔ اڑھائی ماہ سے زیادہ کام کرنے کے باوجود صرف گیارہ ہزار روپیہ نقد جمع ہونا گو تمام حالتوں میں حوصلہ افزا نہ ہو۔ لیکن جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ آریہ سماج میں ہمیشہ نقد رقوم کے ساتھ اقرار کو شامل کرکے ہی سالانہ جلسوں کی رونق بڑھائی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے جبکہ موجودہ قحط سالی کو شامل کیا جاوے۔ اور اُس سخت کمینہ اور تاریک مخالفت کا اندازہ لگایا جاوے۔ جسکا سامنا کہ گروکل بھکشا منڈلی کو تقریباً ہر جگہ کرنا پڑا ہے تو یہہ رقم بہت ہی غیر معمولی نظر آئیگی۔ لیکن خواہ کچھ ہی ہو اِن خیالات سے میری تسکین کب ہوسکتی تھی۔ کیونکہ مجھے تو **گھر کے درشن تب ہی نصیب ہوسکتے ہیں**۔ جبکہ تیس ہزار روپیہ نقد جمع ہوجاوے۔ اور جب اُس کا نصف ہی جمع نہ ہوا ہو تو میں آرام سے کب بیٹھ سکتا تھا۔ اسلئے گو طبیعت کی ناسازی مجبور کرتی تھی کہ کچھ دن آرام کرلوں۔ لیکن اپنی پرتگیا دوسری طرف کھینچتی تھی اس کشمکش کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۱۸ رنومبر ۹۹ء کو دن کی ڈاک گاڑی میں لاہور سے چل کر میں گیارہ بجے دن کے بعد

امرتسر

میں پہونچ گیا۔ راستہ میں رائے نراین داس جی ایم اے جج خفیفہ لاہور میرے ساتھ ہوگئے تھے گروکل کے قیام وغیرہ کی نسبت رائے صاحب بہت کچھ دریافت کرتے رہے۔ جس کا جواب سیدھے الفاظ میں دیتا رہا۔ معلوم ہوتا تھا کہ محض میری ذات کی نسبت بہت سی باتیں رائے صاحب دریافت فرمانا چاہتے ہیں۔ اور اپنی رائے کا اظہار کرنا نہیں چاہتے مجھے اس سے کیا مطلب تھا کہ اُن کی غرض کیا ہے۔ سوالوں کے جوابات صاف الفاظ میں دیدیئے لیکن میں نے امرتسر آن کر ایک صاحب سے کیسی حیرانی سے سُنا کہ رائے صاحب نے اُن سے گروکل کے برخلاف بہت کچھ بات چیت کی۔ لیکن ہمیں کچھ بھی نقصان نہ پہونچا۔ کیونکہ جب مخالف دلیلیں ہیچ دیکھیں تو اُس دھرماتما پُرش نے بڑی معقول رقم گروکل کے لیے ادا کردی۔ خیر اس جملہ معترضہ کے لیے اپنے ناظرین سے معافی مانگ کر میں پھر اصل مضمون کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ ریل کے سٹیشن سے میں سیدھا ماسٹر آتمارام جی کے مکان پر گیا۔ اُس جگہہ لالہ ٹھاکر داس جی جلندھری کو بلوایا اور گروکل کے اغراض جتلانے کے لیے ایک آریہ بھائی کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ اُن سے بات چیت کرکے پنڈت رام بھجدت جی پلیڈر منتری آریہ سماج امرتسر کے مکان پر پہونچے۔ جہاں پر کہ اُن کی انتظاری میں کچھ وقت گذرا۔ اسی اثنا میں لالہ جیون داس جی پردھان آریہ سماج لاہور بھی ڈیپوٹیشن کے ساتھ کام کرنے کے لیے آن پہونچے۔ اُن کے بعد لالہ دُنی چند ایم۔ اے۔ پلیڈر اور چند دیگر ممبران آریہ سماج امرتسر تشریف لائے۔ جن سے بھکشا کرتے ہوئے خاصہ ڈیڑھ گھنٹہ گذر گیا۔ پھر ایک دو خاص صاحبان کو ملنے کے بعد رات کے گیارہ بجے کے قریب آرام کیا ۔

۱۹ رنومبر ۹۹ء

صبح اُٹھکر سنان سندھیا۔ اور اگنی ہوتر سے فارغ ہوکر بھکشا کا کام شروع کیا گیا۔ پہلا گھر جہاں پر ہم سب گئے۔ پنڈت بشن نراین جی کا تھا۔ میں نے اکثر ان کا نام امرتسر کی ٹیمپرنس سوسائیٹی (سُشرا پان نوارنی سبھا) کے متعلق پڑھا تھا۔ اور انہیں دیکھا بھی ہوا تھا لیکن ان سے اچھی طرح پر ملا کبھی نہیں تھا۔ لیکن اِن سے مِل کر میری طبیعت بڑی خوش ہوئی۔ پنڈت بشن نراین جی کو **ٹیمپرنس** کے کام کے ساتھ بڑی لگن ہے۔ یہاں تک کہ اُن کے لڑکے اور لڑکیاں بھی اسی کام میں لگے رہتے ہیں۔ بذات خود اعلیٰ درجہ کے شریف اور سادہ مزاج آدمی ہیں۔ اور اسی طرح اولاد بھی نیک اور بھلی مانس ہے۔ آپ نے جہاں حوصلہ سے ہماری مدد کی وہاں ساتھ ہی مجھے بہت سی نئی باتیں بتلا کر میرے معلومات کو بڑھایا۔ اُن کے سکرٹری لالہ نند لال جی بھی موجود تھے۔ میرے ناظرین کو بخوبی معلوم ہے کہ میں اپنی تحریرات کے ذریعہ عموماً پبلک کو ہندوستانی ناٹکوں کے بد اثروں سے خبردار کرتا رہتا ہوں۔ اِس میں شبہہ نہیں ہے کہ بعض پہلوؤں سے میں یوروپین ناٹک کمپنیوں کی کارروائیوں سے بھی متفق نہیں ہوں۔ کیونکہ عورتوں اور مردوں کا بے طریقہ اور بے احتیاطی سے ملنا میری رائے میں بہت سی خرابیوں کا باعث ہوسکتا ہے۔ لیکن ہندوستانی ناٹک کمپنیوں کی تو بدتر حالت میں برخلاف ہوں۔ اور یہہ امر کہ پیشہ ور ناٹکی تماشہ گروں نے ملک کے اخلاق کے بگاڑنے میں بڑا بھاری حصہ لیا ہے۔ بہت سی ناٹک کمپنیوں نے فاحشہ عورتوں کو شامل کرکے نوجوانوں کے آتماؤں کا خون کرنے میں بڑا بھاری حصہ لیا ہے۔ یہہ رائے رکھتے ہوئے میں امرتسر کی ٹیمپرنس ناٹک کلب کے بھی برخلاف تھا۔ لیکن مجھے پنڈت بشن نراین سے یہہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ شراب نوشی کے برخلاف جسقدر ناٹک کے کھیل پنڈت جی نے کرائے ہیں۔ اُن میں ایکٹ کرنے والے ڈپٹی۔ منصف۔ پلیڈر۔ وغیرہ شرفا ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے بھی اگر کسی کے چلن کی نسبت ذرا بھی شبہہ ہو تو اُسے کمیٹی سے علیحدہ کردیا جاتا ہے۔ اگر واقعی اس کمیٹی کا ناٹک اس قسم کا ہے اور جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ ڈراما کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہ کوئی بھی گرا ہوا خیال نہیں ہے - تو میں سمجھتا
ہوں کہ امرت سر کی ٹیمپرنس سوسائٹی ملک کی ایک
بد اخلاقی کو دور کرنے کا بڑا مفید کام کر رہی ہے -
پنڈت بشن نراین جی کے یہاں سے چلکر کچھہ جگہوں میر
بھنا کر کے بھوجن کئے اور گیارہ بجے کے بعد ماسٹر
آتما رام جی کے مکان پر پہونچ گئے - اُسی جگہہ کچھہ
اور بھائیوں سے بات چیت کرنے کے بعد آریہ
سماج کے سپتاہک جلسہ کے وقت تک بھگت کرتے
رہے - اس کے درمیان جو جو کچھہ حالات امرت سر
کے بھائیوں نے دیکھے اُنہیں خاتمہ کے لئے چھوڑ کر آریہ
سماج کی حالت کی طرف رجوع ہوتا ہوں - آریہ سماج
امرت سر کی حالت اُسی وقت سے خراب ہونی
شروع ہو گئی تھی - جبکہ سماج مندر سے آریہ
پُرشوں کو جبرًا علیحدہ کر کے اُنہیں اپنے جائز
حقوق سے ناجائز طور پر محروم کیا گیا تھا - اُسکے بعد
کچھہ دنوں پیچھے آریہ بھائیوں نے آنکھیں کھولیں
اور پنڈت رام بھجدت کے مکان پر جلسے شروع
ہوئے - گو اُن جلسوں میں پہلے رونق اچھی ہونے لگی
تاہم حالت کچھہ اچھی نہ تھی - اور سوائے دو تین
صاحبان کے آریہ سماج امرت سر کے پرچار کا کام
کرنے والے ہنوز سوتے ہوئے تھے - آخر کار جہاں لالہ
خوشی رام جی تبدیل ہو کر اس جگہہ آ گئے - وہاں
لالہ دولی چند ایم - اے نے بھی کروٹ بدلی - پھر تو
کیا تھا - سماج کے سپتاہک جلسوں کے لئے نیا مکان
لیا گیا - جو کہ چوک باغ جھنڈا سنگھ کے نزدیک واقع
ہے - لوگوں کا پریم بڑھنا شروع ہوا - آریہ بھائیوں
نے اپنے سدھانتوں کو سمجھانے کے لئے خاص لیکچر
دینے شروع کئے - ایک سوامی سچدانند جی آ گئے تھے
جن کے لیکچروں نے لوگوں کو بہت ہی متاثر کیا -
اس وقت حالت اچھی معلوم ہوتی ہے - سپتاہک
جلسوں میں حاضری بڑھتی جاتی ہے - پرانے بھاسد
جو کہ آریہ سماج سے اُداسین ہو بیٹھے تھے پھر ملنے
لگ گئے ہیں - آریہ سماجک معاملات میں اب دلچسپی

لینے لگ گئے ہیں - اور وہ دن دور نہیں ہے جبکہ ہم
آریہ سماج امرت سر کو اپنے گذشتہ عروج پر دیکھیں
گے - لیکن میں امرت سر آریہ سماج کے ادھکاریوں
سے ایک پرارتھنا کرتا ہوں - اور وہ یہہ ہے کہ اپنا
مندر بنانے کے لئے جلد پرچار کریں - تاکہ اُنکو
کام کی بنیاد پختہ ہو جاوے - اور ساتھہ ہی ساتھہ
تحقیقات کر کے پتہ لگا دیں کہ کن وجوہات سے امرتسر
نواسی لوگ آریہ سماج کے ساتھہ ہمدردی کرنے سے
کنی کتراتے ہیں - تاکہ اُن رکاوٹوں کو دور کرنے میں
ہمارے بھائی اچھی طرح پر اپنے فرائض ادا کر سکیں -
آریہ سماج کے سپتاہک جلسے اس جگہہ چراغ جلنے کے
بعد شروع ہوتے ہیں - پہلے ہون ہوتا ہے پھر کوئی
بھائی ایشور پرارتھنا کرتے ہیں - جس کے بعد کہ سب
بھائی مل کر سندھیا کے منتروں کا پاٹھہ کرتے ہیں
پھر بھجن ہو کر اُپدیش اور اُس کے بعد لیکچر ہوتا
ہے - بھجن منڈلی بھی یہاں اُمید ہے کہ اچھی ہو
جاوے گی - آج کے جلسہ میں ماسٹر آتما رام جی
کا اُپدیش تھا - جس کے خاتمہ پر میں نے پانچ سات
منٹوں میں اپنے امرت سر آنے کا اُدیشیہ ورنن
کیا - اور اُس وقت جو قریبًا ۱۵۵ روپیہ کا امرتسر
سے گروکل کی مدد کے لئے وعدہ ہو چکا تھا - وہ بھی
سُنا یا گیا - کچھہ صاحبوں نے اور چندہ بھی لکھا - اِس کے
بعد رات کے ساڑھے دس بجے تک پھر بھگت کرتے رہے
اس گشت کا خاتمہ پروفیسر جیا رام بی - اے کے
مکان پر ہوا جنہیں بہت سے دوسرے وانیوں کی
طرح سونے کی طیاریاں کرتے ہوئے جا گھیرا - اُن سے
وداع لیکر جب مکان کے نیچے اُترے تو ہری کیرتن
کی آواز ایک طرف سے آئی - دریافت پر معلوم
ہوا کہ سردار گوردت سنگھ ایک کبیر پنتھی
اس جگہہ اپنے مکان پر ست سنگ کر رہے
ہیں - میں نے دیکھنے کی خواہش کی - لیکن اندر
جا کر کیا دیکھا کہ ملتان میں جن سردار گوردت سنگھ
نے کو اپنی چھتری اور اپنی سہت بھجنوں کر آنندت

کیا تھا اور جنہوں نے کہ اپنی زمین بھی گروکل کے لئے
دینے کی آمادگی ظاہر کی تھی - وہی اسجگہہ معہ اپنے
پریوار کے ست سنگ کر رہے ہیں ایک چبوترہ اینٹوں
کا بنایا ہوا ہے جس کے اوپر اینٹوں کا سائبان
ہے جس میں پُشپ مالائیں لٹک رہی ہیں - یہہ شاید
کبیر کا چورا سمجھا گیا ہو - پیڑے وغیرہ پرسادی
کے لئے آگے پڑے ہیں اور آرتی ہو رہی ہے ہم لوگوں
کے جانے پر آرتی ختم ہوئی - اور سردار گوردت سنگھ
جی مجھے دیکھکر اپنے پاس لا کر بٹھا لیا - مالا دیگئی
اور ساتھہ ہی تمام حاضرین کو پیڑوں کا پرساد
بانٹا گیا - یہہ سردار صاحب بڑے دھنا ڈیہ پُرش
ہیں - اُس وقت معلوم ہوا کہ لاہور کی ٹرہیو آپکی
ہی ملکیت اور اِس کے سوائے بہت سی جائیداد
امرت سر - ملتان - لاہور وغیرہ میں حاصل کی
ہوئی ہے - سادہ مزاجی وہی جس کا کہ آگے ذکر آ چکا
ہے - لیکن باوجود ان سب باتوں کے مجھے خوف ہے
کہ مبادا سردار صاحب کہیں لوگوں کی شردھا سے تنگ
ہو کر کہیں خود گرو کی پدوی نہ گرہن کر لیویں - اِس
وقت تک اُن کی حالت بہت اچھی ہے - آئیندہ کی
ایشور جانے باوجودیکہ کمی فرصت کی معذرت کیگئی
پھر بھی آپ نے پریوار سمیت ایک بھجن سُنایا کبیر
کی تقلید میں آپ نے بھی اپنی پتنی اور لڑکیوں
کو ہری کیرتن میں شامل کرنا اپنا فرض سمجھا ہوا ہے
اس رات کی نسبت آپ نے بیان کیا کہ آپ نے اپنی
مامی صاحبہ سے کبیر کے چورے کے روبرو قربانی
کروائی ہے جو سردار صاحب نے لاہور آریہ سماج
کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کا وعدہ فرمایا -
آج کی گشت میں بعض واقعات قابل ذکر ہیں لیکن
تنگی جگہہ مانع ہے - کہ اُن کا تفصیل کے ساتھہ بیان
کیا جاوے - ایک اُداسی اکھاڑے سے ملنگا دیوجی
دان حاصل کیا گیا - یہہ برہم بوٹا کا مشہور مندر ہے
ہے جس کی آمدنی بیس ہزار روپیہ سالانہ ہے -
اسجگہہ بھی میں نے پھر محسوس کیا - کہ گروکل کی سکیم

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیسی اعلےٰ ہے کہ مخالفوں کو بھی اُس کے اغراض پر حملہ کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ ایک بات اور قابل ذکر ہے۔ بی بی گنگا دیوی ایک ورڈھ آریا دیوی ہیں وہ میونسپل کے زنانہ سکول میں ادھیاپکا ہیں۔ ملتان شہر کے آریوں کی نسبت بھوشن کرانہوں نے ایک ایک ماہ کی آمدنی دان دی ہے۔ اس دیوی نے بھی اپنی ایک تنخواہ گروکل کے لیئے دان کردی۔ اس دان نے میرا اُتساہ بہت بڑھایا۔ کیونکہ جب ماتاؤں کو سنتانوں کی ہِت اوستھا کا خیال ہوا تو روزمرہ برتاؤ میں بھی سنتانوں کا بھلا ہوگا۔ اور وے اپنے آپ کو "ماتری مان" کہنے کے ادھیکاری بنیں گے۔

ماتا کو پنڈت بشن نراین جی کے یہاں بھوجن کیئے۔ اور قریباً ۱۲ بجے سونا نصیب ہوا۔

۲۰ نومبر ۱۸۹۹ء

کچہری کھلی ہونے کی وجہہ سے ہمارے وکیل بھائی دن کو کام نہیں کرسکتے۔ اس لیے صبح سب کاموں سے فارغ ہوکر تحریر کا کام کرتا رہا۔ بھوجن کے بعد ماسٹر آتما رام جی آگئے۔ اُن کو معہ دو تین اور امرت سری بھائیوں کے ساتھ لیکر میں اور لالہ جیون داس جی اپنے طور پر کچھ کام کرنے کے لیے گئے۔ دو ایک جگہوں سے چندہ بھی لکھوایا۔ اسی چکر میں ملوئی جُنگا کے سردار کے پاس بھی گئے اور میں نے وہ جگہہ دیکھی جہاں پر کہ سوامی دیانند جی مہاراج کے وِیاکھیان امرت سر میں شروع ہوئے تھے۔ یہہ احاطہ بڑا فراخ ہے۔ اسی جگہہ معلوم ہوا کہ آریہ سماج امرت سر کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ اس کے انچارج سردار صاحب بوڑھے ہیں لیکن جوانی کی ہمت رکھنے والے موجود ہیں۔ آپ نے اپنی باتوں سے دکھلا دیا کہ اُن پر سوامی جی کے اُپدیشوں کا بڑا بھاری اثر ہوچکا ہے۔ اِن سردار صاحب نے ہم لوگوں کو بات کرنے کا بھی موقع نہ دیا۔ بلکہ برابر خود ہی بولتے اور مورتی پوجا شرادھ وغیرہ کا کھنڈن کرتے رہے۔

بلکہ سکھوں کے اندر جو بُت پرستیاں داخل ہوچلی ہیں۔ اُن کا بھی کھنڈن کیا اور اسی اثنا میں ظاہر کیا۔ کہ پنڈت شبدت رام کیوں پر تمام قسم کی پوپ لیلا کرتا ہے۔ کیوں دیویوں کے ہمراہ ہوکر سوامی دیانند اور آریہ سماج پر گالیوں کی بوچھاڑ میں شامل ہوتا ہوا بھی آریہ سماج کا ادھیکاری بنا ہوا ہے۔ سردار صاحب کو سمجھا دیا گیا۔ کہ پنڈت صاحب کا آریہ سماج سے تعلق نہیں۔ بلکہ وہ اُن لوگوں میں شامل ہیں جو کہ وید کے گلے مانس بھکشن تک دوش لگاتے ہیں۔ اس پر سردار صاحب نے ہمارا پیچھا چھوڑا۔ اسی طرح پر اور جگہوں میں اسی بنیاد پر لوگوں نے آریہ سماج سے نفرت ظاہر کی۔ کہ اُس کے ممبر اپنے سِدّھانتوں کے برخلاف عمل کرتے ہیں۔ مجھے اُس وقت آریہ سماج کی حالت پر افسوس آیا۔ اور ایشور سے پرارتھنا کی کہ جو لوگ آریہ سماج کے سِدّھانتوں کو نہ مانتے ہوئے مکاری سے خاص اغراض کو پورا کرنے کے لیئے اپنے آپ کو آریہ کہہ رہے ہیں۔ اُن کے ہردیاؤں کو وہ پربھو پریرت کرے۔ تاکہ وے لوگ مکاری کو چھوڑ کر راہِ راست پر آجاویں۔ اور اگر آریہ سماج کے مانے ہوئے دھرم پر وشواس نہیں ہے تو آریہ سماج کے ممبر بنے رہ کر اِس پوتر سوسائیٹی کی بدنامی کے باعث نہ ہوویں۔ چار بجے ہم اس چکر سے واپس آئے اور پھر پنڈت رام بھجدت اور لالہ دولی چند ایم اے کو ساتھ لیکر ساڑھے پانچ بجے پھر روانہ ہوئے اور کام کرتے ہوئے تقریباً گیارہ بجے واپس آئے۔ آج ہمارے کلچرڈ بھائیوں نے مخالفت کا کام شروع کردیا۔ کہیں تو کہہ آئے کہ منشی رام نے وکالت چھوڑ دی۔ اور گذارہ کے لیئے یہی صورت نکالی ہے۔ یہہ اپنے لیئے بھکشا کرتے ہیں۔ کہیں کہہ آئے کہ کوئی باقاعدہ رجسٹرڈ سوسائیٹی اِن کی نہیں ہے۔ نہ کسی بینک سے اِن کا حساب ہے۔ کہیں کہہ دیا کہ جیسے دیانند اینگلو ویدک کالج والوں نے

باوجود اقراروں کے اپنے دعوے پورے نہیں کیئے۔ ان پر کیا اعتبار ہوسکتی ہے۔ ان کے علاوہ تمام اعتراضات ناقابل عمل ہونے کے آسیطج پر پھیلا دیئے اس طریقہ پر دو تین جگہوں میں گوروکل ندھی کو نقصان بھی پہونچایا۔ لیکن ایشور کی دیا سے کام ہوتا گیا۔ اور چندہ کی فہرست سترہ سو تک پہونچ گئی۔

۲۱ نومبر ۱۸۹۹ء

آج صبح ہی لالہ جیون داس جی لاہور کو روانہ ہوگئے اور میں نے نتیہ نیم سے فارغ ہوکر ڈاک کا کام کیا۔ بھوجن کے بعد پھر تحریر کا کام کیا۔ ایک بجے کے قریب ماسٹر آتما رام جی آئے جو وعدوں کے وصول کرنے کے کام پر روانہ ہوئے۔ میرے بھائی صاحب بھی ملازم کو ہمراہ لیکر جلندھر سے آئے اور مجھے بلکہ اور ملازم کو میرے لیے چھوڑ کر شام کی ریل میں واپس چلے گئے۔ آج ہمارے وکلا صاحبان چونکہ کچہری سے دیر بعد آئے اس لیئے کام چھ بجے کے بعد شروع ہوسکا۔ اور پھر بباعث ابر کے کام جلد بند کرنا پڑا۔ ۹½ بجے واپس گھر پر پہونچ گئے۔ لالہ خوشی رام جی رات کے ۱۱½ بجے تک بیٹھے رہے اور اُن کے ہمراہ آریہ سماجک وشیوں پر بات چیت ہوتی رہی۔ سونا پھر ۱۲ بجے ہی نصیب ہوا۔

۲۲ نومبر ۱۸۹۹ء

چونکہ اِس جگہہ دن کو کام کچھ بھی نہ تھا۔ اِس لیئے صبح ۸ بجے کی گاڑی میں لاہور کی طرف روانہ ہوا۔ امرت سر کے بعد ریلوے سٹیشن خاصہ کے احاطہ کی طرف ایک چھوٹی سی چوکی ریل کی ہے جس میں ہوکر ایک والی لوکل گاڑی کھڑی ہوتی ہے۔ اِس کا نام چھہ ہٹہ ہے۔ اس عجیب نام کو سن کر میں وجہہ تسمیہ اس نام کی دریافت کی تو معلوم ہوا۔ کہ اس جگہہ سکھوں کے گرو جی رائے کی سمادھ بنی ہوئی ہے۔ جس پر کہ ہر پنچمی کو بڑی دھوم دھام سے میلہ ہوتا ہے۔ روایت ہے کہ اسی جگہہ چغتائی خاندان کی حکومت کے وقت ایک بڑا کنواں تھا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

... بیٹھنے کے نشانات ہے
... ان نے بکریوں کے اوپر بیٹھنے کے
... وہ کوئیں کو از سر نو درست کرا سکے
... دو ارمبٹ (پنجابی لیٹ) لگوا دئے۔ اس وقت
... ارمبٹ جاری ہیں۔ اور ایک اعلیٰ منتظم ہو
... اراضی گرد اگرد زیر کاشت ہو۔ اس سمارہ کی
... بہت سی جگہ ریل کی چھوٹی چوکی بن گئی ہے۔
... پہونچ کر کام دیکھا اور وہاں سے
... بعد کی ریل میں امرتسر واپس آیا
... بجے شام سے پنڈت رام بھیجدت۔ لالہ گوپی چند
... نام علی وکلا صاحبان کو ساتھ لیکر کچھ بھگتا
... چار دنوں کے متواتر کام نے سب کو تھکا دیا
... جلد واپس آن کر آرام کیا۔

۲۳ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء

... امرتسر شہر بڑا ہے اور اب تک دو ہزار تک
... کی فہرست پہونچی ہے۔ حالانکہ شہر کا کوئی حصہ
... تمام نہیں ہوا۔ اس لئے میرے لوکل بھائیوں نے
... جلیوں میں بھگت کرنے کا اقرار کیا۔ پس آج سوا کر
... چندہ لکھوایا ہوا روپیہ وصول کرنے کی کوشش
... اور کچھ نہیں کیا گیا۔ کل صبح ارادہ ہے کہ لاہور
... سماج کے وارشکوتسب میں شریک ہونیکے لئے
... ہوں۔ (باقی آئندہ) — منشی رام

مراسلات

... نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ نہیں ہے

کیا یہ صریح دھوکہ دہی نہیں ہے؟

... کالج پارٹی ہندوؤں نے جیسا کہ اُن کا عام شیوہ
... سالانہ جلسہ پر اور ساد ھو کی رقمیں سُنا کر پبلک
... ظاہر کیا کہ ہمارے ہاں چندہ ہزار روپیہ چندہ ہوا
... چنانچہ ان کے چلتے پرزے کالی بابو ٹریبیون میں

لکھتے ہیں کہ پندرہ ہزار روپیہ ڈی۔اے وی کالج کے لئے چندہ ہوا۔ ہم وعوے سے کہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط ہے۔ اور اول درجہ کا سفید جھوٹھ ہے۔ جان بوجھ کر پبلک کو دھوکہ دیا گیا ہے۔ ڈی۔اے وی کالج کے لئے اس قدر رقم ہرگز نہیں ہوئی۔ ڈی۔اے وی کالج کے لئے کل بارہ سو کے قریب نقد چندہ وہاں پہ جمع ہوا تھا۔ باقی قریباً دس ہزار روپیہ وہ دکھلا یا گیا جو کہ ہندر فنڈ کے لئے وقتاً فوقتاً اکٹھا ہوتا رہا ہے۔ اور کلچرڈ اخباروں میں مشتہر ہو چکا ہے۔ ایک ہی چندہ کو دو دو تین تین بار دکھلانا نہ معلوم کہاں کی دیانت داری ہے۔ اگر کلچرڈ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو وہ چندہ کی مکمل فہرست چھاپ دیویں۔ پبلک کو خود بخود ہی اصلیت کا پتہ لگ جاوے گا۔ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر جو پچیس سو روپیہ نقد جمع ہوا۔ اُس میں کلچرڈوں کی طرح پہلے کی کوئی رقم شامل نہیں کی گئی۔ اگر کلچرڈوں کی طرح آریہ لوگ بھی پبلک کو دھوکہ دینا چاہتے تو وہ پچاس ہزار روپیہ دکھلا سکتے تھے۔ بارہ ہزار نقد تو وہ جو کہ لالہ منشی رام جی نے تین ماہ کے عرصہ میں گوروکل کے لئے جمع کیا۔ اور پچیس ہزار روپیہ سیٹھ مینی ہر دیوی جی کی وصیت کردہ جائیداد کی قیمت۔ مگر انہوں نے ایسا کرنا چاہا کو دھوکہ دینا خیال کر کے صرف وہی رقم مشتہر کی جو کہ جلسہ کے موقعہ پر جمع ہوئی۔ اب وہ لوگ جو کہ صرف پندرہ ہزار روپیہ کا نام سنکر ہی کلچرڈوں کے جلسہ کی بھاری کامیابی کی داد دے رہے ہیں۔ ذرا بتلا دیں تو سہی کہ کس بات میں کلچرڈوں کا جلسہ آریہ سماج کے جلسہ کی نسبت زیادہ کامیابی سے ہوا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہر پہلو میں آریہ سماج کا جلسہ کلچرڈوں کے جلسہ کی نسبت کامیاب تر ہوا۔ پہلو لئے ہم زبردست سے زبردست شہادتیں پیش کر سکتے ہیں۔ اسپر بھی اگر کوئی مرغی کی ایک ٹانگ ہی مانگے جاوے تو اُس کی مرضی۔ (ایک آریہ)

ضروری نوٹس

جب سے شریمان منشی رام جی گوروکل بھکشا منڈلی بنا کر بھرمن کر رہے ہیں ست دھرم پرچارک کی ایڈیٹری کا کام میں سرانجام دے رہا ہوں۔ اسلئے سوائے اُن مضامین کے جن کے نیچے کہ شریمان منشی رام جی کا نام درج ہوتا رہا ہے۔ باقی تمام ایڈیٹوریل مضامین و نوٹس کا ذمہ وار مجھے سمجھنا چاہئے۔ تا اطلاع ثانی یہ سیوا میرے ہی سپرد رہے گی۔ ۲۰ دسمبر سے ۱۰ یوم کے لئے میں گھر جاتا ہوں میری غیر حاضری میں جو پرچے نکلیں گے اُن کے وقت پر نکلنے کا پربندھ کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی مہاشے کے پتر کا اُتر میں نہ دے سکوں یا کسی مضمون کے نکلنے میں دیری واقعہ ہو جائے۔ تو وہ معاف فرما دیں۔ فقط

ویدک دھرم کا سیوک
وزیر چند۔ جالندھر شہر
مورخہ ۱۷ نومبر سنہ ۹۹ء

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پنڈت دیودت پشاور۔ آپ کی ارسال کردہ نظم چھپنے لایق نہیں ہے۔ معاف فرما دیں۔

مہاشے بہگت رام مظفرگڑہ۔ گروکل بہکتا منڈلی کے حالات شایع ہو چکے ہیں۔ اس لیے آپ کا مضمون غیر ضروری ہے۔

منتری آریہ سماج مظفر نگر۔ آپ کا مضمون کسی آیندہ پرچہ میں شایع ہو سکے گا۔

لالہ جیوا رام منتری آریہ سماج برنالہ۔ ایک سادہو کیشوانند کے پاکھنڈ کا حال لکہتے ہیں کہ جس نے یگیہ کے بہانہ سے لوگوں کو ٹہگا۔ اس نے اور ایک سادہو برہمانند نے اپنے لیکچروں میں آریہ سماج پر زہر اگلا۔ سماج کی طرف سے جلسہ کرکے ان کی پول کہولی گئی۔ ان سے کئی آدمیوں نے پرشن کئے جن کا اُن سے کوئی جواب نہ بن آیا۔

مہاشے نند سنگہ اپا دہیائے ڈاکخانہ اسوتہر ضلع فتح پور۔ بنسیتی میں جیوب اس وشے پر ایک مفصل رسالہ لکہنا چاہتے ہیں۔ اس لیے جو اصحاب اس بارہ میں کسی قسم کے شکوک رکہتے ہوں اُن سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ براہ راست اُن کو پتر دوارہ مطلع فرماویں۔

لالہ کاشی ناتہہ ندا۔ آپ کے مضامین اور نظم اگلے ہفتہ سے نکلنے شروع ہوں گے۔ دیری کے لیے معاف فرماویں۔

پنڈت گہنشام جی ملتان۔ کثرت کام کے باعث آپ کے ہندی مضمون کا ہم انوواد نہیں کر سکے کسی آئیندہ پرچہ میں آپ کا مضمون نکل جائیگا۔

لالہ سالگ رام الہ آباد۔ لکہتے ہیں کہ ویدوں کا جو اردو ترجمہ ہردوتا ضلع علی گڑہ سے شایع ہوا ہو اگر کسی آریہ بہائی کے ملاحظہ سے گذرا ہو تو اُس کے حسن و قبح سے مطلع فرما دیں۔

لالہ دیویدا س جی ڈسکہ۔ آریہ گزٹ میں ایک مضمون منجانب ماسٹر پرتاپ سنگہ انیگلو ویدک کالج لاہور کے بارہ میں شایع ہوا تہا۔ اُس کی تردید لکہکر ارسال فرماتے ہیں معاف فرماویں گنجایش نہیں۔

بابو بہگونی پرساد مُرادآباد۔ آپ کے انوکہے مضمون بسیے لیئے پرچارک میں گنجایش نہیں۔ معاف فرما دیں۔

ویش کانفرنس اور آریہ سماج

عیسائی مسلمان ہندو اور کلچرڈ ہند دہرم کو منشوں پر بہی اگر یہ بہرم رکہا جاوے۔ کہ وہ آریہ سماج کے مخالف ہیں سخت غلطی ہے۔ بلکہ اس کے برخلاف میں یقین کرنے کے لئے طیار ہوں کہ ویدک دہرم کی عظمت میں بادہا ڈالنے والے آریہ سماج کے سبہاسد بہی ہیں۔ جنہوں نے مہرشی دیانند کے کتہن پر ایک شمہ عمل نہیں کیا۔ اور نہ ہی ویدک دہرم کی بزرگی اُن کے دل میں نقش کالحجر ہوئی جس کا بدیہی ثبوت یہہ ہے کہ ایسے مکمل اور عظیم دہرم کو چہوڑ کر آریہ سماجی ادہر اُدہر مارے مارے پہرتے ہیں۔ کوئی بنیہ کانفرنس کوئی سرین کانفرنس۔ کوئی اہلوالیہ کانفرنس کوئی گوڑ کانفرنس۔ کوئی کسی اور کوئی کسی میں داخل ہو کر اپنی اپنی نامودی حاصل کرتے پہرتے لیکن ہاں یہہ بڑا کامیابی ہے۔ بنیہ کانفرنس میں یا جس کو ویش کانفرنس کے نام سے فرضی طور پر نامزد کیا جاتا ہے۔ اکثر آریہ سماجی شامل ہوتے ہیں۔ میں نے یہہ نظارہ پچہلے دو سال ہوئے میرٹھ شہر میں دیکہا تہا۔ وہاں پر بعض صاحبان سے ملنے اور دریافت کرنے پر یہی معلوم ہوا تہا کہ اُس کانفرنس میں شامل ہونے والے صاحبان میں سے اکثر آریہ سماج کے ممبر ہیں اور جنہوں نے کانفرنس کے مجمع کے سامنے لیکچر دیئے وہ بہی سوائے ایک دو کے آریہ سماج ہی کے ممبر تہے۔ مجہکو آریہ بہائیوں کے اعمال پر ترس آتا ہے کہ باوجود پانچہزار برسوں سے بگڑے ہوئے بلکہ ایک گونہ گم شدہ دہرم کو مہرشی دیانند نے بہارت نواسیوں کے سامنے پیش کیا۔ بنیہ لوگوں کے پرچلت دہرم کی مستطیع پول کہول دی اور ثابت کر دیا کہ وہ محض ناکمل اور بیہودہ پر منحصر ہے۔ اور بہت واضح طور پر ویدوں اور سمرتی گرنتہوں سے ثابت کر دیا کہ قوم اور ذات جو زمانہ میں پرچلت ہیں کوئی وستو نہیں ہیں۔ بلکہ چار ورن اور چار آشرم ہی پراچین سمے سے چلے آئے ہیں جن پر کہ منش چلتا ہوا اعلےٰ معراج پر پہونچ سکتا ہے لیکن اس کو تسلیم کرتے ہوئے بہی ہمارے بہائیوں کو ذرا شرم نہیں آتی۔ کہ وہ آریہ سماج جیسی دہارمک اور اخلاقی سوسائیٹی کو چہوڑ کر مختلف کانفرنسوں میں شامل ہوتے پہرتے ہیں۔ ان کانفرنسوں کا جو مدعا میں نے سمجہا ہے وہ یہہ ہے کہ اپنی جاتی کی رسم و رواج اور بیوہار اور آچار کو درست کریں۔ اور درستی بہی بتدریج ہو۔ ایک ہی دفعہ نہ ہو۔ آریہ سماجی جو اُس میں شامل ہوتے ہیں اُن کے دل میں سادہ لوحی سے یہہ جاگزین ہو گیا ہے کہ آریہ سماج سمست ہی آریہ ورت کا سدہار کرنا چاہتا ہے۔ یہہ کانفرنسیں تدریجی کرنا چاہتی ہیں۔ اسلئے انکا کانفرنسوں میں شامل ہونا ٹہیک معلوم ہوتا ہے۔ اگر کانفرنس میں ایک بہی معزز عہدہ دار شامل ہو جاتا ہے تو سیکڑوں اُس کے وچار کو بلا اپنی بدہی کے تسلیم کرتے ہوئے بہیڑ بکری کی طرح پیچہے چلے جاتے ہیں اور یہہ خیال نہیں کرتے کہ ہو کیا رہا ہے۔ اگرچہ ستیہ کا بل مہان ہے۔ لیکن آخرش وہی ہے جو وہ منش ستیہ پر عمل کریں گے تو ستیہ کا راج ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ آریہ سماج کے لئے جسقدر ترقی سے روکنے کے سامان مہیا ہو رہے ہیں ان میں کا ایک سبب یہہ کانفرنس اور خصوصاً ویش کانفرنس ہے۔ ممالک مغربی و شمالی کے آریہ بہائی جو ان کانفرنسوں میں اور طریقہ آداب و گفت و شنید او نام سے بہی زیادہ تر شامل ہوتے ہیں۔ اور چونکہ اس طرف کے منشوں کے دلوں میں اب تک سادہ پن اور دہرم کی انکسر نے جگہہ نہیں کی۔ اسلئے وہ زیادہ تر شہرت پسندی اور وقت رائیگاں کہونے کی طرف راغب ہیں اور یہہ پردہ ہے کہ شہرت پسندی کبہی

سے آگے چلنے نہیں دیتی کیا میرہٹھ ویش کانفرنس کا نظارہ کچھہ کم تھا نواب گورنر جنرل بہادر سے کم اسکا ستھان تھا منڈپ بڑی عمدگی سے سجایا گیا تھا۔ انگریزی قاعدہ کے موافق پہلا استقبال چارپائی وغیرہ کا آسٹیشن پر موجود تھا لیکن منڈپ کے اندر جاکر جب لکچر ہوتے تھے تو بجائے کہ شراب میں جو برائی ہے فلاں چیز میں برائی ہے کوئی کہتا ہے کہ میں بہت دنوں تک شرابی رہا۔ کوئی کچھہ اور کوئی کچھہ لیکن جب ایک ویدک دہرم کا پرچارک اوٹھکر لکچر (مراد ماسٹر آتمارام جی سابق مشنری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب ہے) دیتا ہے۔ تو باوجودیکہ اُس کے لکچر کا ابھی تک آشا نہیں نکلا سب کانفرنس والے گھبرا جاتے ہیں اور ایک صاحب کھڑے ہو کر فرماتے ہیں کہ یہہ لکچر کانفرنس کے مدعا کے برخلاف ہے۔ لکچرار اپنی جگہ پر کچھہ دیر ٹھہر کر نیچے آتا ہے۔ پریزیڈنٹ کچھہ بھی نہیں کہتا۔ کیا اس نظارہ سے یہہ پرتیت نہیں ہوتا کہ جسقدر آریہ سماجی اُسوقت شامل تھے وہ ویدک دہرم کی عظمت پر بٹہ لگانے کیلئے وہاں موجود تھے۔ کیا فی الواقع اُنکے دل میں سوامی جی کی عزت قائم تھی کیا بلاریب وہ نیچے نہیں گر گئے تھے۔ میرا کامل یقین ہے کہ یہہ سب برائے نام آریہ سماجی تھے۔ اور درپردہ قوم کی غلامی میں پھنسے ہوئے تھے ورنہ کب ممکن تھا کہ سب بالاتفاق اُس وقت یہہ کہہ دیتے۔ کہ لکچر کا مدعا ہنوز معلوم نہیں ہوا۔ اور لکچر بند نہ ہونے دینا چاہتے۔ پھر بھی اگر لکچر بند کر دیا جاتا تو اوٹھہ کر سب کو چلا جانا چاہئیے تھا جہاں تک مجھکو معلوم تھا اس لکچر سے کانفرنس بہت کچھہ سبق لیتی۔ اور اسکو وہی ترقی کا مارگ دکھلائی دیجاتا مگر یہہ تو اُسوقت ہوتا جبکہ ستیہ کی ضرورت ہوتی وہاں پر تو ظاہری آڈمبر رچنے کی ضرورت تھی اور زمانہ کی رفتار کے ساتھہ ساتھہ چلنا تھا۔ وہاں پر تو قوم سے رضی نامہ لیکے اُنکے منشا کے موافق عمل کرنا تھا۔ وہاں پر تو ستیہ کی تحقیقات کیا بلکہ ستیہ کو دبانے کی کوشش تھی وہاں پر اخلاقی صدا کا خیال نہ تھا بلکہ بڑے بڑے صاحب حشمت بھائیوں کو جمع کرکے قوم کی دولت اور عزت کا اندازہ لگایا تھا۔ غریب بیچاروں کا بلا ادائے فیس داخل نہ تھا الغرض اس ویش کانفرنس کے نظارہ کو دیکھکر میرے آتما میں سوالات ذیل پیدا ہوئے۔

اوّل یہہ کہ آیا درحقیقت یہہ ویش کانفرنس بموجب قول منوجی مہاراج ہے یا نہیں۔ دوم اس کے اغراض کیا ہیں۔ سوم اول اغراض کے چلانے کے لئے باوجودیکہ عرصہ سے ویش کانفرنس ہوتی ہے کس قدر عمل ہوا اور وہ عمل قاعدہ کے موافق ٹھیک ہوتا ہے یا نہیں۔ چہارم آریہ سماج سے ویش کانفرنس کو بلحاظ کام کرنے کے کیا نسبت ہے۔ اب ان کے جوابات ذیل میں ترتیب وار جیسا کہ میری بدھی میں ہے نویدن کرتا ہوں۔

جوابات

اوّل۔ اس سوال کے متعلق یہہ امر دریافت طلب ہے کہ اس جماعت کو جیسا کہ اسکا نام رکھا گیا ہے۔ ویش کانفرنس کہا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اس کے لئے ہم کو دوسری شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔ شاستروں میں جو کچھہ اس بات کی نسبت قول فیصل لکھا ہے اسپر توجہ کرنا چاہئے۔ منوسمرتی میں ورنوں کی تقسیم بلحاظ گن کرم اور سبھاؤ کے ہے جسکو آریہ سماجی بطور فرض مانتے ہیں۔ سو گن کرم انوسار جو لوگ اس پیشے اور بیوپاری ہوتے ہیں۔ وہی ویش کہلا سکتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے جو سبھا ہو اُسکا نام ویش کانفرنس ہوسکتا ہے پس موجودہ ویش کانفرنس میں جو صاحبان شامل ہیں۔ اُنکو شاستر کے حکم کے مطابق ویش نہیں کہہ سکتے۔ نہ اُنکی سبھا کو ویش کانفرنس کہہ سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس جماعت میں مختلف قسم کے آدمی شامل ہیں۔ کوئی بیرسٹر کوئی ملازم سرکاری کوئی دوکاندار کوئی ڈاکٹر جنکو ویش ہرگز نہیں کہا جاسکتا اسپر لطف یہہ ہے کہ جو قوم خاص ویش پیشہ کی اور بیوپاری ہے اُنکا اسمیں دخل تک نہیں۔ ویش پیشہ کے اور بیوپاری ہیں صرف دو قسم کے منش آسکتے ہیں۔ اوّل جو لوگ تجارت پیشہ ہیں۔ دوم وہ لوگ جو زراعت پیشہ ہیں مگر دونوں ہی عام طور پر اسمیں دخل نہیں رکھتے عموماً تعلیم یافتہ لوگ جو یا تو ملازم سرکاری ہیں یا وکالت پیشہ یا پنشن یافتہ ہیں۔ انہیں زیادہ تر حصہ لیتے ہیں۔ اس لئے ایسی حالت میں اسکو ویش کانفرنس کہنا بے معنی ہیں۔ دوم اغراض اس کانفرنس کے جو کچھہ دیگر سوسائیٹیوں کے اغراض سے کچھہ خصوصیت نہیں رکھتی دیگر کانفرنس اور سوسائیٹی بھی اپنے لئے وہی راہ اور نتائج سوچتی ہیں۔ جو اسمیں ملحوظ رکھے گئے ہیں لیکن ایسا کوئی قاعدہ اس کانفرنس میں نہیں رکھا گیا جس سے ویش پدا و بیوپاری لوگ اپنے ادھکار حاصل کرنے کے قابل ہوں۔ جو دو صورت سے ہی ہوسکتا ہے۔ اول یہہ کہ اُن کو اس قسم کی تعلیم ہو کہ جس سے وہ اس قسم کی سکھشا پاسکیں جو دہرم کے رو سے اُن کو واجب ہو مثلاً وید ودیا کی تعلیم اور نت کرم اور یگیہ وغیرہ کرنے کی تعلیم۔ دوم اس قسم کی تعلیم دیجاوے جس سے وہ لوگ اس طرف مائل ہوں جو خاص ویشوں کو اپنی معاش کے لئے کرنے جائز ہیں مثلاً فن زراعت کا کام اور صنعت و حرفت کا کام اصول تجارت سیکھنا پس جہاں تک دیکھا جاتا ہے۔ دہرم کو ابھی کانفرنس میں دخل تک نہیں۔ دوسری بات کی بابت آج تک کوئی تجویز و بحث پیش نہیں ہوئی۔ اب تک جو کانفرنس ہوتی رہی ہیں۔ اُن میں معمولی رسم و رواج کے متعلق چند مسائل پر لکچر ہوتے رہے ہیں۔ جیسا کہ ہر ایک سوسائیٹی میں ہوتا ہے پس جو سبق ایک خاص کانفرنس کے ذریعہ سے وہ لوگ لینا چاہتے ہیں وہ ہر ایک سوسائیٹی سے مل سکتا ہے۔ جبتک کہ یہہ ثابت نہ کیا جاوے۔ کہ ویش کانفرنس کا وجود خاص طور پر لابھکاری ہے۔ سوا اسکے لئے روپیہ خرچ کرنا اور وقت ضائع کرنا سوائے فعل عبث کے کچھہ وقعت نہیں رکھتا۔ بلکہ اُن معزز صاحبان کی لیاقت پر جو زیادہ نامور یا برگزیدہ سمجھے جاتے ہیں۔ حرف آتا ہے اگر کانفرنس سے کچھہ فائدہ ہوسکتا ہے۔ تو جبتک یہہ دو امور مذکورہ بالا مدنظر نہ رکھے جاویں اسوقت تک کچھہ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس جب اغراض ہی اس کانفرنس کے بے معنے ہیں۔ تو اسکا وجود ضروری نہیں بلکہ ایک گونہ ہانی کارک ہے۔ کیونکہ اسمیں لوگوں

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کا منبع اور خات، اور نقصان مال ہے۔ اسلئے
اس کانفرنس کے معزز صاحبان اگر کچھ اسکو اسم
بامسمےٰ بنانا چاہتے ہیں۔ تو ان دونوں باتوں کو ملحوظ
رکھکر کام کرنا شروع کریں۔ سوم رسم و رواج کی متعلق
جو جو تجاویز ان کانفرنسوں میں پیش ہوکر پاس ہوئیں
اُن میں سے آج تک کسی پر بھی قرار واقعی عمل نہیں ہوا۔
دختروں پر جو لوگ روپیہ لیتے ہیں اُنکے انسداد کی
بابت جو رزولیوشن پاس ہوا تھا اُسکا کچھ اثر ظہور
میں نہیں آیا نہ اس معاملہ میں آئندہ کے لئے رکاوٹ
ہوئی بلکہ جہاں تک دیکھا جاتا ہے۔ دختر فروشوں کی
تعداد کمی پر نہیں ہے۔ ترقی پذیر ہے۔ چھوٹی عمر کی
شادی کے متعلق جو تجاویز پاس ہوئیں۔ اگرچہ وہ
شاستر کی حد کے مطابق نہیں تھیں۔ لیکن جس صورت
میں بھی وہ تھیں اُنپر بھی کچھ عمل نہیں ہوا۔ اگر کوئی
صاحب ایسا رے میں چند تعلیم یافتوں کی مثال پیش
کریں تو وہ کافی نہیں ہیں۔ وجہ یہہ ہے۔ کہ اُن لوگوں
نے ویش کانفرنس سے کچھ سبق حاصل نہیں کیا۔ بلکہ
آریہ سماج سے یہہ سبق حاصل کرکے اسکے عیوب تو اُ
ذہن نشین کئے ہیں۔ ولیشوں میں جہاں پر یہہ عمل ہونا
چاہیے تھا بالکل نہیں ہوا۔ تیسرے یتیم خانہ کھولنے کی
تجویز جو بمقام میرٹھ ۱۸۹۶ء میں پاس ہوئی تھی۔ اُس کا
وجود تقریباً مفقود ہے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس قوم
میں کوئی یتیم نہیں ہے۔ پھر اگر اُس یتیم خانہ میں تین چار لڑکے
ہی اب تک داخل ہوئے ہوں۔ تو اُسکا وجود کیونکر مانا جاوے
اور کیوں نہ کہا جاوے کہ وہ برائے نام ہے۔ جو غرض بھائی رپورٹ
ویش کانفرنس ۱۸۹۶ء منعقدہ بمقام میرٹھ کے ضمیمہ کے
ضمن میں درج ہیں۔ وہ اُسی وقت پوری ہو سکتے ہیں جبکہ
اُنکی بنیاد کسی مضبوط اصول پر قائم کیجاوے۔ مگر جس حالت میں کوئی
بنیاد ہی نہ رکھی جاوے۔ تو اُسپر جسقدر تعمیر ہوگی وہ باد مخالف
کے ایک ہی دورہ میں ٹوٹ کر گر جاویگی۔ جبکہ شاستر کاروں
نے بالاتفاق یہ مانا ہوا ہے کہ اس لوک اور پرلوک میں دھرم
سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہے جن لوگوں نے اُسکا سہارا
لیا ہے اُن کا استقلال اور ہمت بے مثال ہوتی ہے

اُنکے دل میں جو امر مفید ثابت ہو جاتا ہے اسکے معاملہ میں موت کا
خوف بھی اُنکے آگے کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ برخلاف اسکے
اگر کوئی امر اُنہیں دھرم کے برخلاف معلوم ہو جاوے تو وہ ترلوکی کے
راج کی طمع سے بھی اسکے کرنے یا ماننے پر طیار نہیں ہو سکتے
اسلئے اصلاح دھرم کو آگے رکھکر جو کام کیا جاویگا وہ پھلدایک ہوگا
پس چونکہ ویش کانفرنس کے اغراض میں دھرم کو دخل نہیں دیا
گیا بلکہ عمداً اس سے پہلو تہی کی گئی ہے۔ اسلئے مذکورہ بالا اغراض
کا پورا ہونا سر دست ناممکن ہے۔ لہذا اُن اغراض کے لئے جو رپورٹ
میں درج ہیں (اگرچہ وہ موجودہ ویش جاتی کے لئے کوئی
خاص تعلق نہیں رکھتی) یہہ سبھا غیر مفید ہے۔ چاہم اس
سوال کی نسبت میں اپنے آریہ بھائیوں سے جو کہ ویش کانفرنس
میں کام کرنے کے لئے پھنسے ہوئے ہیں۔ دریافت کرنا چاہتا ہوں
کہ آریہ سماج میں کام کرنے کی نسبت کانفرنس میں کام کرنے کو
کیوں ترجیح دیتے ہیں۔ وہاں جاکر سوائے اسکے کہ ویدک سدھانتوں
کو تہ تیغ کرکے اُنکو بالمقابل کام لینا پڑے اور کچھ حاصل نہیں اُس
سبھا میں جاکر وہ ہرگز یہہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ مورتی پوجا جو ویشوں کے
لئے بھی لانی کا رک ہے چھوڑنے کے لائق ہے۔ بلکہ اپنی ضمیر کے برخلاف
وہاں اُنکو دبنا پڑتا ہے۔ اور حتی المقدور یہ کوشش کرنی پڑتی ہے
کہ اپنا آریہ ممبر ہونا بھی چھپایا جاوے۔
کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس راز کے افشا ہونے میں اُنکو پلیٹ
فارم پر کھڑا ہونیکی بھی شاید اجازت نہیں ہوگی۔ کانفرنس
میں جاکر دبی تپی جو ہوتی ہے کان کٹوانیکی مثال اُنپر صادق
آتی ہے جسطرح سے اُنکو وہاں دبنا پڑتا ہے۔ اگرچہ حجت پیش کرتے ہیں
کہ ہم اُس قوم کو بتدریج اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اسلئے ہم ایک گونہ
آریہ سماج ہی کی مدد کرتے ہیں۔ جہاں تک اس امر پر غور کیا جاتا ہے
آریہ سماج کو کچھ فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ بلکہ بلحاظ روپیہ اور بلحاظ آدمیوں
کے نقصان پہونچتا ہے۔ روپیہ ویش کانفرنس کے سالانہ جلسوں
اور دیگر کاموں میں خرچ کیا جاتا ہے اُسمیں بہت سا حصہ دوسری صورت
میں آریہ سماج کے کام آتا اور جو آدمی کانفرنس میں کام کر رہے ہیں وہ
آریہ سماج کو اپنی ضرور یا ستے فائدہ پہونچاتے۔ کیونکہ اس سبھا میں
آریہ سماجک ممبر ایک سو آکام کر سکتے ذرنا در ہیں۔ باقی سامعین
اور تماشائیوں کی ذیل میں داخل ہیں۔ اسلئے سماجک بھائی جو کانفرنسوں
کے ممبر بنے ہوئے ہیں آریہ سماج سے ... ذمہ رہیں جو خاص

سماج ہی کا نقصان نہیں ہے بلکہ آریہ سماج کے ہم ممبر اسکے مطابق
سنسار کا نقصان ہے کیونکہ آریہ سماج سنسار کے اُپکار کے لئے ہے
نہ کہ کسی خاص جاتی یا دیش کے لئے۔ پس اس امر کی نسبت غور طلب بات
ہے کہ ویش کانفرنس آریہ سماج سے زیادہ دیش یا جاتی کو کیا فائدہ پہونچا
سکتی ہے جہاں تک دیکھا گیا۔ دھرم کی سکشا اگر کسی سبب نے حاصل کی تو
آریہ سماج سے اگر اخلاق سیکھا تو بیالسٹو اگر برہم کا مہوس نظر ہوئی تو بھی
کی بدولت۔ اور اگر رسوم قبیح کے انسداد کی طرف توجہ ہوئی تو بھی اسی کا
طفیل اگر دیش کے متا زیادہ بیکسوں پر ترس آیا تو بھی ویدک دھرم کے
اُپدیش سے ہوئی۔ پھر ویش کانفرنس اس سے زیادہ اور کیا سکھا سکتی ہے
پس جب کوئی فضیلت نہیں تو کیوں ہمارے آریہ بھائی وہاں جاکر ویدک
دھرم کی عظمت پر بٹہ لگاتے ہیں اور اپنی ضمیر کی گردن پر چھری پھیرتے
ہیں۔ آریہ سماج ویشوں کے لئے کسی طرح ہانی کارک نہیں ہے بلکہ وہ
چھتر درن اور چاروں آشرموں کے لئے سبق دینے کے لئے سمت ہے
اسلئے ویشوں کی ترقی اور اصلاح بھی اُسکی اندر گت ہے۔ لہذا اپنی قومی اصلاح
کے لئے بھی اُسکا وجود مناسب نہیں ہے۔

آخری نویدن

سنا جاتا ہے کہ آئندہ ویش کانفرنس کا اجلاس بمقام برلی دسمبر کی
تعطیلوں میں ہوگا۔ یقین ہے کہ اُسمیں بہت سے آریہ بھائی شرکت
کا ارادہ رکھتے ہونگے اسلئے اُنکی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جاتی کے
ممتا کے جھوٹے جال میں کیوں پھنسے ہوئے ہیں۔ آپکے لئے یہ بکٹ
گرہن کرنے یا کرانے کے لئے سماجک جلسے کیا تھوڑے ہیں اور
اُنمیں کیا ویش بھائی شریک نہیں ہوتے۔ جہاں تک دیکھا جاتا
ہے ہر ایک ورن کے آدمی اُپدیش سننے آتے ہیں۔ پھر وہ کیوں
بیفائدہ اپنے اوپر تکلیف گوارا کرتے ہیں۔ جہاں پر کہ اُنکو اپنا ضمیر
دبانے کے سوائے اور کچھ لاحاصل نہیں ہے بلکہ جو تجاویز وہ دھرم سے
گری ہوئی صورت میں بھی پیش کرتے ہیں اُسکے لئے بھی لوگ
آمادہ نہیں ہوتے۔ دہلی کے جلسہ کا حال ہمارے بھائیوں کو ضرور
یاد ہوگا۔ وہاں پر جسوقت چھوٹی عمر کی شادی کی بابت تجویز پیش کی
تو خاص دہلی کے باشندوں نے اُسمیں جا بجا اعتراض پیدا
کیا کہ ہم لوگ یہہ کام نہیں کر سکتے۔ پانچ سات سال کی عمر کی
کنیا کی شادی کرنا دھرم اُنکو سمجھتے ہیں بس اب ایسی
اوستھا ویش جاتی کی ہو رہی ہے کہ پاپ کرم کو دھرم اُنکو
مانے ہوئے ہیں۔ تو جب تک ایسا سدھار نہ ہو ... دھرم ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خدمت و پریم پرچار کی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی صاحب
پرچار کس طرح کیسے ہو سکتا ہے ۔ اگر کوئی صاحب
یا ہو تو دوسری طرح سے یہ کرنا چاہیں تو جیسا بھی طبیعت
اس سالہ میں خامہ فرسائی کرنا چاہیں تو بیشک اپنی طبیعت
ادا کی خدمت میں ہیہ تحریر بطور چیلنج
دکھانا فرمائیں۔ اور ان کی خدمت میں یہ تحریر بطور چیلنج
گو اسکو ایک طرف رکھکر بادی النظر میں
جو بھی کہا جاتی ہے ۔ مگر اسکو ایک طرف رکھکر بادی النظر میں
ہے کہیں کہا جاتی ہے ۔ کہیں سے میری مخزبہا ہی اگر غور سے خود بھی
مجھکو کامل یقین ہے کہ میری مخزبہا ہی اگر غور سے خود بھی
مطالعہ پر چار زیادہ نگے تو ان کو ضرور میری بات سے متفق
ہونا پڑیگا اور پہر شاید وہ اپنا بیہا وقت کانفرنس
میں ضایع نہ کریں۔ آریہ سماج کی تن من دہن سے امداد فرمانیگے
آخر پر اس بات کا ظاہر کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ میں
اس قدر دلیش میں سے نہیں ہوں جسکو آجکل دلیش
کہا جاتا ہے۔ اور زیادہ تر سبہا اور دلیش کانفرنس کے
ممبر صاحبان کو ظاہر کرنے کا کام بھی نہ تہا مگر چونکہ میں ویدک
دہرم کا سچا خدمتگذار رہوں اور مہرشی دیانند کے سنہا
اور آریہ سماج سے مجھے سچی الفت ہے اسلئے میں صرف
اپنے آریہ بہائیوں کی خدمت میں جو کہ اصول کو نہ سمجہتے ॥

دان مہاتم

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

भवस्य हेत्यै जगताम्
पतये नमो नमः ॥ २४

سنسار کی بروہی (دشمنی) کے لئے اَنّ آدمی کا دان دیں
ہیں آدمی پرانیوں کے سوامی کا ستکار کریں۔

गृत्सेभ्यो गृत्स पति
भ्यश्च नमो नमः ॥

ہوا رہے گنوں کو پرگٹ کرنے والے ودوانوں تہا
ان کے رکشکوں کا ستکار کریں۔

महद्भ्यो ऽ अर्भकेभ्य
श्च वो नमः ॥

ہم دنیا اور عمر کے لحاظ سے بوڑہے یوجہنے لائق بشاریں
کا سنسار کے ہیں ۔ ان آدمی سے ستکار کریں اور
ان کے لائق ودیا پڑہیوں کا بھی ستکار کریں ॥

भवाय च रुद्राय
च नमः ॥

تم ستبیہ گنوں میں پرسدہ جن کا ستکار کریں
اور دشٹوں کو رولانے والے کا ستکار کریں۔

नमः कृत्स्नायतया
धावते

سمپورن پراپتی کے لئے اودہر اُدہر جانے آنے والی
کو اَنّ آدی دیں ॥

नमो ह्रस्वाय च ॥
मं० ३०

جو گرہست لوگ۔ بالک اور پرشنست گیانی تہا
مدہم و ودوان کو اَنّ دیتے ہیں۔ ... بڑے اور دیا
میں اتی بردہ تہا ودیارتہی کا ستکار۔ ادہتا
میں اونچے اور اپنے سمالوں کے ساتھ بڑہنے
والے تہا سب کے متر کا ستکار اور ست کرم کے
کرنے میں سب سے پہلے اودیت ہونے والے تہا
پرسدہ پُرش کا ستکار کرتے ہیں۔ وے سکہی
ہوتے ہیں ॥

ہے منشو تم لوگ۔ اتیت بردہوں۔ اتی بالکوں
بڑے بہائی و ابرہمن۔ چہوٹے بہائی و انیچ۔ مند
سرل سبہاؤ والے۔ نیچ کرم کرنے والے شودر و
الیچہہ تہا انترکش میں ہوتے بادل کی مانند وریتّان
داتا پُرش کا اَنّ آدی سے یتہا یوگیہ ستکار کرو ॥

منتر ۳۴

श्लोक्याय चाव सा
न्याय च नमः ॥ منتر ۳۳

وید بانی میں پروین اور کار سماپتی ہونا ریں
کشل تہا آرنبہ کرنے میں اُتم پُرش کا ستکار کرو۔

नमस्तीक्ष्णाय चारु
णाय च ॥ ३१

جو دشٹ کاموں سے نفرت کرنے اور اتم پدارتہوں
کو پراپت کرانے ہارے کا ستکار کرو۔

नमः श्वेभ्यः श्वपतिभ्य-
श्च वो नमो नमो भवाय च

...क्षयाय च नमः श्वर्वाय च प-
शुपतये च नमो नीलग्रीवाय
च शितिकण्ठाय च

یجروید ادہیائے ۱۶ منتر ۲۸۔

ادہتیہ آدمی پشوؤں اور ان کے پالنا کرنے
والوں کا ستکار کرنا چاہئے۔ دشٹوں کو رولانیوالے
بہادر اور دشٹوں کو مارنے والوں کو اَنّ وغیرہ
دینا چاہئے۔ گائے۔ بکری۔ بہینس وغیرہ کے
پالنے والوں اور خوبصورت کنٹہ رکہنے والوں اور
تیز یا سیاہ کنٹہ رکہنے والوں کو اَنّ وغیرہ دینا چاہئے
اور ان ہی لوگوں کا ستکار کرنا چاہئے۔

नमः कपर्दिने च व्युप्तकेशा-
य च नमः सहस्राक्षाय च श-
तधन्वने च नमो गिरिशय-
य च शिपिविष्टाय च नमो
मीढुष्टमाय चेषुमते च ॥
॥ ॥ ॥

یجروید ادہیائے ۱۶ منتر ۲۹۔

گرہستی لوگوں کو چاہئے کہ جٹا دہاری برہمچاری اور
ساری کیش منڈوانے والے سنیاسی کو اَنّ دیویں
اسی طرح ہزاروں شاستر کے مضمونوں کو جاننے والے برہمن
اور ہزاروں شستر ودیا کے سکہانے والے کشتری
کا ستکار کریں۔ پربتوں کا آسرا لیکر سونے والے
دان پرستہی پشوؤں کے پالنے والے ویشیہ اور شودر
کا ستکار کریں۔ درخت باغیچہ اور کہیت وغیرہ کو
اچہی طرح پانی دینے والے کسانوں وغیرہ اور عمدہ
بان رکہنے والے بہادر لوگوں کا ستکار کریں اور
ان کو اَنّ وغیرہ دیں۔ شاستروں میں اس قسم کے
انیک پرمان ہیں۔ جن سے میری کتہن کی پوری
پوری پشٹی ہوتی ہے جسطرح سوپاتروں کی سیوا
سہایتا کرنی چاہئے۔ ویسا ہی کو پاتروں کو کچہہ بہی
دان نہ کرنا چاہئے۔ جیسے کہ نیچے لکہے شاستروں
میں آگیا ہے ॥

वृथा वृष्टी समुद्रेषु वृथा तृप्तस्य भोजनं। वृथा दानं धनाढ्येषु वृथा दीप दिवा करे॥

ارتھ - سمندر میں بارش - رجے ہوئے کو بہوجن کہلانا - دہنوان کو دان دینا - دن کی روشنی میں چراغ جلانا - یہہ سب باتیں فضول ہیں -

दरिद्रान् भर कौन्तेय मा प्रयच्छेश्वरे धनम् व्याधितस्यौषधं पथ्यं नीरुजस्य किमौषधी

ہے ارجن غریبوں کا پالن کر - دولت مندوں کو دہن مت دے - کیونکہ روگی کی دوائی کرنی ٹہیک ہے - تندرست کی دوائی کرنی فضول ہے ٭

पाषण्डिनो विकर्मस्थान् वैडालव्रतिकान् शठान्। हैतुकान् बकवृत्तींश्च वाङ्मात्रेणापि नार्चयेत्॥

منوسمرتی ادہیائے ۴ شلوک ۳۰

ارتھ - پاکھنڈی یعنی ویدوں کی نندا کرنے والے دہرم ورودہ آچرن کرنے والے بلی کی طرح چہپکر لوگوں کو مار کر یا نقصان پہونچا کر اپنا پیٹ بہریں - ضدی اور اہمانی بے دلیل بات کرنے والے بیفایدہ بکواس کرنے والے بگلے کی طرح لوگوں کو دغا اور فریب سے مارنے اور نقصان پہونچانے والے لوگوں کا زبان سے بہی ستکار نہ کرے -

अतपास्त्वनधीयानः प्रतिग्रहरुचिर्द्विजः। अम्भस्यश्मप्लवेनेव सह तेनैव मज्जति॥

منوسمرتی ادہیائے ۴ شلوک ۱۹۰

براہمن جو تپ - ستیہ بولنا وغیرہ برتوں کو نہ کرنیوالے ان پڑہ - دوسروں سے بہت زیادہ دان لینے والے - پتہر کی ناؤ کے ساتہہ تیرنے والے لوگوں کیطرح دکہہ ساگر میں ڈوبتے ہیں -

त्रिष्वप्येतेषु दत्तं हि विधिनाप्यर्जितं धनं। दातुर्भवत्यनर्थाय परत्रादातुरेव च॥

منوسمرتی ادہیائے ۴ شلوک ۱۹۳ -

مذکورہ بالا تین قسم کے لوگوں کو دہرم سے جمع کیا ہوا بہی دہن دینے سے دان دینے والے کا اسی جنم میں اور دان لینے والے کا آیندہ جنم میں ناش ہوتا ہے ٭

यथा प्लवेनौपलेन निमज्जत्युदके तरन्। तथा निमज्जतोऽधस्तादज्ञौ दातृप्रतीच्छकौ॥

منوسمرتی ادہیائے ۴ شلوک ۱۹۴ -

جیسے پتہر کی ناؤ میں بیٹہکر جل میں تیرنے والا ڈوب جاتا ہے ویسے ہی اگیانی دان دینے اور لینے والا دونوں ادہوگتی یعنی دکہہ کو پراپت ہوتے ہیں ٭

न वार्यपि प्रयच्छेत्तु बैडालव्रतिके द्विजे। न बकव्रतिके विप्रे नावेदविदि धर्मवित्॥

منوسمرتی ادہیائے ۴ شلوک ۱۹۲ -

بلے اور بگلے کی طرح برت رکہنے والے اور ویدوں کو نہ جاننے والے براہمنوں کو پانی بہی نہ دیوے - (چاندی - سونا وغیرہ دینا تو درکنار ہے)

سب سے اُتم دان کیا ہے؟

सर्वेषामेव दानानां ब्रह्मदानं विशिष्यते। वार्यन्नगोमहीवासस्तिलकाञ्चनसर्पिषा॥

ارتھ - جل - ان - گئو - زمین - کپڑا - تل - سونا - گہی وغیرہ سب چیزوں کے دان سے ودیا کا دان بہت سب سے اُتم ہے - ودیا دو قسم کی ہے - پرا - اور اپرا - پرا وہ ودیا ہے جس سے سنسار کے پدارتہوں کا گیان ہو - اپرا وہ ودیا ہے جس سے پرماتما کا گیان ہو - ویدوں کے پرچار کرنے - دہرم کے پہیلانے - بہولے بہٹکوں کو راہ راست پر لانے وغیرہ کے لیئے جو دان دیا جاتا ہے وہی سب سے اُتم ہے - کیونکہ روٹی - کپڑا وغیرہ دان کرنے سے ہم دان لینے والے کو تہوڑی دیر کے لئے دکہہ سے چہوڑا لیتے ہیں - مگر ویدودیا کا دان کرنے سے ارتہات اُس کو ادہرم سے نکالکر دہرم کیطرف لانے سے ہم اُس کو نہ صرف اس جنم کے دکہوں سے بچاتے ہیں - بلکہ آنے والے کئی جنموں کے دکہوں سے بہی - اس لیئے ہر ایک آدمی کو چاہیئے کہ جسقدر اُس سے ہو سکے ویدوں کے پرچار کرنے اور دہرم کے پہیلانے کے لیئے دان دیا کرے ٭

لالہ صاحب - پنڈت جی آپ کا اُپدیش بہت اُتم ہے دان وشئے میں میرے سارے شبہک دور ہو گئے ہیں - میں ہمیشہ دیش کال اور پاتر کا خیال کرکے دان کروں گا - اور جیسا آپ نے انت میں فرمایا میں ہمیشہ ویدودیا کے پرچار کرنے اور دہرم کے پہیلانے والوں کو ہی دان دیا کروں گا ٭

پنڈت جی - ایسا ہی سب کو کرنا چاہیئے - یدی سب لوگ ایسا پرن کریں - جیسا کہ آپنے کیا ہے تو اس سنسار سے کلیش ودکہہ اور پاپ شیگہر نشٹ ہو جاویں -

لالہ صاحب - پنڈت جی اب گہر کی طرف چلنا چاہیئے - بہت دیر ہو گئی ہے - پہر اب کسوقت آپ کی سیوا میں اوپستہت ہوں گا -

پنڈت جی - پرماتما تم کو آنند رکہے ٭

اوم شم

شانتی! شانتی!! شانتی!!!

اشتہارات

ویدک دھرمی اور علوم کے شائقین کیلئے ایک قابل قدر تحفہ

ستیارتھ پرکاش

مصنفہ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج

کا

بے نظیر پنجابی ترجمہ

بحروف گورمکھی

شری مان لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے نہایت محنت اور کوشش سے ستیارتھ پرکاش کا ایک نہایت معتبر سادہ با محاورہ اور بے نظیر پنجابی ترجمہ بحروف گورمکھی تیار کیا ہے۔ یہ ترجمہ نہایت عمدہ گورمکھی ٹائپ میں چھپا ہے۔ کتاب ضخامت ۷۲۵ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے۔ آریہ بھائیوں اور ویدک دھرم کے پریمیوں کو چاہیئے کہ اپنے نگر و گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کے لئے پوری کوشش کریں۔ تاکہ سروساد ہاران میں ویدک دھرم کا پرچار ہو۔ اور دیش سے اودیا اندھکار کا ناش ہو اور ویدک سدھانت کا پرکاش ہو سکے قیمت صرف غیر مجلد (؎) اور مجلد کتاب کی قیمت ۲ سوا دو روپے ۔۔۔ پچاس جلد تک کے خریدار کو ۔۔۔ اور پچاس سے ۱۰۰ تک کے خریدار کو ۔۔۔ کمیشن دیا جاوے گا۔

المشتہر

منتری آریہ سماج کرنال

(آتما رام) سبھاسد آریہ سماج کرنال

ملنے کا پتہ منیجر فروخت کتاب مذکور

کلکتہ سے ایوروید شاستر

میں سند پائے ہوئے شری مان کوی راج پنڈت سیتا رام جی شاستری کوی رتن

مشہور و معروف ایورویدک وشو اوشدھالہ امرتسر و راولپنڈی

اس اشدھالیہ میں سب قسم کے نئے پرانے امراض کا خواہ علاج ایوروید شاستر کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ایوروید شاستر کا طریق علاج جہاں دنیا میں سب سے پرانا ہے وہاں سب سے مفید اور اعلےٰ ثابت ہو چکا ہے اس طریق کو کچھ ردت ہوئی۔ کہ ملک سے اٹھ گیا۔ از سر نو تازہ کرنے اور اشاعت دینے اور رشی منیوں کی آزمودہ لاثانی دوائیوں سے مریضوں کو شفایاب کرنے کیلئے یہ اشدھالہ کھولا گیا ہے۔ اس اشدھالیہ سے ہزاروں سینکڑوں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ اور سینکڑوں شفا پا رہے ہیں جن کی طرف سے بیشمار شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں اس اشدھالیہ میں شاستر کی ہدایت کے مطابق گھرت تیلی ارشٹ۔ مودک۔ وٹی وغیرہ تیار ہوتی ہیں۔ جن میں سے چند ایک مثال کے طور پر نیچے لکھی جاتی ہیں۔

چون پراس ایوروید میں ذکر آتا ہے۔ کہ ایک بوڑھا رشی جن کا نام چون تھا۔ اس دوائی کے استعمال سے نوجوان ہو گئے۔ اور اس واسطے اس دوائی کا نام چون پراش ہے۔ اس رسائن کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں۔ یہ دوائی بیماری اور صحت دونوں حالتوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر با قاعدہ اس دوائی کو استعمال کریں۔ تو کھانسی۔ تپ دق اور گنٹھیا دور ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے۔ دل۔ اور جگر کی بیماریوں کیواسطے یہ ایک سریع التاثیر دوائی ہے۔ دبلے۔ پتلے لوگوں کو اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ طاقت اور سب توانائی بخشتی ہے۔ رشیوں نے جو تعریف اس کی ہے۔ وہ تجربہ سے ہمیشہ سچ ہی ثابت ہوئی ہے۔ پور

قیمت ایک ماہ کے استعمال کے لیئے ۔۔۔۔۔۔۔۔ (عہ)

مدو میومیئے سکولانک ہر قسم کے پرمیہ یعنی ذیابیطس خواہ زیادہ پیشاب آتا ہو۔ یا زیادہ مٹھاس آتی ہو اس کے لئے یہ لاثانی دوائی ہے۔ سینکڑے مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتہ کیلئے عہ

کنک ارشٹ۔ ہر ایک قسم کے دمہ کھانسی کے لئے یہ اکسیر دوائی ہے۔ جسکے برابر آج تک کوئی دوائی ایجاد نہیں ہوئی ہے۔ سینکڑے پرانے مریض اس سے فیض یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتہ کے استعمال کے لئے ایک روپیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (لعہ)

ابھے ارشٹ۔ بواسیر خونی یا خشک کے لئے نہایت مفید دوائی ہے۔ تلی کے واسطے بھی عمدہ ہے۔ اور سینکڑے مریضوں پر کامیابی کیساتھ برتی گئی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کے استعمال کے لیئے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (عہ)

جو مریض اوشدھالیہ میں آکر علاج کرائیں ان سے صرف دوائی کی قیمت لیجاتی ہے۔ غریبوں اور تنگ دستوں کا علاج بلا فیس اور بغیر دوائی کی قیمت لئے کیا جاتا ہے (۲) سب قسم کے امراض کی ادویات اس اشدھالیہ میں تیار رہتی ہے جو کہ درخواست کرنے پر ویلیو پے ایبل) قیمت طلب پارسل کے ذریعہ بھیجی جاتی ہے (۳) سب باہر کے رہنے والے مریض جو اپنے حالات لکھ کر تحریر کر سکتے ہیں۔ تو ان کے حالات کو غور سے سمجھ کر ان کے لئے دوائی بھیجی جاتی ہے (۴) ہر ایک دوائی کا ڈاک محصول علاوہ قیمت کے خریدار کے ذمہ ہوگا۔ (۵) خریدار کو چاہیئے۔ کہ اپنا نام مقام ڈاکخانہ۔ ضلع۔ وغیرہ صاف لفظوں میں لکھیں تمام خط و کتابت بنام پنڈت سیتا رام شاستری۔ کوی رتن ایورویدک وشو اوشدھالیہ امرتسر نمک منڈی ہونی چاہیئے +

المشتہر

پنڈت سیتا رام شاستری۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی کیلئے ایک عمدہ نسخہ

میرے پاس ایورویدک چکتسا الطبابت ہندی کا، جو ہر ایک مجرب جیتی پرکاشک سرسوتی نام تیل ہوئی کا تیار کیا ہے جس کو سری ڈال کر گٹو کے دودھ میں ۳ ماشہ روز صبح کے وقت ۳ ماشہ روز پینے سے عقل و قیاس فہم و فراست۔ حافظہ۔ ذہن۔ یادداشت۔ اور زبان کی تیزی میں اس قدر روشنی ہوتی ہے۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ سوائے اس کے یہ تیل قبض کشا ہاضمہ کی درستی بلغم بادی کے دفع کرنے میں لاثانی ہے۔ مگر قدرے تیز و گرم ہے۔ قیمت ۵ روپیہ فی سیر۔ مگر ۵ سے کم قیمت کی بوتل ہرگز نہیں ملے گی۔ اور خرچ ڈاک بذمہ خریدار کے

المشتہر وشوا ناتھ شرما ویدا و ہیا ایک کنیا مہاودیالہ (جلندھر شہر)

پھوک کے خریدار و نکو رعایت

اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش قیمتی ایک روپیہ سماجوں کو لعہ میں پانچ جلدیں۔ اور دیگر گراہکوں کو لعہ روپیہ میں دس جلدیں دینے کیلئے طیار ہیں۔ **المشتہر**

گلاب چند لال لائبریرین آریہ سماج لاہور

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جیشت کے جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے۔ ریٹ مقرر ہے۔ **المشتہر**

مالک ہندو ہوٹل لاہور

ضرورت ہے

میرے ایک شریف دوست اور شریف خاندان قوم مہاجن عمر ۲۵ سال بالکل تندرست چالیس روپیہ

باہوار کے ملازم ہیں۔ جنکی عورت کو مرے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اب مہاجن کی کسی ایسی بدھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو شریف خاندان سے اور نیک چلن ہو عمر پندرہ سال سے کم نہ ہو۔ اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات راقم سے دریافت کریں **المشتہر**

گوری شنکر درج منتری آریہ سماج سرینگر

عروج

یہ ایک ایسا بیش بہا دلپذیر ناول ہے۔ جو اردو کے علم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس میں مطلق حسن اور عشق کی داستان نہیں ہے۔ اور نہ فرضی باتیں ہی لکھی گئی ہیں۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی مضامین نکالے گئے ہیں۔ کہ جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب و نیک نام ہو سکتا ہے۔ اور تنگدستی میں خوشی سے رہنا۔ کسی کا بیجا شکوہ و شکایت نہ کرنا۔ شکر کے ساتھ بسر اوقات کرنا۔ اور خدا پر پورا بھروسہ رکھنا۔ ہر ایک کام کو دیانت داری اور خوش اسلوبی سے کرنا۔ والدین کی دل و جان سے اطاعت اور فرمانبرداری۔ تحصیل و ہنر کا ہمیشہ شائق رہنا۔ اپنی ذاتی محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہونچانا طرح طرح کے مشکلات کو قوی ہمت اور دانشمندی سے حل کرنا۔ خود ضبطی اور انکساری۔ و سلامت روی و بردباری۔ فراخدلی و کفایت شعاری نیک نیتی۔ دور اندیشی۔ راستبازی و مروت اور اپنے آقا کی خیرخواہی اپنے ماتحتوں سے سلوک عام کو فائدہ پہونچانے کی خواہش اوصاف حمیدہ اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کئے گئے ہیں۔ کہ پڑھنے سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر ہوتا ہے۔ قیمت ۱۰ علاوہ محصول ڈاک ار **المشتہر**

منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

موسم سرما کی بہاری

کشمیری پٹی و لوئی ہر قسم [illegible] دستیاب ہے [illegible]

[illegible]

المشتہر [illegible]

ضرورت

ایک گوڑ برہمن ۱۰ سالہ کنیا کے لئے ایسے بر کی ضرورت ہے جس کی عمر ۱۵ اور ۱۸ سال کے اندر ہو۔ پڑھا لکھا ہو۔ صحت جسمانی عمدہ ہو۔ لڑکی دیوناگری پڑھی لکھی ہے۔ بلواہ وید دکشنا ریتی سے ہوگا۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں۔ **المشتہر** دولت رام شرما

بہار گو اپدیشک آریہ سماج آگرہ

نصف قیمت میں پرب ہائے مہابھارت

مہابھارت کے مشہور و معروف اردو ترجمہ مطبوعہ ودیا درپن پریس شہر میرٹھ کے مندرجہ ذیل پرب قیمتی [illegible] وزنی و شاندار بچنے کے صرف ۲۰ سیٹ باقی ہیں فی سیٹ فروخت ہونگے۔ جو [illegible] اور ۲ ر فیس رجسٹری جلد بھیجکر [illegible] منگوا لیں [illegible] پر بھیجے جائینگے۔ ۳۱ دسمبر [illegible] کے بعد کوئی [illegible]

ضروری نوٹس

آریہ کنیا پاٹ شالہ کیلئے ایک یوگیہ ادھیاپکہ کی بہت جلد ضرورت ہے۔ ادھیاپکہ کیسا بھی اُس کا خاوند ہو۔ تو بڑی اُتم بات ہے۔ پانچویں جماعت تک پڑھا سکتی ہو۔ حساب اور دستکاری اچھی طرح جانتی ہو نیک چلن ہو۔ درخواستیں جلد آنی چاہیئے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی۔ نرسنگھ داس اسسٹنٹ منیجر آریہ کنیا پاٹ شالہ کرنال - محلہ آرین کوٹ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

...اور میڈیکل کالج کے پروفیسر وں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت
...یورپ کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی
...امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت دھند تاریکی چشم وغبار جالا
...ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ
...اور بعض لوگ جو آنکھوں کو مضبوط بنانے پر اس سرمہ کا استعمالی
...چند روز کے استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھجاتی اور عینک

کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اصلی
کم رکھی ہے کہ عام رفاہ اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے
کافی ہے ملنے کا پتا۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ عسہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ
عسہ مصری کا سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا
ضرور دیں۔ نقلی وجعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات	اِن سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	تازہ سندات

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا
...سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے بھیجا ہے
...نہایت عمدہ اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص ضعف قوت
...کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہتا پانی
...موتیا بند کی شروع ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جن
...نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور
...کا کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی
...نہیں ہر کس کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات
...جہاں کہیں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں بھی
...اسکو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک
...شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا
...سرمہ مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر ڈی ایچ سنگھی
...ایم ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی
...برگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی
...کے نام بطور اشتہار کی نسبت شہادت دیتا ہوں
...سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اُس کا تجربہ
...ایک زیر علاج مریضہ حیات اتم دیوی بعمر ۵ سال
...پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں پر

خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑنے
اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں
اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُسکی بینائی میں
اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو
سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ
پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔
مریضہ مذکورہ نے ۳۰ روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔
جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔
دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم اسسٹنٹ
سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور و سابق پروفیسر
میڈیکل کالج لاہور۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ
سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اُن مریضوں پر جنکی
آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے
دیکھا مفید پایا میری رائے میں اچھا ہے اُن مریضوں
کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور
دھند غبار اور کمزوری نظر یہ سرمہ نہایت مفید ہے
دستخط ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم
ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں اس
امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ
جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اپنے زیر
علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری
رائے میں بینائی قایم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری
سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے
دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ڈینٹری کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی نصف ایک
میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک
کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُس کو مبلغ
پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا
جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی
مطلب کے لئے پانچ ہزار روپیہ جمع کیا گیا ہے

المشتہر میا سنگھ اہلو والیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

نامردی کی مجرب دوائی ۔ نامردی کے لئے نہایت ہی مفید اور اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ دو شیشی کلاں ...

ہر قسم کی نامردی ... دوا ... ہو سکتی ہے ۔ فوراً منگوائیے یا ویلیو پے ایبل طلب کیجئے ...

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو ۔ بدن کے پھوڑے پھنسی ۔ بھگندر ۔ ناسور ۔ درد اعصاب ۔ بدہ ۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکالیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے ۔ قیمت دو شیشی کلاں ۲ روپیہ ۔ اور خورد شیشی ... ۔

آب حیات دافع ذیابطیس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو ۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر دو آتا رہے اور پیشاب میں شکر پائی جاتے ۔ آب حیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے ۔ تین شیشی کلاں قیمت ۔ پانچ روپے ۔

رفیق طالب العلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے ایک خوراک رفیق طالب العلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے ۔ ایک شیشی کلاں ۔ ... (عہ)

رفیق جواناں دافع جریان رقت منی و احتلام و سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں ۔ جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں ۔ رفیق جواناں کے استعمال سے سب شکایت دور ہو جاتی ہیں ۔ قیمت تین شیشی (سے)

دلپذیر سوزاک ۔ و قرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت دو شیشی خورد ۱۲ اور کلاں ۲ روپیہ ۔

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور مجرب تاثیر ہے ۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو ۔ دو شیشی خورد ... روپیہ (...)

آرام بخش دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا ۔ بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو ۔ دو شیشی کلاں ... معہ مرہم (...)

مصفی خون تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک ہو تو بہت مفید ہے ۔ دو شیشی کلاں ...

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت ۔ یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے ۔ دو شیشی کلاں ...

دل راحت دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں ... ۔ اور معہ مرہم تین روپیہ (...)

دلکشا دافع قبض ... خواہ کتنے عرصہ ... بہت ہی مفید ہے ۔ دو شیشی کلاں ...

ضیاء و صحت ۔ دافع ضعف ۔ بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو ۔ اور طرح طرح کی تکلیف ہو ... اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں ۔ قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ (...)

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی دوا بذریعہ عرضی حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے ۔ شیشی کلاں ... ایک ماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوگی ... دوائی کو ہر قسم کی چوٹ سے محفوظ رکھنا چاہئے ۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی ہے ... حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا ...

نوٹ بہت سے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس ہماری صحت بخش ادویات کے موجود ہیں ۔ لیکن گنجائش جگہ درج نہیں ہو سکے ۔ جو صاحب ہماری ادویات کے دیکھنا چاہتے ہیں ... درخواست کریں ۔ اُن کی خدمت میں ... ادویات سارٹیفکیٹ ... ارسال کئے جائیں گے ۔

المشتہر پنڈت رام چند ہومیوپیتھک ... صادق ہومیوپیتھک ... جالندھر ... پنجاب

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ ... منشی رام ... مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Registered No 39

Registered No. L. 39

[illegible]

قیمت ہر صورت بہ پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

دھرم پرچارک

سمت ۱۹۵۹ | [illegible] وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر سے شائع ہوتا ہے ۔

اشتہار
رب ادویات

یہ نولی جو امراض کے دور کرنے میں تاثیر رکھنے کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت بذریعہ ویلیو پی [illegible] کیجاتی ہیں۔
کشتہ نقرہ۔ اس کے کھانے سے دل [illegible]۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور [illegible] کا [illegible] آنا بند ہو جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اسکے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے۔ [illegible] آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ سر کا چکر آنا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ [illegible] کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا کامل علاج ہے۔ روغن مسیحا حاجتمندوں کے لیے اکسیر ہے [illegible] دوائی بھیجی جاویگی۔ تولہ
روغن مسیحا۔ [illegible] اس سے صحت [illegible] [illegible] وسست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ [illegible]

پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ......
دوائی آتشک۔ خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر تکلیف و دست و [illegible] آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ [illegible]
دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ [illegible] جس شخص کو کسی [illegible] بیماری کا علاج کرنا یا مشورہ لینا ہو تو بیرنگ [illegible] طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔ المشتہر
حکیم تاراچند از گجرات (پنجاب) ......

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم [illegible] تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ و بدک گرنتھوں اور شاستروں [illegible] کی شکل [illegible] اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہری لوکل پر [illegible] نرخ سے [illegible] نہیں مگر زیادہ سستی [illegible] خوشبودار اور زیادہ

دیر پا ہے۔ نرخ ۱۷ سیر [illegible] کی تھیلیوں میں جلد ملتی ہے۔ سگندھت [illegible] [illegible] پیکٹوں میں [illegible] ہے۔ [illegible] ٹانک [illegible] لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور [illegible] کی تلافی نامناسب بے احتیاطیوں میں فی الفور [illegible] ہوتی ہے۔ تقویت باہ۔ دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کے خاص اصول ہیں۔ [illegible] خوف [illegible] [illegible] شامل [illegible] چہرہ کی زردی [illegible] کو دور کرنا اس کا مخصوص کام ہے۔ علاوہ ازاں یہ اعلیٰ درجہ کی مقوی [illegible] اور [illegible] ہے۔ قیمت فی بکس ۲۱ تولہ [illegible] کی خوراک ہے (عہ) مشہور مجرب جریان [illegible] [illegible] کو ٹھیک کرتی ہے۔ قیمت [illegible]
۲۰ تولہ [illegible] گلعباں انجن [illegible]
الاثر۔ پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ ایک تولہ (عہ)
نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی ۔ المشتہر
[illegible] پنساری شہر راولپنڈی

فرنگ پرہار

۳۹

آزمایا اور ایجاد کیا ہوا سنت گینڈا سنگھ مقام ڈاک خانہ کھوٹڑہ ضلع ہوشیارپور

یہہ آتشک کی عجیب وغریب دوائی ہے - اس کو کہاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھہ ضرورت نہیں - نہ منہہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے - صرف سات خوراک کہانے سے بیماری دفع ہوجاتی ہے - اگر آتشک کی جڑ اوڑانی ہو تو فرنگ پرہار ضرور منگوالو - قیمت صرف .... (عہ)

سوزاک اس کے ۱۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اُڑ جاتا ہے - قیمت ... (عہ)

بھنگ رس یہہ بہنگ نہایت محنت و عمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے جس کو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑہتی ہے - پہر بہی قیمت فی تولہ عہ ہے - محصول ڈاک علیحدہ ہے - ملنے کا پتہ یہہ ہے ؛ **المشتہر** جی - ایس - آر - ڈاک خانہ ووسویہ ضلع ہوشیارپور ؛

نہ خریدوگے تو پچھتاؤگے

۲۳

گہڑیاں چین اعلےٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر آہنی اوپن فیس کمپلس پرزہ ولی واسایز ؛ جویل سنہری پرزے تقریباً مفت یعنی ایک روپیہ کو ڈیڑہ دو ہڑ فروخت ہو رہی ہے - گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگا یا ہوا مثلاً گہڑیاں - کلاک - ٹایم پیس - باجے زنجیر وغیرہ کفایت سے مل سکتے ہیں - بوست بلفین فہرست ملاحظہ فرماویں - اور اپنی نیمتی فرمایش سے نیازمند کو ممنون منت فرماویں ؛

المشتہر

شیخ پیر بخش و عظیم بخش گہڑی ساز نان بازار صدر - ضلع جالندہر شہر (پنجاب) ؛

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے - کہ ہماری لائبریری میں بہت سی قسم کی انگریزی - اردو - ہندی - سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی - پنڈت گورو دت ودیارتہی - لالہ منشی رام - پنڈت لیکہرام آریہ مسافر - منشی جیون لال - پنڈت کرپارام شرما - لالہ دیوراج - ماسٹر درگا پرساد - پنڈت بہیم سین شرما - بابو کاشی رام کہتری - رائے ٹہاکر دت - لالہ بہیونداس - بابو بیارام چٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود رہتی ہیں - اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بہر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے - اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بہیجی جاتی ہے - اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کی کاپیاں ہماری لائبریری میں رکہنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں - اور یہہ مکتا ترجمہ بابو نہال سنگہ کرنال نو دسی بہی برائے فروخت موجود ہے قیمت عہ ؛ **المشتہر**

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور - وچہووالی ؛

آرین کلاتھ مینوفیکچری بٹالہ

درست ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون مہسی کہیس - دہوتی - سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں - ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں - علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازار بند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بہی بہم پہونچائی جاویگی - جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر طیار کرایا جاویگا - صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ مفت گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کیا جاویگا - مدہم دیسی نمونہ پرچہ جات جگہ بجگہ بہیجے ہیں پڑہ ریسالی جاویگی ... المشتہر

ستہ دہرم پرچارک جلد ... دیانند ...

جیالا رام مشتہر ... اس پر ... پرہترٹران آرین کلاتھ مینوفیکچری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ......

بیماری سے شفا پانیکے لیئے نہایت عمدہ موقع

۱۲

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کا پہل

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم ریاست نواب صاحب بہاولپور بہاولپور مقام اپنے ذاتی تجربہ سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں ؛

جوہر شش آتشک اور اس کے بد نتایج صاف خون کی نہایت مجرب دوائی ہے ... اور (عہ) ...

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک ... جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا دور ہو جاتا ہے ...

نمر والی ٹانک پنشر ضعف دماغ ضعف ... جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کے ... چند ہی ... اکسیر ہے ... پانچ ... درد ... ہو جاتا ہے قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی - چند ہی خوراک سے ... بند ہو جاتا ہے .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ...... (عہ)

نامردی کی مجرب دوائی ...... (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں - جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں - پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے ؛

المشتہر پنڈت رام ناتہ ... پنشنر ... دیپ ... دواخانہ ... ضلع ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...نار کی گتی

گورو نانک جی براہمو سماج کے بانی قرار دیے گئے ہیں..........

۱۷ نومبر ۹۹ء کو لاہور کے براہمو سماج میں بضعف

...براہمو صاحبان مقیمہ پنجاب نے گورو نانک جی کے ...دن کو منانے کی غرض سے ایک جلسہ منعقد کیا۔ اسمیں ...چار اصحاب نے گورو نانک جی کے جیون چرتر پر مختصر ...ریں کیں۔ لالہ روچی رام صاحب ساہنی نے بھی ایک ...تقریر کی جس میں صاف طور پر یہہ فرمایا کہ میں ...نانک جی کو صرف سکھہ پنتھہ کا ہی بانی قرار نہیں ...یتا ہوں بلکہ براہمو سماج کا بھی بانی قرار ...یتا ہوں۔ اب تک آدی براہمو یہہ دعوی کرتے ہیں ...آدی براہمو سماج کو راجہ رام موہن رائے نے ...ایا۔ نو بدہانی براہمو یہہ فرماتے ہیں۔ کہ نو بدہان ...سماج کی ابوکیشب چندر سین نے بنا ڈالی ہے اور ...دھارن براہمو یہہ کہتے ہیں کہ پنڈت شونا تھہ شاستری ...دھارن براہمو سماج کے بانی مبانی ہیں۔ اب لالہ ...چی رام صاحب نے گورو نانک جی کو براہمو سماج ...بانی قرار دیا ہے۔ چند روز ہوئے پادری پی۔ سی ...مدار صاحب نے (جنہیں نو بدہانی براہمو کیشب بابو ...جانشین سمجھتے ہیں۔) لاہور میں لیکچر دیتے ہوئے ...حضرت عیسی مسیح کو براہمو سماج کا بانی اور براہموؤں ...پیشوا قرار دیا تھا۔ لفظ تھیسٹ کے معنے براہمو ...ایشور بھگتی یا خداپرستی ذات سے منسوب کرتے ہیں۔ اب صرف سوال ...ہے کہ براہموؤں کے نزدیک لالہ روچی رام صاحب ...رائے کی کیا وقعت ہوگی۔ اگر ہماری یادغلطی نہیں ...تو تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ لالہ صاحب نے لاہور کے ...براہمو سماج میں ایک لیکچر دیتے ہوئے یہہ فرمایا تھا

کہ میں برابر براہمو سماج کا ممبر رہا ہوں۔ ہر طرح (سہاے) ہوں۔ اور عملی ثبوت یہہ پیش کیا تھا کہ جب کبھی براہمو صاحبان کا پرتی بھوجن ہوتا ہے تو اس میں میں شریک ہو جاتا ہوں۔ غالباً ابتک بھی لالہ صاحب براہمو سماج کے انوشٹھانک سبھاسد نہیں ہوئے ہیں اور نہ اپنے آپ کو براہمو سماج کے کسی فرقہ سے خاص طور پر وابستہ کیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ لالہ صاحب کی رائے کی کیا وقعت ہو سکتی۔ دور نہ جائیے لاہور کا پرچہ تھیسٹ ہی لالہ صاحب کی رائے کی اپنے طور پر تائید نہیں کرتا صرف اس خبر کو جنبھو نگر "دی خالصہ" لاہور کے حوالے سے شایع کر دیا ہے ۔

خالصہ پنتھہ کی اندرونی کیفیت

ان دنوں سکھہ یا خالصہ پنتھہ کے انگریزی اردو اور گورمکھی پرچے اپنی اپنی علیحدہ علیحدہ ڈیڑھ چاول کی کھچڑی پکا رہے ہیں اور ایک کی رائے دوسرے سے شاذ و نادر ملتی ہے۔ ایک مشرق کو جاتا ہے تو دو مغرب کو چنانچہ بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہونچی ہے۔ کہ ایک پرچہ نے اپنے سر ورق پر موٹے حروف میں یہہ عنوان جمایا ہے کہ "لعنت ہے اُن خود غرضوں پر جو پیٹ کی خاطر پنتھہ کو نقصان پہونچا رہے ہیں"۔ آگے چلکر قریب قریب تمام خالصہ پنتھہ کے پرچوں کے ایڈیٹروں اور خالصہ کالج کے بعض سربرآوردہ کارکنوں کے کھلے کھلے نام دیکر اُس انتہا درجہ کی افسوسناک کارروائی کو مشتہر کیا ہے۔ جو پٹیالہ راجندر کلب میں ہوئی۔ ایک پرچہ خالصہ کالج کی وکالت کرتا ہے دوسرا اُس کا خاکہ اڑاتا ہے اور خالصہ مکتی فوج کو پنتھہ کی بہتری کا ذریعہ بتاتا ہے۔ تیسرا یہہ لکھتا ہے کہ خالصہ مکتی فوج بچوں کے کھیل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اور عیسائیوں کی اس نقل سے نفرت ظاہر کرتا ہے۔ چوتھا یہہ حادیلا کرتا ہے

کہ امرت سر کی سنگھہ سبھا نے لاہور کے "کلچر ڈ ہندوؤں" کے ایک اپدیشک جرام سنگھہ نامی کو اپنا اپدیشک مقرر کرکے خالصہ پنتھہ کی عزت کو برباد کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ خوف ظاہر کرتا ہے کہ کلچرڈوں کا اپدیشک دغا دیگا۔ اور اس قدر غل اس بارہ میں مچایا ہے کہ آسمان سر پر اٹھا لیا ہے۔ پانچواں امرت سر کے مخالف صاحب کی صفت و ثنا میں ورق کے ورق سیاہ کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ خالصہ پنتھہ کی عظمت کا یہی باعث ہے کیونکہ اُنہوں نے گرنتھہ صاحب کا انگریزی میں ترجمہ سکھہ گیانیوں کی امداد سے بہت محنت سے کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہہ کوئی نہیں لکھتا کہ خالصہ پنتھہ کے خالص اصول کیا ہیں۔ اور بمقابلہ دیگر مت متانتروں کے اس میں خاص خوبی کیا ہے۔ جہاں تک ہمیں خیال ہے ابتک کسی خالصہ پنتھہ کے پیرو کار نے قادیاں کے مرزا غلام احمد کی کتاب "ست بچن" کے جواب دینے میں کوئی معقول اور باوقعت کارروائی نہیں کی۔ گو ایک کتاب شاید خالصہ بہادر کے ایڈیٹر کی جانب سے شایع ہوئی تھی۔ مگر اُس میں نہایت افسوس ہے کہ مدلل طور پر نفس مضمون سے بحث نہیں کی گئی تھی اس لئے وہ مشہور نہیں ہو سکی ۔

راجہ رام موہن رائے کی نسبت رائیں

خوش اعتقادی بعض اوقات ضعیف الاعتقادی کی حد سے گذر کر خبط کے درجہ پر پہونچ جاتی ہے۔ یہی ضعیف الاعتقادی مردہ پرستی کی بنا ہے۔ براہمو صاحبان میں ان دنوں اس کا خاص ظہور نظر آتا ہے۔ آگے آگے دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں کلکتہ میں ساودھارن براہمو سماج کے پروہان نے راجہ رام موہن کی نسبت کہا کہ وہ ہر طرح سے کامل بلکہ اصل انسان تھے۔ اور

ہندوستان میں آج تک نہ زمانہ سلف میں اور نہ زمانہ حال میں کوئی اُن کا ثانی پیدا ہوا ہے۔ اور نہ ہے۔ اسی طرح سے [illegible] وہ معروف براہمو سماج اسی طرح [illegible] ڈیم بوس نے فرمایا کہ ہندوستان کی سرزمین پر وہ جب سے بنی ہے۔ راجہ رام موہن کا ثانی کوئی پیدا نہیں ہوا۔ کیا ملکی۔ کیا مذہبی۔ کیا علمی اور کیا مجلسی معاملات میں کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی جس سے یہہ پایا جاوے کہ راجہ رام موہن کے پایہ کو کوئی شخص اس ملک میں اب تک پہونچا ہے۔ اس پر لاہور کا ٹریبانی پرچہ ٹربیٹ ناک بھوں چڑھاتا ہے اور لکھتا ہے کہ اگر پادری موزمدار صاحب انہیں معتقدات سے حضرت عیسیٰ کو متنفف کرتے ہیں۔ تو سادھارن براہمو کیوں چڑتے ہیں۔ اپنے اپنے عقیدہ کا سب کو اختیار ہے۔ یاد رہے کہ مردم پرستی ضرور ایک دن تحت الثرا کو پہونچا دیگی ؎

اخبار ٹربیون کی غلط بیانی

یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ جھوٹھ خواہ زبان سے برآمد ہو یا نوکِ قلم سے۔ ایک تعلیمیافتہ سے اُس کا ظہور ہو یا بیوقوف جاہل سے۔ آخر جھوٹھ ہے۔ بلکہ وہ جھوٹھ جو تعلیمیافتہ اشخاص کی جانب سے نوک قلم کے ذریعہ مشتہر ہو۔ نہایت نفرین کے قابل ہوتا ہے۔ کیونکہ ہزاروں آدمی اُسے پڑھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ہمیں نہایت افسوس ہے کہ پنجاب کے مشہور انگریزی اخبار ٹربیون کی حالت ایک عرصہ سے قابل فخر یا قابل رشک نہیں ہے آجکل مختلف اخبارات میں اس کی موجودہ حالت پر بہت کچھ کہا جا رہا ہے۔ دراصل ٹربیون کی اندرونی حالت واقفکار اصحاب کے لئے باعث حیرانی نہیں ہو سکتی۔ یہہ نتیجہ تو آخر ہونا ہی تھا۔ کلچپڑوں کا ہاتھ بہت عرصہ سے ٹربیون کے اندر کام کرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ گو کبھی زور شور کے ساتھہ۔ کبھی دبا چھپا ہوا۔ کلچڑے چونکہ آریہ سماج کے خانہ زاد دشمن ہیں۔ وہ بےمحسر قعہ وبے موقعہ آریہ سماج پر ٹربیون کے صفحوں پر زہر اُگلا جاتا ہے۔ جو اصحاب معاملہ فہم اور واقف راز ہیں وہ تو ٹربیون کی کسی رائے کو جو آریہ سماج کی نسبت نکلتی ہو ذرہ بھی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ مگر بہت سے بھولے بھالے آدمی دہوکھہ میں آجاتے ہیں۔ حال میں لاہور کے سالانہ جلسوں کی مختصر کیفیت شایع کرتے ہوئے ٹربیون نے عمدًا کلچپڑوں کی منڈلی کا نام تو "آریہ سماج" قرار دیا ہے۔ اور آریہ سماج کا نام "ویدپرچار فریق" رکھا ہے۔ اسی پر اکتفا نہیں کی گئی ہے۔ ایک اور سفید جھوٹھ شایع کیا گیا ہے۔ یعنی پہلے طور پر پہلے یہہ لکھدیا کہ ڈی۔ اے وی کالج کے لئے لاہور کے سالانہ جلسہ پر امسال پندرہ ہزار روپیہ چندہ ہوا۔ تاکہ لوگ سمجھیں کہ ابھی تک کلچپڑوں کی بہت زیادہ کساد بازی نہیں ہوئی ہے۔ جب اس امر کی تردید میں شروع ہوئیں تو بیچارے ٹربیون کو کروٹ بدلنی پڑی۔ پھر چھاپدیا کہ نہیں امسال لاہور کے سالانہ جلسہ پر دس ہزار روپیہ کلچپڑوں کے مندر کے لئے اکٹھا ہوا۔ اور پانچ ہزار ڈی۔ اے وی کالج اور بعض متفرق کاموں کے لئے جمع ہوا۔ یہہ بھی صحیح نہیں ہے۔ صرف بارہ سو روپیہ کے قریب امسال ڈی۔ اے وی کالج کے لئے چندہ ہوا ہے۔ دس ہزار کی مندمنڈ کی رقم وہ ہے جو سالہا سال سے علیحدہ علیحدہ کرکے کلچپڑوں کے پرچوں میں مشتہر ہو چکی ہے۔ ہمیں شک ہے کہ ڈی اے وی کالج کے لئے سارے سال میں بھی پانچ ہزار روپیہ نقد چندہ ہوا ہے یا نہیں۔ اخبار ٹربیون کو اگر کلچپڑوں کی حد سے زیادہ خاطر منظور ہے تو اُس کے اور بہت سے ڈہنگ ہیں۔ مگر کم ازکم اُسے کچھہ اپنی طرف بھی دیکھنا چاہئے۔ برسوں کی پیدا کی ہوئی عزت کو یوں چند دنوں کے اندر کھو دینا کچھہ تعریف کی بات نہیں ہے۔ آئیندہ اُسے اختیار ہے ؎

انڈین نیشنل کانگرس اور سوشل کانگرس لکھنؤ

بڑے دن کی تعطیلیں آتی ہیں۔ لکھنؤ میں بڑی دہوم دہام سے نیشنل کانگرس کا جلسہ ہوگا۔ اُسکے بعد سوشل کانفرنس کا بھی ایک اجلاس خاص ہوا ہے۔ ممالک مغربی وشمالی بالخصوص اودھ کے اصحاب کی الوالعزمی اور ثابت قدمی ہزار تعریف کے قابل ہے۔ کہ اُنہوں نے ہر طرح کی دقتوں کا جراءت سے مقابلہ کرکے بڑی شان وشوکت کے ساتھہ تمام آریہ ورت کے معزز اور آزاد آدمیوں کو شرکت کے لئے مدعو کیا ہے۔ ہم صدق دل سے کانگرس کی کامیابی کے خواہاں ہیں۔ مگر ساتھہ ہی یہہ بھی ظاہر کر دینا بے موقعہ نہیں سمجھتے کہ جب تک آریہ ورت کی دہارمک حالت ترقی پذیر نہیں ہوتی اصلی مراد کا بر آنا بہت مشکل ہے۔ سوشل کانفرنس بیچاری کیا کام کر سکتی ہے۔ جبکہ اُسے ابھی تک کام کرنے کا کوئی راستہ ہی معلوم نہیں ہوا [illegible]

نوید

بھر انٹر یگیں میں جلندھر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر جلندھر ہوں گے اور گوروکل کی نسبت بھی بیان کرینگے باہر کے بھائی درشن دیں۔

منشی رام

ہمارے خاص نامہ نگار

تمستے ....

.... مہاشہ جی

لالہ دیوراج جی کو ایک پتر مورخہ ۶ دسمبر ۱۸۹۹ء لکھا ہوا مہاشہ ہرگولال جی منتری آریہ سماج نجیب آباد نے ارسال کیا ہے جس میں وہ تحریر کرتے ہیں کہ پنڈت پدم سنگھ جی ایڈیٹر بھارت پرتی ندھی سبھا اپدیشک و مہاشہ بھگوتی پرساد جی سبھاسد آریہ سماج مرادآباد لوگوں کو عام طور سے کہہ رہے ہیں کہ لالہ دیوراج جی جالندھر تو اسی مانس اور انڈوں کے آلو کہا جاتے ہیں۔ آپ کا یہہ کہنا بالکل جھوٹا ہے۔ اور بے بنیاد ہے۔ لالہ دیوراج جی جیسا مہاتما مانس اور انڈوں کے آلو کھانا تو درکنار بلکہ چھونا پاپ سمجھتے ہیں آپ جیسے اس وقت آریہ سماج کے سدھانتوں کے انکول چلنے والے پنجاب میں بہت کم ملیں گے جو کہ آریہ سماج کے اپدیش کے لئے اپنا تن من دن لگاتے ہیں۔ سارا دن وہ بچوں، کنیا پاٹھشالا، پنچال پڑھتا اور سبھا یک اخباروں کے لکھنے اور کنیا مہا ودیالہ کے کاموں کے لئے لگاتے ہیں اور ڈاک کی بھرمار اور یہی وجہہ ہے کہ اُن کی صحت زیادہ کام سے مشتعل ہو گئی ہے۔ پھر ایسے لوگ بھی ہیں کہ اُن کے برخلاف جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں۔ ایسے پرشوں کے برخلاف جھوٹھہ بولنا مہاپاپ ہے۔ اور پنڈت پدم سنگھ جی و مہاشہ بھگوتی پرساد جی کو مناسب ہے کہ بہت جلد بذریعہ اخبار بتاویں کہ آیا انہوں نے لالہ دیوراج جی کو مانس اور انڈوں کے آلو کھاتے دیکھا ہے یا کہ انہوں نے کسی سے سُنا ہے۔ یا کہ اُنکو کسی نے کبھی لگائی ہے۔

(ہرکشن لعل از جلندھر شہر)

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی

کا

وارشک ادہیویشن بڑے دن کی تعطیلوں میں بتاریخ ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۸۹۹ء مُرادآباد میں ہوگا۔ اور مندرجہ ذیل مضامین ادکت ادہیویشن میں پیش ہونگے۔

(۱)	گذشتہ سال کی کارروائی پر انتر منظوری۔
(۲)	سالانہ رپورٹ ۔
(۳)	تیاری بجٹ مع اس تجویز کے سبھا کے پانچویں اُدیش کی تکمیل کے لئے کچھہ دھن رکھنا چاہئے ۔
(۴)	آریہ پرتی ندھی سبھا کا ہیڈ کوارٹر مستقل طور پر مقرر ہونا چاہیئے ۔
(۵)	آریہ پرتی ندھی سبھا کے جلسہ میں شریک ہونے والے پرتی ندھی ممبروں و اپنے کہاں یان کا خرچ خود برداشت کرنا چاہیئے۔ اس وشئے پر وچار ۔
(۶)	آریہ بھاسکر پریس کے دان کا وشئیہ ۔
(۷)	ویدک پاٹھ شالا کے کسی ایکانت دیش میں کھولنے کے وشئے پر وچار ۔
(۸)	عہدہ داروں تتھا انترنگ سبھاسدوں کا انتخاب ۔
(۹)	آڈیٹر کے انتخاب کا وشئیہ منظوری کی حالت میں اُس کا انتخاب ۔
(۱۰)	اگلے سال سبھا کا جلسہ کہاں ہونا چاہئے۔

گوروکل پاٹھہ شالا سکندرآباد

بڑے ہرش کے ساتھہ پرکاشت کیا جاتا ہے کہ گوروکل ویدک پاٹھہ شالا سکندرآباد سٹیشن کے نکٹ ضلع بلندشہر میں دسویں مارچ ۱۸۹۹ء سے کھُل گئی ہے۔ جس کا اُدیش سچے برہمچاری بناکر ودیش ودیشانتروں میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے۔ پاٹھہ شالا کی بھی پرنالی وہی ہے جو شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی کے منتویہ انوسار ہے۔ تتھا گرنتھہ بھی وہی پاٹھہ نیت کئے گئے ہیں۔ جو کہ اوکت سوامی جی کے سمت ہیں۔ اشٹادھیائی مہابھاشیہ ورشن آدی جس کے ادھیاپک شریمان پنڈت بھیم سین شرما سابق سنشودھک ویدک پریس اجمیر مقرر ہوئے ہیں۔ جس کسی مہاشے کو اپنے پتر آدی بھیجنے ہوں بھیجیں۔ اور جو اناتھہ ہوں اُنہیں کسی آریہ سماج سے سربرت آدی وشیک پتر ویکر بھیج سکتے ہیں۔ پھر جس آدک سب پربندھ یہاں پر ہے۔ جو مہاشے وشیش حال دریافت کرنا چاہیں وہ نمن لکھت پتہ سے کریں۔

منیجر گروکل ویدک پاٹھہ شالا سٹیشن ریلوے سکندرآباد۔ ای۔ آئی۔ ریلوے ضلع بلندشہر

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج مُرادآباد	۲۵ ۲۶ دسمبر ۱۸۹۹ء
آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اُتر و اودھ مقام مُرادآباد	۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۸۹۹ء
مالیرکوٹلہ	۲۳ ۲۴ دسمبر ۱۸۹۹ء
میرٹھہ شہر	۳۰ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۹ء

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماجک خبریں

بنوں۔ (۱) ۲۵ ر اکتوبر کو لالہ منشی رام جی۔ اور پنڈت پورنانند جی نے لالہ نرملداس سبھاسد آریہ سماج بنوں کے نئے مکان کی پرتشٹھا کرائی۔ لالہ صاحب نے عــه روپیہ کنیا مہاودیالہ کو دان دئے اور عــه روپیہ پنڈت جی کو جو اُنہوں نے گروکل فنڈ میں دیدئے ؛ (۲) دیوالی کے روز لالہ سکھا یا رام جی بی۔ اے وکیل اور سردار بوگہا سنگھ نے مہرشی دیانند جی کے جیون پر لیکچر دئے۔ (۳) ۵ ر نومبر کے ستپاہک جلسہ میں لالہ سکھا یا رام جی نے کتھا کی۔ ۱۰ روز پنڈت لچھمنداس صاحب ٹھیکیدار اور لالہ نانک چند صاحب ملازم کمسریٹ نے سماج کی ممبری قبول کی۔ (۴) ۱۲ ر نومبر کے ستپاہک جلسہ میں لالہ سکھا یا رام جی نے کتھا کی۔ بعد میں منتری جی نے ایک ہونہار آریہ نوجوان لالہ خان چند ودیارتھی کی بیوقت موت پر اظہار افسوس کیا۔ لالہ چمن لال جی نے ایک مضمون گوشت خوری کے برخلاف پڑھکر سُنایا اور اپنی ہمشیرہ کا تیار کردہ گلوبند کنیا مہاودیالہ کو دان دیا۔ جو کہ لالہ شیو دیال نے ایک روپیہ کو خرید لیا۔ اسی روز سے آٹا فنڈ باقاعدہ جاری کیا گیا ہے۔ عــه روپیہ دتانس اور لعه روپیہ بابت مشن فنڈ پرتی ندہی سبھا کو ارسال ہوئے۔ نرپنگ کے جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں ؛

برنالہ دیوالی کے روز آریہ سماج میں لالہ جیوا رام جی منتری نے مہرشی دیانند کے جیون پر لیکچر دیا اور چار آنہ مشن فنڈ کے لئے اپیل کیا۔ عــه چندہ ہوا۔

آریہ سماج شکر گڑھ کے وارشک اتسو کے بعد پنڈت گردہاری لال و پنڈت رام رتن و پنڈت شیو چندر جی معہ بھجن منڈلی ویدپرچارنی سبھا نارووال کے قصبہ بوڑہ ڈلہ میں تشریف لے گئے اور دہوم دہام سے ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ پورانک پنڈتوں کیا تہہ

ستّ ستر ارتہہ بھی ہوا جس میں اُنہوں نے شکست فاش کہائی۔ لوگوں پر اثر اتم ہوا۔ مخصوصاً جاٹ لوگوں پر۔

آریہ سماج چھینا نے اپنے سبھاسدوں کے سادہارن جلسہ منعقدہ ۱۶ ر نومبر میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔ کہ (۱) جو ممبران باستثنائے اُن کے جو اسجگہہ موجود نہیں ہیں) جو حاضر نہ آویں انکو ڈنڈ دیا جاوے۔ کثرت رائے سے پاس ہوا کہ جو ممبران ستپاہک جلسہ میں ۴ دفعہ حاضر نہیں ہونگے۔ سوائے حسب ذیل وجوہات کے لئے بیماری و کام عدالت و شادی غمی رشتہ داران کے حاضر نہیں ہونگے خارج کیا جاویگا۔ علاوہ اس کے سبھا کو اختیار ہوگا۔ کہ معافی مانگنے پر معاف کیا جاوے ؛

(۲) کثرت رائے سے پاس ہوا کہ انترنگ سبھا و عام جلسہ آریہ سماج ہذا کا ایک ماہ کے بعد ہوا کرے ؛

(۳) اگر کوئی آریہ سماج کا ممبر آریہ سماج کے نیموں کے برخلاف چلے۔ اگر معافی مانگے تو مانگنے پر معافی دیجاویگی اور اگر وہ اپنے گناہوں کو آئندہ ترک نہیں کریگا تو خارج کیا جاویگا ؛

(۴) سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور سنہ رواں پر دس یا بارہ ممبران معہ بھجن منڈلی جانا ضروری ہوگا۔

(۵) کثرت رائے سے یہہ امر پاس ہوا کہ چندہ چھہ ماہ کے بعد تک وصول ہونا چاہئے۔ چھہ ماہ سے زیادہ چندہ باقی نہ رہے ؛

(۶) کثرت رائے سے یہہ پاس ہوا کہ اگر باہمی بھائیوں کی آپس میں لڑائی ہووے۔ تو اُن کی لڑائی کا فیصلہ سبھا میں پیش ہوکر ہونا چاہئے۔ حتی الوسع ایسا ہونا چاہئے کہ جس سے باہمی نفاق کی صورت نظر نہ آوے ؛

(۷) اور اگر کسی آریہ بھائی پر سچا مقدمہ یا تکلیف ہو۔ اُس سماجک بھائی کو بشرطیکہ وہ ہر طرح سوامی جی کے نیموں کا ماننے والا ہو۔ تو ضرور اُس کو روپیہ وغیرہ سے مدد دینی چاہئے۔

(۸) اگر کسی سماجی بھائی کو کسی قسم کی تکلیف یعنی

روپیہ یا غلہ کی ضرورت ہووے تو اُس کو سماج کی جانب سے امداد دیجانی چاہئے ؛

سیالکوٹ آریہ سماج کے سبھاسدوں نے دیوالی کے دن صبح کے وقت بازاروں میں انگریزی باجہ کے ساتھ بڑی رونق سے نگر کیرتن کیا۔ بعد ازاں سماج مندر میں ہون کرکے ایشور پرارتہنا کی اور شری سوامی دیانند جی مہاراج کے اُپدیش پر لیکچر لالہ گنیشداس سبھاسد نے دیا۔ اور چار آنہ مشن فنڈ کے لئے اپیل کیا۔ جس پر للعہ ۳/۱۴ نقد جمع ہوا۔ جو دوسرے دن آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کو بھیجا گیا ؛

التماس

عرصہ سے چند صاحبان سکرٹری آریہ سماجہائے کی سیوا میں کچھ کچھ کاپیاں کتاب موسومہ گائتری بھجن بغرض اشاعت برائے فروخت بھیجی گئی تھیں جنکی قیمت اب تک سماج مذکور کو وصول نہیں ہوئی۔ اسلئے نویدن ہے کہ کرپا کرکے ترسیل زر کا انتظام بہت جلد فرما کر سماج مذکور کو کرتارتہہ کریں۔ چونکہ رقوم (سوائے ذیل آریہ سماج کوئٹہ و ملتان) بہت قلیل ہے۔ ایسا نہ ہو کہ طول طویل خط و کتابت میں محصول ڈاک کی ہی بھینٹ ہوجاویں ؛

{ آریہ دہرم پرچارک کا ابھلاشی
منتری آریہ سماج سیالکوٹ........ }

آریہ سماج چھینا کا تیسرا سالانہ جلسہ

۱۶ و ۱۷ ر مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو ہونا قرار پایا ہے اور نگر کیرتن ۱۵ ر مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو ۴ بجے شام کے ہوگا۔ یعنی ہولیوں کی تعطیلات میں ہوگا۔ ابکی مرتبہ پچھلے سال کی نسبت اچھا انتظام ہوگا۔ شیرینی دودہ وغیرہ کی دوکانیں لگوائی جاوینگی بیلع کی سماجوں کی خدمت میں التماس ہے کہ ان تعطیلات پر اپنا وارشک اُتسو نہ منادیں ؛

(منتری)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

ایک اندوہ ناک واقع

مانیہ ور ایڈیٹر ست دہرم پرچارک۔ نمستے

چونکہ مجھکو اپنے مذہبی اعتقاد کی وجہہ سے دیانند اینگلو ویدک کالج سے مجبوراً علیحدہ ہونا پڑا ہے۔ اس لیئے میں اُمید کرتا ہوں کہ میرے حال زار کو آپ اپنے اخبار میں شایع کریں گے۔ آٹھہ ماہ ہوئے کہ لالہ ہنسراج بی۔ اے پرنسپل کالج مذکور نے مجھکو اپنے کمرہ میں بُلاکر دریافت کیا کہ آیا میں نے کبھی کالج کے احاطہ میں کالج پارٹی کو بُرا بھلا کہا۔ میں نے بادب عرض کیا کہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اس پر پرنسپل صاحب نے مجھکو تنبیہ فرمائی کہ آئیندہ ایسا کبھی نہ کرنا۔ چونکہ مجھکو ایسی بیجا حرکت کرنے کا کبھی خیال تک بھی نہ تہا۔ اِسلیئے میں نے پرنسپل صاحب کے حکم کی تعمیل کرنے کا وعدہ کیا پہر ۷ نومبر ۱۸۹۹ء کو جبکہ اس معاملہ کا کچہہ بہی خیال نہ رہا تہا۔ پرنسپل صاحب نے ایک حیرت انگیز حکم بدیں مضمون صادر فرمایا۔ کہ ”رام داس طالب علم جماعت سال سوم بوجہہ نافرمانی حکم بالفعل ایک ہفتہ کے لیئے جماعت سے خارج کیا گیا۔ اور اُس کو چاہیئے کہ وہ کل کو مجہے پہلی گھنٹی میں ملے“ اِس حکم کو دیکھکر پروفیسران اور طلبار کالج سب کے سب حیران و پریشان ہوگئے۔ بلکہ کالج میں حکم نے ایک بہاری تہلکہ مچا دیا۔

آٹھہ نومبر کو میں حسب الحکم لالہ ہنسراج سے ملا۔ تو مفصلہ ذیل گفتگو آپکے اور میرے درمیان ہوئی۔

لالہ ہنسراج ۔ ویل۔ رام داس کیا یہہ سچ ہے کہ تم دو تین دفعہ کالج بورڈنگ ہوس میں گئے۔

جواب ہاں جناب۔ یہہ بالکل سچ ہے۔

لالہ ہنسراج تم وہاں کیوں گئے ؟

جواب اپنے دوستوں اور آریہ کمار سبھا کے ممبروں سے ملنے کے لیئے۔

لالہ ہنسراج کیا تم نے وہاں کوئی چندہ کی فہرست کہولی ہوئی ہے ؟

جواب ہاں جناب میں وید پرچار فنڈ کے واسطے چندہ کر رہا ہوں۔

لالہ ہنسراج کیا تم کو میرا حکم یاد ہے۔

جواب بخوبی یاد ہے۔ آٹھہ ماہ ہوئے کہ آپ نے حکم دیا تہا۔ کہ میں کالج پارٹی کے لوگوں کو کبھی بُرا بہلا نہ کہوں۔ سو میں نے آجتک کبھی کسی قسم کی سپرٹ میں آپ کی عدول حکمی نہیں کی۔

لالہ ہنسراج کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہاری خیالات کو پسند نہیں کرتا۔ اور کیا تم اُن لڑکوں کی جنہوں نے چندہ دیا ہے فہرست دیکھتے ہو۔

جواب میرے پاس ہے لیکن میں دینے کے واسطے طیار نہیں ہوں۔ کیا جناب کا ارادہ چندہ دہندگان کے برخلاف کوئی ایکشن لینے کا ہے۔

لالہ ہنسراج یہہ میں ابہی تک نہیں جانتا۔ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ تمہارا اسطرح سے چندہ جمع کرنا ایک نقصان دہ یا خلل انداز ہے۔

جواب میں ایسا خیال نہیں کرتا ہوں۔ کیونکہ میں صرف آریہ کمار سبھا کے ممبروں اور سبہاسکوں سے چندہ جمع کرتا ہوں۔

لالہ ہنسراج خیر میں اِس لغو کو پسند نہیں کرتا۔ اگرچہ مینے اس بات کا پہلے کوئی خاص نوٹس نہیں لیا۔ تو اُس کی وجہہ یہہ تہی کہ تم میرے رشتہ دار ہو اور میں اپنے چچا کو رنج دینا نہیں چاہتا۔ اور تم اس بات کا فائدہ اُٹہاتے ہو تو میں تمہارا رشتہ دار ہوں۔

جواب جناب بالکل نہیں۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتا ہوں۔ کہ میں نے کبھی حکم عدولی کی ہو۔ اور یا میں نے کالج کی مدوت کالج پارٹی کو کبھی بُرا بہلا کہا۔ اور میں نہیں جان سکتا۔ کہ اب آپ کا کیا حکم ہوگا۔

لالہ ہنسراج خیر۔ تمہاری باتیں ہیں۔ یا تو تم مجہے لکھکر ایک اقرار نامہ دو۔ کہ تم کبھی بورڈنگ ہوس میں نہیں آؤگے۔ اور کبھی کالج کے احاطہ میں مذہبی معاملات پر بات چیت نہ کروگے۔ یا ڈسچارج سارٹیفکٹ لے لو۔

جواب میں آپ کو کل اپنا ارادہ ظاہر کروں گا۔

لالہ ہنسراج بہت اچہا۔

(جواب) ۹ تاریخ کو یہہ جواب میں نے لالہ ہنسراج کو دیا۔

بخدمت جناب پرنسپل صاحب دیانند کالج لاہور

جناب عالی

کل کے آپ کے فرمائے حکم کے واسطے میں بڑے ادب سے آپ کے آگے یہہ چند ایک معروضات پیش کرتا ہوں۔

(۱) ایک تو آپ نے یہہ شرط رکھدی تہی۔ کہ میں کبھی ڈی۔ اے وی کالج کے احاطہ میں مذہبی معاملات کا ذکر نہ کروں۔ اگر میں ڈی اے وی کالج کا طالب علم رہنا چاہتا ہوں تو کیا میں یہہ آپ کو تبلا سکتا ہوں کہ کالج میں لڑکوں کے درمیان مذہبی معاملات پر ہمیشہ بحث مباحثہ رہتا ہے۔ وہ سا ماجک معاملوں پر آزادانہ طور پر اپنے خیالات کو مطابق اُن کی تعریف کرتے ہیں۔ یا اُن کو بُرا کہتے ہیں۔ جیسا کہ وہ مناسب سمجہیں ہیں جیسا کہ عام طالب علم ہیں اُن مباحثوں میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ اور مذہبی سوالوں پر بہی

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُن کی نسبت زیادہ سزاوار نہیں ہوں۔ میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ جس پر ان حالتوں میں اعتراض اُٹھایا جا سکے مجھے ڈر ہے کہ کسی میرے دشمن نے آپ کو میرے برخلاف آمادہ کر دیا ہو۔ اگر میں نے کوئی ایسی حرکت جان بوجھکر کی ہے کہ جس سے قواعد کے برخلاف عمل کا خیال کیا جا سکتا ہو تو میں اپنے قصور کے واسطے اُس کی ادب سے معافی مانگتا ہوں۔

(۲) میں کالج کو چھوڑنے کے واسطے جس کی کہ میں بڑی عزت کرتا ہوں اور جس کے کہ واسطے میں نے مُدت تک چندہ مانگا ہے۔ چھوڑنے کی خواہش نہیں رکھتا۔ اور کیا میں بڑی مودبانہ طور پر آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہہ حکم آیا صرف میرے ہی واسطے ہے۔ اور یا عام طلباء کے لئے۔ مجھے اپنے خیالات کے واسطے ویسی ہی محبت ہے جیسی کہ اور طلباء کو اپنے خیالات کے واسطے۔ جو کہ اُن کو جس چیز کو وہ اچھا سمجھتے ہیں اُس کے بارہ میں وہ آزادانہ طور سے بولنے کی آزادی رکھتے ہیں۔ تو یہہ ایک بڑا ہی تکلیف دہ معاملہ ہے کہ صرف میں ہی اپنے خیالات کو ظاہر کرنے سے ہٹ جاؤں جب وہ میرے سامنے میرے خیالات کے برخلاف بولتے ہیں۔ تو یہہ ایک عام بات ہے۔ کہ میں اپنے خیالات کی پُشتی کروں۔ اور اُن کے خیالات کو اپنے دلائل سے رد کروں۔ اگر ایک عام حکم مذہبی بحث مباحثوں کے بند کرنیکا دیدیا جاوے پھر اگر میں اُس کی خلاف ورزی کروں تو آپ مجھکو جیسے قدر سخت سزا چاہیں دے سکتے ہیں۔ چونکہ انسان کی فطرت کمزور ہے۔ جبکہ دوسرے طلباء میرے خیالات کے برخلاف کہیں۔ تو میں اُن کو جواب دینے کے لئے مجبور ہو جاؤں اسواسطے میں بڑی افسوس کے ساتھ دوسری بات کو پسند کرتا ہوں۔ اور اس حالت میں مجھکو اُس کالج کے چھوڑنے کا جس کو کہ میں اپنا بڑے فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میرا اپنا ہے اور جس کے کہ پرنسپل کے واسطے میرے دل میں بڑی ہی سچی تعظیم ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے اپنے مذہبی خیالات کے واسطے جنہیں بدلنا میرے لئے ناممکن ہے۔ مجھے یہہ راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ آپکا تابعدار

راہداس، طالب علم سال سوم ؁

اسکے پڑھنے کے بعد لالہ ہنسراج نے یہہ سوالات کیئے

لالہ ہنسراج تم کو کون ستاتا ہے ؁

جواب کوئی خاص شخص نہیں۔ تقریباً تمام طلباء دوسری پارٹی کے میرے خیالات کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ اور میں اپنے آپ کو بچانے کے واسطے مجبور ہو جاتا ہوں۔ مجھے کوئی خاص شخص کا نام نہیں لینا چاہیئے ؁

لالہ ہنسراج تم اُن کو کیوں بند نہیں کرتے ؁

جواب جناب عالی۔ میں کس طرح بند کر سکتا ہوں ؁

لالہ ہنسراج تب تمہیں اُن کے نام تبلانے چاہئیں تاکہ میں اُن کا انتظام کروں ؁

جواب جناب عالی۔ تب میں کل کیا جماعت میں حاضر ہو سکتا ہوں ؁

لالہ ہنسراج ہاں میں کل لکھکر ہی حکم دونگا ؁

لالہ ہنسراج جی کے زبانی حکم کے مطابق میں ۱۱ تاریخ کو جماعت میں حاضر ہوا۔ میں ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں بیٹھا ہوں گا۔ جبکہ کالج کے چپراسی نے مجھکو کلارک کا حکم تبلایا۔ کہ مجھے طلب کیا گیا ہے۔ کلارک نے مجھے پرنسپل صاحب کا میری عرضی پر حکم تبلایا۔ اس حکم نے مجھکو حیران و پریشان کر دیا۔ جو کہ صرف ان لفظوں میں تھا۔ کہ

راہداس سال سوئم کی عرضی پر یہہ حکم ہے کہ اُس کو جماعت میں آنے کی اجازت ہے۔ اگر وہ ایک عام طالب علم کی طرح اپنے چال و چلن کو بنانے کا اقرار کرے۔ (۱) کہ وہ کبھی بورڈنگ ہوس میں نہ جاوے۔ (۲) اور وہ کوئی ایسا فعل نہ کرے سادھو چندہ دہندگان کو چندہ وصول شدہ واپس دیدیوے۔ اگر وہ اِن شرائط کا پابند ہونیکا اقرار کرتا ہو تو اُسے جماعت میں پڑھنے کی اجازت ہے۔ اور لالہ سادانند اور بابو جگر وتی کو اس بات کی اطلاع دی جاوے۔ ورنہ وہ نام خارج کرا سکتا ہے ؁

ناظرین خیال کر سکتے ہیں کہ یہہ شرائط جو کہ پرنسپل صاحب نے مجھہ پر لگائیں۔ کیسی عاجز بنانے والی ہیں۔ کیا سب سے گیا ہوا لڑکا بھی اتنا کر سکتا ہے کہ وہ ایسی شرائط کو منظور کر لیوے۔ بغیر پشیمانی کے۔ اب چونکہ اور کوئی میرے واسطے بہتر راستہ نہیں رہا تھا۔ اسواسطے میں نے ارادہ کیا کہ نام خارج کرالوں۔ اس واسطے میں نے یہہ جواب پرنسپل صاحب کو لکھا ؁

جناب عالی۔ آپ کے حکم کے مطابق میں کل کالج میں آیا۔ اور مجھے کالج میں آئے ہوئے ابھی گھنٹہ نہیں ہوا تھا جبکہ مجھے چپراسی نے آپ کا حکم دیا۔ اُس کو میں پڑھکر بہت حیران ہو گیا۔ کیونکہ اُس حکم نے آپ کے زبانی حکم کی نسبت چند ایک زیادہ شرائط لگا دیں۔ حکم میں لکھا تھا۔ کہ میں کبھی بورڈنگ میں نہ جاؤں۔ اور دید پرچار فنڈ کا چندہ لکھا گیا ہوا چندہ دہندگان کو واپس دیدوں۔ اور ایک معمولی لڑکے کی طرح اپنا چال چلن بناؤں۔ پہلی شرط کو میں بڑی خوشی سے منظور کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے آپ کے روبرو پہلے ہی منظور کیا تھا۔ اور تیسرا فقرہ کوئی خاص ہدایت نہیں ؟ کیا میں مودبانہ طور سے پوچھ سکتا ہوں۔ کہ مجھے ایک معمولی طالب علم کی حالت میں کیا کرنا چاہئیے۔ اور دوسرا جملہ مجھے میرے مذہبی خیالات کی چوری کے واسطے ہے جو کہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہیں کر سکتا۔ ہیں اس لئے آپ سے عرض کرتا ہوں
کہ آپ اس کو بڑی مہربانی کر کے دوبارہ غور فرما دیں۔
اور اگر آپ کوئی اور تجویز نہیں کر سکتے تو آپ میرا نام
خارج کر دیویں۔ اور چونکہ میں نے کالج کے واسطے کسی
قدر کام کیا ہے۔ اور چندہ جمع کیا ہے۔ اور
کالج کے واسطے مضامین لکھے ہیں۔ اور میں سکول کالج
میں اچھی طرح رہا ہوں۔ اور چونکہ کسی قسم کی شکایت
بھی برخلاف میرے کسی اوستاد یا پروفیسر نے
میرے برتاؤ کی نسبت نہیں کی۔ میں التماس کرتا
ہوں کہ آپ مجھے میری نیک چلنی کا سارٹیفکٹ عنایت
فرما دیں گے۔ آپ کا تابعدار
رام داس طالب علم ایف۔ اے کلاس

میں نے اس عرضی کو ۱۳ تاریخ کو پرنسپل صاحب
کو پیش کیا۔ اور ڈسچارج سارٹیفکٹ لے لیا۔
میں نے ان واقعات کو صاف صاف پبلک کے سامنے
پیش کیا ہے۔ اور پبلک کی رائے پر چھوڑتا ہوں کہ وہ
نتیجہ نکالے۔ کہ کیا دیانند کالج کے لائق پرنسپل
صاحب کے کام آریہ طلباء کی آواز کو بند کر دینے کے
واسطے کافی نہیں ہیں۔ آپ کا داس
رام داس طالب علم ایف اے کلاس دیانند کالج۔

نوٹ

ہمارے لئے کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔
اس قسم کی کارروائیاں انس پرچارکوں
کے داہنے ہاتھ کا کرتب ہے۔ جہاں پرشونکی
کی حالت درحقیقت قابل رحم ہے۔ مرتا
کیا نہ کرتا کے مصداق بن کر نیچرل لیڈر جو
دنیا چار رہے ہیں۔ اُن سے بخوبی اندازہ
لگ سکتا ہے کہ یہ کس درجہ تک گر گئے
بیچاری لالہ منشی رام جی کا ہی کیا قصور ہے۔
یہ سب قوم کی قربانی کا فتور ہے کہ جسکو غرور
ہمارے دھرم اور دھرم کا خیال با لکل نہیں
ایسا ہماری پرا ... پرماتما ہی ان کو
نیک ہدایت کرے۔
(ایڈیٹر)

ریواڑی میں ویدک ریتی سے مرتک سنسکار

پنجاب کی دیگر اضلاع کے مقابلہ میں ضلع گوڑگانوہ مذہبی دوڑ میں سب سے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ ویدک دھرم کے پھیلانے والے مہاتماؤں کے لئے یہاں پر کام کرنے کے لئے بڑا وسیع میدان ہے۔ مگر ہماری بدقسمتی سے ابھی تک اُن کی توجہ اس طرف چنداں مبذول نہیں۔

قصبہ ریواڑی میں عرصہ چند سال سے ایک سماج ستھاپت ہے۔ جو اپنی محدود طاقت کے مقابلہ میں بہت کچھ کام کر رہی ہے۔ بیس نومبر ۹۹ء کو قریب ۱۰ بجے صبح کے اِس سماج کے مہاتما و بزرگ پردھان منشی دینیدیال صاحب بھارگو کا دیہانت ہوگیا۔ سنسکار کے لئے دہلی سماج کو ایک پنڈت بھیجنے کے واسطے ارجنٹ تار دیا گیا۔ لیکن یہاں کے دہارمک سبھاسد کو نے اپنی مدد آپ کی مقولہ کو بھی فراموش نہ کیا۔ پنڈت مہاشہ کے پہونچنے کے پیشتر ہی قریب دو بجے ارتھی بنا کر شمشان بھومی کو لے چلے جہانکہ ویدی پہلے ہی سے طیار کرا دی گئی تھی۔ ارتھی کے آگے آگے بینگ مین آریہ سماج کے خورد سال سبھاسد ایشور کی مہان زندگانی کی ناپائیداری اور غافلوں کو جگانے والے بھجن بڑے اُتساہ سے گان کرتے جاتے تھے۔ اور شمشان میں پہونچکر بھی کچھ عرصہ تک گاتے رہے۔ مخالفین تماشبینوں کا مجموعہ قریب دوسو آدمی کے سنسکار دیکھنے کے واسطے شمشان بھومی میں پہونچا۔ اور بہت ہو ہو ہا ہا مچایا۔ ویدی پیدا کی گئی۔ پنڈت گوتم شرما جی بھی دہلی سے آن پہونچے۔ بس پھر کیا تھا۔ بڑی خوبی سے سنسکار ہوا۔ سنسکار ختم ہونے پر پنڈت صاحب ممدوح نے مسلہ ماتمی پر شوالہ کے نزدیک ایک زبردست بیکھیان دیا۔ سامعین پوری توجہ سے سُنتے رہے۔ درمیان بیان کے پو را گھبیں کے

مشرومنی پنڈت بھارگو جی تھا۔ گبھرائے اپنی سبھا کے اس صدمہ سے جو پوروانگ تمہات باطلہ پر اس سنسکار کی وجہ سے پہونچا تھا۔ چیخنے اور چلاتے ہوئے اپنے بھٹ سے نکلے اور بہت شور و شر کیا مگر سماجکوں نے اس شور و شر کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ دن چھپنے پر لیکچر ہوا جس کا اثر سامعین پر اچھا پڑا۔ ممبروں نے وہیں تالاب پر سنان کیا۔ اور سندھیا کر کے پھر بھجن کیرتن کرتے ہوئے اپنے اپنے مکانوں کو سدھارے۔ اس پوپ گڑھ میں باوجود اسقدر سخت مخالفت کے یہ پہلا مرتک سنسکار بعد کامیابی سے ہوا۔ وہ صرف ہماری دھارمک اور اوتساہی پوسٹ ماسٹر ریواڑی بابو نوارن چند رگمرجی مہاشہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یہ صاحب سماجک کاموں میں بہت انٹرسٹ لیتے ہیں۔ اور عدیم الفرصتی بلا ناغہ سماج کے ستھاپک جلسوں میں پدھار کر اُن کی رونق بڑھاتے ہیں۔ بعد میں دو روز تک سماج مندر میں پنڈت گوتم شرما کے لیکچر ہوتے رہے۔ حاضری ہر دو روز اچھی رہی۔

چونکہ پردھان کا عہدہ خالی تھا اسوجہ سے بابو نوارن چندر مکرجی بالاتفاق پریسیڈنٹ قرار دے گئے۔ لیکن دوسرے روز صبح ہی بابو صاحب موصوف کی تبدیلی ساتھ ترقی کے ہو گئی۔ اب بابو صاحب موصوف امرتسر تشریف لیجاویں گے۔ اُمید ہے کہ وہاں پہونچکر بھی سماجک کاموں میں ایسا ہی انٹرسٹ لیں گے۔ یہ سماج بابو نوارن چندر مکرجی صاحب کا جن کی جانفشانی اور تندہی سے یہ سنسکار نہ بگھیت سمات ہوا۔ اور منبر شری منشی دھرم تپسی منشی دینیدیال جی بھارگو شی کا جو باوجود لیوں کی اغوا اور پوپ برادری کی دہمکی کے اپنے دھارمک پتی کی آخری آگیا پر مضبوطی سے قائم رہی۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ پرمیشور ان صاحبوں کے دھرم بھاؤ کو روز بروز بڑھاوے۔

آپ کا کرپا ابھلاشی
منشی لال سکرٹری آریہ سماج ریواڑی۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے اور مہمان نوازی

ست دہرم پرچارک مورخہ ۲۹ نومبر سنہ ۹۹ء میں ہم نے اس عنوان کا ایک مضمون دیا تہا۔ اور آخیر میں پرارتہنا کی تہی کہ آریہ سماج کے لیڈر اس معاملہ کو زیر بحث لاکر اس کا قطعی فیصلہ کریں گے۔ اگرچہ اُس کے بعد معلوم ہوا تہا کہ کچہہ چہیڑ چہاڑ اس کی بابت لاہور آریہ سماج میں ہوئی ہے اور ست دہرم پرچارک کے ایڈیٹر نے بہی کچہہ اس کو محسوس کیا ہے۔ اور ایک چٹہی اس کے متعلق منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے نام پنڈت ہردے نراین صاحب کی بہی آئی تہی اور یہی شاید چپ چاپ ہوا ہو۔ مگر کسی صاحب نے اپنی رائے کو اعلانیہ اخبار دوارا پرگٹ نہیں کیا۔ ہم آشا رکہتے تہے کہ آریہ سماج کے وہ عالی لیاقت سبہاسد جن کی رائے سماجک دُنیا میں تیر بہدف کا کام رکہتی ہے اپنی رائے سے سوچت فرمائیں گے۔ اور اُس کام میں روکاوٹ ہونے کا اوپاؤ ہوگا جس کی وجہہ سے اکثر کمزور سماجیں اپنا جلسہ نہیں کرسکتیں۔ مگر افسوس کہ بڑے بڑے آدمی بہی دُنیاوی لاج اور شرم کی غلامی میں اب تک پہنس رہے ہیں۔ اور ایسے نربل ہیں کہ اخبار دوارا اپنی رائے پرگٹ نہیں کرسکتے۔ ہم نہیں جانتے کہ آریہ سماجیں اور آریہ پرتی ندہی سبہائیں کیا کر رہی ہیں۔ کسی کی بات کسی کی رائے کو انصاف کے ترازو پر وزن ہی نہیں کیا جاتا۔ اور بلاشک اُن معاملات کی طرف مطلق توجہہ نہیں دیجاتی۔ جن پر کہ ویدک دہرم کی اُنتی کا مدار ہے۔ ہم ہرگز یہہ نہیں سمجہتے کہ ہماری رائے ایک برگزیدہ رائے ہے۔ اور کہ ہم جبراً اس رائے کو منظور کرانا چاہتے ہیں۔ لیکن فی الواقع ہم کو اپنے آتما دوارا جیسی کہ ہماری بدہی ہے یہہ نشچے ہوگیا ہے کہ سالانہ جلسوں پر آریہ سماج کی طرف سے دعوت کا ہونا ایک گونہ تضیع اوقات اور دہن کی بربادی ہے۔ اور اگر ہماری تحریر اس بارہ میں کچہہ وزن نہیں رکہتی تو ہم کو آریہ سماج کے ہوشمند سمجہا دیویں کہ یہہ ٹہیک نہیں ہے تو ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔ صاحبان یہہ ہماری گہر کا کام نہیں ہے۔ اگر آپ ویدک دہرم کی رکشا کرنے والے ہیں تو ہم بہی اُس کے لئے ہانی کارک اب تک ثابت نہیں ہوئے۔ اس لئے مناسب ہے کہ متانت سے اس معاملہ کو فیصل کیا جاوے۔ ہمارا یہہ بہی خیال تہا کہ جو صاحبان اس بارہ میں لکہیں گے۔ وہ فوائد اور نقصان کا موازنہ کرکے ہم کو دکہلادیں گے۔ مگر ست دہرم پرچارک مورخہ ۱۰ نومبر سنہ ۹۹ء کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے بہائی سکرٹری آریہ سماج مظفر گڑہ نے کچہہ اس بارہ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اپنے بہائی کی تحریر کا جواب دیں۔ اُن کو یہہ امر بتلانا چاہتے ہیں کہ جب ایک معاملہ پر بحث کرتے ہوں تو اس بات کو ضرور مد نظر رکہنا چاہئے کہ محرک نے جس معاملہ کے برخلاف جو نقصان ظاہر کئے ہوں اور تردید کنندہ اُس کے حق میں جو فوائد بتلاوے۔ اُن کو بالمقابل سوال و جواب کے طور پر درج کیا جاوے نہ کہ صرف فوائد کو ہی بیان کیا جاوے جس سے پبلک کچہہ بہی نہ سمجہہ سکے۔ ہمارے بہائی نے نقصانات کو ایک طرف رکہہ کر امر زیر بحث کے فوائد پر چند باتیں لکہی ہیں۔ اگرچہ وہ ایسی نہیں ہیں کہ جن کو زیر بحث لایا جاوے۔ مگر چونکہ آریہ پبلک منتظر ہوگی اسلئے ہم اپنے مترکے اعتراضات کا خلاصہ اور اُنکا جواب مناسب طریقہ پر درج کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۔ اُن دہرماتما ذکی لوگوں کو ازحد تکلیف ہوگی جو دوسرے لوگوں کو دہرم گرہن اور آریہ سدہانتوں سے واقفیت پیدا کرانے کیلئے ہمراہ لیجاتے ہیں۔ مہمان نوازی بند کرنے سے اُن کو خود انتظام کرنا پڑے گا۔ اور شاید ہمراہ لیجانے والوں کو اسقدر آدمیوں کو کہانا دینے کی وسعت نہ ہوگی۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ آئندہ کسی کو ہمراہ نہ لاویں گے۔

جواب نمبر ۱۔ جہاں تک ہمارا تجربہ ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایسے دہرماتما بہت کم ہیں جو سوائے آریہ سماجکوں کے اور کسی غیر کو ہمراہ لاتے ہوں اور دہرم اوپدیش سنواتے ہوں۔ اور اگر بالفرض شاذو نادر ایسا ہو بہی جاتا ہو تو دقت کیا پیش آوے گی جبکہ دوکان پر حلوائی کی طرف سے کہانے کا انتظام کیا گیا ہو۔ وہاں پر خود کہاویں اور اپنے ساتہیوں کو بہی کہلاویں۔ اور وسعت کے بارہ میں یہہ جواب ہے کہ کوئی آدمی ایسا نہ ہوگا۔ کہ جو خوراک ساتہہ ہی اپنے ہمراہ نہ لاتا ہووے۔ لازو لاتا ہے۔ اور کیا ساتہہ لانے والوں کا یہہ فرض ہے کہ وہ خود اپنی جیب سے اُن کو کہلاویں بہی۔ یہہ کوئی ضروری فرض نہیں ہے۔ معترض صاحب اگر وہی صاحبان جن کی سماج کی طرف سے ضیافت دینے کے بارہ میں آپ اسقدر زور دے رہے ہیں۔ اگر اپنے ذاتی کام کے لئے مقام جلسہ پر کسی وقت تشریف لاویں تو پہر وہ انتظام کس طرح کریں۔ اور جیسا اسکا آپ جواب دیویں وہی انتظام وہ لوگ اپنے کہانے کا سالانہ جلسہ پر کرلیویں۔ تو کیا ہانی ہے۔ اور جلسہ پر ہی اُن کی ضیافت کرنا کیا خصوصیت رکہتا ہے۔ اور نہ کرنے سے کیا ہتک ہوگی اور کرنیسے کیا لابہہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اعتراض نمبر ۲ - اگر سماج نے
دوکان کا انتظام نہ کیا۔ تو جس وقت
کسی کو بھوک لگے۔ درمیاں کارروائی
کے چلا جاوے گا۔ اور اُس کو دیکھکر
اَور بہاییاں بھی ساتھہ جاویں گے
جلسے کی حاضری کم ہوجاوے گی
اور کا حوصلہ پست ہوجاویگا
اور وہ لیکچر سُننے سے جو گورتوں شیوں
ہوگا۔ محروم رہیں گے ؎

جواب اعتراض نمبر ۲ - اگر کوئی ایسے نازک مزاج صاحبان بھی آریہ پبلک میں موجود ہیں۔ کہ اُن کو بھوکہہ ایسی ستاتی ہے۔ کہ وہ گیارہ بجے تک بھی برداشت نہیں کرسکتے۔ تو وہ دہرم کے مارگ پر چلے جو کہ تلوار کی تیز دہارا کے برابر ہے بخیر و خوبی کسطرح عبور کرسکیں گے۔ اور اگر ایسے صاحبان ہوں بھی تو اگر کوئی اُنکی ضیافت کرے تو اُن کا فرض ہے کہ وہ ضیافت کنندہ کو کہہ دیویں۔ کہ وہ گیارہ بجے کے بعد بلانے آوے۔ اور اگر خود پربندہ کرنا ہووے تو برخاست جلسہ کے بعد تین گھنٹہ کا وقت ملتا ہے۔ خود انتظام کرلیوے یا سماج کے انتظام سے جو دوکان کھولی جاوے اُسپر کہا لیوے۔ پہر کوئی فرق کارروائی جلسہ میں نہیں آوے گا ؎

اعتراض نمبر ۳ - اگر سماج نے انتظام کیا تو سب اکٹھے جاویں گے۔ اور بہت عمدہ رہے گا۔ سب نقص دور ہوجاویں گے ؎

جواب اعتراض نمبر ۳ - خواہ اکٹھے ملکر کہاویں خواہ الگ الگ کہاویں۔ ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک ۳ گھنٹے رخصت کا وقت کہانا کہانے کے لئے نہایت کافی ہے۔ اکٹھے اکھٹا جبرا ہونے کی بابت کوئی دلیل نہیں دی گئی۔ اور نہ اس بات کی دلیل دیگئی کہ اگر سب اکٹھا ملکر کہانا نہ کہاویں تو کیا نقص عاید ہوتا ہے لیکن شاید یہہ سمجہا جاتا ہو کہ اکٹھا ملکر کہانا کہانے میں پریتی بڑھتی ہے۔ تو اس کے جواب میں نویدن ہے کہ جہاں تک دیکھا جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا ایک سے ایک واقف نہیں ہوتا۔ اور اگر ہوتا ہے تو شاذونادر۔ ایک دوسرے کی میلان طبع کو نہیں جانتا۔ اور ماسوائے اس کے کہانا کہاتے وقت ایک دوسرے کی طرف دہیان ہونا مشکل ہے اور نہ ہونا چاہئے۔ ہاں اسقدر تو ضرور دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ ذرا آزاد طبیعت کے ہوتے ہیں وہ مخول بازی اور ٹھٹھا کرتے ہیں۔ جو کہ ایک نازیبا امر ہے۔ بلکہ شاستر کاروں نے بھی بھوجن کرنا ایکانت میں فرمایا ہو۔ بہوجن خواہ اکٹھے مل کر کہاویں خواہ علیحدہ علیحدہ۔ اُسوقت بہوجن کیطرف ہی دہیان رہنا چاہئے۔ پہر جبکہ یہہ بات ہی تو نہ معلوم ایسے موقعہ پر پریتی کی بوچہاڑ آنے کی امید کس طرح کیجاتی ہو۔ اگر نائیہ ورد ہا تماؤں کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ جماعت میں بیٹھکر کہانا کہانے میں پرہیز کرتے ہیں جو کہ درست بھی ہے ؎

اعتراض نمبر ۴ - ہر ایک آدمی کی ہر ایک جگہہ رشتہ داری نہیں ہوتی۔ اگر ہوئی تو جس وقت روٹی تیار ہوگی اور رشتہ دار بلانے آویگا تو فوراً مجبوراً آجانا پڑیگا اور اگر نہ گیا تو رشتہ دار ناراض ہوں گے۔ کیونکہ وہ ۱۱ بجے تک انتظار نہیں کرسکتے ؎

جواب اعتراض نمبر ۴ - اس کا جواب نمبر ۲ میں آچکا ہے۔ اگر کوئی رشتہ دار ایسا ہے کہ ۱۱ بجے تک انتظار کرکے اپنے رشتہ دار کو روٹی سے ہی جواب دیدیوے۔ تو ہم نہیں سمجہتے۔ کہ ایسے رشتہ دار کے یہاں کی ضیافت منظور کرنا باعث بیوقوفی نہیں ہے۔ اسبارہ میں کوئی مجبور نہیں ہوسکتا۔ رشتہ دار ناراض ہوجاوے بلا سے۔ لیکن دہرماتما لوگ ایسے موقع پر روٹی کو ترجیح نہیں دے سکتے۔ اگر ایک بار دو وقت روٹی کہانے پر ہی آریوں نے مجبوری خیال کرلی۔ تو ہم نہیں سمجہتے کہ وہ آریہ کیسے ہوں گے ؎

جن کی رشتہ داری نہ ہو۔ یا کوئی اور صاحب اُن کی ضیافت نہ کریں تو وہ دوکان مقررہ سے خرید کر کہاویں۔ اس میں کیا ہرج ہوسکتا ہے۔

اعتراض نمبر ۵ - اگر سماج نے دوکان کا انتظام کیا تو اُس پر سب کی مرضی اور حیثیت کے مطابق کہانا تیار نہیں ہوسکتا ؎

جواب اعتراض نمبر ۵ - ہر ایک بہائی اس امر کو بخوبی جانتا ہے کہ گہر پر ہمیشہ کچی رسوئی پکتی ہے۔ اول تو تیسرے چوتہے دن دو تین دن ہفتے دو مہینے میں تو ضرور ہر ایک آدمی کا دل چاہتا ہے کہ کوئی نیا کہانا تبدیل کیا جاوے پہر نہ معلوم وہ دن کچی رسوئی کہانے میں کیا دقت پیش آوے گی۔ جہاں تک ہمارا تجربہ ہے کوئی شخص معترض نہیں ہوتا۔ اور جس حالت میں اب بھی کچی رسوئی سب جگہہ سب کے لئے ہوتی ہے۔ تو دوکان پر کچی رسوئی ہونے میں کیا اندہیر مچ گیا۔ اور یہ نہیں کیا قباحت سمجہی گئی ہاں اگر کوئی بہائی شاذونادر ایسا آجاوے کہ

اُس کو پہنچی ہو۔ یا کھانے میں کسی قسم کی
مجبوری ہو۔ یا معدہ بہت نربل ہو کہ جو ہضم
نہ کر سکے۔ تو اُس کے لیے معرفت سکرٹری آریہ
سماج خاص انتظام ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوتا
ہے معترض صاحب قوت ہاضمہ نہیں رکھتے
اور اگر رکھتے تو ایسے دلایل ہرگز
پیش نہ کرتے۔ معترض صاحب اگر ویدک دھرم
کو گرہن کرنے کا کچھ خیال ہے تو اول جسم کو تندرست
رکھنے کے سامان مہیا کیجئے۔ تاکہ کبھی کسی قسم
کی دقت پیش نہ آوے۔ ہر روز سندھیا اور
اگنی ہوتر کی طرح ورزش جسمانی کرنے کا انتظام
کیجئے۔ کیونکہ اس کے بغیر سماجکوں کے
آتما بھی نہایت نربل اور کمزور ہیں ۔

اعتراض نمبر ۶۔ عموماً
عہدہ داران سماج کی واقفیت
آپس میں ہوا کرتی ہے۔ اس لئے
آئے ہوئے پُرشوں کا ہی مان کرینگے
اور دوسرے ناواقف آدمیوں
کا جو کہ مشہور نہیں ہیں۔ اور
بڑے دھرماتما ست وادی ہیں
اُن کا مان نہ ہوگا۔ یعنی دنیا طلب
پُرشوں کا مان ہوگا۔ اور اُتم
گُنوں والے مہاتموں کا اپمان
ہوگا ۔

جواب اعتراض نمبر ۶۔ دُنیا میں عموماً
یہہ کام ہو رہا ہے۔ کہ واقفکار ہی آپس میں
ہر قسم کا میل ملاپ رکھا کرتے ہیں۔ اور
اُن کو ہی آپس میں ملنے پر بڑی پرسنتا
ہوا کرتی ہے۔ اور ناواقفوں کے ہمراہ کسی
قسم کی کارروائی بخوبی نہیں ہو سکتی
اور نہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ کہ ہر ایک سے
ہر ایک کی واقفیت ہو۔ جس سے جس کی
واقفیت ہوگی اُس کی ہی وہ خاطر تواضع
کرے گا ۔ اُپدیشکوں کے لیے ہم نے اپنے
مضمون میں درج کر دیا ہے کہ اُن کے کھانے
کا پربندھ معرفت سماج کے ہونا چاہیئے ۔
دوسرے جو ایسے دھرماتما ست وادی ہونگے
کہ وہ مشہور نہ ہوں گے اور نہ کوئی اُن کو
جانتا ہوگا۔ اور نہ وہ کسی کو جانتے ہونگے
تو اُن کے لیے قدرتاً کوئی انتظام نہیں ہو سکتا
اور نہ اس میں کوئی گنہگار ٹھہر سکتا ہے۔ اور
نہ ایسے پُرشوں کو کسی قسم کا رنج ہوتا ہے
لیکن واضح رہے کہ ہر ایک سماج میں ایسے
آدمی بھی تو ضرور ہوں گے کہ جو سب کی ضیافت
کر سکیں گے۔ اور اگر ایسا بھی ہو اور کوئی بھی اُن کو نہ
پوچھے تو وہ دوکان مقررہ سے لیکر کھا بھی سکیں
زیادہ وسیلے کی ضرورت ہی کیا ہے ۔

اعتراض نمبر ۷۔ عموماً
عہدہ داران سماج لیڈروں
یا ایڈیٹروں۔ کلارکوں۔ وغیرہ
کو روٹی کھلا دیں گے اور
کھلانی پڑے گی۔ اس لیئے
اُن کی مہمان نوازی میں
اُن کا بہت وقت ضایع
ہوگا ۔

جواب اعتراض نمبر ۷۔ معترض صاحب
تین گھنٹے رخصت ہو جاتا ہے۔ بہت وقت بھی کوئی
کچھ تکلیف نہ ہوگی۔ انتظام پہلے سے ہی ہو
صرف جا کر کھانا کھا لینا ہے۔ سماج کی طرف سے
ضیافت ہونے میں یہہ قباحت ہوتی ہے کہ ایک تو
عہدہ داران سماج کو سماج کی طرف سے انتظام
کرنا پڑتا ہے اور پھر وہ خود گھر کھانا کھانے جاتے
ہیں۔ اسلیئے اُن کا فضول وقت ضایع ہوتا ہے
اور بعض اوقات اُپدیش تک بھی نہیں سُن سکتے

اعتراض نمبر ۸۔ اگر
سماج کے عہدہ داران نے
اپنے دوستوں کو کھانا نہ
کھلایا۔ تو محبت میں فرق
آئیگا۔ آئندہ کے لیے آمد و
رفت کم ہو جاوے گی ۔

جواب اعتراض نمبر ۸۔ جو صاحب ایسا
سمجھیں کہ ہمنے آپکو اور ہم کو اعتراض ہی کیا
سماج کی طرف سے ضیافت ہونے میں سب کی
پرورشی ہوتی ہے کیا یہہ سماج کا کام
ہونا چاہیئے کہ سب لوگوں کی عزت اور آبرو
رکھنے کے لیئے ضرور ہی ضیافت دیا کرے۔ یہ
خوب منطق ہے کہ اگر فلاں نے روٹی نہیں دی
اگر سماج نے ضیافت بند کردی تو آنا ہی بند
ہو جاوے گا۔ تو اس سے یہہ ثابت ہوا کہ لوگ
صرف روٹی ہی کھانے کے لئے آتے ہیں۔ اور اگر
یہہ مطلب ہے کہ وہ انتظام نہیں کر سکتے
انتظام تو سماج کی طرف سے روٹی کا ہوگا
اور کھانا ہر وقت ملتا رہے گا۔ رہنے کے لئے
سماج کی طرف سے مکان اور خدمت کے لئے
کہار ہوں گے۔ پھر معلوم کہ آنے والوں کو اس سے
زیادہ آسایش کی کیا ضرورت ہوگی۔ اور پھر
وہ کونسی وجہ ہے جو سماج کے جلسہ پر آنا بند
کریں گے۔ بیشک وہ تو ضرور بند ہو جاوینگے
کہ جو صرف روٹی کھانے کے لئے آتے ہوں
دوسرے صاحبان ہرگز بند نہ ہوں گے۔ کیونکہ
وہ دھرم اُپدیش سُننے اور اپنے آتما کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پکیزہ بانٹنے کے لئے آتے ہیں۔ نہ کہ روٹی کہانے کے واسطے ۔

اعتراض نمبر ۹ ۔ ویدک دھرم کے بموجب پرچار کی غرض سے ۔۔۔ وار کہ ست وادی چہل ۔ کپٹ ۔۔۔ ست اُتم گن والے آدمیوں کا ۔۔۔ ابہت پریم سے سنسکار ان ۔۔۔ آدر سے کرنا چاہئے۔ سو جہاں ۔۔۔ واری کرنے سے ہوگا ۔ تو وہ روہ ہوگا ۔ علیحدہ علیحدہ سبھا سدوں نے کیا تو سماج نے مِلکر کرلیا ۔ کہاں پان ہونے سے دہرم پر ۔۔۔ وراڈہ وشواس ہو جاتا ہے ۔۔۔ سخت آدمی بہی نرم ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ عیسائی لوگ کروڑوں روپیہ لگا کر دشمن کو بہی نرم کرلیتے ہیں ۔

جواب اعتراض نمبر ۹ ۔ ہم بہی یہہ بات ماننے کو تیار ہیں ۔ کہ اچہے گن والے مِشنوں کی تواضع ان جیل آدمی سے ہونی چاہئے ۔ مگر نہ معلوم کہ معترض صاحب کو کس طرح شک ہوگیا کہ ان کی تواضع نہ ہوگی ۔ اگر سماج کی طرف سے ضیافت نہ ہوئی تو ہم یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ سماجک لوگ ایسے ایسے مہاتماؤں کی بڑی خوشی سے تواضع کریں گے ۔ جن کا کہ اُن کو بڑا انتظار رہا کرتا ہے ۔ سماج کی طرف سے ضیافت ہونے میں پریتی نہیں بڑہتی نہ کسی کا دل نرم ہوتا ہے ۔ بلکہ اگر فرداً فرداً اصحاب ضیافت کریں تو پریتی ضرور بڑہتی ہے ۔ کیونکہ یہہ نتیجہ ہوتا ہے ۔ کہ فلاں صاحب نے ضیافت کی ۔ اسلئے اُس کی طرف سے پریتی کا خیال آئیگا ۔ اگر سماج کی طرف سے ضیافت ہوئی تو پریتی کا خیال کسی کی طرف بہی نہیں ہوسکتا ۔

کیول کہان پان ہونے سے ہی دہرم پر وِراڈہ وشواس نہیں ہوتا ۔ بلکہ دہرم پر عمل کرنے سے ہی (جیسے کہ سِت اور نیاے کہے ہیں) وِراڈہ وشواس ہوتا ہے ۔ اور افسوس کہ کیسی کمزور دلیل ہے ۔ دیگر مذاہب کے لوگ کروڑہا روپیہ خرچ کرکے لوگوں کو جو اپنے مذہب کی طرف مائل کرتے ہیں ۔ اُس کی خاص وجہہ یہہ ہے کہ اُنکے اپنے عقائد اور مذہبی اصول نہایت کمزور ہیں اس لئے وہ لوگوں کو دام تزویر میں لاکر مذہب بنانا چاہتے ہیں ۔ ویدک دہرم کرتو نہیں ہے ۔ ایسے جال بچہانے کی ضرورت نہیں ۔ اور نہ روٹی کا لالچ دیا جانا چاہئے ۔ کیول ویدک دہرم کا اُپدیش سُنانا چاہئے ۔

معترض صاحب نے یہہ نہیں بتلایا کہ جہاں ہاں ہر مذہبی اُپدیش ہوتا ہے یا جو لوگ یاترا کی غرض

اعتراض نمبر ۱۰ ۔ آریہ ورت میں بڑے بڑے بہت اور گدی نشین اُتسب کرکے سنگر سہتے ہیں ۔ اور ہزاروں آدمیوں پر اپنا اثر ڈال دیتے ہیں ۔ رعدلی اور سکہاؤ سے اُن کا دہرم پہیلتا ہے ۔

جواب اعتراض نمبر ۱۰ ۔ بے شک آریہ ورت میں بڑے بڑے بہت گدی دار اُتسب رچتے ہیں ۔ مگر معترض صاحب کو معلوم نہیں کہ وہ اُتسب ایک بہت گدی دار کی طرف سے خاص اپنے ذریعہ کے ذریعہ کے لئے (جسکے لئے اُس آمدنی سے خرچ کرنیکا خاص طور پر خطر ہوتا ہے) اپنے سٹہہ کی آمدنی سے ہی ہوتا ہے ۔ نہ کہ عام لوگوں کا چندہ جمع ہوکر اُن کا اصول بہی ہوتا ہے ۔ بلکہ سٹہہ ایلط سا نیات ایسی ہی ہوتی ہیں کہ اُس آمدنی کو فقرا کی خاطر تواضع اور آرام میں ہی

۔۔۔ سے مقدس ستہان سمجہا جاتا ہے ۔ وہاں پر کون ضیافت کرتا ہے ۔ اور چونکہ وہاں پر روٹی نہیں دیجاتی تو لوگوں کا مجمع اس قدر کیوں جمع ہوجاتا ہے معترض صاحب ذرا خیال فرماتے دہرم کا جوش ہوتا ہے ۔ ہزارہا روپیہ خرچ کرکے لوگ اسی لئے جاتے ہیں ۔ روٹی کہانے کے لئے نہیں جاتے ۔ کیا مکہ میں جو جاتری جاتے ہیں یا بیت المقدس کی جو جاترا کرتے ہیں اُن کی غرض کیا بجز دہرم کا حصول ہوتا ہے ۔ یا اور کچہہ ۔ ہمارے خیال میں دہرم کے علاوہ اُن کی اور کوئی غرض نہیں ہوتی ۔ یہہ ایک آریہ سماج ہی ہے ۔ اصول این نکالا ہے کہ ضیافت بہی رہ سانہہ رہا کرے ۔ اور دہرم اُپدیش بہی ۔ بعض صاحبان یہہ اعتراض بہی پیش کیا کرتے ہیں کہ چونکہ سماج کی طرف سے نمنترن دیا جاتا ہے ۔ اسلئے اُسکو ضیافت رہنی چاہئے ۔ ہمارے خیال میں نمنترن دہرم اُپدیش سُننے کے لئے دیا جاتا ہے ۔ نہ کہ ضیافت کہلانے کے لئے ۔ اور نمنترن کا مطلب بہی یہی ہے کہ جس کام کے لئے وہ ہو وہی کام اُسمیں درج کیا جاوے ۔ سو آریہ سماج کے جلسہ کے نمنترن میں دہرم اُپدیش سُننے کا اعلان کیا جاتا ہے ۔ اور جہاں پر ضیافتیں دیجاتی ہیں وہاں پر نمنترن میں صاف طور پر ضیافت کا کرنا درج کیا جاتا ہے جیسا کہ عام طور پر مشتہر ہوتا ۔

صرف کیا جاوے ۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اعتراض نمبر ۱۱۔ اگر آدمیوں نے روٹی کے بدلہ اُپدیش سُنے تو بھی کوئی نقصان نہیں۔ اور یہہ اعتراض کہ روٹی کھاکر آلسی ہوکر سو رہتے ہیں۔ تو دیگر جگہہ بھی روٹی کھاکر سو جاویں گے۔ البتہ اگر کھانا کھاکر سو جاویں گے۔ اور لابھہ نہ اٹھاویں گے۔ تو نقصان ہے۔ لیکن جو لوگ خرچ کرکے آئیں گے۔ کیا وہ اُپدیش نہیں سنیں گے۔ ضرور سنیں گے۔ اور اداد دیگر تو ایسے موقعوں کا اتفاقی۔ اَن جل آدمی سے ستکار کرنا پڑیگا لیکن یہہ خیال کہ باہر سے آئے ہوئے اُپدیشک وغیرہ جملہ مہاشوں کو ہونا چاہئے۔ کہ کم از کم خوراک جتنا تو سماج کے فنڈ میں دان کریں۔ یا سماج یہہ کرے کہ جن جن سماجوں سے لوگ آویں حسب حیثیت خرچ مہمان نوازی کا تقسیم کرکے اُس سماج کے پاس اطلاع دیویں۔ اس طرح سے کسیکا کچھہ نقصان نہیں ہوگا۔ اور پورانک وغیرہ لوگوں سے جو روپئہ لیا جاوے وہ اپیل پر اُس فنڈ میں دیا جاوے جسکے لئے اپیل کیا جاوے۔ تاکہ لوگوں کو بھی تسلی ہو جاوے۔ ہاں فضول خرچی بند ہونی چاہئے کفایت شعاری مقدم ہے ٭

جواب اعتراض نمبر ۱۱۔ معترض صاحب۔ بات یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کو اپنے کھانے کا خرچ خود برداشت کرنا چاہئے اگر اُن کو اتفاقاً کسی دوست یا رشتہ دار کی طرف سے ضیافت ملجاوے اور سماج سے وہ دھرم اُپدیش سُنے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں تو پریتی بڑھتی ہے۔ اور سماج کیطرف سے بذریعہ فراہمی چندہ ضیافت کے کیا معنے ہو سکتے ہیں٭ بیشک یہہ درست ہے کہ سماج کی طرف سے ضیافت ہونے کی وجہہ سے لوگ آلسی ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کچھہ بھی ہاتھہ ہلانا نہیں پڑتا۔ نہ کسی قسم کی دقت ہوتی ہے۔ اگر اپنی گرہ سے خرچ کرکے کھاویں گے تو اول تو کہیں ذرا جانا پڑے گا۔ دوسرے گرہ سے کچھہ کھلے گا۔ پھر دل میں خیال پیدا ہوگا کہ جس قدر دام ہماری گرہ سے کھلا ہے کیوں کھلا ہے۔ پھر معلوم ہوگا کہ آریہ سماج کے جلسہ کی وجہہ سے اور پھر جلسہ کے دیکھنے اور اُپدیش کے سُننے کا زیادہ شوق ہوگا۔ اور پھر جب ایک شخص کے پاس پوری آسائش کے ایک شمہ بھی تکلیف نہ ہو تو وہ سوائے آلسی ہونے کے اور کیا کر سکتا ہے٭ ———

مثال کے طور پر اگر آپ کسی کو کتاب بلا دام دیویں تو وہ اُس کی بالکل قدر نہیں کریگا۔ جب اُس کی گرہ سے دام کھلیں گے۔ تو وہ معلوم کرے گا۔ کہ جس چیز کے لئے میں نے دام خرچے ہیں اُس کا لطف بھی اُٹھانا چاہئے پھر وہ کتاب کو شوق سے پڑھے گا۔ مطلب یہہ ہے کہ جب تک آتما کو کچھہ تکلیف محسوس نہ ہو۔ راحت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب آرام ہی آرام ملے تو سوائے آلسی ہونے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ دھرم کے حاصل کرنے کے لئے صدہا مصائب و کشٹ اُٹھانے پڑتے ہیں۔ آریہ سماج کی بھی غلطی ہے کہ دھرم اُپدیش یا لکچروں میں ٹہلاکر اور بستر استراحت پر آرام کرتے ہوئے سُنایا جاوے جسکا نتیجہ سوائے اس کے کہ لوگ اور نا قابل ہو جاویں۔ اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں دھرم کی پراپتی کے لئے جب تک کشٹ پر کشٹ اور مصائب پر مصائب نہ اُٹھائے جاویں گے۔ تو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اصول پر کام کرنا چاہئے۔ کسی کی مرضی کے مطابق کام کرنا ہے۔ بشرطیکہ وہ انصاف سے دور ہو انیائے کہلاتا ہے۔ معترض صاحب لکھتے ہیں کہ لوگ ناراض ہوں گے۔ اور وہ نہ آویں گے۔ تو اس کی کچھہ پروا نہیں ہے۔ جن کو دھرم اُپدیش سننے کی ابھلاشا ہوگی۔ وہ آویں گے۔ اور بجائے اس کے دو صد آدمی جنہیں ۱۳۰ صرف روٹی کھانے اور اپنے دیگر امورات کے سرانجام کے لئے نہیں آویں صرف وہ ۷۰ آدمی کافی ہیں جو صرف دھرم اُپدیش سُننے کے لئے اور ویدک دھرم کے اصولوں پر عمل کرنے کے لئے تشریف لاویں کیونکہ معمولی سوال کو آریہ سماجی حل کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ دُنیا کے کاروبار صاف طور پر بتلا رہے ہیں کہ دھرم اُپدیش سُننے کے لئے عام لوگ بڑی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ اور اپنے لئے تو کیا بلکہ اپنی گرہ سے دھرم کے موقعہ پر ہزاروں خرچ کرتے ہیں۔ اور بیاہ کلونکا کیا کام ہو کہ وہ اگر دان بھی دیتے ہیں تو خوراک کے برابر دینا شاید پاپ سمجھتے ہیں۔ اور اکثر کچھہ بھی نہیں دیتے۔ دُنیا میں کسی کام کو ترقی نہیں ہو سکتی جب تک کہ اُسمیں تن من دھن سے سہایتا اور تکالیف برداشت نہ کیجاویں٭

یہہ دوسری بار ہم نے اس وشئہ پر تحریر کیا ہے۔ اگر معاملہ کو طے کرنا ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ مانیہ ورمہاشے اپنی رائے اس بارہ میں پرکاشت کریں گے۔ اور اس لئے اب ہم کو مجبوری ہے کہ ہم اُن صاحبان کے نام نامی تحریر کریں کہ جن سے ہم اس بارہ میں مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ خواہ وہ اخبار دوارا اپنی رائے پرکاشت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

زادیاں۔ خواہ بذریعہ چٹھی۔ اور اگرچہ اب بھی خاموشی
اختیار کی گئی تو امر لاچاری ہے ہم اپنی رائے کو اسی
پر قائم رکھیں گے اور بے بنیاد سمجھیں گے۔

جن میں لالہ ... رائے چیلا رام جی۔ لالہ رلا رام جی
لالہ منشی رام جی۔ لالہ جیون داس جی۔ ماسٹر
... دیال ایم اے۔ لالہ دیوراج جی۔ بابو بھیا رام جی
درگا پرساد جی۔ رائے ٹھاکر دت جی۔ لالہ
... رام جی۔ لالہ کاشی رام جو چیف سکرٹری آریہ سماج
... چند جی۔ لالہ کاشی رام وکیل۔ ایڈیٹر آریہ پتر کا۔
لالہ نراین داس وکیل چھاؤنی جلندھر۔ لالہ رام کرشن
پلیڈر۔ پنڈت رام بھج دت پلیڈر۔ سکرٹری
آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی۔ سکرٹری
آریہ پرتی ندھی سبھا بنگال و بہار۔ سکرٹری
آریہ پرتی ندھی سبھا راجپوتانہ۔ سکرٹری آریہ
پرتی ندھی سبھا اجمیر۔ سکرٹری آریہ سماج کمالیہ

الراقم (کرتا رام از کرنال)

آریہ سماج لودھیانہ کا نواں سالانہ جلسہ

بجائے ۲۸، ۲۹ دسمبر ۹۹ء کے ۲۷، ۲۸ دسمبر ۹۹ء کو ہوگا۔

آریہ بھائی اور اُپدیشک مہاشے ضرور درشن دیں۔ چونکہ لودھیانہ سماج کا جلسہ جلندھر کے جلسہ کے ساتھ ہی ہے۔ اسلئے جو صاحب جلندھر تشریف لاویں وہ لودھیانہ سماج کے اُتسب میں بھی ضرور شامل ہوکر رونق بخشیں۔ نگر کیرتن ۲۷ دسمبر ۹۹ء کو جلسہ گاہ سے بوقت ۴ بجے شام شروع ہوگا۔

پروگرام حسب ذیل ہے

بدھ وار ۲۷ دسمبر ۹۹ء

بوقت صبح

- 7½ بجے سے 7¾ بجے تک .... ہون۔
- 7¾ بجے سے 8½ بجے تک ...... بھجن کیرتن
- 8½ بجے سے 8¾ بجے تک پرارتھنا پنڈت شیو ناتھ مصر اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔
- 8¾ بجے سے 9¾ بجے تک اُپدیش پنڈت دولت رام جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ....
- 9¾ بجے سے 10 بجے تک .... بھجن۔
- 10 سے 11 بجے تک .... لیکچر۔

سہ پہر

- 1¼ بجے سے 1¾ بجے تک ...... بھجن کیرتن۔
- 1¾ بجے سے 2¼ بجے تک ...... دھرم چرچا
- 2¼ بجے سے 3 بجے تک لیکچر مہرشی دیانند کا جیون چرتر از ماسٹر آتما رام ... سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
- 3 بجے سے 3¼ بجے تک بھجن + 3¼ بجے سے 4 بجے تک لیکچر شریمان لالہ منشی رام جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
- 4 بجے سے نگر کیرتن شروع ہوگا

ویروار ۲۸ دسمبر ۹۹ء

بوقت صبح

- 7½ بجے سے 7¾ بجے تک .... ہون۔
- 7¾ بجے سے 8½ بجے تک ...... بھجن کیرتن۔
- 8½ بجے سے 8¾ بجے تک .... پرارتھنا
- 8¾ بجے سے 9¾ بجے تک .... اُپدیش
- 9¾ بجے سے 10 بجے تک ...... رپورٹ آریہ سماج لودھیانہ { 10¼ تک لیکچر ویدک شکشا از ماسٹر درگا پرساد جی۔ }
- 10 بجے سے 10¼ بجے تک .... بھجن۔
- 10¼ بجے سے 11 بجے تک .... لیکچر۔

سہ پہر

- 1¼ بجے سے 2 بجے تک .... بھجن۔
- 2 بجے 3 بجے تک ...... لیکچر ستری شکشا۔ لالہ دیوراج جی منیجر کنیا مہا ودیالہ جلندھر شہر۔
- 3 بجے سے 3½ بجے تک .... بھجن
- 3½ بجے سے 4¾ بجے تک اپیل وید پرچار فنڈ شریمان لالہ منشی رام جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ....
- 4¾ بجے سے 5¾ بجے تک .... لیکچر۔

المشتہر

بابو رام نیر سکرٹری آریہ سماج

لودھیانہ

ضروری نوٹس

بابو درپن پرکاش جی از مقام نرنگا نو علاقہ ... لکھتے ہیں کہ اس علاقہ میں تقریباً ... بستیاں ہیں اور اس طرف اکثر جگہوں میں آریہ سماج کا نام تک معلوم نہیں۔ اس لئے پرتی ندھی سبھاؤں اور ... سے عموماً اور سوامی وشیشورانند تیرتھا برہمچاری نتیا نند جی سے خصوصاً پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ضرور اس طرف کے دھرم کے پیاسوں کی اپنے ... اُپدیشوں سے پیاس بجھایا کرتا رہنا کریں۔

ناگہنس پریکھشا۔ یہہ کتاب بجواب لیکچر مسز ... بیسنٹ جس کو لالہ گنپت ... سیالکوٹ نے ترتیب دیکر آریہ سماج سیالکوٹ کی طرف سے ... کتاب عمدہ ہے۔ قیمت ... محصول ڈاک

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہار

تازہ خوش خبری

لیجئے گورمکھی ستیارتھ پرکاش کی قیمت گھٹ گئی

اب مجلد کتاب کی قیمت ۱۲/ اور غیر مجلد کی قیمت عـہ/ کردی گئی

شریمان مہاشے آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ستیارتھ پرکاش مصنفہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ایک نہایت اعلیٰ سلیس عمدہ بامحاورہ اور بے نظیر پنجابی ترجمہ بحروف گورمکھی تیار کیا ہے۔ یہ ترجمہ گورمکھی ٹائپ میں چھپا ہے کتاب کی ضخامت ۷۵۰ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے آریہ بھائیوں اور ویدک دھرم کی اشاعت چاہنے والوں کو ضرور اپنے اپنے نگر اور گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کیلئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ایک بڑا حصہ پنجاب کی آبادی کا ویدک دھرم کے بھید کو جان کر آنند لابھ کرسکے۔ اور ویدک دھرم کا سرسبز پرچار ہو قیمت سنہری حروف والی مجلد کتاب کی صرف عـہ/ اور غیر مجلد کی صرف ۱۲/ کردی گئی ہے۔ (نوٹ) پچاس جلد تک کے خریدار کو ۱/ فی جلد اور پچاس سے زیادہ کے خریدار کو ۲/ فی جلد کمیشن دیا جاوے گا۔

کتاب کے ملنے کا پتہ) لاہور میں لالہ سیتا رام جی سوداگر سکریٹری انارکلی بازار لاہور۔ جالندھر میں مینجر مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر کرنال میں لالہ کرتا رام جی سبھاسد آریہ سماج کرنال

آریہ سماج جلندھر شہر کا چودھواں (۱۴) سالانہ جلسہ

۲۵ اور ۲۶ دسمبر ۱۸۹۹ء کو آریہ مندر میں دھوم دھام سے ہوگا۔

تقسیم اوقات

۲۵ دسمبر ۱۸۹۹ء

(صبح)

۸ بجے سے ¾ ۸ بجے تک .... ہون اور بھجن

¾ ۸ بجے سے ½ ۹ بجے تک ایشور اپاسنا اور اُپدیش کا پنڈت گنگا دت جی شاستری ....

½ ۹ بجے سے ¾ ۹ بجے تک .... بھجن

¾ ۹ بجے سے ¾ ۱۰ بجے تک .... لیکچر

¾ ۱۰ بجے سے ¾ ۱۱ بجے تک کنیا مہا ودیالہ کی کنیاؤں کے تاریخی گیت ....

بعد دوپہر

۲ بجے سے ¼ ۲ بجے تک .... بھجن۔

¼ ۲ بجے سے ½ ۳ بجے تک .... دھرم چرچا۔

½ ۳ بجے سے ¾ ۳ بجے تک .... بھجن۔

¾ ۳ بجے سے ½ ۴ بجے تک شریمتی ہردیوی جی کا لیکچر

½ ۴ بجے سے ½ ۵ بجے تک لیکچر لالہ منشی رام جی۔

½ ۵ بجے سے ۶ بجے تک بھجن و شانتی پاٹھ۔

۲۶ دسمبر ۱۸۹۹ء

(صبح)

۸ بجے سے ¾ ۸ بجے تک .... ہون اور بھجن

¾ ۸ بجے سے ¾ ۹ بجے تک لیکچر پنڈت دولت رام جی

¾ ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک .... بھجن

۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک لیکچر ماسٹر آتما رام جی۔

۱۱ بجے سے ½ ۱۱ بجے تک کنیا مہا ودیالہ کی کنیاؤں کے بھجن ....

بعد دوپہر

۲ بجے سے ¼ ۲ بجے تک .... بھجن۔

¼ ۲ بجے سے ¼ ۳ بجے تک .... لیکچر

¼ ۳ بجے سے ¾ ۳ بجے تک کنیا مہا ودیالہ کی کنیاؤں کے .... بھجن۔

¾ ۳ بجے سے ۵ بجے تک لیکچر پنڈت رام بھجدت جی اور اپیل۔

۵ بجے سے ۶ بجے تک بھجن و شکریہ ....

استری سماج کا جلسہ

۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء مطابق ۱۲ پوہ سمت ۱۹۵۶ بکرمی بدھ وار کو کنیا مہا ودیالہ کے استھان میں ہوگا۔ جسمیں صرف استریاں ہی وید پاٹھ کریں گی۔ اور وکھیان دیں گی۔

بال سماج کا جلسہ

۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کو ودیالیہ کے استھان میں ہوگا۔

نوٹ جلسہ میں استریوں کی نشست اور اُتارہ کے واسطے علیحدہ پربندھ ہوگا۔

المشتہر

منشی رام بی۔ اے۔ پلیڈر سکرٹری

آریہ سماج جلندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کلکتہ سے ایورویدشاستر

میں سند پائے ہوئے شرمان کوی راج پنڈت سیتارام جی شاستری کورتن مشہور ومعروف ایورویدک وشنو اوشدھالیہ امرتسر و راولپنڈی میں

اس اوشدھالیہ میں سب قسم کے نئے پرانے مریضوں کا علاج ایورویدشاستر کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ایورویدشاستر کا طریق علاج دنیا میں سب سے پرانا ہے اور سب سے مفید اور اعلیٰ ثابت ہو چکا ہے۔ اس طریقہ کو کچھ مدت ہوئی۔ کہ ملک سے اٹھ گیا۔ از سر نو تازہ کرنے اور اشاعت دینے اور رشی منیوں کو ازموده لاثانی دوائیوں سے مریضوں کو شفایاب کرنے کیلئے یہ اوشدھالیہ کھولا گیا ہے۔ اس اوشدھالیہ سے ہزاروں سینکڑوں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ اور بہت شفایاب ہیں۔ جن کی طرف سے بیشمار سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس اوشدھالیہ میں شاستر کی ہدایت کے مطابق گھرت۔ تیلی ارشٹ۔ مودک۔ وٹی وغیرہ تیار ہوتی ہیں۔ جن میں سے ایک مثال کے طور پر نیچے لکھی جاتی ہیں۔ چون پراس ایورویدمیں ذکر آتا ہے کہ ایک بوڑھا رشی جسکا نام چون تھا۔ اس دوائی کے استعمال سے نوجوان ہو گئے۔ اور اسی لئے اس دوائی کا نام چون پراش ہے۔ اس ہی رسائن کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں۔ اور یہ دوائی بیماری اور صحت دونوں حالتوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر باقاعدہ اس دوائی کو استعمال کریں تو کھانسی۔ تپ دق۔ اور گنٹھیا دور ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے۔ دل اور جگر۔ کی بیماریوں کے واسطے ایک سریع التاثیر دوائی ہے۔ دبلے پتلے لوگوں کو اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ طاقت اور توانائی بخشتی ہے۔ رشیوں نے جو تعریف اس کی ہے۔ وہ تجربہ سے بالکل سچ ہی ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ایک ماہ کے استعمال کیلئے ...

مدھو میہ کولانتک ہر قسم کے پرمیہ یعنی ذیابیطس یا زیادہ پیشاب آتا ہو۔ یا زیادہ مٹھاس آتی ہو اس کیلئے یہ لاثانی دوائی ہے۔ سینکڑوں مریض اس سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتہ کیلئے (عہ)

کنک ارشٹ۔ ہر ایک قسم کے دمہ کھانسی کے لئے یہ اکسیر دوائی ہے۔ جس کے برابر آجتک کوئی دوائی ایجاد نہیں ہوئی ہے۔ سینکڑوں پرانے مریض اس سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتہ کے استعمال کے لئے ایک روپیہ .... (عہ)

ابھے ارشٹ۔ بواسیر خونی یا خشک کیلئے نہایت مفید دوائی ہے۔ تلی کے واسطے بھی عمدہ ہے۔ اور سینکڑوں مریضوں پر کامیابی کیساتھ برتی گئی ہے قیمت ایک ہفتہ کے استعمال کیلئے .... (عہ)

جو مریض اوشدھالیہ میں آکر علاج کرائیں۔ ان سے صرف دوائی کی قیمت لیجاتی ہے۔ غریبوں اور تنگ دستوں کا علاج بلا فیس اور بغیر دوائی کی قیمت لئے کیا جاتا ہے۔ سب قسم کے امراض کی ادویات اس اوشدھالیہ میں تیار رہتی ہے۔ جو کہ ایک درخواست کرنے پر (ویلیو پے ایبل) قیمت طلب پارسل کے ذریعہ بھیجی جاتی ہے (۲) سب باہر کے رہنے والے مریض جو اپنے حالات لکھ کر تحریر کر سکتے ہیں۔ تو ان کے حالات کو غور سے سمجھ کر ان کے لئے دوائی بھیجی جاتی ہے۔ (۳) ہر ایک دوائی کا ڈاک محصول علاوہ قیمت کے خریدار کے ذمہ ہوگا (۵) خریدار کو چاہیئے۔ کہ اپنا نام مقام۔ ڈاکخانہ ضلع وغیرہ صاف لفظوں میں لکھیں۔ تمام خط و کتابت بنام پنڈت سیتارام شاستری کوی رتن ایورویدک وشنو اوشدھالیہ امرتسر نمک منڈی ہونی چاہیئے۔ المشتہر

پنڈت سیتارام شاستری۔

دماغی طاقت وحافظہ کی ترقی کے لئے ایک عمدہ نسخہ

میرے پاس ایورویدک یکتا طبابت ہندی کا جوہر ایک مجرب جیونی پرکاشک سرسوتی نام تیل بوٹی کا تیار کیا ہے۔ جسکو مصری ڈال کر گئو کے دودھ میں سو ما شہ روز پینے سے عقل وقیاس فہم وفراست حافظہ ذہن یادداشت اور زبان کی تیزی میں اس قدر زیادہ روشنی ہوتی ہے۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ سوائے اس کے یہ تیل قبض کشا ہاضمہ کی درستی بلغم اور بادی کے دور کرنے میں یہ لاثانی ہے۔ مگر کچھ تلخ ہے۔ قیمت فی سیر مگر یہ ہے کم قیمت کی بوتل ہرگز نہیں ملے گی۔ اور خرچ ڈاک بذمہ خریدار رہے گے

المشتہر وشنو ناتھ شرما وید کنیا مہاودیالہ جالندھر شہر

تھوک کے خریداروں کو رعایت

اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش قیمت ایک روپیہ سماج کو للعہ میں پانچ جلدیں اور دیگر صاحبوں کو للعہ میں دس جلدیں دینے کے لئے طیار ہیں۔ المشتہر گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کیواسطے انتظام خوراک ورہائش موجود ہے ریٹ مقرر ہے۔ المشتہر مالک ہندو ہوٹل لاہور

ضرورت ہے

میرے ایک شریف دوست اور شریف خاندان قوم مہاجن عمرہ ۲۰ سال تندرست جانبین ماہوار

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اب مہاجن کی ایسی بدھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو شریف خاندان سے نیک چلن ہو۔ عمر پندرہ سال سے کم نہ ہو۔ اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات بندہ سے دریافت کریں۔ المشتہر

گوردی شنکر جی منتری آریہ سماج سرینگر

عروج

یہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے۔ جو اردو کے علم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس میں حسن و عشق کی داستان نہیں ہے۔ اور نہ فرضی باتیں ہی لکھی گئی ہے۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی مضامین نکالے گئے ہیں۔ کہ جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب و نیک نام ہو سکتا ہے۔ اور تنگدستی میں خوشی سے رہنا۔ اور کسی کا بیجا شکوہ و شکایت نہ کرنا۔ شکر کے ساتھ بسر اوقات کرنا۔ اور خدا پر پورا بھروسہ رکھنا ہر ایک کام دیانت داری اور خوش اسلوبی سے کرنا۔ والدین کی دل و جان سے اطاعت اور سب فرمانبرداری۔ تحصیل و ہنر کا ہمیشہ شایق رہنا۔ اور اپنی ذاتی محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہونچانا طرح طرح کے مشکلات کو قوی ہمت اور دانشمندی سے حل کرنا۔ خود ضبطی اور انکساری و سلامت روئی بردباری۔ فراخدلی۔ کفایت شعاری نیک نیتی۔ دور اندیشی۔ راستبازی و مروت اور اپنے آقا کی خیر خواہی اپنے ماتحتوں سے سلوک عام کو فائدہ پہونچانے کی خواہش اوصاف حمیدہ کو اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کئے گئے ہیں۔ کہ پڑھنے سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر پیدا ہوتا ہے

قیمت ۱۲ محصول ۱۲

المشتہر

مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

موسم سرما کی ٹوپی

کشمیری کی ٹوپی صرف [illegible]

[illegible]

[illegible] ضرورت ہو [illegible] فوراً تعمیل کیجاتی ہے

المشتہر

[illegible] سوداگر [illegible]

لاہور

ضرورت

ایک سناڈھ برہمن۔ ۸ سالہ کنیا کیلئے ایسے بر کی ضرورت ہے۔ جسکی عمر ۱۵ یا ۱۸ سال کے اندر ہو۔ پڑھا لکھا ہو صحت جسمانی عمدہ ہو۔ لڑکی دیوناگری پڑھی لکھی ہے۔ بواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں۔ المشتہر دولت رام شرما بہارگو اپدیشک آریہ سماج آگرہ

بر کی ضرورت

ایک اروڑبنس کنیا جس کی آیو ۱۷ سال کی ہے۔ ناگری بھاشا اچھی طرح لکھ پڑھ سکتی ہے۔ اس کیلئے ایک ایسے آریہ کمار کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۲۳ سال سے زیادہ ہو۔ تندرست اور تعلیم یافتہ ہو۔ اور گذران کا ذریعہ معقول رکھتا ہو۔ درخواست

بہت جلد میرے معرفت آنی چاہیئے۔ المشتہر

شادی رام مینیجر آریہ گرل سکول کمالیہ

بر کی ضرورت

میرے ایک دوست ذات وَیش اگروال کو جو ایک اعلےٰ عہدہ پر ممتاز ہے۔ اپنی کنیا کے واسطے بر کی ضرورت ہے۔ کنیا کی عمر ۱۲ سال ہے۔ بر کی عمر ۱۸ سے ۲۰ سال تک ہو۔ اعلےٰ تعلیم پاس ہو۔ یا تعلیم حاصل کر رہا ہو۔ شریف خاندان سے ہو۔ اور نیک چال چلن ہو۔ صحت بدنی اچھی ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ المشتہر

امراؤ سنگھ چوڑہ بازار لودھیانہ

ضروری نوٹس

چونکہ ہمارے پاس بہت سی درخواستیں آریہ جنتری کی آجکل آئی ہیں مگر بباعث عدم تیاری کے ہم اُن درخواستوں کا کچھ جواب نہیں دیسکے۔ اب بہت جلد اُن درخواستوں کی تعمیل کیجاویگی جنتری اب تیار ہوگئی ہے

المشتہر

مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

پڑالو کی ناپاک تعلیم سے بچو

حصہ اول

بہشت پران کی پڑتال مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسو [illegible]

قابل دید ہے قیمت ۲ محصول ۱ المشتہر مینیجر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب ؂

...گزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت
...پاس یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی
...یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند۔ جالا۔
...غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ
...ڈاکٹر اور حکیم جو چشمہ اور دوا کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال
...چند روز کے استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی اور عینک

کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اصلی
کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سالہا سال کے لئے
کافی ہے مبلغ ۱۰ کا۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۵ عہ خالص ممیرہ فی ماشہ
عسہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا
حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات	اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؂	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا
سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے
نہایت بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل
امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی
آنا۔ دھند سوزش یا قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن
کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور
آشوب کا کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی
شے نہیں۔ ہر کس کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مضافات
میں جہاں کہیں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں بھی
اس مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے۔ اسلئے میں بلاشک
یہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا
سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی
صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی
ایڈنبرگ (انگلینڈ)۔ امرتسر (۲) میں بڑی خوشی
ظاہر کر کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں
جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اُس کا تجربہ
میں نے ایک زیر علاج مریضہ مسمات انجم دیوی بعمر ۳۰ سال
ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں پر
خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑ بال پڑ گئے
اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں
اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اُسکی بینائی میں
اسقدر فرق آ گیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو
سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۳ گز کے فاصلہ
پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔
مریضہ مذکور نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔
جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکور سے کلی صحت پائی۔
دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس
سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور و سابق پروفیسر
میڈیکل کالج لاہور۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ
سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اُن مریضوں پر جنکی
آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے
دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں
کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور
دھند غبار اور کمزوری نظر یہ سرمہ نہایت مفید ہے
دستخط ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم
ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور
حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں اس
امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ
جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اپنے ذیل
علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری
رائے میں بینائی قایم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری
سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے
دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم ایس
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور ؂

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات
میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک
کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُس کو مبلغ
پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا
جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی
مطلب کے لیے پانچ سال سے جمع کیا گیا ہے ؂

المشتہر میا سنگھ اہلو والیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

نامردی کی مجرب دوائی

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ... اور خورد شیشی ...

آبحیات دافع ذیابطیس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ بیماری کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر وقت رہا ہو اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں تین روپیہ (۳)

رفیق طالب العلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے ایک خوراک رفیق طالب العلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں ... (عه)

رفیق جواناں دافع جریان۔ رقت منی و احتلام کثرت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں۔ جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے سب شکایت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (۳) ؏

دلپذیر سوزاک۔ و قرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو دلپذیر کے چند روز کے استعمال پیشاب جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت دو شیشی خورد ... اور کلاں ...

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور پر تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دو شیشی خورد دو روپیہ (۲)

آرام بخش۔ دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ... مع مرہم (...)

مصفی خون۔ تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو نہایت مفید ہے۔ دو شیشی کلاں ...

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت۔ یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں ...

دلآرام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں ... اور مرہم تین روپیہ (۳)

دلکشا دافع قبض دائمی خواہ کتنے عرصہ سے ہو بہت ہی مفید ہے۔ دو شیشی کلاں ...

ضیاء و صحت۔ دافع بدہضمی۔ بدہضمی خواہ کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو۔ اور طرح طرح کی تکلیف ہو تو اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ ...

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی ... حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے شیشی کلاں ... ایکماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوگی ... دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی ... کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی ہے ... حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا ...

نوٹ بہت سے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس ... صحت بخش ادویات کے موجود ہیں۔ لیکن ... گنجائش جگہ درج نہیں ہو سکے۔ جو صاحب ... عمدگی ادویات کے دیکھنا چاہتے ہیں وہ ... درخواست کریں۔ اُن کی خدمت میں ... ادویات سارٹیفکیٹ ارسال کئے جاویں گے۔

المشتہر پنڈت رام چند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہاسپٹل بہاولپور ...

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Registered No 39

ओ३म्

ستدھرم پرچارک

قیمت بہر صورت پیشگی ... آنی چاہیئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

[illegible] شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے۔

سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب ادویات

[illegible] ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں ... بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ [illegible] اس کے کھانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ [illegible] [illegible] ... [illegible] ... ہو جاتے ہیں سر کی چکر آنا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے ... کی شستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ ... کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ جلن اور ... بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لیے اکسیر ہے ... دوائی نہیں جاویگی۔ تولہ روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں ... آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور ... [illegible]

پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ .... [illegible] وہ ... خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر ... ہو گیا ہو تو ... دست و ... جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ ... دوائی ... خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ ... جس شخص کو کسی قسم کی پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ... طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ المشتہر

حکیم ... از گجرات (پنجاب) ......

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شاستروں کے ... بہم پہنچا ... تیار کراتا ہوں۔ سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ... سے ... بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار اور زیادہ ...

راجپورہ ... بخدمت ...

دیرپا ہے۔ نرخ ۹ سیر ... کی نہیں ملتی ہے۔ سگندھت ... ٹکٹوں میں ... ملتا ہے۔ ... ناتوانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظ کے ... نامناسب ... تقویت باہ۔ دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ اصول ہیں۔ ... خوف بے چینی ... شلل بول چہرہ کی زردی ... اس کا ... حفظ اور ... قیمت فی ... کی خوراک ہے (دیکھو) سفوف مجرب جریان ... قیمت ... ۲۰۔ تولہ کے لئے ... کحل الجواہر ... الاثر ہے۔ پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ ایک تولہ ...

نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ المشتہر

(... ہری ... مشہور ... ولیپ ...)

...kul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فرنگ پہار

۳۹

آزمایا اور ایجاد کیا ہوا سنت گینڈا سنگہ
مقام ڈاک خانہ کہوڑہ ضلع ہوشیارپور

یہہ آتشک کی عجیب وغریب دوائی ہے - اس کو کہاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچہہ ضرورت نہیں - نہ منہہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے - صرف سات خوراک کہانے سے بیماری دفع ہوجاتی ہے - اگر آتشک کی جڑ اوڑانی ہو تو فرنگ پہار ضرور منگوالو - قیمت صرف .... (عہ)

سوزاک اس کے ۱۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانہ ہو اوڑجاتا ہے - قیمت ... (عہ)

بہنگ رس یہہ بہنگ نہایت محنت وعمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے - جس کو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑہتی ہے - پہر بہی قیمت فی تولہ عہ ہے - محصول ڈاک علیحدہ ہے - ملنے کا پتہ یہہ ہے + المشتہر

جی - ایس - آر - ڈاک خانہ دوسوہہ ضلع ہوشیارپور ٭

نہ خریدوگے تو پچہتاوگے

دنیا بہر میں اعلےٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر لیور اوپن کیس کیلس پر والی واسایٹرہ جویل سنہری پرزے تقریباً مفت یعنی چہہ روپیہ کو دہڑا دہڑ فروخت ہو رہی ہے - گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگوایا ہوا مثل گہڑیاں - کلاک - ٹایم پیس - اچہے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں - شایقین فہرست ملاحظہ فرماویں - اور اپنی قیمتی فرمایش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں +

المشتہر

شیخ پیر بخش وعظیم بخش گہڑی ساز ان بازار ... ہال جلندہر شہر دپنجاب ٭

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لیے مطلع کیا جاتا ہے - کہ ہماری لائبریری میں چہہ سو قسم کی انگریزی اُردو - ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی - پنڈت گورودت ودیارتہی - لالہ منشی رام پنڈت لیکہرام آریہ مسافر منشی جیون لال و پنڈت کرپارام شرما - لالہ دیوراج - ماسٹر درگا پرساد - پنڈت بہیم سین شرما - بابو کاشی رام کہتری - رائے ٹہاکر دت لالہ جیونداس بابو بیچارام چیٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں - اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بہر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بہیجی جاتی ہے - اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب ایجنسی پر ہماری لائبریری میں رکہنا چاہیں تو بذریعہ خط وکتابت کریں اور بہومکا ترجمہ بابو نہال سنگہ کرنال ... برائے فروخت موجود ہے قیمت عہ + المشتہر

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور - وچہو والی ٭

آریہ کلاتھ فیکٹری بٹالہ

ودیت ہرگاہ کہ یہاں کا خاص پارچات پشم گبرون لوئی کہیس دہوتی سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں - چہہ برس تک ملک کی خدمت میں باقاعدہ رہا ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ کے پارچات طلب فرماکر سرپرستی فرمائیں - علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے اندر ... اگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو دہی بہیجی جاویگی - جو صاحب بہی نمونہ کا گبرون طلب کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر ... صاحبان دریاران کی درخواست آنے پر نمونہ ... [illegible]

[illegible] المشتہر

جہاں سے منہر لال اس پر وپرایٹران آریہ کلاتھ
فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ....

بیماری سے شفا پاسکیلئو
نہایت موقع

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کا پھل

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر ... صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے ذاتی تجربہ سے جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں - چورن ... آتشک و سوزاک ...

[illegible]

... کا مجرب دوائی ......

[illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سال ۱۱ | مطبوعہ ۹ پوہ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء - جلندھر شہر (پنجاب) | نمبر ۳۷

سنسار کی گتی

رسالہ مہابودھی اور مہاتما بودھ کا پرتاشت

جس طرح سے ہندلوں گورو نانک جی مہاراج

اور حضرت عیسےٰ کے پیرو کار اپنے ہادی اور پیغمبروں کی ذات سے عجیب وغریب باتیں منسوب کرتے ہیں اسی طرح مہاتما بدھ کے معتقد بودھ دیو کی نسبت کچھہ کا کچھہ کہتے ہیں جن کی غرض ان سب لوگوں کی یہہ ہے کہ ایسی باتوں سے اُن کی بزرگی اور عظمت بڑھے اور لوگ اُن کی طرف جھکیں مگر فی الحقیقت عالم کی بیہودگیوں سے دانا اور سمجھدار آدمیوں کی نظروں سے وہ اپنی عزت کو کم کرتے چلے جاتے ہیں۔ انگریزی رسالہ مہابودھی کلکتہ میں جس کے اڈیٹر مسٹر دھرم پال ہیں مہاتما بودھ کی نسبت یہہ لکھا ہے کہ "وہ مکمل انسان تھے اور ایسے تھے کہ جنہیں لوگ اپنا آدرش سمجھیں۔ اُنکے بال نیلے تھے اور آنکھیں ایسی تھیں کہ جیسی نوزائیدہ گائے کے بچھڑے کی ہوتی ہیں اور وہ بھی نیلی تھیں۔ اُنکے ہونٹھہ خون کی مانند سُرخ تھے۔ اُن کے جسم کی کھال کا رنگ کندن کے مشابہ تھا۔ اُن کے تمام جسم سے پُرجلال نیلی پیلی۔ سُرخ۔ سفید اور ان سب رنگوں کی ملی ہوئی شعاعیں نکلا کرتی تھیں۔ بعض اوقات اُن کے جسم کی شعاعیں سو لا میل تک جایا کرتی تھیں۔ انہیں رنگدار کرنوں سے وہ جگہہ منور رہتی جس جگہہ کہ وہ پیدا ہوئے تھے۔ بعض اوقات یہہ کرنیں بلند آسمانوں تک پہونچتی تھیں۔ بعض اوقات بودھ دیو ان کرنوں کو کسی خاص مقام پر جہاں کہ کسی شخص کو اپنا معتقد بنانا ہوتا تھا منعطف کر دیا کرتے تھے۔ مہاتما بالخصوص ایسے موقعہ پر اپنی کراماتیں دکھلایا کرتے تھے جبکہ وہ دیکھتے تھے کہ کوئی آدمی اُن سے برتری کا دعویٰ کرتا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ مقام کپل وستو میں ساکیا کماروں نے اُن کی تعظیم نہیں کی۔ اس پر اُنہوں نے دوہری کرامات دکھائی۔ یعنی ہوا کا پل باندھ کر اُس کے اوپر سے چلے۔ اپنے ہی جیسا ایک بودھ وہیں پیدا کرکے دکھلا دیا اور اپنے جسم میں سے آگ اور پانی کی لہریں نکالنے لگے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے لوگوں کو کہا کہ دیکھو فلاں مقام پر ہم آم کے درخت کے نیچے بیٹھکر اپنی کراماتیں اور معجزے دکھلاویں گے۔ مگر اتفاق سے جس جگہہ کا نام اُنہوں نے بتایا تھا وہاں کوئی آم کا درخت نہیں تھا۔ یہہ کیفیت دیکھکر جو لوگ بودھ مت کے پیرو کار نہ تھے خوشیاں منا رہے تھے مگر بودھ لوگ اپنے ہادی کے معجزے دیکھنے کے لئے گھڑیاں گن رہے تھے۔ وقت مقررہ پر بودھ دیو اُس مقام کو روانہ ہوئے جہاں کہ معجزے دکھلانے تھے۔ راستہ میں ایک شخص نے اُنہیں ایک پکا ہوا آم بطور نذر دیا۔ وہ بودھ جی نے لے لیا۔ جائے مقررہ پر پہونچ کر وہ بیٹھ گئے اور اپنے ایک معتقد سے کہنے لگے کہ اس آم کی گٹھلی اس جگہہ گاڑ دو۔ اور اوپر سے پانی چھڑکتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے آم کا درخت کھڑا ہو گیا۔ اور اُس پر وہیں بور آ گیا۔ اور تمام درخت پھلوں سے لد گیا۔ یہہ کیفیت دیکھکر لوگ حیران رہ گئے وغیرہ وغیرہ کیا اب تک وہ لوگ جو ست سناتن دید وکت دھرم کے اصولوں سے واقف نہیں اسی قسم کے لغو قصوں کو صحیح مانتے ہیں ؟

بودھ مت اور ذات کا جھگڑا

رسالہ مہابودھی لکھتا ہے کہ مہاتما بودھ ہمیشہ کشتریوں کو اول درجہ پر اور برہمنوں کو دوئم درجہ پر رکھتے تھے۔ چنانچہ تمام بودھ مت کی کتابوں میں کشتریوں (مُراد راجپوتوں) کو سب سے اعلےٰ قرار دیا گیا ہے۔ بودھ دیو برہمنوں کے اس دعوے کو کبھی تسلیم نہیں کرتے تھے کہ ہم اول درجہ پر ہیں۔ اس رسالہ میں ایک بودھ مت کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں بودھ دیو نے یہہ لکھا ہے کہ "وہ برہمن جھوٹے اور دغا باز ہیں۔ جو یہہ کہتے ہیں کہ ہمارا ورنوں میں درجہ اول ہے" ہمارے آشرم کے یہہ معنے نہیں ہیں کہ لوگ بڑائی اور چھوٹائی کی شیخی ماریں۔ اور ایک دوسرے کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیں سب اپنے اپنے درجہ پر ٹھیک اور واجب التعظیم ہیں۔ درجہ اعمال پر منحصر ہوتا ہے۔ سر اور ہاتھہ دونوں مفید اعضا جسم کے ہیں مگر بلحاظ اعمال اور صفات ہر ایک کو مناسب درجہ دیا گیا ہے سر جسم میں سب سے اونچا ہے۔ اور اس کا کام بھی اعلےٰ ہے۔ اس لیے اسے بڑا ماننے میں کیا ہرج ہے۔ اگر رسالہ مہابودھی کا بیان بالکل صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بودھ دیو جی کو اپنی پیدائش کا لحاظ بڑا بھاری تھا ؁

پھلت جیوتش

مسٹر دھرم پال نے پچھلے دنوں علاقہ مدراس میں بودھ مت کا پرچار کرتے ہوئے لوگوں کو یہہ بتایا کہ اس ملک کی بربادی اور تنزلی کا ایک بڑا بھاری باعث پھلت جیوتش کا بھی رواج ہے۔ اس کے ذریعہ روزمرہ ٹھگی کا بازار گرم رہتا ہے اور لوگ حد سے زیادہ وہمی اور کمزور دل کے ہوتے جاتے ہیں۔ ہم اس بیان سے کلیتاً متفق ہیں۔ روزمرہ ہمارے دیکھنے میں آتا ہے کہ معمولی سین میکھہ کرنیوالے جیوتشی چھوٹے چھوٹے قصبوں سے سینکڑوں روپئے اور مال اسباب ٹھگ لیجاتے ہیں۔ اور پونا ملک باہمنوں کے لئے جاپ وغیرہ کے بہانہ سے مال ارنے کا موقعہ چھوڑ جاتے ہیں۔ اچھے اچھے تعلیمیافتہ ان لوگوں کے پھندے میں آجاتے ہیں۔ اور رقمیں نذر کر دیتے ہیں۔ پھلت جیوتش کی قلعی کھولنے پر جب تک خاص توجہ نہیں ہوگی تب تک کام نہیں چلے گا ؁

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک گمنام صاحب کی رسالہ لایٹ آف دی ایسٹ میں نکتہ چینی

رسالہ لایٹ آف دی ایسٹ میں ایک گمنام صاحب نے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی نسبت کچھ لکھا ہے۔ اپنی تحریر کے پہلے تو اُن کی بہت تعریف کی ہے۔ مگر بعد ازاں اپنی آزاد رائے دکھانے کی غرض سے یہہ لکھدیا ہے کہ سوامی جی اور ست شاستروں کو دیکھنا برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اور ویدوں کا انہوں نے ایسا بھاشیہ کردیا ہے کہ وہ اور بھاشیکاروں سے نہیں ملتا۔ خلاصہ یہہ ہے کہ یوروپ کے بھاشیکاروں اور ساین وغیرہ سے وہ مطابق نہیں ہے۔ گمنام نامہ نگار صاحب کی دونوں باتیں ازسرتاپا لغو اور بے بنیاد ہیں۔ سوامی جی اور ست شاستروں سے کسی قسم کا رشک نہیں رکھتے تھے۔ اور نہ کبھی بیجا طور پر اُن کی مذمت یا ہجو کرتے تھے۔ البتہ اُن کی نسبت یہہ ظاہر کرتے تھے کہ اُنمیں شہد تو ماشہ بھر ہے مگر زہر من بھر ملا ہوا ہے۔ اِس لئے زہر آلود اشیاء کا استعمال داناؤں اور تعلیمیافتہ آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ رہا بھاشیہ۔ ویدوں کا بھاشیہ کوئی شخص کسی حالت میں نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ ویدوں کے انگ اور اپانگوں سے پورا پورا واقف نہ ہو۔ اور یوگ کا سادھن نہ کرتا ہو۔ یوروپ کے وہ اشخاص جنہوں نے ویدوں کی نسبت خامہ فرسائی کی ہے وہ قریب قریب سب انگ اور اپانگ تو درکنار رہے معمولی زمانہ حال کی سنسکرت سے بھی نا آشنا ہیں۔ ادہر اُدہر کے آدمیوں اور سنسکرت و انگریزی ادہوری لغاتوں کے ذریعہ ایک نام پیدا کرنے کا ڈھنگ ڈالا ہے۔ اور در پردہ وہ آریہ ورت کی ہتک کرکے دین عیسائی کو فروغ دینا مدنظر ہے۔ ساین وغیرہ نے جو بھاشیہ کئے ہیں وہ بھاشیہ نہیں ہے۔ کیونکہ بوجہ بدقسمتی اور ظلمی ہونیکے وہ اس قابل نہیں تھے کہ کسی دہرم کے معاملہ میں دخل دیسکیں۔ صرف اپنی وحشیانہ خصلت کا اپنی کج بیانی کے ذریعہ ثبوت دیا ہے۔

آؤ اب وقت ہے

آریہ ورت میں اسوقت جدہر دیکھو اُدہر سے رونے کی آواز آتی ہے۔ پریم اور آنند یہاں سے دویش اور کلیش سے تبدیل ہوا دکھائی دیتا ہے۔ جیتن جگت یہاں پہر معدوم کرتے ہوئے چلے گئے۔ سچ کہا کہیں بہی آنند دکھائی نہیں دیتی ہے۔ ایک شہر کے کوچہ میں بچوں کے کہیلتے ہوئے جہنڈ میں جانکلئے۔ جاتے ہی آپکو اسبہودا گالیوں اور گالیوں کی بوچھاڑ کا سامنا کرنا پڑیگا۔ جو ایک دوسرے کی طرف نشانہ کر رہا ہے۔ اگر وہ ایک منٹ ٹھہر جائے تو شاید پانچ طرفوں سے رونے کی آواز شروع ہو جائیگی۔ آگے چلئے چند سکول کے طالبعلم بورڈنگ ہوس میں بیٹھے دکہائی دیتے ہیں۔ لیکن کیا کر رہے ہیں؟ ایک کی دوسرا برائی کر رہا ہے۔ چغلی کا بازار گرم ہے۔ ایرشا اور دویش نے پڑہنے لکہنے کی رصیت بہی نہیں چہوڑی۔ اور آگے بڑہیے۔ دوکان پر لالہ جی سودا سلف بیچ رہے ہیں۔ گراہک قیمت پوچہتا ہے۔ "لالہ جی گھی روپیہ کا کتنا دوگے؟" لالہ جی پہلے پونے تین سیر کہہ کا بتلاتے ہیں۔ گراہک کے کہنے پر پہر گنگا جی کی قسم کہا کر آدہ چہٹانک اور بڑہتے ہیں۔ زیادہ تکرار پر اب گالی کہا کہا کر لڑ جھگڑ کر آخر وہی تین سیر اور آدہ پاؤ تول کر گراہک کے حوالہ کرتے ہیں۔ آگے بڑہیے دفعتاً کسی گلی میں آپکا گذر ہوا۔ ایک باریک رونے کی آواز آتی ہے۔ لیکن ایسی سوزناک کہ کلیجہ تک دہل جاتا ہے۔ دیکھئے کلیجہ تہامئے اگر آپ کی یہی حالت رہی تو جلد ہاسپٹل کی شرن لینی پڑیگی۔ اسی طرح کی تینتیس لاکہہ آوازیں بہارت ورش کے مختلف حصوں سے نکل رہی ہیں۔ دفعتاً یہہ آواز آپ کو سنائی دینی بند ہو جاتی ہے۔ یہہ کیوں؟ پاس ہی ایک ایسا شور بلند ہوا ہے کہ یہہ آواز بیچ میں ہی دب گئی۔ یہہ شور کیا ہے؟ ایک بدہوا کو ایک بھگوان پوش لیکر بہاگ گیا۔ ساس اپنے بال نوچکر شور مچاتی ہے۔

دوش تھا ٹہیں سمجہہ رہی تھی۔ شہر بگٹ لیئے دیکہ کی طرف چلا جاتا ہے۔ کہاں تک چلوگے۔ چلتے چلتے تہک گئے ہر جگہ کی اس دویش اور کلیش کا اثر پہونچا ہوا ہے۔

کیا یہہ دویش سدا ایسا ہی تہا؟ کیا یہاں سدا ہی اور بہائی کا دہواں اٹھتا رہتا تہا؟ وہ اتہاس کہتے ہیں۔ قدرت کے نظارہ جواب دیتے ہیں کہ کبھی یہہ دیش جسم اور روح کا خود تہا جو زمانہ حال میں بھی نبض دیکھتے رہے۔ روگ کا علاج کرتے دیکہکر بتلا جاتے رہے جن کے سینوں سے کبھی ایک نکتہ کس قدر رفیق ہوا۔ کبھی دوسرا۔ آخر کار پورن ویدوں اور جسم دونوں کا علاج کرنیوالا بہی میدان میں آیا۔ ویدوں کے گمبہیر ناد سے روگیوں کو اپنی طرف آکرشت کرتے ہوئے اُن کی نبضیں ہاتہہ میں لیں۔ اُسے دیکہا بیماری اوشدہی اب کوئی کام کرتی نہ دیکہی۔ بڑا بہاری یگیہ اس ویدیہ آریہ ورت کے روگ دور کرنے کے لئے رچا۔ اُس نے ہون کنڈ کی جگہہ آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ نمونوں کی اُس نے سمدہائیں لیکر اس کنڈ میں اپنے جیون کی اگنی کو پرجولت کیا۔ ویدوں کا گہرت اسی اگنی کو پرجولت دیکہنے کے لیے اسقدر دیا جو شاید کبھی ختم نہ ہوگا۔ لیکن ابہی تک اوشدہی سے ادہ وہ ایک جیسو نہیں کر سکا تہا کہ آپ بہی چل بسا۔ ہون کے آرنبہہ میں تو سمدہائیں آگ بہڑکانے کے لئے گہرت کا کام دیتی رہا تہا۔ لیکن جب آگ تو خوب بہڑک اٹھی تو اوشدہی یعنی حکمت روگ ناشک اور پشٹی وردہک چیزوں کی اہوتیوں کی ضرورت ہوئی۔ کیونکہ جب تک سگندہی اگنی دوارا پہیلتی نہ جاوے۔ کل دیش میں اُس کا اثر ہونا مشکل ہے۔ اسی میں جہاں آکر رک گیا ہوا پہر کیا ہو سکتا ہے؟ ویدک جیون! ارتہات آتما اور شریر دونوں کا آریہ سماج روپی کنڈ کی جلتی اگنی پر۔ ہر ویکتی پہلے اپنے جیون کو ایسا شدہ بنانے کی ضرورت ہے جسمیں روگ ناشک شکتیاں بڑہ جاویں۔ لیکن جب کسی پُرش نے اپنے جیون کو اسطرح پر شودہ لیا ہے تو وہ ذرا ویدک گہرت کی اور دہرشٹی ڈالے۔ آریہ سنسار!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرم اُپدیش

ستدھرم ہی آتما کا سہارا ہے

زمانہ ہمیشہ رنگ بدلتا رہتا ہے۔ کبھی خزاں ہے تو کبھی بہار۔ کبھی گرمی ہے تو کبھی سردی۔ غرضیکہ کسی زمانے اور کسی شے کو بھی اس سنسار میں قیام نہیں۔ مگر کیا یہ کل تبدیلیاں بالمعنی قانون کے ماتحت ہوتی ہیں؟ یہ پتہ لگانے سے پیشتر کہ ہم ایک لاتبدیل قانون کو ملاحظہ کر لیں ہیں۔ ہمیشہ ہم ایک اٹل نیم کی مشہادت پاتے ہیں۔ اگر کسی چیز کو قیام ہے تو صرف ایشور پرماتما اور اسکے نیموں کو ورنہ کوئی بھی ایسی وستو موجود نہیں جو ایک رس رہنے والی ہو۔

مہاتماؤں کا قول ہے کہ ستیہ یعنی راستی کو قبول کرنا چاہئے۔ مگر ستیہ کس کو کہتے ہیں؟ ستیہ وہی ہے جو سدا ایک رس رہنے والا ہو۔ کبھی کم اور کبھی زیادہ نہ ہو۔ اسلئے نتیجہ کل مہاتماؤں کے تجربوں اور سرشٹی نیم یعنی قانون قدرت کے مطالعہ کا یہ ہے۔ کہ ایشور پرماتما اور اُسکے نیموں کا ٹھیک ٹھیک جاننا ہی ست کا گرہن کرنا ہے ایشوریہ نیموں کا یتھاوت جاننا اس لئے انسان کا فرض ہے کہ انہیں نیموں کے ماتحت انسانی زندگی کی حالت ہمیشہ پلٹا کھاتی ہے۔ اگر ایشوریہ نیم کے مطابق انسان کے فعل ہو جاویں تو پھر اُسے دُکھ اور کلیش بالکل نہیں ہوتا۔ آنند ہی آنند میں رہتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے جو ان نیموں کو توڑنے والے دُکھ ساگر میں ہی ڈوبے رہتے ہیں۔

کسی شے کا ٹھیک گیان یا علم اُس وقت تک نہیں ہوتا جبتک کہ خیالی دُنیا سے کنارہ کش ہو کر واقعی دُنیا میں قدم نہ رکھا جائے۔ اکثر انسان ایسے بھی ہیں جو گیان کی آنکھوں کو بند کئے خواب کی حالت میں ہوائی قلعے تیار کرتے ہیں لیکن جب نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو اپنی وہی حالت ملاحظہ کر کے پچھتاتے ہیں۔ کہ کیوں اتنا قیمتی وقت ضایع کیا۔ مثل مشہور ہے کہ "سووے سو کھووے۔ جاگے سو پاوے"۔ سچ ہے جو انسان گیان کے نیتر بند کر کے من مانے خیالات اپنے دل میں دوڑاتا ہے اور ایشور اور ایشور کے نیموں کا ٹھیک علم حاصل نہیں کرتا اُس کو کبھی بھی راحت نہیں ملتی۔ اس لئے بہادر وہی شخص مرد ہیں جو ہر ایک امر واقعہ کا امتحان کر کے اُسکی اصلیت کو دریافت کرتے ہیں۔ اور اُس سرو شکتیمان کے نیموں کو ٹھیک ٹھیک جان کر انپر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں! مبارک ہیں وہ مہاتما پُرش جو صدیوں کے پُرانے خیالات کی بھی ستیہ کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں سمجھتے! جو انسان ستیہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے گویا سورج کی روشنی سے علیحدہ ہو کر تیرہ و تار جنگل میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ استیہ کی پیروی کرنا تو ہر حالت میں نامناسب اور دُکھدائی ہے۔ لیکن جو انسان باوجود درپردہ استیہ عمل کے دُنیا کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے تئیں ستیہ وادی یا ستیہ کرمی ظاہر کرتا ہے اُس سے زیادہ نفرت کے قابل کون ہے۔ کیا ایسے منش کو کبھی بھی سچی شانتی مل سکتی ہے؟ ہزار درجہ اچھے ہیں لٹیرے ریاکار دغاباز بگلے بھگت سے وہ کسان یا مزدور جو گو اپنے کاروبار میں جھوٹھ بولنے سے پرہیز نہیں کرتے تاہم اُس کو بیجا طور پہ چھپانے کی تو کوشش نہیں کرتے۔

ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ ہمارا مطلب اوپر کی تحریر سے کیا ہے۔ ہم آج کے روز اپنے پیارے پاٹھک مہاشیوں کی خدمت میں اپنے اخبار کے اجرائے کا اصلی مقصد ظاہر کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم اپنے اخبار کو دیسا ہی اوتم بنانا چاہتے ہیں جیسا کہ اس کا نام متبرک ہے۔ گو آریہ سماجوں کا قیام صرف واسطے اشاعت ست دھرم کے ہے اور اُن کے بانی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے ستیہ پر اپنی جان تک قربان کر دی۔ تاہم ہمیں افسوس سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ آج تک ستیہ نے مضبوط جڑ آریہ سماج کے سبھاسدوں (ممبروں) کے دل میں نہیں پکڑی۔ یہ مانا کہ ہندو اور جنم کے برہمنوں کو پوپ کہتے ہیں۔ ہم بڑے زور شور سے تیار رہتے ہیں۔ عیسائیوں کے پنجے سے اپنے بھولے بھائیوں کو بچانا اپنا اعلیٰ فرض سمجھتے ہیں۔ اہل اسلام کی تعلیم کے بد اثر سے اپنی سنتان کو بچانے میں بدل و جان کوشش کرتے ہیں۔ لیکن کیا ہم دوسروں کے درست ملے اپنے چال چلن پر شانتی سے سننے کو لئے تیار ہیں؟ کیا ہم اپنے عیبوں کو دوسروں سے سنکر اُن کے رفع کرنے کی کوشش کرتے؟ شوک مہا شوک! ہم کو ان کل سوالوں کا جواب نفی میں دینا پڑتا ہے پیارے آریہ بھائیو ذرا سوچو تو سہی۔ کیوں اپنے خیالات کو وسعت نہیں دیتے۔ بیشک آپنے دیش اُنتی کے متعلق جتنے کام کئے ہیں۔ سب مُلک کو فایدہ پہونچا رہے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ جس کام میں ست کو دخل نہیں اُس کا انجام اچھا نہیں ہوتا کیونکہ "ستیہ سے پرے کوئی دھرم نہیں" مہاتماؤں کا قول ہے۔ اکثر اوقات ہمارے آریہ بھائی اس خیال سے اپنے دوسرے بھائیوں کے عیب چھپاتے ہیں۔ کہ کہیں راز کھلنے پر آریہ سماج کی اُنتی میں فرق نہ آجائے۔ لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ آریہ سماج کوئی دُنیا پرستوں کی سوسائٹی نہیں ہے یہ سوسائٹی ایک سچا دھرم پھیلانے کے لئے قایم کی گئی ہے۔ پس سچ سے اس کو بالکل آنچ کا خوف نہیں۔ بلکہ جھوٹھی پردہ پوشیوں سے آریہ سماج کے ممبروں کی آتمک اُنتی (روحانی ترقی) بالکل بند ہوتی جاتی ہے۔ جو انسان اپنے گناہوں کا اقرار نہیں کرتا اُس کی طبیعت کبھی گناہوں سے متنفر نہیں ہو سکتی۔

آریہ بھائیو! نام کے آریہ مت بنو۔ گُن کرم اور سوبھاؤ سے آریہ پدوی حاصل کرنے کی کوشش کرو تبھی دھرم ارتھ۔ کام۔ موکش۔ منش جنم کے چار پھل تم کو ملیں گے۔

اوم شم

منوھالتا یہ ناول دلچسپ ہے۔ اور قابل دید ہے قیمت ۸ آنہ ہے۔ المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

kul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُرسلہ خاص نامہ نگار

اُردو یجروید بھاشیہ مطبوعہ مطبع نگم پرکاش کی پڑتال

یجروید ادھیائے ۱ تا ۱۰ کا اردو ترجمہ مطبوعہ مطبع نگم پرکاش مسجد موٹھ ضلع دہلی جو زیر اہتمام پنڈت گنپتی شرما طبع ہوا ہے اور جس کے مترجم کا نام درج نہیں۔ میری نظر سے گذرا ہے۔ چند منتروں کے اُردو ترجمہ کا سوامی جی کے وید بھاشیہ سے مقابلہ کیا۔ قبل اس کے کہ میں اُس کی نسبت اظہار رائے کروں۔ یہہ دکھلانا ضروری ہے کہ مترجم صاحب نے اس امر پہ غلط رائے دی ہے کہ وید منتر ایشور کرت ہیں۔ مترجم صاحب دیباچہ کتاب میں باوجود تسلیم کرنے اس امر کے کہ ویدوں کا گیان پرماتمانے سرشٹی کے آدمیں شدھ اور پوتر اگنی وایو۔ آدتیہ۔ انگرا رشیوں کے ہردہ میں اُتپن کیا۔ یہہ لکھتے ہیں کہ اُس گیان کو رشیوں نے اپنی قدرتی بھاشا میں بیان کیا۔ جواب لکھا جاکر بطور کتاب مُرتب ہے اور آگے چلکر صفحہ ۲ پر اس طرح تشریح کرتے ہیں کہ یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ یجروید کے منتر ایشور کے کہے ہوئے نہیں ہیں۔ بلکہ حسب متذکرہ بالا ایشور یہ گیان ان منتروں کے ذریعہ جو تحریر میں آتے ہیں ہمارے لئے اُن رشیوں نے ظاہر کیا ہے اور اپنے بیان کی تائید میں یہہ دلیل دی ہے کہ اُنمیں بہی محاورہ ایسا ہے۔ جیسے کوئی سایل سوال کرتا جاوے اور قابل عالم جواب دیتا جاوے۔ مترجم صاحب کی تحریر کا یہہ مطلب ہے کہ پرمیشور نے رشیوں کو صرف گیان دیا۔ لیکن وید کے منتر جس شکل میں کہ اب موجود ہیں اُن کو رشیوں نے لوگوں کے سمجھانیکے کے لئے بنایا یعنی یہہ کہ وید منتر ایشور کرت نہیں ہیں اب جن مہاشوں نے کہ وید اُتپتی درشیہ پر وچار کیا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ مترجم صاحب کی رائے اس بارہ میں ہرگز قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے اپنے بنائے ہوئے رگویدادی بھاشیہ بھومکا کے وید اُتپتی پرکرن میں بحوالہ ست شاستروں اور دلایل قاطع کے بڑی فصاحت کے ساتھہ اس امر کو ثابت کیا ہے کہ وید ایشور کرت ہیں۔ رشی منتر درشٹا تھے نہ منتر کرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مترجم صاحب نے بھومکا کو نہیں دیکھا ورنہ ایسا لکھنے کی جرات نہ کرتے۔ مترجم صاحب آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ آدسرشٹی میں پرمیشور نے رشیوں کو وید منتروں سے بھن کوئی اور گیان نہیں دیا تھا۔ بلکہ وہ گیان وید روپ ہی تھا جو کہ ست ودیا کا بھنڈار ہے۔ رشی صرف ویدوں کے پرکاش کا ذریعہ تھے۔ وید جس شکل میں موجود ہیں انادی کال سے اُسی صورت میں چلے آتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایشور کی انادی ودیا ہے۔ اسی وشیہ پر بھی بھومکا میں مفصل بحث کی گئی ہے۔ وہاں دیکھہ لینا چاہئے اس جگہہ صرف یہہ دکھلانا کافی ہے کہ ویدوں کے شبد غیر فانی ہیں۔ شبد دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک نتیہ دوسرا کاریہ جو شبد ارتہہ اور اُنکا سمبندھ ایشور کے گیان میں موجود ہے وہ غیر فانی ہے۔ اور جن لفظوں کو ہم لوگ استعمال کرتے ہیں وہ موضوع ہیں چونکہ پرمیشور کا گیان اور کریا دونوں غیر فانی ہیں۔ اس لئے وید جو ایشوریہ گیان ہے وہ غیر فانی کبھی نہیں ہو سکتے۔ وید منتروں اور سوکتوں کے ساتھہ رشیوں کے نام لکھے ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اصلی مطلب کو نہ سمجھکر مترجم صاحب نے یہہ غلطی کہائی۔ کہ وید منتر رشیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ نروکت ادھیائے ۱ پاد پہلے کھنڈ تیسرے کی آخیر پہ مہرشی یاسک مُنی جی نے وید منتروں کے رشی کا نردہن اس طور پر کیا ہے۔

ऋ षीणां मन्त्र दृ ष्टयो भ व

اور اس واکیہ کی ٹیکا کرتے ہوئے پنڈت دیوراج جی نے یہہ تحریر کیا ہے۔

यद्दृष्टय: सन्ति

ऋषीणां मन्त्र दृष्टयो भवन्ति ॥ तिन्हमा नामे
ख्यानानि भवन्ति ॥ ...
... न मनुष्य येन केन
... नेन ... न भूतेन नि
... श्लोक ... आदिना मन्त्रा
... दृष्टा ... मन्त्र ... नुकर्मा र
इत्यमिप्राय:

اسکا مطلب یہہ ہے کہ جس جس رشی کا کسی وید منتر کے اوپر نام لکھا ہے اُس اُس رشی کو اُس اُس منتر کا گورو یا پرکاش کرنے والا سمجھو نہ کہ بنانے والا جس جس رشی نے یوگیہ سمادھی میں مگن ہو کر جس جس منتر کے معنوں کا پرکاش کیا اُس اُس رشی کا نام اُس اُس منتر کے ساتھہ بطور یادگار کے چلا آتا ہے۔ کیسے تعجب کی بات ہے کہ جن صاحبان کو یہی معلوم نہیں کہ وید منتر ایشور کرت ہیں یا رشی کرت۔ وہ وید کے سدہانت کو اردو جیسی ناقص زبان میں بیان کرنے کا حوصلہ کرتے ہیں۔ ویدوں کے سدہانت کا سمجھنا اور دوسروں کو سمجھانا آسان کام نہیں۔ ویدوں کے ستیارتھ جاننے کے لئے علاوہ ویاکرن کے وید انگوں کی فلاسفی کا جاننا از بس ضروری ہے۔ صرف یہہ ہی نہیں بلکہ پوتر آتما اور یوگی ہونا بھی لازمی ہے۔ میرا ان الفاظ کے لکھنے سے سوائے اس کے کہ ویدوں کی نسبت غلط فہمی نہ ہوجاوے۔ اور کوئی منشا نہیں ہے امید ہے کہ مترجم صاحب مجھے اس تحریر کے لئے معاف کریں گے اور وہ دوبارہ اپنی تحریر پر غور کریں تو اُن کو معلوم ہوجاوے گا کہ وید منتر ایشور کرت ہیں رشیوں کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ - اوم شم۔

قطعہ

آپ کا شبہ چھتک۔ سوا یا رام مقنا دپہ دہان۔
آریہ سماج ہو ننگ گھیانہ ......

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

گُروکُل کے پُرانے پریمی لالہ طوطا رام جی کا خط

پوجیہ ور مہاتما منشی رام جی! پوجیہ ور مہاتما منشی رام صاحب کو ایک نہایت بکتی پرنتو دھرم مارگ پر چلنے کے مضبوط و سچی آرزو رکھنے والا چھ سال امیدوار (راقم طوطا رام) نہایت دینتا کے ساتھ نمستے بجا لاتا ہے۔ پیارے مہاتما جی! اگرچہ ظاہری حالات کے بموجب میں آپ سے مخاطب ہونے کی استدعا کرنے کا بھی مستحق نہیں ہوں۔ اور میری زندگی مجھ کو آپ کے چرنوں کی طرف سے دور پھینک دیتی ہے۔ پرنتو میرے دل و دماغ میں سمائی ہوئی ابھلاشا اور جس پیاس کا آج چھ سال سے پیاسا ہوں اُس کی زبردست پیاس کی دیا کلتا اور آپ کے دھرم کی آتما جھٹ پٹ خدا بندہ کر دینا کے ساتھ جیون بہ کر ٹوٹنے کی صلاح دیتی ہیں۔ سچی تشنگی زمانے کو اس سے میرا سینہ آپ کے اشتیاق سے بھرا ہوا ہے۔ اور میں آپ کے دھرم بھاؤ سے اپنے کو منقطع نہیں کر سکتا۔ اور یہ اشتیاق ہی کے ساتھ آپ کے دھرم اشتیاق اور میری زندگی کی سرگرمی نے مجھ کو گرگد ہونے کو مجبور کر دیا ہوگا۔ آج چھ سال سے میں اپنے وقتاً فوقتاً جس گُروکُل کے واسطے آپ کی سعی خراشی کی تھی۔ بلکہ جس میری ابتدائی زیادہ نے آپ کے دھرم کے پروے میں اپنا گھر بنا کر گورو کل سمبندھی وچار کو دڑھتا کے ساتھ کام میں لانے کا اُدیوگ شروع کیا تھا۔ اس گُروکُل کے واسطے عین سے ہونے پر بھی پانچ روپیہ چندہ مجھ بدنصیب سے نہ جوڑا جا سکا اور نہ یہ بھی ہو سکا کہ آپ کے دھرم بھاؤ کو دھرم وبتا سے حق لیکر اس سے آپ کی سیوا کرنے کو ہی اپنا تن من دھن ہی ارپن کر دیتا اور جہاں جہاں آپ اس دھرم کارج کے واسطے دھرم پرایتنا کے ساتھ انیک دشواریاں اُٹھاتے پھر رہے ہیں۔ میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ ایک خدمتگار کے طور پر ہو لیتا۔ کیونکہ گو مجھ میں ودیا کے واسطے اور ودیا سمبندھی کاموں میں ہاتھ بٹا سکنے کی ذرا بھی سامرتھ نہیں ہے۔ اور نہ اپنے کوئی ایسا گُن ہے جو ایسے سمے پر کچھ بھی کارآمد ہو سکے۔ اور شردھا کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ تاہم معقول پسندی کے ساتھ ایک سچے شودر کی طرح آپ کی ٹہل کر سکنے کو تو میں ضرور ہی سمرتھ ہوں مگر افسوس کہ وہ بھی مجھ بھاگی سے نہ ہو سکا۔ پرنتو میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اپنی و چیسنجبو جی کی بیماری فصلی ہے جو ایسے موقعہ پر مجھ کم نصیب کو گھیرنے کو نہ مجبور نہ ہو جاتا تو کیسی ہی دِقت ہوتے پر بھی میں اپنے کو آپ کی مسافرت کا خدمتگار بنائے بغیر چین نہ لیتا۔ البتہ اس نردھن گُن شونیہ کے پاس جو سب سے بڑی سمپت ہے اور جس کو سم درشی جگت پتا بھی پورن پرکار جان سکتے ہیں۔ اُس کے خرچ کرنے میں میرا ہر دم گہرا بھائیوں سے ہرگز کم نہ رہا ہوں گا۔ ارتھات انترجامی پتا سا کشی ہیں کہ سخت تکلیف بیماری میں بھی دونوں وقت کی سندھیا کا نیم پالن کرتے ہوئے بلا ناغہ میں نے آپ کی اور گُروکُل کی کامیابی کے واسطے گدگد ہو کر پرم سہایک سچے انترجامی پتا سے بھی پرارتھنا جاری رکھی ہے۔ اور اب ودیا کو پہنچنے پر بھی ست دھرم پرچارک کے گورو کل سمبندھی مضامین سُنے بغیر سنتشٹ نہیں ہوا ہوں جس کی وجہ سے میں آپ کی یاترا اور دھرم ویرتا سے من دھن و قف ہوں۔ اور اُس کو سمرن کرتا ہوا آپ اور آپ کے دھرم متو کو بار بار سر جھکاتا ہوں اور نیز اُن سب دھارک بھاتاؤں و ستیہ پُرشوں کے واسطے بھی جن کے دھرم متو کا حال بذریعہ مضامین مذکور مجھکو معلوم ہوا ہے۔ واستو یہ ہیں ایسے ایسے دھرماتماؤں کے دھرم کے پرتاپ سے اس گوٹھ او ستھان بھی جگت

گو سُورگ دھام کہا جا سکتا ہے۔ پرم پوجیہ ور جی! آپکو خوب معلوم ہے کہ جب سنجیو شنکر انند جی کو آپ نے بڑے پریم پالن کے ساتھ ست ودیا پڑھوانے کی آرزو کا درخت چھ سال سے میرے ہردے میں اُگا ہوا ہے جو آج تک ایشور کے آشیرباد اور آپ کے دھرم متو روپی جل سے برابر سینچا جاتا رہا ہے۔ اب اُس کے پھولنے پھلنے کا سمے بھی آن پہونچا ہے تاکہ ایسی اوستھا کو پراپت کر اب اُس درخت کا اوکھاڑنا پرم ودیا میں پتا اور آپ جیسے ودیاوِنت دھرماتما کو کبھی گوارا نہ ہو سکے گا۔ میں نے گوروکل سکیم کو بھی نہایت غور کے ساتھ حرف بحرف پڑھا ہے۔ بعض امور کی نسبت جو شنکائیں ہیں وہ تحریر سے طے ہونے کے قابل نہیں معلوم ہوتیں۔ اگر پرم پتا نے کرپا کی تو چرنوں میں پہونچکر ہی اُن کو نوارن کرونگا پرنتو یہ گذارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں ایک نردھن اور بہت ہی معمولی حیثیت کا آدمی ہوں اور اپنا سچا حال ظاہر کرتے ہوئے مجھے ذرا بھی تامل نہیں ہو سکتا۔ کہ مجھکو صرف چالیس روپیہ ماہوار ملتے ہیں جس کے بعد وضع بٹہ صرف پچیس روپیہ ماہوار کلدار ہوتے ہیں اور انہیں سے میرے ماں۔ باپ۔ بھائی بہن و تیمی وغیرہ کثیر العیال کُنبے کی گذر اوقات ہو رہی ہے۔ میرے پاس جس قسم سامان گرہستی بھی وہی غریبانہ حیثیت کا ہے جو کہ ایک غریب آدمی کے پاس ہو سکتا ہے۔ اور امرا لوگ جس کو کسی شمار میں نہیں لا سکتے تاہم اگر مجھے در در کا سب کا سب اثاث البیت جو ایک نہایت خفیف تعداد کا ہو سکتا ہے کام میں آ سکے تو نہایت فخر کرتا ہوا ہر چند بدنی اور گلے ظروف استعمال کرنے کو بھی بہ فیض صادق طیار ہوں۔ مگر ماہانہ فیس اس دلدرتا کی حالت میں مجھ سا کم نصیب کیونکر پیش کر سکے گا۔ یہ امر آپ جیسے دھرم پرائن ودیاونت مہاتما کے نیائے کرنے اور وچارنے یوگیہ ضرور ہے کیونکہ سکیم کے بموجب مجھکو اپنی رعایت کا ادھکار نہیں ہوتا ہے۔ جلندھر آریہ سماج کا وارشک اُتسو بارہ دسمبر ہے اور میں پیشتر سے وعدہ کر چکا ہوں کہ بارہ دسمبر کے

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

درشنارتہہ جلسہ پر حاضر ہوں گا - اگرچہ میرا ہردہ اس ارادہ میں اس وقت تک بدستور مضبوط و ابہلاشی ہے - تدپی اپنی ورڈہتا کے کارن پہر ایکمرتبہ آپ کے مُربیانہ مشورہ کا مُستدعی ہوں کہ ہنوز مجہکو نکاہت اور چرنجیو جی کو کہانسی کی ازحد شدت باقی ہے اور دسمبر میں گورو کُل کا کُہلنا بہی بوجہہ طے نہ ہونے مقام وغیرہ کے امر یقینی معلوم نہیں ہوتا۔ علاوہ بریں دربار گوالیار نے عام حکم جاری کر دیا ہے کہ تا ختم قحط سالی کسی ملازم کو رخصت نہ دی جاوے - بڑی کوشش کے ساتہہ مستحق رخصت رعایتی کو بہی عیوضاً رخصت ملتی ہے - ایسی حالت میں یہہ امر جناب کی مکرر غور فرمائی کا محتاج ہے - کہ بصورت دسمبر میں نہ کُہلنے دو دو چار ماہ بعد کُہلنے گوروکل کے چرنجیو جی کو گوروکل میں داخل کرانے کے لئے مجہکو پہر دوبارہ رخصت وغیرہ کی دشواریاں اُٹہانی پڑیں گی - پرنتو اس وقت کی حاضری سے گوروکل سمبندہی کچہہ بہی لابہہ ہو سکے تو حضور بہ تصور مشورہ حاضری دیجیگا - کرپا کے دہرمنو جہاودانا کے ساتہہ جو کہ سچے دہرماتماؤں کو بلا لحاظ دہنیا دہنا و ورڈہتا کے یوگیہ ہے - میری اس پرارتہنا کو دہیان پوروک ملاحظہ کرکے شیگہر ہی جواب مفصل سے کرتارتہہ کیجیگا - نہایت درجہ کا منتظر جواب ہونگا۔ آخیر میں میری یہہ بہی نہایت ورڈہتا کے ساتہہ پرارتہنا ہے کہ میرے اس لیکہہ کے کسی فقرہ کا یہہ مطلب ہرگز تصور نہ فرمایا جاوے کہ دولت کے ٹکڑوں کا لالچ مجہکو چرنجیو جی کے گوروکل میں پڑہوانے کو روک سکیگا نہیں نہیں اگر اس سے بدرجہا زیادہ تنخواہ بہی مجہہ سے طلب فرما دیں گے - تو بہی میں پرم پتا کی سہاتا سے مجبور ہو کر اور دیگر سب تعلقات سے موہنہ موڑ کر اُس کے پورا کرنے کے لئے اپنی تمام زندگی تک ارپن کر دونگا اور یہہ ہرگز نہ ہو سکے گا - کہ میری نہایت زبردست دہرم کا پہنا کو دولت کے ٹکڑوں کا لالچ بند کر سکے خصوصاً جبکہ پرم سہایک پتا نے آپ جیسے دہرماتماؤں کی بیٹہک سے ہی میری سہاتا رتہہ

پراپت کرا دیا ہے - چرنجیو کا بہی نمستے سویکار کیجیگا ۵

{ عرضیئہ نیاز - دہی جیہ سالہ اُمید وار ایک
نردہن و نربل سیوک طوطا رام اہلکار عدالت گپنہ ہگوال }

گفتگو مابین ایک آریہ و اناریہ

مانیہ ور ایڈیٹر ست دہرم پرچارک جی … نمستے - کرپا کرکے یہہ لکہت مضمون کو اپنے اخبار کے ایک گوشہ میں ضرور جگہہ دیجئے - آریہ پُرشو مجہے آریہ متر کی تحریروں اور کئی معتبر ذریعوں سے معلوم ہو گیا تہا کہ آریہ سماج مراد آباد میں چند اشخاص ہیں جو بالکل کلچرڈ ہیں اور اُن کی بدولت قریب قریب تمام آریہ سماج مراد آباد کے خیالات اور آریہ سماجہائے پنجاب کے لیڈروں (لالہ منشی رام و آتما رام وغیرہ) سے برگشتہ ہیں۔ اسی اثنا میں ایک مضمون لالہ بہگوتی پرساد جی سبہاسد آریہ سماج مُراد آباد کی طرف سے آریہ متر میں شایع ہوا جس میں لالہ صاحب نے گوروکل اور اُس کے مخالف پر ریویو لکہا ہے - میرے لکہنے کا منشا لالہ صاحب کا اُتر دینا نہیں ہے - بلکہ آپ کے خیالات کا اصلی فوٹو کہینچنا ہے - کیونکہ لالہ صاحب نے اشارتاً اُن اشخاص پر حملہ کیا ہے جو موجودہ وقت میں آریہ سماج کی جان ہیں - اور یہہ بہی ممکن ہے کہ ایسے مضامین سے آریہ سماج کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے - اسلئے مجبوراً مجہے آپ کا نوٹس لینا پڑتا ہے - لالہ صاحب حال میں ہی مجہہ سے ملے ہیں - میں مناسب سمجہتا ہوں کہ سب سے پہلے جو گفتگو لالہ صاحب اور میرے درمیان ہوئی ہے اُس کا خلاصہ آپ کی سیوا میں نویدن کروں۔

نیازمند … آپ کے سماج میں کتنے لوگ کلچرڈ ہیں۔

لالہ بہگوتی پرساد جی — آپ کو یہہ خیال کیسے ہوا - آپ نے آریہ متر کی تحریروں سے ایسا خیال کیا ہوگا - ہم کو تو ماننا چاہیئے ٭

نیازمند — مجہے چند ذریعوں سے معلوم ہوا ہے۔

لالہ صاحب — وے (لالہ منشی رام وغیرہ) آپ کو کچہہ نہیں سمجہتے - اُن میں سے کون - پنڈت گنگا پرشاد جی ایم - اے - کو تو اس سال آریہ سماج مُراد آباد کے جلسہ میں لوگ سُکہا دیا گورو دت پکار اُٹہے تہے ٭

پنڈت جی — ویوشما جو اس وقت موجود تہے فرمایا۔ جہوٹہہ بہی کیا ہے - کس کو سمجہیں آپ میں سے کون - پنڈت گنگا پرشاد جی کی ردّ و رائی کو اوڑہیں یا بچہا دیں - جبکہ وے آریہ سماج کے کام میں دلچسپی نہیں لیتے ٭

لالہ صاحب — کیا وجہہ ہے کہ لالہ دیوراج جی اندر سے نکلے ہوئے آلو کہا دیں اور دہاتما کہلا دیں۔ لیکن لالہ لاجپت رائے جی مانس نہ کہاویں ہوئے جُرم سے نام سے یاد کئے جاویں ٭

پنڈت جی — لالہ دیوراج جی کی نسبت ایسا خیال غلط ہے - اگر صحیح بہی مانیں وے پرچار تو نہیں کرتے۔ لیکن کلچرڈ وید ابرہانس کا پرچار کرتے ہیں۔

لالہ صاحب — اہل اسلام کا علی گڑہ کالج ہے - اگر اُس کا جواب ہے تو ڈی اے وی کالج ہے ٭

پنڈت جی — ہمیں نہیں معلوم ہوتا کہ مانس ہاری کو کیوں کالج کا پرنسپل بنایا گیا ہے - کیا اور کوئی اس کام کو انجام نہیں دیسکتا

لالہ صاحب — کون دیسکتا ہے ٭ ———

پنڈت جی — لالہ درگا پرشاد وغیرہ ٭ ———

لالہ صاحب — لالہ درگا پرشاد جی - لالہ ٹہاکر دت دہون کے وید پرچار کے ضرور مخالف ہیں - ودہوا سہایک فنڈ کیوں کہولا گیا - ہریانہ میں پاٹہشالا کو کیوں ترقی نہیں دی گئی - گوروکل اور اُس کے مخالف کیسی خراب کتاب نکلی ہے ٭ ———

پنڈت جی — گوروکل اور اُس کے مخالف لالہ منشی رام جی کی طرف سے نہیں نکلی ٭ ———

نیازمند — آپ کا ایسی باتیں کہنے سے کیا مطلب ہے ٭

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پنڈت جی ان کا مطلب آریہ سماج کے لیڈروں کو دہا بے وغیرہ وغیرہ۔ اور یہی واقعی کتاب اگر رو کل اور اُس کے مخالف) کی سخت اور سبہہ عبارت سے متفق نہیں ہوں اور جو کچھ اس بارہ میں لالہ صاحب نے لکھا ہے ٹھیک ہے۔ لیکن جہاں تک مجھ کو معلوم ہے جو واقعات اُس میں درج ہیں راستی پر مبنی ہیں۔ لالہ صاحب لکھتے ہیں۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے کلپنا ہی کر لیں کہ یہہ سب سچے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے لالہ صاحب کا مطلب ایسی عبارت کے لکھنے سے گرو کل اور اُس کے مخالف کے واقعات کو جھوٹھا ثابت کرنا ہے۔ اور دوسرے الفاظ میں آریہ سماج کو نقصان پہونچانا ہے۔ میرا خیال ہے (بقول ایک آریہ سماج کے شبہہ چنتک کے) اگر آریہ سماج کے خانہ زاد دشمن آریہ سماج سے جتنے پہلے علیحدہ کئے جاتے۔ آریہ سماج اُتنا ہی ترقی کرتا۔ اور وہ دن مبارک تہا کہ جس دن یہہ لوگ آریہ سماج سے الگ کئے گئے ❊ ——

لالہ صاحب لکھتے ہیں کوئی کلچرڈ مہاشے اس لیکھ کا اُتر نہ لکھیں ❊ ——

پنڈت جی مہاشے جی شمہ کے طور پر آپ ہی اُتر لکھ رہے ہیں۔ اُن کو کیا ضرورت ہے ❊ ——

لالہ صاحب کوئی نہ کوئی تبدیلی ہر منش میں ہوتی ہے۔

پنڈت جی بیشک۔ لیکن سوامی دیانند جی نربہت تہے جہاں تک میں نے وچارا ہے لالہ صاحب کا مطلب اس مضمون کے لکھنے سے آریہ سماج کے شبہہ چنتکوں کی نسبت بُری خیالات پیدا کرنا ہے۔ لیکن سورج خاک اوڑانے سے نہیں چہپتا۔ میرے چند سوالات ہیں۔ آشا ہے کہ لالہ صاحب جواب دیکر کرتارتہہ کریں گے ❊ ——

(۱) آپ نے کتنی کتابوں پر ریویو لکھا ہے ❊ ——

(۲) آپ نے مہا پرشوں کے سلسلہ نمبر ۲ مصنفہ لالہ لاجپت رائے پر تا ہنوز کیوں ریویو نہیں لکھا۔

(۳) آریہ مسافر میں ایڈیٹر صاحب کی طرف سے سوامی جی کی سمادہی بنانے کے بارہ میں ٹریکٹ نکلا ہے آپ اُس سے متفق ہیں یا نہیں۔

(۴) آریہ سماج کن لوگوں کی سوسائٹی کا نام ہے اور اُن کے کیا کیا فرائض ہیں۔ کیا آپ ماس بہچارک کو آریہ کہہ سکتے ہیں ❊ ——

(۵) آپ پالیسی کو جائز سمجھتے ہیں۔ یا نہیں ❊ ——

(۶) آپ مہاتما اور نیک لوگوں پر (بلا تحقیقات کئے) الزام لگانے میں کچھہ پاپ سمجھتے ہیں یا نہیں ❊ ——

(۷) آپ واقعات کی تحقیقات کے لئے کتنی دفعہ ہیچا آ گئے ہیں ❊

(۸) نزاع (جہگڑا) کس میں ہے جس کے آپ ثالث بنتے ہیں۔ آریہ سماج میں گرو کل اور ودہ (جہگڑا) نہیں ہے ❊ فقط

آپ کا شبہہ چنتک

ہرگلال سنگہ ورما منتری آریہ سماج نجیب آباد۔

سفید جہوٹھ

شری یت ایڈیٹر ست دہرم پرچارک جی۔ نمستے۔ آج میں نے اخبار مطبوعہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۹ء کو پڑہا جس میں لالہ ہرکشن لال جی کی طرف سے تردید چہپی ہے کہ مہاتما دیوراج جی ماس نہیں کہاتے اور نہ وہ انڈوں کا حلوا کہاتے ہیں۔ اور اُس میں خط ۷ دسمبر ۱۹۰۹ء جو لالہ دیوراج جی کے نام نجیب آباد سے آیا تہا حوالہ دیا گیا۔ نہایت افسوس ہوا کہ وہ کون شخص ہے جو اس طرح کا سفید جہوٹھہ مہاتما دیوراج جی کی نسبت بولتا ہے میرے خیال میں پنڈت ہیم سنگہ جی کو ہی کلچرڈ پالیسی لگ گئی ہے مہاتما بہگوتی پرشاد مراد آباد کی نسبت معلوم نہیں کہ وہ کس غرض سے اس سفید جہوٹھہ میں شامل ہو کر پرائشچت کے بہاگی بنے۔ اگر مہاتما بہگوتی پرشاد جی کو سچے دل سے کسی کے کہنے سے شک پیدا ہوا ہے تو مہاتما بہگوتی پرشاد جی کو مناسب ہے کہ شک دور کر کے جلدی اس کی بذریعہ اخبار تردید فرماویں۔ اگر کوئی اور غرض ہے تو اُن کا اختیار۔ لالہ دیوراج جی کی نسبت یہہ بالکل سفید جہوٹھہ ہے۔ وہ اس کرم کرنے والے کو بہت بُرا سمجھتے ہیں جب سے وہ سماج میں داخل ہوئے ہیں اور ماس کی بُرائی بموجب دلیل و پرمان شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی اپدیش و دوارا پڑہی اور سُنی ہیں۔ تب سے کبہی اُنہوں نے ایسا دوشٹ کرم نہیں کیا ہے بلکہ پنجاب آریہ پرتی ندہی سبہا دو سال ہوئے نیم اپنا ترمیم کر کے پاس کر چکی ہے کہ جو ممبر اپنا آچار مطابق ہدایت مہرشی سوامی دیانند سرسوتی مندرجہ ودہم سمولاس ستیارتہہ پرکاش کے نہیں رکہتا وہ آریہ پرتی ندہی سبہا کا ممبر نہیں ہو سکتا۔ اُس میں برابر ماس کا نشید ہے اسلئے وہ نیم آریہ پرتی ندہی سبہا نے ترمیم کر کے منظور کیا ہے۔ مہاتما دیوراج جی برابر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے ممبر ہیں۔ مجھے یہہ انوبہو ہوتا ہے کہ اگر کسی ساماجک پرش نے یہہ سچے دل سے کہا ہے تو وہ مغالطہ میں آ گئے ہوں گے۔ لالہ دیوراج جی کے بجائے کسی اور کو اُنہوں نے دیکہا ہو گا یا مشغلہ ہو گا۔ نام بہول گئے۔ اگر کسی کلچرڈ مہاتما کا مرتبہ بہر گیا ہے۔ تو دوسری بات ہے۔ مگر یہہ سفید جہوٹھہ ضرور ہے ❊ ساماجک پرشوں کا داس

تیلو مل اُپ منتری آریہ سماج جلندھر شہر ❊

ست بدہی مہانند ناول

مصنفہ پنڈت کرپا رام شرما جگرانوی۔ بہنہ دل آبی بد ہے قیمت ۱۲ ❊ المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

دو دل یک شود بشکند کوہ را۔
پراگندگی آرد انبوہ را۔

صاحب ایڈیٹر ست دھرم پرچارک ...... نمستے

وہ دن کیا نیک اور خوش کن تھا جس دن ہمارا مُربی قوم لالہ کاشی رام صاحب یہاں رونق افروز ہوئے تھے۔

اُس دن آپ نے گُروکل پر لیکچر دیا جس میں آپ نے زمانہ سلف کا فوٹو ایسا کھینچا کہ ہمکو ان آنکھوں سے وہی زمانہ۔ وہی لوگ اور وہی رفتار ایسی دکھلائی دی۔ جیسا کہ وہ واقعہ اُس وقت ہماری نظروں کے روبرو ہو رہا تھا۔ اس کے بعد زمانہ حال کا مقابلہ زمانہ استقبال کے ساتھ کیا اور بتلایا کہ اگر زمانہ حال کو آئیندہ کا معلم بنایا جاوے تو آریہ ورت کی بدتر حالت ہوگی۔ مگر ایسی حالت میں کہ وہی سامان مہیا کیا جاوے جس سے وہ زمانہ پھر ہمارے سامنے آوے اور جس طرح ہمارے بزرگ معلمان سے دنیا بن گئی تھی اُسی طرح ہماری آئیندہ نسلیں اُن کی جانشین ہونے کے قابل بنجاویں تو البتہ آریہ سماج اور اُس کے رہبر کامل سوامی دیانند سرسوتی کے منشا کے موافق ہو سکتا ہے۔ بس مقابلہ اور مدنظر میں آپ نے وہ مثالیں بیان فرمائیں (اس خط میں اُن کی گنجائش نہیں ہے) جنہوں نے سامعین کے دل میں ایسا اثر پیدا کیا کہ بعد ختم لیکچر اُن صاحبان نے جن کے اجسام میں رشیوں کا خون جوش زن ہوا تھا۔ اس مُربی قوم کے گرد حلقہ باندھا۔ اور نہایت سرگرمی سے پوچھا۔ بتلاؤ ہم کو کیا کرنا چاہئے۔ اُسوقت **خادم قوم لالہ کاشی رام صاحب وکیل پردہان** آریہ سماج ملتان نے فرمایا کہ دیکھو اس وقت ہمارے مخالفین اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم کو کوئی مدد نہ دیوے۔ اور جا بجا لوگوں کو طرح طرح کے غلط بیانات سے دھوکہ دیتے ہیں۔ اس لئے واجب ہے کہ ہم اپنے اوپر بھروسہ رکھیں اور خود ہی معقول رقم اس کار نیک کیواسطے دان کریں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ مخالفین کیا کریں گے اور کیا کر سکتے ہیں۔ یہہ کہکر آپ نے فہرست چندہ پیش کی اور اپنے نام کے سامنے پانچسو روپیہ لکھدیا۔ اِس خدمت قومی کو دیکھکے اس خیال سے پر لطف تمتما ڈالئے اور اس ہمدردی پر غور فرمایئے۔ اسکے بعد سردار گوربخش سنگھ صاحب منتری آریہ سماج نے ایکماہ کی تنخواہ جسکی تعداد ۵۰ روپیہ ہے نذر کی۔ اس نذر کو دیکھکر تمام سبھاسدوں نے بہت خوشی کے ساتھ اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ دان کردی جسکی میزان اُسیوقت ایکہزار روپیہ نقد ہوئی۔ بعد ازاں اس مُربی قوم نے بہمراہی خادم قوم لالہ کاشی رام صاحب پردہان۔ منتری و سبھاسدان آریہ سماج ملتان بھکشا مانگی جسمیں ۵۰۰ سو روپیہ نقد وصول ہوا۔ اور پانچسو روپیہ کا وعدہ ہوا۔ پھر ایک دھرم آتما ساہوکار کے پاس گئے۔ اُسکو گُروکل کے فوائد سُنائے۔ وہ اُن کو سُن کر بہت خوش ہوا۔ اور پانچسو روپیہ دان کئے۔ اور کہا کہ جس وقت یہہ گُروکل کھلجاویگا میں اُسوقت وہاں خود آؤنگا اور حتی المقدور امداد دونگا۔ یہہ ساہوکار رکھیتی دہرماتما ہے اور یقین ہے کہ وہ اُس وقت ہزاروں کی مدد دیگا۔ اور یہی طریقہ مظفرگڈھ آریہ سماج نے اختیار کیا اور وہاں سے ایک ہزار روپیہ کی آشا ہے جسمیں سے کچھہ تو وصول ہوگیا ہے۔ اس مقام پر میں صرف یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر پنجاب کی جملہ آریہ سماجیں بھی یہی طریقہ اختیار کرینگی تو مجھکو یقین کامل ہے کہ یہہ مُربی قوم اپنے عالیشان ارادہ میں جلد کامیاب ہونگے۔ آریہ بھا جونکو بھی تو اس مُربی قوم کی ایسی بہاری اور فایدہ رسان عہد کی تکمیل میں جو انہوں نے روپیہ جمع کرنیکے لیے کیا ہے مدد دینی چاہیے۔ تاکہ وہ بہت جلد اپنی جائے سکونت جلندھر کو پہونچیں۔ کیونکہ جب تک ۳۰ ہزار روپیہ جمع نہونگے تب تک وہ وہاں نہیں جاسکتے ہیں۔ آپ خیال رکھیں کہ یہہ عہد مُربی قوم کا ہے۔ ایسا سنگین کہ کوہ ہمالہ اپنے تمام سلسلوں کے ساتھ پاسنگ کی بھی قوت نہیں رکھہ سکتا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ یہہ طریقہ جو ملتان اور مظفرگڈھ آریہ سماجوں نے چندہ دینے کیواسطے پسند اور اختیار کیا ایسا طریقہ ہے جس کو مخالفین ہرگز نہیں پہونچا سکتے ہیں۔ اور اس کی تکمیل پر جب وقوع میں آیا بہت سی ہمدرد اور روحیں کہ آریوں کی خون وورد کر رہا ہے پیدا ہونگے جو سب متحد ہوکر آنکھیں مدد گار رہینگے اور مخالفوں کو وہی کام سیکھا دینگے جنکے کہ وہ اپنے کاموں سے مستحق ہوں گے۔

ایڈیٹر صاحب۔ اب تو آپکو صاف طور سے معلوم ہوا ہوگا کہ خادم قوم کون ہے اور مربی قوم کسکو کہتے ہیں۔ خادمان قوم کی بہبودی کیواسطے اپنا وقت اور اپنی ہستی کی اغراض پوری کرتے ہیں۔ اور مربیان بنی آدم ایسی ایجاد کرتے ہیں جس سے کہ بنی آدم کو ہر وقت اور ہر زمانہ میں فایدہ پہونچ سکے۔ اور جسکی تکمیل میں وہ اپنی ساری عمر اور زندگی صرف کرتے ہیں۔ مثلاً جس نے پارچہ بافی کی کل ایجاد کی جسنے ہل کو ایجاد کیا۔ جسنے تیل نکالنے کیلئے کولہو ایجاد کیا جس نے آٹا پیسنے کیلئے چکی ایجاد کی وہ مربیان بنی آدم کہلاتے ہیں۔ اور جنہوں نے ان مربیان بنی آدم کی ہدایات پر چلنے سے دل وجان سے امداد دی وہ خادمان قوم مانے جاتے ہیں۔ اور کوئی نہیں اپنے مُنہہ سے کون میاں مٹھو نہیں بن سکتا۔ ان معانے سے ظاہر ہوا کہ لالہ کاشی رام صاحب پردہان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مربیان بنی آدم ہیں اور آریہ سماجوں کے پردہان۔ منتری اور سبھاسد جنکا ذکر اوپر آیا اور جو ایسے ہیوں خادمان قوم ہیں۔ اور باقی جنہوں نے ارادہ ہمدردی اس گروکل کو زر چندہ سے امداد دی۔ اور دیویں گے وہ بھی خادمان قوم سے کچھہ کم نہیں ہیں۔

ایڈیٹر صاحب۔ اگر آپکو (مخالفین سے عرض ہے) انا میری معافی میں اتفاق نہو تو میں بہت خوشی سے آپ کے اعتراضات سُنونگا اور دیکھونگا کہ آپ نے کونسی نئی لغت کی کتاب بنائی ہے جسمیں آپ نے الفاظ کے وہ معنے لکھے ہیں جنکو سوائے آپ کے اور کوئی نہیں مان یا جان سکتا۔ آپ اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ آپ کوئی سند نہیں ہو سکتے ہیں۔ اور جو لفظ فارسی۔ عربی۔ انگریزی سنسکرت یا کسی دوسری زبان کا ہوگا اُس کے معنے اُسی

یہہ بھگشا کو نہیں بھارت میں اب پھر تا گروکل ہے ترانہ سنج گویا گلشن تازہ میں بلبل ہے۔

بہہ اتری گن! اور کونسا موقع آئیگا کہ آپ انسانی فرائض کی پڑتال کرکے کسی فرض کی ادائیگی کی جانب اپنی طبیعت کو میلان کریں گے۔ وہ کونسا زمانہ ہوگا کہ ذلت کی تیرہ و تار غاروں سے نکل کر روشنی خانۂ دہرم کی سیر کے لئے کسی رہبر کامل کی تلاش کرینگے وہ کونسا وقت آئیگا کہ اپنے بزرگوں کی بدنامی اور پراچین رشیوں منیوں کی رسوائی کا نظارہ بچشا سوا دیکھہ کر غیرت مند ہوکے کلنک مٹانے کا اُدیوگ کریں گے۔ اور کونسے دن آئیں گے۔ جو آریہ ورت کی گئی ہوئی شان و شوکت اور لُٹی ہوئی جاہ و عشرت دوبارہ پیدا کرنے کے لئے پریتن کیا جائے گا۔ ذیشن اُنتی اور ہمدردی کے مقدس احاطہ میں داخل ہونے والے متوجہ ہوں۔ گوروکل سے بڑہ کر دنیا میں کوئی ترقی کے سامان نہیں پیدا کرسکتا۔ ایک مختصر نظم گوروکل کی سیوا میں حاضر کرتا ہوں۔ جو ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگی۔

نظم

ہوا ہے نمودار اب پھر گوروکل
کمی ہے جو چندہ میں وہ بھی ہو پوری
یہہ کہتا ہے بھارت کہ میں خوش رہونگا
بنادیگا بھارت کو دہرماتما یہہ
مگر ہم پہ ہے فرض امداد کرنا۔
امانت جو ہن من سے اِسکی کروگے
کہاں وہ سماں ہائے کھویا گیا ہے۔
جو رشیوں کی اولاد ہو چندہ بھیجو

رہے سر سبز و شاد و شادا ایشور گوروکل
جو بھکشا کرے خوب در در گوروکل
رہا سایہ افگن جو سر پر گوروکل
کہ ہے دہرم شکشا کا افسر گوروکل
نہ کچھہ کرسکے گا یہہ بے زر گوروکل
سنبھالیگا تم کو سنبھل کر گوروکل
کہ تھا جن دنوں ہر جگہہ پر گوروکل
کہ دُنیا میں سب سے ہے بہتر گوروکل

یہہ کرتا رہے روز افزوں ترقی
بہت اُنتی ہو زمانہ میں اس کی
رشی مہرشی خوب پیدا کریگا
پھنسے نہ تنزل کے پنجرے میں ہرگز
اِسے دان کچھہ دیجئے آریہ گن۔
یہی آریہ ورت بے مثل ہوگا۔
ذلیل اب بہت دیش یہہ ہوچکا ہے
دل و جان سے کیوں نہ اس کے شیدا ہوں ہم

رہے عیش میں زندگی بھر گوروکل
لگائے جو دیشوں میں چکر گوروکل
نہ چھوڑے گا ہم کو ذرا کہتر گوروکل
اور ہے اوج پر خوب بے پر گوروکل
دُعا آپ کو دیگا لے کر گوروکل
اِسے ہونے دیگا نہ ابتر گوروکل
کرے گا اسے نام آور گوروکل
فدا ہے ہمارا تو دلبر گوروکل

تصنیف شدہ کاشی ناتہہ فدا پروہان آریہ سماج مقام گڑھی عبد اللہ خان ضلع مظفر گڑھ ٭ ٭ ٭

نظم دیگر

ٹیک خیال

گوروکل سے ہو وید گیان کا پرچار یہہ نشچے انومان۔
آریہ ورت میں اُدیہ ہوگا اب وِدیا روپی بھان۔

مہا بھارت پشچات رشی بھومی میں چھائی اندھیاری۔
پرگٹ ہوئے مہرشی کرپا کی ایشور نے ہم پہ بھاری

ورن آشرم ہوئے بھرشٹ بھول گئے اشٹ دیو کو نر ناری
شری سوامی دیانند سرسوتی ادتم بال برہمچاری

چیلے یہہ سنا سنکلپ کروں جو دیش ہتیشی کے گن گان
آریہ ورت میں اُدیہ ہوگا اب وِدیا روپی بھان

رچا ستیارتھہ پرکاش گرنتھہ اور ستیہ دہرم دیا ورسائی
رشی ورکی آگیا پالن کا سماں آن پہونچا بھائی

مہرشی نے آچاریہ کل کی اوشیکتا جتا ئی۔
منشی رام جگیاسو نے جو دِرڑہ پرتگیا ٹھیرائی۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دے پرماد کو تیاگ جاگ اُٹھ اب تو بھارت کی سنتان
آریہ ورت میں اُدیہ ہوگا اب ودیا روپی بھان

گُرُوکُل بھکشا منڈلی ہم کو پُورن آشا دلاتی ہے۔
دہرم یگیہ میں دھن آہوتی تب پورنتا پاتی ہے۔
دین دیش کی جیہ کال میں دُردشا دور ہوئی جاتی ہے۔
کلب برکش ہے یہی دیکھنا کیا پہل تمہیں چکھاتی ہے

دیش کال کو لو بچار دو پر اُپکار ہیں اوتم دان۔
آریہ ورت میں اُدیہ ہوگا اب ودیا روپی بھان

سُکھ سمپتی پنج گرہ کا تج بھرے مانگتا اک بھراتا
رہے نرنتر ستھر بارتا گیا سمہ پھر نہیں آتا۔
تم ہنواندہ بدہر کی ناہیں اوشواس یہی کہلاتا۔
پرو پکار ہیں یتھا شکتی دو دان ہنو اوتم داتا

کرتگھنتا وشواس گہات سے بچو گے ہوئے پرم کلیان
آریہ ورت میں اُدیہ ہوگا اب ودیا روپی بھان

مٹھیا سوانگ سوارتھ اور پاکھنڈ میں برتہا دربیہ لُٹاتے ہیں
ویشیا گناوی میں اتھوا بھانڈ بھاٹ نت کھاتے ہیں
سدہ پاتر تھا پاتر کو دینے میں دین بن جاتے ہیں۔
ایسے دان داتا اور گراہی دونوں نرک دُکھ پاتے ہیں

دہرکار اس دہنا ڈیہ داتا کو جو ایسے اوگن کی کہان۔
آریہ ورت میں اُدیہ ہوگا اب ودیا روپی بھان

گورو کل مہاودیالہ کا جب دھن سے پورن ہو بھنڈار
ہو پرچار ویدوں کا دیش دیشانتر کاٹلے اودیا بھار
پورن ہو بھنڈار تو سانگو پانگ ہو ویدوں کا پرچار
ٹلے اودیا بھار تو ستیہ استیہ کو پہچانیں نرنار

استیہ کو دین تیاگ ستیہ کو گرہن کریں یہی ویدک گیان
آریہ ورت میں اُدیہ ہوگا اب ودیا روپی بھان

سوامی جی نے سنسار بھر کے اُدہار نمت سُنو آریہ گن
مہرشی کے اُدیوگ اور اُپکار کو بھولے سو کرتگھن۔
بل بُدہی ودیا شریر یہی سب کردیا ایشور ارپن۔
سُپاتر ہو تو دو گوروکل کے دہرم یگیہ میں تن من دہن

دین کی پرارتھنا یہ چت دو سکل مہاشیو چتر سُجان
آریہ ورت میں اُدیہ ہوگا اب ودیا روپی بھان

نراکار جگدیشور پربھو ہم کو تمہیں سمبھالو گے۔
بھارت ورش کو بھا بھینکر اندھکار سے نکالو گے۔
ادہوگتی کو پہونچ گئے اب کرپا کرکے اُٹھالو گے۔
ہے یہ درڑہ وشواس انگی کرت کو ہردیہ سے لگالو گے۔

باسدیو کر شانتی شانتی شانتی اُچارن مہرکے دھیان
آریہ ورت میں اُدیہ ہوگا اب ودیا روپی بھان

آریہ دہرم کا سیوک۔ باسدیو سہائے شرما۔ مدرس موضع رئیس پور تحصیل غازی آباد۔ضلع میرٹھ ۔

...ک ضروری نویدن

...ن" کے مضمون پر لایق ودوان لوگ مفصل بحث
...ہ تہ طریقے لکہیں جس میں مفصل بحث ہو کہ دان
...ان معنے ہیں۔ اور کیوں کرنا چاہئے۔ اگر دان کیہ ضرورت
...ا دان کے اقسام کتنے ہیں۔ اور اُن میں سلسلہ وار
...ہے کون افضل ہے۔ سچے اور جہوٹے دان میں کیا
...رق ہے۔ داتا کے فرایض کیا ہیں اور دان لینے کے
...ستحق کون ہیں وغیرہ وغیرہ۔ جہاں تک اسکے متعلقہ
...ہیں ہیں سب کا دستار پورک وچار ہو اور سوار تہی
...ستے دان کے خلاف میں جو جو سوالات کیا کرتے ہیں
...لاً کسی کو بہی دیا جائے داتا کی نیت اگر اچہی ہے تو
...ں ضرور پُنیہ ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ) سب کا جواب
...ی مگر انہیں باتوں کا خیال رکہا جائے۔ آول ہر بات
...ر ودی ستیہ شاستروں کے پرمان سے یکجت ہو۔
...ں (۲) پرمانوں کے ساتھہ پربل یکتیاں بہی ضرور ہوں
...م طرز تحریر نہایت مہذبانہ۔ محققانہ اور سلیس عام
...م زبان میں ہو (زبان خواہ سنسکرت ہو۔ خواہ
...ندی بہاشا خواہ اردو خواہ انگریزی) جن صاحب کا
...ضمون سب سے پسند آئیگا۔ اُن کی سیوا میں یا جس فنڈ
...ں وہ اجازت دیں گے ۲۵ روپیہ بہینٹ
...یا جاویگا۔ اس کام کے واسطے میں تین لکہت مہاشیوں
...ے پنچایت کر پرارتہنا کرتا ہوں۔ شریمان پنڈت
...رام بہج جی شرما۔ شریمان پنڈت کرپا رام جی
...شرما۔ شریمان پنڈت تلسی رام جی سوامی۔
...شریمان پنڈت رودر دت جی شرما۔ شریمان
...پنڈت منشی رام جی جگیاشو۔ شریمان ماسٹر
...تما رام جی۔ شریمان بابو نہال سنگہ جی۔
...اگر کوئی صاحب معاوضہ لینا چاہیں تو بلا معاوضہ
...ضمون ہ

الراقم

...ا لگوبند پرشاد ورما حیدر آباد دکن ●●

آریہ سماج اور اُسکے سالانہ جلسے

آریہ سماج نجیب آباد کے سبہاسدوں کا عرصہ سے یہہ خیال تہا کہ کوئی تدبیر ایسی نکالی جاوے کہ جس سے ہر سماج اپنا سالانہ جلسہ کر سکے اور یہاں سے اُتم موقع پر اچہی سنستہاؤں کی ترقی اور سماج کو اُنتی کے شکہر پہ پہونچانے کے قابل ہو۔ آریہ سماج کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ سالانہ جلسہ سماج کو ترقی کے معراج پر پہونچانے کا اچہا ذریعہ ہے۔ جب یہہ بات ہے تو کیوں ہر سماج اپنا جلسہ نہیں کرتی۔ کیا سماجیں اپنی ترقی نہیں چاہتی ہیں۔ جواب ملتا ہے کہ ہر سماج اپنا جلسہ کرنا چاہتی ہے۔ اپنی ترقی کی خواہاں ہے۔ لیکن ذہن کی کمی۔ شہرت کے بندے۔ آلسی۔ نام دہاری آریہ اِس شبہہ اور اُتم اوسر میں بادہج ہوتے ہیں۔ ان باتوں کو مد نظر رکہہ کر آریہ سماج نجیب آباد کی انترنگ سبہا میں یہہ معاملہ پیش ہوا۔ اور سبہا نے بڑی غور اور وچار کے بعد پاس کیا کہ یہہ سماج سوائے سنیاسیوں اور اُپدیشکوں کے یہہ جن آدمی کے اور کسی مہاشے کے اخراجات کا متحمل نہ ہوگا۔ البتہ پربندھ کرتا اشیاء ضروری سماج ضرور دیگا چنانچہ یہہ سماج اپریل ۹۹ء میں اپنا دوسرا سالانہ جلسہ کرکے یہہ شروع کر چکا ہے۔ میرے خیال میں کوئی دہارمک پرش اِس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ چند شہرت پسند اور سوارتہیوں کے سوائے کسی کو ہماری سماج کی کارروائی اور جیت پر شبہ نہیں ہوئی۔ اور انوچت ہو ہی کیسے سکتی ہے۔ یہہ سماج لاڈ کرتا رام جی کرنال والوں سے ہر بات میں اتفاق کرتا ہے۔ اور اُمید ہے کہ ہر سماج لالہ صاحب سے اتفاق کرکے اس پر عمل کریگا۔ (۲) بہگوتی ودہوا سبہا ایک فنڈ کے متعلق یہہ جلسہ ارسال کیا جاویگا کچہہ وجوہات سے دیر ہو گئی ہے۔

الراقم

ہر گلال سنگہ ورما منتری آریہ سماج نجیب آباد ●

پرشن

ہم لوگ تناسخ کے معتقد انسانی روح کو چوراسی لاکہہ قالب کا قلب کرنا تسلیم کرتے ہیں۔ گویا انسان کی آتما اپنے پاپوں کے پہل بہوگنے کے لئے حیوانی جامہ اختیار کرتی ہے۔ تو سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ دُنیا کے آغاز میں جس وقت سرشٹی اول ہی اول جس سے پہلے دُنیا کا وجود عالم ہستی میں نہیں آیا تہا۔ رچی گئی تو اُس وقت کُتا۔ بلا۔ اونٹ۔ گدہا۔ گائے۔ بہینس تہی یا کہ نہ۔ اگر موجود ہونا تصور کریں۔ تو پہر اُس وقت کی حیوانات کی روحیں کس جرم میں قالب حیوانی کے زندان میں مقید تہی۔ اور اگر یہہ مان لیں کہ منتظم حقیقی نے انتظام خلق کے لئے ضرورتاً حیوانوں کی موجودگی رچی تبہی تو نیائے (عدل) کی صفت پرماتما سے دور ہو گئی ہے ●

الراقم راماسی دت محرر جیل بی بلوچستان ●

پرشن

(۱) اُپنشد وغیرہ گرنتہوں میں سُرگ نرک کو لوک وشیش لکہا ہے مگر سوامی جی دُکہہ سُکہہ وشیش کا نام بتاتے ہیں۔ (دیکہو ستیارتھ پرکاش) (۲) سوامی جی نے بہاگوت کے حوالے سے لکہا ہے کہ دیوی نے ہاتہہ کو رگڑا۔ اس سے آبلہ پڑا اُس سے برہما۔ وشنو۔ مہیش پیدا ہوئے۔ دیوی نے اُن کو بیواہ کرنے کو کہا۔ بجز مہادیو کسی نے دیوی سے بیواہ کیا وغیرہ۔ (۳) سوامی جی نے جس گرنتہہ کا حوالہ ستیارتھ پرکاش میں دیا ہے یہہ گرنتہہ کہیں نہیں ملتا۔ اگر ملتا ہے تو بمبئی کا چہپا ہوا اس میں بہاگوت کا ذکر نہیں (۴) شنکر اچاریہ کو بِش دیا گیا اس کا ثبوت کیا ہے اور پنڈت لیکہرام سورگباشی نے تو جینیوں کے نام تک لکہد کو ہیں۔ یہہ کہاں سے لکہا۔ میں بہت مشکور ہونگا۔ اگر کوئی صاحب اِن سوالوں کے جواب لکہیے ●

الراقم

سنتوکہہ ناتہہ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول مراد آباد ●

فہرست رقومات

مفصلہ ذیل رقوم سبھا کے دفتر میں ماہ اکتوبر میں وصول ہوئیں۔

وید پرچار فنڈ

گپت دان معرفت لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب	[illegible]
لالہ رام رکھپال منتری آریہ سماج میانمیر	[illegible]
پنڈت گھنشیام سکرٹری آریہ سماج مظفرگڑھ	[illegible]
سکرٹری آریہ سماج جلالپور جٹاں	[illegible]
ایضاً مہندرگڑھ (ریاست پٹیالہ)	[illegible]
بابو موہن لال اسٹیشن ماسٹر میرپور خاص	[illegible]
پنڈت بسدیو سبھائے معلم بنیس پور (میرٹھ)	[illegible]
بھگوان بہائی سورت نواسی	[illegible]
گپت دان معرفت پنڈت امیں چند	[illegible]
منتری آریہ سماج پشاور	[illegible]
ایضاً جگراؤں	[illegible]
ایضاً بھوانی	[illegible]
بابو ہمت سنگھ اوورسیئر ڈومس آباد (بنوں)	[illegible]
سردار کشن سنگھ پردھان آریہ سماج بہا گووال	[illegible]
منتری آریہ سماج جھنگ مگھیانہ	[illegible]
ایضاً خوشاب	[illegible]
ایضاً پورانا قلعہ (دہلی)	[illegible]
ایضاً کرنال	[illegible]
لالہ خوشحال رام کالکا نواسی	[illegible]
منتری آریہ سماج جام پور	[illegible]
ایضاً ملکیریاں	[illegible]
ایضاً سرینگر کشمیر	[illegible]
ایضاً چھاؤنی جلندھر	[illegible]
میزان	[illegible]

گورو کل فنڈ

بابو منگل سین منتری آریہ سماج لالہ موسےٰ	[illegible]
دیوان ٹیک چند صاحب ڈپٹی کمشنر گجرات	[illegible]
لالہ کندن لال سکرٹری آریہ سماج دہلی	[illegible]
بھگوان بہائی جمنا داس سورت نواسی	[illegible]
منتری آریہ سماج میانمیر	[illegible]
ایضاً آریہ سماج مہندرگڑھ (ریاست پٹیالہ)	[illegible]
ایضاً پشاور	[illegible]
ایضاً جھنگ مگھیانہ	[illegible]
ایضاً جگراؤں	[illegible]
منشی نراین کرشن صاحب سپرنٹنڈنٹ ویدک پاٹھ شالا گوجراں والہ	[illegible]
ایضاً ایضاً ایضاً	[illegible]
منتری آریہ سماج بنوں	[illegible]
ایضاً ڈیرہ اسمعیلخان	[illegible]
ایضاً ملکیریاں	[illegible]
ایضاً دہلی	[illegible]
میزان	۲۹۸۲

مدراس پرچار

منتری آریہ سماج پشاور (بروقعہ اُتسو)	[illegible]

لیکھرام میموریل فنڈ

منتری آریہ سماج مہندرگڑھ (پٹیالہ)	[illegible]
لالہ گنیش داس منتری آریہ سماج کوئٹہ	[illegible]
منتری آریہ سماج پشاور	[illegible]
ایضاً کوئٹہ	[illegible]
ایضاً جلندھر چھاؤنی	[illegible]
میزان	[illegible]

وشانس

منتری آریہ سماج کراچی	[illegible]
ایضاً کوئٹہ	[illegible]
ایضاً پشاور	[illegible]
ایضاً انبالہ	[illegible]
ایضاً پھالیہ	[illegible]

[illegible] پرچار کے جلسہ پر [illegible]

منتری آریہ سماج بھوانی	[illegible]
ایضاً بھیرہ	[illegible]
ایضاً جھنگ مگھیانہ	[illegible]
ایضاً کوئٹہ	[illegible]
ایضاً بھوپال والہ	[illegible]
ایضاً خوشاب	[illegible]
ایضاً پورانا قلعہ (دہلی)	[illegible]
ایضاً سرسہ	[illegible]
ایضاً کرنال	[illegible]
ایضاً سکھر	[illegible]
ایضاً جام پور	[illegible]
ایضاً جلندھر چھاؤنی	[illegible]
ایضاً قادیاں	[illegible]
ایضاً لاہور	[illegible]
ایضاً میانمیر	[illegible]
میزان	[illegible]

پرچار آشرم فنڈ

منتری آریہ سماج کوئٹہ	[illegible]
ایضاً بھوانی	[illegible]
ایضاً سرسہ	[illegible]
میزان	[illegible]

زرِ امانت

کنیا مہاودیالہ جلندھر

منتری آریہ سماج میانمیر	[illegible]
ایضاً ایضاً	[illegible]
ایضاً پشاور	[illegible]
ایضاً جگراؤں	[illegible]
ایضاً جھنگ مگھیانہ	[illegible]
میزان	[illegible]

کنیا اناتھ آلے جلندھر

منتری آریہ سماج میانمیر	[illegible]
ایضاً جھنگ مگھیانہ	[illegible]
ایضاً خوشاب	[illegible]
میزان	[illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فیروزپور یتیم خانہ

منتری آریہ سماج پشاور ……

دیانند ہائی سکول
(ویدک پاٹھ شالا)

منتری آریہ سماج پشاور ……

دودھوا سہایک فنڈ

منتری آریہ سماج پشاور ……
منتری آریہ سماج جھنگ ……
رائے کنور بہادر پردھان آریہ سماج حیدرآباد دکن ……
میزان ……
میزان زرامانت ……
میزان کل ……

سبھا کے دفتر میں
مفصلہ ذیل رقوم ماہ نومبر ۹۹ء میں وصول ہوئیں۔

وید پرچار فنڈ

لالہ گوپال داس وکیل پریذیڈنٹ آریہ سماج بسیاں ……
منتری آریہ سماج وزیرآباد ……
ایضاً …… شکرگڑھ ……
ایضاً …… لورالائی ……
ایضاً …… بڑاپنڈ ……
ایضاً …… لاڑکانہ (سندھ)
منتری آریہ سماج شرقپور ……
بابو ہونڈی لال سٹیشن ماسٹر میرپور خاص معرفت پنڈت ہیمراج ……
بابو کرپا پرشاد سنگھ معرفت پنڈت ہیمراج ……
منتری آریہ سماج رہتک ……
ایضاً …… ملتان شہر ……
منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان
میزان ……

لیکھرام میموریل فنڈ

منتری آریہ سماج وزیرآباد ……
منتری آریہ سماج مظفرگڑھ ……
ایضاً …… ملتان شہر ……
لالہ شنکر لال سب ڈویژنل کلرک مقام (پٹیالہ) ……
میزان ……

گروکل فنڈ

لالہ ہردواری لال نارنول ضلع حصار
منتری آریہ سماج کرنال ……
ایضاً …… بنوں دوسری قسط
ایضاً …… ڈیرہ اسمٰعیلخان ……
ایضاً …… ملتان شہر ……
ایضاً …… لائل پور ……
ایضاً …… مظفرگڑھ ……
ایضاً (بابو نیلا رام سٹیشن ماسٹر کوٹ ادو
ایضاً …… کروڑ ……
لالہ تلسی رام سٹیشن ماسٹر سناوان ……
منتری آریہ سماج شکرگڑھ ……
لالہ جانکی پرشاد پڈاینوں ……
لالہ کیشو رام منتری آریہ سماج شکارپور و لالہ دوئل داس پرنسپل ٹریننگ کالج حیدرآباد (سندھ) ……
منتری آریہ سماج شرقپور ……
لالہ دیو دیال انجن ڈرائیور جیند ……
منتری آریہ سماج کمالیہ ……
ایضاً …… منٹگمری ……
ایضاً …… قصور ……
ایضاً …… مظفرگڑھ دوسری قسط
لالہ ہیرانند ورماسب پوسٹماسٹر پشاور
منتری آریہ سماج نارنول معرفت پنڈت ہرنام سنگھ
منتری آریہ سماج جھنگ ……
ایضاً …… ڈیرہ اسمٰعیلخان ……
لالہ گرہارام جی نے جمع کیا ……
بابو ہیرا لال ونیش چونا بازار آریہ سماج بڑھی
میزان ……

آٹا فنڈ

منتری آریہ سماج کمالیہ ……

وستا فنس

لالہ آسارام منتری آریہ سماج جیند ……
منتری آریہ سماج وزیرآباد ……
لالہ دولت رام پردھان آریہ سماج بنوں
منتری آریہ سماج بڑاپنڈ ضلع گورداسپور
منتری آریہ سماج گوجرانوالہ ……
ایضاً …… مظفرگڑھ ……
ایضاً …… شاہ آباد ضلع کرنال ……
ایضاً …… کمالیہ ……
ایضاً …… بسیاں ……
ایضاً …… رام نگر ……
ایضاً …… دلاور ……
ایضاً …… لودھیانہ ……
ایضاً …… دھرم سالہ ……
ایضاً …… ملتان شہر ……
ایضاً …… ڈیرہ اسمٰعیلخان ……
میزان ……

چار آنہ تنشن فنڈ

منتری آریہ سماج جیند ……
ایضاً …… وزیرآباد ……
لالہ دولت رام پردھان آریہ سماج بنوں
منتری آریہ سماج سیالکوٹ ……
ایضاً …… برنالہ ……
ایضاً …… بڑاپنڈ ضلع گورداسپور ……
ایضاً …… گوجرانوالہ ……
ایضاً …… مظفرگڑھ ……
لالہ دوارکا داس منتری آریہ سماج شاہ آباد ضلع کرنال

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

منتری آریہ سماج کمالیہ ....
ایضاً .... گوجرانوالہ ....
ایضاً .... دھرم کوٹ ....
ایضاً .... بھیاں ....
ایضاً .... رام نگر ....
ایضاً .... دلاور ....
ایضاً .... دھرم سال ....
لالہ دینا ناتھ آریہ سماج ڈسکہ ....
لالہ داس مل آریہ سماج بھوپال والہ ....
منتری آریہ سماج سبانمیر ....
منتری آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان ....
میزان ....

نور امانت
کنیا مہاودیالہ جلندھر

منتری آریہ سماج وزیر آباد ....
لالہ بیربل لڑکانہ دسندہ ....
ایضاً ...... ڈیرہ اسمٰعیل خان ....
ایضاً .... شرقپور ....
میزان ....

دیانند اینگلو ویدک کالج

منتری آریہ سماج ملتان شہر ....

کنیا اناتھ آلہ جلندھر

لالہ ہردواری لال نارنول ضلع حصار ....
لالہ بیربل لڑکانہ دسندہ ....
منتری آریہ سماج کمالیہ ....
ایضاً ...... ڈیرہ اسمٰعیل خان ....
میزان ....

ودھوا سبھا یک فنڈ

لالہ ہردواری لال نارنول ....
لالہ جانکی پرشاد بدایوں ....
میزان ....

یتیم خانہ فیروز پور

منتری آریہ سماج ملتان شہر ....
میزان نذر امانت ....
منتری آریہ سماج راہپو ہسپتال معرفت پنڈت برنام سنگھ (مدراس پرچار فنڈ) ....
آریہ سماج ملتان شہر ....
میزان ....

میزان کل

المشتہر
شیو دیال۔
منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

اشتہار

تازہ خوش خبری

پنجابی گورمکھی ستیارتھ پرکاش کی قیمت گھٹ گئی

اب اس کتاب کی قیمت عہ اور غیر مجلد کی عہ کر دی گئی

شری مہاتما آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... ستیارتھ پرکاش مصنفہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ایک نہایت اعلیٰ سلیس عمدہ بامحاورہ اور بے نظیر پنجابی ترجمہ بحروف تیار کیا ہے۔ یہہ ترجمہ گورمکھی ٹائپ میں چھپا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۵۳۰ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے۔ آریہ بھائیوں اور ویدک دھرم کی اشاعت چاہنے والوں کو ضرور اپنے اپنے نگر اور گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کے لئے پوری کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ ایک بڑا حصہ پنجاب کی آبادی کا ویدک دھرم کے بہت تو جان کر آنند لابھ کر سکے اور ویدک دھرم کا سر سبز ہر چار ہو۔ قیمت سنہری حروف والی مجلد کتاب کی صرف عہ اور غیر مجلد کی صرف عہ کر دی گئی ہے (نوٹ) پچاس جلد تک کے خریدار فی جلد اور پچاس سے متجاوز کے خریدار کو فی جلد کمیشن دیا جاویگا۔

کتاب کے ملنے کا پتہ (لاہور میں لالہ ستیارام جی ہوگا سکتری انارکلی بازار لاہور

جالندھر میں منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر۔
کرنال میں لالہ کرتارام جی سبھاسد آریہ سماج کرنال

کلکتہ سے ایورویدک شاستر میں

سند پائے ہوئے شہر کلان کو راج پنڈت سیتارام جی شاستری کوبرج مشہور و معروف ایورویدک دھنشو اوشدھالیہ امرتسر و براؤلپنڈی

اس اوشدھالیہ میں سب قسم کے نئے پرانے مرضوں کا خاطر خواہ علاج ایورویدک شاستر کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ایورویدک شاستر کا طریق علاج دنیا میں سب سے پرانا ہے۔ وہاں سب سے مفید اور اعلیٰ ثابت ہو چکا ہے اس طریقہ کو کچھ مدت ہوئی۔ کہ ملک سے اٹھ گیا۔ از سر نو تازہ کرنے اور اشاعت دینے اور رشی منیوں کو از سر نو لاثانی دوائیوں کے مریضوں کو شفایاب کرنے کے لئے یہہ اوشدھالیہ کھولا گیا ہے۔ اس اوشدھالہ سے ہزاروں مرنے والے سینکڑوں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں شفا پا رہے ہیں جن کی طرف سے بیشمار شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس اوشدھالہ میں شاستر کی ہدایت کے مطابق لمبرت تیلی ارشٹ مودک دی وغیرہ تیار ہوتی ہیں جن میں سے چند ایک مثال کے طور پر نیچے لکھی جاتی ہیں۔ چون پراس ایوروید میں ذکر آتا ہے۔ کہ ایک بوڑھا رشی جس کا نام چون تھا۔ اس دوائی کے کھانے سے نوجوان ہو گئے۔ اور اس لئے اس دوائی کا نام چون پراش ہے۔ اسی رسائن کے نام سے لوگ واقف ہیں۔ اور یہ دوائی بیماری اور صحت دونوں حالتوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر باقاعدہ اس دوائی کو استعمال کریں تو کھانسی تپ دق اور کمزوری ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے دل اور جگر کی بیماری یہ ایک سریع الاثر دوائی ہے۔ دبلے پتلے لوگوں کو اس کا استعمال کرنا چاہئے کیونکہ یہہ طاقت اور سیہ توانائی بخشتی ہے۔ رشیوں نے جو تعریف اس کی ہے۔ وہ تجربہ سے ہمیشہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہی ثابت ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کے استعمال
کے لیے (۳) ہے دو ہو میئے کو لائینک ہر قسم کے پرمیہ
یعنی ذیابیطس یا زیادہ پیشاب آنا جو بلا زیادہ ہو شیا آتا
آتی ہو۔ اس کے لیے یہ لاثانی دوائی ہے سینکڑوں
مریض اس سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک
ہفتہ کے لیے (عہ) لنگٹ آئنٹمنٹ ہر ایک قسم کے دمہ
کھانسی کیلیے پر اکسیر دوائی ہے۔ جسکے برابر آج
تک کوئی دوائی دیکھنے میں نہیں ہوئی ہے۔ سینکڑوں
پرانے مریض اس سے فیضیاب ہو چکے ہیں قیمت
ایک ہفتہ کے استعمال کے لیے ایک روپیہ (عہ)
بیبی ارنٹ۔ جو اسہر خونی یا جنتلہ کے لیے نہایت
مفید دوائی ہے تیلی کے واسطے بھی عمدہ ہے
اور سینکڑوں مریضوں پر کامیابی کے ساتھ
برتی گئی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کے استعمال کیلیے (عہ)

جو مریض انشدھالیہ میں آکر علاج کرائیں۔ ان سے صرف
دوائی کی قیمت لیجاتی ہے۔ غریبوں اور سادھو سنتوں
کا علاج بلا فیس اور بغیر دوائی کی قیمت لئے کیا جاتا ہے
(۲) سب قسم کے امراض کی ادویات اس انشدھالیہ میں تیار
رہتی ہے۔ جو کہ ایک درخواست کرنے پر ویلیو پے ایبل
قیمت طلب پارسل کے ذریعہ بھیجی جاتی ہے (۳)
سب باہر کے رہنے والے مریض جو اپنے حالات لکھ
کر تحریر کر سکتے ہیں۔ تو ان کے حالات کو غور سے سمجھ کر
ان کے لیے دوائی بھیجی جاتی ہے (۴) ہر ایک دوائی
کا ڈاک محصول علاوہ قیمت کے خریدار کے ذمہ ہوگا
(۵) خریدار کو چاہیے کہ اپنا نام مقام ڈاکخانہ ضلع
وغیرہ صاف لفظوں میں لکھیں۔ تمام خط و کتابت
بنام پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن
ایوروید ک وشوا وشدھالیہ امرتسر
... منڈی ہونی چاہیں +

المشتہر
پنڈت سیتا رام شاستری۔ کوی رتن

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی کیلیے ایک عمدہ ٹوٹکہ

میرے پاس ایورویدک کا قلمی مہاتما پنڈت ہندی کا
جو ہر ایک مجرب جوتی پر سا کلپ سرسوتی نام تیل بوٹی کا
تیار کیا ہے۔ جسکو مصری ڈالکر گئو کے دودھ میں
۳ ماشہ روز پینے سے عقل و قیاس و فہم و فراست
حافظہ ذہن یاد داشت اور زبان کی تیزی میں اس قدر
زیادہ روشنی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے سوائے
اسکے یہ تیل قبض کشا ہاضمہ کی درستی بلغم اور بادی
کے دور کرنے میں یہ لاثانی ہے۔ مگر ذائقہ تلخ
ہے۔ قیمت صرف سیر بھر عہ ہے کم قیمت کی بوتل
ہرگز نہیں ملیگی۔ اور خرچ ڈاک بذمہ خریدار کے
المشتہر وشوا ناتھ شرما وید کنیا مہاودیالہ جلندھر شہر

تھوک کے خریداروں کو رعایت

اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش قیمت ایک روپیہ چار آنہ
کو لائبریریاں پانچ جلدیں اور دیگر پرچاروں کو لوہیں دس
جلدیں دینے کیلیے طیار ہیں۔ المشتہر گلاب چند
لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور +

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کے واسطے انتظام خوراک و رہائش
موجود ہے بیٹ سقری المشتہر مالک ہندو ہوٹل لاہور

ضرورت ۱۹/۱۱ ۲۴/۱۱

میرے ایک شریف دوست اور شریف خاندان قوم
مہاجن عمر ۲۲ سال تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار کے
ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے دس ماہ گذر چکے ہیں۔
وہ مہاجن قوم کی ایسی دھرم پتنی سے شادی کرنی چاہتے ہیں۔
جو شریف خاندان سے نیک چلن ہو۔ عمر ۱۵ سال سے زیادہ
اور کوئی جسمانی نقص نہ ہو۔ مزید حالات بندہ سے
دریافت کریں۔ المشتہر گوردی شنکر وید
منتری آریہ سماج سرینگر +

۲۷/۱۱ عروج ۲۶/۱۵

یہ ایک ایسا ناول ہے اور بے نظیر ناول ہے جو اردو کے
علم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اسمیں عشق و عاشقی کی
داستان نہیں ہے۔ اور نہ فرضی باتیں ہی لکھی گئی
ہیں۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی مضامین
نکالے گئے ہیں۔ کہ جن پر غور کرنے اور عامل ہونے
سے انسان دنیا میں کامیاب و نیک نام ہو سکتا
ہے۔ اور تنگدستی میں خوشی سے رہنا۔ ایسی
کا بیجا شکوہ شکایت کرنا تحمل کے ساتھ بسر اوقات
کرنا۔ اور خدا پر پورا بھروسہ رکھنا۔ ہر ایک کام
دیانتداری اور خوش اسلوبی سے کرنا والدین کی دل و
جان سے اطاعت اور سب فرمانبرداری تعمیل ہمیشہ کا
ہمیشہ شائق رہنا۔ اور اپنی ذاتی ہمت اور بلند حوصلگی
سے اپنے خاندان اور بزرگوں کو ادبار سے نکال کر
عروج پر پہنچانا۔ علاوہ ازیں مشکلات کو قوی ہمت اور
دانشمندی سے حل کرنا۔ خود ضبطی و انکساری و
سلامت روی۔ بردباری فراخدلی۔ کفایت شعاری۔
نیک نیتی۔ دور اندیشی راستبازی۔ مروت اور
اپنے آقا کی خیرخواہی اپنے ماتحتوں سے سلوک عام
کو فائدہ پہنچانے کی خواہش۔ اوصاف حمیدہ کو
اس عمدگی سے سلسلہ ظاہر کئے ہیں کہ پڑھنے
سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر پیدا ہوتا ہے
قیمت ۱۰/ محصول ۱/

المشتہر
منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حکیم جالینوس کے نسخے

یہ اس شخص کے نسخے ہیں جس کا نام لینے سے مریض کو آدھی صحت ہو جاتی ہے - مایوس مریضوں کو اب خوش ہونا چاہیئے - انکے لیے بے نظیر ادویات موجود ہیں اگر ضرورت ہو تو منگالیں - چند ادویات ذیل میں درج کی جاتی ہیں -

معجون سلطانی شاہ واجد علیشاہ لکھنوی کی استعمال کی ہوئی معجون ہے پھر میں کیا تعریف کروں - کہ اسمیں کیوں غضب کی طاقت ہوگی - ساٹھ سالہ بھی ایک دفعہ جوان ہو جائیگا - قیمت دو چھٹانک کیلئے للعہ

تدبیر نوجوانی یہ گولیاں صرف ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں - جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہیں - اگر ابھی سے ان کا استعمال شروع کریں تو ہمیشہ کیلیئے جسم کی کل طاقتوں کو بڑھاتی رہنگی اکسیر اعظم کے بعد ان کا استعمال بہت ہی فایدہ بخش ہے - قیمت ۴۰ گولی لعہ

سفوف لطف زندگانی اعلےٰ درجہ کا مقوی ہے ہر مزاج کے ہر عمر کے موافق امیروں رئیسوں کے لائق - قیمت آٹھہ تولہ صرف للعہ

آتشک ۷ گولی کہانے سے تمام زخم خشک ہو جاتے ہیں - لطف یہہ کہ پھر عمر بھر میں یہ مرض ہوتا ہی نہیں قیمت ۷ گولی صرف .... (عہ)

اکسیر اعظم جو لوگ اپنے آپکو بیکار سمجھ چکے ہیں انکے لیئے پیدا کیا اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں - تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے قیمت ۱۰ گولی معہ طلاء عہ

سوزاک بے نظیر دوائی ہے - اسکے استعمال سے فایدہ معلوم ہوگا ۲ دن میں صحت ۱۴ گولی (عہ) **لوا اسیر** عمدہ دوائی ہے قیمت ۲۰ گولی (عہ) **جریان** بہت عمدہ دوائی ہے قیمت ۱۴ گولی (عہ) **نوٹ** درخواست بھیجتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکھا جاویگا - تو صحت کی ذمہ واری نہ ہوگی *

المشتہر
ایس اے حکیم جالندھر شہر پنجاب

موسم سرما کی [illegible]

[illegible]

ضرورت ہے

ایک سناڈ برہمن ۱۳ سالہ کنیا کیلیئے ایسے بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۱۵ یا ۱۸ سال کے اندر ہو - پڑھا لکھا ہو - صحت جسمانی عمدہ ہو - لڑکی دیوناگری ہندی لکھی ہوئی ہے - بواہ ویدک ریتی سے ہوگا - خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں -

المشتہر دولت رام شرما بہار گوا پدیشک آریہ سماج آگرہ *

برکت ضرور

ایک اڑوڑ بنس کنیا جسکی آیو ۱۶ سال کی ہے - ناگری بھاشا اچھی طرح لکھہ پڑھ سکتی ہے - اسکے لیے ایک ایسے آریہ کمار کی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۳ سال سے زیادہ نہ ہو - تندرست اور تعلیم یافتہ ہو - اور گذران کا ذریعہ

معقول رکھتا ہو - درخواست بہت جلد میری معرفت آنی چاہیئے - المشتہر شادی رام منیجر آریہ گرل سکول کالکا

لالہ جے چندر مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سے ۳۰ سال تک جس کا بائیبل میں بھی کچھہ پتہ نہیں کہ کہاں رہے -	۱۴۴
عیسائیوں کے ہاتھہ سے بھائیوں کو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک	۲
دکھہ کی کتھا	۵
ہمارے بچھڑے بھائی نمبر ۱ و نمبر ۲	۱
مہاراج لائیبل کیس	۲
اُتم سنتان پیدا کرنے کی بدہی	۲

یہہ سب کتابیں مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہیں - محصول ڈاک قیمت کتابوں کے علاوہ ہے

پُرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو

بھوشیہ پران کی پڑتال

* حصہ اول *

مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسو - یہہ کتاب قابل دید ہے قیمت ۲ بلا محصول ڈاک ہے - اصلیت کتاب کی دیکھنے سے ہی معلوم ہو سکتی ہے *

المشتہر
منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

عجیب گمگشتگی

مترجمہ منشی فضل کریم صاحب جالندھری - ایک انگریزی ناول سے یہہ ناول تفتیش کرنے والوں کے لئے مفید ہے *

المشتہر
منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فہرست کتب موجودہ ست دہرم پرچارک پریس جلندہر

ہندی کتب جنکی قیمت کم نہیں ہوئی

شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی تصانیف ہندی

نام کتاب
ستیارتھ پرکاش
برہما کا ندہیہ
سنسکار ودہی
رگویدادی بہاشیہ بہومکا
آریہ ابہی ونے
پنچ مہایگیہ ودہی
ویوہار بہانو
ویدوردہ مت کہنڈن
سوامی نارائن مت کہنڈن
بہرانتی نوارن
ویدانت دہوانتی نوارن
سنسکرت دہرم وچار
شاستر ارتہ کاشی
آریودیش رتن مالا
گوکرونانِدہی
یجروید بہیدن
رگوید بہیدن
انو بہرم
پنچ مہا یگیہ
آریو یشکرم اور اُپدیشم
سنسکرت واکیہ پربودہ
ستیہ پرکاش — اس کتاب کے مقصد ذیل حصے ہیں
(۱) سدہا چارن سکشا
(۲) سندہی وشے

نام کتاب
(۳) نامک
(۴) کارکیہ
(۵) ساماسک
(۶) استریں تدہت
(۷) اویایر تہ
(۸) آکہیاتک
(۹) سوورو
(۱۰) پاری بہاشک
(۱۱) دہاتو پاٹھ
(۱۲) گنتر پاٹھ
(۱۳) اُنادی کوش
(۱۴) نگہنٹو
نرکت

پنڈت بہیم سین جی کی تصانیف

ہندی

نام کتاب
ایشواپنشد بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
کین اُپنشد بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
کٹھ اُپنشد بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
پرشن اُپنشد بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
مانڈوکیہ اُپنشد بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
منڈک اُپنشد بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
تیتریہ اُپنشد بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
ایتریہ اُپنشد بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
شویتا شوتر اُپنشد بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
منوسمرتی جلد اول بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
ایضاً جلد دوم
بہگوت گیتا بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
اس پستک میں سے وید ورودہ شلوک اُڑا دئے گئے ہیں
قیمت

نام کتاب
ہندی پرائمر
اشٹادہیائی پاٹھ

پنڈت رودردت جی کی تصانیف

ہندی

نام کتاب
پاتنجل یوگ درشن بمعہ سنسکرت و ہندی بہاشیہ
سورگ میں دیوتوں کی سبجیکٹ کمیٹی
آریہ مت مارتنڈ ناٹک

لالہ دیوراج جی کی تصانیف ہندی

نام کتاب
شالا کی کنیا
سبودہ کنیا
دہرم رتنا ولی
پرارتہنا پستک
کتہا ودہی

ہندی تصانیف پنڈت کرپا رام شرما منیجر ویدک پریس دہلی

نام کتاب
ویدوں کی اُتکرشتا
سوامی دیانند کا اُپدیش نمبر ۱
سوامی دیانند کا اُپدیش نمبر ۲
وید کس پر نازل ہوئے
کہٹ شاستروں کی اُتپتی
آتمک بل نمبر ۱
ایشور وچار دوسرا بہاگ
انیسویں صدی کا ستیاناس
کن چہکوے اور بیل کی پوچھ
پرشن اُتر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کتب متفرق سنی متعلقہ استری سکھشا

نام کتاب	قیمت
ناری بھوشن	[illegible]
ستری دھرم نیتی	[illegible]
ناری سودیث پردرشک بھاگ اول	[illegible]
" دوم	[illegible]
" سوم	[illegible]
" چہارم	[illegible]
اکھشاسٹ لینے والیکو	[illegible]
ستری بھجن	[illegible]
ناری نیتی سکھشا ہر دو بھاگ	[illegible]
جیون یاترا	[illegible]
دھرم شکھشا	[illegible]
ہندی پرائمر پنڈت بھیم سین والی	[illegible]
سنسکرت بھاشا کی چوتھی پستک مصنفہ پنڈت	[illegible]
تلسی رام شرما	[illegible]
شوبھا شوتر اپنشد	[illegible]
بھاشکر پرکاش حصہ اول تا آخر	[illegible]
دھرم پربان فارسی	[illegible]
مدیہ دوشن	[illegible]
بھوت نرنے	[illegible]
پوران نمبر	[illegible]
آریہ سکھشا منڈلی کی چٹھی	[illegible]
اودھگار جاپ	[illegible]
گرہ چلتا	[illegible]
سنسکرت	[illegible]
سنسکرت	[illegible]
سوالگ میں دیوتوں کی سنسکرت	[illegible]
تصنیف اور پوشش	[illegible]

کتب متفرق گورمکھی

نام کتاب	قیمت
آریہ اُدر پیش رتن مالا - اصل قیمت ارچائی	/۱۰

نام کتاب	قیمت
سندھیا ... پصلی ... فارسی	/۱۰

کتب اردو تصانیف پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

نام کتاب	قیمت
ثبوت تناسخ	[illegible]
تکذیب براہین احمدیہ جلد اول	[illegible]
تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم	[illegible]
نسخہ خبط احمدیہ	[illegible]
تبلیغ الاسلام	[illegible]
کرشچین مت درپن	[illegible]
تحفہ شہید نمبر ۱	[illegible]
" نمبر ۲ - رد خلیفۃ الاسلام	[illegible]
" نمبر ۳ - شفاعت بزبان فارسی	[illegible]
" نمبر ۴ - ابطال بشارت احمدیہ	[illegible]
" نمبر ۵ - [illegible]	[illegible]
" نمبر ۶ - کرشن چندر کا جیون چرتر جلد اول	[illegible]
" نمبر ۷ - ستری سکھشا کے وسائل	[illegible]
" نمبر ۸ - نجات کی اصلی تعریف	[illegible]
کلیات آریہ مسافر نمبر ۱ - الہام فی	[illegible]
" نمبر ۲ - [illegible] الہام	[illegible]
[illegible] الفاظ الہام	[illegible]
" نمبر ۳ - [illegible]	[illegible]
" نمبر ۴ - پوران کس نے بنائے	[illegible]
" نمبر ۵ - دیوی بھاگوت پرکاش	[illegible]
" نمبر ۶ - ستری سکھشا	[illegible]
" نمبر ۷ - مسائل کی [illegible]	[illegible]
" نمبر ۸ - سچے دھرم کی شہادت	[illegible]
" نمبر ۹ - ہندو آریہ اور مسلمان کی تحقیق	[illegible]
" نمبر ۱۰ - صداقت اصول آریہ سماج	[illegible]
" نمبر ۱۱ - مردہ ضرور جلانا چاہئے	[illegible]

نام کتاب	قیمت
کلیات آریہ مسافر نمبر ۱۲ - مسئلہ نیوگ	[illegible]
" نمبر ۱۳ - صداقت رگوید	/۱
" نمبر ۱۴ - صداقت پرکاش	[illegible]
" نمبر ۱۵ - دھرم پرچار مصنفہ شدھی	[illegible]
" نمبر ۱۶ - راہ نجات	[illegible]
" نمبر ۱۷ - آریہ سماج کے بانی کی سوانح عمری؛ اصلی آوے - راجپوت جی کا مجادلہ	[illegible]
" نمبر ۱۸ - رسالہ جہاد	[illegible]
" نمبر ۱۹ - تاریخ دنیا ہر دو جلد	[illegible]

اردو تصانیف پنڈت کرپا رام جی

نام کتاب	قیمت
سوسمرتی ترجمہ اردو	[illegible]
نسخہ [illegible]	[illegible]
کشتی جو سمتا	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
کرم [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] حصہ اول	[illegible]
" " دوم	[illegible]
" " سوم	[illegible]
عقائد اسلام پر عقلی نظر نمبر ۱	[illegible]
" نمبر ۲	[illegible]
" نمبر ۳	[illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نام کتاب	قیمت
مقابلہ اسلام پر وید کی نظر نمبر ۲	۱ر
ایضاً نمبر ۵	۱ر
ایضاً نمبر ۶	۱ر
سچا ایمان	۱ر
ریکار مر	۱ر
کس ناپتہ کا ہے شمرا ترانہ	۱ر
نوجوانوں کو اپدیش	۱ر
آتمک بل نمبر ا	۱ر
بھارت ورش کی ترقی کا سچا طریقہ	۱ر
پرشنوتر پاپ ویدانتی ویدانتی	
دو در آریہ	۱ر
پرشنوتر نمبر ا	۱ر
ہماں اندھیر راتری	۱ر

مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت از ابتداء ۲۴ دسمبر ۱۸۹۹ء تا نہایت یکم جنوری ۱۹۰۰ء نصف کی گئی ہے

اردو تصانیف لالہ جے چند مرحوم سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت حال
عیسائیوں کے ہاتھ سے ہندو بھائیوں کو بچاؤ بڑا ہدایت	۲ر	۱ر
ہمارے چھپے ہوئے عیسائی ہدایت	۱ر	۱ر
دھرم کی کتھا	۱ر	۱ر
ہندوستان اور ہندو کرسچن بدیسی	۲ر	۱ر
بیمار کی تازہ بیل کہیں	۲ر	۱ر
ستیارتھ کی اسلام زندگی کے حالات	۲ر	۱ر
ٹریکٹ مندرجہ ہلا اکھٹے ایک سہروری میں	۱۲ر	۶ر

اردو تصانیف لالہ منشی رام جی

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت حال
منتری سنسار	۱ر	۸ر
ہندو یوسقی		
کتاب بروہم ایمن	۲ر	۱ر
مدعیہ کا پہلی بھنگ	۱ر	۱ر
لالہ منشی رام جی کا لیکچر	۱ر	۱ر
دھرم کا حقی پہلو	۱ر	۱ر

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت حال
جالندھر شہر میں ستیہ استیہ کا زنے	۱ر	۱ر

اردو تصانیف لالہ دیوراج جی

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت حال
جیون چرتر پورن بھگت	۱ر	۱ر
دھرم رتناولی	۲ر	نیم پیسہ

اردو تصانیف ماسٹر آتما رام جی

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت حال
حفظ قربانی	۱ر	۱ر
بالنس رشید	۱ر	۱ر
امورتی پوجن	۲ر	نیم پیسہ

اردو کتب پنڈت کرپا رام جی

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت حال
گیتا اردو	۸ر	۴ر
ست برلی بھال نتا	۴ر	۲ر
دیا کہ بان کتنا دلی	۸ر	۴ر
	۱۰	۵ر
پنڈتی	۶ر	۳ر

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت حال
ویراگ شتک	۲ر	۱ر
سانکھیہ درشن اردو	۱ر	۸ر
دیپ زبان	۱ر	۲ر
دھرم بھیر	۲ر	۱ر
آریہ سدھانت کتنا دلی	۲ر	۱ر
ست دیبا رشی کی کتھا	۲ر	۱ر
لواہ ناٹک	۲ر	۱ر
بہن پنشا دلی	۲ر	۱ر
سبھا پرشن	۲ر	۱ر
دید کی عظمت	۲ر	۱ر
دوس کے مشہور ہنسٹ فرقہ	۱ر	۱ر

اردو کتب متفرق

نام کتاب	قیمت سابقہ	قیمت حال
جیون چرتر پنڈت گورودت	۱۰ر	۵ر
تحقیق الحق	۱۰	۵ر
آریہ جنتری ۱۸۹۹ء	۲ر	۱ر
ویدک دھرم پرچار	۲ر	۱ر
انقلاب زمانہ	۱ر	۱ر
اخبار صداقت	۲ر	۱ر
بائبل کا کام ابھی نہیں	۱ر	۱ر
شاستر ارتھ جنگ گھیانہ	۲ر	۱ر
سلسلہ رسالہ جات آریہ مسافر نمبر ا تا نمبر ۵	۲ر	۲ر
پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کا دھرم پر سچا بلیدان	۲ر	۱ر

Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کتاب	قیمت	قیمت
پنڈت گورودت ...		
دہرم تتاویلی تصنیف لالہ دیوراج ...	۵	۱۰/

کتب متفرق انگریزی تصنیف

کتاب	قیمت	قیمت
ویدک میگزین نمبر ۱ ...		
" نمبر ۲ ...		
نمبر ۳ ...		
مونو اینڈ دیدک پیٹریزم ...		۱ر
نیوچیر آف دی آریہ سماج ...		۱ر
سندھیا انگریزی ...		۱ر
کریٹیسزم آن مونیر ولیم ...		۱ر
ریلائی لاجکل ہوتری ...		۱ر
منو اینڈ ویدک پیٹریزم ...		
اگنی ہوتری ڈپارٹمنٹ ...		
ٹیچنگ آف منو ...		۱ر
سوامی دیانند سرسوتی ...		
شرادھ ...		
ماندوکیہ اپنشد ترجمہ پنڈت گورودت ...		۱ر
یوتھن سپرٹ ...		۱ر
وشنہ پنڈت گورودت ...		

کتب متفرق ہندی

کتاب	قیمت	قیمت
ویراگ شتک ...	۲ر	۱ر
رگوید سنگھتا پہلا اشٹکا سو بہتہ ...	۶	۱۰ر
سام وید مکمل سو بہتہ ...	۶	۱۲ر
" بالا سور ...	۱۲ر	۲ر
چانک نیتی ...	۳ر	۱ر
بھائی مت کھنڈن ...	۔/	نیم پیسہ
تیسری ہندی کا نشتی ناہتہ دالی ...	۳ر	۱ر
سنسکرت ودیا کہیان ...	۱ر	۶ر
والیہ منڈل ...	۔/	نیم پیسہ
ویراگ شتک ورجانند پریس ...	۱ر	۶ر
ستیہ استیہ وچار ...	۱ر	۶ر
منتے ...	۶ر	۔/
جیون چرتر حقیقت رائے ...	۶ر	۔/
انس نشیدہ جے چند ...	۱ر	۶ر
پورانا لوچن جے چند ...	۱ر	۶ر
وشنک ورشن بمبئی چھاپہ ...	۸ر	۱۲ر
سانکہہ بہاشیہ ...	۱۲ر	۸ر
گیتو گودی بہاشیہ ...	۶	۱۰ر
ہندوگیہ اپنشد بہاشیہ از انگریزی		

کتاب	قیمت	قیمت
نمبر۶۔ ویدک دہرم کو ایک اور دہکا لگا یعنی آریہ سماج میں نئی زندگی ڈال گیا	۔/	۶ر
نمبر۷۔ شری پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی قابل یادگار شہادت	نیم پیسہ	۔/
نمبر۸۔ پنڈت لیکھرام کی شہادت اور آریہ ...	۶ر	۔/
نمبر۹۔ پنڈت لیکھرام کی شہادت اور مرزا کی چالاکیاں ...	۶ر	۔/
نمبر۱۰۔ پنڈت لیکھرام کی شہادت اور مرزا قادیانی کے اشتہارات کا فوٹو	نیم پیسہ	۔/
نمبر۔ مورتی پرکاش ...	۶ر	۔/
نمبر۔ صداقت رگوید ...	۶ر	۔/
نمبر۹۔ مہدی اسلام اور نجات ...	نیم پیسہ	۔/
نمبر۱۰۔ رب القادانی کی پیشین گوئیوں کی حقیقت ...	۶ر	۔/
نمبر۱۱۔ تصویر نام ...	۶ر	۔/
نمبر۱۲۔ آریہ شور شتک ...	۶ر	۔/
نمبر۱۳۔ آریہ دہرم کی توہین اور بے ادبی کرنے میں اسلام کی چیرہ دستی	۶ر	۔/
نمبر۱۴۔ باطن فہم ...	۶ر	۔/
نمبر۱۵۔ تاج زندگی ...	۶ر	۔/
نمبر۱۶۔ دہرم پرچار ...	نیم پیسہ	۔/

کتب جنکی قیمت کم کی گئی

ہندی ٹیٹر الیف بھیم سین شرما

کتاب	قیمت	قیمت
دہرم پرابھیدام ...	۲	۶ر
پاکھنڈ مت کوٹھار ...	۳	۶ر
انس ہوچین وچار کے پرتھم بھاگ کا اتر ...	۱ر	۱ر
" دوتیہ بھاگ کا ...	۲	۸ر
" تیسرے بھاگ کا ...	۳ر	۶ر
پنچ جنم ...	۸ر	۶ر

کتاب	قیمت	قیمت
جیو سانت بیک ...	۱ر	۱ر
سنسکار ودیہی بیو وچار ...	۱ر	۱ر
گیتو پویت سنسکار وتوہان ...	۱ر	۶ر
نیتی سار ...	۱ر	۶ر
شاستر ارتہ خورجہ ...	۱ر	۶ر
پتر کا پنشن پہنتی ...	۳ر	۶ر
تاریخ دنیا پہلا بھاگ ...	۸ر	۶ر
برہم ست پرکیشا ...	۸ر	۶ر

کتاب	قیمت	قیمت
سمتی سدہاکر ...	۳ر	۱۲ر
پرشن اتر شتک ...	۳ر	۱ر
یم یمی سوکت ...	۳ر	۱ر

متفرق کتب ہندی

کتاب	قیمت	قیمت
ویدیہ رکشا ...	۳ر	۶ر
آریہ ست مارتنڈ ناٹک ...	۳ر	۱ر
جہہم گیہ ...	۸ر	۶ر

ایڈیشن تفسیر اصلی قیمت ... رعایتی ... صبح امید اصلی قیمت ... رعایتی ... ترجمہ تفسیر رگوید آدی بھاشیہ بھومکا جلد اول ...

* ۱۱۱ بنے ہندی تصنیف لالہ دیوراج ... رعایت سے ... اردو دوکان ... اردو کتب تصانیف لالہ ... اصلی ...

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب ٭

[illegible] میڈیکل کالج کے پروفیسر و ڈاکٹر صاحبان والیان ریاست و رؤسائے [illegible] نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی [illegible] ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا [illegible] پانی جانا خارش وغیرہ [illegible] آنکھوں کی بیماریوں پر اس سرمہ کا استعمال [illegible] استعمال سے عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے سو بیکر دو روپے ایک تولہ یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اعلیٰ کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سالہا سال کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ عہ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ اور خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر

پروفیسر متیا سنگھ اہلو والیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ٭	تازہ سندات

[illegible] بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ [illegible] سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے [illegible] اور مفید ہوا ہے بالخصوص [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو بڑی خوشی [illegible] سرمہ [illegible] اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اس کا تجربہ [illegible] یہ علاج مریضوں پر [illegible] [illegible] ہوا ہے [illegible] آنکھوں کی [illegible]

[illegible] ورد اور دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑنے [illegible] کی آنکھیں عرصہ سے سرخ رہتی اور دُکھتی ہوتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُسکی بینائی میں [illegible] فرق آ گیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ [illegible] کو جو اُس سے دو گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ [illegible] نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ (دستخط) خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم اسسٹنٹ [illegible] سرجن [illegible] لاہور و سابق پروفیسر [illegible] کالج لاہور۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ [illegible] سنگھ نے تیار کیا ہے۔ ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں [illegible] جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور [illegible] غبار اور کمزوری نظر ہے یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ (دستخط) ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن [illegible] پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

حال امرتسر [illegible] سرجن گورنر جنرل ہند۔ [illegible] امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار متیا سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے [illegible] علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں اچھی بینائی قائم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ (دستخط) خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر [illegible] کالج لاہور ٭

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ جو لاہور کے [illegible] بینک میں [illegible] طالب کے لئے [illegible] جمع کیا گیا ہے ٭

المشتہر پروفیسر متیا سنگھ اہلو والیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اوم

[illegible]

نامردی کی عجیب دوائی ... نہایت ہی مفید ... [illegible]

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے ٭ قیمت دو شیشی کلاں ۱۲ آنہ۔ اور خورد شیشی [illegible]

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت بدرجہ ہو یا خفیف درجہ میں ہر وقت آتا رہتا ہو اور پیشاب میں شکر پائی جاوے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت شیشی کلاں ہیں۔ روپیہ [illegible]

رفیق طالب العلماں طلبہ جب دماغ تھک جاتا ہے ایسے موقعہ کی رفیق طالب العلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں ... [illegible]

رفیق جوانان دافع جریان رقت منی و احتلام ... وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالی کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جوانان کے استعمال سے ... سب شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی [illegible]

دلپذیر سوزاک۔ و قرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب جلن درد یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے ٭ قیمت دو شیشی خورد ۱۲ آنہ اور کلاں ۱ روپیہ ۴ آنہ ٭

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور بڑی تاثیر ہے بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو ٭ دو شیشی خورد دو روپیہ [illegible]

آرام بخش دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ۱ روپیہ معہ مرہم (عہ)

مصفی خون تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ نہایت مفید ہے۔ دو شیشی کلاں [illegible]

قاطع نسیان متواتر دماغی قلت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے ٭ دو شیشی کلاں [illegible]

دافع ... [illegible] ... ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں ... مرہم ... [illegible]

دلکشا دافع قبض دائمی خواہ کتنے عرصہ کا ہو بہت ہی مفید ہے۔ دو شیشی کلاں [illegible]

ٹنیا و صحت دافع بدہضمی۔ بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو۔ اور طرح طرح کی تکلیف ہو اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ [illegible]

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی پوری حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں ایک ماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوتی ہے۔ دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی ہے۔ حقیقت و وجہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا مناسب [illegible]

نوٹ بہت سے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس صحت بخش ادویات کے موجود ہیں۔ لیکن بوجہ کمی جگہ درج نہیں ہو سکے۔ جو صاحبان بمعہ گی ادویات کے دیکھنا چاہتے ہیں وہ درخواست کریں۔ اُن کی خدمت میں معہ فہرست ادویات سارٹیفکیٹ ارسال کئے جاویں گے ٭

المشتہر پنڈت رام چند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہسپتال بہاولپور ریاست

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو۔ باہتمام ... کے چھپ کر شائع ہوا ٭

Registerd No 39
Registerd No L. 39
निवस्य चंद्रका समाचार पत्र
قیمت ہر صورت بعد پیشگی بذریعہ درخواست ... ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

دھرم پرچارک

جلد | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے۔ | سنہ ۱۹۵۶

اشتہار مجرب ادویات

[illegible] جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف حکم [illegible] قیمت بعد ذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ [illegible] اس کے کھانے سے دل دماغ۔ جگر گردہ [illegible] کا ضعف دور ہوجاتا ہے اور [illegible] بار [illegible] [illegible] کو طاقت دیتا ہے۔ [illegible] چہرہ [illegible] استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری [illegible] کو بالخاصیت مفید ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے [illegible] کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ [illegible] اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں [illegible] کا علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لیے [illegible] سے کم دوائی نہ بھیجی جاویگی۔ تولہ [illegible] روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے [illegible] شکست آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ [illegible] درست ہو جاتے ہیں حد خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ .... للعہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر نالوں میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر منہ و دست و منہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ [illegible]

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ للعہ۔ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بذریعہ چٹھی طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔ المشتہر

حکیم تارا چند از گجرات (پنجاب) ....

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شرمان [illegible] پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں۔ سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے سستی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار اور زیادہ

دیر پا ہے۔ نرخ ۹ روپیہ عہ ۱ رام کی تھیلیوں میں ملتی ہے۔ سگندھت دھوپ نرخ عہ ۱۰ پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ چیند ہوکس

لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت [illegible] نامناسب بے اعتدالیوں میں فی الفور ہادی ہوتی ہے۔ تقویت باہ۔ دماغ [illegible]۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کے [illegible] اصول [illegible] بے خوابی۔ احتلام مسلسل بول۔ چہرہ کی زردی اور بلغم کا دفع کرنا اس کا منصبی کام ہے۔ مزید براں یہ اعلیٰ درجہ کی مقوی دل حفظ اور [illegible] ہے۔ قیمت فی بکس ۲۱ تولہ [illegible] کی خوراک ہے (عہ) سفوف مجرب جریان میلان منی کہنہ دماغ کو [illegible] کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۰۔ تولہ کے لیے (عہ) کلیان انجن واسطے بصر [illegible] الاثر ہے۔ پانی جانا۔ خارش۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال جملہ امراض آنکھ کے لیے مفید ہے۔ ایک تولہ دعہ [illegible]

نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ المشتہر

(ہر بھگوان چباری شہر راولپنڈی) ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فرنگ پرہار ۲۹

آزمایا اور ایجاد کیا ہوا سنت گنیشا سنگھ
مقام و ڈاکخانہ کھوڑہ ضلع ہوشیار پور

یہہ آتشک کی عجیب وغریب دوائی ہے۔ اس کو کہاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھہ ضرورت نہیں۔ نہ منہہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے۔ صرف سات خوراک کہانے سے بیماری دفع ہو جاتی ہے۔ اگر آتشک کی جڑ اوڑانی ہو تو فرنگ پرہار ضرور منگوالو۔ قیمت صرف........ (عہ)

سوزاک اس کے ۱۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اکھڑ جاتا ہے۔ قیمت... (للعہ)

بھنگ رس یہہ بھنگ نہایت محنت و عمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے جس کو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت و قوت زیادہ بڑہتی ہے۔ یہہ بہی قیمت فی تولہ عہ ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہے۔ ملنے کا پتہ یہہ ہے۔ **المشتہر**
جی۔ ایس۔ آر۔ ڈاکخانہ دوسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

نہ خریدوگے تو پچھتاوگے

دنیا بہر میں ملنے والی بجلی کی عمدہ ریگولیٹر گہڑی اوپن کیس گیلس پن والی ۱۵ جواہر جوبلی سنہری پیرز قریباً مفت یعنی سٹے روپیہ کو دہڑا دہڑ فروخت ہو رہی ہے گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گہڑیاں۔ کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ کہفایت مل سکتے ہیں۔ شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں۔ اور اپنی قیمتی فرمایش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں۔

المشتہر
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گہڑی ساز نان بازار صدر چہاؤنی جلندہر شہر (پنجاب)۔

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری لائبریری میں چہہ سو قسم کی انگریزی اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی۔ پنڈت گورودت ودیارتہی۔ لالہ منشی رام پنڈت لیکہرام آریہ مسافر۔ منشی چمن لال و پنڈت کرپارام شرما۔ لالہ دیوراج۔ ماسٹر درگا پرشاد و پنڈت بہیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کہتری۔ رائے ٹھاکر دت لالہ جیونداس بابو بیجارام چٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بہر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بہیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکہنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور بہومکا ترجمہ بابو نہال سنگہ کرنال نوسی بہی برائے فروخت موجود ہے قیمت عہ۔ **المشتہر**
گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچہووالی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریاں کہیس۔ دہوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کی ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے نورد ہی بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ مدم وہی نمونہ پسند آجاینگے مال نقد یا ویلیو پےایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر**

چہاپہ اس مشتہر اس پر و پرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب......

بیماری سے شفا پانیکے لئے نہایت عمدہ موقع

تیس ۳۰ سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں۔

جوہر عشمہ آتشک اور اُس کے بدنتایج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی ہے اور (عہ) ۔۔

سوزاک کی مجرب دوائی چندہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (عہ)

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کے لئے نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت........ (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چندہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے۔.................. (عہ)

طحال کی مجرب دوائی.............. (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں.............. (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی.............. (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی...... (عہ)

نامردی کی مجرب دوائی.............. (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے:

المشتہر پنڈت رامناتھ میڈیکل مینیجر کارخانہ دوا آیہ میڈیکل ہال دوا ہسپتال جلندہر شہر

۳ | نمبر ۳۸ | جلندھر شہر پنجاب | مطبوعہ ۱۶ پوہ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۲۹ دسمبر ۱۸۹۹ء | سلسلہ ۱۱

سنسار کی گتی

سررشتہ تعلیم کی سالانہ رپورٹ اور تعلیم کی کیفیت

سررشتہ تعلیم پنجاب کی سالانہ رپورٹ جو حال میں شایع ہوئی ہے ہمارے روبرو ہے۔ اس تمام رپورٹ میں کوئی بھی ایسی بات نہیں پائی جاتی جس سے یہہ ثابت ہو کہ اس صوبہ میں اصلی تعلیم کی ترقی ہو رہی ہے۔ وہی پرایمری اور مڈل کی جماعتوں کی تعداد طلبار کی کمی بیشی یونیورسٹی کے امتحانات کے نتایج اور آمدنی و خرچ سے اس کے صفحے رنگے ہوئے ہیں۔ مسئلہ تعلیم پر بذاتہ کوئی بحث نہیں ہے کسی تعلیمی سوال کو حل نہیں کیا گیا۔ جسمانی اور اخلاقی ترقی کے متعلق کوئی خاص واقعات پیش نہیں کئے گئے۔ اس رپورٹ میں جہاں گورنمنٹ مشن۔ اسلامیہ۔ اور خالصہ کالج کا مختصر ذکر ہے۔ وہاں اس درسگاہ کا بھی ذکر ہے۔ جسے ڈی۔اے۔وی کالج کہتے ہیں۔ اور جسے اب تک اپنے نام کے ساتھ لفظ "ویدک" اور "دیانند" لگاتے ہوئے ذرہ حجاب نہیں آتا۔ ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب اس کالج کی نسبت لکھتے ہیں۔ کہ تعداد طلبار کی اس سال میں زیادہ ہے۔ (یعنی بھرتی زیادہ بھری ہوئی ہے۔ وہ اس وجہہ سے کہ فیس کے ٹکلے یہاں کم دینے پڑتے ہیں) مگر بی۔اے کی جماعتوں میں طلبار کی تعداد گذشتہ سال کی نسبت کم ہو گئی۔ (شاید اس وجہہ سے کہ سرکاری وظیفہ خواروں کی فیس سرکاری قاعدہ کے مطابق رکھنی پڑی۔ اور جب طلبار نے یہہ دیکھا کہ جس غرض سے اس میں داخل تھے وہ نہیں رہی تو کیوں اچھے کالجوں میں نہ پڑھیں) رپورٹ میں لکھا ہے کہ گذشتہ سال کی نسبت امتحان دینے والے طلبار کی تعداد بھی کم ہو گئی ہے۔ مثلاً پچھلے سال بی۔اے کے امتحان میں ۷۳ طلبار شامل ہوئے تھے۔ اور اس سال صرف ۵۳۔ حصہ کالج کا تمام خرچ ۹۰ فیصدی فیس کی آمدنی سے پورا ہو جاتا ہے۔ (وجہہ یہہ ہے کہ سستے داموں کے پروفیسر رکھے ہوئے ہیں۔ صرف دس فیصدی کالج فنڈ سے دینا پڑتا ہے۔ سالانہ سود کی آمدنی اور جو کچھہ مانگ کر ادہر اُدہر پھر کر جمع کیا جاتا ہے اُسے محسوب کیا جاوے تو بڑے نفع کی دوکانداری ہے) اب امتحانات کے نتایج کی کیفیت ملاحظہ فرمائے۔

ایم۔اے کی کوئی جماعت نہیں تھی۔ اس سے اس امتحان میں کسے شریک ہونا تھا۔ بی۔اے کے امتحان میں ۵۳ لڑکوں کے نام بھیجے گئے۔ ایک غیر حاضر ہو گیا ۵۲ نے امتحان دیا۔ ان میں سے صرف سترہ لڑکے کامیاب ہوئے۔ سب سے زیادہ لڑکے انگریزی میں لوٹ گئے۔ ایف۔اے کے امتحان میں اس کالج سے ۱۶۹ طلبار شریک امتحان ہوئے تھے جن میں سے ۸۶ کامیاب ہوئے۔ بڑا فخر اس کالج کے آنریری پرنسپل کی رپورٹ میں یہہ پایا جاتا ہے کہ اس سال گو کامیاب طلبار کی تعداد بہت گھٹ گئی ہے۔ مگر کچھہ لڑکے بعض بعض مضامین میں اچھے رہے۔ (یعنی اُنہوں نے کتابوں کو گھوٹ کر حفظ کی بدولت زیادہ نمبر پائے۔) مگر اس بات کی تہ کو بہی عام لوگ نہیں پہونچتے۔ فرض کیجئے کہ اس کالج نے ایک امتحان میں ڈیڑھ سو لڑکے بھیجے۔ اور دوسرے نے صرف چالیس۔ اور امتحان کے مضامین پانچ ہیں۔ اس حالت میں کسقدر فخر کی بات جب ہو سکتی ہے کہ جب تعداد اصلی کے مطابق لڑکے اچھے نمبر پاویں اور وہ بلحاظ تعداد زیادہ ہوں۔ یہہ کوئی بات نہیں ہے کہ جس کالج نے ڈیڑھ سو لڑکے بھیجے اُس کے چار لڑکوں نے اچھے نمبر پائے۔ اور جس نے صرف چالیس لڑکے امتحان میں بھیجے تھے اُسکے بھی چار لڑکوں نے اعلےٰ نمبر حاصل کئے۔ پس بلحاظ اوسط فیصدی چالیس طلبا بھیجنے والے کو فخر کرنا چاہئے۔ نہ کہ ڈیڑھ سو والے کو۔ آنریری پرنسپل ڈی۔اے۔وی کالج لکھتے ہیں کہ جسمانی ورزش کے لئے بہت کچھہ تردد کیا گیا تھا۔ مگر نتیجہ خاطرخواہ برآمد نہیں ہوا۔ اس ناکامی کی وجہہ یہہ ظاہر کی ہے۔ کہ اکھاڑہ جہاں ورزش کیجاتی ہے اچھی حالت میں نہیں ہے۔ (اگر اکھاڑہ اچھا بھی ہو جاوے تو وہ بیدی کے برابر لڑکے جن کی آنکھوں پر عینکیں چڑھی ہوئی ہیں اور جن کے گھر میں دو دو تین تین … رہے ہیں کیا تیر ماریں گے) سب سے زیادہ تمسخر کی بات ڈی۔اے۔وی کالج کی رپورٹ میں یہہ ہے کہ "اس سال معمول سے بہت زیادہ توجہہ ویدوں کے پڑھانے میں کی گئی ہے۔ طالب علموں نے وید پرنسپل صاحب (مراد لالہ ہنسراج) اور لالہ بالمکند سے پڑھے ہیں"۔ جن کو معمولی سے معمولی درجہ کی جدید سنسکرت میں بھی مہارت نہیں۔ کیا لطف کی بات ہے وہ آج کل وید پڑھاتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ایک اور مذاق کی بات اس رپورٹ میں موجود ہے۔ کہ بہرصہ ہوا کہ لالہ لال چند صاحب ڈی۔اے۔وی کالج کی انتظامیہ کمیٹی کے پریزیڈنٹ کے زرخیز دماغ سے ایک تدبیر سنسکرت کی ترقی کے بارہ میں نزول ہوئی تھی۔ اور وہ یہہ تھی کہ جو طالب علم امتحان ایم۔اے میں سنسکرت لیکر کامیاب ہو جاوے۔ اُسے تین سال کے لئے کالج کی جانب سے ۵۰ روپیہ ماہوار کا وظیفہ (جس کا نام فیلوشپ قرار دیا گیا تھا) ملا کرے۔ بڑی جد و جہد کے بعد صرف ایک طالب علم کو یہہ وظیفہ دیا گیا تھا۔ مگر اُس نے چند ماہ بعد ہی جتنا وظیفہ لیا تھا واپس کر دیا۔ اور فیلوشپ کو ترک کر دیا۔ اب یہہ ۵۰ کا وظیفہ پنڈت راجارام کو جو مدت سے ڈی۔اے۔وی

کالج میں سنسکرت پڑہاتے تہے - دیا گیا ہے - اس شرط پہ کہ وہ کاشی میں جاکر وید پڑہیں - اُس کاشی میں جہاں کہ اب تک ایک شخص ویدونکو جاننے والا موجود نہیں ہے - نیز بڑا بہاری دہوکہ یہہ دیا گیا ہے کہ ڈی - اے - وی کالج میں وید سانگو پانگ پڑہائے جاتے ہیں - اور پڑہانے والے وہی لالہ ہنسراج اور لالہ بالمکند ہیں - البتہ یہہ لکہتے ہوئے عار معلوم ہوتا ہے کہ پیٹرسن صاحب کے وید پڑہائے جاتے ہیں جن میں ویدونکی انتہا درجہ کی توہین اور تضحیک کی گئی ہے - فورمن مشن کالج لاہور کے پرنسپل صاحب لکہتے ہیں کہ بڑی بہاری تعداد طلبا کی روز بروز لامذہب ہوئی چلی جاتی ہے - یعنی ہمارے کالج میں دینی تعلیم خداوندگی کا ایک جزو اعظم قرار دیا گیا ہے - مگر سوائے دو چار کے باقی سب نہ اپنے مذہب کی جانب توجہہ کرتے ہیں - اور نہ اوروں کے - وہ مذہب سے بالکل گریز کرتے ہیں - اور بے اصول زندگی بسر کرنے کو اچہا سمجہتے ہیں - کیا اس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ موجودہ طریق تعلیم جو ہمارے کالجوں میں مروج ہے از سرتا پا ناکامی کی تصویر بن رہا ہے - وغیرہ وغیرہ

مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس

گذشتہ دسمبر میں بڑے دن کی تعطیلوں میں کلکتہ میں مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس ہوا - جسٹس امیر علی صاحب صدر نشین جلسہ تہے - آپ نے طلباء کو ہدایت اور نصیحت کی کہ تمہاری تعلیم بالکل ادہوری اور نکمی رہے گی جب تک تم اخلاق میں ترقی نہ کروگے - اور مسلمانوں کو چاہئے کہ راستباری اور پرہیزگاری کا سبق اپنی ماتاؤں کی گود یا زانوؤں پر سیکہیں زیادہ زور اس امر پہ دیا کہ عورتوں کی صدق دل سے عزت و حرمت کرنی چاہئے - اور اسی کا نام اصل بہادری ہے - ہماری رائے میں یہہ باتیں تقریر اور تحریر میں تو خوبصورت معلوم ہوتی ہیں - مگر شرع محمدی کے آگے سب ماند ہو جاتی ہیں - جہاں ایک بیوی کے جیتے جی کئی کئی نکاح اور متعہ کرلینے کی اجازت ہے اور صرف ٹکوں پر (مہر او مہر سے ہے) تعلق اور قطع تعلق ہوتا ہے - جہاں بردہ فروشی اور عورتوں کو بیچنے اور خریدنے کو فخر خیال کرتے ہیں - جہاں طلاق کی وحشیانہ اور مکروہ رسم جاری ہو وہاں عورتوں کی توقیر کے خیالات وہم سے زیادہ رتبہ نہیں رکہتے - جن کی متبرک کتابوں میں یہہ لکہا ہو کہ وہ عورتیں تمہاری کہیتیاں ہیں - جاؤ اپنے کہیت میں جدہر سے تمہارا جی چاہے " اُن سے یہہ توقع رکہنا کہ وہ عورتوں کی نسبت اعلیٰ درجہ کے خیالات کو اپنے ذہن میں جگہہ دینگے - عبث ہے ٭ ———

سوشل کانفرنس

ہر سال جس جگہہ انڈین نیشنل کانگرس کے جلسے ہوتے ہیں وہیں سوشل کانفرنس کا اجلاس ہوتا ہے - وجہہ یہہ ہے کہ اس ملک کے ہر حصّہ کے چیدہ چیدہ باشندوں کو ایک جگہہ بیٹہکر مجلسی اصلاح کے متعلق کچہہ کہنے سننے کا موقعہ ملتا ہے - گذشتہ بڑے دنوں کی تعطیلوں میں سوشل کانفرنس کا اجلاس شہر لکہنو میں ہوا تہا - مسٹر جسٹس راناڈے اس کانفرنس کی روح ہیں - اور ہر سال ہر ایک دور دراز مقام پر پہونچتے ہیں ہمیں ذرا سا بہی شبہہ نہیں ہے کہ اُن کا منشاء دلی نیک اور درست ہے - اگرچہ ہماری رائے میں اُن کا طریق کام کرنے کا قابل اطمینان نہیں ہے - یہی وجہہ ہے کہ اس کانفرنس کی محنت نتیجہ خیز نہیں ہوتی - جس ملک کا ہر ایک مجلسی کام دہرم پہ مبنی ہو وہاں یہہ امید رکہنی محض فضول ہے کہ انگریزی وضع کے رزولیوشنوں اور ٹیٹی تقریروں سے اصلاح مجلسی ہو سکے مجلسی اصلاح میں قانون وقت کو کوئی دخل نہیں ہے اور نہ موجودہ حالات میں گورنمنٹ اس پر توجہہ کرسکتی ہے - لوگوں کے مذہبی اور مجلسی امور میں دخل دینا گورنمنٹ کی حکمت عملی کے خلاف ہے - پس ظاہر ہے کہ جب تک دہرم کا سہارا نہ لیا جاوے کام نہیں چل سکتا - اب اس ملک میں بدقسمتی سے ۳۳ کروڑ مذہب موجود ہیں - اور ہر ایک یہہ کہتا ہے کہ ہم راستی پر ہیں - منوجی مہاراج نے دہرم کی پریکشا کی جو معیار بتائی ہے اُن پہ سوائے ست سناتن ویدوکت دہرم کے اور کوئی پورا نہیں اُترتا - پس جب تک ہم ویدوکت دہرم پر کاربند نہ ہونگے اصلاح مجلسی یا اخلاقی ہو نہیں سکتی - اگر کچہہ ادہوری ہوئی تو اُس سے ٹہیک مطلب براری نہیں ہوسکتی - اخبار پیوریٹی سہ ورنٹ رقمطراز ہے کہ سوشل کانفرنس کو اپدیش سے کام لینا چاہئے - اور مجلسی اصلاح کے رسالے وغیرہ شایع کرنے چاہئیں - بات تو صحیح ہے مگر وہ ساتہہ ہی لکہتا ہے کہ تنخواہ دار اُپدیشک نہیں رکہنے چاہئیں برہمو سماج اور آریہ سماج کے اُپدیشکوں میں سے انتخاب کرکے اس کام پر اُپدیشک مقرر کرنے چاہئیں - مگر سوال یہہ ہے کہ جتنا وقت آریہ سماج کے اُپدیشک بے اصول اصلاح مجلسی پہ ضایع کریں اُتنا وقت وید پرچار میں کیوں نہ لگا دیں - جس سے ہزاروں آتماؤں کو ست گیان پراپت ہو ٭ ———

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۷ و ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء دہوم دہام سے ہوگا - نگر کیرتن ۲۶ - کی شام کو ہوگا - جو بہائی تشریف لیجاویں وہ سٹیشن دوراہے کا ٹکٹ لیں - وہاں پہ کشتی وغیرہ کا سب پربندہ ہوگا ٭ ———

CC0. Gurukul K

دھرموپدیش

युक्त्वाय सविता देवान् स्वर्यतो धिया दिवम् । बृहज्ज्योतिः करिष्यतः सविता प्रसुवाति तान् ॥ ३ ॥

جب سورج اُدے ہوتا ہے تو وہ اپنی پرکاش شکتی کے پرویش دوارا پرانیوں کو جگا کر انہیں اپنے اپنے کاموں میں لگنے کی پریرنا کرتا ہے۔ سورج ہی جگت میں کرمہ پریرک اور جگانے والا ہے۔ اسی لیے سورج اُدے کے وقت اکثر منشیہ آدی جاگتے ہیں۔ لیکن سورج آدی یہ بودھک اور پریرک کا ہی سروو پری پریرک اور بودھک آدی سدھ پرماتما ہے۔ وہی جن منشیوں کو اپنے اپنے کرتویہ میں پرورت کرتا ہے۔ وہ جگت میں شیگھر ہی جاگ جاتے اور ستیہ بودھ اور پن پاپ کی ٹھیک ٹھیک پہچان حاصل کر کے ورڑھ وشواس کے ساتھ دھرم مارگ میں پرورت ہوتے ہیں۔ اور اس اٹل سدھانت پر پورن وشواس رکھتے ہوئے کہ پرنتک کارییہ کی سدھی اُپیوگی نیموں اور سادھنوں دوارا ہی ہو سکتی ہے۔ بہتیری وچار کی برودھی اور آتمک سوچھتا کے لیے یم۔ نیم۔ آدی سادھنوں دوارا اندریوں کو وشیوں سے روکنے کا پریتن کرتے ہیں۔ اور اس میں پورن سپھلتا پراپت کرنے کے پیچھے وہ اننت سروگیہ سروپریرک۔ سروانترجامی پرماتما کی اپاسنا بڑے سنتی اور پرارتھنا کرتے ہیں۔ وشے واسنا سے ٹھیک نورتی ہونے کا اس سے اتیرکت اور کوئی سادھن نہیں ہے۔ جیسے کہ جل سے دور ہونے والی پیاس کا انیہ وستو سے نورت کرنے کی اچھا والے کو پھل پراپت ہونا اسمبھو ہے۔ ویسے ہی ابھیاس ویراگ آدی سادھنوں کے دوارا من کی برتیوں کا نرودھ کرنے کے سے پرماتما کی سنمکھتا ہوتے جا اُس سے

اوکھ یا اس کے برابر اور کوئی گن نہیں ہے۔ کیونکہ پرماتما سے دور ہی سنساری بھوگوں کی پھساوٹ سے الگ ہے۔ رشی واسنا کا لیش ماتر بھی اُس سے سمبندھ نہیں تھا اس کی شرن میں پہنچتے ہی منشیہ کو ایسا ادبھت آنند ملتا ہے۔ کہ جس کے سامنے سنسار کے سب وشیوں کے بھوگ اتینت پھیکے پڑ جاتے ہیں۔ جس سے من کے نرودھ سے اندریاں خود بخود قابو میں آ جاتی ہیں۔ تتھا بدھی کے سادھن نشچل ہونے سے بھی دیکھا گیا شانت ہو جاتا ہے۔ اس کا کارن جیو آتما جب پرماتما کے وچار اور بھکتی پرارتھنا اُپاسنا میں لگتا ہے۔ تب بدھی آدی سب شانت ہو کے ٹھہر جاتے ہیں۔ اس لیے سمپورن سادھنوں میں سپھلتا پراپت کرنے کے لیے پرماتما کی بھگتی اتی آوشیک ہے۔ اس کے بنا ہمارا نستارا نہیں ہو سکتا۔

پڑھیں تو رعایت معلوم ہو۔

سالانہ جلسہ آریہ سماج جلندھر کے موقعہ پر جو فہرست موجودہ پستکالہ مطبع ہذا کی بعض کتابوں کی قیمت نصف اور بعض کی ¼ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۹ء تک کر دی گئی تھی۔ اُس کو دیکھ کر شائقین کی روز مرہ مانگ آ رہی ہے۔ اور شوق بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے اُس فہرست کی میعاد جو ۲۲ دسمبر ۱۸۹۹ء کے پرچارک کے ساتھ شائع ہوئی تھی۔ اس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک بڑھا دیتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں۔ کہ شائقین اس رعایت کو غنیمت سمجھ کر جلد جلد درخواستیں بھیجیں گے۔

المشتہر
مینیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ ساماجک خبریں

شملہ آریہ سماج کی انترنگ سبھا کا انتخاب سال آیندہ کے لئے مفصلہ ذیل ہوا ہے۔ لالہ بھنڈاری رام صاحب پردہان۔ پنڈت بول چند صاحب اُپ پردہان۔ لالہ رگھناتھ داس صاحب منتری۔ لالہ دولت رام صاحب خزانچی۔ پنڈت رلیا رام صاحب پُستکادہیکش۔ لالہ کنہیا لال صاحب۔ لالہ کشمیری لال صاحب۔ پنڈت کرتا رام صاحب۔ لالہ شرو ہا رام صاحب۔ منشی رام داس صاحب (ممبران سبھا)۔ سماج ہذا کے جلسے سماج مندر میں ہوتے ہیں۔ کلیچر درد کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ لالہ رگھناتھ داس جی دو ماہ کی رخصت پر اپنے وطن کو تشریف لے گئے ہیں سماج کے متعلق کل خط و کتابت لالہ بھنڈاری صاحب پردہان کے نام پر ہونی چاہیئے ✦

آریہ سماج راولپنڈی کے سالانہ جلسہ پر حسب ذیل چندہ ہوا

نام فنڈ	نقد	وعدہ
گوروکل	۱۰۲۵-۱۱-۹	۱۲۹۵
وید پرچار فنڈ	۳۸۸-۱۰-۵	۱۶۰-۸-۰
کنیا مہاودیالہ جلندہر	۱۶-۳-۶	
کنیا اناتھ آلہ جلندہر	۲۰-۰-۰	اور ایک چادر قیمتی ۳-۸-۰
لیکھرام میموریل فنڈ	۳-۰-۰	
لوکل آریہ سکول	۳۰-۰-۰	
لوکل پرچار فنڈ	۱۰۶-۰-۰	۱۲-۱۱-۴
میزان کل	نقد ۱۵۵۶-۸-۵	

جلالپور جٹاں پہلا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات اینگلو سنسکرت سکول جلالپور جٹاں ضلع گوجرانوالہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو بڑی دہوم دہام سے ہوگا۔ آریہ پرتی ندہی سبہا کے ودوان اُپدیشک دہارمک وشیوں پر ویاکہیان دینگے۔ اور مسٹر ریان صاحب (؟) جی بی ۱۰ سے طلبا کو انعام تقسیم فرماویں گے یہ سکول

کی مشہور بہجن منڈلی اپنے منوہر بہجنوں سے آنندت کرے گی۔ ودیارتہی وید پاٹہہ کریں گے۔ آریہ بہائی درشن دیں۔ نگر کیرتن ۲۷ جنوری کی شام کو ہوگا۔

گروکل - سری گوبندپور سے بارہ سو۔ اور بہاگوداں سے تین سو روپیہ نقد گوروکل کے لئے بہکشا منڈلی کو ملا۔ کل سولہ ہزار روپیہ نقد اب تک آریہ پرتی ندہی سبہا کے دفتر میں پہونچ چکا ہے۔ اب بہکشا منڈلی مکیریاں ضلع ہوشیارپور میں کام کر رہی ہے ✦

رنگون - ایشور کرپا سے آریہ سماج رنگون دن بدن اُنتی کر رہا ہے۔ پنڈت رامجی مل وشیش اُدیوگ کرتے ہیں۔ چالیس ممبر درج رجسٹر ہو چکے ہیں ہفتہ وار جلسے حسب معمول نیم پوروک ہوتے ہیں ✦

خوشی کا مقام ہے کہ نرسنگ پور کے گذشتہ وارشک اُتسو کے موقعہ پر ممالک متوسط و برار پرانت کے لئے بہی پرتی ندہی سبہا قایم ہوگئی۔ ہیڈ کوارٹر نرسنگ پور نیت ہوا۔ سماج کا جلسہ بڑے سمارُوہ کے ساتہہ ہوا۔ مفصل حالات پہر شایع ہونگے۔

پرماتما کی کرپا سے مورخہ ۲۱ دسمبر ۹۹ء کو خاص کیتہل میں آریہ سماج قایم ہوگیا۔ جس کے ادہکاری حسب ذیل نیت ہوئے۔ ڈاکٹر ہیرا لال جی پردہان۔ لالہ حاکم رائے منتری۔ سیٹہہ بسنت لال اُپ منتری سیٹہہ سری چند جی خزانچی۔ ان کے علاوہ پندرہ ممبر ہیں۔ آریہ پرتی ندہی سبہا کو جلد کوئی یوگیہ اُپدیشک بہیجکر اس نئی سماج کو پُشٹ کرنا چاہیئے۔

مالیر کوٹلہ آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر جینیوں کے ایک مشہور سادہو لچہمن داس جی نے جو کہ جین دہرم کے اچہے پنڈت ہیں۔ ویدک دہرم قبول کیا۔ اب آپ جلندہر آریہ سماج میں مقیم ہیں اور آریہ دہرم کے گرنتہوں کا وچار کر رہے ہیں مفصل حالات آیندہ ہفتہ شایع ہوں گے ✦

لالہ کرپا رام جی پٹواری سرائے اورنگ آباد کے فرزند ارجمند کا سونڈن وکرن بیدہ سنسکار وشوامترجی ودیارتہی ویدک پاٹہہ شالہ گوجرانوالہ نے ویدک ریتی سے کرایا۔ لالہ کرپا رام جی نے ۵ روپیہ گوروکل کو اور ۵ ودیارتہی وشوامتر کو دان دیئے۔ ودیارتہی جی نے اپنی دکشنا وید پرچار فنڈ میں دان کردی۔

لکہنئو نیشنل کانگریس کے پنڈال میں شریمان لالہ منشی رام جی کا ایک ویاکہیان گوروکل پر بڑی کامیابی کے ساتہہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ تہی۔ پندرہ سو کاپیاں گوروکل کی سکیم کی تقسیم ہوئیں۔ بڑے بڑے ودوانوں نے سکیم سے اپنی پوری ہمدردی ظاہر فرمائی۔ مفصل حالات پہر شایع ہوں گے ✦

ضروری اطلاع

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۸۹۹ء

چونکہ آنریبل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اطلاع پہونچی ہے۔ کہ پنجاب سے جو لوگ ترک وطن کر کے مشرقی افریقہ کو گئے ہیں اور وہاں مرگئے ہیں۔ اُن کی بڑی بہاری مجموعی مالیت کی جایداد محافظ تارک الوطناں کراچی کے پاس غیر تقسیم شدہ پڑی ہوئی ہے۔ اس وجہہ سے کہ وہ متوفی تارک الوطناں کے ورثا کا پتہ غلط حلیہ دینے کے سبب نہیں معلوم کر سکے۔ اس لئے تمام اشخاص کو جو ترک وطن کر کے افریقہ کو جانے کا ارادہ رکہتے ہیں اُن کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حالات معض فائدہ ورثا کے فایدہ کے لئے دریافت کئے جاتے ہیں ✦ تارک الوطناں کو یاد رکہنا چاہیئے۔ کہ کراچی میں جو رجسٹری غلط ہوگی اُس سے صرف اُن کے ورثا کو ہی نقصان پہونچے گا ✦

دستخط

آر۔ ای۔ ینگ۔ ہسبنڈ

جوڈیشل و جنرل سکرٹری گورنمنٹ پنجاب ✦

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء میں پنجاب کے پانچ آریہ سماجوں کے وارشک اُتسو نیت تھے۔ ایشور کرپا سے سب کے سب غیر معمولی رونق اور کامیابی کے ساتھ سماپت ہوئے۔ ہزاروں آتماؤں نے ویدک دہرم کے شانتی دایک اُپدیش سُنے۔ آریہ پُرشوں کا اُتساہ بڑہا۔ اُن کے اندر کام کرنے کے لئے نیا جوش پیدا ہوا۔ ویتا چاریوں کے ویتاچار سے تنگ آکر جن بہت دیپ پُرشوں نے ساماجک دُنیا سے کنارہ کشی اختیار کر رکھی تھی۔ اُنہوں نے پہلے سے بھی بڑہ کر جوش اور پریم کے ساتھ کام کرنا آرنبھ کیا۔ کئی پرکار کی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔ آریہ سماج کے دروہیوں اور شبہہ جنتکوں کی منحوس آشاؤں کا خاتمہ ہوا۔ جن لوگوں کے خیال میں یہہ سما رہی تھی کہ بس اب آریہ سماج کی خیر نہیں۔ یہہ اب کوئی دن کا مہمان ہے۔ اس کا سنبھلنا اب غیر ممکن ہے۔ وہ اپنی رائے کو تبدیل کرنے کے لئے مجبور ہوئے۔ اور اُنہیں قبول کرنا پڑا کہ آریہ سماج کی حالت تنزل پر نہیں ہے۔ بلکہ روز بروز ترقی پر ہے۔ اب اس نے سچ مچ عملی زندگی کے میدان میں قدم بڑھانا شروع کیا ہے۔ اس کے علاوہ قریباً چھہ ہزار روپیہ نقد مختلف فنڈوں کے لئے جمع ہوا۔ سب سے پہلا اُتسو

آریہ سماج راولپنڈی

ہوا جو کہ ۱۵ اور ۱۶ اور ۱۷ اور ۱۸ کو بڑی دہوم دہام کے ساتھ ہوا۔ جو صدمات اس سماج نے خانہ زاد دشمنوں کے ہاتھ سے اُٹھائے تھے اور جن مصیبتوں میں سے ہو کر اس کو گذرنا پڑا اُن کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم اُس بھاری کامیابی کا اندازہ لگاتے ہیں کہ جو اس دہرم یگیہ میں ہمارے راولپنڈی نواسی مستقل مزاج آریہ بہائیوں کو ہوئی تو بے اختیار ہمارے ہیتر سے یہی آواز نکلتی ہے کہ آریہ سماج کے رکہشک سوئم پرماتما ہیں وہی ہم پتتا آریہ پُرشوں کو بل دان دیکر اُن کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ اور اُن کو سخت سے سخت مخالفتوں کا دہیرج اور شانتی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے بال برہمچاری کے رچے ہوئے مہان یگیہ کی رکہشا کرنے کا فخر بخش رہے ہیں۔ پس کیول پرماتما پر بہروسہ رکہتے ہوئے بالکل بے سروسامانی کی حالت میں ہمارے راولپنڈی نواسی آریہ بہائیوں نے اپنا اُتسو رچ دیا۔ ۱۴ دسمبر سے آریہ بہائیوں اور اُپدیشکوں کی آمد آمد شروع ہوئی۔ بیس سے زیادہ آریہ بہائی پشاور۔ لاہور۔ دہلی۔ جالندہر وغیرہ مقامات سے شامل جلسہ ہوئے تھے۔ سکندر آباد کی بہجن منڈلی بہی بلائی گئی تھی۔ پروگرام کے مطابق سرائے شمیر سنگہ سے جس میں کہ ایک عالیشان خیمہ ایستادہ کر کے نہایت خوبصورت منڈپ تیار کیا گیا تہا۔ ۱۵ دسمبر کے ۲½ بجے نگر کیرتن کا جلوس شہر کی طرف روانہ ہوا۔ سکندر آباد کی بہجن منڈلی کے علاوہ چہہ سات منڈلیاں اور تہیں ۹½ بجے یہہ جلوس واپس آیا۔ سکندر آباد کی بہجن منڈلی کے گرد ہر سمے اسقدر لوگ جمع رہتے تھے کہ راستہ بند ہو جاتا تہا۔ دور دور تک آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ دوسری منڈلیوں کے ساتھ بہی خوب رونق تہی۔ نگر نواسیوں پر بڑا بھاری اثر پڑا۔ اور لوگ کہتے ہوئے سُنے گئے کہ نگر کیرتن میں ایسی بھاری کامیابی گذشتہ کسی جلسہ میں نہیں ہوئی۔ اس کامیابی نے آریہ بہائیوں کے حوصلے دوبالا کر دئے۔ جلسہ گاہ کے دروازہ پر پہونچکر سب بہائیوں نے مل کر یہہ بہجن گایا۔ کر دو گا دو منگلا چار آج گہر شانتی ہوئی۔ اور اپنے اپنے گہروں کو وشرام کے لئے روانہ ہوئے۔ ۱۶ دسمبر کی صبح کو ۸ بجے پربات کال سے دس بجے تک صدہا آدمیوں میں دہوم دہام کے ساتھ نگر کیرتن ہوا۔ راستہ میں ہم نے کئی جگہوں پر اُپدیش دئے اور لوگوں کو اُتسو میں شامل ہونے کے لئے پریرنا کی۔ اُدہر صدر میں نگر کیرتن ہو رہا تہا۔ دوسری طرف جلسہ گاہ میں شریمان منشی رام جی اور پنڈت پورنانند جی ہون کرا رہے تہے۔ ہون کے پشچات پنڈت پورنانند جی نے ایشور پرارتہنا کرائی اور ایک منوہر اُپدیش دیا جس کا پربہاو شروتاگنوں پر اُتم پڑا۔ چونکہ آج دفتر میں تعطیل نہیں تہی اسلئے صبح کی حاضری معمولی تہی۔ ۲ بجے کے بعد پہر کارروائی آرنبہ ہوئی۔ بہجن آدی کے بعد ہمارا دیاکہیان گرہست آشرم کی بزرگی پر ہوا۔ تت پشچات شریمان روشن لال جی بیرسٹر ایٹ لا پردہان آریہ سماج لاہور کا مہرشی دیانند کے ظہور سے پیشتر دیش کی حالت کا نقشہ کہینچتے ہوئے مہرشی کے اوپکاروں کا ورنن کیا۔ اور نہایت معقولیت کے ساتھ اُنہوں نے مہرشی دیانند اور آریہ سماج کے لوگوں کی شنکاؤں کا جواب دیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ جو لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ سوامی دیانند نے ویدوں کے بہاشیہ میں کہینچا تانی کی ہے اور من مانے ارتہہ لگائے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو سوامی جی مہاراج اپنے بہاشیہ کو اسقدر عام فہم نہ بناتے۔ اور نڈر ہو کر اُس کی اشاعت نہ کرتے۔ جو لوگ آریہ سماج پر یہہ طعن دیتے ہیں کہ اس میں دو پارٹیاں ہو گئیں ہیں اسلئے اب یہہ ترقی نہیں کر سکتا وہ سخت غلطی پر ہیں۔ جو لوگ اس وقت آریہ سماج سے جُدا ہو گئے ہیں وہ کبہی بہی آریہ نہیں تہے اور نہ وہ دہرم کی خاطر آریہ سماج میں داخل ہوئے تہے جس غرض کو لیکر وہ شامل ہوئے تہے۔ جب اُنہوں نے وہ پوری ہوتی ہوئی نہ دیکہی تو مجبوراً اُن کو جُدا ہونا پڑا۔ آریہ سماج کی اس سے کسی پرکار کی ہانی نہیں ہوئی۔ کنتو لابہ ہوا ہے۔ کہ اب وہ اپنے مشن کی تکمیل کی طرف متوجہ ہوا ہے وغیرہ۔ جس دیاکہیان کا اثر اُتم پڑا۔ بہجن ہو کر کارروائی سماپت ہوئی۔ حاضری قریباً سات سو تک رہی۔

ہم اوپر یہہ درج کرنا بہول گئے ہیں کہ ہمارے دیاکہیان

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سے پہلے منتری نے سماج کی دلچسپ رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ رات کو ۸ بجے ہون کے پشچات شریمان اسوامی آتمارام جی کا ویاکھیان سرشٹی اُتپتی کے اُپدیش پر ہوا۔ ویاکھیان نہایت اعلےٰ اور موثر تھا۔ جس کو شروتا گنوں نے نہایت توجہ سے سُنا۔ منڈپ حاضرین سے پُر تھا ٭

۲۵ ارکو پراتہ کال ہون ہو کر بھجن کیرتن ہوا۔ بعد ازاں پنڈت پورنانند جی اور پنڈت رام رتن جی نے ویدپاٹھ کیا۔ جس کے پشچات شریمان لالہ منشی رام جی نے دیشور پر ارتھنا کرائی۔ اور ایک اتی منوہر اور مدھر دھرم اُپدیش دیا۔ ایک بھجن ہو کر صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ دوپہر بعد ۱ بجے سے پھر لوگوں کی آمد آمد شروع ہوئی۔ بھجنوں کے بعد شریمان پنڈت پورنانند جی ویاکھیان دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور اُنہوں نے ایک پُرجوش عالمانہ لیکچر دیا۔ اُس کے بعد شریمان آتمارام جی نے ویدپرچار فنڈ کے لئے اپیل کیا جس پر تخمیناً سوا سو روپیہ نقد ویدپرچار فنڈ اور گوروکل آدمی کے لئے ہوا۔ دھرم ویر شریمان پنڈت لیکھرام جی کی دھرم پتنی نے اپنی سونے کی مُرکیاں قیمتی ۱۵ روپے اُتار کر ویدپرچار فنڈ میں دان کر دیں۔ بھجن ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ آج حاضری سات سو اور آٹھ سو کے درمیان رہی۔ رات کے آٹھ بجے شریمان لالہ منشی رام جی کا فاضلانہ ویاکھیان ویدوں کے الٰہوری گیان پر ہوا۔ یہ ویاکھیان نہایت اعلےٰ تھا۔ جس کا اثر حاضرین پر بہت اُتم پڑا۔ اسکندرآباد کی بھجن منڈلی کا بھجن ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔

۲۶ ارتاریخ کا دن صرف دھرم چرچا کے لئے رکھا گیا تھا۔ کلچرڈ لوگ سناتن دھرمیوں کو ہمراہ لیکر سمے سے پہلے ہی آ ڈٹے تھے۔ پہلے سناتن دھرم سبھا کے منتری بابو جیون مل نے ویدوں کے الہامی ہونے پر اعتراض کئے جن کا سمادھان اسوامی آتمارام جی نے معقولیت سے دیا کہ بابو صاحب کو بالکل لاجواب کر دیا۔ دو گھنٹہ تک یہہ چرچا رہا۔ اس کے بعد کلچرڈوں کے مشہور اُپدیشک پنڈت جالی رام جی اُٹھے۔ اور مرتک شرادھ کو ویدانکول ثابت کرنے کا دعویٰ کیا۔ قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک یہہ بحث ہوتی رہی۔ کلچرڈ ملنگوں نے جو کہ چاروں طرف کھڑے تھے۔ بیچ بیچ میں کئی قسم کی ناجائز حرکتیں کیں اور شور و غل کر کے وگھن ڈالنا چاہا۔ کلچرڈ سکول کے طلبا نے اس کارگزاری میں خاص حصہ لیا جس کا اقرار کہ خود پنڈت جالی رام کو بھی کرنا پڑا۔ بحث ایسی دلچسپ تھی کہ سُننے سے ہی تعلق رکھتی تھی۔ پنڈت جالی رام جی نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور سناتنی پنڈت اُن کو پرمان نکال نکال کر بھی دیتے رہے مگر پنڈت صاحب ایسے قابو میں آئے کہ عمر بھر یاد رکھیں گے۔ اسوامی آتمارام جی نے ایسی عمدگی کے ساتھ جواب دئے کہ لوگ عش عش کرتے تھے۔ آخیر میں پنڈت صاحب کا قافیہ ایسا تنگ ہوا۔ کہ ہچکی بندھ گئی۔ اور کوئی جواب نہ بن پڑا۔ حاضری ڈیڑھ ہزار سے کم نہ تھی اس بحث کا لوگوں پر نہایت عمدہ اثر ہوا۔ اور لوگ کلچرڈوں کی اندرونی حالت سے بخوبی آگاہ ہو گئے ۴ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ رات کو ہمارا سنکیرتن ہوا مضمون سچی شانتی تھا۔ سنکیرتن کی سماپتی پر پریسیڈنٹ نے حاضرین اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد مبارکباد کا بھجن ہو کر جلسہ آنند پورووک سماپت ہوا ٭ ——— (ڈبلیو۔ سی)

(۲)

جالندھر آریہ سماج کا چودھواں سالانہ جلسہ

جالندھر سماج کا چودھواں سالانہ جلسہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ہوا۔ مورخہ ۲۴ ردسمبر کو قریب ۴ بجے شام کے مختلف بھجن منڈلیاں سماج مندر سے آراستہ ہو کر روانہ ہوئیں۔ شہر کے ہر ایک بازار سے بڑی شان و شوکت سے بھجن گاتی ہوئیں لالہ رام کشن جی کے گھر تک قریب ۸ بجے شام کے پہونچے۔ یہاں سے تمام آریہ بھائی جو کہ سات بھجن منڈلیوں میں منقسم تھے۔ اپنے اپنے مکانوں کو چلے گئے۔ باہر سے آئے ہوئے بھائی جو کہ ۳۰۰ کے قریب تھے آتارے کی جگہ میں تشریف لے گئے۔ سکندرآباد بھجن منڈلی کے دلکش بھجن خاصکر بابت شہادت پنڈت لیکھرام آریہ مسافر اسقدر پُرجوش تھے کہ اُن کے سُننے سے ہر ایک آدمی کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ پتھر دل بھی موم کی طرح پگھل گئے تھے۔ آدمیوں کا ہجوم اسقدر تھا کہ گذرنا مشکل تھا۔ غرضیکہ آریہ گنوں کا ہری یش گاین کرتے ہوئے جالندھر کے بازاروں میں نکلنا نہایت مبارک تھا۔ مورخہ ۲۵ ارتاریخ کو پہلے ہون ہوا سماج مندر میں جابجا ماٹو وغیرہ لگے ہوئے تھے یہہ ماٹو اکثر کنیا مہاودیالہ کی کنیاؤں کے تیار کئے ہوئے تھے۔ کون دن تھا جو کہ ان دستکاریوں کو دیکھکر اپنی پُتریوں کو اس ودیالہ میں تعلیم دلانے کی خواہش نہ کرتا ہوگا۔ جبکہ ان ماٹوز کو دیکھتا ہوا جب کرہ ارضی پر پہونچا تو میرے دل میں خیال ہوا کہ وہ زمانہ دور نہیں ہے جبکہ ہماری بہنیں ہمارے ملک کی تمام ادبار کو خود دور کریں گی۔ وہ کرہ ارضی اسقدر صفائی سے سوئی کی دستکاری سے بنا یا ہوا تھا۔ کہ آج تک ایسا نمونہ میری درشٹی گوچر نہیں ہوا تھا۔ ایسے لڑکے بہت کم ہیں جو کہ ہندوستان کا نقشہ قلم سے عمدگی سے کھینچ سکتے ہیں جیسا کہ ان کنیاؤں نے سوئی کے ساتھ کپڑہ پر نکالا ہوا تھا۔ کنیا مہاودیالہ کی علمی ترقی نہایت قابل تعریف ہے۔ جب ہون ہو چکا تو پنڈت پورنانند جی نے بعد پرارتھنا کے اُپدیش دیا۔ اُنہوں نے مختلف دلائل سے بتلایا کہ اُپنشدوں کے سدھانتوں میں جو فرق معلوم ہوتا ہے وہ اس وجہہ سے ہے کہ لوگ اُنکے مطالب کو ٹھیک ٹھیک نہیں سمجھتے۔ اسکے بعد پنڈت شیونا تھ جی کا ویاکھیان ہوا۔ آپ نے بتلایا کہ جب تک ویدک گیتوں کو از سرنو رواج نہیں دیا جاتا۔ ہم بالکل روحانی ترقی نہیں کر سکتے ہیں۔ اور کہ بھارت کے اودھار کے واسطے ہر ایک ہر شی دستری کا پالن کرنا اشد ضروری ہے۔ بعد بھجن کے جلسہ برخاست ہوا

بھجنوں کے بعد دھرم چرچا کا وقت تھا۔ پنڈت ... جی نے کچھ اعتراضات ورن ویوستھا کے متعلق پیش کیے۔ جن کا جواب نہایت معقولیت سے شریمان منشی رام جی نے دیا۔ بعد ازاں بھجنوں کے پشچات منشی رام جی کا ویاکھیان گوروکل کی ضرورت پر ہوا۔ لیکچر فصاحت اور بلاغت سے پُر تھا۔ لایق لیکچرار نے

मातृमान पितृमानाचार्यवान पुरुषो वेद ॥ श्रु: ब्रा:

اس وید کی شرتی ... بھی باوجود بھی آواز سے اس انداز سے کی کہ ہر ایک دل خود بخود محسوس کرتا تھا۔ کہ جب تک پورن برہمچاری پیدا نہیں ہوتے۔ جب تک یوگیہ آچاریہ نہیں ہوتے۔ آریہ زندگی کی امید بالکل خواب ہے۔ اور کہ آج کل کے نوجوان جو زرد چہرہ اور اکثر بدتہذیب دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ بالکل بگڑا ہوا ہے۔ بتلایا کہ بچے اپنے والدین کی ایک عکسی تصویر ہوتے ہیں۔ اس لیے جب تک برہم چریہ کی رسم کو از سر نو رواج نہ دیا جاوے۔ کبھی حالت درست نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد انہوں نے ان تمام اعتراضات کی جو کہ مخالف گوروکل پیش کیا کرتے ہیں۔ بڑی یوگتا سے تردید کی۔ اور نہایت متانت کے ساتھ آج کل کے سلسلہ تعلیم کے نقائص بتلائے اور ثابت کیا کہ موجودہ سلسلہ تعلیم آریہ ستان کی مرتیو کا سادھن ہے۔ انگریزی سکول اکثر ایسی جگہ پر ہیں۔ کیا بلحاظ اصول حفظ صحت اور کیا بلحاظ اصول، ان کا ہونا درست نہیں ہے۔ یہ لیکچر اسقدر دلچسپ اور موثر تھا کہ ہر ایک دل کو موہت کرتا تھا۔ بعد ازاں رات کے وقت ماسٹر روشن لال بی۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا نے تعلیم نسواں پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ دوسرے ... کے بعد پنڈت دولت رام جی کا اپدیش ... پر ہوتا رہا۔ اس کے بعد پنڈت گردھاری لال ... کا ویاکھیان ... پر ہوا۔

بھجن آرتی کے ... بعد قریب ۹ بجے جلسہ ...

(۳)

آریہ سماج لودھیانہ کا سالانہ جلسہ

اس سماج کے سالانہ اجلاس تین سال سے نہیں ہوئے تھے اور سماج کے کاموں میں کئی کارنوں سے رکاوٹیں پڑ رہی تھیں مگر سماج کے اتساہی پرشوں خاصکر ممبران آریہ کمار سبھا اور لایق سکرٹری لالہ لبھو رام جی کی متواتر کوششوں سے وہ سستی جو کہ عام طور سے آریہ پرشوں میں آگئی تھی۔ رفتہ رفتہ بالکل جاتی رہی۔ ان کی کامیابی نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ انہوں نے سماج میں نئی زندگی پیدا کر کے دکھلائی جس کا نتیجہ یہ سالانہ جلسہ تھا۔ یہ سالانہ اجلاس مورخہ ۲۷ – ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء کو کیا گیا تھا۔ مکان نہایت خوبی سے آراستہ کیا تھا۔ جا بجا وید منتر لگے ہوئے تھے۔ باوجود اس کے جو ہر لفظ پڑھی تھی "وید کا پڑھنا پڑھانا" یہ الفاظ نہایت خوشخط اور دلکش حروف میں لکھے ہوئے درشٹی گوچر ہوتے تھے۔ سماج کے ممبران کا پریم جس قدر ویدک دھرم کے ساتھ ہے۔ وہ اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ ۲۷ کی صبح کو ہون کے بعد دو بجے آریہ سماج کی بھجن منڈلی نے بڑی مہربانی سے بھجن گائے۔ اس کے بعد پنڈت ... مسر جی نے پرارتھنا کرائی۔ بعد ازاں پنڈت دولت رام جی نے ایشور بھگتی کی نسبت ایک دلچسپ اپدیش دیا۔ تت پشچات پنڈت شیو ناتھ جی نے ... ایک ... ویاکھیان دیا۔ انہوں نے نہایت ... سے ثابت کیا کہ برہم چریہ آشرم کا پالن کرنا اور پوتر زندگی بسر کرنا نہایت ضروری ہے۔ بتلایا کہ جھوٹا ویراگ اور جھوٹی بھگتی بالکل بے فائدہ ہے۔ صبح کی کارروائی ۱۲ بجے کے ختم ہوئی۔ دوپہر کی کارروائی ۲ بجے کے قریب بھجنوں کے شروع ہوئی۔ جب دھرم چرچا کا وقت آیا تو دو تین شخصوں نے جیو اور پرماتما کی قدامت پر اعتراض کیے۔ ان تمام اعتراضات کا جواب ہمارے بھائی شریمان ماسٹر آتما رام جی سابق سکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بڑی خوبی سے دیا۔ کہ

پھر تھم ٹمپرنس بھجن منڈلی نے ہارمونیم باجے کے ساتھ بھجن گائے۔ اور بعد ازاں پنڈت کشن نرائن صاحب پریذیڈنٹ ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر نے مسکرات کی برائیوں پر ایک مختصر مگر موثر سپیچ دی۔ تت پشچات شریمان ماسٹر آتما رام جی کا عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ انہوں نے آریہ سماج کی تاریخ کو درجہ وار دکھاتے ہوئے بتلایا کہ چونکہ ویدک دھرم کا ادھیکار منشیہ ماتر کے لیے ہے اس لیے کوئی وجہ نہیں ہے کہ آریہ پرش غیر مذاہب کے لوگوں سے اگر وے آریہ دھرم کو سویکار کرنے کے لیے اودیت ہوں بغلگیر نہ ہوں۔ اُنہوں نے بتلایا کہ آریہ سماج کا مشن ورن ویوستھا کو گن کرم اور سبھاؤ کے انوسار قایم کرنے کا تھا۔ مگر افسوس کہ آریہ لوگ اس اعلیٰ فرض کو نہ محسوس کرتے ہوئے ہندوؤں کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور ذات پات کے پھندوں میں اب تک اُن کی طرح پھنسے ہوتے ہیں۔ انکو چاہیے کہ یکدم اپنا دھرم بھاو دکھلا دیں اور پونتر آریہ برادری قایم کریں۔ وغیرہ۔ لیکچر نہایت موثر تھا۔ اس کے بعد چودھری رام بھجدت جی نے ویدپرچار فنڈ کے لیے پُرجوش اپیل کی۔ جس پر حسب ذیل

نقد چندہ ہوا۔

وید پرچار فنڈ	۲۲۸ – ۲ – ۰
گوروکل	۴۰۶ – ۱۰ – ۹
کنیا مہاودیالہ جلندھر	۱۴۷۸ – ۱۳ – ۰
بھگوتی ودھوا سہایک فنڈ	۵۵۸ – ۱۴ – ۰
کنیا اناتھالہ جلندھر	۶۹۹ – ۲ – ۰
آریہ سماج جلندھر شہر	۱۵ – ۰ – ۰

میزان کل ۳۶۸۲ – ۹ – ۹

اس کے بعد پنڈت کرپا رام جی کا ویاکھیان ہوا جس میں اُنہوں نے ویدپرچار فنڈ کی تکمیل کی طرف آریہ پرشوں کی توجہ کو بڑے زور سے کھینچا۔ بعد ازاں ہرنی ... کر جلسہ آنند پورو سماپت ہوا۔

(لگاتار)

سامعین کے دلوں پر ایک بھاری لیکچر سے زیادہ اثر پڑا۔ بعد ازاں ٹھاکر ماسٹر صاحب موصوف کا ویا کھیان ہوا۔ آپ نے شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے جیون کو اس انداز سے بیان کیا کہ جب تک ویا کھیان ہوتا رہا۔ حاضرین با دلچسپی سے بیٹھے رہے۔ سوامی جی کے مشن کو اس طرح بتلاتے ہوئے وہ چیز کے درمیان بند ہوئے ۔ دگھنٹے کے اپنی جگہہ پہ بیٹھے بھجن اور آرتی کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اور نگر کیرتن شروع ہوا۔ مختلف بھجن منڈلیوں نے اپنے منوہر بھجنوں سے تمام شہر کے استری پُرشوں کو آنند کیا۔ لالہ وزیر چند جی نے اپنے بنائے بھجن ایشور بھگتی وغیرہ مضامین پہ اسقدر جوش و خروش سے بھجن گائے کہ اُن کی تمام کتابیں جو کہ میرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھیں قریباً سب کی سب فروخت ہو گئیں۔ امید ہے کہ ان بھجن پستکوں سے خریداروں کو بہت ہی لابھ ہوگا۔ ۲۵ مارچ کی صبح کو ہون کے بعد پھر جلسہ شروع ہوا۔ روپڑ آریہ سماج کی بھجن منڈلی نے نہایت عمدہ مدھر بھجن گائے۔ بعد ازاں پنڈت دولت رام جی نے پراتھنا کرائی۔ اور ایک منوہر دہرم اُپدیش دیا۔ اس کے بعد منتری سماج نے سالانہ رپورٹ سنائی جو نہایت دلچسپ تھی۔ اسکے بعد ماسٹر ورنگا پرشاد جی کا ویا کھیان ویدوں کی تعلیم پر ہوا۔ ماسٹر جی نے بتلایا کہ سنسکرت تعلیم ضرور بچیوں کو ہونی چاہئے۔ اور لوگوں کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ کہ وید مشکل ہیں۔ بتلایا کہ مینے مستقل ارادہ سے وید کو اس ضعیف عمر میں ہی شروع کر کے ایک وید کو ختم کر لیا ہے۔ اس واسطے یہہ خیال کہ وید پڑھے نہیں جا سکتے ہیں۔ بالکل غلط ہے وغیرہ۔ پھر دو بجے کے قریب بھجنوں کے بعد لالہ دیوراج کا لیکچر استری شکشا پر ہوا۔ لائق لیکچرار نے مختلف مثالوں سے ثابت کیا کہ جبتک استری شکشا نہیں ہوتی کبھی ملک ترقی نہیں کر سکتا ہے۔ اس کے بعد لالہ وزیر چند جی نے وید پرچار

فنڈ کے لئے اپیل کی۔ جسپر حسب ذیل چندہ ہوا۔

گوروکل	۳۲۵ ـ ۰ ـ ۰
وید پرچار فنڈ	۱۱۰ ـ ۰ ـ ۰
کنیا مہا ودیالہ	۹۲ ـ ۰ ـ ۰
کنیا اناتھ آلہ	۴۲ ـ ۱۳ ـ ۹
ودیارتھی سہایتا (ماسٹر دُرگا پرساد جی)	۷ ـ ۰ ـ ۰
بھگوتی دوست سبہا یک فنڈ	۱ ـ ۰ ـ ۰
دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور	۱ ـ ۰ ـ ۰
آریہ سکول لودھیانہ	۱ ـ ۰ ـ ۰
یتیم خانہ فیروزپور	۵ ـ ۲ ـ ۰
میزان	۵۸۰ ـ ۰ ـ ۰

اس موقع پر ممبران کمار سبہا کی کوشش قابل تعریف تھی۔ جنہوں نے ۱۵۰ روپیہ چندہ مختلف فنڈوں کو دان دیا۔ علاوہ اس کے منتری کمار سبہا نے وعدہ کیا کہ آئیندہ سال کے واسطے میں ذمہ وار ہوں کہ ایک سو روپیہ وید پرچار فنڈ کے واسطے جمع کر کے بھیجدوں۔ یہہ نوجوان بڑا پُرجوش آریہ معلوم ہوتا ہے۔ ایشور کرے کہ یہہ پودا عمدہ عمدہ پھل لاوے ✦ اس کے بعد پنڈت پورنانند جی نے ایک مختصر مگر پُرجوش تقریر میں آریہ لوگوں کی توجہہ ویدک سدہانتوں سے واقفیت حاصل کرنے اور تدانوسار اپنا جیون بنانیکی طرف کھینچی۔ اس کے بعد آرتی ہو کر آنند پوروک جلسہ برخاست ہوا ✦ — دگوبند رام

(باقی آئیندہ)

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

خدمت عام کا سلسلہ

سماج کو زندہ رکھنے کا نسخہ

واسطے توجہہ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب ✦ آریہ پرتی ندہی سبہا کی طرف سے ایک اخبار ماہواری جاری کیا جاوے جس کا نام منتھلی سرکلر یا آریہ سماچار وغیرہ ہو۔ وہ ہر ایک سماج کو ضرور دیا جاوے۔ اس کی قیمت ایک دو پیسہ سے ہرگز زیادہ نہ ہو۔ جسمیں ہر ایک آریہ سماج کی ماہواری رپورٹ درج ہو۔ کہ فلاں تاریخ کو جلسہ ہوا۔ اور فلاں صاحب نے اُپدیش دیا۔ اور فلاں مضمون تھا۔ اور اس میں اس قدر حاضرین کی تعداد تھی۔ اس سے یہہ فایدہ رہیگا۔ کہ ہر ایک سماج کے ممبران کو باقاعدہ جلسے کرنے کا شوق ہوتا جائے گا۔ اور اُن اُپدیشوں سے دیگر لوگ بڑہ کر فیضیاب ہوں گے۔ ہیڈ آریہ سماج پرتی ندہی سبہا کو ہر وقت یہہ حال معلوم ہوگا اور اُن کے حالات کی پوری واقفیت رہے گی۔

واس رام کہا۔ انسپکٹر ڈاکخانجات کوئٹہ۔

پرشنوتر

بجواب پرشن منجانب لالہ رامداس صاحب دت محرر جیل سبی بلوچستان اخبار مطبوعہ ۲۲ دسمبر ۹۹ء صفحہ ۱۳۔

پرمیشور چونکہ سرشٹی انادی کال سے ہے اسلئے جیونکے کرم بھی انادی کال سے ہیں۔ اس پرکار کا سوال تب ہو سکتا ہے۔ یدی پرمیشور جیو اور پرکرتی کا آدی ہو۔ کیونکہ بادشاہ بدوں رعیت۔ مالک بدوں ملکیت اور رزاق بدوں رزق۔ کداچت نہیں کہلا سکتا۔ یدی سرشٹی کا آپ آدی مان لینگے تو پرمیشور کا بھی آدی ماننا پڑے گا۔ جو سرا سر اسمبھو ہے۔ چونکہ پرمیشور کا کوئی اول یا آخر نہیں ہے اس لئے سرشٹی بھی آدانت سے رہت ہے۔ پس ثابت ہوا کہ انادی کال سے سب جیو شبھ کرم کرتے۔ اور پھل بھوگتے چلے آتے ہیں جیسے پرمیشور کبھی انیائکاری نہیں ہو سکتا ✦

آپ کا داس خوشالی رام ورما
سٹیشن ماسٹر آدم وان ....

مختلف قوموں میں علم ہندسہ کے متعلق خیالات

کسی قوم کی شائستگی کا اندازہ اُس کے رواجوں رسموں اور علمی و مذہبی خیالوں سے لگ سکتا ہے۔ اگرچہ ذاتی اور قومی دونوں قسم کی ترقی ہر ملک میں مختلف ہوتی ہے اور ایک ہی قوم یا ملک میں مختلف درجہ کی عقلیں پائی جاتی ہیں۔ تاہم قومی تعلیم کے لحاظ سے بحث کرنے سے اس بات کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ خاص قوم اپنے علمی مذہبی خیالات میں دوسری قوموں پر سبقت رکھتی ہے۔ آجکل تمام عالم اس امر میں متفق ہیں کہ قدیم قوم آریہ کی مختلف شاخیں مختلف ملکوں میں جا کر آباد ہوئیں۔ ابتدائی گروہ کی اصلی شاخ جس نے اپنا اصلی نام قایم رکھا۔ اور جنکے درمیان علم سینہ بسینہ جاری رہا۔ اُس کی نسبت اہل یوروپ تسلیم کرتے ہیں کہ یہہ شاخ اُس زمانہ میں علم و اخلاق کے برگ و بار سے آراستہ و پیراستہ تھی جبکہ دوسری شاخیں جہالت اور ناشائستگی کو پالے میں مرجھا رہی تھیں۔ اُس وقت مختلف قوموں میں باہمی ربط ضبط قایم ہو جانے کی وجہہ سے ہر کسی کو اعلیٰ اصول علمی کا حاصل کرنا آسان ہے۔ مگر قومی خصوصیت باوجود خاص فرد و بشر اپنی قومی ترقی کے لیئے دوسری قوم کے عالموں سے اکتساب علم سے اجتناب نہ کرے۔ مگر قوم اپنا قومیت کے زعم میں اپنے پوچ سے پوچ خیالات کو جدی وراثہ ہونے کی وجہہ سے قایم رکھنا فخر سمجھتی ہے یہی وجہہ ہے کہ اس علم و روشنی کے زمانہ میں جبکہ قدیم آریہ قوم کی شائستگی اور علم کا زور تمام دنیا پر بڑی آزادی کے ساتھ لہریں مار رہا ہے۔ مگر قومی تعصب اُس سے بہرہ یاب ہونے میں مزاحم ہے۔ اکثر معدودیں علما قدیم اُنکی اور ذاتی صفت کی وجہہ سے اپنا عیب ہنر اور دوسرے کا ہنر و عیب تصور کرتا ہے اور

چونکہ دنیا میں تشبیہ بہترم آئی ہوئی گروہ کر نسلاً بعد نسلاً قایم رکھتی ہے۔ اس لیئے اپنے قومی خیالات کے حلقہ سے نکلنا آسان کام نہیں ہے۔ خواہ کچھ ہو۔ مگر ہر قوم کے اندر اس قسم کی صاف طبیعتیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ جو کسی سچائی کو صرف غیر قوم سے تعلق رکھنے کے برابر قبول کرنے سے پرہیز نہیں کرتیں۔ اور اسی بنا پر ہم چاہتے ہیں کہ ذیل میں چند باتیں علم ہندسہ کے متعلق درج کریں۔ جن سے مختلف قوموں کے خیالات اس بارہ میں ظاہر ہونگے۔ کسی قوم کی شائستگی کا اندازہ کرنے میں جن مختلف معیاروں سے کام لیا جاتا ہے۔ اُن میں سے ہمارے خیال میں علم ہندسہ ایک اعلیٰ معیار ہے۔ اور چونکہ ہمارے مضمون کا تعلق مختلف قوموں میں علم ہندسہ کے متعلق خیالات کے درجوں سے ہے اسلیئے ہم دیگر معیاروں کو چھوڑ کر صرف اسی ایک پیمانہ سے مختلف قوموں کے علمی مذہبی ترقی کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں۔ واضح ہو کہ اہل عرب میں علم ہندسہ کے متعلق بہت کم واقفیت پائی جاتی ہے۔ ہر قوم میں جاہل لوگ صرف زبانی حساب رکھتے ہیں۔ اور چونکہ اُنہیں لکھنا نہیں آتا۔ اسلیئے صرف اعداد کے نام سے کام چلاتے ہیں۔ مگر لکھنے میں اعداد کے اشکال قائم کرنیکی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ضرب و تقسیم وغیرہ مختلف حساب کے قاعدوں کے مطابق عمل کے پھیلانے میں جبتک باقاعدہ مختصر نشانات موجود نہ ہوں عدد کا سالم نام بار بار لکھنے میں جو دقت ہوتی ہے۔ اُس کا خیال بآسانی ہو سکتا ہے اور اس کے علم حساب میں صفر کے نشان قایم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جس پر اعداد کے درجات اکائی۔ دہائی۔ سینکڑہ وغیرہ کا دار و مدار ہے اور خاصکر کسور اعشاریہ تو صفر اور ان درجات پر ہی مبنی ہے۔ اہل عرب میں نہ تو اعداد کے نشانات ہیں اور نہ صفر یا اُن کا نشان ہے۔ بلکہ ایک سے لیکر دس تک جملہ اعداد کے نام مقرر ہیں۔ اور اس سے آگے مرکب الفاظ سے اعداد ظاہر کئے جاتے ہیں۔

۱۰۰۔ ایسا ہی صد و ہزار۔ وغیرہ کے اعداد کے لیئے بھی خاص خاص الفاظ ہیں۔ مگر ہزار سے آگے کوئی خاص لفظ نہیں پایا جاتا۔ اگر ہندسہ مرکبات سے آگے بڑھنا بھی چاہیں تو کچھہ بہت دُور تک کام نہیں چل سکتا۔ بعض کا خیال ہے کہ اہل عرب کے یہہ ارقام نشان بھی ہیں۔ جو علم حساب کے قواعد میں اعداد کا کام دیتے ہیں۔ مگر یہہ خیال اُن کا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اوّل تو حساب کے وسیع عمل کے لیئے جب تک کہ صفر کا نشان جس کو یہہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ریاضی کی بنیاد بھی ہے۔ قایم نہ کیا جاوے۔ تو درجات یا مراتب اکائی دہائی وغیرہ قایم نہیں ہو سکتے۔ اور یہہ اصطلاحات یا نام خواہ کسی درجہ تک مختصر کرکے لکھے جاویں۔ الغرض حساب کے لیئے کافی نہیں دوئم یہہ ارقام خاص نشان نہیں ہیں۔ بلکہ صرف اصلی نام ہیں یہہ جو کثرت استعمال سے مختصر ہو کر حسب ذیل لکھے جاتے ہیں۔ تمام موحد عہ ثنان۔ ثلثہ اربعہ۔ خمسہ۔ ستہ۔ سبع۔ ثمانیہ۔ تسعہ عشرہ مایہ الف صفو۔ ثم۔ عقق۔ شقصا۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ الت

سوئم۔ یہہ بات بآسانی خیال میں آسکتی ہے۔ کہ جسطرح آریہ قوم میں لاکھوں کروڑوں بلکہ پدموں اور سنکھوں کی ضرب و تقسیم مختصر نشانات ہندسہ کے ذریعہ

سے چنانچہ عربی زبان میں جب کسی کتاب کے شروع میں خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ تو ہزار یا صد ہزار یا ہزار ہزار شکر لکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن شریف میں بھی جہاں تک ہمیں معلوم ہے غایت درجہ کا عدد الف سے ہی ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے شب قدر کی بڑے مبالغہ سے تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ "خیراً من الف شہرا" یعنی یہہ رات ہزار مہینوں سے اچھی ہے۔ اور اس کے علاوہ حروف کی قیمت جو ابجد کے حساب سے مقرر کیگئی ہے۔ اُس میں بھی تعداد کو ہزار ہی پر ختم کیا ہے۔

اور صفر اور درجات کے اصول سے تھوڑیسی جگہہ میں
باسانی ہو سکتی ہے - اِسطرح زبان عرب کی اِن رقموں سے
ممکن ہے - اِن رقموں سے کم سے کم یہہ تو ثابت ہے کہ جس
زمانہ میں اہل عرب کی ان ہندسہ کی واقفیت نہیں رقموں
ایکمہ محدود تہی - اُس زمانہ میں انہیں علم حساب ہرگز موجود
نہیں تہا - بلکہ قیاس غالب ہے کہ عرب کے لوگ اُس زمانہ میں
عموماً جاہل ہوں گے - اور یہی وجہہ ہے اُن کو علم ہندسہ میں
ترقی کرنیکی ضرورت نہ پڑی یا ضرورت ہونیکے باوجود
ترقی نہ کر سکے - جبکہ معمولی جمع تفریق ضرب تقسیم بہی ان ارقام
کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتی تو کسور عام و کسور اعشاریہ جذر

یا جذر مکعب یا دیگر اعلیٰ قواعد حساب کا تو کیا ذکر ہے -
اہل عرب سے ایک قدم آگے اہل روم نے ترقی کی چنانچہ اُنہوں نے
اشکال ہندسہ قایم کرنیکی ضرورت محسوس کی مگر اُنکو یہہ
دِقت پیش آئی کہ کس قسم کی شکلیں رکہی جاویں - چنانچہ
جو شکلیں اُنہوں نے مقرر کی ہیں اُن کی نسبت بعض
لوگوں کا خیال ہے - بلکہ اُس کے ثابت کرنے کی کوشش
کی گئی ہے - کہ یہہ رومن فیگر زجانوروں کے خاص
خاص اعضا یا پرندوں کے پیروں کی شکلوں
پہ بنائی گئی ہیں - مگر ہم خیال کرتے ہیں کہ اُنہوں نے
شکلوں کے قایم کرنے میں صرف معمولی اشاروں سے کام لیا ہے

چنانچہ عام طور پر دیکہنے میں آتا ہے کہ بچوں کو گنتی کے
سکہلانے میں پہلے اُنگلیوں سے کام لیا جاتا ہے یا اشارہ
وغیرہ سے بات چیت کرنے میں بہی تعداد کو انگلیوں اور
پنجوں سے ظاہر کرتے ہیں - مثلاً ایک ۱ دو ۲ تین ۳ چار ۴ وغیرہ
وغیرہ بذریعہ اشارہ ظاہر کرنے میں ایک ۱ دو ۲ یا تین ۳
چار ۴ اُنگلیاں اُٹھا کر دکہلاتے ہیں - اور پانچ کے لئے
پورا ہاتہہ یا پنجہ اور چہہ کے لیئے پنجہ اور ایک
اُنگلی اور سات ۷ آٹہہ ۸ - نو ۹ کے لئے دو ۲ تین ۳
چار ۴ اور دس ۱۰ کے لیئے دونوں ہاتہہ دکہلاتے ہیں
جن کی شکلیں حسب ذیل دکہلائی جاتی ہیں :-

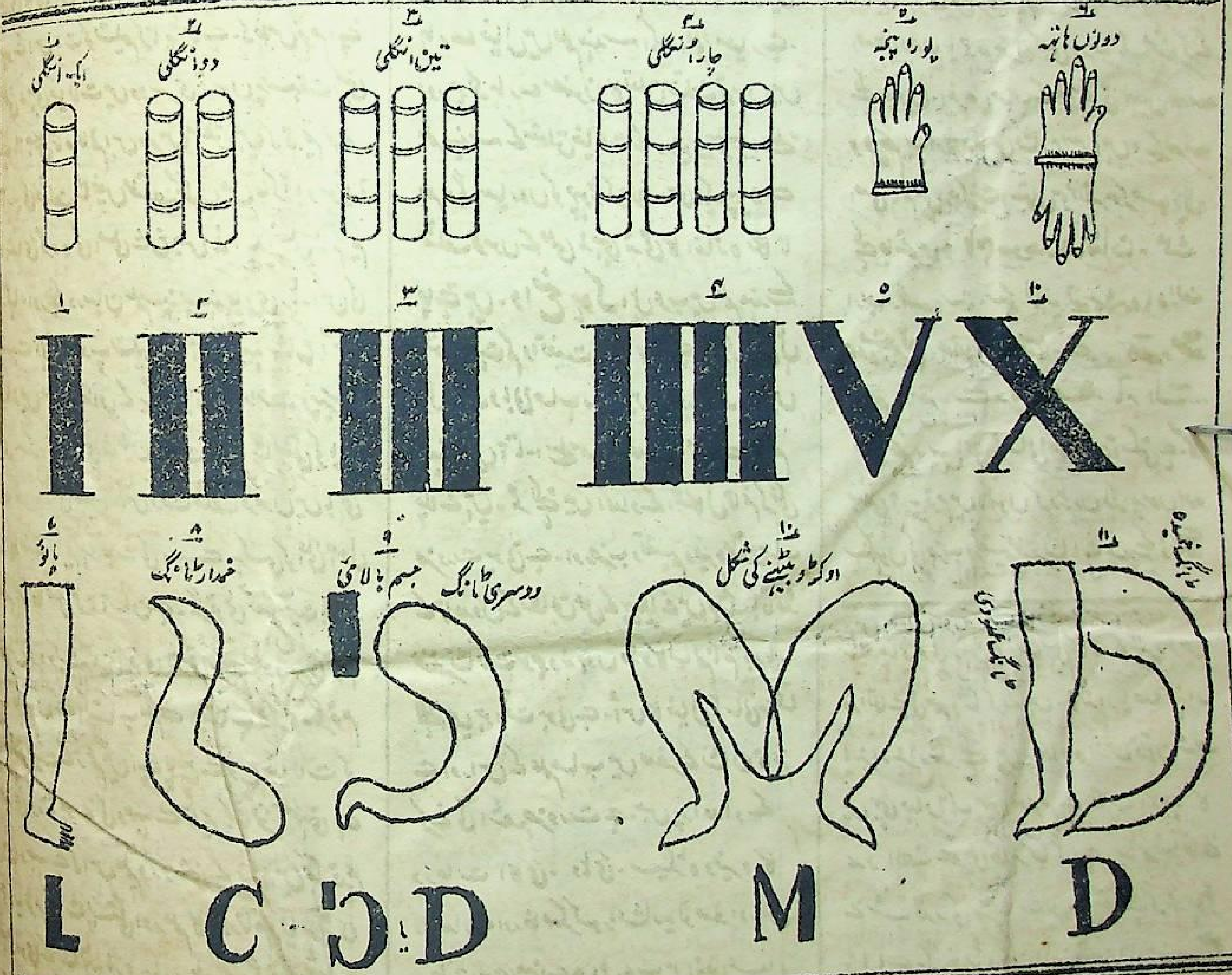

واضح ہو کہ ایک کی شکل جسکو آئی کہتے ہیں - وہ ایک
اُنگلی کا نشان ہے - جیسا کہ اوپر ظاہر کر چکے ہیں - اور
ایسا ہی دو ۲ تین ۳ چار ۴ ہیں - حرف وی جو پانچ کی شکل ہے وہ

بائیں طرف سے موٹا اور دائیں طرف سے پتلا ہے -
اس لئے وہ ہاتہہ کی قدرتی شکل ہے جو چار اُنگلیوں
کو باہم ملا کر ایک طرف اور انگوٹہے کو ایکطرف رکہا جاوے

اسی وجہہ سے پانچ کی شکل پنجہ ہے - اور اسیطرح
دس کی شکل حرف ایکس نہیں ہے بلکہ دونوں ہاتہہ
ایک دوسرے کے مخالف سمت میں اِسطرح رکہے گئے ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection

...تصویر نمبر ۵ سے ظاہر ہے۔ ہاتھوں کے بعد جب
...پہونچے تو ہاتھوں کی شکل جس کو ایل کہتے ہیں۔
...سے ظاہر کی گئی (دیکھو تصویر نمبر ۶) اور ستو کی
...پوری ٹانگ کی خمدار شکل (دیکھو تصویر نمبر ۸) ظاہر
...جس کو حرف سی بتلاتے۔ اور پانچ سو کے لئے جسم
...اور دوسری ٹانگ جس میں پاؤں نیچے رہتا۔
...(تصویر نمبر ۷) یا ایک ٹانگ عمودی حالت میں
...دوسری خمیدہ (دیکھو شکل نمبر ۱۱) جسے حرف ڈی
...ہیں۔ استعمال میں لائی گئی ہے۔ اور ہزار کیلئے
...اور دو چھینے کی شکل جس کو حرف ایم کہتے ہیں۔ بنالی
...(دیکھو شکل نمبر ۱۰) اس سے آگے اور کوئی خاص شکل
...پائی جاتی۔ بلکہ مقدار بڑھانے کے لئے انہیں
...شکلوں پر نشانات ایزاد کرتے ہیں۔ یا ایک ہی شکل
...دوسرے بارہ لکھکر کام چلاتے ہیں۔ ان اشکال
...یہ خیال کرنا کہ یہ حروف ہیں اسلئے بے بنیاد
...معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں الفابیٹا کی ترتیب وغیرہ
...نہیں ہے۔ اور چونکہ حروف اور بھی موجود
...جب تھا کہ ہزار سے زیادہ مقدار کے لئے بھی
...مقرر کئے جاتے۔ جو نہیں کئے گئے۔ اور پانچ کیلئے
...علاوہ 'D' یہ شکل ہی رکھی گئی ہے۔ جو کوئی حرف
...ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ روما والوں کو ہزار
...زیادہ گنتی نہ آتی تھی۔ اور نہ انہوں نے حروف پر
...شکلیں بنائیں۔ ان کے یہ اعداد عرب سے ان کی
...آگے ترقی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن انکی علم حساب
...ناواقفیت ظاہر کرتے ہیں جیسی عرب والوں
...کیونکہ زیرو ان میں بھی نہیں پایا جاتا۔ اور
...اعتراض جو عرب والوں پر ہوتے ہیں انپر
...ہوتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

نوٹ۔ بڑی مہربانی جو صاحب مضمون بالا پر کچھ
...اسکی ایک کاپی ہمیں بھی بھیجدیا کریں تاکہ
...شکوک رفع کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

راقم
...رام عرضی نویس۔ (از پانی پت)

ویدک دھرم کے اپدیشک اور اُن کے فرائض

پیارے سجنو۔ جب ہم نگہہ اُٹھا کر اس بھنی سرائے کی طرف دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ سرشٹی میں منش کے لئے شدہ آچار رہنا ایک نہایت دشوار امر ہے۔ اور فی زمانہ عوام الناس کے سنگ کو دیکھکر کسی طرح بھی ہردہ سنتشٹ نہیں ہوسکتا۔ کہ آچار اور بیوہار کی اصلاح ہو جاویگی۔ ہم لوگوں کے حرکات اور خیالات کی طرف جب درشٹی ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں ایسی ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں کہ ہم اُن کو احاطہ تحریر میں لانا خلاف تہذیب سمجھتے ہیں۔ کیا آپ کو شبہہ ہے کہ وہ باتیں پایہ ثبوت کو نہیں پہونچ گئیں کہ جن کے اختیار کرنے سے شریف منش ایسے کو کرم کرنیکے عادی بن گئے ہیں۔ کہ جن کو قدرتاً حیوانات بُرا سمجھتے ہیں جن افعال کے کرنے سے بڑے بھی حیوانات کا دل لرزہ کھاتا ہے۔ اُن کو کرنے سے حضرت انسان کا دل خوش وخرم ہوتا ہے۔ مزید براں ایسے ایسے واقعات اور حالات سُننے اور دیکھنے میں آتے ہیں کہ مُنش اشرف المخلوقات کہلاتے ہوئے بہن بھائی۔ اور ماں بیٹا ہو کر ناجائز موانست کو بہتر سمجھ بیٹھتے ہیں اور شیطنت کو پیشوا بنا کر اُس اصولیہ رتن وغیرہ کو جوکہ انسان کی لائف کو پسندیدہ اور اولے تر بنانے کے لئے شاستر کاروں نے ہدایت کی ہے۔ حیوانات کے ذریعہ سے ذلیل اور برباد کرتے ہیں ہے

لیکن صاحبان یہ کیوں اسکی خاص وجہ یہی ہے کہ ویدوں کا پٹھن پاٹھن (جوکہ شاہریک۔ آتمک اور سماجک اُنتی کا جھنڈا ہیں) بالکل جاتا رہا کیل اور پانچلی کی اولاد نے گدائی اور دریوزہ گری کا پیشہ اختیار کر لیا۔ پھر ہم دیتا رشیوں کی اولاد چاہ ذلالت میں ڈوب گئے۔ یہاں تک کہ چنڈالوں کے شلوکوں

مہابھارت۔ بھاگوت اور کرشن گیتا کی تحریروں کو وید منتر بتلاتے ہیں۔ اور برہمن دیوتاؤں کو اسقدر بھی تمیز اور علمیت نہیں رہی۔ کہ ویدوں اور پرانوں میں کچھ تفاوت سمجھیں۔ غرضیکہ اصلی ودیا کے عدم پرچار اور پڑھنے پڑھانے سے دھرم کی اوستھا بہت ترذی ہوگئی ہے جس کا لنظیر کے طور پر چاروں آشرموں کی بابت مختصر سا حال ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

اول برہمچریہ آشرم ۔ بجائے اس کے کہ دونوں کا آٹھویں برس میں یگیوپویت سنسکار ہوکر اُن کو وید ودیا اور دیگر ناراک گرنتھوں کے پٹھن پاٹھن کے لئے گوروکل میں بھیجا جاوے اور کم از کم پچیس برس تک پٹھن پاٹھن کرتے ہوئے ویریہ کی رکشا کیجاوے۔ اب یہ حالت ہو کہ آٹھویں برس تک شادی کردی جاتی ہے۔ اور جب ٹھیک ٹھیک وقت (یعنی تیرھواں یا اٹھارھواں سال) ویریہ کی پختگی کا شروع ہوتا ہے۔ تو اُس وقت اُس کا نشٹ کرنا شروع ہوجاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اولاد نہایت کمزور پیدا ہو کر بہت جلد مرجاتی ہے۔ اور خود بھی انسان کا ۴۰۰ ... ۱۰۰ برس تک (جہاں پر کہ اعلےٰ درجہ کے برہمچریہ کا خاتمہ ویدوں نے قرار دیا ہے) منش کا اپنا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور بجائے دھارمک اور صوکش ودیک ودیا کے معمولی لوکک ودیا میں بھی اخلاق اور تہذیب کا نشان تک نہیں پائی جاتی ہے جس سے طالبعلموں کا چال وچلن طریق آداب وگفتار نہایت گندہ اور بیہودہ ہو جاتا ہے۔

دوم گرہست آشرم بجائے اس کے کہ سرشٹی ورنتہ گرہستی دونوں وقت سندھیا اگنی ہوتر وغیرہ پانچ یگیہ کریں۔ دھرم پر دڑھ ہو کر شرادھ ترپن۔ دان اور پروپکار کریں۔ اب یہ ہوتا ہے۔ کہ سندھیا کو (جس کے معنے یہ ہیں کہ دونوں وقت صبح وشام پرماتما کا دھیان جپنوں اور اپنے روزمرہ کاموں کی پڑتال کیا کریں۔ اور کوئی خراب کام سرزد ہو گیا ہو وے تو اسکا انسداد کرنا اور پورن

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

برہم سیوا تیاگ دیا ہے جو کہ رُودر ہیں۔ یعنی دُشٹوں اور کُکرمیوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں۔ ہے کرکے ٹھیک ٹھیک دھرم پر چلنا بالکل ترک کر دیا ہے۔ اور اُس کی بجائے کہاتے وقت صرف۔ ہری رام۔ ہری کرشن۔ سیتا رام رادھا کرشن جو دُنیادی مُنشوں کا نام ہے۔ جغرافیہ سیکھنے والے بچوں کی طرح بار بار کہہ دینے پر سندھیا کا خاتمہ کر دیا۔ اور ترپن کی جگہہ سوریہ کے سامنے جو کہ جڑ وستو ہے جل پھینکدیا۔ اور جو بڑہ چڑہ کر اُپاسنا کرنے والے ہیں۔ پتھر کی مورتیوں کو سامنے رکھکر اور اسیکو پرمیشور قرار دیکر سندھیا کو فرض کروا دیا گئے ہیں۔ اگنی ہوتر (ہون) کے بجائے جو کہ سنسار کی تندرستی کا اعلیٰ سبب ہو۔ یعنی ہوا۔ اور جل کو شدھ کرکے عمدہ پھل پھول۔ دودھ گھی اور اناج (غلہ) وغیرہ پیدا کراکر منشوں اور دیگر پرانیوں کے آتماؤں کو شدھ بنا کر فرحت بخشتا ہے۔ رشی سنتان۔ چرس۔ گانجے کا دم لگاکر علی الصباح دوپہر اور شام تینوں وقت (جنکو پورانکوں نے اپنا سندھیا کا وقت قرار دے رکھا ہے۔ منشوں کے دل و دماغ گندہ کرتے ہیں ۔

ماتا پتا۔ آدی بزرگوں کی سیوا کرنے کے بجائے جنکی خدمات کا قدرتاً خاص ذمہ سنتان پر ہونا رشیوں نے بتلایا ہے۔ اس وجہ سے اُن کے اموالیہ احسانات کا عیوض سنتان سے ادا نہیں ہو سکتا۔ کہ اُنکی پرورش تعلیم و تادیب والدین وغیرہ بزرگ کرتے رہیں۔ اُن کو نظر حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ اور بعض نیک بخت اور جنٹلمین اولاد اپنے ماں باپ کو نکال ہی دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے اوپر کیا احسان کیا۔ اپنی لذت نفسانی کی وجہہ سے ایسا کیا گیا ہو۔ اسلئے ہمارا ہو اور سیوا کرنا فرض نہیں ۔

بلی ویشو دیو یگیہ کے بجائے پشوؤں پر بڑے ظلم ہوتے ہیں۔ جسقدر دودھ گائے بھینس دیتی ہیں اُسمیں سے بہت کم مقدار میں اُن کے بچوں کو دیا جاتا ہے۔ اور خود غرضی سے تقریباً کل دودھ اپنے استعمال میں لایا جاتا ہے ۔

بیلوں کو اپنے آرام کے لئے بدھیا کر دیا جاتا ہے۔ جو کہ بڑا ظلم ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہہ گہر میں رہنے والے جانوروں کا پیٹ اور پرورش ہے ۔

اتتھی یگیہ کہاں سے ہو جبکہ زمانہ کے بھرشٹ ہونیکی وجہہ سے کوئی اصلی اتتھی نظر ہی نہیں آتا۔ البتہ چنڈال۔ خاکروب۔ چمار۔ نائی۔ دہوبی وغیرہ اور بدمعاش زناکار۔ اور مورکھہ فقیروں اور برہمنوں کی تہہ دل سے سیوا کی جاتی ہے۔ جو کہ علاوہ اپنے دام تزویر سمجھا کے شریف عورتوں کو کلنکت کرتے ہیں۔ شرادھ اور دان کی بجائے (جیسا کہ لکہا ہے یوجن یہہ ہے کہ اپنی شردھا سے مستحق کو کچھہ دیا جاوے) سال بہر میں مورکھہ برہمنوں کی پیٹ کی اگنی کو پرچنڈ کرکے اپنا دہن دولت ویرتہہ ضایع کیا جاتا ہے۔ اور باوجودیکہ لوگوں کو ان کی خود غرضی کا پتہ لگ گیا ہے اور پہر بھی مردہ بزرگوں کو کہانا پہونچنے کا خیال اب تک دامنگیر ہے۔ پروپکار کی بجائے اپسوارتھہ نے اپنی دوکان جما لی ہے۔ کہ بھائی بھائی کا دشمن متر کا پتہ نہیں لگتا۔ کسی کا کسی پر وشواس نہیں دوسرے کے دہن ہرنے کا فکر ہے۔ پروپکار کہاں سے ہو۔

بان پرستھہ آشرم

اس آشرم میں منشے گرہستھہ سے کنارہ کش ہو کر پار مارتھک ودیا کا وچار کرتے تھے۔ اور اعلےٰ ودیا حاصل کرکے اور سنیاس کا جامہ پہنکر موکش پد کے بھاگی بنتے تھے۔ لیکن جبکہ وید ودیا کافور ہے اور ۵۰ سال تک برہمچریہ نہ رکھنے کی وجہہ سے منش کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تو پہر بان پرستھہ میں کون جاسکتا ہے۔

سنیاس آشرم

جس میں لذات محسوسات اور تعلقات دُنیا سے آزاد ہوکر پرماتما کے حصول اور سنسار کے سُدہار اور پروپکار کا کام ہوتا تہا۔ اور سنیاسی جن کو ویدگیہ اور یوگی ہونیکے باعث اُن کی کلام اور اُپدیش کو نہایت معتبر موثر اور مانیہ خیال کرکے گرہستی عمل کرتے ہوئے رفتہ رفتہ اُسی منزل پر پہونچ جاتے تھے۔ اس کی بجائے پانچ پانچ سات سات برس کی بالک آجکل سنیاسی بیان کئے جاتے ہیں۔ اور جاہل لوگ بدستور ان کی عزت کرتے ہیں۔ ان کے جدامجد سنیاسیوں کا یہہ حال ہے کہ جہاں پر یہہ تشریف لیجاتے ہیں عورتوں کے جہنڈ کے جہنڈ ان کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں۔ اور مورکھہ سبہا سے کلول کرتے ہوئے کسی کو بالک کسی کو دہن کسی کو کچھہ اور کسی کو کچھہ عطا فرما رہے ہیں۔ اور آخر لامراد کی پول کہل جاتی ہے۔ اور یہہ نامعقول پوجا رہی ہوتے ہیں۔ فقیروں کے مزاروں اور مٹھوں کو جاکر آپ ملاحظہ فرما دیکھئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بدمعاش باواجی کا پلنگ بچھا ہوا ہے اور مندر میں وہ سامان موجود ہیں کہ جن کا موجود ہونا گرہستی کے گھر میں بھی بلحاظ انسانیت شایاں نہیں۔ وہاں پر اعلےٰ سے اعلےٰ عیش و عشرت اکل و شرب کا سامان موجود ہیں۔ بھوگنے کے لئے مدرات۔ کہانے پینے کے طرح طرح کی نعمتیں موجود ہیں۔ مختصر جنکیہ یہہ لوگ محض آلسی۔ مورکھہ اور زناکار ہوتے ہیں ۔

صاحبان کہاں تک ہم ذکر کرتے جائیں۔ سنسار کے سنگ ایسے خراب ہو رہے ہیں کہ بادی النظر میں خیال دوڑانے سے درستی اور سدہار وہم معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہاں پہونچکر ہم کو یاد آگیا کہ دوسروں کو بُرا بتلانا۔ اور طعن اور تشنیع کرنا کسی حالت میں ٹھیک نہیں۔ جبکہ ہمارے اپنے افعال و حرکات اچھے نہیں ہیں۔ جنہوں نے کہ سنسار کے شاندار آتمک اور سماجک اُنتی کا بیڑا اوٹھا رکھا ہے ۔

کیا صاحبان آپ مطمئن ہونگے کہ آریہ سماج کے اُپدیشک لوگ جو کچھہ کام کرتے ہیں۔ اُنکا سیلان اصلاح کی طرف جا رہا ہے۔ کیا آپ کا یہہ خیال ہے کہ اُپدیشک لوگ جو زیر اہتمام آریہ پرتی ندہی سبہا کے کام کرتے ہیں۔ کچھہ اپنی ذمہ واریوں کا خیال بھی کرتے ہیں۔ کیا آپ کا آتما سنتشٹ ہے۔ کہ موجودہ اُپدیشکوں سے آریہ سماج کچھہ اُنتی کر رہا ہے۔ اگر آپ گہرے وچار سے کام لیں گے تو معلوم ہوگا کہ اُپدیشک لوگ دراصل ٹھیک بلکہ کچھہ کام نہیں کرتے۔

مژدہ مژدہ مژدہ

رسالہ معلم اوریئنٹل فلاسفی

اس رسالہ میں چھ شاستروں کا اردو ترجمہ مع اصل کے ۸۰ صفحہ ماہوار عمدہ کاغذ پر چھپتا ہے۔ اول نیائے درشن سے شروع ہوا ہے۔ دس نمبر میں نیائے درشن پورا ہو چکا ہے۔ قیمت سالانہ عہ جنوری کے آخیر تک خریدار بننے والوں کو ساتھہ درشن مع اردو ترجمہ مفت نذر ہوگا۔ گویا عہ میں تین روپیہ کا مال اسوقت ملجائیگا۔

ویدک میگزین

اس رسالہ میں اپنشدوں کا اردو ترجمہ مع اصل اور نوین و پراچین ویدانت کا مقابلہ اور چھ شاستروں کے مضامین کی بوستھا ۸۰ صفحہ ماہواری چھپتی ہے۔ قیمت عہ سالانہ۔ ۵ نمبر طیار ہیں۔ جنوری کے آخیر تک خریدار بننے والونکو ساتھہ درشن اردو ترجمہ مفت نذر ہوگا۔

آریہ میگزین

یہہ رسالہ مخالفان ویدک دہرم کے جواب میں ۸۰ صفحہ ماہواری نکلتا ہے۔ ۲۰ نمبر نکل چکے ہیں قیمت سالانہ عہ جنوری کے آخیر تک خریدار بننے والوں کو ساتھہ درشن مع اردو ترجمہ مفت نذر ہوگا۔

اخبار طالب علم

یہ ہفتہ وار اخبار جسمیں تازہ اور چیدہ خبریں اور علمی و اخلاقی مضامین ۱۲ صفحہ پر نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ عہ مع محصولڈاک طالبعلموں سے عہ روپیہ سالانہ۔ دس خریداروں کے ایک پیکٹ میں لینے سے ہے سالانہ

مفصلہ پستکیں اس کارخانہ سے مل سکتی ہیں

نیائے درشن مع اردو ترجمہ عہ سانکہہ درشن مع اردو ترجمہ عہ۔ منوسمرتی مع اردو ترجمہ عہ۔ بھگوت گیتا مع اردو ترجمہ عہ۔ ہریدیہ نیتی ۔ بھرتری شتک مع اردو ترجمہ ۵ ۔ چانکیہ نیتی مع اردو ترجمہ عہ نوین و پراچین ویدانت عہ ۔ سماجیہ آریہ سماج اگرہ ۲ ۔ ایش اوپنشد مع ترجمہ ۱ ۔

المشتہر

کرپارام شرما اڈیٹر رسالہ آریہ میگزین وغیرہ ہینگ منڈی آگرہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...نقاد کا مصنوعانہ دھرم کی بیرونی نمائش دکھلا کر
...کر دیتے ہیں۔ ہمکو خصوصاً اکثر اپدیشکان سے ملنے
کا اتفاق ہوا ہے۔ اس لیے ہم کہنے کے لیے تیار ہیں کہ سوائے
پنڈت لیکھرام جی کے ہم نے کسی اپدیشک کو نہیں دیکھا۔
...کے دل میں ویدک دھرم کی عظمت جگہہ کر گئی ہو۔
...کہ وہ تن من دھن سے آریہ سماج کی اونتی چاہتا
ہو۔ اور جس نے اپنے آپ کو دھرم شی کے قربان پر گرویدہ
...قربان کر دیا ہو۔ موجودہ زمانہ میں تجربہ کرتے
...ہم یہہ نتیجہ بھی نکالتے ہیں۔ اور غالباً ہمارا خیال
درست ہے کہ آریوں نے بھی ہر ایک کام کی پورتی کیلیے
براہمن دیوتاؤں کو ہی پیشوا بنا رکھا ہے۔ اور خود
...کام کرنے کے عادی نہیں ہوتے۔ جس کا یہہ نتیجہ
ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج سے بھی ذات پات کا مسئلہ
دور ہونا ایک مشکل ہو گیا ہے۔ ہم اخبارات کو دیکھتے
ہیں۔ بہوٹے سے چھوٹے اور آسان سے آسان سنسکار
...اپدیشک اور پنڈت کی اوشکتا بتلائی جاتی ہے۔
اور باوجود واقف اور لایق اشخاص کے موجود ہونے کے
...سماجیں ہر ایک آریہ سبھاسد سے ہیچوں بہ تسلیم
کام لینے کے لیے تیار نہیں کرتے۔ اس لیے عام سبھاسد
...کیہہ خیال اُنتی کا نہیں رہا۔ اور ہر ایک بھائی اپنے
آپ کو یوگیہ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ ہر ایک موقعہ پر براہمن
دیوتا کی مانگ رہتی ہے۔ اگر ہم لوگ سنسکار ودھی
...ادا کے ہر ایک سنسکار رسمیں کرانے لگ جاویں
تو پھر براہمن دیوتا ناامید ہو کر اصلی دھرم کی طرف
توجہ کریں۔ بنا بران ہم شک میں پڑ گئے ہیں اور
...کوئی ہرج نہیں ہے۔ جب تک ہم درد ہو کر
اپدیشکان کے فرائض کی طرف دھیان نہ دیویں گے
...کماحقہ فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ دھن مفت
میں ضائع ہوگا۔ اور اُنتی کے بجائے تنزل ہوگا۔
اس لئے ناظرین ہم سب ذیل مہا اپدیشکان کو فرائض
ادا ہو صاف صاف کرتے ہیں اور نوٹیدن کرتے ہیں کہ اگر
...کو آریہ سماجوں اور آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو
...بارہا منظور ہو تو عمل میں لانے کی تجاویز فرماویں۔

درنہ خیر۔ جو کچھہ ہم کر رہے ہیں۔ یا آئندہ کریں گے۔
اُسکا نتیجہ بھوگنا پڑیگا ٭ باقی آئندہ۔ کرتا رام

ایک بنگالی برہمن کا سنیاس لینا

ان مہاشہ کا نام سری بابو ودھیکا پرشاد چیٹرجی ہے
جب ۱۸۹۹ء میں سوامی آتمانند سرسوتی جی طلبہ دیناجپور
میں پدھارے تھے۔ تو یہہ ایک مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر
معہ ۵ روپیہ ماہوار پر تھے سوامی جی سے ملکر انہوں نے
یوگ ابھیاس کا طریقہ سیکھا جس طریقہ سے سوامی جی
نے بتلایا۔ اُسی طرح یہہ کرتے رہے اُس سے اُن کو بہت
فائدہ ہوا۔ اور سکول ماسٹری چھوڑ دی۔ اور یوگ
ابھیاس کرتے رہے بہت دن تک ایک ہی اندلمبی میں
کھانے کی مختلف چیزوں کو ملا کر کھاتے رہے۔ اور
شانتی وغیرہ سے یوگ کے سادھنوں کو بڑھاتے رہے
استری بچے ہار بھی اترک کر دیا۔ بعدہ اُن کی استری
کی وفات ہو گئی تب یہہ سنیاس لینے کے لئے سوامی
جی موصوف کے پاس ۱۸۹۹ء میں فیروزپور پنجاب میں
پہونچے سوامی جی صاحب نے یہہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ
تمہارے تین لڑکے ہیں۔ اور بڈھے ہو یا بھی زندہ
ہیں جاؤ اور ابھی نوکری کرکے اُن کا پالن کرو۔
یوگ ابھیاس میں ابھی ترقی کیے جاؤ۔ سوامی جی کے
حکم کے مطابق یہہ صاحب بنگال واپس گئے۔ اور
اخبار رہنمہ ور بنجیکا کے ایڈیٹر مقرر ہوئے جو بنام
راج شاہی سے بنگالہ زبان میں ہفتہ وار شائع ہوتا ہے
پھر سوامی جی جب ۱۸۹۶ء میں کلکتہ تھے تب یہہ مہاشہ
پھر سوامی جی سے ملے اور سنیاس کے لیے عرض معروض
کیا۔ سوامی جی نے یہہ کہکر ٹال دیا کہ کچھہ دن ٹھہر کر دو
اُس کے موافق یہہ جگنا تھہ پوری وغیرہ میں گھوم کر
پھر راج شاہی واپس آئے اور پہلا ایڈیٹری کا کام
کرتے رہے۔ اور سوامی جی سے سنیاس لینے کیلئے خط
وکتابت کرتے رہے۔ اب دو ماہ ہوئے کہ سوامی جی کے

ممالک میں بنگال سے ملک غربی و شمالی وا دوجہ میں
آئے اور سماجوں سے پتہ لگاتے ہوئے سوامی جی کو
آکر ملے۔ سوامی جی نے یہاں کی سماج کی رائے لیکر
بابو جی کو سنیاس کا ادھیکاری جان کر ۲۵ نومبر
۱۸۹۹ء کو سماج مندر میں سنسکار ودھی کے مطابق
قریب ایک سو آدمیوں کے مجمع میں سنیاس دیا اور
نام یوگانند سرسوتی رکھا ان مہاشہ کی عمر ۴۹ سال
کی ہے۔ ایف اے کلاس تک انگریزی پڑھے ہوئے
اور سنسکرت بھی جانتے ہیں۔ بنگلہ زبان میں آپ نے
آریہ سماج کے سدھانت کے مطابق تصنیف کی ہیں
کتابوں کے نام یہہ ہیں۔ پنچ مہا یگیہ۔ دیو پوجا
اور وید اوپدیش۔ بھگت بھکتی وچار۔ بینی انس
بھکتی نشید۔ اور آریہ دھرم کی پستکیں۔ جیسی کہ
سنیارتھ پرکاش۔ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا۔
سنسکار ودھی۔ اور پنڈت گورودت جی ودیارتھی
درگا پرشاد جی کی تصانیف بھی آپ کے پاس ہیں۔
اور آپ نے مطالعہ بھی کیا ہے۔ سوامی جی نے سنیاس
دیتے وقت یہہ بھی کہا کہ تمہاری پستکیں وغیرہ جو
کچھہ چیزیں ہیں وہ تم کو نہیں ملیں گی۔ اسکی مالک
آریہ سماج ہے۔ اور سوامی جی نے ان سے ایک
اقرارنامہ بھی لکھوا لیا ہے جس میں شرط یہہ ہو کہ
اور کسی لالچ میں نہ پھنسکر سنیاس دھرم کا پالن
کرنا لکہا ہے ٭ آپکا کرپا پاتر
ہرشچندر شرما پردھان آریہ سماج شاہ آباد

پیپووار ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جی

نمستے۔ اس پتر کو اپنے اخبار میں جگہہ دیکر ممنون فرماوینگے
ماہ جولائی گذشتہ میں بابو سندر سنگھ صاحب ہیڈ کلرک
ممباسہ ملک افریقہ نے مبلغ لعاصہ روپیہ لالہ
دیوراج جی کے پاس مختلف فنڈوں میں داخل کرنے
کے لیے بھیجے تھے۔ اور پھر اُس سے تیسرے روز اُن

...ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پتر آیا جس میں اُنہوں نے یہہ بھی لکھا تھا کہ "چندہ دہندگان نے اُس کا (اس روپیہ کا) ڈسپوز اوف کرنا میری مرضی پر منحصر رکھا ہے۔ اگر کسی فنڈ میں روپیہ کی زیادہ ضرورت ہو تو اُسکی بابت بھی آپ کو ہی اختیار دیتا ہوں۔ آپ ایک دوسری فنڈ میں ردوبدل کر سکتے ہیں" لالہ دیوراج نے اس اختیار کے مطابق گورو کل۔ اناتھ آلہ۔ مہاودیالہ میں روپیہ بانٹکر یکم اگست ۱۸۹۹ء کے پرچہ میں تفصیل درج کر دی ہے اور منشاء گورو کل کا لاہور دفتر سبھا میں بھیجدیا اور آپ نے بھی اُنہیں دنوں میں اُس کے مطابق اپنے پرچہ میں مشتہر کر دیا تھا۔ لیکن اب لالہ گنگا رام صاحب اور سیہر سبھا سے کے پتر سے جو چندہ فراہم کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اُنکو اس تقسیم سے سخت اعتراض ہے۔ چونکہ بابو سندر سنگھ صاحب اور گنگا رام صاحب سے خط و کتابت کرکے فیصلہ کرنے میں دیر لگے گی جس سے کسی قسم کی غلط فہمی ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس روپیہ کی نسبت جلدی فیصلہ کر دینا مناسب خیال کرکے اُن کی منشاء کے مطابق حسب ذیل فنڈوں میں داخل کر دیا گیا ہے۔ گورو کل ۹ للعہ۔ وید پرچار فنڈ ۵ للعہ۔ مہاودیالہ ۹ للعہ۔ اناتھ آلہ ۵ للعہ۔ کل میزان للعہ صہ ۰

اس میں سے پہلے جو گورو کل فنڈ میں بھیجا گیا تھا باقی روپیہ بھی بھیجا جاکے اور اس کا جمع شدہ روپیہ شامل کرکے جو ایک فنڈ کو ارسال ہوگا۔

۱۲۰

منشی رام کرشن پریذیڈنٹ آریہ سماج جالندھر شہر

نوٹ۔ چندہ دہندگان کی فہرست اگلے ہفتہ درج اخبار ہو گی۔

ایڈیٹر

اشتہارات

تازہ خوش خبری

لیجئے گورمکھی ستیارتھ پرکاش کی قیمت گھٹ گئی

اب مجلد کتاب کی قیمت عہ اور غیر مجلد عہ کر دی گئی ہے۔

شریمان مہاشہ آتما رام جی سابق منتری

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ستیارتھ پرکاش مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ایک نہایت اعلےٰ سلیس بامحاورہ اور بے نظیر پنجابی ترجمہ بحروف گورمکھی تیار کیا ہے۔ یہہ ترجمہ گورمکھی ٹائپ میں چھپا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۷۵۰ بڑی تقطیع کی ہے۔ آریہ بھائیوں اور ویدک دھرم کی اشاعت چاہنے والوں کو ضرور اپنے اپنے نگر اور گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ایک بڑا حصہ پنجاب کی آبادی کا ویدک دھرم کے مہت کو جان کر آنند لابھ کر سکے۔ اور ویدک دھرم کا سرسبز پرچار ہو۔

قیمت سنہری حروف والی مجلد کتاب کی صرف عہ اور غیر مجلد کی صرف عہ کر دی گئی ہے۔ **(نوٹ)** پچاس جلد تک کے خریدار کو فی جلد اور پچاس سے سو جلد تک کے خریدار کو ۲ فی جلد کمیشن دیا جاوے گا۔

کتاب کے ملنے کا پتہ

لاہور میں لالہ سیتا رام جی سوداگر سکرٹری انارکلی بازار لاہور۔ جالندھر میں مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر کرنال میں لالہ کرتا رام جی سبھاسد آریہ سماج کرنال

کلکتہ سے الیوپیدشاستر

میں سند پائے ہوئے شریمان کویراج پنڈت سیتا رام جی شاستری کوی رتن مشہور و معروف ایورویدک وشش اوشدھالیہ امرتسر و راولپنڈی

اس اوشدھالیہ میں سب قسم کے نئے پرانے مرض کا علاج ایورویدک شاستر کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ایوروید شاستر کا طریق علاج دنیا میں سب سے پرانا ہے۔ اور دیان سب سے مفید اور اعلےٰ ثابت ہو چکا ہے۔ اس طریقہ کو کچھہ مدت ہوئی۔ کہ ملک سے اٹھہ گیا۔ از سر نو تازہ کرنے اور اشاعت دینے اور رشی منیوں کی آزمودہ لاثانی دوائیوں سے مریضوں کو شفایاب کرنے کیلئے یہہ اوشدھالیہ کھولا گیا ہے۔ اس اوشدھالیہ سے ہزاروں بیمار بلکہ سینکڑوں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ اور بہت شفا پا رہے ہیں۔ جن کی طرف سے بیشمار شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس اوشدھالیہ میں شاستر کی ہدایت کے مطابق گھرت تیلی ارشٹ۔ موذک دی وغیرہ تیار ہوتی ہیں جن میں سے چند ایک مثال کے طور پر نیچے لکھی جاتی ہیں۔ چیون پراش ایوروید میں ذکر آتا ہے کہ ایک رشی جن کا نام چیون تھا۔ اس دوائی کے کھانے سے نوجوان ہو گئے۔ اور اسلئے اس دوائی کے نام چیون پراش ہے۔ اس رسائن کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں۔ اور یہہ دونوں بیماری اور صحت دونوں حالتوں میں استعمال کیجاتی ہے۔ اور اگر باقاعدہ اس دوائی کو استعمال کریں۔ تو کھانسی تپ دق دور ہو جاتا ہے۔ دل اور جگر کی بیماریوں کے لئے یہ ایک سریع التاثیر دوائی ہے۔ دبلے پتلے لوگوں کو اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہہ طاقت اور سب توانائی بخشتی ہے۔ رشیوں نے جو تعریف اس کی کی ہے۔ وہ تجربہ سے ہمیشہ سچ ثابت

ات ہوئی ہے۔ قیمت ایک ماہ کے استعمال کیلئے ۱ر
د ہوتے کو لائینگ ہر قسم کے پرمیہ یعنی ذیابیطس
بار بار پیشاب آتا ہو۔ یا زیادہ مثانس آتی ہو۔ تو
ن کیلئے یہ لاثانی دوائی ہے۔ سینکڑے مریض اس
ے شفایاب ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتہ کیلئے ۱۲ر
ک ارشٹ ہر ایک قسم کے دمہ کھانسی کیلئے بیحد اکثر
دوائی ہے۔ جسکے برابر آجتک کوئی دوا ایجاد نہیں
ہوئی ہے۔ سینکڑے پرانے مریض اس سے فیضیاب
ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتہ کے لیئے ایک روپیہ ۱۲ر
بے ارشٹ۔ بواسیر خونی یا خشک کیلئے نہایت
مفید دوائی ہے۔ تلی کے واسطے بھی عمدہ ہے۔ اور
بڑے مریضوں پر کامیابی کیساتھ برتی گئی ہے
ت ایک ہفتہ کے استعمال کیلئے۔ .... (۱۲ر)

جو مریض اشد ہالیہ آکر علاج کرائیں۔ ان سے صرف
دوائی کی قیمت لیجاتی ہے۔ غریبوں اور سب تنگدستوں
کا علاج بلا فیس اور بغیر دوائی کی قیمت لیئے کیا جاتا ہے
سب قسم کے امراض کی ادویات اس اشد ہالیہ میں
تیار رہتی ہے۔ جو کہ ایک درخواست کرنے پر ریلیوے
یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ روانہ کیجاتی ہے (۳)
باہر کے رہنے والے مریض جو اپنے حالات لکھ کر
روانہ کر سکتے ہیں۔ تو ان کے حالات کو غور سے سمجھ کر
ان کیلئے دوائی روانہ کیجاتی ہے۔ (۴) ہر ایک دوائی
ڈاک محصول علاوہ قیمت کے خریدار کے ذمہ ہوگا
خریدار کو چاہیئے۔ کہ اپنا نام مقام ڈاکخانہ
ضلع وغیرہ صاف لفظوں میں عمدہ طرح سے لکھیں
خط و کتابت بنام پنڈت سیتارام
شاستری کوی رتن۔ ایورویدک
اشد ہالیہ امرت سر نمک منڈی ہونی چاہیئے

المشتہر
پنڈت سیتارام شاستری
کوی رتن۔

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی کے لئے ایک عمدہ لٹکہ

میرے پاس ایورویدک چکتسا طبابت ہندی کا
جوہر ایک مجرب جیونتی پرکاشک سرسوتی نام
تیل بوٹی کا تیار کیا ہے۔ جسکو مصری ڈال کر گئو کے
دودھ میں ۳ ماشہ روز پینے سے عقل وقیاس فہم و
فراست۔ حافظہ یادداشت اور زبان کی تیزی
میں اسقدر روشنی ہوتی ہے۔ کہ زبان سے باہر ہے
اور یہ تیل قبض کشا ہاضمہ کی درستی بلغم وبادی کے
دور کرنے میں لاثانی ہے۔ مگر کچھ تلخ ہے۔ قیمت ۲ر فی
سیر مگر ۱۲ر سے کم قیمت نہ ملیگی۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار
المشتہر وشوا ناتھ شرما ویدکنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر

ٹھوک کے خریداروں کو رعایت

اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش قیمت ایک روپیہ سماجوں
کو للعہ میں پانچ جلدیں اور گراہکوں کو للعہ میں دس
جلدیں دینے کیلئے تیار ہیں۔ المشتہر
گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور +

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کیلئے انتظام خورا کسد رہائش موجود
ہے۔ ریٹ مقرر ہے۔ المشتہر مالک ہندو ہوٹل لاہور

ضرورت

$\frac{۱۵}{۱۱}$ $\frac{۲۴}{۱۰}$

میرے ایک شریف دوست شریف خاندان قوم
مہاجن عمر ۱۵ سال تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے
ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے دس ماہ گذر چکے ہیں
اب مہاجن کی ایسی بدہوا سے شادی کرنی چاہتے
ہیں۔ جو شریف خاندان سے نیک چلن ہو۔ عمر ۱۵ سال
سے کم نہو۔ اور جسمانی نقص نہو۔ مزید حالات بندہ
سے دریافت کریں۔ المشتہر گوری شنکر وچ شتری
آریہ سماج سرینگر +

عروج

$\frac{۲۷}{۱۱}$ $\frac{۲۶}{۱۲}$

یہ ایک بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے۔ جو کہ اردو کے
علم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اسمیں حسن وعشق
کی داستان نہیں ہے۔ اور نہ فرضی باتیں لکھی گئی
ہیں۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی مضامین
نکالے گئے ہیں۔ کہ جن پر غور کرنے اور عامل ہونے
سے انسان دنیا میں کامل و نیک نام ہو سکتا ہے۔ اور
تنگ دستی میں خوشی سے رہنا۔ کبھی کا بیجا شکوہ
و شکایت کرنا۔ شکر کیساتھ بسر اوقات کرنا اور
خدا پر بھروسہ رکھنا۔ ہر ایک کام دیانت
داری۔ وخوش اسلوبی سے کرنا۔ والدین کی
دل وجان سے اطاعت اور فرمانبرداری۔ تحصیل و
ہنر کا ہمیشہ شائق رہنا۔ اور اپنی ذاتی محنت
اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور لواحقون
کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہونچانا۔ طرح
طرح کے مشکلات کو قوی ہمت اور دانشمندی
سے حل کرنا۔ خود ضبطی وانکساری وسلامت روئی
بردباری فراخ دلی۔ کفائیت شعاری۔ نیک
نیتی دور اندیشی راستبازی ومروت اپنے آقا کی
کو فائدہ پہونچانے کی خواہش۔ اوصاف حمیدہ
اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کئے گئے ہیں۔ کہ پڑھنے
سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر پیدا ہوتا
ہے۔ قیمت ۱۰ر اور محصول ڈاک ۱ر +

المشتہر
منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

...ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حکیم جالینوس کے نسخے

یہہ اُسی شخص کے نسخے ہیں جس کا نام لینے سے مریضوں کو آدہی صحت ہو جاتی ہے۔ مایوس مریضوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ ان کیلئے بہتر ادویات موجود ہیں۔ اگر ضرورت ہو۔ تو منگالیں۔ چند ادویات ذیل میں درج کیجاتی ہیں

معجون سلطانی شاہ واجد علیشاہ لکھنؤ کی استعمال کی ہوئی معجون ہے۔ پہر میں کیا تعریف کروں۔ کہ اسمیں کیوں غضب کی طاقت ہوگی ساٹھہ سالہ بھی ایک دفعہ جوان ہو جائیگا قیمت دو روپیہ کی تولہ

تدبیر نوجوانی یہ گولیاں ایک بوٹی سے بنائی گئی ہیں۔ جو بڑی دقت سے دستیاب ہوئی ہیں۔ اگر ابھی سے ان کا استعمال شروع کریں۔ تو ہمیشہ کیلئے جسم کی طاقتوں کو بڑہاتی رہے گی۔ اکسیر اعظم کے بعد انکا استعمال بہت فایدہ بخش ہے۔ قیمت ۸ یہ گولی رسم

سفوف لطف زندگانی اعلا درجہ کا مقوی ہے۔ ہر مزاج کے ہر عمر کے موافق امیروں رئیسوں کے لائق۔ قیمت ۸ تولہ صرف ۳

آتشک ۷ گولی کہانے سے تمام زخم خشک ہوتے ہیں لطف یہ کہ ہر عمر بہر میں یہ مرض نہیں ہوتا ہے۔ قیمت ۷ گولی صرف...... (عہ)

اکسیر اعظم جو لوگ اپنے آپ کو بیکار کر چکے ہیں انکیلئے یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکہتی ہیں۔ تمام قسم کی نامردی دور ہو جاتی ہے۔ قیمت ۷ گولی معہ طلاء (عہ)

سوزاک بہتر دوائی ہے۔ اسکے استعمال سے فایدہ معلوم ہوگا۔ [illegible] ۴ گولی (عہ) **لواسیر** عمدہ بجواب دوائی ہے۔ قیمت ۲ گولی (عہ) **چھرہ پان** بہت عمدہ دوائی ہے قیمت ۲ گولی (عہ) **نوٹ** درخواست آنے ہی اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکہا جاوے گا۔ تو صحت کی ذمہ واری نہ ہوگی +

المشتہر

ایس۔ ای۔ حکیم جالندہر شہر پنجاب

موسم سرما کی خوشخبری

[illegible]

ضرورت ہے

ایک سناڈھ برہمن۔ اسالہ کنیا کیلئے ایسے بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۰ یا ۱۸ سال کے اندر ہو۔ پڑہا لکہا ہو۔ صحت عمدہ ہو۔ لڑکی دیوی ناگری پڑہی لکہی ہے۔ بواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں

المشتہر دولت رام شرما بہار گو اپدیشک آریہ سماج آگرہ۔

بر کی ضرورت

ایک اڑورنس کنیا جسکی عمر ۱۶ سال کی ہے۔ ناگری بہاشا اچھی لکہہ پڑہ سکتی ہے۔ اسکے لئے ایک ایسے آریہ کمار کی ضرورت ہے۔ جسکی عمر ۲۳ سال سے زیادہ ہو تندرست اور تعلیم یافتہ ہو۔ اور گذران کی ذریعہ

معقول رکہتا ہو۔ درخواست جلد ہمیں کی معرفت ارسال کریں

المشتہر شادی رام منیجر آریہ گرلز سکول [illegible]

لالہ جے چند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سے ۳۰ سال تک جس کا بائیبل میں کچھ پتہ نہیں کہ کہاں رہے	[illegible]
عیسائیوں کے ہاتھہ سے بہائیوں کو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک	[illegible]
دکہہ کی کتہا	[illegible]
ہمارے بچھڑے بہائی نمبر ۱ و نمبر ۲	[illegible]
مہاراج لائیبل کیس	[illegible]
اتم سنتان پیدا کرنے کی ہدہی	[illegible]

یہہ سب کتابیں مطبع ست دہرم جلندہر شہر میں مل سکتی ہیں۔ محصول ڈاک قیمت کتابوں کی علاوہ ہے

پرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو

بہوشیہ پران کی پڑتال

حصہ اول اردو

مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسو۔ یہہ کتاب قابل دید ہے قیمت ۲ ریل محصول ڈاک ہے۔ اصلیت کتاب کی دیکھنے ...

المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

عجیب گمشدگی

مترجمہ منشی فضل کریم صاحب جلندہری۔ ایک انگریزی ناول سے یہ ناول تفتیش کرنے والوں کیلئے مفید ہے

المشتہر

منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

...گورنروں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایتی ... سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ... سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند۔ جالا۔ ... غبار۔ پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ ... ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال ... چند روز کے استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ہے۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ہے خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	تازہ سندات

...میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا ... سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے ... بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل ... کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی ... دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن ... کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ... آشوب کا کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی ... نہیں۔ ہر کس کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات ... جہاں کہیں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں بھی ... مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلاشک ... شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا ... ضروری مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی ... صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ... ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی ... سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں ... سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے طیار کیا ہے اس کا تجربہ ... ایک زیر علاج مریضہ مسمات ... بیوہ ... لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں پر خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑتے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اُسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے ۳ گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے ۲۰ روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور و سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے طیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کے لئے ... جمع کیا گیا ہے

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اوم

تاہروی کی عجیب دوائی

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکالیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ۲؎ اور خورد شیشی (عہ)

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہتی یا خفیف درجہ میں ہر دو آثار ہوں اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں تین روپیہ (صہ)

رفیق طالب العلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے ایک خوراک رفیق طالب العلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں ... (عہ)

رفیق جوانان دافع جریان۔ رقت منی و احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں۔ جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جوانان کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی ۳ ۱؍

دلپذیر سوزاک۔ و قرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت دو شیشی خورد ۱؎ اور کلاں ۲؎

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور پُر تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دو شیشی خورد دو روپیہ (۲؎)

آرام بخش دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ۲؎ معہ مرہم (صہ)

مصفی خون تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ نہایت مفید ہے۔ دو شیشی کلاں ۲؎

قاطع نسیان متواتر دماغی قلت۔ یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں ۲؎

دل آرام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں ۲؎۔ اور معہ مرہم تین روپیہ (۳؎)

دلکشا دافع قبض دائمی خواہ کتنے عرصہ سے ہو بہت ہی مفید ہے۔ دو شیشی کلاں

بنیاد صحت دافع بدہضمی۔ بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پورانی کیوں نہ ہو۔ اور طرح طرح کی تکلیف ہوتی ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی ... حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں ... ایک ماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوگی ... دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی ... کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہوگا ... حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا ...

نوٹ بہت سے سارٹیفکٹ ہمارے پاس ... صحت بخش ادویات کے موجود ہیں۔ لیکن ... گنجائش جگہ درج نہیں ہو سکے۔ جو صاحب ... علاوہ گی ادویات کے دیکھنا چاہتے ہیں وہ ... درخواست کریں۔ اُن کی خدمت میں معہ فہرست ادویات سارٹیفکٹ ارسال کئے جاویں گے۔

المشتہر پنڈت رام چند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک اسپتال بہاولپور پنجاب

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ رستی رام منگاسو ملا کے مطبع سے چھپ کر شائع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

[illegible]

قیمت ہر صورت بعد پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

ستدھرم پرچارک

جلد | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

اشتہار مجرب ادویات

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ کشتہ نقرہ اس کے کھانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہو جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اسکے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (خرابی طبیعتی) کو بالخاصیت مفید ہے۔ جو بلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا کامل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لئے ... کم دوائی بھیجی جاویگی۔ تولہ روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ... مکلوں و سست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ ... درست ہو جاتے ہیں اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ .... للعہ۔ دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ ہی ہو گیا ہو تو بغیر منہ و دست و تشنہ آنے کے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایک ہفتہ عہ۔ دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی قسم کی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بذریعہ خط پرائیویٹ طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ **المشتہر** حکیم تارا چند از گجرات (پنجاب).......

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم اکمول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شرحان یا نیہ و رندھت ہیم ہین کی شکت الوسا اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں۔ سامگری بہت زیادہ تعداد میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پر چون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار اور زیادہ دیر پا ہے۔ نرخ ۹ ر سیر عہ و ۱۲ ر کی تھیلوں میں بند ملتی ہے۔ سگندھت دھوپ فی رنا عہ ۔ ۱۲ رکے پیکٹوں میں بند ملتا ہے۔ **چندر ہوکس ٹانک** یہ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور مفقدان صحت کو طلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور جاری ہوتی ہے۔ تقویت باہ۔ دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کے خاص اصول ہیں۔ درد گیشت۔ خوف بے چینی خوابی۔ احتلام تسلسل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کا منصبی کام ہے۔ مزید براں بہت اعلیٰ درجہ کی مفرح قلب حفظ اور مرزیہ منی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۱ تولہ جو دو ہفتہ کی خوراک ہے (عہ) **سفوف مجرب جریان** میلان منی کہنہ حالت کو نہ اکر دیتا ہے۔ قیمت ... ۲۰ تولہ کے ... **کلیان انجن** ... الاثر ہے۔ پانی جانا۔ خارش۔ گوہانجنی۔ جالا۔ پڑوال۔ جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ ...

نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ **المشتہر**

(ہر بھگوان چیاری شہر راولپنڈی) ......

فرنگ پر مار

آزمایا اور ایجاد کیا ہوا سنت گینڈا سنگھ
مقام ڈاکخانہ کھوڈہ ضلع ہوشیارپور

یہ آتشک کی عجیب و غریب دوائی ہے - اس کو کہاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں - نہ منہہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے - صرف سات خوراک کہانے سے بیماری دفع ہو جاتی ہے - اگر آتشک کی جڑ اوڑانی ہو تو فرنگ پر مار ضرور منگوا لو - قیمت صرف .... (عہ)

سوزاک اس کے ۱۰ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اوڑ جاتا ہے - قیمت ... (عہ)

بھنگ رس یہ بھنگ نہایت محنت و عمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے - جس کو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑھتی ہے - پہر بہی قیمت فی تولہ ہے -

محصول ڈاک علیحدہ ہے - ملنے کا پتہ یہہ ہے ۔ **المشتہر**
جی - ایس - آر - ڈاکخانہ دوسویہ ضلع ہوشیارپور ۔

نہ خریدوگے تو پچھتاوگے

گرم پارچے اعلے درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گہڑی اوپن فیس کیلس پن والی ۱۸ سائیز ۔ جوبلی سنہری ... یعنی سستے روپیہ کو دیڑہ دیڑہ ... ہوتی ہے ۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ... انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا ... ٹائم پیس - باجے زنجیر وغیرہ ... ہیں - مفصل فہرست ملاحظہ ... اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیاز مند کو ... فرمائیں ۔

المشتہر
شیخ ... بخش گہڑی ساز ... بازار ...
... شہر ... پنجاب ۔

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے - کہ ہماری لائبریری میں چہہ سو قسم کی انگریزی اردو - ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی - پنڈت گورودت ودیارتہی - لالہ منشی رام پنڈت لیکہرام آریہ مسافر - منشی جیون لال و پنڈت کرپا رام شرما - لالہ دیوراج - ماسٹر درگا پرساد - پنڈت بہیم سین شرما - بابو کاشی رام کہتری - رائے بہادر کرت لالہ جیون داس بابو بہیا رام مہتری وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں - اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بہر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بہیجی جاتی ہے - اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکہنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور بہومکا ترجمہ بابو نہال سنگہ کرنال نو بہی برائے فروخت موجود ہے قیمت عہ ۔ **المشتہر**
گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور - وچہوالی ۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

مدت ہوئی اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون ڈوری کہیس - دہوتی سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں - ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرمائیں - علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرمائیں گے تو وہ بہی بہم پہونچائی جاویگی - جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر طیار کرایا جاویگا ۔
صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے عدم دیسی نمونہ پر جاجاب ... بذریعہ ... بہیجکر ارسال کیا جاویگا - **المشتہر**

نیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ...

بیماری سے شفا پانے کا نہایت عمدہ موقع

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ... نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے ... جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ...

جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بد اثر ... خون کی نہایت مجرب دوائی عہ اور ...

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک ... جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے ...

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف ... جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور ... نہایت ہی اکسیر ہے - پانچ ہی روز میں ... ہو جاتا ہے قیمت ....

بواسیر کی مجرب دوائی - چند ہی خوراک ... بند ہو جاتا ہے ....

طحال کی مجرب دوائی ....

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ....

ضعف جگر کی مجرب دوائی ....

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ....

نامردی کی مجرب دوائی ....

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک ... مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں - جو ... ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت ... ہیں - پتہ ذیل سے درخواست کرنی چاہئے ۔

المشتہر پنڈت رام ...
منیجر کارخانہ ... ہسپتال ...

مطبوعہ ۲۳ پوہ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء جلندھر شہر نمبر ۳۹

سنسار کی گتی

پادری پی۔سی موزمدار اور خدا کا اکلوتا بیٹا

فی زمانہ بدقسمتی سے اس ملک میں بعض ایسے اصحاب نمودار ہیں کہ جن کو لوگوں کے مذہبی پیشوا بننے کا دعویٰ ہے اور جن کی صدا یہہ ہے کہ ہم لوگوں کو راست ہدایت کا راستہ اور نجات کا دروازہ دکھانے پہ کمربستہ ہیں مگر درحقیقت وہ لوگوں کو چاہ ضلالت میں دھکیلنے کے درپے ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ جو ایک ایشور پرماتما کو دھیان کرنے سے اپنا بھلا مانتے آئے ہیں۔ اب اُن کو یہ سمجھایا جاتا ہے کہ خدا کے اکلوتے بیٹے یعنی مسیح کو تمام جہان کی خوبیوں کا مرکز مانو اور اُسے ایشور کا اوتار یا ایشور کا بیٹا سمجھکر اُس کا دھیان کرو۔ پنجاب کے ایک سکھ نوجوان گوپال سنگھ جی کو کلکتہ میں نوبہان براہمو سماج کی دیکشا دیتے ہوئے پادری پی۔سی۔موزمدار نے فرمایا کہ گوپال سنگھ جی بھگتوں کی مردہ روحوں سے اپنا روحانی میل رکھنا بہت ضروری ہے اور ہم سب اس عقیدہ کے معتقد ہیں۔ یوں تو ہر ایک ملک اور ہر ایک حصہ ملک میں ایسے مہاتما ہوتے ہیں مگر قسم قسم کے مہاتماؤں کی روحوں سے میل ملاپ پیدا کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ اسلیئے حضرت مسیح جنہیں ساری دنیا کے مہاتما شامل ہیں اور جو درحقیقت ایشور بصورت انسان ہوئے ہیں اُنکا دھیان کرنے سے نجات مل جاتی ہے۔ اسپر سادھارن براہمو سماج کا اخبار ریپوبلی سمپردنٹ لاہور لکھتا ہے کہ پادری پی۔سی موزمدار کے اس عقیدہ کی سوائے نوبدھانی براہموؤں اور فرقوں کے براہمو یا دیگر اشخاص پابند نہیں ہو سکتے۔ مگر تاہم اسپر درشت کلامی نہیں ہونی چاہیئے۔ گو یا سپرد لی سمپردنٹ

پادری موزمدار صاحب کے اس عقیدہ سے اتفاق نہیں کرتا اور اُسے موزمدار صاحب کی ذاتی رائے قرار دیتا ہے۔ کچھہ عرصہ سے پادری موزمدار ان لفے دین عیسوی کی وعظ پر خاص توجہ مبذول فرمائی ہے۔ ان کی تقریروں اور تحریروں کا زہریلا اثر دور کرنے کیلئے ہمکو بھی خیال رکھنا چاہیئے ٭

چیتاونی سبھا

مجلسی اصلاح کی بھل بھلیاں نے لوگوں کو دھوکھہ میں ڈال رکھا ہے۔ لوگوں کو یہہ تو ٹھیک طور پر بتایا نہیں جاتا کہ تمہیں کیا کرنا چاہیئے۔ اور کس طرح سے کرنا چاہیئے۔ اُن سے رپورٹیں اور روئدادیں طلب کیجاتی ہیں۔ کہ تم نے مجلسی اصلاح کے بارہ میں کیا کیا۔ جو صاحب اپنے لڑکے کی دس برس کی جگہہ گیارہ برس میں شادی کر دیتے ہیں یا بہ نیت کفایت ناچ نہیں کراتے وہ آسانی تمام مجلسی اصلاح کے شہیدوں کے زمرہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اُنہیں فخر ہو جاتا ہے کہ ہم عملی مثال قایم کرنے والوں میں سے ایک ہیں یہہ قابل تضحیک حالت اس ملک کی گری ہوئی حالت کا پتہ دیتی ہے۔ جب سالہا سال کی کاغذی گھوڑدوڑ اور بے اصول تقریروں نے کام نہیں دیا تو اب مجلسی اصلاح کی یہہ تدبیر سوچی گئی ہے کہ سارے آریہ ورت دیش کے لئے چیتاونی سبھا قایم کی جاوے۔ جس کا اصل کام یہہ ہو کہ لوگوں کو مجلسی اصلاح کے لئے خبردار کرتی رہے۔ اور جو لوگ غافل ہو جاویں اُنہیں جگاتی رہے۔ مگر اب تک خبردار کرنے اور جگانے کے طریق نہیں بتائے گئے۔ حقیقت یہہ ہے (خواہ کسیکو تلخ معلوم ہو) کہ ویدک سدہانتوں سے مُنہہ موڑ کر جو کام کیا جاوے گا اُسکا نتیجہ انجام میں ہیچ نکلے گا ٭

تعلیم اور خوراک پوشاک کا سوال

یورپ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سینہ میں بے چینی اور شکوہ و شکایت کا بازار گرم ہے۔ چنانچہ لوگ زمانہ حال کی تہذیب سے یہاں تک تنگ آگئے ہیں کہ اُنہوں نے اپنی سمجھہ کے مطابق یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہمیں پُرفضا جنگلوں اور پہاڑوں میں چل بسنا چاہیئے۔ اور وہاں انتہا درجہ کی سادگی کے ساتھہ زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ بعض اصحاب نے اپنے ذاتی تجربہ کی بناپر یہہ رائے قایم کی ہے کہ موجودہ طریق تعلیم ہماری موجودہ نسل کی دماغی اور جسمانی خرابی کا باعث ہے یعنی طلبار کو جس زور کے ساتھہ تعلیم دی جاتی ہے۔ اُسی اندازہ کے مطابق خوراک نہیں دی جاتی۔ اور نہ اُن کی پوشاک کا خیال رکھا جاتا ہے پس گورنمنٹ کو طلبار کی خوراک پوشاک کا بھی صرف اپنے اوپر گوارا کرنا چاہیئے۔ بات یہہ ہے کہ رفتہ رفتہ لوگ دانستہ یا نادانستہ اُنہیں اٹل ویدک سدہانتوں پر آتے جاتے ہیں۔ یکمل باتوں کے آگے ادھوری باتیں نہیں ٹھہر سکتیں۔ گوروکل کا طریق صاف بتاتا ہے کہ تعلیم کے ساتھہ طلبار کی دماغی اور جسمانی تقویت کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا جاتا تھا ٭

حیوانی خوراک کی نسبت یورپ میں نفرت اور کراہیت

ایک عرصہ سے یورپ کے ہر ایک حصہ میں ایک بڑا بھاری گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے کہ جو دل و جان سے بیزبان جانوروں کی حمایت کرتا ہے۔ اور ہر ایک انسان کو جو ان کے ساتھہ بے رحمی کرتے ہیں یا اپنے معدوں کو ان سے پُر کرنے کے لئے انتہا درجہ کی بزدلی کا کام کرتے ہیں۔ اُنہیں اُپدیش کرتا ہے کہ اس مکروہ حرکت کو قطعی ترک کردو۔ اس گروہ میں ہر طبقہ اور ہر صیغہ

کے برگزیدہ اشخاص شامل ہیں۔ بالخصوص لیڈیاں بہت شوق سے ان کاموں میں حصہ لیتی ہیں۔ بڑے بڑے فاضل اجل ڈاکٹروں نے تجربات اور سائنس کی بنا پر یہہ ثابت کر دیا ہے کہ نباتاتی خوراک انسان کی اصلی خوراک ہے۔ اور قدرت نے پھل پھول ترکاریاں اناج اور قسم قسم کے تر و خشک میوے اور مغزیات انسانی خورش کے لیے موضوع کیے ہیں۔ حال میں مقام مانچسٹر میں ویجی ٹیرین سوسائیٹی کے سالانہ جلسہ میں مسٹر اکسنی نے جو ولایت میں بڑے نامی گرامی آدمی ہیں اپنی تقریر میں یہہ فرمایا کہ وہ لوگ جو کلیتاً نباتاتی خوراک پر قناعت نہیں کرتے وہ طرح طرح کی بیرحمی کے باعث ہوتے ہیں اور وہ اپنی ناشائستہ حرکت سے بہت سے لوگوں کو ایسے پیشے سے کہ وہ کام کرنے پر مجبور کرتے ہیں کہ وہ لوگ رتبہ انسانیت سے گر کر وحشی بنجاتے ہیں۔ درحقیقت جیسا کہ منوجی مہاراج نے لکھا ہے کئی قسم کے قصاب ہوتے ہیں۔ اُن میں وہ بھی شامل ہیں۔ جو خود ہاتھ سے یہہ کام نہیں کرتے۔ مگر ایسے گناہ کے باعث ہوتے رہتے ہیں۔ حال میں ایک بڑا بھاری واقعہ نباتاتی خوراک کے حق میں ظہور پذیر ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قدرت نے معمولی معمولی اشیاء کو کس درجہ غذائیت بخشی ہے۔

تھوڑا عرصہ ہوا سمندر میں ایک جہاز سیدھے راستہ سے بھٹک گیا۔ اور اِدھر اُدھر پریشان پھرنے لگا۔ اُس میں سو کے قریب آدمی تھے۔ باقی مال لدا ہوا تھا۔ مال میں کچھہ کچھہ نارجیل بھی تھے بہت جلد خوراک بالکل ختم ہو گئی اور باتفاق رائے نارجیل کا استعمال شروع کرایا گیا۔ دو تین نارجیل فی کس پہلے روزمرہ دیے جاتے تھے مگر جوں جوں نارجیلوں کی مقدار کم ہوتی گئی نارجیلوں کو کفایت کے ساتھہ دینا اختیار کیا گیا چنانچہ ایک بڑا نارجیل روزمرہ ایک شخص کے حصہ میں آتا تھا۔ چالیس بیالیس دنوں کے بعد ہوا

موافق ہونے پر جہاز ایک ٹاپو میں لگا۔ تمام آدمی نہایت تندرست اور توانا تھے۔ اس اثنا میں برابر محنت مشقت کے کام کرتے رہے۔ کسی کو ذرہ بھی کسی مرض کی شکایت نہیں ہوئی اور نہ کسی کی اصلی طاقت میں فرق آیا۔ اس واقعہ نے لوگوں کی آنکھیں کھولدی ہیں۔ اور نارجیل کی کاشت پر خاص توجہہ ہونے لگی۔ جزائر لنکا کے نارجیل کی اقسام ایسی اعلےٰ درجہ کی ہے کہ اُس کے دودھ سے جو گھی بنایا جاتا ہے اُس میں اور اصل گھی میں شکل سے تمیز ہوتی ہے۔ بنگال کا نارجیل بھی کسی ملک کے نارجیل سے کم نہیں ہوتا۔ چنانچہ اب یوروپ میں کئی کارخانے ایسے قایم ہو گئے ہیں جو بنگال سے جہازوں پر نارجیل بھر بھر کر لیجاتے ہیں اور اپنے کارخانوں میں نارجیل کے دودھ سے بہت عمدہ مکھن طیار کر کے فروخت کرتے ہیں۔ نارجیل کی جٹاؤں کے رستے ایسے مضبوط بننے لگے ہیں کہ سمندر اور جہازوں میں اُن سے کام لیا جاتا ہے۔ تہذیب اصلی اُس وقت تک ظہور پذیر نہیں ہو سکتی جب تک کہ انسان کی خوراک میں بھی تہذیب کا التزام نہ ہو۔

بُدھ مت کے ایک اُپدیشک

ہم ہر ایک شخص کے جو پورشارتھی ہے۔ مدّاح ہیں۔ بودھ مت کے اصولوں سے زمانہ واقف ہے۔ مگر تاہم اُس میں جو کچھہ ویدک صداقتیں ہیں وہ ہر جگہہ اپنا زور دکھاتی ہیں۔ اس میں ذرہ سا بھی شک نہیں ہے کہ بُدھ مت کی اشاعت کا خاص باعث اُس کے اُپدیشک ہوئے ہیں جنہوں نے ہر طرح کی ذاتی عیش و آرام پر لات مار کر بودھ مت کو پھیلانے کا بیڑہ اُٹھایا تھا۔ اس زمانہ میں بھی کچھہ ایسے اُپدیشک موجود ہیں جو سرگرمی سے اپنا کام کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک مسٹر دھرم پال بھی ہیں۔ گو ان کی کارروائیوں سے ہم متفق نہ ہوں۔ مگر یہہ ظاہر ہے کہ یہہ رات دن اُپدیش کے کام میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں ان دنوں بُدھ مت کو اس دیش میں پھیلانے کے لیے روپیہ کی زیادہ ضرورت ہے۔ چنانچہ اس مطلب کے لیے یہہ آج کل مُلک سیام میں دورہ کر رہے ہیں اور وہاں سے جاپان جانے کا ارادہ ہے۔ بودھ علاقوں سے روپیہ جمع کر کے یہاں اُپدیش کا کام کرنے کی طیاریاں کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں علاقہ مدراس میں اُنہوں نے بودھ مت کا پرچار کیا۔ اور ایک حد تک لوگوں کی ہمدردی کو اپنی جانب کھینچا۔ تعجب نہیں ہے کہ بے خبر لوگوں میں یہہ اپنا "سکہ" جمالیں۔ اب سوال یہہ ہے کہ جبکہ چاروں طرف سے ہمپر وار ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک مت متا نتر والا اپنا مُنہہ پھیلائے ہوئے اس مُلک کے رہنے والوں کو ہڑپ کر جانے کیلئے مستعد ہو رہا ہے۔ ہم کیا بچاؤ کی طیاری کر رہے ہیں اور کس قدر ہم ان کو راہ راست پر لانے کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔

آریہ سماج روپڑ

کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۷ و ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء دھوم دھام سے ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۶ کی شام کو ہوگا۔ جو بھائی تشریف لیجاویں وہ سٹیشن دوراہے کا ٹکٹ لیں۔ وہاں پر کشتی وغیرہ کا سب پربندھ ہوگا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دھرموپدیش

এষ হি দ্রষ্টা স্প্রষ্টা শ্রোতা ঘ্রাতা রসয়িতা
মন্তা বোদ্ধা কর্তা বিজ্ঞানাত্মা পুরুষঃ ॥
প্রশ্নো০ ৪ । ৯ ॥

...اتنت ہی دُکھدائی ہے اس کے وش ہوکر انسان کچھ کا
... سمجھنے اور کرنے لگ جاتا ہے۔ سنسار میں جس قدر دُکھ تاپ
... کلیش دیکھنے میں آتے ہیں۔ اُن سب کا مُول کارن
... ہی ہے۔ اودیا نے ہی اس شانتی مے سنسار کو نرک روپ
... بنا رکھا ہے۔ یہہ نانا روپوں میں وستریت ہو رہی ہے۔ جب انسان
... اصلی سروپ کا پتہ لگا لیتا ہے۔ تبھی وہ سچی اُنتی کے
... مارگ میں پاؤں رکھنے کا ادھکاری بنتا ہے۔ اس کی تہ تک
... پہنچے بغیر اُس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ کہ کیا کرے۔ اور
... کدھر جائے۔ یہاں تک کہ اُس کو اپنی ہستی میں ہی سندیہہ
... ہو جاتا ہے۔ آتم تتو سے اگیات ہونے کے کارن شریر سے
... پرے اُس کو کوئی شکتی نظر نہیں آتی۔ پرتیکش میں شریر
... کو ہی دیکھتے۔ چھوتے۔ سُنتے۔ سُونگھتے۔ چکھتے۔ چاہتے۔
... جانتے۔ اور ہر ایک بات کو کرتے اور سمجھتے ہوئے دیکھ کر
... وہ بہک جاتا ہے۔ پنچ بھوتک شریر سے پرے اُس کو
... کسی شکتی پر تیت نہیں ہوتی۔ اُس کو سب کچھ پنچ بھوتوں
... کا ہی کھیل نظر آتا ہے۔ اس پرکار کے بھرانتی گیان کا
... پرنام یہہ ہوتا ہے کہ وہ بے اصولی زندگی بسر کرنے
... لگتا ہے۔ کیونکہ وہ اصول جس کے بغیر کہ پن پاپ دھرم
... ادھرم۔ ستیہ استیہ۔ نیائے انیائے آدی کی سمپورن
... ویوستھا بھینی ہے۔ اُس کی ظاہر پرست بدھی کی پکڑ میں
... نہیں آتا ہے وہ انیہ ستیہ نیموں کے گیان سے بھی محروم
... ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ نیتروں سے دیکھنے یوگیہ پدارتھ
... نیتروں کے بغیر درشٹی گوچر نہیں ہو سکتے۔ ویسے ہی آتما
... دوارا انوبھو ہونے والے انترنیم بھی آتمک چکشوؤں
... کے بغیر نہیں دیکھے جا سکتے۔ آتمک ستتا کے بنا دھرم یا

اخلاق کی عمارت ریت کی دیوار کے سمان ہے۔ ایک دفعہ
منشیہ اس بھرانتی میں پڑ جاوے۔ کہ میں شریر ہی ہوں
اس سے پرے آتما کوئی وستو نہیں۔ شاریرک شکتیوں
کے سمودائے کا نام ہی آتما ہے۔ پھر اُس کا کوئی
ٹھکانا نہیں۔ اس بھرانتی میں پڑتے ہی وہ آتمک جگت
کی اعلیٰ اور پوتر خوشیوں کو کھو بیٹھتا ہے۔ منشیہ شریر
رکھتے ہوئے بھی وہ پشو کہلانے یوگیہ ہو جاتا ہے۔ اُسمیں
یہہ شکتی نہیں رہتی۔ کہ وہ اندریوں کی غلامی سے بچ
سکے۔ ایسے پُرش کی حالت اُس آدمی کی مانند سمجھنی
چاہیئے۔ کہ جو ایک اندھیری غار کے اندر دیپک کے بغیر
بھولا بھٹکا پھرتا ہوا۔ اور ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھا رہا
ہے۔ سچ مچ جب انسان آتم ستتا سے انکاری ہو جاتا
ہے تو وہ اندھکار میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ آتما ہی ہے۔ جو
کہ تمام شریر کو روشنی دے رہا ہے۔ اُسی کی شکتی سے
آنکھیں دیکھتی ہیں۔ شریر چھوتا ہے۔ کان سُنتے ہیں ناک
سونگھتا ہے۔ زبان چکھتی ہے۔ من اچھا کرتا ہے۔ بدھی
پدارتھوں کو سوچتی اور سمجھتی ہے۔ اور شریر کرم کرنے
میں پرورت ہوتا ہے۔ انسان کی روح ہی اصلی جگیان
آتما پُرش ہے۔ جو کہ شریر روپی راجدھانی کا مہاراجہ
ادھیراج ہے۔ اسی کی ستتا سے اس راجدھانی کا سمپورن
پربندھ ہوتا ہے۔ جب یہہ اس کو تیاگ کر چلا جاتا ہے تو
یہہ اُجڑ جاتی ہے۔ اور نشٹ بھرشٹ ہو جاتی ہے۔
شریر تو جڑ ہے۔ کیونکہ وہ جڑ پدارتھوں سے بنا
ہوا ہے۔ کہ جو اچھا۔ گیان آدی گنوں سے سروتھا رہت
ہیں۔ جبکہ وہ سامگری ہی جس سے کہ شریر بنا ہوا
ہے۔ چیتنتا کے گنوں سے رہت ہے تو پھر شریر میں
چیتنتا کیسے آ سکتی ہے۔ جیسا کارن ہوتا ہے ویسا ہی
اُس کا کاریہ ہوتا ہے۔ جو گن کارن میں ہوتے ہیں۔ وہی
کاریہ میں پرگٹ ہوتے ہیں۔ اتی۔ الو منشیہ پوروک
ستیہ جانو کہ یہہ آتما ہی ہے جو کہ دیکھتا۔ چھوتا۔
سُنتا۔ سونگھتا۔ چکھتا۔ چاہتا۔ جانتا۔ اور ہر ایک بات
کو کرتا اور سمجھتا ہے۔ جیو ہی اصلی وگیان آتما پُرش
ہے *

اوم شم *

آریہ سماجک خبریں

پنڈت ہرنام سنگھ جی اُپدیشک نے ۱۱ و ۱۲ دسمبر کو موضع شاہ ضلع لودہیانہ میں سات سات سو آدمیوں کی حاضری میں دو دو ویاکہیان ویدک دہرم کی عظمت پر ہوئے اثر عمدہ پڑا ٭

سردار رام سنگھ جی منشی ضلعدار صاحب نہر باری دوآب چونیاں حسب ذیل دان معرفت مطبع ست دہرم پرچارک ارسال فرماتے ہیں ٭

بہگوتی وودہوا سبہایک فنڈ	عـــہ
گورو کل	عـــہ
وید پرچار فنڈ	عصہ
کنیا مہاودیالہ جلندہر شہر	۴ر
کنیا اناتہ الہ جلندہر شہر	۴ر

آریہ سماج خانگاہ ڈوگراں جس کو قایم ہوئے تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے - ایشور کرپا سے دن بدن اُنتی کر رہا ہے - ۱۹ دسمبر سے ۲۴ دسمبر تک پنڈت بہگت رام جی اُپدیشک کے پانچ ویاکہیان دہوم دہام سے ہوئے - حاضری سو سے زیادہ ہوتی رہی - اثر نہایت اوتم پڑا ٭

ہمارے دہرماتما بہائی راجہ گوبند پرشاد جی حیدر آباد دکن کے ست اُپدیش سے اُن کے متر بابو موہن سنگھ جی نے گوشت و شراب کا استعمال ترک کر دیا جو چٹہی اُنہوں نے اِس بارہ میں بابو گوبند پرشاد جی کو لکہا وہ حسب ذیل ہے - ”مشفق عالی وقار راجہ گوبند پرشاد صاحب - نمستے - چونکہ میں نے گوشت اور شراب اپنے آتما کے ورودہ اور ادہرم سمجہکر چہوڑ دیا ہے - اور ساتہہ ہی یہہ عہد کیا ہے کہ ایسی چیز جس سے کچہہ بہی اور دہرم کا ناش ہوتا ہے ہرگز ہرگز اُس کا استعمال نہیں کرونگا - یہہ ہی نہیں بلکہ جس جس چیزوں کو دہرم اور آتما کے خلاف سمجہونگا فوراً چہوڑ جاؤنگا - میری اِن باتوں پر کہ میں نے گوشت اور شراب چہوڑ دیا ہے - میرے بعض اصحاب تعجب کرتے ہیں - لہذا میں کل کو یقین دلانے کے لئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ میری اس تحریر کو اخبار ست دہرم پرچارک میں چہپوا دیں - تاکہ اگر کوئی صاحب مجہکو اپنے اقرار کے خلاف دیکہیں تو فوراً اخبار میں اِس میری تحریر کا خاکہ اُڑا دیں فقط - زیادہ نمستے“ مبارک ہیں وہ جو کہ اپنے خراب کرموں سے آگاہ ہو کر سچے دل سے پشچاتاپ کرتے ہوئے اُن کو چہوڑنے کی پرتگیا کرتے ہیں - کیونکہ دہرم مارگ پر چلنے کے ادہکاری ایسے ہی سجن پرش ہیں - پرت پتی پرماتما ہمارے بہائی کو اپنی پرتگیا کے پالن کرنے میں درڑہتا پردان کریں ٭

آریہ سماج جہنگ مگہیانہ نے یہہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ ”علاوہ اُس چندہ کے جو ڈیپوٹیشن کے پہونچنے پر آریہ سماجیں دان دیں یا دی چکی ہیں - گوروکل کے واسطے کل ممبران جملہ آریہ سماجہائے بلا لحاظ ایک ایک روپیہ دان کر دیں تو یہہ چندہ تہوڑے عرصہ میں فراہم ہو سکتا ہے - اور ڈیپوٹیشن کو بہاری مدد مل سکتی ہے“ تجویز نہایت معقول اور قابل عمل درآمد ہے - ہم سب سماجوں کی توجہ اسطرف بڑے زور سے کہینچتے ہیں -

ماسٹر بشنداس جی ٹیچر مدرسہ جہنگ کے پتر کا نام منڈن و اکرن سنسکار ۱۰ دسمبر ۱۸۹۹ء کو ویدک ریتی سے ہوا - لالہ صاحب نے تین روپیہ دان دیا -

گوسائیں شنکر پوری جی ممبر آریہ سماج جسٹر ضلع سیالکوٹ کے پتر کا نام کرن سنسکار ۹ پوہ کو پنڈت ہرشچندر اور پنڈت بہگت رام جی نارووال نے سنسکار ودہی کے انکول کرایا - تمیں کے قریب آریہ بہائی اس سنسکار میں شامل تہے - سب نے ملکر بہجن گائے - گوسائیں جی نے عـہ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لیئے دان دیا - حاضرین کو حلوا تقسیم کیا گیا - پرماتما بالک کی عمر دراز کرے ٭

آریہ سماج دلاور ضلع گوجرانوالہ (۱) واقعہ ۱۴ دسمبر ۱۸۹۹ء کو بمکان سردار گنڈا سنگھ قوم چوپڑہ بتقریب شادی گوپالداس ہون ہوا - بعد بہجن و اُپاسنا پرارتہنا کے کڑاہ پرشاد تقسیم کیا گیا اور حسب ذیل دان دیا - سردار گنڈا سنگھ للعہ لالہ سوہنی رام (عـہ) لالہ بہگوتی پرشاد (عـہ)

(۲) ۱۹ دسمبر ۱۸۹۹ء کو انتخاب عہدہ داران کیا گیا - بہ اتفاق رائے مندرجہ ذیل عہدہ داران مقرر ہوئے - لالہ بیلا رام صاحب پردہان - لالہ بوٹا مل صاحب اُپ پردہان - لالہ گوپالداس جی منتری - لالہ کانشی رام جی اوپ منتری - لالہ سوہنا مل جی خزانچی - پنڈت رامداس پستکادہیکش - لالہ بہگوتی پرشاد جی و لالہ ہربہگوانداس جی ممبران انترنگ سبہا مقرر ہوئے -

(۳) ۲۳/۱۲/۹۹ کی شام کو بمکان لالہ بہگوتی پرشاد جی ہون ہوا - حاضری قریب ۴۰ کی تہی - بہجن و اُپاسنا پرارتہنا کے بعد لالہ صاحب موصوف نے ۱۲ روپیہ ویدپرچار فنڈ میں دان دئے - اور چند ایک فوایدہون کے لوگوں پر ظاہر کئے - اثر اچہا ہوا - یہہ صاحب اپنی عالی حوصلگی سے ہفتہ دو ہفتہ کے بعد ایسے ہی عمدہ کار نمایاں کر کے آریہ سماج دلاور کا حوصلہ بڑہاتے رہتے ہیں

بہگت وت مل مشہور چترا سی آریہ سماج وزیر آباد نے مبلغ ۱۲ گوروکل کو دان دئے - یہہ دو روپیہ انکو حافظ آباد کے سالانہ جلسہ پر انعام ملے تہے - بہگت جی کی ہمت قابل تعریف ہے ٭

ماسٹر ہریچند جی مدرس رام نگر نے ۳ ماہ سالانہ پنڈت لیکہرام میموریل فنڈ میں دان دینے کا وعدہ کرتے ہیں یہہ تے ہر ماہواری کے حساب سے ادا کریں گے اور ۵ سال تک دینے کا وعدہ کرتے ہیں - ایسے جی کی اُدارتا پرسنشا یوگیہ ہے ٭

بہوپال والہ آریہ سماج جلد اپنا سالانہ جلسہ کرنے والا ہے - اگر پہلی مذہبی سبہا کے سکرٹری مہاشہ کوئی یوگیہ اُپدیشک وہاں چند یوم کے لیئے بہیج دیویں تو بہت لابہہ ہوگا ٭

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے

اُپدیشک کیسے ہونے چاہئیں

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۱) جب تک ایسے اُپدیشک (جو کہ بلا تنخواہ کام کریں اور دھرم پر درڑھ ہوں) نہ ملیں تو ایسا آدمی ہرگز اُپدیشک مقرر نہ کیا جاوے جس کی شادی نہ ہوئی ہو (بجز اس کے کہ شخص مذکور سنیاسی یا برہمچاری ہو) کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ نوجوان بلا شادی شدہ اُپدیشک اپنے چال چلن کو خراب کر لیتے ہیں۔ اور ایسے آدمیوں نے آریہ سماج کو بدنام ہی کر دیا ہے ۔

(۲) جو شخص اُپدیشک مقرر کیا جاوے۔ اُس میں علاوہ اس کے کہ علمی لیاقت ہو۔ ویدک دھرم کے سدھانتوں سے پورا واقف ہو۔ ستیارتھ پرکاش۔ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا۔ سنسکار ودھی آریہ اُدیش رتن مالا۔ پنچ مہا یگیہ ودھی اور آریہ بھونے بہت اچھی طرح دیکھ اور پڑھ چکا ہو ۔

(۳) صحت جسمانی عمدہ ہو۔ کسی قسم کا روگ نہ ہو جس سے کہ وقتاً فوقتاً پرچار کے کام میں بادھا پڑے ۔

(۴) دونوں وقت سندھیا اور اگنی ہوتر کرتا ہو ۔

(۵) ورزش جسمانی روز مرہ کرتا ہو ۔

(۶) لیکچر شکتی اچھی رکھتا ہو ۔

(۷) شیریں زبان ہو۔ سخت کلام نہ ہو۔ مہذب اور خوش اخلاق ہو۔ خواہ مخواہ ایسی بات کبھی نہ کہے جس سے کسی کا دل دُکھے ۔

(۸) یہ کچھ ضروری نہیں ہے کہ اُپدیشک بہمن جاتی کا ہی ہو۔ بلکہ دو جنموں میں سے جو شخص اوصاف متذکرہ بالا سے موصوف ہو وہی اُپدیشک رکھا جاوے۔ اور اُس کا مان اور عزت کسی صورت میں برہمن اُپدیشک سے کم نہ سمجھا جاوے ۔

(۹) ڈیوٹی کا پابند ہو۔ اور کام کی تفریق ایسے طریقہ پر کرے۔ کہ وقت ہرگز فضول ضایع نہ ہو۔

(۱۰) شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا یا بلحاظ انتظام رجی کا متعلقہ جس کے زیر ہو کر اُپدیشک کام کرے اُس کے کہنے پر عمل کرنے والا ہو۔ نہ کہ بے پرواہ جس سے کام میں بادھا پڑ جاوے ۔

(۱۱) طامع نہ ہو اور اپنی تنخواہ پر صابر ہو ۔

نوٹ — اگر ان اوصاف سے موصوف اُپدیشک نہ مل سکیں اور جو مل سکیں ان میں بعض عادات ایسی ہوں جو شیگھر چھوٹنے کے قابل ہوں تو اُن کو ر کہکر سمجھا دیا جاوے کہ وہ اُن قبیح عادات کو فوراً ترک کریں اور جس شخص کے اندر ناقص عادات اس درجہ تک اثر کر گئے ہوں کہ اُس سے کچھ اُمید چھوٹنے کی نہ ہو۔ اور جس سے ویدک دھرم کی فضیلت پر داغ آتا ہو۔ خواہ وہ کیسا ہی لائق ہو۔ اس کو اُپدیشک مقرر نہ کیا جاوے ۔

(۱۲) تنخواہ معتمن کی رائے پر دیجاوے ۔

اُپدیشکوں کے فرایض

(۱) بلا نانہ (سوائے صحیح مجبوری کے) ہر روز صبح و شام سندھیا۔ اگنی ہوتر اور ورزش جسمانی کرے اور اس کام میں تین گھنٹہ سے زیادہ وقت صرف نہ کرے۔ صبح ہی اُٹھکر آبادی سے باہر پاخانہ جاوے اور باہر سے ندی یا تالاب پر یا اگر نہ ہوں تو جائے قیام پر آکر دتن کرنے کے بعد سنان کرے۔ پھر سندھیا اور اُس کے بعد اگنی ہوتر اور پھر ورزش جسمانی کرے۔ اور اُس کے بعد آدھ گھنٹہ کسی دھارمک پستک کا مطالعہ کرے۔ ۵ بجے سے آٹھ بجے تک اس کام کو ختم کرے ۔

(۲) اگر دورہ پر ہو۔ تو جس آریہ سماج میں جاوے اُس کے منتری سے رجسٹر ممبران و سبھاسدان کا طلب کرے۔ اور اُس سے سب کا نام نقل کرا دے اور جو صاحب مقام سماج پر موجود ہوں اُن کو جمع کرے۔ اور اُن کا سدھانتوں سے واقفیت رکھنے کے بارہ میں امتحان لیوے۔ جو لوگ خام نظر آویں (میری رائے میں شاذ و نادر کے سوا سب ہونگے) انکو ہدایت کرے اور پرن لیلیوے۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش اور رگ وید بھاشیہ بھومکا کو آٹھ سات دفعہ خوب غور سے پڑھ جاویں اور اپنے سامنے شروع کرا دیویں ۔

(۳) ہر ایک سبھاسد کا سندھیا میں بلا دو رعایت امتحان لیوے اور دیکھ لیوے کہ معنی (ارتھ) بھی یاد ہیں یا نہیں۔ اگر یاد نہیں ہیں۔ تو فوراً اپنے سامنے شروع کرا دیوے۔ اور پریزیڈنٹ، منتری یا کسی اور یوگیہ سبھاسد کا بتقرری تعداد ایام ذمہ کر دیوے۔ کہ وہ اُس قدر عرصہ تک سندھیا ختم کرا دیویں اور معنے بھی یاد کرا دیویں۔ اسیطرح ہون کرنیکے لئے ہر ایک سبھا کو پریرنا کیجاوے اور اُسکے فوایڈ

اسبارہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی فرایض

(۱) شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کو واجب ہے کہ وہ ایک برگزیدہ دھارمک۔ پروپکاری سدھانتوں سے واقف اور لایق شخص کو انتخاب کر کے مقرر کرے۔ کہ وہ جاہد اُپدیشک کی قابلیت کا ہر طرح سے امتحان قبل از تقرری لیا کرے اور اُپدیشک کی تقرری کے بارہ میں اس کی رائے اور نتیجہ پر پورا بھروسہ رکھا جاوے ۔

(۲) اول بطور عارضی چھ ماہ کے لئے اُپدیشک کی تقرری ہونی چاہئے۔ اور بشرط عمدہ کارگذاری کے اس کو پہ میعاد مقررہ کے بعد مستقل کر دیا جاوے ۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بتلائے جاویں ۔

(۴) موٹے موٹے سدھانت سب کو بتلائے جاویں اور اُن کو ویدک دھرم پر دڑھ کیا جاوے ۔

(۵) آریہ سماج کے دس اصولوں کا مطلب بخوبی ذہن نشین کرایا جاوے ۔

(۶) کم از کم (سوائے ضرورت خاص کے ہر ایک سماج میں پانچ یوم قیام کرے ۔

(۷) جس سماج میں کوئی سبھاسد ایسا نالایق پایا جاوے کہ سدھانتوں سے صریح وِرودھ کارروائی کرتا ہو ۔ اُس کے لیئے منتری اور پریذیڈنٹ کو پریرنا کرکے اُس کے چال چلن کی درستی کے لیئے میعاد مقرر کر دی جاوے ۔ اور اُس سے بھی پرن لے لیا جاوے ۔ اگر پھر بھی وہ ایسا نہ کرے تو اُس کا نام آریہ سماج کے رجسٹر سے بلا رورعایت خارج کر دیا جاوے

(۸) جس قدر لایق سبھاسد سماج میں ہوں ۔ اُن سب کو پریرنا کرے ۔ بلکہ اُن کی ڈیوٹی مقرر کرا دیجاوے کہ وہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں ستیارتھ پرکاش اور وید بھاشیہ بھومکا کی کتھا کرایا کریں ۔

(۹) جس قدر بھجن گانے والے ہوں یا جن کو شوق ہو اُن میں سے ایک عمدہ گانے والے کو سردار مقرر کرے اور بھجن منڈلی نیت کرا دیوے تاکہ مستقل انتظام ہو جاوے ۔

(۱۰) جس قدر چندہ جس سماج میں جس فنڈ کا موجود ہووے اُس کو اپنے سامنے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا میں روانہ کرا دیوے اور اگر سماج کے ذمہ یا کسی دیگر شخص کے ذمہ قیمت اخبار آریہ پتر کا ۔ ست دھرم پرچارک ۔ آریہ مسافر میگزین باقی ہو وہ بھی ہمراہ دیگر چندہ روانہ کرا دیوے اور نمبر و شناس ہی ۔

(۱۱) اگر کسی سماج میں پرچارن پاتر نہ کھولا گیا ہووے اُس کا اجراء اپنے سامنے کرا دیوے ۔

(۱۲) ردی اور آٹہ فنڈ کا سلسلہ بھی وید پرچار فنڈ کے لیئے جاری کرا دیوے ۔

(۱۳) ایک دن میں دو گھنٹہ سے زیادہ لیکچر نہ دیوے ۔

(۱۴) ویدک دھرم پر کسی مضمون کا ایک ٹریکٹ بھی تین ماہ کے اندر تیار کرے ۔ یا چھہ ماہ کے اندر ایک پُران کا کھنڈن ۔

نوٹ ۔ اس سے یہہ لابھہ ہوگا ۔ کہ چونکہ اُپدیشک لوگ لکھنے سے بہت عاری ہو گئے اور گھبراتے ہیں اُنکو لکھنے کی مشق ہو جاویگی

(۱۵) ست دھرم پرچارک ۔ آریہ مسافر میگزین ۔ اور آریہ پتر کا کے خریدار بڑھانے کی کوشش کرے ۔

(۱۶) آریہ سماج کے ہر ایک سبھاسد کو پریرنا کرے کہ وہ کم از کم ایک سال میں ایک آریہ بناوے اور اُس کو آریہ سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں لایا کریں ۔ اور اُس سماج کے سالانہ جلسہ پر اُسکی درخواست دلاویں ۔

(۱۷) ہر ایک سبھاسد کو پریرنا کرے ۔ کہ وہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ضرور دھرم کاریوں میں اور پروپکاریں لگانے کے لیئے ہر مہینے میں نکال کر علیحدہ رکھہ دیا کرے ۔ تاکہ ہر قسم کے چندہ دیتے وقت آسانی رہے اور سبھاجب چندہ دینے کی طرف خاص توجہہ مبذول کراوے

(۱۸) دس روپیہ سے زیادہ قیمت کی کتابیں اُپدیشک اپنے پاس نہ رکھے اور وہی کتابیں فروخت کے لیئے لیجاوے جو فروخت ہو سکیں ۔ جس شخص سے کتابیں فروخت کے لیئے لیجاویں ۔ اُس کو واجب ہے کہ وہ اُپدیشک کو نصف کمیشن دیوے ۔

(۱۹) اگر سفر ایسا ہو کہ اُپدیشک صبح سے دوپہر تک برابر سفر میں رہے تو اُس روز لیکچر نہ دیوے ۔

اور دو گھنٹہ آرام کرکے آریہ سماج کو سبھاسدوں سے سدھانتوں کے بارہ میں بات چیت کرکے اُن کو سمجھا دیوے ۔

(۲۰) اگر کوئی سبھاسد ایسے ذی عزت ہوں کہ وہ اُپدیشک کے جائے قیام پر آنا مناسب نہ سمجھتے ہوں تو اُپدیشک خود اُن کے پاس تشریف لیجاویں اور اُن کے ساتھہ بھی اُنہیں شرایط پر عمل کریں ۔ جیسے کہ عام سبھاسدوں کے ۔ بجز اسکے کہ وہ ہر قسم کی قابلیت رکھتے ہوں ۔ جن میں اُپدیشک کو سمجھانے کی ضرورت نہ پڑے ۔

(۲۱) اُس شہر کے معزز ۔ دھنا ڈیہ اور دیگر ایک پُرشوں سے ملنا چاہیئے ۔ اور اُن کے خیالات دھرم کے بارہ میں دریافت کرنے چاہیئیں ۔ اور حتی المقدور اُن کو راہ راست پر لانا چاہیئے خصوصاً سچے وان کی تشریح اُن کے سامنے ضرور کرنی چاہیئے ۔ اگر ممکن ہو تو اُن کو آریہ سماج کا ممبر ضرور بنانا چاہیئے ۔

(۲۲) روانگی کے وقت اُس سماج کے منتری سے کہنا چاہیئے ۔ کہ وہ اگلے سٹیشن پر پہونچانے کا انتظام کرے یا کرایہ دیوے ۔

(۲۳) ایک جنرل رسید بہی ہر ایک اُپدیشک اپنے پاس رکھے ۔ اس غرض کے لیئے کہ جو کچھہ اُس کو کہیں سے ملے وہ حسب ضرورت خاص لیوے ۔ تو اُسکی رسید دیدیوے ۔

(۲۴) اگر کوئی آرش گرنتھہ یا کوئی نایاب پُستک کسی پرچارک یا اُپدیشک کو ملے تو آپ لکھکر یا کسی سے لکھوا کر آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں بھیجدیوے ۔ اگر وہ پُستک بڑا ہو تو سبھا کو اطلاع دیوے ۔ تاکہ سبھا خود کچھہ انتظام کر لیوے ۔

(۲۵) اگر کوئی ہندو عیسائی یا مسلمان ہو گیا ہو تو اُس کے شُدھہ کرنے کے لیئے ضرور انتظام کرنا ۔

(۲۶) آریہ سماجکوں کے گھروں میں پرچار ہوئیکا

پرارتھنا اور اپاسنا کرنے کا طریق جاری کراوے۔

(۲۷) ہر ایک پرچارک کو آریہ پرتی ندہی سبہاؤں سے تعلق پیدا کرنے والے نقشہ جات اور نیز ہر زبان میں درخواستہائے ممبری اور آریہ سماج کے اصول اپنے ساتھہ مفت تقسیم کیلئے ضرور رکہنے چاہئیں اور جس آریہ سماج نے اب تک باقاعدہ تعلق آریہ پرتی ندہی سبہا سے نہیں کیا ہے۔ اُس کا تعلق کرا دیوے۔

(۲۸) ہر ایک اُپدیشک کو رخصت لینے کے وقت کم از کم پندرہ روز پیشتر سبہا کو اطلاع دینی چاہئے۔ (سوائے خاص اتفاقیہ رخصت کے)

(۲۹) سنسکاروں اور دیگر موقعوں پر جو دان اُپدیشکوں کو ملے وہ دان ۵ روپیہ سے زاید ہونے پر بلا توقف اپنی طرف سے جنس فنڈ میں جاہیں دان کرکے آریہ پرتی ندہی سبہا کو بہیج دیویں ۰

(۳۰) آریہ سماج کے کسی سبہاسد سے اُپدیشک اپنی ذات خاص کے لئے کوئی سوال نہ کرے بلکہ اپنے آپ کو ایسا مہاتما بناوے کہ اُسکی ہر ایک بات موثر ہو۔ اور ساماجک اور دیگر بہائی اُس کو اننیہ ور سمجہیں ۰

نوٹ اگرچہ تعداد میں یہہ فرائض ۳۰ ہیں اور کم وبیش ان پر شاید عمل بہی ہوتا ہو مگر تعداد دیکہکر گہبرانا نہ چاہئے۔ بہت معمولی باتیں ہیں ۰

آخری نویدن

اگر آریہ پرتی ندہی سبہائیں اور آریہ سماجیں ان فرائض وغیرہ کو ٹہیک سمجہتی ہیں تو اُپدیشکوں اور پرچارکوں کے لئے ایک کارگذاری کا نقشہ تجویز کریں۔ جس کی پیشانی پر سب فرائض درج

کئے جاویں۔ سو اُن کے جو سبہاہائے موصوف زیادہ کام کرنا مناسب سمجہیں۔ یہہ نقشہ ہر پندرہ روزہ ہر اُپدیشک کو بہیجنا ہوگا۔ ہمیں یہہ بہی خیال آتا ہے کہ بادی النظر میں ہمارے اُپدیشک مہاشہ شاید اپنے فرائض کو دیکہکر برانگیختہ اور چیں بجبیں ہوں گے۔ مگر جب وہ انصاف کی گدّی پر جلوہ گر ہونگے تو اُن کا اپنا آتما گواہی دیسکتا ہے کہ کیا وہ سوائے دو ڈیڑہ گہنٹہ لیکچر بازی کے اور کچہہ بہی اپنی ذمہ واری یا فرض سمجہتے ہیں۔ اور کیا اتنے عرصہ میں جب سے وہ اُپدیشک مقرر ہیں آریہ سماج میں کچہہ عملی ترقی کرائی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس کی ایک خاص وجہہ یہہ بہی ہے کہ اُپدیشک لوگ پورے طور سے سدہانتوں پر عمل کرنے سے عاری ہیں اور بعض موقع پر بُزدلی سے ایسے ایسے نقائص پیدا کر دیتے ہیں کہ پبلک کا اُن پر وشواس نہیں رہتا۔ اور نہ اُن کے اُپدیش کا پہر کچہہ اثر پڑتا ہے ۰

خاتمہ پر آریہ پرتی ندہی سبہاؤں اور آریہ سماجوں سے نویدن ہے کہ وہ اس معاملہ میں وچار فرماویں اور اُپدیشکوں پرچارکوں اور آریہ سبہاسدوں کی عملی توجہہ ہر ایک کام کی طرف راغب کراویں۔ اور اُپدیشکوں کے فرائض جو اوپر نویدن کئے گئے اُن پر عملدرآمد کرنے کی کوشش فرماویں۔ ورنہ اختیار ۰ ۰

اوم شم راقم کرتا رام ازکرال

منوہلتا۔ یہہ ناول قابل دید ہے۔ اِسکی خوبی پڑہنے پر معلوم ہوسکتی ہے۔ قیمت ۸ مے آنہ رکہی ہے اور پتہ ذیل پر درخواست کرنے سے ملسکتا ہے ۰

المشتہر مینیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر ۰

ایک دیوی کا پرلوک گمن

شریمان مہاشہ لالہ منشی رام جی۔ نمستے۔ شوک سے پرگٹ کیا جاتا ہے کہ تاریخ ۱۳ مگہر سمت ۱۹۶۹ بوقت ۱۲ بجے شب لالہ متہرا داس صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ پلیڈر جموں کی دہرم پتنی کا دیہانت ہوگیا۔ یہہ وہ استری تہی کہ جس نے ٹنکیراں میں لالہ متہرا داس صاحب کی ماتا کی مرتیو پر بوجہہ ہونے ویدک سنسکار کے برادری کی مخالفت کا بڑی بہادری اور حوصلہ سے مقابلہ کیا تہا۔

۸ بجے صبح کا سمہ ہوگا کہ مجہے اس دردناک حادثہ کی خبر بذریعہ سردار جواہر سنگہ صاحب ملی۔ چونکہ ہمیں یہہ نشچہ تہا کہ ایسی لایق اور ودوشی استری کا سنسکار ضرور ویدک ہوگا۔ اس لئے ہم بہت سے اشخاص اکٹہے ہوکر لالہ متہرا داس کے مکان پر پہونچے۔ وہاں پہونچنے پر لالہ متہرا داس صاحب ان الفاظ ہم سے مخاطب ہوئے کہ سمجہو آپ کو شاید میری اچہیا انوسار کارروائی کرنے سے کسی پرکار کا بہے ہوگا۔ لیکن میری یہی پرارتہنا ہے کہ مرتک شریر کا انت ایشٹی سنسکار ٹہیک ویدک ہوجاوے۔ اگر آپ میری اس موقعہ پر سہایتا کرسکتے ہو تو بہتر۔ ورنہ اگر تم کو کسی پرکار کا بوجہہ ملازمت ریاست خوف ہو تو میں چار آدمیوں کو مزدوری دیکر بہی شمشان بہومی میں پہونچکر اپنی اچہیا کو جس طرح ہوگا مرتک سنسکار پورن کروں گا۔ ہم نے یہہ سُن کر لالہ متہرا داس صاحب کو حوصلہ دیا کہ ہم کو کسی پرکار کا خوف نہیں ہے۔ سب کارروائی آپ کی اچہیا انوسار ہوگی۔ بندہ فہرست سامگری اور دیگر سامان مطلوبہ اُسیوقت طیار کرنے لگا۔ اور لالہ ملیا رام صاحب جو کہ اُس وقت موجود تہے کہنے لگے کہ ہم پنڈت درگا دت صاحب ڈاکٹر۔ اور لالہ بسنت رام صاحب اور دیگر آریہ بہائیوں کو خبر کرنے جاتے ہیں وہ چلے گئے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اور واپس آنے پر سعہ دیگر ہمراہیوں کے اپنے خیالات کو تبدیل کرلائے۔ گو لالہ بسنت رائے صاحب کے کلچرڈ ہونے کے باعث ہم کو وہی اُمید تھی جو انہوں نے ظہور میں آئی۔ مگر لالہ میلا رام اور پنڈت درگا دت صاحب ڈاکٹر جوگ ورڈہ آریہ بھائی گنے جاتے ہیں لیکن ایسی امید نہ تھی۔ اس ریاست میں جو لوگ ذرا کچھہ عروج پر ہو جاتے ہیں اُن کو اپنے دہرم کی کچھہ پرواہ ہی نہیں رہتی۔ سنہ دہرم میں خواہ وہ کیسے ہی کارکن رہ رہے ہوں۔ مگر بعد میں بڑے آدمی ہو کر ایسے بگڑ جاتے ہیں کہ معمولی آدمیوں کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لالہ بسنت رائے۔ لالہ میلا رام اور ڈاکٹر درگا دت صاحبان یہہ تو جان ہی چکے تھے کہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوگا۔ اس لئے وہ ایسے سنسکار میں داخل ہونا بالکل اپنی کسر شان سمجھتے تھے۔ اور اگر کچھہ چاہتے تھے تو یہہ تھا کہ جس طرح ہو سکے اس سنسکار کے پورا ہونے میں بگھن پڑے۔ جب ہر سہ بھائی گن لالہ متھرا داس صاحب کے مکان پر پہونچے تو معمولی افسوس ظاہر کرنے کے بعد اپنا زہر اگلنے لگے۔ اور پیچھے لالہ متھرا داس صاحب عوام سے الگ کر کے کہنے لگے کہ لالہ متھرا داس جی اگر آپ سنسکار ویدوکت کرنا چاہتے تھے تو بہتر تھا کہ رات ہی سیالکوٹ میں تار دیدینی چاہئے تھی۔ کیونکہ پہلا موقعہ ہے کہ جموں میں ایسا سنسکار ہووے۔ اگر پہلی دفعہ ہی اس میں کچھہ کمی رہی تو لوگوں پر تو نہیں مگر سماج پر اس کا بہت بُرا اثر پڑیگا۔ یہاں پر کوئی وید منتر شدہ تائی سے اُچارن نہیں کر سکے گا۔ اور یہہ بھی خوف ہے کہ مبادا شاہی خاندان تک اس امر کی اطلاع پہونچے۔ تو ہستی کو گھاٹ لے جانے والے راستہ میں ہی چھوڑ کر چلے جاویں گے۔ اور پھر مردہ خراب ہوگا۔ غرضیکہ اسی طرح دھمکیاں دے دیکر اپنے مطلب کو پورا کرنا چاہتے تھے۔ کہ جس طرح بن پڑے سنسکار ویدک ریتی سے نہ ہونا پاوے۔ اصل میں اُن کو خوف یہہ تھا کہ اگر ہم اس سنسکار میں شامل ہوئے تو کہیں ہمارا روزگار ہی بھنور میں نہ پڑ جائے۔ جو کہ اُن کی صرف ایک خام خیالی کے سوا اور کچھہ نہیں تھا۔ لالہ متھرا داس صاحب نے اُن کے ہر ایک اعتراض کا جواب اچھی طرح سے دیدیا۔ مگر وہ اپنی ہی ضد پر اڑے رہے۔ غرضکہ سنسکار ویدک تو ہوا مگر جو کچھہ ہوا۔ وہ بگھن سے مبرا تھا۔ اور اس بگھن کے باعث صرف یہی ہر سہ صاحبان تھے۔ اگر یہہ موجود نہ ہوتے تو ہم کو کبھی امید نہ تھی کہ کسی پرکار کا خوف ہوتا۔ ——

الراقم ایک ویدک دھرمی از جموں ——

ایک نظر ادھر بھی

کسی عالم کا قول ہے کہ اس سنسار میں تحصیل عبرت بھی انسان کے واسطے بہت کارآمد ثمرہ ہے۔ چنانچہ اسی قصہ میں بہت سے مہاتمان ماضی نے اپنا بہت سا قیمتی وقت کتب تواریخ و سوانح عمری تحریر کرنے میں صرف کیا ہے۔ چونکہ ہر فرد و بشر کا فرض ہے کہ جن نیک کاموں میں اپنے بھائیوں کو کوئی فائدہ ہوتا متصور ہو اُن کے کرنے میں عالمان ماضی کی ضرور پیروی کرے۔ اس ناچیز کو اپنی اس قلیل مذہبی سوانح عمری کے لکھنے میں اس قدر فائدہ ضرور محسوس ہوتا ہے کہ اپنے وہ احباب جو متلاشی حق ہیں ان تکالیف و صدمات سے جو کہ بلا سوچے سمجھے کی پیروی سے ہر ایسے شخص کو ہونا لازمی امر ہے بچ جاویں۔ جس طرح پر بوجہہ زیادتی گرمی موسم گرما میں ہرن پیاس سے ویاکل ہو کر اندری دوش سے دُور سے ریت کو پانی خیال کر کے رجوع ہوتا ہے اور اندھا دھند بھاگا چلا جاتا ہے لیکن جب بایں جد و جہد اُس کے قرب میں پہونچتا ہے اور بجائے پانی کے ریت پاتا ہے تو اُس کو ایک صدمہ جگر گداز ہوتا ہے۔ اور مر جاتا ہے۔ بعینہ وہی حالت ہماری اُن احباب متلاشیان حق کی ہوتی ہے جو بلا سوچے سمجھے پیروی کئے چلے جاتے ہیں۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ اشانتی اور انجام کار ہلاکت۔ پس ہزار ہا دھنیاواد اُس دیالو کے لئے جس نے نیک راہ دکھلائی۔ چونکہ اُن تکالیف کا اس احقر نے خوب ذائقہ لیا ہے۔ اسلئے اپنا یہہ تھوڑا سا حال مختصر طور پر آپ اپنے اخبار پرچہ ست دہرم پرچارک میں جو کہ آجکل اس سنسار روپی سمندر میں جس میں کہ ایک طوفان برپا ہو رہا ہے جیو روپی کشتیوں کے لئے ایک خطرناک جگہہ معلوم ہوتا ہے جس کے کہ چکر میں آن کر اکثر تباہ ہو رہے ہیں اُن کو خارشہ کی حالت میں متنبہ کرکے ناخدا کا کام ہر وقت کا بڑا فرض ہے کر رہا ہے) شایع ہونے بھیجتا ہوں قوی یقین ہے کہ آپ اس کو اپنے پرچہ میں شایع کرکے اس خاکسار کو از حد ممنون و مشکور فرماویں گے۔

پیارے مترو چونکہ میں ہندو گھرانہ میں پیدا ہوا تھا۔ اس وجہہ سے موافق قاعدہ کے میں بھی اپنے بزرگوں کے دیکھا دیکھی اُپواس و سورتی پوجن دیوی وغیرہ کار روائیوں میں شامل ہو گیا۔ اور ایک مدت تک دیکھا دیکھی لکیر پیٹتا رہا۔ اپنے اپنے مطلب کی خواہاں کوئی دیوی بھوانی کی پوجا پاٹھ کی طرف رغبت دلا کر کہتا کہ آپ اُس کی پوجا کریں۔ تمام امور میں بھر پور ہو جاویں گے۔ اسی طرح کوئی بھوانی کو بل دینے اور کوئی شیو جی کے بل دینے وغیرہ کا لالچ دلاتا۔ غرض جتنے کہ ہندو صاحبان نے دیوتاؤں کو مان رکھا ہے اُتنے ہی کہتا کہ ہمیں لبھاتے ہیں۔ جب کبھی کہ میں کہتا کہ یہہ کس طرح ہو سکتا ہے تو اُسیوقت سب کے سب اکٹھے ہو کہنے لگے کہ ہا ہا یہہ آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ کے پتا وغیرہ تو ایسا پریم رکھتے تھے۔ اور آپ نندا کرتے ہیں۔ کوئی صاحب فرماتے ہیں کہ بھائی ان کا قصور نہیں ہے۔ بلکہ انگریزی تعلیم کا ہے۔ اب تک رنگ آگیا۔ ابھی تو باتیں نت ہوں گی۔ غرض جب کبھی ایسا ان کی بن ہا ہا کار سے زبان بند کردی جاتی۔ کیونکہ بھی کے خاہر ہوتے ہیں تو اُن کا نقصان ہی نقصان تھا۔ بقول شخصے وہاں تو مطلب سعدی دیگر

...کا دعویٰ تھا۔ میں نے ایک مدت تک بہت ہی کچھ ہاتھہ ... کی لیکن افسوس صد افسوس کہ کوئی بھی ... ہوئی۔ ہاں شیوجی و دیوی جی کے پرشاد پاتے ... دودھ اور شراب کا تو بیشک رنگ چڑھ گیا تھا ... عادت کہ بعد کو بڑی ہی مشکل سے چھوٹے۔ کچھہ ... تھا کہ اور وصف بھی پیدا ہو جاتے ہیں ہمیشہ رکی ... ہوئی کہ سنگ جیون کے عادات مجھہ میں اثر ... ہوئے۔ ان نام کے پنڈتوں نے بہت ہی کچھہ ... کی۔ بات بنانا اور جھوٹھہ بولنا نہیں معلوم ... صاحبان کی گھٹی ہی میں داخل ہوتا ہے۔ اگر ... صاحب چاہیں تو ان وہو کے بازوں کی اچھی ... پر پاگ یا متھرا جیسی جگہوں میں خوب دیکھہ ... ہیں۔ کیونکہ ان مقامات میں میرا اکثر دیکھنے کا ... ہوا ہے۔ آپ گنگا یا جمنا وغیرہ پر نہیں پہونچ ... جہاں پر کئی صاحبان موجود ہیں اور خواہ مخواہ ... آپ کو آپ کا پنڈا ہونا ثابت کیے چلے جاتے ... غرضیکہ شریف کو بعض اوقات پیچھا چھوٹنا ... ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی صاحب آنکھے دیکھہ ... لگے تو ان بیچاروں کو ان کے ہاتھہ سے ایسی ... جگہوں پر دی ہوئی چیز مردوں کے پاس پہونچ ... کا جہانسہ دے ان کا سر منڈوا ڈالنا اور ... چاہے کسی حیلہ سے بھی حاصل ہو وصول کر لینا ... کے بائیں ہاتھہ کا کرتب ہے۔ افسوس کا مقام ... ہمارے بہت سادہ لوح بھائی سائنس والی ... کرتے ہوئے بھی ان کے پھندے میں آنے کے ... ان پر بڑا یقین رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ ایسے ... میں روپیہ صرف کرنا گویا بڑا دھرم سمجھتے ہیں۔ ... کہ اکثر بھائی اس خیال سے کہ وہ ہی بوہی ... جنم میں ملے۔ ان جگہوں میں انہیں پنڈتوں ... کرتے ہیں۔ معبد کو پھر روپیہ دیکر خریدتے ... نہیں۔ جو وہاں سے چلے آنے پر ان کچھ بیوقوف ... ہوں۔ اور ان کی ان ضعیف الاعتقادیوں ... تے ہوں۔ بعض ایسے وعدہ ہوتے ہیں۔

کہ اچھے اچھے تیز رفتار گھوڑوں سے سبقت لیجاتے ہیں۔ مجھے اکثر اب اتفاق ہوا کہ اُن کے واویلا سے دق آکر گاڑی تیز ہانکنا پڑا۔ کیا مجال ہے۔ ذرا بھی پیچھے رہ جاویں۔ جب دیکھئے ساتھہ ہیں۔ آدہ میل تو میرے خیال میں اُن کے نزدیک کوئی چیز ہی نہیں ہوتا۔ اور اُن سے دریافت کیجئے کہ آپ کون ہیں تو جواب ملے گا ”براہمن“۔ آپ کے علم کی ترقی تو دیکھئے کہ براہمن شبد کی کیا مٹی پلید کی ہے۔ جہاں براہمنوں کا کام ست اُپدیش کا ہوتا تھا۔ آج اُن سے لفظ کا تلفظ تک بھی ٹھیک نہیں ہوتا۔ ہو کہاں سے اُنہوں نے بجائے علم حاصل کرنے کے روپیہ حاصل کرنا مکھہ کام سمجھہ رکھا ہے۔ ایسے بہت کم ہوں گے جو ویدوں سے واقف ہوں گے۔ آج کل تو جہاں لڑکے نے سنکلپ پڑھنے کا منتر جس سے روپیہ وصول کر سکے۔ سیکھہ لیا۔ آپ کے نزدیک سب وید ویدانگ ختم کر لئے۔ حقیقت میں پہہ مہاراج ”براہمن“ ہی کہلانے کے لائق ہیں۔ کیونکہ براہمن تو وہی ہو سکتا ہے جو برہم و ویا یعنی وید کے جاننے سے برہم کے جاننے اور جتانے والا ہو۔ وہ مہاتما لوگ کیسے برکت اور شانت سروپ ہوتے تھے۔ جو دولت کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ جن کا کہ مکھہ کام پڑھنا پڑھانا وغیرہ وغیرہ ہوتا تھا۔ دھرماتما گرہستی جو گنگا وغیرہ جنگلوں پر اُن رشیوں کو جاتے تھے چونکہ وہ رشی لوگ اُن کی اولاد کو ویدوکت طریقہ سے آرش گرنتھوں کی تعلیم دیتے تھے جو کہ اُن کے گیان کا باعث ہوتا تھا۔ جس کو کہ وہ حاصل کرکے اپنی موکش پا سکتے تھے۔ اُن کی کل ضروریات کے رفع کرنے میں تاکہ وہ اُنکی سنتان کو بلا کسی تردد کے تعلیم دے سکیں۔ اپنا تن من دھن دینے کو ہر وقت تیار رہتے۔ اور ودیا پریوں کی تعلیم میں بڑے بڑے دان دیتے۔ آج ہمارے بھائی گنگا وغیرہ مقاموں پر ایسے شخصوں کو دان دیتے ہیں کہ جہاں دھرم ملا نہیں۔ اُدہر اُنہوں نے سلفہ وغیرہ کے دم یا اپنی زیبائش میں صرف کیا۔ ان بھائیوں میں

جو کچھہ تھوڑی بہت شدہ بدہ رکھنے والے ہیں انہیں سے بعض کو برادری کے خوف نے اور بعض کو اہنکار نے ایسا دبا رکھا ہے۔ کہ وہ سچائی سے بہت ہی دور جا پڑتے ہیں۔ جہاں کسی مہاتما کی بنائی کتاب اُن کی نظر سے گذری جھٹ اپنی علمی لیاقت دکھانے کو کہہ مارا کہ اس نے بالکل الٹا سیدھا لکھا ہے۔ جب اُن سے دریافت کیا جاتا ہے کہ مہاراج آپ نے کیا غلطی پائی۔ ہم بھی تو معلوم کریں کہ وہ ویاکرن یا شرتی پرمان سے کس طرح خلاف ہے۔ تب خاموش ہی ہونا پڑتا ہے اور نری منہ کی کھاتے ہیں۔ (پیارے مترو جہاں سچائی کو اپنے مطلب اور گھمنڈ کی غرض سے اسطرح چھپایا جاوے۔ وہاں کیا کچھہ ہانی نہ ہوتی ہوگی۔ جس آریہ ورت میں کہ سو مہاراج سے رشی مہاتما اُپدیش کرتے آئے ہیں۔ کہ استری کے مقابلہ میں روپیہ کے اور دھرم کے مقابلہ میں استری کی پرواہ نہ کرنی چاہئے۔ وہاں آج ہمارے بھائیوں نے دھن کو اول رکھہ چھوڑا ہے۔ اُن کی بلا سے چاہے سچائی رہے یا جائے۔ پیارے آریہ بھائیو اُس آریہ ورت کے جو پیشتر اپنی بزرگی علم کے واسطے ہر چہار طرف مشہور تھا۔ جہاں آن کر کے غیر ملک کے آدمی تعلیم لیگئے۔ اور جو آج کل اُن کو جلا دیکر اپنی نئی تحقیقات کے نام سے مشہور کرکے نام پا رہے ہیں۔ بہت کچھہ بیعزتی کرا چکے ہو۔ ذرا سوچو اور اپنی ہٹ دھرمی سے باز آؤ۔ اور اپنے بھائیوں کو ٹھیک راستہ پر چلنے سے مت روکو۔ یہہ بیجا بکش تمہیں کہیں کا بھی نہ چھوڑے گا۔ کیوں تم اُن کو اُن کی مکتی سے روکتے ہو اور ساتھہ ہی میں اپنے پیارے آتماؤں کی بھی ہانی کرتے ہو۔ دُنیا میں انسان کا خاص مقصد بندھن سے خلاصی حاصل کرنا ہے جس میں کہ ہم کو از حد کوشش درکار ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس ہمارے بھائیوں نے اپنی غلط فہمی سے کچھہ کا کچھہ خیال کر رکھا ہے۔ اب آپ نے اس بڑے پن کے غرور کو دل سے نکال ڈالو۔ پنڈت آپ کو محض بڑا کہنے سے ہی بڑا نہیں ہوتا ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بڑے کہلانے کے وصف کو حاصل کرو۔ تاکہ بڑے کہلاؤ اور سب لوگ موافق پیشنر کے تمہارے پیچھے چلیں۔ کیا ہمارا ایک بید کے لڑکے کو بید کہنا تا وقتیکہ بیدک سے واقف نہ ہو۔ ٹھیک ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ محض بید کے گھر پیدا ہونے ہی سے جبکہ بیدک سے واقفیت نہیں ہے بید نہیں کہلا سکتا۔ اسیطرح پیارے بھائیو! جبتک کہ ہم میں براہمن کھشتری وغیرہ وغیرہ وصف کے موجود نہ ہوں۔ ہم کھشتری وغیرہ کہلانے کے یوگیہ نہیں ہیں۔ آؤ ہم سب اکٹھے ہو کر اس نیک کام میں مشغول ہوں۔ اور اپنے دیگر بھائیوں کو جو کہ ایک مدت سے علیحدہ ہونے اور ویدک دھرم کے اُپدیش نہ ملنے کی وجہسے اشانتی کو پراپت ہو رہے ہیں۔ ست ویدوں کا اُپدیش دیں جس سے ہمارا بھی کلیان ہو اور پھر وہ بھی سمہ پرتیت ہونے لگے۔ اس باہمی نقیض نے ہی دوسرے ملک والوں کو ویدک دھرم کے قبول کرنے سے باز رکھہ چھوڑا ہے۔ اور ایک شبہہ کی سی حالت میں ڈال رکھا ہے۔ اگر آج ہمارے بھائی اپنی خودغرضی اور اہنکار کو جو کہ اُن کے سچ کو قبول کرنے میں بڑے ہانی کارک ہو رہے ہیں۔ بالائے طاق رکھہ کر سچ کو گرہن کریں۔ اور دیش دیشانتروں میں جا کر ستیہ ودیا کا اُپدیش دیں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ ویدک دھرم کا سورج کسقدر جلد عروج پر پہونچ کر ہر چہار طرف اپنی پرسنن کرنے والی روشنی اور شانتی دایک گرمی پہونچا کر اُن رات کی سردی اور شبنم سے تر اور ٹھہرائی ہوئی بند کلیوں کو سکھا کر شگفتہ کرے گا۔ مہابھارت کے زمانہ سے ویدک تعلیم کو سلسلہ کے جاتے رہنے سے تمہارے کپول کلپت کتھاؤں سے طرح طرح کے پُران و قرآن آدی نوین گرنتھہ رچے گئے۔ جن کا کہ اثر انسان پر ایسا خراب پڑا ہے کہ سچدانند سوروپ پرم آتما کو بھولکر مادہ پرست وغیرہ ہو گئے اور آخیر میں دُکھہ ہی اُٹھاتے ہیں۔ کیونکہ ہم بلا پرماتما کا ٹھیک گیان حاصل کئے موکش کو پراپت نہیں ہو سکتے۔ تو پھر بتلائے کہ ہماری موکش کی منزل

ہم سے کسقدر دور رہجاتی ہے۔ اور جب تک کہ اُس کو حاصل کرنے کے ٹھیک ٹھیک سادھن نہ کئے جاویں۔ اُن کتابوں کی پیروی سے جس میں کہ ہم کو ایشور کا گیان ٹھیک ٹھیک نہیں دیا جاتا۔ اُس کا حاصل ہونا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ مثلاً ہم کو جانا کلکتہ اور جانے لاہور میں پھر بتلائے کہ اس غلط روی سے کیسے اپنے مقام پر پہونچ سکیں گے۔ بھائیو جس کام کے بگاڑنے میں تم نے پہلے قدم بڑھایا تھا تم ہی اُس کو شدھ کر سکو گے۔ اور وہ سدھار بھی کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ بلکہ صرف اپنی غلطیوں کا قبول کرنا ہی ہے۔)

پیارے مترو میں اپنے مذہب کی ایسی باتیں دیکھہ کر سخت متنفر ہو گیا۔ اور میرے دل سے اُن صاحبان کا قطعی یقین جاتا رہا۔ یہہ بھی ایک بڑی بھاری وجہہ ہے کہ جس کی وجہہ سے اپنے اکثر بھائی دیگر مذاہب اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی عرصہ ۱۸۹۵ء میں جبکہ میری خیالات کی ایسی حالت تھی۔ میری نظر سے چند عیسائیوں کے مدراس کی کرسچین سوسائٹی کے ٹریکٹ گذرے جنہیں کہ دونوں جانب کا یعنی دیگر مذاہب اور عیسائی مذہب کا اچھی طرح سے مقابلہ کر کے اور اُن کی بتوں کی نضا و یر اور ایسی پرستش سے نفرت دلا کر اپنے مذہب کی طرف ایک بڑی ترکیب سے برتری جتا کر اشتیاق دلایا ہے۔ لہذا ایک طرف کالنشی کروت دکالنشی ڈنڈھی وغیرہ کا نظارہ گرہ سے پیسہ کا پیسہ جاوے اور اوپر سے تکلیف ملے اور دوسری جانب وہ لوگ چاہے اُن کی پوشیدہ غرض کچھہ ہی کیوں نہ ہو اور اپنے اصول میں کسی درجہ تک غلط کیوں نہ ہوں چونکہ اُن کو بنی نوع کی آسایش اور درستی سے غرض ہے۔ لہذا اپنے اوپر تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ اور دشوار گذار جگہوں میں پہونچکر وحشی قوموں میں اپنی جان پر کھیل کر تعلیم دیتے ہیں۔ اور اُن کو آدمی کی صورت میں لاتے ہیں۔ لہذا یکایک مجھکو خواہش ہوئی کہ میں بھی اُس مبارک کتاب کے جس کو یورپ کے مذہب اور قوموں نے اپنی دینی کتاب قبول کر رکھا ہے

درشن کروں اور دیکھوں کہ اُس میں کیا وصف ہیں کہ جو اکثر آدمی اُس کو پڑھتے ہیں اور اسقدر حلیم الطبع ہو جاتے ہیں۔ لہذا میں نے بھی ایک کتاب خریدی جس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اُس میں ایک مہاتما کا جسنے کہ پر وچار کے مسئلہ کو اپنے جیون میں کر دکھانے کی کوشش کی ہے۔ ذکر ہے۔ علاوہ اس کے اُس میں بہت سے قصہ جات ہیں جن کا ایک دوسرے سے کچھہ نہ کچھہ تعلق ہے۔ گو چند اُن میں ایسی بھی باتیں درج ہیں جو اگر اصول قدرت کے موافق دیکھا جاوے تو کچھہ ایسی ہی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ یہاں بھی تحقیقات کرنے والے کے دل میں شیطان ہو نکا زبردست مسئلہ پیش آتا ہے جس کی وجہہ سے چار ناچار اُس کو اپنی زبان بند رکھنی پڑتی ہے۔ میں اور حالات سے زیادہ غرض نہ رکھتا ہوا۔ زیادہ تر مسیح کے دیا کھیان مثلاً (سرمن اون دی مونٹ) وغیرہ وغیرہ جگہوں پر غور کیا کرتا۔ اور دین عیسوی کو زیادہ تر اس وجہہ سے کہ یوروپین قوموں نے جو کہ فی زمانہ تحقیقات کے مادہ کے لئے جیسا کہ عام طور سے مشہور ہے۔ (جس کی وجہہ سے کہ آج ایک بڑی تعداد وی تھکز س کی نظر آتی ہے) قبول کر رکھا ہے۔ اور مذاہب کی نسبت اس کو ترجیح دیتا اور اسی واسطے اس کی میرے عزت بھی ہو لی گئی۔ چونکہ اپنے مذہب سے سخت متنفر ہو گیا تھا۔ لہذا اکثر اوقات انجیل پڑھا کرتا جس وجہہ سے کہ میرے عزیز و عقارب یہہ کتاب پڑھتا دیکھہ کر مجھکو کرانی وغیرہ نام اور جو اُن کے دل میں آتا چھیڑنے کی غرض سے پکارتے اور میں اس خیال سے کہ لوگ میری وجہہ سے تم کو ایسا کہیں گے خاموش بیٹھا رہتا۔ اور مسکرایا کرتا۔ اور کبھی اُن کو کچھہ نہ کہتا۔ اُن کے اسقدر کہنے پر میرا چپ رہنا اُن کے دل پر بڑا اثر ڈالتا۔ اور وہ آپسمیں بڑا تعجب کرتے۔ لیکن عیسائیوں اور مجھہ میں اسیقدر فرق برابر چلا آیا کہ وہ مسیح کو خدا کا بیٹا اور نیز خدا کہتے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

میں اُن کو خدا کا سچا عبادت کرنے والا بندہ ہونے کی وجہہ ہے کہ یہہ رتبہ عالی پایا۔ اُن کو خیال تہا کہ نجات اُس شخص کی ہوتی ہے جو کہ مسیح کے انسان ہونے پہ ایمان لا چکا ہو اور یہہ کہ ہماری نجات دلانے کو اس دُنیا میں آیا ورنہ نہیں۔ میرا نجات کے بارہ میں یہہ خیال تہا کہ تا وقتیکہ ویرکت سے زندگی بسر کریں گے اور دنیا کو چھوڑ ہمہ تن دہیان اس کی طرح پرم آتما میں نہ لگاویگے نجات کا ہونا ناممکن ہے۔ بلکہ بہت صاحبوں کا انہیں سے یہی خیال ہے کہ محض اُس کے نام پہ بپتسمہ ہونے سے نجات ہو جاویگی۔ جب کبھی میرے بپتسمہ پانے پر زور دیا جاتا تو میں وہ آیت کہ "میرے بعد ایک آویگا روح اور آگ سے بپتسمہ دیگا"۔ دکہلاتا اور کہتا جیسا لکہا ہے تو پانی کے بپتسمہ کی مجھے کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ اسی عرصہ میں جبکہ میرے ایسے خیالات تہے پنڈت سورج پرشاد اُپدیشک ودشہ سمیتی شرند پالا یہاں آئے ہوئے تہے۔ اُن کو ویدک تعلیم کی بڑی تعریف کرتے پایا گیا۔ چونکہ ہندو بہی اپنے آپ کو وید کا پیرو کہتے ہیں۔ اور کئی حضرات اپنے آپ کو یہاں مشہور کرنے کے واسطے کئی ایک مت قایم کر چکے ہیں آگری جاتا تہا۔ مگر سنسکرت سے پوری طور پہ واقف نہ تہا جو عقدہ کہلتا تا۔ لہذا آریہ میرے کانوں کو ایک انوکہا سا لفظ معلوم ہوا۔ اور نیز چند شخصوں کو سوامی دیانند جی کا چلایا ہوا مت بہی کہتا پایا۔ تب مجہے یہہ ایسا خیال آیا کہ شاید چند ہندوؤں نے اپنے بہائیوں کو اپنا مذہب بدلتے دیکہکر اور روز بروز اپنی تعداد میں کمی معلوم کرکے یہہ نئی چال چلی۔ اور آپسمیں یہہ بات طے کرکے کہ آؤ چند ایسے مسئلہ چہانٹ کر اپنی کتابوں میں رکہیں۔ کہ جن کا جواب مشکل سے دیا جا سکے۔ اور یہہ مشہور کرکے کہ ایسی پختہ تعلیم کو چہوڑ کر اُن جدید مذہب اختیار کردہ بہائیوں نے سخت غلطی کہائی ان کی کمزوریاں دکہا کر اُن کو خوب نیچ کر واپس کریں۔ غرضکہ ایک شام کے وقت پنڈت سورج پرشاد صاحب

میری پاس آئے اور اُن سے آواگون وغیرہ مسئلوں پر گفتگو کی۔ لیکن اُن سے کوئی تشفی کے قابل جواب نہ ملتا پایا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ وہ اپنی قوت بیانیہ سے وہم کہیں میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ لہذا میں نے اُن سے اس بات کی التجا کی کہ وہ سچائی کے قبول کرنیوالوں کو اُس سچائی سے جس کی کہ عیسائی لوگ بشارت دیتے ہیں نہ روکیں۔ اس کے بعد ایک روز قیام کرکے وہ یہاں سے چلے گئے۔ اور بعد کو سُننے میں آیا کہ یہاں کی بارہ میں کچھہ کسی اخبار میں بہی شایع کرایا گیا۔ چنانچہ میری الہ آباد جانے پر مسٹر روشن لال صاحب بیرسٹر نے مجھسے میرے عیسائی ہونے کی بابت دریافت کیا۔ جب میں نے اُن سے دریافت کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ تب اُنہوں نے مجھہ سے کہا کہ یوں معاملہ تہا شاید اُنہوں نے کسی اخبار میں دیکہا تہا۔ پس اس کے بارہ میں مینے اور زیادہ گفتگو کرنا پسند نہ کیا۔ اب تک جو پوشیدہ تہا اب ظاہرا اپنے دوستوں کو مسیح کا کلام سناتا اور اُس کے سے حمیدہ اوصاف اپنے میں پیدا کرنے کو نصیحت کرتا تاکہ اُن کی نجات ہو۔

اسیطرح دن بدن میرا اعتقاد بڑہتا گیا۔ میں ہمیشہ عبادت پوشیدہ کیا کرتا۔ اور جس طرح کلام کہتا اُسی طرح کرتا۔ عیسائیوں کے مسئلہ ہوپ۔ فیتہ۔ چیرٹی یعنی اُمید۔ ایمان وغیرہ ہیں۔ جیسا کہ چاہئے اعتقاد رکہتا۔ بقول ان کے اسقدر ایمان بڑہا ہوا ہونا چاہئے کہ جو دعا خداوند کریم سے مانگی جاوے۔ خیال کر لینا چاہئے کہ قبول ہو گئی۔ لہذا اس عقیدہ کے موافق جو دعا مانگتا اُس کو قبول ہوا خیال کرتا۔ جب بعد امتحان گہر واپس آیا تو استری کو جو بچہ پیدا ہونے کے بعد کچھہ عرصہ سے کمزور ہو گئی تہی۔ دیکہتے ہی سب کی سلامتی کی دعا مانگی اور اپنے عقیدہ کے موافق اُس کو قبول ہوا سمجہا۔ اول خبر جس نے میری دل کو ہلا دیا۔ میری امتحان میں ناکامیابی کی تہی لیکن اس کو بعقیدہ کم آس خیال کرکے کچھہ فکر نہ کی۔ اس کے ایک ہفتہ بعد سُتبر کا بہی دیہانت ہو گیا

جس کی بہی کچھہ پرواہ نہ ہوئی۔ اس واقع کو پورا ایک ماہ نہیں گذرنے پایا تہا۔ کہ پیاری استری نے ہمیشہ کے واسطے اس جہان فانی سے رخصت پائی مرنے کی آواز کان میں پڑتے ہی یکدم آنکہہ آسمان پر اُٹھہ گئی۔ اور سوچا کہ اپنے چال چلن کی درستی اور عبادت الہی میں کیا ایسا نقص ہوا کہ یکایک بجلی سی مجھہ پر ٹوٹ پڑی۔ اور دُعا کا مانگنا اور اُس کا قبول ہونا اس کے قطعی برعکس عمل میں آیا۔ کبہی خیال آتا کہ جیسا ولایت کے اکثر ناستکوں نے لکہا ہے حقیقت میں وہی ٹہیک ہے۔ کہ خدا کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ مادہ بوجہہ اپنے خواصوں کے طرح بطرح کی صورتیں اختیار کرتا اور بگڑتا ہے۔ اور اسی طرح پیشتر سے ہے اور آئندہ ہی چلا ویگا۔ غرضکہ کسیطرح بہی دل کو شانتی نہ ہوتی کاش اُس آواگون کے عظیم مسئلہ کو سمجہے ہوتے۔ جو کہ پرماتما کے نیائے کو پورا پورا نباہتا ہے تو یہہ اسقدر کفر جو اُس دیالو پتا کی شان میں میرے دل میں جاگزین ہوا تہا۔ کبہی جگہہ نہ پکڑتا۔ چونکہ یہہ صدمہ گذری تہوڑا ہی عرصہ گذرا تہا۔ اس لئے میری طبیعت کو قرار نہ ہوتا تہا۔ لہذا میں انجیل سے حسب حال واقعہ نکال کر اکثر اوقات اپنا دل بہلایا کرتا۔ اسی عرصہ میں چند اور پادری صاحبان کا یہاں آنے کا اتفاق ہوا۔ چونکہ وہ معقول آدمی تہے۔ لہذا میری اور اُن کی مسیح کے خدا ہونے پر کئی روز تک گفتگو رہی آخر کار انجیل سے اُنہوں نے یہہ آیت نکالی۔ کہ "اے باپ مجھہ سے وہ جلال جو کہ دُنیا میں پیدا ہونے سے تیرے ساتھہ رکہتا تہا دے"۔ بیشک اُس وقت مجھے خاموش ہونا پڑا۔ افسوس کہ اس وقت مجہے آواگون کو مسئلہ سے واقفیت نہ تہی ورنہ میں پادری صاحب کو اسکے اصلی معنوں سے آگاہ کرتا۔ اس چند روز کی باہمی گفتگو سے میرے عزیز و اقارب نے اس خیال سے کہ شاید میں بپتسمہ نہ لیلوں۔ فوراً پنڈت کرپا رام صاحب شرما کے بلانے کو ایک تار دلایا جسکی کہ خبر مجھکو اُن کے یہاں سے چلے جانے کے بعد ملی۔ الغرض پنڈت صاحب

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

موحد صاحبان کے قریب ۵ بجے شام کے مکان پر تشریف لائے۔ میں نے دور سے دیکھتے ہی معلوم کر لیا۔ کہ انہوں نے ان کو مجھ سے مباحثہ کرانے کے واسطے بلوایا ہے۔ چونکہ اول سے میرے اور صاحبوں کے درمیان اس ملاقات کا کوئی وقت مقرر نہ ہوا تھا۔ لہذا میں نے یہہ خیال کر کے جب کہ کسی بات کا جواب یہہ نہیں دیکھتے چونکہ اُن کو سچائی سے تعلق نہیں ہے۔ خواہ مخواہ کا جھگڑا اوٹھا کر اپنا اور میرا وقت خراب کیا چاہتے ہیں۔ بہتر ہو کہ یہاں سے چلدو۔ لیکن پنڈت جی کی بھولی صورت دیکھکر اور اس بات کو کہ ایک شریف دور سے ملنے کی غرض سے مکان پر آوے اور اُس سے نہ ملا جاوے۔ بعید از انسانیت خیال کر کے جیسے ہی کُرسی سے اُٹھا تھا وہیں بیٹھ گیا۔ اور ایک طرف پنڈت صاحب بھی آ براجمان ہوئے۔ پنڈت صاحب نے بعد کچھ گفتگو کے ویدوں کی عظمت کی بابت بیان کرنا شروع کیا جس پر کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میرا یہہ اعتراض ہوا تھا۔ کہ کیسے مان لیا جاوے کہ بڑے بڑے ودوان پنڈتوں کے ترجمے غلط اور سوامی جی کا صحیح۔ گو پنڈت جی نے جواب دیا۔ لیکن چونکہ میں نے اسوقت تک باقاعدہ طور پر سائنس وغیرہ اور سوامی جی کے منتروں کے ترجمے مقابلہ کر کے نہیں دیکھے تھے۔ لہذا سوامی جی کی طرف اُن کا جھکنا کشمکش سا معلوم ہوا۔ چونکہ مجھکو اُس وقت باہر جانا تھا اس وجہہ سے شب کے وقت بات چیت کی ٹھہری۔ اُن کے چلے جانے پر میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ یہہ بیچارے ہندی دان پنڈت مجھکو کیا سمجھا دینگے۔ میں ہی اِن کو عیسائی ہونے پر مجبور کروں گا۔ لہذا شب کو پنڈت جی پھر تشریف لائے۔ اور میرے اُن کے درمیان بحث ہونی شروع ہوئی۔ چونکہ سچ کی تحقیقات ضروری تھی۔ لہذا میں نے اوسی سوال یعنی اجیو۔ برھمہ۔ پرکرتی۔ انادی ہیں کے جواب دینے میں اکثر اپنے آپ کو آریہ کہلانے والے بھائی ناقابل ہی پیش کیا۔ پنڈت صاحب نے بڑی معقولیت اور خالمانہ طور سے سب مجھکو سمجھایا

تب مجھکو پنڈت صاحب کے جوہر معلوم ہوئے۔ بیساختہ میری زبان سے نکلا کہ ویدک دھرم سچا ہے اور میں نے اس کو قبول کیا۔ پنڈت صاحب بہولے اور ہنس مکھ چہرہ سے صاف عیاں ہوتا تھا کہ وہ دہوکہ نہیں دینا چاہتے۔ بلکہ حقیقت یوں ہی ہے۔ اور پنڈت صاحب کی زبان سے جو نکلتا تھا وہ لفظاً ٹھیک تھا۔ اور کوئی دہوکہا نہ تھا۔ پیارے بھائیو۔ آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ پنڈت صاحب جن کی لیاقت کا میں نے اپنے دل میں پہلے ہی اندازہ کر لیا تھا اُن کے اِن اوصاف کو معلوم ہونے پر کس قدر اپنے دل میں شرمندہ ہونا پڑا ہوگا۔ (پیارے مترو جس طرح پر کہ ایک پہاڑی دریا جو کہ پہاڑوں میں کسی جہیل سے نکلکر بہتا ہے اور سمندر تک پہونچتے پہونچتے بے تعداد ندی نالوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اُس کا نیچے سے پتہ لگانا چاہیں تو اُس کی شاخوں کے پانی اور مٹی کو اپنی عقل اور علم کے ذریعہ سے جو کہ قدرت نے ہمیں اس ساری چیزوں میں ٹھیک ٹھیک تمیز کیواسطے مددگار دے ہیں ملاتے ہوئے اور جن کی مٹی اور پانی ہمیں مختلف معلوم ہوتے ہیں۔ اُن کو ایک طرف چھوڑتے ہوئے خاص اُس دریا پر اور بعد کو اُسکی جائے مخرج پر پہونچاتے ہیں۔ اسی طرح پیارے مترو اُن ہی دو بڑے بھاری مددگاروں کی مدد سے جو کہ قدرت نے ہمیں عطا کئے ہیں۔ اُن تمام مذہبی شاخوں کے تعلق کو باہم ملاتے ملاتے معلوم کرتے ہیں۔ کہ یہہ سب ایک ہے اور ایشور یہ گیان یعنی وید سے نکلے ہیں۔ اگر کوئی صاحب اعتراض کریں کہ اس کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے۔ کہ اسی سے نکلے ہیں۔ اور اوروں سے نہیں۔ تب ہمارا جواب ہوگا کہ پیارے بھائی چونکہ وہ خاص خاص قوموں کے واسطے ہیں۔ جو بات کہ انصاف خدا سے بہت ہی بعید ہے۔ لیکن ویدوں میں کسی خاص قوم کے واسطے ہونے کی خصوصیت نہیں ہے۔ وہ سب بنی نوع کے واسطے یکساں حکم رکھتے ہیں۔ جو چیز کہ خدا کی طرف سے ہوتی ہے اُس کو ہم سب کے واسطے یکساں

دیکھتے ہیں۔ مثلاً سورج کہ اُس کو کوئی اپنا نہیں کہہ سکتا لیکن اپنے بنائے چراغ کے سب دعویدار ہو سکتے ہیں۔ دوسرے علاوہ اس کے ایک بڑا نقص اور ہے اور وہ بجائے اس کے کہ جس طرح وید کا آغاز سرشٹی میں اظہار ہوا ہے۔ سرشٹی پیدا ہونے کے بہت عرصہ بعد نازل ہوئے کسی کو ۱۹۰۰ اور کسی کو صرف ۱۳۰۰ ہی سال ظاہر ہوئے ہوئے ہیں۔ بقول پنڈت کرپا رام جی۔ قدرت سے ہم اس بات کا بڑا قوی ثبوت پاتے ہیں کہ چونکہ آنکھوں کو روشنی کی ضرورت ہے جیکے بنا کہ وہ قطعی بیکار رہیں۔ اس لئے اُس خدا یا لونے سورج کو آنکھ سے پیشتر ظاہر کیا ہے بالکل بعینہ یہی ہے۔ لیکن بیچاری عقل کے واسطے جو بنا ایشوریہ گیان بالکل بیکار رہتی۔ آغاز سرشٹی میں ویدوں کا پرکاش کیا۔ پیارے بھائیو اُس بھاری دریا کا وہ شیتل جل جو کہ تھوڑی دیر پہلے انسان کی تندرستی کے واسطے اچھے خواص رکھنے والا تھا۔ اور جو بلا کسی ملاوٹ کے ہیرے کی جھلک سے دوبالا ہو کر پتھر کے قدرتی فرش پر بہہ رہا تھا جو بعض اوقات سورج کی کرنوں کے پڑنے سے آنکھوں کو چوندھیائی دیتا تھا نیچے کی طرف زمین پر بہنے کی وجہہ سے جو کئی جگہوں مختلف قسم کی مٹی سے ملتا ہوا بہتا گیا اور چند جگہہ آبادی کے قرب میں گذرنے سے گندے نالوں کے پانی اور خراب چیزوں نے اپنے اندر داخل کرتا گیا۔ لہذا اُن اچھے خواصوں میں زیادہ حصہ بُرے کے ملجانے سے اچھائی برائے نام ہی رہ گئی۔ اور جوں جوں زیادہ فاصلہ طرح بطرح کی مٹی کی ملتی گئی۔ وہ جل جو اول حالت میں ایسا شفاف ہونے سے شوچ معلوم ہوتا تھا اس خراب مٹی اور پانی کے ملنے کی وجہہ سے گدلا اور گھنونا معلوم ہونے لگا۔ بھائیو۔ چونکہ بھارت کے زمانہ سے اُن مہرشیوں کے عالی دماغ کے قدرتی نہر کر زمین کے ٹوٹ جانے سے جن پر کہ وید روپی منتروں کی بہتی ہوئے نیرمل اتی اوتم دکہائی دیتے تھے ہوں جوں وہ منتر روپی جل نیچے کی طرف (بلحاظ زمانہ گذشتہ)

بہت طرح بطریج کے سوا تہیوں کے دماغ رو بی مٹی کی زمین پر بہتے اور جنہیں خود غرضوں کی بستی کو پاس ہو کر گذرنے سے گھمنڈ اور دھوکے بازی کے مالے شامل ہو گئے۔ لہذا وہ جل جوں جوں اور زیادہ نیچے بہتے گئے اور علیحدہ علیحدہ شاخوں میں تقسیم ہوتے گئے۔ اپنی اپنی زمین کے موافق بُرے خواص داخل کرتے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اپنی اپنی زمین کے درجہ کے موافق کسی بُرے خواصوں کا درجہ کم کسی میں زیادہ غرضیکہ وہ پہلا خواص جو انسان کے واسطے نہایت درجہ مفید تھا۔ کسی میں بھی نہ رہا۔ یہہ ہی حالت ہمیں آج کل جملہ مذاہب کی نظر آتی ہے۔ میرا مطلب یہہ ہرگز نہیں ہے کہ اُن میں سچائی قطعی نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو شاید کوئی بھی قبول نہ کرتا۔ سچائی تو ہے لیکن بہت ہی کم یعنی جو نسبت کہ پہاڑی دریا کے اوپر کے جل کو نیچے کی شاخ کا جل سے ہے وہ نسبت وید کو ان مذاہب سے ہے۔ اور جس طرح پر کہ وہ شاخیں اُس دریا سے نکلی ہیں اسیطرح یہ سب ویدوں سے نکلی ہیں۔ اور جیسے کہ یہہ شاخیں جل کی اچھے خواص کے واسطے اُس دریا پر منحصر ہیں۔ اسیطرح اپنی سچائی کے حصہ کیواسطے ویدوں کے محتاج ہیں۔ بقول پنڈت جی گو ان چراغوں میں عیسائی مت بجلی کے لمپ کا رتبہ رکھتا ہے۔ جس کی وجہہ سے ہزاروں کو گرویدہ کئے ہے۔ لیکن تب بھی وید کے دھرم کا سورج سے اور اُس سے کیا نسبت۔ اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ اور مذاہب کے مقابلہ میں عیسائی مت وید کی سچائی کا زیادہ حصہ لئے ہوئے ہے۔ جبکہ اور مذہبوں کے آدمی اپنی ذاتی خواہشوں کے پورا کرنے اور خود غرضی میں مصروف تھے۔ یہہ اُسی وید کے پروپکار کے مسئلہ کا پرتاپ تھا کہ عیسائی مت والے دیا کا جھنڈا بلند کئے ہوئے وحشی اور دیگر قوموں میں گھسے چلے گئے۔ جس کے کہ روکنے کی سخت سے سخت طاقت بھی آب نہ لا سکا۔ کیا اچھا ہو کہ عیسائی صاحبان اور سچائی کے اسقدر پیرو ہیں۔ بجائے ایک کرن کا عاشق ہونے کے خاص اسی آفتاب پر جس کی کہ وہ ادنے کرن ہے۔ عاشق ہوں اور اپنے اس تہوڑے مغالطہ کو دور کر دیں۔ پیارے بہائیو کیا اچھا ہوتا کہ کاش ہم آج بجائے ان مختلف کتابوں کی پیروی کے ویدوں کی جو حقیقت میں یہہ ہے ایشوریہ گیان ہی پیرو ہوتے۔ اور سب اپنے اصلی مقصد سے واقف ہوتے ہوئے اپنی نجات کی کوشش کرتے ہوئے اُسکے صرف ایک پروپکار کے مسئلہ ہی کی پیروی سے جسکی وجہہ سے کہ یوروپین قوموں کو آج عالم اور مہذب ہونے کا فخر حاصل ہے۔ کسقدر انصاف اُن کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اگر وہ کسی دوسری خود غرض قوم کو کسی کا بیجا حصہ لیتے دیکھتے ہیں۔ تو پیشتر آپ وہاں ٹانگ اڑا دیتے ہیں۔ اور بڑے زور سے کہتے ہیں۔ کہ جب تک ہم میں قوت باقی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ بہت ہی قلیل وقت رہا ہے۔ کہ یہہ سب خود غرضیوں کا بنا ہوا کارخانہ ہر ویدک اصولوں کی روشنی کے پھیلنے سے جلد کہلا چاہتا ہے اور آپ کو اپنی غلطیاں قبول کرنی پڑیں گی۔ کیا اچھا ہو اگر آپ ہماری ظاہر کرنے سے پیشتر ہی سچائی قبول فرمالیں۔ اور اپنے دیگر بہائیوں کو نجات کے ٹہیک راستہ پر لانے میں مدد دیں۔ بالفرض اگر نجات کا صحیح راستہ وہی ہوتا جس کو کہ آپنے قبول فرما رکھا ہے۔ تو فرانس۔ امریکہ و اسکاٹلینڈ کی اس قدر تعداد میں دہریے اور انسانی نہ پہیلی ہوتی۔ آپ شاید فرما دیں گے کہ اُن کے دلوں میں شیطان گھسا ہوا ہے۔ حقیقت میں شیطان یا مایا وغیرہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یہہ نرے موہوم سے ہیں۔ بلکہ بقول پنڈت کرپا رام صاحب یوں فرماتے ہیں کہ "چمکدار چیزوں سے سچائی کا منہہ ڈہکا ہوا ہے۔ جو کہ انسان کو سچائی سے بہت ہی دور پہینک دیتی ہیں۔ اور بجائے سچائی حاصل کرنے کے اپنا گرویدہ کر لیتی ہیں۔ جن سے کہ صرف ایشوریہ گیان وید ہی ہمکو بچا کر سچائی حاصل کرا سکتے ہیں"

ہے پریہ پُرشو! حقیقت میں اگر وید پرچار سے پریم

ہوا معلوم ہوتا ہے تو صرف تین چار ہی شخصوں کو معلوم ہوتا ہے جنہوں نے کہ اپنا تن من دھن اسکی ارپن کر رکھا ہے۔ کیسے افسوس کا مقام ہے کہ وہ لوگ اپنا بل دھن خرچ کرکے ہمارے اپدیش وغیرہ کیوں مسلطی رسالہ جات نکالیں اور ہم بجائے خرید نے کے جنہیں کہ صریح ہمارا بڑا فائدہ ہے۔ واپس کر دیں اور نہ خریدیں۔ تو ذرا غور فرمایئے کہ اُن کے دلوں کو جنہیں کہ وید پرچار کی آگ لگ رہی ہے۔ کیا کچھ صدمہ نہ پہونچتا ہوگا۔ بعد کو پنڈت صاحب نے مجھکو بڑے پریم سے دھرم اور مذہب کی تمیز دلوائی۔ بہائیو شاید آپ ایک جگہہ دھرم اور دوسری جگہہ لفظ مذہب دیکھکر چونکے ہونگے لہذا ان کی بہی مجھکو قدرے تشریح کرنی لازمی آئی۔ چونکہ بقول پنڈت صاحب کیا ہندو۔ کیا مسلمان و عیسائی و کیا دیگر مذاہب والے چونکہ یہہ سب ایمان پر منحصر ہیں۔ لہذا مذہب کہلاتے ہیں۔ کیونکہ اگر مسلمان محمد صاحب کے پیغمبر ہونے اور اُن کی شفاعت کرانے پر ایمان نہ رکھتا ہو مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اسیطرح ایک مسیحی بہی بلا مسیح کے نجات دہندہ قبول کئے (چاہے وہ کسیطرح مانے) مسیحی کہلا سکتا ہے۔ ہندوؤں کا گنگا و اوتاروں کے ذریعہ سے مکتی وغیرہ کا ہونا بہی ایک ایمانی بات ہے۔ فرض کیجئے کہ کسی صاحب کا خاک پر ایمان ہے کہ یہہ شکر ہے تو کیا وہ شکر ہوگی۔ مگر جب وہ صاحب اُس کو دودھ وغیرہ میں استعمال فرما دیں گے تو بیشک اُس کو شکر کا ذائقہ آوے گا کیا معنے کہ اُس کا اُس پر ایمان ہے مگر جب کوئی دوسرے صاحب ذائقہ لیں گے تو خاک کا ذائقہ آوے گا۔ اور اگر وہ اس ایمانی شخص سے اُس کا ذکر کرینگے تو کاذب وغیرہ ناموں سے جیسا کہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے پکارے جائیں گے۔ لیکن آگ جس کا دھرم کہ جلانا و تپش وغیرہ ہے کیا ہندو کیا مسلمان و کیا عیسائی جو چہوئیگا اُسیکو جلاوے گی۔ اور جو صاحب اس کے ذریعہ اپنے مکان میں روشنی کرنا چاہیں گے۔ اُن کے مکانات کو روشن کرے گی۔ چونکہ

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مضمون طول پکڑتا جاتا ہے۔ لہذا یہہ خیال کرکے کہ اگر آپ ذرا غور فرماوینگے تو بخوبی سمجھ جاوینگے میں اپنے اس مضمون کو اپنے اعتقاد و تجربہ کے موافق ختم کرتا ہوں۔ کہ بے سوچے سمجھے کی پیروی سے باز آؤ۔ پہلے سوچو اور بعد کو قدم رکھو۔ اوم شم

الراقم { خاکسار گوپی ناتھ سنگھ۔ ساج تاجپور ضلع بجنور۔

اشتہارات

۳۶/۱۱ ضرورت ۵/۱۱

میری ایک دوست پنجابی کھتری عمر تخمیناً ۲۳ سال ملازم بعہدہ سب اوورسیر مشاہرہ مبلغ للعہ روپیہ ماہوار کسی ایسی یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو از قوم پنجابی ہو۔ اور جس کی عمر ۱۳۔ اور ۱۶ سال کے درمیان ہو۔ مفصل حالات مجھ سے دریافت فرماویں۔

المشتہر دیال چند اوپ پردھان آریہ سماج سرگنگہ

۳۶/۱۱ بیوہ کی ضرورت ۵/۱۱

ایک صاحب بعہدہ سب اوورسیری بھکمہ ریگ ناظری ڈاکخانہ میرگنج ضلع بیلیپور ملازم ہیں اور ذات کرنبے اگروال گوت متیل ہیں۔ اور بیوہ کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت لالہ بشیشر دیال امید وار رڑکی کالج سب اوورسیر کلاس سے ہونی چاہئے۔

آریہ سکول

گوجراں والہ ضلع لودھیانہ میں ایک ایف اے پاس اور دو انٹرینس پاس آریہ خیالات کے ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بنام لالہ سندر داس منیجر آریہ سکول معہ سارٹیفیکیٹ بھیجی جاویں۔

تازہ خوشخبری

لیجئے گورمکھی ستیارتھ پرکاش کی قیمت گھٹ گئی

۳۴/۱۱ ۳۵/۱۱

لیعنے

اب مجلد کتاب کی قیمت عہ ۱۲/ اور غیر مجلد کی عہ کر دیگئی

شریمان مہاشہ آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ستیارتھ پرکاش مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ایک نہایت اعلیٰ سلیس عمدہ بامحاورہ اور بے نظیر پنجابی ترجمہ بحروف گورمکھی تیار کیا ہے یہہ ترجمہ گورمکھی ٹائپ میں چھپا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۵۳۰ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے آریہ بھائیوں اور ویدک دھرم کی اشاعت چاہنے والوں کو ضرور اپنے نگر اور گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کے لیے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ایک بڑا حصہ پنجاب کی آبادی کا ویدک دھرم کے سبت کو جان کر آنند لابھ کر سکے اور ویدک دھرم کا سر سبز پرچار ہو

قیمت سنہری حروف والی مجلد کتاب کی صرف عہ ۱۲/ اور غیر مجلد کی صرف عہ کردی گئی ہے۔

نوٹ پچاس جلدات لے خریدار کو ۱۰ فیصد اور پچاس سے سو تک کے خریدار کو ۲۰ فیصد کمیشن دیا جاویگا

کتاب ملنے کا پتہ

لاہور میں لالہ سیتارام جی سوداگر سکرٹری انارکلی بازار لاہور۔

جالندھر میں منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر

کرنال میں لالہ کرتا رام جی سبھاسد آریہ سماج کرنال۔

کلکتہ کے ایورویدک شاستر

میں سند یافتہ پورٹ شریمان کویراج پنڈت سیتارام جی شاستری کوی رتن مشہور و معروف ایورویدک وشواوشدالہ امرتسر و راولپنڈی

۳۴/۱۱ ۳۵/۱۱

اس اوشدھالیہ میں سب قسم کے بیماروں کا علاج خواہ علاج ایورویدک شاستر کے مطابق کیا جاتا ہے ایورویدک شاستر کا طریق علاج دنیا میں سب سے پرانا ہے۔ وہاں سب سے مفید اور بے خطا ثابت ہو چکا ہے اس طریقہ کو کچھ مدت ہوئی۔ کہ ملک سے اٹھ گیا از سر نو تازہ کرنے اور اشاعت دینے ورشی منیوں کی آزمودہ لاثانی دوائیوں کے مریضوں کو شفا بخشنے کیلیے یہہ اشدھالیہ کھولا گیا ہے۔ اس اشدھالیہ سے بیمار روگ والے سینکڑوں مریض شفایاب ہو چکے ہیں اور بہت شفا پا رہے ہیں۔ جنکی طرف سے بیشمار شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس اشدھالیہ میں شاستر کی ہدایت کے مطابق گھرست تیلی ارشٹ موڈک وغیرہ تیار ہوتی ہیں۔ جنمیں سے چند ایک مثال کے طور پر نیچے لکھی جاتی ہیں۔ چیون پراش کا ایورویدمیں ذکر آتا ہے۔ کہ ایک بوڑھا رشی جن کا نام چیون تھا۔ اس دوائی کے استعمال سے نوجوان ہو گئے۔ اسلئے اس دوائی کا نام چیون پراش ہے۔ اس رسائن کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں۔ یہہ دوائی بیماری و صحت دونوں حالتوں میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر باقاعدہ اس دوائی کو استعمال کریں۔ تو کھانسی تپ دق اور گٹھیا دور ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے دل اور جگر کی بیماریوں کو یہہ ایک سریع التاثیر دوائی ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...کو اس دوائی کا استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ
...قوی دوائی بخشتی ہے۔ ...شی سے جو فریب
...وہ تجربہ سے ہمیشہ سچ ہی ثابت ہوئی
...کے استعمال کیلئے.........ہے
...یعنی ذیابیطس
...کو اکثر ہر قسم کے جریان
...یا زیادہ پیشاب آتی ہو۔ انکیلئے
...دوائی ہے۔ سینکڑے مریض اس سے شفایاب
...قیمت ایک ہفتہ کیلئے ...آتشک ار سوزاک
...کیلئے یہ اکسیر دوائی ہے جتنے برابر
...کوئی دوائی ایجاد نہیں ہوئی۔ سینکڑے مریض
...شفایاب ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتہ کیلئے
...بواسیر خونی یا خشک کیلئے نہایت مفید
...کیلئے عمدہ ہے سینکڑوں مریضوں
...کیا ثابت ہو گئی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کیلئے
...شد ہالیہ آ کر علاج کرائیں۔ ان سے صرف
...قیمت لیجاتی ہے۔ تنگ دستوں کا علاج بلا
...دوائی کی قیمت لئے کیا جاتا ہے۔ (۲) سب قسم
...کی ادویات اس اشد ہالیہ میں تیار رہتی ہے
...درخواست کرنے پر پیشتر اپنی قیمت طلب
...کے ذریعہ روانہ کیجاتی ہے۔ (۳) باہر کے رہنے
...مریض جو اپنا حال لکھ کر تحریر کر سکتے ہیں تو
...حالات کو دیکھ کر دوائی روانہ کیجاتی ہے
...ایک دوائی کا ڈاک محصول علاوہ قیمت کے
...کے ذمہ ہوگا۔ خریدار کو چاہئے۔ کہ اپنا
...تمام ڈاک خانہ ضلع وغیرہ صاف لفظوں
...لکھیں۔ تمام خط و کتابت

...پنڈت سیتا رام شاستری
...رتن ایورویدک شد ہالیہ
...سرینگ منڈی ہونی چاہئے۔

المشتہر

...پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی کے لئے ایک عمدہ ٹانک

میرے پاس ایورویدک چکتسا طبابت ہندی کا جو بہر ایک تجربہ ہوتی ہے کا شک سرسوتی نام تیل ہوگی کا تیار کیا ہے۔ جسکو مصری ڈالکر دودھ میں ۳۰ ماشہ روز پینے سے عقل و قیاس فہم و فراست حافظہ ذہن یادداشت زبان کی تیزی میں اس قدر روشنی ہوتی ہے۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ سوائے اس کے یہ تیل قبض کشا ہاضمہ کی درستی بلغم و بادی کے دور کرنے میں یہ لاثانی ہے۔ مگر کچھ تلخ ہے۔ اور قیمت ۵ فی سیر مگر عورت سے کم قیمت کی بوتل ہرگز نہیں ملے گی۔ اور خرچ ڈاک بذمہ خریدار کے ہوگا

المشتہر وشوناتھ شرما وید کنیا مہاودیالیہ جالندھر

تھوک کے خریداروں کو رعایت

اردو ستیارتھ پرکاش قیمت ایک روپیہ سماجوں کو لیوے میں پانچ جلدیں اور گرانگوں کو سے میں دس جلدیں دینے کیلئے طیار ہیں۔ **المشتہر**

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کیواسطے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے ریٹ مقرر ہے۔ **المشتہر** مالک ہندو ہوٹل لاہور

ضرورت

$\frac{19}{11}$ ضرورت $\frac{۲۴}{11}$

میرے ایک شریف تندرست شریف خاندان قوم مہاجن عمر ۲۵ سال تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اور مہاجن کی انہی برادری سے شادی کرنی چاہتے ہیں۔ جو شریف خاندان سے نیک چلن ہو عمر ۱۵ سال سے کم نہو اور کوئی نقص نہو۔ مزید حالات بندہ سے دریافت کریں۔ **المشتہر** گوری شنکر

خزانچی آریہ سماج سرینگر

عروج

$\frac{۲۶}{11}$ عروج $\frac{۹}{۱۲}$

یہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے۔ جو اردو کے علم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس میں حسن و عشق کی داستان نہیں ہے۔ اور نہ فرضی باتیں لکھی گئی ہیں بلکہ روز مرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی مضامین نکالے گئے ہیں کہ جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب و نیک نام ہو سکتا ہے۔ اور رنج۔ دکھ میں بھی خوشی سے رہنا۔ اور کسی کا بیجا شکوہ و شکایت کرنا۔ شکر کیساتھ بسر اوقات کرنا۔ اور خدا پر پورا بھروسہ رکھنا۔ ہر ایک کام دیانت داری اور خوش اسلوبی سے کرنا۔ والدین کی دل و جان سے اطاعت اور فرمانبرداری تحصیل و ہنر کا شائق رہنا۔ اپنی ذاتی محنت بلند حوصلگی سے اپنے خاندان و لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہونچانا۔ طرح طرح کے مشکلات کو قوی ہمت اور دانشمندی سے حل کرنا۔ خود ضبطی و انکساری اور سلامت روی بردباری۔ فراخ دلی۔ کفایت شعاری نیک نیتی۔ دوراندیشی۔ راستبازی و مروت و اپنے آقا کی خیر خواہی اپنے ماتحتوں سے سلوک عام کو فائدہ پہونچانے کی خواہش اوصاف حمیدہ کو اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کئے گئے ہیں۔ کہ پڑھنے سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر پیدا ہوتا ہے قیمت ۱/ محصول ڈاک ۱/

المشتہر

منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

حکیم جالینوس کے نسخے

یہ اس شخص کے نسخے ہیں۔ جس کا نام لینے سے مریض کو آدہی صحت ہوجاتی ہے۔ ایسے مریضوں کو اب خوش ہونا چاہئیے۔ انکیلئے بےنظیر ادویات موجود ہیں اگر ضرورت ہو۔ تو منگالیں۔ چند ادویات ذیل میں درج ہیں

معجون سلطانی شاہ واجد علیشاہ کی استعمال کی ہوئی ہے۔ بہر میں کیا تعریف کروں۔ اسمیں کیوں غضب کی طاقت نہوگی ساٹھ سالہ ایک بار جوان ہوجائیگا۔ قیمت دو چھٹانک کی للعہ

تدبیر نوجوانی یہ گولیاں صرف بوٹی سے بنائی گئی ہیں۔ جو نتیجے حاصل ہوئی ہے۔ اگر آپ انکا استعمال کریں۔ تو ہمیشہ کیلئے جسم کی طاقتوں کو برقرار رکھیگی۔ اکسیر اعظم کے بعد ان کا استعمال بہت اچھا ہے۔ قیمت ۸ لم گولی.... مرسے

سفوف لطف زندگانی اعلےٰ درجہ کا سفوی ہے۔ ہر ایک کے موافق ہے۔ امیروں اور رئیسوں کے لایق ہے۔ قیمت ۸ تولہ صرف.... مرسے

آتشک ۷ گولی کہانے سے زخم خشک ہوجاتے ہیں لطف یہ کہ پہر یہ مرض نہیں ہوتا اور قیمت ۷ گولی صرف........ (عہ)

اکسیر اعظم جو لوگ آپ کو بیکار کر چکے ہیں انکیلئے یہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہیں تمام نامردی دور دور ہوجاتی ہے۔ قیمت ۶ گولی معہ طلا للعہ (عہ)

سوزاک بےنظیر دوائی ہے... پہلے روز سے زائیدہ معلوم ہوگا۔ ۔ دن ۲ گولی (عہ) لیوکوریا بہت عمدہ دوائی ہے۔ قیمت ۶ گولی (عہ) جریان عمدہ دوائی ہے قیمت ۲ گولی (عہ) (نوٹ) درخواست کرتے وقت اگر طبیعت کا پورا حال نہ لکہا گیا۔ تو صحت کی ذمہ داری نہوگی

المشتہر

ایس۔ ای حکیم جلندھر شہر

موسم سرما کی آمد آمد

سردی کی ضرورت میں پڑیں بہترین تیار شدہ مال
کم قیمت پر ملیگا
عمدہ کمبل بڑی تعداد میں
ضرورت ہو تو منگوالیں۔ المشتہر
ہمیں پتہ کسی لال سوداگر

---

۲۵ ضرورت ہے ۲۶

ایک سناڈھ برہمن۔ ۱۴ سالہ کنیا کیلئے ایسے بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۲۵ یا ۲۸ سال کے اندر ہو۔ پڑہا لکہا ہو۔ اور صحت جسمانی عمدہ ہو۔ لڑکی دیوناگری پڑہی لکہی ہو اور ویدک مریادا ہوگا۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں۔ المشتہر دولت رام شرما بہارگو اپدیشک آریہ سماج آگرہ۔

---

۳۶ بر کی ضرورت ۳۶

ایک ارورا نبس کنیا جسکی آیو ۱۴ سال کی ہے ناگری بہاشا اچھیطرح لکہہ پڑہ سکتی ہے۔ اسکے لئے ایک ایسے آریہ بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۳۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔ سہیدہ اور تعلیمیافتہ ہو۔ اور گذران کا ذریعہ معقول رکہتا ہو۔

---

۳۶ بر کی ضرورت ۳۶

ہردواری رام عمر ۲۳ سالہ برہمن سب اوورسیر ڈسٹرکٹ تنخواہ ۴۵ روپیہ ماہوار ذات کہتری۔ تانگے آتے جس صاحب کو ضرورت ہو وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ المشتہر

بابو ہردواری رام سب اوورسیر منڈالے ضلع نہر منڈالے اپر برہما

ایک بھجن گانیوالے کی ضرورت

بابو بشمبر سنگھ صاحب اوورسیر ضلع افسر نہر کابل علاقہ پشاور کو ایک ایسے بھجن گانیوالے کی ضرورت ہے جو خواہ ناگری خواہ اردو کسیقدر پڑہا ہوا ہو۔ تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار معہ کرایہ آمد دینگے۔ خط و کتابت ان سے صدر پشاور والے پتہ سے کریں۔

لالہ جیچند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سے ۳۰ سال تک جس کا بائبل میں ابھی کچھ پتہ نہیں ہے۔ کہ کہاں رہے....	۱۴
عیسائیوں کے ہاتھ سے بھائیوں کو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۴ تک......	۱ سعہ
دکھیہ کی کہتا............	۱ر
ہمارے پچھڑے بھائی نمبر ۱ و نمبر ۲....	۲ر
ھیار راج لائیبل کیس.........	۲ر
آتم سنتان پیدا کرنے کی ودہی.....	۲ر

یہ سب کتابیں مطبع ستدھرم پرچارک جلندھر شہر سے مل سکتی ہیں۔ محصول ڈاک قیمت کتابوں کے علاوہ ہے۔

ملنے کا پتہ
مینیجر ستدھرم پرچارک
جلندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب ؛

معزز انگریزوں، میڈیکل کالج کے پروفیسروں، نامور ڈاکٹروں، والیان ریاست اور رؤسا کی، یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت، تاریکی چشم، دھند، جالا، پڑوال، غبار، پھولا، سبل، سرخی، ابتدائی موتیا بند، ناخنہ، پانی جانا، خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دواؤں کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی اور عینک کی ہی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اصلی کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۔/۲ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۔/۳ خالص ممیرہ فی ماشہ ۔/۵ مصری سرمہ فی تولہ ۔/۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر**

پروفیسر میا سنگھ الہووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سندات | اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؛ | تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب الہووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی جانا، دھند، سوزش، ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر، ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں۔ ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے بمقامات میں جہاں کہیں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں یہی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلاشک شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر جاڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میا سنگھ الہووالیہ نے طیار کیا ہے اُس کا تجربہ میں نے ایک زیر علاج مریضہ مسمات اتم دیوی بعمر ۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں پر خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑنے سے جس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے ۲ گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے ۳ روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور و سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں بلحاظ اُن مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر سابق ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ الہووالیہ نے طیار کیا ہے اپنے ذریعہ علاج کسی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا مغیری رائے میں بینائی قایم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور ؛

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے پانچ سال کو جمع کیا گیا ہے ؛؛

المشتہر میا سنگھ الہووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

[illegible]

تامردی کی عجیب دوائی

[illegible]

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ بھگندر ناسور۔ درد اعصاب۔ ہڈی۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ۲ روپیہ اور خورد شیشی ۱ روپیہ۔

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر روز آتا رہے اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں تین روپیہ دس آنے۔

رفیق طالب العلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہو ایک خوراک رفیق طالب العلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں (۱۱)

رفیق جواناں دافع جریان۔ رقت منی و احتلام سرعت انزال وغیرہ جو اکثر بدن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں۔ جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے سب شکایت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (۳)۔

ولیپذیر سوزاک۔ و قرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو ولیپذیر کے چند روز کے استعمال پیشاب جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت دو شیشی خورد ۱ اور کلاں ۲

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور زود تاثیر ہے بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دو شیشی خورد دو روپیہ (۲)

آرام بخش دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ۲ معہ مرہم (۳)

مصفی خون تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو نہایت مفید ہے۔ دو شیشی کلاں ۲

قاطع نسیان منتوانتر دماغی تکلف۔ یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں ۲

دل آرام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں ۲ اور مرہم تین روپیہ (۳)

دلکشا دافع قبض دائمی خواہ کتنے عرصہ کا ہو بہت ہی مفید ہے۔ دو شیشی کلاں (۲)

ضیاء صحت دافع بد ہضمی۔ بد ہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو۔ اور طبیعت کی تکلیف ہر قسم کی ہو اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ (۲)

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی مجرب دوائی حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے شیشی کلاں میں دیکھاہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوگی ہر ایک دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی ہوگا مگر حقیقت و وجہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا مناسب ہے۔

نوٹ بہت سے سارٹیفکٹ ہمارے پاس عمدگی صحت بخش ادویات کے موجود ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش جگہ درج نہیں ہو سکے۔ جو صاحب سارٹیفکٹ عمدگی ادویات کے دیکھنا چاہتے ہیں وہ بذریعہ خط درخواست کریں۔ اُن کی خدمت میں معہ فہرست ادویات سارٹیفکٹ رسال کئے جاویں گے۔

المشتہر پنڈت رام چند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہال بہاولپور ریاست

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ ... مستری ... ماسٹر مطبع کے چھپ کر شائع ہوا

Registered No 39

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت بہر صورت بمد پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار وی پی ایبل ارسال کیا جاویگا۔

دھرم پرچارک

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) سے شایع ہوتا ہے

سمت ۱۹۵۹

اشتہار مجرب ادویات

ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم ... بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ ... اس کے کھانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ ... ضعف دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ... معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔ چہرہ ... اسکے استعمال سے سرخ ہوجاتا ہے۔ عام کمزوری ... کو بالخاصیت مفید ہے۔ دبلے آدمی فربہ ... سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے ... سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ ... کثیر النفع ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں ... علاج ہے۔ روغن ... کے حاجتمندوں کے لیے ... ہمراہ ... کم دوائی بھیجی جاویگی۔ ... علاج اس سے صحت یاب ہوتے ...

پیدا ہوجاتی ہے۔ قیمت فی تولہ .... للعہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو۔ اگر نالوں میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر تے و دست و منہہ آنے کے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ عکہ

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہوجاتا ہے۔ فی تولہ للعہ۔ جس شخص کو کسی بہت پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو مبارک پیرانے طریق سے معالجہ کیا جاوے گا۔ **المشتہر**

حکیم تاراچند از گجرات (پنجاب)۔۔۔۔۔۔

ہون سامگری

۲۹/۱۰ ۳۸/۱۱

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شرمان مانیہ ورپنڈت بھیم سین کی شکل الزب اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں۔ سامگری بہت زیادہ مقدار ... ہیں ... سے بھیجی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار اور زیادہ

دیر پا ہے۔ نرخ ۹ ر سیر ... کی تھیلوں میں مل سکتی ہے۔ سگندت دھوپ نرخ ... رنگے پیکٹوں میں بنا ملتا ہے۔ چیندؔ ہوکس مانگنے پر لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کو ملاحظہ نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور ہادی ہوتی ہیں۔ تقویت باہ۔ دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کے خاص اصول ہیں۔ درد گنٹھیا۔ خوف بے چینی خوابی۔ احتلام تحلیل بول چہرہ کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کا منصبی کام ہے۔ مزید براں بہہ اعلیٰ درجہ کی مقوی دل حفظ اور مزید سنی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۰ تولہ عمدہ ... کی خوراک ہے (عہر) سفوف مجرب جریان میلان منی کہنہ دہات کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۰ تولہ کے لئے (عہ) کلیان انجن واسطے بصر ... الاشرت۔ پانی جانا۔ خارش۔ دھندہ۔ جالا۔ پڑ وال و جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ ایک تولہ ... **نوٹ** دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ **المشتہر**

(ہربھگوان پساری شہر مالیرکوٹلہ)

فرنگ پر ہار

آرنا پا اور ایجاد کیا ہوا سینت گیندا سنگھ مقام ڈاکخانہ کھوڑہ ضلع ہوشیارپور

یہہ آتشک کی عجیب و غریب دوائی ہے - اس کو کھاتے وقت پرہیز وغیرہ کی کچھہ ضرورت نہیں - نہ منہہ آتا ہے اور نہ دل متلاتا ہے - صرف سات خوراک کہانے سے بیماری دفع ہوجاتی ہے - اگر آتشک کی جڑ اوڑانی ہو تو فرنگ پر ہار ضرور منگوالو - قیمت صرف .... (عہ)

سوزاک اس نسخے کے ۱۴ دن کے استعمال سے سوزاک خواہ کتنا ہی سخت اور پرانا ہو اُڑ جاتا ہے - قیمت ...... (عہر)

بھنگ رس یہہ بھنگ نہایت محنت و عمدہ ترکیب سے کشتہ کیا ہے جس کو کہانے سے بدن میں نہایت طاقت اور قوت باہ بڑہتی ہے - یہہ ہی قیمت فی تولہ عہ ہے - محصول ڈاک علیحدہ ہے - ملنے کا پتہ یہہ ہے - **المشتہر**

جی - ایس - آر - ڈاکخانہ درسوہہ ضلع ہوشیارپور

نہ خریدوگے تو پچھتاوگے

دُنیا بہر میں اعلےٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اوپن کیس کیلس پن والی ۱۸ سائز جو لیل سنہری ہزار سے زیادہ مفت یعنی سچے روپیہ کو دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہے گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثلاً گھڑیاں - کلاک ٹائم پیس - باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتے ہیں - مشتاقین فہرست ملاحظہ فرماویں - اور اپنی بیش قیمت فرمائش سے نیاز مند کو مرہون منت فرماویں ؟

المشتہر

شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز ان بازار صدر میاں ولی جلندہر ستہر (پنجاب) ؟

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کے لئے مطلع کیا جاتا ہے - کہ ہماری لائبریری میں چہہ سو قسم کی انگریزی اُردو - ہندی سنسکرت کتب متعلق آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی - پنڈت گورودت ودیارتھی - لالہ منشی رام پنڈت لیکہرام آریہ مسافر - منشی جیون لال و پنڈت کرپا رام شرما - لالہ دیوراج - ماسٹر درگا پرشاد - پنڈت بھیم سین شرما - بابو کاشی رام کہتری - رائے ٹہاکر دت لالہ جیون داس بابو بچا رام چیٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود رہتی ہیں - اور ہم خوش ہوتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے بہت سے ہمدرد و مستفاد ہیں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے - اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتابیں ہماری لائبریری میں رکہنا چاہیں تو براہ خط و کتابت کر لیں - اور بہہ کتا ترجمہ بابو ہرلال سنگھ کرتال نواسی بھی برائے فروخت موجود ہے قیمت عہ ؟ **المشتہر**

گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور - وچھو والی ؟

آرین کلاتھ مینو فیکٹری بٹالہ

روشن ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریاں کہیس - دوہتی - سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں - ہمہ بردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی و اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں - علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے اندر رہتے یا دیگر کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی - جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طلب کرنا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا -

صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے مدعی نمونہ پسند نہ آنے پر جگہ خود بھیج ہیں باہر ریا کی کا رنجی **المشتہر**

جیا مدرس منہر او اس پر وپرائیٹران آرین کلاتھ مینو فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

بیماری سے شفا پانیکا نہایت عمدہ موقع

تیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کا اعلان

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم نواب صاحب بہاولپور دہلی پرشاد اپنے تجربہ کی جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں

چشمہ آتشک اور اوس کے بد نتائج صاف خون کی نہایت مجرب دوائی عہ ...... (عہ)

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک کہانے سے جلن ہٹیا پیپ کا قطرہ قطرہ آنا بند ہوجاتا ہے (عہ)

نمرواین ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف المعدہ چہرہ کا زرد ہونا وغیرہ کی مجرب دوائی اور دورسر کے لئے نہایت ہی اکسیر ہے - پانچ منٹ میں درد سر دفع ہوجاتا ہے قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہوجاتا ہے .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی .... (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ...... (عہ)

نامردی کی مجرب دوائی .... (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں - جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں بہت کفایت سے مل سکتی ہیں - پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے ؟

المشتہر پنڈت رام ناتھ ..... ڈاکٹر پنشنر

منیجر کارخانہ دوا - سید مٹھا گلی ....

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سلد ۱۱ | مطبوعہ یکم ماگھ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۱۲ر جنوری سنہ ۱۹۰۰ء جلندھر شہر پنجاب | نمبر ۴۸

...نسار کی گتی

میرٹھ سماچار اور کمزور خوراک

آریہ سماچار میرٹھ کی جو
عام طور پر میرٹھ سماچار کے
...ر مشہور ہے ایک مدت دراز سے عجیب ناگفتہ بہ
...حالت ہو رہی ہے۔ یہہ ماہواری رسالہ آریہ سماج میرٹھ
...کی ملکیت تھا مگر اب اسے اوروں کو دیدیا گیا ہے۔ اور
...جن کو یہہ سپرد کیا گیا ہے اُن کا دھرم بہاو اور
...ان کے خیالات اصلی کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔
...تک اس رسالہ کو پنڈت جیرام شرما لکھتے رہے
اور ڈاکٹر رام چندر ایڈیٹر کہلاتے رہے۔ جب آہیر
...ہند گوشت خوری کی اشاعت اور آریہ سماج
پر بزدلانہ حملے ہونے لگے تو میرٹھ کے آریہ سماج
کی انترنگ سبھا نے ایک ملامت کے ووٹ کہا تہہ
رسالہ ڈاکٹر صاحب کے ہاتھہ سے لیکر ڈاکٹر گرو ناشنکر
کے سپرد کر دیا۔ یہہ صاحب جب تک میرٹھ میں رہے
کچھہ توجہ کرتے رہے۔ مگر بہت جلد جموں چلے گئے۔
اور اب تک وہیں مقیم ہیں۔ باینہمہ انہیں کو ایڈیٹر
لکھکر یہہ رسالہ بے ڈھنگے طور پر میرٹھ سے
شایع ہوتا رہا۔ جس میں پھر وہی کیفیت نظر آنے
لگی۔ آج گوروکل پر بیجا حملے ہیں۔ کل دلی زبان
سے گوشت خوری کی تائید۔ پرسوں آریہ سماج
کا ذاتی اور اڑایا گیا۔ کبھی مہرشی سوامی دیانند
سرسوتی جی مہاراج کی سادھو بتانے پر زور
دیا گیا۔ اور اسی ایک لغو حرکت کو قوم کے ادھیرنے
کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ ورنہ لکھدیا کہ قوم ناشکر گذار
اور ناقدر شناس قرار تاریخ میں ثابت ہوگی وغیرہ
وغیرہ جب اس رسالہ کی اس درجہ ردی حالت
ہو گئی تھی۔ اور میرٹھ سماج اس کی تحریروں

کی ذمہ داری اپنے اوپر لینا نہیں چاہتی تھی تو بجائے
اس کے کہ اسے بند کرکے خاموش ہو جاتی اس نے اسے
اوروں کے سپرد کر دیا۔ تاکہ وہ جیسے طرح کی چاہیں ایسے
ہی خیالات کی اشاعت کریں اور بھولے بھالے آریوں
کو جو رسالہ مذکور کو ایک آریہ سماج کا پرانا رسالہ
سمجھکر اب تک خریدتے رہتے ہیں۔ شک و شبہہ میں
ڈالیں۔ درحقیقت میرٹھ سماج کو یا تو اس بارہ
میں سوچنے کا موقعہ نہیں ملا۔ یا اندرونی حالت
کچھہ پلٹی ہوئی ہے۔ گوروکل پر بیہودہ اعتراض
جڑتے ہوئے جس میں ایک بھی قابل وقعت نہیں
ہے۔ رسالہ مذکور نے یہہ لکھا ہے۔ کہ گوروکل میں
ودیارتھیوں کو کمزور خوراک کہلاکر کمزور بنایا
جاوے گا۔ ہم اس کمزور خوراک کے معمہ کو
اچھی طرح سے نہیں سمجھے۔ بہتر ہوتا کہ رسالہ مذکور
کے ایڈیٹر زیادہ فصاحت کے ساتھہ لکھتے جنہوں نے
گوروکل کا سکیم ملاحظہ فرمایا ہے۔ اونہیں واضح
ہوگا کہ گوروکل میں ہر ایک ایسے امر کا لحاظ کیا
گیا۔ جس کی ویدآدی ست شاستروں میں ہدایت
ہے۔ منو جی مہاراج نے برہمچاریوں کے جسقدر
لوازمات لکھے ہیں اونہیں بہم پہونچانے کی پوری
پوری کوشش کیجاوے گی۔ اعلےٰ درجہ کا دودھ
گھی۔ مکھن۔ اناج۔ پھل۔ سبز ترکاریاں چاول
وغیرہ جو انسان کی قدرتی خوراک ہیں۔ وہ
برہمچاریوں کو اعتدال کے ساتھہ موسموں
کے موافق دئے جاویں گے۔ مگر کمزور خوراک
کا معمہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔
کہ وہاں جانوروں کی لاشیں پاس نہیں آنے
پاویں گی۔ اس وقت عام طور پر کلچرڈ ہندوؤں
کی جانب سے اعتراض پیش ہو رہے ہیں۔ کہ
گوروکل میں ویدیہ رکشا کیا ہوگی۔ جب ویدیہ
پیدا ہونے کا ہی سامان نہیں ہے۔ کمزور خوراک
سے کیا فایدہ ہو سکتا ہے۔ افسوس کہ آریہ سماج
کا ایک رسالہ اس درجہ واجب الرحم حالت کو پہونچگیا

"ڈی خالصہ" لاہور کی ایک افسوسناک حرکت

"ڈی خالصہ"
لاہور نے آجتک
جو کچھہ کارگذاری دکہائی ہے وہ یہہ ہے کہ گرنتھہ
صاحب اور خالصہ پنتھہ کی پوتھیوں سے چند اخلاقی
فقرے اخذ کرکے اور اُن پر انگریزی زبان کا ملمع
چڑھاکر انہیں الہامی مشہور کیا ہے اور لوگوں کو یہہ
بتایا ہے کہ ان میں سادہ سچائیاں کوٹ کوٹ کر
بھری ہوئی ہیں۔ یا اپنے خیالات کی اشاعت میں
موقعہ و بیموقعہ اعتدال سے زیادہ سخت کلامی
سے کام لیا ہے۔ اور غصہ میں اپنے اور پرائے کسی
کو نہیں چھوڑا۔ یہہ تو ہوا نہیں کہ خالصہ پنتھہ کی
اصلیت پر کچھہ بحث کیجاتی۔ جس سے اس کی کچھہ
توقیر بڑہتی۔ یا رسالہ تھیوسوفیسٹ میں جو مسٹر
ناگ ناتھہ نے خالصہ پنتھہ کو عیسائیوں کا خوشہ
چین ثابت کرنے کے لئے انجیل کی آیتوں اور
گرنتھہ کی بانیوں کا پہلو بہ پہلو مقابلہ کیا ہے
کچھہ جواب دیا جاتا۔ یا قادیان کے مرزا غلام احمد
کی کتاب "ست بچن" کی تردید کیجاتی جس میں
اونہوں نے خالصہ پنتھہ کی بنیاد کو دین محمدی پر
ظاہر کیا ہے۔ درحقیقت اپنا وقت فضول باتوں میں
ضایع کیا ہے۔ یہیں تک اکتفا نہیں کی۔ اب ایک
اور افسوسناک طریق اختیار کیا ہے۔ یعنی ریواڑی
کے پادری ٹی ولیمس نے (جو آریہ سماج کے مشہور
دشمنوں میں سے ایک ہیں) مدت ہوئی ویدوں کے
خلاف کسی عیسائی رسالہ میں ہرزہ سرائی کی تھی۔
اُسے جلی الفاظ میں دوبارہ اپنے پرچہ میں شایع
کرنا شروع کیا ہے۔ گویا ویدوں کی توہین کا سہل
نسخہ ہاتھہ آیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ڈی خالصہ

پادری ڈیمس کی (جو صرف روٹیاں ہی اسی بات کی کہاتے ہیں۔ کہ دیہہ آدی ست شاستروں کی ہجو کرکے لوگوں کو بہکاویں اور اپنے ست کی فضیلت انکے ذہن نشین کریں) تحریر سے اتفاق کرتا ہے۔ مگر نہایت تعجب کی بات ہے کہ ڈاکٹر ٹرمپ کی رائے سے گھبراتا جو پادری ڈیمس سے ہزار لاکھ درجہ فاضل اور لایق آدمی ہیں۔ جن کو وزیر ہند نے خالصہ مذہبوں کے گرنتھ صاحب کے ترجمہ کے لیے منتخب کیا تھا چنانچہ پچھلی مرتبہ جبکہ لارڈ کرزن لاہور میں آئے تھے تو خالصہ لوگوں نے اُن سے اپنے اڈریس کے ذریعہ شکایت کی تھی کہ وہ ڈاکٹر ٹرمپ نے ہمارے گرنتھ صاحب کو "خالی کتاب ہیں" لکھا ہے اور لکھدیا ہے کہ ان میں کوئی مطلب کی بات نہیں ہے۔ ادہرادہر کے بھگتوں اور شاعروں کے کلام کو یکجا کر دیا ہے۔ لہذا اب آپ از سرِ نو کسی اور شخص سے ہمارے گرنتھ صاحب کو انگریزی میں ترجمہ کرادیں۔ مگر جب خشک اور کورا جواب ملا تو اپنا سا منہہ لیکر رہ گئے۔ "دی خالصہ" کو پادری ڈیمس کی تحریریں نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہیں۔ اسلیئے کہ وہ آریہ سماج کے برخلاف ہیں مگر ڈاکٹر ٹرمپ اور دیگر لایق اہل الرائے کے مقولے اس لیئے تلخ معلوم ہوتے ہیں کہ وہ گرنتھ صاحب کے منافی ہیں۔ پادری ڈیمس کی ہر ایک بات کی آریہ سماج کی جانب سے برابر تردید ہوچکی ہے مگر چونکہ اُن کا رات دن کا روزگار ہی یہہ ہے کہ اپنی گائے جاویں اور دوسروں کی نہ سُنیں۔ اس لیئے ایسے اشخاص کے زیادہ منہہ لگنا محض فضول ہے۔ تاہم دی خالصہ کو شرم آنی چاہیئے کہ جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ ہرگز اُس کی شان کے شایاں نہیں ہے ✽

ایک پادری صاحب اور مسئلہ نجات۔

بہت سے متعصب عیسائی بھی اب کچھ کچھ راہِ راست پر آنے لگے ہیں۔ ایک پادری صاحب نے جن کا نام نامی پادری بے۔ اسلن کارنیٹر ہے۔ ایک مقام پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہہ سوال کہ جو لوگ حضرت عیسے مسیح کے پیرو کار نہیں ہوں گے وہ کیونکر نجات پاویں گے۔ صحیح نہیں ہے نجات کا دروازہ شروع دُنیا سے کھلا ہوا ہے اور جبتک دُنیا قایم رہے گی۔ کھلا رہیگا۔ خدا نے حضرت عیسیٰ مسیح کے اندر داخل ہوکر بہت سے لوگوں کو نجات دلوائی مگر اب بھی جو کوئی نیکی۔ پاکیزگی راستبازی اور بھلائی کے لیئے کوشش کرتا رہتا ہے۔ خدا اُس کا مددگار ہوتا ہے اور اُسے نجات دے دیتا ہے۔ گویا خدا خود نجات ہر زمانہ میں اپنے بندوں کو دیتا ہے۔ پادری صاحب نے خیر میں صاف لفظوں میں فرمایا کہ یہہ کہنا غلط ہے کہ خدا نے صرف نجات کا خاتمہ مسیح پر کر دیا ہے اور یہہ کہ انکو نجات نہیں ملیگی جو حضرت مسیح کا معتقد نہیں ہونگے وہ فرماتے ہیں کہ خدا سب کے دلوں کے اندر اور وہ نیکوں کو نیکی کا پہل دیتا ہے بُروں کو سزا انکے عمل دیتا ہے۔

سبوده پتر کا اور ایک عجیب وغریب کھچڑی

بمبئی پرارتہنا سماج کا پرچہ سبودہ پتر کا ایک براہمو پرچہ ہے۔ پرارتہنا سماج بھی براہمو سماج کا دوسرا نام ہے۔ اس پرچہ نے حال ہی میں لکھا ہے کہ اس وقت عین ضرورت یہہ ہے کہ ہندو مذہب اور عیسائی مت آپسمیں مل جاویں۔ اور مل کر ایک دوسرے کی امداد کریں۔ وہ لکھتا ہے کہ اب تک ہندوستان نے اسلام۔ زرتشت اور بدھ مت کی صداقتوں کو قبول کرلیا ہے اور اب خوشی کا مقام ہے کہ وہ عیسائی مت کی خوبیوں کو بھی جذب کرتا جاتا ہے۔ اس مہمل تحریر سے یہہ نہیں پایا جاتا کہ آیا ہندو سے مُراد پورانک مت نے کچھہ مسلمانوں۔ پارسیوں اور بودہوں سے لیا ہے اور اب عیسائیوں سے لورہا ہو یا یہہ کہ یہہ مختلف مذاہب لوگوں کی غفلت سے اس سرزمین میں پہیل گئے ہیں۔ ہماری سمجھ میں یہہ ہے کہ پورانک مت نے جس میں بہت کچھہ اب تک ویدک صداقتیں موجود ہیں۔ ایک شمہ بھر بھی نہ مسلمانوں سے کچھہ لیا ہے۔ نہ پارسیوں سے نہ بودہوں یا عیسائیوں سے۔ بلکہ اُلٹا اُنہوں نے ان کو پورانک بنالیا ہے۔ چنانچہ حالی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ✽

وہ دینِ حجازی کا بیباک بیڑا۔
نشاں جس کا اقصائے عالم میں پہونچا۔
نہ جیحوں میں اٹکا نہ قلزم میں جہجکا
مقابل ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا
کیئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر۔

پارسیوں کے تمام رسم و رواج پورانک ہوگئے تھے اور اب بھی ہیں مگر تہوڑے عرصہ سے کچھہ کچھہ تبدیلی واقع ہونے لگی ہے۔ بودہ مت تو ہمیشہ ہی اس میں صرف جیو رکشا کا زیادہ التزام تہا اور کوئی بات نئی نہیں تھی۔ عیسائیوں سے پورانک مت نے کوئی بات نہیں لی۔ اور نہ اب لے رہا ہے "البتہ براہمو پرچوں کا ذائقہ بگڑ رہا ہے اس لیئے اونہیں ہمیشہ یہہ فکر رہتی ہے کہ کوئی خلط ملط شے کھانے کو ملے ✽

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲۷ و ۲۸ جنوری ۱۹۰۰ء دہوم دہام سے ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۶ کی شام کو ہوگا۔ جو بھائی تشریف لیجاویں وہ سٹیشن دورا ہے کا ٹکٹ لیں۔ وہاں پر کشتی وغیرہ کا سب پربندھ ہوگا۔

دھرموپدیش

प्राणो ह्येष यः सर्वभूतैर्विभाति विजानन् विद्वान् भवते नातिवादी । आत्मक्रीड आत्मरतिः क्रियावानेष ब्रह्मविदां वरिष्ठः ॥ ४ ॥

سرشٹی کا کون سا پدارتھ ہے جو اُس مہان شکتی کی اسیم مہان اور اننت گیان کی ساکھشی نہیں دے رہا۔ سورج اُسکے مہان تیج اور پربھوتا کی کو ارشا رہا ہے۔ چاند اُس کے شانت اور دیالو بھاؤ کا پرچے دے رہا ہے وایو اپنے شیتل جھونکوں سے وشواس دلا رہی ہے۔ کہ پرانوں کا پران وہی جگت نیتا پربھو ہے۔ انا پیدا کر کے سگندھت پُشپ۔ سوادشٹ پھل اور میوے روگ ناشک اوشدھیاں دینے والی بنسپتی۔ برکھش اور لتائیں سب کی سب اُسی امرت سروپ کی اپار کرونا کا یش گاین کر رہی ہیں۔ کہ جو اپنے اٹوٹ دیا بھنڈار سے اعلےٰ سے اعلےٰ پدارتھوں کا دان دیتا ہوا اپنی آتما کے لئے سُکھ کی سامگری بہم پہونچا رہا ہے۔ اُسی کی پریرنا سے جیو آتما کے گُنوں کا پرادربھاؤ ہوتا ہے۔ اُسی کی شکتی سارے برہمانڈ کے اندر کام کر رہی ہے۔ پرکاشکوں کا پرکاشک سب کو روشنی دینے والا کیا وہی پرکاش اور کیا گیان کی انتر جیوتی ہر ایک کا نرماتا وہی ہے۔ سورج کی تیکشن کرنوں سمندر کی لہروں۔ پربتوں اور بنوں میں اُسی کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے۔ ایک ایک نیم کو ہم اُسکے اندر سے نکلتا دیکھتے ہیں۔ سارے نیموں کا کیندر وہی ہے۔ اسی لئے مہرشی فرماتے ہیں۔ کہ وہ پران ارتھات سمپورن وشو کی جان ہے۔ جس کی دانائی تمام کائنات پر انکت ہے۔ جو ودوان اُس کے سروپ کو جان لیتا ہے۔ بے فائدہ واد وواد کو تیاگ دیتا ہے۔ وہ آتم سروپ میں کریڑا کرتا ہوا اپنے آپ میں مگن اور کریا یکت ہوتا ہوا برہم ودیا میں نپُن ہو جاتا ہے۔ سچ مچ جب تک منشیہ اس اننت روپوں اور درشنوں والی بدھی کی سرشٹی کی پرتیک گھٹنا کو ورن کرکے اُس مہان شکتی تک نہیں پہونچ جاتا کہ جس کا بل۔ گیان اور کریا سبھاوک ہے۔ جو کہ تمام کائنات کی جان ہے۔ اس کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ جس سمے کہ وہ پرانادھار جگت جیون۔ پرم مہرشی نیتا کے سروپ کو ساکھشات کر لیتا ہے۔ اُسکی ساری اچھیائیں پورن ہو جاتی ہیں۔ پھر اُسکو کیا ضرورت کہ وہ واد وواد کرے وہ پرورت ہی آنند سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہوا سب کچھ بھول جاتا ہے۔ کسی پرکار کی سنسار کی موہ ممتا یا پکشپات اُسکو نہیں رہتا۔ پرماتما کی منگل اچھیا کو دھارن کئے ہوئے سروت میں آروڑھ رہتا ہے۔ ایسے ہی مہان پُرش جگت میں سچے اُپدیشٹا کہلانے یوگیہ ہیں ٭

٭ اوم شم ٭

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اڈیٹوریل نوٹس

پنڈت بھیم سین جی وہیان دیں

آریہ ورت رانچی کے کسی گذشتہ پرچہ میں ایک آریہ مہاشے کا پتر پرکاشت ہوا تھا جس میں یہہ ظاہر کیا گیا تھا کہ پنڈت بھیم سین جی سبھا وک آریہ سدھانت نے جو یگیہ کروایا ہے اُس میں آٹے کا پشو بنا کر بلی دان دیا گیا۔ اس پر اُسی پتر میں پنڈت بھیم سین جی نے اپنا ڈیفنس پیش کیا جس میں اُنہوں نے سہل شبدوں میں ایسا کرنا سویکار کیا ہے۔ بلکہ ایک دو اور وید ورودھ کارروائیاں کرنے کا بھی اقرار کیا ہے اور دلیل یہہ دی ہے۔ (جس کا کہ وہ خود اپنے لیکھوں میں زور شور سے کھنڈن کر چکے ہیں) کہ براہمن اور سوتر آدی گرنتھوں میں اس پرکار کی ودھی ملتی ہے اور ویسے بھی اِن کے کرنے میں کوئی ودش پرتیت نہیں ہوتا کیونکہ ایسا کرنا دھرم کے کسی لکشن کے ورودھ نہیں ٹھہرتا۔ اور ساتھ ہی اس بارہ میں لیکھہ وِدارا وچار کرنے سے بھی پہلو تہی کی ہے جس سے انومان ہوتا ہے کہ وہ اپنے پکش کی کمزوری کو خود انوبھو کرتے ہیں۔ ورنہ اس کے کیا معنے کہ ہم اس بارہ میں بحث نہیں کریں گے۔ ایسا کرنے سے ہمارے پرمارتھ کے سادھنوں میں گھن پڑتا ہے وغیرہ۔ اس پرکار کی باتوں سے پرتیت ہوتا ہے کہ کسی دشیش نمت سے پنڈت جی یہہ ہٹ لیا کر تو بیٹھے ہیں۔ پرنتو پبلک کے روبرو اُنہیں اپنی بھول سویکار کرنے میں سنکوچ معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ کوئی وجہہ نہیں کہ اس پرکار ٹال مٹول کر کے وہ اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں۔ اگرچہ آریہ سماج کے لئے اُن کی یا کسی اور پنڈت کی کوئی کارروائی یا رائے سند نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آریہ سماج کسی منشیہ کو منزہ بالخطا نہیں مانتا اُس کے لئے تو منزہ بالخطا وہی ہے جو کہ پرتیکش آدی پرمانوں اور ایشوری گیان وید کے انکول سدھ ہو۔ مگر آریہ سماج کے ساتھہ پنڈت جی کا پورا سمبندھ ہونے کے باعث اُن کی ان کارروائیوں کی بنا پر مخالفین آریہ سماج پر طرح طرح کے بیجا آکشیپ کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم پنڈت جی سے بڑے ادب کے ساتھہ نویدن کرتے ہیں کہ مہرشی دیانند کے لگائے آریہ سماج روپی کلپ برکش کے ساتھہ یدی وہ کچھہ بھی ہت رکھتے ہیں۔ تو یا تو وہ صاف لفظوں میں اپنی بھول کو سویکار کریں۔ یا ڈٹ کر اپنے پکش کو سدھ کرنے کے لئے اُدیت ہوں ورنہ اُن کی بیجا خاموشی سے سماج کو جو کچھہ ہانی پہونچیگی اُسکا بھار اُنکی گردن پر ہوگا۔

گورُوکل کی کامیابی

گُرُوکل کے پریمی یہہ خوشخبری سُن کر پرسن ہوں گے کہ لکھنؤ میں کانگریس کے جلاس کے موقعہ پر گوروکل بھکشا منڈلی کو بھاری کامیابی ہوئی وہاں دشیش کارنوں سے بھکشا مانگنے کا کام ملتوی کیا گیا۔ ورنہ معقول بھکشا ملنے کی درڑہ آشا تھی۔ صرف سکیم تقسیم کی گئی۔ اور مختلف صوبوں سے پدھارے ہوئے وِدوان اور وچارشیل پُرشوں کے پاس جا جا کر اُنکو اس پوتر تحریک کے اغراض اور مقاصد مفصل طور پر سمجھائے گئے۔ پنڈال میں ایک ہزار سے زیادہ کی حاضری میں شریمان لالہ منشی رام جی کا ایک پربھاوشالی ویاکھیان گُروکل کی فضیلت اور ضرورت پر ہوا جس کو سُن کر بڑے بڑے وِدوانوں نے اِس پاک تحریک سے اپنی ہمدردی ظاہر فرمائی۔ اور تن من دھن سے امداد دینے کا اقرار کیا۔ ہم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اس کامیابی پر مبارک باد دیتے ہوئے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ گروکل بھکشا منڈلی کے علاوہ ایک مضبوط ڈیپوٹیشن۔ بمبئی بنگال وغیرہ پرانتوں میں کام کرنے کے واسطے بھیجنے کا شیگھر پربندھ کرے۔ اِس سے ایک تو ان پرانتوں میں ویدک دھرم کا خاطر خواہ پرچار ہوگا دوسرے دھن کی پوری پوری مدد مل کر گروکل جیسا عظیم الشان کام موجودہ مُردہ سپرٹ سے نہیں چل سکے گا۔ اس کے لئے ہر ایک آریہ سماج کی عموماً اور شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی خاص توجہہ کا ہی لگاتار جوش اور پورشارتھہ سے کام کرنے کی ضرورت ہے ٭

(دُوبلیوسی)

گرُوکل کے پریمیوں کیلئے

(۱) اِس وقت تک سترہ ہزار سے کسی قدر زیادہ روپیہ نقد گوروکل کے لئے اکٹھا ہو چکا ہے۔ میں بھرمن کرتا ہوا۔ اب کچھ عرصہ تک لاہور مقیم ہونے کے لئے آ گیا ہوں۔ اس عرصہ میں باہر بھی آس پاس چکر لگاؤں گا۔ لیکن زیادہ تر ارادہ لاہور رہکر کسیقدر آرام کرنے کا ہے۔ اسلئے کُل خط و کتابت میرے نام حسب ذیل پتہ پر کیجیے۔ "منشی رام جگیاسو۔ ہندو ہوٹل لاہور"٭

(۲) جو صاحبان گوروکل کی مدد میں روپیہ میری معرفت ہی بھیجنا چاہیں وے بھی اسی پتہ پر منی آرڈر یا کرنسی نوٹ رجسٹری کرا کے بھیجا کریں٭

(۳) بھکشا منڈلی کا بقیہ برتانت بھی کسیقدر آرام کے بعد لکھنا شروع کروں گا۔

(۴) جن آریہ سماجوں میں گُروکل کے لئے وعدے ہو چکے ہیں۔ اُن کے ادھکاریوں سے پرارتھنا ہے کہ جلد وعدوں کو نقدی میں تبدیل کر کے روپیہ لاہور میرے پاس بھیجدیں۔

ویدک دھرم کا سیوک

(منشی رام)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ریویو

جنتری بابت سنہ ۱۹۰۰ء مرتبہ لالہ ... لال جی منتری آریہ سماج کرنال گذشتہ سال سے یہ جنتری نکلنی شروع ہوئی ہے۔ مولف نے اس کو مفید عام اور ہر طرح سے دلچسپ بنانے میں پوری کوشش کی ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ اُن کو اسمیں بہت کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مختلف علمی۔ مذہبی اور عملی رشیوں پر جو مضامین درج کیے گئے ہیں عالی اور قابل پڑھنے کے ہیں۔ ایک اعلیٰ درجہ کی جنتری میں جس قدر ضروری مصالح ہونا چاہیئے بڑی کوشش کے ساتھ جمع کرکے اس میں درج کیا گیا ہے۔ آریہ پرشوں کے لیئے یہہ جنتری خصوصاً زیادہ کار آمد ہو سکتی ہے۔ جو لوگ آریہ سماج کی عام حالت سے واقفیت حاصل کرنا چاہیں۔ وہ بھی اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اُردو دان آریہ پُرشوں کو ضرور اس کی ایک ایک کاپی خرید کر مولف کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ تاکہ آیندہ سال اُن کو اس سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کا اُتساہ ہو۔ چھپائی عمدہ ہے قیمت ۵ر مصنف سے یا سطبع ست دہرم پرچارک سے مل سکتی ہے ٭

بھاسکر پرکاش بزبان ہندی مصنفہ شریمان پنڈت تلسی رام سوامی سمپادک رسالہ وید پرکاش شہر میرٹھ۔ یہہ کتاب پورانک پنڈت جوالا پرشاد مُراد آبادی کرت دیانند تمر بھاسکر کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ اس میں لایق مصنف نے معترض کی ہر ایک حجت متعلقہ ستیارتھ پرکاش کا نہایت معقولیت اور سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا ہے۔ چونکہ سناتنی لوگ پنڈت جوالا پرشاد کی کتاب پر بہت نازاں ہیں۔ اور بمبی کے ایک مشہور پریس کی طرف سے نکلنے کے باعث اس کتاب کی اشاعت بھی دور دور تک ہو چکی ہے۔ اسلیئے ہر ایک آریہ پُرش کا فرض ہے کہ وہ بھاسکر پرکاش کی اشاعت میں پوری کوشش کرے۔ ہر ایک سماج کی پُستکالیہ میں اس کی ایک ایک کاپی ضرور موجود رہنی چاہیئے۔ جن مہاشوں نے تمر بھاسکر کا ملاحظہ فرمایا ہے۔ اُن کو بھاسکر پرکاش بھی ضرور دیکھنا چاہیئے۔ سچیہ استیہ میں تمایز وہ بھی کر سکتے ہیں۔ چھپائی عمدہ۔ ضخامت چار سو صفحوں سے زیادہ۔ قیمت ۱ر ہے جو کسیقدر زیادہ ہے۔ مصنف سے مل سکتی ہے ٭

سماج درشن یعنی آئینہ تمدن۔ مولفہ بابو پی۔ آر۔ میرٹھ بزبان اُردو۔ چھپائی عمدہ قیمت ۳ر۔ اس کتاب کے تین ابواب ہیں۔ باب اول میں خاندان۔ انسان کے ذاتی حقوق اور فرائض۔ تہذیب۔ گورنمنٹ۔ دہرم۔ تعلیم۔ سنسکار اور ورن ان آٹھ وشیوں پر دلچسپ پیرایہ میں بحث کی گئی ہے۔ باب دوم میں زر سکوک۔ مالیت۔ اُجرت۔ ٹیکس۔ تجارت۔ کفایت شعاری اور دوان کے متعلق خیالات ظاہر کیئے گئے ہیں۔ باب سوم میں صفائی ہون یگیہ اور تیوہار کا بیان ہے۔ مصنف سے مل سکتی ہے ٭

ابطال الاسلام مصنفہ لالہ گوبردہن داس جی ملتانی۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف کردہ کتاب آریہ دہرم یا نیوگ کا ناول کا دندان شکن جواب باصواب دیا گیا ہے۔ مصنف نے جہاں مرزا صاحب کی نیوگ کے متعلق حجتوں اور غلط بیانیوں کی پوری پوری قلعی کھولی ہے۔ اور معقولیت کے ساتھ مسئلہ نیوگ کی فضیلت پر بحث کی ہے۔ وہاں ساتھ ہی محمدی اخلاق کا بھی فوٹو کھینچنے میں کمال کر دکھلایا ہے۔ حق کے متلاشیوں کو اس کتاب کا ضرور ملاحظہ کرنا چاہیے۔ گشن چند اینڈ کمپنی شاہ عالمی دروازہ لاہور سے مل سکتی ہے ٭

تحقیق الالہام مصنفہ ماسٹر خیراتی لال سکندر آبادی وارد حال آریہ سماج ثابت گڑھ ضلع بلندشہر قیمت ۲ر۔ اس ٹریکٹ میں مسئلہ الہام کے متعلق عام فہم پیرایہ میں چھان بین کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ وید ہی سچا الہام ہے۔ مصنف سے مل سکتا ہے ٭

مندرجہ ذیل ٹریکٹ بابو جگن ناتھ صاحب منتری آریہ پرتیندھی سبھا ممالک مغربی و شمالی و اودھ برائے ریویو ارسال فرماتے ہیں ٭

(۱) **ایشور کی ستتا**۔ اس میں پرمیشور کا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ایک پیسہ ٭

(۲) **عیسائی مت پریکشا**۔ اسمیں عیسائی دین کی پول ظاہر کی گئی ہے۔ قیمت ایک پیسہ ٭

یہہ دونوں ٹریکٹ سرل بھاشا میں ہیں۔ سرو سادھارن کے لیئے اُپیوگی ہیں ٭

ولیتیہ سدھار نبندھ۔ بزبان ہندی قیمت ایک پیسہ مصنفہ بابو داؤ دیالو جی ہاپوڑ نواسی اسمیں یہہ بیان ہے کہ ناگری پرچار کا اولیہ ایک تر ولیشوں پر ہے۔ بابو پرسنداس منتری ناگری پرچارنی سبھا ہاپوڑ ضلع میرٹھ سے مل سکتا ہے ٭

گیت کلانِدہی۔ بزبان ہندی۔ اس میں ادتم ادتم بھجن ہیں۔ قیمت ١ر۔ پنڈت لچھمن لال جی ہیڈ ماسٹر گنگ سکول سیانہ ضلع بلندشہر سے مل سکتی ہے ٭

آریہ سماج آگرہ

کا سالانہ جلسہ تاریخ ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج کمالیہ کا سالانہ جلسہ ۳ و ۱۴ دسمبر کو کامیابی کے ساتھ ہوا۔ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے سشریمان پنڈت کرپا رام جی و پنڈت ریلا رام جی و پنڈت گرودھاری لال جی و پنڈت بھگت رام جی و پنڈت بھیرا رام جی شامل جلسہ ہوئے تھے
۔مہاشے جیمنی جی۔
بی۔اے مختار ملتان سے پدھارے تھے۔ باوجود ہندؤں کی سخت مخالفت کے جلسہ نہایت سمارت ہوا

برنالہ ۱۰ دسمبر۔ سماج کی ستسنگ کا بڑا جگ بعد بہائی لالہ جیوا رام جی منتری سماج ہذا کے مکان پر پدھارے۔جہاں بھجنوں کے بعد ہون ہوا۔ مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ یکم جنوری ۱۹۰۰ء لالہ بینی پرشاد جی اپ پردھان آریہ سماج انبالہ شہر و لالہ جیوا رام و لالہ رام لعل و لالہ سریا رام و لالہ جگن ناتھ ممبران سماج برنالہ نے برنالہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں پرچار کیا۔ لالہ بینی پرشاد جی کا ویاکھیان ایک سو کی حاضری میں ہوا۔ لوگوں نے پرشن کئے جن کا اوتر شانتی کے ساتھ دیا گیا۔ ہماری بہائیوں کا پورشارتھ قابل تعریف ہے ٭

موضع ہوٹیاں متصل ویرووال میں فتح آباد اور ویرووال کے پورانک پنڈتوں نے ایک ہندو جاٹ کو جو کہ عرصہ پندرہ سال سے مسلمان تہا بعد از پرائشچت شدہ کیا ہوں ہو کر سب پنڈتوں وغیرہ نے اُس کے ہاتھ کا پانی پیا۔ دیکھیں اب پنڈت گرپا ناتھ جی اپنے پورانک بہائیوں کے لئے اِس جرم کی پاداش میں کونسا پرائشچت تجویز کرتے ہیں۔

آریہ سماج بھیرہ نے ایک ریڈنگ روم کہولا ہے۔ اور سب سبھاسدوں کے ہر روز اکٹھے ملکر

ستدھیایا کرنے آدی کا بہی پربندھ کیا ہے۔ بہگت پہیارا رام و بہائی کرپا رام اس بارہ میں خاص ادیوگ کر رہے ہیں ٭

سادہو تیشا نند جی ا ناتھ بہارت سیوک نے ۱۲ سے ۱۹ دسمبر تک جیتولی سٹیشن میں خوب زور شور سے ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ پورا نکوں نے ہر یہ کا سے سنگ کیا اور وگہن ڈالا۔ پہر تو نا کامیاب رہے ۲۷ دسمبر کو سادہو جی نے بستی صاحب والہ میں پرچار کیا۔ لوگ بڑے پریم سے سنتے رہے۔ ملی پور اور فیروزپور میں اپدیش کرتے ہوئے سادہو جی ۱۰ جنوری کو مظفر گڑھ میں پہونچ گئے۔

لالہ موسے لالہ جیرام داس جی منتری آریہ سماج لالہ موسے لکہتے ہیں کہ اس سماج نے اراضی ایک کنال بمشاہرہ ۱۱۰ روپیہ کو برائے آریہ مندر خرید کی تہی۔ جس کی تعمیر کے لئے یہ تجویز پاس ہوئی تہی کہ ایک کنوآں و چاردیواری معہ ایک کمرہ کے بافعل بنایا جاوے۔ اس کام کے لئے ۱۲۲ روپیہ مانہوز آمدنی اور ۱۳۲ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ کنوئیں کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اب صرف مندر کا کام باقی ہے۔ یہہ سماج سردار دیوا سنگھ ٹہیکہ دار کہوسٹ بلوچستان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ جنہوں نے ۳۰ روپیہ نقد اپنی جیب خاص سے اور ۱۶ روپیہ دیگر چندہ کہوسٹ سے فراہم کرکے اس سماج کے نام روانہ فرمائے ہیں۔ اگر اسی طرح اس سماج کو مدد ملتی رہی تو اُمید ہے کہ مندر کا کام جلد تر ختم ہو جاوے گا۔ یہہ سماج بابو منگل سین صاحب میل ایجنٹ وسیتکا دہکش آریہ سماج لالہ موسے اور سردار مول سنگھ صاحب سکول ماسٹر واسسٹنٹ سکرٹری کی تبدیلی کا افسوس ظاہر کرتی ہے۔ کیونکہ سماج کا بہت سا کام انکی بدولت سر رہا تہا۔ اُپ پُستک دہکش کا کام بابو دیوان سنگھ کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور مندر کا کام جو سردار مول سنگھ صاحب کی سپرد تہا وہ لالہ کرم چند صاحب...

ست و دہرم پرچار کے جلسہ برنشہر ...

ڈسپنسگ کلرک کے حوالہ کیا گیا ہے۔ جو ایک پورشارتہی بہائی ہیں۔ اور اُمید ہے کہ جلد ہی اس کام کو ختم کرائیں گے۔ ٹہیکہ دار رجپن سنگھ و درایور لالہ ... کا یہہ سماج شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ جنہوں نے اپنے کا مکان جو متصل اراضی آریہ مندر کے واقع ہے بغیر کرایہ کے تاوقتیکہ سماج کا اپنا مندر مکمل نہیں ہوتا۔ سماج لگانے کے لئے عنایت فرمایا ہے۔ پرماتما ایسے بہائیوں کی ہمت کو روز بروز ترقی دے۔ لالہ نند لال صاحب گوڈس کلرک لالہ موسے نے ۱۰ روپیہ سماج مندر کے لئے عنایت فرمائے اور دیگر چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے ٭

مسٹر سومناتہ راؤ جی جو کہ آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی طرف سے مدراس پرانت میں پرچار کر رہے ہیں اُپدیشک نیت ہوتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کا زبان تلیگو میں ترجمہ کرنے کا وچار کر رہے ہیں ٭

منتری آریہ سماج نجیب آباد لکہتے ہیں کہ آریہ سماج نجیب آباد کا سالانہ جلسہ ۳ و ۴ فروری ۱۹۰۰ء کو ہونا نیت ہوا ہے۔ جملہ دہرم جگیا سوؤں سے نویدن ہے کہ وہ اس دن سماج میں پدھار کر دہرم لابہہ اٹھاویں

نوٹ سماج اشیاء ضروری کے صرف بہار نے کا ذمہ وار ہے۔ کچا و پکا دونوں قسم کے کہانے کا انتظام کیا جائیگا۔ قیمتاً مل سکے گا۔ ہمارے سماج کے جلسہ پر بڑے بڑے لیکچرار اور اُپدیشک پدہاریں گے۔ ہمارے صوبہ کے سماجی بہائیوں کو خاص کر اپار تہ سے نہ دینا چاہیئے "٭

رانچی آریہ سماج کا وچار شکہیا ایک سکول پاٹہشالا کہولنے کا ہے ٭

لوکل آریہ سماج کے ستسنگ کے جلسہ میں ہون اور بہجنوں کے بعد پنڈت ریلا رام جی نے ایشور پرارتہنا کے بعد کتہا کی اور لالہ وزیر چند جی نے ستیہ وشواس پر ویاکہیان دیا۔ شری پنڈت برہمچاری ستیا نند جی نے جینی مت پر ستنہ سپیچ دی ٭

(۴) آریہ سماج مالیر کوٹلہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مالیر کوٹلہ کے وارشکُتسو کی بابت
... اُپدیش کی اُمنگوں کو ابھی سے تازہ کرتی
... کی شام کو نگر کیرتن دھوم دھام سے کیا گیا تھا
... ۱۹۰ ... جلسہ بڑا بارونق تھا۔ چاروں طرف آریہ
ہی آدمی نظر آتے تھے۔ لوگوں پر بھجنوں کا اثر بہت
... اور ... صاحب کا ویاکھیان کے ساتھ ... کی رڑائی
... ہوئی۔ اور سب آریہ بھائی دو تارے کی جگہ
... بجے سورے بھجن گائے ... دوسرے دن پراتہ
... ہون کے بعد پنڈت دولت رام جی نے ایشور پرارتھنا
کے بعد ایک منوہر اُپدیش ایشور بھگتی اور ... پر
ہوا جس کا پربھاو اُتم پڑا۔ اس کے بعد ایک بھجن
ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ دوپہر کے دو بجے پھر کارروائی
آرمبھ ہوئی۔ پہلے بھجن ہوئے اور بعد ازاں دھرم چرچا
ہوئی۔ ایک محمدی بھائی نے اعتراض کیا کہ سوامی
جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں کہ خلقت کے پیدا کرنے
والا اور پرورش کرنے والا پہلے واحد تھا اور پھر آگے
جا کر لکھتے ہیں کہ مادہ۔ روح اور خدا یہ تینوں
انادی ہیں۔ یہ دونوں باتیں آپس میں متضاد ہیں
کیونکہ پہلے فقرہ میں "واحد" کا لفظ پڑا ہے۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی شے
نہ تھی۔ صرف وہی تھا اور دوسرے سے معلوم ہوتا
ہے کہ تین ہیں۔ اس کا جواب لالہ سومناتھ جی پردھان
آریہ سماج روپڑ نے نہایت عمدگی سے دیا۔ مگر مولوی
صاحب اپنے ہٹھ پر قائم رہے۔ آخر اُن کی تسلی
کے واسطے اُن کو دوسرے دن اپنی شنکا نوارن
کرنے کا موقعہ دیا تھا۔ بعد ازاں پنڈت ... نام
ستیانند جی کا ویاکھیان برہمچریہ پر ہوا۔ آپ نے
بتلایا کہ جب تک ... برہمچاری ہو کر ... میں

پیدا نہیں ہوتے۔ بیماریوں سے رہائی پانے کا خیال
اور قومی ترقی کی امید باطل وہم ہے۔ بعد ازاں
پنڈت ... رام رتن جی کا ویاکھیان جس پر ان پنجابی سکھ
دھرم کی اصلیت پر ہوا۔ آپ نے نہایت خوش اسلوبی
سے بتلایا کہ سکھوں نے اپنے گوروؤں کی تعلیم کو بالکل
فراموش کر دیا ہے اور ان کی موجودہ حالت بالکل
پورانک مت کی تصویر ہے۔ جب تک سکھ لوگ
جیسا کہ ان کے گوروؤں کا اکثر جگہ اُپدیش ہے ویدک
دھرم کو گرہن نہیں کرتے کبھی اُنتی نہیں کر سکتے
اس کے بعد بھجن ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ رات کو
وقت پنڈت ... ناتھ جی کا منتری سماج کے مکان
پر ویاکھیان ہوا۔ آپ نے یوگ کے آٹھ انگوں یم
نیم آسن۔ پرانایام۔ پرتیاہار۔ دھارنا۔ دھیان
اور سمادھی کو پاتنجل یوگ کے مطابق مفصل طور
پر درشایا۔ سامعین کے دلوں پر اس لیکچر کا اثر
نہایت اعلیٰ ہوا۔ دوسرا دن ہون کیا گیا
اور اس موقعہ پر جینیوں کے ایک گورو سادھو لچھمن داس
جی نے ویدک دھرم کو سویکار کیا۔ آپ کا منڈن
سنسکار کرایا گیا اور تب اپنشدوں کے سنسکار ودھی
کے مطابق آپ نے سنیاس لیا۔ آپ کا نام ست
جلاشی ہونے کی وجہ سے ستیانند رکھا گیا۔ اس
کارروائی کے بعد پنڈت دولت رام جی نے ایشور
پیدا کرنے کے بعد اُپدیش دیا۔ کہ جگیاسو اور گورو کیسے
ہونے چاہئیں۔ آپ نے بتلایا کہ جگیاسو یعنی راہِ حق
کے متلاشی کو ہر وقت ستیہ گرہن کرنے کے لئے
طیار رہنا چاہئے۔ اور گورو وہی ہے جو کہ ایسی شکشا
کی تلاش میں ہو اور خود نیک ہو۔ اسکے بعد سوامی
ستیانند جی مذکور نے ایک دلچسپ ورتانت اپنی
سرگذشت کا سُنایا۔ وہ قابل ذکر ہے۔ آپ نے
بتلایا کہ میں ضلع راولپنڈی تحصیل گوجرخان کا باشندہ
ہوں۔ پندرہ برس کی عمر میں مجھے جینی سادھوؤں
کی سنگت ہوئی۔ ان کی بیرونی کارروائی
دیکھ کر میرا اُن سے پریم ہو گیا۔ اُن کے اُپدیش کے

مطابق میں لاہور آیا۔ اور وہاں سادھو
سوہن لال سے دکھشا لی۔ اور نہایت خوشی سے رہنے لگ
گیا۔ اُس وقت میری حالت بچپن کی تھی۔ اس کے
بعد میں نے ۴۵ سوتر گرنتھ پڑھ کر بھگوتی سوتر جو
سب سے بڑا ہے وہ بھی مطالعہ کیا۔ اور بعد ازاں
سیالکوٹ جا کر کرم گرنتھوں کا پاٹھ کیا۔ اسکے
بعد جب میں ڈسکہ میں آیا تو میرے من میں شنکا
اُٹھی ہوئی کہ اس میں جو اور پونیہ کرم وغیرہ کو بھی
ہیں ویسا لکھا ہے سو سمجھو ہے۔ کیونکہ جین
مت کے انوسار پانچ اور روپ جڑ یعنی مادی ہیں
اور جیو کو بھی اس مت کے انوسار گیانی نہیں
ہوتا ہے۔ انہیں نے کس نوبی میں؟ یہ
دونوں ہی رستہ کے انجان اور شنکی۔ سب کوٹاں
کوٹ یوجن دور جگہ (سورگ نرک) میں بنا بھیجے
تمسرے کے کیسے جا سکتے ہیں۔ اس واسطے کوئی
اور طاقت ان کو بھیجنے والی ضرور ماننی پڑے گی۔
ایسی ایسی شنکاؤں سے میری شردھا ایشور میں
ہوئی۔ اور بعد ازاں میں نے ستیارتھ پرکاش کو
پڑھا۔ اور جیسا کہ سوئم میری شردھا ایشور میں
ہوئی تھی ویسے ہی وہاں پایا۔
رفتہ رفتہ میں جین مت کو بالکل لغو خیال کرنے لگا
اور ویدک دھرم کی طرف توجہ کرنے لگا۔ آخر مجھے
یقین ہو گیا کہ یہ مت بالکل سچا ہے۔ اس کو سویکار
کرنا چاہئے۔ ساتھ ہی میرے دل میں یہ بھی خیال
پیدا ہوا کہ مجھے جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ ذرا
اور وچار لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ دھرم بھی
چھوڑنا پڑے۔ میں نے دو برس تک کئی پہلوؤں
سے آریہ دھرم کی پریکشا کی۔ مگر ہر ایک طرح سے
مکمل پایا۔ آج میں سچے دل سے پرماتما کی شرن
میں آ کر آریہ دھرم کو قبول کرتا ہوں۔ ایک جینی
گورو کے یہ الفاظ جین دھرم کی موت کا نقارہ
ہے۔ سب جینیوں کو اس سے سبق لینا چاہئے اور
شیگھر ہی ماتا کی شرن میں آنا چاہئے۔ بعد ازاں

بھجن ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ دو پہر کے دو بجے سے پھر کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے بھجن ہو کر پھر دھرم چرچا شروع ہوا۔ وہی مولوی صاحب آ موجود ہوئے۔ اُنہوں نے پھر وہی سوال دُہرایا۔ لالہ وزیر چند جی نے اُن کے ہر ایک اعتراض کا معقول جواب دیکر اُن کو بالکل لاجواب کر دیا۔ اس بحث کا اثر نہایت اچھا ہوا۔ بعد ازاں لالہ وزیر چند جی نے ویدپرچار فنڈ کے لئے اپیل کی جس پر قریباً ساٹھ روپیہ نقد چندہ ہوا۔ تت پشچات پنڈت شوناتھ جی کا گوروکل پر ویاکھیان ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔ رات کے وقت پنڈت شوناتھ جی کا ویاکھیان ستیہ کی اُنتی پر ہوا۔ اور لالہ وزیر چند جی نے سنکیرتن کیا۔ اثر بہت اچھا رہا۔

راقم (گوبند رام)

آریہ مسافر میگزین

(۱) جن مہاشیوں نے سوچنا دیدی ہے کہ اُن کے نام فی الحال رسالہ وی پی روانہ نہ کیا جاوے۔ اُن کے علاوہ باقی صاحبان کے نام اس ماہ سے نمبر وار رسالہ وی پی ہونا شروع ہوگا۔ اُمید کہ کوئی صاحب انکاری نہیں ہوں گے۔ جو صاحب رسالہ بند کرنا چاہیں وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں۔

(۲) نومبر کا رسالہ خریداران کے نام روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی مہاشے کو نہ پہونچے تو کرپا کر کے اطلاع دیں۔ دسمبر اور جنوری کے رسالے چھپ رہے ہیں۔ اس ماہ کے اندر اندر ہی روانہ ہوں گے۔

المشتہر

پیبرا آریہ مسافر میگزین جالندھر شہر

فہرست چندہ

جو کہ افریقہ کے آریہ بھائیوں نے اکٹھا کر کے معرفت سردار سندر سنگھ جی بنام لالہ دیوراج جی ارسال فرمایا

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
۱	بابو سندر سنگھ ہیڈ خزانچی	۱۱۰	۱۰	۱۰	۰	۱۳۰
۲	بابو گنگا رام اورسیر	۱۰۰	۰	۰	۰	۱۰۰
۳	بابو متھرا داس بیچ کلرک	۱۰۰	۰	۰	۰	۱۰۰
۴	بابو بھگت رام سٹور کیپر	۱۰۰	۰	۰	۰	۱۰۰
۵	بابو راجا رام گوڈس کلرک	۲۰	۰	۰	۰	۲۰
۶	بابو امن جی دتی گوڈس کلرک	۰	۰	۱۰	۰	۱۰
۷	بابو نتھا سنگھ جمعدار	۲۰	۰	۰	۰	۲۰
۸	سردار سنتوکھ سنگھ منشی ...	۱۰	۰	۰	۰	۱۰
۹	نکا کیش کونسٹر	۱۰	۰	۰	۰	۱۰
۱۰	حکما چپڑاسی	۲	۰	۰	۰	۲
۱۱	لالہ رامچند ٹھیکہ دار	۱۳۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۶۰
۱۲	میاں نانک ٹھیکہ دار	۵۰	۰	۰	۰	۵۰
۱۳	پنڈت گنگا رام اُپدیشی اورسیر	۲۰	۰	۰	۰	۲۰
۱۴	بابو رلا رام پے کلرک	۰	۰	۵	۰	۵
۱۵	بابو رلا رام بھلہ پے کلرک	۱۰	۰	۰	۰	۱۰
۱۶	بابو خوشی رام گارڈ	۱۰	۰	۰	۰	۱۰
۱۷	سردار رکن سنگھ یارڈ فورمین	۲	۰	۰	۰	۲
۱۸	پنڈت جی۔ ایل۔ گٹ پے۔	۰	۰	۱۰	۱۰	۲۰
۱۹	بابو بنسی لال گوڈس کلرک	۱۰	۰	۰	۰	۱۰
۲۰	بابو کہاول کر ریلوی ہیڈ خزانچی	۵۰	۲۵	۰	۲۵	۱۰۰
۲۱	بابو خوشی رام سٹیشن ماسٹر	۵	۰	۵	۰	۱۰
۲۲	بابو واہیر سنگھ دکاندار	۵	۰	۵	۰	۱۰
۲۳	بابو اگھر چند رگھوش گوڈس کلرک	۱۰	۰	۰	۰	۱۰
	میزان	۶۶۹	۴۵	۵۵	۴۵	۹۲۴

ہمارے بھائیوں کی اُدارتا قابل تعریف ہے۔ ماتما اُنکو اس سے بھی بڑھ کر مقدور دے۔ (ایڈیٹر)

مراسلات

ایڈیٹر مضمون نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔

آریہ برادری یا آریہ جاتی

...موجودہ وقت میں آریہ سماجوں کی حالت کے سدھار
...بجائے بگڑتا ہوا رہا ہے۔ بیدار مغز ریفارمران
...جاتی کا فرض اولے ہے کہ وہ اس بگاڑ کے بوجہت
...معلوم کرکے اُس کا تدارک کریں۔ ما بعد کچھہ اور
...چند ایام سے خوش قسمتی سے کچھہ لاہوری
...انہوں نے اس معاملہ پر اپنی رائے ظاہر کرکے آریہ
...برادری کے سوال کو اُٹھایا ہوا ہے۔ جہاں تک
...تجربے میں کہہ سکتا ہوں کہ میرے بھائیوں کا جو
...ہندو جاتی کے تعلقات سے آریہ جاتی کا بگاڑ
...رہا ہے۔ نہایت صحیح اور معتبر ہے۔ جس کی تفصیل
...ہے کہ اولین نہایت نرم اور چکنے الفاظ سے ہندو
...کے معززین کا ادب و لحاظ رکھتے ہوئے ہمارے
...آریہ سبھاسد ہندو اصولوں کا کھنڈن کر
...ہیں۔ انکی مفروضہ ہتو دیوی دیوتوں و اوتاروں
...ڈھنگ سے یاد کیا جاتا ہے کہ اُن کی عدم اور
...موجودیت کا فرق ہمارے ذہن پر قابو نہیں پاتا۔
...کا آخر نتیجہ یہہ ہوتا ہے۔ کہ تھوڑی سی
...حالت ہوتے ہی پتت اور ممبری سے ستعفے
...کی نوبت آجاتی ہے۔ بخلاف اس کے محمدی اور
...بھائیوں کی موہومہ قیاسی حکایات وقصہ جات
...اصلی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے ——
...معمولی معاملات میں ریفارمران ہندو
...یعنی نام دھاری براہمنوں کی وہ عزت کیجاتی
...جو کہ سدھانت کے ہی برخلاف ہے۔ اپنے رشتہ
...کی تحریک یا پنچوں کی صلاح سے ہم ناواجب

لاگ جن کی بیخ کنی کی ضرورت تھی انہیں پاوہوں کی بھینٹ دیتے ہیں۔ غرض ہم ڈرپ اور تو ہاؤں میں اور لحاظ و لاگداری سے افعال ناکردنی کو اپنا معمول بنا لیتے ہیں۔ بخلاف اس کے یہہ سلوک دیگر اقوام کیا نہیں یہہ وجہہ ہے کہ ہم آریہ سنسکاروں کو کرنے سے مجبور و معذور ہیں۔ مانو کہ ہمارا لڑکا ایک ہندو کے منسوب ہے۔ کیا اُس حالت میں جبکہ ہم خلاف اصول اپنے بچوں کی نسبت کر دینے پر نہیں سمجھتے تو ہم اپنی رضامندی کو سمدھی کی مرضی سے اعلےٰ و اول سمجھہ سکتے ہیں۔ ضرور ہے کہ موقعہ بواہ سنسکار رہی ہوگا۔ جو ہمارے ہندو سمدھی کو منظور ہوگا۔

آریہ بھائی جب کبھی بھولے سے اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے کے لئے عالی ہمتی دکھلاتے تو ہندو جاتی اُس کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ بلکہ رسوا و بدنام کرتی ہے۔ اور خلاف واقعہ الزام دہتیام آریہ بھائی کے سر مڑھتی ہے حالانکہ اُسکا کوئی حق نہیں تھا۔ یہہ خلاف قانون سختی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ کیوں اپنے دوسرے آریہ بھائیوں کی تنگ دلی اور کم حوصلگی کو پاس خاطر رکھہ کر تاکہ وے اس مخالفت سے ناراض نہ ہوں آخر نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ ہمارے آریہ ویر بھی گرتے گرتے اس خندق میں آ پڑتا ہے۔ اگر گرنا منظور نہ کرے تو اُسکی خلافت سے اُس کا بیوہار و بیوپار گندہ و ابکنز و رچھوڑ کر آخر سخت نقصان اور تکلیف کا اُسے سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چار پانچ دوستو چند ممبران آریہ سماج میرے سامنے ہندو خیالات کے پکے پیرو اور معتقد ہوگئے۔ یہہ تبدیلی کیوں ہوئی۔ کیا اُنہوں نے درحقیقت آریہ دھرم کو غلط مان لیا۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ آریہ دھرم کی پیروی میں سخت مشکل اور مخالفت کو محسوس کرتے ہوئے انہوں نے اندھا دھند پیروی کی۔ ——

ہمارے نگر سنتھہ آریہ سماج کے چار ایسے کٹر ممبر جنہوں نے سب سے اول آریہ سنسکاروں کے کرنے میں پیشقدمی اور فراخ حوصلگی دکھلائی تھی جن کی گھروں میں قریب چھہ سال تک متواتر آریہ سنسکاروں کی تعمیل ہوتی رہی۔ وہ آج تعلقات کی سبب کٹر ہندو سنسکاروں کے پورانک قواعد کے پیچھے چلے۔ لالہ متھرا داس بی اے آج اپنی عورت کے مرنے پر ننگے سر ننگے پاؤں بھسم کا بوجھہ سر پر لئے جہلوں سے ہردوار کو روکشیتر کو ناراینی بل بھسم پرواہ کے لئے جاتے ہیں۔ یہہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے مکیریاں میں بغیر موجودگی آریہ سماج اپنی والدہ کے مرنے پر دید وکت سنسکار کیا تھا۔ اپنے چچا کے مرنے پر ویدک مریادا پالن کی اور سخت مخالفت کا سامنا کیا تھا۔ مختلف سماجوں کے نہایت تیز طبیعت اور بیدھڑک ممبر ہندو برادری کی مخالفت کے سبب ایک طرف رشتہ داروں میں رسوا اور بدنام ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف تنگ دستی کی غار میں گرے جاتے ہیں۔ اور ان کا بیوہار اور بیوپار ڈھیلا پڑا ہوا ہے۔ مسلمان عیسائی اور دیگر اقوام کے لوگ بہر نوع ہمارے ساتھہ وہی سلوک کر رہے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ جو ہم اُن کے ساتھہ کریں۔ مگر ہندو برادری کے لوگ ہمارے ساتھہ وہ سلوک کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں جو دشمنوں کو نصیب نہ ہو۔ کیوں۔ مُردہ قوم کے مُردہ خیالات کے سبب سے ہماری اور ناتراشیدہ ہندو جاتی کے ساتھہ ہماری تعلقات کا نتیجہ یہی ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ داناؤں نے لکھا ہے۔ کہ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا ہے ——

اس کے بعد سوال یہہ ہوتا ہے کہ یہہ قطع تعلق کیونکر ہو جس سے نہ تو ہمارا سدھانت بگڑے نہ دوسروں کی حق تلفی ہو بلکہ آریہ دھرم پہلے سے دوگنی رفتار کے ساتھہ ترقی کرتا جاوے۔

اس سوال کا جواب لاہوری آریہ برادری کو موجد ول نے یوں دیا ہے۔ (یہہ جواب سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور کو لالہ سیتا رام جی نے دیا تھا) کہ ایک جدید فہرست ہر آریہ سماج کے زیر تحت کھولی جاوے جس میں بدلینے اقرار نامجات الیسے آریہ سبھاسد کے

کے نام باندراج ہوا کریں۔ جو آریہ دہرم کے پورے معتقد اور پابند ہونے پر طیار ہوں۔ یہہ جواب آریہ بہائیوں کے لئے تسلی بخش نہیں تہا۔ اس لئے یہہ تجویز آریہ پر اور کی آریہ بہائیوں کی کانفرنس میں ناکامیاب اور فیصلہ ہو گئی۔ مگر سوال بدستور رہا رہا۔ کہ سب خیر خواہان ویدک دہرم کیونکر اپنے ارادوں میں کامیاب ہو سکیں گے۔ میری رائے ناقص میں تجاویز ذیل اغراض مندرجہ بالا کو پورا کرنے کیلئے نہایت مکمل اور مفید ثابت ہونگی۔ لہذا میں بخدمت لالہ منشی رام جی بہہ گذارش پیش کر کے مستدعی ہوں کہ آں جناب بہی بعد کامل غور اگر ان کو قابل وقعت خیال کریں تو ضرور اس کی تائید کرتے ہوئے اس مضمون کو درج اخبار ست دہرم پرچارک کر دیویں ۔

تجاویز بمعہ وجوہات و اثبات

(۱) سب ممبران اور پرتیم آریہ سماج کا وہی سبہاسد رہنا چاہئے جو بموجب درخواست فارم دستخطی خود آریہ سماج کے نیموں کا پورا پابند یعنی سداچاری پرش ہو۔ بخلاف اس کے آریہ سماج کے وہ سب ممبر جو سبہا نکیں نہ تبدیل کر دئے جایا کریں۔ جو اپنے دستخطی فارم کے خلاف منتاء آریہ سماج کے و... اصولوں کی پوری پابندی نہ کرتے ہوں ۔

(۲) ہر آریہ سماج اپنے شہر میں بذریعہ چہپے ہوئے نوٹسوں کے بمع ضبط و دستخط جمیع سبہاسدان مشتہر کر دے۔ کہ آریہ سماج ہر قوم کو بغیر از ہند وجاتی کے جو ایک ہی قسم کی شادی کے اپنے میں ملانے کو طیار ہے۔ جو مسلمان و عیسائی یا غیر آریہ بنا چاہے وہ اپنی درخواست بذریعہ تقریر یا تحریر منتری سماج سے کرے۔ سماج بغیر کسی قسم کی حجت کے اُن کو شدہ کرے گی۔ اور اپنے میں ملا کر حسب مراتب یعنی بلحاظ یگانگی اقوال افعال و عادات ان سے رشتہ ناطہ کرنے کا انتظام کرے گی۔ دیگر آج سے چہوت چہات یکقلم موقوف۔ جس شخص سے کوئی آریہ سماج کا ممبر بخیال مخالفت دہرم نفرت ظاہر کرے وہ شخص اس کی شکایت سماج کے منتری کے پاس کر دے۔ تاکہ آئندہ اُسکا مناسب تدارک ہو سکے۔ کوہڑی اور اپاہج چماروں سے نفرت کرنا چہوت چہات میں داخل نہیں۔ (اثبات) یکقلم سب ممبروں کا اتحاد ہو کر ہند وجاتی سے اختلاف ہو جانا ممکن ہے۔ یہہ ممکن نہیں کہ تاوقتیکہ آریہ سماج کا ممبر باقاعدہ گنگا سنان پنچ گویہ پینا وغیرہ فضولیات کا معمول نہ بنا چاہئے۔ ہند وجاتی میں جا سکے۔ بس ہمارے لئے یہہ موقعہ مبارک ہو گا۔ بصورت دوم اگر ہند وجاتی نے ایسے آریوں سے نفرت نہ کی تو اُن کو بہی آریہ دہرم کا معتقد و پیرو بننا پڑے گا۔ گویا وہ پرانوں کی ناپاک تعلیم کو اپنے عمل سے جواب دیں گے۔ یہہ بہی اعلےٰ درجہ کی کامیابی کا باعث ہو گا۔

(۳) جن آریہ سبہاسدوں کے بچوں کے ناطہ ہائے نسبت ہو چکے ہیں۔ وے یکقلم اپنے سمبندہیوں کو جواب دیدیویں کہ ہمارا ارادہ پورے آریوں کے ساتھہ ناطہ نسبت کرنیکا ہے۔ اگر آپ آریہ سماج کے ممبر ہو کر درخواست فارم بہیجدیویں تو یہہ ناطہ بہر صورت منظور و مقبول رہے گا۔ ورنہ بس ۔

آریوں کا یہہ عمل ناطوں کا چہوڑنا کئی صورتوں میں مفید ثابت ہو گا جن کی تفصیل یہہ ہے۔

الف ہند وجاتی کا گھمنڈ ٹوٹ جاویگا انہیں فخریہ یہہ کہنا نہ پڑے گا۔ کہ آریہ ہو کر رشتہ ناطہ کی صورت ہمارے سوائے کہاں ہو گی۔

ب دوسرے آریہ ممبر ناطہ چہوڑنے والوں کی تقلید اور پیروی کرتے ہوئے اپنے بچوں کو پرچارک... سکیں گے۔ اور دوسری رشتہ ناطہ ... ضروری اور لازمی نہ سمجہیں گے ... پیروی مقابلہ آریہ دہرم میں ... سہولیت ہو گی ۔

ج ممبران سماج کا زیادہ و ... اس امر کے لئے گرتا نظر آیا ہے ... ورڑہ اور منضبط ہو جائے گا۔

د ناطہ چہوڑنے والے کبہی سماج ... نہ چہوڑ سکیں گے نہ اُس کی پابندی سے کبہی پہلو تہی کریں گے۔ بلکہ ... بسمع بلیغ سے مزید تجاویز کر کے ... وسعت کو بڑہائیں گے۔ تاکہ اُن کے آئندہ ہونے والے ناطوں میں ... پیدا ہو ۔

ھ لایق اور مناسب یعنی حسب دلخواہ ... خواہش مندوں کو اپنی جاتی کے ... ملجانے میں نہایت خوشی ہو گی ۔

(۴) آریہ سماج اپنے لوکل ممبروں میں جو تنگ روزگار رہوں ان کا انتخاب کر کے یا اپنے شہر میں کوئی صورت روزگار اُن کے لئے پیدا کرے یا اُن کو بمعہ تفصیل لیاقت آریہ پرتی ندہی سبہا کے حوالہ کرے۔ آریہ پرتی ندہی سبہا ایسے اشخاص کو ایسے سماج میں بہیجدیوے۔ جہاں قرار واقعی اُن کے لئے انتظام روزگار ہو جاوے ہر سماج خبراً اور ضروری طور پر اپنے ممبروں میں کسی ممبر کی حیثیت بگڑتی دیکہہ کر اس کا پورا نوٹس لیا کرے۔ بعد وقوف حالات اگر ممبر قصوروار ہو تو تبدیل مقام کر کے دیہات وغیرہ میں کسی روزگار کے پیدا کرنے کی اجازت دیوے۔ ورنہ اپنے شہر میں اس کے لئے معقول وسیلہ استعمال میں لایا جاوے۔ قصوروار سے مراد فضول خرچ ... عیب دار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بدمعاش نہیں۔ کیونکہ ایسے شخص کو ممبری سے الگ ہی کرنا ہوگا۔

(۵) ہر ایک آریہ سبھاسد سے ایک اقرار نامہ چٹّی پر سماج کو لیکر اپنے دفتر میں رکھنا چاہئے جسمیں حسب ذیل مسطور ہو۔

سنگہ..... ولد..... قوم..... سکنہ..... تہانہ..... تحصیل و ضلع....... کا ہوں۔ اس وقت بحالت بلوغت و قایمی حواس اپنے پورے ارادے اور یقین سے حسب ذیل اقرار کرتا ہوں۔

(۱) یہہ کہ آریہ سماج....... جس شخص کو (خواہ وہ ابتدا مسلمان۔ عیسائی۔ شودر۔ چنڈال۔ کیوں نہ ہو) بذریعہ اپنے سارٹیفکٹ شدہ کردے گا۔ میں اس کے ساتھہ میل ملاپ رشتہ ناطہ کرنے سے اور دیگر دہرم انکول جیسا کہ ستیارتھہ پرکاش وغیرہ سوامی دیانند کرت پستکوں میں لکھا ہے۔ برتاؤ کرنے سے ہرگز ہرگز عذر نہ کروں گا۔ اگر عذر کروں تو میری طرف آریہ سماج ہذا اور اُس شخص کی ہتک کرنے کا جرم عاید ہوسکیگا جس کے عوض عدالت اور برادری میں مَیں مستلزم سزائے ٹھہرونگا۔

(۲) آریہ سنسکار ودہی جو سوامی دیانند نے لکھی ہے وہ میری رسم و رواج کا نقشہ ہے۔ اگر برخلاف اُس کے میں آج سے بعد اپنے گھر میں یا کسی اور جگہہ اور طریقہ استعمال کرونگا یا کراؤں گا۔ تو مجھے سماج فلاں کی ہتک کرنے کا مجرم سمجھا جاویگا جس کے پاداش میں سماج قانونی سلوک کرنے کا مجاز ہوگا۔

(۳) آریہ سماج کے اصول مندرجہ ستیارتھہ پرکاش مترجمہ آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب و رگوید آدی بہاشیہ بہومکا مترجمہ لالہ منشی رام و وید بہاشیہ کردہ سوامی دیانند سرستی جیو مہاراج و کل کتب سوامی دیانند کرت کے مطابق کل حقوق میرے یا میرے رشتہ داروں اور میری اولاد کے آج سے میں نے محفوظ کردے۔ میرے لئے انہیں کتب کے مسائل قانون اور رواج ہوں گے۔ میرا واہ سنسکار یا مرتک سنسکار۔ اگر میری لواحقین میرے دہرم سے خلاف ہوں گے تو نہ کرسکیں گے۔ کیونکہ دوسری حالت میں آریہ سماج کو میرے سنسکار کرنے کا مجاز و مختار ہوگا۔ یہہ اقرارنامہ روبرو سب جسٹرار صاحب بہادر........ تصدیق کرا کے منتری سماج....... کے حوالہ کرتا ہوں۔

گواہان حاشیہ۔ العبد قبیلہ ممبر۔
العبد العبد العبد سبھاسد پیش کنندہ
العبدات پسران دیگر (ہوں)
العبدات رشتہ داران۔ (اگر ہوں)
راقم (بھولا ناتھ از مکیریاں)

اودھت پرائشچت و شدہی

آریہ سماج مظفرنگر نے ۱۸۹۹ء میں گو دو تین ہندوؤں کو جو بوجہہ صحبت محمدیاں کے اپنے دہرم سے پتت ہوگئے تھے باقاعدہ پرائشچت کراکے شدہ کیا اور اُن کو اُن کی برادری میں ملا دیا۔ مگر حال میں جو شدہی کی گئی اُس کا جلسہ قابل دید تہا نہ کہ شنید مگر تاہم ہر خاص و عام کی آگاہی کے لئے قلمبند کیا جاتا ہے۔ ایک شخص لالہ شمبھو دیال نامی مہاجن سراوگی ساکن نانوتہ ضلع سہارنپور کچھہ عرصہ ہوا اپنے دہرم سے پتت ہوکر محمدی ہوگیا تہا۔ اور قصبہ چرتہاول ضلع مظفرنگر میں خدمات موذن انجام دیتا تہا۔ اُس کے کان میں جب یہہ مژدہ پہونچا کہ وہ بذریعہ پرائشچت شدہ ہوکر ویدک دہرم کا پیرو ہوسکتا ہے۔ تب اُس نے چودہری دلیپ سنگہ و چودہری نتہو سنگہ و چودہری لہنان سنگہ و چودہری جید یال سنگہ و منشی ہرسروپ و لالہ ہردیو سہائے و پنڈت رام پرشاد و چودہری حاتم سنگہ وغیرہ زمینداران قصبہ چرتہاول سے اپنے آپ کو شدہ کراکے ویدک دہرم کی پیروی کی خواہش ظاہر کی چنانچہ صاحبان موصوف نے مہاشہ رام کرشن جی اوپدیشک آریہ سماج مظفرنگر کو خاص طور پہ بُلاکر ویدک دہرم اور محمدی مذہب کے مقابلہ پہ چند دیاکہیان کرائے جن کی وجہہ سے شمبھو دیال مذکور معہ اپنی بیوی اور لڑکے کے مہاشہ رام کرشن جی کے ہمراہ واسطے شدہی کے چلا آیا۔ مہاشہ مذکور نے انترنگ سبھا آریہ سماج مظفرنگر میں شمبھو دیال کے شدہ کئے جانے کی درخواست پیش کی۔ اور سبھا موصوف نے بعد طے کرنے چند شرایط ضروری کے اُس کا شدہ کردینا منظور فرمالیا۔ ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو علی الصباح آریہ سماج مندر کے سامنے سائبان استادہ کیا گیا۔ اور مندر کو خاص طور پہ وید منتروں وغیرہ سے آراستہ کیا گیا۔ شمبھو دیال مذکور جو معہ اپنی بیوی کے دس یوم پہلے سے بنگرانی مہاشہ رام کرشن جی موصوف کے باقاعدہ برت وغیرہ رکہے ہوئے تہا۔ بعد ناکرم کراکے اور سکہا رکہوا کے معہ اپنی بیوی اور لڑکی کے سماج مندر میں اپستہت ہوا۔ اور تینوں کو ہون کنڈ پر بٹہلایا گیا۔ اور مہاشہ رام کرشن جی نے اُن کو ویدک دہرم کے مارگ پر چلنے میں جو کٹہنائی ہیں اُن کو بار بار موقع مناسب پر بتلاکر کہا کہ اگر تم اپنے آپ کو اُنکو برداشت کرنے کے قابل سمجھو تو شدہی کے لئے طیار ہو۔ تب اُس نے عام مجمع کے روبرو ظاہر کیا کہ ویدک دہرم کی پیروی مجھے ہر طرح سے منظور ہے اور ۶ ماہ کے اندر میں اپنے آپ کو ویدک دہرم کا پورا سیوک ہونا ثابت کردوں گا۔ اسپر لالہ رام کرشن جی نے اُس کو گورمنتر کا اُپدیش کرکے یگیوپوِیت دیا اور اُس کا نام بجائے عبد الرحمان

کے شمبھو دیال اور عورت کا نام بجائے الّہ رکہی کے گیندی جو اُن کے پہلے نام تہے رکہے۔ اور لڑکی کا نام بجائے ام سلمہ کے کُن دیتی رکہا گیا۔ مہاشہ رام کرشن جی نے اُن کو اُپدیش دیا۔ کہ ایشر اور وید کی آگیا کا ہمیشہ پالن کرتے رہنا۔ یہی ویدک دہرم کا لب لباب ہے۔ اُس کے بعد مہاشہ موصوف نے بوجہہ تنگی وقت کے شدہی پر سنہایت مختصر سی سپیچ دی۔ اور منشی دلیپ سنگہہ صاحب ممبر انترنگ سبہا آریہ سماج مظفرنگر نے تحریری درخواست شمبھو دیال کی عام جلسہ کے روبرو پڑہ کر سُنائی۔ مہاشہ شری شنا سوامی دیا نند سرسوتی کے نام پر خاص جہیر نہ دی گئی شمبھو دیال سے مٹھائی تقسیم کرا کے برخاستگی جلسہ سماپت کی گئی۔ کارروائی شدہی کے جلسہ میں چند وکیل و دیگر معزز شخص دلچسپی رکہتے تہے۔ عام لوگ شدہی کے جلسہ کو دیکہکر جیسا چوند ہوتی تہی دو سو اڑہائی سو آدمیوں کا مجمع کارروائی شدہی کے اختتام تک برابر موجود رہا۔ لوگ جوق در جوق اس عجیب واقعہ کا تماشہ دیکہنے آتے تہے۔ مگر بوجہہ عدم گنجائش جگہہ کے واپس چلے جاتے تہے۔ تمام شہر میں دو تین روز تک اِس شدہی کا خاص طور سے ذکر مذکور ہوتا رہا۔ ہندو پبلک نے کارروائی شدہی سے نہایت خوشی و ہمدردی ظاہر کی اور چند محمدی لوگ شدہی کے بارہ میں ہندو لوگوں سے آریہ سماج کی بُرائی ظاہر کرنے کی کوشش کرتے تہے۔ مگر کوئی جواب مفید مطلب نہ پاتے تہے۔ ایک بنئے ہندو سے جو آریہ سماج کو اس بارہ میں بُرا بہلا کہتا تہا۔ ایک محمدی صاحب کہنے لگے کہ دیکہو آریہ سماج والے ہندو دہرم کو بہرشٹ کئے دیتے ہیں۔ اس کے جواب میں اُس نے کہا کہ اگر اپنی اسشہ نی بُری جگہہ گر جاوے۔ اور اُس کو دہو کر صاف نہ کیا جاوے تو ہزار روپیہ کا گہنا ٹہا پڑتا ہے۔ اسپر وہ صاحب خاموش ہو گئے۔ آریہ سماج مظفرنگر زمینداران موصوف تعصب چرچا تادل کا نہایت شکرگذار ہے کہ انہوں نے

اس طرح پہ ویدک دہرم کی خدمت گذاری کی اور شمبھو دیال کے ویدک دہرم پہ ارورٹہ کرنے میں سہایتا دی۔ اور اپنی مادر مہربان ملکہ معظمہ پیاری وکٹوریہ قیصر ہند کی درازی عمر و اقبال کے لئے ایشور سے پرارتہنا کرتا ہے۔ کہ اُس کے آزاد راج میں آریہ سماج جیسی چہوٹی سوسائٹیاں یا کسی قسم کی ترکی وٹہ کے بے خوف آزادی کے ساتہہ ویدک دہرم کا پرچار کر رہی ہے ٭

آپ کا سیوک
جسونت رام منتری آریہ سماج مظفرنگر

خدمتِ عام کا سلسلہ

جیسی کرنی ویسی بہرنی

(۱) کچہہ عرصہ ہوا۔ ایک گاؤں میں ایک بوڑہے شخص کو اُس کے بیٹوں نے اس کے بڑہاپے سے دق ہوکر اور بچوں کی طرح باتیں کرنے سے تنگ آکر ایک گاؤں کے کنوئیں میں ڈالنے کا قصد کیا۔ آدہی رات کے وقت اس کے چاروں سعادت مند بیٹے اُس کو لیگئے آہستہ آہستہ راستہ میں آپس میں گفتگو کرتے جاتے تہے۔ وہ بوڑہا بہی ہوش میں تہا اور اُن کے نیک منصوبے سے واقف ہوگیا۔ جب وہ کنوئیں کے کنارے پر پہونچے۔ کہ بعد چارپائی ڈالدیں یا اکیلا۔ اُس وقت بوڑہے نے بصد عجز و نیاز اپنے بیٹوں کو عرض کی کہ ایک بات میری سُن لو۔ اور پیچہے جو کچہہ تمہاری مرضی ہو۔ کرو۔ وہ عرض یہہ تہی کہ تمنے جو نیک تجویز مجہکو کنوئیں میں ڈالنے کی کی ہے۔ بیشک مناسب ہے۔ اور بقول سعدی ؎

تو بجائے پدر چہ کردی خیر۔ کہ ہمان چشم داری از پسرت

چونکہ میں نے بہی اپنے باپ کو کنوئیں میں ڈالا تہا۔ اسلئے میں اپنے آپ کو مستحق جانتا ہوں کہ میں بہی کنوئیں میں ڈالا جاؤں۔ لیکن میں یہہ چاہتا ہوں کہ میں اس کنوئیں میں نہ ڈالا جاؤں۔ کیونکہ میں نے بہی اپنے باپ کو خاص اسی کنوئیں میں ڈالا تہا۔ کم از کم آپ اتنی مہربانی کریں۔ کہ مجہے کسی دوسرے کنوئیں میں ڈال دیویں۔ اس پہ اُس کے لڑکوں نے یہہ سوچا۔ کہ ممکن ہے کہ یہہ دن کل ہم کو بہی اسی طرح دیکہنا پڑے۔ لڑکے پشیمان ہوکر از راہ دور اندیشی والد کو گہر لے آئے۔ اور جب تک وہ زندہ رہا۔ اس کی خاطر و تواضع کرتے رہے یاد رکہنا چاہئے کہ اگر ہم لوگ بہی اپنے والدین کے ساتہہ کوئی بدسلوکی کریںگے تو ہمارے بچے بہی کل اسی طرح ہمارے ساتہہ یہی برتاؤ کریں گے۔ گہروں میں دیکہا جاتا ہے۔ کہ ساس اکثر بہو کی شاکی رہا کرتی ہے۔ اور جب اُسے یہہ کہا جاتا ہے کہ تم اپنا گذشتہ وقت یاد کرو جب تم بہو تہیں۔ اُس وقت تم بہی اپنی ساس کو خوب دق کرتی ہوگی۔ یہہ اُسی کا نتیجہ ہے ٭ دیکہا گیا ہے کہ اس بات کو سُنکر اکثر ساسیں کچہہ مسکراتی ہیں۔ اور نادم سی ہو جاتی ہیں ٭

الراقم { بندہ رام رکہا انسپکٹر ڈاکخانجات ویسٹرن بلوچستان ٭

چیدہ ناولیں

موجودہ مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر

کاگہنش ریکہشا۔ یہہ کتاب بجواب لیکچر ساد ہو ہنس سروپ سناتنسٹ جکو لالہ گنیش داس جی سیالکوٹی نے ترتیب دیکر آریہ سماج سیالکوٹ کیطرفسے چہپوایا ہے حجم ۸۰ صفحے قیمت ۲/ مع محصول ڈاک ٭

ناول دہرم بیر۔ مصنفہ پنڈت کرپا رام جگراؤنی۔ ایک پنڈت اور مولوی کا۔ اور پنڈت اور جینی سادہو کا۔ آریہ اور ہندو کا مباحثہ درج ہے۔ پتہ مذکور پر درخواست کریں ٭

پنڈت پورن چند کے پرشنوں کے اوتر

گذشتہ اشاعت سے آگے

...وال کیا گیا ہے کہ شنکر اچاریہ کے چیلے جس بات کو ظاہر ...رتے ہیں۔ اُن کی ذمہ واری شنکر سوامی نہیں ہو سکتے۔ ...طرح پر کیا کسی آریہ سماجک کا کہا ہوا سوامی دیانند ...کے ذمہ مڑہا جا سکتا ہے۔ اگر نہیں تو کوئی وجہ ...نہیں کہ آج کل کے ویدانتی لوگوں کے خیالات ...نکر سوامی جی کے ذمے مڑہے جا سکیں ۔

...واب میں صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ اگر کسی ...نکراچاریہ کے مت کا پرچارک اُس کی آتما کو پرگٹ ...رنے کے واسطے آچاریہ کے لیکہہ پر بہاشیہ لکہتا ہے۔ ...سی طرح کہ شنکراچاریہ کے بہاشیہ پر آنند گری یا ...سوامی مدہسودن وغیرہ نے لکہا۔ تو ہر ایک پُرش کو ...اُن کی بات سویکار کرنی ہوگی۔ کیونکہ ٹیکا کا روں ...کا دعوےٰ ہے کہ وہ اپنے آچاریہ کے مجمل خیالات کو ...اپنی زبان میں مفصل طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ آجتک ...جتنے ویدانتی اس آریہ ورت میں دکہائی دیتے ہیں ...ان سب کا یہہ دعوےٰ ہے کہ وہ نیا کوئی مت پرگٹ ...نہیں کرتے۔ بلکہ اُن کا پرچار کرتے ہیں۔ ٹہیک ...اسی طرح پر ہے کہ کوئی آریہ کسی سوامی جی مہاراج ...کی بنائی پستک پر ٹیکا لکہے یا اپنے خیال کے ...مطابق نوٹ چڑہاوے جس سے مشکل مسئلے جو کہ ...سمجہہ میں نہیں آتے۔ حل ہو جاویں۔ ابہی تک ...معلوم نہیں ہوا کہ معترض صاحب اس جہگڑے کو ...اس مباحثہ کے درمیان کیوں لانا چاہتے ہیں۔ ...سوال صاف ہے کہ اگر کسی آریہ سماجک نے سوامی ...کے لیکہہ کے برخلاف تحریر میں یا تقریر میں ظاہر ...کیا ہے۔ تو اُس نے سخت غلطی کی ہے۔ ہاں اس میں

شک نہیں کہ ہم سوامی جی مہاراج کو اُس طرح نہیں مانتے جس طرح سے کہ شنکراچاریہ کو اس کے چیلے۔ آپکو خیال ہوگا کہ سوامی شنکراچاریہ کو ویدک دہرم انویائی مانکر پرچارک نہیں سمجہا گیا۔ ایک وشیشٹ مت پرورتک سویکار کیا گیا ہے۔ اسی واسطے اُس کے چیلوں نے اُس کو شیو کا اوتار مانا اور انیک پرکار سے اُس کی (میرے خیال میں) گت بنائی۔ لیکن برخلاف اس کے ہم سوامی جی مہاراج کو کوئی وشیشٹ مت پرورتک نہیں مانتے بلکہ ویدک دہرم انویائی مانتے ہوئے پرچارک یا وید اودہارک مانتے ہیں۔ اسی واسطے ہم لوگ اُنکو ایشور کا یا شیو کا اوتار نہیں مانتے۔ اور سوائے اُس کے کہ ہم اُن کو سمرو دیا پک پرماتما کا داس اور آگیا کاری رشی مانیں اور کچہہ نہیں کہتے۔ اس واسطے ہم لوگ اُن کے سارے لیکہہ کو پرتہ پرمان کہتے ہیں اور آپ کی یا ایسا ماننے والے پُرش کی ایسی حالت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آپ کو شنکر آچاریہ خواہ اقرار کریں یا نہ سوتہ پرمان ماننا پڑے گا۔ بنا اس کے ایشور کا ادتا رسدہ نہیں ہو سکیگا۔ سوال صرف اتنا تہا کہ نہ صرف شنکر آچاریہ کے چیلوں نے ویدک کرم کانڈ کو تیاگ کیا۔ بلکہ خود شنکراچاریہ نے بڑے رشی منیوں کی نندا کی۔ اور اپنے گورو کے قدم بقدم چلتے ہوئے ایک خاص قسم کے خیالات کو ایک مت کی صورت میں قایم کیا۔ جس کو آج سب لوگ دیکہہ رہے ہیں۔ اور عملی زندگی میں اس کا پرچار کر رہے ہیں۔ اس واسطے ہم صرف خیالی دُنیا میں کرم کانڈ کا کہنڈن دیکہتے ہیں۔ بلکہ عملی زندگی میں پرچار ہوتے دیکہہ رہے ہیں۔ دوسرا ثبوت ہی آپ کے روبرو پیش کر سکتے ہیں۔ کہ سوامی شنکراچاریہ نے سنیاسیوں کی تو فرقہ بندی کی۔ اور اُن کو تقریباً ۱۰ حصوں میں منقسم کیا۔ لیکن آپ کیا کہیں سے بہی ثبوت دے سکتے ہیں۔ کہ شنکراچاریہ نے کسی گرہستی کو بہی چیلا بنا کر اُسکو گرہستی ہی رہنے دیا ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شنکر کا مت لوگوں کو بنا سوچے سمجہے ایک ایسی حالت میں پہونچا دینے کا کام کرتا ہے جس میں کا داخل ہونے ہی ویدک دہرم انکول کسی قسم کا کرم کانڈ نہیں لکہا گیا۔ اور اسی واسطے آلسی پرمادی پُرش جو ہوں چاہے اُوگیہ بہگوا رنگا کر بس یا ہو جاتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے آریہ سماجک لوگ اگر سوامی جی کے شش بہی کہے جاویں تو تقریباً سارے کے سارے گرہستی پرتیت ہوتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ پورے طور پر آریہ لوگ کرم کانڈی ابہی تک نہیں ہے۔ لیکن وہ سب کے سب ایک ایسی حالت میں ہیں کہ اُن کو دل سے چاہے دباؤ سے کچہہ نہ کچہہ کرم کرنا ہی ہوتا ہے۔ اس واسطے یہہ اعتراض آریہ لوگوں پر سے صاف اُترتا ہوا شنکر کے چیلے کے گلے زور سے چمٹ جاتا ہے۔ آشا ہے کہ اس خیال کو دل میں جگہہ دیتے ہوئے اگر کوئی اعتراض باقی رہ جاوے۔ تو بندہ پہر عرض کر دیوے گا ۔

آپ کا داس
بہگت رام اُپدیشک۔

پُرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو
بہوشیہ پُران کی پڑتال
حصہ اوّل اردو
مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسُو
اس کتاب کی خوبی دیکہنے پر ہی منحصر ہے۔ مصنف کی محنت قابل دید ہے۔ قیمت صرف بجائے ۴ آنے کے ۲ رکہی ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں
المشتہر
اسسٹنٹ منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر (ملک پنجاب)

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہارات

۳۹/۱۱ ضرورت ۵۰/۱۱

میرے ایک دوست بونجاہی کہتری عمر تخمیناً ۲۳ سال ملازم بعہدہ سب اورسیر مشاہرہ مبلغ ۰ماہوار کسی ایسی یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو ازقوم بونجاہی ہو جسکی عمر ۱۳ و ۱۴ سال کے اندر ہو۔ مفصل حالات مجھ سے دریافت فرماویں۔

دیال چند اوپ پردھان آریہ سماج سرینگر

۳۹/۱۱ ضرورت ۵۱/۱۱

ایک صاحب بعہدہ سب اورسیری بمحکمہ بارک ماسٹری ڈاک خانہ میرگہاٹ ضلع جبلپور ملازم ہیں۔ ذات کے بھنے اگروال گوت میتل ہیں۔ بیواہ کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت لالہ بشیشر دیال امیدوار رڑکی کالج سب اورسیر کلاس سے ہونی چاہیئے۔

۴۰/۱۱ کنیا کی ضرورت ۴۰/۱۱

میرے دوست جو سرین کہتری ہیں۔ ڈگری یافتہ پنجاب یونیورسٹی (اگریجوئیٹ) اور قانون پیشہ ہیں کسی کنیا معزز خاندان کی بالی بدھوا (اکشت یونی) سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ عمر ۲۸ سال صحت بدنی اچھی ہو بونجاہی اور سرین کہتری اس ضرورت کے پورا کرنے میں یکسان سمجھے جاوینگے۔ مفصل حالات کے دریافت کیلیے مشتہر سے خط وکتابت ہو سکتی ہے۔

نوٹ سرین اور بونجاہی کہتریوں میں موجود امتیاز و تفریق مٹانے والے اصحاب اس میں امداد دینگے۔

المشتہر ہری سنگھ لبستی

تازہ خوش خبری

لیجئے گورمکھی ستیارتھ پرکاش کی قیمت گھٹ گئی ۳۴/۱۱ ۳۵/۱۱

یعنی

اب مجلد کتاب کی قیمت عہ۱۲ اور غیر مجلد عہ۸ کر دیگئی ہے

شریمان مہاشہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے ستیارتھ پرکاش مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ایک نہایت اعلیٰ سلیس عمدہ اور بامحاورہ اور بے نظیر پنجابی ترجمہ بحروف گورمکھی تیار کیا ہے۔ یہہ ترجمہ گورمکھی ٹائپ میں چھپا ہے کتاب کی ضخامت ۳۵۰ بڑی تقطیع کی ہے۔ آریہ بہائیوں اور ویدک دہرم کی اشاعت چاہنے والوں کو ضرور اپنے فکر اور گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کیلیے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ایک بڑا حصہ پنجاب کی آبادی کا ویدک دہرم سے بہت کو جانکر آنند لابہہ کر سکے۔ اور ویدک دہرم کا سر سبز پرچار ہو

قیمت سنہری حروف والی مجلد کتاب کی صرف عہ۱۲ اور غیر مجلد کی صرف عہ۸ کر دی گئی ہے

نوٹ پچاس جلد تک کے خریدار کو ۲ فیجلد و پچاس سے سنو تک کے خریدار کو ۲ فیجلد کمیشن دیا جاویگا

کتاب ملنے کا پتہ

لاہور میں لالہ سیتارام جی سوداگر سیکرٹری انارکلی بازار لاہور۔

جالندہر میں مینجر ست دہرم پرچارک جالندہر

کرنال میں لالہ کرتارام جی سبھاسد آریہ سماج کرنال

کلکتے سے ایوروید شاستریہ

سند پائے ہوئے شریمان کوی راج پنڈت سیتارام شاستری کوی رتن مشہور و معروف ایورویدک وشو اوشدہالہ امرتسر و راولپنڈی کی ۴۳/۱۱

اس اوشدھالیہ میں ہر قسم کے پرانے مرضوں کا خاطرخواہ علاج ایوروید شاستر کے مطابق کیا جاتا ہے ایوروید شاستر کا طریق علاج دنیا میں سب سے پرانا ہے۔ وہاں سب سے مفید اور اعلیٰ ثابت ہو چکا ہے اس طریقہ کو بہت مدت ہوئی۔ کہ ملک سے اٹھ گیا۔ از سر نو تازہ کرنے اور اشاعت دینے ور رشی منیوں کی آزمودہ لاثانی دوائیوں سے مریضوں کو شفا کر نیکیلیے یہہ اوشدھالیہ کھولا گیا ہے۔ اس اوشدھالیہ میں جہاں روگ والے سینکڑوں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں شفا پا رہے ہیں۔ جنکی طرف سے کئی شہادتیں میرے پاس موجود ہیں۔ اس اوشدھالیہ میں شاستر کی ہدائت کے بموجب فہرست ذیلی ارشٹ معوذک وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ جنمیں سے چند ایک مثال کے طور پر لکھی جاتی ہیں۔ چیون پراش کا ایوروید میں ذکر آتا ہے۔ کہ ایک بوڑھا کہ ایک رشی جن کا نام چیون تھا۔ اس دوائی سے وہ نوجوان ہو گئے تھے۔ اسلیئے اس دوائی کا نام چیون پراش ہے۔ اس رسائین کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں۔ یہ دوائی بیماری وصحت دونوں حالتوں میں برتی جاتی ہے۔ اگر باقاعدہ اس دوائی کو استعمال کریں۔ تو کھانسی تپ دق اور کمزوری سب کچھ دور ہو جاتا ہے۔ دل اور جگر کی بھی بیماریوں کیلیے یہہ ایک سریع التاثیر دوائی ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

... لوگوں کو اس کا استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ
... اور توانائی بخشتی ہے - روشنی ... جو تجربہ سے
... کی ہے - وہ تجربہ سے ٹھیک ثابت ہوئی ہے
... استعمال کیجیئے .... ہے
... ہر ایک قسم کے ... یعنی ذیابیطس
... پیشاب آتا ہو - یا شاں آتی ہو - اسکے لیئے
... مریض اس سے شفا پا ...
... کیلیئے ... رشٹ
... کھانسی کیلیئے ... - جسکے برابر
... کوئی دوائی ایجاد نہیں ہوئی - سینکڑوں ...
... بحال ہو چکے ہیں - قیمت ایک ہفتہ کیلیئے ...
... ہر قسم کی ... نہایت عمدہ
... کیلئے عمدہ ہے - سینکڑوں مریضوں ... نہایت
... دو اگئی ہے قیمت ایک ہفتہ کیلئے ...
... اشد ضرورت ہیں آ کر علاج کرائیں - ان سے
... دوائی کی قیمت نہیں لی جاتی ... دستوروں کا علاج
... دوائی کی قیمت لیا جاتا ہے ... سب
... امراض کی ادویات اس اوشدھالیہ میں تیار
... ہیں - جو ایک درخواست کرنے ویلیو پے ایبل
... پارسل کے ذریعہ روانہ کیجاتی ہے ... باہر
... والے مریض اپنا حال لکھ کر تحریر کر سکتے ہیں
... حالات کو پڑھکر دوائی روانہ کیجاتی ہے
... دوائی کا ڈاک محصول علاوہ قیمت کے خریدار
... ہوگا - خریدار کو چاہیئے کہ اپنا نام مقام
... خانہ ضلع وغیرہ صاف صاف لفظوں میں ہی
... کر کے لکھیں - تمام خط و کتابت

بنام پنڈت سیتارام شاستری
کوی رتن ایورویدک شفا اوشدھالیہ
امرتسر نمک منڈی ہونی چاہیئے -

المشتہر
پنڈت سیتارام شاستری کوی رتن

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی کے لیئے ایک عمدہ نسخہ

میرے پاس ایک ایورویدک چکتسا طبابت ہندی کا جوہر ایک تجربہ جیوتی پرکاش ... نام تیل بوٹی کا تیار کیا ہے - جسکو مصری ڈاکٹر ... کے دو دو بوند سر میں ملنے روزانہ سے عقل و قیاس فہم و فراست حافظہ ذہن یادداشت زبان کی تیزی میں اس قدر ترقی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے - اور سوائے اسکے یہ تیل قبض کشا اصلاح کی درستی ... بادی کو دور کرنے میں یہ اچھا ہے - ... قیمت فی سیر ... کم کی بوتل نہ ملیگی - خرچ ڈاک بذمہ خریدار کے ہوگا - المشتہر وشوا ناتھ شرما وید کنیا مہاودیالیہ جالندھر شہر

ستھو کے خریداروں کو رعایت

اردو ستیارتھ پرکاش کی قیمت ایک روپیہ ہے جو ستیارتھ پرکاش کو لیں گے ان کو ... میں پانچ جلدیں - اور دیگر ... جلدیں دینے کیلیئے طیار ہیں - المشتہر
گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کیلیئے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے - ریٹ مقرر ہے - المشتہر مالک ہندو ہوٹل لاہور

ضرورت ہے

میرے ایک شریف دوست شریف خاندان قوم براہمن عمر ۲۷ سال تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں پہلی عورت کو مرے دس ماہ گذر چکے ہیں اور اب مہاجن کی ایسی بدھیوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو شریف خاندان سے نیک چلن ہو عمر ۱۸ سال سے کم نہو اور کوئی نقص نہو - مزید حالات بذریعہ خط دریافت کریں - گوردی ...
درج منتری آریہ سماج سرینگر

عروج

یہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے جو اردو علم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا - اس میں حسن و عشق کی داستان نہیں ہے - اور نہ فرضی باتیں لکھی گئی ہیں بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی مضامین نکالے گئے ہیں - کہ جن پر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب و نیک نام ہو سکتا ہے - اور تنگ دستی میں خوشی سے رہنا - اور کسی سے گلہ شکوہ و شکایت نہ کرنا - شکر کیساتھ صبر و قناعت کرنا - اور خدا پر پورا بھروسہ رکھنا - ہر ایک کام دیانت داری اور خوش اسلوبی سے کرنا ... کی دل و جان سے اطاعت و فرمانبرداری ... اور ہنر کا شائق رہنا - اپنی ذاتی محنت ... سے اپنے خاندان اور بزرگوں کو دوبارہ ... عروج پر پہونچانا - طرح طرح کی مشکلات کو ... ہمت و دانشمندی سے حل کرنا - خود ضبطی ... سلامت روی و بردباری - فراخ دلی کفایت شعاری نیک نیتی و دور اندیشی - راستبازی و مروت اور اپنے آقا کی خیرخواہی اپنے ماتحتوں سے سلوک عام کو فائدہ پہونچانے کی خواہش اور صاف حمیدہ ... عمدگی سے مسلسل ظاہر کیئے گئے ہیں - کہ پڑھنے سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر پیدا ہوتا ہے
قیمت ۸ محصول ڈاک ...

المشتہر
منیجر دھرم پرچارک جالندھر شہر

...ngri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حکیم جالینوس کے نسخے

یہہ اس شخص کے نسخے ہیں۔ جسکا نام لینے سے مریض کو آدہی صحت ہوجاتی ہے۔ مایوس مریضوں کو اب خوش ہونا چاہیئے۔ ان کیلئے بے نظیر ادویات موجود ہیں اگر ضرورت ہو۔ تو منگالیں۔ چند ادویات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ جو قابل دید اور فایدہ بخش ہیں۔

معجون سلطانی — یہہ معجون شاہ واجد علیشاہ کی استعمال کی ہوئی ہے پہر میں کیا تعریف کروں۔ اس میں کیوں غضب کی طاقت ہوگی۔ ساٹھ سالہ ایک بار جوان ہوجائیگا قیمت دو چھٹانک .... للعہ

تدبیر نوجوانی — یہہ گولیاں صرف بوٹی ہی بنائی گئی ہیں۔ جو وقت سے حاصل ہوئی ہے۔ اگر آپ سے ان کا استعمال کریں تو ہمیشہ کیلئے جسم کی طاقتوں کو بڑہاتی رہیگی۔ اکسیر اعظم کے بعد انکا استعمال بہت اچھا ہے۔ قیمت ۸ لہ گولی عہ

سفوف لطف زندگانی — یہہ سفوف اعلےٰ درجہ کا مقوی ہے۔ ہر ایک کے موافق ہے۔ امیروں اور رئیسوں کے لائق ہے۔ قیمت ۸ تولہ صرف .... عہ

آتشک — ۷ گولی کہانے سے زخم خشک ہوجاتے ہیں لطف یہہ کہ پہر یہ مرض نہیں ہوتا اور قیمت ۷ گولی صرف .... عہ

اکسیر اعظم — جو لوگ اپنے آپ کو بیکار کرچکے ہیں ان کیلئے یہہ گولیاں اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہیں تمام نامردی دور ہوجاتی ہے۔ قیمت ۷ گولی طلاء عہ

سوزاک — اسکی بے نظیر دوائی ہے اسکے کہانے سے بہت فایدہ معلوم ہوگا۔ ۸ دن ۶ گولی عہ بواسیر کی بہت عمدہ دوائی ہے۔ قیمت ۷ گولی عہ جریان کی عمدہ دوائی ہے قیمت ۱۶ گولی عہ۔ نوٹ درخواست کرتے وقت گر طلب کرتا

المشتہر ایس آئے حکیم جالندہر شہر

[illegible]

المشتہر [illegible]

۲۵/۱۱ ضرورت ۲۶/۱۱

ایک سناڈ برہمن۔ ۱ سالہ کنیا کیلئے ایسے بر کی ضرورت ہے جسکی عمر ۱۵ یا ۱۸ سال کے اندر ہو۔ پڑہا لکہا ہو اور صحت جسمانی عمدہ ہو۔ لڑکی دیوناگری پڑہی لکہی ہے بواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں۔ **المشتہر** دولت رام شرما بہارگو اپدیشک آریہ سماج آگرہ ——

۴۰ ضرورت ۴۰

میرے ایک دوست کیلئے جسکا نام مولراج ہے ایک ایسی کنیا کی ضرورت ہے۔ جو پنجابی خاندان سے ہو اور لکہی پڑہی ہو۔ یا کسی مدرسہ میں تعلیم پارہی ہو اسکی عمر قریباً ۱۵ سال سے زیادہ نہو مولراج بہان

نوے روپیہ مشاہرہ پر سگتا ہے۔ اور قریباً ۲۰ سال عمر کا ہے۔ منگنی کے بعد ۱۸ ماہ کا انتظار کرنا پڑیگا کیونکہ وہ تین سال اگریمنٹ پر آیا ہوا ہے۔ زیادہ حال بندہ سے دریافت ہوسکتے ہیں۔ المشتہر بخشی لعل سٹیشن ماسٹر کیکوری اگنڈہ ریلوے برٹش ایسٹ افریقہ ——

۱/۱ مرض دمہ کا مجرب علاج ۳۱/۱۲

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وہ بابو جگیت رائے محلہ درگا کنڈ شہر بنارس سے رجوع کریں۔ انکے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو جنکو یہہ مرض پچیس۲۵ تیس۳۰ یا چالیس سال کا تہا۔ یا بیماری خاندانی یا پشتینی تہا۔ کامل شفا ہوئی ہے۔ اونکے علاج سے شفایاب ہونیکے بعد پہر تازیست دمہ نہیں ہوتا۔ اور ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں ۔ جو شخص منگائیگا فایدہ اٹہائیگا ۔

لالہ جیچند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سے ۳۰ سال تک جسکا بائیبل میں ہی کچہہ پتہ نہیں ہے۔ کہ کہاں رہے	۴/
عیسائیوں کے ہاتھ سے بہائیوں کو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک	۶
دکہہ کی کہتا	۲/
ہمارے بچہڑے بہائی نمبر ۱ و نمبر ۲	۳/
مہاراج لائیبل کیس	۲/
اُتم سنتان پیدا کرنے کی بدہی ...	۲/

یہہ سب کتابیں مطبع ست دہرم پرچارک جالندہر شہر سے ملسکتی ہیں۔ محصولڈاک قیمت کتاب کے علاوہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

موزہ اگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی پاس سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھندہ جالا۔ پڑوال غبار۔ پھولا۔ سبل۔ ککرے۔ ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ۔ مُوزی اگر جادو حکیم جاتے اور ادویہ تھک آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھجاتی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت ایسی کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کو کافی ہے صرف ... ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ... خالص ممیرہ چینی ... مصری کا سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت پتا کا ضرور دیں۔ نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر

پروفیسر میاں سنگھ الہو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تازہ سند اسنا | ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے | تازہ سند اسنا

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب الہو والیہ نے ایجاد کیا ہے اعلیٰ بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص بعض فصلی امراض کے لئے بہتر اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی بہنا۔ دھند سوزش ہر قسم جو گرمی کی وجہ سے آتا ہے آتا ہے ہی علاج اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آشوب کا کرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں۔ ہر کس کے لئے اسکا استعمال معنیہ ہے مفصلات میں جہاں کہیں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں بھی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ سلئے میں بلا تخلف شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر (۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میاں سنگھ الہو والیہ نے طیار کیا ہے اس کا تجربہ میں نے ایک زیر علاج مریضہ مسمات اتم دیوی بعمر ۴۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا تھا۔ مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں پر خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑے اُس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں اُن میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُسکی بینائی میں اسقدر فرق ہو گیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے دو گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے ۲۰ روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض مذکور سے کلی صحت پائی۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور و سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے۔ اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ دستخط ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ (۴) میں بھی امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ الہو والیہ نے طیار کیا ہے اپنے اور علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے کے لئے آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ دستخط خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر وٹرنری کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کے لئے پانچ سال سے جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ الہو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

اوم

کم قیمت بہ عمدہ اور دواؤں کی جگہ ... ہومیوپیتھک ادویات ... ہر قسم کی ... ہم سے منگوائیں۔ ... نقد بھیجیں یا ویلیوپے ایبل طلب کرنے پر ارسال ہو سکتی ہیں۔

نامردی کی مجرب دوائی نامردی کے ... نہایت ہی مفید اور اکسیر ... دو شیشی کلاں ... خورد ...

رفع ... دافع ... خواہ کسی قسم کا ... استعمال سے جلد فائدہ ... کلاں ...

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث خواہ کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی۔ بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدو۔ وجع المفاصل خارش وغیرہ وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے بہت جلد فایدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ۱۲؍ اور خورد شیشی (عہ)۔

آبحیات دافع ذیابطیس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر وقت آتا رہتا ہو اور پیشاب ... شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فایدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں ... (...)

رفیق طالب‌العلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہو ایک خوراک رفیق طالب‌العلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں ... (عہ)

رفیق جواناں دافع جریان۔ رقت منی و احتلام و سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں۔ جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے سب شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (عہ)۔

دلپذیر سوزاک۔ و قرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ قیمت دو شیشی خورد (عہ) اور کلاں ۱۲؍ ۔

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور پر تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دو شیشی خورد دو روپیہ (عہ)

آرام بخش۔ دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں (عہ) مع مرہم (عہ)

مصفی خون۔ تمام جلدی امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ نہایت مفید ہے۔ دو شیشی کلاں (عہ)

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں (عہ)

دل آرام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی کلاں (عہ)۔ اور مع مرہم تین روپیہ (عہ)

دلکشا دافع قبض دائمی خواہ کتنے عرصہ کا ... بہت ہی مفید ہے۔ دو شیشی کلاں (عہ)

بنیاد صحت۔ دافع بدہضمی۔ بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو۔ اور طرح طرح کی تکلیف ہر وقت رہتی ہو۔ اس کے استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی ہر دوائی حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں میں ایکماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوگی۔ ہر ایک دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا مناسب ہے۔

نوٹ بہت سے سارٹیفکٹ ہمارے پاس عمدگی صحت بخش ادویات کے موجود ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجایش جگہہ درج نہیں ہو سکے۔ جو صاحب سارٹیفکٹ عمدگی ادویات کے دیکھنا چاہتے ہیں وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ اُن کی خدمت میں مع فہرست ادویات سارٹیفکٹ ارسال کئے جاویں گے۔

المشتہر پنڈت رام چند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہال بہاولپور پنجاب

مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو ملک مطبع کے چھپ کر شایع ہوا۔

Registerd No: 39.

ओ३म् Registered No: 39

सद्धर्म प्रचारक

در صورت بحیثیت ہمراہ درخواست آنی چاہئے ۔ ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا ۔

ستدھرم پرچارک

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر (پنجاب) شایع ہوتا ہے ۔ سمت ۱۹۵۶

مجرب ادویات

...امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ ...اس کے کھانے سے دل و دماغ جگر گردہ ... دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ... اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے ... نہایت مفید ہے ... دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ... سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ ... اور جوانی کی بے احتیاطیوں ... مریض مسیحا کے حاجتمندوں کے لئے ... دوائی بھیجی جاوے گی ... مسیحا ... اس سے صحت ہوتی ... آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے ... ہیں۔ اور خاطر خواہ ...

پیدا ہوجاتی ہے۔ قیمت فی تولہ .... (للعہ)

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر منہ آنے کے دور ہوجاتا ہے قیمت فی خوراک ایک روپیہ (عہ)

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اس کے استعمال سے دور ہوجاتا ہے۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بیدک کے چہ (؟) طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔ **المشتہر**

حکیم تارا چند اذ گجرات پنجاب۔

مرض دمہ کا مجرب علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وہ بابو جگت رام محلہ درگا کنڈ شہر بنارس سے رجوع کریں۔ ان کے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو جنکو یہ مرض ۲۵ - ۳۰ یا ۴۰ سال کا تھا یا موروثی خاندانی یا پشتینی تھا کامل شفا ہوئی ہے۔ ... کے علاج سے شفا پاب ہوئے ...

ہوتا۔ اور یہ ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں۔

اکسیر اعظم

(یونانی) انسان کے تمام کاروبار کی فوقیت

مادر زاد نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی رگوں اور پٹھوں کی سستی و کمزوری کیوں نہ ہو وہ بالا تمام کی دوائی کے استعمال سے دور ہونے کے علاوہ عالم شباب کی عیاشی یا پیرانہ سالی سے جو ضعف قوت کو لاحق ہوگیا ہو اس کو گزشتہ مقامات میں بٹھا دیتا ہے ... صفت بے نظیر ادویات اپنی طلسم اثر طاقت سے فی الفور زائل شدہ قوتوں کو واپس لاتی ہیں اور ... فائدہ ہوتا ہے۔ اور یہ ایسی ... نہیں ... عارضی ہو ... کسی دوسری دوائی کے استعمال کی ضرورت نہیں ہوگی۔ دنیا بھر کی مقوی ادویات میں سے یہ ایک لاجواب ادویات ہیں۔ ...

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کئی علاجوں سے مایوس ہو چکے ہوں ۔ ۱۰۰ فیصدی دوائی کو استعمال کریں۔ نامردی خواہ سوزاک یا آتشک وغیرہ وغیرہ عوارضات کے باعث ہو۔ یہ سب کو ایک جیسا کامل فائدہ دیتی ہیں قیمت ۵۰ گولی .... (عہ)
(یاقوتی ایک شیشی .... عہ)
(قیمت ــــ ۱۰۰ گولی ...... عہ)
(یاقوتی) ۲ شیشی .... (ع)

یکصد گولی کے استعمال سے ہر قسم کی بیماری سو کامل صحت پہنچاتی ہے۔ زیادہ کوئی انسان نہیں کھا سکتا۔ اس کے سوائے ہر ایک قسم کی دوائی بے نظیر اور لاجواب طیار ہے۔ ضرورت پر ارسال ہو سکتی ہے ؛

المشتہر

خادم الحکما شیخ سلطان علی

حکیم جالندھر (از خاندان حکما راجگان کپورتھلہ) مقیم جالندھر شہر

نہ خریدو گے تو پچھتاؤ گے

دنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اوپن کیس کیلس پن والی ۱۰ اسپائر جویل سنہری پرزے قریباً مفت یعنی ہے روپیہ کو ہزار ہا فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گھڑیاں۔ کلاک ٹایم پیس۔ ہار زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتی ہیں۔ شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمایش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں۔ ہم چمڑہ دست گھڑی کلائی پر باندھنے کی سینے روپیہ کو مل سکتی ہے ؛ **المشتہر**

شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز ان بازار صدر چھاؤنی جالندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری لائبریری میں ہر قسم کی انگریزی۔ اردو۔ ہندی۔ سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی پنڈت گورودت ودیارتھی۔ رام ۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر منشی جیون لال و پنڈت ... لالہ دیوراج ماسٹر درگا پرشاد ... لالہ منشی رام ... بابو ... ہمارے پاس فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور ہیومکا ترجمہ بابو نہال سنگھ کرنال نواسی بھی برائے فروخت موجود ہے۔ قیمت عہ۔ **المشتہر**

نگا بچند لال لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھو والی ؛

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری کھیس۔ دوتھی بوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہر ان کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے آس پاس رہنے والے ہوں اگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کیا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر ہر جارج ہونگے مال نقد یا ویلیو پے ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر**

جیرام داس متھرا داس پروپرائٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانے کا نہایت عمدہ موقع

چھبیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کا

ڈاکٹر بہاری لال گنگا رام ... صاحب ... جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں

جو ہر شفا آتشک اور اس کے بد اثر خون کی نہایت مجرب دوائی ہے اور ...

سوزاک کی مجرب دوائی جب ہی خواہ سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ...

شہوا بین طلا نمک پلز ضعف دماغ ... جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور ... کے لئے نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ منٹ ... درد رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت ....

بواسیر کی مجرب دوائی جلد ہی ... سے خون بند ہو جاتا ہے ؛ ....

طحال کی مجرب دوائی ....

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ....

ضعف جگر کی مجرب دوائی ....

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ....

نامردی کی بے نظیر اور مجرب دوائی ...

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ... بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں ... بکفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر ... کرنی چاہئے ؛

المشتہر

پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر ...
کارخانہ و دواخانہ میڈیکل ہال و ہسپتال ...

سنسار کی گتی

مسز اینی بیسنٹ اور مسئلہ اوتار

مسز اینی بیسنٹ کی فصاحت اور بلاغت کی البتہ جسقدر تعریف اور توصیف کیجاوے بجا ہے مگر حقیقت یہہ ہے کہ لفظوں کے اوتار چڑھاؤ اور روانی طبع میں وہ اصل مطلب کو بالکل خبط کر جاتی ہیں۔ پچھلے دنوں اُنہوں نے مدراس میں تھیوسوفیکل سوسائیٹی کے سالانہ جلسہ پر اوتاروں پر ایک لیکچر دیا جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ خدا نے نیکی اور بدی دونوں آپ بنا رکھی ہیں۔ انسان کا انجام یہہ رکھا ہے کہ وہ اعلےٰ درجہ کی نیکی حاصل کرکے خدا کے ساتھہ ملجاوے۔ مگر انسان کو نیکی کی قدر نہ ہوتی اگر وہ بدیوں کے درمیان سے نہ گزرتا۔ پس روح کو بدیوں کے درمیان سے اسلئے گزارا جاتا ہے کہ وہ زیادہ پاک پڑو یار اور سُبک رو ہوجاوے۔ مگر بدیاں اس درجہ جمع ہوگئیں کہ تمام دُنیا کی سطح پر چھا گئیں۔ آخر وہ وقت آیا۔ کہ بدیاں اور گناہ سے جہان کو رُستگاری دلائی جاوے۔ محض اس غرض سے خدا نے انسان کی شکل اور صورت اختیار کی اور انسان کی طرح جنم لیکر پیدا ہوا۔ اور پھر بدیوں کو دفع کیا۔ وہ کیا اوتاروں کا مسئلہ کیا ہے۔ امید کہ سناتن دہرم سبھا والے اس عقدہ کو بس حل ہوا ہوا سمجھہ لیں گے۔ ابطال کیہم یہ مسئلہ صحیح ماننا دوسری طرف بدیوں کو منجانب خدا سمجھنا۔ ایک طرف جیو آتما کو فعل مختار قرار دینا۔ اور دوسری طرف شیطان کا ڈھکوسلا درمیان میں لا رکھنا کیسی بیہودہ بات ہے۔

پردہ اور مسلمان

صداقت کا کوئی سامنا نہیں کرسکتا۔ خواہ انسان کتنا ہی رسم ورواج کی زنجیروں میں جکڑا ہوا کیوں نہو۔ مگر صداقت روح کی غذا ہے۔ ناممکن ہے کہ پُر صداقت کلام دل پر موثر نہ ہو۔ ایک عرصہ سے کچھہ تعلیمیافتہ مسلمان پردہ کی مخالفت کرنے لگے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ یہہ بیجا اور وحشیانہ رسم دور کیجاوے۔ مگر مُلّاں لوگ اور پُرانی وضع کے مسلمان اس بدعت کے سخت مخالف نظر آتے ہیں۔ چنانچہ دہلی کا ایک مسلمان اخبار اُن لوگوں کی نسبت جو پردہ کو دور کرانا چاہتے ہیں۔ بہت سخت سُست لکھتا ہے۔ مگر شاید اُس اخبار کو یہہ معلوم نہیں ہے کہ حال میں ایک کتاب شایع ہوئی ہے جس کے مصنف ایک پُرانی وضع کے مُسلمان ہیں۔ اُنہوں نے شرع کے حوالوں سے یہہ ثابت کیا ہے کہ از روئے شرع اسلام عورتوں کو صرف سر کے بالوں کا پردہ کرنا چاہیئے نہ کہ منہہ کا۔ وہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو از روئے شرع مناسب ہے کہ ایک بال بھی کھلا نہ رکھیں اور اُن کے بال کسی غیر مرد کی نگاہ نہ پڑے باقی اور پردہ کی کچھہ ضرورت نہیں ہے۔ اُن کی رائے ہے کہ عورتوں کے بالوں کی وجہہ سے کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اصل بات کا شرع محمدی نے انسداد کردیا ہے۔ مُنہہ پر پردہ ڈالنے یا چاردیواری کے اندر مات دن مقید رہنے کی کوئی وجہہ نہیں ہے۔ اگر خاص ضرورت ہوئی تو کتاب کا نام بھی ہم لکھدیں گے۔ اس وقت ذہن سے اوتر گیا ہے۔ مگر کتاب ہمارے کتبخانہ میں موجود ہے۔

مہاراجہ صاحب بڑودہ کی قابل تقلید مثال

ہمارے ملک میں بڑودہ کی ریاست بہت بڑی ریاست ہے۔ اور بلحاظ وسعت و محاصل نہایت ممتاز ہے۔ خوش قسمتی سے ایسی ریاست کو حکمران بھی ایک بیدار مغز۔ نیک نہاد۔ فیاض اور اعلےٰ درجہ کے تعلیمیافتہ ملے ہیں۔ مہاراجہ صاحب بڑودہ درحقیقت ایک آزاد طبع والی ریاست ہے اور وہ ہمیشہ اپنے وقت اور روپیہ کو عامہ خلایق کی بہبودی اور ترقی تعلیم۔ صنعت وحرفت میں صرف کرتے ہیں۔ ریاست کے وزراء اور اہلکار منتخب اشخاص مقرر کئے جاتے ہیں۔ سادگی کا یہہ حال ہے کہ جو اصحاب ان سے ملنا چاہتے ہیں وہ آسانی تمام مل سکتے ہیں۔ فیاضی کی یہہ کیفیت ہے کہ پچھلے دنوں ایک بنگالی ٹھگ ایک ہندو یتیم خانہ کے نام سے مہاراجہ صاحب سے بیس ہزار روپیہ نقد لے گیا۔ اتفاقیہ وہ اپنی دیگر کارروائیوں کی بدولت گرفتار ہوکر اپنے کفر کردار کو پہونچا۔ آریہ سماج کے اُپدیش کا ایک مرتبہ مہاراجہ صاحب پر اتنا اثر ہوا تھا کہ اُنہوں نے اپنی ماتا کے دیہانت ہونے پر انتیشٹی سنسکار پورن ویدوکت ریتی سے کروایا تھا۔ اگر اب بھی آریہ سماج کے لایق اُپدیشک بڑودہ میں جاکر ویدک دہرم کا پرچار کریں تو کامیابی کی بہت بڑی امید ہوسکتی ہے۔ مہاراجہ صاحب نے تھوڑے ہی عرصہ کے اندر ریاست کے انتظام میں بڑی بڑی تبدیلیاں کی ہیں۔ اس وقت جس خاص امر کا ہم تذکرہ کرنا چاہتے ہیں وہ یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب نے اپنے لڑکوں کو بجائے کسی راجکمار کالج میں بھیجنے یا اُن کی تعلیم کا خاص انتظام کرنے کے اپنی ریاست کے عام مدرسوں میں بھیجنا بڑی خوشی سے گوارا کرلیا ہے۔ مہاراجہ صاحب کے سب سے بڑے لڑکے راجکمار فتح سنگھ راؤ نے حال میں ایک عام مدرسہ سے بمبئی یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس دیا اور کامیابی حاصل کی۔ عام مدرسوں میں جہاں کہ ہر طبقہ کے لڑکے پڑھتے ہیں۔ ایک مہاراجہ کے راجکماروں کا اُن کے ساتھہ پڑھنا اور کسی قسم

...ngri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے خاص سلوک کے خواستگار نہ ہونا یہہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ اب تک ہمارے مُلک کے باشندوں کو دلوں میں **گوروکل** کی عظمت باقی ہے۔ وہ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ مہاراجہ کرشن چندر جی اور غریب برہمن سوداما ایک **گوروکل** میں پڑہتے تہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ جس وقت مہاراجہ صاحب بڑودہ گوروکل کی سکیم کو غور سے پڑہیں گے تو نہایت خوش ہونگے۔ اور تعجب نہیں ہے کہ وہ اپنی خوشنودی کا عملی اظہار فرماویں ؂

نیل کا کام اور ہماری معلومات

جیسے ستیہ دہرم کے گیان نہ ہونے کیوجہہ سے ہمارا تمام دل اور تاریکی کی حالت میں رہتا ہے ویسی ہی دنیوی کاروبار کے متعلق صحیح معلومات کا حاصل نہ ہونا باعث کلفت و ادبار ثابت ہوتا ہے۔ ایک عرصہ سے اس مُلک کے بڑے حصہ میں نیل کی کاشت بکثرت ہوتی تہی۔ اور بہت سے کاشتکار اس آسان فصل کے ذریعے علاوہ اپنے کہیتوں کے لئے طاقتور کہاد کا ذخیرہ جمع کرلینے کے معقول منافع حاصل کیا کرتے تہے۔ نیز بہت سے مالدار لوگ نیل کی کوٹہیوں کی بدولت بہت کچھہ پیدا کرلیا کرتے تہے۔ مگر دو تین سال سے یک بیک نیل کی مانگ میں کمی واقع ہوئی اور بہت جلد ایسی سرد بازاری ہوئی کہ نیل کی کاشت بند ہوگئی۔ اور کوٹہیاں بہی اوٹہادی گئیں۔ یہہ سب کچھہ ہوا مگر اصل بات کا سوائے خاص خاص کے اور کسی کو پتہ نہ لگا۔ کہ یہہ کیا بات ہے بات یہہ تہی کہ یوروپ کے اولوالعزم کیمیاگروں نے ایک ایسا مصالحہ معدنی اشیاء سے طیار کیا کہ وہ نیل کا کام دینے لگ گیا۔ چونکہ داموں میں یہہ سستا پڑا۔ اسلئے یوروپ کے رنگریزوں اور کپڑے والوں نے اسے خریدنا اور استعمال کرنا شروع کردیا۔ پس قدرتی طور پر اصل نیل کی مانگ کم ہوگئی۔ مگر ہمارے اہل مُلک میں ایک شخص کو بہی جرات نہ ہوئی کہ اصل بات کا پتہ لگا کر مصنوعی نیل سے مقابلہ کرنے کی تدابیر نکالتا۔ تاکہ لوگوں کو انجام میں یہہ واضح ہوجاتا۔ کہ عمدہ مال کس سے طیار ہوتا ہے۔ آیا قدرتی نیل سے یا مصنوعی سے۔ دیرپا کون ہوتا ہے۔ اور زیادہ مانگ آنے پر نیل کی قیمت میں ارزانی ہوسکتی ہے۔ یا گورنمنٹ سے کسی خاص رعایت کے خواستگار ہونے کی سوجہتی۔ سب خاموش ہاتہہ پر ہاتہہ رکہکر بیٹہہ گئے۔ آخر اہل یوروپ میں سے ہی چند قدرشناس اشخاص اصل نیل کی حمایت پر کمربستہ ہوئے اور اُنہوں نے حال میں متواتر تجربات سے یہہ ثابت کردیا ہے کہ مصنوعی نیل دہوپ میں اپنی رنگت کو کہودیتا ہے۔ پانی میں جاکر اُس کی آب میں فرق آجاتا ہے اور کپڑے کو بہت جلد کہاجاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اخبارات اور رسالہ جات کے ذریعہ عوام کی توجہہ کو اسطرف کہینچنا شروع کردیا ہے۔ اب بہت سے اہل الرائے کا یہہ خیال ہوا ہے کہ بہت جلد اصلی نیل کی پہر ویسی ہی مانگ اور قدر ہوجاویگی جیسی کہ پہلے تہی۔ اونہوں نے اہل ہند کو تسلی دی ہے کہ آپ مایوس نہ ہوں ہم از سرِ نو آپ کے کاروبار کو چمکادیں گے۔ افسوس ہے کہ ہم فضول باتوں اور توہمات باطلہ میں اس درجہ گرفتار ہوگئے ہیں۔ کہ نیل کی کاشت کو بہی نامسعود اور دہرم کے خلاف سمجہتے ہیں۔ اور جب یہہ ہماری غفلت سے بگڑجاتا ہے تو ہم بجائے مناسب ترکیبیں کام میں لانے کے ٹونے ٹوٹکے کرتے پہرتے ہیں ؂

آریہ ساماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج آگرہ

کا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔ اور نگرکیرتن ۲۵ کو ہوگا

آریہ سماج چہینا

کا سالانہ جلسہ ۱۶ و ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا ؂

ضروری اطلاع

چونکہ پنڈت گردہاری لعل کوشٹر یمنی آریہ پرتی ندہی انترنگ سبہا منعقدہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء نے اُس کے ایوگ ویوہار اور انوچت دوشت کارروائیوں کے باعث عہدہ اُپدیشک سے موقوف کیا ہے۔ اسلئے کوئی سماج اُس کو اب سبہا کا اُپدیشک بالکل نہ سمجہے ؂

ویدک دہرم کا سیوک

(منشی رام)

پردہان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب

مورخہ

۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء

دھرموپدیش

समाने वृक्षे पुरुषो निमग्नोऽनीशया शोचति मुह्यमानः। जुष्टं यदा पश्यत्यन्यमीशमस्य महिमानमिति वीतशोकः॥२॥

شنیہ جیون سمبندھی سب سے بھاری اور کٹھن پرشن اُس کا دُکھ ہے۔ ہم میں سے کون ہے جس نے کہ شاریرک۔ مانسک یا آتمک کسی نہ کسی پرکار کے دُکھ کا مزہ نہ چکھا ہو۔ فلاسفر سے مورکھ اور راجہ سے رنک تک سب کو اس کا تھوڑا بہت سواد چکھنا ہی پڑتا ہے۔ یہہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی کم دُکھی ہو کوئی ادھک پرنتو ایسا کوئی شریر دھاری نہیں ہے کہ جس نے جنم سے مرن پرینت کئی بار اس کا مزہ نہ چکھا ہو۔ ایسی حالت دیکھکر سوتہ ہی پرشن اُتپن ہوتا ہے کہ اس کا مول کارن کیا ہے؟ دُکھ سنسار میں کہاں سے آیا؟ اِس کا نرماتا کون ہے؟ کسی کال میں اس سے چھٹکارا بھی ہو سکتا ہے۔ یا کہ یہہ سدیو ہی بنا رہتا ہے؟ یہہ پرشن ہیں جن کا سمادھان کہ مندرجہ بالا شرتی میں کیا گیا ہے۔ اس سے پہلی شرتی میں یہہ تبلایا گیا ہے۔ کہ تین **سَتّا** ہیں۔ جن کے انترگت اور جڑھ چیتن سمپورن جگت ستھت ہے ان ستتاؤں سے پرے اور کچھ نہیں ہے۔ جو کچھ ہے انہیں کے انترگت ہے۔ تینوں سوتہ سدھ ہیں۔ اور سدیو سے ہیں۔ ان میں سے دو تو چیتن ہیں اور تیسری جڑھ ہے۔ دو چیتنوں میں بھی بھید ہے۔ ایک تو ستیہ چت اور آنند ہے اور دوسرا آنند سے رہت کیول ستیہ اور چت ہے۔ جو ستیہ چت اور آنند ہے وہ سرو گیہ سرو شکتیمان اور باقی دونوں کا سوامی ہے۔ اِس کو **پرماتما** کہتے ہیں۔ دوسرے یعنی ستیہ اور چت کا **جیو آتما** اور تیسرے یعنی کیول ستیہ کا نام پرکرتی ہے۔ جیو آتما سوابھاو سے ایک دیشی اور الپ شکتی والا ہے۔ **پرکرتی** گیان۔ پریتن آدی چیتن کے گنوں سے سروتھا رہت ہے۔ پرماتما سرو گیہ اور ایک رس پورن گیانی ہونے سے کبھی کسی درش پرکرتی میں پھنس کر کرم نہیں کرتا ہے۔ جیو پرکرتی کے وش ہو کر کرم کرتا ہے۔ جن کا پھل اپنی نیائے بیوستھا انوسار پرماتما دیتا ہے جو کہ سویم سدیو نرلیپ رہتا ہے۔ وہ نہ کبھی بھرم میں پڑتا ہے۔ اور نہ اگیانی ہوتا ہے۔ اپنی جیو روپی انادی پرجا کو کرم پھل بھگتانے کے لئے پرکرتی سے نانا روپ جگت کو رچنا اور پالن کرنا تھا اُس کا سنگھار کرنا اُس کا سبھاؤ ہی ہے۔ انادی کال سے وہ ایسا کرتا چلا آیا ہے۔ اور اننت کال تک ایسا ہی کرتا چلا جاوے گا۔ اِس دوسری شرتی میں یہہ تبلایا گیا ہے کہ سنسارک خواہشیں ہیں جن کا نتیجہ کہ دُکھ یا شوک ہوتا ہے اِن میں پھنس کر ہی جیو ہر پرکار کے دُکھ کو پراپت ہوتا ہے اور یہہ خواہشیں اودیا کا پرنام ہے۔ جو کہ آنند سروپ پرماتما سے ہٹا کر آتما کو دُکھ روپ پرکرتی کی طرف لیجاتی ہے۔ جیو اگیانتا کے کارن بہک کر اپنے سچے **سکھا** کا سنگ چھوڑ دیتا ہے اور پرکرتی کے ساتھ رشتہ جوڑ لیتا ہے پس جب گیانی ہو کر پرماتما کے نکٹ جاتا ہے تو آنند کو پراپت ہوتا ہے اور جب اگیانی ہو کر پرکرتی کا آشرہ لیتا ہے تو دُکھوں کو پراپت ہوتا ہے۔ جیوں جیوں پرکرتی کے ساتھ اُس کا سمبندھ گہرا ہوتا جاتا ہے۔ تیوں تیوں اُس کے دُکھ بھی بڑھتے جاتے ہیں۔ اِس پرکار دُکھ سُکھ کی بیوستھا ہے اِس سے بھن اور کوئی بیوستھا نہیں ہو سکتی۔ اس اٹل بیوستھا سے اتیرکت کوئی انیہ بیوستھا دُکھ کے سوال کو ہرگز ہرگز حل نہیں کر سکتی۔ یدی یہہ مانا جاوے کہ جڑھ چیتن سمپورن جگت پرماتما سے ہی نکلا ہے۔ ارتھات سب کا اُپادان کارن پرماتما ہی ہے۔ تو سب سُکھ دُکھ کا مُول وہی ٹھہرے گا۔ جو کہ سروتھا ایوگیہ ہے۔ اور یدی یہہ مانا جاوے کہ جیو سبھاو سے ہی دُکھی ہے تو پھر دُکھ کی نورتی ہی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جو جس کا سبھاوک گُن ہے وہ کبھی اُس سے الگ نہیں ہو سکتا۔ اسلئے شرتی میں تبلایا گیا ہے۔ کہ اودیا کے کارن جیو دُکھ کو پراپت ہوتا ہے۔ پرنتو جب اُس کی اودیا دور ہو جاتی ہے اور وہ اپنے سچے سکھا وشو پتی پرماتما کو ڈھونڈ لیتا ہے۔ اُس کے سروپ کو ساکھشات کر لیتا ہے۔ اور اُس کی مہمان کو جان لیتا ہے۔ تو وہ پھر سمپورن دُکھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اسلئے پیارے سجنوں! یدی دُکھوں سے چھٹکارا پانا چاہتے ہو تو اندریوں کی غلامی سے جو کہ مادہ پرستی کا نتیجہ ہے اپنے آتما کو وید وکت نیموں اور سادھنوں دوارا سوتنتر کر کے اُس پرم پتا پرمیشور کی شرن لو۔ کہ جو دُکھ کا موچن ہار۔ اور آنند کا بھنڈار ہے۔ اُس سے مُکھ موڑ کر تم دُکھوں سے تین کال میں بھی نہیں چھوٹ سکتے۔ پتت پاون دیا بھنڈار پربھو! ہم موڑھ اگیانیوں کو اپنی شرن میں لیکر ہمارا اُدھار کرو۔ تمہارے بنا اور کوئی نہیں ہے کہ جو ہمیں دُکھوں سے نستار دیلیے۔ اِس لئے ہم سب پرکار سے آپ کا ہی آشرہ لیتے ہیں۔

- اوم شم -

اڈیٹوریل نوٹس

رہتیے سکھہ اور آریہ سماج۔

رہتیے سکھوں کے حالات ہم پیشتر بھی لکھہ چکے ہیں اور اب پھر لکھنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ وہ ہرگز ہرگز چمار نہیں ہیں۔ نہ چماروں سے اُن کا کوئی تعلق ہے۔ جو چمار کہلاتے ہیں۔ وہ رمداسئے سکھہ ہیں۔ رہتیے سکھوں کی ایک علیحدہ جماعت ہے جو مذہبی سکھوں اور رمداسیوں دونوں سے علیحدہ ہے یہہ لوگ اپنے آچار بیوہار کے لحاظ سے عام سکھوں کی نسبت سرشٹ ہیں۔ اور اِن میں کوئی بات ایسی نہیں پائی جاتی کہ جس کے کارن اُن سے اِس قدر نفرت کیجاوے کہ اُن کے ساتھہ چھوا چھوت نہ جاوے۔ آریہ سماج جلندھر نے اُن کے بارہ میں فی الحال اتنی ہی کارروائی کی ہے کہ اُن کو ایک فرش پر بیٹھنے اور کنوؤں سے پانی بھرنے کی اجازت دیدی ہے۔ ابھی تک اور وشیش کارروائی کوئی نہیں ہوئی ہے۔ سوارتھی پُرشوں نے جو کسی پرکار کی افواہیں اُڑا رکھی ہیں وہ سراسر لغو اور بے بنیاد ہیں۔ مزید حقوق اُن کو اُس وقت دئے جاویں گے۔ جبکہ وہ وہی پورنک ویدک دھرم کو گرہن کریں گے۔ اِس بارہ میں اندولن ہو رہا ہے۔ اور ہم بڑی حسرت کے ساتھہ اُس مبارک دن کی انتظار کر رہے ہیں۔ جبکہ ہندوؤں کے انیائے اور اتیاچار سے پیڑت رہتیے سکھوں کو آریہ سماج ہندوؤں کی مخالفت کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتا ہوا اپنی شرن میں لیکر آریہ دھرم کے جھنڈے تلے لانے میں کامیاب ہو۔ رہتیے سکھہ تو ہندو ہی ہیں۔ اگر ہندو نہ بھی ہوں تو بھی ویدک دھرم کا دروازہ اُن کے لئے کھلا ہے۔ کیونکہ ویدک دھرم کا ادھیکار بلا تمیز ذات پات پیشہ قومیت منشیہ ماتر کو ہے۔ جیسے پرماتما پتت ادھارک ہیں ویسے ہی اُن کا بدھان کیا ہوا۔ ویدک دھرم بھی سمپورن پتتوں کا اُدھار کرنے والا ہے۔ آریہ پُرشو اپنی ذمہ داریوں پر وچار کرو۔ کیول آپ کی بے پرواہی اور کائرتا کے کارن ہزاروں اور لاکھوں آتمائیں اتیاچاریوں کے ناجائز برتاؤ اور پکشپات کے کارن اتینت دُکھی ہو رہی ہیں۔ اور ستیہ مارگ پر آنے سے رُک رہی ہیں۔ ڈھارس کرو۔ سچے آریوں کیطرح اُن کی سہایتا کرو۔ کائر بن کر آریہ دھرم کو دوشت نہ کرو۔ بلکہ پتا آپکے آتماؤں میں بل دیں ⁂ ——

دھرم پرچار اور اُپدیشک

دنیا کے سمپورن متوں اور پنتھوں کا اتہاس سپشٹ روپ سے اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ کوئی مت اُس وقت تک کسی پرکار کی اصلی اُنتی نہیں کر سکتا جب تک کہ اُسکے پیرو عموماً اور اُپدیشک و پرچارک خصوصاً اُس مت کے سدہانتوں میں درڑھ وشواس رکھتے ہوئے اور اُن کو اپنے جیون میں ڈھالنے ہوئے دلی لگن۔ سچے اُتساہ اور پورشارتھہ سے اپنا کرتویہ پالن کرنیکے لئے کٹی بدھ نہیں ہوتے۔ صرف اُپدیشکوں کے اپنے عقیدوں کے انکول جیون بتیت کرنے اور صدق دلی اور نیک نیتی سے کام کرنے کی وجہہ سے دُنیا کی ردی سے ردی متوں اور لغو سے لغو پنتھوں نے حیرت انگیز ترقیاں کر دکھائی ہیں۔ آریہ سماج کو اس بارہ میں اِن سے سبق سیکھنا چاہئے۔ یدپی ویدک دھرم کمل اور عالمگیر دھرم ہے۔ ویدک سدہانت ستیہ اور اٹل ہیں۔ پرنتو اُن سے نہ تو ہم کچھہ لابھہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اور نہ اوروں کو فایدہ پونہچا سکتے ہیں۔ جب تک کہ اُن کے انکول ہم اپنا جیون نہ بنا دیں۔ کیونکہ بغیر ہمارا درڑھ وشواس اور دلی پریم اُسی صورت میں اُتپن ہوگا۔ جبکہ ہم اُن کے انوسار اپنا جیون بنا دینگے اور جب تک ہمارے اندر سچا وشواس اور پریم اُتپن نہیں ہوتا۔ ہم اوروں کو آریہ دھرم کی طرف آکرشن نہیں کر سکتے۔ اِس وقت آریہ دھرم باوجود اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی صداقتوں کا چشمہ اور سکھوں کا بھنڈار ہونے کے جو دُنیوی متوں کے برابر بھی اُنتی نہیں کر رہا۔ تو اِس کا خاص کارن یہہ ہے کہ جیسا یہہ مہان ہے ویسے اس کے اُپدیشک اور پرچارک نہیں ہیں۔ آریہ دھرم کی واستوک اُنتی اُسی سمے ہوگی جبکہ اس کے پرچارک سچے آریہ اُپدیشکوں کے گُنوں سے بھوشت ہوں گے۔ نام ماتر کے اُپدیشکوں سے جو کہ نہ تو ویدک دھرم کے ساتھہ دلی پریم رکھتے ہوں اور نہ ایک آریہ اُپدیشک کی ذمہ داریوں کو ہی سمجھتے ہوں ہرگز آریہ دھرم کی اُنتی نہیں ہو سکتی۔ خواہ وہ کیسے ہی جادو بیان اور ودوان کیوں نہ ہوں۔ یہہ دوسری بات ہے کہ اُتم اُپدیشکوں کے ابھاو میں اس پرکار کے ادھورے آدمیوں کو کام چلانے کے لیے جوت لیا جاوے۔ مگر ان سے کوئی لابھہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں ہانی تو اوشیہ ہوتی ہے۔ ہماری رائے میں اس پرکار کے آدمیوں کے ہاتھہ میں دھرم پرچار جیسا پوتر اور نازک کام سونپنا نہایت خطرناک اور ہانی کارک ہے ⁂ ——

کوڑے

سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں ہون و بھجنوں کے بعد پنڈت سہری پت جی نے ایشور پرارتھنا کرائی اور لالہ وزیر چند جی نے اُپدیش دیا۔ (۲) بتاریخ ۱۶ ماہ حال چھاؤنی جلندھر میں لالہ وزیر چند اور برہمچاری ستیانند جی کی ویاکھیان جین مت پر ہوئے۔ اخر ... (۳) ۱۴ سے ۱۷ جنوری کو ابھی اور ... بارش ہوئی۔ ابھی کاشتکار مینہوں سے گھبرا ...

آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۴ و ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۰ء بروز اتوار و سنیچر وار ... نگر کیرتن ۱۶ فروری کو ہوگا ⁂

پتاپاچک خبریں

[...] بمبئی آریہ سماج نے بشمولیت پورانک پنڈتاں
[...] ہندواں بمبئی ایک مسلمان شدہ ہندو کو شدہ
[...] پرائشچت ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ تمام پورانک
[...] اور ہندوؤں نے اُس کے ہاتھ سے لیکر جل
[...] اور کڑاہ پرشاد کہایا ؎

[...] کرپا رام جی بہیرہ سے لکھتے ہیں کہ پنڈت
[...] جی وید سماج کی اُنتی میں بہت اُدیوگ
[...] حال میں ہی اُنہوں نے پرن کیا ہے۔ کہ
[...] اُن کو جسقدر آمدنی ہوا کرے گی۔ وہ
[...] سماج بہیرہ کا حق ہوگا۔ چنانچہ گذشتہ اتوار
[...] آمدنی ہوئی۔ جو اُنہوں نے سماج کو دان
[...] پنڈت جی کی اُدارتا قابل تعریف ہے ؎

[...] سماج کمالیہ کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا۔
[...] رام جی پردہان۔ ماسٹر سندر سنگہ جی
[...] پردان۔ ماسٹر لچہمن داس جی منتری پسہلر
[...] جی کرشادہکش ؎

[...] بہیرہ میں پرچار کی ضرورت ہے۔ منتری
[...] ندہی سبہا متوجہ ہوں ؎

[...] سملپور۔ سی۔ پی۔ بی۔ این ریلوے یہاں پر
[...] بخش پرشاد شرما و منشی شیو دیال شرما
[...] پرشوں کے اُدیوگ سے ایک بہاری ہون
[...] ایک ماہ تک برابر ہوتا رہا۔ مارواڑی
[...] آدمی سے پوری پوری سہایتا دی
[...] اس کا اثر لوگوں پر بہت اوتم ہوا۔
[...] پر کوئی یوگیہ اُپدیشک جاکر ایک دو ہفتہ
[...] کے ساتہہ پرچار کرے تو سماج قایم ہو سکتا
[...] آریہ پرتی ندہی سبہا بنگال بہار
[...] اس طرف کہینچتے ہیں۔ کیونکہ یہہ مقام
[...] بتلاتے ہیں ہے ؎

سالانہ انتخاب۔ آریہ سماج کوٹا راجپوتانہ کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا۔ شریمان راج بجی سنگہ صاحب پردہان۔ شریمان بابو گوبند پرشاد اوپ پردہان۔ ڈاکٹر گورودت صاحب منتری۔ ماسٹر بہاری لال صاحب کوشادہکش۔ بابو بہشتی لال صاحب پستکادہکش۔ بابو جگل کشور صاحب اُپ پستکادہکش۔

انترنگ سبہا آریہ سماج دہلی کا انتخاب برائے سال ۱۹۰۹ء مفصلہ ذیل ہوا۔ رائے صاحب لالہ گردہاری لال جی وکیل پردہان۔ ماسٹر بختاور سنگہ جی اوپ پردہان۔ لالہ کندن لال جی منتری۔ لالہ رام سرن داس جی اسسٹنٹ سکرٹری۔ پنڈت تربہنی سہائے جی کوشادہکش۔ لالہ پرسرام جی پستکادہکش لالہ ہری داس جی۔ لالہ بلاقی داس جی۔ لالہ چہوٹے لال جی لالہ بشمبر ناتہہ جی ممبران انترنگ سبہا ؎

(۱) **بابو جگل کشور جی** پردہان آریہ سماج بدایوں کی ماتا کا انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ اگرچہ بدایوں میں عرصہ بیس سال سے آریہ سماج قایم ہے مگر اب تک سوائے ایک کے کوئی سنسکار ویدک ریتی انوسار نہیں ہوا تہا۔ بابو صاحب نے حسب ذیل دان دیا۔ منڈی رفنڈ لوکل سماج (صہ) دیانند اناتہہ آلہ اجمیر (صہ) یتیم خانہ فیروزپور (صہ) آریہ سماج داتا گنج (صہ) وید پرچار فنڈ (صہ) علاوہ ازیں دری ایک۔ چک ایک۔ چارپائی ایک۔ گلاس ایک لوکل سماج کو اور برتن ۶ عدد زیور نقری ۳ اور پارچات وغیرہ یتیم خانہ بریلی کو دان دئے ؎

آگرہ۔ بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء لالہ بانکے لال ہربداس جی نے ویدک سکول کے تیس طلبا کو انعام تقسیم کیا۔ لڑکوں نے بھجن آدی گائے اور پنڈت دولت رام جی مارگو پدیشک نے "سوامی دیانند اور دہرم" اس مضمون پر ویاکہیان دیا ؎

پنڈت للتا پرشاد شرما تاجپور سے لکھتے ہیں کہ اُن کے ہاں ایک ناگری اور حساب اچہی پرکار جاننے والی اودہیاپکا ہے جو کسی آریہ پتری پاٹہہ شالا میں ملازمت کرنا چاہتی ہیں۔ یدی کسی سماج کو ضرورت ہو تو اُن سے پتر بیوہار کرے ؎

آریہ سماج آگرہ کا ستہرواں سالانہ جلسہ تاریخ ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ فروری کو ہونا قرار پایا ہے نگر کیرتن ۲۵ فروری کو ۲ بجے دوپہر سے ہوگا ؎

بمبئی وید پرچارنی سبہا کا پہلا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر اور یکم جنوری کو رام باغ کے خوبصورت ہال میں بڑی سمارہ کے ساتہہ ہوا۔ بہجن گانے کے لئے بہڑوچ آریہ سماج کی بہجن منڈلی بُلائی گئی تہی۔ پہلے دن بہجنوں اور ہون آدی کے بعد پراتہ کال پنڈت دیوی دیالو جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے ایشور پرارتہنا کی اور مسٹر پی وی دیا نیوالا نے گجراتی بہاشا میں آریہ دہرم کی ورتمان دشا پر اُپدیش دیا۔ شام کو پرتہم ایک نوجوان دکہشنی برہمن مسٹر شیورام جوشی متعلم سینٹ کلیویر کالج نے "ویدوں کا ادہیکار سب کو ہے" اس وشے میں ایک دلچسپ تقریر سنسکرت میں کی۔ بعد ازاں مسٹر کلیان داس جی دیسائی۔ بی۔ اے نے "آریہ سماج کیا ہے" اس بارہ میں انگریزی لیکچر دیا۔ بعد ازاں شریمان پنڈت دیوی دیالو جی کا فاضلانہ ویاکہیان آریوں کی اُمیدوں پر ہوکر شانتی پاٹہہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا **دوسرے دن** پراتہ کال ہون اور بہجنوں کے بعد مسٹر ایس۔ پی ٹامبا ٹڈوے نے پرارتہنا کی اور پنڈت دیوی دیالو جی نے ایک منوہر اُپدیش دیا۔ ایک بجے دوپہر سے پہر کارروائی آرمبہہ ہوئی۔ پرتہم سکرٹری نے رپورٹ پڑہی جسکا خلاصہ یہہ تہا کہ ۱۹۰۵ء میں یہ سبہا قایم ہوئی اس وقت ۷ ممبر تہے۔ اب ساٹہہ ہیں۔ تین شدہی سنسکار رتہہ کئے ایک مسلمانوں کے اور دو عیسائیوں کے ساتہہ دونوں میں کامیابی ہوئی۔ ۱۶ سنسکار ویدک ریتی سے کرائے سات ٹریکٹ طبع کئے۔ سینکڑوں ویاکہیان سبہا کے ممبروں نے دئے۔ اور مختلف اخباروں میں ویدک دہرم پر آرٹیکل لکہے۔ بال رام اُداسی کو شاستراتہہ کا چیلنج دیا۔ جس کو اُس نے سویکار نہ کیا۔ رپورٹ کی سماپتی پر

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مسٹر ستی پرشاد شرما نے ویدوں کے الیشوری گیان ہونے پر سپیچ دی۔ تت پشچات مسٹر ایس جی ٹالیا ڈویکا ویاکھیان ویدک فلاسفی پر ہوا۔ شام کو پنڈت دیوی دیالوجی کا لیکچر وید پرچار پر ہوا۔ لیکچر کے اخیر میں اُنہوں نے وید پرچار فنڈ بمبئی پرانت کے لیئے اپیل کی جس پر چار سو روپیہ نقد چندہ ہوا۔ اس اُتسو میں بمبئی کے بڑے بڑے پرتشٹھت اور ودوان پُرش شامل ہوتے رہے۔ اب سبھا ہذا کا وچار جلد ایک اُپدیشک رکھنے کا ہے۔ اور گجراتی بھاشا میں ایک ہفتہ وار اخبار آریہ نامی نکالا گیا ہے۔ سیٹھ پران جیون اس پتر کے ایڈیٹر نیت ہوئے ہیں جلسہ کے بعد بھی پنڈت دیوی دیالوجی کے کئی ویاکھیان ہوئے جن کا اثر لوگوں پر نہایت اعلیٰ ہوا۔ ہماری بمبئی نواسی آریہ بھائیوں کا اُتساہ اور پورشارتھ نہایت پرسنشنیہ ہے یدی وے اسی لگن اور ولی اُتساہ کے ساتھ متواتر کام کرتے رہیں گے۔ تو درڑھ آشا ہے کہ بمبئی پرانت میں بھی شیگھر پنجاب وممالک مغربی وشمالی واودھ آدی پرانتوں کی طرح ویدک دھرم کا پرچار پھیل جاوے گا۔ اور جابجا سماجیں قایم ہو جاویں گی ؞

سالانہ انتخاب آریہ سماج سری نگر کشمیر لالہ گوبند سہائے پردہان۔ لالہ دیال چند اُپ پردہان لالہ گور بخش رائے منتری۔ لالہ گوری شنکر کوشادہکش لالہ رتن چند پُستکادہکش ؞

کلکتہ مہرشی دیویندرناتھ ٹیگور۔ آنریبل بابو نریندرناتھ سین ایڈیٹر انڈین مرر۔ بابو گگلندر ناتھ ٹیگور بی۔ اے۔ رائے صاحب رلا رام اسسٹنٹ انجنیران چیف ایسٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے آدی بھدر پُرشوں نے پرسپر سمتی کرکے یہہ وچار نشچت کیا ہے کہ ہیرسن روڈ کلکتہ پر ایک عالیشان عمارت اس غرض سے بنائی جاویگی کہ اُس میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کے ستیہ اُپدیشوں کی تعلیم دی جاوے۔ اور آریہ دھرم کے متعلق دیگر کارروائیاں سرانجام پا سکیں۔ ایسے یوگیہ

پُرشوں نے جب یہہ بیڑا اُٹھایا ہے تو ہمیں درڑھ آشا ہے کہ وہ شیگھر ہی اپنے اِس پوتر برت میں پرایتنا دیا کریں کہ جلد بنگال پرانت میں ویدک دھرم کا ناد بجے۔

ٹکیریاں آریہ سماج کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا حلیم رام سرنداس جی پردہان۔ لالہ جیون مل جی اُپ پردہان۔ لالہ منشی رام جی منتری۔ لالہ گنہیا لال جی اُپ منتری۔ لالہ رادھے کشن جی خزانچی۔ لالہ بہیرو رام جی پستکادہکش۔ **نوٹ** چھہ ماہ تک سردار ارجن سنگہ جی منتری کا کام کریں گے ؞

آگرہ - ۲۲ر دسمبر ۹۹ئہ کو مطبع پنڈت کرپا رام شرما میں رات کے آٹھہ بجے ایک بال ودھوا کنیا کا جو گیارہ سال کی عمر میں ودھوا ہو گئی تھی اور اب ۲۰ سال کی ہے ایک پچیس سالہ گوڑ برہمن رام سرن نامی سبھاسد آریہ سماج چاند پور سے بیواہ ہوا ؞

شاہجہان پور ایرین ڈبیٹنگ کلب کے ہفتہ وار جلسے کامیابی سے ہوتے ہیں۔ جب سے یہہ کلب قایم ہوا ہے لوگوں میں آریہ دھرم کا چرچا دن بدن زیادہ پھیلتا جاتا ہے ؞

بھنولی - مورخہ ۹ ر دسمبر کو بھائی بوگھا سنگہ کے گھر میں سمنتونین سنسکار ہوا۔ آپ نے ایک روپیہ آریہ سماج کو دان دیا! مورخہ ۱۰ر دسمبر کو لالہ دولت رام جی پردہان آریہ سماج کی کنیا کا بواہ سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ اس موقع پر ہمارے بھائی سے جو مخالفت ہوئی اُس کا اندازہ خاص خاص اصحاب ہی لگا سکتے ہیں۔ ہم لالہ دولت رام جی کی تعریف کیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ انہوں نے باوجود اسقدر مخالفت کے اپنا کام بڑے حوصلہ اور جوانمردی کے ساتھہ کیا۔ مخالفت کا اندازہ اس ایک ہی بات سے لگ سکتا ہے کہ شہر کے دو پہلے انسوں نے لڑکے والوں کیساتھہ اقرار کیا۔ کہ اگر پورانک ریتی سے بواہ نہ ہوا۔ تو ہم اپنی لڑکی کا ناطہ دیں گے۔ لیکن لالہ رام چند منرولہ جو بنوں میں ایک بے نظیر آدمی ہیں۔ اُن کی عقلمندی اور دور اندیشی سے کوئی وگہن بھی کسیطرح کا نہ ہونے

پایا۔ اور بعد سب نے اس ریتی کی تعریف کی۔ استریوں کے طریقہ پر جو بہن منڈلی نے گیت گا کر شوبھا کی خصوصیت سے استریوں اور پُرشوں پر چھاپ لالہ دولت رام جی کی درڑھتا کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے کہ آپ نے اپنے رشتہ داروں کو کہلا بھیجا کہ اگر آپ کو ویدک ریتی سے بواہ کروانا نامنظور ہو تو فی الحال آپ ملتوی رہنے دیویں۔ اور چند ایک سوچ وچار کر لیں۔ آپ نے مبلغ ۵ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیئے۔ ایشور ہر ایک آریہ پُرش کو ایسی ہی درڑھتا دیویں۔ کہ جس سے وہ سنسکاروں کے موقع پر نہ گھبرا کر اپنے دھرم پر قایم رہا کریں ؞

۱۳ر دسمبر کو لالہ نانک چند ملازم کمسریٹ کے لڑکے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ حاضرین کو لڈو تقسیم کیئے گئے اور ایک روپیہ دان ملا ؞

منتری آریہ سماج بنوں لکھتے ہیں کہ حضرت آتشی (جن کا نام سید حسین شاہ ہے) جن کا دعویٰ ہے کہ وہ کلام کی برکت سے آگ پر چلتے ہیں جس جگہہ جاویں وہاں کی سماج کے منتری مہاشے اطلاع دیویں۔ اور قلمی کہ اشتہارات بھیجکر لوگوں کو پورے طور پر خبردار کر دینا چاہیئے ؞

ضروری اطلاع

جملہ خط و کتابت متعلقہ آریہ سماج شہر فیروزپور بنام بابو جگن ناتھہ کمار سکرٹری کے ہونی چاہیئے۔ جو اُپدیشک یا کوئی اور مہاشے کسی سماجک کام کے لئے تشریف لاویں وہ ہیرا منڈی بر دوکان بابو مکند لال سوداگر چوب اُپ منتری یا جو بک نو رماہی بر مکان ماسٹر نذیر رام آجاویں ؞

آپکا شبھ چنتک

امرناتھہ آبی مدرس ایم۔ بی ہائی سکول

(لائبریرین آریہ سماج شہر فیروزپور ؞)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کنیا مہا ودیالہ جلندھر کے تیسرے سال کی رپورٹ

افسوس ہے یہہ رپورٹ ہمارے پاس ساولوچنا کے لیئے دیر سے پہنچی ہے۔ کئی کارنوں سے ہم اسے پہلے تک سمتی پرکاشت نہیں کر سکے ہیں کے لیئے کہ ہم معافی کے خواستگار ہیں۔ رپورٹ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سال زیر رپورٹ میں مہا ودیالہ نے ہر ایک پہلو میں ترقی کی۔ پچھلے سال میں سات جماعتوں تک پڑھائی تھی اس سال آٹھویں جماعت بڑھائی گئی۔ اس وقت دس جماعتیں ہیں یعنی پہلی جماعت کے دو حصے ہیں۔ اور ایک خاص جماعت ہے۔ جس میں بڑی عمر کی کنیائیں اور بیوائیں تعلیم پاتی ہیں۔ اس کلاس میں شریف گھرانوں کی استریاں پڑھتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پبلک کا ودیالہ کے ادھیکاریوں پر پورن وشواس ہے۔ سالانہ امتحانوں کے سوا وقتاً فوقتاً اور بھی امتحان ہوتے رہتے ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں امتحانوں کا نتیجہ تسلی بخش رہا۔ یکم اپریل کو کنیاؤں کی تعداد ۱۲۹ تھی۔ ماہواری اوسط تعداد ۱۲۴ رہی ہے اوسط حاضری روزانہ ۸۰ رہی۔ ہماری رائے میں یہہ تعداد نہایت قلیل ہے۔ کنیا مہا ودیالہ جیسی انسٹیٹیوشن میں کم از کم پانچ سو کنیائیں تو ضرور ہی ہونی چاہیئیں مگر اس میں ودیالہ کے ادھیکاریوں کا کوئی دوش نہیں ہے۔ دوش ہے تو آریہ پرشوں کا ہے کہ جو اپنی پتریوں کی شکشا سے بالکل لاپرواہ ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ اس طرف وشیش دھیان دیں تو مہا ودیالہ میں بھی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ اور دیگر مقامات میں بھی پتری پاٹھ شالائیں کھل سکتی ہیں۔ ہماری رائے میں کنیا مہا ودیالہ کی طرف سے ایک یوگیہ اپدیشکا یا اپدیشکا ضرور ہونا چاہیئے جو کہ جا بجا سماجوں میں بھرمن کرکے آریہ پرشوں کو اور استریوں کو استری شکشا کی طرف وشیش رچی دلائے اور انہیں اپنے ہاں پتری پاٹھ شالائیں کھولنے تتھا اپنی کنیاؤں کو کنیا مہا ودیالہ میں بھیجنے کے لیئے پریرنا کرے۔ یہہ پاٹھ شالائیں کنیا مہا ودیالہ کے ماتحت ہوں۔ اور سبھی پاٹھ شالاؤں میں پڑھائی ہو۔ جب کنیائیں پانچویں جماعت پاس کر چکیں تو انہیں آگے تعلیم پانے کے لیئے کنیا مہا ودیالہ میں بھیج دیا جاوے۔ اس پرکار ایدی پربندھ ہو جاوے۔ تو پنجاب میں استری شکشا میں جلد ایک نمایاں اونتی ہو سکتی ہے۔ مگر یہہ تب ہو سکتا ہے جبکہ پورا شردھا اور لگن کے ساتھ کام کیا جاوے۔ جس ڈھنگ اور رفتار سے اس سمے کام ہو رہا ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو ترقی تو درکنار ہمیں ڈر ہے کہ کہیں الٹی ترقی شروع نہ ہو جاوے۔ اس لیئے ہم استری شکشا کے پریمیوں سے بڑے زور کے ساتھ اپیل کرتے ہیں کہ یدی وہ سچے دل سے چاہتے ہیں کہ استری جاتی کا جلد سدھار ہو۔ ہماری کنیائیں دھرماتما و ودشی بنیں تو انہیں کو اچت ہے کہ وہ کنیا مہا ودیالہ کی اونتی میں تن من دھن سے لگ جاویں۔ (۳) کنیاؤں میں سے ۱۲ کنیائیں ایسی ہیں جنکو ادھیاپکائیں۔ اور پرچارکائیں بنانے کا اُدیوگ کیا جا رہا ہے۔ اگر سب کی سب نہیں تو کم از کم نصف تو ان میں سے ایسی نکل آویں کی امید ہوگی کہ جو ادھیاپکاؤں اور پرچارکاؤں کا کام کر سکیں۔ اسوقت استری شکشا کے رستہ میں یہہ بھی ایک بھاری رکاوٹ ہو رہی ہے کہ ادھیاپکاؤں کی اس وقت ہر طرف سے مانگ ہے۔ پرنتو آئیں کہاں سے جبکہ ان کے طیار کرنے کا کوئی پربندھ ہی نہیں ہے کنیا مہا ودیالہ کے کارکنوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اگر ایک دو سال کے اندر دس یوگیہ ادھیاپکائیں بھی نکل آئیں تو ان سے استری شکشا کے کام کو اتنی بھاری مدد مل سکیگی کہ جو اور کسی پرکار سے ملنا اسمبھو ہے۔ جس قدر یہہ یوگیہ ودھان کم اور کارکن ہونگی اسی قدر کنیا مہا ودیالہ کے ساتھ پبلک کی ہمدردی بڑھیگی۔ اور ادھوری تعلیم پائی ہوئی موجودہ ادھیاپکوں نے استری شکشا کی نسبت جو ایک پرکار کی بدگمانی پیدا کر رکھی ہے وہ دور ہو سکیگی استری شکشا کا کام ایک بڑا نازک اور ذمہ داری کا کام ہے۔ اس کو بڑی دوراندیشی سے سرانجام دیئے بغیر ہم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ عام جہلا تو ابھی تک سخت درودھی ہیں ہی۔ تعلیم یافتہ جماعت بھی ابھی تک اسکی اصلی اوشکتا کو پوری طور پر محسوس کرنیکی طرف مائل نہیں ہوئی ہے۔ استری جاتی کے متعلق ہمارے پرانے خیالات و تعصبات نے ابھی تک ہماری دلوں پر اپنا قابو پا رکھا ہے۔ اس لیئے استری شکشا کی آئندہ کامیابی کا بہت کچھ دارومدار ادھیاپکاؤں اور ان سے شکشا پائی ہوئی کنیاؤں پہ ہے۔ جسقدر ان کا آچار بیوہار اُتم ہوگا۔ اسیقدر لوگوں کی پریتی استری شکشا کے ساتھ ادھک ہوگی اس سمے سب سے بھاری اعتراض جو استری شکشا کے مخالفوں کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ پڑھی لکھی استریاں گھر بار کے کام کی نہیں رہتیں وہ سرکش ہو جاتی ہیں اور ان کا آچار بیوہار دھیا نہیں رہتا۔ ان کے اس اعتراض کی بنیاد بہت کچھ آج کل کی ساداران پڑھی لکھی ناتربیت یافتہ استریوں کے آچار بوہار پر ہے جو کہ باقاعدہ و ٹھیک اور مناسب تعلیم و تربیت پائی ہوئی ادھیاپکاؤں کے نہ ملنے کے کارن کام چلانے کے لیئے ادھیاپکائیں بنا دی جاتی ہیں۔ پس جب اعلےٰ کیریکٹر کی ادھیاپکائیں ہونگی۔ تو وہ اپنے آچار بوہار سے اس خیال کو پورے طور پر لوگوں کے دلوں سے دور کر سکیں گی۔ اور اپنی نیک مثال سے لوگوں کے دلوں میں یہہ شوق پیدا کریں گی کہ وہ بھی اپنی کنیاؤں کو ان کی مانند پاک دامن اور اعلےٰ آچرن کی استریاں بنانے کے لیئے ویسی ہی شکشا دلاویں۔

(باقی آئندہ ہفتہ)

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

لالہ رامداس وت محرر جیل سبی بلوچستان کے پرشن

مندرجہ اخبار ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۲ دسمبر ۹۹ء کا اوتر۔

ویدوں سے ثابت ہے کہ پرمیشور۔ جیو۔ پرکرتی۔ تینوں پدارتھ سروپ سے اور استھول کاریہ جگت جیووں کے کرم پرواہ (دور تسلسل) سے انادی ہیں اور یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو پدارتھ سروپ سے انادی ہیں۔ اُن کے کرم بھی انادی ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے سرشٹی جس کا کرتا انادی پرمیشور ہے صرف ایک ہی دفعہ نہیں ہوئی۔ جیسا کہ پرشن کرتا نے خیال کیا ہے۔ بلکہ سرشٹی اور پرلے کا ہونا انادی کال سے چلا آتا ہے۔ پرلے کے وقت جیووں کے جو سنچت کرم رہ جاتے ہیں اُن کے انوسار آئیندہ سرشٹی کے آغاز میں جیووں کو اوتم مدہم نکرشٹ شریروں میں پرمیشور پرویش کرتا ہے۔ بغیر کرموں کے کسی جیو کو منش۔ کُتا۔ بلا۔ اونٹ گدہا۔ بچھو۔ بہنیس کا شریر نہیں ملتا۔ اور یہ ہی پورن نیائے پرمیشور کا ہے۔ پرمیشور پر بے انصافی کا الزام تب عاید ہوسکتا ہے کہ جب جیو کو مخلوق اور ساتھہ ہی اُس کے سرشٹی کا ایک ہی دفعہ ہونا مانا جاوے۔ دوسری صورت میں نہیں۔

کیا ایشور کے تری کالگ ہونے سے جیو کرم کرنے میں سوتنتر نہیں رہتا؟

جن منشوں کے ہردیہ ویدوں کے پرکاش سے شونیہ ہیں اُن کا خیال ہے کہ جیو کرم کرنے میں سوتنتر (خود مختار) نہیں۔ اور نہ ہی پرمیشور اُس کو سزا دیسکتا ہے۔ وے اپنے اس خیال کی تائید میں یہہ دلیل دیا کرتے ہیں۔ کہ پرمیشور ماضی۔ حال۔ مستقبل تینوں زمانوں کی باتوں کو جانتا ہے۔ اسلئے زمانہ مستقبل میں جیو وہی کرم کریگا جو پرمیشور کے علم میں ہے کیونکہ جیو میں سامرتہ نہیں کہ ایشور کے علم کے برخلاف کوئی کرم کرسکے۔ یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ پرمیشور زمانہ مستقبل کے کرم کو نجانے تو اُس میں اگیان والپگیتا کا دوش آوے گا۔ لیکن غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ یہہ خیال غلط ہے اور دلیل اُن کی کچھہ وزن نہیں رکھتی۔

یہہ خیال ایک غلط فہمی پر مبنی ہے جس کا کارن یہہ ہے کہ لوگ بوجہہ ناواقفیت کے پرمیشور میں ہر سہ زمانہ ماضی۔ حال۔ مستقبل کا اطلاق کرتے ہیں اور نیز لفظ گیان کے معنے نہیں سمجھتے۔ ماضی وہ ہے۔ جو ہو کر نہ رہے۔ اور مستقبل وہ جو پہلے نہ ہو۔ اور بعد میں ہو۔ اب سوچنا چاہیئے۔ کہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ پرمیشور کو کوئی علم ہو کر نہ رہے۔ یا پہلے نہ ہو اور پیچھے ہو۔ بنابراں پرمیشور کا علم ہمیشہ ورتمان یعنی یکسار حالت میں رہتا ہے۔ تغیر تبدل نہیں ہوتا جیسا کہ اُسکی اپنی ذات ہے۔ ماضی اور مستقبل جیووں کے واسطے ہیں۔ البتہ پرمیشور میں بلحاظ اعمال جیووں کے تینوں زمانہ کی حالات کا گیان کہا جاتا ہے بذاتہ نہیں۔ یعنی پرمیشور کے گیان میں ہر ایک زمانہ کی بات بجنسہ ایسی موجود ہے جیسا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے عین اُسی لحظہ کی بات۔ یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جیووں کا کرم کرنا اور پرمیشور کا اُس کو جاننا ایک ساتھہ ہوتے ہیں۔ آگے پیچھے نہیں۔ یہہ نہیں ہوتا کہ پہلے جیو کرم کرے اور اُس کے بعد پرمیشور کو اُس کا گیان ہو۔ یا کہ پہلے پرمیشور کو گیان ہو۔ اور بعد میں جیو کرم کرے۔ چونکہ ویدک سدہانت کے مطابق جیو انادی اور بلا شبہہ کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ اسلئے جب کہ جیو نے زمانہ مستقبل میں کرم کرنے کا ارادہ ہی نہیں کیا تو اس صورت میں یہہ کہنا ٹھیک نہیں کہ زمانہ مستقبل میں جیو ارادہ کرم کریگا۔ کسی وستو کو جیوں کا تیوں جاننا یعنی عدم کو عدم اور وجود کو وجود جاننا گیان اور اُسکے خلاف اگیان کہلاتا ہے۔ پس جب جیو کے کسی کرم یا ارادہ کا کوئی وجود نہیں تو اُس کا گیان بالکل ناممکن ہے۔ مثلاً اس وقت ایک منش نے کوئی کام نہیں کیا۔ اور نہ اُس نے آئیندہ کسی خاص وقت پر کسی کام کرنے کا ارادہ کیا۔ تو پرمیشور بھی ایسا ہی جانتا ہے۔ اور ایسا جاننا بوجہہ اُس کے سروگیہ ہونے کے ضروری ہے۔ اگر اس کے خلاف جانے تو وہ اگیانی ہوگا۔ حالانکہ پرمیشور اگیان اندھکار سے قطعاً پاک ہے بنابراں پرمیشور پر یہہ دوش نہیں آتا کہ وہ بھوشت کی بات نہیں جانتا۔ البتہ منش جو کرم کرچکا اور جس کا پھل اُس نے بھوشت میں بھوگنا ہے اُس کو پرمیشور جانتا ہے اسیطرح جب وہ کسی کرم کے کرنیکا ارادہ کریگا تو اُسکے ساتھہ ہی پرمیشور کو اُس ارادہ کا گیان ہوگا۔ کیونکہ اُسکا وجود ہوچکا ہے۔ جیو جسطرح خود مختاری سے کام کرتا ہے۔ یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اوسیطرح پرماتما سروگیا سے جانتا ہے۔ یا یوں کہو کہ جسطرح پرمیشور جانتا ہے جیو اسیطرح کرتا ہے۔ نتیجہ اس ساری بحث کا یہہ ہے کہ جیو کرم کرنے میں سوتنتر ہے اور اوسیطرح جیو جو کرم کرچکا یا کر رہا ہے یا کریگا اُس کے جاننے اور پھل دینے میں پرمیشور سوتنتر ہے۔ جیو کے کرنیکا گیان پرمیشور کو جس طرح سچا گیان ہے اوسیطرح سزا دینے کا گیان بھی سچا ہے۔ یہہ ممکن نہیں کہ کرم کرنے کا گیان تو سچا ہو اور سزا دینے کا گیان جھوٹا ہو۔ ایسے دونوں گیان سچے ہیں۔ پس اس سدہانت کی نسبت کہ جیو کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ اسوجہہ سے کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کہ پرمیشور بھوشت کی بات جانتا ہے اور اُس کے برخلاف جیو کچھہ نہیں کرسکتا۔ اس قسم کے اعتراضات اُن مذاہب پر ہوسکتے ہیں جنہیں جیو کو

آریہ سماج روپڑ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹ جنوری ۱۹۱۸ء دھوم دھام سے ہوگا۔ اور ۲۶ کی شام کو ہوگا۔ جو بھائی تشریف لیجاویں وہ پیشن دور ہی کا ٹکٹ لیں۔ وہاں سواری کا پربندھ ہوگا۔

یوگ اور اوسکی سدھیاں

از پنڈت بھگت رام اپدیشک۔

ابتک اس بات کا پورے طور پر فیصلہ نہیں ہوا کہ یوگ شاستر میں جو अणिमादि سدھیں درج ہیں۔ اُن سے کیا مُراد لیجاسکتی ہے۔ اس وقت تک جتنے لوگ ہیں وہ اس طرح مانتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ شریر کا چھوٹا کرلینا۔ بڑا کرلینا۔ یہاں تک لمبا کرلینا کہ چاند تک کو چھوسکیں۔ اگر آگ میں ڈالا جاوے تو آگ نہ جلاسکے۔ غرضیکہ آکاش میں اس طرح سے اُڑسکے جسطرح کہ ایک باریک تنکا گھاس کا بنا روک ٹوک ہوا کے اندر اِدھر اُدھر گھوما کرتا ہے۔ اور ساتھ بیٹھے بیٹھے ساری دُنیا کے سامنے بالکل چھپ جاوے اور کسی کو دکھلائی تک نہ دے۔ یہہ ساری باتیں خیالات کی صورت میں ہی نہیں رہیں۔ بلکہ ہر ایک بڑے بُوڑھے کی زندگی کا ایک حصہ بن گئی ہیں۔ اور اگر کوئی انہیں پڑھا ہوا تھا تو صرف یہی تھا کہ وہ اس قسم کی سدھیاں لوگوں کو دکھلا سکتے تھے۔ نہ صرف پُرانوں کی کہانیوں کے اندر ان خیالات کو پاتے ہیں بلکہ انگریزی دانوں کی کتابوں میں بھی اس قسم کے سارے خیالات اسی طرح صاف الفاظ میں دکھائی دیتے ہیں خاصکر کے تھیوسافیکل سوسائیٹی کے بانیوں کی زندگیوں میں زیادہ انہیں باتوں کا گورو ہے۔ اور لوگوں نے یہیں نہیں بلکہ توں نے ان سب خیالات کی بنیاد یوگ شاستر اور اُس پر بیاس مہرشی کا بھاشیہ بتلایا ہے۔ میرا فرض ہوگا کہ میں اُن سب سوتروں کو بذریعہ اخبار پبلک کے روبرو پیش کروں اور سوتروں کے تاکہ ودوان لوگ اُن میرے خیالات کو وچاریں اور مجھ بھی اُن سارے خیالات کا قایل کریں۔ ورنہ ایسے ایسے پورانک خیالات کو آتما سے دُور کرتے ہوئے اصلی تات پریہ کو وچاریں۔ اور رشیوں کو کلنکت نکریں۔ ان سارے خیالات کی بنیاد یوگ شاستر کے تیسرے پاد کا چوالیسواں سُوتر ہے۔

ततोऽणिमादिप्रादुर्भावः कायसम्पत्तद्धर्मानभिघातश्च

यो. ३. ४४.

اس سے پہلے کہ میں اس سوتر کے ارتھ پبلک کے سامنے پیش کروں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوتر میں پہلا شبد ततः صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ یہہ ساری باتیں جو اس سوتر میں دکھائی ہیں وہ کسی خاص سادھن کا نتیجہ ہیں۔ کیونکہ (تتہ) کے معنے ہیں اسکے بعد۔ پس ضروری ہے کہ ہم اس نتیجہ کے باعث کو تلاش کرتے ہوئے اس سے پہلے سُوتر کی طرف نظر کریں۔ تاکہ ہمیں صاف طور پر سلسلہ ترتیب अणिमादि کا ظہور ہوجاوے۔

स्थूलस्वरूपसूक्ष्मान्वयार्थवत्त्वसंयमाद्भूतजयः

यो. ३. ४३.

اس سوتر کے بعد ہوتا ہے ارتھات جب بھوت جے ارتھات جب ساری بھوتوں پر تھوی۔ جل۔ وایو۔ اگنی اور آکاش کے اوپر فتح ہوجاتی ہے تو اک نیا آدمی کا ظہور ہوتا ہے۔ یہہ سوال کہ ان پانچ بھوتوں پر کب فتح ہوئی۔ اُس کا ذکر کرتے ہوئے اس سوتر پر بھاشیہ کرتے ہوئے ویاس جی فرماتے ہیں کہ جب پانچوں بھوتوں کی پانچ قسم کی اوستھائیں پوری طور پر سمجھ میں آجاتی ہیں۔ ارتھات اول ستھول حالت۔ دوسری سوروپ۔ تیسری سوکشم۔ چوتھی انوے ارتھ۔ پانچویں ارتھ وتو۔ ان ساری اوستھاؤں کو سنیم ارتھات آتما میں پوری طور پر دھارن کرکے سادھک تاکہ یہی کہ تو بھوتوں کے اوپر فتح ہوتی ہے۔ آگے چلکر ان ساری اوستھاؤں کو جسطرح سے ویاس جی نے ورنن کیا ہے عرض کروں گا۔ اسجگہہ صرف نتیجہ کی طرف آپ کی توجہہ دلاتا ہوں ویاس جی فرماتے ہیں کہ

तेष्विदानीं भूतेषु पञ्चसु पञ्चरूपेषु संयमात्तस्य तस्य रूपस्य स्वरूपदर्शनं जयश्च प्रादुर्भवति …… व्यास भाष्ये

اس کے ارتھ یہہ ہیں کہ اب ان پانچ بھوتوں کی پانچ قسم کی حالتوں کو پورے طور پر وچار کرنے سے اُس اُس کا ٹھیک روپ پرادربھاو ہوتا ہے۔ ارتھات اُس اُس پدارتھ کا اصلی گیان ہوتا ہے اور فتح نصیب ہوتی ہے۔ آگے چلکر فرماتے ہیں کہ

तत्र पञ्चभूतस्वरूपाणि जित्वा भूतजयी भवति तज्जयाद्वत्सानुसारिण्य इव गावोऽस्य संकल्पानुविधायिन्यो भूतप्रकृतयो भवन्ति ॥

व्यास भाष्ये ॥

جب یوگی پانچ بھوتوں کے اصلی روپ کو فتح کر لیتا ہے تو وہ بھوتوں پر فتحیاب کہلاتا ہے اور ایسا ہونے پر جس طرح بچھڑے (گائے کے بچے) کے پیچھے گائیں چلتی ہیں۔ ٹھیک اُسی پرکار اُس یوگی کے خیالات کے ماتحت بھوت پرکرتیاں (ارتھات اُن پرتھوی۔ جل۔ اگنی وایو۔ آکاش کے کارن) ہوجاتے ہیں۔ وہ ہر طرح سے اپنے خیالات کے مطابق اُن کو استعمال کرسکتا ہے۔ اور اُن سے کام لے سکتا ہے۔

اس ویاس بھاشیہ کے خیال کو پتنجلی جی نے اپنے اگلے سُوتر میں ظاہر کیا ہے۔ یا یوں کہئے کہ رشی کے اگلے سُوتر کے مرم کو ویاس جی نے اس سُوتر کے بھاشیہ میں پرگٹ کردیا ہے۔ جس کے ارتھ یہہ ہیں کہ جب بھوتوں کے اوپر فتح حاصل ہوجاتی ہے۔ تو

अस्मितादि کا ظہور ہوتا ہے۔
कार्य सम्पन्न - کا ظہور ہوتا ہے اور
मानसिक का ظہور ہوتا ہے۔
یہہ تین قسم کی طاقتیں ہیں جو اُس وقت اُس یوگی
کو پراپت ہوتی ہیں۔ جب کہ بہوت جے ہو جاتی ہے
اس سے پہلے کہ ان تینوں طاقتوں کو اپنی زبان میں ظاہر
کروں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پانچ بہوتوں کی پانچوں
حالتوں کا ورنن کر دوں تاکہ پہہ مغالطہ کی گنجایش
نہ رہے اور معترض کے خیال میں کسیقدر رحم سکے۔ یا
یوں کہئے کہ میں اپنے خیالات کو پوری طور پر سمجھا سکوں
اس پر رشی فرماتے ہیں۔ کہ ——————

पार्थिवाद्याः शब्दादयो वि
शेषाः सहकारादिभिः धर्मैः
स्थूलशब्देन परिभाषिताः
व्यास भाष्ये

اس کا مطلب یہہ ہے کہ عام لوگ جب جب پرتہوی
کا لکشن کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ اسی طرح سے کرتے
ہیں کہ وہ پدارتہ جس میں گندہ ارتہات بُو یا بد بو
ہے۔ لیکن اس وقت ہم جب جب پرتہوی کو دیکھتے
ہیں تو اس میں گندہ کے علاوہ روپ بہی دیکھتے
ہیں۔ اسش (سواد) بہی محسوس کرتے ہیں۔ سپرش
ارتہات نرم یا کڑا پن بہی الوبہو کرتے ہیں شبد
کو بہی اُس سے سنتے ہیں۔ تو رشی فرماتے ہیں۔ کہ
حالانکہ یہہ گُن پرتہوی کے نہیں ہیں لیکن جس حالت
میں سنیوگ وغیرہ سے شبد وغیرہ گُن بہی وشیشتا
سے (خصوصیت سے) پرتیت ہوتے ہیں اُس کو
ستہول اوستہا کہتے ہیں۔ دوسرے معنوں میں ایسے
گُنی کا رپہ ستہول اوستہا کے نام سے پکارا جاتے
ہیں۔ اسیطرح سے جل کی حالت لے سکتے ہیں۔ حالانکہ
اصلی گُن جل کا رس ہے۔ لیکن اس وقت ہر ایک کار
جل میں روپ اور سپرش اور شبد علاوہ اس کے
دکہائی دیتے ہیں۔ اسیطرح اگنی وغیرہ میں

द्वितीयं रूपं स्वसामान्य

भूमिर्भूमिः स्नेहो जलं वह्नि
रुष्णता वायुः प्रणामी
सर्वतोगतिराकाश इत्येतत्
स्वरूपशब्देनोच्यते ॥ व्यास

جس بات کو وشیش حالت میں دکہلایا گیا اُسی کو
سب سامانیہ ارتہات عام طور پر دیکہا جاوے تو یہہ
معلوم ہوتا ہے کہ جہاں جہاں صورتی ہے وہاں وہاں
پرتہوی ہے اور جہاں سنیہہ ظاہر ہے وہاں جل
اور جہاں گرمی ہے وہاں آگ اور جو پرنام والی
ہے ارتہات چلنا ہی ہے وہاں ہوا اور جو ہر جگہہ
رہے وہ اکاش کہلاتا ہے۔ اس سے مراد سوروپ
ہے اس خیال کو بالکل صاف کرنے کے واسطے ایک
مثال دیکر بہاشیہ کار سمجہاتے ہیں۔ جس طرح سے
ایک شریر یا جسم کئی ایک اعضا کے مجموعہ کا
نام ہے۔ لیکن کئی ایک ویسے جسموں کے مجموعہ کو
سموہ समूह کہتے ہیں۔ مثلاً ایک درخت
کئی ایک حصوں میں منقسم ہو سکتا ہے اور کئی ایک
درخت ملکر ایک جنگل بنتا ہے۔ ویسے ہی ایک منش
کا جسم ہے۔ اور ویسے کئی ایک جسموں کو ملاکر دیو
منش سموہ کہتے ہیں جس میں پہہ علیحدہ علیحدہ
حصے کر سکتے ہیں۔ ایک حصہ کا نام دیو اور دوسرے
کا نام منش ہے۔ اسی طرح سے آموں کا بن اور
دوسرے درختوں کا جنگل۔ اس سارے خیال کو
سنسکرت زبان میں دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے

युतसिद्धावयवोऽयुतसि
द्धावयवश्च ॥

ایک کا نام یُت سدہ اور دوسرے کا نام ایُت
سدہ۔ ارتہات ایسے پدارتہ جو اپنے اندر پورے
اور مکمل ہیں اور ایسے پدارتہ جو دوسروں سے ملکر
ایک پدارتہ بناتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ
فرماتے ہیں کہ

पृथक्सिद्धावयवः समूहो वनम्

ایک چیز مکمل کئی چند ایک اشیاء مل کر بن کہلاتی
ہیں۔ ارتہات ایک درخت جو کہ اپنے اندر مکمل ہے اسی طرح
ویسے کئی ایک درختوں کے مجموعہ کا نام بن یا جنگل
ہے

अयुतसिद्धावयवः समूहः
शरीरं वृक्षः परमाणुरिति

جو ہر ایک دوسرے کے ملاپ سے ایک علیحدہ پدارتہ کہلاتا۔
مثلاً شریر۔ درخت یا پرمانو۔ اس قسم کے پدارتہوں
کی اصلیت کو سمجہنا۔ اور جو اس گیان کا درشٹا ہے اسکو
سوروپ کہتے ہیں۔ چنانچہ رشی فرماتے ہیں۔

तत्त्वस्वरूपमिति सूक्ष्मम्

اس سارے کو سوروپ کہتے ہیں۔ ——————

(۳) ان سارے پدارتہوں کی بناوٹ کو الوبہو کرتے
ہوئے سارے پدارتہوں کے اصلی روپ کو परमाणु
روپ جاننا۔ सूक्ष्म سوکہشم کہلاتا ہے اور
یہہ تیسری حالت پدارتہ کی ہے۔ ——————

(۴) چوتہے سے अन्वय مراد یہہ ہے کہ ان پدارتہوں
کے نام (ख्याति) فعل (क्रिया)
یا (स्थिति) روپ گُن جو کہ یہہ روپ
کو پراپت ہو سکتے ہیں محسوس کرنا۔ ——————

(۵) پانچواں अर्थवत्त्वम् ارتہات ان
سارے بہوتوں اور بہوتک پدارتہوں کو بہوگ اور
اپ ورگ ارتہات مکتی کے واسطے جاننا۔ ——————

اس طرح سے ان ساری پدارتہوں کے پانچ روپ جانکر
ایک یوگی پدارتہوں کے اوپر فتح حاصل کر سکتا ہے۔
پس جب پرش اس قسم کے ساری خیالات کا اسنا
ہو جاتا ہے تو اُس کو تین پرکار کی سدہیاں پراپت
ہوتی ہیں۔ جس طرح سے آج کل کا مشہور اولیہ
جو کہ بجلی کا اس زمانہ اسنٹر سمجہا جاتا ہے لوگ کہتے
ہوتے عام طور پر دکہلائی دیتے ہیں کہ بجلی کو وہ کہلا
اور سمجہاتا ہے۔ جو اُس سے چاہے کام لیتا ہے۔ بڑی
سے بڑے اور باریک سے باریک حالات سے وہ واقف
کہلاتا ہے۔ جس کو شاستر نے

सङ्ख्यानुविद्धाश्रि

کے نام سے پکارا
ہے جس کے معنے یہہ ہیں کہ وہ اشیاء کو اپنے اندر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کرلیتا ہے - جس کو سوتنتر کار اپنے چوالیسویں سوتر میں سدھیوں کے نام سے [illegible] پکار رہے ہیں ۰

(باقی آئندہ ہفتہ)

سیبی آریہ سماج اور ایک مسلمان شدہ ہندو کی شدھی

سیبی آریہ سماج کی کوشش سے ایک نوجوان ہندو مسمی دیال رام سکنہ جنوں کو جو کہ ایک مولوی کے دھوکہ میں آکر بمقام ممبی مسلمان ہوگیا تھا - گذشتہ اتوار کو بموجب ویدوکت ریتی کے شدھ کیا گیا - بوجہ تنگ مکان مندر آریہ سماج سیبی سنگھ اس صفحہ شدھی کے واسطے متبہر سیبی میں سرائے ... بڑے ہیرال کا وسیع مکان تجویز کیا گیا تھا - جس کے دروازہ کو پھولوں و پتوں سے سجایا گیا تھا - اور باہر مشرکیہ پر رنگ برنگ کی جھنڈیاں لہرا رہی تھیں جس سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ اس مکان میں کوئی خوشی کا جلسہ ہونے والا ہے - وقت معینہ پر جو کہ آریہ سماج کی طرف سے نوٹس میں مشتہر کیا گیا تھا - تمام ہندو آریہ بھائیوں و سناتن دھرمیوں و برہمن پنڈتوں و مختلف پنتھوں کے سادھوؤں کی آمد شروع ہوئی تھوڑی دیر میں مکان کے اندر ایک خاصہ میلہ بھر گیا - حاضرین کی تعداد ۳۰۰ تک تھی - اول سادھو سوامی برہمانند صاحب سنیاسی متوطن سری نگر کشمیر نے جو کہ اچھے سنسکرت و عربی وغیرہ میں عالم و فاضل ہیں - اور سناتن دھرم کے پکے سبھا یک اور آریہ سماج کے نیک کاموں کے ثنا خواں ہیں - اپنی زبان مبارک سے وید منتر اوچارن کرتے ہوئے ہون کرایا - ہون کے بعد آریہ سماج کی بھجن منڈلی نے اپنے سریلے بھجنوں سے حاضرین کے دلوں کو خوش کیا - بعدہ سادھو جی نے اٹھکر حاضرین جلسہ کو دیال رام مذکور کی سرگذشت سنائی کہ دیال رام کچھ عرصہ سے چند متعصب مسلمانوں کی صحبت میں رہتا تھا - جنہوں نے موقعہ پاکر اس کے خیالات کو پلٹنا شروع کردیا - آخر ایک مولوی کے دھوکہ میں آکر مسلمانوں کے الله میاں کے درشن کو چمن گیا - جہاں پر جبراً مسلمان کیا گیا - جو کہ اس وقت آپ صاحبان کے روبرو کھڑا ہے - اگرچہ دیال رام عمر میں تقریباً ۱۵ سال کا ایک لڑکا ہے - مگر اس نے چمن میں ملیچھوں کے ساتھ بڑی دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا - اور اس نے اپنی بودی (چوٹی) کے بال مسلمانوں کو کاٹنے نہیں دئے - مسلمانوں نے اس کو مسلمان کرنے کے بعد فقط چند گھنٹے اپنے پاس رکھا - بعدہ پولیس کی مدد سے اپنے باپ کے حوالہ کیا گیا - جو کہ بیٹے کی تلاش میں چمن گیا ہوا تھا - وغیرہ وغیرہ - پس اب میری نزدیک کوئی وجہ نہیں ہے کہ ویدشاستر کے بموجب بذریعہ پرائشچت دیال رام کو شدھ کرکے نہ ملایا جاوے - جس پر سیٹھ پھیرو مل صاحب رئیس شہر سیبی نے بمشورت چند برہمن پنڈتان شہر سیبی کے یہہ جواب دیا - کہ ہم کو و دیگر سناتن دھرمی پنچایت شہر سیبی کو دیال رام کے شدھ ہونے میں صرف ایک بات کے سوا دیگر کوئی اعتراض نہیں ہے - وہ یہہ کہ دیال رام کو ہردوار بھیج کر گنگا اشنان کرایا جاوے - جس پر سادھو صاحب مذکور نے کھڑے ہوکر ویدشاستر و منوسمرتی کے کئی حوالہ جات نکال کر سمجھایا - کہ میری یہہ نیت نہیں ہے کہ دیال رام گنگا اشنان کرنے نہ جاوے - لیکن اس کا پرمان ویدشاستر و منوسمرتی میں کہیں بھی نہیں پایا جاتا - کہ شدھ ہونے والے کو گنگا کا اشنان ضرور کرایا جاوے - جس کے جواب میں شہر کے پنڈتوں نے یہہ کہا - کہ ضرور کہیں منوسمرتی میں لکھا ہوا ہے کہ شدھ ہونے والے کو گنگا اشنان کرایا جاوے - اور ایسے موقعہ پر برہم بھوج بھی کرایا جاوے - یہہ نظر بر ہونے پر جناب آریہ سماج کتاب منوسمرتی یہہ کہکر سناتن دھرم کے پنڈتوں وغیرہ کے آگے رکھدی گئی - کہ اگر اس میں یہہ لکھا ہو کہ شدھ ہونے والے کو گنگا کا اشنان کرایا جاوے - اور برہمنوں کو بھوجن کھلایا جاوے - تو آپ کرپا کرکے بتا دیویں - لیکن برہمنوں نے [illegible] منوسمرتی کے اوراق کو بتیہرا الٹا پلٹا - مگر کہیں بھی یہہ لکھا ہوا نہ پایا - اس جھگڑے وشاستر ارتھ کے موقعہ پر سب حاضرین کی آنکھیں پنڈتوں کی طرف لگی ہوئی تھیں - مگر برہمنوں نے کہیں بھی کوئی شلوک و سوتر اپنے حسب مطلب نہ پایا - بالآخر لاچار پنڈتان سناتن دھرم کو ناکامیابی کرنے کے بعد یہہ کہنا پڑا - کہ اس کتاب میں کوئی شلوک ایسا نہیں ہے - برہمنوں کے منہ سے یہہ نکلنا ہی تھا کہ سادھو جی نے دیال رام مذکور کو جل تقسیم کرنے کیلئے کھڑا کیا - جو پہلے ہی سے ایک کٹورہ میں بھر کر بمعہ ایک چمچہ کے رکھا ہوا تھا - وہ جل دیال رام نے اول لالہ پھیرو مل جی کے پیش کیا - جس نے برہمنوں کو اول جل دینے کے لئے اشارہ کیا - چنانچہ ایسا ہی کیا گیا -

جب ہر سہ برہمن جل لے چکے تو ایک برہمن نے چمچہ پر اعتراض کیا - سردار تھا سنگھ جی نائب تحصیلدار سیبی نے فوراً وہ چمچہ ادھر ادھر خاک میں رگڑ کر پیش کر دیا - پھر سب پنچایت سناتن دھرم وغیرہ میں جل تقسیم ہوگیا - بلکہ جنگم سادھوؤں نے بھی سنکھ و گھنٹے بجا کر اور ٹلی کھڑکا کر جل پی لیا - اسی طرح دیال رام کے ہاتھ سے سب حاضرین میں کڑاہ پرشاد بھی تقسیم کرایا گیا - پھر بھجن آرتی ہوکر فوٹو لئے جانے کے بعد جلسہ برخاست ہوا - سیبی آریہ سماج نہایت گیان چند جی ڈپٹی انسپکٹر پولیس سیبی و سادھو برہمانند جی و لالہ ایشور داس جی کا صدق دل سے مشکور ہے کہ انہوں نے اس شبھ کام میں بہت سا حصہ لیا - اور لالہ جسونت رائے جی سیٹھی کا دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ انہوں نے تن من سے اس مبارک کام میں بڑی امداد دی - بعد ازاں آریہ سماج سیبی کے پردھان جی کا مبارکبادی نامہ بھی دورہ سے

پہونچا۔ کیونکہ یہہ کام اُن کی عدم موجودگی میں سرانجام پا یا تہا۔ سیبی آریہ سماج کے لئے یہہ پہلا ہی فخر کا موقعہ ہے۔ کہ اس دہرم کے میلے میں سناتن دہرم کے معزز ہندوؤں سادہوؤں و برہمنوں نے آریہ سماج سے متفق الرائے ہو کر ایک بچہڑے ہوئے ہندو بہائی کو شدھ کر کے ملا لیا ٭ ؎

کہی کبہاڑ وُ دشٹ جن یہہ تینوں کرن جگاڑ ا

سوئی سُہاگ سنت جن یہہ تینوں دین ملا۔

الراقم { نیازمند سنت تیج رام
سکرٹری آریہ سماج سیبی } ٭

خدمت عام کا سلسلہ

موسم کونسا اچھا ہوتا ہے۔

روایت ہے کہ ایک راجہ نے اپنے بیٹے کی شادی کا ارادہ کیا۔ اور بدیں خیال کہ اُس کی عروس کی لیاقت کا امتحان کیا جاوے۔ اُس سے یہہ سوال کیا کہ موسم کونسا اچھا ہوتا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ موسم گرما بہت اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس میں ٹھنڈے پانی کا مزہ اور ساتویں منزل پہ سونے کا آرام اور باریک باریک کپڑوں کے پہننے کا حظ۔ خوشبودار شربت کے پینے کا لطف ہوتا ہے۔ جب راج سبہا کے ممبروں نے یہہ جواب سُنا۔ تو اُنہوں نے ازراہ حسرت کہا کہ افسوس یہہ عروس مہارانی بننے کے قابل نہیں ہے۔ پس شہزادہ کے واسطے دوسری شادی تلاش کیگئی اور اُس عروس سے بہی جب موسم کے بارہ میں سوال کیا گیا تو اُس نے موسم سرما کے فوائد بتلائے اور اُسے اچہا بتلایا۔ جب اُس کا یہہ جواب راج سبہا کے پیش ہوا تو اُس کا یہہ جواب ناکافی سمجہکر وہ بہی مہارانی بننے کے لایق نہ ٹہہری۔ آخر تیسری جگہہ تلاش کی گئی تو اُس نے موسم بہار کے فوائد بیان کئے جس کا جواب راج سبہا نے ناکافی تصور کیا۔ اور اُسکو بہی مہارانی بننے کے ناقابل قرار دیا۔ آخر جب شہزادہ کے لیئے چوتہی جگہہ واسطے شادی سوچی گئی۔ تو عروس نے موسم خزاں کے فواید مفصل طور پر بیان کئے۔ مگر راج سبہا نے اُس کو بہی تسلی بخش خیال نہ کیا۔ آخر وہ بہی مہارانی بننے کے لایق نہ ٹہہری انجام کار پانچویں جگہہ ایک نہایت تعلیم یافتہ ولایک لیڈی سے شادی کی تجویز ہوئی۔ جب اس سے موسم کے بارہ میں سوال کیا گیا تو اُس نے ہنس کر کہا کہ یہہ تو ایک بالکل سادہ بات تہی۔ الیشور کی دیا ہووے۔ صحت حاصل ہووے۔ کہانے اور پینے کے سامان مہیا ہوں۔ خاوند پاس موجود ہو۔ دست باکار ہو۔ دل بایار (الیشور) ہو تو پہر ہر ایک موسم عمدہ ہے۔ اس پر سب راج سبہا نے شاباش کہا۔ اور ہر طرف سے مرحبا کے نعرے بلند ہوئے اور پہولوں کی بارش کی گئی اور اُس سے راج کمار کی شادی کی گئی ٭ (بندہ رام کہا)

بے گناہی کی مزی اور آزادی کا سرور

ایک لڑکا ایک شریف آدمی کے ہاں نوکر تہا۔ ہر وقت تا چتبا۔ گاتا۔ کودتا۔ پہاندتا اور خوب کام کرتا تہا۔ تمام لوگ حیران تہے کہ اس لڑکے کو کیوں اتنا سرور ہے۔ اس کا آقا جو خوب لایق آدمی تہا۔ وہ اس راز سے خوب واقف تہا۔ اس کی عورت نے ایک روز اُن سے یہہ سوال کیا۔ اُس پر اس شریف آدمی نے کہا کہ اگر تم چاہتی ہو تو میں اُس کا یہہ گانا وغیرہ بند کر سکتا ہوں۔ لیکن خطرہ ہے کہ یہہ لڑکا بیمار ہو کر مر نہ جاوے۔ اصل بات یہہ تہی کہ وہ لڑکا نہایت فرمانبردار اور ایماندار اور اپنے فرایض منصبی میں چست و چالاک تہا لیکن جب اُس کو وقت ملتا تہا۔ خوب گاتا و کودتا تہا۔ چونکہ کوئی بدمعاشی و کوئی چوری کوئی حرکت ناجایز اُس سے سرزد نہیں ہوتی تہی۔ اسواسطے کوئی وجہہ نہ تہی کہ وہ نہ گاوے اور نہ خوشی کرے۔

بقول شاعر

بیٹے ہووے پیچ۔ تو کہیلے ودہڑے بیچ۔

ایک دن اپنی بیوی کو تماشا دکہلانے کے لیئے اُس شریف آدمی نے ایک روپیہ رستہ میں پہینکدیا جس کو اُس لڑکے نے اُٹہا لیا۔ اس وقت سے اس کا دل پشیمانی کی آگ میں جلنے لگا۔ اور پژمردہ ہونے لگا۔ اور کہیلنا کودنا بہول گیا۔ غمگین اور اوداس ہو کر بہت نحیف ہو گیا۔ تب اس شریف آدمی نے اُسے بُلا کر کہا کہ اے لڑکے تو نے روپیہ چُرایا ہے۔ اُس نے صاف جُرم کا اقبال کر لیا۔ اس کو اس وقت اس شریف نے پانچ روپیہ انعام دیا۔ چونکہ وہ لڑکا اب پچہتاوے کی آگ میں کافی سزا پا چُکا تہا۔ اس لئے پہر ویسا ہی بشاش اور ہر ویسا ہی خوشیاں منانے لگا۔ سو بے گناہی کا سرور ایسا ہے۔ کبیر نے سچ کہا ہے۔ کہ

ہری رس ایسو رے بہائی
اس کے پیتے امر ہو جائی۔

آؤ ہم سب لوگ بے گناہی کی عادات اختیار کریں اور ہمیشہ مسرور رہیں ٭

الراقم
رام رکہامل { انسپکٹر ڈاک خانجات
کوئٹہ بلوچستان ٭ }

مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

میں کام نقاشی بہت صفائی سے ہوتا ہے شادی کے خطوط اور لفافے جلدار سُنہری۔ روپہری۔ لاجوردی سُرخ۔ سبز۔ طیار رہتے ہیں جس صاحب کو ضرورت ہو وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں ٭

المشتہر
اسسٹنٹ مینجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر ٭

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرماتمن ہم سب بھائیوں کو وچار کرنا سکھلاؤ۔

ہم سب داد یں۔ سنکرانت۔ گرہن وغیرہ کے موقعوں پر اپنی سمجھ انکول ہندو بھائیوں کو دان دیتے دیکھتے ہیں۔ غریب سے غریب بھائی بھی ستطا لیتی ہو۔ خیالات خود ایک دو (ہندے) روٹیاں پکا کر دان دیتے ہیں۔ سنیچر کی تشریف آوری پر تیل کے پیچ اور لوہے کے ڈھیر اچاریوں کی بھینٹ ہو جاتے ہیں۔ سنکرانت کی آمد پر شروع کپڑے۔ تیل۔ روغن وغیرہ لٹائے جاتے ہیں۔ گھر میں استریوں نے آج بیاہ دیا تو کل اشٹمی کی پوجا۔ پرسوں جوت پوجنی وغیرہ کا ایسا سلسلہ قایم ہو رہا ہے کہ پورانک بھائی اپنی آمدنی کا خاص حصہ گپھوڑ پنتھیوں کی نذر کر دیتے ہیں۔ سوامی جی کے مبارک اُپدیش نے ضرور ہم کو یہہ سکھلا دیا ہے کہ یہہ دان اس طرح سے ورچن ان کے مردہ روحوں کو نہیں پہونچتا اور نہ سنیچر۔ منگل وغیرہ کا کچھہ اثر اس جیو پر ہوتا ہے۔ یہہ ہمارا فرض تہا کہ مطابق دہرم شاستر دان کو اچھے مصرف پر لگا دینے کے طریقے سوچتے۔ نہ کہ سلسلہ دان کو مطلق یا کسی درجہ تک بند کر دیتے۔ ہمیں گپھوڑ پنتھیوں کی خود غرضی اور اُن کے ڈھنگ سے ضرور متنفر ہونا چاہئے۔ مگر یہہ ہمارا اعلےٰ فرض ہے کہ دیش کال اور پاتر کا خیال کر کے وہی نیک کی ئی سو دان دیں۔ افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک بہت سی سماجوں میں آٹا فنڈ جاری ہی نہیں ہوا۔ اور بہت سی ایسی سماجیں ہیں جہاں کچھہ عرصہ کام جاری رہتا ہے۔ اور بہت سا عرصہ بند۔ الغرض یہہ آٹا فنڈ وغیرہ فنڈات بھی تب ہی رونق پا سکتی ہیں جب ہمارے بھائیوں و پورانک بھائیوں کی طرح اپنے آپ رچی ہو گی۔ ایک دو دہرم بھائیوں کے ساتھہ اسی وقت میں میری بات چیت بہی ہوئی۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی دان لینے نہیں آتا۔ کوئی آوے اور لیجاوے۔ غور کرنیکا مقام ہے کہ دان دینے کے لئے اُنہیں کوئی پاتر نہیں ملتا۔ پہر بہی دہنیاد ہے اُن لوگوں کو جواب بہی کہتے ہیں۔ سچ بات تو یہہ ہے کہ آریہ بھائی ابھی تک پورانک بھائیوں سے دان دینے میں بہت کم درجہ پر ہیں۔ بھائیو جہاں کہیں پردیس ہو یا گھر شہر دیگر اپنے پورانک بھائیوں کے دان دینے کا خیال رکھو۔ تمہیں تمہارا من ہی بتلاوے گا کہ کس پاتر میں تمہارا دان سپھل ہو گا۔ وہیلا۔ پیسہ جو کچھہ سمجھتے ہو۔ تم بھی دان دینا اپنا دہرم سمجھو۔ ہماری استریوں کی رچی اگرچہ ابھی تک دیوی پوجا میں برابر لگی ہوئی ہے۔ مگر آریہ بھائی کم از کم اتنا اُپدیش تو دے سکتے ہیں کہ وہی دہن وہ کنیا اناتھ آلہ یا کنیا مہا ودیالہ میں ارپن کریں۔ جہاں زیادہ سپھل ہے۔ بلکہ آریوں کو اپنی اپنی استریوں کو کنیا مہا ودیالہ اور کنیا اناتھ آلہ ضرور ہی ایک دفعہ دکھلا دینا چاہئے۔ تا کہ جب کبہی وہ دیوی پوجا کرنے لگیں تو اُن کو اِن دیویوں کا پہلے خیال آجاوے گھر کی استریاں جب بھلا دینے لگیں۔ تو اُن کو ضرور سمجھا دینا لازمی امر ہے کہ ودہوا سبھا یتیم خانوں یا مصرف ودہوائیں ہی شکتی پاتی ہیں۔ اپنا بھی دان کریں۔ اگر شیرینی تقسیم کرنی ہووے تو ویدک پاٹھشالوں میں لڑکوں اور کنیاؤں کو دیویں۔ غرضیکہ یہہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایسی ہیں جن پر وچار اور عمل کرنے سے ہم بہت کچھہ اپنا سدہار کر سکتے ہیں ٭

راقم

جواہر سنگھ ساہی۔

بھجن

دیانند دیش ہتکاری   تیری ہمت کے بلہاری

اودیا پر سو چھائی تھی   غفلت کی نیند آئی تھی   تیرا آنا تھا گن کاری (۱)

پاکھنڈ ویاس ہو گذرے   بھارت کے داغ دھو گذری   تیرے آنے کی تھی باری (۲)

تو ویدوں کا پیارا تھا   تو بھارت کا سہارا تھا   تیرے درشن کے بلہاری (۳)

چلدی بہم کی پوجا   سماجیں بن گئیں ہر جا   تیرا اُپکار ہے بھاری (۴)

تیرے درشن کو آتے تھے   ولی سنسے مٹاتے تھے   سبھی بھارت کے نر ناری (۵)

تیرے تیجسوی چہرہ سے   تیری برہمچریہ دیکھ کر   خلایق ڈرتی تھی ساری (۶)

بھارت کے بھاگ کھوٹے تھے   جدا سوامی ہوا ہم سے   ہوا صابر پہ غم طاری (۷)

دیانند دیش ہتکاری   تیری ہمت کے بلہاری

الراقم سندر داس بگرتہ سکرٹری آریہ سماج
جلال پور جٹاں

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہارات

ضرورت ہے

میرے ایک دوست پنجابی کھتری عمر تخمیناً ۲۲ سال ملازم بعہدہ … اور بہت شاہرہ … ماہوار کسی ایسی لڑکی کیساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں جو از قوم پنجابی ہو جسکی عمر ۱۲ و ۱۶ سال کے اندر ہو۔ مفصل حالات مجھ سے دریافت فرما دیں۔

المشتہر دیال چند اپ پردہان آریہ سماج سرینگر

ضرورت

ایک صاحب بعہدہ … اور بہی کھتری بار ماسٹری ڈاکخانہ … ضلع جہلم ملازم ہیں۔ ذات کے … گوت … ہیں۔ بیوہ کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت لالہ … دیال اسید … کی کالج … سے ہونی چاہیئے۔

بُوٹی درویک یعنی دماغی طاقت بڑھانے کی دوائی

یہ دوائی … جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ ایک مہاتما … والوں اور … طلباء کیلئے از حد مفید ثابت ہوئی ہے اور جسمانی طاقت … بخشتی ہے۔ قیمت ایک پڑیہ … ایکماہ کیلئے کافی ہے۔

ویریہ وردہک یعنی دماغ و پشت کی دوائی۔

یہ دوائی جریان منی۔ احتلام و سوزاک وغیرہ کیلئے از حد مفید ہے۔ ایکماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے آئیندہ … بیماریوں … کافی ہے۔ ایکماہ کیلئے قیمت فی پڑیہ … المشتہر سوامی … نند …

تازہ خوشخبری

لیجئے گورمکھی ستیارتھ پرکاش کی قیمت گھٹ گئی

اب مجلد کتاب کی قیمت ۲ اور غیر مجلد ۱ کر دی گئی ہے

شریمان مہاشہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے ستیارتھ پرکاش مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ایک نہایت اعلیٰ سلیس عمدہ بامحاورہ اور بے نظیر پنجابی ترجمہ بحروف گورمکھی تیار کیا ہے یہ ترجمہ گورمکھی ٹائپ میں چھپا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۳۵۰ بڑی تقطیع کی ہے۔ آریہ بھائیوں اور ویدک دہرم کی اشاعت چاہنے والوں کو ضرور اپنے اپنے نگر اور گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کیلئے پوری کوشش کرنی چاہئے تاکہ ایک بڑا حصہ پنجاب کی آبادی کا ویدک دہرم کے بہت کو جانکر آنند لابھ کر سکے اور ویدک دہرم کا سب پرچار ہو۔ قیمت سنہری حروف والی مجلد کتاب کی ۲ اور غیر مجلد کی صرف ۱ کر دی گئی ہے۔

نوٹ پچاس جلد تک کے خریدار کو ا فی جلد اور پچاس سے سو جلد تک کے خریدار کو ۲ فی جلد کمیشن دیا جاویگا

کتاب کے ملنے کا پتہ

لاہور میں۔ لالہ سیتا رام جی سوداگر سکھ … انار کلی بازار لاہور

جالندھر میں منیجر ست دہرم پرچارک … کرنال میں لالہ … جی سبھاسد آریہ سماج کرنال

کلکتہ آیورویدشاستر

سیندرہ … ہوئے … پنڈت سیتارام شاستری کوی رتن مشہور و معروف آیورویدک وشنو اوشدہالہ امرتسر و راولپنڈی

اس اوشدہالیہ میں سب قسم کیلئے … مرض کا خاطر خواہ علاج آیوروید شاستر کے مطابق کیا جاتا ہے۔ آیوروید شاستر کا طریق علاج دنیا میں سب سے پرانا ہے اور سب سے مفید اور اعلیٰ ثابت ہو چکا ہے۔ اس طریقہ کو کچھ مدت ہوئی کہ ملک سے اٹھ گیا۔ از سر نو تازہ کرنے اور اشاعت دینے اور رشی منیوں کی آزمودہ لاثانی دوائیوں کے مریضوں کو شفایاب کرنے کیلئے یہ اوشدہالیہ کھولا گیا ہے۔ اس اوشدہالیہ میں ہزار روگ والے سینکڑوں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں شفا پا رہے ہیں۔ جن کی طرف سے کئی شہادتیں میرے پاس موجود ہیں۔ اس اوشدہالیہ میں شاستر کی ہدایت کے بموجب گھرست … ادویات موسم کی تیار ہوتے ہیں جنہیں سے چند ایک مثال کے طور پر لکھی جاتی ہیں۔ چونا پراش کی آیوروید میں ذکر آتا ہے کہ ایک بوڑھا ایک رشی جسکا نام چیون تھا۔ اس دوائی سے نوجوان ہو گئے تھے۔ اسلئے اس دوائی کا نام چیون پراش ہے۔ اس رسائین کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں۔ یہ دوائی بیماری و … کی حالت میں بہت بافائدہ ہے۔ اگر باقاعدہ … دو دفعہ کو استعمال کریں۔ تو کھانسی تپ دق … دور ہو جاتا ہے۔ دل و جگر کی بیماریوں کیلئے

ایک سریع التاثیر دوائی ہے ۔ دبلے پتلے لوگوں کو
اس کا استعمال کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ یہ طاقت توانائی
بخشتی ہے ۔ دماغی بیماریوں کے لئے جو تعریف اس کی کی ہے
وہ تجربہ سے صحیح ہی ثابت ہوئی ہے ۔ قیمت ایک
ماہ کے استعمال کیلئے ۔۔۔ (روپے) مدد ہو گئے ۔ یہ ایک
قسم کے پیشاب کی بیماری (یعنی ذیابیطس) یا زیادہ پیشاب آتا
ہو یا بار بار پیشاب آتی ہو ۔ اس کیلئے یہ لاثانی ہے
سینکڑوں مریض اس سے شفایاب ہو چکے ہیں ۔
قیمت ایک ہفتہ کیلئے ... ٹنک ارشٹ ہر قسم کے
دمہ کھانسی کیلئے یہ اکسیر ہے ۔ جس کے برابر آج
تک کوئی دوائی ایجاد نہیں ہوئی سینکڑے مریض
اس سے فیضیاب ہو چکے ہیں قیمت ایک ہفتہ کیلئے عہ
... ارشٹ بواسیر خونی یا خشک کیلئے نہایت عمدہ
... کیلئے عمدہ ہے ۔ سینکڑوں مریضوں پر
نہایت کامیابی کیساتھ برتی گئی ہے قیمت ہفتہ کیلئے عہ
جو مریض اوشدھالیہ میں آکر علاج کرائیں ۔ ان
سے صرف دوائی کی قیمت لیجاتی ہے تنگ دستوں کا
کا علاج بلا فیس بغیر دوائی کی قیمت لئے کیا جاتا ہے
ہر قسم کے مرض کی ادویات اس اوشدھالیہ میں
تیار رہتی ہے ۔ جو ایک درخواست کرنے و پلیوپے
اول قیمت طلب پارسل کے ذریعہ روانہ کیجاتی ہے
ہر ایک دوائی کا ڈاک محصول علاوہ قیمت کے
خریدار کے ذمہ ہوگا ۔ خریدار کو چاہیئے کہ اپنا
نام مقام ڈاک خانہ ضلع وغیرہ صاف لفظوں
میں خوشخط کر کے لکھیں ۔ تمام خط و کتابت

بنام پنڈت سیتا رام شاستری

کوی رتن ایورویدک وشنو اوشدھالہ

امرتسر نمک منڈی ہونی چاہیئے ۔

المشتہر

پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی کے لئے ایک عمدہ نسخہ

میرے پاس ایک ایورویدک چکتسا (طبابت ہندی)
کا جو ہر ایک مجرب جڑی بوٹی پر کا شنک سرسوتی نام
تیل (بوٹی) کا تیار کیا ہے ۔ جسکو مصری ڈاکٹر گیو کے
دودھ میں ۳ ماشے روزانہ پینے سے عقل و قیاس فہم
و فراست حافظہ ذہن یادداشت زبان کی تیزی میں
اسقدر ترقی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے اور
سوائے اسکے یہ تیل قبض کشا ہاضمہ کی درستی بلغم
بادی کے دور کرنے میں اچھا ہے مگر کچھ تلخ ہے
قیمت فی اسبر صرف عہ سے کم قیمت کی بوتل نہ ملیگی
سوائے اسکے ہر ایک امراض کی مجرب ادویات موجود ہیں اور
انہیں سے ہمرنا شک سرمہ آنکھوں کی مرضوں کیلئے نہایت مفید
بعد ترکیب استعمال عہ فی تولہ بند پیکٹ ہے ۔ خرچ ڈاک
بذمہ خریدار ہوگا ۔ المشتہر وشوا ناتھ
شرما رد یدکیا حلوہ والہ جلندھر شہر

سنگھ کے خریداروں کو رعایت

اردو ستیارتھ پرکاش کی قیمت ایک روپیہ سماجوں
کو لائبریریوں پانچ جلدیں ۔ اور گراہکوں کو تین دس
جلدیں دینے کیلئے تیار ہیں ۔ المشتہر
گلاب چند سلی لائبریرین آریہ سماج لاہور

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کیلئے انتظام خوراک و رہائش
موجود ہے ۔ ریٹ مقرر ہے ۔ المشتہر
مالک ہندو ہوٹل لاہور

ضرورت ۱۹/۱۱

میرے ایک شریف دوست شریف خاندان قوم
مہاجن عمر ۲۰ سال تندرست چالیس روپیہ ماہوار
کے ملازم ہیں پہلی عورت کو مرے دس ماہ گزر چکے
ہیں ۔ اب مہاجن کی ایسی بیوہ سے شادی کرنا
چاہتے ہیں ۔ جو شریف خاندان سے نیک چلن ہو ۔
عمر ۱۸ سال سے کم نہو ۔ کوئی نقص نہو ۔ مزید حالات
بندہ سے دریافت کریں ۔ المشتہر
گوری شنکر ووج منتری آریہ سماج سرینگر

عروج ۲۶/۱۲ ۲۷/۱۱

یہ ایک ایسا بیش بہا اور بے نظیر ناول ہے جو اردو
کے علم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا اس میں حسن اور
عشق کی داستان نہیں ہے ۔ اور نہ غرضی باتیں لکھی
گئی ہیں ۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی
مضامین نکالے گئے ہیں کہ جن پر غور کرنے و عامل
ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب و نیک نام ہو سکتا
ہے ۔ اور تنگ دستی میں خوشی سے رہنا اور کسی کا
بیجا شکوہ و شکایت نہ کرنا ۔ شکر کیساتھ بسر اوقات
کرنا ۔ اور خدا پر پورا بھروسہ رکھنا ۔ ہر ایک کام
دیانت داری اور خوش اسلوبی سے کرنا ۔ والدین
کی دل و جان سے اطاعت و فرمانبرداری تحصیل
ہنر کا شائق رہنا ۔ اپنی ذاتی محنت بلند حوصلگی
سے اپنے خاندان و لواحقوں کو ادبار سے نکال کر
عروج پر پہونچانا ۔ طرح طرح کے مشکلات کو قوی
ہمت و دانشمندی سے حل کرنا ۔ خود ضبطی اور
انکساری سلامت روی بردباری ۔ فراخ دلی
کفایت شعاری نیک نیتی دور اندیشی ۔ راستبازی
و روحت اپنے آقا کی خیر خواہی اور اپنے ماتحتوں
سے سلوک عام کو فائدہ پہونچانے کی خواہش
اوصاف حمیدہ جو اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کئے گئے

چکھ پڑھنے سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۱۰ محصول ڈاک الگ

المشتہر

منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ضرورت

ایک سناڈھیہ برہمن ۱۸ سالہ کیلئے ایسے برکی ضرورت ہے جس کی عمر ۲۰ سال سے اندر ہو پڑھا لکھا ہو جسمانی عمدہ ہو لڑکی دیوناگری پڑھی لکھی ہے۔ بیواہ ویدوکت ریتی سے ہوگا۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں۔ دولت رام شرما

بہاری گوپدیشک آریہ سماج آگرہ

پرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بھوشیہ پران کی پڑتال

حصہ اوّل اردو

مصنفہ لالہ منشی رام جگیاسو

اس کتاب کے دیکھنے اور پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے مصنف کی عمدگی قدر تب ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کتاب کو ایک دفعہ نظر انداز کیا جاوے۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ خوبی اس کے پڑھنے سے خود ہی معلوم ہو جاوے گی۔ جو صاحب بھی کتاب کے دیکھنے کا شوق رکھیں وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ قیمت برائے نام صرف ۲ رکھی گئی ہے۔ محصول ڈاک قیمت کتاب سے علاوہ ہے

المشتہر

اسسٹنٹ منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر (پنجاب)

[illegible]

[illegible]

لالہ چچندر مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سے ۳۰ سال تک جسکا بائیبل میں بھی کچھ پتہ نہیں ہے۔ کہ کہاں رہے....	۴/
عیسائیوں کے ہاتھ سے بھائیوں کو بچاؤ ٹریکٹ نمبر ۱ تک........	۳/
دکھ کی کتھا...........	۱/
ہمارے بچھڑے بھائی نمبر ۱ و نمبر ۲.....	۱/
مہاراج لائبل کیس.........	۲/
اتم سنتان پیدا کرنے کی بدھی....	۰۲/

یہ سب کتابیں منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر سے مل سکتی ہیں۔ محصول ڈاک قیمت کتابوں سے علاوہ ہے

نئی کتابیں

محصول ڈاک ان کتابوں کی قیمت سے علاوہ ہے

دھرم بیر مصنفہ کرپا رام جگرانوی اسمیں ایک پنڈت اور مولوی کا اور پنڈت اور جینی اور سادھو آریہ اور ہندو کا وغیرہ وغیرہ مباحثہ ناول کے طور پر دکھلایا گیا ہے۔ جو واقعی دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ ہے۔

روس کا مشہور فلاسفر ٹالسٹائی حصہ اول مصنفہ لالہ بالک رام شاد قیمت صرف ۱۲ یہ قابل دید کتاب ہے۔ خوبی دیکھنے سے معلوم ہوگی۔ ایک دفعہ منگا کر ملاحظہ کرنا چاہئے:

ست بہائی مہانند مصنفہ پنڈت کرپا رام شرما جگرانوی قیمت ۱۲/

ناول چاند یہ ناول اپنا آپ ہی نظیر ہے ایک ہزار چھپا تھا۔ ہاتھوں ہاتھ خرچ ہوگیا اب بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے اور دیکھنے سے خوبی معلوم ہو سکتی ہے

ویوہار بھانو ہندو ترجمہ یہ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت اس کی صرف ۲/ ہے۔

گورو کل اور اس کے مخالف جو صاحب اس ٹریکٹ کا مطالعہ کرینگے۔ ان کو اس کی خوبی دیکھنے سے معلوم ہوگی۔ بہت ہی عمدہ ٹریکٹ ہے

منوہر لتا یہ ناول عجیب دلچسپ ہے جس صاحب نے ایک دفعہ منگا کر پڑھا ہے۔ وہی اس کی خوبی کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

جو صاحب ان کتابوں میں سے کوئی کتاب منگانا چاہیں وہ حسب ذیل پتہ پر درخواست کریں خوشنما تعمیل کیجاوے گی۔

المشتہر اسسٹنٹ منیجر دھرم پرچارک جالندھر شہر پنجاب

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ممیرے کا سُرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم وہند جالا پھڑوال دھندلا پن پھولا جھلی سرخی ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے دوا کے یہ آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۱۲ روپیہ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۲ روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ ۲ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۱ روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی سرمہ کے اشتہار سے بچنا چاہئے۔ المشتہر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

تازہ سندات | ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے | تازہ سندات

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام نامی ہوتے درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کے مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے مفصل سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر ارسال کئے جاویں گے۔

(۱) جناب ڈاکٹر ڈی۔ ایم سانگلے صاحب بہادر ایم۔ بی۔ سی۔ ایم سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ۔ انگلینڈ۔

(۲) جناب کرنل الف۔ بیری صاحب بہادر ریٹائرڈ سرجن

(۳) جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل۔ ایم ایس آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۴) جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۵) جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گھوش ایل ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور آنریری سرجن گورنر جنرل کشور ہند۔

(۶) جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ۔ (۷) جناب ڈاکٹر پنڈت الکشو صاحب کول پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۸) جناب ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر ریاست پٹیالہ۔ (۹) جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دواخانہ شاہ ریاست حیدرآباد دکن۔ (۹) جناب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ نگرانگ سرحد ملک آسام۔ (۱۰) جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ایل۔ ایم۔ ایس ڈاکٹر حضور نواب صاحب والئے ریاست بہاولپور۔ (۱۱) جناب سری مہاراجہ صاحب چترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودہ۔ (۱۲) جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی (۱۳) جناب سری مہاراجہ صاحب ریاست گوالیر۔ (۱۴) جناب سری مہاراجہ بہادر والئے کشن کوٹ (۱۵) جناب خان بہادر نواب محمد حیات خاں صاحب۔ سی۔ ایس۔ سی۔ ایس آئی ڈویژنل ودسٹرکٹ جج قسمت جالندھر شہر (۱۶) جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ۔ (۱۷) جناب دیوان اودھو داس صاحب بہادر ڈپٹی اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر کشور ہند۔ (۱۸) جناب خان بہادر راجہ محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ افسر ملٹری پولیس ہزارہ۔ (۱۹) جناب رائے بہادر سردار گوپال سنگھ کمانڈنگ افسر ملٹری پولیس بہاولپور ملک برہما۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے پانچ شسمبر ۱۸۹۶ء کو جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

اوم

[illegible]

مجرب ادویات

اکسیر - آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے۔ پھنسی بھگندر۔ ناسور درد اعصاب۔ بڑھ وجع المفاصل خارش وغیرہ ہر قسم کی تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ... اور خورد شیشی (...)

**... ** دافع ... جب پیشاب بکثرت آتا ہو ... خفیف درجہ میں ہر دو آثار ... اور پیشاب میں شکر پائی جائے ... کے استعمال ... قیمت تین شیشی کلاں (...)

رغن طالب جاناں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے ... دیر طالب جاناں کے چھینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں (...)

رغن جوانان دافع جریان۔ قت منی و احتلام ... الاول وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بد احتیاطیوں کے باعث دامنگیر ہوں۔ جگر اور دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رغن جواناں کے استعمال سے شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی صرف (...)

دلپذیر سوزاک و تر خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب بد جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے قیمت دو شیشی خورد (...) اور شیشی کلاں (...)

صحت بخش یہ عجیب غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور زود تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دو شیشی خورد (...)

آرام بخش - دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا جبکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ... مرہم ...

مصفی الخون خواہ جلدی امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں (...)

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں (...)

دافع رحم دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے۔ دو شیشی ... اور مرہم ... روپیہ (...)

ونکشا رفع قبض دائمی کیلئے مفید ہے۔ دو شیشی کلاں (...)

بنیاد صحت دافع بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو۔ دور ہو جاتی ہے قیمت تین شیشی کلاں (...)

نوٹ علاوہ دواؤں کے ہر ایک بیماری کی مجرب دوائی حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں میں ایک ماہ کی دوائی اور خورد میں ... کی ہوگی۔ ہر ایک دوائی ... مرض ... دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہوگا۔ بلکہ حقیقت مرض ... بیماری کی وجہ ... معلوم ہو لکھنا چاہئے

نوٹ بوجہ عدم گنجائش سارٹیفکیٹ عدگی ادویات درج نہیں ہو سکے اگر کسی صاحب نے دیکھنے ہوں تو بہ حسب ذیل سے درخواست کر کے منگا سکتے ہیں۔

المشتہر پنڈت راجچند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہاسپٹل بہاول پور۔

مطبع ... سنڈے ودھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام ... مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Registered No: 39

ओ३म् Registered No: 39

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

Registered No: 39

[illegible]

قیمت ہر صورت بیرون پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے ورنہ بعد انتظار ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا۔

ست دھرم پرچارک

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر (پنجاب) شائع ہوتا ہے۔

سمت ۱۹۵۶

جلد

مجرب ادویات

از روے دل جواہرات کی دو دستی نسخے ہیں جو تسہیر بہادر ہمہ کا حکم رکھتی ہیں۔ قیمت بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کی جاتی ہیں۔

کشتہ نقرہ اس کے کھانے سے دل و دماغ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہو جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ نہایت مفید ہے چہرہ کا رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ بادام کمزوری (اعصاب) و بیماری کو بالخصوص مفید ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں۔ سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا ان حاجتمندوں کے لئے اکسیر ہے جو اپنے سے کم دوائی نہ پہنچ جاوے گی تو لہ روغن مسیحا مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ بلغمی و شست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ .... (للعہ)

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر تجھے درست و تندرست ہو جاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ کی

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو ہمدردی کے طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔

المشتہر
حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

مرض دمہ کا مجرب علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وہ یا و جگت رام محلہ درگا کنڈ شہر بنارس سے جو حال کچھ عرصہ ان کے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو جنکو یہ مرض ۲۵-۳۰ یا ۴۰ سال کا تھا۔ یا پیدائشی خاندانی یا پشتینی تھا کامل شفا ہوئی ہے۔ ان کے علاج سے شفایاب ہو کے بعد پھر تا زیست دمہ نہیں [illegible]

ہوتا۔ اور ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں۔

اکسیر اعظم

[illegible] کے تمام کاروبار [illegible]

مادر زاد نامرد کے سوا یہ خواہ کسی قسم کی رگوں اور پٹھوں کی سستی و کمزوری کیوں نہ ہو خواہ وہ بالا نام کی دوائی کے استعمال سے دور ہونے کے علاوہ عالم شباب کی عیاشی یا پیرانہ سالی سے جو ضعف قوت کا انسان کو گذشتہ مفارقت میں بٹھا دیتا ہے یہ بیجا جسمت بے نظیر ادویات اپنی طلسم اثر طاقت سے فی الفور زائل شدہ قوتوں کو واپس لاتی ہیں اور ششدر کر دینے والا فائدہ ہوتا ہے۔ اور یہ ایسی نہیں دیتیں کہ عارضی ہو۔ بلکہ عمر بھر تک کسی دوسری دوائی کے استعمال کی ضرورت نہیں ہوگی۔ دنیا بھر کی مقوی ادویات میں یہ ایک لاجواب دوا ہے یہاں تک تعریف کی جائے کم ہے۔ جو لوگ دنیا کو

[illegible] Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کل علاجوں سے مایوس ہو چکے ہوں۔ وہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ نامردی خواہ سوزاک وریاحت جلن وغیرہ وغیرہ عوارضات کے باعث ہو یہ سب کو ایک جیسا کامل فائدہ دیتی ہیں قیمت ۵۰ گولی .... (لعہ)

(یاقوتی ایک شیشی .... عہ)

(قیمت ۱۰۰ گولی ..... سے)

(یاقوتی ۲ شیشی .... (عہ)

بلحصہ گولی کے استعمال سے ہر قسم کی بیماری سے کامل صحت ہو جاتی ہے۔ زیادہ کوئی انسان نہیں کھا سکتا۔ اس کے سوائے ہر ایک قسم کی دوائی بے نظیر اور لاجواب طیار ہے۔ ضرورت پر ارسال ہو سکتی ہے ۔

المشتہر

خادم الحکماء شیخ سلطان علی

حکیم جالندھر (ازخان حکماء اجگان کپورتھلہ) مقیم جالندھر شہر

خریدو گے تو پچھتاؤ گے

دنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اوپن کیس کیلیس پن والی ۱۰ سائز ۲ جوئل سنہری پرُ دست قریباً مفت یعنی ۱۲ روپیہ کو دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گھڑیاں۔ کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتی ہیں۔ شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمائشوں سے نیاز مند کو مرہون منت فرماویں۔ سہ چڑہ درست گھڑی کلائی پر باندھنے کی ۱۲ روپیہ کو مل سکتی ہے ۔

المشتہر

شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی سازان بازار صدر رہاڑی جالندھر شہر (پنجاب)

لائیبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری لائیبریری میں جیسے سو قسم کی انگریزی۔ اُردو۔ ہندی۔ سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنف سوامی دیانند سرسوتی پنڈت گورودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر منشی جیون لال و پنڈت کرپا رام شرما۔ لالہ دیوراج ماسٹر درگا پرشاد۔ پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کھتری۔ رائے ٹھاکر دت لالہ جیونداس بابو چھجو رام چیٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں اور ہم بعد صلاح سی کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائیبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور ہمو سکہا ترجمہ بابو نہال سنگھ کرنال کو اسی بھی برائے فروخت موجود ہے۔ قیمت عہ ۔

المشتہر

لکھا سچند لال لائیبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھو والی ۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری کھیس۔ دوتہی بوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان قوم کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جناب جلیا کے اور ریشمی دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طلب کرنا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کیا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عدم پسندی نمونہ پیچ جا بجر ہونگے مال نقد و ویلیو پے ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر

جیرام داس مستری اس پر و پرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانیکا نہایت عمدہ موقع

بتیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کا پھل

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر

حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے تجربہ جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں

جوہر عشبہ آتشک اور اُس کے بد نتائج معجون کی نہایت مجرب دوائی ہے اور اسی طرح

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے

شہد وائن ٹانک پر ضعف دماغ ضعف اعضاء جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور دردسر کے لئے نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ منٹ میں دردسر رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ...... (للعہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی ...... (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ... (عہ)

نامردی کی بے نظیر و مجرب دوائی (للعہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بکفایت مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہیے ۔

المشتہر

پنڈت رام ناتھ میڈیکل پریکٹیشنر دیوبند کارخانہ دوا آپ سٹیشن ال ہسپتال ضلع سہارنپور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنار کی گنی

پرچہ تھیئسٹ کی تاریخ غلط بیانی

تعصب انسان کو ایسا ذرہ شک نہیں ہے کہ بالکل اندھا کر دیتا ہے۔ جالا یا پھولا تو صرف آنکھوں کی بصارت کو ہی کم کر سکتا ہے۔ مگر تعصب انسان کے دل کی آنکھوں میں تاریکی پھیلا دیتا ہے۔ ہماری رائے میں چشم کور باطن سے ہزار درجہ اچھا ہے۔ پہلے دنوں کلکتے کے مشہور و معروف روزانہ انگریزی اخبار انڈین مرر نے یہہ لکھا تہا کہ بمقابلہ دیگر صوبجات کے پنجاب کے نوجوان دہرم کی جانب سے بے پروا اور منحرف نہیں ہیں۔ اور اس کی اصلی وجہہ اُس نے یہہ ظاہر کی تہی کہ پنجاب میں آریہ سماج ایک اعلیٰ درجہ کی طاقت ہے۔ جس نے پنجاب کے نوجوانوں کی توجہہ کو شروع سے اپنی جانب کہینچ لیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس پر نصف درجن سے بہی کم پنجاب کے نو بدھانی براہموؤں کا پرچہ تھیئسٹ لکہتا ہے کہ انڈین مرر نے اس رائے کے قایم کرنے میں غلطی کی ہے۔ اور اپنی لاعلمی کا ثبوت دیا ہے۔ تھیئسٹ کا فرمانا ہے کہ گو آریہ سماج نے وحدانیت کے اصولوں کے پہیلانے میں ایک حد تک کام کیا ہے مگر پنجاب کے نوجوانوں کا دہرم کی جانب مایل ہونا گورو نانک اور اُن کے جانشینوں کی بدولت ہے۔ پنجاب کے وہ سینکڑوں اور ہزاروں نوجوان جو آریہ سماج سے بالواسطہ یا بلا واسطہ تعلق رکھتے ہیں۔ وہ لاکھوں نوجوان جنہیں آریہ سماج کے لٹریچر اور لکچروں نے متاثر کر دیا ہے۔ صاف زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ یہہ جو کچھہ ہم میں ہے۔ صرف آریہ سماج کی بدولت ہے۔ مگر افسوس کہ تھیئسٹ کو رشک و حسد اس امر کی صداقت اور مشاہدے کی بہی اجازت نہیں دیتا۔ گورو نانک جی کی بہت ہی سیدہی سادہی اور پنجابی۔ اردو۔ ہندی۔ فارسی کی مخلوط زبان صرف خالصہ پنتھ کے گوردواروں تک محدود رہتی ہیں۔ یا اُن کے خاص معتقدوں تک۔ خالصہ سبہائیں خاص خاص مقامات میں سکہوں کے اندر برائے نام پائی جاتی ہیں اور اُن میں بہی بیسیوں قسم کے مختلف عقیدے ہیں۔ گورو نانک جی کا اصل مذہب بہی تک معرض بحث میں ہے کہ وہ کیا تہا۔ اُن کے جانشینوں میں اور عام ہندوؤں میں کچھہ زیادہ تفاوت نظر نہیں آتا۔ سوائے اسکے کہ کچھہ وضع قطع کے سامان نرالے تہے۔ گورو نانک جی کی تعلیم کا اثر اُن کے چیلوں اور پیرو کاروں پر بہی کچھہ دیرپا نہیں ہوا۔ اس وقت سب سے زیادہ غریق بحر جہالت پنجاب میں کون ہیں۔ جواب ہوگا۔ کہ خالصہ یا نانک پنتھی ہردوار کے پنڈوں کے بہی اَن داتا ہیں۔ جوالا مُکہی اور تیرتہوں کی بہی رونق کا باعث ہیں۔ سب سے زیادہ کودن اور باطل پرست یہی ہیں۔ چولا صاحب۔ منجی صاحب۔ سوارا صاحب۔ داتن صاحب بال کرٹیا صاحب اور گرنتہہ صاحب کے پوجنے والے یہی ہیں۔ مردم پرستی میں یہہ سب میں فایق ہیں۔ لڑائی دنگے۔ فساد۔ عناد وغیرہ میں یہہ اوروں پر سبقت لے گئے ہیں۔ تمام عدالتوں میں یہی نظر آتے ہیں وغیرہ وغیرہ اِن تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے یہہ کہنا کہ پنجاب کے تعلیمیافتہ اور سمجھدار نوجوانوں پر خالصہ پنتھہ کا اثر ہے۔ از سر تا پا لغو اور محض بر تعصب ہے۔

پادری پی سی موزمدار اور ہندوؤں کی بُت پرستی

پادری پی سی موزمدار صاحب جن کا ذکر اکثر ہمارے کالموں میں آتا رہتا ہے۔ اس وقت نو بدھانی براہمو سماج کے رکن اعلیٰ شمار ہوتے ہیں حال میں اُنہوں نے بہی صاف الفاظ میں شہادت دی ہے کہ میں عرصہ دراز سے مختلف مذاہب کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ یہہ مجہے تحقیق ہوگیا ہے کہ بُت پرستی ہندوؤں نے بُدھ مت والوں سے سیکہی ہے۔ ورنہ ویدوں میں کسی جگہہ مورتی پوجا (بُت پرستی) کا ذکر تک نہیں ہے۔ یہاں تک کہ منوسمرتی میں بہی کہیں بُت پرستی کی ہدایت نہیں پائی جاتی۔ البتہ ہندوؤں نے جب یہہ دیکہا کہ بُدھ مت والوں نے بُدھ کی پتہر کی تصویریں سامنے رکھکر ہزاروں اور لاکھوں جاہل آدمیوں کو اپنے مذہب میں شامل کر لیا ہے۔ تو اُنہوں نے بہی ۳۳ کروڑ دیوتے قرار دیکر بیشمار بُت گہڑ ڈالے۔ اس طرح سے بُت پرستی کا ہندوستان میں رواج ہوگیا۔ پادری صاحب کی شہادت اس بارے میں فی الحقیقت کچھہ وقعت رکھتی ہے۔ مگر اکثر اصحاب کا یہہ خیال ہے کہ ہندوؤں نے بُت پرستی میں جین مت والوں کی زیادہ تر تقلید کی ہے۔

انگلستان میں دبانے اور جلانے کا مسئلہ

ان دنوں تمام انگلستان میں اس مسئلہ پر خوب زور شور سے بحث ہو رہی ہے۔ کہ ہم اپنے رفتگان کے جسم کو کس طرح سے الگ کیا کریں

ٹھکانے لگا سکتے ہیں۔ یہ بحث کا نتیجہ یہہ ہے۔ کہ دایانند کے سوال سے تمام ملکہاء اور ودوانا گریز کرتے ہیں۔ اور اسے لغو قرار دیتے ہیں۔ جلانے کو سب سے افضل اور بہترین طریق تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ انگلستان کے کئی مقامات میں ایسے مقام بن گئے ہیں۔ جہاں گزشتگان کو نہایت اعزاز کے ساتھ جلایا جاتا ہے۔ مانچسٹر میں بڑی لاگت سے شمشان طیار ہوا ہے۔ حال میں اسی مسئلہ کے متعلق ایک جلسہ ہوا تھا جس میں بہت سے مقامات کے لوگ شامل تھے۔ سب نے اس طریق کو صدق دل سے پسند کیا۔ اور ہر جگہہ اس کو مروج کرنے کے لیے کوشش جاری رکھنے کی تجویز منظور ہوئی۔

پنڈتہ راما بائی کی ایک افسوسناک حرکت

پنڈتہ راما بائی ایک دکن کی مرہٹہ ستری ہیں اور ہندوستان میں مشہور ہیں۔ یہہ ایک مدت سے عیسائی ہیں۔ اور ملک امریکہ سے ان کا تعلق ہے۔ ممالک یوروپ میں اکثر جاتی ہیں۔ اور اپنے لیکچروں سے لوگوں کو بہت سی باتیں سمجھاتی ہیں۔ عیسائی لوگ ان کی عیسائی ہونے کی وجہہ سے بہت خاطر تواضع کرتے ہیں اور جس کام کو یہہ شروع کرتی ہیں اس میں وہ ہر طرح کی مدد دیتے ہیں۔ چنانچہ پنڈتہ راما بائی نے اس ملک کے زن و مرد کو عیسائی بنانے کے مختلف ڈھنگ ڈالے ہوئے ہیں۔ گو کامیابی ہو یا نہ ہو۔ حال میں اُنہوں نے امریکہ میں ایک لیکچر دیا جس میں اپنے ہموطنوں کی سخت توہین کی اور ہندوؤں کے گھروں کی حالت پر سراسر بے بنیاد اور انتہا درجہ کے لغو الزام لگائے ہیں۔ پنڈتہ راما بائی نے فرمایا کہ ہندوؤں کے گھروں میں بداخلاقی اور فحش کا پورا پورا زور ہے۔ اور میں کبھی اپنی کسی لڑکی کو ہندوؤں کے گھر میں رکھکر مطمئن نہیں ہو سکتی کیونکہ مجھے ہندوؤں کا ذرہ اعتبار نہیں کرتی ہندوؤں کی متبرک کتابوں میں عورتوں کو بدترین حیوانوں اور کیڑوں مکوڑوں کے برابر لکھا گیا ہے۔ اور اہل ہند عورتوں سے اس درجہ بدسلوکی کرتے ہیں کہ تمام ہندوستانی عورتیں خودکشی کو ایسے جینے پر ترجیح دیتی ہیں۔ ہم پنڈتہ راما بائی کو ایسا نہیں خیال کرتے تھے جیسا کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو ثابت کیا۔ اس سفید جھوٹھ اور اشتعال انگیز تقریر سے پنڈتہ جی گو عیسائیوں سے روپیہ کی مدد لینے میں کامیاب ہو جاویں مگر ضمیر ان کا اُن کو ہمیشہ بُرا کہے گا۔ پنڈتہ جی استری ہیں اسلئے ہم اور زیادہ کچھہ لکھنا نہیں چاہتے۔

موحد عیسائی اور اُن کا الہام کی نسبت عقیدہ

لنڈن کے اخبار انکوائرر میں ایک نامی گرامی موحد عیسائی پادری صاحب نے مضمون لکھا ہے جس میں یہہ ظاہر کیا ہے کہ گو ہم مانتے ہیں کہ خدا نے حضرت عیسیٰ کو الہام کیا۔ مگر ہم یہہ نہیں مانتے کہ وہ الہام مکمل تھا۔ یا اب آئندہ اور کسی شخص کو خدا مکمل الہام عطا نہیں کرے گا۔ اور نہ ہم یہہ مانتے ہیں کہ خدا کے کاموں کی کوئی حد لگا سکتا ہے۔ اس تحریر سے کم از کم یہہ ظاہر ہے۔ کہ پادری صاحب عیسائی مت کو غیر مکمل اور ادھورا مانتے ہیں۔

افسوس ہے کہ لالہ بندرداس صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت ہائی سکول جلندھر کا تاریخ ۸ فروری سنہ حال لاہور میں دیہانت ہوگیا مرحوم بہائی عرصہ چار ماہ سے تپ دق بیمار تھا۔ پسماندگان کو شانتی دے۔

تحفہ سال نو

ارمغانات آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۵ء

جس کا بہت دنوں سے انتظار تھا چھپ کر طیار ہو گئی ہے۔ بہت خوشخط اور بڑی تقطیع کے صفحہ پر چھپی ہے۔ مضامین بالکل نئے۔ دلچسپ اور مفید ہیں۔ آریہ سماج کے متعلق جملہ حالات کے علاوہ اکثر سماجوں کے پردھان اور منتری کے نام بھی درج کیے گئے ہیں۔ اگر اس کو آریہ سماج کے کام کی تواریخ کہا جائے تو بجا ہے۔ خوبی دیکھنے ہی پر منحصر ہے۔ آریہ سماجوں کے حالات اور کام معلوم کرنے کے لیے ہر ایک آریہ سماج کو ہر ایک آریہ پُرش کو اس کی ایک ایک جلد ضرور خرید لی چاہیئے۔ قیمت صرف ۲ محصول ڈاک ۱ کمیشن دس جلد سے پچیس ۲۵ تک ۵ روپیہ فیصدی پچیس ۲۵ سے پچاس ۵۰ تک ۶ روپیہ اور پچاس سے زیادہ کے لئے ۷ روپیہ فیصدی مقرر ہے علاوہ کمترین کے حسب ذیل مقامات سے بھی مل سکتی ہے۔

(۱) مینیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

(۲) لائبریرین آریہ سماج وچھوالی لاہور

(۳) لائبریرین آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک متحدہ آگرہ و اودھ بمقام مراد آباد۔

(۴) لالہ بہاری لال آریہ کتب فروش

(۵) پنڈت بابو رام شرما آریہ کتب فروش

المشتہر

بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال

دھرموپدیش

यः सेतुरीजानानामक्षरं ब्रह्म यत्परम्। अभयं तितीर्षतां पारं नाचिकेतं शकेमहि ॥२॥

یہ سنسار ساگر ایک اگادھ سمندر ہے۔ کوی ودوان تھا ہی اس کا وار پار پانے میں اسمرتھ ہے۔ اس کے مہان بھینکر روپ کو دیکھ کر بڑے بڑے دل چلے شورویروں کی بھی چھاتیاں دھڑک جاتی ہیں۔ بڑے بڑے گنت شاستر کے ودوان اور بھوگربھ ودیا میں پروین بدھیمان بھی اس کی تھاہ نہیں لگا سکے۔ بڑے بڑے چتر اور تجربہ کار کپتانوں کے جہاز بھی اس کے اندر راستہ بھول جاتے ہیں۔ اور اس کی غضبناک لہروں کی لپیٹ میں آ کر یا چٹانوں سے ٹکرا کر چکنا چور اور غرقاب ہو جاتے ہیں۔ دن رات اس کے اندر طوفان برپا رہتے ہیں۔ قدم قدم پر وشے روپی مگرمچھ گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ جن کی جھپٹ سے بچا رہنا اتینت کٹھن ہے۔ اس کا ہر ایک گرداب کال کا مکھ ہے۔ جس میں پھنس کر نکلنا اتی دستر ہے۔ کام کرودھ لوبھ موہ کی موجیں بڑے بڑے مضبوط اور عالی شان جہازوں کو گیند کی مانند اچھال رہی ہیں۔ اہنکار کی آندھی چل رہی ہے۔ جو کہ اور بھی غضب ڈھا رہی ہے۔ اپنے مہان بھینکر دستر ساگر سے ہم کو پار اترنا ہے۔ رشی فرماتے ہیں کہ اس سے تم تبھی پار اتر سکتے ہو۔ جب کہ تمہاری اندریاں وش میں ہوں جیسے ندی وغیرہ جلاشے کو عبور کرنے کے لئے پل بنایا جاتا ہے ویسے ہی اس سنسار روپی دکھ ساگر سے پار اترنے کی اچھا کرتے ہوئے پرشوں کو اچت ہے کہ اندریوں کو وش میں کر کے اپنے آتما کے انکول آچرن کریں۔ جو کام کرودھ لوبھ موہ آدی کے وشی بھوت ہو آتما سے ورودھ آچرن کرتا ہے۔ وہ اس کی لہروں میں پھنس کر غوطے کھاتا ہے۔ وہ کلیان بھاگی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آتما کا بندھ ہو آتا ہی ہے۔ اس لئے سب دکھوں کا ناش کرنے کے لئے پرماتما کے گیان کا ادیوگ کرنا چاہئے۔ جب تک ہم پرماتما کے گیان سے اپنے آتما کو بلوان نہیں بناتے۔ ان کی بھگتی اور پریم رس سے ترپت نہیں ہوتے ہاں اپنی سمپورن طاقتوں کو انکی منگل اچھا کے سمرپن نہیں کر دیتے۔ ہم اس سنسار ساگر سے پار نہیں ہو سکتے۔ آتما ہی ایک ماتر سیتو ہے۔ جس دوارہ کہ سمپورن پرانی اس بھوساگر سے پار اتر سکتے ہیں۔ اندریوں کے غلام۔ وشیوں کے کیڑے۔ تتو گیان سے رہت۔ آتم ہتیارے پرش تین کال میں اس سے پار نہیں ہو سکتے۔ وہ اس کے اندر غوطے کھاتے اور کشٹ اٹھاتے ہوئے ہمیشہ رودن کرتے اور بلبلاتے دیکھے جاتے ہیں۔ اس لئے آؤ پیارے سجنو! یدی اس دستر ساگر سے پار اترنا چاہتے ہو تو رشی لوگوں کی آگیا سے اپنی اندریوں کو روک کر دھرم آچرن دوارا اپنے آتما کو پوتر کرو۔ اور آتمک گیان کو پراپت ہو۔ اس پرم پتا پرماتما کو وید وکت سادھنوں دوارا ساکشات کر کے اس مہان بھینکر جگت ساگر سے پار اتر کر پرم آنند کے بھاگی بنو۔ پرم دیو! ہمیں کیول آپ کا ہی آشرے ہے۔ کرونا ہست پسار کر ہم ڈوبتے ہوئے پرانیوں کو اس موہ ساگر سے نکال لو۔ ہے پتت پاون دیا ندھے شیگھر دکھ روپ ساگر سے ہمارا بیڑا پار کر کے ہمیں منزل مقصود پر پہونچا دو۔ ہے مہاراجا دھیراج! ہم تیرا در چھوڑ کے اور کس کے پاس جاویں ہماری دوڑ تیرے دربار تک ہی ہے۔

اوم شم

آریہ مسافر میگزین

منجانب

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

بیادگار

دھرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

اعلیٰ درجہ کا مذہبی و علمی ماہواری رسالہ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ؏ - ایک کاپی [illegible]

المشتہر منیجر رسالہ ہذا شہر جالندھر

...ction, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایڈیٹوریل نوٹس

گوروکل بھکشا منڈلی کی کامیابی

آریہ پُرشوں کا بھروسہ جب پرم پتا پرماتما پر ہے تو اُن کو پھر کس کا ڈر ہے نفس کے بندے اور سنسار کے داس خواہ لاکھہ یتن کریں جب تک آریہ پُرش ستیہ پر ہیں وہ اُن کا کچھہ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کا پریکش ثبوت گوروکل بھکشا منڈلی کی عجیب وغریب کامیابی ہے۔ باوجودیکہ سوارتھی پُرشوں اور شہرت کے بھوکوں کی طرف سے جہاں جہاں یہہ منڈلی جاتی ہے۔ بہت زور مخالفت کیجاتی ہے۔ اور ہر پرکار کی رُکاوٹیں اس کے راستہ میں ڈالی جاتی ہیں۔ مگر پھر بھی اس کو کامیابی ہی حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ بعض مقامات پر تو اس اندھادُھند مخالفت کی وجہہ سے اُمید سے بڑھکر کامیابی ہوئی۔ سب سے کمینہ مخالفت لاہور میں ہوئی۔ جہاں کہ لالہ منشی رام جی کے ناشلانہ وبالکھیان ہماری کامیابی کے ساتھہ ہوئے تین ہزار سے اوپر چندہ گوروکل کے لئے لکھا جاچکا ہے جس میں سے دو ہزار سے زیادہ نقد وصول ہوچکا ہے۔ منڈلی تو ریاست نابھ کو روانہ ہوگئی ہے۔ اور وہاں کام کرکے انبالہ جاویگی۔ مگر لاہور کے آریہ بھائی برابر کام کررہے ہیں اور اُمید کیجاتی ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس چندہ کی تعداد پانچ ہزار سے تجاوز کرجاوے گی۔

دیانند اناتھہ آلہ اجمیر

یہہ اناتھہ آلہ کئی برسوں سے آریہ سماج اجمیر کے اُتساہی بھائیوں کے پرشارتھہ سے مہرشی دیانند کی یادگار میں قائم ہے۔ جس میں آج کل تیس اناتھہ پرورش پاتے ہیں۔ دیگر اناتھہ آلوں کے پربندہ اور اناتھوں کی تعلیم وتربیت میں جہاں آریہ سدھانتوں اور دہرم شکشا کی صرف دکھلاوے کے لئے تھوڑی بہت پرواہ کی جاتی ہے وہاں اس اناتھہ آلہ سمبندہی ہر ایک کام میں آریہ دہرم کے اصولوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اور یتیموں کی خاص یتن سے اِس پرکار تعلیم و تربیت کی جاتی ہے کہ جس سے وہ آریہ بنیں اور اپنی آئندہ زندگیوں میں ویدک دہرم کے سچے سیوک ثابت ہوں۔ اگرچہ آریہ پبلک کی کم توجگی اور سرد مہری کے کارن اس یتیم خانہ نے جیسی کہ چاہئے تھی ویسی اُنتی نہیں کی۔ مگر جب ہم اُن رُکاوٹوں اور دِقتوں کا خیال کرتے ہیں کہ جن کا اس کے کارکنوں کو اب تک مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ اور ساتھہ ہی نہایت افسوس کے ساتھہ یہہ دیکھتے ہیں کہ آریہ پبلک نے اِس اناتھہ آلہ کو دھن سمبندہی وشیش سہاتیا دینا تو درکنار سنسکاروں کے موقعوں پر بھی کبھی سمرن نہیں کیا۔ تو ہم اس کی موجودہ ترقی کو بھی غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور اجمیر سماج کے دہرماتما آریہ بھائیوں کے استقلال اور استحکام بھاؤ کی پرشنسا کرتے ہوئے اُن سے نویدن کرتے ہیں کہ وہ کسیقدر زیادہ اُتساہ کے ساتھہ اس پوتر کام کی طرف متوجہ ہوں اور اِس پرکار کے دہرم انکول وسایل متواتر کام میں لاتے رہیں کہ جن دوارا اِن اناتھوں کی پکار آریہ ورت کے تمام آریہ سماجوں اور بھدر پُرشوں کے کانوں تک پہونچتی رہے ہم دڑھہ آشا رکھتے ہیں کہ آریہ پبلک ضرور اس طرف اپنی توجہہ مبذول کرے گی۔ اور اِس انسٹیٹیوشن کے ساتھہ بھی اُسی درجہ ہمدردی اور پریم کا اظہار کرتی رہے گی۔ کہ جس قدر وید پرچار فنڈ گوروکل۔ دیانند ویدک آشرم۔ کنیا مہاودیالہ۔ کنیا اناتھہ آلہ۔ اناتھہ آلہ آریہ سماج بریلی وغیرہ ساماجک انسٹیٹیوشنز کرتی رہی ہے اور اب تک کررہی ہے۔

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج آگرہ	۲۵ ر ۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ فروری ۱۹۱۰ء
آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان	۱۵ ر ۱۶ ر ۱۷ مارچ ۱۹۱۰ء
آریہ سماج جہینہ	۱۶ ر ۱۷ مارچ ۱۹۱۰ء
آریہ سماج بدایوں	۳۱ مارچ وکیم اپریل
آریہ سماج اجمیر	۳۰ ر ۳۱ مارچ ۱۹۱۰ء

کچھہ تو گُل کھل کر بہار اپنی دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

افسوس کہ تاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۱۰ء کو لالہ لبھو رام صاحب سکرٹری آریہ سماج لودہیانہ کے چھوٹے ٹیچر کا جس کی عمر ۲ سال کی تھی دیہانت ہوگیا۔ پرماتما لالہ صاحب اور اُن کی دہرم پتنی کو شانتی دے۔

آریہ سماج انارکلی لاہور
[illegible] ۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ فروری
[illegible]
[illegible] شرکت فرماویں
[illegible] سیکرٹری

ست دھرم پرچارک

ویدک دھرم کیا ہے؟

نمبر ۱

یہ پرشن نہایت ٹیڑھا ہے۔ اور اس کا اُتر دینا اور بھی کٹھن ہے۔ اور واستو میں کٹھن ہونا چاہئے۔ کیونکہ اِس بیسویں بکرمی (اُنیسویں عیسوی) اور چودھویں ہجری میں مت متانتروں کی خوب کھچڑی پک رہی ہے۔ اور ہر ایک اپنی سچائی اور دوسرے کی جھوٹھائی پر اُدیت ہو رہا ہے۔ اور صرف یہاں تک ہی نہیں بلکہ ویدورت کے جو دھا مت اور پنتھ اپنے آپ کو ویدمولک کہتے ہیں۔ پس ہم اس سوال کا جواب دینے کے لئے تین معیار قایم کریں گے۔ اول سب سے پورانا دھرم کون ہے۔ دویم گورو منتر گایتری کا کون قایل ہے۔ سویم ویدوں کا پٹھن پاٹھن کس کے ہاں پرچلت ہے۔

برہم سماج اور اُس کے چہار فرقہ۔ دادو پنتھ۔ کبیر پنتھ اور اُس کے بارہ فرقے۔ نانک پنتھ۔ چرنداسی۔ رندھی سدھاناتھ خاکی ویشنو۔ نرملے۔ اوداسی۔ چاکر کہنے۔ اوگھڑ۔ کن پھٹے۔ اورد باہو بھگا کھی۔ وام مارگی۔ شیومت۔ تیاگی۔ حسینی برہمن۔ نرنکاری۔ گوکے جنکینے۔ راوھا سوامی۔ وغیرہ قریب آٹھ سو فرقے اِس وقت اس دیش میں پرچلت ہیں۔ اِن میں سے آدی برہم سماج کے بانی راجہ رام موہن صاحب بہادر شاہ والیٔ دہلی کے عہد میں ہوئے ہیں۔ اُن کے بعد بابو کیشب چندر سین نے نو بدھانی فرقہ جاری کیا اور پنڈت شونا تھ شاستری نے جوکہ اس وقت تک موجود ہیں۔ ساودھارن برہم سماج ستھاپت کیا۔ اِسی پرکار پرارتھنا سماج کی بُنیاد رکھی گئی۔

خاکی ویشنو پنتھ کا بانی سوامی رامانند کے چیلے آسانند کا چیلا کرشنانند تھا اور یہہ قریب اکبر بادشاہ کے زمانہ کے چلا ہے۔ کیونکہ اس کا ذکر بھگت مال میں بھی نہیں۔ ملوک داسی مت کا بانی ملوک داس رامانند کے چیلے کرشنانند کے چیلے کا چیلا تھا۔ یہہ اورنگ زیب کے زمانہ میں ہوئے ان کی مذہبی کتاب کا نام وشن رتن ہے۔ دادو پنتھ اس کے بانی دادو جی رامانند کی چھٹی پُشت کے چیلے تھے۔ دادو پنتھیوں کی کُتب سے پایا جاتا ہے کہ ۱۶۵۷ء میں دادو جی ہوئے ہیں۔ جو اکبر کا اخیر اور جہانگیر کا شروع زمانہ تھا۔ شیومت اور اُس کی کُل شاخیں شنکراچاریہ کے زمانہ سے شروع ہوئی ہیں۔ جس کو آج قریباً بائیس سو سال ہوتے ہیں۔ یعنی بکرماجیت سے تین سو برس پہلے وشنو مت اور اُس کی تمام شاخیں رامانج کے زمانہ سے چلی ہیں۔ جو شنکراچاریہ کے بعد گیارھویں صدی میں ہوئے ہیں شاکتک مت اور اُس کی تمام شاخیں ویدویاس جی اور مہاراجہ جنمیجے کے بعد اور کمارل بُدھ اور شنکر سوامی کے پہلے کی ہیں۔ جن کو اب ۲۵۰۰ برس کا عرصہ ہوتا ہے۔ بودھ مت معہ اپنی تمام شاخوں کے مسیح سے ۵۵۰ برس پہلے شروع ہوا۔ بڑے بڑے مت ہندوستان کے یہی ہیں۔ اور تمام دیگر مت اِن کی شاکھائیں ہیں۔ اب ہم کو وچارنا چاہیے کہ اِن میں سے ویدک مت کونسا ہے یا کوئی نہیں۔

یہہ بات پرتیکش ہے۔ کہ اگر ان میں سے کوئی بھی ویدک مت ہوتا تو ویدوں کے پٹھن پاٹھن کو اپنا مکھیہ کرتویہ سمجھتا اور ویدوں کے انکول سنسکاروں کو مانتا اور کرتا۔ اور گایتری منتر پر بھی سنتوش کرتا۔ نئے نئے گورو منتر گایتری منتر کے ستھان میں گھڑ کر پرچلت نہ کرتا پرنتو ایسا نہیں ہے۔ بودھ اور جین تو سرے سے ویدوں سے انکار کرتے ہیں وہ ویدک نہیں۔ بلکہ اویدک ہیں۔ اور ایشور کو نہ ماننے کے کارن ناستک ہیں۔ بلکہ اُنکی گرنتھوں میں ویدوں کی نندا لکھی ہے۔ پرنتو اُن میں آج تک کوئی بھی ایسا نہیں ہوا۔ جس نے وید پڑھے یا دیکھے ہوں۔ ہاں اُن میں دو باتیں عمدہ ہیں تناسخ کا ماننا اور ماس نہ کھانا۔ یا جیووں کو نہ مارنا۔ مگر اِن کو بھی وہ عجیب طرح سے مانتے ہیں۔ تناسخ کے بارہ میں جو بُدھ کا عقیدہ ہے وہ تو بالکل ہی نرالا ہے۔ کیونکہ بُدھ آتما کو ایک انادی غیر مفرد ہستی نہیں مانتا وہ خیالات کے مجموعہ کو آتما مانتا ہے۔ اور اس لئے باپ کے خیالات اور سنسکاروں کا بیٹے کے اندر جانا اور اِس پرکار یہہ سلسلہ جاری رہنا اُس کے نزدیک تناسخ ہے۔ (دیکھو دی گاسپل آف بدھ ازم صفحہ ۱۳۶) کسی پرانی کو شریر سے دیکھنا کرنا ضرور

بُدھ مت میں منع ہے۔ پرنتو مرے ہوئے یا کسی دوسرے پُرش کے مارے ہوئے پشو پکشیوں کا مانس کھانے کی ممانعت نہیں۔ چنانچہ بُدھ کے جیون چرتر سے معلوم ہوتا ہے کہ شریر تیاگنے سے کچھہ عرصہ پیشتر ہی ایک گرہستی نے سور کے گوشت اور چاولوں سے اُن کا ستکار کیا تہا۔ تہیو سوفسٹوں نے بُدھ دیو کے جیون سے اِس کلنک کو مٹانے کے لئے عجیب وغریب قسم کی تعبیریں کی ہیں مگر نا کامیاب رہے ہیں۔ چین۔ جاپان۔ برہما وغیرہ دیشوں میں جہاں جہاں کہ اس مت کے پیرو رہتے ہیں۔ اب بہی مرے ہوئے یا دوسرے کے مارے ہوئے جانوروں کا گوشت کہا لینا ممنوع نہیں سمجہا جاتا۔ پچھلے دنوں میں جب مسٹر دہرم پال جنرل سکرٹری مہابودہی سوسائیٹی کلکتہ لاہور تشریف لائے تہے۔ تو آریہ سماج لاہور کی طرف سے درخواست کی گئی تہی۔ کہ وہ ویجیٹیرین ازم پر دیا کہیان دیں۔ جس کے جواب میں اُنہوں نے فرمایا کہ ہمارے مت میں جیو ہنسا کرنی بہاری پاپ ہے۔ پرنتو اگر کوئی پکا پکایا مانس سامنے لا رکہے تو اُس کے کہانے میں دوش نہیں۔ اس لئے میں ویجیٹیرین ازم پر لیکچر نہیں دے سکتا۔ اگر کسی مہاشے کو ہمارے اس کتہن میں شنکا ہو تو ہم ہر پرکار سے اپنے دعوے کو پایۂ ثبوت تک پہونچانے کے لئے تیار ہیں۔ جین مت کے کلپ سوتر وغیرہ گرنتہوں سے بہی مانس بہکشن کے وشے میں اسی پرکار کے عقیدہ کا پتہ ملتا ہے۔ اس سے صاف واضح ہے۔ کہ وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں۔ جو یہہ کہتے ہیں کہ آریوں نے مانس کہانا اُس وقت سے ممنوع قرار دیا۔ جب سے کہ بُدھ اور جین مت اس دیش میں پرچلت ہوئے۔ اِن متوں کے رایج ہونے سے پیشتر آریہ لوگ برابر مانس کھاتے تہے۔ وغیرہ۔ حالانکہ وید آدی ستیہ شاستروں میں اس پرکار کے وچن بے شمار پائے جاتے ہیں۔ جن میں کہ نہ صرف جیو ہنسا کا ہی نشیدھ کیا گیا ہے کنتو مانس بہکشن کو بہی پاپ اور اناریہ بوہار ورنن کیا گیا ہے۔ جیسے بل کے ساتہہ سپشٹ رِیتی سے ویدوں اور آرش گرنتہوں میں مانس بھکشن کا نشیدھ ملتا ہے۔ بُدھ اور جین مت کے گرنتہوں میں ہرگز نہیں ملتا۔ ہاں جیو ہنسا کا نشیدھ اوشیہ ملتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں۔ جو قدیم آریوں کا مانس بہکشن سے پرہیز کرنا بودہوں اور جینیوں کے اثر کرن سے تبلاتے ہیں۔ —

شانکک مت کا کمارل بھٹ اور شنکر سوامی نے بڑی پُر زور دلائل سے کھنڈن کیا۔ اور اویدک قرار دیا۔ اِس مت کے پیرو وید بہی نہیں پڑہتے۔ بلکہ اِس مت کے واسطے اُنہوں نے جُدا تنتر گرنتہہ بنا لئے ہیں۔ اور نرپکش بُدہی مان پنڈتوں کا اتفاق ہے۔ کہ یہہ مت وید ویرودھ ہے اور اِن کا کوئی گورو منتر وید انکول نہیں۔ اور نہ وید میں موجود ہے۔ بینگ کلنیگ انڈ بندھ تلگیں جو اُنہوں نے گھڑ رکہی ہیں۔ اور اُن کا نام منتر قرار دے رکہا ہے۔ وہ سنسکرت کے رُو سے اشدھ ہیں۔ پس یہہ مت اویدک ہے۔ بُدھ دیو نے خود بھی تانترکوں کو کہا تہا۔ تم جو یہہ باتیں کرتے ہو سناتن ویدوں میں اِس کا ہرگز ذکر نہیں عیاش راجاؤں کی جاری کی ہوئی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ

"بُدھ نے جب براہمنوں کو پشوؤں کے مانس سے ہون کرتے دیکہا۔ تب کہا کہ تم یہہ دُشٹ کام کیوں کرتے ہو۔ اِسے چہوڑ دو برہمنوں نے کہا کہ ہمارے بڑے کرتے تہے اور شاستر انکول ہے۔ تب بُدھ نے فرمایا کہ ویدوں میں جیو ہنسا کی ممانعت ہے۔ پُراتن سمے برہمن کشتری وغیرہ لوگ مانس نہیں کہاتے تہے۔ جب سے چہتری راجہ لوگ عیاش ہو گئے۔ تب سے مانس کہانا اور مانس کا ہون کرنا رایج ہوا"

{ دیکہو بُدھ کی انگریزی لائف } [illegible]

(باقی آئیندہ ہفتہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج جگت میں

...ہوں ۔ ۵ تاریخ ماہ جنوری کو بابو جگنا ور سنگھ
...صاحب کلارک لوکل فنڈ کا دیہانت ہو گیا ۔ مرتک
...سنسکار ویدک ریتی سے کیا گیا ۔ شوک کہ بابو صاحب
...چھوٹے چھوٹے بال بچوں کو ایشور آشرے چھوڑ اس
...سنسار سے چل دئے ۔ پرماتما اُن کے
...آتما کو شانتی پردان کریں ۔

(۲) ۱۱ جنوری کو آریہ سماج مندر میں مڈل
...امتحان کے لئے باہر سے آئے ہوئے طلبا کو آریہ
دہرم کا اُپدیش کیا گیا ۔ اول لالہ ہارام جی نے لکچر
دیا اور بعد لالہ گورو پیارا نے النکار کی صورت
میں زمانہ کی گذشتہ اور موجودہ حالت کا بیان کیا
حاضرین کی تعداد اسّی کے قریب تھی ۔

(۳) بابو بیریل صاحب گماشتہ کمسریٹ نے گورو کل
کے لئے پچاس روپئے دئے ۔ جو کہ سبھا کے منتری
صاحب کو بھیج دئے گئے ۔ اس وقت تک بنوں
سماج ۶۵۰ روپئے گورو کل کو دے چکا ہے ۔

(۴) ودیارتھیوں میں یدھ ۔ بنوں کے مشن
ہسپتال میں ڈاکٹر ہولڈر صاحب اور جہانگیر عیسائی
کے درمیان خوب یدھ ہوا ۔ جس کا سبب یہہ تھا
جہانگیر وعظ کر رہا تھا ۔ اور ہسٹر ہولڈر
ہسپتال میں بدقسمتی سے باتیں کر رہا تھا جہانگیر کو
...برا معلوم ہوا ۔ اُس نے ہولڈر کو روکا ۔ اسی
...بات سے دونوں میں کرودہ کی اگنی پرچنڈ ہو گئی
اور نیچے اوپر ہو گئے ۔ منیجر صاحب نے مسٹر ہولڈر پر
...روپئے اور جہانگیر پر پانچ روپئے جرمانہ
کر دیا ۔ یہہ وہ ہولڈر ہیں جو کہ کسی زمانہ
میں ...ہائی سکول جالندھر میں تھے ۔
افسوس کہ پرچار کرتے وقت اُس آیت انجیل
کو ...بھول گئے ۔ جو کہ سدا لوگوں کو سُنایا کرتے

ہیں کہ " اگر تمہاری ایک گال پر کوئی دہپڑ مارے تو
اُس کے آگے دوسری بھی کر دے " ۔

(۵) ہم بڑی خوشی سے اسبات کا اظہار کرتے
ہیں ۔ کہ بنوں آریہ سماج کے ممبر اپنے نتیہ کرم سندھیا
واگنی ہوتر میں دن بدن رچی بڑھا رہے ہیں ۔

(۶) سردار سنت سنگھ صاحب نے چاندی کے
بٹن اور مہاشے بوگھا سنگھ نے ۵ روپئے انا تھا آلہ جلندھر
کو دان دئے ۔

کاموکی ۔ یہاں پر ۲۰ جنوری کو مہاشے ناتھہ
آریہ نے ڈاکٹر رام رکھا جی منتری آریہ سماج
سبا تمبر کے ہاں جہاں کہ اُن کے پریوار کے بہت
سے استری پرش جمع ہو گئے تھے ۔ بھجن کیرتن
کیا ۔ اور گیان چند و دیال چند دو چھوٹے چھوٹے
لڑکوں نے وید منتروں اور سندھیا کے پاٹھہ کے
بعد میٹھی سور سے بھجن گائے ۔ مہاشے ناتھہ آریہ
نے ایشور پرارتھنا کے بعد آریہ دہرم کے مہتو پر
اُپدیش دیا جس کا اثر اُتم پڑا ۔

چودھری خوب چند جی آنریری اُپدیشک آریہ
پرتی ندہی سبھا پشچم اوتر اودھ کے ستیہ اُپدیشک
سے مہاشے لچھمی نراین جی ساہو کار ساکن ضلع
مظفر نگر نے پرانک مت تیاگ کر ویدک دہرم سویکار کیا ۔

پنڈت دولت رام شرما ار گو پدیشک نے ۱۲ سا
جنوری کو آریہ سماج چہاونی نا مینہ میں اُس وشے
پر ویاکھیان دیا کہ " بہید اگرچہ کوئی کوئی
جانے ۔ گورو وہی جو بہید بکہانے " ۔

منشی راجا رام جی لائبریرین آریہ سماج
گوالیار کے پورشارتھہ سے ۴ نومبر سنہ ۱۹۰۹ع سے
بلسٹر کلاں ضلع ایٹہ میں آریہ سماج قایم ہے
منشی صاحب موصوف سکرٹری کا کام کرتے ہیں
اُنہوں نے اپنی اُدارتا سے ایک مکان مالیتی
تین سو روپئے سماج مندر کے لئے دان کر کے
اُس کی رجسٹری باقاعدہ سماج کے نام کرا دی ہے ۔
علاوہ اس کے پچیس روپئے کی سا ماجک پُستکیں

ایک ہون کنڈ اور آٹھ روپئے کے گوارڈ سماج کو
دان دئے ۔ چار لڑکوں کے یگیوپویت سنسکار
کروائے ۔ منشی راجا رام جی کا اُتساہ نہایت قابل
تعریف ہے ۔ اس سماج کے ادھکاری حسب ذیل
ہیں ۔ پنڈت دوارکا پرشاد پردھان منشی راجا
رام منتری ۔ پنڈت شب شنکر اُپ منتری منشی
سالگ رام پُستکادھیکش ۔ منشی بلا قید سنگھ خزانچی ۔

بڑے دنوں کی تعطیلوں میں پنڈت پورن چند
جی منتری آریہ سماج چہینہ نے مواضعات جوڑہ
گوپال ۔ کوٹ ۔ شہباز پور ۔ پدری کلاں
تحصیل ترنتارن میں ویدک دہرم کا پرچار کیا ۔
اور لوگوں کو سنسکرت پڑھنے کی طرف رچی دلائی
موضع بوڑہ میں ایک ہون کرایا ۔ ۸ روپئے گوروکل
کے لئے دان ملا ۔ گوروکل کے سکیم تقسیم کئے گئے
پنڈت جی کا پورشارتھہ قابل تقلید ہے ۔

شہریان سردار سوچیت سنگھ جی پردہان
آریہ سماج چہینہ نے ۱۹ سے ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۱۰ع تک
ترنتارن ۔ جوڑہ ۔ ابوکے ۔ باہمنی والہ ۔ پٹی اور
کمیدوں میں دہرم پرچار کیا ۔ اثر اچھا پڑا ۔
فہرست چندہ گوروکل کہولی گئی ۔ چند صاحبان
نے بخوشی چندہ دینا منظور فرمایا ۔ سردار صاحب
کا پورشارتھہ نہایت پرشنسنیہ ہے ۔ دیگر سماجوں
کے ادھکاریوں کو معزز سردار صاحب کی نیک
مثال سے سبق لینا چاہئے ۔

روپڑ لالہ وزیر چند جی اُپدیشک آریہ پرتی
ندہی سبھا پنجاب نے آریہ مندر میں ۲ فروری
کو رات کے ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک **سنکیرتن**
کیا ۔ مضمون دہرم کا بل تہا ۔ ۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ع
کو **گوروکل** کے مہتو اور ۴ کو سوامی دیانند کے
مشن پر بڑے پربہاوشالی ویاکھیان دئے ۔
شروتاگنوں کی اس قدر بھیڑ بہاڑ ہوتی تھی ۔
کہ سماج مندر کا عالیشان ہال ، اور باہر کا میدان
پرشوں سے اور گیلری اور متصل کے مکان کی

جنہیں استریوں سے بہجاتی تہیں۔ نبی بخش لگی کے بہجنوں سے لوگ خوب انندت ہوئے۔ بمفصل حالات اگلے پرچہ میں شایع ہوں گے ＊

گکہیانہ ۲۰ جنوری کو سپتاہک جلسہ حسب معمول سماج مندر میں ہوا۔ پہلے بہجن ہوکر ممبران موجودہ نے سندھیا کی بعد اُس کے لالہ دہنا رام ممبر سماج نے پراتہنا کی پہر رگوید آدی بہاشیہ بہومکا سے کتہا کی گئی جو ہر ہفتہ ہوا کرتی ہے۔ کتہا کے بعد بہجن ہوا اور منتری سماج نے نیموں کے سچے دل سے پالن کرنے کے واسطے سب صاحبان کی بڑے زور سے توجہ دلائی۔ اور بعد آرتی کے جلسہ برخاست ہوا۔ حاضری ۲۵ ممبران کی تہی ＊

مالیر کوٹلہ کا سالانہ انتخاب۔ لالہ ولی رام جی۔ پردہان۔ بابو رلا رام جی و لالہ کرپال سنگہ جی اوپ پردہان۔ لالہ ساون رام جی منتری۔ لالہ نوہریا رام جی اوپ منتری۔ لالہ متہو رام جی کوشادہکش۔ لالہ نورنگ رائے جی پردہان بہجن منڈلی۔ و پنڈت رام رتن جی و پنڈت پربہدیال جی پستکادہکش۔ و لالہ نتہامل جی و لالہ بنسی لعل جی و لالہ منشیو رام جی ممبران انترنگ سبہا۔ (۲) ۲۹ جنوری ۱۹۰۵ء کی صبح کو پنڈت پربہدیال جی ممبر آریہ سماج مالیر کوٹلہ کے پُتر کا اُپنین سنسکار ویدک رو سے شریمان پنڈت رام رتن جی نے کرایا۔ ایک روپیہ سنسکار کو ملا۔ وید پرچار فنڈ اور ایک روپیہ کلدان پنڈت جی کو دکشنا ملی۔ اور حاضرین کا مٹہائی سے ستکار ہوکر بہجن و آرتی کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (۳) ۱۹ جنوری ۱۹۰۵ء کو آریہ سماج مالیر کوٹلہ میں بابو رام پرتاپ بابو رام پرتاپ ہیڈ کلرک ٹلی گراف ملکوٹ کی درخواست گذری۔ مضمون درخواست یہہ ہے ＊ شری مان منتری جی۔ نمستے۔ چونکہ میں غصہ کی حالت میں جامع مسجد مالیر کوٹلہ میں جاکر مسلمان ہونا چاہتا تہا اسی ارادہ پر وہاں چوٹی کٹوائی اور مسلمان کیا

لیکن کہا یا پیا کچہہ نہیں۔ اور پہر مجہکو اپنے سچے دہرم کا خیال آیا میں مسجد مذکور سے واپس آگیا میرا ویدوں پر پورا پورا وشواس ہے۔ میں اُس اپنی غلطی کو سویکار کرکے آریہ سماج کی شرن لیتا ہوں۔ اور پرارتہنا کرتا ہوں کہ آریہ سماج مجہکو پتیا و دہی شدہ کر ویدک مت میں شامل کرے اور میں آریہ سماج کے اصولوں کو پورا پورا اور سچے دل سے مانوں گا۔ چنانچہ انترنگ سبہا میں وچار ہوکر مخالفین کے اعتراضات کے لیئے دس دن کا وقفہ دیا گیا۔ اور اس شدہی کے لیئے ۲۹ جنوری سنہ حال نشچت ہوئی۔ ۲۹ جنوری کی شام کے تین بجے دہرم سالہ میں مکان آراستہ ہوکر جلسہ آرنبہ ہوا۔ اور ہر فرقہ کے لوگ آنے شروع ہوئے۔ قریباً چار سو کی حاضری میں شریمان پنڈت رام رتن جی نے ہون کراکے بابو رام مذکور پتیا و دہی شدہ کیا اور اس کے بعد منتری سماج نے بابو رام کی درخواست حاضرین کو پڑہ کر سُنائی۔ اور اُس کے متعلق مختصر تقریر میں حالات بیان کئے تت پشچات شریمان پنڈت رام رتن جی کا شدہی وشے پر لیکچر ہوکر حاضرین کو بابو رام شُدہ شدہ کے ہاتہ سے مٹہائی تقسیم کرائی گئی۔ حاضرین نے بلا عذر بڑی خوشی سے لی۔ جس میں ہر فرقہ کے لوگ معزز اور مسجد ارشلاً جینی وشنو ہندو وغیرہ شامل تہے۔ بہجن اور آرتی ہوکر جلسہ آنند پوروک نر وگہن سماپت ہوا۔ اور ایک روپیہ آریہ سماج مالیر کوٹلہ کو دان ملا۔ تمام شہر میں اس اُتسو کی چرچا ضرور ہے مگر کوئی اب تک مخالفت نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک گونہ آنند برتا ہو رہی ہے۔

سرینگر کشمیر تاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۹۹ء بروز اتوار لالہ گوری شنکر کوشادہکش کے پُتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا

۸ بجے صبح سے ۹ بجے تک لالہ گو بند سہائے جی پردہان و لالہ منگو مل جی پوسٹ ماسٹر پڑہنے ہون کرایا اور لالہ منگو مل جی نے کل منتروں کا ارتہ زبان اُردو میں ترجمہ کرکے سُنایا۔ شروتا گنوں کے دلوں پر خوب اثر ہوا۔ حاضری پچاس اشخاص کی تہی۔ اس موقعہ پر لالہ گوری شنکر جی نے مبلغ دو روپیہ سماج کو مختلف فنڈات میں دان دئے۔ اور سب بہائیوں کو مٹہائی تقسیم ہوکر بعد بہجن اور آرتی کے قریباً ۱۱ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ ایشور سے پراتہنا ہے کہ اس بالک کی عمر دراز کرے اور ویدک دہرم کا سچا سیوک بناوے۔

سالانہ انتخاب آریہ سماج خان گڑہ ضلع مظفر گڑہ۔ پنڈت گنگا رام پردہان۔ پنڈت بہگت رام منتری۔ لالہ ٹہاکر داس اوپ منتری۔ دخزانچی۔ لالہ ایشور داس پستکادہکش＊

یونین سکول لاہور کا سالانہ جلسہ ۱۷ و ۱۸ فروری ۱۹۰۵ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ اس جلسہ کے میر مجلس لالہ روشن لال صاحب بیرسٹرایٹ لا وپریزیڈنٹ آریہ سماج لاہور ہوں گے۔ جلسہ کی تقریب میں لالہ روچی رام صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور ۱۸ تاریخ کی رات کو میجک لینٹرن (جادو کے لیمپ) کا تماشہ دکہلاویں گے۔ ۱۷ تاریخ کی رات کو سکول کے مکان میں ایجوکیشنل کانفرنس ہوگی جس میں ذیل کے سوالوں پر وچار (غور) کیا جاویگا۔ (۱) نوجوانوں کے اخلاق کا سدہار کس طرح ہو سکتا ہے۔ (۲) نوجوانوں کی صحت کس طرح پورے طور پر قایم رہ سکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

شاہجہانپور۔ لالہ بدری پرشاد جی کی پُتری کا مرتک سنسکار سورخہ ۱۰ دسمبر کو ویدک ریتی سے ہوا (۲) ۷ جنوری کو بابو جنیدن لال صاحب کے پُتر کا ان پراسن سنسکار اور ۳۱ جنوری کو لالہ جواہر لعل کا مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔

اخبار تحفۂ جدید ہنوں اور مسیح کی پیدائش

دین عیسوی کے پرچار کے لیے عیسائیوں نے ایک اور اردو اخبار موسومہ "تحفۂ مرصد" نے جنوں سے جنم لیا ہے۔ اس کا ایڈیٹر تو شاید مسیح صاحب کا چیلا چانٹا ہی ہوگا۔ لیکن عوام کے سامنے جو اس وقت آیا ہے وہ ایک ہندو چھوکرا ہے جس نے کہ سال ۱۹۰۵ء میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا ہے۔ آئے دن برساتی کیڑوں مکوڑوں کی طرح اخبار نکل رہے ہیں جن کا انجام یہہ ہوتا ہے کہ جلدی ہی نیست و نابود ہو کر ناحق اور نخواہ مخواہ کی بدنامی کا کارن ٹھہرتے ہیں۔ ان پرچہ مذکور کی قدر عیسائی پبلک ضرور کرےگی۔ اور علاوہ بریں اس کی اشاعت کا ایک ذریعہ یہہ ہوگا کہ مشن سکول کے طلبا کو اس کا خریدار بنایا جاوےگا۔ خیر اس سے ہمیں کیا ہم تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ جیسا یہہ کام کریگا ویسا نام پاوے گا۔ مورخہ ۲۶ جنوری کا پہلا پرچہ اس وقت ہمارے سامنے پڑا ہے جس کے پانچویں صفحہ پر ایک مضمون "مسیح کی پیدایش" کی سرخی سے نکلا ہے۔ اس مضمون میں کوشش یہہ کی گئی ہے کہ مسیح کی مشکوک پیدایش کی بابت لوگوں کو یقین دلایا جاوے۔ کہ وہ دراصل میں خدا ہی کا بیٹا تھا۔ اور مریم روح القدس ہی سے حاملہ ہوئی تھی۔ مخالفان دین عیسوی کی طرف سے مسیح کی پیدایش کی نسبت جو اعتراضات کئے جاتے ہیں اخبار مذکور منددرجہ ذیل الفاظ میں اُن کا جواب دیتا ہے۔ "بیشک ہم بھی اس بات کو مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ ایک بڑا معما ہے۔ تاہم اگر ہم اُس کو امر واقعی قرار دیں یعنی یہہ مان لیں کہ یسوع مسیح فی الواقع اسی طرح پیدا ہوا تو ہم کو نتیجتاً یہہ کہنا پڑےگا۔ کہ خدا نے اپنے مقرر قانون کو توڑا۔ علاوہ اس کے ہم یہہ بھی مانتے ہیں کہ اس واقعہ کا ہمارے پاس کوئی ایسا ثبوت نہیں ہے۔ جو براہ راست اسے سچا قرار دے۔" انتہیٰ

عبارت متذکرہ بالا سے صاف پایا جاتا ہے کہ مسیح کا چیلہ خلاف عیسائیان کی اس طرح کی پیدایش کو قانون قدرت کے برخلاف مانتا ہے اور اسبات سے صاف اقبالی ہے کہ عیسائیوں کے پاس اس بات کا کوئی معتبر ثبوت نہیں۔ لیکن اس کو ایک سچا ظاہر کرتا ہوا۔ اگلی سطور میں اس طرح لوگوں کو سمجھاتا ہے۔ "مثلاً جب ہم کسی آدمی کو غور کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہم بے تحاشا یہہ یقین کر لیتے ہیں کہ اس کے سر میں مغز نہیں ہے جسکی یہہ ساری کارروائی ہے۔ گو ہم اس کو یہہ کارروائی کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھ سکے۔ اسیطرح اگر ہم کسی جگہہ دہواں اٹھتا دیکھیں۔ تو فی الفور مان لیں گے کہ وہاں آگ ہے۔ گو ہم نے آگ نہ بھی دیکھی ہو۔" سچائی کا کھنڈن کرنیوالا اپنا ہی کھنڈن کر بیٹھتا ہے۔ بعینہ یہی حالت ہمارے عیسائی صاحب کی ہوئی۔ دلایل متذکرہ بالا سے عیسائی صاحب نے اپنے خیال میں آگے کے لئے لوگوں کی زبان بند کر دی ہے۔ لیکن اس سے تو صاف اقبال پایا جاتا ہے۔ کہ مسیح کے والد بزرگوار خدا صاحب نہ تھے۔ بلکہ موجودہ طریقہ پیدایش کی طرح کسی انسان کے بیٹے تھے۔ کیونکہ ہر دو دلایل سے صاف پایا جاتا ہے کہ کاریہ (معلول) کو دیکھکر کارن (علت) کا گیان ہو جاتا ہے پس اسیطرح ہم بھی مسیح کو دیکھکر اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ کہ وہ ضرور انسان کے ویریہ سے تھے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ کیوں روشنی کے زمانہ میں لوگوں کے دلوں میں ایسے نکمے اور بیہودہ خیالات گھسیڑنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ آج سے پچیس سال پہلے جو خیالات لوگوں کے تھے۔ وہ اب انیشور کے پاسے نہیں رہے۔ شری سوامی دیانند جی مہاراج اور آریہ سماج کے ظہور نے لوگوں کو ایسا پلٹا دیا ہے کہ وہ اب اپنا آپ سنبھل گئے ہیں۔ اور مسیح صرف پیدایش کی نسبت ہی بلکہ اور ہزاروں اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ جن کا جواب عیسائیوں سے کچھ بن نہیں آتا ہم پرمیشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ گمراہ لوگوں کے دلوں میں ست سناتن ویدک دھرم کا پرکاش کریں۔ جس سے کہ لوگ ایسے بناوٹی دھرموں سے باز رہ کر اپنے جیون کو سپھل کریں۔

الراقم گوروپیارا - از جنوں۔

آریوں کی مُرادیں اسی ڈھنگ پر کام ہونے سے برآئیں گی۔

شبہہ آچاری اور پرم اُتساہی آریوں کو اپنے سدھانت کے پالن اور پرچار میں جو جو رکاوٹیں پیش آ چکی ہیں یا آ رہی ہیں۔ واقعات کو پیش کر کے ہم دعوے کے ساتھہ یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ اُن کا تدارک اگر اس وقت نہ ہوا تو آریہ سماج کی ہستی کے قایم رہنے میں شبہہ ہے۔

مثلاً سنسکاروں کی آریہ سنسکار ودہی کے مطابق تعمیل نہ ہونے کی بڑی بھاری وجہہ یہی ہے۔ کہ آریوں کے دایرے میں کوئی مستقل انتظام نسبت ناطہ کے ہونے کا نہیں۔ یا آریوں کی ترقی کے نہ ہونے کی بڑی بھاری وجہہ یہہ ہے کہ وہ کسی

...tion, Haridwar, Digitized by eGangotri

اجنبی شخص کو خواہ وہ کسی قوم کا کیوں نہ ہو اپنے اندر ملاکر اس کو ہر طرح کی امداد کا پورا بہروسہ نہیں دے سکتے۔ اور تو اور ایک ہندو کے آریہ ہونے پر بہی وہ اُس کو ہندو دہرم کے خونخوار اژدہا کے منہ سے چھڑاکر اپنے زیر حمایت آرام سے نہیں بٹھلا سکتے۔ ایسا کریں کیونکر جبکہ وے خود آزاد اور خود مختار نہیں۔ وے خود ایک غیر قوم کے زیر سایہ اپنے خیالات کو چھپائی کرانے چھپائے منہہ میں میاں مٹھو بن رہے ہیں۔ تو اُس کو ٹھیک شدہ اور آریہ کیونکر بنا سکیں گے۔ جیسا کہ خیالات کے لحاظ سے ایک ہندو اپنے پرانے خیالات پر پانی پہیرکر اور اپنی عادات رسومات کو ترک کرکے آریہ دہرم کا پیرو بن سکتا ہے۔ بعینہٖ ویسے ایک مسلمان اور دہرم سیاں اپنے اعتقاد اور خیالات پر چوکا پہیرکر (جو اُس کے لئے ویسا ہی مشکل کام ہے۔ جیسا کہ ہندو کے لیے) آریہ دہرم کا ششش ہو سکتا ہے۔

چونکہ آریہ سماج کا اولین فرض یہہ ہے کہ وہ اناریوں کو آریہ بناوے۔ اس لئے جالندہر، لاہور۔ بیان پور، لودہانہ وغیرہ آریہ سماجوں نے جو غیر اقوام کے لوگوں کو شدہ کرکے اپنے میں ملا یا ملانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ جہاں وہ اصولًا ان کا دہرم ہے۔ وہاں وہ اپنی کامیابی تب سمجھیں جب کہ آیندہ زمانہ کے اندر وہ اُن نو آریہ شدہگان کے ساتھ دہرم بہاؤ سے نیا سمبہت سلوک اور برتاؤ کرنے کا ارادہ باندہ لیں۔ جیسا کہ لازم و ملزوم اور اُس کا پہل ہے ویسا ہی لازم و ملزوم آریہ اور نیاء ہے ۔ اخبار ست دہرم پرچارک مورخہ ۱۲؍ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء میں جو آریہ برادری کو متعلق تین تجاویز لکہی تہیں۔ اُن میں سے تجویز نمبر اول کو پنجاب بہر کی اکثر سماجوں نے اپنے عمل سے سوئیکار کیا ہوا ہے۔ چنانچہ سال حال کے ہی لئے ہماری لوکل سماج کا انتخاب اسی ڈہنگ پر ہوا ہے۔ جہاں پہلے چالیس سے زیادہ آدمیوں کے نام فہرست سبہاسدان میں لکہے نظر آیا کرتے تہے۔ آج صرف پندرہ آدمی سبہاسد منتخب ہوئے ہیں۔ اس انتخاب کا مدعا صرف یہی سمجھا گیا ہے کہ جو لوگ آریہ دہرم کے پالن اور پرچار پر کٹی بدہ ہوں۔ آریہ سبہاسد رہنے چاہئیں بس یہی مدعائے آریہ برادری ہے۔

تجویز نمبر ۲ کے مطابق جن سماجوں نے فقرہ اول کو معمولی بناتے ہوئے شدہی کا اعلان دے رکہا ہے اُن کو یہہ بہی محسوس ہے (جس کا علم اخبار ست دہرم پرچارک کے کسی گذشتہ کالم پر چھپے ایک مضمون سے ہوتا ہے جس میں مذکور تہا کہ شدہی کا اس وقت تک کوئی نیک نتیجہ نہیں نکلتا جب تک کہ ہم نو وارد شدہ ہوئے آدمی کے ساتھ نیا رسمبہت وہی برتاؤ نہ رکہیں۔ جو دیگر عام آریوں سے رکہتے ہیں۔ مثلاً اس مضمون میں ایک نومسلم کے آریہ بننے اور دوبارہ پتت ہونے کا تذکرہ تہا) کہ شدہی مفید نہیں ہو سکتی جب تک کہ برت برتاؤ اور تعلق عمیق سے ہم نو آریوں سے رشتہ پیدا نہ کریں۔

تجویز نمبر ۳ پر عمل نہ صرف آریوں کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ شاباش اُن ناستک اور لامذہب ہوئے آدمیوں کی ہمت پر ہے جنہوں نے اس عمل کو لازمی اور ضروری قرار دیکر رشتوں ناطوں کے فضول بندہنوں کو توڑا۔ اور توڑنے کا حوصلہ کیا۔ ہائے افسوس جن آریوں کی ڈیڑہ سال کی لڑکی اور چہہ سال کا لڑکا نسبت میں آچکا وہ اپنے بچوں کے سنسکار کس ناٹک کے تماشے میں کریں گے۔ وہ کیونکر گورو کل اور مہاودیالہ سے اپنا واسطہ اور بہتری مد نظر رکہیں گے۔ اُنہیں قانونی دہمکی برادری کا خوف نہ صرف دہرم سے گرائیگا۔ بلکہ اُن کی اُمیدوں کو مٹی کے پہاڑ تلے دبائیگا۔ کیسا عمدہ حوصلہ نمائی اور ہمت افزائی کا موقع ہے۔ کہ وے اپنی اولاد کے لاعلمی اور جہالت میں ڈالے کرائے رشتے نسبت کے توڑ دیں۔ اپنے لئے وسیع میدان نکال لیں۔ جن آریوں کی اولاد ابہی نسبت اٹہانے کے لائق نہیں اُن کو نمونہ دکہلاکر نیچے سے اوپر اُٹہائیں اور ست دہرم پر عامل بننے کی راہ دکہلا دیں۔

تجویز نمبر ۴ کے لئے اگر انکار کا موقعہ ہے۔ تو صرف اُن خود غرض اور مکار آدمیوں کو جو آریہ سماج کے اندر ہر طرح اور ہر وقت اپنی خود غرضی اور ذاتی فائدہ پر نظر رکہتے ہوئے کم حیثیت اور غریب آریوں کی ہجو اور اُن سے نفرت ہی رکہتے ہیں جو جانتے ہیں کہ ہماری بہتری عامہ خلائق کی بہتری کے ساتھ ہے۔ وہ اس تجویز سے سر نہیں پہیر سکتے ۔ تجویز نمبر ۵ وہ ہے جس کے اولین دو فقروں کی منشاء عام برادریوں کی اور سوسائٹیوں کی جان ہے۔ پنچائیتوں کے فیصلے کیوں نکمے اور بودے ہو گئے۔ صرف اس لئے کہ ہم ڈانڈ لگانے اور ہماری عزت پر حرف پہونچانے کے وے لوگ قانونًا مجاز نہیں رکہتے۔ جب ہمارا تحریری اقرار نامہ اُن کے ہاتھ ہو تو پہر بمنشاء قانون وہ ہمارے اندر وہ وہ کام کر سکتے ہیں جن سے ہمارا دہرم ہماری عزت اور ہمارا مال ہمارے پاس محفوظ رہے۔ آریہ لوگ معمولی رسوم کے بدلنے پر قانونی روکاوٹ کا فوراً ڈہکوسلا پیش کر دیا کرتے ہیں۔ مگر انہیں معلوم نہیں کہ اپنے اقرار اور وصیت کے بالمقابل اپنی ذاتی مالیت پر کوئی سرکاری قانون نفع نہیں ہو سکتا۔ اگر تجویز ہذا کے مطابق ہم اپنے اختیارات اپنی خانگی پنچایت یا خاص سوسائٹی کو دیدیں۔ تو کبہی ممکن نہیں کہ ہمارے ارادوں کے قانون سرکاری مخالف ہو۔ کچہہ دن یہہ کام کرکے پوری طاقت کے ہونے پر ہم قانون کی تبدیلی ہی

...یں گے۔ کیا ہنسی اور شرم کی بات نہیں۔ کہ
...ی نارضی اور معمولی قانونی سلوک سے ڈر کر اٹل
...غیر متبدل قانون ایزدی کی خلاف ورزی
...یں۔ اور اپنے فرائض اور دھرم کو ملتوا میں
...ناپسند کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ورن آشرم
...باقاعدہ چلانا قانوناً مشکل ہے۔ حقیقت یہہ ہے کہ
...یسے خیالات کے آدمی اپنی ہمیشہ کی غلامی سے نکلنا
...نہیں چاہتے۔ تجویز ہذا کے فقرہ میں کیھ ضرورت
...بار نہ آریہ سماج کو محسوس ہو رہی تھی۔ اور ہو بھی
...گر آریہ سماج کھیریاں کے ایک لائق سبھاسد
...ایسی حالت میں فوت ہونے پر آریہ سماج ہذا میں
...کی ضرورت پڑی۔ وہ حالت یہہ تھی کہ مہاشہ
بھیرو رام حجام تین روز ایسے سخت اور یک دم
بیمار ہو کر کہ اس وقت کے اندر نہ بول سکے نہ اشارہ
...سے کام لے سکے۔ سوموار کے دن دوپہر کو اپنے کنبہ
...کے گھر کی چار دیواری کے اندر کال وش ہو گئے
...اس کے لواحقین نے جو غریب بھیرو رام کے اعتقاد
...اور خیالات کے برخلاف اس کی زندگی بحالت بیماری
...میں اور لاش سے سلوک کئے۔ اگر بھیرو رام دوسری
...حالت میں اگر بالہوش وحواس اور زندہ ہوتا
...تو دیکھ کر ہرگز اپنے لئے پسند نہ کرتا۔ آریہ سماج
...کی کوشش حجام برادری اور اس کے کنبہ والوں
...کی مخالفت نہ چل سکتی تھی۔ اور نہ چلی۔ بیچارے
...اور مرتے ہوئے کو پلنگ سے نیچے گرا دیا۔ گائے ویترنی اور
...سر پر اپنے رکھہ دیا۔ تھی کا سنکلپ کرایا۔ اُسکی
...لاش کو پورانک مریادا سے رگڑ گھسیٹ رکھہ کر
...اس کا پنڈ شرادھ کرانا آرمبھ کرایا۔ اس حالت
...کو دیکھہ کر کھیریاں آریہ سماج کے اکثر سبھاسدوں
...نے سادہ کاغذوں پر وصیت نامہ لکھکر منتری
...سماج کے حوالہ کیا۔ اور اسی حالت میں آریہ
...سماج کو ہمارا سنسکار کرانا ہوگا۔ چنانچہ راقم
...نے بھی امورات ذیل کی وصیت لکھہ کر سکرٹری
...سماج کے حوالہ کر دی ہے کہ مجھے قریب المرگ پلنگ سے
نہ اُتارا جاوے۔ میری ویترنی نہ کرائی جاوے۔
شرادھ پنڈ نہ کرایا جاوے۔ سنسکار بموجب رواج
آریہ سماج کے کیا جاوے۔ اگر میرے پس ماندگان
نہ کریں تو آریہ سماج کو میری لاش کے جبراً حاصل
کرکے سنسکار کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ پس اب
آریہ سماجیں اگر تجاویز مذکورالصدر کے مطابق عمل
کرتے ہوئے مذکورہ بالا خرابیوں کا انسداد کرینگی
تو نہ معلوم اور کس خرابی کا منہہ دیکھنا بنے۔

الراقم بھولا ناتھہ کنٹراکٹر ازکھیریاں ۔

آریہ سماج رام نگر

(۱) ۲۸ جنوری ۱۹۱۰ء کو سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں ہون وبھجنوں کے بعد بندہ نے اُپاسنا کرائی۔ اور لالہ گوردھن داس صاحب ملتانی نے سرمن دیا۔ حاضری ۳۵ کے قریب تھی۔ بھجن وآرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا۔

(۲) ۲۹ و ۳۰ جنوری کو لالہ لچھمن داس صاحب ہیڈ ماسٹر دوآبہ ہائی سکول جالندھر نے سکول کا سالانہ امتحان لیا۔ ۳۱ کو معززین ورؤسا قصبہ کا عام جلسہ کیا گیا۔ بھجنوں کے بعد رائے صاحب لالہ نراین داس جی پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی میر مجلس مقرر ہوئے۔ اور لالہ لچھمن داس صاحب نے ودیا پر اپنی سپیچ دیا۔ ازاں بعد نتائج امتحان مفصل سُنائے گئے۔ اور کرسی نشین رائے صاحب نے اپنے دست مبارک سے مقررہ انعام طلبا میں تقسیم کرائے۔ اس کے بعد پھر بھجن وید منتر گائن کئے گئے۔ اور شیرینی تمام طلبا میں تقسیم ہوئی۔ خاتمہ پر ایک نوسالہ لڑکے نے جو مادر زاد نابینا ہے اور ٹانگوں سے بھی ہیں ہے۔ نہایت موثر بھجن سُنائے۔ جن کو سُن کر حاضرین بڑے محظوظ ہوتے۔ ـــــ

(۳) لالہ بالمکند صاحب ٹھواڑکے کی پتری کی شادی پر سودھرہ والے سمدھیوں نے طائفہ برات کے ہمراہ ہونے پر اصرار کیا۔ رام نگر کی برادری۔ لالہ بالمکند اور لالہ سکھدیال صاحب نے بہت کوشش کی۔ مگر سمدھیوں نے نہ مانا مجبوراً لالہ بالمکند صاحب نے منظور کیا۔ مگر برادری نے پھر بھی رام نگر میں تو رنڈی کا ناچ نہ ہی ہونے دیا۔ بلکہ راستے سے یعنی وزیر آباد سے ہی طوائف وبھانڈ ساتھہ لے گئے۔ اور واپسی پر وہیں چھوڑ آئے۔ برات میں پندرہ ودیارتھی آریہ سکول کے بھی شامل تھے۔ وہ اس رنڈی ناچ میں شامل نہ ہوئے۔ بلکہ ہر صبح اور شام کو اُتارے پر اور دوپہر کو سمدھیوں کے گھر پر بھگتی پریم کے بھجن اور سندھیا و وید منتر پاٹھہ وگائن میں لگے رہے۔ سودھرہ کے باشندگان پر عمدہ اثر ہوا چنانچہ عورتیں اور مرد بار بار کہہ کر بھجن سُنتے رہے۔ ناچ تماشہ بالکل بند رہا۔

(۴) ودیارتھیوں نے ایک اور دلیری یہہ دکھلائی کہ بہاری ترغیبیں ہونے پر بھی مانس نہ کھایا۔ چنانچہ ان کے واسطے بھوجن کا علیحدہ سامان کرنا پڑا۔ ایک آٹھہ سال کا لڑکا جو پیچھے رہ گیا۔ تو غلطی سے میند ماس کھانیوالوں کی پنگتی میں چلا گیا۔ مگر جونہی کہ معلوم ہوا تو پیچھے ہٹ کر دیوار کے ساتھہ لگا رہا۔ جب اُسے کھانے کو کہا گیا تو صاف انکار کر دیا۔ ایک اُس کے رشتہ دار بزرگ صاحب نے گود میں لیکر بہت پیار دلاسا دیکر بار بار کہا۔ اور بتا دیا کہ تیرا ماسٹر تو اب یہاں نہیں اُسکو نہ بتلا دیں گے۔

...Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گر چھوٹا بہا وزلیا کا موشر الفاظ میں یہی
جواب دیا گیا۔ کہ یہہ پاپ ہے اور میں نہیں
کہا کرتا۔ ایسا کرنے سے مجھے ماسٹر جی سزا
دیویں گے۔ لالہ آخر بہت اصرار کے بعد سے
موشہ ہو کر اُسے بڑی محبت اور پیار سے
دوسرے لڑکوں کی پنگتی میں بیٹھا کر بٹھایا۔
اور کہانا کھلا دیا ؁

(۵) رام نگر میں کئی آدمیوں نے گوشت کہانا
چھوڑ دیا ہے۔ لالہ گوبند سہائے تلوار پہلے
کئی دفعہ چھوڑنے کا ارادہ کرتے تھے۔ مگر
باز نہ رہ سکے۔ مگر اب ۵ جنوری ۱۹۰۰ء
سے اُنہوں نے پختہ پرن کر کے ذیل کا اقرارنامہ
لکھد یا ہے ؁

جناب پریزیڈنٹ صاحب آریہ سماج
رام نگر۔ میں آج کی تاریخ سے
آپ کے اُپدیش کے موافق سچے دل
سے اقرار کرتا ہوں کہ میں آئندہ
کبھی گوشت وغیرہ نہیں کہاؤں گا۔
اگر آپ کبھی مجھے اس جرم کا مرتکب
دیکھیں یا سُنیں تو جو ڈنڈ مجھ پر لگایا
جاوے اُس کا سزاوار ہوں گا۔ میں
یہہ الفاظ سند آپ کو لکھد یتا ہوں
اور آپ کو اختیار ہے۔ کہ اگر چاہیں
تو یہہ الفاظ کسی آریہ اخبار میں
چھپوا دیویں۔ تاکہ اور آریہ بہائی
بھی مجھے اس حرکت ناشائستہ کا
مرتکب ہوتے دیکھہ کر یا سُن کر آپکو
پتہ دے سکیں ؁

مورخہ ۱۵ جنوری
سنہ ۱۹۰۰ء

دستخط گوبند سہائے تلوار بقلم خود

راقم
آپکا نیازمند لچھمنداس رامنگر

خدمت عام کا سلسلہ

بزرگ برنارڈ کے چند اقوال

(۱) علم حاصل کرنا۔ عملدرآمد کے لئے ٹھیک ہے۔
(۲) صرف علم کو اس غرض سے حاصل کرنا کہ لوگ
مجھے عالم تصور کریں۔ بے سُود ہے ؁
(۳) علم کو حاصل کرنا اور پھر چھپا رکھنا بخیلوں کا
کام ہے ؁
(۴) علم حاصل کر کے اپنے آپ کو مشہور کرنا
ہوشیاری کا کام ہے ؁
(۵) علم حاصل کر کے اوروں کو فایدہ
پہونچانا فیاضی ہے ؁
(۶) علم حاصل کر کے خدا کی بادشاہی کا
نشو ونما کرنا یہہ ایمانداری ہے ؁
(۷) ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے کام میں بھی
خدا کا جلوہ نظر آتا ہے ؁
(۸) ہر کسے را بہر کارے آفرید۔ کیونکہ ہمیشہ
نظر آتا ہے۔ کوئی ایسا آدمی نہیں جو کسی کام
کے لئے پیدا نہ کیا ہو۔ اُس کے ہتھیار بھی موجود
پائے جاتے ہیں۔ محنت کرنے والے تا بہہ
مبارک ہیں ؁

پرنس رنجیت سنگہ کی مشہور کیٹر

(۱) واضح ہو کہ پرنس موصوف بالکل حقہ نوش
نہیں ہیں۔ سچ تو یہہ ہے کہ ورزش کے لئے تمباکو
یا کوئی منشی چیز بہت ہی نقصان دہ ہے۔
(۲) ایک عورت چہرہ پر سوزن سے نقش
نکالتی تھی۔ سوئی کا زہر زخم میں لگ کر جان
بحق تسلیم کر گئی واضح ہو کہ سوئی کو جو سفید رنگ

نکلا ہوا ہوتا ہے۔ وہ ایک قسم کا زہر ہوتا ہے جو
خوشنمائی کے لئے ولایت میں لگایا جاتا ہے ؁

سچی ترقی

سچی ترقی اُس شخص نے کی ہے جس کا یہ خیال
ہو۔ کہ تکلیف ہو یا آرام ہو۔ لیکن میری گفتار
و کردار میں راستی کا خون نہ ہو۔ میرا پاؤں
کبھی نہ پھسلے مجھے فرض کے ادا کرنے میں کچھ
کاہلی و سستی نہ ہو۔ وہ شخص خوش نہیں ہے
جس نے کہ اپنے قول و فعل سے اپنے بڑوں
سے دُعا نہیں لی ہے۔ جب دوسرے کی بھلائی
کی خاطر اُس کا خیال اور ہاتھ مشغول ہو
تب اُس کو اعلےٰ درجہ کی خوشی ہو سکتی ہے ؁

الراقم رام رکہامل انسپکٹر ڈاکخانہ جات
ریسٹرن بلوچستان ؁

عام اطلاع

کُل آریہ ممبروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ میرے
اکثر دورہ میں رہنے سے کارخانہ کا انتظام
خراب رہا جس سے کارخانہ کے متعلق حساب کتاب
صاف نہیں ہو سکے۔ سیکڑوں کے پاس روپیہ باقی
ہے۔ اور بہت سے لوگوں کا کارخانہ کے ذمہ باقی
اس واسطے یہہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ جن کے پاس
ہمارا باقی ہو وہ ارسال کر دیں اور جن کا ہمارے
ذمہ ہو وہ بھی میرے ایجنٹ جگدمبا پرشاد
کے پاس لاہور لوہاری منڈی کے پتہ پر
لکھدیں۔ سب کے حساب آجانے پر فیصلہ کرنیکا
انتظام کیا جاوے گا ؁

راقم کرپا رام شرما
ایڈیٹر آریہ میگزین۔ ویدک میگزین۔
سعلم اورینٹل فلاسفی وغیرہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

آریہ سماج میلسی

... ہوکہ یہہ سماج ۹ جنوری سنہ ۹۹ء کو قایم ... ہوا۔ اگرچہ روز قیام سماج ہذا سے بطلب اُپدیشک ... روزدین چتر سیوا میں شرمیتی آریہ پرتی ندہی ... سبھا پنجاب سماج ہذا سے جاتے رہے ہیں۔ مگر ... سبھا مذکور نے آج تک اس طرف ذرا بھی توجہہ ... نہیں دی۔ حالانکہ اُس کے اُپدیشک کہا لیہ سماج ... ملتان سماج میں برابر آتے رہے جو یہاں سے ... دور نہیں۔ تاہم ہمارے ممبران کا اُتساہ اور ... اس قابل نہیں تہا کہ سبھا موصوف کی ... بے پرواہی سے دہیا ہو جاتا۔ بلکہ وہ اس خیال ... "جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ ایشور بھی ... انہیں کی سہایتا کرتا ہے" اِس وہار رتک اور ... پرچار کے کام میں درجہ و شواش ہوکر کمیٹی ... رہے۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ چہہ ماہ کے ... اس سماج میں تقریبًا یکصد روپیہ کی پُنگ ... موجود ہوگئے۔ اور ۵ منبر تک ممبران کی ... تعداد بھی پہونچ گئی۔ اور ۱۵۰ کی مالیت سے ... مکان بھی واسطے سماج مندر کے عین وسط ... بازار میں خرید کیا گیا۔ ماہ دسمبر ۹۹ء میں جسکی ... رجسٹری بنام شرمیتی آریہ پرتی ندہی سبھا ... کاغذات دفتر سبھا میں بہیجدئے گئے۔ اور ... سبھا موصوف سے پہر اُپدیشک کی درخواست کی ... پہر بھی سبہانے کوئی اُپدیشک نہیں ... شاید یہہ سماج کسی ایسے دن قایم ہوا ... پرتی ندہی کا اُپدیشک اس کی قسمت میں ... نہیں لکہا گیا۔ مگر پرم ایشور کا دھنیاواد کرتے ... یہہ جتلا دینا بھی نازیبا نہ ہوگا کہ اس ... کے پلیٹ فارم پر ماسوائے اُن چار پانچ ... کے (جنہیں منتری سماج ہذا نے واسطے ... چندہ مندر فنڈ کے باہر علاقہ میں پہرہن

کیا ہے) کوئی ہفتہ بھی ایسا نہیں آیا ہوگا۔ کہ ویدک سدہانتوں کے ویاکہیان اُس پر نہ ہوئے ہوں۔ اور شروتا گنوں کے دلوں پر آریہ دہرم کا مہتوہ چہا یا ہو۔ اہل باشندگان شہر کی آتماؤں میں آریہ سماج کی عظمت نے گہر کیا ہے۔ اب ماہ حال میں سماج مندر کے شلانیاس کے لئے سبھا موصوف کے اُپدیشک کی راہ تکتے تکتے اس سماج کی آنکہیں بھی پتہرا گئیں۔ مگر جب پہر بھی مایوسی حاصل ہوئی۔ تو ہمارے معزز پردہان ڈاکٹر بدہا وارام صاحب نے آخر کار آگیا دیدی کہ یہہ سنسکار بھی بدوں سہایتا سبھا موصوف کے کرہنا چاہئے۔ چنانچہ ۷ جنوری کی صبح کو آریہ پرشوں کا آگمن سماج مندر میں شروع ہوا اور مندر کو معمولی آرایش سے آراستہ کرہون کنڈ کا منڈپ سجا۔ مندر کے تمام دروازوں پر (اوم) کے مونوگرام سنہری لگا۔ ۹ بجے پراتی منوہر دہونی سے سوستی واچن کر پانچ کس گا بتری جاپ پر بیٹہہ گئے۔ اور دس بجے شلا سنسکار کا آرنبہہ ہوا۔ اہالیان شہر نے چونکہ اویدک ریتی سے کبھی یہہ سنسکار نہیں دیکہا تہا۔ اسلئے پیشتر سے ہی جوق درجوق سماج مندر میں جمع ہو گئے تہے۔ پردہان اور اُپ پردہان بجائے گرہپتی کے کرم کرتا اور منتری اور لالہ گوکل چندجی سبھاسد بجائے پروہت کے کرم کرنے والے تہے۔ جس مدہر بانی سے وید ریچاؤں کا اوچارن اور جس خوش اسلوبی سے یہہ سنسکار رہوا تہا۔ اُس کا حال دیکہنے والوں کے دلوں پر منقوش ہے۔ باوجود ایک کثیر تعداد کے کیول وید دہونی کی آواز سُنائی دیتی تہی۔ اور تمام شروتا گن عالم سکوت میں تہے۔ تین بجے شانتی پاٹہہ ہوکر سنسکار کا خاتمہ ہوا۔ اور بھجن کیرتن شروع ہوا۔ چار بجے منتری سماج نے ایک ویاکہیان

اس موضوع پر کہ "آریہ سماج کیا ہے" دیا۔ اور اُسمیں پہلے مختصر اصولوں کے فوایدہ بھی بتلائے۔ پہر موجودہ چند دمت اور پراچین آریہ دہرم کا مقابلہ کرتے ہوئے آریہ سماج کو پراچین آریہ دہرم کی رکہشک اور پرچارک ثابت کرکے سامعین کے اُن شنکوں کو دُور کیا جو اُن کو مخالف برہمنان عطا ہوتے رہتے ہیں ۵۰:۶ بجے ویاکہیان ختم ہوکر پہر بہجن ہوتے۔ اور سات بجے شام تمام ممبران نے کہڑے ہوکر آرتی گائی۔ سب ممبران کا ایک سُر ہوکر اوم جگدیشور ہرے کا گائن اتی آنند وایک پرتیت ہو رہا تہا۔ غرضیکہ سارا دن اُتسو منایا گیا۔ اور بعد خاتمہ آرتی کے کڑاہ پرشاد حاضرین میں تقسیم ہوکر کارروائی سماپت ہوئی۔ اور سب صاحبان اپنے اپنے گہروں کو سدہارے۔ جس پریم اور جس خوشی سے ممبران سماج نے اس کام کو پورن کیا ہے۔ اُس کا اندازہ ایک بات سے ہوسکتا ہے۔ کہ پردہان جی اور اُپ پردہان جی منتری جی اور لالہ گوکل چندجی سبہاسد نے کہانا تو درکنار اُس روز ساڑہے سات بجے شام تک پانی بھی نہیں پیا۔ جو ترقی اس سماج نے باوجود بے توجگی سبہا موصوف کے اس تہوڑے عرصہ میں کی ہے۔ شاید پنجاب میں بہت کم اسکی نظیر ملے گی۔ مگر یہہ سب کچہہ ہمارے معزز پردہان لالہ بدہاوارام جی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ پرماتما اُن کے ارادوں کی سہایتا کریں۔ اور وہ ہمیشہ پرچار اور وہار رتک کاریوں میں نام پیدا کرتے رہیں۔

الراقم
برج ناتھ شرما
منتری آریہ سماج میلسی

نوٹ: ہم اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں

منوہر لتا عہ دلچسپ ناول ہے قیمت اسکی ۸ ہے۔ مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر سے بنام درخواست کرنے سے مل سکتا ہے۔ ناول قابل دید ہے۔ ضرور ملاحظہ فرمانا چاہئے

...llection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہارات

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شیر عالمانیہ ورپنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے نرخ ۹ سیر عہ ۸ سیر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے سگندھت دھوپ نرخ عہ سیر کے بند پیکٹوں میں ملتا ہے چند ٹوکس طلائے نکمہ لاثانی ہے دوائی شدہ طاقتوں اور خفقان صحت کے برخلاف انسان سے اعتدالیوں پر فی الفور بادی ہوتی ہے تقویت باہ۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر گردہ۔ مثانہ اسکے خاص اصول ہیں درد پشت خوف بےچین خوابی۔ احتلام۔ تسلسل چہرہ پر کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کا کام مزید بیان بیہد اعلیٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور مزید منی قیمت فی بکس ۱۱ تولہ جو دس روز کی خوراک ہے (عہ)

سفوف مجرب جریان۔ سیلان منی کھنہ دہات کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۲ روز کیلئے (عہ) کلیان انجن واسطے بھر عجیب الاثر ہے پانی جانا خارش۔ دھندہ جالا۔ پٹوال۔ جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ ایک تولہ (عہ) نوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی

المشتہر
بھگوان پشاری شہر راولپنڈی

کنیا کیلئے برکیضرورت

ایک کنیا کے لئے ایسے برکی ضرورت ہے کہ جو چار گھر سٹھیہ کھتری یا ملہوترہ کھتری ہو عمر جسکی ۱۸ یا ۲۱ برس کے درمیان ہو صحت بدنی ٹھیک ہو خوبصورت ہو کوئی عضو ناکارہ نہو برسر روزگار ہو اگر تعلیم یافتہ ہو تو کم از کم ایف اے پاس ہو اسکے بارہ میں تمام خط وکتابت بنام لالہ تیجول منتری آریہ سماج جلندھر شہر ہونی چاہئیں۔

بواہ کیضرورت

ایک شخص ذات اگروال میتھل گوتی رہنے والا ضلع سہارنپور لعہدہ سب اوورسیری مشاہرہ چالیس روپیہ عمر قریب ۲۲ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں خط وکتابت بنام گوکل چند سب اوورسیر کمپ کہنوٹ ضلع سیونی چھپارہ ہونی چاہئے

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

قیمت میں رعایت

ان کتابوں کی قیمت ماہ فروری سنہ ۱۹۰۹ء کیلئے نصف ہے۔

	اصل	رعایت
گیتا اردو	۸/	۴/
تت وتیارتھی کی کتھا	۲/	۱/
بال بواہ ناٹک	۴/	۲/
آریہ سدھانت مکتاولی	۴/	۲/
دیالو یان مکتاولی	۱۲/	۸/
ایضاً ...... ایضاً	۱۰/	۵/
ست برتی مہانند ناول	۴/	۲/
چنڈال چوکڑی ناول	۴/	۲/
روس کا مشہور نہلسٹ فرقہ ناول	۱/	۸/
شاستراتھ جلندھر شہر	۳/	۲/

یہ سب کتابیں اردو میں ہیں۔

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

ضرورت ہے

میرے ایک بونجاہی کھتری عمر تخمیناً ۲۳ سال نوجوان لعہدہ سب اوورسیر بمشاہرہ معقول العاقل ماہوار کسی ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو قوم بونجاہی ہو جسکی عمر ۱۳ یا ۱۴ سال کے اندر ہو مفصل حالات بندہ سے دریافت فرماویں دیال چند اوپدیشک آریہ سماج سرنگرہ

پیچش درد کمر یعنی دائمی قبض پڑھانے کی دوائی

یہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایک مہاتما پرش کمزور دماغ والوں کند ذہن طلبا کیلئے از حد مفید ثابت ہوتی ہے جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے قیمت ایک پوڑیہ (عہ) جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے

دیپک درد کمر یعنی دائمی پشت کی دوائی

یہ دوا ... بیان نہیں اور احتلام سوزاک کیلئے از حد مفید ہے ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے آئندہ کیلئے ان امراض کو جڑ سے اکھاڑتی ہے ایک ماہ کیلئے قیمت فی پوڑیہ

المشتہر سوامی پرمانند گمٹی بازار لاہور

ایک اُستاد کیضرورت

ایک آریہ بھائی کے لڑکوں کو گھر میں تعلیم دینے کے لئے ایک نیک چلن اُستاد کیضرورت ہے جسکی دوسری زبان سنسکرت ہو انٹرنس یا مڈل کی تعلیم دے سکتا ہو تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔

کُل درخواستیں

بنام ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر کے پتہ پر آنی چاہئیں

ناڑا خوشخبری

لیجئے گورمکھی ستیارتھ پرکاش کی قیمت گھٹا گئی ہے

اب مجلد کتاب کی قیمت عہ اور
غیر مجلد کی عہ کر دی گئی ہے

شری یان لالہ آتما رام جی سابق
منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ستیارتھ پرکاش
مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج
کا ایک نہایت اعلےٰ اسٹائیل عمدہ بامحاورہ اور بے نظیر
پنجابی ترجمہ بحروف گورمکھی تیار کیا ہے یہ ترجمہ
گورمکھی ٹائپ میں چھپا ہے کتاب کی ضخامت ۔۔۔
۔۔۔ التقطیع کی ہے آریہ بھائیوں اور ویدک دھرم
کی اشاعت چاہنے والوں کو ضرور اپنے اپنے نگر اور
گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کیلئے پوری کوشش
کرنی چاہیئے تاکہ ایک بڑا حصہ پنجاب کی آبادی کا
ویدک دھرم کے مہتو کو جو آنند کا سمجھ سکے اور
اور ویدک دھرم کا سربسر پرچار ہو۔

بہت سنہری حروف والی مجلد کتاب کی
قیمت ۔۔۔ اور غیر مجلد کی صرف عہ کر دی گئی ہے۔
اکٹھے پچاس جلد تک کے خریدار کو ۔۔۔ فیصدی پچاس سے
زیادہ تک کے خریدار کو ۔۔۔ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا

کتاب کے ملنے کا پتہ

لاہور میں لالہ ستیہ رام جی سیکرٹری
انارکلی بازار لاہور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
جالندھر میں مینیجر ستہ دھرم پرچارک جلندھر شہر
کرنال میں لالہ ۔۔۔ رام جی سبھاسد آریہ سماج کرنال

کلکتہ سے الیورویدک شاستر

میں سند پائے ہوئے شریان کویراج
پنڈت سیتارام شاستری کوی رتن
مشہور و معروف الیورویدک وشنو
اوشدھالہ امرتسر و راولپنڈی

اس اوشدھالیہ میں سب قسم کے نئے پرانے مرض کا
خاطرخواہ علاج الیورویدک شاستر کے مطابق کیا جاتا ہے
الیورویدک شاستر کا طریق علاج دنیا میں سب سے پرانا ہے
وہاں سب سے مفید اور اعلیٰ ثابت ہوا ہے اس طریقہ
کو کچھ مدت ہوئی کہ ملک سے اٹھ گیا از سر نو تازہ
کرنے اور اشاعت دینے اور رشی منیوں کی
آزمودہ لاثانی دوائیوں سے مریضوں کو شفا
کرنے کے لیے یہ اوشدھالیہ کھولا گیا ہے
اس اوشدھالیہ میں مہاروگ والے سینکڑوں مریض
شفایاب ہو چکے ہیں سینکڑوں شفا پا رہے ہیں۔
جن کی طرف سے کئی شہادتیں میرے پاس موجود ہیں
اس اوشدھالیہ میں شاستر کی ہدایت کے بموجب
گپت تیل ارشٹ مودک وغیرہ تیار ہوتی ہیں۔
جن میں سے چند ایک مثال کے طور پر لکھی جاتی
ہیں چون پراش کا الیورویدک میں ذکر آتا ہے کہ ایک رشی
جن کا نام چیون تھا اس دوائی سے نوجوان ہو گئے
تھے اسلیئے اس دوائی کا نام چیون پراش ہے
اس رسائن کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں
یہ دوائی بیماری صحت دونوں حالتوں میں برتی
جاتی ہے اگر باقاعدہ اس دوائی کو استعمال کریں
تو کھانسی تپ دق اور سب کچھ دور ہو جاتا ہے دل
جگر کی بیماریوں کیلئے یہ ایک سریع الاثر دوائی
ہے دبلے پتلے سب لوگوں کو اس کا استعمال کرنا
چاہئے کیونکہ یہ سب طاقت توانائی بخشتی ہے

بہشتی سنیہ والے نے جو تعریف اس کی کی ہے وہ تجربہ
سے ہمیشہ صحیح و ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ایک
ماہ کے استعمال کے لیے ۔۔۔۔۔۔۔ (۳ عہ)
مدھو میہ ہر قسم کے پرمیہ یعنی ذیابیطس یا زیادہ
پیشاب آتا ہو یا شکر آتی ہو اس کے لیے یہ لاثانی ہے
اور سینکڑوں مریض اس سے شفایاب ہو چکے ہیں
قیمت ایک ہفتہ کیلئے ۔۔۔ ارشٹ بواسیر خونی و بادی
کیلئے نہایت عمدہ ۔۔۔ کیلئے عمدہ ہے سینکڑوں مریضوں
پر نہایت کامیابی کے ساتھ برتی گئی ہے قیمت ایک
ہفتہ کے استعمال کے لیے صرف ایک روپیہ (عہ)

جو مریض اس اوشدھالیہ میں آکر علاج کرائیں۔ تو
اُن سے صرف دوائی کی قیمت لی جاتی ہے تنگدستوں
کا علاج بلا فیس بغیر دوائی کی قیمت لئے کیا جاتا ہے
(۲) سب قسم کے مرض کی ادویات اس اوشدھالیہ میں
تیار رہتی ہے۔ جو ایک درخواست کرنے پر
ویلیو پے ایبل قیمت طلب پارسل کے ذریعہ روانہ
کی جاتی ہے۔ ہر ایک دوائی کا ڈاک
محصول علاوہ قیمت کے خریدار کے ذمہ
ہوگا ۔

خریدار کو چاہئے کہ اپنا نام اور
مقام۔ ڈاک خانہ۔ ضلع وغیرہ
صاف لفظوں میں خوشخط کر کے
لکھیں۔ تمام خط و کتابت بنام

پنڈت سیتارام شاستری

کوی رتن مالک الیورویدک وشنو اوشدھالہ
امرتسر و راولپنڈی ہونی چاہئے

المشتہر

پنڈت سیتارام شاستری کوی رتن

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دماغی طاقت وحافظہ کی ترقی کے لئے ایک نہایت عمدہ نسخہ

میرے پاس ایک آیورویدک چکتسا (طبابت ہندی) کا جوہر ایک مجرب جیوتی ہے کا شک سرسوتی نام تیل بوٹی کا طیار کیا ہوا ہے۔ جسکو مصری ڈال کر گئو کے دودھ میں ۳ ماشہ روز پینے سے عقل وقیاس۔ اور فہم وفراست۔ حافظہ ذہن۔ یادداشت وزبان کی تیزی میں اسقدر ترقی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہو۔ سوائے اسکے یہ تیل قبض کشا ہاضمہ کی درستی بلغم وبادی کے دور کرنیمیں لاثانی ہے۔ گو قدرے تلخ ہے۔ قیمت فی سیر ۵ہ گو بہت سے کم قیمت کی بوتل دیلیگی۔ ماسوا اسکے ہر ایک مراض کی مجرب ادویات بھی موجود ہیں۔ علاوہ اسکے نمونہ شفا شرمہ آنکھوں کی ہر ایک مرض کیلئے نہایت مفید قیمت فی تولہ ... بمعہ ترکیب استعمال خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

دشواناتھ شرما ویدکیا ہاردیالہ جلندھر شہر

تھوک کے خریداروں کو رعایت

اردو ستیارتھ پرکاش کی قیمت ایک روپیہ ہے جو صاحب یکمشت پانچ جلدیں اور گراہکوں کو دو میں جلدیں دینے کے لئے طیار ہیں۔

گلاب چند بس لائبریرین آریہ سماج لاہور

✦ ہندو ہوٹل ✦

بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کے لئے انتظام خوراک رہائش معہ جو ہے۔ ریٹ مقرر ہے۔ **المشتہر**

نرمانک ہندو ہوٹل لاہور)

بواہ کی ضرورت

۲۹/۱۱ ۵۲/۱۱

ایک صاحب قوم کھتری پونچھی عمر ۳۰ سال ملازم بعہدہ ... سپر تنخواہ ... ماہوار ذات کشیر ناکلہ آنند اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں خط وکتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔ **المشتہر**

ہردواری لال ... سپر نہر ہاؤس ... بربر ...

بواہ کی ضرورت

میرا ایک شریف دوست شریف خاندان قوم مہاجن عمر ۲۶ سال تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں پہلی عورت کو مرے دس ماہ گذر چکے ہیں اب کسی مہاجن کی ایسی بدھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو شریف خاندان سے نیک چلن ہو۔ اور عمرہ ۱۸ سال سے کم نہو۔ مزید حالات بندہ سے دریافت کریں۔

المشتہر

گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سرینگر۔

لالہ جے چند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سے ۳۰ سال تک جنکا بائبل میں بھی کچھ پتہ نہیں۔ کہ کہاں رہے ...	۴؍
عیسائیوں کے ہاتھ سے ہندوؤں کو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک	۳/
دکھ کی کہنا	۱؍
ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی نمبر ۱ و نمبر ۲ ...	۱؍
مہاراج لائیبل کیس	۲؍
اتم سنتان پیدا کرنے کی ودھی ...	۰۲؍

یہ سب کتابیں سٹیم ست دھرم پرچارک جلندھر سے مل سکتی ہیں۔ محصول ڈاک قیمت کتابوں سے علاوہ ہے

پرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بھوشیہ پران کی پڑتال

حصہ اول

مصنفہ شریمان لالہ منشی رام جی جگیاسو

لیس یہ کتاب دیکھنے اور پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے مصنف کی محنت کی قدر تبھی معلوم ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کتاب کو ایک دفعہ نظرانداز کیا جاوے۔ زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ خوبی اسکے پڑھنے سے خود ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ جو صاحب اس کتاب کے دیکھنے کا شوق رکھیں۔ وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ قیمت براہ تام صرف ۲؍ رکھی گئی ہے محصول ڈاک قیمت کتاب سے علاوہ ہے۔ ....

المشتہر

اسسٹنٹ منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر

---

(۱)

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

آریہ سکول مڈل صدر بازار راولپنڈی کے واسطے ایک سندیافتہ ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ فی الحال مبلغ ۲۵ روپیہ ماہوار ہوگی صرف آریہ سماج کے ممبروں کو ہی بموجب سارٹیفکیٹ کسی آریہ سماج کے منتری یا پردھان کے مفصلہ ذیل پتہ پر عرضی بھیجنی چاہئے

کیول رام منتری آریہ سماج سرائے چودھری شیر سنگھ راولپنڈی

---

(۱)

ایک بدھوا

بعمر ۲۲ سال ذات اگروال۔ جالندھری عورت ... بھائی کی ... بیوہ کرنی چاہتی ہے۔ ... [illegible]

ممیرے کا سُرمہ

پانچہزار روپیہ انعام | پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

علاوہ انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور لاہور کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند دھندلا پن۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ غبار ہونا۔ پلکوں کا گرنا۔ سرخی ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ۔ ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے بمبلغ عہ روپیہ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۲ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی سرمے کے اشتہار سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر** میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

تازہ سندات | ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے | تازہ سندات

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام ہی درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کو مفید اور اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے مفصل سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر ارسال کئے جاویں گے۔

(۱) جناب ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانگلے صاحب بہادر ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ۔ انگلینڈ۔ (۲) جناب کرنل ایف۔ بیری صاحب بہادر ریاست فریدکوٹ (۳) جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین شفا صاحب ایل۔ ایم ایس انریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۴) جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۵) جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گھوش ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور آنریری سرجن گورنر جنرل کشور ہند (۶) جناب ڈاکٹر لیمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ۔ (۷) جناب ڈاکٹر پنڈت ڈگلس صاحب کول پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۸) جناب ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر ریاست نیپال۔ (۹) جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفاخانہ ولی داشاہ ریاست حیدرآباد دکن۔ (۹) جناب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ نگرانگ سرحد ملک آسام۔ (۱۰) جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ایل۔ ایم۔ ایس ڈاکٹر حضور نواب صاحب والئے ریاست بہاولپور۔ (۱۱) جناب سری مہاراجہ صاحب چترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودھ۔ (۱۲) جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی (۱۳) جناب سری مہاراجہ صاحب ریاست گولیر۔ (۱۴) جناب سری مہاراجہ بہادر والئے کشن کوٹ (۱۵) جناب خان بہادر نواب محمد حیات خاں صاحب سی۔ ایس۔ سی۔ ایس آئی ڈویژنل ڈسٹرکٹ جج قسمت جالندھر شہر (۱۶) جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ (۱۷) جناب دیوان اودھو داس صاحب بہادر ڈپٹی اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر کشور ہند (۱۸) جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ آفیسر ملٹری پولیس ہزارہ۔ (۱۹) جناب رائے بہادر سردار گوپال سنگھ کمانڈنگ آفیسر ملٹری پولیس بہاولپور ملک برہما۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سُرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۸۹۰ء سے جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

...Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

نامردی کی مجرب دوا ۔ نامردی کے لئے نہایت ہی مفید اور ... دو شیشی کلاں ... شیشی خورد ...

[illegible]

... پانچ روپیہ ...

مجرب ادویات

اکسیر ۔ آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو آتشک کے باعث کسی قسم کی تکلیف ہو ۔ بدن کے پھوڑے پھنسی بھگندر ناسور درد اعصاب ۔ درد وجع المفاصل خارش وغیرہ کل تکلیفات کو اکسیر کے استعمال سے جلد فائدہ ہوتا ہے ۔ قیمت دو شیشی کلاں ... اور خورد شیشی (...)

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو پیاس کی شدت ہر دم رہے یا ضعف درجہ میں ہر دو آثار ہوں اور پیشاب میں شکر پائی جائے آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے ۔ تین شیشی کلاں (...)

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے یا کمزور ہو ایک خوراک رفیق طالبعلماں کی پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے ۔ ایک شیشی کلاں (...)

رفیق جوانان دافع جریان رقت منی و احتلام سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بد پرہیزیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں ۔ رفیق جوانان کے استعمال سے شباب پیشتر دور ہو جاتی ہیں ۔ قیمت تین شیشی صرف (...)

ولیپذیر سوزاک درجہ خواہ کتنے دنوں کا پورانا کیوں نہ ہو ۔ ولیپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب و جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے قیمت دو شیشی خورد (...) دو شیشی کلاں (...)

صحت بخش یہ عجیب مجرب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور زود تاثیر ہے ۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پورانا کیوں نہ ہو ۔ دو شیشی خورد (...)

آرام بخش ۔ دافع وجع المفاصل یعنی گنٹھیا لیکن شرط یہ کہ اس کا سبب آتشک نہ ہو ۔ دو شیشی کلاں ... صرف ...

مصفی خون یا الہام جلدی امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو ۔ دو شیشی کلاں (...)

قاطع نسیان مشہور دماغی قلت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد سب شکایت دور کرتا ہے ۔ دو شیشی کلاں (...)

دلاراحم دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے ۔ دو شیشی (...) ۔ اور بہ مفرحم میں روپیہ (...)

دلکشا دافع تبض دائمی کیلئے مفید ہے ۔ دو شیشی کلاں (...)

ضیاء بصارت دافع بد ہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پورانی کیوں نہ ہو ۔ دور ہو جاتی ہے ۔ قیمت تین شیشی کلاں (...)

نوٹ علاوہ ازیں ہر ایک بیماری کی مجرب دوائی حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے ... شیشی کلاں ... کی دوائی اور خورد ... الیوم کی ہوگی ہر ایک دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے ۔ دوائی ... وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی ہوگا ۔ ... حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا چاہئے ۔

نوٹ بوجہ عدم گنجائش بہت سی مجرب اور قیمتی دوائیاں درج نہیں ہو سکیں اگر کسی صاحب نے دیکھنی ہوں تو حسب ذیل سے درخواست کر کے منگا سکتے ہیں ۔

المشتہر پنڈت رامچند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہاسپٹل بہاولپور

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شائع ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت بصورت پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے۔ ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار وی پی ارسال ہوگا

دھرم پرچارک

جلد ۱۱	ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) شائع ہوتا ہے	سمت ۱۹۶۳

مجرب ادویات

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ کشتہ نقرہ اس کے کھانیسے دل و دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہوجاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اس کے استعمال کو سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے۔ دُبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سُستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ ذات کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کیلئے اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی۔ قیمت تولہ روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اسی سے امید باندھتے ہیں مجلوق وسست آدمیوں کیلئے مفید

ہے۔ رگ و پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی پیدا ہوجاتی ہے قیمت فی تولہ ...

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی کہنہ کیوں نہ ہو گلا تالو بیں سے اڑ گیا ہو خواہ ہی ہوگیا ہو تو بغیر نقص درست و منہ آنیکے دور ہوجاتا ہے قیمت فی خوراک ... گھنٹہ ...

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو اسکے استعمال سے دور ہوجاتا ہے۔ فی تولہ ... جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو۔ تو بیدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

بواہ کیضرورت

ایک شخص ذات اگروال ضلع گوت ... رہنے والا ضلع ... بعہدہ سیاح سیری بشاہرہ ... ماہوار عمر ۲۲ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت بنام لالہ گوکل چند سب اوورسیر کیمپ ڈاکخانہ ... ضلع سیونی

جیبارہ ہول ... المشتہر گوکل چند سب اوورسیر

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی
کیلئے ایک نہایت عمدہ نسخہ

میرے پاس ایک آیورویدک چکتسا (طبابت ہندی) کا بہم ایک مجرب بوٹی ہے جو شک سرسوتی نام تیل بوٹی کا تیار کیا ہوا ہے جسکو مصری ڈال کر گئو کے دودھ میں ۴ ماشہ روز پینے سے عقل و قیاس اور فہم و فراست۔ حافظہ میں یادداشت و زبان کی تیزی میں اسقدر ترقی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوائے اس کے یہ تیل بعض قوت ہاضمہ کی درستی بلغم و بادی کے دور کرنے میں لاثانی ہے۔ مگر قدرے تلخ ہے قیمت فی سیر ... ہے کم قیمت کی بوتل نہ ملیگی۔ اسوائے ... ہر ایک امراض کی مجرب ادویات بھی موجود ہیں۔ علاوہ ان کے ... تمر ناشک سرمہ آنکھوں کی ہر ایک مرض کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ... بند پیکٹ ہمراہ ترکیب استعمال۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر
وشوا ناتھ شرما۔ ویدگنیا ... جلندھر شہر

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنیا کیلئے بر کی ضرورت ہے جو چار گھر سیٹھہ کھنہ یا ملہوترہ کھتری ہو۔ عمر جسکی ۱۸ یا ۲۲ برس کے درمیان ہو صحت بدنی ٹھیک ہو۔ خوبصورت ہو۔ کوئی معقول کارو بار ہو۔ برسرِ روزگار ہو۔ اگر تعلیم یافتہ ہو تو کم از کم الیف۔ اے پاس ہو۔ اس کے بارہ میں تمام خط و کتابت بنام لالہ چیتو مل منتری آریہ سماج جلندھر ہونی چاہئیں۔

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کے لئے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے۔ المشتہر
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

نہ خریدو گے تو پچھتاؤ گے

دنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی وینی کیس کیلس پن والی ۱۸ سائیز جوبلی سنہری پر زر خرید با منفعت بیٹی ۔۔ روپیہ دہراؤ پہر فروخت ہو رہی ہو گا رنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی ال خاص ولایت سے منگا یا ہوا پنل گھڑیاں کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتی ہیں شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیاز مند کو مرہون منت فرماویں۔ معہ چمڑہ دریسٹ گھڑی کلائی پر باندھنے کی ۔۔ روپیہ کو مل سکتی ہے۔ **المشتہر**
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز ان
بازار صدر چھاؤنی جلندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری لائبریری میں بہت سو قسم کی انگریزی۔ اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرستی پنڈت گرو دت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔ منشی جیون لال۔ پنڈت کرپا رام شرما۔ لالہ دیو راج ماسٹر درگا پرشاد۔ پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کھتری۔ بابو ٹھاکر دت۔ لالہ سندر داس۔ بابو چھاجو رام وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کی برابر ہندوستان بھر میں کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے۔ اور فہرست کتب در خواست پر مفت بھیجی جاتی ہے اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں۔ اور ہر مکان پر نقد یا یونہاں منگ ۔۔ کتابیں ہی ہر وقت برائے فروخت موجود ہیں قیمت ۔۔ **المشتہر** گلاب چند
لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھووالی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون وردی کھیس۔ دوتہی۔ سوسی دہوتی وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں با دب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازار بند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی بہم پہنچائی جاوینگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۔۔ چارج ہونگے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر**
جیرام داس متھرا داس پروپرائٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانیکا نہایت عمدہ موقع

بتیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کیجاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بدنتایج و صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی ۱ اور (عہ)

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلد یقیناً پیپ کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (عہ)

نروین ٹانک پلز۔ ضعف دماغ ضعف الباہ جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کیلئے نہایت ہی اکسیر ہے پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت ۔۔۔۔۔۔ (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ (عہ)

طحال کی مجرب دوائی ۔۔۔۔۔۔ (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ۔۔۔۔۔۔ (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی (عہ)

نامردی کی بے نظیر مجرب دوائی (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے۔

المشتہر
پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر
و مینیجر کارخانہ دوا ہائے میڈیکل ڈسپنسری
جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

مطبوعہ ۶ پھاگن سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۰ء جلندھر شہر | نمبر ۴۵

نا کی گتی

بابر بادشاہ اور ہندوستان اور مسٹر راناڈے۔

ہمارے ناظرین کو پوشیدہ نہیں ہوگا کہ جلسہ انڈین نیشنل کانگرس کے ساتھ ایک اجلاس سوشل کانفرنس کا بھی ہوا کرتا ہے۔ اس کے روح رواں مسٹر جسٹس راناڈے جج ہائی کورٹ بمبئی ہیں۔ اب تک اس سوشل کانفرنس میں صرف ہر فرقہ کے ہر طبقہ کے ہندو ہی شامل ہوتے ہیں۔ اور گھڑی بھر کے لئے بحث ومباحثہ اور تقریروں کے ذریعے اجلاس کو رونق دیدیا کرتے ہیں۔ مگر پچھلے سال لکھنو کی کانگرس کے ساتھ جو جلسہ سوشل کانفرنس کا ہوا۔ اس میں یہہ اضافہ اور کیا گیا۔ کہ آیندہ کے لئے سوشل کانفرنس کا نام انڈین نیشنل سوشل کانفرنس قرار دیا گیا۔ جس کے معنے یہہ ہو سکتے ہیں کہ اس میں ہر مذہب وملت کے آدمی شریک ہو کر ایسی اصلاح کے بارہ میں جولانی طبع دکہاویں۔ سب سے اول اس میں مسلمانوں کو شریک کرنے کی ضرورت محسوس کرکے مسٹر راناڈے نے موقعہ وبیموقعہ ایسی خوشامدانہ تقریریں کیں کہ جس سے مسلمان خوش ہو جاویں۔ مگر ہاں۔ افسوس ہے کہ عملی نتیجہ کچھہ زیادہ دل خوش کن ثابت نہیں ہوا۔ مسٹر راناڈے نے یہہ بیان کرکے کہ ہندووں نے شایستگی۔ تہذیب۔ اور اوضاع واطوار کی درستی۔ فن حکومت۔ طریق جنگ۔ کلوں کا استعمال صنعت وحرفت۔ دستکاری۔ موم بتیوں کا بنانا۔ کاغذسازی۔ کانچ کا کام۔ زین کا کام۔ اور سامان آرایش خانگی۔ سب باتیں مسلمانوں سے سیکھیں ہیں۔ نیز علم موسیقی۔ سازندگی۔ علم طبابت۔ نجوم۔ تاریخ جغرافیہ۔ سڑک۔ پل۔ نہر اور کاروانسرائے وغیرہ۔ سب بقول مسٹر راناڈے مسلمانوں نے ہندووں کو سکہائے ہیں۔ اور فن تعمیرات طریق ڈاکخانجات۔ اور فن زراعت وباغات بھی ہندووں نے مسٹر راناڈے فرماتے ہیں کہ مسلمانوں سے حاصل کیا ہے۔ بالخصوص علم باغات اور نئے نئے پہلوں کی صورت اور ذایقے۔ اور نئے نئے پہولوں کے ناموں اور خوشبوئیں صرف مسلمانوں کے طفیل ہندو بہرہ ور ہوئے ہیں۔ نیز محکمہ مال مسٹر راناڈے کے قول کے بموجب مسلمانوں نے اپنے عہد میں قایم کیا۔ اور ہندووں کو تجارت بری وبحری سکہائی۔ پڑہنے والے اس میں ذرہ شبہہ نہیں ہے کہ ان تمام باتوں کو تمسخر یا مزخرفات سے زیادہ وقعت نہیں دیں گے۔ مگر مسٹر راناڈے نے خوشامد کا لحاظ رکہتے ہوئے اپنی بات سند کی تائید میں بابر بادشاہ کے کلام کا حوالہ دیا۔ اصل بات یہہ ہے کہ کچہہ غیر ممالک کے لوگ جب کہیں جاکر بود و باش اختیار کرتے ہیں تو وہ اپنی شان وعظمت بڑہانے کی غرض سے اکثر یہہ کوشش کیا کرتے ہیں کہ اُس مُلک کی توہین کریں۔ اور لوگوں کو یہہ دکہادیں۔ کہ تمام اچھی اچھی باتیں ہم نے تم کو سکہائی ہیں۔ جب کبھی کسی غیر ملک کے باشندوں کا کسی علاقہ پر تسلط ہو جاتا ہے۔ تو وہ لغو کتابیں تواریخ کے نام سے لکھہ لکھہ کر یہہ ظاہر کیا کرتے ہیں۔ کہ ہماری اصل غرض اس مُلک میں یورش اور تسلط کی یہہ تھی۔ کہ اس مُلک کے باشندوں کو آدمیت اور تہذیب سکھاویں۔ اور ہم یہاں محض خدا ترسی اور اپنے ابنائے جنس کی بہبودی کو مد نظر رکھہ کر آئے ہیں۔ تاکہ بعد میں لوگوں کو اُن پر طمع اور خود غرضی اور جبر وتشدد کے الزام لگانے کا موقعہ نہ ملے۔ یہی وجہہ ہے کہ ایسے لوگ جس مُلک میں جاتے ہیں وہاں کی پہلے ہجو اور مذمت کرتے ہیں۔ چنانچہ بابر بادشاہ نے جس نے ہندوستان کا ایک کونہ بھی نہیں دیکھا تھا۔ جس کا تعصب مشہور ہے اور جس کا قیام بھی یہاں زیادہ دیر نہیں رہا۔ اپنی کتاب میں ہندوستان کی نسبت اس طرح سے لکھا ہے۔ کہ "ہندوستان میں کوئی شے دلکش یا قابل تعریف نہیں ہے۔ اس کے لوگ خوبصورت نہیں ہیں۔ یہہ لوگ آپس میں اتحاد واخلاص کے ساتھہ ملنا نہیں جانتے۔ ان میں نہ ذہانت ہے۔ نہ ذکاوت نہ جودت طبع نہ غور وفکر کا مادہ۔ یہہ لوگ نہ شایستہ اوضاع واطوار سے واقف ہیں۔ نہ اُن کی قدر کرتے ہیں۔ ان میں نہ مہربانی ومروت پائی جاتی ہے۔ اور نہ ہمدردی۔ نہ یہہ کلوں کا استعمال جانتے ہیں۔ اور نہ صنعت وحرفت میں کسی کل سے کام لینا ان کو آتا ہے۔ اور نہ دستکاری کی ترقی کے لئے کوئی ایجاد کرتے ہیں۔ فن تعمیرات میں نہ انہیں نقشہ بنانا آتا ہے۔ اور نہ اس فن کا انہیں علم ہے۔ ان کے پاس نہ عمدہ گھوڑے ہیں۔ اور نہ یہہ عمدہ انگوروں اور خربزوں کی کاشت جانتے ہیں۔ نہ یہہ لذیذ اور خوش ذایقہ

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پہلوں سے واقف ہیں۔ نہ انہیں سرد پانی اور برف میسر ہے۔ ان کے بازاروں میں عمدہ خوراک کا سامان نہ ہے۔ اور نہ عمدہ روٹی دستیاب ہوتی ہے۔ اور نہ ان کے ہاں نہانے کے لئے حمام ہیں۔ نہ تعلیم کے لئے بیت العلوم۔ نہ یہہ موی بتیوں سے واقف ہیں۔ نہ باغات اور محلات سے۔ نہ یہہ لوگ نہروں اور پلوں کے فوائد سے ماہر ہیں۔ اور نہ یہہ خوبصورتی تبدیل آب وہوا کی برکات کو سمجھتے ہیں۔ ان کے کاشتکار وغیرہ تمام ننگے رہتے ہیں۔ اور صرف ایک لنگوٹی باندھتے ہیں۔ اور عورتیں صرف ایک لہنگہ پہنتی ہیں۔ یا لنگ باندہ لیتی ہیں۔" یہہ تمام باتیں جو از سر تا پا بابر بادشاہ کی لاعلمی اور مذہبی تعصب کا ثبوت دیتی ہیں۔ مسٹر راناڈے نے نہایت شرم اور افسوس کا مقام ہے۔ اپنے کلام کی تائید میں سوشل کانفرنس کے اجلاس میں پیش کیں۔ صرف اس نیت سے۔ کہ مسلمان خوش ہو جاویں۔ خواہ ہندوؤں کی دل آزاری ہو۔ ایسے جلسے کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جن میں طرفداری۔ چالبازی اور بیجا خوشامد سے کام لیا جاتا ہے۔ صداقت۔ شرافت کا ایک اعلیٰ جوہر ہے۔ اور جب اسی کو ہاتھ سے دیدیا تو باقی کیا رہ جاتا ہے۔ محض بادفروشی۔ —— اس موقعہ پر ہم بہت کچھ لکھنا چاہتے تھے۔ مگر فی الحال صرف شمس العلماء مولانا الطاف حسین صاحب حالی کے شکوہ ہند میں سے بندوں کو درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں +

---

(۱) رخصت اے ہندوستاں اے بوستانِ بے خزاں۔
اب گو شکووں سے ہیں لبریز ہم اے خاکِ ہند
تو نے بیگانوں کی خاطر کی یگانوں سے سوا۔
تیرے باغوں کی فضاؤں نے وطن دل سے بھلا
یاد کچھ جیحوں رہا ہم کو نہ دجلہ اور فرات
تیرے کاشی کی کشش نے کردئے ہم سے جدا
تیرے ذوقِ نیشکر نے کردئے سب دل سے محو
فصل گل میں دیکھکر جوبن بہاروں کا تیرے۔
تیرے سرجیون پہاڑوں نے دیا جی سے آثار
دلوں میں بھولیں سمرقندی و شیرازی تمام

رہ چکے تیرے بہت دن ہم بدیسی میہماں۔
ہیں مگر احسان اگلے تیرے سب خاطر نشاں۔
میہماں تھے پر بنایا تو نے ہم کو میزباں۔
شعب بوّان و سمرقند و دمشق و اصفہاں
تیرے گنگا جل نے جب سے تر کئے کام و زباں
یثرب و بطحا و صنعا و زبید و نہرواں
بصرہ و طائف کے گلزار و گلستاں اور نخلستان
مرو اور شیراز کے بھولے چمن اور گلستاں
نہر رکنی اور گلگشتِ مصلےٰ کا سماں۔
اس قدر الوان نعمت کے لگائے تو نے خوان

نقش ہیں دل پر ہمارے سب مداراتیں تیری۔
ہم نہ بھولیں گے کبھی دن تیرے اور راتیں تیری

تحفہ سال نو

(اشتہارات)

آریہ جنتری ۱۹۱۵ء

جس کا بہت دنوں سے انتظار تھا۔ چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ بہت خوشنما اور بڑی تقطیع کے ... صفحے پر چھپی ہے۔ مضامین بالکل نئے۔ دلچسپ اور مفید ہیں۔ آریہ سماج کے متعلق جملہ حالات کے علاوہ اکثر سماجوں کے پردھان اور منتری کے نام بھی درج کئے ہیں۔ اگر اس کو آریہ سماج کے کام کی تواریخ کہا جاوے تو بجا ہے۔ خوبی دیکھنے پر ہی منحصر ہے۔ آریہ سماجوں کے حالات اور کام معلوم کرنے کے لئے ہر ایک آریہ ... ہر ایک آریہ پرُش کو اس کی ایک ایک جلد ضرور خریدنی چاہئے۔ قیمت صرف ۵ محصول ڈاک ۱ کمیشن ... جلد سے پچیس تک ... فیصدی پچیس سے پچاس تک ... پچاس سے زیادہ کے لئے ... فیصدی ... علاوہ کمیشن حسب ذیل مقامات ... سے ... (۱) مینیجر ...
(۲) لائبریرین آریہ سماج ...
(۳) لائبریرین آریہ ...
(۴) لالہ بہاری لال ...
(۵) پنڈت بابو رام شرما ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

اُپدیش

मनसैवेदमाप्तव्यं नेह नानास्ति किञ्चन ।
मृत्योः स मृत्युं गच्छति य इह नानेव पश्यति ॥
११ ॥

جس کا وشے ہے وہ اُسی دوارا ہی
پراپت ہو سکتا ہے۔ شبد کو ہم کان
دوارا ہی شرون کر سکتے ہیں۔ انیہ کسی
پرکار سے نہیں۔ ارتھات آنکھ، ناک
زبان آدی اندریوں دوارا شبد سننے
کا ہم خواہ کتنا ہی یتن کیوں نہ کریں۔
کداپی نہیں سُن سکتے۔ اسی پرکار روپ
آنکھوں دوارا ہی گرہن کر سکتے ہیں۔
ذائقہ زبان سے ہم لے سکتے ہیں۔ سگندھی
اور درگندھی کا گیان ناک کے ذریعہ سے
ہی ہو سکتا ہے۔ تو چاہے ہم کسی
پدارتھ کو چھو کر محسوس کر سکتے ہیں۔
ان سے دوردرہ یہ نہیں ہو سکتا۔
کہ روپ کا گرہن سوائے ناک کے انیہ
اندریوں دوارا ہو سکے۔ یا زبان کے
بغیر ناک آدی اندریوں سے ہم پدارتھوں
کو چکھ سکیں۔ سنسار میں جتنے مادی
پدارتھ ہیں وہ سب کے سب انہیں پانچ
اندریوں دوارا محسوس ہوتے ہیں
اس لئے بھوت بھی پانچ ہی مانے
گئے ہیں۔ ارتھات اگنی۔ وایو۔ جل
پرتھوی۔ اور آکاش۔ مادی جگت
انہیں پانچ بھوتوں سے بنا ہے۔

جو لوگ چو سٹھ یا کم و بیش تتو یا
عنصر مانتے ہیں۔ وہ سب اِنہیں کے
انترگت ہیں۔ اِن سے پرے کوئی
عنصر نہیں ہے۔ اتیو ہم مادی دُنیا کے
جس پدارتھ کو جاننا چاہیں گے
وہ اُسی اندری دوارا گرہن ہوگا
جس کا کہ وہ وشے ہے۔ یہ ایک
عالمگیر اصول ہے۔ اس کا اولنگھن
کوئی نہیں کر سکتا۔ اِسی پرکار
آتمک جگت کے پدارتھوں کو ہم
اُنہیں ذریعوں سے ہی جان سکتے
ہیں جن کا کہ وہ وشے ہیں۔ بہت
سے لوگ اِس نیم کو نہ جانتے ہوئے
مادی اندریوں دوارا پرماتما
کو گرہن کرنا چاہتے ہیں۔ پرنتو
وہ یہ نہیں جانتے کہ جب پرماتما
کوئی مادی وستو ہی نہیں تو وہ
مادی اندریوں دوارا کیسے گرہن
ہو سکے۔ نہ وہ شبد ہے کہ اُس کو کان
گرہن کر سکے۔ نہ وہ کوئی سگندھی
دُرگندھی گُن والا پدارتھ ہے
کہ ناک دوارا گرہن کیا جا سکے۔
نہ وہ زبان کا وشے ہے۔ نہ آنکھ
کا اور نہ تو چا کا پھر ان دوارا
اُس کو پانے کی کامنا کرنا بھا
مورکھتا نہیں تو اور کیا ہے۔ تو
پھر ہم اُس کو کیسے جان سکتے ہیں؟
رشی فرماتے ہیں کہ شاستر
ابھیاس سے شدھ ہوئی سوکشم
بُدھی دوارا ہی اُس برہم کو
پراپت ہونا چاہئے۔ برہم گیان کے
انیک اُپائے نہیں ہیں۔ کنتو
شاستر سدھانت سے سنسکرت تتھا

وہیان سمادھی میں لگی شدھ بُدھی
سے ہی وہ ایک رس پرماتما جانا جا سکتا
ہے۔ انیہ اُپائے بُدھی شودھنے کے
ہیں۔ جو پُرش اِس سے اِیتر کت انیہ
اُپاؤں دوارا برہم کو پانا چاہتا
ہے۔ اُس کو گیان ہونا اسمبھو ہے۔
اور جب تک گیان کی پراپتی نہ ہو
منشیہ مُکتی نہ ہونے سے بار بار جنم
مرن کی پرواہ میں پڑا رہتا ہے۔
اس لئے پیارے سجنوں! یدی
اُس مہان پربھو کے درشن کرنا
چاہتے ہو۔ یدی تمہاری درڑھ اِچھا
ہے کہ تم کو اُس آنند سروپ
برہم کا یتھارتھ گیان پراپت ہو تو
اُپیوگی نیموں اور سادھنوں دوارا
اپنی بُدھی کو پہلے کارگی لمبتا سے
رہت بناؤ۔ سوکشم بُدھی دوارا
ہی تم اُس کا گیان پراپت کر کے
موکش پد کو پا سکتے ہیں۔ اس کے
اِیتر کت اور کوئی اُپائے نہیں ہے۔

آریہ سماج اجمیر کا اُتسول سالانہ جلسہ

تاریخ ۳۱ مارچ و یکم۔ دوئم۔ سوئم
اپریل کو ہوگا۔ نگر کیرتن تاریخ
یکم اپریل اتوار کو ہوگا۔ سماجوں
کے سبھاسد و سہایک و اُپدیشک
کرپا کر پدھاریں۔ راجپوتانہ بھر میں
یہ ہی ایک بڑا سا ماجک اُتسو ہوتا ہے۔
(رگھو بیر پرشاد منتری)

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ ساماجک خبریں

آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ تاریخ ۲۳ و ۲۴ فروری غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ماسٹر آتما رام۔ لالہ کاشی رام وید۔ پنڈت ہیمراج۔ پنڈت دیو دیالو۔ اور پنڈت شو ناتھ جی کے منوہر اپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ کرنال سماج کی بہن منڈلی نے سکندر آباد کی بہن منڈلی کے ڈھنگ پر بھجن گائے۔ لاہور آریہ سماج کی بہن منڈلی کی طرف سے لالہ سندر داس اور لالہ جگو پال جی شریک جلسہ ہوئے تھے۔ بابو بیج رام صاحب ڈویژنل آفیسر۔ نائب تحصیلدار صاحب کرنال اور بارہ دیگر مہاشیوں نے سماج کی ممبری سویکار کی۔ اسی موقعہ پر یگیوپویت سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ ۳۰۴ روپئے ۴ آنہ ۵ پائی وید پرچار فنڈ۔ ۱۷۲ روپئے ۸ آنہ لیکھرام میموریل فنڈ اور ۲۲۵ روپیہ لوکل پتری پاٹھ شالا اور دیگر ساماجک انسٹیٹیوشنوں کے لئے نقد چندہ ہوا۔ اس کے متعلق دو امر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (۱) اس موقعہ پر سب کا سب چندہ نقد ہوا۔ (۲) رائے ٹھاکر دت جی نے اس موقعہ پر اپنی سالانہ آمدنی کا دسواں حصہ دان دیا اور سماج کے دیگر سبھاسدوں نے بھی آئندہ سال سے رائے صاحب کی نیک مثال کی پیروی کرنے کا پرن کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ دیگر سماجیں بھی کرنال کے آریہ بھائیوں کی اس نیک مثال کی تقلید کریں گی۔ ہم کرنال سماج کے ادھیکاریوں اور دیگر کارکن سبھاسدوں کو اس بھاری کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں اور ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بھائیوں کے پرشارتھ میں برکت دے۔

لالہ شیو پرشاد منتری آریہ سماج اجمیر لکھتے ہیں۔ کہ اس سماج کے ایک یوگیہ سبھاسد کا دیہانت ہو گیا۔ ان کا نام بابو مادھو رام تھا۔ یہ سمت ۱۹۵۵ میں سبھاسد ہوئے تھے۔ ان کی عمر ۴۶ برس کی تھی۔ آپ انترنگ سبھا اور سکول کمیٹی کے ممبر تھے۔ اناتھ آلہ اور ودیالیہ کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ انکا دیہانت اُن کے گاؤں بھیرا مئو ضلع فرخ آباد میں بتاریخ ۴ فروری کو ہوا۔ تاریخ ۱۱ فروری کو سماج بھون میں ان کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کا جلسہ ہوا۔ منتری سماج نے ایشور پرارتھنا کے بعد ان کا مختصر سوانحات سنایا۔ اس کے بعد چند صاحبان کی تقریریں ہوئیں۔ پھر بابو متھرا پرشاد جی بابو رام بلاس جی پنڈت دیوی شنکر جی کی تجویز اور تائید اور سروسمتی سے نشچے ہوا۔ کہ (۱) آریہ سماج اجمیر اپنے ایک یوگیہ اور اُتساہی سبھاسد کے دیہانت پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور اُنکی دھرم پتنی کو جو کلیش کہ اُنکی مرتیو سے ہوا ہے۔ اُسمیں دلی ہمدردی سے شامل ہوتا ہے۔ (۲) اسکی نقل اوکت مہاشے کے سمبندھیوں اور اُنکی دھرم پتنی تتھا ساماجک پتروں کو بھیجی جاوے۔

جلندھر آریہ سماج ۔ ساماجک بھائیوں نے بسنت پنچمی کا اُتسو آنند پوروک منایا۔ نگر کیرتن کرتے ہوئے سب بھائی بابو دھنپت رائے کے باغ میں پہنچے۔ جہاں پریتی بھوجن ہوا۔ استری سماج کی طرف سے کنیا اناتھ آلہ اور کنیا مہا ودیالیہ کی کنیاؤں کو بسنت کے دن کنیا مہا ودیالہ کے مکان میں پریتی بھوجن دیا گیا۔ (۲) تاریخ ۱۱ فروری بروز اتوار سماج کے سپتاہک جلسہ میں معمولی ہون اور بھجنوں کے بعد لالہ منشی رام جی نے ایشور پرارتھنا کے بعد ایک اتی منوہر اُپدیش دیا۔ منتری آریہ سماج شہر جلندھر کیطرف سے تو کوئی اطلاع دربارہ سالانہ انتخاب سماج ہذا ہمیں موصول نہیں ہوئی۔ ہاں ایک یں حسب ذیل انتخاب چھپا ہے۔

لالہ رام کرشن جی پردھان۔ لالہ [illegible] جی اپ پردھان۔ لالہ تیلو رام جی منتری۔ لالہ کرم چند جی اپ منتری۔ لالہ بدھو رام جی خزانچی۔ لالہ نگینہ مل جی پستکادھیکش۔ [illegible] بی۔ ایم۔ اے۔ ماسٹر سنت رام جی پرتشٹھت سبھاسد مقرر ہوئے۔

راولپنڈی سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا۔ لالہ گنگا رام صاحب ساہنی وکیل [illegible] لالہ گنگا رام دھیم اپ پردھان۔ [illegible] منتری۔ لالہ [illegible] اپ منتری۔ [illegible] ویاکھیان [illegible] پستکادھیکش۔ لالہ کنج بہاری لال جی۔ پنڈت سیتا رام جی شاستری [illegible] مرلیدھر جی پرتشٹھت ممبران مقرر ہوئے۔

(۲) ۲۴ فروری کو سید بسنت کی تقریب پر [illegible] ندی (جہاں چتا واقع ہیں) پر سب آریہ بھائی اکٹھے ہوئے اور وہاں ہی پریتی بھوجن کیا گیا۔ دھرم پرچار کا [illegible] نہ ہو سکا۔ اور [illegible] کا تسلی بخش انتظام تھا۔ جسکی وجہ [illegible] میں سیکڑوں کا دور کام کرنیوالوں کا کم ہوا [illegible] ہم امید کرتے ہیں کہ ادھیکاری صاحبان اس کمی کو رفع کرنیکے لئے کوئی ضروری کوشش عمل میں لائینگے۔

۳ آریہ سکول کے لیے مینیجنگ کمیٹی حسب ذیل مقرر ہوئی۔ پردھان۔ لالہ کنج بہاری لال جی [illegible] مرلیدھر جی۔ ممبران۔ لالہ بھگوانداس جی [illegible] جی۔ لالہ کیول رام جی ۔ ۱۱ [illegible] میں ہون بھجن سندھیا کے بعد لالہ کنج بہاری [illegible] جی نے ایا سنا کرائی۔ اور ویدہ [illegible] چودھری گیان سنگھ جی نے کی جو [illegible] دلچسپ تھی۔ تت پشچات پنڈت سیتا رام جی [illegible] کا ویاکھیان ودیہ کی نورتی کیسے ہو سکتی ہے [illegible] کسی النکار [illegible] اوپنشد مہا بھارت آدی [illegible] پرمان دیکر آپنے سدھ کیا کہ سب ودیہ وید کے پرچار [illegible]

گوروکل بھکشا منڈلی کا تیسرا دورہ (۳)

(۳)

...ر نومبر کی صبح کی ریل لاہور کے لئے روانہ ہوا اور اس تاریخ سے لیکر ۳۰ نومبر کی دوپہر تک برابر لاہور بند و ہوٹل میں مقیم رہا۔ ۲۴ نومبر کو ...ر بجے سے اس بڑے ہون میں شریک ہوا۔ جوکہ ...ر سہانا منڈپ میں کرایا گیا تھا۔ اس ہون میں ...ر ویدوں کے ... نہایت ۳۱۔ ادھیاؤں کے منتروں کے علاوہ معمولی کریا کے آہوتیاں ڈالی گئیں اور ایک نہایت بہاری شدھ کرکے آریہ سماج میں شامل لیا گیا۔ شام کو نگر کیرتن کی شوبھا دیکھنے کے قابل تھی۔ باہر سے اسقدر تعداد آریہ بہائیوں کی لاہور میں پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ اٹھارہ کے قریب بھجن منڈلیاں تہیں جن کا مفصل حال اخباروں میں درج ہو چکا ہے۔ اس لئے اسجگہہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسجگہہ مجھے پنڈت پورنا نند جی ملے جو کہ کمالیہ۔ منٹگمری اور قصور سے علاوہ گوروکل کی سکیم کا پرچار کرنے کے تقریباً ۱۵ نقد بھی لے آئے تھے۔ پنڈت بھگت رام جی بھی اسجگہہ میرے ساتھ آن شامل ہوئے۔ لیکن وہ پنڈ دادنخان وغیرہ میں کچھ بھی کام نہ کر سکے تھے۔ ۲۴ نومبر کی رات کو آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کا جلسہ تھا۔ پہلے تو کورم ہی مشکل سے جمع ہوا اور پھر محض رپورٹ کے سننے اور انتخاب ممبران انترنگ سبھا وعہدہ داران میں ہی رات کے دو بج گئے۔ اڑہائی بجے کے قریب کہیں سونا نصیب ہوا۔ ۲۵ نومبر کو صبح پھر

پانچ بجے اُٹھکر نیتہ نیم سے فارغ ہو جلسہ میں شامل ہونا پڑا۔ اور شام کو ایک لیکچر بھی دینا پڑا۔ اور رات کو پھر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے جلسہ نے رت جگا کرایا۔ اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہوا میں اُٹھنے سے ۲۶ کی صبح کو اُٹھا تو گلا بیٹھا ہوا تھا پنڈت پورنا نند جی کا گلا بھی بیٹھ گیا تھا لیکن باوجود اس تکلیف کے جہاں دن بہر ایک جگہہ بیٹھنا پڑا۔ وہاں اس شام کو بھی ایک لیکچر دینا پڑا۔ جس نے رہی سہی صحت کو بھی بگاڑ دیا۔ لاہور آریہ سماج کا سالانہ جلسہ اس سال غیر معمولی کامیابی سے سماپت ہوا جس کا مفصل ذکر کہ آریہ پتروں میں میرے ناظرین دیکھہ چکے ہونگے۔

میں ۲۷ نومبر کی صبح کو ہی امرتسر جانے کے لئے طیار تھا۔ لیکن آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے سبھاسدوں نے میری دقتوں کا اندازہ لگائے بغیر ہی مجھے سال رواں کے لئے سبھا کا پردھان منتخب کرلیا۔ پس دفتر کا کام سمجھنے اور آئیندہ انتظام کرنے کے لئے مجھے مجبوراً ۳۰ نومبر کی دوپہر تک لاہور میں ٹھہرنا پڑا۔ اس عرصہ میں نے محض سبھا کا ہی تحریری اور دیگر کام نہ کیا۔ بلکہ گوروکل کی بھکشا کیلئے بھی کسیقدر کام کیا جو کہ اُس وقت پھل لائیگا جبکہ میں اس پاک **انسٹیٹیوشن** کیلئے خاص طور پر تحریک کرنے کی خاطر لاہور میں واپس آؤں گا۔

---

۲۹ نومبر کی دوپہر کو پنڈت پورنا نند جی کو امرتسر روانہ کر چکا تھا۔ اور اُن کو ہدایت کردی تھی کہ ۳۰ کی شام کے لئے میرے ویاکھیان کا نوٹس دیدیویں ۳۰ نومبر کے ۱½ بجے دن کو میں خود بسواری ریل امرتسر کو روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت بخار چڑھ رہا تھا۔ راستہ میں پہانہ لگایا تو حرارت ۱۰۳ درجہ تک پہونچی ہوئی تھی۔ پنڈت رام بھجدت جی کے مکان پر پہونچکر

کسی قدر حرارت کم ہوگئی۔ لیکن حسب اقرار شام کو لیکچر دیا جس کی وجہہ سے بخار پھر زیادہ جوش کے ساتھہ چڑھ گیا۔ یکم۔ ۲ر اور ۳ر دسمبر کو میں برابر بیمار رہا۔ بخار شدت سے تھا۔ اور معدہ خراب۔ لیکن اس حالت میں بھی بھکشا وغیرہ کا کام کرتا رہا۔ پنڈت پورنا نند جی نے ویاکھیان بھی دیئے۔ آخر کار جب دیکھا کہ شہر کی آب وہوا برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے تو ۴ر دسمبر کی صبح کو صبح ۹ بجے کی ریل میں دینا نگر کی طرف روانہ ہوا۔ گاڑی تقریباً ۱½ بجے ریلوے سٹیشن دینا نگر پر پہونچی میں کمزور تو تھا ہی۔ پنڈت پورنا نند جی سے صلاح کی کہ اُترتے ہی آرام کی جگہہ جاکر ایکانت سیون کروں گا۔ لیکن جیوں ہی کہ ریلوے سٹیشن سے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اڑہائی سو کی بھیڑ بھاڑ اور انگریزی باجا موجود ہے۔ اپنے بھائیوں کا پریم دیکھکر جہاں پرسن ہوا وہاں نمایش سے گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ راستہ آہستہ آہستہ اس جماعت کے ساتھہ طے کرنا پڑا۔ گرد نے حلق خشک کردیا۔

دینا نگر

یہاں لالہ بخشیش رام جی کا دم غنیمت ہے۔ ان کی وجہہ سے اس ضلع بھر میں آریہ سماج کا ڈنکا بجا ہوا ہے۔ پنڈت پورنا نند جی تو اسیوقت چندہ جمع کرنے کے لئے مواضعات بیان پور وغیرہ کی طرف روانہ ہوئے اور میں اپنے بھائیوں کے ساتھہ بات چیت میں مصروف ہوا۔ دوسرے دن صبح کو ہرسن کرکے طبیعت درست کرنے کی کوشش کی دوپہر کو باہر نکل گیا۔ گاؤں کی آب وہوا نے کسیقدر طبیعت کو درست کیا۔ ۵ر دسمبر کو شام کے وقت گوروکل کی ضرورت پر میرا لیکچر ہوا۔ پنڈت پورنا نند جی بھی پہونچ گئے تھے۔ تقریباً تین سو روپیہ نقد

وصول ہوا - ۶ ردسمبر کو علی الصباح ہی پنڈت پورناننند جی کو گورداسپور کے بھائیوں کے پاس روانہ کیا - تاکہ اگر اُن کی سمتی دیکھیں تو اُدہر چلنے کی فکر کیجاوے - لیکن اُسوقت اُنہیں طیار نہ دیکھکر پنڈت جی دن کی گاڑی میں لوٹے - ابھی گاڑی میں سوار ہو کر میں معہ پنڈت جی کے پٹھانکوٹ روانہ ہوا - ہمیں کہا جاتا تہا - کہ

پٹھانکوٹ

میں کچھہ نہ ہوسکے گا - لیکن جب ایشور کا نام لیکر پہونچتے ہی بازار میں بھجن شروع کردئے گئے - تو لوگ جمع ہوگئے - پنڈت پورناننند جی نے تقریباً ۲۵۰ کی حاضری میں بڑا زبردست لیکچر گروکل کے مہتو پر دیا - للعہ روپیہ کچھہ آنے نقد گروکل کے لئے ملے - اُسی شام ہم سب دینانگر واپس آگئے - اور چونکہ میری طبیعت ابہی تک خراب تہی - اسلئے ، ردسمبر کی صبح کو لاہور کا ٹکٹ لیکر ہم سب روانہ ہوگئے ٭ - (باقی آئندہ)

گوروکل

دان اسے کہتے ہیں

میں جلندہر شہر آریہ سماج مندر کے ایک کمرہ میں اُترا ہوا اپنا کام کر رہا تہا - کہ ایک نوجوان شریف آدمی تشریف لائے - نمستے کی - میں لکہنے میں مصروف رہا - کہا کہ کچھہ روپیہ لے لیجئے - پرچارک میں گروکل سمبندہی کام کا ذکر پڑہا تہا - اس وقت صہ روپیہ چندہ جمع کرکے لایا ہوں - اس وقت تک لاہور کے جمع شدہ روپیہ سمیت بیس ہزار کے قریب جمع ہوچکا ہے - اگر اس بہائی کی سپرٹ کے ایک سو آدمی بھی نکل آویں تو مجھے سبکدوش کرکے تحریر کے کام کے قابل بنانا کیا مشکل ہے -

(منشی رام)

چندہ برائے گوروکل جو معرفت لالہ گوربخش رائے ناہن فارسٹ افسر وصول ہوا

لالہ گوربخش رائے صاحب	صہ مر
میاں پنجاب سنگہ منیجر داود کشمیری ...	عصہ
منیجر پنجاب سنگہ	صہ مر
منشی گوکل چند	صہ مر
لالہ تیلو رام شاہ	صہ
لالہ لاجو شاہ	صہ مر
لالہ دیوی چند	سے
لالہ جگپت رام - دیا رام شاہ	صہ مر
بہائی کہڑک سنگہ بیوپاری	للعہ
لالہ ہردیال بیوپاری	سعہ مر
باوہ جہرسنگہ بیوپاری	صہ مر
پنڈت ہیرو رام	عا مر
میزان	للعہ

ایک پرتشٹہت مہاشے نے جو اپنا نام پرگٹ کرنا نہیں چاہتے - صہ روپیہ گوروکل کے لئے اور صہ روپیہ بہگوتی دوہوا سبہا یک فنڈ کیلئے معرفت لالہ منشی رام جی ارسال فرمائے ہیں - یہہ روپیہ اُنکی کنواری کنیا نے مرتیو سمے دان کیا تہا -

گوروکل کی سبہا بنا میں پنڈت دولت رام شرمانے بڑوت سے مبلغ للعہ روپیہ بہ تفصیل ذیل جمع کرکے منتری آریہ سماج جلندہر کو ارسال کئے -

پنڈت دولت رام خود	صہ مر
لالہ منگت رائے سکرٹری	عا مر
لالہ سکہرام داس سبہاسد آریہ سماج بڑوت	عا مر

لالہ گنگا رام جی اور سیرا فریقہ سے مبلغ پانچسو روپیہ ایکتر کرکے گوروکل کی سبہاتا میں ارسال فرماتے ہیں - ہمارے بہائی کا اُتساہ

نہایت ہی قابل تعریف ہے ٭

ہمارے افریقہ نواسی آریہ بہائیوں نے گروکل کے ساتھہ جسقدر اپنے عملی پریم کا اظہار اب تک کیا ہے اور کر رہے ہیں - وہ نہایت ہی قابل تعریف اور اُتساہ وردہک ہے - اعلاوہ للعہ روپیہ پہلے سردار سندر سنگہ جی ایکتر کرکے بہیج چکے ہیں - پانچسو روپیہ لالہ گنگا رام جی اور سیرکے جمع کردہ بہی وصول ہوچکے ہیں - سوا سو روپیہ اور جلد آنے کی آشا ہے - لالہ پرتاپ سنگہ جی کے پرشارتہہ سے اسقدر چندہ لکہا جاچکا ہے - اب وہ وصول کر رہے ہیں - بہت سا حصہ وصول ہوچکا ہے - پرماتما ہمارے پرشارتہی بہائی کی ہمت میں برکت دے ٭

النوپ شہر لالہ تربہنی سہائے جی نائب تحصیلدار نے ایک سو روپیہ بذریعہ منی آرڈر لالہ منشی رام جی کے نام ارسال فرمایا ہے - ہمارے بہائی کی اُدارتا قابل تعریف ہے ٭

گروکل کے پریمی یہہ سماچار سنکر پرسن ہوں گے کہ اب تک گروکل کے لئے بیس ہزار روپیہ کے قریب نقد جمع ہوچکا ہے - اب دس ہزار روپیہ کا ریہ آرنبہہ کرنے کے لئے اور درکار ہے - ہمارے بزرگ آریہ بہائی لالہ گوکل چند جی بڑے اُتساہ کے ساتھہ گروکل کے متعلق کام کر رہے ہیں - جہاں کہیں وہ جاتے ہیں - گروکل کا وعدہ شدہ روپیہ ایکتر کرتے ہیں - اور نیا چندہ بہی لکہواتے ہیں - آج کل وہ ضلع ملتان میں کام کر رہے ہیں - یدی لالہ گوکل چند جیسے پرشارتہی بہائی دو تین بہی اور کھڑے ہوجاویں تو مطلوبہ دھن شیگھر ہی ایکتر ہوسکتا ہے ٭ (ڈبلیو - سی)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

گورو کل بھکشا منڈلی

نمبر (۲)

شریمان گوکل چند جی پنشنر آنریری اپدیشک کا بھرمن برتانت

شریمان گوکل چند جی سابق پوسٹماسٹر کے نام سے آریہ جن ناواقف نہیں ہیں۔ اُن کا دھرم بھاؤ اور اُن کا ساماجک پریم سراہنیہ ہے۔ شریمان جی نے گوروکل روپی کلپ برکش کی جڑ سینچنے کے لیے کچھ کال کے لئے بھرمن کرکے بھکشا اکٹھا کرنے کا سنکلپ کیا ہے۔ چنانچہ ذیل لکھت بھرمن برتانت اُن کا سمت پاٹھکوں کو آنند دیگا۔ یدی شریمان گوکل چند جی جیسے دھرماتما پُرش دھرم کی سیوا کرنے کو طیار ہو جائیں تو دھرم اور دیش کی اُنّتی میں بڑی اُنّتی ہو۔ (ایڈیٹر)

۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۱۹ء شام کے ۷ بجے ٹرین پر سوار ہو کر ۲ بجے پراتہ کال ملتان شہر سٹیشن پر پہنچا۔ چونکہ رات کے وقت مزدور اور گاڑی والا کرایہ بہت مانگتا تھا۔ اس لئے وہاں ہی رات کو آرام کیا۔ ایک سادھو مسمی سادھو رام سے رات کو بات چیت کی جس نے وعدہ کیا کہ آیندہ کو چندہ کی کوشش کرونگا۔

۱۲ر کو آٹھ بجے کے قریب آریہ سماج میں پہنچا مہتہ جیمنی جی سے ملا۔ پروہان صاحب گھر پر بیمار تھے۔ دو دفعہ گیا میل نہیں ہوا۔ مہتہ جیمنی جی بسبب فیل ہو جانے از حد اداس ہو رہے تھے اور کسی کام کرنے کے لئے طیار نہیں تھے۔ شام کو سردار گوربخش سنگھ جی سے ملاقات ہوئی دل نہایت خوش ہوا۔ اُنہوں نے کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔ سارا دن فضول گذرا۔ طبیعت خراب رہی۔

رات کو پردھان جی سے ملاقات بمعرفت سردار گوربخش سنگھ ہوئی۔ اُنہوں نے کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔ چودھری ایراپت جس نے پانچ صد روپیہ کا اقرار کیا تھا۔ افسوس کہ بیمار ہیں۔

۲۴ر کی پراتہ کال پھر سردار گوربخش سنگھ جی سے کہا گیا جو بسبب عدم فرصتی کے کچھ نہ کر سکے اسلئے مندر میں ایک ویاکھیان دیا۔ مضمون "آتم پریکشا" تھا۔

۲۵ر دیہر دار۔ بہت یتن کیا گیا۔ مگر کچھ پربندھ وصولی چندہ کا نہ ہوا۔

۲۶ر کو گوروکل کی بابت سماج میں لیکچر دیا۔ اور جس قدر ہو سکا اُن کو اس نیک کام میں مدد جلد کرنے کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ رات کو فیصلہ کیا گیا۔ دوسری دن چندہ مانگنے کیلئے جاوینگے۔

۲۷ر کو پھر کوئی مہاتما چندہ مانگنے کے لئے نہ گیا۔ مایوسی پرتیت ہوئی۔ چھاؤنی کا سیر کیا۔ اتفاق سے گوروکل کی سکیم ساتھ کر کے لے گیا۔ ۲۸ر کو ۱۰ بجے کے قریب چھاؤنی کو گیا۔ پنڈت امرناتھ جی سے میل ہوا۔ دل بہت خوش ہوا۔ پانچ روپیہ پنڈت شونا تھ جی سے وصول کئے۔ اور سکرٹری سماج کے حوالہ کئے گئے۔ رسید لیکر دوسرے دن پنڈت جی کو پہونچا دی گئی۔ پنڈت جی نے ۵ روپیہ کا وعدہ کیا۔ لالہ مدن گوپال فوٹوگرافر سے روپیہ مانگا۔ حقیقت میں اُن کے پاس روپیہ موجود نہیں ہوگا۔ بہت عرصہ تک معافی مانگتے رہے۔ لالہ سرکیشن داس جی گھڑی ساز نے ۵ دوسرے دن دینے کا وعدہ کیا۔ صاحبزادہ لاجپت رائے عینک فروش سے ملاقات کی۔ صرف وعدہ ملا۔ آخر شام کو واپس آ گیا۔ سماج میں سرمن دیا۔

۲۹ر کو پھر چھاؤنی میں گیا۔ ۵ روپیہ لالہ سرکیشن داس جی سے وصول کرکے سکرٹری سردار گوربخش سنگھ جی کو دیدئے۔ باضابطہ رسید خزانچی سے لیکر پہونچا دیجاویگی۔ سردار ملا سنگھ کو گوروکل کی سکیم پیش کرکے بھکشا مانگی پانچ روپیہ کا وعدہ دوسرے دن پر ہوا۔ پنڈت امرناتھ جی نے جو دس روپیہ ۵ کا کیا تھا وہ ڈاکٹر لیبت رائے کے سپرد کر دیا۔ جن سے روپیہ وصول کیا جائیگا۔ لالہ سرکیشن داس جی گھڑی ساز مقام ٹالی پور کے قریب تین میل پر گوروکل کے لئے زمین حسب ضرورت دینے کو طیار ہیں۔ ڈاکٹر روشن لال جی ڈاکٹر چھاؤنی ہسپتال ورڈ آریہ ہیں ۲ روپیہ کا وعدہ کیا۔ کچھ حصہ ۱۲ر فروری تک دینے کا وعدہ فرمایا۔ سکرٹری صاحب کو اطلاع دی گئی۔ بابو ست پال ریلوے سٹیشن گوڈس کلارک نے سکیم نظر کی وعدہ کچھ مدد کا دوسرے دن پر ہوا۔ اُمید کہ ۱۲ر تاریخ کو حسب اقرار جاؤں گا۔ بابو ولتی رام ڈپٹی پوسٹماسٹر ڈاکخانہ و بابو ہرگوپال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانہ جات کے کتاب نذر کی۔ یکم فروری کو شاید کچھ عطا کریں۔ بابو میگھ رام ہیڈ سگنلر ڈاکخانہ کے کتاب پیش کی۔ شاید یکم فروری کو کچھ مل جاوے۔ آج گاڑی کا کرایہ پڑ گیا۔ دو دفعہ چودھری ایراپت کے پاس گیا۔ بہت وقت تک وہاں ٹھہرا رہا۔ مگر ملاقات نہ ہوئی۔ صاحبزادہ لالہ لاجپت رائے عینک فروش نے باتوں میں ہی ٹال دیا۔ بابو جیتن آنند منتری کالج پارٹی سماج کے درشن کئے۔ کتاب پیش کی۔ بعد بہت گفتگو کے اُنہوں نے وعدہ فرمایا جب توفیق اپنی دختر کی شادی پر دیا جائیگا۔ پردھان کالج پارٹی سماج لالہ سوتی رام کے درشن کئے۔ اور ایک سکیم ان کو اور ایک کاپی انکے کلارک کے نذر کی۔ مگر اُنہوں نے صاف جواب دیا۔ گفتگو سے انکا ترشح ہوا کہ گوروکل کی کامیابی میں ان کو اب کچھ شبہ نہیں رہا۔ رات کے وقت سردار صاحب گوربخش سنگھ جی ایک جگہ لے گئے جنہوں نے وعدہ دو دن بعد

بعد چندہ ادا کرنے کا کیا۔ لالہ رام چند منشی محکمہ بہار کا چندہ لالہ مدن گوپال کلرک پہونچ نہیں سبھاسے وصول کرکے اطلاع دی جاوے گی۔ اگر وصول نہ ہوا تو یہاں سے لیا جاوے گا۔ ——

میرا دل چاہتا ہے۔ اول آریہ مہاتماؤں سے جلدی جلدی چندہ وصول کروں۔ بھیک مانگنے کے لئے تو بہت سے بعد اگر وقت ملا تو دیکھا جاوے گا۔ اسلئے اب ارادہ ہے کہ دوسری تاریخ کو یہاں سے شجاع آباد آدم واہن۔ بہاول پور۔ لودہراں۔ میلسی۔ کبیر والا کیطرف دورہ کروں۔ بہاول پور وغیرہ سے خطوط وہاں جا نیکو بند کرنے کے لئے آتے ہیں۔ مگر ایک دفعہ ضرور چکر لگانا چاہئے۔ ——

ملتان مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۰ء } گوکل چند پنشنر آنریری اپدیشک }

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

آریہ سماج جلال آباد ضلع امرتسر کا سالانہ ورشک اُتسو

اس چھوٹی سی سماج کو قایم ہوئے عرصہ چار سال ہوگئے ہیں۔ سماج کے ممبر ویروال۔ گوئندوال میں بھی ہیں۔ سماج ہذا ہر سال سالیانہ جلسہ کے بسنت اُتسو کیا کرتی ہے۔ چنانچہ پچھلے دو سالوں میں بھی بسنت اُتسو منایا گیا۔ اب کے ادھکاریان سماج نے ۳ و ۴ رفروری کو بسنت اُتسو کرنا نیت کیا اور علاوہ دیگر بھائیوں کے خاصکر شریمان لالہ منشی رام جی کے درشن کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اسی غرض سے اُتسو سے پہلے کئی جگہہ کارڈ لکھے گئے۔ اور ایک پتر لالہ منشی رام جی کی سیوا میں بھیجا

غرض ارسال کیا۔ کہ اس سماج کے ممبر خصوصاً اور گرد نواح کے لوگ عموماً آپ کے درشنوں کی اتی ابھلاشا کرتے ہیں۔ اور گورو کل سمبندھی بھی کچھ کام ہو جاوے گا۔ بتاریخ ۲۹ جنوری مہاتما لالہ منشی رام جی نے اطلاع دی۔ کہ ہم ۳ رفروری کو جلال آباد آجاویں گے۔ اس خبر کے پڑھتے ہی ممبران سماج کے چہرے بشاش ہوگئے۔ اور پہلے دنوں سے بڑھ چڑھ کر اس اُتسو کے منانے کی طیاریاں شروع کی گئیں۔ اُتسو سے پہلے ہمارے بزرگ بھائی لالہ بوٹا مل جی پردہان۔ لالہ گنپت رائے جی منتری لالہ گوربخش رائے جی خزانچی۔ لالہ جانن مل جی اُپ منتری سماج ہذا بڑی سرگرمی سے سماج مندر کی آرایش میں مصروف ہوگئے۔ مندر کو سائبان قنات۔ موٹو۔ تصویرات و یگ منڈپ اور جابجا دیواروں پر وید منتر لکھکر ایسا سجایا کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ ایک دروازہ بنایا گیا۔ جس پر موٹے حروف سے "آریہ پرشو بنا گورو کل آپکا ادہار نہیں ہوگا" اور یگ منڈپ پر "یگ ہون سے ہو سگندہت اپنا بھارت ورش دیش" والا مصرعہ لکھا گیا۔ موٹو بنانے میں ہمارے بزرگ ویورتھی بھائی لالہ گنپت رائے منتری نے خاص حصہ لیا۔ ۳ رفروری کو پنڈت پورنانند جی و پنڈت دولت رام جی آپدھارے جس وقت پنڈت پورنانند جی سے یہہ خبر آئی مہاتما لالہ منشی رام جی بوجہہ کسی اور جگہہ گورو کل بھکشا منڈلی جانے کے تشریف نہیں لاویں گے۔ سُنی۔ عہدہ داران سماج نراش ہوگئے۔ ہاں سے تو کچھ نہ کہا۔ اس خیال سے کہ وہاں بھی اُپکار کے ہی واسطے جاتے ہیں۔ مگر چہروں پر اداسی چھاگئی۔ کچھ دھیمے پڑگئے۔ باوجود ان حالات کے جس خوبی سے اس اُتسو کو سماج نے منایا قابل تعریف ہے۔ ۳ رفروری کو صبح پنڈت ان موصوف نے لالہ ہر بھجرائے ٹھیکہ دار ممبر سماج ہذا کے گھر پر

اُن کے لڑکے کا نام کرن سنسکار کرایا۔ لالہ صاحب نے حسب ذیل دان کیا۔ پنڈتان (عہ) گوروکل (عنہ) تنخواہ ایک ماہ اودہیاپک آریہ کنیا پاٹھشالہ جلال آباد (صہ) اور حاضرین کو کڑاہ تقسیم کیا گیا۔ اور آریہ کنیا پاٹھشالہ کی کنیاؤں نے ایک بھجن گایا۔ لالہ صاحب مذکور آگے بھی اپنی آمدنی سے دان کیا کرتے ہیں۔ اور سماج کو ہر طرح سے مدد دیا کرتے ہیں۔ اُتسو میں بھی لالہ ہر بھجرائے نے انتظام کرنے میں بہت حصہ لیا۔ پنڈتان نے اپنا ایک روپیہ گوروکل کو دان کر دیا۔ ۱۰ بجے دیرووال و گوئندوال سے بھی ہمارے بھائی آگئے۔ گیارہ بجے بھجنوں کے بعد پنڈت دولت رام جی کا اپدیش "منش جنم کی سپھلتا" پر ہوا۔ پنڈت جی کے اپدیش کی تعریف کرنا میرے امکان سے باہر ہے۔ کوئی ہی ایسا پُرش ہوگا۔ جو کہ پنڈت جی کے اپدیش سے موثر نہ ہوا ہوگا۔ سوا گھنٹہ تک اپدیش ہوتا رہا۔ حاضری قریباً سو کے تھی۔ تین بجے نگر کیرتن سماج مندر سے شروع ہوا۔ آگے آگے انگریزی باجہ اور اوم کا جھنڈا۔ اس کے پیچھے ہماری ہلکی کیرتن شیلے اور پیچھے گوئندوال نواسی بھائیوں کی بھجن منڈلی۔ ازاں بعد جلال آباد کی بھجن منڈلی ہری کیرتن کرتی جاتی تھی۔ نگر کیرتن سماج سے شروع ہوکر قصبہ کی گلی کوچوں بازاروں سے گذرتا ہوا پھر پیچھے سماج مندر میں پہونچا۔ پچھلے سال نگر کیرتن بڑی کامیابی سے ہوا۔ بھجن سُننے کے لئے ہر ایک گلی میں استریاں بڑے پریم سے اپنے اپنے مکانوں پر کھڑی تھیں اور اپنی اتی پرسنتا ظاہر کرتی معلوم ہوتی تھیں۔ لوگ کثرت سے نگر کیرتن میں شامل تھے حتیٰ کہ بعض بعض وقت بباعث ہجوم گلیوں میں گذرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ ہم نگر کیرتن کی کامیابی پر گوئندوال نواسی بھائیوں کی بھجن منڈلی کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

...دھرم کی کارروائی آرتی ... دیتے ہیں۔ ۳ رفروری کی کارروائی آرتی ... سماپت ہوئی۔ رات کو لوگ پنڈت پورنانند ... سادھان کرتے رہے۔ ۴ رفروری کو ... پنڈتوں نے ۸ بجے سے ۹ بجے تک ہون ... بجے تک بھجن ہوکر پراتھنا پنڈت ... رام جی نے کرائی۔ تت پشچات پنڈت ... نند جی کا اُپدیش "دو منش کس واسطے آیا" ... تک اُپدیش ہوتا رہا۔ لوگ بڑے پریم ... ایک چت ہوکر سُنتے رہے۔ اثر بہت ... ہوا۔ حاضری ۱۵۰ کی تھی۔ ڈیڑھ گھنٹہ ... اُپدیش ہوتا رہا۔ تت پشچات بھجن و آرتی ... صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ بعد ازاں ... آئے ہوئے قریباً پچاس بھائیوں نے ... بھوجن ادا کیا۔ ڈیڑھ بجے سے دوپہر کی کارروائی شروع ہوئی۔ دھرم چرچا کیواسطے ... رکھا گیا۔ مگر کسی پُرش نے کوئی سوال ... کیا۔ تب پنڈت پورنانند جی نے گوروکل کے ... اپیل کی۔ پنڈت جی نے اپنا دیا کھیان یجروید ... کا منتھ برہمن کے ایک واکیہ سے شروع ... کیا جتنے سنسار میں پُرش ہیں سب قرضدار ... ہیں۔ ہر ایک منش کے اوپر تین پرکار کا رن (۱) رشی رن (۲) پتری رن (۳) دیو رن ہے ... جب تک تینوں پرکار کا رن دور نہ ہو تب تک ... "قرضدار کی خلاصی نہیں ہوتی اسی پرکار ... منش کی بندھن سے خلاصی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ... شاستر میں ہے کہ منش کی ...کا وٹ تین ... قسم کا قرضہ ہے۔ پتروں کا قرضہ سنتان اُتپتی ... یگیہ کرنے سے دیوتاؤں کا قرضہ وید پڑھنے ... رشیوں کا قرضہ اُترتا ہے۔ پتر ایک ہی ... ہوتا ہے۔ دھرم کو نیم ، رکھنا بھی سنتان کا ہی ... کام ہے۔ دھرم پرچار سادھارن پرشوں سے ... نہیں ہوتا۔ سنیاسیوں سے ہوتا ہے۔ تاستک ... دھرم جہاں اپنے بڑوں ، رشیوں ، منیوں کی پیروی

کررہا تھا۔ بھارت جننی میں اگر سُپتر دیانند پیدا نہ ہوتا۔ تو جو آج کل آپ جا بجا سماجیں ، وید دھرم اپدیش ، ویدوں کا پرچار دیکھتے وسُنتے ہیں۔ کبھی بھی نہ ہوتا۔ رشیوں کا قرضہ وید پڑھنے پڑھانے سے ادا ہوتا ہے۔ وید کے نہ جاننے سے بہت سا پرکار کے مت متانتر ہوگئے اور انہیں مت متانتروں سے بھارت نشٹ ہو رہا ہے۔ دھرم کے نہ جاننے سے بھائی بھائی آپس میں لڑتے ہیں۔ اور شانتی ہم سے کوسوں دور بھاگی ہوئی ہے۔ پنڈت جی نے پراچین زمانہ کا مقابلہ زمانہ حال سے کرکے دکھایا۔ کہ یہ قحط اور بیماریاں کیوں ہیں گھبرت ہوتے ہیں۔ تینوں رنوں کا نہ ادا ہونا اگیوں پرچار نہ رہنا تمام بیماریوں کا کارن ہے جب تک برہمچریہ پورن ریتی سے نہیں ہوتا تین رن نہیں اُتر سکتے۔ اور تینوں رنوں کے نہ ادا ہونے سے چاروں ورن ڈانواڈول حالت میں ہیں۔ اور آریہ ورت کا دھرم کرم گرگیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سوچا ہے کہ بنا گوروکل قایم کئے تینوں رن ادا نہیں ہوسکتے۔ اور برہمچریہ کا باقاعدہ ہونا سخت مشکل ہے۔ اور گوروکل کے واسطے دھن کی اوشکتا ہے۔ اپیل کرنے پر مبلغ ۱۹۳ حسب ذیل چندہ ہوا۔

جلال آباد	(۱۲)
متفرق بر موقعہ اپیل	(۱)
ویرو وال	(۲)
گوبند وال	(…)
فتح آباد	(…)

پنڈت جی ... پنڈت دولت رام جی کو دے گئے۔ پنڈت جی کا دیا کھیان عالمانہ اور پُرتاثیر تھا۔ حاضری قریباً تین سو کی تھی۔ پنڈت جی کی دکتر تا شکتی کی تعریف کیا ہندو کیا مسلمان کرتے تھے۔ جب تک دیا کھیان ہوتا رہا ہمارے مسلمان بھائی بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ چنانچہ گوروکل کیواسطے تین چار

مسلمان بھائیوں نے بھی چندہ دیا۔ دیکھیا ... بجے سماپت ہوا۔ اُس کے بعد بھجن ہوکر پنڈت ... جی کا دیا کھیان "ورن آشرم" پر ہوا۔ آپ نے کئی پرانوں و گرنتھوں سے سدھ کیا کہ جب تک ورن آشرم کا سُدھار نہیں ہوگا۔ سُکھ نہیں ملیگا اور آشرموں کا سُدھار بنا گوروکل کے نہیں ہے غرضیکہ پنڈت جی نے اپنی ورشٹا ... شرتاؤں کو خوب آنندت کیا۔ پنڈت جی کا اپدیش خصوصاً قابل تعریف تھا۔ ساڑھے چار بجے لیکچر ختم ہوا۔ اُس کے بعد آریہ کنیا پاٹھ شالہ جلال آباد کی کنیاؤں نے دو بھجن گائے۔ تت پشچات منتری سماج نے جو جو کام آج تک آریہ سماج جلال آباد نے کئے تھے سُنائے۔ مندر کا بنانا۔ آریہ کنیا پاٹھ شالا کھولنا۔ سنسکار کا ہونا (واقعی ایسے تھوڑے سے نگر میں سماج کا قایم ہونا۔ اور دیگر دھرم کے کام ہونا۔ اور کئی موقعوں پر وید پرچار فنڈ۔ گوروکل لیکھرام میموریل فنڈ میں چندہ دینا قابل تعریف ہے۔ سماج کے اس اُتساہ کو ہم سراہتے ہیں) پھر دیا لو پرماتما اور گورنمنٹ عالیہ کا شکریہ ادا کرکے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور دیگر باہر سے آئے ہوئے بھائیوں کا دھنیاواد کرکے بیٹھ گئے۔ اور ایک بھجن مبارکبادی جلسہ گا کر جلسہ سماپت ہوا۔ آرتی کرتے وقت ممبران بڑے جوش اور پریم میں تھے۔ اور ہر ایک کے چہرے بشاش تھے اور پرماتما کی اپار دیا سے جلسہ ... سماپت ہونا غنیمت سمجھتے تھے۔ اور جلسہ میں پہنچے ... تھے۔ (۱) جلسہ سے ایک ماہ پیشتر پنڈت ... وساوھو پورنانند جی اُپدیشک آریہ ... ڈیپوٹیشن گوروکل لیکر آئے تھے جن ... ہمارے سماج کے پردھان۔ منتری جی ویرووال گوبند وال۔ فتح آباد۔ کوٹ محمد خان۔ ... گئے۔ ویرووال سے اس موقعہ پر ... چندہ ہوئے۔ جو کہ لالہ ... رام جی ...

کیسر سنگھ ممبران سماج ہذا کی کوشش کا نتیجہ تھا ۔ اور گوبند وال سے لطف ہوئے ۔ ہمیں یہہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ لالہ سنت رام جی و پنڈت لچھمن داس جی آدی کس جوش و پریم سے سماج کا کام کیا کرتے ہیں ۔ پچھلے سال ہم دو دفعہ گوبند وال گئے تھے ۔ جہاں سے لالہ سنت رام و پنڈت لچھمن داس جی کی کوشش سے ہم معقول رقم ویدپرچار فنڈ و گوروکل کے لئے لائے تھے ۔ پرماتما ہمارے ویر دوال گوبند وال نواسی بھائیو کو اور اُتشاہ دیویں ۔ تاکہ وہ اس سے بھی بڑھکر دہرم کے کاموں میں حصہ لیا کریں ۔

(۲) جلال آباد چھوٹے سے نگر میں اسقدر چندہ ہوجانے کی بالکل امید نہ تھی لیکن جس وقت ۲۹ جنوری کو شریمان لالہ منشی رام جی کا خط آیا تھا ۔ کہ ہم آویں گے ۔ اوسیوقت ممبران نے فہرست چندہ کھولدی تھی ۔ لالہ منشی رام جی کی تشریف آوری کی خوشی و جوش سے ممبران نے دو گھنٹہ کام کیا ۔ جو کہ یہہ چندہ اُن کے اُتشاہ کو درشا رہا ہے ۔ ہم جلال آباد آریہ سماج کے ممبروں کو جلسہ کے نرگھن سماپت ہونے پر مبارک دیتے ہیں ۔ اور پنڈتوں کا بھی شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ جنہوں نے اپنے منوہر ویاکھیانوں سے لوگوں کو آنندت کیا ۔

(۳) ہم اپنے امرتسری سماجک بھائیوں سے اتنا نویدن کرتے ہیں کہ یہہ چھوٹی سی سماج آپکے ضلع میں ہے ۔ آپ کو اس کی ہر پرکار سے سہایتا کرنی چاہئے ۔ نہ یہہ کہ ایسے شبہہ موقعہ پر آپ کو مدعو کرنے پر بھی آپ درشن تک نہ دیں ۔ کم از کم سال بھر میں ایک دفعہ تو ضرور آپ درشن دیا کریں ۔ امرت سر تھیوسفسٹ سوسائیٹی کے لایق پریزیڈنٹ و سکرٹری کی خدمت میں بھی ایک پتر شریک جلسہ ہونے کے لئے ارسال کیا گیا تھا ۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نہ تو آپ ہی اور نہ ہی آپ کی سوسائیٹی کا کوئی ممبر تشریف لایا ۔

انت میں دیالو پتا سے پرارتھنا ہے کہ ہے دیا سے ہمیں ایسا بل دیجئے کہ ہم شردہا اور پریم سے ویدک دہرم پر چلتے ہوئے اور شبھ کرم کرتے ہوئے اس سنسار میں بچریں ۔ ویداک دہرم کا سیوک ٹھاکر بھنڈاری عرائض نویس امرتسر ۔

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

چونکہ پنڈت گردہاری لعل کو اپنے کیے کی کافی سزا مل چکی ہے ۔ اس لئے دل تو نہیں چاہتا کہ اُن کے اندرونی بہاؤ کو پرگٹ کرکے آریہ پبلک کو زیادہ تر صدمہ پہونچاؤں مگر چونکہ بجائے شرمندہ ہوکر چپ رہنے کے پنڈت گردہاری لعل نے بہوتہہ لکھنے پر کمر باندہ لی ہے ۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اُن کی اخلاقی حالت کا فوٹو پبلک کے روبرو دہروں ۔

> اس کے بعد پنڈت گردہاری لعل کی چیتھی مند رجہ آریہ گزٹ ذکر کرکے اُسکے چھپنے کی وجہہ اور ایڈیٹر کے حاشیہ چڑہانے کی پڑتال ہو جسپر نہ درج کرنیکی وجہہ نامہ نگار جانتے ہی ہونگے (ایڈیٹر)

گذشتہ سال میں جب کہ پورانک مت اولمبیوں کے ساتھ سرگوبندپور آریہ سماج کا شاسترارتھہ ہوا تو مباحثہ کیلئے پنڈت گردہاری لعل جی بلائے گئے ۔ آتے ہی پنڈت جی نے حکم دیا کہ ایک روپیہ کے بادام لاؤ ۔ لائے گئے ۔ ۱۲ آنہ کے قریب کارڈ لفافے کاغذ وغیرہ کانج کام کے لئے آرڈر جاری ہوا ۔ تعمیل ہوئی ۔ فلالین کی کمیض کا فرمان ہوا ۔ قہر درویش برجان درویش ۔ بنوائی گئی ۔ مبلغ یکصد روپیہ کی مانگ ایک کتاب چھپانے کے لئے مجھہ سے کی گئی (بلکہ ہماشے پیرو دہان جی سے بھی اشارتاً کہا گیا) جنپے وعدہ کیا کہ جلندھر

۶ ۔ وہ سماج کے سالانہ جلسہ پر اگر ہو سکا تو ... ہوا سا تھہ لاؤں گا ۔ مگر میں نے لیجانے ... جی کے خطوط طلبی روپیہ کے لئے آئے ہوئے ... پاس موجود ہیں ۔ آخرش سری گوبند پور سے ... ہوتے ایک نیا لحاف جو ایک غریب ممبر ... کا تھا ۔ اور پنڈت جی کے رات کے اوڑھنے کو ... آیا ہوا تھا ۔ اُس کو لیجانے کی خواہش ظاہر ... جسپر اُپ پردہان جی نے کہا کہ اگر پنڈت ... پہلے کہتے تو ہم بنوا دیتے ۔ یہہ تو غریب ... ہے ۔ پنڈت جی نے کہا کہ میں دہاریوال ... رنجیت رائے کے ہاتھہ واپس کردونگا ۔ ... دہاریوال سٹیشن پہ ملا ۔ مگر پنڈت جی نے ... واپس کرنے کا نام تک نہ لیا ۔ شوک ہے ... ہوکر پانچ چھہ روپیہ کی طمع کی خاطر ... اور چالاکی کریں ۔ مجھے تو اُسی دن سے ... تھا ۔ کہ پنڈت جی کا ٹکا دہرم ہے ۔ اس ... بیٹے سُنتا کہ دینا نگر آریہ سماج سے بھی ... جی نے کچھہ جھٹو رہا ہے ۔ اور ایک ... کا بغیر دام دیئے بنوا کرلے گئے ۔ اور کئی ... سماجوں سے اسیطرح جھوٹھہ بولکر ... شوک ہے کہ ہمیں دہرم کا راستہ بتانے ... پنڈت جب اپنی ایوگیہ کارروائیوں کے ... ہر طرف کئے جاویں تو اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق بن کر مہاتماؤں کو بدنام کرنے ... دہمکیاں دیں ۔ جب میں نے کُل حالات ... آریہ پرتی ندہی سبہا کے دفتر میں ... پنڈت جی کو معلوم ہوا تو اُنہوں نے ... فرخ آباد سے خط لکھا ۔ کہ یہہ آپ نے کیا ... کیا ہے ۔ جو دفتر میں لکھہ بھیجا ۔ وہ ... پاس موجود ہے ۔ اس وقت ہمیں ... اور پنڈت جی سے نویدن کرتا ہوں کہ ... کو آئیندہ کے لئے درست کرنے کی کوشش ... کریں ۔ ورنہ مجھے مجبوراً آپ کے باقی حالات ...

...گ کرنے پڑیں گے ۔ چونکہ آپ کو اب موقوف کر دیا گیا ہے ۔ اور آریہ سماجوں کو آپ سے کسیطرح کا تعلق نہیں ہے تو میں بھی نہیں چاہتا کہ آپکے .... بتا دوں ٭

راقم رنجیت رائے سکرٹری آریہ سماج سرگودھا پور

آریہ سماج کی اصلی اُنتی گورُوکل دوارا ہی ہوگی

سیتہ کے کاریہ میں وگھن ۔ یعنی قایمی گوروکُل میں جو جو رکاوٹیں اسوقت ڈالی جارہی ہیں وہ سب ایسے آدمیوں کی طرف سے ہیں جو ویدک دہرم اور ویدک ودیا کے پورے شتر و یا مخالف کہے جا سکتے ہیں ۔ کیونکہ آریہ سماج کے بانی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ویدک سنسکرت اور ویدک دہرم کا پرچار کرنا ہی مکھیہ اُدیش تہا ۔ اگرچہ اس امر کی شہادت کیواسطے بہت سے واقعات ہیں ۔ لیکن اُن کے لکھنے کی اسجگہہ کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ کیونکہ مضمون کے بڑھ جانے کا خیال ہے لیکن چند شہادتیں اس قسم کی ہیں کہ جن کے لئے مخالفان ویدک ودیا آجتک جواب نہ دے سکے اور نہ آئیندہ دے سکتے ہیں ۔ لیکن آخرکار جب کامیابی نظر آتی ہے اور سیتہ کا پرکاش روز بروز بڑھتا جاتا ہے تو شیخ سعدی کے قول کے مطابق .... تدبیر سوجھتی ہے ۔ قولہ

ہرکہ دست از جان بشوید ۔ ہرچہ در دل آرد بگوید

جبکہ اور کوئی چارہ نہیں آیا تو صرف بیہودہ اور واہی تباہی تحریروں اور اپنے چیلوں کے ذریعہ اُس ویدک ودیا کے انسٹیٹیوشن کو بدنام اور نقصان پہونچانے کی غرض سے طرح طرح کی کوششیں کیجا رہی ہیں ۔ لیکن میرے مخالف بہائیوں کو ابھی یہہ نہیں معلوم ہوا ہے کہ جس وقت مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے ویدوں کا جہنڈا بہارت ورش میں کھڑا کیا ۔ اُس وقت میں وہ تجسوی بال برہمچاری صرف تن تنہا تہا ۔ اور مخالفان ویدک دہرم لا انتہا موجود تہے ۔ اگر اُس وقت میں ویدک دہرم پرچار نہیں رُک سکا تو اس وقت کب ممکن ہے جبکہ اُس پربل روشنی کو جو کہ جابجا خوب بیج پڑہ کر اپنا پرکاش دکہا رہی ہے ۔ مخالفان ویدک دہرم اس پرکار روک سکیں ۔ انسانی ایجاد اور انسانی مذہب ایشور یہ دہرم کے مقابلہ میں کب ممکن ہے کہ ٹھہر سکیں ۔ آریہ سماج کی سچائی ویدوں کی تعلیم پر منحصر ہے ۔ اور وید ستیہ ودیا اور ستیہ دہرم کے پُستک ہیں ۔ اس واسطے ویدوں کا پڑھنا پڑھانا سب آریوں کا پرم دہرم ہے ۔

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا اس بہارت ورش میں ایک دوج کے گھر پیدا ہو کر ایک مہان کاریہ کو اپنے نج پُرشارتھ سے کرنا صاف تبلا رہا ہے کہ ایشور کو ویدک دہرم کا پرکاش کرنا منظور تہا ۔ ورنہ کب ممکن تہا کہ ایک شریر دہاری منش تمام دُنیاوی مذہبوں کے مقابلے میں دیوا سُر سنگرام کرکے اور پہر دہرم یُدہ ہو جانے پر کامیابی حاصل ہو ۔ پس نتیجہ صاف تبلاتا ہے کہ ایشور کو جو کچھ کرنا منظور ہوتا ہے وہی ٹھیک ہوتا ہے ۔ بس ایشور آگیا انوسار مہرشی جی نے آئیندہ ویدک دہرم اور ویدک ودیا کے پرچار اور رکہشا رتھ آریہ سماجیں قایم کیں ۔ کہ جن کے ذریعہ سے باوجود بہت سے وگہن ہونے کے بہی تمام کام ٹھیک ٹھیک چل رہے تہیا ۔ اور ایک خاص سبھا بنائی کہ جس کا نام پروپکارنی سبھا رکھا ۔ اور اُس کے لئے جو وصیت کی گئی ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ویدک دہرم کے اُپدیشک اور اُپدیشکائیں طیار کرکے دیش دیشانتر میں بہیجنا اور ویدک تعلیم اور اناتھ بالکوں کا انتظام کرنا ۔ اور ویدک لٹریچر کا ترجمہ کرنا ۔ اور دیش دیشانتر اور دیپ دیپانتر میں پہیلانا ۔ ستیارتھ پرکاش میں بہی جہاں آریوں کی تعلیم اور شکشا کا ذکر ہے وہاں ویدک سنسکرت ودیا ہی کی تعلیم تبلائی گئی ہے اور اُس کا اصل سکیم سناتن ویدک طریق پر بذریعہ گوروکُل تبلایا گیا ہے اور اناریہ دیشوں کی بہاشا پہی صرف اسلئے رکہا گیا ہے کہ جو آریہ لوگ دُور دُور دیش دیشانتر میں ویدک دہرم پرچار کے لئے جاویں یا کہ تجارت یا کسی اور کام کے لئے جاویں تو وہاں سے دُور دیشوں میں جا کر بخوبی فایدہ اُٹھا سکیں ۔ پس گوروکُل میں بہی دوسری زبانیں سکہلائی جاویں گی اُن کا مطلب بہی صرف یہی ہے کہ آریہ دہرم کے اُپدیشک اور تجار وغیرہ لوگ دور دیشوں میں کامیاب ہوں ۔ اور دوسرے ملکوں میں ویدک دہرم کا پرچار بذریعہ دیگر زبانوں کے بہی ہو جاوے ۔ اور سماجوں کا نیم تبلاتا ہے کہ وید کا پڑھنا پڑھانا سب آریوں کا پرم دہرم ہے ۔

لیکن آجتک آریہ سماج ایک ایسی حالت میں چلا جارہا تہا کہ جسکی بابت ہم زیادہ کہنا نہیں چاہتے ہیں ۔ کیونکہ اس کے راستہ میں وگہن بہت کچھہ ہیں ۔ لیکن اب جوں جوں آریہ سماج کے وہاتما اور بچے دیش ہتیشی صاحبان کو دُنیا کے لوگوں کے ساتھہ تجربہ ہوتا چلا جاتا ہے ۔ تیوں تیوں آریہ سماج اور ویدک دہرم کو مخالفان سے بچانے کے لیے زیادہ زیادہ تجویزیں نکلتی جاتی ہیں ۔ اور اب آئیندہ آریہ سماج کو گھمن اور بہگلا بہگتوں کے وشواس گہات سے پاک ہوتی ہوئی چلی جاتی ہے ۔ ابہی پنڈت بہیم سین جو ایک بہت پُرانے پنڈت ہیں ۔ کچھ گڑبڑ کر رہے ہیں کہ جس کے کارن سے تمام لوکل آریہ سماجوں کے کان کھڑے ہو گئے ہیں ۔ اور اُن کو معلوم ہو گیا ہے اور ہو جاوے گا کہ بلا ویدک ودیا ۔ اور

ویدک دھرم کے آریہ سماجیں قایم نہیں رہ سکتیں تا وقتیکہ آریہ سماجوں کی طرف سے ویدک سنسکرت کی تعلیم کا کام مہرشی کے بتلائے ہوئے سکیم کے موافق شروع کیا جاوے یا چلایا جاوے ۔ تب تک ترقی ہونا بہت دشوار بلکہ ناممکن ہے ۔ ہمارے مخالفان عقل کے ۔۔۔۔ کو ابھی معلوم نہیں ہوا ہے کہ آریہ سماج کی بنیاد صرف ویدک دھرم کی سچائی پر ہی ہے ۔ اور اس ویدک ودیا ۔ اور ویدک دھرم کی تعلیم اور پرچار کا کافی انتظام مخالفان مذہب سے دھرم سنگرام کرنے کے لئے پیدا نہ کیا جاوے ۔ تب تک آریہ سماج اور ویدک دھرم کو دنیا میں قایم رہنا بہت ہی دشوار ہے ۔ کیونکہ مخالفان مذہب روز بروز پورا ایک بہائی پرلپوں کے سمبندھ میں آتے ہوئے ایک طرح کی کوشش کر رہے ہیں ۔ پس آریہ سماج کی قایمی کی غرض ویدک ودیا اور ویدک دھرم ہے اس واسطے آریہ سماج کو اپنی تمام طاقت ویدک ودیا پرچار کے لئے لگانی چاہئے ۔ بدوں ویدک ودیا کے آریہ سماج کا ادھار نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ آریہ سماج کے بانی کا منشا پورا نہیں کرتا ہے ۔

اگر ہمارا یہہ سچا وشواس ہے کہ ویدک ودیا اور ویدک دھرم ایشور یہ گیان اور سچا ہے تو اسکو کیا معنے ہیں کہ آریہ سماج منش کرت تجویزوں پر انیک طرح کی طاقت نشٹ اور بھرشٹ کر رہی ہیں ہمارا یہہ وشواس ہے کہ ویدک دھرم دھرم ارتھ ۔ کام ۔ موکش کا پھل داتا ہے ۔ تو پھر کیوں کہ ہم اپنی طاقت دوسرے کاموں میں خرچ کریں ۔ لیکن آریہ سماج کا وشواس جب ہی قایم رہ سکتا ہے ۔ جبکہ آریہ سماج جو کچھ طاقت خرچ کرے وہ سب ویدک دھرم و ویدک ودیا کے پرچار کے لئے کرے ۔ کیونکہ جبکہ چاروں پدارتھوں کی پراپتی ویدک ست ودیا اور ویدک ست دھرم سے بتلائی جاتی ہیں ۔

تو پھر ہمارا چاہئیے پھر ایہہ ہی بتلانا ہے کہ آریہ سماجوں کا ویدک ودیا پر سچا وشواس نہیں ہے ۔ آریہ سماج کی جو کچھ عزت یا شہرت یا پرچار پاسکتا ہی ہے وہ سب ویدک دھرم اور ویدک ودیا کی سچائی اور پرچار کا کارن ہے ۔ واسطے آریہ سماج کو اپنی عزت قایم کرنا اور دھیان پر دینا کرنا ۔ یا مہرشی کے بتائے ہوئے پروگرام کو پورا کرنا منظور ہے تو لگا دو اپنی تمام طاقتوں کو ویدک ودیا کے پھیلانے میں ۔ تعلیم یعنی گوروکل اور ویدک پاٹھ شالاؤں کے ذریعہ اپدیشک اور اپدیشکائیں اور ادھیاپک اور ادھیاپکائیں طیار کرنا ۔ ویدک دھرم کی پستکوں کے ترجمے غیر ملکوں غیرہ زبانوں میں کرنا اور ویدک دھرم کی پستکوں کے ذریعہ پھیلانا ۔ تعلیم کے ذریعہ پھیلانا ۔ کرم کانڈ کے ذریعہ پھیلانا ۔ زبانی اپدیش دوارا پھیلانا ۔ لوکل آریہ بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اس بات کا ہر وقت وچار کرتے رہیں ۔

کہ (۱) مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج نے اپنا جنم سپھل کس کام کے واسطے کیا ۔ اور وہ بھارت ادھارک کیوں کہلائے ۔ (۲) مہرشی نے آریہ ورت کے ادھار کے واسطے کون نسخہ تجویز کیا ۔ (۳) آریہ سماج کے نیم ہمیں کس ودیا کی تعلیم دینا بتلاتے ہیں ۔ (۴) مہرشی کی آخری وصیت کیا بتلاتی ہے ۔ (۵) پروپکارنی کے نیم اور دیگر تحریریں کیا سبق دیتی ہیں ۔ (۶) ستیارتھ پرکاش میں جہاں آریوں کی شکشا کی تجویز بتلائی گئی ہے ۔ وہاں ہمارے لئے کیا اپدیش دیا گیا ہے ۔ اور وہ تجویز گوروکل کی ہے یا کہ اور کچھ ۔ (۷) اگر ان سوالات پر دھیان کیا جاوے گا تو یقین ہے کہ آریہ سماجیں بہت جلد کامیابی کو سامنے دیکھ کر شانتی دھام اور پرمانند کو پراپت ہوں گی ۔ اور مخالفان ویدک ودیا دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں گے

پس اخیر میں میری یہی پرارتھنا ہے کہ آپ گوروکل بنانے کے لئے مستعد ہو کر اور ایک جان ہو کر کام کرو ۔ پھر دیکھو کہ تھوڑے عرصہ میں تمہیں معلوم ہو جاوے گا کہ کوئی کام ناممکن نہیں ہے ۔

آپ کا داس ۔ ہرودواری لال سہاید
آریہ سماج بھوانی ۔

آریہ سماج نجیب آباد کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج نجیب آباد کا وارشک اتسو ۲۲ لغایت ۲۴ فروری ۱۹۱۶ء کو بڑی دھوم دھام سے بخیر و خوبی سماپت ہوا ۔ تقریباً ایک سو آریہ بھائیوں کے باہر سے پدھارے تھے ۔ پنڈت تلسی رام سوامی ۔ پنڈت کرپا رام شرما ۔ لالہ دیو راج منیجر کنیا مہاودیالہ جالندھر بابو بلدیو پرشاد پردھان آریہ سماج بریلی ۔ پنڈت بہو مترشرما اپدیشک شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم و اُتر دیش ۔ اور سوامی وروانند سرسوتی کے اپدیش اور لیکچر ہوئے ۔ نگر کیرتن بھی دوسری فروری کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوا ۔ سب سے آگے اوم اور آریہ سماج کا جھنڈا تھا ۔ اس کے پیچھے پنڈت بہو مترشرما پنڈت اور دو رام پنڈت گنگا رام ۔ پنڈت بنسی دھر آدی اُدھیا دہونی سے وید منتروں کا اُچارن کر رہے تھے ۔ پنڈت بہو مترشرما ۔ سوامی وروانند جی کے ۔۔۔۔ جو جاتے تھے ۔ ان کے پیچھے ہندی کی بھجن منڈلی تھی ۔ ۔۔۔ کی سماج کی کنیا لالہ اندرسین کی منڈلی نے لوگوں کو اپنا گرویدہ کر رکھا تھا کہ آریہ سماج کی سخت سے سخت مخالف ۔۔۔ دوسرے ۔۔۔ پنڈت ۔۔۔ شرما نے ۔۔۔ جس پر ۔۔۔

...رات کو (سالانہ جلسوں پر کہان
...ئے۔ اور ضلع بجنور میں ضلع ہذا کی
...دینا چاہیے۔ ...ں کی مجموعی طاقت سے ایک خاص اُپدیشک
...وں کی ...ردشیوں پر " کا نفرنس بہی ہوئی۔
...یہ دونوں تحریکیں سماج ہذا کی گر گئیں
...ی پاٹھ شالا کے ایک ودیارتھی نے
...ں آٹھ ۶ برس کی ہے کرسی پر کھڑے ہوکر
...یا سُنائی۔ بہر اسی عمر کی ایک کنیا نے ستری
...ی پر ہار پروا کہیان دیا۔ ستھروتاؤں سے
...روپیہ لڑکے اور ایک روپیہ کنیا کو انعام دیا
...ر اُنہوں نے پاٹھ شالا آریہ سماج نجیب آباد
...ن کر دئے۔ پنڈت تلسی رام سوامی نے
...ی سے خوش ہوکر ایک جلد ستیارتھ پرکاش
...کو انعام دیا۔ چار بہاشیوں کے یگیوپویت
...سکار بہی ہوئے۔ الغرض اُتسو بڑی کامیابی
...سمات ہوا۔

آپ کا داس

...ل سنگھ ورما منتری آریہ سماج نجیب آباد۔

...آریہ مسافر مراد آباد میں یہہ اندوہناک
...پڑھ کر ہمیں نہایت شوک ہوا کہ شری مان
...اکٹر اندرمن جی اوپ پردہان آریہ سماج
...لکھنؤ کی ۱۵ سالہ برہمچارنی کماری
...سوشیلا ستوندی کنیا کا
...جنوری کو دیہانت ہوگیا۔ پرماتما
...ڈاکٹر صاحب اور اُن کے پریوار کو شانتی دے۔

...لونکی ناپاک تعلیم سے بچو!

بھوشیہ پران کی پڑتال

...ول اردو۔ مصنفہ لالہ منشی رام جگیا سو قیمت
...محصول ڈاک علاوہ مطبع ست دہرم پرچارک (نیجر)
...جالندھر شہر سے درخواست کریں۔

رقومات

مفصلہ ذیل رقومات دفتر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب لاہور میں ماہ دسمبر ۱۸۹۹ء میں وصول ہوئیں۔

ویدپرچار فنڈ

منتری آریہ سماج ڈُنڈھاوت	عہ
لالہ روشن لعل آریہ سماج مری معرفت سادہو برہانند	بعہ
منتری آریہ سماج حافظ آباد	بعہ
لالہ بالک رام ٹھیکہ دار لایل پور (واسطے مُکت پنڈت تنسوناتھ مصر)	۵ روپے
منتری آریہ سماج بٹھنڈا ایضاً ...	۳۵ روپے
لالہ رلا رام جی گوجرانوالہ	سے
منتری آریہ سماج کوئٹہ	لعہ
بہائی کاہن سنگھ ممبر آریہ سماج شملہ معرفت پنڈت ہیراج	عہ
سردار راندر سنگھ خزانچی ممباسہ (افریقہ)	عہ

گوروکل فنڈ

منتری آریہ سماج دینا نگر	عہ
پٹھانکوٹ معرفت لالہ منشی رام جی	للعہ
سٹیشن ماسٹر سوہل ایضاً	عہ
بابو حکومت رائے سب پلیٹ لیر بہکر (سندہ ساگر)	عہ
منتری آریہ سماج حافظ آباد	لعہ
پنڈت بال گوبند شکل منتری آریہ سماج گنیش گنج (لکھنؤ)	عہ
لالہ رلا رام جی گوجرانوالہ	عہ
پنڈت پورن آنند	عہ
بابو دیوان چند سٹیشن ماسٹر کچی کہوہ	عہ
منتری آریہ سماج بہڑائچ (اودہ)	عہ

بہائی کاہن سنگھ ممبر آریہ سماج شملہ معرفت پنڈت ہیراج	عہ

چار آنہ مشن فنڈ

منتری آریہ سماج لودہانہ	عہ

وشالنس

منتری آریہ سماج لالہ موسے	عہ

لیکھرام میموریل فنڈ

منتری آریہ سماج حافظ آباد۔	عہ
لالہ رلا رام گوجرانوالہ	عہ

زرامانت

کنیا مہاودیالہ جلندھر

منتری آریہ سماج حافظ آباد	عہ
لالہ رلا رام گوجرانوالہ	عہ
بہائی کاہن سنگھ ممبر آریہ سماج شملہ معرفت پنڈت ہیراج۔	عہ

کنیا اناتھ آلہ جلندھر

منتری آریہ سماج حافظ آباد	للعہ
لالہ رلا رام گوجرانوالہ	عہ

یتیم خانہ بریلی

منتری آریہ سماج حافظ آباد	سے
میزان زرامانت ...	للعہ
میزان کل	۱۰

العبد

شیودیال منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب

مفصلہ ذیل رقوم دفتر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب لاہور میں ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء میں وصول ہوئیں

ویدپرچار فنڈ

منتری آریہ سماج فورٹ سنڈیمن۔	عہ
لالہ کیول رام منتری آریہ سماج راولپنڈی	عہ
منتری آریہ سماج پشاور	عہ

...Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لالہ گنگا رام مباسہ (افریقہ)......	[illegible]
لالہ کیول رام منتری آریہ سماج راولپنڈی	[illegible]
منتری آریہ سماج لودہانہ	[illegible]
ایضاً جلندہر شہر.................	[illegible]
ایضاً گجرات	[illegible]
ایضاً جگادہری	[illegible]
ایضاً مالیر کوٹلہ	[illegible]
ایضاً دہلی (معرفت پنڈت گردہاری لال	[illegible]

پرچار وان پاتر

منتری آریہ سماج کرنال........	۱۵ ا/

چار آنہ مشن فنڈ

منتری آریہ سماج کرنال	[illegible]
ایضاً لالہ موسلے	[illegible]
ایضاً گجرات	[illegible]

وشانس

منتری آریہ سماج پشاور.........	[illegible]
ایضاً گجرات	[illegible]
ایضاً جگادہری	[illegible]
ایضاً ملاہر (ضلع کرنال)....	[illegible]

مدراس پرچار فنڈ

منتری آریہ سماج پشاور.........	[illegible]

گورو کل فنڈ

لالہ خوشحال چند ٹانک نواسی.....	[illegible]
لالہ ابیں چند وسوج بہڑائچ (اودہ) معرفت لالہ تولا رام.........	[illegible]
پنڈت گنگا رام منتری آریہ سماج مظفرگڑہ (تیسری قسط)....	[illegible]
لالہ رامچیداس والیس پریزیڈنٹ آریہ سماج لکھنو معرفت لالہ تولا رام...	[illegible]
لالہ گنپتا خان خزانچی آریہ سماج فورٹ منڈیمز	[illegible]
منتری آریہ سماج سانگلہ.........	[illegible]
لالہ کیول رام منتری آریہ سماج راولپنڈی	1025

سردار لبشن سنگہ پردہان آریہ سماج بہاگووال	[illegible]
چودہری ٹہاکرداس پردہان آریہ سماج دہرم سالہ......	[illegible]
منتری آریہ سماج لودہانہ	[illegible]
ایضاً گوجرانوالہ (معرفت لالہ تولا رام...............	[illegible]
سردار سندر سنگہ وگنگا رام ممباسا (افریقہ)	[illegible]
لالہ چونی لال ہاسپٹل اسسٹنٹ جاتی پورہ (اتناگری).....	[illegible]
منتری آریہ سماج جلندہر شہر..	[illegible]
لالہ نتہا سنگہ اور سمیر امیر پور براہ لائل پور..........	[illegible]
منتری آریہ سماج گوجرانوالہ (معرفت لالہ تولا رام.....	[illegible]
منتری آریہ سماج بنوں (تیسری قسط)	[illegible]
ایضاً قادیاں...........	[illegible]
ایضاً منٹگمری............	[illegible]
گپت دان	[illegible]
منتری آریہ سماج امرتسر ...	1200

زر امانت

لالہ نانک چند پنڈ دادنخان....	[illegible]

ودہوا سہایک فنڈ

لالہ تولا رام ایس۔ ڈی۔ او ملتائی (سنٹرل پراوینس) معرفت پنڈت سمبہو شرما۔	[illegible]

کنیا مہاودیالہ

منتری آریہ سماج پشاور.....	[illegible]

ویدک پاٹھ شالا (ماسٹر درگا پرشاد)

منتری آریہ سماج کرنال......	[illegible]

دستخط منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب لاہور

خدمت عام کا سلسلہ

ہز ہائی نس آغا خان پیر خواجگان کی عجیب فیاضی....

تھوڑا عرصہ ہوا۔ آپ زنجبار کے ملک میں گئے تھے۔ وہاں خوجہ لوگوں کے واسطے آپ کی رونق افروزی بہت ہی مبارک ہوئی۔ صاحب ممدوح نے اپنے پیرووں کے واسطے بہاں عجیب عجیب نصیحتیں اور صلاحیں دیں۔ وہاں طرفہ یہ کہ روپیوں کی بھی خوب مدد دی۔ آپ نے وہاں پر ایک ... قایم کیا۔ اور ایک بنگلہ بمعہ احاطہ مالیتی چالیس ہزار روپیہ بلا کرایہ برائے استعمال دیا۔ اُس میں بائیسکل۔ کرکٹ۔ فٹ بال۔ ٹینس کے واسطے جگہ بنائی۔ اور بنگلہ کے اندر بلیرڈ روم و کتب خانہ بنایا۔ اور مبلغ ... روپیہ ورزش کے سامان بہم پہونچانے کیلئے دیا۔ اور وہاں کے ایک مدرسہ کے واسطے ایک عالیشان مکان دینے کا وعدہ کیا۔

کیا خوب ہو کہ ہمارے ملک کے سنت و پیر و گوسائیں و گورو وغیرہ جو مثل آغا صاحب کے ہم لوگوں سے نذرانہ لیتے ہیں وہ بھی اپنے پیرو لوگوں کی بہبودی کے واسطے خرچ کریں۔ (رام رکھا)

غلام کون ہے

جو کمزور اور غریب کی حمایت نہیں کرتا ہو وہ غلام ہے۔

(۲) جو گالیوں اور نفرت سے ڈرتا ہے۔ وہ غلام ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

(۳) جو سچ بولنے کے موقعہ پر چپ ہو جاتا ہے وہ غلام ہے
(۴) اور سب سے بڑھ کر ادنےٰ درجہ کا وہ غلام ہے
جو راست بازوں کی ہمراہی نہیں کرتا ہے -
(رام رکہا)

چینی بزرگ کنفوشیش کی نسبت ایک روایت

تین ہزار برس گذرے کہ چین میں ایک چھوٹا سا بچہ تہا جس کے علم اور نیکی کی کہانیاں چین میں اب تک گھر گھر میں مشہور ہیں - اُس کا نام کنفوشیش تہا - جب وہ چار سال کی عمر میں تہا - اُس کو علم کا ازحد شوق تہا - اور دوسروں کو بہی سکہلانے کا ازحد شوق تہا - لوگ اُسکی رفتار دکردار دیکہکر حیران ہوتے تہے - ایک روز چھہ برس کی عمر میں جبکہ کتاب ہاتہہ میں لیئے ایک باغ میں بیٹہا تہا اُس کے پاس کانچ کا ٹب پانی کا پڑا تہا - اور وہ نہایت ہی قیمتی تہا - ایک زمیندار کا بچہ آہستہ آہستہ ٹب کے پاس جاکر اُس میں دیکہنے لگا - جو اُس میں گر گیا - کنفوشیش اُس کے بچانے کی بتہیری کوشش کرتا تہا مگر چونکہ پانی زیادہ تہا - اسلئے کچھ نہ ہو سکتا تہا - آخر اُس نے ٹب کو پتہر سے مار کر توڑ دیا اور پانی گر کر لڑکا بچ گیا - اب کنفوشیش بچارا ٹب کے نقصان ہونے سے ڈرتا تہا - مگر قوم نے اُس کو مرحبا کہا اور معاف کیا - (رام رکہا)

قوم کے خیرخواہوں کیلئے بچپن کی شادی کا نقصان

لیڈی ڈاکٹروں نے ہندوستان میں ایک نئی تحقیقات بہم پہونچائی ہے - کہ بچپن کی شادی

ہیں علاوہ بہت سارے نقصانوں کے مرد کمزور ہو جاتے ہیں - اور اولاد نہایت کمزور پیدا ہوتی ہے - جو اکثر بچپن ہی میں اپنے والدین کو داغ مفارقت دیکر اُن کے غم کو دوبالا کر دیتے ہیں - ایک تو بہت بڑا نقصان یہہ ہے کہ بہت تہوڑی عورتیں زچہ خانہ کی تکلیف سے جانبر ہوتی ہیں - دوسرا اسی قسم کی موتوں کی اوسط بڑہ رہی ہے - خیرخواہان ملک توجہ فرماویں - اور کچھہ اصلاح کریں ◆

راقم
رام رکہا ال انسپکٹر ڈاکخانجات کوئٹہ ◆

اشتہارات

دمہ کا کامل علاج

نمبر ۱۱ — $\frac{۳۹}{۱۲}$

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وے بابو جگپت رائے محلہ ورگا کنڈ شہر بنارس آکر رجوع کریں - ان کے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو کہ جن کو مرض پچیس ۲۵ تیس ۳۰ و چالیس ۴۰ برس کا تہا یا کہ پیدایشی خاندانی یا بلغمی تہا آرام ہوا ہے - اُن کے علاج سے شفایاب ہو جانے کے بعد دمہ زندگی بہر نہیں ہوتا - اور ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں ◆ جو مریض ہر اتوار کو بارہ بجے سے دو بجے تک اُن کے پاس جاتے ہیں اُن کا علاج وے مفت اور ادویات بہی مفت ہی دیتے ہیں - بذریعہ خط وکتابت علاج کرانے والے مریضوں سے کچھ خرچ اشاعت اشتہارات و کلرک وغیرہ لیا جاتا ہے ◆

ضروری نوٹس

مجھے ہندو ہوٹل لاہور کے لیے ایک لائق اور تجربہکار انگریزی خواندہ مینیجر کی ضرورت ہے تنخواہ علاوہ خوراک و رہایش کے [illegible] ماہوار حسب لیاقت دیجاویگی درخواست کنندگان اپنے تجربہ کا حال مفصل لکھا جاوے - دو صد روپیہ کی ضمانت لی جاویگی ◆

المشتہر { متہرا داس پوری پروپرائیٹر ہندو ہوٹل لاہور ◆

ضرور پڑہ دیں

ہمارے اُتساہی بہائی لالہ مرلیدہر جی پوری گورداسپور سے دریافت فرماتے ہیں کہ کیا پنجاب میں کوئی ایسا کارخانہ ہے جہاں پُرانی سوتی وزنانی کپڑوں کی مانگ ہو - اگر کسی بہائی کو اس بارہ میں کچھ معلوم ہو تو کرپا کرکے ہمیں مطلع فرما دیں - لالہ صاحب چاہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا کارخانہ ہو تو پرانے پارچات اکٹھے کرواکر قیمت اُن کی بدولت پرچارفنڈ داخل کیا کریں ◆ (ایڈیٹر) -

برہمی وبرو ہک بہسم یعنی دماغی قوت بڑہانے کی دوائی -

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایک مہاتما سے ملی - کمزور دماغ والوں - کند ذہن طلباء کے لئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے - ایک پوڑیہ کے واسطے (عمہ) جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے -

ویریہ وردہک بہسم یعنی دہاتو پشٹی کی دوائی -

یہہ دوائی جریان منی اور ضعف سوزاک کیلئے ازحد مفید ہے - یکماہ میں چار خوراک استعمال کرنیسے نہ صرف کلیہ ان بیماریوں کو جڑ سے اُکہاڑتی ہے - ایک ماہ کے لیئے قیمت فی پوڑیہ عہ

المشتہر
سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور ◆

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہون سامگری

نہایت توجہہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سوگندہت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان ماننیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں طیار کرتا ہوں ۔ سامگری بہت زیادہ مقدار میں طیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں ۔ بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار اور زیادہ دیرپا ہے ۔ نرخ ۹ ر سیر عہ ۸ ر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے ۔ سگندہت دھوپ نرخ عہ ۸ ر بھر کے بند پیکٹوں میں ملتا ہے ۔ چندر ہوکس ٹانک یہہ لاثانی دوائی ذایل شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے برخلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے ۔ تقویت باہ ۔ دماغ معدہ ۔ جگر ۔ گردہ ۔ مثانہ اس کے خاص اصول ہیں ۔ دردپشت ۔ خرف ۔ بے چین خوابی جنہلام تسلسل ۔ چہرہ پر کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کا کام مزید بیان ہے ۔ یہہ اعلےٰ درجہ کی مفرح دل ۔ حفظ اور مزید منی قیمت فی بکس اکیس تولہ جو دس روز کی خوراک ہے (عہ) سفوف مجرب جریان ۔ سیلان منی کہنہ رقانت کو گاڑھا کرتی ہے ۔ قیمت فی بکس ۲۰ روز کے استعمال کے لئے (عہ) **کلیان انجن** واسطے بصر عجیب الاثر ہے ۔ پانی جانا ۔ خارش ۔ دھند جالا ۔ پڑوال ۔ جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے ۔ قیمت ایک تولہ (عہ) **نوٹ** دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال کیجاتی ہے ۔ جو صاحب چاہیں منگائیں

المشتہر

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی ۔

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ !

گورمکھی رتھ سمبا پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتمارام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۔ ضخامت کتاب ۲۳۵ بڑی تقطیع کے صفحہ کی ہے ۔ قیمت غیر مجلد کتاب کی عہ اور مجلد کی ۱۲ ہے ۔

کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ہر فی جلد کمیشن دیا جاتا ہے ۔ جالندھر میں مطبع ست دھرم پرچارک کرنال میں لالہ کرتارام جی آریہ سبھاسد ۔ اور لاہور میں لالہ سیتارام جی سوداگر نکڑی انارکلی کے پتہ سے کتاب مذکور ملسکتی ہے ۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا فائدہ اُٹھانا چاہئے ۔

المشتہر کرتارام سبھاسد آریہ سماج کرنال ۔

قیمت میں رعایت

ذیل کی کتابوں کی قیمت صرف ۱۵ فروری ۱۹۰۹ء کیلئے نصف کردی ہے

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
گیتا اردو	۸ر	۴ر
تت ونیتا رشی کی کتھا ...	۲ر	ار
بال بواہ ناٹک	۴ر	۲ر
آریہ سدہانت مکتاولی	۴ر	۲ر
دیا کھیان مکتاولی	عہ	۸ر
ایضاً ...... ایضاً	۱۰ر	۵ر
ست بربی مہانند ناول ...	۴ر	۲ر
چنڈال یوگ ناول	۴ر	۲ر
روس کا مشہور نہلسٹ فرقہ ...	ار	۱۰
شاستر ارتھ جالندھر شہر ...	۵ر	۲ر

(یہہ سب کتابیں اردو میں ہیں)

المشتہر منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر

ضرورت ہے ۔

میرے ایک پونجابی کہتری عمر تخمیناً ۲۳ سال ملازم بعہدہ سب اوورسیر تنخواہ بلا حساب ماہوار کسی ایسی لڑکیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو از قوم پونجابی ہو جسکی عمر ۱۳ و ۱۶ سال کے اندر ہو مفصل حالات بندہ سے دریافت ہو سکتے ہیں ۔ **المشتہر** دیال چند اوپ پردہان آریہ سماج سہ بنگرہ

استاد کی ضرورت

ایک آریہ بھائی کے لڑکوں کو گھر میں تعلیم دینے کے لئے ایک نیک چلن استاد کی ضرورت ہے جسکی دو پیری زبان سنسکرت ہو ۔ انٹرنس یا مڈل تک تعلیم دیسکتا ہو تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی درخواستیں بنام ایڈیٹر

پانچہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

ہزاروں میڈیکل کالج کے پروفیسروں معزز ڈاکٹروں والیان ریاست اور ریاست کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا کے آنکھوں کے مریضوں پر اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال بینائی بڑھجاتی ہے اور عینک کی بہی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکہی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اوٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بہر کے لئے کافی ہے ؏ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ؏ خالص ممیرہ فی ماشہ ؏ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ؏ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے۔ **المشتہر** میاں سنگہ مقام ٹبالہ۔

تازہ سندات	ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔	تازہ سندات

بوجہ عدم گنجایش چند صاحبان کے صرف نام نامی معہ عہدہ درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کے مفید بلکہ اکسیر ہونیکی بابت تصدیق فرمائی ہے مفصل سرٹیفکیٹ درخواست کرنے پر ارسال کئے جاویں گے۔

(۱) جناب ڈاکٹر ڈی ایم سانگلے صاحب بہادر ایم بی سی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ (۲) جناب کرنیل ایٹ بیری صاحب بہادر ریٹائرڈ بریگیڈ کوٹھ (۳) جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب ایل ایم ایس آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۴) جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۵) جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گھوس ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور و آنریری سرجن گورنر جنرل کشور ہند (۶) جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ (۷) جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب کول پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۸) جناب ڈاکٹر بھگوان شنی رام صاحب میڈیکل افسر ریاست نیپال (۹) جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفا خانہ مہاراجہ ریاست حیدرآباد دکن۔ (۱۰) جناب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب میڈیکل افسر شفا خانہ نگرانگ سرحد ملک آسام (۱۱) جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ایل ایم ایس ڈاکٹر حضور نواب صاحب والئے ریاست بہاولپور۔ (۱۲) جناب سری مہاراجہ صاحب چتر پال سنگ صاحب بہادر ریاست مہگوان اودہ (۱۳) جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی (۱۴) جناب سر مہاراجہ صاحب ریاست گوالیر۔ (۱۵) جناب سر مہاراجہ صاحب والئے ریاست کشن کوٹ۔ (۱۶) جناب خان بہادر نواب محمد حیات خاں صاحب سی ایس آئی ڈویژنل و شش جج قسمت جالندہر شہر (۱۷) جناب سردار نہال سنگہ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ۔ (۱۸) جناب دیوان اودہو داس صاحب بہادر ڈپٹی اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر کشور ہند (۱۹) جناب خان بہادر آغا محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس بہاولپور (۲۰) جناب رائے بہادر سردار گوپال سنگ کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس بہاسوں ملک برہما ـــــ

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے پانچ شنبہ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے -

المشتہر میاں سنگہ الہووالیہ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

اگرچہ ... مگر ہر ایک مہلک امراض کو جڑ سے اکھاڑ [illegible]
... پرانے سے پرانے امراض کو قلیل عرصہ میں شفا بخشنے والی ... [illegible]
... ہومیوپیتھک علاج ہر دلعزیز ہو رہا ہے بلکہ ہر ایک دوا کی قیمت ... [illegible]
... ادویات بطریق نمونہ ہدیہ ناظرین ہیں جو قیمت نقد بھیجنے یا وی پی ... [illegible]
... اور لاثانی

علاج ... [illegible]

نامردی کی ... [illegible]

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو۔ آتشک کے باعث کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ وجع المفاصل خارش وغیرہ کل تکالیف کو اکسیر کے استعمال سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ۲ خورد شیشی (۱)

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ پر ہو آتا ہو اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ ۳ شیشی کلاں (۳)

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے۔ ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ شیشی کلاں ۱۲

رفیق جواناں دافع جریان رقت منی و احتلام سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (۳)

دافع پیپ سوزاک و قرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دافع پیپ کے چند روز کے استعمال سے پیشاب کی جلن پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے۔ قیمت دو شیشی خورد ۱ دو شیشی کلاں (۲)۔

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور مجرب تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دو شیشی خورد (۱)

آرام بخش۔ دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اسکا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ۲ معہ مرہم (۳)

مصفّی خون تمام جلدی امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے اسکا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں دو روپیہ (۲)

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد شکایات دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں (۲)

دافع سم دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی ۲ اور معہ مرہم تین روپیہ (۳)

دل کشا دافع قبض دائمی کے لئے از حد مفید ہے قیمت دو شیشی کلاں صرف دو روپیہ (۲)

ضیا و صحت دافع بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو قیمت تین شیشی کلاں (۳)

نوٹ علاوہ انکے ہر ایک بیماری کی مجرب دوائی حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں میں ایک کی دو دوا ہے اور خورد میں ۱۰ یوم کی ہو گی۔ ہر ایک دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا ضروری ہے۔

نوٹ بوجہ عدم گنجائش سارٹیفکیٹ وغیرہ درج نہیں ہو سکے۔ اگر کسی صاحب نے دیکھنے ہوں تو حسب ذیل پتہ پر درخواست کر کے منگا سکتے ہیں۔

المشتہر پنڈت رامچند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر حاذق ہومیوپیتھک ہسپتال بہاول پور

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شائع ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे ॥

قیمت بہر صورت بہ پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ۔ ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخبار وی پی ارسال ہوگا

دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جالندھر شہر (پنجاب) شایع ہوتا ہے | سمت ۱۹۵۶

مجرب ادویات

ادویہ ذیل جو امراض کو دور کرنے میں تیر بہدف حکم رکھتی ہیں قیمت یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ **کشتہ نقرہ** اس کے کہانیسے دل و دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہوجاتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبیلٹی) کو لاثانی ہے مفید ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کیلئے اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ **روغن مسیحا**۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مجلوق و سست آدمیوں کیلئے مفید

ہے۔ رگیں و پٹھے درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی پیدا ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ ۱ روپیہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اور گلا ہوا ہو۔ سوراخ بھی ہو گیا ہو تو بغیر تکلیف کے درست ہو جاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ کی

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جس جہان میں اس کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ ... جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو۔ تو بیدک پرانے طریق سے معالجہ کیا جاویگا

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

بواہ کی ضرورت

ایک شخص ذات اگروال جیطل گوت رہنے والا ضلع ... سیہارنپور ... بعہدہ سب اوورسیری بمشاہرہ ... ماہوار عمر ۲۲ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں خط و کتابت بنام لالہ گوکل چند سب اوورسیر کیمپ ڈاکخانہ ... ضلع ...

چھارہ ہوتی ہیں + المشتہر گوکل چند سب اوورسیر

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی

کے لئے ایک نہایت عمدہ نسخہ

میری پاس ایک ایورویدک چلتا (طبابت ہندی) کا جوہر ایک مجرب جیوتی پربکاشک سرسوتی نام تیل بوٹی کا تیار کیا ہوا ہے جسکو مصری ڈال کر گئو کے دودھ میں ... روز پینے سے عقل و قیاس اور فہم و فراست حافظہ ذہن یادداشت و زبان کی تیزی میں اسقدر ترقی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوائے اس کے یہ تیل بعض دماغی ... کی درستی بلغم و بادی کے دور کرنے میں لاثانی ہے۔ مگر قدرے تلخ ہے قیمت فی شیشی ... کم قیمت کی بوتل نہ ملیگی۔ ماسوائے دیگر ہر ایک امراض کی مجرب ادویات بھی موجود ہیں۔ علاوہ ان کے **تمر ناشک سرمہ** آنکھوں کی ہر ایک مرض کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ ... بند پیکٹ ہے بمعہ ترکیب استعمال۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

المشتہر

وشوا ناتھ شرما۔ وید گنیا ... جالندھر شہر

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کنیا کیلئے برکی ضرورت

ایک کنیا کیلئے بر کی ضرورت ہے جو چار گھر سیٹھ - کھنہ یا ملہوترہ کھتری ہو - عمر جسکی ۱۸ یا ۲۲ برس کے درمیان ہو صحت بدنی ٹھیک ہو - خوبصورت ہو - کوئی عضو ناکارہ نہ ہو - برسر روزگار ہو - اگر تعلیم پاتا ہو تو کم از کم ایف - اے پاس ہو - اس کے بارہ میں تمام خط و کتابت بنام لالہ تیلو مل منتری آریہ سماج جلندھر ہونی چاہئیں -

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کے لئے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے - ریٹ مقررہ ہے **المشتہر**
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

نہ خریدو گے تو پچھتاؤ گے

دنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اوپن کیس کیلس پن والی ۱۸ سائیز جویل سنہری پرزے قریبا مفت یعنی ۶ روپیہ و ہزار ہا فروخت ہو رہی ہے - گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا ہے - گھڑیاں کلاک ٹائم پیس - باجے زنجیر وغیرہ بکفایت ملسکتی ہیں - شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں - معہ چمڑہ ورسٹ گھڑی کلائی پر باندھنے کی ۶ روپیہ کو مل سکتی ہے -

المشتہر
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز ان بازار صدر چھاؤنی جلندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے - کہ ہماری لائبریری میں چھ سو قسم کی انگریزی - اردو - ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی پنڈت گورودت ودیارتھی - لالہ منشی رام - پنڈت لیکھرام آریہ مسافر - منشی چمن لال - پنڈت کرپا رام شرما - لالہ دیوراج ماسٹر درگا پرشاد - پنڈت بھیم سین شرما - بابو کاشی رام کھتری - رائے ٹھاکر دت - لالہ مینو نداس - بابو بھگا رام وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے - اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں - اور بھومکا تذمہ بابو نہال سنگھ کرنال نویسی بھی برائے فروخت موجود ہے قیمت ۸ **المشتہر** گلاب چند ل لائبریرین آریہ سماج لاہور - وچھووالی -

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس - دوتہی - سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائی جاتے ہیں - ہمدردان ملک کی خدمت میں باد بالتماس ہے - کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں - علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاربند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی - جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا - صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے - عدم واپسی نمونہ پر ۶ چارج ہوں گے - مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا - **المشتہر**
جیرا مداس متھراداس پروپرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانیکے لئے نہایت عمدہ موقع

بتیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کیجاتی ہیں -

جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بدنتائج مثلاً فساد خون کی نہایت مجرب دوائی ۸ اور (۱۲)

سوزاک کی مجرب دوائی چندہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (۲)

نروائن ٹانک پلز - ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کیلئے نہایت ہی اکسیر ہے - پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے قیمت .... (۱۲)

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے .... (۱)

طحال کی مجرب دوائی .... (۲)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ...... (۱۱)

ضعف جگر کی مجرب دوائی (۲)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی (۲)

نامردی کی بے نظیر مجرب دوائی (۵)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں - جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں - بہت کفایت سے ملسکتی ہیں - پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے -

المشتہر
پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر و منیجر کارخانہ دوا و میڈیکل و ہسپتال جالندھر شہر -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۱۴ پھاگن سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۰ء جلندھر شہر | نمبر ۴۶

سنہ کی گنتی

لاہور کے لاٹ پادری اور طلبا کو وعظ

پچھلے دنوں لاہور میں بشپ آف لاہور (لاٹ پادری) نے سکولوں اور کالجوں کے طلباء کے روبرو فورمن کرسچن کالج میں وعظ کیا جہاں تک روانی اور الفاظ کی موزونیت کا تعلق ہے وعظ خاصہ تھا مگر مطلب کو اگر لیا جاوے تو نوجوانوں کو گمراہ اور دلدل جہالت میں غرق کرنیوالا تھا۔ لاٹ پادری صاحب نے طلباء کے یہہ امر ذہن نشین کرنے کی جدوجہد کی کہ حضرت عیسیٰ مسیح مصلوب ہونیکے بعد قبر میں دبائے گئے تھے۔ اور وہاں سے چند یوم کے بعد مع جسم جان نکلکر آسمان پر چڑھ گئے۔ اور وہاں خدا کے دائیں ہاتھ بیٹھ گئے۔ اِس جگہہ سے وہ انسانوں کی شفاعت کرایا کرتے ہیں۔ یعنے اپنے پیرو کاروں کے گناہ خدا سے سفارش کرکے بخشوایا کرتے ہیں افسوس جن کالجوں اور مدرسوں میں ایسے ایسے وعظ ہوں اور طلباء کو ایسی تعلیم دیجاوے۔ وہاں بہتری کی کیا اُمید کیجا سکتی ہے۔ کیا لطف ہے کہ ایک طرف سائنس اور فلسفہ کا فشا رکھنا اور دوسری طرف ایسی ایسی کہانیاں سُنانا کہ جنکو ہمارے دیہات کی بُڈھی عورتیں بھی باور نہ کریں ؞

رومن کیتھولک عیسائیوں کے عقائد میں بڑا بھاری انقلاب

درحقیقت ابتدائی اور اصلی عیسائی رومن کیتھولک ہیں پروٹسٹنٹ عیسائی جو ہر جگہہ پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یا جن کے پادری ہر جگہہ انجیل کی وعظ سنا لوگوں کو عیسائی کرنیکی جدوجہد کرتے ہیں یہہ لوتھر کے پیرو کار ہیں۔ لوتھر نے عیسائی مت کی انتہا درجہ کی جہالت سے تنگ آکر اپنی لیاقت کے مطابق اصلاح کرائی تھی۔ مگر وہ بھی عیسوی مت کے کئی بنیادی اصولوں کو بدل اور بدلوا نہ سکا رومن کیتھولک عیسائیوں ابھی تک اٹلی۔ آئرلینڈ اور فرانس وغیرہ میں بہت زور ہے مگر ہندوستان میں بعض بڑے بڑے مقامات اور چھاؤنیوں میں ان کے گرجے پائے جاتے ہیں۔ مگر شاذونادر یہ لوگ عوام میں وعظ کرتے ہیں یا کسی سے آمادہ بحث ہوتے ہیں۔ انکے گرجوں میں بجنسہ ویسی ہی کارروائیاں ہوتی ہیں جیسی کہ پورانک مندروں میں۔ اور یہہ لوگ پوپ کو حضرت عیسیٰ مسیح کا قائم مقام خیال کرتے ہیں۔ حال میں انگلستان کے سربرآوردہ رسالہ نائنٹینتھ سنچری میں ڈاکٹر سنٹ جارج میوارٹ صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ رومن کیتھولک عیسائیوں کی مذہبی دُنیا میں غضب کا انقلاب واقعہ ہوا ہے۔ اور اِس انقلاب کو درحقیقت مبارک سمجھنا چاہئے۔ ڈاکٹر میوارٹ صاحب خود رومن کیتھولک عیسائی ہیں اس لئے اُنکی شہادت زیادہ قابل وقعت ہے وہ لکھتے ہیں کہ اب تعلیم یافتہ رومن کیتھولک عیسائیوں کا یہ خیال نہیں رہا ہے۔ کہ آسمان فرش بلور کا بنا ہوا ہے۔ اور نہ وہ کوہ آتش فشاں کو جہنمی آگ سمجھتے ہیں۔ اور نہ وہ یہہ مانتے ہیں کہ ایک دفعہ انسانوں کو بچانے کے لئے خدا اپنے آسمانی تخت سے اُترکر انسان کے قالب میں آگیا جسو اُس نے اپنی صورت پر بنایا تھا۔ ڈاکٹر میوارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ اب روشن دماغ رومن کیتھولک عیسائی یہہ نہیں مانتے۔ کہ جو ہمارے گرجے کا معتقد نہیں ہے۔ اُسے نجات نہیں ملیگی۔ اب وہ کہتے ہیں۔ کہ کوئی شخص خواہ وہ بالکل عیسائی نہ ہو۔ مگر خدا پرست ہو۔ اور اپنی زندگی نیکی سے بسر کرے۔ اُسے ویسی ہی اعلےٰ درجہ کی نجات ملیگی جیسی کہ ایک پرہیزگار عیسائی کو۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے رومن کیتھولک عیسائی سود خوری کو گناہ سمجھتے تھے۔ مگر اب ایسا خیال نہیں کرتے۔ حسب اجازت پوپ جو لاٹریاں ڈالی جاتی ہیں۔ اور سرکاری اجازت لیکر جو جُوا کھیلا جاتا ہے۔ اُسے بھی وہ بُرا سمجھنے لگ گئے ہیں (گویا پوپ کے فرمان کو بھی اس بارہ میں حقیر سمجھتے ہیں۔) ڈاکٹر میوارٹ صاحب رقمطراز ہیں کہ اب رومن کیتھولک عیسائی جادو۔ ٹونے ٹوٹکے جنتر منتر کو بھی توہمات باطلہ قرار دیتے ہیں اور اپنے مذہب کی اس ہدایت کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ کہ کافر جو رومن کیتھولک عیسائیوں کی تعلیم کو بُرا کہے اُس کے پیٹ میں تلوار جہاں تک کہ وہ جاسکے جانے دو۔ نیز ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ رومن کیتھولک عیسائی مذہب کے معاملات میں نکتہ چینی اور شکوک پیدا کرنے اور رفع کرنے کو بہت کچھہ اچھا خیال کرنے لگ گئے ہیں۔ پہلے اُنکا یہ قول تھا کہ جو کوئی پوپ کے فرمان پر شک کرے وہ کافر ہے۔ ڈاکٹر میوارٹ صاحب صاف صاف لکھتے ہیں کہ اب پڑھے لکھے رومن کیتھولک عیسائی یہہ نہیں قبول کرتے کہ انجیل الہامی کتاب ہے۔ اور اسکا حرف حرف خدا کی جانب سے ہے۔ اور نہ وہ آدم اور حوا کے قصہ کو صحیح تواریخی مانتے ہیں۔ اور نہ وہ یہہ تسلیم کرتے ہیں کہ مبادا آدمی ایک مینار بناکر آسمانوں پر چڑھ جاویں اور خدا کو دق کریں جسوجہ سے خدا نے انسانوں کی زبانوں میں تفاوت پیدا کردیا۔ اور نہ وہ یہہ گپ سچی سمجھتے ہیں کہ جوشوا اور یشعیا نے زمین کو اس کے محور کے گرد چکر لگانے میں روکا۔ ڈاکٹر میوارٹ صاحب کا بیان ہے کہ اب سنجیدہ رومن کیتھولک عیسائی پوپ کے احکام کو وحی آسمانی نہیں سمجھتے بلکہ انہیں

معقول بحثیں پیدا کرتے ہیں - اور نہ وہ شیطان اور عیسی کے کفارہ کے مسئلہ کو بھی برصداقت سمجھتے ہیں - اب وہ یہہ نہیں مانتے کہ عیسی نے سولی پر چڑھنے سے تمام لوگوں کے گناہ بخشوا دیئے وغیرہ وغیرہ - اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ ویدک دھرم کی جے نہیں ہے؟ ٭

براہمومت کا فرقہ نوبدہان بھی ایک نہیں ہے -

یہہ تو ہمارے ناظرین کو پہلے ہی معلوم ہوگا کہ براہمو سماج کے پہلے فرقے تین ہیں - ایک آدی دوسرا نوبدہان اور تیسرا سادہارن - مگر اب براہمو پرچوں سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے فرقوں کے بھی فرقے ہیں - چنانچہ حال میں مہا راجہ صاحب کوچ بہار نے نوبدہان براہموؤں کے مختلف قسم کے اپدیشکوں کو اپنے محل میں مدعو کیا - اور متواتر جلسے کرکے اور اپنے ذاتی رسوخ اور اقتدار سے انہیں اس امر پر آمادہ کیا کہ امسال وہ سب ملکر اپنا سالانہ جلسہ کریں بمشکل تمام یہہ فیصلہ منظور ہوا - اس پر نصف درجن سے ہی کم پنجاب کے نوبدہان براہموؤں کے پرچہ تہیسٹ نے بہت مسرت کا اظہار کیا تہا - لیکن ہفتہ دو ہفتہ بعد ہی اُسے ایک اور نوبدہانی پرچہ کے حوالہ سے یہہ لکھنے کی ضرورت لاحق ہوئی - کہ ابہی یہہ صلح خام ہے اور اتحاد ابتدائی منزل میں ہے - حقیقت یہہ ہے کہ جیسی براہمو سماج کی تواریخ اول سے آخر تک ناکامی کی مجسم تصویر ہے - ویسی اور کوئی نہیں نظر آتی -

کیمبرج یونیورسٹی اور مضمون نگاری کے لئے انعام

حال میں کیمبرج یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال سر پی رسی گرم مست لینٹ صاحب کا مقرر کردہ انعام اس شخص کو ملے گا جو سب سے اعلیٰ درجہ کا مضمون "براہمو سماج - اور آریہ سماج اور ان کی عیسائی مت سے قرابت" پر لکھیگا - مضمون نامہ نگار کلکتہ ایسے بی - اے اور ایم - اے ہونے چاہئیں جنہوں نے اب سے دس سال کے اندر اندر یونیورسٹی کی ڈگریاں حاصل کی ہوئی ہوں - مضمون انگریزی زبان میں ہو - اور ۱۰ ار نومبر سنہ ۱۹۰۰ع تک کیمبرج یونیورسٹی کے دفتر میں پہونچ جاوے - بات یہہ ہے کہ مضمون نگاری اور جولانی طبع اور بات ہے - اور اظہار صداقت اور شئے ہے -

براہمومت تو عام طور پر عیسائیوں کا فرقہ تسلیم کیا ہی جاتا ہے - لیکن آریہ سماج جو کچھہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں - اس کی صدا یہہ ہے کہ دُنیا کے ہر ایک مت متانتر کو اپنی شمع کا فوری گُل کر دینی چاہیئے - کیونکہ ویدک دھرم کا سورج کبھی نیئر سے بلند ہو چکا ہے ٭

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج آگرہ	۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ ر فروری سنہ ۱۹۰۰ع
آریہ سماج بھینی روڑہ	۲۴ و ۲۵ فروری "
آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان	۱۵ و ۱۶ ر مارچ "
آریہ سماج بجنور	۱۷ و ۱۸ ر مارچ "
آریہ سماج جہینہ	۱۶ و ۱۷ ر مارچ "
آریہ سماج بدایوں	۳۱ ر مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ع
آریہ سماج اجمیر	۳۱ ر مارچ و یکم و دوم و سوم اپریل سنہ ۱۹۰۰ع
آریہ سماج مورنڈہ	۳۱ ر مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ع
آریہ سماج کرتارپور	ایضاً ایضاً -

تحفہ سالِ نو

(آریہ سوغات)

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۰ع

جس کا بہت دنوں سے انتظار تہا چہپ کر طیار ہو گئی ہے - بہت خوشخط اور بڑی تقطیع کے ۱۵۰ صفحے پر چہپی ہے - مضامین بالکل نئے - دلچسپ اور مفید ہیں - آریہ سماج کے متعلق جملہ حالات کے علاوہ اکثر سماجوں کے پردہان اور منتری کے نام بہی درج کیے گئے ہیں - اگر اس کو آریہ سماج کے کام کی تواریخ کہا جاوے تو بجا ہے - خوبی دیکھنے سے ہی منحصر ہے - آریہ سماجوں کے حالات اور انکا کام معلوم کرنے کے لئے ہر ایک آریہ سماج بلکہ ہر ایک آریہ پرش کو اس کی ایک ایک جلد ضرور خریدنی چاہیئے - قیمت صرف ۵ ر محصول ڈاک ۱ ر - کمیشن دس جلد سے پچیس تک ۱۰ فیصدی پچیس ۲۵ سے پچاس تک ۲۰ فیصدی اور پچاس سے زیادہ کے لیے ۳۰ فیصدی مقرر ہے - یہہ کتاب علاوہ کمترین حسب ذیل مقامات سے بہی ملسکتی ہے :

(۱) منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر -

(۲) لائبریرین آریہ سماج وچہووالی لاہور -

(۳) لائبریرین آریہ پرتی ندہی سبہا پچہم اُتر واودہ بمقام مُرادآباد -

(۴) لالہ بہاری لال آریہ کتب فروش بلند شہر

(۵) پنڈت بابو رام شرما آریہ کتب فروش اٹاوہ

المشتہر

بہواریلعل منتری آریہ سماج کرنال

ہوم اپدیش

अग्ने त्वं नो अन्तम उत
भवा वरूथ्यः। वसु अग्नि
अच्छा नक्षि द्युमत्तम

...ہیں ہم سنسار کی مہندسوں - اور دنیا کی
...وں کی پڑتال کرتے ہوئے ان کی اصلیت
...ے کا اُدیوگ کرتے ہیں - تیوں تیوں ہمارا
...ن اُن پر سے اُٹھتا جاتا ہے - نتے اک جب
...ے طور پر اُن کی تہ تک پہونچ جاتے
...ہیں نشچے ہو جاتا ہے کہ وہ سوکشم تتوں
...ہیں - ایک خاص حد تک آگے وہ ہمیں
...وریہ میں اسمرتھ ہیں - جس قدر
...اُن سے سہایتا ملتی ہوئی پرتیت ہوتی
...اس کا بھی مکھیہ کارن واستو میں اور
...ہے - جو کہ سمپورن سہاروں کا سہارا
...آشروں کا آشرہ ہے - اُس کا کوئی
...شرہ نہیں - وہ ہمارے نکٹ سے نکٹ ہے -
...اس سے جہاں جائیں اُس کو وہیں وِدمان
...پائینگے - وید منتر بتلاتا ہے کہ وہ سہارا
...ن سروپ پرماتما ہے - ہر ایک منش
...کو ہمیشہ نشچے دھارن کرنا چاہئے
...اودھ ہوتی ہے پربھو ہمارے نکٹ سے
...نکٹ ہے - وہ ہمارے روم روم میں رم رہا
...اس کی دیا پکتا سے کوئی وستو خالی
...ہیں - اسی کی مہان شکتی سے کاشمان
...ن رہت لوک لوکانتروں میں کام
...رہی ہے - اور اُن کو اپنے نیموں میں
...رہی ہے - وہ ہمارا رکھشک اور پالک ہے

ہمارے گرہوں کا سوامی وہی ہے -
سمپورن چراچر جگت کا نیتا وہی ہے
اُسی کی آگیا سے سورج تپ رہا ہے -
وایو چل رہی ہے - پرتھوی نانا پرکار
کے پھل پھول بنسپتی آدی کو اپنے گربھ
میں سے نکال رہی ہے - جل شیتلتا پہونچا
رہا ہے - آکاش بےشمار لوک لوکانتروں
کو دھارن کر رہا ہے - اُسی کی حرکت سے
پرکرتی نانا روپوں میں جلوہ گر ہو رہی
ہے - اتنا ہی نہیں کنتو آتمک جگت
کے سمپورن کوششوں کا سوامی بھی وہی
مہان پربھو ہے - غرضیکہ ہمارے لوک
اور پرلوک سدھار کے لئے ہمیں جو کچھ
جاننا اور کرنا ضروری ہے - اُس کے
ادھیکاری ہم تبھی ہو سکتے ہیں - جبکہ
سمپورن برہمانڈ کی جان پرانا ناتھ
جگدیشور کی شرناگت ہو کر اپنی سمپورن
آشاؤں کا تکیہ گاہ اُسی کو بنا لیں -
واستو میں یدی ہماری ایسی اوتم
نشچے والی بدھی ہو جاوے - یدی ہم
وید کی آگیا انوسار ایشور پرائن ہو جاویں
تو پھر کون سکھ ہے جو ہم کو پراپت نہیں
ہو سکتا - وہ پرم دیو پرماتما اپنی وید
بانی دوارا بڑے پریم سے ہمیں اپنے
نکٹ بلاتے ہیں - اور ہمیں نشچے دلاتے
ہیں کہ یدی ہم پریم بھگتی کی بھینٹ
لیکر اُن کے نکٹ جاویں - اُن کے
چھتر چھایہ تلے نواس کریں - اگیانتا
کو دور کر کے اُن کے ساتھ جو ہمارا
پتا پتر کا انادی سمبندھ ہے
اُس کو انوبھو کر کے اُن کی شرناگت
ہوں - تو ہم کیسے بھی پاپی کیوں
نہ ہوں - وہ ہمیں اپنی پریم گود میں

اُٹھا لینے کو ہر سمے اُدیت ہیں -
ہماری درورتا کو دور کرنے کے لئے اُن
کا دیا بھنڈار سدیو کھلا ہے - وہ دیا
کا اگادھ سمندر ہیں - اُن کی طرف
سے ہمارے اُدھار کے لئے کوئی کسر نہیں
اُنہوں نے تو ہمارے کلیان کے لئے
سمپورن سادھن اُپستھت کر رکھے
ہیں - اور اپنا اننت بھنڈار ہمارے
لئے کھول رکھا ہے - کسر ہے تو ہم میں
ہے - کہ اگیانتا میں پھنسے ہوئے اُن سے
بمکھ ہو رہے ہیں - اور انیہ پداتھوں
کے انوراگ میں دیوانہ وار جد و جہد
کرتے ہوئے اپنا جیون نشٹ کر رہے
ہیں - پرم دیو ہماری بہت ادھوگتی
ہو چکی ہے - اب آپ ہمیں اپنی شرن
میں لے لیں - تم ہی ہمارے سوامی
پالک اور رکھشک ہو ٭

(اوم شم)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۱۰ء کو ہوگا -
آریہ سجنوں سے عموماً اور اُپدیشک و لیکچراروں
سے خصوصاً پرارتھنا ہے کہ اس شبھ موقعہ پر
اپنے درشنوں سے اور امرت روپی ویاکھیانوں
سے کرتارتھ کریں - یہ سمے صدی سماج ہمیشہ
مہاتماؤں کے درشنوں کی لالسا کرتی رہی
ہے - جو اب تک پوری نہیں ہوئی - آشا ہے
کہ اب دفعہ اوشیہ ہی بہت سے سجن درشن
دیں گے ٭

آپ کا درشن ابھلاشی
منتری آریہ سماج ڈیرہ غازیخان ٭

Haridwar, Digitized by eGangotri

ست دھرم پرچارک

گرُوکُل فنڈ کی تکمیل

میں

کیا تمہارا کچھ فرض نہیں

میں ۶ اگست ۱۹۰۶ء کو گرُوکُل کے لئے بھکشا مانگنے
کی غرض سے باہر نکلا تھا۔ اُسی دن صبح کو اُپاسنا
کے وقت۔ انسانوں کے روبرو نہیں بلکہ پرماتما
کے دربار میں۔ یہہ پرتگیا کر لی تھی۔ کہ
جب تک تیس ہزار روپیہ نقد گرُوکُل
کے لئے جمع نہ ہو جاوے گا۔ تب تک واپس اپنے گھر
کے اندر پیر نہیں رکھوں گا۔
اُس وقت سے آج پرینت چھہ ماہ گذر چکے ہیں۔
اور اب تک (لاہور کا تا امروز نقد جمع شدہ
روپیہ ملا کر) بیس ہزار پانچ سو کے
قریب جمع ہو سکا ہے۔ اس حساب سے
ساڑھے نو ہزار کی اتنک کمی
ہے۔ اس کمی کو جب تک پورا نہ کیا جاوے۔ تب تک
میرے پیر کا چکر دور نہیں ہو سکتا۔ پنجاب کے
آریہ بھائیوں اور برہمچریہ آشرم کے پریمیوں کا
شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے مجھے اپنی پرتگیا
کے پورن کرنے میں یتھا شکتی مدد دینے میں دریغ
نہیں کیا۔ لیکن دور درشٹ
افریقہ نواشی بھائیوں
کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ جنہوں نے کہ
ہزاروں میل کے فاصلے سے ہمدردی کا عملی اظہار
کر کے مجھے وشواش دلایا کہ دھرم کاریہ کے پورا کرنے
میں پرمیشور خود سہایتا کیا کرتے ہیں۔
اب تک تو جس طرح ہو سکا میں نے کام کیا۔ لیکن
لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ سے جو طبیعت بگڑنی
شروع ہوئی تو اب تک برابر بگڑتی ہی چلی گئی
ہے۔ شبانہ روز کی تحریر و تقریر کی محنت کے علاوہ
رت جگوں اور سفر کی تکلیفوں نے جسم اور دماغ
دونوں کو کمزور کر دیا ہے۔ اب اس انسانی جامہ
میں بہت زیادہ برداشت کی طاقت باقی نہیں
ہے۔ اور شریر کی رکشا کر کے اُسے تندرست رکھنا
بھی دھرم کا ایک انگ ہی ہے۔ اس لئے اب آخری
سفر کے لئے ۲۳ فروری کو روانہ ہوتا ہوں جس
سفر میں اگر میری پرتگیا پورن ہو گئی تو بہتر ورنہ
مجھے مجبوراً گھر سے دور کسی خاص جگہہ میں بیچار
بیٹھنا پڑے گا

آریہ پرشو! کیا گرُوکُل فنڈ کی تکمیل میں تمہارا
اتنا ہی فرض ہے کہ سہولیت سے جو کچھ دیکھو
اُسے دیکھ کر چُپ چاپ بیٹھے رہو؟ جس قدر دیر روپیہ
کے جمع ہونے میں ہو رہی ہے۔ اُسیقدر زیادہ
دِقتیں اور رُکاوٹیں اس پاک کام کے راستے میں
حایل ہوتی جاتی ہیں۔ اگر انہیں دور کرنا اپنا
فرض سمجھتے ہو تو اپنی کوششوں سے بہت جلد
ساڑھے نو ہزار روپیہ اور جمع کر لو۔ اس روپیہ
کے جلد جمع کرنے کے لئے صرف اسی درجہ میں آپ سے
اپیل نہیں کرتا ہوں کہ ایک بھائی کی مدد کرنا آپکا
فرض ہے۔ محض اپنی شریر رکشا کا سوارتھ ہی
مجھے مجبور نہیں کر رہا۔ کہ میں آپ کو اس ساڑھے
نو ہزار کے جمع کرنے کی طرف مایل کروں۔ بلکہ اس
سے بڑھ کر وجوہات موجود ہیں۔ جو آپ کو پیدا
کرنے کے لئے کافی ہونی چاہئیں

آریہ پرتی ندھی سبھائی پردھان پدوی اِس
سال آپ بھائیوں نے میرے سپرد کی ہوئی ہے۔
کام اس پدوی کا اسوقت بہت ہی بڑھ گیا ہے۔
اور جب تک کہ پردھان نزدیک موجود نہ ہو کوئی کام
ٹھیک ہو نہیں سکتا پس اب آریہ پرتی ندھی
کے سبھا سدوں اور آریہ سماجوں کے عہدہ داروں
اگر میں اسی دورہ کے لئے ادھر ادھر پھرتا رہا
سبھا کا کام کیسے انجام دے سکتا ہوں
گرُوکُل کے لئے گرُو کا تلاش کر کے اُنہیں اپدیش
کام کے لئے طیار کرنا۔ پاٹھ ودھی کے مطابق
کتابوں کا طیار کرانا۔ جھگڑوں کا فیصلہ کرا کے
کرنیکی کوشش کرنا۔ اور گرُوکُل کا مفصل
کر کے ایک مشرح پراسپکٹس جاری کرنا۔ یہ
کام کیا ایک دن میں ہو سکتے ہیں؟ پھر جب روپیہ
پورا جمع نہیں ہوا تو ان کی تکمیل کے لئے
قدم اُٹھانا کیسے ممکن ہے؟ اخبارات
پرچارک میں خاص ترقیاں کر کے اُسے زیادہ
مفید بنانے کے لئے میں نے کام کرنا ہی شروع
کیا تھا۔ کہ مجھے اس سے پھر بچھڑنا پڑا۔ جب
جب تک کہ میں واپس آن کر اطمینان سے نہ بیٹھوں
کب اُن خدمات کو انجام دے سکتا ہوں۔ جو
میں نے خود بخود اپنے ذمہ لی تھیں؟
آپ میں سے اکثر بھائی جانتے ہیں کہ میں اپریل
۱۸۹۹ء سے وکالت کا کام بند کرنے سے میرا
یہہ غرض ہرگز نہ تھی کہ میں اس طرح پھرتا
رہوں گا۔ گرُوکُل کے لئے دھن اکٹھا کرنے کا
اس قدر سمے اپن کرنے کا اُس وقت خیال تک
نہ تھا۔ بلکہ خاص تصانیف کو مرتب کرنے کا ارادہ
مطلب تھا کیا میرے آدرش سنکلپ کو پورن
کرنے میں مدد دینا۔ آریہ بھائیوں کا فرض نہیں؟
میں کہاں تک وجوہات لکھوں۔ آپ خود
جانتے ہیں۔ اور امید ہے کہ ان ضروریات کو محسوس
بھی کرتے ہوں گے۔ پس جبکہ آپ اس امر میں متفق
ہیں کہ یہہ روپیہ جلد جمع ہونا چاہئے۔ اور میں یقین
ہوں کہ میرا اشریر شاید بہت کم آگے چل سکے گا۔
تو پھر سوال صرف یہہ رہ جاتا ہے کہ یہہ روپیہ
کہاں سے آوے گا۔؟

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

جو کچھ کر سکتا تھا وہ کر چکا - ایسے پنجاب میں سے جو کچھ کر سکتا تھا وہ کر چکا - ایکے ہے نہیں کر اور کچھ ہو نہیں سکتا - نہیں! نہیں! کوشش کیجاوے تو بیس ہزار ہی اور ہو سکتا ہے - لیکن میرے جانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی مجھ میں اب اسقدر بھرمن کرنے کی شکتی اور سردست باقی رہی ہے - آریہ بھائیوں کا کام ہے کہ خود بخود ہمت کریں - پنجابی آریہ بھائیوں کے لئے ساڑھے نو ہزار جمع کر لینا باوجود قحط سالی اور بیس ہزار پہلے دے چکنے کے بھی کوئی مشکل کام نہیں ہے - سب سے پہلے اُن آریہ سماجوں کو ہمت کرنی چاہئے - جن کے یہاں کہ وعدہ شدہ روپیہ میں سے بھی بہت کچھ باقی ہے - کیا اگر راولپنڈی آریہ سماج کوشش کرے تو ایکہزار نقد اور وصول نہیں کر سکتا - ملتان سے ایکہزار اور ہونا چاہئے - پٹیالہ بھی کوشش کرے تو آٹھ سو یا ہزار روپیہ کچھ مشکل نہیں ہے -

جلندھر نے اب تک کیا کیا ہے؟ تھوڑے سے روپئے گذشتہ وارشکوتسب پر بھیجے تھے - کیا جلندھریوں کو وہ دھارمک رشتہ بالکل بھلا دینا چاہئے - جو کہ مجھے اُن کے ساتھ رہا ہے؟ - اور کیا اس آتم سماج کو جس کی طرف کہ ہر ایک دھارمک کام کی پورتی کے لئے ایک آریہ پبلک کی ٹکٹکی لگی رہتی ہے - اپنا فرض بھول کر اسطرح پست پڑ جانا چاہئے - جلندھری بھائی اگر کوشش کریں تو ایک ہزار روپیہ اور ہونا کیا مشکل ہے - پھر لودھیانہ سماج کے دھنا ڈھیہ پُرشوں نے کچھ نہیں دیا - کیا میں سمجھ لوں جہاں پر کہ لالہ راجمیداس اور لالہ امراؤ سنگھ سے پیارے اور صاحب ثروت آریہ پُرش موجود ہوں - ایک ہزار کی اور امید رکھنا ہوا میں قلعہ بنانا ہے؟ کہاں تک لکھتا جاؤں - کوئٹہ - حیدرآباد سندھ کراچی - سکھر انبالہ - شملہ - بھوانی - پٹیالہ وغیرہ شہروں کے آریہ سماجوں کے علاوہ گاؤں میں پچاسوں آریہ سماج اگر ہمت کریں تو بہت جلد یہہ کمی پوری ہو سکتی ہے - سیالکوٹ کے ضلع کے آریہ سماج بھی اگر کوشش کریں تو ایک ہزار روپیہ اور دینا اُن کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے -

لیکن مددگاروں کی فہرست ابھی یہیں ختم نہیں ہو جاتی ست دہرم پرچارک کے ۰۰، کے قریب خریدار ہیں - اگر ان میں سے کم از کم دو سو بھائی ایسے نکل آویں جو کہ یہ پرتگیا کر لیں - کہ خواہ اپنی جیب سے خواہ جمع کر کے کم از کم ؏ ۵ روپیہ فی کس مارچ مہینے کے اندر اندر ہی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے دفتر میں بھیجدیں گے تو دو ہزار روپیہ بڑی آسانی سے اس طور پر جمع ہو سکتا ہے -

مختصر یہہ کہ اگر آپ سب بھائی ملکر گورو کل فنڈ کو جلد مکمل کرنا چاہیں تو روپیہ جمع کرنے کے ذرایع بیشمار ہیں - ہاں کسیقدر ہمت اور حوصلہ درکار ہے - میرا فرض صرف اسیقدر تھا - کہ آپ کو رستہ دکھلا دوں - اب کام کرنا یا نہ کرنا آپکے اختیار میں ہے -

پیارے پنجابی آریہ بھائیو! میں تم سے رخصت ہوتا ہوں - اگر تم اپنا فرض ادا کر کے مجھے بلانے کے لئے جلد خط بھیجو گے تو اُسیوقت دہیر آن کر ویدک دہرم کی دیگر سیواؤں میں لگ جاؤں گا - لیکن اگر آپ مجھے جلد نہ بلا سکے - تو مجبوراً اپنی پرتگیا کی پورتی کے لئے دیشانتروں میں سجن پُرشوں کی شرن لونگا - مجھے پورن نشچہ ہے کہ پرماتما پتا کیطرف سے مجھے اس پوتر کاریہ کی پورتی میں اوشیہ سہایتا ملیگی - اور وہ دن دور نہیں ہے جبکہ سب بھائی گورو کل روپی یگیہ کی سمگری اکٹھی ہونے کے بعد ایک سوَر ہو کر پرمیشور کے دھنیہ واد کے گیت گنگا کے تٹ پر رشی بھومی میں اکٹھے ہوں گے -

اوم شم

وشیش پرارتھنا

جس عرصہ تک کہ میں پنجاب سے باہر رہوں گا - اُس عرصہ تک اگر میں کسی بھائی کے خط کا جواب دے سکوں تو مجھے کشما کریں - کیونکہ جو کام مجھے اب کرنے پڑیں گے وے خط و کتابت کے لئے شاید سمے ہی نہ چھوڑیں -

دوسری پرارتھنا یہہ ہے کہ جو بھائی گورو کل کے لئے روپیہ بھیجنا چاہیں - وہ اب میرے نام ہرگز نہ بھیجیں - بلکہ ذیل کے پتہ سے بھیجا کریں -

" لاہور - وچھو والی - دفتر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب - بخدمت لالہ شیو دیال جی - ایم - اے - سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب " -

واضح رہے کہ اگر لالہ رشید یال جی کا نام نہ لکھا جاوے تو بعض اوقات منی آرڈر وغیرہ کے گم ہونے کا اندیشہ رہتا ہے - میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ لالہ رشید یال جی کے پاس گورو کل کی مدد میں اس قدر دھن بھیجیں گے کہ وہ بہت جلد مجھے اپنے گھر واپس آنے کا آگیا پتر بھیج سکیں -

تیسری پرارتھنا یہہ ہے کہ آپ لوگ ہر ایک طرح کی مخالفت کا مقابلہ کرتے ہوئے درڑھ نشچہ سے ویدک دہرم کے اصولوں پر چلنے کی پرتگیا کیجئے - تاکہ ہمارے کرموں کو درست ہوتے دیکھکر پرمیشور ہمارے سروشاریرک اور آتمک کشٹ دور کرے!

ویدک دہرم کا سیوک

جلندھر شہر
۲۲ فروری ۱۹۰۹ء } منشی رام جگیاسو -

منوہر لتا یہہ ناول قابلِ دید ہے - قیمت اسکی صرف ۸ ہے - کل درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں -
المشتہر
منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر (پنجاب)

...ction, Haridwar, Digitized by eGangotri

اڈیٹوریل نوٹس

سچ مچ آریہ سماج اب سیدھے راستہ پر آیا ہے

سچ پوچھیے تو آریہ سماج اب سیدھے مارگ پر آیا ہے کہ اُس کو وید ودیا کے پٹھن پاٹھن اور پرچار کا کچھ دھیان ہوا ہے۔ جیسے آریہ سماج کی کایا پلٹ ہو کر وید پرچار کا کام باقاعدہ طور پر شروع ہوا ہے۔ فی الحقیقت آریہ سماج میں نیا جیون آگیا ہے۔ ہم نہایت خوشی اور اطمینان کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ اس سمے بھارت ورش کے قریب قریب ہر ایک پرانت کی پرتی ندھی سبھا اور سماجیں اپنے اصلی مشن کو بخوبی سمجھ کر اُس کی تکمیل کی طرف پرورت ہو رہی ہیں۔ سنہ سمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب، اُتر دیش وا ودھ آرگن آریہ متر مراد آباد اور شرمیتی آریہ پرتی ندھی سبھا بنگال و بہار کے آرگن آریہ ورت میں یہ شبھ سماچار پڑھ کر ہم کو نہایت خوشی ہوئی کہ پنجاب و اُتر دیش کی پرتی ندھی سبھا نے گورو کل بنام ویدک پاٹھ شالا اور رانچی سماج نے دیو ودیالہ کا کھولنا نشچت کیا ہے۔ چنانچہ رانچی سماج نے تو اپنا کام آرنبھ بھی کر دیا ہے۔ فی الحال پنڈت شیو شنکر چودھری جی جو ایک ودوان اور یوگیہ شکشک ہیں ادھیاپک نیت ہوئے ہیں۔ اب تک بیس ودیارتھی داخل ہو چکے ہیں۔ اس ودیالہ کا مکھیہ ادیشیہ جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے وید تتھا آرش گرنتھوں کا پڑھانا ہوگا۔ اس کے بارہ میں ٹھیک ٹھیک رائے تو ہم اُس وقت قایم کر سکیں گے جبکہ اس کا سکیم تیار ہو کر ہمارے سامنے آئیگا۔ مگر آریہ ورت کے لیکھ سے یہ صاف پرگٹ ہوتا ہے کہ اس ودیالہ میں یونیورسٹی کی پاٹھ ودھی اور سار پڑھائی نہیں ہوگی۔ اور نہ آج کل کے انگریزی سکولوں کی نقل کی جاویگی۔ وید آدی ستیہ شاستروں کی پڑھائی گورو کل پنجاب کی طرح اس ودیالہ میں لازمی ہوگی۔ اور انگریزی حسب ضرورت اختیاری۔ ہم اپنے رانچی کے آریہ بھائیوں کو اس شبھ کاریہ کے آرنبھ کرنے پر سادھوباد دیتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ اُنکے پرچار میں برکت دے۔ پنجاب و اُتر دیش کے بھائیوں نے بھی کاریہ آرنبھ کر دیا ہے اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ وہ جلد مطلوبہ دھن اکٹھا کرنے کا اُدیوگ کرینگے۔ آریہ سماج کی اصلی اُنتی تبھی ہوگی جبکہ وید آدی ستیہ شاستروں کے اعلیٰ درجہ کے آریہ ودوان پیدا ہونگے۔ کیول گورو کل سے ہی ایسا ہونا سمبھو ہے۔ ہر ایک آریہ پُرش کا فرض ہے کہ خواہ وہ کسی پرانت کے رہنے والے ہوں اس پرکار کے سب ویدک انسٹیٹیوشنوں کو سمان درشٹی سے دیکھتے ہوئے اُنکی اُنتی اور سہایتا میں تن من دھن سے یتن کریں۔ آریہ پُرشوں کو اُدار چت ہونا چاہیے۔ نہ کہ تنگ دل ـــــ

نیچ کون ہے؟

نیچ کون ہے؟ کیا وہ جس نے کہ کسی شودر یا چنڈال کے گھر جنم لیا ہے۔ میلا کچیلا رہتا ہے اور کسی ادنےٰ درجہ کے پیشہ سے اوقات بسری کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ نیچ وہ ہے جس کا آتما ملین ہے۔ من ملین ہے۔ آچار بوہار ملین ہے نیچ وہ ہے۔ جس کے کہ خیالات نیچ اور کمینے ہیں نیچ وہ ہے جو مدرا مانس آدی ملین وستوؤں کا سیون کرتا ہے۔ نیچ وہ ہے جو غیر عورتوں کو بُری نظر سے دیکھتا ہے۔ نیچ وہ ہے جو اندریوں کا غلام ہے۔ نیچ وہ ہے جو استری جاتی کو ماں درشٹی سے نہیں دیکھتا۔ اور اُن کو کیول وشئے بھوگ کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ جو سوارتھ سدھی کے لئے پراد پکار کی پکار مچاتا ہے۔ نیچ وہ ہے جس کے من میں کچھ ہے۔ کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے۔ نیچ وہ ہے جو کہ کمزوروں اور مسکینوں پر اتیاچار کرتا ہے۔ اور دولتمندوں اور بلوانوں کے پاؤں چومتا ہے۔ نیچ وہ ہے جو کہ اپنی یا دوسروں کی خاطر جھوٹھ بولتا ہے یا دغا و فریب کو کام میں لاتا ہے۔ نیچ وہ ہے جو بھاتماؤں پر مِتھیا دوش لگا کر پرسنن ہوتا ہے۔ نیچ وہ ہے جو دھرم کرم سے سروتھا رہت ہوتے ہوئے بھی اپنے دھرم کی ڈھینگا مچاتا ہے۔ ایسا پرش خواہ کتنا ہی ودوان دھنوان اور بلوان کیوں نہ ہو وہ نیچ ہے اور تسکار کرنے یوگیہ ہے۔ کرموں سے ہی منشیہ نیچ بن جاتا ہے۔ اور کرموں سے ہی اعلیٰ گتی کو پراپت ہو سکتا ہے۔ جنم سے خواہ وہ شودر یا چنڈال ہی کیوں نہ ہو ـــــ

استری شکشا اور آریہ سماج

اس سمے ہم نہایت خوشی سے دیکھتے ہیں کہ چاروں طرف استری شکشا کا چرچا دور دور سے پھیل رہا ہے۔ اور کنیاؤں کی تعلیم و تربیت کے سامان مہیا کرنے کا جابجا یتن ہو رہا ہے حالانکہ یورپ سے جو تعلیم یافتہ اور نیک نہاد لیڈیاں اس دیش کے سیر کے لئے آتی ہیں وہ بھی عام جلسوں میں اس مسئلہ پر خاص زور دیتی ہیں۔ پرنتو اصل بات یہ ہے کہ اس دیش کی تعلیم النسواں کا اہتمام اگر کوئی جماعت کامل ذمہ واری کے ساتھ لے سکتی ہے تو وہ آریہ سماج ہے۔ یہی ایک جماعت ہے جو پراچین آریہ ورت کے طریق گورو کل کے بموجب کماروں اور کماریوں کو برہمچریہ آشرم میں پورا آنند دے سکتی ہے۔ حال میں لاہور میں مس ڈی مس گالا (?) لینڈ نے استری شکشا پر ایک فصیح اور دلچسپ تقریر کی تھی۔ انہیں چاہیے کہ اپنے ہم وطنوں کو واپس جا کر گورو کل کے طریق اور اسکے ازسر نو زندہ ہونیکا مشکل بتاویں۔

گروکل کھشا منڈلی

(کا نمبر ۱ دورہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سوہل

کے ریلوے سٹیشن پر سٹیشن ماسٹر صاحب ہوشیاری علاقہ کے موجود تھے۔ ان پرشارتھی بھائیوں نے پیسہ روپیہ نقد جمع کر چھوڑے تھے۔ جو مجھے چلتی ریل میں دیدیئے۔ یہہ رقم گو تھوڑی تھی۔ لیکن جس شردھا کہ اس کے ساتھہ اظہار تھا اسکے لحاظ سے میں اسے بڑے شہروں کی بڑی بڑی رقموں پر ترجیح دیتا ہوں۔ پنڈت پورنانند جی کو امرتسر کے کام کی خبر لانے کے لئے امرتسر کے ریلوے سٹیشن پر چھوڑ کر میں لاہور چلدیا۔ جہاں کہ اسی دن ۱۲ بجے پہونچ گیا۔ اور سب دستور ہندو ہوٹل میں قیام کیا۔ دوسرے دن پنڈت پورنانند جی بھی پہونچ گئے۔ اور ساتھہ ہی مجھے یہہ خبر بھی ملی کہ میرے دونوں لڑکے ویدک آشرم گوجرانوالہ میں داخل ہونے کی غرض سے، تاریخ کی ڈاک میں چلے گئے ہیں میری طبیعت چونکہ ابھی درست نہیں ہوئی تھی اور راولپنڈی آریہ سماج سے بلاوہ آیا تھا۔ کہ وارشکوتسو سے پیشتر گوروکل کے لئے دھن اکتر کیا جاوے۔ اس لئے پنڈت پورنانند جی کو فوراً راولپنڈی بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ اس غرض سے پنڈت جی کو صبح کی ریل میں بھیجا گیا۔ تاکہ گوجرانوالہ سے تو میرے لڑکوں کو میرے پاس بھیج جاویں۔ اور خود سیدھے راولپنڈی دوسری ریل میں بیٹھ کر چلے جاویں۔ لیکن پنڈت پورنانند میرے لڑکوں کو لیکر خود واپس آگئے۔ کیونکہ ان کے لئے لالہ رلا رام جی بھتیجے کے بواہ سنسکار پر جانا لازمی ہوگیا۔ ۱۰ روز کو میرے لڑکے میری پاس رہے۔ اور دسمبر کو انہیں ساتھہ لیکر میں

گوجرانوالہ ویدک آشرم

میں پہونچا۔ پنڈت گنگا دت جی اس آشرم کے آچاریہ ہیں۔ پنڈت جی کی لیاقت علمی اور اعلیٰ دھرم بھاؤ سے جو لوگ واقف ہیں ان کیلئے وہ نظارہ کچھہ تعجب انگیز نہیں ہے جو کہ میں نے آشرم کے اندر دیکھا۔ دوپہر کو میں پہونچا تھا آشرم کی جگہہ شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ بڑی رمنیہ ایکانت جگہہ ہے۔ مالک نے تین برسوں کے لئے بلا کرایہ دے رکھی ہے۔ ایک چھوٹے باغیچہ کے اندر ایک دو منزلہ پختہ مکان ہے۔ اس میں پنڈت گنگا دت جی اور بڑے ودیارتھی رہتے ہیں۔ اس احاطہ سے باہر ایک چھوٹا احاطہ ہے جس میں کہ وہ چھوٹے لڑکے رہتے ہیں۔ جو کہ گوروکل کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔ اور ساتھہ ہی رسوئی گھر اور فالتو جگہہ ہے۔ اردگرد تمام جگہہ کھلی پڑی ہے۔ میں جس وقت پہونچا۔ دوپہر کا وقت تھا اصل مکان کے باغیچہ کے چاروں طرف چار پکے برج ہیں۔ ان برجوں اور دیواروں پر ودیارتھی کھانے سے فارغ ہو کر اپنا سبق یاد کرتے ہیں ودیارتھی سب کے سب تندرست اور بشاش معلوم دیتے تھے۔ اپنے آچاریہ کے ساتھہ ودیارتھیوں کا اعلیٰ درجہ کا پریم معلوم ہوتا تھا۔ کل تعداد ودیارتھیوں کی جو تعلیم پاتے ہیں اسوقت ۳۴ تھی۔ جنہیں سے دو تین شہر کے ودیارتھی تھے۔ جو کہ محض پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ آٹھہ ودیارتھی وہ ہیں جو کہ گوروکل کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔ ان میں سے میرے دونوں لڑکے تو پنڈت جی کی خاص نگرانی میں انکے پاس ہی دن رات رہتے ہیں۔ اور باقی چھہ منشی نراین کشن جی کے چارج میں تھے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت ان ودیارتھیوں کی تعداد بارہ تک پہونچ چکی ہے۔ جگہہ میں اب زیادہ لڑکوں کی رہایش کی گنجایش نہیں تھی۔ اسلئے آشرم کے ادھشٹاتا جی کے لئے یہہ ایک حل طلب سوال ہے۔ کہ جو والدین اپنے لڑکوں کو بہت جلد گوروکل کی طیاری کے لئے آشرم میں بھیجنا چاہتے ہیں ان کی سنتانوں کے رہنے کا کیا پربندھ ہو سکتا ہے۔ جس وقت میں آشرم میں تھا تو میرا خیال تھا کہ اس کے سامنے والے میدان میں کچی دیواریں بنا کر چھپر کی چھت کے تلے ایک بڑا فراخ کمرہ بنایا جاوے۔ تاکہ گوروکل کے لئے جو ودیارتھی آویں ان کو ابھی سے کسیقدر گوروکل کے طریقہ پر تعلیم دینا شروع ہوجاوے۔ ودیارتھیوں کی عام صحت نہایت ہی عمدہ ہے۔ گھر سے آنے کے ایک ہفتہ بعد ہی ودیارتھیوں کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ چہروں کی زردی سرخی سے تبدیل ہوجاتی ہے۔ جہاں کالجوں اور سکولوں کے ودیارتھیوں کے لئے موسم سرما میں بعض کپڑے علیحدہ کرنا موت کا سامنا دکھائی دیتا ہے۔ وہاں میں یہہ دیکھکر کیا خوش ہوا کہ آشرم کے سب ودیارتھی شام کو کل کپڑے بدن سے علیحدہ کر لنگوٹ باندھ کر کسرت میں مشغول ہوگئے۔ ان پر نہ نمونیا کا اثر ہوتا تھا۔ اور نہ زکام کا انہیں خوف تھا۔ کسرت سے فارغ ہو کر سب نے سندھیا کی اور جلد ودیارتھی ایک چبوترے پر نتیہ ہون کے لئے اکٹھے ہوئے۔ اسیطرح دوسرے دن صبح بھی سب ودیارتھی سنان آدی سے فارغ ہو کر سندھیا کے لئے بیٹھہ گئے۔ اور پھر اپنے آچاریہ پنڈت گنگا دت جی کے اردگرد اگنی ہوتر کے لئے جمع ہوگئے۔ آہا! کیسا آنند دایک سماں بندھ رہا تھا۔ ودیارتھیوں کے منہہ سے برت دھارن کرنے کے منتروں کا اچارن سنکر اور ہون کی سگندھت وایو کو سپرش کر کے کون سا کٹھور ہردے ہے۔ جس پر کہ ویدک

kul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دہرم کا اثر نہ پڑے۔ آچاریہ کا بناوٹ بیچ میں بیٹھنا اور دو یا رتہیوں کا ایک سوُرسے پاٹھہ کرنا ایک ادنےٰ سا نمونہ گرُوکلُ کا دکہلا رہا تہا میں نے اُسی جگہہ آنند میں مگن ہو کر گرُوکلُ کا بہوشت نقشہ اپنے دل میں کہینچا۔ اور اُس سے ایسا متاثر ہوا کہ ایک نئی سپرٹ لیکر آگے چل پڑا۔ گیارہ بجے صبح کی ریل میں سوار ہو کر ۱۲ دسمبر کی رات کے دس بجے میں

راولپنڈی کے ریلوے سٹیشن

پر پہونچ گیا۔ اور ۱۷ دسمبر کی رات تک اسیجگہہ رہا۔ راولپنڈی آریہ سماج کا وارشکوتسب تہا۔ علاوہ گرُوکل کے لئے بہکشا منڈلی کے ساتھہ بہکشا کا کام کرنے کے میں نے اسجگہہ ایک اُپدیش اور ایک ویاکہیان دیا تہا۔ پنڈت پورنانند جی نے بہی ایک اُپدیش اور ایک دیاکہیان دیا تہا۔ وارشکوتسب کی شوبہا سکندر آباد کی بہن منڈلی کا غیر معمولی کام۔ گرُوکلُ کے لئے دہن کی غیر معمولی مدد اور ویدک دہرم کے پرچار کا زور شور۔ ان سب امور کی نسبت آریہ اخباروں سے میرے ناظرین پوری واقفیت حاصل کر چکے ہوں گے۔ اس لئے میں یہاں اُن کا دوہرانا ضروری نہیں سمجھتا ہوں صرف ایک امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔

وید پرچار فنڈ کے لئے میری دہرم بہن شریمتی لکشمی دیوی دہرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی بیوہ نے اپنی سونے کی بالیاں اُتار کر بہینٹ کر دیں جن کی فروخت سے ۸۰ روپئے وصول ہوئے۔ شریمتی لکشمی دیوی دہنیہ ہیں۔ جو کہ اپنے سوُرگباشی پتی کے مشن کو محسوس کرتی ہیں میں شریمتی لکشمی دیوی کے دان کو ویدک دہرم کے پرچار کی مدد میں ایک مبارک فال سمجہتا ہوں جبکہ دو ہوا استریاں بہی اندہکار کی پیڑا کو محسوس کر کے دہرم پرچار میں مدد دینے کے لئے طیار ہوں تو ہم لوگ مرد ہو کر کیوں گہبرائیں ——

راولپنڈی آریہ سماج کو گورُوکلُ سمبندہی لیکچروں نے پہلے سے ہی گرُوکلُ کو بہی نشٹ کر دیا تہا۔ سالانہ جلسہ کی کامیابی نے سبہاسدوں کے حوصلے اور بہی بڑہا دیئے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ لالہ کرپارام جی ساہنی کی دہارمک سپرٹ سے پریرے جاکر راولپنڈی آریہ سماج کے سبہاسد اپنے کرتویہ کو پالن کرتے ہیں دن بدن ترقی کرتے جاویں گے۔ ——

۱۷ دسمبر کی رات کو میں اور لالہ روشن لال جی۔ بی۔ اے۔ بیرسٹر پردہان آریہ سماج لاہور واپس روانہ ہوئے ٹکٹ تو لئے دوسرے درجہ کے لیکن وہاں ایک ایک خانہ میں بجائے سات سات کے بارہ بارہ بنٹلمین ٹہونسے ہوئے ملے۔ لاچار ایک درمیانہ درجہ کے اوپر ہم دونوں دراز ہو گئے۔ گو درجہ نچلا ملا۔ لیکن رات کو سونا نصیب ہو گیا۔ اسیقدر غنیمت سمجہا گیا۔ ——

۱۸ کی صبح کو لاہور پہونچ گیا۔ اور اُسدن وہیں آرام کیا۔ ۱۹ کی صبح کو پنڈت پورنانند جی کو معہ سکندر آباد کی بہن منڈلی کے لاہور پہونچنے کی تاکید تہی۔ کیونکہ اُسی ریل میں ہم سب بٹالہ پہونچکر بہاگووالہ جانے کا ارادہ رکہتے تہے۔ لالہ متہراداس پوری بہی لاہور سے ہمارے ساتھہ ہو لئے۔ لیکن پنڈت پورنانند اور بہن منڈلی کا کہیں بہی پتہ نہ تہا۔ لاچار آگے روانہ ہوئے اور بہاں لالہ متہراداس جی کو معہ اپنے ملازم کے بہاگووالہ روانہ کر دیا وہاں میں امرتسر میں ٹہہر گیا۔ ڈاک میں سکندر آباد کی بہن منڈلی بہی پنڈت پورنانند جی کے ہمراہ آن پہونچی۔ رات کی ریل میں بٹالہ پہونچکر پنڈت پورنانند جی کو تو سری گوبندپور روانہ کر دیا اور میں معہ سکندر آباد کی بہن منڈلی کے بہاگووالہ روانہ ہوا۔ گیارہ بجے رات کے پہونچتے ہی بہوجن کر کے ——

بہاگووالہ میں

سو رہا۔ ۲۰ دسمبر کو بہاگووالہ میں رہا۔ بہ برکت شہرت

کے آریہ سماجوں کے جہاں کہ بہکشا۔ لیکچر۔ بات چیت وغیرہ سب کام مجہے ہی کرنے پڑتے تہے یہاں اسجگہہ مجہے ذرا بہی تکلیف نہ دی گئی۔ سکندر آباد کی بہن منڈلی کے ساتہہ خود سبہاسدوں نے بہکشا کا کام اپنے ہاتہہ میں لیا اور لیکچر کا سماں بندہ گیا۔ مجہے اپنے کمرہ سے چار بجے دن کے لیجایا گیا۔ جبکہ حاضرین جمع بیٹھے تہے۔ اور ایک بہجن ہو رہا تہا۔ بہجن کے ختم ہوتے ہی میں نے تقریباً ایک گہنٹہ کا ویاکہیان دیکر گرُوکلُ کے لئے مدد کی ضرورت جتائی کل چندہ ساٹھہ روپئہ لکہا گیا۔ جس میں سے ۸ روپئہ نقد وصول ہو گئے۔ ——

اس آریہ سماج کی جان دو صاحبان ہیں۔ سردار بشن سنگہ پردہان ہیں۔ آپ جاگیردار ہیں۔ اور اپنی زندگی کو حیرت انگیز پلٹا دیکر آریہ سماج میں داخل ہوئے ہیں۔ اس وقت چونکہ لڑکی کا وواہ رچا ہوا تہا اس لئے ایک سو روپیہ دان کیا ورنہ امید تہی کہ ابہی رقم دیتے۔ دوسرے پنڈت فقیر چند ساہوکار ہیں۔ یہہ مہاشہ درڑہ آریہ ہیں۔ جن سے بڑے بڑے آدمیوں کو سبق لینا چاہئے۔ ——

اس موقعہ پر میں سردار سوچیت سنگہ جی پردہان آریہ سماج چہینا کا ذکر ضروری سمجہتا ہوں سردار صاحب کے مقابلہ کے آریہ بہت کم ہیں۔ آپ کا نشچے ویدک دہرم پر جسقدر درڑہ ہے اسیقدر آپکی شردہا رشی دیانند میں بہی قابل تقلید ہے۔ گرُوکلُ سے ان کو از حد پریم ہے۔ مجہے وشواس ہے کہ اگر ان کے وش میں ہو تو فوراً تیس ہزار روپئہ پورا کر کے مجہے اپنے گہر میں قدم رکہنے کے قابل بنا دیویں۔ سردار سوچیت سنگہ جی صرف بہاگووالہ میں ہی نہیں آئے۔ بلکہ اس کے بعد جب میں گوردا سپور گیا۔ تو وہاں بہی جا کر شامل ہوئے اور قادیاں میں بہی میرے چلتے وقت تک ساتہہ لگے رہتے۔ میں جانتا ہوں کہ سردار صاحب ہرگز گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ اُن کے خاص اوصاف کو مشتہر کیا جاوے۔ ورنہ میں ایسے واقعات بتلا سکتا ہوں کہ

ہیں سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ عملی ویدک زندگی حاصل کرنی سردار صاحب کو بڑی مد نظر رہتی ہے -

گوجرانوالہ میں جو کام ہوا - اُس نے محض میری موجودہ رنجش میں مدد نہیں پہونچائی - بلکہ ویدک دہرم کی سیوا کا بہاؤ میرے اندر پیشتر کی نسبت دوگنا چلا دیا - دوسری صبح کو ہم سب بہائی گوجرانوالہ سے روانہ ہوکر ۹ بجے ٹبالہ پہونچے اور اسجگہہ سیر کچہہ آرام کرنے کے بعد روانہ ہوکر تقریبا ۲ بجے

سرگودہا بند پور

پہونچ گئے - پنڈت پورنانند جی پہلے سے ہی موجود تہے - ہمارے پہونچتے ہی لالہ کشن داس جی - لالہ رنجیت رائے جی - لالہ لبہو رام جی - لالہ موہن لعل جی - پنڈت کندن رام جی اور دیگر آریہ بہائی جمع ہو گئے - دو گہنٹہ آرام کرنے کے بعد نگر کیرتن شروع ہوگیا - لیکچر کا نوٹس بہی تہا - پانچ بجے لیکچر شروع ہوگیا - ڈیڑہ گہنٹہ تک میں نے گوروکل کی خوبی اور فوائد تین سو کے مجمع میں بیان کی - اور آرام کی جگہہ واپس آگیا - دوسرے دن دوپہر کو ہم سب کی سرگودہا بند پور سے چلنے کی طیاری تہی - اس جگہہ سے نہ صرف گروکل کے لئے تقریبا گیارہ سو روپیہ نقد اور اراضی کی صورت میں حاصل ہوگیا - بلکہ ایک ہزار روپیہ نقد آریہ سماج مندر کے لئے مل گیا - اور کچہہ بہائیوں نے اپنی گذشتہ سستی کو چہوڑ کر آیندہ کے لئے آچرن شدہ زندگی اور پورشارتہ سے کام کرنے کا وعدہ کیا - اس وقت سرگودہا بند پور کے بہائیوں کا اُتساہ قابل دید تہا - لالہ رنجیت رائے جی کی بہادری اور ہمت قابل تعریف ہے - سچ پوچہئے تو جو فیرمعمولی کامیابی اس جگہہ نصیب ہوئی اُس سب کے لئے وہی تہادت کے مستحق ہیں - سرگودہا بند پور سے ۲۲ دسمبر کی دوپہر کو چلکر ہم راستہ میں منٹگمری میں ٹہاکر صاحب کے یہاں ٹہہرے - لالہ بشنداس وغیرہ صاحبان بہی ہمراہ تہے - اسجگہہ ٹہاکر صاحب بڑی مہربانی سے پیش آئے اور ۵ روپیہ گوروکل کے فنڈ میں دینے کا وعدہ فرمایا - اسکے بعد سب بہائیوں کو رخصت کر کے ہم سب آٹہہ آدمی بسواری بگی ریلوے سٹیشن بیاس کی طرف روانہ ہوئے - جہاں سے کہ جالندھر شہر کا ٹکٹ لینے کا ارادہ تہا - پہلے تو یکے اچہے چلے - لیکن پہر رہ گئے آخر کار سب سے تیز یکہ میں لالہ متہرا داس کو روانہ کیا گیا - جنہوں نے کہ لاہور کی طرف ہم سے پہلے روانہ ہونا تہا - رات پڑگئی - روپیہ پاس تہا - اور یکہ بان ڈاکوؤں کے کارنامے سُنا رہے تہے - اسی نواح کے ڈاکوؤں کی زیادہ تر تعریف ہو رہی تہی - لیکن ہمارے ساتہی کچہہ بہی پرواہ نہیں کرتے تہے آخر کار ریل کی روانگی سے بہت عرصہ پیشتر ہم ریلوے سٹیشن بیاس پر پہونچ گئے - اور اسجگہہ یہہ بیان کرنا ضروری ہے کہ لگاتار کام اور کچی سڑکوں کے راستوں کی سخت گرد و غبار نے میری طبیعت کو بہت ہی نقصان پہونچایا تہا - سخت بیمار ہو رہا تہا - جو کام اُسوقت کر رہا تہا محض ایک طرح کے خاص جوش کی بدولت تہا ورنہ کام کرنیکی طاقت نہ تہی -

(باقی آیندہ ہفتہ)

آریہ پُرشوں کو مبارکباد

لیجئے صاحبان - آریہ ورت کے بہاگ اُدے ہونے کے نشانات نمودار ہوگئے - شریمان لالہ منشی رام جی پردہان آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے پرشنسیہ پریتن - دہرشٹتا - ستیہ برت اور دیش اپکار (جو کسی آریہ پُرش سے پوشیدہ نہ ہوگا) کا بیج بسنت رت کے شروع میں ہی کومل کومل پتیاں نکال کر پنکیش ہوگیا - یعنی کل ۴ فروری سنہ ۱۹۰۰ کو گوجرانوالہ کے ویدک آشرم میں موجود تہا - جہاں آٹہہ چہوٹے چہوٹے بالکوں کا یگیہ اُپوت اور وید آرمبہ سنسکار اُتم ریتی سے ہوا مانو ست یُگ پرتیت ہو رہا تہا - دیکہنے اور سُننے میں بڑا فرق ہے - جو حاضر تہے اُن کو بڑا ہی آنند پراپت ہوا -

بڑی بہاری خوشی کی یہہ بات ہے کہ اُن بچوں کے پتاؤں نے پرتگیا کر لی ہے کہ اُن کو گوروکل میں دیا جاوے گا - ۲۵ برس کی عمر تک گائے بیاہ وغیرہ سے مُستثنےٰ رکہا جاوے گا - برہمچریہ پورن کرنے کے لئے اور دہارمک اور ودہارک ودیا میں شکشا پانے کے واسطے گورو کے پاس چہوڑا جاوے گا - اور سب بالکوں نے بڑی خوشی سے ان پرتگیاؤں کو پالن کرنے کی پرتگیا کر لی ہے - اُن میں چار لڑکے وزیر آبادی آریہ پُرشوں کے ہیں جن کے نام ذیل میں درج ہیں - ——

لالہ کلیان داس چونیڑہ سٹیشن ماسٹر - دو لڑکے

لالہ باشی رام پوسٹل پنشنر دو لڑکے

لالہ خوشالی رام سٹیشن ماسٹر دو لڑکے

اور دو لڑکے دیگر مختلف جگہوں سے ہیں - اب آریہ پُرشوں سے نویدن ہے کہ تن من دہن سے گروکل کے لگے ہوئے پودہ کی سہایتا کے لئے طیار ہوں - تاکہ گوروکل کے کارکنان کو انسٹیٹیوشن بنانے کی طیاری کا جلد موقعہ ملے - اور میرے جیسے عمر رسیدہ پنشنخوار کو بہی پرماتما وہ وقت دکہاوے کہ میں اپنی آنکہہ سے اپنی سنتان کو گرست آشرم اور دیش کا بہوشن بنا ہوا دیکہہ سکوں -

آپکا کرپا ابہلاشی
باشی رام - وزیر آبادی -

آریہ سماج بہینی روڑہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۴ و ۲۵ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا - اور نگر کیرتن ۲۳ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا - آریہ بہائی درشن دیں

Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماجک خبریں

ریاست لس بیلا میں نیا آریہ سماج قایم ہوا۔ اگرچہ سماج ابھی کمزور حالت میں ہے۔ لیکن یدی اُتساہ سے کام ہوتا رہا تو جلد زور پکڑ جاوے گا۔

مکیریاں آریہ سماج میں گورو کل بھکشا منڈلی کے جانے پر دوسو روپیہ نقد چندہ ہوا تھا۔ علاوہ اس کے سماج نے ۴۹ روپیے اور نقد ارسال کئے ہیں۔ ہم آشا رکھتے ہیں کہ مکیریاں کے اُتساہی آریہ پُرش کم ازکم پانچسو روپیہ نقد پورا کر دینگے۔

گورداسپور میں جب بھکشا منڈلی گئی تھی اُس وقت سے اب تک تقریبًا پانچسو روپیہ گروکل کے لئے لکھا گیا تھا۔ اُس میں سے ۲۰۱ روپیہ نقد وصول ہو کر پہونچ گیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے گورداسپور نواسی آریہ بھائی باقی وعدہ شدہ چندہ بھی جلد وصول کر کے ارسال کرینگے اور کم ازکم پانچسو روپیہ اور اکیٹھا کرنیکا پریتن کرینگے۔

لاہور۔ بھارت انشورنس کمپنی واقعہ انارکلی کے مکان میں ۱۰ فروری کی شام کو لالہ منشی رام جی نے ایک پربھاوشالی ویاکھیان گوروکل سمبندھ دیا۔ سمبھا پرتول چندر جی جج چیف کورٹ پنجاب چیرمین بنائے گئے تھے۔ ہر مذہب وملت کے معزز اور تعلیمیافتہ شروتا گنوں سے مکان پُر ہو گیا تھا۔ اثر نہایت اچھا پڑا۔

آگرہ۔ آریہ متر سبھا کا دسواں وارشک اُتسو ۳ فروری ماہ حال کو بڑے سماروہ کیساتھ ہوا۔ ۳ر کی دوپہر کو نگر کیرتن بڑی بھاری کامیابی کیساتھ ہوا۔ راستہ میں پنڈت دولت رام ہار گو اُپدیشک نے دین عیسوی اور رادھا سوامی مت پر ویاکھیان دئے۔ پھر کو سماج مندر میں ہون ویجنوں کے بعد پنڈت دولت رام نے پرارتھنا کرائی اور منتری نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔ بعدازاں سادھو منگل دیو جی۔ پنڈت دولت رام۔ بابو برج بلبھہ پنڈت سندرلعل۔ پنڈت تلسی دھر ایم اے۔ پروفیسر آدی مہاشوں کے مختلف دھارمک وسماجک وشئوں پر اُتّم اُتّم ویاکھیان ہوئے۔ تتپشچات بابو دیویندر ناتھ اسسٹنٹ سکرٹری دیانند کمیٹی کلکتہ نے کمیٹی ہذا کے اغراض ومقاصد بیان کر کے اُس کی سہایتا کے لئے اپیل کیا۔ جسپر تخمینًا ۳۰ روپیہ نقد اُسی وقت چندہ ہو گیا۔ اس کے بعد آرتی ہو کر آنندپوروک جلسہ برخاست ہوا۔ ادہیال روان کے لئے ادھکاریوں کا نروا چن ہوا۔ ٹھاکر گنیش سنگھ صاحب چیرمین۔ ٹھاکر مہنوہان سنگھ جی پردھان اور ٹھاکر بلبیر سنگھ منتری منتخب ہوئے۔

جھنگ مگھیانہ آریہ سماج کے منتری لالہ تولا رام جی کے بسبب ملازمت عمومًا دورہ میں رہنے کے کارن لالہ کرپا رام جی اُن کے ستھان میں منتری مقرر ہوئے۔ آیندہ تمام خط وکتابت متعلقہ آریہ سماج جھنگ مگھیانہ لالہ کرپا رام جی کے نام ہونی چاہئے۔ (۲) افسوس کہ لالہ چندولعل صاحب اور سیر سابق پردھان بھجن منڈلی سماج ہذا کا عین عالم شباب میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم بھائی ایک اُتساہی اور سچے آریہ تھا۔ منتری سماج ہذا جھنگ سماج کی طرف سے انکی موت پر شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ اور اُن کے وابستگان سے ہمدردی کا اظہار۔ پرماتما مرحوم بھائی کے سب پریوار کو شانتی پردان کرے ۔

اجمیر۔ دیانند اناتھ آلا اجمیر کی عمارت بن رہی ہے۔ اناتھوں کی تعداد چالیس تک پہونچگئی ہے۔ دان شیل دھرماتما پُرشوں کو وشیشہ اجمیر نواسی بھائیوں کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔ اور ان آریہ اناتھوں کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔

مُراد آباد بابو منشی اندرمن صاحب مراد آبادی کا پوتا جو ایک مولوی کی شرارت سے دہوکہ میں آکر مسلمان ہو گیا تھا۔ آریہ پُرشوں لکے پُرشارتھ کی بدولت محمدیوں کے پنجے سے نکل کر گرادوارہ پہونچ گیا ہے۔ ایک دوسپتاہ تک ایک بھاری جلسہ کر کے اُس کا ویدک ریتی سے پرائشچت کر کے آریہ دھرم میں پروشٹ کیا جاویگا۔ دیکھیں پورانک لوگ کیا لیلا رچتے ہیں ۔

موضع بھوچن ضلع گوجرانوالہ میں ۱۰ ماہ حال کو چند آریہ بھائیوں نے ملکر بابو رنجیت سنگھ جی سب اورسیر کے مکان پر ایشور پرارتھنا کی منتری ملاوا رام جی جلندھر نواسی نے بڑے پریم کے بھجن گائے اور سندھیا پر ویاکھیان دیا۔ دو تین ہفتہ تک یہاں سماج قایم ہو جانے کی اُمید ہے۔ پرماتما ہمارے بھائیوں کے دھرم پریم کی بردھی کرے اور اونہیں اوپک جوش اور پُرشارتھ سے ویدک دھرم کی سیوا کرنے کی ہمت دے۔

کوٹ عیسے خان میں پنڈت دیوی دیال جی اُپدیشک نے ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ یہاں اگرچہ کوئی سماج نہیں ہے پھر بھی چند سجّن پُرشوں نے ملکر سوا روپیہ نقد گوروکل کے لئے چندہ کر دیا جو کہ پرتی ندھی سبھا کے نام ارسال ہوا۔ یدی دو تین ماہ تک لگاتار اس قصبہ میں اُپدیشک جاتے رہیں تو سماج ستھاپت ہو سکتی ہے۔ درڑہ آشا ہے پرتی ندھی سبھا کو وشیشہ طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

جلندھر شہر تاریخ ۱۸ ماہ حال اتوار کے دن سپتاہک جلسہ میں ہون ویجنوں کے بعد پنڈت رلیا رام جی نے ایشور پرارتھنا کے بعد وید بھاشیہ بھومکا سے کتھا کی اور لالہ وزیر چند جی نے منڈلی اُپنشد سے اُپدیش دیا (۳) لالہ بھگت رام جی انسپکٹر ڈاکخانجات ولالہ لبھو رام جی ساہوکار کے پتروں کے نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ لالہ بھگت رام جی نے لڑکے اور لالہ لبھو رام جی نے لڑکی کے روپیہ مختلف سماجک فنڈات میں دان دئے۔ اور سنسکار میں جو آریہ بھائی شریک ہوئے

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

آریہ دھرم کے نیاریا انصاف پر مبنی اصول

مجھے ۱۱ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کی سندھیا کے بعد کچھ عالم وچار میں دو گھنٹہ محو رہنا پڑا وجہ یہ کہ سندھیا کی ارتھ وچار کے انت ہوتے ہی میرے دھیان میں ایک نہایت موزون وجیہہ اور خوبصورت بال برہمچاری کی تصویر آ موجود ہوئی۔ جو تکرار و مباحثہ میرا اس برہمچاری وقت کے ساتھ ہوا چونکہ میری دلی مدعاؤں اور منشاؤں کا وہ ایک مجموعہ سمجھنا چاہئے۔ اس لئے میں اس کو بجنسہ ہدیہ ناظرین اخبار کرتا ہوں ——

میں — مہاراج نمستے۔ ——

رشی — بیٹا! نمستے۔ ——

میں — مہاراج کا نام۔ ——

رشی — وید۔ ——

میں — سوامی آپ کا آنا کیسے ہوا۔ ——

رشی — مجھے دیانند (سوامی جی مہاراج) لایا۔

میں — اب میں آپکی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔

رشی — بیٹا میرے تمہارے پاس آنے کی جو غرض ہے اگر تم اُسے پورا کر سکتے ہو تو کردو۔ بس میری یہی خدمت ہے۔ ——

میں — بسر و چشم حکم کیجئیگا ——

رشی — بیٹا جن ملکوں میں اور جن قوموں میں میرا آدر مان ہوتا ہے (خواہ میرا کہا اُپدیش وہ نہ مانیں) مجھے وہاں جانے میں کوئی تکلیف اٹھانی نہیں پڑتی۔ صرف اُن لوگوں کو جو اُن میں رہتے ہیں۔ میرا اُپدیش نہ ماننے پر تکلیف ہوتی ہے۔ سو اُس کے لئے مجھے توقف سے کچھ تعجب نہیں ہے یعنی یہ وجہ ہے امر مجبوری خود کار بند ہوں گے وہاں تعجیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن جہاں میرا درشن کرنے اور میرا نام لینے سے کولاہل مچ جاتا ہے۔ وہاں پر تمہاری طاقتوں کی تمہاری حوصلوں کی امداد لیکر میں جانا چاہتا ہوں بشرطیکہ تم ساتھ دو ——

میں — مہاراج میں دل و جان سے آپکے ساتھ ہوں اگر آپ اجازت دیویں تو میں اپنے بھائی بندوں کو آپ کے ساتھ چلنے کی ضرورت بتلا دوں پھر وہ اگر میرا ساتھ نہ بھی دیں تو کم از کم میں اپنی ذمہ واریوں کو تو اُن کے گلے ڈال آؤں۔ ——

رشی — بہت بہتر لیکن یاد رکھنا اگر میرے مخالفوں کی رائے لیکر یا اُن سے مصلحت لیکر تم میرا ساتھ دینا چاہو گے۔ تو تمہاری پرتگیا کبھی پورن نہ ہوگی۔ اگر اُن کا ساتھ ڈھونڈو گے تو وہ ضرور میری طرف سے حسب عادت خود تمہیں بھی بدظن اور گمراہ بنا دیں گے۔ ——

میں — سوامی۔ مجھے تو کبھی اُن سے آپکے ساتھ چلنے کے لئے رائے لینے کا خیال تک پیدا نہیں ہوا۔ مگر افسوس ہے کہ میرے بھائی بند مجھے طیاری ظاہر کرنے پر کبھی کبھی اُنہوں کی اوکساوٹ سے روک لیا کرتے ہیں۔ مگر چونکہ آج میری پرتگیا آپکے عین سامنے پختہ ہو چکی ہے۔ اس لئے میں وعدے کے ساتھ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر میرے متعلق میری کسی بات پر جو میں محض آپ کی منشا کے مطابق کہوں گا۔ نہ بھی مانیں گے یا آپ کے مخالفوں کی لاگ داری سے تامل اور توقف بھی کریں گے۔ تو میں خود بلا کسی عذر کے آپ کا ساتھ دونگا۔ ——

رشی — بیٹا ایسا نہ ہو۔ جیسا کہ کئی اور آدمیوں نے مجھ سے نااہلی کی۔ ——

میں — مہاراج واضح کر کے آپ مجھے اُن واقعات کا سمرن کرا دیویں۔ ——

رشی — بیٹا تمہیں یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ عرصے قریب جب دیانند بڑی تکالیف اٹھا کر بڑی بڑی ہمت اور مردانگی سے رشیوں کی پہاڑی کندروں سے مجھے میدان میں تم گرہستی لوگوں کے درمیان لایا تو قریب قریب سب ہی میرے دشمن جانی تھے۔ مگر میں نہایت ہی خوش ہوں کہ اُس مرد میدان نے جہاں جہاں مجھے پہنچایا۔ ناکامیاب نہیں آنے دیا۔ افسوس وہ سمت ۱۹۴۰ میں کہ میرے پتا پرمیشور کی آگیا انوسار میرا ساتھ چھوڑ گیا۔ اس کے بعد اُس کی زندگی میں جن لوگوں کو میرا ساتھ کرنے کا اشتیاق تھا۔ بہت کم آدمی میرے ساتھ ہوئے۔ میں نہیں کو غنیمت خیال کرتا تھا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ جن مخالفوں پر میں نے اُن کی امداد کر فتح پائی۔ اُن مخالفوں کو وے بجائے اسکے کہ اپنا ساتھی بنا کر اوروں پر یورش کرسکیں تیار کرتے اُلٹا دُکھ دینے لگ پڑے کبھی اُن کو خدمتگار رہنا کر رکھنے کی تجویز سوچنے لگے۔ کبھی کمینہ اور بھرشٹ کہہ کہہ کر ہنسنے لگے۔ میں اس امر سے منکر نہیں تھا اور نہیں ہوں کہ اُن میں جو لوگ درحقیقت نالایق اور کم درجہ کے میرے شرو ہلو ہوں۔ اُن کو خدمتگار رہنا یا جاوے۔ بلاشبہ اُن لوگوں کو ضرور عہدہ خدمتگاری کا

میں رشی

دنیا بدل گیا تہا - بشرطیکہ اُن میں جو لائق سمبہ قابل تو قیر شخص ہوں نیا ر شیم کہ اُن کا اعلےٰ درجہ پر تعین کیا جاوے لیکن ایسا سی ساتھی بہنے بہی نہ کیا - اب اگر تم بہی جو میرے ساتہیوں میں سے ایک ہو عاملہ کر کے پہسل جاؤ تو پہر میری حالت کا پُرسان کون ہوگا ——

سوامی - پنجاب میں میری سمجھ الظار کہیہ تو چار سینکڑوں سے بڑہ کر آپکے پکھت آتی ان ایام میں ایسی پڑنگیا سمجھ کر چکے ہیں - پہر معلوم ہے کہ آپکا کسی اور کی طرف داری نہ ظاہر کرنا - اور صرف میری طرف اشارہ کرنا کہیہ ہمنے دیکھتا ہے اور نیز اس ملک میں اس وقت آپ سے بہی وعدہ کرنا ہوں - جو کروں گا -

گو یہہ الزام ہے کہ سینکڑوں کی عزت کر ہمارا میں نے میرے ساتھ تمہارے سے بچنے یہہ پڑنگیا ارادہ لیا ہے جس کی پنگیا میں یقینی پڑنگیا سمجھتا ہوں مگر ان کا درجہ اعلےٰ ہے - تمہارے درجہ کے بہت آدمی بظاہر مجھ سے قول اقرار باندھتے ہیں - مگر میں اُن کی اندرونی حالت کا واقف ہوں چنانچہ ایک معقول اور اچھے درجہ کے جہیور ہندو ہرمیں نے لوپش کر کے اس کو فتح کیا - ابہی اس درجہ کا تعینات نہیں ہوا تہا کہ ایک شخص نے کہدیا کہ او جہیور تم درجہ لینے کو ہمارے ساتھ ہو لئے اب اُس جہیور نے مجھ سے آکر ذکر کیا کہ مہاراج آپ تو مسلمان عیسائی اور چماروں کو اپنا بنا کر اپنی بادشاہت میں اعلےٰ اعلےٰ مدارج دلانے کا یقین دلاتے ہیں - آپکے درباری نے ایسا کہا - سو تم سمجھہ لو کہ تمہاری اولاد کا رشتہ ناطہ میری سلطنت میں نیار اور انصاف کے ساتھ قابلیت کو لحاظ سے ہوگا - تمہیں ایک چمار اپنا بیٹا کر سب لیاقت ویسا ہی اعلیٰ اور عزیز سمجھا جائیگا جیسا کہ تم ذوات کے کہتری اور لیاقت کے اس چمار بچے کو ——

مہاراج اس نیار دہرم کا واضح طور پر سمجھا دیں ——

سُنو بیٹا ! ایک دفعہ ایک برہمن ذات کا ابہمان رکہتا تہا - کہ میں اپنی لڑکی کشتری کے گہر نہ دوں گا - مگر میرے راج سے باہر جب کبھی تھوڑا ابہی نیار کا راج ہوا - تم غور سے دیکھو کہ اس میں کتنے برہمن - کشتری - ویشیہ - شودروں کی بہو بیٹیاں بلحاظ یکانگی قابلیت کے نہ ہونے کے اپنے دہرم سے پتت ہو مہان شودرانی نہیں - اور ایک کشتری اپنے گھر میں یہہ ابہمان رکہتا تہا کہ میں اپنا لڑکا ویشیہ کی کنیا سے نہ بیاہوں گا - مگر اتفاق قابلیت کے نہ رکہنے والے لاتعداد کشتریوں کے لڑکوں نے باوجود اعلیٰ سے اعلیٰ ذات کی عورتوں کیساتھ بیاہے جانے کے چوہڑیوں اور مسلمانیوں وغیرہ مہاں نیچ ذات والیوں سے جا مُنہہ کالا کیا - بلکہ اُن کے دام محبت میں پہنسکر باپ کا بیٹا بننے سے بہی چرانے لگے - یہہ نیار کی خوبی اور انیای یعنی بے انصافی کی سچی تعریف ہے -

منصف کشتری جانتا ہے کہ جیسے میں بوجہہ عدم الاتفاق قابلیت اپنے سے نیچ یا اوچ ذات کی لڑکی اپنے لڑکے کے ساتھہ بیاہنے میں فخر نہیں سمجھتا ہوں - ویسے دوسرا غیر ذوات کا آدمی خواہ وُہ سماج میں کتنا ہی ذلیل اور کم حیثیت کمینہ ذوات کا سمجھتا ہوں - اعلےٰ قابلیت رکھنے والے اپنے ہونہار بیٹے کو ہماری لڑکی سے بوجہہ عدم الاتفاق لیاقت و منزلت بیاہ دینے میں کب فخر سمجھے گا - بلکہ اگر اونچی ذات کے گھر کا لڑکا بہی بدصورت سیاہ فام - گندہ خیالات - بیوقوف بے ہنر لڑکی ہو تو اُس کی کوئی کیا دیکھ کرے گا - ہاں اگر خوبصورت معقول پسند حسین - باہنر اور عالمہ شودر کی بہی لڑکی ہوگی تو اُس کی خواہش اعلیٰ ذات اور اعلےٰ مرتبہ رکہنے والے بہی کرینگے بہت سے لوگ - کشتری برہمن - جیسا کہ عورتوں کی خوبصورتی کی فکر میں تہا ایسا ہی ہوگئے - عجیب احمق پن ہے -

پہلا رشتہ ناطہ بہی کوئی ذات کی فضیلت اور برتری کو ظاہر کر سکتا ہے - اولاد کی یہی زندہ تصویر ہے - کہ انسان ہنر اور قابلیت یا دہرم اور شبہ کرم کیوجہ سے منزلت تعظیم و تکریم کرے ——

ان الفاظ کو سُن کر یہہ بہیرولی شودر معلوم ہوئے لیکا - طبیعت اکہڑ گئی - مگر فکر دور پڑ رہا - آخیر نتیجہ یہہ نکلا ارادہ چاہتا ہے - کہ عام پبلک کو اس اصل مطلب و چارت سے آگاہ کیا جاوے ——

آریہ سماجیوں کا تابعدار
بہولا ناتہہ - کندرانی - ازمکیریاں

آریہ سماج کرتارپور کا جلسہ جو ۲۶-۲۷ فروری کو قرار پایا تہا - صرف ایکدن تعطیل ہونیکی باعث ملتوی ہوگیا ہے - اب ۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو ہوگا -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گروکل

سب آریہ بھراتاؤں کی سیوا میں ضروری نویدن

پیارے بھراتاؤں! آپ کو یاد ہوگا کہ ناچیز نے گوروکل کی بہتری کے لئے سوچ کر ایک تجویز پیش کی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ کسی آریہ بھراتا نے اس طرف دھیان نہیں دیا۔ اگر میرے بھائی ذرا بھی دھیان دیتے تو سارے اندیشے دور ہو جاتے۔ اچھا آخر آپ لوگوں کے دھیان سے ہی بھارت کا دکھڑا پرماتما دور کریں گے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ اسی بارہ میں میرا ایک نویدن لاونی کے طرز پر سنکر ضرور وچار فرماویں گے ۔۔۔

بھجن بطرز لاونی

دوہرا	سندرن کہو کرتار کے جو سکہہ چاہو دن رین۔ دن کرپا جگدیش کے ہوئی نہ پراپت چین۔

ٹیپ

کہو لوشیکہر بہنڈار گروکل بھارت پراوپکار کرو	پتت ہوا جاتا ہے دہرم سے اسکا آپ ادہار کرو۔

چوک نمبر ۱

کیا کچہ کہوں بوستہا برے دن ہیں بھارت کی ہیں بھارت کی سنتان بنا ست گیان ڈوبتی جاتی ہے ویدک دہرم سے پرانی ماتر کا آپ سدا اودہار کرو۔	کوئی سنے نہ کسے سناؤں یہہ اپیل بھارت کی ہیں ویدوں کا ست گیان پہیلاؤ یہہ ہی بدہی بتلاتی ہے کہو لوشیکہر بہنڈار گروکل بھارت پراوپکار کرو

چوک نمبر ۲

ان دوبار پشو سمان ہیں دہرم کرم کچہ جانیں نہ سوچ کرے من ہانی اپنی ست است کو پہچانیں نہ جس سے فرض ہو دور بھارت کا ایسا ہی نسخہ طیار کرو	کبہی نہیں یہہ پشو سمجہہ کر دہرم ادہرم کو جانیں نہ دکہیہ پاوتے سدا رہیں وہ ہی جو دہرم کو جانیں نہ کہو لوشیکہر بہنڈار گروکل بھارت پراوپکار کرو

چوک نمبر ۳

سونے کا نہیں سمے رہا اب سونے میں ہی ہے بربادی اسی دہرم کے کارن جگ میں لاکہوں شورف اد ہوئی اپکار ان تمہاری بھارت کچہ تو وچار کرو۔	دہرم کرم گئے بگڑ ہمارا جسپر رہتی جن دہن دہوئے ودیا بدہی بگاڑ کے ہیں سب کہتا کے آنسو دہوئی کہو لوشیکہر بہنڈار گروکل بھارت پراوپکار کرو

چوک نمبر ۴

وید ودیا اگس پڑہیں ہیں رکہا ششترسہی ودیا رہتی سارے بال ہتی برہم چاری رکہہ ودیا دہن کچہ سارے	سمرتی اور اپنشدیں دیکہیں آرش گرنتہہ پڑہیں سارے ست ودیا کو پراپت کر اپدیشک بن وچریں سارے

مہاشہ جنوں

اب میری سابقہ اور اس اپیل پر نظر ثانی کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ معاف رکہیں مریض کو پتہہ اس کے کلیان ارتہہ بتایا جاتا ہے۔ وید کو ذاتی غرض کچہ نہیں ہوتی۔ ایسا ہی اناتہہ کو بہی اس اپیل سے کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ چونکہ سارا بھارت میرا کٹمب ہے اور اپنے کٹمب کا ہت کرنا ہر شخص کا فرض ہے پس آریہ اشر کو اپنا دہار مک کٹمب جانکر اس کے ہت ارتہہ نویدن کر دینا اپنا فرض سمجہتا ہوں۔ اگر کسی لایق یہہ اناتہہ ہوتا تو کچہ کرکے بہی دکہا دیتا۔ مگر اب صرف زبانی کام ہو سکتا ہے۔ تن جو میرا اشر میتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے ادہکاری و گروکل کے ہتیشی میر کو ہوگیہ فرماویں دل وجان سے کرنے کو حاضر ہوں لیکن آپ لوگوں کو پرماتما نے یہہ سامرتہہ دی ہے کہ آپ لوگ گہرت کاریہ چلاتے ہوئے بہی اپنا دہرم بہاؤ بڑہاتے رہیں۔ اور دہرم کے واسطے تکلیفات بہی برداشت کرتے رہیں۔ اس واسطے آپ لوگونکو آریہ دہرم ہتیشی جان کر نمسکار کرتا ہوں کہ چارے بہایئو ذرا گہری نظر سے غور کرو تو ایک سال کے واسطے روزانہ ایک پیسہ بانٹے روپیہ سال تمام میں کچہ بڑی بات نہیں ہے۔ امیر غریب سبہی دیکہتے ہیں۔ لہذا آپ لوگوں کے اصول ہائے مقدسہ رکہنے کے انوسار نویدن کرتا ہوں۔ بلکہ پرمیشور کے واسطے بہکشا مانگتا ہوں کہ یدی آپ سچے آریہ ہیں تو ستیت دہرم پرچارک کو دیکہتے ہی ایشور کو سا کہشی کرکے اور سیدم سے پیسہ روز گروکل کو ایک سال کیلئے دینا نشچہ کریں۔ مگر ناغہ نہو۔ ایک سال میں بھارت کے سارے دکہڑے دور ہو جاوینگے میرے بھارت تو اسی بہر[؟] تہا شاید میری اپیل پر دھیان تو دیتے مگر بقول شخصیکہ دودہ گرم سے جلے ہوئے چہاچہہ کو بہی پہونک پہونک کر پیتے ہیں۔ اشتہارات پر اپادور در شٹی بہراتا ول میں ٭

نگر نگر اور گرام گرام میں ویدک دہرم پرچار کرو
کہولو شیگہر بہنڈار گروکل بہارت پر اوپکار کرو

چوک نمبر ۵

سند ہیا بندہن اگنی ہوتر سے بہجاری آنند کریں
ستیہ دہرم پر چلکے سارے من اپنا خورسند کریں
بہارت کی سنتان سدہارو یہی پربندہ وچار کرو۔

جو ودیہان اور بہری کا مول سمجھی اپنی کو بنا کریں
ہو کے مہا ودوان دہاں سوگ ہستی میں آنند کریں
کہولو شیگہر بہنڈار گروکل بہارت پر اوپکار کرو

چوک نمبر ۶

کون کہا تہا اسکی رچنا جوتم بہی نہیں دہیان کرو۔
ستیہ دہرم سے کرو پریتی اور کہیں نہیں کان دہرو
گروکل سے بہارت نہ ہوگا نشچہ یہی وچار کرو۔

تن من دہن سب کرو نچہاور جیو اپنا قربان کرو
ہوکر ودیا دور دیش سے ودوانوں کا مان کرو۔
کہولو شیگہر بہنڈار گروکل بہارت پر اوپکار کرو۔

چوک نمبر ۷

چال چلن بچوں کے سدہار جس سے بہلا تمہارا ہو
پچیس برس تک پڑھ ودیا کو ودوان جب بہارا ہو
مرد بنو نہ ہمت ہارو دہرم کا یہہ بیوپار کرو۔

ودیا سیکہیں گروکل میں بہاری ہی ہیں تمہارا ہو۔
ستیہ اپدیشک ایسے بناؤ جس سے نام تمہارا ہو۔
کہولو شیگہر بہنڈار گروکل بہارت پر اوپکار کرو

چوک نمبر ۸

تن من دہن سے سہایتا گروکل بیڑا پار کرو
دکہیا دین ہے بہارت اس کا آپ ادہار کرو۔

اک پیسہ کہہ بات نہیں جو دینا نت سو پکار کرو
بنا ست ودیا ہو ادہار نہ نشچہ یہی وچار کرو۔

اناتہہ کسی دن رین جگت میں ویدک دہرم پرچار کرو
کہولو شیگہر بہنڈار گروکل بہارت پر اوپکار کرو۔

*× یہہ خیال کرتے ہوں گے کہ آگے آریہ پبلک کا خون نچوڑ کر تین لاکہہ کئی ہزار روپیہ سے غرض سے جمع کیا گیا تہا کہ اسکا ڈی۔اے۔وی کالج بنا۔ جس کے ادہکاری آج کل ویدک ست سناتن دہرم کے خانہ زاد دشمن بن رہے ہیں۔ مبادا اب دیکہ پہر کسی ایسے ہی دہوکہہ میں نہ پہنسیں۔ —
بہراتری گن اگرچہ آپ لوگوں کا یہہ شک درست بہی ہے۔ کیونکہ جیسے لیگ سامنے والا الف گیان والا۔ الف ودیا تہا الف آیو والا استہر رہے تو لاکہہ پہ۔ اور اگر گر جاوے تو کوڑی پہ۔ مگر نہیں

نہیں۔ سارے سنسار یکساں نہیں ہوتا۔ اگر منی لفیف بہی ہم میں سے ہی ہمارے ہی بہائی ہیں۔ مگر موجودہ ادہکاریان سبہا کا دہارمک بہاؤ۔ تہا لوکک برتاؤ اور ودیا نندارنی آریہ پبلک پر بخوبی روشن ہے۔ میں کچہہ کسیکی خوشامد سے یہہ بات نہیں لکہتا ہیں سادہو ہوں۔ ست لکہتا ہوں اور لکہونگا۔ چونکہ میرا بہی شرمیتی آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کے سبہا ادہکاری مہاشیوں سے برتاؤ رہا ہے خاص کرکے لالہ منشی رام جی وماسٹر آتما رام جی ولالہ خوشی رام ولالہ جے چند رجی سروگیانشی سے

میرا بہت تعلق رہا ہے۔ سو میں بیباکی سے کہتا ہوں۔ جب تک میں سبہا کی آگیا انوسار سبہا کی سیوا کرتا رہا۔ اور ان مہاشیوں سے میرا ورتالہ کا تعلق رہا وہ بڑا اشدہ رہا۔ گو میں نے کسی وقت سبہا کی سیوا میں کچہہ کوتاہی کی ہو۔ مگر ان مہاشیوں میں سے کسی مہاشے نے کبہی کوئی ناجائز برتاؤ نہیں کیا۔ بلکہ لالہ منشی رام جی کا تو میں سچے دل سے ازحد مشکور ہوں۔ کیونکہ چند مرتبہ جلسہ پر جا کر کئی خاص تکلیفیں بہی میں دیتا رہا۔ مگر میری شور بہری اور ہر ادہیکاری سب کی سب برداشت کرتے رہے۔ پرماتما ایسے ودیا ہتیشی کا اس کے کرتبہ میں کلیان کرے موجودہ ادہکاریوں کی بابت ایسے گندے خیال کرنا میرے خیال میں واقعی گندے آدمیوں کا کام ہے۔
اب ایک دوسری تجویز بہی گوروکل کی بہتری کی بابت میرے خیال میں آئی ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ پنجاب کے سب ضلعوں میں سماجیں ہیں۔ اور ہر ایک ضلع کے مقدمات والے ضلع یا تحصیل میں آتے ہیں۔ اور میرے اکثر بہائی پلیڈر۔ بیرسٹر۔ مختار۔ عرضی نویس۔ اپیل نویس ہر جگہہ موجود ہیں۔ اور مقدمہ باز لوگ ہر روز ان کے پاس آتے ہیں۔ اگرچہ ایک بیرسٹر وکیل۔ عرضی نویس ومختار۔ واپیل نویس مہاشے جو ویدک دہرم کے الانبائی ہوں وہ پرن کرلیں کہ جو موکل یا مستغیث ان کے پاس اپنے عدالتی کاموں کے لئے آدیں ان سے ایک ایک پیسہ مانگ لیا کریں۔ اور یہہ سمجہہ لیں کہ ہم نے اپنے موکل یا اپنے موقانہ یا اجرت سے کم لیا ہے اور ایک چہوٹی سی صندوقچی وہاں پاس کے طور پر بنا کر رکہہ چہوڑیں جو آدمی اسے کہیں کہ بہائی ایک پیسہ گروکل کے واسطے دیدیں۔ کوئی بہی ہرگز انکار نہ کرے گا سب خوشی سے دیدیویں گے اور ضلع کی سماجوں میں ایک ایک مکان واسطے رہایش مسافروں کے بنایا جاوے۔ جس سے ایک نیتہہ دو کاج

راہوں - ایک تو وہ مسافر جو متعدد بات کے
راستے آویں - (وہیں) آرام کریں صبح چلتے ہوئے
یا کہ تمام دہرم سالاؤں اور مندروں میں ایک
پیسہ یا دو پیسہ دے جایا کرتے ہیں - یہاں بھی دیا
جایا کریں - تو کوئی بھی ہرج کی بات نہیں ہے
تھوڑے ہی کال میں اگو روکل کے سارے کاریہ سمپن
ہو جاینگے - آپ لوگوں کا شبھ چنتک نتیانند
برہمچاری ادہشٹاتہ بہارت سیوک آشرم مظفر گڑہ ٭

اشتہارات

دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں - وے
بابو جگپت رائے محلہ درگا کنڈ شہر بنارس سے
رجوع کریں - انکے علاج سے ایسے ایسے مریضوں
کو کہ جن کو یہ مرض پچیس تیس و چالیس برس
کا تھا - یا کہ پیدائشی خاندانی یا پشتینی تھا آرام
ہوا ہے - ان کے علاج سے شفایاب ہو جانیکے
بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا - اور ادویات
صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں - جو مریض اتوار
کو بارہ بجے سے دو بجے تک ان کے پاس جاوے
ہیں - ان کا علاج وے مفت اور ادویات
بھی مفت ہی دیتے ہیں - بذریعہ خط و کتابت
علاج کرانے والے مریضوں سے کچھ خرچ و
اشاعت اشتہارات و کلرک وغیرہ لیا جاتا ہے

المشتہر بابو جگپت رائے
محلہ درگا کنڈ شہر بنارس

ضرورت ہے

ایک صاحب قوم کہتری سن عمر ۲۳ سال ملازم
... سبھا اور سیری تنخواہ ... روپیہ ماہوار
... ذات آنند اپنی شادی کرنا چاہتے ہیں

خط و کتابت ذیل کے پتہ سے ہونی چاہیں المشتہر
ہردواری رام سبھا اور سیر نہر مانڈلے ملک برما

اشتہار کتب

وشیشک درشن - پنڈت دیودت جی کانپور
نواسی کرت - سنسکرت ہرٹی اور بہاشا ٹیکا قیمت
عہ - مجربات پادری کرشن - بلا استاد فوٹوگرافی
سکہلانے والی بے نظیر کتاب قیمت ۸
جنبہ ساگر - بشنوئیوں کے گورو شری جانبہ جی
مہاراج کی کرم اوپاسنا اور گیان کانڈ سمبندہی
شبدوں کا بہاشا ٹیکا قیمت ......عہ
سورگ پراپتی ۳ - برہم سنگتی ۳ - رویدک
دہرم پرچار ۱۲ - ستیارتھ پرکاش کا مستند
اردو ترجمہ عہ - تمہید تفسیر وید علہ برہم یگیہ
وغیرہ پستکیں ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہیں المشتہر
کندن لال خزانچی دہلی فلور ملز کمپنی دہلی -

درکار ہے

ایک ویش جاتی کی بدہوا کے پنر بواہ کے
لیے ایک بر درکار ہے - بدہوا جوان سوشیل
اور آریہ خیالات کی ہے - بر کا آریہ ماتر و
تندرست کماؤ ہونا کافی ہے - یہ ضروری
نہیں - کہ وہ ویش ہی ہو - درخواستیں بنام
پنڈت رملداس منتری آریہ سماج
لاہور کے آنی چاہئیں ٭

ضرورت

ایک انٹرنس پاس استاد کی ہمارے سکول میں
ضرورت ہے جو کہ مڈل کی جماعتوں کو انگریزی
ودیا پڑھا سکے - تنخواہ عہ و ... روپیہ -

ماہوار آریہ پرش کو ترجیح دیجاویگی - آئندہ
کام اچھا ہونے پر ترقی بھی دیجاوے گی -
المشتہر منیجر ڈی نیشنل سکول دینانگر

برہمی وردہک ہم یعنی دماغی طاقت کی دوائی

یہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ
ایک مہاتما پرش - کمزور دماغ والوں کند ذہن
طلبا کیلئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے - جسمانی
طاقت علاوہ بخشتی ہے - ایک پوڑیہ کے واسطے
(عہ) جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے

ویریہ وردہک ہم یعنی دہاتو پشٹی کی دوائی

یہ دوائی جریان منی
اور احتلام سوزاک
کیلئے از حد مفید ثابت
ہوئی ہے - ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے
آئندہ کیلئے ان بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑتی ہے
ایک ماہ کے لئے قیمت فی پوڑیہ عہ
المشتہر سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور

آریہ مسافر میگزین

منجانب
شرومنی آریہ پرتی ندہی سبھا ...
بیادگار ... سرسہ کی
دہرم ویر ... طرف بارہ ہزار کے
... غلطی ثابت کردی - تو
اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا
جاویگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی
مطلب کیلئے پانچ ستمبر ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے -

... پور

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکولی تازہ جڑی بوٹیاں اور سوگندیت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان مانیہ ور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں طیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں طیار ہونیکے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے سستی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار اور دیرپا ہے۔ نرخ ۵ روپیہ ۸ رطل کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندیت دھوپ نرخ ۸ ر ۱۲ ر کے بند پیکٹوں میں ملتا ہے چند ہو کسی ٹانک بھسانی دوائی زائل شدہ طاقتوں وخلاف صحت کے برخلاف نامناسب بے اعتدالیوں فی الفور جاری ہوتی ہے۔ تقویت باہ دماغ معدہ جگر گردہ۔ مثانہ۔ انکے خاص اصول ہیں۔ درد پشت۔ خوف۔ بےچین خوابی احتلام قسلمی چہرہ کی زردی۔ اور بلغم کا رفع کرنا اس کا کام مزید بیان ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور مزید سستی قیمت فی بکس ۲ ۱ جو دس روز کی خوراک ہے عہ

*۔ یہہ خیال کرتے ہو جریان۔ میلان منی کہنہ و باشت نچوڑ کر تین لاکھ کئی ہزار قیمت فی بکس ۲۰ روز کے کیا گیا تھا کہ اسکا ڈی۔ اے ن انجمن واسطے لبصر جس کے ادہکاری آج کل ویدک خارش۔ و نبہ کے خانہ زاد دشمن بن رہے ہیں۔ مبادا … سکیہ کے مفید … ام اہر کسی ایسے ہی دھوکہ میں نہ پہنسیں۔ ہیراتری گن اکسقدر آپ لوگوں کا یہہ شک درست ہی ہے۔ کیونکہ جیسے لنگ سا تہہ والا الٹ گیان والا۔ الپ ودیا تھا الپ آیو والا اسمتہہ رہے تو لاکھ پہ۔ اور اگر بگڑ جاوی تو کوڑی پہ۔ مگر نہیں

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورکھی رتن پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ سنتا رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب ضخامت کتاب ۴۳۵ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہر قیمت غیر مجلد کتاب کی ۱۲ اور مجلد کی ۱۴ ہے۔

کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۴ فی جلد کمیشن دیا جاتا ہے۔

جالندھر میں مطبوعہ ست دہرم پرچارک کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبھا سد لاہور میں لالہ سنتا رام جی سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے کتاب مذکور مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا فائدہ اٹھانا چاہئے

المشتہر

کرتا رام سبھا سد کرنال

ضمیمہ ست دہرم پرچارک جالندھر

قیمت میں رعایت

ذیل کی کتابوں کی قیمت صرف ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء تک کے لئے نصف کر دی گئی ہے

رعایتی	اصلی	نام کتاب
		چھتا اور دو ....
۱۴	۱۸	ست عورتوں رشی کی کتھا ....
۱۱	۱۸	بال لیلا ناٹک ....
۱۴	۱۸	دیپتا ...... دیپتا ......
۵	۱۱	آریہ سدھانت مکتاولی ...
۱۴	۱۸	ست برتی ودیا نند ناول
۱۲	۱۴	چنڈال چوکڑی ناول
۱۱	۱۱	روس کا مشہور نہلسٹ فرقہ
۱۰	۱۰	شاستر ارتھ جالندھر .....

یہہ سب کتابیں اردو میں ہیں

المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جالندھر

ضرورت ہے

میرے ایک پونجابی کھتری عمر تخمینا ۲۰ سال ملازم عہدہ سپاہ اور سیر مشاہرہ … لاہور کسی ایسی لڑکی کیساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو از قوم پونجابی ہو … ۱۴ سال کے اندر ہو۔ مفصل حالات بنام … فرماویں۔ دیوان چند روپ … آریہ سماج …

استاد کی ضرورت

ایک آریہ بھائی کے لڑکوں کو گھر میں تعلیم دینے کیلئے ایک نیک چلن استاد کی ضرورت ہے … دوسری زبان سنسکرت ہو۔ انٹرنس پاس … تعلیم دیسکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی۔ درخواستیں بنام ایڈیٹر ست دہرم پرچارک جالندھر آویں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

…وز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں ناموری ڈاکٹروں والیان ریاست اور …ت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق …ائی ہے کہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند …لا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سرخی ابتدائی موتیا بند ۔ ناخنہ پانی جانا خارش …یرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس …رمہ کا استعمال کرتے ہیں ۔ چند روز کے استعمال بینائی بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے ۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اوٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے ۲؎ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۱۲؎ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴؎ ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔ نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہیئے ۔ **المشتہر** میاں سنگھ مقام بٹالہ ۔

تازہ سندات — ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ۔ — تازہ سندات

…بوجہ عدم گنجایش چند صاحبان کو صرف نام نامی ہی لئے …رج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کے …فید بلکہ اکسیر ہونیکی بابت تصدیق فرمائی ہے مفصل سرٹیفکیٹ …درخواست کرنے پر ارسال کئے جاویں گے ۔

(۱) جناب ڈاکٹر ڈی ایم سانگلے صاحب بہادر ایم …ایچ ۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ انگلینڈ (۲) جناب کرنیل ایٹ بیری صاحب بہادر ریاست فرید کوٹ (۳) جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل …ایم ۔ ایس آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج …ہور ۔ (۴) جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب …ایل ایم ۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔ (۵) جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گہوس …ایل ایم ۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور و …آنریری سرجن گورنر جنرل کشور ہند (۶) جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل …کالج آگرہ (۷) جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن …صاحب کول پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۸) جناب ڈاکٹر کا نشی رام صاحب میڈیکل افسر ریاست نیپال (۹) جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دہاواشاہ ریاست حیدر آباد دکن ۔ (۱۰) جناب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ نگرانگ سرحد ملک آسام (۱۱) جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ایل ۔ ایم ۔ ایس ڈاکٹر حضور نواب صاحب والئے ریاست بہاول پور ۔ (۱۲) جناب سری مہاراجہ صاحب چھترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودہ (۱۳) جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی (۱۴) جناب سری مہاراجہ صاحب ریاست گولیر ۔ (۱۵) جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست کشن کوٹ ۔ (۱۶) جناب خان بہادر نواب محمد بیان خان صاحب سی ۔ ایس ۔ آئی ڈویژنل و ششن جج قسمت جالندہر شہر (۱۷) جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ ۔ (۱۸) جناب دیوان اودہو داس صاحب بہادر ڈپٹی اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر کشور ہند (۱۹) جناب خان بہادر رائے محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس ہزارہ (۲۰) جناب رائے بہادر سردار گوپال سنگھ کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس بہاسوں ملک برہما ۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے ۔ تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے یا مارچ سنہ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے ۔

المشتہر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

…ection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

اگرچہ کئی زمانہ قدیم کا علاج ہر حکیم جانتا ہے مگر دیرینہ مہلک امراض کو جڑ سے اکھاڑ دینے کا ...

... امراض کو قلیل عرصہ میں شفا بخشتی ہے ...

... پرانے امراض ... ایک دوا کا کم قیمت ...

ہومیوپیتھک علاج ہر دلعزیز ہو رہا ہے بلکہ ہر ایک ...

لہذا یہہ چند ادویات بطریق نمونہ ہدیہ ناظرین ہیں جو قیمت نقد بھیج ...

علاج ...

... فایدہ کرنے والا اور لاثانی

مجرب ادویات

آتشک پیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو۔ آتشک کے باعث کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پہوڑے پہنسی بہگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بادہ وجع المفاصل خارش وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر ہے استعمال سے جلد فایدہ ہوتا ہے قیمت دو شیشی کلاں ۱۲ خورد شیشی (۱۲)

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ جبر ہو گئی ہوں اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے جلد فایدہ ہوتا ہے۔ ۳ شیشی کلاں (۱۲)

رفیق طالبعلماں پڑہتے پڑہتے جب دماغ تہک جاتا ہے۔ ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لایق ہو جاتا ہے۔ شیشی کلاں عہ

رفیق جواناں دافع جریان رقت منی و احتلام سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے شکایت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (۱۲)

دلپذیر سوزاک۔ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہو۔ دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب کے جلن پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے قیمت دو شیشی خورد ۱۲ اور شیشی کلاں (۱۲)۔

صحت بخش یہہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور مجرب تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہو دو شیشی خورد (۱۲)

آرام بخش۔ دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اسکا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ۱۲ مع مرہم (۱۲)

مصفےٰ خون تمام جلدی امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے اسکا سبب آتشک نہو۔ دو شیشی کلاں دو روپیہ (۱۲)

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی دوسری بیماری کیوجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں (۱۲)

ولارام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی ۱۲ اور مع مرہم تین روپیہ (۱۲)

دلکشا دافع قبض دائمی کے لئے از حد مفید ہے قیمت دو شیشی کلاں صرف دو روپیہ (۱۲)

بنیاد صحت دافع بدہضمی تنخواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہو۔ قیمت تین شیشی کلاں (۱۲)

نوٹ علاوہ انکے ہر ایک بیماری کی مجرب دوائی حقیقت لکہنے پر ارسال ہو سکتی ہے شیشی کلاں میں ایکا ... کی دوائی اور خورد میں ۱۵ اوم کی ہے۔ ہر ایک دوائی کو قسم کی گو سے محفوظ رکہنا چاہئے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکہنا ہی کافی نہو گا بلکہ حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکہنا ضروری ہے

نوٹ بوجہہ عدم گنجایش سارٹیفکیٹ عمدگی ادویات درج نہیں ہو سکے۔ اگر کسی صاحب نے دیکہنے ہوں تو حسب ذیل پتہ پر درخواست کر کے منگا سکتے ہیں ۔

المشتہر پنڈت رامچند ہومیوپیتہک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتہک ہاسپٹل بہاولپور

مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چہپکر شایع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे ॥

[illegible]

قیمت بہر صورت بطور پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے۔ ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخباری وی پی ارسال ہوگا

دھرم پرچارک

جلد ۱۱	ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) شایع ہوتا ہے	سمت ۱۹۵۶

مجرب ادویات

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ **کشتہ نقرہ** اس کے کھانیسے دل و دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہوجاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو خاصیت مفید ہے۔ دُبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کیلئے اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ **روغن مسیحا**۔ مایوس العلاج اس سے شفایاب ہوتے ہیں مجلوق وسُست آدمیوں کیلئے مفید

ہے۔ رگ و پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی پیدا ہوجاتی ہے قیمت تولہ ۱ لکہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو ننگ تالو میں سوراخ ہی ہوگیا ہو تو بغیر نقص و دست و منہہ آنیکے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ ۱۲

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہوجاتا ہے۔ فی تولہ ۱ لکہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو۔ تو بیدک یونانی طرز سے معالجہ کیا جاویگا

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

ضرورت

ایک شخص ذات اگروال جٹل گوت رہتو والا ضلع ہوشیارپور بعہدہ سب اوورسیری بمشاہرہ للعہ ماہوار عمر ۲۲ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں بخط وکتابت بنام لالہ گوکل چند سب اورسیر کیمپ ڈاکخانہ برگہا ضلع سیونی

چھپارہ ہونی تاریخ ۵ المشتہر گوکل چند سب اورسیر۔

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی

کے لئے ایک نہایت عمدہ نسخہ

میرے پاس ایک ایورویدک چکتسا (طبابت ہندی) کا جوہر ایک مجرب جیوتی بہر کا شک سرسوتی نام تیل بوٹی کا تیار کیا ہوا ہے جسکو مصری ڈال کر گئو کے دودہ میں ۳ ماشہ روز پینے سے عقل و قیاس اور فہم و فراست۔ حافظہ ذہن یادداشت و زبان کی تیزی میں اسقدر ترقی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوائے اس کے یہہ تیل قبض کو ہاضمہ کی درستی بلغم و بادی کے دور کرنے میں لاثانی ہے۔ مگر قدرے تلخ ہے قیمت فی سیر ۵ گر تھوڑے کم قیمت کی بوتل نہ ملیگی۔ ماسوائے اسکے ہر ایک امراض کی مجرب ادویات بھی موجود ہیں۔ علاوہ ان کے **تمر ناشک** سُرمہ آنکھوں کی ہر ایک مرض کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ ۱ لعہ۔ فی پیکٹ ہے۔ بمعہ ترکیب استعمال۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

المشتہر

وشوانا تھہ شرما۔ ویدگنیا ہ وویا رجلندھر شہر

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنیا کے لئے بر کی ضرورت ہے جو چار گہر سیٹھ۔ کہتہ یا مہوترہ کہتری ہو۔ عمر جسکی ۱۸ یا ۲۲ برس کے درمیان ہو صحت بدنی ٹہیک ہو۔ خوبصورت ہو۔ کوئی عضو ناکارہ نہ ہو۔ برسر روزگار رہو۔ اگر تعلیم یافتہ ہو تو کم از کم الف۔ اے پاس ہو۔ اس کے بارہ میں تمام خط وکتابت بنام لالہ تہولو مل منتری آریہ سماج جلندھر ہونی چاہئیں۔

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کے لئے انتظام خوراک و رہایش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے **المشتہر**
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

نہ خریدو گے تو پچھتاوگے

دنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اوپن کیس کیلس پن والی ۱۸ سائیز جبرل سنہری چہرہ قریباً مفت یعنی لے روپیہ وہ ڑا او پر فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت و سستا یا ہوا نئی گھڑیاں کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ کفایت مل سکتی ہیں سنا تمیں فہرست ملاحظہ فرما دیں اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیاز مند کو ممنون فرما دیں۔ سعد عمدہ ریسٹ گھڑی بلا گھنٹہ یا نمبر کی [illegible] روپیہ کو مل سکتی ہے۔ **المشتہر**
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز ان
بازار حیدر جا لی جلندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری لائبریری میں چہ سو قسم کی انگریزی۔ اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرستی پنڈت گرودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔ منشی جمن لال۔ پنڈت کرپا رام شرما۔ لالہ دیوراج ماسٹر درگا پرشاد۔ پنڈت بہیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کہتری۔ رائے ٹھاکر دت۔ لالہ جیون داس۔ بابو بہجا رام وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں۔ اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کی برابر ہندوستان بہر میں کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے۔ اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بہیجی جاتی ہے اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکہنا چاہیں تو پہلے خط وکتابت کریں۔ اور ہو سکا تو جب بابو نہال سنگہ کرنال نو سی بہی برائے فروخت موجود ہے قیمت ۸ **المشتہر** گلاب چند ل
لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچہووالی ۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریاں کہیس۔ دہوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائی جاتی ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں باد با التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا راس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو ممنون فرما دیں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے ازاں بندیا دیگر کوئی چیز طلب فرما دیں تو وہ بہی بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب بس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بہیجنے پر ویسا ہی رکہا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا۔ **المشتہر**
بہیرا مل کہ منشہر داس سپرنٹنڈنٹان آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانیکے لئے
نہایت عمدہ موقع

بتیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کیجاتی ہیں۔
جوہر شفا آتشک اور اس کے بدنتائج مثلاً فساد خون کی نہایت مجرب دوائی ۲ اور (۱۲)
سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلد جاتی رہتی ہے کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (۳)
شیر وائین ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف اعضا جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کیلئے نہایت ہی اکسیر ہے پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے قیمت .... (ﻋﮧ)
بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے .... (۲)
طحال کی مجرب دوائی .... (۲)
ذیابیطس کی مجرب گولیاں ...... (ﻋﮧ)
ضعف جگر کی مجرب دوائی (۲)
وجع المفاصل کی مجرب دوائی (۲)
نامردی کی بے نظیر مجرب دوائی (۲)
علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے۔
المشتہر
پنڈت رامناتہ میڈیکل پریکٹیشنر
و منیجر کارخانہ دوا سیدا میڈیکل ڈسپنسری
جالندہر شہر

...ار کی گنتی

(د)ی خالصہ کے نامہ نگار (ک)ی کج فہمی

”دی خالصہ“ لاہور کے ایک نامہ نگار صاحب نے خالصہ پنتھہ کی مدح سرائی کرتے ہوئے یہہ ظاہر کیا ہے کہ آریہ سماج کو اگر کہیں قدم جمانے کو ملے ہیں تو وہ پنجاب میں ملے۔ اسی جگہہ اسے رونق حاصل ہوئی ہے۔ ورنہ آریہ ورت کے اور تمام حصوں میں سوامی دیانند سرسوتی جی کی کوششیں رائگاں گئیں۔ کہیں انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور پنجاب میں صرف اس باعث آریہ سماج کو فروغ ہوگیا۔ کہ یہاں گورو نانک جی مہاراج نے پہلے سے خالصہ پنتھہ قایم کیا ہوا تہا۔ اگر آریہ سماج نے اگر پنجاب میں کچھہ کیا ہے تو خالصہ یا نانک پنتھہ کے طفیل۔ اور خالصہ لوگوں کی بدولت۔ ہم اس یاوہ گوئی پر زیادہ توجہہ دینا نہیں چاہتے۔ صرف ”دی خالصہ“ کے نامہ نگار صاحب کو یہہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ابھی اونہیں دُنیا کے حالات سے بہت کم واقفیت ہے اور وہ اپنے ہی خیالات میں مست ہو رہے ہیں۔ ورنہ اس قسم کی ہنسی کے قابل باتیں اُن کی قلم سے نہ نکلتیں۔ جنہوں نے سوامی جی کی ہفت سالہ گنگا کے کنارہ کی زندگی۔ اُن کی سوانح عمری میں پڑھی ہے۔ اُنہیں معلوم ہوگا۔ کہ صرف اُن کے اپدیش سے گنگا کے کنارہ کے بڑے بڑے شہروں۔ قصبوں اور گاؤں میں آریہ سماج کا کس قدر زور ہو چکا ہے۔ شاستر ارتہہ پر شاستر ارتہہ ہوتے تہے۔ ایک چہوٹے سے چہوٹے گاؤں سے ایک ایک دو دو شاستری نکل آتے تہے۔ اور وہ سوامی جی سے سنسکرت میں صبح سے شام تک مباحثہ کرتے رہتے تہے۔ اور پہر اس درجہ اُن میں اخلاقی جرات ہوتی تہی کہ جس وقت قایل ہو جاتے تہے فوراً اپنے گھر سے بُت پرستی کا سامان لاکر سوامی جی کے روبرو دریا میں پہینک دیا کرتے تہے۔ گاؤں کے گاؤں اور خاندان کے خاندان آریہ ہوگئے تہے۔ سوروں کے پنڈے جو سینکڑوں پشتوں سے گنگا کے پوجاری تہے۔ اور جن کی روزی صرف گنگا کے دان پر تہی۔ قریب قریب سب آریہ ہوگئے تہے۔ بڑے بڑے عالم فاضل پنڈت۔ سیٹھہ۔ ساہوکار۔ اور راجپوتانہ کی راجہ مہاراجہ سوامی جی کے شش تہے۔ ممالک مغربی و شمالی میں جیسا آریہ سماج کا چرچا پہیلا تہا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ مگر بات یہہ ہے کہ سوامی جی اُن دنوں صرف زبانی اُپدیش کرتے تہے۔ اور زیادہ تر دریائے گنگ کے کنارہ رہتے تہے۔ کپڑے تک نہیں پہنتے تہے۔ ایک جگہہ زیادہ دیر قیام نہیں کرتے تہے۔ آریہ سماج کا لٹریچر تو درکنار ستیارتہہ پرکاش تک موجود نہیں تہی۔ آریہ سماج کے اُپدیشک کام کرنے کے لئے نہیں رکہے گئے تہے۔ اسی وجہہ سے لوگ رفتہ رفتہ پہر وہی پورانک جال میں پہنسے چلے گئے۔ مگر اب تک آریہ سماج کا اثر اُن کے دلوں سے دور نہیں ہوا جہاں ویدوکت دہرم کا اُپدیش اچہی طرح سے ہوتا ہے۔ وہاں بہت آسانی سے آریہ سماج قایم ہو جاتا ہے۔ علی گڑہہ کے پچہلے سالانہ جلسہ کی کیفیت دیکہکر لالہ منشی رام جی نے یہہ رائے دی تہی کہ اگر ممالک مغربی و شمالی میں اب بہی دو چار آدمی پورے طور پر کام کرنے والے ہوں تو وہاں گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر آریہ ہو سکتے ہیں۔ آریہ ورت کے تمام حصوں میں سوامی جی کے ساتہہ شاستر ارتہہ ہوئے۔ مگر پنجاب میں ایک بہی سامنے نہیں آیا۔ اور آتے کہاں سے کچھہ تہا ہی نہیں۔ اور گرنتہہ صاحب کی حد سے زیادہ سیدہی سادہی بانیاں پڑہنے والوں کی جرات کب پڑ سکتی تہی۔ کہ اُن کے سامنے لب ہلا دیں۔ اسوقت سکندرآباد ضلع بلندشہر کی سماج کے قریب دو ہزار ممبروں کے ہیں۔ ”دی خالصہ“ کے نامہ نگار صاحب کو بتانا چاہئے کہ پنجاب کے کس سماج میں یہہ بات پائی جاتی ہے۔ یہہ صحیح ہے کہ کچھہ عرصہ سے پنجاب میں خاص خاص اصحاب کے باعث اور خاص خاص بواعث سے کام تیزی سے ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ مگر اس امر کا خالصہ پنتھہ یا گورو نانک جی سے کچھہ واسطہ نہیں ہے۔ اگر ”دی خالصہ“ یا اُس کے نامہ نگار کو اپنے پنتھہ کی عظمت کا کچھہ پاس ہے تو سب سے پہلے اُسے یہہ بتانا چاہئے کہ گورو نانک جی کا اصل مت کیا تہا۔ آیا وہ فی الواقعہ صوفی مسلمانوں کے معتقد تہے یا کبیر بہگت کے مرید تہے؟ ——

کھانے پینے کی وجہہ سے تفرقہ

لاہور کا ایک چہوٹا سا انگریزی پرچہ جو کہ ایک محدود سے چند اصحاب کے خیالات کی اشاعت کیلئے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے۔ لکہتا ہے کہ بااوقات اعلےٰ درجہ کے تعلیمیافتہ اور روشن دماغ اشخاص میں ذرہ ذرہ سی باتوں پر اختلاف ہو جاتا ہے۔ جس سے بڑے بڑے کاموں میں فرقہ بندی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہے کہ بدہ مت کی تواریخ سے ظاہر ہے کہ بدہ کے پیروکاروں میں صرف اس وجہہ سے فرقہ بندی ہوگئی تہی کہ کچھہ لوگ یہہ کہتے تہے کہ وہی کہانا ہمارے مت کی رو سے جایز ہے۔ دوسرا فریق یہہ کہتا تہا کہ یہہ حرکت سراسر ہمارے مت کے خلاف ہے۔ اس پر دو فرقے ہوگئے۔ بجنسہ یہی

الغرض ہم نے لاہور کے ایک غیر امدادی کالج کے آنریری پرنسپل کے لیکچر میں کچھ عرصہ ہوا - لاہور میں سُنے تھے - بات یہ ہے کہ نباتات اور دودھ دہی کا استعمال کسی حالت میں گناہ میں داخل نہیں ہے - کسی نباتات کا کھانا یا دہی کا استعمال اپنے اپنے مزاج صحت پر منحصر ہے - جب ان میں کوئی شے مرغوب ہو شوق سے کھاوے - اگر طبیعت نہ چاہے نہ کھا جاوے - ان باتوں پر بحث کرنا بالکل فضول بات ہے - اور اس رد و کد کو کوئی دانا پسند نہیں کرے گا - مگر گوشتخوری یا شراب نوشی گناہ کبیرہ ہے اور جو شخص ان کے استعمال میں کوئی عیب نہیں دیکھتا وہ اپنی رائے کا آپ ذمہ وار ہے - اور اُسے معقول بحث کے وقت سر نگوں اور قائل ہونا پڑے گا ◆

حضرت عیسٰے کے دنیوی والد تسلیم کر لیے گئے

ڈاکٹر میوارٹ صاحب جو اپنے آپ کو رومن کیتھولک عیسائی لکھتے ہیں - لنڈن کے رسالہ نائینٹینتھ سنچوری میں تحریر فرماتے ہیں - کہ ملک اطالیہ میں اب عیسائیوں میں یہ خیال کم و بیش پیدا ہو گیا ہے - کہ حضرت عیسٰے کے دنیوی والد کا نام جوزف (یوسف) ہے - عام عیسائی کہتے ہیں کہ بی بی مریم (والدہ حضرت عیسٰے) کی جوزف سے صرف نسبت قرار پائی تھی - اور شادی نہیں ہوئی تھی - کہ اس اثنا میں وہ روح القدس سے جو کبوتر کی شکل میں آسمانوں سے اُتری حاملہ ہو گئیں - مگر ڈاکٹر میوارٹ صاحب فرماتے ہیں کہ جوزف سے بی بی مریم کی شادی ہو گئی تھی اور بعد شادی کے حضرت عیسٰی تولد ہوئے - حال میں ملک اطالیہ میں سنٹ جوزف کی غالباً حضرت عیسٰے کی اولاد ہونے کی وجہ سے زیادہ قدر و منزلت ہونے لگی ہے - قدرت کے قانون سے عیسائی کہاں تک انحراف کریں گے - آخر ایک دن اونہیں ویدک دھرم کے آگے سر جھکانا پڑے گا ◆

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان	۱۵ و ۱۶ و ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج بجنور	۱۶ و ۱۷ و ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج چینیہ	۱۶ و ۱۷ و ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج بدایوں	۳۱ مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج اجمیر	۳۱ مارچ و یکم و دوم و سوم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج مورنڈہ	۳۱ مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج کرتارپور	۳۱ مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج شاہپور	۳۱ مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج متھرا	۳۱ مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء

پرانوں کی ناپاک تعلیم بھی چھپا

بھوشیہ پران کی پڑتال

حصہ اول - قیمت ۲ ؍ ہے - مصنف کی محنت قابل قدر ہے - ستیہ منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر سے مل سکتی ہے ◆

تحفہ سال نو (ارمغان)

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۰ء

جس کا بہت دنوں سے انتظار رہتا تھا چھپ کر طیار ہو گئی ہے - بہت خوشخط اور بڑی تقطیع کے ۱۵۱ صفحے پر چھپی ہے - مضامین بالکل نئے دلچسپ اور مفید ہیں - آریہ سماج کے متعلق جملہ حالات کے علاوہ اکثر سماجوں کے پردھان اور منتری کے نام بھی درج کیے گئے ہیں - اگر اس کو آریہ سماج کے کام کی تواریخ کہا جاوے تو بجا ہے خوبی دیکھنے پر ہی منحصر ہے - آریہ سماجوں کے حالات اور انکا کام معلوم کرنے کے لیے ہر ایک آریہ سماج بلکہ ہر ایک آریہ پرش کو اسکی ایک ایک جلد ضرور خریدنی چاہیے - قیمت صرف ۵ ؍ محصول ڈاک ۱ ؍ علاوہ کمیشن دس جلد سے پچیس تک ۲۰ فیصدی اور پچاس سے زیادہ کے لیے ۲۵ فیصدی مقرر ہے - یہ کتاب علاوہ کمترین کے ذیل مقامات سے بھی مل سکتی ہے

(۱) منیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر
(۲) لائبریرین آریہ سماج وچھو والی لاہور
(۳) لائبریرین آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اوتر دیش اودھ بمقام مراد آباد
(۴) لالہ بہاری لال آریہ کتب فروش بلند شہر
(۵) پنڈت ابو رام شرما آریہ کتب فروش

(راقم)

المشتہر

بنواری لعل منتری آریہ سماج کرنال -

دھرموپدیش

सुषारथिरश्वानिव यन्मनुष्यान्नेनीयतेऽभी
शुभिर्वाजिन इव । हृत्प्रतिष्ठं यदजिरं जविष्ठं
तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु ॥२५॥

کوئی آستک اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ جھوٹھ بولنا بُرا ہے۔ چوری کرنا بُرا ہے۔ بوبھچار کرنا بُرا ہے۔ ہتیا کرنا بُرا ہے۔ گالی دینا بُرا ہے۔ رشوت لینا بُرا ہے۔ حسد کرنا بُرا ہے۔ غیبت کرنا بُرا ہے۔ دوسروں کے ادھکار پر دست درازی کرنا بُرا ہے۔ اندریوں کا غلام بننا بُرا ہے۔ اپنے کرتویہ پالن کرنے میں آلسیہ پرماد کرنا بُرا ہے۔ اتیادی اسی پرکار ہم یہہ بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ چوری تیاگ بھلا ہے۔ وشئے بھوگوں سے بچنا بھلا ہے۔ ستیہ بھاشن کرنا بھلا ہے۔ دیا کرنا بھلا ہے۔ برہمچاری ہونا بھلا ہے۔ نیایہ کا برتاؤ کرنا بھلا ہے۔ دیانتدار رہنا بھلا ہے۔ ستیہ پر درڑھتا سے قایم رہنا بھلا ہے۔ اتیادی ہم یہہ بھی جانتے ہیں۔ کہ بُرائی کا پھل دُکھ ہوتا ہے۔ اور بھلائی کا سُکھ۔

پرنتو آشچریہ کہ اتنا جانتے بوجھتے ہوئے بھی ہم بُرے کرموں کی طرف بھلے کرموں کی اپیکشا ادھک پرورت ہوتے ہیں۔ پُن کی نسبت پاپ سے ہم ادھک پریم رکھتے ہیں۔ تو اس کا کارن کیا ہے؟ کیوں ہم جان بوجھکر اُلٹے مارگ پر چلتے ہیں۔ کیوں ہم اس قدر اندھے ہو رہے ہیں۔ کہ یدیپی ہم صاف دیکھتے ہیں کہ مند کرموں کا پھل اوشیہ دُکھ ہی ملتا ہے۔ بھلے کرموں کا پرنام سُکھ ہی ہوتا ہے۔ پاپ سدیو سوکھا سڑا ہی نظر آتا ہے۔ کبھی ہرا بھرا نہیں ہوتا۔ پُن نتیہ ہی سرسبز ہے۔ وہ کبھی نہیں مُرجھاتا۔ پاپی پرش بھی بُرے کرموں کی نندا اور بھلے کرموں کی ستتی کرتے سُنے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم بھاگ کر بُرائی کی طرف ہی جاتے ہیں۔ تو اسکا کارن یہہ ہے کہ ہم کو اس بات کا ٹھیک ٹھیک بودھ نہیں ہے۔ کہ بھلائی بُرائی کی اصلی جڑ کیا ہے۔ کہاں سے ان کا نکاس ہے۔ جب تک ہم بھلائی بُرائی کے اصلی سروت کا پتہ نہ لگالیں۔ ہم نہ بُرائی سے بچ سکتے ہیں۔ اور بھلائی کی طرف پرورت ہو سکتے ہیں۔ شرتی بتلاتی ہے۔ کہ وہ بھلائی بُرائی کا منبع **من** ہے۔ جس پرکار سارتھی اپنی اچھا انوسار جدھر چاہتا ہے۔ رتھ کو لیجاتا ہے ویسے ہی یہہ من منشیوں کو جدھر چاہتا ہے لیجاتا ہے۔ اسی کی پریرنا سے اندریاں بیرونی وشئیوں میں پرورت ہوتی ہیں۔ ہم بھلا یا بُرا جو کرم کرتے ہیں۔ سب یہی کراتا ہے۔ جب تک یہہ کلیان کاری نہیں ہوتا ہمارا کلیان نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہہ ہمارے وش میں نہیں آتا ہم اپنی کسی اچھا کو پورن نہیں کر سکتے۔ اور یہہ وش میں تبھی آسکتا ہے۔ جبکہ یہہ سرو پرکار کی ملیناؤں سے رہت ہوجائے۔ شدھ اور پوتر ہو۔ اس لئے یدی ہم چاہتے ہیں کہ بُرائی سے ہمیں مند کرموں سے ہم کو نفرت ہو۔ بھلائی کی طرف ہماری پرورتی ہو ستیہ کرموں میں ہماری رُچی ہو تو ہمیں پہلے اپنے من کو وش میں لانا چاہئے۔ ایسا اُسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہمارا من شبھ سنکلپ کرنے والا ہو۔ اِسلئے آؤ سجن پُرشو یدی بُرائی سے ہٹ کر بھلائی کی طرف پرورت ہونا چاہتے ہو تو اُس منگل مے پربھو سے سچے وشواس اور پریم کے ساتھ دعا مانگو۔ "ہے پرم دیو آپ کی کرپا سے ہمارا من منگل اچھا کرنیوالا ہو"

آریہ سماج بجنور کا سالانہ جلسہ

[illegible]

آریہ سماج شاہجہانپور کا سالانہ جلسہ

[illegible]

آریہ سماج میرٹھ کا سالانہ جلسہ

[illegible]

ضروری

[illegible]

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیہ دھرم پرچارک

آریہ بیر کی شہادت اور آریہ سماجوں کا فرض

آریہ بیر کی موہنی مورت ابھی تک ہماری نگاہوں تلے پھر رہی ہے۔ اُن کی دھرم پر آئتا کے کارنامے ابھی تک ہمارے آتماؤں کو آریہ دھرم کی نشکام سیوا کے لئے پریرنا کر رہے ہیں۔ اُن کے سنگھ نادکی گونج تا ہنوز مدھم نہیں پڑی۔ اُن کی ویش بھگتی اور پر اوپکار کے تذکرے ابھی تک لوگوں کی زبان پر ہیں۔ پھر کب ممکن ہے کہ ہم اُن کو اتنی جلدی بھول جاویں جب اُن کی شہادت کا نظارہ ہمارے دھیان میں آتا ہے۔ ہم وچار درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ کہ دھرم بیر کے پیٹ میں چھُری گھسیڑ کر قاتل بھاگ گیا ہے۔ ماتا اپنے پیارے پُتر کی اس حالت کو دیکھکر غش کھا کر زمین پر گر ہی پڑی ہے۔ دھرم پتنی اپنے پران پیارے سوامی کو گھایل دیکھکر دیوانہ وار آہ وزاری کر رہی ہے۔ چاروں طرف آریہ بھائی حیران و پریشان کھڑے ہیں۔ مگر آریہ بیر اُف تک نہیں کرتا۔ اور بڑے حوصلہ کے ساتھ انتڑیوں کو دونوں ہاتھوں سے دباتے ہوئے گایتری منتر کا جاپ کر رہا ہے۔ پیٹ سے خون کے فوارے چل رہے ہیں۔ شریر شتھل ہو رہا ہے۔ مگر آریہ شہید کے استقلال میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ آخر بیر ہاسپٹل میں لایا جاتا ہے۔ پیٹ سینے کے لئے ڈاکٹر آتا ہے اُن کی حالت زار کو دیکھ کر ڈاکٹر کا دل بھی ہل جاتا ہے۔ مگر آریہ بیر ذرا بھی نہیں گھبراتا۔ کلورا فارم سونگھا کر آریہ بیر کو بیہوش کیا جاتا ہے۔ اور ڈاکٹر انتڑیوں کو سیتا ہے۔ آریہ بیر پھر ہوش میں لایا جاتا ہے۔ درد کا زور ہے۔ پرنتو دھرم بیر ہائے تک نہیں کرتا۔ حالت دم بدم بگڑ رہی ہے۔ آریہ مسافر اپنی آخری مسافت کی طیاریاں کر رہا ہے۔ آریہ بھائی اردگرد کھڑے ہیں۔ اور نینوں سے نیر بہا رہے ہیں۔ مگر دیانند کے سچے عاشق کی آنکھوں سے ایک آنسو تک نہیں ٹپکتا۔ اپنی دائمی جُدائی کی یاد سے سب کو آٹھ آٹھ آنسو رُلا رہا ہے۔ مگر خود اُف تک نہیں کرتا۔ جولنت وشواس اور پریم کے ساتھ وید منتروں دوارا پرم پتا کی آرادھنا کرتا ہوا صرف یہ کلمات اپنی زبان مبارک سے نکال کر کہ "آریہ سماج سے تحریر کا کام بند نہ ہو" آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور ہم سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہوتا ہے۔ آہ! آہ! کیا دلچسپ نظارہ ہے اسکے چنتن کرنے سے جہاں ہمارا ہردہ ودیرن ہوتا ہے۔ اور بے اختیار آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ وہاں جب ہم اس سنار کی اسارتا پر نظر ڈالتے ہوئے وچار کرتے ہیں کہ مرنا تو سب کو ہے مگر مبارک ہیں وہ جو ستیہ دھرم کی پوتر بیدی پر جان دیتے ہیں۔ تو ہمیں تسلی ملتی ہے۔ اور ہمارا رنج اطمینان سے مبدل ہو جاتا ہے۔ کہ آریہ بیر نے دھرم کی سیوا کرتے ہوئے جان دی۔ اُس نے ویش ہت اور پر اوپکار کے نمت پران دئے۔ وہ مہرشی دیانند کے نقش قدم پر چلتا ہوا شہید ہوا۔ اس نے آخری دم تک اپنے برت کو نبھایا۔ اُن کی موت مبارک ہے۔ وہ خود غرضی یا نفسانیت کی موت نہیں مرے کنتو ایسی اعلےٰ درجہ کی موت مرے کہ جس کا ہم فخر کر سکتے ہیں۔ اور ہر ایک آریہ کا کرتویہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس پرکار کی مرتیو کے لئے بڑی خوشی کے ساتھ ہر دم تیار رہے اور سمپورن آریہ سماجوں کا یہ پاک فرض ہے کہ وہ ۶ مارچ کو جو کہ آریہ بیر کی شہادت کی تاریخ ہے۔ اپنے اپنے ہاں دھوم دھام کے ساتھ خاص جلسے کریں۔ ۶ مارچ سارا دن آریہ بیر کے مشن کے متعلق کام کرنے میں خرچ ہونا چاہئے ان جلسوں میں اس پرکار کارروائی ہونی چاہئے۔ کہ پرتھم بھاری ہون ہو۔ پھر ایشور بھجنوں کے بعد بیر کی شہادت کے گیت گائے جائیں اور نظمیں پڑھی جاویں۔ اُنکے بنائے ہوئے پُستکوں میں سے خاص خاص مضامین سُنائے جاویں۔ اُنکی زندگی اور اُن کے کام پر سپیچیں دی جاویں۔ اُنکے بنائے پُستک اور رسالے مُفت تقسیم کئے جاویں۔ اور لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے دھن ایکتر کیا جاوے۔

ہم بڑے زور کے ساتھ بھارت ورش کی سمپورن سماجوں کی توجہ اس ضروری کرتویہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور آشا رکھتے ہیں۔ کہ وے ضرور ہمارے نویدن پر دھیان دیکر ۶ مارچ کو سدرھ بھاشی پنڈت لیکھرام جی کی یادگار میں دھوم دھام کے ساتھ جلسے رچکر اپنے بھاری فرض سے سبکدوشی حاصل کریں گی۔

گروکل بھکشا منڈلی

کا

تیسرا دورہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سوا آٹھ بجے ریل بیاس سے چلدی اور ۱/۲ ۹ بجے ہم سب

جلندہر شہر کے ریلوے سٹیشن

پر پہونچ گئے۔ سٹیشن پر میرے بہائی صاحب موجود تھے سوائے اُن کے بیشمار آریہ بہائی اور دو آبہ ہائی سکول بورڈنگ ہوس کے بورڈر خصوصًا اپنی دلی ہمدردی کا اظہار میرے ساتہہ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان سب بہائیوں کی ہمدردی کو دیکھکر میری راستہ کی تہکاوٹ دور ہوگئی۔ میرے اُترنے کے لئے کمرہ تو بورڈنگ ہوس کے طلبا نے درست کر چہوڑا تہا۔ لیکن اُن کی پڑہائی وغیرہ میں مخل ہونا مناسب نہ سمجہکر میں نے رائے سالگ رام صاحب کے دہرم ارتہہ والے مکان کے اندر ڈیرا کیا۔ جلندہر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کا ارادہ میرا ہرگز نہ تہا۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ میرا یہہ ارادہ دوسرے آریہ بہائیوں کو بہی جلندہر جانے سے روک رہا ہے۔ تو میں نے اپنی رائے بدل لی۔ پنڈت پورنانند جی نے مجہے جلندہر لانے میں زیادہ تر حصہ لیا۔ پنڈت جی کی ضد پر میں جلندہر چلا آیا۔ لیکن مجہے اس جگہہ گروکل کے لئے کسی کامیابی کی امید نہ تہی۔

---

۲۲ دسمبر کی رات سے ۲۶ دسمبر کی دوپہر تک میں برابر جلندہر میں رہا۔ اس عرصہ میں طبیعت کسیقدر اور بگڑ گئی۔ لیکن باوجود اس کے میں نے یہاں گروکل کی اصلیت کے اظہار کے لئے ایک لیکچر دیا سالانہ جلسہ کے حالات درج کرنا میرا کام نہیں ہے ناظرین پہلے سے ہی سب کچہہ معلوم کر چکے ہوں گے مجہے اس جگہہ صرف اسیقدر ظاہر کرنا ہے کہ جہاں جلندہر شہر کے غریب اور اوسط درجہ کے آریہ سبہاسدوں نے کمال ہمدردی کے اظہار کے علاوہ گروکل کو یتہا شکتی دہن سے مدد دینے کی آمادگی ظاہر کی وہاں امیر اور سرکردہ ممبران نے گروکل کے ساتہہ عملی ہمدردی کا اظہار ہرگز نہ کیا۔ یہی وجہہ تہی کہ میں نے اس وقت اسجگہہ بہکشا کے لئے بالکل تحریک نہ کی۔ جلندہر کے آریہ بہائیوں کا خیال ہے کہ اس جگہہ کچہہ نہیں ہو سکتا افسوس کہ میں ابہی اپنے گہر پر جم کر نہیں رہ سکتا ورنہ یہہ دکہلانا کچہہ مشکل نہ تہا کہ جلندہر میں کام ہمیشہ ہوتا رہا ہے اور اس وقت بہی ہو سکتا ہے۔ لیکن کمی ہے تو صرف حوصلہ مند آدمیوں کی ہے۔ مجہے جلندہر کی کایا پلٹی دیکہکر افسوس ہوا اور یہہ امر محسوس ہوا کہ اس وقت از سرِ نو اسجگہہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ لالہ روشن لعل جی بیرسٹر اور لالہ جیونداس جی اسجگہہ اس نیت سے آئے تہے کہ مجہے اپنے ہمراہ لکہنو لیجاویں۔ میری ناظرین کو معلوم ہے کہ دسمبر ۱۸۹۹ء میں انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس لکہنو شہر میں ہونے والا تہا۔ اس سالانہ راج نیتک جلسے میں شامل ہونیکی غرض سے ہندوستان کے مختلف صوبوں کے تمام تعلیم یافتہ اور معزز پُر دماغ اور شریف آدمی ہر سال تشریف لایا کرتے ہیں۔ نہ صرف یہہ ہی کہ آزاد پیشہ صاحبان ہی یکجا جمع ہوتے ہوں بلکہ وہ معزز ملازمان سرکار بہی جو کہ پولیٹیکل کانگریس کی شرکت سے لاچار ہیں۔ جج رانڈے صاحب کی سوشیل کانفرنس کے طفیل اپنے دیگر صوبوں کے بہائیوں کے درشن کر لیتے ہیں۔ میں نے یہہ سوچ لیا تہا کہ اس سے بڑہ کر اور کوئی موقع اس قدر بالیاقت مجمع کے روبرو گروکل کے اغراض بیان کرنے اور اُن کی ہمدردی اس کے لئے حاصل کرنیکا

نہیں ملے گا۔ اور اسلئے باوجود طبیعت کی ناسازی کے میں ۲۶ دسمبر کو دوپہر کی ڈاک گاڑی میں معہ لالہ روشن لعل صاحب بیرسٹر اور لالہ جیونداس صاحب چلدیا۔ گو بہیڑ زیادہ تہی تاہم ہم آرام سے انبالہ پہونچے۔ اُس جگہہ ایک میم صاحبہ سے کچہہ گلنپ ہوتے بچی۔ جو کہ ہمیں ہمارے کمرہ سے باہر نکالنے کی فکر میں تہیں۔ اس جگہہ لالہ واسودیو داس صاحب بی۔ اے۔ اکسٹرا اسسٹنٹ ملے جنہوں نے ستری شکشا کے متعلق بہت سی باتیں کرنے کے بعد اپنی قایم کردہ ستری پاٹہہ شالا کے لئے ایک ادہیاپکا صاحبہ ۵ روپیہ ماہوار پر مانگی۔ لیکن افسوس کہ لکہنو پہونچکر زبانی رائے گردہاری لعل صاحب پریسیڈنٹ آریہ سماج دہلی معلوم ہوا کہ اُس پاٹہہ شالا کا انتظام اُنہیں کے آدہین ہے۔ اور اسقدر تنخواہ دینے کی وہ گنجایش نہیں دیکہتے۔ اس واقعہ کو میں نے محض اسلئے درج کیا ہے کہ لوگ ستری شکشا کے لئے مستقل طور پر کام کریں۔ اُن کی کوششیں حباب کی طرح اُٹہکر ہی نہ بیٹہہ جایا کریں۔ سہارنپور میں بہیڑ زیادہ ہو چلی۔ لیکن پہر بہی سونے کو مجہے تو ایک تختہ ملگیا لالہ روشن لعل جی بہی سو گئے۔ البتہ ہمارے بزرگ بہائی لالہ جیونداس جی کو تکلیف ہوئی۔ کیونکہ رات کو ایک دو صاحبان نے آن کر اُن سے جگہہ تقسیم کرالی۔ لیکن لالہ جیونداس جی نے اس تکلیف سے بہی فایدہ اُٹہایا۔ یعنی اُن بہائیوں سے بات چیت کرتے ہوئے آریہ سماج کے پوتر مشن کیطرف اُنکی توجہ دلائی ۲۷ دسمبر کی صبح کو ہم سب

لکہنو ریلوے سٹیشن

پر پہونچ گئے۔ لالہ تولارام جی ہم سے پیشتر آ چکے تہے۔ چنانچہ وہ ہمیں ریلوے سٹیشن پر ہی ملے۔ گاڑی میں بیٹہکر ہم سب کانگریس کیمپ کو روانہ ہوئے۔ اور جس جگہہ کہ پنجاب کے بہائی اُترے ہوئے تہے۔ اُس جگہہ پر ہم نے پہونچکر سنان آدی سے فارغ ہوکر سندہیا اگنی ہوتر کیا اور بہوجن سے فارغ

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہو کر کانگریس پنڈال کیطرف چلدئے۔ یہہ پنڈال ایک عالی شان کمرہ کی شکل میں ہر سال عارضی طور پر اُس جگہہ پر طیار کیا جاتا ہے۔ جہاں پر "انڈین نیشنل کانگریس" کا اجلاس ہوتا ہے۔ لکھنؤ کا پنڈال کہا جاتا ہے کہ ہر جگہہ سے عمدہ اور فراخ بنا تہا۔ اندر کُرسیوں کی نشست تہی۔ جن میں پانچ ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہہ تہی۔ کانگریس کا اجلاس شروع ہونے میں ابہی ڈیڑہ گھنٹہ کی دیر تہی۔ اس لئے اپنے لکھنؤ نواسی اور دیگر آریہ بہائیوں سے ملنے کا اچہا موقع ملا۔ ٹہاکر شیو رتن سنگہ پاتور والے۔ مسٹر کیشو راؤ وکیل حیدر آباد دکن والے۔ لکھنؤ کے باج ہی جی وغیرہ بہت سے بہائی ملے۔ ان سب میں سے پنڈت رامبہجدت صاحب اسٹیکیٹر ڈاکٹا نجات کو مل کر میں بہت خوش ہوا۔ یہہ صاحب درجہ دار آریہ اور رشی دیانند کے پکے بہگت ہیں۔ سوامی سچدانند جی جو امرت سر وغیرہ لیکچر دے چکے ہیں۔ اس جگہہ موجود پائے گئے۔

لکھنؤ کے حالات تاریخوار سن وعن بیان کرنے کے لئے میرے پاس نہ تو وقت ہی ہے اور نہ ہی اُسکی ضرورت ہے۔ پس وہاں کے کل حالات کو تین حصوں میں تقسیم کر کے بیان کروں گا۔ تاکہ میرے ناظرین اختصار اور آسانی کے ساتہہ میرے تجربوں اور خیالات کو سمجہہ سکیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے میں لکھنؤ شہر اور کانگریس کی جگہہ وغیرہ کا بیان کرنا ضروری سمجہتا ہوں تاکہ بعد کے دو حصوں کے حالات بہی ناظرین کی سمجہہ میں آسانی سے آجاویں۔ لکھنؤ شہر اس وقت دو حصوں میں منقسم سمجہنا چاہئے۔ ایک خاص شہر جسکے نزدیک کہ کانگریس کا پنڈال کھڑا کیا گیا تہا۔ اور دوسرا امین آباد جو نسبتاً نئی بستی ہے اور جس کے ایک حصہ (گنیش گنج) میں کہ آریہ سماج کا مندر واقع ہے۔ شہر کے نزدیک ہی گومتی بہون ہے۔ جس کے ساتہہ بڑا

نفیس اور فراخ باغ ہے۔ باقی آئندہ

لالہ کاشی رام وید

کا

قابل قدر کام

لالہ کاشی رام جی وید پہلے راولپنڈی میں کام کرتے تہے۔ اب عرصہ تقریباً دو سال سے لاہور میں آئے ہوئے ہیں۔ جہاں پر کہ علاوہ اپنا اوشدہالہ کہولنے کے اُنہوں نے شہر میں اپنے نتیجہ خیز علاج سے خاص شہرت حاصل کر لی ہے۔ مجہے یہہ تو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتا رہتا تہا کہ لالہ کاشی رام جی نے بعض نمونیا وغیرہ کی سخت بیماروں کو بڑی محنت سے راضی کر دیا۔ اور کہ ڈاکٹری علاج سے مایوس کئی بیماروں کو حوصلہ دیکر اُنہیں پہر کام کے قابل بنا دیا۔ لیکن یہہ نہیں معلوم تہا کہ لالہ صاحب نئی ایجادوں کا بہی مادہ اپنے اندر رکہتے ہیں۔ لیکن امر واقع یہہ ہے کہ لالہ کاشی رام جی کو پُرانے طریقوں میں نئی عقل شامل کر کے مفید اشیاء طیار کرنے کا ڈہنگ بہی اچہا آتا ہے چنانچہ جب میں دیگر دوروں سے واپس ہوکر لاہور میں آیا تو لالہ کاشی رام جی نے ایک بارہ ادویات کا **پاکٹ کیس** میری نظر کیا۔ یہہ پاکٹ کیس بذات خود بڑا خوبصورت اور دیرپا بنا ہوا ہے۔ اس کے اندر بارہ شیشیوں میں بارہ قسم کی ادویات گویا بارہ معمولی اور غیر معمولی بیماریوں کے علاج ہیں۔ ہدایت نامہ استعمال بزبان اُردو اسکے ساتہہ اُسی کیس میں بند ہے۔ میں نے ناہن وغیرہ کے سفروں میں اس پاکٹ کیس کو ساتہہ رکہا تہا۔ جو ہرڑ جو کہ بدہضمی کا علاج ہے۔ مجہے استعمال کرنے کا موقع ملا۔ واقعی یہہ دوائی بدہضمی کو بہت جلد دور کر دیتی ہے۔ جو ہرنمبر ۱۱ ہی آنکہ پر استعمال کیا۔ جبکہ آنکہیں تہک گئی تہیں ایک سلائی ڈالتے ہی آرام معلوم ہوا۔ اور صبح آنکہوں کی بے چینی سب جاتی رہی۔ اگر دیگر ادویات بہی اسی قسم کی ہیں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ یہہ پاکٹ کیس ہر ایک شخص کو مسافرت میں اپنے ہمراہ رکہنا چاہئے۔ البتہ اس میں دو تین اصلاحوں کی ضرورت ہے۔

(۱) ہدایت نامہ علاوہ اردو کے دیوناگری میں بہی چہپنا چاہئے۔ جو کہ دیوناگری والوں کے پاکٹ کیس میں رکہا جاوے۔ اور ادویات کو انہیں بارہ شیشیوں میں محدود نہ کیا جاوے۔ بلکہ ہر ایک مرض کے علاج کے لئے جُدا جُدا دوائیاں شیشیوں میں طیار ہیں جو خریدار جس جس مرض کے علاج کی دوا مانگے۔ اُسی قسم کی بارہ شیشیاں اُسکے پاکٹ کیس میں لگا دی جاویں۔ اس سے بڑا فایدہ یہہ ہوگا کہ جس مسافر کو جس جس مرض کی شکایت عموماً ہوتی ہو وہ اُس کا علاج اپنے ساتہہ رکہہ سکیگا۔ (۳) ہر ایک پاکٹ کیس کے اندر ایک چہوٹا سا ڈاٹ کہولنے کا **کارک سکریو** بہی ہونا چاہئے۔ جیسا کہ انگریزی دوائی **ہیزبلین** کی شیشیوں کے ساتہہ رہتا ہے۔ قیمت میں اگر دو چار آنے اضافہ ہوجاوے تو کوئی پرواہ نہیں۔ قیمت اس پاکٹ کیس کی ۳ روپیہ بمقابلہ فایدہ کے کچہہ بہی نہیں ہے۔ اس پاکٹ کیس کے علاوہ وید جی نے ایک **سفری بکس** بہی اسی اصول پر بنایا ہے جس میں بارہ ادویات ہیں۔ اور قیمت ۳ روپیہ فی بکس ہے۔ اور تیسرا **پرایویٹ بکس** ہے جسکی قیمت للعہ روپیہ اور جس میں ۲۱ ادویات بند رہتی ہیں —— میری رائے میں اگر وید جی میری تین صلاحوں کو ان ہر دو بکسوں کی طیاری میں بہی مان لیویں تو پبلک کو بڑا بہاری فایدہ پہونچیگا۔ لالہ کاشی رام جی نے اپنا "آیوروید پرچارک" رسالہ بہی ہمارے نذر کیا ہے جس میں علاوہ ہندی

صدر بکسوں کا مفصل تذکرہ ہونے کے اُن کی تمام مشہور مشہور ادویات اور طریقہ علاج کا بھی ذکر ہے۔ اس رسالہ کو وہ ہر شخص کے پاس مفت بھیج دیتے ہیں۔ اور درخواستیں بھیجنے کا پتہ حسب ذیل ہے۔ "منیجر پنجاب آیورویدک اوشدھالہ متصل وڑی ہرجیون جھیوالی بازار لاہور" میں لالہ کاشی رام جی کو یقین دلاتا ہوں کہ ان بکسوں کی طیاری میں اگر وے احتیاط سے کام لیویں گے اور ادویات کی اقسام کو اگر خریدار کی پسند پر چھوڑ کر ہر وقت مہیا کرنے کے لئے طیار ہوں گے تو نہ صرف اُن کو ہی فائدہ پہونچیگا۔ بلکہ پبلک کے بڑے بھاری حصّہ کی سفر کی تکلیفوں کو دور کر کے وے پبلک کے شکریہ کے مستحق بنیں گے ۔

(منشی رام)

گوروکل

گوروکل کے پُرانے پریمی لالہ طوطا رام جی کے سپتر عزیز شنکر برہمچاری لالہ منشی رام جی کے نام سات روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ "یہہ روپیہ پتاجی سے لیکر گوروکل کی بھینٹ کو آپ کی سیوا میں بھیجتا ہوں۔ اور آپ کے پروپکار تتھا دھرم پرکتا کو بارمبار سیس نواتا ہوں۔ پتاجی اپنی پرتگیا انوسار یتھا شکتی الگ بھینٹ دیں گے۔ یہہ بینے پتا جی سے بھکشا مانگ کر بھیجی ہے۔ مجھے گوروکل میں شیگھر ملا دیجیئیگا" ایسے اعلےٰ اور پوتر بھاؤ لیکر آریہ بالک گوروکل میں پرویشٹ ہوں گے صرف یہی ایک بالک نہیں ہے جس کو کہ گوروکل میں داخل ہونے کا اس قدر شوق ہے۔ ایسے کئی آریہ پُرشوں کے بالک ہیں۔ جن کو بھاری اکانکشا لگ رہی ہے کہ کب گوروکل کھلے۔ اور ہم اُس میں داخل ہوں۔ آریہ پُرشو! کیا تم اپنے نونہالوں کی آشاؤں کو شیگھر پورن کرنے کا اُدیوگ نہیں کرو گے؟

مورخہ ۱۳ و ۱۴ فروری کو مہتہ جیمنی جی۔ بی اے نے کبیروالہ میں گوروکل کے متعلق کام کیا اور وہاں دونوں روز گوروکل کی خوبیوں اور موجودہ طریقہ تعلیم کے نقائص پر عالمانہ لیکچر دئے۔ شروتاگن تمام عملہ بندوبست اہلکاران تحصیل و دیگر تعلیمیافتہ اصحاب تھے۔ اثر اچھا پڑا۔ گوروکل کے لئے روپیہ وہاں جمع ہو رہا ہے۔ ہمارے بھائی کا پریشرم نہایت قابل تعریف ہے۔

گوروکل کے سچے پریمی بابو پرتاپ سنگھ جی افریقہ سے **ایک ہزار روپیہ** کا چک گوروکل کیلئے ارسال فرماتے ہیں۔ باقی روپیہ وہ اپنے ہمراہ لاوینگے افریقہ سے وہ روانہ ہوچکے ہیں۔ اور تھوڑے دنوں میں یہاں پہونچنے والے ہیں ۔

سُدھین پور سے لالہ نرسنگھ داس مہاشے کیشو رائے و مہاشے شِو بانک شرما ایک ایک روپیہ گوروکل کے لئے بھیجتے ہیں۔ اور گوروکل کی تحریک سے اپنی دلی ہمدردی ظاہر فرماتے ہیں ۔

پنڈت دولت رام جی بڑوت سے ۱۱ روپیہ جو کہ اُن کو اپنے ایک متر سے پراپت ہوئے۔ گوروکل کی سبھا میں ارسال فرماتے ہیں ۔

لالہ نتھو رام جی معرفت ڈاکٹر بسنت رائے صاحب مالیپور دو روپیہ گوروکل کے لئے دان کرتے ہیں۔

ایک مہاشے جو اپنا نام پرگٹ کرنا نہیں چاہتے مبلغ سات روپیہ (۷) معرفت منیجر ست دھرم پرچارک گوروکل کی سبھا میں ارسال فرماتے ہیں۔

بابو ہرگلال سنگھ صاحب نجیب آباد سے۔ سات روپیہ چار آنہ۔ لالہ جگن ناتھ داس چھالیہ سے سات روپیہ مہاشہ رام سنگھ چونیاں سے دو روپیہ۔ چودھری ناہر سنگھ جی دہلی سے تین روپیہ۔ لالہ چرنجی لعل رائے پوسکر چار روپیہ چار آنہ اور لالہ نانک چند میراں شاہ سے چار روپیہ چار آنہ۔ گوروکل کے لئے روانہ فرماتے ہیں۔ ہم سب بھائیوں کو دھنیاد دیتے ہیں ۔

لالہ گوبند لال صاحب مبلغ دس روپیہ گوروکل کے لئے دان ارسال فرماتے ہیں ۔

ایک مہاشے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ پندرہ روپیہ گوروکل کی سبھا میں ارسال فرماتے ہیں۔

سیٹھ لادھو رام جی اجمیر سے پانچ روپیہ گوروکل کے لئے بھیجتے ہیں۔ یہہ روپیہ سیٹھ جی نے کسی سنسکار کے موقعہ پر دان دیا ہوگا۔ ورنہ اُن سے تو ہم کو پانچ سو روپیہ کی اُمید ہے ۔

پنڈت کیشو راؤ صاحب بھیم پور سے تین روپیہ اور ایک مہاشے نجیب آباد سے سات روپیہ گوروکل کی سبھا میں ارسال فرماتے ہیں۔

گوروکل بھکشا منڈلی آگرہ آریہ سماج کے اُتسو کے بعد حیدرآباد دکن کو روانہ ہوئی۔ وہ سپتاہ تک وہاں کام کرے گی۔ ہمیں آشا ہے کہ ہمارے حیدرآباد کے پرشارتھی آریہ بھائی گوروکل کے لئے دھن اکٹھا کرنے میں پورن اُدیوگ فرماویں گے ۔

ضروری اطلاع

آریہ سماج راولپنڈی کے متعلق ... [illegible]

آریہ سماجک خبریں

دھرم کوٹ ضلع فیروزپور - ۹ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو پنڈت دیو دیال جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے لالہ فقیر چند خزانچی سماج کے ہاں مکان کی پرتشٹھا کرائی اور ۱۲ فروری کو اُن کے پتر کا منڈن و کرن بیدہ سنسکار ویدک ریتی سے کرایا۔ کوئی پورانک کارروائی یا مخالفت نہیں ہوئی۔ پنڈت جی کے ساتھ سماجک بھائی بھجن گاتے ہوئے انگریزی باجے سمیت بڑے آنند اور پریم سے نگر کیرتن کرتے ہوئے سنسکار میں شامل ہوئے۔ کوٹ عیسیٰ خان سے بھی تین چار مہاشے شریک ہوئے تھے۔ سنسکار کے بعد پریتی بھوجن ہوا۔ ۹ فروری سے ۱۴ تک مختلف مضامین پر پنڈت جی کے ویاکھیان ہوتے رہے ہر وقت بوقت شہر کے نوین ویدانتی اور پورانک اور ناستک لوگ بھی بارتالاپ کرتے رہے۔ جس کا اثر بہت اچھا پڑا۔ لالہ فقیر چند جی کے پتا نے بڑی اُتساہ سے علاوہ دیگر دان کے پنڈت جی کو ۵ اور عہ روپیہ بہ تفصیل ذیل سماجک فنڈوں میں دان دیئے۔ وید پرچار فنڈ (عہ) گورو کل (سے) کنیا مہاودیالہ (عہ) کنیا اناتھ آلہ (عہ) اسکے علاوہ لالہ اتما رام اوپ منتری سماج نے (سے) گورو کل کے لیئے اور اُن کے پتا لالہ متھرا داس جی نے عہ کنیا اناتھ آلہ کے لیئے اور عہ لوکل سماج کو دان دیئے۔

۱۵ کو پنڈت جی معہ لالہ بندرابن جی پردہان و فقیر چند جی خزانچی کے کوٹ عیسیٰ خان میں پہونچے وہاں پر پنڈت جی کا "گورو کل کی ضرورت پر" ایک منوہر ویاکھیان ہوا جس سے سامعین نے متاثر ہو کر ۱۵ نقد دان دیئے ✤

گجرات پنجاب - حکیم تارا چند جی پردہان آریہ سماج گجرات کے پوتے کا نام کرن سنسکار اور بیٹے کا ...... سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔

عہ روپیہ گوروکل اور عہ روپیہ لوکل سماج کو دان ملا۔

شوک کہ لالہ دولت رام صاحب بی۔ اے۔ برادر حقیقی لالہ گورندتامل صاحب خزانچی آریہ سماج جلالپور جٹاں کی دھرم پتنی کا دیہانت ہوگیا۔ پرماتما لالہ صاحب موصوف اور اُن کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کرے ✤

لالہ نیلو رام جی منتری آریہ سماج جلندھر شہر لکھتے ہیں۔ آج ملاحظت دھرم پرچارک سے معلوم ہوا کہ آپ کی سیوا میں انتخاب ادھیکاریان جلندھر شہر آریہ سماج کی اطلاع نہیں بھیجی گئی۔ اس لیئے سہو سے بجائے لالہ بدریداس جی ایم۔ اے اوپ پردہان کے لالہ دیو راج جی اوپ پردہان مشتہر کئے گئے۔ اس واسطے آپ کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ آئندہ پرچہ میں صحت کر کے انتخاب حسب ذیل مشتہر کرا دیویں۔ پردہان - لالہ رام کرشن جی۔ اوپ پردہان لالہ بدریداس جی ایم۔ اے۔ منتری لالہ تیلو مل - اوپ منتری لالہ کرم چند جی - خزانچی لالہ مادہو رام جی۔ پستکا دھیکش لالہ نگینہ مل جی۔ شریمان لالہ منشی رام جی - ڈاکٹر پنڈت گنگا رام جی - لالہ دیو راج جی - ماسٹر سنت رام جی پرتشٹھت ممبران ✤

لالہ لبھو رام جی گوٹہ فروش جلندھر شہر آریہ سبھاسد کے پتر کا نام کرن سنسکار ۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوا جس میں لالہ جی نے کنیا مہاودیالہ کو عہ گورو کل کو عہ دان دیا۔ اور جو مہاشے موقعہ سنسکار پر تشریف لے گئے تھے اُن کو لڈو تقسیم کئے گئے ✤

منتری آریہ سماج مکیریاں تحریر فرماتے ہیں۔ (۱) انتخاب آریہ سماج مکیریاں واسطے سنہ ۱۹۰۰ء جو پیشتر ازیں اخبار ست دھرم پرچارک میں شایع ہو چکا ہے۔ وہ کسیقدر نا درست تھا۔ اسواسطے دوبارہ شایع کرنے کے واسطے ارسال خدمت ہے۔ حکیم رامسرنداس صاحب پردہان - لالہ جیون مل صاحب اوپ پردہان لالہ منشی رام صاحب منتری - لالہ گھنیا لال صاحب اوپ منتری - لالہ دیوا کشن صاحب خزانچی - مہاشہ میرو صاحب پستکا دھیکش - سردار ارجن سنگھ صاحب و لالہ سنت رام صاحب پرتشٹھت ممبران - لیکن لالہ رامسرنداس صاحب کے پردہان پد کا کام خاص کارنوں کے سبب سے چھ ماہ سرانجام نہ کرنے کی وجہہ لالہ منشی رام صاحب چھ ماہ کے لیئے پردہان کئے گئے اور لالہ منشی رام صاحب کے بجائے سردار ارجن سنگھ صاحب کو چھ ماہ کے واسطے سکرٹری پد پر مقرر کیا گیا اور سردار ارجن سنگھ کے بجائے لالہ دھرت رام کو پرتشٹھت ممبر مقرر کیا گیا۔ و نیز مہاشہ میرو رام کی مرگ کی باعث (جن کی بابت انترنگ سبھا مکیریاں نے شوک ظاہر کیا) لالہ سنت رام جی کو پستکا دھیکش مقرر کیا گیا۔ اور بجائے لالہ سنت رام جی کے حکیم رامسرنداس صاحب پرتشٹھت ممبر مقرر کئے گئے۔ (۲) ۳ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کی رات کو شریمان لالہ منشی رام صاحب پردہان آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب معہ پنڈت وشنو ناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب واسطے گوروکل چندہ کے تشریف لائے۔ ۴ جنوری کو ۲ بجے سے ۴ بجے تک حکیم رام سرنداس صاحب کی دوکان کے مقابل لالہ منشی رام صاحب کا لیکچر گورو کل کے فوائد پر بجا فخری سو کس ہوا۔ اثر اچھا ہوا۔ دوسرے روز ۵ جنوری کو ۳ بجے سے ۵ بجے تک اوسی جگہہ قریبا سو کس کی حاضری میں لالہ منشی رام جی کی طرف سے گورو کل کے واسطے اپیل ہوئی۔ بعد ازاں پنڈت وشنو ناتھ جی کی طرف ان کی تائید میں لیکچر ہوا جس پر دو صد دو روپیہ نقد اور بارہ روپیہ وعدہ ہوا منجملہ دو سو دو روپیہ نقد کے دو سو روپیہ لالہ منشی رام صاحب کو دیا گیا۔ ۶ جنوری کو ۲ بجے دن کے لالہ منشی رام صاحب معہ پنڈت وشنو ناتھ صاحب گورداسپور کیطرف تشریف لیگئے۔ بعد ازاں تھوڑے روز کے پنڈت پورنانند صاحب بقایا چندہ گوروکل لینے کے واسطے تشریف لائے۔ بسبب بارش اُن کا کوئی لیکچر نہ ہو سکا۔ چندہ مبلغ یکصد روپیہ منجملہ جسکے مبلغ ۱۲۲ نقد کے ... وعدہ اکٹھا ہوا۔ منجملہ ... نقد کے

مُراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

لالہ گھاسی رام ایم۔ اے کا پتر

بخدمت ایڈیٹر صاحب ست ودھرم پرچارک جلندھر مہاشہ۔ نمستے۔ آپ کا پرچہ مطبوعہ یکم اگست ۱۹۰۵ء بکرمی جو آپ کے منیجر صاحب نے براہ نوازش مجھے بھیجا ہے۔ اور جس کے لئے میں صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں میری نظر سے گذرا۔ پرچہ مذکور میں بعنوان "آریہ سماج میرٹھ اور کمزور خوراک" آریہ سماج میرٹھ کی ردّی حالت پر افسوس اور غصہ ظاہر فرماتے ہوئے آپ نے دو مضامین کی طرف بھی جو رسالہ مذکور کے نمبر ۳ سے ۵ تک میں شائع ہوئے ہیں اشارہ کیا ہے۔ یہہ مضامین ایڈیٹوریل کالم میں نکلے تھے۔ ان میں سے ایک سوامی جی مہاراج کی استھیوں کی بارہ میں اور دوسرا گورو کل کے بارہ میں تھا چونکہ یہہ دونوں مضامین میرے قلم سے نکلے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ جو کچھ غلط فہمی اُن کے بارہ میں پیدا ہوئی ہے اُس کے رفع کرنے کی کوشش کروں۔ میں یہاں یہہ بھی ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے ایڈیٹوریل لکھنے کا کیسے اتفاق پڑا۔ جس وقت میں پچھلے موسم گرما میں میرٹھ گیا۔ اُس وقت شریمان بابو نہال سنگھ صاحب سابق پریسیڈنٹ آریہ سماج میرٹھ اور چند دیگر ممبران انترنگ سبھا نے آریہ سماچار کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے مجھے ارشاد فرمایا کہ اگر تو آریہ سماچار کی ایڈیٹری منظور کر لے تو شاید آریہ سماچار کی حالت سدھر جائے۔ میں نے ایڈیٹری کی خدمات کو تو چند وجوہ سے اپنے اوپر نہیں لیا۔ لیکن رسالہ کی امداد کرنے کا وعدہ کر لیا۔ اور ایڈیٹوریل لکھنا بھی اس شرط پر منظور کر لیا کہ میرا لکھا ایڈیٹوریل صرف اُسی وقت چھاپا جاوے جب کہ ایڈیٹر صاحب بھی مجھسے متفق الرائے ہوں مضمون نمبر ا کی بابت میں صرف اتنا ہی عرض کرتا ہوں کہ میں نے اُس میں سوامی جی کی سمادھی بنانے پر زور کہیں نہیں دیا۔ جیسا آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ ہاں یہہ البتہ لکھا تھا اور اگر ضرورت ہو پھر بھی لکھنے اور کہنے کو تیار ہوں کہ سوامی جی کی سمادھی بنانے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ خیال فرماتے ہیں اس سے قبر پرستی کا خوف ہے۔ وہاں میری رائے میں ٹھیک نہیں ہے یہہ تو ظاہر ہے کہ جب تک آریہ لوگ ویدک اصول کے پیرو رہیں گے۔ تب تک وہ ہرگز ہرگز بھی قبر یا کسی اور بیجان یا جاندار شے کی پرمیشور کی جگہہ پرستش نہیں کریں گے اور جس وقت آریہ لوگ سدھانتوں سے منحرف ہو جاویں گے اُس وقت وہ آریہ کہلانے کے ہی مستحق نہ رہینگے اُس وقت میں اگر وہ سوامی جی کی سمادھ کی پرستش بھی کریں تو مسلمان پیروں کی قبر پوجنے سے میں اُس کو ضرور بہتر سمجھونگا۔ میرا مطلب یہہ تو تھا ہی نہیں اور ہے بھی نہیں۔ کہ سوامی جی کی سمادھ خواہ مخواہ بنائی ہی جاوے۔ میرا منشاء صرف اتنا ہی تھا کہ یا تو سوامی جی کی استھیوں کی بے عزتی نہ کی جائے۔ اور یا اُن استھیوں کو دریا میں ڈال دیا جائے۔ تاکہ یہہ اس قسم کا سوال ہی نہ اُٹھے۔ رہا یہہ امر کہ سوامی جی کی استھیوں پر غلاظت کا ڈھیر دیکھکر ہم کو تکلیف نہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ سمجھ لینا چاہئے کہ استھی استھی سب یکساں ہیں۔ اس بارہ میں آپ مجھکو یا کسی اور کو مجبور نہیں کر سکتے۔ بذات خود مجھے اس کارروائی سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور میں ضرور اُس شخص کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں جو کسی بزرگ کی لاش یا استھیوں کے ساتھ بیجا سلوک کرتا ہے۔ یہہ فیلنگ کا معاملہ ہے۔ میرے دل کو اس سے چوٹ لگتی ہے۔ ممکن ہے آپ کے دل کو نہ لگتی ہو۔ مسئلہ گورو کل کے متعلق جو میں نے خیالات ظاہر کئے تھے۔ وہ میرے سچے خیالات تھے اور جو اعتراض میں نے کئے تھے وہ محض نیک نیتی سے کئے گئے تھے۔ اور اس وجہہ سے نہیں کہ مجھے گورو کل کی تحریک سے یا اس تحریک کے بانیوں کی ذات سے کچھہ بغض تھا۔ اب مجھے آپ کی رائے روشن نے سمجھا دیا کہ وہ اعتراض بیہودہ ہیں۔ اور قابل وقعت نہیں ہیں۔ اسکے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور پرمیشور سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ روز بروز آپ کی رائے کو ترقی دے تاکہ آپ بہت جلد ہندوستان کی بیہودگی اور بے وقعتی کو دور کر کے اُس کو باوقعتی اور فائدہ مندی کی روشنی سے منور کریں۔ کمزور خوراک کے معنے جو آپ پہلا ہار سمجھے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں۔ کم قوت دینے والی غذا سے میرا اُس غذا سے مطلب تھا جو غذا کہ ودیارتھی لوگ گورو کل کے قواعد کے مطابق بھکشا میں لائیں گے۔ میں نہ تو خود مانس کھاتا ہوں اور نہ مانس بھکشن کو جائز یا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور نہ میری رائے میں مانس پہلا ہار کے مقابلہ میں زیادہ مقوی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ آپ نے میرے الفاظ سے یہہ مطلب کہ میں در پردہ گوشت خوری کی تائید کرتا ہوں کہاں سے اور کیسے نکال لیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ گورو کل کی سکیم جنہوں نے ملاحظہ کی ہے اُن پر واضح ہوگا کہ گورو کل میں ہر ایک ایسے امر کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ جس کی ویدادی ست شاستروں میں ہدایت ہے۔ میں نے نہ تو گورو کل کی سکیم دیکھی ہے اور نہ اُس کے دیکھنے کی مجھے چنداں پرواہ ہے۔ لیکن آپ سے اس بات کو معلوم کر کے کہ گورو کل میں ہر ایک

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایسے امر کو لحاظ رکھا گیا۔ جس کی وید آدی ست
شاستروں میں ہدایت ہے۔ نہایت خوشی ہوئی
گوروکل کی سکیم میں دیگر انگریزی تعلیم بھی شامل کی گئی ہے
تو میرا اُس پر صاد ہے۔ لیکن میں یہ الفاظ لکھنے
سے باز نہیں رہ سکتا کہ ایسی انسٹیٹیوشن کو گوروکل کہنا
پبلک کو شہرت بڑانے کی امید دلا کر آپ شور مچاتا
ہے ۔ واقف کہاسی رام از جودھپور ۔

نوٹ (۱) ہم نے آریہ سماچار کی ردّی حالت پر اظہار افسوس تو ضرور کیا تھا۔ اور خود آپ بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس کی حالت قابل افسوس ہے۔ مگر نہ معلوم نہیں کہ آپ نے کن الفاظ سے اخذ کر لیا۔ کہ ہم نے رسالہ مذا پر غصہ ظاہر کیا۔
(۲) سمادھی بنانے کا رواج نوین اور سوامی جی کی رائے کے برخلاف درمودہ ہے۔ اس لئے سوامی جی کی سمادھی بنانا ان کی ہتک کرنا ہے۔ ہم اس بارہ میں واضح طور پر بحث کر چکے ہیں۔ سوامی جی کی استھیوں پر نہ کبھی غلاظت تھی نہ ہے۔ صرف سوار تھیوں کی بناوٹ تھی جس کی غلطی اُسی وقت کھول دی گئی تھی۔ جبکہ یہ گھڑنت گھڑی گئی تھی۔ (۳) اگر آپ نے نیک نیتی سے گوروکل کے متعلق خیالات ظاہر فرمائے تھے تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم نے بھی نیک نیتی سے ہی اُن کی پڑتال کی تھی ہم بھی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے اعتراضات کی بیخ کنی کو قبول کر لیا۔ آریہ پُرشوں کو ایسا ہی بیتعصب اور اُدار چت ہونا چاہئے۔
(۴) ہم نے وہی مطلب نکالا جو کہ آپ کے الفاظ سے نکل سکتا تھا۔ ہم نے آپ کی ذات پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ جو مجوزہ ان نوٹوں کے نیچے آپ کا نام نہیں لکھا ہوا تھا۔ اور سماچار میں برابر وقتاً فوقتاً اس پرکار کی تحریریں نکلتی رہتی ہیں۔ جن سے کہ مانس کے جواز اور پرچار کی بو آتی ہے۔ اور مجوزہ گوروکل کی سکیم میں دودھ دہیوں کی خوراک وغیرہ کا ذکر مشرح موجود ہے۔ بھکشا مانگنے کا کوئی ذکر نہیں ہے تو پیارے بھائی صاحب آپ ہی فرمائیے کہ کمزور خوراک سے یہاں ہمارا مراد لینے میں ہم کہاں تک قصوروار ٹھہر سکتے ہیں۔ آپ کا بھکشا والا لے رہے بہو جن کو کمزور خوراک بتلانا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے اپنے بیاں کی تائید میں کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ ہم کو یہ ہرگز معلوم نہیں تھا۔ کہ آپ کے خیالات آج کل اسقدر وسیع ہو گئے ہیں کہ آپ نے گوروکل کی سکیم کو ملاحظہ فرمایا۔ اور نہ فرمانا چاہتے ہیں مگر نکتہ چینی کرنے کو تیار ہیں۔
(۵) اگر مجوزہ گوروکل کی سکیم کو ملاحظہ نہ فرمانے کی آپ کوئی خاص پرتگیا کر چکے ہیں۔ جیسی کوئی آپ توڑنے کے لئے طیار نہیں تو دوسری بات ہے۔ ورنہ ہم آپ سے بڑے ادب کے ساتھ پرارتھنا کرتے ہیں کہ آپ سکیم کو ضرور بغور مطالعہ فرمائیں۔ پھر اشتیاق سے آپ نکتہ چینی کیجئے کہ ہم آپ کے اعتراضوں کا سمادھان کرنے کے لئے حاضر ہیں۔ اس قدر تنگ دلی آپ جیسے دل و دماغ کے سجن پُرشوں کی شان کے ہرگز شایاں نہیں ۔ ایڈیٹر

وگیاپن

سمرو سناتن دھرمی مہاشیوں کو ودت ہو کہ دو تین ماہ پہلے آریہ ورت پتر میں ایک لیکھ کسی سماج پرش کا چھپا تھا۔ کہ ہم سین شرمانے ایک آٹے کا پشو بنا کر دشمی کو اُس جاندار کے ہوم کیا وا کرایا۔ انتا وہی اُسی کے ساتھ ایک میرا بھی لیکھ چھپا تھا۔ جیسے پشو کی نقل بنانے سے کچھ نہیں کیا۔ ہیں بھی آدی ہیں پشو بدھ وا اُس کی نقل کرنا کرانا سبھی کو بُرا سمجھتا ہوں۔ میں نے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ میں سوامی جی کے سدہانت کو ٹھیک مانتا ہوں۔ تھا یہ بھی لکھ دیا تھا کہ مجھے کوئی سمجھا دے تو میں اپنی بھول کو مان کر پرائشچت کر لوں گا۔ جیسے شاستراتھ کا واکیہ لکھنا اچھا نہیں سمجھا تھا۔ اور اب بھی بُرا سمجھتا ہوں۔ تتھاپی اب انیک لوگوں نے مجھے ایسے کام میں پھنسا دیکھ کر جہاں تہاں ادیک کولاہل مچایا۔ جس سے بہن آریوں کو بھی سندیہہ ہوا۔ واکشٹ پہونچا۔ میرے پاس سندیہہ کے انیک پتر بھی آئے۔ اس لئے سجن آریوں کے سنتوش ارتھ مجھے لکھنا پڑا کہ سوامی جی کے منتویہ وید بہن شروتی سوتر تتھا پورو میمانسا آدی کرم کانڈ کے گرنتھوں میں ہلا کرنے والے لوگ شاستراتھ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں یہ اسمتا کر سکیں تو آسیہ لوگ بہت پچھلے ہی جیسا
جا ہیں یہ آسمہ نہیں - یہ بھی شاستر ارتھ نہ کرکے
یوں آلا پاٹھ کریں - تو ہماشا جیکو جیسے لوگ آنکی
پلا پنا کو سدھیم مان لیویں گے - وہ ویدک پتروں سے
یہ بھی ثابت ہو کہ کوئی کوئی پورانک لوگ
پہودت ہیں مجہہ سے پورانکوں کے پوشن کی آشا
ہی کرتے ہیں - سو دوت رہے کہ میں پورانک
متوں کا پوشک کداپی نہیں ہوں گا - اُن کو
سر وتھا ہی آشا چھوڑ دینی چاہیئے - میں
سوامی جی کے سدھانت کو وید کا سدھانت وا
وید کے سدھانت کو سوامی جی کا سدھانت مانتا ہوا
ہی جو کچھ ہو سکیگا تھوڑا ایکھہ آدی آریہ سدھانت
پرچار کروں گا - سوامی جی کا ودیار وا سدھانت یگیہ
آدی کرم پیرتی پادک پور و میمانسا و برہمن آدی کے
انکول ارتھیہ تھا وا ہے - اسی لئے ہاں کرنا والے شاستر
مہابھاشیوں کو شاستر ارتھ کے سے وا آریم
ہو دیکھنے پڑیگا - میں آریہ سدھانت میں اس
وشئے پر وشیش لکھوں گا - یدی وے لوگ کسی
پورن شاستر ارتھ نہ کریں - تو شمو بدھ کو کوئی
ماننے والے شروت وشے کے گیا تا کاشی کے
پنڈت لوگوں سے یہ کہلا دیں وا لکھوا دیں
کہ چاتر ماسیہ کے **وڑن پر گھاس پہ دیں**
اُچھٹ (آٹا) کے جو میش میشی لکھے ہیں - وے
ہی ہنسو کے ستھان میں نقل ہیں - تو بھی میں ہی
پہول سویکار کر سکتا ہوں - سوامی جی کے منتو یہ
انسار وید آدی شاستر وکت سب کو ماننے پڑیگا
وید آدی کا ماننا تیاگنے پڑیگا - سمجن لوگ شانتی
سے یہ میرا وچار اچھا ٹھیک شاستر کے انکول
ہے کسی کی ہانی کے لئے والو یہہ آدی سے لیش ماتر
بھی وچار نہیں ہے ۔ ہستاکشر بھیم سین
شرما سرسوتی پریس اٹاوہ

نوٹ - بڑی خوشی کی بات ہے
کہ پنڈت جی اس وشے میں وچار

کرنے کے لئے اُدیت ہوئے ہیں - مگر وہ
پتروں کو جل دینے کا جو منتویہ وہ
اپنے پورو ہی کاشت پتر میں پرگٹ
کر چکے ہیں - اُس کا اس پتر میں ذکر
تک نہیں کیا - ہماری رائے میں اس
وشے پر بھی وچار ہونا چاہیئے - پنڈت
بھیم سین جی کو اُچت ہے کہ پرتھم وہ
ان دونوں وشیوں میں جو اُن کا
نج منتویہ ہے اُس کو وستار پورک
صاف صاف شبدوں میں پرگٹ
کریں - یہہ سدھ کریں کہ سوامی جی
بھی ایسا ہی مانتے تھے - پنہ اپنے وچنوں
کی تائید میں وید آدی ستیہ
شاستروں کے پرمان سپشٹ
ارتھ سہت پیش کر کے پرتیکش
آدی پرمانوں دوارا اُن کی پشٹی
کریں - اسی پرکار جو آریہ پُرش
اُتر دینے کے لئے پرستت ہوں وہ
پنڈت جی کے لیکھ میں دوشن دکھلا کر
اُن کے منتویہ کو سوامی جی مہاراج
تتھا وید آدی ستیہ شاستروں
کے سدھانت کے وردھ سدھ کریں
یہہ وچار سبہیتا پورک بڑی
شانتی اور گمبھیرتا کے ساتھ ستیہ
اسنتیہ کے نرنے ارتھ ہونا چاہیئے
دونوں پکشوں کی طرف سے ایک
دوسرے پر کوئی ذاتی حملہ یا کٹاکش
ہونا اُچت نہیں ؛
ڈبلیو - سی - ایڈیٹر

خلاصہ حصص برتانت شری لالہ گوکل چند جی آنریری اُپدیشک

از ابتدا ۳۰ جنوری لغایت ۲۲ فروری ۱۹۰۰ء

۳۰ جنوری کو ملتان شہر سے چلکر بہاولپور میں پہونچے
وہاں ۳۱ کو چودھری پہرا یامل کی سبھا تا ہے بہا پانچ سو
شرتاؤں کی حاضری میں ایک منوہر ویاکھیان دیا -
اسجگہہ ست سنگ سبھا قایم ہے - اس سبھا میں یکم
فروری کو رات کے وقت ایک ویاکھیان بطور اُپدیش
دیا - ۲ فروری کو سردار سوجیت سنگھ وکیل اکسٹرا اسسٹنٹ
سے بارتالاپ کیا - گورو کل کے مہتو کو پرگٹ کیا -
دیوان مولچند داد دیوان جیت رام ساکن دنیا پور
تحصیل لودھراں نے گورو کل کے لئے ۵۰ بیگہہ اراضی
دینا سویکار کیا - اُسی دن رات کو ست سنگ سبھا میں
مورتی پوجن نشیدھ پر ویاکھیان دیا - ۳ فروری
کو لالہ خوشالی رام جی سٹیشن ماسٹر آدم واہن کو
اپنے ساتھہ لیکر ڈاکٹر رام چند وسٹھہ بیرا یا رام
جی کے پاس گئے - اور اُن سے گورو کل فنڈ کی
امداد میں چندہ جمع کرنے کی صلاح کی - قرار پایا کہ
لالہ کاشی رام جی وکیل کو تار دیکر یہاں بلایا جاوے
تار دیا گیا مگر وہ تشریف نہ لا سکے - رات کو ست
سنگ سبھا میں پرشنوتر ہوتے رہے ۴ فروری
کو ست سنگ سبھا میں دو ویاکھیان دیئے - تت پشچات
لالہ کنول نین جی جو شری یان پنڈت گورودت جی
سرگباشی کے چچا صاحب ہیں ان سے ویدانت پر

ویلم راج گنگا پرساد بیرسٹر ... بمبئی ... المشتہر
شادی ... بیوہ کی ضرورت
ہمیں ایک بیوی کی ضرورت ہے ... سال کی ... شادی کرنا چاہتا ہوں ...

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بات چیت کی۔ یہہ صاحب ریاست میں ایماندار
لاثانی مشہور ہیں۔ ۵ رفروری کو پہر ڈاکٹر
رام چند۔ لالہ مگن رائے وسیٹھہ پیارا رام سے
چندہ وغیرہ کے رشتہ میں بات چیت ہوئی۔ اگلے
بہی۔ اچھے رشتہ میں کامیابی نہ دیکھکر وہاں سے
روانہ ہوکے۔ اور چودہری سٹیشن پر پہونچے۔
وہاں لالہ جہانگی رام جی سٹیشن ماسٹر و بابو
اوگرسین و بابو دوارکا لال جی سگنیلر سے
ملاقات ہوئی۔ یہہ تینوں صاحبان گوروکل کے
بڑے پریمی ہیں۔ لالہ جہانگی رام جی نے ۵
روپیہ اور دیگر دونوں صاحبوں نے ایک ایک
روپیہ گوروکل فنڈ میں دان کیا۔ اس کے علاوہ
لالہ جہانگی رام جی نے پانچ روپیہ سالانہ اس
فنڈ میں دینے کا وعدہ کیا۔ وہاں سے چل کر
چنے کی گوٹھ سٹیشن پر پہونچے اور وہاں بابو
بولچند سٹیشن ماسٹر اور بابو لاہوری مل اسسٹنٹ
سٹیشن ماسٹر سے بات چیت کی۔ سٹیشن ماسٹر
صاحب نے ایک روپیہ گوروکل فنڈ میں دان دیا۔
۱۰ رفروری کو بابو لاہوری مل کے ساتھ احمد پور
سٹیشن پر پہونچے وہاں بابو چراغ دین سٹیشن
ماسٹر نے ایک روپیہ اور بابو لاہوری مل نے
ایک روپیہ اور بابو بسنت رام نے ایک روپیہ
گوروکل کے لیے دان کیا۔ رات کو وہاں سے
مبارک پور پہونچے اور ایک روپیہ بابو بسنت رام
سے دان ملا۔ وہاں سے ستہ بستہ پہونچکر لالہ
خوشی رام جی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سے ملے
لالہ خوشی رام جی نے وعدہ فرمایا کہ وہ جو کچھہ
جمع کر سکیں گے ۹ رفروری تک لاہور بہیجدینگے
لالہ خوشی رام جی پکے آریہ ہیں۔ آشا ہے کہ وہ
اپنے وعدہ کو پورا کر دکہلا دینگے۔ وہاں سے
چلکر خیرپور ٹامیوالی سٹیشن پر پہونچے خیرپور
میں جاکر لالہ گنگا رام جی پیشکار سے ملاقات
ہوئی۔ انہوں نے باوجودیکہ ان کی تبدیلی ہو چکی

تہی۔ بڑی مہربانی سے فہرست چندہ کہولکر
گوروکل کی سہایتا میں جمع کر دئے۔ یہہ لالہ
جی دہنیاواد کے یوگیہ آریہ سجن ہیں۔ انہوں نے
وعدہ فرمایا کہ جبکہ کوئی اپدیشک ایکماہ بعد
ان کے پاس پہونچ جائے تو وہ اس فنڈ میں
اور سہایتا دلوانے کی کوشش کریں گے۔
اس کے بعد لالہ صاحب کی مدد سے شہر خیرپور
میں کوٹھا نامی ستہان میں بیرونت پر ایک لیکچر
دیا۔ حاضرین نے خوش ہوکر چندہ جمع کرنا آرمبہہ
کر دیا۔ اسی وقت ۱۰ جمع کرکے ان کو دے
گئے۔ وہاں سے چلکر ضلع گنیش پور اور ٹہیرا رو
سے ہوتے ہوئے میلسی میں پہونچے۔ میلسی
سماج پنڈت پرچنانند جی منتری اور ڈاکٹر
دولت رام جی کے پرشارتہ اور پریشرم
سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ سماج میں
روزمرہ ہون کرنے کی تجویز کرکے ہون کرنا
شروع کرایا گیا۔ اور ۱۱ رفروری سے میلسی
میں پرچار کا کام آرمبہہ کر دیا گیا۔ جسکی تفصیل
حسب ذیل ہے۔ ۱۱ رفروری کو شام کیوقت
ایک ویاکہیان دیا۔ ۱۲ رفروری یعنی اتوار کو
ویاکہیان دیا۔ شام کو پہر ویاکہیان دیا۔ ۱۳ ر
کو شام کے وقت بازار میں لیکچر دیا۔ حاضری
ایک سو کے قریب تہی۔ ۱۴ رکو پہر بازار میں
لیکچر دیا۔ حاضری ڈیڑہ سو کے قریب تہی۔
۱۵ رکو پہر بازار میں دو سو کی حاضری میں لیکچر
دیا۔ چودہری پوکہرداس نے سماج کی ممبری
سویکار کی۔ ۱۶ رفروری شام کو بازار میں
لیکچر دیا۔ حاضری دو سو کی تہی۔ اس دن
پٹواری سیتل داس نے مانس کا تیاگ کیا۔
۱۷ رکو بیمار تہے اس واسطے لیکچر نہ دیا۔ ۱۸ رکو
بستی جلسہ میں لیکچر دیا۔ ۱۹ رکو موضع [illegible]
میں پچاس کی حاضری میں لیکچر دیا۔ ۲۰ رکو
پہر وہاں ہی ویاکہیان دیا۔ ۲۱ رکو موضع خانپور

میں جاکر وہاں پرچار کیا۔ شام کو واپس میلسی آگئے۔
دوسرے دن پہر جاکر پرچار کیا۔ ایک پنڈت سے
پرشنوتر ہوئے۔ حاضری بہت زیادہ ہوگئی اثر
عمدہ پڑا۔ لیکچر دیکر واپس میلسی آگئے۔
گردونواح اور شہر کے پرچار میں ملتی سہایتا
اودہکاریان سماج نے دی اس کے لیے وہ دہنیاواد
کے پاتر ہیں۔ میلسی کے گردونواح میں وام مارگ
چولی مارگ۔ اور اندر مارگ کا بہت زور ہے شراب
اور مانس کا بڑا پرچار ہے۔ اس وام مارگ کے
متعلق جو حالات معلوم ہوئے وہ حسب ذیل ہیں
جس ستہان میں شراب نوشی ہوتی ہے۔ اسکے
دروازہ پر ایک آدمی موجود رہتا ہے۔ جو مارگ
میں شامل ہونے والے سے پوچہتا ہے۔ "بوہڑ یا
چمپل" اگر "بوہڑ" جواب ملے تو اندر جانیکی
اجازت ہوتی ہے۔ جب دروازہ کہولا جاتا
ہے تو پوچہا جاتا ہے "کس کارن آیا" جواب
میں کہا جاتا ہے۔ "میں بہی جوگی تو بہی جوگی
میں جوگی کا جایا۔ جس کارن تو جوت جلائی
اس کارن میں آیا" تب دروازہ کہول دیا
جاتا ہے۔ اور اس وقت یہہ منتر پڑہا جاتا ہے
"کالا ہیکا کو اٹہ آ کا ہیکی زنجیر روپیکا کو اٹا
سونے کی زنجیر" پرماولی۔ (بوتل) تیرتہ
(شراب) بہد جواسہ کی (مانس) ہیں ہے۔
اندر یہہ منتر پڑہے جاتے ہیں۔ "آسن باندہ
[illegible] کے مول بند کو باندہ۔ چلتے کے پیر باندہ
دیکہتے کے نیتر باندہ۔ بیٹہے کے ہاتہ باندہ۔
چلو منتر سنہ و باچا۔" شراب پینے کے وقت کا
منتر "وہ کہیر میں کہاں میاں ہیں بولی۔
ان کی پیو جا کون پئے ریاچا پئے۔ ران سے
جاپ ہر جاپئے۔ وید و پوت سے جا جوگی
جپئے۔ جوگ سے جاپ پنڈت پئے۔ گیان دہیان
سے جاپ چلو منتر سہر و باچا"۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آرین ٹریکٹ سوسائیٹی

اگر مندرجہ ذیل نیموں کے مطابق ایک سوسائیٹی بنائی جاوے تو میرے خیال میں پرچار کا بڑا بھاری کام اس کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ لاہور سماج کے جلسے پر میں نے چند بھائیوں سے یہہ تجویز عرض کی تھی۔ جنہوں نے پسند فرمائی۔ اب بذریعہ اخبار پرکاشت کرتا ہوں۔ اگر آریہ پبلک کے پسند آوے تو سبھا سے آگیا لی جاوے ٭

(۱) نام	اس کا نام آرین ٹریکٹ سوسائیٹی ہوگا۔ جو آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے ماتحت کام کرے گی ٭
(۲) ممبر	(الف) قسم کے وہ ممبر ہوں گے جو صرف ۲ روپیہ ماہوار سے سوسائیٹی کی سہایتا کریں۔ اور کم سے کم ۱۰۰ ایسے ممبر ہونے سے کام چل سکیگا ٭ (ب) قسم کے وہ ممبر ہوں گے۔ جو تحریری آریہ پبلک کی سیوا کریں۔ یوگیہ بھائی اور سبھا کے سب اُپدیشک مہاشے اس قسم کے ممبر تصور ہونگے جو مانگنے پر ایک ٹریکٹ لکھہ کر سوسائیٹی کی نذر کرینگے۔ جن میں سے دو مہاشے "پردھان" اور اُپ پردھان بنائے جاوینگے۔ جن کی زیر نگرانی اور نظر ثانی کے بعد ٹریکٹ شایع ہوں گے ٭
سوسائیٹی کا کیا کام ہوگا	۱۶ صفحہ کے ۱۰۰۰ جلد ٹریکٹ ماہوار طبع کرا کر مفت تقسیم کرے اور (الف) قسم کے ممبروں کی زیادتی پر تعداد جلدوں کی بڑھائی جاوے ٭
ٹریکٹوں کے مضامین	پراچین رشی منیوں اور مہاتماؤں کے جیون چرتر شایع کرنا اور آریہ سدھانتوں کا بھلے پرکار منڈن کرنا ٭
تقسیم کا طریقہ	آریہ سماجوں کے منتری مہاشہ اور اُپدیشک صاحبان کی معرفت بڑے بڑے میلوں اور سماج کے جلسوں پر تقسیم کئے جاویں اور بصورت مرنی پرچہ محصول ڈاک داخل کرنے پر بذریعہ ڈاک دفتر سوسائیٹی سے بھیجے جاویں ٭
حساب کتاب	ممبر صرف ایکسال کا چندہ وغیرہ پیشگی ادا کر سکتے ہیں جس کا حساب رکھا جائیگا۔ رسید وصولی زر چندہ ٹائیٹل پیج کے دوسری طرف دیجائیگی۔ اور ہر سال کے آخیر تک کل رقم بچی ہوئی وید پرچار فنڈ کے نام جمع کرا دیجائیگی۔ اور پھر نئے سال نیا حساب شروع ہوگا ٭
منتری	حساب کتاب اور ٹریکٹوں وغیرہ کے اجراء وغیرہ کا کام ایک منتری کے سپرد رہیگا۔ آریہ پبلک میں سے کوئی

یہہ پر اُپکار کا کام سنبھال سکتے ہیں۔ اور ماہ مئی ۱۹۰۵ء کے بعد تھوڑی بہت اس کے متعلق خدمت میں بھی کرنے کو حاضر ہوں ٭ داس عزیز رائے منتری آریہ سماج دہرم کوٹ ضلع فیروزپور

گروکل بھکشا منڈلی سے ایک نویدن

گروکل بھکشا منڈلی اور شری مان لالہ منشی رام جی بڑی بڑی سماجوں اور شہروں سے بھکشا لے رہے ہیں۔ مگر چھوٹی سماجیں ابھی تک چپ ہیں۔ اگر آریہ پرتی ندہی سبھا کی منظوری سے ایک اُپدیشک مہاشے یا بھکشا منڈلی سے ایک مہاشہ چھوٹی سماجوں میں دورہ کریں۔ اور قصبوں اور گاؤں کی سماجوں کے منتری اور پردہان کو ساتھہ لیکر بھکشا منڈلی

کا کام کریں۔ تو ایک اچھی رقم کے مل جانیکی امید ہے۔ اگر ۱۰۰ چھوٹی سماجیں ان میں جاویں۔ اور ہر ایک سماج سے کم سے کم ۵ بھکشا فرض کر لی جاوے (جو کچھہ بڑی بات نہیں) تو پانچ ہزار کی ایک رقم مل سکتی ہے۔ مگر اس میں یہہ ضروری ہے کہ یہہ پروگرام سوچ سمجھہ کر تجویز کیا جاوے تاکہ خرچ میں کفایت رہے۔ یہہ اور بھی بہتر ہو کہ اگر ہر ایک سماج ایک سماج سے دوسرے سماج تک پہونچا دینے کا فرض [illegible] لے تو بہت کفایت ہو سکتی ہے ٭ ویدک دھرم کا سیوک

عزیز رائے منتری آریہ سماج دہرم کوٹ ضلع فیروزپور

فہرست چندہ گوروکل

جو کہ لالہ گنگا رام جی اوورسیر نے افریقہ سے جمع کرکے ارسال فرمایا ٭

بابو سالگ رام شرما سٹیشن ماسٹر کوٹھبری اگنڈا ریلوے۔	۱۰
بابو بینی لال سٹیشن ماسٹر کوی ء	۱۰
لالہ گنگا رام اوورسیر اگنڈا ریلوے	۱۰
بابو راد ہاکشن اکونٹنٹ ء	۵
ڈاکٹر رام سرن ہاسپٹل اسسٹنٹ ء	۵
بابو بہاری لال سب اوورسیر ء	۵
سٹیشن ماسٹر گیٹے ٹیلیگراف انسپکٹر ء	۵
لالہ وزیر چند ٹھیکدار ء	۵
سردار آتما سنگھ سب پرمانینٹ وے انسپکٹر اگنڈا ریلوے۔	۵
	[illegible]

روس کا مشہور نہلسٹ فرقہ۔ حصہ اول
مصنفہ لالہ بانک رام شاد قیمت ارقام اول ہے۔
مطبع ستیہ دہرم پرچارک جالندہر شہر سے ملتا ہے ٭

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھارت کا ستارا تھا وہ عروج تھا عرب کا۔

یوں مرنے کو تو ہم سبھی مرتے ہی ہیں۔ مگر ہماری اور اُس کی موت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہم تو یوں ہی گمنام مر جائیں گے وہ ایک فلاسفروں کی موت مرا۔ دھرم دھرم پکارتا شہید ہو گیا۔ آریہ دھرم کی خاطر رشیوں کا نام زندہ کرنے کے لئے آخری وقت تک ہاتھ پاؤں ہلاتا گیا۔ ہم پاس حسرت میں تھے۔ وہ اُسی طرح بشاش و خوش تھا۔ گویا ایشور کی گود میں آرام سے بیٹھا ہے۔ بے خوف زندگی۔ بے طمع جیون جس کا وہ مضبوط خمیر تھا۔ ہم میں کب پیدا ہے۔

ہے وہ کہاں اور ہم کہاں۔
چراغ مردہ کجا و آفتاب کجا۔

وہ دیوتا تھے کہ جس کا ہر قول و فعل جان کے پہنچنے والا ہے۔ سچ پوچھئے۔ تو اُن کی یاد سے ہمارا دل سر سے پاؤں تک رنج سے بھر جاتا ہے۔ ایسے محب شخص کی موت ہم سب کی جان پر صدمہ ہے۔ مگر کیا کریں۔

زمادر ہمہ مرگ را زادہ ایم بناچار گردن بدو دادہ ایم

اُن کی زندگی ہمارے دلوں کی شادابی و سیرابی تھی۔ مگر آج اُن کے وہ قول اور فعل سے بھی ہم کو محرومی ہے۔ آریہ بھائی جب مضمون باندھتے ہیں تب زمین کے قلابے آسمان سے ملاتے ہیں۔ مگر سب علمی اور کاغذی دوڑوں میں آخر خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دم نہیں مارتے۔ کسی سے اتنا تو نہ ہو سکا کہ اُن کے مشہور مشہور واقعات کو یکجا کر کے اُن کی خدمات کا حق پورا کرتے۔ جب ایسی خاموشی دیکھی تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ ایسا سخت صدمہ دنیا کی تاریخ کا کوئی حصہ لے غیرت جوش زنی کے لباس میں مجھے اُکسا رہی ہے۔

کہ آریہ بھائیوں کی خدمت میں عرض کروں۔ کہ وہ پنڈت لیکھرام جی کے چشم دید حالات لکھ لکھ کر میرے پاس دو چٹھیوں میں ارسال فرماویں اور باقی حالات کو میں خود سفر کر کے معلوم کروں۔ اغلب ہے کہ اُس بڑے پنڈت کی خدمت گذاری کا حق پورا کر سکوں۔ آپ اگر اُن کی یہ خدمت مناسب سمجھتے ہیں۔ اور اس تھوڑی سی تکلیف میرا ہی کرکشان نہیں سمجھتے تو اُن کے حالات کے مصالحہ جمع کرنے میں مجھے مدد دیں۔ تاکہ اُن کی لائف بھی مثل مشہور فلاسفروں کے دیکھنے میں آوے۔

نوٹ۔ میری تحریر کو پڑھ کر خود لکھ دینا تا۔ پنڈت جی کی محبت کو یاد کر لا۔ اور ایشور کا خوف کھانا۔ اور مجھے اُن کا حال حتی الوسع بتانے کی کوشش کرنا۔ آپ کا تابعدار

یوگ اندر پال۔ معرفت لالہ سومناتھ سیکرٹری آریہ سماج روپڑ ضلع انبالہ

خدمت عام

ناظرین واضح ہو کہ ایک شخص مسمی پنڈت آدھا گر پرشاد گھڑی ساز جو اپنے آپ کو برہمن سکنہ [illegible] بتاتا ہے۔ منٹگمری میں کام مرمت گھڑی کا کرتا رہا۔ اور ابتا تاریخ ۶ فروری ۱۹۰۶ء کو بوقت شب چند گھڑیاں لیکر بھاگ گیا ہے۔ چونکہ ایسے شخص کا گرفتار کرانا از حد ضروری ہے۔ تاکہ وہ آئندہ کسی کو دھوکہ نہ دے سکے۔ اس واسطے التماس ہے کہ بوجہ مہربانی و بہ نظر ادبکار اگر وہ کسی شہر میں نظر آوے۔ یعنی دوکان جاری کرے تو آپ نیاز مند کو فوراً مطلع کریں۔ اور کوئی شخص اس سے گھڑی نہ خریدے۔ اس شخص کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ لمبا قد۔ رنگ سانولہ۔ بدن پتلا۔ اردو میں انگریزی لفظ اپنے کام کے متعلق زیادہ استعمال کرتا ہے۔ چشم راست کے نیچے داغ سیاہ ہے۔

گھڑی سازی کے اوزار لئے ہوئے ہیں۔
نوٹ۔ جو صاحب مطلع کریں گے بندہ اُن کا احسان مند ہوگا۔ امید کہ سب اخبارات آریہ سماج خاص کر یہ اعلان درج فرماویں گے۔ راقم
گوردھن داس سیکرٹری آریہ سماج منٹگمری

اشتہارات

اشتہار کتب

ویدک درشن۔ پنڈت رگھو دت جی کا پورا اور اس کی شرح مع سنسکرت سرتی اردو بھاشا [illegible] تجربات پوری کر سکیں۔ ہاں استاد فوٹو گرافی سکھانے والی بے نظیر کتاب ہے قیمت ......
جنم ساکھی۔ بشنو میوں کے گورو شری جانبہ جی مہاراج کی جنم اور اپدیش اور کیان کا مجموعہ شبدوں کا بھاشا ترجمہ قیمت ......
سوریہ سدھانت پرانی کار جیوتش شکتی سے ویدک دھرم پر چار اور ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ (قیمت) تفسیر وید (للعہ) ہر آئم یکبہ وغیرہ پستکیں ذیل کے پتہ پر ملتی ہیں۔ المشتہر
کندن لعل خزانچی دہلی فلور ملز کمپنی دہلی

دیکھ کار ہے۔

ایک وید شاستر جاننے والی کی بد ہوا سے پیٹر ہوا ہو گئے۔ ایک ہر ایک کا یہ نتیجہ بد ہوا جو ان سو فیل اور آریہ خیالات کی ہے۔ ہر کا آریہ ماتر و تندرست کی ضرورت ہوتا کافی ہے۔ یہ ضروری ہیں کہ وہ وید شاستر کی پڑھ۔ معہ خواہش بنام پنڈت [illegible] مسٹری آریہ سماج لاہور سے آ جاتی ہیں۔

مرض دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ وے بابو جگپت رائے معید دمہ کنندہ شہر بنارس سے رجوع کریں۔ انکے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو کہ جن کو یہ مرض چھبیس تیس چالیس برس کا تھا۔ اور پیدائشی خاندانی یا پشتینی تھا۔ آرام ہوا ہے۔ انکے علاج سے شفا پا جانے کے بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا۔ اور ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں۔ جو مریض آنو دو کوپڑہ بچے سے دو بجے تک انکے پاس جاتے ہیں۔ ان کا علاج وے مفت کرتے ہیں۔ اور ادویات مفت دیتے ہیں۔ بذریعہ خط و کتابت علاج کروانے والے مریضوں سے کچھ خرچ اور اشاعت اشتہارات و کلرک وغیرہ لیا جاتا ہے۔

ضرورت

ایک صاحب قوم کھتری سن رسیدہ عمر ۲۲ سال ملازم بعہدہ ... سب اوورسیئر تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار ذات کھتری ناتھ آنند اپنی شادی کرنا چاہتے ہیں۔ تمام خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔

المشتہر
ہردواری لال سب اوورسیئر ہڑانڈلے ملک برما۔

پیٹنٹ شدہ دیسی تیل کا نوایجاد لیمپ

ان لیمپوں میں ہر ایک طرح کا دیسی تیل جل سکتا ہے روشنی مٹی کے تیل سے بھی اچھی ہوتی ہے۔ دیوارگیری مع چمنی کے لیمپ چار روپیہ قیمت فی درجن ۱۰ روپیہ۔ بغیر چمنی کے ڈبیاں فی درجن ... ڈبیا ۲ آنہ ملنے کا پتہ
بنارسیداس ... کارخانہ لیمپ
دہلی چاوڑی بازار دہلی

جڑی و بوٹی بھسم یعنی دماغی طاقت کی مجرب دوائی

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایک نہایت ہی کمزور دماغ والوں کند ذہن طلباء کے لئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے۔ جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے۔ ایک پوڑیہ کے واسطے ایک روپیہ جو عرصہ ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔

ویریہ وردھک بھسم یعنی ناتوانی کی دوائی

یہہ دوائی جریان منی احتلام اور سوزاک کے لئے ازحد مفید ہے۔ ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے آئندہ کیلئے ان بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑتی ہے۔ ایکماہ کیلئے قیمت فی پوڑیہ عہ
المشتہر سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور

آریہ مسافر میگزین

منجانب
شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
بیادگار
دھرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

اعلیٰ درجہ کا مذہبی و علمی ماہواری رسالہ قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ...
نمونہ کی ایک کاپی کے لئے ۳ ...

المشتہر
منیجر آریہ مسافر میگزین جالندھر شہر

ضرورت

بمقام ایک مفصل کے سکول کیلئے ایک ہیڈ ماسٹر گریجوئیٹ کی ضرورت ہے جس نے ٹریننگ کالج کی اعلیٰ سند حاصل کی ہوئی ہے۔ تنخواہ ... سے ... ماہوار ملے گی۔ (۲) ایک مڈل سکول کے لئے ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ ... سے ... تک ملے گی۔ درخواست کنندہ کم از کم ایف اے پاس ہو۔ سنسکرت خواں کو ترجیح دیجاویگی۔ (۳) ہائی ویدیا ڈیپارٹمنٹ میں ایک ایف اے پاس استاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ... روپیہ ماہوار ملے گی۔ درخواست کنندگان آریہ سماج کے ممبروں کو ترجیح دیجاویگی۔ کل درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔
المشتہر جیمنی بی اے ... ملتان۔

بہ کیضرورت

بابو بھگوانداس نائب رجسٹرار قانونگو تحصیل نواب گنج ضلع بریلی۔ ممبر آریہ سماج بریلی۔ کا بنتہ سکینہ اپنی لڑکی کا وواہ سنسکار ویدک ریتی سے کرنا چاہتے ہیں لڑکی تندرست عمر بارہ سال علاوہ کام رسوئی وغیرہ بنانے کے ناگری پڑھی لکھی ہے۔ جو صاحب سمبندھ کرنا چاہیں بشرائط ذیل ان سے اور مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (۱) لڑکے کی عمر ۱۶ اور ۲۲ سال کے درمیان ہو (۲) تندرست۔ سداچاری اور ویدک سدھانتوں کا عامل ہو۔ (۳) ناگری اور کم سے کم مڈل یا انٹرنس پاس ہو۔ (۴) ذریعہ معاش معقول ہو۔
المشتہر جگناتھ پرشاد منتری آریہ سماج بریلی روہیلکھنڈ

ویوہار بھانو کا اردو ترجمہ قیمت بلا محصول ڈاک ... یہہ کتاب قابل دید۔ جس صاحب کو ضرورت ہو وہ منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر سے درخواست کریں۔

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم دنکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سنگدھت اجزا ئوں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان ڈنیدا اور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے۔ نرخ ۹ بر ۱۲ لہ رکی تیلوں میں بند ملتی ہے۔ سنگدھت دھوپ نرخ ۱۲۔۸ کے بند پیکٹوں میں ملتا ہے سوچنڈ ٹیوکس ٹانک بیہ لاثانی ہے۔ تبدیل شدہ طاقتوں و حفظان صحت کے برخلاف نو نما سے اعتدالیئوں پر فی الفور یادی ہوتی ہے۔ تقویت باہ۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر گردہ مثانہ اسکے خاص اصول ہیں۔ درد پشت خوف اور بے چین خوابی۔ احتلام۔ تنتل چہرہ پر کی زردی اور بلغم کا رفع کرنا اس کا کام مزید بیان یہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور مزید منی قیمت فی بکس ۱۲ تولہ جو دس روز کی خوراک ہے چہر سفوف مجرب جریان۔ سیلان منی کنندہ دہانت کو گاڑھا کرتی قیمت فی بکس ۲۰ روز کیلئے (صفا) کلیان انجن واسطے بصر عجیب لا اثر ہے۔ پانی جانا خارش دھند جالا۔ پڑوال۔ جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ ایک تولہ عہ (نوٹ) دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔

المشتہر

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی۔

نقاشی { مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر میں کام نقاشی بیلدار قطعے اور

بیلدار حروف دلکشی سنہری لفافے و سبز سرخ و لاجوردی چھاپے جاتے ہیں جو حسب منشاء بہت کم قیمت پر کئے جاتے ہیں۔

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ضخامت کتاب ۲۰ ×۳۰ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد کتاب کی ۳ اور مجلد کی ۳ ہے کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۴ فی جلد کمیشن دیا جاتا ہے۔

جلندھر میں مطبع ست دہرم پرچارک کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبھاسد لاہور میں لالہ ستیا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے کتاب مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

المشتہر

کرتا رام سبھاسد آریہ سماج کرنال

قیمت میں رعایت

ذیل کی کتابوں کی قیمت صرف ماہ فروری کیلئے نصف کر دی گئی ہے۔

رعایتی	اصل	نام کتاب
۸	۱	گیتا اردو ....
۱	۲	تت ودیا۔ شی کی کتھا ....
۲	۴	آریہ سدھانت مکتاولی ....
۸	عہ	ویاکھیان مکتاولی ....
۵	۱۰	ایضاً ...... ایضاً ....
۲	۴	ست برتی مہانند ناول ....
۲	۴	چنڈال چوکڑی ناول ....
۸	۱	روس کا مشہور نہلسٹ فرقہ ناول
۳	۶	شاستر ارتھ جالندھر ....

یہ سب کتابیں اردو میں ہیں۔

المشتہر مینجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

ایک استاد کی ضرورت

ایک آریہ بھائی کے لڑکوں کو گھر میں تعلیم دینے کیلئے ایک نیک چلن استاد کی ضرورت ہے۔ جس کی دوسری زبان سنسکرت ہو۔ انٹرنس یا مڈل تک تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی۔ درخواستیں بنام اڈیٹر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر آویں

ضرورت

میرے ایک پونجابی کھتری عمر قریبا ۲۲ سال ملازم بعہدہ سب اوورسیر بمشاہرہ معقول ماہوار کسی ایسی یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو از قوم پونجابی ہو جس کی عمر ۱۳ و ۱۶ سال کے اندر ہو مفصل حالات بذریعہ خط دریافت فرماویں۔ دیال چند، دیپ پردھان آریہ سماج

پانچہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویات کے آنکھوں کے مریضوں پر اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال بینائی بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اوٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے ۲ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۳ خالص ممیرہ فی ماشہ عنہ روپیہ ممیری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نا لفقلی وجعلی سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے۔ **المشتہر میاں سنگھ مقام بٹالہ۔**

تازہ سندات | ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے۔ | تازہ سندات

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام نامی معہ درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کو مفید بلکہ اکسیر ہونیکی بابت تصدیق فرمائی ہے مفصل سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر ارسال کئے جاویں گے۔

(۱) جناب ڈاکٹر ڈی ایم مانگلے صاحب بہادر ایم بی ایچ سی ایس سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ انگلینڈ (۲) جناب کرنیل ایلٹ پیری صاحب بہادر ریاست فرید کوٹ (۳) جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۴) جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۵) جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گھوس ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور و آنریری سرجن گورنر جنرل کشور ہند (۶) جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ (۷) جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب کول پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۸) جناب ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر ریاست نیپال (۹) جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفا خانہ دہاواشاہ ریاست حیدرآباد دکن۔ (۱۰) جناب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب میڈیکل افسر شفا خانہ نگرانگ سرحد ملک آسام (۱۱) جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ایل ایم ایس ڈاکٹر حضور نواب صاحب والئے ریاست بہاولپور۔ (۱۲) جناب سری مہاراجہ صاحب چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست بھگوان اودہ (۱۳) جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی (۱۴) جناب سر مہاراجہ صاحب ریاست گولیر۔ (۱۵) جناب سر مہاراجہ صاحب والئے ریاست کشن کوٹ۔ (۱۶) جناب خان بہادر نواب محمد حیات خان صاحب سی ایس آئی ڈویژنل و ششن جج قسمت جالندھر شہر (۱۷) جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ۔ (۱۸) جناب دیوان اودہو داس صاحب بہادر ریٹائرڈ اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر کشور ہند (۱۹) جناب خان بہادر رائے محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس ہزارہ (۲۰) جناب رائے بہادر سردار گوپال سنگھ کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس بہاسوں ملک برہما۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں کہ جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کردے۔ تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو ہاپوڑ کے بنک میں اسی مطلب کیلئے پانچ سنہ ۱۸۹۹ء سے جمع کیا گیا ہے

المشتہر میاں سنگھ الہووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اوم

اگرچہ ہر ایک قسم کا علاج ہر علیحدہ ہے مگر دیرینہ مہلک امراض کو جیسے ...

پرانے امراض کو ... ہومیوپیتھک علاج ہر دلعزیز ہو رہا ہو بلکہ ہر ایک دوا کا قیمت ...

ہومیوپیتھک ادویات بطریق تحفہ ہدیہ ناظرین ہیں ... فائدہ کرنے والا اور لاثانی

نامردی کی مجرب دوائی ... نہایت ہی مفید ہے ...

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو۔ آتشک کے باعث کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بادہ وجع المفاصل خارش وغیرہ کل تکالیف کو اکسیر کے استعمال سے جلد فایدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ۲ خورد شیشی (۲)

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہو اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے جلد فایدہ ہوتا ہے۔ ۳ شیشی کلاں (۳)

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے۔ ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لایق ہو جاتا ہے۔ شیشی کلاں ۸

رفیق جواناں دافع جریان رقت منی و احتلام سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے احتیاطی کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (۳)

دلپذیر سوزاک و ذرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہو۔ دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب کی جلن پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے۔ قیمت دو شیشی خورد (۲) دو شیشی کلاں (۳)۔

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور مجرب تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہو دو شیشی خورد (۲)

آرام بخش۔ دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اسکا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ۲ مع مرہم (۳)

مصفے خون تمام جلدی امراض کیلئے اکسیر اعظم ہو اسکا سبب آتشک نہو۔ دو شیشی کلاں دو روپیہ (۲)

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں (۲)

دلارام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی ۲ اور مع مرہم تین روپیہ (۳)

دلکشا دافع قبض دائمی کے لئے از حد مفید ہے قیمت دو شیشی کلاں صرف دو روپیہ (۲)

بنیاد صحت دافع بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہو قیمت تین شیشی کلاں (۳)

نوٹ علاوہ اسکے ہر ایک بیماری کی مجرب دوائی حسب حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے شیشی کلاں میں ایک ماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوگی۔ ہر ایک دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ حقیقت و عرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا ضروری ہے۔

نوٹ بوجہ عدم گنجایش سارٹیفکیٹ مندرجہ ذیل درج نہیں ہو سکے۔ اگر کسی صاحب نے دیکھنے ہوں تو پتہ حسب ذیل سے درخواست کر کے منگا سکتے ہیں۔

المشتہر پنڈت رامچند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہاسپٹل بہاولپور

مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे ॥

Registered No. L. [illegible]

قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ہمراہ درخواست آنی چاہئے۔ ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخباری وی پی ارسال ہوگا

ست دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار سنیچر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) شایع ہوتا ہے | سمت ۱۹۵۹

مجرب ادویات

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف
تاثیر رکھتی ہیں قیمت بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ
کیجاتی ہیں۔ کشتہ نقرہ۔ اسکے کھانے سے دل و
دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب
کا بار بار آنا بند ہو جاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے
نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اسکے استعمال سے
سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی)
کیلئے نہایت مفید ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں
سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔
پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقات
کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں
کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا۔ جتنے دردوں کیلئے
اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی قیمت
فی تولہ روغن مسیحا۔ ایس العلاج اس
سخت بہ جتنے ہیں مطلق دست آدمیوں کیلئے مفید

بہ درجہ و ہیئت درست ہو جاتے ہیں۔ اور خاطر
خواہ تندرستی پیدا ہو جاتی ہے قیمت تولہ (...)
دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں
نہ ہو۔ خواہ ہڈیوں میں سرایت ہی ہو گیا ہو تو بغیر خوردست
و منہ آنیکے دور ہو جاتا ہے قیمت فی خوراک ایک روپیہ
دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب
سے پیدا ہوا ہو کانٹا چھبنا ہو اسکے استعمال سے
دور ہو جاتا ہے فی تولہ جس شخص کو کسی سخت
پوشیدہ بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو۔ تو
بہترین طریق سے معالجہ کیا جاویگا

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

ضرورت

ایک شخص ذات اگروال چھتل گوت رہنے والا ضلع
بجہہ سب رہیری کی ایک بیوہ لڑکی جسکی عمر ۲۲ سال
اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں خط و کتابت بنام لالہ
کرمچند صاحب اوورسیر معرفت ڈاکخانہ جھنگ ضلع سیونی

جو بیمار ہونے آنیکے المشتہر کرشن چند سب اوورسیر

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی

کیلئے ایک نہایت عمدہ نسخہ

میرے پاس ایک پرانی وید کی پستک (طبابت ہندی) کا ترجمہ
ایک عجیب جڑی بوٹی کا نسخہ مسمیٰ نام تیل بوٹی کا تیار
کیا ہوا ہے جسکو مصری ڈال کر گئو کے دودھ میں ۲ ماشہ
روز پینے سے عقل و قیاس اور فہم و فراست معہ طاقت
یادداشت و زبان کی تیزی میں اسقدر ترقی ہوتی
ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوائے اسکے یہ تیل بوٹی
کی ہاضمہ کی درستی بلغم و بادی کے دور کرنیکے لئے
ہے۔ مگر قدرے تلخ ہے قیمت فی سیر صرف (...)
کم قیمت کی بوتل نہ ملیگی۔ علاوہ اسکے دیگر
کی مجرب ادویات بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں
تیر بہدف سرمہ آنکھوں کی ہر ایک مرض کیلئے نہایت مفید
ہر قیمت فی تولہ ... پیکٹ ہر جگہ ترکیب استعمال
خرچ ڈاک ذمہ خریدار المشتہر
وشوناتھ شرما۔ دیگرکیا ... جلندھر شہر

[...] Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کنیا کیلئے برکی ضرورت

ایک کنیا کیلئے بر کی ضرورت ہے جو چار گہر سیٹھ۔ کھنہ یا مہترہ کہتری ہو۔ عمر جسکی ۲۰ یا ۲۲ برس کے درمیان ہو۔ صحت بدنی ٹھیک ہو۔ خوبصورت ہو۔ کوئی عضو ناکارہ نہ ہو۔ برسر روزگار ہو۔ اگر تعلیم پاتا ہو تو کم از کم ایف۔اے پاس ہو۔ اس کے بارہ میں تمام خط و کتابت بنام لالہ تیلو مل منتری آریہ سماج جالندھر ہونی چاہئیں۔

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کے لئے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے **المشتہر**
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

خریدو گے تو پچھتاؤ گے

دنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ میگو لیٹر گھڑی اوپن کیس کیلس پن والی ۸ ما سائز ۲ جول سنہری پرزہ ذی قیمتا مفت بیتی ہے روپیہ وہڑا دھیر فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کی انگریزی مال خاص ولایت سے منگا یا ہوا فیل گھڑیاں کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ کفایت سے مل سکتی ہیں۔ مفت تیس فہرست ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمائش سے فیاض مند کو ممنون منت فرماویں۔ مع چرم کا درست گھڑی کلائی پہ باندھنے کی بیسے روپیہ کو مل سکتی ہے۔ **المشتہر**
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز ان بازار صدر چھاؤنی جالندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پُرشوں کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری لائبریری میں چھ سو قسم کی انگریزی۔ اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دہرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی پنڈت گورودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔ منشی جیون لال۔ پنڈت کرپا رام شرما۔ لالہ دیوراج ماسٹر درگا پرشاد۔ پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کہتری۔ رائے ٹھاکر دت۔ لالہ جیونداس۔ بابو بھجا رام وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے۔ اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کسی ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور ہو سکا ترجمہ بابو نہال سنگھ کتاں نواسی بھی برائے فروخت موجود ہے قیمت عہ ۔ **المشتہر** گلاب چند لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ دچھو والی —

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دریہ کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائی جاتی ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے از ابند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی ہم پہونچائی جاویں گی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۲ چارج ہوں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل ارسال کیا جاوے گا۔ **المشتہر**
جیسا مل منشی ہنس راج داس پروپرائیٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانیکے لئے
نہایت عمدہ موقع

چھتیس سال ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کیجاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بدنتائج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی عہ اور (عہ)

سوزاک کی مجرب دوائی چندہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (عہ)

شروا ین طلا نک پلٹ ضعف دماغ ضعف المثانہ جریان مستی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کیلئے نہایت ہی اکسیر ہے پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی چندہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ...... (عہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی (عہ)

نامردی کی بے نظیر مجرب دوائی (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے۔

المشتہر
پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر
و منیجر کارخانہ ادویات میڈیکل ہسپتال
جالندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۴ چیت سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء جلندھر شہر | نمبر ۴۹

سنسار کی گتی

گورو کل، چیف پبلسٹی سپرنٹنڈنٹ اور راجہ رام موہن رائے

جس وقت گورو کل قایم کرنے کے سوال پر غور ہو رہا تھا آریہ سماج پر غور و فکر ہو رہے تھے اُس وقت اکثر اصحاب کا یہہ خیال تھا کہ فی زمانہ یہہ بات محال ہی نہیں قریب قریب ناممکن ہے۔ مگر جو نمایاں فتح یابی اس بارہ میں ہوئی ہے۔ وہ اس امر کی کافی شہادت ہے کہ آریہ ورت میں وید آدی ست شاستروں کی ہدایات اور احکام کی پابندی کرنے کا مادہ موجود ہے۔ صرف ایسے آدمی درکار ہیں جو انہیں اس جانب متوجہ کراویں۔ مگر ساتھہ ہی افسوس ہے کہ اس ملک کے بعض باشندے ابھی تک اپنی غلط فہمی کو دور نہیں کرنا چاہتے۔ اور متانت کے ساتھہ گوروکل کے ہر ایک پہلو پر غور کرنا پسند نہیں کرتے۔ مگر واضح رہے کہ روز روشن میں اپنی آنکھیں بند کر لینے سے آفتاب غروب نہیں ہو سکتا۔ سادھارن برہمو سماج کا پرچہ انڈین مسنجر (؟) سپرنٹنڈنٹ رقمطراز ہے کہ ہم لالہ منشی رام جی کی مشرقی سکیم (مراد تعلیم پراچین سنسکرت ودیا) کو بُرا نہیں سمجھتے مگر ہم مغربی تعلیم کے حق میں ہیں۔ اور جو کچھہ اس وقت اس ملک میں سامان ترقی نظر آ رہے ہیں وہ صرف انگریزی تعلیم کی بدولت ہیں۔ گویا اُس کے خیال میں "گوروکل" لالہ منشی رام جی کی ایجاد ہے۔ اور حامیان گوروکل مغربی تعلیم کے برخلاف ہیں۔ یہہ بالکل غلط بات ہے۔ اب سے تھوڑے عرصہ پہلے کا اگر زمانہ چھوڑ دیا جاوے۔ (گو اُس میں بھی کم و بیش گوروکل کا رواج رہا ہے) تو تحقیقات سے ثابت ہو جاویگا

کہ ابتدائے آفرینش سے اس ملک میں گوروکل کے طریق پر تعلیم ہوتی رہی ہے۔ اور اسی طریق سے ہمارے رشی مہرشی اور براہمن کھشتری ویش تعلیم پاتے رہے ہیں۔ جن رشیوں اور مہرشیوں کی بنائی ہوئی کتابوں کے ایک ایک لفظ کے سمجھنے میں آج کل کے بڑے بڑے مشرقی اور مغربی فاضل اہل سر بگریبان ہو جاتے ہیں وہ انہیں گوروکلوں سے برآمد ہوئے تھے۔ جن کی بے توجہی پر آج کل کی بھارت کی گری ہوئی مسنتان (؟) ٹلی ہوئی ہے۔ مغربی تعلیم کو اگر وہ صداقت پر مبنی ہے تو کوئی اُسے بُرا نہیں کہہ سکتا۔ مگر ہمیں سب سے پہلے دیو بانی کے ذریعہ اپنی وہ تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔ کہ جس سے باطنی آنکھیں کھل جاویں۔ اور ہماری دُنیاوی حالت سدھر سکے۔ یہہ صحیح نہیں ہے کہ اس وقت جو کچھہ ترقی کے سامان نظر آ رہے ہیں وہ مغربی تعلیم کی وجہہ سے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہہ ہے کہ اس وقت جو کچھہ اصلی سامان ترقی کے دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ ویدک دہرم کے پرچار کی وجہہ سے ہیں۔ ایڈیٹر سپرنٹنڈنٹ کو معلوم ہوگا کہ اس وقت ہزاروں بی۔ اے اور ایم۔ اے بالخصوص بنگال اور دکن میں توہمات باطلہ کی دلدل میں دھنسے ہوئے اوروں کے زوال کا باعث ہو رہے ہیں۔ سٹری اور نکمی سے نکمی پورانک باتوں کو سدّہ کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ گھر میں کچھہ کرنے پر ہر شخص آمادہ رہتے ہیں مگر باہر جانے (؟) کستر ہندو بننے کو باعث عزت و فخر خیال کرتے ہیں۔ راجہ رام موہن رائے کی چٹھی کا حوالہ جو انہوں نے لارڈ امہرسٹ گورنر جنرل ہند کو لکھی تھی سپرنٹنڈنٹ نے ایک خاص غرض کو مدنظر رکھکر دیا ہے۔ راجہ صاحب نے اپنی چٹھی میں درحقیقت سنسکرت کی ہجو کی تھی۔ اور اس میں اُن کا کوئی قصور نہیں تھا کیونکہ

وہ پراچین سنسکرت اور آرش گرنتھوں سے ناآشنا تھے۔ اور کاشی وغیرہ جنہیں وہ سنسکرت کا خزانہ (؟) وہاں نوین سنسکرت اور نوین ویاکرنوں کا رواج تھا۔ جو درحقیقت اس ملک کی تباہی کا باعث ہوئے ہیں۔ پیوریٹی سپرنٹنڈنٹ کا یہہ خیال سراسر بے بنیاد ہے کہ سنسکرت اور گوروکل کی تعلیم سے حب الوطنی اور ہمدردی و عامہ خلایق کی بہبودی چاہنے کا طلبا میں مادہ نہیں پیدا ہوگا۔ جو لوگ ہمارے نت کرموں اور پنچ مہا یگیوں سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان میں یہہ ساری باتیں بخوبی تمام آ جاتی ہیں۔ اور دُنیا کے پردے پر ایسے لوگ کہیں نہیں مل سکتے۔ جو روزمرہ اپنا مذہبی فرض سمجھکر ہر ایک جاندار کے ساتھہ مناسب سلوک کریں۔ البتہ گوروکل کے طلبا ایسے تنگ خیالات کے نہیں ہونگے کہ جیسے آج کل کے مدرسوں اور کالجوں سے نکلتے ہیں۔

کہاں عالمگیری کا دعوےٰ اور کہاں یہہ تنگ خیالات

پچھلے دنوں ہم نے "دی خالصہ" لاہور کی گنواری باتیں اور سخت زوریاں دیکھکر یہہ رائے دی تھی کہ بجائے ناحق آریہ سماج کے اُلجھنے کے بہتر ہو کہ وہ اپنے خالصہ پنتھہ کی عظمت اور فضیلت ثابت کرنے پر توجہہ کرے۔ اور ڈاکٹر ٹرمپ نے جو گرنتھہ صاحب کی نسبت لکھا ہے اُسکی بدلایل معقول تردید کرے۔ قادیاں والے مرزا کی کتاب ست بچن کا جواب لکھے۔ ناگ ناتھہ نے جو کچھہ سکھہ مت کے بارہ میں ستیارتھہ پرکاش (؟) میں لکھا ہے اُسکا جواب دے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس پر "دی خالصہ" نے طیش میں آکر کچھہ واہی تباہی لکھا ہے اور اخیر میں یہہ ظاہر کیا ہے کہ مسلمان "عیسائیوں کی باتوں

کی ہیں کچھ پرواہ نہیں۔ اُن سے ہمارا کچھہ سروکار نہیں ہے۔ ہم صرف ہندوؤں سے ہمکنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا اُن کا ابھی ناتا رشتہ ہے اور ہوتا ہے۔ گویا خالصہ پنتھہ کو صرف ہندوؤں سے تعلق ہے۔ اور کسی سے نہیں۔ اور وہ بھی شاید ستلج اور اٹک کے درمیان۔ تھوڑے دن ہوئے گرو خالصہ کو دعوے تہا کہ ہمارا پنتھہ عالمگیر ہے۔ اور اب ایسے تنگ خیالات ہوگئے ہیں۔ ابہی ہوگے آگے دیکہئے کہاں تک نوبت پہونچتی ہے ٭

ایک عجیب خفگی

آریہ پتر کا لاہور میں ایک آریہ مہاشے نے ایک چٹھی چھپوائی ہے جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ اُن کی نظر سے براہمو سماج کے انگریزی چھپے ہوئے اصول گذرے اس پر انہیں لفظ لفظ پر اعتراض سوجھے چنانچہ وہ دو مرتبہ براہمو سماج میں اس غرض سے گئے کہ کوئی براہمو صاحب اُن سے اصولوں کے بارہ میں بحث مباحثہ کریں۔ مگر کوئی براہمو صاحب اس کام کیلئے آمادہ نہیں ہوتے۔ آخر لالہ روچی رام صاحب سابھی سکرٹری براہمو سماج نے اُن سے وعدہ کیا کہ ہم بحث کریں گے۔ اور وقت بھی مقرر کر دیا۔ ایک دن ہمارے آریہ مہاشے اور لالہ روچی رام صاحب سکرٹری براہمو سماج لاہور کے لوہاری دروازہ کی جانب باتیں کرتے ہوئے جاتے تھے کہ لالہ روچی رام صاحب نے لوہاری دروازہ کے باہر بیٹھے کبابیوں سے مُردہ مچھلی کے جسم کے ٹکڑا دوں کے بیسنی تیل میں تلے ہوئے پکوڑے (جنکا نام ہمارے آریہ مہاشے نے فش پڈنگ رکھا ہے) خریدے۔ اس پر ہمارے آریہ مہاشے نے لالہ روچی رام صاحب سے کہا کہ اس لاش خوری سے کیا حاصل ہے۔ اسی باعث سے آریوں اور براہموؤں میں میل جول نہیں پیدا ہو سکتا۔ کہ براہمو لاش خوری کو کچھ عیب نہیں سمجھتے۔ یہہ فقرہ سنکر لالہ روچی رام صاحب خفا ہوگئے۔ اور آریہ مہاشے سے کہدیا کہ اب آیندہ ہم آپ سے کسی قسم کا مباحثہ نہیں کریں گے۔ اور اصولوں پر بحث کرنے کا جو وعدہ کیا تہا اور جس کے لیئے وقت بھی مقرر ہو چکا تہا وہ بھی وہیں فسخ کر دیا درحقیقت یہہ ایک عجیب خفگی ہے ٭

میرٹھہ سماچار کو پیشنہ سوومت

آریہ سماچار میرٹھہ جو عام طور پر میرٹھہ سماچار کے نام سے نامزد ہے۔ اب باضابطہ ڈاکٹر رامچندر صاحب اور پنڈت بہرام صاحب جگرانوی کے ہاتھہ میں آگیا ہے۔ اور یہی وجہہ ہے کہ اب اُس میں بہ رطب اور جہہ ہے کہ آریہ سماج۔ گوروکل اور اُسکے کارکنوں پر حملے ہوتے ہیں۔ غالباً اسکے مدبروں نے شہرت پیدا کرنے اور فصاحت و بلاغت دکہانے کا یہہ سہل ذریعہ سمجھہ لیا ہے۔ مگر واضح ہو کہ عقلمندوں کے نزدیک اُن کی یہہ حرکت پسندیدہ نہیں ہے۔ اپنے مجوزہ کالج کے فراہمی سرمایہ اور تقویت کے لیئے گوشت خوری کی اشاعت اور بہلے لوگوں کو گالیاں دینا انجام میں نیک نتیجہ نہیں پیدا کرے گا۔ شاید میرٹھہ سماج کو فخر ہو کہ اُس کے لگائے ہوئے پودے نے اب نئی نئی قسم کے پہل دینے شروع کئے ہوئے ہیں ٭

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج بلند شہر	۵ سے ۸ اپریل ۱۹۰۰ء
" بدایوں	۳۰ مارچ و یکم اپریل ۱۹۰۰ء
" اجمیر	۳۱ مارچ و یکم۔ دوم۔ سوم اپریل "
" سورنڈہ	۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۰۰ء
" کرتارپور	۳۰ مارچ و یکم اپریل ۱۹۰۰ء
" شاہپور	۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۰۰ء
" متھرا۔	۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۰۰ء

تحفہ سال نو
ارمغانات
آریہ جنتری ۱۹۰۰ء

جس کا بہت دنوں سے انتظار ہو رہا تہا۔ عمدگی سے طیار ہو گئی ہے۔ بہت خوشخط اور بڑی تقطیع کے ۱۵۰ صفحے پر چھپی ہے۔ مضامین بالکل نئے اور دلچسپ اور مفید ہیں۔ آریہ سماج کے متعلق جملہ حالات کے علاوہ اکثر سماجوں کے پردہان اور منتری کے نام بھی درج کئے گئے ہیں۔ اگر اس کو آریہ سماج کے کام کی تواریخ کہا جاوے۔ تو بجا ہے۔ خوبی کچھہ اسی پر ہی منحصر ہے۔ آریہ سماجوں کے حالات اور انکا کام معلوم کرنے کے لئے ہر ایک آریہ سماجک کو ہر ایک آریہ پرش کو اس کی ایک ایک جلد ضرور خرید لینی چاہیئے۔ قیمت صرف ۵ر محصول ڈاک ار کمیشن دس جلد سے پچیس ۲۵ تک ۔ فیصدی اور پچاس سے زیادہ کے لئے ۲۰ فیصدی مقرر ہے۔ یہہ کتاب علاوہ کمترین حسب ذیل مقامات سے بھی مل سکتی ہے ٭

(۱) منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر۔
(۲) لائبریرین آریہ سماج وچہووالی لاہور
(۳) لائبریرین آریہ پرتی ندہی سبہا پشچم اوتر اودہ بمقام مُرادآباد
(۴) لالہ بہاری لال آریہ کتب فروش جلندہر شہر
(۵) پنڈت ابو رام شرما آریہ کتب فروش امرتسر

المشتہر
بنواری لال
منتری آریہ سماج کرنال

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہم مو پدیش

युञ्जन्ति ब्रध्नमरुषं चरन्तं परि तस्थुषः। रोचन्ते रोचना दिवि॥ ऋ० १ । ६ । १ य० ०१

अ० ११ । ६ । १ ।

جب کوئی اصلی خوشی کا متلاشی دنیا کی کیل کال سے تھکا ماندہ آگے چلنے کے واسطے کوئی مارگ نہیں پاسکتا۔ تو تھوڑی دیر کے واسطے ضروری ہے کہ وہ دُنیاوی عیش وعشرت سے علیحدہ ہوکر وچارے کہ اصلی خوشی کا ماسدہ کہاں سے آرہا ہے۔ کیونکہ جب تک انسان اسبات سے واقف نہیں ہوتا۔ کہ جس چیز کی خواہش اُسکے دل کو ستا رہی ہے۔ وہ کہاں سے ملے گی۔ اور وہ کس طرح سے حاصل ہو سکے گی۔ تب تک وہ خواہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے۔ کبھی بھی پراپت نہیں کر سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جنگلی ہرن باوجود ازحد کوشش کے۔ ریتلے ٹیلوں سے پانی حاصل کرکے پیاس نہیں بجھا سکتا۔ اور بجھائے کیونکر جب کہ وہاں پانی صرف وہم ماتر ہی ہے۔ ان دونوں سوالات کا جواب وید نے اس منتر میں دیا ہے کہ اپنی ساری خواہشات کو اُس سروویاپک پرکاش سروپ آنند کے چشمہ سے حاصل کرنے کا یتن کرو۔ کیونکہ اصلی آنند کا نشچے سوائے پرماتما کے اور کوئی نہیں ہے۔ پرشن پیدا ہوتا ہے کہ دُنیاوی آنند تو ہر ایک ذی روح کو ہر ایک وقت حاصل ہو رہا ہے۔ تو کیا وہ آنند کسی اور جگہ سے آرہا ہے یا وہ آنند ہی نہیں ہے۔ آنند کے ہونے میں کوئی بھی سمجھدار انکار نہیں کرسکتا

تو اس وقت کے عام لوگ سکھ ہے۔ اور آنند میں تمیز کرتے ہوئے اس طرح سے فرماتے ہیں کہ دُنیاوی اشیا رتھ سے جو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اُس کو سکھ کہتے ہیں۔ اور پرماتما کی بھگتی سے پراپت کو آنند کہتے ہیں لیکن یہہ بالکل ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اوپنشدوں میں دُنیاوی خوشی کے واسطے بھی آنند شبد استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ

पिश्ने त्वा नन्दम्

ایسا لکھا ہوا اوپنشدوں میں ہم پڑھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی جبکہ خوشی خواہ کسی قسم کی کیوں نہ ہو سوائے پرماتما کے دوسری جگہ موجود نہیں ہے۔ اور کوئی دوسری چیز سوائے پرماتما کے آنند روپ گُن کو سوروپ سے دھارن نہیں کرتی۔ تو پھر کس طرح سے یہہ حاصل ہوگا۔ وید منتر فرماتے ہیں کہ युक्तानि ملاپ سے۔ پس اگر سکھ پراپت ہوتا ہے تو صرف ملاپ سے۔ کس کے ملاپ سے हि वि پرکاش سوروپ کے۔ تو کیا اگر بدمعاش سے بدمعاش چوری کرتا ہوا۔ آنند حاصل کرتا ہوا پرماتما سے ملاپ حاصل کرتا ہے تو پھر دُنیاوی آراموں کو چھوڑ کر ہزارہا اقسام کے تپ اور کشٹ اُٹھانے سے کیا فایدہ ہوگا۔ جواب میں عرض ہے کہ وہ آنند تھوڑے وقت کے واسطے اور ساتھ ہی چونکہ وہ نرا سکھ نہیں ہے۔ اور جس طرح سے کشمیر حلوہ لذیذ ہوتا ہوا بھی تیاگا جاتا ہے اگر اُس کے ساتھ زہر ملا یا ہوا ہو تو ٹھیک اُسی طرح سے دُنیاوی سکھ دُکھ مسرت ہونے سے تیاگے جاتے ہیں۔ یہہ نہیں کہ وہ अकस्यम् سکھ ہی نہیں میرے خیال میں شبد اسیواسطے دیا گیا ہے۔ کیونکہ دُنیاوی کوئی بھی سکھ خواہ چھوٹے سے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو بنا हिंसा سے پراپت نہیں ہوتا۔ جہاں تک کہ سوجی مہاراج دو ہی کہا ہے۔ یہی

تک کو ہنسا اہنسا ت دوسرے کو تکلیف دینے میں شامل کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ لوگ شاستر میں صاف الفاظ میں لکھا گیا کہ یہہ سارا سنسار ایک یوگی کے واسطے دُکھ ہے۔ اس سے یہہ مطلب نہیں کہ سنسار میں سکھ ہی نہیں۔ بلکہ صاف الفاظ میں بھاشیہ کے پڑھنے سے پرتیت ہوتا ہے کہ یہہ سوتر مقابلہ کرنے کے واسطے ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ

अविवेकिनः اس شبد کے لانے کی ضرورت نہیں تھی۔ جس کے معنے یوگی کے ہیں۔ لیکن بھوگی اہنسا ت سنسار میں رہنے والے پُرش کے واسطے نہیں۔ جسطرح سے ایک کنگال اگر دس یا پندرہ گھنٹے روز مٹی کھودنے کا کام کرنیکا عادی ہوگیا ہے تو اگر کسی خاص وجہ سے۔ یا دو روز کے واسطے آدھ گھنٹہ کا کام زیادہ کر دیتا ہے تو وہ بیچارہ دُکھی ہوتا ہے۔ اور اگر ایک گھنٹے کی رخصت ملجاتی ہے تو ازحد خوش ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے ایک امیر آدمی کو اگر صرف آدھ گھنٹے کے واسطے یہہ کام دیا جاتا تو وہ شاید ہمیشہ کا دوزخ خیال کرنے لگے۔ حالانکہ وہ کنگال بیچارہ بجائے دس گھنٹے کے و گھنٹے کام کرتا ہوا خوش ہوتا ہے۔ اور امیر صرف آدھ گھنٹہ دوزخ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ دُنیا وکھا سکھ صرف نسبتاً ہوا کرتے ہیں۔ پس ہر ایک انسان کو اپدیش کیا گیا ہے کہ اگر وہ خوشی حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ پرماتما سے یوگ حاصل کریں اور اُسی سے اپنی خواہشوں کو مانگا کریں۔ اور اُسی کے پرکاش سے منور ہوں۔ ادم شم

ضروری نوٹس۔ آریہ سماج کیتھل ضلع کرنال کو ایک اپدیشک کی ضرورت ہے۔ جو ہندی پاٹھ شالا کی پہلی جماعتوں کو پڑھا سکے۔ درخواستیں معہ تعداد تنخواہ کے سیکرٹری آریہ سماج کیتھل ضلع کرنال کے نام پر آنی چاہئیں۔

...ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اڈیٹوریل نوٹس

بھلا اس کو چاٹنے سے پیاس کیونکر بجھ سکتی ہے۔

بنارس میں جو مسنر اینی بیسنٹ نے بڑی جدوجہد سے ایک اعلیٰ درجہ کا کالج بنام "سنٹرل ہندو کالج" قایم کیا ہے۔ اس میں دہارمک شکشا صرف یہہ ہی ہے۔ کہ شروع میں ایک پنڈت کچھ حصہ بھگوت گیتا کا پڑھ دیتا ہے۔ اُس کے بعد مہابھارت یا رامائن سے کچھ حصہ پڑھ کر ویاکھیا کی جاتی ہے۔ خاتمہ پر پرنسپل صاحب اپنی رائے پیش کر دیتے ہیں اور بس طلبا اپنے اپنے دھندے میں لگ جاتے ہیں۔ بھلا ان باتوں سے کہیں آریہ ورت کا اودھار ہو سکتا ہے۔ یہہ تو ہنسی ہنسی کی باتیں ہیں۔ یا سادہ لوحوں کو خوش کرنے کی۔ جب تک گوروکل کے طریق پر ویدوں کی سانگوپانگ شکشا نہیں ہوگی اور کھٹ شاستری پیدا نہیں ہوں گے۔ کبھی اس ملک کا بھلا نہیں ہو سکتا۔ پس ہم کو واجب ہے کہ پورے برہمچاری اور کھٹ شاستری گوروکل سے پیدا کر کے تمام دُنیا کو دوبارہ ویدک دہرم کے پرکاش سے روشن کریں

کیا پنجاب نوجوان کو قبول نہیں کریگا؟

لاہور کے نوجوان براہمو سماج کے پرچہ ٹیسٹ میں ایک رذولیشن پاس کی گئی جو ٹیلر صاحب نے چٹھی چھپوائی ہے۔ جس میں بڑی آرزو کے ساتھ یہہ سوال پیش کیا ہے کہ نوجوان براہمو سماج کو کیا پنجاب قبول نہیں کریگا۔ مگر یہہ تفصیل کے ساتھ نہیں بتایا کہ نوجوان براہمو سماج کیا ہے اس میں کیا خصوصیت اور فضیلت ہے۔ جو پڑھ

صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہہ مت کہ اونیسویں صدی کے اعلیٰ درجہ کے سائنس اور فلاسفی پر مبنی ہے۔ اگر مردوں کی روحوں کو بلانا۔ اُن سے ملے جاویں مانگنا۔ اُن کا شرادہ کرنا۔ اور حضرت عیسیٰ کو خدا کا اکلوتا بیٹا۔ اور تمام اولیاؤں کا ہر گز قرار دینا خدا کا حضرت عیسیٰ کے قالب میں آنا۔ یا سیدھے سادے بھگتوں کی سیدھی سادی باتوں کو الہام ماننا۔ اپنا کوئی اصول نہ قرار دینا۔ ادہر اُدہر سے معمولی اخلاقی باتیں جمع کر کے ایک نیا پنتھ کھڑا کرنا وغیرہ وغیرہ اعلےٰ درجہ کی فلاسفی میں داخل ہے۔ تو اور بات ہے ورنہ ست سناتن ویدوکت دہرم کو چھوڑ کر کھچڑی پنتھ کو کوئی مشکل سے قبول کریگا ۔

مورتی پوجا کی بیجا حمایت۔

جن نہ کش جھوٹے پرانوں اور آپ پرانوں کو سرسری نگاہ سے بھی دیکھا ہے۔ اور اولڈ فیشن کے پورانک عقائد اور دیگر ہندوؤں کے مورتی پوجا وشیک وشواس پر ذرا بھی وچار کیا ہے۔ وہ صاف طور پر اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں کہ مسنر اینی بیسنٹ یا دیگر ہندو ازم کے نئے فیشن کے بھگت جس ریتی سے مورتی پوجا کی حمایت کر رہے ہیں وہ ایک ایسا ڈھکوسلا ہے جس کا پرانوں میں نام ونشان تک نہیں ملتا۔ پرانوں میں کہیں بھی یہہ لکھا نہیں ملتا کہ چونکہ پرماتما لامحدود ہے۔ وہ دھیان میں نہیں آسکتا پہلے کوئی مورتی بنا کر اُس کا دھیان کرنا چاہیئے ۔ پرانوں میں تو دیوی دیوتاؤں اور اوتاروں کی مورتیاں بنا کر پوجا کرنے کا بدھان ملتا ہے ہر ایک دیوتا یا اوتار کی مورتی پوجا پرچلت ہونے کا علیحدہ علیحدہ قصہ اور مہاتم بیان کیا گیا ہے۔ اور یہاں تک تشٹا ہو جانے پر ان کو ساکشات دیوتا قرار دیا گیا ہے کئی مقامات پر

قرآن کے درشن اثر سے نکلی بتلائی گئی ہے۔ عام ہندوؤں کا بھی یقین ہے۔ اسی وشواس کی بنیاد پر مہا کالی دیوی یا دیوتا کی مورتی سے خاص خاص قسم کی کراماتیں بھی منسوب کی جاتی ہیں اس پر بھی ہندو ازم کے نئے دلدادہ مورتی پوجا کی تائید میں اگر یہی راگ الاپتے جاویں کہ من لگانے کے لئے مورتی پوجا پرچلت ہوئی تو یہہ پورانک مورتی پوجا کی سراسر بیجا حمایت نہیں تو اور کیا ہے۔ بات اصل میں یہہ ہے۔ کہ مہرشی دیانند کی آگہنڈنیہ یکتیوں کا اثر دیش میں اشکنت ہو کر یہہ ڈھکوسلا گھڑا گیا ہے۔ اگر اس ڈھکوسلہ کو سمویکار کیا جاوے تو پرانوں کی مورتی پوجا پر بالکل جو کا پھر جاتا ہے مگر اب کیا ہوتا ہے۔ یہہ ڈھکوسلا بھی تھوڑے ہی دنوں کا مہمان ہے۔ جھوٹھ اور مغالطہ دہی کی میعاد کب تک۔ انت کو ستیہ کی ہی جے ہوتی ہے ۔

پرائیوٹ سکولوں کیلئے مژدہ

مدت سے سوچ رہے تھے کہ سکولوں کے متعلق رجسٹر ایسی تجویز سے چھاپے جاویں کہ جنکا پیمانہ بھی چھوٹا ہو اور ضرورتیں بھی پوری ہو جاویں۔ پس حسب تجویز لالہ چمن داس صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر دوآبہ ہائی سکول فارم ہائے ذیل عمدہ دبیز کاغذ ۲۰×۲۶ ۲۴ پونڈ پر چھپوائے گئے ہیں۔ پیمانہ ہر ایک صفحہ کا ۱۳×۱۰ ہے۔ نرخ قیمت بتفصیل ذیل ہے۔

فارم رجسٹر حاضری طلبا	۵ سو ورق۔ فی سینکڑہ ۱۲/-
" " معلمان	" " " ۱۲/-
" پراگریس رپورٹ	" " " ۱۲/-

نوٹ اور بھی لطف یہہ ہے کہ پیشانی خالی رکھی گئی ہے۔ اُردو۔ ہندی۔ انگریزی والے سب استعمال کر سکتے ہیں

المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ست دھرم پرچارک

کیا ہولی پراچین آریہ تیوہار ہے؟

یوں تو ہندوؤں کے تیوہار بیشمار ہیں۔ مگر خاص الخاص چار ہی ہیں۔ سلونوں۔ دسہرہ دیوالی اور ہولی۔ پرنتو ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کے ساتھہ کوئی نہ کوئی علت لگی ہوئی نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ اگر ان کے عیوب دور ہو جاویں تو یہہ چاروں اس قابل ہو سکتے ہیں کہ ان کو منشیہ جاتی کے تیوہاروں میں ایک اعلیٰ رتبہ دیا جا سکے۔ اور آریہ لوگ بخوشی ان کو اپنا تسلیم کریں۔ مگر اس حالت میں بھی ان کو پراچین آریہ تیوہار قرار دینا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ خاصکر ہولی کو جو کہ اپنے موجودہ رنگ ڈھنگ سے صاف اناریہ تیوہار پرتیت ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہہ کسی پراچین آریہ تیوہار کا بگاڑ ہو۔ جس نے کہ دیگر قدیم ویدک رسومات کی طرح انقلاب زمانہ سے موجودہ بھیانک صورت اختیار کر لی ہو یا یہہ کہ کسی اعلیٰ تیوہار کا قایم مقام بن گیا ہو۔ مگر ہم وثوق کے ساتھہ کچھہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ جہاں تک تحقیق ہو سکی ہے پراچین گرنتھوں میں اس کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ ہاں پرانوں میں اس کا تذکرہ ضرور ملتا ہے۔ مگر وہ ایسے بے سروپا اور اوٹ پٹانگ ہے کہ اس سے بجائے اس کے کہ اس کی قدامت ثابت ہو۔ یا اس کی اصلیت کا کچھہ پتہ لگ سکے۔ الٹا اس کا فرضی ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہہ بھی ایک اسی قسم کی عجیب و غریب گھڑنت معلوم ہوتی ہے جس قسم کی گھڑنتوں سے کہ پران اپ پران بھرے پڑے ہیں عام مروجہ روایت یہہ ہے کہ پہلاد کے پتا ہرن کشپ نے پہلاد کو جو کہ رام نام کا بڑا پیارا تھا۔ اپنی بہن ہولکا کی گود میں دیکر مکان کو آگ لگا دی تھی۔ تاکہ وہ جل جاوے۔ پہلاد کا تو اگنی سے بال بھی بینکا نہ ہوا مگر ہولکا جل مری۔ پس سے یہہ تیوہار پرچلت ہوا۔ اب اس کے برخلاف بھوشیہ پران میں اس کی بنیاد یوں بیان کی گئی ہے۔ "مہاراجہ یدھشٹر پوچھتے ہیں کہ ہے شری کرشن چندر! پھاگن کی پورنما کو گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں اس کا اُتسو ہوتا ہے۔ لڑکے کیوں کھیل کود کرتے ہیں۔ اور گھر گھر میں ہولی کیوں جلائی جاتی ہے۔ سنیتوشنی (گرمی سردی والی) اور اڈا اڈا اس کو کیوں کہتے ہیں۔ اور کس دیوتا کا پوجن اس دن کیا جاتا ہے۔ یہہ آپ بیان کریں۔ یہہ سوال سنکر راجہ شری کرشن بھگوان کہنے لگے کہ ہے مہاراج! ست یگ میں رگھو نامی راجا بہادر شیریں زبان بہہ صفت موصوف اور بڑا دانی ہوا۔ اس کے راج میں ......کوئی اپدر نہیں تھا......ایک سمے سب شہر کے لوگ اکٹھے ہو راجا کے دروازے پر آکر ترا ہے ترا ہے پکارنے لگے۔ اور راجا نے ان کی نراشی کا کارن پوچھا تب ان سب نے کہا کہ مہاراج! ڈھوڈھا نامی راکشسی نتیہ ہمارے بالکوں کو پیڑا دیتی ہے اور اوشدھی منتر۔ منتر وغیرہ اس پر کچھہ بھی نہیں چلتا۔ یہہ شہر والوں کا بیان سنکر راجا نے اپنے پروہت وششٹھہ جی سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ ہے راجن سُمالی نامی دیت کی بیٹی کا یہہ ڈھوڈھا نام ہے۔ اس نے بہت عرصہ تک تپ کرکے شیو جی کو پرسن کیا۔ شیو جی خوش ہوا۔ اور اس سے کہا کہ بر مانگ تب اس نے یہہ بر مانگا۔ دیوتا۔ دیتیہ۔ منشیہ کوئی مجھے نہ مار سکیں۔ اور شستر استر سے قتل نہ ہو سکوں۔ دن میں رات میں۔ سردی میں گرمی میں۔ برسات میں اور بھیتر باہر کہیں مجھہ کو خوف نہ ہو۔ شیو جی نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا۔ اور یہہ بھی کہا کہ دو موسموں کے ملاپ کے وقت مدہوش اور لڑکے تجھے تراس دیں گے۔ اتنا کہہ شیو جی انتر دھیان ہوئے۔ وہی راکشسی نتیہ بالکوں کو اور رعایا کو پیڑا دیتی ہے۔ اڈا اڈا شبد کرکے کٹمب والوں کا سیدہ اناج گرہن کرتی ہے۔ اس لئے اس کو اڈا اڈا کہتے ہیں۔ یہہ تو اس راکشسی کا چرتر ہے اب اس کے نوارن کا اپائے ہم کہتے ہیں تم پھاگن شکل پورنما کو سب لوگ بے شرم ہو کر شغل کریں۔ گندی زبانیں بولیں ناچیں۔ ہنسیں۔ لکڑی کا کھڑگ لیکر یودھاؤں کی طرح خوشی سے یدھہ کے لئے مستعد ہو دوڑتے پھریں۔ بہت سا سوکھا کاٹھہ اور اُپلے اکٹھے کر ان میں رکھشوگھن منتر کرکے آگ لگائیں میں ہون کریں۔ جب لوگ کلکلا شبد کرتے تالی بجاتے اس آگ کی تین پردکشنا کریں۔ گائیں ہنسیں بے شرم ہو جو جس کے من میں آوے سو بولیں۔ اس پرکار لوگوں کے کولاہل سے وہ..........دشٹ راکشسی نیست نابود ہو جائیگی۔ یہہ وششٹھہ جی کا بچن سن راجانے سارے راج میں اسی پرکار کا بڑا اُتسو کرایا۔ جس سے وہ راکشسی ناش کو پراپت ہوئی" (بھوشیہ پران اُتر اردھہ ادھیائے ۱۳۲) یہہ بیان ایسا اوٹ پٹانگ ہے کہ اس کے ایک ایک شبد سے اس کا فرضی پن ظاہر ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس وقت بھوشیہ پران لکھا گیا۔ اُس وقت یہہ تیوہار موجودہ گندہ صورت میں

مروج تہا۔ ہماری رائے میں یہہ کہانی لال بجھکڑ والے قصہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اور لطف یہہ کہ ہولی کے متعلق تمام قابل نفرت کارروائیوں کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اور شیو جی کو ہولی کے ہڑدوں کی بنیاد ڈالنے والا ٹھیرایا گیا ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ موجودہ صورت میں ہم ہولی کو مہاچین آریہ تیوہار ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جو کہ قومی مینا میں گرست ہیں اپنی خاص پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے بکثرت سے اس کو آریہ جاتی کا قدیم تیوہار کہنے کی جرأت کریں تو کریں پرنتو یدی انصاف کی نظر سے دیکھا جاوے تو جب تک اس کی اصلیت کا کوئی معتبر ثبوت نہ مل جاوے اس کو خواہ مخواہ قدیم آریہ جاتی کے سر منڈھنا بیجا حماقت ہے۔

گوروکل

ہمارے پرشارتھی بھائی چودھری ٹھاکر داس جی بڑی سرگرمی کے ساتھ دھرم سالہ میں گوروکل کے متعلق کام کر رہے ہیں۔ پچاس روپیہ وہ پہلے بھیج چکے ہیں۔ ایک سو روپیہ انہوں نے اور اکٹھا کر لیا ہے۔ وہاں ہی اُن کا پرشارتھ جاری ہے۔ ڈاکٹر کرم چند جی اور لالہ گیان چند جی پوسٹ ماسٹر بھی چودھری صاحب کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ جہاں ایسے ایسے پریمی اور اُتساہی آریہ پرش موجود ہوں وہاں اگر پانچسو روپیہ بھی گوروکل جیسی اپکاری تحریک کے لئے نہ ہو تو تعجب ہی ہے۔ ہم اپنے بھائیوں کے ادیوگ کی پرشنسا کرتے ہیں۔ اور آشا رکھتے ہیں کہ وہ ضرور ہمارے لئے پانسو روپیہ بھجوا دیں گے۔

شرمیان لالہ منشی رام جی کے پاس اس وقت تک ایک معقول تعداد پتروں کی آریہ پرشوں اور دیگر سجنوں کی طرف سے آ چکی ہے۔ اِن پتروں میں گوروکل کی تحریک کے ساتھ نہایت پرجوش شبدوں میں اظہار ہمدردی کیا گیا ہے۔ اور بہت سے مہاشوں نے اپنے لڑکوں کو بھیجنے کے لئے اپنی دلی آرزو ظاہر کرتے ہوئے جہاں تک ہو سکے جلد کام آرنبھ کرنے کی اچھا ظاہر کی "اس ڈھکوسلے کی کہ اس بندی خانے (گوروکل) میں کون سنگ دل اپنے بچوں کو بھیجنے لگا ہے" ایک ٹانگ تو ٹوٹ گئی۔ باقی رہی ایک ٹانگ وہ بھی جلد ٹوٹی ہی سمجھئے۔

پرچارک میں شرمیان لالہ منشی رام جی کی اپیل پڑھ کر جابجا گوروکل کے پریمیوں نے جوش سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ لالہ چیتنجی لال جی ودیارتھی عرڑکی سے لکھتے ہیں کہ دو صد کے قریب چندہ اکٹھا جا چکا ہے۔ اور ابھی فہرست کھلی ہے آریہ بھائیو روزی ہر کام سے لگن سے کام کرتے جاؤ پرماتما آپ کے پورشارتھ میں برکت دیں گے۔

---

۱۰ مارچ کے آریہ پتر کا میں ممالک مغربی و شمالی کے ہردلعزیز اخبار ایڈووکیٹ لکھنؤ کی رائے گوروکل کی تحریک کے متعلق نقل کی گئی ہے جس میں کہ شرمیان لالہ منشی رام جی کے بھاری ادیوگ کی پرشنسا کرتے ہوئے بڑی متانت کے ساتھ اِس پاک تحریک سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ لالہ منشی رام جی کے لگاتار پرشارتھ اور اُن کی دلسوز اپیل نے سچ مچ نیک پرش سجنوں کے دلوں کو ہلا دیا ہے۔

سجن پرش تو اِس پاک انسٹیٹیوشن کے کھلنے کا منگل سماچار سُن کر خوشیاں منا رہے ہیں اور

چاتک کی طرح اُس مبارک دن کی باٹ دیکھ رہے ہیں کہ کب کام آرنبھ ہو۔ مگر کلی یتی روپی سرپ کے ڈسے ہوئے سوارتھیوں کے گھروں میں ماتم سا ہو رہا ہے۔ ہم اُن کو بھی دھنیاواد دیتے ہیں اور پرماتما سے اُن کی شانتی کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔

ہمارے پرشارتھی بھائی ڈاکٹر بھاگ مل جی نے تیس روپیہ گوروکل فنڈ میں دان دئے۔ جس کے لئے ہم اُن کو دھنیاواد دیتے ہیں جس دلی لگن اور پورشارتھ سے ڈاکٹر صاحب کیتھل میں آریہ دھرم کا بیج بو رہے ہیں۔ اُس سے یہی آشا پڑتی ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں کیتھل سماج پنجاب کے مکھیہ سماجوں میں سے ایک ہو جاوے گا۔

آریہ سماجک خبریں

لالہ جا کمرام صاحب کیتھل سے لکھتے ہیں پنڈت دیو پیا لو جی عین انتظار میں دو ماہ مارچ کو سبکھ پہونچے سماج کی طرف سے چند یگیوپویت سنسکار کرانے کی تقریب میں بہت دھوم دھام کا سامان تہا۔ چنانچہ ۶ تاریخ کو تین بجے شام سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ اور بہت کامیابی کے ساتھ ساڑھے سات بجے تمام بازار اور گلیوں سے ہوتا ہوا سماج میں ختم ہوا۔ پونڈری سماج کے بھی دس بارہ بھائی شامل ہوئے دوسرے دن ۷ ماہ حال کو دس آدمیوں کے یگیوپویت سنسکار ہوئے۔ شام کو بازار میں پنڈت دیو دیالو جی نے لیکچر دیا۔ ۸ تاریخ کو صبح کے وقت چند یگیوپویت سنسکار ہوئے۔ اُسی دن بعد دوپہر بوقت ۲ بجے حسب درخواست سناتن سبھا مورتی پوجا درشن پرشاستر ارتھ ہوا۔ ۹ بجے تک آپسمیں پرشن اوتر ہوتے رہے۔ آخیر سناتنی بھائی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میدان چھوڑ نکلے اور سندھیا کے بہانے اپنی کمزوری
کو محسوس کر کے چلدئے - حاضری تقریباً ایک ہزار
کی تھی - عوام لوگ پنڈت جی کی لیاقت اور دھرم پرچار
کی تعریف کرتے ہیں - گویا انگ کیرتن - سنسکار - اور
ناستک واد کی اشور کرپا سے نہ گیھن سماج کے
اُتسو میں سماپت ہوئے اور سماج کو بہت فائدہ پہنچنے
کی امید ہے - یہہ سماج عرصہ دو سال سے قایم ہے اور
اسکی زندگی کے اندر اس کے سامنے اسکی کامیابی
بہت بڑھ چڑھ کر ہے - اس وقت ۴۰ ممبران آنج
میں داخل ہیں - لالہ بھاگ مل جی کا اُتساہ قابل
تعریف ہے - لالہ نوبت رائے - ورمہ لالہ آرو ڑ سنگھ
لالہ بسنت رام بہت اُتساہی ممبر ہیں - اس موقعہ
پر مبلغ عہ روپیہ بابت ٹاٹا کر بھاگ مل جی
گرو کل کے لئے دان دئے - اور مبلغ عہ روپیہ
سماج کی طرف سے علاوہ مناسب دکشنا پنڈت
پوری دیال جی کو مختلف فنڈ ات کے لیئے دان ہوا -

آلہ - تاریخ ۶ مارچ ۱۹۰۹ء کو بوقت ۸ بجے
شب کے مندر آریہ سماج آلہ میں دھرم ویر پنڈت
لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار میں ایک خاص
جلسہ منعقد کیا گیا - جس میں حسب ذیل کارروائی
ہوئی - اول برہمچاری ہیر انند جی نے ایشور
اپاسنا کے بھجن گائے - بعد ازاں پنڈت پدم سنگھ
شرما نے آریہ مسافر میگزین جلد اول نمبر ۲
سے " پرکاش وید پاک کا پہونچی ہر طرف "
یہہ نظم پڑھی - اور " میرے آریہ بھائیو! ویدک
دھرم پھیلانا " یہہ بھجن گا کر ٹریکٹ دھرم پرچار
اور تتھا تکذیب براہین احمدیہ حصہ اول
اور تریاق القلوب سُنا کر آریہ مسافر کے مشن پر
ویاکھیان دیا - اور لیکھرام میموریل فنڈ کیلئے
اپیل کی جس پر مبلغ عہ نقد وصول ہوئے
ازاں بعد آرتی ہو کر ۱۲ بجے رات کو جلسہ برخاست ہوا ٭

آریہ سماج کا نگنج کا پندرہواں سالانہ
جلسہ ۲ - ۳ - ۴ اپریل کو ہوگا - یہی موقعہ ٭

پنڈت چمن سنگھ جی پردھان سماج ہذا رین بگیچہ
شالا کی اگنی ستھاپن پرتشٹھا بھی ہوگی - آریہ
پرش ضرور درشن دیں ٭

راولپنڈی - انترنگ سبھا میں ایک آریہ
سبھا سدوں کی طرف سے لالہ دینا ناتھ جی اور چودھری
گیان سنگھ جی پرتی ندھی داخل ہو چکے ہیں - سکول
سب کمیٹی کے اُن ممبران کے علاوہ جو پہلے لکھے گئے
تھے - لالہ ارجن داس جی سوداگر لالہ دولت رام جی
چودھری گیان سنگھ جی بھی ممبر ہیں - ۱۰ فروری
کے ستسنگ جلسہ میں ہون کرانے کے بعد اپاسنا
لالہ گنگا رام جی دھیم نے کرائی - اور کتھا بھو مکا
سے حسب دستور چودھری گیان سنگھ جی نے موکشی
ویاکھیا کو سُنائی - آٹا فنڈ میں عہ آج آمدنی ہوئی -
۲۵ تاریخ فروری کے ستسنگ جلسہ میں ہون
سندھیا بھجن آدی کے بعد اُپاسنا ماسٹر بیلی رام
جی نے کرائی اور کتھا چودھری گیان سنگھ جی
نے وید بھاشیہ بھومکا سے کی - تت پشچات لالہ
سدا نند چوپڑہ نے نت کرم کی ضرورت اور اُسکے
فواید پر لیکچر دیا - جس میں سندھیا کا خاص ذکر تھا
آج آٹا اوگراہی فنڈ میں عہ وصول ہوئے -
انترنگ سبھا میں گروپ نمبر ۲ کی طرف سے لالہ
دولت رام جی پرتی ندھی مقرر ہوئے - یہاں کے
سماج کی گرو کل بھکشا منڈلی نے کام چندہ وعدہ
شدہ کی اوگراہی کا شروع کیا ہوا ہے - قریباً
۸۰ یا ۹۰ روپے کے پہلے وصول ہو چکا ہے - اور
۲۰ ماہ فروری کو عہ روپیہ اور وصول کئے گئے
ہیں - اسیطرح سب سماجوں میں کام شروع ہونا
چاہیے - ایشور کرے کہ لالہ منشی رام جی کا پرن
جلد پورن ہو ٭

دھرم سالہ ۲۲ فروری کو لالہ گیان چند جی
پوسٹ ماسٹر کے گھر پر ہون ہوا - آریہ بھائیوں
نے بھجن گائے - لالہ صاحب نے سب بھائیوں کا
مٹھائی سے ستکار کیا ٭

ویدک دھرم پرچارنی سبھا بمبئی کے ممبران تھی
آریہ بھائیوں نے ایک کمپنی کھڑی کی ہے - جسکا
نام آریہ ہیو پارک منڈلی رکھا ہے - پنڈت
شیو ادھار شرما اس کے منیجر نیت ہوئے ہیں -
اُن کی طرف سے ایک ہندی وگیاپن شایع ہوا ہے
جس میں اس منڈلی کا اُدّیشیہ یہہ ورنن کیا
کیا گیا ہے - کہ آریہ پرشوں و سر و ساد ہارن کو
مال منگوانے میں آسانی ہو - اور اچھا بھی ملے -
کاریہ کرتا سب آریہ ہونگے کمیشن کا نصف
حصہ بمبئی وید پرچار فنڈ کو دیا جائے گا ہم آشا
رکھتے ہیں - کہ ہمارے بمبئی نواسی آریہ بھائی اس
کام کو سچے آریوں کی طرح چلا دینگے - پتر بیوہار
نیچے لکھے پتہ پر ہونا چاہیے - شیو ادھار
شرما منیجر آریہ ہیو پارک منڈلی بمبئی گرگم پوسٹ -

شہر فیروزپور لالہ جگن ناتھ کمار منتری
آریہ سماج لکھتے ہیں - ۲۸ فروری ۱۹۰۹ء و یکم
و دوم مارچ ۱۹۰۹ء کو پنڈت بزام سنگھ جی
اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ہر روز
قریب ۵ بجے شام آریہ سماج مندر واقعہ چوک
لوہاری میں علی الترتیب برہمچریہ - سنگت کیسی
ہونی چاہیے - استری سدھار وشوں پر لیکچر
ہوئے - حاضری اُمید سے بڑھ کر ہوتی رہی -
ان لیکچروں کا اثر نگر نواسیوں پر بہت اچھا
پڑا - (۲) ۶ مارچ ۱۹۰۹ء کو اس سماج نے
پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی یادگار میں ایک
جلسہ کیا جس میں بابو ٹھاکر داس صاحب نے
پنڈت صاحب مرحوم کی زندگی کے متعلق کچھہ
حالات سُنائے اور لالہ منشی رام جی اور لالہ
تیرتھ رام جی نے اُتمی شبد کہے - اور منشی
نبی بخش راگی نے پنڈت صاحب مرحوم کی مرثیہ
کے متعلق بھجن گائیں گئے ٭ (۳) اس سماج کے
ستسنگ جلسے ہر اتوار کو بوقت ۵ بجے شام سماج مندر
میں باقاعدہ ہوتے ہیں - رونق اچھی ہو جاتی ہے ٭

قصبہ چھوڑ دتا - بتاریخ ۴ فروری ۱۹۰۱ء
پنڈت بھیم سین جی بعد از دتا میں پدھارے -
اور ۶ فروری سے لیکر ۸ فروری تک ویدوں کے
منتر اور آریہ سماج کے اصولوں پر پربھاوشالی
ویکھیان دیئے - حاضری ۵۰ سے ۱۰۰ تک ہوتی رہی
تہی - زیادہ تر تعداد مسلمانوں کی یعنی جین صاحبوں
کی ہوتی رہی - اثر تمام قصبہ پر اچھا پڑا - اور
لوگ آریہ سماج کے اصول سنکر از حد خوش ہوئے -
موضع ۱۵ فروری ۱۹۰۱ء اتوار کے دن
آریہ سماج ہوتیں ضلع شاہپور میں بابو رنجیت سنگ
صاحب ورمیر نے شراب نوشی پر لیکچر دیا - اور
۱۷ فروری والے پر چیت دیوم پرچارک کے
دہرم اُپدیش کو پڑھ کر سنایا گیا - اور سبہا ہمیشہ
دستور کے اصول ارتھ ستیارتھ پرکاش
ستہ کرکے سنانے مستری طالع رام دستری دیکھیند
صاحبان نے بہجن گائے - اثر بہت عمدہ ہوا حاضری
قریب ۳۰ - ۴۰ کی تہی - بابو پورن چند جی سبھاسد
کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں - کہ جو ہمیں ہم
پرچارکی مدد دیتے ہیں +

لالہ مہیا لعل منتری آریہ سماج ایلم لکھتے ہیں -
نہایت خوشی کے ساتھ لکھتا ہوں کہ آریہ سماج
ایلم کے ادیوگ سے اس موضع میں ۱۲ فروری ۱۹۰۱ء
کو کنیا پاٹھ شالہ قایم ہوگئی ہے - ادہیاپک
ہوشیار اور سوشیل ہے - فی الحال ۱۲ کنیائیں
داخل پاٹھ شالہ ہوئی ہیں +

مصطفٰے آباد ۲۵ ، ۲۶ جنوری ۱۹۰۱ء
کو لالہ بالمکند صاحب اُپ پردہان آریہ سماج
مصطفٰے آباد نے قصبہ ملانہ میں ویدک دہرم کا پرچار
کیا - اثر اتم ہوا - ہفتہ وار سبہا کا جلسہ ہونا قرار
پایا اور چندہ ماہواری لکھا گیا - اور کتب وغیرہ
ویدک دہرم کی منگا لی گئیں - یقین کامل ہے کہ
ایک زبردست سماج قایم ہوگا - ہر ایک اُپدیشک
صاحبان کو واضح ہو کہ ضرور ملانہ تحصیل انبالہ میں

جاکر آتے جاتے اُپدیش کیا کریں - ۵ فروری ۱۹۰۱ء
کو پنڈت شیو ناتھ جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی
سبہا پنجاب مصطفٰے آباد تشریف لے گئے - اور تین
روز متواتر اُپدیش کیا - حاضرین کی تعداد اوسط درجہ
رہی اور اثر نہایت اچھا پڑا +

موہ نڈہ آریہ سماج کا انتخاب حسب ذیل ہوا -
لالہ رگھوا مل جی پردہان - لالہ منشی رام جی اُپ
پردہان - لالہ رلا رام جی منتری - لالہ آتما رام جی اُپ
منتری - لالہ نیلو مل جی خزانچی - تمام خط و کتابت
بنام لالہ رلا رام عطار منتری آریہ سماج موہ نڈہ
ہونی چاہئے +

آریہ سماج گوجرانوالہ کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا
لالہ گنگا رام جی پردہان - لالہ مہر چند جی اُپ
پردہان - لالہ موہن لعل جی منتری - لالہ گنپت رام
جی اُپ منتری - لالہ جیون مل جی خزانچی - لالہ
جسونت رام جی پستکا دہیکش - لالہ خوشی رام جی -
ڈاکٹر گنیش دت جی - لالہ گنپت داس جی - بابو
ہری موہن جی ممبران انترنگ سبہا منتخب ہوئے +

گوروکل کے لیے دھن اکٹھا کرنے کی ایک عمدہ تجویز -

بموجب ریزولیوشن انترنگ سبہا منعقدہ ماہ جنوری ۱۹۰۱ء

ہر ایک ممبر آریہ سماج جھنگ مگھیانہ سے ایک ایک
روپیہ بابت چندہ گوروکل وصول کرکے ایک
رقم اکٹھی کی گئی تہی - جس کی غرض یہ تہی کہ
مہاتما منشی رام جی کی پرتگیا کی پورتی میں زیادہ
کال نہ لگے چنانچہ لالہ سوایا رام صاحب پردہان
آریہ سماج ہذا نے ۵۰ روپیہ اور سیٹھ
مدن چند صاحب نے ... ۲۵ روپیہ علاوہ

ایک روپیہ کے گوروکل کے لیے دیا - جنکی ساری رقم
وصول ہو چکی ہے - اس اصول پر یہ ریزولیوشن
پاس کیا گیا تہا - کہ اگر کل سماجیں پنجاب میں اسکی
تقلید کریں گی تو بہت جلد روپیہ اکٹہا ہو جاویگا
اور مہاتما صاحب موصوف اپنے ارادہ مستقل میں جلدی
کامیاب ہو جاوینگے - اور وہ بڑے بڑے کام جو
اس ارادہ کی تکمیل نہ ہونے سے رکے پڑے ہیں
جن کا سرانجام ضروری بلکہ النسبت جلدی ظہور
میں آوینگے - مثلاً گوروکل کے لیے ایک عمدہ موقع
کا تجویز کرنا جو ہر طرح سے شکشا دینے کے قابل ہو
وغیرہ وغیرہ - لیکن افسوس ہے کہ اب تک کسی سماج
نے اس ریزولیوشن کی پیروی نہیں کی اخباری
طور پر سب سماجوں کی خدمت میں پرارتھنا کیجاتی
ہے کہ ہر ایک ممبر سماج کا گوروکل میں امداد دینے
کو اپنا دہرم جان کر ایک ایک روپیہ اور اسکے
بموجب تعداد ممبران سماج ہر ایک سماج روپیہ اکٹہا
کرکے آریہ پرتی ندہی سبہا کی خدمت میں بہت جلد
بہیجدیویں تو کوئی مشکل نہیں ہے - نو ہزار روپیہ
صرف ایک ماہ کے اندر اندر ہی جمع ہو سکتا ہے -
سماج ہذا نے اس اصول پر روپیہ جمع کرکے پنڈت
دولت رام صاحب اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا
جوکہ یہاں ایک خاص ڈیوٹی پر تشریف لائے
ہوئے تھے دیدیئے گئے ہیں +

راقم
کرپا رام سکرٹری آریہ سماج جھنگ مگھیانہ +

آریہ سماج رام نگر کا دوسرا سالانہ جلسہ

۶ ، ۷ ، ۸ اپریل ۱۹۰۱ء کو ہوگا - ۶
اپریل ۱۹۰۱ء کو جلوس نکلیگا - ۷ ، ۸ کو ویدک
دہرم کے مطابق اور ودوان پنڈتوں کے لیکچر اور
اُپدیش ہونگے - استریوں کی رہایش اور اُپدیش کا بھی
خاص انتظام ہوگا - بیرونجات کے بہائی شامل
ہوکر کرتارتھ کریں گے ہیں + آپ کا پہاوند
... منتری آریہ سماج رام نگر

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائیوں کا ذمہ وار نہیں ہے

تھیاسوفی بھی چراغ سحری ہے

۴ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء کو اتوار کے دن مسز اینی بسینٹ تھیاسوفسٹ کا ایک پبلک لیکچر اُپاسنا کے مضمون پر لاہور میں ہوا۔ میں نے لیکچرار کے وہ تمام لیکچر سُنے ہوئے تھے۔ جبکہ وہ اول ہی اول لاہور اور امرتسر میں آئی تھیں۔ اس لئے شوق ہوا کہ اب بھی لیکچر سنوں۔ چنانچہ میں گیا۔ مسز صاحبہ کے طرز بیان میں بڑی بھاری تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ اُن کے پہلے لیکچروں میں اُن کی آواز گونج دار زبردست گرجن کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ لیکن اب آواز شاید بڑھاپے کی وجہ سے یا ارادتاً کرنے سے اُس قسم کی نہیں رہی۔ یہہ آواز پہلی آواز کی نسبت دھیمی اور اُس کو کم تھکانے والی تھی۔ پہلے لیکچروں میں النکاروں اور لفظی بندشوں کی بھرمار ہوا کرتی تھی۔ لیکن اب کے لیکچر میں سیدھے سادے جملے اور جوش نہ لانے والے الفاظ زیادہ استعمال ہوتے تھے۔ بہرحال لوگ یہہ کہیں کہ مسز صاحبہ اب اُتنی فصیح اور خوش بیان نہیں رہیں لیکن میرے خیال میں موجودہ طریقہ پر وہ خود کم تھکتی ہوں گی۔ اور پھیپھڑوں اور دماغ کو کم زور پہونچتا ہوگا۔ اگر آواز کا مُدعا یہہ ہے کہ لوگوں تک سُنائی دے سکے تو اس میں کلام نہیں کہ اس لیکچر میں اُن کی آواز شاید پورے طور سب کو سُنائی دیتی تھی۔ آگے مسز صاحبہ لیکچر کے خاتمہ پر بڑی پُرجوش اپیل کیا کرتی تھی۔ لیکن اب کے سرل ریتی اور سبھاؤں کی طرح پر بولتی ہوئی اُنہوں نے لیکچر ختم کیا۔ اور کوئی اُس قسم کا جوش نہیں دکھایا۔ موجودہ طرز بیان اُن کا زیادہ مشنتی نیشن کا دکھایا گیا۔

مسز بسینٹ نے بیان کیا کہ آتما ([illegible] کا آتما [illegible]) سے میل ہونا۔ اُپاسنا کا مُدعا ہے اور جس آتمانے دُنیا میں اُپکار کے کام کئے ہیں وہ بھگوان آتما ہے اور اُس کو اوتار کہتے ہیں اور سب اوتار عبادت کرنے کے قابل ہیں۔ مثلاً فرمایا کہ کرشن رامچندر اور عیسیٰ مسیح سب اوتار تھے۔ اور لوگوں کی پوجا کے یوگیہ ہیں۔ بعض وچارشیل ان الفاظ کو سنکر حیران ہو رہے تھے۔ لیکن جن کو معلوم ہے کہ ایک عرصہ سے تھیاسوفی نے عقل اور دلیل سے کام لینا چھوڑ دیا ہے اُن کو بالکل حیرانی نہ ہوتی تھی عیسائی یہہ سُنکر شاید خوش ہوں گے کہ حضرت مسیح کو اوتار ثابت کیا گیا ہے۔ اور مسیح کرشن اور رام کی طرح عبادت کے یوگیہ بتلایا گیا۔ اگر سناتن دہرم سبھاؤں میں ایسے مبلغ کے لیکچر ہوتے رہے تو وہ دن دُور نہیں جبکہ مسیح صاحب کی مورتی بھی ٹھاکردوارہ میں رکھی جائے۔ اوتار سدھی کے پشچات آپ نے صرف ایک پوچ سی دلیل مورتی پوجا کے وشے میں دی۔ یعنی یہہ کہا کہ جب ایشور من کا وشے ہو سکتا اور من کی قید میں آسکتا ہے تو جڑ پدارتھہ روپی مورتی کی قید میں آجائے تو کیا مضائقہ ہے اور مورتی بنانے والوں کو کیوں بُرا کہتے ہو۔ یہہ دلیل سُن کر بے اختیار ہنسی چھوٹتی تھی اور افسوس آتا تھا کہ یہہ کیا لغو دلیل دے رہی ہے۔ لیکن پکش بُری بلا ہے اسی پکش کے بندے ہوکر ولایت میں بڑے بڑے عالم جو سائنس میں ایم۔ اے پاس کئے ہوئے ہیں۔ پادری بن کر مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے اور لوگوں کو ایمان لانے کی تحریک کرتے ہیں۔ جبکہ ایک عالم اپنے آتما کے وردھ ردّی سے ردّی مسئلہ کو ثابت کرنے کے لئے طیار ہو جاتا ہے تو بیچاری اینی بسینٹ اُنکے ہی دوش کی بھاگی ہے۔ اُس سے بڑھ کر نہیں۔ یہہ امر [illegible] ہے۔ جو کہ اینی بسینٹ کو سچائی کے کہنے سے روک رہی ہو اگر یہہ آپ مورتی پوجا کے خلاف کہے تو پھر ہندو اس کو کیونکر مُربی مانیں۔ مگر اس قسم کی بے بنیاد دلیلوں سے کبھی مورتی پوجا سدھ نہیں ہو سکتی۔ ہم مسز صاحبہ سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ جو چیز اندری کا وشے ہی نہیں اُس کی مورتی بھلا کیونکر کوئی بنا سکتا ہے۔ اصل بات یہہ ہے کہ جو چیز اندری کا وشے ہے اور من میں اُس کا خیال آسکتا ہے۔ اُس کی مورتی تو بن سکتی ہے لیکن جو چیز اندری کا وشے نہیں اور کیول من کا ہی وشے ہے اُس کی مورتی کداپی نہیں بن سکتی۔ کیا روح انسانی کی کوئی مورتی بن سکتی ہے۔ سراسر بے بنیاد بیان ہے۔ آخیر میں مسز صاحبہ نے نشکام کرم کی مہما سُنائی اور لوگوں کو ایشور ارپن کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ لیکن اگر اُس بیان کو جو کہ آپ نے دوران لیکچر میں جیو برہم کی ایکتا کے وشے میں کہا تھا ملا کر دیکھا جائے تو آپ کے کہے ہوئے نشکام کرم کے کچھہ معنے نہیں بنتے جب سب برہم ہی برہم اور سلف ہی سلف ہے تو اُپاسنا کس کی اور کریگا کون۔ نوین ویدانت کا یہہ زہریلا مسئلہ آریہ جاتی کی ادہوگتی کا بھاری کارن ہوا ہے اور افسوس ہے کہ مسز بسینٹ یہہ اور ایسے ہی ردّی مسائل کی تعلیم دیتی ہوئی مربی ہندو قوم مانی جا رہی ہے۔ ایک بات قابل ذکر یہہ ہے کہ مسز صاحبہ اب علمی بحث مباحثہ سے جی چُراتی ہیں اور یہہ شاید اس لئے کہ وہ جانتی ہیں کہ جن مسائل کو میں مُردہ ہندو قوم کو جگانے کے لئے مان رہی اور کہہ رہی ہوں وہ درحقیقت سچے نہیں اگر سچے ہوتے تو مباحثہ سے مسز صاحبہ کیوں گریز کرتیں۔ سچ تو یہہ ہے کہ ولائتیوں کی چالوں کا سمجھنا مشکل ہے۔

(آتما رام امرتسری)

([illegible] لاہور)

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بابو نانک رائے حیدر آباد کا پتر

بخدمت لالہ منشی رام جی ایڈیٹر آریہ مسافر میگزین
آپ نے آریہ مسافر میگزین میں کسی جگہہ لکھا ہے - کہ

کوئی ورن ویوستہا نہیں ہے (वर्णव्यवस्था) اور ورن آشرم دہرم بھی نہیں ہے جس نے جو آچرن کیا - وہی اس کا ورن ہے اس کا جواب ذیل میں درج ہے - آپ خود (آریہ سماج) وید مقدس کو مانتے ہیں اور وید مقدس میں ورن ویوستہا بتائی گئی ہے جس کا ذکر آپ کے رسالہ نمبر ۲ میں کیا گیا ہے اور پرش سوکت کا منتر ہے اسمیں بتایا گیا ہے -

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीत् बाहू राजन्यः कृतः ॥ ऊरू तदस्य यद्वैश्य पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥

اس پرمنتر سے صاف ظاہر ہے کہ تمام ورن (برہمن کشتری - ویشیہ - شودر) وید پرمنت ہیں اور جب وید پرمنت ورن ہیں تو ہر ایک ورن کے لئے آشرم اور دہرم علیحدہ علیحدہ بتائے گئے ہیں - اُس موافق آچرن ہونا چاہئے - کبھی کشتری ویش شودر - برہمن نہیں ہو سکتے - چاہے کتنا ہی اچار کریں اس کا ثبوت آپ کے تفصیر سے ہو سکتا ہے - جو آپنے پرش سوکت کے منتر مندرجہ بالا میں کہا ہے - کہ انسانی سرشٹی کے مُنہہ برہمن ہیں - اور باہو (ہاتہہ) کہتری ہیں اور اُورد (رانیں) ویش ہیں - اور پاؤں شودر ہیں - یہہ آپ کا کہنا تہوڑی دیر کے لئے مان لیا جاتا ہے اور اُسی تفصیر سے ورن ویوستہا ثابت کر تبلائی جاتی ہے - انسانی سرشٹی کے یہہ چاروں ورن - برہمن - کہتری - ویش شودر منہہ - ہاتہہ - رانیں - پاؤں - عضا ہیں - آپ

اپنے مضمون کو دہیان کر کے دیکھئے کہ باہو (ہاتہہ) کتنی ہی کوشش کریں تو کیا یہہ منہہ (یا سر) ہو سکتے ہیں یا اُورد (رانیں) کبھی منہہ ہو سکتے ہیں - یا پاؤں کبھی منہہ کے حد تک پہونچ سکتے ہیں یا ایک دوسرے کا کام کر سکتے ہیں - اور کیا اُن سے ہو سکتا ہے - گو یہہ تمام عضا ادسی جسم مانس دہینی کی ہیں مگر جو شرف منہہ کو دیا گیا ہے وہ باہو یا پاؤں یا ران میں نہیں آسکتا - جب ان عضا کی خاصیت ایک دوسرے میں نہیں آسکتی تو پہر برہمن کی خاصیت شودر ویش یا کشتری میں کیونکر آوے گی - جیسے عضا کی خاصیت اور حیثیت ایک دوسرے میں نہیں ملسکتی - گو تمام سرشٹی اسی پنچ بہوت سے بنی ہوئی ہے مگر ستہاور جنگموں میں منوش (انسان) کو شرف حاصل ہے - ویسا ہی انسانی سرشٹی میں برہمنوں کو شرف ہے اگر شودر ویش - کشتری - برہمن کرم آچرن کریں تو وہ برہمن نہیں ہو سکتے ہیں بلکہ اُن کے اچار کو بہرشٹاچار کہیں گے - اور برہمن اپنے اچار کو تیاگ دے گا - تو اُس کو بہرشٹ برہمن کہیں گے - مگر وہ شودر نہیں کہلایا جاتے گا - آپ نے خود غرضانہ خیال سے مہابہارت کے چند شلوک رسالہ مذکور میں درج کر کے بتایا ہے کہ شودر اچہا آچرن کریں تو وہ برہمن کہلائیگا - اور برہمن اپنا کرم نہ کرے تو شودر سے بہتر سمجہا جائیگا - ان شلوکوں سے ورن ویوستہا پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑ سکتا - یہہ ایک نظیراً بتایا گیا ہے - آپ کو خوب یاد ہوگا کہ نیائے (न्याय) میں یہہ کہا گیا ہے کہ انسان کا آچرن - انسانیت کے خلاف ہو تو اُس کو حیوان کہتے ہیں - لیکن کیا وہ واقعی حیوان ہو سکتا ہے - (کبھی نہیں) جیسا انسان حیوانی افعال سے حیوان نہیں بن سکتا - ویسا ہی برہمن جاتی دہرم آچرن نہ کرنے سے شودر نہیں بن سکتا - نہ شودر برہمن بن سکتا ہے اور

چاروں ورن وید پرمنت ہیں اور زمانہ دراز سے وہ ورن اپنے اپنے آشرم میں برابر قایم ہیں کبھی رد و بدل نہیں ہو سکتا - اور کوئی برہمن اگر (अनाचार) آچرن کرے تو وہ جاتی باہر کیا جاتا ہے - اور پہر وہ برہمن نہیں کہلاتا تو پہر کیسے شودر یا ویش وغیرہ برہمن کہلایا جائے - (ممکن نہیں) آپنے وشوامتر وغیرہ رشی کے نظائر بہی دئے ہیں - مگر غور نہیں کیا کہ یہہ نظیر ملسکتی ہے یا نہیں - اور اسی سے ورن آشرم بدل سکتا ہو یا کیا اور وشوامتر وغیرہ رشیوں کے تپ آچرن کرنے کی وجہہ سے وہ رشی برہم کہلائے گئے - مگر ان کو برہمن کسی گرنتہہ (ग्रंथ) میں نہیں کہا ہے اور ہر ایک دہن تپس جپ یا کرنے سے برہم ریشی (ब्रह्मर्षि) ہو سکتا ہے - لیکن برہمن نہیں بن سکتا - اس لئے جو ورن ویوستہا - پراچین (प्राचीन) اور اُس کی تصدیق شرتی اور سمرتی نے کی ہے - ایسے انادی دہرم کو آپ (آریہ سماج) بگاڑنا چاہتے ہیں - اور یہہ ایک ورن کے آدمی کو آپ آریہ بنا لیتے ہیں - مگر اس کے لئے کوئی وید پرمان بہی کیا ملسکتا ہے - (کبھی نہیں) اور آپ (آریہ سماج) وید مقدس کے معنے (ارتہہ) من مانے کر کے اُپدیش کرتے ہیں مگر اُس کا اثر صرف جو بالکل جاہل (ناسمجہہ ہیں) اُن پر پڑ کے اُن کے خیالات بدل جاتے ہیں مگر صرف جاہلوں کے ہی خیال آپ کے اُپدیش سے بدل سکتے ہیں - لیکن جو وید دان اور دہرم کے سننے والے ہیں وہ اُپدیش اور وید ارتہہ کو کبھی صحیح نہیں سمجہہ سکتے -

بقول بہوشت پران (भविष्योत्तरपुराण) آپ ورن سنکر کے بانی کیوں نہ خیال کئے جاویں آپ کو چاہئے کہ جیسا آپ نے اپنے سماج کا نام (آریہ) رکہا ہے - اس لئے اس کے نام میں دو حرف یعنی الف و نون بڑہا دیا جائے تو مناسب ہی ہے - اگر حرف ... ...

نکل گئے ہیں۔ جو اسم بامسمّےٰ (آنا ریہ سماج) ہیہ
نام آپ کی سوبھاؤ کے لئے بہت ہی موزوں ہو
آپ کبھی وید کو مانتے ہیں۔ کبھی شاستر کے مسئلہ
قبول کرلیتے ہیں اور کبھی پران کی نظیر پیش کرتے
ہیں۔ مگر بعض وقت پران اور شاستر سے منحرف
ہوتے ہیں۔ اور وید کا ارتھہ اولٹا کرتے ہیں افسوس
کہ آپ یہہ نہیں خیال کرتے ہیں کہ تمام دنیا میں
کوئی وید دان نہیں۔ کہ جو آپ کے اُلٹے ارتھہ
کو یقین مان لیں۔ اور اپنے سچینہ (सत्य)
دھرم کا تیاگ کرے۔ تری کال ممکن نہیں۔
(त्रिकाल) اب آپ اس آرٹیکل کا جواب
رسالہ نمبر آیندہ میں (اگر کچھہ اس کی تردید ہو تو)
دیجئے ورنہ اپنے تمام خیالوں کو درست کرکے بھرشٹ
اچار چھوڑ دیجئے۔ راقم ونایک راؤ رحید آباد دکھن
(عبارت کو ہم نے درست نہیں کیا۔) ایڈیٹر

جواب

از بھگت رام اُپدیشک

مجھے افسوس سے عرض کرنا پڑا ہے کہ آپ نے بلا سوچے سمجھے صرف مضمون نویسی کے شوق سے لکھہ مارا ہے۔ دراصل اپنی ورن ویوستھا (वर्णव्यवस्था) کی تہہ تک کبھی نہیں وچارا۔ اگر وچار کرتے تو کبھی ایسی شیخی والی زبان سے نہ نکلتے۔ بھلا کوئی پُرش یقین کرسکتا ہے کہ آریہ لوگ اپنے لیکھہ میں ورن ویوستھا یا آشرم ویوستھا کو نہیں مانتے۔ آپ شاید جاتی اور گن کرم سوبھاو کے الفاظ کو نظر انداز کرتے ہیں جن کو آپ آگے جاکر آچار کے نام سے پکارتے ہیں۔ آریہ لوگ جاتی سے ورن نہیں مانتے۔ گن کرم سوبھاو سے ورن ویوستھا مانتے ہیں۔ یہہ نہیں کہ ورن ویوستھا ہی نہیں مانتے۔

اس میں شک نہیں کہ پُرش سوکت میں وید نے چاروں ورنوں کو بیان کیا ہے۔ لیکن یہہ تو بتلائے کہ کس ستہل میں وید نے یہہ بتلایا ہے کہ فلاں ویکتی وشیش (فلاں خاص انسان) برہمن اور فلاں کھشتری اور فلاں ویش اور فلاں شودر ہے آریہ سماج تو صرف اس خیال کو غلط ثابت کرتا ہے۔ اگر آپ کو خوش کرنے کی غرض سے دو چار منٹ کیواسطے مان بھی لیں کہ جس طرح سُنتے ہیں کبھی یا ہوا تھا (؟) نہیں ہوسکتے اور نہ کبھی ہا تھہ رانیں ہوسکتے ہیں اور اسی طرح سے جب رانیں پیر نہیں ہوسکتے تو پھر کس طرح سے برہمن کھشتری اور کھشتری ویش یا شودر بن سکتا ہے۔ آپ شاید پورانک سرشٹی اُتپتی بھول گئے۔ بھلا یہہ تو بتلائے۔ جب آپ کے پران جنکو آپ اپنی دہرم پُستکیں مانتے ہیں ایک ویکتی وشیش سے ملا برہما یا دیوی یا وشنو یا رُدر یا کسی اور خاص ویکتی سے ساری دُنیا کی اُتپتی مانتے ہیں تو پھر ایک پُرش اور استری سے پیدا ہوتے ہوئے سارے لوگ کسطرح سے برہمن کھشتری ویش اور شودر اور پھر شودر بنے۔ جب تک آپ یہہ فیصلہ نہیں کرسکتے۔ جب تک آپ کو ماننا پڑیگا کہ اب بھی ایک پُرش اور استری سے پیدا ہوئی ہوئی پانچ یا چار لڑکے سارے کے سارے برہمن ہی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں اگر شروع دُنیا میں کہیں خاص

وجوہات سے ایک سے پیدا کئے ہوئے بچے مختلف ناموں سے نامزد کئے جاسکتے تھے۔ تو کوئی وجہہ معلوم نہیں ہوتی کہ اُنہیں وجوہات کے سبب اب موجود ہونے سے ایک پُرش کی اولاد مختلف ورن گرہن نہ کرے جس طرح سے کہ ایک برہمن کا لڑکا عیسائی ہوکر برہمن نہیں رہ سکتا اور کوئی صاحب آپکا خیال ماننے والا بھی اُس کو پتت برہمن نہیں کہتا تو کس طرح سے آریہ لوگ اُس کو شودر یا جیسا کہ اُس کے گن کرم سوبھاو ہیں نہ پکاریں۔ اگر آپ صاحب وید منتر کو پیش کرنے سے پہلے اُس کی لفظی معنوں پر غور کرلیتے تو کبھی بھی اس قسم کی جراءت نہ کرتے۔ اگر آپنے سوچ سمجھہ کر سوالات کئے ہیں تو میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اسی وید منتر میں جو "मुख" یہہ شبد پڑا ہے یہہ کس چیز کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر मुख شبد کسی دوسری چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے تو چیز سوا انسانی سرشٹی کے آپ بتلائیں کیا ہے جس کا جواب سوائے خاموشی کے اور ادھر اُدھر کے ٹال مٹولے کے آپنے کچھہ نہیں دیا۔ اس میں شک نہیں کہ برہمن انسانی سمجھی کے سر ہیں۔ لیکن اس سے یہہ کس طرح سے ثابت ہوا کہ فلاں دیودت اور اُس کی اولاد شریر کا منہہ ہے۔ یہہ ہرگز ٹھیک نہیں۔ مجموعی طور پر انسانوں کے سردار ہمیشہ گن کرم سوبھاو سے ہی ہوا کرتے ہیں۔ جو کہ ہر ایک انسان کے ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں اس واسطے آچار و وہار ہی برہمن

پن ہے نہ کہ خاص جاتی۔ ——
آپ کا یہہ کہنا بالکل ہی غلط ہے۔ کہ "وشوامتر وغیرہ رشیوں کے تپ آچرن کرنے کی وجہہ سے وہ بھی برہم کہلائے گئے۔ مگر اُن کو برہمن کسی گرنتھہ میں نہیں کہا ہے اور ہر ایک ورن تپس چریا کرنے سے برہم وِتیا ہو سکتا ہے۔ لیکن برہمن نہیں بن سکتا" لیجئے گرنتھ کے حوالے اور بادسی گرنتھہ کے حوالے جس کو آپ آگے چلکر اپنی سدہی کے واسطے پیش کرتے ہیں۔ یعنی

(भवि ष्य पु रा ण) آپ کا فرض ہے کہ خود اگر سنسکرت جانتے ہیں تو ——

(ज्ञा नि भे ह ख रा छु न) ادہیائے ۴۲-۳۶ اس ستہل کو خوب غور سے بچاریں اور اگر نہیں تو میں آپ کو لکھنؤ کے چھپے ہوئے بھاشا بھوشیہ پُران سے نقل کر کے دکھلاتا ہوں۔ ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے۔
" جو کہو کہ جنم سے برہمن ہوتا ہے تو دیکھو ویاس جی کیورتی کے گربہہ سے پراشر منی۔ چنڈالی کے پیٹ سے سُکھدیو بشنگی کے اور رتنا کا اُلّو کی سے رشی سرنگ۔ مرگی سے وششٹہ۔ ویشیا سے وغیرہ اُتپن بھیئے۔ اس پرکار اور بھی ہزاروں ادہم یونیوں سے جنم اور اُتم برہمن گنے گئے ہیں" لیجئے مہاراج یہاں صرف برہمن ہی اُن کا نام نہیں بلکہ اُتم برہمن۔ پھر پُران جی فرماتے ہیں۔ "اس لئے جاتی برتہا ہے کیونکہ شودری سے

برہمن سنگم کر کے بہہ سنتہان پن کرتا ہے اور برہمنی کو بہی شودر کے سنگ سے گربہہ ہو جاتا ہے۔ پھر جاتی بھید کہاں ٹھہرا۔ جاتی بھید تو گؤ۔ اونٹ۔ گھوڑا۔ ہاتھی آدی پشوؤں میں ہے۔ جو اپنی جاتی کی استری جنا دوسری جاتی کی استری سے سنگ نہیں کرتے اور نہ دوسری جاتی سے گربہہ رکھہ سکتے ہیں۔ پشو جاتی کی استری سے منش سنگ کرے تو سُکھہ نہیں پاتا اور نہ گربہہ رہتا ہے۔ اسی پرکار منش استری پشو سے میتھن کرے تو نہ گربہہ دھارے اُلٹا دکھہ اُٹھاوے۔ پرنتو منش جاتی میں کسی ورن کے ساتھہ سنگ کرے تو گربہہ سنتہتی ہووے۔ اور سکھہ پاوے اس سے جاتی بھید نہیں بن سکتا" پھر آپ صاف طور پر فرماتے ہیں۔ "اس بہانتی اپنے اپنے سوبہاو کے انوسار ورنوں کی کلپنا بہی۔ شم۔ تپ۔ دم شوچ وغیرہ (جو کہ پُران میں گنے ہیں۔ میں یہاں صرف جگہہ کی قلت کے سبب چھوڑتا ہوں۔) کرم ہیں جس کے گیان روپ شکہا۔ اور جیو روپ سوتر اور نہایت یگیو اوپ ویت ہو اُس کو سوئمبہو منو نے برہمن کہا ہے۔ چاہے جس ورن میں اُتپن ہو اور پاپ کرموں سے نورت ہو کر اُتم آچرن رکھے وہ برہمن ہی ہے" پھر انت میں نتیجہ نکالتے ہیں۔ "پہلے تو جیو ماتر جاتی ہے۔ پھر منش آدی جاتی الگ

الگ ہیں اُن میں استری پُرش آدی بھید ہے اُن میں بہی بالک ترن بردہ بھید جاتی ہیں۔ ان کے نام اور جاتی کی کلپنا سنکیت اتر ہے"
اگر اتنے حوالے کافی نہ ہوں تو پھر کوشش کروں گا کہ سوائے پُرانوں کے اور جگہہ سے وہ گن کرم کے سبب سے لوگ برہمن کہلائے اور اسی پرکار سے ورن رشیوں کے زمانہ میں پائے جاتے رہے ہیں۔ یہہ تو بتلائیے کہ اگر صرف کشمیر دیش میں پیدا ہونے کے سبب ہر ایک ورن کا آدمی برہمن ہو سکتا ہے تو کیا دوسرے دیشوں میں اُتم گن کرم سوبہاو رکھکر بہی اُتم ورن کو دہارن نہیں کر سکتا۔ یہہ آپ کا خیال وید اور شاستر سے تردود ہے اور آپ کے پُران بہی اس بات کا پورے طور پر کھنڈن کرتے ہیں۔ اس واسطے ایشور سے پرارتہنا کرتا ہوں۔ کہ تعصب سے اندہے پرشوں کو وہ سیدہے راستے پہ لاوے اور وید کا سچا مارگ بتاوے تاکہ وہ سچے معنوں میں آریہ بنیں اور اصل آریوں کو انارییہ کہکر دل کے بہاؤں کو ظاہر کریں۔

روس کا مشہور نہلسٹ فرقہ

حصہ اول مصنف لالہ بالک رام شاد قیمت ۱-۴ سکتی ہے قابل دید۔ درخواستیں بنام مینیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر آنی چاہئیں۔ الشتہر مینیجر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج بھینی روڑہ کا دوسرا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مالیرکوٹلہ کی بھجن منڈلی بتاریخ ۲۲ فروری ۱۹۱۰ء کو بغرض شمولیت جلسہ آریہ سماج بھینی روڑہ مالیرکوٹلہ سے روانہ ہوئی۔ راستہ میں موضع سنگھیں میں نگر کیرتن کیا۔ یہاں سے روانہ ہوکر موضع گنگن وال پہونچے۔ وہاں بھی نگر کیرتن کیا۔ اور آریہ سکول میں پہونچکر لونگ رائے پر وہاں بھجن منڈلی نے پرمیشور وشہ پر لیکچر دیا۔ تت پنچات سندھیا وغیرہ سے فارغ ہوکر رات کو ایک سکھ صاحب سے ویدانت وشہ پر پرشن اُتر ہوئے۔ جس کا جواب پر وہاں بھجن منڈلی نے بہت عمدگی سے دیا۔ اور پرشن کرتا جواب باصواب پاکر اپنے گھر روانہ ہوا۔ بھجن منڈلی ایک بھجن گاکر آنند سے سورہی۔ اور پراتہ کال ۲۳ فروری کو اپنے نت نیم سے فارغ ہوکر آگے کو روانہ ہوئی اور تانہ میں پہونچکر وہاں بھی خوب زور وشور سے بھجن گاتے۔ یہاں سے بھینی روڑہ صرف ایک میل کے فاصلہ پر تھا آنندپور وکے ہاں پہونچے اور تین گھنٹے آرام پاکر بھوجن پایا۔ بعد میں آریہ سماج باگڑیاں کے ممبر بھی آگئے۔ اتنے میں نگر کیرتن کا وقت ہوگیا۔ بھجن منڈلی آریہ سماج مالیرکوٹلہ و باگڑیاں نے بڑے زور وشور سے نگر کیرتن کیا۔ آگے آگے اوم کا جھنڈا تھا۔ اور گاؤں کے تمام لوگ بڑے آنند سے نگر کیرتن میں شامل ہوگئے اور استریاں کل گاؤں کی اپنے اپنے مکانوں پر بڑے پریم سے بھجن سُنتی تھیں اور ساتھ ہی اپنی اپنی پرسنتا ظاہر کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ اور اندر نہایت عمدہ پڑرہا تھا۔ اس سال نگر کیرتن بڑی کامیابی سے ہوا۔ ۲۳ تاریخ کی کارروائی بڑے آنند سے سماپت ہوئی۔ اور سب لوگ بھوجن وغیرہ سے فارغ ہوکر اپنے ستہان پر سورہے۔ رات کو آندھی اور بادل آئے جس سے ممبران آریہ سماج بھینی روڑہ کو بہت تکلیف ہوئی۔ کیونکہ یہاں سے گڈیاں بغرض لانے اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ۲۴ تاریخ کی صبح کو ہی مقام رائیکوٹ روانہ کی گئی تھیں اور ساتھ ہی پنڈت رام رتن جی صاحب گئے ہوئے تھے۔ مگر باوجود بار بار پرارتھنا کرنے کے کوئی بھی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے نہ پہونچا جس کی وجہ سے خالی گڈیاں ممبران آریہ سماج بھینی روڑہ کو واپس کرنی پڑیں۔ اور آندھی وغیرہ سے سخت تکلیف ہوئی۔ صرف تکلیف کی ہی شکایت نہیں ہے بلکہ علاوہ تکلیف کے جسقدر جوش ممبران آریہ سماج بھینی روڑہ کو جلسہ کے آرنبھ میں تھا وہ نہ پہونچنے اُپدیشکان مہاشے کے سُست اور نراش ہوگئے۔ مگر ہمارے پنڈت رام رتن جی جو بڑے لایق فایق اور لوشنا رکھتی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ہیں اُنہوں نے نہایت عمدگی سے ممبران کے اُتساہ کو بڑھایا۔ اس لئے میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں نویدن کرتا ہوں کہ ایسی ایسی چھوٹی سماجوں کی طرف مزید زیادہ توجہ کیا کرے ورنہ بڑی بہاری ہانی کی بات ہے۔

بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۱۰ء کو سخت آندھی اور بادل رہے۔ جس کے کارن صبح کی کارروائی میں ہرج واقعہ ہوا۔ مگر پھر بھی سب کارروائی پوری کی گئی۔ اول پنڈت رام رتن صاحب اور پنڈت بہاری لال صاحب ادھیاپک آریہ سکول لودھیانہ و لالہ لونگ رائے جی پردھان بھجن منڈلی کوٹلہ نے و پنڈت درگا دت جی نے ہون کرایا۔ تت پنچات پنڈت بہاری لال جی کا اُپدیش ہونا آرنبھ ہوا۔ لوگ بڑے پریم وشردھا سے ایک چت ہوکر سُنتے رہے۔ اثر بہت عمدہ ہوا۔ حاضری قریباً ۱۵۰ آدمیوں کی تھی قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک اُپدیش ہوتا رہا۔ بعدازاں بھجن ہوکر صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ باہر سے آئے ہوئے قریباً ۵۰ مہاشیوں نے بھوجن کھایا۔ ڈیڑھ بجے دوپہر کی کارروائی شروع ہوئی۔ دھرم چرچا کے واسطے وقت رکھا گیا۔ کئی صاحبان نے پرشن کئے۔ جس کا جواب پنڈت رام رتن صاحب دیتے رہے۔ دھرم چرچا میں لوگوں پر بہت عمدہ اثر پڑا۔ کیونکہ پنڈت رام رتن صاحب نے بآواز بلند یہ کہدیا۔ کہ اگر کسی پورانک پنڈت کو سدہانت پر شک ہے تو وہ بڑی خوشی سے اپنے شک کو رفع کرسکتا ہے۔ اس قدر زور سے کہنے پر بھی کوئی پورانک پنڈت نہ اوٹھا۔ اور شروتاگن یہ کہہ رہے تھے کہ واقعی آریہ سماج راستی پر ہے۔ کیونکہ اگر جھوٹھا ہوتا تو پورانک لوگ ضرور ان سے دھرم سے چرچا کرتے۔ دھرم چرچا کا وقت پورا ہوگیا۔ بھجن شروع ہوگئے۔ بعد میں سوامی برہمانند جی جنکی سکونت باگڑیاں میں ہے۔ گیتر جنم پر ویاکھیان دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ویاکھیان عمدہ تھا لوگ بڑے آنند سے سُنتے رہے تت پنچات پنڈت بہاری لال جی کا لیکچر آرنبھ ہوا۔ لیکچر عالمانہ اور پُرتاثیر تھا۔ حاضری قریباً ۴۰۰ آدمیوں کی تھی۔ بعد میں پنڈت درگادت صاحب نے ایک لاوَنی سُنائی۔ پھر بھجن ہوکے اور جلسہ سماپت ہوا۔ رات کو سوامی برہمانند جی نے استری شکشا پر اُپدیش دیا۔ اور سترییں قریباً ۲۰۰ کے سُنتی رہیں۔ اثر عمدہ پڑا۔

بتاریخ ۲۵ فروری ۱۹۱۰ء کو پراتہ کال ہی سب لوگ نت نیم سے فارغ ہوکر نگر کیرتن کرتے ہوئے سماجمندر میں پہونچ گئے۔ اول پنڈت

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رام رتن جی و پنڈت بہاری لعل جی و پنڈت درگا دت جی نے ہون کرایا۔ نت لپنچات پنڈت بہاری لال جی کا اُپدیش ہونا شروع ہوا۔ کہ "ہم سنسار کے دُکھوں سے کیسے چھوٹ سکتے ہیں۔ سب لوگ آنند سے سُنتے رہے۔ نت لپنچات پنڈت ہری چند جی جو تاریخ ہذا ہیں آگئے تھے۔ اُن کا لیکچر سنجوگ دیوگ وشے پر ہوا۔ لیکچر نہایت عمدہ قابل تعریف اور پُرجوش تہا۔ اثر بہت عمدہ پڑا۔ اور پنڈت درگا دت جی کا لیکچر دہرم کے دس لکشن پر ہوا۔ اس کے بعد بہجن ہو کر صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ اور سب صاحبان آمدہ بیرونجات بہوجن پانے کے لیے تشریف لے گئے۔ ڈیڑھ بجے سے دوپہر کی کارروائی شروع ہوئی۔ دہرم چرچا کے لئے وقت پہر دکھا گیا۔ بہت سے لوگوں نے پرشن کئے۔ جنکا جواب پنڈت ہر کیند و پنڈت رام رتن صاحبان نے بہت عمدگی سے دیا۔ اور پرشن کرتاؤں کو جواب باصواب پاکر تپ ہونا پڑا۔ بعد ازاں پنڈت ہری چند جی کا لیکچر پورانوں کے کھنڈن پر ہوا۔ پنڈت صاحب نے پُرانوں کو نہایت عمدہ یکتیوں اور پرمانوں سے خوب طور سے کھنڈن کیا اور سب لوگوں کو پُرانوں سے نفرت دلاکر ویدک سدہانت کی فضیلت ظاہر کی جس سے لوگوں کے چت بہت ہی پرسن ہوئے۔ بعد ازاں پنڈت رام رتن جی کی اپیل وید پرچار فنڈ پر ہوئی اپیل کا مضمون بہت عمدہ اور پُرجوش تہا۔ سب سے قابل تعریف بات یہہ ہے کہ اپیل کا مضمون تمام کا تمام پنجابی زبان میں تہا۔ جس کو عام لوگ سمجھہ سکتے تھے۔ اور جو الفاظ پنڈت جی کی زبان مبارک سے نکلتے تھے۔ وہ سب کے دلوں کو ہلانے والے تھے۔ پنڈت جی کی اپیل نہایت ہی فاضلانہ تھی۔ جس کا اثر یہہ ہوا کہ مبلغ ۲۳۰ مختلف فنڈات میں ہوئے

وید پرچار فنڈ	للعہ
پنڈت لیکہرام میموریل فنڈ	سے
کنیا مہا ودیالہ جالندھر شہر ...	۸۰/
یتیم خانہ فیروزپور	۸/

منجملہ ۳۰ روپیہ کے مبلغ صرف لنانہ میں سے آئے تھے اور رقم وید پرچار فنڈ میں سے مبلغ للعہ روپیہ کوٹلہ کے ہیں۔ بعد وصولی چندہ ایک شخص مسمی بلاواسنگھ ممبر آریہ سماج بہینی روڈہ نے مبلغ للعہ کوٹلہ اپنے پروہت کو دان دیئے۔ اور اس دان کا کارن یہہ بتلایا کہ میرے گھر میں شادی ہوئی تھی۔ اُس وقت میں نے اپنے پروہت کو کچھہ نہیں دیا تہا۔ کیونکہ یہہ لوگ ویدک سنسکاروں سے واقف نہیں ہیں۔ میں نے کہا اگر تم ویدک سدہانت پر چلوگے۔ تو ہم دان دینے کو طیار ہیں۔ چنانچہ یہہ کہنے پر پروہت مذکور کا لڑکا بغرض حاصل کرنے ودیا مقام امرتسر چلا گیا۔ اس لئے اُسی کے کپڑہ وغیرہ کے واسطے مبلغ للعہ دان کئے۔ سوچنے کی بات ہے کہ جو لوگ یہہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ لوگ دان نہیں کرتے۔ یہہ نمونہ اُن کے سامنے ہے۔ وہ سوچیں اور بتلاویں۔ کہ سچا دان کون کرتے ہیں۔ اس کارروائی کے بعد آرتی و بہجن ہو کر جلسہ سنگہن سماپت ہوا۔ اس جلسہ میں پنڈت رام رتن صاحب کا پرچار نہہ قابل دید ہے۔ اور میں آشا کرتا ہوں کہ اگر آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب پنڈت رام رتن صاحب کو دو سال کے واسطے جیسا مناسب سمجہیں ادہر لودہیانہ کے ضلع میں پرچار کے لئے بہیج دیویں تو کئی جگہہ سماج قایم ہوسکتی ہیں اور دہرم کی اُنتی جلدی ہوسکتی ہے۔ امید کہ آریہ پرتی ندہی ضرور اسطرف دہیان دے گی ❋ آریہ دہرم کا سیوک

نورنگ رائے
پردہان بہجن منڈلی
آریہ سماج مالیر کوٹلہ

ست دہرم پرچارک جالندھر شہر

اشتہارات

نوٹس

سرو سجنوں سے پرارتہنا ہے کہ وگیاپن جس اودہیا پکانے کے میری معرفت رسالہ ابہو دے شبہ چیتنیہ رسالہ ۱۵ جنوری میں دیا تھا وہ آخر فروری سنہ ۱۹۰۸ع سے کنیا مہا ودیالہ شہر جالندھر کی سیوا کرنے کو آگئی ہیں۔ لہذا جملہ صاحبان کی سیوا میں نویدن ہے کہ اب کوئی مہاشے اُس اودہیاپکا کے بارہ میں مجھہ سے پتر بیوہار کرنے کی تکلیف نہ اُٹہاویں۔ اور میری غیر حاضری و عدم فرصتی سے اگر آپ میں سے کسی مہاشے کو اُن کے بارہ میں جواب دینے میں غلطی ہوئی ہو تو مجھکو معاف فرماویں۔
المشتہر للتا پرشاد وشرما

بواہ کیضرورت

کمترین از قوم کہتری کپور رہاگہر باشندہ چینوٹ عمر تقریباً ۲۳ سال خواندہ۔ ملازم بعہدہ سکول ماسٹری پلیٹن مشاہرہ ۵ ماہوار اور بڑا بہائی اسی پلیٹن میں کلرک دفتر کوارٹر ماسٹر مشاہرہ للعہ ماہوار ہے۔ میں خود کسی کہتری کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں جسکی عمر کہ مناسب ہو۔ مزید حالات پتہ ذیل سے دریافت ہوسکتے ہیں ❋ المشتہر
بہگوان داس کپور سکول ماسٹر پلیٹن ۵ ہزار

بواہ کیضرورت

میرے ایک دوست ذات کہتری وناپک ساکن لاہوں ضلع جالندھر عمر تقریباً ۲۰ سال سب اگلی دیتا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لازم ہے کہ وہ سگنیلر بٹالہ ہو جس کا سوار جو چکی کی بزرگی مدد گی رتہ ہو جسکی کوئی وجہ سے ابتک شادی نہیں ہوئی۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ سے ہو۔
المشتہر گوکل چند سگنیلر ریلوے سٹیشن کرتار پور وغیرہ

دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ وہ بابو جگپت رائے مقدم گلی گنڈ شہر بنارس سے رجوع کریں۔ انکے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو کہ جن کو یہ مرض پچیس تیس چالیس برس کا تھا یا کہ پیدایشی خاندانی یا وراثتی تھا۔ آرام ہوا ہے۔ انکے علاج سے شفایاب ہو جانیکے بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا۔ اور ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں۔ جو مریض اتوار کو بارہ بجے سے دو بجے تک انکے پاس جاتے ہیں۔ ان کا علاج بلا صفت کرتے ہیں۔ اور ادویات مفت دیتے ہیں۔ بذریعہ خط وکتابت علاج کرانیوالے مریضوں سے کچھ خرچ واشاعت اشتہارات وکلرک وغیرہ لیا جاتا ہے

اشتہار کتب

وشیشک درشن پنڈت دیودت جی کا نپور نواسی کرت۔ سنسکرت بھرتی اور بھاشا ٹیکا قیمت (عہ) مجربات بدری کرشن۔ بلا استاد فوٹو گرافی سکھانے والی بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت فی جلد........ ۱۲ جنبہ ساگر۔ تشنوئیوں کے گرو شری جانبہ جی مہاراج کی کرم ادپاسنا۔ اور گیان کانڈ سمبندی شبدوں کا بھاشا ٹیکا۔ قیمت........ (عہ) سورگ پراپتی ۳ بر ہم شکتی ۳ ویدک دھرم پرچار ۱۲ ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ (عہ) تمہید وتفسیر وید (عہ) برہم پکنیہ ۸ وغیرہ

پتہ ذیل کے پتہ پر لکھنئی چاہیئے۔ المشتہر کندن لعل خزانچی دہلی فلور ملز کمپنی دہلی

نہ ہے وہ دیک بھسم یعنی دماغی طاقت کی مجرب دوا

یہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ ایک مہاتما سے ملی ہے۔ کمزور دماغ والوں اور ذہن طلبا کیلئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے۔ جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے۔ ایک پوڑیہ کیواسطے ایک روپیہ۔ جو عرصہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے

ویریہ وردھک بھسم یعنی دماغ کی پشٹی کی دوائی

یہ دوائی جریان منی اور ضعف باہ وغیرہ کیلئے ازحد مفید ہے۔ ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے آئندہ کے لئے ان بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑتی ہے۔ ایک ماہ کیلئے قیمت فی پوڑیہ (عہ)
المشتہر سوامی برہمانند گٹی بازار لاہور

آریہ مسافر میگزین

منجانب
شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
بیادگار
دھرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

اعلیٰ درجہ کا مذہبی وعلمی ماہواری رسالہ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۲ عہ نمونہ کی ایک کاپی کے لئے ۳
المشتہر
مینجر آریہ مسافر میگزین جلندھر شہر

نواں کی ضرورت

ایک لڑکا ذات پوری کھتری عمر تقریباً ۲۰ سال نیک چال چلن ایک ایسی لڑکی سے بیاہ کرنا چاہتا ہے جسکی عمر ۱۲ اور ۱۵ سال کے درمیان ہو مفصل حالات مجھ سے دریافت ہو سکتے ہیں + المشتہر باکے رام۔ ریلوے سٹیشن راولپنڈی

ضرورت

ہم کو آریہ پرتی ندھی سبھا انجمن اتر پردیش کے لئے دو اپدیشکوں کی ضرورت ہے جو سبھا کے دفتر میں کلرکی کا کام انجام دے سکیں۔ اردو ہندی اچھی طرح جانتے ہیں۔ انگریزی جاننے والوں کو ترجیح دی جاویگی۔ تنخواہ لیاقت کے موافق دی جاویگی۔ درخواست کے ساتھ سرٹیفکیٹ بھیجنے چاہئے۔ اور لکھنا چاہئے کہ وہ کس سماج کے ممبر ہیں۔ اور کم از کم کیا تنخواہ لے سکتے ہیں
المشتہر سکرٹری سبھا ہذا

آریہ سماج بدایوں کا سالانہ جلسہ

۱۳ مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو ہوگا۔ تمام آریہ سبھاسدوں لیکچراروں۔ اپدیشکوں سے پدھارنے کی ضرور پدھاریں۔ نگر کیرتن ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا
المشتہر
(بنواری لال سکرٹری)

...ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سنگدہت اجزاؤں کا ساپ ویدک گرنتھوں اور شریمان مانیہ اور پنڈت بھیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونیکے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی اور خوشبودار زیادہ دیرپا ہے۔ نرخ ۹ سیر عہ/ رام رکی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سنگدہت دھو نرخ عہ/ رام کے بند پیکٹوں میں بند ملتا ہے جند ٹیوکس ٹانک یہہ لاثانی ہے۔ زایل شدہ طاقتوں و خفقان صحت کے برخلاف مناسب اعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے۔ تقویت باہ دماغ۔ معدہ جگر۔ گردہ۔ مثانہ۔ اسکے خاص اصول ہیں۔ دردلشت خوف اور بے چین خوابی۔ احتلام تسلسل چہرہ پر کی زردی۔ بلغم کا رفع کرنا۔ اس کا کام مزید بیان یہہ اعلےٰ درجہ کی مفرح دل حفظ اور مزید سنی قیمت فی بکس ۱/۲ تولہ جو دس روز کی خوراک ہے۔ عہ سفوف مجرب جریان۔ سیلان منی کہنہ دھات کو گاڑہا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۲/ ودکیمیہ عمدہ کھلیان انجن واسطے بعرعیب لاثانی ہے۔ پانی جانا خارش دھند جالا پڑوالی۔ جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ ایک تولہ عہ (نوٹ) دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی

المشتہر

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر میں کام چھپائی نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ درخواستیں بنام منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر۔

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور عام خریداروں کو مژدہ

گورکھی سیتارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتمارام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب ضخامت ۷۳۵ بڑی تقطیع کے صفحوں کی ہے قیمت غیر مجلد کتاب کی عہ/ اور مجلد ۱۲/ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ۱۴ فی جلد کمیشن دیا جاتا ہے۔ جلندھر میں مطبع ست دہرم پرچارک کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبھاسد لاہور میں لالہ سیتارام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے کتاب مذکور مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

المشتہر

کرتارام سبھاسد آریہ سماج کرنال۔

پُرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بھوشیہ پُران کی پڑتال

حصہ اول

مصنفہ لالہ منشی رام جی جگیاسو

پس یہہ کتاب دیکھنے اور پڑہنے سے ہی تعلق رکہتی ہے۔ مصنف کی محنت کی قدر معلوم کرنے کے لئے اس کو ایک دفعہ منگا کر دیکھنا چاہئے۔ قیمت صرف ۲ آنہ ہے محصول ڈاک قیمت کتاب سے علاوہ۔ پتہ ذیل سے ملتی ہے۔ **اسسٹنٹ منیجر** ست دہرم پرچارک جلندھر شہر۔ درخواستوں پر فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔

استاد کی ضرورت ہے

ایک آریہ بھائی کے لڑکوں کو گھر میں تعلیم دینے کیلئے ایک نیک چلن استاد کی ضرورت ہے۔ جسکی دوسری زبان سنسکرت ہو۔ اور انٹرنس یا مڈل تک تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی۔ درخواستیں بنام اڈیٹر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر آویں۔

ضرورت ہے

میرے ایک بونجاہی کہتری عمر تخمیناً ۲۴ سال ملازم بعہدہ ... اور سیر بمشاہرہ مبلغ للعہ روپیہ ماہوار کسی ایسی یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو از قوم بونجاہی ہو۔ جسکی عمر ۱۳ و ۱۶ سال کے اندر ہو۔ مفصل حالات جندہ سے دریافت فرماویں۔ المشتہر ... اوپ پردہان آریہ سماج سرینگر

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دہند جالا - پڑوال - غبار - پہولا - سبل - سرخی ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال بینائی بڑھجاتی ہے اور عینک کی ہی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اوٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بہر کے لئے کافی ہے ؏ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ ے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ روپیہ میصری سرمہ فی تولہ ہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کہوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نا نقلی و جعلی سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے - المشتہر میاسنگ مقام بٹالہ -

تازہ سندات

ان سے بڑہ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے -

تازہ سندات

بوجہہ عدم گنجایش چند صاحبان کو صرف نام نامی معہ عہدہ درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کو مفید بلکہ اکسیر ہونیکی بابت تصدیق فرمائی ہے مفصل سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر ارسال کئے جاویں گے -

(۱) جناب ڈاکٹر ڈی ایم سانگلے صاحب بہادر ایم بی - ایچ - ایس سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ انگلینڈ (۲) جناب کرنیل ایلٹ پیری صاحب بہادر ریاست فرید کوٹ (۳) جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب ایل - ایم - ایس آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - (۴) جناب خان بہادر ڈاکٹر امیرشاہ صاحب ایل ایم - ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - (۵) جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گہوس ایل ایم - ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور و آنریری سرجن گورنر جنرل کشور ہند (۶) جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ (۷) جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب کول پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۸) جناب ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر ریاست نیپال (۹) جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دہاراشاو ریاست حیدرآباد دکن - (۱۰) جناب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ نگرانگ سرحد ملک آسام (۱۱) جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ایل - ایم - ایس ڈاکٹر حضور نواب صاحب والئے ریاست بہاولپور - (۱۲) جناب سری مہاراجہ صاحب چتر پال سنگ صاحب بہادر ریاست مجہگوان اودہ (۱۳) جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی (۱۴) جناب سر مہاراجہ صاحب ریاست گولیر - (۱۵) جناب سر مہاراجہ صاحب والئے ریاست کشن کوٹ - (۱۶) جناب خان بہادر نواب محمد حیات خاں صاحب سی - ایس - آئی ڈویزنل و سشن جج قسمت جالندہر شہر (۱۷) جناب سردار نہال سنگہ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ - (۱۸) جناب دیوان اودہو داس صاحب بہادر ڈپٹی اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر کشور ہند (۱۹) جناب خان بہادر رائے محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس ہزارہ (۲۰) جناب رائے بہادر سردار گوپال سنگہ کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس بہاسوں ملک برہما -

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے -

المشتہر میاسنگ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

آگر آپ کو ہر قسم کے امراض کا علاج منظور ہے ... کہ وہ ہمہ قسم کے امراض کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے

... پرانے سے پرانے امراض کو قلیل عرصہ میں ... دوا کا کام ... قیمت

... ہومیوپیتھک علاج ... عزیز ہو رہا ہے بلکہ ہر ایک دوا ... ادویات بطور نمونہ ہدیہ ناظرین ہیں جو قیمت نقد بھیجیں

نامردی کی مجرب دوائی ... نامردی ... زیادہ ... رکھنے والا ... دور ... ۔

پیام حیات ... مجرب ادویات ...

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو۔ آتشک کے باعث کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی بھگندر، ناسور، درد اعصاب۔ بدہ وجع المفاصل خارش وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ؏ خورد شیشی (۲؏)

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب کثرت سے آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہتی ہو خفیف درجہ بہیوشی ہوتی ہوں اور پیشاب میں شکر پائی جائے آبحیات کے استعمال سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ شیشی کلاں (۳؏)

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے۔ ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لایق ہو جاتا ہے۔ شیشی ۱۲ ؏

رفیق جواناں دافع جریان رقت منی و احتلام سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالی کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے شکایت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (۳؏)

دلپذیر سوزاک و نزلہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب جلن سے یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے قیمت دو شیشی خورد (۱؏) اور شیشی کلاں (۱۲؏)۔

صحت بخش بہت عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور مجرب نافع ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو دو شیشی خورد (۲؏)

آرام بخش۔ دافع وجع المفاصل یعنی گنٹھیا بشرطیکہ اسکا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ... مرہم ...

مصفیٰ خون تمام جلدی امراض ... کا مفید ہے اسکا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں دو روپیہ (۲؏)

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی ... بیماری کے باعث ... کمزور ہو جائے ... نسیان ...

... جلد سب شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں (۲؏)

دافع بواسیر دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی ۲؏ اور مرہم تین روپیہ (۳؏)

دلکشا دافع قبض دائمی کے لئے ازحد مفید ہے قیمت دو شیشی کلاں صرف دو روپیہ (۲؏)

ضیا و صحت دافع ... خواہ کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو۔ قیمت تین شیشی کلاں (۳؏)

نوٹ علاوہ اسکے ہر ایک بیماری کی مجرب دوائی مقیمت ملنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں میں ایک خوراک کی دوائی ۲ اور خورد میں ... ہوگی۔ ہر ایک دوائی کو ہر شیشی کی جو مقدار نہ چاہیے سو دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا ضروری ہے

نوٹ بوجہ عدم گنجایش ... دوائی ... درج نہیں ہو سکے۔ اگر کسی صاحب ... حسب ذیل پتہ پر درخواست کر کے منگا سکتے ہیں۔

المشتہر پنڈت رام چند ہومیو پیتھک پریکٹیشنر حاذق ہومیو پیتھک ... ہسپتال بہاول پور

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे॥

Registered No. L. 86

قیمت بہرصورت بعد پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے۔ ورنہ بعد انتظاری ایکماہ اخباروی پی ارسال ہوگا

دھرم پرچارک

جلد ۱۱	ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) شایع ہوتا ہے	سمت ۱۹۵۶

مجرب ادویات

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ **کشتہ نقرہ** اس کے کہانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہوجاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دہڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلق دماغ کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کیلئے اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ ۔ **روغن مسیحا**۔ ایسی اعلاج اس سستی یا سیرہ سے ہیں نعلوق دست آدمیوں کیلئے مفید

ہے۔ رگ و پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی پیدا ہوجاتی ہے قیمت تولہ ۱۰ للکہ

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو کئی سالوں سے لاعلاج ہی ہوگیا ہو تو بغیر تو ودست ومنہ آنیکے دور ہوجاتا ہے۔ قیمت فی خوراک ایکہفتہ کی

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جہاں منی کا عارضہ ہوگیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہوجاتا ہے۔ فی تولہ ۱۰۰ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو۔ تو بیمارک پورے طرز سے معالجہ کیا جاویگا

المشتہر حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

ضرورت

ایک شخص ذات اگروال جبل گوت رہنے والا ضلع سہارنپور بعہدہ سب اوورسیری بشاہرہ ماہوار عمر ۲۲ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں خط و کتابت بنام لالہ گوکل چند سب اوورسیر کیمپ ڈاکخانہ ضلع میانوالی چھپارہ ہونی چاہئے * المشتہر گوکل چند سب اوورسیر۔

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی کے لئے ایک نہایت عمدہ نسخہ

میرے پاس ایک آیورویدک چکتسا (طبابت ہندی) کا جوہر ایک مجرب جیوتی پر کا شک سرسوتی نام تیل بوٹی کا تیار کیا ہوا ہے جسکو مصری ڈال کر گو کے دودہ میں ۲۰ ماشہ روز پینے سے عقل و قیاس اور فہم و فراست۔ حافظہ ذہن یادداشت و زبان کی تیزی میں اسقدر ترقی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوائے اس کے یہ تیل قبض کو ہاضمہ کی درستی بلغم و بادی کے دور کرنے میں لاثانی ہے۔ مگر قدرے تلخ ہے قیمت فی سیر ۵ مگر یہ سے کم قیمت کی بوتل نہ ملیگی۔ ماسوائے اسکے ہر ایک امراض کی مجرب ادویات بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں کے نمبر ناشک سرمہ آنکھوں کی ہر ایک مرض کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ ۔ بند پیکٹ ہے۔ بمعہ ترکیب استعمال۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار *

المشتہر وشنو داتا تہ شرما۔ وید گنیا۔ بازار ودیا جلندھر شہر

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنیا کے لئے بر کی ضرورت ہے جو چار گھر سیٹھہ - کھنہ یا ملہوترہ کھتری ہو۔ عمر جسکی ۱۸ یا ۲۲ برس کے درمیان ہو صحت بدنی ٹھیک ہو۔ خوبصورت ہو۔ کوئی عضو ناکارہ نہ ہو۔ برسر روزگار ہو۔ اگر تعلیم یافتہ ہو تو کم از کم ایف ۔ اے پاس ہو۔ اس کے بارہ میں تمام خط و کتابت بنام لالہ تیلو مل منتری آریہ سماج جلندھر ہونی چاہئیں۔

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کیلئے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے **المشتہر**
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

نہ خریدو گے تو پچھتاؤ گے

دنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اوپن کیس کیلس پن والی ۱۸ سائز جویل سنہری پرزہ قریباً مفت یعنی تین روپیہ دو آٹھ پر فروخت ہو رہی ہے گارنٹی پانچ سال کی علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگا یا ہوا ہے گھڑیاں کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت ملسکتی ہیں شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں۔ مع چمڑہ ورسٹ گھڑی کلائی پر باندھنے کی تین روپیہ کو مل سکتی ہے۔ **المشتہر**
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز
بازار صدر چھاؤنی جلندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری لائبریری میں چھ سو قسم کی انگریزی ۔ اردو ۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی پنڈت گورودت ودیارتھی ۔ لالہ منشی رام ۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر ۔ منشی چمن لال ۔ پنڈت کرپا رام شرما ۔ لالہ دیوراج ماسٹر درگا پرشاد ۔ پنڈت بھیم سین شرما ۔ بابو کاشی رام کھتری ۔ رائے ٹھاکر دت ۔ لالہ جیون داس ۔ بابو بھجا رام وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے۔ اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں۔ اور ہر مکان نمبر ۱ نونہال سنگھ کرنال ٹوپی بھی برائے فروخت موجود ہے قیمت ۸ ۔ **المشتہر** گلاب چند لال لائبریرین آریہ سماج لاہور ۔ وچھووالی

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

روشن ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری کھیس ۔ دوتہی ۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائی جاتی ہیں ۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں با دب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشکور فرماویں ۔ علاوہ ازیں جو جناب بٹالہ کے ازابند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی ۔ جو صاحب اپنے نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا ۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاویں گے ۔ عدم دلچسپی نمونہ پر واپس ہونگے ۔ مال نقد یا ویلیو پے ایبل پارسل روانہ کیا جاویگا ۔ **المشتہر**
مینیجر ماسٹر ... داس ... آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانے کیلئے
نہایت عمدہ موقع

بتیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کیجاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بدنتائج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی ۱۲ اور (۴)

سوزاک کی مجرب دوائی چندہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (۴)

نروائن ٹانک پلز ۔ ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کیلئے نہایت ہی اکسیر ہے پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے قیمت .... (۱۲)

بواسیر کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے .... (۱۲)

طحال کی مجرب دوائی .... (۴)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں .... (۱۲)

ضعف جگر کی مجرب دوائی (۴)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی (۴)

نامردی کی بے نظیر مجرب دوائی (۴)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں ۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں ۔ بہت کفایت سے مل سکتی ہیں ۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے

المشتہر
پنڈت رام نند میڈیکل پریکٹیشنر ... میڈیکل ہسپتال
... کارخانہ دوا ... جالندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہفتہ وار | مطبوعہ ۱۱ سنبت سمت ۱۹۶۷ بکرمی مطابق ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء جالندھر شہر - | نمبر ۵۰

سمانی گپتی

ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر کی ایک نمایاں کارگذاری

یوں تو پنجاب میں اس عرصہ میں بیسیوں ٹمپرنس سوسائٹیاں

شراب اور مسکرات کے انسداد کی غرض سے قائم ہوئیں اور ٹوٹ گئیں ... ان میں بہت عمدگی سے کام نہیں کر سکیں - مگر امرتسر کی ٹمپرنس سوسائٹی اپنی عمر کے مقاصد کی اشاعت میں لگاتار جد و جہد کر رہی ہے - اور یہی وجہ ہے کہ اس کا نام مشہور ہو رہا ہے - عنقریب لاہور میں ایک ٹمپرنس کانگریس ہونے والی ہے جس میں تمام ہندوستان کے مختلف حصوں سے ایسے اصحاب شامل ہوں گے جو شراب نوشی اور ہر قسم کے نشوں کے خلاف ہیں اور انکے انسداد کی کوشش میں ساعی ہیں - ان اصحاب میں زیادہ تر ٹمپرنس سوسائٹیوں کے منتخب وکلاء ہوں گے - امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی بھی اپنی جانب سے ایک نمایندہ بھیجنا چاہتی تھی - مگر اس بارہ میں کچھ قسم کی دقتیں درپیش تھیں - آخر خوش قسمتی سے وہ ایک ایسے صاحب مل گئے - جو اس کام کے لئے ہر طرح سے موزوں ہیں - یعنی دیوان نرائن داس صاحب ایم - اے ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ ۲ ماہ کی رخصت لے کر یورپ کو تشریف لے گئے ہیں - انہوں نے بخوشی یہہ امر منظور کر دیا کہ ٹمپرنس کانگریس امرتسر میں بطور ڈیلیگیٹ امرتسر ٹمپرنس ایسوسی ایشن شریک ہوں گے - چنانچہ دیوان صاحب امرتسر ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی جلسہ میں شرکت کیا ہوگا اور اپنی مختصر تقریر میں ایسوسی ایشن کو یقین دلایا کہ وہ اس غرض کو پوری طور پر انجام دینے کی کوشش کریں گے - درحقیقت امرتسر ٹمپرنس ایسوسی ایشن کو فخر کرنا چاہئے کہ ان میں ایسے لایق فایق اور ذی رتبہ ڈیلیگیٹ انہیں آسانی سے مل گئے ہیں -

---

خوشامد سے کب تک کام چل سکتا ہے

پرچہ تھیسٹ لاہور - جو نو جوانی براہموؤں کا پرچہ کہلاتا ہے - شروع کر " دی خالصہ " لاہور کی بیجا تعریف اور خوشامد کرتا چلا آیا ہے - بعض بعض براہمو صاحبان تو سکھوں کی خوشامد کرتے ہوئے اس درجہ بڑھ جاتے ہیں - کہ گورو نانک جی کو بانی براہمو سماج قرار دیتے ہیں اور ہ تاکل کو کلام ربانی نہیں فرماتے - کوئی صاحب یہہ کہہ دیتے ہیں کہ خالصہ پنتھ ہر طرح سے لاثانی و مکمل ہے - اور یہہ انسان کی تمام روحانی جسمانی دینی و دنیوی ضروریات کو پورا کرتا ہے - کوئی براہمو صاحب یہہ فرماتے ہیں کہ سکھ گوروؤں کو خاص الہام ہوا کرتا تھا اور ان کی سب ہی ساوی بانیاں الہامی ہیں وغیرہ وغیرہ - مگر پچھلے دنوں پرچہ تھیسٹ کو کیقدر دوستانہ نصیحت کی تھی - کہ مذہبی پرچوں کو بات بات میں طیش میں نہیں آنا چاہئے - اور نہ دریدہ دہنی اور بدتہذیبی سے کام لینا چاہئے - آریہ سماج کو محض اس لئے برا کہنا کہ اس کے عقاید ہیں انکا نصیحت ٹھیک نہیں ہے - وغیرہ وغیرہ - اس پر حسب عادت " دی خالصہ " لاہور نے تھیسٹ کو بہت کچھ سخت سست کہا ہے اور یہہ لکھا ہے کہ یہہ پرچہ ایک یا دو آدمیوں کا پرچہ ہے جو عام طور پر نو جوان براہمو مشہور

ہیں - یہہ بھی لکھا ہے کہ ان سے ہماری دیر کی ملاقات ہے - اور یہہ نہ ادہر ہیں - نہ اُدہر ہیں - کبھی یہہ ایک کی خوشامد کرتے ہیں کبھی دوسری کی - مگر ان کی جانب کوئی ملتفت نہیں ہوتا - ہماری رائے میں " دی خالصہ " جس بات سے زیادہ ناراض ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ یہہ ہر ہفتہ دو چار جگہہ یہہ لکھ دیا کرتا تھا کہ اگر ہم کوئی مخاطب ہوتے تو ہم اس کا معاوضہ سود درسود کے ساتھ دیں گے - اور اس بات بات پر جا بجا خون اور بدلے لگاتا ہے وغیرہ وغیرہ - بیچارہ تھیسٹ نے تحمل آشتی اور بردباری کی نصیحت کرتے ہوئے یہہ سمجھا تھا کہ اتنی جلدی خون کو کھولانا نہیں چاہئے - اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو اب موسم گرما آتا ہے اور روز بروز حرارت آفتاب زیادہ ہوتی جاتی ہے - مبادا نوبت دور تک پہونچے - صلاح تو معقول تھی مگر ماننا نہ ماننا دوسرے کے اختیار میں ہے -

---

مسز اینی بیسنٹ اور لوگوں کی ویدانت

مسز اینی بیسنٹ کی فصاحت اور ذہنی لیاقت اندنوں درحقیقت بجائے فایدہ کے اس ملک کے باشندوں کو نقصان پہونچا رہی ہے - مسئلہ ہمہ اوست یا جیو برہم کی ایکتا جس نے اس ملک کو زوال پر پہونچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی - وہ مسئلہ جس نے ہر شخص کو بجائے خود خدا بننے اور ہر قسم کی خرابیوں کو منجانب خدا قرار دینے میں دریغ نہیں کیا - وہ مسئلہ جس نے گناہ کو محض ہیچ بات ظاہر کیا ہے - وہ مسئلہ جس نے انسان کو کرم کانڈ سے منحرف کر دیا - وہ مسئلہ جس نے انسان کو اپنے افعال و اعمال کا جوابدہ سمجھنے

ہیں بڑے بھاری کام دیا ہے - اور سی ناپاک اور منحوس مسئلہ کی اشاعت کا - نہایت شرم اور افسوس کا مقام ہے - کہ مسز اینی بسنٹ نے بیڑہ اٹھایا ہے - اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ نوین ویدانت یا مسئلہ ہمہ اوست کے دلدادہ لوگوں کو چاہ ضلالت میں گرانے اور گمراہ کرنے کی مختلف تدبیریں کر رہے ہیں - کوئی ایک بیہودہ سا اُردو رسالہ نکال کر ہم خود خدا ہم خود خدا ہم خود خدا کا دعوے کر رہا ہے - کوئی بھگوت گیتا کے ذریعہ جیو اور برہم کو ایک بتا رہا ہے کوئی سیدھے سادے زن و مرد کو سیدھے راستہ سے بہکا رہا ہے - ہمیں افسوس ہے کہ آریہ سماج کا کام تو بہت بڑھتا جاتا ہے - مگر کام کرنے والے کافی تعداد میں نظر نہیں آتے -

کیا خدا کا کام پنج آب میں نہیں ہوسکے گا ؟

راولپنڈی کے لالہ نانک چند صاحب چوپڑہ نے پہر پرچہ تہیسٹ میں ایک مضمون اسی عنوان سے لکھا ہے کہ "کیا خدا کا کام پنجاب میں نہیں ہوسکے گا ؟" وہ لکھتے ہیں کہ اسوقت ہر ایک ملک میں ایسے ایسے نیک آدمی پیدا ہوئے ہیں کہ جو اوروں کی بھلائی اور ترقی کے لئے رات دن ساعی رہتے ہیں - چنانچہ بنگال میں بھی کئی ایسے نوجوان برہمو ہیں - جو نوجوانوں کی عام طور پر اشاعت پر کمربستہ ہیں - مگر پنج آب میں ایسے آدمی کیوں نہیں نظر آتے جو اوروں کی بھلائی کے لئے مستعد ہوں - ہمیں معلوم نہیں کہ خدا کے کام سے چوپڑہ صاحب کی اصل مراد کیا ہے - آیا نوجوان برہموین کی اشاعت یا رفاہ عام کا کوئی کام - آریہ سماج نے جو کچھہ پنجاب میں کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے - ہر جگہہ کافی تعداد میں ایسے آریہ پُرش موجود ہیں جو رات دن اپنی بساط کے مطابق لوگوں کی بھلائی کا تن من دھن سے کام کئے جاتے ہیں - وہ اخبارات میں شور نہیں مچاتے - اس لئے اُن کے نام مشہور نہیں ہوتے - آریہ استریاں اپنی بہنوں کے سدھار میں کوشش کرتی رہتی ہیں - آریہ پُرش ہر طرح سے ایشور کی سیوا میں تتپر رہتے ہیں - اسپر بھی اگر چوپڑہ صاحب پنجاب کو نیک کام کرنے والوں سے خالی سمجھیں تو ہم سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اُن کی معلومات کا دائرہ بہت ہی تنگ و تار ہے -

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج رانگر	۷ و ۸ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
" بدایوں	۳۱ مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
" اجمیر	۳۱ مارچ و یکم دوم و سوم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
" مورنڈہ	۳۱ مارچ و یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
" کرتارپور	" " " " " "
" شاہپور	" " " " " "
" متھرا	" " " "
" جام پور	۲۴ و ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء
" وزیکی	۱۱ و ۱۲ و ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء

آریہ سماج جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان

سالانہ جلسہ ۲۴ و ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا سب آریہ سجن اور اُپدیشک مہاشے اوشیہ ہی درشن دیں -

راقم منتری آریہ سماج جام پور -

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۰ء کی قیمت میں کمی

اس جنتری میں عمدہ عمدہ دلچسپ مفید اور دلربا مضامین درج کرکے اس کو ایک وسیع معلومات کا ذخیرہ بنایا گیا ہے جو مجموعی طور پر آجتک کسی جگہہ دستیاب نہیں ہوسکتا تہا - اکثر اخبارات میں اچھی تعریف کے ریویو چھپ چکے ہیں - اسکی خوبی اور قدردانی صرف اس امر سے بخوبی ظاہر ہوسکتی ہے کہ عرصہ دو ماہ کے اندر گیارہ بارہ سو جلدوں کے قریب ہاتہوں ہاتہہ فروخت ہوگئیں - اب بغرض رفاہ عام اس کی قیمت بجائے ۵ آنہ کے ۴ فی جلد کی گئی ہے - دس یا زیادہ کے خریدار کو ۱۲٫۵ روپیہ فی صدی کمیشن بھی دیا جاوے گا - بہت تہوڑی جلدیں باقی ہیں - جس کو ضرورت ہو جلد منگالیں - علاوہ کمترین کے یہہ جنتری حسب ذیل پتہ پر بھی مل سکتی ہے -

(۱) منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر
(۲) لائبریرین آریہ سماج وچھووالی لاہور
(۳) لائبریرین آریہ پرتی ندہی سبہا پشچم اوتر اودہ بمقام مرادآباد -
(۴) لالہ بہاری لال آریہ کتب فروش بلندشہر
(۵) پنڈت بابو رام شرما آریہ کتب فروش اٹاوہ

المشتہر

بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال -

دھرموپدیش

यस्यामतं तस्यमतं मतं यस्य न वेद सः।
अविज्ञातं विजानतां विज्ञातमविजानता
म ॥ तलव० ॥

(ارتھ)

"جس کا نشچہ ایسا ہے۔ کہ برہمہ من سے نہیں جانا جاتا اُس کو برہمہ کا گیان ہے۔ اور جس کا مت ہے کہ من وغیرہ سے برہمہ جانا جاتا ہے۔ وہ اُس کو نہیں جانتا اس لئے برہمہ گیان کا فخر کرنے والوں کو برہمہ کا گیان ہی نہیں ہوتا۔ اور جو برہمہ گیان کا ابھمان کو چھوڑ چلے اُن کو اچھے پرکار برہمہ کا گیان ہوتا ہے۔"

تلوکار اوپنشد میں برہم وِدیا رشی اپنی چرکال اور ایکانت سیون کی وچار کا نچوڑ بیان کرتے ہیں کہ مہان اور سب ہی پورن پرہم پرماتما جو سرو وگیہ اور سرو انترِیامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے ہے۔ اور پرانیوں کے ہردوں کو اپنی تیج روپی اگنی سے جس طرح کہ سورن کو بھوتک اگنی مَل نشٹ کر کے صاف کر دیتی ہے۔ سوجیہ کر دیتے ہیں۔ ایسا جو برہم ہے وہ برہمہ اندریوں اور من سے نہیں جانا جاتا۔ من سے وہی کچھ جانا جاتا ہے جو اندریوں کے ذریعہ سے اُسے معلوم ہو۔ لیکن اندریوں کا خاتمہ تو مادی دُنیا تک ہی ہے۔ اور وہ بھی اُس حالت میں جب کہ ستھول ہو۔ برہمہ گیان کے بے کنار سمندر میں اندریاں داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتیں دور سے ہی من چکرت ہو کر اس اگاہ سمندر کی لہروں کو دیکھتا ہے۔ جہاں من اور اندریوں کا خاتمہ ہے۔ وہی برہمہ کی پراپتی کا دروازہ ہے۔ پس وہ آدمی جو واک (زبان) اندری سے کہتا ہے۔ کہ میں برہمہ کو جانتا ہوں۔ ہرگز اُس شدھ چیتن اننت شکتی کو نہیں سمجھتا۔ برہمہ کو جان کر انسان کو یہ طاقت کہاں کہ دوسرے کو دکھلا سکے۔ ہاں جب اُسی حالت میں اندریوں اور من کے راج سے مکتی پا کر آتمک راج میں مستقل پہونچتا ہے۔ اُس وقت وہ برہمہ کو پہچانتا ہے۔ اور پھر اُس کا دوسری ایسی روحوں سے پورا ہمدردی کا رشتہ ہو جاتا ہے۔ جنہوں نے خود برہمہ کو پہچانا ہے۔ جیسے جسمانی دُنیا میں ایک انسان کے ساتھ ہمدردی پیدا کرنے کے لئے اُس کے خیالات اور معلومات کو جانچ کر اُن کی اصلیت پر پہونچنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح روحانی دُنیا میں اپنے آتما پر وہی حالت لانے کی ضرورت ہے۔ جو ایک دھرماتما مکتی کے ادھکاری کی ہے۔ یوگیوں کی بھاشا (جو اندریوں سے ظاہر نہیں کیجا سکتی) یوگی ہی خوب سمجھتے ہیں پس مکتی کے امرت کے پیاسو! اندریوں اور من کو بالکل قابو کر کے زینے سے بھی اوپر چڑھ جاؤ۔ اگر اس آننت شکتی کا نظارہ دیکھنا چاہتے ہو تو جہاں حیرت کے سوائے دم مارنے کی بھی جگہہ نہیں ہے ٭ "اوم شم"

آریہ سماج رڑکی کا سالانہ جلسہ

۱۱ و ۱۲ و ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو ہوگا۔
نگر کیرتن ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو ہوگا۔

ضرورت ہے

ایک صاحب قوم کھتری عمر ۲۳ برس [illegible]
سال ملازم محکمہ بندوبست [illegible] تنخواہ [illegible]
ماہوار [illegible] تعلیم [illegible] انٹرنس پاس [illegible]
کرنا چاہتی ہیں۔ تمام خط و کتابت
پتہ ذیل پر ہو [illegible] ماہواری [illegible]
[illegible]

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اڈیٹوریل نوٹس

ڈاکٹر لیڈ اور مسئلہ گناہ۔ ڈاکٹر لیڈ صاحب نے جو ایک فاضل عیسائی ہیں حال ہی میں مذہب کی فلاسفی پر ایک لیکچر دیتے ہوئے یہہ بیان فرمایا کہ گناہ کرنے کا مادہ انسان کی سرشت میں داخل ہے۔ اور یہہ موافق یا غیر موافق حالات کے اندر بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ یعنے اگر خراب صحبت۔ جہالت اور غفلت ہوگی۔ تو برائیاں ترقی پذیر ہو جاوینگی۔ اور اگر علم۔ لیاقت اور نیک صحبت سے واسطہ پڑے گا۔ تو برائیاں کم ہو جاوینگی۔ ہماری رائے میں اگر درحقیقت ڈاکٹر صاحب اس خیال پر پورا پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔ تو اُن کو چاہیئے کہ شیطان کی فرضی ہستی سے صاف منکر ہو جاویں۔ اور عیسائیوں کو یہہ سکھا دیں کہ ہمارے ذاتی افعال ہی شیطان بن جاتے ہیں۔ ورنہ شیطان نہ کوئی تھا۔ اور نہ ہے اور نہ آگے ہوگا۔ جا گتے انسانوں کے اعمال سے کوئی تعرض ہے۔ آدم۔ حوا۔ اور شیطان کے قصہ نے مسلمانوں اور عیسائیوں کو حد سے زیادہ گستاخ کر دیا ہے۔ اور وہ خود گناہ کر کے بے دھڑک یہہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے کیا کیا لعنت ہے شیطان پر۔ وہ ہم سے جب گناہ کراتا ہے۔ تب ہم کرتے ہیں۔ گویا جھوٹ خود بولیں۔ جعلسازی خود کریں۔ جھوٹی گواہی خود دیں۔ لوگوں کو ٹھگیں اور خود دھوکہ دیں مگر یہہ سب افعال شیطان کے سر پر منڈھیں۔ ڈاکٹر صاحب کو چاہیئے۔ کہ صداقت کے اظہار سے لوگوں کو راہ راست دکھا نیکا باعث ہوویں۔

عجیب فخر۔ حال ہی میں سکھ سبھا لاہور کے معمولی جلسہ میں بھائی رت سنگھ جی گیانی ایڈیٹر خالصہ اخبار نے اپنی لیاقت کے مطابق ایک تقریر کی جس میں علاوہ تمسخر کے وید آدی ست شاستروں کی توہین کرنے کی بھی کوشش کی گئی تھی۔ آپکی تقریر کا خلاصہ یہہ ہے کہ آریہ پرش یہہ کہتے ہیں کہ ہمارے وید آدی ست شاستر پراچین سنسکرت میں ہیں اور سنسکرت زبان کی دنیا کی اور تمام زبانیں شاخیں ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہہ کوئی بات نہیں ہے ہر ایک پنتھ کے بانی مروجہ زبانوں میں اپدیش کرتے رہے ہیں۔ اسی لئے وہ موثر ہوتے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمارے گوروؤں کو پنجابی زبان میں الہام ہوا۔ کیونکہ یہہ لوگوں کی مروجہ زبان ہے۔ درحقیقت یہہ ایک عجیب فخر ہے۔ بھائی رت سنگھ جی کی تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ سکھ گوروؤں کا الہام صرف ستلج اور اٹک کے درمیان کے لئے مخصوص تھا۔ کیونکہ پنجابی بولی سے زبان زبان کا رتبہ دینا اپنی کم فہمی کا ثبوت دینا ہے۔ صرف ستلج اور اٹک کے درمیان بولی جاتی ہے۔ اور اس علاقہ میں بھی بارہ بارہ کوس پر زبان تبدیل ہو جاتی ہے۔ لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر اور جہلم ملتان۔ منٹگمری۔ ڈیرہ غازیخان کے پنجابیوں کی زبان تو باہم کچھہ مناسبت نہیں ہے۔ سکھوں کے گرنتھہ صاحب میں جہاں کوئی دھرم کی بات بتانے کی کوشش کی گئی ہے وہاں اوسی پراچین سنسکرت سے کام لیا گیا ہے جس کی ہجو کرنے پر تلے

رہتے ہیں۔ مگر لالہ جی کی رپورٹ سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ یہہ لفظ ... کی اپنے خیالات گرنتھہ صاحب کے ذریعہ ظاہر کئے گئے ہیں۔ مثلاً "نرمل" "یجر وید کو" "بید جو" وغیرہ وغیرہ سکھ صاحبان اگر یہہ چاہیں کہ خالص پنجابی کو مذہب کی حیثیت دیں تو یہہ خیال خالی از ... بلا سے جنون کہا جاوے تو خلاف نہیں ہوگا۔

نشکام نشکام ہونیکی پرارتھنا ہر شخص گرنتھوں میں یہی جگہہ جگہہ ملتی ہے۔ پرماتما ... اُتم گیان وید ہی ہمیں سکھلا دیتا ہے۔ ایک ... منش نشکام نہیں ہوتا تب تک کسی کام ... راستے میں قدم رکھنے کا ادھیکاری نہیں ... لیکن شوک کہ بھارت ورش میں اسی ... کی آڑ میں ہی لاکھوں منش سیدھی ... کے اعلٰے اصولوں کا خون کرتے ہیں۔ ... رشی اور منش دنیا میں نشکام ہونیکا ایک ہی ذریعہ بتلاتے ہیں۔ جبتک اندریوں کو ... کاموں سے روک کر نیک کاموں میں ... نہیں کیا جاتا تب تک اندریوں کی شانتی ... نہیں ہو سکتی۔ اندریاں بلا اپنا بھوگ بھوگنے کے شانت نہیں ہو سکتیں۔ جب یہہ بات ... تو ضروری ہے کہ اُن کو نیک کاموں میں ... جاوے۔ برخلاف اس کے ہماری ... نیک ساوہنوں کو بالکل جواب ... صرف یوں رشا رہتے ہیں ... نشکام ... بتلاتے ہیں۔ لیکن چونکہ اندریاں بلا ... کے شانت نہیں ہو سکتیں۔ ... کاموں کی طرف ... ہیں۔ جس کا خطرناک نتیجہ ... پر پڑکر ... کے دیگ (تیری) کو ... کے لئے

گوروکُل کی اپیل میں ایک لاونی

ٹیک۔ گوروکل کھلنے کی تیاری سُن سجن جن ہرشاتے ہیں
برہمچریہ پالن کی ریتی جب بھارت میں جاری تھی
وید آدین اور دیوبانی جب آریہ ورت میں پیاری تھی
دُنیا سبھی بھارت سے نکلتی تھی علم وعقل کی سواری تھی

اودی جانو بھارت کے بھاگ جب گوروکل کھلنے جاتے ہیں
بھارت کی سنتان دُنیا سمجھ بیٹھی ہان بلکاری تھی
ادبی سبھی بھارت کو بھی سب دیشوں پر سرداری تھی
انہاسوں کو پڑھ پڑھ کر اب جگر پھٹے جلے جاتے ہیں۔

گوروکل کھلنے کی تیاری سُن سجن جن ہرشاتے ہیں۔

ہیشم تپا یہاں سبھی پہلے تو بال برہمچاری تھے۔
جیمنی۔ اور پاتنجل آدی رشی کپیشر بہاری تھے۔
بھوج۔ بکرم۔ شری رامچندر یہاں راجہ پرُپکاری تھے

بھیم ارجن ہنومنت آدی یہاں بڑے بڑے بلکاری تھے
ویاس پرہماتما آدی یہاں بڑے بڑے شاستر کاری تھے
اُن کی یہ سنتان ہند و ہم نیم وحشی کہلاتے ہیں۔

گوروکل کھلنے کی تیاری سُن سجن جن ہرشاتے ہیں۔

بال بواہ کی بُری رسم کا جب سے یہاں رواج ہوا
وید آدین گیا پہونچ رسا تل پوران کا معراج ہوا
سب دیشوں کا سرتاج آریہ ورت تاخت و تاراج ہوا

بل ویریہ بُدہی کا ناش یہاں سو رکھنا کا راج ہوا۔
ورن آشرم مریادا بھنگ ہوئی اُلٹا کام سب کاج ہوا
ورد شا دیکھ ہماری اب پردیشی سب ہنساتے ہیں۔

گوروکل کھلنے کی تیاری سُن سجن جن ہرشاتے ہیں۔

ستیہ دوبا ستیہ سنگ بھول پر دہان پوپ مہا راج ہوا
رہا نہ بیوپار نہ پشو پالن تب ہوا بند اناج ہوا
سچے برہمن رہی: بھارت میں نشٹ کرتو نکا راج ہوا

ستیہ دان ہوگیا پوپ پر چلت پوپ کا خراج ہوا۔
رہی کلا کوشل نہ کھیتی کی ریتی بھارت بہت پاچ ہوا
پر اچین سمے کے سماچار سُن کلیجے منہ کو آتے ہیں

گوروکل کھلنے کی تیاری سُن سجن جن ہرشاتے ہیں

حیف ہماری سیون پر جو تیرہ نہ اُلاہنم مٹا رہے ہیں۔
کہیں اپنے پتے نہیں ہیں جب دیکھو بڑا پراکرما رہے
سب ایسے ایسے طعن سے ہم کو رشک دلا رہے ہیں

ہیں رشا کو دیکھ سبھی ہمیشہ ہنسی اُڑا رہے ہیں۔
ماسوں کا من کنڈل بھانسے ہوئے نہیں سہا رہے ہیں
پر آفرین ہمت پہ ہماری ہم ذرہ نہیں شرماتے ہیں

گوروکل کھلنے کی تیاری سُن سجن جن ہرشاتے ہیں

بہائیو! قدر کرو کتور یہ راج کا ایشور کا دھنیا واد کرو۔
ترس کھاؤ بھارت کی حالت پر گوروکل جلد آباد کرو
گورو آگیا کا پالن کرکے گوروکل کی امداد کرو۔

رشیہ او دو دہا رالی کو عدل آزادی یاد کرو۔
گرشی سنتان کا فخر ہے ظاہر سچی بن اولاد کرو۔
دیانند سبھی تاکید تمہیں ستیارتھ میں فرماتے ہیں

گوروکل کھلنے کی تیاری سُن سجن جن ہرشاتے ہیں۔

اندھکار کو دور گوروکل ودیا کی جیوتی دکھاوے گا۔
ویر گیہ آیو کر بھارت سے بدھوا سنتاپ مٹا دیگا۔
اُتپن کر گو تم کناد کپل ویانند و رشاوے گا۔

برہمچریہ کی رکشا سے بل ویریہ بُدہی بڑھا دیگا
کٹے ہوتے بھارت کو اکُن فنجے میں اُٹھا دیگا
اور ایسے ہی بد پُرش سدا بھارت کی کایا پلٹائیں

گوروکل کھلنے کی تیاری سُن سجن جن ہرشاتے ہیں۔

گوروکل بجرے اور دیا کا بادل جہن جہن ہو جا دیگا
انیک اشانت آتماؤں کو امرت ہی پلاوے گا۔
یہی ویدوں کی پوتر دہنی کو دیش و شانتر لیجا دیگا

یہی گوروکل امرت کی برشٹی دیش دیش برسا دیگا
بھارت کو سب دُکھڑی دور کر شانتی کا راج پہیلا دیگا
اسی گوروکل کی مہان کو ہم سدا سے سنتے آتے ہیں۔

گوروکل کھلنے کی تیاری سُن سجن جن ہرشاتے ہیں۔

گوروکل کی کامیابی میں کیسی سجن سنٹے اُٹھاتے ہیں
گھبرانا ہے بے سود ہم تو کوئی کسر باقی نہیں پاتے ہیں
واس کہے ہم کامیابی کی عمدہ فال بتلاتے ہیں

اُن کی باتیں سن سن کر کچھی آریہ پرُش گھبراتے ہیں
جب منشی رام جہاتما جیسے ہمتا آگے جاتے ہیں
کو کرٹ کانچڑی بٹی پوپ دیکھو آپ ہی جلتی جاتی ہیں

گوروکل کھلنے کی تیاری سُن سجن جن ہرشاتے ہیں۔ (اوم شم)

فٹ نوٹ۔ ۱۱ مرادتین کانٹے۔ ۱۲ مطلب پون ہاراں۔

رقومات

جو ماہ فروری میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر میں وصول ہوئیں

وید پرچار فنڈ

منتری آریہ سماج جلالپور جٹاں.....	[illegible]
ایضاً جہلم ضلع ڈیرہ غازی خان.....	[illegible]
ایضاً ... جلالپور جٹاں.......	[illegible]
ایضاً .... سیالکوٹ........	۵ر
لالہ کرپارام راولپنڈی کراچی (معرفت پنڈت ...)	[illegible]
لالہ رام سرن داس ٹانگا ایجنٹ نوشہرہ	[illegible]
منتری آریہ سماج رام نگر......	[illegible]
ایضاً ..... کرنال.......	[illegible]
میاں رام سنگھ چٹاری چونیاں.......	[illegible]
بابو مہت سنگھ سب پوسٹ ماسٹر بوبا (ڈوچی دہلی)	[illegible]
منتری آریہ سماج مہندر گڈھ (معرفت پنڈت ہر رام سنگھ)	[illegible]
سکرٹری اگروال سبھا نواں (ایضاً)	[illegible]
سیٹھ لچھمی رام بھوانی نواسی (معرفت پنڈت دولت رام)	[illegible]
لالہ گنیشا خان خزانچی نورٹ سنڈیمن....	[illegible]
لالہ کرپارام نمبرہ ۱۳۵ راولپنڈی.......	[illegible]
لالہ فقیر چند خزانچی آریہ سماج دھرم کوٹ	[illegible]
لالہ سندر داس ساہیوال نواسی (معرفت پنڈت ہرشچندر)....	[illegible]
بابو چندو لال بہارگو پلیڈر گوجرانوالہ....	[illegible]
منتری آریہ سماج لیہ.........	[illegible]
لالہ ماد ہو رام ہاسپٹل اسسٹنٹ فیروزپور.....	[illegible]
منتری آریہ سماج کیتھل.........	[illegible]
ایضاً ...... پونڈری.......	[illegible]
لالہ نندلال و تلسی رام رئیسان پونڈری	[illegible]
منتری آریہ سماج ہلاہر........	۱۰ر
ایضاً .... لاڈوہ ضلع کرنال........	۸ر
ایضاً ..... پشاور.........	[illegible]
ایضاً ...... میانمیر.......	[illegible]
ایضاً .... لاہور.........	۱۴۶۲
بابو اجودھیا پرشاد کٹنا..........	[illegible]

گوروکل فنڈ

منتری آریہ سماج جلالپور جٹاں	[illegible]
لالہ کریم چند بھیرہ نواسی (ضلع بالاگھاٹ)...	[illegible]
منتری آریہ سماج جلال آباد (امرتسر)	[illegible]
ایضاً کرنال...........	[illegible]
ایضاً مظفر گڑھ..........	[illegible]
لالہ دھرمی دہر ٹھیکیدار ممبر آریہ سماج ملتان...	[illegible]
بابو بلدیو داس گپتا - آریہ سماج بہرائچ....	[illegible]
پنڈت بھیم سین، دھیا پک سکندرآباد پاٹھ شالا (معرفت پنڈت پورن آنند)	[illegible]
لالہ گنیشا خان خزانچی فورٹ سنڈیمن....	[illegible]
لالہ بنسی دہر اوورسیر پانڈ ہانہ (چھند واڑہ)	[illegible]
ڈاکٹر موہن لال چشین (بلوستان)....	[illegible]
بابو ہنس لال ضلع دار نہر گنگ سیوہند (اٹاوہ)	[illegible]
منشی برج گوپال سب رجسٹرار گورداسپور....	[illegible]
لالہ آتما رام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج دھرمکوٹ	[illegible]
لالہ فقیر چند خزانچی آریہ سماج "	[illegible]
بابو دیوان چند سٹیشن ماسٹر کچا کھوہ	[illegible]
بابو چندو لال بہارگو پلیڈر گوجرانوالہ	[illegible]
منتری آریہ سماج ناہن (بابت سفر خرچ)	[illegible]
لالہ گنگا رام و سیتا رام کوٹ عیسے خان	[illegible]
منتری آریہ سماج پشاور..........	[illegible]
" لاہور (پہلی قسط).......	۲۵۰۰
لالہ بھگوان داس سب اوورسیر لبستر..	[illegible]
منتری آریہ سماج میانمیر........	[illegible]
منتری آریہ سماج بھیرہ........	[illegible]
بابو اجودھیا پرشاد کٹنا.........	[illegible]

آٹا فنڈ

منتری آریہ سماج جلالپور جٹاں...	[illegible]

مدراس پرچار فنڈ

منتری آریہ سماج لاہور........	[illegible]

لیکھرام میموریل فنڈ

منتری آریہ سماج کرنال........	[illegible]

منتری آریہ سماج لاہور.........	[illegible]

وشنا لنس

منتری آریہ سماج انبالہ........	[illegible]
ایضاً .... ڈیرہ اسمٰعیل خان....	[illegible]

چارہ آنہ مشن فنڈ

منتری آریہ سماج لاہور.........	[illegible]

ندر امانت

لالہ کندن لال منتری آریہ سماج دہلی (معرفت پنڈت دولت رام)......	[illegible]
منتری آریہ سماج میانمیر.........	[illegible]

فیروزپور یتیمخانہ

میاں رام سنگھ چٹاری چونیاں....	[illegible]

کنیا مہا ودیالہ

لالہ گنیشا خان خزانچی آریہ سماج فورٹ سنڈیمن	[illegible]
لالہ فقیر چند خزانچی آریہ سماج دھرم کوٹ	[illegible]

کنیا اناتھ آلیہ

لالہ آتما رام اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج دھرم کوٹ	[illegible]
لالہ فقیر چند خزانچی آریہ سماج دھرم کوٹ	[illegible]
بابو چندو لال بہارگو پلیڈر گوجرانوالہ	[illegible]

یتیم خانہ لاہور

بابو چندو لال بہارگو پلیڈر گوجرانوالہ	[illegible]

ودھوا سہایک فنڈ

منتری آریہ سماج لاہور......	[illegible]

پرچار وان پاتر

منتری آریہ سماج جلالپور جٹاں	[illegible]

مفصلہ ذیل پرچارک کے خریداروں نے گوروکل کیواسطے چندہ دیا۔

لالہ امین چند دوسانجھ بہرائچ (اودھ)	[illegible]
لالہ لچھمن داس فارسٹ رینجر کہوٹہ (راولپنڈی)	[illegible]
منتری آریہ سماج علی پور ضلع مظفر گڑھ	[illegible]
ڈاکٹر مول سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کیروالہ	[illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گورو کل

لودھیانہ سے رائے کہن لال صاحب اسسٹنٹ انجنیر صہ - لالہ گیان چند جی پوسٹ ماسٹر عہ گپت دان عہ - لالہ لبھو رام جی نے بحیثیت خریدار ست دہرم پرچارک اکٹھے کئے عہ جملہ ایک سو روپیہ دفتر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب میں بھیجا گیا - اب تک لودہیانہ آریہ سماج کی طرف سے پانچ سو روپیہ پہونچا ہے - آئیندہ کوشش ہو رہی ہے - لودہیانہ کے ان بھائیوں کا اُتساہ قابل تعریف ہے - پرماتما انکو سبھا بنا دیں ۔

راولپنڈی آریہ سماج میں ۱۱ مارچ کو لالہ سنہرا داس جی ہیڈ سگنلر کے پوترا رتنہ سے جنہوں نے کہ اپنے دو لڑکے گورو کل میں داخل کئے ہیں فہرست چندہ کھولی - جس پر مبلغ ۱۵۰ روپیہ چندہ جمع ہو گیا - اگر دیگر آریہ بھائی بھی اسی لگن سے کام کریں تو جلد روپیہ اکٹھا ہو سکتا ہے ۔

لالہ چرنجی لال جی رُڑکی میں برائے گورو کل روپیہ اکٹھا کر رہے ہیں - اس وقت تک ما صہ روپیہ تک پہونچ چکا ہے - اور ابھی کوشش جاری ہے - لالہ صاحب کی محنت قابل قدر ہے -

لالہ ایشر چند جی دوسانجھ خریدار ست دہرم پرچارک بھڑاپچ سے تحریر فرماتے ہیں - کہ "بموجب حکم پیارے پرچارک آج مبلغ عشہ روپیہ واسطے گورو کل دفتر میں شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب روانہ کردئے ہیں - اور ۱۲ تاریخ سے ایک پیسہ یومیہ گورو کل کے واسطے رکھنا شروع کر دیا ہے جس وقت تیس ہزار روپیہ جمع ہو جاویگا اُس وقت حساب کر کے ایک سال کا چندہ ایک پیسہ یومیہ کے حساب سے پیشگی ادا کر دیا جاویگا دوسرے بھائیوں سے بھی پرارتھنا ہے کہ اس وقت خیال کریں - اگرچہ یہہ حکم اُس وقت اجرا ہوا ہے جبکہ اس کے سب پیار کرنے والے گورو کل کے واسطے بہتیرا شکتی دان دے چکے ہیں - تاہم اُن کو خیال کرنا چاہئے - اگرچہ روپیہ تو بہت جلد جمع ہو ہی جاوے گا - لیکن اُن کو پرچارک پر یہہ ظاہر کرنے کا موقعہ مشکل سے ملے گا - کہ ہم تجھہ سے محبت دل و جان سے کرتے ہیں - اور تیرے ہر ایک حکم کی تعمیل کو اپنا فخر سمجھتے ہیں پیارے بھائیو پرچارک پر روشن کر دو کہ ہم تجھہ سے اُسیقدر محبت کرتے ہیں - جسقدر کہ ایک عاشق معشوق سے"۔

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج لاڈوہ پنجاب آریہ پرتی ندہی سبھا میں داخل ہو گیا - انتخاب عہدہ داران حسب ذیل ہوا

لالہ کشمیری داس قانونگو ..... پردہان -

لالہ گینڈے لال جی .... اوپ پردہان -

لالہ بانو مل جی .... منتری -

لالہ اودھیرام جی خلف لالہ جادو رائے اُپ منتری

لالہ اودھیرام جی خلف لالہ گوبند داس خزانچی

لالہ پربھو لال جی .... پستکا دہیکش -

لالہ جادو رائے - لالہ کشمیری لال - لالہ شنکر لال

لالہ مکند لال - لالہ تلوک چند - و لالہ پھوبل

صاحبان سبھا سد نیت ہوئے ۔

مسٹر محمد عبد اللہ خان صاحب لکھتے ہیں موضع تلکنی ضلع مین پوری میں ٹھاکر بنسی دہر کے لڑکے کی برات میں پنڈت دولت رام شرما ارگو پدیشک نے دو لیکچر دئے حاضری معقول تھی - لالہ صاحب مذکور نے مسترپل دان دیا - ایک روپیہ گورو کل اور ایک روپیہ یتیم خانہ بریلی - للعہ آریہ سماج گھولا پا - صہ پنڈت بابو رام - صہ ارگو پدیشک اور تمام ویدک سکول آگرہ - شادی ویدوکت ریتی سے ہوئی ۔

آریہ سماج سہارنپور میں بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۰۵ء بموقعہ ہولی ہون ہو کر ہولی کی اصلیت پر لیکچر ہوا - وید منتر و چارن ہوئے اور بھجن ہوئے - تت پشچات آریہ سماج کا بنیادی پتھر رکھا جا کر حاضرین کو مٹھائی تقسیم ہوئی - لالہ کرپا رام جی اور ممبر سبھا ایکہ آریہ سماج نے اپنی جیب خاص سے کچھہ مٹھائی دی - اور آریہ سماج مندر کی تعمیر کا کام اپنے ذمہ لیا ہے - آپ تن من دہن سے آریہ سماج کو امداد دیتے ہیں ۔

سیالکوٹ مشن کالج حال میں جلسہ مبارکباد فتح یابی لیڈی سمتھ جو حکام ضلع کی طرف سے ہوا تہا اُس میں لالہ گنگا رام جی بی اے وکیل منتری آریہ سماج نے سماج کی طرف سے ایک دلچسپ تقریر کی ۔

آریہ سماج بنالہ نے ۶ مارچ کو بلیدان دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر ایک خاص جلسہ کیا - لالہ جیوا رام جی گپت نے ایک لیکچر میں پنڈت جی مرحوم کے کارنامے حاضرین کو جتلا کر میموریل فنڈ کے لئے اپیل کی جس پر للعہ اُسیوقت جمع ہو گیا -

لالہ کرپا رام سبھا سد آریہ سماج بھیرہ کٹاکش کے میلہ پر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے پرچار کے لئے بندوبست کرنے کی درخواست کرتے ہیں -

آریہ سماج سیالکوٹ میں بتاریخ ۶ مارچ ۱۹۰۵ء کو دہرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر مرحوم کی یادگار میں جلسہ ہوا مختلف اصحاب کے لیکچر ہوئے مہتہ ایشور داس جی نے ایک روپیہ اور لالہ دیوی دیال جی خزانچی آریہ سماج نے دو روپیہ میموریل فنڈ میں دان دئے ۔

راولپنڈی آریہ سماج کے ۸ تاریخ کو بتایا کہ

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلسہ میں ہون اور سپار تہنا آدی کے بعد پنڈت سیتا رام جی شاستری نے مہابہارت سے کہتا کی۔ اس ہفتہ لالہ وزیر چند اور بہائی منگل سنگہ جی کے ادیوگ سے ۱۱ سکہ آجانا اکٹہا ہوا۔ ۶ مارچ کو بیادگار دہرم ویر پنڈت لیکہرام آریہ مسافر مرحوم جلسہ ہوا جسمیں پنڈت سیتا رام جی شاستری نے ویاکہیان دیا۔ ۱۱ مارچ کے سپتاہک جلسہ میں ہون آدی کے بعد چوہدری گیان سنگہ جی نے رگوید آدی بہاشیہ بہومکا سے کتہا کی۔ آئیندہ کے آریہ سماج کے سپتاہک جلسہ کا وقت بجائے شام کے صبح ۸ بجے مقرر کیا گیا۔

آریہ سماج گمتلہ گڈہا ہو تحصیل کیتہل ضلع کرنال میں پنڈت ہرنام سنگہ جی پرچارک نے ویدک دہرم کا پرچار کیا۔ ایک لوہار کے گہر کا بہانڈا پہوڑا۔ جو لوگوں میں مشہور کرتا تہا کہ میرے بیچ ایک پٹہان بہوت کا سایہ آتا ہے۔

پنڈت گنگا سہائے جی اپدیشک گوروکل سکندرآباد ضلع بلندشہر تحریر فرماتے ہیں۔ تاریخ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو موضع ڈلونہ ضلع بلندشہر میں پنڈت گنگا سہائے جی ستر ما۔ پٹواری کے پتر کا نام کرن سنسکار اور پتری کا چوڑا کرم سنسکار پورن ویدک ریتی انوسار ہوا اور اس شبہہ اوسر پر اوکت پنڈت جی نے مختلف اصحاب سے مختلف فنڈات کیلئے مبلغ ۱۱ روپیہ اکٹہے کئے جس میں شریمان پنڈت گنگا سہائے جی کے ۵ روپیہ اور لالہ پیران سکہہ جی رئیس باون پور کے ۵ روپیہ شامل ہیں۔ اکٹہے کئے۔ بعد دان آنے کے ویاکہیان آرمبہ ہوئے۔ پنڈت بہیم سین جی شرما اپدیشک گوروکل پاٹشالا نے اپاسنا کرائی۔ ازاں بعد منگل سین ودیارتہی نے ہون کے فوائد پر دو ویاکہیان دئے۔ اور ودیارتہیوں نے وید منتر پڑہہ کر سنائے۔ تت پشچات پنڈت گنگا سہائے جی اپدیشک نے ایک ویاکہیان دیا جس کا اثر نہایت اچہا پڑا۔ ازاں بعد پنڈت جمنا پرشاد جی نے ۲ روپیہ دان دیا۔ انت میں آرتی ہو کر جلسہ برخاست ہوا شرگہیں سماپت ہوا۔

لالہ شادی رام جی کمالیہ سے لکہتے ہیں۔ برادری سکول کمالیہ ماسٹر سندر سنگہ جی کے حسن انتظام سے آج کل نمایاں ترقی ہوئی۔ امسال امتحان مڈل سکول میں بورڈ سکول کی نسبت برادری سکول نے بڑہ چڑہ کر ترقی ظاہر کی یعنی برادری سکول سے ۸ طلبا پاس اور بورڈ سکول سے صرف ایک طالب علم کامیاب ہوا۔ یہہ ایک لڑکا بہی چہہ ماہ امتحان سے پہلے برادری سکول کو چہوڑ کر ادہر چلا گیا تہا۔ جبکہ بورڈ سکول کے ٹیچروں کی تعلیم کا یہہ نتیجہ ہے تو معلوم نہیں کہ میونسپل کمیٹی کمالیہ خواہ مخواہ قریباً دوسو روپیہ ماہوار کیوں ضایع کر رہی ہے۔ برادری سکول کی مینجنگ کمیٹی اور ٹیچروں کو ایسی کامیابی پر میں مبارک دیتا ہوں۔

آریہ سماج سہارنپور۔ واقعہ ۴ فروری سنہ ۱۹۰۰ء بروز بسنت پنچمی۔ آریہ پتری پاٹشالا کی ایک کنیا کی شادی وید وکت ریتی سے ہوئی۔ کنیا کی عمر ۱۴ سال اور لڑکے کی عمر قریب ۲۲ سال کی تہی۔ بواہ سنسکار ہمارے لایق پنڈت دہنی رام نے کرایا۔ اس موقعہ پر پتری پاٹہشالا میرٹہہ کو ۲ روپیہ دان دئے۔ کیونکہ لڑکی وہاں پڑہتی رہی تہی۔

جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان آریہ سماج کا جلسہ بتاریخ ۲۴ و ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۲۳ کو ہوگا۔

آریہ سماج رڑکی کا سالانہ جلسہ ۱۱ و ۱۲ اور ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔ نگر کیرتن ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو بوقت صبح ہوگا۔

آریہ سماج شاہ پور پنجاب کا سالانہ جلسہ ۱۳ مارچ اور یکم اپریل کو قرار پایا ہے۔ نگر کیرتن ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔

لالہ ہرشچندر جی شرما پردہان آریہ سماج شاہ آباد ضلع ہردوئی تحریر فرماتے ہیں۔ (۱) حسب تحریک اخبار ست دہرم پرچارک ۶ مارچ کو دہرم ویر پنڈت لیکہرام کی یادگار میں میرے مکان پر جلسہ ہوا۔ اول پنڈت رام بلاس جی خزانچی نے ہون کرایا۔ ازاں بعد ایشور پرارتہنا ہو آریہ مسافر کے متعلق بہجن ہوئے۔ اور رائے میکو لال اپ منتری نے ہون کے لابہ پر مختصر تقریر کی۔ اور بعدہٗ مہاشہ رام بلاس جی شرما نے آریہ مسافر کی دہارمکتا بیرتا اور اُن کی جیون چرتر کو بیان کرتے ہوئے اچہی طرح سامعین پر مسافر مرحوم کے کارناموں کو پرگٹ کیا۔ آخیر پر لیکہرام میموریل فنڈ کے چندہ کی فہرست کہولی گئی۔ بلعموم اوسی وقت لکہا گیا۔ سات آٹہہ روپیہ ہو جانے پر آریہ پرتی ندہی سبہا کے دفتر میں بہیجدئے جاویں گے۔ (۲) شریمان سوامی نتیا نند جی کی تجویز کے مطابق یہاں کے دو تہائی آریہ مہاشیوں نے (جو کہ وکلا کے محرر ہیں جنکے نام لکہنے کی ضرورت نہیں) ایک ایک پیسہ روز گوروکل میں دینا سویکار کیا ہے۔ اور یہہ مقصد میں نے ایک پیسہ تک کا سوال اپنی فنڈ کے لئے کرنیکا پرن کیا ہے۔ یہہ کام ۹ مارچ سے شروع کیا ہے اور ابتک جاری رکہنا چاہتے ہیں۔ اگر اور صاحبان بہی اسپر کار کام کریں تو بہت جلد گوروکل کیلئے ایک معقول رقم جمع ہو سکتی ہے۔ (۳) ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء یعنی ہولی کے دن بوقت شام لالہ شیو دیال کے یہاں ہون ہوا۔ اسکے بعد ایشور پرارتہنا۔ استری اُنتی وغیرہ پر بہجن ہوئے آریہ جنوں کا ستکار مٹہائی سے کیا گیا۔ اس اوسر پر لالہ صاحب نے ۲ اناتہالہ بریلی کو اور ۲ گوروکل فنڈ کو دان دئے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مراسلات

(ایڈیٹر مراسلہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔)

اخبار تحفہ سرحد بنوں
اور
دلیل تائید گوشت خوری

ہمارا خیال تھا کہ جیسے اخبار تحفہ سرحد کے منیجر صاحب لوگوں کی نظروں میں ہر دلعزیز بنے ہوئے ہیں۔ ویسے ہی اُن کا پرچہ بھی کم از کم ظاہر طور پر ہر دلعزیزی سے کام کرتا ہوا ہر قوم و ملت کے لوگوں کی پسند خاطر ہوگا۔ لیکن سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پرچہ مذکور نے جنم لیتے ہی عیسائیت کی بو پھیلانی شروع کردی۔ اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ چھ ہفتہ کی عمر میں ہی ٹپوسٹریاں مارنی شروع کردیں اور اپنے سے باہر ہوگیا۔ اس کا پہلا حملہ اہل ہنود پر ہوا۔ جس سے کہ بیچارے ہندوؤں کی سخت دل آزاری ہوئی۔ اب ہم منتظر ہیں کہ پرچہ مذکور کب اپنے مواد فاسد کو اہل اسلام کی طرف پھینک کر اپنی سچی عیسائیت کا ثبوت دیتا ہے۔ اگر ویسا نہ ہوا تو ہم اس کو شغال بجوم کی پدوی دینے کے لئے طیار رہیں۔

یکم مارچ کے پرچہ کے ایڈیٹوریل نوٹ میں گوشت خوری کی تائید میں لائق فائق ایڈیٹر نے اپنی تمام سرمایہ لیاقت کا خاتمہ ایک ہی دلیل میں کردیا۔ اور وہ دلیل بڑی دور سے لاکر اپنی ساری دماغی طاقت کو نچوڑ ڈالا۔ عیسائیت کا گھمنڈ میں آکر اسپ قلم کو دلیل بازی کے میدان میں ایسا سرپٹ چھوڑا کہ سر نیچے اور ٹانگیں اوپر ہوگئیں۔ دماغ میں ایسی ضرب شدید آئی کہ سمت بھی ماری گئی۔ اور اصلیت بھی بھول گئی۔ لیجئے تحفہ سرحد کے عقلمند ایڈیٹر کی دلیل اور مثال بھی سن لیجئے۔ (گو تمام عبارت کا درج کرنا ناحق اخبار کے کالم کا سیاہ کرنا ہے لیکن پھر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین اخبار کے ملاحظہ کی خاطر تھوڑی سی عبارت لفظ بلفظ درج کیجاوے۔) ایڈیٹر یوں رقمطراز ہے کہ " ایک بیل تمام زندگی ہر کسی چراگاہ میں چھوڑ کر پالا جاتا ہے تا وقتیکہ کافی بڑا اور موٹا ہو جاتا ہے۔ اور اُس کو کبھی نہیں مارا جاتا۔ نہ اُس سے مشقت کرائی جاتی ہے۔ اور خوراک بدستور کثرت سے دیجاتی ہے۔ آخر کو عالم شباب میں جب اُس کو صرف ایک چھری سے مارا جاوے اور بلامحسوس کرنے ایک منٹ کی تکلیف کے نیست ہو جاوے۔" آگے ایڈیٹر صاحب مہتر کی گاڑی کے اُس بیل کا ذکر کرتا ہے۔ جو ان کے ہاتھ سے بے رحمی سے ستایا جانے کے علاوہ گالیاں اور مار بھی کھاتا ہے۔ اور پنجالی کی رگڑ اور گھسیٹ اور کم خوراک سے جو اس کو تکلیف پہنچتی ہے ایڈیٹر اس کو محسوس کرتا ہوا چلا کر پکارتا ہے کہ " اے منصف مزاج ناظرین! بتاؤ کہ تم کون سے بننے چاہتے ہو۔ اور ان میں سے کون اچھے ہیں!" — اب ہم بھی تحفہ سرحد کے باریک بین اور دور کی سوچنے والے سمجھدار ایڈیٹر کی خاطر خصوصاً اور ناظرین اخبار کیلئے عموماً ایک سوالی تمثیل پیش کرتے ہیں۔ جس سے کہ ہمارا اور ایڈیٹر صاحب کا سارا مطلب اچھی طرح کھل جاوے۔ — جناب تحفہ سرحد کے ایڈیٹر صاحب فرض کرو کہ ایک عیسائی نے کسی جنٹلمین کی پتلونیں چرائیں جس سے کہ عدالت نے اسکو جیلخانہ میں بھیجدیا۔ اور حکم دیا کہ اسکو دوسرے قیدیوں کی نسبت آرام رکھا جاوے۔ اس کو مشقت نہ کرائی جاوے۔ اور خوراک بدستور بکثرت دی جاوے۔ جس سے کہ وہ بھلا مانس موٹا اور تازہ بنا رہے۔ اور پھر اُس کو ایک چھری سے مارا جاوے۔ اور بلامحسوس کرنے ایک منٹ کی تکلیف کے نیست ہو جاوے۔ ایک اور دوسرا عیسائی ہے جس نے کسی شریف عورت کیساتھ بد فعلی اور بدکاری کی۔ یا اور کوئی ناگفتنی اور بیہودہ حرکت کی جس سے کہ عدالت نے حکم دیا کہ اس کو ہتھکڑی اور جولان سے قابو رکھا جاوے اور دو من کی چکی سے ہر روز ڈیڑھ من چنے دلائے جاویں۔ دو گھنٹے بجائے بیل کے اس کو کوڑیلی کا ٹھا (مہتر کی گاڑی) کے آگے جوتا جایا کرے۔ اب جیلخانہ کا داروغہ ایسا ہی اُس پر اس طرح کا ظلم کرتا ہے۔ خوراک بہت تھوڑی دیتا ہے۔ بجائے ڈیڑھ من چنوں کے تین من دلواتا ہے۔ دو من پتھر کی چکی کے بجائے چار من کی چکی پر اُس کو بٹھاتا ہے۔ تین گھنٹے کام لینے کے بجائے پانچ گھنٹے کام لیتا ہے۔ میلے کی گاڑی کا بھنگی بجائے دو گھنٹوں کے تین گھنٹے اس کو جوتتا ہے۔ اور اُس کے چوتڑوں پر خوب دور سے ڈنڈا لگاتا ہے۔ اور علاوہ بے رحمی سے ستایا جانیکے بیچارہ گالیاں اور مار بھی کھاتا ہے۔ ہتھکڑی اور جولان کی رگڑ اور گھسیٹ سے بیچارہ کے زخم ہو جاتے ہیں۔ بدن کی ہڈیاں باہر نکلی ہوئی معلوم دیتی ہیں۔ پس اے "تحفہ سرحد کے ایڈیٹر" بتاؤ کہ تم کون سے بننے چاہتے ہو۔ اور ان میں سے کون اچھے ہیں" اے منصف مزاج اخبار آپ سے ہمیں بھی انصاف کی اُمید ہے۔ — آگے چلکر ہوشمند ایڈیٹر اس طرح لکھتا ہے۔ کہ " جب ہم جانوروں کے لئے ذبح کرنا بند کردیویں تو اُس میں احتمال ہے کہ ہم وہ تکلیف جو کہ زندہ جانوروں کو پہونچائی جاتی ہے بھول جاویں" قربان اس منطق دانی کے اور بلیہار اس دور اندیشی اور فہم کے۔

"اندہے کو اندہیرے میں بہت دور کی سوجھی"
اگر ذرا بہی سوچ اور سمجھ سے کام لیا جاتا۔ تو کیا اچھا ہوتا۔ لیکن عقل کو کام میں لانا تو حضرت اڈیٹر کے مذہب میں ناروا اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس لئے جو کچھ واہی تباہی دل میں آیا لکھ مارا اور اخبار کے کالم پُر کردئے۔ اڈیٹر صاحب تہوڑی دیر کے لئے ایشور کو حاضر ناظر سمجھ اور ہوش کے ناخن اُتر واکر جواب دیجئے۔ کہ اگر کوئی شامت اعمال سے اپنے کرموں کا پہل بھگت رہا ہے۔ اور کوئی گوشت خور بہیڑیا سیرت اُس کو تکلیف دیتا اور اُس پر جور و ستم کرتا ہے۔ تو کیا انسانیت اور رحم اسی کا نام ہے۔ کہ اُس کو ذبح کرکے جنت کردیا جاوے۔ اگر آپ واقعی اُن کی تکلیف کو محسوس کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہے تو اُس کا علاج یہی ہے کہ گوشت سے پرہیز کیا جاوے۔ کیونکہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جانوروں پر جسقدر ظلم ہوتا ہے۔ یا جسقدر جانور ستائے جاتے ہیں۔ تمام کے تمام گوشت خوروں کے ہاتھوں سے اسی طرح جو انسان اپنے مندکرموں کا پہل بہوگتے ہیں۔ تو کیا اُن کو تکلیف سے بچانے یا اُن پر رحم کرنے کا صرف یہی اوپاؤ اور نسخہ ہے کہ ذبح کرکے تناول فرمائے جاویں۔ (ع)

"ہمیں عقل و دانش بباید گریست"

اڈیٹر صاحب اگر گوش ہوش سے سُنیں تو ہم آپ کو اور بہی کچھ بتا دیتے ہیں۔ اور وہ یہہ کہ دفتر کے ہیڈ کلارک کا کام یا فرض اپنے ماتحتوں سے مناسب اور جایز خدمات اور کام لینے کا ہے نہ کہ اُن کو چھری سے ہلاک کرکے گلے سے نیچے اُتار جانا۔ اور اسیطرح جو لوگ بیلوں گھوڑوں یا دیگر جانوروں سے مناسب اور جایز کام اور خدمات لینے کے اُن کے گوشت سے اپنا پیٹ بہرتے یا اُن سے زیادہ کام لیتے ہوئے اُن پر بے رحمی اور ظلم کا برتاؤ کرتے ہیں۔ وہ سخت پاپی اور گنہگار ہیں۔

ایک شخص نے کیا سچ کہا ہے۔ کہ "این سینہ گنجینۂ اسرار الٰہی را گورِ حیوانات ساختن۔ بعید از انسانیت است" اور شاید آپ نہیں جانتے ہوں گے کہ ہندوؤں (آریوں) کے ہر ایک شاستر میں جابجا یہی مبارک ارشاد پایا جاتا ہے۔ کہ "اہنسا پرمو دہرما" یعنے اس سے بڑہ کر کوئی دہرم نہیں کہ کسی جاندار کو تکلیف نہ دی جاوے۔ اخیر میں بادب التماس ہے کہ آیندہ جب کبھی آپ کے دماغ سے دلیلیں اوترنے لگیں تو بجائے اس کے کہ واہی تباہی لکھ کر اپنی لیاقت کا پول کھولنے اور دوسروں کی دل آزاری کا موجب بنیں۔ بہتر ہوگا کہ پہلے خود بہی وچار کرلیا کریں۔—

ایشور وہ دن جلد لادیں کہ تمام منشیہ گوشت سے متنفر ہوکر تمام جانداروں سے مناسب اور جایز کام اور خدمات لیتے ہوئے پرماتما کے ہر ایک مبارک ارشاد کی تعمیل کریں جس کا ذکر وید مقدس میں اس طرح سے ہے۔ کہ **تمام جانداروں کو متر ورشٹی سے دیکھو۔ داتھ**

گورو پیارا۔ ازبنوں

مادہو رام پوانگ کن ہوشیارپور کے سوالوں کے جوابات

سرو شکتیمان ایشور کو دہنباد کہہ کر اور اُس سے پرتہنا کرتے ہوئے برہوان مانگ کر لالہ مادہو رام ہوشیارپوری کے سوالات مشتہرہ کا جواب لکھنا شروع کرتا ہوں۔ آشا ہے کہ ناظرین غور سے جوابات کو پڑہکر لابھ اوٹہاویں گے۔ قبل اس کے کہ میں سوالات کا جواب دوں۔ مناسب سمجھتا ہوں کہ سایل کو دلی منشا کا بہی کسیقدر اظہار کردوں جو اسکے سوالات کی عبارت کے اندر آچکی ہے۔—

سایل ہندو مہاراج عام پوراننگ لوگوں سے آریہ لوگوں کی تصدیق کرانے پر مصر ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ جو لوگ جو آریوں میں شامل ہوکر آریوں سے بہت سے فوائد اُٹہا رہے ہیں اور نہ اُٹہا ویں۔ سایل بظاہر ہندوؤں کی اولاد کا دشمن معلوم ہوتا ہے۔ شاید ظاہر وہ قوم کے اندر ہو۔ مگر باطن ضرور اُس کا کچھہ اور ہے .... آریہ لوگوں کی ہرروز یہی شکایت ہے کہ ہندوؤں کا اتحاد ہمارے دہرم کا دشمن ہے۔ مگر خوب سایل خود ہندوؤں کو اکساتا ہے۔ کہ وہ آریوں سے بے تعلق ہوجاویں۔ آریوں کو یہہ عمل مبارک ہوگا۔ کیونکہ وہ بذات خود آریہ برادری قایم کرنے کی فکر میں غلطان ہیں۔ مگر نہ معلوم یہہ ہندو کہلانے والے اس عمل سے کیا فایدہ اوٹہاویں گے۔ بخیال دوم۔ اگر سایل نے سادہ دلی اور کم عقلی سے یا کسی اور دشمن قوم کی اوکساوٹ سے کام لیکر یہہ اشتہار طبع کرایا ہے تو ہم سایل کو سمجھا دیتے ہیں کہ صاحب ہندو نہ کوئی دہرم ہے اور نہ ہندو کوئی قوم ہے نہ کسی خاص خیال یا عقیدہ پر لفظ ہندو کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ جاہل اور کم ہمت لوگوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے اور بیگانے کی تمیز نہیں کرسکتے عقلمند وہ ہے جو حقیقت اور اصلیت سے واقف ہوکر اپنا بیگانہ پہچان سکے۔ کسی اہل مُلک یا کسی اہل فرقہ نے اصلاح کے لفظی معنے نہ جانے تہے۔ آریوں نے اُس کی جڑ معلوم کرلی اور اپنا اصول مقرر کیا کہ ست کے گرہن کرنے اور اَست کے چہوڑنے میں ہمیشہ طیار رہنا چاہئے۔—

یہہ فخر کیا صرف اُن آریوں کو ہے جو سوامی دیانند کے ستیارتھ پرکاش کے قائل اور آریہ سماج کے ہی ممبر ہیں۔ نہیں ہم فخر اُس وقت ہر شخص کو حاصل ہے جس وقت وہ اپنے آریوں سے اتحاد و علاقہ رکہتا ہے۔ سرین۔ بیجا ہی کا نتیجہ سمجھا ہیں آریوں کے پیش خوردہ خوار ہیں۔ ہندو بہولے پن سے کہلانے والا شخص

غیر اقوام سے اپنا ایمان اپنی عزت اپنا مال اسیوقت
محفوظ سمجھ سکتا ہے جس وقت قدرتاً اس کا
آریہ سماجوں سے تعلق اور واسطہ ہو ورنہ خیر
بالخیر۔ کیا ہندوؤں کو معلوم نہیں کہ آریوں کے
موجودہ اجتماع سے پہلے ان کی کیا حالت تھی۔ کیا
ابھی اور کسیقدر وے اپنے ویدوں سے گئو ہتیا
آدی کے اصول وشمنوں سے نکلے ہوئے سمجھنا
چاہتے ہیں۔ کیا ابھی تھوڑے مسلمان عیسائی ہوئے
ہیں۔ کہ وے پھر سے پُرانوں کا راج لاکر برہمنوں
کے بے اصول اور قانون خود غرضی کے اندر لوگوں
کو لاکر گھبراہٹ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ ——

اگرچہ بالکل یہہ امر صحیح ہے کہ ویدوں کی دوبارہ
روشنی سوامی دیانند جیو نے دنیا میں پھیلا کر خلق
اللہ کا بھلا کر دیا۔ مگر چونکہ (بمصداق ؎
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔ چشمۂ آفتاب را چہ
گناہ) غیر از ہندو بہ سبب نہ ہونے سابقہ تعلق
تاہنوز اس بات کو محسوس نہیں کر سکتے۔ اور تاوقتیکہ
اُن بیچاروں سے آریوں نے اتحاد پیدا نہ کیا۔ وے
محسوس نہ کریں گے۔ اس لئے اتنا تو ہم دعوے سے
ہی کہہ سکتے ہیں کہ آریہ سماج نے ہندو قوم
میں ضرور جان ڈالدی۔ ——

پھر سایل کو سوچنا چاہئے تھا کہ قوم کی جان نکلکر
مردہ جسم سے کیا کام نکلے گا۔ گو ہم ابھی پردہ
اوٹھا کر سسکتی جانوں کو (ہندوؤں کو) بیجان
کرنا نہیں چاہتے تھے۔ مگر یہہ امر بمجبوری سایل
کی تشفی کرنے کو آریہ سدہانت کا گورو پرکاشت
کرتے ہیں۔ ہندو کہلانے والے لوگ کسقدر ہیں
یہہ ایک سوال ہے جس کا جواب یہہ ہے کہ
نہایت قلیل التعداد و کم عقلوں کی۔ یہہ ضرور
ہے کہ مخالف کثیر التعداد و اُن عقلمندوں کو بھی
ہندو کہدیتے ہیں۔ جو ہندو کہلانا سخت نامناسب
سمجھتے ہیں۔ افسوس کہ نہ تو مخالفوں پر غالب و جابر
ہیں۔ کہ ایسے مخالفوں کے وہ منہہ بند کر دیں۔ نہ
آجتک ایسے عقلمندوں نے اُن نااہل لوگوں سے
قطع تعلق ہی کیا ہے۔ کہ تا نوتادہ مخالفوں پر
کامیاب ہوں۔ آج ہندو عورتوں کے پیٹ اور
مسلمان بیرج سے پیدا ہونے والے مسلمانوں میں
شمار ہوتے ہیں۔ جو لوگ اصل قوم کے مرد و عورت
کے سنجوگ سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً ہندو مرد
ہندو عورت وے سب ہی ہندو کہلاتے ہیں۔
اس لئے ہندو قوم کوئی خاص شرف و امتیاز
کی آج حقدار نہیں۔ آج ایشور کے سدہانت گیان
وید کو ماننے والے بھی ہندوؤں میں شمار ہوتے
ہیں۔ اور آپا پنتھی ناستک مت کے ماننے والی
دشمن دہرم ایمان بھی ہندو گنے جاتے ہیں۔
اس لئے ہندو کوئی خاص عقیدہ نہیں۔ کبھی
پورانک جنم پر ذاتوں کا مدار رکھتے ہیں کبھی نہیں
پُرانوں کی برکت سے نیچے سے اوپر جا چڑھتے
ہیں۔ یہہ کلیگ کی داستان ہے۔ ست یگ کی
کتھا نہیں۔ برہمنوں کے گھر تہ کہانیاں بیاہی
جاتی ہیں۔ کھتریوں کے ہاں کہاریاں اور
لوہاریاں بیاہی جاتی ہیں۔ ان کی اولادیں
بدستور برہمن اور کھشتری کہلاتی ہیں۔ اپنے
دیش کی اپنی قوم کی بداخلاقی اپنے آپ سے چھپی
نہیں رہتی۔ مگر ہم بخوف قانون چند تمثیلات
جو ہمارے زیر نظر ہیں پیش کرنیسے بیجا عذر کرتے
ہیں۔ اگر شرم ہے اور ایشور کا خوف ہے تو سایل
کو ایسے سوالات واپس لیکر ایک بار ہندوؤں
سے معافی مانگنی چاہئے۔ ورنہ ہمارے جواب سکے
اغراض دلی کو پورا نہ کریں گے۔ ہم وہی جواب
دیں گے جو ہمارے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی
اس سے کئی برس پہلے دے چکے ہیں۔ جیسے انبار
گندم میں کسیقدر دانوں کے درگندھت ہو جانی
سے ساری گندم کو بودار کہہ دیا جاتا ہے۔ اور
حقیقت میں کچھہ دیر بعد عمدہ گندم بھی بودار
ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بے اصول ہندو جبر گرگے
ساتھہ آریہ قوم کا ملا رہنا۔ آریہ قوم کی عزت
اور حیثیت کو دھبا لگا رہا ہے۔ آریہ سماج ہوشیار ہو
کا چونکہ کوئی خاص مت نہیں۔ بلکہ ان کا وہی
مت ہے۔ جو کل آریہ لوگوں کا۔ اس لئے بحیثیت
ممبر آریہ سماج نامہ نگار جواب دینے پر آمادہ
ہوا ہے۔ امید ہے سایل مہاتما اسپر معترض نہونگے۔

(۱) آریہ سماج کی بنیاد نے ہندو نام کو
مٹا دیا۔ آریہ سماج کا ممبر ہندو نہیں
کہلا سکتا۔ اگر مخالف کہے تو سخت جرم ہے
جس کا تدارک آج تک بلحاظ برادرانہ
نہیں کیا گیا۔ ——

(۲) بنی نوع انسان میں جو وید کی نندا کرنے
والا ویدک مت کا شترو اور اُس کا
پیرو کار نہیں۔ اُس کو ہندو کہہ لو۔ مسلمان
عیسائی یا چمار کہہ لو۔ یہہ آپکے گھر کی بات
ہے۔ ہم اُس کو اناریہ کہیں گے۔ سچ تو یہہ
ہے کہ پاپی وہی ہے جو پاپ کرتا ہے وہ خواہ
اپنا نام میاں بی بی کچھہ رکھہ لے آریہ
وہی ہے جو ویدمت کا ماننے والا۔ ویدوں
کا پیرو کار اور ایشور کا بھگت ہے۔ جیسے
پتت ہو جانے پر آریہ اناریہ بن جاتا ہے
ویسے شدہ ہو کر اناریہ آریہ بن سکتا ہے

(۳) تاوقتیکہ اعتبار اور سلیقہ کے ساتھہ اتحاد
برادرانہ پیدا نہ ہو۔ کوئی اناریہ آریہ
ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر یہہ جاہلانہ سوال
کس کام۔ اگر آپ کا کھان پان ایک ہونے
سے کچھہ اور منشا ہے جیسا کہ اکثر اناریہ
ملیچھوں کا دستور ہے۔ یعنی جھوٹھہ کھانا
یا ناپاک کھانا پکا ہوا ناپاک جگہہ پر کھانا
تو آریوں میں یہہ بالکل متروک ہے۔
بلکہ سخت معیوب ——

(۴) آریوں کو اناریوں پر کسی صورت میں اعتبار
نہیں ہو سکتا۔ کہ وے اپنا دہرم اپنی صحت

...i Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مخالفوں کے حوالہ کریں۔ اس لیے غیر قوم
کے ہاتھ کا پکا ہوا یا اُن کے گھر کا پکا ہوا
کھانا آریہ لوگ نہیں کھا سکتے۔ جیب کا یا
گھڑی کا یا مٹھی میں لیا ہوا یا اپنے استعمال
میں رکھا ہوا پڑا ہوا غیر لوگوں کے بھکانے
یا ساتھ لگ جانے سے آریہ لوگ اپنا کھانا
نہیں پھینک سکتے۔ پھر چھوک تماشا دیکھنا
اور چھوت چھات کو ماننا ایک ہے۔ یہ
یاد رہے کہ قوم اناریہ اور ... ہندو
ویسے ہی آریوں کے مخالف ہیں جیسے کرانی
یا تھرانی۔

(۵) ذات پات سے مراد کثیر التعداد اگر دھڑا
بندیوں سے ہے تو آریہ لوگ اس کے پابند
نہیں۔ اگر چار ورن سے مراد ہے تو آریہ
لوگ بپابندی ورن بوستھا اپنے آریوں
میں رشتہ ناطہ کر سکتے ہیں۔ ہاں حسب
دل پسند اناریوں کی لڑکیاں لے سکتے
ہیں۔ ان کو لڑکیاں دے نہیں سکتے۔
چھینبہ۔ سنار وغیرہ کوئی ورن یا ذات
نہیں۔ یہ پیشے ہیں۔ چھینبہ لوگ شودر رہیں
یا سنار رہتے ہیں اور سنار ویش ہیں۔

(۶) حقہ پینا۔ اولین یہ ایک عیب ہے آریوں
کے لیے جو ٹھہ پھیلانے والا یہ ناپاک عمل
قابل نفرت ہے۔ دوم۔ آریوں کا فرض ہے
کہ اگر وہ حقہ پیویں تو اپنا علیحدہ حقہ رکھیں۔

(۷) آریہ نئے آریوں نے ... ل توہم واضح
طور پر یہاں نہیں سمجھا سکتے جس سے
معترض کو پوری دلجمعی ہو۔ اسلیے ہم آپکو
مصالح دیتے ہیں۔ آپ ستیارتھ
پرکاش کو پڑھ دیکھیں۔ دیگر برادری
بنانے کا آریوں کا خیال اس وقت
اس لیے ہے کہ وے ہندوؤں سے جُدا ہو
کر کے الگ چڑھ ہم کو دریا ... سکیں۔

(۸) سوائے سخت آپتی کال کے جہاں نیوگ
کرنا دھرم ہے کوئی رنڈوا دوبارہ عورت
کے ساتھ جفت اور ہمبستر نہیں ہو سکتا۔
نہ عورت مرد کا ساتھ کر سکتی ہے۔ چہ جائیکہ
بیواہ۔ ہرگز ہرگز بیوہ سے بھی رنڈوا مرد
کنواری لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا۔
اگر کسی شخص نے ایسا کیا ہے تو وہ یا اسکا
ایسا عمل آریہ سدھانت نہیں ہو سکتا۔
آریہ سماج کے ممبر آریہ اس لیے نہیں کہ
کہ وہ آریوں کے عمل پر عامل صادق ہیں
بلکہ صرف اس لیے کہ وے اس سدھانت
کو ست مانتے ہیں۔ صادق عامل ہونے کے
لیے برسوں کی طیاری کی ضرورت ہے۔
سنسکاروں کی درستی مطلوب ہے سو
آریہ لوگوں کی ساری موجودہ کوشش
اسی مطلب کے لیے ہے۔ ورنہ موجودہ آریہ
سماج کے ممبر صادق عامل کہلانے کے
مستحق نہیں۔ نہ ان کو یہ درجہ حاصل
ہے۔ جن کو حاصل ہے آپ اُن پر حرف گیری
کریں۔ وہ خود جواب دیں گے۔

(۹) اس کا جواب یہ ہے کہ کاجل بھری
کوٹھری میں جا کر کوئی آدمی بے داغ
نہیں لوٹ سکتا۔ گندے خیالات والی
گندی رسومات والی۔ گندے سنسکاروں
والی ہندو جاتی میں ملے ہوئے آریہ صادق
عامل بننے کے مدعی نہیں ہو سکتے۔ کاش
کہ وہ اس دھبہ کو دھو ڈالیں۔ باقی
ممبر رہ سکتا ہے۔ اس وقت تک جب تک
کہ آریوں کی کوئی خاص برادری نہیں
بن جاتی۔

(۱۰) آریہ سدھانت کا مخالف ہونے سے آریہ
سماج کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ عمل نہ کرنے
سے سبھاسد نہیں ہو سکتا۔ سبھاسد کے

مراد ان آریوں سے ہے۔ جو آریہ سماج
میں ادھیکاری اور عہدہ دار رہیں اور
آپ کا تابعدار ... بھول ناتھ
فنڈ راہنے ممبر آریہ سماج مکیریاں ...

استدعائے آخیری

عنقریب زور شور سے ویدک تعلیم پھیلانے کا
ویدک سدھانت کے پرچار کا ذمہ اٹھانے
والی آریہ سماج جو کچھ آج تک کر چکی ہے
یا کر رہی ہے یا کرنا چاہتی ہے۔ وہ محض
آریہ سماج سے مخصوص نہیں بلکہ اسکا
فائدہ کسی نہ کسی کو پہنچ رہا ہے
جو لوگ آریہ سماج سے قطع تعلق کرنا
چاہتے ہیں انکی عقل و ہمت قوم کیلئے
گہری خندق کھودنے کا کام دے
رہی ہے جس میں وہ آپ معہ اپنے
ہم قوم لوگوں کے ڈوب مرینگے۔ آریہ سماج
کو یہ عمل نعمت غیر مترقبہ مفت آپکے
ہاتھ سے ملیگی۔ مگر سچ ہے۔ الشور
آریہ سماج اور آریہ بھگتوں پر خوش
ہے۔ یہ پورن کرپا اسیکی ہے جو
ہمارے مخالف بھائیوں کو ایسا خیال
دامنگیر ہوا جس سے ہماری دلی مرادیں
بر آ سکتی تھیں۔

آریہ لوگوں نے اگر اب بھی پالیسی یا کم دلی سے اپنی
حیثیت اور ہمت کو جواب دیدیا اور چپ چاپ مخالفوں
کے اکسانے پر بھی اپنی خواب غفلت سے نہ چونکے تو
بیشک خیر نہیں۔ اب آریہ سماجوں کو کھلے دل آریہ
برادری کے اغراض پر وچار کر کے اپنی آریہ برادری
الگ بنا لینی چاہیے۔ جس سے ان کم عقل اور
کوتہ اندیش ہندوؤں کو اپنی حیثیت ایک بار
معلوم ہو جاوے۔ راقم مذکور۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گروکل اور اس کے مخالف

... صاحبان نے جس سے گروکل کی قائمی
... واسطے ضرورت سمجھ کر اس کی تحریک شروع
... سے طرح طرح کی مخالفتیں ہوئی تھیں
... ان کو ان سب کوئی عوض یا بدلہ
... ایک منٹ کے واسطے مخالف اور شبہ
... قابل دلیل نہیں ہوا سکتی ہے جو
... اور خود غرضی کو بالائے طاق رکھ کر
... ہے کیونکہ ... لیکن گروکل کی
... خاص ... طرف سے کیا رہی ہے اور
... خاص آدمی وہی ہیں جو شروع میں تحریک
... آج تک برابر ٹھٹھا کیاں کر رہے
... اور خاص مخالفت کرنے والے وہی
... ہیں جو کہ سوامی دیانند جی مہاراج کو
... گالیاں دیا کرتے ہیں۔ اور آریہ سماج
... پر وشواس نہیں رکھتے۔ بلکہ ویدوں
... کرانا یا ارتھ تبدیل کرنا بتلاتے
... کے واسطے ان کے پاس اور کوئی دلیل
... اور بحث نہیں ہے۔ یہ لوگ شروع شروع
... کہ آریہ سماجوں کی قائمی پر طرح طرح
... مخالفت کرتے تھے ویسے ہی آج کل گروکل
... طرح طرح کی مخالفت کر رہے ہیں۔
... مخالفت کرنے والوں کو ابھی آریہ سماج
... کاموں کا پتہ نہیں لگا ہے کہ اس کا سبب
... جو ... کا برپا ہوا تحریک ہے۔ ایسی
... سے کام کرنے باقی ہیں جو سچے دیش
... اور دھرم ویروں کے پیدا ہونے سے
... تحریک ہو کر مہاتما جی کو پا اور آریہ
... کے پیدا رہنے سے پرورش پاتے رہینگے

اگر آپ صاحبان نے کسی فرقہ یا قوم کے لیڈر یا اخبار کی اشاعت بڑھانے کا یا خود غرض لوگوں کو خوش کرنے کا یا ٹکے کمانے کا یہہ ہی ایک عمدہ طریقہ تسلیم کیا ہے تو فبہا۔ مبارک ہو۔ اگر ذرا تھوڑی دیر کے واسطے تعصب اور خود غرضی کی عینک کو اتار کر ذرا غور سے ملک اور قوم کی حالت کو دیکھو گے تو یہہ پتہ لگیگا کہ ملک اور قوم کس زور و شور سے ادبار میں جا رہا ہے۔ کہ موجودہ طریقہ تعلیم عموماً ملکوں کے لیے ترقی اور آنند دلانے تک نہیں پہونچا سکتا۔ ملکی اور قومی خیر خواہوں نے بخوبی محسوس کر لیا ہے کہ موجودہ تعلیم سے ہمارے آدیش کا ہی پتہ نہیں لگتا۔ بلکہ آدیش ہمارے سے چھوٹتا چلا جاتا ہے۔ بلا کسی آدیش کے ہم ہرگز ہرگز ترقی نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہم کسی گری ہوئی قوم یا مذہب کو اُنت کر سکتے ہیں۔ بڑے بڑے راجہ مہاراجہ اور سیٹھ ساہوکار اور گریجویٹ یا اجتہادین ہند و صاحبان موجودہ طریقہ تعلیم پر سخت نالاں اور پچھتا رہے ہیں۔ کیونکہ جن بڑے بڑے آدمیوں نے اپنی سنتان کو اعلےٰ درجہ کی ڈگری دلائی تھی اور ان کو امید تھی کہ تعلیم پا کر سچے دیش ہتیشی بنیں گے۔ اُس کی جگہہ یہہ ہوا کہ وہ صرف اپنے کمانے پینے کے اور کچھہ آدیش ہی نہیں سمجھتے کہ جس سے دیش اور قوم کی بڑی بھاری ہانی ہوئی ہے۔ اور وہ امیدیں سب خاک میں ملتی چلی جا رہی ہیں راجہ مہاراجہ صاحبان کا بلا وید کی تعلیم کے جو کچھہ حال ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ ذرا رحم کرو بہت کچھہ دکھہ اٹھا چکے ہیں۔ اور بچ سرشت چلے کا ... چور۔ غلام کا خطاب قوم کو ہمیشہ کے واسطے دلا کر داغ اور روسیاہی لگا چکے ہیں۔ لیکن اب تو ہماری اور مہربان ملک میں دکھلا یہہ دام اتنا لیا کا زمانہ ہے اور

یہہ وقت مہاتما کی یہاں وہاں سے تمہاری واسطے دیا ہے کہ اپنی اشٹ اور انشٹ کی پہچان کرو پاتر اور کوپاتر کو پہچانو۔ اودیش کو سمبھالو۔ دوسری قوموں کی طرف نگاہ ڈالو کہ وہ کس جہان اودیش کو لیکر کام کر رہے ہیں۔ آیا کہ ان کی طرح ڈانوا ڈول اندھیر کوٹھری میں ٹکریں مارتے پھر رہے ہیں۔ ہندو قوم کو ایک مت اور ایک اودیش کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ اور ہندو قوم کا اگر کوئی اودیش یا مت ہے اور جس کے ذریعہ سے کہ ہم اُنت ہو سکتے ہیں تو وہ ویدک دھرم یا ویدک تعلیم ہی ہو سکتا ہے ورنہ ہندو قوم قوم کہلانے کے قابل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ہندو قوم اپنی اس موجودہ حالت میں بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ آج تک جو ہندو قوم اپنی ٹوٹی پھوٹی حالت میں موجود ہے۔ اس کے بھی بہت سے سبب ہیں کہ جس سے یہہ ہندو قوم برائے نام دکھان تو موجود ہے لیکن اس وقت جو کام آریہ سنتان اور ویدک دھرم کو نیست و نابود کرنے کے لیے ہو رہا ہے وہ یقین ہے کہ بہت جلد ایک ایسی طاقت پکڑنے والا ہے کہ پھر اس قوم کا سمبھلنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ اور یہہ کام موجودہ طریقہ تعلیم کے ذریعہ سے ہو رہا ہے کہ جس کی بابت قوم کے اندر خاص خاص آدمی وچار کرنے والے ہیں۔ اگرچہ جا بجا کے موجودہ قومی سکول اور کالج بھی کچھہ کر رہے ہیں۔ لیکن قومی منتظم صاحبان یونیورسٹی کے گھوڑا ئیں کے سامنے عاجز ہیں اور وہ سچ سچ کہنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں کہ ہم اس سے زیادہ اور اب کچھہ نہیں کر سکتے۔ ہم لاچار ہیں۔ پس تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ ہم کو ایک خالص ویدک مومنٹ کی سخت ضرورت ہے کہ جس کے واسطے سچے دیش ہتیشی اور عمدہ تعلیم یافتہ جا بجا فکر اور غور میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ جس

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تعلیم کا ہم کو بہروسہ تہا وہ ہمارے اُدیشوں کو پورا کرنے والی نہیں نکلی۔ بلکہ بہت کچہہ برخلاف بن نکلی اس لئے ہماری بہت کچہہ طاقت نسپہل نہیں ضایع ہوئی۔ لیکن اب پنجاب کی تمام آریہ سماجوں نے دلیش کی دشا کو سوچتے ہوئے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ دلیش اور قوم کے سدہار کیواسطے بجز گوروکل اور ویدک تعلیم کے کوئی طریقہ ہمارا اشٹ اور پاتر نہیں ہے اور بلا ویدک تعلیم کے ہم اور ہماری سنتان کے واسطے کوئی ایسا صاف اور خلاصہ راستہ نہیں ہے کہ جسپر چلکر ہم اپنی منزل مقصود تک پہونچ سکیں۔ اور گوروکل کی مومنٹ ویدک تعلیم کا ذریعہ ہوگا۔ موجودہ سامان جو کچہہ کہ اس کے چلانے کے واسطے مہیا ہو سکیں گے بہت عمدگی سے جاری کئے جاویں گے۔ خود غرض اور ٹلکہ دہرمی دیکہتے رہیں گے اور جسقدر یہہ شور ہے سب تہوڑی ہی دور چلکر ختم ہو جاوے گا ✤

میلہ کٹاکش

چونکہ میلہ کٹاکش نزدیک آرہا ہے۔ اس لئے منتری آریہ پرتی ندہی سبہا کی سیوا میں نویدن ہے کہ گیہ اُپدیشکوں کا براے پرچار انتظام کریں۔ نیز منتری آریہ سماج پنڈ دادنخاں وبہیرہ و دیگر مفصل کی سماجوں کے سبہاسدان کو اچت ہے کہ انتظام پرچار میں یتہا شکتی سعی کریں۔ سماج ہذا بہی گو کمزور ہے تاہم ہر طرح سے مدد کرنے کو طیار ہے۔ امسال سُنا جاتا ہے کہ سالانہ جلسہ سناتن مہامنڈل کٹاکش جی پر ہی شاید منعقد ہوگا اس لئے اچہے لایق اُپدیشکوں کا آنا ضروری ہے۔

آریہ دہرم کا سیوک

(لکہمی داس دت پردہان آریہ سماج دند وٹ)

ضروری اطلاع

شرمتی آریہ پرتی ندہی سبہا پشچم اوتر دیش کی مجوزہ ویدک پاٹہ شالا ڈیپوٹیشن پہلی اپریل سنہ ۱۹۱۰ء سے اپنا کام جبلپور کے ضلع سے شروع کریگا اور آخیر سال تک برابر کام جاری رہیگا۔ قریب قریب سارے پراونس میں دورہ کریگا۔ سماجوں سماجک پرشوں نیز آریہ سماج کے سبہا سدوں کو اُچت ہے کہ وے پر تہم ہی سے ڈیپوٹیشن کی کامیابی کا پربندہ کر دیویں تاکہ ڈیپوٹیشن کو زیادہ پیسہ نہ خرچ کرنا پڑے۔ اگر سب آریہ پرش اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کریں گے تو آخیر سال تک بیس ہزار روپیہ کا جمع ہو جانا کچہہ مشکل نہیں ہے۔ ایسا پربندہ کیا گیا ہے کہ ڈیپوٹیشن کے ساتہہ علاوہ پرتشٹہت پرشوں اور اُپدیشکوں کے سکندرآباد کی بہجن منڈلی بہی ہو۔ جس سے نہ صرف ڈیپوٹیشن کی غرض پوری ہوگی۔ بلکہ ویدک دہرم کا پرچار بہی بہلی بہانتی ہوگا۔

راقم۔ نراین پرشاد سکرٹری سبہا مذکور

تجویز واسطے جلدی واپس بُلانے لالہ منشی رام صاحب جگیاسو جلندہر پنجاب کو

نمستے۔ اے میرے بہراتری گنوں عرصہ پانچ ماہ کا ہوا میں نے گوروکل سکیم کا مطالعہ کیا تب ہی سے میں جگدیشور پرماتما سے یہہ ہی پرارتہنا کرتا رہتا ہوں کہ لالہ صاحب کو اپنے پرن کو پورا کرنے میں جلدی کامیابی حاصل ہو۔ مگر اب چونکہ سفر کرنے اور خوراک کا حسب خواہش نہ ملنے کے اُن کی طبیعت علیل رہتی ہے یہاں سے روپیہ پورا ہونیکے سبب اُن کو ناچار ہمارے درمیان کو آنا لازمی ہوا۔ جیسا کہ مہکو ست دہرم پرچارک کے پڑہنے سے معلوم ہوا۔ اور ساتہہ ہی اُن کی اپیل پڑہکر میری آنکہوں سے زار زار آنسو برسنے شروع ہو گئے۔ کیا کروں میں ایک غریب آدمی ہوں۔ ایسی پُوشا رکہنی کی کچہہ مقدور نہیں کر سکتا جس کے واسطے میں آپ کی خدمت میں نویدن کرتا ہوں۔ اگر آپ سب آریہ بہائی پنجاب اور ہند کے رہنے والے صرف ۲۰ مارچ بروز اتوار جو کہ ہمارے اہلکاروں کے لئے فرصت کا دن ہوتا ہے اپنے اپنے سماجک مندروں میں جمع ہوکر لازمی سمجہکر دو قسم کہا کر آریہ بہائی صرف چار آنہ واسطے گوروکل کے بہینٹ کر دیجئے۔ اور ان اس دن کہانا تناول فرما دیں۔ اس کی میں اُمید کرتا ہوں اور مجہے کامل یقین ہے کہ ایک ہی مقول رقم واسطے پورا کرنے تیس ہزار روپیہ اور لالہ صاحب لالہ منشی رام جی جگیاسو جی واپس بُلانے پنجاب کو ہو جاویگی۔ جنہوں نے اپنے تمام لوازمات کو ترک کرکے اور اپنے لخت جگروں سے علیحدہ ہوکر بشہر گاؤں بگاؤں گہومکر رقم یعنی روپیہ کو پورا کرنے بعدہ گہر میں پاؤں ڈالنے کا پرن کیا ہوا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں آپ سب بہائی لوگ اس کو ضرور بالضرور غور فرما کر پورا کرنا منظور فرماویں اور یقین ہے کہ کسی کو بہی یہہ تجویز ناگوار نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی کسی کو یہہ تہوڑی سی رقم دینے میں تکلیف ہوگی۔ تب اس کو پورا کرنے کے بعد آریہ بہائی چُپ نہ ہو جاویں۔ بہکشا مانگنے کے لئے برابر کوشش کئے جاویں۔ جیسا کہ آج کل کر رہے ہیں۔ کیونکہ تیس ہزار کے سوائے ابہی روپئے کی بڑی ضرورت ہے۔

راقم (ایک آریہ بہائی)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہارات

ضرورت

ایک کنیا جس کی عمر تقریباً ۱۴ سے ۱۵ سال کی ہے۔ ذات اگروال ویش میں سے ہے۔ اُس کے واسطے لڑکے بر کی ضرورت ہے جس کی عمر ۲۰ سال سے ۲۴ سال تک ہو۔ گوت سنگل نہ ہو۔ مفصل حالات مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت ہو سکتے ہیں۔
المشتہر امراؤ سنگھ چوڑا بازار فیروزپور ہے۔

ضروری نوٹس

فرقہ اردڑ بنس کے جملہ تعلیم یافتہ و شریف وید کے دھرم کے حامیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ اس سبھا کی زیر نگرانی ایک جماعت برائے امداد و نسبت ناطہ ... کھول گیا ہے جس کے ذریعہ سے حسب دلخواہ کنیا کے لئے بر اور بر کے لئے کنیا تلاش ہو سکتی ہے۔ مفصل قواعد وغیرہ و فارم براے اندراج نام اور ٹکٹ آنے پر المشتہر سے مل سکتے ہیں۔
المشتہر ... اسسٹنٹ سکریٹری اروڑبنس ... سبھا فیروزپور شہر پنجاب

ضرورت

کنیا کے باپ کی ذات سیٹھ کھتری۔ کنیا کے ناناکے ... ذات کھتری۔ کنیا کے پتا کے ... کی ... کنیا کی نانا کے ناکے ... کھتری۔ بر کی عمر ۱۸ اور ۲۱ برس کے درمیان ہو۔ گذارہ کی صورت معقول ہو۔ بواہ ویدک ریتی سے ہوگا۔

المشتہر

جیٹھو لال منتری آریہ سماج جہانگیر ...

بواہ کی ضرورت

کھتری زات قوم کھتری کپور رہتا ... باشندہ ... عمر تقریباً ۲۳ سال خواندہ ملازم بعہدہ سکول ماسٹری پلٹن نمبر ۵ مشاہرہ ۵۰ ماہوار اور بڑا بھائی اسی پلٹن میں کلرک و دفتر کوارٹر ماسٹر مشاہرہ للعہ ماہوار ہے۔ میں خود کسی کھتری کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں جس کی عمر کہ مناسب ہو۔ مزید حالات پتہ ذیل سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

المشتہر

بھگوان داس کپور سکول ماسٹر پلٹن ۵ بنوں۔

بواہ کی ضرورت

میرے ایک دوست ذات کھتری ... ساکن راہوں ضلع جلندھر عمر تقریباً ۳۰ سال سب انسپکٹر ... ملازم بعہدہ ... مشاہرہ ۵۰ ماہوار ہیں۔ ... ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ ... بپتہ ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔

المشتہر

... ریلوے سٹیشن کوٹری سندھ۔

دمہ کا کامل علاج

بھودیا ... مرض دمہ ... شفا ... جو ... ان کے علاج سے اپنے مریضوں کو کہ جن کو یہ مرض ... تھا یا ... خاندانی ... تھا آرام ہوا ہے۔ ان کے علاج سے شفایاب ہو جانیکے بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا۔ ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں۔ جو مریض اتوار کو بارہ بجے سے دو بجے تک ان کے پاس جاتے ہیں اُن کا علاج مفت کرتے ہیں۔ اور ادویات مفت دیتے ہیں۔ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانے والے مریضوں سے کچھ خرچ و اشاعت اشتہارات و ٹکٹ وغیرہ لیا جاتا ہے۔

اشتہار کتب

وشیشک درشن۔ پنڈت دیودت جی کانپور نواسی کرت سنسکرت ... اور بھاشا ٹیکا۔ قیمت (عہ)
... گرنتھ۔ ... ٹیکا ... قیمت فی جلد ... (عہ)
جمبہ ساگر۔ ... گوروشری جانبہ جی مہاراج کی ... اور ... کا ... بھاشا ٹیکا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
سودھگ ... ۳ ... ۳ ... چار ۱۲ ... ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ عہ ... تفسیر ... عہ ... وغیرہ پستکیں ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہیں۔
المشتہر کندن لال خزانچی دہلی ... کمپنی دہلی

... یعنی دماغی طاقت کی دوائی

یہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایک بہانتا ... دماغ والوں کے ذہن طلبا کے لئے از حد مفید ثابت ہوتی ہے۔ جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے۔ ایک پڑیہ کے واسطے ایک روپیہ جو عرصہ ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔

... یعنی دھاتو پشٹی کی دوائی۔

یہ دوائی جریان منی اور احتلام و سوزاک کیلئے از حد مفید ہے۔ ایک ماہ میں چار دفعہ استعمال کرنے سے ... ان بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑتی ہے۔ ایک ... کی پڑیہ ...
المشتہر ... بازار لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہون سامگری

نہایت خوشبو دار سم اکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شرمان اپنے ورپنڈت بھیم سین کی شکشا کے انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل سے چوگن نرخ سے مہنگی نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی اور خوشبودار اور زیادہ دیرپا ہے۔ نرخ ۵ سیر ۵ روپیہ کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندھت دھوپ نرخ ... روپیہ کے بند پیکٹوں بند ملتا ہے۔ چند سوکس کا ... یہ لاثانی دوائی ہے۔ زوال شدہ طاقتوں و حفظان صحت کے برخلاف نامناسب ہے اعتدالیوں پر فی العور بازو ہوتی ہے۔ تقویت باہ و دماغ۔ معدہ جگر گردہ ... اس کے خاص اصول ہیں ... خوف اور بے چینی خوابی۔ احتلام ... چہرہ کی زردی۔ بلغم کا رفع کرنا اس کا ... ہے اعلیٰ درجہ کی مفرح ... قیمت فی بکس ۲۱ ... روز کی خوراک ہے (عہ) ...

... تجربہ ... کہنہ ... کو کالا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۳۰ روز کے لئے (عہ) ... انجن ... بصر ... لاعلاج ... پانی جانا۔ خارش ... پڑوال۔ جملہ امراض آنکھ کے لئے مفید ہے۔ ایک تولہ (عہ) ... دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔

المشتہر ... بنارسی ... شہر راولپنڈی

ایسی اعلیٰ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروشوں اور تمام خریداروں کو مژدہ

گورکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندھی

پنجاب ضخامت ۴۰۵ بڑی تقطیع کے صفحو نکلی ہے۔ قیمت غیر مجلد کتاب کی عہ اور مجلد کی ۱۲ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ہر فی جلد کمیشن دیا جاتا ہے۔

جالندھر میں مطبع ستدھرم پرچارک

کرنال میں لالہ آتما رام آریہ سبھاسد

لاہور میں لالہ ستیا رام سوداگر

کتب انارکلی کے پتہ سے کتاب مذکور مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

المشتہر

آتما رام سبھا آریہ سماج کرنال

ایک استاد کی ضرورت

اینگلو سنسکرت سکول جلال پور جٹاں کے لئے ایک ورنیکلر مڈل پاس استاد کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری ڈیپارٹمنٹ کو انگریزی کے سوا باقی سب مضامین پڑھا سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ لالہ سندر داس نگر ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول جلال پور جٹاں کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت

میرا ایک پنجابی کھتری عمر تخمینا ۲۲ سال لائق ... اور ... روپیہ ماہوار کسی ایسی لڑکی کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو از قوم پنجابی ہو۔ جس کی عمر ۱۳ و ۱۶ سال کے درمیان ہو۔ مفصل حالات بذریعہ ... دریافت ہو سکتے ہیں۔ **المشتہر** دیال چند اوپ پردھان آریہ سماج ... نگر۔

استاد کی ضرورت

ایک آریہ بھائی کے لڑکوں کو گھر میں تعلیم دینے کے لئے ایک نیک چلن استاد کی ضرورت ہے جس کی دوسری زبان سنسکرت ہو۔ اور انٹرنس یا مڈل تک تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ درخواستیں بنام ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر آویں۔

قطعے شادی بعمدہ بیل بوٹہ اس کارخانہ میں بہت عمدہ چھپتے ہیں۔ درخواستیں بنام مینیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر آنی چاہئیں۔

پانچہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دہند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پہولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال بینائی بڑہجاتی ہے اور عینک کی بہی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑہے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکہی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اوٹہا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بہر کے لئے کافی ہے ۶/ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۱۲/ خالص ممیرہ فی ماشہ ۵ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۱/ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نا نقلی وجعلی سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہئے۔ **المشتہر** میاسنگ مقام بٹالہ

تازہ سندات — ان سے بڑہ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے۔ — تازہ سندات

بوجہہ عدم گنجایش چند صاحبان کو صرف نام نامی معہ درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کے مفید بلکہ اکسیر ہونیکی بابت تصدیق فرمائی ہے مفصل سارٹیفکیٹ درخواست کرنے پر ارسال کئے جاویں گے۔

(۱) **جناب** ڈاکٹر ڈی ایم سانگلے صاحب بہادر ایم بی۔ ایچ۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ انگلینڈ (۲) **جناب** کرنیل ایٹ بیری صاحب بہادر ریاست فرید کوٹ (۳) **جناب** خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب ایل ایم۔ ایس آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۴) **جناب** خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۵) **جناب** رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گہوس ایل ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور و آنریری سرجن گورنر جنرل کشور ہند (۶) **جناب** ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ (۷) **جناب** ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب کول پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۸) **جناب** ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر ریاست نیپال (۹) **جناب** ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دہاواشاہ ریاست حیدرآباد دکن۔ (۱۰) **جناب** ڈاکٹر ریاض الدین صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ نگرانگ سرحد ملک آسام (۱۱) **جناب** ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ایل۔ ایم۔ ایس ڈاکٹر حضور نواب صاحب والئے ریاست بہاولپور۔ (۱۲) **جناب** سری مہاراجہ صاحب چترپال سنگ صاحب بہادر ریاست مجہگوان اودہ (۱۳) **جناب** سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی (۱۴) **جناب** سر مہاراجہ صاحب ریاست گولیر۔ (۱۵) **جناب** سر مہاراجہ صاحب والئے ریاست کشن کوٹ۔ (۱۶) **جناب** خان بہادر نواب محمد حیات خاں صاحب سی۔ ایس۔ آئی ڈویژنل وشن جج قسمت جالندہر شہر (۱۷) **جناب** سردار نہال سنگھ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ۔ (۱۸) **جناب** دیوان اودہو داس صاحب بہادر ریٹائرڈ اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر کشور ہند (۱۹) **جناب** خان بہادر رسالدار محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ افسیر ملٹری پولیس ہزارہ (۲۰) **جناب** بہادر سردار گوپال سنگھ کمانڈنگ افسیر ملٹری پولیس بہاسون ملک برہما

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بہی فرضی ثابت کردے۔ تو اُس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے ۱۳ مارچ ۱۸۹۶ء سے جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاسنگ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

[illegible] مہلک امراض کو جڑ سے [illegible]

[illegible] ایک دوا علاج کم قیمت زود اثر [illegible] ہر دلعزیز ہو رہا ہے بلکہ ہر ایک [illegible]

[illegible] لہذا یہ چند ادویات بطور نمونہ ہدیہ ناظرین ہیں۔ جو قیمت نقد بھیجیے یا وی پی [illegible]

علاج [illegible] ہومیوپیتھک کی چند مجرب ادویات برائے ملاحظہ حسب ذیل ہیں

نامردی کی مجرب دوائی — نامردی کے لئے [illegible] بنایت ہی مفید ہے [illegible]

حب الکلیات [illegible]

مجرب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو۔ آتشک کے باعث کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بادہ وجع المفاصل خارش وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ۲ خورد شیشی (۱)

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ پر ہو گو تا ہوں اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ دو شیشی کلاں (۱۲)

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے۔ ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ شیشی کلاں عہ

رفیق جواناں دافع جریان رقت منی و احتلام سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (۲)

دلپذیر سوزاک ورنہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب کی جلن پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے۔ قیمت دو شیشی خورد ۱۲ اور شیشی کلاں (۱۲)۔

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور مجرب تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دو شیشی خورد (۱)

آرام بخش دافع وجع المفاصل یعنی گنٹھیا بشرطیکہ اسکا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ۲ معہ مرہم (۳)

مصفی خون تمام جلدی امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے اسکا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں دو روپیہ (۲)

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں (۲)

دلارام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی ۲ اور معہ مرہم تین روپیہ (۳)

دلکشا دافع قبض دائمی کے لئے از حد مفید ہے قیمت دو شیشی کلاں صرف دو روپیہ (۲)

بنیاد صحت دافع بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو قیمت تین شیشی کلاں (۲)

نوٹ علاوہ اسکے ہر ایک بیماری کی مجرب دوائی حسب حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے شیشی کلاں میں اکیاون (۵۱) خوراک کی دوائی اور خورد میں ۱۶ خوراک کی ہوگی۔ ہر ایک دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ حقیقت وعرصہ بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا ضروری ہے

نوٹ بوجہ عدم گنجائش سارٹیفکیٹ مفصل ادویات درج نہیں ہو سکے۔ اگر کسی صاحب نے دیکھنے ہوں تو فہرست حسب ذیل پتہ پر درخواست کرکے منگا سکتے ہیں

المشتہر پنڈت رامچند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہسپتال بہاولپور

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे ॥

قیمت بہر صورت پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہئے۔ ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ انبار وی پی ارسال ہوگی

دھرم پرچارک

جلد ۱۱ | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) شایع ہوتا ہے | سمت ۱۹۵۶

مجرب ادویات

ادویہ ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف کا حکم رکھتی ہیں قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیجاتی ہیں۔ **کشتہ نقرہ** اس کے کھانے سے دل و دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہو جاتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو انتہا درجہ مفید ہے۔ دبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کیلئے اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی۔ قیمت تولہ **روغن مسیحا**۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتے ہیں مطلق دست آدمیوں کیلئے مفید

ہے۔ رنگ درچشم درست ہو جاتے ہیں۔ اور حافظہ خواہ تندرستی پیدا ہو جاتی ہے قیمت تولہ (ٹکہ)

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اور ہاتھ پاؤں میں سوراخ ہی ہو گیا ہو تو بغیر خود دست و منہ آئے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی خوراک پھٹکہ ٹکا

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو۔ اسکے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو۔ تو ہر ایک پرانے طریق سے علاج کیا جاویگا

المشتہر حکیم تارا چند ارگیات پنجاب

بواہ کی ضرورت

ایک شخص ذات اگروال چھتل گوت ہنوز والا ضلع جہانگیر جو بعہدہ سب رسیری مشاہرہ للعہ ماہوار عمر ۲۲ سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں خط و کتابت بنام لالہ گوکل چند سب اورسیر کیمپ ڈاکخانہ برگھا ضلع جیونی

چہارہ ہونی چاہئے * المشتہر گوکل چند سب اورسیر

دماغی طاقت و حافظہ کی ترقی
کے لئے ایک نہایت عمدہ نسخہ

میری پاس ایک ایورویدک چکتسا (طبابت ہندی) کا جوہر ایک مجرب جیوتی پربھا شک سرسوتی نام تیل بوٹی کا تیار کیا ہوا ہے جسکو مصری ڈال کر گئو کے دودھ میں ۳ ماشہ روز پینے سے عقل و قیاس اور فہم و فراست۔ حافظہ و یادداشت و زبان کی تیزی میں اسقدر ترقی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوائے اس کے یہ تیل بعض قوت ہاضمہ کی درستی بلغم و بادی کے دور کرنے میں لاثانی ہے۔ مگر قدرے تلخ ہے قیمت فی سیر عہ مگر نمونہ سے کم قیمت کی بوتل نہ ملیگی۔ ماسوائے اسکے ہر ایک امراض کی مجرب ادویات بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں سرمہ تمر ناشک جو آنکھوں کی ہر ایک مرض کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ عہ۔ بند پیکٹ کی بابت ترکیب استعمال۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار * **المشتہر** وشوا ناتھ شرما۔ ویدکنیہ ۔۔۔ جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنیا کے لئے بر کی ضرورت ہے جو چار گھر سیٹھ - کھنہ یا مہوترہ - کھتری ہو۔ عمر جسکی ۱۸ یا ۲۲ برس کے درمیان ہو۔ صحت بدنی ٹھیک ہو۔ خوبصورت ہو۔ کوئی عضو ناکارہ نہ ہو۔ برسر روزگار ہو۔ اگر تعلیم پاتا ہو تو کم از کم ایف۔ اے پاس ہو۔ اس کے بارہ میں تمام خط وکتابت بنام لالہ تیلو رام منتری آریہ سماج جالندھر ہونی چاہئیں۔

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کے لئے انتظام خوراک و رہائش موجود ہے۔ ریٹ مقررہ ہے۔ المشتہر
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

نہ خریدو گے تو پچھتاؤ گے

دنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس [illegible] لیور گھڑی اوپن فیس کیلس بند والی ۱۸ سائیز جرمن سنہری پرزہ نہایت مضبوط صرف پانچ روپیہ [illegible] پر فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گھڑیاں کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتی ہیں۔ شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمائش سے [illegible] کو ممنون منت فرماویں۔ عمدہ چمڑہ رسٹ گھڑی کلائی پر باندھنے کی ۱ روپیہ کو مل سکتی ہے۔ المشتہر
شیخ نعیم بخش و نظیم بخش گھڑی ساز ان
بازار [illegible] جالندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری لائبریری میں چھ سو قسم کی انگریزی۔ اردو۔ ہندی سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرستی پنڈت گورودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر۔ منشی جیون لال۔ پنڈت کرپا رام شرما۔ لالہ دیوراج ماسٹر درگا پرشاد۔ پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کھتری۔ رائے ٹھاکر دت۔ لالہ جیونداس۔ ماسٹر آتما رام وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کی برابر ہندوستان بھر میں کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے۔ اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب یا پستک ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط وکتابت کریں اور [illegible] بھی برائے فروخت موجود ہیں قیمت [illegible] المشتہر گلاب چند
لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھووالی

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

درخواست ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دوریہ کھیس۔ دوتہی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائی جاتے ہیں۔ [illegible] منظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر [illegible] کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ سے [illegible] یا دیگر کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی ہم بہم پہنچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون تیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر ویسا ہی تیار کیا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ [illegible] بذریعہ وی پی پارسل ارسال کیا جاویگا۔ المشتہر
[illegible] مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانیکے لئے
نہایت عمدہ موقع

بتیس سال ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر رامپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کیجاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بد نتائج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی ۲ اور (۱)
سوزاک کی مجرب دوائی چندہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (۳)
شروایمن طاقت کی پلز ضعف دماغ ضعف اعصاب جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کیلئے نہایت ہی اکسیر ہے پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے قیمت ۔۔۔۔۔۔ (۱)
بواسیر کی مجرب دوائی چندہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ (۲)
طحال کی مجرب دوائی ۔۔۔۔۔۔ (۳)
ذیابیطس کی مجرب گولیاں ۔۔۔۔۔۔ (۱)
ضعف جگر کی مجرب دوائی (۳)
وجع المفاصل کی مجرب دوائی (۵)
نامردی کی بے نظیر مجرب دوائی (۵)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ چٹھیاں پہ درخواست کرنی چاہئے۔

المشتہر
پنڈت رام ناتھ میڈیکل ہال [illegible]
[illegible] ہسپتال
جالندھر شہر

نسار کی گتی

واستو میں یہہ ست نہیں ہے۔

آریہ سماج کی بظاہر منتر مگر دراصل کچے شہد عوام کو دہوکہہ میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی غلط بیانیاں کرتے رہتے ہیں۔ اُن کی تحریروں پر دہیان دینا یا کچھ اپنی طرف سے لکھنا ضروری نہ سمجھکر نظرانداز کر دیا جاتا ہے مگر جب اُن کے آکشیپ حد سے تجاوز کرتے دکھائی دیتے ہیں تو عوام کو دہوکہہ سے بچانے کے لئے مناسب طور پر آگاہ کر دینے میں کوتاہی نہیں کیجاتی۔ حال میں ایک مہاشے نے ایک پتر میں آریہ سماج میں دویش اگنی کی پرکشا کی ہے۔ اور یہہ ظاہر کرنے کی جدوجہد کی ہے کہ آریہ سماج میں فساد صرف اس وجہہ سے ہے کہ کئی ایک آدمی خود اگوا بننے اور اصل لیڈروں (اگوؤں) کو پیچھے ہٹانے میں سر توڑ کوشش کر رہے ہیں اور وہ یہہ نہیں سمجھتے کہ واستو میں کون اگوا بننے کے یوگیہ ہے۔ گویا ان مہاشہ کے خیال میں آریہ سماج میں دویش اگنی پرجولت ہو رہی ہے۔ اور وہ صرف خود غرضی اور پیشوا بننے کے لئے۔ ایک وچار شیل کا تو کیا ذکر ہے ایک معمولی پُرش بھی جسے اصل حالات کی ذرہ بھی خبر ہے اس لیکھہ کو سر و تہا متھیا اور گپول کلپت سمجھنے میں تامل نہیں کرے گا۔ اِس لیکھہ کی غرض صاف ظاہر ہے کہ کسی طرح لوگ غلطی کہا ویں اور دہوکہہ میں پڑیں۔ ہم اُن مہاشہ کو جن کے دماغ سے یہہ خیالات اوترے صرف اتنا جتا دینا چاہتے ہیں کہ سورج کو بادلوں سے ہرگز چھپا نہیں سکتے۔ آریہ سماج میں نہ کبھی آج تک دویش اگنی رہی ہے اور نہ اس وقت ہے اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے۔ اگر کوئی پُرش ویدوکت دہرم کے اصولوں کو اپنے اپنا چار اور من گھڑت باتوں سے کلنکت کرنا چاہتے تو وہ کبھی بھی اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آریہ سماج کے اگوا وید آدی ست شاستر ہیں۔ آریہ سماج کے اگوا اُس کے اٹل ویدوکت سدہانت ہیں۔ آریہ سماج کا اگوا ایشور یہ گیان ہے۔ آریہ سماج کے اگوا وہ تمام رشی مہرشی اور مہاتما جن ہیں۔ جنہوں نے ویدک مریادا انکول اپنے جیون کو ویتیت کیا ہے۔ آریہ سماج کا اگوا کوئی پُرش مکاریوں۔ بناوٹ۔ اور چالبازیوں سے نہ آج تک ہوا۔ اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔

خالصہ ہندو ہوئے چلے جاتے ہیں۔

دی خالصہ لاہور میں کچھہ عرصہ سے اس قسم کے مضامین نکل رہے ہیں کہ گو ہندو مذہب عام طور پر کسی کو کلمہ پڑھا کر یا بپتسمہ دیکر ہندو نہیں بناتا۔ مگر خاموشی کے ساتھہ سب کو ہڑپ کئے جا رہا ہے۔ چنانچہ "دی خالصہ" رقمطراز ہے کہ گذشتہ دس بیس برس کے عرصہ میں کئی لاکھہ کیش دہاری سکھہ ہندو ہو گئے۔ اور وہ اس کی وجہہ یہہ قرار دیتا ہے کہ کھتری سکھوں اور اروڑہ سکھوں اور برہمن سکھوں وغیرہ کو جب بیاہ شادی کی دقت پیش آتی ہے اور طرف ثانی سے یہہ حجت پیش ہوتی ہے کہ سکھوں سے ہم ناطہ رشتہ نہیں کرنا چاہتے تو سکھہ والدین اپنے لڑکوں کو کیش دہاری نہیں رکھتے اور ان کے ہندو نام رکھکر ہندو بنا دیتے ہیں۔ اس طرح سے لاکھوں کیشدہاری سکھہ بچے ہندو بن گئے ہیں۔ اگرچہ یہہ بات بالکل صحیح ہے اور درحقیقت بہت افسوس کا مقام ہے کہ خالصہ پنتھہ اتنا آتمک بل بھی پیدا نہیں کرتا کہ کچھہ باتوں پر اپنے دین دہیان کو چہوڑ دیتے ہیں یہہ صحیح ہے کہ کچھہ خالصہ بھائی ہندو پن (مراد پورانک پن) کو قطعی جواب دیکر علیحدہ ہونا چاہتے ہیں۔ مگر خالصہ پنتھہ یا اُن کے گرنتھہ میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی کہ ہندو پن سے ان ہیں تمیز کرا سکے۔ گرنتھہ صاحب میں جابجا متضاد بیانیاں ملتی ہیں۔ زیادہ تر ترون و بدانت یعنی جیو برہم کی ایکتا پر زور دیا گیا ہے۔ انسان کو ہی ایشور قرار دیکر اُسے مدہوش بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ سارے گرنتھہ میں باقاعدہ فلسفانہ خیالات کا سلسلہ نہیں ملتا۔ جس سے خالصہ پنتھہ کا اوروں سے فرق کر سکیں۔ تیرتھوں میں سراسر ہندوؤں کی نقل ہے۔ موروثی پروہتائی میں ہندوؤں کی نقل ہے۔ ظاہری نشانات میں ہندوؤں کی نقل ہے۔ تہواروں میں ہندوؤں کی نقل ہے۔ جڑ پدارتھہ کی پوجن میں ہندوؤں کی نقل ہے۔ یہی اصل باعث معلوم ہوتا ہے کہ خالصہ لوگ ہندو پن اور اپنے مارگ میں کچھہ زیادہ بہید نہ سمجھکر ترک مذہب کر دینے میں ذرا عار نہیں سمجھتے۔

بنگال میں بواہ سنسکار کی درگتی

صوبہ بنگال جہاں ایک طرف تو انگریزی تعلیم کا پرچار ہو رہا ہے۔ وہاں دوسری طرف پورانک پن نئی نئی وضع قطع کے ساتھہ زور شور نظر آ رہا ہے۔ اگر ویدک مریادا کی نظر سے دیکھا جاوے تو اس وقت بنگال پورانک پن او خاصکر شاکتک پن میں اور صوبوں سے سبقت لے گیا ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدک سنسکاروں میں بواہ سنسکار سب سے اوتم اور گرہست آشرم کا مول مانا جاتا ہے جیسی اس سنسکار کی پورا ایک مت والوں میں درگتی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے مگر بنگال ڈیشر کے سماچار پڑھ سن کر دل میں بڑی بھاری گھرنا پیدا ہوتی ہے۔ ایم۔اے۔ بی۔اے والدین اپنے لڑکی لڑکوں کے پتر وواہا اس طرح سے سودا کرتے ہیں۔ جیسے کوئی جائداد یا پشوؤں کا سودا کرتا ہے۔ شیگھر بدھ کے مصنف کاشی ناتھ بھٹ کی آگیا کی اسی صوبہ میں پوری پوری پابندی کیجاتی ہے۔ چھہ چھہ سات سات برس کی کنیاؤں کا دس دس برس کے بالکوں سے گرہ بندھن کرکے پھیرے پھرا دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کرم کو مہان اوتم سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی کچھہ کہے تو اس سے زبانی اور تحریری طور پر جھگڑنے اور ناحق وواد کرنے پر طیار ہو جاتے ہیں۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ بعض بعض بنگال میں ایسے کل ہیں جو یہہ تانے رہتے ہیں کہ ان کے پتروں کی بیاہی ہوئیں بہوؤں کا دیہانت ہو جاوے تاکہ دوبارہ ہاتھ رنگنے کا موقعہ ہاتھہ آوے۔ ہماری دانست میں خواہ بنگال کیسا ہی انگریزی اور مغربی تعلیم میں طاق ہو جاوے۔ مگر اس کی درگتی اس وقت تک دور نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ ویدک آدی ست شاستروں کی آگیا پر پورن ریتی سے نہیں چلیگا۔

امرت جل

ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ نیویارک امریکہ کے ایک ڈاکٹر صاحب کو امرت جل مل گیا ہے۔ جسے پی کر وہ اب ۱۲۳ برس کے ہیں۔ اور اچھے خاصے توانا ہیں۔ در اصل انسان کی طبعی عمر سو برس کی ہے۔ اور خاص خاص حالتوں میں اس سے بھی کسیقدر زیادہ ہو سکتی ہے۔ مگر اس درازی عمر کے متعلق فضول نسخے گھڑنے لاحاصل ہیں۔ رشی شاستروں کی ہدایات پر جو شخص پورا پورا عمل کرے۔ اُسے گھر بیٹھے امرت جل مل جاتا ہے۔ اور وہ بڑے امن چین کے ساتھہ مدت مدید تک زندہ رہتا ہے۔ اور لوگوں کو اپنی ذات سے فایدہ پہونچا سکتا ہے۔ برہمچریہ آشرم جس کا پورن ہے اس کے جسم کو اگر فولادی جسم کہا جاوے تو مبالغہ نہیں ہے۔ جس کا جسم مضبوط ہے۔ آتما مضبوط ہے۔ دماغ روشن اور عقل صاف ہے۔ کیا وہ شخص اس دنیا کو سورگ دھام نہیں بنا سکتا۔ آج جس قدر ہمیں کشٹ اور کلیش سنسار میں نظر آرہے ہیں وہ یکلخت دور ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ہم ویدوکت دھرم کو یتھاوت پالن کریں۔

آریہ سماجک سالانہ جلسے

آریہ سماج رام نگر	۸، ۹ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج رڑکی	۱۱، ۱۲، ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء
روپڑ	۱۲، ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء

کنیا مہاودیالہ جالندھر کا تقسیم انعام کا سالانہ جلسہ

۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو بروز بساکھی ہوگا سجن دھرماتما استری پُرش ضرور پدھاریں۔

المشتہر

بدھ داس ایم۔اے۔ پلیڈر
سکرٹری کنیا مہاودیالہ جالندھر شہر (پنجاب)

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۰ء کی قیمت میں کمی

اس جنتری میں علاوہ عمدہ دلچسپ مفید اور دو ہار رنگ مضامین درج کرکے اس کو ایک وسیع معلومات کا ذخیرہ بنایا گیا ہے جو مجموعی طور پر آج تک کسی جگہہ سے دستیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ اکثر اخبارات میں اسکی تعریف کے ریویو چھپ چکے ہیں۔ اسکی خوبی اور قدردانی صرف اس امر سے بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے کہ عرصہ دو ماہ کے اندر گیارہ سو جلدوں کے قریب ہاتھوں ہاتھہ فروخت ہوگئیں۔ اب بغرض رفاہ عام اسکی قیمت بجائے ۸ آنہ کے چار آنہ (۴) فی جلد کی گئی ہے دس یا زیادہ کے خریدار کو ۲۵ فیصدی کمیشن بھی دیا جاویگا بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں جس کو ضرورت ہو جلد منگا لیں۔ علاوہ کمترین کے یہہ جنتری حسب ذیل پتہ سے بھی مل سکتی ہے

(۱) منیجر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر۔

(۲) لائبریرین آریہ سماج وچھووالی لاہور۔

(۳) لائبریرین آریہ پرتی ندھی سبھا پنجم اودہ بمقام مراد آباد۔

(۴) لالہ بہاری لال آریہ کتب فروش بلند شہر۔

(۵) پنڈت بابو رام شرما آریہ کتب فروش اٹاوہ

المشتہر

بنواری لال منتری آریہ سماج کرنال

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرموپدیش

तमेव विदित्वाऽतिमृत्युमेति नान्यः प
न्था विद्यतेऽयनाय ॥

برہمانڈ کی رچنا کے نمونہ روپ اس منشیہ شریر کو ایک ندی سے اُپما دی گئی ہے - پانچ گیان اندریوں کے سوراخ جس میں جل نکلنے کے سوتا ہیں جس میں سے بُدھی روپی جل کا پرواہ جاری ہے - اکاش - اگنی - وایو - جل - پرتھوی - پانچ بھوت اس ندی کا منبع یعنی جیسے گنگا ندی ہماچل پربت میں سے نکلتی ہے - ویسے ہی مُنشیہ آدی پرانیوں کے شریر پرتھوی آدی بھوتوں سے نکلتے وابنتے ہیں - اس شریر ندی میں پانچ پران ہی پانچ پرکار کی ترنگیں ہیں - گیان اندریوں سے ہونے والی پانچ پرکار کی بُدھیوں کا آدی مول جس میں من ہے - پانچ شبد آدی وشے جس شریر ندی میں جیو آتما کو ڈوبانے والے بھنور ہیں - گربھ واس یہ جنم سمیہ بڑھاپا انی شتھل اوستھا - روگ اور مرن - ان پانچ دُکھوں کے کارن پاپوں کا پرواہ ویگ جس میں نرنتر بہا کرتا ہے - جس کے انگ اُپانگ روپ مکھیہ کر پچاس بھید ہیں - اور پانچ اودیا آدی کلیش جس میں پانچ گانٹھیں ہیں - جیسے دن رات نرنتر ندی بہتی ہے - ایسے ہی پرانیوں کے شریر ہی جس میں کمھیہ ہیں - ایسا یہ سنسار ہی نرنتر چلایمان رہتا ہے - اِسی سے اس کا نام سنسار رکھنا سارتھک ہے - اس سے پار ہونا اتی دُستر ہے بڑے بڑے تیراک بھی اس کے اندر غوطے کھاتے رہ جاتے ہیں - کیول وہی بڑبھاگی اس کو عبور کر سکتے ہیں - جو کہ اُس پتت اُدھارک بھگوان پربھو کا آشرے لیتے ہیں - جیسے کوئی پیاسا منشیہ جلاشیہ کو چھوڑ سوکھی پرتھوی سے جل کو پراپت نہیں کر سکتا ویسے ہی سروواسروتھا شدھ نردوش نتیہ مکت ایشور کی شرن چھوڑ کر کوئی بھی اس سنسار روپی ندی سے پار نہیں ہو سکتا - جیسے وید کے سدھانت انوسار اگنی ہی شیت کا اوشدھ ہے - اِسی لیے کسی دیش وا کال میں کوئی بھی پُرش اگنی کے بنا شیت کی نورتی کدا پی نہیں کر سکتا - اسی پرکار ایشور کا آشرے وا شرن لینا ہی جیو آتما کی شدھی نردوش ہونے اور مکتی کا کارن ہے - انیہ نہیں - اسی لیے یہ وید کا اٹل الوٹ سدھانت ہے - کہ " اُسی ایشور کو جان مان وا پراپت ہو کر مُنشیہ مرن آدی سمبندھی مہان دُکھ ساگر سے چھوٹ سکتا ہے - کنتو اس کا انیہ کوئی مارگ وا اُپائے نہیں ہے " - اوم شم

مراسلہ خاص نامہ نگاران

آریہ سماج کی کچھ تو لاج رکھو۔

پریہ پاٹھک گن! وہ دیش جس میں کہ پرمیشور بھکتی کے ابھاو اور وچاروں کی بھنتا کے کارن پرتیک منشیہ پیڑت ہو رہا ہو۔ وہ دیش جس میں کہ سنتا کو بگ دھرنے کے لئے بھی ستھان نہ ملے۔ اور وہ ستھان جہاں پر کہ سوارتھ نے اپنا ڈیرا جما لیا ہو کدا پی کسی پرکار کی اونتی نہیں کر سکتا۔ اونتی وہیں پراپت ہو سکتی ہے۔ جہاں پر کہ ہر پرکار کی نربھیتا ودیمان ہو۔ اور سکل انیہ کاریوں میں ایکتا کا مول کارن ہمارے وچاروں کا ایک ہونا ہے۔ یدی ہم بھن بھن وچار رکھتے ہیں۔ تو ہمارا پرسپر میل جول ہونا اسمبھو پرتیت ہوتا ہے۔ پنجابی میں ایک کہاوت ہے جس کا ارتھ یہہ ہے کہ کوڑھی کو کوڑھی سو کوس کا چکر لگا کر بھی جا ملتا ہے۔ تاتپریہ یہہ ہے کہ یہہ نیم ہے کہ جہاں کہیں وچار کی سمتا ہوگی وہیں پر پرسپر میل جول اور پریتی کا باس ہوگا۔ اس سے یہہ سدھ ہوا کہ یدی ہم یہہ چاہتے ہیں۔ کہ ہم سب پرسپر پریتی سے رہیں تو ہمیں اپنے گھروں میں ودیا کا بڑے زور شور سے پرچار کرنا چاہئے۔ کیونکہ ودیا کا ابھاو ہی ہمارے وچاروں کی انیکیہ (مخالفت) کا مول کارن ہے۔ اور اودیا کے کارن ہی ہم اپنے کرتویہ کرم کو بھلائے بیٹھے ہیں دوجوں کے کرم سے ہین ہونے کی دشا میں بھی یہہ ابھمان! کہ شرما۔ ورما۔ ویش کی اوپادھیاں اپنے ناموں کے ساتھ لگاتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ دکھتو میں کوئی آریہ سماج میں شاید رہا ہی نہیں۔ جدھر دیکھو شرما جدھر دیکھو ورما کا ہی ڈنکا بج رہا ہے۔ نام تو کچے ہی پاؤں کے بنائے۔ شیل۔ پتر ادتپن ہونے کے آنند میں ٹکسال سے تازہ تازہ نئے سکے نکلے ہوئے چہرہ شاہی آریہ سماج کی بھینٹ کرنے والے اور مٹھائی اتنی بانٹنے والے کہ لاہور والے سرجن سنگھ حلوائی کی مہینوں کی بنائی ہوئی شیرینی میں سے ایک پیسہ کی بھی دوکان پر باقی نہ چھوڑیں پرنتو یدی پتری کے ستھان میں کنیا اتپن ہو جاوے تو شیرینی کی بجائے گڑ بھی نہ بانٹیں۔ ایسے نیارے تو ہم باز آئے۔ ہم نے تو آج کل کے نوابوں کو بھی مات کر دیا۔ خیر اتنا تو شکر ہے کہ ہم اس کی طرح آریہ سماج پر تو کچھ ڈنڈ نہیں لگاتے۔ کیا ہمیں شرم نہیں آتی کہ آریہ کہلاتے ہوئے اپنی کنیاؤں کے ساتھ ایسا اینیا چار کریں۔ اور انہیں اس درشٹی سے دیکھیں کہ ان کے اتپن ماتر سے ہم شوک کو پراپت ہوں؟ میں بہت کال سے اس انتظار میں تھا۔ کہ کسی سماچار پتر میں ایک بار تو کسی ورڈھ اور نیار شیل آریہ کے کنیا اتپن ہونے پر دان ونیرہ کے سماچار کو پڑھوں۔ پرنتو ناکامیاب رہا۔ اور اس بات نے مجھے وشواس دلایا ہے کہ آریہ سماج میں ایک بھی منشیہ ایسا نہیں۔ جو کہ کنیاؤں سے خوش ہو۔ اور ان سے پتروں کی طرح برتاؤ رکھے۔ اور پتروں کی طرح ان کے سنسکاروں پر بھی دھیان دے۔ بیچاری کنیاؤں کے اور سنسکار تو در کنار گیہ سنسکار کہیں ہوتے ہی نہیں۔ ہاں! ایک ووواہ سنسکار تو اوشیہ پرتیک اپنی کنیا کا کر دیتا ہے وہ بھی نام کو ہی ویدک سنسکار کہلاتا ہے۔ پرنتو یدی دیکھا جائے تو سب اس کے ورودھ۔ دس دس برس کی کنیاؤں کے وواہ کر دیں اور نام رکھیں ویدک سنسکار! کام کریں شودروں کے اور بنے پھریں شرما۔ ورما۔ ویش! ہائے ہائے! پھریں بھید و برادری کے پھندوں میں اور بدنام کریں پوتر آریہ سماج کو! شوک! اتی شوک! مہا شوک! پیارے مترو مجھے پورن آشا ہے کہ آپ نیارے کو ہاتھ سے نہ دیتے ہوئے میرے اس لیکھ پر اوشیہ دھیان دیں گے ؂

آریہ دھرم کا سیوک
بلیشور۔ سگنل۔ جیند ؂

کیا تم ستیہ پر چلتے ہو؟

اس بات میں ذرا بھی سندیہہ نہیں کہ بنا ستیہ کے ہمارا کچھ بھی کلیان نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں دھرم اور ستیہ کے ایک ہی ارتھ ہیں۔ سچ تو یہہ ہے کہ سب کچھ ست کے اردگرد ہی گھوم رہا ہے۔ جہاں ستیہ نہیں دھن دولت پروار کے ہوتے ہوتے بھی اندھکار ہے۔ اس وشے میں مہرشی دیانند اپنے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں لکھتے ہیں "جو ستیہ کا آچرن کرنے والا ہے وہ منش سدا جے (فتح) اور سکھ کو پراپت ہوتا ہے۔ اور جو متھیا آچرن ارتھات جھوٹھ کو کرنے والا ہے۔ وہ سدا پراجے اور دکھ ہی کو پراپت ہوتا ہے ۔۔۔۔۔۔ اس لئے ست دھرم کا آچرن اور استیہ کا تیاگ کرنا سب منشوں کو اچت ہے ؂

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ریویو

کنیا مہا ودیالہ کی اکہشر دیپکا پہلم بہاگ کیلئے لالہ دیو راج جی رچت اور درن مالا پنڈت گوپال داس دیوگن شرما رچت۔ یہہ دونوں پستکیں نئی طیار کی گئی ہیں۔ موٹے کاغذ پر سندر ٹائپ کے اکہشروں میں چہپی ہیں۔ کنیا پاٹہ شالاؤں کے لئے نہایت اپیوگی ہیں۔ اکہشر دیپکا کی قیمت ایک پیسہ۔ اور درن مالا کی دو پیسہ ٭

جنوبی افریقہ کی جمہوری سلطنت ٹرنسوال کے پریزیڈنٹ کروگر کی سوانح عمری معہ تصاویر مرتبہ کارپردازان پیسہ اخبار لاہور۔ یہہ سوانح عمری ایک انگریزی کتاب سے ترجمہ کی گئی ہے۔ مگر اخیر میں چند ضمیمات میں دیگر مقامات سے چند متفرق حالات بہی اضافہ کئے گئے ہیں۔ مترجم مسٹر احمد الدین بی۔ اے ہیں۔ چہپائی عمدہ اور عبارت سلیس ہے۔ حجم ۱۲۸ صفحے قیمت ۱۲ منیجر پیسہ اخبار لاہور سے مل سکتی ہے۔ ——

سودرشن - ہندی بہاشا کا سچتر ماسک پتر۔ سمپادک پنڈت مادہو پرساد مصر۔ لاہری پریس بنارس سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ دوسرا نمبر ہمارے پاس ریویو کے لئے آیا ہے۔ مذہبی خیالات تو پورانک ہی ہیں۔ مگر علمی اور تواریخی تحقیقات کے متعلق جو مضامین درج ہیں وہ عالمانہ ڈہنگ سے لکہے گئے ہیں۔ عبارت سرل اور طرز تحریر اعلےٰ ہے۔ قیمت سالانہ دو روپیہ (عہ) ـ

مخزن المصادر - زبان فارسی مصنفہ بابو بنارسی داس صاحب اختیارپوری وکیل عدالت دیوانی مقام آرہ ضلع شاہ آباد۔ اسمیں مصنف صاحب نے فہرست مصادر کثیر الاستعمال کو بہ ترتیب حروف تہجی معہ معنے انگریزی و اردو درج کیا ہے طلباء انگریزی خوان کے لئے جن کی دوسری زبان فارسی ہے۔ اور طلبائے فارسی خوان کے لئے جنہیں انگریزی پڑہنے کا شوق ہے مفید ہے قیمت معہ محصول ڈاک ۲۔ مصنف سے مل سکتی ہے۔

گوروکل

گوروکل بہکشا منڈلی حیدرآباد دکن سے واپس آگئی ہے۔ پنڈت پورنانند جی تو اپنی دہرم پتنی کی بیماری کا تار پاکر پہلے ہی چلے آئے تہے۔ لالہ منشی رام جی قریبًا دو ہفتہ تک وہاں بیمار پڑے رہے۔ نہ کوئی ویاکہیان دے سکے اور نہ گوروکل کے متعلق ہی کام کر سکے۔ اگر اُن کی صحت نہ بگڑ جاتی تو وہاں بڑی بہاری کامیابی کی امید تہی۔ ہم حیدرآباد کے دہرماتما آریہ بہائیوں کو انیک انیک دہنیاد دیتے ہیں۔ کہ جنہوں نے لالہ منشی رام جی کی خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکہا۔ اور چند آریہ بہائیوں نے ہی پرسپر ملکر قریبًا پندرہ سو روپیہ گوروکل کے لئے چندہ کر دیا۔ یہہ روپیہ ابہی سبہا کے دفتر میں نہیں پہونچا۔ مگر جلد پہونچنے کی آشا ہے۔

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیلخان کے ۱۵۰ روپیہ۔ چہینہ سماج کے اتسو پر ۲۰۰ روپیہ۔ مظفر گڑہ سماج کے اُتسو پہ ۲۳۰ روپیہ نقد گوروکل کے لئے ہوئے۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان سماج سے قریبًا آٹہ سو روپیہ اور مظفر گڑہ سماج سے قریبًا تین سو روپیہ پہلے ہی آچکا ہے ٭۔

جلندہر سماج نے ابہی تک گوروکل کے لئے کسی پرکار کی بہی سہاینا نہیں دی۔ ہم لالہ مرکرشن جی پردہان سماج ہذا کی توجہہ بڑے زور سے اس طرف کہینچتے ہیں اور آشا رکہتے ہیں کہ جلندہر سماج اپنے اس اعلےٰ فرض کے ادا کرنے میں اب دیری نہیں کرے گی ٭ ——

چونکہ اکثر سالانہ جلسے چند آریہ سماجوں کے عنقریب ہونے والے ہیں۔ اس لئے ہم سماجوں کے منتریوں کو بڑی نمرتا سے یاد دلاتے ہیں کہ گوروکل فنڈ کی سہاینا میں ضرور ہی تن من دہن سے کوشش کریں ٭ ——

لالہ ایشور داس جی کی کوشش سے جودہپور میں پچاس روپیہ گوروکل کے لئے جمع ہو چکے ہیں۔ اور ابہی ادہک ہونے کی آشا ہے ٭ ——

لالہ گوکل چند جی آنریری اپدیشک آریہ پرتی ندہی سبہا علاقہ ملتان میں بڑی سرگرمی کے ساتہہ گوروکل کے متعلق کام کر رہے ہیں۔ علاوہ اُس روپیہ کے جو کہ وہ پہلے سبہا کے دفتر میں بہیج چکے ہیں۔ ایک سو روپیہ اُنہوں نے اور حال میں ارسال فرمایا ہے ٭ ——

گوروکل کے پریمی یہہ سماچار سنکر ہرشت ہوں گے کہ قریبًا ۲۶۰۰۰ روپیہ نقد اکٹہا ہو چکا ہے۔ یونتو جتنا دن اور آوے تہوڑا ہی مگر چار ہزار تو اور جلد آنا چاہئے۔ کیونکہ مہاتما منشی رام جی کا پرن تو اُسی سمے پورا ہوگا۔ جب کہ پورا تیس ہزار روپیہ نقد سبہا کے دفتر میں پہونچ جاوے گا۔ آریہ پُرشو ہمت کرو۔ اب تو تہوڑی سی کسر باقی رہ گئی ہے ٭ ——

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماجک خبریں

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خان کا سالانہ جلسہ ۱۵ و ۱۶ مارچ ۱۹۱۰ء کو دہوم دہام سے ہوا۔ ۱۴ کو نگر کیرتن غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ہوا شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کی طرف سے شریمان پنڈت دولت رام جی۔ پنڈت شیونا تھ جی۔ لالہ کاشی رام جی وید اور لالہ وزیر چند جی شامل جلسہ ہوئے تھے۔ لالہ وزیر چند جی کی اپیل پر قریباً نو سو روپیہ نقد اور تین سو روپیہ وعدہ مندر فنڈ۔ گوروکل۔ وید پرچار۔ لیکھرام میموریل فنڈ۔ کنیا مہاودیالہ اور کنیا اناتھالہ کے لئے ہوا۔ سماج کا عالی شان مندر عنقریب تکمیل کو پہونچ چکا ہے۔ صرف ایک دو کھڑکیاں باقی ہیں۔ امید ہے کہ ایک سال کے اندر وہ بھی بن جاویں گی۔

منتری آریہ سماج گنگوہ لکھتے ہیں کہ امسال ہولیوں میں چند غیر سماجک سجن پرشوں کی کوشش سے ہولی میں ہون کی سامگری بھی ڈالی گئی۔ جس سے امید ہے کہ آئندہ سال پورا تاکید کر پا سے اور ترقی ہوگی۔ کیونکہ ہون یگیہ کے فواید کو لوگ محسوس کرنے لگے ہیں۔ پرماتما دیش باسیوں کو شدہ بدھی عطا کرے۔

لالہ دھنپت رائے منتری آریہ سماج خوشاب لکھتے ہیں کہ سالانہ انتخاب اوہکاریان حسب ذیل ہوا۔ پنڈت جمنا داس صاحب پردھان۔ لالہ دھنپت رائے منتری۔ لالہ بھگت رائے اوپ منتری۔ سردار بدہ سنگھ جی خزانچی۔ لالہ جواہر لال صاحب پستکادھیکش۔ لالہ کرپا رام صاحب اوپ پستکادھیکش۔ لالہ متھرا داس۔ لالہ ہریرام بھاٹیہ۔ ایسر سنگھ صاحبان ممبران انترنگ سبھا۔ ۱۰ مارچ ۱۹۱۰ء سے ینگ مینز آریہ سماج قایم کیا گیا ہے جس میں ۲۳ ممبران درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ لالہ رام لبھایا مل صاحب کا سماج ہذا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے کہ کل خرچ اپنے ذمہ لیا ہے۔ لالہ صاحب موصوف منتری نیت ہوئے ہیں۔ یہاں ایک پتری پاٹھ شالا عرصہ چہ ماہ سے مقرر ہے جس کا کام لالہ چیلا رام صاحب۔ لالہ دوس مل صاحب سردار بدہ سنگھ صاحب و لالہ عطر چند صاحبان کے ادیوگ سے امید سے بڑھ کر چل رہا ہے تعداد لڑکیوں کی جو درج رجسٹر اور حاضر رہتی ہیں ۵۲ کے قریب ہیں۔ لالہ صاحب موصوف اس نیک کام میں تن من دھن سے کوشاں ہیں۔ لالہ منگل سین جی بی اے کے ویاکھیان بہت زور سے سماج مندر میں ہوئے۔ اثر بہت اتم پڑا۔ حاضری ۱۵۰ کے قریب تھی۔ لالہ صاحب بڑے لایق آدمی ہیں۔

آریہ سماج جلال آباد کی انترنگ سبھا منعقدہ ۱۷ فروری ۱۹۱۰ء میں حسب ذیل ممبران بباعث نہ دینے چندہ و دیگر وجوہات کے سماج سے خارج کئے گئے۔ شیودت رام۔ ٹھاکر داس ولد روڈا مل کیشو رام۔ امین چند۔ گوردیال۔ ماسٹر سکھرام (۲) انترنگ سبھا منعقدہ ۱۰ فروری ۱۹۱۰ء میں ممبران ذیل بموجب ریزولیوشن نمبر ۱ بباعث نہ دینے چندہ و کاروائی کرنے خلاف اُدیش آریہ سماج کے سماج سے خارج کئے گئے۔ ٹھاکر داس اوپ پردہان۔ امین چند۔ شنکر داس نرائن داس۔ و ریزولیوشن نمبر ۲ بجائے ٹھاکر داس اوپ پردہان کے لالہ بسنت رام گوندوال لواری سر وسمتی سے اوپ پردہان مقرر کئے گئے۔ (منتری)

اطلاع سبھاجنوں کو دت ہو کہ اتیاچاریوں کے اتیاچار سے تنگ آکر ہمیں علیحدہ ہونا ہی پڑا۔ ۱۱ مارچ ۱۹۱۰ء کو عام ممبران آریہ سماج گورداسپور کا جلسہ ہوا۔ سرو سمتی سے نشچے ہوا کہ باضابطہ آریہ سماج گورداسپور میں قایم کی جاوے۔ اور اس کی انترنگ سبھا بنائی جاوے چنانچہ حسب ذیل انتخاب عہدہ داران و ممبران انترنگ سبھا کا ہوا۔ لہذا آئیندہ جملہ خط و کتابت منتری آریہ سماج گورداسپور کے نام ہوا کرے۔ تا کہ خط گم ہو جانے کا اندیشہ نہ رہے اور یہ بھی تجویز تھی کہ ۷۔۸۔۱۰ اپریل ۱۹۱۰ء کو جلسہ سالانہ بھی کیا جاوے۔ لیکن پاس یہ ہوا کہ چونکہ ابھی باضابطہ نئی سماج بنائی گئی ہے اور ابھی سماج ہذا کے ممبران گوروکل میں چندہ دے چکے ہیں۔ اس واسطے بالفعل جلسہ نہ کیا جاوے۔ اس واسطے جملہ آریہ سماجوں کی گیات ارتھ نویدن ہے کہ ۷ و ۸ اپریل کو جلسہ صرف کلپچھڑوں کا ہوگا۔ آریہ سماج گورداسپور کا نہیں ہوگا۔ نام ممبران انترنگ سبھا آریہ سماج گورداسپور حسب ذیل ہیں۔ مہاشہ مرلیدھر جی پوری پردہان۔ نورتن داس جی منتری و خزانچی۔ لالہ جگن ناتھ جی پستکادھیکش۔ بابو لکھمن لال جی ڈسٹرکٹ انسپکٹر۔ بابو بسنت رام جی رتنڈا۔ بابو بسنت سنگھ جی اورسیر۔ بابو ہری رام صاحب۔ سردار گوردت سنگھ جی ممبران انترنگ سبھا۔

گجرات ڈیرہ اسمٰعیل خان سے واپس آتے ہوئے لالہ کاشی رام جی وید ایک دن گجرات میں ٹھہرے اور ۱۹ ماہ حال کو سماج مندر میں ستھیا صوفی اور آریہ سماج پر ایک عمدہ ویکھیان دیا۔ حاضری ایک سو سے زیادہ تھی۔

گورداسپور ۔ ۲۴ مارچ ۱۹۱۰ء کو آریہ سماج گورداسپور کا ہفتہ وار جلسہ ہوا۔ حاضری تقریباً ساٹھ آدمیوں کی تھی۔ پہلا ادہیا سنا منتری سماج نے۔ اور اُپدیش پردہان جی نے دیا۔ اور لالہ بسنت رام رتنڈا

جی نے اپنی عمدہ اور منوہر سریلی بانی سے بھجن
گا کر کے حاضرین کو آنند ت کیا ۰—

آریہ سماج شہر فیروزپور - (۱) ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۰ع
کو پنڈت ہرنام سنگھ جی کا لیکچر انقلاب زمانہ پر ہوا
تعداد حاضرین خاصی تھی - اندرادھم بیٹا - (۲)
۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۰ع کو سماج کے ہفتہ وار جلسہ میں
بعد اوپاسنا کے بابو ٹھاکر داس جی نے نیک صحبت
کے فوائد پر لیکچر دیا - اور دلچسپ الفاظ میں حاضرین
سے نیک صحبت اختیار کرنے کے لئے اپیل کی -
اور یہہ بھی ظاہر کیا کہ ہم سب بھائیوں کو اپنے
آچار اور بیوہار میں دوسروں کے لئے عمدہ
نمونہ بن کر دکھلانے کی کوشش کرنی چاہئے -
تاکہ ہم سچے آریہ کہلانے کے لوگ ہوسکیں اور
نام دھاری آریوں سے ممتمیز ہوسکیں ۰—

آریہ سماج راولپنڈی - ۱۶ ماہ حال کو
ہولی کا خاص جلسہ سماج مندر میں خوب رونق
سے ہوا جس میں بھجن ہونے کے بعد پنڈت
سیتا رام جی شاستری نے اوپاسنا کرائی - اور
حاضرین میں موہن بھوگ یعنی کڑاہ پرشاد تقسیم
ہوکر جلسہ سماپت ہوا - تاریخ ۱۸ کے سپتاہک
جلسہ میں معمولی ہون بھجن آدی کے بعد کتھا چودھری
گیان سنگھ جی نے کرائی - اور ویاکھیان لالہ
دونی چند جی کپور نے دیا - ۲۵ تاریخ کے
سپتاہک جلسہ میں اوپاسنا پنڈت سیتا رام
جی نے کرائی اور کتھا وید بھاشیہ بھومکا سے
چودھری گیان سنگھ جی نے کی - اس کے بعد پنڈت
چرنداس جی بھگت سکند چوہا بھگیاں نے دھرم کے
لکشنوں پر تھوڑا سا ورنن کیا - آپ آریہ دھرم
کے پریمی معلوم ہوتے ہیں - اور سنا ہے کہ
یتھاشکتی دھرم پرچار میں ضرور کچھہ حصہ لیتے
رہتے ہیں - اسی طرح اگر ہمارے دیش کے
ساکھشر پنڈت اپنا کرتو اور یہ دھرم سمجھکر
آریہ دھرم کے سہایک ہوجاویں - تو دھرم پرچار
کا گھر گھر شیگھر اثر کیوں نہ ہوجاوے ۰—

۲۴ ماہ حال کو آریہ سماج مندر میں اُن طلبا ر
کے لئے جو کہ امتحان انٹرنس میں شامل ہوئے ایک
خاص جلسہ ہوا - اور چودھری گیان سنگھ جی اور
پنڈت سیتا رام جی نے اُپدیش اور ویاکھیان دئے
آخیر میں طالب علموں کو پریتی بھوجن دیا ۔—

گرو کل کی اُگراہی میں کام برابر ہو رہا ہے - ۱۰
تاریخ ماہ حال کے سپتاہک جلسہ کے بعد جھنگ مگھیانہ
کے منتری کی تحریر اخبار ست دھرم پرچارک میں سے
پڑھ کر سنائی گئی - اور اس سماج میں بھی اسپر
عملدرآمد ہونے کی تحریک کی گئی - جس پر ایکروپیہ
کے حساب سے اُسی وقت چھہ سات روپئے نقد
وصول ہوگئے - اور لالہ کرپا رام صاحب پردھان
نے (صہ) اور لالہ مرلیدھر صاحب نے (صہ) لکھا ہے
اور دیگر سبھاسدوں سے بھی اُمید ہے کہ ضرور
دیں گے - کل لالہ کنج بہاری لعل صاحب مری کو
تشریف لے گئے - روانگی سے ایک روز پہلے آپنے
مبلغ صـ٥ روپیہ بابت قسط دوم چندہ گورو کل
اور صہ روپیہ بابت ایک روپیہ والی تجویز کے
نقد دیدئے لالہ صاحب واقعی سماج کے بھوشن
ہیں - آج تک کل ۱۸ صـ٥ روپیہ کے لگ بھگ اس مد
میں وصول ہوچکا ہے - اور کوشش جاری ہے ۰-

ودوا کی ضرورت

پنڈت [illegible] رام صاحب ایڈیٹر آریہ پتری نزدی سبھا
پنجم [illegible] ودوہ کی ابھی گزر [illegible] کیا ہے بیواہ کرنا چاہتے
ہیں عمر [illegible] ۱۳ و ۱۹ سال تک ہو
[illegible] چاہئے - المشتہر
[illegible]

ضروری نویدن

۱۲ اپریل سے ۲۳ اپریل تک
میں جلندھر سے غیر حاضر رہا - ۲۰
اپریل کو آریہ سماج اجمیر کے اُتسو پر
جاتا ہوں - قریباً ایک ہفتہ لگیگا -
فروری کا آریہ مسافر چھپ چکا
ہے - اُس کی روانگی کا بندوبست
کردیا گیا ہے - پرچارک بھی
وقت پر نکل جاوے گا - واپس
آکر باہر سے آئے ہوئے خطوط
کا اُتر دے سکوں گا - جن
بھائیوں کے تعمیل حکم میں
دیری واقعہ ہو معاف فرماویں -

آریہ بھائیوں کا داس

وزیر چند کارکن ایڈیٹر ست دھرم
پرچارک و اسسٹنٹ ایڈیٹر
آریہ مسافر میگزین جلندھر شہر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج روپڑ کا چھٹا سالانہ جلسہ

۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کا قرار پایا ہے۔ اور نگر کیرتن ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔ لیکچرار اور بھجن منڈلیاں خوب دہوم دہام سے تشریف لاویں۔ ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو شام کے چھہ بجے دوراہا سٹیشن سے روپڑ کو کشتیاں روانہ ہونگی۔ سب صاحبان اس وقت سے پہلے دوراہے پہونچ جاویں۔ اور جو صاحبان اس وقت کے آگے پیچھے تشریف لاوینگے ان کو علی الصباح ڈاک کشتی ملے گی۔ جو کہ بلاناغہ روپڑ کو آتی ہے اور صبح کے چار بجے کے قریب امرتسر سے آنے والی گاڑی دیکھکر روپڑ کو روانہ ہوتی ہے۔ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو بیساکھی کا بڑا بہاری میلہ ہوگا۔ نہر کی سیر ہے۔ بڑی آنند کی یاترا ہے۔

المشتہر سکرٹری

ایک بہاری کیلے دوان

ایک عزیز بہاری سوامی جی کی گرانقیمت تصویر ہاتھ کی بنی ہوئی ست دہرم پرچارک کے دفتر میں موجود ہے۔ جو صاحب لینا چاہیں پندرہ روپیہ کے عوض اور ڈاک خرچ ... پرچارک ارسال فرمادیں۔ المشتہر

منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ وار نہیں ہے۔

مہاشے نرسنگھ جی ورما سیالکوٹ۔ بہتر ہوگا کہ آپ اس معاملہ کو پہلے اپنی سماج کی انترنگ سبہا میں پیش کریں اگر انترنگ سبہا توجہ نہ دے۔ تو پہر ہم آپ کا لیکہہ پرچارک میں شایع کرنیکو تیار ہیں بشرطیکہ وہ نرم الفاظ میں ہو اور ذاتی حملوں سے بری ہو آپ کا موجودہ لیکہہ قابل اندراج نہیں ہے۔ ساتہہ ہی لالہ بہیم سین جی پردہان سماج ہذا سے بہی ہماری بینتی ہے کہ اگر ورما جی کو اُن کا اصلی منشا سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے تو اسکو دور کردیں اور یدی واستو میں ہی اُن کے وہی خیالات ہیں جوکہ ورما جی اُن سے منسوب کرتے ہیں۔ تو اُن کا فرض ہے کہ وہ پرسپر وچار کرکے اپنے خیالات کو صاف کریں۔

مہاشے لکہپت سنگھ صاحب پردہان آریہ سماج ٹانڈی۔ منوسمرتی ادہیائے ۹ شلوک ۲۶ و ۲۷ کی ہم نے پڑتال کی اور بغور وچارا۔ ان میں سے ۲۶ کا تعلق تو کیول تہین دنوں سے ہے اور ۲۶ و ۲۷ پرکشپت ہیں کیونکہ ان میں پشو یدہ کا بدہان ہے۔ جوکہ وید اور خود منوسمرتی کے نشچت سدہانت کے ورودہ ہے۔ دلیل کے لئے اگر ان شلوکوں کو اصلی بہی مان لیا جاوے تو ان سے موجودہ تیوہار ہولی کا کوئی پتہ نہیں لگتا۔ ان سے تو صرف یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اماوس اور پورنماشی کو ہوم اُس وقت جبکہ نیا غلہ پیدا ہوتا ہے کیا کرنا چاہیئے۔ پرچارک کے کسی آیندہ پرچہ میں

ہم اس مضمون پر مفصل بحث کرنیکا ارادہ رکہتے ہیں۔

لالہ ٹہاکرداس جی منتری آریہ سماج شہر جلندہر

آریہ سماج جلندہر کے گذشتہ اُتسو کے موقعہ پر سردار سمپورن سنگہہ جی افریقہ کے ارسال کردہ روپیہ کی بابت جو گڑبڑ ہوئی تہی اُس کے متعلق سردار سمپورن سنگہہ جی کا پتر بنام لالہ دیوراج جی جو حال میں ہی موصول ہوا ہے براے اندراج ارسال فرماتے ہیں۔ ہماری رائے میں اس پتر کا اخبار میں شایع کرنا لاحاصل ہے۔ کیونکہ اس سے خواہ مخواہ معاملہ طول پکڑ جانیکا اندیشہ ہے۔ پرسپر شانتی پوروک خط و کتابت سے اس معاملہ کو طے کرلینا چاہیئے۔

منتری جی آریہ سماج گڑہی عبداللہ خان تحریر فرماتے ہیں کہ حکیم منگل سین جی جو پہلے کمیونٹی کے کال تک آریہ سماج گنگوہ ضلع سہارنپور کے منتری رہ چکے ہیں انکے عقیدہ میں فرق آجانیکے کارن اب انکا سماج سے سمبندہ نہیں ہے وہ مت کے بہیس میں آریہ سماج کو ہانی پہونچانا چاہتے ہیں سماجوں کو سادہانی سے اُن کے ساتہہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔ ورنہ سخت مشکلات کا سامنا ہوگا۔

مہاشے لعل چند جی آریہ سبہا گنگوہ ضلع بیتیا و ...لکہتے ہیں کہ اخبار خالصہ گزٹ گوجرہ میں مطبوعہ ۱۹ ... پہاگن میں ایک انڈنٹ لیکہہ مہرشی دیانند اور آریہ سماج کے برخلاف نکلا ہے جسمیں بہت سی غلط بیانیاں کیگئی ہیں۔ اس کا دندان شکن جواب دینا چاہیئے۔ اور آیندہ اس پرچہ کا بہی لیکہوں کا پورا پورا نوٹس لیتے رہنا چاہیئے۔ ہماری رائے میں اس پرچہ کی بیہودہ اور لغو تحریروں کا نوٹس لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہی علم و عقل سے خارج سکہاشاہی تحریروں سے آریہ

لالہ گوبند رام جی شاہپورہ - آپ کے دہرم ویر پنڈت لیکھرام جی کی سوانح عمری کو شائع کرنے کے لئے اس ہفتہ گنجایش نہیں - اگلے پرچارک میں ضرور شایع ہوگا ۔

آریہ برادری

ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۲۷ پھاگن سمت ۱۹۷۵ میں آریہ برادری کے متعلق ایک دلچسپ مضمون آریہ سماج کمیریاں کی طرف سے چھپا ہوا پڑہ کر اتی آنند ہوا۔ کمیریاں آریہ سماج کا اُتساہ اور دہرم بہاو واقعی قابل تعریف ہے۔ امید کہ صادق الاعتقاد آریہ بہای اس کام کو بڑی عالی حوصلگی اور ثابت قدمی سے انجام دیں گے - کیونکہ ایک نیک کام میں قدم بڑہا کر پہر پیچہے ہٹنا شیوہ جواں مرداں نہیں ہے - آریہ برادری کا سوال جس پر کہ درحقیقت آریہ سماج کی زندگی اور موت کا مدار ہے - نہیں نہیں آریہ ورت بلکہ تمام سنسار کے سُکہہ دُکہہ رنج وراحت کا انحصار ہے - اس بات کا مقتضے ہے - کہ سب آریہ بہای اُس پر پہلا یوگیہ دہیان دیویں - اور ہر ایک پہلو سے اس کو سوچیں - میں اس بات میں سب روشن ضمیر آریوں کے ساتہہ متفق ہوں - کہ ہمیں نہ صرف سنسکار وغیرہ کرنے میں از حد تکالیف پیش آتی ہیں بلکہ بعض اوقات ہم آریہ رسم کو کرنا تو درکنار یہاں تک ڈر جاتے ہیں کہ آریہ نام سے پکارے جانے کو موجب خطر خیال کرتے ہیں - اور ایسے بہائیوں کی تعداد کچہہ کم نہیں ہے - جو کہ فی الحقیقت سماج سے کچہہ ناطہ ہمدردی نہیں رکہتے - مگر آریہ سماج کے معزز عہدہ دار ہیں - جملہ وجوہات سے جسقدر روکاوٹیں سماج کی عملی زندگی میں آرہی ہیں بیان سے باہر ہیں - میرا خیال ہے کہ اگر آریہ بہائیوں نے جلدی اس کام کی طرف دہیان نہ دیا تو وہ وقت جلد آنے والا ہے جبکہ آریہ دہرم کا بازار بہی سرد ہو جائے گا - لیکن کچہہ ہی خوش قسمتی سے سماج کے اندر ایسے بہائیوں کی تعداد بڑہ گئی ہے جو کہ زبانی جمع خرچ کو فضول خیال کرنے لگے ہیں - اسواسطے میں اس موقع کو غنیمت جان کر کمیریاں سماج سے اس معاملہ میں متفق ہوتا ہوں - مگر سماج مذا کی یہہ رائے کہ "بالفعل ذاتوں کی اس قسم تفریق مثلاً کہتریوں میں سرین ڈہنجا ہی - چار گہر - چہہ گہر - وغیرہ علی ہذا القیاس برہمنوں اور شودروں میں جو باریک تفریق ہے اس کو قطعاً اوڑا دیا جاوے " بالکل قابل اعتراض ہے کیونکہ اگر دور اندیشی سے وچارا جاوے تو سب سے اول ہندو آریہ شدہ گان کو مسلمان - عیسائی - بدہ وغیرہ اقوام کے داخل کرنے کا خیال ہونا چاہئے کیا ہندو لوگ جیسے پہلے اپنی ذاتوں سے باریک تفریق کو دور کرنا پسند کرتے ہیں - دوسروں کو بہی ایسا کرنے کی آزادی دیں گے - اگر آپ سوچ بچار کریں تو بتلائیے کہ اسقدر رد و بدل کا فایدہ ہی کیا ہوا - ہندوستان میں ہمارا فرقے ہیں جو کہ کہتریوں وغیرہ کے مقابلہ میں بدرجہا مضبوط ہستی رکہتے ہیں - اب اگر ساری اپنی شخصیت کو قایم رکہتے ہوئے آریہ برادری میں داخل ہو جاویں گے - تو آپ خیال کر سکتے ہیں - کہ ذاتوں کی تعداد گھٹانے میں ہم کہاں تک کامیاب ہوں گے - یہہ تو وہی بات ہوئی - میاں جی آئے تہے نماز چہڑانے روزہ گلے پڑا - دوسرے مسلمان عیسائی - براہمو - بدہ جنہیں اول ہی نوابی نہیں ہم وہ کب پسند کریں گے - کہ اور سر تو بکھیڑا گلے ڈالیں - کیونکہ جیسا کہ ہندوؤں کو ذات پات کی عادت پڑ گئی ہے - ویسا ہی اس ناپاک خیال کو بیخ و بُن سے اُکہاڑنا ان کی سرشت میں داخل ہو گیا ہے -

اب آپ بتلائیے کہ ہمارا اتفاق کسطرح بڑہ سکتا ہے - جبکہ ذات پات کا دہیان بدستور قایم رہا - یہہ تو وہی بات ہے - لڑکا ۱۶ برس کا اور لڑکی آٹہہ سال کی - اور شادی خالص ویدک ریتی سے ہوگی - کہاں آریہ برادری اور کہاں ذات پات - درحقیقت یہہ تہہ اور رشتہ کو کہا کرتا ہے - وہ محبت اور یہہ نفرت - وہ ملاپ اور یہہ جُدائی - کیا پہر سے شتہ - جُدائی سے ملاپ - نفرت سے محبت قایم رہ سکتی ہے - ہرگز نہیں - کسی شاعر نے کیا ہی اچہا کہا ہے - مصرع

دوستی رہتی نہیں نفرت کی جڑ کاٹے بغیر -

رہی یہہ بات کہ " ہم پہلے چہوٹے نیموں کے پالن کی عادت پیدا کریں - تبہی ہم اس مشکل نیم کو پورے طور سے نبہا سکیں گے - کیونکہ یکدم ناقابل برداشت بوجہہ کا اُٹہانا مشکل ہے " صاحبان یہاں پر چہوٹے اور بڑے نیم کے معنے ہی کیا - سوال تو صرف یہہ ہے کہ ذاتوں کی تفریق رکہنی چاہئے - یا توڑنی - اب جو صاحب رکہنا چاہتے ہیں وہ شوق سے ہندوؤں میں رہ سکتے ہیں مگر جو اس خیال کو سراسر پوچ خیال کرتے ہیں - اور تمام تنزلیوں کا باعث تصور کرتے ہیں - وہ کس طرح سے اپنے آتما کا خون کر سکتے ہیں - اور کس طرح سے دیدہ و دانستہ اس کو رواج دیں گے - مانا کہ کئی بہائی کمزور ہیں - وہ داخل نہیں ہوں گے - پہر اُن کے داخل ہونے سے فایدہ ہی کیا ہے - اُن کو چاہئے کہ پہلے اپنی کمزوری کو ٹہیک کریں - اور پہر برادری میں داخل ہوں - کیونکہ آریہ برادری کمزوروں کی سبہا نہیں ہو سکتی - اس طرح سوانگ بہرنے سے تو اُلٹی ہنسی ہوگی - آریہ سماج مدت سے غیر اقوام مثل مدراس کے بہائیوں کو اس بنا پر کوس رہا ہے - تو کیا اب شرم کا مقام نہیں ہوگا - جبکہ ہم عملی طور سے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس کو رواج دیں گے۔ ہاں ہماری تو وہی مثال ہوئی
کہ اوروں پر حملہ کرنے کو ہر وقت تیار۔ مگر جب اپنی
باری آئی جھٹ میراسی کے مُرغے کی طرح کہہ دیا کہ
میں تو مرغی ہوں۔ بیشک سوکا م آسانی سے ہوکر
اُس کے واسطے خواہ مخواہ بھی تکلیف اُٹھانا
مقلدین میں داخل نہیں ہے۔ مگر اب سوچنا چاہئے
کہ آسانی کیا ہوگی۔ یہہ لوگ تو ہمارے ساتھ
پڑیں گے نہیں۔ نہ اس صورت میں کیونکہ جب
معمولی سنسکاروں کے کرنے میں اس قدر دقتیں
پیش آتی ہیں تو کب ممکن ہے کہ مسلمانوں عیسائیوں
وغیرہ سے ہمارا براہِ راست تعلق ہونے میں وہ
چپ بیٹھیں۔ صاحبان ہندوؤں کے ساتھ تو
نہیں قطع تعلق ہی کرنا پڑیگا۔ تو پھر امرت میں
زہر ملانے کی کیا ضرورت ہے۔ (۲) دوسری بات یہہ ہے
کہ "اس قاعدہ پر عمل کرنے سے طبیعت کے انتشار
کی رفعت کے لئے یم نیم کا پالن کرنا ضروری ٹھہرایا
تاکہ بتدریج عادت پیدا کرکے یوگ بھی کرسکیں"
اب آپ غور کریں کہ پچھلے سوال کی طرح یہہ بھی
برادری کے سوال کی ساتھ پوری نسبت نہیں
رکھتا ہے۔ یہاں تو یہہ بات ہے کہ جیسے کوئی کہے
رام مارگی۔ رنڈی باز پرتکیش جو آچاری۔ (یہاں
مراد تفریق ذاتی سے ہے) سماج کا ممبر ہوسکتا
ہے یا نہیں تو ہر ایک بھائی بلا تامل کہہ سکتا ہے
کہ ہرگز نہیں۔ اب اگر وہ کہے کہ صاحب مجھے داخل
تو کیجئے پھر بتدریج عادت پیدا کرکے چھوڑ دونگا
تو ہمارے منہہ سے ٹکے کا سا جواب نکلتا ہے
کہ جائیے صاحب تشریف لیجائیے۔ یہاں آدھے
تیتر آدھے بٹیر کی گنجائش نہیں۔ ار تہاں
جب چھوڑ دوگے تو تم کو داخل کر لیا جاوے گا۔
مگر کیا یہہ سب باتیں دوسروں کے واسطے ہی
ہوتی ہیں۔ محقق آریہ بھائیو۔ جو سوسائٹیاں
آج کل آپ کو نظر آتی ہیں اُن کی طرف غور کریں
کیا یہہ یوہیں قایم ہوگئیں۔ کیا مسلمان عیسائی

بودہ وغیرہ ہماری طرح اول اول کمزور دل تھے
ہرگز نہیں۔ اگر ان کی یہہ حالت ہوتی تو ان کا
نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹا ہوا ہوتا۔ آپ کو
معلوم ہوگا کہ اہل اسلام نے شروع شروع
میں کسقدر دُکھ اُٹھائے سہنا پڑا۔ آدمی
پرلی ورن ان کے مارے جاتے تھے۔ مگر پھر بھی
وہ قرآن کے برخلاف تعلیم کا نام تک نہیں
لیتے تھے۔ عیسائیوں کی حالت اس سے بھی زیادہ
قابل تعریف رہی ہے۔ دور کیوں جاتے ہیں۔
بدھ مت کو مطالعہ کریں۔ کیا ایک ایک بودھ دھرمی
نے شنکراچاریہ جی کے ہاتھ سے پرایت ہوکر ملک۔
دوست۔ رشتہ دار۔ خویش و اقربا کو یکدم
ترک کرکے بھارت ورش سے باہر ڈیرے نہیں
لگائے۔ ہاں انہوں نے ہزاروں قربانیاں
کیں۔ یہی وجہہ ہے۔ کہ ایک تہائی بنی نوع
انسان آج کل بھی اس مہاتما بدھ کے مذہب کے
پیرو پائے جاتے ہیں۔ دوسری مذہبی تواریخ
مطالعہ کرنے سے آپ کو یہہ بھی معلوم ہوگا۔ کہ
مذہبی دُنیا کے اندر جب ایک رسم جاری ہوجاتی
ہے۔ تو پھر اُس کا ترک کرنا کوئی خالہ جی کا گھر
نہیں ہوتا ہے۔ وہاں تو پھر اُتنی ہی تکلیف
ہوتی ہے۔ جتنی کہ اُس کے رائج کرنے میں ہوئی
تھی۔ آپ دیکھئے سکھوں نے مصلحت وقت کے
خیال سے کیسوں کو رکھا۔ تو اب کوئی اُن کے
آگے سندھن سنسکار کا نام تو لے۔ اور اس
خیال سے اگر کاشی ناتھ نے شیکھر بودھ کے
اندر بچپن کی شادی کو رواج دیا۔ تو ہندوؤں
میں رہ کر اس قبیح رسم کو دور تو کر دکھا دیں۔
اس سے میرا یہہ مطلب نہیں کہ مصلحت وقت کو
مدنظر نہیں رکھنا چاہئے۔ بات صرف اتنی ہے
کہ جب کہ دونوں حالتوں میں ہم کو ایک جیسی
تکلیف ہے تو پھر آریہ برادری کو ہندوؤں کی
رڈی تعلیم کا پابند کرنے سے کیا فائدہ۔

(۳) یہہ کہ وہ مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج
نے اسکی تعلیم کرتے ہوئے آپ نیموں میں آریہ
سبھاسد ہونے کے لئے ایک سال کی میعاد عادت
چھوڑنے میں بقاعدہ آریہ سماج کرنے کے لئے قرار دی
ہے۔" اس میں شک نہیں کہ دو طرح کی زندگی
انسان کی ہوا کرتی ہے۔ ایک خیالی جس کو انگریزی
میں تھیوریٹیکل زندگی کہہ سکتے ہیں۔ دوسری
پریکٹیکل یعنی عملی زندگی۔ جب آدمی کے خیالات
کسی انسٹیٹیوشن کے مطابق ہوجاتے ہیں۔ اور
وہ اپنے خیالات کے مطابق عمل کرنے کو طیار نہیں
ہوتا ہے۔ اُس کے معنے یہہ ہوتے ہیں کہ وہ
آدمی خیالی زندگی بسر کر رہا ہے۔ لیکن جب
خیالی زندگی بسر کر چکتا ہے تو دوسری منزل
اُس کے آگے عملی زندگی کی آتی ہے۔ اب چونکہ
عملی زندگی روپی عمارت کے واسطے دردِ وہ
خیالات یقین و ایمان روپی مضبوط بنیاد کی
اشد ضرورت ہے۔ اس واسطے سوامی جی کا
ایک سال کی میعاد دینا نہایت دور اندیشی
پر مبنی ہے۔ لیکن کیا سوامی جی نے کہا ہے۔ کہ
سبھاسد ہوکر پھر سنسکار کرنے کے واسطے یوگ
ابھیاس کی طرح بتدریج عادت پیدا کیا کرو۔
ہرگز نہیں۔ سوامی جی کا منشا ہے کہ ایک سال
کے اندر خیالات کو پختہ کرو۔ اور جب اپنی طاقت
کو اس لایق دیکھو کہ ہم کسی برت کو نبھا سکیں گے
تو دھارن کرو۔ ورنہ جانے دو۔ لیکن اگر تمہیں
معلوم ہوگیا تو تائید میں رہو۔ مہاجیان ایک اصول
کے طے کرلینے سے اس وقت نہیں تو کچھ دیر
بعد تو اُس کی اصلیت ضرور گم ہوجاتی ہے۔
مہاشیو جبکہ اول اپنی طاقت کو ایسا کمزور دیکھتے
ہیں۔ کہ ہم کبھی کسی طرح نگ توڑنے کے ناقابل ہیں
تو شمشیر کھینچ کر میدان جنگ میں نکلنے کی تیاری
کرنا بھی ٹھیک نہیں۔ کسی نے کیا ہی اچھا کہا
ہے۔ ع اول قدم ہی چلکہ شکوہ ستم گردن گا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہانک آگے چلکے دیکہو کیا کیا ستم نہ ہوں گے ۔
آریہ بہائیو ۔ ہرگز بنیاد کو خراب کرنا نہیں چاہئے ۔
ہاں یہہ بات جدا ہے کہ ابہی وقت نہیں ہے ۔ آریہ
برادری قایم نہ کی جاوے ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے
ہوس تو باقی رہتی ہے ۔ کہ کوئی کرینتیوں کو بہسم
کرنے والی بہٹی ۔ (آریہ برادری) ضرور جاری
ہوگی ۔ لیکن کون بہائی ہے جوکہ اسوقت دعوٰے
کرسکتا ہے کہ آریہ برادری کے قایم ہونے کیواسطے
اس سے بڑہ کر کوئی اور موقعہ اچہا ہوگا ۔
اسوقت ہندؤوں کی حالت بالکل مُردہ ہے ۔
غیر اقوام ہمارے اس کام میں دست اندازی
کرنے کو تیار نہیں ۔ منصف مزاج گورنمنٹ کا راج
ہمارے واسطے ہیں غنیمت ہے ۔ پہر نہ معلوم
کونسی بات اس کام میں بادہا ڈال رہی ہے ۔
کچہہ بہی نہیں ۔ آریہ بہائیو ۔ فراخ دل ہو جیئے ۔
پوچ باتوں کے واسطے کمزوری دکہانا آریوں
کی شان کے شایاں نہیں ۔ اگر اول اول کم
آدمی داخل سوسائیٹی ہوں گے تو مضایقہ ہی
کیا ہے ۔ گورو گوبند سنگہ صاحب صرف پانچ
سکہوں کے ساتہہ کامیاب ہوا ۔ محمد صاحب اپنی
عورت کی طرفداری کو پاکر کام کرتے رہے ۔
عیسائیوں کی بہی شروع شروع میں بہت
بدتر حالت رہی ۔ کیوں نہ ہو وہ زمانہ نہایت
تاریکی کا زمانہ تہا ۔ بدہ نے اول اول چند
شاگردوں کی مدد سے کام کیا تہا ۔ سچ ہے ۔

वरमेकोच गुणी पुत्रो न च मूर्ख
सहस्रकं एकश्चंद्रस्तमो हंति न
च तारा सहस्रकं

ایک مستقل مزاج آدمی ہزاروں بیہودوں سے اچہا
ہے جسطرح ایک چاند اندہیرے کو دور کرتا ہے
نہ کہ ہزاروں تارے ۔ بنابران میری رائے میں
جو بہمد آریہ بہائی سوسائیٹی میں داخل ہوں وہ
اسکی قایمی کے بارہ میں کوئی معنوی جہگڑا نہ کہڑا

کریں ۔ بلکہ اس کی بنیاد مہرشی سوامی دیانند کے
ہاتہہ سے ڈالی جانی چاہئے ۔ ارتہات جیسا کہ وہ
ان بکہیڑوں کو ناپسند کرتے تہے ہمیں بہی پیروی
کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکہنا چاہئے ۔ ہاں
ایک یوگی اور رشی کے بچن اور پرماتما کی آگیا
اور اس کے مطابق عمل کرنے میں ۔ اور استہتا
اس کی بابت تو ہمیں تسلی رکہنی چاہئے کہ اس
کام کے کرنے میں دکہہ سراب اور سکہہ حقیقی
ہے ۔ اگر کوئی ایسا مشکل کام ہوگا تو اُچیت جانکر
وہ بہی مقرر کر لئے جاویں گے ۔ مگر اب تو کوئی
ضرورت نہیں ۔ ہاں جو بہائی ابہی عملی زندگی
بسر نہیں کر سکتے ہیں اور یوں سماج کے
دلدادہ ہیں وہ سماج میں بدستور رہیں ۔
سماج میں کام کرتے رہیں ۔ اور پہر کبہی برادری
میں داخل ہو جائیں ۔ اس طرح سے اُن کا اُتساہ
بہی بڑہتا رہے گا ۔ اور نقصان بہی کوئی نہیں
ہوگا ۔ آخیر میں پرارتہنا ہے کہ بعض آریہ بہائی
کہتے ہیں کہ جو آدمی برادری میں داخل ہوں وہ
سماج کے ممبر ضرور رہیں ۔ اس کا مختصر جواب
یہہ ہے کہ ساری عمر بھی سبہاسد ہونے کے حقدار
نہیں ہو سکتے ۔ ہاں جو ہونا چاہیں انکو برادری بہی
روک سکتی ۔ بلکہ اُن کی کارروائی قابل تعریف
ہے ۔ جو مختلف گروہوں پر اپنا اثر ڈال سکینگے
اگر اس قسم کے کسی وشئے پر کسی بہائی نے وچار
کرنا ہو تو وہ میرے ساتہہ خط وکتابت کر سکتا
ہے ۔ میں خلوص نیت سے اُن کی خدمت میں
اُتر لکہنے کو ہر وقت طیار رہوں ۔ مگر آریہ بہائیوں
کو اس وشئے پر جلدی وچار کرنی چاہئے ورنہ
بہت نقصان ہوگا ۔ کیونکہ اگر یہہ سوال ٹلتا تو اور بات
تہی لیکن جس صورت میں ہر ایک آریہ بہائی اس کی
ضرورت کو محسوس کرنے لگ گیا ہے تو اب خاموشی بالکل ٹہیک نہیں ہے ۔

آریہ بہائیوں کا داس ۔ خاکسار گوبند رام ٹکوری ۔

میرا پتہ یہہ ہے ۔ (شاہ پورہ ۔ علاقہ راجپوتانہ ۔ گوبند رام سکینڈ ماسٹر راج سکول) ۔

بابو جواہر سنگہ جی کا پتر

نمستے ۔ قبل اس کے میرا یہہ خیال رہا ہے کہ کسی
کی نقطہ چینی کرنی پاپ ہے ۔ لیکن جب دیکہتے ہیں
کہ آئے دن کوئی نہ کوئی دہوکا ہو جاتا ہے ۔ اور
اب ست دہرم پرچارک پڑہ کر کہ آپ جیسے پونتر
آتما کو غلطی میں ڈال کر پنڈت درگا دت ملٹری
سیڈ پیکل انیسر جموں اور لالہ میلا رام صاحب
ہیڈ اکونٹنٹ ملٹری سٹور جموں جیسے اونچم اور سچ
آچار والے پرشوں پر تہمت لگائی گئی ہے ۔ مجہے
میری آتما ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ چپکا بیٹہا
رہوں ۔ اور میں آج سے لیکر بیان کرتا ہوں ۔ کہ
اچہے کو اچہا اور برے کو برا کہنے کو ہرگز اپنا
دہرم سمجہوں گا ۔ آپ سے ضرور سفارش کرونگا
کہ آپ جیسے پونتر آتما کا یہہ پہلا فرض ہونا چاہئے
کہ جب تک آپ کو نامہ نگاروں کی تحریروں پر
پورا پورا وشواس نہ ہو ہرگز ست دہرم پرچارک
میں جگہہ نہ دیویں جسقدر حالات وفات جیا لال
متہرا داس وکیل جموں مجہہ کو معلوم ہیں کسی
دوسرے جموں نواسی کو نہیں ۔ جس رات متہرا داس
جی کی استری کا دیہانت ہوا ۔ صبح ۵ بجے خبر
ملتے پر میں بموجب اپنی استری کے متہرا داس جی
کے مکان پر پہونچا ۔ متہرا داس جی اکیلے
کو گود میں لئے رو رہے تہے ۔ چونکہ متہرا داس
جی کو شک تہا کہ ابہی پران باقی ہیں ۔ نیازمند
معہ پورشارتہی جیون سنگہ جی کے ڈاکٹر
درگا دت جی کے مکان پر پہونچا ۔ ڈاکٹر صاحب
حسب معمول خلق کے ساتہہ ہمارے ساتہہ آنے کو

تیار ہو گئے۔ مگر چونکہ لالہ متھرا داس جی کی پتنی بیمار سو تا تھی۔ ڈاکٹر درگا دت جی نے ہدایت کی۔ کہ رحیم بی بی زنانہ ڈاکٹر کو لے آؤ۔ پھر دو گھنٹے ہوئے رحیم بی بی کو لے آئے۔ تشخیص سے معلوم ہوا کہ پران نکل گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ اُس وقت ۸ بجے کا وقت تھا۔ اس لئے سبھا لکوٹ میں نیاز بند نے نا رنہیں دی۔ حسب ہدایت لالہ متھرا داس جی سبھا سدوں کو خود جا جا کر خبر کر دی۔ اور خدمت کے لئے اپنے دفتر میں درخواست بھیجدی۔ ڈاکٹر درگا دت صاحب و لالہ میلا رام صاحب خبر پہنچنے پر تشریف لے آئے۔ ہر دو صاحبان کا ہرگز یہہ منشا نہ تھا کہ سنسکار ویدوکت نہو لالہ میلا رام جی نے خود مشورہ دیا۔ اور لالہ ہرجس رائے ڈپٹی انسپکٹر کے سامگری کا پربندھ کیا۔ البتہ ڈاکٹر درگا دت جی اور لالہ میلا رام جی نے باہمی بات چیت سا تھہ ضرور وچار کیا کہ یہہ پہلا سنسکار ہمیں ہونے لگا ہے۔ ہم میں سے ایسا کوئی بھی نہیں کہ وہی انکول سب کارروائی کروا سکے۔ اس لئے بجائے اچھے کے بُرا اثر نہ ہو۔ اور آریہ سماج جیسی پوتر انسٹیٹیوشن پر کسی قسم کا داغ نہ آوے۔ کارروائی ہو تو مکمل ہو۔ جسقدر ایک سچا اور راست پسند ڈاکٹر صاحب اور لالہ میلا رام صاحب کی تقریر سے نتیجہ نکال سکتا تھا۔ وہ یہہ تھا کہ اچھی بہ کار اور مکمل کارروائی ہو۔ جب سنسکار کر کے واپس آئے تو لالہ متھرا داس جی نے مجھہ کو اور لالہ ہرجس رائے جی کو چند مرتبہ کہا کہ اس بات کا خاکہ کھینچو۔ میں نے لالہ متھرا داس جی کو سمجھایا کہ چونکہ یہہ غلط بات ہے۔ اُن کا ہرگز ایسا منشا نہ تھا۔ اس لئے مجھہ کو جھوٹھ لکھنے سے پرہیز ہے۔ میں دیگر کیفیت کو چھوڑتا ہوں۔ اور اتنا ضرور لکھوں گا کہ آپ اپنے غلط مضمون کی تردید فرما دیں۔ اور آئندہ ان شخصوں کی تحریروں کو جو سماج سے کوئی تعلق رکھتے تو نہیں۔ صرف ظاہری بات چیت سے ہر پہلو سے مطلب براری کا مُدعا رکھتے ہیں۔ ست دہرم پرچارک میں جگہہ نہ دیویں۔ اور ساتھہ ہی پدار تھنا کرتا ہوں کہ فرستندہ مضمون برخلاف ڈاکٹر درگا دت جی و لالہ میلا رام جی کا نام ضرور ظاہر فرما دیں۔ سُنا ہے کہ لالہ متھرا داس جی نے اب آریہ گزٹ میں شادی کے لئے پھر اشتہار دیا ہے۔

راقم آپ کا داس
جواہر سنگھ سبھاسد آریہ سماج سرنگر حال وارد جموں..........

دیانند اناتھ آلہ اجمیر۔

ایک ماہ کے قریب ہوا کہ ست دہرم پرچارک کی وارا راجپوتانہ کے دین اناتھوں کی دہیمی پکار نکمش سجنوں تک پہونچائی گئی تھی۔ اگرچہ جیسی سہایتا کہ اس گھور کال میں ملنی چاہیئے نہیں ملی پرنتو پھر بھی من لکھت پرادپکاری دہرماتما سجنوں نے سہایتا دے اناتھوں کا پالن کیا ہے۔ اور اناتھہ آلہ کمیٹی اجمیر کا اُتساہ بڑہایا ہے۔ میں ان مہاشیوں کو انیک انیک دہنیاواد دیتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں کہ وے سدیو اسی پرکار اس ورودیہ ہین۔ اناتھہ آلہ کیطرف دہیان رکھیں گے۔ خود سہایتا دیں گے۔ اور اپنے اشٹ متروں سے دلا دیں گے۔

جہاں بہت سا روپیہ جمع ہے وہاں تو سبکوئی بھیجتا ہے۔ پرنتو جہاں اوشکتا ہے۔ وہاں بھیجنا وچارشیلوں کا ہی کام ہے۔ دانیوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱)	سردار تھو سنگھ معرفت بھیم سنگھ جی ملک فورٹ سنڈیمن....	لعہ
(۲)	بابو بنسی دہر جی موضع بسولی ضلع بدایوں........	صہ
(۳)	کنور دیوی سنگھ جی سکھہ لال سنگھ جی گور گاؤں بمبئی........	صہ
(۴)	بابو ساجی داس جی موضع پور قاضی ضلع مظفر نگر........	للعہ
(۵)	شری بہان برہمچاری نتیانند جی مہاراج کلکتہ........	۵ع
(٦)	مہاشہ گنشا داس جی گپت نمبر ۲۳ بڑا بازار ملک سٹریٹ کلکتہ..	۵ع
(۷)	بابو مولچند جی علی گڑھ........	للعہ
(۸)	پنڈت ہردی نرائن جی نائب تحصیلدار شراسدہ موضع ملتان	عما

آپ کا کرپا ابھلاشی رام بلاس ساردا
منتری آریہ پرتی ندہی سبھا راجستھان اجمیر۔

آریہ مسافر میگزین

منجانب
شریمتی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب
بیاد گار
دہرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

اعلیٰ درجہ کا مذہبی و علمی ماہواری رسالہ قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہ روپیہ نمونہ کی ایک کاپی کے لئے ۲

المشتہر
مینجر آریہ مسافر میگزین جلندھر شہر

پرشن

ستیارتھ پرکاش اردو مترجمہ زیر حفاظت آریہ
...نی ندہی سبھا کے صفحہ ۵ ۳۰ پر جیو اور برہم
...ن کی بابت یہہ لکھا۔ " اب اس میں غور کرنا
ہے کہ اگر جیو (روح) برہم (خدا) کی یکتائی
...نیا کا جھوٹھا ہونا شنکر اچاریہ کا ذاتی
...تقاد تھا تو وہ عمدہ اعتقاد نہیں۔ اور اگر
...ن کی تردید کے لئے اس اعتقاد کو اختیار
...ر تو کچھہ اچھا ہے "

...عبارت پر یہہ شک پیدا ہوتا ہے کہ گویا
...جی کے خیال میں جھوٹھ کا پیرو ہو کر کسی
...ب کی تردید کرنا کچھہ اچھا ہے۔

...نہیں شاید اس عبارت کو نہیں سمجھہ سکا۔
...نقرہ سوامی جی کا خاص نقرہ نہیں۔
...نے اپنا حاشیہ دیا ہے۔ کیا آپ مہربانی
...س کو واضح طور پر بذریعہ ست دھرم پرچارک
...یا کریں گے۔ جس سے میرا شک رفع
...ے۔ کہ اس عبارک کا ٹھیک ٹھیک مطلب
... آیا یہہ عبارت خاص سوامی جی کی
...ر اس کا کیا مطلب ہے۔ آپکا داس
...ن ممبر آریہ سماج جھنگ مگھیانہ۔

...ن۔ منتروں میں اثر ہے یا نہیں۔ اگر
...ن اچھی طرح سے ثابت کرنا چاہئے۔ اگر
...تو کیا وجہہ ہے۔ اکثر جھاڑنے سے
...جاتا ہے۔ مثلاً بچھو کا منتر اور دیگر منتر
...(فتنہ) وغیرہ کی کچھہ اصلیت
...ں۔ میں بہت مشکور ہوں گا اگر کوئی
...اب لکھیں۔
ولو کے نندن
...کچہری کانگڑہی ....

پرشن۔ جب سورج اور زمین اور
چندرما گردش کرتے ہیں تو گرہن خاص ایک
وقت میں لگنا چاہئے۔ ہمیشہ ایسا اتفاق ہوتا
ہے کہ کسی سال میں تو گرہن لگتا ہی نہیں۔
اور کسی سال میں دو دفعہ لگ جاتا ہے۔ یا
کسی سال چندرما کو اور کسی سال سورج کو۔
اس کا باعث کیا ہے۔ دوسرا بھونچال کے
آنے کا کیا سبب ہے۔ اس کو عقل سے مدد کرکے
دکھلادیں۔ راقم نند لال۔
کھتری۔ کوٹ عیسے خان۔

حل طلب پرشن

حل طلب پرشن۔ شری ۱۰۸ مہرشی
سوامی دیانند سرسوتی جیو مہاراج نے رتو دان کال
کی ودیا کیا میں سنسکار ودھی کے صفحہ ۳۳ پر
تحریر فرمایا ہے۔ کہ " استریوں کا سبھاوک رتو کال
۱۶ سولہ راتری (رات) کا ہے "۔ پھر آگے چل کر
یوں رقمطراز ہیں کہ کیونکہ " ان چار راتریوں
میں سماگم کرنا ویرتھہ (بے سود) اور
مہا روگ کارک ہے "۔ ان فقرات سے خصوصاً
اور ساری کی ساری ودیا کیا سے عموماً یہی نتیجہ
نکلتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ شری یان جی
کی رائے تنہا ویدک گیان بہ الفاظ دیگر
قانون قدرت کے مطابق رجو درشن یعنی
نمود حیض سے لیکر سولہ دن مابعد تک کے
ایام میں ہی مجامعت کرنے سے حمل ٹھہر سکتا
ہے۔ آگے پیچھے نہیں۔ کیا یہہ سچ ہے۔ اگر
یہی امر واقع ہے تو کوئی آریہ مہاشے جن کو
موجودہ انگریزی یا یونانی طبابت میں
درک ہو حکمت رائج الوقت سے مقابلہ
کرکے مستند طبی رائے کے حوالے شنکا
سمادھان فرما کر مجھے اور پبلک کو مشکور
فرمادیں۔ کیونکہ مجھے اس میں بڑا اشنکا
اُلجھن ہو رہا ہے۔ اور خواہ مجھے مُرا الجھیں

یا پہلا۔ مگر مجھے تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔
کہ نمود حیض سے ستائیسویں دن مجامعت
کرنے سے بھی حمل عملی طور پر قرار پا چکا ہے۔
الملتمس (ایک معترض)

ضروری نویدن

مُدت سے آریہ پبلک کی طرف سے سماجک اخبارات
میں قایمی آریہ برادری کے متعلق تحریر بازی کا
بازار گرم تھا۔ لیکن تاحال کوئی پریکٹیکل نتیجہ
برآمد نہ ہوا۔ جس پر آریہ سماج کمیریاں کے دو
ادھیکاریان نے بعد غور و فکر ایک مناسب تجویز
دیجو کہ موجودہ وقت میں بآسانی عمل میں لائی
جا سکتی ہے۔ اپنی طرف سے انترنگ سبھا آریہ
سماج کمیریاں کے اجلاس منعقدہ ۲۶۵ اکتوبر
سنہ ۹۵ میں پیش کی جو باتفاق رائے پاس
ہوئی اور قرار پایا کہ تجویز ہذا شایع کرواکر
ہر ایک آریہ سماج کے سکرٹری مہاشہ کی سیوا
میں بھیجکر پرارتھنا کیجاوے کہ وہ اپنی اپنی
انترنگ سبھاؤں میں پیش کرکے بعد غور کامل
و مناسب ترمیم و تنسیخ کے اپنی رائے کا
اظہار واپسی تحریر فرمادیں۔ تاکہ تکمیل تجویز
ہذا کے واسطے جلد کوشش ہو سکے۔ چنانچہ
تجویز مذکور ۲۲ جنوری سنہ ۹۱ء سکرٹریان
آریہ سماجہائے پنجاب و سندھ بلوچستان
کی سیوا میں بھیجی گئی۔ اور ساتھہ ہی جلدی
اظہار رائے کے واسطے بھی پرارتھنا کی گئی
لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے جواب
میں ہمارے پاس آج تک قریب دو ماہ کے
عرصہ میں صرف پانچ خطوط پہونچے ہیں باقی
کسی سماج کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔
میں حیران ہوں کہ کہاں وہ بڑے زور و شور سے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قایمی برادری کی تحریکیں۔ اور کہاں یہہ خوشی
لہذا بڑے زور لیکن ادب سے دوبارہ کل
سکرٹری صاحبان آریہ سماجہائے پنجاب و
سندھ و بلوچستان سے توقع ہے کہ بہت جلدی
اپنی اپنی سماج کی رائے سے سرفراز کریں
تاکہ اس تجویز کو بقول ایڈیٹر ست دھرم
پرچارک عملی شکل میں لایا جاوے۔
نوٹ۔ اگر کسی سماج میں پرچہ تجویز بالا
نہ پہنچا ہو تو طلب فرماویں۔ اطلاع ہونے پر
خوشی بھیجا جاوے گا۔ مجھے پورن آشا
ہے کہ آریہ دھرم کے پریمی سکرٹری صاحبان
بہت جلدی اسکی تکمیل سے ممنون فرماتے ہوئے
مجھے سے بار بار اس وشے پر لکھنے کے لئے آمادہ
نہ کریں گے۔ آریہ دھرم کا سیوک
منشی رام پردھان آریہ سماج کیمبلپور

خدمت عام کا سلسلہ

(۱) ضلع جہلم اور راولپنڈی میں دستور ہے کہ جب کوئی شخص ہندو مرجاتا ہے۔ تو اس کے جلانے کے واسطے جو لکڑی خرچ ہوتی ہے وہ لکڑی متوفی اپنے گھر سے خرچ نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ اپنے غم میں ہوتا ہے اس واسطے تمام برادری کے لوگ ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر سے ایک ایک لکڑی اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اس طرح بہت سے آدمی ساتھ بھی ہو جاتے ہیں اور لکڑی بھی خاطرخواہ مہیا ہو جاتی ہے۔ کیا خوب ہو جو کہ یہہ رسم عام جاری ہو جائے۔
(۲) واقعہ یکم مارچ ۱۹۱۶ء کو مہتہ گیان چند پریزیڈنٹ آریہ سماج سیبی انسپکٹر پولیس مقام لوکی کو تبدیل ہوئے۔

اس تقریب میں ہمارے دوستوں نے پارٹی سکول میں ٹی پارٹی کا جلسہ کیا۔ لالہ رام رکھا مل۔ لالہ آتما رام و لالہ ٹھاکر رام صاحبان نے تقریریں کیں۔ جس میں مہتہ صاحب موصوف کی خوبیوں کا بیان ہوا۔ چونکہ یہہ صاحب سچے آریہ ہیں اس واسطے ان کی ہر ایک خوبی کا فخر آریہ سماج کو ہے۔ آریہ سماج کو مبارک ہو کہ اس قسم کے بہت لوگ اب دن بدن پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ ان سب خوبیوں کے واسطے ایشور کو دھن باد دینا چاہئیے۔ ہر ایک ایسے موقعہ پر ہمارے محسن سوامی دیانند سوامی سورگباشی کو یاد کرنا چاہئیے۔
راقم رام رکھا مل انسپکٹر ڈاکخانجات کوہاٹ

اشتہار

مفت۔ مفت۔ مفت

میرے پاس مرض بواسیر خونی و بادی کی مجرب گولیاں ہیں جن سے بیشمار مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ لہذا آپ میں سے جس کسی کو اس عالمگیر اور کم بخت مرض کی شکایت ہو ان کے استعمال سے فائدہ اٹھاویں۔ جملہ غربا و تنگدست مریضوں کو مفت بھیجی جاتی ہیں۔ نیز ہر ایک سٹوڈنٹ کلب۔ لائبریری اور مذہبی سوسائیٹی کو پراگ اپدیش نامی ایک کتاب مفت بھیجی جاتی ہے جس کے واسطے صرف دو آنہ کا ٹکٹ بغرض محصول ڈاک پتہ ذیل پر آنا چاہئیے۔
{ شہر پٹی و محلہ ککڑاں پاس
{ ہربھگوان سیٹھ عرف پر جیسی

ویدوکت بواہ کی ضرورت۔ میرا ایک دوست

ذات برہمن عمر ۲۲ سال ملازم ...
ایک ایسی برہمن کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں
جسکی عمر ۱۲ اور ۱۶ سال کے درمیان ہو۔
خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہو۔ المشتہر
بیلی رام موضع ہرسے پنڈ ڈاکخانہ ... ضلع ...

ضرورت ہے۔

میرا ایک دوست ذات کہتری عرف نیٹر عمر ۲۲ اور ۲۵ سال کے درمیان شدھ آچرن آریہ پیشہ عرائض نویسی آمدنی معقول اور پ منتری آریہ سماج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ایک ایسی کنیا سے شادی کرنا چاہتا ہے جس کی عمر ۱۵ و ۱۶ سال کے درمیان ہو اور بھاشا جانتی ہو۔ آسودہ دیو ناگری ذات کا امتیاز نہ ہوگا۔ اب شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ جو لڑکی کے والدین آریہ خیالات اور کسی سماج کے ممبر ہوں جن کسی مہاشہ کو یہہ سمبندھ کرنا مطلوب ہو مفصل حال بذریعہ خط و کتابت مجھ سے معلوم کرے۔
المشتہر مولا رام شرما منتری آریہ سماج ... ضلع ...

ضرورت

آریہ سماج کیتھل کا سبھاسد گوڑ برہمن عمر ... سال ... بیاہ کرنا چاہتے ہیں۔ نیک چلن شدھ آچرن شریف خاندان۔ گذارہ کافی و وافی ہے سنسکرت گنت و ودیا وغیرہ جانتے ہیں۔ لڑکی بھی شریف خاندان یہہ صفت موصوف ہو۔ مزید حالات بندہ سے دریافت ہو سکتے ہیں۔
المشتہر
سبھاگ مل۔ پردھان آریہ سماج
(کیتھل)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک کنیا جس کی عمر ۱۴ یا ۱۵ سال کی ہے- ذات اگروال ویش میں سے ہے اُس کے واسطے ایک یوگیہ بر کی ضرورت ہے- بر کی عمر بیس ۲۰ سال سے ۲۴ سال کی ہونی چاہئے- گوت سنگل نہ ہووے- مفصل حالات مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت ہو سکتے ہیں ٭

المشتھر

امراؤ سنگ چوڑا بازار لودھیانہ ٭

ضروری نوٹس

فرقہ اروڑ بنس کے جملہ تعلیم یافتہ و نیز ویدک دہرم کے حامیوں کی سیوا میں نویدن ہے- کہ اس سبہا کی زیر نگرانی ایک رجسٹر برائے امداد نسبت ناطہ آریہ سنتان کہولا گیا ہے- جسکے ذریعہ سے حسب دلخواہ کنیا کے لیئے بر اور بر کیلئے کنیا تلاش ہو سکتی ہے- مفصل قواعد وغیرہ و فارم برائے اندراج نام ار کے ٹکٹ آنے پر المشتہر سے ملسکتے ہیں- المشتہر جگناتھ کمار اسسٹنٹ سکرٹری اروڑ بنس سبہا فیروزپور شہر پنجاب

ضرورت

ایک صاحب قوم سرین کھتری عمر ۲۳ سال ملازم بعہدہ سب اورسیئر تنخواہ ۔۔ روپیہ ماہوار ذات کھیڑ نانکے آنند اپنی شادی کرنا چاہتے ہیں ٭

کل درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ سے ہونی چاہئیں ٭

المشتھر

ہردواری رام سب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کیتال اندر

کمترین از قوم کھتری کپور چار گھر باشندہ چنیوٹ عمر تقریباً ۲۳ سال خوانده ملازم بعہدہ سکول ماسٹری ملتان تنخواہ بمشاہرہ ۔۔ ماہوار اور بڑا بہائی بمشاہرہ ۔۔ روپیہ ماہوار اور چھوٹا بہائی ۔۔ روپیہ ماہوار ملازم ہیں میں خود کسی کھتری کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں جسکی عمر کہ مناسب ہو- مزید حالات پتہ ذیل سے دریافت ہو سکتے ہیں- **المشتہر** بھگوان داس کپور سکول ماسٹر ملتان ۔۔ بتول-

بواہ کی ضرورت

میرے ایک دوست ذات کھتری ونایک ساکن راہوں ضلع جالندھر عمر تقریباً ۲۰ سال سب انگ ورست ملازم بعہدہ سگنلر بمشاہرہ ۔۔ ماہوار جن کے کوئی بزرگ مددگار نہ ہونیکی وجہہ سے اب تک شادی نہیں ہوئی ہے خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو چاہیئے-

گوکل چند سگنلر ریلوے سٹیشن کوٹری سندھ-

دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وے بابو جگپت رائے محلہ درگا کنڈ شہر بنارس سے رجوع کریں- ان کے علاج سے ایسے مریضوں کو کہ جنکو یہہ مرض پچیس ۲۵ تیس یا چالیس برس کا تھا- بلکہ پیدائشی خاندانی یا پشتینی تھا- تو بارام ہوا ہے- ان کے علاج سے شفایاب ہو جانیکے بعد دمہ زندگی بہر نہیں ہوتا- ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں- جو مریض اتوار کو بارہ بجے سے دو بجے تک انکے پاس جاتے ہیں-

---

مریضوں سے کچھہ خرچ و اشاعت اشتہارات و کلرک وغیرہ لیا جاتا ہے-

اشتہار کتب

دشینگ درشن- پنڈت دیودت جی کانپوری سے کرت- سنسکرت ہمرتی اور بھاشا ٹیکا قیمت (عہ)

مجربات بدری کرشن- بلا استاد فوٹوگرافی سکہلانے والی بے نظیر کتاب ہے- قیمت فی جلد (۱۰ر)

جمبہ ساگر- بشنوئیوں کے گرو شری جمبہ جی مہاراج کی کرم اُپاسنا و رگیا کانڈ سمبندہی شبدوں کا بھاشا ٹیکا- قیمت ایک روپیہ (عہ)

سورگ پراپتی ۳ر بربھم شکتی ۲ر ویدک دہرم پرچار ۱۲ر ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ (عہ) تمہید تغیر وید عہ برہم یگیہ ۱۰ر وغیرہ پستکیں ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہیں-

المشتہر کندن لال خزانچی دہلی فلور ملز کمپنی دہلی

دہی وردک بہسم یعنی دماغی طاقت کی دوائی-

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ ایک مہاتما پرش کمزور دماغ والوں کند ذہن طلبار کیلئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے- جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے- ایک پوڑیہ کے واسطے ایک روپیہ جو عرصہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے

ویریہ وردک بہسم یعنی دہاتو پشٹی کی دوائی

یہہ دوائی جریان منی اور احتلام سوزاک کیلئے ازحد مفید ہے- ایکماہ چار دفعہ استعمال کرنے سے امید ہے کہ ان بیماریوں کو جڑ سے اکہاڑ دیتی ہے ایکماہ کیلئے قیمت عہ

المشتہر سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہایت توجہ سے موسم اخکوں تازہ جڑی بوٹیوں
اور سگندھت اجزاؤں کا عطر وید گرنتھوں
اور شر بجان مانیہ پنڈت ..... کی شکشا
انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کراتا ہوں سنگری
بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث
ہر ایک شہر کی لوکل پیرجون نرخ سے مہنگی
نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی اور خوشبودار اور
زیادہ دیرپا ہے۔ نرخ ۹ ر سیر عہ ر بہر رکی
تیہلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندھت دھوپ
نرخ عہ ر بہر رکے بند پیکٹوں میں ملتا ہے
چتر پرکش سنگتانک۔ یہ لاثانی دوائی ہے۔ ذائل
شدہ طاقتوں وحفظان صحت کے برخلاف
نامناسب بد اعتدالیوں ہر فی الفور ثابت ہوتی
ہوتی ہے۔ تقویت باہ۔ دماغ معدہ۔ جگر
گردہ۔ مثانہ اس کے خاص اصول ہیں۔
درد پشت۔ خوف و بے چین خوابی۔ احتلام
تشل چہرہ پر کی زردی۔ طمع کا رفع کرنا
اس کا کام ہے۔ علاوہ بریں بہ اعلیٰ درجہ کی مفرح
دل و حفظ اور مزید منی۔ قیمت فی بکس ۱۲ تولہ
جو دس روز کی خوراک ہے۔ (عہ)
سرمہ مجرب جیران۔ میلان منی کہنہ دیانت
کو بھگا دیا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۰ روز
کیلئے (عہ) کلبان انجن واسطے بعر عجیب الاثر
ہے۔ پانی جانا۔ خارش دھند۔ جالا پڑوال
جملہ امراض چشم کے لئے از حد مفید ہے
ایک تولہ قیمت (عہ) (نوٹ) دیگر تمام
ادویات کی فہرست درخواست آنے پر
مفت ارسال ہوگی

المشتہر
بھگوان سنیاری
شہر راولپنڈی

کتب فروشوں و عام خریداروں کو مژدہ

گورمکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ضخامت ۵۳۰ بڑی تقطیع کے صفحہ تک ہے قیمت غیر مجلد کتاب کی عہ اور مجلد کی عہ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے
جالندھر میں مطبع ست دھرم پرچارک
کرنال میں لالہ کرتا رام آریہ سبھاسد
لاہور میں لالہ سیتا رام سوداگر
لکڑی انارکلی کے پتہ سے کتاب مذکور
ملسکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں
کو اس خاص رعایت کا ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

المشتہر
کرتا رام سبھاسد آریہ سماج کرنال۔

ایک استاد کی ضرورت

اینگلو سنسکرت سکول جلال پور بھٹیاں کیلئے ایک ورنیکلر مڈل پاس استاد کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری ڈیپارٹمنٹ کو انگریزی کے سوائے باقی مضامین پڑھا سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ لالہ سندر داس نگر ہتہ ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول جلال پور بھٹیاں کے نام آنی چاہئیں

ضرورت

میرے ایک بونجاہی کھتری عمر تخمیناً ۲۲ سال ملازم بعہدہ سب اورسیر بمشاہرہ للعہ روپیہ ماہوار کسی ایسی یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو از قوم بونجاہی ہو۔ جسکی عمر ۱۳ و ۱۶ سال کے اندر ہو۔ مفصل حالات بندہ سے دریافت ہوسکتے ہیں۔ المشتہر
دیال چند وپ پردھان آریہ سماج سرینگر

استاد کی ضرورت

ایک آریہ بھائی کے لڑکوں کو گھر میں تعلیم دینے کیلئے ایک نیک چلن استاد کی ضرورت ہے جس کی دوسری زبان سنسکرت ہو۔ اور انٹرنس یا مڈل تک تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی۔ درخواستیں بنام ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر آویں

قطعے شادی معہ بیل بوٹہ نہایت عمدہ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر میں چھپتے ہیں۔ درخواستیں بنام منیجر مطبع مذکور آنی چاہئیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال بینائی بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فایدہ اوٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے ۱۲ اور ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۲ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ ۵ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہیے۔ المشتہر میا سنگہ مقام بٹالہ۔

تازہ سندات — ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے۔ — تازہ سندات

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام ہی معہ عہدہ درج کیے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کو مفید اور اکسیر ہونیکی بابت تصدیق فرمائی ہے مفصل سرٹیفکیٹ درخواست کرنے پر ارسال کیے جا سکتے ہیں۔

(۱) جناب ڈاکٹر ڈی ایم سانگلے صاحب بہادر ایم بی ایچ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرا انگلینڈ (۲) جناب کرنل الیٹ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ (۳) جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب ایل ایم ایس آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۴) جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ (۵) جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گہوش ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور و آنریری سرجن گورنر جنرل کشور ہند (۶) جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ (۷) جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب کول پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۸) جناب ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر ریاست نیپال (۹) جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفاخانہ رہا و انشاد ریاست حیدرآباد دکن۔ (۱۰) جناب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ نگرانگ سرحد ملک آسام (۱۱) جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ایل ایم ایس ڈاکٹر حضور نواب صاحب والئے ریاست بہاولپور۔ (۱۲) جناب سری مہاراجہ صاحب چیتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست جھگوان اودہ (۱۳) جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی (۱۴) جناب سری مہاراجہ صاحب ریاست گوالیر۔ (۱۵) جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست کشن گڑھ۔ (۱۶) جناب خان بہادر نواب محمد حیات خان صاحب سی ایس آئی ڈویژنل و سشن جج قسمت جالندھر شہر (۱۷) جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ۔ (۱۸) جناب دیوان دودھو داس صاحب بہادر ڈپٹی اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر کشور ہند (۱۹) جناب خان بہادر محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس ہزارہ (۲۰) جناب بہادر سردار گوپال سنگھ کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس بہاسوں ملک جرہما۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے۔ تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلیے پانچ مئی ۱۸۹۸ء جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میا سنگہ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اوم

اگرچہ ہر قسم کا علاج مرض چلتا آیا ہے۔ مگر دیرینہ مہلک امراض کو جب تک […]
ہومیوپیتھک علاج کو کبھی […] پرانے امراض کو قلیل عرصہ میں شفا بخشی ہے […]
[…] قیمت دوا کا کم […] بلکہ ہر ایک دوا […]
[…] لہٰذا یہ چند ادویات بطریق نمونہ ہدیہ ناظرین ہیں۔ جو قیمت نقد بھیجنے […]
فائدہ کرنے والا اور لاثانی

نامردی کی مجرب دوائی […] نہایت ہی مفید ہے […]

مجرّب ادویات

اکسیر آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو۔ آتشک کے باعث کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے پھنسی بھگندر۔ ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ وجع المفاصل خارش وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ۱۲؎ خورد شیشی (۶؎)

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو۔ پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہو دونو تار ہوں اور پیشاب میں شکر پائی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ ۳ شیشی کلاں (۳؎)

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے۔ ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنے کے لایق ہو جاتا ہے شیشی کلاں ۱۲

رفیق جواناں دافع جریان رقت منی و احتلام سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور بدپرہیزی کی بے اعتدالیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہوگئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی (۳؎)

دلپذیر سوزاک دافع خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب کی جلن سبب پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے قیمت دو شیشی خورد ۶؎ اور شیشی کلاں (۱۲؎)۔

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور تیر بہدف ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو دو شیشی خورد (۶؎)

آرام بخش۔ دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اسکا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ۱۲؎ مرہم (۲؎)

مصفّٰی خون تمام جلدی امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے اگر سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں دو روپیہ (۲؎)

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں (۲؎)

دلاراہم دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے دو شیشی ۲؎ اور مع مرہم تین روپیہ (۳؎)

دلکشا دافع قبض دایمی کے لئے از حد مفید ہے قیمت دو شیشی کلاں صرف دو روپیہ (۲؎)

بنیاد صحت دافع بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو قیمت تین شیشی کلاں (۳؎)

نوٹ علاوہ اسکے ہر ایک بیماری کی مجرب دوائی متعلقہ لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے شیشی کلاں میں ایک ماہ کی دوائی اور خورد میں ۱۵ یوم کی ہوگی۔ ہر ایک دوائی دو قسم کی ہے مخفوظ رکھنا چاہیئے۔ جو دوائی طلب کرنے کے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہوگا بلکہ مع حد بیماری و سبب اگر معلوم ہو لکھنا ضروری ہے

نوٹ بوجہ عدم گنجایش سب طریقات علاج کی ادویات درج نہیں ہو سکے۔ اگر کسی صاحب نے دیکھنے ہوں تو فہرست حسب ذیل پتہ سے درخواست کر کے منگا سکتے ہیں

المشتہر پنڈت رامچند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر حاذق ہومیوپیتھک ہاسپٹل بہاول پور۔

مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ہوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت ہر صورت بہ پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیئے ورنہ بلا انتظاری ایکماہ اخباری وی پی ارسال ہوگا

ستیہ پرچارک

ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) شایع ہوتا ہے

سمت ۱۹۵۶

تجرب ادویات

دوا ذیل جو امراض کے دور کرنے میں تیر بہدف ... ہیں قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ... کشتہ نقرہ اس کے کھانے سے دل و جگر گردہ مثانہ کا ضعف دور ہو جاتا ہے اور ... کا بار بار آنا بند ہو جاتا ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے نہایت مفید ہے۔ چہرہ کی رنگت ... سرخ ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری و جنرل ڈیبلیٹی کو بالخاصیت مفید ہے۔ دُبلے آدمی فربہ ہو جاتے ہیں سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کیلئے اکسیر ہے۔ چھ ماشہ سے کم دوائی نہیں بھیجی جاویگی۔ قیمت فی تولہ ... **روغن مسیحا** - ایوس العلاج اس سے صحتیاب ہوتے ہیں مطلق دوست آدمیوں کیلئے مفید

... رنگ درست ہو جاتی ہیں۔ اور حافظہ ... خواہ کتنا ہی ... لیت ... دوائی ... شہد ... ہو جاتا ہے ...

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا

جریان منی کا عارضہ ہو تو اسکے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ فی تولہ ... جس شخص کو کسی سخت ... پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بذریعہ عرضی معالجہ کیا جاویگا

المشتہر حکیم ... راجپوت گجرات پنجاب

بواہ کیضرورت

ایک شخص ذات اگروال ... رہنے والا ضلع ... بعمر ... سال اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں خط و کتابت بنام لالہ ... گوکل چند ... براستہ ... ضلع سیونی

... حافظہ ... کے لئے ایک نہایت ...

میرے پاس ایک ویدک چکتسا (طبابت) ... ایک مجرب جیوتی ... کا شک سرسوتی نام تیل جو ... کیا ہوا ہے جسکو مصری ڈال کر گئو کے دودھ میں ۳۰ ... روز پینے سے عقل و قیاس اور فہم و فراست۔ حافظہ و یادداشت و زبان کی تیزی ... قدر ترقی ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوائے اس کے یہ تیل قبض کشا ہاضمہ کی درستی بلغم و بادی کے دور کرنے میں لاثانی ہے۔ مگر قدرے تلخ ہے۔ قیمت فی سیر ... مگر ... کم قیمت کی بوتل نہ ملیگی۔ ... ہر ایک امراض کی مجرب ادویات بھی موجود ہیں۔ علاوہ ان کے تمرناشک سرمہ آنکھوں کی ہر ایک مرض کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ... مع ترکیب استعمال۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

وشوا ناتھ شرما۔ وید کنیا ... ودیالہ جلندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک کنیا کیلئے بر کی ضرورت ہے جو چار گہر سیٹھہ
کہنہ یا مہوترہ کہتری ہو۔ عمر جسکی ۱۸ یا ۲۰ برس
کے درمیان ہو صحت بدنی ٹہیک ہو۔ خوبصورت ہو۔
کوئی عضو ناکارہ نہ ہو۔ برسر روزگار ہو۔ اگر
تعلیم یافتہ ہو تو کم از کم ایف۔ اے پاس ہو۔
اس کے بارہ میں تمام خط و کتابت بنام لالہ …
تیرتھ لال منتری آریہ سماج جالندھر ہونی چاہئیں۔

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کے لئے انتظام خوراک و رہائش
موجود ہے۔ ریٹ مقرر ہے۔ المشتہر
… مالک ہندو ہوٹل لاہور)
ہفتہ … قیمت …

آنجہ ہیرو گے تو پچھتاؤ گے

دنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی
اوپن کیس … والی ۱۸ سائز جنرل سنہری
… روپیہ … فروخت
ہو رہی ہے … پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کی
انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا کل گھڑیاں
… زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتی ہیں
… فہرست ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمائش
… فرماویں۔ معہ …
… روپیہ کو
مل سکتی ہے۔ المشتہر
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی ساز …
بازار … جالندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پبلک کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری
لائبریری میں بہت قسم کی انگریزی۔ اردو۔ ہندی
سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی
پنڈت گورودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام۔ پنڈت لیکھرام
آریہ مسافر۔ … چمن لال۔ پنڈت کرپا رام شرما۔ لالہ دیوراج
ماسٹر درگا پرشاد۔ پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام
کہتری۔ رائے ٹھاکر دت۔ لالہ … داس۔ بابو … رام وغیرہ
آریہ مہاشیان برائے فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلہ سے
کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کی برابر ہندوستان بھر میں کوئی
آریہ کتب خانہ نہیں ہے۔ اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت
بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتب پبلشر ہماری
لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں۔ علاوہ
… نہال سنگھ کرنال … بہی … ضرورت
موجود ہے قیمت … المشتہر گلاب سنگھ
لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھووالی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

… ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون دری
کہیس۔ دہوتی۔ سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے
جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں التماس ہے کہ
بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات
طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب
بٹالہ کے ازار بند یا دیگر کوئی چیز طلب فرماوینگے تو وہ بھی
بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب نمونہ کا گبرون تیار
کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر تیار کرایا جاویگا۔ صاحبان
خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بھیجے
بیرنگ روانہ کئے جاویں گے۔ عدم واپسی نمونہ …
جاسکیں گے۔ مال نقد یا ویلیو پی ایبل پارسل
ارسال کیا جاوے گا۔ المشتہر
جنیدر … داس منیجر … پروپرائٹران آرین کلاتھ
مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانیکے لئے نہایت عمدہ موقع

بتیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم
حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے
جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کیجاتی ہیں۔
جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بدنتائج و فساد
خون کی نہایت مجرب دوائی … (…)
سوزاک کی مجرب دوائی چندہی خوراک سے
سوزش جلد … قطرہ قطرہ آنا بند ہوجاتا ہے (…)
نمروابن طاقت … ضعف دماغ ضعف اعصاب
جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی اور درد سر کیلئے
نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ منٹ میں درد سر
رفع ہوجاتا ہے۔ قیمت .... (…)
بواسیر کی مجرب دوائی چندہی خوراک
سے خون بند ہوجاتا ہے .... (…)
طحال کی مجرب دوائی .... (…)
ذیابیطس کی مجرب گولیاں ...... (…)
ضعف جگر کی مجرب دوائی (…)
وجع المفاصل کی مجرب دوائی (…)
نامردی کی بے نظیر مجرب دوائی (…)
علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری
کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں۔ جو براہ راست
ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بہت کفایت سے
مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے
المشتہر
پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر
منیجر کارخانہ دوا … میڈیکل … ہسپتال
جالندھر شہر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شکوہ غفلت

"بقلم کوئی گوروکل"

کہاں تک اب خواب غفلت میں رہیگے آپ پڑے پنڈت گن
اسی دیش سے جگ کو سیکھا ہے جو کچھ بتایا ہیں ۔
اسی کی نذر ساری جو بلکی علمی فضیلت ہے ۔
اسی نے کر دیا مستغرق جگ کو تنزل میں
اسی نے دہرم روپی کہیت کو تلف بنایا ہے
اسی نے صنعت و حرفت کو بھارت سے مٹایا ہے
کیا ہے ناش غفلت نے متاع دہرم کا بالکل
اسی سے ہیں بڑے پھر دار کے دست تظلم سے ۔
اگر اب ہی سنبھل جاؤ ذرا بیدار ہو کر تم ۔

اُجاڑا ہے اسی غفلت نے ویدک دہرم کا گلشن
یہی غفلت ہوئی ہے کام ارتھ اور موکش کی دشمن
اسی غفلت نے کہو یا شاہ پد بھارت کا ہی جوبن
یہی غفلت ہماری خواری دولت کی ہے مخزن
لُٹا یا ہے اسی نادان نے سارا دہرم کا خرمن
نہ امریکہ تہی مثل اسکے نظیر اس کا نہ تہا لنڈن
لی ہے ست ارگ میں ہمیں یہہ بار ہا رہزن
چلی اب عزت پا نکلی رگو تم و جیمن ۔
جو کچھ جاتا رہا ہے پہر ہی دیکا سے دشکتمن

ذرا یہہ سوچلو دل میں کہ کیا کرنا ہے اب لازم
کہ جس سے دہرم کی جڑ دیش میں قایم رہی دایم

ارتقا جس سے جانے ادراد ریا دلیش میں آکے
جو علم سنسکرت اس دیش میں جاری کرے پہر سو
خبر ہو جس سے سب کو ویدست کی شان و شوکت کی
ہزاروں ہونگے پنڈت اور لاکھوں لکچرار اپدیشک
عقیدہ سے ٹہیک ہو جاویں زمانہ میں مذہبوں کے
پہریں یہہ دیش میں چاروں طرف دیتو ہوئے لیکچر
توقع تہی ہمیں کالج سے پوری یہہ ضرورت ہو
اُسے جاری ہوئے گذرا بہلا کتنا زمانہ ہے
گروکل جو لالہ منشی رام نے اب کر دیا قایم

جو تہا دفراموش بھارت کا اُسے پہر لاکے دکہلائے
مذہب کوئی ہوا ایسا جو یہہ تدبیر بتلائے ۔
جہاں سے وید پڑھ کر پہر پہر اپدیش فرمائے
کہ جس سے لیکچراروں کا جہاں میں شور مچ جائے
نہ کوئی جب پرست اب ہو نہ کوئی ناستک پائے
دہرم ابی سے اپدیشک سماجک نیم سمجہائے
مگر ممکن نہیں اب یہہ تمنا اس سے بر آئے
بتاؤ کنے اپدیشک بنا کر اس نے دکہلائے ۔
کہ ویدک دہرم کی خوشبو یہہ ہر اک سمت پہنچائے

یہہ پیارا تہا ہمارا جو سو فدا اُس پن ہماری اب
کہ ہرو و یار تہی اسکا جہاں میں دہرم پہیلائے ۔

کاشی ناتھ فدا پہ دہان آریہ سماج گڑہی عبد اللہ خان ضلع مظفر نگر ۔

ویدک غزلیات کا مرقع

نہیں دل کے بہلنے کی کوئی صورت کہیں نکلی
اگر نکلی تو بس اک دہرم جب چاہ دلنشیں نکلی

نہ ویدک دہرم پہیلا ہے نہ بھارت و رشیوں کا ہے
نہیں کوئی تمنا ہے دل اند وہگیں نکلی ۔

سُنوں اپدیش میں کیسا تسلی دل کو ہو کیونکر
غم سوامی میں جاتی ہے میری جان حزیں نکلی

کیا جب یوگ سادہن تب نظر پر ماتما آیا ۔
جسے ہم ڈھونڈتے پہرتے تہے وہ صورت ہمیں نکلی ۔

فدا سوامی کی سیوا میں جو کچھ کرتا تو خوش ہوتا
مگر صد حیف حسرت پر یہ دل کی نہیں نکلی ۔

تاریخی نظم

مہا بھارت سے پہلے آریوں کا راج تہا ہر جا
چلن رکہتی تہی دنیا ویدکے انوکول جب پرجا

رہی ہے آفرینش سے انہیں کی سلطنت قایم
یہی روئے زمیں پر رہ چکے ہیں حکمراں دایم

انہیں کی چکرورتی بادشاہت تہی زمانہ میں
عدیم المثل ان کی ہی حکومت تہی زمانہ میں

ہوئی جب راجسو یگ اور مہا بھارت بڑا بھاری
یدہشٹر سلطنت کے ماتحت تہی سلطنت ساری

سوا سبہو راجہ ہر ہانڈ تک انکی اطاعت تہی

مطیع انکے مہاراجہ تہے وہ انکی سیاست تہی

نہیں تہا پرتہوی پران سے بڑھکر کوئی دنیا میں
نہیں تہا پرتہوی پر اسکا ہمسر کوئی دنیا میں

(باقی آئندہ) فدا پردہان
آریہ سماج گڑہی عبد اللہ خان

گوروکل

لالہ سکھ دیال داس سب اوورسیر موچی والہ خریدار پرچارک تحریر فرماتے ہیں کہ ستدہرم پرچارک نے جسقدر نمایاں کارروائی گوروکل اور مہاتما لالہ منشی رام جی کے پرن کو پورا کرنیکے لئے کی ہیں اور کر رہا ہے وہ ہر ایک منش کو ظاہر ہی ہیں۔ مگر مجہے مہاتما لالہ منشی رام جی کی آج کل کی حالت کو دیکہ زار زار رونا آتا ہے جو اپنے پرن کو پورا کرنے کے لئے ہزارہا تکلیفیں برداشت کرتا ہوا ہندوستان میں بہرمن کر رہا تہا۔ پنجاب بہر میں ۳۰ ہزار روپیہ کا جمع ہونا کوئی مشکل کام نہیں تہا۔ اگر ہر ایک آریہ بہائی ویسا ہی پرن کر لیتا اور اپنا فرض خیال کرتا تو کوئی محال نہ تہا۔ مگر کسی بہائی نے اُس مہاتما کا ساتہہ نہیں دیا۔ اس لئے وہ بیچارہ اکیلا ہی کیول ایشور کا سہارا لیکر اپنے بال بچوں کو ایشور کے سپرد کرکے اپنے پرن کو پورا کرنے کے لئے گہر سے باہر نکل پڑا۔ اور تمام بوجہ اپنے سر پر اٹہا لیا۔ اے آریہ بہائیو! اُس مہاتما کو جلد واپس لاؤ۔ اور آج سے اپنے دل میں پرن کر لو کہ جب تک گوروکل کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ چندہ نہیں کر لیں گے روٹی کہانا حرام خیال کریں گے۔ اس طرح وہ مہاتما جلد واپس آ سکتے ہیں۔ اور ایک معقول رقم بہی جمع ہو سکتی ہے۔ نیز چونکہ اب سمت اور بیساکہی کا تیوہار نزدیک ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ پُرش کو ان موقعوں پر ضرور چندہ جمع کرنا چاہیئے۔ ہر ایک آریہ بہائی اِن موقعوں پر ضرور کچہہ نہ کچہہ دان دیتا ہوگا بس وہی دان گوروکل کے واسطے جمع کیا جاوے۔ تو بہت کچہہ اُمید ہو سکتی ہے۔ میں نے آج سے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو جلدی بہیجا جاویگا"

اس وقت تک گوروکل کے لئے ۲۰ ہزار چندہ نقد جمع ہو چکا ہے۔ اور آشا ہے کہ ساماجک پُرشوں کی کوشش سے دو ہزار بہی جلد اکٹہا ہو جائیگا۔

پنڈت ایشور داس جی نے جو ہد پورہ سے مبلغ ۵ روپیہ مختلف اصحاب سے گوروکل کے لئے چندہ کرکے اکٹہا کئے۔ ایشور آپ کے پُرشارتہہ میں برکت دے۔ اور ساتہہ ہی پنڈت صاحب معروف چندہ دہندگان کی فہرست بہی ارسال کرتے ہیں مگر افسوس کہ تنگی جگہہ کی باعث چہپ نہیں سکتی۔

آریہ سماجک خبریں

حیدر آباد دکن۔ مہاتما منشی رام جی نے سبھا جمند میں ایک منوہر دہرم اپدیش دیا جسکا اثر اعلےٰ پڑا۔

ملتان۔ لالہ وزیر چند جی نے ڈیرہ اسمٰعیلخان جاتے ہوئے ۲۳ ماہ حال کو آریہ سماج مندر میں "مکتی کا سیدہا مارگ" اِس مضمون پر ایک موثر ویاکہیان دیا۔ اثر اچہا ہوا۔

گوجرخان میں مہاشہ سوبہا سنگہ جی حکیم کی کوشش سے آریہ سماج از سرِ نو سرجیوت ہوا۔ اُپدیشک کی ضرورت ہے

چہبہ۔ ۱۵ مارچ کو بہ تقریب ہولی مترسبہا کا جلسہ رونق سے ہوا۔ پرتہم پنڈت نند لال۔ پنڈت بنسی گوپال۔ پنڈت دیودت اور سیٹہہ سری کشن نے کا مل ایک گہنٹہ تک سوسہت وید پاٹہہ کیا۔ بعد ازاں پنڈت نند لال جی نے "ودیا کی قدر" پر پُر زور ویاکہیان دیا۔ پہر پنڈت بنسی گوپال جی نے "ویدک شکشا اور اسکی ضرورت" پر عالمانہ ویاکہیان دیا۔ تت پشچات لالہ گوکل چند جی نے مہابہارت میں سے کتہا کی۔ حاضرین کے گلے میں پہولوں کے ہار پہنائے گئے۔ پشپوں کی برشا کی گئی اور ایشور پرارتہنا کے بعد شیرینی تقسیم ہو کر آنند پورک جلسہ برخاست ہوا۔ سبہا کا ہفتہ وار جلسہ ہر اتوار کو ہوتا ہے اور سبہا کی طرف سے ایک نائٹ سکول بہی جاری ہے جس میں اُن لڑکوں کو جو ڈے سکولوں میں تعلیم نہیں پا سکتے۔ دیوناگری اور سندہیا وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے ٭

آریہ پرتی ندہی سبہا ممالک مغربی و شمالی کی مجوزہ ویدک پاٹہہ شالا (گوروکل) کے دہن اکٹہا کرنے کی غرض سے ڈیپوٹیشن نوشا یکم اپریل سے مجوزہ میں کام شروع کر دیا ہے سکندر آباد کی بہجن منڈلی بہی ہمراہ ہے۔ ہم تہ دل سے کامیابی چاہتے ہیں

دو آبہ ہائی سکول جلندہر سے ۲۹ لڑکے امتحان مڈل میں بہیجے گئے تہے۔ جن میں سے ۱۱ پاس ہوئے ٹریبیون اور آریہ پتریکا میں غلط چہپا ہے کہ ۲ طلبا پاس ہوئے

آریہ سماج چہینہ ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ جلسہ ۱۵ اور ۱۶ ماہ حال کو بڑی کامیابی کیساتہہ ہوا۔ ماسٹر آتما رام جی۔ پنڈت بہگت رام جی۔ سادہو برہمانند جی و لالہ سیتا رام جی کے منوہر اُپدیش اور ویاکہیان ہوئے ۲۰۰ روپیہ نقد گوروکل کے لئے اور ۲۹ روپیہ دیگر فنڈوں کے لئے چندہ ہوا۔ قریباً دو سو بہائی شامل تہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج مظفر گڑھ کا سالانہ جلسہ ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ مارچ کو غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ پنڈت ریلا رام جی - پنڈت رام رتن جی پنڈت ہرشچندر جی - پنڈت ہیراج جی - لالہ گوکل چند جی - مہاشے جیمنی جی بی - اے - سردار گوربخش سنگھ جی آدی مہاشیوں کے منوہر اپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ ۳۰۰ روپیہ نقد گوروکل کے لئے چندہ ہوا۔ تین نئے ممبر سوج رجسٹر ہوئے۔ لالہ ہیراج جی ممبر سماج ہذا نے پچیس ہزار کی جائداد اپکاری کاموں کیلئے دکشنیت کی۔

آریہ سماج خانگڑھ کا سالانہ جلسہ ۱۷ اور ۱۸ مارچ کو کامیابی کے ساتھ ہوا۔ پنڈت ہیراج - پنڈت ہرشچندر - پنڈت رام رتن - پنڈت شیوناتھ - مہاشہ جیمنی بی - اے اور لالہ گوکل چند جی کے منوہر اپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ تقریباً پچاس آریہ بھائی باہر سے شریک ہوئے تھے۔

افسوس کہ پنڈت گوری شنکر جی سابق ایڈیٹر پروپکارنی سبھا و راجستھان کلیان داس جی سابق ایڈیٹر آریہ سماچار میرٹھ کا پرلوک گمن ہو گیا۔ ہر دو مہاشے بڑے یوگیہ اور درڑھ آریہ تھے۔ پرماتما پس ماندگان کو شانتی دے۔

لالہ منشی رام جی حیدرآباد دکن جاتے ہی بیمار ہو گئے تھے۔ اور جب تک وہاں رہے بیمار ہی رہے۔ اس لئے گوروکل کے متعلق کچھ کام نہیں کر سکے۔ اب واپس لاہور آ گئے ہیں۔ اور ایشور کرپا سے اب اُن کی صحت اچھی ہے۔ صرف کمزوری کی شکایت باقی ہے۔

ویدک دہرم پرچارنی سبھا بمبئی کی شرنا رتھی ممبروں کے اُدیوگ سے کیدواڑی میں نیا آریہ سماج ستھاپت ہوا۔ اِس وقت ممبروں کی تعداد بیس ہے۔ اور شیگھر اُنتی کی آشا ہونے کی اُمید ہے۔

جہلم سماج کے اُتسو سے واپس آتے ہوئے ماسٹر آتما رام اور کئی ایک لاہور کے آریہ بھائی بٹالہ ٹھہرے ۱۹ اپریل کو دہوم دہام سے نگر کیرتن کیا گیا۔ شام کو لالہ راہدے کشن جی کے مکان پر سادہو برہمانند جی کا ویاکھیان ہوا۔ ویاکھیان کی سماپتی پر ماسٹر آتما رام جی اور ایک پورانک پنڈت کے مابین مورتی پوجا پر دو گھنٹہ تک دلچسپ بحث ہوئی جس کا اثر لوگوں پر نہایت اُتم پڑا۔ بٹالہ میں از سر نو سماج ستھاپت کیا گیا۔ جس کے پردہان لالہ راہدے کشن جی اور منتری لالہ لبھو رام جی مختار نیت ہوئے ہیں۔

آریہ سماج بنوں (۱) مورخہ ۲ مارچ کو لالہ موہن لال جی سبھاسد آریہ سماج بنوں کی کنیا کا بواہ پورن ویدوکت ریتی سے ہوا کوئی کسی قسم کی پورانک ریتی نہ ہونے پائی جس کی وجہہ یہ ہے کہ لالہ رامدتا مل صاحب بی - اے ہیڈ ماسٹر ہرا تری ہائی سکول دطیرہ آمعیلخان جن کی کہ شادی تھی - وہ خود بھی درڑھ آریہ ہیں۔ پنڈت کرم نراین جی نے (جو کہ بواہ کے کرانے والے تھے) بڑی عمدہ تشریح سے ہر ایک بات کو واضح کر کے بتلایا۔ جس سے کہ مخالف لوگوں پر بھی اس کارروائی کا ایک غیر معمولی اثر پڑا۔ لالہ موہن لال جی اور لالہ رامدتا مل جی نے پندرہ پندرہ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیئے۔

(۲) ۸ مارچ کو ستیا گمبا کارروائی میں ایک شخص نے نیوگ پر اعتراض کئے۔ جن کا جواب ماسٹر رامدتا مل جی نے ایسی عمدگی سے دیا کہ معترض کو چپ ہونا پڑا۔ اس کے بعد پنڈت کرم نراین جی نے ایک ویاکھیان دہرم وشے پر دیا۔

(۳) مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۸ کو پنڈت لیکھرام جی کی یادگار کا جلسہ آریہ سماج مندر میں کیا گیا۔ لالہ دولت رام جی پردہان آریہ سماج نے پانچ روپیہ میموریل فنڈ کو دان دیئے۔

(۴) ۱۶ مارچ کو ہولی کے دن آریہ سماج مندر میں ہون اور پرپتی بہوجن کیا گیا۔

(۵) ۱۸ مارچ کو لالہ سکھا رام جی بی - اے پلیڈر و آپ پردہان آریہ سماج کا ڈاکٹر پنیل صاحب کے ساتھ پیدائش کے بارہ میں تین گھنٹے تک مباحثہ ہوتا رہا۔

(۶) مورخہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ - مارچ کو شرمان پنڈت دولت رام جی اُپدیشک آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب نے آریہ سماج مندر میں "دہرم وسیچی خوشی" "اُتم دن" پر ویاکھیان دیئے - اثر اچھا ہوا۔

لورالائی - ۱۶ تاریخ مارچ کو بتقریب تیوہار ہولی سماج مندر میں ایک خاص جلسہ منعقد ہوا۔ صبح کو سب بھائیوں نے مل کر نگر کیرتن کیا۔ اسکے بعد ہون ہوا۔ اور ایک منوہر اُپدیش بھگت کیشو داس جی نے دیا۔ کڑاہ پرشاد تقسیم ہو کر صبح کی کارروائی سماپت ہوئی۔ شام کو پھر بہنوں سے کارروائی شروع ہوئی۔ بھگت کیشو داس جی کا لیکچر ہولی پر ہوا۔ جنہوں نے موجودہ ہولی کے عیبوں کو جتلاتے ہوئے دکھلایا کہ جہاں تک ہو سکے ہم کو ایسی بد رسومات سے پرہیز کر کے ویدک طریقہ پر ایسے اُتسو منانے چاہئیں۔ تت پشچات ماسٹر پربھ دیال جی پردہان سماج نے قحط زدوں کے لئے اپیل کی جس پر ایک روپیہ دان ملا۔ ازاں بعد بہجن ہوتے ہوتے شیرینی تقسیم ہو کر بعد آرتی کارروائی جلسہ آنند پوروک سماپت ہوئی۔

آگرہ - ۲۰ مارچ کو میلہ بلن گنج پر پنڈت دولت رام شرما اُپدیشک نے دو گھنٹہ تک میاں مت کھنڈن پر لیکچر دیا۔ بھیڑ بہار ۲۰۰۰ کی تھی - اثر اچھا ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں)

آریہ سماج و سکول رام نگر کی طرف سے ویدک دھرم پرچارک منڈلی کا بھرمن برتانت

مجھے ایک مہینے سے خیال آ رہا تھا کہ رام نگر کے اردگرد ایک ایک منڈلی کی صورت میں دورہ کرکے پرچار کیا جاوے۔ لیکن کئی وشیش کارنوں سے توقف ہوتا گیا اور آخر اس ارادہ کو ہولیوں کی تعطیلوں پر ملتوا کرنا پڑا۔ مگر روانگی کے قبل آریہ سماج گجرات کی طرف سے بھجن منڈلی سمیت نئے سماج مندر کے پرویش اُتسو پر شمولیت کا پتر پہونچا۔ گو اور جگہوں کی طرح یہاں بھی جواب دیا گیا۔ کہ کئی کارنوں سے وقت پر پہونچنا مشکل ہے۔ مگر ۱۱ تاریخ صبح کو عین روانہ ہونے کے وقت مجھے ڈاک میں پھر گجرات سماج کا تاکیدی پتر ملا۔ اس لئے تمام اردگرد بھرمن کرنے کا ارادہ چھوڑ کر صرف گجرات کے راستہ میں آنے والی جگہوں میں ہی پرچار کرنا فی الحال مناسب سمجھا گیا۔ چنانچہ اُسی وقت ۹ بجے صبح کے بندہ بمعہ بھجن منڈلی و پنڈت لچھمن داس جی کے کئی قسم کے ضروری اشتہارات و پستکیں لیکر پیدل روانہ ہوا۔ ۱۱ بجے منڈلی موضع جوکالیاں میں ۶ میل کا فاصلہ طے کرکے پہونچ گئی۔ جاتے ہی لالہ سیکھ راج پٹواری کے ادیوگ سے علیحدہ مکان میں ڈیرا لگا کر اور بھوجن آدی سے فارغ ہوکر ۲ بجے بازار میں ایک دوکان میں ودیارتھی گن نے بھجن بولنے شروع کئے۔ استری پُرشوں اور بالکوں کا ایک بڑا انبوہ ہو گیا۔ دوپہر کے وقت گو دھوپ کی شدت استریوں کو کوٹھے پر کھڑا رہنے میں مزاحم تھی۔ تاہم جو آنند ان کو آ رہا تھا اس کے روبرو [illegible] دھوپ کا خیال نہ کرتی تھیں۔ بھجنوں کے بعد چونکہ منڈلی کے اشتہار میں درج تھا بندہ لیکچر دینے کھڑا ہوا۔ [illegible] اور پرویچن پر ہوا۔ اور تنہا اس [illegible] کا [illegible] اچھی طرح کرکے پانچ بجے کے قریب فارغ ہوا۔ ازاں بعد جائے استھان پر پہونچکر نت نیم آدی میں مشغول ہوکر رات کے آٹھ بجے پٹواری صاحب کے ہاں بھوجن پاکر دن کے وقت کیطرح استریوں کی درخواست پر اُسی گھر میں بہت دیر تک بھجن کیرتن ہوتا رہا۔ وہاں سے نگر کیرتن کرتے ہوئے ۹ بجے بازار میں پھر پرچار شروع ہوا۔ چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں استری پُرش اور بچے اس طرح اکٹھے ہوتے۔ جیسا کہ رام لیلا میں جمع ہوتے ہیں۔ استریاں اور بالک کوٹھوں پر جمع تھے۔ اور تمام بازار دور دور تک آدمیوں سے پُر تھا۔ بھجنوں نے لوگوں کو ہر پرکار کے شور و غوغے سے روک کر بالکل چپ چاپ کرائے رکھا۔ اور سب کے دلوں میں اسقدر گہرا اثر کیا کہ بیان سے باہر ہے۔ پنڈت لچھمن داس جی [illegible] تھوڑے سے وقت میں ویدھرم وشے پر ایک برجستہ تقریر کی اور ازاں بعد بندہ نے آدھی رات کے قریب تک لیکچر دیا۔ آریہ سماج سے لوگوں کی نفرت قریباً دور ہو گئی رات کو آرام کرکے صبح بندہ نت نیم میں مشغول رہا۔ اور پنڈت جی نے ودیارتھیوں کے تمام گاؤں میں ۱۱ بجے تک نگر کیرتن کیا۔ نت نیم سے فارغ ہوکر بندہ نے بازار میں کئی ایک اصحاب سے دھرم وشیک بارتالاپ میں وقت گذارا۔ اسی دن لالہ چین داس ودیارتھی نے جو پٹواری صاحب کا بیٹا ہے ہمت کرکے کچھ آٹا و نقدی وید پرچار آدی کے لئے اکٹھا کرایا۔ اس طرح یہاں سے فارغ ہوکر ساڑھے تین بجے پیدل چلتے چلتے تین میل کے فاصلہ پر موضع رتنگل میں پہونچے۔ یہاں ایک دو مہاشیوں کو کہہ گئے کہ کل اسجگہ پرچار ہوگا۔ [illegible] ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر موضع پنڈی کالوں میں پہونچ گئے۔ جاتے ہی ذیلدار [illegible] لال کے ہاں بھجنوں نے بھوجن آدی کا انتظام کرایا۔ بھجن بولنے لگے۔ اور راتکی [illegible] میں مشغول ہوئے۔ لوگوں کے لئے یہ ایک نیا ہی عجوبہ تھا۔ اس لئے کثیر تعداد مردوں اور عورتوں کی کاروائی ختم ہونے تک اردگرد بیٹھی رہی اُسی وقت بھوجن پاکر بازار میں بھجن شروع ہوئے۔ جوکالیاں کی طرح یہاں بھی حاضری بہت ہی تھی۔ بھجنوں کے بعد پنڈت لچھمن داس جی نے [illegible] تک تقریر کی اور بندہ نے ۱۱ بجے تک لیکچر دیا۔ تمام حاضرین خاتمہ تک چُپ چاپ بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ ازاں بعد رات کو آرام کرنے کے بعد صبح بدستور نگر کیرتن کئے جانے و بھوجن پانے کے بعد ۱ بجے پرچار شروع ہوا۔ اور بہت دیر تک بھجن ہوتے رہے پھر میں نے ۱½ گھنٹہ تک ویدک دھرم [illegible] لکشنوں اور آریہ سماج کے اُپکاروں پر لیکچر دیا۔ اس دن بھی وید پرچار و سکول کے لئے کچھ بھکشا ملی۔ یہاں سے فارغ ہوکر رتنگل جانے کو تیار تھے۔ مگر افسوس ایک صاحب نے بھوجن کے لئے مجبور کیا۔ اور باوجود اس امر کا یقین دلانے کے کہ شام سے پہلے آپ کو رخصت کر دیا جاوے گا۔ [illegible] اور ہم ساڑھے آٹھ بجے سے پہلے فارغ نہ ہو سکے۔ اس تذبذب میں نہ یہاں پرچار کا خیال رہا اور نہ رتنگل جا سکے۔ آخر دو صاحبوں کو ہمراہ لیکر شام کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مذہبی خیالات والے شخصوں کے پاس پہونچکر چیلنج
دیا گیا۔ کہ ویدک دھرم کے متعلق جو چاہے شنکا
ظاہر کر سکتا ہے۔ یا جو کوئی کسی اور انسانی مذہب
میں پوری سچائی ماننے بیٹھا ہو آن کر فیصلہ
کر لیوے۔ لیکن کسی کو جرات نہ ہوئی۔ سب نے ایک
سادہو کو جس کی مانتا یہاں بہت تھی۔ پیش
کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر آخر یہہ فیصلہ ہوا۔ کہ
کیوں اُس بیچارے پر ظلم کیا جاوے۔ نہ اُس سے کچھہ
بنتا ہے اور نہ اس طرح بیچارے کی یہاں آیندہ
عزت قایم رہ جاینگی۔ غریب مار کرنے سے کیا فایدہ
افسوس ہے اس وقت آریہ ستان کو نیر لوگچیہ
اور ناکارہ ہونے کے مفت خوروں کے پیٹ پالنے
کا کمش ہے۔ سچائی کو خواہش سے پرے رکھنا
چاہتے ہیں۔ الغرض سب نے اس خیال کو معمولی
اور سمجھا۔ مگر ایک برہمن پنڈتوں سے ہیں جو برابر
تمام اُپدیش توجہ سے سنتا رہا تھا۔ اور پہلی
رات لیکچر کے بعد بھی کچھہ عرصہ وچار کرتا رہا تھا
لگا۔ پہلے تو ایک دو امروں پر بحث کی مگر بعد
میں ویدک سدھانتوں کو تسلیم کر کے آریہ دھرم
کی تمام خوبیوں پر بڑی شردھا سے سوال کر کے
واقفیت حاصل کرتا رہا۔ گو تکان کے سبب سے مجھے
نیند آ رہی تھی۔ اور منڈلی کے تمام ممبر سو رہے
تھے مگر میں اس خواہشمند برہمن کو سد دھرمی
سے محروم نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔ بلکہ بڑے
پریم سے رات کے ایک بجے تک اس کے دو اور
خانداروں کے ساتھ بات چیت جاری رہی۔
اس وقت میں سو گیا اور عین پانچ بجے صبح کے
صرف چار گھنٹے آرام کر کے اُٹھا۔ اسیوقت اہل
منڈلی کو جگا کر پھر موضع جو کالیاں کو روانہ
ہوئے۔ جہاں سے لالہ میگھراج جی کو سواری
کا انتظام کر رکھنے کے لئے کہہ گئے تھے۔ ۷ بجے
پیدل چلتے ہوئے یہاں پہونچے۔ آتے ہی سندھیا
اور اگنی ہوتر کیا۔ لالہ صاحب نے سب کا ناشتے سے

مستکار کیا۔ اور گھووال تک جو وہاں سے پانچ
کوس تھا۔ گاڑی کا کرایہ کر دیا۔ جس سے ہم سب ۱۱
بجے موضع گھووال میں پہونچ گئے۔ یہاں ارادہ
تھا کہ جاتے ہی پرچار شروع کر دیا جاوے۔ مگر
چونکہ بازار میں لوگ ہولیوں کے رنگ میں مست تھے
ہم نے ابھی ۹ کوس (۱۸ میل) اور سفر کر کے اُسیدن
یعنی ۱۴ مارچ کی شام کو گجرات پہونچنا تھا۔ اور
ساتھ ہی بھوجن بھی کرنا تھا۔ اس لئے رُک گئے
یہاں رسد وغیرہ بازار سے خرید کر ہم ایک کھتری
کے یہاں خود بھوجن تیار کرانے لگے تھے۔ کہ پنڈت
لچھمنداس صاحب لالہ شیودیال صاحب کیساتھ
اُس مکان پر آ گئے اور کہا کہ رائے پربھدیال
صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ یاد فرماتے ہیں
اور بھوجن وغیرہ بھی وہ وہیں کروائیں گے دیر
بے وقت ہونے کے سبب اس تکلیف کو مناسب
نہیں سمجھا تھا۔ اور اسیواسطے عرض کیا کہ بھوجن
پانے کے بعد حاضر ہونگا۔ مگر لالہ شیودیال صاحب
کے اصرار اور اس خیال سے کہ وقت تنگ ہے۔
میں نے بھوجن پانے سے پہلے ہی جانا مناسب سمجھا
چنانچہ اُسیوقت رائے صاحب کے پاس پہونچا
جو بڑی مہربانی اور اخلاق سے پیش آئے اور
ہر چند بھوجن سے معذرت کی مگر رائے صاحب
نے بالکل مجبور کر کے سب کو اپنے مکان پر بُلوا لیا
اثنائے گفتگو میں مجھے رائے صاحب کے ایک ایک
لفظ سے اور خاص کر بہ ہیچرہ کی مہماں نوازی
کرنے سے رائے صاحب کے ایک سچا آریہ ہونیکا یقین
ہو گیا۔ بھوجن طیار ہونے تک ودیارتھیوں نے ایک
دو بھجن بولے۔ بعد میں آنند پوروک بھوجن سے
فارغ ہو کر جو بات چیت چھڑی تو رائے صاحب نے
ایک مباحثہ چھیڑا جس سے معلوم ہوا کہ رائے صاحب
گو پورانوں کی بیہودہ تعلیم اور موجودہ برہمنوں
کی گری ہوئی حالت پر وچار کرتے ہوئے آریہ
سماج سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ مگر اصل میں پکے

ویدانتی ہیں۔ اس بحث میں پندرہ تک اور معززین
قصبہ جو سب ویدانتی تھے۔ تشریف لائے۔ رکیے سب
جیو برہم کی ایکتا پر یکتیاں دینے لگے۔ مگر ہر ایک
دلیل کو پنڈت لچھمنداس جی نے بالکل ہیچ ثابت
کر کے دکھا دیا۔ اس کے بعد پھر اور دلیلوں پر بندہ نے
بحث کی جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام کے دلوں پر
ویدک سدھانتوں کی عظمت اور رشی دیانند کے
کام کی مہاں نے پورا اثر کیا۔ رائے صاحب نے خود
یہہ الفاظ کہے۔ کہ سوامی جی کا کام بے شک غیر
معمولی ہے۔ اور ویدک سدھانت کیتیوں کو ٹھہرنے
نہیں دیتے۔ رائے صاحب کی فیاضی اور غریب غربا
کی پرورش کی اس قصبہ میں بڑی شہرت ہے۔
چنانچہ ہماری موجودگی میں یکے بعد دیگرے کئی آدمی
محتاج آ کر کھانا اور آٹا لیجاتے رہے۔ مجھے اُمید ہے
کہ رائے صاحب اگر اس وقت کی بحث پر اور غور
فرماویں گے تو عین سچے نتیجہ پر پہونچ جاویں گے۔
جس کا مجھے پورا یقین ہے۔ یہاں سے وداع
ہو کر سواری تلاش کی گئی۔ مگر کوئی انتظام نہ ہو سکا۔
آخر ایک ٹٹو کرایہ کر کے مشنری بچوں کو باری
باری اُتارتے چڑھاتے ہوئے ہم چار بجے کنجاہ
پہونچے۔ جہاں ہولیوں کے سوانگ نکل رہے تھے
اور جنہوں نے ہم کو نگر کیرتن سے روکے رکھا۔
سواری کی یہاں بھی بھاری دقت دیکھی۔ بڑی
مشکل سے ۶½ بجے ہم کو ایک یکہ ملا جس میں سب
سما نہیں سکتے تھے۔ اس لئے پنڈت لچھمنداس
جی کو علیحدہ ٹٹو کرایہ پر کر دیا۔ اس طرح پیدل
و سواری پے در پے پندرہ گھنٹے سفر کرتے ہوئے
اور دھوپ کی شدت کو برداشت کرتے ہوئے
ہم آٹھ بجے کے بعد آریہ سماج مندر گجرات میں
پہونچے۔ جاتے ہی سماج مندر کی وسعت اور عمارت
کی عمدگی کو دیکھ کر اس دفعہ پھر سماج کی
کایا پلٹ جانیکا اندازہ کر کے بڑا ہی چت پرسن
ہوا۔ جاتے ہی سماجک پُرشوں سے مل کر سندھیا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اگنی ہوتر میں مصروف ہوا۔ جس کے بعد ودیارتھیوں نے وید منتر و بھجن گاین کئے۔ اور بہت سے آدمی باکر سب نے آرام کیا۔ صبح نت نیم سے فارغ ہو کر نگر کیرتن کیا گیا۔ جس سے تمام شہر کے استری پرشوں پر بڑا اثر پڑا۔ نگر کیرتن کا وقت صرف دو گھنٹہ مقرر ہونے سے باوجود لوگوں کی درخواست کے سماجک پرشوں نے مجبوراً ودیارتھیوں کو زیادہ دیر ٹھہرنے دیا کسی جگہ سوائے ایک کے لیکچر نہ ہو سکا اور اس جگہ بھی صرف چند منٹ۔ استریاں ودیارتھیوں کے سر پر سے پیسے وار وار کر طبلوں والوں کو دیتی تھیں۔ اور بھجن سن کر آتی پرسن ہوتی تھیں۔ ازاں بعد سماج مندر میں دن بھر ودیارتھی موقعہ کے مناسب بھجن بولتے رہے اور سماج مندر میں پردیش مریادا ہو چکنے کے بعد دیاکھیان ہوتے رہے۔ بندہ کو بھی آدھ گھنٹہ سے کم وقت ملا۔ ۱۶ کی صبح کو وہاں سے روانہ ہو کر ۱۰ بجے براہ ریل سٹیشن جہنانواں پر پہونچے۔ منڈلی واپس ہوئی۔ اور بندہ جاگلی پرچار کرتا ہوا ولد رپونچا جہاں سے دوسرے دن صبح پھر جاگلی آیا اور ایک سنگھ صاحب سے اول بازار میں اور پھر دھرمسالہ میں اس وشہ میں مباحثہ ہوا کہ گورو نانک صاحب ویدک اصولوں کے برخلاف نہ تھے۔ سنگھ صاحب دلیل وغیرہ سے بالکل رہ گئے۔ اور مفت میں بہتے کرتے رہے۔ آدمی بہت جمع تھے بڑا بھاری اثر پڑا اس کے بعد ریلوے سٹیشن پر مباحثہ ہوا۔ تمام ہندو اور سکھ بھائی ہر وقت میرے بیان کی تائید کرتے رہے۔ ۱۱ بجے روانہ ہو کر میں ۱۲ بجے رام نگر پہونچا۔ یہاں وہ سنگھ صاحب بھی آگئے۔ اور بہت دیر تک ویدانت پر بحث کرتے رہے۔ اور پھر ویدوں کے الہامی ہونے پر اپنے شکوک رفع کرتے رہے۔ آخر ۴ بجے چپ چاپ اپنی بات ظاہر کئے بغیر چلے گئے۔ لبھو رام
جہارت بنیر سنہب کا کرایہ آمدورفت کا گجرات سماج نے دیا۔ میں نے اپنا کرایہ خود خوشی سے نہ لیا۔ باوجودیکہ کہا گیا۔ اس سہاتا کے لئے میں سماج کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ ذات سے
لچھمن داس سکرٹری آریہ سماج رام نگر۔

سناتن دھرم سبھا کی پوپ لیلا

بمقام لائل پور دھرم سبھا کی طرف سے ایک اشتہار بدیں مضمون دیا گیا کہ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۱۸ء کو پنڈت منگل دت جی وید پاٹھی مورتی پوجا کو ویدانوسار سدھ کرنے کے لئے دیاکھیان دیں گے۔ جس کسی نے اعتراض کرنے ہوں۔ تو تشریف لاوے۔ چنانچہ منتری آریہ سماج کو بھی نمنترن پہونچا۔ آخر تاریخ مذکورہ پر منتری جی و چند آریہ پرش دیاکھیان سننے کے لئے گئے۔ بجائے اس کے کہ پنڈت جی مورتی پوجا ویدانوسار ثابت کرتے۔ آریہ سماج پر کئی ایک بیجا حملے کئے اور پنڈت جی نے اپنی زبان مبارک سے یہ بھی فرمایا کہ گو ایسی باتوں کا کہنا متعلق دیاکھیان نہیں۔ لیکن مجبوراً کہا جاتا ہے۔ (واہ رے تعصب۔ ہٹ دھرمی اسی کا نام ہے) اور دیاکھیان ہونے سے پہلے جو سناتن دھرم سبھا کے پریمیوں نے بھجن گائے وہ ایسے فحش تھے کہ سننے والے حیران ہوتے تھے۔ بلکہ کئی ایک حق پسند سناتن دھرمی ایسی ناشایستہ حرکت کو دیکھ کر واپس چلے گئے۔ اور پنڈت جی کا دیاکھیان بھی سننے نہ پایا۔ آخر آریہ سماج کی طرف سے ایک اشتہار عام طور پر اور خصوصاً پریذیڈنٹ سناتن دھرم سبھا کی سیوا میں بدیں مضمون بھیجا گیا کہ اگر آپ شاستر ارتھ کرنا چاہیں تو آریہ سماج تیار ہے۔ گو پہلے بھی کئی دفعہ آریہ سماج مورتی پوجا وید ورودھ ثابت کر چکا ہے اور اب کرتا ہے۔ جس کا جواب بذریعہ چٹھی مورخہ ۲ فروری ملا کہ بہت ثالث مقرر کر کے شاستر ارتھ بذریعہ تحریر کا مقرر کیجئے۔ چنانچہ آریہ سماج کی طرف سے جواب بذریعہ اشتہار دیا گیا۔ کہ ثالث مقرر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پبلک خود نتیجہ نکال لیگی اور دشٹ منتا زید کے سدھ کرنے کیلئے چاروں وید سنگھتا سوتہ پرمان اور باقی گرنتھ پرتہ پرمان مانے جائیں گے۔ اور لفظی غلطی کی صحت نروکت اور نگھنٹو سے کی جاوے۔ جس کا جواب آج تک نہیں ملا۔ چنانچہ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ فروری کو پنڈت بھگت رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دیاکھیان مورتی کھنڈن و شرادھ وشے پر ہوئے جس کا پبلک پر عمدہ اثر پڑا۔ اور پنڈت جی نے وید شاستر کا حوالہ دے کر ثابت کیا کہ مورتی پوجا وید ورودھ ہے۔ اور شرادھ کی بابت اصلی معنی ظاہر کئے اور وہ معنے بھی جو آج کل کے پنڈت اپنی اُدر پورنا کی خاطر کرتے ہیں بیان کئے اور عام ہندو اس وقت آج کل کے پنڈتوں کی کرتوتوں سے واقف ہو کر انگلی مُنہ میں ڈال لیتے تھے۔ اور پنڈت جی کی لیاقت پر شکر کرتے تھے۔ اور بعد سماپت ہونے دیاکھیان کے پنڈت جی نے عام طور پر کہا کہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو میں جواب دینے کو طیار ہوں۔ مگر کوئی معترض نہ ہوا۔ بلکہ عام ہندو پنڈتوں کی پوپ لیلا سے افسوس کرتے تھے۔ اور یہ سارا نتیجہ وید پرچار ہی کا ہے۔ کہ ہمارے ہندو بھائی آج کل کے پنڈتوں کے پاکھنڈ جالوں سے واقف ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۲۵ فروری کو پھر پنڈت منگل دت جی نے مورتی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پوجا کو سدہ کرنے کے لئے منتر ہائے مندرجہ ذیل اُچارن کئے۔ مگر کسی کا ارتہہ نہیں کیا۔ اور بعد میں پنڈت تاراچند جی نے اُٹہکر کئی ایک دلیلیں دیتے ہوئے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ مورتی پوجا محض الپ مذہبی والوں یعنی موکہوں کے لئے ہے۔ پرماتما کا نرادر کرنا رشک ہے کہ بچن دیوتا ہی اپنے مُنہہ سے کہنے لگے۔ گویا پنڈت سنگل دت جی کی ساری کارروائی پر پوجا پہیر دیا مگر پنڈت صاحب موصوف اُس وقت خاموش ہوکر بیٹھے رہے۔ شاید مراقبہ میں ہوں تو عجب نہیں۔ مگر اُس روز کا نتیجہ ویدک ہی نکال سکتی ہے کہ مورتی پوجا محض آج کل کے پنڈتوں کے اُدر پورنا کا کارن ہے نہ کہ ویدانوسار اسلئے جملہ صاحبان پنڈت سناتن دہرم سبہاؤں کی سیوا میں دست بستہ التماس ہے کہ کرپا کرکے مورتی پوجا کو تیاگ دیں اور ہمارے ہندو بہائیوں کو ناحق اپنے پیٹ کی خاطر دہوکہا نہ دیں۔ بلکہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کا شکریہ بجا لاویں جنہوں نے کہ ست دہرم کا راستہ بتلایا۔ اور پوپوں کے پاکہنڈ جال سے چہوڑایا۔

ویدک دہرم کا سیوک

نہنہ جہنڈا رام عرضنویس درجہ اول مقیم لائلپور۔

نام وید	ادھیاۓ	منتر
رگ	۷	۱۱
اتھرو	۷	۴
سام	۱	۹
یجر	۶	۱
اتھرو	۱۱	۲۴
یجر	۱۸	۱۶
ایضاً	۱۵	۶۲
ایضاً	۱۸	۶۴
اتھرو	۳	۹

آریہ سماج گڑہی عبداللہ خاں

کا پہلا سالانہ جلسہ

اس سماج کی قایمی کو پورے دس مہینے بہی نہیں ہوئے کہ جلسہ کر چکی ہے۔ اخبارات میں اس کو اس لئے شایع نہیں کرا سکے کہ جس وقت انترنگ سبہا نے اس جلسہ کو ہولی کے دن کرنا قرار دیا تہا ہولی کا صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا تہا۔ البتہ آس پاس کی سماجوں کو بُلا وا دیا گیا تہا۔ پرتی ندہی سبہا مرادآباد کو بہی اس لئے نہیں لکہا گیا تہا۔ کہ بارہا اُپدیشکوں کی طلبی کیوقت وہاں سے جواب بہی اچہی طرح نہیں ملا ہے۔ لیکن یہہ معلوم ہونے پر کہ نمایش مظفرنگر میں پنڈت پربہو دیال جی مرادآباد سے جلسہ میں ویاکہیان دینے کے لئے آرہے ہیں۔ آبی سماج کا پردہان ان کو لینے کے لئے گیا۔ پنڈت موصوف نے فرمایا کہ میں رخصت پر ہوں۔ اس لئے نہیں جا سکتا۔ اور نہ پنڈت جانکی پرشاد جی آسکتے ہیں۔ پہر ہارکر وہی مایوس خیال اس بات کا محرک ہوا کہ ویدک دہرم کے اُنتی کے وسایل پرتی ندہی سبہا کی غفلت اور بد انتظامی سے ہم کو بہی کیوں چہوڑ دینا چاہئے۔ محض پرماتما کے سہارے پر جلسہ کا کام شروع کردیا گیا۔ نمایشی سامان انگریزی باجا وغیرہ سب کچہہ موجود تہا۔ ۱۵ مارچ کو حسب قاعدہ

نام وید	ادھیاۓ	منتر	
اتھرو	۲۳	۴۰۵	کے روحی پیشور مجسم ہے
یجر	۴	۸	
ایضاً	۵	۹	
منوسمرتی	۱۸	۱۴	

نگرکیرتن اور ۱۶ مارچ کو اُپدیش وغیرہ ہوئے اختتام جلسہ پر ویدپرچار کیلئے کل مبلغ ۵۹ روپیہ حسب تفصیل ذیل ہوئے۔

گروکل ۶ یتیم خانہ بریلی ۱۲ ویدپرچار فنڈ لعہ ۲ ہم کو امید نہی کہ اتنے روپیہ ہوجاویں گے۔ لیکن پرماتما کو ہی ویدک دہرم کی اُنتی منظور ہے۔ ورنہ ایسی جگہہ آریہ سماج قایم ہو اور جلسہ کرکے کامیابی حاصل کرے۔ جہاں کے لوگ آریہ لفظ کے ہی جانی دشمن ہوں اور نگرکیرتن کو رنڈی کے سرگشت سے بہی بُرا سمجہیں۔ یہہ جلسہ دوسری جگہہ کے جلسوں سے ترجیح پانا تو درکنار ہمپلہ بہی نہیں ہوسکتا۔ لیکن یہہ کہنا بیجا بہی نہیں کہ اگر اس سماج نے ترقی کی اُسی رفتار کو جس سے اُس نے آج تک کام لیا ہے نہ چہوڑا تو ضرور کسی نہ کسی وقت یہہ اچہی اُنتی کر دکہاوے گا۔ اس جلسہ میں ایک بات قابل تذکرہ یہہ ہے کہ اکثر وہ صاحبان بہی منڈپ میں تشریف لائے اور ویدپرچار کی اپیل میں متاثر ہوکر چندہ دے گئے ہیں کہ جو اس سماج کے ممبروں کے مربی تہے۔ اور ممبران کو سماج کے متعلق ہرایک کارروائی سے روکا کرتے تہے۔ اور سبہاسدوں کو منع کرتے تہے۔ ہم آریہ سماج گنگوہ کے سبہاسدوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ اپنا ہولی کا جلسہ چہوڑکر یہی شمولیت سے ہمارے وارشک اُتسو کے شان وشوکت کا باعث ہوئے۔ نہ صرف یہی بلکہ بہجنوں و اُپدیشوں میں خاص طور پر حصہ لیا۔ چودہری خوب چند جی آنریری اُپدیشک کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے۔ آپ بلا تامل ہرایک جلسہ میں تشریف لاتے اور ویاکہیان دیتے ہیں۔ آپکا اُپدیش عام پسند اسلئے ہوتا ہے کہ آپ باریک سے باریک سدہانتوں کو انکسار دوا لا ایا کہول دیتے ہیں۔ کہ نادان سے نادان آدمی بہی سمجہہ سکتا ہے۔ آپ نے آریہ سماج کی فضیلت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شروتاگنوں پر خوب ثابت کرکے دکہلائی۔ پنڈت
گوبند سہائے جی کا فاضلانہ ویاکہیان پورانک
مت کہنڈن پر ہوا۔ اسی جلسہ میں تین یگیوپویت
سنسکار ہوئے اور ایک ممبر کی درخواست گذری
اور سال حال کے لئے یہہ انتخاب ہوا۔
لالہ کاشی ناتہہ جی [illegible] پردہان ولیشکا وکیل
لالہ ہنس لال جی اُپ پردہان۔ لالہ مرلیدہر جی
منتری۔ لالہ شیر سنگہہ جی اُپ منتری۔ لالہ چینی لال
جی کوشادہیکش۔ اور انترنگ سبہا کے لئے
لالہ کاشی ناتہہ جی۔ لالہ مرلیدہر جی لالہ ہنس لال جی
لالہ امراؤ سنگہہ جی انتخاب ہوئے۔

ویدک دہرم کا سیوک

منتری آریہ سماج گڑہی عبد اللہ خان۔

شیو چوہس کے میلہ کلانور میں پرچار اور اسکا برتانت

میں شریمتی آریہ پرتی ندہی سبہا کی آگیا نوسار
آریہ سماج بہینی روڑہ کے سالانہ جلسہ سے فارغ
ہوکر ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۹ء کو کلانور پہونچ گیا۔
تاکہ ۲۸ فروری کو وہاں پرچار کیا جاوے۔
پہلے میں نے سمپورن برتانت شیو مندر کا دیکہنا
شروع کیا جب میں شیو مندر میں دیکہنے کے لئے
کہ یہاں کیا ہے اندر گیا تو کیا دیکہتا ہوں کہ ایک
بڑی بہاری چٹان ایک طرف سے ستہول اور
ایک طرف سے پتلی۔ اوتر دکہشن بہومی میں گڑی
ہوئی ہے۔ اوپر ایک گہنٹہ لٹک رہا ہے۔ اور
اس چٹان کے اوپر جس کو شیولنگ کہتے ہیں۔
ایک پتلا سا گز بہر کپڑا دے رکہا ہے اوس پر
لوگ پانی اور بیل پتری چڑہاتے ہیں۔ ایک
تانبے کی چہوٹی سی گاگر میں لوگ پیسے وغیرہ
ڈالتے جاتے ہیں۔ یہہ گاگر شیولنگ کے سمیپ ہی
رکہی ہوئی تہی۔ اور ایک گاگر میں لوگ آٹا ڈالتے
تہے۔ مندر کے دوار کے آگے بیل اور شیر کی
مورتی ہے۔ کن پہٹے یوگی اس مندر کے پوجاری
ہیں۔ اور گیتہیر گرہستیوں سے ادہک گرہستی
ہیں۔ اور چڑہاوا بانٹنے کے وقت پرسپر لڑتے
جہگڑتے ہیں۔ وہ لوگ بہت غلطی پر ہیں جو اپنے
ساتہہ اس میلہ میں استریوں کو لاتے ہیں۔
کیونکہ اس میلہ میں اتیو اناچار ہوتا ہے۔
۲۸ فروری کو میلہ میں پرچار کرنا شروع
کیا۔ کوئی سماج میلہ میں پرچار کرنے نہیں آیا۔
پرنتو پرم پتا کا دہنیواد کرنا اُچت ہے کہ وہ ہر
سمے سہایتا کرتے ہیں۔ دوست پور ایک
گاؤں جو کہ کلانور کے سمیپ تہوڑی دور پر
ہے وہاں کے ان مہاشیوں (سردار ہری سنگہہ
لالہ تارا چند۔ لالہ خوشی رام۔ لالہ سنت رام
لالہ کہیت پتی رام۔ لالہ گرہا رام۔ لالہ دونی چند)
نے بہت سہایتا کی۔ اور چار ویاکہیان بہت
لوگوں کی حاضری میں ہوئے۔ یہہ سارے مہاشے
ویاکہیان کی سماپتی پر بہجن گاین کرتے تہے۔
اس کے اننتر سارے میلہ میں بہجن کیرتن کیا۔
کئی پرشوں کے ساتہہ پرشنوتر بہی ہوئے۔
اس نگر میں اپدیشک کے رہنے کے لئے کوئی ستہان
نہیں ہے۔ اور نہ کوئی پربندہ ہو سکتا ہے۔ میں
بہی باہر ایک ستہان میں رہا۔ اور آشا ہے کہ اب
موضع دوست پور میں جلدی سماج ستہاپت
ہوجاوے گا۔ ویدک دہرم کا سیوک۔
ہرشچندر پرچارک آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب

روس کا مشہور خلستی فرقہ

حصہ اول مصنفہ لالہ بالک رام شاد۔ قیمت ۱ر
خوبی پڑہنے سے معلوم ہوگی۔ درخواستیں بنام
مینیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر آنی چاہئیں۔

خدمت عام کا سلسلہ

(۱) واقعہ ۲۷ فروری گذشتہ کو پولیٹیکل ایجنٹ
صاحب بہادر نے لڑکے اور لڑکیوں کے مدرسوں میں
اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم فرمایا۔ اور
نتیجہ امتحان وغیرہ سے بہت مسرور ہوئے اور
دیوان گنپت رائے صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای
اور دیگر منتظمان لالہ آتما رام صاحب سکرٹری
اور لالہ دولت رام صاحب ہیڈ ماسٹر کا شکریہ
ادا کیا۔ سکہی پیرو مل کا خاص شکریہ ہوا
کیونکہ اسنے طالبعلموں کے وظیفے دینے کیواسطے
دو سو روپیہ دیا۔ اور صاحب ممدوح نے بہی خود
تین روپیہ مہینہ کا وظیفہ منظور فرمایا۔ صاحب
بہادر نے افسوس کیا تو اس امر کا کہ اسجگہ کے
لوکل باشندے بہت کم تعلیم پاتے ہیں۔
(۲) چونکہ اللہ نے ہمارے بادشاہ انگریز کو افریقہ
میں ٹرانسوال کی لڑائی میں نمایاں فتح دی ہے۔
اسواسطے اہل ہنود اور اہل اسلام نے متفق ہوکر
ایک جلسہ گیس فورڈ لائبریری میں تاریخ ۴ فروری
بوقت شام کیا۔ حاضری معقول تہی۔ اِن مصری
اور الائچی تقسیم کیگئی۔ اور دیوان گنپت رائے
صاحب بہادر پریزیڈنٹ تہے۔ اور لالہ رام رکہا مل
اور لالہ آتما رام صاحب اور لالہ لکہا رام صاحب
نے تقریریں کیں۔ نقل کاروائی کی بذریعہ
تار خدمت جناب ایجنٹ صاحب بہادر بہیجی
گئی۔ اور اسی قسم کا جلسہ اہل ہنود اور اہل
اسلام نے اپنے دہرم سالوں اور مسجدوں
میں کیا جس میں وکٹوریہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور
حلوا تقسیم ہوکر جلسہ برخاست ہوتا رہا۔

الراقم رام رکہا مل [illegible]
(کوئٹہ)

گوشوارہ آمدنی و خرچ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۸۹۹ء

آمدنی	آمدنی ماہ نومبر و دسمبر روپیہ	آنہ	پائی	آمدنی سال حال روپیہ	آنہ	پائی
بقایا گزشتہ	۵۸۴۰۰	۱۲	۱۰½	۵۸۴۰۰	۱۲	۱۰½
ویدپرچار فنڈ	۳۸۶	۱۴	۹	۳۸۶	۱۴	۹
آٹا فنڈ	۲۳	۱۱	۶	۲۳	۱۱	۶
چار آنہ مشن فنڈ	۹۸	۳	۰	۹۸	۳	۰
آمدنی دشانس	۱۱۸	۹	۳	۱۱۸	۹	۳
سوانح عمری سوامی جی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
چرنجی لال میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
متفرق	۳	۰	۰	۳	۰	۰
امانت برائے دیگر انسٹیٹیوشن (تحریک)	۵۷	۰	۳	۵۷	۰	۳
در امانت میں سماجوں کا روپیہ ...	۱۰۷۳	۸	۰	۱۰۷۳	۸	۰
گورو کل فنڈ	۴۹۵۵	۶	۰	۴۹۵۵	۶	۰
آمدنی سود	۱۲۰	۰	۰	۱۲۰	۰	۰
مدراس پرچار فنڈ	۱	۱۲	۰	۱	۱۲	۰
پنڈت لیکھرام میموریل فنڈ	۴۰	۱۳	۶	۴۰	۱۳	۶
آریہ پترکا	۲۶۵	۱۵	۹	۲۶۵	۱۵	۹
میزان	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰
میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خرچ	خرچ ماہ نومبر و دسمبر روپیہ	آنہ	پائی	خرچ سال حال روپیہ	آنہ	پائی
سفرخرچ اپدیشکان	۱۹۹	۱۵	۹	۱۹۹	۱۵	۹
تنخواہ اپدیشکان	۵۵۸	۰	۰	۵۵۸	۰	۰
آریہ پترکا	۴۰۶	۱۵	۶	۴۰۶	۱۵	۶
جیون چرتر سوامی جی	۵۳	۲	۹	۵۳	۲	۹
لالہ چرنجی لال کتب گذارہ	۱۰	۰	۰	۱۰	۰	۰
پنڈت گورودت کتب گذارہ	۴۰	۰	۰	۴۰	۰	۰
ویدک پاٹھ شالہ و آشرم گوجرانوالہ	۲۳۰	۰	۰	۲۳۰	۰	۰
متفرق	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ٹھاکر دیوی میموریل فنڈ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
عملہ دفتر	۱۱۳	۰	۰	۱۱۳	۰	۰
سٹیشنری و متفرقات	۷۶	۱	۶	۷۶	۱	۶
لائبریری	۳۱	۱	۶	۳۱	۱	۶
ٹریکٹ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
واپسی در امانت دیگر انسٹیٹیوشن (تحریک) و سماج ہائے۔	۳۶۶	۱۳	۰	۳۶۶	۱۳	۰
اخراجات گورو کل	۸۷۵	۱۱	۹	۸۷۵	۱۱	۹
لیکھرام میموریل فنڈ	۲۷۴	۰	۶	۲۷۴	۰	۶
مدراس پرچار فنڈ	۱۰۸	۱۱	۹	۱۰۸	۱۱	۹
میزان	۳۴۴۳	۱۰	۰	۳۴۴۳	۱۰	۰
بقایا زر نقد	۶۲۲۰۴	۰	۱۰½	۶۲۲۰۴	۰	۱۰½
میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

دستخط گیان چند خزانچی۔ دستخط مدن گوپال اکونٹس کلرک دستخط پڑتال شدہ گلاب چند لال دستخط شیو دیال منتری دستخط
از لاہور - ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۰ء

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فہرست چندہ گروکل جو مہاشہ سن کالج رڑکی کے پرشارتھی آریہ ودیارتھیوں نے جمع کرکے دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں مبلغ ایک سو روپیہ آٹھ آنہ نو پائی (۱۰۰؍۸ ۹پائی) بھیج دیئے ہیں۔

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	رقم چندہ	نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	رقم چندہ	نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	رقم چندہ
۱	مہاشہ چینت رام	عہ	۲۹	مہاشہ ہری نراین	عہ۸ر	۵۷	مہاشہ بلاقی داس	عہ
۲	مہاشہ دیوی چند	۸ر	۳۰	مہاشہ ننھو رام	سے	۵۸	گپت دان	۴ر
۳	مہاشہ جیوا رام	عہ	۳۱	مہاشہ انیس رام بہلہ	عہ۸ر	۵۹	مہاشہ دولت رام	۸ر
۴	مہاشہ بھگت رام	عہ	۳۲	مہاشہ جی۔ آر۔ وریجہ	عہ۸ر	۶۰	مہاشہ لچھمن رام	۸ر
۵	گپت دان	عہ	۳۳	مہاشہ رگھو بیر سنگھ	عہ	۶۱	مہاشہ دولت رام	۱عہ
۶	مہاشہ رام لال	للعہ	۳۴	مہاشہ بدھو رام	عہ	۶۲	مہاشہ نراین سنگھ	۴ر
۷	مہاشہ بابو رام	عہ	۳۵	مہاشہ سکھ لال	عہ	۶۳	مہاشہ ہرگوبند	۲ر
۸	مہاشہ کھیم چند	عہ	۳۶	سردار رام سنگھ	عہ	۶۴	مہاشہ راجہ لال	۱۲ر
۹	گپت دان	ع	۳۷	لالہ گنڈا مل	عہ	۶۵	مہاشہ نانک چند	۶ر
۱۰	سردار ارجن سنگھ	عہ	۳۸	لالہ جوالا رام	عہ	۶۶	مہاشہ نہیا رام	عہ
۱۱	سردار دہرم سنگھ	عہ	۳۹	سردار مروت سنگھ	۲۴ر	۶۷	بابو نیاز علی خان	عہ۸ر
۱۲	مہاشہ جگت رام	عہ	۴۰	مہاشہ رائے چندر	۶ر	۶۸	مہاشہ کیسری لال	عہ
۱۳	مہاشہ چندو لال	عہ	۴۱	مہاشہ دیوان چند	ع	۶۹	مہاشہ صاحب دیال	عہ
۱۴	سردار وریام سنگھ	عہ	۴۲	مہاشہ ٹھاکر داس	عہ			
۱۵	بابو ڈبلیو سی چوپڑہ	ع	۴۳	مہاشہ کندن لال	عہ			
۱۶	سردار اندر سنگھ	صہ	۴۴	مہاشہ دینا ناتھ	عہ			
۱۷	سردار بڈھ سنگھ	عہ	۴۵	مہاشہ ایشر داس	عہ			
۱۸	مہاشہ این داس چڈہ	صہ	۴۶	مہاشہ صورت رام	عہ			
۱۹	پی این بسورس	عہ	۴۷	مہاشہ پالا رام	عہ			
۲۰	مہاشہ خوشی رام	سے	۴۸	مہاشہ کاشی رام	۴ر			
۲۱	سردار نند سنگھ	عہ	۴۹	مہاشہ گنپتی مل	۴ر			
۲۲	مہاشہ پیارے لال	عہ	۵۰	مہاشہ بی۔ ڈی	عہ			
۲۳	مہاشہ کرپا رام	عہ	۵۱	مہاشہ صاحب دیال	۴ر			
۲۴	آر۔ سی۔ شرما	صہ	۵۲	مہاشہ خوشی رام	عہ			
۲۵	مہاشہ امر ناتھ	للعہ	۵۳	مہاشہ تلک رام	عہ			
۲۶	مہاشہ کاشی رام	للعہ	۵۴	مہاشہ مکھم چند	عہ			
۲۷	آر سی کھوسلہ	للعہ	۵۵	مہاشہ سنسار چند	عہ			
۲۸	آر ڈی مہرا	ع	۵۶	مہاشہ نہالا رام	۴ر			

اشتہارات

ضرورت

صدر بازار چھاونی پشاور میں لالہ رام ناتھ کے خورد سال بچوں کو تعلیم دینے کے لئے ایک ایسے اُستاد کی ضرورت ہے جس کا چال وچلن نیک ہو انگریزی اُردو۔ ہندی ستری میں خواہ مڈل پاس ہو یا فعل لیکن نیک چلن ہو تنخواہ ملے گا ہوار معہ کرایہ ایک طرف اور مکان رہائشی مفت ملے گا۔ درخواستیں پتہ ذیل پر ہوں۔

المشتہر

مینیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ضرورت ہے

ایک کنیا جس کی عمر ۱۴ یا ۱۵ سال کی ہے۔
ذات اگروال ویش ہیں سے ہے۔ اس کے
واسطے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور کی
عمر بیس سال سے ۲۴ سال کی ہونی چاہئیے
صورت سنگل نہ ہووے۔ مفصل حالات مندرجہ
ذیل پتہ سے دریافت ہو سکتے ہیں —

المشتہر
...راؤ سنگھہ چوڑا بازار لودھیانہ —

ضروری نویدن

...رتہ اور ڈنس کے جملہ تعلیم یافتہ وینیز ویدک
دھرم کے حامیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ اس
سبھا کی زیر نگرانی ایک رجسٹر برائے امداد نسبت
...آریہ سنتان کھولا گیا ہے۔ جسکے ذریعہ سے
...خواہ کنیا کیلئے ور اور ور کیلئے کنیا تلاش
ہو سکتی ہے۔ مفصل قواعد وغیرہ فارم برائے
اندراج نام ار کے ٹکٹ بھیجکر المشتہر سے مل سکتے
ہیں۔ المشتہر جگنا تھ کمار اسسٹنٹ سکرٹری
...ور ڈنس بواہ سبھا ایک فیروزپور شہر پنجاب

ضرورت ہے

ایک صاحب قوم سرین کھتری
۲۲ سال ملازم بعہدہ سب اورسیر تنخواہ
...روپیہ ماہوار ذات کپڑ نانکے آنند
کی شادی کرنا چاہتے ہیں —
کل درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ سے ہونی چاہئیں۔

المشتہر
...دواری رام سب اورسیر نانڈ کینال ماںڈلے

بواہ کی ضرورت

کمترین ازقوم کھتری کپور چار گھر باشندہ
چنیوٹ عمر تخمیناً ۲۳ سال خواندہ ملازم بعہدہ
سکول ماسٹری پلٹن نمبر ۳ بمشاہرہ ۳۰ روپیہ
ماہوار اور بڑا بھائی بمشاہرہ ... ماہوار
چھوٹا بھائی ۱۵ ماہوار ملازم ہیں۔ میں
خود کسی کھتری کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا
ہوں۔ جسکی عمر کہ مناسب ہو مزید حالات پتہ
ذیل سے دریافت ہو سکتے ہیں۔ المشتہر
بھگوان داس کپور سکول ماسٹر پلٹن ۳ ...

بواہ کی ضرورت

میرے ایک دوست ذات کھتری ونایک ساکن
راہوں ضلع جالندھر عمر تقریباً ۲۰ سال سب انگ
درست ملازم بعہدہ سگنلر بمشاہرہ ۵۰ ماہوار
جن کے کوئی بزرگ مددگار نہ ہونیکی وجہ سے
اب تک شادی نہیں ہوئی۔ خط و کتابت ذیل
کے پتہ پر ہونی چاہئیے۔ المشتہر
گوکل چند سگنلر ریلوے سٹیشن کوٹری سندھ

دمہ کا کامل علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وے بابو
جگپت رائے محلہ درگا کنڈ شہر بنارس سے رجوع
کریں۔ ان کے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو
جنکو یہ مرض پچیس تیس یا چالیس برس کا
تھا۔ یا کہ پیدائشی یا خاندانی یا پشتینی تھا
آرام ہوا ہے۔ انکے علاج سے شفایاب ہونے
کے بعد دمہ زندگی بھر نہیں ہوتا۔ ادویات
صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں۔ جو مریض اتوار
کو بارہ بجے سے دو بجے تک انکے پاس جاتے ہیں
ان کا علاج مفت کرتے ہیں۔ اور دویات مفت
دیتے ہیں۔ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانے
والے مریضوں سے کچھ خرچ واشاعت اشتہارات
اور کلرک وغیرہ لیا جاتا ہے —

اشتہار کتب

وشیشک درشن۔ پنڈت دیودت جی سکانپور
نواسی کرت سنسکرت ورتی اور بھاشا ٹیکا قیمت
(عہ) مجربات بدری کرشن۔ بلا استاد فوٹوگرافی
سکھلانے والی بے نظیر کتاب ہے قیمت فی جلد ۸؍
جمبہ ساگر بشنوئیوں کے گرو شری جانبہ جی
کی کرم اُپاسنا اور گیان کانڈ سمبندھی
شبدوں کا بھاشا ٹیکا۔ قیمت ایک روپیہ عہ
سورگ پراپتی ۳؍ برہم شکتی ۳؍ ویدک دھرم
پرچار ۲؍ ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو
ترجمہ (عہ) تمہید تفسیر وید (عہ) برہم یگیہ ۸؍
وغیرہ پستکیں ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہیں
کندن لعل خزانچی دہلی فلور ملز کمپنی دہلی

بدہی ورودھک بھسم یعنی دماغی طاقت کی مجرب دوائی۔

یہہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ
ایک مہاتما پرش کمزور دماغ والوں کند ذہن
طلباء کیلئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے جسمانی
طاقت علاوہ بخشتی ہے۔ ایک پوڑیہ کیواسطے
ایک روپیہ جو عرصہ ایک ماہ کیلئے کافی ہے

ویریہ ورودھک بھسم یعنی دھات پشٹی کی دوائی

یہہ دوائی جریان منی اور احتلام
سوزاک کیلئے ازحد
مفید ہے۔ ایکماہ میں چار دفعہ استعمال کرنیسے آئندہ
کیلئے ان بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑتی ہے۔ ایکماہ کیلئے
قیمت عہ۔ المشتہر سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہون سامگری

نہایت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندھت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان مانیہ پنڈت بھیم سین کی سمتی انوسار اپنے کارخانہ میں طیار کرتا ہوں۔ سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار ہونے کے باعث ہر ایک شہر کی لوکل پرچون نرخ سے مہنگی نہیں بلکہ زیادہ سستی اور خوشبودار اور زیادہ دیر پا ہے۔ نرخ ۹ سیر عہ ۸ ر ۴ رکی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندھت دھوپ نرخ عہ ۸ ر ۴ ر کے بند پیکٹوں میں ملتا ہے۔ چندروکس ٹانک یہہ لاثانی دوائی ہے زائل شدہ طاقتوں وحفظان صحت کے برخلاف نامناسب بے اعتدالیوں پر فی الفور حاوی ہوتی ہے۔ تقویت باہ۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر گروہ۔ مثانہ۔ اسکے خاص اصول ہیں۔ اور درد پشت۔ خوف اور بے چین۔ خوابی۔ احتلام تسلسل چہرہ پر کی زردی۔ بلغم کا رفع کرنا اس کا کام مزید براں یہہ اعلیٰ درجہ کی مفرح دل۔ حفظ اور مزید منی۔ قیمت فی بکس ۲۱ تولہ جو دس روز کی خوراک ہے ...... عہ
سفوف مجرب جریانا۔ سیلان منی کہنہ دیانت کو گاڑھا کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۰ روز کیلئے (رعہ) کلیان انجن واسطے بصر عجیب الاثر ہے بالی جانا۔ خارش دہند۔ جالا پڑوال جملہ امراض چشم کے لئے از حد مفید ہے۔ ایک تولہ قیمت عہ (نوٹ) دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی

المشتہر
ہرہگوان پنساری شہر راولپنڈی

ایسی عمدہ کتاب اور اتنی سستی

کتب فروش و سبھاؤں کو اور عام خریداروں کو توجہ دینا چاہیے

گورکھی ستیارتھ پرکاش

مترجمہ

شریمان لالہ آتمارام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ ضخامت ۷۳۵ بڑی تقطیع کے صفحے نکلی ہے قیمت غیر مجلد کتاب کی عہ اور مجلد کی ۱۲ ہے۔ کتب فروشوں اور ایجنٹوں کو ہر فی جلد کمیشن دیا جاتا ہے۔ جلندھر میں مطبع ست دہرم پرچارک کرنال میں لالہ کرتارام آریہ سبھا سد لاہور میں لالہ ستیا رام سوداگر لکڑی انارکلی کے پتہ سے کتاب مذکور مل سکتی ہے۔ ایجنٹوں اور کتب فروشوں کو اس خاص رعایت کا ضرور فایدہ اٹھانا چاہیے

المشتہر
کرتارام سبھاسد آریہ سماج کرنال

ایک استاد کی ضرورت

اینگلو سنسکرت سکول جلال پور جٹیاں کیلئے ایک ورنیکلر مڈل پاس استاد کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری ڈیپارٹمنٹ کو انگریزی کے سوائے باقی مضامین پڑھا سکے تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ لالہ سندر داس نگر سیٹھ ہیڈ ماسٹر اینگلو سنسکرت سکول جلال پور جٹیاں کے نام آنی چاہئیں

ضرورت

میرے ایک بوہنجاہی کہتری عمر تخمیناً ۲۳ سال ملازم بعہدہ سب اوورسیر بمشاہرہ ۱۰ روپیہ ماہوار کسی ایسی لڑکی کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو از قوم بوہنجاہی ہو جسکی عمر ۱۳ و ۱۶ سال کے اندر ہو۔ مفصل حالات بندہ سے دریافت ہو سکتے ہیں۔ المشتہر
دیال چند اوپ پردہان آریہ سماج سرینگر

استاد کی ضرورت

ایک آریہ بھائی کے لڑکوں کو گھر میں تعلیم دینے کیلئے ایک نیک چلن استاد کی ضرورت ہے جس کی دوسری زبان سنسکرت ہو۔ اور انٹرنس یا مڈل تک تعلیم دیسکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی۔ درخواستیں بنام ایڈیٹر ست دہرم پرچارک جلندھر آویں۔

قطعے شادی سہرا بوٹے نہایت عمدہ مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر میں چھپتے ہیں۔ درخواستیں بنام مینجر مطبع مذکور آنی چاہئیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۲۵ رچیت سمت ۵۶ مطابق ۶-۱ اپریل سنہ ۱۹۰۰ع جلندھر شہر پنجاب | نمبر ۵۲

سنسار کی گتی

طالب علم اور خیرات

اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اصحاب جو لفظاً ہر آریہ سماج کے دوست بنے ہوئے ہیں۔ اپنی زہر آلودہ اور گمراہ کرنے والی تحریروں سے لوگوں کو دھوکہ اور مغالطہ میں ڈالنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔ چنانچہ ایک صاحب جو موجودہ طریق تعلیم کے سرگرم حامیوں اور ہم ولایتی کے دلدادہ ہیں۔ ایک رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو طالب علم خیرات سے پرورش پاویں گے وہ ضرور انجام میں حرامخور اور ذلیل ہوں گے۔ اُنہوں نے اس سے بھی زیادہ کرخت اور مکروہ الفاظ کو اپنے خیالات کے اظہار کا ذریعہ بنایا ہے۔ مگر ہم نہیں چاہتے کہ اونہیں اپنی قلم سے نکالیں۔ مگہ اُن کی رہنمائی کے لئے ہمعصر آریہ پترکا کی ایک تحریر سے کچھہ اقتباس پیش کرتے ہیں۔ اس اقتباس سے خود بخود ظاہر ہو جاوے گا کہ اب سے کچھہ عرصہ پہلے بہت کچھہ گوروکل کی طریق پر تعلیم دی جاتی تھی۔ اور اب پھر یوروپ سے یہی صدا بلند ہوئی ہے کہ تعلیم کا ہر ایک کا پیدایشی حق ہونا چاہئے۔ اور یہہ سب کو یکساں مفت ملنی چاہئے اور ایام طالب علمی میں جو طلبار کا خوراک پوشاک اور سامان نوشت و خواند میں صرف ہووے اُس کا متحمل گورنمنٹ کو ہونا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ ڈاکٹر فراوڈ صاحب ایل۔ ایل ڈی نے جو ایک مشہور و معروف عالم فاضل مورخ تھے ہیں ۱۹ءشتہ ع سنٹ انڈروز کے طلباء کو اس طرح سے خطاب کیا۔

وہ تیس ہزار طالب علم جو تمام ممالک یوروپ سے اس غرض سے پیرس (دارالخلافہ فرانس) میں گئے تھے کہ ابی لارڈ کے وعظ کو سنیں ہرگز کسی قسم کی سواریوں پر نہیں گئے تھے۔ اور نہ اپنے ہمراہ اسباب کے بقچے لے گئے تھے۔ وہ اپنے کپڑے کندھے پر ڈال کر سارے راستہ خیرات پر گزران کرتے ہوئے وہاں تک پہونچے تھے۔ گداگری کے خلاف تمام قانونوں سے جو ممالک یوروپ میں مروج ہیں۔ طالب علم مستثنےٰ کر دئے گئے تھے۔ اور اُنکو اجازت خاص دی گئی کہ جہاں چاہیں اپنی ضروریات کے سامان مانگ لیں۔ گھربار اور کالج میں طلبار کو پوری پوری جفاکشی سے کام لینا پڑتا تھا۔ اُن کی سکونت کی جگہہ ادنےٰ درجہ کی صاف اور سادہ ہوا کرتی تھی۔ ایسے طالب علموں کے دل و دماغ علم و ہنر کی روشنی سے منور اور دولتِ فضل و کمال سے متمول ہوا کرتے تھے۔ مگر اُن کے جسم مصنوعی زیب و زینت سے مبرا ہوتے تھے۔ طالب علموں کا اس قسم کا طرز تمام یوروپ میں ایسا مانوس تھا کہ ہر ایک شخص اسے نہایت عمدہ سمجھتا تھا۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے امرار اور شہزادے بھی مندرجہ بالا طریق پر معمولی طالب علموں کی طرح رہا کرتے تھے۔ ایسے طالب علموں کی ہر جگہہ اعلیٰ درجہ کی تعظیم و تکریم ہوتی تھی۔ اُن کو کبھی اس طریق تعلیم میں تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ ہر جگہہ ہر شخص علم و ہنر کا قدر شناس موجود تھا۔ ہر ایک مقام پر طلبار کی خاطر مدارات ہوتی تھی۔ مگر نہ اس درجہ کہ وہ عیش و عشرت کے عادی ہو جاویں اور نہ اس حد تک کہ وہ مغرور و پُرنخوت ہو جاویں۔ اس طریق تعلیم پر یوروپ کے مایۂ فخر۔ ناکس۔ بوکے نن۔ لوتھر۔ ٹنڈل۔ ملٹن۔ کپلر۔ سپی نوزا۔ اور برنس نے تعلیم پائی تھی۔ اس وقت جو طریق تعلیم مروج ہے وہ یہہ ہے کہ طالب علموں کو کتابوں کے کیڑے بنایا جاتا ہے۔ یا طوطے کی طرح رٹایا جاتا ہے اعتدال سے زیادہ شکلیں اور خیالات اُن کے حلق کے اندر ٹھوسے جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد اُن کو تلی پیدا ہوتی ہے۔ اور جو کچھہ زبردستی اُن کے حلق میں ٹھونسا گیا تھا اسے وہ ممتحنوں کی گود میں اگل دیتے ہیں۔ اس طرح وہ ہر ایک شاخِ علم میں ادھورے رہ جاتے ہیں کسی ایک میں بھی اونہیں درجہ فضیلت حاصل نہیں ہوتا۔"

یہہ تمام فقرات نہایت غور سے دوبارہ پڑھنے کے قابل ہیں۔ کیا یہہ سب باتیں گوروکل کی مہاں کو نہیں جتلاتیں۔

گندی ہولی پر پورانک بھی اظہار نفرت کرنے لگے۔

کنارا دیش کے ایک سارسنتوں کے سوامی جو بڑی متمول اور با اقتدار ہیں اور سہ طرح بہت پکے پورانک ہیں۔ مروجہ گندی ہولی پر نہایت نفرت کا اظہار فرماتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تمام معتقدوں اور مریدوں کے نام ایک فتویٰ جاری کیا ہے۔ جس میں ایام ہولی میں ہر طرح کی بیہودگی اور پھکڑ بازی سے بچنے کی سخت ہدایت کی ہے۔ اگر پورانوں کے روسے دیکھا جاوے تو ہولی میں ہر قسم کی بیہودگی کو روا رکھا گیا ہے مگر جوں جوں لوگوں کو پورانوں کی اصلیت کا پتہ لگتا چلا جاوے گا۔ وہ قدرتی طور پر اُس سے متنفر ہوتے چلے جاویں گے۔ پھاگن کی پورنماشی کے دن جو محلہ محلہ ہولی جلائی جاتی ہے یہہ صاف ثابت کرتی ہے کہ کسی زمانہ میں نگر نگر اور گرام گرام اور محلہ محلہ ہون یگیہ ہوا کرتے تھے۔

گر جہالت زدہ لوگوں نے اصل باتوں کو توڑا
تھام رکھا البتہ اپنی جانب سے طرح طرح کی
بیہودگیوں کا اضافہ کر دیا ہمیں امید ہے کہ
بہت جلد پورانک اپنی غلطی کو تسلیم کر کے
راہ راست پر آجاویں گے ۔

کیا برہمن سکھوں کے دوست ہو سکتے ہیں؟

"دی خالصہ" اخبار میں ایک مراسلت شایع ہوئی ہے۔ جس میں یہہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ کیا برہمن سکھوں کے دوست ہو سکتے ہیں؟ نامہ نگار نے جابجا یہہ ثابت کیا ہے کہ بہت سے برہمن خود غرضی کی وجہ سے سکھ بن کر سکھوں میں شامل ہو گئے۔ اور انجام کار سکھوں کو جو سے اکھیڑ پھینکا۔ وغیرہ وغیرہ۔ بات یہہ ہے کہ جو لوگ براہمن ہیں۔ یعنی گن کرم سبہاؤ کے لحاظ سے وہ تو سکھ کیا ہر ایک انسان کے خیرخواہ صادق اور دوست ہو سکتے ہیں۔ ہاں خود غرضی اور مکاری اور شرارت کسی خاص ذات یا فرقہ پر بند نہیں ہے ۔

میوے اور صحت

حال میں ایک لائق ڈاکٹر صاحب نے یہہ تحریر فرمایا ہے کہ اگر میووں کا استعمال جاری رکھا جاوے۔ تو انسان کئی قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ زیادہ تر بیماریاں معدہ کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے قول کے مطابق میووں میں ایک ایسا عرق ہوتا ہے کہ وہ خود بخود معدہ کو پاک صاف اور اس کی اصلی حالت پر قائم رکھتا ہے۔ اور اُسے تقویت دیتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے ذاتی تجربہ سے لکھتے ہیں کہ اعصاب اور گٹھیا وغیرہ کی بیماری میں میووں کے استعمال سے نمایاں فائدہ حاصل ہوا ہے۔ جب تک اس ولایت میں لوگ

دیا رکھا رہے۔ پہلوں کا آثار اُن کی مورتی کا جزو اعظم رہا۔ دھرم کی مریادا بگڑتے ہی سب باتیں تہ و بالا ہو گئیں۔ اب بھی کچھ نہیں بگڑا ہے۔ سب کام بہت جلد ٹھیک ٹھیک سے چل سکتے ہیں ۔

جھگڑے اور نیا انقلاب

اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ ابھی تک ہم ہندستان سے تعلیم اور اشاعت علوم و فنون میں امداد دینے کا مادہ دور نہیں ہوا۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب میسور نے یہہ منشا ظاہر کیا تھا کہ اگر ٹاٹا صاحب کی مجوزہ یونیورسٹی بنگلور میں قایم کی جاوے۔ تو وہ عمارت کے لئے پانچ لاکھ روپیہ نقد اور ۳۰۰ ایکڑ اراضی دینے کے لئے مستعد ہیں۔ حال میں ایک دکھنی مہاشہ چیمبداس الو بھائی نے یہہ کہا ہے کہ اگر مذکورہ بالا یونیورسٹی بمبئی کے متصل جزیرہ سالسٹ میں قایم کیا جاوے تو وہ تین سو ایکڑ زمین کے علاوہ عمارت کے لئے سات لاکھ روپیہ کے نہایت عمدہ پتھر دینے کو حاضر ہیں ابھی تک کمیٹی نے فیصلہ نہیں کیا۔ کہ یونیورسٹی کہاں قایم کیجاوے ۔

کتھا دوارا دھرم پرچار

یہہ تجربے سے ثابت ہو گیا ہے کہ کتھا کے ذریعہ بھی ہم ویدک دھرم کا بہت اچھی طرح سے پرچار کر سکتے ہیں اس سمے پورانک لوگ کتھاؤں کے ذریعہ پورانک باتوں کا خوب پرچار کرتے ہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش جیسی کتابیں بہت مشہور ہیں اور جو ہم سے سنتے ہیں۔ اور وہ آسانی سے اُن کے ذہن نشین ہو جاتی ہیں۔ پورانک کتابیں ساری کی ساری بھدی اور نا تما کو ستھیا جال

میں پھنسا کر ستیہ مارگ سے گرا دینے والی ہیں ستیہ نارائن کی کتھا ۔ ایکادشی کی کتھا ۔ مہا لکشمی کی کتھا ۔ گنیش جی کی کتھا ۔ ایسی ایسی واہیات کتھائیں سنا کر پورانک لوگ لوگوں کی بدھیوں کو نشٹ بھرشٹ کرتے ہیں ۔ اور ان کا دن رات دھن لوٹ رہے ہیں۔ یہہ صاف ظاہر ہے کہ اگر ان اسّت کتھاؤں کی جگہ ستیہ ودیا اور دھرم کی کتھائیں پرچلت ہو جاویں تو ہمارا منتویہ پورن ہو سکتا ہے ۔ ستیارتھ پرکاش اور وید بھاشیہ بھومکا کے ایک ایک صفحہ سے ایک ایک کتھا بڑی سرل طور پر ہو سکتی ہے ۔ مگر شرط یہہ ہے کہ کتھا بنانے والے اور کتھا بیں کرنیوالے اور ودوان ہوں۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج راسنگر	۷ و ۸ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء
ایضاً سوشگنج	۷ و ۸ و ۹ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء
ایضاً کوہاٹ	۱۱ و ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء
ایضاً حرڈکی	۱۱ و ۱۲ و ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء
آریہ سماج گجرات ضلع مظفر گڑھ	۱۱ و ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء
آریہ سماج روپڑ	۱۳ و ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء
آریہ سماج کانگڑہ	۲۸ و ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

کنیا ودیالہ جالندھر شہر

کا تقسیم انعام کا جلسہ بجائے ۱۴ ۔ اپریل کے ۲۲ ۔ اپریل کو ہوگا ۔

دھرموپدیش

परीत्य भूतानि परीत्य लोकान् परीत्य सर्वाः प्रदिशो दिशश्च ॥ उपस्थाय प्रथमजामृतस्यात्मनात्मानमभि सं विवेश ॥ य० ॥ ३२।

آرمبھ

"پرمیشور سب بھوتوں میں سب دشاؤں میں اور اُپ دشاؤں میں ویاپک ہو رہا ہے۔ جو اپنے سامرتھیہ کا آتما ہے۔ اس پرمیشور کو جو جیو آتما یتھارتھ جانتا ہے۔ وہ سدا موکش کو بھوگتا ہے"۔ اس سنسار میں جدھر دیکھو اُدھر ہی۔ گھر میں بیٹھے یا جنگلوں میں بچرتے ہوئے پرنتو منش ہر وقت ہر گھڑی ہر لحظہ اپنے دلوں میں سکھ کی ابھلاشا رکھتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور ان کا سارا تن آنند کے بھوگنے میں ہی دکھائی دیتا ہے۔ پرنتو ایسے منشوں کو جو کہ ہر وقت پراکرت پدارتھوں میں مگن اور سنسار کے بیوہاروں میں جکڑے ہوئے اس پاربرہم پرماتما کو بھلا ہوئے غفلت کی ندرا میں سو رہے ہیں۔ اُن کو سکھ کہاں۔ اس لئے وید منتر کی آگیا ہے کہ یدی جیو آتما سکھی رہنا چاہتا ہے۔ اور موکش کے پورن آنند کی اچھیا رکھتا ہے۔ تو اس پرماتما کے آشرے جو ہر ایک وقت موجود رہتا ہے۔ اور سرو ویاپک سرو شکتیمان ہے۔ اپنا جیون بتیت کرے۔ پرماتما کا آنند صرف ایک وقت میں نہیں یا ایک طرف میں نہیں۔ جیسا کہ پہاڑ کی چوٹیوں پر باس کرنے والے منش کو جس وقت وہ نیچے اُترتا ہے گرمی معلوم دیتی ہے۔ اور جس سے وہ بیاکل ہو کر تڑپتا ہے۔ پرماتما کا آنند ایسا نہیں وہ سدا ایک رس اور ست چت آنند ہے۔ اُس کو آنند میں اُتراؤ چڑھاؤ کداپی نہیں۔ اس لئے ہر ایک منش کو چاہیے کہ وے سدا ہی پرماتما کے ادھین رہیں اور اُس کی آگیا کو یتھارتھ جان کر اسکی پیروی کریں۔ تب ہی وہ اس سنسار ساگر سے پار اُتر کر موکش دھام کو پراپت ہوں گے۔ اور آنند کے بھاگی بنیں گے ٭ "اوم شم"

آریہ سماج رامنگر کا سالانہ وارشک اُتسو

تاریخ ۵ و ۶ اپریل ۱۹۰۸ع کو ہوگا۔ آریہ سجنوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ ضرور تاریخ مقررہ پر درشن دیکر سماج مذکور کو کرتارتھ کریں۔ المشتہر سکرٹری آریہ سماج رام نگر ٭

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایڈیٹوریل نوٹس

جنم اور بھیس کے سادھو

اگر وچار پوروک دیکھا جاوے تو اس سمے ہمارے یہاں پوتر آریہ ورت دیش کی ادھوگتی کے کارنوں میں سے ایک جنم اور بھیس کے سادھو ہی ہیں۔ بیچارے دُربل۔ اور کم معاش گرہستیوں پر پہلے ہی سینکڑوں قسم کی جونکیں لگی ہوئی ہیں مگر جنم کے سادھو سب سے بڑی جونک ہیں۔ ودیا ہین۔ پورشارتھ ہین۔ دارودری اور آلسیہ کے مارے ہوئے لوگ بھنگ چرس وغیرہ کی علتوں اور بُری صحبتوں میں پھنسکر نراکشر۔ سادھو فقیروں کے چیلے بن جاتے ہیں۔ اور اوسی وقت سے پُجنے لگتے ہیں۔ بھگوے بانے کے اندر اُن کے سب عیب چھپ جاتے ہیں۔ گرہستی ستری پُرش صرف یہ دیکھ کر ہی کہ یہ کیسے آدمی ہیں۔ کچھ نہیں کہتے۔ اس خوف سے کہ مبادا ہم پر کوئی ناگہانی بلا نازل ہو جاوے۔ ایسے بھولے بھالے لوگ ان دھورتوں کے کیول درشنوں کو ہی پاپ نورتی کا سادھن سمجھ لیتے ہیں۔ بہت سے ستری پُرش سادھو اور سنت مہنتوں کی گدیوں پر جاکر یہہ منت مان لیتے ہیں کہ اگر ہمارا پہلا پُتر ہوگا تو ہم اس گدی کے بھینٹ کر دینگے چنانچہ وہ ایسا ہی عملی طور پر کر دیتے ہیں یہی سبب ہے۔ کہ سات سات اور آٹھ آٹھ برس کے ہزاروں لڑکے سادھوؤں کی منڈلیوں میں نظر آتے ہیں۔ جن کا اصل کام نگر نگر میں بھیک مانگنا۔ اور مہنتوں کے پاؤں دابنا ہے۔ اس دیش میں خاص خاص علاقے ایسے ہیں۔ کہ جو سادھوؤں کے لئے بڑی آکرشن شکتی رکھتے ہیں۔ ایسے علاقوں میں صرف بھگوے بانے میں جانے کی ضرورت ہے اور پھر پُجنے کی دیر نہیں جگہہ جگہہ جنگلوں۔ پہاڑوں اور دریاؤں کے کنارے ان کے لئے سدا برت لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ واستو یہ ہیں لوگوں میں سادھو۔ مہاتماؤں اور اتتھیوں کے آدر ستکار کا جو بھاؤ پایا جاتا ہے۔ وہ بہت اچھا ہے۔ مگر شوک اس بات کا ہے کہ وہ کھوٹے کھرے اور اچھے بُرے میں تمیز نہیں کر سکتے۔ اور نہ کرنا چاہتے ہیں۔

جس اولاد کی خاطر ہمارے دُربل آتما اور دربل اندری گرہستی طرح طرح کے اوپچت کرتے ہیں۔ جس اولاد کے لئے یہہ لوگ نانا پرکار کے کشٹ اور کلیش اوٹھاتے ہیں اور انہیں اپنی جان سے بھی ادھک پریہ سمجھتے ہیں اوسی سنتان کو وہ اپنے کلیجہ پر پتھر رکھ کر بڑی شردھا اور بھگتی سے جنم اور بھیس کے سادھوؤں کے ارپن کر دیتے ہیں آریہ سماج کے پاس یوں تو پہلے ہی جتنے کام ہیں وہ کسی پرکار تھوڑے نہیں ہیں مگر "سادھو سُدھار" کا کام بھی بہت ضروری ہے۔ ایسے لوگ روز بروز دیش پر بوجھ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ دیش کو انیک چھل چھیدن اور پاکھنڈوں سے ٹھگتے ہیں۔ دیش ہانی کرتے ہیں اور اُس کی مفلسی کو بڑھاتے ہیں۔ ہزاروں بھلے گھرانوں کو کلنکت کرتے ہیں۔ اس سمے اس دیش میں جو ہر روز لاکھوں روپیوں کا دان ہوتا ہے۔ اُس میں سے پورانک بھائیوں پنڈتوں اور جوتشیوں وغیرہ کا حصہ نکال کر آدھے سے زیادہ ان کے بھینٹ ہوتا ہے۔

اگر لوگ ان نندنیہ جنم اور بھیس کے سادھوؤں کے پنجے سے رہائی پا جاویں۔ تو وہ لاکھوں روپیہ کا دھن آج کل بہتا اور اکارتھ جا رہا ہے۔ شبھ اور دھرم کاریوں میں لگے گا۔ جس سے سارے پرانی ماتروں کو نانا پرکار کے سکھ پراپت ہوں گے۔ اگر آریہ پُرش بھانت بھانت کے سادھوؤں کی منڈلیوں کے پورے پورے حالات دریافت کر کے چھپواتے رہا کریں۔ اور ویاکھیانوں میں اُن کی ویاکھیا کیا کریں۔ اور لوگوں کو سمجھاتے رہیں۔ تو بہت جلد کاریہ سدھ ہو سکتا ہے ۔

آریہ مسافر میگزین
منجانب
شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
بیادگار
دھرم ویر پنڈت لیکھرام آریہ مسافر
اعلیٰ درجہ کا مذہبی و علمی ماہواری رسالہ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ روپیہ۔ نمونہ کی ایک کاپی ۳/
المشتہر
مینیجر آریہ مسافر میگزین جلندھر شہر

منوہر لتا - یہہ ناول بہت عمدہ ہے خوبی پڑھنے سے معلوم ہوگی جو صاحب منگوانا چاہیں وہ مینیجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر سے درخواست کریں

Registered No: 39

ओ३म्

Registered No: 39

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت بہر صورت بعد پیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیے۔ ورنہ بعد انتظاری ایک ماہ اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا۔

ست دھرم پرچارک

جلد | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

[illegible] اودویات

[illegible] کے دور کرنے میں نہیں ہیں [illegible]
[illegible] ویلیو پی [illegible] روانہ کیجاتی ہیں
[illegible] دماغ۔ جگر۔ گردہ
[illegible] کا بار بار [illegible]
[illegible] کو طاقت دیتا ہے۔ نہایت مفید [illegible]
[illegible] کے استعمال سے سرخ [illegible]
[illegible] مفید ہے [illegible]
[illegible] دل کا [illegible]
[illegible] پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض [illegible]
[illegible] اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں
کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لئے
اکسیر ہے [illegible] دوائی نہ بھیجی جاوے گی [illegible]
روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتی
[illegible] آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے
[illegible] درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے۔ قیمت فی تولہ .... (للعہ)

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو
اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر تھے ہو دست و
منہ آنے کے دور ہوجاتا ہے قیمت فی خوراک ایک ہفتہ [illegible]

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا کسی سبب سے
جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو۔ اس کے استعمال سے دور
ہوجاتا ہے۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی
بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بذریعہ [illegible]
[illegible] **المشتہر**
حکیم تارا چند از گجرات پنجاب

مرض دمہ کا مجرب علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وہ پانچ روپیہ [illegible]
محلہ [illegible] شہر بنارس سے رجوع کریں۔ ان کے علاج سے
ایسے ایسے مریضوں کو جنکو یہ مرض ۲۵ - ۳۰ یا ۴۰ سال کا
تھا یا پیدایشی خاندانی یا [illegible] کامل شفا ہوئی ہے۔
ان کے علاج سے شفایاب ہونے کے بعد پھر [illegible]

ہوتا ہے۔ اور ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہیں —

اکسیر اعظم

[illegible] کے تمام کاروبار [illegible]

اور ناامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی رگوں
اور پٹھوں کی سستی و کمزوری کیسی ہی کیوں نہ ہو مذکورہ
بالا نام کی دوائی کے استعمال [illegible] علاوہ
عالم شباب کی عیاشی یا پیرانہ سالی سے جو ضعف قوت
کا ان کو گوشہ مفارقت میں بٹھا دیتا ہے یہ بیمثال
صنعت بے نظیر ادویات اپنی طلسم اثر طاقت سے
فی الفور زایل شدہ قوتوں کو واپس لاتی ہیں اور
[illegible] فایدہ ہوتا ہے۔ اور یہ ایسی [illegible]
نہیں دیتیں کہ عارضی ہو بلکہ عمر بھر تک کسی دوسری
دوائی کے استعمال کی ضرورت نہیں ہوگی۔ گویا یہ
کی مقوی ادویات میں سے یہ ایک لاجواب ادویات
ہیں۔ یہاں تک تعریف کیجائے کم ہے۔ جو لوگ دنیا کی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کل علاجوں سے مایوس ہو چکے ہوں۔ وہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ نامردی خواہ سوزاک ریاحت جلن وغیرہ عوارضات کے باعث ہو۔ یہ سب کو ایک جیسا کامل فائدہ دیتی ہیں قیمت ۵۰ گولی .... (صہ)
(یاقوتی ایک شیشی .... عہ)
(قیمت ـــ ۱۰ گولی ..... ۸ـ)
(یاقوتی) ۲ شیشی .... (عہ)
یکصد گولی کے استعمال سے ہر قسم کی بیماری سے کامل صحت ہو جاتی ہے۔ زیادہ کوئی انسان نہیں کھا سکتا۔ اس کے سوائے ہر ایک قسم کی دوائی بے نظیر اور لاجواب طیار ہے۔ ضرورت پر ارسال ہو سکتی ہے ٭

المشتہر
خادم الحکماء شیخ سلطان علی
حکیم جالندھر (از خاندان حکمائے راجگان کپورتھلہ) مقیم جالندھر شہر

نہ خریدو گے تو پچھتاؤ گے

دنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اوپن کیس کیلیں ہٹ ولی ۲۰ سائز ۱۰ جول سنہری ... قیمت یعنی ۱۲ روپیہ کو بٹا اور فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثل گھڑیاں۔ کلاک ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتی ہیں۔ شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں۔ سو جوڑہ درست گھڑی کلائی پر باندھنے کی ۱۲ روپیہ کو مل سکتی ہے ٭

المشتہر
شیخ رحیم بخش و عظیم بخش گھڑی سازان بازار صدر رچیاؤنی جالندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پرشوں کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری لائبریری میں چھ سو قسم کی انگریزی۔ اردو۔ ہندی۔ سنسکرت کتب متعلق آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی پنڈت گورودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر منشی جیون لال و پنڈت کرپا رام شرما۔ لالہ دیوراج ماسٹر درگا پرشاد۔ پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کھتری۔ رائے ٹھاکر دت لالہ جیونداس۔ بابو بہاری لال جیٹھی وغیرہ آریہ مہاپرشوں براے فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور بہ مکاتبہ بابو نہال سنگھ کرنال تو بھی ہی براے فروخت موجود ہے۔ قیمت عہ ٭

المشتہر
لکھا بیجناتھ لال لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھووالی ٭

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری کھیس۔ دوہتی۔ بوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان ملک کی خدمت میں با دب التماس ہے کہ بنظر ترقی و اشاعت دیسی اشیا اس کارخانہ سے پارچات طلب فرما کر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے اندر رہتے ہوں وہ کوئی چیز طلب فرماویں کے تو وہ بھی بہم پہنچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کرانا چاہیں نمونہ بھیجنے پر طیار کرایا جاویگا۔ صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ ملاحظہ کو جاوینگے۔ عدم واپسی نمونہ پر ۴ چارجز ہونگے مال بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر
جیرام داس متھرا داس پروپرائٹران آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانیکیلئے نہایت عمدہ موقع

بتیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور نے اپنے وسیع تجربہ سے جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں ٭

جوہر شفا بہ آتشک اور اُس کے بدنتائج صفائی خون کی نہایت مجرب دوائی عہ اور (۸ـ) ٭

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (عہ)

نروائن ٹانک پلز ضعف دماغ ضعف اعضا جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی۔ اور درد سر کے لئے نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے ٭ .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (عہ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ...... (للعہ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی ...... (عہ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ... (عہ)

نامردی کی بے نظیر اور مجرب دوائی (عہ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہئے ٭

المشتہر
پنڈت رامناتھ میڈیکل پریکٹیشنر وہیڈ کمپاونڈر سول ہسپتال جالندھر شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۱۵ ماگھ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع جلندھر شہر | نمبر ۴۲

سنسار کی گتی

سادھو شوگن چند اور اُن کے چیلے

بدرجہ مجبوری ہم ایسے اشخاص کا ذکر کیا کرتے ہیں جنہوں نے سب پاپڑ بیل کر دھرم پرچارک ہونے کے کام کو آسان اور موجب آسایش سمجھا ہے۔ اس دیش میں جہانتک بھگوے لباس اور سادھو کے نام کا اب تک اندھا دھند اعتقاد باقی ہے۔ ہر قسم کے چالاک اور مفت خور لوگوں کو اس زمرہ میں داخل ہوکر چھپنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ آریہ سماج کا یہہ فرض ہے کہ ویدوکت دھرم کے پرچار سے لوگوں کو سیاہ و سفید میں تمیز کرنا سکھلا دے۔ سادھو شوگن چند جن کا کبھی کبھی ہمارے کالموں میں ذکر آتا رہا ہے۔ اب کچھ عرصہ کر آچاریہ اور سدھ سادھو بنے ہوتے ہیں۔ اور مقام گجرات میں اپنی گدی قایم کر دی ہے جیسا کہ اُمید ہو سکتی تھی۔ انہیں دو چار چیلے بھی ایسے چلتے ہوئے مل گئے ہیں کہ جن پر بجنسہ یہہ مثال صادق آتی ہے کہ پیراں نمے پرند و مریداں نے پرانند۔ ان بیچارے گمراہ چیلوں کو اب یہہ فکر ہوئی ہے کہ کسی طرح سادھو شوگن چند کو تمام گذشتہ و حال کے آچاریوں اور دھرم پرچارکوں کے مقابل افضل ثابت کر دیں چنانچہ وہ سادھو شوگن چند کو سری ۱۰۸ سوامی شوگن لوگی آچاریہ شو گرنتھ آشرم گجرات لکھنے لگ گئے ہیں ہمیں تک بس نہیں کی۔ بلکہ یہہ ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے کہ اب تک جس قدر دھرم پرچارک گذرے ہیں اُن کا وطیرہ یہہ رہا ہے کہ وہ اور تمام متوں کا کھنڈن کرتے رہے ہیں اور صرف اپنے مت کو سچا بتاتے رہے ہیں مگر ۱۰۸ شوگن مہاراج ان تمام عیوب و نقایص سے پاک ہیں۔ وہ دُنیا کے سارے مت متانتروں کو سچا کہتے ہیں اور لوگ کی ایسی آسان ترکیبیں جانتے ہیں کہ بچے بھی بہت جلد یوگی کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ یہہ باتیں گو سمجھدار آدمیوں کے نزدیک مزخرفات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں مگر فی زمانہ لوگوں کو پھنسانے اور عجائب پسند اشخاص کو اپنی جانب متوجہ کرلینے کا سہل نسخہ ہے۔ سادھو صاحب کی لیاقت صرف معمولی ہندی دانی پر ختم ہے اور غیر مستقل مزاجی کی وہ زندہ تصویر ہیں۔ حال میں اُن کے ایک چیلے نے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج پر مخلص سادھو صاحب کو فضیلت دلانے کی غرض سے ایک بزدلانہ حملہ کیا ہے ہم سادھو صاحب اور اُن کے چیلوں کو آگاہ کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنی اس سرگرمی میں بجائے نفع کے نقصان نہ اوٹھا دیں۔ بیہودگی کسی کے لئے باعث فخر اور اعزاز نہیں ہو سکتی ٭

دُرگا پوجن اور خالصہ پنتھ

خالصہ پنتھ کے انگریزی دان نوجوان ایک عرصہ سے یہہ جدوجہد کر رہے ہیں کہ گرو نانک صاحب کو دُنیا میں لاثانی مذہبی کتاب اور خالصہ پنتھ کو لاجواب مذہب ثابت کر دیں یہی حل مقصد ہے کہ وہ ان تمام باتوں پر پانی پھیرنا چاہتے ہیں جن کو عام خالصہ پنتھ والے بالکل صحیح اور مستند سمجھتے ہیں۔ اور جن کیلئے وہ اپنے پنتھ کی کتابوں میں سے برابر حوالے دیتے ہیں۔ عام طور پر یہہ مشہور ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے ایک بڑا بھاری ہون کرکے اُس میں درگا کو ظاہر کیا تھا۔ بجائے بکروں کے بلی کے اُنہوں نے آزمایش کے طور پر اپنے چیلوں کو کہا تھا کہ میں اپنے پکے چیلوں کو اس موقعہ پر بلی دینا چاہتا ہوں اس پر کچھہ نیچ ذاتوں کے لوگ (جنہیں بوجہ انتہا درجہ کی جہالت کے اندھا اعتقاد موجود تھا) مستعد درگا کی بھینٹ ہونے کے ہوگئے۔ مگر گورو جی نے ایک ایک کو اندر بلوایا۔ اور آدمی کے بجائے بکرے کو مارتے رہے تاکہ خون بہنے سے باہر والوں کو یہہ معلوم ہو کہ آدمی چڑھ رہے ہیں۔ بالآخر گورو گوبند سنگھ جی نے عوام پر یہہ ظاہر کیا۔ کہ دیکھو یہہ تلوار مجھکو درگا نے ساکشات ہو کر دی ہے۔ اور مجھے یہہ دان دیا ہے کہ اس سے دشمنوں کو آسانی سے تہ تیغ کرونگا۔ عوام الناس میں اس شعبدہ نے گورو جی مہاراج کی عظمت دوبالا کر دی اور اُن کے دل میں یہہ بات جم گئی کہ درگا کی دی ہوئی تلوار کا وار کبھی خالی نہیں جا سکتا۔ اس لئے ہر قسم کے لوگ جوق درجوق اُن کے گرد جمع ہو گئے۔ جن کی مدد سے اُنہوں نے مسلمانوں کے بہت سے فتنہ و شر کو کم کر دیا۔ اب خالصہ پنتھ کے نوجوان انگریزی دان اس قصہ کو بہت گھبراتے ہیں اور وہ اسے اپنے پنتھ کے لئے باعث ہتک اور موجب کسر شان تصور کرتے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ اس قصہ سے گورو گوبند سنگھ جی مورتی پوجک ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ الڈی خالصہ لاہور کے ایک نامہ نگار نے ایک بھاری گیانی (گرنتھ) سکھوں کی مذہبی کتابوں کے جاننے والے سے یہ) سے درخواست کی ہے کہ وہ ایک ... لکھ کر ہمیشہ کے لئے اس قضیہ کا فیصلہ کر دیں ٭

جسٹس راناڈے اور انکی غلط بیانی

مسٹر جسٹس مہادیو گوبند راناڈے جج ہائیکورٹ بمبئی جن کا نام بدقسمتی سے اب تک پرچارنی سبھا کے ممبروں میں درج ہے۔ اور جو دراصل ایک عرصہ دراز سے پرارتھنا سماج کو سرگرم رکن ہیں۔ جس کے اصول اور براہمو سماج کے اصول قریب قریب یکساں ہیں

یا جسے دوسرے الفاظ میں براہمو سماج کہہ سکتے ہیں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہر سال مخلوط شیرا بیانی سے لوگوں کو کانگرس کے
موقعہ پر رجہایا کرتے ہیں۔ جہاں ہم ایک طرف اُن کی
صدق نیت۔ بیدرباری اور سادگی کی داد دیتے ہیں۔
وہاں اُن کی ہر ایک ایسی بات سے اختلاف رکھتے ہیں
جو ویدک اصولوں کے برخلاف ہو۔ یا جس سے آریہ ورت
کی عظمت خواہ مخواہ اور بلا ثبوت لوگوں کے دلوں
سے کم ہو۔ مسٹر رناڈے نے گزشتہ سوشل کانفرنس
کے موقعہ پر لکھنؤ میں بیان کیا تھا کہ ہندوؤں کی
نسبت مسلمان طرز حکومت بہت اچھا جانتے تھے اور
یہہ کہ ہندوؤں نے حکومت کرنا اور سامان حرب و
ضرب کا استعمال مسلمانوں سے سیکھا اور یہہ کہ دونوں
کی متحدہ لیاقت کی وجہ سے ممالک مغربی و شمالی و
اودہ میں تہذیب پھیلی۔ جنہوں نے کم از کم ستیارتھ
پرکاش میں راج نیتی کا سمولاس پڑھا ہے۔ اور
شکر نیتی وغیرہ پستکوں کا نام سُنا ہے۔ اور آلات
حرب و ضرب بنانے کے متعلق بعض اوپ ویدوں کی
ترکیبیں ملاحظہ کیں ہیں اُنہیں صحیح طور پر مسٹر
رناڈے کی غلط بیانی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہہ
ناممکن ہے کہ تیرہ سو برس کے اندر عرب کے وحشی نژاد
لوگ طرز حکومت اور طرز جنگ میں اس درجہ ترقی
کر جاویں کہ [illegible] ہندوؤں [illegible] تو سوال یہہ
ہے مسلمانوں نے جو کچھ سیکھا ہے وہ سیکھا کہاں سے
ہے؟ اصول ایک جگہہ سے لیکر اُنہیں حسب موقعہ
بڑھا گھٹا لینا اور بات ہے اور اصول موضوع
کرنا شے دیگر ہے۔ منوسمرتی میں جو راج کے اصول
پائے جاتے ہیں اور راج سبھا۔ ودیا سبھا اور
دہرم سبھا کا جو ذکر ہے وہ روئے زمین پر ہم
وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ لاثانی ہے۔ ویدوں
میں تمام علوم و فنون کے اصول موجود ہیں۔
جب کبھی کوئی ہمیں نئے اصول کسی بات کے
دکھلا دے گا۔ اُس وقت ہم مفصل جواب دیدینگے
مختصر اور مہمل باتوں پر زیادہ توجہ کرنا فضول
ہے +

مرسلہ لالہ گوکل چند جی

مہاشے ایڈیٹر آریہ گزٹ لاہور۔ نمستے
آپ کے اخبار مطبوعہ ۱۸ ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء
کے صفحہ پانچ کے اول کالم میں جو مضمون مہاتما پارٹی
کے معاملہ میں چھپا ہے اُس کے اخیر حصہ میں میرا بھی
کچھہ ذکر ہے۔ اسلئے آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ اگر
لالہ ہنسراج جی بی اے پرنسپل دیانند اینگلو ویدک
کالج یا لالہ لاجپت رائے جی وکیل اس مضمون کو
اپنے نام چھپا دیں۔ یا اُس کی تصدیق کر دیں تو
اس معاملہ کے اصلی حالات جن کے شایع ہونیسے
لالہ ودہاوا رام جیسے صاحبوں کی بدگمانیاں
یقیناً دور ہو جاویں گی۔ لکھکر آپ کے اخبار میں
چھاپنے کے لئے فوراً بھیجدوں گا۔ براہ مہربانی
بالفعل اِس میرے خط کو اپنے اخبار کے اسی پرچہ
میں بجنسہ چھاپ کر ممنون فرما دیں۔

آپ کا تابعدار گوکل چند منشی از لاہور
المرقوم ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء

مہاشے ایڈیٹر ست دھرم پرچارک
نمستے۔ یہہ خط میں نے آریہ گزٹ لاہور
میں چھاپنے کے لئے ایڈیٹر اخبار مذکورہ
کی سیوا میں بھیجا ہے۔ اُس کی نقل آپکے
پرچہ میں بھی چھپنے کے لئے بھیجتا ہوں۔
اُمید کہ بجنسہ اس کو آپ چھاپ دیگے۔

راقم بندہ گوکل چند منشی
لاہور

ست برتی مہانند ناول

مصنفہ پنڈت مکند رام شرما جگرانوی۔ یہہ ناول
قابل دید ہے۔ اس کی خوبی پڑھنے سے ہی معلوم ہو سکتی
ہے۔ [illegible] ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتا ہے

تحفہ سال نو

اشتہات

آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۰ء

جس کا بہت دنوں سے انتظار تھا۔ چھپ کر تیار
ہو گئی ہے۔ بہت خوشخط اور بڑی تقطیع کے ۱۵۰ صفحہ پر
چھپی ہے۔ مضامین بالکل نئے۔ دلچسپ اور مفید ہیں۔
آریہ سماج کے متعلق جملہ حالات کے علاوہ اکثر سماجوں
کے پردہان اور منتری کے نام بھی درج کئے گئے ہیں
اگر اس کو آریہ سماج کے کام کی تواریخ کہا جاوے
تو بجا ہے۔ خوبی دیکھنے پر ہی منحصر ہے۔ آریہ
سماجوں کے حالات اور اُن کا کام معلوم کرنے
کے لئے ہر ایک آریہ سماج بلکہ ہر ایک آریہ
پُرش کو اس کی ایک ایک جلد ضرور خریدنی چاہئے
قیمت صرف ۵ر محصول ڈاک ۱ر
کمیشن ۱۰ جلد سے ۲۵ تک [illegible] فیصدی
۲۵ سے پچاس تک [illegible] اور پچاس سے زیادہ
کے لئے [illegible] روپیہ فیصدی مقرر ہے۔ یہہ کتاب
علاوہ کمترین کے حسب ذیل مقامات سے بھی ملسکتی ہے
(۱) منیجر ست دھرم پرچارک پریس جالندھر شہر
(۲) لائبریرین آریہ سماج وچھووالی لاہور
(۳) لائبریرین آریہ پرتی ندہی سبہا پشیم
اوتر دیش بمقام مراد آباد
(۴) لالہ بہاری لال آریہ کتب فروش بلند شہر
(۵) پنڈت [illegible] رام شرما آریہ کتب فروش
اٹاوہ

المشتہر
بنواری لال منتری آریہ سماج
(کرنال)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دھرموپدیش

परीक्ष्य लोकान् कर्मचितान् ब्राह्मणो निर्वेदमायान्नास्त्यकृतः कृतेन । तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥

پدارتھ دو پرکار کے ہیں۔ ایک نتیہ اور دوسرے انتیہ۔ نتیہ پدارتھ وہ ہیں جو کہ سدیو ایک سے بنے رہتے ہیں۔ جن کا سروپ کبھی نہیں بدلتا۔ ایسے پدارتھ کیول تین ہی ہیں۔ پرماتما۔ جیو اور پرکرتی۔ انتیہ پدارتھ وہ ہیں جو ایک حالت میں قایم نہیں رہتے۔ ہمیشہ اُن میں پریورتن ہوتا رہتا ہے۔ ارتہات سنیوگ ویوگ کا نیم ہمیشہ اُن کے اندر کام کرتا رہتا ہے۔ سنسار کو اسی لئے انتیہ کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ایک حالت میں قایم نہیں رہتا۔ اس کی تین اوستھائیں ہوتی ہیں۔ ایک اُتپتی۔ دوسری ستھتی اور تیسری وناش۔ یہی تین اوستھائیں سنسار کے پرتیک پدارتھ کی ہیں۔ سورج سے لیکر ترن پرینت اور چیونٹی کے شریر سے لیکر ہاتھی کے شریر پرینت سب کے سب ناشوان ہیں۔ ارتہات ایک سمے ہوتا ہے کہ یہ بنتے ہیں۔ پھر خاص وقت تک قایم رہ کر بگڑ جاتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ انتیہ پدارتھوں کے ساتھ جو سمبندھ ہوگا۔ وہ بھی انتیہ ہی ہوگا۔ اس لئے جو گیانی پُرش ہوتے ہیں وہ انتیہ پدارتھوں میں پریتی اُتپن نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اِن کے ساتھ جس قدر ادھک سمبندھ ہوگا۔ اُسی قدر اُن کے ویوگ سے دُکھ بھی ہوگا۔ اسلئے ایسے ناشی پدارتھوں کی پراپتی میں پریتن کرنا اُس مورکھ کے سمان ہے جو کہ ریت کی دیوار بنانے میں اپنا پورشارتھ نشپھل کھوتا ہے۔ خواہ ہم کیسے ہی اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کے ودوان کیوں نہ ہو جاویں۔ سنسار بھر کے پدارتھ اور ایشوریہ ہم کو کیوں نہ پراپت ہو جائے۔ پرنتو انت کو ہمیں ان سب سے پرتھک ہی ہونا پڑتا ہے۔ کسی کی سامرتھ نہیں کہ اس نیم کا اُلنگھن کر سکے۔ اس لئے جو ویکی پُرش ہوتے ہیں۔ وہ یہ جانکر کہ سنسار کے سمپورن بھوگ یتھا یوگیہ کرموں دوارہ پراپت ہوتے ہیں۔ پرنتو کیول کرموں دوارہ اُس پرماتما کی پراپتی نہیں ہوتی۔ کہ جو نتیوں میں بھی نتیہ ہے۔ سنسار سے اپنا چت ہٹاکر پرماتما کا گیان اُپلبدہ کرنے کے لئے سمدہا اور وشواس کی بھینٹ لے کر ویدویتا مہرشیوں کی شرن میں جاتے ہیں۔ اور اُن سے ودہی پوروک شکشا گرہن کرکے اُس پرم جیوتی کے درشنوں سے اکھنڈ سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔ کہ جو شدھ بُدھ نتیہ اور مکت سبھاو ہے۔ جو سارے سنسار کا اُتپن پالن اور وناش کرتا ہے پرنتو سوئم ان تمام اوستھاؤں سے پرے ایک رس اچل ہے۔ اُس کو پاکر منشیہ کی سمپورن کامنائیں نورت ہو جاتی ہیں۔ وہ سوہ شوک آدی سے رہت ہو جاتا ہے۔ اُس کو کسی پرکار کا بھے نہیں رہتا۔ اِس لئے پیارے سجنو! یدی سچا سکھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو سنسار کے انتیہ پدارتھوں سے چت ہٹا کر سچے جگیاسوؤں کی طرح ایسے آچاریوں کی شرن لو۔ جو کہ ویدک گیان دوارا اُس آنند گھن پرماتما کے سروپ کو ساکشات کر چکے ہیں۔ سچی شردھا کے ساتھ اُن کے چرنوں میں نواس کرو۔ تبھی تم اُس جگت جننی کی پریم گود میں پہونچ سکوگے ٭ ۔ اوم شم۔

مفصلہ ذیل رقومات لالہ رام داس صاحب پٹواری حلقہ لیاری ریاست لس بیلہ سے معرفت مطبع ست دہرم پرچارک وصول ہوئیں۔

نام ماہ	نام چندہ دہندہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۸ اپریل ۱۹۰۹ء	بھو تو نام کرن سنسکار پسر خود۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲ ستمبر ۱۹۰۹ء	مختلف جگہ سے اکٹھا کرکے	[illegible]	۶	[illegible]	[illegible]
۲۲ دسمبر ۱۹۰۹ء	ازجانب لالہ رتن داس بھوجگہ مونڈن سنسکار	۔	[illegible]	[illegible]	۔
	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کل [illegible]

ہماری بہائی کا ... نہایت قابل تعریف ہے ۔ (ایڈیٹر)

Digitized by eGangotri

ایڈیٹوریل نوٹس

سرودیش سبھا

اس سبھا کی قایمی کا سوال عرصہ سے آریہ پبلک کے روبرو پیش ہے۔ مگر ابھی تک اس کا حل نہیں ہوا۔ جہانتک ہمارا علم ہے اس کی ضرورت کو تو تمام سماجیں اور پرتی ندہی سبھائیں یکساں طور پر محسوس کر رہی ہیں۔ پرنتو ابھی تک اس کی طرف وشیش دہیان نہیں دیا گیا۔ گذشتہ سال میں کچھہ کارروائی ہوئی بھی تھی یعنی ممالک مغربی وشمالی واودہ راجپوتانہ اور پنجاب کی پرتی ندہی سبھاؤں نے مل کر اس کے متعلق وچار کرنے کے لئے ایک کمیٹی نیت کی تھی۔ پرنتو اس کمیٹی کا وجود ریزولیوشنوں تک ہی محدود رہا۔ کوئی کسی قسم کی کارروائی اس کمیٹی کی طرف سے ابھی تک عمل میں نہیں آئی۔ ہم اپنے ورکرک معزز بہائی پنڈت بھگوان دین جی پردہان شرمتی آریہ پرتی ندہی سبھا ممالک متحدہ آگرہ و اودہ کی خاص توجہ اسطرف مبذول کرتے ہیں۔ کیونکہ جہاں تک ہمیں یاد ہے وہ اس کمیٹی کے سکرٹری مقرر ہوئے تھے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ جلد کسی مناسب مقام پر کمیٹی کا اجلاس منعقد کرنے کا پربندہ کریں گے۔ ایسے اہم اور ضروری کام میں التوا ہونا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ سرودیش سبھا کے بغیر آریہ سماج کا آرگنیزیشن نامکمل اور ادہورا ہے۔ اس کے نہ ہونے سے سماج کی اُنتی میں کئی پرکار کی رکاوٹیں پڑ رہی ہیں۔ ایشور کرپا سے اس وقت قریب قریب سب پرانتوں میں باقاعدہ پرتی ندہی سبھائیں بن گئی ہیں۔ اب وقت ہے کہ سب مل کر پریم پوروک کام کریں۔ اور ویدک دہرم کا نادویش دیشانتروں میں بجا کر مہرشی دیانند کے اُپدیش کو پورن کریں پرنتو ایسا تبھی ہوسکتا ہے جبکہ سرودیش

سبھا ستھاپن ہو جاوے

گُروکل بھکشا منڈلی لاہور میں

گُروکل بھکشا منڈلی آجکل لاہور میں جاتی ہے اور گرمجوشی سے اپنا کام کر رہی ہے۔ شری یان منشی رام جی اپنے فاضلانہ ویاکھیانوں سے **گوروکل** کا مہتو پبلک کے ذہن نشین کر رہے ہیں۔ اور اس پاک تحریک کے متعلق ہر پرکار کی غلط فہمی کو جو کہ دہرم اور پوترتا کے جانی دشمنوں نے پہیلا رکھی ہے دور کر رہے ہیں۔ گوروکل کا منگل سماچار سنکر **راستبازی** تو آنند منگل منا رہی ہے اور **پوترتا** پرماتما کی کرونا کا شکریہ بجا لا رہی ہے۔ پرنتو **خودغرضی** ویدودیا کے پنر اُدہار کی خبر سن کر انتہت کلیشت ہو رہی ہے اور **نفسانیت** تھرتھر کانپ رہی ہے **موج بہار** - **ریاکاری** کے زیر کمان پاپ پشاچ کا لاؤ لشکر ہمراہ لئے اپنے کرتب دکہا رہی ہے اور گوروکل کے معاون ومددگار **گیان** اور **سچائی** پر دانت پیس پیس کر وار کر رہی ہے اس پرکار ایک عجیب دیو اسُر سنگرام مچا ہوا ہے۔ آریہ پرشوں نے سچے دہرم بیروں کی طرح دہیریہ کو ہاتھہ سے نہیں دیا۔ مہرشیوں کے اس وچن پر وشواس کہتے ہوئے کہ "سچائی کی ہمیشہ جے ہوتی ہے" ایک ہاتھہ میں شانتی کی ڈہال اور دوسرے میں سچائی کا کھڑگ پکڑے ہوئے پاپ پشاچ کی ساری سینا کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

پروپکارنی سبھا کی شوچنیہ وستھا

جس سے ہم ویر گتہ رشی مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے سویکار پتر کو دیکھتے ہیں جس میں انہوں نے پروپکارنی سبھا کو نیت کرکے اُس کے نیم بنائے ہیں۔ تو ہمیں سپشٹ پرتیت ہوتا ہے کہ انہوں نے اس سبھا کے ساتھہ اپنی بڑی بڑی اُمیدیں وابستہ کیں تہیں۔ انہوں نے سمجھا تہا کہ میرے پشچات یہہ سبھا مہان اُتم اُتم کاریوں سے اس دیش اور

انیہ دیشوں کو نا پرکار کے لابہہ پہونچاوے گی۔ وہ سمجھتے تہے کہ یہہ میرے منتویہ پہلی پرکار پورن کرے گی۔ انہیں نشچے تہا کہ یہہ سبھا ویدوکت دہرم کو دیش دیشانتروں اور دویپ دویپانتروں میں یکیہ اور اُپدیش دوارہ پرچار کرائیگی۔ انہیں پورن آشا ہوگی کہ یہہ سبھا ویدآدی ستیہ شاستروں کو اپنے ینترالیہ میں چہاپ چہاپ کر نگر نگر اور گرام گرام میں پہونچاوے گی۔ انہیں انوبہو ہوگا کہ یہہ سبھا ایک دن ویدک دہرم کی اُنتی کا کیندر بن جاوے گی۔ پرنتو انہیں یہہ کیا معلوم تہا کہ انکے پیچھے یہہ سبھا اسدرجہ گری گذری حالت میں ہوجاویگی کہ برسوں اس کا نام بہی کسیکو سنائی نہیں دے گا۔ سوائے اسکے ابتدائی چار پانچ سالہ زندگی کے جس میں کہ اس نے تہوڑا بہت کام کیا ہے باقی حصہ اسکی آیو کا اسنے بسر تہا ہی گیا ہے۔ دو سال سے تو یہہ بہی لوگوں کو گیات نہیں ہے کہ یہہ سبھا کس طرح سے اپنے سادہارن کام چلاتی ہے۔ سب سے بڑہکر شوک یہی یہہ ہے کہ اب تک اسکے سبھاسدوں کی فہرست میں ایسے لوگوں کے نام پائے جاتے ہیں جو کسی طرح بہی نہ آریہ ہیں اور نہ آریہ سماج کے شبھ چنتک ہیں اگر اس سبھا میں کچھہ بہی جیون ہوتا تو ایسے لوگ کسی پرکار بہی اسکے سبھاسدوں کی فہرست میں رہنے نہ پاتے آریہ پرشوں کی غفلت اور بے پرواہی پر بہی ہمیں افسوس آتا ہے کہ انہوں نے اسکے سدہار پر بہت ہی کم دہیان دیا ہے۔ ہم آشا کرتے ہیں کہ سب پرانتوں کی سماجیں اور پرتی ندہی سبہائیں جلد اس طرف متوجہ ہونگی اور مناسب کارروائی کریں گی۔ — ٹالیوبی۔ ایڈیٹر

سالانہ جلسے

کرنال	۳ و ۴ فروری سنہ ۱۹۰۵ء
نجیب آباد ضلع بجنور	۳ و ۴ فروری سنہ ۱۹۰۵ء
آگرہ	۵ و ۶ و ۷ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ فروری
چہینا ضلع گورداسپور	۱۶ و ۱۷ و ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء

ضروری اطلاع بوجہ کثرت بارش آریہ سماج چہینا کا جلسہ ۱۱ و ۱۲ مارچ کو ہوگا

کنیا مہاودیالہ جلندھر کے تیسرے سال کی رپورٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

ودیالہ میں ۱۴ کنیاؤں کو وظایف ملتے ہیں جن میں سے دو خاصکر قابل ذکر ہیں۔ ایک تو مسز چارلس ہوورڈو پنگاگو (امریکہ) کی دھرماتما استری کا جو کہ ۱۰۰ روپیہ سالانہ کا وظیفہ دیتی ہیں۔ یہہ وظیفہ دو کنیاؤں کو ملتا ہے۔ دوسرا ۔۔ روپیہ ماہوار کا وظیفہ جو ہمارے دھرماتما بھائی ڈاکٹر کاشی رام جی پشاور نواسی اپنی مرحومہ دھرم پتنی سند بیتی ٹھاکر دیوی کی یادگار میں دیتے ہیں۔ اسکے لئے انہوں نے الف... کے قریب شر یمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس جمع کرا رکھا ہے۔ باقی وظایف مختلف آریہ بھائیوں کی طرف سے ہیں۔ اسی پرکار یدی دیگر بھائی بھی وظایف سے سہایتا دیں تو بہت سی غریب اور ہونہار کنیائیں شکشا لابھ کرسکتی ہیں۔ استری شکشا کے پریمیوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ بھگوتی ودھوا سہایک فنڈ یدی پورن ہو جائے تو دس ودھواؤں کو اس سے بھی وظایف مل سکتے ہیں۔ اس فنڈ میں ابھی تک قریب ۶۰۰ سو روپیہ ہی اکٹھا ہوا ہے۔ ہم آشا کرتے ہیں کہ ہمارے اُدار چت آریہ بھائی شیگھر اس فنڈ کو پورن کرنے کا اُدیوگ کریں گے تا کہ ودیالہ کم از کم دس ودھواؤں کے گذارہ سے بے فکر ہوکر اس نازک پرنتو پرم اوشیک کاریہ کو بھلی پرکار سے انجام دیسکے۔ استری شکشا کے پریمیوں کا کرتویہ ہے کہ وہ اس مہان کاریہ میں ہر پرکار سے ودیالہ کے کارکنوں کا ہاتھ بٹا دیں۔ اُنکی سہایتا کے بنا وے اکیلے کیا کرسکتے ہیں۔ رپورٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ودیالہ سے استریوں میں درمیان دھرم پرچار کی بھی خاص مدد ملتی ہے۔ کئی سماجوں کے سالانہ اُتسووں میں بھی کنیائیں شریک ہوئیں۔ ودیالہ کے متعلق ایک چھوٹا سا پستکالہ بھی ہے۔ اور استری شکشا سمبندھی پستکوں کی فروخت کا بھی خاص پربندھ ہے۔ ودیالہ کا استھان بھی اپنا ہے۔ اس پر ابھی تک آٹھ ہزار روپیہ ۱۳ خرچ آچکے ہیں۔ دھن کے ابھاو سے ابھی تک عمارت نامکمل ہے۔ خاصکر ہال کا جلد بننا نہایت ضروری ہے۔ جس کے بغیر سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ اگر کوئی داتا اس طرف دھیان دے تو یہہ کوئی بڑا کام نہیں ہے۔ دو ہزار روپیہ اس کی تکمیل کے لئے کافی ہیں۔ کنیاؤں کو علاوہ ذہنی تعلیم کے دھارمک شکشا بھی دی جاتی ہے۔ بھجن گانا اور وید پاٹھ بھی سکھلایا جاتا ہے۔ اور کئی پرکار کے عملی طریقوں سے کنیاؤں کے کومل ہردیوں میں پوتر سنسکار ڈالے جاتے ہیں اور اوچ بھاؤ پیدا کرنے کا وشیش اُدیوگ کیا جاتا ہے۔ سادہ ڈرائنگ تو پہلے سے ہی سکھلایا جاتا ہے۔ اس سال سائنس کے آلات بھی منگوائے گئے ہیں۔ اور پدارتھ ودیا کی باقاعدہ تعلیم آرمبھ ہوگئی ہے۔ دوسری پاٹھ شالاؤں سے ودیالہ میں ایک خصوصیت یہہ بھی پائی جاتی ہے کہ یہاں کنیاؤں کی آتمک اور مانسک اُنتی کے ساتھ ساتھ اُن کی شاریرک اُنتی پر بھی پورن دھیان دیا جاتا ہے اور اس پرکار کی دلچسپ کھیلیں رائج ہیں کہ جن سے کنیاؤں کو اُن کے حسب حال ورزش بھی ہوجاتی ہے۔ اور ساتھ ہی اُتم اُتم شکشائیں بھی لابھ کرتی ہیں۔ مفصل کی کمیٹی پاٹھ شالاؤں کے پربندھ کرتاؤں کو بھی اوشیہ اپنے ہاں یہہ کھیلیں پرچلت کرنی چاہئیں۔ اِن سے ایک تو کنیاؤں کو لابھ پہونچتا ہے۔ دوسرے اُن کا چت پڑھنے لکھنے میں بھلی پرکار لگ جاتا ہے۔ پاٹھ شالہ میں وہ سنتوشی چلی جاتی ہیں۔ کھیلنے کودنے سے ان کا چت پرسن رہتا ہے۔ اور پڑھنے لکھنے میں اُن کی رُوچی بڑھتی ہے۔ ودیالہ کے متعلق ایک کنیا آشرم یعنی بورڈنگ ہوس بھی ہے جس میں اس وقت بنوں۔ نکودر۔ گورکھپور۔ پشین۔ لاہور مظفر گڑھ۔ سکھر۔ آگرہ۔ بمبئی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ملتان۔ آدی استھانوں سے آئی ہوئی ۲۲ کنیائیں ہیں۔ پچھلے سال اٹھارہ تھیں۔ اِس سال پانچ کی زیادتی ہوئی۔ اِن کنیاؤں میں سے سترہ کنواری اور ۵ بال بیوائیں ہیں۔ سب سے چھوٹی کنیا کی عمر ۵ سال اور سب سے بڑی کی عمر ۲۰ سال کی ہے۔ دونوں کال سندھیا اگنی ہوتر کرنا ہر ایک کنیا کے لیئے لازمی ہے۔ آشرم کا استھان اپنا نہیں ہے۔ علاوہ اور بہت سی اپیوگی باتیں سکھلانے کے کنیاؤں کو خانگی کاروبار کے لائق بنانے کا پورا اُدیوگ کیا جاتا ہے۔ کنیاؤں نے اپنا ایک کلب بھی کھول رکھا ہے جس کا نام بال سماج ہے۔ رپورٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ باہر سے آئی ہوئی کنیاؤں کا دل خوب لگ جاتا ہے اور بڑے شوق سے پڑھتی لکھتی ہیں اور اگنی ہوتر۔ بھجن گانا وغیرہ ہر ایک بات میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتی ہیں۔ لالہ دیوراج جی منیجر نے اس سال تین نئی کتابیں استری شکشا کے متعلق طیار کیں۔ سال زیر رپورٹ میں کل آمدنی تین ہزار چار سو سات ۳۴۰۷ روپیہ ۱۵ ۴ پائی اور خرچ ۴۴۴۱ روپیہ ۵ ۳ پائی ہوا۔ اس وقت کل سرمایہ کنیا مہاودیالہ کا ۱۸۷۹۴ روپیہ ۱۱ پائی ہے۔ گذشتہ سال بقایا ۱۶۱۶۴ روپیہ ۴ رہتا۔ اس سال صرف ۲۶۲۹ روپیہ ۱۲ آنہ ۱۱ پائی کی زیادتی ہوئی۔ کنیا مہاودیالہ جیسی اُپیوگی انسٹیٹیوشن وہ بھی دیش بھر میں ایک۔ تعجب ہے کہ تمام سال میں اسقدر قلیل رقم کی زیادتی ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ پرشوں کا استری شکشا کے ساتھ پریم نام ماتر ہی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ کم از کم پانچ ہزار روپیہ نقد ہر سال مستقل فنڈ میں جمع نہ ہو۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ اس ورش آریہ بھائی مہاودیالہ کی سہایتا کی طرف وشیش دھیان دیں گے۔ اور ودیالہ کے کارکنوں سے بھی نہایت ادب کے ساتھ ہم نویدن کرتے ہیں کہ وہ بھی کرپا کرکے

Digitized by eGangotri

کو بلی اور شکتی کو خیرباد کہہ کر دو شیش پورشارتھ کے ساتھ کام کریں گے - انت میں ہماری پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ آریہ پرشوں کے دھرم آتما کو بڑھاوے اور اُن کے آتماؤں میں وہ سچا بل اُتپن کرے کہ جن کو دھارن کر کے وہ اپنی ہر ایک ذمہ واری کو پوری طور پر محسوس کرنا سیکھیں اوم شم ۔

آریہ پاماجک خبریں

حیدر آباد دکن - تاریخ ۱۱ جنوری شریمان کنور بہادر جی پردھان لوکل سماج نے ڈیوڑھی راجہ رگھوتم راؤ بہادر میں جیون یاترا پر ایک عالمانہ لیکچر دیا - اس جلسہ کے میر مجلس مولوی طلسمی صاحب تھے جو کہ عربی کے ایک اعلیٰ درجہ کے فاضل ہیں - اُنہوں نے لیکچرار کے بیان کی موثر الفاظ میں تائید کی - حاضری ایک سو کے قریب تھی - اثر اُتم پڑا ۔

مدراس میں پرچار فنڈ آریہ سماج پشاور کو پرچار تھی آریہ بھائیوں نے حال میں ایک سو تیرہ روپیہ مدراس پرچار فنڈ کے لئے اور پندرہ روپے ۱۲ آنہ وید پرچار فنڈ کے لئے اکٹھے کئے - اتی ہوتو ایسا ہی ہو ۔

لاہور تاریخ ۶ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء آریہ مندر میں لالہ تولا رام جی سابق سب اوورسیئر آریہ پترکا کا شبھ کرم دیوی دیوا کے ساتھ بمبر لواہ ہوا - بہت سے لوگ اور پرتشٹھت پرش اس موقعہ پر اوپستھت تھے - سنسکار پنڈت رلیا رام جی اور پنڈت ہیرا لال جی نے کرایا - لالہ تولا رام جی نے ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ میں دان دئے - اور ۵ روپیہ پنڈتوں کو دکھشنا دی چونکہ اُنہوں نے اپنی آمد تنخواہ سے وید پرچار فنڈ کو دان دیدی ۔

گوجرانوالہ پنڈت کرپا رام جی جگراؤں نے ۲ ماہ حال کو آریہ سماج مندر میں ویدوں کی عظمت پر ایک نہایت عمدہ وکھیان دیا جس کا پربھاو بہت اُتم

پڑا - ویدک پاٹھ شالا کے ودیارتھیوں نے شہر میں نگر کیرتن کیا - رام نگر اور جلالپور بھٹیاں سے مڈل کے امتحان کے لئے آئے ہوئے طالب علموں نے لیکچر کے بعد بھجن گا کر شروتاگنوں کو آنند کیا ۔

سادھو نتیانند جی کے اُپدیشوں سے آریہ سماج جہوگوالہ کو جو کمزور حالت میں تھا بھاری پُشٹی ملی - تین کس نئے ممبر ہوئے - پہلے یہ سماج باقاعدہ نہیں تھا - اب باقاعدہ ہو گیا ہے - یہیں پر سادھو جی کے اُپدیش سے تین اشخاص نے ماس کھانا ترک کیا - سادھو جی خوب زور شور سے اس علاقہ میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں - جس کے لئے وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے شکریہ کے مستحق ہیں ۔

بھاسکر پرکاش کی قیمت پنڈت تلسی رام جی نے ہماری سفارش پر بجائے اڑھائی روپیہ کے دو روپیہ کر دی ہے - پستک نہایت اُپیوگی ہے - سماجوں کو اس کی ایک ایک کاپی ضرور ہی اپنی لائبریری میں رکھنی چاہئے ۔

لاڈوہ ضلع کرنال - پنڈت ہرنام سنگھ جی پرچارک نے ۵ جنوری سے ۸ جنوری تک ویدک دھرم کا پرچار کیا اُن کے اُپدیشوں سے سماج قائم ہو گیا - جس کے ادھیکاری حسب ذیل نیت ہوئے - پنڈت تلوک چند پردھان - لالہ گنیشی لال اوپ پردھان - لالہ نانو مل منتری - لالہ امیر رام اُپ منتری - لالہ گوردھن داس کوشادھیکش - لالہ جادو رام پستکادھیکش ۔

بھگوتی دھرم سبھا کیفنڈ - سردار پرتاپ سنگھ صاحب جہانگیر ضلع پٹیالہ نے مبلغ ہ روپیہ اس فنڈ کی سہایتا میں دان دئے - جو معرفت مہاشہ ستیہ دھرم پرچارک وصول ہوئے ۔

کنیا انا تھ آلہ - لالہ لال چند جی جہانگیر ضلع پٹیالہ سے حسب ذیل چندہ جمع کر کے روانہ فرماتے ہیں سردار امیر سنگھ ہر - لالہ چانن مل عہ لالہ ہر کشن لال عہ - لالہ سانیداس مل ہر - خود عہ ۔

ہم سب بھائیوں کو دھنیواد دیتے ہیں ۔

آریہ سماج کوٹہ راجپوتانہ کا پہلا سالانہ جلسہ

قبل اس کے کہ میں اس جلسہ کی مفصل کیفیت ناظرین کے روبرو پیش کروں - ایک بہت ضروری بات گو کیفیت جلسہ غیر متعلق تاہم وسعت جلسہ کے متعلق آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کر کے ہندو لوگوں کی کیفیت کا مختصر سا نوٹ کھینچنا چاہتا ہوں ۔ مذہبی خیال سے شہر کوٹہ کی ہندو سوسائیٹی تین بڑے بڑے حصوں میں منقسم ہے - جن حصوں کے سرغنہ گوکلئے گوسائیں وسری ولبھنو راما نندی پنڈت وجین سمپردائے کے آچاریہ ہیں - ان تین حصوں میں سے ہر ایک حصہ میں بلحاظ کثرت و قلت سلسلہ وار تعداد معتقدین ہے - اس کو یہیں چھوڑ کر آگے یہاں کی سناتن دھرم سبھا نامی کا بھی ذکر کرنا ضروری خیال کر کے عرض ہے کہ اب تک اس سبھا کے بظاہر ایک پریسیڈنٹ اور ایک سکریٹری ہیں اور باقی ہر سہ فرقہ کے لوگ خواہ مخواہ بطور ممبروں کے خیال کر لئے گئے ہیں - جیسا کہ ہندو سوسائیٹی اپنے خیال کا ظہار کر سکتی ہے اور ممبرن بھی اپنے خیال میں سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم بھی سناتن دھرمی ہے - یہ بھی ظاہر کرنا بیجا نہ ہوگا کہ عرصہ ایک سال کا ہوا ہوگا کہ آریہ سماج کی طرف سے ایک چھپا ہوا پتر (مورتی کھنڈن ووشے کا) لوکل سناتن دھرم سبھا میں بغرض دئے جانے جواب کے بھیجا گیا تھا - اور جس کی یہ غرض تھی کہ سوال و جواب کے چھپے ہوئے پتروں کو دیکھ کر لوگ خود تصفیہ کر لیں گے - کہ کس کا پکش زبردست اور اعلیٰ ہے اور کس کا کمزور اور ادنےٰ ہے - مگر سناتن دھرم سبھا کو اس پتر کے جواب کی جرات نہ ہوئی - تب آریہ سماج نے یہ خیال کیا کہ شاید آج کل کوئی پنڈت سناتن دھرم سبھا میں نہیں رہا ہوگا - اسلئے جواب نہیں دیا گیا مجبور ہو کر آریہ سماج نے بہ کچھ بہیٹھ بھاڑ نہیں کی مگر خوش قسمتی دھرم سبھا سے اس عرصہ میں (یعنی ایک سال بعد) پنڈت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گنیش دت جی جو دہرم سبہا کے نامی پنڈتوں میں سے بتلائے
جاتے ہیں۔ سو وہ دہرم سبہا میں پہونچے۔ اُسوقت آریہ
سماج نے وہی پتر کہ جس کا ذکر ابہی کیا گیا ہے دوبارہ
بہیجا۔ اور پہلے پتر کا حوالہ دیکر یہہ تحریر کیا گیا کہ اب
آپکے لیے نہایت عمدہ موقع ہے اس کے جواب میں سکرٹری
صاحب دہرم سبہا نے اس مشہور مثال پر عمل کیا کہ نو
من تیل ...... نہ رادہا ...... اور بجائے ہماری تحریری
پتر اور تحریری جواب دینے کے کہ جس میں ہرگز کسی قسم
کا بہی دنگا فساد نہیں ہو سکتا تہا جیسا کہ سناتن دہرم
سبہا کے سکرٹری صاحب کا خیال تہا۔ بلکہ جیسا کہ فی طور
پر ہر دو طرف کے سوال وجواب ہو جاتے تو ہر عام و خاص
کے فائدہ کے لیے یہہ تحریری سوال وجواب بشکل کتاب
نظر آتے اور لوگ فائدہ اوٹہا سکتے۔ پنڈت گنیش دت جی
نے ہمارے پتر کے جواب دینے کی کوشش مندر لچھمن جی و
گوپال جی کے مندر میں بذریعہ ویاکہیان کر کی۔ لوگوں
کو بیہودہ جوش دلا دیا۔ اور چند فرضی قصوں سے اپنی
تسلی کر لینے اور فریق ثانی (آریہ سماج کے ممبران) کو
خاموش رکہنے اور آریہ سماج کے پتر پر پتر بہیجکر
ظاہر کرکے لوگوں پر اوپر اوپر کے قصے سُنا کر اپنا اثر
جمانے کے لیے بہت کچھہ ہاتھہ پاؤں مارے۔ مگر کہاں پتر کا
جواب اور کہاں قصہ جات۔ آخرش ممبران آریہ سماج نے
یہہ دیکہکر کہ یہہ پنڈت جی نہ تو آریہ سماج کے اُتّم تحریری
پتر کا جواب دیتے ہیں نہ ہر روز وقت مقرر پر آکر آریہ سماج
کے ممبروں کو تقریر کی اجازت دیتے ہیں۔ تب سکرٹری
آریہ سماج نے پنڈت گنیش دت جی و دیگر سناتن دہرم
سبہا کے ممبروں کو بر جلسہ نڈر کے ساتھہ کہڑے ہو کر چیلنج
دیا کہ آپ لوگ ہم لوگوں کو اپنی سبہا میں تقریر کی
اجازت نہیں دیتے ہیں مگر ہم بڑی خوشی سے آپ
لوگوں کو آریہ سماج میں سوال وجواب کرنے کی اجازت
دیتے ہیں۔ افسوس کے ساتھہ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ پنڈت
گنیش دت جی تو کسی منتر کے وشے میں ہوکر آنے سے مجبور
رہے مگر اُن کی بشرم آنا منے کے لیے اُن کی سبہا کے
سکرٹری صاحب تشریف لائے جب ہمارے یہاں کا لیکچر
ختم ہو چکا اس وقت یہہ ہمارے سکرٹری صاحب نے اپنی
پرتگیا کے موافق کہڑے ہو کر کہا کہ کسی صاحب کو جو کچھہ
لیکچر میں کہ جو پنڈت گنیش دت جی کے لیکچر کی تردید میں دیا
ہے کسی قسم کا اعتراض ہو تو پیش کریں۔ بڑی محبت
سے جواب دیا جاویگا۔ مگر نہ معلوم آریہ سماج کا کیوں
اسقدر رعب ان لوگوں پر غالب ہے کہ کسی کی جرات
نہ ہوئی۔ اور سکرٹری دہرم سبہا بہی جیسے آئے تہے ویسے
ہی واپس چلے گئے۔ سچ ہے ستیہ کا بڑا بہاری رعب
ہے۔ اسیطرح ایک دو مرتبہ آنا جانا ہوتا رہا مگر لاحاصل
کیونکہ ہم کو تو وہ بولنے نہ دیں اور ہماری یہاں وہ
بولیں نہیں۔ غرضکہ اسیطرح وہ مباحثہ ختم ہوا۔

سالانہ جلسہ

چونکہ آریہ سماج نے اپنا آئندہ سالانہ جلسہ کرنیکا سال
گذشتہ میں ہی تذکرہ کر دیا تہا چنانچہ اس تذکرہ اور جلسہ
کی تاریخ کے منعقد کرنیکی ایکماہ پیشتر کے ارادہ کو پورا کرنے
کیواسطے ۲۵-۲۶ اور ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء تاریخ جلسہ مقرر
کیگئی تہی

اس جلسہ کے مشتہر کرنیکے لیے آریہ سماج نے انگریزی اردو نوٹس
چہپوا کر ہر ایک گلی کوچہ میں چسپاں کرادئے اور نوٹسوں
میں پنڈت گنیش دت جی کو دہرم میلے میں تشریف لانیکے
لیے خصوصاً بذریعہ نوٹس اطلاع دی گئی کہ ۲۷ تاریخ
کی شام کو ۲½ سے ۴½ تک مباحثہ کا وقت مقرر کیا گیا
ہے۔ آپ اس موقعہ پر ضرور تیار رہیں۔ پنڈت جی کے
پدہارنے کی کیفیت ناظرین کو آگے معلوم ہوگی۔ نوٹسوں
کا حال ذرا سُن لیجئے۔ آریہ سماج کی طرف سے جو نوٹس
شہر میں چسپاں کرائے گئے تہے۔ اکثر نوٹسوں کو دہرم
سبہا کے اُن چند اشر ممبروں نے دیواروں پر چسپاں
دیکہکر شکل اصلی سے ٹکڑے ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا۔
گو ان لوگوں نے آریہ سماج کی اپنے خیال میں بے عزتی
کی مگر آریہ سماج کی اصلی منشاء اشتہار لگانیکی شہر
میں آنا تانا ظاہر ہو گئی جیسے کہ آریہ سماج کا نتیجہ
مشکور ہے۔ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۹ء کو شام کے ۴ بجے
سے نگر کیرتن تحصیلدار صاحب کی حویلی سے شروع ہوکر
شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے ہوتا ہوا اور
شہر کے اکثر ہندوؤں کی گالیوں کو تلسی داس جی کی
اس چوپائی کے مطابق

चौपाई -

बुन्द अघात सहैं गिरि कैसे
खल के बचन सन्त सह जैसे -

برداشت کرتا ہوا واپس جلسہ کے ستہان پر بخوشی ۱۰ بجے
شب کے پہونچا۔ چونکہ اس سے پیشتر اس شہر میں کبہی اس قسم
کا دہوم دہام نہیں ہوا تہا۔ جلوس کو دیکہکر ہمارے ہندو
بہائیوں کے دلوں میں ہلچل مچ گئی۔ کوئی کہتا تہا کہ یہہ
لال لال جہنڈیاں کیسی ہیں۔ کوئی کہتا تہا یہہ تماشہ
کہڑے ہو ہو کر کون بولتا ہے۔ کوئی کہتا کہ آج بڑا دن
ہے کوئی کہتا تہا کہ ارے یہہ آریہ سماج کے لوگ ہیں غرضکہ
تمام شہر میں اس روز ایک عجیب سماں بندھ گیا تہا۔
اس دہوم دہام کو دیکہکر ہندوؤں کے پنڈت موصوف اور
اُنکے پیروؤں کے دلوں پر ایسا اثر ہوا کہ اُنہوں نے آریہ سماج
کے جلسہ میں وگہن ڈالنے کیلئے ایک پیچ رچا یعنی ہندو
خیال کے مطابق گنیش جی پر گنیش جی براجمان ہوئے اور
آریہ سماج کی جہنڈیوں کی تقلید کی۔ مگر ان پہنچوں سے
کیا آریہ سماج کے جلسہ میں وگہن پڑ سکتا تہا۔ ہرگز نہیں۔
بلکہ امید سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ اُنکا مطلب یہہ تہا
کہ لوگ آریہ سماج میں جانیسے ہماری اس دہوم دہام
کو دیکہکر باز رہیں گے۔ دوسری صورت وگہن ڈالنیکی
یہہ تہی کہ بوقت [illegible] آریہ سماج کے مندر کو جانیکا تہا۔
اُنکے بیچ میں رگوناتہ کے مقام پر پنڈت جی نے وہاں کہیا
دینا شروع کر دیا تاکہ لوگ یہاں ہی رُکے رہینگے۔ مگر چونکہ
ہندو مسلمان عیسائی صاحبان کے دل تعصب سے پاک تہے
وہ سماج کی کاروائی کے ہر موقعہ پر سماج میں تشریف
لاکر فائدہ اُٹہاتے رہے۔ برخلاف اسکے پنڈت گنیش دت جی
اپنی سناتن چال سے سناتن دہرمیوں کو دہوکہ دیتے
ہوئے مباحثہ کے وقت ہاتھی پر بیٹہکر اور سناتنیوں کو
ہمراہ لیکر اسطرح پر ٹال دیا۔ سماج کے سکرٹری صاحب نے
بہت دیر تک اُن کا انتظار کیا اور آخر نا امید ہو کر حاضرین
سے درخواست مباحثہ کی مگر کسی صاحب نے تکلیف نہ فرمائی

Haridwar, Digitized by eGangotri

پنڈت گنیش دت جی کے انتظار کی خاص وجہہ تھی کہ انکو خاص طور پر اطلاع دیگئی تھی۔ اسکے بعد سکرٹری سماج نے گورنمنٹ مدرسہ دیہی ویوہار پر بہاؤ اور دام اقبال کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور پریذیڈنٹ سماج راجہ پچھم سنگھ صاحب و بابو گوبند پرشاد صاحب وائس پریذیڈنٹ و منیجر بابو جگل کشور جی اور دیگر ممبران کا جیو اٹام ... شکریہ ادا کرکے سماج کی سالانہ رپورٹ سنائی اور جلسہ کو خاتمہ سکرٹری سماج نے پنڈت دیوی شنکر صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ویدک ہائی سکول اجمیر کا بھی شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اجمیر سے تشریف لاکر لیکچر کے ہر ایک موقعہ کو خالی نہ جانے دیا اور جس خوبی و متانت و فصاحت کے ساتھ آپنے بیان کیا اسکا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں جو اسوقت موجود تھے۔ دیگر صاحبان آمدہ اجمیر و اجمیر پرتی ندہی سبہا کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔ ازاں بعد بھجن و ایشور پرارتہنا ہوکر بڑی خوشی کے ساتھ جلسہ سماپت ہوا۔ راقم ب۔ ل۔ گ۔

رامنگر میں ویدک ریتی سے لواہ سنسکار

لالہ رلیا رام صاحب خلف لالہ دیو دیال صاحب سابق پردہان رامنگر سماج جو بہادلپور کیطرف پٹواری ہیں ایک ورطہ آریہ ہیں۔ انکی پتری کی شادی ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء کو قرار پائی تھی۔ باوجود کئی پرکار کی مشکلوں کے اختتال کے آپنے مصمم ارادہ کر لیا کہ شادی ویدک ریتی سے ہوگی۔ آپنے اپنے سمبندہی لالہ ... چند صاحب چوبٹہ وزیر آبادی سے اسکا پختہ تصفیہ کر لیا۔ لالہ رلیا رام صاحب کو استری جاتی کے سدہار کا بھی بہت خیال ہے۔ اسلئے آپکی پیرنا سے بہتری بھجن منڈلی بھی تیار کیگئی جسنے ہر موقعہ پر بھجن گاکر بھگوتی بھجن اچہے طریقہ پر ادا کئے۔ شادی سے پہلے ۹ دسمبر کو لالہ صاحب کے ہاں ہیں بنے بہاری ہون کرایا۔ ودیارتھیوں کی منڈلی اور استریوں کی بھجن منڈلی دونوں بہگتی پریم کے بھجن گاکر شامل ہونے والے استری پُرشوں پر بڑا ہی اُتم اثر ڈالتی رہیں۔ لالہ رلیا رام صاحب نے اسی دن ودیارتھیوں کا شیرینی سے ستکار کیا۔ یہاں عموماً کل قصبہ اور خصوصاً برادری کھتریاں آریہ سماج کے ساتھ نہایت ہی پریم رکھتی ہے۔ اسلئے آسانی سے سب بھائی اس تجویز میں شامل اور معاون ہونیکے لئے رضامند ہوگئے۔ میری درخواست پر پرتی ندہی سبہا کیطرف سے پنڈت شیونا تھ جی ودشنو منتری ۹ تاریخ کی صبح کو پہنچگئے۔ ۱۰ تاریخ کی صبح کو ہر دو پنڈت صاحبان نے لالہ صاحب کے گھر پر ہون کرایا اور پرستور ہر دو بھجن منڈلیاں بھجنوں سے آنندت کرتی رہیں۔ انہیں ہون کنڈ کی اور ویدی کی تیاری کیگئی کیلے کے تھمبوں۔ سبز پتوں۔ پہولوں کے ہاروں وغیرہ کو ویدی کو نہایت خوبصورتی کیساتھ آراستہ کیا گیا۔ اسیطرح سارا دن اسی آرائش میں گذار کر بعد دو بجے بھجن منڈلی تھا آریہ بھائیوں کے ہمراہ برات کے استقبال کیلئے گیا۔ اہلی برادری اور معززین برات کو لانیکے لئے پہلے چلے گئے تھے۔ اسوقت بڑی رونق اور آنند کا سمیہ تھا اور ہر طرح سے بڑا انند ہو رہا تھا مگر افسوس اُسوقت جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا۔ پورانک بہرت اور ہی دہن میں تھا لالہ نانک چند صاحب کے ایک قریبی رشتہ دار نہ اپنی شایستگی اتھوا سمبندہیوں کے لحاظ یا اس سے پہلے تصفیہ کا کچھہ خیال نہ کرتے ہوئے اس امر پر اصرار کر رہے تھے کہ شادی ویدوکت نہ ہوگی بلکہ پورانک گنیش اور نوگرہ کی ضرور ہی پوجا ہوگی۔ لالہ نانک چند صاحب کے خیالات گو کسیقدر آریہ ہیں مگر آپ کسی سماج کے ممبر نہیں ساتھ ہی آپ نہ معلوم کس وجہہ سے لالہ ہر یچند کو صاف جواب نہ دیتے تھے۔ اس سے لالہ ہر یچند اور بھی دلیر ہو کر اپنے ہٹ پر زور دیتے تھے۔ مگر گھر کے تمام استری پرش متفق اور برادری یکجان تھی اور لالہ رلیا رام صاحب اپنے ارادہ میں ثابت قدم تھے اسلئے مجھے لالہ کرپا رام صاحب تلواڑ جال ساکن موضع بلیہ تحصیل وزیر آباد کی امداد سے کامیابی بہت ہی جلد نصیب ہوئی۔ آخر برادری کی متفقہ کوشش نے لالہ ہر یچند کو بار کو نیچا دکھائی اور کاریہ سنسکار ودہی کے انوکول آرنبہہ ہوا ودیارتھی گن ہر موقعہ پر بھجن بولتے رہے۔ پنڈت شیو منتر سنسکار کرانیمیں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ اس سے اور بھی اثر ہوا۔ تمام رات وید منتروں کا پاٹھہ (جس میں پنڈت کی سماپتی پر لالہ رلیا رام صاحب نے ہر دو پنڈت صاحبان کو ایک ایک روپیہ اور علاوہ اسکے لوکل سکول۔ ویدپرچار گورو کل۔ کنیا مہا ودیالہ اور لوکل سماج آدی فنڈوں کو ۲۰ یعنی کل ۲۲ روپیہ دان دیا۔ لالہ سکہدیال صاحب چوبٹہ وزیر آبادی برادری سے اتفاق کرتے ہوئے لالہ ہر یچند و نانک چند کو سمجہاتے رہے مگر لالہ ہر یچند پورانک پکش یا اپنی طبیعت کے تقاضے سے ہٹ ہی کرتے رہے بلکہ انکا مخالفانہ جوش چہپا ہو کر آخر ستیہ کی جے ہوئی تمام قصبہ کو کسیقدر سبق سیکہنے کا موقعہ ملگیا۔ اثر غیر معمولی ہوا اس امر کا خیال کر کے کہ یہاں اور جگہوں میں لوکل برادریاں سنسکاروں کی سخت مخالفت کرتی ہیں وہاں رامنگر کے کہتری بہائی اپنے قواعد ضوابط و رسوم کا پکشپات چہوڑ کر ستیہ کا پکش لیتے ہوئے ہماری طرح سے حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ ایشور کا ہزار ہزار دہنیہ واد ہے کہ جنکی کرپا سے یہاں کی برادری نے پہلے پہل یہہ نیک مثال قایم کر کے دکہلا دی۔ میں کل برادری اور اسکے مکہیہ ممبر لالہ رلیا رام صاحب۔ لالہ ہر چند صاحب تلواڑ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور استری کے پتا لالہ رلیا رام اور لالہ کرپا رام صاحب بلیہ والہ کا اور تمام کٹمب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اس سنسکار پر استریوں میں جو پرچار ہوا اس سے کہ کوئی معقول صورت نکلنے پر استری سماج خوب رونق سے جاری ہوگا۔ اسوقت سب سے اول ودیارتھی کے پیو گیہ لالہ رلیا رام ہی ہونگے۔ پرماتما کرے کہ یہاں کو کہتری بہائی اسیطرح ستیہ کا پکش لیتے ہوئے سچے پیش کے بہاگی ہوں۔ واضح ہو کہ کنیا شرمتی ودیاوتی دلوی جی کنیا مہا ودیالہ جالندہر میں تعلیم پا رہی ہے اور سب آریہ خیالات رکہتا ہے۔

سنسکار کے بعد کے حالات

(۱) برات کی جانے تک ہر موقعہ پر بدستور ہر دو منڈلیونکا وید پاٹھہ ونکا ین و بھجن ہوتے رہے (۲) بعد میں بھی لالہ ہریچند کی کوشش جاری رہنے پر کوئی نوگرہ آدی پوجا نہیں ہونے پائی (۳) برادری کے بہت کہنے پر لالہ نانک چند صاحب نے بیس روپیہ سکول کو دان دئے (۴) اُسی شام کو پنڈت شیونا تہہ جی کا لیکچر ۱۰۰۰ کی حاضری میں کرم ... ہہل وشے پر ٹھاکر دوارہ میں ہوا۔ دفعہ ۱۱ بجے کو ...

مراسلات

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔)

یوگ اور اُس کی سدھیاں

از پنڈت بھگت رام اُپدیشک

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

معترض سوال کرتا ہے کہ اس سوتر کے بھاشیہ سے یہہ صاف ثابت ہے کہ یہہ صرف شریر کی سدھیاں ہیں نہ کہ آتما کی طاقتیں۔ جواب میں عرض کرتا ہوں۔ کہ شاریرک سدھیوں سے دو مرادیں لیجا سکتی ہیں ایک وہ طاقتیں جو شریر کی موجودگی میں آتما کی ہوتی ہیں مثلاً بلوان ہونا (مراد آتما کے بل کی ہے) ورڑھ ہونا۔ ہر ایک چیز میں جو کہ ستیہ ہی وشواس ہونا اور اُن کے استعمال کے بدھی کے ذریعہ نئے نئے ذریعے سوچنا وغیرہ جیسا کہ آگے جاکر ورنن کرونگا۔ دوسری وہ طاقتیں جو کہ شریر میں ہی موجود رہتی ہیں۔ مثلاً خوبصورت ہونا لمبا ہونا۔ بونا ہونا۔ موٹا ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر شاریرک سدھیوں سے مراد دوسرے درجہ کی ہے۔ تو شاید کسی کو بھی گنجایش شک کی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اسی سوتر میں अणिमादि کے علاوہ ایک لفظ کایسمپت پڑا ہوا ہے۔ جس پر بھاشیہ کرتے ہوئے ویاس جی فرماتے ہیں۔ کہ —

कायसम्पद्धर्मानभिघातश्च

جسکے ارتھ یہہ ہیں کہ شاریرک طاقتوں کو آگے بیان کیا جاویگا جیسا کہ سوتر نمبر ۴۶ میں خود رشی فرماتے ہیں ۔

रूपलावण्यबलवज्रसंहननत्वानि कायसम्पत्

ارتھات خوبصورت ہونا۔ تیج والا ہونا۔ اتی بلوان ہونا۔ بجر کو توڑ دینا۔ جیسے رام چندر و بھیم وغیرہ نے ستیا

کے سوئمبر میں کیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ پس صاف ظاہر ہے کہ अणिमादि انیما وغیرہ سدھیاں پہلی قسم کی سدھیاں ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ دوسری قسم کی سدھیوں کو تو پتنجلی جی صاف کر گئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ میں معترض کے اعتراضات کا جواب دوں جو کہ وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ اور جو کہ امکان میں ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہہ معلوم کیا جاوے کہ وہ سدھیاں کون کونسی ہیں۔ اُن سے صاف ہو جاوے گا۔ کہ آیا وہ شریر وشِشٹ آتما کو پراپت ہوتی ہیں یا کہ کیول شریر کو جیسا کہ آج کل کے پنڈتوں کا خیال ہے جو کہ عموماً اس قسم کے سوتروں کے بھاشا ٹیکا میں ظاہر کیا گیا ہے۔ अणिमादि انیما وغیرہ سدھیاں آٹھ قسم کی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں :—

(۱)	انیما	अणिमा
(۲)	لگھیما	लघिमा
(۳)	مہیما	महिमा
(۴)	پراپتی	प्राप्तिः
(۵)	پراکامیم	प्राकाम्यम्
(۶)	وشیتوم	वशित्वम्
(۷)	اِیشترتوم	ईशितृत्वम्
(۸)	ستیہ سنکلپتا	सत्यसङ्कल्पता

ان آٹھ قسم کی سدھیوں کو لوگ شریر کی سدھیاں بیان کرتے ہیں۔ اسپر وچار کرتے ہوئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہہ ایک قسم کی سدھیاں ہیں یا دو قسم کی اگر ایک ہی قسم کی ہیں تو ایک ضرب المثل ہے جسکو سنسکرت کے اننے والے نیائے کے نام سے پکارتے ہیں وہ یہہ ہے کہ

सहचरितासहचरितयोर्मध्ये सहचरितस्यैव ग्रहणम्॥

اس کا مطلب یہہ ہے کہ چونکہ ایک قسم کے الفاظ مختلف ارتھوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی مختلف قسم کے الفاظ ایک ہی ارتھ کو بتلاتے ہیں اس واسطے ایک نیائے کے بنانے کی ضرورت پڑی تھی تا کہ ایک خیال کے اندر دوسرا خیال مخلوط نہ ہوئے۔ اسی طرح سے جس کو ویاکرن میں ذرا سی بھی دسترس ہے وہ اچھی طرح سے اس نیائے کی اصلیت کو محسوس کر سکتے ہیں۔ کیونکہ عموماً اس کی ضرورت ویاکرن میں بہت پڑتی ہے کیونکہ دھاتوں کے اندر ایک ہی شکل کی مختلف صورتوں کو گرہن کرنے والے کئی ایک دھاتو موجود ہیں۔ اسواسطے یہہ بھاشیہ کار نے فرمایا تھا کہ غلطی دور ہو کے ٹھیک اسی طرح پر میں ان آٹھ قسم کی پڑتال کرکے دکھلا دونگا کہ اس سوتر میں ویاس جی کی کیا مراد ہے۔ اس بات کے ثابت کرنے کے واسطے اخیر سے شروع کرونگا۔ آٹھویں ستیہ سنکلپتا جس کے ارتھ ویاس جی اس طرح سے لکھتے ہیں۔ کہ —

यथा सङ्कल्पस्तथा भूतप्रकृतीनामवस्थानम्

ارتھات اپنے خیال (Design) کے مطابق اشیاء کو استعمال کرنے کی طاقت۔ یہاں सङ्कल्प سنکلپ شبد کے سنتے ہی کسی کو بھی گنجایش اعتراض کی نہیں رہتی۔ کہ شاید جسمانی ہو۔ جس کو ویاس جی اس سے پہلے کے اخیر میں ذکر کر چکے ہیں۔ جس کا میں نے اشان مانند دیکر عرض کر دی ہے۔ ساتویں — ईशितृत्वम् جسکے ارتھ کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں۔ کہ

तेषां प्रभवाप्यय व्यूहानामीष्टे यच्च कम्मावयित्वम्॥

ارتھات تمام اشیاء کی اُتپتی اور ناش اور درمیانی حالت میں جو جو تبدیلی آ سکتی ہے اُن سب کا اپنی اِچھا کے مطابق طاقت رکھنا۔ یہہ بھی جسمانی نہیں ہے اور نہ ہی کسیکو شک ہو سکتا ہے۔ چنانچہ واچسپتی کو بھی یہاں ماننا پڑتا ہے کہ یہہ جسمانی نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ٹیکا میں لکھتا ہے۔ کہ —

ईशितृत्वं तेषां भूतभौतिकानां विजितमूलप्रकृतिः सन् यः प्रभव उत्पादो यश्चाप्ययो विनाशो यश्च व्यूहो यथावदवस्थानं तेषामपि ष्टे अर्थवत्त्व

...tion, Haridwar, Digitized by eGangotri

संयमात् सिद्धिमाह ॥

कामावसायित्व اس کے ارتھ ہیں آپ نے سنشید کے دیکھتے ہی معلوم کر لیا ہوگا کہ یہہ ساری طاقتیں آتمک ہیں نہ جسمانی ایک اعتراض جو کہ ہر ایک ودوان کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے اور جس کو مناسب خیال کرتے ہوئے رشی خود ہی جواب دیتے ہیں وہ اعتراض یہہ ہے کہ جب ایک یوگی کو اس قدر طاقت ہو سکتی کہ وہ مادہ یا مادی اشیاء کو ہر طرح سے اپنے خیال کے مطابق استعمال کر سکتا ہے۔ تو کیا یہہ ممکن نہیں کہ وہ قدرت کے برخلاف نظارے دکھلا سکے۔ جیسا کہ عموماً محمد اور عیسے وغیرہ کی نسبت اس قسم کے معجزات مانے جاتے ہیں اور ساری دنیا یوگیوں کے گلے اس قسم کے خیال عموماً منڈھ دیتی ہے۔ کرشن جی کو صرف یوگی مانتے ہوئے ہی لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ سولہ ہزار گوپیوں کے گھر ایک ہی وقت میں موجود دکھائی دیا۔ اور نا نا پرکار کے روپ ایک ہی وقت میں بالک اور اسی وقت میں جوان اور پھر اسی وقت بوڑھا بنا عموماً مانتے ہیں۔ اس قسم کے سارے اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے یوں فرماتے ہیں کہ ———

न च शक्तोऽपि पदार्थवि
पर्यासं करोति कस्मात् अ
न्यस्य यत्र कामावसायिनः
पूर्वसिद्धस्य तथाभूतेषु स
ङ्कल्पादिति

جس کے ارتھ یہہ ہیں کہ اس پرکار سے یوگی سمرتھ ہوتا ہوا بھی پدارتھ کو الٹا نہیں کرتا۔ کیونکہ دوسرے پورو سدھ (جو اس سے بھی پہلے سدھ پڑا تھا ہیں) جس کی اچھیا کے مطابق ساری نیچے نکلتے ہیں ایسے پرماتما کے تمام بھوتوں میں سنکلپ ہونے سے اس یوگی سے پہلے یہاں یوگی کے موجود ہونے سے کوئی پرش اس سے الٹا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی اچھیا کے مطابق یہہ سارا ظہور ہوا ہوا ہے اور جس کے ستیہ سنکلپ کا یہہ سارا نظارہ تمام بھوتوں میں دکھائی دیتا ہے۔ اس واسطے کوئی یوگی بھی اُسکے برخلاف نہیں کر سکتا ہے۔ پس جتنی باتیں پران وغیرہ میں ہیں وہ ساری کی ساری غلط اور مبالغہ آمیز ہیں۔ اس واسطے قدرت کے برخلاف جتنے معجزے لوگ مانتے ہیں وہ سب عقل کے برخلاف اور غلط ہیں کیونکہ یہہ ایشور یہ سنکلپ کے برخلاف ہیں ۔ ———

چھٹی سدھی वशित्व کی ہے۔ ارتھات تمام بھوتک پدارتھوں کو فتح کرنا ———

वशित्वं भूतभौतिकेषु वशी भवति ॥

اس کے معنے یہہ ہیں کہ یوگی پانچ بھوت اور اُن سے جتنے پدارتھ بنے ہوئے ہیں اُن کو قابو کر لیتا ہے۔

پانچویں سدھی प्राकाम्यम् جس کے ارتھ میں رشی فرماتے ہیں: इच्छानभिघातः ارتھات اچھیا میں رکاوٹ نہ ہونا۔ ارتھات ہر ایک چیز جو کہ ظاہرا دکھائی نہیں دے سکتی وہاں بھی خواہش کو روکاوٹ نہ ہونا۔ مثال میں لوگ اعتراض کرتے ہیں وہ یہہ ہے۔

भूमावुन्मज्जति निमज्जति यथोदके ॥

زمین میں داخل اس طرح سے ہونا جس طرح کہ ایک آدمی پانی میں داخل ہوتا ہے۔ اگر یہی خیال کیا جاوے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہہ مثال اس بات کی نہیں جس کو کہ دکھایا گیا ہے یا جس کے سمجھانے کے واسطے مثال دی گئی ہے۔ کیونکہ یہاں خواہش میں رکاوٹ کی ممانعت دکھلائی ہے اور ساتھ ہی جتنی میں نے پہلے دکھائی ہیں وہ ساری کی ساری آتمک ہیں۔ اس واسطے یہہ بھی شاریرک نہیں ہو سکتی۔ ہاں شریر کے یوگ سے جیو آتما کو پراپت ہوتی ہیں۔ اس واسطے ———

सहचरि[illegible] اس نیائے سے یہہ بھی ان کی یوگ سے جو کہ پہلے بیان کی گئی ہیں آتمک ہی خیال کرنی چاہئیں۔ مگر یہہ خیال کیا جاوے کہ زمین میں داخل ہو سکتا ہے تو ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ شریر نہایت باریک ہو جاوے تو وہ پھر اتنا لمبا چوڑا نہیں رہ سکتا لیکن اس بات کا کھنڈن پہلے کر آیا ہوں۔ اور خود بھاشیہ کار تیسری قسم کی سدھیوں میں آگے کو جواب دیں گے۔ کہ زمین جل وغیرہ اپنی کسی صفات کو نہیں چھوڑتے۔ یہاں اُن کے برخلاف مان کر اس کے ارتھ کئے جاتے ہیں ———

(باقی آئندہ)

دیوناگری اور اُردو.

پیسہ اخبار مورخہ ۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹ء نے اردو طرز تحریر کو جو دیوناگری پر ترجیح دی ہے وہ بالکل لغو اور بے بنیاد ہے جہاں تک میرا خیال ہے دیوناگری ہر طرح سے اردو پر فوقیت رکھتی ہے ———

- **اول** تو دیوناگری آسانی سے تھوڑے عرصہ میں ہر ایک آدمی سیکھ سکتا ہے ———
- **دوم** ہر ایک کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہر ایک پڑھ سکتا ہے جو کہ اکثر اوقات اردو کا نہیں پڑھا جا سکتا۔
- **سوم** دیوناگری لکھنے والا انگریزی لکھنے میں جلدی دسترس حاصل کر سکتا ہے ———
- **چہارم** دیوناگری میں جو لکھا گیا وہی پڑھا جا سکتا ہے جو اردو میں بعض اوقات بدل جاتا ہے ———
- **پنجم** اردو سے جو خرابیاں ظہور پذیر ہیں۔ وہ دیوناگری سے کافور ہو سکتی ہیں ———
- **ششم** اگر مدرسوں میں دیوناگری کی تعلیم دی جاوے تو طلباء بہ نسبت اردو کے بہت جلد ترقی کر سکتے ہیں ———

اور بہت سی وجوہات ہیں جن سے ناگری رسم خط قابل التعلیم اور بہتر قرار اعلیٰ ٹھہر سکتا ہے یہہ دلیل کہ مسلمان بھائی دیوناگری لکھنا کم جانتے ہیں ——— اور ان کو سیکھنا مشکل ہے۔ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔ جہاں تک میرا تجربہ ہے ہر ایک ہوشیار آدمی ایک مہینہ میں ناگری لکھنا پڑھنا سیکھ سکتا ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کیا اردو زبان یہہ دعویٰ کرسکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔
مترا ایڈیٹر میں وہانی مدرس ہوں۔ اکثر دیکھنے میں
آیا ہے کہ طلباء پرایمری پاس کرکے جب اپنے کاروبار
خانگی اور بیوپاری پیشے میں لگ جاتے ہیں خود لکھنا پڑھنا
بہول جاتے ہیں۔ گویا پانچ برس کی کی ہوئی محنت
رایگاں جاتی ہے۔ اگر وہ ناگری بہاشہ دو تین برس
بہی پڑہ کر کاروبار خانگی کرنے لگیں تو بہاشہ کے واسطے
علم بنا رہے۔ ادہر آدہر اگر
کوئی جاننا بہی رہتا ہے تو وہ بہی ادہورا۔ کیونکہ اکثر
حکمنامجات دخطوط کو دوسروں سے پڑہوانے اور
لکہوانے کا محتاج رہتا ہے۔ آپ پڑہ لکھہ نہیں سکتا۔
پیارے ایڈیٹر اس سے زیادہ اور کیا خرابی ہوسکتی
ہے۔ اگر سرکار نیض آثار کے عہد معدلت مہد میں
روشن ضمیر گورنمنٹ عالیہ نے اس طرف توجہہ فرمائی
ہے تو علاوہ اعلےٰ اور بہتر ہونے کے یہہ آریہ ورت
باشیوں کی کی جہالت وبے علمی
دور کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اس صورت میں کل
ولیش لکھا پڑھا اور ہوشیار ہو سکتا ہے اور ہر قوم کا
انسان بہت جلدی اور آسانی سے سیکہہ سکتا ہے۔
راقم بہولا ناتہہ شرما مدرس بوب شہر۔
تحصیل سرسہ ضلع حصار۔ خریدار ست دہرم پرچارک
نمبر ۱۴۰۹ و رسالہ آریہ مسافر میگزین نمبر ۴۴۷ ــــ

پنڈت کرپارام شرما اور اخبار سہایک

سہایک اخبار مطبوعہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء جسمیں
پنڈت کرپارام جی جگرانوی کے اوپر یہہ الزام لگایا
گیا ہے کہ "اُنہوں نے جالندہر سماج کے دہرم شک
اُتسو پر اپنے لیکچر میں جالندہر کے ممبروں پر نامناسب
حملہ کیا"۔ "میری نظر سے گذرا" جناب مضمون
لکھنے والے صاحب نے خواہ وہ ایڈیٹر ہی کیوں نہ ہوں

اتنی غلطی ضرور کی ہے کہ اُن نامناسب حملوں کا ذرا
بہی ذکر نہیں کیا جس سے پنڈت کرپارام جی کا قصور
ثابت ہوتا اور تاوقتیکہ ہم کو یہہ نہ معلوم ہوجاوے
کہ وہ کیا نامناسب حملے تہے۔ ہم کیسے راے دیسکتے
اور مان سکتے ہیں کہ پنڈت جی قصوروار ہیں۔ ممکن ہے
جو کچھہ پنڈت جی نے کہا ہو وہ بالکل درست ہو کیونکہ
یہہ بات بہی قرین قیاس نہیں معلوم ہوتی کہ کرپارام
جی جیسے لائق پنڈت بلا وجہہ جلندہر سماج کے
ممبروں پر ناجایز حملہ کریں۔ آپ یہہ بہی تحریر فرماتے
ہیں کہ (آریہ سماج کے ادہکاریوں کی یہہ بہی غلطی
ہوئی کہ پنڈت صاحب کو جن کے گن کرم سبہاؤ سے
وہ پہلے بہی واقف تہے۔ لیکچر دینے کی اجازت دی)
مہاشے جی تب تو آپ کو اتنا ضرور لکھنا تہا کہ وہ
کون کون گن کرم سبہاؤ اُن کے دہرم کے ورودہ
ہیں۔ تاکہ پنڈت جی کو بہی اپنے آچرن درست
کرنے کا موقع مل جاتا۔ کیونکہ غلطی منش ماتر سے ممکن
ہے۔ اگر پنڈت جی نے کسی موقع پر ٹکا دہرمی کو
نام سے کچھہ کہدیا ہو تو آپ کو لکھنا چاہئے تہا۔ کہ
کس وشئے پر کہتے ہوئے پنڈت جی نے آپ کو ٹکا
دہرمی کہا۔ اور جبکہ ہم آریہ بننا چاہتے ہیں تو ہم کو
ہانی لابہہ مان اپمان وغیرہ وغیرہ سب پر سم
درشٹی رکہنا چاہئے۔ جب ہمارے چت ذرا ذرا
سی باتوں پر اسقدر مشتعل ہوجایا کریں گے تو ہم
آیندہ کیا کام کرسکیں گے۔ جب ہم اپنوں کی تہوڑی سی
بات کو بہی برداشت نہیں کرسکتے تو غیروں کی بہت
کو کیسے برداشت کرسکیں گے رہا یہہ کہ آریہ پرتی ندہی
سبہا پنجاب سے پنڈت جی کا کچھہ تعلق نہ تہا۔ یہہ
کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر پنڈت جی دہرم انکول چلنے
ہوئے اپنا فرض اعلےٰ ادا کرتے جائیں تو آریہ پرتی
ندہی سبہا پنجاب تو کیا اگر ساری دنیا پنڈت جی
سے کچھہ تعلق نہ رکہے تو کچھہ شوک کی بات نہیں۔
انت میں جالندہر سماج کے آریہ بہائیوں کی سیوا
میں نویدن ہے کہ ہم کو ذرا ذرا باتوں پر ودواد نہیں

کرنا چاہئے۔ اور نہ ہرگز تنازعہ ہونا چاہئے۔ اگر کوئی
کچھہ سختی سے کہہ بہی دے تو ہمیں سہن کرنا چاہئے۔
کیونکہ ہمارے دہرم کا دوسرا ہی لکچھن کشما ہے جن
مثالوں کو ہم دوسروں کے حسب حال کہا کرتے تہے۔
افسوس کہ اب ہم ہی اُن کے مصداق بن رہے ہیں۔
میں پنڈت کرپارام جی سے دریافت
کرتا ہوں کہ کیوں اُنہوں نے بلا وجہہ جلندہر سماج
کے آریہ بہائیوں کا دل دُکہایا۔ **راقم**
بخت بہاور رپنتکا دہکش آریہ سماج حیدرآباد دکن
نوٹ آیندہ اس کے متعلق اگر کوئی مضمون
آوے گا تو درج نہیں ہوگا۔ ہماری رائے میں
اس معاملہ کو طول دینا مناسب نہیں۔ ایڈیٹر

گُروکل سے کیوں مخالفت کیجارہی ہے؟

اس سے مخالفین کو بہی انکار نہیں ہے کہ گروکل بہہ
صفت موصوف ہے۔ مگر یہہ اعتراض ہے کہ زمانہ حال کے
لحاظ سے اس کا قایم ہوکر چلتے رہنا ممکن نہیں لیکن جب
غور کیا جاتا ہے تو کافی وجوہات اس اعتراض کو موید
پیدا نہیں ہوتے۔ زیادہ سے زیادہ یہہ کہنے کی گنجایش
مل سکتی ہے کہ بچوں کے ماتا پتا یہہ ہرگز گوارا نہ کرینگے
کہ اپنے لخت جگر کو مدت دراز کے لئے رنج ومصیبت
میں گرفتار رہنے دیں۔ لیکن انسان اپنی آیندہ
بہبودی کے لئے ہر قسم کی سخت سے سخت تکالیف
برداشت کرنا خوشی سے گوارا کرلیا کرتا ہے۔ گروکل
میں اپنی سنتان کو بہیجنے والے ماتا پتا کچھہ معمولی
دماغ اور معمولی خیالات کے تو ہونگے ہی نہیں۔ جو
گروکل کو جیل خانہ سمجھہ کر اُس سے گہبرائیں گے۔ وہ
ماتا پتا پراچین اتہاس سے باخبر وید ودیا کی فضیلت
آگاہ۔ دہرم کے گنوں سے واقف۔ موجودہ اولاد کی

خرابیوں کا انسداد کرنے والے۔ بھارت ورش کو سدھار کے لیے اپنی زندگی ارپن کرنے والے۔ اپنے دیرینہ بزرگوں کی شان و شوکت دوبارہ پیدا کرنے والے اپنے آپ کو سچا دیش ہتیشی ثابت کرنے والے۔ لذات دنیوی کا تیاگ کرنے والے۔ موجودہ کالجوں سکولوں کے طریقہ تعلیم سے کماحقہ سدھار نہ ہوتا ہوا دیکھکر تنگ آنے والے۔ دنیا بھر کے دکھ کو اپنا دکھ خیال کرنے والے۔ ویدک اپدیشکوں کی کمی محسوس کرنے والے۔ تمام پرتھوی کے منشوں کا سدھار کرنے کیلئے تدابیر و تجاویز سوچنے والے۔ اپنی قدیمی دھارمک رسومات کو زندہ کرنے والے ہوں گے۔ اُن کے دل میں یہہ خیال ایک خاص جگہہ لئے ہوئے ہوگا۔ کہ گذشتہ زمانہ صرف گوروکل ہی کی بدولت تمام مادی اور روحانی ترقیوں کا مخزن رہا ہے۔ اُن کے تجربہ نے یہہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ "آریہ ورت" اس وقت "گوروکل" جیسی کمل تعلیم گاہ کا فی الحقیقت محتاج ہے۔ کیا وہ ماتا پتا یہہ نہیں جانتے کہ پیشتر لوگ اپنی پیاری اولاد کو گوروکل میں عام طور پر بھیجا کرتے تھے اور ہم بھی اُنہیں کے خاندان کی اولاد ہیں۔ کیا وہ یہہ نہیں جانتے کہ جس وقت وہاں سے فارغ التحصیل ہوکر ہماری اولاد واپس آئے گی۔ وہ شاریرک اور آتمک بل کے اعتبار سے عدیم المثال ہوگی جس کام کی طرف راغب ہوگی پوری کامیابی کا نقارہ بجاوے گی۔ برہمچریہ ودیا یا برہمہ ودیا کے اندر اُستاد ہوگی۔ اُن کے رگ و ریشہ سے ویدک دھرم کی خوشبو آتی ہوگی۔ وہ سنتان تمام دنیا میں اپنے ماتا پتا کا نام روشن کرے گی۔ اُن کے افعال و اقوال ایسے ہوں گے جو فی زمانہ کسی کے اندر نہیں پائے جاتے۔ کیا وہ نہیں سمجھتے ہوں گے کہ وہاں سے نکلی ہوئی سنتان پوری آیو حاصل کرکے ہر قسم کے سکھ بھوگے گی۔ کیا اُنکو یہہ معلوم نہیں کہ آج کل کے شاستری پنڈت یا ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے والی اولاد بھی اتنی ودیا کے اندر ہنکار سے پوری طرح نہیں نکلتی۔ کیا وہ اس سے ماہر نہیں ہیں کہ کوئی اصلاح فی تنہا ہی ہوتی ہے جبکہ موجودہ حالات و معاملات کو نظر انداز کرکے ایک زبردست پرشرم سے کام لیا جائے۔ کیا وہ ماتا پتا اس سے نامحرم ہیں کہ جن کالجوں سکولوں کے ودیارتھی اعلا تعلیم پاکر بھی ویدوں کے صحیح معانی سمجھکر اُن پر عمل نہ کرتے ہوئے ادھرم کی گہری غار میں گرتے جاتے ہیں۔ کیا وہ ماتا پتا اس وقت اپنے دلوں میں یہہ خیال کئے ہوئے بیٹھے ہوں گے کہ گوروکل کے مخالفین محض وہ اصحاب ہیں جو کسی کالج یا سکول کے سرپرست اور اُن سرپرستوں کے بہی خواہ ہیں اور واقعی اُن کا یہہ مخالفانہ خیال خاص اُن کے لئے اس غرض سے بہترین مصلحت ہی ہی کہ اگر گوروکل چل نکلا اور بڑے بڑے لوگ اُس کے سبھاسد بن گئے تو کالجوں سکولوں میں یہہ منہ مانگا چندہ کہاں سے فراہم ہوا کریگا۔ اور جب چندہ ہی وصول نہ ہوگا تو کالجوں کی بنیاد ہی نہ رہے گی۔ اور جب بنیاد نہ رہی تو وہ صاحبان جو اس وقت محض اپنے خیال میں دھارمک سوسائٹی کے اندر اپنے آپ کو سربرآوردہ مانے ہوئے ہیں۔ پھر کس طرح اس رتبہ کے شایاں رہیں گے۔ "گوروکل" کے معاونین ان خارجی رکاوٹوں کو محض واہیات تصور کرکے اسکی سیوا میں تن من دھن سے حاضر ہیں۔ پرماتما وہ دن دکھلائے کہ مخالفین گوروکل بھی گوروکل کی عملی کارروائی پر دیکر اُس کے ممد و معاون بنجائیں

ویدک دھرم کا سیوک

فدا پردھان آریہ سماج گڑھی عبداللہ خان ضلع مظفرنگر

منوھر لتا یہہ ناول قابل دید ہے۔
اس کے پڑھنے سے ہی خوبی معلوم ہو سکتی ہے۔
قیمت صرف ۲ رہے۔ کل درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں۔ فوراً تعمیل ہوگی۔
المشتھر منیجر ست دھرم پرچارک
جلندھر شہر پنجاب

آریہ سماج مرادآباد کا واشک اُتسو

امسال چونکہ شری سمتی آریہ پرتی ندھی سبھا صوبہ ہذا کا اجلاس بھی مرادآباد ہی نشچت ہوا تھا۔ اسلئے آریہ مندر پریس میں ایک وسیع شامیانہ نصب کرکے اور اوس کے ستونوں بیل بوٹوں وغیرہ سے آراستہ کرکر ایک معزز مقام پر ستندر یہہ پلیٹ فارم ترتیب دیا گیا۔ پلیٹ فارم پر دو کرسیاں شریمان پریزیڈنٹ صاحب و سکرٹری صاحب کی نشست کے لئے بچھائی ہوئی تھیں۔ پلیٹ فارم سے بجانب شمال سکرٹری صاحب کی بائیں طرف پرتی ندھی ممبر و بجانب جنوب پریزیڈنٹ صاحب کی دائیں طرف ورشک مہاشے کرسی اور بنچوں پر اوپستھت تھے۔ سبھا موصوف کا اجلاس ۲۵ دسمبر کو ۱۱ بجے دن کے اور ۲۶ دسمبر کو بارہ بجے دن سے شروع ہوکر شام کے پانچ و چھہ بجے تک ختم ہوا۔ آریہ مندر پریس کے پھاٹک میں ایک دروازہ کاغذ کا بیل بوٹوں سے بنا ہوا ناظرین کو بسنتی اکشروں کے لباس میں پرتی ندھی سبھا مرادآباد کی شرکت کے لئے زبان حال سے اشارہ کر رہا تھا۔ یہہ جلسہ بہت خوبی اور شان کے ساتھ ہر روز بڑی کامیابی کے ساتھ نروگھن سماپت ہوا جس کو دیکھہ کر شہر کے لوگ دنگ رہگئے سماج کے جلسہ کے لئے ایک مقام نیلام گاہ عین بازار میں تحصیل مرادآباد کے مقابل کاغذ کے دروازہ و شامیانہ۔ کرسی و بنچ وغیرہ سے آراستہ کیا گیا۔ آریہ بھائیوں کی آمد ۲۳ دسمبر سے ہی شروع ہو گئی۔ ۲۴ دسمبر کو تین بجے دن سے چوبے جی کی کوٹھی سے کہ جہاں سے بازار فیض گنج شروع ہوتا ہے۔ نگر کیرتن کا جلوس اوٹھایا گیا۔ اُس وقت تک آریہ بھائی بہت کثرت سے آگئے تھے۔ چنانچہ آگے آگے بڑے بڑے جھنڈے وید منتروں کے لکھے ہوئے آریہ سماج کی عظمت ناظرین کے دلوں پر نقش کرتے چلے جاتے تھے۔ اُن کے پیچھے پیدل پرتی ندھی سبھا

مہاشے ایڈیٹر ستیہ دہرم پرچارک جی

نمستے۔ آپ کرپا کرکے اس مضمون کو ضرور اپنے اسی ہفتہ کے پرچہ میں جگہہ دیکر مشکور فرماویں۔ گو آپ نے آج کل اس قسم کے مضامین چھاپنے بند کیے ہوئے ہیں۔ مگر یاد رکھیے۔ کہ آپ کی یہہ کارروائی سچے واقعات کو ظاہر کرنے میں بڑی نقصان دہ ہے۔ اگر آپ نے اس مضمون کو جگہہ نہ دی۔ تو کم از کم میرے جیسے آدمی کو سخت تراش کرنا ہے۔ اصل مضمون میں نے بذریعہ رجسٹری لالہ ہنسراج جی کو روانہ کردیا ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ وہ باوجود وعدہ کرنے کے بھی اس کو چھاپیں یا نہ ✦

مکرم بندہ لالہ ہنسراج صاحب پرنسپل ڈی۔اے۔وی کالج لاہور۔ نمستے۔

آپ سے مخفی نہیں ہے۔ کہ آریہ گزٹ اُردو کے اخبار کو ایک عرصہ سے آپ اور لالہ لاجپت رائے جی ایڈیٹ کرتے ہیں۔ اس میں کچھہ شک نہیں کہ اس پرچہ کے کسیقدر مضامین اچھے تھے۔ گو اُن میں بھی بہت دفعہ بیہودگی سے کام لیا جاتا تھا۔ تاہم انسانیت کے دائرہ سے چنداں باہر نہیں تھے۔ مگر اب کچھہ عرصہ سے آپکے اور لالہ لاجپت رائے جی کے قابل شرم مضامین کے چھپنے سے پبلک کی نگاہ سے یہہ پرچہ نہ صرف گر ہی گیا بلکہ کئی ایک آپکے سمجھدار ہمجولیوں نے آپ کی ناشایستہ کارروائی پر اظہار ناراضگی کیا۔ کہ اس پرچہ کا کام محض یہی نہیں ہونا چاہیے۔ کہ تمسخرانہ اور گندے مضامین نکال کر بیہودگی پھیلائی جاوے۔ اور دن رات مہاتماؤں پر گالیوں کی بوچھاڑ کیجاوے۔ چنانچہ کئی ایک موقعوں پر آپ نے اپنے عہد ایڈیٹری میں مہاتما پارٹی کے بہدر پرشوں کی استریوں پر (جو کہ انسانیت کے طور پر آپ کی بہنیں ہیں) کمینہ اور ناشایستہ الفاظ میں حملے کئے۔ اور آپ نے نہ صرف لالہ منشی رام جی جیسے زندہ آریہ رتنوں پر ہی تہمتیں لگائیں۔ بلکہ مرحوم پنڈت گورودت جی جیسے سوامی دیانند کے سچے شش اور پنڈت لیکہرام جی جیسے آریہ سماج کے ویر بھی آپ کے حاسدانہ اور بزدلانہ چوٹوں سے نہ بچے۔ چنانچہ کئی دفعہ آپ کو اپنی اس کوتاہ اندیشی پر پچھتانا بھی پڑا۔ خدا کہ کرونی خویش۔ آمدنی پیش کے مسئلہ کے بموجب یہہ پرچہ آپکی رہی سہی اشرفت کو بھی لے ڈوبا۔ شہ یان جی یوں تو آپ بی۔اے ہیں مگر آپ ذرا اپنے دل سے شہادت مانگیں تو آپ کا دل الفاظ ذیل کی ضرور تصدیق کرے گا۔ کہ آپ کو چالیں چلنے میں اگر ایم۔اے کہا جاوے تو یہہ ایک سادھارن بات ہے۔ پھر آپ کو یہہ سوجھی کہ اس پرچہ سے ایک طرز پر کنارہ کشی کرکے کسی منڈلیکے حوالہ کردیا جاوے (جس نے مُنہہ فنڈ کے نوکر ہونے کے کارن اپنے دہرم کرم کو فروخت کردیا ہو) چونکہ منہہ فنڈ کی فیاضی سے آپ کے **جہولی چُک** خود غرضی کی خندق میں گرے اندہے ہوئے ہوتے ہیں۔ (اور یہاں تک ہی گرجاتے ہیں۔ کہ ہم سوامی دیانند کے مہاشیہ کے قابل نہیں۔ جیساکہ ماسٹر مرلیدہر جی گوروا سپوروالے نے لکھا تہا۔) اپنے پیشہ کو مشتہر کرنے کے لئے ایک پارٹی میں کی صورت میں نمودار ہونا ایک اعلےٰ ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ آپ کی دہیمی آواز والے اشاروں پر عمل کرتے ہوئے آریہ سماج کے کارکنوں اور خصوصاً جنہوں نے کہ دیش جاتی کی بہلائی کے لئے اپنا تن من دہن ارپن کرکے ایک سچی قربانی کی مثال قایم کر دکہلائی ہو۔ اُنپر گالیوں کی خوب بوچھاڑ کرتے ہیں۔ اور اُن پر نت نئے الزام لگاتے ہیں اور اُن کے لئے کسی قدر ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ اُن بیچاروں کا لیڈر بننے کو دل چاہتا ہے۔ مگر کرتوت یہ کیا ہیں۔ گوشت کہانا۔ سندھیا نہ کرنا۔ دہرم کا کوئی گرنتھہ نہ پڑہنا۔ دن رات ایسی باتیں کرنا کہ بڑا پارٹی مین معلوم ہو۔ گلی کوچوں سے گذرتے ہوئے اِدہر اُدہر جہانکتے رہنا۔ اور ہندوؤں کے تیوہاروں کے دن سیتلا کے مندر کے اردگرد شتر بے مہار کی طرح منڈلاتے رہنا۔ اب جائے غور ہے کہ اس قسم کے آدمی شہ یان لالہ منشی رام جی جیسے پوتر آتماؤں کو گالیاں نہ نکالیں۔ اور اُن پر الزام نہ لگاویں۔ تو اُنہیں کون جانے۔ ان بیچاروں کی حالت تو قابل رحم ہے۔ اسی لئے یہہ بندہ کی رسم کے حق میں ہیں۔ کیونکہ پردہ میں بہت کچھہ ہو سکتا ہے۔ میں خود مانتا ہوں۔ اور مجھے واقعی دل سے افسوس ہے۔ کہ ان نوجوانوں نے گندے اور فحش مضامین شایع کرکے آپ کی اور لالہ لاجپت رائے جی کی عزت پر سخت بٹہ لگایا۔ اور پبلک سے بھی آپ کو بڑی ندامت اوٹھانی پڑی۔ پھر آپ نے جب ذرا گہرا سوچا۔ تو آپنے اس تجویز پر سخت افسوس کیا۔ اور جہٹ اُن نوجوانوں نے پرچہ چھین کر خود ایڈیٹ کرنا شروع کردیا۔ چنانچہ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ سب ایڈیٹران وغیرہ سے بھی استعفا لیا گیا۔ بعد ازاں نوجوانوں نے بڑا شور مچایا۔ اور اُن کو بڑا تنگ کیا۔ اور لگے آپ کو دہمکیاں دینے۔ کہ ہم ڈی۔اے۔وی کالج کے روپیہ سے جو امداد سکولوں

Haridwar. Digitized by eGangotri

کو دی جاتی ہے۔ اس کو ظاہر کریں گے۔ مُٹھہ فنڈ کے روپیہ کی غلطی کہو لیں گے۔ ڈوری والی بات ظاہر کریں گے۔ چنانچہ ہمت مرداں مدد خدا۔ اُنہوں نے آپ کا ایسا کافیہ تنگ کیا۔ کہ آپ کو کلہم اس پرچہ کا چارج اُن نو جوانوں کے سپرد کرنا پڑا۔ پہر تو یہہ لگے گلچہرے اوڑانے۔ اور من مانی ہانکنے۔ مہاتماؤں کو گالیاں نکالنے کے واسطے تین چار کالم وقف کر دئے۔ کہ کوئی ہمارا جواب دیوے۔ اور ہم کو مشہور ہونے کا موقعہ ملے۔ پہر تو اُنہوں نے اشرافت۔ تمیز۔ شرم۔ حیا۔ اور راستگوئی کی وہ دہجیاں اوڑائیں کہ شاید ہی کوئی سمجہدار آریہ گزٹ کا گراہک رہا ہو۔ خصوصاً کچہہ حصّہ پرچہ کا تو صرف شریمان لالہ منشی رام جی کو گالیاں نکالنے اور تہمتیں لگانے کے واسطے مخصوص کیا گیا۔ اور اُن کے پوتر کام میں بگہن ڈالنے کے لئے بہیر ہو لئی کی طرح عجب عجیب رنگ بدلے۔ چنانچہ آج کل جو آپ کو ایک تجویز سوجہی وہ بڑی اعلے ہے۔ کیونکہ اس قسم کی تجاویز پیدا کرنے میں آپ کے دماغ میں خاص خصوصیت ہے۔ اب شریمان جی کی گوروکل کی کامیابی دیکہہ کر بگہن ڈالنے کے لئے یہہ سوجہی۔ کہ وہ روپیہ اکٹر کر رہے ہیں۔ اور روپیہ کا الزام اُن پر لگا کر پبلک کو دہوکہ دیا جاوے۔ اگرچہ بیرونجات ملتان وغیرہ میں بہی آپ کے ہمجولیوں نے بڑے ہتہکنڈے کہیلے۔ مگر پیش نہ گئی۔ اب آریہ گزٹ لکہتا ہے۔ کہ پرتی ندہی سبہا کے ایک معزز عہدہ دار کے پاس دس ہزار روپیہ معرض خطر میں ہے۔ کس کو دیا گیا۔ کس عہدہ دار کی معرفت دیا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور مضمون کس کے نام سے شایع ہوا ہے۔ مُنڈوں کے نام سے۔ کیونکہ اگر بدنام ہوں گے۔ تو مہاتما۔ اور جہوٹے ہوں گے تو مُنڈے۔ سو کوئی مضایقہ نہیں۔ بہلا پرنسپل صاحب اگر آپ کو سوجہی تو خاک سوجہی۔ پس پردہ ہو کر زنانیوں کی طرح شکار کہیلنا کوئی مردانگی نہیں۔ اگر کوئی سچائی رکہتے ہو تو مردمیداں کی طرح اپنے قلم سے لکہو۔ حرف حرف کا جواب دیا جاوے گا۔ بہلا چالیں چلنے سے کیا فایدہ۔ کہ منڈوں کی تحریروں کا جواب دیا جاوے۔ جنہوں نے کہ اپنی روزی کے کارن جہوٹے واقعات لکہنا اپنا فرض سمجہا ہوا ہو۔ میں اخیر میں آپ سے بڑے ادب سے درخواست کرتا ہوں

کہ اپنے دماغ کے وقف خزانہ سے کوئی اور نیا شگوفہ ڈہونڈئے۔ جس سے کچہہ بن پڑے۔ کیونکہ اس قسم کے معاملات لکہوانے سے کچہہ نہیں بنتا۔ یہہ معمولی بات ہے۔ عہدہ داروں کی معرفت روپیہ دیا جاتا ہے۔ شریف قرضداروں کے نام نہیں ظاہر کئے جاتے۔ یہہ کوئی نئی بات نہیں investment کمیٹی کس کام کے لئے ہے۔ مگر یاد رکہئے کہ پرتی ندہی سبہا میں آپ کی طرح اندہیر جوتس نہیں۔ (۱) کہ سردار دیال سنگہ کے کالج کی مخالفت کے لئے اُس کی بیوہ کے واسطے ایک شخص کو کم سود پر روپیہ دیا گیا۔ (۲) جیسا کہ سُنا جاتا ہے کہ آپ کے بیٹوں کے نام پر بنک میں روپیہ جمع کرایا جاتا ہے۔ (۳) مُٹھہ فنڈ کے لئے روپیہ جمع کرنا۔ (۴) کوئٹہ آریہ سماج کا مندر کالج کے روپیہ سے بنوانا۔ اور کالج کے نام پر اپیل کر کے اُس مندر میں روپیہ خرچ کرنا۔ (۵) رلا رام بجواڑیہ کا مُٹھہ فنڈ سے کہاں تک تعلق ہے۔ (۶) پر دمن سنگہ کوئٹہ والے کا معاملہ۔

آپ کرپا کر کے حسب وعدہ اس مضمون کو آریہ گزٹ میں جگہہ دیجئے۔

آپ کا داس۔ متہراداس پوری پروپرائیٹر
ہندو ہوٹل لاہور

نوٹ

لالہ ہنسراج اور اُن کے مُریدوں نے گُروکل کے متعلق کامیابی دیکہکر اپنی اشرافت کو حد سے زیادہ بڑہا دیا ہے۔ اور چونکہ اس کامیابی کا باعث وہ لالہ منشی رام جی کو سمجہتے ہیں اسلئے پہلے کی نسبت اب اِس قومی جماعت نے اپنی بیہودہ جہوٹی اور گندی تحریروں کا زیادہ ترنشانہ اُنہیں کو بنایا ہے۔ ہمیں لالہ منشی رام جی کی اجازت نہیں ہے کہ ہم اِن بیہودہ تحریروں کا ذرا بہی نوٹس لیں لیکن چونکہ لالہ متہراداس جی کی درخواست معقول معلوم ہوتی ہے اور گذشتہ موقعوں کی طرح اب بہی امید نہیں ہے کہ لالہ ہنسراج اُن کے خط کو اپنے اخبار میں جگہہ دیں۔ اسلئے بامر لاچاری اس خط کو درج اخبار کیا گیا۔

(وزیرچند ایڈیٹر)

(ایڈیٹر)

اور بلدیو آریہ سنسکرت پاٹھ شالا مراد آباد و سکند
ودیارتھی وید منتروں کی دھنی لوگوں کے کانوں تک
پہونچاتے چلے جاتے تھے۔ اُن کے پیچھے ساز پر بڑی سُریلی
آواز سے گانے والی صحد پور کی بھجن منڈلی اور اُسکے
بعد نجیب آباد کی سادہ بھجن منڈلی اور اخیر میں سنبھل
کی بھجن منڈلی سنکرتن گنوں کے دلوں کو لبھاتی چلی
جاتی تھی۔ جبکہ نگر کیرتن کا جلوس سو قدم ہی آگے
بڑھا ہوگا۔ کہ ضلع علی گڑھ کی بھجن منڈلی جو شمل
سکندر آباد کی بھجن منڈلی کے کرتا لوں پر گاتی
کرتی ہے۔ اور دیگر بہت سے آریہ بھائی تین بجے کی
گاڑی میں آکر شامل ہو گئے۔ اس وقت ایک معقول
تعداد آریوں کے میلے اور ہجوم کی بازار عجیب رونق
دکھلا رہی تھی۔ علی گڑھ کی بھجن منڈلی کرتا لوں
پر اس عمدگی سے بھجن گائین کرتی تھی کہ جہاں ٹھرک
جاتی تھی شروتا لوگ آگے بڑھتے نہیں دیتے تھے
اور اس قدر ہجوم تماشائیوں کا ہو جاتا تھا کہ بازار
بھر جاتا تھا۔ ہر منڈلی کے بیچ میں ایک ایک اُپدیشک
اُپدیش کرتے ہوئے آریہ سماج کے عالمگیر اصولوں
کا مشن ماتر کو سنسرن دیتے جاتے تھے۔ اس طرح سے
نگر کیرتن بڑی آنند کے ساتھ ہوتا ہوا کہ جس نے مخالفین
کے دلوں کو ہلا دیا۔ بازار سے گذرتا ہوا جب گنج میں
پہونچا تو ایک خاص سبب سے علی گڑھ کی بھجن منڈلی
جو سب سے پیچھے تھی یہاں سے مقام فرودگاہ پر واپس
چلی آئی اور منڈلیاں جو آگے نکل گئی تھیں اور
جن کو کہ علی گڑھ کی بھجن منڈلی کی واپسی کی کچھ
اطلاع نہ تھی وے گنج ہولی ہوئیں محلہ بارہ دری
و تمباکو والہ سے گذر کر سماج مندر میں آ نکلیں۔
اور وہاں سے نگر کیرتن کرتی ہوئیں جہاں سے کہ جلوس
اوٹھایا گیا تھا پھر وہیں واپس پہونچ گئیں ٭

۲۵ دسمبر کو ۸ بجے صبح سے آریہ ستر پریس میں
لوگوں کی آمد آمد اس کثرت سے شروع ہو گئی۔ کہ
مکان مجمع ہو گیا اور آدمی پر آدمی ٹوٹ رہا تھا اول
ہون یگیہ ہوا۔ اُس کے پشچات ایک نو مسلم کا پرائشچت

کر کے اُس کو شدھ کیا گیا۔ پرائشچت کے بعد ایک مختصر
تقریر پنڈت نند کشور جی نے کر کے اس وقت کے جلسہ کو
سماپت کیا۔ تین بجے سے نیلام گاہ میں کارروائی
جلسہ شروع ہوئی۔ علی گڑھ کی بھجن منڈلی کے بھجن
شروع ہوتے ہی تمام جگہہ سامعین سے بھر گئی۔ اسکے
بعد پنڈت پریاگ دت جی نے اوپاسنا کرائی۔ اور
ازاں بعد پروگرام جلسہ کا اظہار کر کر ایک درخواست
منا لعل نو مسلم قوم کہانی ساکن مراد آباد بغرض
پرائشچت پبلک کی آگاہی و منظوری کے لئے پڑھی
گئی۔ اس کی منظوری کے بعد پنڈت نند کشور جی و
پنڈت پریاگ دت جی و پنڈت بھو منتر جی کے ویدوں
کا مہتو۔ آریہ ورت کی درگرشا۔ ہمارا منزل مقصود
کیا ہے۔ ان مضمونوں پر سلسلہ وار خوب ویاکھیان
ہوئے۔ اخیر میں اُس وقت جبکہ سکندر آباد کی بھجن
منڈلی بھی آ گئی تھی مہاشے تیج سنگھ جی نے اپنے
بھجنوں سے رہ سمہ باندھا کہ سامعین بڑی توجہہ
اور شوق سے سُنتے رہے۔ اور کسی کا دل جلسہ میں سے
اُٹھنے کو نہیں چاہتا تھا۔ لیکن چونکہ رات کے
آٹھ بج گئے تھے اسلئے مجبوراً جلسہ برخاست کیا گیا۔

۲۶ دسمبر کو آریہ ستر پریس میں شنکا سمادھان
ہوتا رہا۔ ایک مہاشے نے کچھہ پرشن کئے۔ جن کا
اُتر ماسٹر ورپنڈت تلسی رام جی سوامی نے نہایت
عمدگی سے دیا۔ کہ جن کو سنکر وہ لاجواب ہو گئے۔
اسی اثنا میں منا لعل نو مسلم کا پرائشچت کرا کر
اس کو پبلک میں پیش کیا گیا اور اُسنے معافی چاہی
اس کے بعد بلدیو آریہ سنسکرت پاٹھ شالا مراد آباد
کے ودیارتھی جیوا رام و جیون کشور کو سنسکرت
میں بہت دیر تک بغرض امتحان و تقسیم انعام
(گنگا سنان سے مکتی پر) بڑی عمدگی سے پرشن
اوتر ہوئے اور چھوٹے چھوٹے ودیارتھیوں میں
باہم پرشن اوتر ہو کر اور وید منتر سنکر انعام
تقسیم کیا گیا۔ کہ جس سے لوگوں کو پاٹھ شالا سے
خاص طور پر ہمدردی ہو گئی۔ اور سا تھوشام سندر

صاحب پریسیڈنٹ و پنڈت جوالا پرشاد جی اودھیاپک
و ماسٹر شام سندر لال صاحب بی۔ اے ایل ایل بی
سائنس ماسٹر سکرٹری کمیٹی پاٹھ شالا کا شکریہ ادا
کر کر سکندر آباد کی بھجن منڈلی نے اپنے بھجنوں سے
جلسہ کو برخاست کیا ٭ ۳ بجے شام کے پھر کارروائی
جلسہ نیلام گاہ میں شروع ہو گئی۔ اس وقت کی
حاضری کا اندازہ نہیں ہو سکتا جب بازار کی سڑک
پر سے بھی بوجہہ کثرت سامعین و تنگی جگہہ کے لوگ نہ
سُن سکے۔ تو مجبوراً واپس ہو کر چلے گئے

اول پنڈت بھو دیو جی نے پرارتھنا کرائی پھر ٹھاکر
گرور سنگھ جی شاہجہان پور کا سندھیا وشے پر
نہایت دلچسپ ویاکھیان ہوا اس کے بعد سکرٹری
نے رپورٹ سالانہ پڑھ کر سُنائی پھر پنڈت
پریاگ دت جی کا ویاکھیان گیان سے ویش اونتی
کے وشے پر زور سے ہوا۔ اس کے بعد پنڈت تلسی رام
جی سوامی کا سُکھہ دُکھہ کے کارن پر نہایت عالمانہ
لیکچر ہوا۔ ان کے بعد پنڈت نند کشور جی نے وید
پرچار فنڈ کے لئے اپیل کی۔ چنانچہ آناً فاناً میں
مبلغ الماف ۴۵ سے کچھ زیادہ چندہ ہو گیا۔
جس میں سے صرف ۵۰ روپیہ وعدہ میں رہا
باقی کل نقد۔ ان دونوں تاریخوں میں پولیس کا انتظام
اچھا رہا۔ اور کوتوال صاحب خود بھی آخری جلسہ میں
ایک گھنٹہ تک بیٹھے ہوئے بڑے شوق سے پنڈت
پریاگ دت جی کا ویاکھیان سُنتے رہے۔ اخیر میں
بعد شکریہ و بھجن جلسہ برخاست ہوا۔ اور سوا سوا
روپیہ دونوں بھجن منڈلیوں کے پردھانوں کو بطور
دستار فضیلت عام جلسہ میں نذر کیا گیا۔ ناظرین
اس سال آریہ سماج کے جلسہ میں ہم نے اُن سناتن
دھرمیوں کو بڑے شوق سے شامل ہوتے ہوئے دیکھا
کہ جو آج تک کبھی آریہ سماج کے جلسہ میں نہ آئی تھے
اور اُن کی زبان سے آریہ سماج کے حق میں قابل
اطمینان لفظ نکل رہے تھے۔ لیکن باہر سے آئے ہوئے
تخمیناً چھہ سو آریہ بھائیوں کا و بھجن منڈلی علیگڑھ

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وسکندرہ آباد کا ہجوم دیکھکر مراد آباد بہی آریہ سماج کے گورو کو مان گیا۔ اخیر میں ہم اپنے معزز بھائیوں سے بڑے ادب کے ساتھہ درخواست کرتے ہیں کہ انکو جو کچھہ تکلیف ہوئی ہو۔ اسکو معاف فرما دیں ۔

آریہ دہرم کا سیوک } کنورسین شرما۔ اوپ منتری آریہ سماج مراد آباد

جلد ضرورت ہے

ایک آریہ بھائی کے لڑکوں کو گھر میں تعلیم دینے کے لئے ایک نیک چلن استاد کی ضرورت ہے جس کی دوسری زبان سنسکرت ہو۔ انٹرینس یا مڈل تک تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ درخواستیں بنام ایڈیٹر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر آنی چاہئیں ۔

ضرورت ہے

ایک صاحب قوم کہتری پونجابی بعمر ۲۰ سالہ ملازم بعہدہ سب اوورسیری تنخواہ ۵۰ ماہوار ذات کہیڑ دانکو دلند اپنی شادی کرنی چاہتے ہیں خط وکتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے ۔ المشتہر
ہرودواری رام سب اوورسیر نہر ماڈل ٹاؤن
ملک برہما

اشتہارات

ضرورت ہے

میرے ایک دوست پونجابی کہتری عمر تخمیناً ۲۳ سال ملازم بعہدہ سب اوورسیر مشاہرہ مبلغ للعہ ماہوار کسی ایسی یوگیہ کنیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو از قوم پونجابی ہو۔ جسکی عمر ۱۳ اور ۱۶ سال کے اندر ہو مفصل حالات مجھہ سے دریافت فرماویں۔ المشتہر
دیال چند اوپ پردہان آریہ سماج سرینگر

ضرورت ہے

ایک صاحب بعہدہ سب اوورسیری بمحکمہ بارگ ماسٹری ڈاکخانہ میر گہاٹ ضلع جیلپور ملازم ہیں۔ ذات کے بنئے اگروال گوت مینتل ہیں۔ بیواہ کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت لالہ لبھو دیال امیدوار رڑکی کالج سب اوورسیر کلاس سے ہونی چاہیئے۔

بدہی وردہک بہیم یعنی دماغی طاقت بڑہانے کی دوائی۔

یہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے طیار کردہ ایک مہاتما پرش۔ کمزور دماغ والوں اور کند ذہن طلباء کیلئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے۔ جسمانی طاقت علاوہ بخشتی ہے۔ قیمت ایک پوڑیہ جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے عہ

ویریہ وردہک بہیم یعنی دہاتو پشٹ کی دوائی

پہجدداٹی جریان منی و احتلام سوزاک وغیرہ کیلئے ازحد مفید ہے۔ دیکھا ہے چالیس روز استعمال کرنے سے آئیندہ کیلئے ان بیماریوں کو جڑسے اکہاڑتی ہے۔ ایکماہ کیلئے قیمت فی پوڑیہ عہ
المشتہر سوامی برہمانند گمٹی بازار لاہور۔

تازہ خوشخبری

لیجئے گورکہی ستیارتھ پرکاش کی قیمت گھٹ گئی

اب مجلد کتاب کی قیمت عہ اور غیر مجلد عہ کر دی گئی ہے۔

سریان مہاشہ آتما رام جی

سابق منتری آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب نے ستیارتھ پرکاش مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا ایک نہایت اعلےٰ سلیس عمدہ بامحاورہ اور بے نظیر پنجابی ترجمہ بحروف گورمکہی تیار کیا ہے یہہ ترجمہ گورمکہی ٹائپ میں چھپا ہے۔ کتاب کی ضخامت ۳۵۰، بڑی تقطیع کی ہے۔ آریہ بھائیوں اور ویدک دہرم کی اشاعت چاہنے والوں کو ضرور اپنے اپنے نگر اور گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کیلئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ایک بڑا حصہ پنجاب کی آبادی کا ویدک دہرم کے امرت کو جانکر آنند لا بہہ کر سکے اور ویدک دہرم کا سر سبز پرچار ہو۔ قیمت سنہری حروف والی مجلد کتاب کی عہ اور غیر مجلد کی صرف عہ کر دی گئی ہے۔
نوٹ ۔ پچاس جلد تک کے خریدار کو ۱۰ فیصدی پچاس سے سو جلد تک کے خریدار کو ۲۰ فیصدی کمیشن دیا جاوے گا

کتاب کے ملنے کا پتہ

لاہور میں لالہ سیتا رام جی سوداگر سکرٹری انارکلی بازار لاہور
جالندہر میں مینجر ست دہرم پرچارک جالندہر شہر
کرنال میں لالہ کرتا رام جی سبہاسد آریہ سماج کرنال

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کلکتہ سے ایورویدشاستریں

سند پائے ہوئے شریمان کوی راج
پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن مشہور
ومعروف ایورویدک وشنو اوشدھالہ
امرتسر و راولپنڈی

اس اوشدھالیہ میں سب قسم کے سنئے پرانے مرض کا
خاطرخواہ علاج ایورویدشاستروں کے مطابق کیا جاتا
ہے۔ ایورویدشاستر کا طریق علاج دنیا میں سب سے
پرانا ہے۔ وہاں سب سے مفید اور اعلےٰ ثابت ہوا
ہے۔ اس طریقہ کو کچھہ مدت ہوئی۔ کہ ملک سے اٹھہ
گیا۔ ازسرنو تازہ کرنے اور اشاعت دینے اندر
رشی منیوں کی ازمودہ لاثانی دوائیوں کے
مریضوں کو شفایاب کرنے کیلئے یہہ اشدھالیہ کھولا
گیا ہے۔ اس اوشدھالیہ مہاردگ والے سینکڑوں
مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں شفا پارہے
ہیں۔ جنکی طرف سے کئی شہادتیں میرے پاس موجود
ہیں۔ اس اشدھالیہ میں شاستر کی ہدایت کے بموجب
گھرت تیلی ارشٹ مودک وغیرہ تیار ہوتے ہیں
جنمیں سے چند ایک مثال کے طور پر لکھی جا سکتی ہیں
چون پراش کا ایورویدک میں ذکر آتا ہے۔ کہ ایک
رشی جبکہ چون تھا۔ اس دوائی سے وہ نوجوان
ہو گئے تھے۔ اسلیئے اس دوائی کا نام چون پراش
ہے۔ اسوا رسائین کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں
یہہ دوائی بیماری وصحت دونوں حالت میں برتی
جاتی ہے۔ اگر باقاعدہ اس دوائی کو استعمال
کریں۔ تو کھانسی تپ دق اور سب کچھہ دور ہو
جاتا ہے۔ دل وجگر کی بیماریوں کے لیئے یہہ
ایک سریع التاثیر دوائی ہے۔ دبلے پتلے سب
لوگوں کو اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہہ
بڑی قوت و توانائی بخشتی ہے۔ رشی منیوں نے جو تعریف
اسکی کی ہے۔ وہ تجربہ سے سچ ہی ثابت ہوئی ہے
قیمت ایک ماہ کے استعمال کیلیئے .... عہ

مدھومیہ ہر قسم کے پرمیہہ یعنی ذیابیطس یا زیادہ
پیشاب آتا ہو۔ یا مثانہ میں آتی ہو۔ اسکیلیئے یہہ لاثانی
ہے۔ سینکڑے مریض اس سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ قیمت
ایک ہفتہ کے استعمال کیلیئے عہ کنک ارشٹ ہر قسم
کے دمہ کھانسی کیلیئے یہہ اکسیر ہے۔ جسکے برابر آجتک
کوئی دوائی نہیں ایجاد ہوئی۔ سینکڑے مریض
اس سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتہ کیلیئے عہ
ابہے ارشٹ بواسیر خونی یا خشک کیلیئے نہایت عمدہ
ہے۔ تلی کیلیئے عمدہ ہے۔ سینکڑوں مریضوں پر
نہایت کامیابی کیساتھہ برتی گئی ہے۔ قیمت ایک
ہفتہ کے استعمال کیلیئے ۱ر

جو مریض اس اوشدھالیہ میں آکر علاج کرائیں۔
ان سے صرف دوائی کی قیمت لیجاتی ہے۔ تنگ دستوں
کا علاج بلافیس بغیر دوائی کی قیمت لئے کیا جاتا
ہے۔ ۱ہ سب قسم کے مرض کی ادویات اس اوشدھالیہ
میں تیار رہتی ہیں۔ جو ایک درخواست کرنے پر
ویلیو پے ایبل قیمت طلب پارسل کے ذریعہ روانہ
کیجاتی ہے۔ ہر ایک دوائی کا ڈاک محصول علاوہ
قیمت کے خریدار کے ذمہ ہوگا۔ خریدار کو چاہیئے
کہ اپنا نام مقام ڈاکخانہ ضلع وغیرہ صاف
لفظوں میں خوشخط کر کے لکہیں۔ تمام خط و کتابت

بنام پنڈت سیتا رام شاستری
کوی رتن ایورویدک وشنو
اوشدھالہ امرتسر نمک منڈی ہونی چاہیئے

المشتہر

پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن۔

دماغی طاقت وحافظہ کی

ترقی کے لیئے ایک نہایت عمدہ نسخہ

میرے پاس ایک ایورویدک چکتسا طبابت ہندی
کا جو ہر ایک تجربہ جیوتی پر کاشک سرسوتی نام
بیل بوٹی کا تیار کیا ہے۔ جسکو مصری ڈاکٹر گیتو
کے دودھ میں ۳ ماشہ روز پینے سے عقل و قیاس
فہم و فراست حافظہ ذہن یادداشت زبان کی
تیزی میں اسقدر ترقی ہوتی ہے۔ کہ بیان سے
باہر ہے۔ سوائے اسکے یہہ تیل قبض کشا ضعف کی دستی
بلغم بادی کے دور کرنے میں اچھا ہے۔ مگر کچھہ تلخ
ہے۔ قیمت فی سیر صہ مگر عہ سے کم قیمت کی بوتل نہ
ملیگی۔ سوائے اسکے ہر ایک امراض کی مجرب ادویات
موجود ہیں۔ اور ان میں سے ثمر ناشک سرمہ
آنکھوں کی مرضوں کیلیئے نہایت مفید ہے ترکیب
استعمال عہ فی تولہ بند پیکٹ ہے۔ خرچ ڈاک
بذمہ خریدار ہوگا المشتہر وشوانا تھہ شرما وید گنیا دیالہ
جالندھر شہر

تھوک کے خریداروں کو رعایت

اردو ستیارتھہ پرکاش کی قیمت ایک روپیہ ہے جو صاحب
کو لاہور میں پانچ جلدیں۔ اور گراہکوں لعہ میں دس
جلدیں دینے کیلیئے تیار ہیں۔ المشتہر
گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور

ہندو ہوٹل

بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کیلیئے انتظام خوراک اور رہائش
موجود ہے۔ ریٹ مقرر ہے۔ المشتہر
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بھوشیہ پران کی پڑتال

حصہ اول اردو

مصنفہ لالہ منشی رام جی جگیاسو

پس یہہ کتاب دیکھنے دہرم شیتر سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ مصنف کی محنت کی قدر تب ہی معلوم ہو سکتی ہے جبکہ اس کتاب کو ایک دفعہ نظر انداز کیا جاوے زیادہ تعریف کرنا فضول ہے۔ خوبی اسکے پڑھنے سے خود ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ جو صاحب اس کتاب کے دیکھنے کا شوق رکھیں وہ پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ قیمت براے نام صرف ۲ رکھی گئی ہے محصول ڈاک قیمت کتاب سے علاوہ ہے

المشتہر

اسسٹنٹ منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

لالہ جی چند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نا معلوم زندگی کے حالات ۳۰ سال تک جسکا بائیبل میں بھی کچھہ پتہ نہیں ہے۔ کہ کہاں رہے۔۔	۴
عیسائیوں کے ہاتھہ سے بہائیو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۶ تک۔۔۔	۳
دکھہ کی کہتا۔۔۔۔۔۔۔	۱
ہمارے بچھڑے بہائی نمبر ۱ و نمبر ۲۔۔۔	۲
جبارج لائیبل کیس۔۔۔۔۔۔	۲
اتم سنتان پیدا کرنے کی ودھی۔۔۔	۳

یہہ سب کتابیں مطبع ست دہرم پرچارک جلندھر سے مل سکتی ہیں۔ محصول ڈاک قیمت کتابوں سے علاوہ ہے

سے دل پر بہت اچھا اور دیرپا اثر پیدا ہوتا ہے
قیمت ۱۰ محصول ڈاک ۱

المشتہر

منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

موسم سرما کی

کشمیری پٹی عمدہ ۶ سے ۸ تک مالیدہ تھان ۶ سے
ہر قسم ۸ سے ۱۰ تک چادریں
دھوسے ہر قسم ۱۲ سے ۵۰ تک دوشالہ جوڑہ ۵۰ سے
ہر قسم لوئی ۵ سے ۱۲ تک جسکو ضرورت ہو وہ
پتہ ذیل پر درخواست کریں۔
المشتہر کوڑا مل سوداگر
پشمینہ لاہور

کنیا کیلئے بر کی ضرورت

ایک سناڈہ برہمن ۱۰ سالہ کنیا کیلئے ایسے بر کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۱۵ یا ۱۸ سال کے اندر ہو۔ اور پڑھا لکھا ہو۔ صحت جسمانی عمدہ ہو۔ لڑکی دیوناگری پڑھی لکھی ہے۔ بیواہ زید وکٹ ریتی سے ہوگا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں

المشتہر

دولت رام شرما بہارگو اپدیشک آریہ سماج آگرہ

ضرورت

ہمیں ایک شریف و دست شریف خاندان قوم مہاجن کو ۲۸ سالہ تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں۔ پہلی عورت کو مرے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اب مہاجن کی ایسی بندھوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جو شریف خاندان سے نیک چلن ہو۔ اور عمر ۲۵ سال سے کم نہو۔ مزید حالات بندہ سے دریافت کریں۔

المشتہر

گوری شنکر ورج منتری آریہ سماج سرسنگھ

عروج

یہہ ایک ایسا بیش بہا ناول ہے جوکہ اردو کے علم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اسمیں حسن عشق کی داستان نہیں ہے۔ اور نہ فرضی باتیں لکھی گئی ہیں۔ بلکہ روزمرہ کے واقعات سے وہ اخلاقی مضامین نکالے گئے ہیں۔ کہ جنپر غور کرنے اور عامل ہونے سے انسان دنیا میں کامیاب اور نیک نام ہو سکتا ہے۔ تنگ دستی میں خوشی سے رہنا کسی کا بیجا شکوہ و شکایت نہ کرنا۔ شکر کیسا ہے بسر و قناعت کرنا۔ خدا پر بھروسہ رکھنا۔ ہر ایک کام دیانت داری سے کرنا۔ والدین کی دل و جان سے اطاعت و فرمانبرداری۔ تحصیل و ہنر کا شائق رہنا اپنی محنت اور بلند حوصلگی سے اپنے خاندان اور لواحقوں کو ادبار سے نکال کر عروج پر پہونچانا طرح طرح کے مشکلات کو قوی ہمت اور دانشمندی سے حل کرنا۔ خود ضبطی و انکساری سلامت روئی بردباری۔ فراخ دلی۔ کفایت شعاری۔ نیک نیتی دور اندیشی۔ راستبازی و مروت اپنے آقا کی خیر خواہی اور اپنے ماتحتوں سے سلوک عام کو فایدہ پہونچانے کی خواہش وغیرہ اوصاف حمیدہ جو اس عمدگی سے مسلسل ظاہر کئے گئے ہیں۔ جنکے پڑھنے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پانچہزار روپیہ انعام | **ممیرے کا سرمہ** | پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا۔ غبار پھولا بیٹھنی۔ سرخی ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ ہالی جالا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم ... آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی ہے اور عینک کی ہی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ عہ روپیہ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ ... روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ ... روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ... خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی سرمہ سے ہوشیار رہ کر بچنا چاہیے۔ **المشتہر** میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور ٭

تازہ سندات | **ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ٭** | تازہ سندات

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام نامی بمعہ عہدہ درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کر کے ممیرے کے سرمہ کے مفید و اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے مفصل سارٹیفکٹ درخواست کرنے پر ارسال کئے جاویں گے ٭

(۱) جناب ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ سانیگی صاحب بہادر ایم۔ بی۔ سی ایچ۔ ایم سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ۔ انگلینڈ۔

(۲) جناب کرنیل ایف۔ پیری صاحب بہادر ریاست فریدکوٹ

(۳) جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ایل۔ ایم ایس آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۴) جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ٭

(۵) جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گھوش ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور آنریری سرجن گورنر جنرل کشور ہند ٭

(۶) جناب ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ۔ (۷) جناب ڈاکٹر پنڈت بالکشن صاحب کول پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ٭

(۸) جناب ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر ریاست نیپال۔ (۹) جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفاخانہ دولت شاہ ریاست حیدرآباد دکن (۹) جناب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ نگرانگہ سرحد ملک آسام ٭ (۱۰) جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ایل۔ ایم۔ ایس ڈاکٹر حضور نواب صاحب والیئے ریاست بہاولپور ٭

(۱۱) جناب سری مہاراجہ صاحب جتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست بھگوان اودہ۔ (۱۲) جناب سری مہاراجہ صاحب والئ ریاست منڈی

(۱۳) جناب سری مہاراجہ صاحب ریاست گولیر۔ (۱۴) جناب سری مہاراجہ بہادر والیئے کشن کوٹ (۱۵) جناب خان بہادر نواب محمد حیات خان صاحب سی۔ ایس۔ سی۔ ایس۔ آئی ڈویژنل و سشن جج قسمت جالندھر شہر (۱۶) جناب سردار رہال سنگھ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ ٭ (۱۷) جناب دیوان اودھو داس صاحب بہادر ڈپٹی اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر کشور ہند ٭ (۱۸) جناب خان بہادر محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس ہزارہ ٭ (۱۹) جناب رائے بہادر سردار گوپال سنگھ کمانڈنگ افیسر ملٹری پولیس بہاول نگر ٭

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بینک میں اسی مطلب کیلئے پانچ شعبہ ۱۸۹۵ء میں جمع کیا گیا ہے

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور ٭

eGangotri

اوم

نامردی کی مجرب دوائی

نہایت ہی مفید ... دو شیشی کلاں ...

روح حیات

مجرب ادویات

اکسیر - آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو۔ آتشک کے باعث کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے۔ پھنسی بھگندر ناسور ہو درد اعصاب۔ بدہ ریح المفاصل خارش وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ... اور خورد شیشی (...)

آبحیات دافع ذیابطیس جس کا پیشاب بکثرت آتا ہو پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر دو آثار ہوں اور پیشاب میں شکر ہو جائے آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں (...)

رفیق طالبعلمان پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے ایک خوراک رفیق طالبعلمان کے پینے سے دماغ تروتازہ ہوکر کام کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں (...)

رفیق جوانان دافع جریان رقت منی و احتلام مستی انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بد احتیاطیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جوانان کے استعمال سے شکایت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی صرف (...)

ولیپنڈ یہ سوزاک قرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو۔ ولیپنڈ کے چند روز کے استعمال سے پیشاب و جلن وغیرہ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے قیمت دو شیشی خورد (...) اور شیشی کلاں (...)

صحت بخش یہ عجیب غریب دوا ہے ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور زود تاثیر ہے بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دو شیشی خورد (...)

آرام بخش ... اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں ... مرہم ...

مصفیٰ خون ... امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں (...)

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو ...

بہت جلد شکایات دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں (...)

ولاراھم دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے۔ دو شیشی ... اور مرہم تین روپیہ (...)

ولکشا دافع قبض دائمی کیلئے مفید ہے۔ دو شیشی کلاں (...)

نیا صحت دافع ... خواہ کتنے عرصہ کی پرانی کیوں نہ ہو دور ہو جاتی ہے قیمت تین شیشی کلاں (...)

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی مجرب دوا حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے ... کی دوائی ... دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی ہوگا۔ بلکہ حقیقت ... لکھنا چاہئے۔

نوٹ ... درج نہیں ہو سکے ... حسب ذیل درخواست کر کے منگا سکتے ہیں۔

المشتہر پنڈت رامچند ہومیوپیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیوپیتھک ہاسپٹل بہاولپور۔

مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپ کر شائع ہوا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Registered No: 39. ओ३म् Registered No: 39

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

قیمت ہر صورت بدپیشگی ہمراہ درخواست آنی چاہیے۔ ورنہ ... اخبار ویلیو پی ایبل ارسال ہوگا۔

ست دھرم پرچارک

جلد ... | ہفتہ وار شکر (جمعہ) کے دن جلندھر شہر (پنجاب) شایع ہوتا ہے۔ | سمت ۱۹۵۶

... ات

... یر ہدف کا علم ... وانہ کیجاتی ہیں۔ ... باغ۔ جگر۔ گردہ

مثانہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے اور پیشاب کا بار بار آنا بند ہوجاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ نہایت مفید ہے چہرہ کی رنگت اس کے استعمال سے سُرخ ہوجاتی ہے عام کمزوری (جنرل ڈیبلٹی) کو بالخاصیت مفید ہے۔ دُبلے آدمی فربہ ہوجاتے ہیں۔ سر کا چکرانا اور دل کا دھڑکنا بند ہوجاتا ہے۔ پٹھوں کی سستی اور ہر قسم کی امراض متعلقہ دماغ کے لئے اکسیر اعظم ہے بچپن اور جوانی کی بے احتیاطیوں کا مکمل علاج ہے۔ روغن مسیحا کے حاجتمندوں کے لئے اکسیر ہے جیہ اشتہ سے کم دوائی نہ بھیجی جاوے گی از ...

روغن مسیحا۔ مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہوتی ہیں۔ مجلوق و شکست آدمیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ رگ و پٹھے درست ہوجاتے ہیں۔ اور خاطر خواہ تندرستی

پیدا ہوجاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ...... (للعہ)

دوائی آتشک خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا کیوں نہ ہو اگر تالو میں سوراخ بھی ہوگیا ہو تو بغیر قے و دست و منہہ آنے کے دور ہوجاتا ہے قیمت فی خوراک ایکہفتہ ...

دوائی سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانہ کسی سبب جریان منی کا عارضہ ہوگیا ہو۔ اس کے استعمال سے دُور ہوجاتا ہے۔ فی تولہ للعہ جس شخص کو کسی سخت یا پرانی بیماری کا علاج کرانا یا مشورہ لینا ہو تو بیدک پُرانے طریق سے معالجہ کیا جاویگا۔

المشتہر

حکیم تاراچند از گجرات پنجاب

مرض دمہ کا مجرب علاج

جو صاحبان مرض دمہ میں مبتلا ہوں وے بابو جگیت رائے محلہ درگا کُنڈ شہر بنارس سے رجوع کریں۔ ان کے علاج سے ایسے ایسے مریضوں کو جنکو یہہ مرض ۲۵-۳۰ یا ۴۰ سال کا تھا یا پیدایشی خاندانی یا پشتینی تھا کامل شفا ہوئی ہے۔ اُن کے علاج سے شفایاب ہونیکے بعد پھر تا زیست دمہ نہیں

ہوتا۔ اور ادویات صرف جڑی بوٹیوں کی ہوتی ...

... انسان کے تمام کاروبار کی ...

اکسیر اعظم

مادرزاد نامردی کے سوائے۔ خواہ کسی قسم ... اور پٹھوں کی سستی و کمزوری کچھہ ہی کیوں نہ ہو مذکورہ بالا نام کی دوائی کے استعمال سے دور ہو جاتے علاوہ عالم شباب کی عیاشی یا پیرانہ سالی سے جو ضعف قوت کہ انسان کو گوشۂ مفارقت میں بٹھا دیتا ہے پیدا ... صفت بے نظیر ادویات اپنی طلسم اثر طاقت سے فی الفور زایل شدہ قوتوں کو واپس لاتی ہیں اور نشہ طبیہ وحکماً فایدہ ہوتا ہے۔ اور یہہ ایسی قوت نہیں دیتیں کہ عارضی ہو۔ بلکہ عمر بھر تک کسی دوسری دوائی کے استعمال کی ضرورت نہیں ہوگی۔ دُنیا بھر کی مقوی ادویات میں سے یہہ ایک لاجواب ادویات ہیں۔ یہاں تک تعریف کیجاوے کم ہے۔ جو لوگ دُنیا ...

کل علاجوں سے مایوس ہو چکے ہوں۔ وہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ نامردی خواہ سوزاک وآتشک جلق وغیرہ عوارضات کے باعث ہو۔ یہ سب کو ایک جیسا کامل فائدہ دیتی ہیں قیمت ۵۰ گولی .... (ﷲ)

(یاقوتی ایک شیشی .... عہ)

(قیمت ۱۰۰ گولی .... ﷲ)

(یاقوتی) ۲ شیشی .... (عہ)

یکصد گولی کے استعمال سے ہر قسم کی بیماری سو کامل صحت ہو جاتی ہے۔ زیادہ کوئی انسان نہیں کھا سکتا۔ اس کے سوائے ہر ایک قسم کی دوائی بے نظیر اور لاجواب طیار ہے۔ ضرورت پر ارسال ہو سکتی ہے۔

المشتہر

خادم الحکماء شیخ سلطان علی

حکیم جالندھر (از خان حکما راجگان کپورتھلہ) مقیم جالندھر شہر

نہ خریدوگے تو پچھتاؤگے

دُنیا میں اعلیٰ درجہ کی نفیس اور عمدہ ریگولیٹر گھڑی اوپن کیس کیلیں پن والی ۱۰ سائز ۷ جیول سنہری پُرزے قریباً مفت یعنی تے روپیہ کو دھڑا دھڑ فروخت ہو رہی ہے۔ گارنٹی پانچ سال کے علاوہ ہر قسم کا انگریزی مال خاص ولایت سے منگایا ہوا مثلاً گھڑیاں۔ کلاک۔ ٹائم پیس۔ باجے زنجیر وغیرہ بکفایت مل سکتی ہیں۔ شائقین فہرست ملاحظہ فرماویں اور اپنی قیمتی فرمائش سے نیازمند کو مرہون منت فرماویں۔ سہ چوڑہ ورسٹ گھڑی کلائی پر باندھنے کی تے روپیہ کو مل سکتی ہے۔

المشتہر
شیخ رحیم بخش وعظیم بخش گھڑی ساز ان بازار شہید جیا توپی جالندھر شہر (پنجاب)

لائبریری آریہ سماج لاہور کا نوٹس

آریہ پُرشوں کی آگاہی کیلئے مطلع کیا جاتا ہے کہ ہماری لائبریری میں چھ سو قسم کی انگریزی۔ اُردو۔ ہندی۔ سنسکرت کتب متعلقہ آریہ دھرم مصنفہ سوامی دیانند مہرشی پنڈت گورودت ودیارتھی۔ لالہ منشی رام۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر منشی جیون لال وپنڈت کرپا رام شرما۔ لالہ دیوراج ماسٹر درگا پرشاد۔ پنڈت بھیم سین شرما۔ بابو کاشی رام کھتری۔ رائے ٹھاکر دت لالہ جیون داس۔ بابو چھجو رام چیٹرجی وغیرہ آریہ صاحبان برائے فروخت موجود ہیں اور ہم حوصلہ سے کہتے ہیں کہ اس کتب خانہ کے برابر ہندوستان بھر میں اور کوئی آریہ کتب خانہ نہیں ہے اور فہرست کتب درخواست آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی آریہ صاحب اپنی بنائی کتاب کمیشن پر ہماری لائبریری میں رکھنا چاہیں تو پہلے خط و کتابت کریں اور بہو مکا ترجمہ بابو نہال سنگھ کرنال نوسی بھی برائے فروخت موجود ہے۔ قیمت عہ۔ **المشتہر**

نگاہ بیچند۔ لال لائبریرین آریہ سماج لاہور۔ وچھو والی۔

آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ

واضح ہو کہ اس کارخانہ میں پارچات ہر قسم گبرون۔ دری کھیس۔ دوتہی سوسی وغیرہ وغیرہ پارچات تیار کرائے جاتے ہیں۔ ہمدردان مُلک کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ بنظر ترقی اشاعت دیسی اشیاء اس کارخانہ سے پارچات طلب فرماکر مشتہران کو مشکور فرماویں۔ علاوہ ازیں جو صاحب بٹالہ کے اندر یا دیگر کوئی چیز طلب فرماویں گے تو وہ بھی بہم پہونچائی جاویگی۔ جو صاحب جس نمونہ کا گبرون طیار کروانا چاہیں نمونہ بھیجیں پر طیار کرا دیا جاویگا صاحبان خریداران کی درخواست آنے پر نمونہ جات گبرون بصیغہ بیرنگ روانہ کئے جاوینگے۔ ہمارے ہاں نمونہ جیسا چاہیں ہو نگے مال فقط ویلیوپے ایبل پارسل کیا جاویگا۔ **المشتہر**

جیرام داس ملہوترا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آرین کلاتھ مینوفیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بیماری سے شفا پانیکیلئے نہایت عمدہ موقع

بتیس سالہ ڈاکٹری تجربہ کے بعد

ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب پنشنر سابق ملازم حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور اپنے وسیع تجربہ جو جو ادویات مفید پائی ہیں مشتہر کی جاتی ہیں۔

جوہر عشبہ آتشک اور اس کے بدنتائج مصفی خون کی نہایت مجرب دوائی ہے اور (عہ)

سوزاک کی مجرب دوائی چند ہی خوراک سے سوزش جلن پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے (عہ)

نروائن ٹانک پلز۔ ضعف دماغ ضعف معدہ جریان منی وغیرہ کی مجرب دوائی۔ اور درد سر کے لیے نہایت ہی اکسیر ہے۔ پانچ منٹ میں درد سر رفع ہو جاتا ہے۔ قیمت .... (عہ)

بواسیر کی مجرب دوائی۔ چند ہی خوراک سے خون بند ہو جاتا ہے .... (عہ)

طحال کی مجرب دوائی .... (ﷲ)

ذیابیطس کی مجرب گولیاں ...... (ﷲ)

ضعف جگر کی مجرب دوائی ...... (ﷲ)

وجع المفاصل کی مجرب دوائی ... (ﷲ)

نامردی کی بے نظیر اور مجرب دوائی (ﷲ)

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ہر ایک بیماری کی مجرب انگریزی ادویات موجود ہیں جو براہ راست ولایت سے منگائی جاتی ہیں۔ بہت کفایت سے مل سکتی ہیں۔ پتہ ذیل پر درخواست کرنی چاہیئے۔

المشتہر

پنڈت رام ناتھ میڈیکل پریکٹیشنر ومہتمم کارخانہ زمرد آیورویدک ہال وسپتال جالندھر شہر

جلد ۱۱ | مطبوعہ ۲۲ ماگھ سمت ۱۹۵۶ بکرمی مطابق ۲ فروری سنہ ۱۹۰۰ء جالندھر شہر | نمبر ۴۳

سنسار کی گتی

مہاتما بدھ کی کرامات

رسالہ مہابودھی کالکتہ سے جو انگریزی میں ماہوار شایع ہوتا ہے۔ مہاتما بدھ کی عجیب وغریب کرامات کو سلسلہ وار شایع کرنا شروع کیا ہے۔ ہم بلاشک کہہ سکتے ہیں کہ اُن کے پیرو کاروں نے جو کرامات مہاتما بدھ کی ذات سے منسوب کرنی چاہی ہیں وہ ہرگز کبھی اُن کی ذات سے ظہور میں نہیں آئیں۔ اور نہ کبھی ویسی باتیں عمل میں آسکتی ہیں۔ بہت سی کراماتیں جو مہابودھی رسالہ نے ظاہر کی ہیں۔ بھان متی کے تماشوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ مثلاً گھڑی آدہ گھڑی کے اندر آم کی سوکھی گٹھلی سے آم کا سایہ دار درخت پیدا کر دینا اور اُسے پھل پھول سے لاد دینا۔ اور اس معجزہ کے ذریعہ لوگوں کو اپنا معتقد بنانا وغیرہ وغیرہ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کے رسالہ میں لکھا ہے کہ برہم لوگ کے دیوتوں کے (جو آسمان پر رہتے ہیں) مہاتما بدھ معلم تھے جب کبھی کسی آسمانی دیوتا کے دل میں خیال گزرتا تھا تو فی الفور مہاتما بدھ کو معلوم ہو جاتا تھا۔ (گویا وہ سب کے انترجامی تھے۔) اور وہ اُس کی خبر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک آسمانی دیوتا کے دل میں یہہ خیال گزرا کہ جس جگہہ میں رہتا ہوں وہاں کوئی برہمن یا اور ذات کا آدمی نہیں آسکتا۔ یہہ شیخی کی بات جو اس کے دل میں پیدا ہوئی۔ مہاتما بدھ کو اُسیوقت معلوم ہو گئی۔ اور وہ معہ اپنے شاگردوں کے برہم لوک میں جا پہونچے اور وہاں جاکر اُس دیوتا سے بہت اونچی جگہہ پہ بیٹھ گئے۔ یہہ معجزہ دکھا کر بدھ پھر زمین پر واپس آ گئے اور آسمانی دیوتا اپنی حرکت پہ نادم اور خجالت زدہ ہوا۔

استخوان پرستی

دیگر ممالک کی طرح حال میں چند اصحاب اس ملک میں ایسے وارد ہوئے ہیں۔ جن کا یہہ دعویٰ ہے کہ ہم تمام جہان میں بدھ مت پھیلا کر ہر قسم کی جہالت کو دور کرنا چاہتے ہیں مگر دراصل وہ اپنے اعمال سے جہالت کو زنجیروں میں باندھ کر اسی ملک میں مقید رکھنا چاہتے ہیں ہم کئی مرتبہ یہہ ظاہر کر چکے ہیں کہ بدھ مت میں چونکہ چند ویدک صداقتیں موجود تھیں اس لئے وہ ایسے زمانہ میں جبکہ بیہودگیاں اور رہبری زور پر تھی چمک گیا۔ جب اُس کا مقابلہ زیادہ ویدک صداقتوں سے ہوا وہ ماند ہو گیا۔ اور اب تک ایسے ملکوں میں پایا جاتا ہے جہاں ویدک صداقتوں کی اشاعت کا اسوقت کچھہ بندوبست نہیں ہوا ہے۔ کچھہ عرصہ ہوا ایک صاحب بہادر نے نیپال کی ترائی میں یہہ پتہ لگایا کہ ایک جگہہ مہاتما بدھ کے استخوان مدفون ہیں۔ اس خبر کے مشہور ہوتے ہی دور دور سے بدھ مت کے سادھو اور بہت ہزاروں روپئے خرچ کرکے زیارت کے لئے آنے لگے۔ وہ جگہہ ایک تیرتھہ بن گئی۔ مگر گورنمنٹ ہند نے آخر یہہ فیصلہ کیا کہ شاہ سیام کو یہہ استخوان دیدئے جاویں۔ بشرطیکہ وہ تھوڑے تھوڑے استخوان برہما اور لنکا کے بدھ والوں کو دیدیں۔ شاہ سیام نے گورنمنٹ ہند کا اس بیبہا عطیہ کیلئے کمال شکریہ ادا کیا۔ اور یہ شرط کو منظور کرکے اپنے ملک کے بڑے بڑے بدھ بھکت استخوان لانے کیلئے بھیجے۔ یہہ استخوان وہ بہت ایک سونے کے قیمتی صندوقچہ میں جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے نہایت تعظیم وتکریم کے ساتھہ لے گئے۔ اور جگہہ جگہہ اُن کی پرستش ہوئی۔ اب بدھ مت کے پیشواؤں نے یہہ رائے دی ہے۔ کہ تھوڑے سے استخوان لیکر پھر وہیں دفن کردیئے جاویں جہاں سے کہ وہ نکالے گئے تھے۔ اور اُن استخوان پہ ایک عالیشان مندر بنوا دیا جاوے۔ یہہ استخوان پرستی بدھ مت والوں کی لیاقت اور مذہبی فضیلت کا بدیہی ثبوت ہے۔ شاید اسی قسم کی باتیں دیکھکر کلچرڈ ہندو یہہ چاہتے ہیں کہ مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی بھی اُنکی وصیت اور اُن کے دھرم کے خلاف سمادھی بن جاوے۔

"دی خالصہ" لاہور اور اس کا عذر

ریواڑی ضلع گوڑگانوں کے پادری ٹی ولیمس کی سب بیانی کو جو اُنہوں نے وید آدی ستشاستروں کے متعلق کی ہے "دی خالصہ" لاہور نے از سرِ نو پمفلٹ عیسائیوں کے پرچوں سے نقل کرنا شروع کیا ہے۔ اصل مدعا اُس کا یہہ ہے کہ ویدوں کی توہین ہو اور بالخصوص ...

کامیاب نہیں ہو سکا۔ وجہ یہہ ہے کہ ویدوں کی توہین کرنا اپنی جہالت کا ثبوت پیش کرنا ہے۔ آریہ پُرش گنواروں کی بیہودہ باتوں سے ناخوش نہیں ہو سکتے خواہ وہ حد سے زیادہ لغو حرکات کے مرتکب ہوں۔ حال میں "دی خالصہ" نے پادری ولیمس کی پوچ تحریروں کو جن کا کئی مرتبہ دندان شکن جواب دیا جا چکا ہے۔ شایع کرنے کے بارہ میں یہہ عذر اٹھایا ہے کہ اس طریق سے لوگوں میں تحقیقات کا مادہ پیدا ہو گا۔ اور وہ ویدوں کی اصلیت سے بخوبی واقف ہو سکیں گے۔ گویا وید نہ ہوئے گنواروں کی بولیاں ہو گئیں جنہیں ذرہ سی توجہ کرنے پہ ہر کس وناکس سمجھہ سکتا ہے وہ وید جنکا بغیر انگ اور اپانگ جاننے کے بطور خود ارتھہ کرنا ناممکن ہے۔ اُنہیں پادری ولیمس کی لغو تحریریں پڑھ کر عام لوگ سمجھہ سکیں گے۔ یا میکس مولر صاحب کی انگریزی کتابوں کی مدد سے ویدوں پر رائے قایم کر سکیں گے۔ کیا عذر ہے۔ اگر "دی خالصہ" کو لوگوں میں تحقیقات کا شوق پیدا کرانا ہی مقصود ہے تو بہتر یہہ ہے۔ کہ سب سے پہلے گرنتھہ صاحب کی بابت کچھہ سمجھا دے۔ ڈاکٹر

ٹرمپ صاحب کی رائے کو جو اُنہوں نے گرنتھ صاحب کے ترجمہ کرنے کے ضمن میں دی ہے اپنے پرچہ میں سلسلہ وار چھاپنا شروع کرے۔ پھر لوگوں کو گرنتھ صاحب کی ماہیت اور ڈاکٹر ٹرمپ کی رائے کے موازنہ کرنے کا آسانی تمام موقعہ مل جاویگا۔ چونکہ گرنتھ صاحب کے بانیوں کے سمجھنے کے لئے کسی علمی لیاقت کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے ہر کہ ومہ بطور خود رائے قایم کر سکیگا۔

یوروپ اور طریق شادی۔

یوروپ جس کی اندھا دھند تقلید پر اکثر سطح پرست لوگ مٹے ہوئے ہیں۔ اپنی خرابیاں اور اپنے نقصوں کو آپ ظاہر کر رہا ہے۔ یوروپ نے اگر اس زمانہ میں فضیلت حاصل کی ہے تو محض اس وجہ سے کہ اُس نے کئی ویدک صداقتوں کی عملی پیروی کی ہے۔ مگر جن جن ویدک صداقتوں سے منہ موڑا ہے یا نہیں لاعلمی کی وجہ سے توڑا ہے اُس کی سزا بھی وہ بُری طرح سے بھگت رہا ہے۔ شراب نوشی گوشت خوری وعیش وعشرت کی افراط تفریط نے ہزاروں لاکھوں لوگوں کو خانماں برباد اور وحشی بنا رکھا ہے۔ دھرم صرف گرجوں کی عمارتوں کا نام رہ گیا ہے۔ یا اُن بھولے بھالے لوگوں میں کچھ اُسکے آثار پائے جاتے ہیں۔ جو بیرونجات میں رہتے ہیں ہمارے مُلک میں بعض اصحاب یہہ خیال کرتے ہیں کہ یوروپ میں جو شادی کا طریق مروج ہے وہ اچھا ہے۔ مگر وہ دراصل گندہ ہو گیا ہے۔ ولایت کا ایک تازہ اخبار رقمطراز ہے کہ یوروپ میں لوگ بغیر سوچے سمجھے شادیاں کرلیتے ہیں۔ حالانکہ وہ ابھی گرہست آشرم میں داخل ہونے کے بالکل قابل نہیں ہوتے۔ نتیجہ یہہ ہوتا ہے۔ کہ والدین کی صحت تھوڑے سے ہی عرصہ میں ستیاناش [illegible] بچے [illegible] پیدا ہوتے [illegible] کنبہ کا بار پڑجاتا [illegible] وہ مشکل سے برداشت کرسکتا ہے۔

بچوں کو تمام ضروریات کے سامان جیسے کہ چاہئے میسر نہیں آتے اور وہ رفتہ رفتہ مختلف امراض میں مبتلا ہو کر یا تو ضایع ہو جاتے ہیں۔ یا دایم المریض بنے رہتے ہیں۔ اُن سے کسی قسم کی بہادری کا کام ظہور میں نہیں آتا۔ اور نہ وہ علم و ہنر میں کمالیت پیدا کر سکتے ہیں۔ اور نہ پوری محنت مشقت کر سکتے ہیں۔ والدین دات دن کے تفکرات خانہ داری وعیالداری کے سبب قبل از وقت ضعیف و ناتواں ہو جاتے ہیں۔ اور بقیہ عمر ان کی دقت اور پریشانی میں گذرتی ہے۔ ہماری رائے میں یہہ ساری خرابیاں برہمچریہ آشرم کی ٹھیک ٹھیک پابندی نہ کرنے کی وجہ سے عاید ہوتی ہیں۔ اگر اہل یوروپ برہمچریہ آشرم کی ماہیت کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ تو وہ بہت جلد شادمان اور خورسند ہو سکتے ہیں ۔

آریہ سماجوں کے سالانہ جلسے

آریہ سماج آگرہ	۲۶ ر ۲۷ ر ۲۸ رفروری سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج چھپنا	۱۶ ر ۱۷ ر ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء
ڈیرہ اسمٰعیل خاں آریہ سماج	۱۵ ر ۱۶ ر ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء
آریہ سماج کرنال	۳ ر ۴ رفروری سنہ ۱۹۰۰ء
نجیب آباد ضلع بجنور	۳ ر ۴ رفروری ء

آریہ مسافر میگزین

ماہواری رسالہ
حسب الحکم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

یہہ رسالہ قابل دید ہے۔ خوبی اس کے مضامین پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ قیمت سالانہ ۲ ہے۔ درخواستیں بنام مینیجر ایڈیٹر جلندھر شہر آنی چاہئیں ۔

تحفہ سال نو
ارتھات
آریہ جنتری سنہ ۱۹۰۰ء

جس کا بہت دنوں سے انتظار رہا چھپ کر طیار ہو گئی ہے۔ بہت خوشخط اور بڑی تقطیع کے ۱۵۰ صفحہ پر چھپی ہے۔ مضامین بالکل نئے۔ دلچسپ اور مفید ہیں۔ آریہ سماج کے متعلق جملہ حالات کے علاوہ اکثر سماجوں کے پردھان اور منتری کے نام بھی درج کئے گئے ہیں۔ اگر اس کو آریہ سماج کے کام کی تواریخ کہا جاوے تو بجا ہے۔ خوبی دیکھنے پر ہی منحصر ہے۔ آریہ سماجوں کے حالات اور انکا کام معلوم کرنے کے لئے ہر ایک آریہ سماج بلکہ ہر ایک آریہ پرش کو اس کی ایک ایک جلد ضرور خرید لینی چاہئے۔ قیمت صرف ۵ محصولڈاک ار۔ کمیشن ۱۰ جلد سے پچیس تک ۵ روپیہ فیصدی پچیس سے پچاس تک ۵ روپیہ اور پچاس سے زیادہ کیلئے ۱۰ روپیہ فیصدی مقرر ہے۔ یہہ کتاب علاوہ کمترین کے حسب ذیل مقامات سے بھی مل سکتی ہے۔

(۱) مینجر ست دھرم پرچارک جلندھر شہر ۔
(۲) لائبریرین آریہ سماج لاہور وچھووالی۔
(۳) لائبریرین آریہ پرتی ندھی سبھا پشچم اتر و اودھ بمقام مراد آباد۔
(۴) لالہ بہاری لال آریہ کتب فروش جلندھر شہر
(۵) پنڈت بابو رام شرما آریہ کتب فروش اٹاوہ

المشتہر
منوہری لال منتری آریہ سماج
(کرنال)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دہرم اُپدیش

جب کبھی کوئی دوسرے مت کا پیرو کسی آریہ کے نیم
وروودھ چلنے کی ہم سے شکایت کرتا ہے تو ہم عذر کرتے
ہیں کہ ہر فرقہ اور مذہب میں ایسے آدمی موجود ہیں جو
اُس مذہب اور فرقہ کے نیموں کے برخلاف چلتے ہیں لیکن
اُس فعل سے اُس مذہب کی تعلیم پر کوئی دوش نہیں
آسکتا۔ بیشک کسی خاص شخص کی آتمک حالت کے
لحاظ سے آریہ سماج کے نیم درشٹ نہیں ہو سکتے۔ لیکن
بڑا نازک سوال ایسے موقعہ پر یہہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا
نیم وروودھ چلنے والا انسان آریہ سماج کا ممبر رہ سکتا
یا سبھاسد رہ سکتا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس سوال
کا اپنی سمجھ کے انوسار جواب دیویں۔ یہہ جتلا دینا بھی نامناسب
نہ ہوگا۔ کہ ہماری آج کی تحریر کو اکثر پرتشٹھت آریہ
سبھاسد دویش کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اگر زیادہ
نہیں تو ناعاقبت اندیشی کا دوش ہم پر ضرور لگاویں
گے۔ لیکن ہم اپنے معزز آریہ بھائیوں کو یقین دلاتے
ہیں کہ ہم نے اس سوال پر کسی ودویش یا مت پرتشٹھا
کے خیال سے بحث شروع نہیں کی۔ اور نہ کسی دفعتاً
جوش پیدا ہونے کی وجہہ سے۔ یہہ سوال پبلک کے روبرو
لایا گیا۔ اس وقت ہم آریہ دہرم کی حالت ابھی
نازک دیکھتے ہیں۔ کہ اپنے ممبروں کی خودغرضی کے نتیجے
کو ناظرین کے روبرو پیش کرنے سے نہیں رک سکتے۔
جب ہم اُن آٹھ نیموں کیطرف نگاہ ڈالتے ہیں جو آریہ
سماج کی بنیاد ڈالنے کے وقت بنائے گئے تھے۔ اور
جنپر سری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے اچھا
غور کیا تھا۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو سماج کے
مقاصد کے برخلاف کارروائی کرے وہ آریہ سماج
سے علیحدہ کئے جانے کے قابل ہے۔ پانچویں نیم کا لفظ
بلفظ ہم اس معاملہ کی زیادہ صفائی کے لئے درج
کرتے ہیں۔ "جو آریہ سماج کے اُدیش (مقاصد) کے

وروودھ کام کریگا وہ نہ تو آریہ اور نہ آریہ سبھاسد
گنا جاویگا۔" آپ نیم نیم کا حوالہ دینے سے ہماری یہہ
مراد نہیں کہ ہم بلا دلیل اور پرمان کے ہم سری سوامی
جی کی تحریر کو مان لیویں۔ ہمارا یہہ بھی منشا نہیں
کہ سوامی کرشنا آپ نیم ہمارے لئے الہام کا حکم رکھتے
ہیں۔ لیکن جس حالت میں کہ ایک سوسائیٹی کیلئے
خاص قواعد بنائے گئے ہوں اور اُس سوسائیٹی
نے انہیں ترمیم نہ کیا ہو۔ تو ہر صورت اُن قواعد
کی پابندی اُس سوسائیٹی کے ممبروں پر لازمی
ہے۔ سبھا یا سوسائیٹیوں کے عام اصول کے مطابق
بھی وہی شخص کسی سوسائیٹی کا ممبر رہ سکتا ہے
جو اُس کے قواعد کی پوری پوری تعمیل کرے۔ کیا
شک ہے کہ جب ایک انسان اپنے قول کے برخلاف عمل
کر رہا ہے تو وہ اُس سوسائیٹی کو کمزور اور بدنام
کر رہا ہے جس کا کہ وہ ممبر ہے۔ جب عام مجلسی اور
علمی سوسائیٹیوں کا یہہ حال ہے۔ تو اُس سماج
میں جو سچے دہرم کے پھیلانے کا دعوے کرے کہاں تک
اس قاعدے کا مضبوطی سے برتاؤ نہ ہونا چاہئے۔ آریہ
سماج میں جو شخص داخل ہوتا ہے اُس کا فرض ہے
کہ سماج کے دسوں اصولوں کے ٹھیک مطابق چلے اور
اُن نیموں میں جس کتاب کو ایشوریہ گیان مانا ہے۔
اُس کے احکام کے مطابق ٹھیک عمل کرے۔ کیونکہ اُس نے
سماج میں داخل ہوتے ہی اس امر کا بیڑا اُٹھایا ہے
کہ وہ اودیا کا ناش اور ودیا کا پرکاش کرے گا۔
وے لوگ جو آریہ سماج میں داخل ہوتے ہیں اُنکے لئے
صرف یہی کافی نہیں ہے کہ زبان سے عوام میں ستیہ
کا اُپدیش کریں۔ وہ یہہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم پبلک
میں مطابق سماج کے نیموں کے پرچار کریں گے۔
ہماری نج کی زندگی سے تمہیں کیا مطلب؟ ہماری
رائے میں اُن کی نج کی زندگی کوئی جدا نہیں ہو سکتی۔
جس حالت میں کہ وے اپنا سروسیہ اپنے بھائیوں
کی بہتری کے لئے نیوچھاور کر چکے ہیں۔ وہ عام جاہل
لیڈروں کی طرح جواب نہیں دے سکتے۔ اُن کو یاد رکھنا

چاہئے۔ کہ سالانہ جلسے میں پالن کرتے ہیں وے سوتنتر
(خود مختار) نہیں ہیں۔ ہر آریہ کی زندگی ایک نمونہ ہونا
چاہئے۔ کیونکہ ہر ایک آریہ نے منش جاتی کے اُدھار کا بیڑا
اُٹھایا ہے۔ وہی لوگ جو آریہ سماج کے ممبر ہو کر پھر اُس سماج
کے نیموں کے برخلاف چلتے ہیں۔ اُن اشخاص کی نسبت
زیادہ تر ناپاکی اور مصیبت کو پھیلاتے ہیں جو گو گناہوں
سے مبرا نہیں تاہم آریہ سماج میں داخل نہیں ہیں ہم
بڑے حیران ہوتے ہیں جب بعض آریہ سماج کے ممبروں
کو یہہ ظاہر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کہ جو شخص آریہ سماج
کے مقاصد سے ہمدردی رکھتا ہو۔ اُسکو فوراً فارم
بھروا کر سماج کا ممبر بنا لینا چاہئے۔ بلا لحاظ اس امر کے
کہ وہ آریہ سماج کے کل نیموں کے پالن کرنیکی شکتی
رکھتا ہے یا نہیں۔ رفتہ رفتہ خود سدھر جاویگا۔ ہم
پوچھتے ہیں کہ کیا وہ بجائے رفتہ رفتہ سدھرنے کے
اپنی ناجائز حرکتوں سے سماج کو نقصان نہیں پہونچا
سکتا۔ ایسا ممکن ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بعض
موقعہ ایسی ناعاقبت اندیشی کا یہہ نتیجہ ہوا ہے کہ وہ
آدمی جو قبل ممبر ہونے کے سماج میں ہر طرح کی مدد
دیتا تھا ممبر ہو کر سماج میں آنا ہی ترک کر دیتا ہے
وہ یہہ صاف ظاہر ہے۔ جب وا ک اور کرتو ایک نہیں جب
اپنا ضمیر ہر وقت نفریں ہے۔ جب اندر والا لعنت
کرتا ہے کہ او ہے دُشٹ جس سبھا کے اصول پوری طور
سے تو گرہن نہیں کر سکتا تھا تو اس کا ممبر کیوں ہوا؟
اُس وقت انسان جیسا پشیمان ہوتا ہے۔ اُس کا
حال وہی جانتا ہے جس کے ساتھ ایسے حالات گزر
چکے ہوں۔ ہماری رائے میں وہ ممبر آریہ سماج کا
جو نیموں کے برخلاف چلتا ہے فوراً سماج سے علیحدہ
کیا جانا چاہئے۔ پس پیارے آریہ بھائیو! تم زیادہ
جماعت سے طاقتور نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ زیادہ تعداد
بعض وقت کشتی کو ڈبو دیا کرتی ہے۔ بلکہ عمدہ اوصاف
والے جانثاروں کا سہارا لیکر ہی سنسار کو پاپوں
سے پیدہ کرنے میں سپھل ہو سکتے ہو۔ اس طرح تمہارا یہہ
عذر سراسر غلط ہے کہ نیم وروودھ چلنے والے آریہ سبھاسد

دہرم اُپدیش ۰ [illegible]

ایڈیٹوریل نوٹس

گوروکل کے مخالفوں کی قابل رحم حالت

ہم گذشتہ ہفتہ کے پرچارک میں لکھہ چکے ہیں کہ ان دنوں گوروکل بھکشا منڈلی لاہور میں براجمان ہے۔ اور گرمجوشی سے اپنا کام کر رہی ہے۔ یوں تو کئی جگہہ گوروکل کے مخالفوں نے مہا گیہنا بھت مخالفت کی ہے۔ مگر لاہور میں جہاں کہ گوروکل کے شتروؤں کا گڑھ ہے۔ مخالفت اس درجہ خوفناک حالت کو پہنچ گئی ہے کہ جس نے انسان کی ہیہانی گتی کا نظارہ دیکھنا ہو وہ وہاں دیکھہ سکتا ہے۔ افترا پردازی اور تہمتیں تراشتے تراشتے جب گوروکل کے شترو اشکت ہو گئے اور کچھہ حاصل نہ ہوا بیحد نراش ہوگئے۔ تو اب اُنہوں نے یہہ رطیرہ اختیار کیا ہے کہ دہرماتما اور آریہ پرشوں کو نام لیکر کوسنا اور اُن پر ازسرتا پا بخود اور بے بنیاد الزام لگانے شروع کر دئے ہیں۔ اس جرات کی اصل وجہہ یہہ ہے کہ وہ دل میں جانتے ہیں کہ اُن لوگوں کا دہرم بھاؤ کبھی یہہ گوارا نہیں کرے گا۔ کہ ہمیں راج ڈنڈ دلوائیں اور ہم اپنی کذب بیانی اور دہوکہ دہی سے تھوڑے دن تو غل مچا سکیں گے۔ دہرم سمبندہی کاموں میں پرماتما خود سہایتا دیا کرتے ہیں۔ اور دہرماتما پُرش اپنی جگہہ سے ذرہ بھی چلایمان نہیں ہوتے۔ ویدہرم سنگرام میں انت کو ہمیشہ اُستر نیچا دیکھتے ہیں۔ اسلئے ہمیں پورن آشا ہے کہ اس مخالفت کا انجام میں نتیجہ بہت آنند دایک ہوگا۔ اور جن لوگوں نے شتروؤں کو آگے کرکے آپ چھپے ہوئے کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں وہ اپنی ناشائستہ حرکات پر نادم اور سخت شرمسار ہوں گے ❖

پنڈت بھیم سین جی

آخر وہی بات نکلی۔ جیسا کہ ہمارا انومان تھا ہم ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ پنڈت بھیم سین جی نے جو کچھہ الوچیت کارروائی یگیہ میں کی ہے وہ کسی وشیش نمت سے کی معلوم ہوتی ہے۔ جس کے پرگٹ کرنے میں آنکو سنکوچ ہے ورنہ کب ممکن تھا کہ پنڈت بھیم سین جی جیسا ودوان اس پرکار تا لسٹو پاکرکے بچہا چیڑا نے کا یتن کرتا۔ ہمارے پاس جو پنڈت جی کی وستخطی بندش پتر پہونچا ہے اُس سے ہمارے کتھن کی صاف طور پر پشٹی ہوتی ہے۔ یہہ پتر پنڈت جی نے منتری آریہ سماج صدر دہلی کو لکھہ کر دیا ہے جو کہ ہم بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

> "میں یگیہ میں بھی ہنسا کو اچھا نہیں مانتا اور یگیہ میں ہنسا کی نقل بھی اچھی نہیں مانتا اسلئے نہ ایسا کام کبھی کیا۔ اور آگے بھی نہ کرنا کرانا چاہتا ہوں اور مانس کھانیکو بھی پاپ سمجھتا ہوں"

یہہ تو کسی آریہ پُرش کا بھی نہ خیال تھا اور نہ ہے۔ کہ پنڈت جی یگیہ میں ہنسا کو اچھا مانتے ہیں۔ کیونکہ اب تک اُن کے جسقدر لیکھہ نکل چکے ہیں اُن میں وہ ہنسا کا سروتھا نشیدہ کر چکے ہیں۔ اور یہ مانوں اور کیتیوں دوارا مانس کھانا بھی وید ورودہ ثابت کر چکے ہیں۔ تا تو تب ہوئی جبکہ اُنہوں نے خود اپنے لیکھہ میں پشٹو اولیو والا پنڈ بنا کر اُس کا ہون کرنا سویکار کیا۔ اور اُس کو ویدک کریا قرار دیا۔ آشچریہ کہ جو پتر پنڈت جی نے آریہ ورت میں مُدرت کرایا اُس پر تو سپشٹ میں ایسا کرنا سویکار کیا۔ پرنتو اس پتر میں صاف انکار کرتے ہیں۔ یہہ معمہ ہماری سمجھہ میں نہیں آیا۔ کیا پشو کے اولیو والا پنڈ بنانا اور پھر اُس کی بلی دینا ہنسا کی نقل نہیں ہے؟ ہم آشا کرتے ہیں کہ پنڈت جی جلد اپنی پوزیشن کو اپنے صاف لفظوں میں پرکاشت کریں گے۔ کہ جس سے کسی کو کوئی شنکا کرنے کی گنجائش نہ رہے۔

اُن کی اِس پرکار کی بہل باتوں سے لوگ کچھہ کا کچھہ نتیجہ نکال رہے ہیں۔ اور مانس پرچارک اُن پر من مانے کلنک لگا رہے ہیں ❖

شرمیتی آریہ پرتی مذہبی سبھا پنجاب دھیان دے

اس وقت ہم دیکھہ رہے ہیں کہ شرمیتی آریہ پرتی مذہبی سبھا پنجاب کی ذمہ واریاں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ اور آریہ سماجوں کی طرف سے بھی اُسپر کئی پرکار کا واجبی بار ڈالا جا رہا ہے۔ ایسے سمیہ میں ہم شرمیتی آریہ پرتی مذہبی سبھا کے ادہیکاریوں سے ویئے پوروک نویدن کرتے ہیں کہ وہ اپنی توجہہ کا بڑا حصہ اس سمیہ پنجاب دیش کے اپنے علاقوں کی جانب دیں۔ جہاں ویدک دہرم کے پرچار کی بڑی بھاری اوشکتا انوبھو ہو رہی ہے۔ یہہ علاقہ اُپدیشکاریوں سے ویدک دہرم پرچار سے شونیہ ہو رہے ہیں۔ اگر ان میں جا بجا سماجیں تھاپت ہو جاویں۔ اور اچھی طرح کام ہونے لگے تو پورن آشا ہے کہ شرمیتی کو ہر طرح کی سہایتا ملے گی۔ ہم مختصر طور پر اُن علاقوں کے نام لکھتے ہیں جن میں فی الفور کام جاری ہو جانا چاہئے۔ وہ یہہ ہیں: جہلم۔ کوہاٹ۔ ہزارہ۔ گورداسپور۔ کانگڑہ۔ ہوشیارپور۔ فیروزپور۔ حصار۔ رہتک وغیرہ وغیرہ ❖

ڈیرہ اسمعیلخان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

ایام ہولی بتاریخ ۱۵ اور ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔ اور نگر کیرتن ۱۴ مارچ کی شام کو ہوگا سب سجن پُرشوں سے نویدن ہے کہ ضرور تشریف لاکر جلسہ مذکور کو رونق بخشیں ❖

ست دھرم پرچارک

پربھو! تم انہیں سمتی دو

۲۶ اگست ۱۹۱۰ء سے آریہ سماجوں میں پھوٹ پیدا کرنا ہوا اگورروکل کے لئے دھن اکٹھا کرنے کا کام کر رہا ہوں۔ اس عرصہ میں پیچھے سوائے پرچارک اور آریہ پتر کے دیگر اخبارات کے دیکھنے کا بہت کم اتفاق رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے بعض کرسمدھاؤں نے اس عرصہ میں میری نسبت کئی ایک غلط بیانیاں کی ہونگی جن کا مجھکو علم تک نہیں ہوا۔ مفصلات سے میں تقریباً سترہ ہزار روپیوں سے زیادہ اکٹھا کر لایا تھا۔ اور لاہور میں کام شروع کر دیا تھا۔ کہ میرے پرانے مہربانوں (لالہ ہنسراج صاحب بی۔ اے اور لالہ لاجپت رائے صاحب پلیڈر) کی طرف سے حسب عادت چوٹیں شروع ہو گئیں۔ لالہ ہنسراج اور لالہ لاجپت رائے کے دفتر میں لکھوایا گیا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا دس ہزار روپیہ معرض خطر میں ہے۔ اُس کا حصول نہیں ہوا۔ کیونکہ عہدہ دار سے جواب طلب ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور خفیہ طور پر لوگوں میں یہ مشہور کیا گیا۔ کہ عہدہ دار سے مراد اُن کی مجھ سے ہے۔ دوسرے پرچہ میں کسیقدر زیادہ واضح طور پر لکھا گیا۔ لیکن جب کہ میرے پانچ لیکچروں کی کامیابی کے اشتہار ہو چکے اور روپیہ بھی معقول جمع ہونے لگ گیا تو جوش مخالفت اور بھی زیادہ بڑھ گیا۔ اور آخر کار یہ لکھوایا گیا کہ منشی رام نے سبھا کی منظوری کے بغیر اپنے ذاتی خرچ کے لئے دس ہزار روپیہ قرض لے لیا ہے وغیرہ وغیرہ

ست دھرم پرچارک کے ناظرین کو معلوم ہے کہ کچھ مدت سے میں نے کلچرڈ غلط بیانیوں اور بیہودہ شخصی

حملوں کا نوٹس لینا بالکل بند کر دیا ہے اور لالہ ہنسراج وغیرہ کی اس آخری حرکت کا بھی نوٹس لینا میرے لئے کچھ ضروری نہ تھا کیونکہ جو سجن پرُش کہ میرے آچرنوں سے بخوبی واقف ہیں۔ اُن کے دلوں میں اس قسم کی تحریریں ہرگز کسی قسم کا وسوسہ پیدا نہیں کر سکتیں لیکن جب میں دیکھتا ہوں کہ اپنی خفیہ کوششوں سے ناواقف اور بے خبر پبلک کو بھی یہ لوگ کچھ عرصہ کیلئے دھوکہ میں ڈال سکتے ہیں تو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آریہ پبلک کو خصوصاً اور عام پبلک کو عموماً ایک مرتبہ پھر ان صاحبان کے ہتھکنڈوں سے واقف کر دوں آریہ بھائی سب ہی جانتے ہیں کہ کلچرڈ دُنیا میں جو چالیں آج کل چل رہی ہیں اور جو خیالات کہ کلچرڈ کیمپ کی طرف سے پھیلائے جاتے ہیں اُن سب کے محرک جو تھا پہلے سولراج صاحب ایم۔ اے ہوا کرتے تھے۔ چونکہ مہاشے صاحب کسی خیال یا تحریک کے عوض میں بھی پبلک سے شاباش لینے کے خواہاں نہیں ہیں گویا اپنے طرز پر خاموشی سے کام کرنے والے ہیں۔ اس لئے اکثر اصحاب غلطی سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ مہاشے صاحب موصوف کو کلچرڈ صاحبان کی سازشوں میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ لیکن جو لوگ واقعات کو جانتے ہیں اُنہیں بخوبی معلوم ہے کہ کلچرڈ دُنیا سے جو خیالات نکلتے ہیں اُن کے موجد مہاشے سولراج ہی ہوتے ہیں پس ممکن نہیں تھا کہ جہاں دیگر چالوں میں مہاشے صاحب کی رہبری قبول کیجاتی۔ وہاں آریہ سماج کے سیوکوں کو بدنام کرنے کے لئے اُن کے سوا کسی اور سے سبق حاصل کیا جاتا۔ چنانچہ ابتدا ہی میں ہی رائے صاحب نے اپنے چیلوں کو سکھا دیا تھا۔ کہ اگر دوسری طرف سے پانچ بیجا اعتراضات ہوا کریں تو تم اپنی طرف سے دس جھوٹے اعتراضات جڑ دیا کرو۔ پھر شدہ مچ جایا کرے گا۔ اور پبلک کو سچ جھوٹ میں تمیز کرنے کا موقع ہی نہ ملیگا۔ نہ صرف یہی بلکہ ایک اور بہترین "رہبری" بتلادی۔ اگر سمجھایا کہ ایک معمولی سچے واقعہ کو لیکر اُس کے گرد جسقدر جھوٹ کا خول پہنا سکتے ہو پہنا دو۔ پھر دیکھیں کس میں طاقت ہے کہ تمہاری تردید کر سکے۔

رائے سولراج جی کی اس بیش بہا نصیحت پر عمل کرتے ہوئے لالہ ہنسراج اور ان کی ہمنیاؤں سے آج تک ریا گذر رہ گیا اور آئندہ بھی کرنیکی امید رکھتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ یہ پالیسی ہمیشہ نکمی ثابت ہوتی رہی۔ اور اصلیت کے اظہار پر پالیسی باز صاحبان کو ہر مرتبہ پبلک کی نظروں میں زیادہ تر ذلیل ہوتا رہا۔

اس ضروری تمہید کے لئے معافی مانگ کر اب میں پھر اصل مطلب کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔

جسقدر اتہام کہ اس وقت سبھا کے روپیہ کی متعلق ہم پر بذریعہ تحریر لالہ ہنسراج وغیرہ نے لگائے ہیں اُن کی اصلیت ظاہر کرنے اور کلچرڈ صاحبان کی چالاکی کو پبلک پالیسی سے باہر لانے کے لئے بہت کچھ لکھنے کی ضرورت ہے جس کے لئے اس وقت نہ میرے پاس سمے ہی ہے اور نہ میں اسکی ضرورت سمجھتا ہوں۔ البتہ سادہ الفاظ میں اصل واقعات کو پبلک کے روبرو رکھنا اپنا فرض سمجھتا ہوں تاکہ آئندہ کے لئے آریہ پبلک ان گمراہ بھائیوں کی حکمت عملیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ اپنا اور میرا وقت ضایع کرنے سے بچ جاویں۔

اصل واقعات کو ظاہر کرنے کے لئے مجھے اپنے ناظرین کو آریہ سماج کے موجودہ دیواسُر سنگرام کے ابتدائی زمانہ میں لیجانا ہوگا۔ آریہ بھائی خصوصاً بھولے نہ ہونگے کہ موجودہ بہادر رائے سولراج صاحب کا وہ مختصر وا کہیان ہے۔ جو کہ اُنہوں نے لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی دھرم چرچا کے وقت نومبر ۱۸۹۱ء میں دیا تھا۔ مانس پبلکیشن کو وید انوکول ثابت کرنے کی غیبی کوشش سے اس کا آغاز ہوا۔ اور رفتہ رفتہ نومبر ۱۸۹۳ء تک نوبت یہاں تک پہونچی کہ جب کلچرڈ بھائیوں نے اپنا علیحدہ سماج بنا لیا۔ و

[illegible] ہی دو جلسہ میں ہو چکے۔
لیکن اب تک آریہ پرتی ندہی سبھا ایک نہی اُسکا
سالانہ اجلاس کالج کے چوٹھا کمرہ میں ساتھ کو ہوا
تھا۔ اُس ساری رات جو کچھ تہذیب کی بوچھاڑ
ر کالجپارٹی صاحبان کی طرف سے ہوتی رہی۔ اُسے
آریہ بھائی کبھی بھول نہیں سکتے۔ آخرکار گرکل والوں
پر رکاوٹیں پڑنے کے باعث اُس رات اور دوسرے
دن کا جلسہ بھی بلا کسی کارروائی کے اُٹھ کھڑا ہوا۔
دسمبر ۱۸۹۳ء میں پھر جلسہ ہوا جس میں کہ کالجپارٹی
صاحبان خود بخود شمولیت سے باز رہے۔ اسکے
بعد ہی ۱۸۹۴ء میں دیانند کالج سوسائیٹی کا
اجلاس ہونے والا تھا۔ کالجپارٹی صاحبان نے اُس
وقت اصلی آریہ سماجوں کو ناجائز قرار دی دیگر
اپنے چند ایک چیلوں کو آریہ سماج کا خطاب دلوا
کالج کے حقوق سے آریہ پُرشوں کو محروم کرنا چاہا
تھا۔ دسمی کی صبح کو مینیجنگ کمیٹی میں بعد بحث کافی
کے پاس ہو گیا کہ جن آریہ سماجوں کو از جانب
مینیجنگ کمیٹی ناجائز قرار دیا گیا ہے اُن کے پرتی
ندھیوں کو بھی عرض معروض سُنانے کے لئے اندر
جانے کی اجازت ہو جاویگی۔ لیکن جب وہ بے خبر
دروازہ پر گئے۔ تو اُنہیں روکا گیا۔ ڈنڈے
بازی بھی کی گئی۔ آخرکار فسادات سے تنگ آکر آریہ
پُرش آریہ مندر میں واپس آئے۔ گو بہت سے
تیز مزاج بھائی قانون اور عدالت اور حقوق کی
پکار مچاتے تھے۔ لیکن آریہ سماج کے اصلی اُددیشیہ
کو نظرانداز ہوتے دیکھکر ہمیں نے خاص طور پہ
دھرم کا کام کرنے کے لئے اُس وقت کے موجودہ
آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کی۔ اس پر چاروں طرف
سے شور مچا کہ ہم کیا کریں؟ ہم کیا کریں؟ جس کا
جواب دیا گیا کہ وید پرچار کرو۔ یہی موقعہ

وید پرچار فنڈ کی بنیاد

کہنا چاہئے۔ اِدھر یہہ فنڈ پاس ہوا۔ اور اُدھر
کالجپارٹی صاحبان نے دوسری چال چلی نومبر ۱۸۹۳ء

نے پیشتر لالہ ایشور داس صاحب ایم۔ اے آریہ
پرتی ندہی سبھا پنجاب کے سکرٹری تھے۔ چنانچہ حسب
دستور بینک کا تمام روپیہ اُنہیں کے نام بحیثیت
سکرٹری سبھا جمع تھا۔ جب ماسٹر درگا پرساد جی
نے یکم دسمبر ۱۸۹۳ء کو لالہ ایشور داس جی سے
چارج لیا تھا تو جس وقت اُن کو مناسب تھا کہ تمام
بینکوں کو لکھ بھیجتے کہ سکرٹری کا نام تبدیل
کیا جائے۔ لیکن اُنہوں نے اُسوقت ایسا نہیں کیا۔
ماسٹر جی اسلئے بے خبر رہے کہ لالہ ایشور داس جی
نے اُن کو معمولی خط لکھ دیا تھا۔ کہ چارج دینے کیلئے
جو ضروری کارروائی تھی کر دی گئی۔ گویا باوجود
سکرٹری بدلے ہوئے ڈیڑھ برس گذر جانے کے
بھی روپیہ لالہ ایشور داس ایم۔ اے کے نام
پہ جمع رہا۔ اِس کا فائدہ کالج کے جنگ کے بعد
اُٹھایا گیا۔ اور بینکوں کو اطلاع دی گئی کہ آئندہ
کے لئے اُس روپیہ کا سُود ماسٹر درگا پرساد
کو نہ دیا جاوے۔ چونکہ کل روپیہ بینکوں میں جمع
تھا سُود کے بند ہوتے ہی دِقت معلوم ہوئی۔ اِدھر
سبھا کے خزانہ میں صرف ۱۱۵ روپیہ کچھ آنے
رہ گئے۔ اور بِل تقریباً تین سو روپیوں کے دینے
تھے سبھا کے ادھکاری حیران تھے کہ کیا کریں۔
گوروت فنڈ کا روپیہ بھی بینک میں تھا۔ سُود
بند ہو گیا۔ لیکن پنڈت گوروت جی گورکل کو
گو گذارہ دیا جا چکا تھا اور آئندہ جاری تھا۔
اِس مشکل کے موقع پہ آریہ سماجوں نے اپنے
فرائض کو سمجھا اور لالہ تولا رام کے تجویز پیش
کرنے پہ ہوم مشن فنڈ کھولا گیا۔ تھوڑے ہی
عرصہ میں کافی روپیہ آگیا۔ جس سے کام جاری رہا۔
جولائی ۱۸۹۴ء میں کوئٹہ آریہ سماج کا
سالانہ جلسہ تھا جس میں میں بھی شریک تھا۔
اور کالجپارٹی صاحبان کی طرف سے لالہ لاجپت رائے
لالہ لعل چند ایم۔ اے اور لالہ ایشور داس ایم
اے بھیجے۔ اُس وقت بینک کے روپیوں کا سوال

آریہ بھائیوں کے خاص جلسہ میں پیش ہوا۔ اور
لالہ ایشور داس جی سے استدعا کی گئی کہ وہ بینکوں
کو لکھ دیں کہ روپیہ سبھا کے منتری کو دیا جاوے
اِس پر لالہ لاجپت رائے جی نے کہا کہ کوئی پرتی
ندہی سبھا نہیں ہے اسلئے کسی کو روپیہ نہیں
مل سکتا۔ پنڈت ہری کشن جی پردھان نے پوچھا
کہ کب سے سبھا نہیں ہے۔ لالہ لاجپت رائے جی
نے جواب دیا کہ نومبر ۱۸۹۳ء سے نہیں ہے۔ اِس پر
لالہ صاحب موصوف کا ایک خط اپریل ۱۸۹۴ء
کا لکھا ہوا پیش کیا گیا۔ جو اُنہوں نے میرے نام
بحیثیت پردھان آریہ پرتی ندہی سبھا لکھا تھا۔
اور پوچھا گیا کہ یہہ خط کس سبھا کے پردھان کے
نام لکھا گیا ہے۔ اِسپر لالہ لاجپت رائے نے
جواب دیا کہ وہ خط اُنہوں نے بحیثیت سکرٹری
دیانند کالج کمیٹی لکھا تھا۔ نہ کہ بحیثیت آریہ سبھا
کے۔ اِسپر لوگ حیران ہوئے اور کُل آریہ بھائیوں
نے باستثناء ۳ یا ۴ کالجپارٹی صاحبان کے لالہ
ایشور داس جی کی حرکت پر اظہار ناراضگی کیا۔
اور جوش میں آکر کوئٹہ کے آریہ بھائیوں نے
ایک ہزار روپیہ کے قریب وید پرچار فنڈ کے لئے
بغیر خاص اپیل کے نقد جمع کر دیا۔ جب یہہ روپیہ
مجھے دیا گیا تو پردھان اور منتری نے مجھے کہا کہ
تمہاری ذاتی ذمہ داری پہ روپیہ دیا جاتا
ہے۔ چنانچہ اسی قسم کی رسید مجھ سے لی گئی
اس کی وجہ یہہ تھی کہ لالہ ایشور داس جی کی
حرکت سے آریہ لوگ ڈر گئے تھے۔ کہ مبادا [illegible]
جمع کردہ روپیہ کو بھی اسیطرح روک دیں اور
اُس میں اور کوئی الجھن ڈالیں۔ کوئٹہ کے بعد
دیگر آریہ سماجوں نے بھی اسی شرط پہ روپیہ
بھیجنا شروع کیا کہ کُل روپیہ میرے پاس
جلندہر جایا کرے۔ اور میری تحویل میں رہے۔
جب تک کہ کوئی "ڈیڈ آف ٹرسٹ" رجسٹرڈ
نہ ہو جاوے (کیونکہ اُن دنوں سبھا کی رجسٹری

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں اُسکا ورسٹ معلوم ہوتی تھی ۔ اور واسطے وہ ٹریڈ
آف ٹرسٹ" رجسٹری کرانے کا خیال تھا) چنانچہ
آریہ سماجوں کی درخواست پر آریہ پرتی ندھی سبھا
کی انترنگ سبھا نے اکتوبر ۱۸۹۴ء میں یہہ
ریزولیوشن پاس کیا - کہ آریہ سماجات اور
دیگر اصحاب ویدیہ پرچار فنڈ کا روپیہ سیوا میرے
پاس بھیجا کریں - اور میں ہی اُن کو انوسٹ کیا
کروں ۔ اور روپیہ کی وصولی اور پہنچ کی اطلاع
ماہوار دفتر میں بمقام لاہور دیا کروں -
(یہہ جلسہ میری غیر حاضری میں ہوا تھا -)
اس ریزولیوشن کے مطابق روپیہ برابر میرے
پاس آتا رہا - اور میں ہی اُسے سُود پر چڑھاتا
رہا - اور سیونگ بنک میں بھی روپیہ میرے
نام سے ہی جمع ہوتا رہا - دسمبر ۱۸۹۵ء میں
سبھا کی باقاعدہ رجسٹری ہوگئی - اُس وقت
کل روپیہ سیونگ بنک وغیرہ کا میں نے لاہور
تبدیل کردیا - اور کل حساب بھی حوالہ خزانچی
اور سکرٹری کے کردیا ۔ باقی کل روپیہ تو بنکوں
میں جمع کیا گیا - صرف وہ رقوم ساڑھے سات ہزار
کی بنکوں سے مختلف کفالت پر رہیں - جن کا کہ
سود وصول ہوتا رہا ۔ ۱۸۹۶ء کے اخیر میں
میری طبیعت بہت بگڑ گئی تھی - اُسوقت کچھہ
عجیب خیالات اُٹھہ رہے تھے جنکی وجہہ سے کہ
میں نے اپنی وصیت بھی لکھہ کر اپنے دراز میں
رکھدی تھی - اور سبھا کی رقوم کی اخلاقی ذمہ
داری کو سمجھکر علاوہ اصلی کفالت کے اپنی
ذاتی ذمہ داری کا ایک پرونوٹ بھی لکھدیا تھا -
۱۸۹۹ء کے درمیانی حصہ میں ایک عارضی
انوسٹ کمیٹی مقرر ہوئی - جو اس سے پہلے نہ تھی -
اُس نے نئے قواعد بنائے ۔ جو انترنگ سبھا میں
پیش ہوکر پاس ہوئے - ان قواعد پر جب عملدرآمد
۱۸۹۹ء میں شروع ہوا تو معلوم ہوا کہ قرضہ
میری معرفت دیا ہوا تھا - اُس کو موجب نئے قواعد

کے دوسرے قسم کی کفالت میں تبدیل کرنیکی
ضرورت ہے - اس پر مجھے سبھا کے منتری صاحب
نے اس مضمون کا خط لکھا کہ روپیہ وصول کرکے
فوراً دوسری منظور شدہ کفالتوں میں سے
کسی میں تبدیل ہونا چاہئے - میں نے جواب بھیجا
کہ مجھے پہلے ہی خیال ہے - لیکن جب تک میعاد
پوری کرکے میں واپس نہیں جاتا - تب تک روپیہ
وصول نہیں ہوسکتا - اس کے بعد یہہ سوال
۲۰ دسمبر ۱۸۹۹ء کو انوسٹ کمیٹی میں بابو
بیجا رام نے پیش کرکے یہہ تجویز منظور کرائی - کہ
انترنگ سبھا کو روپیہ کی وصولی کے لئے لکھا
جاوے - یہہ امر واقع ہے اور انوسٹمنٹ کمیٹی کے
ممبران مانتے ہیں - کہ بابو بیجا رام نے (جنہیں
بوجہہ ایڈیٹر ہونے کے کل واقعات معلوم تھے)
اصل واقعات انوسٹ کمیٹی کے روبرو ظاہر
نہیں کئے - محض formal فارمل
کارروائی ظاہر کرکے ریزولیوشن پاس کرایا
(اسجگہہ یہہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے - کہ
بابو بیجا رام نے کیوں ایسا کیا - لاہور کی آریہ پبلک
عموماً واقف ہے) جب یہہ ریزولیوشن انترنگ
سبھا کے روبرو پیش ہوا تو انترنگ سبھا نے ان
حالات درج کرکے لکھدیا کہ جب میں گوروکل کے
متعلق دورہ ختم کروں گا اُس وقت کفالت کی
تبدیلی کی کارروائی ہوجاوے گی ۔ ——
یہہ واقعات ہیں جن سے کہ انترنگ سبھا کے تمام
ممبران واقف ہیں - اور ان سے یہہ نتیجہ نکالنا
ناظرین کا کام ہے کہ آیا لالہ ہنسراج وغیرہ نے
انصاف سے کام لیا ہے یا کسی اور سپرٹ سے ۔
اب سوال یہہ پیدا ہوگا کہ ایسا صریح جھوٹھا

اتہام مجھہ پر کیوں لگایا گیا؟

ان اتہام کی تہہ میں وہی غرض کام کررہی ہے
جس نے کہ رائے مولراج سے معزز آدمی کے منہہ
سے میری نسبت ایک ایسا جملہ لکھوادیا تھا - جب

مشکل کہ رائے بہادر پنڈت بار ہا کشن وکیل سے
آدمی انگشت بدندان تھے! ——

اس اتہام کی تہہ میں بھی وہی شکتی ہے - جس نے کہ لالہ
لاجپت رائے صاحب پر دیانند کالج کے برخلاف چالاکی تار
بھیجنے کا اتہام لگوایا تھا - دوسرے کہ لالہ صاحب
کو یہی چڑ ہائی تھی کہ اس اتہام کے جھوٹھے ثابت
ہونے پر بھی وہ اپنی پہلی جھوٹھی تحریر کی تردید
نہ کریں! اس اتہام کی جڑ میں وہی طاقت
کام کر رہی ہے - جس نے کہ لالہ لاجپت رائے کے
والد بزرگوار سے میری اولاد پر حملے کرائے تھے -
جس نے کہ بار ہا لالہ ہنسراج اور لالہ لاجپت رائے
کو میری نسبت سیکڑوں جھوٹھے اتہام لگانے
کے لئے مجبور کیا ۔ ——

یہہ آخری مرتبہ ہے کہ میں نے کالج پارٹی کا سوال جواب
دینے کے لئے قلم اُٹھایا ہے - ——

آریہ بھائیو! گوروکل کے شروع کرنے کے لئے ابھی
تک تیس ہزار روپیہ بھی جمع نہیں ہوا - پھر گرد
کی تلاش میں سرگردان پھرنا بیفائدہ ہے -
ہمارے آریہ ورت کی کوئی مستند اتہاس پستک
موجود نہیں ۔ آئے دن سو سے پوتر ویدوں
پر حملے ہو رہے ہیں - اور کوئی جواب دینے والا نظر
نہیں آتا - پورانک اور جینی - بدھہ - اور برہمو
مسلمان اور عیسائی - غرضکہ ہر طرف سے مخالفت
کا طوفان چلا آتا ہے - اور کوئی روکنے کی کوشش
نہیں کرتا - بیچارے پنجاب موجودہ آریہ سماج
مشتعل ہورہے ہیں - اور نئی جگہوں میں ویدوں
کی دھوم پہنچتی نظر نہیں آتی - ——

ایسے سخت مقابلے کے وقت میں اگر کالج کو نازک جانبوں
اور جھوٹھے اتہاموں کے نوٹس لینے میں وقت
ضایع کیا جاوے تو ہم سے بڑھ کر بیوقوف اور کون ہوگا -
میں آئندہ کے لئے کالج اخباروں کی تحریروں
کا نوٹس لینے کے لئے ہرگز طیار نہیں ہوں ۔ -
اگر سبھا کے انتظام یا دیگر امور کے متعلق کوئی شخص

۵؎ انوسٹ کے معنے سرمایہ جمع کرانے یا کسی کام پر لگانے کے ہیں ۔

by eGangotri

آریہ بھائیوں کو مجبور ہو کر بدظن کرنا چاہا۔ ہمارا سبھا
کا دفتر اور اُس کے رجسٹر آریہ بھائیوں کیلئے
کھلے ہیں۔ وہ اپنا اطمینان بخوبی کر سکتے ہیں اور
اگر میرے بیان کردہ حالات کی نسبت کوئی شخص
غلط بیانی کرے تو وہ بیباکی کر پا کر کے بہت سے
دریافت کر لیا کریں۔ نیک نیت مخالفوں کا جواب
دینا ممکن ہے۔ بیکار جن کے حملوں کی غرض محض
یہی ہو کہ کسی طرح آریہ سماج کے کام میں
الجھن پڑے۔ اُن کے جواب میں خاموشی ہی سب سے
بہتر علاج ہے۔ اپنے پرمیشور سے درخواست
کرتا ہوں کہ وہ ویدک دھرم کی سیوا کے لئے آمادہ ہوا
ہوں۔ اور مجھے خوشی ہے کہ میرا مالک
مجھے مخالفوں کی تیغوں اور چوٹوں سے محفوظ رکھکر
اپنے فرائض کے ادا کرنے میں مدد دیگا۔ ——
بھائیو! آپ مجھے شکتی دیجیے کہ میں اپنے گمراہ
کا بھائیوں کی چوٹیں برداشت
کرتا ہوا بھی آپ کی سیوا سے بے کھٹکے ہوں اور
آپ کے پرکاش سے ویدک دھرم کا دن
چڑھا رہا ہوں کہ آپ کی آگیا کا پالن کروں۔
اور جو وقت ہے! آپ اپنی اپاردیا سے
میرے گمراہ بھائیوں کو شکتی دیجیے تاکہ وہ
ویدوں کے اُپدیش کو سمجھنے کے قابل بنیں اور
کر سکیں کہ حسد کی آگ میں جلنے کی بجائے اپنے
کرتوے پالن کرنے کی کوشش کرنا زیادہ تر مفید
ہے۔ اوم شم۔

منشی رام مقام لاہور
۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

ضروری اطلاع

ہمیں ہدایت ملی ہے کہ آئندہ کے لئے ہم کسی بھی
کلچرڈ تحریر کا نوٹس نہیں جو کہ شخصی حملوں اور
غلط بیانیوں سے پُر ہوتی ہیں۔ اسلئے ہم اپنے
نامہ نگاروں سے توقع کرتے ہیں کہ اپنا اسلوب

سبھا اپنے تُچھ دل حملوں کی پرواہ نہیں نہ صلاح
کریں۔ بلکہ اپنی طاقتوں کو سبھا ودیا کہ ہم
کی اُنتی میں صرف کریں۔

وزیر چند - کارکن ایڈیٹر

مراسلات

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رایوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔

کیا اودھو پرساد ہانس ہے چارک کی سولہ چٹھیات کا جواب نہ دینا آریہ سماج کو نقصان دہ نہیں؟

ناظرین اور ایڈیٹر صاحب اخبار ستیہ دھرم پرچارک۔
آپ کو یاد ہے کہ بدقسمت لالہ اودھو پرساد کے ذریعہ
ہانس پرچارکوں کے نکل گئے ہوئے تمام پرمان
اور چٹھیات ہانس پرچار کے حق میں لالہ منشی رام صاحب
نے بڑی جلدی سے چھاپ دی تھیں اور بتلایا گیا
تھا کہ منشی نہال سنگھ صاحب کرنال نواسی نے
اِن کا جواب لکھنا اپنے ذمہ لیا ہے۔ چنانچہ ضمیمہ
کے طور پر اخبار کے ساتھ اُن کے جوابی مضمون کی
تمہید نکلنی شروع بھی ہو گئی تھی جس جلدی
سے مخالف نے اپنے اعتراض چھپوائے تھے اگرچہ
اُس کے مقابلہ میں اُسی عجلت سے جواب بھی
آنا چاہیے تھا۔ لیکن خیر تاہم اِس طول اور
دیر سے ختم ہونے والے (بشرطیکہ سہا بھر جاری
رہتا) بابو نہال سنگھ جی کے پرچار رتھ کو ایک
اور اپنے قسم کا اطلاع ہوگئی امید پر اُس دیری
کی چنداں پرواہ نہیں سمجھی گئی تھی۔ لیکن تعجب
اور افسوس کا مقام ہے کہ بابو نہال سنگھ جی نے
ابھی ایک چٹھی کا ہی جواب بمشکل ختم کیا تھا کہ پھر

یہ ضمیمہ بند ہو کر آج تک نظر ہی نہیں آیا۔ منشی
نہال سنگھ صاحب کا ایسے کام کو شروع کر کے
ادھورا چھوڑ دینا معلوم نہیں کیا وجوہات رکھتا
ہے۔ اُس کو کرنال سماج کے لائق منتری اگر ملک
کے آگے رکھ سکیں تو بڑی کرپا ہوگی۔ منشی
نہال سنگھ جی کو بذریعہ خط کے بھی پوچھا گیا تھا۔
مگر چونکہ وہ کوئی جواب نہیں دیتے اس لئے اب
اُن سے کیا اُمید ہو سکتی ہے۔ دوسرے وقت میں صرف
آریہ سماج کے لائق اصحاب کی عدم توجہی کا شکوہ
ہے کہ جو باوجود اتنے دنوں سے ضمیمہ کے بند ہونے کے
بھی گہری نیند میں سو رہے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم
نہیں کہ ہانس پرچارکوں کے سالانہ جلسہ سنہ ۱۹۰۴ء
پر اُن خطوط کو کہاں کہاں لاہور میں تقسیم کیا گیا تھا
اور باہر مفصلات میں سینکڑوں کا پارسل خاص
طور پر بھیجا گیا تھا۔ پھر اُن کے جواب لکھے
جانے میں لگاتار کوشش کی ضرورت نہیں تھی
اگر کوئی ایک شخص اس کی جواب دہی بسبب بیماری
یا کسی اور سبب سے مکمل نہیں کر سکتا تو دوسرے
لایق اصحاب میں سے کیوں نہ کوئی اپنے ذمہ لیویں
کیا اِس تساہل سے نادان اور کم سمجھ لوگ
(جن کی ہمیشہ کثرت ہوا کرتی ہے) آپ کے حق
میں کوئی اچھا نتیجہ نکال سکیں گے؟ میں اس سے
زیادہ کیا لکھوں۔ یاددہانی کرانی ضروری ہے
بہتر ہے کہ اس کام کو جلدی مکمل کر کے اس
اعتراض کو دور کر دیا جاوے۔ آئندہ اختیار۔

راقم بندہ گنگا رام ورما

نوٹ - ہم بابو نہال سنگھ جی کی توجہ اِس امر
کی طرف کھینچتے ہیں۔ وزیر چند کارکن ایڈیٹر

عجیب گم گشتگی
ناول حصہ اوّل

مترجمہ منشی فضل کریم صاحب جالندھری ایک تاریخی دل
سے بینہ دل نقشہ کہ نیوا انگریزی منشیٔ - میجسٹ ہم چارک

یوگ اور اُس کی سدھیاں

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

چوتھی قسم کی سدھی پراپتی کی ہے جس پر خاص طور پر اعتراض اوٹھایا گیا ہے اگر اُن الفاظ کو جو عموماً دوکھا دینے والے ہیں نظرانداز کر کے بچارا جاوے تو ذرا بھی گنجایش اعتراض نہیں رہتی۔ کیونکہ پراپتی گن ہی آتما کا ہے۔ شریر میں کوئی بھی ایسا اعضا یا اندریہ (حس) نہیں جس کو پراپتی کی سدھی مل سکے۔ کیونکہ دُور سے سننا دُور سے دیکھنا وغیرہ اندریوں کی سدھیں نہیں۔ جو کہ अणिमादि سے بالکل الگ مانی گئی ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ کہ

तथेन्द्रियसिद्धिर्दूरश्रवणदर्शनादीति

ارتہات تپ کی سدھ اور اشدھی کے ناش ہونے سے اندریہ کی سدھیاں پراپت ہوتی ہیں۔ ارتہات آتما دور سے سُننے لگتی ہے اور دور سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس واسطے پراپتی دور کی اشیاء کو سپرش کرنا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس شریر کے ذریعہ آتما کو وہ طاقت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ چاند کو اتنی دُور ہوتے ہوئے بھی اپنے بہت نزدیک جانتا ہے جس طرح سے لوگ ناقابل معلوم چیزوں کو بہہ بتلاتے ہوئے کہ میں اُن کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ فلاں بات میرے ناخنوں کے اندر موجود ہے جس سے مراد یہہ ہوتی ہے۔ کہ میں ہر ایک بات کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ جس کو ویاس جی فرماتے ہیں۔ کہ

प्राप्तिरङ्गुल्यग्रेणापि स्पृशति चन्द्रमसम् ॥

جس کے ارتہہ یہہ ہیں کہ گویا انگلی کے اگر بھاگ سے چاروں طرف سے چندرماہ کو گرہن کرتا ہے۔ یہاں स्पृश دہاتو کے ارتہہ کیول چھونا ہی نہیں بلکہ گرہن کرنا بھی ہیں۔ اور سا تہہ چونکہ प्राप्ति کی مثال دی گئی ہے۔ اس واسطے स्पृश دہاتو کے معنے گرہن کرنے کے اسجگہہ لے جانے چاہئیں باقی رہیں۔ लघिमा اور गरिमा اور महिमा جنکے ارتہہ کرتے ہوئے واچسپتی وغیرہ اس طرح سے لکھتے ہیں۔ کہ

न अणिमा महानपि
भवत्यणुः

ارتہات مہان کا بھی انو ہو جانا اینا کہلاتا ہے مہان کا بھی۔ جب ایک پُرش اتنا اپنی طرف سے لگا سکتا ہے تو کیا دوسرا پُرش یہہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ

न चाणिमा ... ने
भवति ॥

ارتہات انیمات مراد انو کا گیان ہونا اچھی طرح سے لگھیما سے مُراد لگھو کا گیان ہونا اور مہیما سے مراد مہان کا گیان ہوتا ہے۔ جس کو پہلے سوتر کے بہاشیہ میں صاف الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے کہ اسی فیصلہ کو منظور کیا جاوے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ अणिमा وغیرہ اس سے بعد پر پورا وچار کیا جاوے۔ تاکہ پھر معترض صاحب کو گنجایش نہ رہ سکے۔ یوگ شاستر کے اندر अणिमादि اینما وغیرہ تین دفعہ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے وچارنے کے بنا پورا پورا پتہ لگنا نہایت مشکل ہے۔ پاد ۴ کے پہلے سوتر کے بہاشیہ میں ویاس جی فرماتے ہیں۔ وہ سوتر اسطرح پر ہے۔

जन्मौषधिमन्त्रतपःसमाधिजाः सिद्धयः ॥१॥

جس کے ارتہہ یہہ ہیں۔ کہ سادہی سے جو جو سدھیاں پراپت ہوتی ہیں۔ اُن کے نام یہہ ہیں۔ ایک جنم۔ دوسرا اوشدہی جڑی بوٹی۔ تیسرا۔ منتر اور چوتہا تپ۔ ٹیکا کار اس کے ارتہہ کرتے وقت اپنا کچھہ کا کچھہ خیال ظاہر کریں اور اگر موقعہ ملا تو وہ اپنے اپنے موقعہ پر ظاہر کرونگا لیکن جو کچھہ سوتر کا اور بہاشیہ کار کی رائے میں مجھہ پر ثابت ہوتا ہے۔ اُس کو آپ کی نظر کرتا مناسب خیال کرتا ہوں۔ جنم کے ارتہہ دوسرے جنم کو حاصل کرنا۔ سمادہی دوارا یوگی کو طاقت ہو جاتی ہے۔ کہ وہ دوسرے جنم کو اگر ضرورت خیال کرے تو دہارن کرے۔ جنم شبد سے ہی وہ سارے خیال دور ہو جاتے ہیں۔ جو کہ اس وقت پرچلت ہیں۔ کہ بنگالی لوگ جادو ٹونا بہت کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو گدہے۔ بکری بیل کے جسم کا بنا دیتے ہیں۔ کیونکہ جنم شبد کسی خاص حالت کو بیان کرتا ہے۔ جو کہ جیو کو چار قسم سے پراپت ہوتا ہے۔ جس میں یوگی اپنی مرضی کہہ سکتا ہے۔ دوسرا۔ اوشدہی کی سدھی جس کے ارتہہ صاف ہیں۔ کہ جڑی بوٹی کی واقفیت پورے طور پر سوائے یوگی کے کوئی نہیں کر سکتا۔ آج کل جتنے تجربے ہوتے ہیں وہ اسی واسطے نامکمل خیال کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ یوگ دوارا نہیں کئے گئے کچھو بلوں پر آزمودہ زہریلے اثرات مشتبہ جاتی پر ویسے ہی نہیں ہو سکتے۔ اسی واسطے وہ تجربے غلطی سے مُبرا نہیں ہو سکتے اور یہی وجہہ ہے کہ آجکل کی انگریزی کیمیاگری جس کو سنسکرت زبان میں رساین کہتے ہیں۔ نامکمل ہے۔ اب بھی اس ودیا کا خاص حصہ سنیاسیوں کے حوالے کیا گیا ہے۔ اگر یہی سنیاسی یوگی ہو کر علاج کریں تو کیا ہی مبارک ہو۔ اس پر بھی طبیبا کار اپنے عجیب قسم کے خیالات ظاہر کرتے ہیں۔ خیر یہہ اُن کی اچھیا ہے اُن کو روکنا میرا کام نہیں کیا آیورویدکا بنانا بنا یوگی کے کسی کو سمرتھ ہو سکتی تھی۔ یہہ **دوسری سدھی** ہے جو کہ سمادہی کے ذریعہ پراپت ہو سکتی ہے۔ **تیسری سدھی** منتر کے ذریعہ آکاش میں جانا۔ جس کو دوسرے الفاظ میں अणिमा وغیرہ کی پراپتی کہا گیا ہے اور جس کی خاطر اتنا لمبا چوڑا مضمون زیر بحث ہے۔ اس پر بھی لوگ اُلٹا ہی خیال کر رہی ہیں

لیکن ان سارے خیالات کو نظر انداز کر کے اصلی مطلب یہہ ہے کہ پہلے لوگ ایک دیویان ارتہات دیوتا لوگوں کا سواری کا سادہن بیان کیا کرتے تھے اور وہ آکاش میں آنے جانے کا ذریعہ ہوتا تھا جیسا کہ رامچندر وغیرہ کے پاس ذکر کیا گیا ہے۔ اور جیسا کہ اشونی کمار وغیرہ دیوتا ڈاکٹری پیشہ تھے تبھی ایکسیٹیچ پر گئی ایک دیوتا ہو گئی صرف اس قسم کے رتھ تیار کیا کرتے تھے۔ جن کو کیول ٹیچی کا نمبر کہہ سکتے ہیں جیسا کہ آج کل امریکہ وغیرہ جگہوں پر تیار کیا جا رہا ہے۔ اوس دور دراز لوگ دور دور آکاش میں گمن کرتے تھے اور سے آلوں کے ذریعہ سے دیر تک درشٹی ارتہات باریک سے باریک اشیاء کو دیکھکر ان سے کام لیا کرتے ہیں۔ جس طرح سے دور آکاش کی چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں اور سطح سے زمین کے اندر کی اشیاء کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اور ٹھیک وسیطیح سے پانی کے اندر کے سارے پدارتھ ان سے پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔ جس طرح کہ آج کل کے لوگ: سے خود سے عمدہ خوردبین اور دوربینیں تیار کر رہے ہیں۔ ان طاقتوں کو رشیوں کی زبان میں منتر سدہی کہتے ہیں اور اسی کا نام ——

अणिमादि लाभ :

ارتہات انیما وغیرہ کی پراپتی کہا گیا ہے۔ اور چوتھی سدہی سنکلپ سدہی ہے جو کہ تپ سے پراپت ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد اس کو کسی پرکار کے جسم کی ضرورت نہیں رہتی وہ یوگ سمادہی ہی سے سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ ان چاروں قسم کی سدہیوں میں سے تیسری سدہی کے اوپر وہاس جی انیما آدی کا ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں۔ یہہ ساری طاقتیں جسم کے ذریعہ سے پراپت ہوتی ہیں۔ لیکن اس سے یہہ مراد نہیں کہ کوئی جسم چھوٹا یا موٹا ہو سکتا ہے۔ کسی سادہن دوارا آکاش میں جانا اور باریک سے باریک اور موٹی سے موٹی اشیاء کو جاننے کا نام انیما آدی سدہیاں ہے۔ ٹھیک اوسی طرح سے دوسرے پاد کے سوتر ۴۳ میں انیما وغیرہ کا وہاس جی نے ذکر کیا ہے۔ وہ سوتر یہہ ہے ——

कायेन्द्रिय सिद्धिरशुद्धि

क्षयात्तपसः ॥४३॥

جس کے ارتھ یہہ ہیں کہ تپ کے ذریعہ سے جسم کی میل دور ہو جانے سے یا اندریوں کی سدہیاں پراپت ہوتی ہیں۔ وہاں لکھا ہے کہ ——

कायेन्द्रियसिद्धिरणिमादि

ارتہات وہ سدہیاں جو کہ تپ کے ذریعہ سے پراپت ہوتی ہیں اُن کا نام انیما وغیرہ ہے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ نہیں اس کے ارتھ یہہ ہیں کہ جسم کی سدہی ارتہات جسم کا چھوٹا بڑا ہونا تو وہ پہلے اعتراضات سارے کے سارے بنے رہیں گے۔ جن کو میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ پس وہ جسم کی سدہیاں کبھی نہیں ہو سکتیں۔ ہاں اس میں کوئی اعتراض نہیں کہ جسم کے ذریعہ وہ سب کچھ آتما کو پراپت ہوتا ہے۔ اس واسطے نتیجہ پر بالکل صاف ثابت ہوتا ہے کہ ——

अणिमादि سے وہ ہرگز مراد نہیں لی جا سکتی۔ جو کہ آج کل کے پنڈت لیتے ہیں۔ اور جو کہ پرانوں کے اوپر رنگ چڑھانے کی غرض سے لی گئی ہیں۔ ورنہ اصل میں رشی کی وہی مراد پرتیت ہوتی ہے جو کہ عرض کی گئی ہے۔ اگر کایا کی سدہی سے مراد ہوتی تو رشی ضرور ——

अणिमादि کو कायसम्पत् سے علیحدہ نہ کرتے اور اس پر وہاس جی بھاشیہ میں بھی علیحدہ نہ دکھلاتے۔ ان سب صورتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ماننا پڑتا ہے کہ ——

अणिमादि سے یہی مراد لینا عین ٹھیک ہے اور اس کے برخلاف جو کچھ مانا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔

(باقی آیندہ)

داس بھگت رام اُپدیشک۔

ایک نویدن

پیارے سجنوں! ویدک دھرم کی عزت کرنے والو۔ آریہ ورت کو دن بدن ادہوگتی کی حالت میں گرتا ہوا دیکھکر اُس کے لئے کوئی علاج نہیں سوچیں گے۔ ہر ایک آریہ بھائی یہہ تو ضرور چاہتا ہے کہ ہماری ہندوستان پراچین رشی منی پیدا ہوں۔ لیکن میں آپ سے پرشن کرتا ہوں کہ بغیر تپ کئے ایسے ششیہ کاریہ ہو سکتے ہیں؟ کدا پتہ نہیں۔ بھلا یہہ تو بتلائے کہ بغیر ہرن سے آریہ سماج میں داخل ہیں وید کے اصولوں کی کہاں تک پیروی کی ہے؟ کہا ہو۔ ابھی تک سدہار کی باگ آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر آپ چاہیں تو آریہ ورت کو اصلی حالت پر لا سکتے ہیں۔ میں ابھی ایک بات آپ سجنوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اگر آپ کو اپنی قوم کے ساتھ پریم ہے تو ضرور اس وقت پر گمبھیرتا سے وچار کر کے پتہ کریں کہ ذرا دیکھکر ہم نے پرکہ کہلا سکیں گے۔ آپ سب بھائی اس بات کے قائل ہیں کہ فی زمانہ آریہ سماج میں کوئی ایسا مہاپرش سوامی دیانند سرسوتی جیسا نظر نہیں آتا جنہوں نے پورن برہمچریہ دھارن کر کے چاروں وید کا ابھیاس کر کے یہی نہیں کیا کہ آریہ ورت کو گھور ندرا سے جگا دیا۔ اگر چند آریہ بھائی ٹھیکر اُن مہاتما کی نقل کرتے ہوئے یہہ دعوے کریں کہ ہم اپنی قوم کو جگا سکتے ہیں۔ بغیر پورن برہمچریہ اور ابھیاس کے یہہ بات نہایت مشکل ہے۔ تجربہ سے دیکھ رہے ہیں کہ ایک کام کو چند روز جوش سے کر کے سرد ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ نہ ہم میں اُس برہمچریہ کا بل ہے اور نہ ودیا۔ ہم لوگوں کا اتنا دماغ بھی نہیں رہا کہ پراچین رشیوں کے دماغ سے نکلی ہوئی باتوں کو سمجھ سکیں۔ البتہ ایک ذریعہ نظر آتا ہے۔ اگر کل ریچھا سے

آج سے سب جھگڑوں کو ایکطرف رکھکر اس بات کا تہیہ کر لیں کہ اپنے پاٹھ شالہ جو اس وقت گورو کل کے نام سے نامزد ہو رہی ہے جس کے لئے لالہ منشی رام جی جلندھر نواسی تن من دھن سے کوشش کر رہے ہیں اُسکے لیے بھیک مانگنا اپنا کرتویہ سمجھیں جس طرح پیٹ کی تپتی کے لیے اُن کی ضرورت ہوا کرتی ہے تب البتہ ایسی پاٹھ شالا سے ودیارتھی پچیس برس تک برہمچریہ رکھتے ہوئے ودیا ابھیاس کرکے دیش کا اُدھار کر سکتے ہیں۔ اس وقت تیس ہزار روپیہ جو اس شبھ کاریہ کے لیئے فی الحال جمع ہو رہا ہے اس پاٹھ شالہ کے بنیادی پتھر کے لیے صرف کافی ہوگا۔ اس مہا کاریہ کے لئے اسقدر روپیہ کی ضرورت ہے کہ جس میں کل آریہ سنتان فارغ البالی سے بغیر کسی خرچ کیے ودیا پڑھ سکے۔ بھلا بتلائے تو سہی اتنے بڑے کام کے لیے کتنی بڑی طاقت کی ضرورت ہے۔ آپ کو پنڈت کرپا رام جی ایڈیٹر کی وہ مثال یاد نہیں ہے کہ اس وقت بنارس میں کیسے سو ودیارتھی بغیر کسی خرچ دئے کے تعلیم پا رہے ہیں۔ یہ اُن مہاتماؤں کی کوشش ہے جنکو ہم پوپ کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کا کوئی حق نہیں ہے کہ کسی پر اس طرح کے حملے کریں جبکہ ہم میں عملی زندگی ہی نہیں ہے جب تک خود نمونہ بن کر نہ گئے نہیں ہوتے۔ پیارے بھائیو کیا آپ کو ایسے شبھ کاریہ کے لئے بھیک مانگتے ہوئے شرم آتی ہے۔ کیا علی گڑھ اسلامیہ کالج کے بانی سپاہی کی مثال آپ کے سامنے پیش نہیں ہے۔ باوجود اسقدر ذی عزت آدمی ہونے کے اپنی قوم کی بہبودی کے لیے خوشی سے بھیک مانگتا ہوا اس جہان سے رحلت کر گیا۔ مبارک ہے ایسے آدمیوں کی زندگی۔ پس دوبارہ آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ اگر آپ کی دلی خواہش ہے کہ اپنی جیون حیات میں ایسے مہان پُرش آنکھوں سے دیکھیں۔ جو چوبیس برس تک نہایت برہمچریہ رکھتے ہوئے ویدوں اور شاستروں کا ابھیاس کرتے ہوئے اس پاٹھ شالا سے نکلکر آریہ ورت میں دوبارہ زندگی ڈالیں۔ پرمیشور سے یہی پرارتھنا ہے کہ ہمیں بل دیں کہ آج سے اس شبھ کاریہ کے لیے تن من دھن سے ادیوگ کرتے ہوئے اپنی آیو بتیت کریں۔ آپ کا

شبھ چنتک میگراج کلرک لوکو آفس لاہور

آریہ بھائیوں کے قابل توجہ اور ضروری بات

میں لاہور کے گزشتہ سالانہ جلسہ میں شامل تھا۔ جلسہ کی رونق لوگوں کی ویدک دھرم پر شردھا اور ستیہ گیان کے حصول کی ابھلاشا دھرم کو خیالی وہمی دائرہ سے نکال کر زندگی میں چرتارتھ کرنے کی زبردست تحریک بہت آنند دایک تھی۔ لیکن مجھے جو ایک بات قابل اعتراض معلوم ہوئی اور بعض آریہ اپدیشکوں سے بات چیت کرنے پر یہہ قرار پایا کہ وہ قابل اعتراض نہیں سمجھتے۔ اُس کا بتلانا ان سطور کا مدعا ہے۔ جو بھائی جلسہ میں اُپستھت تھے یا جنہوں نے ستیہ دھرم پرچارک میں جلسہ کے حالات پڑھے ہونگے اُن کو یاد ہوگا کہ ایک کبیر پنتھی بھائی گوردت سنگھ نامی کو بھی جلسہ میں بھجن گانے کی اجازت دی گئی تھی۔ جو بھائی وہاں موجود تھے اُن کو یاد ہوگا کہ اُس نے سوا آریہ دھرم کے سدھانتوں کے وردودھ بھجن گائے تھے۔ چنانچہ خود خدائی کے وجود یا ارمنصوبہ کا بھجن۔ میرا بائی کا "ہچیلے اوگن بخش لے" بھجن بھی گایا گیا۔ اس پر میں نے ودیگر ایک دو بھائیوں نے پردھان سماج کو چٹ لکھکر بھیجی کہ ایسے شخص کو کم از کم اب بند کر دینا چاہیے۔ گیلری سے برابر آواز آتی رہی۔ کہ کیوں وقت کا ستیاناش کیا جاتا ہے لیکن پردھان مہاشے نقط مصلحت کے اصول کو سامنے رکھکر خاموش رہے۔ اس لیے مجھے زیادہ افسوس ہوا۔ جبکہ یہہ معلوم ہوا کہ دوسرے روز باوجود اتنے اعتراضوں کے اور اس بات کے کہ نامبردہ بھائی صاحب آریہ دھرما ولمبی نہیں۔ اور سدھانت کے وردودھ گاتے ہیں اُن کو استری سماج میں بھی گانے کا موقعہ ملا۔ مجھے آشا ہے کہ ہمارے بھائیوں کو خبر ہوگی۔ کہ استری سماج میں کوئی پُرش شامل نہیں ہوتا۔ لیکن یہہ بھائی صاحب مستثنے کیئے گئے۔ اور اس بھائی صاحب کے بھجن بھی رنگ ڈھنگ کے ہوتے ہیں۔ اور انہوں نے ہماری ماتاؤں و بہنوں پر کیا اثر پیدا کیا ہوگا۔ اُسکا اندازہ آپ لوگ لگا سکتے ہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ نوین ویدانت کے فضول خیالوں کو لیکر گئی ہونگی۔

آریہ سماج میں ایسے واقعات پہلے بھی ہوتے رہے ہیں۔ لیکن لاہور آریہ سماج کے جلسے پر ایسے واقعہ کا ہونا قابل توجہ ہے۔ کیونکہ اس سماج کو لوگ عام طور پر غلطی سے اپنا آدرش سمجھتے ہیں۔ میرا اس تذکرہ بالتحریر سے نکتہ چینی کرنا مطلب نہیں بلکہ منشا یہہ ہے۔ کہ جو غلطی ہم لوگ کرتے رہے ہیں اُس کا اعادہ نہ ہو جائے نہ چھوڑنا مناسب نہیں۔ اور میری بھائی استھاپتا رام جی کے الفاظ ہیں یاد رکھنے چاہئیں کہ آریہ سماج کے جلسے آریوں کے لیے گنتی کے تیرتھ کے ہونے چاہئیں۔ اس میں کچھ سندیہ نہیں کہ بہت سے سجن سالانہ جلسوں کو اس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جس کا بدیہی ثبوت یہہ ہے کہ لوگ ہزاروں سہت ایسے جلسوں میں اُپستھت ہوتے ہیں لیکن خوف اس بات کا ہے کہ یہہ تیرتھ بھی بگڑ کے تیرتھوں کی طرح نہ بن جائے۔ جہاں ایکطرف پوجیا صاحب کھڑا ایک طرف تماکروں کی پوجا ہوگی۔ دوسری طرف مہا دیوجی کا ٹل اور تیسری طرف بھیروں و ہنومان کی مورتیں ہوں۔ تاکہ جیسا بھگت آئے خوش نہ جائے اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر خوش ہو کر واہ واہ کرتا جلسے سے روانہ ہو۔

Gangotri

آریہ سماجوں کو ضروری ہے کہ سوامی جی مہاراج کو اس بارے میں اپنا آدرش بناویں اور اس کمزوری سے مغلوب نہ ہو جاویں کہ ایسا نہ ہو کہ خالص آریہ دھرم کے اُپدیشوں سے لوگ دُکھیا جاویں یا رنجیدہ خاطر ہو جاویں ۔

آریہ پرشوں کا داس } سندر سنگھ از کمالیہ ۔

نوٹ ہمارے بھائی سندر سنگھ جی نے جو کچھ لکھا ہے وہ مناسب اور درست ہے۔ سماج کی بیدی بچوں کا کھیل نہیں ہے کہ جس کا جی چاہے کھڑا ہو جائے۔ اور من مانا اُپدیش کرنے لگے۔ ہماری رائے میں آریہ سماج کی بیدی پر کھڑا ہونے کا صرف اُنہیں لوگوں کو ادھیکار ہونا چاہیئے جو کہ آریہ ہیں۔ اور ویدک سدھانتوں سے واقف ہیں۔ اناریہ لوگوں کو سماج کی بیدی پر کھڑا ہونے کی اجازت دینا ایک خطرناک پالیسی ہے۔ جو ہر پرکار سے نامناسب ہے ۔ (ایڈیٹر)

پنڈت گردھاری لال کی موقوفی

چونکہ پنڈت گردھاری لعل کے آچرنوں کی خرابی حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا نے اپنے ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کے اجلاس میں۔ اُن کی نسبت حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے ۔

"کاغذات متعلقہ چال چلن پنڈت گردھاری لال اُپدیشک سبھا معہ رپورٹ پردھان سبھا مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء پڑھے گئے۔ اور پنڈت جی کی جو خط و کتابت اور [illegible] سبھا کے ساتھ ہوئی ہو سبھا کے روبرو پیش ہوئی۔ پایا گیا کہ (۱) جو داس ... کہ ایک مرتبہ پہلے پنڈت گردھاری لال بیجا تحریر کی بابت سبھا سے معافی مانگ چکا ہو پھر بھی اپنی تحریروں میں برابر غلط بیانی اور سخت کلامی کرتا رہا ہے (۲) پنڈت گردھاری لال نے کئی موقعوں پر آریہ سماجوں سے سبھا کے لئے روپیہ لیا۔ مگر سبھا کو اس کی اطلاع نہ دی۔ (۳) پنڈت گردھاری لال اپنے خرچ کے بلوں میں کئی ایسی رقمیں درج کرتا رہا جو واقعی خرچ نہیں ہوئی تھیں۔ گویا سبھا سے وہ ایسی رقمیں مانگتا رہا ہے۔ جو اُس نے خرچ نہیں کی تھیں (۴) پنڈت گردھاری لعل اپنے روزنامچوں میں کئی فرضی اندراج کرتا رہا ہے (۵) پنڈت مذکور عموماً کئی ایسی نامناسب کارروائیاں مختلف سماجوں میں کرتا رہا ہے۔ اور آئندہ کرنے پر مستعد معلوم ہوتا ہے۔ جن سے سماجوں میں نقصان پہنچنے کا احتمال ہے ۔ اتفاق رائے سے فیصلہ ہوا کہ چونکہ پنڈت گردھاری لال بوجہ نامناسب کارروائی مذکورہ بالا کے عہدہ اُپدیشک کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے اس کو عہدہ اُپدیشک سے موقوف کیا جائے اور جو رقوم سبھا سے اُس کو اور اُس کی طرف سے سبھا کو واجب الادا ہوں اُن کا حساب کر کے قطعی فیصلہ کیا جائے۔ درج رہے۔ کہ موقوفی کا عملدرآمد ۱۵ جنوری سے ہوگا"

انترنگ سبھا کے اس ریزولیوشن کے انوسار پنڈت گردھاری لعل ایک معقول رقم اپنے بقایا کی سبھا کے دفتر سے وصول کر کے اور باضابطہ رسید دیکر ۱۵ تاریخ جنوری کو لاہور سے فرخ آباد جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ لیکن راستہ میں انبالہ میں اُنہوں نے ایک آریہ پُرش سے یہ جھوٹھ کہا کہ میرے پاس کرایہ دہلی جانے کا نہیں۔ اس لئے کچھ روپئے دیجئے۔ چنانچہ تین روپیہ اس بہانہ سے اُنہوں نے انبالہ واسی مہاشہ سے لئے۔ انبالہ میں ایک اور دھناڈیہ آریہ پُرش کو کہنے لگے۔ کہ میرے وید بھاشیہ کی سہایتا کے لئے دھن دو۔ لیکن وہ قابو میں نہ آئے۔ ازاں بعد پنڈت جی کرنال پدھارے۔ کرنال میں سماجک پرشوں کو یہ جھوٹھ کہا کہ میں استعفےٰ دیکر آیا ہوں۔ اور اب پنڈر اوہ جا کر کروں گا۔ اس لئے دو تین سو روپیہ جمع کر کے مجھے دان کے طور پر دیدیجئے اسی موقع پر آریہ پرتی ندھی سبھا کا سرکلر لیٹر متعلقہ موقوفی پنڈت مذکور وہاں پہنچ گیا۔ اور کرنال کے آریہ بھائی اس کے دام میں آنے سے بچے۔ پنڈت گردھاری لال بجائے اس کے کہ کسی کو باعث شرمندگی منہ نہ دکھاتا۔ اُلٹا راستے میں جاتے ہوئے لوگوں کو ٹھگنے کے لئے یتن کرتا رہا جس آدمی کا چال چلن یہاں تک گر جائے کہ موقوف ہو کر بھی اُن حرکات سے باز نہ آئے تو اُس کی نسبت کیا کہا جائے۔ پنڈت گردھاری لال کی موقوفی کے بعد کی یہہ کارروائیاں اس لئے پبلک کے سامنے پیش کی جاتی ہیں کہ آریہ لوگوں کو اُس کے آچار اور ویوہار کے اندازہ لگانے کا موقع مل سکے ۔

المشتہر } مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء

آتما رام اُپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

آریہ مسافر میگزین

منجانب

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

بیادگار دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر

اعلیٰ درجہ کا مذہبی و علمی ماہواری رسالہ قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۱۲ روپیہ۔ ایک کاپی ۳ ...

المشتہر مینیجر رسالہ ہذا شہر جالندھر

نوٹس

دو سنسکرت دان آریہ لیکچراروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ علمیت پر منحصر ہوگی۔ امیدوار ویدک مذہب پر فصیح لیکچر دینے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ درخواستیں معہ سرٹیفکٹوں کے اس پتہ پر آنی چاہئیں۔ ڈاکٹر رام پرشاد گپت منتری آریہ پرتی ندھی سبھا ممالک متوسط و برار نرسنگھ پور۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پنڈت گردھاری لعل کی موقوفی

پنڈت گردھاری لعل سابق اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی موقوفی کا حال آریہ پترِش سماچار پتروں میں پڑھ چکے ہوں گے۔ اس موقوفی کی نسبت زیادہ لکھنے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ جہاں سبھا کے اصل ریزولیوشن کی نقل کو آریہ سماجوں کی اطلاع کے لیے بھیجنا ہی ضروری سمجھا تھا۔ وہاں پنڈت گردھاری لعل کی خاص استدعا پر سماچار پتروں میں محض موقوفی کا امر ظاہر کرنا ہی کافی سمجھا گیا تھا۔ لیکن چونکہ پنڈت گردھاری لعل کی موقوفی پر بعض آریہ بھائی غلط فہمی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور چونکہ پنڈت گردھاری لعل بجائے شرم کو کام میں لاکر خاموش رہنے کے غلط بیانیاں پھیلا کر سبھا کو بدنام کرانے کی فکر میں لگ رہے ہیں۔ اسلئے ضروری معلوم ہوا کہ اُن کی نسبت ایک مرتبہ اصل حالات پبلک کے روبرو پیش کر دیے جاویں مجھے فی الحقیقت اس فرض کے ادا کرنے میں دکھ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک ایسے شخص کی نسبت جو کہ آریہ اپدیشک کا کام کرتے ہوئے ہزاروں کی نظروں میں ودوان سمجھا جاتا رہا ہو پبلک کے خیالات تبدیل ہو جانے سے آریہ سماجوں کو بھی عام نظروں میں نقصان پہونچتا ہے لیکن چونکہ ہمارا دھرم ہمیں سکھاتا ہے۔ کہ **سچائی سے بڑھ کر کوئی دھرم نہیں ہے** اسلئے میرے لئے اپنے کمزور خیالات کو دبا کر بھی اپنے فرض کا ادا کرنا لازمی ہو گیا ہے۔ پنڈت گردھاری لعل ۱۴ر جنوری سنہ ۱۹۰۰ع کے اجلاس میں انترنگ سبھا میں موقوف کئے گئے۔ قبل اس کے کہ اُن کی موقوفی کا ریزولیوشن درج کیا جاوے اس رپورٹ کا ترجمہ بجنسہ درج کرنا ضروری ہے۔ جس کے ساتھ پر وہاں سبھا نے پنڈت صاحب کے کاغذات انترنگ سبھا میں پیش کئے تھے۔

ترجمہ رپورٹ

"پنڈت گردھاری لعل کو ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۶ع میں بمقام جلندھر ۵۰ روپیہ ماہوار پر اس شرط پہ ملازم رکھا تھا کہ سال آئندہ کے شروع میں اُن کی ۱۰ روپیہ ماہوار ترقی کی سفارش کیجاویگی۔ مطابق اس کے سال آئندہ کے بجٹ میں پنڈت صاحب کو ۶۰ روپیہ ماہوار دینے کی گنجایش رکھی گئی۔ لیکن قبل اس کے کہ اُن کی ترقی کا سوال انترنگ سبھا کے روبرو آتا پنڈت گردھاری لعل نے اپنے چال چلن بگاڑ لیئے۔ صوبہ کی مختلف آریہ سماجوں سے شکایتیں آنی شروع ہو گئیں جن میں اُن پر فضول خرچی اور دھوکہ دہی سے آریہ سماجوں سے رقوم وصول کرنے کے الزام لگائے گئے۔ اسپر سکرٹری نے جواب طلب کیا۔ جسپر پنڈت صاحب نے پھکڑ بازی اور گالی گفتار سے بھرا ہوا جواب دیا۔ جو الزام کہ اُن پر (آریہ سماجوں کی طرف سے) لگائے گئے تھے اُن کا تسلی بخش جواب نہ تھا۔ اسپر بھی گذشتہ ایک بڑی لمبی خط وکتابت ہوتی رہی۔ اس عرصہ میں پنڈت صاحب اپنی رخصت سے زیادہ دن گھر پہ بیٹھ گئے۔ جھوٹی ڈائریاں بھر کر بھیجتے رہے۔ اور دیگر بہت سی ایسی حرکتیں کیں جو کہ اپدیشک تو کیا آریہ سماجی کی شان سے بھی گری ہوئی تھیں۔ آخر کار جب وہ معطل کئے جا چکے تھے اور موقوف ہونے کے قریب تھے۔ تو بلا کسی اطلاع کے واپس چلے آئے اسوقت اُن کے بلوں پر اعتراض ہوتے رہے تھے۔ اور یہ ظاہر ہوا کہ اُنہوں نے بلوں میں ایسی رقوم درج کی ہیں جو کہ اُنہوں نے کبھی بھی خرچ نہیں کی تھیں۔ اُسوقت پنڈت صاحب کی رضامندی سے وہ رقوم تو نامنظور ہوئیں اور پنڈت صاحب کے تحریری معافی نامہ پیش کرنے پر معاملہ داخل دفتر کر دیا گیا۔" اس کے بعد پنڈت گردھاری لعل میرے ساتھ کوئٹہ کو گئے۔ جہاں پر کہ اپنے اتھر وید بھاشیہ کے نوٹس تقسیم کرنے لگے۔ جس پر کہ میں نے اُنہیں سمجھایا۔ (کہ اپدیشکی کا ناجائز فائدہ نہیں اُٹھانا چاہیے) میں واپس چلا آیا اور پنڈت ڈیرہ غازی خان۔ اور ملتان آریہ سماجوں کی طرف چلے گئے۔ وہاں اور دیگر آریہ سماجوں سے شکایتیں آنے لگیں کہ پنڈت صاحب اپنے وید بھاشیہ کے لئے دان مانگتے اور ناجائز پیرایہ سے خریدار پیدا کرتے ہیں۔ اسپر ماسٹر آتما رام جی قایم مقام سکرٹری نے اخبارات میں مضمون نکالے۔ اسی عرصہ میں سبھا کو خبر پہونچی۔ کہ پنڈت صاحب جو دھن سنسکاروں پر لیتے ہیں۔ اُن کی اطلاع سبھا کو نہیں دیتے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب ریاست ٹہری میں پرچار کے لئے بھیجے گئے تھے تو اُنہوں نے وہاں سے ایک سو روپیہ حاصل کیا جسکی اطلاع کسی کو نہیں دی۔ اسپر حکم جاری ہوا کہ یہ رقوم پنڈت صاحب کی تنخواہ سے کاٹی جاویں جس سے کہ اُنہوں نے انکار کیا۔ پہلے اسپر رضامند ہوئے کہ سنسکاروں پر جو روپیہ اُنہیں ملا ہے وہ کاٹ لیا جاوے لیکن دوسرے ہی خط میں سبھا کے اس حق سے منحرف ہوئے۔

Gangotri

دے بیٹھے۔ اب اپنے خطوں میں پھر بیہودہ تحریر کو
پر اُتر آئے ہیں۔ اُن کی تمام خط وکتابت ظاہر کرتی
ہے کہ اُنہیں جھوٹھ لکھنے اور بولنے کی عادت
ہے وغیرہ"۔ خاتمہ پہ الزام صاف طور پر
ظاہر کئے گئے ہیں اور رپورٹ ہے کہ ایسے آدمی کا
اُپدیشک رکھنا خطرناک ہے۔ اسپر ۱۴ رجنوری سنہ [illegible]
کی انترنگ سبھا نے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔
"سبھا کاغذات متعلقہ چال چلن پنڈت گردہاری لعل
اُپدیشک سبھا معہ رپورٹ پر دہان سبھا مورخہ ۱۰
جنوری سنہ ۱۹ء پڑھے گئے۔ اور پنڈت جی کی جو
خط وکتابت ادہکاریان سبھا کے ساتھ ہوئی ہے
وہ سبھا کے روبرو پیش ہوئی۔ پایا گیا کہ (۱) باوجود
اسکے کہ ایک مرتبہ پہلے پنڈت گردہاری لعل اپنی بیجا
تحریر کی بابت سبھا سے معافی مانگ چکا ہے پھر بھی
اپنی تحریروں میں برابر غلط بیانی و سخت کلامی
کرتا رہا ہے (۲) پنڈت گردہاری لعل نے کئی موقعوں
پر آریہ سماجوں سے سبھا کے لئے روپیہ لیا مگر سبھا
کو اُسکی اطلاع نہ دی۔ (۳) پنڈت گردہاری لعل
اپنے خرچ کے بلوں میں کئی ایسی رقمیں درج کرتا رہا
ہے جو واقعی خرچ نہیں ہوئی تھیں۔ گویا سبھا کو
وہ ایسی رقمیں مانگتا رہا ہے جو اُس نے خرچ نہیں
کی تھیں۔ (۴) پنڈت گردہاری لعل اپنے روزنامچوں
میں کئی فرضی اندراج کرتا رہا۔ (۵) پنڈت مذکور
عموماً کئی ایسی نامناسب کارروائیاں مختلف سماجوں
میں کرتا رہا ہے اور آئندہ کرنے پر مستعد معلوم ہوتا
ہے جن سے سماجوں میں نقصان پہونچنے کا احتمال
ہے۔ اتفاق رائے سے فیصلہ ہوا کہ چونکہ پنڈت مذکور
بوجہہ نامناسب کارروائی مذکورہ بالا کے عہدہ
اُپدیشک کے لایق نہیں ہے اسلئے اسکو عہدہ اُپدیشک
سے موقوف کیا جائے اور جو رقوم سبھا سے اُسکو
اور اُسکی طرف سے سبھا کو بمطابق الادا ہوں اُنکا
حساب کرکے قطعی فیصلہ کیا جائے۔ درج رہے۔ کہ
موقوفی کا عملدرآمد ۱۵ رجنوری سے ہوگا"۔

اِس ریزولیوشن کے پاس ہونے کے بعد پنڈت
گردہاری لعل کے حساب کا فیصلہ میرے سپرد کیا گیا۔
جیسے اُسوقت پنڈت صاحب کی عاجزی سے تنگ
آکر ٹھری والے ایک سو روپے اُنہیں بالکل چھوڑ
دئے۔ اور باقی کا حساب کرکے جو کچھہ اُنکا نکلا یا
تہا وہ اُنہیں دیکر ٹکٹ لگوالیا اُس رسید پر پنڈت
صاحب نے صاف لکھدیا ہے کہ جو کچھہ سبھا سے اُنہوں نے
لینا تہا وصول پا لیا۔ مجھے اسوقت قلم اٹھانے
کی ضرورت اسلئے ہوئی کہ دو چار آریہ بھائیوں نے
لکھا کہ آریہ سماجوں میں بہت شور ہو رہا ہے کہ
پنڈت گردہاری لعل کو تنگ کرکے نکالا گیا ہے اسلئے
اُنکی موقوفی کے واقعات صاف ہونے چاہئیں تاکہ
غلط فہمی دور ہو جاوے نہ صرف یہی بلکہ معلوم ہوا
ہے کہ پنڈت گردہاری لال خود بذریعہ خطوط کے
لوگوں کو دہوکہ میں ڈال رہا ہے۔ اسکے ساتھ ہی بابو
آتما رام جی ویدی نے پشین سے لکھا کہ پنڈت گردہاری لعل
کو محض اتہر وید بہاشیہ کی وجہہ سے علیحدہ کیا گیا
ہے۔ ان سب کے علاوہ حسب ذیل دو خطوط بھی
موصول ہوئے ہیں۔ اول لالہ کاشی رام جی
منتری آریہ سماج ولاور لکھتے ہیں کہ اُنکی انترنگ
سبھا نے اتفاق رائے سے پاس کیا ہے کہ "پنڈت موصوف
نہایت ودوان اور شدہ آچرن ہیں سبھا کو ایسا
ودوان ملنا مشکل ہے۔ جن جن سماجوں میں وہ
پدہارے ہیں اُنکا اُنکے اوپر اچھا وشواس ہے پرنتو نہیں
سبھا کی انترنگ سبھا کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے
وغیرہ"۔ دوسرا خط منتری آریہ سماج دہرم کوٹ
کا ہے جسمیں سوال ہے کہ "کیا یہہ سماج اس سوال
کے پوچھنے کی جرأت کر سکتی ہے کہ کونسے ایوگ ویہار
اور انوچت کارروائیوں کے کارن پنڈت گردہاری
لعل جیو اُپدیشک پدوی سے علیحدہ کئے گئے"۔
اِن خطوط کے جواب میں محض پر دہان سبھا کی
رپورٹ کو پیش کر دینا ہی کافی تہا لیکن پنڈت
گردہاری لال کی موقوفی کے بعد کی کارروائی ظاہر

کرتی ہے کہ جو ریزولیوشن اُن کی نسبت سبھا نے پاس
کیا ہے اُنکی لیاقت اُس سے بہت ہی بڑہ چڑہ کر ہے
۱۵ جنوری کو پنڈت گردہاری لعل حساب کتاب کرکے
۵ ۱/۲ بجے شام کی گاڑی میں یہاں سے چلدئے ۱۶ رجنوری
کو آپ انبالہ چہاؤنی آریہ سماج میں جا پہونچے وہاں کی
کارروائی اسسٹنٹ سکرٹری آریہ سماج یوں بیان
کرتے ہیں۔ "۱۶ جنوری کو پنڈت گردہاری لعل آنکلے
آئے اور دہلی کے کرایہ اور دیگر اخراجات کے لئے
تین روپے مانگے۔ یہہ رقم اُنکو دیدی گئی اور ۱۷ر
کی صبح کو یہاں سے روانہ ہو گئے۔ آپ بولتے ہیں یہہ بھی
نشچے کرایا کہ وہ اب دنیا سے کنارہ کشی کرنیوالے ہیں۔ اور
برہمچاری رہنا چاہتے ہیں۔ اُنکی موقوفی کی بابت لالہ
منشی رام کی سرکیولر چٹھی ہاتھ میں دیکر پوچھا گیا یہہ
آپ کسی اُسی قسم سے کیا گئے ہیں جو کہ پنڈت مذکور کی بخلاف
مطالبہ ہوئے وغیرہ"۔ اسکے بعد کرنال سے ۲۰ رجنوری کا
خط لکھا ہوا لالہ بنواری لعل جی کا آیا جسمیں وہ لکھتے ہیں
"پنڈت گردہاری لعل جی ۱۷ رجنوری کو یہاں آئے تہے اور
دو سو روپیہ دان شادی کیلئے مانگتے تہے۔ آپ کی
بھیجی ہوئی چٹھی وقت پر پہونچ گئی۔ پنڈت جی استعفیٰ
وغیرہ آنا بیان کرتے تہے"۔ فرخ آباد پہونچکر
پنڈت گردہاری لعل نے بہتہ جی کو ۲۶ کو ملتان میں حسب
ذیل خط بھیجا۔ "میں نے پنجاب پرتی ندہی سبھا کا
کام چھوڑ دیا۔ میرا ۲۵ روپیہ ابھی سبھا کیطرف
باقی ہے۔ آپ کاشی شاسترارتھ کے اپنے سنکلپ پر
دردھ ہونگے۔ اور آپ نے کاشی کے آریہ سماج سے وہاں
پرچار کیلئے پہر دوبارہ پوچھا ہوگا۔ اُنہوں نے کیا اُتر دیا؟
اور اُس سے آپ نے کیا کیا پوچھا ہے۔ میں اپنی پرتگیا کے
انوسار کاشی میں پرچار کیلئے تیار ہو رہا ہوں۔
کچھہ شریر کو بھی ورزش کے ذریعہ ٹھیک کر رہا ہوں۔
آپ اپنی کشل منگل کا سماچار اتی شیگھر ہی بتانا میں
لکھئے وغیرہ"۔ یہہ خط بہتہ جی کے حسب ذیل خط
کے ساتھ آیا ہے۔ "آریہ سماج ملتان کے اُتسب پر میں نے
پنڈت گردہاری لعل سے وعدہ کیا تہا کہ اگر آپ سبھا سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۳۰ ا کی رخصت لیکر کاشی نگر میں پرچار کریں۔ اور
پنڈتوں کے ساتھہ شاستر ارتھہ کریں تو میں علاوہ
آپ کی تنخواہ ماہواری کے ۵۰ بطور الاونس کے ادا
کروں گا۔ اور خرچ ریل کا معرفت آریہ سماج ادا میں
کے دونگا۔ پنڈت جی نے کہا تھا کہ مجھے ۵۰ روپیہ
ماہوار سبھا سے تنخواہ ملتی ہے۔ اس حساب سے ۳
ماہ کے لیے ایک سو پچاس روپیہ ممبری تنخواہ اور
۵۰ الاونس کل ۲۰۰ روپیہ آپکو دینا پڑیگا۔ یہہ
ذکر ہے جب مجلس جی کے سامنے ہوا تھا۔ اب تکا
پھر آیا ہے جو سمجھ ... رسال خدمت ہے۔ سب
آپ سے دریافت طلب امر یہہ ہے کہ پنڈت جی نے
اپنے تئیں سبھا سے قطع تعلق کیوں کر لیا ہے۔ اگر
انہوں نے خود سبھا کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ اُن کے
چارج کی بات ہو تاہم تو اُن کو کاشی بھیجنے میں
کوئی حرج تو نہیں ہے۔ (۳) سبھا نے پنڈت جی
کیلئے ۲۵۰ (۲۵۰) دو سو پچاس روپے کہیں
رکھہ دئے ہیں۔ آیا اُسکا یہہ لکھنا ٹھیک ہے یا غلط۔
اگر اُن کا یہہ لکھنا ٹھیک ہے تو سبھا کی یہہ کارروائی
خصوصاً قابل افسوس ہے ... کیا کرے شیگھر
اُنسے کرنا رتھ کریں"

پنڈت رام بھجدت جی ... کے نام پنڈت گردھاری لعل
کا حسب ذیل خط ... جو کہ انہوں نے اصل سبھا
کے دفتر میں بھیجا تھا۔ "افسوس کہ آپنے مجھکو
جلندھر کے جلسے پر گھر آنے سے مجھکو زبردستی روک
لیا تھا جیدی میں اُس ... وہاں سے چلا آتا تو
اتنا ذلیل نہ ہونا پڑتا۔ (واضح رہے کہ پنڈت صاحب
جلندھر کے جلسے سے بلا رخصت یک بیک گھر کو جانا چاہتے
تھے۔ کیونکہ اُن کا معاملہ سبھا کے روبرو پیش ہونے
والا تھا) استو۔ پاپیوں نے جو کچھ
میرے ساتھہ کیا ہے اُس کا پھل پرماتما انکو شیگھر
ہی دیویں گے۔ آپ میرے مشٹر ہیں اور آپ سبھا
کے ممبر بھی ہیں۔ آپ وچاریں تو کہ یہہ منشی رام
نے کیا کیا۔ اگر اُس نے ٹھیک کیا تو کچھ آپکچھ
تکلیف نہ اٹھاتے اور جو اُس نے ٹھیک نہیں کیا تو
آپ وچار کریں اور کچھہ پرشارتھہ
کر کے حالت پلٹیں کیونکہ پرانی مذہبی
سبھا دھرماتماؤں کی سبھا ہے جنٹلمینوں کی
نہیں۔ آپ اس سمے پر نہ تو منشی رام کی مترتا
کی رعایت کریں اور نہ آپ میری مترتا کی رعایت
کو قبول نہ بلکہ ستیا نیاء کریں۔ کیونکہ آپ ہی ایک پرش
سبھا کے اندر نشکام کرم کرنے والے دکھائی دیتے
ہیں۔ میرے ۱۵۰ روپیہ سبھا کے اندر باقی
ہیں۔ شیگھر دلوائیگا۔ بہتر تو شیگھر ہی بھیجدیگر
گا۔ اس میں کچھہ پرشارتھہ کریں۔ دستخط
گردھاری لعل شاستری راجو پدیشک مقام
فرخ آباد محلہ آرتھیاں مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۱ء
ناظرین گھبرا گئے ہونگے۔ گو اور بھی بہت سے
خطوط ہیں۔ لیکن اُن میں سے صرف ایک آخری خط
سکرٹری آریہ سماج فرخ آباد کا پیش کرتا ہے۔
"اوم" بکاریلے آریہ سماج فرخ آباد۔
شریمان لالہ منشی رام جی مہاشے پردھان شرومنی
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ مہاشے نمستے۔ آپکی
بھیجی تاریخ ۱۴ جنوری کی انترنگ سبھا (آریہ
پرتی ندھی سبھا) کی کارروائی ملی پنڈت
گردھاری لعل کی موقوفی کے پہونچی۔ سماچار گیات کیا۔
اسمیں سندیہہ نہیں کہ اکت پنڈت اوگیہ ہے۔
میں نے پوچھا کہ کیسے آئے۔ اُتر دیا کہ میری ماں بیمار
ہے۔ (حالانکہ لکھہ دیا تھا کہ میں خود بیمار ہوں)
ایک ماہ کی چھٹی لیکر آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ اب
بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑا۔ نہ تو تمہاری ماں بیمار ہے
نہ تم چھٹی لائے۔ بلکہ موقوف ہو کر آئے ہو۔
اُسے ۱۷ جنوری کی سبھا کی کارروائی دکھادی
تب آئیں بائیں بکنے لگا۔ سبھا کے لیے تہا بہوا دیش
(آپ جیسے پرشوں کو بہت سخت کلمے کہہ گیا۔
یہہ بھی کہا کہ میرا ۱۵۰ سبھا پر نکلتا ہے۔
سبھاجیں جھوٹا الزام لگایا ہے۔ اتیادی میں نے
کہا تو جھوٹ ہے۔ اور بہت جھگڑا۔ گو فوجداری
دعوےٰ ہو جانے پر آٹے دال کا بھاؤ معلوم
ہوگا۔ تب بہت گھبرایا۔ آپ کرپا کر کے لکھیے کہ
اسکے ذمہ تغلب کا کتنا روپیہ نکلتا ہے (۱۵۰
کے قریب تو لالہ کندن لعل منتری آریہ سماج
دہلی کے ہیں۔ جو بیچاروں کو شاید ہی وصول
ہوں۔ دوسرے آریہ بھائیوں کی نسبت کچھہ
معلوم نہیں۔ سبھا نے تو تھوڑی والے ایکسو روپیہ
چھوڑ ہی دئے تھے۔ اب تین روپیہ انبالہ سے
اور لے گئے ہیں۔ باقی معلوم نہیں منشی رام)"
تہا کس سماج میں اس نے کیا کیا کیا۔ ایسے
دھورت بنا منہہ کی کہاتے باز نہیں آتے۔
ادھر اُدھر وہ بہت بڑبڑاتا ہے اور اپنی جھوٹی
صفائی ظاہر کرتا ہے۔ میں نے اُسے اپنی جانچ
میں بیہودہ۔ مغرور اور جھوٹا آدمی انیک
روش یکت پایا ہے وغیرہ"

کیا اوپر کے خطوط پر کسی حاشیہ چڑھانے
کی ضرورت ہے؟

آریہ پرشو! شکر کرو کہ ایسے گرے ہوئے آدمی
سے سبھا نے آریہ سماجوں کو چھٹکارا کرایا ہے
اب سنتا ہے کہ پنڈت گردھاری لعل مانس پرچارک
کلچرڈوں کے اخباروں میں کچھہ لکھنے کے لیے
پریرے گئے ہیں۔ اور اجمیر کے مانس پرچارک
سماج کی طرف سے اُپدیشک کی پدوی گرہن
کرنے کی فکر میں ہیں۔ اگر ایسا ظہور میں آیا تو
ہمیں کچھہ تعجب نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے سوائے
اُن کے لیے اب چارہ بھی تو کچھہ نہیں ہے۔
لیکن ہم پنڈت گردھاری لعل کو یہہ بھی
سمجھاتے ہیں کہ آئیندہ کے لیے اپنے آپ تئیں
کوشدہ کرنے کا یتن کریں۔ اور سچے آریہ
پرشوں کے ست سنگ سے اپنی عادت کو
درست کر کے ازسرِ نو اُٹھنے کی کوشش
کریں۔ کیونکہ سچے دل سے جو پرش پرماتما کی

سشٹرن میں آکر اُس سے بل مانگتا ہے۔ اُسکی بھوک کا سُبھاؤ شیگھر ستّوہ ہوتی ہے۔

پیارے آریہ بھائیو! پنڈت گردھاری لعل کی مثال کو سامنے رکھکر ہرگز ست گھبراؤ۔ اور نہ ہی اپنے سچّے دھارمک اُپدیشکوں سے بدظن ہو۔ کیونکہ دھوکھا کھانا کمزور انسان کا خاصہ ہو جاتا ہے۔ اِس وقت کا تجربہ سبھاکے ادھیکاریوں کو آئندہ کے لئے اُپدیشک مقرر کرنے میں زیادہ احتیاط سکھلائے گا۔ اور آپ کو بھی شکشا دیگا۔ کہ اُپدیشکوں کی تعریف میں مبالغہ سے کام نہ لیا کریں۔

سبھاکے ادھیکاری ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ دُراچاری ودوان اُپدیشک پر سداچاری معمولی وِدیا رکھنے والے اُپدیشکوں کو ترجیح دی جاوے۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں۔ کہ آپ سب بھائی سبھا کو اپنے اِس ارادہ میں کامیاب ہونے اور آئندہ کے لئے سہولیت سے کام کرنے میں ہمیشہ مدد دیتے رہا کریں گے کیونکہ آپ کی مدد پر ہی سبھا کا مفید کام کرنا منحصر ہے۔

مقام لاہور
۳۱ جنوری
سنہ ۱۹۰۰ع

ویدک دھرم کا سیوک
منشی رام
پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔

اطلاع ضروری

پنڈت دولت رام جی اُپدیشک کی نسبت آریہ پرتی ندھی سبھاکے دفتر میں اب تک کوئی ایسی شکایت نہیں آئی جس سے معلوم ہو۔ کہ اُنہوں نے آریہ سماجوں کے ساتھ کبھی کوئی خلاف ... کیا ہو۔ بلکہ اُن کی ساروفراخی

اور سادھو بھاؤ کی ہر جگہہ سے تعریف ہی آتی رہی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے اِس قسم کی شکایتیں شروع ہو گئی تھیں کہ آریہ سماج کے کل سدّھانتوں کو پنڈت جی نہیں مانتے اِس معاملہ کو صاف کرنے کی غرض سے میں نے منتری سبھا کی معرفت پنڈت جی سے چند سوالات کئے تھے۔ جن کے جوابات پنڈت جی نے صاف الفاظ میں دیدیئے ہیں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ بھائیوں کو آئندہ کی غلط فہمیوں سے بچانے کے لئے پنڈت جی کا جوابی خط شتہر کر دوں۔ تاکہ جس طرح میں نے پنڈت جی کی نسبت اِس وقت تمام شکوک رفع کر لئے ہیں جملہ آریہ بھائی بھی اسی طرح پر انہیں اپنا وشواس پاتر بنا دیں۔

پنڈت جی کا خط

در شری مان مانیہ ور منتری مہاشہ جی۔

نمستے۔ آپ کا پتر ۱-۱۲-۱۸۹۹ع کا ۲۷ دسمبر ۱۹۰۰ء کو مجھے ملا۔ اُتر میں نویدن ہے کہ میرے وشے میں جو کچھہ آکشیپ کئے گئے ہیں سنکشیپ سے اُن کا اُتر یہہ ہے کہ میرے اُپدیش دارشنِک وِشیوں کے ہوتے ہیں سادھارن پُرش اُن کو نہیں سمجھتے۔ اسلئے بھرانتی سے آکشیپ کیا کرتے ہیں۔ وشیشتہ اُتر چاہیں تو میں لکھکر دے سکتا ہوں۔ باقی رہے وہ پانچ پرشن۔ اُن کے اُتر (۱) میں سوامی جی کے سمپورن سدّھانتوں کو وید انوکول سمجھتا ہوں۔ کیول مُکتی سے پُنراورتی میں مہرا مت بھید کہا جاتا ہے سو اُس میں نویدن یہہ ہے۔ کہ مُکتی کا وشے پرتیکش نہیں ہے۔ پر ورکش ہے پروکش ارتھہ میں کیول پرمان گُپتی آدی

سے وشواس ہوا کرتا ہے۔ سو سوامی جی نے وید پرمان تتھا یُکتی لکھی ہے۔ اِس لئے میں پُنراورتی کو مانتا ہوں۔ پرنتو اُس کے وِرودھ بھی پرمان ملتے ہیں۔ اِس لئے مجھہ سنشے رہتا ہے۔ اسلئے پرمانوں کے انویشن کا پریتن کرتا رہتا ہوں۔ (۲) آریہ سماجوں کو بُرا نہیں سمجھتا ہوں۔ جس سمے اپنے پُرشوں میں دوش دیکھتا ہوں۔ بہت بُرا معلوم ہوتا ہے۔ (۳) ...... یہہ پرشن لوگوں نے بیہودا (ڈاکٹر) میرے پاس کیا ہے۔ کہ تم اُپنشدوں کا بھاشیہ کرو تو اُس کا میں یہہ اُتر دیتا رہا ہوں کہ یہہ بڑا سوکشم وشے ہے۔ آریہ سماجوں میں سوکشم وشیوں کے سمجھنے والے پُرش کم ہیں۔ اسلئے میرے گرنتھہ پر بہت آکشیپ ہوں گے۔ (۴) میں گوروکل کو بہت اچھا سمجھتا ہوں بلکہ چاہتا ہوں کہ گرام گرام میں ایسے گوروکل ہو ویں۔ (۵) میں پُرانوں کو سروتھا وید انوکول نہیں سمجھتا۔ جو باتیں اُن میں وید انوکول ہوں۔ صرف اُن کا مان کرتا ہوں۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ پنڈت جی آریہ بھائیوں کی سیوا کے لئے دن بدن اپنے اندر پریم کا بھاؤ بڑھاویں گے۔ اور اپنا کرتویہ پالن کرتے ہوئے دوسرے اُپدیشکوں کے لئے ایک نمونہ بن کر دکھلائیں گے۔

اوم شم

منشی رام
پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
لاہور۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اشتہارات

پچیس روپیہ مفت فنڈ میں دیئے جاوینگے

سردار لشن سنگھ کورٹ انسپکٹر پولیس ضلع رہتک ممبر سماج رہتک کا داماد معہ ایک بالکشن نامی لڑکے کے جو لاہور میں دیانند اینگلو ویدک میں تعلیم بی اے کلاس میں پاتا تھا۔ اور جس کو آریہ سماج سے متعلق کتب مذہبی تعلیم کا نہائیت ہی شوق تھا۔ ۲۸ دسمبر ۹۹ء کو بلا اطلاع چلا گیا ہے۔ اور جس سماج کی جانب سے پتہ ملنے پر آنند سروپ دستیاب ہو جاویگا۔ ۲۵ روپیہ اس سماج کے چندہ میں داخل کئے جاوینگے۔ اگر کسی غیر شخص کی اطلاع پر آنند سروپ دستیاب ہو جاوے گا۔ تو اس کو ۲۵ روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ حلیہ آنند سروپ ولد کشن چند ذات اہلو والیہ انبالہ شہر گورا رنگ قدرہ چیچک رو۔ لمبا قد۔ آنکھوں سے بھینگا معلوم ہوتا ہے۔ آہستہ بولتا ہے۔

سورج بہان سکرٹری آریہ سماج رہتک

ہون سامگری

نہائیت توجہ سے موسم انکول تازہ جڑی بوٹیوں اور سگندہت اجزاؤں کا ملاپ ویدک گرنتھوں اور شریمان ماشیہ اور پنڈت ہیم سین کی شکشا انوسار اپنے کارخانہ میں تیار کرتا ہوں۔ سامگری بہت زیادہ مقدار میں تیار رہنے کے باعث ہر ایک شہر کی نوسل پر چون نرخ سے مہنگی نہیں۔ بلکہ زیادہ سستی زیادہ خوشبودار زیادہ دیرپا ہے۔ نرخ ۹ سیر عہ ۸ ر ہر کی تھیلیوں میں بند ملتی ہے۔ سگندہت دہوپ نرخ عہ ۸ ر کے بند پیکٹوں میں ملتا ہے۔ چند بکس

مانک بر۔ لاثانی دوائی شدہ طاقتوں اور حفظان صحت کے برخلاف نامناسب اعتدالیوں پر فی الفور عادی ہوتی ہے۔ تقویت باہ۔ دماغ۔ معدہ جگر گردہ۔ مثانہ اسکے خاص اصول ہیں ورد پشت خوف بے چین خوابی۔ احتلام۔ تسلسل۔ چہرہ پر کی زردی اور بلغم کا شغ کرنا اس کا کام مزید بیان یہہ اعلےٰ درجہ کی مفرح دل۔ حفظ اور مزید منی قیمت فی بکس ۱۲ تولہ جو دس روز کی خوراک ہے (عہ) سفوف مجرب جریان۔ سیلان منی کینہ ولانت کو ہمالرد کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۲۰ روز کیلئے مفصل۔ کایان انجن واسطے بعد عجیب الاثر ہے۔ پانی جانا۔ خارش۔ دہند جالا۔ پڑوال۔ جملہ امراض آنکھ کیلئے مفید ہے ایکنوز رہی لوٹ دیگر تمام ادویات کی فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی۔ المشتہر

ہربگوان پنساری شہر راولپنڈی

کنیا کے لئے برکی ضرورت

ایک کنیا کیلئے ایسے بر کی ضرورت ہے۔ کہ جو چار گھر چھوڑ کے کنبہ یا ملوترہ۔ کہتری ہو۔ عمر جس کی ۱۸ یا ۲۲ برس کے درمیان ہو۔ صحت بدنی ٹھیک ہو۔ خوبصورت ہو۔ کوئی عضو ناکارہ نہو۔ برسر روزگار ہو۔ اگر تعلیم پاتا ہو۔ تو کم از کم ایف اے پاس ہو۔ اسکے بارہ میں تمام خط و کتابت بنام لالہ تیلو مل منتری آریہ سماج جلندھر شہر ہونی چاہئیں

بر کے لئے کنیا کی ضرورت

شریمان پنڈت گنگا سہائے شرما گوڑ براہمن گوتر گرگس عمر ۲۹ سال مختار عدالت کلکٹری و فوجداری ضلع بلند شہر۔ گنگا پہل دیپکا۔ تقلی سناتن دہرم کی پول۔ لعنت۔ انصاف کا خون۔ براہمنوں کا سچا متر وغیرہ پستکوں کے مصنف ہیں۔ ایک کنواری کنیا

سے شرائط ذیل پر بیواہ کرنا چاہتے ہیں۔ (۱) آیو ۱۴ یا ۱۵ سال سے کم نہو۔ (۲) رنگ بہت سیاہ اور روپ بھنگ اور کوئی مرض جسمانی نہ ہو (۳) ناگری بھاشہ جانتی ہو (۴) کنیا کے پتا مورتی پر تشبیت ہوں۔ (۵) بواہ ویدک ریتی سے ہوگا جن مہاشیہ کو یہہ سمبندہ منظور ہو۔ مجھ سے خط و کتابت کریں۔ المشتہر گوپال نرائن درما مختار عدالت و پردہان آریہ سماج بلند شہر

بواہ کی ضرورت

ایک شخص ذات اگروال مینتل گوتی۔ رہنے والا ضلع سہارنپور۔ بعہدہ سب اوورسیر جی ماہوار چالیس روپیہ۔ عمر قریب ۲۲ سال۔ اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت بنام گوکل چند سب اوورسیر کیمپ کہونٹ ضلع سیونی چھپارہ ہونی چاہیئے۔

قیمت میں رعایت

ذیل کی کتابوں کی قیمت صرف ماہ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کیلئے نصف کردی

	اصل	رعایت
گیتا اردو	۸ر	۴ر
تت ودیارشی کی کتھا	۲ر	۱ر
بال بواہ ناٹک	۴ر	۲ر
آریہ سدھانت کمتاولی	۴ر	۲ر
رنکھیان کمتاولی	عہ	۸ر
ایضاً .... ایضاً	۱۰ر	۵ر
ست ہرتی ہاند ناول	۴ر	۲ر
چنڈال چوکڑی ناول	۴ر	۲ر
روس کا مشہور نہلسٹ فرقہ ناول	۱ر	۸ر
شاستر رتنہ جلندھر شہر	[illegible]	۔ر

یہہ سب کتابیں اردو میں ہیں۔

المشتہر منیجر ست دہرم پرچارک جلندھر شہر

دستاکھا

ضرورت ہے

ہمیں ایک پونجابی کھتری عمر قریباً ۲۳ سال ملازم
محکمہ ۔۔۔ ۔۔۔ تنخواہ مبلغ للعہ ماہوار
کی ایسی لڑکی کیساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں
جو قوم پونجابی ہو۔ جسکی عمر ۱۳ و ۱۴ سال کے اندر
ہو۔ مفصل حالات بندہ سے دریافت فرماویں۔
ریال چند اوپدیشک آریہ سماج سرینگر

مفت۔ مفت۔ مفت

میرے پاس بواسیر کی مجرب گولیاں ہیں جن پر چند سال
کا تجربہ ہو چکا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس مرض کی شکایت ہو
تو وہ مجھ سے گولیاں مفت منگوا کر اس کے استعمال کر
فائدہ اٹھاویں۔ پتہ حسب ذیل ہو۔ شہر پشاور
گذرہ اں کلہ۔ پاس بھگوان سنگھ سپرٹ فروش۔ ہر اور لالہ
حاکم رائے صاحب۔

ہڈی ورد ہاسکھم یعنی دماغی طاقت
بڑھانے کی دوائی۔

یہ دوائی پہاڑی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایک
جاتا پرتش ۔۔۔ ۔۔۔ دماغ والوں۔ کمزور دماغ کیلئے
ازحد مفید ثابت ہوئی ہے۔ جسمانی طاقت عطا و بخشتی
ہے۔ قیمت ایک بوتل ۔۔۔ جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔

دھیرج ورد ہاسکھم یعنی دماغ ۔۔۔ کی دوائی

یہ دوائی جریان منی اور
احتلام سوزاک کیلئے ازحد
مفید ہے۔ ایکماہ میں چار
دفعہ استعمال کرنے سے آئندہ کیلئے ان بیماریوں کو جڑ
سے اکھاڑ دیتی ہے۔ ایکماہ کیلئے قیمت فی بوتل عہ
المشتہر سوامی ۔۔۔ انند گلی بازار لاہور۔

تازہ خوشخبری

لیجیے گورکھی ستیارتھ پرکاش کی قیمت گھٹا گئی

ہے۔

اب مجلد کتاب کی قیمت ۔۔۔ اور غیر مجلد
کی ۔۔۔ کر دی گئی ہے۔

سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ستیارتھ
پرکاش مصنفہ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج
کا ایک نہایت اعلیٰ سلیس عمدہ با محاورہ اور بے نظیر
پنجابی ترجمہ بحروف گورمکھی تیار کیا ہے۔ یہ ترجمہ
گورمکھی ٹائپ میں چھپا ہے۔ کتاب کی ضخامت
۳۵۰ بڑی تقطیع کی ہے۔ آریہ بھائیوں اور ویدک
دھرم کی اشاعت چاہنے والوں کو ضرور اپنے اپنے
شہر اور گرام میں اس ترجمہ کی اشاعت کے لیے
پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ایک بڑا حصہ
پنجاب کی آبادی کا ویدک دھرم کے بہت کو جانکر
آنند لابھ کر سکے۔ اور ویدک دھرم کا سرسبز ہو جاوے۔

قیمت سنہری حروف والی مجلد
کتاب کی ۔۔۔ اور غیر مجلد
کی صرف ۔۔۔ کر دی گئی ہے۔

نوٹ۔ پچاس جلد یکمشت خریدار کو ۔۔۔ فیصد پچاس
سے سو تک کے خریدار کو ۔۔۔ فیصد کمیشن دیا جاوے گا

کتاب کے ملنے کا پتہ

لاہور میں لالہ سیتارام جی سوداگر سکریٹری
انار کلی بازار لاہور۔

جلندھر میں منیجر ستیہ دھرم پرچارک جلندھر شہر
کرنال میں لالہ کرتارام جی سبھاسد آریہ سماج کرنال

کلکتہ ایورویدک فارمیسی

میں سند یافتہ ہوئے مشہور میان
کوی راج پنڈت سیتارام شاستری
کوی رتن مشہور و معروف ایورویدک شفاخانہ
اوشدھالیہ مری روڈ راولپنڈی

اس اوشدھالیہ میں سب قسم کے نئے پرانے مرض کا
خاطرخواہ علاج ایورویدشاستر کے مطابق کیا جاتا
ہے۔ ایورویدشاستر کا طریق علاج دنیا میں سب سے
پرانا ہے۔ وہاں سے مفید اور اعلیٰ ثابت ہوا ہے
اس طریقہ کو کچھ مدت ہوئی۔ کہ ملک سے اٹھ گیا
دوسری تازہ کرنے اور اشاعت دینے اور رشی
منیوں کی آزمودہ لاثانی دوائیوں کے مریضوں
کو شفایاب کرنے کیلئے یہ اوشدھالیہ کھولا گیا ہے
اس اوشدھالیہ میں عبادت گاہ والے سینکڑوں
مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں شفا پا رہے
ہیں۔ جنکی طرف سے کئی شہادتیں میرے پاس موجود
ہیں۔ اس اوشدھالیہ میں شاستر کی ہدایت کے بموجب
مجرب تیلی ورنش مودک وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ جن
میں سے چند ایک مثال کے طور پر لکھی جاسکتی ہے
چیون پراش کا ایوروید میں ذکر آتا ہے۔ کہ ایک
رشی جسکا نام چیون تھا۔ اس دوائی سے نوجوان
ہو گئے تھے۔ اس لئے اس دوائی کا نام چیون پراش
ہے۔ اس رسائن کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں
یہ دوائی بیماری صحت دونوں حالتوں میں برتی
جاتی ہے۔ اگر باقاعدہ اس دوائی کو استعمال کریں
تو کھانسی تپ دق اور سب کچھ دور ہو جاتا ہے دل
جگر کی بیماریوں کے لئے یہ ایک سریع التاثیر
دوائی ہے۔ دبلے پتلے سب لوگوں کو اسکا
استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ۔۔۔ طاقت و توانائی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تی ہے۔ رشی منیوں نے جو تعریف اس کی کی ہے۔
وہ تجربہ سے ہمیشہ سچ ہی ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ایک
ماہ کے استعمال کیلئے .... (عہ)

درد ہو یعنی ہر قسم کے پرمیہ یعنی ذیابیطس یا زیادہ پیشاب
آتا ہو یا پیاس ہو۔ اس کیلئے بے مثالی ہے۔ اور
سینکڑوں مریض اس سے شفا یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت
ایک ہفتہ کے استعمال کیلئے (عہ) کنک ارشٹ ہر قسم
کے دمہ کھانسی کیلئے بہت اکسیر ہے۔ جسکے برابر آج
تک کوئی دوائی ایجاد نہیں ہوئی۔ سینکڑوں مریض
اس سے شفا یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت ایک ہفتہ کیلئے (عہ)
سارسا ارشٹ یعنی خون صاف کیلئے نہایت عمدہ
ہے۔ تلی کیلئے عمدہ ہے۔ سینکڑوں مریضوں پر نہایت
کامیابی کیساتھ برتی گئی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کے
استعمال کے لیئے صرف ایک روپیہ .... (عہ)

جو مریض اس اوشدھالیہ میں آکر علاج کرائیں۔ تو ان
سے صرف دوائی کی قیمت لیجاتی ہے۔ تنگ دستوں کا
علاج بلا فیس بغیر دوائی کی قیمت لئے کیا جاتا ہے۔ (۲)
سب قسم کے مرض کی ادویات اس اوشدھالیہ میں
تیار رہتی ہے۔ جو ایک درخواست کرنے پر ویلیو پے
ایبل قیمت طلب پارسل کے ذریعہ روانہ کیجاتی ہے
ہر ایک دوائی کا ڈاک محصول علاوہ قیمت کے
خریدار کے ذمہ ہوگا۔ خریدار کو چاہیئے کہ اپنا نام
مقام ڈاکخانہ ضلع وغیرہ صاف لفظوں میں
خوشخط کر کے لکھیں۔ تمام خط و کتابت بنام

پنڈت سیتا رام شاستری
کوی رتن، ایورویدک وشنو اوشدھالہ
امرتسر و راولپنڈی ہونی چاہیئے
المشتہر
پنڈت سیتا رام شاستری کوی رتن

دماغی طاقت و حافظہ کی
ترقی کے لیئے ایک نہایت عمدہ للکہ

میرے پاس ایک ایورویدک چٹنا لیاقت ہندی کا
جو ہر ایک تجربہ جیوتی پر کاشک سرسوتی نام تیلی
اوٹی کا تیار کیا ہے۔ جس کو سعری اذاکر گیہو کے
ددود میں ۳ ماشے روز پینے سے عقل و قیاس اور فہم
و فراست حافظہ ذہن یادداشت زبان کی تیزی
میں اس قدر ترقی ہوتی ہے۔ کہ بیان سے باہر ہے
سوائے اس کے یہ تیل قبض کشا معدہ کی درستی
بلغم بادی کے دور کرنے میں اچھا ہے۔ مگر کچھ تلخ
ہے قیمت فی سر عہ (۔) کم قیمت کی بوتل نہ ملیگی
سوائے اسکے ہر ایک امراض کی مجرب ادویات
موجود ہیں۔ اور ان سے ثمر ناشک سرمہ آنکھوں
کی مرضوں کیلئے نہایت مفید ہے ترکیب استعمال
عہ تولہ ہمراہ بکٹ ہے۔ خریدار ایک بذمہ خریدار ہوگا
المشتہر وشنو نارائن شرما وید کیا مہاودیالہ جالندھر شہر

ٹھوک کے خریداروں کو رعایت

اردو ستیارتھ پرکاش کی قیمت ایک روپیہ سماجوں
کو لیویں پانچ جلدیں۔ اور گرائکوں کو لیویں دس
جلدیں دینے کیلئے تیار ہیں **المشتہر**
گلاب چند لعل لائبریرین آریہ سماج لاہور۔

ہندو ہوٹل
بیرون دروازہ موچی لاہور

ہر ایک جنٹلمین کیلئے انتظام خوراک و رہائش
موجود ہے۔ ریٹ مقرر ہے۔ **المشتہر**
(مالک ہندو ہوٹل لاہور)

ایک استاد کی ضرورت

ایک عقار یہ بھائی کے لڑکوں کو گھر میں تعلیم دینے کے
لیئے ایک نیک چلن استاد کی ضرورت ہے۔ جسکی دوسری
زبان سنسکرت ہو۔ انٹرنس یا مڈل تک تعلیم دیسکتا
ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی۔ درخواستیں
بنام ایڈیٹر ست دھرم پرچارک جالندھر شہر
آنی چاہئیں ....

بیواہ کی ضرورت

ایک صاحب قوم کھتری پنجابی عمر ۲۳ سال ملازم
بعہدہ سب اوورسیری تنخواہ ۔ طے ماہوار ذات کپڑ
نالکیے آنند اپنی شادی کرانا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت
ذیل کے پتہ پر ہو۔ **المشتہر**
ہردواری سب اوورسیر نہر مانڈلے ملک برہما۔

بر کی ضرورت

ایک سناڈھ برہمن ۱۰ سالہ کنیا کیلئے عربیسے بر کی ضرورت
ہے۔ جس کی عمر ۱۵ یا ۱۶ سال کے اندر ہو۔ او پڑھا
لکھا ہو۔ صحت جسمانی عمدہ ہو۔ لڑکی دیوناگری
پڑھی لکھی ہے۔ بیواہ وید و کت ریتی سے ہوگا۔ اور
خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں
المشتہر دولت رام
شرما بہارگو اپدیشک آریہ سماج آگرہ۔

بیواہ کی ضرورت

میرے ایک شریف دوست شریف خاندان قوم مہاجن
عمر ۲۶ سال تندرست چالیس روپیہ ماہوار کے ملازم
ہیں۔ پہلی عورت کو مرے دس ماہ گذر چکے ہیں۔ اب کسی

برہمن کی ایسی بدہوا سے شادی کرنا چاہتے ہیں جو
شریف خاندان سے نیک چلن ہو۔ اور عمر ۱۵ سال
سے کم نہ ہو۔ مزید حالات بندہ سے دریافت
کریں۔

المشتہر
گوری شنکر وج منتری آریہ سماج سرینگر۔

بر کی ضرورت

ایک آریہ مہاشے قوم کا لیتہ سکنہ دوسری متوطن
پٹیالہ بہیت اپنی کنیا کا براہ ویدک ریتی سے اپنی قوم میں
کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی کی عمر چودہ سال کی ہے۔ اور
صورت شکل بھی اچھی ہے۔ اسکے عادات و اطوار
عمدہ ہیں۔ اور وہ بھاشا فارسی اور اردو میں
اچھی لیاقت رکھتی ہے۔ اور ہنوز اس کی تعلیم کا
سلسلہ جاری ہے۔ لڑکے کی صفات سب ذیل ہونی چاہئیں
(۱) عمر درمیان ۱۷ یا ۲۵ سال ہو۔ (۲) صحت جسمانی
عمدہ ہو۔ اور کوئی عضو غیر صحیح نہ ہو۔ (۳) عادات
نیچا اچھی پسندیدہ ہوں۔ (۴) کم از کم انٹرنیس پاس
ہو یا اچھی ملازمت پر ہو۔ (۵) بحالت طالب علمی وجہ
معاش قابل اطمینان ہو۔ (۶) خود بھی آریہ ہو۔ اور
انکے سرپرست بھی نسبت حالات طفل و دختر جاننے کا
اطمینان ہو جانا ضرور ہے۔ دیگر امور ذیل کے پتہ
سے خط و کتابت کرنے سے طے ہو سکتے ہیں۔ المشتہر
حکیم منشی رگھبیر سہائے صاحب پریان جہان آبادی
سابق ایپ پردہان آریہ سماج جہان آباد مقام
پیلی بہیت روہیلکنڈ ....

کام نقاشی مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

میں کام نقاشی بہت عمدہ ہوتا ہے۔ شادی کے
خطوط اور لفافے دیگر ہر قسم کی بیلیں سنہری اور
روپہری۔ لاجوردی سبز و سرخ ہر ایک قسم کا
کام بہ نہایت صفائی کیا جاتا ہے۔ درخواستیں
بنام منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر آنی چاہئیں

پرانوں کی ناپاک تعلیم سے بچو!

بھوشیہ پران کی پڑتال

حصہ اول اُردو۔

مصنفہ لالہ منشی رام جی جگیاسُو۔

بس یہہ کتاب دیکھنے اور پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے
مصنف کی محنت تب ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ جبکہ
اس کتاب کو ایک دفعہ نظر انداز کیا جاوے زیادہ
تعریف کرنا فضول ہے۔ خوبی اسکے پڑھنے سے خود
ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ جو صاحب اس کتاب کے
دیکھنے کا شوق رکھیں۔ وہ پتہ ذیل پر درخواست
کریں۔ قیمت برائے نام صرف ۲ر رکھی گئی ہے اور
محصول ڈاک قیمت کتاب سے علاوہ ہے

المشتہر
اسٹنٹ منیجر ست دہرم پرچارک جلندہر شہر

لالہ جے چند مرحوم کی کتابیں

یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ۱۵ سے ۳۰ سال تک جسکا انجیل میں بھی کچھ پتہ نہیں ہے۔ کہ کہاں رہے	۴ر
عیسائیوں کے ہاتھ سے بھائیوں کو بچاؤ نمبر ۱ سے نمبر ۷ تک	۳۔۲ر
دکھہ کی کتھا	۲ر
ہمارے بچھڑے بھائی نمبر ۱ و نمبر ۲	۱/ر
سوراج لائبل کیس	۲ر
اتم سنتان پیدا کرنے کی ودہی	۲ر

یہہ سب کتابیں مطبع ست دہرم پرچارک جلندہر سے
مل سکتی ہیں۔ محصول ڈاک قیمت کتابوں سے علاوہ ہے

نئی کتابیں

محصول ڈاک ان کتابوں کی قیمت سے علاوہ ہے

دہرم بیر مصنفہ کرپارام جگراؤنوی اس میں ایک
پنڈت اور جوتشی کا اور پنڈت اور جینی کا مباحثہ
سادھو آریہ اور ہندو کا وغیرہ وغیرہ مباحثہ
ناول کے طور پر دکھلایا گیا ہے۔ جو واقعی دیکھنے
کے قابل ہے۔ قیمت فی جلد ۸ر ہے

روس کا مشہور نہلسٹ فرقہ
حصہ اول مصنفہ لالہ بالک رام شاد۔ قیمت صرف
۸ر ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ خوبی دیکھنے سے معلوم
ہوگی۔ ایک دفعہ منگا کر ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ ....

ستیا برتی مہانند مصنفہ پنڈت
کرپارام شرما جگراؤنوی قیمت صرف ۸ر

ناول چاند یہہ ناول اپنا آپ ہی نظیر ہے۔
ایک ہزار چھپا تھا۔ ہاتھوں ہاتھ خرچ ہو گیا۔ اب
بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے
اور دیکھنے سے خوبی معلوم ہو سکتی ہے ....

ویوہار بھانو اُردو ترجمہ یہہ کتاب
قابل دید ہے۔ قیمت اس کی صرف ۲ر ہے

گروکل اور اُس کے مخالف جو صاحب
اس ٹریکٹ کی مطالعہ کرینگے۔ ان کو اس کی خوبی
دیکھنے سے معلوم ہوگی۔ بہت ہی عمدہ ٹریکٹ ہے

منوہرتا یہہ ناول عجیب و دلچسپ ہے
جس صاحب نے ایک دفعہ منگا کر پڑھا ہے۔ وہی
اس کی خوبی کا اندازہ لگا سکتا ہے ....

جو صاحب ان کتابوں میں سے کوئی کتاب منگانا
چاہیں۔ وہ حسب ذیل پتہ پر درخواست کریں۔
فوراً تعمیل کی جاوے گی

المشتہر اسسٹنٹ منیجر ست دہرم
پرچارک جلندہر شہر پنجاب

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پانچہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سُرمہ

پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا پڑوال۔ غبار پھولا سبل۔ سرخی ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۱۲ روپیہ اور ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۱۶ روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ ۲۰ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۱ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیرے کے اشتہار سے بچنا چاہئے۔ المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

تازہ سندات — ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

بہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام نامی درج کئے جاتے ہیں کہ جنہوں نے تجربہ کرکے ممیرے کے سرمہ کو مفید بلکہ اکسیر ہونے کی بابت تصدیق فرمائی ہے مفصل سرٹیفکیٹ درخواست کرنے پر ارسال کئے جاویں گے۔

(۱) جناب ڈاکٹر ٹی۔ ایم۔ سانگلے صاحب بہادر ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ۔ انگلینڈ۔ (۲) جناب کرنل ایف۔ پیری صاحب بہادر ریٹائرڈ (۳) جناب خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں صاحب ایل۔ ایم۔ ایس آنریری مجسٹریٹ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۴) جناب خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور (۵) جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گہوس ایل۔ ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور آنریری سرجن گورنر جنرل ہند (۶) جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ۔ (۷) جناب ڈاکٹر پنڈت [illegible] صاحب کول پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۸) جناب ڈاکٹر بھانشی رام صاحب میڈیکل افسر ریاست نیپال۔ (۹) جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب سول سرجن شفاخانہ بادشاہ ریاست حیدرآباد دکن۔ (۹) جناب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ نگرانگ سرحد ملک آسام۔ (۱۰) جناب ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ایل۔ ایم۔ ایس ڈاکٹر حضور نواب صاحب والئے ریاست بہاولپور۔ (۱۱) جناب سری مہاراجہ صاحب چترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوان اودھ۔ (۱۲) جناب سری مہاراجہ صاحب والئے ریاست منڈی (۱۳) جناب سری مہاراجہ صاحب ریاست گولیر۔ (۱۴) جناب سری مہاراجہ بہادر والئے کشن کوٹ (۱۵) جناب خان بہادر نواب محمد حیات خاں صاحب۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ ایس آئی ڈویژنل وسشن جج قسمت جالندھر شہر (۱۶) جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ۔ (۱۷) جناب دیوان اودھو داس صاحب بہادر ڈپٹی اسسٹنٹ گورنر جنرل بہادر کشور ہند۔ (۱۸) جناب خان بہادر صاحب محمد فرید خان صاحب کمانڈنگ آفیسر ملٹری پولیس ہزارہ۔ (۱۹) جناب رائے بہادر سردار گوپال سنگھ کمانڈنگ آفیسر ملٹری پولیس بہاولپور ملک برہما۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے ۵ مارچ ۱۹۰۹ء سے جمع کیا گیا ہے۔

المشتہر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

اوم

اگر دیرینہ مہلک امراض کو جب ... شفا ہو سکتی ہے ...
... امراض کو قلیل عرصہ میں شفا ہو سکتی ہے ...
... ایک دوا کا کم قیمت زود اثر ... ہے ...
... چند ادویات بطریق نمونہ ہدیہ ناظرین ہیں۔ جو قیمت نقد بھیجیں ...

نامردی کی مجرب دوائی ... نہایت ہی مفید ... دو شیشی کلاں ... شیشی خورد ...

روح حیات ... استعمال سے ... جلد فایدہ ہو جاتا ہے ... نہایت ہی مفید ہے ... شیشی کلاں ...

مجرب ادویات

اکسیر۔ آتشک خواہ کسی درجہ میں ہو۔ آتشک کے باعث کسی قسم کی تکلیف ہو۔ بدن کے پھوڑے۔ پھنسی بھگندر ناسور۔ درد اعصاب۔ بدہ وجع المفاصل خارش وغیرہ کل تکلیف کو اکسیر کے استعمال سے جلد فایدہ ہوتا ہے۔ قیمت دو شیشی کلاں ۱۲ اور خورد شیشی (۱۲)

آبحیات دافع ذیابیطس جبکہ پیشاب بکثرت آتا ہو پیاس کی شدت ہر دم رہے یا خفیف درجہ میں ہر دو آثار ہوں اور پیشاب میں شکر ہی جائے۔ آبحیات کے استعمال سے بہت جلد فایدہ ہوتا ہے۔ تین شیشی کلاں (ے)

رفیق طالبعلماں پڑھتے پڑھتے جب دماغ تھک جاتا ہے ایک خوراک رفیق طالبعلماں کے پینے سے دماغ تر و تازہ ہو کر کام کرنیکو لایق ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی کلاں (عہ)

رفیق جواناں دافع جریان رقت منی و احتلام سرعت انزال وغیرہ جو لڑکپن کی خرابی اور جوانی کی بے احتیاطیوں کے باعث دامنگیر ہوں جبکہ دل و دماغ معدہ وغیرہ کمزور ہو گئے ہوں۔ رفیق جواناں کے استعمال سے شکایت دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت تین شیشی صرف (ے)

دلپذیر سوزاک و قرحہ خواہ کتنے دنوں کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دلپذیر کے چند روز کے استعمال سے پیشاب و جلن و پیپ یا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے قیمت دو شیشی خورد (ع) دو شیشی کلاں (۱۲)

صحت بخش یہ عجیب و غریب دوائی ہر قسم کے بخار کے لئے مفید اور پُر تاثیر ہے۔ بخار خواہ کسی قسم کا اور کتنے عرصہ کا پرانا کیوں نہ ہو۔ دو شیشی خورد (عہ)

آرام بخش۔ دافع وجع المفاصل یعنی گٹھیا بشرطیکہ اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں عہ معہ مرہم ...

مصفی خون تمام جلدی امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے اس کا سبب آتشک نہ ہو۔ دو شیشی کلاں (ع)

قاطع نسیان متواتر دماغی محنت یا کسی دوسری بیماری کی وجہ سے حافظہ کمزور ہو گیا ہو اور نسیان ہو تو بہت جلد شکایت دور کرتا ہے۔ دو شیشی کلاں (عہ)

دلارام دافع بواسیر خونی و بادی ہر حالت میں مفید ہے۔ دو شیشی عہ۔ اور معہ مرہم تین روپیہ (ے)

دلکشا دافع قبض دائمی کیلئے مفید ہے۔ دو شیشی کلاں (ع)

بنیاد صحت دافع بدہضمی خواہ کتنے عرصہ کی پرانی ہو۔ دور ہو جاتی ہے۔ قیمت تین شیشی کلاں (ع)

نوٹ علاوہ اس کے ہر ایک بیماری کی مجرب دوائی حقیقت لکھنے پر ارسال ہو سکتی ہے۔ شیشی کلاں میں ... کی دوائی اور خورد میں ۵ یوم کی ہوگی۔ ہر ایک دوائی کو ہر قسم کی بو سے محفوظ رکھنا چاہیے۔ دوائی طلب کرتے وقت صرف دوائی کا نام لکھنا ہی کافی نہ ہوگا۔ بلکہ حقیقت مرض مفصلی و سبب اگر معلوم ہو لکھنا چاہیے۔

نوٹ بوجہ عدم گنجایش ساری فہرست ادویات درج نہیں ہو سکے اگر کسی صاحب کو دیکھنے ہوں تو پتہ حسب ذیل سے درخواست کر کے منگا سکتے ہیں۔

المشتہر پنڈت رامچند ہومیو پیتھک پریکٹیشنر صادق ہومیو پیتھک ہاسپٹل بہاول پور۔

مطبع ست دھرم پرچارک جلندھر شہر باہتمام لالہ منشی رام جگیاسو مالک مطبع کے چھپکر شایع ھوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

21 Jeth 1956

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

17

सन् ~~१९०४~~ 1895

1899

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri